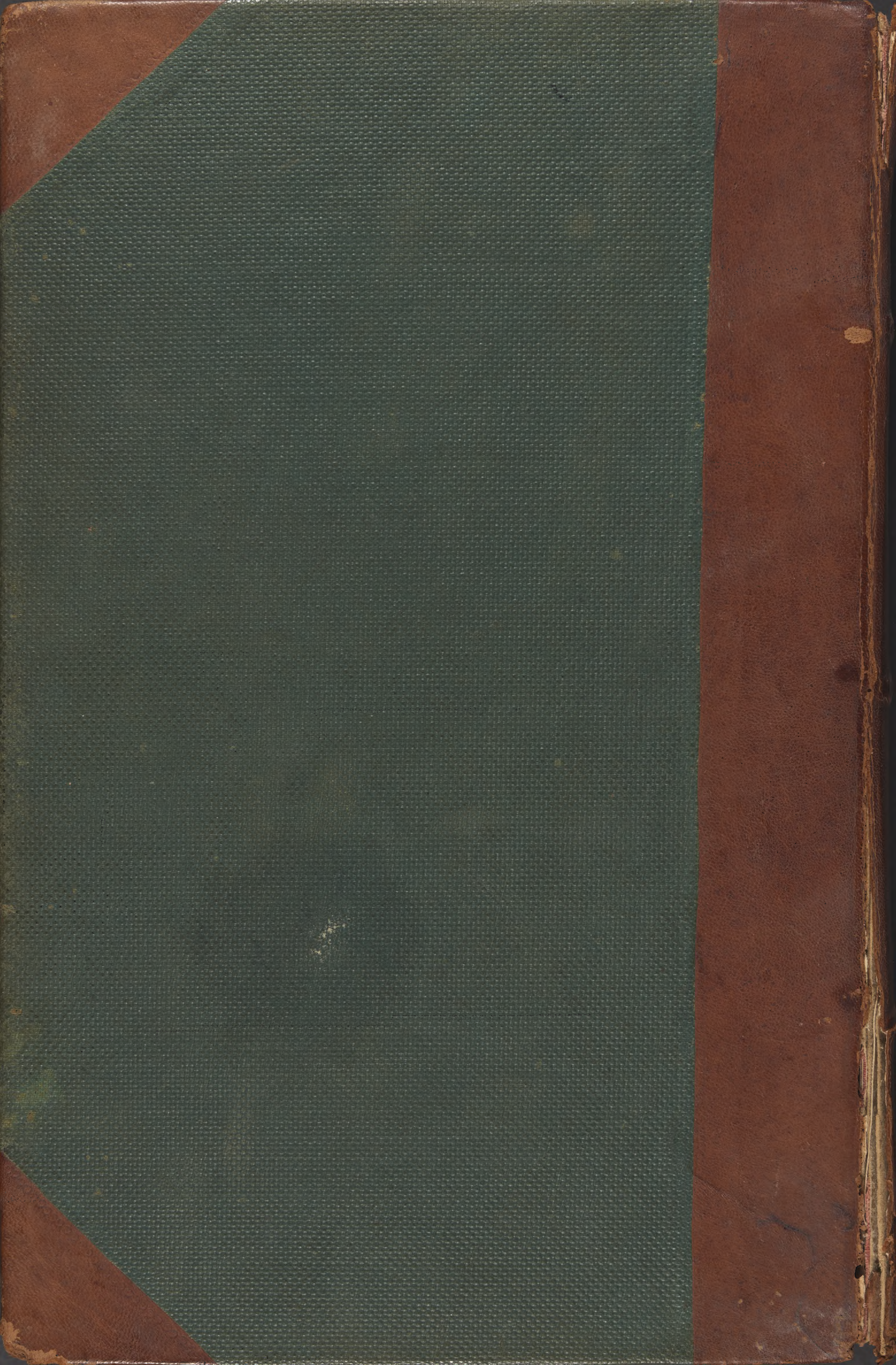




لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپیدا کنار ہے جسکی بلادومی مین پیک خیال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنا یا ملاحظہ فرمایا ہے وہ کماحقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُنکے اصول فارسی کے مصنف ہمہ دان شیخ ابو الفیض فیضی نے جو ان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوش ربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورجنامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان داستانون مین سے طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدین طبع ہو کر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب خواہش خریداران نوبت طبع مکرر آئی اور فی الحال بقیہ طلسم ہوشربا کی دو جلدین طبع ہوئین اور ان آٹھ دفترون مین سے کل دفاتر طیار ہو کر فروخت ہو رہے ہین اور جو باقی ہین یعنے تورجنامہ جلد دویم و ہرمزنامہ وہ بھی انشاءاللہ جلد تر ہدیہ شائقین ہونگے چنانچہ منجملہ جلدہاے مذکورہ بالا کے یہ دفتر لعلنامہ جو داستان کا آٹھوان دفتر ہے اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین وہ دو جلدون پر منقسم ہے اُسکی

جلد دوم

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بڑی محنت و مشقت سے بزبان اُردو نہایت فصیح ترجمہ کیا

بار اول ماہ جولائی ۱۸۹۶ء ع

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب قصہ جات نثر و نظم اُردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

قصہ جات نثر اُردو

طلسم فتنۂ نور افشان - تین جلد مین جسکی خوبی و عمدگی ملاحظہ پر موقوف ہی-

داستان امیر حمزہ بالتصویر - ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمۂ مولوی عبد اللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین-

بوستان خیال - مصنفۂ محمد تقی خان - انکو میر تقی خیال بھی کہتے ہین - باشندۂ گجرات - یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا - انکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سننے جاتے تھے - آخر انھون نے چند اجزا ایک قصۂ تازہ کے تصنیف کرکے اُس محفل مین سنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصۂ دلآویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین کئے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور یہ تعین ہوا جب مناسب حکم اختتام اس قصۂ عجیب کے واسطے دیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اُسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلّی کے اسکا رواج جاتا رہا - اس زمانہ مین کہ سواے اُردو کے فارسی کا درس تدریس بھی کم بلکہ کالعدم ہی تو اتنی بڑی کتاب کا اپنی ہی زبان مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاس کے ترجمے اور طبع کرانے مین کارخانۂ اودھ اخبار نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہی پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے انکا پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۰ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بہ تفصیل ذیل ہین -

۱ - جلد مہدی نامہ -

۲ - جلد روضۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ -

۳ - جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ -

۴ - جلد شمس النہار ترجمۂ خورشید نامہ -

۵ - جلد مطلع الانوار -

۶ - جلد خزینۃ الاسرار -

۷ - جلد نور الانوار ترجمۂ خورشید نامہ -

۸ - جلد مشرق الآثار ترجمۂ خورشید نامہ -

۹ - تفریح الاحرار ترجمۂ معز الدین نامہ -

الف لیلہ بالتصویر - دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور یک رات کا عربی مین ہی اُسکا ترجمہ اُردو مین بعبارت دلچسپ مرغوب عالم منجانب مطبع اودھ اخبار منشی طوطارام شایان مرحوم نے کیا تھا - بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علیخان متخلص بہ حامد مع تصاویر -

فسانۂ عجائب جلی قلم بالتصویر - بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور -

فسانہ عجائب متوسط قلم - از مرزا رجب علی بیگ سرور -

ایضاً - بلاتصویر خفی قلم حسب مراتب بالا -

جادۂ تسخیر قصہ دلچسپ از نواب محمد حیدر علی خان صاحب کا مروپ کا جادو - اُردو -

الف لیلہ بالتصویر - کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب مطبوعہ [illegible]

قصہ سند باد جہازی - ماخوذ از قصہ الف لیلہ -

سروش سخن بالتصویر - بجواب فسانہ عجائب - از سید فخر الدین حسین سوودوی -
ایضاً - بلا تصویر - حسب مراتب بالا -
طلسم حیرت - افسانہ دلچسپ - از منشی جعفر علی تخلص کشیون -
باغ و بہار - معروف بہ قصۂ چہار درویش بالتصویر
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -
طلسم فصاحت - قصۂ عجیب و غریب از سید محمد حسین جاہ مرحوم -
آرائش محفل - قصۂ حاتم طائی بالتصویر - از سید حیدر بخش
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -
مقتول جفا - معروف بہ فسانۂ غم آمود از حافظ امیر اللہ
نو طرز مرصع - از محمد عوض -
بستان حکمت - اردو ترجمۂ انوار سہیلی - مترجمۂ فقیر محمد خان -
سیر اب بلیغ - از میر محمد علی قلق مرحوم مغفور -
فسانۂ دلپذیر - مصنفہ منشی احمد علیخان تائب
دلچسپ فصیح بلیغ نوطرز مرصع رزم بزم دو فون عمدہ
فسانۂ جمیل - مترجمۂ منشی حامد حسین -
قصۂ سیاہ پوش - از عنایت اللہ تخلص قیس -
فسانۂ معقول - از سید غلام حیدر خان بہادر -
فسانۂ دلفریب - از منشی خدا اعلی عرف اچھے صاحب
قصۂ زاہد شمسی - مصنفہ شیخ برہان الدین احمد
سنگاسن بتیسی -
ناٹک نل دمنتی - مؤلفہ منشی بنایک پرساد -
قصۂ موتی و جھولا - ذخیرۂ پند خردمندانہ -
بیتال پچیسی بالتصویر - قصۂ مشہور -
گل بکاؤلی - از منشی نہال چند -
طوطا کہانی بالتصویر - از سید حیدر بخش متخلص بہ حیدری
قصۂ گل صنوبر - از منشی بیم چند -
ایک روسی زمیندار کا قصہ - مترجمۂ مسٹر ہنری خانم صاحب

نورتن - قصۂ مشہور - از محمد بخش صاحب مہجور -
قصۂ اگر گل - قصۂ مشہور -
سیر مقبول - فسانۂ نادرہ از سید غلام حیدر خان بہادر -
قصۂ گوپی چند بھرتھری -
لطائف ہندی چٹکلے اور لطیفے مصنفہ لالہ دیبی پرساد
قصۂ سور جیور حصۂ اول - از منشی چرونجی لال -
قصۂ چہار گلزار - از منشی ہرگوپال -
ریاض تحقیق نادر - اردو شرح سکندر نامہ بری مصنفہ مولوی عبد المجید صاحب متوطن دہلی بجیت -

قصہ جات نظم اردو

الف لیلہ منظوم - کی متفرق جلدیں حسب ذیل فروخت ہوتی ہیں - جلد اول -
ایضاً - جلد دوم از منشی طوطا رام شایان -
ایضاً - جلد سوم - مترجمۂ منشی طوطا رام شایان -
الف لیلہ - منظوم - جلد چہارم - از منشی شادی لال -
مجموعۂ قصص بالتصویر شامل پانچ قصہ - (۱) قصہ سوداگر بچہ - (۲) قصۂ ماہی گیر (۳) قصۂ جمجمہ (۴) قصۂ منصور (۵) قصۂ شاہ روم -
قصۂ سوداگر بچہ -
قصۂ ماہی گیر -
ناٹک بہت عالی - معروف بہ گل بکاولی حصۂ اول مولفہ مولوی الٰہی بخش صاحب -
قصۂ ماہ رمضان - از عبد اللہ خان -
قصۂ قاضی جونپور - حق و عقل کا امتحان -
قصۂ جمجمہ -
قصۂ شاہ روم - بالتصویر -
قصۂ شیخ منصور - از شیخ احمد متخلص برسا
سنگاسن بتیسی منظوم - از منشی لچھمن لال -
گلزار ابراہیم - قصۂ حضرت ابراہیم ادہم -
چشمۂ شیرین - قصۂ شیرین و فرہاد -
جوگن نامہ - از میان باطن اکبر آبادی -

ایجاد رنگین - حکایات نصائح از رنگین دہلوی -
مجموعہ چوہے نامہ بلی نامہ و افیونی نامہ از -
منشی بینی رام -
پدماوت اُردو - ترجمہ از فارسی شعر بہ شعر ملک محمد جائسی
پدماوت اُردو - از عبرت وعشرت -
فسانہ عجائب منظوم - از منشی بھولا ناتھ -
تلدمن اُردو -
ہدیہ انظار - از مولوی ممتاز علی -
قصہ حاتم طائی منظوم -
قصہ عابد و شیطان - موعظت آمیز
شیرین خسرو بالتصویر -
بنجارہ نامہ - از نظیر اکبرآبادی -
لیلیٰ مجنون - از میر تقی ہوس -
بہار دانش - اُردو منظوم از تپش -
مجموعہ قصہ سپاہی زادہ - شامل بارہ قصہ (۱) قصہ سپاہی زادہ (۲) چار باغ رنگین (۳) قصہ محمود شاہ (۴) قصہ سوداگر بچہ (۵) عاشق کا جنازہ (۶) قاصد نامہ (۷) ہنس نامہ (۸) تندرستی نامہ (۹) دُکھ سُکھ نامہ (۱۰) دولت نامہ (۱۱) بھونچال نامہ (۱۲) رنگین نامہ -
شاہنامہ - اُردو بالتصویر از منشی مولچند -
طلسم شایان - ترجمہ داستان امیر حمزہ -
بکٹ کہانی -
سراپائے تصویر غم - از منشی اشرف علی مست -
قصہ گلفام - نظم مصنفہ منشی اشرف علی مست -
باغ عاشق - قصہ گل و صنوبر -
گلدستہ شجاعت - ترجمہ اُردو نظم سکندر نامہ بحری و بری از مولوی غلام حیدر رگویا موی -

ناول مرغوب دل

خدائی فوجدار ترجمہ کتاب دان کوئکسات دی لامان جلد اول و دوم یکجائی مترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب لکھنوی -

فسانہ آزاد - کامل ہر چہار جلد - مصنفہ پنڈت رتن ناتھ در لکھنوی - یہ تمام ہندوستانی ناولوں مین ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہے -
اور متفرق جلدین بھی بنا بفروخت ذیل مین درج ہین
۱- جلد اول - ....
۲- جلد دوم - ....
۳- جلد سوم - ....
۴- جلد چہارم - ....
فسانہ آزاد - جلد ثانی و جلد ثالث کے ماہواری رسالہ بھی علیحدہ متفرق طور پر فروخت کیلیے موجود ہین -
۱- جلد ثانی من ابتدائے ماہ جولائی ۱۸۸۱ء لغایت ماہ دسمبر ۱۸۸۱ء -
۲- جلد ثالث من ابتدائے ماہ مارچ و ماہ مئی و جون و جولائی و ستمبر ۱۸۸۲ء لغایت ماہ نومبر ۱۸۸۲ء
۳- جلد ثالث بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۲ء -
سیر کوہسار - کامل در دو جلد مصنفہ پنڈت صاحب موصوف -
جام سرشار بالتصویر - جسکا پہلے نام فسانہ جدید تھا بنظر ثانی پنڈت صاحب موصوف چھپا -
فسانہ جدید - کے متفرق رسالہ ماہواری بابت ماہ جون و اگست لغایت دسمبر ۱۸۸۰ء علیحدہ علیحدہ فی ماہ -
فریب حسن - ترجمہ ناول فوسٹ مصنفہ انلڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست بینگن پلے -
فسانہ سوزن عشق - ترجمہ ناول سمٹرسس ترجمہ پنڈت بشمبر ناتھ صاحب منصرم عدالت فیض آباد - عجیب قصہ دلچسپ ہی جو لائق دیدہ ہے -

لعل نامہ

دفتر ہشتم

داستان امیر حمزہ صاحبقران

ظرین باتمکین کو واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ صاحبقران وہ وادی ناپید اکنار ہے جسکی بالادوی مین پیک
یال بھی معترف بہ عجز و قصور ہے جن حضرات شائقین نے ان داستانون کو سنایا ملاحظہ فرمایا ہے
وہ کما حقہ واقف و آگاہ ہین کہ یہ داستانین برسون مین بھی تمام نہین ہوتین - الحق کہ اُنکے اصول فارسی
کے مصنف ہمہ دان شیخ ابو الفیض فیضی نے جو ان داستانون کو واسطے تفریح طبع جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
کے اسقدر وسیع البیانی اور نازک خیالی کے ساتھ تصنیف فرمایا کسقدر جانکاہی کی ہوگی - اس داستان
کے آٹھ دفتر ہین اور بعض دفتر کئی جلدون پر مشتمل ہین حسب تفصیل ذیل

تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد	تعداد دفتر	نام داستان	تعداد جلد
اول	نوشیروان نامہ	۲ جلد	پنجم	طلسم ہوش ربا	۷ جلد
دوم	کوچک باختر	۱ جلد	ششم	صندلی نامہ	۱ جلد
سوم	بالا باختر	۱ جلد	ہفتم	تورجنامہ	۲ جلد
چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد	ہشتم	لعل نامہ	۲ جلد

ان داستانون مین سے طلسم ہوش ربا کی ساتون جلدین طبع ہوکر ملاحظہ ناظرین مین گذرین اور بسبب خواہش
خریداران نوبت طبع مکرر آئی اور فی الحال بقیہ طلسم ہوشربا کی دو جلدین طبع ہوئین اور ان آٹھ دفترون
مین سے کل دفاتر طیار ہوکر فروخت ہو رہے ہین اور جو باقی ہین یعنے تورجنامہ جلد دویم و ہرمز نامہ وہ بھی انشاء اللہ
جلد تر ہدیہ شائقین ہونگے چنانچہ منجملہ جلد ہاے مذکورہ بالا کے یہ دفتر لعلنامہ جو داستان کا آٹھوان دفتر ہے
اور جسکو داستان گو آخری دفتر اور نایاب دفتر قرار دیتے ہین وہ دو جلدون پر منقسم ہے

جلد دوم

جسکو گل گلزار فصاحت بلبل شاخسار بلاغت نثار خوش بیان و ناظم شیرین زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے
حسب الحکم جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بڑی محنت و مشقت سے بزبان اُردو نہایت فصیح ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام آنکہ سپہر و زمین و ما فیہا	بیک اشارہ کن کرد از عدم پیدا
تمام از پے تہلیل بزبان ناطق	تمام از پی تسبیح بیدہان گویا
در آستان خدائیش راکع و ساجد	سما و ارض و موالید و ساحل و دریا
رکوع شان ہمہ سبحان ربی الاعظم	سجود شان ہمہ سبحان ربی الاعلی

واقعی جو حمد اُس پروردگار کی بیان کیجائے زیبا ہی کہ وہ واحد و یکتا ہی ایک لفظ کن سے اس طلسم روزگار کو بنایا آسمان و زمین کو خلق فرمایا ایسے صناع برحق کی حمد و ثنا بشر سے تو کیا فرشتون سے بھی ہونا محال ہی اس تقریر مین سب کی زبان لال ہی اگر غور کیجیے اور انصاف سے کام لیجیے تو اُسکی ایک صنعت کی تعریف ادنی سے ایجاد کی توصیف بیان ہونا دشوار ہی وہ دریاے ناپیدا کنار ہی کہ جسمین بڑے بڑے شناور پیر کر ہار رہے ہین گو بہت ہاتھ پانوٗن مارے ہین مگر کنارے تک نہ جا سکے ٹھہرنے کی بھی تاب نہ لا سکے گوہر مدعا ہاتھ نہ آیا آخر کو ایسے ڈوبے کہ پتہ نہ پایا بس ہیچمیرز ہیچمدان کس شمار مین ہی جو ایسے دریاے زخار مین شناوری کرے

اب نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات تحریر کرتا ہون مختصر فضائل تسطیر کرتا ہون

گو یہ بھی امکان بشری سے باہر ہی انکے اوصاف سے خدا ہی خوب ماہر ہی مگر شمہ از شمائل بیان کرنا باعث زینت کتاب اور وسیلہ حصول ثواب ہی رسول مختار محبوب کردگار شفیع روز محشر ہین مقبول داور ہین خدا نے اُنکو اپنا حبیب بنایا عرش اعظم پر اپنے پاس بلایا اسپر بھی اکتفا نہین کی اور عزت دی تن انور کو بے سایہ بنا دیا اور تو کیا کہون اپنی یکتائی کا نمونہ اس پردہ مین دکھا دیا جو جو صفین انبیاے سابق مین تھین وہ سب خدا نے اُنکو دین اور جو انھین عطا ہوئین وہ اور اُنکو نہ ملین اب زیادہ طول بیکار ہی اس ایک شعر سے مرتبہ رسول آشکار ہی شعر

نبیون مین نبی ایسے کہ ختم الانبیا ٹھہرے ٭ حسینون مین حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

اب منقبت جناب شیر خدا یکہ تاز میدان ہیجا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بیان کرنا منظور ہی
گویہ بات نسبت دور ہی کہ مین انکی مدح بیان کر سکون کیونکہ رسول نے فرمایا ہی علی کا رتبہ بڑھایا ہی کہ علی کو جیسا
اور خدا نے جانا دیسا دوسرے نے نہین پہچانا کیدن نہو علی النفس رسول زوج بتول ہی قسیم کوثر و نار ہی صاحب
ذو الفقار ہی جو مرتبہ علی نے پایا سو ا رسول کے اور وہ کسکے ہاتھ آیا نظم

آنکہ گاہ رضاع اندر مہد | بہ بچہ درکام اژدر انداند و
آنکہ وقت نزاع انگشتش | در زباز دست خیبر انداز د
بعد اسکے جواد ر گیارہ امام

ائمہ ہمارے پیشوا الکلام ہین سب اللہ کے پیارے ہین چرخ امامت کے بارہ ستارے ہین۔ اب یہ خاکسار
ذرہ بمقدار خوشہ چین خرمن اہل سخن اقل عباد رب ذو المنن تصدق حسین خدمت سراپا برکت ناظرین والا مقام
و سامعین ذوی الاحتشام مین عرض پیرا ہی کہ خاکسار نے بہ تعجیل اس دفتر کا ترجمہ کیا مگر جہان تک اپنے امکان
مین تھا اسکی عبارت اور تسلسل مضامین کو خلاف قاعدہ نہین ہونے دیا جیسے بعض کتب مین قصہ گویون نے
عبارت کا لحاظ نہین کیا ہی بلکہ مضامین بھی بعض بعض مقام پر بے ربط ہو گئے ہین ایک عیاری کو دس جگہ ایک ہی
طور سے بیان کیا ہی ایک سحر کو بیس مقام پر ایک ہی عنوان سے صرف کیا ہی کمترین کو بوقت تحریر دفتر ہذا ان امور
کا لحاظ رہا ہی جس بات کو ایک مرتبہ لکھدیا اسے دوسرے مقام پر نہین آنے دیا اور علاوہ اسکے بہت سے
جدتین کی ہین جو ملاحظہ پر موقوف ہین اب امید آپ حضرات سے یہ ہی کہ بوقت ملاحظہ کمترین کی عرق ریزی کی
داد عطا فرمائینگے اور سہو و خطا کو دامن عطوفت مین چھپائینگے

آغاز داستان روانہ ہونا صاحبقران ثانی بدیع الملک نوجوان کا لشکر گران ہمراہ لیکر بعد فتح طلسم

خونخوار اور پہونچنا سرحد طلسم فیروزہ پر اور براے طلبی زمردقبائی نامہ لکھنا فیروز ستارہ پیشانی

بادشاہ کو باقی حالات متعلق داستان ہذا

اے ساقی گلبدن سمن بر
اے ساقی شوخ و شنگ و طرار
ہین عاشق حسن دخت رز سب
سے آگئے تیرے در پہ مینوش
یہ تجکو دعائین دیکے پلٹین
جو انکو شراب آج دے گا
تیرے حق مین دعا کرینگے
شہرہ ساقی کا چار سو ہو
رندون مین نہ شغل اور کچھ ہو

ہونٹون سے لگا دے لاکے ساغر
آتے ہین گھٹا کے ساتھ میخوار
گستاخ تو یہی ہے انکا مطلب
ہین الفت دخت رز مین بیہوش
اس در کی بلائین لیکے پلٹین
وہ سب کی دعائین خوب لیگا
خالق سے التجا کرینگے
ہر رند کی پوری آرزو ہو
ساقی کا رہے ہر ایک دعا گو

کیا ابر گھر آسمان پہ آیا
سب آتے ہین آج تیرے در پر
پر دے اُٹھین مراد بر آئے
اب انکے مرض کی تو دوا دے
ہین سب کے جگر کباب ساقی
جب پی کے شراب ہونگے مسرور
جاری رہے فیض تا قیامت
میخانہ مین رند جتنے آئین

جل تھل ہی بھرینگے گریہ برسا
ہاتھون مین لیے ہوئے ہین ساغر
شکل بنت العنب نظر آئے
ہان صورت دخت رز دکھا دے
دے انکو شراب ناب ساقی
رنج انکے دلون سے ہونگے کافور
ساقی رہے تا ابد سلامت
جی بھر کے شراب روز پائین

چہرہ یکہ تازان میدان جنگ و جدال و معرکہ آرایان
عرصہ قتال اشہب تیز گام خامہ کو زمین قرطاس پہ یون جولانگری دیتے ہین شہسواران عرصہ ہیجا نامہ نگار ند
داستان و نغمہ ناظرین والا مقام و سامعین ذوی الاحتشام کو یاد ہوگا کہ جلد اول لعل نامہ مین ذکر کیا گیا تھا کہ

صاحبقران ثانی اور بدیع الملک نامدار مع لشکر بیشمار براے مقابلہ فیروز ستارہ پیشانی روانہ ہوئے
جب دس کوس نکل گئے تو بدیع الملک نوجوان نے صاحبقران ثانی سے عرض کی اب دن بہت کم
باقی ہو اور آج پہلا روز سفر ہو بہتر یہ ہو کہ اسی صحرا مین قیام فرمائیے شب بھر ٹھہر جائیے صبح کو پھر روانہ ہونگے
صاحبقران کو یہ بات پسند آئی لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار اپنی بارگاہون مین داخل
ہوئے صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے فرمایا کہ دریافت کرو یہان سے طلسم فیروز کتنی دور
ہو بدیع الملک نے راہبرون کو طلب کیا اُنسے پوچھا تو کیفیت معلوم ہوئی کہ یہان سے دس دن کا
راستہ ہو مگر آگے دھوان اسقدر ہو کہ کچھ نظر نہین آتا لوگ اُسی دھوئین کو سرحد طلسم بتاتے ہین عجب عجب
باتین بناتے ہین بدیع الملک نے صاحبقران سے کہا امیر نے فرمایا دس دن کی راہ کو پانچ روز مین طی
کرنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی کہ مین بھی اس امر کو بہتر جانتا ہون مگر ایک بات اور سننے مین آئی ہو
صاحبقران نے فرمایا بیان کرو بدیع الملک نے عرض کی کہ جو لوگ وہان کے واقفکار ہین وہ بیان
کرتے ہین کہ دس دن کے بعد ایک دھوان نظر آئیگا اُسی کو سب سرحد طلسم کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا
دیکھا جائیگا غرض وہ شب اسی ذکر مین بسر ہوئی صبح کو صاحبقران بعد فراغ نماز پھر روانہ ہوئے اُس روز بہت
راہ روی کی جب دن تھوڑا رہا ایک صحرا مین جاکر پہونچے وہان قیام کیا شب بھر اُس صحرا مین بسر کی علی الصباح
وہان سے بھی روانہ ہوئے اسی طرح کوچ و مقام کرتے ہوئے پانچوین روز ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران
نے دیکھا سامنے ایک دیوار سیاہ نظر آتی ہو بدیع الملک سے مخاطب ہوکر فرمایا شاید طلسم کی سرحد یہی ہو
بدیع الملک نے بھی بغور اُس دیوار کو دیکھکر عرض کی مین بھی یہی خیال کرتا ہون کہ سفر تمام ہوا یہ ذکر تھا کہ اہلکار
قریب صاحبقران حاضر ہوئے سب نے عرض کی آگے دیوار طلسم ہو راہ نہین ہو امیر ثانی نے لشکر
کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران ثانی داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون
مین گئے تھوڑی دیر کے بعد جب استراحت سے فراغت کی اور مسافت سفر زائل ہوئی صاحبقران زمان
نے سب کو طلب فرمایا جملہ سردار بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے امیر نے بدیع الملک نوجوان سے
کہا اب کیا کرنا چاہیے اور فیروز ستارہ پیشانی کو اپنے آنیکی خبر کیونکر دینا چاہیے بدیع الملک نے
عرض کی میری راے یہ ہو کہ ایک نامہ فیروز ستارہ پیشانی کو اس مضمون کا روانہ فرمائیے کہ ہمارے مجرم تمہارے
یہان پوشیدہ ہین انکو ہمارے حوالہ کرو اور اگر یہ امر تمہارے خلاف ہو تو صرف انکو اپنے طلسم سے نکالدو
ہم اُنھین گرفتار کرلینگے کیونکہ ہم اُنکی بابت قسم کھا چکے ہین امیر نے فرمایا بہت مناسب ہو اُسی وقت نامہ
اس مضمون کا تحریر کرایا صاحبقران نے فرمایا کہ اس نامہ کو فیروزہ تک کون لیجائیگا اور اُسکا جواب کون لائیگا
یہ سنکر شاہزادہ نور الدہر نوجوان اپنے دنگل سے اُٹھے اور قریب امیر کے آئے نامہ اُٹھالیا عرض کی اس
خدمت کو غلام بجا لائیگا نامہ لیکر وہان تک جائیگا صاحبقران نے نور الدہر نامدار کو رخصت کیا شاہزادہ
باہر تشریف لایا اپنا مرکب منگایا خادمون نے مرکب حاضر کیا نور الدہر گھوڑے پر سوار ہوئے نامہ لیکر جانب
طلسم روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت طلسم کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہان کا دستور ہو کہ جب کوئی نیا شخص آتا ہو تو ملازمین فیروز ستارہ پیشانی اُسکو خبر پہونچاتے ہین کہ آج

بیرون طلسم ایک لشکر آیا ہی یا ایک شخص آیا ہی یا کوئی جانور آیا ہی فیروز جو مناسب جانتا ہی وہ کرتا ہی چنانچہ جب
امیر ثانی مع لشکر تشریف لیگئے تو ملازمین فیروز نے اُسکو خبر پہونچائی کہ ایک لشکر عظیم آیا ہی اور دیوار طلسم
سے بہت قریب ہی فیروز نے کہا اُسکی کیفیت دریافت کرکے ایک ایک لمحہ کی خبر ہمکو پہونچاتے رہو ملازمین
وہان سے واپس آئے نورالدہر نامہ لیکر روانہ ہو چکے تھے اور قریب دیوار طلسم پہونچے تھے یہ دیوار دھوئین
کی بنی ہوئی تھی جب ملازمین نے انکو آتے ہوئے دیکھا پھر فیروز کو جاکر اطلاع دی کہ ایک جوان اُس لشکر کا
ہمارے طلسم کی طرف آتا ہی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ نامہ دار ہی فیروز اُسوقت اپنی بارہ دری مین بیٹھا تھا
اور زمرد ثانی اور تورج بھی اسکے قریب تھے بختگان بھی وہین موجود تھا فیروز نے کہا آج تک کسی نے ایسی
جرأت نہین کی جو میرے طلسم کی طرف نامہ لیکر آئے بختگان نے کہا آپ ابھی تک نہین سمجھے معلوم ہوتا ہی
لشکر حمزہ ثانی آگیا یہ اُنھین لوگون کا قاعدہ ہی فیروز یہ کلمہ سنکر بہت ہنسا کہا حمزہ عقل سے خالی ہی جو میرے
طلسم کی طرف آیا معلوم ہوا اب پیمانہ عمر اسکا لبریز ہو گیا اور ایام موت قریب آئے یہ کہکر ملازمین سے
کہا اُس نامہ دار کو ہمارے پاس اٹھا لاؤ ملازمین یہ سنکر روانہ ہوئے یہان نورالدہر قریب اُس دیوار کے
جو پہونچے دیکھا دیوار نہین ہی بلکہ دھوان زمین سے نکل رہا ہی نورالدہر نے گھوڑا اُس دھوئین مین ڈال دیا
کچھ نظر نہ آیا نورالدہر چلے جاتے تھے کہ ایکبار ایک برق چمکی نورالدہر چارون طرف دیکھنے لگے کچھ نظر
نہ آیا مگر یہ معلوم ہوا کہ کسی نے پشت مرکب سے جدا کیا نورالدہر نوجوان نے زور کیا مگر کچھ فائدہ نہ تھا بلند
ہوگئے تکان بھی ایسی پہونچی کہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اپنے تئین ایک دربار مین
پایا گھبرا کے اُٹھے دیکھا سامنے ایک ساحر مکار قوی ہیکل کریہ منظر تخت زرنگار پر بیٹھا ہی پیشانی پر اُسکی ایک نشان
سیاہ ہی گرد اُسکے سیندور کے چھوٹے چھوٹے ٹیکے دیے ہین پہلو مین اُس ساحر کی زمرد ثانی بیٹھا ہی دوسرے
پہلو مین تورج بیٹھا ہی نورالدہر نے جو یہ کیفیت دیکھی مثل اہل اسلام سلام کیا اُس ساحر نے کہا اے نورالدہر لاؤ نامہ
مجکو دو نورالدہر نے نامہ اُس ساحر کو دیا ساحر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم میرا نام ہی یہ کہکر نامہ
کو پڑھا پڑھکر چاک کیا نورالدہر کو غصہ آیا کہا او بے ادب ہمارے سامنے نامہ کو چاک کرتا ہی چاہا بڑھ کے
طمانچہ مارین فیروز نے اشارہ کیا نورالدہر کے ہاتھ پانون بیکار ہوگئے اُسنے اپنے ملازمین سے کہا اس جوان
گستاخ کو لیجاکر قید کرو جب سب جمع ہوجائینگے تو مین ایک مرتبہ سب کو قتل کرونگا ملازم نورالدہر کو اٹھا لیگئے
یہان فیروز نے بختگان سے مخاطب ہوکر کہا جوانان اسلام بڑے بیباک ہین انکو کسی کا خوف مطلق نہین
بختگان نے جواب دیا یہ لوگ اپنے جوش شجاعت مین کسی کی حقیقت نہین جانتے فیروز نے کہا اب سب
یونہین اسیر ہو جائینگے بختگان نے جواب دیا میرے نزدیک ان لوگون کا اسیر رہنا اچھا نہین ہی انکے مددگار
یعنی لشکر اسلام کے عیار آفت کے تنے ہین جب وہ اس بات کی خبر پائینگے ضرور یہان آئینگے اور جب وہ
لوگ یہان آئے تو اچھا نہوا فیروز نے کہا اے بختگان تم مثل اور طلسمون کے میرے طلسم کو بھی جانتے ہو مین
خداوند طلسم ہون میرے یہان کیا بنا سکینگے جب آئینگے وہ بھی گرفتار ہونگے بختگان خاموش ہو رہا زمرد
نے کہا اب آپ اس نامہ کے جواب مین کیا چاہتے ہین فیروز نے کہا مین خاموش ہون اب حمزہ ثانی اور
کسی کو یہان بھیجین گے اُسکو بھی گرفتار کرونگا اسی طرح جس جس کو حمزہ بھیجے جائینگے مین اسیر کرتا جاؤنگا اگر
اگر کسی کو روانہ نکرینگے تو مین اور انتظام کرونگا اُنکے لشکر سے لوگون کو گرفتار کراکے منگالونگا زمرد بھی

خاموش ہو رہا فیروز نے ایک ملازم کو طلب کیا کہا اب سرحد پر جاکے سب نگہبانون سے کہدو کہ جو کوئی نامہ دار
یا سوار لشکر اسلام سے اسطرف آئے اُسکو ہمارے پاس اُٹھالاؤ وہ ساحر یہ سنکر روانہ ہوا اگر صاحبقران
نامدار بعد جانے نور الدہر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے اور سردارون کو بھی ہمراہ لیا سب سے یہی فرماتے
تھے کہ اب نور الدہر آتے ہونگے سردار بھی عرض کرتے تھے کہ اب بہت عرصہ ہو گیا ہے یقین ہے قریب ہون جب اسی
انتظار مین دن گذر گیا اور نور الدہر نامدار واپس نہ آئے تو صاحبقران نے فرمایا اب مجکو انتشار ہے کیا سبب
جو ابھی تک نور الدہر نہین آئے بعض سردارون نے عرض کی اگر حکم ہو تو ہم لجائین اُنکی خبر لائین صاحبقران
نے فرمایا ابھی اس امر کا محل نہین ہے اگر ایسا ہی ہے تو کل صبح کو جانا اُنکی خبر لانا سردار خاموش ہو رہے صاحبقران
بعد انتظار بسیار واپس آئے شب بھر اسی غم و الم مین بسر کی جب صبح ہوئی تو شاہزادہ امیر الزمان اور اسد
نامدار اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی اگر اجازت ہو تو ہم لوگ جائین
صاحبقران نے سب کو اجازت دی یہ لوگ سب سے رخصت ہوئے باہر آئے مرکب طلب کیے خادمون
نے راہوار حاضر کیے سب سردار گھوڑون پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے جب قریب دھوئین کے
پہونچے جرارون نے گھوڑے اُس دھوئین مین ڈال دیے یہان ملازمین فیروز تو منتظر تھے ان لوگون کو
بھی اُٹھا لیگئے ان لوگون کو بھی فیروز نے زندان خانہ مین روانہ کیا بختگان نے کہا یہ وہ لوگ اسیر ہوئے
ہین جو صاحبقران کے قوت بازو ہین مگر ابھی بعض سردار ایسے باقی ہین جنکے درجے اِنسے زیادہ ہین فیروز
نے کہا اسی طرح سب اسیر ہونگے بختگان نے پھر کہا کہ ابھی خیریت ہے اِن لوگون کو زندہ اسیر نہ کیجیے
ایسا نہو ان لوگون کے مددگار یہان آجائین اور دام مکر پھیلائین تو مشکل ہو فیروز نے جھلا کے جواب دیا کہ
ای بختگان تو بڑا ضعیف الاعتقاد ہے شاید تو مجھے خداوند نہین جانتا ہے ارے ابھی چاہون تو سب کو فنا کر دون
مگر مین کیفیت دیکھتا ہون کہ یہ لوگ کیا کرتے ہین انکے حوصلے بھی باقی نرہجائین بختگان خاموش ہو رہا فیروز نے
اور ملازمین سرحد پر مقرر کیے اور اُنسے کہدیا جسکو لشکر اسلام سے تنہا جاتے ہوئے دیکھو یہان اُٹھالاؤ یہ سنکر
ملازمین سرحد پر آئے مگر صاحبقران ان لوگون کے انتظار مین بارگاہ کے باہر ٹہل رہے تھے جب عرصہ
ہوا اور کوئی واپس نہ آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین خود جاتا ہون یہ کیفیت دیکھکر بدیع الملک
نوجوان نے کہا آپ تامل فرمائیے مین جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو سب کو اپنے ساتھ لیکر آتا ہون صاحبقران
نے بدیع الملک کو بہت روکا مگر بدیع الملک نے نہ مانا بمنت و خوشامد امیر سے رخصت لی گھوڑے
پر سوار ہو کے جانب طلسم روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نوجوان نے دیکھا کہ ایک
ساحر سیہ فام سامنے سے آتا ہے جیسے ہی وہ ساحر قریب پہونچا بدیع الملک اُسی طرح آگے بڑھے
چلے گئے جب اُس ساحر نے دیکھا کہ یہ جوان بیخوف چلا آتا ہے للکار کر آواز دی اے جوان کہان جاتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا طلسم کے اندر جائینگے اپنے سردارون کی خبر لائینگے اُس ساحر نے چاہا قریب جاکے اُٹھا لون
جیسے ہی بدیع الملک کے قریب آیا شاہزادے نے ایک طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی
کشتی مرا نام من سواد جادو بود جب یہ مر کے گرا بدیع الملک آگے بڑھے قریب اس دھوئین کے
پہونچے لوح محفوظ کا عکس جو دھوئین پر پڑا سب دھوان منتشر ہو گیا راستہ صاف نظر آنے لگا بدیع الملک
آگے بڑھے تھوڑی دور اُس دھوئین سے چلے تھے کہ ایک پنجہ کمر مین پڑا اور کشش کی بدیع الملک نے

لوح محفوظ کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکلگیا بدیع الملک آگے بڑھے پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا بدیع الملک نے
پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکلگیا بدیع الملک پھر آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد پھر ایک پنجہ کمر مین پڑا
بدیع الملک نے پھر لوح کا عکس ڈالا پنجہ کمر سے نکل گیا اسی طرح کئی بار پنجہ کمر مین پڑا مگر عکس لوح ڈالنے سے
نکلگیا بدیع الملک بڑھتے چلے گئے تھوڑی دور کے بعد ایک دیوار آہنی نظر پڑی بدیع الملک نے لوح محفوظ
کو دیوار سے مس کیا کیونکہ یہ گمان تھا کہ یہ دیوار بھی سحر کی بنی ہوئی ہے مگر وہ دیوار قائم رہی اپنی جگہ سے حرکت
نہ کی بدیع الملک اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگے مگر راہ نظر نہ آئی سخت حیران ہوئے اسی تلاش
مین ایک سمت گھوڑا اُٹھائے ہوئے دیوار کی حد تلاش کرنے کو روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت نگہبانان طلسم کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب یہ لوگ بدیع الملک کو گرفتار نہ کر سکے تو وہان سے فیروز کے پاس آئے سب کیفیت بیان کی آخر مین
یہ بھی کہا کہ نہین معلوم کیا بات ہے کہ ہم لوگون کا پنجہ اُس جوان پر قابض نہین ہوتا ہے جتنی مرتبہ چاہا کہ اسکو
گرفتار کر لین ہر مرتبہ ہمارا ہاتھ ہٹ گیا اور لنگر اُس جوان کا اتنا تھا کہ ہمسے اُٹھ نہ سکا لاکھ ہم لوگون نے
سحر کیا مگر سحر نے بھی تاثیر نہ کی اور اُسکے آنے کی وجہ سے جو ایک دیوار دودی گرد طلسم کے بنی تھی جس طرف سے
وہ آیا ہے اُس طرف کی دیوار برطرف ہو گئی وہ دیوار آہنی کے قریب پہونچا مگر اندر آنے کی راہ نہ پائی اُس دیوار
کے سرے کی طرف گیا ہے فیروز نے نجتگان سے مخاطب ہو کے کہا یہ کون شخص ہو گیا خواجہ عمرو ثانی آنے
تھے کیونکہ یہ بات اُنکے سوا اور کسکو حاصل نہین ہے کہ جو اُس طور سے چلا آئے اور دیوار دودی شکست ہو جائے
فیروز نے کہا اُمین کیا کمال ہے جو دیوار شکست ہو گئی نجتگان نے کہا وہ صاحب اسم اعظم ہین علاوہ اسکے
اور بہت سے تحفہ جات اُنکے پاس موجود ہین ایک جام ایسا اُنکے پاس موجود ہے کہ جو اُس جام کا پانی پی لے
اُس روز اُسپر وہ سحر تاثیر نہ کرے جہان وہ جام رکھا ہو وہان ساحر کا گذر ہو نہ سکے وہی آئے ہونگے فیروز نے
کہا مین ابھی گرفتار کرا کے منگاتا ہون یہ کہکر ایک آواز دی ایک [illegible] آیا فیروز نے کہا او طائر جو
کوئی شخص دیوار طلسم کے نیچے جاتا ہو اُسکو میرے پاس حاضر کر [illegible] ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت امیر ثانی کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک امیر سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تو صاحبقران مع چند سردارون کے اپنی بارگاہ سے
بہت دور آپ کے انتظار بدیع الملک مین ٹہلنے لگے بدیع الملک کو جب بہت عرصہ ہوا اور دن تھوڑا باقی
رہا تو صاحبقران نے متردد ہو کر فرمایا عجب کی بات ہے کہ بدیع الملک بھی ابھی تک واپس نہ آئے گو وہ جانتے
تھے کہ مین اس تردد مین ہون نہین معلوم اُنپر کیا واقعہ گذرا جو اب تک واپس نہین ہوئے وہان تک پہونچ جاتے
اور کام کو انجام دیتے تو اب تک ضرور واپس آتے لوگون نے عرض کی یا صاحبقران اُنکی نسبت آپ کو اسقدر
تشویش فرمانا بیکار ہے وہ ماشاء اللہ صاحب تحفہ جات ہین اُنکا کوئی کیا کر سکتا ہے [illegible] ٹین گے امیر نے فرمایا
یہ صحیح ہے مگر ساحر دغا کے مکار ہوتے ہین اُنکو جرات کے جوش مین بہت سی باتون کا خیال نہین ہوتا ہے اور جرات و تہور
کی لڑائی ٹھیک نہین ہے سردارون نے عرض کی پھر آپ کی کیا رائے ہے ہم لوگ جائین اُنکی خبر لائین امیر نے فرمایا

میرا ارادہ یہ ہی کہ مین خود جاؤن سرداروں نے عرض کی یہ ممکن نہین کہ ہمارے سامنے آپ تشریف لیجائین امیر
نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا بدیع الملک کی خبر لاؤنگا جب لوگون نے امیر کو بہت ہی مستعد پایا تو شاہزادہ
آصف انجم طلعت نے عرض کی ابھی آپ تشریف نہ لیجایئے مجکو رخصت مرحمت فرمایئے مین جاتا ہون
میرے بعد آپ کو اختیار ہی امیر نے مجبور ہوکے آصف انجم طلعت کو رخصت کیا شاہزادہ جانب طلسم
روانہ ہوا مگر طائر طلسمی جسکو فیروز ستارہ پیشانی نے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ جو کوئی شخص غیر دیوار طلسم کے
پاس جاتا ہو اُسکو گرفتار کر لاؤ وہ طائر اسی تجسس مین جاتا تھا کہ سامنے سے شاہزادہ آصف انجم طلعت
نمودار ہوئے طائر کُندے تول کے گرا آصف انجم طلعت کو اُٹھا لیگیا شاہزادہ بیہوش ہو گیا طائر نے
آصف کو لیجا کر فیروز کے سامنے رکھدیا فیروز نے نجتگان سے کہا اس جوان کا کیا نام ہی نجتگان نے
کہا اس جوان کا نام آصف انجم طلعت ہی فیروز نے کہا دیکھو اسکے پاس کیا چیز ہی جسکے سبب سے اسنے
یہ آفت برپا کر دی ساحرون نے آصف کے بازو کھول کے دیکھے مگر کوئی چیز نہ دیکھی سینہ کھولا کچھ نظر
نہ آیا سب نے کہا ظاہر مین تو اس جوان کے پاس کوئی چیز نہین ہی باطن کا حال نہین معلوم یہ باتین ہو رہی تھین
کہ آصف انجم طلعت کو ہوش آیا اپنے کو ایک محفل مین پایا کمال تعجب ہوا اُٹھے مثل اہل اسلام سلام کیا فیروز
نے کہا ای جوان مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہی بہتر تیرے واسطے یہ ہی کہ تو دین سامری پرستی اختیار کر آصف
نے جو یہ کلام سُنا غصہ آگیا فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو سامری پر لعنت کر اور اطاعت
اسلام قبول کر فیروز نے کہا او جوان تو اس تنہائی پر ایسی باتین کرتا ہی میرے قہر کو تو نے ابھی نہین دیکھا
ایک اشارہ کر دون تو سر تیرا کٹ کر گر پڑے آصف نے جواب دیا کیا مجال کسی کی جو بے حکم الٰہی کسی کو
قتل کر سکے تو کیا چیز ہی جو مین تیرے قہر سے خائف ہون یہ کہکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فیروز نے اشارہ کیا
ہاتھ پانون شاہزادہ انجم طلعت کے بیکار ہوئے فیروز نے کہا اس جوان کو بھی زندان خانہ مین لیجاؤ قید آہن
پہناؤ ملازمان فیروز آصف انجم طلعت کو بھی زندان خانہ مین لے گئے فیروز نے ازراہ کبر و نخوت نجتگان
سے کہا کہ میری قدرت خداوندی دیکھی اب یہ بتاؤ کہ لشکر حمزہ مین کون کون سردار نامی باقی ہین نجتگان نے
جواب دیا ابھی بہت لوگ باقی ہین اور بڑے بڑے دلیر ہین اُنکے علاوہ عیاران اسلام ایسے ہین کہ جن سے
بہت خائف ہون فیروز نے جواب دیا کہ تم اب بالکل خوف نہ کرو جہان جہان لشکر اسلام کے سردار ہونگے
وہان وہان سے گرفتار کرا کے منگا لونگا ایک مسلمان کو باقی نہ رکھونگا نجتگان خاموش ہو رہا نظر ثانی نے کہا
آپ میری خاطر سے ان سردارون کو جو گرفتار ہو گئے ہین کل قتل کرڈالیے فیروز نے جواب دیا کہ آپ میرے
مطلب کو ابھی نہین سمجھے ہین کہ مین نے ان لوگون کو اسیر کیون رکھا ہی مطلب انکے اسیر رکھنے سے یہ ہی کہ مین
حمزہ ثانی کی اسیری کا منتظر ہون جسوقت وہ اسیر ہو جائینگے اور جملہ سردار یہان آجائینگے اُس روز مین حمزہ ثانی
کو بلاؤنگا بہت کچھ خاطر کرونگا تشفی دونگا سمجھاؤنگا اگر میرے کہنے کو اُنھون نے قبول کیا اور اپنے ارادے
سے باز رہے اور دین سامری پرستی اختیار کیا اب مجھے بھی خداوندی مانا تو مین اپنے طلسم مین اُنکو کل کا افسر کر دونگا
کیونکہ ایسے جانباز و دلیر یہ دنیا بہ نہین ہین آپ نے ان لوگون کی دلیری دیکھی مجھ سے مطلق خوف نہ کیا سر در پا
آپ کے روبرو کیا گیا کہا پھر ایک شخص نے نہین بلکہ جو گرفتار ہو کے آیا اُسنے بالکل اپنی جان کو عزیز نہ جانا سبب
اسکا یہ ہی کہ یہ لوگ مطیع ہین حمزہ ثانی کے اور وہ مرد عاقل ہی جسوقت میرے یہان اسیر ہو کے آئیگا اور مجھے

قدردان پائیگا ضرور اپنے مذہب کو ترک کریگا مجھے بخداوندی مانے گا اپنا مالک جانے گا جب وہ میری
اطاعت قبول کریگا یہ لوگ بھی اُسوقت انکار نہ کرینگے سب میری اطاعت کرینگے جب ایسے مطیع مجھکو ممکن ہوجاینگے
توجس طلسم کو چاہونگا اپنے قبضہ مین کرلونگا بجوف ہر ایک سے تخت چھین لونگا زمرد نے جواب دیا آپکے
خیال کو مین غلط نہین کہہ سکتا ہون مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ یہ بات ممکن نہین حمزہ ثانی اپنے مذہب کو ترک
کردین جب اُنکے یہان کے سردارون نے گوارا نہین کیا اور اپنی جان کا خوف نہین کیا تو حمزہ تو صاحب ایمان
ہے دلیر ہے بہادر ہے وہ کاہے کو منظور کریگا اپنے بڑھ کے جوابات سخت دیگا فیروز نے کہا آپ اس معاملے
مین دخل نہ دیجیے مین جو کرتا ہون اُسکا انجام بہت ہی خوب ہوگا اور اگر ان لوگون کو قتل کر ڈالونگا تو حمزہ
افراط غم سے اپنی جان دینا گوارا کرلیگا مگر میری اطاعت قبول نہ کریگا زمرد ثانی نے کہا آپ کو اختیار ہے
اب ہم اس معاملے مین دخل نہ دینگے جو آپ کے مزاج مین آئے وہ کیجیے فیروز یہ باتین کر رہا تھا کہ چند ساحر
آئے کہا ایک نگہبان کو کسی نے قتل کیا فیروز یہ سنکر نہایت غضبناک ہوا اپنے ملازمین کو بلایا کہا اُسکا پتہ
لگاؤ کہ نگہبان کو کسنے قتل کیا ہے خبردار اسیر کرکے لانا اگر خالی میرے پاس واپس آؤ گے تو سزا پاؤ گے ملازمین
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پہ کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آصف انجم طلعت کو بھی عرصہ ہوا تو صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہے جو یہان سے جاتا ہے کسی جگہ
بند ہوجاتا ہے کہ مجھ تک نہین آسکتا ورنہ ضرور کوئی دلیر مجھ تک آصف کی خبر لاتا فیروز نے یہ مکر کیا ہے نامہ اُسکو پہنچا
ہوگا اُسنے اپنے نزدیک یہی مناسب جانا کہ جو جو وہان سے آتا جاے مین اُسکو گرفتار کرتا جاؤن یا اور
کوئی امر ہو کیونکہ یہ معاملہ طلسم ہے اسمین ہزارون عجائب و غرائب ہوتے ہین مگر نہین معلوم کہ وہ کافران دلیرون
سے کیونکر پیش آیا مجھے ایک بڑی فکر ہے کہ وہان زمرد و بختگان و تورج موجود ہین اور یہ لوگ دشمن ہین نہین
معلوم اُسکو کیا رائے دین اور اُن دلیرون کے حق مین کیا باتین چاہین اور فیروز انکی باتون کو ضرور قبول
کریگا یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران اپنی بارگاہ کی جانب واپس ہوئے بارگاہ مین آکر خواجہ کو طلب
کیا کہا خواجہ ہم کل ضرور طلسم مین جائینگے تم یہان ہوشیاری سے محافظت کرنا خواجہ نے کہا یا صاحبقران
اور کسی سردار کو روانہ فرمائیے ابھی آپ کے جانے کی کیا ضرورت ہے امیر نے فرمایا خواجہ تمہارے سامنے
کتنے سردار مجھ سے اجازت لے کر گئے مگر اُنمین سے ایک بھی واپس نہ آیا اب اور جو کوئی جائیگا وہ بھی
واپس نہ آئیگا جب بدیع الملک تک واپس نہوئے تو اور لوگون کا کیا ذکر ہے خواجہ عمرو خاموش
ہو رہے صاحبقران نے وہ شب عبادت الٰہی مین بسر کی جب صبح ہوئی فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے
سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے مرکب طلب کیا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا صاحبقران
گھوڑے پر سوار ہوئے سردارون نے جو صاحبقران کو جاتے ہوئے دیکھا چارون طرف سے آکے گھیر لیا
منت و زاری عرض کرنا شروع کی جب تک غلامان جانباز زندہ ہین آپ کو جانے کی کیا ضرورت ہے ہم
جائینگے جسطرح بن پڑیگا اس کام کو انجام دینگے صاحبقران نے فرمایا اسقدر سردار گئے مگر کوئی واپس آیا
مین آپ حضرات کو کیا سمجھے بھیجون بعد اسکے آپ کے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہے جو آپ پر سحر تاثیر کرے

جب بدیع الملک سا دلیر جاکر گرفتار ہوا تو اور کسی سے مجکو کیا امید ہو اس سے بہتر یہی ہی کہ آپ لوگ
تامل فرمائین مین جاتا ہون انشاء اللہ اس معرکہ کو سر کر کے واپس آؤنگا جب سردارون نے دیکھا کہ صاحبقران
کسی طرح سے منظور نہین کرتے ہین تو مجبور ہو کے عرض کی اچھا ہم لوگون کو اپنے ہمراہ لیتے چلیے صاحبقران
نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہی اگر آپ ہی لوگ چلے جائینگے تو لشکر مین کون رہیگا اور اہالیان لشکر کی نگرانی
کون کریگا سب نے عرض کی پھر آپ مع لشکر کیون نہین تشریف لیچلتے صاحبقران نے فرمایا ابھی مناسب
نہین ہی کہ مین بعزم جنگ یہان سے چلون بیشتر یہ تحقیق ہو جاے کہ سردار جو میرے گئے یہ لوگ کہان اور کس
آفت مین مبتلا ہین جب یہ بات مجکو معلوم ہو جاے گی اسوقت مین اسکا بندوبست بھی کرونگا امیر نے یہان تک
کہا کہ سب سردار مجبور ہو گئے آخر کار سب کو یہی بن پڑا کہ امیر ثانی کے حکم کی تعمیل کیجاے صاحبقران روانہ
ہوئے سب سردار تھوڑی دور تک صاحبقران کے ہمراہ گئے امیر نے کہا آپ لوگ واپس جائین زیادہ
تکلیف نہ فرمائین سردار مجبور ہو کے واپس ہوئے صاحبقران ثانی طلسم کی طرف روانہ ہوئے جب قریب
دیوار آہنی پہونچے اور ادہر زمین فیروز نے امیر کو آتے دیکھا سب نے کہا اسی جوان نے نگہبان کو قتل کیا ہی
جلدی اسکو شہنشاہ کی خدمت مین لے چلو یہ کہکر وہ تین ساحر امیر کے قریب آئے صاحبقران پر سحر کیا مگر
بسبب حرز ہیکل امیر پر سحر نے تاثیر نہ کی ساحرون نے بڑے بڑے سحر کئے مگر صاحبقران برابر چلے گئے
جب ساحرون نے دیکھا کہ یہ شخص چلا جاتا ہی تو صاحبقران کے قریب آئے کہا اے شخص تو نے ایک نگہبان
کو قتل کیا اب کہان جاتا ہی امیر نے فرمایا مین تم سب کو بھی قتل کرونگا ورنہ خلاصہ کیفیت بیان کرو کہ جسقدر
لوگ لشکر اسلام سے یہان آئے وہ سب کیا ہوئے ساحرون نے کہا وہ سب اسیر ہین اور اب تجکو بھی انھین
کے پاس پہونچا کے قید کرینگے صاحبقران نے فرمایا کیا مجال تمھاری جو مجھے لیجا سکو ساحرون نے جواب دیا
جب ہم سحر کر کے مجبور ہو گئے تو تمکو بزور بازو گرفتار کر کے لیجائینگے امیر نے فرمایا اگر تمھین یہ دعوے ہی تو مین
موجود ہون جس طرح تمھارے مزاج مین آئے مجھ سے سمجھ لو ساحرون نے پہلے تو سحر کیا جب یہ یقین
ہو گیا کہ اب سحر تاثیر نہ کریگا تو مجبور ہو کے سب لوگ چارون طرف سے امیر پر ٹوٹ پڑے صاحبقران
نے تلوار بھی میان سے نہ لی ضرب مشت سے سب کو ہلاک کیا جب یہ ساحر مر چکے تو امیر با توقیر راہ کی
تلاش مین روانہ ہوئے دیکھا ایک دیوار آہن بہت دور تک بنی ہی خیال کیا کہ دروازہ اسطرف ہو گا یہ
سوچ کے دیوار کے سرے کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آے گا

اب حالت فیروز کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جو پہلے تلاش قاتل نگہبان لوگون کو روانہ کیا آپ بختگان سے مخاطب ہو کر کہا کیون بختگان تم
کہہ سکتے ہو کہ یہ فعل کسکا ہی بختگان نے جواب دیا سواے سرداران اسلام کے اور کسکی مجال ہی جو قریب
طلسم بلکہ زیر دیوار طلسم نگہبان طلسم کو قتل کر سکے یہ انھین لوگون کی جرأت ہی کہ ساحر نہین ہین اور ساحرون
سے مقابلہ کرتے ہین فیروز نے کہا ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے جنکو انکی گرفتاری کیواسطے
بھیجا تھا بختگان نے کہا اب کسی کو انکی خبر کے واسطے روانہ کیجیے فیروز نے اور چند ملازمین کو طلب
کیا جب ملازمین آئے تو فیروز نے کہا کہ مین نے سرحد پر نگہبان مقرر کیے تھے مگر ابھی تک انمین سے

ایک بھی واپس نہ آیا تم لوگ جاکر دیکھو کہ وہ سب کس کام مین مشغول ہین یہ سنکر سب ملازمین وہان سے روانہ
ہوئے سرحد طلسم پر آکے پہونچے دیکھا چند لاشین پڑی ہین اور کوئی قاتل اُنکا وہان نظر نہین آتا یہ لوگ
متعجب ہوئے لاشون کو اُٹھایا روتے پیٹتے فیروز کے پاس روانہ ہوئے فیروز اُسوقت شراب
پی رہا تھا کہ اُسکے کانمین رونے کی آواز آئی گھبرا کے چوبدارون سے کہا ارے خبر تو لاؤ یہ کون روتا ہی
چوبدار وہان سے روانہ ہوئے باہر آکے جو دیکھا عجب سامان نظر آیا چوبدارون نے پوچھا ارے انکو
یہ کیا ہوا جو لوگ لاشے لیکر آئے تھے اُنھون نے جواب دیا اسکی خبر ہمکو نہین ہی کہ کیا ہوا مگر جب ہم سرحد
کے پار پہونچے تو وہان یہ لاشے پڑے پائے اُٹھا لائے اب شہنشاہ کے پاس جاتے ہین یہ لاشے دکھاتے ہین
پھر جو کچھ وہ فرمائینگے ہم بسر وچشم بجا لائینگے چوبدارون نے کہا ہم لاشے لیکر تمھین اندر نجانے دینگے بلکہ تم سب
یہان ٹھہرو اندر نجاؤ ہم جاتے ہین تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا وہ کرنا ساحر خاموش ہوئے ڈیوڑھی
پر ٹھہرے چوبدار اندر آئے فیروز سے سب کیفیت بیان کی اسکو حیرت ہوگئی بختگان سے مخاطب ہوکر
کہا اب مسلمانون کی شامت آئی غضب کیا میرے نگہبان قتل کیے دیکھو تو مین بھی کیا بدلا لیتا ہون کہ یہ لوگ
تا زیست یاد کرین یہ کہکر ایک دستک دی ایک مار سیاہ سامنے سے پیدا ہوا فیروز نے کہا ای سم ریز جادو سرحد
طلسم کے پار جاؤ جو کوئی شخص غیر تمکو ملے اُسکو اسی وقت گرفتار کر کے لاؤ مگر خوب تلاش کرنا جہان پوشیدہ ہو
گرفتار کر لانا اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور غائب ہوگیا بختگان نے کہا یہ گویا بھی ہی فیروز نے کہا ای
بختگان یہ میری قدرت ہی ابھی کہو تو یہ دیوار مجھ سے باتین کرنے لگے مگر مین اپنے کشف وکمالات اور قدرت
خداوندی کو بوجوہ چند ظاہر نہین کرتا کسی بندے کو اس راز سے ماہر نہین کرتا تم لوگون سے ایسا ہی دل
صاف ہی جو مین یہ باتین تمھارے سامنے کرتا ہون ورنہ آجتک مینے سحر کسی کے سامنے نہین کیا مجکو سحر
کرنے کی ضرورت ہی نہین ہوتی ہی جس کام کو چاہتا ہون فوراً بزور قدرت انجام دے لیتا ہون اگر چاہتا
تو کوئی طائر اس مار کے عوض میرے پاس آتا اور تلاش قاتل نگہبانان طلسم مین یہان سے جاتا مگر اسوقت
یہی مزاج مین آیا بختگان خاموش ہو رہا فیروز نے کہا مین نے سم ریز جادو سے ایک بات نہ کہدی کہ زندہ
میرے پاس لانا یہ کہکر پھر آواز دی وہی مار سیاہ واپس آیا فیروز نے کہا ای سم ریز جادو جو کوئی ملے اُسکو
زندہ گرفتار کرکے میرے پاس لانا کسی طرح کا گزند نہ پہونچانا مار سیاہ نے ایک چیخ ماری اور روانہ ہوا کہ فکر
اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب صاحبقران کو عرصہ ہوا تو سب سردار گھبرائے خصوص خواجہ عمرو ثانی سب سے زیادہ تاب مفارقت امیر
نہ لائے سردارون نے کہا ہم جاتے ہین امیر کی خبر لاتے ہین خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات اگر تشریف لیجائینگے
تو لشکر اسلام بالکل بگڑ جائیگا اس سے مناسب یہ ہی کہ آپ لوگ انتظام لشکر کرتے رہین مین جاتا ہون سردارون
نے بھی تصور کیا کہ اگر خواجہ جائینگے تو ضرور کوئی بات پیدا کرینگے ہمارے جانے سے انکا جانا بہتر ہی یہ خیال
کرکے سب نے خواجہ عمرو کو رخصت کیا خواجہ روانہ ہوئے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی برق ثانی
نے جو دیکھا کہ استاد جاتے ہین یہ بھی بانہاے عیاری سے درست ہوا چل نکلا چالاک ثانی نے جب دیکھا

کہ برق جاتا ہی یہ بھی بہانہاے عیاری سے درست ہوا چل نکلا خواجہ نے راہ مین دونون کو جو دیکھا کہا کیون برق
یہ کون سی حرکت ناشایستہ تھی واپس جاؤ تمھارے جانے کی ضرورت نہین ہی اور کیون چالاک تمسے کسنے
کہا تھا کہ تم ہمارے ہمراہ آؤ چالاک نے کہا ہم آپ کے ہمراہ نہین جاینگے صرف آپ کو پہونچانے آئے ہین
جب آپ طلسم کے اندر تشریف لیجائیے گا ہملوگ بھی واپس جاینگے خواجہ نے کہا آپکے آنے کی ضرورت نہین
ہی واپس جائیے برق نے جواب دیا اُستاد یہ تو ہمسے کبھی نہوگا ہم آپ کو پہونچا کے پلٹ جاینگے خواجہ نے
سوچا کہ ان دونون کا ساتھ رہنا بہت اچھی بات ہی مگر انکو یون لیجانا بہتر نہین ہی کوئی ترکیب کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ
نے ایک خرما زنبیل سے نکالا اُسکے دو حصے کیے کہا برق ایک شخص نے مجھکو یہ خرما دیا تھا تم بھی کھاؤ برق نے
کہا اُستاد مین نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا انکار نہ کرو میرے کہنے کو قبول کرو اور چالاک تم بھی لو چالاک نے
بھی انکار کیا خواجہ عمرو نے زبردستی دونون کو خرما کھلا دیا دونون بیہوش ہوئے خواجہ نے دونون کو زنبیل
مین رکھا وہان سے روانہ ہوئے جب قریب دیوار آہن پہونچے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک مار سیاہ
آتا ہی خواجہ نے گلیم اوڑھ لی وہ مار سیاہ چارون طرف خواجہ کو تلاش کرنے لگا جب کسی طرف خواجہ کو نہ پایا
اُس مار سیاہ نے ایک چیخ ماری بہت سے ساحر وہان پر آگئے مار سیاہ گویا ہوا سب سے کہا اے نگہبانان سرحد ابھی
ایک ساحر اس جگہ ٹہل رہا تھا مگر ہمارے طلسم کا نہ تھا مین جو اُسکی طرف چلا وہ غائب ہو گیا نہین معلوم کون تھا یہان
کسلیے آیا تھا اور اب غائب کیونکر ہو گیا نگہبانون نے جو یہ کیفیت سُنی چارون طرف منتشر ہو گئے تلاش کرنے لگے
خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک جانب چلے کہ اُسطرف ایک نگہبان تنہا جاتا تھا جب وہ دور نکلگیا تو خواجہ
نے اپنی صورت بھی ایک نگہبان کی بنائی اُسکے پیچھے دوڑے کہا بھائی ٹھہر جاؤ مین بھی آتا ہون اُسنے پلٹ کے
دیکھا کہ ایک نگہبان اور اسطرف آتا ہی وہ ٹھہر گیا خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا بھائی مین چارون طرف تلاش
کر چکا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہم یہ کہتے کہتے کہا دیکھو وہ سامنے کوئی شخص درختون کی آڑ مین بیٹھا ہی نگہبان
اُس طرف دیکھنے لگا یہان حلقے کمند کے گلے مین ڈال دیے ساحر ارے کہکر لپٹا جب دم رکا بیہوش ہو کر گرا
خواجہ نے نعرہ کیا اُسکا لباس اُتارا آپ اُسکی صورت بنے اُسکو ایک سردار کی صورت بنایا زبان مین سوزن
دیا گلے مین احتیاطاً گیند عیاری ٹھونس دیا پھر اپنے تمام جسم پر بڑے بڑے زخم بنائے اس ساحر کے تن پر
بھی زخم بنائے جب فراغت پائی اُسی کے برابر زمین پر لیٹ رہے مگر ہاتھ پانون اُسکے باندھ دیے تھوڑی
دیر کے بعد اور نگہبان بھی اُسطرف آئے اُنھون نے دیکھا دو آدمی خاک پر پڑے ہین اور خون بھی بہت سا بہ رہا
ہی نگہبان اُسطرف آئے دیکھا ایک سردار اہل اسلام کا زخمی پڑا ہی اور ایک ملازم طلسم بھی اُسی کے پاس بیٹھا
ہی مگر انتہا سے زیادہ زخمدار ہی نگہبانون نے کہا میان سفاک جادو یہ کیا حالت ہی خواجہ عمرو سمجھے
کہ نام میرا سفاک جادو ہی اشارہ سے کہا میرے پاس بیٹھ جاؤ سب ساحر سفاک جادو کے پاس
بیٹھ گئے سفاک نقلی نے کہا بھائی میرے سر مین ایک ایسا زخم کاری ہی جسکی وجہ سے مین کلام نہین کر سکتا
ہون بات کرنے مین تکان ہوتی ہی اور اُسکی وجہ سے تکلیف شدید ہوتی ہی تم کوئی چیز میرے سر مین باندھ دو
تو مین کلام کرون ساحرون نے جلدی جلدی پٹی سر مین باندھی مگر باندھتے وقت زخم پہ جو نگاہ کی ہوش
اُڑ گئے آپس مین کہا اب سفاک جادو زندہ نرہیگا مگر سر مین پٹی جو بندھی تو سفاک نقلی کو کچھ افاقہ
ہوا کہا بھائی یہ ایک سردار لشکر اسلام کا یہان پوشیدہ تھا مین نے جو اسکو دیکھا چاہا گرفتار کرلون اُسنے

تلوار کھینچی مین نے سحر کیا مگر اُسپر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے وار کیا مین نے جب دیکھا کہ اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی
اور یہ میری طرف بقصد حملہ آتا ہی ایک پتھر اُسکی طرف پھینکا یہ پیچھے ہٹا خنجر اُسکی کمر سے زمین پر گر پڑا
مین نے وہی خنجر اُٹھا لیا آپسمین رد و بدل ہونے لگی اُسکے پاس تلوار تھی دورہی سے وار کرتا تھا مجھے
نزدیک اپنے نہ آنے دیتا تھا کبھی دھوکا کھا کر زخمی بھی ہوجاتا تھا اس رد و بدل مین بہت عرصہ ہوا مین بھی
تھک گیا اور یہ بھی کسیقدر مضمحل ہوا اُسنے ایک وار میرے سر پر کیا کہ سر میرا زخمی ہوا قریب تھا
کہ زمین پر گر دون مگر اسکو یہ گمان ہوا کہ مین نے کام تمام کیا یہ سوچ کے میرے قریب پہونچا تھا سر کاٹنے کا ارادہ
تھا مین نے اسکے پیٹ پر خنجر مارا یہ بھی زمین پر گرا مین نے اور دو تین خنجر مار دیے کہ یہان سے بھاگ کر
جا نہ سکے پھر اسکے ہاتھ پانون بھی ماندہ ہو دیے لیکن اپنے مین اتنی طاقت نہ دیکھی جو اسکو لیکر چل سکون پھر
خون زخمون سے بہنے لگا ضعف طاری ہوا یہین لیٹ رہا اب زخمون مین ہوا لگ گئی خون اسقدر بہ گیا
تکلیف بھی بہت ہی اور ضعف بھی زیادہ ہی اب زندگی دشوار ہی نگہبانون نے کہا اے سفاک جادو
تم نے بڑا کام کیا ہی اب ہم تمکو شہنشاہ کے پاس لیے چلتے ہین وہ تمھارا علاج کرینگے دو تین دن مین
اچھے ہو جاؤ گے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ ہان آپ لوگون کی اتنی عنایت ہوگی کہ مجکو شہنشاہ تک
پہونچا دیجیے کہ شرف قدمبوسی حاصل ہو جاے سب ساحرون نے سفاک نقلی کو ایک تخت سحر
پر ڈالا اور سردار نقلی کو بھی اُٹھا لیا دیوار کے قریب آئے سحر کر کے تخت کو بلند کیا اندر طلسم کے
آئے اسی ہیئت سے فیروز کے پاس پہونچے فیروز نے جو یہ حالت دیکھی کہا ارے یہ کیا ہوا اسکو
کسنے زخمی کیا ساحرون نے جو کیفیت سُنی تھی وہ سب بیان کی فیروز بہت خوش ہوا تخت سے اُٹھکے
سفاک نقلی کے قریب آیا غور سے اُسکے چہرے پر نگاہ کی کہا بڑا غضب ہوا یہ مر گیا دنیا سے گذر
گیا ساحر جو اُسکو اُٹھا کے لائے تھے اُنھون نے کہا حضور ابھی راہ مین ہمسے کہتا تھا کہ مجکو جلد خدمت شہنشاہ
مین لے چلو کہ مین قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن فیروز کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا اگر یہ زندہ رہتا
تو مین اسکو عہدہ جلیل دیتا اور بہت خوش کرتا ایسے جانباز نمک حلال کہین ممکن ہوتے ہین اور مرتے مرتے
میری اطاعت سے منھ نہ موڑا یہ کلمہ کہا کہ مین قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن پھر سب نے کہا حضور ابھی یہ زندہ
ہی خون کے بہ جانے سے اسقدر ضعف ہی حالت غشی مین پڑا ہی اگر دافع غشی کچھ اسکو دیا جاے تو ابھی
ہوش آئے فیروز نے اُسی وقت لخلخہ منگایا اپنے ہاتھ سے سنگھایا سفاک نقلی نے بہ تکلف تمام
آنکھ کھولی فیروز خوش ہوا کہا بھائی سفاک مزاج کیسا ہی مین تمھارے پاس موجود ہون گھبراؤ نہین تمھارا
علاج کیا جاتا ہی اچھے ہو جاؤ گے مین تمھین اپنا بھائی جانتا ہون اگر اسوقت کوئی میرا نصف ملک
لیکر تمھین اچھا کرے تو مجھے دینے مین انکار نہین ہی سفاک نقلی نے بہ آہستگی ہاتھ اُٹھا کر ماتھے پر
رکھا پھر فیروز کے پانون کی طرف سر بڑھانا چاہا فیروز نے سفاک کی زخمداری کا بھی خیال نہ کیا
گلے سے لگا لیا بہت کچھ تشفی دی اُسی وقت جراح طلب ہوئے جراحون نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا اس زخمی
کا علاج بیکار ہی تھوڑی دیر کا مہمان ہی فیروز نے کہا جو اسکو صحت دے گا اُسے ایک شہر کا حاکم
کر دونگا بہت کچھ مال و اسباب دونگا جراحون نے کہا ہم علاج کرتے ہین اگر اسکی زندگی ہی تو شفا پاے گا
اچھا ہو جائیگا مگر اسکا یہان رہنا مناسب نہین ہی ایسے مقام پر رہنا چاہیے جہان ہوا نہ آتی ہو فیروز نے

اسی وقت ایک کمرے مین سفاک نقلی کو بھیجا خود بھی گیا جراحون نے زخمون مین ٹانکے لگائے پٹیان
مرہم کی چڑھائین جب فراغت پائی فیروز نے بہت کچھ مال و زر دیکر رخصت کیا وہان سے اُٹھکے
اپنی جگہ پر آیا دو تین خدمتگار سفاک نقلی کی تیمارداری کو روانہ کیے اور نگہبان جو موجود تھے اُنہون
نے کہا اس سردار زخمدار کی نسبت کیا حکم ہوتا ہی فیروز نے کہا اسکو بھی زندان خانہ مین لے جاؤ قید
کر آؤ ایک جراح سے کہدو کہ اسکو دیکھ آیا کرے لازم ہین اُس سردار نقلی کو لیکر روانہ ہوئے زندان خانہ
مین لا کر بند کر دیا جرّاح سے کہدیا کہ اسکو ایک وقت دیکھ جایا کرو یہ کہکر نگہبان بھی سرحد کی جانب روانہ
ہوئے مگر سفاک نقلی کے پاس جب وہ خدمتگار پہونچے اسکی مسہری کے قریب بیٹھکے رومال ہلانے لگے
جب رات ہوئی تو سفاک نقلی کے واسطے فیروز نے کھانا بھیجا سفاک نے خدمتگارون سے کہا مین
کھانے کے قابل نہین ہون اس کھانے کو تم لیجاؤ خدمتگارون نے کہا کچھ آپ ضرور نوش فرمائین سفاک
نے بالکل نہ کھایا خدمتگارون سے کہا تم لوگ اس کھانے کو کھاؤ خدمتگار وہان سے کھانا لے کر چلے سفاک
نقلی نے دونون کی آنکھ بچا کر بیہوشی ملا دی کھانا لذیذ تھا دونون خدمتگارون نے خوب کھایا کھاتے ہی
سر چکرایا دونون گر کر بیہوش ہوئے سفاک نقلی نے اُٹھکر ان دونون کو داخل زنبیل کیا برق اور
چالاک کو نکالا یہ جو زنبیل سے نکلے عجب کیفیت دیکھی کہ ایک مرد زخمی بیٹھا ہی چالاک نے کہا ای
شخص تو کون ہی برق نے کہا اُستاد کہان ہین ہمکو وہی اپنے ہمراہ لائے تھے اس مکان مین ہمین
کون لایا خواجہ عمرو نے مسکرا کے کہا ابھی عیاری کرنا سیکھو مین موجود ہون خائف نہو چالاک اور
برق قدمون پر گر پڑے عرض کی یہ آپ ہی کے واسطے ہی کیا مجال دوسرے شخص کی جو یہ عیاری
کر سکے خواجہ عمرو نے کہا اب زیادہ باتین نہ کرو میرے قریب آؤ دونون خواجہ عمرو کے قریب
آئے عمرو ثانی نے اُن خدمتگارون کا لباس اُتارا نام تحقیق کر چکے تھے چالاک و برق کو اُنھین
کی صورت بنا کر اُنکا لباس پہنا کر اپنے پاس بٹھایا سب کیفیت بیان کر دی برق و چالاک نے خواجہ
کے قدم چوم لیے ہر مرتبہ یہی کہتے تھے کہ یہ بات آپ کے واسطے ہی دوسرے کی مجال نہین جو یہ عیاریان
کر سکے اسی گفتگو مین صبح ہو گئی خواجہ عمرو پھر بصورت سفاک بستر پر لیٹ رہے برق و چالاک
بصورت خدمتگار رومال ہلانے لگے کہ جرّاح آئے سفاک نقلی کی حالت دیکھی خوش ہوئے پٹیان
چڑھائین زخمون کو پھر ہرا پایا جراحون نے کہا اب آپ کے زخم بہت اچھے ہین یقین ہی ایک ہفتہ
عشرہ مین صحت کلی ہو جاے سفاک نقلی نے جواب دیا کہ مین تجکو علاوہ شہنشاہ کے بہت کچھ دونگا
سفاک نقلی نے جرّاحون کو باتون مین لگایا جب عرصہ ہو گیا تو فیروز نے کھانا بھیجا سفاک
نقلی نے خدمتگارون کو اشارہ کیا کہ کھانا لے لو اور تم لوگ کھا لو یہ کہکر جرّاحون سے کہا تم بھی شریک
ہو جاؤ جرّاحون نے بہت انکار کیا مگر سفاک نقلی نے قبول نہ کیا جرّاح مجبور ہوئے ہاتھ دھو کر
دسترخوان پر آئے خدمتگارون نے کہا پہلے تم لوگ کھانے سے فراغت کر لو پھر ہم بھی کھا لینگے
جرّاحون نے جو کھانا لذیذ پایا خوب کھایا خدمتگارون نے اُس کھانے مین بیہوشی ملائی تھی جرّاح
کھاتے ہی بیہوش ہوئے سفاک نقلی نے اُن دونون کو بھی داخل زنبیل کیا کپڑے اُتار لیے
خدمتگارون کو بلایا کہا اب جرّاحون کی صورت بن کر فیروز کے پاس جاؤ مگر خبردار اس

عیاری کو خراب نہ کرنا جو کچھ مین کہتا ہون اسکے علاوہ اپنی طبیعت سے کوئی بات نہ کرنا یہ مقام بہت سخت ہی
کوئی یہان آ نہین سکتا ہی مین بڑی مشکل سے یہان تک آیا ہون ورنہ جو لشکر اسلام سے آیا دیوار آہن کے
وہان پہونچ کے اسیر ہوگیا یہی میرے واسطے بھی ہوتا مگر مین نے اسکا انتظام کر لیا تھا خدمتگارون نے
عرض کی ہماری کیا مجال جو آپ کے حکم کے خلاف کرین وہ اور مقام ہوتے ہین جہان ہملوگ عیاری کرتے ہین
ایسے مقامات پر آپ ہی کا کام ہی جو عیاری کرتے ہین سفاک نقلی نے کہا تم ان جراحون کی صورت بنکر فیروز کے
پاس جاؤ اور کہو کہ جب تک ہملوگ ہر وقت وہان موجود نہ ہینگے تیمار داری سفاک جادو کی نہوسکیگی وہ اِس
امر کو قبول کریگا جب تمھین رہنے کی اجازت دے تو اپنی مدد کے واسطے اور آدمی طلب کرنا اور یہ بھی کہدینا
کہ اگر تکلیف نہو تو حضور بھی گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو آپ کو بہت یاد کرتا ہی اور
بے آپ کے اُسکو چین نہین آتا ہی اسکے سوا اور کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہنا یہ کہکر دونون کو جراحون
کی صورت بنایا اُنھین کے لباس پہنائے کہا جلد جاؤ اور ابھی اس بات کو طی کرکے آؤ جراح نقلی روانہ ہوئے
فیروز کے مکان پر پہونچے اپنی اطلاع کرائی فیروز نے ان دونون کو اندر بلایا جراح سامنے گئے جھک کے
سلام کیا دعا دی کہا حضور کے اقبال سے سفاک جادو کی اب حالت اچھی ہی مگر جب تک ہم لوگ ہر وقت
اُنکے پاس موجود نہ ہینگے تب تک تیمار داری اُنکی اچھی طرح سے نہ ہوگی فیروز نے کہا تم لوگون کو وہان رہنا
چاہیے جراحون نے کہا امیدوار ہین کہ کچھ لوگ برائے خدمتگذاری ہمکو مرحمت فرمائے جائین اور حضور بھی
گاہے گاہے وہان تشریف لایا کرین کہ سفاک جادو شب و روز آپ ہی کا نام لیا کرتا ہی فیروز نے کہا مین
ہر روز دونون وقت آیا کرونگا اُسکو دیکھ جایا کرونگا اور آدمی جسقدر چاہو لیجاؤ جراحون نے چند آدمی طلب کیے فیروز
نے اُسی وقت چار خدمتگار جراحون کے ہمراہ کیے جراحان نقلی وہان سے روانہ ہوکے جہان سفاک نقلی
تھا وہان آئے سفاک نقلی سے سب کیفیت وہان کی بیان کردی آدمیون کو جو ہمراہ لائے تھے سامنے بلایا
سفاک نقلی نے خدمتگارون سے کہا تم لوگ اپنے رہنے کو ایک مقام پسند کر لو جس وقت ہمین کسی کام کی ضرورت
ہوگی تمھین بلا لینگے خدمتگار ایک کمرے مین گئے اپنا بستر آراستہ کیا سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا
اب فیروز کب آئیگا اُنھون نے عرض کی کیا عجب ہی جو آج ہی آئے سفاک نے کہا اگر آج آئیگا تو مین
آج ہی سب کیفیتین اُس سے دریافت کرلونگا یہ ذکر تھا کہ ملازمین فیروز آئے سفاک نقلی کو خبر دی کہ
شہنشاہ تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف لائین مین تو اُنکی قدمبوسی کا ازحد مشتاق ہون خدمتگار واپس
گئے تھوڑی دیر مین فیروز ستارہ پیشانی مکان کے اندر آیا سفاک نقلی نے چاہا مین پلنگ پر سے اُٹھون
فیروز نے کہا اے سفاک خبردار اُٹھنے کا ارادہ نہ کرنا ٹانکے تازے ہین اگر تکان پہونچے گی تو غضب ہوجائیگا
سفاک نقلی نے کہا یہ تو سراسر بے ادبی ہی کہ آپ تشریف لائین اور مین قدمبوسی نہ کرسکون فیروز نے
کہا ہمنے تمھین ہمیشہ کے واسطے سب معاف کیا سفاک نے کہا اے شہنشاہ آپ کی عنایت خداوندانہ مین
شک نہین ہی مگر مجھے ناگوار ہی فیروز نے کہا مجھے ناگوار ہوگا جب تم اُٹھوگے سفاک نقلی لیٹا رہا فیروز
اُسکے قریب آکے بیٹھا زخم دیکھے بہت خوش ہوا جراحون کے واسطے خلعت طلب کیا روپیہ بھی بہت کچھ
منگایا جب خدمتگارون نے خلعت و زر حاضر کیا فیروز نے جراحون کو دیا سفاک نے نیچی نگاہون
سے جراحون کی طرف دیکھا مطلب یہ تھا کہ خبردار اسکو ہوا نہ لگنے پاے کوئی روپیہ اسمین سے غائب.

نہو جاے جراحون سے گردین جھکالین سفاک نے کہا اور کوئی سردار تو گرفتار نہین ہوا فیروز نے کہا ابھی تک
تو کوئی سردار گرفتار نہین ہوا ہی مین نے بہت سے لوگ وہان بھیجدیئے ہین یقین ہی دو ایک روز مین بہت
سے سردار گرفتار ہوجائین کیونکہ مین نے اب یہ حکم دیا ہی کہ اگر وہ تمھاری طرف نہ بھی آئین اور انھین کسی
طرف تنہا جاتے ہوئے دیکھو تو گرفتار کرلو لوگ اُنکی تلاش مین پھرتے ہین مگر وہ لوگ باہر ہی نہین نکلتے
نہ حمزہ ثانی باہر آتے ہین سفاک نے جو نام صاحبقران کا سُنا اور یہ معلوم ہوا کہ امیر ابھی تک اسیر
نہین ہوے ہین خوش ہوگیا دل مین شکر کیا یقین ہوا کہ صاحبقران کسی دوسری طرف چلے گئے ہین کچھ تدبیر
کرنی ہوگی مگر پھر خیال ہوا نہین معلوم کس چال سے ہین کہان ہین کیا بات ہوئی جو اس طرف نہ آئے گو یہ خیالات
اور باتین کرنے کو مانع تھے مگر سفاک نقلی نے ضبط کیا کہا اب کس قدر سردار اسیر ہوگئے ہونگے فیروز
نے سب کے نام بتادیے خواجہ عمرو نے جب بدیع الملک کا نام نہ سُنا خیال کیا کہ بدیع الملک
بھی مثل امیر کے کسی طرف چلے گئے کوئی امر ایسا واقع ہوا جو یہ دونون دلیر اسطرف نہ آئے اور اِسکے
دام مین گرفتار نہوے پھر سفاک نقلی نے اور حالات جو فیروز سے دریافت کرنا تھے پوچھے فیروز نے
سب حالات کہدیے زندان خانہ کی کیفیتین باتون باتون مین سب تحقیق کین دربانون کے نام بھی پوچھ لیے
جب سفاک نقلی نے دریافت کرنے سے فراغت پائی اور عرصہ بھی زیادہ ہوا تو فیروز نے کہا اے سفاک
جادو اب ہم جاتے ہین کل صبح کو پھر آئینگے سفاک نقلی نے کہا اے شہنشاہ جب تک مین اس کیفیت مین
مبتلا ہون اگر ایک لمحہ بھر کے لیے تکلیف فرمایا کیجیے اور یہان تشریف لایا کیجیے تو آپ کی تشریف آوری
میرے واسطے بہتر از دوا ہوجائیگی جلد صحت ہوگی فیروز نے کہا اے سفاک خاطر جمع رکھو مین اب
روز آیا کرونگا تمکو دیکھ جایا کرونگا سفاک نقلی نے کہا آپ نے پیشتر بھی وعدہ فرمایا تھا مگر تشریف نہ لائے
فیروز نے جواب دیا اُسکی ایک وجہ تھی کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم ایک لڑائی فتح کرکے آئے تھے
اسوجہ سے مین نہ آسکا محل مین رہا تم خوب جانتے ہو کہ جیسی مجھکو شاہزادے سے محبت ہی ایسی اور بھی شاہزادے
ہین سب میرے نور نظر ہین لخت جگر ہین مگر مین جیسا انکو عزیز رکھتا ہون دوسرے کو یہ مرتبہ حاصل
نہین ہی اور مالک تاج و تخت بھی وہی ہین سفاک نے جو مریخ آفتاب علم کا نام سُنا اور یہ معلوم
ہوا کہ سب سے زیادہ یہ پسر فیروز کو عزیز ہی اور وارث تاج و تخت بھی دل مین خیال کیا کہ اگر یہ
ہاتھ آئے تو خوب بات بنجاے یہ سوچ کر کہا اے شہنشاہ شاہزادۂ عالم کب تشریف لائے فیروز نے
کہا دو روز کا عرصہ ہوا سفاک نے کہا ہم کیونکر اُنکی زیارت سے مشرف ہو سکتے ہین فیروز نے کہا
جب مین تمھارا ذکر اُنسے کرونگا اُنھین خود تمھارے دیکھنے کا اشتیاق ہوگا ضرور عیادت کو آئینگے سفاک
نے کہا اے شہریار اگر آپ اسی وقت میری حالت اُنسے بیان کردین تو بہت ہی مناسب ہی فیروز نے
کہا مین ابھی جاکر اُنکو تمھارے پاس روانہ کرتا ہون یہ کہکر فیروز وہان سے اُٹھا اپنے محل کی طرف
روانہ ہوا یہان سفاک نقلی نے جراحان نقلی سے کہا وہ جو خلعت تمکو فیروز نے دیا ہی میرے
حوالے کرو اور روپیہ بھی سب دو خبردار ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہ رکھنا یہ حق اُسی کا ہی جسنے جانبازی
کرکے اپنے کو یہان تک پہونچایا اگر مین تمھین اپنے ہمراہ نہ لاتا تو کیونکر تم یہان تک آسکتے یا تمھین یہ کام
سپرد نہ کرتا چالاک دبرق نے کہا اُستاد سب آپ لیجیے گا مگر ہمارے پاس رہنے دیجیے

سفاک نقلی نے ایک کا کہنا نہ سنا دونون سے خلعت و زر چھین کر اپنے قبضے مین کیا کہا مٹیا تم اسکو
بیجا خرچ کر ڈالتے میرے پاس احتیاط سے رکھا رہیگا روپیہ بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہے دونون جراح
نقلی خاموش ہو رہے سفاک جادو نے کہا اب یہان سے چلتے ہین خدا نے چاہا تو سب کو رہا بھی
کرینگے اور بامراد اپنے لشکر مین پہونچینگے یہ ذکر تھا کہ چند آدمی سفاک نقلی کے پاس آئے سفاک کو دیکھا
سلام کیا کہا آپ کے پاس شاہزادہ مریخ آفتاب علم تشریف لاتے ہین سفاک نے کہا تشریف
لائین میری عزت بڑھائین مین دیر سے انکا منتظر تھا وہ لوگ تو اطلاع کرکے واپس ہوئے یہان
سفاک نقلی نے خدمتگارون کو آواز دی سب خدمتگار حاضر ہوئے سفاک نقلی نے کہا ارے شاہزادہ
عالم تشریف لاتے ہین اسوقت مین انکی کیا خاطر کر سکتا ہون بہتر یہ ہے کہ تم لوگ شہنشاہ کے آبدارخانہ
مین جاؤ اور میخانہ کے داروغہ سے میرا نام لیکر دو تین صراحیان شراب کی مانگ لاؤ خدمتگار افتان
وخیزان وہان سے روانہ ہوئے یہان مریخ آفتاب علم مکان مین داخل ہوا سفاک نقلی نے دیکھا
ایک جوان حسین بانمکین تاج شہریاری کج سر پر دھرے لباس فاخرہ پہنے سلاح ذات پر آراستہ کیے
مانند شیر چلا آتا ہے سفاک دیکھکر بہت خوش ہوا دل مین کہا لائق سرداری ہے اتنے مین مریخ آفتاب علم
قریب پلنگ کے پہونچا سفاک نقلی نے چاہا بتعظیم کو اٹھون مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک
خبردار اٹھنے کا قصد نہ کرنا حب والد ماجد نے تمہارے واسطے یہ حکم دیا ہے کہ تم ہمیشہ میری تعظیم
نہ کرو تو مین ہرگز نہین چاہتا کہ تم اٹھو سفاک نقلی دعائین دینے لگا مریخ آفتاب علم نے سب زخم
دیکھے بہت حیران ہوا کہا اے سفاک اتنے زخم کھا کر دشمن کو گرفتار کرنا تمہارا ہی کام تھا سفاک نے
کہا سب آپ کے اقبال کا صدقہ تھا یہ ذکر تھا کہ خدمتگار صراحیان شراب کی لیکر آئے سفاک نقلی نے
جراحان نقلی کی طرف اشارہ کیا انھون نے صراحیان خدمتگارون کے ہاتھ سے لین سفاک نقلی
نے مریخ آفتاب علم سے کہا اے شہزادہ عالم مین اسوقت بہت محجوب ہون کہ آپ نے تو عنایت
خداوندانہ فرمائی میری عزت بڑھائی اور مین خدمتگذاری نہ کر سکا مگر امیدوار ہون کہ ایک جام شراب نوش
فرمایئے میری عزت اور زیادہ بڑھایئے مریخ آفتاب علم نے کہا اے سفاک تم جو کہوگے مین
قبول کرونگا والد نامدار تمھین اپنا دوست بناتے ہین بہت کچھ تعریف فرماتے ہین سفاک نقلی نے
کہا وہ مالک ہین اگر وہی میری عزت نہ بڑھائینگے تو اور کون ہے جس سے مجکو امید ہو یہ کہکر اشارہ کیا
جراحان نقلی نے جام شراب سے مملو کیا اسوقت مریخ آفتاب علم کے ہمراہ چالیس آدمی مصاحبان
خاص سے تھے سفاک نقلی نے کہا سب کو اسیر کرنا بلکہ اپنے یہان کے سب آدمیون کو بلالو انکو بھی
شراب پلاؤ یہ کہکر خدمتگارون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے کہا شاہزادہ عالم شراب نوش فرماتے ہین پانی حاضر
کرو خدمتگار آفتابہ مین پانی لے کر حاضر ہوئے جراحان نقلی نے جام شراب پہلے مریخ آفتاب علم کے
پیش کش کیا مریخ نے جام پیا پھر تو سب لوگون کو شراب دی گئی سب نے پی خدمتگارون کو بھی شراب
پلائی تھوڑی دیر کے بعد سب کی آنکھون مین سرسون پھولی مریخ آفتاب علم نے کہا کیون میان سفاک
جادو یہ شراب کیسی تھی سر چکراتا ہے سفاک نقلی نے جواب دیا حضور کے والد ماجد کے خمخانہ سے
آئی تھی خاصہ کی شراب ہے اگر مزاج مبارک نا درست ہے اٹھکر ٹہلیے طبیعت ٹھہر جائے گی مریخ

ٹہلنے کو اُٹھا بیہوشی سے طمانچہ مارا لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوگیا اسکے گرتے ہی اور مصاحبین جو اُسکے ہمراہ تھے وہ
بھی اُٹھے سب بیہوش ہوکر گرے خدمتگار جو سفاک نقلی کے یہان تھے وہ بھی بیہوش ہوئے اب تو
سفاک نقلی نعرہ کر کے اُٹھا سب کی زبانون مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا مگر خدمتگارون کو وہین رہنے
دیا اُنکے دماغ پر بڑی بیہوشی کی چڑھادی اور اُنکے بسترون پر لیجا کے ڈال دیا مریخ آفتاب علم
کا لباس اُتار کے اُسکو داخل زنبیل کیا آپ اسکی صورت بنکر تیار ہوا جہان نقلی کو دو مصاحبون کی
صورت بنا کر اُنکے لباس پہنا دیے اور اُس مکان سے نکلکر زندان خانہ کی طرف روانہ ہوئے جب
قریب زندانخانہ کے پہونچے تو سب کیفیت فیروز سے تحقیق کر چکے تھے ایک مصاحب کو بھیجا کہ جاکر داروغہ
زندان خانہ کو اطلاع دو کہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم قیدیون کے دیکھنے کو تشریف لاتے ہین جو جو قیدی
مبتلاے سحر ہون اُنپر سے سحر جلد اُتارا جاے شاہزادہ عالم سب سے کچھ باتین کرینگے مصاحبان
نقلی یہ پوچھکر روانہ ہوئے زندان خانہ کے دروازے پر پہونچکے داروغہ کو طلب کیا جو جو کہنا
مقصود تھا سب بیان کر دیا داروغہ اُسی وقت زندان خانہ کے اندر آیا سب اسیرون کی قید دور
کی سحر اُتارا ایک ایک حجرے مین ایک ایک قیدی کو بند کر دیا باہر آکے مصاحبان نقلی سے کہا آپ
جاکر شاہزادے سے بعد آداب و تسلیمات عرض کیجیے کہ آپ تشریف لائین یہان سب انتظام درست
ہے یہ سنکر مصاحبان نقلی روانہ ہوئے یہان مریخ نقلی منتظر تھا سب نے آکے اطلاع دی مریخ نقلی
آگے بڑھا اور زندان خانہ پر آیا داروغہ اور جملہ ملازمین زندان خانہ استقبال کو آئے باعزاز و
اکرام مریخ آفتاب علم کو لے گئے جب زندان خانہ کے قریب پہونچے تو مریخ آفتاب علم
نے داروغہ سے کہا تم باہر کھڑے رہو میرے ہمراہ نہ آؤ مجھے کچھ ضروری باتین ہر ایک قیدی سے کرنا ہین
وہ تمہارے سامنے نہین ہوسکتی ہین داروغہ کنجیان دے کر باہر آیا مریخ نقلی نے پہلا حجرہ کھولا دیکھا
نور الدہر نامدار حجرے مین گردن جھکائے بیٹھے ہین مریخ نقلی نے کہا کیون اے نور الدہر اب کیا کہتے
ہو نور الدہر سنبھل کے بیٹھے ارادہ کیا اسکو طمانچہ مارون مریخ نے آنکھ ملائی نور الدہر نے پہچانا خوش
ہو گئے کہا خواجہ کیا کارنمایان کیا ہے خواجہ نے کہا خاموش رہو یہ کہکر نور الدہر کو داخل زنبیل کیا حجرے
کو بند کر دیا دوسرے حجرے کے قریب آئے قفل کھولا دروازہ وا کیا دیکھا شاہزادہ امیر الزمان بیٹھے ہین
خواجہ نے انکو بھی بعد گفتگوے بسیار داخل زنبیل کیا دوسرے حجرے کے قریب آئے اسد نامدار
کو دیکھا اُنھین داخل زنبیل کیا پھر تیسرے حجرے کے پاس آئے شاہزادہ سکندر بہ فرخ لقا کو پایا اُنھین
بھی داخل زنبیل کیا اسی طرح جسقدر سردار اسیر تھے سب کو داخل زنبیل کر کے باہر آئے ایک پرچہ
لکھا اُسکو ملفوف کر کے داروغہ زندان خانہ کو دیا اور کہا یہ پرچہ اپنے شہنشاہ کو دینا مین نے اسمین
کل کیفیت اسیرون کی لکھدی ہے مگر صبح کو جاکر جب وہ دربار مین بیٹھے ہون اُسوقت دینا ابھی وقت
شب ہے وہ محل مین ہونگے تمہارے جانے کا موقع نہ ملیگا صبح کو جاکر ضرور دینا داروغہ نے عرض
کی مین صبح کو پیش کرونگا مریخ نقلی وہان سے روانہ ہوا پھر اُسی مکان مین آیا جہان سے گیا تھا
یہان آکر سب مکان کو لوٹ لیا خدمتگارون کے کپڑے اُتار لیے سب کو برہنہ چھوڑ کے وہان سے روانہ
ہوئے زنبیل سے تخت نکالا جب تک طلسم کے اندر رہے اپنی صورت مریخ آفتاب علم کی

رکھی جب قریب دیوار پہونچے تخت کو اونچا کیا دیوار پھاندکے طلسم کے باہر آئے نگہبان جو وہان موجود
تھے سمجھے شاہزادہ کسی کام سے جاتا ہی جب تھوڑی دور نکل آئے تو پھر اپنی صورت اصلی ظاہر کی
برق و چالاک سے بھی ملے ہوئے خواجہ عمرو لشکر مین آئے یہان سب لوگون کو انتہا سے زیادہ
مضطرب پایا خواجہ عمرو کو جو سردارون نے دیکھا کہا خواجہ کچھ خبریت صاحبقران کی بیان کرو خواجہ
عمرو نے کہا صاحبقران اور بدیع الملک کے حال سے آگاہی نہین ہوئی ہی اور جملہ سردار
اسیر تھے اُنکو بفضل خدا رہا کرکے لایا ہون اور ایک ایسا شخص اسیر ہوا ہی کہ جسکا دام مین آنا بہر صورت
مشکل تھا سب نے کہا خواجہ سب لوگ کہان ہین خواجہ عمرو نے کہا آپ حضرات کو اس سے کیا طلب
ہی کہین ہین اور جس شخص کو مین اسیر کرکے لایا ہون وہ چاہے تو امیر کا پتہ بھی لگا دے سردارون
نے کہا خواجہ خدا کے لیے وہ سب لوگ کہان ہین خواجہ نے کہا سب کو قرضدارون نے چھین لیا
سردارون نے کہا ای خواجہ عمرو ہم تمھارے قرض کی فکر کر دینگے تم لوگون کو جا کر لاؤ خواجہ نے کہا
سبحان اللہ اسوقت مین اُسکے یہان جاؤن اور کہون کہ مین تجھے روپیہ دیجاؤنگا تو سب لوگون کو میرے
حوالے کر دے وہ مان لیگا اور سب کو دیدیگا اگر ایسا ہی ہوتا تو مین لیتا آتا خواجہ عمرو نے جو ایسی
باتین بنائین سب سردارون نے دینا شروع کیا سائیسون تک سے خواجہ نے ایک مہینے کی تنخواہ
لی لی جب خوب وصول کر چکے تو اپنی بارگاہ مین آئے سب سردارون کو نکالا لشکر والون نے جو دیکھا
سب خواجہ عمرو کی بارگاہ مین آئے آپسمین ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے جو جو لوگ خواجہ
کی مدد سے رہا ہوئے تھے اُن لوگون نے خواجہ عمرو کو بہت کچھ دیا تھوڑے عرصہ مین خواجہ عمرو
کے پاس بہت کچھ روپیہ جمع ہو گیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مگر صاحبقران زمان
اور بدیع الملک نوجوان کا پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سب کو صدمہ بدرجۂ کمال تھا پھر سب نے
خواجہ سے کہا خواجہ اور تم کسکو لائے ہو جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا پتا لگا سکتا ہی خواجہ
نے مریخ آفتاب علم کو زنبیل سے نکالا چوب سے باندھ دیا اور اُسکے جملہ مصاحبین کو بھی نکال کے
باندھا تازیانہ لے کر سامنے کھڑے ہوئے مریخ کو پہلے ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو عجب عالم
بیکسی مین پایا دیکھا نہ بان مین سوزن ہی ستون بارگاہ سے بندھا ہون ایک مرد لاغر تازیانہ لیے کھڑا ہی
خواجہ عمرو نے قلم دوات اُسکے سامنے رکھا کہا ای مریخ اب شناخت بن خداوند واحد و یکتا کی
کیا کہتا ہی اور سامری و جمشید پر لعنت کیون نہین کرتا ہی دیکھ یہی سب سردار ہین جنکو تیرے باپ نے
بمکر گرفتار کیا تھا ہمارے خدا نے ایسی مدد کی کہ ہم ان سب کو رہا کر کے لائے اور تجھے بھی اسیر کیا
علاوہ اسکے اور بہت سی باتین وعظ و پند کی ایسی کین کہ مریخ آفتاب علم کے دل مین خوف خدا پیدا
ہوا اور دل اُسکا مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹا اُسنے قلم دوات اپنے آگے کھینچکر پرچہ
کاغذ کا اُٹھایا اُسپر لکھا مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون اور اطاعت اسلام قبول کرتا ہون مگر
شرط میری یہ ہی کہ مین ایک مدت سے ایک امر کے واسطے پریشان ہون اور وہ کام انجام نہین
پاتا ہی کئی بار مین لشکر کشی کر کے گیا مگر شکست کھا کے واپس آیا اگر آپ لوگ اُس کام کو انجام
دین تو مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون یہ کہکر اُسنے خواجہ کے ہاتھ مین پرچہ دیا خواجہ نے

اُس پرچہ کو پڑھا کہا صاحبقران ابھی یہان تشریف نہین رکھتے ہین جب وہ تشریف لائینگے تو اُسکی
نسبت جو مناسب جانین گے فرمائینگے ہان مین وعدہ کرتا ہون کہ صاحبقران سے سفارش کرونگا
اور یقین ہے وہ خود بھی قبول کرین مریخ آفتاب علم نے پھر لکھا کہ مین آپ کی اور صاحبقران کی
اطاعت سے مُنھ نہ موڑونگا اب مجھے رہا کیجیے خواجہ نے اُسکی پیشانی کی طرف نگاہ کی نور اسلام اُسکے چہرے
سے ساطع پایا خواجہ نے سوزن اُسکی زبان سے نکالا مشکین کھولین مریخ آفتاب علم کو سب سرداران
اسلام نے بغلگیر کیا خواجہ عمرو نے کہا اب اپنے مصاحبین کو اس امر کی اطلاع دو مریخ نے عرض
کی آپ سب کو ہوشیار کیجیے ان مین کوئی ایسا نہین ہے جو انکار کرے خواجہ عمرو نے سب کو ہوشیار
کیا جسکی آنکھ کھلی اپنے کو عجب عالم مین پایا سب کو کمال حیرت ہوئی مریخ نے کہا مین نے آج سے
اطاعت اسلام قبول کی ہے جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ سامری و جمشید پر لعنت کرے مصاحبین نے اپنے
خیال کیا کہ اگر اب انکار کرتے ہین تو بچپن کا ساتھ بھی چھوٹتا ہے اور جان بھی جاتی ہے بہتر یہی ہے کہ ترک
مذہب کرین سب بصدق دل مسلمان ہوئے اب مریخ نے خواجہ سے پوچھا کہ صاحبقران کہان
تشریف لے گئے ہین خواجہ نے کل کیفیت بیان کی مریخ نے عرض کی مین صبح کو جاؤنگا انشاءاللہ تعالے
صاحبقران کو بہت جلد تلاش کرکے لاؤنگا خواجہ نے کہا بے تمھارے جائے یہ کام انجام نپائے گا
تم یہان کے واقفکار ہو مریخ نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین صاحبقران کو تلاش کرکے لاؤنگا خواجہ
خاموش ہو رہے مریخ اور سردارون سے مخاطب ہو کر باتین کرنے لگا یہان تو یہ باتین تھین مگر جب
داروغۂ زندانخانہ صبح کو اُٹھا تو دربار مین فیروز ستارہ پیشانی کے وہ خط لے کر پہونچا فیروز کے دربار
مین اُسوقت سب ارکین دولت موجود تھے تورج بھی بیٹھا تھا زمرد ثانی بھی بیٹھا تھا بختگان بھی
موجود تھا داروغہ زندان خانہ نے سلام کیا فیروز نے کہا آج تمھارے آنے کا کیا سبب ہے داروغہ
نے وہ لفافہ دیا کہا شب کو شاہزادہ عالم زندان خانہ کے معائنہ کو تشریف لے گئے تھے سب قیدیون
کو دیکھا جب باہر تشریف لائے تو یہ ایک پرچہ ملفوف کرکے مجکو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنے شہنشاہ کو دیدینا
مین اُسی وقت حاضر ہوتا تھا مگر وہ مانع ہوئے فرمایا جب دربار مین رونق افروز ہون اُسوقت جاکر یہ
پرچہ دینا غلام نے اسوقت حاضر کیا اب حضور ملاحظہ فرمائین کہ اسمین کیا تحریر ہے فیروز نے اُس
لفافہ کو کھولا پرچہ نکالا پڑھا جب پڑھ چکا تو اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا زمرد ثانی نے کہا خیر تو ہے
فیروز نے کہا کیا کہون آپ خود اس پرچے کو پڑھ لیجیے زمرد نے وہ پرچہ فیروز کے ہاتھ سے لے کر
دیکھا تو اُسمین لکھا تھا کہ او مردود و مکار یون عیاری کرتے ہین کیا تو نے دھوکے سے سردارونکو
گرفتار کر لیا اب اپنے بیٹے کی خیر منا کہ ہم اُسکو تیرے طلسم سے لیے جاتے ہین اسی بات پر یہ دعوی کرتا تھا
کہ ہمارے طلسم مین کوئی نہین آسکتا ہے دیکھ یون عیاری کرتے ہین اور اس طرح کام بناتے ہین زمرد نے
پڑھ کے وہ پرچہ بختگان کو دیا بختگان نے جو دیکھا مارے خوف کے کانپ گیا کہا اے شہنشاہ مین
پہلے ہی آپ سے عرض کرتا تھا کہ عیارون سے ہوشیار رہیے آپ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ عیار کیا
بنا سکتے ہین اب میرے عرض کرنے کا امتحان ہوا فیروز نادم ہوا مگر جھنجلا کے جواب دیا اے بختگان اب
اہل اسلام کی خیر بھی نہین ہے ایک دم مین سب کو فنا کردونگا اور یہ کیا طرہ کیا کہ مریخ آفتاب علم کو پکڑ

گرلیگیا اگر یہ لوگ کہان جاتے ہین سب سے عوض لونگا ایک دن مین سب کو اسیر کر لاؤنگا بختگان نے کہا
اب جواب کے مزاج مین آئے کیجیے وہ لوگ اپنا کام کر گئے فیروز نے کہا مین اسی وقت جاتا ہون ابھی سب
عیارون کو گرفتار کر کے باندھ لاتا ہون بختگان نے کہا اب اگر میرا کہنا قبول فرمایئے تو کچھ عرض کرون فیروز
نے کہا کہو مین ضرور تمھارا کہنا مانونگا کیونکہ اب تمھارے کہنے کا امتحان ہو چکا ہی بختگان نے کہا آپ ابھی
جانے کا ارادہ نہ کیجیے جو کچھ مین کہون وہ انتظام کیجے فیروز نے کہا ایسا نہو کہ وہ لوگ مریخ آفتاب علم
کو قتل کر ڈالین بختگان نے کہا اگر وہ لوگ مریخ کو قتل کرین تو آپ مجکو قتل کیجیے گا وہ لوگ ایسے نہین ہین جو
اسکو قتل کرین جب تک وہ آپ سے مقابلہ نہ کر لینگے شاہزادے کو قتل نہ کرینگے فیروز نے کہا پھر اب کیا
کرنا چاہیے بختگان نے کہا اب آپ کو سامان حرب درست کرنا لازم ہی جب سامان جنگ درست ہوجائے
اسوقت برائے مقابلہ طلسم سے باہر تشریف لیجلیے وہ لوگ ایسے نرم نہین ہین جو آپ تنہا جا کر سب کو گرفتار
کرلین وہان کئی آدمی ایسے ہین جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اگر آپ جائینگے تو حمزہ ثانی وہان موجود ہین انکی موجودگی
مین آپ کا کچھ زور نہ چلیگا جب تک اُنکی حرز ہیکل نے کر اسم اعظم کو بند نہ کیجیے گا تب تک حمزہ ثانی کا
مجبور رہنا ممکن نہین ہی فیروز نے کہا حمزہ کے پاس حرز ہیکل بھی ہی بختگان نے کہا حرز ہیکل بھی ہی اور
صاحب اسم اعظم بھی ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی فیروز نے کہا اسم اعظم بند کرنا بہت مشکل امر ہی جب تک
حمزہ ثانی کی حرز ہیکل قبضے مین نہ آئیگی اسم اعظم بند نہوگا پہلے حرز ہیکل لینے کی تدبیر کرنا چاہیے بختگان
نے کہا آپ غافل نہ ہیے انتظام کیجیے فیروز نے اُسی وقت ایک ملازم کو طلب کیا وہ آیا فیروز نے کہا اے
سرتاب جادو اسی وقت رنگین چشم جادو کے یہان جا اور اُسکو میرا حکم سُنا کہ اسی وقت میری حضوری مین
حاضر ہو چند باتین اُس سے کہنا ہین سرتاب جادو اُسی وقت روانہ ہوا رنگین چشم جادو کے مکان پر گیا
اُسکو فیروز کا پیغام سنایا کہا اسی وقت چلیے دیر نہ کیجیے رنگین چشم جادو اسکے ہمراہ تھوڑی دیر مین فیروز کے پاس
پہونچا سب نے دیکھا ایک ساحر کوتاہ قامت سیہ فام مگر آنکھین حد سے زیادہ بڑی اور زردی مائل فیروز
کے سامنے آیا جھک کے سلام کیا فیروز نے کہا مین نے تمھین اسواسطے بلایا ہی کہ تم طلسم کے باہر جاؤ لشکر
اسلام قیام پذیر ہی سردار کا نام حمزہ ثانی ہی سب لوگ اُسکو صاحبقران کہتے ہین اُسکے پاس ایک حرز ہیکل ہی
جس طرح بن پڑے اُس حرز ہیکل کو اپنے قبضے مین کر کے میرے پاس لاؤ مین پھر اسم اعظم بند کرنے کے واسطے
دوسرے ساحر کو روانہ کرون خبردار کوتاہی نہ کرنا رنگین چشم جادو نے کہا کیا مجال جو خطا سرزد ہو فیروز
نے رخصت کیا رنگین چشم جادو روانہ ہوا اُسکا ذکر اسکے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہی

کہ شب بھر تو اُسنے باتون مین بسر کی جب صبح ہوئی تو خواجہ سے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران کو
تلاش کرنے جاتا ہون خواجہ نے کہا اچھی بات ہی یہ سنکر چند سردار اور مریخ کے قریب آئے کہا ہم بھی تمھارے
ہمراہ چلتے ہین مریخ نے عرض کی آپ حضرات کو تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہی مین جاتا ہون دو ایک
روز مین تلاش کر لاؤنگا سرداروں نے کہا ہم بھی ہمراہ چلین گے مریخ نے عرض کی آپ کو اختیار ہی مین مانع
نہین ہون چند سردار مثل نور الدہر نامدار و شاہزادہ سکندر فرخ لقا مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے

خواجہ لشکر مین رہے اور سب سردار بھی انتظام لشکر کی وجہ سے نہ جا سکے مریخ آفتاب علم اُس روز دس کوس
تک گیا بعد دس کوس کے ایک صحراے پر فضا مین ٹھہرا کہ وہ صحرا طلسم بند تھا مریخ نے وہان کے نگہبانون کو
طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ نے سب سے دریافت کیا کہ یہان صاحبقران تو تشریف نہین لائے
نگہبانون نے کہا ایک ماہ کے زمانہ سے اس طرف کوئی مسافر بھی نہین آیا مریخ نے شب بھر وہان قیام کیا
صبح کو روانہ ہوا چلتے وقت نگہبانون سے یہ کہدیا کہ اگر لشکر اسلام سے کوئی اسطرف آئے خبردار اُسکو گزند
نہ پہونچانا بہت آرام دینا اگر اسکے خلاف کروگے تو مین سب کو قتل کرونگا نگہبانون نے عرض کیا آپ نے اب
فرما دیا ہے جو کوئی لشکر اسلام سے اسطرف آئیگا ہم بخاطر پیش آئینگے اُسکو کسی قسم کا گزند نہین پہونچائینگے مریخ
سب کو تاکید کرکے وہان سے روانہ ہوا دوسرے روز اور ایک صحرا مین پہونچا وہان بھی کچھ کارخانہ سحر
تھا وہان کے منتظمین کو بلایا اُنسے تحقیق کیا کہ صاحبقران جو لشکر اسلام کے سردار ہین اسطرف تو تشریف
نہین لائے اُن لوگون نے بھی کہا کہ اس طرف مدت سے کوئی نہین آیا مریخ نے کہا اب ہم تاکید کرتے ہین کہ اگر
لشکر اسلام سے کوئی سائیس بھی اسطرف آئے تو اُسے کسی قسم کا گزند نہ پہونچانا بخاطر پیش آنا اگر اسکے خلاف
کروگے بہت پچھتاؤگے اپنے کیے کی سزا پاؤگے سب نے عرض کی ہم آپ کے تابعدار ہین جو کچھ ہمین
حکم ہوا ہے اُسکی تعمیل مین عذر کیا ہے مریخ ایک شب وہان مقیم رہا صبح کو وہان سے بھی روانہ ہوا اسی طرح
چار دن تک برابر جنگلون مین گیا اور وہان کے نگہبانون سے حال صاحبقران کا دریافت کیا مگر کسی نے
پتہ نہ بتایا پانچوین روز ایک صحرا مین جلکے مقیم ہوا دن قلیل باقی تھا کہ اُسنے دیکھا ایک ابر سیاہ آتا ہے
نورالدہر اُسوقت بارگاہ کے آگے کرسی پر جلوہ فرماتے مریخ آفتاب علم نورالدہر کی پشت پر
بیٹھا تھا نورالدہر نے پلٹ کے مریخ سے کہا دیکھو یہ ابر کیسا ہے مریخ آفتاب علم نے جو ابر کو دیکھا
عرض کی اے شہریار کوئی ساحر ہمارے طلسم سے آتا ہے یقین ہے آپ ہی لوگون کی تلاش مین آیا ہو نورالدہر
نے فرمایا پھر اس سے مقابلہ کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ کیا مقابلہ کریگا آپ کا مطیع ہوگا
ابھی اسلام قبول کریگا یہ ذکر تھا کہ وہ ابر قریب آیا یا تو بلند تھا یا پستی کی طرف مائل ہوا زمین پر آتے آتے ابر
دور ہوا نورالدہر نے دیکھا تخت پر ایک ساحر نشستہ قد سیہ فام مگر آنکھین انتہا سے زیادہ بڑی بیٹھا ہے مریخ
آفتاب علم آگے بڑھا اُس ساحر نے جو مریخ کو دیکھا جھک کے سلام کیا عرض کی اے شاہزادۂ عالم مزاج
کیسا ہے آپ کے والد ماجد آپ کے غم مفارقت مین بہت نالان ہین مجھکو اسواسطے بھیجا ہے کہ مین حجرۂ ثانی کی
حرز ہیکل لے لون پھر وہ کسی اور کو روانہ کرینگے کہ وہ امیر کا اسم اعظم بند کرے مریخ نے کہا اے رنگین چشم
جادو خاموش رہو اور توبہ کرو میرے ہمراہ آؤ یہ کہکر اپنے ہمراہ نورالدہر کے قریب لایا کہا آقاے
نامدار کو سلام کرو قدمون کو بوسہ دو رنگین چشم نے جو صولت و شوکت نورالدہر نامدار کی دیکھی سلام کیا
قدمون کو بوسہ دیا نورالدہر نے کہا اے رنگین چشم جادو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور پروردگار عالم کو
واحد لاشریک جانو کہ عقبے مین اجر نیک پاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا خبردار کچھ عذر نہ کرنا جو کچھ آقاے نامدار
کہتے ہین اسکو بسر و چشم قبول کرو رنگین چشم نے دیکھا کہ مریخ آفتاب علم نے اطاعت قبول کی اور
ترک مذہب کر دیا اب اگر مین کچھ انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہے اور اصل بھی یونہین ہے کہ دین سامری پرستی
بالکل بے بنیاد ہے ایسی باتین جو اُسکے خیال مین گذرین کہا اے شہریار مجھکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے مین بصدق دل

مسلمان ہوتا ہون نور الدہر نے کلمہ بتایا رنگین چشم نے اُسوقت عرض کی ابھی مجھکو چند خدمتین ایسی کرنا ہونگی جنمین سحر کی ضرورت ہی انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم کلمہ پڑھونگا نور الدہر خاموش ہو رہے رنگین چشم کے واسطے مریخ آفتاب علم نے ایک خیمہ الگ استادہ کرایا رنگین چشم خیمہ مین داخل ہوا اُس شب اسی صحرا مین سب مقیم رہے جب صبح ہوئی تو مریخ آفتاب علم نے رنگین چشم سے کہا تعجب کی بات ہی کہ صاحبقران عالی وقار اور بدیع الملک نامدار اِس طرف تشریف لائے مگر انکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ کہان چلے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے صحراؤن مین دیکھ لیا مریخ نے کہا جسقدر صحرا اسحر نبد تھے سب مین تحقیق کیا مگر وہان بھی تشریف نہین لے گئے رنگین چشم نے عرض کی آپ نے چہار جانب طلسم کے تلاش کیا مریخ آفتاب علم نے کہا مین نے ابھی ایک سمت دیکھا ہی دو سمتین اور باقی ہین کیونکہ چوتھی سمت جو ہی اُسطرف کوئی جا نہین سکتا ہی اور نہ راہ پاتا ہی نہ آجتک اُسطرف کا حال معلوم ہوا رنگین چشم نے عرض کی ان دونون سمتون مین سے ایک جانب تشریف لیگئے ہونگے مناسب یہ ہی کہ ایک جانب آپ تشریف لیجائین اور دوسری طرف جانے کی اجازت غلام کو عطا فرمائین مریخ آفتاب علم نے کہا بہت اچھی بات ہی ایک جانب تم جاؤ اور ایک سمت مین جاتا ہون پھر مین دورہ ختم کرکے تمھاری طرف آؤنگا تم میرے منتظر رہنا جب تک مین وہان نہ پہونچ لون تب تک اور کہین جانے کا ارادہ نہ کرنا رنگین چشم نے عرض کی مین آپ کا انتظار کرونگا جب تک آپ تشریف نہ لائینگے کہین نہ جاؤنگا مریخ آفتاب علم نے رنگین چشم جادو کو رخصت کیا آپ بھی ایک جانب روانہ ہوا راہ مین شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے فرمایا یہ رنگین چشم جادو کون ہی مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ اس طلسم کا ملازم و محافظ قدیم ہی جب حکماے اشراقین نے اس طلسم کو بنایا تھا تو اُسکا باپ اس طلسم کی لوح کا محافظ تھا جب یہ طلسم والد ماجد کے پاس آیا تو اُسکے باپ کو انھون نے قتل کیا اور لوح دوسرے شخص کو دی یہ چونکہ بہت کم سن تھا اسوجہ سے اسکو باپ کا عہدہ نہ ملا ملازمان طلسم مین نام اسکا درج ہوگیا شاہزادے نے فرمایا کیا یہ طلسم پیشتر کسی اور کے قبضہ مین تھا مریخ نے عرض کی یہ طلسم حکیم عالینوس نے بنایا تھا اور اپنی دختر ملکہ سمن بر کے نام سے نامزد کیا تھا ملکہ سمن بر کا عقد والد کے ساتھ ہوا اُنھون نے یہ طلسم اپنے قبضے مین کیا اور ایک بیٹا حکیم عالینوس کا جو مسلمان ہی اور اس طلسم کا وارث شرعی ہی اُسکو قید کیا ہی وہ اب تک اس صحرا مین اسیر ہی سکندر فرخ لقا نے کہا اب اس طلسم کا فتح کرنا اور صاحب حق کو یہ حصہ پہونچانا ضروری واجب ہی کہ وہ مرد مسلمان ہی مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی آپ نے اس طلسم کی پوری حقیقت اور یہان کے سوانحات نہین سنے ہین انشاء اللہ تعالے کبھی عرض کرونگا آپ بہت محظوظ ہونگے کہ وہ عجیب دلچسپ داستان ہی اگر آج سے شروع کرون تو بہت زمانہ درکار ہی پھر سکندر نے عرض کی کہ اس طلسم کے متعلق جو اور طلسم ہین اور آنپر اور اور لوگ قابض ہین وہ طلسم بھی عجب عجب قسم کے ہین اور نایاب زمانہ اشیا وہان پائے جاتے ہین جنکی تفصیل انشاء اللہ تعالے عرض کرونگا سکندر کو اس داستان کے سننے کا نہایت اشتیاق ہوا کہا اے مریخ آفتاب علم ایک ہی طلسم کی کیفیت بیان کردو مریخ نے کہا اے شہریار اسکے متعلق تو طلسم ہین جن مین پہلا طلسم جسکو بیت الجمال کہتے ہین وہ ہی وہان کی حاکم ملکہ اختر جمال ہی اُس طلسم مین مرد نہین ہین سب عورتین ہین مگر بلا کے سحر جانتی ہین اُس طلسم کو کوئی فتح نہین کر سکتا ہی اُسکے بعد رنگین فلک ہی وہانکا

حاکم مذبوح لالہ رنگ جادو ہی اُس طلسم مین زنِ دوانے شدت سے ہین گر سب ساحر ہین سُننے مین آیا ہی کہ کوئی
شاہزادی اُس طلسم مین ایسی ہی کہ سب اُسکے عاشق ہین اور خود بادشاہ طلسم بھی اسپر عاشق ہی اور اُسکے
نام سے بھی کچھ مطلب نکلتا ہی جو مجکو خلاصہ نہین معلوم ہی اُسکے بعد طلسم بیت الحزان ہی وہان کی کیفیت طولانی
ہی حاکم اُس طلسم کی ملکہ شاہد سیمین ساق ہی بعد اُسکے ارزنگ یاقوت نگار بادشاہ وہان کا بہار انگیز تاجدار
ہی اُسکے بعد چہل سر وہان کا حاکم عفریت چہل سر جو اُجتک کسی سے نہین ڈرا اور بڑے بڑے ملک تنہا جا کر فتح
کیے اکثر شاہزادون کو گم ٹھالایا اس طلسم کے فتاح کے واسطے بانیان طلسم یہ بات تحریر کر گئے ہین کہ جو اس طلسم
کو فتح کرے گا اُسکے ہاتھ ایسے اشیاے نادرہ آئینگے کہ روے زمین پر اُس سے کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا اُسکے بعد
طلسم بیت المال ہی حاکم وہان کا زر ریز محاسن دراز جادو ہی وہ ملعون اپنے تئین خداوند مشہور
کرتا ہی اور زر و جواہر اسقدر اس طلسم مین ہی جسکے شمار کے واسطے دس لاکھ آدمی بھی کافی نہین ہو سکتے ہین اُسکے
بعد طلسم ذو فنون حاکم وہان کا حکیم ہفت ہنر ہی اُسکے بعد طلسم سحر آفرین حاکم اُسکا ملک الماس
روشن بخت ہی بعد اُسکے طلسم مرآۃ العدم ہی حاکم وہان کا قیصر صاف باطن ہی سکندر فرخ لقا نے
کہا اے مریخ آفتاب علم سُنتے اسوقت ایسی باتین کہین کہ دل مین ایک جوش پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ انمین سے
دو ایک طلسمون کی سیر ضرور کرینگے مریخ آفتاب علم نے کہا جب مزاج مبارک مین آئے بطریق سیر تشریف لیچلیے
غلام سے سب لوگ بخوبی آگاہ ہین بلکہ سب لوگ ہمارے معین و مددگار ہین اور کیا عجب ہی جو والد ماجد ان لوگون کو
ہمراہ لیکے مدد بلائین ہان ایک طلسم تو ہمارے خلاف ہی اور وہان کا حاکم ہمارا دشمن ہی سکندر نے پوچھا کون شخص
مریخ نے عرض کی طلسم چہل سر جہان کا حاکم عفریت چہل سر ہی یہ شخص تو ہم لوگون سے خلاف ہی باقی اور سب
لوگ ہمارے شریک ہین اور ہم بھی شریک تھے اب وہ ہمارے باغی ہین اور ہم اُنکے دشمن ہین راہ بھر یہی باتین
رہین جب دن گذر گیا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو مریخ نے عرض کی آج یہان قیام فرمائیے مین یہانکے
باشندون سے کیفیت صاحبقران کی تحقیق کرلون کل پھر تشریف لیچلیے گا سب سردارون نے قبول کیا
مریخ آفتاب علم نے بارگاہین استادہ کرائین سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین گئے نماز سے فراغت حاصل
کر کے جو بارگاہ براے نشست مقرر تھی وہان تشریف لائے مریخ آفتاب علم بھی حاضر ہوا سب سردار جمع
ہوئے سکندر فرخ لقا نے کہا ان ذکر کو صاحبقران کے سامنے بیان کرنا مریخ نے عرض کی مین بھی
عرض کرونگا اور صاحبقران زمان کو خود بھی معلوم ہو جائے گا اور کیا عجب ہی کہ ان طلسم کے فتح کرنے کی
ضرورت ہو شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے کہا اگر ضرورت ہوگی تو مین ضرور ایک طلسم مین اجازت لیکر جاؤنگا
مریخ نے عرض کی جب تک یہ طلسم شکست نہونگے والد ماجد کو کوئی قتل نہین کر سکتا اور جب تک وہ قتل نہونگے
اُسوقت تک یہ طلسم فتح نہوگا نور الدہر نوجوان نے فرمایا واقعی ان تین طلسمون کی تو کیفیت سنکر مین بھی مشتاق
ہوا مریخ نے عرض کی آپ تشریف لے چلیے مین سیر کرا لاؤن نور الدہر نے فرمایا یون چلنے سے کیا حاصل
ہی جب تک کسی کار خاص کے واسطے وہان نہ جائین مریخ نے عرض کی اسکا بھی وقت آئیگا غرض شب بھر
یہی باتین رہین صبح کو مریخ نے اُس صحرا کے باشندون کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو مریخ
آفتاب علم نے صاحبقران کو دریافت کیا اُن لوگون نے کہا اس طرف سے اس وضع کے لوگ
نہین گئے اگر اسطرف آتے تو ضرور کیفیت معلوم ہو جاتی مریخ آفتاب علم نے تاکید کی کہ اگر اسطرف

اب آئین تو انھین بادشاہ طلسم سے زیادہ جاننا جو وہ فرمائین اُسے ماننا اگر اسکے خلاف کروگے تو اُنکے
ہاتھ سے زندہ نہ بچوگے تمھارے واسطے کہتے ہین سب نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا
مریخ آفتاب علم نے اُس سمت کو بھی دور تک دیکھا جب ایک دریا ملا تو مریخ نے سب سردارون کی خدمت
مین عرض کی کہ اب یہ سمت ختم ہوگئی معلوم ہوا کہ صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اسطرف تشریف
نہین لائے ہین مجبور ہوکے سب سردار اُسطرف سے واپس ہوئے مریخ نے عرض کی اب اُسطرف جانا ہی
جس سمت کا وعدہ رنگین چشم جادو سے ہی سب نے کہا بہت مناسب ہی ہم موجود ہین جس طرف تلاش
کرین صاحبقران کی چلو ہمین عذر نہین ہی مریخ جادو اُس طرف متوجہ ہوا سب صحراؤن اور قریون مین
تلاش کرتا ہوا جہان کا وعدہ رنگین چشم جادو سے تھا وہان پہونچا رنگین چشم تنہا ایک صحرا مین آمد
مریخ کا منتظر تھا مریخ آفتاب علم نے جو رنگین چشم کو دیکھا گلے سے لگا لیا کہا صاحبقران کی
کیفیت بیان کرو رنگین چشم نے کہا مین گئی اس سمت مین صاحبقران کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ
نہین ملا اب آپ کے مزاج مین آئے تو تلاش کیجیے مریخ آفتاب علم نے کہا تمنے مجھ سے بہتر تلاش
کیا ہوگا مگر ایکبار پھر دیکھ لینے مین کچھ قباحت نہین ہی رنگین چشم نے عرض کی مین حاضر ہون تشریف لیچلیے
مریخ رنگین چشم کو ہمراہ لیکر اُس سمت مین گیا جب حد حائل ہوئی واپس آیا سردارون سے آکر عرض کی نہین
معلوم صاحبقران کس جانب تشریف لے گئے اس سمت مین بھی پتہ نہ ملا اور یہی تین سمتین ہین چوتھی سمت بند
ہی اُس طرف کوئی جا نہین سکتا ہی نورالدہر نے فرمایا اُسطرف نہ جانے کا کیا سبب ہی مریخ نے عرض
کی یہ کیفیت مجکو بالکل نہین معلوم مگر بزرگون سے اکثر سنا ہی کہ اسطرف جو جایگا بہت پچھتائیگا اور کوئی باشندہ
طلسم اس طرف نہین جاتا ہی ایک بار ایک وزیر ہمارے یہان کا اسطرف چلا گیا تھا آج تک اُسکا پتہ نہ معلوم
ہوا کہ کیا ہوگیا اور کہان چلا گیا نورالدہر نے فرمایا بیشک امیر اسی طرف تشریف لے گئے ہونگے مریخ
نے عرض کی ای شہریار اسطرف کوئی نہین جاتا ہی نورالدہر نے فرمایا اسی سے مین کہتا ہون کہ صاحبقران
اُسی جانب تشریف لے گئے ہونگے مریخ نے عرض کی پھر غلام حاضر ہی حضور بھی تشریف لیچلین نورالدہر
نے کہا مین ضرور اُس طرف جاؤنگا اور صاحبقران کو پاؤنگا مریخ نے عرض کی جسوقت مزاج مبارک مین
آئے تشریف لیچلیے نورالدہر نے فرمایا آج شب بھر یہان قیام کرو کل صبح کو بعد نماز یہان سے سفر کرینگے
مریخ نے رنگین چشم سے کہا رنگین چشم نے جواب دیا کہ کوئی بھی آجتک اسطرف گیا ہی مریخ آفتاب علم
نے کہا مین نے بہت سمجھایا مگر شہریار کی سمجھ مین نہین آتا ہی اب مین مجبور ہون اور وہ جب میرا کہنا قبول
نہین کرتے ہین تو تمھارے کہنے سے کیونکر کرینگے رنگین چشم نے کہا مین جاکر عرض کرتا ہون اگر قبول
فرمائینگے تو بہت مناسب ہوگا ورنہ جو اُنکی مرضی ہو ہمین کیا عذر ہی مریخ نے کہا جاؤ رنگین چشم نورالدہر
کے پاس آیا بہت کچھ سمجھایا نورالدہر نے کہا ای رنگین چشم مین تنہا اس طرف کے جانے پر زور نہین دیتا
ہون بلکہ اور لوگ بھی کہتے ہین اگر وہ وہان کے جانے سے باز رہین تو مین بھی ہرگز نجاؤن رنگین چشم نے
عرض کی آپ ہی اپنے قصد سے باز رہیے اور سب کو مین راضی کرلونگا نورالدہر نے کہا جب وہ لوگ
راضی ہوجائینگے تو مین بھی پھر جانے کا نام نہ لونگا رنگین چشم وہان سے شاہزادہ امیر الزمان کے خیمے
مین آیا کہا ای شہریار آپ نے کیا ارادہ کیا ہی اُسطرف کوئی نہین جاتا ہی امیر الزمان نے فرمایا اگر سب لوگ

اسطرف کے جانے سے باز رہین تو مین ہرگز نجاؤنگا رنگین چشم اسی طرح ہر ایک کی بارگاہ مین آیا مگر سب نے
ایک ہی جواب دیا آخرکار مجبور ناچار رنگین چشم پھر مریخ آفتاب علم کے خیمے مین آیا کہا کوئی راضی نہین
ہوتا ہی سب کی یہی راے ہی کہ وہان ضرور جائین اب مین مجبور ہون مریخ نے کہا مین نے پیشتر ہی تمسے کہا
تھا کہ یہ لوگ جو زبان سے کہدیتے ہین اُسکو ضرور کرتے ہین رنگین چشم نے کہا اب کیا انتظام کیا جاے جو
سب کا جانا ملتوی رہے مریخ نے کہا اب یہ لوگ اُسطرف ضرور جاینگے اور عجب بھی نہین جو صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اُسی طرف تشریف لیگئے ہون رنگین چشم مجبور ہوا اسی گفتگو مین صبح ہوگئی سرداران
اسلام نے نماز سحر سے فراغت کی لشکر تو تیار تھا اُسی وقت روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

مگر اب کیفیت بدیع الملک نوجوان اور صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک تلاش راہ مین روانہ ہوئے تو طلسم کی چہار دیواری کا دورہ کیا جب کسی سمت راستہ نہ پایا
تو ایک جنگل کی طرف متوجہ ہوئے کہ اسطرف کچھ مکانات پتھر کے دکھائی دیتے تھے بدیع الملک نوجوان نے
یہ خیال کیا کہ یہ مکانات جو نظر آتے ہین شاید یہان جانے سے راہ طلسم دستیاب ہو اس خیال سے اُسطرف
چلے تھوڑی دور کے بعد ایک چہار دیواری پتھر کی نظر آئی شاہزادہ اُس چہار دیواری کے گرد پھرا کسی طرف راہ
نہ پائی ایک جانب کچھ نشان دیوار مین نظر آئے کہ مثل زینے کے بنے تھے بدیع الملک اُنکے ذریعہ سے
دیوار کے اوپر آئے دیکھا ایک میدان ہی اور بیچ مین ایک حجرہ بنا ہی بدیع الملک دیوار کے نیچے اُترے
اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا اُسکے دروازے پر بخط جلی لکھا ہی کہ جو شخص یہان آئے اس حجرے کو نہ
کھولے کہ بہت تکلیف اُٹھائیگا اور سزاے سخت پائیگا نیچے اُسکے ایک ساحر کا نام لکھا ہی بدیع الملک
نے دل مین خیال کیا کہ یہ حیثیت کسی اہل اسلام کی نہین ہی بلکہ کافر کی ہی اسکا ماننا نہ ماننے سے بہتر نہین ہی یہ سوچکے
بدیع الملک اُسکے دروازے کے قریب آئے دیکھا ایک قفل آہنی پڑا ہی بدیع الملک نے اُس قفل
پر بہت زور کیا مگر قفل نہ کھلا بدیع الملک نے پھر دوسری طرح سے زور کیا مگر قفل کو ذرا بھی صدمہ نہ پہونچا
اب بدیع الملک کو غصہ آیا لوح محفوظ اُس قفل سے مس کی لوح کے مس ہونے سے قفل زمین پر گر پڑا
بدیع الملک نے در کو کھولا اندر تشریف لائے عجیب سامان دیکھا کہ ایک مہجبین غیرت لعبتان چین ایک
مسہری پر لیٹی ہی مگر اُسکا سر کسی ظالم نے تن سے جدا کیا ہی تن بے سر سے خون رواں ہی بدیع الملک نے جو
صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھی اور اس حالت مین پایا صبر کا یارا نرہا سر کو تن سے ملایا آپ اُسکے سرہانے
بیٹھکر آبدیدہ ہوئے ایسی محویت طاری ہوئی کہ سر دپا کا ہوش نرہا اس کیفیت مین بدیع الملک کو دو روز
گذر گئے جب تیسرا روز ہوا تو بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام اُس حجرے کے دروازے
سے آیا بدیع الملک کو دیکھکر سلام کیا کہا اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے بدیع الملک نے
سب کیفیت اپنے آنے کی بیان کی اُس ساحر نے کہا اب آپ یہان کیون تشریف رکھتے ہین بدیع الملک
نے کہا مین اسکی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اس نازنین کو کسنے قتل کیا اور اسکی کیا خطا تھی اُس
ساحر نے کہا اے شہریار یہ نازنین کشتہ سحر ہی اگر اسکی کوشش کیجاے تو یہ زندہ ہو جاے بدیع الملک یہ سنکر خوش
ہوئے فرمایا اسکے واسطے کیا تدبیر ہی جو اسکو اس قید الم سے نجات ملے اُس ساحر نے کہا اے شہریار اوّل تو

یہ کہ آپ چاہ عظیم مین جاکر پھاند یے اور وہانکے ساحرون کو قتل کیجیے وہان سے ایک گلدستہ لائیے وہ اسکے
سرہانے رکھیے پھر ایک ہفتہ تک دریاے تاریک مین شناوری فرمائیے آٹھوین روز تاریک سحر طراز
سے مقابلہ کیجیے ایک گلدستہ اُسکے پاس بھی ہی اُسکو بھی لائیے جب دونون گلدستے آپ کے پاس مہیا ہون اور
اُن دونون کے پھول اس نازنین کو سونگھائیے تب اسکو ہوش آئیگا اور سحر دور ہو جائیگا بدیع الملک نے
فرمایا یہ کیا مشکل ہی مین چاہ عظیم کی طرف جاؤنگا وہان سے گلدستہ لاؤنگا دریاے تاریک مین شناوری کرونگا
تاریک جادو کو مارکر گلدستہ لونگا مگر مجھے راہ سے آگاہی نہین ہی اگر تم رہبری کرو تو مین وہان تک پہونچ
جاؤن اُس ساحر نے بدیع الملک سے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے مین آپ کو چاہ تک پہونچا دونگا
بدیع الملک اُٹھے ساحر بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک کو ساتھ لیے ہوئے ایک کنوئین کے قریب آیا
کہا یہی چاہ عظیم ہی آپ کچھ خوف نہ فرمائیے اندر تشریف لیجائیے بدیع الملک نے چاہا کہ مین کنوئین کے
اندر نکو دپڑون مگر کسی نے ہاتھ پکڑ لیا بدیع الملک نے بہت بہت زور کیا مگر ہاتھ نہ چھوٹا بدیع الملک
مجبور ہو رہے اُس ساحر نے کہا ای شہریار آپ کو خوف آگیا یہ اچھا ہوا ابھی تو آپ کو بڑے بڑے ساحرون
سے مقابلہ کرنا ہی جب کوئی ساحر آپ کے سامنے آئیگا اُسوقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی بدیع الملک
نے فرمایا مین مجبور ہون کہ میرے بازو کوئی شخص پکڑے ہی مین لاکھ زور کرتا ہون مگر بازو نہین چھوٹتے
ساحر نے کہا آپ اسطرف واپس آئیے ابھی اُدھر نجائیے بدیع الملک نے چاہا پیچھے ہٹون مگر نہ ہٹا گیا
ساحر سے کہا یہ بھی نہین ممکن ہی ساحر حیران ہوا کہ یہ کیا مشکل ہی کہا ابھی ٹھہر جائیے مین اور کوئی تدبیر کرتا ہون یہ سنکر
بدیع الملک وہین ٹھہرے رہے ساحر ایک جانب روانہ ہوا جب ساحر کچھ دور نکلگیا بدیع الملک کے
ہاتھ پانون کھلگئے شاہزادے نے چاہا مین اب چاہ مین کود پڑون پھر دست و پاکی وہی حالت ہوگئی بدیع الملک
مجبور ہوئے چاہا اپنے تئین ہلاک کردون کہ ایک آواز آئی ای بدیع الملک کیا نادانی کرتے ہو یہ مقام سحر ہی
یہان کی کوئی بات صحیح نہین ہی صرف تمہارے پھنسانے کی تدبیر ہی خبردار کسی کے دام مکر مین نہ پھنسنا یہان پر تمکو
لوح محفوظ کام دیگی جو احکام لوح مین دیکھو اُسپر عمل کرو بدیع الملک اُس آواز کے آنے سے ہوش مین آئے
لوح محفوظ کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اپنے کو اُس حجرے تک پہونچاؤ نازنین کے جسم سے اس لوح کو مس کرو
قدرت خدا کا تماشا دیکھو بدیع الملک اُسطرف روانہ ہوئے اُس حجرے کے قریب آئے لوح کو اُس
نازنین کے جسم سے مس کیا ایک آواز مہیب آئی حجرے مین آگ لگ گئی تھوڑی دیر مین سب حجرہ جلگیا
ایک آواز آئی کہ ہئی مرا نام من مہتاب جادو لبرد اس آواز کے آنے سے بدیع الملک نے دیکھا کہ چارون
طرف سے ساحرون نے آکے گھیر لیا غل مچانا شروع کیا بدیع الملک نے تلوار میان سے لی ساحرونکو
قتل کرنا شروع کیا بعض ساحرون نے آپسمین کہا کہ معلوم ہوتا ہی طلسم فیروزیہ کی عمر تمام ہوئی بعض نے کہا
طلسم کشا کی صورت اس جوان سے کچھ مشابہ ہی مگر طلسم کشا اصلی یہ نہین ہی اسلیے واسطے کہ لکھا ہی کہ وہ بزرگ ہوگا
ابھی اس جوان کی عمر بہت کم ہی بدیع الملک یہ گفتگو سنکر تعجب کی نگاہون سے چارون طرف دیکھتے تھے مگر
کچھ خیال نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد جو بدیع الملک نے خیال کیا مجمع ساحران کو بہت دیکھا تعجب ہوا تصور
کیا کہ مین نے اسقدر ساحر قتل کیے مگر ابھی تک کمی نہین ہوئی پھر مصروف قتل ہوئے تھوڑی دیر مین مجمع کو اور زیادہ
دیکھا بدیع الملک اور زیادہ حیران ہوئے اسی طرح اور تھوڑی دیر مین انبوہ کثیر ہوگیا بدیع الملک بھی

تھک گئے لڑنے سے عاجز ہوئے مجبور ہوکر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا ای بدیع الملک تمنے غضب
کیا جو اُنسے جنگ کی یہ لوگ محض تمھارے ڈرانے کو یہان آئے تھے اگر تم خاموش چلے جاتے تو تمسے کوئی
نہ بولتا اب جسکو قتل کروگے اُسکے عوض چار ویسے ہی پیدا ہونگے مناسب یہ ہی کہ اب تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ
ایک طائر آئیگا اُس طائر کو تیر سے نشانہ کرنا مگر ایک تیر کے سوا دوسرا تیر نہ لگانا اگر وہ ایک تیر مین گر گیا تو
یہ سب مر جائینگے اور اگر تیر نے خطا کی تو پھر تمھارا زندہ واپس جانا محال ہی یہ بہت مقام سخت ہی جو اسکو
فتح کریگا وہی طلسم کشا ہی اُسی کے ہاتھ سے طلسم فیروزیہ فتح ہوگا بدیع الملک کو جوش ہوا دل مین
خیال کیا اسکو فتح کرون اور طلسم کی طرف روانہ ہون یہ طلسم بھی میرے ہاتھ سے فتح ہو صاحبقران
بہت خوش ہونگے یہ سوچ رہے تھے کہ ایک جانب سے گرد بلند ہوئی حبیب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو پھر
بدیع الملک نے دیکھا کہ صاحبقران زمان گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوئے آتے ہین بدیع الملک
آگے بڑھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے فرمایا ای بدیع الملک تم یہان کسطرح پہونچے بدیع الملک
نے اپنی کیفیت بیان کی امیر نے چاہا تلوار کھینچ کے مجمع ساحران پر جا پڑون بدیع الملک نے عرض کی ابھی
موقع نہین ہی لازم یہ ہی کہ انسے جنگ نہ کرے بلکہ تھوڑی دیر مین ایک طائر آئیگا اُسکو تیر سے نشانہ کرے جب
وہ مرے گا یہ سب مر جائینگے امیر نے فرمایا آخر یہ کون جگہ ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ تو مین نہین جانتا
ہون کہ یہ کون مقام ہی مگر یہ معلوم ہی کہ جو اس جگہ کو فتح کر لیگا وہی اس طلسم کو بھی فتح کریگا صاحبقران کو تعجب
ہوا یہ ذکر تھا کہ طائر درخت پر آکے بیٹھا امیر نے تیر ترکش سے لیا کاندھے سے کمان اُتاری بدیع الملک
نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرمائین مین اس طائر کو بھی نشانہ کرتا ہون امیر نے فرمایا مین اسم اعظم پڑھ کے
تیر لگاؤنگا خطا نہ جاؤنگا بدیع الملک سمجھے صاحبقران کا ارادہ ہی کہ طلسم کو فتح کرین بلحاظ صاحبقران
خاموش ہو رہے امیر نے اسم اعظم شروع کیا جب اسم اعظم پڑھ چکے تیر سر کیا طائر اُڑا مگر قضا آ پہونچی تھی تیر طائر
کے سر پر پڑا اتر تڑپتا ہوا زمین پر گرا اُسکے گرتے ہی تاریکی چھا گئی آوازین مہیب آنے لگین کچھ شعلے بھڑکنے لگے
آندھی چلنے لگی صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا یہ طائر کوئی ساحر تھا مگر بڑے ساحرون سے تھا
کہ تاریکی چھائے بڑی دیر ہوئی اب تک روشنی نہین ہوئی بدیع الملک نے کہا یہان عجائب چیزین
دیکھنے مین آئین صاحبقران نے فرمایا طلسم فیروزیہ بہت بڑا طلسم ہی امیر باتین کر رہے تھے کہ ایک
آواز آئی کشتی مرا نام من طائر ہفت قوس جادو بود اس آواز آنے سے وہ آفت زیادہ برپا ہوئی مگر تھوڑی
دیر کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی صاحبقران نے دیکھا نہ وہ صحرا ہی نہ وہ ساحرین دیوار آہنی طلسم فیروزیہ
کی معلوم ہوتی ہی اور ایک پھاٹک عالیشان نظر آتا ہی امیر اُس پھاٹک کے قریب آئے دروازے پر لکھا
تھا کہ در طلسم فیروزیہ امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ وجہ تھی کہ دروازہ اس طلسم کا نہ ملتا تھا اور
یہان ایسے ایسے عجائب وغرائب جمع کیے گئے تھے مگر غضب کا سحر کیا گیا تھا اگر تمام عمر پھرا کرتے تو بھی
راستہ نہ پاتے نہین معلوم اور سردارون پر کیا گذری اور وہ کہان غائب ہوگئے بدیع الملک نے
عرض کی وہ دیوار کے پاس جا کے طلسم کے اندر گئے ساحرہ وہان موجود رہتے ہین جو کوئی جاتا ہی اُسکو اندر
لیجاتے ہین مگر نظر نہین آتا صرف ایک ہاتھ دکھائی دیتا ہی جب مین دیوار کے قریب پہونچا تو یہی واقعہ گذرا
مگر تحفہ جات کی برکت سے گزند نہ پہونچا امیر نے فرمایا مجکو بھی کچھ معلوم ہوا تھا مگر مین نے خیال نہین کیا

بدیع الملک اور صاحبقران باتین کرتے ہوئے اُس پھاٹک کے اندر گئے امیر نے دیکھا ایک میدان وسیع
ہی کوسون تک درخت کا نام نہین دھوپ اس شدت کی ہی کہ زمین پہ پانون رکھنا ناگوار ہوتا ہی صاحبقران
نے بدیع الملک سے کہا اس میدان مین کس طرف جائین کیونکر راہ کا پتہ پائین بدیع الملک نے عرض
کی جس طرف چلتے ہین ادھر ہی تشریف لیچلیے خدا مالک ہی وہ منزل مقصود پر پہونچاویگا صاحبقران نے
فرمایا اتنا بڑا میدان کئی دن مین طی ہوگا بدیع الملک نے عرض کی مین نہین عرض کر سکتا ہون اگر دس
دن مین بھی یہ میدان طی ہوا اور آبادی ملی تو گویا بہت جلد تکلیف سے فراغت پائی امیر نے فرمایا اسوقت
پیاس کی شدت ہی اگر پانی نہ ملیگا تو راستہ چلنا مشکل ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ یہان ٹھہر جائیے
مین چہار جانب تلاش کرتا ہون شاید اس میدان مین کہین کنوان ہو تو پانی حاضر کرون صاحبقران نے فرمایا
بھلا اس ویرانے مین کنوان کہان ہوگا بدیع الملک نے عرض کی آپ چونکہ اسوقت شدت تشنگی سے پریشان
ہین آپ کو زیادہ مسافت اُٹھانا مناسب نہین ہی مین جاتا ہون امیر وہین ٹھہرے بدیع الملک ایک
جانب روانہ ہوئے قریب دو کوس کے نکلگئے اور پانی ممکن نہوا اب بدیع الملک کو بھی شدت تشنگی نے بیتاب
کیا شاہزادے نے اُس سمت کو ترک کیا دوسری جانب روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طی کی تھی کہ ایک
کنوان نظر آیا بدیع الملک نے کمند کو کھولا ڈولچی نکالی کمند کو ڈولچی مین باندھکر کنوئین مین ڈالا پانی نکالا لیکر
وہان سے روانہ ہوئے جب دور نکل آئے اور ڈولچی کی طرف خیال کیا اُسکو خشک پایا سمجھے پانی بہ گیا
اور تمازت آفتاب سے ڈولچی خشک ہوگئی پھر اُس طرف سے پلٹے اُس چاہ کے قریب آئے پھر پانی بھر کر روانہ
ہوئے جب دو کوس زمین نکل گئے پھر ڈولچی کو خشک پایا گو بدیع الملک نے بہت کچھ حفاظت کرلی تھی
مگر پانی کو ڈولچی سے خالی پایا اب یہ خیال کیا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلون اور یہ کیفیت عرض کرون
امیر کو کنوئین پر پانی پلاؤن یہ سوچ کر روانہ ہوئے راستہ بھول کر کسی اور سمت کو نکل گئے دن بھر پریشان
پھرے مگر صاحبقران کا پتہ نہ ملا جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک اُسی میدان مین گھوڑے سے
اُترے زین پوش بچھا کے بیٹھے چونکہ دن بھر کی رہروی کی تھی بہت خستہ تھے ہوا جو میدان مین چلی بدیع الملک
کو نیند آگئی شاہزادہ لیٹ کر سو گیا اسقدر غفلت طاری ہوئی کہ جب دن دو گھڑی آچکا تب بدیع الملک
کی آنکھ کھلی دیکھا گھوڑا نہین معلوم ہوتا ہی اُٹھے دور تک تلاش کیا کہین پتہ نہ ملا مجبور ہوکے پیادہ روانہ
ہوئے اُسدن بھی شام تک رہروی کی نہ آبادی ملی نہ صاحبقران سے ملاقات ہوئی جب آفتاب غروب
ہو گیا بدیع الملک اُسی میدان مین قیام پذیر ہوئے ہوا سرد آئی پھر سو گئے صبح کو جب آنکھ کھلی سلاح غائب
پائے بہت افسوس ہوا بدیع الملک کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اُٹھکر روانہ ہوئے ایک دریا نظر آیا بدیع الملک
اُس دریا کے کنارے پر آئے منھ ہاتھ دھوکر تھوڑی دیر دم لیا پھر اُٹھے چاہتے تھے کہ چلون ایک جہاز نظر آیا
بدیع الملک ٹھہر گئے اُس جہاز کی کیفیت دیکھنے لگے جب وہ جہاز قریب پہونچا تو ناخدا نے جہاز کو لنگر زن
گیا کشتیان کھولین لوگ اُترے بدیع الملک دیکھتے رہے جب سب لوگ اُتر چکے تو ایک مرد ضعیف
ریش سفید جہاز سے اُترا سب کے آگے اُسکی کشتی روان ہوئی کنارے پر آیا بدیع الملک پر نگاہ پڑی
اُس مرد ضعیف نے کشتی سے اُترکے بدیع الملک کو سلام کیا کہا ای جوان تو کون ہی کہان سے آیا ہی اس
ویرانسرا مین تیرا کیا کام ہی بدیع الملک نے اپنی کل کیفیت اُس مرد ضعیف سے بیان کی اور کہا

آپ کہان جاتے ہین کون صاحب ہین اُس ضعیف نے کہا مین تاجر ہون شمس بازرگان میرا نام ہے
طلسم فیروزیہ کے بادشاہ نے مجھے طلب کیا تھا وہان جاتا ہون بدیع الملک نے کہا وطن آپ کا کہان ہی
شمس نے جواب دیا مین ختن کا رہنے والا ہون شہر فیروزیہ وہان سے دو برس کی راہ تھا بڑی تکلیف
اُٹھا کے آیا ہون شہر مین جاؤنگا بدیع الملک نے کہا کیا شہر طلسم سے الگ ہی شمس نے عرض کی طلسم شہر سے
دور ہی طلسم مین کون جا سکتا ہی یہ کہکر شمس نے کہا پھر آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے ورنہ مسافت راہ کی تاب
نہ لایئے گا بہت پریشان ہوجیے گا بدیع الملک شمس کے ہمراہ ہوئے شمس نے تھوڑی دیر اس میدان
کو دیکھا پھر اپنی کشتی پر آیا جہاز پر سوار ہو کر لنگر اُٹھوا دیے جہاز چل نکلا بدیع الملک تو اس طرح سے
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پہ کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ امیر نے جب بدیع الملک کو براے تلاش آب روانہ کیا تو اُسی دھوپ مین عرصے تک انتظار کیا جب دن
تی نہا تو صاحبقران نے تیمم کر کے نماز پڑھی چونکہ تھکے ہوئے تھے اُسوقت پھر جانا مناسب نہ جانا
گھوڑے سے زین پوش اُتار زمین پر بچھا کر بیٹھے تھوڑی دیر مین شام ہوگئی میدان مین ہواے سرد چلنے
لگی صاحبقران کو نیند آگئی امیر نے آرام فرمایا نصف شب نہ گذری تھی کہ صاحبقران کے مرکب نے
غل مچانا شروع کیا امیر کی آنکھ کھل گئی دیکھا ایک مرد سیہ فام گھوڑے کو کھولنا چاہتا ہی امیر نعرہ کر کے اُٹھے
اُسکے قریب آئے کہا او دزد مکار تو کون ہی اس صحرا مین کہان رہتا ہی اُسنے جواب دیا کہ مین دزد نہین ہون
بلکہ اس صحرا کا نگہبان ہون مجکو یہی خدمت سپرد ہی کہ جو کوئی اسطرف آئے اُسکو عاجز کرون صاحبقران نے
یہ سنکر ایک طمانچہ اُسکے سر پہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا ایک آواز آئی کُشتی مرا نام من دشت بان جادو بود اور
صاحبقران زمان نے گھوڑے کے قریب آ گے گردن پہ ہاتھ پھیرا پھر زین پوش پہ آکے آرام فرمایا
تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ مرکب نے پھر آواز دی صاحبقران کی آنکھ کھلی دیکھا ایک اور ساحر گھوڑے کے
پاس کھڑا ہی امیر پھر اُٹھے اُسکے قریب آئے فرمایا او مکار تو کون ہی اُسنے جواب دیا مین دشت بان ہون
تمنے میرے بھائی کو قتل کیا ہی مین تمھین قتل کرونگا امیر نے فرمایا پھر انتظار کس بات کا ہی مین موجود ہون جو حربہ
رکھتا ہو پیش کر اُسنے ایک گولہ امیر کی طرف پھینکا صاحبقران نے اسم اعظم ورد زبان کیا گولہ زمین
پر گرا ساحر نے دوسرا گولہ امیر کی طرف پھینکا وہ بھی بیکار گیا اسی طرح اُس ساحر نے تین گولے پیہم
صاحبقران کی طرف پھینکے مگر سب خالی گئے آخر کار مجبور ہو کے اُسنے صاحبقران سے کہا اب مین سحر
کر چکا معلوم ہوا کہ تمھین بھی سحر مین بہت اچھا دخل ہی اب تم سحر کرو مین اُسکو رد کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہم
سحر اور ساحر دونون کو بُرا جانتے ہین اور ساحر پر لعنت کرتے ہین کہ سحر ہمارے مذہب مین حرام ہی ہم خدا پر
بھروسا رکھتے ہین ساحر نے کہا اگر آپکا خدا برحق ہی تو مجھے کسی قسم کا گزند پہونچاے امیر نے آگے بڑھ کے اُسکا
ہاتھ پکڑا چاہا طمانچہ مارون کہ سر اُسکا اُڑ جاے ساحر نے سحر کیا لیکن صاحبقران زمان کی قوت مین
کسی قسم کا فرق نہ پایا سمجھا یہ شخص مجھے ہلاک کریگا یہ سوچ کے کہا مجکو معلوم ہوا کہ آپ کا خدا برحق ہی اور آپ کا
مذہب بہت صحیح ہی مجکو امان دیجیے امیر نے کہا جب تک اپنے مذہب کو ترک نہ کروگے امان نہین ملے گی

ساحر نے کہا میں آپ کا مذہب قبول کرتا ہون اور سامری و جمشید پر لعنت کرتا ہون امیر نے اسکا
ہاتھ چھوڑ دیا ساحر مسلمان ہوا صاحبقران سے تقصیر معاف کرائی عرض کی اب غلام کے یہان تشریف
لیچلیے آرام فرمایئے صاحبقران نے کہا اپنا نام بتاؤ ساحر نے عرض کی کہ مجھے رہ نورد جادو کہتے ہین اس
صحرا مین فیروز کی طرف سے مقرر ہون اسکا حکم ہی کہ جو کوئی یہان آئے اسکو نہ آنے دون اور سر کاٹکے
لیجاؤن یا ایسا پریشان کرون کہ وہ اسی صحرا مین تڑپ تڑپ کے مرجاے صاحبقران نے فرمایا ای رہ نورد
بدیع الملک اور مین اس صحرا مین ہمراہ تھے مجھے پیاس کا غلبہ ہوا انکو پانی پینے کو بھیجا مین عرصہ تک وہان منتظر رہا مگر
وہ واپس نہین آئے مین نے بہت تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہین پایا رہ نورد جادو نے عرض کی ای شہریار معلوم
ہوتا ہی اسوقت اُنھون نے راہ فراموش کی یا تلاش آب مین کسی طرف چلے گئے اور پھر آپ تک نہ آسکے
جس جگہ رات ہوئی ہوگی ایسی باتین اُنکے ساتھ بھی کی گئی ہونگی اگر فضل خدا شامل حال ہوا ہوگا تو بچگئے ہونگے
ورنہ کہین تباہ و برباد پھرتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا اب اُنکا پتہ کیونکر معلوم ہو رہ نورد نے عرض کی
مین صبح کو جاؤنگا سب صحراؤن مین دیکھ آؤنگا اسوقت آپ میرے یہان تشریف لیچلیے امیر نے فرمایا
ای رہ نورد جادو تمھارا مکان یہان سے کتنی دور ہی رہ نورد نے عرض کی بہت قریب ہی صاحبقران
نے فرمایا یہان تو مکان کیا کوئی درخت بھی نہین معلوم ہوتا ہی رہ نورد جادو نے عرض کی مکان زیر زمین
ہین یہ صحرا بنایا ہوا ہی اسکے نیچے آبادی ہی صاحبقران نے فرمایا یہ اسوقت معلوم ہوا کہ زمین بنائی ہی رہ نورد نے
عرض کی آپ ملاحظہ فرمایئے گا یہ کہکر صاحبقران کو اپنے ہمراہ لیا ایک مقام پر آیا مٹی ہٹائی امیر نے دیکھا
ایک نقب ظاہر ہوئی رہ نورد نے کہا آپ تشریف لیچلین صاحبقران نے فرمایا مین اس راہ سے واقف
نہین ہون تم آگے چلو رہ نورد سلام کر کے آگے بڑھا صاحبقران اُسکے ہمراہ نقب مین داخل ہوئے تھوڑی
دور تک تو تاریکی رہی بعد تھوڑی دور کے صاحبقران نے دیکھا روشنی معلوم ہوتی ہی امیر آگے بڑھے
تھوڑی دور کے بعد نقب سے باہر آئے اب جو صاحبقران نے دیکھا ایک شہر آباد پایا بہت تعجب ہوا
کہا ای رہ نورد یہ شہر ہی رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران یہان سب ملازمین طلسم کے مکان ہین اور
کوئی غیر یہان نہین رہتا ہی صاحبان پیشہ بھی سب طلسم کے ملازم ہین جب وہان طلبی ہوتی ہی تو دوکانین بند کرکے چلے
جاتے ہین جب وہان سے فرصت ہوتی ہی پھر آکے یہان دوکانین کھولتے ہین اور جو اعلی درجون پر ملازم
ہین انکو دوکان کی ضرورت نہین ہی یہان جسقدر ملازمین طلسم ہین اُنکے مکان ہین صاحبقران رہ نورد
جادو سے باتین کرتے ہوئے شہر کی سیر دیکھتے ہوئے اُسکے مکان پر آئے رہ نورد صاحبقران
کو اپنے مکان مین لے گیا امیر نے اُسکے مکان کو بہت نفیس پایا جب رہ نورد صاحبقران کو مکان
کے اندر لیگیا تو اپنے متعلقین کو بلایا کہا ہمارے آقاے نامدار تشریف لائے ہین انکو سلام کرو قدمبوسی
سے مشرف ہو سب نے امیر کو سلام کیا قدمبوسی سے مشرف ہوئے رہ نورد نے کہا مین نے آج سے
فیروز کی ملازمت ترک کی اور صاحبقران نامدار کی اطاعت قبول کی اور دین سامری کو بھی ترک کیا
اور خداوند واحد و یکتا پر ایمان لایا جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ بھی ترک مذہب کرے اور جو اسکے
خلاف کریگا مین اُسکو اپنے یہان رہنے نہ دونگا بلکہ سزاے سخت دونگا اسکے گھر مین بھی سب کو تعجب
ہوا مگر مجبور ہوگئے کچھ بن نہ پڑا سب نے دین سامری پرستی کو ترک کیا اطاعت اسلام قبول کی سب

صاحبقران کی خاطر مین مصروف ہوئے شب انھین باتون مین بسر ہو گئی جب صبح ہوئی تو امیر نے رہ نورد
جادو سے کہا اب تم جاؤ اور بدیع الملک کو تلاش کر کے لاؤ رہ نورد امیر سے رخصت ہو کر روانہ ہوا
صاحبقران سے کہ گیا کہ یا امیر آپ بے میرے کہین تشریف نہ لیجایئے گا جب مین حاضر ہونگا تو آپ کو
تمام طلسم کی سیر کرا دونگا صاحبقران نے فرمایا اے رہ نورد مین یہان جب تک رہونگا میرا دم گھبرائے گا اس سے
بہتر یہ ہے کہ مین اس شہر کی سیر کرون رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران آپ فتاح طلسم ہین آپ کو
علانیہ نہین پھرنا چاہیے صاحبقران نے فرمایا اچھا تم جاؤ مین بے تمھارے کہین نہین جاؤنگا رہ نورد جادو
روانہ ہوا سب صحراؤن مین پھرا جب دوسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اور وہان تحقیق کیا تو وہان کے
نگہبانون نے کہا ہان ایک جوان یہان آیا تھا اُسکا مرکب اور اسلحہ ہمنے لیے ہین وہ کسی طرف چلا گیا اب
اُسکی کیفیت نہین معلوم ہے رہ نورد نے کہا مرکب اور سلاح اُسکے ہمارے حوالے کرو ہم لیجائینگے اور اُس
جوان کا بھی پتہ لگائینگے نگہبانون نے سلاح و مرکب رہ نورد کو دیے رہ نورد وہان سے روانہ ہوا بہت
دور دور بدیع الملک کو تلاش کیا جب شاہزادے کا پتہ نہ معلوم ہوا تو مجبور ہو کے اپنے مکان کیطرف
واپس آیا یہان صاحبقران زمان اُسکے منتظر تھے جیسے ہی رہ نورد کو دیکھا پوچھا اے رہ نورد پہلے
کیفیت بیان کرو کہ تمنے پتہ بھی لگایا رہ نورد نے عرض کی یا صاحبقران مین بدیع الملک کی تلاش
مین بہت پھرا مگر وہ نہین ملے ہان مرکب اور سلاح انکے لایا ہون ایک صحرا مین وہ سو رہے تھے وہان کے
نگہبانون نے مرکب انکا چرایا وہ دوسری جگہ سے گئے وہان سلاح اُنکے ضائع ہوئے پھر نہین معلوم کس طرف
گئے اور کیا ہوئے صاحبقران کو بہت افسوس ہوا فرمایا اے رہ نورد بھلا تم کچھ کہ سکتے ہو کہ بدیع الملک
پر کیا گذری رہ نورد نے کہا مین یہ تو ضرور عرض کرتا ہون کہ وہ صحیح و سلامت ہین کسی قسم کا نقصان جان
پر نہین پہونچا ہے مگر کسی طرف نکل گئے ہین اور کوئی کفیل بھی انکا پیدا ہو گیا ہے اُسی کے یہان ہین یقین ہے
کہ آپ سے ملین صاحبقران نے فرمایا ہان یہ بات میرے بھی قیاس مین آتی ہے مگر دل نہین مانتا رہ نورد
نے عرض کی پھر جو کچھ ارشاد ہو مین بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا سوائے اسکے کہ تم تلاش کرو اور کیا کہون
رہ نورد نے عرض کی اب مین ایک ایک شخص کے مکان پر جاؤنگا سب کے یہان بہت تلاش کرونگا صاحبقران
نے کہا اے رہ نورد اگر بدیع الملک کو تلاش کر دو گے مین تمام عمر تمھارا ممنون احسان رہونگا رہ نورد نے
عرض کی یا صاحبقران آپ کیا فرماتے ہین مین بسر و چشم تلاش کرنے کو جاؤنگا جس طرح ممکن ہو گا شاہزادے
کو تلاش کر کے لاؤنگا یہ کہکر رہ نورد پھر صاحبقران زمان سے رخصت ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہے

کہ انکو جو شمس بازرگان اپنے ہمراہ لیکر چلا تیسرے روز جہاز اُسکا پھر لنگر زن ہوا بدیع الملک نے دیکھا سامنے
آبادی معلوم ہوتی ہے شمس سے فرمایا یہ آبادی کیسی ہے شمس نے عرض کی شہر فیروز یہ اسی کا نام ہے اب آپ
جہاز پر تشریف رکھیے مین فیروز ستارہ پیشانی کے پاس جاتا ہون وہان کچھ مال فروخت کرونگا دو تین تحفہ
اُسکے واسطے لایا ہون کہ سوا اسکے دوسرا اُسکی خریداری نہین کر سکتا ہے اُسنے خود مجھ سے طلب کیے تھے وہ اُسکے
پیش کرون پھر آپ کو جہان فرمایئے گا پہونچا دونگا اور مین بھی چند روز آپ کی خدمت مین رہونگا بدیع الملک نے

فرمایا مین بھی فیروز کے دربار کا بہت مشتاق ہون تاجر نے عرض کی ای شہریار اگر وہان کوئی آپ سے دریافت کرے کہ آپ کون ہین تو آپ کیا جواب دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی ہمسے دریافت کریگا اُسوقت دیکھا جایگا تاجر نے عرض کی مین آپ کا ہمراہ لیجانا مناسب نہین جانتا ہون بدیع الملک نے کہا اگر تمھاری راے نہین ہی تو مین نہ چلونگا مگر شہر کی سیر کرنے کو میرا بہت جی چاہتا ہی تاجر نے عرض کی مین وہان سے فراغت کر آؤن پھر آپ کو شہر کی سیر کراؤن بدیع الملک نے قبول کیا شمس بادرگان کشتیان منگا کے سوار ہوگیا بدیع الملک کی خدمت کو بہت سے آدمی چھوڑ گیا یہان بدیع الملک کا دل گھبرایا ملازمین سے کہا کشتی لگاؤ ہم کنارے پر دریا کے جاینگے وہان سیر کرینگے دم گھبراتا ہی ملازمین مجبور ہوئے پہلے تو سب نے عرض کی آپ کا جانا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی تم کشتیان طلب کرو خادمون نے ناخدا سے جاکر کہا کہ شہریار کشتیان طلب کرتے ہین ساحل پر جاینگے دل بہلاینگے ناخدا نے اُسی وقت ملازمین کو روانہ کیا اُنھون نے جہاز پر سے کشتیان اُتارین دریا مین ڈالین بدیع الملک کشتی پر سوار ہوئے اور بھی ملازمون کو ہمراہ لیا کنارے پر آئے خشکی مین اُترے ہوا جو سرد معلوم ہوئی ٹہلنے لگے قضاے کار اُسوقت دریا پر ملکہ لیلاے کمان ابرو دختر فیروز ستارہ پیشانی براے سیر آئی ہوئی تھین بدیع الملک کو جو ٹہلتے ہوئے دیکھا اپنی خواصون سے کہا یہ کون شخص ہی جو ٹہل رہا ہی خواصین بدیع الملک کے قریب آئین مگر سحر سے اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوئے کہ بدیع الملک اُنکو نہ دیکھ سکے وہ بدیع الملک کو دیکھ کر واپس گئین ملکہ سے کہا نہین معلوم کون ہی کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہی اسطرف براے سیر آیا ہی جہاز بھی دور کھڑا ہی اور کشتیان بھی قریب ساحل لگے ہین مگر ملکہ عالم آجتک ایسی صورتین نگاہ سے نہین گذری انسان ہی یا مجسّم خدا کی شان ہی خواصون نے جو اسطرح بیان کیا ملکہ کو بھی شوق دید پیدا ہوا کہا تملوگون کو یہی رہتا ہی ارے کسی کی خوبصورتی سے ہمین کیا مطلب ہی خواصون نے عرض کی ملکہ عالم کنیزون نے تذکرتاً آپسے عرض کیا ورنہ ہمین کیا غرض ہی اور کیا دنیا مین یہی ایک حسین ہی ملکہ نے کہا مجھے آج تمھاری نگاہ کا امتحان منظور ہی چلو مین بھی دیکھون خواصین ملکہ کو اپنے ہمراہ لیکر اسطرف آئین ملکہ کی نگاہ جو جمال باکمال شہزادہ بدیع الملک پر پڑی صبر و قرار سب نے جواب دیا عشق نے سلام کیا جنون نے مبارکباد دی ہاتھ گریبان کی طرف جانے لگا ملکہ کو غش آگیا خواصون نے جو یہ حالت ملکہ کی دیکھی وہان سے اُٹھالائین گلاب و کیوڑے کے شیشے اُسی وقت منگائے ملکہ پر چھڑک کے نخلخہ سونگھایا لیلاے کمان ابرو کو ہوش آیا مگر عجیب حالت بُری کیفیت حالت تباہ لب پر آہ دل مین بدیع الملک کی یاد زبان پر نالہ و فریاد افاقہ ہوتے ہی خواصون سے پوچھا ارے وہ نوجوان غارتگر دین و ایمان کہان ہی خواصین ملکہ کی حالت دیکھکر تاڑ گئین عرض کی حضور وہین ٹہل رہے ہین ملکہ نے کہا مجھے بھی وہین لے چلو اُس عابدکش و زاہد فریب کی صورت پھر دکھاؤ میری تو عجب حالت ہی بُری کیفیت ہی کیا کرون کہان جاؤن کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم خیریت تو ہی آپ کی طبیعت کو اسوقت انتہا سے درجہ نادرست پاتے ہین گھبراتے ہین کچھ خلاصہ حال بیان فرمائیے کنیزون سے نہ چھپائیے ملکہ نے ایک آہ سرد بھری کہا ارے اس جوان کی صورت دلفریب نے میرے دل کو بیتاب کردیا دل کو غم و الم سے بھر دیا اگر یہ میرے پاس نہ آئیگا تو زندگی دشوار ہوگی جینا مشکل ہوگا کنیزون نے عرض کی پھر جو کچھ ارشاد فرمائیے ہم بجالائین ملکہ نے کہا تم وزیرزادی کو ابھی جاکر لاؤ یہ کام اُسی سے انجام پائیگا

تم لوگ اُنکو اچھی طرح انجام نہین دیسکوگی کنیزون نے عرض کی ہم ابھی جاتے ہین وزیرزادی کو لاتے ہین
یہکر چند خواصین تو ملکہ کے پاس رہین باقی سب روانہ ہوئین وزیرزادی ملکہ لیلاے ابروکمان کی زرین
گلگون لباس دختر شمامہ پوش جادو وزیر فیروز ستارہ پیشانی اپنے باغ مین بیٹھی تھی کہ کنیزان ملکہ لیلاے
کمان ابرو نے اُسکے سلام کیا زرین نے پوچھا کیون خیر ہی سب نے ملکہ کی کیفیت بیان کی وزیرزادی
کو بہت ہنسی آئی کہا ملکہ کو تو ہمیشہ ایسی باتین ناپسند تھین عاشقون کی مذمت کیا کرتی تھین آج خود مبتلاے
عشق ہوگئین کنیزون نے عرض کی اب جلد تشریف لیچلیے عرصہ نہ فرمایئے ملکہ کی عجیب کیفیت ہی اگر شاہزادہ
سوار ہو جائیگا تو کچھ بن نہ آئیگا وزیرزادی اُٹھی کنیزون کے ہمراہ ہوئی ملکہ کے پاس آئی کیفیت جو ملکہ کی دیکھی
تو عجیب حالت پائی قریب آکر مسکرا کے پوچھا کیون ملکہ عالم مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا اے زرین گلگون لباس
کیا حالت پوچھتی ہو عجب کیفیت ہی کیا بیان کرون ایک جوان غارتگر دین وایمان کے حسن دلفریب نے صبر
دل کو چھین لیا مجکو دیوانہ بنا دیا اب بھلا کوئی تدبیر بتا دے اُس سے ملا دے زرین نے عرض کی واری
یہ تو آپ نے ایسی نازک بات بیان فرمائی جسکا انتظام بہت مشکل ہی مین کیونکر اس کام کو انجام دیسکونگی
اگر اسکی اطلاع شہنشاہ کو ہو جاویگی تو وہ کیا کرینگے مجھے زندہ نہ چھوڑینگے ملکہ نے کہا اے زرین اب اسوقت
تو جو ہو سکے اُسکے ملنے کی تدبیر نکال دے پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا میری جان جائیگی اگر وہ عابد کش زاہد
فریب مجھ تک نہ آئیگا زرین نے عرض کی ملکہ مین بھی اُنکے دیکھنے کی مشتاق ہون ملکہ نے اپنے ہمراہ لیا
بدیع الملک جہان ٹہل رہے تھے وہان لاکر زرین گلگون پوش سے کہا دیکھو یہی جوان ہی زرین کی
جو نگاہ بدیع الملک پر پڑی دلمین کہا ملکہ نے بیجا عشق نہین کیا اصل مین یہ جوان اسی کے لائق ہی دیر تک
بدیع الملک کا جمال دیکھا کی جب دیر ہوئی ملکہ نے کہا اے زرین اب دیر نہ کرو دیکھتی ہو کشتیان لب ساحل
لگی ہوئی ہین قریب ہی کہ سوار ہو کر روانہ ہو جائین زرین نے عرض کی واری پھر جو کچھ آپ ارشاد فرمایئے
مین بجا لاؤن ملکہ نے کہا جو تم مناسب جانو وہ کرو زرین نے کہا مین اپنے تئین ظاہر کرتی ہون شاہزادے
کے پاس جاتی ہون آپ کا پیام پہونچاتی ہون ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہی زرین بدیع الملک کے
قریب آئی اپنی صورت دکھائی بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیا زرین نے
عرض کی آپ کہان سے تشریف لائے ہین کس ارادے سے آئے ہین بدیع الملک نے اپنے آنے
کی حقیقت بیان کی زرین نے جو کیفیت سُنی دنگ ہوگئی کہا پھر اب کہان تشریف لیجایئے گا بدیع الملک
نے فرمایا جب تک تاجر صاحب تشریف نہین لائینگے مین اسی جہاز پر رہونگا اُنکے آنے کے بعد یہان سے
روانہ ہو جاؤنگا زرین نے عرض کی جب تک تاجر صاحب تشریف نہ لائین آپ ہمین سرفراز فرمایئے دعوت
قبول کیجیے بدیع الملک نے جواب دیا مین عذر نہین کر سکتا ہون مگر مجبوری اسوجہ سے ہی کہ مجھے تاجر صاحب
کا حکم نہین ہی اور مین کہین جا نہین سکتا ہون آج بہت دم گھبرایا تو ذرا سے سیر لب ساحل کیا یہ بھی تاجر صاحب
سے پوشیدہ ایک بات کی ہی اگر اُنکو خبر ہوگی تو آزردہ ہونگے اور مین اُنکے تئین رنجیدہ کرنا نہین چاہتا
ہون کیونکہ وہ میرے محسن ہین زرین نے عرض کی جہان آپ یہانتک تشریف لائے اب مہربانی فرماکر ہمارے
غریب خانہ تک قدم رنجہ فرمایئے کنیز کی عزت بڑھایئے بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خاطر شکنی بھی
مجھے منظور نہین ہی مگر وعدہ مجھسے اس بات کا کرو کہ جسوقت مین آنے کی اجازت طلب کرون اسوقت مجھے

آنے دینا زرین نے عرض کی جسوقت آپ کے مزاج مبارک مین آئے تشریف لے آیئے گا مین مانع ہونگی
بدیع الملک نے ملازمین سے کہا ایک شخص حد سے زیادہ مُصر ہوتا ہی اُسکی خاطر شکنی کرنا اچھا نہین ہی تم
لوگ بھی میرے ہمراہ چلو دو ایک روز مین واپس آئینگے جب تک تاجر صاحب بھی آجائینگے ملازمین نے عرض
کی آپ کو اختیار ہی ہم مانع نہین ہوسکتے بدیع الملک نے فرمایا کچھ نقصان نہین ہی ہر حال مین خدا
نگہبان ہی یہ کہکر زرین کے ہمراہ ہوئے ملازمین بھی ساتھ چلے ملکہ زرین نے کہا بھی کہ ان لوگون کی کیا ضرورت
ہی بدیع الملک نے فرمایا ان سب کا لیچلنا فرض ہی اگر انھین نہ لیجاؤنگا تو سب کی خاطر شکنی ہوگی اور تاجر
صاحب سے میری شکایت کرینگے زرین نے کہا آپ کو اختیار ہی بدیع الملک زرین کے ہمراہ ہوئے تھوڑی
دور گئے تھے کہ زرین نے بدیع الملک سے عرض کی آپ ذرا توقف فرمایئے مین ایک انتظام کرون پھر
آپ کو اپنے ہمراہ لے چلون بدیع الملک وہان ٹھہرے زرین ایک چہار دیواری کے قریب پہونچی
اندر گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس آئی بدیع الملک سے عرض کی تشریف لیچلیے شاہزادہ آگے بڑھا
زرین ہمراہ ہوئی بدیع الملک کو ایک پھاٹک کے قریب لائی کہا اندر تشریف لیچلیے بدیع الملک
اندر اُس پھاٹک کے آئے دیکھا ایک باغ نہایت پرتکلف بیچ مین ایک نیلی سنہری کٹہری ہی اسکے سامنے
ایک بارہ دری بنی ہی مگر سب مقام نہایت نفیس بدیع الملک بہت خوش ہوئے زرین سے پوچھا کیون
صاحب یہ تیلی کیسی ہی زرین نے عرض کی سب حقیقت آپ پر ظاہر ہوجائیگی بدیع الملک خاموش ہورہے
آگے بڑھے زرین نے بدیع الملک کو ایک کمرے مین لاکے بٹھادیا ملازمین کے واسطے ایک جگہ
تجویز کی کہا آپ لوگ یہان رہین گو سب ملازمین نے انکار کیا اور سب نے یہی کہا کہ ہم شہنشاہ کو اس مکان مین تنہا نہین چھوڑینگے
بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہی بیخوف رہو فضل الٰہی شامل حال ہی ملازمین نے بدیع الملک کا جو ایما
پایا وہان جاکر بیٹھے زرین بدیع الملک کے قریب آئی عرض کی اے شہریار جو کچھ مین کہون اُسکو بگوش دل
سماعت فرمایئے اور جواب معقول مرحمت کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین اچھی طرح سُن رہا ہون تم
بیان کرو زرین نے ایک تصویر نکالی بدیع الملک کو دکھائی بدیع الملک کی نگاہ جو تصویر پر پڑی
ایک آہ سرد بھری قریب تھا کہ بیہوش ہوجائین مگر اپنے تئین سنبھالا زرین نے شاہزادے کے چہرے کی طرف
دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ تو تصویر کو دیکھکر ایسے بیخود ہوگئے کہ تاب ضبط باقی نرہی بدیع الملک
نے فرمایا اسکی وجہ تمھاری سمجھ مین نہ آئی اسوجہ سے تمنے میری بیخودی پر تعجب کیا زرین نے عرض کی اے شہریار
مین نہین سمجھی بدیع الملک نے فرمایا یہ تصویر میرے ایک دوست کی تصویر سے بہت مشابہ ہی مجھے اُسکا
خیال آیا اور کوئی سبب نہ تھا یہ کہکر بدیع الملک نے زرین کو ٹال دیا یہ کمسن ناتجربہ کار بدیع الملک
کے فریب مین آگئی دلمین کہا یہ جوان بھی مقرر کسی پر عاشق ہی اسکا رام ہونا بہت دشوار ہی مگر جو کچھ اسوقت
زبان یاوری دیگی اس سے کہ گذرونگی یہ سوچ کے زرین نے عرض کی اے شہریار جسکی یہ تصویر ہی اگر
اُسکو مین آپکی خدمت مین حاضر کرون تو آپ کو سکون ہوگا بدیع الملک سمجھے کہ اس بات مین کوئی بھید ہی یہان
عقل سے کام لینا چاہیے اپنا حال اسپر ظاہر کرنا خلاف ہی یہ سوچ کے شاہزادے نے فرمایا کہ اگر اس صاحب تصویر
کو تمنے مجھ تک پہونچایا تو کیا مین جسکی یاد مین بیتاب ہون وہ تمھارے تو نہ ملجائیگا زرین نے عرض کی اے شہریار آپ
فرماتے ہین کہ ایسی ہی صورت ہی آپ کو صورت سے کام ہی بدیع الملک نے فرمایا تمھاری خوشی مجھے ہر طرح

منظور ہی اگر یہی ارادہ ہی تو دیر کرنا کیا ضرور ہی دم بھر دل ہی بہلیگا زرین نے عرض کی پھر آپ تکلیف فرماین
میرے ساتھ تشریف لائین بدیع الملک اُٹھے زرین گلگون لباس آگے آگے روانہ ہوئی ایک
دروازے کے قریب پہونچکے پردہ اُٹھایا بدیع الملک نے دیکھا اس پردے کے اُٹھتے ہی ایک آفتاب
محشر دین و ایمان کا غارتگر نمودار ہوا بدیع الملک دیکھکر بیتاب ہوگئے قریب تھا کہ غش کھا کے گرین مگر
اپنے تئین سنبھالا اس بانی ناز و ادا نے پردہ گرا دیا زرین سے کہا ارے یہ کون ہین کہان سے آئی ہین میرے
باغ مین انھین کون لایا زرین نے کہا آپ سے عرض کرونگی اسوقت یہ آپ کے مہمان ہین آپ کو انکی خاطر
لازم ہی تشریف لایئے استقبال کیجیے اپنے ہمراہ اندر لیجایئے مین پھر عرض کرونگی نازنین نے کہا تجھے تیری
خاطر کا پاس ہی ورنہ کبھی نہ آنے دیتی یہ کہکر پھر پردا اُٹھایا بدیع الملک کے قریب آکر کہا کیون صاحب آپ
کون صاحب ہین بے اجازت ہمارے باغ مین تشریف لانے کا سبب کیا ہی بدیع الملک نے مسکرا کے
جواب دیا کشش عشق کھینچ لائی تمھاری صورت زیبا دکھائی کیا بتائین کہ کون ہین نازنین نے کہا صاحب عشق
و محبت کی یہان کیا ضرورت ہی اپنے بیان کو ملاحظہ فرمایئے مین نے سوال کیا کیا آپ نے جواب مین کیا ارشاد
فرمایا ہی اچھا اگر فقرا سنایا ہین نے جو زرین کی خاطر سے آپ کی کیفیت دریافت کی آپ کو ارمان دل نکالنے
کا حوصلہ ہاتھ آیا اچھا ذریعہ پایا جناب بات کا ٹھیک جواب دیجیے جو اس مین آکر بات کیجیے مین پھر پوچھتی ہون
کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے ہین بدیع الملک نے پھر فرمایا جذب الفت نے اپنا
اثر دکھایا یہان تک کھینچ لایا ملکہ خاموش ہو رہی بدیع الملک سے زرین گلگون لباس نے عرض کی
ای شہریار جواب صاف دیجیے رمز و کنایہ مین بات نہ کیجیے بدیع الملک نے کہا مین نے تو جواب صاف
دیا کوئی پہلو بات مین نہین رکھا اگر آپ لوگون کو ایک نکتہ کا ہزار بار سنکر خوش ہونا اچھا معلوم ہوتا ہو تو جبتک
آپ سوال کرین مین جواب دیتا رہون ملکہ نے کہا زرین خاموش ہو رہو یہ ہماری تمھاری خطا ہی تمنے کیون
انھین یہان تک آنے پر آمادہ کیا میرا آنا کیا تھا گویا مرادین بر آئین اسے خوشی مین جواب دینے کی عقل باقی نہی
بدیع الملک نے ہنسکر فرمایا آپ کی خجالت سر آنکھون پر جو فرمایا بہت درست ہی مین ہی نے اپنی تصویر
بھیجی آپ کی تشریف آوری کے واسطے سعی و کوشش کی اب مجھی کو آپ کے آنے سے ناز ہو گیا غرض یہی باتین
کرتے ہوئے بدیع الملک بارہ دری کے اندر تشریف لیگئے ایک مسند زرتار بچھی تھی ملکہ نے عرض کی آپ
ہمارے مہمان ہین اور خاطر مہمان لازم ہی مسند پر تشریف رکھیے بدیع الملک نے فرمایا آپ نے بڑی عنایت
فرمائی میری عزت بڑھائی مسند آپ ہی کو زیب ہی مین بھی کہین بیٹھ جاؤنگا آپ مسند پر جلوہ فرما ہون ملکہ نے
بدیع الملک کے قریب آکے ہاتھ پکڑ کے مسند پر بٹھایا خود بھی برابر بیٹھ گئین بدیع الملک ہنس کر خاموش ہو رہے
زرین نے جو اشارہ پایا خواصون کو بلایا خواصین شراب کی کشتیان لیکر آئین ملکہ نے ملازمین بدیع الملک کو شراب
بھیجی ایک صراحی اپنے آگے کھینچکر جام بلورین اُٹھایا شراب اُنڈیل کے بدیع الملک کی طرف بڑھائی شاہزادے
نے فرمایا ملکہ ایک امر بہت باریک ہی اگر قبول کرو تو مین شراب پیون ملکہ نے کہا بیان فرمایئے بدیع الملک نے ارشاد
کیا کہ ہم لوگ غیر مذہب کے یہان اکل و شرب روا نہین رکھتے ہین اگر تم اپنے مذہب کو ترک کرو مجھے منظور ہی شراب
پیونگا ملکہ نے جواب دیا مجھے آپ کی خاطر منظور ہی مگر یہ فرمایئے کہ آپ کس ملت کو پسند کرتے ہین بدیع الملک نے فرمایا
ہم خدا کو واحد و یکتا جانتے ہین اور سب احکام اسکے مانتے ہین سامری و جمشید پر لعنت کرتے ہین سحر کو حرام تصور

کرتے ہین اگر یہ باتین آپ قبول کرین سب مجھے کچھ انکار نہین ملکہ چونکہ شیداے جمال بدیع الملک نوجوان تھی کچھ عذر
نہ کرسکی فوراً مسلمان ہوئی بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیا ملکہ نے دیکھا زرین کی ابرو پر بل آگیا ہے مسکرا کے
کہا اے زرین کیا تم ہمارا ساتھ نہ دوگی زرین نے عرض کی ملکہ عالم اصل یون ہے کہ دین ایسی شے ہے جو نہین دیا جاتا ہے یون تو
آپ مالک ہین اگر میری جان تک آپ کے کام آئے حاضر ہے مگر اس امر مین بجز تحریک نہ فرمایئے مین کبھی نہین قبول
کرونگی آپ کو مجبوری لاحق تھی جو کچھ کیا خوب کیا اب مجھسے کیون آپ فرماتی ہین مین کسی پر عاشق نہین ہون کسی
نے مجکو مجبور نہین کیا ہے مین ہرگز ترک مذہب نکرونگی ملکہ کو یہ بات زرین کی ناگوار معلوم ہوئی کہا اے زرین اگر
ترک مذہب نہ کروگی تو مجھے ملال ہوگا زرین نے عرض کی مجکو یہ معلوم ہوجاے کہ دین اسلام مین بہتری کس
بات کی ہے بدیع الملک نے فرمایا زرین گلگون لباس ہم تمھارے مہمان ہین اور تمھارے کہنے سے
یہان آئے ہین ہماری بات سنو ہم نصیحت جو بتلاتے ہین اسکو خیال کرو زرین نے کہا آپ میرے مہمان نہین
ملکہ نے آپ کو بلایا مین نے جاکر عرض کی آپ تشریف لائے بدیع الملک نے فرمایا اچھا میری بات سنو
اگر تمھارے خیال مین صداقت مذہب اسلام راہ کرے تو ترک مذہب کرنا برا نہین ہے زرین نے بدیع الملک
کا کہنا ابھی قبول نہ کیا ملکہ سے کہا مین اسکا جواب پھر دونگی ملکہ خاموش ہو رہین تھوڑی دیر تک صحبت عیش و عشرت
گرم رہی جب رات زیادہ گذری بدیع الملک کو نیند آئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا مسہری پر تشریف لائین
زرین رخصت ہوئی ملکہ نے بہت روکا مگر زرین نے قبول نہ کیا کہا میرے رہنے کا موقع نہین ہے آپ
کی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤنگی شاید وہ آپ کو پوچھین تو اُنسے کہدون کہ باغ مین تشریف رکھتی ہین صبح کو
آئینگی ملکہ نے کہا تمھین اختیار ہے زرین نے عرض کی اگر اُنسے نہ کہا جائیگا تو شب بھر آپ کا خیال رہیگا کیا عجب
ہے کسی کو باغ کی طرف روانہ کردین اس سبب سے مین اطلاع دیتی ہون یہ کہکر زرین ملکہ سے رخصت ہوئی
اسکے جانے کے بعد ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مجھے اسوقت زرین کی ذات سے خوف پیدا ہوا ہے ایسا نہو کہ یہ
اطلاع کردے اور اس امر کا تجسس سب کو ہو والدہ ماجدہ باغ مین کسی کو روانہ کرین بدیع الملک نے فرمایا
ملکہ خاطر جمع رکھو خدا مالک ہے کسی کی اتنی مجال نہین جو تمھین کچھ گزند پہونچا سکے ملکہ خاموش ہو رہین رات
بہت گذر گئی دونون نے آرام کیا مگر زرین جو یہان سے روانہ ہوئی تو ملکہ لیلاے کمان ابرو کی مان کے پاس
آئی ملکہ کی مان نے جو زرین گلگون لباس کو دیکھا کہا ملکہ لیلا کہان ہین زرین نے کہا اپنے باغ مین ہین
اُسنے کہا تم یہان کیون آئین انھین تنہا کیون چھوڑا زرین نے کہا انھون نے فرمایا کہ اسوقت یہان نہ ٹھہرو مین
چلی آئی صبح کو پھر جاؤنگی گو والدہ لیلاے کمان ابرو ملکہ خوش نگاہ جادو نے کہا اسنے تمھین کیون رخصت
کردیا زرین نے کہا انکی خوشی اسوقت وہان صحبت ایسی ہی ہے کہ مین اُس صحبت کو مانع تھی انھون نے مجھے
رخصت کردیا اب بیفکر ہوگئین خوش نگاہ نے کہا ارے صحبت کیسی کچھ خلاصہ بیان کر کیفیت معلوم ہو زرین نے
سب حال صاف صاف کہدیا ملکہ خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت سُنی بہت ہی بُرا معلوم ہوا کہا اری تو سب باتین
دیکھا کی اور مجھے پہلے سے اطلاع نہ کی زرین نے کہا مین اُسوقت تک آنے نہ پائی تھی اگر ملکہ آنے دیتین تو
مین ضرور آکر آپ کو اطلاع کرتی خوش نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون اُسکو لاتی ہون غضب کیا ارے اگر
شہنشاہ کو خبر ہوجائیگی تو وہ کیا حال کرینگے یقین ہے قتل کروالینگے اپنے ساتھ اور ایک مسافر کو گرفتار کرایا یہ کہکر
زرین سے کہا میرے ہمراہ چل مین ابھی جاکر لیلا کو سزا دونگی اُس بیچارے مسافر کو رخصت کرونگی زرین نے

کہا مجکو اپنے ہمراہ اسوقت نہ لیچلیے اگر مین جاؤنگی تو ملکہ کو یقین ہوگا کہ اسی نے اس راز کو فاش کیا اور آپ
جانتی ہین کہ جیسی مجھ سے محبت ہے اور مجھے جیسا اُنکا خیال ہے اس رسم مین ہمیشہ کے واسطے فرق آجائیگا خوش نگاہ
نے کہا اچھا تمہارا جانا مناسب نہین ہے زرین نے کہا اگر وہان جایئے گا تو میرا نام بھی نہ بتایئے گا اور کسی کا
نام لیجیے گا کہ اُسکے ذریعے سے مجکو بھی اطلاع ہوئی خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمہارا نام نہین لونگی زرین نے
کہا اب مین اپنے مکان مین جاتی ہون صبح کو حاضر ہونگی خوش نگاہ نے زرین کو رخصت کیا آپ ملکہ لیلا کے
باغ کی طرف روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین داخل باغ ملکہ ہوئی یہان ملکہ اور بدیع الملک نوجوان
بیخوف محو خواب تھے کنیزون نے جو دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ جادو آتی ہین سب نے جاکے ملکہ کو بیدار کیا عرض کی
داری غضب ہوگیا آپ کی والدہ ملکہ خوش نگاہ جادو تشریف لائی ہین سواری باغ مین آگئی ہے عنقریب یہانتک
آیا چاہتی ہین ملکہ لیلا نے جو یہ بات سُنی بیتاب ہوگئین کہا ارے اب کیا کرنا چاہیے کنیزون نے کہا شہزادے
کو پوشیدہ کیجیے ملکہ لیلا نے بدیع الملک کو جگا دیا بدیع الملک کی جو آنکھ کھلی دیکھا ملکہ حد سے
زیادہ بیقرار ہین گھبرا کے پوچھا کیون ملکہ خیر تو ہے لیلا نے کل کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا کچھ خوف
نہ کرو خدا مالک ہے میرے پوشیدہ ہونے کی بھی ضرورت نہین ہے جب وہ یہان آئینگی دیکھا جائیگا ملکہ لیلا نے
بدیع الملک سے بہت بہت کہا مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ملکہ خوش نگاہ پردہ
اُٹھاکے بارہ دری کے اندر آئین ملکہ لیلا نے تا ابرو لیجاکے سلام کیا خوش نگاہ نے جواب سلام
نہ دیا قدم آگے بڑھایا بدیع الملک پر نگاہ پڑی صورت زیبا دیکھکر خوش ہوگئی غصہ بھی کم ہوگیا قریب آئی
بیٹی کو پاس بلایا کہا کیون بی بی یہ تمنے کیا غضب کیا ابھی جو شہنشاہ کو خبر ہوجائے تو وہ سب کے حق مین کیا کرین
ملکہ لیلا نے گردن جھکالی خوش نگاہ بدیع الملک نوجوان کی طرف مخاطب ہوئی کہا کیون جناب آپ کو
کچھ خوف نہ آیا بے تکلفانہ یہان چلے آئے اب اسکی سزا آپ کو دیجائے بدیع الملک نے کہا سزا کوئی
نہین دے سکتا ہے اور آپ کا فرمانا بیجا ہے خوف سوائے خدا کے اور کسی کا ہملوگون کے دل مین نہین ہے
خوش نگاہ نے کہا اب اگر اپنی جان کی خیریت آپ کو منظور ہے تو یہان سے چلے جایئے ورنہ جسوقت شہنشاہ کو
خبر ہو جائیگی وہ آپ کو زندہ نچھوڑینگے بدیع الملک نے فرمایا کیا مجال کسی کی جو کسی کو جان سے مار سکے
اگر شہنشاہ کو خبر ہو جائیگی تو ہمین کیا گزند پہونچے گا خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو اپنی جہالت سے باز نہین آتا ہے
اگر ابھی سحر کردونگی تو تڑپ کے مرجائیگا بدیع الملک نے فرمایا اے خوش نگاہ اپنے دل کا حوصلہ نکال لے یہ آرزو
تیرے دل مین نہ رہجائے خوش نگاہ نے سحر کیا ملکہ لیلا نے چاہا سحر کو دفع کردین مگر ملکہ خوش نگاہ نے اُسکے سحر کو
سحر کرکے فراموش کرادیا پھر بدیع الملک پر سحر کیا شاہزادے کو کچھ گزند نہ پہونچا خوش نگاہ کو تعجب ہوا پھر سحر
کیا بہت کچھ زور دیا مگر بدیع الملک جسطرح سے بیٹھے تھے بیٹھے رہے خوش نگاہ اور زیادہ متعجب ہوئی پھر
اُسنے سحر کیا جسقدر طاقت سحر اُسمین تھی سب صرف کردی مگر بدیع الملک کی ابرو پر بل بھی نہ آیا خوش نگاہ نے
کہا اے جوان مجھ سے تو نے سحر آزمائی کی معلوم ہوا کہ تو خوب سحر جانتا ہے مگر جسوقت شہنشاہ کو اطلاع ہوگی اور وہ
ساحرون کو حکم کرینگے زمین کا ایک ساحر ہم ایسے ہزار کو کافی ہے بدیع الملک نے جواب دیا اے خوش نگاہ
مین سحر اور ساحر دونون کو برا جانتا ہون اور لعنت کرتا ہون میرا بھروسا خدا ہے وہی ہر جگہ حفاظت کرتا ہے شر اعدا
سے بچاتا ہے سحر کیا حقیقت ہے جو ہمپر اثر کرے خوش نگاہ نے کہا اے جوان تو سحر نہین جانتا اور سحر کو روکتا ہے

بدیع الملک نے فرمایا مین سحر کو حرام جانتا ہون مگر فضل الٰہی شامل حال ہی سحر کی کیا مجال ہی جو مجھے گزند
پہونچا سکے خوش نگاہ نے کہا اسکا کیا سبب ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین کہہ چکا کہ ہملوگون کا ہر وقت
خدا حافظ رہتا ہی جملہ آفات سے پناہ دیتا ہی خوش نگاہ نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ تمھارے خداوند
مین ایسی برکت ہی کہ وہ سحر سے پناہ مین رکھتا ہی بدیع الملک نے فرمایا کیا یہی ایک صفت ہمارے پروردگار
مین ہی ایسی ایسی عجیب صفتین اُسمین ہین جنکا احاطہ امکان بشری سے باہر ہی بدیع الملک نے اس
طور سے ثنائے الٰہی بیان کی کہ خوش نگاہ کا دل مذہب سامری پرستی کی طرف سے ہٹ گیا بدیع الملک
سے کہا اے جوان مین جو خیال کرتی ہون تو سامری کو قدامت نہین ہی اور تمھارے خداے نادیدہ کا نام
سامری کے لاکھون برس آگے سے ہی جب تک کوئی شے نہین ہوتی ہی اُسکا نام نہین ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ
وہی سب کا خالق ہی اور اُسی نے سب کو بنایا ہی بدیع الملک نے فرمایا سامری جمشید مثل اور کافرون
کے مرید تھے اگر خداوند اصلی ہوتے اور انمین کسی قسم کی قدرت ہوتی تو ہمیشہ دنیا مین رہتے اپنی جگہ
پر دوسرے کو نہ آنے دیتے پھر ایک مدت تک اپنی خداوندی کو نہ ظاہر کیا جب اُنکے ہوا خواہون نے
از راہ مکر شہرت دی تو وہ بنکر بیٹھے لوگ اُنکی پوجا کرنے لگے معلوم ہوا کہ کچھ نہین تھے ایسے ایسے قوی
دلائل پیش کیے کہ خوش نگاہ نے کہا مین بھی اس دین باطل کو ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی
ہون بدیع الملک خوش ہوئے ملکہ لیلا نے کمان ابرو کو بھی بہت خوشی حاصل ہوئی خوش نگاہ نے
اطاعت اسلام قبول کی ملکہ لیلا نے کمان ابرو سے کہا بی بی خوش نصیب تھا کہ پروردگار نے تمھین ایسے
کا وابستہ کیا جو بزرگ ہی تمام شاہان جلیل سے ملکہ لیلا نے زرین گلگون پوش کی شکایت کی خوش نگاہ
نے کہا اسوقت اسی سبب سے اُسنے مجکو اطلاع کی تھی خیر دیکھا جائیگا اگر وہ ترک مذہب کریگی تو اُسکو
اپنے ہمراہ رکھنا ورنہ مین اُسے سزاے سخت دونگی مگر میری کیفیت ابھی اُس سے بیان نکرنا کہ وہ شہنشاہ
سے اطلاع کردیگی اور یہ امر بُرا ہوگا کیونکہ ابھی مجھے کچھ انتظامات کرنا ہین اور تم بھی اپنے تئین پوشیدگی
کی حالت مین رکھو جب اس بات کا وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر بدیع الملک سے مخاطب ہوئی
عرض کی اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے کہ اس طرف آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بدیع الملک نے
کل کیفیت براے فتح طلسم آنے کی اور سردارون کے غائب ہونے کی بیان کی ملکہ خوش نگاہ نے کہا سردارون کو
آپ کے یہان سے کوئی شخص آکر لیگیا ملکہ مریخ آفتاب علم جو وارث تاج و تخت تھا ملکہ لیلا کا بڑا بھائی
تھا اُسکو بھی مع زرین گلگون لباس کے بھائی کے اور چند مصاحبین کے گرفتار کر لیگیا یہ نہین معلوم
کون آیا تھا اور کس طرح لیگیا فیروز کو بڑا صدمہ ہی اُسنے کئی آدمیون کو روانہ کیا مگر ابتک کچھ نہ معلوم ہوا بدیع الملک
رہائی کی کیفیت سنکر بہت خوش ہوئے اور ترکیب رہائی خیال کرکے سمجھ گئے کہ سواے خواجہ کے اور کون
ہی جو یہ بات پیدا کرے اگر کمال کیا طلسم کے اندر کیونکر گئے کس طرح عیاری کی جڑا کا نمایان کیا بدیع الملک
تو یہ خیال کر رہے تھے لیکن خوش نگاہ نے کہا اے شہریار مجھے ایک بہت بڑا خوف ہی ایسا نہو کہ آپ کے لشکر
مین کوئی مریخ آفتاب علم کو قتل کرڈالے تو میری زندگی دشوار ہوجاے بدیع الملک نے فرمایا آپ خاطر
جمع رکھیے جب تک ہملوگ نجات پائینگے تب تک وہان اُنسے کوئی نہ بولیگا ہان یہ ضرور ہی کہ اُنسے کہا جائیگا کہ اپنے مذہب
باطل کو ترک کرینگے تو اُنکے واسطے جملہ اسباب راحت جو اور سردارون کے واسطے ہین مہیا کردیے جائینگے اور اگر

ترک مذہب نکرینگے تو قید رہینگے جب ہم جاینگے تب اُنسے پھر کہینگے اُسوقت جو اُنکی نسبت جو کچھ ہونیوالا ہی
ہوگا خوش چشم کو بدیع الملک کے فرمانے سے تسکین ہوئی تھوڑی دیر تک بدیع الملک سے خوش چشم
نے باتین کین جب عرصہ ہوا تو ملکہ لیلا سے کہا کہ بی بی اب ہم جاتے ہین تم دونون کو خدا کے سپرد کیا اب زرین سے
شاہزادے کو پوشیدہ کرنا جب تک مین اُسکا انتظام نکرون گویکن صبح کو تمھارے پاس نہ آنے دونگی اور موقوف
کردونگی مگر شاید چھپا کے تمھارے پاس آئے تو شاہزادے کو اُسکے سامنے نہ لانا ملکہ لیلا نے قبول کیا خوش چشم
وہان سے روانہ ہوئی قریب صبح اپنے مکان مین آئی کنیزون نے عرض کی کہ بی بی آپ کہان تشریف لیگئی تھین
ملکہ نے کہا ایسی ہی ضرورت تھی مگر تم لوگ یہ کام کرنا کہ زرین گلگون لباس کو علی الصباح بلا لانا مجھے اُس سے کچھ
کام ہی کنیزون نے عرض کی ہم صبح کو اُسے حاضر کرینگے ملکہ خوش چشم نے باقی شب بھی جاگ کے بسر کی جب صبح
ہوئی تو کنیزین زرین کو بلا کے لائین زرین نے سامنے خوش چشم کے آکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دے کر کہا کیون
زرین تمنے خود ہی اُسکو اس جانب راغب کیا اور آپہی اُنکی شکایت بھی کی خود ہی اُس مرد مسافر کو
پیام پہونچایا اور خود ہی اُسکو بلا کر لائین پھر مجھ سے شکایت کی بہتر تھا اسلیے یہ ہی کہ اب تم ملکہ لیلا کے پاس
نہ جانا اگر مین کبھی تمھین اُنکے پاس دیکھونگی تو سزا سے سخت دونگی زرین نے بہت کچھ منت کی مگر خوش چشم نے
اُسکا کہنا قبول نہ کیا زرین مجبور ہو کے واپس ہوئی چاہا ملکہ کے باغ مین چلی جاؤن مگر پھر خیال آیا ایسا نہو کہ وہان خوش چشم
نے کوئی انتظام کر دیا ہو اور مین وہان جاؤن یہان ملکہ کو خبر ہو جائے تو بیسبب سر بدنامی آئے یہ سوچ کے
اپنے باغ مین گئی فکر کرنے لگی دن بھر تنہائی مین بیٹھی رہی جب دن تمام ہوا تو اُسنے تدبیر کی کہ اس راز کو فیروز
سے بیان کرنا چاہیے جب وہ سنیگا تو ضرور ہی کچھ بندوبست کریگا ملکہ خوش چشم پر بھی خفگی آئیگی میرا اعتبار زیادہ
ہوگا جو کچھ مین کہونگی اُسکو منظور کریگا یہ سوچ کے اُسنے ایک عرضی تحریر کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ ملکہ لیلا نے ایک
مرد مسلمان کو اپنے یہان بلایا اور جب اُسنے ملکہ کے ساتھ شراب پینے مین انکار کیا تو ملکہ نے اُس سے سبب
دریافت کیا اُسنے ملکہ کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی ملکہ مسلمان ہو گئین مذہب ساحری پرستی ترک کیا مین نے ملکہ
کو سمجھایا اُنکو ناگوار ہوا مجھ سے بھی کہا کہ اپنے دین قدیم کو ترک کر دے مین نے ملکہ عالم کی والدہ ماجدہ کو اس امر کی
اطلاع دی وہ باغ مین گئی تھین نہین معلوم کیا انتظام کر کے آئین مجکو ملکہ کے باغ مین جانے کو منع کر دیا ہی قاعدہ
سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مرد مسلمان ابتک وہان موجود ہی آپ اس امر کی تحقیق فرمایئے جب یہ عرضی تمام
ہوئی زرین گلگون لباس فیروز کے انتظار مین اُسکے محل کے بالاخانہ پر جا کر بیٹھی مگر اپنے تئین خوش چشم سے
پوشیدہ رکھا جب فیروز محل مین آیا یہ اُٹھکر ٹہلنے لگی فیروز نے اپنی زوجہ ملکہ خوش چشم سے تھوڑی دیر باتین کین
جب عرصہ ہوا تو فیروز وہان سے اُٹھا زوجہ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا زرین اُسکے آنے سے پہلے ڈیوڑھی
مین آ کے منتظر کھڑی ہوئی جب فیروز ڈیوڑھی مین پہونچا زرین نے عرضی دکھائی فیروز نے اُسکی صورت
پر نگاہ کی مسکرا کے عرضی لی کہا کہ زرین گلگون لباس اسمین کیا مضمون ہی زرین نے عرض کی جب آپ ملاحظہ
فرماینگے تو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا ہمارے ساتھ آؤ ہم ابھی تمھین اسکا جواب دین زرین اُسکے ہمراہ ہوئی
فیروز ایک مکان مین آیا کہ وہان کوئی نہ تھا مگر اسباب ضرورت سب اُس مکان مین موجود تھا فیروز مسند پر بیٹھا
زرین سے کہا ہمارے پاس آ کر باتین نہ بتاؤ ہمنے بے پڑھے عرضی کو قبول کیا تمھاری خاطر ہمین منظور ہی
زبانی بیان کرو زرین نے سر جھکا کے کہا آپ مالک ہین میری اتنی مجال نہین جو آپ کے پاس بیٹھ سکون یا عرضی

مطلب

مطلب کو خلاصہ بیان کرون آپ عرضی ملاحظہ فرمایئے فیروز نے کہا ای زرین تمہین جس بات کی ضرورت ہو مجھسے
لو مگر میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو زرین نے کہا مین تابعدار ہون حضور کی خانہ زاد ہون مجھسے عذر کیا
ہی مگر ملکہ عالم کا خوف ہی کہ وہ تو یون بیخطا مجھ سے آزردہ رہتی ہین اور جب کوئی خطا میری دیکھینگی تو نہین معلوم کیا
حال کرینگی فیروز نے کہا اُنکی کیا مجال جو تمہاری طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکین مین تمہین اپنے پاس رکھونگا
لذت شباب چکھونگا زرین اپنے دلمین کہتی ہی یہ کس عذاب مین پھنسی بڑا غضب ہوا اب اسوقت فیروز کی
بات کو ٹالنا ممکن نہین اور یہ بھی میرے انکار سے نہ مانیگا جو ارادہ ہی ضرور ظہور مین آئیگا غضب ہو جائیگا
کبھی دل مین کہتی ہی کیا برائی ہی بادشاہ ہی عالیجاہ ہی اگر اُسکے کہنے کو مانونگی تو عزت بڑھیگی سب لوگ میرا ادب
کرینگے خاتون سلطانی مشہور ہونگی ایسے ایسے خیالات اُسکے دلمین آتے تھے مگر کچھ نہ کہہ سکتی تھی جب اسکو
فیروز نے خاموش پایا نیم راضی سمجھکر ہاتھ اُسکی طرف بڑھایا زرین پیچھے ہٹی فیروز مسند سے اُٹھا قریب آکے
آغوش تمنا مین لیا مطلب دل حاصل کیا زرین سے کہا اپنا مطلب بیان کرو زرین نے پھر تو صاف صاف
جو کیفیت گذری تھی بیان کردی فیروز کو سنکر غصہ آیا کہا مین ابھی باغ مین جاتا ہون اور اس امر کو تحقیق کرتا ہون
اگر یہ امر واقعی ہی تو ملکہ خوش چشم اور ملکہ لیلا کو قتل کرونگا تمکو خاتون محل بناؤنگا اور اگر اسمین ذرا بھی خلاف ہوا تو
اُسوقت مین تمہارے واسطے کیا سزا ہونا چاہیے زرین نے کہا آپ اسکو تحقیق فرمایئے ملکہ لیلا کی کنیزون کو
بلایئے اگر وہ کہدین کہ ہان ایک مرد مسلمان آیا تھا تو آپ میرے کلام کو صحیح جانیئے گا اور اگر وہ انکار کرین
تو جو آپ کے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجیے گا فیروز نے کہا مجھے کیا ضرورت ہی جو مین کنیزون کو بلاؤن اور
اُنسے یہ تحقیق کرون مین اسوقت ملکہ کے باغ مین جاتا ہون وہان دیکھونگا اگر اُس مسلمان کا پتہ مجھے ملا اور
مین نے اُسکو دیکھا تو گرفتار کرلاؤنگا نہین تو کنیزون کو لاکر دریافت کرلونگا زرین نے کہا آپ تشریف لیجایئے
فیروز اُسی وقت روانہ ہوا زرین اپنے باغ مین آئی خوشی کے مارے پھولون نہ سمائی دل مین خیال کیا
کہ اب شہنشاہ وہان سے پلٹینگے یقین ہی شاہزادہ وہان ضرور موجود ہوگا اُسکو اسیر کرکے لائینگے سب کو
قتل کرکے مجھے خاتون محل بنائینگے یا کنیزون سے دریافت کرینگے مین اُنکو روپے کا لالچ دونگی وہ بتادینگی
سب کو سزا ہوگی یہان یہ تو اس خیال مین بیٹھی تھی مگر فیروز جو روانہ ہوا تو ملکہ لیلا کے باغ مین پہونچا یہانکی
کیفیت ملاحظہ فرمائی کہ جب ملکہ خوش چشم جادو واپس آئین تو بدیع الملک نوجوان نے اتنی رات
جاگ کے بسر کی ملکہ لیلا بھی بیدار رہی جب صبح ہوئی تو ملازمین بدیع الملک جو شاہزادے کے ہمراہ آئے تھے
اُنھون نے کہلا بھیجا کہ اب یقین ہی تاجر صاحب تشریف لائے ہون آپ بھی تشریف لیچلیے بدیع الملک نے
ملکہ سے کہا کہ ملکہ مین دن بھر کے واسطے جاتا ہون مجھ سے بروقت روانگی تاجر صاحب کہہ گئے تھے جو اسباب یہان
باقی ہی اُسکا انتظام کرتے رہنا ایسا نہو کہ خراب ہو جاوے اور ملازمین کی فکر رکھنا مین دو روز سے یہان ہون
نہین معلوم کیا کیفیت گذری تاجر صاحب تشریف لائے یا ابھی نہین آئے اگر وہ آئے ہون تو اُنھین
اپنی کیفیت سے بترکیب آگاہ کردون اگر ابھی نہ آئے ہون تو مال کو درست کرادون اور لوگون کو سمجھادون
کہ ہوشیار رہنا اگر تاجر صاحب یہان آئین اور مجھکو پوچھین تو کہنا کہ ساحل پر برائے سیر گئے ہین ساحل پر آدمی
مقرر کردون کہ وہ مجھے اطلاع دیدین ملکہ نے کہا ای شہریار اس شہر مین آپ کے دشمن بہت ہین کوئی دوست
نہین ہی اس طرح علانیہ آپ کا جانا مناسب نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کچھ اندیشہ نہ کرو

ہمین اجازت دو خدا مالک ہے ملکہ نے بڑی دیر کے بعد جب بہت کچھ گفتگو ہولی تو مجبوری بدیع الملک
کو اجازت دی مگر تاکید بھی کردی کہ آج ہی واپس آئیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مجھے خود تمہارا خیال ہوگا
یقین ہے اتنی ہی دیر مین میری عجب حالت ہوجائیگی مگر مجبور ہون کہ تاجر صاحب کو مین اپنا بزرگ و محسن جانتا ہون
یہ کہکر بدیع الملک نوجوان وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر معرض تحریر مین آے گا

اب کیفیت فیروز کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو باغ مین ملکہ لیلا کے پہونچا کنیزون نے ملکہ کو اطلاع دی کہ شہنشاہ آتے ہین ملکہ کا رنگ رخ اڑگیا
مگر شکر کیا کہ بدیع الملک جاچکے تھے کنیزون سے کہا کہان ہین سب نے کہا باغ مین ہین ملکہ پلنگ پر جھکی
لیٹ رہین کنیزون سے کہا اگر مجھے تحقیق کرین تو کہدینا کہ اندر ہین کنیزون نے کہا آپ تشریف لیجیے ملکہ تو اندر
بارہ دری کے تشریف لائین دو تین کنیزین بھی ملکہ کے ہمراہ آئین ملکہ مسہری پر جاکر لیٹ رہین کنیزون نے
رومال ہلانا شروع کیا فیروز بارہ دری کے قریب آیا جو کنیزین باہر تھین اُنھون نے سلام کیا فیروز نے کہا
ملکہ کہان ہین سب نے جواب دیا اندر آرام فرماتی ہین فیروز بے تکلف اندر بارہ دری کے داخل ہوا دیکھا ملکہ
پلنگ پر سورہی ہین کنیزین رومال ہلاتی ہین فیروز نے وہان کسی کا نشان بھی نہ پایا پٹی کے قریب آیا کنیزین
اُٹھ کھڑی ہوئین فیروز نے لیلا کو جگایا ملکہ نے اُٹھکر سلام کیا فیروز نے گلے سے لگایا مزاج پوچھا ملکہ
کے پاس بیٹھ گیا لیلا نے کہا اسوقت آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین فیروز نے کہا مین ایک ضرورت سے
گیا تھا وہان سے واپس آتا تھا راہ مین تمھارا باغ ملا کئی روز سے تمھین نہین دیکھا تھا چلا آیا اب جاتا ہون ملکہ نے
بہت بہت کہا کہ آپنے بہت دنونکے بعد اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس باغ کو منور فرمایا تھوڑی دیر تشریف رکھیے
فیروز نے کہا نہین مجھے اور بہت سے کام ہین انکا بندوبست کرنا ہے ملکہ خاموش ہو رہین فیروز وہان سے اٹھا باہر آکے دو کنیزون سے
کہا میرے ہمراہ چلو مجھے ایک کام ہے کنیزین اُسکے ہمراہ ہوئین فیروز نے اُنھین اپنے تخت پر بٹھایا تخت اُڑاتا ہوا
اپنے مکان مین آیا زرین لکے پاس خواصون کو بھیجا زرین آئی کہا مین ملکہ کے باغ مین گیا تھا وہان تو
کچھ نہین پایا کنیزون کو لیتا آیا ہون اُنسے دریافت کرتا ہون زرین نے کہا کہین پوشیدہ کردیا ہوگا فیروز
نے کہا اب کنیزون سے سب کیفیت دریافت ہوجائیگی یہ کہکر کنیزون کی طرف مخاطب ہوا زر و جواہر
کا انبار لگادیا کہا یہ سب مال تم لو مگر ایک بات بتادو کنیزون نے کہا جو آپ تحقیق فرمایئے ہمین ہر طرح عرض
کرنے مین عذر نہین ہے فیروز نے کہا ملکہ نے کسی مرد مسلمان کو بلایا تھا اور اُسنے ملکہ کو مسلمان کیا تھا کنیزین
بھی مسلمان ہوچکی تھین سب نے کہا آپ سے کسنے بیان کیا فیروز نے کہا اس تحقیق سے تمکو کیا ضرورت
ہے جو بات ہم دریافت کرتے ہین اُسکا جواب دو کنیزون نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے بھلا ملکہ مسلمان
کو بلائین اور خود بھی مسلمان ہوجائین بڑے بڑے شاہان جلیل نے ملکہ کی خواستگاری کی اپنے
سب کی تصویرین منگائین ملکہ کو دکھائین اُنکو تو ملکہ نے نامنظور کیا اور ایک مرد مسافر غیر مذہب کو نحوست
بلالیا آپ کو ایسی باتین یقین آجائین تو تعجب ہے فیروز نے جو کنیزون کی یہ گفتگو سنی دل مین قائل ہوا
مگر اچھی طرح کہا کہ تم یون صاف صاف نہ بتاؤگی جب تک سزا نہ پاؤگی یہ کہکے تازیانہ ہاتھ مین لیا کنیزونکو
اپنے قریب بلایا سب کو مارنا شروع کیا مگر کنیزون نے جو پہلے کہا تھا وہی کہا اب فیروز کو یقین کامل ہوگیا

کہ کنیزین سچ کہتی ہین اور زرین نے ملکہ پر تہمت لی تھی یہ جو اسکو یقین ہوا وہی تازیانہ لیکر زرین کی طرف بڑھا زرین نے بہت کچھ باتین بنائین مگر فیروز نے ایک بات اسکی نہ سنی اسقدر تازیانے لگائے کہ یہ جان بلب ہوگئی فیروز نے کنیزون کو بہت کچھ مال وزر دے کر رخصت کیا چلتے وقت کہدیا کہ اس امر کا ذکر ملکہ سے نہ کرنا اگر مین سنونگا تو قتل کر ڈالونگا کنیزون نے کہا ہماری کیا مجال ہی جو زبان پر لائین یہ کہکر کنیزین رخصت ہوئین فیروز زرین کو لیے ہوئے ملکہ خوش چشم کے پاس آیا کل کیفیت بیان کی ملکہ نے سنکر کہا اسکو سزا آپ نے نہین دی فیروز نے کہا مین نے بہت کچھ زد وکوب کی اور اب اسکو یہانسے ہٹائے دیتا ہون ملکہ سے بھی اطلاع کراتا ہون کہ اگر زرین کو اپنے پاس آنے دوگی تو مین آزردہ ہونگا ملکہ خوش چشم اس کیفیت کو سنکر خوش بھی ہوئین مگر ساتھ ہی اسکے خیال نے دل کو مضطرب کیا کہ اگر بدیع الملک وہان موجود ہوجاتے اور یہ دیکھ لیتا تو کیا ہوتا اسی خیال مین ملکہ کو بڑے بڑے خیالات پیدا ہوئے فیروز نے کہا مین خود ملکہ لیلا کے باغ مین جاتی ہون اُسکو منع کردون کہ زرین کو اپنے یہان نہ آنے دینا فیروز نے کہا اور کوئی بات نہ بیان کرنا اُسکو صدمہ ہوگا ملکہ خوش چشم نے کہا مین اسکا ذکر بھی نہین لاؤنگی یہ کہکر ملکہ خوش چشم روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوانکی بیان کیجاتی ہو

کہ ملکہ لیلا سے جو رخصت ہوکر آئے تو جہان سے ملکہ کے ساتھ گئے تھے وہان پہونچ گئے جو دیکھا تو کشتیون کا پتہ نہ پایا جہاز کو بھی نہ دیکھا بدیع الملک بہت گھبرائے ملازمین جو ہمراہ تھے اُنسے تحقیق کیا کہ یہ کیا معرکہ گذرا سب نے عرض کی معلوم ہوتا ہی جسوقت آپ یہان سے گئے اُسی وقت تاجر صاحب آئے آپ کو یہان نہ پایا ہوگا تلاش کرایا ہوگا مجبور ہوکے جہاز کو روانہ کردیا ہوگا بدیع الملک نے کہا یہ بات عقل کے خلاف ہی اگر تاجر صاحب یہان آتے اور مجھے نہ پاتے تو کم از کم ہفتہ بھر مجھے تلاش کراتے ملازمین نے عرض کی پھر کیا بات ہوئی یہ ذکر تھا کہ دو تین کشتیان سامنے سے نمودار ہوئین بدیع الملک نے کشتیبانون سے کہا یہان ایک جہاز لنگر انداز تھا اور چند کشتیان کنارے پر تھین وہ کیا ہوئین کشتیبانون نے کہا جہاز کے واسطے حکم شاہی صادر ہوا تھا کہ یہان سے جہاز کو لیجاؤ جسوقت سوار ہونے کی ضرورت ہوگی اُسوقت لے آنا جہاز ران یہان سے جہاز کو لیگئے ہین بدیع الملک نے فرمایا جہاز کتنی دور گیا ہی کشتیبانون نے عرض کی یہانسے تھوڑی دور پر ہی بدیع الملک نے کہا ہمین وہان تک پہونچا سکتے ہو کشتیبانون نے عرض کی آپ تشریف لائیے ہم آپ کو وہان پہونچا دینگے بدیع الملک کشتی پر بیٹھے اور ملازمین بھی سوار ہوئے کشتی چل نکلی جب وسط دریا مین پہونچے اور دور نکلگئے تو ہوا تیز چلنے لگی پانی کے مینڈھے اُچھلنے لگے چادرین کشتی پر گرنے لگین کشتی کو بے ترکیبی سے جنبش ہونے لگی ہوا تیز ہوئی پانی کے تھپیڑے جو کشتی پر پڑے کشتی کا پیندا ٹوٹ گیا سب لوگ دریا مین غوطے کہانے لگے عجب حالت ہوگئی سب لوگ مستغرق ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جو مع سرداران اسلام رنگین چشم جادو کے ہمراہ اُس سمت روانہ ہوا جسطرف باشندگان طلسم

نہین جاتے تھے دو تین کوس کے بعد اُسنے دیکھا کہ ایک پھاٹک آہنی بہت بلند معلوم ہوتا ہی اور دیوار آہنی طلسم کی معلوم ہوتی ہی مریخ نے کہا ای رنگین چشم دیوار طلسم مین پھاٹک کیسا ہی رنگین چشم نے کہا اس جانب کی کیفیتین ہمین نہین معلوم گو یہ امر تعجب خیز ہی طلسم کا راستہ تو کسی جانب بھی نہین ہی مگر یہ پھاٹک کہان سے کے جانے کے واسطے بنایا ہی شاہزادہ امیر الزمان نے کہا پھاٹک کے اندر چلو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی مریخ حسب الارشاد شاہزادہ پھاٹک کے اندر گیا دیکھا صحراے خارزار طلسم ہی حیران ہوا رنگین چشم سے کہا اب تو طلسم کے اندر آ گئے یہ صحراے خارزار طلسم ہی یہان کا حال اکثر لوگون سے سنا کرتے تھے اکثر طبقہ اُلٹا ہو گو یہان آئے مگر اسی طرح دیکھکر پلٹ گئے آج اسکے نیچے بھی سیر کرین کیا عجب ہی جو صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اسطرف تشریف لائے ہون اور یہان کے نگہبانون نے بھگا دیا ہو یہ خیال کرکے مریخ نے وہانکے داروغہ کو بلایا جب وہ حاضر ہوا کہا طبقہ کا دروازہ کھولو ہم اندر جائینگے داروغہ تو اسطرف روانہ ہوا کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت رہ نورد جادو کی ملاحظہ فرمائیے

کہ سب طرف سے بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرکے پلٹا تھا جب وہان پہونچا تو اُسنے دیکھا ایک لشکر اُترا ہی رہ نورد قریب آیا دیکھا مریخ آفتاب علم اور رنگین چشم جادو اور چند سردار ہمراہ ہین مگر سردارون کی صورتین صاحبقران سے بہت ملتی ہین رہ نورد کو تعجب ہوا مریخ آفتاب علم کے قریب آیا جھک کے سلام کیا مریخ نے جواب سلام دیا کہا ای رہ نورد جادو کہان گئے تھے رہ نورد نے عرض کی کار سرکاری کے واسطے گیا تھا مریخ نے کہا ای رہ نورد تم یہان زیادہ گشت کرتے ہو صاحبقران زمان جو لشکر اسلام کے سرغنہ ہین اِسطرف تو تشریف نہین لائے ہین ہم لوگ انھین کی تلاش مین نکلے ہین رہ نورد سمجھا کہ یہ صاحبقران کے گرفتار کرنے کو آئے ہین یہ سوچ کے اُسنے جواب دیا اسطرف تو نہین آئے مریخ نے کہا اگر اب امیر اسطرف تشریف لائین اُنکو گزند نہ پہونچانا راہ بتا دینا بخاطر جمع آنا اپنا مالک جاننا رہ نورد نے جو یہ گفتگو سنی عرض کی ای شاہزادۂ عالم اِسکا کیا سبب آپکو تو ان لوگون سے تعصب و عناد رکھنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے کہا ہمنے ان لوگون کی اطاعت اختیار کی اور مذہب سامری پرستی کو ترک کیا رہ نورد نے عرض کی اگر یہ بات ہی تو پھر صاحبقران میرے یہان موجود ہین آپ بھی تشریف لے چلیے مین بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین گیا تھا مگر کہین اُنکا پتہ نہین پایا مجبور ہو کے واپس آیا اب صاحبقران کی خدمت مین جاتا ہون اُنسے عرض کر دونگا کہ بدیع الملک کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا ہی وہ کوئی بات فرمائینگے اُسکی فکر کرونگا مریخ نے کہا مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا ہون مگر قدرے توقف کرو مین نے داروغہ خارزار کو بلایا تھا وہ پھاٹک کھولنے گیا ہی جب وہانسے آئیگا مین تمکو ہمراہ لیکر چلونگا مگر یہ کیفیت کسی سے بیان نہ کرنا رہ نورد نے عرض کی آپ ایسا فرماتے ہین مجھے خود ایسی باتون کا خیال ہی بلکہ بہت خائف ہون کوئی مجھ سے آجکل بات بھی نہ کرے شاید کوئی کلمہ ایسا میری زبان سے نہ نکل جائے جو میرے مسلمان ہو جانے کا کسی کو یقین دلائے اگر صاحبقران کو فتح طلسم کرنا منظور ہوتا تو کچھ خوف نہ تھا علانیہ اس بات کو بیان کرتے کہ ہمنے دین سامری پرستی ترک کیا ہی مگر امیر کو ابھی طلسم مین جانا ہی اور وہان بہت سے مقامات پر ہملوگون کا کام ہی اسوجہ سے یہ بات ہی کہ ہم اپنے تئین پوشیدہ کرنا اچھا جانتے ہین یہ باتین

ہو رہی تھیں کہ داروغہ خانہ زار حاضر ہوا مریخ سے عرض کی تشریف لیچلیے مریخ آفتاب علم اٹھا نور الدہر
وغیرہ کے پاس آیا عرض کی حضور میرے ساتھ تکلیف فرمائیں ایک عجائب سیر ملاحظہ کریں سب سردار
اٹھے مریخ کے ہمراہ روانہ ہوئے زہ لورد بھی ساتھ ہوا داروغہ مریخ آفتاب علم کو ہمراہ لیے آیا مریخ
شہر قفلوب میں داخل ہوا سب سرداروں نے اس کیفیت کو دیکھکر کمال تعجب کیا زہ لورد نے مریخ سے
کہا اگر تکلیف نہو تو میرے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے مریخ نے کہا میں ضرور چلونگا جسقدر ملازمین طلسم اسوقت وہاں موجود
تھے سب مریخ کے ساتھ ہوئے مریخ نے سب کو رخصت کیا آپ مع سرداران اسلام زہ لورد کے مکان پر گئے زہ لورد
نے صاحبقران کو اطلاع دی کہ شاہزادہ طلسم آپسے ملنے کو آیا ہے اور آپ کے یہاں کے بہت سے سردار اُسکے ہمراہ ہیں
امیر خوش ہوئے کہا جلد بلاؤ زہ لورد نے اپنے مکان میں فرش کیا مریخ کو مع سرداروں کے اندر لیگیا سرداروں نے جو
صاحبقران کو دیکھا اپنے قدمبوسی کی امیر نے سب کو گلے سے لگایا سرداروں سے رہائی کا باعث پوچھا سب نے
کیفیت خواجہ کے جانے کی بیان کی امیر بہت خوش ہوئے خواجہ کو آفرین و مرحبا سے یاد کیا پھر سب نے
مریخ آفتاب علم کو صاحبقران سے ملوایا مریخ نے قدمبوسی کی صاحبقران نے گلے سے لگایا اپنے پاس
بٹھایا مریخ نے عرض کی مجھکو حضور کی قدمبوسی کی آرزو تھی یہی ہر وقت جستجو تھی شکر ہے خدائے عزوجل کا کہ اُسنے آج
مرادِ دلی کو پورا کیا جب خواجہ مجھے لائے اور مذہب حق اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی اُسوقت ایک کلمہ
بے ادبانہ میری زبان سے یہ نکلا کہ میں بشرط اسلام قبول کرتا ہوں خواجہ سے میں نے اُس شرط کے متعلق
چند باتیں بیان کر دیں انھوں نے فرمایا کہ جب صاحبقران زمان تشریف لائینگے تو وہ اس شرط کو پورا کرینگے
پھر میں اپنی بے ادبی پر محجوب ہوکر خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا اب مجھسے اُس شرط کو بیان کرو مریخ
آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران وہ ایک وقت ایسا تھا کہ میں عالم حیرت میں تھا اور یہ خیال کر رہا
تھا کہ میں یہاں کیونکر آیا اُس عالم حیرت میں میرے منہ سے یہ کلمہ نکلگیا اب میں اُسکا عرض کرنا نہیں چاہتا ہوں
امیر نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم تمہیں بیان کرنا ہوگا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران میں بہت خوش ہونگا
اگر آپ اس امر کی تحقیق مجھسے نفرمائینگے صاحبقران نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم اگر تمھیں یہی منظور تھا
تو اُسکا اظہار نہ کرتے اور اگر اظہار کیا ہے تو خلاصہ بیان کرو مریخ جب مجبور رہا تو عرض کی یا صاحبقران
وہ امر ایسا ہے کہ جسکا عرض کرنا میں گستاخی جانتا ہوں صاحبقران نے کہا آپ حضرات کو سب گستاخیاں
معاف ہیں بیان کیجیے مریخ مجبور ہوا عرض کی میں سلطان روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہوں کئی
تین مرتبہ لشکرکشی کر کے وہاں گیا ہر مرتبہ شکست پا کے واپس آیا کچھ نہ بنا سکا اور مجھے اس فکر کی وجہ سے ہر وقت
غم رہتا ہے صاحبقران نے فرمایا میں مجبور اس امر سے ہوں کہ اب طلسم میں داخل ہو چکا اور فیروزہ کو نامہ بھی تحریر کر چکا اگر جنگ
نہ کرنا تو میں پیشتر تمھارے کام کو انجام دیتا پھر کوئی دوسری فکر کرتا مگر اب بعد فتح طلسم فیروزیہ انشاءاللہ تعالیٰ
تمھارے ہمراہ چلونگا سلطان روشن جبین سے فہمایش کرونگا اگر اُسنے قبول کیا تو خیر ورنہ بزور شمشیر تم اُس سے
بیٹی لینا مریخ نے عرض کی اگر آپ کا اقبال شریک حال ہوگا تو وہ کیا چیز ہے وہ کیوں نہ میرے ساتھ عقد کریگا
امیر نے فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں کہ دلا دونگا مریخ بہت خوش ہوا پھر صاحبقران نے فرمایا کہ بدیع الملک
کے نہ آنے سے میری عجیب کیفیت ہے نہیں معلوم اُس غیر ہنشیہ جرأت پر کیا گذری اور کہاں گیا کون
لے گیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی اب اُنکو شہر فیروزیہ میں تلاش کرنا چاہیے اور صورت اُسکی

یہ ہی کہ جو لوگ ابھی ظاہر مین مسلمان نہین ہوئے ہین اور باطن مین مسلمان ہین اُنکو شہر فیروزیہ مین روانہ کرنا چاہیئے کہ وہ لوگ بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرین اور آپ بھی برائے تلاش تشریف لے چلیے آپ سب کے چلنے سے وہ مطلب نکلین گے اول تو طلسم کے بہت سے ملازمین جلبل کو مین آپ کا مطیع کراؤنگا سب کو آپ سے ملاؤنگا اور بدیع الملک نوجوان کو تلاش بھی کرتا رہونگا اور آپ کو مقامات طلسم کے بھی دکھاؤنگا آخر آپ اب یہان ٹھہر کے کیا کیجیے گا صاحبقران نے فرمایا میرا خود یہ ارادہ ہی کہ اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤن مریخ نے عرض کی آج یہان اور تشریف رکھیے مگر کل یہان سے روانہ ہو جایئے صاحبقران نے قبول فرمایا مریخ نے رہ نورد جادو سے کہا اے رہ نورد تم اب یہان رہ کے کیا کرو گے بہتر یہ ہی کہ تم شہر فیروزیہ مین جاؤ اور شاہزادے کو وہان تلاش کرو رہ نورد نے عرض کی مین وہان جاتا ہون مگر صاحبقران زمان کو ابھی نہ لیجایئے امیر نے فرمایا اے رہ نورد ہمارا یہان رہنا بیکار ہی جب تک یہان رہینگے سب کام موقوف رہینگے پھر آخر جس لیے یہان آئے ہین کچھ اسکا انتظام بھی کرنا چاہیے رہ نورد نے صاحبقران سے بہت بہت عرض کی مگر امیر نے قبول نہ کیا آخر کار رہ نورد مجبور ہو گیا عرض کی اب آپ کو مین کیونکر پاؤنگا مریخ نے جواب دیا کہ جب ہم لوگ فتاحی طلسم کے واسطے جاینگے تمھین ہمراہ لے لینگے اور اگر تم بدیع الملک کو تلاش کر سکے لانا تو اپنے یہان رکھنا ہم دورہ کرتے ہوئے جاتے ہین اگر ہمسے ملاقات ہوگی تو ہم اپنے ہمراہ لیجاینگے رہ نورد نے منظور کیا صاحبقران نے وہ شب تو وہان بسر کی دوسرے روز وہان سے مریخ آفتاب علم کو مع اور جملہ سرداروں کے ہمراہ لیکر طرف اپنے لشکر کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب مریخ آفتاب علم کو روانہ ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا تو ایک روز جملہ سردار جو لشکر مین باقی تھے خواجہ عمرو ثانی کی بارگاہ مین آئے اور خواجہ سے کہا کہ اب پھر کوئی تدبیر آپ نکالیے اور سب کو تلاش فرمایئے خواجہ نے جواب دیا کہ گھڑی گھڑی تدبیر نکالنا میرا کام نہین ہی آپ لوگون نے جو جو باتین تجویز فرمائی ہون مجھسے بیان کیجیے مین جسکو اچھا جانونگا وہ آپ سب لوگ کیجیے گا سرداروں نے کہا یہ بات بھی بہت خوب ہی ہم اپنی اپنی رائین آپ سے بیان کرتے ہین ایک نے کہا ہمارا یہ ارادہ ہی کہ تلاش مین صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی ایک ایک شخص روانہ ہو اور کچھ لوگ یہان موجود رہین خواجہ نے کہا مین بچند وجوہ ان باتوں کو ناپسند کرتا ہون کیونکہ جب صاحبقران کے تلاش کرنے کو مریخ سا شخص گیا ہی تو ہم لوگ کس شمار مین ہین جو برائے تلاش جائین اور امیر کو تلاش کرین اسمین تمام لشکر متفرق ہو جائیگا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا مین مریخ کا جانا بھی گوارا نہین کرتا تھا مگر وہ واقف کار طلسم تھا اسوجہ سے اُسکو روانہ کر دیا اب کسی کا جدا ہونا مناسب نہین ہی سب نے خواجہ کے کہنے کو قبول کیا پھر اور لوگون نے کہا کہ اگر سب ملکر صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین چلین تو کیا برائی ہی خواجہ نے کہا ہان یہ بات مین بھی پسند کرتا ہون کہ تمام لشکر یہان سے کوچ کرے اور ہر مقام پر صاحبقران کو تلاش کرتے ہوئے طرف طلسم کے چلین اور چار دیواری طلسم کا دورہ کرین خواجہ نے جو اپنی رائے کو پسند کیا سب نے قبول کر لیا اُس روز تو وہین رہے دوسرے روز علی الصباح سب اُس صحرا سے بتلاش امیر روانہ ہوئے خواجہ قریب چار دیواری کے پہونچے ایک سمت کو جانے کا ارادہ کر رہے تھے

گیا ایک پنجہ آسمان سے گرا دو تین سردار لشکر سے غائب ہوگئے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی گلیم اوڑھا لشکر کو
اُس طرف سے پھیر دوسری جانب کا ارادہ کیا اُسطرف روانہ ہوئے شام تک رہروی کی جب آفتاب
غروب ہوا خواجہ نے مقام کیا اسی طرح تین دن تک تلاش امیر مین سرگردان رہے چوتھے روز ایک دریا
کے کنارے پہونچے خواجہ نے کہا آج یہین قیام کرنا چاہیے سب سردارون کی بھی یہی راے ہوئی وہان
بارگاہین استادہ ہوگئین خواجہ دریا کے کنارے جا کے بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک گٹھڑی دریا
مین بہتی آتی ہے پیشتر تو خواجہ کو یہ خیال ہوا کہ نہین معلوم یہ گٹھڑی کیسی ہے اور اسمین کیا ہے مگر پھر دل مین خیال کیا
اگر کچھ نہوگا تو گٹھڑی بھر کا کپڑا ہی کیا کم ہے اسکو جانے دینا خلاف ہے یہ سوچ کر اُس گٹھڑی کو نکالا کھول کر دیکھا
تو اسمین ایک صندوقچہ بند تھا ہنوز خواجہ صندوقچہ کو کھولنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک گٹھڑی اور بہتی نظر
آئی خواجہ نے اسکو بھی نکالا کھول کر دیکھا اُسمین بھی ایک صندوقچہ ہے خواجہ نے دونون صندوقچون کو
کھولا ایک مین موتی نکلے دوسری گٹھڑی مین مختلف قسم کا جواہرات بیش قیمت پایا خواجہ بہت خوش ہوئے
دونون صندوقچون کو داخل زنبیل کیا نگاہ جو اٹھائی دیکھا ایک گٹھڑی اور بہتی ہوئی آتی ہے خواجہ نے دوڑ
کے اُس گٹھڑی کو بھی نکالا اُسمین بھی صندوقچہ پایا جب صندوقچے کو کھولا تو اسمین ایک تصویر بلکہ ہیرہ تمثال
کی نکلی نام اُس تصویر پر لکھا تھا اور ایک مہر پائی کہ اسپر نام شمس بازرگان کندہ تھا خواجہ نے اُس صندوقچے
کو بھی داخل زنبیل کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک تختہ بہتا ہوا نظر آیا خواجہ نے جو نگاہ کی تو اُسپر ایک آدمی
کو دیکھا کہ غش پڑا ہے جب وہ تختہ قریب آیا تو خواجہ نے بدیع الملک نوجوان کو دیکھا کہ اُس تختے پر پڑے
ہین خواجہ نے دوڑ کے بدیع الملک کو دریا سے نکالا کنارے پر لا کے منھ پر پانی چھڑکا بدیع الملک
نوجوان کو ہوش آیا اپنے قریب خواجہ کو پایا خواجہ نے بدیع الملک کو اٹھا کے بٹھایا تھا کہ ایک تختہ
اور بہتا ہوا نظر آیا بدیع الملک نے اس تختہ کو دیکھ کر خواجہ سے کہا اس تختے کو نہ جانے دیجیے گا مقرر کوئی
ہمارا ساتھی ہے خواجہ نے اُس تختے کو بھی پانی سے نکالا بدیع الملک کے قریب لائے شاہزادے نے
دیکھ کر پہچانا آہستہ سے کہا خواجہ یہ شخص ہمارا محسن ہے اسکے واسطے بھی تمہین کوشش لازم ہے شمس بازرگان اسکا
نام ہے بڑا تاجر ہے خواجہ نے شمس کے منھ پر بھی پانی کے چھینٹے دیے شمس کو ہوش آیا اپنے کو دریا کے کنارے پایا
خواجہ وہان ٹھہرے رہے مراد ٹھہرنے سے یہی کہ شاید اور کچھ مال ملجائے تو مراد بر آئے مگر خواجہ دیر تک
وہان ٹھہرے رہے کچھ بھی نظر نہ آیا آخر کار مجبور ہو کے بدیع الملک نوجوان کو پہلے لشکر مین پہونچایا لوگون نے
جو شاہزادے کی یہ حالت دیکھی فوراً علاج شروع ہوا پھر خواجہ شمس بازرگان کو اٹھا کے لائے اسکا
بھی علاج ہوا دو روز مین بدیع الملک نوجوان کا وہ سب ضعف برطرف ہوا آٹھوین روز شمس نے صحت پائی
غسل صحت کر کے شمس نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے بدیع الملک نے
جواب دیا کہ جس طرح آپ تشریف لائے اُسیطرح مین بھی آیا شمس بہت خوش ہوا مال کے جانے کا بھی افسوس
نہ کیا بلکہ بدیع الملک نوجوان نے کہا کہ تاجر صاحب آپ کا بہت بڑا نقصان ہوا تاجر نے جواب دیا اے
شہریار خدا آپ کو صحیح و سالم رکھے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہے آپ سے ملا گویا مجھکو دولت لازوال مل گئی
بدیع الملک نے کہا آپ کب تشریف لائے اور کیا حال ہوا شمس بازرگان نے اپنی کیفیت بیان کی اور
بدیع الملک نوجوان پر جو کیفیت گذری تھی وہ سب دریافت کی بدیع الملک نے خواجہ سے صاحبقران

خیریت دریافت کی خواجہ نے کہا آپ کے جانے کے بعد امیر بھی آپ کی تلاش مین گئے ابھی تک اُن کا
پتہ نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ہمسے ملاقات ہوئی تھی مگر اب ایسے صحرا مین پہونچے کہ جہان پانی ممکن
نہ تھا اور صاحبقران زمان کو تشنگی کی شدت ہوئی مین پانی لینے گیا بہت دور کے بعد ایک کنعان نظر آیا مین
اُس چاہ سے پانی بھرا جب ایک کوس تک نکل آیا تو پانی خشک ہوگیا مین پھر دوسری مرتبہ واپس گیا اور پانی
بھرا اسی طرح کئی جگہ بھکو ہوئے آخر خالی ہاتھ یہ خیال کرکے روانہ ہوا کہ صاحبقران کو کنوئین پر سے آؤن
اور وہین پانی بھر کے پلاؤن مگر صاحبقران کو نہ پایا راستہ بھی بھول گیا بڑے بڑے مصائب اُٹھائے
آخر مین تاجر صاحب سے ملاقات ہوئی اُنھون نے عنایت کی اپنی ہمراہی مین شہر فیروزیہ لیگئے وہان
عجیب عجیب باتین گذرین جو اسوقت یاد آکر دل کو مغموم کئے دیتی ہین وہان سے تقدیر نے یہ گردش دکھائی
یہان تک پہونچا یا آپ لوگون سے ملایا مگر مین تاجر صاحب کا ممنون احسان ہون اُنھون نے میرے
واسطے بڑی بڑی زحمتین گوارا کین مجکو راحتین دین تاجر نے عرض کی ای شہریار مین آپ کی خدمت نکرسکا
محجوب ہون بدیع الملک نے فرمایا اب صاحبقران کی تلاش مین جانا ضرور ہے خواجہ نے کہا ہم لوگ
اسی واسطے نکلے تھے کہ امیر کو تلاش کرین شکر ہے کہ آپ سے ملاقات ہوگئی بدیع الملک نے خواجہ سے
کہا اب لشکر کو طرف شہر کے لے چلو یقین ہے صاحبقران بھی شہر کی طرف گئے ہون خواجہ نے منظور کیا
اُسی روز سب نے وہان سے کوچ کیا ساتوین روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک نے فرمایا آج لشکر
کو اسی جگہ ٹھہراؤ کل یہان سے کوچ کرینگے خواجہ نے بھی یہ بات پسند کی اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین
سب سردار وہین اُترے بدیع الملک نوجوان باہر بارگاہ کے آگے ٹہلنے لگے صحرا کی کیفیت دیکھ رہے
تھے کہ ایک جانب سے گرد اڑی بدیع الملک اُس گرد کی طرف دیکھنے لگے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو
شاہزادے نے دیکھا ایک لشکر گران اسطرف آتا ہے بدیع الملک نے اور سردارون کو دکھایا سب نے
عرض کی ہمین معلوم ہے کون لوگ ہین کہان جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قریب آنے دو سب کیفیت
دریافت ہوجائے گی یہ باتین ہورہی تھین کہ وہ لشکر قریب آیا بدیع الملک نوجوان نے دیکھا آگے آگے
گینڈے پر ایک پہلوان سوار ایک گرز گران ہاتھ مین لیے کبر و نخوت مین مست چلا آتا ہے عقب مین اُسکے دو
ہزار سپاہیان پیادہ پا بعد اُسکے اور لشکری گھوڑون پر سوار آتے ہین جب وہ پہلوان مقابلے مین لشکر
بدیع الملک کے پہونچا اپنے یہان سے ہرکارے کو بھیجا کہ وہ جاکر دریافت کرے کہ یہ لشکر کسکا ہے ہرکارہ
بدیع الملک کے لشکر مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہے سب نے خلاصہ حال بتادیا ہرکارہ
پلٹ گیا اُس پہلوان نے لشکر مقابلے مین لشکر بدیع الملک کے اُتارا اور ایک نامہ اس مضمون کا بدیع الملک
نوجوان کو تحریر کیا کہ آگاہ ہو کہ مین بلداق گرد ملازم ستارہ پیشانی خاص اس غرض سے نکلا ہون کہ جو کوئی
باغی خداوند کا مجکو ملے اسکو گرفتار کرکے لیجاؤن لہذا خداوند فیروز کا تلوگو لسے زیادہ کون باغی ہوگا اگر تمھین اپنی خیریت منظور
ہے تو میرے پاس چلے آؤ میری اطاعت قبول کردین خداوند سے تمھاری سفارش کردون وہان سے
تمھاری عفو تقصیر ہوجائے اپنے ملک کو واپس جاؤ اگر یہ بات نامنظور ہو تو میدان مین آؤ مجھسے مقابلہ
کرو یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا کہ وہ اسکا شاگرد تھا فن کشتی مین اُستاد تھا نامہ وار نامہ لیکر روانہ ہوا لشکر
اسلام مین پہونچا بارگاہ بدیع الملک کے قریب آیا دربانون نے اُسکو روکا کہا ہم پیشتر تمھاری اطلاع کرین

پھر جیسا حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار دربر ٹھہرا رہا ملازمین نے بدیع الملک سے آنکے عرض کی حضور ایک نامہ دار دربار گاہ پر حاضر ہی امیدوار باریابی ہی کیا حکم ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا بلالو ملازم باہر آئے نامدار کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور جوانان شیر دل کی صورت دیکھی محو دید ہو گیا بدیع الملک نے کہا بھائی جس کام کو آیا ہی پہلے اُسے انجام دے پھر ادھر اُدھر دیکھنا نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے نامہ پڑھا شاہزادے کو غصہ آگیا نامہ چاک کرکے پھینک دیا اور نامہ دار سے کہا کہ اُس بے ادب سے کہدینا کہ اگر تجھے ہماری اطاعت منظور ہو تو خیر ہی ورنہ ایک دم مین سب لشکر کو تباہ کر دونگا اپنے لشکر پر ناز نہ کر نامہ دار خود بھی مغرور تھا چین بجبین ہو کر جواب دیا کہ ہمارے اُستاد کا مثل نہین ہی کیا مجال کسی کی جو اُنکو ہمارے روبرو رہ سکے بدیع الملک نوجوان نے کہا ای شخص تو نامہ دار ہی تجھے ان باتون سے کیا کام تو جا کر کہدینا اور بدزبانی تیرے حق مین بری ہی نامہ دار نے بدیع الملک کو پھر جواب ترش دیا قریب اُسکے بدیع الزمان نامدار بیٹھے تھے سنکر تاب نہ رہی ایک طمانچہ اُسکے مارا کہ نامہ دار دور جا کے گرا اٹھ نہ سکا تڑپ تڑپ کے مر گیا بدیع الملک نے فرمایا اسکی لاش کو باہر پھینک دو اسکے لشکر سے کوئی آکے اٹھا لیجائیگا ملازمین نے لاش اُسکی باہر لیجا کر دور پھینکدی یہان تو اس نامہ دار پر یہ واقعہ گذرا مگر یلداق کردنے اسکا راستہ بہت دیکھکر دوسرے پہلوان کو اُسکی خبر کیواسطے روانہ کیا پہلوان اپنے لشکر سے چلا تھوڑی دور کے بعد اُسنے دیکھا ایک لاش پڑی ہی پہلوان اُس لاش کے قریب آیا دیکھا لاش اُس نامہ دار کی ہی اسکو بہت صدمہ ہوا لاش کو اٹھا یلداق کے پاس پھر واپس آیا کہا دیکھیے کسی نے اسکو قتل کیا یلداق نے کہا اب تو لشکر اسلام مین جا اور تحقیق کر کہ اسکو کسنے قتل کیا ہی وہ پہلوان بھی روانہ ہوا لشکر اسلام مین آیا بدیع الملک کی بارگاہ مین جانے کا ارادہ کیا دربانون نے روکا بدیع الملک نوجوان کو اطلاع کی بدیع الملک نے اُسکو بھی اندر بلا لیا اُسنے جاتے ہی کہا ہمارے لشکر کے نامہ دار کو کسنے قتل کیا بدیع الملک نے فرمایا جو بدزبانی کریگا ایسی ہی سزا پائیگا اپنی جان سے جائیگا پہلوان نے کہا مین اُسکے قاتل کو پوچھتا ہون کہ اُس سے عوض لون بدیع الزمان نے فرمایا مین نے اُس دریدہ دہن کو قتل کیا ہی پہلوان نے کہا آپ نے بہت برا کیا مین آپ سے اُسکا عوض خون لونگا یہ سنکر بدیع الزمان نے ایک طمانچہ اُسکے مارا اسکی بھی کیفیت وہی ہوئی جو اُس نامہ دار کی ہوئی تھی بدیع الملک نے اسکی لاش بھی پھکوا دی یہان جب اسے عرصہ ہوا تو یلداق کردنے اور ایک پہلوان کو روانہ کیا کہا تو جاکر صرف اُسکی خبر لانا اگر وہ لشکر اسلام مین ہو تو واپس آنا اُسکے پاس نجانا یہ پہلوان جو روانہ ہوا تھوڑی دور کے بعد اُسنے اُسکی لاش دیکھی لاش اٹھا کے لیگیا یلداق کو لاش دکھائی یلداق نے کہا معلوم ہوا کہ مسلمان بہت مغرور ہین خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر اُسنے اپنے لشکر مین طبل جنگی بجوایا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اٹھا کر دعا دی کہ الٰہی نیر اقبال تا قیامت طالع رہے یلداق نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین کھلا کر معرکہ آرا ہو بدیع الملک نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی دنیا بعد رتانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زنی ہر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر سامان جنگ مین بسر کی جب خسرو زرین پوش مشرق نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین لے کر اسپ فلک زبرجدی پر سوار ہوا

اور لشکر سیارگان میدان چرخ سے بھگایا اور اپنے نور سے ظلمت کدہ عالم کو روشن و منور فرمایا یعنے شب
گذری سحر ہوئی بدیع الملک نوجوان برائے نماز سجادے پر تشریف لائے بعد فراغ سلاح طلب کئے
ملازمین نے کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار سجے بارگاہ سے برآمد ہوئے یہان خادم
دیر سے مرکب لیے موجود تھے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا میدان کارزار
مین آکر اپنے لشکر کے صفوف آراستہ کرکے فوج مخالف کا انتظار کرنے لگے سب نے دیکھا کہ بلداق گرد
بھی اپنا لشکر ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آیا اُسنے بھی پرا جمایا نقیب دونون لشکرون سے نکلے نقابت
کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا بلداق گرد نے کہا اے فرقہ خداپرستان کل تم لوگون نے میرے دو پہلوانون
کو بیٹھا قتل کیا آج اُنکے خون ناحق کا بدلا تم سب سے لونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا گو مجھے حکم خداوند
ہے کہ جو سردار لشکر اسلام کا ملے اُسکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن مگر اب میری آنکھون مین دنیا اندھیر ہے مین حکم
شاہی کو بھی نہ مانونگا جو میرے مزاج مین آئے گا وہ کرونگا اور اب بھی ایک شرط سے تم لوگون کو امان
دیتا ہون اگر تم سب میری اطاعت قبول کرو تو مین چلکر خداوند سے تمھاری سفارش کر دون بدیع الملک
نے کہا او یاوہ گو یہ مقام وعظ و پند نہین ہے میدان جنگ ہے یہان زبان شمشیر سے سوال و جواب ہوتے
ہین بلداق نے یہ سنکر اپنے لشکر کی طرف دیکھا صفوان گرد اُسکے لشکر سے نکلا میدان مین آکر نعرہ کیا
کہ اے فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو شامت گھیری ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر لشکر اسلام سے شہنشاہ
گوہر کلاہ نبیرہ بدیع الملک کے آئے کہا اجازت میدان عطا فرمایئے دیر نہ لگائیے بدیع الملک
نے شہنشاہ کو بہت روکا مگر شہنشاہ نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے بدیع الملک نے میدان کی اجازت
دی شہنشاہ گوہر کلاہ میدان مین آئے صفوان نکادرزن ہوا آپس مین نیزہ چلنے لگا دیر تک نیزہ بازی
رہی ایک مقام پر شہنشاہ نے گانٹھ کے تھپیڑا مارا کہ نیزہ صفوان کے ہاتھ سے نکل گیا اُسکی آنکھون مین
دنیا سیاہ ہوئی کہا اے جوان تو نے غضب کیا میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا یہ کہکر اُسنے تلوار میان سے لی
شہنشاہ نے بھی تلوار نکالی صفوان نے وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے وار کو خالی دیا اُسنے پھر وار کیا
شہنشاہ گوہر کلاہ نے پھر وار کو خالی دے کر کہا اے صفوان اب ہوشیار ہو جا کہ مین وار کرتا ہون صفوان
نے سپر اُٹھائی شہنشاہ نے تلوار لگائی تیغ سپر پر پڑی سپر کو کاٹ کے خود مین در آئی خود کو دوپارہ کرکے
سر مین اُتر آئی سر کو کاٹتی ہوئی سینے کا لہو چاٹتی ہوئی زین فرس تک پہونچی وہان بھی نہ ٹھہری فرس کو
کاٹا زمین کو بوسہ دے کے اُٹھی صفوان کے مع مرکب چار ٹکڑے ہوئے زمین پر گرا فوجون سے شور
تحسین و آفرین بلند ہوا بلداق کے ہوش اُڑ گئے پھر اپنی فوج کی طرف نگاہ کی ایک پہلوان قہار شیر قوت
اُسکے لشکر سے بڑھا شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلے مین آیا گرز گران اُٹھایا شہنشاہ نے سپر اُٹھائی اُسنے
وار کیا شہنشاہ نے سپر کو سر کی پناہ کیا اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا پنجہ مروڑ کے گرز چھین لیا خبردار کہکے
وہی گرز اُسکے سر پر لگایا کہ کاسہ سر چور ہوا پیوند خاک وہ مفرور ہوا بلداق نے اور پہلوان اپنے لشکر سے
بھیجا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اُسکو بھی قتل کیا اسی طرح دس پہلوان لشکر بلداق سے آئے اور شہنشاہ
گوہر کلاہ کے ہاتھ سے مارے گئے دن بھی اس جنگ مین ختم ہو گیا بلداق طبل بازگشت بجوا کر
واپس آیا بدیع الملک نے شہنشاہ کی بہت تعریف کی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف پلٹے مگر

بلداق گرد جو میدان سے واپس گیا اپنے خیمہ مین جا کر سب سردارون کو جمع کیا کہا آج ایک سردار لشکر اسلام
سے آیا اُسنے تو یہ قیامت بپا کی اور اگر مین کسی اور پہلوان کو بھیجتا تو وہ جنگ کرنے سے عاجز نہ تھا ابھی بڑے
بڑے سردار لشکر مین باقی ہین جب اُنکی نوبت آئیگی تو کیا ہوگا خصوصاً جب بدیع الملک میدان مین آئینگے
تو یقین ہے کسی کو زندہ نہ چھوڑینگے سب نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے بلداق نے کہا مین ایک نامہ خداوند
طلسم کو تحریر کرتا ہون اور مدد طلب کرتا ہون جب تک وہان سے فوج آئیگی تب تک جس طرح بن پڑیگا
مین مقابلہ کرتا رہونگا سب نے اس بات کو پسند کیا بلداق نے اُسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا
کہ مین نے لشکر اسلام کو راہ مین روکا اور اُنسے بہت اچھی طرح جنگ کی مگر لڑائی بگڑ گئی اب آپ اس عریضہ
کے دیکھتے ہی فوج برائے مدد روانہ فرمایئے جس وقت تک آپ فوج روانہ فرمایئے گا مین مقابلہ کرتا رہونگا
اگر دیر ہو جائیگی تو پھر مجھ سے کچھ بن نہ پڑیگا اور مسلمان غالب آئینگے انکے مقابلہ کے واسطے ساحرونکو
روانہ فرمایئے تو بہت مناسب ہے جب یہ نامہ لکھ چکا تو ایک شخص کو دیکے جانب طلسم روانہ کیا شب بھر
جاگ کے بسر کی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا یہان سے بدیع الملک نوجوان بھی اپنے
لشکر ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے صفوف لشکر جا بجا درست ہوئین نقیبون نے نقابت
کی کڑکیت کڑکا کہکے ہٹے بلداق گرد نے اپنے لشکر سے ایک پہلوان کو بھیجا اُسنے آکر میدان مین نعرہ کیا
کہا اے فرقہ خداپرستان اُنمین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے کچھ ہنر جنگ دکھلائے مین شاگرد
بلداق ہون فن سپہ گری مین بہت طاق ہون کل جو دس جوان یہان سے گرفتار ہوگئے وہ سب تو مارے گئے
آج میرے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا بدیع الملک نے جو اُسکی یاوہ گوئی سنی چاہا مرکب بڑھا کے میدان مین
جاؤن اُس سے مقابلہ کرون کہ شہنشاہ گوہر کلاہ سامنے آکے کہا آج بھی مین ہی اسکے مقابلے مین جاؤنگا
آپ کیون تکلیف فرمایئے بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو منع کیا مگر شہنشاہ نے بدیع الملک
کو مجبور کر کے رخصت میدان لی اُسکے مقابلے مین آئے کہا اے یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہے پہلوان نے کہا
اے جوان تو نے میرا نام سنا ہوگا کہ مین بیژن گرد ہون بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہے اور بہت لوگون
نے میری اطاعت قبول کی ہے تمنے جو کل دس جوانون کو قتل کیا اس بات پر بہت نازان ہو آج میرے ہاتھ سے
تمہارا بچنا دشوار ہے شہنشاہ نے جواب دیا اے بیژن مجھے دس پہلوانون کو قتل کر کے ناز نہین ہے اگر پہلوان ہوتے
تو وہ اس طرح ذلت و خواری سے قتل نہوتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی مثل انھین کے یاوہ گو ہے اور وہی
انجام تیرا بھی ہونا ہے بیژن نے جواب دیا اس گفتگو سے کیا حاصل ہے ابھی معلوم ہو جائیگا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے فرمایا بھلا جو حربہ رکھتا ہے بیژن نے کہا مین کیا پہلے وار کرون پیشتر تم اپنے دل کا حوصلہ نکال لو اگر مین
وار کر دونگا تو تمہین وار کرنے کی طاقت نرہیگی شہنشاہ نے فرمایا او بیہودہ گو مجھے اس سے کیا مطلب ہے اگر وار
کرنا ہے تو مین موجود ہون وار کر جب تیرے وار سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے پہلوانون کا دستور نہین کہ وار مین سبقت
کرین بیژن نے تلوار میان سے لی کہا اے جوان مین مجبور ہون تو خود چاہتا ہے کہ حوصلہ دل کا دل ہی مین رہے
شہنشاہ نے فرمایا تو شوق سے وار کر بیژن نے تلوار لگائی شہنشاہ نے اُسکے وار کو خالی دیکر بازو
بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسنے دوسرا ہاتھ شہنشاہ گوہر کلاہ کی کمر مین ڈالا زور ہونے لگا جو جو سواران
جنگ آزما لشکر طرفین مین تھے اس تماشے کے دیکھنے کو آگے بڑھ آئے سب نے کہا اب بہتر ہے

گھوڑون کی جان بچاؤ زمین پر آؤ کہ لنگر ہمارا سوا مادر گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا ہی دونون پہلوان گتھے ہوئے
گھوڑون سے اُترے زمین پر آتے ہی بیزن نے شہنشاہ کو بیل کر دس قدم پر لاکے ہکہ مارا شہنشاہ نے لنگر
قائم کیا اُسنے بہت بہت زور کیا مگر لنگر نہ اُکھڑ سکا جب شہنشاہ نے دیکھا کہ اب اسکے زور مین کمی ہی سینے مین سر
اڑا کے لے دوڑے بیس قدم پر لاکے ہکہ مارا بیزن نے لنگر قائم کیا شہنشاہ نے دیر تک زور کیا جب عرصہ ہوا
پھر بیزن پانچ قدم شہنشاہ کو ہٹا لایا تھوڑی دیر زور کیا شہنشاہ موقع پاکے آپسے سات قدم ہٹا لیگئے اب
اس قسم کے آپسمین زور ہونے لگے اسی رد و بدل مین شام ہوئی بیزن شہنشاہ کو روک کے کھڑا ہوا کہا اے
جوان آج تو مجھسے خوب لڑا مگر دن برائے جنگ اور رات برائے راحت اب جا کر اپنے خیمے مین استراحت کر
کل پھر میرے تیرے مقابلہ ہوگا شہنشاہ نے جواب دیا اے بیزن ہملوگون کا یہ قاعدہ نہین ہی یا زیر کرکے یا زیر
ہوکے پلٹین گے اگر خدا تجھے ظفریاب کریگا تو خوشی و خرمی اپنی طرف واپس جانا اگر اللہ ہمین فتح دیگا ہم اپنے
لشکر کی طرف واپس جائینگے بیزن نے کہا اے شہنشاہ رات کو ہماری تمہاری جانبازی کون دیکھیگا اس
جنگ کو صبح پر موقوف رکھو شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا اے بیزن یہ بات ہمارے یہان کے دستور کے
خلاف ہی ہم ایسا نہین کر سکتے جب بیزن مجبور رہا کہا پھر رات کو کیا معلوم ہوگا اور سب لوگ کیونکر دیکھینگے
شہنشاہ نے کہا رات کا دن ہونا کیا بڑی بات ہی روشنی کراؤ بیزن مجبور ہوا اپنے لشکر کی طرف دیکھکر
روشنی کا اشارہ کیا بلمداق نے اسی وقت روشنی کا بندوبست کیا یہان بدیع الملک نوجوان نے بھی
روشنی کرائی میدان جنگ مین اسقدر روشنی ہوئی کہ دن سے بہتر اُجالا ہو گیا بیزن و شہنشاہ دونون
پھر گرم جنگ ہوئے وہ شب بھی بسر ہو گئی دن ہوا تو بیزن کو شدت گرسنگی نے بیتاب کیا شہنشاہ گوہر کلاہ
کو پھر روک کے کھڑا ہوا کہا اے شہنشاہ کل صبح سے ہم تم مصروف جانبازی ہین اور اسوقت تک بے آب و
دانہ جانبازی کر رہے ہین اب مناسب یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا از قسم میوہ جات وغیرہ کھانا چاہیے کہ قوت
جنگ ہو اور زندگی تلخ نہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ اے بیزن یہ بھی ہمارے قواعد کے خلاف ہی اگر
تمھین ضرورت ہی تو ہم مانع نہین ہین تم کھاؤ بیزن نے کہا بھلا یہ ہو سکتا ہی کہ مین تو کھاؤن اور آپ اسی حالت
سے رہین شہنشاہ نے فرمایا چونکہ ہمارا دستور نہین ہی بس اسلیے تمہارے واسطے عیب نہین ہی بیزن نے
کہا یہ نہ ہوگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تمھین اختیار ہی بیزن پھر لڑنے لگا شہنشاہ بھی مشغول زور آزمائی
ہوئے تھوڑی دیر کے بعد بیزن مین قوت باقی نہ رہی اور بھوک کی شدت ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ
سے کہا اگر آپ اجازت دین تو مین ہی کچھ شغل اکل و شرب کرون گو یہ امر خلاف ہی مگر مجبور ہون کہ اسوقت
مجھسے کچھ نہین ہو سکتا شہنشاہ نے کہا مین تمھین نہ اسوقت مین مانع تھا نہ اب مانع ہون بیزن نے فوج
کی طرف دیکھکے اشارہ کیا اُسی وقت بلمداق نے میوہ و فواکہات کشتیون مین لگاکے اُسکے واسطے
بھیجے دودھ بھی کثرت سے آیا بیزن نے میوے کے دو چار پھنکے لگائے کچھ فواکہات کھاکر دودھ پیا
تازہ دم ہو کر پھر شہنشاہ کے سامنے آیا کہا مین بہت محجوب ہون مگر کیا کرتا مجبور تھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے
کہا حجاب کی کیا بات ہی اگر ہمارے یہان یہ بات متروک نہوتی تو ہم بھی ایسا ہی کرتے بیزن نے بھی پھر
ہاتھ ملایا اب شہنشاہ نے زیادتیان کرنا شروع کین جہان قابو پایا دو چار رگڑے ایسے دیئے
کہ بیزن کے حواس جاتے رہے ہانپنے لگا تاب کے کھا پھر شہنشاہ گوہر کلاہ نے اسکو باندھا

دو چار گرگڑے بیبے یہ کیفیت جو بلداق نے دیکھی آنکھون مین روز روشن تاریک ہوا اپنے سب پہلوانون سے
کہا غضب کی بات ہی کہ بیزن ابھی تازہ دم ہی اور شہنشاہ نے ابتک کچھ نہین کھایا ہی مگر پیشتر سے اب
زیادہ تیان کر رہا ہی اگر بیزن زیر ہوگیا تو میرا بازو ٹوٹ جائیگا اب ایسا میرا کوئی شاگرد نہین ہی مین خود اس سے
نہین لڑ سکتا تھا بڑی قوت اسمین تھی مگر خدا پرست قوت کے پتلے بنے ہین بیزن کی عمر بھی شہنشاہ سے
بہت زیادہ ہی اور لنگر بھی شہنشاہ بیزن کے آگے کوئی چیز نہین ہی مگر شہنشاہ ہر مقام پر اُسکو عاجز
کرتا ہی اور بیزن سے اُسکا لنگر نہین اکھڑ سکتا ہی سب لوگ کہتے تھے کہ شہنشاہ اگر خود زیر نہو گا تو بیزن
زیر بھی نہین کر سکیگا یہان تو لوگ اس خیال مین تھے اور شہنشاہ گوہر کلاہ بیزن کو لیے دو ڑے اُسنے
پیا ہا بیٹھ کر شہنشاہ کو دھوکا دون مگر شہنشاہ نے اُسکی کمر مین ہاتھ دے کر جھکا مارا کہ بیزن کے ہوش اڑ گئے
لنگر قائم نہ کر سکا شہنشاہ نے اُسکو تا بسینہ اُٹھالیا دوسرا زور کر کے سر سے زیادہ بلند کیا چاہا زمین پر
ماریں کہ استخوان بیزن کی چور چور ہو جائین مگر بیزن نے عرض کی ای شہر یار اب غلام کو امان دیجیے اگر
سر سے بلند کیا ہی تو خاک مذلت پر گرا کے ذلت نہ دیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے کہا ای بیزن اگر اپنے
مذہب باطل کو ترک کرو تو امان دیجاے بیزن نے عرض کی مین نے اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور آپکی
اطاعت قبول کی شہنشاہ نے اسکو باہستگی زمین پر رکھدیا دونون شکر ون سے صداے تحسین و آفرین
بلند ہوئی بیزن شہنشاہ کے قدمون پر گرا شہنشاہ نے بغلگیر کیا الفتح و فیروزی میدان جنگ سے
پلٹے مگر بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک کوہ الم اُسکے دل پر گرا اُسی وقت اُسنے طبل بازگشت بجوایا اپنے
خیمے کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی شہنشاہ گوہر کلاہ کو لیکر خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوے
سرداروں نے شہنشاہ پر سے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین آئے جلسہ
عیش و نشاط آراستہ کیا بیزن کو شہنشاہ نے بدیع الملک سے ملایا بدیع الملک نے اسکو کلمہ تعلیم
فرمایا بیزن نے کلمہ پڑھا شریک جلسۂ عشرت ہوا یہان تو یہ عیش و عشرت کی تیاریان تھین مگر بلداق جو
اپنے خیمے مین واپس آیا سب پہلوانون کو بلایا کہا بیزن سے بڑھ کے تم مین کون ہی سب نے کہا سواے
آپ کے اور کوئی بیزن سے زیادہ نہین ہی بلداق کہ دنے کہا جب بیزن زیر ہوگیا تو اب اہل اسلام
سے لڑ کر کون فتح پاے گا غضب تو یہ ہوا کہ بیزن نے اپنا مذہب ترک کر دیا اور مسلمان ہوگیا اگر
نہ کرتا تو یقین ہی شہنشاہ کے ہاتھ سے قتل ہو جاتا سب نے کہا یہ بات تو ضرور تھی مگر بیزن کو ایسا لازم
نہ تھا بلداق نے کہا وہ تو جو کچھ ہونے والا تھا وہ ہوا اب اہل اسلام سے مقابلے کی کیا فکر کیجیے
سب نے کہا ہم لوگ حاضر ہین جس طرح بن پڑیگا اُن سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے بلداق نے
کہا یہ مجکو منظور نہین ہی مین اپنی جان سے تمھاری جان کو بہتر سمجھتا ہون سب نے کہا اگر آپ کو مقابلہ کرنا
منظور نہین ہی تو ایک نامہ بدیع الملک کو تحریر فرمائیے اور مہلت مانگیے دیکھیے وہ مہلت دیتے ہین
یا نہین بلداق نے اس بات کو پسند کیا اور ایک نامہ بدیع الملک نوجوان کو تحریر کیا مضمون اُس
نامہ کا یہ تھا کہ مجکو ترتیب فوج کی ضرورت ہی اور میری فوج مین بعض بعض سردار علیل ہین اسواسطے
مجکو آٹھ روز کی مہلت درکار ہی یہ مضمون لکھکر ایک پہلوان کو بلایا اُس سے نامہ دے کر کہا اگر بدیع الملک
یا اور کوئی سردار کوئی کلمہ میری شان مین خلاف زبان سے نکالے تو اُسکو سنکر خاموش ہو رہنا جانتے

ندیم جب خداوند طلسم کے یہان سے فوج ساحران آئیگی اُسوقت عوض سے لینگے یہ سب باتین سمجھاکر نامہ دار کو روانہ کیا وہ نامہ دار لشکر اسلام مین آیا بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا بدیع الملک کے ملازم جو بعہدہ نگہبانی دربارگاہ پر بیٹھے تھے اُٹھے اُنھون نے اُسکو روکا کہا ہم تمھاری اطلاع کرین جو حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا نامہ دار وہین ٹھہرا دربانون نے ہرکارے کو بلایا ہرکارہ جب آیا تو نگہبانون نے کہا یہ ایک شخص آیا ہی بلداق گرد کا نامہ لایا ہی شہریار کی قدمبوسی کا خواستگار ہی اسکی اطلاع کردو ہرکارہ اندر آیا بدیع الملک سے عرض کی حضور ایک نامہ دار بلداق کا آیا ہی امیدوار باریابی ہی بدیع الملک نے فرمایا بلا لو ہرکارہ باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا نامہ دار نے رونق بارگاہ کو دیکھا بیزن کے جاہ وحشم پر نگاہ کی دیکھا ایک دنگل پر بیٹھا ہی لباس فاخرہ زیب جسم ہی سرداران اسلام سے باتین کر رہا ہی نامہ دار کو اسکی صورت دیکھکر غصہ آگیا مگر بلداق گرد نے کہدیا تھا کہ خبردار کوئی بات سخت زبان سے نہ نکالنا اسی وجہ سے خاموش ہو رہا نامہ بدیع الملک کو دیا بدیع الملک نے جواب نامہ اُسکی پشت پر لکھدیا کہ جب تک تم پھر پیام جنگ ہمکو نہ دوگے ہم تمسے مقابلہ کے واسطے نہین کہین گے جب تمھارا سب انتظام درست ہوجاے اُسوقت تم ہمین اطلاع دینا یہ جواب لکھکر اُس نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا بیزن نے بدیع الملک سے کہا آپ جانتے ہین کہ یہ فرصت کسواسطے مانگی ہی بدیع الملک نے فرمایا عذر یہ لکھا تھا کہ میرے یہان سردار علیل ہین مین کچھ درستی فوج کرونگا بیزن نے عرض کی اصل اسکی یہ ہی کہ بلداق نے ایک عرضی فیروز ستارہ پیشانی کو روانہ کی ہی مضمون اُسکا یہ ہی کہ یہان لڑائی بگڑ گئی ہی اور مسلمان اسوقت ہمسے زیادہ ہین اگر آپ لشکر ساحران روانہ نہ فرمائینگے تو مسلمان مجبیر غالب آئینگے جس دن وہان سے فوج آئیگی اُسی دن یہ طبل جنگی بجوائیگا بدیع الملک نے کہا خدا مالک ہی اگر فوج ساحران بھی آئیگی تو میرا کیا بنائیگی بیزن نے عرض کی اے شہریار وہ لوگ جو آئینگے تو سحر کرینگے بدیع الملک نے کہا اگر سحر کرینگے تو کیا ہوگا بیزن ایسی ہی باتین بدیع الملک سے کر رہا مگر نامہ دار جو جواب نامہ لیکر بلداق کے پاس پہونچا نامہ دکھایا بلداق گرد خوش ہوا کہا واقعی یہ لوگ بڑے جری ہین اور بہادری مین انکی کلام نہین ہی مین نے صرف آٹھ روز کی مہلت چاہی تھی بدیع الملک نامدار نے اُسکے جواب مین تحریر فرمایا ہی کہ جب تک تم ہمین پیام جنگ نہ دوگے تب تک ہم مقابلہ نہ کرینگے تم بسہولیت اپنا بند وبست کرو جسوقت سب انتظام ٹھیک ہوجاے اُسوقت جنگ آغاز کرو سب لوگون سے کہا اب آپ کو مدتون کی فرصت ہوگئی جب تک فوج وہان سے نہ آئے تب تک خاموش رہیے بلداق گرد نے کہا اگر بدیع الملک نامدار لشکر ساحران پر بھی غالب آئے تو مین اُنسے مقابلہ کرونگا اگر زیر کرونگا تو اپنے لشکر کا بادشاہ بناؤنگا اور اگر زیر ہوونگا تو اُنکی اطاعت قبول کرونگا سب نے کہا ہم لوگون کی بھی یہی راے تھی کہ آپ بدیع الملک سے مقابلہ کرین ان سب کو اس کیفیت مین چھوڑیے

اب حال نامہ دار بلداق کا بیان کیا جاتا ہے

کہ یہ جو نامہ لیکر روانہ ہوا تو دوسرے روز فیروز کے پاس پہونچا نامہ بلداق گرد کا دیا فیروز نے

نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی بختگان سے مخاطب ہو کر کہا یہ مسلمان تو بڑے جری ہین جس سے
مقابلہ کرتے ہین اُسکو عاجز کر دیتے ہین ایسا پہلوان نامی یہ لکھتا ہی کہ مین مقابلہ کرنے سے عاجز ہون
اگر آپ فوج ساحران روانہ نہ کیجیے گا تو لڑائی بگڑ جاے گی مسلمان غالب آئینگے بختگان نے کہا ان
لوگون سے ہر ایک دبتا ہی بڑے تیغزن صف شکن ہین آجتک بڑے بڑے طلسم فتح کیے کیسے کیسے ساحر
انکے ہاتھ سے قتل ہوئے فیروز نے کہا ابھی تو مین کچھ نہین بولتا ہون مگر جب یہ لوگ طلسم کے اندر کسی قسم کا
فساد برپا کرینگے اُسوقت مین انکی خبر لونگا ابھی تو یہ لوگ لڑتے ہین اور یقین ہی جب تک طلسم کے اندر
پہونچین گے تب تک انکے سردار بھی بہت کم رہجائینگے اب مین یلداق کو جو فوج روانہ کرتا ہون یہ لوگ ایسے
ہین جو آج تک سحر مین کسی سے نہین دبے اور مکر انکے حصے مین ہی بختگان نے کہا اسکا انتظار نہ فرمایئے
کہ جب یہ لوگ طلسم کے اندر آئین اُسوقت آپ انسے مقابلہ کیجیے جو کچھ آپ کو کرنا منظور ہو ابھی سے آپ
اُسکا انتظام شروع کر دیجیے اور اُس روز جیسا آپ نے فرمایا تھا کہ ایک ساحر نے مجھے خبر دی ہی کہ طلسم
مین ایک دروازہ پیدا ہوا ہی اور ایک جوان خارزار طلسم مین آکر غائب ہوگیا ایک جوان اور کسی طرف
چلا گیا وہان بعض لوگ قتل ہوئے پس یہ دروازہ خلاف قاعدہ کیسا پیدا ہوا اور جوان کون سے تھے جو
وہان آکے غائب ہوگئے اور ان لوگون کو قتل کس نے کیا یہ سب باتین آپ نے سُنین اور ابھی تک
کچھ انتظام نہین کیا فیروز نے کہا اے بختگان اس امر کا مجھے بھی تعجب ہی کہ یہ دروازہ طلسم مین کیسا پیدا
ہوا ہی بلکہ مین یلداق گرد کو فوج روانہ کر لون تو خود اُس دروازے کے دیکھنے کو جاؤن اور اُسکی
اصلیت کو بھی تحقیق کرون بختگان نے کہا آپ تو خداوند طلسم ہین آپ کو اصلیت کے تحقیق کرنے
کی ضرورت ہی کیا ہی کیا آپ کو معلوم نہین ہی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ دروازہ
کیسا ہی جس دن سے اس طلسم کی حکومت میرے قبضے مین آئی اُس روز سے مین نے یہ بات نہین دیکھی کہ
طلسم مین دروازہ پیدا ہوا اور پیدا بھی ہوا تو اس سمت جس سمت کوئی جا نا ممکن ہی یہ عجب کی بات ہی
اور دو جوانون کا اُسی طرف سے آنا بڑے تعجب کی بات ہی میری عقل حیران ہی اول احتیاطاً خارزار طلسم
بنایا گیا ہی کس کی مجال ہی جو طلسم کے اندر آسکے وہان جملہ ملازمین طلسم کے مکان نئے طور سے واقع
ہین کہ زمین کا ایک طبقہ بالکل صاف کئی کوس تک ہی اور اُسکے نیچے شہر آباد ہی وہان ملازمین طلسم
کے مکان ہین جب یہان سے فرصت پاتے ہین تو وہان جاتے ہین انکے سوا اور کوئی وہان نہین
رہتا ہی بختگان نے کہا پھر فوج روانہ کرکے آپ بھی وہان تشریف لے چلیے اُسکا بندوبست کیجیے فیروز
ستارہ پیشانی نے اپنے ملازمین کو آواز دی وہ لوگ آئے فیروز نے ایک پرچہ لکھا ایک ملازم کو
دیا کہا معین جادو کو یہ پرچہ جاکر دو ساحر روانہ ہوا فیروز نے دوسرا پرچہ لکھکر دوسرے ساحر کو
دیا کہا یہ جاکر عتیق جادو کو دو اور ابھی واپس آؤ بلکہ اُنکو بھی لاؤ وہ بھی ساحر روانہ ہوا بختگان نے
کہا اب آپ کے چلنے مین کتنی دیر ہی فیروز نے جواب دیا کہ معین جادو اور عتیق جادو آلین
تو مین چلون بختگان نے کہا یہ کون بزرگوار ہین کچھ انکی تعریف بیان کیجیے فیروز نے کہا معین جادو
اس طلسم کے قدیم مددگار ہین اور ساحر یکتا ہین اُنکے پاس دس ہزار پتلے سحر کے بنے ہوئے ہین جو
کام اُنکا ہوتا ہی اُن پتلون کے ذریعہ سے ہوتا ہی ظاہر مین آدمی معلوم ہوتے ہین بات کرتے ہین

بات کا جواب دیتے ہین کھانا کھاتے ہین مگر وہ مر نہین سکتے اُنکی مرگ و زیست مین معین جادو کو اختیار
ہی جب معین جادو چاہین اُنکو مار ڈالین جب چاہین اُنکی صورت کے دس پیدا کر دین اُنکو ہمراہ مقابلہ
لشکر اسلام روانہ کرونگا اور عتیق جادو بھی ساحر یکتا ہین اُنکا بھی جواب دینے والا بہت کم ہی بعض
لوگ اس طلسم مین ایسے ہین جو اُنکے مقابلہ کے ہین ورنہ اُنسے بہتر کوئی سحر مین دخل نہین رکھتا ہی اُنھون نے ایک
بارگاہ سحر بنائی ہی اُس بارگاہ مین حریف کو مع لشکر بلا کر بٹھاتے ہین جب لشکر حریف کے سب لوگ جمع
ہوجاتے ہین بارگاہ کو سحر کے اُڑا دیتے ہین وہ بارگاہ چارون طرف سے لوہے سے زیادہ مستحکم ہوجاتی
ہی اگر کوئی چاہے کہ بارگاہ کے اندر سے نکل جائے یہ بات ممکن نہین وہ بارگاہ ایک دریا مین جاکر اُن
سب اسیرون کو ڈبو دیتی ہی اسیر چالیس دن تک اُس دریا مین رہتے ہین اگر اُنکی اطاعت قبول کرتے
ہین تو وہ رہا کر دیتے ہین اور اگر سرتابی کرتے ہین تو وہ اپنے یہان کے زندان خانہ مین بھیجدیتے ہین بختگان
نے کہا واقعی یہ دونون باتین آج نئی سُنین ایسے ساحر ہمنے آج تک نہین دیکھے بڑے بڑے طلسمون
مین جانے کا اتفاق ہوا مگر یہ بات کہین نہین دیکھی فیروز نے کہا بختگان ابھی تمنے اس طلسم مین کیا دیکھا
ہی ذرا حمزہ کو طلسم کے اندر آنے دو پھر سحر کی کیفیت دیکھنا کہ کیا آفت برپا کرتا ہون اور کیونکر
حمزہ کو ایک دن مین گرفتار کرلیتا ہون اسم اعظم اور حرز ہیکل کچھ نہ بنا سکیگی اسیر ہو جائیگا اپنی خطائون کی
سزا پائیگا یہان کے ساحر ایسے سحر کرتے ہین جو دوسرے طلسم کے بادشاہون نے خواب مین بھی نہین
دیکھے ہین بختگان کو یہ باتین سنکر بہت تعجب ہوا فیروز کی مدح و ثنا کرنے لگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ
آسمان پر سناٹا ہوا ایک برق چمکی بختگان ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے اُسکے چہرے کی طرف دیکھا
کہا ای بختگان خوف کا مقام نہین ہی معین جادو کی آمد ہی اژدر شیر سوار آتا ہی بختگان نے دیکھا
ایک انسان اژدر سر ایک شیر پر سوار بلندی سے مثل طائر کے نیچے اُترا فیروز ستارہ پیشانی کو سجدہ
کیا کہا معین جادو آتے ہین فیروز نے کہا مین یہین موجود ہون وہ شوق سے آئین مجھسے ملاقات
ہوگی اژدر شیر سوار رخصت ہوا بختگان نے فیروز سے پوچھا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ
اژدر شیر سوار بیٹا معین جادو کا ہی مگر سحر مین باپ سے بڑھکر ہی باپ کی اطاعت مین بدل و جان مصروف
رہتا ہی ہر وقت اُسکے ہمراہ رہتا ہی اُسکے خود عجائبات ایسے ایسے ہین جو باعث قوت طلسم ہین پہلے
میرا ارادہ تھا کہ تنہا اسی کو روانہ کرون مگر پھر سوچا کہ اسکی شان کے خلاف ہی یہ اعلے درجے کے ساحرون
سے مقابلہ کے واسطے بھیجا جاتا ہی غیر ساحر اس سے کیا مقابلہ کرینگے اور اُسکے بھی خلاف ہوتا میرے
حکم کی تعمیل تو ضرور کرکے چلا جاتا مگر رنجیدہ ہوتا اور معین جادو کو بھی صدمۂ عظیم ہوتا مجھے صدمہ ان لوگون
کا خواہش نہین آتا مین ان سب کو عزیز جانتا ہون بختگان نے کہا واقعی آپ خداوند طلسم ہین جب تو
ایسے ایسے ساحر آپ کے مطیع ہین فیروز ستارہ پیشانی نے جواب دیا ای بختگان ابھی تمنے
کچھ بھی نہین دیکھا ہی اگر تمھین طلسم کی پوری سیر کرا دون تو تمھین حیرت ہو جائے مین سچ سچ کہتا
ہون کہ اس طلسم سے بڑھکر کوئی اور دوسرا طلسم نہین ہی بختگان نے کہا مجھے آپ کے
فرمانے کا یقین کامل ہی اور اب بالکل خاطر بھی مطمئن ہوا اور امید قوی ہی کہ آپ اہل اسلام
کو ضرور گرفتار کرلینگے اور مسلمان آپ سے لڑکے سرسبز نہونگے یہ باتین ہو رہی تھین

کہ پھر برق چمکی فیروز نے کہا معین جادو تشریف لائے بخشگان نے دیکھا ایک ساحر ضعیف تاج سر پر
رکھے ہوئے لباس پہنے ہوئے تخت پر سے اُتر کے فیروز کے قریب آیا فیروز نے سلام کیا معین جادو
نے اُسکو دعا دی فیروز ستارہ پیشانی الگ ادب سے بیٹھا معین جادو بھی اُسکے پاس بیٹھا کہا کیون
شہنشاہ مجھے کیون بلایا تھا فیروز نے سب حال کہا معین جادو نے کہا بھلا مین غیر ساحرون سے مقابلہ
کرنے کو جاؤن یہ بات تمھاری عقل کے خلاف ہی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وجہ یہ ہی کہ اُنمین بعض
لوگ ایسے ہین کہ جنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اُنکے مقابلے مین اور ساحرون کے جانے سے آپ کا جانا
بہتر ہی معین جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو مین جاتا ہون فیروز نے کہا مین نے عقیق جادو
کو بھی بلایا ہی یقین ہی کہ وہ بھی آتے ہون معین جادو نے کہا اب اُنھین کیون تکلیف دو مین جاتا ہون
سب کام درست کر دونگا فیروز نے کہا بہت دلون سے آپ اور وہ ہمسفر بھی نہین ہوئے ہین
آپکا اور اُنکا ساتھ ہو جائیگا تو سب مجھے اطمینان رہیگا معین جادو نے کہا تمھین اختیار ہی یہ ذکر تھا
کہ پھر برق چمکی ایک ساحر اژدر پر سوار آیا فیروز ستارہ پیشانی کو سلام کیا جھک کے سجدہ کیا فیروز
نے پوچھا کیا خبر ہی اُس ساحر نے کہا عقیق جادو تشریف لاتے ہین فیروز نے کہا جلد آئین ایسے ہین
معین جادو بھی میرے پاس موجود ہین اگر ابھی آئینگے تو اُنسے ملاقات ہو جائیگی اگر دیر لگائینگے
تو اُنکو یہان نپائینگے وہ ساحر اُسی وقت رخصت ہوا تھوڑی دیر مین پھر برق چمکی سب نے دیکھا
ایک ساحر بلند قامت ایک تخت پر سوار آیا تخت اُتارا آپ تخت سے اُترا فیروز کو سلام کیا فیروز
نے اپنے پاس اُسکو بھی بٹھایا کہا مین نے تمکو اسواسطے بلایا ہی کہ مسلمانون نے بہت سر اُٹھایا ہی
تم اور معین جادو دونون ملکر جاؤ سب کو گرفتار کر لاؤ عقیق جادو نے جواب دیا جب مین جاتا ہون تو
معین جادو کی کیا ضرورت ہی اور اگر معین صاحب کا ارادہ ہو تو میری کیا ضرورت ہی فیروز نے
کہا اُنمین بعض لوگ ایسے ہین جو سحر کی حقیقت نہین جانتے ہین اور اُنپر دراصل سحر تاثیر نہین کرتا ہی اسواسطے
مین آپ دونون صاحبون کو روانہ کرتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو اُنمین کوشش بلیغ فرمائیے عقیق
جادو نے کہا آپکی خوشی بہر حال مجکو منظور ہی ورنہ معین صاحب کے جانے کی کیا ضرورت ہے
فیروز نے کہا آپ بیٹھے جائیے عقیق جادو خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اب وقفہ نہ فرمائیے یہان سے جاکر
اسباب سفر درست کیجیے اور معین صاحب آپ بھی تشریف لیجائیے مین اور ایک کام کو جاتا ہون معین جادو
اور عقیق جادو اپنے مکانون پر آئے وہ شب و روز تو سامان سفر مین بسر کیا دوسرے روز معین جادو
اور عقیق جادو دونون نے ملکر جانب یلداق گرد سفر کیا کر ذکر اُنکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم اور صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو اپنے لشکر کی تلاش مین روانہ ہوئے شب و روز کوچ مقام کرتے ہوئے آٹھوین روز ایک صحرا
مین پہونچے امیر کو اس صحرا کی فضا بہت پسند آئی مریخ آفتاب علم سے فرمایا آج اسی جگہ قیام کرو
صبح کو پھر چلینگے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران زمان یہ صحرا لائق ٹھہرنے کے نہین ہی یہان کی آب و
ہوا بہت خراب ہی آج تک باشندگان طلسم اس طرف سے راستہ نہین چلتے ہین ایسی ہی کوئی ضرورت

ہوتی ہی تو اسطرف آتے ہین یا کسی قیدی کو مارنا منظور ہوتا ہی تو اس طرف لاتے ہین اور یہان لاکر چھوڑ
جاتے ہین وہ دو ایک روز مین تمام ہوجاتا ہی صاحبقران نے فرمایا تو یہان سے جلد نکلنا چاہیئے اسقدر
بھی ٹھہرنا مناسب نہین ہی مریخ آفتاب علم نے لشکر سے کہا کہ اس صحرا مین دیر تک نہ ٹھہرنا جہان تک
ہوسکے جلد نکل چلو لشکریون نے جو یہ خبر سنی گھوڑے دن کو سر پٹ ڈال دیا ایک دن مین اس صحرا کو طی کیا قریب
شام ایک پہاڑ کے متصل پہونچے مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران زمان
اب یہان قیام فرمایئے بلکہ دو ایک روز ٹھہر جاییئے کہ یہان کی آب و ہوا بہت مفید ہی اور ایک
مطلب اور بھی ہی مین یہان کے سردار کو بلاؤنگا آپ کا مطیع کرا دونگا وہ ایک در بند کا مالک ہی طلسم کا
پہلا در بند وہی ہی صاحبقران زمان نے کہا جو تمھاری خوشی ہو وہ کرو مین دو تین دن تک یہان مقام
کرونگا مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا صاحبقران زمان گھوڑے سے اُترے اپنی بارگاہ مین
داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین آئے مریخ آفتاب علم نے ایک دستک
دی سب نے دیکھا ایک طائر سفید رنگ آیا مریخ آفتاب علم نے اُس طائر کو اپنے پاس بلایا
سر پر ہاتھ پھیرا ایک نامہ لکھکر اُسکے گلے مین ڈال دیا اور کان مین کچھ کہا وہ طائر مریخ کے ہاتھ پر سے اُڑ گیا
سب نے مریخ سے پوچھا یہ طائر کہان گیا ہی مریخ نے کہا ایک ساحر کے بلانے کو گیا ہی تھوڑی دیر
مین ساحر کو اپنے ہمراہ لے کر واپس آئیگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم اپنے خیمے مین گیا ملازمون سے کہا
کہ جو کوئی ساحر ہمین دریافت کرے تو ہمارے پاس پہونچا دینا تھوڑی دیر اسکو اپنے خیمے مین ہوئی تھی کہ
صاحبقران زمان نے ایک خادم کو بھیجکر اپنے یہان بلا لیا مریخ آفتاب علم صاحبقران کے خیمے
مین گیا تھوڑی دیر مین ملازم نے مریخ سے آکے عرض کی جسکی نسبت آپ فرما گئے تھے وہ حاضر ہی
مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یا صاحبقران گوگرد جادو مالک مرحلہ اول حاضر ہی مین نے اُسکو
بلایا تھا اگر آپ کی اجازت ہو تو اندر بلاؤن امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی بلالو مریخ آفتاب علم نے کہا
بلالو ملازم پھر آیا گوگرد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گیا گوگرد جیسے اندر بارگاہ کے آیا زینت بارگاہ
دیکھکر حیران ہوا مریخ آفتاب علم سے پہلے صاحبقران زمان کو سلام کیا پھر مریخ کو سلام کیا مریخ کو
تعجب ہوا اپنے دل مین کہا یہ کیا باعث کہ گوگرد جادو نے صاحبقران زمان کو پیشتر سلام کیا اور سب مجھے
بعد سلام کیا صاحبقران زمان کو آج تک گوگرد جادو نے نہین دیکھا اور مجھے خوب جانتا ہی مگر کیا سبب
جو صاحبقران زمان کو پہلے سلام کیا اس فکر مین تھا کہ گوگرد جادو نے عرض کی ای شہریار آپ کو
کس بات کی فکر ہی گوگرد جادو نے جو خود پوچھا تو مریخ آفتاب علم نے کہا کیا سبب ہی جو تمنے
پیشتر مجھے سلام نہ کیا اور میرے آقا کو سلام کیا کیا تمھین یہ کیفیت معلوم تھی گوگرد نے عرض کی کہ
مین نے اس تمام محفل مین سب سے زیادہ جاہ و حشم جسکا دیکھا اُسکو پیشتر سلام کیا مریخ نے کہا
یہ سب کے آقا ہین اور میرے بھی مالک ہین اگر تم انھین پہلے سلام نہ کرتے تو مین خود اسکی ہدایت
کرتا مگر اقبال مندی ہمارے آقا کے نامداری کی ایسی تھی کہ تمنے خود پہلے اُنکو سلام کیا گوگرد جادو
نے کہا مین نے آج تک طلسم مین نہین دیکھا اور آپ جو اپنا مالک ان آقا فرماتے ہین اسکا کیا سبب
ہی مریخ آفتاب علم نے کہا صاحبقران زمان کی مین نے حال مین اطاعت قبول کی اور

اپنے مذہب باطل کو ترک کیا گوگرد جادو نے عرض کی اے شہریار مین آپ کے ارشاد کو ابھی تک نہین سمجھا
کہ آپ نے کیا ارشاد کیا اور اسکا کیا مطلب ہوا مریخ آفتاب علم نے تب پورا قصہ اپنا بیان کیا گوگرد کو
سنکے کمال حیرت ہوئی کہا یہ مین نے آج نئی کیفیت سنی مریخ آفتاب علم نے کہا تم بھی میری تائید کرو اپنے
دین ناقص کو چھوڑ کر مذہب حق اختیار کرو کہ جسمین راحت ہو اور آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرو کہ یہ بزرگ
قوم ہین اور اقبالمندی انکی تمکو خوب معلوم ہو گئی کہ پہلے تمنے باوجود نجاننے کے انھین کو سلام کیا گوگرد نے
خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو مریخ آفتاب علم زندہ نچھوڑیگا اور اب طلسم کا باقی رہنا بھی مشکل ہے جب
ایسا شخص شریک ہوا ہے تو یہ طلسم بھی اسی طور سے زیر کریگا جو سرتابی کریگا اسکو قتل کر ڈالیگا سحر مین طاقت
مین کوئی اسکا ہمسر نہین ہے اس سے کون مقابلہ کر سکیگا اور اصل بھی یہ ہے کہ اس شخص کے اقبالمند ہونے مین کوئی شبہہ
نہین ہے اور طلسم کشا بھی اقبالمند ہے بلکہ شاہزادے سے زیادہ اقبالمند ہے جب تو شاہزادے نے
اسکی اطاعت قبول کی اور مین نے بھی پیشتر اسکو سلام کیا اصل تو یون ہے کہ یہ شخص اقبالمند ہے اور اسکی اطاعت
کرنا بہت اچھا نتیجہ دیگی اور مذہب کی نسبت درست تو یون ہے کہ ہمارا مذہب ساحری پرستی بالکل بے بنیاد
ہے یہ سوچ کر اسنے مریخ آفتاب علم سے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا مین نے بسر و چشم منظور کیا مریخ
نے کہا یا صاحبقران گوگرد جادو کو کلمہ تعلیم فرمائیے یہ مذہب حق اختیار کرتے ہین صاحبقران زمان
نے گوگرد کو اپنے پاس بلایا چاہا کلمہ تعلیم فرمائین گوگرد نے عرض کی یا صاحبقران ابھی آپ کو طلسم
فتح کرنا ہے اور غلام دربند اول کا حاکم ہے اگر مین ابھی کلمہ پڑھ لونگا تو سحر نہ کر سکونگا امیر نے فرمایا بھائی
خدا مالک ہے ہمین اسکی مدد درکار ہے مریخ نے کہا یا صاحبقران ابھی اسنے سحر کی توبہ نہ کرائیے بعض
کام ایسے ہین جو بغیر اسکے نہ نکلین گے اور انھین بھی خوف ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی انکو منع کرنے سے
مانع نہو جیے صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے گوگرد جادو نے عرض کی اگر تکلیف نہو تو دو روز
تشریف لے چلیے دو ایک روز وہان قیام فرمائیے مریخ آفتاب علم نے کہا انشاء اللہ تعالے اب
ایک ہی بار آئینگے ابھی تو اپنے لشکر سے ملنے جاتے ہین گوگرد نے پوچھا لشکر اور بھی ہے مریخ نے کہا
یہان لشکر کہان ہے یہ تو چند لوگ جو عزیزان صاحبقران سے ہین وہ براے تلاش صاحبقران زمان آئے
تھے اور کچھ میرے ملازمین ہین باقی لشکر ایک مقام پر قیام پذیر ہے اس لشکر سے بھی ملنا مقصود ہے اور بدیع الملک
نوجوان کو بھی تلاش کرنا ہے اگر اس زمانہ مین مل گئے تو خیر ورنہ لشکر کو ہمراہ لے کر پھر انکی تلاش مین نکلین گے
اور طلسم مین داخلہ کرینگے گوگرد نے سب کیفیتین دریافت کرلین بدیع الملک نوجوان کی وضع صورت
سب تحقیق کرکے عرض کی کہ مین بھی وقتاً فوقتاً انکو تلاش کرتا رہونگا اگر کہین پتہ ملجائیگا تو اپنے یہان
بیجا کر رکھونگا جب آپ اسطرف تشریف لائیے گا تو ان سے ملاقات ہو جائیگی مریخ آفتاب علم نے کہا
بہت مناسب ہے گوگرد تھوڑی دیر ٹھہرکے وہان سے رخصت ہوا صاحبقران زمان نے دو روز اس
کوہ کے قریب قیام فرمایا تیسرے روز وہان سے روانہ ہوئے اور اپنے لشکر کی طرف چلے کہ ذکر انکا
وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت معین جادو اور تحقیق جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو فیروز سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے تیسرے روز جہان بلداق گرد تھا وہان آگئے

پہونچے بلداق تو انکا منتظر تھا جیسے ہی یہ لوگ آئے اور نامہ دار بلداق نے جواب نامہ کا دیا اسمین
لکھا تھا کہ ہم معین جادو اور عتیق جادو کو روانہ کرتے ہین یہ لوگ کل کام درست کرینگے انکو مثل میرے
جاننا اور انکے احکام سے سرتابی نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا بلداق گرد اس جواب کو دیکھکر خوش
ہو گیا معین جادو نے بلداق سے کہا اپنے ملازمین کو بلاؤ بلداق نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا معین جادو
نے کہا خیمے صحرا مین استادہ کرو بلداق نے کہا کسقدر خیام استادہ کیے جائین معین جادو نے کہا قریب ڈھائی
ہزار کے خیمے استادہ ہو جائین بلداق گرد نے کہا خیمے تو میرے پاس نہین ہین معین جادو نے کہا خیر
اگر خیمے نہین ہین تو کیا ڈر ہے ہم اور انتظام کیے لیتے ہین مگر تم طبل جنگی بجواؤ اُسنے اسی وقت کہا کہ طبل
جنگی پر چوب پڑے اُسکے لشکر مین طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ
ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک نوجوان کی آکے عرض کی پروردگارا نادر پرگاہ قیامت آفتاب
شوکت و اقبال کو تابان رکھے بلداق نے طبل جنگی بجوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین
کمکر معرکہ آراستے نبرد ہو بدیع الملک نوجوان نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی
طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جرار تیاری اسباب جنگ مین مصروف ہوئے بدیع الملک
نے بہزان سے کہا شاید فیروز کے یہان سے مدد آگئی بہزان نے عرض کی بے مدد کے بھلا وہ طبل جنگی
کیون بجواتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے کل میدان مین دیکھین گے کہ کون کون جوان آتے ہین
اور کیا کیا ہنر جنگ دکھاتے ہین بہزان نے کہا اے شہریار سب ساحر آئے ہونگے غیر ساحر نہونگے کیونکہ
بلداق نے لکھا تھا کہ لشکر ساحران روانہ کیجیے غیر ساحر مقابلہ نہین کر سکین گے بدیع الملک نے فرمایا
اگر ساحر آئے ہونگے تو کیا خوف ہے اُنسے بھی مقابلہ کرینگے بہزان نے عرض کی اے شہریار ساحرون سے
مقابلہ کیونکر ہوگا آپ تو سحر سے ناواقف ہین بدیع الملک نے فرمایا مین کہہ چکا تھا شاید تمھین
یاد ہو کہ خدا ہر حال مین ہماری مدد کرتا ہے ہر بلا کو رد کرتا ہے بہزان خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان
اور باتون مین مشغول ہوئے مگر بلداق گرد نے معین جادو سے کہا کہ مین نے آپکے حسب الحکم
طبل جنگی بجوایا ہے معین جادو نے ایک صندوقچہ اپنی جھولی سے نکالا اُسمین سے کاغذ کے خیمے
نکالے بلداق کے ملازمین سے کہا کہ ان خیمون کو جا کر استادہ کراؤ مگر یہ خیال رہے کہ ایک خیمہ بھر کے
فاصلے پر دوسرا خیمہ استادہ کرنا یہ نہ جاننا کہ یہ خیمے چھوٹے چھوٹے ہین جیسے اصلی خیمے ہوتے ہین ویسے
ہی ہو جاتے ہین جگہ کا خیال رکھنا ملازمین بلداق گرد وہ خیمے لیکر میدان مین آئے جس طور سے
معین جادو نے کہا اُسی طور سے سب خیمون کو استادہ کیا جب فراغت پائی معین جادو کو آکر اطلاع دی
معین جادو اُٹھا خیمون کے پاس آیا پھر وہی صندوقچہ نکالا اُسکو کھولا کاغذ کے پتلے اسمین سے نکالے
ایک ایک خیمے مین ایک ایک پتلا رکھا جب خیمون مین پتلے رکھ چکا تو اُسنے سب لوگون سے کہا
کہ اب یہان سے ہٹ جاؤ اس طرف کوئی نہ دیکھے جو دیکھے گا وہ پتھر کا ہو جائیگا سب لوگ وہان سے
بخوف جان اپنے خیمون مین آگئے پوشیدہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد معین جادو بلداق گرد کے خیمے
مین آیا کہا اب لوگ جہان جانے والے ہون جائین بلداق بھی مشتاق تھا کہ دیکھین یہ کیا طلسم بنا رہا ہے
فوراً اپنے خیمے سے نکلا باہر آکے دیکھا دور تک جیسے استادہ تھے سب مین روشنی ہو رہی ہے ایک ایک

خیمے ہین ایک ایک جوان مگر کوہ پیکر دیو قامت بیٹھا ہی ایک ایک صراحی شراب کی آگے رکھے جام بھر بھر کے پی رہا ہی ایک جانب لشکر کا اصطبل معلوم ہوتا ہی گھوڑے کوہ کفل بندھے ہین سائیس اُنکے آگے بیٹھے ہین یلداق گرد کو یہ سامان دیکھکر تعجب ہوا کہا آپ نے یہ کیا کیا جو یک ناگاہ یہان یہ سب چیزین پیدا ہو گئین معین جادو نے کہا مین جو کام کرتا ہون ایسا ہی کرتا ہون جو دوسرا نہین کر سکتا ہی اب یہی لوگ صبح کو میدان مین جائینگے اور سرداران اسلام کو گرفتار کر کے لائینگے یلداق گرد نے بہت کچھ اُسکی مدح و ثنا کی عتیق جادو نے اپنی بارگاہ استاد کی یلداق نے کہا آپ نے کوئی سحر تیار نہین کیا عتیق جادو نے جواب دیا مجھے جب ضرورت ہوگی سب کو یکبارگی گرفتار کر کے لیجاؤن گا اس بارگاہ سے سحر پیدا ہو جائیگا یلداق گرد بہت خوش ہوا شب بھر اُسکو نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو معین جادو اُٹھکر خیام کی طرف گیا اور بہ آواز بلند کہا ای جوانان شیر دل ہوشیار ہو جاؤ وقت حرب و پیکار آگیا سب نے دیکھا کہ وہی پُتلے سلاح جنگ جسم پر آراستہ کر کے اپنے خیمون کے دروازے پر آئے سائیسون نے سب کے مرکب لا کے موجود کیے سب سوار ہوئے یلداق گرد بھی اپنے گینڈے پر سوار ہو کے آیا دیکھا کہ ایک ایک جوان قوی ہیکل ہی گھوڑے ایسے ہین کہ جو اُنکا بار سنبھالے ہین ورنہ ہر ایک مرکب سے ایسے جوان کا بار اُٹھنا مشکل ہی اس طرح سے یلداق گرد میدان کی طرف روانہ ہوا معین جادو بھی سیر دیکھنے کو ایک تخت پر سوار ہو کے اُسکے ہمراہ ہوا یلداق گرد نے معین جادو اور عتیق جادو سے کہا کہ آپ لوگ اپنے تخت آگے بڑھائیے معین جادو اور عتیق جادو نے اپنے تخت آگے بڑھائے اس صورت سے میدان مین آئے صف بندی ہوئی لشکر آراستہ کر کے کھڑے ہوئے مگر بدیع الملک نوجوان جو بیدار ہوئے نماز سحر سے فراغت حاصل کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین بدیع الملک نوجوان نے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نوجوان نام خدا لے کر مرکب پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لے کر جانب میدان کارزار روانہ ہوئے میدان مین پہونچکے لشکر حریف کو دیکھا تو عجب انداز کے جوان نظر آئے بدیع الملک نوجوان دیکھکر خوش ہو گئے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ سب جوان اطاعت قبول کرین اور اپنے مذہب باطل کو ترک کرین تو زینت لشکر ہین ایسے دمدار جوان اور اسقدر قیروز کو کیونکر ممکن ہوئے یہ خیال کر رہے تھے کہ نقابت شروع ہو گئی کڑکیت بھی کڑکا کہکر ہٹ آئے اب یلداق گرد نے مرکب اپنا صف سے آگے بڑھایا کہا ای بدیع الملک نوجوان مجھپر ظاہر ہوا کہ آپ کی ہمت و جراٴت مین فرق نہین ہی اور آپ سا بہادر میری نگاہ سے نہین گذرا اور مین نے آپ کی بہت کچھ تعریف اپنے سردارون سے کی مجھے آپ کی اس جراٴت و شجاعت پر رحم آتا ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ اس لشکر سے نکلجائین ہم اور لشکریون سے سمجھ لینگے اور صاحبقران کو بھی تلاش کر لین گے اور آپ اس لشکر مین ہونگے تو گرفتار ہو جائینگے اور شکست کھائینگے بدیع الملک نوجوان نے جواب دیا کہ ای یلداق گرد بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم ایسی بات کہتے ہو جب مین دشمن کی برائی نہین چاہتا تو بھلا اپنے لشکر کو چھوڑکر ہٹ جاؤنگا تم خود خیال کرو کہ جو جو کلمات تمنے میری نسبت کہے ہین اُنکا یہی تقاضا ہی کہ مین سب کو چھوڑکے ہٹ جاؤن شاید تم رسم جراٴت و مردانگی سے آگاہ نہین ہو یہ خلاف ہی کہ

مین اپنی جان بچا کر چلا جاؤن اور جب مجھے یہ امید ہو تو سب کے پہلے اپنی جان دون مگر مجھے تو ایسی امید
نہین ہی جیسا کہ تم کہ رہے ہو بلداق گردنے کہا آپ کو اختیار ہی مجھے جو کچھ حق ادب ادا کرنا تھا
آپ سے کہ چکا بدیع الملک نے فرمایا اب اس کلام کو ختم کرو بلداق ہٹ گیا صف مین جا کر
اُسنے معین جادو کی طرف دیکھا معین جادو نے کہا اسقدر جوان صف بستہ کھڑے ہین ان مین
سے جسکو چاہیے میدان مین بھیجے ایک جوان تمام لشکر کو کافی ہوگا بلداق گردنے غور سے دیکھا ایک جوان
سب مین طویل القامت اور قوی ہیکل نظر آیا بلداق گردنے اُسکی طرف اشارہ کیا وہ جوان صف سے
نکلا میدان کارزار مین آیا نعرہ کیا کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ میدان مین آئے
اپنے ہنر جنگ دکھائے اسکی صدا سُن کے بیزن لشکر اسلام سے بدیع الملک کے قریب آیا پایہ تخت
کو بوسہ دے کر عرض کی اے شہریار مین آج میدان مین جاؤن بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے بیزن
تمھارے جانے کی کیا ضرورت ہی اور کسی سردار کو روانہ کرتا ہون بیزن نے عرض کی آقاے نامدار
اگر آپ مجھے اجازت میدان عطا نفرمائیے گا تو مجھے ملال ہوگا اور تمام ہمچشمون مین ذلت ہوگی کہ مین صف
سے گھوڑا بڑھا کے خاص اسی واسطے حاضر خدمت بابرکت ہوا ہون بدیع الملک نوجوان مجبور
ہوکے فرمایا تمھین اختیار ہی جاؤ بیزن اذن جنگ پا کر خوش ہوگیا مرکب کو ٹھکرا کر آگے بڑھا اُس
جوان کے مقابلے مین آیا کہا اے جوان اپنے نام سے مجکو آگاہ کر تعجب ہی کہ مین نے آج تک تیرے تئین
اس طلسم مین نہین دیکھا ہی اُس جوان نے کہا آگاہ ہو کہ میرا نام نامی اوتاد گرد ہی اس طلسم کے
پہلوانان نامی سے ہون بیزن نے کہا مین نے آج تک تجھے طلسم مین نہین دیکھا اوتادنے جواب
دیا کہ مین کیا تیری طرح ہون جو ہر ایک جگہ پھرون مجکو خداوند طلسم یعنے فیروز کے یہان سے ماہانہ ملتا ہی اپنے
مکان مین رہتا ہون جب کبھی مجھے خداوند یاد فرماتے ہین حاضر ہو جایا کرتا ہون یہ کہکر کہا اے جوان تو مجکو
باتون مین ٹالتا ہی یہ میدان جنگ ہی جاے مکالمہ نہین اگر کچھ حربہ رکھتا ہی تو پیش کر بیزن نے جواب
دیا اے جوان ہمارے آقا کا یہ دستور نہین ہی کہ وہ پیشدستی کرین وہی ہمارا بھی دستور ہی پہلے تو وار کر جب
تیری ضرب سے ہمین خدا بچائیگا تو ہم وار کرینگے اوتاد گردنے تلوار لگائی بیزن نے سپر اُٹھائی تلوار
سپر پر پڑکے اچٹ گئی اوتادنے کہا اے جوان اب مین تیری ضرب کا مشتاق ہون بیزن نے اُسکے سر پر
تلوار لگائی اُسنے بھی سپر اُٹھائی جیسے ہی تلوار سپر پر پڑی ٹوٹ گئی بیزن حیران ہوا اوتادنے کہا اے
بیزن اب مین وار کرتا ہون خبردار رہنا بیزن نے کہا تو شوق سے وار کر مین خبردار ہون اوتادنے
پھر تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے تلوار تھوڑی سی بیزن کے سر مین اُتر آئی بیزن نے دستانہ مارا تلوار
نکل گئی بیزن نے پلٹ کے دیکھا ملازم نے اُسکو اُسی حال مین دوسری تلوار پہونچائی بیزن نے سپر
وار کیا تلوار پھر ٹوٹ گئی اب بیزن بہت پریشان ہوا اوتادنے کہا اے بیزن اگر تجھے کوئی تلوار
عمدہ نہین ممکن ہی تو ایسی تلوارین رکھنے کی کیا ضرورت ہی جو وقت پر دغا کرین خیر اب مین پھر تجھے
مہلت دیتا ہون اور تلوار منگا لے بیزن نے اور تلوار منگائی ملازم نے دوسری تلوار اُسکو پہونچائی
بیزن نے کہا اب میرے وار کرنے کی باری ہی بیزن نے کہا پھر تجھے کون مانع ہی وار کر اوتادنے
پھر تلوار اُسکے سر پر لگائی سپر اُسکے ہاتھ سے زمین پر گری تلوار پھر اُسی زخم مین اُتر گئی خون کی چادر

منہ پر آئی بہزن گھوڑے سے زمین پر گرا اوتاد گرد نے اسکو نیزے پر اُٹھا لیا چکر دے کر زمین پر مارا
کہ بہزن گرد جان بحق تسلیم ہوا اسکی فوج کے لوگون نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی بدیع الملک کو
اُسکے قتل ہونے کا بہت صدمہ ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ کو بھی رنج ہوا اوتاد گرد نے پھر کہا ای فرقہ
خدا پرستان اسکا لاشہ اُٹھا لیجاؤ اور میرے مقابلے مین آؤ شہنشاہ گوہر کلاہ بدیع الملک نوجوان کے
قریب آئے کہا مین میدان مین جاتا ہون اس جوان کا سر کاٹ کے لاتا ہون بدیع الملک نے بہت روکا
مگر شہنشاہ گوہر کلاہ نے بدیع الملک کو مجبور کر دیا آپ میدان جنگ مین آئے اوتاد گرد نے کہا
اے جوان تو ناحق اپنی جوانی برباد کرتا ہے بہتر تیرے واسطے یہ ہے کہ تو پلٹ جا شہنشاہ نے فرمایا زیادہ یاوہ گوئی
فضول ہے طول کلام سے کیا حصول ہوگا جو حربہ رکھتا ہو اُسنے تلوار کا وار کیا شہنشاہ گوہر کلاہ نے چاہا کہ
اسکے وار کو خالی دون کہ گھوڑے نے سکندری کھائی خود شہنشاہ گوہر کلاہ کے سر سے ہٹ گیا تلوار
چل چکی تھی سر پر بڑی زخم کاری آیا قریب تھا کہ شہنشاہ بھی گھوڑے سے گرین مگر سنبھل گئے انکے اور خادم
آکر لیگئے شہنشاہ گوہر کلاہ بیہوش ہوگئے اوتاد نے پھر نعرہ کیا بدیع الملک نوجوان نے مرکب آگے
بڑھایا بلداق گرد بڑھا کہا اے بدیع الملک نوجوان مین پھر آپ سے عرض کرتا ہون کہ آپ مقابلہ
نفرمایئے واپس جایئے اس جوان سے لڑکر فتحیاب نہونگے بدیع الملک نے فرمایا اے بلداق گرد اگر
تمکو ایسا ہی میرا پاس ہے تو فیروزہ ستارہ پیشانی کی رفاقت ترک کرو میرے لشکر مین آؤ جو کچھ فیروزہ
تُسے سلوک کرتا ہے اُس سے زیادہ یہان ہوگا اور قدر کیجائے گی بلداق گرد نے کہا بھلا یہ ممکن ہے کہ مین
خداوند طلسم کی ملازمت ترک کر دون بدیع الملک نے فرمایا جب تم خلاف جانتے ہو تو مین کب
گوارا کرونگا کہ اپنے لشکر کو چھوڑ کے چلا جاؤن صاحبقران کو کیا منھ دکھاؤنگا [illegible] مجھے کیا کہینگے
بلداق گرد خاموش ہو رہا بدیع الملک اُس جوان کے مقابلے مین آئے فرمایا اے جوان بہت مغرور
نہو اگر کچھ دعوے ہے تو مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اوتاد گرد نے تلوار کا وار کیا بدیع الملک
نے بازو بچا کے اُسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی بلداق گرد کو بہت تعجب ہوا معین جادو کو بھی حیرت
ہوئی اوتاد نے خنجر نکال کر بدیع الملک کے شکم پر مارا شاہزادے نے خنجر بھی اُسکے ہاتھ سے چھین لیا
جب اوتاد ہر طرح سے عاجز ہوا تو اُسنے بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا بدیع الملک
نے بھی اسکی کمر مین ہاتھ ڈالا نعرہ کر کے زمین سے اُٹھا لیا چرخ دے کر زمین پر مارا اوتاد اُٹھ کھڑا ہوا تب
بدیع الملک کو یقین ہوا کہ یہ ساحر ہے مگر معین جادو نے یہ کیفیت جو دیکھی عتیق جادو سے کہا
اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے پاس کوئی تختہ ہے یا تو اسکو کسی طور سے لینا چاہیے یا تم اپنے
سحر مین اسے مبتلا کرو عتیق جادو نے کہا مین شب کو اسکا بندوبست کرونگا معین جادو نے کہا
اچھی بات ہے بغیر اُس سحر کے یہ لوگ اسیر نہونگے وہان تو یہ باتین ہو رہی تھین یہان اوتاد گرد پھر
بدیع الملک نوجوان کے مقابلے مین آیا بدیع الملک نے پھر اُسکو زمین سے اُٹھا لیا لے کر
اپنے لشکر کی طرف آئے خواجہ عمرو سے کہا اس مکار سے ہوشیار رہنا خواجہ عمرو نے فوراً اسکی
زبان مین سوزن دے کر مشکین باندھلین بدیع الملک نوجوان پھر میدان مین آئے معین جادو
نے پھر ایک جوان کو بھیجا بدیع الملک اُسکو بھی اُٹھا لیگئے اسیطرح دس جوانون کو بدیع الملک

اُٹھا لائے اور خواجہ عمرو ثانی نے دس جوانون کی زبانون مین سوزن دے کر اسیر کر لیا جب معین
جادو نے یہ کیفیت دیکھی سب جولون کو اشارہ دیا جسقدر تھے تلوارین لے کر بدیع الملک نوجوان
پر لوٹ پڑے بدیع الملک بندگان دیانگاہ دوفا کرنے گئے لشکر اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی سب
لوگ ٹوٹ پڑے تلوار چلنے لگی مگر بدیع الملک نے جو خیال کر کے دیکھا تو لشکر حریف کا کوئی بھی زخمی
نہین ہوا اور اپنے لشکر کے بہت سے جوان قتل پائے اور بہت سے زخمدار دیکھے بدیع الملک
کو تعجب ہوا مگر مجبور کیا کرین پھر پشت و پہلو سے ہوشیار ہو گئے بہت عرصہ ہو گیا مگر کثرت لشکر حریف کم نہوئی
بدیع الملک نوجوان کے ہاتھ بھی تھک گئے گو زخم تو بدن پر کوئی نہین آیا کیونکہ بدیع الملک
نوجوان لوح محفوظ اور بازوبند وغیرہ پہنے تھے ہان لشکر کے بہت سے جوان قتل ہو ہو کے گرے
بدیع الملک بہت مجبور ہوئے درگاہ قاضی الحاجات مین ہاتھ اُٹھا کر عرض کی اے کریم کارساز اے
رب بے نیاز اے کس بیکسان اے چارہ ساز غریبان وقت مدد ہے بدیع الملک نے تڑپ کے جو
دعا کی قبول درگاہ الٰہی ہوئی صحرا کی ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی سب لوگ اس گرد کی طرف
دیکھنے لگے بلداق گرد نے کہا شاید خداوند نے اور مدد ہمارے واسطے روانہ فرمائی ہے بلداق گرد یہ
خیال کر رہا تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ صاحبقران نامدار بڑے جاہ و حشم سے سب
سرداران نامی کو ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین اور ایک جوان صاحب شوکت و شان بھی ہمراہ ہے
بدیع الملک نوجوان بہت خوش ہوئے صاحبقران زمان جو قریب پہونچے اپنے لشکر کو اس
آفت مین مبتلا پایا بدیع الملک کو لڑتے دیکھا مریخ آفتاب علم کی نگاہ جو پڑی کہا یا صاحبقران
دیکھیے یہ سب لوگ سحر کے بنے ہوئے ہین جو لڑ رہے ہین صاحبقران نے فرمایا بدیع الملک
بیکار کر رہے ہین مریخ آفتاب علم نے پھر عرض کی یا صاحبقران زمان کیا بدیع الملک نوجوان پر
سحر تاثیر نہین کرتا ہے امیر نے فرمایا انپر سحر اثر نہین کرتا ہے صاحب تحفہ جات ہین مریخ آفتاب علم
بدیع الملک کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے امیر نوجوان [illegible] کے جا پڑے مریخ نے عرض کی یا امیر
یہ لوگ یون دفع ہونگے مین انکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار میان سے لی اور اپنے تئین اس مجمع کے
بیچ مین ڈال دیا جیسے ہوا بھی لگ گئی جل کے خاک ہو گیا معین جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی بلداق گرد
اور عتیق جادو سے کہا تعجب کی بات ہے کہ مریخ آفتاب علم مسلمانون کی طرف سے لڑ رہا ہے
ہم پیشتر یہ سمجھے تھے کہ ہماری مدد کو آیا ہے بلداق نے کہا ہمارے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ مریخ
کے آگے جو شخص تھا صاحبقران انھین کا نام ہے اور مریخ کے برابر جو لوگ تھے وہ سرداران
جو قیدخانہ طلسمی سے چھوٹ کر آئے ہین معین جادو نے کہا ایسا عجب ہے مگر اب کیا کیا جاے جو
اسوقت سب کی جان بچے اگر کچھ بندوبست نہ کیا جائیگا تو مریخ سب کا خاتمہ کر دیگا اور پھر ہم لوگون
تک کو زندہ نہ چھوڑے گا بلداق نے کہا پھر اب کیا کرنا چاہیے عتیق جادو نے کہا طبل بازگشت
بجوا دو بلداق گرد نے بھی پسند کیا اسی وقت طبل بازگشت بجا امیر نے مریخ آفتاب علم
کو بڑھ کے گلے لگایا سب جوانان سحر اپنی طرف پلٹے صاحبقران اپنے لشکر کی طرف واپس آئے
سب سردار بھی آئے اسی وقت اور بارگاہ مین استادہ ہوئے مین صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین

مین تشریف لیگئے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے تھوڑی دیر کے بعد امیر کی بارگاہ مین سردار آنے لگے بدیع الملک تو صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین تشریف لیگئے تھے اور امیر سے سب کیفیت اپنی بیان کی تھی مریخ آفتاب علم کا سب حال پوچھا تھا اور خواجہ عمرو بھی ساتھ تھے صاحبقران زمان بھی بارگاہ مین آئے تھے جب سب لوگ جمع ہونے لگے تو پھر صاحبقران نے فرمایا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ کہان ہین بدیع الملک نے شہنشاہ گوہر کلاہ کی کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا انکی عیادت کو ضرور جانا چاہیے غضب ہوا ایسے شیر جوان کے زخم لگا خدا نے بڑا فضل کیا کہ اُس مکار نے سحر کو اُسوقت زور نہ دیا بدیع الملک نے عرض کی پیشتر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ ساحر ہین ہر ایک کو جوان غیر ساحر جانتا تھا یہ باتین تھین کہ مریخ آفتاب علم آیا صاحبقران زمان نے کہا ای مریخ ساحرون نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو زخمی کیا ہی ہم انکی عیادت کو جاتے ہین مریخ آفتاب علم نے کہا یا صاحبقران زمان اگر خدا نے چاہا تو زخم کو بھی صحت ہو جاے گی امیر نے فرمایا کیونکر مریخ نے عرض کی یا امیر یہ زخم سحر ہی مرہم سے اچھا نہو گا وہ خود بخود فوراً اچھا ہو جائیگا صاحبقران نے مریخ کو بھی ہمراہ لیا شہنشاہ گوہر کلاہ کی بارگاہ مین آئے دیکھا شہنشاہ مسہری پر بیہوش پڑے ہین امیر نے قریب جاکے اسم اعظم پڑھا بدیع الملک نے لوح محفوظ شہنشاہ کے جسم سے مس کی شہنشاہ کو ہوش آیا امیر کو اپنے پاس پایا اسم اعظم کی برکت سے اُٹھے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے مزاج پوچھا شہنشاہ گوہر کلاہ نے عرض کی کہ آج تک مین نے بہت سے زخم کھانے مگر یہ حالت میری کبھی نہین ہوئی خلاصہ نہین معلوم ہوا مین جانتا ہون کہ تلوار زہر مین بجھی تھی زخم مین اب تک آگ لگی ہی اسوقت تو سکون ہی اور زخم مین ٹھنڈک معلوم ہوتی ہی مگر قبل آپ کی تشریف آوری کے اسقدر زخم مین سوزش تھی کہ مین بات نہ کر سکتا تھا صاحبقران نے فرمایا تلوار زہر کی بجھی نہ تھی بلکہ وہ لوگ ساحر تھے یہ فرماکر اسم اعظم پڑھا زخم سر پہ دم کیا بدیع الملک نے لوح محفوظ اور مہرہ سلیمانی اور بازو بند زخم سر سے مس کیا زخم اُسی وقت جاتا رہا شہنشاہ صاحبقران کے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین آئے اب سب سردار جمع ہوئے کہ مریخ آفتاب علم نے بدیع الملک سے عرض کی حضور کی تلاش مین غلام سرگردان رہا مگر افسوس پیشتر پتہ آپ کا نہ پایا اور آپ یہان تشریف رکھتے تھے بدیع الملک نے اپنی حقیقت بیان کی کہا مین کیونکر آپ لوگون کو ملتا مجھپر یہ مصائب گذرے تھوڑے دنون کے بعد لشکر مین آیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی مین قبل کا ذکر کرتا ہون جب آپ صاحبقران زمان کے ساتھ سے الگ ہوئے ہین اُسکے تھوڑے دنون کے بعد آپ کو تلاش کیا اگر اُس روز بھی آپ کی قدمبوسی حاصل ہو جاتی تو کئی باتین اِس قسم کی تھین جو بہت حسن سے ہوتین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا انشاءاللہ تعالے وہ اب ہو جائینگی مگر آپ سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی ارشاد فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا کہ میری بارگاہ مین تشریف لے چلیے تو مین سب باتین بیان کردون مریخ آفتاب علم نے عرض کی مین ہمراہ رکاب ہون بدیع الملک سر اُٹھے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین مریخ آفتاب علم کو اپنے خیمے مین لیجاؤن کچھ باتین ضروری کہنا ہین صاحبقران زمان نے فرمایا جلد آنا بدیع الملک رخصت ہوکر مریخ کو ہمراہ لیے ہوئے

اپنی بارگاہ مین آئے پہلے مریخ کی بہت خاطر کی کہا آپ کو ملکہ خوش چشم جادو بہت یاد فرماتی ہین اور
آپ کی مفارقت اُنھین بہت ناگوار ہی اور ملکہ لیلائے کمان ابرو بھی اکثر آپ کو یاد کرکے آبدیدہ
ہوتی ہین اگر ممکن ہو تو کسیطرح اپنے تئین ایک نظر دکھا آیئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی اسے
شہریار مین مجبور ہون کہ کسی صورت سے وہان نہین جا سکتا مگر آپ یہ ارشاد فرمایئے کہ آپ
وہان تک کیونکر تشریف لے گئے اور ان حضرات سے کیونکر یکجائی ہوئی جو اس قسم کے تذکرے درمیان
مین آئے بدیع الملک نے بہ تہذیب پوری حکایت بیان کردی بعد مین یہ بھی کہا کہ مین یہان نہین
معلوم کیونکر ہون مین وعدہ کرکے آیا تھا کہ ایک دن کے بعد آؤنگا مگر اب تک نہ جا سکا نہین معلوم
وہان کیا کیفیت ہوگی مریخ اس کلام کو سنکر خاموش ہوگیا بدیع الملک نے بہ مصلحت اس ذکر کو
ٹال دیا کہا مین نے خواجہ کی زبانی سنا تھا کہ آپ نے کوئی شرط فرمائی ہی مریخ نے عرض کی مین نے
صاحبقران سے اُس شرط کا اظہار کردیا ہی مگر مین نہین چاہتا کہ وہ شرط پوری کیجائے بدیع الملک نے
فرمایا ہم آپ کی شرط انشاءاللہ تعالے پوری کردینگے مریخ نے عرض کی مجکو امید قوی ہی مگر آپ کو تکلیف دینا
نہین چاہتا ہون بدیع الملک نے کہا بھائی جب تک تمھاری شرط پوری نہ کرلینگے دوسرے کام
مین دخل نہ دینگے اور کیا کرین مجبور ہین کہ اس حالت مین ہین اور اب صاحبقران نامدار کو تنہا
چھوڑ نہین سکتے ہین اگر پیشتر سے یہ کیفیت معلوم ہوتی تو اب تک مین اس کوشش سے فراغت حاصل کرچکا ہوتا
مریخ نے عرض کی انشاءاللہ تعالے اب اسکا انتظام ہوجائیگا اور میرے نزدیک تو فضول ہی بدیع الملک
نے فرمایا اسکی نسبت جسقدر آپ اصرار کیجیے گا اُسی قدر مین اپنی آمادگی ظاہر کرونگا مریخ آفتاب علم
نے عرض کی جو آپ کی مرضی بدیع الملک نے تھوڑی دیر تک مریخ آفتاب علم سے باتین کین جب
بہت دیر ہوئی تو بدیع الملک بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے مریخ کو بھی ہمراہ لا کے صاحبقران
نے مریخ آفتاب علم کی خلق کی بہت تعریفین کین صاحبقران نے بھی مریخ کی مدح و ثنا بیان کی
بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران زمان مریخ آفتاب علم کی جو شرط آپ نے سنی ہی مین نے
اُس شرط پورا ہونے کا وعدہ کیا ہی اگر خدا نے چاہا تو ضرور اُس شرط کو پورا کرونگا صاحبقران نے فرمایا اے
بدیع الملک مین خود قصد رکھتا ہون انشاءاللہ تعالے بعد فتح طلسم مین سب لشکر کو ہمراہ لیکر مریخ آفتاب علم
کے ساتھ جاؤنگا جس طرح بن پڑیگا اُنکا مطلب پورا کرونگا بدیع الملک نے عرض کی اس معاملے کو میرے
سپرد فرمایئے مین درست کرلونگا صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہی جسوقت مزاج مین آئے انکے ہمراہ
وہان جاکر پہلے آشتی گفتگو کرنا جب وہ قبول نہ کرین پھر جو مزاج مین آئے وہ کرنا مگر بے لیے واپس
نہ آنا بدیع الملک نوجوان نے عرض کی مجھے خود اسکا خیال رہیگا ضرور ہی ایسا ہوگا صاحبقران
نے فرمایا جسوقت یہ کہین اُسی وقت انکے ہمراہ جاؤ بدیع الملک نے عرض کی یہ تو بہت ہی معذرت
پیش کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا انکے عذر قابل سماعت نہین اسی گفتگو مین رات گذری شب بھر
محفل عیش و نشاط گرم رہی جب صبح ہوئی صاحبقران فریضہ سحری سے فراغت حاصل کرکے بارگاہ کے
باہر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر با توقیر گھوڑے پر سوار ہوئے میدان جنگ
کی طرف روانہ ہوئے میدان مین پہونچ کے لشکر حریف کو نہ پایا مریخ آفتاب علم سے فرمایا

ابھی تک میدان مین کوئی نہین آیا اسکا کیا سبب ہو مریخ نے عرض کی یا امیر اُنکے خیام بھی نہین معلوم
ہوتے ہین صاحبقران زمان نے چند ہرکارہ دن کو روانہ کیا کہ جاکر خبر لائین ہرکارے جاکر تھوڑی دیر
مین واپس آئے عرض کی وہان کوئی بھی نہین ہے دو ایک سر خیمے خالی پڑے ہین دو ایک زخمی پڑے ہین
امیر نے بدیع الملک سے فرمایا یہ کیا ہوا بدیع الملک کو بھی تعجب ہوا کہ اسقدر خیام یہان استادہ
تھے اُنکے کھلنے مین دو دن صرف ہوتے شب بھر مین سب انتظام کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی اسکا
تعجب بیکار ہے کہ بند وبست بھاگ جانے کا اسقدر جلدی کیونکر ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے
مریخ آفتاب علم یہ امر امکان سے باہر ہے کہ اسقدر جلدی سب انتظام ہوجائے مریخ نے کل حقیقت
خیام کی اور اُن جوانون کی بیان کی امیر کو تعجب ہوا میدان سے واپس آئے اپنی اپنی بارگاہون
مین گئے صاحبقران نے مریخ آفتاب علم اور بدیع الملک نوجوان کو بلایا جملہ سردارون کو بھی
طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی میرے
نزدیک بہتر و مناسب یہ ہے کہ مرحلہ جات طلسم کی طرف تشریف لیچلیے بعد فتح ہوجانے مراحل کے لوح
کی جستجو کیجائے خاص طلسم مین داخلہ ہو جو طلسم اسکے متعلق ہین اُنکی فتاحی کی صورت نکالی جائے وہ
طلسم فتح ہون اسکی قوت گھٹ جائے یہ بھی فتح ہے امیر نے اس رائے کو پسند کیا اُس روز تو وہین قیام کیا
دوسرے روز وہان سے طرف مرحلہ گوگرد جادو کے روانہ ہوئے کہ یہ پہلا در بند طلسم ہے ذکر اسکا وقت پر
معرض تحریر مین آئے گا

اب کیفیت معین اور عتیق جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو بخوف مریخ آفتاب علم فرار ہوئے تو دور دور کے بعد فیروز کے یہان پہونچے فیروز اُسوقت
محل مین تھا یہ لوگ جو گئے بختگان اور زمرد ثانی اور تورج نے انھین بٹھایا کیفیت دریافت کی
معین جادو نے کہا ہم کیا سحر کرسکتے اور کس سے لڑتے غضب تو یہ ہے کہ مریخ آفتاب علم شاہزادۂ طلسم
مسلمانون کی مدد کرتا ہے پھر طلسم بھر مین سوائے فیروز ستارہ پیشانی کے اور دوسرا کون ہے جو مریخ سے
مقابلہ کرے بختگان نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے جو شاہزادۂ طلسم شریک ہوا معین جادو نے کہا
وہ لوگ خود کیا کم ہین ایک جوان اُنمین ایسا ہے کہ میرے تین جوانون کو گرفتار کرکے لیگیا بڑے بڑے
ساحرون کی تو مجال نہین جو اُنکی طرف دیکھ سکین یہ لوگ جسطرف دیکھ لین وہ پانی ہو کر بہ جائے جل جائے
جسپر وار کرین وہ زخمی کبھی اچھا نہ ہو یا اُنھین کو ایک جوان غیر ساحر اسیر کرکے لیجائے بختگان اپنے دلمین
خائف ہوا خیال کیا کہ اب اس طلسم کا بھی بچنا دشوار ہے مسلمان ایسے ہین کہ جہان جاتے ہین اُنکی بات
رہتی ہے دیکھا چاہیے کب تک اس جگہ پر آتے ہین معین جادو یہ باتین کررہے تھے کہ فیروز آیا معین
جادو کو دیکھکر پوچھا آپ کیون تشریف لائے کیا سب لوگ اسیر ہوگئے معین نے کل کیفیت بیان کی
فیروز نے عتیق جادو سے کہا تمنے کوئی تدبیر نہ کی عتیق جادو نے کہا جب وہ لوگ میری بارگاہ مین
آئے تو شاہزادۂ عالم بارگاہ کو اُڑا ہی دیتے میرے سحر کو اُنکے سامنے فروغ ہوتا یہ آپ کیا خیال کرتے
ہین فیروز مریخ آفتاب علم کی یہ کیفیت سُنکر دنگ ہوگیا قریب تھا رونے لگے مگر اُسنے گریہ کو

ضبط کیا معین جادو سے کہا پھر اب کیا تدبیر کرنا چاہیے کسی طور سے مریخ آفتاب علم کو گرفتار کرو جب تک
وہ گرفتار نہو گا نب تک مسلمانون پر فتح پانا دشوار ہی معین اور عنیق نے کہا ایسا کون ہی جو انکو گرفتار
کر سکے اگر آپ تشریف لیجائین تو البتہ یہ بات ممکن ہی ورنہ اُنسے بہتر طلسم بھر مین سحر کا جاننے والا نہین
ہی فیروز نے کہا اگر مین بھی جاؤنگا تو بھی نہین ممکن ہی اُسکے سب سحر قیامت کے ہین اور علاوہ اسکے
میرے سب تحفہ جات اُسی کے پاس ہین مین کیا کر سکتا ہون یہ کہکر اسی غم و ملال مین اندر آیا اپنی زوجہ
ملکہ خوش چشم جادو سے بلا کر کہا آپ کے صاحبزادے نے اطاعت مسلمانون کی اختیار کی ہی مین نے
دو ساحرون کو براے گرفتاری مسلمانان روانہ کیا تھا اُنھون نے دونون کے سحر بگاڑ دیے وہ دہانسے
بھاگ کر میرے پاس آئے خوش چشم دل مین خوش ہوئی مگر ظاہر مین اسکے دکھانے کو بہت افسوس
ظاہر کیا تھوڑی دیر فیروز یہان ٹھہر اُٹھکر باہر چلا گیا اسکے جاتے ہی خوش چشم ملکہ لیلاے کمان ابرو
کے باغ مین گئی کہا لونی بی تم بہت مضطر و بیتاب تھین آج تمھارے بھائی صاحب کی خبر آئی
اُنھون نے بھی مذہب باطل کو ترک کیا اب لشکر اسلام مین ہین ابھی شہنشاہ نے مجھسے کہا تھا اُنھین
تو بہت افسوس ہی ملکہ لیلاے کمان ابرو کے عرض کی اے مادر مہربان کچھ شاہزادے کی بھی کیفیت
معلوم ہوئی خوش چشم نے کہا بی بی مین کیونکر دریافت کرتی اور کس سے دریافت کرتی اب میرا یہ
قصد ہی کہ تمھارے بھائی صاحب کو ایک نامہ لکھون اور اُسمین سب کیفیت تحریر کر دون جسوقت وہ دیکھینگے
بہت خوش ہونگے یقین ہی ہملوگون کو یہان سے لیجانے کی تدبیر نکالینگے اپنے تئین یہان تک پہونچائینگے
جس طرح بن پڑیگا آئینگے ملکہ لیلاے کمان ابرو نے عرض کی میری کیفیت نہ تحریر فرمائیے گا اور جو
مزاج مبارک مین آئے بطور مناسب لکھدیجیے خوش چشم نے کہا بی بی مین اس طور سے تحریر کر دونگی کہ
اُنکو ناگوار نہو گا بلکہ خوش ہونگے ملکہ خاموش ہو رہین خوش چشم نے کہا اب یہ نہین معلوم کہ مریخ
آفتاب علم کہان ہین ملکہ لیلاے کمان ابرو نے کہا آپنے دریافت کیون نہ فرمالیا خوش چشم
نے جواب دیا اُسوقت ایسا موقع نہ تھا مگر دریافت کرونگی یہ کہکر خوش چشم لیلاے کمان ابرو کے
یہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان مین آئی ملکہ لیلاے کمان ابرو کی فراق بدیع الملک مین
حالت ابتر ہوئی حد سے زیادہ مضطر ہوئی لب پر آہ حالت تباہ آنکھون سے آنسو جاری دل پر ہجوم بیقراری
کنیزون نے جو ملکہ کی یہ حالت دیکھی سب نے آکے عرض کی ملکہ عالم مزاج کیسا ہی آج حضور کو بہت بیقرار پاتے
ہین اسکا کیا سبب ہی ملکہ نے کیفیت اپنے بھائی مریخ آفتاب علم کی بیان کی اور کہا سب کی کیفیت معلوم
ہوئی مگر بدیع الملک نوجوان کے حال سے آگاہی نہوئی اسی وجہ سے قلب بیقرار ہی اگر کوئی صورت
ایسی ہوتی کہ بدیع الملک نوجوان کا حال معلوم ہو جاتا تو دل کو قرار آتا کنیزون نے عرض کی جو کچھ ارشاد
ہو ہم بجا لائین جہان حکم ہو وہان جائین ملکہ نے کہا مجکو ابھی تک خلاصہ نہین معلوم کہ لشکر اسلام کہان ہی اور
کون کون شخص ہمراہ ہی کنیزون نے عرض کی اس امر کو آپ شہنشاہ سے یون دریافت کیجیے کہ مین نے
سنا ہی بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا آپ کو کس سے یہ کیفیت معلوم ہوئی اور کہان جنگ واقع
ہوئی وہ خود سب کیفیت بیان کر دینگے اُسی تذکرے مین اُنسے سب حال خلاصہ خلاصہ تحقیق کر لیجیے گا
ملکہ لیلاے کمان ابرو کو یہ بات بہت پسند آئی کہا مین ابھی جاتی ہون اسی طور سے تحقیق کر دونگی یہ کہکر

ملکہ نے اپنا تخت طلب کیا کنیزون نے تخت حاضر کیا ملکہ دو چار کنیزون کو ہمراہ لیکر تخت پر سوار ہوئین تخت اُس سحر سے روان کیا جانب ایوان شاہی روانہ ہوئین تھوڑی دیر مین محل مین جا پہونچین خوش چشم نے جو ملکہ لیلا کو دیکھا کہا بی بی خیر ہی ملکہ نے عرض کی اسوقت میرا دم گھبرایا آپ کے پاس چلی آئی ملکہ خوش چشم نے کہا بی بی تمنے بہت اچھا کیا ملکہ لیلا نے کہا اسوقت کسی طرح شہنشاہ کو بلایئے مین اُنسے چند باتین تحقیق کرونگی ملکہ خوش چشم نے کہا بی بی وہ آجکل کثرت کار سے اندر بہت کم آتے ہین مگر مین تمھارے نام سے بلاتی ہون یقین ہے چلے آئین ملکہ نے کہا آپ شوق سے میرے نام سے طلب فرمایئے وہ ابھی چلے آئینگے ملکہ خوش چشم نے اُسی وقت محلدار کو طلب کیا جب محلدار حاضر ہوئی تو کہا کہ جاکر چوبدار سے کہو کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرے کہ ملکہ لیلا سے کمان ابرو آئی ہین آپ کو بلاتی ہین محلدار نے چوبدار سے آکر عرض کی چوبدار نے جاکر فیروز کو اطلاع دی فیروز پہلے سے بہت مایوس تھا اُسی وقت دربار سے اُٹھکر چلا آیا محل مین آکر بیٹی کو گلے سے لگایا کہا بی بی اسوقت تمھارے آنے کا کیا سبب ہے ملکہ لیلا نے کہا مینے سُنا ہے کہ بھائی صاحب نے ترک مذہب کر دیا کیا یہ امر صحیح ہے فیروز نے کہا واقعی یہ بات سچ ہے ملکہ نے ظاہری بہت افسوس کیا پھر کہا یہ کیا سبب تھا جو ایسا ہوا فیروز نے ابتدا سے سب کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا اب سب لوگ کہان ہین اور بھائی صاحب کہان ہین فیروز نے کہا مسلمانون کے لشکر کے ہمراہ ہین لشکر نہین معلوم اب کسطرف گیا ہو پہلے تو قریب دریاے طلسم کے لڑائی تھی اب نہین معلوم لشکر کس جانب چلے مین یقین کرتا ہون کہ اب وہ لوگ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرین اور مرحلہ جات کی طرف جائینگے اگر یہ ارادہ ہوگا تو سب پہلے دربند پر جائینگے وہان گوگرد جادو حاکم ہے یقین ہے اُس سے مقابلہ پڑیگا اب مجھے اُس سے تحقیق کرنا ہے کہ تمھاری طرف تو ابھی تک کوئی نہین آیا ملکہ لیلا نے سب باتون کو سنا اور خیال رکھا فیروز تھوڑی دیر بیٹھکے وہان سے روانہ ہو گیا ملکہ نے خوش چشم سے عرض کی اب آپ جسکو چاہین روانہ کرین وہ دربند اول کی طرف آئینگے اسی راہ سے نامہ روانہ فرمایئے راہ مین ضرور ملاقات ہو جائیگی ملکہ خوش چشم نے بیٹی کے کہنے کو قبول کیا اُسی وقت نامہ لکھا ایک کنیز کو بلایا کہ وہ ملکہ خوش چشم کے پاس بہت زمانہ سے تھی اور سحر مین بھی بہت طاق تھی اُسکو نامہ دیا سب باتین تعلیم کر دین کہا اس طور سے نامہ دینا کہ کسی کو خبر نہو اور مریخ آفتاب علم نامہ کو دیکھے کنیز نے سب کیفیتین دریافت کین اور جانب دربند اول روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر ثانی جو مریخ آفتاب علم کے کہنے سے روانہ ہوئے تیسرے روز ایک دریا کے قریب پہونچے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام فرمایئے کل کشتیان منگا کر سوار ہوجیے گا یہان ایک ضرورت یہی ہے کہ دریا بار جادو کو بلانا ہے اُس سے چند باتین پوچھنا ہین صاحبقران نے اُس روز وہین قیام کیا مریخ آفتاب علم نے اپنے ایک ملازم کو نامہ لکھکر دیا کہا دریا بار جادو کو بلا لاؤ ملازمین مریخ روانہ ہوئے دریا بار جادو جہان رہتا تھا اُسکے مکان پر جاکر نامہ دیا دریا بار جادو نے اس نامہ کو پڑھا کہا مین ابھی حاضر ہوتا ہون ملازمین مریخ آفتاب علم وہان سے واپس آئے مریخ سے آکر کہدیا

کہ دریابار جادو آتا ہی مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہان بغیر اُسکے کشتیان نہ ملینگی اسوجہ سے اُسے طلب کیا امیر نے فرمایا کیا یہ سرحد طلسم کی زمین ہی مریخ نے عرض کی حوالی طلسم مین اسکا شمار ہے مگر عملداری سب ساحرون کی ہی یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک ساحر مریخ کے پاس آیا مریخ نے کہا ہمین کشتیان درکار ہین کل صبح کو کشتیان مہیا کر دو دریابار رخصت ہوا دوسرے روز کشتیون کا انتظام ہو گیا صاحبقران وہان سے روانہ ہوئے تین روز تک دریا مین رہے چوتھے روز دریا سے خشکی مین آئے مریخ نے عرض کی سامنے دربند معلوم ہوتا ہی یہین قیام فرمایئے صاحبقران نے لشکر اُسی وقت روکا بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا فوراً بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مریخ آفتاب علم بھی اپنی بارگاہ مین جا کے بیٹھا تھا کہ ایک پرچہ اُسکی گود مین گرا مریخ نے جو اُس پرچے کو دیکھا ملکہ خوش چشم کے ہاتھ کا لکھا پایا مضمون پڑھا تعجب ہوا اُسمین لکھا تھا کہ مجکو تمھارے تبدیل مذہب کرنے کی خبر سنکر بہت خوشی ہوئی مین نے بھی مذہب باطل کو ترک کرکے دین حق اختیار کیا اسکا سبب جب تم سے ملونگی تو بیان کرونگی ابھی نہین کہ سکتی مگر جسطرح ہو سکے اپنی صورت دکھا جاؤ کہ ایک مدت سے تمھین نہین دیکھا اور بہت سے ضروری امر بیان کرنا ہین مریخ نے اُسی وقت جواب لکھا کہ مجھے کل کیفیتین آپکی شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے معلوم ہوئی تھین مگر کیا کرتا مجبور تھا کہ آپ تک آ نہین سکتا تھا اب انشاء اللہ تعالی بعد فتح مرحلہ جات آپکی قدمبوسی سے مشرف ہونگا اور آپکا ابھی کنارہ کش ہونا مناسب نہین ہی کیونکہ صاحبقران نامدار کو طلسم کی فتح منظور ہی اور آپ سے اُسمین مددین ملتی رہینگی گو مین بفضل الٰہی سب کام انجام دے لونگا مگر آپکا ہونا بھی بہت ضروریات سے ہی آپ سے حالات دریافت ہوتے رہینگے اور مین یہان کے حالات آپکو تحریر کرتا رہونگا یہ جواب لکھکر اُسنے رکھا نامہ غائب ہو گیا مریخ آفتاب علم بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا خط دکھایا بدیع الملک کی بابت ملکہ خوش چشم نے بہت لکھا تھا شاہزادے نے جو خط کو دیکھا ملکہ لیلائے کمان ابرو کی یاد آئی دل بیتاب ہو گیا مگر صبر اختیار کیا مریخ آفتاب علم سے فرمایا تمنے بروقت تحریر جواب مجکو اطلاع نہ کی مین کچھ امور خود بھی تحریر کر دیتا کہ وہ ملکہ کو پہونچ جاتے اور آنکے ذریعہ سے میری خیریت کی آگاہی ہو جاتی مریخ آفتاب علم نے عرض کی ای شہریار مجھے بروقت تحریر جواب اس بات کا خیال نہ رہا واقعی مجھ سے خطا ہوئی مگر جب فرمایئے گا مین وہان خط روانہ کر سکتا ہون اور اب تو اکثر مین وہان سے واقعات دریافت کرنے کے واسطے خط وکتابت رکھونگا بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اگر تمنے خود لکھدیا ہی تو خیر کیا ہرج ہی خیریت معلوم ہو جانے سے مطلب ہی مریخ آفتاب علم تھوڑی دیر ٹھہرکے بدیع الملک نوجوان سے رخصت ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ گوگرد جادو کو لکھا اپنے ملازم کو دےکر روانہ کیا جب نامہ گوگرد جادو کو پہونچا گوگرد جادو نامہ کو دیکھکر فوراً روانہ ہوا مریخ آفتاب علم کے پاس آیا مریخ نے صاحبقران زمان کی خدمت مین بھیجا گوگرد امیر کے پاس آیا صاحبقران نے بڑی خاطر کی مریخ آفتاب علم حاضر ہوا گوگرد سے مخاطب ہوکے کہا ای گوگرد جادو اب تم اپنے مرحلے کے سحر کو مٹا دو ہم آگے چلے جائین مریخ آفتاب علم نے جو گوگرد جادو سے کہا گوگرد نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیچلیے مین بھی آپکے ہمراہ ہون مریخ نے کہا ابھی تمھارے چلنے کی کیا ضرورت ہی گوگرد نے عرض کی جب مرحلہ ٹوٹ جائیگا تو مین بھی کیونکہ

رہ سکتا ہون فیروز ستارہ پیشانی مجھے زندہ نہ چھوڑینگے مریخ آفتاب علم نے کہا تم میرے ہمراہ چلو
کچھ خوف نہین گوگرد مریخ کو اپنے دربند پر لیکر آیا صاحبقران بھی ہمراہ تھے گوگرد نے آکر اپنے تمام
سحر کو خراب کیا دربند ٹوٹ گیا صاحبقران زمان ایک روز وہان رہے دوسرے دن وہان سے
کوچ کیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اب طرف دربند الوان جادو کے تشریف لیچلیے مین اسکو
بھی آپ کا مطیع کرادون صاحبقران زمان اسطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب اسنے معین جادو داؤ عتیق جادو اور بلداق گرد کی زبانی کیفیت صاحبقران کی سنی اور مریخ
آفتاب علم کا شریک ہو جانا سنا تو اسکو بڑا افسوس ہوا معین سے اسنے صلاح لے کر ایک خط
گوگرد جادو کے نام تحریر کیا کہ مسلمان تمہارے مرحلے کی طرف آتے ہین بہت ہوشیار رہنا ہم تمہارے
واسطے اور بھی مدد روانہ کرتے ہین جہان تک ہو سکے بجکر سب کو گرفتار کرنا یہ نامہ لکھا ایک ساحر کو دیا ساحر
نامہ لیکر روانہ ہوا فیروز نے معین سے کہا میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ اور عتیق جادو اور اژدر شیر سوار
لشکر ساحران ہمراہ لیکر دربند گوگرد پر جائیے اور وہان مسلمانون سے مقابلہ کیجیے مکر سے گرفتار کر لیجیے معین جادو
نے کہا اے فیروز بڑی بات تو یہ ہی کہ صاحبقران کے ہمراہ مریخ آفتاب علم ہی وہ کس مکر مین مبتلا ہوگا
تمام طلسم سے سحر اچھا جانتا ہی ہمت و شجاعت مین بھی مرد ہی بھلا اسکے مقابلے مین ہم لوگ کیا کر سکتے
ہین ملحقات کے طلسم سے ساحران ساحری کو طلب فرمائیے وہ لوگ البتہ اسکا مقابلہ کر سکینگے فیروز
نے کہا ابھی انکی کیا ضرورت ہی کیا مین اسکے لیے کافی نہین ہون جسوقت مین جاؤنگا پھر اسکو کچھ بن نہ پڑیگا
گو میرے تحفہ جات سب اسکے پاس ہین مگر پھر بھی مین وہ وہ سحر کرونگا کہ جنکا رد ممکن نہوگا معین نے
کہا پھر ایسے وقت آپ ہی تشریف لے چلیے جو کچھ مناسب جانیے وہ انتظام کر لیجیے فیروز نے جواب
دیا آپ لوگ اس طلسم کے پرانے ملازم ہین اگر اسوقت مین ایک مشکل آگئی ہی تو آپ لوگ بھی پہلو تہی
کرتے ہین یہ بات آپ کو زیب نہین ہی معین جادو نے جو فیروز ستارہ پیشانی کو برہم پایا کہا مین
آپ کا کہنا قبول کرتا ہون آپ اتنی تکلیف فرمائیے مین اور اژدر شیر سوار اور عتیق جادو آج
ہی وہان روانہ ہو جائینگے یہ ذکر تھا کہ نامہ دار جو گوگرد جادو کے پاس نامہ لیکر گیا تھا فیروز کے
پاس آیا پہلے نامہ واپس دیا پھر کہا کہ وہان کچھ بھی نہین ہی میدان پڑا ہی نہ گوگرد سے ملاقات ہوئی نہ
علامت دربند نظر آئی مجبور ہو کر واپس آیا فیروز نے کہا ارے تو راہ بھول گیا ہوگا بھلا یہ ممکن تھا کہ
گوگرد جادو سے ملاقات نہ ہوتی اور علامت دربند نہ معلوم ہوتی اگر نہین ہی تو پھر کیا ہوا اگر گوگرد کو
کوئی قتل کرتا تو مجھے اطلاع ہو جاتی اسکی شبیہ میرے پاس موجود ہی یہ جل جاتی ابھی تک شبیہ سامنے
موجود ہی بلکہ تو بھی دیکھ لے تو نے راہ فراموش کی ہی ساحر نے کہا اب آپ کسی اور ساحر کو وہان بھیجے
دیکھیے وہ کیا کہتا ہی فیروز نے اسی وقت اور ایک ساحر کو بلایا اسکو نامہ دے کر روانہ کیا وہ ساحر
بھی تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا کہا مین سب دیکھ آیا کہین دربند کی علامت نہین ہی اور نہ گوگرد
جادو کا پتہ ہی فیروز کو حیرت ہوئی معین جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا آپ انکی باتین سنتے ہین اگر

دربند ٹوٹا تو گو گرد ضرور قتل ہوتا جب گو گرد قتل ہوتا تو اسکی شبیہ جل جاتی شبیہ ابھی تک سالم ہی اور ان لوگون کو
پتہ نہین معلوم ہوتا عتیق جادو نے کہا اب مین جاتا ہون خبر صحیح لاتا ہون فیروز نے کہا بغیر مصاحب
ہمارے یہ بات درست ہوگی عتیق جادو روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد گھبرایا ہوا آیا کہا واقعی دونون ساحر
سچ کہتے ہین جہان پر عمارت دربند تھی وہان میدان پڑا ہی فیروز نے کہا آخر یہ کیا غضب کیا اور وہ مرحلہ
کیا ہو گیا عتیق جادو نے کہا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ یہ کیا معاملہ ہوا فیروز نے کہا اب مرحلہ الوان جادو
کی خبر جانا چاہیے کہ وہان کیا ہو رہا ہی عتیق جادو نے کہا مین کل الوان جادو کے مرحلے پر جاونگا وہین سے
گو گرد جادو کی بھی حالت تحقیق ہو جاے گی کہ اس پر کیا گذری فیروز نے کہا کل ضرور جانا عتیق
نے کہا آپ کے کہنے کی ضرورت نہین ہی مین خود جاونگا یہ کہکر عتیق جادو رخصت ہوا یہان فیروز
نے معین کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب خارزار طلسم روانہ ہوا معین جادو نے راہ مین پوچھا کہ خارزار
مین کیا ضرورت ہی فیروز نے پھاٹک کے ظاہر ہونے کی حقیقت بیان کی معین جادو کو تعجب ہوا کہا مین
ایک مدت سے اس طلسم مین ہون مگر آج تک کبھی ایسی بات نہین دیکھی اور طلسم کے باہر جب کوئی جاتا تھا
تو ہر طرف کی سیر کرتا تھا مگر اس سمت کو نہین جاتا تھا اور آج تک اسکی وجہ نہین معلوم ہوئی کہ اسطرف لوگ
کیون نہین جاتے ہین فیروز اور معین یہ باتین کرتے ہوئے قریب خارزار پہنچے فیروز نے ملازمین
کو وہان سے طلب کیا بہت ملازم آئے فیروز نے کہا وہ پھاٹک کہان ہی ہم دیکھین کے ملازمین فیروز
کو اپنے ہمراہ اسی پھاٹک تک لائے فیروز نے دیکھا ایک پھاٹک بہت بڑا آہنی پرانا بنا ہوا معلوم
ہوتا ہے فیروز کو تعجب ہوا معین جادو بھی دیر تک دیکھا کیا فیروز نے کہا اطراف کے دربند فتح کرکے اسی پھاٹک
سے طلسم کشا طلسم مین آئیگا معین نے کہا آپ اسکو بند کرا دیجیے فیروز نے بہت سے ملازمین کو بلا کے
کہا اس پھاٹک کو بند کر دو سب ملازمین نے بہت زور کیا مگر پھاٹک بند نہوا رات بھر سب ساحر پریشان
ہوئے جب صبح ہوگئی تو معین جادو نے کہا اب اسکو اسی حالت مین رہنے دو اور یہان بہت سے
ساحران نامی کو بھیجدو کہ وہ شب و روز اسکی حفاظت کرین ایسا نہو طلسم کشا چلا آئے فیروز ستارہ پیشانی
نے کہا ابھی تو طلسم کشا یہان نہین آسکتا ہی ابھی تو بڑی بڑی لڑائیان مرحلہ جات پر پڑینگی جب سب مرحلے
فتح ہو لینگے تب تلاش اسکی لوح کی جائیگی اگر لوح ملجائیگی تو یہان آئیگا معین جادو نے کہا لوح دار کہان
ہی فیروز نے کہا لوح دار یہان سے بہت دور ہی وہان تک جانا بہت مشکل ہی معین جادو نے کہا
مریخ آفتاب علم ضرور جائیگا فیروز نے کہا لوح دار کا کیا بنائیگا لوح دار پر سحر تاثیر نہین کرتا اور وہ
سب پر غالب آسکتا ہی وہان جو جائیگا مصیبت اٹھائیگا یہانکی لوح عجیب ترکیب سے ہی جو کسی کو
مل نہین سکتی اور اگر لوح مل بھی جاے گی تو ناقص رہیگی جب ملحقات کے طلسم فتح ہو کر اُنکی لوحین جمع
نہو لینگی تب تک لوح ناقص رہیگی ہر روز ایک لوح کام دیتی ہی جب تک سب لوحین جمع نہ کرے گا
اُسوقت تک طلسم مین کیونکر آسکتا ہے اور سب طلسم فتح کرنے کے واسطے کسقدر مدت درکار ہی
اور کون ایسا ہی جو سب طلسمون کو فتح کرے مریخ آفتاب علم کی کیا مجال ہی جو انمین سے ایک طلسم
بھی فتح کر سکے اُن طلسمون کے ساحر سب ساحران سامری مشہور ہین اُنمین جو جو باتین کمال کی ہین
وہ مریخ آفتاب علم کہان سے پیدا کریگا معین جادو نے کہا یہ تو مجھکو بھی معلوم ہی مگر یہان کے جو

عجائبات تباہ ہوگئے ہین اب اُسکے واسطے درستی کیونکر ہوگی فیروز نے کہا پھر اب مین کیا کرسکتا ہون جہانتک میرے امکان مین ہی کوشش کرتا ہون اگر کوشش کارگر ہو تو میری غفلت نہین ای معین جادو نے کہا اب یہانکے واسطے ساحر تجویز کر دو فیروز نے کہا پھر تشریف لیچلیے جن جن لوگون کو پسند فرمایئے اُنکو یہان روانہ کر دیجیے معین جادو اور فیروز وہان سے روانہ ہوئے اور طرف اپنے مکان کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کی عرض کیجاتی ہی

کہ مریخ جو صاحبقران کو لے کر مرحلہ الوان کی جانب روانہ ہوا چوتھے روز دربند الوان کے نزدیک پہونچا ایک صحرا نہایت پر فضا تھا مریخ نے صاحبقران سے عرض کی یہین قیام فرمایئے مین الوان جادو کو بلاتا ہون صاحبقران نے حکم دیا لشکر ٹھہرا بارگاہین استادہ ہوئین سب اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت ایک نامہ الوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای الوان جادو آگاہ ہو کہ مین اچھی طرح اس صحرا مین وارد ہوا ہون تمسے ایک کام ضروری ہی جس حال مین ہو اپنے کو جلد میرے پاس پہونچاؤ اگر دیر لگاؤ گے تو بہت پچھتاؤ گے یہ نامہ ایک ساحر کو دے کر الوان جادو کے پاس روانہ کیا ساحر الوان کے پاس گیا نامہ دیا الوان جادو نے کہا جب شاہزادہ عالم تشریف لائے تھے تو یہان کیون نہ آئے جو صحرا مین مقیم ہوئے یہان سب غلامان جانباز موجود تھے ساحر نے کہا اُنکے ساتھ لشکر بہت ہی اگر یہان آتے تو جگہ نہ تھی اس سبب سے اُس صحرا مین قیام فرمایا یہان نہین تشریف لائے الوان جادو اُسی وقت اُٹھا اپنے درباری کپڑے نکالے سب ساحرون کو بھی لباس درباری پہنایا جواہرات کی کشتیان برائے نذر ہمراہ لین اس تکلف سے مریخ آفتاب علم کے پاس چلا قضائے کار عتیق جادو جو چلا تھا آج اُس دربند کے قریب پہونچا راہ مین الوان جادو سے ملاقات ہوئی عتیق جادو نے کہا ای الوان جادو اس تکلف سے کہان جاتے ہو الوان نے کہا تمھین نہین معلوم شاہزادہ مریخ آفتاب علم یہان تشریف لائے ہین میرے نام حکمنامہ صادر ہوا تھا طلبی ہے برائے قدمبوسی شاہزادہ جاتا ہون عتیق جادو نے کہا بہت اچھا ہوا جو تمسے اسوقت ملاقات ہوئی اگر تم وہان پہونچ جاتے تو غضب ہو جاتا شہنشاہ کا عتاب تم پر آتا شاہزادہ مریخ نے دین قدیم ترک کر دیا ہی اور مذہب جدید اختیار کیا ای الوان جادو نے کہا کون مذہب جدید اختیار کیا عتیق جادو نے کہا مسلمان ہوگئے ہین ایک شخص حمزۂ ثانی اس طلسم مین بارادہ فتاحی طلسم آیا ہی اُسکی اطاعت قبول کی ہی اُسکی طرف سے ہر ایک ساحر کو زیر کرتے پھرتے ہین گو گرد جادو کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ کیا ہو گیا اُسکی تلاش مین سرگردان رہا مگر کہین اُسکا نشان نہ ملا اسی اطلاع کے واسطے تمھارے پاس آیا تھا کہ اگر مریخ آفتاب علم اسطرف آئین اور تمھین بلائین تو ہرگز نہ جانا بلکہ اُنھین آگے نہ بڑھنے دینا اگر گرفتار کرو گے تو شہنشاہ بہت خوش ہونگے اور عہدۂ جلیل عطا فرمائینگے الوان جادو نے جو یہ کیفیت سُنی دنگ ہو گیا کہا ای عتیق جادو مجکو تمھاری بات کا اعتبار نہین ہی مین جب تک خود جاکر نہ دیکھونگا اعتبار نہوگا عتیق نے کہا اگر تم وہان جاؤ گے تو فوراً اسیر ہو جاؤ گے اور شہنشاہ کے بھی

خلاف ہوگا عتیق نے جب اسطرح کہا تو الوان جادو کو کچھ یقین آیا کہا مین اپنے ایک ملازم کو بھیجتا ہون
یہ جاکر پوشیدہ طور سے سب حال دریافت کریگا عتیق نے کہا اِسکا مضائقہ نہین تم اپنے ایک ملازم کو روانہ
کرو وہ جاکر کیفیت وہان کی پوشیدہ طور سے دریافت کر آئے الوان جادو نے ایک ساحر سے کہا تم
لشکر بنت مریخ آفتاب علم کے جاؤ اور بالا بالا حال دریافت کر آؤ ساحر روانہ ہوا لشکر اسلام مین پہونچکے
اسنے کل کیفیت دریافت کی اسی وقت آکے الوان جادو کو خبر دی کہ جو کچھ آپ نے سنا وہ سب صحیح ہی ایک حرف
بھی غلط نہین ہی بلکہ عتیق جادو نے کم بیان کیا اس سے بڑھ کے وہان پایا جاتا ہی الوان جادو دنگ
ہوگیا وہان سے پلٹا عتیق جادو بھی اسکے ہمراہ آیا جب اپنے مکان پر پہونچا عتیق جادو سے کہا اب
کیا بندوبست کرنا چاہیے مین تنہا تو مریخ کے سحر کا جواب نہین دے سکتا ہون شہنشاہ سے عرض کرنا
کہ مدد کے لیے ساحران جلیل کو روانہ کرین جب تک ساحر نہ آئینگے مین کیا کر سکونگا عتیق جادو نے کہا تم
خاطر جمع رکھو شہنشاہ کو خود تمھارا خیال ہی مین اسی وقت جاتا ہون کل کیفیت شہنشاہ سے بیان کرونگا کل تک
مدد کے کر تمھارے پاس آؤنگا الوان جادو نے عتیق جادو کو رخصت کیا چلتے چلتے کہدیا کہ اگر کل
مدد نہ آئیگی تو خرابی ہوگی عتیق جادو نے کہا تم خاطر جمع رکھو جب مدد نہ آئے تو اسوقت تمکو اختیار ہی
در بند کو چھوڑ کے ہٹ جاؤ اپنی جان بچاؤ الوان جادو خاموش ہو رہا عتیق جادو روانہ ہوا اڑ در سحر
اڑتا ہوا فیروز کے پاس آیا کہا مین سب کیفیت تحقیق کر آیا ہون مریخ آفتاب علم اور طلسم کشا
الوان جادو کے مرحلے پر پہونچ گئے ہین الوان جادو کو مریخ آفتاب علم نے طلب کیا تھا وہ
جاتا تھا راہ مین مجھسے ملاقات ہوگئی مین نے منع کیا جب اُسنے کیفیت تحقیق کی تو گھبرا گیا اب اُسکے واسطے
مدد روانہ فرمایئے نہین تو دربند ٹوٹ جائیگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین اسی وقت ساحرون کو
روانہ کرتا ہون یہ کہکر اُسنے معین جادو اور اژدر سوار جادو کو بلایا کہا آپ لوگ دربند الوان پر
تشریف لیجایئے اور اُسکی مدد کرین اژدر شیر سوار نے کہا آپ کیون اسقدر کوشش فرماتے ہین مین تنہا
جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا وہان مریخ آفتاب علم بھی
ہی اژدر شیر سوار نے کہا پھر کیا خوف ہی مین کیا اُس سے کم ہون ایک ہی جگہ مینے اور مریخ آفتاب علم نے تعلیم
پائی ہی فیروز نے کہا کیا مضائقہ ہی معین جادو اور عتیق جادو کو بھی لیتے جاؤ اژدر شیر سوار خاموش
ہو رہا فیروز نے کہا اب یہان توقف کرنے کی ضرورت نہین ہی ابھی وقت روانہ ہو جاؤ اژدر شیر سوار
اُسی وقت روانہ ہوگیا قریب شام الوان جادو کے مرحلے پر جاکے پہونچا الوان جادو تو ان سب کا
منتظر تھا اپنے مکان پر لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عتیق جادو نے کہا اے الوان جادو پھر تو مریخ
آفتاب علم نے کسی کو نہین بھیجا تھا الوان جادو نے کہا دوبار آدمی آچکا ہی مین نے بہانہ کر دیا تھا
کہ مین ایک کار ضروری مین مصروف ہون فراغت کر لون تو حاضر ہون یہ ذکر تھا کہ پھر مریخ آفتاب علم
کا ملازم آیا کہا اے الوان جادو آقاے نامدار فرماتے ہین اگر نہ آؤگے تو ایک دم مین سارے دربند کو
تہ و بالا کر دونگا اگر اپنی جان عزیز ہی تو ابھی میرے پاس آؤ الوان جادو نے چاہا مین کچھ کہون مگر
اژدر شیر سوار نے کہا کہدینا کہ الوان جادو نہین آئینگے اگر تمھین کچھ کام ہی تو یہین آکے
بیان کرو ہمارے مذہب مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہی ملازم مریخ آفتاب علم یہ باتین

لشکر روانہ ہوا مریخ آفتاب علم کے پاس آیا کل قصہ سُنایا مریخ کو غصہ آگیا کہا ارے یہ کسنے
کہا کہ ہمارے مذہب مین مسلمان کسے ملاقات کرنا حرام ہی ملازم سنے عرض کی اژدر شیر سوار وہان
موجود تھا اُسنے کہا مریخ آفتاب علم نے کہا مین ایک دم مین سب غرور مٹا دونگا خاک مین
ملا دونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم وہان سے اُٹھا امیر کی بارگاہ مین آیا صاحبقران زمان سے عرض
کی دو روز کا زمانہ ہوا کہ مین نے الوان جادو کو ایک نامہ تحریر کیا اور اُسے بلایا تھا مگر وہان علیق
جادو اور معین جادو اور اژدر شیر سوار یہ سب لوگ آگئے ہین اُنھون نے اُسکو اس کیفیت سے مطلع
کردیا ہی اب اُسے دشمنی پیدا ہوگئی ہی اور اسوقت جو مین نے اپنے ملازم کو اُسکے پاس بھیجا تو اُسنے جواب
سخت دیا اور اژدر شیر سوار نے کہا کہ ہمارے مذہب مین مسلمان کے پاس جانا گناہ ہی مجھے یہ کلمہ بہت
ناگوار معلوم ہوا ہی اب آپ کل اُس طرف تشریف لیچلیے جب وہ راستہ روکیگا تو مین اُسوقت سمجھ لونگا
امیر نے فرمایا کل یہان سے چلینگے مریخ نے اُسی وقت سب اہالیان لشکر کو حکم امیر سے مطلع
کیا کہ کل صاحبقران زمان یہان سے کوچ کرینگے سب لشکر مین تیاریان ہونے لگین دوسرے روز
صاحبقران نے اُس صحرا سے کوچ کیا اور دربند الوان جادو کی طرف روانہ ہوئے دربند وہا سے
بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین جا پہونچے ملازمین دربند نے الوان جادو کو خبر پہونچائی کہ مریخ
آفتاب علم لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی الوان جادو نے معین جادو سے کہا اب اسکو
روکیے معین جادو اُٹھا علیق جادو بھی اسکے ساتھ اُٹھا اژدر شیر سوار نے کہا آپ دونون صاحب
یہین تشریف رکھین مین جاتا ہون اور فوج کو اپنے ہمراہ لیتا ہون الوان جادو نے کہا فوج تیار ہو چکی
ہی مین نے اطلاع دیدی ہی پھر اژدر شیر سوار نے کہا مجھے فوج کی بھی ضرورت نہین ہی بلکہ کچھ لشکر درکار
ہین الوان نے کہا جب فوج تیار ہی تو آپ کیون کم لشکر لیجاییے علیق جادو نے بھی کہا کہ سب فوج
کو ہمراہ لیجاییے اژدر شیر سوار اُٹھا اسباب سحر درست کیا معین جادو نے بھی اسباب سحر درست کیا اور
علیق جادو نے بھی اپنی جھولی سنبھالی سب درست ہوکر چلے الوان جادو بھی ہمراہ تھا باہر مکان کے
آکر سب فوج کو ساتھ لیا آگے بڑھے تھے کہ لشکر صاحبقران کے نشان نظر آئے الوان جادو نے کہا دیکھیے
لشکر آتا ہی علیق نے کہا لشکر بھی بہت ہی معین جادو نے کہا ایسا نہوتا تو اسے فتاحی طلسم مین کیونکر آیا ہر ایک
کا کام نہین ہی جو طلسم کو فتح کرنے کا ارادہ کرے ایسے ہی شجاعون کا کام ہی یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ مریخ
کی نگاہ سب پر پڑی صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر ملاحظہ فرمایئے یہ لوگ ساحران جلیل اس طلسم کے
ہین امیر نے سب کو دیکھا اژدر شیر سوار نے جو صاحبقران زمان کو دیکھا معین سے پوچھا یہ کون ہین
معین نے کہا طلسم کشا یہی ہین انھین کی اطاعت مریخ آفتاب علم نے قبول کی ہی اژدر شیر سوار آگے
بڑھا اور نعرہ کیا کہ او حمزہ خبردار آگے جانے کا ارادہ نہ کرنا جرأت اگر اپنی درکار ہی تو واپس جاؤ نہیں تو
پچھتاییگا مریخ نے چاہا آگے بڑھ کے جواب دون مگر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روکا اور فرمایا
او مکار کیا بیہودہ بکتا ہی ہم تیرے روکے سے کب رکینگے اژدر شیر سوار نے کہا بُرا ہوگا امیر نے فرمایا جو رائے
تُو نے تجویز کی ہو اُسکو اُٹھا نرکھ اژدر نے ایک تیر کمان مین پیوستہ کرکے طرف صاحبقران کے سر کے پھینکا
امیر نے تلوار میان سے نکالی اُس تیر کو قلم کیا اُسنے دوسرا تیر پھر صاحبقران کی جانب پھینکا امیر نے اُسکو

بھی قلم کیا اُسنے بیس تیر امیر کی جانب سر کیے مگر صاحبقران نے سب قلم کیے مریخ نے پہلے ہی دار
مین امیر سے کہا تھا یا صاحبقران یہ خدنگ سحر ہین اسم اعظم الٰہی ورد زبان رکھیے گا صاحبقران
اسم اعظم پڑھ رہے تھے اسوجہ سے خدنگ خطا کرتے تھے جب اسکا ترکش خالی ہوگیا تو اژدر شیر سوار نے
معین جادو سے پلٹ کے کہا معلوم ہوتا ہی مریخ آفتاب علم سحر کو دفع کرتا جاتا ہی نہین تو ایک خدنگ تمام
فوج کو کافی تھا صاحبقران نے بیس تیر قلم کیے یہ سوچ کر اُسنے کہا اے مریخ آفتاب علم یہ بات اچھی
نہین ہی کہ تم چھپ کر میرے سحر کو دفع کرتے ہو اگر یقین سحر آزمائی کرنا ہی تو میرے سامنے آکے کچھ کمالات
دکھاؤ مریخ آفتاب علم نے کہا او مکار جب عاجز ہوا تو یہ باتین بنانے لگا ارے کسکی مجال ہی جو صاحبقران
زمان سے مقابلہ کر سکے کیا اصل ہی تیرے سحر کی جو اُنپر اثر کرے اگر سامری اور جمشید بھی ہوتے تو اُنکا
سحر تاثیر نہ کرتا تو کیا چیز ہی اژدر شیر سوار نے کہا یہ مین نہین یقین کرتا کہ انسان پر سحر تاثیر نہ کرے مریخ
نے کہا اب جو تیرے مزاج مین آئے سحر کر دیکھون کیونکر تیرا سحر تاثیر کرتا ہی اژدر شیر سوار نے کہا مین تجکو
اپنے مقابلے مین بلاتا ہون مریخ آفتاب علم نے کہا مین موجود ہون یہ کہکر صاحبقران سے عرض
کی اب میرے بارے مین کیا ارشاد ہی حریف مجھ سے کہ رہا ہی صاحبقران نے فرمایا اُسکے مقابلے
مین جاؤ خدا فتح دے گا مریخ رکاب سعادت انتساب صاحبقران کو بوسہ دے کر صف سے
آگے بڑھا اژدر شیر سوار نے ایک ناریل جھولی سے نکالا کہا اے مریخ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہی مریخ
نے جواب دیا کہ اشیاء نجس مین سے کوئی شے ہی اژدر نے اُس ناریل کو ہتھیلی پر رکھا وہ ناریل آسمان
کی طرف چلا دور جاکے ناریل کے دو ٹکڑے ہوئے ایک دھوان نکلا اور پھیلنے لگا مریخ آفتاب علم
سیر دیکھ رہا ہی وہ دھوان اسقدر پھیلا کہ تمام میدان مین تاریکی ہوگئی اور ایک کو دوسرے کی صورت
دیکھنے مین تکلف ہوا اُس وقت اژدر شیر سوار سمجھے کہ بڑھا مریخ آفتاب علم نے
ایک آفتاب جھولی سے نکال کر آسمان کی طرف پھینکا اُس آفتاب نے چمک دکھائی تاریکی
دفع ہوئی آفتاب کی چمک بڑھنے لگی یہان تک ترقی پذیر ہوئی کہ آنکھ نہ ٹھہر سکی سب نے آنکھین
بند کر لین مریخ آفتاب علم نے سحر کو اور زور دیا آفتاب کی چمک اور زیادہ بڑھی مریخ آفتاب
علم نے اور سحر کو قوت دی آفتاب مین حدت پیدا ہونا شروع ہوئی یہان تک حدت بڑھی
کہ اژدر شیر سوار اور عتیق جادو اور معین جادو وغیرہ بیتاب ہو گئے مگر مجبور کیا کر سکتے
تھے آنکھین کھول نہین سکتے سحر کیونکر کرین سر نیچے کیے ہوئے ہونٹ ہلا رہے ہین مگر کچھ فائدہ
نہین ہوتا ہی اب مریخ آفتاب علم ریسمان و سوزن لے کر آگے بڑھا پہلے اُسنے اژدر
شیر سوار کی زبان مین سوزن دیا پھر معین جادو کو گرفتار کیا پھر عتیق جادو کو قید کیا الوان
جادو کے ہاتھ پاؤن خوب مضبوطی سے باندھے اور جسقدر ساحر تھے سب کو گرفتار کر کے
خدمت مین صاحبقران زمان کی حاضر ہوا آفتاب کو کچھ اشارہ کیا وہ پستی کی طرف مائل ہوا
حدت اور روشنی کم ہو گئی ایک تانبے کا چکر زمین پر آکے گرا مریخ آفتاب علم نے اُٹھا کر
جھولی مین رکھا صاحبقران سے عرض کی اب الوان جادو کے مکان مین تشریف لے چلیے
وہان تھوڑی دیر ٹھہریے پھر جو مزاج مبارک مین آئے وہ کیجیے گا صاحبقران الوان جادو

سکے مکان مین آئے مریخ جادو نے سب کو ایک ستون سے باندھ دیا ہوشیار کیا سب نے اپنے تئین عجب
حالت مین پایا مریخ آفتاب علم نے کہا کیون اے اژدر شیر سوار اب اپنے کو کس حال مین پاتا ہی اژدر شیر سوار نے
گردن جھکائی مریخ صاحبقران کے پاس حاضر ہوا عرض کی یا امیر اب انکی بابت کیا حکم ہی صاحبقران نے فرمایا
انکے آگے قلم دوات رکھوا اگر یہ اپنے دین باطل کو ترک کرین تو انھین رہا کر دو ورنہ تمھین اپنے اسیرون کا اختیار
ہی مریخ آفتاب علم نے سب کے آگے قلم دوات رکھ کر کاغذ ہر ایک کو دیا کہا مین تم سب سے کہتا ہون کہ اب بھی
اپنے مذہب باطل کو ترک کرتے ہو یا نہین سب نے انکار کیا مریخ سب کو وہان سے لایا باہر لاکے پہلے معین جادو
کو قتل کیا اسکے مرنے سے تاریکی چھاگئی آواز آئی کشتی مرا نامم من معین جادو بود اسکے بعد عتیق جادو کو قتل کیا اسکے
مرتے ہی تاریکی ہوگئی آواز آئی کشتی مرا نامم من عتیق جادو بود اسکے بعد اژدر شیر سوار کو قتل کیا اسکے مرتے ہی
آندھی چلنے لگی سنگ باری ہونے لگی آواز آئی کشتی مرا نامم من اژدر شیر سوار جادو بود اسکے بعد ایوان جادو
کو قتل کیا اسکے مرتے ہی عمارتین بہت سی گرین مرحلے کی علامت مٹی آواز آئی کشتی مرا نامم من ایوان جادو مالک
در بند طلسم بود پھر اور ساحرون کو جو اسیر ہوئے تھے مریخ نے قتل کیا جب سبکو قتل کر کے فراغت پائی تو صاحبقران
کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران فتح مبارک امیر نے فرمایا سب خدا کی عنایت ہی اور تم لوگون کی
کوششون کا نتیجہ ہی اس روز صاحبقران نے جلسہ آراستہ کیا تمام شب عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو صحبت
برخاست ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اب ایک دربند اور باقی ہی مگر بہت سخت ہی صاحبقران نے فرمایا
خدا سب آسان کر دیگا مریخ نے عرض کی بہتر ہو جو آج ہی تشریف لے چلیے امیر نے فرمایا مجھے کچھ عذر
نہین ہی جسوقت کہو مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب انکے مرنے کی خبر فیروز ستارہ پیشانی کو ہو گئی
ہوگی وہ ضرور دربند حتشام کے واسطے بندوبست کریگا اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے وہان پہونچ جائین
اور احتشام جادو کو بلا کر سمجھائین اگر وہ شراکت منظور کرے بہتر ہی ورنہ اسے قتل کرین صاحبقران زمان
نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور طرف دربند احتشام کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کی جاتی ہی

کہ جسوقت یہان مریخ آفتاب علم نے ساحرون کو قتل کیا انکی تصویرین جو فیروز کے سامنے رکھی تھین جلنے لگین
فیروز گھبرا گیا کہا غضب ہوا معین جادو قتل ہوا ابھی اسکی تصویر جل رہی تھی کہ عتیق کی تصویر مین آگ لگی
فیروز نے کہا ارے عتیق کو بھی کسی نے مارا یہ کہہ رہا تھا کہ اژدر شیر سوار کی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے کہا اژدر
بھی قتل ہوا ایوان جادو کی بھی تصویر جل اٹھی فیروز نے کہا لو صاحب خاتمہ کر دیا مرحلہ فتح ہوگیا نجتگان نے جو
کیفیت دیکھی زہرہ ثانی سے کہا اب اس طلسم کا بھی بچنا بہت دشوار ہی دیکھیے کیسے کیسے ساحران جلیل
قتل ہوگئے مرحلیہ فتح ہوگیا زہرہ نے کہا غضب ہوا مین یہ سمجھا تھا کہ یہ طلسم کسی سے فتح نہوگا مگر اب امید
میری قطع ہوگئی نجتگان نے کہا واقعی اہل اسلام صاحب اقبال ہین ایسے لڑکے کوئی سر برنہین
ہوتا ہی زہرہ و نجتگان تو یہ باتین کر رہے تھے مگر فیروز نے اسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا ایک رقعہ
لکھ کر دیا کہا اس رقعہ کو فیل زور جادو کے پاس پہونچاؤ بلکہ ابھی اپنے ہمراہ لیکر آؤ ملازم نامہ لیکر روانہ ہوے
فیروز نے نجتگان سے کہا اب مین نے اس شخص کو بلایا ہی جو یکتاے روزگار ہی بڑا مکار ہی اسنے

ہزارون ساحرون کو ازراہ مکر قتل کیا بہت سی جگہ کی حکومت مکر سے لی اسکا مثل نہین ہی اگر یہ جائیگا تو ضرور دام
مکر پھیلائیگا اور اسکے سحر بھی عجائب ہین مریخ آفتاب علم سوا اسکے اور کسی سے گرفتار نہوگا نجتگان نے کہا
مین بھی اُنکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہون فیروز نے کہا ابھی آئینگے دیکھ لینا یہ ذکر تھا کہ ایک برق چمکی نجتگان نے
دیکھا ایک ساحر فیروز کے سامنے آیا کہا فیل زور جادو آتے ہین فیروز نے کہا مین منتظر ہون جلد آئین اسے دیر
نہ لگائین وہ ساحر رخصت ہوا اُسکے تھوڑی دیر کے بعد سب نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ اُٹھا اور برقین چمکنے لگین
فیروز نے کہا فیل زور آتا ہی نجتگان کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا فیروز نے جو اسکی حالت دیکھی کہا اے نجتگان تمہاری
ابھی سے یہ کیفیت ہی جب فیل زور کی صورت دیکھو گے اُسوقت تمھاری کیا حالت ہوگی نجتگان خاموش
رہا کچھ جواب نہ دیا وہ ابر قریب آیا ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین جھپک گئین آنکھین جو کھولین دیکھا ایک مرد طویل
القامت ہاتھی کا سر ایک خرطوم بڑی لمبی لٹکتی ہوئی فیروز کے سامنے آکے سلام کیا فیروز نے جواب سلام
دیا فیل زور جادو نے کہا کیون اے شہنشاہ اس وقت مجھے کیون یاد فرمایا فیروز نے سب کیفیت آمد صاحبقران
کی بیان کی اور مریخ جادو کا مسلمان ہو جانا پھر ان ساحران نامی کا قتل ہونا اور مرحلون کا برباد ہونا سب بیان
کیا جب سب کہہ چکا تو آخر مین کہا اب تم مرحلہ احتشام جادو پر جاو اور اُس کو بچاؤ ورنہ وہ بھی لوٹ جائے گا
فیل زور جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین سبکو ایک دن مین اسیر کرکے بھیجدونگا فیروز نے کہا مجھے
تمھاری ذات سے امید قوی ہی کہ تم ضرور ایسا ہی کروگے فیل زور اُسی وقت رخصت ہوا فیروز نے
کہا اب تم کب جاؤگے فیل زور نے کہا مین ابھی روانہ ہو جاؤنگا فیروز نے بہت کچھ اُسکو لالچ دیا فیل زور
روانہ ہوگیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب امیر بعد فتح دربند ایلوان جادو روانہ ہوئے آٹھوین روز مرحلۂ احتشام پر پہونچے مریخ آفتاب علم نے
ایک نامہ احتشام جادو کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہم ایک ضرورت خاص سے یہان آئے ہین لازم تمھین یہ ہی
کہ اپنے تئین بہت جلد ہمارے پاس پونہچاؤ یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور احتشام جادو کے پاس روانہ کیا ساحر
جس وقت نامہ لیکر احتشام جادو کے پاس پہونچا احتشام جادو نے نامے کو بوسہ دیا کہا مین ابھی چلتا ہون اُسیوقت
اُسنے لباس پہنا نامہ دار کے ہمراہ روانہ ہوا تھوڑی دیر مین مریخ آفتاب علم کے پاس پہونچا مریخ کو سلام
کیا مریخ نے مزاج پوچھا اُسنے سب طلسم کی خیریت بیان کی مریخ آفتاب علم نے کہا اے احتشام جادو تم مجھے
کیا جانتے ہو احتشام جادو نے کہا مین مالک جانتا ہون مریخ نے کہا جو بات ہم اختیار کرین تمھین اُسکے
گوارا کرنے مین عذر تو نہوگا احتشام نے عرض کی میری جان تک حاضر ہی اگر آپ کے کام آئے تو یہ سر موجود
ہی مریخ نے کہا ہمین اور کوئی ضرورت نہین ہی صرف یہ چاہتے ہین کہ تم ہمیشہ ہمارے پاس رہو احتشام نے
عرض کی کہ مین حاضر ہون مریخ نے کہا ایک شرط یہ ہی اگر اُسکو قبول کرو احتشام نے عرض کی مین نے اُس
شرط کو بھی قبول کیا اگر حکم ہووے تو مکان بھی نجاؤن آپ ہی کی خدمت مین رہون مریخ نے جب اُسکو اچھی طرح
پکا کر لیا تب کہا ہمنے صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی ہی ہمکو بھی لازم ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک
کرکے صاحبقران کی اطاعت کرو اور مذہب حق اختیار کرو احتشام جادو نے کہا اے شاہزادہ عالم مذہب

حق کیا ہی مریخ نے کہا مذہب اسلام مذہب حق ہی اور دین سامری فرقہ گمراہی ہی احتشام جادو نے کہا ای شہریار
یہ تو آپ نے بہت سخت بات فرمائی ہی مین اسکو نہین قبول کر سکتا ہون اور آپ کو مانع نہین ہون آپنے
جو کچھ کیا بہت خوب کیا مین آپ کی اطاعت سے سرتابی نکرونگا مگر مجھسے یہ نہوگا کہ اپنے مذہب قدیم کو ترک
کر کے جدید طریقہ اختیار کرون مریخ آفتاب علم نے اسکو بہت سمجھایا مگر یہ سیہ قلب تھا مریخ کے سمجھانے پر
بھی راہ راست پر نہ آیا جب مریخ بہت کچھ فہمائش کر چکا اور اسنے قبول نہ کیا تو مریخ کو غصہ آیا کہا ای احتشام
تم جانتے ہو کہ اس طلسم مین کوئی ساحر ایسا نہین ہی جو میرا ہمسر ہو مین تمسے ایک محبت قلبی رکھتا ہون اسوجہ
سے اس طرح کہتا ہون ورنہ مین سختی بھی کر سکتا ہون یہ مجھے معلوم ہی کہ تم مجھسے سحر مین زیادہ نہوگے قوت مین
بڑھکے نہوگے سب باتون مین تم مجھسے کم ہو جب تم میری خلاف مرضی کروگے تو مین ضرور تمھین اسکی سزا
دونگا احتشام نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اس وقت مین انکار ہی کئے جاتا ہون تو ایسا نہو یہ جھلا کے
سحر کر دے تو مین روک بھی نہ سکونگا مفت مین جان جائیگی اس سے بہتر ہی کہ اسوقت کوئی حیلہ کر کے
یہان سے جان بچا کر چلنا چاہیے اور بعد مین فیروز کو اطلاع دیکر وہان سے مدد طلب کر کے اس سے مقابلہ
کرنا چاہیے یہ سوچکے اسنے عرض کی ای شاہزادۂ عالم مین دین اسلام اور مذہب سامری دونون کا
مقابلہ کرونگا اور دونون کی بہتری اور بدتری دیکھونگا جس مذہب کو قدیم اور بہتر دیکھونگا اسے اختیار کرونگا
امیدوار ہون کہ آج مجھے فرصت مرحمت فرمائی جائے کل مین عرض کردونگا مریخ آفتاب علم نے کہا اسکا مضائقہ نہین
مین تمھین دو روز کی مہلت دیتا ہون تم خوب غور کر لو پھر جسکو قدیم اور بہتر دیکھو اُسے اختیار کرو مگر دونون کی بھلائیان
اور برائیان جو جو تجویز کرنا مجھسے بھی بیان کر دینا احتشام نے عرض کی مین ضرور آپ کی خدمت مین عرض کردونگا
یہ کہکر احتشام جادو رخصت ہو کر اپنے گھر مین آیا ملازمین کو بلایا کہا آج غضب ہوا تھا اگر ایک بات ذہن مین
نہ آتی تو نہین معلوم کیا کیفیت ہو جاتی ملازمین نے حقیقت دریافت کی احتشام جادو نے سب کیفیت خلاصہ بیان
کردی ملازمین احتشام کو تعجب ہوا سب نے کہا پھر اب آپ کیا انتظام فرمائیے گا احتشام نے کہا مین
اس وقت ایک نامہ شہنشاہ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور مدد اُنسے طلب کرتا ہون مگر جلد کیونکہ مین نے
ایک ہی دن کی مہلت لی ہی ایک دن اور ٹل سکتا ہی کہ مریخ نے مجھسے کہا ہی کہ ہمنے تمکو دو روز کی فرصت دی
ملازمین نے کہا پھر آپ جلد نامہ تحریر فرمائیے دیر نہ لگائیے احتشام نے اسی وقت ایک نامہ لکھا اور یہ سب
مضمون اُسمین تحریر کر دیا جب سب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا رخصت کیا کہا خداوند کی خدمت مین یہ
عریضہ لے جانا اور اسکا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا احتشام اپنے باغ مین آ کے بیٹھا ملازمین
سے یہی باتین کر رہا ہی کہ آسمان پر ایک برق چمکی احتشام نے آنکھ اُٹھا کے دیکھا فیل زور جادو زمین پر آیا
احتشام اسکو دیکھکر خوش ہو گیا کہا ای فیل زور جادو تم بہت اچھے وقت پر آئے یہ کہکے اسنے کل کیفیت
مریخ آفتاب علم کی بیان کی فیل زور جادو نے کہا مجھے یہ سب کیفیت معلوم ہی خداوند طلسم نے تمھاری مدد
کے واسطے مجھے بھیجا ہی احتشام نے کہا مین ایک عریضہ خدمت مین خداوند طلسم کے روانہ کر چکا ہون اور اُسمین
بھی یہی مضمون ہی بلکہ مین نے مدد طلب کی ہی فیلزور نے کہا وہ نامہ پڑھکے جواب لکھ دینگے مگر اب تم سامان جنگ
درست کرو احتشام نے لشکر ساحران کو اطلاع دی کہ فوج ہر وقت مسلح و مکمل رہے اسکے لشکر مین جسقدر
لوگ تھے سب ہر وقت مسلح و مکمل رہنے لگے دوسرے روز مریخ آفتاب علم نے اپنے ملازم کو اسکے یہان بھیجا

اور رقعہ دیا تھا اُسمین لکھا تھا کہ اے احتشام جادو کہو تم نے کیا بات تجویز کی اور کس وقت ہمارے پاس آؤ گے
رقعہ جو احتشام جادو کو ملا اُسنے فیل زور جادو کو دکھایا اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے دونون
مذہبون کی برائی بھلائی پر نظر کی ابتک میرے ذہن مین جسقدر بھلائیان مذہب اسلام کی آئی ہین اُسقدر اپنے
مذہب کی بھلائیان نہین پائی ہین دو روز کی مہلت کا اور طلبگار ہون وعدہ کرتا ہون کہ مین آپکا مذہب اختیار
کرونگا آپ میری طرف سے خاطر جمع رکھیے یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا اور رخصت کیا نامہ دار نے مریخ آفتاب
علم کو نامہ دیکھایا مریخ عبارت کو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اچھا ہمنے اور دو روز کی مہلت دی یہان فیل زور
جادو نے احتشام جادو سے کہا اب مریخ آفتاب علم کو بہ مکر گرفتار کر دیون تو ہرگز سحر کی لڑائی مین فتح
نہ پائین گے بلکہ جان سے مارے جائین گے مریخ آفتاب علم سحر مین یکتا ہے اسکا جواب دینے والا
اس طلسم مین کوئی نہین ہے ہان ملحقات کے طلسمون مین ساحران ساحر کبھی البتہ ایسے ہین جو اسکو برسون
تعلیم کرین احتشام جادو نے کہا پھر جو آپ کی رائے ہو وہ کیا جائے فیل زور جادو نے کہا تم کل مریخ
آفتاب علم کے پاس جاؤ اور اُسکو بحیلۂ دعوت یہان بلا کے لاؤ میرے آنے کا ذکر ہرگز نہ کرنا نہین وہ
نہ آئے گا سمجھ جائے گا کہ اسمین مکر ہے احتشام جادو نے کہا مین کل جاکر ضرور کہہ آؤنگا مگر جب وہ یہان آئیگا
تو کیا بات کی جائیگی فیل زور نے کہا تمکو اس سے کیا بحث ہے تم جاکر اسکو مدعو کر آؤ احتشام نے کہا
اگر آپکا یہ ارادہ ہے کہ اسکو بیہوشی پلاکے بیہوش کرین تو وہ ہرگز بیہوشی نہ پیئے گا اور اُسی وقت اُسکو معلوم
ہوجائے گا فیل زور نے کہا بیہوشی مین نہین پلاؤنگا دوسری ترکیب کرونگا احتشام جادو نے کہا مجھے
وہ ترکیب پیشتر بتا دو تو مین البتہ وہان جاؤن اور اپنے ہمراہ لاؤن فیل زور نے کہا مریخ آفتاب علم سلطان
روشن جبین جادو کی دختر پر عاشق ہے مین ایک تصویر اُسکی یہان لگاؤنگا اُسی کے ذریعہ سے اپنا کام
نکالونگا احتشام نے کہا اب مین سمجھا کل جاکر مریخ کو اپنے ہمراہ لے آؤنگا انھین باتون مین رات
گذر گئی صبح کو احتشام جادو اُٹھا مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین آیا مریخ نے کہا اے احتشام اس وقت
تمھارے آنے کا کیونکر اتفاق ہوا احتشام نے عرض کی مجھکو چند باتین آپ سے دریافت کرنا ہین اُسی کی
وجہ سے چلا آیا مریخ آفتاب علم نے کہا جو کچھ تمھین تحقیق کرنا منظور ہو پوچھ لو احتشام جادو نے دو چار باتین دریافت کین
مریخ نے اُنکا جواب دیا احتشام نے عرض کی اے شہنشاہ اب مجھے کوئی عذر نہین ہے فقط ایک بات اور
دیکھنا ہے جسوقت اُس سے فراغت پاؤنگا مسلمان ہوجاؤنگا مریخ نے کہا تمھین اختیار ہے ایک روز اور باقی
ہے احتشام نے عرض کی ایک بات کا امیدوار ہون اگر قبول فرمایئے گا تو میری عزت بڑھ جائیگی مریخ آفتاب
علم نے کہا جو کچھ کہو احتشام نے عرض کی امیدوار ہون کہ ایک روز فدوی کے یہان تشریف لایئے ماحضر
نوش فرمایئے مریخ آفتاب علم نے کہا جب تم وعدہ پورا کروگے تو مین ضرور تمھارے یہان آؤنگا کھانا کھاؤنگا
ابھی کوئی ضرورت نہین ہے احتشام نے دیکھا مریخ نہ جائینگے کہا اے شہریار اگر آپ کو یہی انکار ہے تو مین اسیوقت
موجود ہون آپ کلمہ تعلیم فرمایئے مریخ نے کہا ابھی تمکو صاحبقران کی خدمت مین لے چلونگا جب اُنکی قدمبوسی
سے مشرف ہونا تب اپنی یہ خواہش ظاہر کرنا وہی تمھین کلمہ تعلیم فرمائین گے احتشام نے عرض کی مین حاضر
ہون خدمت مین صاحبقران زمان کے لے چلیے مین اُنکی قدمبوسی سے بھی مشرف ہوجاؤن اُنکو بھی اپنے یہان
لے چلون مریخ آفتاب علم احتشام جادو کو ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا احتشام نے صاحبقران

کے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر اسکا چھاتی سے لگایا مرتخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب انکو کلمہ تعلیم فرمایئے یہ آپکی اطاعت بدل وجان قبول کرتے ہین امیر نے چاہا اسکو کلمہ پڑھائین اسنے عرض کی یا صاحبقران ابھی مجھکو آپ سے واسطے سحر کرنے کی ضرورت ہوگی سحر سے توبہ نکرونگا امیر نے فرمایا تمھین کچھ ضرورت نہوگی بہت سے ساحر موجود ہین ہم تو سحر کو برا جانتے ہین احتشام نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہی تو مین موجود ہون صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا احتشام کلمہ پڑھ کے بمکر مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی اب امیدوار ہون کہ مجھے سرفراز کیجیے دعوت قبول فرمایئے امیر نے فرمایا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم تمھاری دعوت قبول کرینگے خاطر ملول کرینگے ابھی بہت سی باتون کی جلدی ہی عرصہ ہونا اسکے واسطے باعث خرابی ہی احتشام نے عرض کی یا صاحبقران اگر دعوت نہ قبول فرمایئے گا مجھے صدمہ عظیم ہوگا اور سب سے اپنے مکان پر کہہ کے آیا ہون کہ مین صاحبقران زمان کو اپنے مکان پر لاتا ہون بلکہ وہ لوگ آپ کے منتظر ہین اگر آپ تشریف لے چلینگے تو وہ سب لوگ ایمان لائین گے اور اگر نہ تشریف لیجایئے گا تو وہ تو پیان ہون گے مگر مین محجوب ہونگا صاحبقران مجبور ہوے کہا مین چلونگا احتشام نے عرض کی مع جملہ سردارون کے تشریف لایئے گا امیر نے فرمایا سب سے وعدہ لو احتشام جادو سب سردارون کی بارگاہ مین آیا سب سے وعدہ لیا مگر خواجہ کی بارگاہ مین جس وقت آیا اور خواجہ نے اسکی پیشانی کی طرف دیکھا مکر کی علامت ظاہر ہوئی خواجہ نے اسکو اپنے پاس بٹھایا باتین کرنا شروع کین کہا ای احتشام جادو تم نے بہت بہت حجتین کین آخرکار قائل ہوے اور دین سامری پرستی ترک کیا احتشام جادو نے کہا خواجہ مین کیا کرتا مجبور رہا بے اس دین کے قبول کیے ہوے چارہ نہ تھا ہر طرح مین نے اپنے دین کو بے بنیاد اور کمزور پایا جب مجبور ہوا اور کوئی دلیل نہ بن پڑی تو یقین کیا کہ دین اسلام بہت قوی ہی مین نے اسکو قبول کیا ابھی اور لوگ بھی مسلمان ہونے والے ہین جب صاحبقران وہان تشریف لے چلین گے تو وہ لوگ بھی ایمان لائین گے خواجہ نے پھر تو ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ احتشام جادو نے بہت ہی خوشی خوشی اپنے دل کی کیفیت خواجہ کے آگے بیان کردی جب خواجہ نے اسکی دلی کیفیت سنی کہا مجھکو اسکا یقین نہین تم نے میرے دل کا حال پوچھنے کو اتنا کہا اگر اسکو ایک کاغذ پر تحریر کردو تو مین کوشش کر کے صاحبقران کو اور جملہ سردارون کو گرفتار کرادون احتشام نے کہا آپ کاغذ دیجیے مین ابھی لکھدون خواجہ نے اسکو کاغذ دیا احتشام جادو نے سب کیفیت اپنے دل کی لکھدی اور مہر کر کے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے کہا اب مین صاحبقران کو گرفتار کرادونگا تم خاطر جمع رکھو مگر شہنشاہ کے پاس مجکو لیجانا اور انکی قدمبوسی سے مشرف کرانا احتشام نے کہا خواجہ وہان تمھارا بڑا مرتبہ ہوگا مجھے اب معلوم ہوا کہ تم سامری پرست ہو خواجہ نے کہا مین ایک مدت سے سامری پرست ہون اور لشکر اسلام مین بھی بعض آدمی مجھکو جانتے ہین مگر میرا خوف ایسا غالب ہی کہ کوئی کچھ نہین کہہ سکتا ہی احتشام نے کہا فیلزہرہ جادو کبھی تمکو دیکھکر بہت خوش ہوینگے خواجہ نے کہا مین اسنے ضرور ملونگا احتشام نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون خواجہ نے کہا افسوس کی بات ہی کہ تم ایسے وقت مین میرے مہمان ہوے کہ مین تمھاری خاطر نکرسکا دیکھو اگر کہین کچھ شراب ملے تو تمھارے واسطے لاؤن احتشام نے کہا خواجہ آپ تکلیف نفرمایئن خواجہ نے کہا صاحب یہ میرے یہان کا دستور نہین ہی جو شخص آتا ہی مین اسکو ضرور شراب پلاتا ہون نہایت اصرار کیا کہ احتشام جادو عاجز ہو گیا خواجہ اسکو بٹھا کے بارگاہ کے باہر نکلے صاحبقران کے قریب

آپ نے عرض کی یا امیر آپنے جسکو مسلمان کیا ہی وہ بمکر مسلمان ہوا اور اسنے یہان لیجا کر آپ سے دغا کریگا
صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم ہر شخص کی نسبت ایسا ہی کہا کرتے ہو بھلا احتشام جادو مجھسے دغا کریگا
خواجہ نے عرض کی جو مین عرض کرتا ہون اُسکو یقین مانیے میرے کہنے کو خلاف نہ جانیے امیر نے کہا
مین ضرور اُسے خلاف جانونگا کبھی نہ مانونگا مرتیخ آفتاب علم نے جو یہ گفتگو سنی کہا خواجہ آپ بہت صحیح ارشاد
فرماتے ہین مجھکو بھی اُسکی طرف ایسا ہی گمان ہی امیر نے فرمایا جب اُسنے ہمارے سامنے کلمہ پڑھا اور
سامری و جمشید کو بُرا کہا اور اب وہ دغا کرے یہ ممکن نہین جب صاحبقران نے کسی طرح انکار کیا تو خواجہ نے
اُسکے ہاتھ کا کتبہ نکال کے صاحبقران کو دیا عرض کی ملاحظہ فرمایئے اُسنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہی اتنے مین مرتیخ
آفتاب علم اور جملہ سردار اُس کتبے کے دیکھنے کو صاحبقران کے نزدیک آئے سب نے مرتیخ سے کہا خواجہ
آپ نے اُس سے کیونکر دریافت کیا خواجہ نے سب حقیقت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اُسکے یہان فیلزور
جادو آیا ہی وہ کچھ مکر پھیلاویگا مرتیخ نے کہا خواجہ فیل زور بڑا مکار ہی خواجہ نے کہا مین تو اُسکو جانتا بھی
نہین ہون فقط نام اس وقت احتشام کی زبانی سُنا ہی جب صاحبقران نے یہ کیفیت دیکھی تو کہا احتشام جادو
کو یہان لاؤ ہم اُسکے خط سے اس خط کو ملائینگے خواجہ نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون یہ کہکر بارگاہ صاحبقران
سے باہر آئے اپنی بارگاہ مین داخل ہوے ایک صراحی ہاتھ مین لی کہا بھائی احتشام کیا کہون اس وقت
کہین شراب ممکن نہوئی صاحبقران کے میخانے سے خاصے کی شراب لایا ہون احتشام نے کہا اس سے
بہتر اور کوئی شراب کیا ہوگی خواجہ نے جام بھر کے احتشام کو دیا احتشام اُس جام کو پی گیا خواجہ نے دوسرا
جام بھی فوراً دیا احتشام اُس جام کو بھی پی گیا اب تو سر چکرایا آنکھون مین اندھیرا آیا عرض کی کیون خواجہ اس شراب
مین کیا تھا میرا سر چکراتا ہی خواجہ نے کہا صاحبقران کے میخانے کی شراب ہی وہان بہت تیز شراب ہوتی ہی
اُٹھکر ٹہلو یہ بات دفع ہو جائیگی احتشام ٹہلنے کو اُٹھا بیہوشی نے طمانچہ مارا لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے اسکی
زبان مین سوزن دیا پشتارہ باندہ کے خدمت مین صاحبقران کے لائے صاحبقران نے فرمایا خواجہ
اس صورت سے کیون لائے خواجہ نے عرض کی یا امیر اور صورت سے یہ میرے ہمراہ نہ آتا بڑا مکار
تھا فوراً تاڑ جاتا امیر نے کہا اچھا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے ہوشیار کیا احتشام نے اپنے کو اس حالت
مین پایا کہا یا صاحبقران مجھسے کیا خطا سرزد ہوئی جسکی یہ تعذیر مجھکو ملی امیر نے وہ کتبہ اُسکے پیش کش
کیا کہا یہ تمنے کیا لکھا ہی احتشام نے کہا یہ ہرگز میرے ہاتھ کا لکھا نہین ہی امیر نے خواجہ کی طرف دیکھا
کہا کیون خواجہ یہ کیا کہتا ہی خواجہ نے کہا اس سے کچھ اور لکھوا لیئے مرتیخ آفتاب علم نے عرض کی اسکی
کوئی ضرورت نہین ہی ابھی معلوم ہو جائیگا یہ کہکر عرض کیا اسکو مین یک جام شراب پلاتا ہون ابھی کل کیفیت اپنی
بیان کر دیگا صاحبقران نے کہا جب یہ خود کہہ دیگا تو مجھکو یقین ہوگا مرتیخ نے ایک جام مین شراب بھری
خواجہ نے کہا ای احتشام اس جام کو پیو احتشام نے کہا مین ہرگز نہ پیونگا ایک بار پلا کے آپ نے
بیہوش کیا تھا اب اگر مین شراب پیونگا تو نہین معلوم میرا کیا نقشہ ہوگا خواجہ نے کہا تم اس شراب کو پیو صرف
تمہارے جھوٹ سچ کے خلاصے کے واسطے یہ شراب تمھین پلائی جاتی ہی ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی احتشام
نے بہت بہت انکار کیا مگر مرتیخ آفتاب علم نے شراب اسکو پلا دی شراب کے پیتے ہی اُسنے کل کیفیت بیان
کر دی مرتیخ نے اسکو قید کر کے اپنے ملازمین کے سپرد کیا اور آپ اُسکے مکان کی طرف روانہ ہوے یہان

فیل زور جادو منتظر تھا کہ اختشام مرتیخ کو لائے تو مین دام مکر پھیلاؤن یہ اِس فکر مین بیٹھا تھا کہ شاہزادہ
مریخ آفتاب علم جاکر پہونچے فیل زور جادو مریخ آفتاب علم کو دیکھکر ڈر گیا چاہا سحر کرون مگر مرتیخ نے
اسکی زبان بندی پیشتر ہی سے کر دی تھی کہ اسکو سحر یاد نہ آیا مرتیخ آفتاب علم نے اُسکی مشکین باندھ لین
اور اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے یہان آکر صاحبقران کے سامنے فیل زور جادو کو ڈال دیا خواجہ
نے فیل زور کی صورت دیکھکر کہا اے مرتیخ آفتاب علم اسکی زبان مین سوزن نہین دیا ہے مرتیخ نے کہا خواجہ
سوزن دینے کی کیا ضرورت ہے مین نے اختشام جادو کی زبان سے بھی سوزن آپکے سامنے نکال
لیا تھا خواجہ نے کہا مین اُس وقت تعجب کرتا تھا کہ یہ باتین کیونکر کر رہا ہے اِس وقت تم سے معلوم ہوا
کہ اُسکی زبان سے سوزن نکال لیا تھا مرتیخ نے کہا خواجہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سحر اور شے ہے انکو
سحر مین ذرا دخل نہین ہے خواجہ سے یہ کہہ کے مرتیخ آفتاب علم نے فیل زور جادو کو ہوشیار کیا کہا اے فیل زور
اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو فیل زور جادو نے کہا مین ہرگز اطاعت فیروز سے منہ
نہ موڑونگا اور دین سامری پرستی نہ چھوڑونگا مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی اب اسکی بابت
کیا حکم ہوتا ہے امیر نے فرمایا تمھین اسنے قیدی کے حق مین اختیار ہے مرتیخ نے اسکو باہر لا کے قتل
کیا پھر اختشام جادو کو لاکر امیر کے سامنے رکھا کہا اے اختشام اب کیا کہتے ہو اختشام نے کہا مین دین
سامری پرستی کو ترک نہ کرونگا امیر نے فرمایا اسکو بھی قتل کرو مریخ اسکو بھی باہر لایا قتل کیا اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہو گیا عمارتین مرحلے کی گرنے لگین بعد عرصے آواز آئی کشتی مرا نام من اختشام جادو مالک مرحلہ طلسم
فیروز بود اسکے مرحلے کی جسقدر عمارتین تھین سب گر گئین مریخ نے امیر سے آکر عرض کی مبارک ہو کہ مرحلہ
اختشام جادو قتل ہوا اور مرحلہ فتح ہوا صاحبقران نے شکر خدا کیا مرتیخ نے عرض کی یا صاحبقران اب
یہان قیام نہ فرمایئے سب در بند فتح ہو چکے اب طلسم کے اندر چلنا چاہیے امیر نے فرمایا آج یہان اور
قیام کرو کل روانہ ہو جائینگے مریخ آفتاب علم نے عرض کی جو آپکی مرضی ہو وہ کیجیے صاحبقران نے اُس شب
وہان قیام فرمایا صبح کو معہ لشکر گران بارادہ داخلہ طلسم وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کی جاتی ہے

کہ جسوقت یہان مرتیخ نے فیل زور جادو کو قتل کیا وہان اسکی تصویر مین آگ لگ گئی فیروز نے جو تصویر کو
جلتے دیکھا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا کس نے فیل زور کو قتل کیا ابھی یہ کہہ رہا تھا کہ اختشام
کی تصویر مین بھی آگ لگ گئی اسکی تصویر بھی جلنے لگی فیروز نے زانو پر ہاتھ مار کے کہا لو غضب ہوا
در بند آخری بھی فتح ہوا اب طلسم کشا کو طلسم کے اندر آنے کا موقع ملا یا برائے تلاش لوح جائیگا یا
طلسم کے اندر آئیگا اب ساحرون مین یہان کوئی ایسا نہین ہے جو مرتیخ آفتاب علم کو جا کے روکے
اور اِس طرف نہ آنے دے بخشگان نے کہا اس طلسم سے وسیع طلسم آجتک مین نے نہین دیکھا اور
جسقدر ساحر یہان پائے جاتے ہین اُسقدر دوسرے طلسم مین نہین ہین پھر آپ یہ شکایت کیسے ہین کہ کوئی
ساحر ایسا نہین ہے کہ جو جاکے مریخ آفتاب علم کو روکے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا کہ مجھ سے بہتر
سحر کا جاننے والا اس طلسم مین کوئی نہین ہے اگر مین جاتا ہون تو میرے تحفہ جات اُسکے پاس ہین جب مین

اُس سے مقابلہ کے واسطے جاؤنگا وہ میرے تحفہ جات مجھی پر صرف کریگا اور اُنکا رد کرنا ممکن نہین ہی بختگان نے کہا پھر آپ کیا کیجئیگا فیروز نے کہا اب ملحقات کے طلسم مین نامے بھیجتا ہون وہان سے ساحران سامری کو طلب کرتا ہون جبتک وہ لوگ نہین آئین گے طلسم کی نگرانی نہین ہوگی بختگان نے کہا پھر اب جلد نامے تحریر فرمائیے دیر نہ لگائیے فیروز نے اُسی وقت میرمنشی کو بلایا چند خط لکھوائے ملحقات کے طلسمون مین روانہ کردیے اور ایک خادم کو بلاکر کہا تم میری ایک عرضی اُستاد کی خدمت مین لے جاؤ مین جانتا ہون کہ وہ تشریف نہ لائینگے مگر کچھ تدبیر بتائینگے اور اگر تشریف لے آئے تو پھر ساحران سامری کی بھی ضرورت نہین ہی جو کچھ اُنھون نے دیکھا ہی سامری کے خواب مین بھی وہ نہ آیا ہوگا اور جو سحر کہ وہ کرسکتے ہین اب کوئی اُسکا جواب دینے والا نہین ہی اسی سے ہمصر سامری کا خطاب اُنکو ملا ہی بختگان نے کہا آپ اُنکو اگر عریضہ روانہ فرمائیے تو میرے ہاتھ بھیجیے مین اپنے ہاتھ سے جاکر اُنکو عریضہ دونگا اور زبانی بھی اس طور سے عرض کرونگا کہ اُنکو سوا سے تشریف لانے کے دوسری بات بن نہ آئیگی فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہی مین عریضہ تحریر کرتا ہون تم اُسکو لے جاؤ مگر ایک خیال ہی کہ تم کسیقدر ساحرون سے ڈرتے ہو یہان جب کوئی ساحر آیا تمھارے چہرے سے رنگ اُڑگیا اور اُنکی صورت ایسی ہی جسکو دیکھکر تمھارے حواس درست نرہین گے وہ اصل مین انسان ہین مگر بصورت حیوان ہین بختگان نے کہا وہ مجھے کچھ تکلیف تو نہین پہونچائینگے فیروز نے جواب دیا بخاطر پیش آئین گے بختگان نے کہا پھر مجھے جانے مین کیا عذر ہی صورت اگر اُنکی مہیب ہی تو مین نڈر رہونگا مگر مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچائین فیروز نے کہا خاطر جمع رکھو بختگان نے کہا کہ آپ عریضہ تحریر فرمائیے فیروز نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی بختگان کو دی ایک ساحر کو بلایا اور تخت منگایا بختگان کو تخت پر بٹھا کے ساحر سے کہا اُنکو بعزت وحرمت لے جانا اور بہ آسایش لے آنا ساحر تخت اُڑا کے چلا دوروز کے بعد بختگان نے دیکھا ایک جگہ پر دریا سے خون بہ رہا ہی کچھ ہاتھ پانون آدمیون کے کٹے ہوے اُسمین نظر آتے ہین کچھ سر دکھائی دیتے ہین بختگان نے اُس ساحر سے کہا یہ دریا سے خون کیسا ہی ساحر نے کہا ابھی حقیقت معلوم ہوجائیگی بختگان خاموش ہوا ساحر نے تخت کو پستی کی طرف رجوع کیا تھوڑی دیر مین تخت زمین پر آیا بختگان سے کہا اب تخت سے اُتریے میرے ہمراہ تشریف لے چلیے بختگان تخت سے اُترا ساحر کے ساتھ ہوا ساحر ایک مقام پر پہونچا کہ وہان تیز سے زمین مین گڑے ہوے تھے ساحر نے بختگان سے کہا آپ میری پشت پر سوار ہون کہ اس جگہ سے آپ کو پار پہونچاؤن بختگان ساحر کی پیٹھ پر سوار ہوا ساحر بختگان کو لیکر پار گیا بختگان نے دیکھا ایک پہاڑ سیاہ معلوم ہوتا ہی بختگان نے اُس ساحر سے کہا یہ پہاڑ بھی طے کرنا پڑیگا ساحر نے کہا یہ پہاڑ نہین ہی ہمصر سامری کے مکان کی دیوار ہی بختگان اور آگے بڑھا دیکھا ایک سر دکھائی دیتا ہی مگر عورت کا سر ہی کہ وہ سر دیوار سے بہت اونچا ہی بختگان نے کہا اے شخص یہ سر کسکا ہی ساحر نے کہا یہ سر ہمصر سامری کی زوجہ کا ہی بختگان نے کہا اسقدر اونچی دیوار ہی اور سر اُسکا بھی بہت اونچا ہی یہ آدمی ہی ساحر نے کہا یہ تو نسبت ہمصر سامری بہت کوتاہ قامت ہی جسوقت آپ ہمصر سامری کو ملاحظہ فرمائین گے تو یقین ہی ڈر جائین گے بختگان نے کہا ڈر کی کیا بات ہی مگر تعجب اس بات کا ہی کہ آجتک ایسا قد کسیکا نہین دیکھا ساحر سے یہ باتین کرتا ہوا بختگان آگے بڑھا ساحر ایک مکان مین آیا بختگان نے دیکھا ایک شخص خون کے دریا مین لیٹا ہی صورت اُسکی ایسی مہیب ہی کہ پاس

جانے کو جی نہین چاہتا ہی بختگان نے اُس ساحر سے پوچھا کیون بھائی یہ شخص کون ہی ساحر نے کہا ہمعصر عرف
انجین کا نام ہی بختگان نے کہا مین تو اُسکے پاس نجاونگا مجھے واقعی خوف آتا ہی کیا عجیب ہی جو یہ مجھے
کھا جائین یہ دریاے خون انکے نیچے کیسا بہ رہا ہی ساحر نے کہا ابھی سے بے سنے تو آپ کی یہ کیفیت ہی
اگر اسکی وجہ بیان کرونگا تو آپ ہوش مین نرہین گے ابھی بیہوش ہو کر گر پڑین گے بختگان نے اصرار
کیا ساحر نے کہا ہمعصر سامری آدمی جانور پتھر کنکر گھانس درخت مٹی جو پاتے ہین کھا جاتے ہین مگر
کبھی انکا پیٹ نہین بھرتا ہی دن بھر یہی شغل رہتا ہی ایک ہفتہ تک اپنا پیٹ بھرتے ہین اور ایک ہفتہ
تک اسی شکل سے سویا کرتے ہین معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر اس طرف سے آیا تھا اُنکو پیٹ بھرنے کا
موقع ہاتھ آیا بختگان نے کہا کہین مجھے بھی نہ کھا جائین ساحر نے کہا آپ کی بہت خاطر کرین گے مگر جو بات
کہین اُسکا جواب بہت سمجھ کے دیجیے گا ایسا کم عقل بھی نہین ہی عقل نہایت ہی سالم ہی بختگان نے کہا
مین اُسکے پاس نجاؤنگا ساحر نے جواب دیا آپ کا خوف بیکار ہی غرض ساحر نے بختگان کو جب بہت کچھ کہا
تو بختگان قریب آیا ہمعصر سامری کے پاس جا کے بیٹھا ساحر نے کہا پانون دباؤ آنکھ کھل جائیگی بختگان
نے ڈرتے ڈرتے پانون دبائے ہمعصر سامری نے آنکھ کھولی انگڑائی لیکر اُٹھ بیٹھا بختگان سے کہا لاؤ نامہ
دو بختگان نے پہلے سلام کیا پھر نامہ دیا ہمعصر سامری نے نامے کو پڑھا بہت ہنسا بختگان اسقدر ڈرا
کہ اُسکا پیشاب خطا ہو گیا جب ہمعصر سامری نامے کو پڑھ چکا تو اس نے بختگان سے کہا ای بختگان مین اگر
وہان جاؤن تو میری غذا کہان ممکن ہو سکتی ہی میرے ہنسنے کا باعث تم نہین سمجھے اس نامے مین ہمارے
شاگرد صاحب نے لکھا ہی کہ مین بیس آدمی آپکے واسطے روز حاضر کیا کرونگا آپ یہان تشریف
لائیے بیس آدمی اگر مین روز کھاؤنگا تو دو تین دن مین مر جاؤنگا ایسے فاقے مجھسے نہین سہے جائین گے
یہان تو صحراؤن مین نکل جاتا ہون جانورون کو کھاتا ہون جب اُن سے کچھ تسکین نہین ہوتی ہی تو صحرائین
سے درخت کھا لیتا ہون جو درخت بدمزہ ہوتا ہی اُسکو چھوڑ دیتا ہون پتھر کھا کے بسر کرتا ہون بعض زمانہ
ایسا ہوتا ہی کہ مٹی پر اکتفا کرتا ہون پھر یہ سب چیزین وہان کیونکر دستیاب ہونگی بختگان نے ڈرتے
ڈرتے کہا آپ جسوقت وہان تشریف لے چلین گے تو سب کچھ ممکن ہو جائیگا ہمعصر سامری نے کہا
وہان آدمی تو بیس روز ضرور ہی ملینگے کچھ جانور سو پچاس مل جائین گے درخت وغیرہ کہان ہین طلسم بھر کے
درخت دو دن مین کھا جاؤنگا بختگان نے کہا آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہوگی آپ تشریف لے چلین اور
خیال فرمائیے کہ اس وقت مین آپ کو ضرور مدد فرمانا چاہیے کہ طلسم کی حالت دگرگون ہی ہمعصر سامری نے کہا اب
طلسم کی عمر تمام ہوئی ہی اُن لوگون کے بچائے طلسم نہین بچے گا ہان اگر اب کوئی اُس طلسم کی عمر کو دوبارہ بڑھا
تو طلسم بچ جائے بختگان نے کل کیفیت زمرد ثانی کی بیان کی ہمعصر سامری نے کہا مین خوب آگاہ ہون
اور صاحبقران کو بھی خوب جانتا ہون مگر مجبور ہون کہ میرے کھانے کی فکر وہان نہو سکیگی نہین تو صاحبقران
کو مع لشکر ایک چشم زدن مین تمام کر دون اور طلسم کو پھر آراستہ کر دون دو ایک ہزار برس کی فرصت ہو جائے
بختگان نے اُس سے ایسی کچھ منت سماجت کی کہ ہمعصر سامری کو رحم آگیا کہا ای بختگان تم جاؤ مین بھی کسی موقع پر
آؤنگا ابھی تو ساحران سامری طلسم ملحقات سے آئینگے اپنے اپنے ہنر دکھائین گے جب اُن سے بھی کچھ
نہو سکیگا تو مین آؤنگا سب باتین ٹھیک کر دونگا بختگان نے کہا اگر ابھی تشریف لے چلیے تو کیسا ہی ہمعصر

سامری نے جواب دیا کہ ابھی مین نہ آؤنگا میرے آنے کا سامان ابھی سے وہان درست ہونا چاہیے بیس آدمی اور
سو جانور روز جمع کیے جائین جس وقت مین وہان آؤن اُس وقت میرے سپرد کیے جائین کہ دو روز تک
تو مین پیٹ بھر کے کھانا کھاؤن بلا سے دو ایک روز نصف شکم کھا لونگا بختگان نے کہا مین جاکر اسکا انتظام
کرتا ہون مگر جس وقت آپ کو اطلاع دیجاے اُسی وقت تشریف لے آئیے گا دیر نہ لگائیے گا ہمعصر سامری
نے کہا مین فوراً چلا آؤنگا اور ایک ہفتہ مین سب انتظام درست کر دونگا بختگان نے رخصت چاہی
ہمعصر سامری نے ہاتھ بڑھایا بختگان سمجھا کہ اب مجھکو کھا لیگا مگر اُسنے جو ہاتھ کھینچا تو ایک مالا موتیون کا اُسکے
ہاتھ مین تھا مالا اُسنے بختگان کے گلے مین ڈال دیا بختگان بہت خوش ہوا سلام کر کے پیچھے ہٹا اپنے تخت پر
سوار ہو کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین فیروز کے پاس پہونچا فیروز نے جو اُسکی صورت دیکھی تو رنگ رو متغیر
پایا کہا کیون بختگان کیا کیفیت ہے بختگان نے کہا اگر مین یہ کیفیت جانتا ہوتا تو ہرگز جانے کا ارادہ نکرتا ابتک میرا
دل قابو مین نہین ہے فیروز نے مالا دیکھا کہا اے بختگان تمھاری تو بڑی خاطر کی اُستانی کے گلے کا مالا دیدیا اس پر
تمھاری یہ کیفیت ہوئی بختگان نے کہا مجھے ہر مرتبہ یہ خیال ہوتا تھا کہ اب مجھکو کھا جائینگے مگر بڑی مشکل سے جان
بچی اور بہت خاطر کی فیروز نے کہا اب یہ بتاؤ کہ وعدہ کیا فرمایا ہے بختگان سے جو جو گفتگو ہوئی تھی سب بیان کی اور
کہدیا کہ اب بیس آدمی اور سو جانور روز جمع کرتے رہیے جب وہ یہان تشریف لائین تو اُنکی نذر کیجیے انھون نے
خود فرمایا ہے کہ مین دو تین روز تو پیٹ بھر کے کھانا کھا لون باقی دو تین روز نصف خوراک پر بسر کر دونگا ایک
ہفتہ وہان رہونگا سب انتظام درست کر دونگا فیروز نے کہا یہان ہر وقت سب انتظام درست ہے جس وقت
اُنکے مزاج مین آئے تشریف لائین اور ساحران سامری کی حقیقت اُنسے کس نے بیان کر دی بختگان نے
کہا بہت سی باتین ایسی ہی دیکھنے مین آئین جنکی وجہ سے مجھے بھی تعجب ہے جیسے ہی اُنکی آنکھ کھلی میرا نام لیکر کہا کہ
نامہ دو مین نے عرضیہ پیش کش کیا میرا نام اُنکو کسنے بتا دیا فیروز نے کہا وہ بعض وقت ایسی باتین کہتے ہین کہ
انسان کو تعجب ہو جاتا ہے ہمیشہ اُنسے اور ساحری سے فساد رہا اُنھون نے سامری کو سجدہ نہین کیا اور خود
دعویٰ خدائی کیا اُنکا اعتقاد سب سے الگ ہے وہ یہ کہتے ہین کہ خداوندی کسی کے لیے نہین ہے اور قدرت
اکثر کے لیے ہے سامری کو یہ بات اُنکی بہت ناگوار تھی مگر کچھ کر نہین سکتے تھے ہمیشہ سُنا کیے یہ ذکر تھا کہ
نامہ دار نے جو ساحران سامری کے طلب کرنے کو بادشاہان طلسم ملحقات مین روانہ کیا تھا جواب نامہ کر
فیروز کو دیا فیروز نے جو اُسکو پڑھا تو لکھا تھا کہ ایسی حالت مین ساحران سامری نہین آ سکتے ہین کیونکہ ہمکو
اب اپنے طلسم کی بھی حفاظت کا خیال ہوا ہے جب آپ کے طلسم پر کسی نے چڑھائی کی ہے تو وہ ہمارے یہان
پہلے آئیگا جب ملحقات سے فراغت کریگا تب آپ کے یہان جائیگا پس ہم ساحران سامری کو نہین روانہ
کر سکتے ہین یہ جواب دیکھکر فیروز بہت رنجیدہ ہوا کہ دوسرے نامہ دار نے آکے جواب دیا اُسمین بھی
یہی لکھا تھا فیروز کو اور زیادہ ملال ہوا اسی طرح سب جگہ سے صاف صاف جواب آئے فیروز
نے سب جواب بختگان کو دکھائے کہا اب کیا کرنا چاہیے اُستاد کے پاس ان خطوط کو روانہ کرتا ہون
بختگان نے کہا بہت اچھی بات ہے جب وہ انکی عبارت دیکھین گے تو ضرور جلد آئینگے فیروز نے کہا اے بختگان تم اب
پھر تکلیف کرو ان خطون کو اُستاد کے پاس لیجاؤ بختگان نے کہا اب مجھے معاف رکھیے کسی اور کے ہاتھ روانہ فرمائیے فیروز نے
کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ انھون نے تمھاری اسقدر خاطر کی اور تمکو ابھی تک خوف باقی ہے بختگان نے کہا کچھ ہو مین نہ جاؤنگا ہون

جسوقت اُنکو بھوک معلوم ہوتی ہی اُسوقت کچھ نہین سمجھتے جسکو پاتے ہین کھاجاتے ہین اگر اُنھون نے مجھکو اُٹھاکے مُنہ مین رکھ لیا تو مین کہین کا نہ رہا فیروز نے بہت کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا فیروز نے مجبور ہو کے ایک ساحر کو بلایا اُسکو وہ خط دیئے اور ایک عرضی اور تحریر کردی ساحر سے کہا یہ سب خطوط مع عرضی ہمارے اُستاد کی خدمت مین لیجاؤ اور زبانی کہنا اگر آپ تشریف نہ لائینگے تو مین اپنی جان دیدونگا مجھسے یہ لڑائی نہ اُٹھائی جائیگی ساحر روانہ ہوا فیروز محل مین گیا اپنی زوجہ سے سب کیفیت بیان کی مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہی اب سب در بند فتح کرلیے ہین سنتا ہون خاص طلسم مین آتے ہین یہان کے عجائب وغرائب کو مٹائینگے پھر تلاش لوح مین جائینگے لوح کے ذریعہ سے طلسم ملحقات کی تحقیق کرینگے اُنکو فتح کرکے اس طلسم کو بھی توڑینگے مین نے عاجز ہو کے ایک عرضی اُستاد کی خدمت مین بھیجی تھی اُنھون نے بہت سے عذرات پیش کردیئے مگر اب مین نے اُنکے بلانے کی ایک ترکیب کی ہی اگر وہ چلے آئے تو سب کام بن جائیگا ورنہ مین ملحقات کے طلسمون مین جاکر پوشیدہ ہوجاؤنگا خوش چشم نے سب کیفیت سُنی تھوڑی دیر تک فیروز وہان بیٹھا رہا جب باہر چلا تو اُسنے اُسی وقت ایک نامہ مریخ آفتاب علم کو لکھا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ بعد دعا کے معلوم ہو کہ فیروز نے ایک عرضی اپنے استاد ہمصر ساحری کو لکھی یقین ہی کہ وہ ضرور آئین اور اسکی مدد کرین تم خوب جانتے ہو کہ ہمصر ساحری جو شخص ہی اُسکے مقابلہ کے واسطے کیا کروگے لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ بہت ہوشیاری سے رہنا اور وقتاً فوقتاً کیفیت ہمصر ساحری کی دریافت کرتے رہنا جسوقت وہ یہان آئے اپنے کو پوشیدہ کردینا اُسکے سامنے نہ آنا اور اگر طلسم کشا مقابلہ کرنا چاہین تو ہرگز اُنکو بھی مقابلہ نکرنے دینا یہ کیفیت نامے مین تحریر کرکے ایک کنیز کو بلایا اُسکو سب پتہ بتایا مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب مرحلہ احتشام جادو فتح ہوا اور مریخ آفتاب علم نے صاحبقران سے عرض کی کہ اب طلسم مین تشریف لیچلیے وہان زندان خانے پر قبضہ کرکے اسیران طلسم کو رہا کیجیے اُنکو لیکر پھر لوح کی تلاش مین چلیے امیر یہان سے روانہ ہوئے تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے لشکر کو وہین روکا بارگاہین استادہ ہونے لگین مریخ ٹہلنے لگا ایک نامہ اسکے پاس گرا اُسنے نامے کو اُٹھالیا کھولکر پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی وہ نامہ لیے ہوئے مریخ امیر کے پاس آیا صاحبقران سے عرض کی گھر سے نامہ آیا ہی اُسمین عجیب وحشت خیز حال لکھا ہی صاحبقران نے کہا خیر تو ہی مریخ نے عرض کی اب والد ماجد تو عاجز ہین اور کسی صورت سے تاب مقابلہ نہین لاسکتے ہین مگر عاجز ہو کے اب ایک نامہ اپنے اُستاد کو لکھا ہی اور وہ شخص ایسا ہی کہ جو ہمصر ساحری مشہور ہی اُسکے مقابلے کا ساحر دوسرا اب نہین ہی زمانہ ساحری مین اُسنے ساحری سے مقابلہ کیا اور سجدہ نہ کیا زور وطاقت مین بھی یکتا ہے روزگار ہی آدمی نہین ہی دیو ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی اگر وہ آئیگا تو کیا بنائیگا مریخ نے عرض کی یہ تو آپکا فرمانا بجا ہی مگر مین اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون مجھ ایسے آپکے یہان بہت سے خدمتگار ہین اب کیا تدبیر کی جائے امیر نے فرمایا اُسکو آنے دو دیکھا جائیگا مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک کو نامہ دکھایا شاہزادے نے نامہ پڑھکے فرمایا جب وہ آئیگا تو خدا ہماری مدد کریگا اسوقت اس نامے کا جواب لکھدو مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت نامے کا جواب

لکھ دیا بروے ہوا اُڑا دیا وہ پرچہ غائب ہو گیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم صاحبقران کے خیمے مین آئے امیر
نے کہا ای مریخ تم بڑے بڑے ساحرون سے لڑے مگر تمھاری یہ کیفیت نہین ہوئی جو ایک ساحر کی آمد کی خبر
سُنکر تمھاری یہ حالت ہو گئی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران وہ اصل مین تو انسان ہی مگر بشکل دیو ہی اُسکے سحر
آپنے ابھی ملاحظہ نہین فرماتے ہین اول تو اسقدر قوی ہیکل ہی کہ اکثر دیو سے کشتی لڑا اور غالب آیا اور سحر کی یہ کیفیت
ہی کہ جسوقت سحر کیا طبقہ زمین اُلٹ دیا لشکر حریف دب کر مر گیا اسکی ابھی اُسکو ضرورت نہین ہی کہ کسی پر سحر تاثیر کرتا ہی
یا نہین ہر ایک شخص پر غالب آجانا اُسکا کام ہی وہ کسی سے نہین دبتا صاحبقران مریخ کے بیان کو ہنس ہنس
کے سُنا کیے جب یہ سب بیان کر چکا تو امیر نے فرمایا جب وہ آئیگا تم اُسکے مقابلے مین نہ جانا ہم اُس سے مقابلہ
کرینگے دیکھین وہ مکار کیا کر سکتا ہی مریخ خاموش ہو رہا اُس دن اُسی جگہ قیام کیا دوسرے روز صاحبقران
نے مریخ سے کہا اب کوچ کرنا چاہیے مریخ نے سب لشکر مین اطلاع کرائی لشکر مین سامان سفر درست
ہوا امیر نے وہان سے طرف زندان خانہ طلسمی کے کوچ کیا ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ہمعصر سامری کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب اُسکے پاس نامہ فیروز کا پہنچا اور اسنے سب خطوط طلسم ملحقات کے دیکھے اُنمین یہ مضمون پایا کہ ایسے وقت مین
ساحر بیان سے نہین آسکتے ہین جب اسنے اس مضمون کے خط دیکھے تو مجبور ہو گیا کہا میری طرف سے کہدینا کہ آج
کے چوتھے روز وہان آؤنگا ایک دم مین سب مسلمانون کو مٹا دونگا مگر میرے کھانے کا انتظام درست رہے کسی
قسم کی مجھکو تکلیف نہونے پائے ساحر یہ جواب لیکر وہان سے روانہ ہوا فیروز سے آکر کہا آج کے چوتھے روز
اُستاد یہان تشریف لائینگے مگر فرمایا ہی کہ سب انتظام میرے کھانے کا درست رہے کسی قسم کی تکلیف نہونے
پائے فیروز نے کہا یہان سب انتظام درست ہی وہ تشریف لائین نامہ دار کو رخصت کر دیا آپ پھر محل مین آیا ملکہ
خوش چشم سے کہا اُستاد نے وعدہ فرمایا اب مجھے کسی قسم کا اضطراب نہین ہی بلکہ امید قوی ہو گئی اب اُنکے کھانے کا
انتظام کرنا ہی ملکہ خوش نگاہ نے جو سُنا رنگ چہرے کا اُڑ گیا مگر فیروز سے کہا کہ اب اُنکے کھانے کے واسطے
کیا انتظام ہوگا فیروز نے کہا مین قریات سے اب کچھ آدمی منگاتا ہون دو چار سو آدمی جمع ہو لین اور کچھ جانوران
صحرائی کو منگاتا ہون وہ ایک ہفتہ یہان تشریف رکھینگے اُنکی دعوت یہی ہی کہ کچھ آدمی کچھ جانور اُنکے کھانے
کے واسطے ہر وقت موجود رہین ملکہ خوش چشم یہ باتین سُن سُن کر دل ہی دل مین بیقرار ہوتی ہین خیالات فاسد آتے
ہین مگر کیا کرین مجبور ہین کچھ بس نہین ہی فیروز تھوڑی دیر کے بعد وہان سے چلا آیا ملکہ خوش چشم نے پھر مریخ
آفتاب علم کو نامہ لکھا مضمون اُس کا یہ تھا کہ ای مریخ آفتاب علم اب بہتر تم سبکے حق مین یہ ہی کہ کہین جا کر پوشیدہ
ہو جاؤ ورنہ اس طلسم مین نہ ہو کہ اب وہ شخص آنے والا ہی جو ساحر ہی عہد ہی اسکے سحر سے کون بچیگا جسکو پائیگا
کھا جائیگا اب تم لوگون کا اس طلسم مین رہنا مناسب نہین ہی یہ نامہ لکھکر اُسی کنیز کو دیکر روانہ کیا کنیز نامہ لیکر آئی جہان لشکر
اسلام قیام پذیر تھا وہان پہونچ کے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین گئی نامہ دیا مریخ آفتاب علم نے نامے کو پڑھا متردد
و متفکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران پھر نامہ آیا ہی امیر نے نامہ طلب کیا مریخ نے نامہ دکھایا
صاحبقران نامے کو دیکھکر ہنسے فرمایا ای مریخ آفتاب علم اب تمھارا کیا ارادہ ہی مریخ نے عرض کی جو حضور کی مرضی ہو
صاحبقران نے فرمایا خدا کو یاد کرو اسقدر نہ ڈرو وہ کیا چیز ہی تم نے ابھی ساحرون کو نہین دیکھا ہی نہین معلوم کیسے کیسے ساحر

نگاہ سے گذرے ہین اور گن گن ساحرون سے مقابلے ہوے ہین بڑے بڑے ساحری عہد اور جمشید زمان مقابلے مین آئے
مگر بفضل خدا قتل ہوے یہ کیا چیز ہی اگر آئیگا تو شکست اُٹھائیگا مریخ آفتاب علم نے اُس نامے کا بھی جواب لکھ دیا صاحبقران
نے بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک حاضر ہوے امیر نے کہا مریخ آفتاب علم کی عجب کیفیت ہی اُسکو سمجھاؤ
ایسا نہو اسی خوف مین اپنی جان دیدے بدیع الملک نوجوان مریخ آفتاب علم کی بارگاہ مین آئے مریخ کو دیکھا کہ سر
بزانو بیٹھا ہی بدیع الملک کو دیکھکر بڑی تعظیم سے اُٹھا شاہزادہ اسکے پاس جاکے بیٹھا کہا اے مریخ آفتاب علم بڑے تعجب کی
کی بات ہی کہ تم اسقدر خائف ہوا اگر تمھین اُنسے قوت مقابلہ نہین ہی تو مقابلہ نکرنا ہم لوگ سمجھ لینگے مگر اس دہشت کو تم اپنے
دل سے دور کردو یہ اچھی بات نہین ہی مریخ نے عرض کی مجھے بڑے بڑے خیال ہین بدیع الملک نے فرمایا اُن خیالات
کو بھی ظاہر کرو اُنکی تدبیر کیجاے مریخ نے عرض کی اول تو وہ جسکو پائیگا کھا جائیگا یا آتے ہی کوئی سحر ایسا کریگا کہ
طبقہ یہان کا اُلٹ دیگا مقابلے کی نوبت ہی نہین آئیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا اُس وقت مین خدا ہماری مدد
نکریگا اِس آفت ناگہانی کو رد نکریگا مریخ نے عرض کی یہ تو امید قوی ہی اور خدا ضرور ہی مدد کریگا اسکی کوئی حقیقت نہین ہی اللہ
فتح دیگا لیکن خیالات ظاہری ایسے ہوتے ہین کہ جو دل کو پریشان کردیتے ہین بدیع الملک نے فرمایا قدرت الٰہی پر جب
تکیہ کیا تو خیالات ظاہری اور اسباب ظاہری پر نظر کرنا خلاف ہی مریخ آفتاب علم کو بدیع الملک نے ایسا سمجھایا کہ اُسکے
دل سے سب خوف کافور ہوگیا عرض کی اے شہریار اس وقت کے کلام نے میرے دل کو قوی کردیا ورنہ عجب حالت تھی اب اگر
ہمعصر ساحری بھی مجھسے مقابلہ کرے تو مین ضرور اس سے ہر طرح لڑون بدیع الملک نے فرمایا اس امر سے مطمئن ہو
تمھین اُسکے مقابلہ مین نہین بھیجین گے ہم لوگ جائین گے مریخ نے عرض کی اے شہریار اب تو مین اُس سے مقابلہ ضرور
کرونگا اگر قسمت مین فتح ہی تو نصیب ہوگی ورنہ جو منظور الٰہی ہو بدیع الملک تھوڑی دیر اسکے خیمے مین بیٹھے رہے
جب مریخ کی طبیعت کو سکون ہوگیا تو بدیع الملک پھر صاحبقران کے خیمے مین آئے امیر نے پوچھا اب مریخ
کی کیا کیفیت ہی بدیع الملک نے کہا اب تو طبیعت کو سکون ہوا ہے مقابلہ کرنے کو کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا
مریخ آفتاب علم مرد شجاع ہی اپنے کو اُسکے مقابلے کے لائق نہین پاتا ہی یہی وجہ ہی کہ مضطرب ہی اور ہم لوگون کی حالت سے
ابھی بخوبی واقف نہین ہی اس وجہ سے اُسکے قلب کی یہ کیفیت ہی بدیع الملک نے فرمایا واقعی ہمعصر ساحری ایسا ہی
ہی کہ اُس سے خوف کرنا چاہیے سب ساحرون سے سحر بہتر جانتا ہی اور قوی ہیکل بھی ہی مگر کیا کرسکتا ہی صاحبقران اور
بدیع الملک سے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب عرصہ ہوا بدیع الملک اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آئے شب بھر صاحبقران
وہان مقیم رہے صبح کو کوچ کیا اور طلسم وہان سے بہت نزدیک تھا تھوڑی دیر مین دروازے کے قریب پہونچے
طلسم مین داخلہ ہوا مگر فیروز نے معین جادو کے کہنے سے وہان بہت سے ساحران نامی مقرر کردیے تھے کہ وہ دروازے
کی نگہبانی کرتے رہتے تھے اُن لوگون نے جو لشکر کو آتے دیکھا سحر کرنا شروع کیا مگر مریخ آفتاب علم نے سبکے سحر کو باطل کیا
لوگ قتل ہوے جب نگہبانون نے یہ کیفیت دیکھی بخوف جان وہان سے ہٹ گئے صاحبقران زمان طلسم کے اندر داخل
ہوے دیکھا عجب عجب عمارتین بنی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران جسقدر عمارتین آپ ملاحظہ فرماتے ہین
یہ سب عجائب وغرائب طلسم ہی انشاء اللہ تعالیٰ بعد حاصل کرنے لوح کے اور فتح کرنے طلسمات ملحقات کے یہ سب برباد
ہوگا اور اسکے پتے لوح سے ملینگے صاحبقران سب سیر کرتے ہوے قریب زندان خانہ طلسمی کے پہونچے تھے کہ دیکھا سامنے سے
گرد اڑی امیر نے کہا کوئی لشکر آتا ہی مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران آپہی سے لوگ مقابلے کے واسطے
آتے ہین امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی یہ ذکر تھا کہ دامن گرد کا شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ لشکر عظیم آتا ہی

سب کے آگے تو پرچ گھوڑے پر سوار عقب مین ہزارہا سوار ایک لشکر ساحران غدار کا اُسکے آگے آگے فیروز ستارہ پیشانی
ایک تخت پر سوار چار اژدہان آتش فشان تخت اُٹھائے ہوئے گروہ جوانان حسین چنور کرتے ہوئے بڑی شان و شوکت
سے تاج شہریاری کج سر پر دھرے ہوئے آتا ہے ایک طرف اسکے زمرد ثانی تخت پر عقب مین اسکے نجتگان بیٹھا ہوا یہ بھی
تاج سر پر رکھے چپ و راست بہت سے ساحران غدار گھنٹے اور ناقوس بجاتے سب لشکر کے آگے باجے بجتے ہوئے چلے آتے ہین
اس طرح سے لشکر کی آمد جو صاحبقران نے دیکھی بدیع الملک سے فرمایا فیروز نے لشکر تو بہت جمع کیا ہے فرخ آفتاب
علم نے عرض کی یہ بہت کم لشکر ہے جسقدر لشکر طلسم کا ہے وہ متفرق رہتا ہے یہان جسقدر ملازم موجود تھے انکو اپنے ہمراہ لیکر
چلے آئے ہین یہ باتین تھین کہ لشکر قریب آیا میدان وسیع اُس جا پہ تھا فیروز نے ایک ساحر کو روانہ کیا اُس سے کہدیا کہ جاکر امیر
سے کہو کہ پلٹ جائین مقابلہ نکرین نہین بہت پچھتائین گے شکست پائینگے ساحر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا ہیبت
جلالت دیکھکر بخوف جان عرض کی اے صاحبقران زمان مین پیامبر ہون اگر حکم ہو تو جو پیام لایا ہون عرض کرون صاحبقران نے
فرمایا شوق سے کہو تمھارے واسطے کل باتین معاف ہین پیامبر نے جو کچھ فیروز سے سُنا تھا سب امیر کی خدمت مین
عرض کیا صاحبقران نے فرمایا اُس مکار سے کہدو کہ ہمین نہ روکے جانے دے ورنہ بہت پچھتائیگا یہ سب جاہ و حشم
ایکدم مین مٹ جائیگا ساحر وہان سے پلٹا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا اب یہ لوگ یون نہ
مانین گے جبتک سزا نہ پائین گے یہ کہکر اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کرو لشکر کو یہین اُتارو اسکے یہان بارگاہین
استادہ ہونے لگین دوسرے ساحر کو بلایا صاحبقران کے پاس بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ آج تو دن بھی
بہت قلیل باقی ہے اور لشکرون کو مسافت راہ طے کرنے کی وجہ سے سستی بھی ہے مگر کل ہمسے آپ سے مقابلہ ہوگا
یہ نامہ ساحر کو دیکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ساحر نے امیر کی خدمت مین حاضر ہوکر نامہ دیا صاحبقران نے
بدیع الملک کو نامہ دکھایا بدیع الملک نے کہا پھر آپ بھی لشکر کو ٹھہرائیے یہین قیام فرمائیے صاحبقران نے بھی لشکر
کو ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا خادمون نے جلدی جلدی بارگاہین استادہ کین سب سردار گھوڑون سے
اُترے صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوئے اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے فیروز نے
اُترتے ہی طبل جنگی بجوا دیا ہرکارون نے صاحبقران سے آکر عرض کی فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہے امیر نے فرمایا ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین بہادران اسلام تیغون پر صیقل کرنے لگے کسی جرار نے اپنے خنجر کو پتھر پر چٹایا کسی نے نیزہ کی سنان کو رگڑا کوئی
زرہ کی کڑیون کو دیکھنے لگا کسی نے خود کی درستی کی کوئی اپنے مجمع احباب مین گیا ذکر جنگ شروع کیا کل دیکھین
کس کس کے حصے مین دولت فتح آنے والی ہے کون کون ہنر جنگ دکھاتا ہے دشمن کو کون ٹوکتا ہے وار نیزہ و شمشیر روکتا ہے کون
اپنا نام بردۂ دنیا پر کر جاتا ہے لشکر سے بجرأت تمام لڑ بھڑ کے مرجاتا ہے بعض کہتے تھے اگر فضل الٰہی شامل حال ہے اور یاور اقبال
ہے تو دشمن کو ٹوک کے مارینگے تیغ سے گھاٹ اُتارین گے تلوار کھینچ کے لشکر حریف پر جا پڑینگے خدا نے چاہا تو فوج سے
خوب لڑین گے سبکی صورت بگاڑ دینگے علم فوج صاحبقران بارگاہ فیروز پر جاکے گاڑ دینگے جو بہادر کل جنگ کی کڑی
سہ جائیگا پردۂ دنیا پر نام رہ جائیگا لشکر فیروز مین بھی جنگ کے ذکر تھے سب محو فکر تھے ایک ایک سے کہتا تھا کل
روز جنگ ہے مقابلہ نیزہ و خدنگ ہے دیکھین کیا ہوتا ہے کون ہنستا ہے کون روتا ہے مسلمانون کی تو جرأتین بڑھی ہوئی ہین
ابھی سے انکی تیغین چڑھی ہوئی ہین دیکھین کل یہ لوگ کس طرح جنگ کرتے ہین بہادری پر تو بہت مرتے ہین بعض کہتے
تھے اگر اور کسی سے جنگ ہوتی تو ہمین عذر نہ تھا مقابلہ کرتے مجادلہ کرتے مگر مسلمانون کے نام سے دل تھرّاتا ہے ان لوگون کے

جنگ کی کیفیتین کتابون مین دیکھین کہان کہان لڑے ہین کیسے کیسے نام کیے ہین کن کن بادشاہان جلیل کو مارا ہی
کفر کی عمارتون کو بگاڑا ہی بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کر کے اپنا مطیع بنایا ساحرون کو بھی قتل کیا اسنے جنگ کرنا
بیکار ہی ہم تو اس وقت جاتے ہین رسالدار صاحب کو ایک خط دکھاتے ہین گھر سے خط آیا ہی اہلخانہ نے بلایا ہی بیٹی
کی طبیعت علیل ہی یہان ٹھہرنے کی اب کیا سبیل ہی ہمکو جانا ضرور ہی نوکری کرنا نہین منظور ہی کہین اور جاکر ملازمت
کر لینگے اگر جان سلامت ہی تو نوکری ہزار دن جگہ موجود ہی یہ کہکر اٹھے رسالدار صاحب کے پاس ایک خط مصنوعی
بناکر لائے سلام کیا رسالدار صاحب نے گردن اُٹھائی کہا کیون میان کیا کام ہی کچھ سلاح جنگ کی ضرورت ہی
گھوڑے کا اسباب چاہیے ہی گردن جھکائے کہا جناب کیا عرض کرون کسی شی کی ضرورت نہین بلکہ نوکری کی بھی حاجت
نہین ہی رسالدار صاحب گھبرائے کہا کیون صاحب نوکری سے کیون بیزار ہو عرض کی کیا کہون گھر سے یہ خط آیا ہی بی بی
نے بلایا ہی آپکے تابعدار کی طبیعت علیل ہوگئی ہی وہان جانا ضرور ہی جبتک مین نجاؤنگا علاج وغیرہ کون کریگا اگر جی
چاہے رخصت دیجیے نہین تو میرا نام کاٹ دیجیے مین اور کہین آپکا نام لیکر کما کھاؤن گا مگر گھر ضرور جاؤنگا رسالدار صاحب
مسکرائے کہا بھائی کل روز جنگ ہی بعد اس لڑائی کے پھر تمھین اختیار ہی جتنے دنون کے واسطے جی چاہے گھر جانا
ہم رخصت دینگے بلکہ تنخواہ بھی پیشگی ملجائیگی اور سرکار سے انعام عطا ہوگا اُسی وقت جانا ابھی سے جا کے کیا کروگے
سپاہی میان نے عرض کی اجی جناب ہمین پیشگی تنخواہ کی ضرورت نہین انعام کی حاجت نہین بلکہ اور جو ہماری تنخواہ چڑھی
ہی وہ بھی ہمنے چھوڑی نوکری کو سلام کیا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیرا رسالدار صاحب پکارتے رہی
اگر ساعت بھی نہ کی رسالدار صاحب ہنس کے چپ ہو رہے انکے جاتے ہی دوسرے صاحب نے آکے سلام کیا رسالدار
صاحب نے گردن اُٹھا کے دیکھا کہا کیون صاحب کیا ضرورت ہی سپاہی میان نے عرض کیا حضور کیا کہون شرم دامنگیر ہی
جو مدعا ہی اُسکو ادا نہین کر سکتا ہون رسالدار صاحب نے کہا ارشاد فرمائیے سپاہی صاحب نے کہا آپ جانتے ہین اب
مین ضعیف ہوا اور لڑنے بھڑنے کے لائق نہین رہا آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہی کانون سے اونچا سنائی دیتا ہی
امیدوار ہون کہ اب میری تنخواہ جو باقی ہی مرحمت فرمائی جائے اور میرا نام دفتر سرکار سے خارج کر دیا جاے رسالدار
نے کہا جناب کل تو آپ اپنے ساتھ کے سپاہی سے کہہ رہے تھے کہ مین تنہا سو پر کافی ہون اور مین نے اپنی عمر
ورزش مین صرف کی ہی اب بھی جوان مجھسے مقابلہ نہین کر سکتا ہی یا آج آپ یہ کلمات فرماتے ہین سپاہی صاحب نے کہا
جناب مین سابق کا ذکر کرتا تھا بلکہ میرے سکنہ کا یہی منشا تھا کہ ایک زمانہ وہ بھی ہوگیا کہ مین کسی کی اصل نہ جانتا تھا
یا اب یہ حالت ہی کہ ایک بچہ میرا ہاتھ پکڑ لے تو چھڑانا مشکل ہو جاے رسالدار صاحب نے کہا اس جنگ کے بعد
آپ کی تنخواہ مل جائیگی بلکہ اور آپکی پرورش کے واسطے بھی کچھ مقرر ہو جائیگا کل شریک جنگ ہو جیے پھر
چلے جائیے گا سپاہی صاحب نے کہا جناب آپنے اپنی عمر عہدۂ رسالداری مین صرف کی مگر اتبک آپ کو یہ بات
نہین معلوم ہوئی کہ لڑنے کے قابل کون ہی اور کون نہین ہی اگر مجھ مین اتنی قوت ہوتی تو مین اس وقت آپ کو یہ پیام
دیتا کہ میرا نام دفتر سے خارج کر دیجیے مجھ مین قوت جنگ نہین ہی مبادا کسی سے مقابلہ پڑا اُسنے مجھے قتل کیا
تو جان بھی گئی رسالدار صاحب نے جواب دیا کہ بہادرون کے واسطے لڑ بھڑ کر مرجانا حیات ابدی سے
بہتر ہی کہا آپ نے اس بات کو نہین سنا ہی سپاہی صاحب نے ترش ہو کر جواب دیا کہ آپکا ارادہ یہ ہی کہ مین کل جا کر
اپنی جان دیدون اور بقیہ تنخواہ میری آپ کے صرف مین آئے تو آپ کو میری تنخواہ مبارک رہے مین نوکری
نہین کرتا یہ کہکر رسالدار صاحب کی طرف سے منھ پھیرا روانہ ہوے لوگ پکارتے رہے مگر ایک کو

جواب نہ دیا اپنی بستر پر آئے سائیس سے کہا ارے جلدی گھوڑا کھینچکر لا ہم ایسے ناقدر کی نوکری نہین کرتے
ساتھ والون نے کہا کیون بھائی صاحب خیر تو ہی کسپر اسقدر غصہ آگیا جھلا کے کہا جناب اس وقت مجھسے بات
نہ کیجیے میری طبیعت ٹھیک نہین ہی لوگون نے کہا جناب خلاصہ تبا سئیے جسنے آپ کے ساتھ بدزبانی کی ہو
ہم اسکو سزا دین کہا مین کیا سزا دیتے کو کم ہون مین خود ایک تنفس سو کو کافی ہون مگر کیا کہون بعض باتین نازک
ہوتی ہین ابھی رسالدار صاحب کو گرد جرد کر دیتا مگر کیا کہون کہ میرے افسر ہین آپ ہی سب لوگ مجھکو قائل کرتے
کہ اسپنے افسر کا لحاظ نہ کیا انکی ناقدری اور تشریف آوری کا کوئی خیال نکرتا لوگون نے کہا جناب کچھ خلاصہ فرمائیے ہملوگ
بھی سنین سپاہی صاحب نے کہا جناب مین اپنی تنخواہ طلب کرتا تھا مجھے ضرورت تھی رسالدار صاحب نے فرمایا
بعد ختم جنگ تنخواہ تقسیم ہوگی ارادہ یہ ہی کہ جن جن لوگون کی تنخواہ باقی ہی وہ کل لڑائی مین قتل ہون انکی تنخواہ پر
رسالدار صاحب قبضہ کرین سب لوگون نے جو یہ سنا یہ بھی ہمت ہارے ہوئے تھے حیلہ ڈھونڈھتے تھے
یہی بہانہ ہاتھ آیا سب نے یک زبان ہوکر کہا ہم بھی آپ کے ساتھ ہین یہ کہکر سب رسالدار کے پاس
گئے کہا جناب ہمارے جوڑی دار نے بلا ذلت ترک کردی ہی ہم بھی آپ کی نوکری نہین کرتے رسالدار نے
کہا حضرت اگر انھون نے اپنی نوکری ترک کردی تو آپ کو کون مجبور کرتا ہی کہ آپ بھی ترک روزگار کرین
سب نے کہا حضرت ایک مدت سے ہم وہ ایک جگہ نوکر رہے عزیزون سے بڑھکے باہمی محبت ہوگئی اب
بے انکے ہمین یہان آرام نہوگا اور کہین جاکے انکے ساتھ نوکری کرینگے مگر آپ کے یہان نہ رہینگے رسالدار
نے بہت بہت روکا مگر کوئی نہ رکا سب سپاہیون نے ترک روزگار کردیا اسی وقت وہان سے چلے گئے
لشکر مین بھی نہ ٹھہرے بعض جنکو نوکری بھی عزیز تھی اور جان بھی پیاری تھی انھون نے سائیسون کو بلایا عرضیان
لکھین مضمون انکے یہ تھے کہ اس وقت طبیعت بہت سست ہی شدت سے بخار ہی لہذا دواخانہ لشکر سے
ہمارے واسطے دوا بھیجی جاے اور کل لشکر کے ہمراہ جانے سے معاف رکھین جائین بعض نے کچھ مختلف قسم
کے امراض تحریر کرکے رسالدار کے پاس عرضیان روانہ کردین رسالہ دار نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ تمام لشکر
پر ہیبت طاری ہی انکو بھی خفقان ہوا دل مین سوچے اب لشکر کا جی چھوٹ گیا تو مین کیا بنا سکون گا کچھ تدبیر
اپنے واسطے بھی نکالنا چاہیے یہ سوچ کے اسوقت فیروز ستارہ پیشانی کی بارگاہ کے دروازے پر آئے
چوبدار سے اپنی اطلاع کرائی چوبدار نے فیروز سے آکر کہا فلان رسالہ کے رسالدار آئے ہین کچھ آپ سے
عرض کرنے کی ضرورت ہی فیروز نے کہا اندر بلالو چوبدار باہر آیا رسالدار صاحب کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا رسالدار
صاحب نے سلام کیا فیروز نے کہا کیون رسالدار صاحب کس غرض سے تشریف لائے ہین کہا حضور کیا کہون
تمام رسالے کی عجیب کیفیت ہی جسکو دیکھتا ہون نوکری چھوڑنے پر آمادہ ہی کسی نے اپنی علالت کا بہانہ
کیا کسی نے ایک مصنوعی خط لاکے دکھا کر مجھسے کہا اب مین لائق جنگ نہین ہون میرا نام دفتر سے خارج
کیا جاے کوئی بگڑ کے آیا کہ ہمارے جوڑی دار نے ترک روزگار کیا ہی ہم بھی نوکری نہین کرسکتے ہین
عجب کیفیت ہی اب مین کیا کرسکتا ہون مجھکو بھی حکم ہوجاے کہ رخصت ہون فیروز نے جو یہ کیفیت سنی
کہا رسالدار صاحب بلاوجہ سب ترک روزگار کرتے ہین رسالدار نے کہا ہیبت لشکر حریف سے ایسا ہی
ہوتا ہی فیروز نے کہا کوئی نہین جانے پائیگا جو ترک روزگار کا نام منھ سے نکالیگا سزا سخت پائیگا آپ
اپنے رسالے مین جائیے اور حکم دیدیجیے کہ کوئی نہ جائے جو جائیگا وہ قتل کیا جائیگا رسالدار صاحب نے

کہا میرے کہنے کو کوئی قبول نہ کرے گا آپ اپنے یہان سے کسی کو روانہ فرمایئے وہ جا کر کہے تو یقین ہی سب
لوگ اپنے ارادے سے باز رہین مگر بہت سے لوگ روانہ ہو چکے ہین مین اُنکو کیونکر بلا سکتا ہون فیروز نے کہا
سب انتظام ہو جائے گا آپ رسالے مین جایئے رسالدار سلام کر کے چلا گیا فیروز نے شملہ نوش جادو سے کہ وزیر
اعظم اسکا تھا کہا کہ تم جا کے اسکا انتظام کرو جو کوئی جائے اُسکو منع کرو اگر نہ مانے تو قتل کرو بخوف جان سب
بھاگ گئے ہین جب دو ایک کو قتل کر دو گے پھر کوئی جانے کا نام نہ لیگا شملہ نوش جادو باہر آیا اُس رسالے مین
گیا جہان سے لوگ فرار ہو رہے تھے اُسنے آتے ہی اور رسالون سے سوارون کو بلایا کہا جو لوگ بھاگ
گئے ہین اُنکو گرفتار کر لاؤ سوار اُنکے تعاقب مین چلے تھوڑی دور پر جا کے روکا یہ لوگ تو یہ سمجھے تھے کہ اب
نکل آئے یہان بھی نوکری پھر مل جائے گی مگر سوارون نے جو روکا تو اُنھون نے کہا ہمکو رسالدار نے برطرف
کر دیا ہی اب ہم واپس نہ جائین گے اپنا منہ لشکر مین نہ دکھائین گے رسالدار کو جسوقت ہم لوگ دیکھین گے ہمین
غصہ آجائیگا اُنکو قتل کر ڈالین گے اور جو کوئی ہمسے بولے گا مارا جائیگا سوارون نے کہا تمھین وزیر اعظم بلاتے
ہین اگر نہ چلو گے تو خرابی ہو گی جب مجبور ہوئے تو سوارون کے ہمراہ آئے یہان شملہ نوش جادو اُنکا منتظر
تھا کہا کیون تم لوگون نے نوکری ترک کی سب نے اپنے حیلے بیان کیے شملہ نوش نے کہا یہان
کچھ سماعت نہو گی اگر ترک روزگار کرو گے تو قتل کیے جاؤ گے ملازمین نے کہا ہمین قتل منظور ہی مگر نوکری
نہین کرینگے شملہ نوش جادو نے دو تین کو قتل کرا ڈالا سب کے دلون پر خوف طاری ہوا اپنے اپنے ارادون
سے باز رہے اسی اضطراب مین شب گذری کہ ناگاہ لشکر ثوابت و سیارگان میدان چرخ زبرجدی سے گریزان
ہوا اور افسر لشکر یعنے قمر کو شکست فاش ہوئی بھاگنے کی تلاش ہوئی رُخ پر سفیدی چھاگئی ذلت شکست
نے جبین کو داغدار بنایا اور سلطان زرین کلاہ مشرق نے ظلمت کدۂ عالم کو اپنے نور سے منور فرمایا یعنے
آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا لشکر اسلام سے نعرہ اللہ اکبر کی صدا بلند
ہوئی نمازی سجادون پر آئے طاعت الٰہی مین سب نے سر جھکائے فریضۂ سحری سے فراغت پا کر ہتھیار
لگا کر جملہ سرداران نامی و گرامی در دولت صاحبقران عالی شان پر حاضر ہوئے امیر با توقیر بھی فریضۂ سحر ادا کر کے
مسلح بارگاہ سے برآمد ہوئے شور بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوا اعدا کا دل دردمند ہوا فرس صباقدم در بارگاہ پر
حاضر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہو کر راہی میدان کارزار ہوئے اُس طرف سے
فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور نورج لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے میدان مین آئے فوج کے پرے
جمائے لشکر صاحبقران مین بھی صف بندی ہوئی نقیب براے نقابت بڑھے پہلے دنیا کی مذمت بیان کی کہ
ای بہادران عالی شان یہ سراے فانی ہی مانند حباب ہر ذیحیات ہی یہان کسی کو بقا نہین ہی کیسے کیسے شاہان
عالی جاہ اس دنیا سے باحسرت و ارمان گذر گئے اپنے نام کر گئے مگر موت نے کسی کو نچھوڑا وہ کونسا گل ہی
گلشن مین کھلا جسکو گلچین قضا نے نہ توڑا ؎ ہیہات با حیات کسے در جہان نماند + از دست مرگ ہیچ کسے در امان نماند
ہر بلبلے کہ بود درین گلشن جہان + فریاد کرد و رفت درین بوستان نماند ؛ ای غازیان تہور شعار دنیا ناپایدار
ہی کسی کو سواے ذات الٰہی بقا نہین کوئی ہمیشہ جیا نہین مگر نام باقی رہجاتا ہی رہروان ملک عدم کی یاد دلاتا
ہی اس جہان فانی مین جہانتک ہو سکے نام کر جائے لڑ بھڑ کر مر جائے ایسا مرنا حیات ابدی سے بہتر ہی
پس ہر ایک شیر بیشہ وغا و یکہ تاز میدان ہیجا کو لازم ہی کہ آج وہ نام کرے جو تا قیامت باقی رہے اپنے

بزرگون کے مراتب کا خیال کرے اُنکے نامون کو دیکھے جو آج کے روز دست اعدا سے مارا جائیگا اُسکے نام
کی وجہ سے حیات ابدی پائیگا نقیبون نے اس طور سے مذمت دنیا بیان کی اور نام آوری کی تعریف و توصیف
مین اشعار بخوش الحانی پڑھے سب بہادرون کے دلون مین جوش جنگ پیدا ہوا سب نے چاہا رہوار
کو بڑھا کے لشکر حریف پر جا پڑین ابھی سبکو خاک مین ملا دین نقیب نقابت کر کے ہٹے کڑکیتون نے
کڑکا شروع کیا بہادرون کو اور زیادہ جوش دغا ہوا کڑکیت بھی کڑکا کہکر پیچھے ہٹے فیروز ستارہ پیشانی شملہ پوش جادو
کی طرف مخاطب ہوا اس سے دیر تک باتین کر کے لشکر کے آگے روانہ کیا شملہ پوش جادو لشکر فریقین کے
درمیان مین آکے کھڑا ہوا پہلے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا پھر شملہ پوش نے بہ آواز
بلند کہا یا صاحبقران ہمارے خداوند طلسم فرماتے ہین کہ غیر ساحر غیر ساحر سے اور ساحر ساحر سے مقابلہ کرین لشکر
کے دو حصے کیے جائین ایک طرف ساحر گرم پیکار ہون ایک طرف غیر ساحر معرکہ آرائی کرین صاحبقران نے
فرمایا ہمین سب باتین منظور ہین مگر لشکر کے دو حصے نہین ہو سکتے یا پہلے ساحر لڑین یا غیر ساحر مقابلہ کرین شملہ پوش
جادو پھر فیروز کے پاس گیا کہا صاحبقران زبان یہ فرماتے ہین کہ لشکر کے دو حصے نہین ہو سکتے ہین یا ساحر پہلے لڑین
یا غیر ساحر مقابلہ کرین فیروز نے کہا بہت اچھی بات ہی غیر ساحر پہلے جنگ شروع کرین شملہ پوش جادو پھر میدان
مین آیا عرض کی یا صاحبقران خداوند کو بھی منظور ہی پہلے غیر ساحر مقابلہ کرین آپ اپنے لشکر سے کسی کو میدان
مین روانہ فرمائیے ہمارے یہان سے پہلے پہلوان آئیگا امیر نے فرمایا سبقت جنگ ہمارا دستور نہین ہی
جب تمھارے یہان سے مبارزطلبی ہوگی اُس وقت دیکھا جائیگا شملہ پوش جادو میدان سے پلٹا فیروز
کے پاس آیا کہا صاحبقران فرماتے ہین پہلے اپنے لشکر سے کسی پہلوان کو بھیجو بختگان نے کہا اُن لوگون کا
دستور یہ نہین ہی کہ جنگ مین کسی بات کو پیشتر کرین جو بات ہوتی ہی پہلے حریف کی طرف سے ہوتی ہی فیروز نے کہا
توریج کو اختیار ہی جو اُنکے مزاج مین آئے وہ کیا جائے توریج نے چاہا مین خود گھوڑا بڑھاؤن مقابلے کو جاؤن
مگر فیروز نے کہا ابھی تمھاری کیا ضرورت ہی لشکر مین بہت سے پہلوان نامی موجود ہین انمین سے کسی کو میدان
مین بھیجو توریج نے بھی مناسب جانا ایک پہلوان کو کہ نام اُسکا محلال زنجیر بند تھا میدان مین روانہ کیا محلال میدان
مین آیا نعرہ کیا ای فرقہ خداپرستان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر لشکر اسلام
سے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے گھوڑا بڑھایا صاحبقران کے قریب آئے عرض کی اجازت میدان عطا فرمائیے
صاحبقران نے کہا میدان مین جاؤ خدا کے سپرد کیا آصف انجم طلعت میدان مین آئے محلال زنجیر بند نے
کہا ای جوان تو کیا میرے مقابلے مین آیا ہی کسی اور جوان کو بھیجا ہوتا تو بھلا مجھسے کیا مقابلہ کریگا آصف انجم طلعت
نے کہا او بیہودہ گو تو کیا بکتا ہی اور کیون اسقدر کلمات نخوت زبان سے نکالتا ہی خدا نے ایک سے ایک کو
بہتر ایک سے ایک کو بدتر بنایا ہی نہ کوئی بہتری مین یکتا ہی نہ بدتری مین بے ہمتا ہی یکتائی سوائے ذات خدا کے
اور کسی کو زیب نہین ہی محلال نے کہا ای جوان مین اصل مین یکتا ہون میرے مقابلے کی تاب لانا محال ہی
آصف انجم طلعت نے کہا یہ میدان جنگ ہی جاے مکالمہ نہین ہی لا جو حربہ رکھتا ہو محلال نے گرز گران
کا وار کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نے اُس وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گرز ہاتھ سے چھین لیا
لشکر فیروز کی طرف پھینکا سوار کے سر پر پڑا وہ گھوڑے سے گر کے مر گیا لشکرون مین شور احسنت و آفرین
بلند ہوا حاسد کا دل دردمند ہوا یہان محلال زنجیر بند نے تلوار میان سے لی کہا ای جوان اب اس تلوار نہ

کی ضرب سے تیرا بچنا محال ہی آصف انجم طلعت نے فرمایا گرز بھی تو ہی دعوے کرکے اٹھایا تھا بجستہ و خوستہ
سے میرے سر پر لگایا تھا محلال نے کہا گرز مین اگر مین ناکامیاب رہا مگر تلوار مین اپنی مراد کو پہونچونگا مین نے
تیغ زنی مین کمال حاصل کیا ہی بڑے بڑے شجاع میری تلوار سے مارے گئے آصف انجم طلعت نے کہا اب
یاوہ گوئی کو ختم کرو محلال نے تلوار لگائی آصف انجم طلعت نے تلوار اٹھائی تیغ اسکی تلوار پر پڑی شاہزادہ
نے سپر کی اوچھڑا دی کہ تلوار محلال کی ٹوٹ گئی محلال بہت شرمندہ ہوا آصف انجم طلعت نے کہا تیغ زنی مین
بہت کمال تھا مگر تلوار کو بچا نہ سکا محلال نے کہا ای جوان بہت نازان نہو یہ کہکر کمر سے خنجر نکالا آصف انجم طلعت
کے گھوڑے سے گھوڑا ملا کے چاہا خنجر لگاؤن مگر شاہزادے نے ہاتھ اسکا پکڑا دوسرا ہاتھ کمر مین ڈالا محلال
نے اپنا ہاتھ آصف انجم طلعت کے گریبان مین ڈالا دونون لپٹے ہوئے گھوڑون سے نیچے
اترے اترتے ہی آصف انجم طلعت نے محلال کو زمین سے اٹھالیا چرخ دیکر زمین پر دے مارا کہ استخوان
اسکے ریزہ ریزہ ہوگئے لشکرون سے شور و تحسین و آفرین بلند ہوا شاہزادہ پھر مرکب پر سوار ہوا تورج نے
اور پہلوان کو بھیجا آصف انجم طلعت نے اسکو بھی قتل کیا تورج نے دس جوان آصف انجم طلعت کے مقابلے
کے لیے روانہ کیے شاہزادے نے سبکو قتل کیا دن تمام ہوگیا فیروز طبل بازگشت بجا کے اپنے لشکرگاہ کی
طرف پلٹا صاحبقران زمان بھی خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوئے بارگاہ مین آکر آصف انجم طلعت
کی بہت تعریف کی سب سردار آکر بارگاہ مین جمع ہوئے صاحبقران نے فرمایا آج تو تورج بڑے لشکر کو ہمراہ
لیکر آیا تھا مگر کسی سے مقابلہ نہین کیا شاید کل کسی سے مقابلے کا ارادہ کرے بدیع الملک نوجوان نے عرض
کی مین تورج کو جبتک قتل نہ کرونگا مجھے راحت نہ ملیگی اسنے کیسے کیسے سردار میرے یہان کے قتل کیے
جنکا مثل و نظیر ممکن نہین ان سبکا داغ اس وقت تک میرے دل پر ہی صاحبقران نے فرمایا ابتو زمرد بدین [?]
بھی بہت خوش ہی کثرت سپاہ پر فیروز بھی بہت نازان ہی مرتیخ آفتاب علم نے عرض کی جس روز ساحرون سے مقابلہ
پڑیگا ایک ساحر سحر نکر سکیگا سبکو سحر فراموش ہوجائیگا بدیع الملک نے فرمایا مین جانتا ہون سحر کی نوبت بھی
نہ آئیگی یونہین ختم ہوجائیگی غیر ساحر کیا کم ہین جو ساحر مقابلہ کرین اسی ذکر مین شب بسر ہوئی صبح کو پھر دونون
لشکر میدان کارزار مین آئے پرے جمائے نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے تورج
نے ایک جوان کو کہ نام اسکا ہزبر سام صورت تھا میدان مین بھیجا ہزبر نے نعرہ کیا کہ ای فرقہ خدا پرستان
تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے شاہزادہ سکندر صاحبقران سے رخصت لیکر میدان مین آئے
ہزبر نگاور زن ہوا نیزہ سنبھال کے وار کیا شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے اسکے وار کو خالی دیا ہزبر سے
لگے ایک مقام پر اسنے شاہزادے کے سینے کو تاکا سکندر فرخ لقا نے وار اسکا نیزے پر روک کر جھٹکا مارا
نیزہ ہزبر کے ہاتھ سے نکل گیا کمال خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا ای جوان نیزہ بازی خلال بازی ہی تلوار کی
لڑائی مجھے پسند ہی سکندر فرخ لقا نے بھی تیغ آبدار میان سے لی آپس مین تلوار چلنے لگی ہزبر نے شاہزادہ
سکندر کے سر پر وار کیا سکندر نے تلوار پر روکا الجھاوے سے ہاتھ نکال کے خبردار خبردار کہکے تلوار لگائی اسنے
سپر سر کے بچانے کو اٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کٹی خود کے دو ٹکڑے ہوئے سر مین اترکر سینے مین آئی
سینے سے تا کمر آئی کمر کو کاٹ کر زین فرس پر ٹھہری ہزبر مرکے گرا لشکرون سے شور تحسین اٹھا سکندر
فرخ لقا نے تلوار روک لی تورج نے جو یہ کیفیت دیکھی تمام لشکر کو اشارہ کیا کہ یکبارگی شاہزادہ سکندر پر

ٹوٹ پڑو سب نے اشارہ جو پایا تلوارین لیکر سکندر پر ٹوٹ پڑے سکندر فرخ لقا بھی شیرانہ وغا لڑنے لگے لشکر اسلام
نے جو یہ کیفیت دیکھی سب آپڑے جنگ مغلوبہ ہوئی فیروز نے جو موقع پایا ساحرون سے کہا تم بھی ٹوٹ پڑو سحر کرکے
غیر ساحرون کو مبتلا کرکے گرا دو ساحر بڑھے تھے کہ فرخ نے بھی ساحرون کو اشارہ کیا یہ لوگ بھی بڑھے ایک
دائما سحر آزمائی کرنے لگے ایک طرف غیر ساحر تیغ و تیر سے گرم پیکار ہوے سر مانند حباب دریاے خون مین بہتے
نظر آتے تھے تن مقتولون کے غوطے کھاتے تھے صداے بزن و بکش کی بلند تھی ڈھالون کا ابر چھایا تھا برق شمشیر
چمک رہی تھی سر تنون سے گر رہے تھے ایک ایک سردار اسلام کی یہ حالت تھی کہ جس طرف گھوڑے کو ٹھکرا
کے گیا سو سو کو بے جان کر دیا صفین درہم و برہم ہوئین مورچے شکست بھاگنے کا بندوبست سپاہ کا عجب عالم کفار
مین سب بیدم بدیع الملک نوجوان اُسی ہنگامہ دار و گیر مین علمدار فوج کے قریب پہونچے علم فوج کو قلم کیا قریب تھا کہ
نوبرج کو زخمی کرین کہ اسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی اسنے تلوار لگائی بدیع الملک نے اسکے تلوار کو تلوار
پر روکا اُلجھاوے سے ہاتھ نکال کے اُسکے سر پر وار کیا اُسنے مرکب کو پیچھے ہٹایا بدیع الملک کا وار خالی گیا نوبرج وہانسے
گریزان ہوا بدیع الملک نے چاہا تعاقب کرین بہت سے لوگ بیچ مین آگئے بدیع الملک انکے قتل کرنے مین
رکے نوبرج گھوڑا بھگا کے نکل گیا ایک طرف امیر ثانی صفون کو درہم و برہم کرکے زمرد ثانی کے قریب پہونچے
بختگان نے جو امیر کو آتے ہوے دیکھا زمرد سے کہا غضب ہوا صاحبقران آپہونچے زمرد ثانی نے فیروز
سے کہا ارے طبل بازگشت بجوادے فیروز نے اُسی وقت طبل بازگشت بجوایا صاحبقران نے
تلوار روک لی سب سردار بھی رکے فیروز ملول و غمگین میدان جنگ سے پھرا صاحبقران
زمان طبل خوشی بجوا کے میدان سے واپس آئے بارگاہ سلیمانی مین سامان جشن ہوا مگر فیروز جو پلٹ کے
گیا زمرد ثانی سے کہا آج خداپرستون کا حال مجھکو معلوم ہوا بھلا انسے کون جنگ کر سکتا ہے ایک ایک جوان
نے ہزارون کو قتل کیا اگر مین طبل امان نہ بجواتا تو تمام لشکر آج قتل ہو جاتا زمرد نے کہا لڑائی بگڑ گئی ورنہ
فوج بہت تھی اگر قاعدے سے لڑتے تو کبھی شکست نہوتی فیروز نے کہا اور کس طرح مقابلہ کرتے زمرد
نے کہا جس طرح پہلے جنگ شروع ہوئی تھی اُسی صورت سے لڑتے رہتے مغلوبہ کی کوئی ضرورت نہ تھی فیروز
نے کہا اگر اُس طرح بھی لڑتے تو فتحیاب نہوتے آپ نے کل کیفیت کیا نہین دیکھی ایک جوان خداپرست نے
دس پہلوانون کو میدان مین قتل کیا اور پھر کسی طرح کا فرق اُسکی ہمت مین نہ تھا اگر اور کوئی پہلوان اُسکے مقابلہ
مین جاتا تو اُس سے بھی لڑتا مین نے بہتر نہ جانا طبل بازگشت بجوا دیا اگر آج اس جوان سے بھی لڑتے
تو یہ بھی دس بیس پہلوانون کو قتل کرتا نوبرج نے جنگ مغلوبہ کو اُس وقت اچھا جانا لشکر کو اشارہ
دیدیا گو نہین معلوم خود کس طرف نکل گیا زمرد نے کہا سواے اس طلسم کے اور کہان جائیگا فیروز نے
کہا اب مجھکو لشکر کی کیفیت دیکھنا ہے کہ کسقدر لشکر باقی ہے زمرد ثانی نے کہا نصف سے زیادہ لوگ قتل ہوے
اور زخمی بہت یہان موجود ہین کچھ میدان جنگ مین پڑے تڑپ رہے ہین یقین ہے اب زندہ بھی نہون فیروز
نے کہا مین ابھی جا کے لشکر کو دیکھتا ہون کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ کہکے اُٹھا باہر آیا لشکر کے خیمہ گاہ کی طرف
گیا جس خیمے مین گیا اُسکو خالی پایا جب تمام لشکر مین دورہ کیا تو کیفیت معلوم ہوئی نصف سے کم لوگ زندہ پائے
اُنمین بھی بہت سے زخمدار قریب مرگ ملے فیروز وہان سے گھبرایا ہوا آیا زمرد سے کہا اب لشکر باقی نہین
رہا جو لوگ اس وقت موجود ہین اُنمین قابل جنگ شاید سو دو سو آدمی زخمی نہونگے ورنہ سب زخمی ہین اب لشکر

لڑنے کے لایق نہین ہی زمرد نے کہا لشکر اسلام مین کسی کو بھیج کے خبر منگاؤ کہ وہان کی کیا کیفیت ہی فیروز نے
ہرکارون کو فوراً روانہ کیا ہرکارے چھپ کر لشکر اسلام مین آئے یہان عجب چہل پہل تھی بازارین لوگ بھر
رہے تھے کٹورہ بج رہا تھا رونق بڑھی ہوئی تھی ہر جگہ آئینہ بندی روشنی کے سامان ہو رہے تھے ہرکارے
سردارون کی بارگاہون کے قریب آئے یہان اور زیادہ رونق پائی ہرکارے دنگ ہو گئے بارگاہ
صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے یہان تو جلسہ کی تیاریان ہو رہی تھین سب جگہ سے بڑھ کے یہان رونق
تھی ہرکارون نے یہ سب تیاریان دیکھین واپس گئے فیروز کے پاس جاکے سب حقیقت بیان کی کہ وہان
جشن کی تیاریان ہو رہی ہین سب لشکر مین رونق ہی بازارین اس وقت کیفیت ہی سردارون کی بارگاہون
مین تیاریان ہین صاحبقران کی بارگاہ مین روشنی کی تیاریان ہو رہی ہین آج وہان جلسہ ہی فیروز نے کہا اے
زمرد ثانی اب میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہی اور تم کو بھی مین یہان نہ چھوڑونگا اب میری یہ رائے ہی کہ اپنے تمام لشکر
کو لیکر اس وقت یہان سے نکل چلون زمرد نے کہا مین بھی آپ کی رائے سے اتفاق کرتا ہون جنگان نے
کہا بہت اچھی بات ہی فیروز نے کہا اب استاد کے آنے مین دو روز اور باقی ہین جب وہ آئینگے تو اسکے
ساتھ لشکر کشی کرینگے وہ سبکو درست کر دینگے ایک دن انکی دعوت کر دیجائیگی خوب پیٹ بھر جائیگا زمرد نے
فیروز کی رائے سے اتفاق کیا فیروز اسی وقت اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکریون کو اپنے ارادے
سے مطلع کیا سب لوگ تیار ہو گئے فیروز اسی وقت روانہ ہو گیا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب صاحبقران نے وقت صبح جشن سے فراغت پائی مریخ آفتاب علم کو طلب کیا کہا کسی کو میدان مین بھیجو وہ جاکر
خبر لائے کہ لشکر حریف میدان مین آیا یا نہین مریخ آفتاب علم نے ملازمین کو میدان مین بھیجا ملازم اسکے میدان
مین جاکر واپس آئے مریخ سے آکر عرض کی کہ وہان تو کوئی نہین ہی بلکہ بارگاہین بھی لشکر کی نہین معلوم ہوتی
ہین مریخ تحقیق کے واسطے خود اٹھا میدان مین گیا سب طرف دیکھا کسی جانب لشکر کا نشان نہین
پایا واپس آیا صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر ہم لوگ یہان مصروف عیش و نشاط رہے اور لشکر مخالف
یہان سے چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہی دیکھا جائیگا بھاگ کے کہان جائینگے مریخ نے عرض
کی آپ زندان خانے کی طرف تشریف لے چلیے قیدیون کو وہان سے رہا کیجیے صاحبقران نے لشکر کو ہمراہ
لیا زندان خانے کی طرف تشریف لائے یہان جو ساحر موجود تھے وہ مانع ہوئے مریخ آفتاب علم نے سب کو
روکا جب ساحرون نے بلوہ کیا مریخ آفتاب علم نے سحر کرکے سبکو بیکار کیا صاحبقران سے کہا آپ اندر
تشریف لے چلیے امیر قریب در آئے دیکھا ایک قفل آہنی دروازے مین پڑا ہی بدیع الملک نے
اس قفل کو بڑھ کے توڑ ڈالا دروازہ کھولا صاحبقران مع بدیع الملک و مریخ آفتاب علم اندر تشریف
لے گئے امیر نے جو نگاہ کی بڑے بڑے تاجدارون کو اسیر دیکھا مریخ سے کہا یہ کون لوگ ہین مریخ نے
عرض کی یا صاحبقران یہ بھی بہ ارادہ طلسم کشائی یہان آئے تھے اسیر ہو گئے امیر نے پہلے ان لوگون کو
رہا کیا وہ سب مسلمان ہوئے صاحبقران اور آگے بڑھے مریخ نے عرض کی یا صاحبقران ان سب کے
پہلے شفیق جادو اور رفیق جادو کو رہا کیجیے امیر نے فرمایا وہ کون ہین مریخ نے عرض کی وہ لوگ

ایک طلسم کے بادشاہ بڑے عالی جاہ ہین اس طلسم مین ایک غرض سے آنے تھے اسیر ہوے اگر وہ رہا ہون تو
آپسے ایک بڑا کام نکلے طلسم ملحقات کے بھیتے کچھ اُنکی ذات سے معلوم ہونگے اور لوح لانے کی ترکیب بھی وہی
خوب بتائینگے صاحبقران نے کہا وہ لوگ کس طرف اسیر ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ میرے ہمراہ
تشریف لاسیئے امیر مریخ کے ہمراہ روانہ ہوے مریخ صاحبقران کو ایک مکان تنگ مین لیکر آیا صاحبقران
نے دیکھا ایک زنجیر آہن مین دو جوانان حسین اُلٹے لٹکے ہوے آہ و زاری کر رہے ہین صاحبقران نے
زنجیر کو توڑا ساحرون کی نہ بان سے سوزن نکالے دونون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر تشریف لائے نہ رفیق بارز
اور شفیق جادو اُسی وقت مسلمان ہوے صاحبقران زندان خانے کے اندر آئے اور اسیرون کو رہا کیا آپ
ورسب مین تشریف لے گئے وہان ایک دروازہ نظر پڑا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اس طرف
تشریف نہ لیجائیگا امیر نے فرمایا کیا سبب ہے مریخ نے عرض کی مین سبب پھر عرض کرونگا مگر اسوقت آپ
اس طرف تشریف نہ لیجائیے صاحبقران نے فرمایا جبتک سبب نہ بتاؤگے مین قبول نکرونگا ضرور اس طرف
جاؤنگا مریخ نے عرض کی اس طرف آفتاب ہزار سر قید ہے اگر آپ وہان جائیےگا تو ٹھہرنے کی تاب نہ لائیےگا
امیر نے فرمایا وہان کیا ہے مریخ نے عرض کی اسکے آگے ایک کنوان ہے اس کنوین مین آگ روشن
ہے اسکے بعد مقام قید آفتاب ہے اگر آپ تشریف لے جاتے تو ضرور کنوین مین پھاندتے وہان آگ گزند
پہونچاتی صاحبقران نے فرمایا پھر اسکو بھی رہا کرنا چاہیے مریخ آفتاب علم نے کہا اُسکو رہا کرکے کیا فائدہ
ہوگا ایک لوہ لڑائی مفت مین سر لگے گی وہ آدمی نہین ہے دیو ہے امیر نے فرمایا اسکو کس خطا پر قید کیا ہے مریخ
نے عرض کی مین خلاصہ حال کا عرض کرونگا مگر اس وقت مجملاً عرض کرتا ہون کہ اسکا رہا نا بدیع الملک نوجوان
کے واسطے اچھا نہوگا امیر رک گئے کہا مین اس قصے کو پھر سنونگا اور اس وقت اسکو رہا نکرونگا یہ فرماکے
اور طرف مخاطب ہوے بہت سے قیدیون کو رہا کیا سب مسلمان ہوے جب صاحبقران سب کو رہا کر چکے
تو قصد کیا کہ مین باہر جاؤن مریخ نے عرض کی ابھی آپ نے خاص اسیر کو جسکے واسطے اس طلسم کے زندان
خانے مین آئے ہین اُسی کو رہا نہ کیا صاحبقران نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم وہ کون شخص ہے جسکے واسطے
ہم خاص اس زندان مین آئے ہین مریخ نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران مریخ
کے ہمراہ روانہ ہوے مریخ ایک مقام تنگ و تاریک مین آیا صاحبقران سے عرض کی آپ یہان تشریف
رکھیے مین حاضر ہوتا ہون امیر وہین ٹھہرے مریخ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد آیا اسکے آنے سے اس
خانۂ تاریک مین روشنی پیدا ہوگئی صاحبقران نے دیکھا مریخ کے ہاتھ مین ایک مہرہ ہے اسکی ضیا سے سب خانہ تاریک
منور ہے صاحبقران کے قریب آکے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران
مریخ کے ساتھ ہوے مریخ امیر کو ایک چاہ کے قریب لایا عرض کی اس چاہ مین نام خدا لیکر پھاند پڑیے
صاحبقران اُس چاہ مین پھاندے مریخ بھی پھاند پڑا جب پانؤن امیر کے آستانہ مین ہوے ایک صحراے
لق و دق نظر آیا مریخ سے فرمایا یہ مقام کیسا ہے کیا زندان خانے سے الگ ہے مریخ نے عرض کی یا امیر
یہ مقام بھی شامل ہے زندان خانہ طلسمی مین مگر یہان وارث شرعی اس طلسم کا اسیر ہے جب وہ رہا ہوگا تو البتہ سبکو
حیران کریگا اور اس سے کوئی مقابلہ نکر سکیگا امیر نے فرمایا وہ کون شخص ہے مریخ نے عرض کی یہ طلسم جسنے
بنایا تھا اُسکا پسر ہے اور مرد مسلمان صاحب ایمان ہے صاحبقران بہت خوش ہوے فرمایا اے مریخ کیا تم نے

کام کیا ہی مین ضرور اسکو رہا کردونگا مرتیخ نے عرض کی مین قبل عرض کر چکا تھا کہ یہ وارث شہر ہی اس طلسم کا ہی اور اسکے باپ نے اس طلسم کو بنایا وہ بہت بڑا حکیم زبردست تھا اور یہ بھی فن حکمت مین اچھا دخل رکھتا ہی اور علم نجوم سے بھی بخوبی ماہر ہی عامل بھی بہت زبردست ہی صاحبقران نے فرمایا وہ یہان کس جگہ اسیر ہی مرتیخ نے عرض کی وہ سامنے جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہی وہین اسیر کیا ہی صاحبقران اس چاہ کے قریب آئے مرتیخ آفتاب علم نے عرض کی بیخوف چاہ مین کود پڑئیے اسکے اندر ایک مکان بہت عمدہ بنا ہی صاحبقران اس چاہ مین کود پڑے جب پانون زمین سے آشنا ہوے صاحبقران نے ایک مکان نہایت نفیس پایا مرتیخ آفتاب علم بھی آیا ایک حجرے کا دروازہ کھولا صاحبقران نے دیکھا ایک نوجوان حسین لباس شہری پہنے ہوئے لیٹا ہی سینے پر ایک سنگ گران رکھا اور زبان چھدی ہوئی ہی ایک تار زبان مین پڑا ہی اسکے دونون ہاتھ چھت مین بندھے ہین صاحبقران نے جو اس حالت مین اُس جوان کو دیکھا بہت افسوس کیا جلدی سے اُسکے قریب آئے اُس تار کو پہلے کاٹا اُس جوان نے سلام کیا صاحبقران نے پتھر اسکے سینے سے اتارا جوان بڑی دیر کے بعد اُٹھ بیٹھا صاحبقران نے فرمایا اے جوان اپنا نام بتا کچھ اپنے حسب ونسب سے آگاہ کر اُس جوان نے کہا مین گم کردہ مکان غریب وبیکس اسیر و بے بس اپنی کیا حقیقت بیان کرون حسب ونسب کو کیونکر عیان کرون شرم آتی ہی صاحبقران نے فرمایا اے جوان ہم خوب جانتے ہین مگر تیرے نام سے واقف نہین ہین اُس جوان نے عرض کی اے شہریار نام مجھ بے نشان کا قرنطین ذوفنون ہی ایک مدت سے یہان اسیر تھا شکر ہی کہ اس وقت خدا نے میری مشکل آسان کی قید الم سے رہائی دی آپ کو میرے حال پر مہربان کیا آپ یہان تشریف لائے صاحبقران نے مرتیخ آفتاب علم سے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی مرتیخ نے عرض کی تشریف لے چلیے یہ کہکے سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی راستہ صاف ہو گیا صاحبقران وہان سے آئے تھوڑی دیر کے بعد اپنے لشکر مین پہونچے لوگون نے جو حکیم قرنطین ذوفنون کو دیکھا آپس مین کہا یہ کون جوان ہی جسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لاتے ہین بدیع الملک سے بعض لوگون نے پوچھا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو جس وقت امیر نے رخصت کیا تھا یہ جوان اُس وقت صاحبقران کے ہمراہ نہ تھا کوئی اسیران طلسم سے ہوگا جب صاحبقران اس سے حال دریافت فرمائین گے معلوم ہو جائے گا یہ ذکر تھا کہ صاحبقران وہین تشریف لائے اپنے مرکب پر سوار ہوے مرتیخ نے عرض کی یا امیر آج شب بھر یہان قیام فرمائیے کل صاحب سے رات بیچے جو آپ کی رائے ہو وہ کیا جائے صاحبقران نے فرمایا کیا مضایقہ ہی جہان بارگاہین استادہ ہین وہان تشریف لائے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت کرکے سب صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوے اور دربار آراستہ ہوا اُس وقت صاحبقران نے حکیم قرنطین ذوفنون کو اپنے پاس بلایا اعزاز واکرام سے بٹھایا فرمایا حکیم صاحب اب آپ پیشتر اپنی کیفیت خلاصہ بیان فرمائیے حکیم قرنطین ذوفنون نے عرض کی یا صاحبقران مین حکیم عالینوس کا بیٹا ہون میرے باپ نے اس طلسم کو بنایا تھا اور بڑے بڑے عجائبات وغرائبات اس مین ایجاد کیے تھے وہ عجائبات دوسرے طلسمون مین نہین پائے جاتے ہین اور والد ماجد کی ایک دختر بلند اختر یعنے والدہ مرتیخ آفتاب علم کی جسکی شادی فیروز ستارہ پیشانی سے ہوئی ہی مین اُس زمانے مین بہت صغیر السن تھا والد ماجد کا زمانۂ وفات قریب آیا انھون نے فیروز ستارہ پیشانی کو اس طلسم کا حاکم بنایا اور وصیت کی

کہ جب میرا پسر ارجمند قابل حکومت کے ہو تو یہ طلسم اسکو دینا اور وہ تمھاری اطاعت کریگا ای شہریار مین اُس
زمانہ مین اپنی والدہ کے پاس رہا اُنھون نے میری تعلیم مین بہت کچھ کوشش کی بڑے بڑے لوگون سے
مجھکو پڑھوایا جب سن میرا قریب دس برس کے ہوا تو والدہ نے بھی انتقال کیا مگر مین اپنے اعزا کے پاس
رہا اور وہ لوگ بھی میری تعلیم مین کوشش کرتے رہے دس برس تک مین نے تحصیل علم شب و روز کی جب
بیس برس کا مین ہوا تو ہمارے نامی و گرامی سے مین نے مقابلہ کیا مگر کوئی میرے سوالات کا جواب نہ دے سکا
چونکہ بیشتر سے مجھکو شوق علم تھا اپنے باپ کے کتب خانے کو دیکھا تو اُس مین عملیات کے کتب بہت دیکھین
اُنہین سے جو کتب کہ کمیاب تھین اُنکو زیادہ دیکھا جب میرا سن بیس سال کا ہوا تو فیروز ستارہ پیشانی کے
پاس آیا وصیت نامہ جو والد ماجد کا میرے پاس تھا دکھایا فیروز نے کہا طلسم حاضر ہے مجھکو آج تک اس امانت کی
نگہبانی مین بڑی کوشش پڑی مگر شکر ہے کہ آپ تک آپ کا حق پہونچا اسی غضب کو مجھے اُتنا سے خواب مین گرفتار
کر لیا اور اس حال مین اسیر کیا کہ مین بالکل بے بس رہا اب مین اپنا طلسم اُس سے لونگا دیکھون اب مجھے کیونکر
اسیر کریگا صاحبقران نے کیفیت حکیم قرنطین کی سنکر بہت افسوس کیا قرنطین نے عرض کی اب مین مشتاق
ہون کہ آپ اپنی کیفیت سے آگاہی دیجیے صاحبقران نے فرمایا مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون اس طلسم مین
ایک ضرورت سے آیا ہون حکیم نے عرض کی جو کچھ ضرورت ہو مجھسے ارشاد فرمائیے مین آپکو بسر و چشم
بجا لاؤن صاحبقران نے فرمایا آپ کی عنایت کافی ہے مین سوا خدا کے اور کسی کی مدد نہین چاہتا ہون
حکیم نے عرض کی مجھسے یہ فرمائیے کہ آپ اس طلسم مین کس واسطے تشریف لائے ہین صاحبقران نے کل
کیفیت اپنی بیان کی حکیم نے کہا ای شہریار ایک دم مین سب طلسم کو مٹا دونگا سحر کے جسقدر مقامات ہین انکو
باقی نہین رکھونگا اور ملحقات کے طلسم جو ہین وہ بھی ایک دن مین فتح ہونگے صاحبقران نے کہا اب طلسم کا
مٹانا ٹھیک نہین ہے بلکہ ساحرون کو قتل کرنا مناسب ہے حکیم نے عرض کی ساحر ابھی ایک دم مین فنا ہو جائینگے
مگر مجھکو ایک ماہ کی مہلت عطا فرمائیے کہ مین اپنے اعزا سے جا کر ملون اور انکی حالت دیکھون مجھکو بہت
زمانہ ہوا جبسے یہان قید ہون کچھ کتب اس طلسم کے متعلق جو والد ماجد نے لکھے رکھے تھے انکو لاؤن اور کل
طلسم کو دریافت کرون صاحبقران نے فرمایا آپ شوق سے تشریف لے جائیے حکیم قرنطین ذوفنون
صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے ملک کو روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اب

اب کیفیت صاحبقران و مریخ آفتاب علم بیان کیجاتی ہے

اُنکے جانے کے بعد صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا اب کیا کرنا چاہیے مریخ نے عرض کی اب رفیق جادو
اور شفیق جادو کو طلب فرمائیے اُنسے کیفیت لوح کی پوچھیے دیکھیے وہ کیا بتاتے ہین صاحبقران زمان نے
اسی وقت رفیق جادو اور شفیق جادو کو طلب فرمایا یہ دونون حاضر ہوے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے اُنکو
بھی باعزاز ایک کرسی بیٹھنے کو عنایت فرمائی دونون ساحر کرسیون پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا اپنی کیفیت بیان
کرو رفیق جادو نے سب حالت اپنی صاحبقران کے سامنے بیان کی امیر نے فرمایا آپ لوگ اپنے اپنے
طلسمون مین واپس جائین مگر یہ بتائین کہ لوح کہان ہے اور کسکے قبضے مین ہے رفیق جادو نے عرض کی لوح

صحرائے خدنگ نگاہ مین ہی اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو کے پاس ہی اول تو وہ خود بھی بلا کی ساحرہ ہی اور علاوہ اسکے سات مرحلے درمیان مین ہین جب اُن ساتون مرحلون کو طے کرے تب صحرا مین پہونچے پھر صحرا کے عجائبات وغرائبات کو دفع کرے مگر خدنگ نگاہ کے سحر سے بچے ملکہ کو اپنا دوست بنائے یا قتل کرے تب لوح سے پھر اُسکا قتل ہونا بہت مشکل ہی اور دوست بنانا بھی ممکن نہین ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی جب سکا وقت آئے گا دیکھا جائے گا مگر اب یہان سے تبلاش لوح روانہ ہونا چاہیے سب نے امیر کی رائے کو پسند کیا صاحبقران اُس شب بھر تو وہین رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر کو ہمراہ لیکر برائے تلاش لوح گلزار خدنگ کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو بخوف امیر گریزان ہوا فیروز اسنے تختگاہ مین آیا سب لوگون کو جمع کیا کہا اب مسلمان یہان بھی آگے آئینگے اور اپنا قبضہ کرینگے شملہ پوش جادو نے کہا یہان ابھی کیونکر آسکتے ہین جبتک لوح حاصل نکرین فیروز نے کہا لوح کا حاصل کرلینا کیا بڑی بات ہی یقین ہی زندان خانہ پر انھون نے قبضہ کرلیا ہوگا اور وہان سے اسیرون کو رہا کیا ہوگا مریخ آفتاب علم انکے ہمراہ ہی اُسنے حکیم کا پتہ بتایا ہوگا اب حکیم کو رہا کرلیا ہوگا وہ سب سحرونکو باطل کر دیگا لوح کا ملجانا بہت آسان ہی اُسکو کوئی نہین روک سکتا ہی بختگان نے کہا حضور آج تو معصر ساحری آپ کے اُستاد والانژاد تشریف لائینگے اُنسے کون مقابلہ کرسکیگا فیروز نے جواب دیا کہ حکیم قرنطین ذوفنون ایسا شخص ہی کہ اُسکا کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی شملہ پوش نے کہا آپ کسیکو وہان روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر خبر لائے کہ زندان خانہ کی کیا کیفیت ہی فیروز نے اُسی وقت ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر زندان خانہ کی طرف آیا یہان سب عمارتون کو خراب پایا مگر ایک درجہ قیدخانہ کا سالم پایا اُس درجے کے اندر آکے دیکھا آفتاب ہزار سر کی جگہ پائی وہان سے واپس آیا فیروز سے سب کیفیت بیان کرکے یہ بھی کہا کہ نہین معلوم کیا بات ہی کہ آفتاب ہزار سر ابھی تک قید ہی فیروز نے کہا مریخ آفتاب علم نے ازراہ بغض اسکو رہا نکیا ہوگا اب اسکے ذریعہ سے مدد ملیگی اور یہ حکیم سے سطرح مقابلہ کرسکیگا کیونکہ یہ بھی حکیم زبردست ہی اور آپ لوگون کو معلوم ہی کہ یہ میرے یہان کیون آیا تھا اور مین نے اسکو کیون قید کیا شملہ پوش نے کہا بہت مناسب ہی کہ آپ اسکو رہا کیجیے اور وعدہ فرمائیے کہ تمھاری مراد دلی برآئیگی مگر مسلمانون کو اسیر کردو اور حکیم کو قتل کرو یقین ہی وہ قبول کرے فیروز نے کہا مین ابھی اُسکے پاس جاتا ہون اور سب ذکر کرتا ہون اُسکو راضی کرکے لاتا ہون یقین ہی آج اُستاد بھی تشریف لائینگے اُن دونون کو لشکر گران دیکر روانہ کرونگا ابھی مسلمان گلزار خدنگ تک پہونچنے بھی نہ پائے ہونگے یہ لوگ راہ مین جاکر سد راہ ہوجائینگے شملہ پوش جادو اور بختگان فیروز کے ہمراہ ہوئے زندان خانے مین آئے جہان آفتاب اسیر تھا وہان گنبد آتش کو سحر کرکے بجھا دیا آفتاب کے قریب آیا بختگان نے دیکھا ایک جوان دیومثال زنجیرون مین جکڑا ہوا سلاخہائے آہنی مین چھدا ہو معکوس سقف زندان مین آویزان ہی سر اُسکا معلوم نہین ہوتا ہی اس درجہ روشن ہی کہ نگاہ کام نہین کرتی بختگان ڈرا فیروز نے کہا ای بختگان مقام خوف نہین ہی کہ یہ حالت اسیری مین ہی اسوقت کچھ نہین کرسکتا ہی بختگان سے یہ کہکر فیروز آفتاب کی طرف مخاطب ہوا کچھ سحر کیا کہ زنجیرین کٹ کے گرین آفتاب زمین پر آیا فیروز نے کہا ای آفتاب آج تک مین تمھارا دشمن تھا

مگر آج سے تمہارا دوست ہون اور جس امر کے واسطے تم یہان آئے تھے مین اُسکا بھی انتظام کرتا ہون آفتاب ہزار سر
نے اشارہ کیا کہ مین بھی تمہارا جان نثار ہون مگر سوزن میری زبان سے نکالو تو مین کچھ باتین کر سکون فیروز سنے اپنے
ہاتھ سے اُسکے زبان کا سوزن نکالا آفتاب نے کہا جو کچھ آپنے فرمایا مین نے بخوبی تمام سُنا اور جو کچھ آپ فرماتے ہین مین
یقین کر رہا ہون مگر میرے درد دل کی دوا دیجیے یعنی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے ملا دیجیے فیروز نے جواب دیا اے
آفتاب تم خاطر جمع رکھو مین بڑی دھوم سے تمہاری شادی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے کرونگا اپنی اس سلطنت کا
تمکو مالک بناؤنگا جب مجھسا اور تمسا کار پرداز اس طلسم مین ہو تو کیا مجال ہے کسیکی جو طلسم کی طرف نگاہ اُٹھا کے
دیکھ سکے آفتاب نے جواب دیا کہ آپ جب میرے سپرد اس طلسم کا انتظام فرمائیگا تو مین اسپنے طلسم کو اور اسکو ایک
کرلونگا دونون کا انتظام بخوبی کرتا رہونگا آپ بعیش و عشرت ایک گوشہ مین تشریف رکھیےگا فیروز نے کہا مین
اس سے بڑھ کے تمسے امید رکھتا ہون مگر کیا کہون کہ آج تک لوگون کے کہنے سے تمکو استدر اذیت پہونچائی
کہ جسکے سبب سے بہت محجوب ہوا اور اپنی خطا پر بہت نادم ہون آفتاب نے جواب دیا مجھکو کچھ رنج آپ سے
نہین ہے فیروز ایسی مکر آمیز باتین کر کے آفتاب کو اسپنے مکان پر لایا بہت اعزاز و اکرام سے بٹھایا اُسی وقت
حمام کو روانہ کیا آفتاب کے واسطے لباس پر تکلف منگا کے رکھا جب حمام سے آفتاب باہر آیا لباس پہنا
فیروز کے پاس آکر بیٹھا زمرد کی طرف دیکھکر کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے کہا یہ خداوندزادے ہین اس وقت
مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہین مگر کچھ بن نہین پڑتا ہے میرے یہان آکر ٹھہرے تھے مسلمان یہان بھی آئے
آفت بپا کردی زندان خانہ طلسم کو فتح کر کے سب اسیرون کو رہا کر لیگئے ورنہ بھی سب فتح ہوے ایکبار
مجھسے مقابلہ پڑا اُسوقت میرے ہمراہ فوج بہت کم تھی سواے فرار کے اور کچھ بن نہ پڑا وہان سے یہان بھاگ
کے آیا اب وہ لوگ لوح کی تلاش مین گلزار خدنگ کی جانب روانہ ہوے مین نے اُستاد معظم کو عریضہ تحریر
کیا ہے اُنھون نے تشریف لانے کا وعدہ بھی فرمایا ہے یقین ہے آج یہان آجائین لیکن اب ایک بات ایسی ہے کہ اُستاد بھی اُسکے
دفع کرنے مین عاجز ہین آفتاب نے کہا وہ کیا بات ہے فیروز نے جواب دیا کہ قرنطین ذوفنون جو مالک طلسم ہے اُسکو
مسلمانون نے رہا کر لیا ہے اور وہ اُنکے ہمراہ ہے کسکا حوصلہ ہو سکتا ہے جو اُس سے مقابلہ کرے استاد اگر ساحر
زبردست ہین تو وہ عامل بے بدل ہے پھر از راہ حکمت اُنھین ایسے ایسے نکات معلوم ہین کہ جو استاد کے دفع کرنے
سے روانہ ہونگے آفتاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے وہ کیا ہے جو لوح لے آئیگا مین آجہی جاتا ہون اور سب کو
گرفتار کرنے کے لیے آتا ہون حکیم میرا کیا بنا سکتا ہے مین نے بھی علم حکمت کو بہت دنون حاصل کیا ہے اُسیے اچھا اس
فن خاص مین دخل رکھتا ہون فیروز نے کہا مین جانتا ہون مگر تم کیون تکلیف کرو استاد تشریف لائینگے وہ
کسی طرح سے اسیر کر لینگے آفتاب نے کہا اُس سے کچھ نہو سکیگا جس وقت وہ سحر کرینگے حکیم بروز عمل دفع
کر کے اُنکو قتل کر ڈالیگا اور جب مین جاؤنگا تو میرے اسکے بحث فن حکمت مین پڑجائیگی اسمین عمل کی ضرورت نہوگی
آپس مین حکمت آزمائی ہوگی مین اُسکو گرفتار کرلونگا فیروز نے کہا اُستاد کو بھی اپنے ہمراہ سیلیتے جاؤ تم حکیم کو گرفتار کرنا
وہ اور لوگون کو اسیر کرینگے مرتیخ آفتاب علم وہان کیسا ساحر زبردست موجود ہے وہ سواے سحر اُستاد کے
اور کسی کے سحر کو نہ مانیگا آفتاب نے جواب دیا کہ مین اُسکو بھی اسیر کرلاؤنگا فیروز نے جواب دیا اور لوگ جو دائرہ
اسلام مین نامی و گرامی ہین اُنکے اسیر کرنے مین مشکل پیش آئیگی کہ وہ لوگ صاحب تحفہ جات ہین آفتاب نے کہا مین سبکو
اسیر کرلاؤنگا فیروز نے نجتگان کی جانب نگاہ کی کہا کیون نجتگان تمہاری کیا راے ہے مین آفتاب ہزار سر کو تمہارے

گردن بختگان نے جواب دیا کہ یہ بات بالکل خلاف ہی کہ ایک شخص تنہا جاے اسمین جانے والے کی عزت نہین باقی رہتی مین
اس بات کو برا جانتا ہون ہان جب آپکے استاد تشریف لائین تو انکے ہمراہ روانہ کیجیے اور لشکر بھی تھوڑا سا ساتھ جائے کہ
مسلمانون کو انکی طرف سے خوف بھی پیدا ہو اور انکی عظمت و شان ظاہر ہو فیروز نے کہا ای بختگان مین تمھاری راے
سے اتفاق کرتا ہون آفتاب بھی کچھ سمجھ کے خاموش ہو رہا اور باتین ہونے لگین تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک آواز مہیب
بلند ہوئی اور ہوا سے تیز چلنے لگی درخت اکھڑ اکھڑ کے گرنے لگے جانور متفرق ہونے لگے خاک اڑنے لگی بختگان ڈرا
فیروز سے کہا ای شہنشاہ یہ کیا آفت آتی ہی فیروز نے کہا استاد معظم تشریف لاتے ہین یہ انھین کی تشریف آوری کی علامتین
ہین یہ ذکر تھا کہ سبنے دیکھا ایک پہاڑ صحن مین آکر گرا اس ہمعصر سامری کو بیٹھا پایا لوگ متعجب ہوے فیروز مع سب درباریون
کے باہر آیا اس کوہ کے اوپر گیا ہمعصر سامری کو سجدہ کیا سب درباریون نے بھی قدمبوسی کی ہمعصر سامری نے کہا
ای فیروز تم نے مجھکو بہت تکلیف دی مگر اب کچھ میرے کھانے کو منگاؤ کہ مین اتنی دور سے آتا ہون مسافت راہ جو طی کی ہی
تو بھوک معلوم ہوتی ہی اس وقت پیٹ بھر کے کھانا مجھے دینا پھر تمھین اختیار ہی فیروز نے کہا مین ہر روز موافق مرضی کے طعام
لذیذ آپکی خدمت مین حاضر کرتا رہونگا ہمعصر نے ہنس کے کہا یہ تمھارے امکان مین نہین ہی تم کہان سے اسقدر آدمی
جمع کر سکوگے اگر ابھی کہو تو تمھارے طلسم کے آدمیون کو دو دن مین کھا جاؤن فیروز نے کہا استاد ایسا غضب نکیجیگا کہ طلسم کے
آدمیون کو کھا جایئے ہمعصر سامری نے کہا جب مجھے بھوک زیادہ ہوگی تو مین کچھ خیال نکرونگا جو میرے سامنے آئیگا
اسکو کھا جاؤنگا فیروز نے کہا آپکو اختیار ہی یہ طلسم آپہی کا ہی چاہے اسکو تباہ کیجیے چاہے آباد رکھیے ہمعصر سامری نے
کہا اچھا اسوقت تو میرے کھانے کے واسطے منگاؤ فیروز نے اسی وقت ملازمون کو بلایا کہا جسقدر آدمی اس وقت
ممکن ہو سکین استاد کی خدمت مین حاضر کرو کہ استاد گرسنہ ہین ملازمین وہان سے روانہ ہوے فیروز نے ہمعصر سامری سے کہا
اب آپ کہان تشریف رکھینگے بارگاہین استاد کی جائین ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ مین بارگاہ مین کیونکر رہ سکونگا فیروز
نے کہا سو دو سو خیمے برابر استاد کر دیے جائینگے ہمعصر سامری نے نامنظور کیا کہا مین اپنے رہنے کا ٹھکانا بنالونگا یہ ذکر تھا
کہ ملازمین بہت سے آدمیون کو پکڑ لائے فیروز سے کہا حضور یہ حاضر ہین فیروز نے ہمعصر سامری کی طرف دیکھکر کہا آپ نوش
فرمایئے ہمعصر سامری نے کہا بھلا یہ اتنے سے آدمیون سے میرا پیٹ بھریگا فیروز نے کہا آپ جبتک انھین نوش فرمایئے مین اور
لوگون کو روانہ کرتا ہون وہ بہت سے آدمی حاضر کرینگے ہمعصر سامری نے دو دو آدمیون کی ٹانگین پکڑکے اٹھایا منھ کے قریب
لایا چبانا شروع کیا آفتاب ہزار سحر اور جسقدر لوگ وہان موجود تھے اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہوگئے آفتاب نے فیروز سے بارادہ
پشیمانی سے کہا یہ جب ایسی قدرت رکھتے ہین تو پھر انسے کون مقابلہ کر سکیگا حکیم فرنطین اپنا عمل کرتا رہیگا اور حکمت کو
رو رو دیتا رہیگا یہ نوش جان کر جائینگے فیروز نے کہا ای آفتاب تمنے سنا ہوگا کہ عہد سامری مین انھون نے سامری کو
سجدہ نہین کیا اور برابر مقابلہ کیا آخرکار سامری سے شخص کو جسکو ایک عالم بخداوندی مانتا ہی شکست دی سامری ہمیشہ
انسے خائف رہے آفتاب نے کہا مجھے اسوقت حیرت ہوگئی فیروز نے کہا اسوقت حیرت کا محل نہین ہی جب انھین
کسی وقت آدمی نہین ممکن ہوتے ہین تو یہ درخت جڑ سے اکھاڑ کر کھا لیتے ہین جب درختون کے کھانے سے پیٹ نہین بھرتا ہی
تو پہاڑون کے پتھر کھاتے ہین زمین کھود کے مٹی کھایا کرتے ہین جانوران صحرائی مثل شیر خرس ہاتھی وغیرہ کے جو ملجاتے ہین
تو کھا جاتے ہین آفتاب سب باتین سنکر دنگ ہو گیا ہمعصر سامری نے سب آدمیون کو کھا کر فیروز سے کہا اب مجھمین تاب
ضبط باقی نہین ہی تھوڑا سا کھا کے بھوک بڑھ گئی فیروز نے ملازمین سے کہا جلد جاؤ جہان آدمی ممکن ہون استاد کیواسطے
لاؤ ملازمین دوڑے اور آدمیون کو تلاش کر کے لائے ہمعصر سامری نے انکو بھی کھا لیا مگر پیٹ نہ بھرا پھر فیروز سے کہا بہت

کی فیروز نے اصطبل سے کچھ گھوڑے رنگ کے ویسے کچھ فیل خانے سے ہاتھی منگاکر نذر کیے ہمعصر ساحری نے کہا ای فیروز
اب زیادہ کوشش نکرو اسوقت مجھے کچھ تسکین ہوگئی مگر دوسرے وقت کے واسطے اچھی طرح سے بندوبست کرلینا فیروز نے
کہا آپ خاطر جمع رکھیے اُس وقت مین بہت سے آدمی حاضر خدمت کرونگا ہمعصر نے کہا اب کیفیت بیان کرو کہ مسلمان یہان
کیون آئے اور کس طرح مقابلہ پڑا اُنھون نے کیا بندوبست کیا فیروز نے سب کیفیت بیان کی ہمعصر ساحری نے کہا اب وہ
لوگ کہان ہین فیروز نے کہا اب گلزار خدنگ کی جانب برائے تلاش لوح گئے ہین اور حکیم قرنطین ذوفنون اُنکے
ہمراہ ہوا وہ ایک لمحہ مین لوح لے لیگا اور ساحر اُس سے مقابلہ بھی نہین کرسکتے ہین ہمعصر ساحری نے کہا یہ تو خیال خام ہی
کہ ساحر مقابلہ نہین کرسکتے مگر جسوقت میرے سامنے آئیگا سب حال کھل جائیگا حکیم کیا چیز ہی اور حمزۂ ثانی کی کیا طاقت ہی
جو مجھسے مقابلہ کرسکین ایک لقمہ کرجاونگا پتہ بھی نہ معلوم ہوگا فیروز نے کہا پھر آپ تشریف لے جائیے اور اپنے ہمراہ
آفتاب ہزار سر کو بھی لیتے جائیے کہ یہ علم حکمت کو خوب جانتا ہی فیروز نے جو یہ کہا ہمعصر ساحری نے جواب دیا کہ آفتاب
کے جانے کی کیا ضرورت ہی اور یہ وہان جاکر کیا بنائین گے فیروز نے کہا آپ میری خاطر سے انکو اپنے ہمراہ لیتے جائیے
بلکہ تھوڑا سا لشکر بھی ساتھ لیجیے کہ باعث زینت ہی ہمعصر ساحری نے کہا تمھاری خوشی مجھکو منظور ہی لیتا جاؤنگا فیروز نے
کہا اب آپ عرصہ نہ فرمائیے تشریف لے جائیے ہمعصر ساحری اُسی وقت تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر معہ آفتاب ہزار سر
برائے تلاش لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران زمان معہ جملہ سردارون کے جانب گلزار خدنگ روانہ ہوے دوسرے روز ایک میدان ملا مریخ
آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران یہ عجیب مقام ہی یہان کی آب وہوا بہت مفید ہی جب روسار طلسم سے کوئی جلیل
آتا ہی تو اس میدان مین سکونت اختیار کرتا ہی اگر مزاج مبارک مین آئے دو چار روز یہان تشریف رکھیے پھر اُس طرف
تشریف لے چلیے گا صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری خوشی ہی تو مجھے کیا انکار ہی یہ فرماکر صاحبقران نے لشکر کو روکا
بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا ملازمین نے فوراً بارگاہین استادہ کین لشکر اُترا صاحبقران زمان بارگاہ سلیمانی مین داخل
ہوے اور جملہ سردار بھی اپنی بارگاہ ہو نین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی جب ماندگی دفع ہوئی صاحبقران نے
ایک کو طلب فرمایا سردار بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوے امیر نے بدیع الملک سے فرمایا فیروز نے جس ساحر کو
اطلاع دی تھی وہ ابھی تک نہین آیا بدیع الملک نے عرض کی شاید کوئی بات اور تجویز کی گئی ہوگی اس وجہ سے
اُسکا آنا ملتوی رہا مریخ آفتاب علم سے دریافت کرتا ہون وہ خلاصہ کیفیت شاید جانتا ہو صاحبقران نے
فرمایا ضرور دریافت کرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا کہ جس ساحر کو فیروز ستارہ پیشانی
نے طلب کیا تھا اور جسکی سبب سے ہمکو بہت اضطراب تھا وہ ابھی تک نہین آیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی اُسکا
آنا بہت مشکل ہی اول تو اُسکو یہان غذا کہان ممکن ہوتی دوم رہنے کا ٹھکانا کہین نہ تھا ہر طرح اُسکے لیے مشکل تھی
اسی وجہ سے یہان نہین آیا اور ان سب باتون کے علاوہ اُسکو اپنی جگہ سے اُٹھکر چلنا ناگوار ہی ہر وقت ایک پہاڑ سے
نیچے بیٹھا ہوا آدمیون کو کھایا کرتا ہی جب دو تین دن کے بعد خوب پیٹ بھر جاتا ہی تو اُسی جگہ پر لیٹ کر سوتا ہی جو تھے
پانچوین دن آنکھ کھلتی ہی پھر کھانے کی تلاش ہوتی اس کام مین وہ مصروف رہتا ہی اُسے اس قدر مہلت کہان جو وہ
یہان آئے صاحبقران نے فرمایا اُسنے تو وعدہ مستحکم کیا تھا کہ مین ضرور آونگا مریخ آفتاب علم نے عرض کی ا

ایسے بہت سے وعدہ رہتے ہین مگر اُسکے وعدے کبھی ایفا نہین ہوتے ہین صاحبقران مریخ آفتاب علم سے یہ باتین
کر رہے تھے کہ مہیب صدائین کان مین آنے لگین ہوا بہت تیز چلنے لگی صاحبقران نے مریخ آفتاب علم سے کہا یہ
کیا آفت آئی ہی مریخ نے عرض کی آپ جسکو ابھی یاد فرما رہے تھے شاید وہی ساحر آتا ہی صاحبقران نے فرمایا مین اُسکے
آنے کی سیر دیکھونگا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اس وقت آپ باہر تشریف نہ لیجائیے امیر نے فرمایا کیا سبب ہی
مریخ آفتاب علم نے عرض کی اس وقت آپ کا جانا میرے نزدیک مناسب نہین ہی صاحبقران نے فرمایا میرے نہ جانے
سے کیا فائدہ ہی اور جانے مین کیا نقصان ہی مریخ نے عرض کی وہ ساحر غدار ہی بڑا مکار ہی ایسا نہو کوئی مکر پھیلاے
صاحبقران نے فرمایا ای مریخ اس قسم کے خیالات ہمارے دل مین نہین آتے ہین تم ہمین مانع نہو ہم ضرور جا نکلینگے
اگر تمھارا دل گوارا نکرے تو ہمارے ہمراہ جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مریخ آفتاب علم نے کہا مین آپ کا ہمراہ
رکاب ہون مجھے کیا عذر ہی صاحبقران اپنی جگہ سے اُٹھے بدیع الملک نوجوان بھی امیر کے ہمراہ ہوے اور جملہ
سردار بھی ساتھ چلے صاحبقران در بارگاہ پر تشریف لائے دیکھا ایک ابر تیرہ و تار سامنے سے آتا ہی برقین چمک
رہی ہین ہوا اس زور سے چلتی ہی کہ جنگل کے درخت جڑ سے اُکھڑے جاتے ہین بارگاہ بھی جنبش مین ہی ہر جھونکے
مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابھی بار بارگاہ زمین پر گر پڑے گی اور بہت سے خیمے اُکھڑ گئے ہین لشکر کے گھوڑے
کھل گئے ہین ہوا مین چار دن طرف تباہ ہین صاحبقران نے فرمایا خیام کا جلد بند و بست کرو طنابین مستحکم کر کے کھنچوا دو
ملازمین خیام کی درستی مین مشغول ہوے صاحبقران نے دیکھا کہ وہ ابر قریب آیا زمین پر اُترا مگر کچھ صورت اُسکی
تبدیل نہین ہوئی صاحبقران نے مریخ سے کہا اس ابر کی صورت ابھی تک تبدیل نہین ہوئی اِسکا کیا سبب ہی
مریخ نے عرض کی ہمعصر سامری اس ابر کے اندر ہی کچھ عجائبات و غرائبات کر رہا ہوگا جب فراغت پائیگا تو ابر کو ہٹا
کے اپنے تئین ظاہر کریگا صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ دوسرا ابر آسمان پر آیا قریب اُس ابر کے پہونچ
کے شق ہوا سب نے دیکھا ایک جوان سیہ فام مگر سر کی جا پر ایک روشنی معلوم ہوتی ہی اُس ابر سے عیان ہوا
صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ کون شخص ہی مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ وہ شخص ہی جسکے رہا کرنے کو
مین نے منع کیا تھا معلوم ہوتا ہی سملہ پوش جادو نے اسکو قید سے رہا کرایا ہی دام مکر مین پھنسایا ہی دیکھیے اگر بدیع الملک
نوجوان اسکے حال سے آگاہ ہو جاینگے تو قتل کر دینگے بڑی لڑائی پڑیگی یہ بھی مالک طلسم ہی اور یہ ملعون بڑا زبردست
ہی علم حکمت مین بھی دخل رکھتا ہی اسکے برابر بھی صاحب عقل و دہر اس طلسم مین نہین ہی اسنے خاص اپنی زور طبیعت سے ایک
ایک طلسم بنایا ہی اُس طلسم مین جو جو باتین نئی پیدا کی ہین وہ سواے اسکے اُسوقت مین دوسرا نہین کر سکتا ہی دیکھیے
اب کیا ہوتا ہی ہمعصر سامری کی آمد کی خبر سُنکر تو مجھے خیال تھا مگر اب آفتاب ہزار سر کا آنا اور بھی قیامت ہی دیکھیے یہ کیا غضب
کرتا ہی صاحبقران نے فرمایا ای مریخ تم خدا کو قادر نہین جانتے ہو ابھی تک تمھارے عقیدے مین قوت نہین ہی بڑے افسوس
کی بات ہی دشمن اگر قوی ہی تو کیا ہو نگہبان قوی تر است اگر یہ آیا ہی تو کیا کر سکتا ہی اگر اس سے خوف ہی مقابلہ تک ہم سمجھ لینگے
مریخ آفتاب علم نے جو صاحبقران کو آزردہ پایا عرض کی یا صاحبقران مین ان لوگون کے اس مکاری اور غداری سے خائف
نہین ہون بلکہ میرے عرض کرنیکا منشا یہ ہی کہ یہ لوگ مکار ہین انسے جہانتک ہو سکے بچنا بہتر ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی وہی
سبکی حفاظت کرتا ہی یہ بات ہمارے اختیار سے باہر ہی کہ کسیکی فکر سے بچ سکین خدا ہر حال مین ہمکو بچاتا ہی مریخ نے عرض کی
مین نے صرف اُنکی مکاری آپ سے عرض کی ہی ورنہ مین کسی طرح خائف نہین ہون صاحبقران خاموش ہو رہے آفتاب
ہزار سر وہان اُترا جو کچھ لشکر اسکے ہمراہ تھا وہ بھی وہین مقیم ہوا صاحبقران اپنی بارگاہ مین واپس آئے بدیع الملک

نوجوان سے فرمایا کہ آفتاب ہزار سحر کا نام ہی اُسکا سر نہین معلوم ہوتا ہی ایک روشنی نظر آتی ہی بدیع الملک نے
عرض کی کہ مین نے بھی اِس امر کے دریافت کرنے کی بہت کوشش کی مگر نہین معلوم ہوا کہ امیر نے کہا فرمایا مریخ
آفتاب علم سے دریافت کرو حال معلوم ہوجائیگا بدیع الملک نوجوان نے مریخ آفتاب علم کو بلایا فرمایا ای مریخ
آفتاب ہزار سحر کا سر نہین نظر آتا ہی بلکہ ایک روشنی دکھائی دیتی اِسکا کیا سبب ہی مریخ نے عرض کی کہ اُسکا سحر بھی یہی ہی
ابھی آپ نے اِس روشنی کو بے پردہ نہین ملاحظہ فرمایا ہی اُسکے چہرے پر نقاب تھی جسوقت وہ نقاب اُٹھاتا ہی
اور زیادہ روشنی ہوتی ہی اُسکی وجہ سے کسی کی آنکھ ٹھہر نہین سکتی ہی اُس عالم مین یہ اپنے سحر کو زور دیتا ہی اور اوس
سحر کرتا ہی یہ سب سحر سے بنا ہی امیر نے فرمایا اسکا طلسم یہان سے کتنی دور ہی مریخ نے عرض کی یہان سے بہت
نزدیک ہی طلسم بہت اچھا ہی مگر افسوس یہ ہی کہ اُس طلسم مین جسقدر چیزین ہین وہ سحر سے نہین بنی ہین بلکہ سب حکمت
کے ذریعہ سے بنائی گئین ہین صاحبقران نے فرمایا اُس طلسم کو تمبھی ضرور دیکھین گے کیونکر بے سحر کے بنایا ہی اور
کیا کیا عجائب و غرائب اُسمین ایجاد کیے ہین مریخ نے عرض کی عجائب و غرائب وہان کے قابل دید ہین جسوقت ملاحظہ
فرمائیے گا خوش ہوجائیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک نامہ دار نے دربارگاہ پر آ کے ملازمین سے کہا کہ ہمارا نامہ اندر
پہونچا دو ملازمین نے کہا ہم پیشتر تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا نامہ لیجائینگے اور اگر تمھاری طلبی ہوگی تو تم
چلنا یہ کہکر ہرکارے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے بعد دعا دولت کے عرض کی ایک نامہ دار دربارگاہ پر حاضر
ہی ایک نامہ لایا ہی اُسکے واسطے کیا حکم ہی صاحبقران نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے پھر باہر آئے نامہ دار کو اپنے
ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے اندر آ کے کو رونق بارگاہ صاحبقران کو دیکھا دنگ ہو گیا نامہ امیر کے پیشکش کیا
صاحبقران نے نامہ کو پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ ای طلسم کشا برا سے عفو تقصیر خدمت فروز ستارہ پیشانی خداوند طلسم مین
چل اور اُسکی اطاعت قبول کرو ورنہ بہت پچھتائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا صاحبقران نے جو اس مضمون
کو پڑھا غصہ آگیا فرمایا ای نامہ دار اس بد تہذیب یاوہ گو سے کہدینا کہ جو تجھے ہمارے حق مین برائی ہوسکے اُٹھا نرکھ
اور اگر اب اِس قسم کا کلام اپنی زبان سے نکالے گا تو بہت پچھتائیگا نامہ دار نے جو صاحبقران کے چہرے کی
کیفیت حالت غصہ مین دیکھی کانپ گیا سلام کرکے بارگاہ کے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا یہان کی
کیفیت یہ تھی کہ نامۂ صاحبقران زمان کو آفتاب ہزار سحر نے روانہ کیا یہ جواب نامہ کی راہ دیکھ رہا تھا کہ نامہ دار نے
جا کے کہا آپ نے ایسی جگہ مجھکو بھیجا تھا کہ اگر کوئی بات منھ سے نکالتا تو زندہ آپ کے پاس واپس نہ آتا آفتاب نے
کہا ارے اُنھون نے جواب کیا دیا نامہ دار نے کہا جواب اُنھون نے ایسا دیا ہی جو مین آپ کے سامنے بیان نہین
کر سکتا ہون جب آفتاب نے بہت پوچھا تو نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی آفتاب کو بھی بہت غصہ آیا کہا طبل
جنگی اِس وقت ہمارے لشکر مین بجے صبح کو لشکر اسلام کے مقابلہ مین جائینگے دیکھین کون کون ساحران جلیل
سے ہمارے مقابلے مین آتا ہی اور کیا ہوتا ہی غرض لشکر آفتاب مین اُسی وقت طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام
کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوے بارگاہ صاحبقران مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجا لائے
غرض کہ آفتاب نے طبل جنگی بجوایا ہی امیر نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی
بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب آفتاب عالمتاب فلک
چہارم پر جلوہ گر ہوا تو آفتاب ہزار سر اسباب سحر سے آراستہ ہو کر میدان جنگ مین آیا اپنے ہمراہ لشکر قلیل کو بھی لایا
اس طرف سے صاحبقران زمان مع لشکر گران میدان مین آئے بہادرون نے پرے جمائے نقیبون نے

نقابت کی کرڑ گیت کرڑ کا کھکا ہٹے آفتاب نے اپنا تخت آگے بڑھایا للکار کر آوازدی ای فرقۂ خداپرستان تم مین سے
جسکو اپنے سحر پر ناز ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سنکر مرتیخ آفتاب علم صف سے آگے بڑھا صاحبقران کے
سامنے آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت فرمایئے ہتھیون مین عزت بڑھایئے امیر نے فرمایا ای
مریخ اور ساحر یہان موجود ہین وہ جائینگے تمکو ابھی کیا ضرورت ہی مریخ آفتاب علم نے عرض کی اور ساحر اس لائق
نہین ہین جو اسکے مقابلے مین جائین امیر نے فرمایا خدا حافظ ہی میدان مین جاؤ دشمن کو خاک و خون مین ملا کے آؤ
مریخ آفتاب علم نے پایہ رکاب کو بوسہ دیا اور جانب میدان روانہ ہوا اسکے مقابلہ مین آکے کہا او یاوہ گو کیا لاف و
گزاف منہ سے نکال رہا ہی مقام ادب ہی خاموش رہ آفتاب ہزار سر نے کہا ای مرتیخ تجھکو تو یہ بات زیب نہ تھی
کہ شاہزادۂ طلسم ہوکر اور ایک خلاف مذہب کی اطاعت اختیار کرے اور پھر اسکی طرف سے میرے مقابلہ مین آئے
مریخ نے کہا تجھکو میرے کام مین دخل نہین ہی جو میرے مزاج مین آیا وہ مین نے کیا آفتاب نے کہا اچھا جو تیرا بھروسا
کا سحر ہو مجھپر کرلے کہ تیرے دل مین حوصلہ باقی نرہے مریخ نے جواب دیا کہ ہمارے آقا سے نامدار کا یہ دستور نہین
ہی کہ وہ کسی پر وار پہلے کرین وہی ہم خادمون کی بھی خصلت ہی جب تیرے شر سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے
آفتاب نے کہا ای مریخ تیرے دل مین حسرت رہجائیگی اور کچھ حاصل نہوگا مرتیخ نے کہا تجھے اس سے کیا اگر تو
ارادۂ سحر رکھتا ہی مین موجود ہون سحر کر آفتاب ہزار سر نے نقاب چہرے سے الٹی مریخ جادو بھی سنبھلا سحر کرنا شروع کیا
آفتاب نے ایک نارنج اپنی جھولی سے نکالا کر طرف آسمان کے پھینکا وہ نارنج دور جاکے پھٹا اور اسمین سے ایک نور
پیدا ہوا مریخ آفتاب علم کو اس نور نے چارون طرف سے محصور کر لیا مریخ نے ایک ڈبیا اپنی جھولی سے نکالی
اسکو کھولا خاک سیاہ نکالکر اڑائی خاک چارون طرف پھیلی وہ نور دفع ہوا تاریکی چھاگئی آفتاب نے ایک نشتر
اپنی جھولی سے نکالا پیشانی پر مارا چند قطرے خون کے اپنے ہاتھ مین لیے کچھ اسم سحر پڑھ کے مرتیخ کی طرف پھینکے وہ
قطرے برق بنکر مریخ پر گرے مرتیخ نے روکا مگر نہ رک سکے چارون طرف سے مرتیخ کو ایک برق نے گھیر لیا مریخ
نے نکلنے کی بہت کوشش کی مگر نہ نکل سکا آفتاب قریب پہونچا ایک ناریل جھولی سے نکالا اسمین پانی بھرا تھا وہ
اس برقون پر چھڑکا برق غرق زمین ہوگئی سب نے دیکھا تو مرتیخ آفتاب علم کو وہان نہ پایا صاحبقران کو یہ حالت
دیکھکر بہت افسوس ہوا آفتاب نے پھر نعرہ کیا کہ جسکو حوصلہ باقی ہو میرے مقابلے مین آئے اپنے ہنر سحر دکھائے
اور ایک ساحر صاحبقران کے لشکر سے اسکے مقابلہ مین گیا آفتاب نے اسکو بھی اسیر کیا اسی طور سے تا بہ شام
۲۰ بیس ساحر لشکر اسلام سے گئے اور سب اسیر ہوئے جب آفتاب غروب ہوا تو دونون لشکر اپنے اپنے لشکرگاہ
کی جانب روانہ ہوئے صاحبقران جو اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار صاحبقران کے پاس آئے سب نے عرض
کی یا امیر آج بڑا ستم ہوا وہ ساحر جلیل گرفتار ہوگیا جسکا مثل اس طلسم مین نہین ہی اور اسکی وجہ سے لشکر مین قوت تھی
سب ساحرون کا لشکر خالی ہوگیا اسکے مصاحبین جو ساحران نامی وگرامی تھے وہ بھی اسکے ساتھ اسیر ہوگئے اب کیا
ہوسکتا ہی صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی جب کل وہ میدان مین آئیگا دیکھا جائیگا اسی ذکر مین شب بسر کی صبح کو
پھر صاحبقران مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے اس طرف سے آفتاب ہزار سر اپنے ساتھ چند ساحرون کو لیکر امیر
کے مقابلہ مین آیا طرفین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کرڑ گیت کرڑ کا کھکا ہٹے آفتاب جادو
نے تخت اپنا آگے بڑھایا نعرہ کیا ای فرقۂ خداپرستان تم مین سے جس ساحر کو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ
سنکر رفیق جادو اور شفیق جادو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان عطا فرمایئے

امیر نے فرمایا ای رفیق جادو کل کی کیفیت تم دیکھ چکے ہو آج مین تمکو نہین جانے دونگا میرا قصد یہ ہی کہ آج ساحرون کو مقابلے مین
نہ بھیجون سب غیر ساحر آج لڑین رفیق نے عرض کی یا صاحبقران جب ساحر اس طرح گرفتار ہو جاتے ہین تو غیر ساحر کیا چیز ہین
امیر نے فرمایا خدا مالک ہی مین خود مقابلہ کرونگا بدیع الملک نے جو یہ باتین سنین کہا ای رفیق جادو آج مین اس سے
مقابلہ کرونگا رفیق جادو نے بدیع الملک سے بھی کہا کہ ابھی آپ مقابلہ نہ کیجیے غلام کو اجازت میدان دیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہی آخر مین آپ کو اختیار ہی بدیع الملک خاموش ہوے صاحبقران سے رفیق نے عرض کی امیر بھی مجبور ہوکے
اسکو اجازت میدان دیکر رخصت کیا رفیق جادو پہلے روانہ ہوا میدان مین آیا آفتاب نے اسکی طرف دیکھکر کہا ای
رفیق کیا تکلیفین قیدخانے کی فراموش کین جو اس طرح مجھسے مقابلہ کرنے آئے ہو رفیق جادو نے کہا کہ ای آفتاب
مجھپر تکلیف قید بہت کم تھی اس وجہ سے مین رہا ہو تم ہی اُسکو بھول گیا مگر تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمھین بھی اپنا وہ زمانہ
یاد ہی یا نہین آفتاب نے جو دندان شکن جواب پایا سر جھکا کے کہا اچھا اس گفتگو بیجا سے کیا حاصل ہی جس واسطے میدان
جنگ مین آئے ہو اس کام کو انجام دو رفیق جادو نے کہا ہمارے آقا کا دستور ہی کہ وہ جنگ مین سبقت نہین کرتے ہین
اور یہی قاعدہ ہملوگون کا بھی ہی کہ کسی جنگ مین پہلے وار نہین کرتے اگر ہمکو تمھاری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی حملہ کرینگے
آفتاب نے کہا ای رفیق مین یہی خیال کرتا ہون کہ تمھارے دل مین ہوس رہجائیگی اور حملہ نکر سکوگے رفیق نے کہا تمھین
اس سے کیا مطلب ہی اگر وار کرنا ہی کرو آفتاب نے کہا ای رفیق اب بھی میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو دیکھو فیروز ستارہ
پیشانی خداوند طلسم کیا کیا قدرتین رکھتا ہی اور کیسی کیسی چیزین اُسنے بنائی ہین کہ عقل ہماری تمھاری کام نہین کرتی ہی اس
طلسم کے عجائب و غرائب ایسے بنائے ہین جو دوسرے کے امکان سے باہر ہین علاوہ اسکے اب اُنکو یہ قدرت اسوقت
حاصل ہی کہ اپنے طلسم مین جسکو چاہین عمر ابد عطا کردین اور جسکو چاہین ابھی فنا ہو جاے پھر ایسے خداوند کو چھوڑ کے
تم لوگون نے ایک مسلمان مسافر کی اطاعت قبول کی ہی یہ بالکل تمھاری عقل سے دور ہی اگر اپنی عمر اور راحت کی
زیادتی درکار ہی تو ہمارے خداوند کی اطاعت قبول کرو اور اپنے عفو تقصیر کے خواستگار ہو اطاعت اسلام سے منھ موڑو
حمزہ ثانی کی اطاعت کو چھوڑو ایسا نہو غضب خداوندی تم پر نازل ہو جائے تم مین سے ایک ایک ساحر اپنے کیے کی
سزا پائی اس ترکیب سے اس گفتگو کو آفتاب ہزار سر نے بیان کیا اور اسمین سحر بھی شامل کیا کہ رفیق جادو کا دل بھر
آیا ہاتھ باندھ کے آفتاب کے قریب پہونچا کہا مین آپ سے پناہ مانگتا ہون آپ اپنے ہمراہ مجھکو خدمت مین خداوند
طلسم کے لے چلیئے اور خطا میری معاف کرا دیجیے مین بہت نادم ہون آفتاب نے کہا مین تو تمھین نہین لیچلونگا رفیق
نے کہا جس طرح آپ کے مزاج مبارک مین آئے مجھکو لیچلیے مین راضی ہون آفتاب نے اپنے ملازمین کو آواز دی
وہ لوگ آئے آفتاب نے کہا زنجیرین لاؤ زنجیرین بھی ملازمین نے لاکر رکھین طوق آہن بھی موجود کیا آفتاب نے
رفیق سے کہا اس قید کو پہنو اور اس صورت سے میرے ہمراہ چلو رفیق جادو نے اسی وقت سب قیدین لی آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین نے رفیق جادو کی زبان مین سوزن دیا اپنے ہمراہ لیلئے چلتے
وقت رفیق جادو کو ہوش آیا تو اپنے کو اس حال مین پایا حیران ہو گیا مگر مجبور سب کے ساتھ چلا گیا یہان آفتاب
ہزار سر نے پھر نعرہ کیا کہ ای فرقہ اسلام کیا اب تم مین کوئی اور باقی ہی یہ سنکر شفیق جادو صاحبقران کے قریب حاضر ہوا
پایۂ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران مجھکو بھی اجازت میدان مرحمت فرمایئے مین بھی جاکر اس سے مقابلہ
کرون آپ نے اسوقت ملاحظہ فرمایا کہ شفیق جادو کو کس عنوان سے اس مکار نے گرفتار کیا باتون باتون مین سحر
کر دیا اور تمکو ثابت نہوا جو سحر کو دفع کرتے صاحبقران نے کہا اب مین تمھارا لیجانا مناسب نہین جانتا ہون

کیونکہ اُسنے ابلی بار یہ کہا آوازنہین دی کہ ساحر میرے مقابلے مین آئے مین خود جاتا ہون رفیق جادو نے
عرض کی یا امیر اگر مین نجاؤنگا تو میرے دل مین حسرت رہجائیگی اور لوگ طعنہ زن ہونگے کہ بھائی کو اپنے سامنے
اسیر کرادیا اور کوشش نہ کی میرا جانا مناسب ہی صاحبقران نے اسکو بہت بہت منع کیا مگر شفیق جادو نے بڑی
کوشش سے اجازت لی اور میدان مین آیا آفتاب نے اسکو دیکھکر کہا ای شفیق کیا تمھین اسیری اچھی معلوم ہوتی
ہی شفیق نے جواب دیا اوبیہودہ کیا یاوہ گوئی کرتا ہی تجھکو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی دو تین سردارون کو بھگا کر گرفتار کرکے
بڑا ساحر بن گیا آفتاب نے جواب دیا کہ مین نے سر میدان بزور سحر سب کو گرفتار کیا اور کوئی میرا کچھ نہ کرسکا جو
تمھارے یہان افسر اعلیٰ یعنی مریخ آفتاب علم شاہزادہ طلسم یکتا سے روزگار تھا وہ بھی سر میدان اسیر ہوا اور جو جو
ساحران نامی تھے وہ سب گرفتار ہوے اگر سحر مین مجھسے اچھے ہوتے تو کیون اپنے تئین مبتلا سے بلا کرتے اب تو میرے
مقابلے کے واسطے آیا ہی تجھے بھی گرفتار کرکے لے جاؤنگا پھر دوسرے کو بلاؤنگا شفیق نے جواب دیا کہ ای
آفتاب یہ خیال خام تصور ناتمام ہی آفتاب نے کہا اچھا سحر کرین دیکھون کہ تجھ مین کیا کمال ہی شفیق جادو نے
کہا مین سبقت نکرونگا پہلے تو سحر کر پھر مین بھی سمجھ لونگا آفتاب جادو نے کہا ای شفیق مین سحر تو بعد مین کرونگا
مگر پہلے ایک بات تجھسے دریافت کرتا ہون اسکا جواب مجھے بہت سمجھ کے دینا شفیق نے کہا جہانتک ہوگا
مین جواب دونگا آفتاب نے ایک آئینہ اپنی جھولی سے نکالا کہا ای شفیق مین نے سُنا ہی کہ تم کسی پر عاشق ہو
شفیق نے کہا بالکل غلط ہی آفتاب نے کہا بھلا اس تصویر کو پہچانتے ہو یہ کہکر وہ آئینہ شفیق کے سامنے
رکھا شفیق نے جو آئینہ کو دیکھا ایک صورت زیبا نظر آئی کہ شفیق کا دل پر قابو نرہا بیتاب ہوگیا آفتاب نے
جلدی سے اس تصویر کو جھولی مین رکھ لیا شفیق نے کہا ای آفتاب مین اسیر عاشق ہون ایکبار مجھے
اور اس تصویر کو دکھادے آفتاب نے کہا اب مین ہرگز نہ دکھاؤنگا شفیق نے کہا اگر نہ دکھاؤگے تو میری
جان جائیگی آفتاب نے کہا ایک شرط اگر میری قبول کرو تو مین ابھی تمکو یہ تصویر دکھادون شفیق نے کہا جو کچھ
کہو مجھکو منظور ہی آفتاب نے کہا اپنی عفو تقصیر کے واسطے خداوند طلسم کی خدمت مین قید آہن پہنکر چلو جب
وہ خطا تمھاری معاف فرمادینگے تو مین اس نازنین کو تمھارے پاس حاضر کردونگا شفیق حالت محویت مین تھا
کہا ای آفتاب مجھے منظور ہی مین تمھارے ہمراہ جاتا ہون آفتاب نے کہا یون نہ چلو قید آہن پہن لو شفیق نے
کہا مجھے کیا انکار ہی آفتاب نے اُسی وقت زنجیرین منگائین ملازمین اُسکے قید آہن لیکر آئے اُس نے کہا ای شفیق جادو
یہ سب موجود ہی شفیق نے بڑھ کے سب قید پہنی آفتاب نے ملازمین سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو ملازمین
نے بڑھ کے شفیق کی زبان مین سوزن دیے تھے کہ اسکو ہوش آیا اپنے کو اسیر پایا بہت حیران ہوا آفتاب نے
ملازمین سے کہا اسکو یہان سے لے جاؤ ملازمین شفیق کو بھی وہان سے لیگئے آفتاب نے پھر نعرہ کیا کہ اب کون
دلیر ہی جو میرے مقابلے مین آئے ہنر دکھائے اسکی صدا اُسنکر صاحبقران نے چاہا مین مرکب بڑھا کے جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی یا امیر مجھے اجازت مرحمت ہو کہ مین جا کر اس کو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا
مین خود جاتا ہون بدیع الملک نے عرض کی آپ کو ابھی تشریف لے جانے کی ضرورت نہین ہی جب مین ناکامیاب
ہون اُسوقت آپ کو اختیار ہی صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے سلام رخصت کیا میدان کو
روانہ ہوے آفتاب نے جو بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا کہا ای جوان کیا تو بھی ساحر ہی بدیع الملک
نے کہا ہم سحر اور ساحرو دونون پر لعنت کرتے ہین سحر ہمارے مذہب مین حرام ہی آفتاب نے کہا پھر تو مجھسے

کیا مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا اس بحث سے تجھکو کیا فائدہ ہی جو تیرے مزاج مین آئے سحر کر آفتاب نے بہت سے شعبدات کیے مگر بدیع الملک پر کارگر نہوے جب یہ بہت سے سحر کر کے تھکا تو اسنے بدیع الملک سے کہا اب مین تیرے حربے کا مشتاق ہون بدیع الملک آگے بڑھے اسپر تلوار کا وار کیا آفتاب نے سپر سحر کو اُٹھایا وار کو روکا اپنی کمر سے نیمچۂ سحر نکالا بدیع الملک پر وار کیا بدیع الملک نے اسکے وار کو خالی دیا اسنے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر وار اسکا خالی دیا آفتاب جب مجبور ہوا اور اسکو یقین ہوا کہ یہ جوان ضرور مجھے ہلاک کریگا سحر کر کے غرق زمین ہوگیا بدیع الملک تلوار کھینچکر اسکی فوج پر جا پڑے چند ساحرون کو قتل بھی کیا ساحرون نے یہ حال دیکھکر پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب ساحر ہاتھ باندھکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوے ایمان لائے بدیع الملک خوشی خوشی اپنے لشکر کی جانب واپس ہوے صاحبقران بہت خوش ہوے طبل خوشی پر چوب پڑی امیر اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کی جاتی ہے

کہ یہ جو مقابلہ بدیع الملک سے فرار ہو کر بھاگا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا بدیع الملک نوجوان اُس روز اس وجہ سے اسکی بارگاہ تک تشریف نہ لے گئے تھے کہ چند کفار نے طبل بازگشت بجوا دیا اور چند خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے تھے اس وجہ سے بدیع الملک نوجوان اسکی بارگاہ تک نہین گئے تھے اور خیام لشکر آفتاب تباہ نہین گئے تھے مگر آفتاب جو اپنی بارگاہ مین واپس آیا تو ہمعصر ساحری کے پاس گیا سب کیفیت بیان کی ہمعصر ساحری نے کہا اب تم کچھ فکر نکرو جب کل لشکر میدان مین جائیگا تو مین آؤنگا سب فوج حمزہ کو کھا جاؤنگا آفتاب یہان سے واپس آیا اور اسکو امید قوی ہوئی کہ اب مسلمان کیونکر بچین گے اسی خوشی مین یہ شب بھر بیدار رہا جب صبح ہوئی تو پھر اسنے بقیہ لشکر کو میدان مین لے گیا امیر عالی توقیر بھی میدان مین تشریف لائے دونون لشکرون نے پرے جمائے نقیبون نے نقابت سے فراغت کی آفتاب چاہتا ہی کہ آگے بڑھے کہ ایک آواز مہیب آئی دونون لشکرون کے لوگ نگران ہوے گھوڑے بھڑکنے لگے عجیب کیفیت ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہی ہمعصر ساحری آتا ہی بدیع الملک نے عرض کی مجھکو بھی یہی گمان ہی یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا ایک دیو صورت حیوان سیرت برہنہ عجیب انداز سے لشکر کے سامنے آکر کھڑا ہوا پکار کے کہا اے حمزۂ ثانی تو کہان ہی آج میرے مقابلے مین آ کچھ جوہر جرأت دکھا صاحبقران زمان نے گھوڑے کو پرے سے آگے بڑھایا اسکے مقابلہ مین آئے ہمعصر ساحری نے کہا اے حمزہ اب اطاعت فیروز کیون نہین اختیار کرتا ہی اور اپنے مذہب سے کیون نہین انکار کرتا صاحبقران نے تیغ میان سے نکالی فرمایا او بیہودہ اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہتر نہوگا ہمعصر ساحری نے جو یہ کلمۂ سخت زبان صاحبقران سے سنا ہاتھ بڑھایا امیر کے کمر مین ہاتھ ڈال دیا قصد یہ ہوا کہ صاحبقران کو کھا جاؤن مگر امیر نے لنگر قایم کیا اسنے بہت بہت زور کیا مگر صاحبقران کو اُٹھا نہ سکا جب مجبور ہوا تو اسنے سحر کرنا شروع کیا یہان صاحبقران کے پاس حرز ہیکل موجود تھی سحر کیونکر تاثیر کرتا یہ سحر کر کے بھی مجبور رہا صاحبقران زمان نے فرمایا اے ہمعصر ساحری اب بھی خیر ہی تو اپنے ارادے سے

باز رہو اور اس دین باطل کو ترک کرو ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ ای حمزہ تو اپنے زور بازو پر اس قدر نازان ہی مین ہرگز اپنے مذہب سے نہ پھرونگا اگر اس وقت تو میرے قبضے مین نہین آتا ہی تو دوسرے وقت تجھکو زیر کرونگا مگر اب مین تجھکو اجازت دیتا ہون کہ تو اپنا وار کر صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑکر جھٹکا دیا کہ ہمعصر سامری دنگ ہو گیا سحر کرکے اپنے تئین غرق زمین کیا صاحبقران کے ہاتھ سے اسکا ہاتھ نکل گیا ہمعصر سامری غرق ہوا اسکی طرف جو اور لوگ تھے وہ طبل بازگشت بجواکر پلٹے صاحبقران بھی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ہمعصر سامری کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو غرق زمین ہوا تو اپنی جگہ پر آیا اسی وقت اسنے آفتاب ہزار سر کو بلایا آفتاب سے کہا حمزہ کے پاس جبتک تحفہ جات موجود ہین تب تک قابو مین نہین آئیگا آفتاب نے کہا اب تحفہ جات کیونکر مل سکتے ہین ہمعصر سامری نے کہا بمکر لینا چاہیئے آفتاب نے کہا مگر یہ لون بن نہین پڑیگا بہتر حمزہ ثانی سے کچھ دنون کی مہلت طلب کرو دیکھو وہ مہلت دیتا ہی یا نہین ہمعصر سامری نے کہا مجھے یقین ہی کہ حمزہ ثانی ضرور ہی مہلت دیگا کیونکہ مین نے اکثر اسکی تعریف سنی ہی کہ بہت صاحب جرأت ہی آفتاب نے اسی وقت ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ ہمین درستی فوج کرنے کی نہایت ضرورت ہی اس واسطے ایک ہفتہ کی مہلت درکار ہی جب یہ نامہ تیار ہو گیا ایک ساحر کو بلایا نامہ دیکر کہا یہ نامہ صاحبقران ثانی کے پاس لے جانا اگر وہ کچھ کلمات سخت و زشت کہین تو اسکا جواب نہ دینا خاموش ہو رہنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا حمزہ ثانی کی بارگاہ کے قریب پہونچا یہان نگہبان دربارگاہ پر بیٹھے تھے ساحر کو جاتے دیکھا سب نے منع کیا ساحر نے نامہ دکھایا نگہبانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا ویسا کیا جائیگا ساحر وہان ٹھہر گیا چوبدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی ایک ساحر دربارگاہ پر حاضر ہی آفتاب کی طرف سے کسی کا نامہ وار معلوم ہوتا ہی امیدوار باریابی بھی ہی اگر حکم ہو تو یہان حاضر کیا جائے صاحبقران نے فرمایا اندر بلالو ساحر کو چوبدار اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لے گئے ساحر نے نامہ صاحبقران کو دیا امیر نے نامہ کے مضمون کو پڑھا لپشت پر تحریر کر دیا کہ ہمنے مہلت دی جب تمھارے مزاج مین آئے ہمسے مقابلہ کرنا یہ نامہ لکھکر ساحر کو دیا ساحر امیر سے رخصت ہوا یہان آفتاب اسکا منتظر تھا ساحر نے آکر جواب نامہ آفتاب کو دیا آفتاب نے جو جواب دیکھا اپنے دل مین سوچا بہت خوش ہوا ہمعصر سامری کے پاس آیا کہا واقعی جیسا آپنے فرمایا تھا حمزہ ثانی نے اس سے بڑھکے کیا یعنی اس نامہ کے جواب مین کیا لکھا ہی کہ جب تمھارے مزاج مین آئے ہمسے مقابلہ کرنا ہمعصر سامری نے کہا حمزہ کی بہادری مین فرق نہین ہی مین نے بہت سی لڑائیان حمزہ کی دیکھی ہین اور خوب آگاہ ہون حمزہ کا مثل نہین ہی مین خود اس سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہون مگر کیا کرون کچھ بن نہین پڑتا اگر نہین لڑتا ہون تو طلسم غارت ہوتا ہی اور اگر اس سے مقابلہ کرتا ہون تو خوف جان ہی مگر اب اس تدبیر سے بہتر کوئی بات نہین ہی کہ حمزہ ثانی کے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرنا چاہیے اور اسم اعظم بند کرنا چاہیے جبتک یہ انتظام نہوگا حمزہ اسیر نہوگا آفتاب نے کہا پھر آپنے کیا فکر کی ہی ہمعصر سامری نے کہا میرے نزدیک یہ بات مناسب ہی کہ کوئی شخص رات کو جاسے اور حمزہ کو اثنائے خواب مین اسیر کرکے لے آئے اور اگر حمزہ کو نہ لا سکے تو اسکے گلے سے حرز ہیکل اتار لائے آفتاب نے کہا افسوس ہی کہ اس کام کے واسطے یہان کوئی

موجود نہین ہمعصر ساحری نے کہا اے آفتاب اگر کوئی نہین ہی تو تم خود جاؤ اور اپنے تئین بصورت جلال صاحبقران کے خیمے مین پہونچاؤ امیر کی حرز ہیکل لاؤ اور اگر صاحبقران کو لا سکو تو بہت اچھی بات ہی آفتاب نے کہا مین آج شب کو جاؤنگا جس طرح بن پڑیگا امیر کو لاؤنگا اور اگر صاحبقران کو نہ لا سکونگا تو حرز ہیکل ضرور لاؤنگا یہ کہکر آفتاب وہان سے اپنی بارگاہ مین آیا تمام دن اسنے اسی فکر مین بسر کیا کہ کس صورت سے بارگاہ امیر مین جاؤن اور کیونکر صاحبقران کو لاؤن جب دن گذر گیا تو اسنے اپنے تئین غرق زمین کیا اور صاحبقران کی بارگاہ مین آکر پہونچا مگر سحر کے ذریعہ سے اپنے تئین نظر مردم سے پوشیدہ رکھا یہان سب سردار جمع تھے جنگ کی صلاحین ہو رہی تھین سب لوگ خوش و خورم بیٹھے تھے آفتاب ہزار سر نظر مردم سے پوشیدہ بیٹھا رہا جب رات زیادہ گئی اور سب لوگ صاحبقران زمان سے رخصت ہوکر اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے امیر بھی فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر تک بیدار رہے جب عرصہ ہوا تو صاحبقران نے آرام فرمایا جب امیر غافل ہوگئے تو آفتاب ہزار سر قریب آیا صاحبقران کے گلے سے حرز ہیکل اُتارنا چاہی امیر کی آنکھ کھل گئی چارون طرف نگاہ کی کسیکو نہ پایا پھر صاحبقران تھوڑی دیر مین غافل ہوگئے آفتاب نے اپنی جھولی سے بیہوشی نکالی امیر کے دماغ مین پہونچائی صاحبقران کو چھینک آئی امیر بیہوش ہوے آفتاب نے امیر کے گلے سے حرز ہیکل اُتاری چاہا صاحبقران کو لیے چلون مگر ہمت نہ پڑی مجبور ہوگیا حرز ہیکل لیکر وہان سے پھر غرق زمین ہوا اپنی بارگاہ مین آیا رات بہت قلیل باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی یہان صاحبقران زمان بیدار ہوے حرز ہیکل گلے مین نہ پائی حیران ہوے خادم جو اُس وقت حاضر خدمت تھے سب سے فرمایا سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم لوگ شب بھر بیدار رہے اگر کوئی آتا تو ہمکو ضرور معلوم ہوتا مگر کوئی بارگاہ مین نہین آیا خواجہ کو اس امر کی خبر ہوئی خواجہ بارگاہ صاحبقران مین آئے چارون طرف دیکھا کسی طرف نشان قدم نہ پایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران کسی طرف نشان قدم بھی نہین معلوم ہوتا ہی یہ کہکر خواجہ نے فرش پر نگاہ کی ایک گوشہ کی جانب فرش کو چاک پایا وہان جاکر دیکھا تو ایک نقب معلوم ہوتی ہی خواجہ نے نقب کی صورت جو دیکھی تو دہنہ نقب بہت ہی چھوٹا پایا امیر سے عرض کی یا صاحبقران اس نقب کے مُنھ کو ملاحظہ فرمائیے آدمی کسی طرح نہین جا سکتا ہی کسی ساحر کا کام ہی کوئی ساحر حرز ہیکل لیگیا ہی صاحبقران نے فرمایا کل کیفیت معلوم ہوجائیگی خواجہ نے عرض کی مین ابھی اس امر کی تحقیق کرتا ہون معلوم ہوجائیگا یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کی جاتی ہی

کہ یہ جو حرز ہیکل صاحبقران کی لیکر آیا تمام شب فرط خوشی سے بیدار رہا جب صبح ہوئی تو حرز ہیکل لیکر ہمعصر ساحری کے پاس گیا حرز ہیکل دکھائی ہمعصر ساحری نے کہا اے آفتاب حرز ہیکل مجھکو دیدے اب مین اسم اعظم امیر بھی نبدکیے لیتا ہون آفتاب نے حرز ہیکل ہمعصر ساحری کو دی ہمعصر ساحری نے اُسی وقت حرز ہیکل تو الگ رکھی ایک دستک دی کہ ایک طائر سفید رنگ کا آیا ہمعصر ساحری نے اُس طائر کو اپنے پاس بلایا اور کچھ اُس طائر سے کہا وہ طائر لشکر اسلام کی طرف روانہ ہوا یہان صاحبقران متردد بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی صاحبقران کے ہمراہ تھے امیر فرما رہے تھے کہ یہ کام سوائے ہمعصر ساحری کے

دوسرے کا نہین ہی یہ ذکر تھا کہ ایک طائر نے آکر گرد سر صاحبقران چکر مارا اور ایک آواز مہیب آئی صاحبقران زبان
بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے سردار جو صاحبقران کے ہمراہ تھے سب گھبرا گئے امیر کو اُٹھا کے بارگاہ کے اندر لے گئے
صاحبقران کی عجیب حالت ہوئی یہ خبر بدیع الملک نوجوان کو معلوم ہوئی فوراً اپنی بارگاہ سے آئے صاحبقران
کے قریب آ کے بیٹھے گلے سے لوح محفوظہ اُتاری امیر کے گلے مین ڈالی صاحبقران کو ہوش آیا طبیعت بدستور
ہوئی امیر اُٹھ کے بیٹھے بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کی اب کیا کیفیت ہی صاحبقران
نے فرمایا اب تسکین ہی کسی قسم کی تکلیف نہین ہی مگر اب فکر اسم اعظم اور حرز ہیکل کی کرنا ضرور ہی کفار سر اُٹھائینگے
دام مکر بہت کچھ پھیلائینگے بدیع الملک نے عرض کی کیا مجال جو کچھ بنا سکین خدا مالک ہی وہی ہر وقت مین حافظ
و نگہبان ہی صاحبقران نے فرمایا اور تو کچھ خوف نہین ہی لیکن یہ خیال ہی کہ یہ لوگ مکار ہین ایسا نہو کہ اور سردارون
کو اسیر کر کے لے جائین اور فیروز کو اطلاع دین وہ بھی یہین آئے لشکر گران ساتھ لائے اُس وقت کی زحمت
کے خیال سے اس وقت ذکر کرنا خوب ہی بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو ان لوگون نے تھوڑے دنون کی
مہلت مانگی ہی دیکھین اب وہ کب طبل جنگی بجواتے ہین میدان مین آتے ہین صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہی
جو اب طبل جنگی بھی لشکر کفار مین بجے اور جنگ شروع ہو جائے بدیع الملک نے عرض کی جس وقت وہان طبل
جنگی بجیگا اُس وقت دیکھا جائے گا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے بارگاہ صاحبقران مین آئے ہاتھ اُٹھا کر صاحبقران
کو دعا سے دولت دی پھر عرض کی آج لشکر کفار مین طبل جنگی بجا ہی آفتاب ہزار سر کہتا ہی کہ مین کل میدان مین جاکر
اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل
جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان جنگ کی ہونے لگین مگر خواجہ عمرو ثانی جو لشکر
اسلام سے برائے تحقیق کیفیت حرز ہیکل روانہ ہوئے بصورت مبدل لشکر ساحران مین آئے آفتاب ہزار سر
کی بارگاہ کے قریب گئے ایک چوبدار کو بلایا جب وہ خواجہ کے پاس آیا اُسکو باتون مین لگا کے اپنے ہمراہ
ایک گوشے مین لے گئے وہان بیہوش کر کے اُسکا لباس اُتار لیا چوبدار کو داخل زنبیل کیا ایک نامہ ہاتھ مین
لیا آفتاب کے خیمے کے اندر آئے آفتاب اُس وقت تخت پر بیٹھا ہوا عقاب سلوک اُسکے پاس موجود تھے
سب سے کہہ رہا تھا کہ کل جا کر تمام لشکر اسلام کو گرفتار کر لونگا ایک کو نہ چھوڑونگا آج مین نے حمزہ کا اسم اعظم
بھی بند کر لیا ہی ہمعصر سامری نے مجھکو بہت اچھی راے دی اگر یہ نہوتا تو مجھے مشکل پیش آتی کوئی سحر تازہ تیار کرتا
یا از راہ حکمت کوئی چیز بناتا سبکو گرفتار کر لینا مگر اب بہت آسان ہو گیا صاحبقران کیا بنا سکینگے حرز ہیکل اور
اسم اعظم پر بہت نازان تھے آج مبتلاے سحر ہونگے کسی کروٹ چین نہ آتا ہوگا دل گھبراتا ہوگا عجیب کیفیت
بُری حالت ہوگی آفتاب کے ہوا خواہ اسکی مدح و ثنا کرتے تھے کوئی کہتا تھا کسکی مجال ہی جو آپ سے مقابلہ کرتا
فتحیاب ہو کسی کا قول تھا اگر سامری جمشید ہوتے اور آپ کے سحر کو دیکھتے یقین ہی حلقۂ غلامی کان مین ڈالتے
آپ کے آگے سحر کا نام نہ لیتے یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک چوبدار نے آکر سلام کیا آفتاب نے کہا کیون اس وقت
کس واسطے یہان آیا ہی چوبدار نے ایک نامہ آفتاب کے ہاتھ مین دیا کہا حضور اس نامہ کو ملاحظہ فرمائین ابھی لشکر
اسلام سے ایک نامہ وارد آیا یہ نامہ دیکر چلا گیا آفتاب نے کہا او مکار مجھے اپنے مکر مین پھنساتا ہی چوبدار نے
کہا حضور مین آپ سے خلاف نہین عرض کرتا ہون واقعی لشکر اسلام سے نامہ آیا ایک جوان لایا ہی مجھکو دیکر
بارگاہ کے دروازے پر ٹھہر گیا ہی اگر حکم ہو تو اُسکو حاضر خدمت کر دون یہ کہکر چوبدار پیچھے ہٹا آفتاب نے

ایک چیخ ماری کہ او مکار کہان جاتا ہی چوبدار لڑکھڑا کے زمین پر گرا اب جو لوگون نے خیال کیا تو ایک مرد لاغر چوبدار کا لباس پہنے زمین پر پڑا ہی سبکو تعجب ہوا گھبرا کے سب نے آفتاب سے کہا حضور یہ کیا معاملہ ہی آفتاب نے کہا یہ عیار لشکر اسلام کا ہی مجھے دھوکا دینے آیا تھا بھلا مین اسکے مکر مین کیونکر گرفتار ہوتا جب مین نے اسم اعظم حمزہ اور حرز ہیکل حمزہ اپنے قبضے مین کرلی اور اسکو مبتلاے سحر کر دیا تو اسکی کیا حقیقت تھی جو مجھکو دام مکر مین پھنساتا یہ کہکر اسنے چند سرداروں سے کہا اسکو یہان سے اٹھا لیجاؤ قید کرو مین ہمعصر ساحری کو بھی دکھاؤنگا مگر اسکی حفاظت بہت اچھی طرح سے کی جائے یہ شخص بہت مکار معلوم ہوتا ہی لوگ وہان سے اٹھا لے گئے ایک خیمہ مین لیجاکر ڈال دیا در خیمہ پر بہت سے لوگ تلوارین کھینچکر بیٹھے تھوڑی دیر نگذری تھی کہ خیمہ سے گانے کی آواز آئی جو لوگ نگہبانی کر رہے تھے اُنکے دل بیتاب ہوگئے سب نے کہا یہ کون گاتا ہی تانے لگاتا ہی بعض نے کہا قیدی جو آج اسیر ہوا ہی اسکے سوا اس خیمہ مین اور کون ہی وہی گاتا ہوگا تانین لگاتا ہوگا بعض نے جواب دیا کہ وہ کیا گائیگا اُسے اپنی جان کے خوف سے ہوش نہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ گانے کی آواز بہت اچھی طرح سے آنے لگی سبکے دل زیادہ بیتاب ہوے آپس مین یہ بات قرار پائی کہ خیمہ کے اندر چلکر دیکھون کون گاتا ہی دو تین آدمی باہر رہے باقی نگہبان خیمے کے اندر آئے دیکھا قیدی زمین پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہی سب نے کہا کیون میان قیدی یہان کون گا رہا تھا قیدی نے جواب دیا کہ مین کیا جانون کون گاتا تھا مین اس مصیبت مین مبتلا ہون لوگون نے کہا اسی خیمے کے اندر سے آواز آتی تھی قیدی نے کہا بھائی یہ بات ایسی نہین ہی جو بتائی جائے یہ کلمہ جو قیدی کے زبان سے سب نے سُنا کہا اب ضرور ہی ہم اسکو تحقیق کرینگے قیدی نے کہا مین ہرگز نہ بتاؤنگا نگہبانون نے کہا تمھین بتانے مین کیا عذر ہی قیدی نے جواب دیا کہ مین اگر تمھین بتا دونگا تو میرا بڑا نقصان ہوگا اور گانے والا میرے ہاتھ سے جائیگا نگہبانون نے کہا میان قیدی صاحب تم خاطر جمع رکھو گانے والا تمھارے ہاتھ سے نہین جانے گا ہم صرف اُسکا گانا سنین گے قیدی نے کہا اس قید کو مجھسے دور کرو تو مین تمھین گانے والے کو دکھاؤن نگہبانون نے قید جسم سے دور کی قیدی نے کہا اب آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے باہر تشریف لے جائیں مین جبتک نہ بلاؤن یہان تشریف نہ لائیے گا نگہبان باہر آئے خواجہ نے گلیم اوڑھ کے آواز دی بھائی اندر آؤ گانے والے کو دیکھ جاؤ نگہبان اندر آئے خواجہ ایک کنارے کھڑے ہوگئے نگہبان چارون طرف دیکھنے لگے آپس مین کہا یہان تو کوئی بھی نہین معلوم ہوتا ہی قیدی بھی کہین غائب ہوگیا بڑا غضب ہوا اب آفتاب ہزار سر کو جو یہ خبر پہونچے گی تو وہ کیا کریگا اور ہم لوگون کو کیا سزا دیگا تعجب کی بات ہی ہم لوگ خیمہ کے چارون طرف موجود رہے نہین معلوم قیدی کس طرف سے نکل گیا یہ ذکر تھا کہ اُنمین سے ایک نے دوسرے سے کہا ارے بھائی تمھاری ٹوپی کیا ہوگئی اسنے سر پہ ہاتھ رکھا اودھر اودھر دیکھکر کہا ارے بھائی تمھاری ٹوپی کیا ہوگئی اُسنے جو گردن اُٹھائی کہا بھائی تم ایک میری ٹوپی کو کہتے ہو سب کی ٹوپیان کون لے گیا اب تو سب نے ٹوپیان دیکھنا شروع کین سب کو تعجب ہوا کہ سر سے ٹوپی کون اُتار لے گیا اس فکر مین تھے کہ سب نے دیکھا در خیمہ پر ہنگامہ ہوا نگہبان کچھ باہر سے اندر آئے جو لوگ اندر تھے اُنسے کہا جلدی چلو آفتاب ہزار سر تشریف لاتے ہین تم سبکو بلاتے ہین ان لوگون نے کہا ارے بھائی بڑا غضب ہوگیا ہی قیدی یہان سے غائب ہوگیا اب اگر اُنکے پاس جائینگے تو وہ کیا کہینگے سب نے کہا مجبوری ہی وہانتک چلنا ضرور ہی مجبور رہو کر یہ لوگ بھی خیمے سے باہر آئے دیکھا آفتاب ہزار سر ایک تخت پر سوار تخت بردے ہوا قائم خیمہ کے سامنے موجود ہی سب نے سلام کیا آفتاب

نے کہا اس وقت مجھے بیرون نے خبر دی تھی کہ قیدی تم لوگون کی غفلت سے نکل گیا کیا یہ بات سچ ہی سب نگھبان کانپنے
لگے ہاتھ باندھ کے کہا حضور ہماری غفلت سے نہین بلکہ اپنی فطرت سے نکل گیا ہم لوگ خطاوار ہین حضور مین جو چاہیے
سزا دیجیے آفتاب نے کہا اب مین ہمعصر ساحری کے پاس جاتا ہون تم سب کو میرے ہمراہ چلکر اس امر کی شہادت
دینا ہوگی جیسا کچھ وہ کہینگے وہ کیا جائیگا نگھبان لرزان وترسان آفتاب کے ہمراہ ہوے آفتاب تخت اڑاتا ہوا
ہمعصر ساحری کے مکان و ودی کے قریب آیا نگھبانون سے کہا پیشتر جاکر ہماری اطلاع کرو نگھبان گئے ہمعصر ساحری
کو جاکر اطلاع دی کہ آفتاب ہزار سر آپ کے پاس آئے ہین ہمعصر ساحری نے کہا بلالو نگھبان باہر آئے آفتاب سے
کہا آپ کو اندر بلاتے ہین تشریف لے چلیے آفتاب اسی طرح تخت اڑاتا ہوا اندر آیا سب نگھبان بھی اسکے ہمراہ
آئے آفتاب نے ہمعصر ساحری کو سلام کرکے کہا اس وقت آپ سے ملنے کی خاص ضرورت یہ تھی کہ مین نے لشکر
کے ایک عیار طرار کو اسیر کرکے ان لوگون کے سپرد کیا تھا انھون نے اسکی نگھبانی مین بہت غفلت کی وہ
نکل گیا اب انکی سزا مین نے یہ تجویز کی ہی کہ آپ ان سب کو کھا جائیے زندہ نہ چھوڑیے تاکہ اور لوگون کو ہیبت
ہو اور آئندہ ایسی غفلت نکرین ہمعصر ساحری نے دیکھا اس وقت تھوڑا سا کھانا ملتا ہی آفتاب سے کہا ان
لوگون کی یہی سزا ہی یہ کہکر ایک ایک نگھبان کو کھا گیا جب سب نگھبانون کو کھا چکا تو آفتاب سے کہا ای آفتاب
اس وقت اتنے سے آدمیون کو کھا کر بھوک زیادہ ہو گئی اب کچھ اور تدبیر کرو کہین سے تھوڑے آدمی اور منگا دو
کہ میرا پیٹ بھر جاسے آفتاب نے کہا مین ابھی حاضر کرتا ہون وہان سے آفتاب باہر آیا ایک نامہ لکھا
مضمون اسکا یہ تھا کہ او ہمعصر ساحری تجھکو اپنے کمال پر بہت ناز ہی مجھسے حکومت کرتا ہی اگر تو استاد ہی تو فیروز
ستارہ پیشانی کا ہی مجھسے اگر ایکی بار تو نے آدمیون کی فرمائش کی تو مین اسکے جواب مین بہت بری طرح پیش آؤنگا
مین کسیکی حقیقت نہین سمجھتا ہون مجھے خود اس وقت اتنی قدرت ہی کہ تجھ سے گران تن کو کافی ہون اگر تو سحر مین
یکتا ہی تو مین علم حکمت مین لاثانی ہون تو میرے مقابلے مین ہر وقت عاجز ہی اب اگر تجھے اپنی خیریت منظور ہی
تو مجھسے اس قسم کی حکومت نکرنا جب یہ مضمون ختم ہوا تو اسکے نیچے آفتاب ہزار سر ساحر بے عدیل و حکیم
بے نظیر لکھکر ایک ساحر کو بلایا ہی جب ساحر قریب آیا تو اس کو یہ نامہ دیکر روانہ کیا ہمعصر ساحری کے
پاس وہ ساحر آیا آفتاب کا نامہ دکھایا ہمعصر ساحری نے جو نامے کو پڑھا آگ ہوگیا جھلا کے نامے کو پھاڑ ڈالا
کہا یہ آفتاب اپنے دل مین کیا خیال کرتا ہی ایکدم مین سلا غرور بھلا دونگا کچھ بن نہ پڑیگا جب میرا ساحری کچھ نکر سکے
تو یہ کیا چیز ہی یہ کہکر ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کیون او بے ادب تو ایسا نامہ میرے پاس کیون لایا یہ کہکر ساحر کی
ٹانگین چیر کر کھا گیا پھر ان ساحرون مین سے ایک ساحر کو بلایا کہا اسی وقت آفتاب ہزار سر کے پاس جاؤ اور میرا
یہ پیام پہونچاؤ کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو مجھے آکر سجدہ کر ورنہ بہت خرابی ہوگی ایک دم مین سب سحر اور حکمت
بھلا دونگا ساحر یہ سنکر روانہ ہوا آفتاب کی بارگاہ مین آیا آفتاب اس وقت سو رہا تھا ساحر نے نگھبانون سے کہا
ہم ہمعصر ساحری کا کچھ پیام لائے ہین آفتاب سے کہتا ہی جگا دو لوگون نے ہمعصر ساحری کا نام سنکر آفتاب کو
جگا دیا آفتاب آنکھین ملتا ہوا اٹھا ساحر کو اندر بلایا کہا اس وقت ہمعصر ساحری نے مجھکو کیون تکلیف دی ہو جو تم
کہتا ہو تا وہ مجھسے صبح کو کہدیتا ساحر نے کہا ہمعصر ساحری فرماتے ہین کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو مجھکو اسیوقت
سجدہ کر ورنہ ایک دم مین فنا کر دونگا آفتاب نے کہا ہمعصر ساحری کی شامتین آئی ہین ایک دم مین سب سحر
بھلا دونگا مین انکی حقیقت کچھ نہین سمجھتا ہون ایکدم مین سبکو خود فنا کر دونگا مین نے جو بوجہ فیروز انکی اطاعت کی

تو اُنھیں یہ گمان ہوا کہ مین دب گیا ہون یہ خیال اپنے دل سے دور رکھیں مین خود بادشاہ طلسم ہون ہمعصر سامری
میرے سامنے ایک طفل مکتب سے کے برابر نہین ہی یہ کہکر ساحر سے کہا جا کر اُس بیہودہ سے کہدینا کہ جو تیرے مزاج
مین آئے میرے حق مین کر مین موجود ہون مگر جسوقت مین بر سر فساد ہونگا اُس وقت میان ہمعصر سامری کچھ نہ بنا سکینگے
ابھی تو مجھکو فیروز کا خیال ہی مگر اس لڑائی کے بعد جب مین سب مسلمانون کو اسیر کر کے یہان سے جاؤنگا
اُس وقت فیروز کے روبرو ہمعصر سامری کو راضی کرونگا ساحر یہ سُنکر واپس آیا ہمعصر سامری سے سب گفتگو بیان
کی ہمعصر سامری نے کہا ابھی مجھکو بھی یہی خیال ہی کہ فیروز مجھسے شکایت کریگا لیکن بعد اس لڑائی کے اسکو چیر پھاڑ
کے کھا جاؤنگا ہمعصر سامری تو یہان یہ باتین کر رہا تھا مگر آفتاب ہزار سر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا لوگون سے کہتا تھا
کہ آج کیا بات تھی جو ہمعصر سامری نے یہ پیام مجھے ایسے وقت مین بھیجا کیا اسکے دماغ مین خلل ہی اگر کہنا تھا تو مجھسے
خود کہا ہوتا اور کسی وقت اس بات کا اظہار کرنا لازم تھا اسوقت کیا ضرورت تھی یہ ذکر تھا کہ لوگون نے آ کے خبر
دی کہ آپنے جو ایک عیار لشکر اسلام کا گرفتار کیا تھا اُسکا پتہ نہین ہی آفتاب یہ سُنکر گھبرا گیا کہا تم لوگون کو کیونکر
معلوم ہوا سب نے کہا ہم اس وقت اُس جانب ٹہلتے ہوئے گئے خیمہ کو خالی پایا وہان دربان بھی نہین ہین قیدی کا
بھی پتہ نہین ہی آفتاب اُٹھا اپنی بارگاہ سے باہر آیا ہر ایک خیمے کو جا کر دیکھا کہین قیدی کا پتہ نپایا لوگون سے تحقیق کرنا شروع
کیا سب سے دریافت کر چکا تو مجبور واپس ہوا ارادہ مین ایک ملازم ہمعصر سامری کا ملا اُس سے آفتاب نے دریافت کیا
ملازم نے جواب دیا کہ آپ خود ہی دربانون کو اپنے ہمراہ لیگئے ہمارے آقاے نامدار سے کہا کہ انکو سزا دیجیے انھون نے قیدی
کی حفاظت نہ کی وہ کھا گئے اب آپ ہی دریافت کرتے ہین آفتاب اس بات کو سُنکر اور گھبرایا ملازم سے کہا مین تمھارے یہان
نہین گیا ملازم نے کہا آپ دریافت کرائین آفتاب نے اپنے ملازمین سے کہا جا کر تحقیق کرو یہ کیا معاملہ ہی ملازمین آفتاب ہمعصر
سامری کے خیمے مین آئے کل کیفیت ہمعصر سامری سے بیان کی ہمعصر سامری نے کہا آفتاب خود میرے خیمے مین آیا اپنے
ساتھ نگہبانون کو لایا مجھسے کہا آپ انکو اس خطا پر سزا دیجیے کہ سبکو کھا لیجیے یہ بات سب نگہبانون کو معلوم ہوگی بخوف جان
ایسی غفلت نکرینگے مین بھی اس بات کو اچھا جانتا ہون سبکو کھا لیا چونکہ آدمی تھوڑے سے تھے مین نے
جو اُنکو کھایا بھوک اور زیادہ ہوگئی آفتاب سے مین نے بھوک کی شکایت کی اُسنے کہا مین جاتا ہون
ابھی اور آدمی حاضر کرتا ہون یہان سے جا کے ایک رقعہ میرے پاس بھیجا یہ کہکر وہ رقعہ دکھایا ملازمین آفتاب
نے جو رقعہ کو دیکھا تو اُس مین لکھا تھا کہ او ہمعصر سامری کیا تو اپنے سحر پر بہت نازان ہی مین تجھے ایک طفل
مکتب سے بھی کم جانتا ہون خبردار ایسی فرمائشین مجھسے کبھی نکرنا ورنہ بہت پچھتائیگا ایک دن زک اُٹھائیگا یہ مضمون
جو ملازمین نے دیکھا ہمعصر سامری سے کہا کہ یہ آفتاب ہزار سر کے ہاتھ کا لکھا نہین ہی اور وہ یہان تشریف نہین لائے
جب آپ کا رقعہ اس مضمون کا گیا کہ تم مجھے سجدہ کرو اُس وقت وہ خواب سے بیدار ہوئے آپ کے رقعہ کو دیکھکر
بہت حیران تھے سب سے کہتے تھے کہ اگر اس امر کا اظہار آفتاب ہزار سر کو لازم تھا تو مجھسے صبح کو کہا ہوتا مین اسکا
جواب دے لیتا اس وقت کیا ضرورت تھی ہمعصر سامری نے جواب دیا کہ جب یہ نامہ تمھارے آفتاب ہزار سر کا
آچکا ہی تب مین نے اسکے جواب مین یہ باتین لکھی ہین ملازم دنگ ہوگیا وہان سے آفتاب ہزار سر کے
پاس آیا کل حال کہہ سُنایا آفتاب کو بھی حیرت ہوئی کہا یہ سب کام اُسی عیار کے ہین بڑا غضب کیا تھا اب نہین
معلوم کہان ہی مین ہمعصر سامری سے بھی برا ہوا اور اُنکی طرف سے دل مین رنج پیدا ہوگیا اسکی شکایت مین
فیروز سے ضرور کرونگا لوگون نے کہا حضور وہ بے خطا ہین اُنھون نے اُس خط کے جواب مین یہ کچھ لکھا اگر

یہ نامہ مکر سے اُن تک نہ جاتا تو وہ کیون ایسا جواب لکھتے آفتاب نے کہا اب اُس عیار کو تلاش کرنا چاہیے
ایسا نہو کہ کوئی اور مکر کرے لوگون نے کہا پھر اُسکو کیونکر تلاش کرین آفتاب نے کہا ابھی معلوم ہوا جاتا ہی
یہ کہکر اسنے ایک آئینہ جھولی سے نکالا اُس آئینہ کو دیر تک دیکھا کیا جب دیکھ چکا تو اپنے ملازمین سے کہا کہ وہ
میری بارگاہ کے باہر ایک دربان کی صورت بنا ہوا بیٹھا ہی سب دربانون کو اندر لے آؤ ابھی کیفیت معلوم
ہوجائیگی لوگ باہر چلے یہان خواجہ نے جو کچھ لوگون کو آتے ہوئے دیکھا یقین کیا کہ آفتاب آتا ہی خیال
کرکے نگہبانون کے غول سے آنکھ بچا کے الگ ہوئے گلیم اوڑھ کر ایک کنارے کھڑے ہو گئے
ملازمین آفتاب نگہبانون کو پکڑ لے گئے خواجہ سمجھے کہ آفتاب نے اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا ہوگا
تو اُسے یہ پتہ معلوم ہوا ہوگا کہ دربانون مین کوئی عیار ہی بہتر ہی کہ تھوڑی دیر اُسکو پریشان کرو یہ سوچ کر چوبدارون
کے نزدیک آکر کھڑے ہوئے اپنی صورت بھی ایک چوبدار کی ایسی بنائی وہان ملازمین آفتاب دربانون
کو اندر لے گئے آفتاب نے کہا انمین سے ایک ایک کو میرے پاس لاؤ ملازمون نے ایک دربان کو آفتاب
کے آگے کیا آفتاب نے اُس سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد کہا اسکو لے جاؤ دوسرے کو لاؤ لوگ
دوسرے کو اسکے قریب لے گئے آفتاب نے اس سے بھی آنکھ ملائی تھوڑی دیر کے بعد اسکو بھی ہٹا دیا آخر
ایک ایک سے آنکھ ملا کر سبکو وہان سے رخصت کیا پھر آئینہ نکالا لوگون سے کہا تعجب کی بات ہی اس مراۃ سامری
کا حکم باطل ہو گیا اسمین یہ لکھا ہوا تھا کہ ایک عیار جسکا نام عمرو ثانی ہی دربارگاہ پر دربانون مین ملا بیٹھا ہی مین نے
اسی وجہ سے سب دربانون کو بلایا مگر جسکی طرف دیکھا سب اپنی صورت اصلی پر ہین کوئی انمین عیار نہ تھا اگر عیار
ہوتا تو سونگ روغن عیاری کا چل جاتا صورت اصلی ظاہر ہوتی مگر یہ عیار نہ تھے سب میرے ملازم تھے لیکن اب مین
پھر دیکھتا ہون اب کیا بات ثابت ہوتی ہی یہ کہکر اسنے پھر آئینے کو دیکھا معلوم ہوا چوبدارون مین شامل ہی
اسنے اپنے ملازمین سے کہا جا کر سب چوبدارون کو لاؤ ملازمین چوبدارون کے لینے کو روانہ ہوئے لیکن
جب نگہبان باہر آئے تو خواجہ نے بشکل چوبدار اُنسے جا کر دریافت کیا تھا کہ تم لوگ اندر کیون بلائے گئے
تھے اُنھون نے سب کیفیت بیان کی تھی خواجہ نے اسیوقت تنہائی مین جا کر زنبیل پر ہاتھ رکھکر اپنی صورت ایک
چوبدار کی بنائی تھی ناظرین خوب جانتے ہین کہ جب خواجہ اپنی صورت اس طور سے تبدیل کرتے ہین تو سحر سے اس
صورت کا بگڑنا دشوار ہوتا ہی اسی واسطے خواجہ نے اپنی صورت اس طور سے تبدیل کر لی تھی اور چوبدارون مین
اُسکے کھڑے ہوئے تھے کہ لوگ آفتاب کے آئے چوبدارون سے کہا تمھین اندر طلب کیا ہی چوبدار اندر چلے
خواجہ بھی بشکل چوبداران سب کے ساتھ روانہ ہوئے بارگاہ کے اندر آئے آفتاب نے بطور سابق ایک ایک کو
اپنے پاس بلایا آنکھ ملا کے سبکو دیکھا مگر انمین سے بھی کسی کی صورت تبدیل نہوئی آفتاب بہت متعجب ہوا
کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ مراۃ سامری کے حکم غلط ہو رہے ہین آفتاب تو یہ کہہ رہا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھ کے کہا حضور کیا فرماتے ہین کس بات کی تحقیق منظور ہی آفتاب نے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا ہی
کہین پوشیدہ ہی مین اُسکو تلاش کرتا ہون مگر پتہ نہین معلوم ہوتا پیشتر تو مین نے آئینہ سے یہ حکم پایا کہ وہ نگہبانون
مین ہی مینے سب دربانون کو بلایا ایک ایک کا امتحان کیا مگر انمین سے کسی کو عیار نہ پایا پھر مین نے تحقیق کیا تو
معلوم ہوا کہ وہ چوبدارون مین ہی مین نے تم سبکو بلایا تم مین بھی کوئی نہین ہی اب مین پھر آئینہ دیکھتا ہون دیکھون
اب کیا حکم ہوتا ہی چوبدار نے کہا حضور خود عاقل و ہوشیار ہو کر ایسی باتین فرماتے ہین اس وقت مراۃ سامری

کا حکم صحیح نہوگا آفتاب نے کہا سکا کیا سبب ہی چوبدار نے کہا مین یون ہین عرض کرونگا جبتک تخلیہ نہوگا آفتاب
نے اسیوقت سب ملازمین سے کہا کہ تم لوگ باہر جاؤ مجھے کچھ تحقیق کرنا چاہیے جسقدر ملازمین آفتاب وہان موجود
تھے وہ سب باہر آئے آفتاب چوبدار کی طرف مخاطب ہوا کہا اب بیان کرو چوبدار نے کہا آپ جانتے ہین کہ
ہمصر ساحری آپ سے عداوت رکھتے ہین اُنھون نے اس آئنہ پر سحر کیا ہی آفتاب نے کہا یہ بات خلاف ہی وہ
مجھسے عداوت نہین رکھتے ہین بلکہ اُسی عیار کی کارروائی سے یہ بات پیدا ہوئی وہ ایک نامہ میری طرف سے لکھکے
لیگیا تھا اُسکا جواب اُنھون نے مجھکو بھیجا تھا وہ اُنکا فعل خودکردہ نہ تھا بلکہ اُس عیار کی مکاری سے ایسا ہوا
چوبدار نے کہا آپ ایسی باتین فرماتے ہین کہ جو بالکل آپ کی عقل کے خلاف ہین بھلا عیار وہان جاتا اور وہ عیار
کو پہچان نہ لیتے یہ صرف اس واسطے کیا گیا ہی کہ فیروز کے نزدیک جائے اعتراض باقی نرہے اور یہ بے خطا
رہین ورنہ فیروز انکو ہر طرح قائل کریگا آفتاب نے کہا ہان اس بات کو تو مین بھی یقین کرتا ہون کہ وہ عیار کو نجوبی
پہچان سکتا ہی چوبدار نے کہا یہ صرف آپ ہی کی ترکیب ہی آپ فیروز کے اُستاد ہین آپ یہ چاہتے ہین کہ سب
ہماری اطاعت کرین آفتاب نے کہا پھر مجھسے اگر وہ آزردہ ہین تو میرے اسباب سحر کے کیون دشمن ہین چوبدار نے
کہا ابتو آلات سحر کو وہ ضرور خراب کرینگے شاید کوئی وقت ایسا آجائے کہ آپ سے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو آپ
کے آلات سحر سب بیکار ہون اُسوقت کام نہ دے سکین آفتاب نے کہا پھر اُسکی کیا تدبیر کرنا چاہیے چوبدار نے کہا
جبتک ہمصر ساحری زندہ ہی اُس وقت تک یہ سب باتین پیدا ہونگی جب اسکے تیئن آپ قتل کرڈالین تب بیخوف
ہوجائین جو چاہین سو کرین آفتاب نے کہا ای چوبدار بڑی نازک بات ہی تم اس راز سے آگاہ نہین ہو مین تمھین
اسوقت اپنی کل کیفیت سنائے دیتا ہون چوبدار نے کہا ارشاد فرمائیے ہم غلامان جانباز ہین اگر آپکا راز ہمین
لوگون سے مخفی رہے تو بڑے تعجب کی بات ہی آفتاب نے کہا جب مین پہلے اس طلسم مین آیا تھا تو مطلب میرا
یہ تھا کہ فیروز کو پیام دونگا کہ اپنی دختر نیک اختر یعنی ملکہ لیلا سے کمان ابرو کا عقد میرے ساتھ کردو جب یہان آیا تو
فیروز کو برہم پایا مین نے پیام دیا اُسنے نامنظور کیا مجھے غصہ آیا لشکر میرے ہمراہ بہت کم تھا مگر مین نے فیروز
سے مقابلہ کیا اُسنے بلکہ مجھکو گرفتار کرلیا ایک مدت تک یہان قید رہا جب مسلمانون نے فیروز کو آکر ستایا تو اُسنے
مجھکو رہا کیا اور وعدہ کیا کہ اگر تم مسلمانون کو گرفتار کردوگے تو مین عقد ملکہ لیلا سے کمان ابرو کا تمھارے
ساتھ کردونگا اور یہ سلطنت بھی تمکو دونگا آجتک مین تمھارا دشمن تھا مگر آج سے مین تمکو فرزند آفتاب علم کی
جا پر تصور کرتا ہون اسی وجہ سے مین یہ سب کوشش کر رہا ہون اور قالب کی میرے یہ حالت ہی کہ ہر وقت
فراق ملکہ مین بیقرار رہتا ہی اسی وجہ سے ابتک کوئی چیز مین نے بزور حکمت بھی نہین بتائی کہ میرا دماغ صحیح نہین
ہی اگر مجھے ملکہ کی طرف سے سلام پیام کا بھی سہارا ہوتا تو ایک روز مین سب مسلمانون کو گرفتار کرلیتا
ایک چیز ایسی بتاتا کہ سبکو بے حس و حرکت کردیتا مگر کیا کہون کہ مجبور رہون ہر وقت ملکہ کی تصویر پیش نگاہ ہی اب
اگر فیروز سے کہتا ہون کہ ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردو تو وہ بھی منظور کیون کریگا اور مجھے بھی حجاب مانع ہی ابھی
نہین کہہ سکتا ہون یہ لڑائی ختم ہوجائے تو مین اُسکو پیام دون اسی وجہ سے ہمصر ساحری سے بھی
زیادہ نہین کہہ سکتا ہون اور کسی قسم کا کلمہ سخت اُسکی شان مین نہین نکال سکتا کہ وہ فیروز کا اُستاد ہی
فیروز بڑا ادب کرتا ہی اگر کوئی بات اُسکے خلاف ہوگی تو یہ فیروز سے میری شکایت کریگا فیروز اسکا
کہنا قبول کرلیگا اور میرا مطلب فوت ہوجائے گا پھر سے مجھے کوشش کرنا ہوگی چوبدار نے کہا اب آپ

کیون ڈرتے ہین آپ کو کوئی اسیر نہین کر سکتا فیروز سے اپنا عوض لیجیے ایک ایک ساحر کو قتل کیجیے ملکہ کو یہان
سے لیچلیے آفتاب نے کہا میرا لشکر یہان موجود نہین ہی جب کوئی میرے طلسم مین جاے اور وہان
سے لشکر لاے تب کچھ انتظام درست ہو پھر اس انتظام کے واسطے مدت مدید درکار ہی کون ایسا ہی جو اتنی
کوشش کر سکے چوبدار نے کہا مین حاضر ہون جو کچھ حکم ہو بسر و چشم بجا لاؤن آپ کے طلسم مین جاؤن وہان
سے لشکر لیکر آؤن آپ فیروز سے مقابلہ کیجیے آفتاب نے کہا وہان کی کیفیت بھی ابھی تک نہین معلوم ہوئی
کہ وہان کیا ہوا کون منتظم سلطنت ہوا کیا کیا خرابیان سلطنت مین واقع ہوئی ہین کون کون سی اچھی باتین پیدا ہوئین
کیا حال ہی مین یہان پانچ سال سے اسیر ہون ابھی اسکی کیفیت دریافت کرنے مین بڑی کوشش کرنا ہوگی
اور اب طلسم کے عجائب و غرائب کی وہ کیفیت بھی نہوگی کیونکہ وہ طلسم مین نے بزور سحر نہین بنایا ہی بلکہ وہ حکمت
سے تعلق رکھتا ہی جبتک مین وہان موجود تھا اُس وقت تک اُسکی ہر ایک چیز کو درست کرتا رہتا تھا اب وہان ایسا
کون ہی جو اُسکے عجائب و غرائب کو درست کرتا رہے ہر طرح طلسم خراب ہو گیا ہوگا چوبدار نے کہا پھر کوئی
انتظام تو ایسا کرنا چاہیے کہ ہمصر ساحری سنبے کی کیا سزا پائی آفتاب نے جواب دیا کہ مین تھوڑی
دیر یہان موجود ہون جبتک رات باقی ہی جسوقت یہ شب گذر جاے گی میدان مین جاؤنگا سبکو گرفتار کرکے
لے آؤنگا صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند کر لیا ہی اور حرز ہیکل بھی لے لی ہی حمزہ مین اب طاقت جنگ باقی نہین
ہی سحر مین مبتلا ہی جب میدان مین اُسکا لشکر آئیگا تو مین سبکو گرفتار کرونگا لڑائی فتح ہو جائیگی یہان
سے فیروز کے پاس جاؤنگا جس وقت مین اس طلسم کی سلطنت پر حکمرانی کرونگا اُس وقت اِسکا عوض ہمصر
ساحری سے لونگا چوبدار نے کہا یہ خیال نہ کیجیگا کہ مین اس وقت مین اِسکا عوض لے لونگا جو کچھ آپ کو
کرنا ہی اِسی وقت کر لیجیے آفتاب نے جواب دیا کہ ابھی مین مناسب نہین جانتا ہون وہ میرے سحر کو تو خاطر مین
نہ لائیگا ہان بزور حکمت مارا جائیگا جب مین کوئی شے حکمت کی زور سے تیار کر دونگا اور اُسکو دوست بنکر
دونگا اُسوقت یہ مبتلاے آفت ہوگا چوبدار نے کہا آپ نے حرز ہیکل کیا کی آفتاب نے کہا مین نے ہمصر
ساحری کو دیدی اُسی کے زانو کے نیچے رکھی رہتی ہی اور دوسری جانب شیشہ رکھا رہتا ہی اُسمین اسم
اعظم بند ہی چوبدار نے کہا اور یہ سب قیدی جو اہل اسلام کے یہان آئے وہ سب کیا ہوے آفتاب نے
کہا مریخ آفتاب علم تو وہان قیدی جہان مین اسیر تھا اور سب ساحر اُسی زندان خانے کے ایک طبقہ مین قید ہین
اُنکو اب کوئی رہا نہین کر سکتا ہی جبتک مین نہ قتل ہون وہ لوگ رہا نہین ہو سکتے ہین اگر مین قتل ہو جاؤن تو
البتہ اُن لوگون پر سے سحر اُترے اور رہائی پائین چوبدار نے کہا اب عیار کی تلاش کیونکر کی جاے آفتاب
نے کہا مین پھر آئینے کو دیکھتا ہون چوبدار نے کہا آئینہ پھر ویسی ہی خبر دیگا آفتاب نے کہا معلوم ہو جائیگا اگر
خبر اصلی ہوگی تو پوشیدہ نہین رہیگی مین اور طرح سے دریافت کرونگا یہ کہکر جھولی سے آئینہ نکالا اُسکو
دیکھا تھوڑی دیر کے بعد گردن اُٹھائی کہا ای چوبدار تم سچ کہتے تھے آئینہ خبر غلط دے رہا ہی اسمین یہ بات
ثابت ہوتی ہی کہ تم عیار ہو چوبدار نے کہا حضور جس طرح چاہین میرا امتحان کر لین آفتاب نے کہا مجھے
اب یقین کامل ہو گیا کہ میرے آلات سحر ہمصر ساحری نے بیکار کر دیے اب کسی کام کے نہین رہے
چوبدار نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیے تو مین عیار کا پتہ لگا دون آفتاب نے کہا اچھا تم کیونکر
پتہ لگاؤگے چوبدار نے کہا مجھے کسی طرح کیفیت معلوم ہو جائیگی مین اُسکو تلاش کر دونگا [illegible]

پوشیدہ طور سے میرے ہمراہ چلیئے آفتاب چوبدار کے ہمراہ بارگاہ کے باہر آیا چوبدار نے آفتاب کو باہر لا کے
ایک گوشے مین کھڑا کیا اور آپ صورت بدل کے پھر ہمعصر سامری کی بارگاہ مین آیا ہمعصر سامری اُس
وقت اپنے ٹھکانے پر بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا کہ دیکھا ایک آدمی سامنے سے آتا ہی ہمعصر سامری نے کہا کون
آتا ہی جواب پایا کہ آپ کا خادم ہمعصر سامری نے کہا کیا کام ہی خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو آفتاب ہزار بلا
بلاتے ہین کچھ ضروری باتین آپ سے کہنا ہین ہمعصر سامری نے کہا او مکار ایکبار تو مجھے مکر مین مبتلا کر کے
آفتاب سے خجل کرایا اب پھر میرے پاس آیا ہی یہ کہکر اِسنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کے اُٹھا لون خواجہ گلیم
اوڑھ کے غائب ہو گئے ہمعصر سامری چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ اُسکی دیوار دوری کے باہر آ گئے
تھے کہ دیکھا سامنے سے آفتاب ہزار سر آتا ہی خواجہ نے خیال کیا کہ اب عیاری یون نہ بن پڑے گی
ان لوگون پر اپنے کو ظاہر کر کے عیاری کرو یہ سوچ کے خواجہ نے آفتاب کے سر سے تاج اُتار لیا آفتاب
کو جو ذرا سر ہلکا معلوم ہوا سر پر ہاتھ پھیرا تاج نہ پایا سخت گھبرایا خیال کیا کہ یہین کہین گر گیا ہوگا سب طرف
تلاش کیا مگر نہ پایا اب آفتاب کو یقین ہوا کہ وہ شخص جو مجھسے باتین کر رہا تھا بیشک وہ عیار تھا کیونکہ
اسقدر چوبدار آئے تھے اور کسی نے مجھسے اِسقدر باتین نہ کین اسکو کیا ضرورت تھی جو اتنی دیر تک مجھسے
سب راز میرے دریافت کیے اور پھر غائب ہو گیا ضرور عیار تھا اِس وقت میرے سر سے تاج بھی لیگیا
یہین کہین پوشیدہ ہوگا اسکو اسی وقت تلاش کرنا چاہیے یہ سوچ کے اِسنے اپنے ملازمین کو آواز دی
جب سب ملازمین اِسکے پاس آئے تو اِسنے کہا کہ ہمعصر سامری کو اطلاع کرو کہ ایک عیار ایسا آیا ہی
جس نے بہت ہی پریشان کیا ہی اور اب صبح بھی قریب ہی ایسا نہو کوئی فقرا اُسکا کارگر ہو جاے اور خرابی آئے
اس سے بہتر یہ ہی کہ اُسکی تلاش کرو ملازم یہ بات سنکر ہمعصر سامری کے پاس روانہ ہوے آفتاب یہان
تلاش کرنے مین مصروف ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک گوشے مین آئے بارگاہ دانیال استاد
کی بارگاہ کے اندر جا کے بیٹھے آفتاب تلاش کرتا ہوا اِس طرف بھی آیا دیکھا ایک بارگاہ چھوٹی سی
استادہ ہی اُسمین ایک پلنگڑی جواہر نگار پڑی ہی پلنگڑی پر ایک مرد ضعیف القوی لیٹا ہی ایک نازنین پانون
دبا رہی ہی آفتاب اُس بارگاہ کے قریب آیا کہا یہ بارگاہ کسکی ہی خواجہ نے کہا جو بارگاہ مین موجود ہے
آفتاب نے کہا تم کون ہو خواجہ نے کہا مرد عاقل ہون آفتاب نے کہا او عیار مین تجھکو خوب جانتا ہون جب
تجھسے کچھ بن نہ پڑا تو تو نے یہ مکر پھیلایا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ کہکر اِسنے چاہا کہ بارگاہ
کے اندر جائے حلقۂ کمند جو آویزان تھے اسکی گردن و بازو مین اُلجھے چاہا سحر کرون مگر سحر یاد نہ آیا خواجہ
نے اُٹھکر اِسے داخل زنبیل کیا پھر پلنگڑی پر آ کے لیٹ رہے تھوڑی دیر کے بعد ہمعصر سامری بھی اُسی
جگہ پر آیا اِس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوا کہا ای شخص تو کون ہی خواجہ نے کہا مین ایک مرد عاقل ہون ہمعصر
سامری نے کہا یہان تمھارا کیا کام ہی خواجہ نے جواب دیا کہ تمھارے گرفتار کرنے کو یہان آیا ہون ہمعصر
سامری نے کہا او عیار تو مجھے کیا گرفتار کریگا ابھی تجھے کھائے جاتا ہون یہ کہکر آگے بڑھا بارگاہ مین
ہاتھ ڈالا حلقۂ کمند مین ہاتھ پھنسا اس نے دوسرا ہاتھ بڑھایا وہ ہاتھ بھی اُلجھ گیا ہمعصر سامری نے چاہا پانو
کی مدد سے ہاتھون کو چھڑا لون پانون بڑھایا پانون بھی کمند مین اُلجھا اس نے دوسرا پانون بڑھایا
وہ پانون بھی اُلجھ گیا اب خواجہ نے نعرہ کیا ہمعصر سامری کے قریب آئے کہا او بے ایمان اب

کیا کہتا ہے ہمعصر ساحری نے کہا ارے مین نے ایسی بہت سی باتین دیکھی ہین جو تیرے دل مین خیال ہے وہ کبھی پورا
نہوگا اگر تو چاہتا ہے کہ مجھے قتل کرے یہ بات ممکن نہین ہے مجھے کوئی قتل ہی نہین کرسکتا ہے اب اسیر کرنے کی
بابت ممکن نہین کہ تو مجھے اسیر کرے گے کسی زندان خانے مین رکھے یا میدان مین رکھے مین جب چاہونگا نکل جاؤنگا
خواجہ نے کہا پھر اس وقت کیون نہین نکل جاتا کون مانع ہے ہمعصر ساحری نے بہت بہت سحر کو یاد کیا مگر سحر یاد نہ آیا
مجبور ہو گیا کہا اسوقت مین اگر اپنے تئین رہا کرنے مین مجبور ہو گیا تو دوسرے وقت رہا ہو جاؤنگا مگر تجھے زندہ
نچھوڑونگا خواجہ نے کہا او مکار کیون بیہودہ بکتا ہے یہ کہکر اسکو در زنبیل کیا وہان سے اسکی جاے نشست پر آئے تختی
اسم اعظم توڑا حرز ہیکل اسی جا پر رکھی دیکھی اٹھا کر اپنے قبضہ مین کی وہان سے روانہ ہوے اپنے لشکر مین قریب
صبح پہونچے یہان سبکو بیدار پایا صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے کہا خواجہ کہان
تھے عمرو نے سب کیفیت بیان کی صاحبقران نے فرمایا ہم تمہارے اسیرون کو دیکھین خواجہ نے پہلے آفتاب
ہزار سر کو نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اسکی زبان مین سوزن خواجہ دبے چکے تھے صاحبقران نے
فرمایا خواجہ انکو دوات و قلم لاکر دو تو اس سے کچھ سوال کرین خواجہ نے دوات و قلم اسکے سامنے لاکے
رکھا امیر نے آفتاب ہزار سر سے کہا اے آفتاب اب اپنے مذہب باطل کو ترک کر اور دین اسلام کو قبول
کرو آفتاب نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہے یہ لوگ زندہ نہ چھوڑینگے یہ سونچ کے
بجبر مسلمان ہوا کاغذ پر لکھا کہ مین اپنے دین باطل کو ترک کرتا ہون اور آپ کے مذہب حق کو اختیار کرتا ہون
صاحبقران نے جو اس مضمون کو دیکھا خواجہ سے کہا خواجہ آفتاب کی مشکین کھول دو خواجہ نے اسکی
پیشانی کی طرف دیکھا عرض کی یا امیر یہ بجبر مسلمان ہوا ہے ضرور دغا کریگا صاحبقران نے کہا خواجہ تمہارے
دل مین ہر ایک شخص کی طرف سے شبہہ رہتا ہے جب وہ اقرار کرتا ہے تو ہمین شبہہ کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر وہ
آستینے مار کیا ہے سزا پائیگا ہمارا کیا جائیگا خواجہ نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا آفتاب
کی مشکین کھلوا دین آفتاب صاحبقران کے قدمون پر گرا امیر نے اسکو گلے سے لگایا اسی وقت اسنے کلمہ پڑھا
سبکو بہت خوشی ہوئی اب خواجہ نے ہمعصر ساحری کو زنبیل سے نکالنے کا ارادہ کیا صاحبقران سے عرض کی یا امیر
باہر تشریف لے چلیے کہ مین ہمعصر ساحری کو زنبیل سے نکالون صاحبقران باہر تشریف لائے خواجہ نے ہمعصر
ساحری کو زنبیل سے نکالا اسکی زبان مین بھی سوزن تھا صاحبقران نے کہا خواجہ اس سے بھی تحقیق کرو
دیکھو اسکی نیت مین کیا ہے خواجہ نے دوات و قلم اسکے آگے بھی رکھا صاحبقران نے کہا اے ہمعصر ساحری اب
شناخت مین پروردگار واحد پاتا ہے کیا کہتے ہو ہمعصر ساحری نے اسی کاغذ پر لکھا کہ مین خود خداوندی کا
دعوی رکھتا ہون اگر اپنی قدرت کا اظہار کرونگا تو سبکو فنا کر دونگا مین ہرگز کسی کی پرستش نکرونگا امیر نے
جو اس مضمون کو دیکھا غصہ آگیا خواجہ سے کہا تمہین اپنے قیدی کا اختیار ہے جو چاہے سو کرو خواجہ نے کہا
سواے اسکے کہ اس ملعون کو جلا دون اور دوسری سزا اسکے لیے نہین ہے امیر نے کہا تمہین اختیار ہے
خواجہ نے اسکو جلایا چاہا بہت کچھ تدبیرین کین مگر یہ نجلا جب بہت کچھ حکمتین کر چکے اور مجبور ہوے تو
صاحبقران سے آکر عرض کی یا امیر وہ ملعون کسی طرح ہلاک نہین ہوتا ہے نہ خنجر اسکے گلے پر کام کرتا ہے نہ آگ
اسکو ضرر پہونچاتی ہے صاحبقران نے کہا ابھی اسکو اسیر رکھو دیکھا جائیگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران
اسکا اسیر رہنا میرے نزدیک مناسب نہین ہے صاحبقران نے فرمایا پھر کیا ہو اچھا ہے خواجہ نے عرض کی

کوئی صورت اسکے قتل ہونے کی ضرور ہونا چاہیئے امیر نے کہا دیکھا جائیگا ابھی اسیر رکھو اُسکے قتل کے واسطے کچھ اسباب کی ضرورت ہوگی جب وہ معلوم ہو ہو جائینگے اُسوقت قتل کر لینا خواجہ وہان سے خاموش واپس آئے ہمعصر سامری کو اُسی جگہ پر رہنے دیا پھر خیال آیا مبادا کوئی لشکر کفار سے ایسا آئے کہ اسکی زبان سے سوزن نکال دے تو غضب ہو جائے یہ سوچ کر پھر اُسے نذر زنبیل کیا صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے امیر نے فرمایا خواجہ ہمعصر سامری کو کیا کیا خواجہ نے عرض کی مین نے اُسکو اسیر رکھا ہی جب اُسکی موت آئےگی آپ ہی مر جائیگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنے سے کیا فائدہ ہی مریخ آفتاب علم اور ساحرون کو رہا کرنے جانا ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مجھکو معلوم ہی جہان مریخ آفتاب علم قید ہی مگر ابھی جانا بہتر نہین ہی یہان سے تھوڑی دور پر گانزار خدنگ ہی وہان تشریف لے چلیے لوح حاصل کیجیے جب لوح پاس آئیگی سب آسان ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ مریخ اتنے عرصے تک مبتلا سے تکلیف رہیگا اور لوگون نے بھی کہا کہ مریخ واقف کار طلسم ہی اُسکا ساتھ ہونا ضرور ہی آفتاب ہزار سیر نے عرض کی ای شہریار اگر آپ کو واقف کار کی ضرورت ہی تو مجھسے بہتر واقف کار یہان کوئی نہین اور سحر کی بھی کیفیت آپ پر بخوبی روشن ہی بسم اللہ آپ تشریف لے چلین مین تو آپ کے ہمراہ ہون جب کوئی موقع ایسا آئیگا اُس وقت مریخ سے بڑھکے کام کرونگا امیر نے فرمایا مجھے واقف کار و مددگار کی ضرورت نہین ہی بلکہ افسوس اس بات کا ہی کہ مریخ تکلیف مین مبتلا ہی اسکو اس تکلیف سے رہائی دینا عین دوستی ہی اُس نے ہمارے واسطے کیا کیا مصیبتین اُسپر گوارا کین کہ ہمسے اُنکا عوض نہین ہوسکتا ہی آفتاب نے عرض کی میری رائے یہ نہین ہی کہ آپ مریخ کی رہائی کو تشریف نہ لے چلین میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ پہلے لوح حاصل کر لیجیے پھر مریخ کا رہا کر لینا کتنی بڑی بات ہی صاحبقران مجبور ہو گئے کہا بہتر ہی کل یہان سے سفر کرنا ہوگا یہ خبر تمام لشکر مین پہونچی لوگون نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اُس شب تو صاحبقران وہین قیام پذیر رہے دوسرے روز علی الصباح جانب گانزار خدنگ مع لشکر گران آفتاب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے لہ ذکر انکا وقت پر بخدمت سامعین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب آفتاب اور ہمعصر سامری کو عرصہ ہوا اور یہ لوگ اسکے پاس واپس نہ گئے اور نہ کسی قیدی کو سوا اسے مریخ وغیرہ کے وہان روانہ کیا تو فیروز نے بختگان اور شعلہ پوش جادو کو بلایا کہا دو تین روز سے کوئی اسیر لشکر اسلام کا نہین آیا اور نہ کسی ساحر کو آفتاب نے مجھ تک بھیجا نہین معلوم کیا کیفیت ہی کسی ہرکارے کو روانہ کرنا چاہیے کہ وہ جا کر خبر لائے بختگان نے کہا کسی انتظام مین مصروف ہونگے شعلہ پوش جادو نے کہا مین ابھی ایک ساحر کو روانہ کرتا ہون تھوڑی دیر مین مفصل کیفیت معلوم ہو جاتی ہی یہ کہکر وہان سے اُٹھا باہر آیا ایک ساحر کو کہ نام اُسکا ضرغام جادو تھا بلا کر کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ ابھی جاؤ اور اسی وقت مفصل خبر لیکر واپس آؤ ضرغام جادو یہ سنکر روانہ ہوا شعلہ پوش جادو اندر آیا فیروز ستارہ پیشانی سے کہا مین نے ایک ساحر کو روانہ کر دیا ہی یقین ہی بہت جلد واپس آئے اور خبر خوش سنائے فیروز نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ ابھی تک کسی قیدی کو روانہ نہین کیا گو مجھے دونون صاحبون کی طرف سے اطمینان کامل ہی کہ اونکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی مگر مجھے حکیم قرنطین ذوفنون کا بہت بڑا خیال ہی کہ وہ علم حکمت مین بے مثل و بے نظیر ہی ایسا نہو کوئی بات ایسی نکالے کہ دونو

کو بیکار کردی تسمہ پوش نے کہا آفتاب ہزار سر بھی علم حکمت کو خوب جانتا ہی اور علم نیرنگ مین بھی بخوبی دخل رکھتا ہی
کبھی کسی بات مین بند نہین رہیگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ آپ کو حکیم کا خیال ہی اور مجھے اور لوگون کا خیال ہی فیروز
نے پوچھا وہ کون لوگ ہین جو حکیمون سے بڑھ کے ہین بختگان نے کہا مجھے عیاران اسلام کا خیال ہی کہ وہ لوگ
اپنے حکمت کو دخل نہ دین فیروز نے کہا عیار اُن لوگون کا کچھ نہین بنا سکتے ہین نہ اُنپر بیہوشی اثر کرتی ہی نہ عیار
اُنکے سامنے اپنی صورت نقلی پر قایم رہ سکتا ہی بختگان نے کہا وہ لوگ بلا کے ہین آپ سے مین پیشتر بھی اُنکی بابت
عرض کر چکا ہون اور اب بھی کہتا ہون کہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو اُنکی عیاری سے کوئی بچ جائے آپنے ایکبار
میرے عرض کرنے کا امتحان کر لیا مگر ابھی تک آپ کو یقین نہین ہی جو کچھ مین کہتا ہون اُسکو ہر وقت اپنے خیال مین
رکھیے اور خوف کیجیے اگر حمزہ ثانی یہان نہین ہین تو آپ کو لازم ہی کہ اپنی ہر وقت حفاظت رکھیے ایسا نہو کہ کوئی عیار
یہان آئے اور عیاری کر جائے فیروز نے کہا مین تو البتہ عیارون سے خائف ہون اور اپنی حفاظت رکھتا ہون
مگر وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جو عیاری مین گرفتار ہو جائین آفتاب ہزار سر خود ہزارون فطرتین بنا سکتا ہی حکیم ہی
اُسپر بیہوشی تاثیر نہین کرتی ہی اور عیار جب اُسکے سامنے جائیگا جو کچھ رنگ و روغن عیاری کا لگایا ہوگا سب
اُڑ جائیگا اور اُستاد کو کوئی گرفتار کیونکر کریگا اگر اُنپر قابو بھی پایا اور اُنھین اسیر بھی کیا تو نہ وہ قتل ہو سکتے ہین نہ وہ
اسیر ہو سکتے ہین اگر اسیر کرنے کا قصد کرے تو اُنھین کہان لیجا کر قید کرے کون سی جگہ ہی جہان وہ رہ سکتے ہین
بختگان یہ باتین سُن رہا تھا کہ ضرغام جادو نے فیروز کو آکر سلام کیا فیروز نے کہا اے ضرغام جادو کیا کیفیت ہی
ضرغام نے عرض کی نہ وہان آفتاب ہزار سر کو دیکھا نہ آپ کے اُستاد کو پایا لشکر اسلام بھی نہ تھا جب مین بہت آگے
گیا تو لشکر کا نشان معلوم ہوا مین نے اور آگے بڑھ کے نگاہ کی تو معلوم ہوا حمزہ ثانی اپنے لشکر کو لیے ہوئے
گلزار خدنگ کی طرف جاتے ہین آفتاب ہزار سر لشکر ساحران کا انتظام کرتا ہوا صاحبقران کے ہمراہ رکاب جاتا ہی
اور آپ کے استاد کا پتہ نہیں ہی فیروز نے جو یہ کیفیت سُنی رنگ اُڑ گیا کہا ارے یہ کیا غضب ہوا آفتاب ہزار سر
شریک اہل اسلام ہو گیا اور اُستاد کا پتہ نہین ضرغام نے کہا مین نے بہت تلاش کی مگر کہین نہ پایا فیروز نے کہا معلوم
ہوتا ہی اپنے مکان واپس گئے اور لڑائی سے عاجز ہو گئے اُسی وقت اُسکے مکان خاص پر ساحرون کو روانہ کیا سبنے آکر
یہی خبر دی کہ وہان بھی نہین ہین اب فیروز حیرت مین ہوا بختگان سے کہا اے بختگان مین بہت متعجب ہون کہ اُستاد
کیا ہو گئے اُنکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی جو مین یہ گمان کرون کہ کسی نے قتل کر ڈالا اور اگر ایسا ہوتا تو یہ طلسم نصف
رہ جاتا بہت سی چیزین اسمین سے غائب ہو جاتین اور بہت سے ساحر مر جاتے جتنے طلسمون سے یہ طلسم تعلق رکھتا ہی
سب مین خبر ہو جاتی تین دن تک آواز آیا کرتی کہ ہمصر ساحری قتل ہوا سب طلسمون کے بادشاہ یہان آتے اور ایسی ہی
بہت سی علامتین ظاہر ہوتی بختگان نے کہا مین جو کچھ آپ سے عرض کرتا تھا آپنے امتحان کیا یہ کام بہت بڑے شخص کا
ہی ہمصر ساحری اگر زندہ موجود ہین تو ایسی جگہ ہین کہ آپ لوگ اُنکو نہین دیکھ سکتے فیروز نے کہا اے بختگان یہ کیا
کہا بختگان نے کہا یہ ایسی بات ہی جسکو مین نہین کہہ سکتا ہون آپ پر ظاہر ہو جائیگی اگر بتاؤنگا تو ابھی یہان قیامت برپا ہو جائیگی
فیروز بھی اس واقعہ کو سُنکر ذرا خائف ہوا کہا اے بختگان خبردار کوئی بات نہ بیان کرنا مجھکو معلوم ہو جائیگا مین پھر کبھی
تحقیق کر لونگا مگر اب کیا بندوبست کیا جائے بختگان نے کہا اب آپ لوح دار کو اس واقعہ کی اطلاع دیجیے کہ وہ
وہان انتظام درست کرے بلکہ میرے نزدیک تو یہ بات مناسب ہی کہ آپ لوح اپنے پاس منگا لیجیے اور یہین [illegible]
رکھیے فیروز نے کہا یہ بات ممکن نہین لوح وہان سے آنہین سکتی بختگان نے کہا تو لوح دار کو اطلاع دیدیجیے

فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہی اور دوسرا امر یہ ہی کہ مین بھی کچھ لشکر ہمراہ لیکر یہان سے روانہ ہوجاؤن ایکبار لشکر اسلام
سے پھر مقابلہ کرون اگلی بار جسقدر فوج میرے پاس ہی سب کو لیکر جاؤنگا اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا مگر افسوس
ہی کہ فوج کا پتہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ کیا ہوا اور کہان گیا مین نے اُسکو بہت بہت تلاش کرایا مگر کہین پتہ نہ پایا اگر وہ
ہوتا تو اس وقت مین انتظام لشکر بہت اچھی طرح سے ہوجاتا اور وہ مقابلہ کے لائق تھا بختگان نے کہا اب تو فوج
بھی جوانان اسلام کا لوہا مان گیا پیشتر اسکی اور کیفیت تھی بہت سے سردار اسنے لشکر اسلام کے ہلاک کیے اور بہت
بہت جگہ مقابلے کیے حمزہ ثانی کو بہت پریشان کیا مگر اب اُسکی ہمت مین فرق آگیا مقابلہ ایسا اب نہین کر سکتا فیروز
نے کہا تاہم اُسکی وجہ سے بہت بڑی قوت رہتی تھی اب اُسکے نہونے سے سپاہ بے رونق ہی بختگان نے کہا
مجبوری ہی جو جو سردار آپ کے یہان نامی و نامدار ہون اُنکو بلائیے سپہ سالار بنائیے فوج بے حساب لیجیے اُس وقت
مقابلہ اسلام مین چلیے فیروز نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا خطوط تحریر کراکے علاقہ جات پر جو فوج تھی اُن
سبکی طلبی کے واسطے ساحرون کو خط دیکر روانہ کیا اور جہان جہان فوج تھی وہان وہان نامے روانہ کیے ساحران نامی کو
بھی طلب کیا بختگان سے کہا اب مین دعوی کرتا ہون کہ صاحبقران مجھسے مقابلہ نکر سکینگے میرے ہمراہ
فوج بیشمار ہوگی ساحران نامی ہمراہ ہونگے جسوقت جاؤنگا صاحبقران فوج کو دیکھکر گھبرا جائینگے تاب مقابلہ نہ
لاسکینگے بختگان نے کہا اے شہنشاہ وہ لوگ ایسے نہین ہین جو کثرت فوج سے گھبرا جائین تاب مقابلہ نہ لائین
وہ سب مرجانے کو حیات ابدی جانتے ہین اور لڑائی کو شغل سمجھتے ہین اُنکے واسطے یہ بات نہین ہی کہ وہ
ہمت ہارین اور کثرت فوج کو دیکھکر ہراسان ہوجائین فیروز نے کہا اے بختگان تم اُن لوگون کے بہت مداح رہتے ہو
اسکا کیا سبب ہی بختگان نے کہا اے شہنشاہ مین ان لوگون کا مداح نہین ہون بلکہ جو باتین اُنمین ہین اُنکو کہتا
ہون جو کچھ مینے آپ سے عرض کیا یہ ذرا بھی خلاف نہین آپ نے آج تک میری کسی بات کو خلاف پایا مین نے آپ سے
عیارون کی نسبت عرض کیا آپنے ملاحظہ فرمایا کہ عیار کیونکر طلسم کے اندر آئے اور آپنے یہان کے قیدیون کو رہا کیا
پھر مریخ کو اسیر کیا آنکو زندہ لکھکر دیا اور پھر یہان سے چلے گئے آپکے طلسم مین اس وقت تک کسیکی مجال نہ تھی جو آسکتا مگر عیار
لوگ اپنی حکمت عملی سے چلے آئے اور سب کام اپنا انجام دیکر چلے گئے آپ کچھ نہ کر سکے علاوہ عیارون کے آپ
لشکر کشی کر کے گئے آپ کی فوج بھی لشکر اسلام سے کم نہ تھی لیکن وہان سے ایک ایک جوان نے آپ کے یہان کے
دس دس جوانون کو کیسی بہادری سے زیر کیا اور قتل کیا آخر آپ اُس جنگ مین بھی تاب مقابلہ نہ لاسکے اگر اس طرف
نہ چلے آتے تو کیا ہوتا فیروز نے کہا یہ بات تو واقعی ہی کہ وہ لوگ بہادر ہین مگر ایسے بھی نہین ہین جیسا کہ تم بیان
کرتے ہو بھلا یہ بات ممکن ہی کہ مین اسقدر فوج گران اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور حمزہ ثانی کو ہراس نہو وہ باستقلال
تمام مجھسے مقابلہ کرین بختگان نے کہا اے شہنشاہ اگر مین زیادہ عرض کرونگا تو آپکے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہی
کہ اس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ فرمائیے اس بات کو اب نہ بڑھائیے فیروز نے کہا ہم نے تمہاری بے ادبی
معاف کی جو تمہارے مزاج مین آئے کہو بہ نسبت ہمارے تم اُن لوگون کو خوب جانتے ہو اور تمسے اتفاق جنگ
زیادہ ہوا ہی بختگان نے کہا میرے نزدیک تو اُن لوگون کے برابر شجاع و صاحب قوت اب ہر دو دنیا پر کوئی نہین ہی
آپنے ابھی اُن لوگون کی جنگ نہین دیکھی ہی اُس روز جنگ نہ تھی اُن لوگون کے نزدیک ایک شغل تھا اگر اُنکی جنگ
ملاحظہ فرمائیے تو آپ مجھسے زیادہ متحیر ہوجائیے یہ وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی بہادری سے کیسے جھنڈے گاڑ دیئے بڑے بڑے
شجاعان روزگار کے چہرے بگاڑ دیئے اُنسے مقابلہ کرکے دیکھ لیا ایسا ہی دلیر ہونا چاہیے جیسے یہ ہین تو برج سے نہ

کچھ دنون آسنے مقابلہ کیا اور بہت سے سرداران نامی اُسنکے قتل کیے آخر مین وہ بھی اُنکا لوہا مان گیا ایک جنگ مین اُنکے سامنے سے بھاگا اگر نہ بھاگتا تو اُس روز زندہ نہ بچتا پھر آپکے طلسم مین آکر مقابلہ پڑا یہان بھی اُسنے فرار پر قرار کیا اور ایسا بھاگا کہ آج تک اُسکا پتہ نہین ملتا فیروز نے کہا مجھے یہ بھی گمان ہی کہ حمزہ ثانی سنے یا تو اسکو قتل کر ڈالا ہی یا اُنکے یہان اسیر ہی نخگان نے کہا کیا عجب ہی لیکن ایسا نہین ہوا ہی اگر وہ قتل ہوتا یا اسیر ہو کر صاحبقران کے یہان جاتا تو پوشیدہ نہ رہتا ظاہر ہو جاتا فیروز نے کہا مین نے تمام طلسم مین اُسکے تلاش کرنے کو آدمی روانہ کیے مگر اُسکا پتہ مطلق نہین معلوم ہوا اگر وہ میری سرحد مین ہوتا تو ضرور معلوم ہو جاتا کوئی تو اسکی خبر مجھ تک لاتا نخگان نے کہا پھر طلسم سے نکل کے کہان جائیگا اور کون لیجائیگا فیروز نے کہا اب تو طلسم کا راستہ کھلا ہوا ہی کیا ہوا کسی طرف جانب چلا گیا ہوگا نخگان نے کہا اگر وہ ہوتا تو کیا تھا اسقدر فوج آپ کے ہمراہ ہی اگر نورج نہین ہی تو کیا نقصان ہی فیروز خاموش ہو رہا صحبت برخاست ہوئی سب لوگ متفرق ہو گئے فوجین علاقہ جات سے آسنے لگین تین دن مین سب جگہ سے فوجین آگئین چوتھے روز فیروز ستارہ پیشانی نے لشکر گران ہمراہ لیکر جانب گلزار خدنگ کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام اور آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہے

سابق مین کمترین نے عرض کیا تھا کہ آفتاب بخوف جان بحکم سلمان ہوا تھا بغض اسکے دل مین باقی تھا شب و روز اس فکر مین رہتا تھا کہ تمام لشکر اسلام کو مبتلاے مصیبت کرون چونکہ علم حکمت بھی کسی قدر جانتا تھا اُسنے ایک چیز ایسی تیار کی جسکی تاثیر یہ تھی کہ جب کوئی اُسکو جلاے اور اُسکا دھنوان نکلے جسکے جسم مین دھنوان لگے وہ بحیس و حرکت ہو جائے جب اسنے تیار کرنے سے فراغت پائی تو ایک میدان مین جا کر اسکو روشن کیا میدان لشکر سے بہت قریب تھا ہوا اُس وقت تیز تھی دھنوان لشکر اسلام کی طرف آنے لگا جسکے دھنوان لگا وہ بحیس ہو کر زمین پر گرا جب چند آدمی اسطرح ضایع ہوئے اور بہت سے لوگ بیکار ہوئے تو سرداران اسلام اس امر کی تحقیق کو اپنے اپنے خیام سے باہر آئے یہ لوگ بھی بحیس و حرکت ہو کر زمین پر گرے صاحبقران زمان کو خبر پہونچی امیر حمزہ اپنی بارگاہ سے برآمد ہوئے دیکھا صحرا کی جانب سے دھوان آتا ہی صاحبقران آگے بڑھے بیہوش ہو کر زمین پر گرے اسی طرح تمام لشکر اسلام بیکار ہو گیا جب کوئی باقی نہ رہا تو آفتاب اُس صحرا سے آیا سبکی حالت دیکھی صاحبقران زمان کے گلے سے حرز ہیکل بی بی بدیع الملک کے جملہ تحفجات اپنے قبضے مین کیے ان سبکو اسی حال مین چھوڑا آپ ایک میدان مین آیا اُسی وقت ایک تخت سحر بنایا تخت پر سوار ہو کر فیروز کی جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت حکیم قرنطین ذوفنون کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے وطن مین آیا سب لوگون سے ملا اپنی کیفیت بیان کی سبکو نہایت افسوس ہوا حکیم کے اعزا نے کہا اب ہم تمھاری مدد کرینگے فیروز کیا چیز ہی ایک دم مین اُسکو ہلاک کر ڈالین گے سلطنت طلسم تمکو دلائینگے وہان کا بادشاہ بنائینگے قرنطین نے ایک کی مدد قبول نہ کی سب سے یہی کہا مین صرف آپ حضرات سے ملنے کو آیا تھا اب جا کر ایک دن مین طلسم کو صاف کر دونگا مجھے صرف کتاب طلسم دیکھنا ہی اور چند اشیا کی ضرورت ہی وہ لے لون تو پھر طلسم کی طرف روانہ ہون سبنے بہت بہت چاہا کہ ہم حکیم کی مدد کرین مگر قرنطین نے قبول نہ کیا دو روز تک اپنے شہر مین مقیم رہا تیسرے روز وہان سے تحفجات ساختہ حکماے اتسراغین اور کتاب طلسم لیکر روانہ ہوا نجوم مین بھی دخل وافی و کافی رکھتا تھا تحقیق کرنے سے

معلوم ہوا کہ لشکر اسلام مصیبت عظیم مین گرفتار ہے فلان سمت ایک صحرا مین سب لوگ اپنی بارگاہون سے باہر پڑے ہین بلکہ عجب حالت مین گرفتار ہین نہ بول سکتے ہین نہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتے ہین یہ کیفیت جو حکیم فرنطین کو معلوم ہوئی اپنے تئین جلد پہونچانے کی کوشش کی بہ تعجیل تمام دو روز مین اپنے تئین اُس صحرا مین پہونچایا دیکھا سبکی عجب حالت ہے خیمون کے باہر بیہوش مانند مردون کے پڑے ہین بہت سے ضائع ہوگئے ہین بہت سے قریب مرگ ہین بہت لوگ ایسے ہین جو علاج سے بھی شفا نہین پا سکتے لشکر کے چارون طرف کی بھی وہی حالت ہے سب پڑے ہین فرنطین نے یہ کیفیت دیکھی معلوم ہوا کہ کسی نے ان لوگون پر وہمی گرایا ہے سبکو بیحس و حرکت بنایا ہے حکیم نے اُسی وقت دافع مرض کچھ ادویہ اپنے پاس سے نکالین انکو روشن کیا تھوڑی دیر مین دھوان بلند ہوا جو لوگ بیہوش پڑے تھے اُنکے جو دھوان لگا سبکو ہوش آنے لگا سب سے پہلے خواجہ عمرو نامی ہوشیار ہوے چاہتے تھے کہ بھاگ جاؤن مگر صاحبقران زمان کو جو مبتلا دیکھا بہت افسوس کیا امیر کے قریب آئے چاہا صاحبقران کو اُٹھا کر زنبیل مین رکھ لون کسی سے اس مرض کا علاج کرا لونگا لیکن جیسے ہی خواجہ نے صاحبقران کے ہاتھ لگایا امیر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر کھڑے ہوگئے فرمایا خواجہ یہ کیا مرض تھا جسمین ہم لوگ گرفتار تھے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مجھے نہین معلوم امیر نے اور لوگون کی طرف دیکھا سبکو بیہوش پایا صحرا کی جانب خیال کیا تو ایک آدمی دور نظر آیا اور اُسی طرف سے دھوان آتے ہوئے دیکھا صاحبقران نے خواجہ سے کہا جب ہم لوگ اس آفت مین مبتلا ہوئے تھے اُسوقت بھی دھوان آیا تھا اور اسوقت دھوان ہمکو فائدہ پہونچا رہا ہے دیکھو جسکے دھوان لگتا ہے وہ ہوشیار ہو جاتا ہے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین متعجب ہون کہ یہ دھوان کیسا ہے صاحبقران نے فرمایا آؤ قریب چلکر دیکھین ایک آدمی بھی وہان معلوم دیتا ہے خواجہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے مجھے اپنی جان عزیز ہے ہرگز نہ جاؤنگا امیر نے فرمایا خواجہ وہان جان کون لیگا معلوم ہوتا ہے کوئی ہمارا دوست ہے کہ اُسنے ہمکو اس بلا سے نجات دی ہے خواجہ نے کہا آپ تشریف لیجائیے اگر کوئی دوست ہو تو مجھکو پکار لیجئے گا مین وہان آکر اُسکا شکریہ ادا کرونگا صاحبقران آگے بڑھے خواجہ اُسی جگہ کھڑے رہے امیر نے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ حکیم فرنطین کی نگاہ صاحبقران پر پڑی وہین سے سر جھکا کر صاحبقران کی طرف بڑھے قریب آکے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے سر فرنطین کا چھاتی سے لگایا فرمایا حکیم صاحب یہ کیا کیفیت ہے حکیم نے عرض کی یا صاحبقران مین اس حال سے مطلق آگاہ نہین مین نے آپ کی کیفیت نجوم سے دریافت کی تو یہ حالت معلوم ہوئی مین وہان سے روانہ ہوا چالیس دن کی راہ تین روز مین طے کی یہان آکے آپ لوگون کو اس حالت مین پایا مین ابھی عرض کرونگا کہ یہ کام کسکا ہے پیشتر سبکو ہوشیار کر لون صاحبقران خاموش ہوئے خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے تئین بہ تعجیل تمام صاحبقران کے قریب پہونچایا حکیم سے ہاتھ ملایا بہت کچھ تعریف کی حکیم پھر اپنی دواؤن کے قریب آیا سبکو ہوشیار کیا سب لوگ صاحبقران کے قدمبوس ہوئے ہر ایک نے حقیقت دریافت کرنا چاہی امیر نے سب سے کہا ابھی ٹھہر جاؤ جب حکیم صاحب فراغت پائینگے تو مفصل کیفیت بیان فرمائینگے سب سردار خاموش ہو رہے جب فرنطین نے فراغت پائی اور سب لوگ ہوشیار ہوگئے تو صاحبقران حکیم کو اپنی بارگاہ مین لائے بڑے اعزاز و اکرام سے بٹھایا سب سردار بھی جمع ہوئے حکیم نے کچھ ادویہ اپنے پاس سے نکالین ہر ایک شخص کو کھلا کر غسل کرایا بعد فراغت سبکو قوت آئی صاحبقران نے حکیم سے فرمایا اب تحقیق فرمائیے کہ یہ کام کسکا ہے گو مجھے معلوم ہے مگر شک ہے آپ بھی تحقیق فرمائیے حکیم نے بقاعدۂ نجوم سب کیفیت دریافت کی صاحبقران سے عرض کیا کہ یا امیر آفتاب ہزار سر کوئی ساحر ہے جو حکمت بھی تھوڑی سی جانتا ہے یہ سب اُسی کا کام ہے امیر نے فرمایا میرا بھی یہی خیال تھا ضرور اُسی سے یہ بات ہوئی ہے مگر اب اُسکا پتہ نہین ہے یہ کہکر صاحبقران نے حرز ہیکل کی طرف خیال کیا گلے مین نہ پایا بہت گھبرائے کہا خواجہ آفتاب حرز ہیکل لیگیا بدیع الملک نے

اپنے تحفہ جات کو جو دیکھا ایک چیز نہ پائی انکو بھی کمال رنج ہوا امیر سے عرض کی میرے تحفے بھی لیگیا حکیم قرنطین نے عرض کی
آپ لوگ کیون گھبراتے ہین سب تحفہ جات مل جائینگے اور آفتاب بھی گرفتار ہوگا ایک لشکر عظیم اس طرف آتا ہی آفتاب
بھی اُسکے ہمراہ ہی بلکہ فیروز ستارہ پیشانی تمام طلسم کی فوج کو لیے ہوے آتا ہی صاحبقران نے فرمایا ایکبار تو مقابلہ کرکے
شکست اُٹھا چکا ہی لیکن ابھی تک اپنی سزا کو نہین پہونچا آرزوے جنگ باقی ہی حکیم نے عرض کی آفتاب نے جاکر اسکو
اطلاع دی ہوگی کہ لشکر اسلام کو مین اس مصیبت مین گرفتار کر آیا ہون اب چلکر سبکو گرفتار کرو اسی واسطے سب آتے
ہین اگر آفتاب کے ہمراہ کچھ لوگ ہوتے تو آپ حضرات کو وہ یہان کیون چھوڑ جاتا امیر نے فرمایا جب لشکر آئیگا
دیکھا جائیگا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران اب خاطر جمع رکھیے بہت جلد فیروز کو گرفتار کیے لیتا ہون اور طلسم آپ کے
قبضے مین آتا ہی امیر نے فرمایا مجھے طلسم سے کام نہین ہی مگر زمرد ثانی کی وجہ سے مین کوشش کر رہا ہون یہ باتین ہو رہی
تھین کہ صحرا سے گرد اٹھی صاحبقران اور جملہ سردار اُس طرف دیکھنے لگے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا فیروز
ستارہ پیشانی لشکر گران ہمراہ لیے ہوے آتا ہی زمرد ثانی اور نخجگان ایک تخت پر بیٹھے ہین آفتاب ہزار سر ایک تخت پر
سوار ہی فیروز کے تخت کو چار سنگ اُٹھاے ہین سر پر ایک چتر مرصع کار گردش کر رہا ہی ایک ہما آگے آگے ندا کرتا ہی کہ
یہ بادشاہ ہی تمام روے زمین کا اور خداوند ہی اس طلسم کا اسکو اختیار ہی جسکی زندگی کو چاہے بڑھاے اور جسکی عمر چاہے
کم کرے ہر ایک کو اسکی اطاعت لازم ہی جو اسکی اطاعت کریگا حیات ابدی پائیگا اور جو اطاعت نکریگا وہ مرکز عذاب
عظیم مین مبتلا کیا جائیگا صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا دیکھو ابکی بار ایک ہما سفید کچھ آگے آگے
کہتا آتا ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ سب سحر کے زور سے ہی حکیم نے عرض کی جسوقت فیروز مجھکو دیکھیگا بہت پچھتائیگا
اپنے آنے پر افسوس کریگا یہ ذکر تھا کہ لشکر فیروز قریب آگیا آفتاب نے کہا بس لشکر یہین ٹھہر لیگا یہین مین نے سبکو
بیحس و حرکت کرکے چھوڑا ہی فیروز کی نگاہ لشکر اسلام کے خیام پر پڑی لوگون کو چلتے پھرتے جو دیکھا آفتاب سے کہا
اے آفتاب تم تو کہتے تھے کہ مین نے سبکو بیحس و حرکت کر دیا ہی یہان تو سب چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہین آفتاب نے
بھی خیال کیا کہا مین سبکو ایسی حالت مین چھوڑ گیا تھا کہ کسی کے جسم مین جان باقی نہ تھی نہین معلوم کیا ہوا کہ یہ سب لوگ
تو رہا ہوگئے فیروز نے کہا تعجب کی بات ہی تمھارے کہنے کو بھی مین خلاف نہین تصور کرتا ہون آفتاب نے کہا اگر
مین سبکو بیہوش نہ کرتا تو حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک کیونکر لاکر آپ کو دیتا فیروز نے کہا اب بھی کچھ مشکل نہین ہی کہ
تم کہتے ہو کہ صاحبقران کے پاس اسم اعظم ہی مین اسم اعظم کو بند کرتا ہون جب اسم اعظم بند ہوجائیگا اسوقت امیر کیا
کر سکینگے ایک دم مین گرفتار کر لونگا یہ کہکر فیروز نے لشکر کو وہین ٹھہرایا آپ تخت سے اُترا سب لوگ پیادہ ہوے بارگاہین
استادہ ہوئین سب داخل ہوے فیروز نے نخجگان اور زمرد ثانی اور آفتاب ہزار سر کو اپنی بارگاہ مین بلایا کہا دیکھو مین کس
عنوان سے اسم اعظم حرزہ بند کرتا ہون آفتاب نے کہا اے شہنشاہ اسم اعظم بند کرکے یہ امید نہ رکھیے کہ اب ہم فتحیاب ہو جائینگے
آپکے استاد نے اسم اعظم بند کیا عیاران اسلام آئے بڑے جد و جہد سے اسم اعظم اور حرز ہیکل لیگئے مجھے اور آپ کے استاد
کو اسیر کیا مین نے بمکر اسلام قبول کیا اس وجہ سے میرا اعتبار سبکو رہا آپکے استاد نے اسلام قبول نہ کیا انھین
اسیر کیا ہی فیروز نے کہا اے آفتاب استاد کہان اسیر ہین آفتاب نے کہا یہ مجھے نہین معلوم کہ انکو کہان اسیر کیا ہی
مین اسیقدر جانتا ہون کہ انکے قتل کی تدبیر تھی جب وہ کسیطرح سے قتل نہو سکے تو انھین اسیر کیا نخجگان نے کہا مین
جو کچھ آپ سے عرض کرتا تھا اسکا امتحان ہوا فیروز نے کہا مین اسی تعجب مین ہون کہ استاد کہان اسیر ہین نخجگان
نے کہا وہ ایسی جگہ اسیر ہین جہان کسیکا گذر نہین ہی نہ آپ جا سکتے ہین نہ کوئی ساحر وہان پہونچ سکتا ہی فیروز نے

بہت بہت پوچھا مگر بختگان نے نہ بتایا فیروز بھی خاموش ہو رہا آفتاب نے کہا اب آپ اسم اعظم بند کر کے طبل جنگی بجوایئے فیروز نے کہا مین ابھی اسم اعظم بند کرتا ہون بختگان نے کہا ای شہنشاہ اگر میری عرض قبول فرمائیے تو کچھ کہون فیروز نے کہا ای بختگان مین تمھارا کہنا ضرور مانونگا کہو بختگان نے کہا آپ اسم اعظم ہرگز نہ بند کیجئے نہین تو عیارون کی آمد شروع ہوجائیگی جان بچانا مشکل ہوگی گو اب بھی وہ لوگ خاموش نہ بیٹھے ہونگے ضرور آئین گے مگر اسم اعظم بند ہونے پر اپنی جان فدا کر کے عیاری کرینگے اور عیاری اُن لوگون کی خالی نہ جائیگی فیروز نے کہا ای بختگان اب عیار میرا کچھ نہین بنا سکتے ہین جبتک مین اس راز سے ناواقف تھا اُس وقت تک دھوکا کھایا اور اب مین جانتا ہون کہ عیار ضرور آتے ہین مین اس کا انتظام کیے دیتا ہون ایک حصار قائم کرتا ہون جو عیار اُس حصار کے اندر آنے کا ارادہ کریگا سرکٹ کے زمین پر گر پڑیگا بختگان نے کہا آپ کے اُستاد جو اس وقت سحر مین یکتا ہے روز نگار ہین وہ تو عیاری مین پھنس گئے اب مین کیونکر امید کرون کہ آپ اسکا انتظام کرینگے فیروز نے کہا اُنکو بھی یہ کیفیت معلوم نہ تھی اگر آگاہ ہوتے تو کیا مجال تھی عیار کی جو اُنھین لشکر مین گرفتار کرتا بختگان نے کہا آپ کو اختیار ہی مگر حصار پہلے بنا دیجیے اور اپنے یہان شغل شراب موقوف رکھیے جبتک یہ جنگ رہے اُس وقت تک شراب کا چرچا محفل مین نہونے پائے فیروز نے کہا یہ بات ممکن ہی مین حصار کی ابھی سے تیاری کرتا ہون اور شراب بھی محفل مین نہ آنے پائیگی یہ کہکر فیروز اُٹھا ایک نیزہ میدان مین لیکر آیا اور لوگ بھی اسکے ہمراہ ہوے اسنے اپنے لشکر کے گرد ایک خط اُس نیزے سے کھینچا پھر ایک جگہ پر کھڑے ہو کر کچھ سحر کیا سب نے دیکھا ایک غبار لشکر کے چارون طرف پیدا ہو گیا فیروز نے بختگان سے کہا اب جو اسکے اندر آنے کا ارادہ کرے گا سرکٹ کے گر پڑے گا بختگان نے کہا آپ کے جو لوگ ہین وہ بھی نہین آسکتے ہین فیروز نے کہا وہ لوگ برابر آئین گے بختگان نے کہا اگر اُنھین کی شکل بنکر عیار آئے فیروز نے کہا عیار کی مجال نہین جو آسکے جو ایکبار اس حصار کے اندر سے باہر جائے گا وہ آسکتا ہی اور جو کوئی باہر سے آنے کا ارادہ کرے گا وہ قتل ہوجائے گا بختگان خاموش ہو رہا فیروز نے کہا ایک بات اور تحقیق طلب ہی بختگان نے کہا فرمایئے اگر مجھے معلوم ہوگی تبادونگا فیروز نے کہا عیاران اسلام کے نام کیا ہین مین اُنکے نام بھی تبادون کہ یہ میرے پیر کو پہچان لین بختگان نے کہا آپ نے بہت مشکل بات دریافت کی مین عیارون کے نام نہ بتاؤنگا فیروز نے کہا تمھین نام بتلانے مین کیا تکلف ہی بختگان نے کہا مین اور سبکے نام بتائے دیتا ہون مگر جو صاحب سبکے اُستاد ہین اُنکا اسم مبارک نہ عرض کرونگا فیروز نے کہا اس کا کیا سبب ہی بختگان نے کہا اُنکے اسم مبارک مین یہ تاثیر ہی کہ جب کوئی ایکبار اُنکا ذکر کرتا ہی تو وہ اُس جانب متوجہ ہوتے ہین جب اُنکا ذکر آغاز کیا جاتا ہی تو وہ اُس جانب چلتے ہین جب اُنکا نام لیا جاتا ہی تو وہ موجود ہوجاتے ہین پھر اُنکا تشریف لانا اور ملک الموت کا آنا یکسان ہی فیروز اس کیفیت کو سُنکر بہت ہنسا کہا ای بختگان تمھاری بھی عجیب باتین ہین بھلا عیار مین یہ بات کیونکر پیدا ہو سکتی ہی کہ جو کوئی اُسکا خیال کرے تو وہ اُس طرف منہ کر کے بیٹھے اور جب اُسکا ذکر شروع کرے تو وہ اُس جانب روانہ ہوا اور نام لیتے ہی محفل مین آکر موجود ہوجاے اور سب اُسکو دیکھ لین کوئی اُسکا کچھ نہ بنا سکے وہ اپنا کام کر کے چلا جاے یہ بات بالکل خلاف ہی مین ایسی باتین یقین نہین کرتا ہون بختگان نے کہا آپ اس بات مین زیادہ حجت نکرین ورنہ انجام بہت بُرا ہوگا فیروز نے کہا مین اس وقت ضرور حجت کرونگا اور تمکو نام بتانا ہوگا بختگان نے کہا ای شہنشاہ اب اس ذکر کو جانے دیجیے مفت آفت اپنے سر نہ لیجیے مین اس امر کا امتحان کر چکا ہون آپ ابھی نہین واقف ہین فیروز نے کہا

ای بختگان بہت اچھا ہوگا اگر وہ اس وقت یہان آجائیگا بختگان نے کہا بہت ہی برا ہوگا یہ محفل درہم وبرہم ہوجائیگی بڑی
بڑی خرابیان واقع ہونگی فیروز نے جواب دیا بیشک ابھی نسکیگا حصار تک پہونچ کے رہجائیگا سرکٹ کے زمین پر گریگا
تمکو لولازم ہی کہ ایسے وقت مین ضرور نام لو کہ ابھی اسکا فیصلہ ہوجاسے یہ جھگڑا جاسے بختگان نے کہا اب مین زیادہ ذکر
کرتے ہوسے ڈر رہا ہون یقین ہی وہ تشریف لائے ہونگے مگر ابھی ظہور نہین فرمایا نام لینے کے منتظر ہین بختگان نے جو یہ
کہا کہ وہ تشریف لائے ہونگے فیروز نے کہا یہ سب خلاف ہی اگر کوئی میرے حصار کے اندر آتا تو سر کٹکر گر پڑتا کوئی
بھی نہین آیا ہی سب تمھارے شک مین تم نام لو جب بختگان بہت مجبور ہوا تو فیروز سے کہا اگر آپ کو یہی منظور ہی تو کچھ نذر
رکھیے مین انکا نام لون فیروز نے کہا یہ کیا بختگان نے جواب دیا کہ دستور یہ ہی کہ جب انکا نام لیا جاسے تو کچھ نقد
بطور نذر رکھ دیا جاسے کہ وہ تشریف لاکر اس روپیہ کو لے لین فیروز نے کہا یہ بھی ممکن ہی یہ کہکر اپنے خادمون کو
بلایا ایک لاکھ روپیہ منگایا بختگان سے کہا اب آپ نام لیجیے بختگان روبہ قبلہ ہوکر بیٹھا کہا ای شہنشاہ اب میری طرف
مخاطب ہوجیے اور انکا انقلاب ملاحظہ فرماییے فیروز بختگان کی طرف مخاطب ہوا بختگان نے کہا مہتران مہتر
و بہتران بہتر سردار سرہنگان و نامرادان راپالنگ صاحب قطعہ رہ ورنگ جناب فطرت مآب مؤتمل لبساط بلاد
بنی آدم مولانا معظم عمرو ثانی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار یہ کہکر کہا آپ تشریف لاسیے نذر قبول فرماییے بختگان کا یہ کہنا تھا
کہ سب نے دیکھا کہ ایک مرد عجیب الخلقت طویل القامت نیچے کا دھڑ بہت طویل اوپر کا جسم بہ نسبت اسکے کوتاہ سر مانند
ناریل آنکھین زیرہ سی چھوٹی اسی جگہ سے پیدا ہوا روپیہ پر قبضہ کیا سب نے کہ تک لاتے دیکھا پھر نہ معلوم ہوا کہ
روپیہ کیا ہوگیا فیروز نے چاہا سحر کرے مگر خواجہ نے ایک ساحر کو خنجر مارا اسکا شکم چاک ہوا مرکے گرا اسکے مرتے ہی
اندھیرا ہوا خواجہ نے اسی اندھیرے مین گلیم اوڑھ لی سبکی نظرون سے غائب ہوگئے فیروز اس سحر کو دیکھکر حیران
ہوگیا کہا ای بختگان تو بہت صحیح کہتا تھا عجب بات دیکھنے مین آئی بختگان نے خوف کے مارے کچھ جواب نہ دیا فیروز
نے اسکے چہرے کا رنگ زرد پایا کہا ای بختگان اب کیا خوف ہی جو امر ہونے والا تھا وہ ہوا اب جو آج مین آئے باتین
کرونگا مگر بختگان نے جواب نہ دیا فیروز بھی خاموش ہورہا سب لوگ وہان سے اپنی اپنی جگہ پر آئے مگر بختگان فیروز
کے ہمراہ اسکی بارگاہ مین آیا کہا آپ مجھکو کسی طرح سے تختگاہ تک پہونچا دیجیے مین اب یہان نہ رہونگا فیروز نے کہا
ای بختگان خوف کی کیا ضرورت ہی ہم تو انسے مقابلہ کرنے آئے ہین یا فتح پائین گے یا شکست اٹھائین گے اگر
ایسے ہی خوف کرین تو ہماری طرف سے انسے مقابلہ کون کریگا اور یہ لڑائی کیونکر بسر ہوگی بختگان سبکے سمجھانے سے
خاموش ہورہا مگر دل کا عجیب عالم رہا فیروز نے کہا مین اسم اعظم حمزہ ضرور بند کرونگا دیکھون عیار میرا کیا کرتے ہین
جب مین اپنے یہان شغل شراب وکباب نہ رکھونگا تو عیاری مجھپر کیونکر ہوگی علاوہ اسکے میرے پاس تحفہ جات ایسے
ایسے موجود ہین جو مجھے خبردار کرتے رہینگے اور عیار مجھ تک نہ آسکیگا اگر آجائیگا تو رنگ و روغن عیاری کا جلکر خاک
ہوگا صورت اصلی عیان ہوجائیگی یہ سوچکر اسنے سب ملازمین کو بلایا کہا مین آج اسم اعظم صاحبقران بند
کرتا ہون تم سب لوگ اسکی محافظت کرتے رہنا خبردار کوئی عیار اس تک نجانے پاسے یہ کہکر اسنے اپنی جھولی
مین ہاتھ ڈالا ایک ناریل مسلم نکالا اسمین سوراخ کیا ناریل کو ہتھیلی پر رکھا کچھ اسم سحر پڑھا ناریل اڑ گیا کہ ذکر اس
ناریل کا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت دربار صاحبقران کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب لشکر فیروز اتر چکا تو صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لاسے جملہ سرداران نامی وگرامی بھی حاضر ہوسے

حکیم فرنطین بھی ایک کرسی زرنگار پر آکر بیٹھے آپس مین صلاح ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی صاحبقران نے دیکھا بارگاہ کے باہر ایک برق چمک رہی ہے بدیع الملک سے کہا یہ کیا ہوتا ہے بدیع الملک نے چاہا اُٹھ کے باہر جائین کچھ کیفیت دریافت کرین مگر حکیم فرنطین نے عرض کی آپ کیون تکلیف فرماتے ہین مین جاتا ہون اسکو ابھی دفع کیے دیتا ہون یہ کہکر حکیم بارگاہ کے باہر آیا کچھ پڑھکر اس برق کی طرف پھونک دیا ایک دھوان ہوا اور ایک آندھی سی آئی حکیم کے سامنے ایک ناریل گرا فرنطین نے اس ناریل کو اُٹھا کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر کیا امیر نے فرمایا یہ کس واسطے یہان آیا تھا حکیم نے عرض کی فیروز نے کسی واسطے سحر کیا ہوگا مگر کیا کر سکتا تھا اگر ہزار سحر ایسے کرتا تو کیا ہوگا امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے اس نے اسم اعظم بند کرنے کی ترکیب کی تھی فرنطین نے عرض کی آپ اسم اعظم کا ورد زبان کسی وقت موقوف نکرین جب اسم اعظم ورد زبان رہیگا کبھی بند نہوگا اور جب موقوف فرمائیے گا تو ضرور بند ہو جائیگا کیونکہ تاثیر اسم اعظم بے پڑھے نہین ظاہر ہوتی ہے اس سے مناسب یہ ہے کہ آپ اسم اعظم ورد زبان رکھیے امیر نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا لیکن فیروز ستارہ پیشانی ناریل کو جب اڑا چکا تو اسنے ملازمین سے کہا ایک گڑھا بہت گہرا کھودو جب ناریل واپس آئیگا تو مین اسی گڑھے مین اسکو دفن کر دونگا تم لوگ یہان موجود رہنا کہ عیار نہ آ سکے بختگان نے کہا آپ نے بہت برا کیا کہ اسم اعظم کی فکر کی فیروز نے کہا ای بختگان لڑائی کی یہی صورتین ہین مین آپ ہی اگر خائف ہون اور کچھ کوشش نکرون تو پھر دشمن غالب نہ آجائے بختگان نے کہا کیا اور صورتین نہین ہین فیروز نے جواب دیا کہ اب سب صورتین کی جاتی ہین اس حصار کو اور زیادہ مستحکم کرتا ہون مجھے اس بات کا تعجب ہے کہ عیار کیونکر یہان تک آ گیا مین نے اس حصار مین یہ بات پیدا کی تھی کہ جو کوئی اسکے اندر آتا اسکا سر کٹ کے گر پڑتا بختگان نے کہا اسکی حقیقت کیا ہے اور جو کچھ آپ انتظام کیجیے گا وہ سب ہیچ ہو جائیگا جو آنے والا ہے وہ ضرور آئیگا فیروز نے کہا اپنی حفاظت پر غور کرتا ہی اب اگر کوئی آئے تو مین مجبور ہون یہ کہکر اسنے پھر سحر کرنا شروع کیا وہ غبار ہر طرف ہوا سب نے دیکھا دھوین نے حصار کر لیا تھوڑی دیر کے بعد وہ دھوان بھی برطرف ہو گیا ایک دیوار برف کی گرد لشکر کے نظر آنے لگی فیروز نے بختگان سے کہا اب جو اس دیوار کے اندر ہے وہ باہر نہین جا سکتا اور جو باہر ہے وہ اندر نہین آ سکتا ہے اگر کوئی عیار لشکر اسلام کا اس وقت یہان موجود ہی ہوگا تو اب اسکو اس دیوار کے باہر جانا ممکن نہوگا اب مین ایک دھوان اس قسم کا بناتا ہون جو عیاری کے رنگ و روغن کو عیار کے چہرے سے کھو دے اور جو کوئی عیار یہان ہو وہ فوراً گرفتار ہو جائے یہ کہکر اسنے سحر کیا سب نے دیکھا ایک دھوان زمین سے پیدا ہوا اور وہ لشکر مین چارون طرف پھیل گیا فیروز نے چند ملازمین سے کہا تم لوگ اس امر کی فکر رکھو جسکو اپنے لشکر مین غیر شخص دیکھو فوراً میرے پاس گرفتار کر لاؤ ملازمین چارون طرف تلاش کرنے مین مشغول ہوئے فیروز نے کہا اب طبل جنگ بجوانا چاہیے یہ کہکر اور ملازمین کو بلایا کہا لشکر مین طبل جنگ بجنے کا حکم سناؤ ملازمین لشکر مین آئے طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام کے ہرکارون نے جو صدائے طبل جنگی سُنی وہان سے روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین ہاتھ اُٹھا کر پہلے دعا و ثنا صاحبقران بجا لائے پھر عرض کی فیروز نے طبل جنگ بجوایا ہے اسکا ارادہ ہے کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرا ہو خبر ہو صاحبقران نے یہ سنکر فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتایید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ زنی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر فیروز ستارہ پیشانی نے جو ناریل اسم اعظم بند کرنے کو روانہ کیا تھا اسکا انتظار کر رہا ہے جب عرصہ ہوا اور ناریل پلٹ کے نہ آیا تو اسنے اپنے ملازمین سے کہا کیا سبب ہے جو ابتک ناریل واپس نہین آیا بظاہر معلوم ہوتا ہے لشکر امیر مین کوئی ساحر ہے اسنے میرے سحر کو رد کیا اب مین دوسرا سحر کرتا ہون کہ

کوئی میرے سحر کو روک نہ سکیگا یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک تعویذ شیشہ قتل کرنے کے نکالا کچھ ماش کے دانے اسپر رکھے
وہ شیشہ بلند ہوا بارگاہ صاحبقران کی طرف چلا یہان امیر بارگاہ مین تشریف رکھتے تھے شیشہ در بارگاہ پر
آکے ٹھہرا دربان جو بارگاہ کے دربر بیٹھے تھے وہ ہلاک ہوے آواز مہیب آئی حکیم قرنطین پھر اٹھا باہر آیا اس
شیشے کو بھی اٹھا کے صاحبقران کی خدمت مین لیگیا امیر نے کہا اکی بار شیشہ آیا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران مین
دیکھون فیروز کہانتک سحر کرتا ہی آپ اسم اعظم ورد زبان رکھیے جبتک اسم اعظم ورد زبان رہیگا کوئی سحر تاثیر نہین کریگا اور
اگر حرز ہیکل آپکے پاس ہوتی تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ آپ اسم اعظم پڑھتے رہتے چونکہ حرز ہیکل آپکے پاس نہین ہی
اس وجہ سے عرض کیا جاتا ہی کہ آپ اسم اعظم پڑھتے رہیے گو بعض جہلا کا قول ہی کہ اسم اعظم حرز ہیکل کی موجودگی
مین بھی بند ہو جاتا ہی مگر غلط ہی اور اسم پڑھتے پڑھتے زبان مین لکنت آجاتی ہی یہ بات بھی خلاف ہی جب حرز ہیکل پاس
ہو تو اسم اعظم ورد زبان رہنے سے سحر تاثیر نہین کرتا ہی اگر اسم اعظم کو نہ پڑھے تو البتہ سحر تاثیر کرتا ہی اور زبان مین لکنت
آجاتی ہی غرضکہ صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت کو برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیام مین گئے لیکن فیروز
ستارہ پیشانی جب شیشہ روانہ کر چکا تو اسنے اپنے ملازمین سے کہا دیکھتے رہنا اب مینے بہت بڑا سحر کیا ہی جسوقت شیشے
کو آتے ہوے دیکھنا ہٹ جانا ایسا نہو دو ایک آدمی ضائع ہو جاین ملازمین یہ سنکر منتشر ہو گئے فیروز نے شیشہ کا دیر
تک انتظار کیا جب شیشہ واپس نہ آیا تو اسنے بختگان سے مخاطب ہو کر کہا اب کوشش کرنا بیکار ہی اسم اعظم حمزہ
کسی طرح نہین بند ہوگا مین نے ایکبار بہت بڑا سحر کیا تھا مگر ابھی تک شیشہ واپس نہین آیا معلوم ہوتا ہی میرا سحر
خالی گیا بختگان نے کہا مینے آپ سے پہلے ہی عرض کیا تھا آپ نے قبول نہ فرمایا اب تشریف لے چلیے آرام
فرمایئے صبح کو مقابلہ کرنا ہی فیروز وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین آکے سو رہا شب بھر اسنے یونہی بسر کی جب
صبح ہوئی تو سوتے اٹھے لشکر کی تیاری کو حکم دیا لشکر تیار ہونے لگا فیروز بھی اپنے آلات سحر درست کرنے لگا
یہان تو یہ حالت تھی لیکن لشکر امیر مین سب سرداران نامی جو خواب سے بیدار ہوے بعد فراغ ضروری ادا کر کے سلاح
ذات پر آراستہ کر کے صاحبقران زمان کی بارگاہ کے سامنے آکر کھڑے ہوے امیر بھی بعد فراغ نماز برآمد
ہوے سب سرداروں نے صاحبقران کو سلام کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر ہمراہ رکاب چلا حکیم
قرنطین بھی ہوادار پر سوار ہوے اس جاہ و تجمل سے صاحبقران میدان مین تشریف لائے اس طرف سے
فیروز اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر مرد ثانی کو تخت پر بٹھا کے میدان مین آیا دونون لشکرون کی صفین درست ہوئین نقیبون
نے نقابت کی کڑکیت کرکا لکہ ہٹے فیروز نے آفتاب ہزار سر کی طرف اشارہ کیا آفتاب نے اپنا تخت
آگے بڑھایا میدان مین آیا پکار کے آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین
آئے یہ سنکر حکیم قرنطین نے اپنا ہوادار بڑھایا صاحبقران کے قریب آکے عرض کی اجازت میدان
فرمایئے امیر نے کہا حکیم صاحب آپ کیون تکلیف فرمایئے یہان اور لوگ موجود ہین مین خود میدان مین جاتا ہون
حکیم نے عرض کی مین خود جاؤنگا آپ کیون تکلیف فرمایئے صاحبقران نے جب دیکھا کہ حکیم صاحب کسی طرح
نہین رکین گے مجبور ہو کے کہا آپکو اختیار ہی تشریف لے جایئے حکیم قرنطین میدان مین آیا آفتاب نے کہا
او شخص پہلے اپنا نام بتا دے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے حکیم نے اپنا نام بتایا آفتاب ہزار سر نے
کہا مین آج تک تمہارا نام سنتا تھا مگر آج مقابلہ ہوا دیکھون تم نے اپنی عمر مین کسقدر علم حکمت کو حاصل کیا ہی قرنطین
نے کہا یاوہ گوئی کی ضرورت نہین ہی جو تجھے حربہ سحر کرنا منظور ہو مین موجود ہون آفتاب نے کہا مین چاہتا تھا

میرے تمھارے مقابلہ یون ہو کہ دیکھنے والون کو کچھ لطف اٹھے اور وہ امر ابھی ممکن نہین ہی کیونکہ میرے پاس
ابھی اشیاء ضروری موجود نہین ہین اور تم کل چیزین تیار کر چکے ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ آج کچھ آغاز جنگ ہو جاے
پھر دیکھا جائیگا حکیم نے کہا تمھین اختیار ہی مگر ای آفتاب تمھین کیا ضرورت ہی جو دوسرے کے واسطے اپنے
تئین اسقدر پریشان کرتے ہو آفتاب نے کہا حکیم صاحب آپ اس راز سے واقف نہین ہین اگر مین اس لڑائی
کو سر کرونگا تو فیروزر مجھے اپنی بیٹی دیگا اس طلسم کا مالک کریگا مین دو طلسم کا بادشاہ ہونگا اسکی دختر پر ایک مدت
سے فریفتہ ہون کسی طرح امید بر نہین آتی تھی اب یہ شرط قرار پائی ہی کہ مین اس لڑائی کو فتح کر دون تو میرا عقد اسکے
ساتھ ہو جائے اور طلسم بھی قبضہ مین آئے قرنطین نے کہا ای آفتاب تمکو اسکے قول کا یقین ہو گیا جب اپنے
میرے طلسم کو مجھے واپس کہو بایو بھلا تم ایسے شخص کو وہ کیا طلسم کی حکومت دیگا یہ امر فقط اپنی مدد کے واسطے
کیا ہی تمھین ہرگز اسکی ذات سے کچھ فایدہ نہین پہونچیگا اور لڑائی اب فتح نہوگی اول تو خود صاحبقران کیا کم ہین
جسوقت چاہین تنہا اس طلسم کو فتح کرلین اسکے بعد مجھکو تم خوب جانتے ہو کہ یہ طلسم میرا ہی اور ہمارے یہان اسکی
بنا ہوئی ہی ہم اسکے عجائب و غرائب کو فیروزر سے بڑھکے جانتے ہین کتاب طلسم ہمارے پاس ہی ہم
دیکھ چکے کہ صاحبقران زمان فتاح طلسم ہین والد ماجد نے تصویر صاحبقران کی بنادی ہی اور لکھ دیا ہی کہ یہ شخص
فتاح طلسم ہی اور اب عمر طلسم تمام ہو گئی طلسم باقی نرہیگا اور فیروزر کی زندگی اب دشوار ہی تم کیون اپنے تئین پریشان
کرتے ہو ہمارے یہان آو اسلام قبول کرو عہدہ جلیل پاؤ اگر طلسم کے خواہان ہو تو ہم صاحبقران سے بعد فتح تمھین
اس طلسم کی حکومت دلا دینگے آفتاب ہزار سر نے کہا مین فیروزر کی اطاعت ترک نہ کرونگا قرنطین نے کہا تمھین اختیار
ہی ہمکو جسقدر سمجھانا تھا تم سنتے کہہ چکے اگر ہمارے کہنے کو قبول کروگے اچھے رہو گے آفتاب نے کہا اب
مین تمسے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون بعد ایک ہفتہ کے تم سے مقابلہ کرونگا قرنطین نے کہا تمھین اختیار
ہی آفتاب میدان سے واپس ہوا فیروزر نے کہا ای آفتاب میدان سے کیون واپس آئے آفتاب
نے سب کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ قرنطین حکیم زبردست ہی مین اس سے ابھی مقابلہ نہین
کر سکتا ہون ایک ہفتہ کی مین نے مہلت طلب کی ہی جب مین بھی کچھ چیزین تیار کر لونگا اس وقت قرنطین
سے مقابلہ کرونگا فیروزر نے کہا تمھین اختیار ہی مین صاحبقران سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگتا ہون
گو میری طرف سے بدگمان ہین لیکن مہلت ضرور دیدینگے یہ کہکر اپنا تخت آگے بڑھایا میدان مین آیا صاحبقران
سے عرض کی کہ مین ایک ہفتہ کی مہلت چاہتا ہون آفتاب ہزار سر کو کچھ اشیاء تیار کرنا ہین جب یہ فراغت پائیگا
تو مین مقابلہ کرونگا صاحبقران نے ایک ہفتہ کی مہلت دی فیروزر میدان سے اپنی بارگاہ کی جانب واپس آیا
صاحبقران خوشی خوشی اپنی بارگاہ کی طرف واپس ہوے سب لوگون کو خوشی ہوئی بدیع الملک نے
صاحبقران سے عرض کی اب فیروزر کو کچھ بن نہین پڑتا ہی دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی صاحبقران
نے فرمایا اگر فیروزر ایمان لائے اور زمرد ثانی کو میرے حوالے کر دے تو مین ابھی یہان سے واپس جاؤن
بدیع الملک نے عرض کی ابھی تو آفتاب کچھ تیاری کرنے گیا ہی دیکھین کیا کرتا ہی یہ باتین کرتے ہوے
صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار جمع ہوے صاحبقران نے حکیم قرنطین سے پوچھا
آپ سے آفتاب ہزار سر نے کیا کہا تھا حکیم نے عرض کی یا صاحبقران جب وہ میرے مقابلے مین
آیا تو میرا نام تحقیق کیا پھر مجھسے عذر کیا کہ مین ابھی تم سے مقابلہ نکرونگا میرے پاس ابھی کچھ اشیاء

تمھارے مقابلے کے لایق تیار نہین ہین ایک ہفتہ کی مہلت ہو تو مین کچھ اشیار تیار کرون مین نے
مہلت بہت دی پھر مین نے کہا ای آفتاب تمھین کیا ضرورت ہی جو ایک شخص غیر کے واسطے اپنے تئین
اسقدر پریشان کرتے ہو اُسنے بیان کیا کہ مجھسے فیروز نے وعدہ کیا ہی کہ اگر اس لڑائی کو فتح کروگے
تو مین اس طلسم کی حکومت تمھین دونگا اور اپنی لڑکی کی شادی تمھارے ساتھ کرونگا اور آفتاب اُسکی لڑکی پر
مائل بھی ہی بدیع الملک نے جو یہ بات سُنی گھبرا کے پوچھا کون فیروز کی دختر پر مائل ہی حکیم نے عرض کی
آفتاب ہزار سر فیروز کی دختر پر مائل ہی بدیع الملک کو غصہ آگیا بیخودی کے عالم مین مُنھ سے نکل گیا
کہ اگر میرے سامنے اس کلمہ کو کہتا تو مین زبان تیغ سے جواب دیتا آپ کیون خاموش ہو رہے حکیم نے
عرض کی مین اُسکو مہلت دے چکا تھا اس وجہ سے خاموش ہو رہا ورنہ مین خود اس کلام کا جواب دیتا مرے
بھی خلاف ہوا تھا آپ جانتے ہین کہ فیروز سے اور مجھسے کیسا نازک رشتہ ہی اور جو کچھ آفتاب نے کہا اُسکو
کہا مگر مین مجبور تھا بدیع الملک کے مُنھ سے یہ کلمہ نکل تو گیا مگر خود ہی خیال آیا کہ مین نے کیا کہا سب کچھ
کیا گمان ہوا ہوگا صاحبقران کیا سمجھے ہونگے امیر نے جو یہ کلمہ بدیع الملک کے مُنھ سے سُنا تو مریخ آفتاب
علم کا کہنا یاد آیا مریخ آفتاب علم نے کہا تھا کہ آپ آفتاب ہزار سر کو رہا کیجیے ورنہ بدیع الملک نوجوان
کے خلاف ہوگا صاحبقران اس بات کو سمجھ کر خاموش ہو رہے اور ذکر شروع ہوگیا مگر بدیع الملک کی
عجیب حالت ہو گئی کچھ دل مین ملکہ لیلاے کمان ابرو کی یاد آئی اُسنے قلب کو بیچین کر دیا کچھ آفتاب
کے سُننے کا ملال ہوا غصہ آیا مگر پاس صاحبقران خاموش بیٹھے رہے امیر نے چہرۂ بدیع الملک کی
جو کیفیت دیکھی سمجھے اس وقت بدیع الملک کو غصہ بھی ہی اور دختر فیروز کی یاد بھی ہی انکا دل بہلانا ضرور ہی
ایسا نہو غصے مین خلاف کوئی بات اُنسے ہو جائے یا آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین یہ سوچکر صاحبقران
نے خواجہ عمر وثانی کو بلایا خواجہ آئے امیر نے پاس بلا کے خواجہ کے کان مین سب قصہ بیان کیا اور کہا
خواجہ اس وقت ایسی باتین کرو کہ بدیع الملک کا دل بہلجاے اور خیال منتشر ہو جاے ورنہ مجھے خوف
ہی کہ مبادا یہ جوش غیظ مین آفتاب کے خیمہ مین چلے جائین اور اس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہون
اُسکو بھی یہ امر ناگوار ہوگا تحفہ جات اُنکے پاس موجود نہین ہین وہ ساحر ہی نہین معلوم کیا ہو خواجہ نے
بدیع الملک کے چہرے کی طرف دیکھ کر صاحبقران سے عرض کی واقعی آپ بہت صحیح فرماتے ہین
اس وقت بدیع الملک کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہی مین ابھی بہلائے دیتا ہون یہ خیال
برطرف ہو جائےگا طبیعت درست ہو جائیگی یہ کہکر خواجہ نے باتین کرنا شروع کین ایسے ظرافت
آمیز جملے بیان کیے کہ بدیع الملک کی طبیعت درست ہوئی خواجہ کی طرف مخاطب ہو سردار اور
جملہ سردار بھی بیتاب ہو گئے بارگاہ مین اُسی وقت خواجہ نے سبکو ہنسایا جب بدیع الملک
کی طبیعت اصلاح پر آئی تو خواجہ نے در پردہ نصیحت کی بدیع الملک منشاء تقریر خواجہ کا سمجھکر
بہت محجوب ہوے دل مین خیال کیا اس وقت حالت بیخودی مین میرے مُنھ سے ایسا کلمہ نکل گیا
جسکی وجہ سے مجھکو ایسی ندامت ہوئی اب ایسے ارادون سے باز رہون ورنہ سب برخلاف
ہو جائےگا قبل خواجہ کے آنے کے بدیع الملک کے دل مین یہ خیال تھا کہ جب صاحبقران
جلسہ برخاست فرمائینگے اور سب سردار اپنی بارگاہون مین چلے جائینگے مین آفتاب

جاکر اس بے ادبی کی سزا دونگا سارا عشق بھلا دونگا مگر خواجہ کے کہنے سے طبیعت کو سکون اور حجاب مانع ہوا
بدیع الملک اپنے ارادون سے باز رہے جب خواجہ کو یقین ہو گیا کہ اب بدیع الملک کے وہ ارادے نہین
رہے تو اپنی گفتگو کو ختم کیا صاحبقران کے پاس آئے عرض کی اب بدیع الملک اپنے ارادے سے باز
آگئے ہین اور غصہ بھی اب نہین ہے صحبت کو برخاست فرمایئے سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جائین رات زیادہ
آگئی ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران بھی فرش خواب پر
تشریف لائے تھوڑی دیر بیدار رہے آخر آرام فرمایا کہ ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت فیروز کی عرض کی جاتی ہے

کر یہ جو واپس گیا آفتاب سزا رسر سے کہا کہ مین مقابلہ سے اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین اپنے عیار تیز نگاہ
کو لشکر اسلام کی طرف روانہ کرون اور وہ قرنطین کو چرا لاوے مگر جس وقت قرنطین یہان آوے اُسکو
ہوشیار کیے ہوئے اُسی وقت قتل کر ڈالین پھر صاحبقران کا اسم اعظم بھی بہت جلد بند ہو جائیگا
صرف اسی کی وجہ سے خوف ہے آفتاب نے کہا مین بھی اسی بات کو اچھا جانتا ہون فیروز نے کہا آفتاب
غروب ہو جاوے تو مین تیز نگاہ کو بلاؤن اُس سے یہ کیفیت بیان کرون آفتاب نے کہا اگر ایسا
ہو جائیگا تو لشکر اسلام بہت جلد شکست پائیگا اور سب سردار گرفتار ہو جائینگے فیروز اسی انتظار مین
بیٹھا رہا تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوا اور تاریکی پھیل گئی فیروز نے اپنے عیار کو بلایا کل واقعہ
اُس سے بیان کیا عیار نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین بہت جلد لا دونگا پھر آپکو اختیار ہے جو مزاج
مبارک مین آئے اُسکے حق مین کیجیے گا یہ کہکر عیار تھوڑی دیر کے بعد وہان سے روانہ ہوا جانب لشکر
اسلام چلا یہان اُسوقت آکر پہونچا کہ قرنطین صاحبقران سے بیان کر رہے تھے کہ آفتاب دختر فیروز پر
فریفتہ ہے اور بدیع الملک نوجوان بگڑ کے جواب دے رہے تھے کہ آپنے اُس بیہودہ کو فوراً قتل
کیون نہ کیا عیار اس گفتگو کو سنکر کھٹکا یقین کیا کہ یہ جوان بھی شاید دختر فیروز پر فریفتہ ہے دیر تک
بدیع الملک کی طرف دیکھا کیا اور نگاہ کو دیکھ دیکھ کر کہتا تھا کہ ضرور یہ جوان بھی اُسکے عاشقون مین سے ہے
مگر خاموش رہا جب صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور سب لوگ اپنی بارگاہون مین گئے
قرنطین بھی اپنی بارگاہ مین گیا تیز نگاہ بھی اُسکے ہمراہ اسکی بارگاہ تک آیا دروازے پر ٹھیر گیا قرنطین
بارگاہ کے اندر گیا تیز نگاہ دیکھتا رہا جب قرنطین پر غفلت طاری ہوئی اور ملازمین کو بھی غنودگی نے
ستایا تیز نگاہ عقب بارگاہ سے سراچہ چاک کرکے اندر آیا پر دانے بیہوشی کی چھوڑے ملازمین حشم
بالکل غافل ہو گئے تیز نگاہ پلنگ کے قریب آیا کانٹے سے دوشالہ ہٹایا کپڑے مین بیہوشی رکھکر قریب
دماغ پہونچائی حکیم نے سانس جو لی چھینک آئی اسکو یقین ہوا بیہوشی نے اپنا اثر دکھایا پشتارہ
باندھکر بارگاہ سے نکلا قریب صبح اپنے لشکر مین داخل ہوا فیروز تو اسکا منتظر تھا جیسے ہی تیز نگاہ
کو آتے دیکھا خوش ہو گیا تیز نگاہ نے پشتارہ فیروز کے آگے رکھدیا فیروز نے آفتاب اور
بختگان اور شعلہ پوش جادو اور چند ساحران جلیل کو بلایا کہا اب آپ لوگون کی کیا رائے ہے مین
اسیوقت قرنطین کو قتل کرون یا اسکو بدستور بدیم اسیر کرون بختگان نے کہا آپکی کیا رائے ہے فیروز نے
کہا مین اسی وقت اسکا قتل کرنا اچھا جانتا ہون یہ وہ شخص ہے کہ جسوقت اسکو موقع ملے گا طلسم بھر کو تہ و بالا

بالا کر دیگا ایک کے روکے سے نہ رُکیگا اور اسکو اسیر رکھنا بھی بہت مشکل ہی جبتک اسکی زبان چھید کر منھ سے باہر نہ نکالی جاے اور سینے پر اسکے ایک سنگ گران نہ رکھا جاے اُس وقت تک یہ قیدخانے مین ٹھہر نہین سکتا بختگان نے کہا پھر ایسے شخص کا زندہ رکھنا کیا ضرور ہی ابھی قتل کیجیے فیروز نے آفتاب کی طرف دیکھا آفتاب نے کہا میری راے نہین ہی کہ آپ اسکو بھی قتل کیجیے ایسا شخص اب دوسرا نہین ہی اسنے مجھکو بہت کچھ سمجھایا تھا مین اب اسکو سمجھاؤنگا اگر راضی ہو جاے تو اس سے بہتر حکیم ممکن نہین ہی طلسم کے عجائب وغرائب کو بڑھائے گا اور بہت سے کام اسکے ذریعہ سے نکلین گے شعلہ پوش جادو کی بھی یہی راے ہوئی فیروز خاموش ہو رہا اُسی حالت بیہوشی مین اُسکو قیدخانے کی طرف روانہ کیا بعد اسکے آپ بھی گیا قیدخانے مین جاکر حکیم کو بدستور سابق قید کیا وہان سے واپس آیا آفتاب نے کہا ایک ہفتہ کی مہلت لشکر اسلام سے لی ہی اچھی بات ہی جبتک دم لے لین جب ایام مہلت ختم ہوجاینگے تو ایک دن مین مقابلہ کر کے سبکو گرفتار کر لین گے فیروز نے بھی اسکی راے سے اتفاق کیا آفتاب نے کہا پھر یہان کیون بیکار رہیے براے شکار تشریف لے چلیے فیروز نے کہا مین بھی یہی چاہتا تھا فوراً براے شکار جاؤنگا بلکہ اپنے ہمراہ بہت سے آدمیون کو لے جاؤنگا بختگان نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک شکار کا جانا اچھا نہین ہی فیروز نے کہا کیا سبب ہی بختگان نے کہا آپ عیاران اسلام کی حقیقت جانتے ہین اور پھر مجھسے فرماتے ہین ابھی آپ نے حکیم کو اُنکے یہان سے منگوایا ہی اب وہان کے عیار خاموش رہینگے فیروز نے جواب دیا کہ مین انتظام کر کے جاؤنگا میرا عیار کچھ نہ بنا سکینگے جسوقت میرے سامنے آئینگے اپنی صورت اصلی اُنکو نظر آئیگی مین چند چیزین ایسی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون کہ جو وہان عیارون سے مجھکو بچائینگی بختگان نے کہا آپ عیارون کی کارروائیان دیکھتے جاتے ہین مگر آپ کے دل مین ڈر نہین پیدا ہوتا ہی فیروز نے کہا تم خاطر جمع رکھو اگر زیادہ خوف ہی میرے ہمراہ نہ چلو بختگان نے کہا مین تو آپکے ہمراہ ہرگز نہ جاؤنگا آپ اور لوگون کو لے جائیے مین یہان رہونگا فیروز ہنس کے خاموش ہو رہا اسکے عیار تیزنگاہ نے کہا وزیر صاحب آپ ناحق خوف کرتے ہین مین شہنشاہ کے ہمراہ جاؤنگا پھر عیار کی مجال ہی جو میری موجودگی مین عیاری کر سکے بختگان نے کہا جب وہ لوگ ساحرون سے نہین ڈرتے ہین اور ساحرون پر اُنکی عیاری کارگر ہوتی ہی تو تم کیا چیز ہو صرف ہم پیشہ ہونے کے سبب سے کہتے ہو تو وہ لوگ ایسی عیاری نہین کرتے ہین جو سبکی سمجھ مین آجاے یا عیار اُسکو پہچان لے تیزنگاہ نے کہا وہ اور عیار ہونگے جو اُنکی عیاری کو نہ پہچان سکے اب اُنکی عیاریان ہماری سمجھ مین آگئین اب ہمارے سامنے عیاری نہین کر سکتے اور اگر اُنمین سے کوئی آئیگا تو ہم ضرور اُسکو گرفتار کرینگے بختگان نے کہا اچھا ہم زیادہ بحث نہین کرتے ہین ہمکو آپ معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا اسکی نوبت کیون آئیگی جب کوئی عیار آئیگا مجھکو خود معلوم ہو جائیگا یہ کہکر اُسی روز اسباب سفر درست کیا اور براے شکار ایک صحرا کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہان جو سب لوگ صبح کو بیدار ہوے صاحبقران کے سلام کو آئے امیر نے جب حکیم فرنطین کو نہ پایا فرمایا خواجہ حکیم صاحب ابھی تک تشریف نہین لائے ذرا اُنکی بارگاہ مین جاؤ اگر بیمار ہون تو اپنے ہمراہ لے آؤ خواجہ حکیم فرنطین کی بارگاہ مین آئے یہان آکر کسیکو نہ دیکھا سراچہ چاک پایا سمجھ گئے کوئی عیار حکیم صاحب کو لے گیا

صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے سب ماجرا عرض کیا امیر کو بہت افسوس ہوا فرمایا بڑا غضب ہوا اب حکیم صاحب پر
پھر وہی مصائب پڑینگے یا فیروز ازراہ دشمنی اُنکو قتل کرڈالیگا کیا انتظام کرنا چاہیے خواجہ تم جاؤ اور اُنکی خبر
مفصل لاؤ کہ کیا گذری خواجہ اُسیوقت روانہ ہوے تھوڑی دور جاکے دیکھا تو عجب سامان نظر آیا کہ کچھ بارگیر
کچھ لوگ ایکطرف جاتے ہین کچھ اسباب شکار بھی اُنکے ہمراہ ہے خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی قریب اُن لوگون
کے آئے پوچھا کیون بھائی یہ اسباب کسکا ہے اور کہان جاتا ہے خواجہ نے کہا بھائی اگر تمھین کسی مزدور کی ضرورت
ہو تو مین موجود ہون اُن لوگون کے افسر کو رحم آیا کہا اچھا ہمارے ساتھ چلو جو کچھ کام ہوگا تمسے لیا جائیگا اور تمھارے
کھانے وغیرہ کی خبر لی جائیگی خواجہ خوشی خوشی اُن سبکے ہمراہ ہوے افسر نے پوچھا کیون میان تمھارا نام کیا ہے خواجہ نے
کہا میرا نام مغلوب جادو ہے افسر نے کہا آپ ساحر بھی ہین مغلوب نقلی نے جواب دیا کہ ہان بچپن مین کچھ سحر حاصل کیا تھا
مگر نہین آیا اور میرے عزیز بڑے ساحر ہین اور امیر کبیر ہین مگر مین اُنکے یہان نہین رہتا ہون جو کچھ اپنے قوت بازو سے
ملتا ہے اُسی پر اکتفا کرتا ہون گو یہ بات میرے اعزا کے خلاف ہے مگر میری غیرت تقاضا نہین کرتی ہے کہ مین اسوقت مین
اُنکو کسی قسم کی اپنے واسطے تکلیف دون افسر نے کہا بھائی اچھی بات ہے تم ہمارے یہان رہو ہم تمھین نوکر رکھا دینگے
بخوبی تمام تمھاری اوقات بسر ہوگی مغلوب نے کہا اگر ایسا ہو جاے تو میری زندگی ہو جاے مین تمام عمر آپکا
ممنون و مشکور رہون اپنے تئین بندہ بے دام تصور کرون اور جو کچھ میری تنخواہ ہو وہ سب آپہی کے ہاتھ مین دون
آپ صرف میرے کھانے پینے کی فکر رکھین باقی اور سبکا آپکو اختیار ہے جو مزاج مین آئے کیجئے افسر نے کہا ہم شکار سے
واپس آلین تو تمھاری سعی اپنے شہنشاہ سے کرین مغلوب نقلی نے کہا آپکے شہنشاہ بھلا مجھکو کیون نوکر رکھین گے
مین اُنکے کس کام کا ہون افسر نے کہا ہزارون کام ہین ہم اپنی مدد کے واسطے تمھارے بارے مین سفارش کرینگے
کہ ہمین ایک آدمی کی ضرورت ہے اور یہ آدمی معتمد موجود ہے اسکو ملازم رکھیے شہنشاہ اُسی وقت حکم دیدینگے تم شب و روز
ہمارے پاس رہنا مغلوب نے کہا رات دن آپکے پاس رہونگا خوب راضی کرونگا آپ مجھسے بہت خوش ہونگے
ایسی ایسی باتین کرتے ہوے میان مغلوب نقلی افسر سے تھوڑی دور تک گئے جب فیروز ایک صحرا مین پہونچا
اپنے سب لوگون کو روکا خیمہ استادہ ہونے کا حکم دیا اُسی وقت خیمے بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اُترے
مغلوب نے افسر سے پوچھا کیون جناب افسر صاحب آپکا نام کیا ہے مجھکو آگاہی دیجیے افسر نے کہا میرا نام برقتاب
جادو ہے مین شہنشاہ فیروز کا ملازم قدیم ہون بچپن سے ہم اور شہنشاہ ساتھ کھیل کے بڑے ہوے ہین میرا بہت
پاس ہے جو بات مین اُنسے کہتا ہون اُسکو منظور کرتے ہین مغلوب نقلی نے کہا آپ بھی تو ساحر
یکتا ہین اور وہ کیون نہ آپکی عزت و حرمت کرین آپ بھی عالی خاندان اور اُنکے دوست
قدیم ہین مگر آپ مجھکو ضرور ہی نوکر رکھا دیجئے گا اور شہنشاہ مجھے نوکر رکھ لینگے برقتاب
جادو نے کہا اے مغلوب جادو مین تم سے کہہ چکا اگر وہ تمھین نوکر نہ بھی رکھین گے تو مین تمھین
اپنے پاس نوکر رکھونگا مغلوب نے کہا بھلا مین آپ سے تو تنخواہ نہ لونگا جیسے مین اپنے اور بزرگون کو تکلیف
دینا نہین چاہتا ویسے ہی آپ کی تکلیف مجھکو گوارا نہوگی برقتاب نے کہا وہ لوگ تمسے کام نہین لیتے ہین اور مین تمسے
کام لونگا اُسکی اُجرت تمکو دونگا مغلوب نے کہا مین آپ سے کام کی اُجرت بھی نہ لونگا برقتاب نے کہا اے مغلوب
تمکو خلل دماغ بھی ہے بیکار بیکار باتین کرتے ہو مین تمکو شہنشاہ کے پاس ملازم کرا دونگا اب طول کلام کی کیا ضرورت
ہے مغلوب نے کہا آپکو میری باتین ناگوار ہین مین بات نکرون برقتاب نے کہا نہین میان مغلوب تمھاری

باتین مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہین تم باتین کیے جاؤ مین تمھاری تسکین کیواسطے کہتا ہون کہ تم طول کلام نہ کرو
مین تحسین نوکر رکھا دونگا ورنہ باتین تمھاری بہت اچھی ہین مجکو پسند آئین تم یونہین باتین کیے جاؤ میرا دل بہلتا ہی
مغلوب نقلی نے کہا جناب کیا باتین کرون اسوقت میری طبیعت درست نہین ہی برقتاب نے کہا خیر یت ہی
مغلوب نے جواب دیا مین شراب دووقت پیتا ہون اسوقت کہین ممکن نہوئی تو مجبور ہوکہ آپ لوگون کے ہمراہ
یہان آیا ارادہ یہ تھا کہ جب آپکی مزدوری سے فراغت پاؤنگا اور جو کچھ اُجرت ملیگی سکی شراب پیونگا مگر یہان بہر
واسطے عمر بھر کا ٹھکانا ہوگیا اب کیونکر جا سکتا ہون اگر آپکے یہان کچھ شراب ہو تو مجھے عنایت فرمایئے برقتاب نے
کہا میان مغلوب شراب کا تو مین بھی بہت عادی ہون مگر مجبور ہون کہ شہنشاہ کا حکم قطعی ہی کہ شراب کا چرچا مطلق
ہمارے لشکر مین نہو آج آٹھ دن سے شراب نہین پی ہی کیا کہون جو دل کی کیفیت ہی طبیعت بھی نادرست ہی عجب
حالت ہی کوئی بات خوش نہین آتی ہی طبیعت گھبراتی ہی مغلوب نقلی نے کہا کیا شہنشاہ شراب نہین پیتے ہین برقتاب
نے کہا شدت سے شراب پیتے ہین مگر بخوف عیاران اسلام منع کیا ہی کہ وہ لوگ شراب مین بیہوشی ملاکے لوگون کو
بیہوش کرتے ہین اور عیاری کرکے چلے جاتے ہین مغلوب نے کہا اب یہان عیار کہان موجود ہین آپ شراب
منگائیے برقتاب نے کہا بھلا یہان جنگل مین شراب کہان ممکن ہی مغلوب نے کہا مین بستی سے جاکر لے آؤنگا
وہان ایک بھٹی ہی بہت عمدہ شراب بنتا ہی اور مجھسے اُس سے شناسائی بھی ہی اکثر مین اُس سے قرض بھی لیتا
ہون برقتاب نے کہا اچھا جایئے شراب لایئے مغلوب نے کہا کوئی صراحی آپ کے یہان ہو تو مجکو عنایت
کیجیے برقتاب نے کہا میان مغلوب جب تم اُسکو جانتے ہو اُسی کے یہان سے صراحی لے لینا جب خالی
ہو جائیگی دیدینا یہ کہکر کچھ دام برقتاب نے مغلوب نقلی کو دیے مغلوب وہان سے روانہ ہوا تھوڑی دیر
کے بعد ایک صراحی بلورین نہایت عمدہ ہاتھ مین لیے ہوئے آیا برقتاب سے کہا لیجیے شراب بہت عمدہ ہی
اگر پیجیے گا تو لطف ملیگا برقتاب نے کہا میان مغلوب تمھین سب کو شراب تقسیم کرو مغلوب نے کہا حضور
اور شراب منگائین تو سب کو پہونچیگی اور جب شراب سب کو دی جائیگی تو یہ لوگ شراب پیکر بدمست
ہونگے اسکی خبر شہنشاہ کو پہونچیگی وہ آزردہ ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ تخلیہ مین تشریف
لیچلین وہان شراب نوش فرمائین کسیکو خبر بھی نہوگی برقتاب نے کہا میان مغلوب بہت سچ کہتے ہو یہ کہکر
اُٹھا ایک خیمہ تنہا تھا وہان گیا مغلوب سے کہا کچھ تبدیل ذائقہ کیواسطے بھی ضرور ہونا چاہیے مغلوب
نے کہا اور کچھ یہان نہین ملیگا شراب ہی سے تبدیل ذائقہ ہو جائیگا برقتاب خاموش ہو رہا مغلوب نے
جام شراب سے لبریز کرکے برقتاب کو دیا برقتاب نے کئی روز سے شراب نہین پی تھی جلدی سے جام
لیکر پی گیا مغلوب نے دوسرا جام بھی اسی کو دیا اسنے وہ جام بھی پیا اسیطرح چار جام برقتاب کو
مغلوب نے پلائے ابتو برقتاب کی آنکھون مین سرسون پھولی کہا کیون میان مغلوب یہ فیروز نے
جو شراب پینے کو جو منع کیا تو عیاران اسلام سے ڈر گیا مغلوب نے کہا ضرور اسکے دلمین خوف پیدا ہوا
برقتاب نے کہا مین اپنے یہان شب و روز شراب کا چرچا رکھتا ہون بھلا دیکھون کیونکر عیار آسکتے ہین فیروز
کو خاک بھی سحر مین دخل نہین ہی اُس سے اچھا تو مین سحر جانتا ہون اگر عیار میرے سامنے آئے تو اُسکا
حال کھل جائے جو بات کل ہونیوالی ہی وہ مین آج بتا دیتا ہون مغلوب نے کہا پھر آپ بیکار اُسکی ملازمت گوارا
کرتے ہین میرے نزدیک تو یہ طلسم اُس سے چھین لیجیے اور خود اسکی بادشاہی کیجیے برقتاب نے کہا میرا ابھی

یہی ارادہ تھا اگر آجتک کوئی ایسا معتمد مجکو نہین ملتا تھا کہ مین ایسا قصد کرون اب تم یہان آئے ہو دیکھو مین ایک
خط اُسکے پاس بھیجونگا کہ سلطنت بخوشی و رضا مجکو دیدے اگر عذر کریگا تو دیکھا جائیگا مغلوب نے کہا بہت اچھی
بات ہے یہ کہتے کہتے کچھ سمجھ کے اُٹھا بہوشی نے طمانچہ مارا زمین پر گرکے بیہوش ہوا مغلوب نقلی نے نعرہ کیا
منم خواجہ عمرو ثانی نعرہ کرکے اُسکا لباس اُتار لیا اُسکو نذر زنبیل کیا آپ اُسی کی صورت بنکر اُسی کا لباس پہنکر
باہر آئے ملازمین نے دیکھا میان برقتاب جادو ایک خیمے سے اکیلے آتے ہین سب قریب آئے پوچھا کیون
جناب آپ کہان سے تشریف لاتے ہین برقتاب نقلی نے کہا مین ایک ضرورت سے اس خیمے مین گیا تھا لوگون
نے کہا مغلوب کہان گیا برقتاب نے کہا اُسکو نوکری منظور نہوئی مین نے کچھ مزدوری دیکر رخصت کردیا اپنے گھر
چلا گیا ہوگا سب خاموش ہو رہے میان برقتاب اپنی بارگاہ مین گئے جو کچھ اسباب شکار تھا وہ سب
برقتاب جادو کے پاس رہتا تھا جانوران شکاری بھی انھین کے تحت مین تھے اُس شب تو فیروز نے یونہین
بسر کی دوسرے روز صبح کو اسباب شکار طلب کیا برقتاب جادو نے سب سامان شکار نوکرون کے ہاتھ روانہ کیا
آپ نہ گئے فیروز نے ملازمین سے پوچھا کہ برقتاب کیون نہین آئے سب نے کہدیا کہ اُنکو سرکار سے فرصت نہین
تھی کیونکر آتے فیروز نے کہا ہمنے اُنکو مہلت دی وہ آئین ملازمین برقتاب نے آکر برقتاب کو اطلاع دی کہ آپکو
شہنشاہ نے فرصت دی ہے اور فرمایا ہے کہ کار سرکار کو دو ایک روز موقوف رکھو یہان آکر شکار کھیلو برقتاب نے کہا
میری طرف سے آداب و تسلیمات حضور شہنشاہ مین عرض کرکے کہنا کہ مین کچھ اسباب شکار درست کرتا ہون جب یہ تیار
ہو جائیگا تو حاضر خدمت ہونگا ملازمین نے فیروز سے جاکر یہ سب باتین کہدین فیروز خاموش ہو رہا برقتاب
نقلی نے وقت جو پایا اور دیکھا کہ سب شکار کو گئے ہوئے ہین کوئی ایسا نہین ہے جسکا کچھ خوف ہو یہ سوچکر اپنی بارگاہ
سے نکلے پہلے فیروز کی بارگاہ مین آئے یہان کچھ دربان بیٹھے تھے برقتاب اُنکی نظر بچا کے بارگاہ کے اندر گئے سب
بارگاہ کو آراستہ پایا مسہری جو فیروز کے سونے کی بچھی تھی اُسکے قریب آئے تکیے اٹھائے اور تکیے اپنے پاس سے
اُنکی جگہ پر رکھے شمعین جو رکھی تھین وہ بھی بدل لین اور تھوڑا اسباب اسیطرح بدل کر بارگاہ سے باہر آئے
برقتاب کی بارگاہ مین جاکر سب کام درست کیا وہان سے اور چند سردارون کی بارگاہ مین گئے سب کے یہان
تکیے بدلکر اور تکیے رکھدیے اس کام سے فراغت کرکے پھر اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھ رہے ملازمین سے کام لینے
لگے دن بھر خوب سب پر حکومت کی جب دن کم رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو فیروز مع سب سرداران
کے شکار کھیل کر واپس آیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تبدیل لباس کرکے پھر فیروز کی بارگاہ مین آئے
تھوڑی دیر تک صحبت رہی فیروز نے جب کھانے سے فراغت کی صحبت برخاست ہوئی سب لوگ اپنے اپنے خیمون
مین گئے فیروز اپنی خوابگاہ مین آیا چند ملازمین اسکے ہمراہ آئے اب میان برقتاب نقلی لباس شبروی پہنکر اپنے
خیمے سے نکلے پہلے فیروز کی بارگاہ کے قریب پہونچے دیکھا بہت سے لوگ بارگاہ کے گرد پھر رہے ہین اور
ایک [illegible] بھی [illegible] عیاری سے درست بارگاہ کے گرد گشت کر رہا ہے برقتاب نے عقب بارگاہ پر
آکے نقب لگانا شروع کیا تھوڑی دیر مین نقب تیار کرکے بارگاہ کے اندر ایک گوشے مین سر نکالا دیکھا فیروز
مسہری پر [illegible] بیٹھا ہے [illegible] برقتاب نقلی وہین ٹھہر رہا تھوڑی دیر کے بعد فیروز مسہری
پر [illegible] تکیے پر سر رکھا [illegible] سے [illegible] بیہوش ہوا اور
ملازمین [illegible] کیا منم خواجہ عمرو ثانی [illegible]

نعرہ کرکے فیروز کے قریب آئے پشتارہ باندھ کے لے نکلے مگر عیار فیروز یعنی تیز نگاہ یہ چارون طرف گشت کر
رہا تھا جب عقب بارگاہ پر پہونچا تو اسکو دہنہ نقب دکھائی دیا از بسکہ شوخ وطرار تھا کچھ خوف نہ کیا نقب مین
پھاند پڑا چند قدم کے بعد اسکو روشنی معلوم ہوئی تیز نگاہ نے کہا کون اس نقب مین آتا ہی خواجہ نے جو آواز
سنی ہوش اڑ گئے حباب بیہوشی نکالا قریب پہونچتے ہی حباب مارا تیز نگاہ بھی بیہوش ہو کر گرا خواجہ نے
اسکو وہین چھوڑا دماغ پر اسکے پٹی بیہوشی کی چڑھادی آپ نقب سے نکلکر آفتاب کی بارگاہ مین پہونچے
آفتاب کو مع جملہ ملازمین بارگاہ مین بیہوش پایا اسکو خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور سردارون کے خیمون مین
گئے سب بیہوش پڑے تھے خواجہ نے سب کو نذر زنبیل کیا مگر فیروز کو زنبیل مین داخل نہ کیا اسکا پشتارہ
پیٹھ پر لادے ہوئے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو فیروز کی زبان مین سوزن دینا
بھول گئے تھے راہ مین بیہوشی فیروز کی دفع ہوئی اپنے کو عجب حالت مین پایا سخت گھبرایا دیکھا تو ایک عیار
پشتارہ باندھے لیے جاتا ہی فیروز نے سحر کیا خواجہ زمین پر گرے فیروز سنبھل کر کھڑا ہوا نعرہ کیا او مکار
تو کون ہی خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا فیروز نے خواجہ کو تو مبتلاے سحر کرکے وہین چھوڑا اور آپ اپنی بارگاہ
کیطرف آیا یہان آکر سب ملازمین کو ہوشیار پایا فیروز نے ایک ایک سے اپنا واقعہ بیان کیا سب نے
تعجب کیا فیروز آفتاب کے خیمے مین گیا آفتاب کو خیمہ مین نہ پایا اور گھبرایا شعلہ پوش جادو کی بارگاہ مین
آیا یہان بھی کچھ ملازمین کو بیہوش دیکھا گھبرا کے بارگاہ سے نکلا باہر آ کے طلایہ دارون سے کہا مین ایک عیار
کو مبتلاے سحر کرکے یہان سے دو کوس پر ڈال آیا ہون جلد جا کر اسکو اٹھا لاؤ لوگ اسی وقت روانہ ہوئے
تھوڑی دیر مین اس صحرا مین پہونچے جہان خواجہ عمرو مبتلاے سحر پڑے تھے طلایہ دارون نے خواجہ کو اٹھا لیا
کہا اے شخص تو نے غضب کیا خداوند طلسم کو بیہوش کرکے لیے جاتا تھا یہ نہ سمجھا کہ بھلا وہ تیرے مکر مین گرفتار ہونگے
خواجہ نے جواب دیا کہ مین نہین معلوم کیا سمجھکر انکو لیے جاتا تھا اور کیا ہو گیا دربان خواجہ کو فیروز کے پاس لائے
فیروز نے خواجہ کو دیکھکر پہچانا کہا کیون صاحب آپ تو بڑے صاحب کمال تھے گرفتار ہوئے ہوئے خواجہ نے کہا
میری صاحب کمالی کی آج آپ نے داد دی اور اب مجھے آپ سے امید ہوئی کہ آپ میری قدردانی فرمائینگے فیروز نے
کہا او مکار تو مجھسے مکر کی باتین کرتا ہی مین تیرے مکر مین نہ آؤنگا خواجہ نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین حضور ہم لوگ
عیار ہین جب قدردان مالک پاتے ہین تو اپنے کمالات دکھاتے ہین جبتک مین صاحبقران کے پاس رہا انکا
تابعدار تھا مگر انھون نے میری قدردانی نہ کی مہینون کی تنخواہ چڑھا لی جب دس مہینے گذر گئے تو دو ماہ کی تنخواہ
ملی ان تکلیفون مین بسر کی مگر رفاقت حمزہ سے منہ نہین موڑا اب مین اچھی طرح سے انکا امتحان کر چکا انہین
میری ذرا بھی قدر نہین ہی مین خود چاہتا تھا کہ کسی طرح سے مین وہان سے نجات پاؤن اور کہین چلا جاؤن تقدیر
اچھی تھی کہ آپ سا مالک مجھے ملا اب حضور کی رفاقت کرونگا جو کچھ حکم ہوگا بجا لاؤنگا فیروز نے کہا خواجہ بہت
باتین نہ بناؤ مین تمھارے مکر مین گرفتار ہونگا تم اور حمزہ کی اطاعت سے منہ موڑو بھلا یہ ہو سکتا ہی کچھ جب [illegible] سلطان
ہین آجتک انھین سے کوئی امر [illegible] نہین ہوا اور [illegible] کے لوگ ترک مذہب بھی کر دیتے ہین مگر [illegible]
[illegible] ہی خواجہ نے کہا آپ جانتے نہین کہ ہم لوگون کا پیشہ کیسا ہی جبتک پاس
رہے اسی کا [illegible] اور حمزہ کی رفاقت [illegible] جب آپ سا قدردان مالک
نہین ملیگا [illegible] [illegible] دعوی کرتے آپ میری

باتون کو خلاف نہ جانیے فیروز نے کہا کہ آفتاب ہزار سر اور شعلہ پوش جادو اور میرے مصاحبین خاص
جنکو تم لیگئے ہو وہ سب کہان ہین خواجہ نے کہا اسکو نہ دریافت کیجیے کہ وہ لوگ کہان ہین فیروز نے کہا یہ ہوسکتا
ہی کہ مین اُنکو نہ دریافت کرون خواجہ نے کہا مین بیان نہین کرسکتا اور آپ اُن تک پہونچ نہین سکتے فیروز
نے کہا تم بیان کرو ہم کسیطرح اُنتک جاینگے رہا کرکے لائینگے خواجہ نے کہا اگر آپ مجکو رہا کر دینے کا وعدہ کرین تو
مین آپکو بتا دون فیروز نے کہا مین تمھین ضرور رہا کر دونگا خواجہ نے کہا آپ مجھپر سے سحر اُتارین تو مین آپکو
بتا دون فیروز نے کہا خواجہ تمنے پھر مکر کیا مین تمپر سے سحر اُتارون تم اپنے لشکر کا راستہ لو تو مین تمھارا کیا کرسکتا
ہون خواجہ نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین جو میرے امکان مین نہین آپ ایک اشارہ کردین تو ابھی مین زمین
سے ہل نہ سکون بھلا آپ کے سامنے سے بھاگ کے کیونکر جاسکتا ہون فیروز نے کہا مین سحر تمپر سے نہین اُتارونگا
اگر تمھین بتانا ہو تو بتا دو ورنہ ابھی تمکو قید خانے روانہ کرتا ہون خواجہ نے کہا آپ مالک ہین مین آپ سے زیادہ
نہین کہہ سکتا جو آپکے مزاج مین آئے میرے حق مین کیجیے مین اسوقت مجبور ہون آپکو میرے عرض کرنے کا
اعتبار نہین ہی فیروز نے کہا خواجہ ابھی خیریت ہی بتا دو کہ تمنے آفتاب وغیرہ کو کیا کیا نہین تو مین تمھین مریخ
کے پاس بھیجتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ مین یون تو نہین بتا سکتا ہون کہ مین نے اُن لوگون کو کہان چھوڑا
فیروز نے اپنے ملازمین کو پکارا جب دو تین ملازم آئے تو اُنسے کہا اس عیار کو لیجاؤ مریخ آفتاب علم اور
ساحران لشکر اسلام جہان اسیر ہین وہین اسکو بھی قید کرنا مگر خبردار بڑی ہوشیاری سے لیجانا یہ مکاری مین اپنا مثل
نہین رکھتا ہی راہ مین ضرور مکر کریگا ساحرون نے کہا حضور ہم اسکو بڑی احتیاط سے لیجائینگے قید کرکے آئینگے
ہمسے ذرا بھی مکر نہین کرسکتا ہی فیروز نے کہا اگر لشکر مین لیجانا تو بختگان کو دکھا دینا اور کہنا کہ جس شخص کا تمکو خوف
تھا وہ اسیر ہو گیا اب آکے ہمارے ساتھ شکار کھیلو اور یہ بھی کہدینا کہ تمھارا دعوی باطل ہوا عیار نے عیاری کی
ہمنے اسکو گرفتار کرلیا ملازمین فیروز سے رخصت ہوئے فیروز کو آفتاب وغیرہ کے غائب ہوجانیکا بڑا افسوس
تھا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین تلاش کرو شاید عمرو نے آفتاب وغیرہ کو بیہوش کرکے کہین ڈال
دیا ہو جو اُن سب کو تلاش کرکے لائیگا بہت کچھ انعام پائیگا لوگ روانہ ہوئے مگر ساحر جو خواجہ کو لیکر چلے تو
پہلے لشکر فیروز مین آئے یہان آکر خواجہ کو قید گران پہنائی پھر بختگان سے کہا کہ آپکو جس شخص کا خوف تھا
وہ اسیر ہوکر آیا ہی چلکر دیکھیے شہنشاہ نے ہمسے کہدیا تھا کہ بختگان کو ضرور دکھا دینا اور کہدینا کہ اب تو تمھارا
دعوی غلط ہوا عمرو گرفتار ہو گیا اب تمھین آنے مین کیا عذر ہی اگر چلے آؤ تو مین دو تین روز اور اس صحرا مین
رہون سیر و شکار ہو طبیعت بہلے کیونکہ آفتاب وغیرہ کو اس عیار نے کہین پوشیدہ کر دیا ہی بتاتا نہین ہی مین
یہان تنہا ہون تمکو لازم ہی کہ ضرور میرے پاس چلے آؤ بختگان نے جو یہ خبر سنی ساحرون سے کہا مین اُس
قیدی کے دیکھنے کو نہین جاؤنگا اور شہنشاہ کے پاس جاؤنگا اگرچہ تنہا ... ن جانے سے بھی خوف ہی لیکن اس حالت مین
جانا ضرور ہی کیونکہ شہنشاہ تنہا ہین مین ضرور جاؤنگا ساحرون نے بہت بہت کہا مگر بختگان خواجہ کے دیکھنے کو نہ آیا ساحر خواجہ
کی قید لیکر روانہ ہوگئے دوسرے روز زندانخانہ مین آکر پہونچے داروغہ زندانخانہ کو بلایا خواجہ کی قید سپرد کی
سحر اُتارا کہا داروغہ صاحب شہنشاہ نے فرمایا ہی کہ اس شخص کی حفاظت تم لوگون سے نہ ہوسکیگی اور لوگون
کو بلاکر اپنا شریک کرنا یہ وہ شخص ہی جسکا مثل نہین ہی عیاری اس سے بہتر دوسرا نہین جانتا لازم ہی اسکی
حفاظت مین جہانتک کوشش ہوسکے کرو اسکی بات کا اعتبار نہ کرو اور جسقدر ساحرون کی ضرورت ہو بلاکر

اپنے ہمراہ رکھو تنخواہ خزانہ شاہی سے ملیگی داروغہ زندانخانہ نے کہا ہم اسکی حفاظت بہت اچھی طرح کرینگے اسکی
مجال نہین جو ہمارے یہان سے نکل جائے ساحر خواجہ کو سپرد کر کے روانہ ہوئے داروغہ نے خواجہ کو ایک حجرے
مین لاکر بند کرنا چاہا خواجہ نے کہا کیون داروغہ صاحب اب میری رہائی کی بھی کوئی صورت ہوگی داروغہ نے
کچھ جواب نہ دیا بند کر کے چلا گیا عمرو نے اپنے دلمین خیال کیا کہ بڑی مشکل ہی فیروز نے شاید ان لوگون سے منع
کر دیا ہی کہ کوئی اسکی بات کا جواب نہ دے لیکن دیکھا جائیگا اسی سوچ مین خواجہ تمام دن بیٹھے رہے جب شام ہوئی
تو داروغہ آیا اپنے ہمراہ چند ساحرون کو اور لایا جس حجرے مین خواجہ قید تھے اُس حجرے کو کھولا کچھ کھانا خواجہ
کے آگے رکھا کہا اے قیدی جلدی کھانا کھالے کہ ہمین شہنشاہ کا حکم نہین ہی کہ زیادہ دیر تک تیرے پاس ٹھہرین خواجہ
نے کہا اب مین کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دیدونگا داروغہ نے کہا اے شخص تو کیون اپنی جان دیتا ہی شاید شہنشاہ
کو تیرے حال پر رحم آجائے اور تجھے رہا کر دین تو کھانا کھالے خواجہ نے کہا مین ہرگز کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ
نے ملازمان زندانخانہ سے کہا اگر یہ کھانا نہین کھاتا ہی تو اسکے آگے سے اُٹھالو جب زیادہ گرسنہ ہوگا تو آپہی
کھائیگا لوگون نے کھانا خواجہ کے آگے سے اُٹھالیا داروغہ نے حجرے مین بند کیا اور قیدیون کو کھانا دیا
خواجہ پھر فکر کرنے لگے تمام شب فکر مین بسر کی جب صبح ہوئی تو داروغہ نے آکر پھر خواجہ کا حجرہ کھولا ملازمون
نے پھر کھانا خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب اگر آپکو میرا قتل کرنا منظور ہی تو جلد قتل کیجیے دیر
نہ لگائیے داروغہ نے کہا اے شخص تیرے واسطے حکم قتل نہین تو ناحق ڈرتا ہی صرف حکم قید ہی جب شہنشاہ آئینگے
تیری خطا معاف فرمائینگے رہا ہو جائیگا تجھے ابھی تک یہ خیال تھا کہ تیرے لیے حکم قتل صادر ہوا ہی خواجہ نے
کہا مین خود چاہتا ہون کہ مجھکو کوئی قتل کر ڈالے کہ مین اس عذاب سے نجات پاؤن داروغہ نے کہا یہ ممکن
نہین کہ کوئی تجھے قتل کر سکے اول تو شہنشاہ کا حکم نہین ہی دوسرے ہمکو بیکار تیری جان لینے سے کیا فائدہ ہوگا
خواجہ نے کہا مین نے اپنا خون بھی معاف کیا اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس موجود ہی وہ بھی مین بچند شرائط دیتا
ہون آپ مجھکو قتل کیجیے داروغہ نے جو زر و جواہر کا نام سنا کان کھڑے کیے مگر اور لوگ اُسوقت ہمراہ تھے اس
سبب سے خلاصہ کچھ دریافت نہ کیا کہا اے شخص مین مجبور ہون کہ میرے امکان مین تیری رہائی نہین ہی
اگر میرے امکان مین ہوتی تو مین تجھکو رہا کر دیتا خواجہ نے داروغہ صاحب سے کہا مین اپنی جان جانے کا
افسوس نہین کرتا ہون مگر کیا کرون آپکے برابر سترہ بیٹے ہین اور سب بے ہاتھ پاؤن کے اُن سب کا
خرچ پھر تین بیٹیان اُن سبکی خبرگیری اب مجھے اُنکی حالت پر رونا آتا ہی کہ اُنکی کیا کیفیت ہوگی اور اُنھین
کون پرورش کریگا داروغہ چونکہ زر و جواہر کا نام سن چکا تھا خواجہ سے تشفی کی باتین کرنے لگا کہا بھائی تم
گھبراؤ نہین جب شہنشاہ یہان تشریف لائینگے مین تمھین رہائی دلوا دونگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب شہنشاہ
نہین معلوم کب آئین اور اُسوقت تک میرے اہل و عیال کا کیا نقشہ ہو جائے مجھے اب اپنی زندگی دوبھر ہی آپ ایک
تلوار میری گردن پر لگائیے کہ میرا سر کٹ جائے جب شہنشاہ آپ سے دریافت کرین تو اُنکو میرا لاشہ دکھا دیجیگا
داروغہ نے کہا بھلا یہ ممکن ہی خواجہ نے کہا مین آپکو اپنا خون معاف کرتا ہون اور جو کچھ زر و جواہر میرے پاس
ہی وہ آپکو دیتا ہون کچھ آپ میرے اہل و عیال کو روانہ کر دیجیے گا اور کچھ آپ اپنے تصرف مین لائیے گا
داروغہ نے کہا جو کچھ تمھارے پاس مال و زر ہی وہ سب تمھین مبارک رہے مین شہنشاہ سے کہکر تمھاری رہائی
کرا دونگا خواجہ نے کہا مجھے اسقدر صدمہ نہین اُٹھ سکیگا کہ اتنے دنون رنج اسیری مین مبتلا رہون داروغہ نے

سے نے کہا اچھا اب ہم اُسوقت آکر تمسے باتین کرینگے ہمین زیادہ حکم تمھارے پاس ٹھہرنے کا نہین ہی تم کھانا کھا لو
خواجہ سے نے کہا مین کھانا نہ کھاؤنگا داروغہ مجبور ہوگیا ملازمین سے کہا کھانا اُٹھا لو ملازمین نے کھانا اٹھا لیا
داروغہ نے درحجرہ بند کیا باہر آیا قفل دیکر دوسرے قیدیون کیطرف گیا سب کو آب و طعام پہونچا کر ملازمین زندانخانہ
کو رخصت کیا آپ پھر خواجہ کے حجرے کے قریب آیا پھر سونچا کہ اسوقت خالی ہاتھ چلنا مناسب نہین ہی کچھ طعام لذیذ قیدی
کیواسطے لیچلنا چاہیے یہ سونچ کے اپنے مکان پر گیا طعام لذیذ تیار کرایا پھر قیدخانے مین آیا جہان خواجہ قید
تھے اُس حجرے کو کھولا خواجہ نے سلام کیا کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون تشریف لائے داروغہ
نے کہا مجھے تمھارے حال پر رحم آتا ہی تمنے دو روز سے کھانا نہین کھایا ہی مین اسوقت تمھارے واسطے
طعام لذیذ پکوا کے لایا ہون اب تو کچھ کھا لو خواجہ نے کہا داروغہ صاحب آپ مجھسے زیادہ اصرار نہ فرمائیے
مین کھانا نہ کھاؤنگا اپنی جان دونگا بلکہ آپ اسوقت تشریف لائے بہت ہی اچھا ہوا مجھے کچھ ضروری باتین
آپ سے کرنا ہین داروغہ نے کہا پہلے تم کھانا کھا لو پھر مین تمھاری باتین سنونگا خواجہ نے کہا مین کھانا نہین
کھاؤنگا آپ میری باتین سن لین داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا برابر خواجہ کے بیٹھ گیا کہا بیان کرو خواجہ نے کہا
میرے پاس بہت کچھ جواہرات ہی مین چاہتا ہون کہ اُسمین سے دو حصہ ہوجائین ایک حصہ تو آپ میرے گھر
روانہ کردین اور دوسرا حصہ مین آپکو بخوشی و رضا دیتا ہون داروغہ نے کہا مین دونون حصہ تمھارے گھر
بھیجدونگا تمسے کیا لون صاحب عیال ہو تمھارے اہل و عیال مین صرف ہوگا خواجہ نے کہا تو مین نہ دونگا آپ
میرے کہنے کو قبول فرمائیے تو مین آپکو دون داروغہ نے کہا اچھا جو کچھ تم کہتے ہو وہی کیا جائیگا خواجہ نے
کہا مین مجبور ہون کہ کوئی چیز نکال نہین سکتا داروغہ نے زنجیرین اور بیڑیان وغیرہ خواجہ کے دست و پا
سے دور کردین خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی اُسکو کھولا داروغہ نے دیکھا اُسمین مروارید بے بہا رکھے ہین
خوش ہوگیا دلمین خیال کیا اسوقت اس سے لے لون دولت لازوال ہاتھ آتی ہی نوکری کی حاجت نہ
رہیگی امیر کبیر ہوجاؤنگا اسقدر دولت پاؤنگا خواجہ نے کہا داروغہ صاحب میری طرف مخاطب ہو جیسے داروغہ
خواجہ کے جانب مخاطب ہوا خواجہ نے وہ موتی گنے دس عدد تھے کہا داروغہ صاحب اسمین سے پانچ موتی آپ
لین اور پانچ موتی میرے مکان کو روانہ کردین داروغہ نے وہ دسون موتی لیے پھر خواجہ نے ایک تھیلی نکالی کہا
اسمین دانہای یاقوت سرخ ہین داروغہ نے کہا اسکو کھولو خواجہ نے اُس تھیلی کو کھولا یاقوت سرخ کے دانے
اُس تھیلی مین نکلے خواجہ نے وہ بھی نصف نصف کردیئے پھر خواجہ نے ایک صندوقچی نکالی اُسمین سے کچھ دانے
الماس کے نکالے وہ بھی نصف نصف کردیے پھر ایک پوٹلی نکالی اُسمین کچھ زیور جڑاؤ رکھا تھا وہ بھی نصف
نصف کردیا داروغہ خوش ہوا اپنے دلمین خیال کرتا ہی کہ اب کئی سلطنتون کی قیمت میرے پاس آگئی اب اس
طلسم کی کیا حقیقت ہی مین خود ایسے ایسے دس طلسم خرید کرکے لوگون کو دیدونگا اس فکر مین تھا کہ خواجہ نے
ایک ڈبا نکالا اُسکو کھولا تو ایک جوڑی موتی کی بہت بڑی آبدار نکلی خواجہ نے کہا داروغہ صاحب یہ وہ
موتی ہین جنکی قیمت آجتک بادشاہان عالم نہ دے سکے اور مثل انکا روے زمین پر ممکن نہوا داروغہ موتیون
کو دیکھکر خوش ہوگیا کہا خواجہ واقعی آجتک میری نگاہ سے ایسے موتی نہین گذرے خواجہ نے کہا اسمین سے
ایک اپنے پاس رکھیے گا اور ایک میرے گھر بھجدیجیے گا اور اگر آپ کے بہت ہی پسند ہون تو جو مزاج
مین آے اُسکے عوض مین روپیہ میرے گھر روانہ کردیجیے گا کیونکہ ایسی جوڑی دستیاب نہوگی داروغہ سے نے

کہا دیکھا جائیگا ان سب کے بعد خواجہ نے ایک ڈبیا مرصع پتھر کی نکالی بہت بہت زور کیا مگر وہ ڈبیا نہ کھلی خواجہ نے کہا
داروغہ صاحب اس ڈبیا مین عجائب روزگار ایک چیز ہے مگر کیا کرون مجبور ہون کہ مجھسے کسی طرح یہ نہین کھل سکتی ذرا
آپ اس ڈبیا کو میرے مکان بھیجدیجیے گا داروغہ نے کہا خواجہ مین دیکھلون اسمین کیا ہے خواجہ نے کہا اگر آپسے
کھل سکے تو دیکھ لیجیے داروغہ نے بہت زور کیا ڈبیا کھل گئی کچھ خاک سی اُڑی داروغہ بیہوش ہو کر زمین پر
گرا خواجہ نعرہ کر کے اُٹھے جو جو اسباب داروغہ کو دیا تھا سب داخل زنبیل کیا داروغہ کا لباس اُتارا وہ آپ
پہنا اپنی صورت داروغہ کی بنائی داروغہ کو اپنی صورت بنایا سب قید اُسکو پہنائی حلق مین گیند عیاری کا
ٹھونس دیا کنجیان لیکر حجرے سے باہر آئے قفل دیگر روانہ ہوئے تھوڑی دور جا کے ایک حجرہ اور نظر آیا خواجہ
نے اُسکو کھولا دیکھا اپنے ہی لشکر کا ایک ساحر قید ہے خواجہ بصورت داروغہ اُسکے قریب گئے زبان سے
سوزن نکالا اپنے تئین ظاہر کیا ساحر نے خواجہ کی بہت تعریف کی چاہا ہمراہ چلے مگر خواجہ نے روک دیا کہا جسوقت
مین مرصع آفتاب علم کو رہا کر لونگا اُسوقت آپ لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لونگا ابھی مجھے اُنکو رہا کرنا ہے ساحر
نے کہا پھر جو کچھ آپ فرمائیے خواجہ نے کہا تم یہین رہو مین حجرے کو بند کیے جاتا ہون ساحر نے قبول کیا خواجہ
اُس حجرے سے باہر آئے قفل دیگر آگے بڑھے اور ایک حجرہ نظر آیا اُسکو کھولا دیکھا رفیق جادو قید آہن مین
جکڑا پڑا ہے خواجہ بصورت داروغہ اُسکے قریب آئے رفیق جادو نے بنگاہ غضب دیکھا خواجہ نے مسکرا کے اسکی
زبان سے سوزن لیا رفیق جادو نے سحر کیا کہ سب قید جسم سے کٹ کے گری کہا داروغہ صاحب آج کیا سبب ہے
جو آپ نے مجکو رہا کیا خواجہ نے اپنے تئین ظاہر کیا رفیق جادو خواجہ کے قدمون پر گر پڑا بہت کچھ تعریف کی خواجہ
نے کہا ابھی تم اسی حجرے مین رہو جب مرصع آفتاب علم کو رہا کر لونگا تو سب کو اپنے ساتھ لیکر چلونگا رفیق بھی
حجرے مین رہا خواجہ کو آگے اور ایک حجرہ ملا اُسکو کھولا شفیق جادو کو وہان اسیر پایا اُسکو بھی خواجہ نے رہا کیا مگر
شفیق کو بھی اُسی حجرے مین چھوڑا اور آگے بڑھے کئی ساحر اسیطرح رہا کیے بعد سب کے خواجہ ایک مقام پر پہونچے
دیکھا کہ وہان بہت سے آدمی دروازے پر بیٹھے ہین اور بڑے بڑے ساحران غدار سانپ بچھو گلے مین ڈالے
ہوئے نگہبانی کر رہے ہین مکان بھی نہایت نفیس بنا ہوا ہے سب سامان شاہی وہان موجود ہے مگر دروازہ مقفل ہے
خواجہ سمجھے کہ مرصع اسی جگہ اسیر ہے مگر مشکل یہ ہے کہ بڑے بڑے ساحر وہان موجود ہین ایسا نہو کہ عیاری کھل جائے
تو محنت ضائع ہو اور پھر تمام عمر رہائی بھی نہ ملے یہ سوچکر چاہا ٹھہرون وہان نہ جاؤن مگر پھر خیال مین آیا کہ دیکھا
جائیگا قفل در کھولون کہ ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آج آپ خلاف وقت کیون کھولتے ہین کیا حکم
شہنشاہ بھول گئے داروغہ نقلی نے جواب دیا ایک کار ضروری ہے اسوقت اندر جانا ضرور ہے خاص حکم شہنشاہ کا
میرے پاس مع ایک قیدی کے آیا تھا ساحرون نے کہا ہم سنا چاہتے ہین داروغہ نے کہا شہنشاہ نے ایک
گلدستہ مجکو بھیجا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اس گلدستے کو مرصع کو سونگھا دینا اُسکے تعمیل کیواسطے جاتا ہون ساحر
خاموش ہو رہے داروغہ نقلی نے قفل کھولا اندر آیا دیکھا مکان بہت آراستہ ہے خادم خدمتگار چارون طرف
پھر رہے ہین داروغہ نقلی آگے بڑھا دیکھا ایک پردہ اطلس زری کا پڑا ہے اُس پردے کو اُٹھایا خادمون
نے کہا داروغہ صاحب اسوقت اندر تشریف نہ لیجائیے شاہزادہ عالم خواب مین ہین داروغہ نے کہا ہمکو حکم
شہنشاہ پہونچا ہے کہ اسیوقت اندر جائین تم لوگ کیون مانع ہوتے ہو سب خاموش ہو رہے داروغہ نقلی
پردہ اُٹھا کے اندر آیا دیکھا فرش نہایت پر تکلف بچھا ہے ایک جانب مسند زرتار بچھی ہے اُسپر مرصع آفتاب علم

لباس پر تکلف پہنے چاندی سونے کی زنجیرون مین جکڑا ہوا بیٹھا ہی زبان مین سوزن ہی خواجہ قریب آئے دیکھا مریخ
سو رہا ہی داروغہ نقلی نے ہاتھ دبایا مریخ نے آنکھ کھولی بنگاہ غضب داروغہ کیطرف دیکھا داروغہ نقلی نے زبان سے
سوزن نکالا مریخ نے زنجیرون کیطرف دیکھا سب زنجیرین ٹوٹ گئین مریخ آفتاب علم اُٹھا کہا ای داروغہ تو نے
مجھے کیون رہا کیا داروغہ نقلی نے اپنے تئین ظاہر کیا مریخ نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار ہین قدمون پر گر پڑا
کہا خواجہ سوا آپ کے اور یہ بات کسکو حاصل ہی صاحبقران نامدار کے مزاج کی کیفیت بیان فرمائیے خواجہ نے
کل حال بیان کیا مریخ آفتاب علم نے کہا اسوقت یہان ٹھہرنا بہتر نہین ہی جلد تشریف لیچلیے خواجہ نے
کہا مین نے سب کو رہا کیا ہی وہ لوگ رہ نہ جائین مریخ نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے کوئی نہین بول
سکتا ہی جسوقت تک میری زبان مین سوزن تھا اُسوقت تک مین مجبور تھا اب کسکی مجال ہی جو مجھسے بول سکے
جو دیکھے گا ہٹ جائیگا یا میرے ساتھ آئیگا مگر مین مدت سے والدہ ماجدہ کی خدمت مین نہین گیا ہون وہان
ضرور جاؤنگا آپ ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہو جائیے مین آپ سے انشاءاللہ تعالی راہ مین ملاقات
کرونگا خواجہ نے کہا مین کسی کے ہمراہ نہین جاؤنگا ایسا نہو کوئی مجھے راہ مین گرفتار کرلے مریخ نے کہا مین آپکے
واسطے بند و بست کردونگا خواجہ نے کہا مجھے تنہا جانے دو مریخ آفتاب علم نے کہا آپ کسی اور جگہ جاکر
میرا انتظار کیجیے گا مین آپ کے پاس حاضر ہوتا ہون خواجہ نے ایک مقام قرار دیا مریخ آفتاب علم نے عرض
کی آپ باہر تشریف لیچلیے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی مریخ باہر آیا جو ساحر بعہدۂ نگہبانی وہان موجود تھے اُنھون نے مریخ
کو جو دیکھا سب کانپ گئے مریخ نے کہا کیون صاحب آپ لوگ ہماری محافظت کرتے تھے اب آپ کے لیے کیا سزا
تجویز کیجائے ساحرون نے ہاتھ باندھکر عرض کی ہم حکم شہنشاہ سے مجبور تھے آپ بھی ہمارے مالک ہین جو مزاج
مین آئے وہ ہمارے حق مین کیجیے مریخ نے کہا اگر تم سب کو اپنی جان عزیز ہو تو اس مذہب باطل کو ترک کرو ورنہ
ابھی ایک ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کی جان جائیگی ایک دم مین تمام طلسم کو تہ و بالا کردونگا ساحرون نے جو
مریخ کو اسدرجہ برہم پایا بہت سے تو مسلمان ہوئے بہت سے ایمان نہ لائے مریخ نے برقین گرا گرا کے اُنکو
جلا دیا ساحرون کو رہا کیا سب نے مریخ کو سلام کیا مریخ نے کہا آپ لوگ تشریف لے چلین مین آپ سے
راہ مین مل جاؤنگا اور جس صحرا کا وعدہ خواجہ سے کیا تھا وہی صحرا ان سب کو بتا دیا اور یہ بھی کہدیا کہ وہان
خواجہ عمرو ثانی بھی ملین گے جب آپ لوگ وہان پہونچین تو خواجہ کو تلاش کرلین اور اُنکی محافظت رکھیے گا
کہ اس طلسم مین اُنکے دشمن بہت سے ہین ساحرون نے کہا آپ کے فرمانے پر موقوف نہین ہی ہمکو خود خواجہ
کا خیال ہی یہ کہکر ساحر روانہ ہوئے مریخ آفتاب علم اپنے مکان کیطرف گیا جب مکان کے قریب پہونچا
جو لوگ وہان محافظت کر رہے تھے سب نے مریخ کو جو آتے ہوئے دیکھا آپسمین کہا اب تو مریخ آفتاب علم
کا یہان آنا مناسب نہین ہی اگر شہنشاہ سنین گے تو کیا کہین گے مگر غضب یہ ہی کہ روک بھی تو نہین سکتے جسکو اپنی
جان دو بھر ہو وہ روکے یہ لوگ اسی خیال مین رہے مگر مریخ آفتاب علم مکان کے اندر چلا گیا سب خاموش
کھڑے رہے مریخ جو گھر مین آیا اپنی مان ملکہ خوش نگاہ سے ملا مان نے جو بہت دنون کے بعد دیکھا گلے سے
لگا لیا دیر تک روئی کین پھر اپنے تئین ملکہ لیلا سے کمان ابرو سے ملایا پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ملکہ خوش نگاہ
سے رخصت طلب کی ملکہ نے بہت بہت روکا مگر مریخ نے سبب اپنے چلے جانیکا بیان کر دیا ملکہ خاموش ہوئی
اتنا کہا کہ ہماری طرف سے بدیع الملک کو دعا کہنا اور حسرت دیدار ظاہر کرنا مریخ خاموش ہو رہا رخصت ہوکر

باہر آیا جہان کا خواجہ سے وعدہ کیا تھا اُس صحرا کیطرف روانہ ہوا یہان خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے پہونچے ایک
درخت کے سایے مین جا کر بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد اور ساحر بھی آئے خواجہ نے سب کو پہچانا مگر اپنے
تئین ظاہر نہ کیا اُن لوگون نے خواجہ کو تلاش کرنا شروع کیا بہت سی آوازین دین مگر خواجہ نے جواب نہ دیا
جب مریخ آفتاب علم اُس صحرا مین آیا اور خواجہ نے مریخ کو بخوبی تمام پہچان لیا تو اپنے تئین ظاہر کیا مریخ
نے کہا خواجہ اب یہان سے اگر پیادہ پا چلین گے تو بہت دنون مین پہونچین گے وہان مہلت کے دن ختم ہو جائینگے
اور صاحبقران سے جنگ شروع ہو جائیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ مین تخت سحر بناتا ہون آپ سب لوگ ایک ہی تخت
پر بیٹھ لیں تو ایک روز مین وہان پہونچ جائینگے خواجہ نے کہا اے مریخ آفتاب علم مہلت کے دن تو ختم ہو چکے
یقین ہی کل مقابلہ ہو مریخ نے کہا اگر خدا چاہے تو مین عین وقت مقابلہ وہان پہونچون یہ کہکر ایک تخت سحر بہت طویل بنایا سب
ساحرون کو بٹھایا آپ بھی بیٹھا تخت کو سحر کرکے بلند کیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت لشکر اسلام اور فیروز ستارہ پیشانی کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب فیروز نے خواجہ عمرو ثانی کو اسیر کرکے جانب قید خانہ روانہ کیا تو اور ملازمین کو بلایا اُنسے کہا کہ بختگان
کو اپنے ساتھ لے آؤ بلکہ زمرد ثانی کو بھی میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ ایسے وقت مین آپ کا تشریف لانا بہت مناسب
ہی کہ مین یہان تنہا ہون ایک دو روز یہان اور قیام کرونگا پھر براے مقابلہ حمزہ لشکر مین چلونگا آپ ضرور
تشریف لائیے ملازمین زمرد ثانی کے پاس آئے جو کچھ فیروز نے پیام دیا تھا وہ سب زمرد سے کہا زمرد
گرفتاری عمرو کی سنکر بہت خوش ہوا بختگان سے کہا اب چلنے مین کیا قباحت ہی بختگان نے کہا میرے پاس
بھی فیروز ستارہ پیشانی نے پیام بھیجا ہی بلکہ جسوقت خواجہ کی قید جاتی تھی اُسوقت لوگ میرے پاس آئے
تھے اور کہتے تھے کہ قیدی کے دیکھنے کو چلو مین تو نہین گیا اور لوگ گئے تھے اب آپکو یہ یقین ہی کہ قیدی قید ہی گا
نہین معلوم اور کسقدر لوگون کو ہلاک کرکے وہ اپنے لشکر مین آ گئے ہونگے اور اب یہان بھی تشریف لائینگے اس
موقع پر وہان جانا میرے نزدیک اچھا نہین ہی کسی حیلے سے ٹال دیجیے زمرد نے ساحرون سے کہا ہماری
طرف سے اپنے شہنشاہ کو سلام کہنا اور کہدینا اگر مین اور بختگان اسوقت مین وہان چلا آؤنگا تو فوج کے
انتظامات کون کریگا اس سے بہتر یہ ہی کہ ہم لوگون کو یہین رہنے دیجیے بلکہ آپ بھی یہین تشریف لے آئیے اب
وہان زیادہ رہنا اچھا نہین ہی کل تین دن اور باقی ہین ایسا نہو کہ مسلمان لوگ شبخون آجائین تو بڑی مشکل ہو
یہ کہکر ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے آکر فیروز سے کہا فیروز نے جو سنا کہ مسلمان شبخون آئینگے گھبرا گیا کہا
اب مین یہان نہ رہونگا نہین لشکر میرا تباہ ہو جائیگا اسیوقت حکم پہونچا دو کہ چلنے کی تیاری ہو ساحرون نے
سب ملازمون سے کہا کہ شہنشاہ اب یہان سے کوچ کرینگے اپنے لشکر کیطرف چلین گے چلنے کی تیاری کرو آج اور
یہان مقیم ہین کل صبح کو روانہ ہو جائین گے ساحرون نے جو یہ خبر سنی سب نے جلدی جلدی چلنے کی تیاری
کر دی فیروز اُس شب کو تو وہین رہا دوسرے روز وہان سے روانہ ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکے پہونچا
زمرد سے کل کیفیت عیاری کی بیان کی بختگان نے کہا مین نے تو آپ سے عرض کر دیا تھا کہ عیار لوگ غافل
نہین رہتے ہین فیروز نے کہا پھر اپنی سزا کو بھی تو پہونچ گئے مین نے قید کرکے بھیجدیا ہی اب تمام عمر رہائی نہ پائینگے
قید خانے مین مرجائینگے بختگان نے کہا اس خیال کو محال تصور فرمائیے یقین ہی وہ اپنے لشکر مین چلین کرتے

ہونگے زمرد نے بھی کہا ای بختگان تمکو تو عیارون کے نام سے خوف آتا ہی اور ساحرون کی حقیقت نہین جا
ہو بختگان نے کہا آپ ایسی بات فرماتے ہین ہزارون عیار یان آپ انکی دیکھ چکے خداوند نالان وگریان ہوکر
یہان سے چلے گئے اور آپ ایسا فرماتے ہین زمرد خاموش ہورہا فیروز نے کہا مین نے بڑے بڑے انتظام
کریے ہین اب کسیکی مجال نہین جو اُس قید سے نکل سکے بختگان نے کہا جب وہ یہان تشریف لائینگے آپ پر طنا ہر
ہو جائیگا فیروز نے کہا اب کس بات کا انتظار ہی فرصت تو آفتاب ہزار سر نے لی تھی وہ تو ہی نہین بس اب
مین کیونکر اسبات کو ملتوی رکھون بختگان نے کہا میری بھی یہی صلاح ہی فیروز نے کہا آج مین اسم اعظم حمزہ کا
بند کرلونگا پہلے حکیم کی وجہ سے اسم اعظم نہ بند ہوا اب مین بند کرلونگا بختگان نے کہا آپکو اختیار ہی فیروز
نے اُسیوقت ایک طائر سیاہ جھولی سے نکالا کچھ پڑھ کے اُسکی طرف پھونکا طائر نے ایک چیخ ماری پر ہلائے
فیروز نے کہا ای طائر مین چاہتا ہون اسم اعظم حمزہ کو بند کر اور اُسکی زبان مین لکنت پیدا کر طائر نے
کہا یہ کیا بڑی بات ہی مین ابھی جاتا ہون اسم اعظم بند کیے لیتا ہون یہ کہکر طائر اُڑا اور لشکر اسلام کیطرف چلا
یہان صاحبقران زمان اُسوقت بارگاہ کے باہر ٹہل رہے تھے اور سردار بھی ہمراہ تھے آپسمین ذکر ہورہا
تھا کہ فیروز نے بڑی مکاری کی حکیم فرنطین کو عیار کے ذریعہ سے منگا کر اسیر کیا نہین معلوم اُس بیچارے
پر کیا گذری ہو صاحبقران فرماتے تھے حکیم کا بھی خیال ہی مگر خواجہ دو تین روز سے کہین گئے ہوئے ہین
اُنکی کیفیت بالکل نہین معلوم ہوئی یہ امر باعث انتشار ہی نہین معلوم خواجہ کہان ہین اور اُنپر کیا مصیبت پڑی
جو دو تین روز ہوگئے مین نے چالاک و برق کو بھی روانہ کیا تھا وہ لوگ گئے تھوڑی دیر مین واپس
آئے مجھسے کہا کہ وہان راستہ بند ہی کوئی صورت جانیکی نہین ہی بدیع الملک نے عرض کیا کیا عجب ہی جو
خواجہ کسی حکمت سے اندر چلے گئے ہون صاحبقران نے فرمایا اگر خواجہ آزاد ہوتے تو ضرور آتے
کبھی دو تین دن نہ لگاتے کوئی ایسی ہی بات ہی جو اُنکو عرصہ ہوگیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا
ایک طائر سیاہ رنگ اُڑتا ہوا آیا قریب صاحبقران کے پہونچ کے ایک چیخ ماری کہ بہت سے لوگ گر
پڑے مگر جو خاص خاص سردار تھے وہ بھی متحیر ہوگئے صاحبقران زمان سر تھام کر زمین پر بیٹھ گئے
وہ طائر اُڑتا ہوا چلا گیا بدیع الملک نے تیر بھی لگایا مگر طائر تک نہ پہونچا سب سردار صاحبقران کے
گرد آگئے امیر کو اُٹھا کے بارگاہ مین لائے کچھ افاقہ ہوا صاحبقران سے لوگون نے عرض کی یا امیر
مزاج مبارک کی کیا کیفیت ہی امیر نے اشارے سے فرمایا مجھ مین طاقت گفتار نہین ہی زبان قابو مین
ہو تو کچھ کہون بدیع الملک نے کہا فیروز نے اسم اعظم بند کیا ہی صاحبقران فرش خواب پر آکر
لیٹ رہے سب سردار گرد جمع ہوئے امیر جب کروٹ لیتے تھے اشارے سے فرماتے تھے کہ دلمین آتش
مشتعل ہی بدیع الملک کی آنکھون سے آنسو جاری تھے یہان تو یہ حالت تھی کہ ہرکارون نے آکر دعاے دولت
دی اور عرض کی کہ فیروز نے طبل جنگی بجوایا ہی صاحبقران نے اُسی حالت مین اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ
ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے بدیع الملک نے اجازت طبل جنگی بجنے کی دی لشکر اسلام مین بھی
نقارۂ رزمی پر چوب پڑی تیاری جنگ کی ہونے لگی شب بھر لشکرون مین تیاریان رہین جب چار پہر رات
گذری اور آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا تو بدیع الملک نوجوان نے فریضہ سحری سے فراغت
کی صاحبقران زمان بھی بوقت تمام اُٹھے بکنایہ نماز خدا بجالائے مرکب طلب کیا خادم دربارگاہ پر اسپ

صبا رفتار لائے صاحبقران بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سب لوگ منتظر تھے امیر کو سب نے
سلام کیا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے جانب میدان کارزار چلے اُسطرف سے فیروز ستارہ پیشانی
اور زمرد ثانی لشکر بیشمار ہمراہ لیکر میدان مین آیا جانبین کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت
کی اشعار عبرت خیز حیرت انگیز پڑھے کڑکیت کڑکا کےکر ہٹے فیروز نے اپنا تخت آگے بڑھایا اور پکار کر کہا اے
حمزہ ثانی اب بھی کچھ نہین گیا ہی اپنے ارادے سے باز آؤ میرے طلسم سے واپس جاؤ مجھے تمھاری شجاعت
پر رحم آتا ہی واقعی تمسا شجاع آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا مین تمکو اپنی سرحد سے نکال دونگا یہان کوئی
تمسے نہ بولیگا اور مجھسے لڑکے فتح نہ پاؤگے مین خداوند طلسم ہون ایک حکیم قرنطین پر تمکو ناز تھا اُسکو بھی
مین نے اسیر کر لیا اب کس پر ناز کروگے اسم اعظم بھی تمھارے پاس نہین ہی جو سحر سے امان دیگا اس سے
بہتر یہ ہی کہ اب واپس جاؤ اپنے ارادے سے باز آؤ صاحبقران زمان مین طاقت گفتار نہ تھی مگر ہونٹھ
چبا کر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا بدیع الملک نے آگے بڑھکے فرمایا او بیہودہ گو کیا بادہ گوئی کرتا ہی ہمکو سوائے
ذات خدا اور کسی شئے پر ناز نہین ہی وہی ہر حال مین ہمارا حامی و مددگار ہی حکیم قرنطین کو اگر تو نے مکاری
سے گرفتار کرا لیا تو کیا ہوا اور اسم اعظم بند کر لیا تو کیا ہوا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا تجھے اسم اعظم بند کر لینے
سے تجھکو فتح نصیب نہوگی جو تیرے مزاج مین آئے وہ ہماری ہلاکت کیواسطے کر ہمارا خدا مالک ہی ہم اپنے ارادے
سے باز نہ آئینگے جبتک زندہ ہین بے فتح کیے واپس نہ جائینگے فیروز نے کہا ای جوان گو ابھی تو بہت کم سن ہی
مگر تجھسا شجاع بھی پردۂ دنیا پر پیدا نہین ہوا ہی مین تجھسے یہ تو نہین کہ سکتا ہون کہ تو اپنا ترک مذہب کر دے
مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ تو بھی اپنے ارادے سے باز آ اور میرے طلسم سے نکل جا بدیع الملک نے کہا کیا
ایکبار کا کہنا تجھے کافی نہین ہوا ہی جو بار بار مجھسے کہتا ہی جو بات ایکبار ہملوگون کی زبان سے نکل جائے
اُسکو یقین کر اور یہ خیال نہ کر کہ ہم اُسکے خلاف کرینگے فیروز نے کہا اب تمھین اختیار ہی مین بہت سمجھا چکا
یہ کہکر پھر اپنی جگہ پر جاکے کھڑا ہوا فوج کیطرف دیکھا ایک ساحر کو اشارہ کیا وہ میدان مین آیا لشکر اسلام
سے بدیع الملک نوجوان نے گھوڑا بڑھایا قریب صاحبقران کے آنے عرض کی یا امیر اجازت
میدان امیر نے چاہا کچھ کہون بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران کچھ فرمانے کی ضرورت نہین
ہی یہ وقت ایسا ہی کہ اسمین سب برابر ہین آپ مجھکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے صاحبقران نے
اشارے سے کہا کہ جاؤ بدیع الملک نام خدا لیکر میدان مین آئے ساحر نے کہا ای جوان تو مجھسے
کسطرح مقابلہ کرنا چاہتا ہی بدیع الملک نے ارشاد کیا کہ جسطرح تیرے مزاج مین آئے مین موجود ہون
ساحر نے کہا ای جوان پہلے تو مجھپر حربے کر لے کہ تجھے حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نے فرمایا ہم
لوگون کا یہ دستور نہین ہی جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی وار کرلین گے ساحر نے تلوار میان سے
نکالی بدیع الملک کے سر پر وار کیا بدیع الملک نے سپر اُٹھائی مگر اُس نے تلوار سحر کرکے لگائی تھی سپر کیونکر
روکتی تلوار نے سپر کو کاٹا سر مین اُتر آئی ساحر نے عمداً ہاتھ روک لیا بدیع الملک نوجوان پر بیہوشی طاری ہوئی
گھوڑے سے زمین پر گرے ساحر نے بدیع الملک کو اُٹھایا اور اپنے لشکر کیطرف واپس گیا دوسرا ساحر
نکلا اُسنے آواز دی ای ایرج صاحبقران کے سامنے حاضر ہوئے اجازت میدان لیکر آئے ساحر نے کہا
ای جوان تو وار کر لے ایرج نے فرمایا ہمارا دستور نہین ہی پہلے تو وار کر ساحر نے نیزہ ایرج پر مارا

ایرج نامدار نے چاہا نیزے کو خالی دین مگر اُسنے سحر کے ذریعے سے وار کیا تھا ایرج بھی زخمی ہوئے بیہوش
ہوکر گھوڑے سے گرے ساحر انکو اُٹھا کر لیگیا اسکی جگہ پر دوسرا ساحر آیا لشکر اسلام سے شاہزادہ سکندر
فرخ لقا امیر سے اجازت لیکر میدان مین گئے یہ بھی زخمی ہوکر اسیر ہو گئے اسیطرح تا تمام دن بہت سردار لشکر اسلام
کے گرفتار ہوئے جب آفتاب غروب ہوا دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس ہوئے صاحبقران جو اپنی
بارگاہ مین آئے سردارون کے غم والم مین اور زیادہ تردد بڑھا شب بھر جاگ کے بسر کی صبح کو پھر میدان کارزار
مین تشریف لائے اُس روز بھی بہت سے سردار تا شام اسیر ہوئے آٹھ روز تک معرکہ کارزار گرم رہا نوین
روز صاحبقران زمان کو فیروز نے مبتلائے سحر کیا قریب تھا کہ فیروز امیر کو اُٹھا کر لیجائے کہ یکایک برق چمکی
فیروز کی آنکھ جھپک گئی جب خیرگی دفع ہوئی اُسنے صاحبقران کو سامنے نہ پایا سخت گھبرایا پلٹ کے جو دیکھا
اپنی سپاہ مین بہت سے لوگون کو بے سر پایا گھبرا کے آگے بڑھا تھا کہ دو صفین اسکے لشکر کی زمین پر گرین
سب کے سر اُڑ گئے فیروز نے آسمان کیطرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا اور آگے بڑھا دیکھا مریخ آفتاب علم اور
بہت سے ساحران جلیل ایک جانب کھڑے ہوئے سحر کر رہے ہین فیروز نے کہا او نمک حرامو میرے ہاتھ
سے بچکر اب کہان جاؤ گے یہ کہکر آگے بڑھا مریخ آفتاب علم نے ساحرون سے کہا آپ لوگ فوج کو تباہ
کرین مین اسنے سمجھ لونگا ساحر تو حربہ ہائے سحر لیکر فوج کیطرف مخاطب ہوئے مریخ آفتاب علم نے بڑھ کے فیروز
پر پنجہ سحر کا وار کیا فیروز نے خالی دیا جھولی سے اپنا پنجہ نکالا مریخ و فیروز مین پنجہ چلنے لگا دیر تک آپسمین
خوب پنجہ چلا جب دونون خوب تھکے تو فیروز ٹھہر گیا جھولی سے ایک آئینہ نکالا مریخ کیطرف اُس آئینے
کو بڑھایا مریخ نے بھی جھولی سے ایک آئینہ نکالا فیروز کیطرف بڑھایا دونون آئینے جلکر خاک ہوئے فیروز
نے پلٹ کے جو دیکھا تو فوج بہت کم باقی رہگئی ہر اور تھوڑی دیر مین قتل ہوا چاہتی ہر اسنے مریخ سے کہا
آج مین مہلت مانگتا ہون مجھے نہ معلوم تھا کہ تجھسے مقابلہ پڑیگا نہین تو مین اپنا سامان درست کر لیتا مگر کل
تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا مریخ نے جواب دیا کہ ویسا ہی مقابلہ ہوگا جیسے ایکبار ہوا تھا کہ مہلت طلب کر کے
فرار پر قرار کیا تھا فیروز نے جواب دیا کہ وہ وقت اور تھا اور اب تو مجھے مسلمانون کا مٹا دینا منظور ہر اُس وقت
تک تو یہ خیال تھا کہ شاید اہل اسلام اب بھی راہ پر آجائین اور میری اطاعت قبول کرین جب مجھکو یقین
کامل ہوگیا کہ یہ لوگ میری اطاعت قبول نہ کرینگے تو اب مین انکو مٹا دونگا مریخ نے کہا کوئی انکو
نہین مٹا سکتا ہر سوائے خدا کے یہ دعوے باطل ہر فیروز ستارہ پیشانی نے کہا مین کل دکھا دونگا
مریخ آفتاب علم نے جواب دیا ہم دیکھینگے یہ باتین کر کے فیروز اپنے لشکر کی طرف پلٹا مریخ نے
ساحرون کو منع کیا سب ٹھہر گئے فیروز ستارہ پیشانی اپنے لشکرگاہ کی طرف واپس گیا مریخ اپنی
طرف واپس آئے سب لشکر اسلام بھی پلٹا سردارون نے صاحبقران ثانی کو بارگاہ سلیمانی
مین پایا مریخ سے کہا یہان صاحبقران کو کون لایا ہر مریخ نے کہا مین صاحبقران کو یہان پہونچا
گیا تھا یہ ذکر تھا کہ خواجہ بھی آئے مریخ نے کہا خواجہ آپ نے کہان دیر لگائی تھی خواجہ نے کہا مین ایک
ضرورت سے لشکر مین ٹہل رہا تھا مریخ خاموش ہو رہا سرداران اسلام سے مریخ نے کہا کہ خواجہ مقتولان
کفار کے کپڑے اُتار رہے تھے مریخ ہنس کے خاموش ہوا خواجہ نے صاحبقران کی جو کیفیت دیکھی بہت
افسوس کیا مریخ نے عرض کی خواجہ آپ گھبرائیے نہین یہ حالت ابھی دفع ہوئی جاتی ہر یہ کہکر بارگاہ

سے نکلا میدان مین آیا جھولی سے ایک عقاب کاغذ کا نکالا اُسپر کچھ پڑھ کے پھونکا وہ عقاب اُڑ کے ہاتھ پر بیٹھا مریخ نے
کہا ای عقاب طائر سامری کو لا سکتا ہے عقاب نے کہا کیا بڑی بات ہے مریخ نے کہا جا اور ابھی لا عقاب مریخ کے
ہاتھ پر سے اُڑا لشکر فیروز کے جانب چلا تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا کہ وہی عقاب ایک طائر سیاہ کو پنجہ مین
دبائے ہوئے آتا ہے دیکھتے دیکھتے وہ عقاب مریخ آفتاب علم کے ہاتھ پر آ کے بیٹھا مریخ نے عقاب کی گردن
پر ہاتھ پھیرا پھر اپنی پیشانی پر ایک سوزن مار کر خون کا ایک قطرہ اُس عقاب کے منھ مین دیا عقاب اُڑتا ہوا
چلا گیا مریخ نے اُس طائر کو کارد سحر نکالکر اُسی وقت ذبح کیا اُسکے ذبح ہوتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری
برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نامم من طیران جادو بود اُسکے مرتے ہی امیر
کو ہوش آیا زبان قابو مین ہوئی امیر نے اسم اعظم پڑھا قلب کی سوزش برطرف ہوئی مریخ آفتاب علم نے سامنے
آ کے امیر کو سلام کیا صاحبقران مریخ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے گلے سے لگا لیا خواجہ بھی حاضر ہوئے امیر نے
کہا خواجہ تم کہان تھے خواجہ نے کل کیفیت بیان کی امیر نے بہت تعریف کی مریخ نے بھی کہا کہ صاحبقران
اگر خواجہ تشریف نہ لیجاتے تو میری آزادی غیر ممکن تھی امیر نے فرمایا اب سردارون کے فراق مین میری عجب
کیفیت ہے نہین معلوم فیروز بیدین اُن دلیرون سے کیونکر پیش آئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ خاطر
رکھیے آج شب کو سب سردار آپ کے یہان آ جائینگے امیر نے مریخ سے حکیم کے آنیکی کل کیفیت بیان کی
اور پھر اسیر ہو جانیکی حقیقت بھی کہی مریخ نے عرض کی کل شب کو مین حکیم صاحب کو ضرور رہا کر لاؤنگا خواجہ
نے آفتاب ہزار سر اور شملہ پوش جادو اور مصاحبان فیروز کو زنبیل سے نکال کے ستون بارگاہ سے
روبروے صاحبقران باندھ دیا صاحبقران نے جو ان ساحرون کو دیکھا خواجہ سے فرمایا خواجہ انسے تحقیق
کرو کہ اب یہ لوگ کیا کہتے ہین خواجہ نے اُسی وقت قلم دوات طلب کیا سب کے سامنے رکھکر سوال کیا کہ ای
منکران دین اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتے ہو شملہ پوش جادو نے جو آنکھ کھولی اپنے
کو اس کیفیت مین پایا سخت گھبرایا دلمین خیال کیا کہ اب اسلام سے انکار کرنا اچھا نہین اور اہل اسلام کی
اقبالمندی مین شک نہین ہے یہ لوگ ضرور اس طلسم کو فتح کر لین گے اور سب لوگ ان کے ہاتھ سے مارے جائینگے
انکار کرنا مناسب نہین ہے یہ سوچ کے شملہ پوش جادو نے پرچے پر لکھا کہ مین بصدق دل اسلام قبول کرتا ہون
اور مذہب سامری پرستی کو ترک کرتا ہون یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے اُس پرچے کو صاحبقران کی خدمت مین
پیش کیا امیر نے پڑھکر فرمایا خواجہ اِس کو قید سے رہا کرو کہ اسنے ہمارا دین قبول کیا ہے خواجہ نے شملہ پوش جادو کی
پیشانی کو دیکھا نور اسلام سے منور پایا اسکی زبان سے سوزن نکالا مشکین کھولدین شملہ پوش دوڑکر صاحبقران
کے قدمون پر گر پڑا امیر نے سر اُٹھا کے چھاتی سے لگایا دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا اور مصاحبین فیروز بھی
مسلمان ہوئے خواجہ نے سب کو رہا کیا صاحبقران نے سب کو بیٹھنے کی اجازت دی آفتاب ہزار سر
کے قریب خواجہ آئے خواجہ نے کہا ای آفتاب اب شناخت مین خداوند عالم کے کیا کہتا ہے آفتاب نے
پرچے پر لکھا کہ مین ہرگز مسلمان نہونگا خواجہ نے وہ پرچہ بھی امیر کو دکھایا صاحبقران نے کہا خواجہ تمھین اپنے
قیدی کے حق مین اختیار ہے مین اس سے آزردہ ہون خواجہ نے عرض کی یا امیر جب آپ آزردہ ہین تو مین اسکے ساتھ
کیا کرون سوا اسکے کہ اسکو قتل کرون صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہے خواجہ آفتاب ہزار سر کو باہر لیکر آئے
مریخ آفتاب علم بھی خواجہ کے ہمراہ آیا خواجہ نے جلاد کو بلایا مریخ نے کہا خواجہ اسکے سر مین ایک مہرہ ہوگا

وجہ سے اسکی یہ آب وتاب ہی اور اُسکے چہرے پر نگاہ نہین ٹھہرتی ہی وہ مہرہ اسکے سر سے نکال لو تو یہ قتل ہوگا خواجہ
بڑھے مریخ آفتاب عالم نے عرض کی خواجہ مہرہ تمسے نہ نکلیگا بڑی تکلیف ہوگی مین نکالے دیتا ہون یہ کہکر مریخ
آگے بڑھا ایک کارد جھولی سے نکالی اُس کارد پر دیر تک کچھ پڑھا قریب آکے اسکے سر کو تھوڑا چاک کیا خواجہ
نے دیکھا ایک مہرہ مانند ستارے کے تابان ہی آفتاب کے سر سے نکلا مریخ اُس مہرے کو لیکر خدمت صاحبقران
مین روانہ ہوا یہان خواجہ نے جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے چاہا کہ ہاتھ مارے ایک برق زمین پر گری جلاد کا سر
اُڑ گیا سب کی آنکھین بند ہوگئین جب خیرگی رفع ہوئی خواجہ نے دیکھا آفتاب وہان نہین ہی متحیر ہوئے
سب طرف تلاش کیا جب کہین پتہ نہ پایا تو صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران
یہ واقعہ گذرا امیر نے فرمایا اسکی قضا ابھی نہین تھی خواجہ نے عرض کی مجھے حیرت اس بات کی ہی کہ اسوقت
آفتاب کو کون لیگیا مریخ نے کہا خواجہ مین جانتا ہون کوئی لشکر حریف سے آیا ہوگا اُسنے یہ کیفیت دیکھی جلاد
کو ہلاک کیا آفتاب کو اُٹھا لیگیا مگر اب اُسکے سحر مین تاثیر باقی نہین رہی اور ساحری اُسکی بہت کمزور ہوگئی یہ
کہکر مریخ وہان آیا جہان آفتاب ہزار سر کو برائے قتل بٹھایا تھا وہان کی خاک اُٹھائی اُس خاک کو علیحدہ زمین
پر رکھکر کچھ سحر کیا ایک ساحر کی شکل زمین پر بنی مریخ آفتاب علم نے خواجہ سے کہا اے خواجہ اکوان جادو ایک
ساحر ہی وہ آفتاب کو اُٹھا لیگیا ہی اُسکی صورت بنگئی خواجہ نے کہا دیکھا جائیگا کہانتک بچے گا کبھی تو اُسکی موت
دامنگیر ہوگی مریخ نے عرض کی اگر آپکو یہی منظور ہی تو مین ابھی اُسکو لاسکتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ کیا ضرورت
ہی جب اُسکی موت آئیگی آپہی یہان آجائیگا مریخ خاموش ہو رہا صاحبقران نے مریخ سے کہا بدیع الملک
نوجوان کا مجھکو بہت خیال ہی کہ وہ صاحب تحفہ جات ہی ایسا نہو کہ اُسکو دشمن کچھ گزند پہونچائین مریخ نے عرض کی
آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے کسیکی اتنی مجال نہین جو بدیع الملک نوجوان کو گزند پہونچا سکے جبتک تین برس نہ گذر
جائین اُسوقت تک قیدیان طلسم قتل نہین ہوتے صاحبقران زمان خاموش ہو رہے دن کم باقی تھا تھوڑی دیر مین
شام ہوگئی مریخ صاحبقران زمان کے پاس آیا عرض کی مین جاتا ہون سرداروں کو رہا کرکے لاتا ہون امیر
نے مریخ کو رخصت کیا مریخ آفتاب علم برائے رہائی سرداران اسلام روانہ ہوا اکا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اسیرون کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب فیروز مریخ آفتاب علم سے مہلت لیکر جنگ سے واپس آیا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا اب قیدیون
کا یہان رہنا اچھا نہین ہی مریخ آفتاب علم نہین معلوم کسطرح سے رہائی پاکے یہان آگیا ہی وہ ضرور قیدیون
کو لیجائیگا بہتر یہ ہی کہ سب اسیرون کو زندانخانہ طلسمی مین روانہ کردو ملازمین اُسیوقت سرداران اسلام کی
قید لیکر روانہ ہوئے ایک دن کے بعد شہر فیروزیہ مین پہونچے خبر عام ہوئی کہ سرداران اسلام قید ہوکر آئے
ہین یہ بات محل مین پہونچی ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلائے کمان ابرو نے بھی سنا ملکہ لیلا اپنی مان کے پاس
آئین عرض کی اے والدہ مہربان مین نے ابھی کنیزون سے سنا ہی کہ کچھ سردار لشکر اسلام سے اسیر ہوکر آئے
ہین میرے قلب کی عجب کیفیت ہی کسی طور سے تحقیق کرائیے کہ کون کون سردار ہین ملکہ خوش نگاہ نے کہا مجھکو
بھی تردد ہی ابھی سب کے نام تحقیق کراتی ہون یہ کہکر جو جو کنیزین رازدار تھین اُنکو بلاکر فرمایا کہ مین نے سنا ہی
کچھ سردار لشکر اسلام کے گرفتار ہوکر آئے ہین تم جاکر کیفیت دریافت کرو کہ کون کون لوگ اسیر ہوگئے ہین نام

سب کے تحقیق کر لینا کنیزین اُسی وقت روانہ ہوئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا ای لیلاسے کمان ابرو مین نے
کنیزون کو روانہ کیا ہی یقین ہی بہت جلد خبر معلوم ہو جائے ملکہ لیلا نے عرض کی کنیزین نہین معلوم کب خبر لائین
مین خود جاؤنگی اور سب کی خبر لاؤنگی ملکہ نے بہت بہت روکا مگر لیلاسے کمان ابرو نہ ٹھہرین سحر کر کے بلند
ہو گئین قریب دار الامارہ پہونچین دیکھا بہت سے سردار ایک زنجیر آہن مین مسلسل ہین ساحر کشان کشان
لیے جاتے ہین مگر سب مبتلاے سحر ہین ملکہ سردارون کو دیکھ رہی تھین کہ نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی
ملکہ لیلاسے کمان ابرو بیتاب ہو گئین چاہا اسیوقت رہا کر لیجاؤن مگر مناسب وقت نہ جانا کیونکہ رسوائی
کا خیال تھا اُسوقت گریان و نالان واپس آئین ملکہ خوش نگاہ کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے مگر متحیر ہو کر
کہا تعجب کی بات ہی اُس شیر بیشہ جرأت کو ان لوگون نے کیونکر گرفتار کیا اُسپر تو سحر تاثیر نہین کرتا ہی معلوم ہوتا
ہی تجھے کسی اور کو دیکھا ہوگا صاحبقران کے لشکر مین جسقدر عزیزان امیر ہین اُن سب کی صورتین باہم گر
بہت مشابہ ہین ملکہ لیلاسے کمان ابرو نے کہا آپ خود تشریف لیجائیے دیکھ آئیے میری عرض کرنیکا یقین
ہو جائے ملکہ خوش نگاہ سحر کر کے بلند ہوئین جب قریب دار الامارہ پہونچین دیکھا سب سرداران اسلام
زنجیر آہن مین مسلسل ہین مگر مبتلاے سحر ہین ساحر اُنکو کشان کشان لیے جاتے ہین جب وہ تین سردار آگے
بڑھ گئے تو ملکہ خوش نگاہ نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان زنجیر آہنی مین جکڑے ہوئے مگر بیہوش ایک
ساحر سر زنجیر کا پکڑے ہوئے کشان کشان لیے جاتا ہی ملکہ خوش نگاہ کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے چاہا
اسیوقت رہا کرون مگر خیال آیا ایسا نہو ساحرون سے مقابلہ پڑ جائے تو غضب ہو یہ پردہ فاش ہو فیروز
تک خبر پہونچے وہ نہین معلوم کسطرح پیش آئے اس کام کو سمجھ کے کرنا چاہیے یہ سوچ کے ملکہ خوش نگاہ
واپس آئین یہان لیلاسے کمان ابرو کی عجب حالت تھی ملکہ خوش نگاہ نے بہت کچھ تشفی دی کہا بی بی
اسقدر پریشان نہو مین اسکا بندوبست کرونگی غافل نہ رہونگی شب کو زندانخانہ سے جا کر لے آئینگے بلکہ اور
سب سردارون کو بھی قید سے چھڑائینگے ملکہ خوش نگاہ نے بہت سمجھایا لیکن لیلاسے کمان ابرو کا اضطراب
کم نہوا روتے روتے دن کو تمام کیا جب شام ہوئی تو ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی اب رونا موقوف کرو
میرا قصد ہی کہ جب بارہ بج جائین تو مین قید خانہ کیطرف جاؤن سب کو رہا کر کے لاؤن تمہاری وجہ سے اسوقت
تک اُن لوگون کے رہنے کیواسطے کوئی مقام تجویز نہین کیا گیا کوئی سامان نہ درست ہو سکا اب جو وہ لوگ
آئینگے تو کہان رہین گے ملکہ لیلا کے بھی خیال مین آیا کہ واقعی مادر مہربان بہت صحیح فرماتی ہین اُن لوگون
کے رہنے کیواسطے انتظام کرنا چاہیے یہ خیال کر کے تو اُٹھین مُنہ دھویا کنیزون کو بلایا سب سے فرمایا
کہ ہمارے باغ مین جاؤ سب محلسرا اُن کو صاف کر کے فرش بچھاؤ کنیزین اُسیوقت حکم پاتے ہی وہان سے
روانہ ہو گئین ملکہ خوش نگاہ نے کہا بی بی اپنے باغ مین رکھنا اچھا نہین ہی لیلاسے کمان ابرو نے
کہا اور کوئی مقام اُس سے بہتر نہین ہی اول تو اس شہر کی سرحد پر باغ ہی دوسرے اُس باغ مین محلسرائین
اس قسم کی ہین جہان دو ہزار آدمی پوشیدہ ہو سکتے ہین خوش نگاہ نے کہا تمہاری خوشی جس بات
مین ہو مجھے وہی منظور ہی اور مقام بھی اچھا ہی وہان باغ اور مکانات ایسے ہین جو کوئی نہین جان سکتا
ہی لیلاسے کمان ابرو نے عرض کی اب آپ تشریف لیچلیے دیر نہ فرمائیے ملکہ خوش نگاہ جادو اُٹھین
لیلاسے کمان ابرو بھی ہمراہ ہوئین تھوڑی دیر کے بعد زندانخانہ کے قریب پہونچین دیکھا دربان جاگ

رہے ہین داروغۂ زندانخانہ ایک جانب بیٹھا ہی بہت سے لوگ اُسکے گرد جمع ہین ملکہ لیلا ے کمان ابرو
نے ملکہ خوش نگاہ سے کہا اب کیا ارادہ ہی داروغۂ زندانخانہ بھی جاگ رہا ہی اور لوگ بھی ہوشیار ہین ملکہ
خوش نگاہ نے کہا بی بی اسکا کچھ خوف نہ کرو ہم اپنے جانیکے واسطے دوسرا راستہ پیدا کرینگے ملکہ خاموش
ہو رہین خوش نگاہ عقب زندانخانہ پہ آئین سحر کرکے دیوار مین در بنایا لیلا ے کمان ابرو سے کہا
بی بی تم یہان موجود رہو مین اسیرون کو وہان سے لاتی ہون تم اپنے یہان سے تخت پر لیکر باغ تک
پہونچاؤ مگر جب باغ سے واپس آنا تو اپنے ہمراہ کنیزون کو لیتی آنا کہ وہ سب کو یہان سے لیجائین اور بار
بار جانیکی تکلیف نہو ملکہ لیلا ے کمان ابرو باہر رہین خوش نگاہ قید خانے کے اندر آئین پہلے شہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو اُٹھاکر باہر لائین ملکہ لیلا ے کمان ابرو کو دیا ملکہ نے بدیع الملک نوجوان کو
خوش نگاہ کے سامنے تو یہین تخت پر ڈال کے تخت کو بلند کیا جب کچھ دور نکل آئین تو سر شاہزادے کا
اپنے زانو پر لیکر سحر اُتارا بدیع الملک کو ہوش آیا اپنے کو زمین سے بلند پایا گھبرا کے آنکھ کھول دی دیکھا
ملکہ لیلا ے کمان ابرو سرہانے بیٹھی ہین خوش ہو گئے مگر کمال حیرت ہوئی دلمین کہتے تھے کہ یہ واقعہ
اصلی ہی یا خواب ہی مگر اُٹھکر ملکہ سے ملے ملکہ بھی اتنے دنون کی مفارقت کشیدہ تھین راہ بھر خوب خوب
باتین رہین شکایتون کے دفتر کھلے جب ملکہ باغ مین پہونچین تو بدیع الملک کو اپنی بارہ دری مین لاکر
مسند پر بٹھایا عرض کی مین ابھی حاضر ہوتی ہون آپ کے ہمراہیون کو بھی لے آؤن تو پھر خدمتگذاری
مین مصروف ہون بدیع الملک نوجوان نے کہا ہان ملکہ اسقدر تکلیف تمھین ضرور ہوگی مگر سب سردار
رہا ہو جائین گے آرام پاینگے ملکہ نے کنیزون کو بلایا سب کو اپنے ہمراہ لیکر پھر زندانخانہ کیطرف روانہ
ہوئین تھوڑی دیر مین زندانخانہ کی دیوار کے پاس پہونچین یہان ملکہ خوش نگاہ منتظر تھین کنیزون
کو اپنے ہمراہ اندر لیگئین سب سردارون کو کنیزین باہر لائین کچھ ملکہ خوش نگاہ نے اپنے تخت پر لیے
کچھ ملکہ لیلا ے کمان ابرو نے اپنے تخت پر لیے سب کنیزون نے سردارون کو لیا وہان سے ملکہ کے
باغ مین آکر تخت اُتارے جہان جہان ملکہ نے فرش کو حکم دیا تھا کنیزون نے سب مکان آراستہ کر رکھے
تھے سردارون پر سے سحر اُتارکر اُن مکانون مین روانہ کیا آدمی اُنکی خدمت کو مقرر کیے کنیزین گئین
سب انتظامات درست ہوگئے سرداران اسلام متعجب ہوئے کہ ہمتو اس بلا مین مبتلا تھے یا یہ راحت ملی
یہ کیا بات ہی اسکا سبب کیا ہی مگر ملکہ لیلا ے کمان ابرو اور ملکہ خوش نگاہ جادو سب سردارون کو
مکانون مین روانہ کرکے بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوئین ملکہ خوش نگاہ جادو نے
بدیع الملک کی بلائین لین کہا مجھے ایک مدت سے آپکے مزاج کی کیفیت نہین معلوم ہوئی تھی مریخ
نے جب یہان رہائی پائی تھی تو تھوڑی دیر کے لیے میرے پاس آیا تھا مینے اُس سے کچھ کیفیت آپکی پوچھی
اُسنے کہا جسوقت تک مین لشکر اسلام مین تھا اُسوقت تک خیریت تھی اب حال نہین معلوم مجھے یقین تھا
کہ آپ سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی سحر سے آپ محفوظ ہین اس سبب سے کچھ اندیشہ نہ تھا اگر مجھے یہ
معلوم ہوتا تو کیا مجال تھی کسیکی جو آپکو اسیر کر سکتا بدیع الملک نے فرمایا آپکو میری کیفیت کیونکر معلوم
ہوئی سبب میری اسیری کا یہ ہوا کہ جو تحفہ جات میرے پاس دافع سحر تھے وہ فیروز نے اپنے لشکر آفتاب کو
بھیجکر منگا لیے بلکہ صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند کیا تھا حزبیل بھی لے لی ہی اسم اعظم تو مریخ آفتاب علم

نے کہو منہ اگر حمزہ کہیں ابھی تک نہیں ملی ہے آفتاب نے بمکر مسلمان ہو کے جیسے وفا کی راہ میں سب کو بیہوش کیا
تحفہ جات لیگیا اسی سبب سے میری یہ حالت ہوئی اگر فیروز نہ غیر ساحر کو میرے مقابلے میں بھیجتا اور ساحرون
کے ذریعہ سے مقابلہ نہ کرتا تو مین بفضل خدا سے لڑائی فتح کر لیتا مگر اُسنے مکر کیا اور ساحرون کو کام مین لایا ساحرون
سے مدد چاہی سب لشکر کو خراب کر دیا نہیں معلوم صاحبقران پر کیا گذری اور کون کون سردار میرے ساتھ
کے اسیر ہو کر یہان آئے مین سب کو دیکھنا چاہتا ہون خوش نگاہ نے کہا صبح کو سب سے ملئے گا اسوقت
موقع نہیں ہے بدیع الملک نے کہا مین صبح کو ضرور سب کو دیکھونگا اور صبح کو آپ سے رخصت بھی ہونگا ملکہ
لیلا نے کمان ابرو نے جو یہ بات سنی بدیع الملک کیطرف نگاہ حسرت دیکھا بدیع الملک کی بھی نگاہ ملکہ کے
چہرے پر پڑی لیلا نے کمان ابرو کے آنسو ٹپک پڑے بدیع الملک مجبور ہو گئے ملکہ کو تسکین بھی نہ دے سکے
تھے کیونکہ سامنے ملکہ خوش نگاہ بیٹھی تھیں لیکن خوش نگاہ نے جو یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی
اب مین رخصت ہوتی ہون صبح کو پھر حاضر ہونگی اور جو جو امور ضروری ہین اُنکی نسبت عرض کرونگی بدیع الملک
نے ملکہ خوش نگاہ کو روکا ملکہ نے کہا اب میرا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے عقل مین مناسب ہے کہ میرا انتظار ہوگا لوگ
پریشان ہونگے میرا جانا اچھا ہے بدیع الملک تو خود چاہتے تھے کہا آپ تشریف لیجائیے مگر صبح کو ضرور تشریف لائیے گا
کہ مین آپ سے بھی رخصت ہو کر جاؤن ملکہ خوش نگاہ نے عرض کی ابھی تو آپ تشریف نہ لیجائیے کچھ دنون یہان
قیام فرمائیے صبح مین عرض کرون اسوقت آپکو اختیار ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین کل کیفیت
آپ سے صبح کو عرض کرونگا ملکہ خوش نگاہ وہان سے روانہ ہوئین بدیع الملک نوجوان نے ملکہ لیلا نے کمان ابرو
کو تشفی دی آنسو پونچھے کہا ملکہ مین مجبور ہون صاحبقران زمان پر نہیں معلوم وہان کیا گذری ہے اور اُنکی کیا
کیفیت ہے اگر مین نہ جاؤنگا تو خرابی ہوگی اُسکے علاوہ اسقدر سردار یہان موجود ہین اور یہی لوگ جان لشکر
ہین اگر یہ نہون تو لشکر بیکار ہے انھین سب کو لیکر جاؤنگا صاحبقران سے ملونگا دیکھون مقابلے کی کیا صورت
ہوتی ہے اب فیروز کسطرح مقابلہ کرتا ہے اسکے علاوہ اپنے تحفہ جات مجکو بہم کرنا ہین جبتک تحفہ جات میرے پاس
نہین ہین مجکو اپنی زندگی دشوار ہے ملکہ لیلا نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھیے تحفہ جات آپکے مین لادونگی اور مقابلہ
کیواسطے بہائیصاحب وہان موجود ہین کون ایسا ہے جو اُنسے مقابلہ کرسکے خود والد ماجد اُنسے مقابلہ کر نہین
سکتے ہین علاوہ اسکے والد ماجد کے سب تحفہ جات بہائیصاحب کے پاس ہین وہ بالکل بے دست و پا
ہین کیا کرسکینگے لڑائی فتح ہو جائیگی آپ کے جانیکی ضرورت نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اگر مین تنہا ہوتا
تو ہرگز نہ جاتا تمہاری خوشی کرتا اور اب مجبور ہون کہ میرے ہمراہ اتنے سردار ہین اگر مین نہ جاؤنگا تو یہ سب بھی
یہین رہین گے لشکر مین کوئی نہ ہوگا امیر کے دل کی کیا کیفیت ہوگی اگر کسی نے مقابلہ کیا اور بڑے بڑے سردار
آگئے تو اُنکے مقابلے کیواسطے کون جائے گا اس سے میرا جانا مناسب ہوگا ملکہ نے کہا اگر آپکو یہ خیال ہے تو مین
سردارون کو کل ہی لشکر مین روانہ کردونگی ایک دن مین سب لوگ صاحبقران زمان کے پاس پہونچ جائینگے
بدیع الملک نے فرمایا یہ ہوسکتا ہے کہ سب جائین اور مین یہان رہجاؤن صاحبقران سنکر کیا فرمائینگے اور
میرے ہمچشمون مین مجکو کیسی ذلت ہوگی ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان کسیطرح کہنا قبول نہ کرینگے
تو مجبور ہو کر رونا شروع کیا بدیع الملک نے بہت بہت سمجھایا مگر ملکہ نے گریہ موقوف نہ کیا آخر بدیع الملک
نوجوان مجبور ہوئے ملکہ نے شب بھر رونے مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نوجوان مغموم و مضمحل بیٹھے تھے

کہ ملکہ خوش نگاہ تشریف لائین بدیع الملک کی بلائین لین ملکہ لیلائے کمان ابرو کی حالت دیکھی کہا بی بی خیر ہو کچھ اپنی پریشانی کا سبب بتاؤ بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی اور جملہ باتین ملکہ خوش نگاہ کو سمجھائین چونکہ ملکہ خوش نگاہ مسن تھی اور تقریر بدیع الملک نوجوان کی بہت طریقہ کی تھی ملکہ خوش نگاہ نے سب باتون کو تسلیم کیا بیٹی سے کہا بی بی ایسے وقت مین انکو روکنا میرے نزدیک خلاف محبت ہو اگر خدا اسنے چاہا تو بہت جلد تمسے پھر ملین گے اور خیریت سے ہر روز تمھین آگاہی ہوتی رہیگی کیون اسقدر پریشان ہوتی ہو اگر وہ نجاینگے تو انکی نقصان ہوگا صاحبقران وہان تنہا ہین ان سب سردارون کے خیال مین انکو زندگی تلخ ہوگی اس سے بہتر یہ ہو کہ شاہزادے کو جانے دو اگر ایسا ہی تمھین خیال ہو تو ہم مریخ کو اطلاع دینگے وہ بعد فراغت بدیع الملک نوجوان کو یہان پہونچا جاینگے ملکہ لیلا نے جب دیکھا کہ ملکہ خوش نگاہ کی بھی یہی مرضی ہو تو مجبور ہو کر خاموش ہوئین بدیع الملک نوجوان نے کہا اب مجھے رخصت کرو دیر اچھی نہین ہو ملکہ لیلا نے جواب دیا کہ شب بھر تو عجب حالت مین بسر ہوئی آپ پر روشن ہو اور اسوقت تک جو قلب کی حالت ہو وہ آپ دیکھ رہے ہین کہ آپکو خاطر کا بھی کچھ خیال نہین ہو دو ایک روز تو اور تشریف رکھیے کہ مین کچھ آپکی خاطر و تواضع کر لون بدیع الملک نے کہا ملکہ تمھاری خوشی مجھے منظور ہو ورنہ مین ایسے حال مین نہ ٹھہرتا ملکہ لیلا نے کہا تین روز آپ تشریف رکھیے چوتھے روز تشریف لیجائیے گا بدیع الملک کو کچھ نہ بن پڑا ناچار اقرار کر لیا ملکہ نے اُسیوقت کنیزون کو حکم دیا کہ سامان عیش و نشاط مہیا کرین سب کنیزین درستی اسباب جلسہ مین مصروف ہوئین ملکہ لیلائے کمان ابرو بدیع الملک کو اپنے ہمراہ باغ مین لائین دیر تک باغ مین صحبت گرم رہی پھر بارہ دری مین آگئے کچھ دیر تک شغل رقص و سرود رہا اسیطور سے تین دن بسر ہوئے چوتھے روز بدیع الملک نوجوان علی الصباح بیدار ہوئے ملکہ خوش نگاہ بھی آئین بدیع الملک ملکہ خوش نگاہ سے ملے خوش نگاہ اُسیوقت اپنے محل کیطرف روانہ ہوگئی یہان ملکہ لیلائے کمان ابرو نے اپنی عجب حالت پائی بمشکل تمام بدیع الملک مع جملہ سرداران صاحبقران باغ سے باہر آئے ملکہ نے راہ بتا دی تھی بلکہ چند کنیزون سے کہا تھا کہ تم پوشیدہ طور سے شاہزادے کے ہمراہ جانا شاید کہین راہ فراموش کرین تو بتلا دینا یا خدانخواستہ راہ مین کوئی بات واقع ہو تو اُسکی اطلاع ہمکو دینا کنیزین بھی پوشیدہ ہو کر شاہزادہ بدیع الملک کے ہمراہ ہوئین شاہزادہ مع سب سرداران لشکر صاحبقران کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ آفتاب علم کی بیان کیجاتی ہو

کہ یہ جو بر اے رہائی سرداران اسلام اپنے لشکر سے روانہ ہوا پہلے لشکر فیروز مین آ کے تلاش کیا کسیکو نہ پایا خیال کیا کہ شاید فیروز نے سب کو زندانخانہ مین روانہ کر دیا ہو یہ سوچ کے زندانخانہ کیطرف چلا تین دن کے بعد قید خانہ کے قریب پہونچا یہان آ کر یہ خبر سنا کہ قیدی زندانخانہ سے غائب ہو گئے نہین معلوم کون لیگیا مریخ آفتاب علم کو خیال ہوا کہ سوائے خواجہ عمرو نامدار کے اور یہ قدرت کس مین ہو جو زندانخانہ طلسمی سے قیدیون کو رہا کر لیجائے وہی آئے ہونگے سب کو رہا کر کے لیگئے ہونگے یہ سوچ کے وہان سے پلٹا لشکر صاحبقران مین حاضر ہوا کہ امیر نے جو مریخ کو خالی پایا فرمایا اے مریخ تم کس کام کو گئے تھے

مریخ نے عرض کی یا صاحبقران بھلا میری مجال ہی کہ خواجہ کے سامنے کوئی کام کر سکون خواجہ اسیرون کو رہا کر لائے امیر نے فرمایا سردار یہان نہین ہین مریخ نے عرض کی خواجہ کے پاس ہونگے امیر نے فرمایا خواجہ تین روز سے کہین نہین گئے مریخ نے عرض کی سوائے خواجہ کے یہ کام کسی دوسرے سے نہین ہو سکتا ہی امیر نے اسیوقت خواجہ کو طلب کیا خواجہ حاضر ہوئے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھین مریخ آفتاب علم پوچھتے ہین خواجہ نے مریخ آفتاب علم کیطرف مخاطب ہوکر کہا کیون صاحب آپکو مجھسے کیا کام ہی مریخ نے عرض کی خواجہ آپ سردارون کو رہا کر کے لائے ہین خواجہ نے لقسم کہا کہ مین نہین لایا ہون اگر لاتا تو صاحبقران کے سامنے لاتا اور سردارون کو پوشیدہ کیون کرتا مریخ نے عرض کی خواجہ جب مین صاحبقران سے رخصت ہوکر گیا تو لشکر فیروز مین پہونچا وہان کسیکو نہ پایا مجبور ہوکر زندانخانہ کیطرف گیا وہان بھی کسی کا پتہ نہ ملا بلکہ یہ غوغا سنا کہ کوئی شب کو اسیرون کے لینے کو یہان آیا اور لیگیا مجکو یہ گمان ہوا کہ سوائے آپ کے اور یہ کام کسی کا نہین ہی کہ زندانخانۂ طلسمی سے قیدیون کو نکال لیجائے خواجہ بھی حیران ہوئے امیر بھی متردد ہوئے مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اب پھر جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو ابکی بار ضرور تلاش کر کے لاؤنگا صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا مریخ برائے تلاش سرداران اسلام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آفتاب ہزار سر کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب اکوان جادو آفتاب کو جادو کے سامنے سے اُٹھا لیگیا تو فیروز کے سامنے لیجا کر آفتاب کو پیش کیا آفتاب بوجہ زخم سر کے بہت تکلیف مین تھا ہوش باقی نہ تھا فیروز نے جو آفتاب کی یہ کیفیت دیکھی اکوان سے کہا اے اکوان جادو اُسوقت تمھین کیونکر موقع ہاتھ آیا جو تم آفتاب کو لائے اکوان نے کل کیفیت بیان کی فیروز نے اکوان کی بہت تعریف کی اور بہت کچھ انعام بھی دیا آفتاب کے زخم مین ٹانکے لگائے گئے بڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا آفتاب نے آنکھ کھولی اپنے کو قریب فیروز ستارہ پیشانی کو دیکھا چاہا اُٹھکے بیٹھون فیروز نے منع کیا کہا اے آفتاب تمھارے زخم سر مین ٹانکے دیے گئے ہین تمھین اُٹھنا نہین چاہیے آفتاب نے کہا اے شہنشاہ مین یہانتک کیونکر آیا اور مجھے کون لایا فیروز نے کہا تمھین اکوان لایا ہی مگر یہ سر مین تمھارے زخم کیسا ہی کیا کسی سے لڑائی ہوئی تمنے قید توڑ کے نکلنا چاہا تھا آفتاب نے کہا اے شہنشاہ یہ زخم مریخ آفتاب علم نے لگایا ہی میرے سر مین ایک مہرہ تھا جو آجتک سوائے میرے دوسرا نہین جانتا تھا نہین معلوم مریخ کو کیونکر معلوم ہوا یہ انھون نے میرے سر سے وہ مہرہ نکال لیا اب مین کسی کام کا نہین رہا نہ میرے سحر مین قوت ہوگی نہ مین بقوت کسی سے لڑ سکونگا نہ اب طلسم مین حکومت کر سکونگا اب مین کسی کام کا نہین رہا فیروز نے بہت افسوس کیا کہا اے آفتاب اب کیا انتقام کیا جائے جو تمھارے سحر مین قوت آئے آفتاب نے کہا میرے طلسم مین ایک ساحر ہی کہ وہ ہمیشہ ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہی اور پہاڑ کے چارون طرف شعلہ ہائے آتش نکلتے رہتے ہین اُسی آگ مین وہ ساحر رہتا ہی لوگ اُسکو پہلو نشین سامری کہتے ہین مین نے اُسکو اپنا بھائی بنایا تھا یہ مہرہ اُسی کے ہاتھ آیا تھا اُسنے اپنی عمر صرف کر کے خاص اپنے واسطے دو مہرے بنائے تھے ایک اب اُسکے پاس ہی اور یہ ایک مجکو دیا تھا اُس مہرہ کی وجہ سے مین تمام عالم کے

ساحرون سے مقابلہ کرتا تھا اور سب ساحر مجھسے خوف کرتے تھے چہرہ میرا نظر نہین آتا تھا روشنی معلوم ہوتی تھی اب مین ہر ایک سے خوف کرتا ہون اور مجھ مین اب وہ بات نہین ہی جب مین پھر اپنے طلسم مین جاؤن اور پہلو نشین ساحری سے ملاقات کرون اور منت و سماجت اُنسے عرض کرون تو شاید وہ مہرہ میرے ہاتھ آجاوے تو کسیکی مجال نہین جو مجھسے مقابلہ کر سکے وہ مہرہ اس سے بہتر ہی اُسمین اور بھی بہت سی صفتین ہین فیروز نے کہا اے آفتاب تمکو لازم ہی کہ لشکر ہمراہ لیکر اپنے طلسم کیطرف جاؤ اور جسطرح بن پڑے وہ مہرہ پہلو نشین ساحری سے لاؤ آفتاب نے کہا میرے زخم سر کو جلد اچھا کرایئے جراحون سے تاکید فرمایئے تو مین جاؤن مہرہ لیکر آؤن فیروز نے اُسیوقت جراحون کو طلب کیا تاکید شدید کی سب نے باہمی کوششین کرکے دو دن مین زخم سر آفتاب کو اچھا کیا زخم جب بدرستی صحت نظر آیا تو فیروز نے جراحون کو ساتھ کرکے آفتاب کو اُسکے طلسم کیطرف روانہ کیا آفتاب برائے ملاقات پہلو نشین ساحری روانہ ہوا لشکر بھی تھوڑا سا ساتھ کا ہمراہ لیا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچ کے مقام کیا اُسکے ملازمین نے بارگاہین استادہ کر دین آفتاب بارگاہ کے باہر ٹہلنے لگا صحرا کی سیر دیکھنے مین محو تھا کہ ایک جانب سے گرد اُڑی آفتاب اُسطرف مخاطب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا معلوم ہوتا ہی کچھ لوگ اسطرف سے آتے ہین ہمارے شہنشاہ کے پاس جاتے ہین ایک امر ضرور ہی مجھے کہنا ہی وہ انھین لوگون کے ذریعہ سے کہلا بھیجونگا یہ باتین کر رہا تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا آفتاب نے دیکھا بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ سکندر رُخ تھا اور جملہ سرداران اسلام گھوڑون پر سوار بڑی شان و شوکت سے چلے آتے ہین آفتاب نے بدیع الملک اور جملہ سرداران اسلام کو جو دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا انکو تو شہنشاہ نے اسیر کرکے قیدخانہ طلسمی مین قید کرایا تھا نہین معلوم کیا باعث ہوا جو یہ لوگ رہا ہوگئے اور اس جاہ و تجمل سے آتے ہین آفتاب نے کہا اب بدیع الملک کے پاس تحفہ جات تو نہین ہین جو سحر اثر تاثیر نہ کرے انھین اسیر کر لو سب لوگون نے کہا ہماری بھی یہی راے ہی کہ یہ لوگ اپنے لشکر تک نہ پہونچنے پائین آفتاب نے کہا تم سب لوگ بھی آلات جنگ سے آراستہ ہو جاؤ کہ انکو آگے نہ بڑھنے دین سب لشکری اپنے اپنے حربون سے درست ہوکر آفتاب کے سامنے آئے اتنے عرصہ مین بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی نزدیک آگئے تھے آفتاب نے آگے بڑھکے بدیع الملک کو ٹوکا کہ او اسیر طلسم تو کہان جاتا ہی بدیع الملک نے آفتاب کو پہچانا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا کہ او مکار خبردار رہیو نہ ۔ ورنہ بہت پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا تو کہان جاتا ہی آفتاب نے کہا مین تیری تلاش مین تھا اب پھر تجکو اسیر کرکے قیدخانہ مین لیجاؤنگا اور ایسی قید شدید مین رکھونگا کہ جان نہ بچیگی اب طلسم مین تمکو قید نہ کرونگا بلکہ اپنے طلسم مین لیجاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا کیون یاوہ گوئی کرتا ہی تیری خود زندگی دشوار ہوگی موت گلے کا ہار ہوگی آفتاب نے کہا اچھا جو تمہارے مزاج مین آئے وار کرو کہ دل مین حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا تو جانتا ہی کہ ہم لوگون کا قاعدہ نہین ہی کہ پہلے وار کرین جب تیری ضرب سے خدا ہمین بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے آفتاب نے کہا اے بدیع الملک مین ایک ہاتھ مین تمہارا کام تمام کر دونگا تم وار کیا کروگے بدیع الملک نے فرمایا مین نے تجکو اجازت دی اب تو وار کر آفتاب نے تیغہ سحر نکالا چاہا بدیع الملک نوجوان پر وار کرے کہ طاقت ہاتھ کی زائل ہوگئی تیغہ اُٹھا نہ سکا ہاتھ سے زمین پر گرا آفتاب حیران ہوا کہ یہ کیا باعث ہی جو اسوقت میرے ہاتھ نے خطا کی اسنے

دوسرے ہاتھ مین تیغچہ اُٹھایا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو سپر پر روکا آفتاب کو اور زیادہ حیرت ہوئی کہ
تیغچہ سحر کا وار سپر پر رُکے تعجب ہوا اسیطرح بدیع الملک نے اسکے دو تین وار رد کیے مگر دلمین اسکی طرف سے عناد بھرا
ہوا تھا اسمین چکے تھے کہ یہ ملک لیلائے کمان ابرو پر عاشق ہی خبردار خبردار کہکر وار کیا آفتاب نے سپر سحر کو چہرے
کی پناہ کیا مگر تلوار جو پڑی سپر کو کاٹ کے سر مین اُتر آئی سر کو کاٹ کے سینے مین در آئی بدیع الملک نے یون ہی
ہاتھ کھینچ لیا آفتاب دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا اسکے گرتے ہی ایک ہنگامہ عظیم بلند ہوا ساحر جو اسکے ہمراہ تھے
وہ سب حربہ ہاے سحر لیکر بدیع الملک پر آپڑے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ تھے یہ سب بھی تلوارین کھینچکر گرے
مگر تاریکی اسقدر پھیلی تھی کہ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا جب ساحر سحر کرتے تھے تو کچھ روشنی ہوجاتی تھی ورنہ تاریکی دفع نہوتی
تھی ہواے تند چل رہی تھی درخت جڑون سے اُکھڑ اُکھڑ کے گر رہے تھے سنگ باری برف باری ہو رہی تھی شہزادہ
بدیع الملک اُس عالم مین بھی ساحرون کو قتل کر رہے تھے ساحر خود بھی آپسمین لڑ جاتے تھے ایک دوسرے کو نہ
دیکھ سکتا تھا جب اس حالت کو عرصہ ہوا اور سب کے دم گھبرانے لگے تو ایک برق چمکی وہ سب تاریکی دفع ہوئی
آواز مہیب آئی کشتی مرا نام من آفتاب ہزار سر جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم اس
آواز کے آنے سے سنگ باری موقوف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب ساحر مرے پڑے ہین اور سرداران
اسلام بھی بعض بعض بیہوش ہین بدیع الملک گھبرائے دیکھا مریخ آفتاب علم ایک جانب سرداران اسلام کو ہوشیار
کر رہا ہی بدیع الملک پر جو مریخ کی نگاہ پڑی ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار سبحان اللہ یہ معرکہ بھی قابل دید
تھا اتنے بڑے ساحر کو حضور نے قتل کیا جسکا شہرہ تھا بدیع الملک نے شکر خدا کیا مریخ سے پوچھا تم کس وقت
یہان آئے اور کیونکر آنیکا اتفاق ہوا خبر رہائی تو تمھاری سنی تھی مگر یہان کیونکر آنا ہوا مریخ نے عرض کی حضور ہی
کی تلاش مین نکلا تھا ایکبار تا بہ زندانخانہ گیا وہان سنا کوئی اسیرون کو لیگیا پھر صاحبقران زمان کی خدمت
مین گیا خواجہ پر گمان تھا اُنھون نے فرمایا مین زندان تک گیا بھی نہین مجبور ہوکر پھر نکلا یاوری قسمت سے
آج قدمبوسی حاصل ہوئی جب آپکو آفتاب نے روکا تھا مین اُسیوقت سے حاضر ہون مگر اپنے کو ظاہر نہین کیا
تھا بدیع الملک نوجوان سمجھے کہ اسی کے سبب سے آفتاب قتل ہوا ہی مریخ سے کہا پھر اب کیا عزم ہی مریخ
نے عرض کی جو حضور فرمائین بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران کی کیا کیفیت ہی اور جنگ موقوف ہی یا ہو
رہی ہی مریخ نے سب کیفیت بیان کی بدیع الملک نے فرمایا آج اسی صحرا مین قیام کرو کل یہان سے لشکر کی
طرف روانہ ہوجائین گے مریخ نے وہین قیام کیا بارگاہین جو آفتاب کے ہمراہ تھین اُنپر بدیع الملک نے
قبضہ کیا شب بھر وہان بسر کی صبح کو پھر لشکر کے جانب کوچ کیا چوتھے روز لشکر مین آکے پہونچے صاحبقران زمان
بدیع الملک کو دیکھکر بہت خوش ہوئے سب نے پوچھا اے شہریار آپ نے کیونکر رہائی پائی بدیع الملک نے
فرمایا منظور الہی تھا رہا ہوگیا صاحبقران سمجھ گئے سب کو اشارہ دیا کہ خاموش رہو زیادہ نہ پوچھو سب لوگ
خاموش ہوگئے مریخ کو اُسیوقت معلوم ہوگیا تھا جب بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ ہم تمھاری رہائی کی خبر سن چکے
تھے بسبب شرم مریخ نے زیادہ بدیع الملک سے نہ پوچھا تھا یہان صاحبقران نے سب کو منع کر دیا مگر امیر
کو بڑی خوشی ہوئی مریخ سے کہا اے مریخ آفتاب علم تمنے بڑی کوشش وجانفشانی کی مگر افسوس کہ حکیم قرنطین
ابھی تک اسیر ہی مریخ نے عرض کی انشاء اللہ تعالے بہت جلد اُنکو رہا کر کے لاؤنگا صاحبقران نے فرمایا
ایک تعجب ہی کہ فیروز نے ابھی تک طبل جنگی نہین بجوایا مریخ نے عرض کی وہ کوئی سحر تیار کرتے ہونگے جب

فراغت پائینگے تو ہین جنگی امیر نے فرمایا ابھی گلزار خدنگ تک جانا ہی لوح لانا ہی حرمہ لپسند نہین مریخ نے عرض کی یاایہا جسوقت فراغت ہوگی پھر گلزار خدنگ تک جانا کیا مشکل ہی یہان سے بہت نزدیک ہی تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب مریخ نے ساعت کو خیال کیا اور نیک پایا تو صاحبقران سے عرض کی اب غلام کو رخصت دیجیے کہ براے رہائی حکیم قرنطیس جاے امیر نے مریخ آفتاب علم کو رخصت کیا اور یہ جانب زندان حکیم روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی کی بیان کیجاتی ہی

کہ اسنے جب آفتاب ہزار سحر کو روانہ کیا تو آپ ایک بارگاہ مین گیا ملازمون سے کہا اس بارگاہ مین چار روز کا کھانا مع جملہ اسباب ضروری کے رکھدو اور چارون تک اس بارگاہ مین نہ آنا مین ایک سحر تیار کرتا ہون مریخ یون گرفتار نہوگا اُسکے پاس سب تحفہ جات موجود ہین اور مین کوئی تحفہ نہین رکھتا ہون جبتک مین سحر تیار نہ کرونگا تب تک مریخ گرفتار نہوگا یہ گرفتار ہوے تو مین حمزہ کو بھی گرفتار کرکے فراغت پاؤن سب سردار تو گرفتار ہوچکے ہین اب صرف حمزہ باقی ہی جب حمزہ گرفتار ہوجائیگا تو سب لشکر اُسکا میری اطاعت کریگا مین تو حمزہ کو اُسی روز گرفتار کرلیتا مگر کیا کرون مریخ کے آنے سے مجبور ہوگیا اگر وہ اُسوقت نہ آجاتا تو مین حمزہ کو گرفتار کرچکا تھا ملازمین نے کہا اب آپ جسوقت چاہینگے گرفتار کرلینگے فیروز نے کہا کیا بڑی بات ہی مین مریخ کی تدبیر پیشتر کرلون پھر حمزہ کو تم لوگ گرفتار کرسکتے ہو یہ کہکر اُس بارگاہ مین ملازمین نے سب اسباب ضروری رکھدیا فیروز سحر تیار کرنے لگا نہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت خواجہ عمرو نامدار کی بیان کیجاتی ہی

کہ انھون نے جو سنا کہ فیروز نے ایک دیوار برف کی بنائی ہی اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہی اُس دیوار کے اندر لشکر اُترا ہوا ہی فیروز بھی بخوف شب و روز بسر کرتا ہی اُسے یقین ہی کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہی جو جو چیزین اُسکے پاس تھین وہ سب اُسنے بازوون پر سے کھول ڈالین ہین اب اُسکا قول ہی کہ یہان کوئی آ نہین سکتا ہی خواجہ نے خیال کیا ایسے وقت مین بہت ہی اچھی عیاری ہو مگر وہانتک کسی طرح پہونچنا ضرور ہی یہ سونچ کے بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوئے اپنے لشکر سے نکلکر صورت بدل لی ایک مرد مسافر کی شکل بنائی فیروز کے لشکر کے طرف چلے جب دور نکل گئے تو دیکھا ایک دھوان معلوم ہوتا ہی خواجہ اُس دھوئین کے قریب پہونچے زنبیل سے تخت نکالا دھوئین کے قریب تخت کو بچھایا رنگ روغن نکالکر اپنی صورت مہیب بنائی اُس تخت پر بیٹھے تخت کو بلند کیا اُس دھوئین کے اوپر جاکے نگاہ جو کی تو دیوار برف کی نظر آئی خواجہ اُس دیوار کو پھاندکر اندر آئے دیکھا میدان وسیع ہی اور کچھ لوگ معلوم ہوتے ہین خواجہ نے دیوار کے اندر آتے ہی مارے خوف کے گلیم اوڑھ لی اسیصورت سے اُس میدان کو طے کرکے جب قریب پہونچے تو معلوم ہوا لشکر فیروز اُترا ہوا ہی خواجہ نے کہا اسنے بڑا میدان لیکر اُتارا ہی اور دیوار بہت دور تک بنائی ہی یہ سونچتے ہوئے لشکر مین داخل ہوئے دیکھا بڑی چہل پہل ہی دوکانین کھلی ہوئی ہین لشکری سودا خرید رہے ہین خواجہ نے ایک گوشے مین جاکر اپنی صورت ایک مزدور کی بنائی بازار مین آکے ٹہلنے لگے تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے کچھ سودا خریدا مزدور کی تلاش مین پھرنے لگا خواجہ اسکے سامنے آئے اُسنے بلایا کہا ہمارا سودا لشکر مین پہونچا دے خواجہ نے سودا اُٹھایا اُسکے ہمراہ ہوئے ساحر لشکر مین آیا اپنی بارگاہ مین گیا کہا اے مزدور اسباب یہان رکھدے مزدور نقلی نے اسباب وہان رکھا ساحر نے ایک روپیہ نکالکر مزدور نقلی کو دیا مزدور نقلی روپیہ کو دیکھکر

بہت خوش ہوا کہا صاحب آپ کیا بادشاہ ہین ساحر نے کہا ارے بادشاہی تو نے کیونکر جانی مزدور نے کہا روپیہ
سواے بادشاہ کے اور کسیکے پاس نہین ہوتا آپ نے جو مجکو روپیہ دکھایا اور دیدیا تو اس سے مجکو معلوم ہوا کہ آپ
بادشاہ ہین ساحر بہت ہنسا کہا ارے مین بادشاہ نہین ہون بادشاہ کا نوکر ہون مزدور نقلی نے کہا آپ چھپاتے
ہین کہین لوگ کسیکو روپیہ دیتے ہین یہان ہم بہت سے نوکرون کی مزدوری کرتے ہین کبھی کسی نے ایک پیسا
بھی نہین دیا ساحر نے کہا ارے پھر تو کھانا کہانسے کھاتا ہی جب تجھے پیسا بھی مزدوری کا نہین ملتا مزدور نقلی
نے کہا جس دوکاندار کا اسباب اُٹھاکر رکھدیا اُسی نے رات کو کھانا کھلادیا اب مین خود دوکان رکھونگا ایک خیمہ
بھی مول لے لونگا آپ میرے یہان سے سودا لیا کیجیے گا ساحر نے کہا تو بڑا احمق ہی ایک روپیہ مین دوکان رکھیگا
اور خیمہ بھی مول لے لیگا مزدور نقلی نے کہا جی نہین کیا سب روپیہ تھوڑی ہی صرف کرونگا اسمین سے نصف کی دوکان
رکھونگا اور نصف اپنے پاس رہنے دونگا ساحر نے ہنسکر کہا تو سڑی ہی کہین آدھے روپیہ مین دوکان ہوتی ہی
مزدور نے کہا کیا اس سے بھی کم صرف ہوتا ہی ساحر نے کہا ارے دوکان کیواسطے بہت سا روپیہ درکار ہوتا ہی
مزدور نقلی نے کہا آپ مجھے بیوقوف بناتے ہین بہت سا روپیہ نصیب کسکو ہوتا ہی ایک ہی روپیہ مشکل سے ملتا ہی
نہین معلوم آج مین کسکا منہ دیکھکر اُٹھا تھا جو مجھے ایک روپیہ ملگیا بہت سے دوکاندار آپ کے لشکر مین ہین
اُنکے پاس نصف روپیہ بھی نہین ہی ساحر سمجھا یہ سڑی ہی اسوقت اسکو یہی دھن ہی باتین بنا رہا ہی کہا اچھا میان
مزدور تم یہان بیٹھو ہم تمھاری دوکان کے لیے بہت سے خریدار ڈھونڈھے لاتے ہین مزدور وہان بیٹھ گیا ساحر نکلا
اور ساحرون کے خیمے مین گیا کہا مین ابھی بازار گیا تھا وہان سے کچھ سودا لیا مزدور کی تلاش تھی ایک مزدور مفلوک
ملا اُسکو لایا جب اُسنے سودا رکھدیا تو مین نے ایک روپیہ اُسکو دیا وہ مزدور سڑی ہی روپیے کو دیکھکر بہت خوش ہوا
ایسی ایسی باتین بنائین کہ مجھے بہت ہنسی آئی چلو اُسکی باتین سنو ساحر اسکے ہمراہ خیمے مین آئے دیکھا ایک مزدور مفلوک
دھوتی باندھے بیٹھا ہی ساحرون نے دیکھکر کہا صورت بھی اسکی عجیب ہی قریب آکے سب نے کہا کیون میان
مزدور تم روپیہ لیکر بہت خوش ہوئے مزدور نے کہا اور تم سب کو رشک ہوا ساحر ہنسنے لگے کہا میان مزدور صاحب خفا
نہوجیے آپکو روپیہ ملا ہمین بہت خوشی ہوئی ہمنے سنا ہی کہ آپ دوکان رکھیے گا مزدور نے کہا ہان دوکان تو مین ضرور
رکھونگا جو ساحر اپنے ہمراہ لایا تھا اُسنے کہا میان مزدور آپکا نام کیا ہی جب ہم لوگ بازار مین آئین تو آپکی دوکان کو
کسکے نام سے پوچھین مزدور نے جواب دیا کہ مین اپنا نام آپکو نہ بتاؤنگا پہلے آپ اپنا نام بتائیے مین سن لون پھر
اپنا نام بھی بتاؤنگا ساحر نے کہا میرا نام کلنگ جادو ہی مزدور نے دوسرے ساحر سے کہا آپکا کیا نام ہی اُسنے
جواب دیا میرا نام اکوان جادو ہی مزدور نے تیسرے ساحر سے پوچھا آپکا کیا نام ہی اُسنے کہا میرا نام مہتر دک جادو
ہی اسیطور سے مزدور نے سب کے نام دریافت کیے مگر جب نام اکوان جادو کا سنا تو دلمین کہا کہ یہی مکار آفتاب
کو جلاد کے سامنے سے لیگیا اور جلاد کو بھی ہلاک کر گیا تھا اب کہان جائیگا اس سے عوض خون جلاد لینا چاہیے
یہ سوچکر کہا پھر مین بھی اب نام بتاؤن سب نے کہا ابھی کیواسطے تو ہم سب نے اپنے نام بتائے ہین اب
اگر آپ اپنا نام نہ بتائیے گا تو ہمین صدمہ ہوگا مزدور نقلی نے کہا پہلے تو میرا نام نادر جادو تھا اور اب زردار جادو ہی
اور کل سے دوکاندار جادو ہو جائیگا یہ سنکر سب ساحر خوب ہنسے کہا واہ میان صاحب کیا خوب نام بتائے ہین مزدور
نے کہا سب کے تین نام ہوتے ہین اگر مین نے تین نام بتائے تو کیا قباحت کی ساحرون نے کہا نہین صاحب
آپ نے بہت اچھے اچھے نام بتائے مگر آپ ساحر بھی ہین مزدور نے کہا ساحر تو نہین ہون ساحرون نے کہا پھر

آپ نے نادرجادو اور زردار جادو اور دوکاندار جادو اپنے نام کیون بنائے لفظ جادو تو اُسی شخص کے نام کے آخر مین ہوتا ہی جو سحر جانتا ہو مزدور نے جواب دیا کہ اب میرے پاس روپیہ ہی جو کچھ اپنے کو کہونگا وہ زیب ہوگا آپ لوگ اس بات مین دخل نہ دین ساحر ہنس کے خاموش ہو رہے کلنگ جادو نے کہا کیون میان زردار اب دوکان کس چیز کی رکھوگے مزدور نے کہا اگر غلہ کی دوکان رکھونگا تو مجھسے وزن نہ کیا جائیگا کیونکہ بہت نحیف وناتوان ہون اور اگر کسی دوسری شی کی دوکان رکھونگا تو مجھسے اُسکے مصائب نہ اُٹھین گے کیونکہ یہان پر بہت سے دوکاندار ہین وہ از راہ دشمنی میرے تئین کسی نہ کسی ترکیب سے نقصان پہونچائین گے اگر کسی نے آگ لگا دی اور مال دوکان کا جل گیا تو نقصان عظیم ہوا اس سے مناسب میرے نزدیک یہ ہی کہ مین دوکان جواہر کی رکھونگا اور مال بہت عمدہ فراہم کرونگا اُسمین کسی قسم کا خوف نہین ہی اگر کوئی آگ بھی لگا دیگا تو جواہر کو نقصان نہ پہونچے گا ساحرون نے کہا ہان یہ بات بہت مناسب ہی مزدور نے کہا اب مین یہ روپیہ دوکان مین لگا دونگا تب سب سے عمدہ میری دوکان ہوگی ساحرون نے کہا اتنی دیر اس سے باتین کین ہین اور کچھ اسکو دینا چاہیے یہ سوچکر سب نے ایک ایک روپیہ مزدور کو دیا اب تو میان مزدور کی اور ہی کیفیت ہوگئی کہا صاحب اب مین دوکان نہین رکھونگا ساحرون نے کہا کیون اب تو تمھین لازم ہی کہ بہت بڑی دوکان رکھو جسکا ثانی پردۂ دنیا پر ممکن نہو مزدور نے جواب دیا اب دوکان رکھنے کی کیا ضرورت ہی ساحرون نے کہا پھر اب یہ روپیہ کیا کیجیے گا مزدور نے کہا کسی صحرا مین جاکر املاک بناؤنگا اُس جنگل کو آباد کرونگا بہت سے ملازم کرونگا سب میری رعیت ہونگے مین سب کا شہنشاہ ہونگا جب مین بادشاہ ہو جاؤنگا تو اپنی شادی کسی بادشاہزادی کے ساتھ کرونگا بادشاہ کا داماد ہونگا مگر ایسے بادشاہ کی بیٹی لونگا جسکے یہان کوئی بیٹا ولیعہد نہو کہ اُسکے بعد مین تخت پر بیٹھون دو ملکون کا بادشاہ بنون بڑا عالیجاہ ہون اگر جی چاہیگا تو پھر اور کسی بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ عقد کرونگا جب دو تین بادشاہون کی بیٹیان بیاہ لاؤنگا اور دو تین ملکون کی حکومت ملجائیگی تب تمام روے زمین کی سلطنتون پر لشکر کشی کرکے سب کو فتح کر لونگا اور بادشاہ روے زمین بنکر بیٹھونگا اُسوقت کوئی نسخہ حیات ابدی کا تیار کرا کے استعمال کرونگا ہمیشہ زندہ رہونگا ساحر بہت ہنسے کہا جناب جب آپ تمام روے زمین کے بادشاہ ہونگے تو اُسکے بعد کچھ اور ترقی کی کوشش نہ فرمائینگے مزدور نے کہا ہوس زر تو جب بھی باقی رہیگی مگر کہان سے دولت ملیگی ساحرون نے کہا آپکی وضع بھی جب اور ہی کچھ ہو جائیگی اور لباس بھی بہت ہی پر تکلف آپکے زیب جسم ہوگا اور ملازمین بھی بہت سے ہونگے اور علاوہ اسکے بہت سے سامان ہونگے مزدور نے کہا وضع جو آپ لوگ اسوقت دیکھتے ہین یہی رہیگی بلکہ اسوقت تو ایک دھوتی بھی ہی اور جب مین روے زمین کا بادشاہ ہو جاؤنگا تو وہی عزت میرے لیے کیا کم ہوگی جو مین دھوتی کی عزت دینے کا محتاج رہون اسکو بھی توشہ خانہ مین داخل کرا دونگا بشرطیکہ جبتک یہ باقی رہے اور ملازمین کی ضرورت نہوگی مین خود اپنے کام کرسکونگا کیونکہ اسوقت مین دوسرون کے کام کرنے مین بہت چاق وچست ہون اور اُسوقت جو میری بادشاہی کا زمانہ اپنے کام کرنے مین سست ہو جائیگا یہ بات ممکن نہین اگر ایسے ہی اخراجات بجا کرونگا تو سلطنت کاہیکو رہیگی بمجبوری ایک نسخہ حیات ابدی کا تیار کرا لونگا ساحرون نے کہا یہ تو عجیب شخص ہی لائق اسکے ہی کہ اسے شہنشاہ کی خدمت مین لیچلیین اور اُنھین اسکی باتین سنوا دین وہان سے اسکو دو تین ہزار روپیہ ملجائیگا اسکی غریبی بھی دفع ہو جائیگی اور شہنشاہ بھی بہت خوش ہونگے کلنگ جادو نے کہا میری بھی یہی صلاح ہی کہ اسکو دربار شاہی مین لیچلیین وہان شہنشاہ کو اسکی باتین سنوائین

سب نے کہا پھر ہملوگ تو وہانتک جا نہین سکتے ہین کسی اور شخص سے اسکی سعی کرانا چاہیے کلنگ جادو نے کہا
بختگان وزیر زمرد ثانی وہ بہت گستاخ ہی اور اُسے ہر طرح کا اختیار ہی شہنشاہ اسکی باتکو رد نہین کرتے ہین اُسکے پاس
اسکو پہونچاؤ اور اُس سے کہین کہ آپ اسکو اپنے ہمراہ دربار مین لیجائیے سب نے کہا بہت اچھی بات ہی یہ صلاح کرکے
سب ساحر مزدور کے قریب آئے کہا میان زردار جادو صاحب آپ ہمارے شہنشاہ کی خدمت مین چلیے وہان کچھ دیر
باتین بنائیے مزدور نے کہا چلیے مین کیا آپ کے شہنشاہ سے ڈرتا ہون ابتو میرے پاس دس روپیے ہین ساحرون نے
کہا اجی جناب یہ باتین نہ کیجیے خاموش رہیے شہنشاہ سے سب ڈرتے ہین مزدور نے کہا میان کلنگ جادو کیا آپ
بھی ڈرتے ہین کلنگ جادو نے کہا مین بھی ڈرتا ہون مزدور نے کہا ابتو مجھے بھی اُنسے خوف معلوم ہوتا ہی ہرگز نہ
جاؤنگا ساحرون نے کہا کیون وہان کے چلنے سے کیا ہوگا مزدور نے کہا ہمارے کلنگ جادو ڈرتے ہین تو ہمین
بھی خوف آتا ہی وہان مین جاؤن تمھارے شہنشاہ مجھکو دوڑ کے کاٹ کھائین تو مین کیا کرون ساحرون نے کہا
چپ چپ ایسی بات نہین کہتے ہین ارے ہم لوگ اُنکے جبر و قہر سے ڈرتے ہین مزدور نے کہا کیا وہ جابر بھی ہین ساحرون
نے کہا بادشاہ ہین اُنکا جابر ہونا اور قاہر ہونا ضرور ہی مزدور نے کہا تو مین نہ جاؤنگا وہ میرے روپیے چھین لینگے
کلنگ جادو نے کہا تو سڑی ہی ارے کہین بادشاہ کسی کے روپیے چھین لیتے ہین مزدور نے کہا بڑے بڑے
ملک جب چھین لیتے ہین تو چھوٹا سا روپیہ چھین لینا اُنکے آگے کوئی حقیقت نہین وہ ضرور چھین لینگے مین ہرگز
نہ جاؤنگا کلنگ جادو نے کہا ارے ملک چھین لینا اور بات ہی اُنھین روپیے کی کمی ہی بلکہ تجھکو وہ تین ہزار روپیہ
دینگے یہ سنکر مزدور نے اس زور سے قہقہہ مارا کہ سب ساحر اُچھل پڑے کہا اب مین ضرور چلونگا ساحر اسکو لیکر
بختگان کے خیمے مین آئے بختگان اسوقت اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا کچھ فواکہات کھا رہا تھا ساحرون نے در خیمے
پر آکے اپنی اطلاع کرائی دربانون نے بختگان سے جاکر کہا کلنگ جادو اور اگوان جادو اور حتروک جادو
آئے ہین امیدوار باریابی ہین بختگان نے کہا بلالو دربان باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے بختگان کو
سب ساحرون نے سلام کیا مگر مزدور نے عجب ترکیب سے سلام کیا بختگان نے جو مزدور کی صورت دیکھی مسند
پر سے اُٹھ کھڑا ہوا ساحرون نے کہا یہ ایک مزدور عجب طرح کا آدمی ہی ایسی باتین کرتا ہی کہ لائق سننے کے ہین بختگان
نے کہا آپ لوگ اُنکو چھوڑتے جائین مین انسے باتین کرونگا ساحرون نے کہا ہم لوگ یہ چاہتے تھے کہ آپ اُسکو
شہنشاہ کی خدمت مین لیجائین اور اُنھین اسکی باتین سنوائین بختگان نے کہا مین لیجاؤنگا اب آپ لوگ تشریف لیجائین
مین انسے باتین کرونگا ساحر بختگان کے خیمے سے نکلے باہر آکے سب نے کہا عجب بدخلق ہی اسکو بڑا غرور ہی اگر ہم
لوگون کو تھوڑی دیر بٹھاتا تو کیا ہو جاتا معلوم ہوتا ہی اسکو مزدور کے آنیکی خبر پہلے سے معلوم ہوگئی تھی اسی
وجہ سے اُسنے مزدور کو اپنے پاس روک لیا اب اُس سے باتین کریگا یہان تو ساحر یہ باتین کر رہے تھے مگر وہان
مزدور نے بختگان سے کہا کہ مین خاص تیرے پاس آیا ہون بختگان نے عرض کی جو ارشاد ہو بسر و چشم بجا
لاؤن مزدور نقلی نے کہا یہ بتا کہ تحفہ جات جو آفتاب ہزار سر لایا تھا وہ فیروز نے کہان رکھے ہین بختگان نے
عرض کی اُسی کے پاس ہین مزدور نقلی نے کہا وہ کہان ہی بختگان نے کہا وہ آجکل سحر تیار کرنیکو ایک بارگاہ مین
گیا ہی اور حکم یہ دیا ہی کہ کوئی اُس بارگاہ کے اندر چار دن تک نہ آئے جو کوئی آئیگا وہ سزائے سخت پائیگا خواجہ کو
جو جو باتین تحقیق کرنا منظور تھین بختگان سے دریافت کین جب سب امور طے ہوگئے تو کہا اے بختگان تم اسوقت
یہ فواکہات کھا رہے تھے میرے آنے سے موقوف کردیا اب تم اسکو کھاؤ بختگان نے کہا مین خوب سیر ہون مزدور

نقلی نے کہا نہین تمھین یہ سب کھانا ہوگا بختگان نے بمجبوری اُس میوے کو کھایا سر چکرایا چھینک لیکر بیہوش ہوا مزدور نقلی نے بختگان کو چاہا کہین پوشیدہ کرے ایک قنات سامنے لپٹی ہوئی رکھی تھی اُسکو کھولکر بختگان کو لپیٹ دیا آپ وہان سے نکلکر بختگان کی صورت بنائی بارگاہ کے باہر آئے لوگون نے جو دیکھا کہ وزیر صاحب تشریف لائے ہین سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہوگئے بختگان نقلی ٹہلتا ہوا اکوان جادو کے خیمے کے قریب آیا پکار کر آواز دی میان اکوان جادو اکوان جادو خیمے سے باہر نکلا دیکھا بختگان کھڑا ہے اسنے جھک کے سلام کیا خیمے کے اندر لیگیا بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا عرض کی حضور اسوقت کہانسے تشریف لائے ہین بختگان نقلی نے کہا اپنی بارگاہ سے آتا ہون جس مزدور کو تم میرے یہان لیگئے تھے اُسنے واقعی ایسی باتین کین کہ مجکو بہت ہی ہنسی آئی مگر بعض باتین اُسکی ایسی تھین جو خلاف صحبت شاہی تھین مین نے اُس سے اتنا کہا کہ جب دربار مین بادشاہ کے جانا تو ایسی باتون کا خیال رکھنا اُسنے کہا بادشاہ میرا کیا بنا لین گے مین نے کہا وہ حاکم ہین اُنھین ہر طرح کا اختیار ہے یہ سنکر اُسنے کہا جب اُنھین ہر طرح کا اختیار ہے تو کہین ایسا نہو کہ میرے روپیے چھین لین یہ کہکر میرے پاس سے اُٹھ کے بھاگ گیا مین نے بہت بہت روکا آدمیون کو پیچھے دوڑایا مگر اُسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا بازار کی جانب بھاگ گیا اکوان نے کہا حضور وہ سڑی تھا اُسکو اپنے نفع و نقصان کا خیال نہین بختگان نے کہا کیون میان اکوان جادو تمنے آفتاب ہزار سر کو اس آفت سے بچایا اور پھر شہنشاہ نے اُسکے صلے مین تمکو کچھ بھی انعام نہ دیا اکوان جادو نے کہا جو کچھ مجکو ملا وہ آپکے سامنے ملا بختگان نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بہت کم انعام تمھین دیا کام تمھارا اس انعام سے بہت بڑھ گئے تھا اکوان جادو نے کہا جو کچھ ملگیا غنیمت ہے شہنشاہ نے قدر تو کی بختگان نے کہا اگر مین تمھارے شہنشاہ کی جگہ پر ہوتا تو اس احسان کے عوض مین اپنا نصف ملک تمکو دیتا اکوان نے جواب دیا شہنشاہ کا دل ایسا نہین ہے جو ایسا کرین آجتک سوا میرے اور کسیکو انعام دینے کی نوبت نہین آئی بلکہ مین نے اہل اسلام کے یہان اس بات کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ اپنے سردارون کی بڑی قدر کرتے ہین اور جو کوئی کام اُنکے سردار اچھا کرتے ہین وہ اُس سے دس حصے بڑھکے انعام دیتے ہین بختگان نے کہا مین خوب آگاہ ہون مجھسے کیا کہتے ہو مگر مین دیکھا چاہتا ہون کہ تمھین انعام مین کیا کیا ملا اُس روز مین نے اچھی طرح سے نہین دیکھا تھا اکوان جادو نے صندوق کھولا ایک دوشالہ نہایت عمدہ اور ایک پٹکہ بہت باریک شال کا اور ایک رومال نکال کے بختگان نقلی کے آگے لاکر رکھدیا اور ایک صندوقچہ اُسی صندوق سے نکالا وہ بھی لاکر رکھا بختگان نقلی نے کہا اسمین کیا ہے اکوان نے کہا روپیہ ہے بختگان نے اُس دوشالے کو دیکھا پٹکے کو اچھی طرح دیکھا رومال کی تعریف کی کہا یہ اشیا تمھارے کس کام کے ہین اگر اسکو بیع کرو تو مین خرید کرتا ہون اکوان جادو نے اپنے دلمین خیال کیا کہ واقعی مین ان چیزون کو لیکر کیا کرونگا اسوقت اسکے دام ملجائینگے بیچ ڈالون یہ سوچکر کہا کہ وزیر صاحب ارادہ میرا یہ تھا کہ عزت کی چیز ہے پڑی رہیگی جب کبھی کوئی تقریب ہوگی اُسوقت اسکے نکالنے کا موقع ہوگا چار چشمون مین عزت ہوگی مگر آپکا فرمانا بھی نہین ٹال سکتا ہون یہ آپکی نذر ہین آپ انکو لیجائیے بختگان نے کہا انکی قیمت جو مناسب جانو وہ مجھسے کہدو مین ابھی دیدون اکوان جادو نے کہا جو حضور کی مرضی ہو بختگان نے کہا نہین تمھارا مال ہے جو قیمت مناسب جانو وہ کہدو اکوان نے کہا مین نے بازار لشکر مین محض امتحان کی غرض سے اسکو دکھایا تھا ایک مہاجن بارہ ہزار روپیہ دیتا تھا بختگان نقلی نے پوچھا اُس مہاجن کا کیا نام ہے اکوان جادو نے مہاجن کا نام بتایا بختگان نے کہا اگر تمھارے مزاج مین آئے دس ہزار روپیے مجھسے لو اور یہ اشیا میرے حوالے کرو اکوان جادو نے کہا آپکو روپیہ دینے کی کیا ضرورت

ہے یہ یون ہی آپکی نذر ہین بختگان نے کہا مین تمہارا نقصان نہین چاہتا ہون اکوان نے کہا حضور مین خلاف
نہین عرض کرتا ہون آپ اس مہاجن سے دریافت کرلین بختگان نقلی نے کہا اگر یہی مرضی ہے تو میرے
یہان چلو مین تمھین روپیہ دیدون اکوان نے کہا مین چلتا ہون بختگان نقلی نے کہا روپیہ گھر روانہ
کردوگے اکوان نے کہا حضور اب گھر کیونکر روانہ کرسکتا ہون جب یہ لڑائی ہولیگی اور یہان سے
لشکر جائیگا تو خود ہی لیتا جاؤنگا بختگان نے کہا پھر کہان رکھوگے اکوان نے کہا یہین رکھونگا بختگان نے کہا
میرے نزدیک یہان رکھنا مناسب نہین ہے تم براے جنگ جاؤ یہان کوئی شخص روپیہ پر اپنا قبضہ کرے یا سب کو تمھین
ہلاک کرکے روپیہ لیجائے تو کیسا ہو اکوان نے کہا پھر جو کچھ آپ فرمائیے بختگان نے کہا میری راے تو یہ ہے کہ جو کچھ روپیہ
تمھارے پاس موجود ہے یہ سبھی تم اپنے یہان نہ رکھو اکوان نے کہا پھر کسکو دون بختگان نے کہا اگر کوئی نہین رکھتا
ہے تو میری بارگاہ مین رکھ آؤ اکوان نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہے مین عرض نہ کرسکتا بختگان نے کہا مین تو یہ
جانتا ہون کہ تم خیمے مین براے نام رہو شب کو بھی میری بارگاہ مین سورہا کرو اکوان بختگان کے اخلاق کو دیکھکر
بہت خوش ہوا دلمین خیال کیا کہ ہم لوگ جو جو باتین اسوقت کہتے تھے وہ بالکل غلط تھین وزیر صاحب بڑے لائق
ہین یہ خیال کرکے کہا وزیر صاحب مین ابھی اپنا سب اسباب آپکی بارگاہ مین پہونچائے دیتا ہون بختگان نقلی
نے کہا بہت اچھی بات ہے حفاظت سے رہیگا یہ کہکر بختگان نقلی وہانسے اٹھا اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا تھوڑی
دیر کے بعد اکوان جادو جو کچھ کہ اسکے پاس از قسم زر و جواہر تھا لیکر بختگان کی بارگاہ مین آیا سب بختگان کے
سپرد کرکے کہا غلام رخصت ہوتا ہے جسوقت حضور کے آرام کا وقت ہوگا حاضر ہو جاؤنگا کشتی جو بختگان کے آگے
فواکہات کی رکھی تھی اُسمین سے بختگان اصلی نے تھوڑی سی ترکاری کھائی باقی یون ہی رکھی ہوئی تھی بختگان
نقلی نے کہا اکوان جادو یہ ترکاری کچھ تھوڑی سی رکھی ہے اگر جی چاہے تو کھاؤ اکوان نے سلام کرکے ترکاری
اُٹھالی بختگان نے کہا کھالو اکوان نے کچھ انکار کیا مگر بختگان نے کہا تمھین کھانا ہوگی مجبور ہوکے اکوان جادو
نے وہ ترکاری کھائی دو ہی تین پھل کھائے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکر زمین پر گرا بختگان نقلی نے اسکی زبان
مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اور جو کچھ نقد دے یہ امانت لایا تھا وہ بھی نذر زنبیل کیا اس کاروبار مین شام
ہوگئی بختگان نقلی نے گلیم اوڑھ لی فیروز کی بارگاہ کی طرف آئے دیکھا دربان در بارگاہ پر بیٹھے ہوئے ہین بے تکلف
بارگاہ کے اندر داخل ہوئے کسی نے بھی نہ دیکھا کہ کون گیا مگر ٹوپیان سب کی لیتے گئے اندر بارگاہ کے آکر دیکھا تو فیروز
کو ایک چوکی پر بیٹھا پایا دیکھا کچھ اسباب سحر اسکے آگے رکھا ہے ایک پتلا مٹی کا بنا ہوا آگے کھڑا ہے بختگان نقلی نے اُسی
صورت سے اپنے تئین چوکی کے نیچے پہونچایا چوکی کے نیچے پہونچکے اپنی صورت مہیب بنائی زبان کٹی ہاتھ کے منہ
مین لگائے بال سر کے بہت لمبے لمبے بنائے آنکھین بڑی بڑی بنا کے فیروز کی چوکی کے نیچے بیٹھا فورا ذرا چوکی کو جنبش
دی چوکی جو ہلی فیروز نے جھک کے دیکھا صورت مہیب نظر آئی فیروز ڈر گیا جلدی سے گردن اُٹھالی قریب تھا کہ اُٹھ
کے بھاگ جائے مگر ضبط کرکے چپکا بیٹھا رہا جب اسے خاموش بیٹھے بیٹھے دیر گذری تو اسنے دیکھا کہ چوکی کے نیچے سے
ایک دھوان پیدا ہوا فیروز نے چاہا اس دھوئین سے بچون نہین معلوم یہ دھوان کیسا تھا تاثیر دکھائے یہ سدھ بدھ بسار دھڑا
کے گرا بیہوش ہوگیا تخت کے نیچے سے نعرہ ہوا انا عمرو ثانی تخت سے نکلکر خنجر مارا مگر خنجر بیکار ہوگیا اور بہت سی کوششین کین
مگر فیروز قتل نہوا آخرکار خواجہ مجبور ہوئے چاہا اسکی زبان مین سوزن دون منہ کھولکر اسکے زبان دہن سے باہر نکالی سوزن
اپنے پاس سے نکالا بہت بہت کوشش کی مگر زبان بھی اسکی نہ چھدی خواجہ نے اسکی جھولی کھولکر حرز ہیکل صاحبقران

اور تحفہ جات بدیع الملک نوجوان نکالے قصد کیا اسکو داخل زنبیل کرون اور بارگاہ سے نکلون کہ یکایک برق چمکی آواز مہیب آئی خواجہ نے دیکھا وہ پتلا جو سامنے کھڑا تھا اُسنے ہاتھ پانؤن ہلانا شروع کیا اور اُسکی زبان مین گویائی پیدا ہونے لگی یہ ماجرا دیکھ کے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی بارگاہ سے باہر آ کے اپنے لشکر کیطرف راہی ہوئے قریب دیوار پہونچ کے تخت زنبیل سے نکالا اُسپر بیٹھ کے دیوار کے پار آئے تخت اُتار کے داخل زنبیل کیا پیادہ پا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین قریب لشکر پہونچے یہان صاحبقران زمان اور بدیع الملک نوجوان اور کئی سرداران نامی بارگاہ کے آگے ٹہل رہے تھے بدیع الملک نوجوان امیر سے عرض کرتے تھے کہ تحفہ جات کے جانیکا مجھے صدمہ عظیم ہے اول تو وہ اشیا متبرک تھے دوم یہ کہ کیسے کیسے لوگون کی نشانی تھی صاحبقران فرماتے تھے اب انشاء اللہ تعالی فیروز سے مقابلہ کرنا ہے اسکو زیر کرکے سب اشیا لے لینا ہین بدیع الملک اور صاحبقران یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آئے امیر نے فرمایا خواجہ اسوقت کہانسے آتے ہو عمرو نے عرض کی یا صاحبقران فیروز کے لشکر مین گیا تھا وہ سحر تیار کر رہا ہے ابھی تک تیار نہین ہوا ہے ایک پتلا مٹی کا بنایا ہے نہین معلوم اسمین کیا بات پیدا کریگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہے خواجہ نے عرض کی مین نے اُس سے حرز ہیکل وغیرہ لے لیا مگر کیا کرون کیا ہوگئی مجھے بڑا افسوس ہے بدیع الملک نے خواجہ کیطرف مسکرا کے دیکھا امیر نے فرمایا خواجہ اگر تمھین روپیہ کی ضرورت ہو تو لو مگر حرز ہیکل اور تحفہ جات بدیع الملک دیدو خواجہ نے کہا میرے پاس نہین ہین آپ روپیہ دیجیے مین لا دونگا امیر نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ دیا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا تم اپنے تحفہ جات نہ منگاؤگے بدیع الملک نے بھی خواجہ کو بہت روپیہ دیا خواجہ نے روپیہ نذر زنبیل کیا اپنی بارگاہ مین آئے حرز ہیکل وغیرہ نکال کے صاحبقران کے پاس حاضر ہوئے سب تحفہ جات صاحبقران کے سامنے رکھدیئے امیر نے حرز ہیکل اپنے گلے مین پہنی اور سب تحفہ جات بدیع الملک کو عطا فرمائے سب کو بڑی خوشی ہوئی صاحبقران نے خواجہ کی بہت تعریف کی اس خوشی مین ایک جلسہ تہنیت مقرر کیا عین جلسہ مین مریخ نے آکر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے مریخ کو اپنے پاس بلایا کہا حکیم کا حال بیان کرو مریخ نے عرض کی یا امیر حکیم کا پتہ نہین ہے نہین معلوم کہان اسیر کیا ہے مین نے بہت سے مقامات دیکھے مگر کہین اُنکو نہ پایا مجبور ہو کے واپس آیا صاحبقران خاموش ہو رہے صدمہ بھی ہوا مگر فرمایا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم حکیم کا پتہ معلوم ہو جائیگا کہان پوشیدہ کیا گیا مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا تو طلسم ملحقات مین کہین قید ہے یا کسی اور صحرا مین رکھا ہے صاحبقران نے فرمایا جہان ہوگا معلوم ہو جائیگا مریخ نے امیر کے گلے مین حرز ہیکل دیکھ کے بہت تعجب کیا آخر ضبط نہو سکا عرض کی حرز ہیکل آپ تک کیونکر آئی امیر نے کل کیفیت بیان فرمائی مریخ نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کیفیت جنگ دریافت کی خواجہ نے سحر تیار کرنیکی اور وہان پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہونیکی کیفیت بیان کردی مریخ نے کہا خواجہ سحر تیار ہو چکا تھا اگر آپ وہان تھوڑی دیر اور ٹھہرتے تو بڑا غضب ہو جاتا یہ وہ سحر تیار کیا گیا ہے جسکے وار کو کوئی روک نہین سکتا ہے فیروز میدان مین آئیگا تو ایک تخت اژدر بھی ہمراہ ہوگا اُس تخت پر شبیہ سامری ہوگی خواجہ نے پوچھا شبیہ سامری کون شخص ہے مریخ نے کہا یہ پتلا سامری کی صورت بنا کر اور سامری کی روح کو بلا کر اس پتلے مین بھر دیا ہے اسکے سحر کو ساحر دفع نہین کرسکتا ہے اور غیر ساحر کی تو مجال نہین جو اُسکے سامنے جاسکے جسوقت یہ پتلا اپنے چہرے سے نقاب اُٹھائیگا جو اسکے منھ کیطرف دیکھے گا بیہوش ہو جائیگا خواجہ نے کہا جسوقت مین وہان موجود تھا تو پتلا بالکل ساکت کھڑا تھا جب مین وہانسے آنیکے لیے اُٹھا تو ایک آواز مہیب آئی اور پتلے کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی زبان مین گویائی آنے لگی آنکھین کھل گئین مین وہانسے چلا آیا مریخ نے کہا روح سامری کو بلایا ہوگا وہ آئی ہوگی جب آپ تشریف لے گئے ہونگے اُسوقت روح کو طلب کیا ہوگا اتنے عرصے مین روح آئی خواجہ خاموش ہو رہے مریخ نے صاحبقران سے عرض کی اسکے سحر کا روکنے

سواے ہمعصر سامری کے اور کوئی نہین ہی امیر نے فرمایا ای مریخ خدا مالک ہی وہ کیا بنا سکیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
اب کیفیت فیروز کی سنیے کہ اسکو جو ہوش آیا اپنے کو عجب حالت مین پایا اسباب سحر کو خراب دیکھا کپڑے اپنے جسم مین نہ پائے
مگر پتلے کیطرف نگاہ کی پتلے نے قہقہہ لگایا اور کہا ای فیروز بڑے افسوس کی بات ہی کہ تو ایک عیار سے ایسا ڈرا کہ بیہوش
ہو گیا اور اپنا سب اسباب چھنوا دیا تجھے شرم نہین آتی تو طلسم کی سلطنت کیا کرتا ہوگا فیروز بہت شرمندہ ہوا کہا ای
شبیہ سامری مین نے اُسکی صورت جو دیکھی میرے ہوش پراگندہ ہو گئے اپنی مدت العمر مین مین نے ایسی صورت مہیب
نہین دیکھی تھی پتلے نے جواب دیا اب کیا ارادہ ہی اور مجھے کیون تکلیف دی ہی فیروز نے کہا آپ پر خوب روشن ہی
میرے کہنے کی کیا ضرورت ہی پتلے نے کہا مین تو جانتا ہون مگر تو بھی بیان کر فیروز نے کہا مین چاہتا ہون کہ اہل اسلام
کو اسیر کر لون مگر اُنکی مدد کو مریخ آفتاب علم موجود ہی اور میرے تحفہ جات سحر سب اُسکے پاس ہین مین اُس سے مقابلہ نہین
کر سکتا ہون اُسکے علاوہ مسلمان خود بھی ایسے اقبالمند ہین کہ جنکو سحر سے خوف نہین اور سحر اُنپر تاثیر نہین کرتا ہی پتلے نے کہا
یہ کتنی بڑی بات ہی ایک دم مین سب کو گرفتار کر دونگا میرے سامنے مریخ آفتاب علم کیا بنا سکیگا اور مسلمان کیا کرینگے فیروز
نے جواب دیا مجھے آپ سے یہی امید ہی پتلے نے کہا تو ابھی جا اور میرے تخت کی تیاری کر اور طبل جنگی بجوا دے مین کل میدان
مین جا کر سب کو اسیر کر دونگا فیروز باہر آیا اپنی خاص بارگاہ مین گیا ملازمین کو بلایا کہا ہمارے خزانے مین ایک تخت
جواہر نگار ہی جسپر تخت سامری لکھا ہی اُس تخت کو لاؤ اور صحراے خارزار مین چار شیر رہتے ہین اُنسے جا کر کہو کہ ہم شبیہ
سامری نے تمکو طلب کیا ہی اُن شیرون کو لیکر بہت جلد یہان آؤ ملازمین روانہ ہوئے فیروز نے اپنے مصاحبین کو
بلایا لوگ آئے جب سب آچکے تو فیروز نے بختگان کو نہ پایا نوکرون سے کہا بختگان کو بھی جا کر اطلاع دو کہ جلد آئے
زمرد ثانی نے کہا آج دن بھر وہ میرے پاس نہین آیا ملازم بختگان کے خیمے مین گئے خیمے کو تنہا پایا فیروز سے آکر کہا کہ
بختگان کا کہین پتہ نہین فیروز نے تمام لشکر مین تلاش کرایا مگر کہین نہ پایا جب مجبور ہوا تو ہم شبیہ سامری کی بارگاہ
مین آیا ہاتھ باندھکر کہا ایک کار ضروری کیواسطے حاضر ہوا ہون ہم شبیہ سامری نے کہا بیان کر فیروز نے کہا بختگان کا پتہ
نہین معلوم ہوتا ہی ہم شبیہ سامری نے ہنسکر کہا اپنی بارگاہ مین ہی ایک قنات مین لپٹا ہوا ہی فیروز نے کہا اُسکو قنات
مین کسنے لپیٹا ہم شبیہ سامری نے کہا عیار لشکر اسلام سے آیا تھا یہ سب کام اُسی کے ہین ایک سردار کو بھی تمہارے
یہانسے لیگیا ہی فیروز باہر آیا ملازمین سے کہا بختگان اپنی بارگاہ مین ہی ایک قنات وہان ہی اُسی قنات مین لپٹا ہی
لوگ آئے قنات کو جو کھولا تو بختگان لرزان و ترسان قنات کے باہر آیا لوگون نے کہا وزیر صاحب یہ کیا واقعہ ہی بختگان
نے کہا تمکو اسکی تحقیق سے کیا ضرورت ہی سب خاموش ہو رہے بختگان نے لباس منگایا جلدی جلدی کپڑے پہن کے
فیروز کے پاس آیا یہان سب لوگ اسکے منتظر تھے زمرد ثانی نے جو بختگان کو دیکھا کہا آج دن بھر میرے پاس نہ آنیکا
کیا سبب تھا بختگان نے کہا مین نہین عرض کر سکتا فیروز نے کہا مجھے تمہاری کل کیفیت معلوم ہی بختگان نے کہا اب
آپکی دیوار نے کچھ فائدہ نہ دیا فیروز نے محجوب ہو کر سر جھکا لیا بختگان نے کہا اب کسی بات کو میری خلاف نہ جانیے گا
فیروز نے کہا مجھے حیرت یہ ہی کہ دربان موجود تھے اور لوگ محافظان حصار سے تھے کسی نے اُس شخص کو نہ دیکھا اور وہ
چلا آیا بختگان نے کہا اُنکو کوئی مانع نہین ہی اگر آگ کا دریا بھی ہو تو وہ اپنے کام کر جائینگے فیروز نے کہا غضب کیا تھا
میرا سحر اگر ناتمام ہوتا تو وہ سحر کو بگاڑ کے چلا جاتا اور اسی واسطے یہان آیا تھا مگر موقع نہ پایا چلا گیا بختگان نے کہا کسی
قسم کا کوئی نقصان تو نہین پہونچا فیروز نے کہا سحر کا تو کوئی نقصان نہین ہوا مگر ایک سردار اکوان جادو جو آفتاب ہزار سحر
کو لیکر آیا تھا اُسکا پتہ نہ تھا ابھی معلوم ہوا کہ اُسکو لیگیا بختگان نے کہا خیر جو ہوا بہت اچھا ہوا آپکی جان بچی فیروز

نے کہا ای بختگان یہ بات تو ممکن نہ تھی جو وہ میرے تئین کسی قسم کا گزند پہونچا سکتا سواے اسکے کہ اسیر کر کے لیجاتا قتل
تو مجھے کوئی نہین کر سکتا ہی بختگان نے کہا آپ نے پھر میرے کہنے کو خلاف تصور کیا فیروز نے کہا ای بختگان بے یقین
ہی واقعی وہ ایسا ہی شخص ہی کہ اُس سے ڈرنا چاہیے بختگان نے کہا پھر اب کیا ارادہ ہی فیروز نے کہا اب مین طبل جنگی
بجواتا ہون ارادہ یہ ہی کہ کل میدان مین جا کر سب کو اسیر کر لون اب وہان اور کون باقی ہی سواے صاحبقران اور
مریخ آفتاب علم کے اور لوگ جو لشکری ہین اُنسے کسیطرح کا خوف نہین ہی جب امیر گرفتار ہو جائینگے تو وہ سب بسر و چشم اطاعت
قبول کرینگے بختگان نے کہا بہتر طبل جنگی بجنے کو حکم دیجیے فیروز نے رسالدارون کے پاس پیام بھیجے کہ طبل جنگی بجواو رسالدارون
نے نقارخانہ مین خبر دی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے آواز طبل سنکر روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین حاضر
ہوئے ہاتھ اُٹھا کر عرض کی پروردگار عالم تا بقاے جہان آفتاب اقبال اور کوکب جاہ و جلال کو تابان و درخشان رکھے فیروز
نے طبل جنگی بجوایا ہی ارادہ اُسکا یہ ہی کہ صبح کو میدان رزم مین آ کر معرکہ آراے نبرد ہو صاحبقران نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی
بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاری ہونے لگی شب بھر تیاری جنگ
مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے فریضۂ سحری ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون نے
کشتیان حاضر کین صاحبقران نے سلاح خاص ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے در بارگاہ پر خادم اسپ صبا رفتار
لیے حاضر تھے امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے اُسطرف سے فیروز
اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آیا صاحبقران نے دیکھا کہ فیروز کے تخت کے آگے آگے ایک تخت جواہر نگار چار شیر اُس تخت
کو اُٹھائے ہوئے بہت سے ساحر گرد تخت کے حلقہ کیے ہوئے دو تین ساحر چنور ہلاتے ہوئے اپنی شان و شوکت دکھاتے
ہوئے میدان جنگ مین آگے ٹھہرے زمرد ثانی نے بھی ایک جانب اپنا تخت روکا لشکر کی صف بندی ہوئی صاحبقران
نے مریخ آفتاب علم سے پوچھا کہ سب کے آگے جو تخت ہی اسپر کون ہی مریخ نے عرض کی کہ ہم شبیہ سامری اسی کا نام ہی صاحبقران
نے فرمایا فیروز نے یہی سحر تیار کیا ہی مریخ نے عرض کی یہی سحر ہی اسی سے سب ساحر عاجز ہین مگر آپ چاہینگے تو یہ سحر باطل
ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی یہ ذکر تھا کہ ہم شبیہ سامری نے اپنا تخت آگے بڑھایا نعرہ کیا کہ ای حمزہ اب تک
تو نے طلسم مین بہت غدر برپا کیا مگر اب اپنے ارادے سے باز آ اور طلسم سے واپس جا کہ مین براے مدد فیروز آیا ہون اب
کسیکی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کر سکے صاحبقران نے بھی اپنا مرکب آگے بڑھا کر فرمایا او مکار اگر تو فیروز کی مدد کو آیا ہی
تو ہمین کیا خوف ہی نہ ہم فیروز سے خائف تھے نہ تجھسے ڈرتے ہین جو تیرے مزاج مین ہو وہ ہمارے حق مین برائی کر ہم موجود
ہین دیکھین تیری کد سے ہمارا کیا نقصان ہوتا ہی ہم لوگون کا یہ دستور نہین ہی جو بات منہ سے کہی وہ ضرور کی اور جس کام
کا ارادہ کیا اُسکو انجام دیا ہم شبیہ سامری نے کہا ای حمزہ اگر تجھے اپنے زور و بازو پر ناز ہی تو مین علاوہ سحر کے فن
سپہ گری مین بھی دخل رکھتا ہون مجھسے مقابلہ کر صاحبقران نے فرمایا مجھے کیا عذر ہی تیرے سامنے موجود ہون پھر تو
ہم شبیہ سامری نے فوج کیطرف دیکھا فیروز تخت بڑھا کے آگے آیا ہاتھ باندھکر کہا کیا حکم ہی ہم شبیہ سامری نے کہا ایک
مرکب حاضر کرو با دولت تیغ و نیزہ سے لڑینگے سحر نہین کرینگے فیروز نے اُسیوقت رسالے سے ایک مرکب منگا کر ہم شبیہ سامری
کو دیا ہم شبیہ سامری سوار ہوا صاحبقران کے مقابلے مین آ کے کہا ای حمزہ مجھپر وار کر صاحبقران نے فرمایا کیا تو آگاہ
نہین ہی کہ میرا یہ دستور نہین کہ وار مین سبقت کرون ہم شبیہ سامری نے کہا دلمین حسرت باقی رہجائیگی امیر نے فرمایا
تیری امید بر آئیگی مین وار پہلے نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے تلوار میان سے نکالی کہ وہ تلوار سحر کی تھی صاحبقران کے
سر پر وار کیا امیر کے پاس حرز ہیکل موجود تھی وار کو خالی دیکر اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار ہاتھ سے چھین کر دون

پھینکدی تلوار جو زمین پر گری صاحبقران نے دیکھا ایک کاغذ کی تلوار بنی ہی آب و تاب بالکل نہین صاحبقران نے فرمایا کیون ہم شبیہ سامری تو نے وعدہ کیا تھا کہ مین سحر نہ کرونگا ہم شبیہ سامری نے دیکھا کہ صاحبقران ثانی پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور مین قوت مین انسے بڑھ کے نہین ہون کسیطرح لڑکر فتحیاب نہونگا یہ سونچکر چاہا پر پرواز پیدا کر کے اُڑ جاون اور مرکر جنگ سے ٹلجاؤن صاحبقران نے اسکا ہاتھ پکڑ کے ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ گردن ہم شبیہ سامری کی پلٹ گئی سر دور جا کے گرا اندھیرا ہو گیا لشکرون سے شور احسنت و آفرین بلند ہوا سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہم شبیہ سامری بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی فیروز کے ہوش اُڑ گئے صاحبقران نے فیروز اور زمرد کیطرف بنگاہ غضب دیکھا فیروز نے اپنے لشکر سے کہا ارے تم اسقدر ہو اگر جرأت کر کے جا پڑو گے تو حمزہ کے لشکر سے کچھ بھی نہ بن پڑیگا سب ساحر حربہ ہاے سحر لیکر ٹوٹ پڑے صاحبقران زمان بھی ہوشیار ہو گئے سرداران امیر بھی آگے بڑھے مریخ نے گولے سحر کے پھینکنا شروع کیے جسطرف گولا پھینکا سو دو سو جادوگر واصل جہنم ہوئے بدیع الملک نوجوان تلوار کھینچکر بڑھے صفون کو درہم و برہم کر دیا اور سرداران اسلام تلوارین کھینچکر جو گرے تو ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا جو کوئی سردار مبتلاے سحر ہو کے گرا بدیع الملک نے بڑھکر لوح محفوظ کا عکس ڈالا سرداروں کے ہوش بجا ہوئے کبھی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر دم کیا کبھی مریخ آفتاب علم نے سحر اُتارا اسیطرح تاشام خوب جنگ مغلوبہ رہی فیروز نے جب اپنی شکست دیکھی گھبرایا ہوا زمرد ثانی کے پاس آیا زمرد نے کہا اے فیروز اب آثار اچھے نہین ہین بختگان نے کہا طبل باز گشت بجوا دیجیے فیروز چاہتا ہی کہ مین پلٹ کر طبل امان کا حکم دون کہ بدیع الملک نوجوان قریب آ گئے تھے اسنے چاہا اسطرف سے نہ جاؤن دوسری جانب سے نکل جاؤن اُدھر امیر کو پایا زمرد نے امیر کی صورت دیکھی کہا اے فیروز جلد یہان سے بھاگنے کی تدبیر کر و حمزہ آ گیا فیروز نے بختگان اور زمرد کو اپنے کاندھون پر بٹھایا سحر کر کے وہان سے اُڑ گیا صاحبقران کو اُس ہنگامہ مین کچھ معلوم نہوا فیروز زمرد ثانی اور بختگان کو لیکر نکل گیا اسکی فوج کے لوگون نے جو دیکھا کہ فیروز اور زمرد نہین ہین اپنی جان بچا کر نکل گئے یہ لوگ بھی مجبور ہوے مریخ نے بھی اس کیفیت کو دیکھکر سب کو مبتلاے سحر کیا مریخ کا سحر یہ لوگ کیا رد کر سکتے ہین صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان اور سرداران اسلام بھی بڑی ہوشیاری سے لڑ رہے تھے ساحران فیروز کو جب اپنی زندگی سے یاس ہوئی سب نے مجبور ہو کے چادرین ہلانا شروع کین امیر نے ہاتھ روکا سب لوگ ٹھہر گئے ساحر ہاتھ باندھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا ساحرون نے بصدق دل اسلام قبول کیا خیمہ و خرگاہ فیروز کا سب لوٹ لیا طبل شادمانی بجا کر میدان سے بفتح و فیروزی واپس آئے اس خوشی کے سبب سے تین دن تک لشکر اسلام مین جلسۂ تہنیت برپا رہا چوتھے روز مریخ آفتاب علم نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کی کہ اب طرف گلزار خدنگ کے تشریف لیچلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہی لوح حاصل کیجیے ملحقات کے طلسم فتح کر کے فراغت حاصل کیجیے امیر نے فرمایا لشکر مین سب کو اطلاع دو کہ کل یہان سے کوچ ہی اپنا اپنا اسباب سفر درست کرنا چاہیے لشکر مین اطلاع ہو گئی سب لوگون نے اُسی روز اپنا اپنا اسباب سفر درست کیا دوسرے روز امیر جانب گلزار خدنگ روانہ ہوے انکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فیروز کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ حو بخوف صاحبقران زمرد و بختگان کو لیکر مین گرمی جنگ مین فرار ہوا تو اپنے تختگاہ مین آکر پہونچا زمرد اور
بختگان کو کاندھے سے اتارا آپ تخت پر بیٹھکر رونے لگا بختگان نے کہا ای شہنشاہ محل گریہ نہین ہی لڑائی کا یہی دستور
ہی کبھی بار لڑائی بگڑ گئی ہی اگلی بار فتح نصیب ہوگی آپکو ہیراس کس بات سے ہی فیروز نے جواب دیا ای بختگان مجھے اب
فتح کی امید قطع ہوگئی مین مسلمانون سے لڑکر فتحیاب نہونگا اب میرے پاس لشکر بھی موجود نہین ہی جو پھر لشکر کشی
کر سکے انکی طرف جاؤن اور انسے مقابلہ کرون بختگان نے کہا آپ کہتے ہین کہ اس طلسم سے بہت طلسم ملحق ہین وہان سے
مدد طلب فرمائیے فیروز نے کہا وہ لوگ مجھکو مدد نہین دینگے جب یہ خبرین سنین گے تو اپنے طلسم کی حفاظت کرینگے اسی سے
بہتر یہ ہی کہ یہ ہو کہ اب کسی طلسم مین چلکر اسکو گوشۂ امان قرار دین مسلمان اب گلزار خدنگ پہونچ گئے ہونگے مریخ آفتاب علم
انکے ہمراہ ہی وہ ایک دن مین لوح دلادیگا بے لوح پائے تو انکی یہ حالت تھی جب لوح پا لینگے تو کیا آفت برپا کرینگے طلسم ملحقات کیطرف
روانہ ہو جائینگے لوح کام دیتی رہیگی وہان کی لوحین بھی حاصل کر لینگے ان طلسمون کو بھی خراب کرینگے مریخ آفتاب علم سا ساحر انکے
ہمراہ ہی خود صاحب اسم اعظم ہین بدیع الملک سا شخص جسکو صاحبقران ثالث کہنا زیبا ہی وہ انکے ہمراہ ہی کسکی
مجال ہی جو انسے مقابلہ کرسکے عیار ایسا انکے ہمراہ ہی جسکے مکر سے کوئی نہین بچ سکتا خود صاحبقران اقبالمند ہین بختگان نے
فیروز کے دلکو بہت ہی خائف پایا کہا آپکی اقبالمندی کی کیا کمی ہی ایک طلسم کے بادشاہ ہین سحر مین یکتائے روزگار نامی نامدار قریب دعوی
خداوندی آپ سے کون مقابلہ کرسکتا ہی فیروز نے جواب دیا میرے اقبال مین اب فرق آگیا ہمعصر سامری سا شخص جب گرفتار ہوگیا
تو مین کیا چیز ہون جو مسلمانون سے لڑکر فتح پاؤنگا جبتک اقبال میرا زور و پر تھا تب تک مین نے اپنے طلسم مین دعوی
خداوندی کیا اب میرا اقبال ترقی پر نہین ہی بختگان نے فیروز کو بہت بہت سمجھایا مگر فیروز کی ہمت مین زیادتی نہوئی
بختگان مجبور ہوگیا فیروز نے کہا ای بختگان میرا ارادہ ہی کہ اب طلسم سے نکلکر اور اپنے اہل و عیال کو لیکر طلسم مراۃ العدم
مین چلا جاؤن کہ وہ طلسم بہت ہی سخت ہی اور کسیکی مجال نہین جو وہان جا سکے اول تو یہ بات ہی کہ وہان کا بادشاہ ملک
قیصر صاف باطن بڑا شجاع ہی اور طلسم مین علاوہ ساحران نامی کے پہلوان اسقدر ہین کہ ایک شہر پہلوانون کا وہان آباد
ہی اور انکی پرورش بادشاہ طلسم کے یہان سے ہوتی ہی وہ لوگ فن سپہ گری کو خوب جانتے ہین قریب دو لاکھ کے پہلوان اس
شہر مین رہتے ہین علاوہ انکے ساحران نامی وہان ایسے ایسے ہین کہ میرے اشیا ہمعصر سامری کے مقابلے کے ہین بعض
بعض ایسے ہین جو انکے سحر کو بھی خیال مین نہین لاتے ہین اور بہت سی باتین اس طلسم مین ایسی ہین جسکی وجہ سے اسکو کوئی
فتح نہین کرسکتا ہی لوح وہانکی دستیاب نہین ہوسکتی اور اگر مل بھی جائے تو برعکس حکم دے طلسم کشا اگر لوح کے احکام
پر کام کرے تو گرفتار بلا ہو یہ کتنی بڑی بات ہی اس سبب سے وہان کا چلنا بہت مناسب ہی بختگان نے کہا آپ
جسوقت مین اپنے طلسم کو خالی کردیجیگا صاحبقران یہان کسیکو بادشاہ بنا دینگے طلسم آپکے قبضے سے نکلجائیگا پھر اسپر
مشکل سے قبضہ ہوگا اور مسلمان وہان ضرور پہونچین گے فیروز نے کہا میری جان تو بچ جائیگی اور زمرد ثانی کو امان
تو ملیگی بختگان نے کہا وہ طلسم یہان سے کتنے فاصلے پر ہی فیروز نے جواب دیا یہان سے ایک سال کی راہ ہی مگر بزور
سحر چار دن کے عرصے مین وہان پہونچ جاؤنگا دو روز طلسم کے باہر مسافرخانۂ طلسمی مین رہنا ہوگا تیسرے روز سلطان کی
ملاقات ہوگی طلسم کے اندر جانا ہوگا وہان کے عجائب و غرائب جسوقت دیکھوگے تو تعجب کروگے حسینان عالم کے رہنے
کا مکان ہی عجب طلسم ہی مین نے حکیم فرنطلین ذو فنون کو اسیر کرکے وہین بھیجدیا ہی اور وہان کے بادشاہ نے اپنے
طلسم سے باہر ایک صحرا مین مکان سحر بنا کر حکیم کو وہان قید کیا ہی براے حفاظت کچھ عجائبات اس مکان مین بنادیے
ہین بختگان نے جو طلسم کی تعریف سنی کہا ای شہنشاہ پھر وہین تشریف لیچلیے یہان سے لاکھ درجہ غنیمت ہی جب سال بھر تک

مسلمان کوشش کرینگے تو وہانتک پہونچین گے فیروز نے کہا ابھی تو مسلمان لوح لینگے نہین معلوم کیا کیا کوشش کرنی
ہونگی اور کہان کہان جانا ہوگا وہ طلسم سب طلسمون کے بعد ہی پہلے نو طلسم ہین ایک میر طلسم تو ناقص ہوگیا اب
آٹھ اور باقی ہین جب ان طلسمون کو فتح کر چکین گے تب طلسم مراۃ القدم تک پہونچین گے پھر ایک طلسم سے دوسرے
طلسم کی راہ ایک سال کی ہی دس برس مسلمان راہ طی کرنے مین بسر کرینگے اور کچھ طلسمون مین رہین گے نہین معلوم
طلسمون مین کیا بات ہو کہین اسیر ہو جائین قتل ہون کیا کیفیت گذرے ممکن نہین جو اس طلسم تک جا سکین بہت
مشکل ہی اور اگر وہان پہونچ بھی جائینگے تو طلسم مینا بے لوح کے داخلہ نہین ہو سکتا ہی پھر لوح طلسم اسکے اندر ہی کیا کر سکینگے
سرحد طلسم تک بھی مسلمان نہ پہونچ سکین گے بختنگان نے کہا پھر اب تشریف لیجایے یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی فیروز نے
کہا مین جاکر ملکہ خوش نگاہ سے بیان کرتا ہون دیکھون انکی کیا راے ہوتی ہی بختنگان نے کہا نسوان کی راے صحیح بھی
ہوتی ہی آپ نے جو کچھ تجویز کیا ہی میرے نزدیک بھی بہت بہتر ہی اب اور کسی سے اسکا ذکر بھی نہ فرمایئے فیروز نے کہا کہ
بختنگان ملکہ خوش نگاہ جادو منتل اور نسوان کے نہین ہین وہ بھی سحر مین یکتاے روزگار ہین انسے بھی ہر ایک
ساحر کی مجال نہین جو مقابلہ کر سکے وہ حکیم قرنطین کی حقیقی بہن ہین علم حکمت مین بھی بہت اچھا دخل ہی بختنگان
نے کہا آپکی خوشی جاکر دریافت فرمایئے فیروز اسیوقت اُٹھا محل مین آیا یہان ملکہ خوش نگاہ اپنی کنیزون سے
بدیع الملک اور صاحبقران اور مریخ آفتاب علم کا ذکر کر رہی تھین ملکہ لیلاے کمان ابرو بھی بیٹھی تھین فراق
بدیع الملک مین دلپر رنج و ملال تھا عجب حال تھا ملکہ خوش نگاہ سمجھاتی تھین کہ بی بی اسقدر ملال نہ کرو خدا جامع المتفرقین
ہی شاہزادہ بفتح و فیروزی واپس آئیگا مین نے مریخ آفتاب علم کے پاس ایک خط روانہ کیا تھا مگر اُسوقت بازار موت معرکہ
رزم مین گرم تھا کافر قتل ہو رہے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کنیزون کو وقت نہ ملا جو میرا خط مریخ کو پہونچاتین مجبور
ہوکر واپس آئین اب مین پھر آج ہی خط روانہ کرتی ہون جو کیفیت ہی معلوم ہو جائیگی اگر لڑائی ختم ہوگئی ہوگی تو شاہزادے
کو یہان بلا لونگی دو تین روز یہان تشریف رکھین گے پھر چلے جائینگے ملکہ لیلا کہتی تھین کہ اب آپکے ارشاد سے میرا اشتیاق
اور زیادہ ہوگیا نہین معلوم لڑائی مین کیا کیفیت گذری ہو ملکہ خوش نگاہ نے کہا خاطر جمع رکھو سب خیریت ہوگی یہ
ذکر تھا کہ کنیزون نے کہا شہنشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ خوش نگاہ کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا یقین ہوا کہ لڑائی
اہل اسلام کی بگڑ گئی جب تو شہنشاہ اپنے شہر کو واپس آئے مگر ضبط کیا اتنے عرصے مین فیروز سامنے سے آیا ملکہ نے
فیروز کے چہرے کیطرف دیکھا اُداس پایا طبیعت ٹھکانے ہوئی سمجھے شکست اُٹھا کر آیا ہی مگر آگے بڑھ کے استقبال کیا
فیروز کو مسند پر لا کے بٹھایا کہا اے شہنشاہ اسوقت آپکی تشریف آوری کا کیا سبب ہی خیر تو ہی آپ تو براے مقابلہ تشریف
لیگئے تھے کیون واپس آئے فیروز نے جواب دیا ملکہ کیا پوچھتی ہو غضب ہوگیا ملکہ خوش نگاہ نے کہا جلدی بیان
کیجیے فیروز نے تمام کیفیت بیان کی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب مین اس لائق نہین ہون کہ اہل اسلام سے مقابلہ کر سکون
نہ اب میرے پاس لشکر ہی نہ مقابلہ کرنیکی ہمت ہی ہر طرح مجبور ہون اگر فکر کر کے لشکر فراہم بھی کرون گا تو اُسوقت تک
مسلمان لوح حاصل کر لین گے جب بے لوح اُن لوگون نے یہ آفت برپا کی تھی تو لوح ملجانے پر کیا کرینگے ملکہ نے کہا اے شہنشاہ
اسقدر لشکر آپ کے پاس تھا اب کیا ہوگا فیروز نے کہا سب تباہ ہوا تین بار لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا ہر مرتبہ لڑائی
بگڑی ہی لوگ مارے گئے کچھ مسلمان ہوئے جو جو ساحران نامی و گرامی تھے اُنمین سے اب ایک بھی باقی نہین ہی کچھ مسلمان
ہوگئے کچھ قتل ہوئے اور وہ وہ لوگ مسلمان ہوگئے جنکی طرف شبہ نہ تھا حد کی بات ہی کہ ولیعہد طلسم یعنے مریخ آفتاب علم
مسلمان ہوگیا اُسکے مسلمان ہوجانے نے قیامت برپا کر دی اگر وہ مسلمان نہوتا تو مین ضرور اہل اسلام کے مقابلے

مین ہر وقت چاق و توانا رہتا مگر اُسی کی وجہ سے میری ہمت پست ہوگئی پھر بڑا دعوی مجکو اُستاد پر تھا وہ بھی قید ہوگئے نہ معلوم اہل اسلام نے اُنکو کمان قید کیا ہر آجتک یہ حال نہین کھلا لشکر اُنکی بارہین اسقدر اپنے ہمراہ لیکر گیا تھا کہ صحرا مین اُترنے کے لیے مقام نہ ملتا تھا اور راہ مین بمشکل کسی جگہ پر ٹھہر جاتے تھے مگر اہل اسلام نے اس غضب کی جنگ کی کہ مین وہانسے زمرد ثانی اور بختگان کو لیکر چلا آیا نہین معلوم وہان لشکر پر کیا گذری ابھی تک کسی دو براے خبر بھی روانہ نہین کیا یقین ہر سب لشکر قتل ہوگیا ہو اور بہت سے لوگ بخوف جان مسلمان ہوگئے ہونگے اب کوئی لشکر سے میرے پاس واپس نہ آئیگا سب مسلمانون کے ہمراہ لوح لینے جائینگے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے ابرو کمان یہ حال سنکر خوش ہوگئین مگر ظاہرا بہت افسوس کیا کہا پھر اب کیا ارادہ ہر فیروز نے کہا اب میری یہ راے ہر کہ مین طلسم مراۃ العدم مین جاؤن اور وہان پناہ لون تم لوگون کو بھی اپنے ہمراہ لیچلون وہان مسلمان کسیطرح نہین پہونچ سکینگے قیصر صاف باطن سے مدد لونگا مسلمانون کو گرفتار کرا کے قتل کر ڈالونگا پھر اپنے طلسم مین آجاؤنگا اور اگر کچھ نہوگا تو جان تو بچ جائیگی ملکہ خوش نگاہ نے خیال کیا کہ اگر مین اسکے ہمراہ وہان جاؤنگی تو پھر اہل اسلام سے ملاقات دشوار ہوجائیگی اور لیلا اپنی جان دیدیگی بھلا یہ تاب مفارقت بدیع الملک کیونکر لائیگی تڑپ تڑپ کے مر جائیگی اس وجہ سے جانا بہتر نہین ہر اسکو بھیجنا چاہیے یہ سوچکر ملکہ نے کہا اے شہنشاہ میرے نزدیک بہت مناسب ہر اور آپ جسوقت تشریف لیجائینگے قیصر صاف باطن ضرور آپکی مدد کریگا اور مسلمانون کو گرفتار کرلیگا آپ ضرور تشریف لیجائیے اور یہ میر الطلسم ہو میرا یہان رہنا انسب ہر کیونکہ ایک خوف ہر کہ مبادا مسلمان اپنا قبضہ اس طلسم پر کرلین تو پھر آپکو بہت مشکل ہوگی اور اُنسے طلسم نہ ملیگا اس سے بہتر یہ ہر کہ مین یہان کے انتظام کرتی رہون اور آپ طلسم مراۃ العدم مین تشریف لیجائیے فیروز نے بہت بہت کہا مگر ملکہ خوش نگاہ نے منظور نہ کیا اور بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ فیروز نے ملکہ کا چھوڑ جانا اچھا جانا کہا ملکہ اگر یہی خوشی ہر تو تم طلسم مین رہو مگر بہت ہوشیاری رکھنا اور انتظام مین کسی قسم کا فرق نہ آنے دینا خوش نگاہ نے کہا آپ جانتے ہین کہ مین سحر مین بھی کسی سے کم نہین ہون اور علم حکمت مین بھی بخوبی ماہر ہون اگر لشکر اسلام اسطرف آئیگا تو مین طلسم کی سلطنت پر کسیکو قبضہ نہ کرنے دونگی فیروز نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون اب کب تمسے ملون ملکہ نے کہا بہت جلد آپ طلسم مین تشریف لائیے گا قیصر صاف باطن آپکو دیکھتے ہی انتظام کریگا اور اُسکی وجہ سے اہل اسلام گرفتار ہوجائینگے فیروز ملکہ سے رخصت ہوکر باہر آیا بختگان سے کل کیفیت بیان کی کہا ملکہ کی یہ راے ہر بختگان نے کہا بہت اچھی بات ہر مین بھی پسند کرتا ہون آپ تشریف لیچلیے اور ملکہ یہین رہینگی وہ انتظام کرلینگی آپ وہان سے کوشش کیجیے گا جیسا ہوگا دیکھا جائیگا تشریف لیچلیے بختگان کے کہنے سے فیروز نے اُسی دن وہانسے سفر کیا اور طلسم مراۃ العدم کے جانب روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ خوش نگاہ کی تحریر کیجاتی ہر

کہ جب فیروز جانب طلسم روانہ ہوا تو ملکہ خوش نگاہ نے ایک نامہ مریخ آفتاب علم کے پاس روانہ کیا اور اُسمین سب کیفیت تحریر کردی پتہ تو فیروز سے تحقیق کرلیا تھا معلوم تھا کہ مریخ آفتاب علم صاحبقران کے ہمراہ گلزار خدنگ کیطرف گیا ہر کنیز کو اسی پتہ سے روانہ کیا کنیز نامہ لیکر روانہ ہوئی ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر صاحبقران کی عرض کیجاتی ہر

کہ جب امیر مع لشکر گران طرف گلزار خدنگ کے روانہ ہوئے چوتھے روز ایک صحرا مین پہونچے مریخ آفتاب علم نے

عرض کی یا صاحبقران اب ہملوگ آپکے ہمراہ نہین جاسکتے یہان سے سرحد گلزار خدنگ شروع ہو اور لوح گلزار خدنگ
مین ہو آپ تنہا تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین تنہا جاؤنگا ۔ اراکان اسلام نے مریخ
سے کہا آپ کے نہ جانے کا کیا سبب ہو مریخ نے جواب دیا کہ ہملوگ ساحر ہین اور یہ دیار لوح ہو یہان ہملوگون کا جانا مناسب
نہین ہو اور آپ کے نسبت بھی یہی بات ہو کہ آپ شریک طلسم کشا ہین آپکو بھی نہین جانا چاہیے طلسم کشا تلاش لوح
کیواسطے تنہا جائے یہ شرط طلسم مین ہوتی ہو گو مین وقتاً فوقتاً حاضر خدمت ہوتا رہونگا امیر نے فرمایا مین تنہا جاؤنگا
خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران تنہا تشریف لیے جاتے ہین کہا مین تو آپ کے ہمراہ ضرور چلونگا صاحبقران نے کہا
خواجہ تمھارے جانیکی ضرورت نہین ہو مین تنہا جاؤنگا خواجہ نے بہت بہت کہا مگر صاحبقران نے منظور نکیا آخر وقت
تنہا سب سے ملکر روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کنیز ملکہ خوش نگاہ کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو نامہ لیکر چلی لشکر اسلام کو تلاش کرتی ہوئی چوتھے روز پہونچی دیکھا ایک صحرا مین بارگاہین استادہ ہین سرداران اسلام
اپنی اپنی بارگاہون کے آگے کرسیون پر بیٹھے صحرا کی سیر کر رہے ہین تلاش کرکے مریخ آفتاب علم کی بارگاہ کے قریب
آئی دیکھا مریخ بھی اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھا ہو گرد مصاحب جمع ہین کنیز نے پرچہ مریخ آفتاب علم کی گود مین ڈال دیا
مریخ نے پرچہ اُٹھایا پڑھنے لگا اُسمین لکھا تھا کہ فیروز بخوف صاحبقران یہان سے بھاگ کر طلسم مراۃ العدم مین
گیا ہو مجکو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا تھا مگر مین نے انکار کیا اور مین بحیلۂ انتظام طلسم یہان رہگئی اب میرے واسطے
کوئی انتظام معقول کرو لوح پاکر دوسرے طلسم کیطرف نہ چلے جانا سمجھ کے کام کرنا شاہزادہ بدیع الملک کو یہ پرچہ دکھا
دینا جو کچھ اُنکی رائے ہو وہ کرنا مریخ اُٹھا پرچہ لیکر بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک
نے جو مریخ کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین کو بھیجا کہ جاکر مریخ کو باعزاز اپنے ہمراہ لائین مصاحبین شہزادہ
بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لیگئے بدیع الملک نے اپنے پاس بلاکے بٹھایا مریخ نے پرچہ نذر دیا بدیع الملک
نے پرچے کو پڑھا جب سب پڑھ چکے تو مریخ نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہو کہ آپ ملکہ کو یہین لے آئیے اور
تخنگاہ مین جو کچھ عجائبات سحر ہون اُن سب کو دفع کرو مریخ نے کہا مجھے صاحبقران زمان کا خوف ہو اور دوسری
بات یہ ہو کہ جبتک لوح نہ آلے تب تک کوئی کام نہ کرنا چاہیے جب صاحبقران لوح لیکر آئینگے اُسوقت وہان کے
عجائبات مٹائے جائینگے اور خزانۂ طلسمی قبضے مین آئیگا بدیع الملک نے فرمایا آپ ملکہ کو تو لے آئیے مریخ نے عرض
کی اگر یہ امر بھی صاحبقران کے خلاف ہو تو میرے واسطے باعث خرابی ہو بدیع الملک نے فرمایا جو کام میری ذات
سے ہوگا وہ صاحبقران کے خلاف نہوگا آپ جاکر ملکہ کو لے آئیے مریخ نے عرض کی مین آج ہی جاؤنگا بدیع الملک
نے فرمایا آپ ابھی تشریف لیجائیے مریخ بدیع الملک سے رخصت ہوکر اُسیوقت روانہ ہوا دوسرے روز اپنے مکان
پر پہونچا وہان جو کچھ اسکے تحفہ جات سحر تھے وہ سب لیے اور ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلائے کمان ابرو کو ساتھ لیکر
روانہ ہوا دوسرے روز لشکر اسلام مین آکر پہونچا یہان بدیع الملک نوجوان نے ایک بارگاہ بہت بڑی الگ استادہ
کرائی تھی مریخ کے انتظار مین اپنی بارگاہ کے آگے بیٹھے رہتے تھے چوتھے روز مریخ نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے
فرمایا اے مریخ کیا ہوا مریخ نے عرض کی مین جس کام کیواسطے گیا تھا اُسکو انجام دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ کہان
ہین مریخ نے عرض کی میری بارگاہ مین ہین بدیع الملک نے فرمایا مین نے اُن لوگون کیواسطے ایک بارگاہ

الگ استادکرائی ہی وہان لیجاؤ مریخ نے ملکہ خوش نگاہ اور ملکہ لیلاے کمان ابرو کو اُس بارگاہ مین لاکر
اُتارا بدیع الملک نے ارادہ کیا کہ ملکہ لیلا عنبر موی سے ملنے کو جائین مریخ آفتاب علم ہاتھ باندھکر سامنے
آیا عرض کی ای شہریار غلام کی ایک عرض ہی اگر قبول ہو تو کمترین کی خاطر نہ ملول ہو گو میرا سر بےادبی ہی مگر مجبور
ہو کر عرض کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم جو کچھ کہو مجکو بسر و چشم منظور ہی مریخ نے عرض
کی ملکہ لیلاے کمان ابرو سے جبتک عقد شرعی نہو آپ تشریف نہ لیجائین جب صاحبقران تشریف لائین
اور عقد شرعی ہو جائے اُسوقت آپکو اختیار ہی میرا فخر ہی کہ آپسا عالی نسب مجکو ایسی عزت بخشے مگر اتنا عذر ہی اگر
مزاج مبارک مین آئے قبول فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ مجکو بسر و چشم منظور ہی تمھاری خاطر کا خیال
ہی مریخ قدمون پر بدیع الملک کے گر پڑا کہا ای شہریار میری خطا عفو فرمائیے گا بدیع الملک نے کہا ای مریخ مین
تمسے بہت خوش ہون مجھے تمھاری طرف سے کسی قسم کا ملال نہین ہی مریخ اپنی بارگاہ مین آیا بدیع الملک نے سامان
دعوت ملکہ خوش نگاہ و ملکہ لیلاے کمان ابرو کیا سب لشکر مین حیران ہوے کہ بدیع الملک کے پاس کون آیا ہوا ہی
بارگاہ مین کسکو رکھا ہی مریخ سے جسنے پوچھا مریخ نے جواب دیدیا کہ مجھے بھلا اُنکے معاملات مین کیا دخل ہی مین کیا جانون
کسکی دعوت ہی اور کسکے واسطے بارگاہ استادکرائی ہی سب لوگ خاموش ہو رہے بدیع الملک سے کوئی دریافت نہ
کر سکا مگر خواجہ عمرو نامدار بدیع الملک کے پاس آئے سب کیفیت دریافت کرکے بدیع الملک سے کہا کہ تمنے برا
کیا مین تمھاری شکایت صاحبقران سے کرونگا تمنے بے اجازت امیر ناموس فیروز کو یہان کیون بلایا
اب اگر فیروز ستارہ پیشانی کو اس بات کی خبر ہو جائے اور وہ کوئی فتنہ اُٹھائے تو صاحبقران بھی
یہان موجود نہین ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ ہم سمجھ لین گے اور صاحبقران زمان سے عرض کر دینگے وہ آزردہ
نہین ہونگے خواجہ نے ایسی ایسی باتین کہین کہ بدیع الملک کے دلمین خوف پیدا ہوا کہا خواجہ واقعی تم صحیح کہتے ہو
مجھسے غلطی ہوئی صاحبقران کے سامنے اس قسم کی باتین نہ کرنا خواجہ نے کہا مین ضرور کہونگا کہ بدیع الملک کے
سبب سے مریخ آفتاب علم کی جان جائیگی وہ صاحب غیرت ہی ضرور اپنی جان دیدیگا میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ خواجہ
مجھے ایک ہیرے کی کنی چاہیے ہی یقین ہی اسیواسطے طلب کرتا ہوگا بدیع الملک نے کہا خواجہ واقعی مریخ تمسے ہیرے کی
کنی مانگنے گیا تھا خواجہ نے کہا مین تمسے خلاف کہونگا بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر مریخ اپنی جان دیدیگا تو امیر کو
یقین کامل ہو جائیگا اور مجھسے بہت آزردہ ہونگے خواجہ نے کہا ممکن ہی کہ مین مریخ کو سمجھاؤن اور وہ اپنے ارادے
سے باز رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ پھر آپ مریخ کو سمجھائیے نہین تو غضب ہو جائیگا خواجہ نے کہا تجھے کیا ضرورت
ہی جو مین بیکار اُسکو سمجھاؤن بدیع الملک سمجھے کہ خواجہ بے لیے راضی نہونگے اُسیوقت ایک بازوبند بازو پر سے کھولکے
خواجہ کو دیا اور کہا یہ بازوبند مجھے طلسم سفاکیہ مین ملا تھا اسکی قیمت بڑے بڑے بادشاہ جلیل نہین دے سکتے ہین یہ مین
تمھاری نذر کرتا ہون خواجہ نے بازوبند لیا کہا مریخ کو سمجھا دونگا مگر تم اُس سے اس امر مین کچھ تحقیق نہ کرنا نہین وہ مجھسے
اس بات کی شکایت کریگا اور آیندہ میرے کہنے کو قبول نہ کریگا بدیع الملک نے کہا خواجہ مین کبھی اُس سے ذکر نہ کرونگا خواجہ
وہانسے اُٹھے مریخ کی بارگاہ مین آئے کہا کیون صاحب تمنے بے اجازت صاحبقران کسکو لشکر مین لاکر رکھا ہی مریخ
نے کل کیفیت خواجہ سے بیان کر دی مگر بدیع الملک کی خصوصیت بوجہ شرم ظاہر نہین کی خواجہ نے کہا آپنے بہت
برا کیا اور صاحبقران جب آئینگے تو بہت آزردہ ہونگے مین خود اُنسے اس کیفیت کو بیان کرونگا مریخ نے کہا خواجہ غضب
ہو جائیگا صاحبقران کی آزردگی اچھی نہین ہی خواجہ نے کہا ابھی تک تمنے امیر کی آزردگی نہین دیکھی ہی تمتو نئے سردار ہوا امیر

نے اپنے پرانے سرداروں کو ذرا ذراسی بات پر ایسی تعذیر دی ہے کہ وہ لوگ بہت ہی پچتاتے ہیں جب وہ مجھسے بعض وقت چشم مروت پھیر لیتے ہین تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے مریخ نے کہا خواجہ اب تم اسمین کچھہ سعی کرو خواجہ نے کہا صاحب مجھے کیا کام جو پرائی بلا مین اپنے سر لون گو یہ امر ضرور ہے کہ مین جسوقت صاحبقران سے کہدونگا اور اُنھین یہ ترکیب سمجھادونگا تو وہ کچھہ نکہین گے مگر مجھے کیا نفع جو مین بیکار پرائی آفت مین پھنسون مریخ سمجھا کہ خواجہ کی کچھہ نذر گذرانا ضرور ہے بے اسکے خواجہ راضی نہونگے یہ سوچکے مریخ نے ایک صندوقچہ کھولا اُس صندوقچہ سے دو تختیان الماس کی نکالین ہاتھہ پر رکھہ کے خواجہ کو نذر دین کہا خواجہ غلام کی نذر قبول فرمایئے آج آپ پہلے پہل یہان تشریف لائے ہین مجھے فرض ہے کہ آپکو نذر دون خواجہ نے تختیان مریخ کے ہاتھہ سے اُٹھالین کہا اے مریخ خاطر جمع رکھو مین صاحبقران سے تمھاری بھی کرد و نگا تمھاری بدنامی نہوگی مریخ نے ہنسکر کہا آپکی نوازش اگر شامل حال ہوجائیگی تو مین بچ جاؤنگا اور بیخوف رہونگا خواجہ نے کہا اب تم خاطر جمع رکھو مین سب سمجھ لونگا یہ کہکر مریخ سے فرمایا کہ اب کچھہ کیفیت راہ گلزار خدنگ کی بیان کرو مریخ نے عرض کی خواجہ آپکو وہانکی کیفیت دریافت کرنیکی کیا ضرورت ہے اگر یہ ارادہ ہے کہ آپ وہان تشریف لیجائین اور امیر سے ملاقات کرین تو یہ بڑی مشکل بات ہے ممکن نہین صاحبقران عجیب و غریب راہون سے تشریف لیجائینگے اُنکو بہت عجائبات طلسم راہ مین ملین گے کہین پر صحرا معلوم ہوگا اُسی صحرا کا دریا بنجائیگا کسی مقام پر باغ معلوم ہوگا وہی باغ آتشکدہ معلوم ہوگا بہت سے دشمن صاحبقران کو راہ مین ملین گے دشمن کیا کرینگے حضرت ہیکل لینے کی تدبیر نکالینگے اسم اعظم صاحبقران کے بند کرنیکی فکر کرینگے آپ وہان نہین جاسکتے خواجہ نے کہا تمھین اس سے کیا کام ہے مین جو کچھہ تمسے پوچھتا ہون وہ مجھے بتادو مریخ نے عرض کی خواجہ مجھے یہ خوف ہے کہ آپ وہان تشریف نہ لیجائین خواجہ نے کہا تم بیان کرو اگر مین جاؤنگا تو خود زحمت اُٹھاؤنگا اور بڑے بڑے طلسمون مین جب گیا اُسوقت تو افضال الٰہی سے کسیطرح کا گزند نہ پہونچا بھلا یہان کیا ہوگا مریخ جب مجبور ہوا تو خواجہ کو کل سبب گلزار خدنگ کے بتائے خواجہ سب امور تحقیق کرکے وہانسے اُٹھے اپنی بارگاہ مین آئے دن بھر تو لشکر مین موجود رہے قریب شام نام خدا لیکر روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب امیر باتوقیر لشکر سے چلکر روانہ ہوئے تو دو روز تک صاحبقران کو کوئی جگہ ایسی نہ ملی کہ جہان دم بھر استراحت فرماتے تیسرے روز جب تھک گئے تو ایک درخت سامنے دکھائی دیا امیر اُس درخت کے قریب آئے چاہا بیٹھون وہ درخت شق ہوگیا اور زمین سے شعلہ ہاے آتش نکلنے لگے صاحبقران اور آگے بڑھے ایک درخت اور نظر آیا امیر اُس درخت کے قریب آئے وہ درخت بھی شق ہوا اور شعلہ ہاے آتش نکلنے لگے صاحبقران وہانسے بھی مجبور ہوکے پلٹے اور درخت کے پاس آئے وہان بھی یہی کیفیت گذری صاحبقران اسیطور سے دن بھر پریشان پھرے جب آفتاب غروب ہوا تو امیر ایک کوہ کے قریب پہونچے اُس کوہ پر تشریف لیگئے ایک درے مین جاکر دیکھا مار و کژدم کثرت سے نظر آتے ہین امیر نے اسم اعظم الٰہی ورد زبان کیا وہ مار بچھو وہانسے ہٹ گئے امیر نے مرکب کو زیر کوہ چھوڑا تھا زین پوش اپنے ساتھہ لیتے گئے تھے بچھاکر اُس درۂ کوہ مین بیٹھے ہواے سرد چل رہی تھی صاحبقران دن بھر کے تھکے ہوئے تھے آنکھہ بند ہوگئی خواب مین ایک بزرگوار نظر آئے صاحبقران سے فرمایا کہ یہ مقام لائق ٹھہرنے کے نہین ہے تھوڑی دیر اگر یہان ٹھہروگے تو پہاڑ پھٹ جائیگا اور شعلہ ہاے آتش اسمین سے بلند ہونگے اُنسے بچنا

ممکن نہوگا بہتر یہ ہے کہ یہانسے چلے جاؤ اور ایک اسم تعلیم فرمایا اور تاکید کردی کہ اس اسم کو ہر وقت ورد زبان رکھنا جبتک
یہ اسم تمہارے ورد زبان رہیگا تب تک حفاظت تمہاری ہوگی اور یہ وہ صحرا ہے کہ جہان بڑے بڑے لوگ آئے اور زک
اُٹھاکر واپس گئے اور ابھی بہت سے ایسے صحرا مین پریشان ہونا بڑی ہوشیاری سے کام کرنا جو کھانا کھانا اسمین علم
حکمت اور سحر دونون شامل ہین مگر اسم مذکور کو ہر وقت ورد زبان رکھنا اچھا ہے دو روز کے بعد خدا اپنی مدد کریگا ایک شخص
تمہارا دوست بنیگا اُسکی ذات سے بہت کام انجام پائینگے بعد اُسکے پھر تمہین یہان بہت سے دوست ملجائینگے یہ فرماکر وہ بزرگوار
غائب ہوئے صاحبقران کی آنکھ کھلی اسم یاد پایا شکر خدا کیا اُسیوقت اسم پڑھتے ہوئے زیر کوہ تشریف لائے مرکب کو
اُسی جگہ پایا سوار ہوئے چاہتے ہین کہ روانہ ہون گھوڑے کو تازیانہ کرین کہ پہاڑ شق ہوا اور ٹکڑے اُسکے چارونطرف
گرنے لگے مگر برکت اسم اعظم صاحبقران کو کسی قسم کا ضرر نہ پہونچا جب وہ پہاڑ اُڑ گیا تو زمین سے شعلہ ہاے آتش نکلنے
لگے اور وہ آگ بڑھنے لگی یہانتک کہ تمام صحرا مین وہ آگ پھیل گئی مگر صاحبقران زمان اسم اعظم پڑھتے ہوئے اُس
آگ مین روانہ ہوئے آگ نے کچھ گزند نہ پہونچایا امیر نے شب بھر اُس آگ مین رہروی کی قریب صبح ایک صحرا مین
پہونچے وہ آگ دفع ہوئی صاحبقران نے اُس صحرا کو نہایت پرفضا پایا گھوڑا ٹھہرایا صحرا کے چارونطرف نگاہ کی
عجب کیفیت نظر آئی درخت نایاب روزگار نظر آئے پھول پھل سب نئے قسم کے پائے صاحبقران صحرا مین چارونطرف
ٹہلنے لگے ہوا اچھی معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین زین پوش بچھا کے بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد ایک ہوا
تند چلی صاحبقران نے دیکھا جانوران پرند بے انتہا اُڑے چلے جاتے ہین دیر تک بہت سے جانور اُڑا کیے جب اُنکی آمد ختم
ہوئی تو جانوران درند کو دیکھا کہ گھبرائے ہوئے ایک جانب بھاگے جاتے ہین امیر نے خیال کیا کہ کیا آفت آنے والی ہے جو یہ سب
اسطرح بھاگے جاتے ہین جب درندگان صحرائی بھی جا چکے تو اُنکے بعد کچھ آدمی برہنہ عجیب الخلقت اُسطرف سے گزرے اُنکے
بعد اُنکی عورتین اُسی تعجیل سے نکل گئین صاحبقران اُسی شجر کے سایے مین زین پوش بچھائے بیٹھے رہے جب سب جا چکے
تو امیر نے دیکھا ایک فیل مست جھومتا ہوا سامنے سے آتا ہے مگر گھبرایا ہوا وہ فیل مست بھی نکل گیا اُسکے بعد دو تین شیر ببر
بھی اُسطرف سے گزرے بعد اُن شیرون کے گذر جانیکے نوبت کی آواز آئی امیر چارون طرف دیکھنے لگے دیکھا جس
جانب سے جانور بھاگے ہوئے گئے تھے اُسیطرف سے نوبت کی آواز آتی ہے صاحبقران اُدھر متوجہ ہوئے دیکھا
چند اژدران آتش فشان پر نوبت رکھی ہوئی از خود بجتی ہوئی چلی آتی ہے امیر کو کمال تعجب ہوا نوبت جب آگے نکل گئی
تو اُسکے بعد کچھ اژدران آتش فشان کچھ فیلان مست کچھ شیران ببر کچھ اسپان کوہ کفل زنجیر ہاے آہنی پہنے فیلان مست
کے گلے مین گھنٹے سونے چاندی کے پڑے ہوئے شیرون کے گلے مین چاندی کی زنجیرین پڑی ہوئین اُنکے بعد بہت سے
غلامان زرین کمر تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے اُنکے بعد کرگدن سوار گرز گران اُٹھائے ہوئے اُنکے بعد
چند کنیزان مرصع پوش حسین مہ جبین گلفشانی کرتی ہوئی آتی ہین اُنکے بعد ایک تخت جواہر نگار اُسپر ایک
قتال عالم سوار تاج شہریاری سر پر رکھے لباس پر تکلف زیب جسم کیے کنیزان مہ جبین مروحہ جنبانی کرتی ہوئی چلی آتی ہین اُس
شان و شوکت سے صاحبقران نے جو سواری آتے ہوئی دیکھی امیر محو ہو گئے اسم اعظم بھی پڑھنا موقوف کیا وہ سواری
قریب پہونچی اور امیر کی نگاہ جو جمال جہان آراے نازنین تخت سوار پر پڑی صاحبقران کا دل بیتاب ہوگیا
اپنی جگہ سے کھڑے ہوگئے اُس نازنین کی بھی نظر صاحبقران پر پڑی تخت کو روکا صاحبقران کیطرف بغور دیکھا
امیر نے بھی اُس نازنین کی صورت دیکھی نازنین مسکرائی صاحبقران کو بھی ہنسی آئی نازنین تخت سے اُتری ٹہلتی
ہوئی قریب صاحبقران کے آئی مسکرا کے کہا کیون صاحب آپ ہماری سیرگاہ مین کیون تشریف لائے امیر نے فرمایا

آپکے جمال باکمال دیکھنے کو آیا ہون نقد دل نذر دینے کو لایا ہون نازنین مسکرائی کہا آپ اپنا نام فرمائیے تشریف لانیکا سبب واقعی بتلائیے صاحبقران نے فرمایا میرا نام پوچھکر کیا حاصل ہوگا اور سبب واقعی یہان آنیکا بتلا دیا نازنین نے کہا اگر آپ نے یہان تکلیف فرمائی تو میرے ہمراہ تشریف لیچلیے صاحبقران نازنین کے ہمراہ ہوئے اُسکے مکان پر آئے دیکھا ایک باغ نہایت نفیس عمارتین پتھر کی اُسمین بنی ہوئین امیر باغ کی نفاست دیکھکر حیران ہو گئے نازنین نے عرض کی ای شہنشاہ باغ کو ملاحظہ فرمائیے گا ابھی تو میرے ہمراہ تشریف لائیے تھوڑی دیر استراحت فرمائیے صاحبقران نازنین کے ہمراہ باغ کے اندر تشریف لائے بارہ دری کو بہت سجا پایا نازنین نے صاحبقران کو مسند پر بٹھایا آپ بھی بیٹھی کنیزون کو طلب کیا کنیزین حاضر ہوئین نازنین نے کہا ارباب نشاط کو طلب کرو کہ یہان حاضر ہون کشتیان شراب کی جلد حاضر کرو کنیزین سلام کر کے پیچھے ہٹین تھوڑی دیر کے بعد صاحبقران نے دیکھا کہ قریب ایک سو کے کنیزان مرصع پوش کشتیان شراب کی لیکر آئین محفل مین قاعدے سے رکھین کشتی پوش ہٹائے صراحیان یاقوتی زمردی دکھائی دین جام مینا کار محفل مین لاکر رکھے صاحبقران اُس سامان کو دیکھکر دلمین خیال کر رہے ہین کہ شاید یہی لوح دار ہو اگر ایسا ہو تو اب زیادہ زحمت نہو گی لوح بہت جلد حاصل ہو جائیگی مراد بر آئیگی یہ سوچ کے صاحبقران نے خیال کیا کہ اسکا نام دریافت کرنا چاہیے اگر خدنگ نگاہ نام ہو تو لوح اسی کے پاس لاکلام ہو امیر نے کہا ای جان جہان و ای راحت قلب عاشقان اپنا نام بتاؤ اس راز کو نہ چھپاؤ نازنین نے مسکرا کے جواب دیا آپکو میرے نام سے کیا کام آپکو خود معلوم ہو جائیگا صاحبقران نے کہا اگر آپ بتائینگی تو کیا حرج ہو نازنین نے کہا میرا نام محراب ہیبت ہو اس صحرا مین کبھی کبھی برای تفریح آتی ہون مکان خاص میرا یہان نہین ہو اور طلسم کے رہنے والی ہون صاحبقران کا جو خیال تھا وہ جاتا رہا مگر امیر اس نازنین کے ملنے سے بہت خوش ہوئے دن بھر صحبت عیش و نشاط گرم رہی شب کو بھی بہت عرصہ تک جلسہ رہا جب رات بہت گذری تو صاحبقران کو بوجہ خستگی نیند آئی نازنین نے عرض کی آپ آرام فرمائیے رات بہت آئی ہو صاحبقران نے فرمایا اگر تمھاری خوشی ہو تو مین مسہری پر جاؤن نازنین نے عرض کی آپکو لازم ہو کہ استراحت فرمائیے کیونکہ آپ نے مسافت سفر کی بہت اُٹھائی ہو اور یہ خستگی بے آرام کیے رفع نہو گی صاحبقران مسہری پر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا نازنین بیدار رہی صاحبقران نے اثنای خواب مین دیکھا کہ وہی بزرگوار جو اسم اعظم تعلیم فرما گئے تھے تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تمنے ہمارے کہنے کو قبول نہ کیا اور اسم اعظم ورد زبان نہ رکھا آخر اپنے کو مصیبت مین پھنسایا اب بھی کچھ نقصان نہین ہوا ہو اسم اعظم ورد زبان کرو کل تمھارا ایک دوست اس جگہ پر تمسے ملیگا اور اُسکے ذریعے سے تمھارے بہت سے کام انجام پائینگے مگر اُسکی موجودگی مین بھی اسم اعظم کو ورد زبان رکھنا امیر نے گھبرا کے آنکھین کھولین اسم اعظم پڑھا اُٹھ بیٹھے دیکھا نہ روشنی ہو نہ مسہری ہو زمین پر بیٹھا ہون اچھی طرح سے چارون طرف نگاہ کی کچھ نظر نہ آیا نازنین کو بھی اپنے پاس نہ پایا صاحبقران لاحول ولاقوۃ کہکر اُٹھے دیکھا مرکب بھی نہین ہو پیادہ پا ایک طرف روانہ ہوئے تمام شب صاحبقران نے رہروی کی جب صبح ہو گئی تو امیر ایک دریا کے قریب پہونچے مگر اسم اعظم ورد زبان ہو دریا پار جانے کے کشتیبانون کو بلایا کوئی کشتیبان نہ آیا سب نے انکار کیا صاحبقران اُس دریا کے کنارے بیٹھ کے سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اُس پار کیونکر جانا ہو تمام دن دریا کے کنارے بیٹھکر گذارا جب وقت غروب آفتاب قریب ہوا تو ایک ضعیف کشتیبان نے صاحبقران کے قریب آکے کہا اگر آپ اپنا مجھے لباس دین تو مین آپ کو دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے فرمایا ای شخص اس لباس کے عوض مین مین تجکو بہت کچھ زر نقد دیتا ہون تو مجھے دریا کے پار پہونچا دے کشتیبان نے کہا یہ ممکن نہین

اگر مین بھے لباس پہنے ہوئے آپکو اس دریا کے پار پہونچا دون صاحبقران نے منظور نہ کیا جب وہ کشتیبان مجبور
ہوا تو صاحبقران سے کہا آپ میری کشتی پر چلیے مین آپکو پہونچا دونگا مگر جو کچھ زر نقد آپ کے پاس ہو وہ پیشتر مجکو دیجیے
صاحبقران نے بہت کچھ زر و جواہر اُسکو دیا کشتیبان نے صاحبقران کو کشتی پر بٹھایا لنگر اُٹھایا کشتی چل نکلی جب رات
زیادہ گئی صاحبقران نے فرمایا اے کشتیبان اب ساحل کتنی دور ہے کشتیبان نے عرض کی ابھی کئی دن کی راہ ہے امیر نے
فرمایا بھائی جب ساحل یہان سے بہت دور ہے تو کشتی کو لنگر زن کر دے کہ رات کو ایسے دریا مین کشتی کا روان رہنا اچھا
نہین ہے کشتیبان نے کہا اگر آپکو ایسا ہی خوف ہے تو میری کشتی سے اُتر جایئے صاحبقران نے فرمایا ہمین جہان سے
سوار کیا ہے وہین پہونچا دے کشتیبان نے جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو آپ طلسم فتح نہ کر لیتے یہ کہکر دریا مین کود پڑا
کشتی چکر کھانے لگی ٹکڑے ٹکڑے کشتی کے ہو گئے قریب تھا کہ صاحبقران غرق ہون کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا امیر
کو اُٹھا لے گیا صاحبقران تکان سے بیہوش ہوئے بڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین ایک کوہ پر پایا سامنے ایک
فقیر کو بیٹھے دیکھا امیر اُٹھکر بیٹھے درویش نے کہا اے شخص تو کون ہے اور تجھپر کیا مصیبت پڑی جو اسطرف آکے ان مکارون مین
پھنسا ارے یہ لوگ ساحر ہین یہان براے نگہبانی رہتے ہین انہین حکم ہے کہ جو کوئی آئے اُسکو غرق دریا کرو سحر کرکے مار ڈالو
اور کیسی آفت مین مبتلا کر دو شب کو مین یاد الٰہی مین مشغول تھا کہ ایک آواز دردناک میرے کان مین آئی کہ اے درویش
ایک مرد مسلمان کی جان مفت جاتی ہے جلد جا اور اُسکو آفت سے بچا مین دریا کیطرف آیا تمکو اس کیفیت مین پایا اب اپنی
کیفیت بیان کرو کہ اسطرف کیون آنا ہوا کیا کام تھا کہان سے آنیکا اتفاق ہوا ہے کیا نام ہے کس خاندان سے ہو صاحبقران
نے اپنی کل کیفیت بیان کی درویش نے اپنی جگہ سے اُٹھکر صاحبقران کے قدمون کو بوسہ دیا امیر نے کہا مین براے فتح
طلسم یہان آیا تھا سب طلسم کو فتح کر چکا ہون صرف قتل فیروز باقی ہے درویش نے کہا اے صاحبقران ابھی کل طلسم نہین
فتح ہوا طلسم باطن ابھی باقی ہے جبتک اُسکو نہ فتح فرمایئے گا فیروز مارا نہ جائیگا امیر نے فرمایا اُسکی خبر مجکو مطلق نہ تھی گو
میرے پاس فیروز کا بیٹا صریح آفتاب علم ہے اور اُسنے سب نشانات طلسم مجکو بتائے لیکن آجتک طلسم باطن کا ذکر نہین
کیا درویش نے کہا طلسم باطن کا حال کسیکو نہین معلوم ہے خود فیروز نہین جانتا ہے یہ کیفیت مجکو معلوم ہے اور مین اس
راز سے بخوبی ماہر ہون پہلے طلسم باطن فتح کیجیے پھر طلسم ظلمات مین تشریف لیجایئے جبتک ایک طلسم بھی باقی رہیگا
اُس وقت تک کوئی بادشاہ قتل نہوگا جب طلسم فتح ہو جائینگے تو بادشاہ بھی قتل ہو سکتے ہین صاحبقران نے
فرمایا اے درویش پھر مین ابھی اسطرف بیکار آیا طلسم باطن کو بھی فتح کر لیتا تو اسطرف آتا درویش نے کہا جبتک
لوح نہ لیگی طلسم باطن کا پتہ نہ معلوم ہوگا اصل طلسم وہی ہے اور جسکو آپ نے فتح کیا وہ سب فیروز کے سحر کا بنایا
ہوا تھا اُسکے واسطے لوح کی ضرورت بھی نہ تھی مگر طلسم باطن مین جب آپ تشریف لیجائیگا تب لوح کی ضرورت ہوگی
اور وہ بے لوح کے فتح بھی نہوگا صاحبقران نے فرمایا خدا لوح بھی دلا دیگا درویش نے عرض کی آپ ضرور اس طلسم کو
فتح کرینگے یہ بات مدت سے مجکو معلوم تھی کہ طلسم کشا مسلمان ہوگا اور شریف خاندان ہوگا شجاع و دلیر ہوگا بیشہ
جرأت کا شیر ہوگا آپ مین سب باتین موجود ہین اور اسقدر کوشش فرما کے آپ یہان تشریف لائے ہین دوسرے
کی مجال نہ تھی جو یہانتک آسکتا صاحبقران نے فرمایا اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ضرور اس طلسم کو فتح کرونگا
مجھے بھی ایک شخص کیواسطے اس طلسم کو فتح کرنا ہے درویش نے کہا یا صاحبقران کس شخص کے لیے آپ اسقدر
زحمت گوارا کرتے ہین امیر نے زمرد ثانی کی کل کیفیت بیان کی درویش نے عرض کی انشاء اللہ تعالٰی آپ اپنے
مقصد پر پہونچین گے اور طلسم آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران نے فرمایا اب مجھے رخصت کرو زیادہ ٹھہرنا اچھا

نہین

نہین ہو تلاش لوح مین جانا ہو درویش نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے مین آپکو گلزار خدنگ تک
پہونچا دونگا امیر نے فرمایا دو چار روز بہت ہوتے مین اسقدر نہین رہونگا سب لشکر سرحد پر میرا انتظار کر رہا ہو
اگر مجھے بہت عرصہ ہوگا تو وہ لوگ گھبرا اٹھین گے درویش نے عرض کی ابھی جانا مناسب نہین ہو اسوجہ سے عرض کرتا
ہون ورنہ مین خود آپکو چلنے کی رائے دیتا جسوقت تشریف لیجانیکا وقت آئیگا فقیر ہمراہ رکاب چلیگا آپکو گلزار خدنگ
تک پہونچا دیگا صاحبقران نے فرمایا آپکی خوشی مجھے منظور ہو جبتک آپ نہ فرمائیے گا مین نہ جاؤنگا فقیر نے کہا شکر ہو خدا
کا کہ آپ یہانتک تشریف لائے اور مجھے زیارت نصیب ہوگئی مین ایک مدت سے آپکا نام نامی و توصیف ذات گرامی سنتا
تھا قدمبوسی کا بہت مشتاق تھا مگر آنے سے مجبور تھا کہ سو برس سے اس کوہ پر رہتا ہون کبھی اس کوہ کے باہر قدم
نہین نکالا لیکن جب کل میرے کان مین آواز آئی تو مین نے اپنی عہد شکنی کی اور اب آپکے ہمراہ رکاب گلزار خدنگ
تک چلونگا صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب اگر آپ نے عہد کیا ہو تو اپنی عہد شکنی نہ کیجیے خدا مالک ہو مین کسیطرح
وہانتک پہونچ جاؤنگا درویش نے کہا یا صاحبقران اب عہد کہان باقی رہا جب مین کل دریا تک گیا تو اب جہان
مزاج مین آئیگا جاؤنگا لیکن معلوم ہوتا ہو کہ اب پیمانہ عمر لبریز ہو گیا شکر ہو کہ آپسا مرد بزرگ یہان موجود ہو فقیر کی
آرزوئین پوری ہو جائینگی صاحبقران نے فرمایا درویش صاحب یہ آپ نے کیا فرمایا میری سمجھ مین نہ آیا درویش
نے کہا یہ راز آپ پر ابھی افشا نہوگا مگر کچھ دنون کے بعد کھل جائیگا مین عرض نہین کر سکتا ہون صاحبقران نے
بہت بہت طرح سے پوچھا مگر درویش نے بیان نہ کیا آخر امیر مجبور ہو کر خاموش ہو رہے تین دن تک درویش
کے یہان مہمان رہے چوتھے روز علی الصباح فقیر نے کہا یا صاحبقران اب تشریف لیچلیے وقت بہت مناسب ہو
امیر نے فرمایا مین ابھی موجود ہون درویش صاحبقران کو پہاڑ پر سے لیکر نیچے اترا امیر نے دیکھا صحرا بہت وسیع
ہو دور ایک پہاڑ نظر آتا ہو کہ جسپر شعلہ ہاے آتش بھڑکتے معلوم ہوتے ہین امیر نے فرمایا درویش صاحب یہ کوہ آتش فشان
کیسا ہو درویش نے عرض کی یہ گلزار خدنگ کا پھاٹک ہو نگہبان پوجا کر رہے ہین وہان کے لوگ سب آتش پرست
ہین بلکہ خدنگ نگاہ جادو بھی آتش پرست ہو امیر نے فرمایا پھاٹک پر نگہبانون نے پوجا کرنیکو اسقدر آگ روشن
کی ہو درویش نے کہا نگہبانون نے آگ روشن نہین کی ہو بلکہ آتشکدہ کا پھاٹک کھولا ہو شعلے وہان سے نظر آتے
ہین یہ آتشکدہ ہو اسکے اندر ایک بت آتش کار کھا ہو وہ بزور سحر گویا ہوتا ہو سب سے باتین کرتا ہو وہ لوگ اُسکو اپنا
خداوند جانتے ہین بہت مانتے ہین اسی کی وجہ سے کوئی اندر نہین جانے پاتا ہو جو آتا ہو دروازے پر سے گرفتار ہوتا ہو
وہ بت بتلا دیتا ہو کہ فلان شخص آیا ہو اُسکو لاکر خداوند کے حضور مین حاضر کرو مین اُسکو سزا دونگا جہنم مین روانہ کرونگا
سب لوگ اُسکو گرفتار کرکے لیجاتے ہین بت منھ کھولتا ہو لوگ اُسکے منھ کے اندر ڈال دیتے ہین بت کا منھ بند ہو جاتا
ہو اُس آدمی کا پتہ نہین معلوم ہوتا صاحبقران نے کہا یہ نئی بات آپ نے ارشاد فرمائی کہ بت منھ کھولتا ہو
اور لوگ آدمی کو اُسکے منھ کے اندر ڈال دیتے ہین غضب کا سحر کیا ہو درویش نے کہا اُسکو یہان کے سب لوگ
خداوند آتشین کہتے ہین اور جو جسکی مراد ہوتی ہو وہ یہین لیکر آتا ہو بت کے جو مزاج مین آتا ہو وہ کہہ دیتا ہو تھوڑا
زمانہ ہوا کہ اُسنے کہا تھا کہ اب مین قیامت برپا کرونگا جسقدر لوگ مین نے پیدا کیے ہین اُن سب کو ناپید کرکے اپنی
صورت کے آدمی خلق کرونگا کہ وہ لوگ میرے پاس آسکین اور مجھے بوسہ دے سکین تم لوگ ناقص ہو میرے پاس
نہین آسکتے مجھے بوسہ نہین دے سکتے میری عبادت مین فرق آتا ہو تم لوگون کو تباہ کر دونگا اور لوگ آتشی پیدا
کرونگا اس حکم پر بہت سے لوگون نے جا کر استغاثہ کیا تھا جب اُسنے سو آدمی شہر کے کھالئے تب لوگون سے کہا

اب مین تمھین لوگون کو ہمیشہ زندہ رکھونگا اور دوسری خلقت نہ پیدا کرونگا صاحبقران بہت ہنسے درویش یہ
باتین کرتا ہوا قریب اُس دروازے کے پہونچا جب در گلزار خدنگ بہت قریب رہا تو درویش نے عرض کی یا امیر
مین نے آپکو بہت جلد یہان پہونچا دیا نہین تو آپ تمام عمر یہان سرگردان رہتے اور راہ نہ ملتی اب آپ تشریف
لیجائیے درویش رخصت ہوتا ہی مگر دو باتون کا امیدوار ہون اگر منظور فرمائیے تو عرض کرون صاحبقران نے
فرمایا بیان کرو درویش نے عرض کی پہلی عرض تو یہ ہی کہ جو اسم اعظم آپ کو خواب مین تعلیم فرمایا ہی اُسکو ورد زبان
رکھیےگا دوسرے جب لوح حاصل کر کے فراغت پائیےگا تو فقیر کے یہان قدم رنجہ فرمائیےگا امیر نے کہا ای درویش
مین ضرور آؤنگا اور اسم اعظم بھی ورد زبان رکھونگا درویش صاحبقران سے رخصت ہوا امیر در گلزار خدنگ
کے قریب آئے دیکھا دروازے پر ہنگامۂ عظیم برپا ہی لوگ آتے ہین چارون طرف آگ روشن ہی ساحر حربہاے سحر
لیے ہوئے ٹہل رہے ہین صاحبقران اندر دروازے کے تشریف لیگئے دیکھا ایک پہاڑ سونے کا بنا ہی اُسپر
ایک حجرہ ہی اُس حجرے کے چارون طرف آگ روشن ہی امیر نے چاہا اُس کوہ پر تشریف لیجائین مگر بہت سے ساحر
قریب آگئے صاحبقران پر حملہ کیا سب نے کہا ای شخص تو مسلمان ہی یہان بارادۂ فتح طلسم آیا ہی تجھے خدا کو
بلاتے ہین سزا دینگے صاحبقران نے تلوار میان سے لی ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا مگر امیر پر سحر کیا تاثیر
کرتا جب ساحر سحر کر کے مجبور ہوئے تو سب نے تلوارین کھینچین امیر نے مقابلہ کیا صاحبقران بیدریغ سب کو
قتل کرنے لگے جب بہت سے ساحر قتل ہوئے اور صاحبقران بھی زخمی ہوئے تو امیر نے دیکھا ایک مرد بزرگ
ریش سفید ایک جانب سے پیدا ہوئے اُنھون نے آکر ساحرون کیطرف اشارہ کیا کہ سب ساحر الگ ہو گئے مرد
سفید ریش صاحبقران کے قریب آئے کہا ای شخص کیا کہنا تو نے بڑی جرأت کی مگر مجھے درویش کے حال پر
افسوس آتا ہی یہانتک اُسنے جب آپکو پہونچایا تو اندر گلزار خدنگ کے آکے مدد نہ کی صاحبقران نے فرمایا خدا ہر جگہ
مددگار ہی مجھے کسیکی مدد کی تمنا نہین ہی پیر مرد نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائیے مین آپکی طرف سے ساحرون
کو قتل کرونگا اور جو کچھ آپکی تمنائے دلی ہی وہ بر لاؤنگا صاحبقران نے فرمایا آپکی دعا کافی ہی ان کافرون کو دم بھر
مین واصل جہنم کرتا ہون پیر مرد نے کہا ابھی تامل فرمائیے وقت مناسب نہین ہی جسوقت مین عرض کرون
اُسوقت آپ ان پر حملہ کیجیے صاحبقران نے تلوار میان مین رکھی پیر مرد کے ہمراہ ہوئے پیر مرد صاحبقران
کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے ایک میدان مین آئے وہان ایک حجرہ بنا تھا امیر سے عرض کی آپ اس حجرے مین تشریف
لیجائیے درویش گوشہ نشین نے غضب کیا بے موقع آپکو یہان بھیجدیا اور شرطین بھی نہ بتائین مین آپکو ایک تختی
دیتا ہون جبتک آپ کے پاس لوح نہ آئیگی وہ تختی سب باتین ٹھیک بتائیگی صاحبقران بہت خوش ہوئے پھر
پیر مرد نے صاحبقران کو حجرے مین بٹھایا آپ وہان سے غائب ہوئے تھوڑی دیر کے بعد ایک تختی ہاتھ مین
لیے ہوئے آئے صاحبقران سے کہا اس تختی کو لیجیے اور دو دن توقف کیجیے تیسرے روز تشریف لیجائیےگا
صاحبقران اُس تختی کو دیکھکر بہت خوش ہوئے دو روز پیر مرد کے یہان رہے تیسرے روز صاحبقران
نے اُس تختی کو دیکھا لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے تئین چاہ تاریک پر پہونچائے راہ مین جو عجائب و غرائب
نظر سے گذرین اُسکو خیال مین نہ لائے جب وہان پہونچے تو پھر لوح دیکھے جو حکم پائے اُسکو عمل مین لائے بعد
اسکے چاہ تاریک کا پتہ لکھا تھا صاحبقران نے پیر مرد سے کل کیفیت بیان کی پیر مرد نے کہا مین بھی آپکے
ہمراہ ہون تشریف لیچلیے صاحبقران مع پیر مرد کے چاہ تاریک کے جانب روانہ ہوئے تھوڑی راہ طے کر کے

ایک مقام پر پہونچے وہاں مارو گیر دم انتہا سے زیادہ نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب امیر کی طرف چلے پیر مرد نے اشارہ کیا سب ٹھہر گئے امیر خوشی خوشی سب عجائب و غرائب کو طے کرکے چاہ تاریک پر پہونچے پیر مرد نے کہا یا صاحبقران چاہ تاریک یہی ہی امیر نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اگر طلسم کشا چاہ تاریک تک پہونچے تو لازم ہی کہ چاہ مین بیخوف کود پڑے ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس پہونچے گا صاحبقران نے چاہا کہ کودنے کا ارادہ کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران سلاح یہین رکھدیجیے امیر نے فرمایا یہ کیونکر ہو سکتا ہی پھر پیر مرد نے کہا لوح کو ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ صرف تلوار اپنے پاس رہنے دو اور باقی سب سلاح پیر مرد کے سپرد کرو جسوقت تم ملکہ خدنگ نگاہ کے باغ مین پہونچوگے سب دستیاب تمھارا ہی تمھاری ہوگی بلکہ لباس بھی بقدر ضرورت رہنے دو باقی پیر مرد کو دیدو امیر نے ایسا ہی کیا پیر مرد نے کہا یا صاحبقران مین آپ سے پہلے وہان پہونچونگا صاحبقران چاہ مین کود پڑے صاحبقران کود تے ہی بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا اپنے کو ایک صحرا مین پایا چارون طرف نگاہ کی سامنے وہی دروازہ معلوم ہوتا ہی جس راہ سے گلزار خدنگ مین گئے تھے امیر نے چاہا لوح کو دیکھین لوح گلے مین نہ پائی اور حرز ہیکل بھی نظر نہ آئی گھبرا گئے چاہا اسم اعظم پڑھون زبان مین گویائی نہ پائی صاحبقران نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا یہ شخص جو پیر مرد بنکر آیا تھا کوئی ساحر تھا یہ سوچکر صاحبقران مجبور ہو کے پھر اُسی دروازے کے جانب چلے کہ پشت سے قہقہے کی آواز آئی امیر نے پلٹ کے دیکھا تو ایک ساحر سیہ فام نظر آیا اُسنے صاحبقران سے آنکھ ملاکے کہا او حمزہ لوح کا لیجانا اور ملکہ خدنگ نگاہ جادو تک پہونچنا آسان سمجھا تھا اب کیا کر سکتا ہی صاحبقران اُسکی طرف جھپٹے ساحر غائب ہو گیا امیر روانہ ہوئے جیسے ہی در کے قریب پہونچے اندر آ گئے پھر ساحر قریب صاحبقران آئے امیر سے کہا ای شخص تجھے اپنی جان کا مطلق خیال نہین ہی ابھی تجھے کچھ خوف نہین ہی بس اب خداوند کی خدمت مین چل وہ تجھے سزا دینگے صاحبقران نے چاہا ساحرون پر حملہ کرین مگر سب نے سحر کیا امیر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے ساحرون نے صاحبقران کو اُٹھا لیا اُس کوہ پر لیگئے جو سر کے قریب پہونچے وہان بت آتشین رکھا تھا اُسنے منہ کھولا ساحرون نے چاہا کہ صاحبقران کو اُس بت کے منہ مین ڈالدین کہ بت کے قریب سے ایک صورت مہیب ظاہر ہوئی سب لوگ اُس صورت کو دیکھکر ہٹے بہت سے غش کھا کر گر پڑے بعض نے کہا آج خداوند نے ظہور فرمایا اُس صورت سے آواز آئی ای بندگان آج تمنے اُس شخص کو گرفتار کیا ہی کہ جو یکتا سے روزگار ہی اور جسنے ہزارون ساحرون کو بیجان کر دیا بلکہ تم لوگون نے آج مجھے ایسا خوش کیا کہ مین نے اُسکے عوض مین اپنا جمال باکمال تمھین دکھا دیا اب اور جو کچھ تمھین طلب کرنا منظور ہو مجھسے طلب کرو اور بت کی طرف اشارہ کرکے کہا ای آتشین تو نے مجھے پہچانا بت کے اندر سے ڈرتی ہوئی آواز آئی کہ مین نے آپکو خوب پہچانا آپ سامری ہین سب کے خداوند ہین فرد مہیب نے کہا تو نے ہرگز مجھے نہین پہچانا سامری کی کیا ہستی تھی جو ہمسری کرتا اُسکو بھی مین نے بنایا اپنا وزیر قرار دیا دنیا مین بھیجا جب اُسنے خود دعوی خداوندی کیا مین نے اُسکو فنا کر دیا اب مین تجکو بھی ایک دن فنا کرونگا تیرا بھی غرور بہت بڑھ گیا ہی بت آتشین سے آواز آئی ای خداوند میرا غرور بالکل نہین بڑھا آپ سچے خداوند ہین جو کچھ مجھسے خطائین ہوئی ہون اُنکو معاف فرما دیجیے مین آپکا ایک بندہ کمتر ہون اپنا نام نامی مجھے بتائیے کہ مین اُس نام سے آپکی عبادت کیا کرون مرد مہیب نے

کہا میرا نام ابو السامری ہی مین نے پوسنے دوسو وزیر اپنے مقرر کیے مگر سب نے دعوی باطل کیا مینے سبکو فنا کر دیا
بت آتشین سے آواز آئی مین آپکا ادنے غلام ہون ابو السامری نے کہا ای بندگان اس شخص کو مجھے
دو کہ مین اسے سزا دون اُن ساحرون نے صاحبقران کو دیا ابو السامری نے سب کے ہاتھون سے
لیا لوگون نے صاحبقران کو ابو السامری کے ہاتھ مین جاتے دیکھا لیکن پھر صاحبقران کسی کو نظر نہ آئے
ساحرون نے کہا واقعی یہ سچے خداوند ہین ابو السامری نے کہا اب تم لوگ کیا چاہتے ہو جو طلب کرو وہ تمھین
دیا جائے سب نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حیات ابدی پائین اور ہمارا طلسم ہمیشہ برقرار رہے ابو السامری
نے کہا اگر تم لوگون کو حیات ابدی درکار ہی تو ایکبار اپنے تمام اہل شہر کو جمع کرو چشمۂ فیض خداوندی
اُس روز جاری ہو جائے جو اُس چشمے سے سیراب ہو جائیگا وہ حیات ابدی پائیگا ساحرون نے عرض کی
کہ جس روز حکم ہو ہم لوگ اپنے اہل شہر کو اطلاع دین بلکہ ملکہ تک تشریف لائین ابو السامری نے کہا آج
سے چوتھے روز سب لوگ جمع ہو جائین اور شراب کی تدبیر کرو کہ کم نہ پڑے سب نے منظور کیا اور شراب
جمع کی شہر مین منادی کرا دی کہ آجسے چوتھے روز جسکو حیات ابدی درکار ہو کوہ آتشین پر حاضر ہو کر
قدمبوسی خداوند سے مشرف ہو یہ خبر جو عام ہوئی ہر ایک حرص از زیاد عمر مین کوہ کے جانب روانہ ہوا
ساکنان کوہ آتشین ملکہ خدنگ نگاہ کے پاس گئے ملکہ سے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا مین بھی ضرور جاؤنگی
اور باتین بھی خداوند سے دریافت کرونگی ساحر ملکہ کو اطلاع کرکے واپس آئے چوتھے روز ابو السامری نے
بت آتشین سے کہا اب تم بھی باہر آؤ سب کو اپنی صورت دکھاؤ بت آتشین نے کہا مجھے کچھ عذر نہین ہی
ابھی حاضر ہوتا ہون سب نے دیکھا کہ اُس بت کے دو ٹکڑے ہوئے اُسمین سے ایک مرد لاغر سیاہ فام نکلا
نکلتے ہی ابو السامری کے قدمون پر گرا ابو السامری نے کہا ہمنے آج سے تجھے اپنا وزیر کیا بت آتشین
نے جھک کے سلام کیا ابو السامری باہر آیا شراب کے پاس آکے کہا ای ساحران نامی و گرامی اب تم مین
کوئی غیر خداوندی کی پرستش کرنیوالا تو نہین ہی سب نے کہا ہم مین کوئی ایسا نہین ہی جو کسی دوسرے خداوند
کی پرستش کرتا ہو ابو السامری نے کہا تم سب سامری و جمشید پر لعنت کرو سب نے سامری و جمشید پر
لعنت کی ابو السامری نے کہا اب اہل شہر سے کوئی ایسا تو نہین ہی جو غیر ساحر ہو سب نے عرض کی ابھی ملکہ
خدنگ نگاہ جادو نہین تشریف لائی ہین ابو السامری نے کہا اُسکو جلد جاکر لاؤ ساحر روانہ ہوئے اُسیوقت
ملکہ خدنگ نگاہ کو لائے ابو السامری نے پھر سب سے پوچھا کہ ابتو اہل شہر سے کوئی باقی نہین ہی ملکہ خدنگ نگاہ
نے عرض کی خداوند کو خوب روشن ہی کہ مین نے جو ایک شخص کو اپنے یہان لا کر رکھا ہی وہ بھی آپکی پرستش
کرتا ہی مگر مین اسوقت آپکے خوف کے سبب سے اُسکو تو نہین لائی اگر حکم ہو تو اُسے لے آؤن گو وہ سحر
نہین جانتا ہی مگر آپکی پرستش کرتا ہی ابو السامری نے کہا اُسکے لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم اُسکے واسطے
جام شراب بھیجدینگے اُسکی عمر بھی بڑھ جائیگی ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہی ابو السامری نے جام ہاتھ مین اُٹھایا کہا
ہر شخص اپنا اپنا ظرف لیکر میرے قریب آئے جام بھر کر شراب لیجائے مگر جبتک میرا حکم نہو کوئی پینے کا ارادہ
نہ کرے سب نے کہا کیا مجال جو بے حکم آپکے شراب پیئین ابو السامری نے جام مین شراب بھری پہلے ملکہ
خدنگ نگاہ جادو کو دی پھر سب لوگ اپنے اپنے ظرف لیکر پہونچے ابو السامری نے سب کو شراب دی جب
شراب سب کو پہونچگئی تب ابو السامری نے حکم دیا کہ اب سب لوگ برابر شراب پیئین اور میرا نام لیتے

جائین سب ساحرون نے شراب پینا شروع کی جب سب شراب پی چکے تو ابو الساحری نے کہا اب سبکو یہان ٹھہرنا نہ چاہیے سب لوگ اپنے اپنے مکانون کی طرف بہ تعجیل روانہ ہو جائین اور میری طرف پلٹ کے نہ دیکھین یہ جو لوگون نے سنا دوڑتے ہوئے اپنے اپنے مکانون کیطرف بھاگے جو اٹھا وہ گرا کوئی دو قدم چلکر گر پڑا کوئی چار قدم چلکر گر پڑا جب سب بیہوش ہو کر گرے تو ابو الساحری نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو نو تصنیف مؤلف

مین ایسا ہون عیار صاحبقران	کہ خواجہ عمرو دہر مین نام ہے
سدا مکر و فکرت سے ہر کام ہے	قسب ہے مرا قاتل ساحران

نعرہ کر کے خنجر نکالا سینے تو سب ساحرون کی زبانون مین سوزن دیا پھر آتشین جادو کو قتل کیا دربانون کو ہلاک کیا ملکہ خدنگ نگاہ کو داخل زنبیل کیا صاحبقران کو زنبیل سے نکالا دربانون کے مرنے سے امیر کو ہوش آیا تھا صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ عمرو کا خنجر چل رہا ہے کہا خواجہ تم یہان کیونکر آئے خواجہ نے عرض کی آپ کے تشریف لانے کے دوسرے روز مین نے مریخ سے سب حال یہان کا دریافت کیا بت آتشین کی کیفیت پوچھی معلوم ہوا ایک ساحر ہے اُسنے اپنے سحر کے زور سے ایک آتشکدہ بنایا ہے وہان ایک صورت آتشین بنا کے بٹھا رہی اور کل حالات یہان کے تحقیق کیے تھے راہ بہت آسان معلوم ہوگئی جب یہان آیا تو درویش کوہ نشین سے راہ مین ملاقات ہوئی مین نے درویش سے کیفیت دریافت کی درویش کو مسلمان پایا آپ کا پتہ دیا اُسنے کہا مین ابھی پہونچا کے آیا ہون مین جو یہان آیا آپ کو نہ پایا اسی تلاش مین پھرتا تھا چار روز کے بعد اس کوہ پر آیا تو آپ کو عجب حالت مین پایا وہان اور کچھ بن نہ پڑا یہ ترکیب کی صاحبقران نے خواجہ کی بہت کچھ تعریف کی اور فرمایا خواجہ تعجب کی بات ہے کہ آتش سحر نے تمکو گزند نہ پہونچایا خواجہ نے کہا یا صاحبقران درویش کوہ نشین نے ایک مہرہ دیا تھا کہا تھا کہ جبتک تم اس گلزار کے اندر رہوگے کسی کا سحر تمپر تاثیر نہین کریگا اسوجہ سے مین نے بیخوف ہو کر عیاری کی ورنہ وہانتک کیونکر جا سکتا امیر نے فرمایا خواجہ اب کیا کرنا چاہیے خواجہ نے عرض کی اب ملکہ خدنگ نگاہ کے یہان تشریف لیچلیے وہان لوح پر قبضہ کیجیے صاحبقران خواجہ کے ہمراہ ملکہ خدنگ نگاہ کے مکان پر آئے بہت بہت تلاش کیا مگر لوح کا پتہ نہ ملا اُسی مکان کے مقابل اور ایک مکان تھا صاحبقران وہان تشریف لائے چند آدمی وہان نظر آئے صاحبقران کو دیکھکر سب نے چاہا بھاگین مگر امیر نے سب کو بہ تشفی روکا وہان لوگ امیر کے تشفی دینے سے ٹھہرے امیر نے سب کو اپنے قریب بلایا کہا تم لوگ یہان کس عہدے پر ہو انھون نے عرض کی ہم لوگ تو ریح کے ملازم ہین جب ہماری ملکہ کوہ پر گئین تو آقا ے نامدار نے ہمین خبر کے واسطے بھیجا وہان جاکر ہم نے سب کی عجب حالت دیکھی سب ذبح پڑے ہوئے تھے ہم بخوف جان وہان سے بھاگ کے آئے سب کیفیت اپنے آقا سے بیان کی اُنھون نے اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالی گھوڑے پر سوار ہو کے نکل گئے ہمکو یہین چھوڑ گئے صاحبقران نے فرمایا اب تم لوگون کو اپنا دین باطل ترک کرنے مین کیا انکار ہے سب نے صاحبقران سے عرض کی کہ ہمارے افسر سے کہیے اگر وہ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہم بھی بیعذر ترک مذہب کر دینگے اور اگر اُنھین کچھ عذر ہوگا تو ہم اُنکے تابع ہین کیونکر مذہب ترک کرینگے امیر نے فرمایا تم اپنا مذہب ترک کرو تمھارے افسر کی مجال نہین ہے جو تمھارے ساتھ کچھ کر سکے اگر وہ اسلام قبول کرینگے تو ہم اُنھین بڑی عزت دینگے اور بہت سے آدمیون کی افسری دینگے اور اگر اسلام قبول نہ کرینگے تو ہمارے ہاتھ سے قتل ہونگے

سب نے کہا آپ ہمکو افسر کی بیداد سے بچا لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا تم لوگ خوف نہ کرو غرضکہ وہ سب
صاحبقران زمان کے سمجھانے سے مسلمان ہوئے صاحبقران نے فرمایا اب اپنے افسر کو بلا لاؤ وہ
سب گئے اور اپنے افسر کو لیکر صاحبقران کے پاس آئے امیر نے دیکھا ایک جوان کمسن سپاہی وضع تلوار
کاندھے پر رکھے ہوئے سپر دامن وار پشت پر ڈالے ہوئے بل کرتا ہوا آیا صاحبقران کی شوکت وصولت
دیکھکر سلام کیا امیر نے فرمایا اے جوان تیرا کیا نام ہی اسنے عرض کی مجکو بلداق گرد کہتے ہین صاحبقران
نے فرمایا اے بلداق تجکو دیکھکر بہت طبیعت خوش ہوئی مگر ایک بات تمسے کہتے ہین اگر مانوگے تو بہت اچھی
بات ہی بلداق نے عرض کی جو ارشاد ہو امیر نے فرمایا اب اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور دین اسلام
اختیار کرو بلداق نے کہا میری شرط یہ ہی کہ جو مجھے زیر کریگا مین اُسکا مذہب اختیار کرونگا صاحبقران
نے فرمایا اگر یہ شرط ہی تو مجھے منظور ہی بلداق نے کہا پھر دیر نہ لگائیے میرے ہمراہ تشریف لائیے صاحبقران
بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق امیر کو اپنے مکان پر لایا کہا اے شہریار دو ایک روز توقف فرمائیے پھر
مقابلہ کیجیے گا آپ نے مسافت سفر بہت اُٹھائی ہی ابھی آپ کو مقابلہ کرنا لازم نہین ہی صاحبقران نے
فرمایا اے بلداق مین ایک لحظہ صبر نہ کرونگا پہلے میرے تمھارے مقابلہ ہو جائے پھر جو کچھ کہوگے مجھے منظور ہوگا
بلداق نے صاحبقران سے بہت بہت کہا مگر امیر نے قبول نہ کیا صاحبقران سے عرض کی اکھاڑے
پر تشریف لیچلیے امیر بلداق کے ہمراہ اکھاڑے پر تشریف لائے بلداق نے اپنا لباس اُتار اچست لنگوٹ
کسکر اکھاڑے مین آیا صاحبقران بھی اکھاڑے مین تشریف لائے پہلے ہاتھ ملا بلداق اور صاحبقران مین
کشتی ہونے لگی دن بھر کشتی رہی جب آفتاب قریب غروب پہونچا بلداق نے عرض کی یا صاحبقران اب کل
پھر زور ہوگا دن تمام ہوگیا شب کو کیا لطف ہوگا امیر نے فرمایا اے بلداق ہمارا یہ دستور نہین ہی بلداق مجبور
ہو رہا صاحبقران نے دیکھا کہ اب بلداق کا دم گھبرا گیا ہی ایک مقام پر بلداق کو اُٹھا لیا زمین پر لاکے
چت کیا بلداق نے کلمہ پڑھا بصدق دل مسلمان ہوا صاحبقران کو اپنے مکان پر لایا امیر کی دعوت کی
صاحبقران نے فرمایا اے بلداق تم یہان کس عہدے پر ملازم تھے بلداق نے عرض کی پہلے مین ملک
خدنگ نگاہ کے پاس ملازم تھا در بارہ دری پر بعہدۂ نگہبانی رہتا تھا جب ملک لقورج یہان آئے تو مین
اُنکے ساتھ رہا اور کیا کرتا تھا وہ مجھے اپنا مصاحب جانتے تھے سب مانتے تھے صاحبقران نے فرمایا لوح کا پتہ نہین
معلوم ہوتا ہی طبیعت بہت منتشر ہی بلداق نے عرض کی مین صبح آپ کے ساتھ چلونگا لوح کا پتہ بتادونگا مگر یہ
مین نے سنا ہی کہ جبتک کوئی ملک کو قتل نہ کریگا تب تک لوح اُسکے ہاتھ نہ آئیگی صاحبقران نے کہا دیکھا جائیگا شب
بھر تو امیر بلداق کے یہان رہے صبح کو بلداق کے ہمراہ ہوئے بلداق صاحبقران کو ایک باغ مین لایا کہ اُسمین
ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی تھی بلداق نے عرض کی یا صاحبقران لوح طلسمی اس بارہ دری مین ہی امیر
نام خدا لیکر بارہ دری مین تشریف لائے دیکھا بارہ دری بہت آراستہ ہی شہ نشین پر ایک صندوق سونے کا رکھا
ہی کنجی اُسکی قفل مین آویزان ہی ایک پرچہ لکھا ہی کہ یہ مالک طلسم کشا امیر نے اُس صندوق کو کھولا دیکھا سلاح
اور پوشاک اُسمین رکھی ہی صاحبقران سلاح کو دیکھکر خوش ہوگئے لباس زیب جسم کیا سلاح ذات پر آراستہ کیے
ایک صندوق اور نظر آیا صاحبقران نے اُسکو بھی کھولا دیکھا ایک صندوقچہ طلائی اُسمین رکھا ہی صاحبقران
نے اُس صندوقچے کو کھولا اُسمین سے ایک خنجر برآمد ہوا اور ایک پرچہ بھی رکھا تھا امیر نے جو اُس خنجر کو دیکھا

بہت خوش ہوئے پرچے کو اُٹھا کے پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ طلسم کشا کو لازم ہر کہ ملکہ خدنگ نگاہ کی پیشانی
سے لوح نکالے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ نے ملکہ خدنگ نگاہ کو زمین سے نکالا صاحبقران نے
کاسہ سر ملکہ خدنگ نگاہ کا جدا کیا لوح پیشانی سے برآمد ہوئی امیر نے لوح کو بسم اللہ کہکر گلے مین ڈالا ملکہ کے
مرنے سے تاریکی چھاگئی تھی صاحبقران نے لوح چمکا دی روشنی ہوئی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران بارہ دری
سے باہر تشریف لائے بارہ دری گر گئی اور بہت سے مکانات باہر کے منہدم دیکھے یا تو باغ نظر آتا تھا یا اُسی
جگہ کو صحرا سے بدتر پایا صاحبقران نے بلداق سے کہا کہ ایسا سحر کا زور تھا کہ اسنے کیا کیا چیزین بنائی تھین
مگر اب سب منہدم ہوگئین یہ باتین کرتے ہوئے بلداق کے مکان پر تشریف لائے دو روز بلداق کے یہان
تشریف فرما رہے تیسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے
اور لوح قبضے مین آئے تو طلسم کشا کو لازم ہر کہ تلاش اسپ طلسمی مین جانب کوہ خون رنگ مین جائے اور
وہانسے گھوڑا اپنے قبضے مین کرے کہ وہ مال طلسم کشا کا ہر امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ نے عرض کی تشریف
لیچلیے امیر خواجہ اور بلداق کو لیکر کوہ خون رنگ کے جانب روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے
کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت نوریج کی عرض کیجاتی ہر

کہ یہ جو لشکر فیروز سے عین گرمی جنگ مین فرار ہوا تھا تو راہ مین ملکہ خدنگ نگاہ جادو کی نگاہ اسپر پڑی
ملکہ عاشق ہوکر اسکو اُٹھا لیگئی اسدن سے نوریج خدنگ نگاہ جادو کے یہان رہتا تھا جب صاحبقران
زمان وہان تشریف لیگئے اور خواجہ نے سب ساحران نمدار کو قتل کیا تو نوریج نے خبر منگائی اسکے ملازمین
نے جاکر اس سے کل کیفیت بیان کی یہ وہانسے بھی روانہ ہوا اور ایک صحرا کیطرف نکل گیا دوسرے روز ایک جگہ
ٹھہرا تھا اور متفکر تھا کہ اب کیا کرون اور کہان جاؤن کہ صحرا کیطرف سے گرد اُڑی نوریج ڈرا اُسکو یقین ہوا
کہ لشکر صاحبقران کا آتا ہر یہ سوچکر پوشیدہ ہو گیا وہ گرد شگافتہ ہوئی اسنے دیکھا ایک تخت آتا ہر اُسکے عقب مین چند
ساحر معلوم ہوتے ہین نوریج کا یقین برطرف ہوا درختون کی آڑ سے نکلا دیکھا فیروز ستارہ پیشانی اور زہردندانی
اور بخنگان اور دو تین ساحران نامی ایک تخت پر بیٹھے ہین چند ساحر تخت کے عقب مین آتے ہین نوریج فیروز
کو دیکھکر خوش ہوگیا آگے بڑھا تخت جب قریب آیا فیروز نے جو نوریج کو دیکھا تخت روکا کہا ای نوریج اس
صحرا مین تم کیونکر آئے نوریج نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ صاحبقران نے لوح لے لی ہوگی میرے
سامنے عمرو نے وہان سب ساحرون کو بیہوش کیا تھا اور خداوند آتشین کو قتل کیا تھا ملکہ خدنگ نگاہ کو بھی
اسیر کر لیا تھا مکانات ملکہ کی طرف آتے تھے مین وہانسے بوجہ تنہائی کے چلا آیا اگر لشکر ہوتا تو ضرور مقابلہ کرتا
فیروز نے بخنگان سے کہا کہ غضب ہوگیا اب حمزہ آفت برپا کردیگا طلسم ملحقات کو بھی فتح کر لیگا اب اسکو لوح
سب پتے بتاتی رہیگی وہ لوح کے احکام پر کام کریگا مریخ آفتاب علم سا ساحر اُسکے ہمراہ ہر عیار کیسا ساحر
ہر طلسم ملحقات کا فتح کر لینا اُسکے آگے کتنی بڑی بات ہر بخنگان نے کہا ای شہنشاہ ابھی بہت زمانہ چاہیے
دیکھیے کیا ہوتا ہر کہان کہان گرفتار ہو کہان کہان مصیبت اُٹھائے کیا دقت پیش آئے فیروز نے کہا مجھے
طلسمون مین اس بات کی اطلاع کرنا ضرور ہر یہ سب لوگ حمزہ سے ہوشیار رہین اور سب لوگ حمزہ کی فکر کرین

جو پائے وہ قتل کرڈالے بختگان نے کہا پھر اب کیونکر اطلاع کیجیے گا فیروز نے کہا جب طلسم مراۃ العدم مین
پہونچونگا وہان سب کو اطلاع کردونگا یہان تو ٹھہر نہین سکتا ہون اب حمزہ کسی طلسم کی طرف جائیگا میرے یہان
تو اب کچھ باقی نہین ہر شاید خزانۂ طلسمی کی تلاش مین جائے اور ملکہ خوش نگاہ کو ستائے اس سے بہتر یہ ہر
کہ ملکہ خوش نگاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے لون اب وہ کیا انتظام کریگی اور اُسنے کیا ہو سکیگا بختگان نے کہا
آپ کا تشریف لیجانا مناسب نہین ہر لورج نے کہا مین نے ملکہ خدنگ نگاہ سے سنا تھا کہ طلسم باطن بھی
کوئی اس طلسم کا حصہ ہر فیروز نے کہا ہمین آجتک طلسم باطن کا پتہ نہین معلوم ہوا ہفت اپنے سحر سے جو کچھ بنایا
تھا وہ سب برباد ہو گیا اب طلسم باطن کو ہم نہین جانتے یہ حکیم قرنطین کو معلوم ہر گو ہمنے سنا تھا کہ طلسم باطن
بھی کوئی حصہ ہر کہ وہ ظاہر نہین ہر اور وہان طلسم اصلی ہر آفتاب و ماہتاب حکمت کے زور سے بنائے گئے ہین
اور بہت سی چیزین ایسی ہین جسکو کوئی فتح نہین کر سکتا ہر مگر آجتک مجھے اُس طلسم کی کیفیت نہین معلوم ہوئی
بختگان نے کہا تعجب کی بات ہر کہ آپ خداوند طلسم ہو کر ایسا فرماتے ہین اُسکی کوشش فرمائیے فیروز نے
جواب دیا مین نے بہت بہت کوشش کی مگر آجتک ممکن نہوا بختگان نے کہا پھر کوشش کیجیے اور طلسم کا پتہ
لگائیے اگر وہ طلسم معلوم ہو جائے تو مسلمان کیون اسقدر سر اُٹھا سکین اُنکے لیے انتظام اور کیا جائے فیروز
نے کہا اگر آفتاب ہزار سر یہان ہوتا تو مین اُسکی کوشش کرتا کہ وہ علم حکمت مین بھی دخل رکھتا ہر کسی طور سے
طلسم کو ظاہر کرتا اور اُسکے سبب سے انتظام اچھی طرح سے کر سکتا تھا اب کچھ بن نہ پڑیگا اگر مین یہ کوشش کرونگا تو پریشان
ہونگا اس سے بہتر یہ ہر کہ اب مین ملکہ خوش نگاہ جادو کو جا کر اپنے ہمراہ لاؤن ایسا نہو مسلمان اُنکو کسی طرح کی تکلیف
پہونچائین بختگان نے کہا آپ ملکہ کو نامہ روانہ فرمائیے خود وہان نہ جائیے ملکہ یہان تشریف لائین یا طلسم مراۃ العدم
مین آئین آپ کا جانا مناسب نہین ہر فیروز نے بختگان کے کہنے کو قبول کیا اور اُسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ مین تمھین برائے انتظام وہان چھوڑ آیا تھا مگر اب موقع نہین ہر مسلمانون نے لوح حاصل کر لی ہر وہ خزانہ
طلسمی پر آئینگے تم لوگون کو تکلیف پہونچائینگے اب تمھارا وہان رہنا اچھا نہین ہر لازم یہ ہر کہ اس خط کے
دیکھتے ہی یہان چلی آؤ اور اپنی جملہ کنیزون کو اور جسقدر لوگ آنے پر آمادہ ہون اُنکو بھی ہمراہ لاؤ جب مین
طلسم مراۃ العدم مین پہونچونگا اُسوقت سب انتظام ہو جائیگا یہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسی وقت یہ نامہ
ملکہ خوش نگاہ کے پاس پہونچانا ساحر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ خوش نگاہ کی ڈیوڑھی پر پہونچا دربانون
سے کہا محلدار کو بلاؤ مین نامہ شہنشاہ کا ملکہ عالم کے پاس لایا ہون ایک ضروری کام ہر دربانون نے کہا محل
خالی پڑا ہر بہت دنون سے ملکہ کا پتہ نہین اور کنیزین بھی دکھائی نہین دیتی ہین محل مین کوئی نہین ہر نامہ دار
نے کہا محلدار کو بلاؤ مین اُس سے خلاصہ کیفیت دریافت کرونگا دربانون نے کہا محل مین کوئی عورت نہین
ہر خالی مکان پڑا ہر چلو تمھین بھی دکھا دین یہ کہکر دربان نامہ دار کو اپنے ہمراہ محل کے اندر لائے ساحر نے جو
محل مین آکے دیکھا مکان کو تنہا پایا سخت گھبرایا دربانون سے کہا بڑے تعجب کی بات ہر سب لوگ کہان گئے
کیا ہوئے دربانون نے جواب دیا کہ ہم اس حال سے آگاہ نہین ہین کہ ملکہ کہان گئین اور کون لیگیا اور کیون
گئین ہمین خبر بھی نہین کہ سب لوگ کس وقت یہانسے چلے گئے نامہ دار گھبرایا ہوا وہان سے واپس ہوا فیروز
کے پاس آیا کہا اے شہنشاہ مین آپکا نامہ لیکر گیا محل مین کسیکو نہ پایا بہت کچھ پتہ لگایا آخر مجبور ہو کر واپس آیا اب
جو حکم ہو بجا لاؤن جہان ارشاد ہو وہان جاؤن فیروز اس خبر کو سنکر گھبرا گیا کہا اے مہتاب جادو یہ کیا باتین کر رہا

ہو ملکہ لیلا مکان سے کہان جاتین مین تیری بات کو یقین نہین سمجھتا ہون مہتاب نے کہا دوسرے ساحر کو روانہ کیجئے فیروز نے دوسرے ساحر کو روانہ کیا یہ بھی تھوڑی دیر مین واپس آیا جو کیفیت مہتاب جادو نے بیان کی تھی وہی اسنے بھی بیان کی فیروز کو تعجب ہوا کہا مین خود جاتا ہون بختگان نے بہت بہت روکا مگر فیروز نہ رکا اُسیوقت ملکہ کی ڈیوڑھی پر آکے پونچھا مکان کے اندر گیا مکان کو خالی پایا سخت گھبرایا پھر واپس آگیا زمرد ثانی نے کہا آپ تشریف لیگئے تھے کیا حال معلوم ہوا فیروز نے کہا جو سب بیان کرتے تھے وہ امر صحیح ہوا اب مین تحقیق کرتا ہون کہ ملکہ کہان ہین یہ کہکر اسنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا کہا اے آئینہ سامری ملکہ کی کل کیفیت آئینہ کردے سب نے دیکھا اُس آئینے مین ایک صورت مہیب نظر آئی اُسنے جواب دیا کہ ملکہ لشکر اسلام مین ہین مریخ آفتاب علم اپنے ہمراہ لیگیا فیروز نے کہا ملکہ لیلا کہان ہین اُس صورت نے کہا وہ بھی لشکر اسلام مین ہین فیروز نے کہا مریخ بزور لیگیا ہی جواب ملا کہ ملکہ اپنی خوشی سے گئے ہین اور اسلام قبول کیا ہی فیروز نے کہا اسکا کیا سبب ہی جو ملکہ نے دین سامری ترک کیا وہ صورت ہنسی جواب دیا ای فیروز اس کیفیت کو نہ پوچھ فیروز نے کہا مین ضرور تحقیق کرونگا صورت نے کہا ملکہ لیلاے کمان ابرو آپکی دختر بلند اختر بدیع الملک پر فریفتہ ہوئین بدیع الملک وہان مہمان رہے ملکہ خوش نگاہ بھی بدیع الملک کے کہنے سے مسلمان ہوئین برابر نامہ آتے جاتے رہے جب آپ طلسم کے جانب روانہ ہوئے اُسی دن ملکہ نے مریخ کو اطلاع دی وہ آکر لیگیا اب لشکر اسلام مین موجود ہین سب کنیزین بھی اُنکے ہمراہ ہین فیروز نے جو بیٹی کی کیفیت سنی شرم سے عرق آگیا سر جھکالیا دلمین کہا اس بدبخت کی وجہ سے اسوقت ذلت ہوئی اب بختگان اور زمرد ثانی مسخرا کرینگے اپنی جگہ پر کہین گے کہ فیروز کی زوجہ اور دختر اہل اسلام کے سردارون پر فریفتہ ہوہوکر چلی گئین یہ خیال جو اسکو آیا بڑی دیر تک سر بزانو رہا بختگان نے قریب آکر کہا ای شہنشاہ ایسی فکر نہ فرمائی جو آپ کے دشمنون کو تمام کردے یہ خیال فرمائیے کہ جب اُنکو آپکی محبت نہ تھی تو آپکو اُنکی محبت نہونا چاہیے فیروز نے کہا ای بختگان مجھے اُنکی محبت کا خیال نہین ہی بلکہ بہت سے خیالات ایسے آتے ہین جو میری زندگی تلخ کرتے ہین اول تو کیسی شرم کی بات ہی کہ سب لوگ کیا کہین گے اور کیا خیال کرینگے یہ امر میرے واسطے باعث ہتک ہی اسکے سبب سے اور بھی پریشان ہون مگر کیا کرون جان دینا بھی تو اپنے اختیار مین نہین ہی بختگان نے کہا ای شہنشاہ اس بات کا خیال نہ فرمائیے بڑے بڑے شاہان جلیل پر یہ مصیبت پڑی ہی اور وہ مجبور ہوگئے ہین اہل اسلام مین یہ بھی بات ضرور ہی کہ یہ لوگ جس طلسم مین جاتے ہین وہان یہی کیفیت ہوتی ہی اب جو کچھ ہوا صبر فرمائیے اور فکر کیجیے فیروز خاموش ہورہا بختگان نے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی آپ تشریف لیچلیے زمرد کی بھی یہی رائے ہوئی کہ چلنا ہی بہتر ہی فیروز اُسیوقت وہان سے روانہ ہوا اطراف طلسم مراۃ العدم کے چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب امیر حسب ہدایت لوح کوہ خون رنگ کی طرف روانہ ہوئے ایک روز کے بعد اُس پہاڑ پر پہونچے امیر نے دیکھا ایک قلعہ بالاے کوہ بنا ہی کچھ آدمی بھی معلوم ہوتے ہین صاحبقران نے بلداق سے پوچھا کہ یہ قلعہ کیسا ہی بلداق نے عرض کی اسمین لشکر ہی جب آپ وہان تشریف لیجائیے گا اور افسر سے ملاقات ہوگی

وہ لوح دیکھکر آپکی اطاعت قبول کریگا لشکر آپکے ہمراہ ہوگا خزانہ بھی اس قلعہ مین ہے وہ سب آپکے قبضے مین
آئیگا اور کچھ اشیاء بھی جو طلسم کشا کے واسطے ہین وہ سب آپکو ملینگی صاحبقران زمان نے فرمایا ای بلداق
یہ کیا سبب ہے کہ طلسم کشا کے واسطے ایسے ایسے اشیاء یہان رکھے گئے اور لشکر بھی جمع کیا گیا بلداق نے
عرض کی یا صاحبقران جب حکیم نے یہ طلسم بنایا تھا تو اسکو دعوی تھا کہ میرے طلسم کو کوئی شخص فتح نہین
کرسکتا ہے اسکے دعوی کرنے پر بہت سے شاہان جلیل آئے اور طلسم مین آکر اسیر ہوئے حکیم نے اسقدر اشیاء
تیار کرا کے رکھے اور اس بات کا اعلان کرایا کہ جو ہمارے طلسم کو فتح کرے یہ اشیاء لیجائے اس وقت سے آجتک
رکھے ہین گو طلسم کی اب وہ صورت نہین رہی ایک طلسم کے دس حصے ہوگئے دس صورتین ہوگئین ہر ایک
نے اپنی اپنی ترکیب جدا کرلی سواے ایک طلسم کے کہ وہ ان سب سے سخت ہے اور وہان فتاحی بہت مشکل ہے
کہ وہ بدستور قدیم قائم ہے صاحبقران نے فرمایا وہ کونسا طلسم ہے یلداق نے عرض کی طلسم مراۃ العدم اسکا نام
ہے وہ طلسم کسی سے فتح نہین ہوسکتا ہے وہان کا بادشاہ بھی بہت دلیر ہے ایک شہر پہلوانون سے آباد ہے کہ وہ سب
لوگ فن سپہگری کو خوب جانتے ہین سحر اس طلسم مین بہت کم ہے اور اگر ہے تو ایسا ہے کہ اسکا جواب ممکن نہین امیر
نے فرمایا اسمین بھی کچھ شرط ہے یلداق نے کہا وہان کی شرط سے مین واقف نہین ہون لیکن یہ کہ سکتا ہون کہ
ان طلسمون سے بڑھکے وہان کی شرط ہوگی صاحبقران یہ باتین کرتے ہوئے قلعے کے قریب آئے یلداق
نے عرض کی مین آپکی اطلاع یہان کے افسر کو کردون وہ استقبال کو آئے صاحبقران نے فرمایا تمھین
اختیار ہے یلداق کوہ کے اوپر آیا افسر کے پاس گیا افسر یہان کا روشن قلب جادو تھا یلداق روشن قلب
کے پاس گیا صاحبقران کا کل حال بیان کیا روشن قلب نے کہا ای یلداق مجھے تمسے پیشتر طلسم کشا کی
خبر معلوم ہوئی تھی مگر ابھی مین شرط طلسم انکو بے امتحان جرأت نہین دیسکتا ہون بلداق نے کہا آپ انکی
جرأت کا امتحان کیا کرینگے بیکار بندگان خدا کا خون اپنی گردن پر لیجیے گا روشن قلب نے کہا یہ بھی شرط
طلسم ہے بے اسکے کچھ نہین ہوسکتا جبتک مین جرأت طلسم کشا کا امتحان نہ کرلونگا اسوقت تک شرط طلسم نہین
دیسکتا ہون بلداق نے کہا آپکو اختیار ہے روشن قلب جادو لشکر کو لیکر باہر آیا زیر کوہ اترا صاحبقران کی صولت
شوکت دیکھکر دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا ایسے بھی لوگ دنیا مین ہین یہ کہتا ہوا امیر کے قریب آیا
عرض کی ای طلسم کشا آپکی ہمت و جرأت مین شک نہین ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مین بھی امتحان جرأت کردون گو آپکا
امتحان یہی کیا کم ہے کہ یہانتک تشریف لائے مگر مین وصیت حکیم سے مجبور رہون صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار
ہے مجھے کیا انکار ہے روشن قلب نے عرض کی آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلیے جو جو امتحان مقرر ہین انکو ملاحظہ
فرمائیے صاحبقران روشن قلب کے ہمراہ کوہ پر تشریف لائے قلعہ بہت مستحکم پایا قلعے کے سامنے میدان
تھا اس میدان مین ایک پتھر نصب تھا اسپر کندہ تھا کہ جب طلسم کشا لوح لیکر یہانتک آئے تو اسکو لازم
ہے کہ اپنی جرأت دکھائے سامنے جو ایک چاہ معلوم ہوتا ہے اس چاہ مین کود پڑے جو جو مرحلے پیش آئین انکو
سر کرے جب سب مرحلون کو فتح کرکے واپس آئیگا تب شرط پائیگا صاحبقران جب اس عبارت کو پڑھ چکے
تو لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ ای طلسم کشا نام خدا لیکر اس چاہ مین پھاند پڑ و طلسم باطن کی یہی راہ
ہے اسی کی فتاحی مشکل ہے امیر قریب چاہ آئے نام خدا لیکر اس چاہ مین کود پڑے خواجہ اور یلداق باہر رہے
مگر صاحبقران جو اس چاہ مین کودے تھوڑی دیر کے بعد پانون امیر کے آشنا زمین ہوئے صاحبقران

سے دیکھا ایک شہر آباد مین ہون تعجب ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا اے طلسم کشا لازم ہے کہ اپنے تئین
مہر افروز کے مقام پر پہونچا مگر اُسکے فریب سے ہوشیار رہنا صاحبقران نے پتہ مہر افروز جادو کے
مکان کا دیکھا سب پتہ صاف صاف تحریر تھا صاحبقران اُس طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک
باغ رشک گلزار جہان نظر آیا امیر اُس باغ مین تشریف لیگئے دیکھا باغ مین ہر طرف تصویرین پتھر کی رکھی ہین
صاحبقران جس تصویر کے پاس گئے وہ تصویر غرق زمین ہو گئی امیر اس سانحے کو دیکھکر متحیر ہوئے
اور آگے بڑھے دیکھا درخت نہایت نفیس خوشبودار پھولے ہوئے ہین امیر جس درخت کے پاس گئے وہ
درخت بھی غرق بزمین ہو گیا صاحبقران نہر کے قریب پہونچے نہر کو بہت صاف وشفاف پایا چاہا ہاتھ دھوئین
جیسے ہی ہاتھ نہر مین ڈالا سب پانی خشک ہو گیا صاحبقران وہانسے اُٹھے نہر کے قریب بارہ دری بنی تھی
صاحبقران نے بارہ دری کے اندر جانیکا ارادہ کیا بارہ دری نظرون سے غائب ہو گئی امیر وہانسے
پلٹے کچھ دور بڑھے تھے کہ نہر مین پانی بھی نظر آیا بارہ دری بھی دکھائی دی درخت بھی نظر آئے تصویرین بھی
دکھائی دین صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ یہ کارخانہ حکمت ہے جس مقام پر کھڑے
ہو یہین زمین کھودو ایک نقب ظاہر ہو گی اُس نقب مین جانا جب راہ نقب طے ہو جائے تو پھر لوح کو دیکھنا
جو لکھا ہو اُسپر عمل کرنا صاحبقران نے کمر سے خنجر نکالا زمین کھودی دہنہ نقب ظاہر ہوا صاحبقران اُس
نقب کے اندر تشریف لیگئے بڑی دیر کے بعد روشنی نظر آئی صاحبقران نے دیکھا نقب کا منھ کھلا ہے باہر تشریف
لائے دیکھا ایک حجرہ پتھر کا سامنے بنا ہے قفل اُس حجرے کا بند ہے امیر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اُس
قفل کو بزور طلسم کشائی توڑ دو اور اُس حجرے کے اندر جاؤ ایک شمع روشن ہے اُسکو گل کرو پھر قدرت
خدا کا تماشا دیکھو صاحبقران اُس قفل کے قریب آئے قفل کو توڑا حجرے کو کھولا دیکھا واقعی ایک شمع روشن
ہے امیر نے اُس شمع کو گل کیا تاریکی ہو گئی سناٹے کی آواز صاحبقران کے کان مین آئی تھوڑی دیر تک
تاریکی رہی اور سناٹے کی آواز آیا کی جب عرصہ ہوا تو وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی صاحبقران نے
دیکھا ایک تاجدار تخت پر بیٹھا ہے اراکین سلطنت اپنی اپنی جگہ پر حاضر ہین جیسے دربار آراستہ ہے لوگ خوش وضع بیٹھے
ہین اُس تاجدار نے جو صاحبقران کو دیکھا تعظیم کے لیے اُٹھا عرض کی اے طلسم کشا آپکی ہمت و شجاعت
مین شک نہین واقعی آپ نے بہت بڑا کام کیا مگر اب لوح طلسمی میرے حوالے کیجیے مین طلسم کو درست کرونگا
آپ تشریف لیجائیے صاحبقران نے فرمایا آپ نے تو عجب بات فرمائی جو میری سمجھ مین نہ آئی مین لوح
طلسمی آپکو کیون دیدون آپ کون ہین اُس تاجدار نے جواب دیا مین بادشاہ ہون اس مرحلے کا مہر افروز تاجدار
میرا نام ہے آپکی ہمت وشجاعت سے بہت خوش ہوا مگر لوح مجھکو عنایت فرمائیے جسقدر زر و جواہر کی ضرورت
ہو حاضر کیا جائے منصب و جاگیر کی خواہش ہو تو وہ بھی ممکن ہے امیر نے فرمایا ہمین کسی چیز کی ضرورت نہین
ہے محض اس طلسم کے فتح کرنے کی حاجت ہے طلسم کو فتح کرکے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور
بختگان کو اسیر کرنا منظور ہے اگر یہ کافر ایمان لائینگے تو امان پائینگے ورنہ سب کو قتل کرونگا اُسکے
بعد خانہ کعبہ جاؤنگا مہر افروز نے عرض کی اے طلسم کشا فیروز کون شخص ہے اور زمرد ثانی کون ہے اور
بختگان کسکا نام ہے صاحبقران نے کہا فیروز آپکے طلسم کا حاکم ہے مالک ہے زمرد ثانی ایک مرد کافر ہے اسکے
پاس آکے پناہ لی ہے بختگان زمرد کا وزیر ہے مہر افروز نے عرض کی فیروز حاکم طلسم نہین ہے صاحبقران

نے فرمایا پھر آپ کسکو حاکم طلسم کہتے ہین مہر افروز نے کہا حکیم قرنطین ذوفنون حاکم طلسم تھے صاحبقران نے فرمایا
حکیم قرنطین قید ہی ایکبار مین نے حکیم کو رہا کیا حکیم نے اسلام قبول کیا ایک مدت تک اپنے وطن نامی مین رہکر
میرے پاس آئے تھے پھر اسیر ہوگئے اب انکی رہائی کی کوشش کر رہا ہون اس طلسم کو فتح کرلون تو انکی رہائی
کی فکر کرون اور مقام قید انکا معلوم ہو تو جاکر رہا کرلاؤن مہر افروز نے جو یہ سنا کہا اے طلسم کشا حکیم قرنطین
کیونکر قید ہوا اور کیا مصیبت پڑی جو اسکو لوگون نے اسیر کرلیا اور وہ اسیر ہوگیا صاحبقران نے سب کیفیت
بیان کی مہر افروز نے کہا مین حکیم کو بھی رہا کرلونگا مگر اب لوح طلسمی مجھے دیدیجیے صاحبقران نے کہا آپ حکیم
قرنطین کو رہا کرکے کیا کیجیے گا مہر افروز نے عرض کی وہ ہمارے مالک ہین انھین بادشاہ طلسم کرینگے
انکے حکم کے بموجب کام کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپ حکیم کو رہا کرکے لائیے گا اور حکیم مجھسے لوح طلسمی
طلب کرینگے تو مین انھین دونگا اور آپ لوگون مین یہ قوت نہین ہی کہ لوح مجھسے لے سکین مہر افروز نے
کہا اے طلسم کشا اس بات پر ناز نہ کرنا کہ اسقدر طلسم کو خراب کرکے آئے ہو یہ اور جگہ ہی یہان سحر بالکل نہین ہی
لوح سواے خبر کے دوسرا کام نہین دیسکتی ہی صرف خبر دیدیگی کہ یہ امر تمھارے واسطے برا ہوتا ہی اگر تمھارے
امکان مین ہو تو اپنی جان بچاؤ صاحبقران نے فرمایا خدا ہمین ہر آفت سے بچائیگا جو آپ لوگون
کے فرج مین آئے ہمارے حق مین برائی کیجیے مہر افروز نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے قبول نہ کیا آخرکار
مہر افروز مجبور ہوا اپنے ملازمین سے کہا طلسم کشا کو گرفتار کرلو یہ میرے سمجھانے سے لوح نہ دیگا جبتک کچھ
دنون ایذا نہ اٹھائیگا تب تک راضی نہوگا لوح چھین کر اسکو اسیر کرو ملازمین مہر افروز صاحبقران کی طرف
بڑھے امیر نے تلوار میان سے لی ملازم قریب آئے صاحبقران پر ہاتھ ڈالا امیر نے ایک ملازم پر تلوار
لگائی سر اسکا اڑگیا خون کے بدلے اسکے حلق بریدہ سے دھوان نکلا صاحبقران کے دماغ مین دھوان
جو پہونچا امیر بیہوش ہوگئے مہر افروز نے اور ملازمین سے کہا طلسم کشا سے لوح لیلو ملازمین نے لوح
صاحبقران کے گلے سے اتار لی امیر کو ہوش آیا اپنے ہاتھ پاؤن کو بیکار پایا صاحبقران مجبور ہوے
مہر افروز نے کہا زندانخانہ مین لیجاؤ ملازمین صاحبقران کو قیدخانے مین لائے داروغہ زندانخانہ کو
بلوایا جب داروغہ آیا تو ملازمین مہر افروز نے صاحبقران کو داروغہ کے سپرد کیا اور تاکید کردی کہ قیدی
کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا یہ شخص بڑا جری ہی اور ہمارے شہنشاہ نے فرمادیا ہی کہ جو خاطر ہوسکے اسکی
خاطر کرو داروغہ صاحبقران کو زندانخانہ مین لیگیا ملازمین مہر افروز واپس آئے داروغہ نے صاحبقران
سے عرض کی اے طلسم کشا کچھ اپنے حسب و نسب سے آگاہ فرمائیے امیر نے اپنا حسب و نسب داروغہ
کو بتادیا داروغہ بھی مسلمان تھا صاحبقران زمان کا نام جو سنا امیر کے قدمون پر گر پڑا عرض کی مجھکو
اپنا غلام تصور فرمائیے ایک مدت سے اس طلسم مین ملازم ہون مگر میرا طریق بھی خداپرستی ہی یہان اپنے
تئین پوشیدہ کئے ہون کسی پر یہ راز ظاہر نہین ہی کوئی اس بات سے ماہر نہین ہی آپ غریب خانہ پر تشریف
لیچلیے مین انشاء اللہ تعالے آپکے دست و پا کا علاج بہت جلد کردونگا اور آپکو بہت جلد صحت ہوگی امیر کو
داروغہ اپنے گھر لیگیا صاحبقران کا علاج کیا امیر کو دو روز مین افاقہ ہوا صاحبقران نے کہا داروغہ صاحب
مجھکو لوح لینا ضرور ہی اب مین لوح کی تلاش مین جاؤنگا داروغہ نے عرض کی لوح مہر افروز کے گلے مین ہی
آپ دربار مین اگر تشریف لیجائیگا تو مہر افروز پھر گرفتار کرلیگا مین آپکو لوح لادونگا صاحبقران نے

فرمایا اگر یہ بات ہے تو مین مہر افروز کو ایک نامہ لکھتا ہون کسی کی معرفت وہان پہونچا دو داروغہ نے کہا اگر آپ
نامہ تحریر فرمایئے گا تو مجھسے ضرور دریافت کریگا کہ کسنے علاج کیا جو ہاتھ پانون مین قوت ہوئی صاحبقران
نے کہا اگر یہ بات ہے تو تم اپنے ہاتھ سے لکھو مین مضمون نامہ بتاتا ہون داروغہ نے کہا یہ ممکن ہے امیر نے قلم
دوات طلب کیا داروغہ سے کہا لکھو کہ آپکو مین مکار نہ جانتا تھا میرا گمان یہ تھا کہ آپ مجھسے مردان عالم کیطرح
سے مقابلہ کرینگے مغلوب غالب کی اطاعت کریگا لیکن آپ نے اسکے خلاف کیا مکر سے مجھے گرفتار کیا یہ بات
آپکی وضع کے خلاف ہے اگر کچھ جرأت کو کام مین لائین تو مقابلہ کیجیے مین تنہا ہون آپ لشکر کو لیکے لڑیے داروغہ
نے یہ مضمون تحریر کیا جب نامہ ختم ہوا تو ایک ملازم کو دیکر مہر افروز کے پاس روانہ کیا غلام زندانخانہ وہ نامہ
لیکر روانہ ہوا مہر افروز کے پاس آیا نامہ دیا مہر افروز نے نامہ پڑھا اپنے دلمین منفعل ہوا وزرا سے کہا
طلسم کشا بڑا جری ہے جو کچھ اُسنے لکھا ہے بہت صحیح ہے مین اُس سے ضرور مقابلہ کرونگا اُسکا علاج کرنا لازم
ہے وزرا نے کہا حضور جو بات ہونا تھی وہ ہو گئی اب مقابلہ کرنا بیکار ہے مہر افروز نے کہا بدنامی ہوگی مقابلہ
ضرور کرنا چاہیے وزرا خاموش ہو رہے مہر افروز نے نامہ کے جواب مین لکھا کہ مین مقابلہ کرنے مین
کبھی عاجز نہین ہون آپ کے علاج کرنے کے واسطے آدمی روانہ کیے جاتے ہین جب آپکو صحت ہو جائے
تب مین مقابلہ کرونگا یہ جواب لکھکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا ایک حکیم کو برائے علاج صاحبقران
بھیجا حکیم نے آکر صاحبقران کا علاج شروع کیا افاقہ تو ہو ہی چکا تھا دو روز مین صحت کامل شافی مطلق
نے عنایت فرمائی حکیم مہر افروز کے پاس آیا کہا مین نے طلسم کشا کا علاج کیا اب صحیح ہین اگر آپکو مقابلہ
کرنا منظور ہو تو پیام دیجیے مہر افروز نے کہا مین ضرور مقابلہ کرونگا بلکہ اسی وقت پیام طلسم کشا کے
پاس بھیجتا ہون یہ کہکر ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اگر آپکو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہے تو مین آپ کو
فرصت دیتا ہون آپ تشریف لیجایئے اور اپنی فوج کو لایئے اگر آپ کو جانا گران ہو تو پتہ دیجیے کہ آپکا
لشکر کہان ہے مین دو تین دن مین آپ کے لشکر کو یہان بلا لون کہ آپ اچھی طرح سے مقابلہ کر سکین یہ
لکھکر صاحبقران کے پاس روانہ کیا نامہ دار نے نامہ امیر کو لاکر دیا صاحبقران نے اُس نامے
کو پڑھا پشت پر لکھدیا کہ مجھے لشکر کے بلانے کی ضرورت نہین ہے مین لشکر کے بھروسے پر کسی سے جنگ
نہین کرتا ہون آپ اپنے لشکر مین سب کو درست کر لیجیے اور جس روز مزاج مبارک مین آئے مقابلہ
کیجیے نامہ دار کو یہ جواب دیکر رخصت کیا نامہ دار پھر مہر افروز کے پاس آیا جواب نامہ دکھایا مہر افروز
نے کہا طلسم کشا بڑا مرد شجاع ہے وہ لشکر کو کبھی نہ بلائیگا وزرا نے کہا پھر تنہا کیونکر مقابلہ کریگا مہر افروز
نے جواب دیا کہ ہمت تو اُسمین ہے اُسوقت اگر اسیر ہو جائیگا تو اُسکے دل کی حسرت نکل جائیگی پھر جاے تمنا
باقی نہ رہیگی اور مین خود بھی اسیر کر کے رہا کر دونگا جب زیر ہوگا تو میری اطاعت قبول کریگا جب ایسا
شخص میرے پاس آئیگا تو کسکی مجال ہے جو مجھسے مقابلہ کرے گا ہمت اُسکی دیکھیے کہ طلسم مین آیا تمام طلسم کو
درہم و برہم کر کے لوح حاصل کر لی یہ بات امکان بشری سے باہر تھی مین ضرور اُس سے مقابلہ کرونگا
یہ کہکر ایک دن مقابلے کے واسطے قرار دیا صاحبقران کو بھی اطلاع دی امیر سنکر خاموش ہو رہے مہر افروز
نے اپنے لشکر کے سو جوان چھانٹ کر نکالے اُنسے کہا تم لوگ مسلح و مکمل رہنا جسوقت مین تمکو اطلاع دون میرے
پاس آنا جوانان لشکر رخصت ہوئے مہر افروز نے صاحبقران کے پاس پہلے ایک رقعہ لکھا مضمون یہ

تھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو آپ کے واسطے یہانسے بھیجدی جائے اگر سلاح جنگ کی ضرورت ہو تو موجود ہین اگر
مرکب درکار ہو تو حاضر کیا جائے اپکے ہمراہ کچھ آدمیون کی ضرورت ہو تو آدمی بھیجے جائین صاحبقران نے
جو اس نامے کو دیکھا پشت پر لکھدیا ہمین کسی شی کی ضرورت نہین ہی مہر افروز خاموش ہو رہا اسی طرح
تین روز گذرے چوتھا روز مقابلے کا آیا صاحبقران زمان وقت نماز بیدار ہوئے فریضہ سحری سے فراغت کرکے
سلاح ذات پر آراستہ کیے دارونہ نے عرض کی یا صاحبقران مین آپ کے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا تمھاری کچھ ضرورت نہین ہی دارونہ نے عرض کی یا امیر مین ضرور چلونگا اگرچہ مہر افروز مجسے
بدظن ہوگا مگر مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہی صاحبقران زمان نے کہا مہر افروز کے یہان سے سب تماشہ
دیکھے آئینگے تم بھی اُنھین لوگون کے ہمراہ آنا دارونہ نے عرض کی یا امیر مین آپ کی طرف سے
مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا اسکی ضرورت نہین ہی جب مین نے مہر افروز کے نامے کے جواب
مین لکھدیا کہ مین اپنے لشکر کو نہین بلانا چاہتا ہون تو اب تمھین کیا لیجاؤن دارونہ خاموش ہو رہا صاحبقران
زمان ہتھیار لگاکے میدان مین تشریف لائے اُس طرف سے مہر افروز جادو مع ایک سو جوانان قوی ہیکل
کے میدان مین آیا صاحبقران زمان پیادہ پا تھے مہر افروز نے کہا ای طلسم کشا گھوڑا موجود ہی لیجیے
تکلیف نہ کیجیے صاحبقران نے فرمایا ہمین حریف کی مدد درکار نہین اگر خدا ہمین قوت و بازو سے دلادیگا
تو مرکب بھی لے لینگے مہر افروز خاموش ہو رہا صاحبقران زمان سے کہا کہ آپ اپنے ارادے
سے باز آئیے مین آپ کو اسیر نہ رکھونگا آپکو اپنے شہر کا منتظم قرار دونگا صاحبقران نے فرمایا مین
اس امر کو منظور نہین کرسکتا ہون اگر آپ مجکو زیر کیجیے گا تو مین آپکی فرمانے کو بسر و چشم بجا لاؤنگا اُسوقت
مین مجھے کچھ عذر نہوگا مہر افروز نے کہا آپ تنہا ہین میرے ہمراہ اسوقت سو آدمی ہین اسنسے بھی آپکو
خوف نہین ہی صاحبقران ثانی نے فرمایا ہم سواے خدا کے اور کسی سے نہین ڈرتے ہین اگر تم لوگ
سو ہو تو ہمین کچھ خوف نہین ہی مہر افروز نے کہا مین حجت تمام کرچکا اب کچھ نہ عرض کرونگا یہ کہکے اپنی
فوج کی طرف پلٹا ایک جوان سے اشارہ کیا وہ گھوڑے کو جھپکا کے میدان مین آیا صاحبقران پر آتے ہی
وار کیا امیر نے اسکے وار کو خالی دیکر ایک ہاتھ سے اسکی کلائی پکڑ کے طمانچہ مارا جوان گھوڑے سے چکر کھاکے
دور گرا صاحبقران نے گھوڑے کو جھپکارا باگ پر ہاتھ ڈال دیا گردن پر ایک ہاتھ رکھدیا گھوڑا ٹھہرا
صاحبقران اُسی مرکب پر سوار ہوئے مہر افروز حیران ہوگیا دوسرے جوان کی طرف اشارہ کیا وہ
میدان مین آیا امیر ثانی سے کہا ای طلسم کشا آپ نے اُس جوان کو مارلیا مگر میری ضرب سے بچیے
تو آپکی قوت و جرأت کا قائل ہون امیر نامدار نے فرمایا یاوہ گوئی مردان عالم کے واسطے عیب ہی تم
ایسے جری ہوکر اپنی تعریف اپنے منھ سے کرتے ہو یہ بری بات ہی اُس جوان کو غیرت آئی عرض کی یا
صاحبقران آپ بیشک صاحبقران ہین مین آپ سے مقابلہ نہ کرونگا اور آپکی اطاعت کرونگا
امیر ثانی نے فرمایا بھائی اپنے آقا کا خیال چاہیے ایسا نہو میرے ساتھ مصیبت مین گرفتار ہو اُس
جوان نے عرض کی جو کچھ ہو مین آپکی اطاعت سے منھ نہ موڑونگا صاحبقران نے فرمایا بھائی تمھین
اختیار ہی وہ جوان صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا امیر ثانی نے گلے سے لگا لیا اپنے برابر جگہ دی اُس
جوان نے عرض کی یا صاحبقران اگر ابکی بار کوئی مقابلے کو آئیگا تو مین اُس سے مقابلہ کرونگا صاحبقران

نے فرمایا اگر وہ تمھارا نام لیکر پکارے تو تمھین اختیار ہی اور اگر میرا نام لے تو تم ہرگز نہ جانا مین مقابلہ کرونگا
میرا دستور یہہ ہی کہ جو میرا نام لیکر پکارتا ہی مین ہی اُسکے مقابلے مین جاتا ہون دوسرا نہین جاتا ہی یہان
یہ ذکر تھا اگر مہر افروز نے جو یہہ کیفیت دیکھی اسکو بہت تعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا کیا طلسم کشا
ساحر ہی یا کوئی عمل تسخیر اسکے پاس ہی کیسے شخص کو اپنا مطیع کر لیا جو یہان سے دعوی کر کے گیا تھا اُسین
طلسم کشا کو ابھی اسیر کر کے سامنے لاؤنگا مہر افروز کے ہمراہیون نے کہا پھر اب کیا حکم ہی مہر افروز نے
کہا ایک ایک شخص برابر اسے مقابلہ جائے مگر خبردار طلسم کشا سے نہ ملجانا سب نے کہا ہماری کیا حقیقت ہی
جو ہم طلسم کشا سے ملجائین یہ کہکر ایک جوان میدان مین آیا صاحبقران کو آواز دی امیر تاتانی نے مرکب
آگے بڑھایا اُس جوان نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا امیر نے فرمایا اے جوان تو دل کھولکے
وار کر لے میرے وار کا منتظر نہ رہ اُسنے متواتر دس وار شمشیر کے صاحبقران پر کیے مگر امیر نے
سب وار اسکے خالی دیے ایک جگہ پر صاحبقران نے اُسکی تلوار کو تلوار پر روکا کہا اے جوان ہوشیار ہو
اسنے سپر چہرے کے بچانے کو اٹھائی امیر نے تلوار لگائی سپر کو کاٹ کے مع خود سر کے چار حصے کیے سینہ مین
در آئی زین فرس تک اُتر آئی مرکب کو کاٹا مرکب کے دو ٹکڑے ہوئے زمین کو بوسہ دیکے اُٹھی صاحبقران
نے نعرہ تکبیر بلند کیا جوانان مہر افروز کی زبان سے کلمات صفت و ثنا نکل گئے پھر خود ہی کچھ سونچ کے خاموش
ہوا مہر افروز نے تا شام چالیس جوان میدان کو روانہ کیے مگر سب امیر نامدار کے ہاتھ سے قتل ہوئے
جب آفتاب قریب غروب پہونچا تو مہر افروز نے آگے بڑھ کے عرض کی اے طلسم کشا آج ہمکو معاف فرمائیے
کل ہم پھر آپ سے مقابلہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا جب آپ کے مزاج مین آئے مین ہر وقت موجود ہون
کسی وقت مجھے عذر نہین ہی مہر افروز نے کہا اب آپ میرے یہان تشریف لائیے وہین رہیے صاحبقران
نے فرمایا مین آپ ہی کے یہان ہون مگر آج مین مجبور ہون نہین حاضر ہو سکتا یہ جو ایک جوان آپکے لشکر
سے میرے پاس آیا ہی مجھے اسکی خاطر لازم ہی اسنے اپنے مکان پر لیجانے کا وعدہ کیا ہی کل انشاء اللہ تعالی
دیکھا جائیگا مہر افروز واپس گیا صاحبقران زمان بھی اپنی طرف واپس آئے جوان مہر افروز امیر
کو اپنے مکان پر لیگیا شب بھر امیر اُسکے یہان رہے صبح کو پھر سلاح ذات پر آراستہ کر کے میدان مین تشریف
لائے مہر افروز لشکر گران ہمراہ لیکر میدان مین آیا صاحبقران زمان مہر افروز کی طرف دیکھکے مسکرائے
مہر افروز نے گردن نیچی کر لی صاحبقران بھی خاموش کھڑے رہے مہر افروز نے ایک جوان کو امیر
کے مقابلے مین بھیجا اُسنے آکر صاحبقران کو پکارا امیر نے گھوڑا آگے بڑھایا اسکے قریب آئے اسنے
نیزے کا وار کیا امیر نے وار کو رد کا نیزہ بازی شروع ہوئی دو ہی تین طعنون مین صاحبقران نے
اسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا نیزے کے نکلتے ہی اسکے چہرے کا رنگ اُڑ گیا چاہا تلوار مرکب صاحبقران پر
لگاوے امیر نے اسکے تیور دیکھے اسنے جھک کے وار کیا صاحبقران نے گھوڑے کی باگ کھینچی مرکب
علف ہوا تلوار اسکے ہاتھ سے نکل گئی جھونک مین منہ کے بھل زمین پر گرا صاحبقران نے باگ مرکب کی
ہاتھ سے چھوڑ دی گھوڑے نے پانون زمین مین لگائے یہ پہلے گر چکا تھا گھوڑے کی ٹاپون سے جسم اسکا
فگار ہو گیا مہر افروز نے دوسرے جوان کو بھیجا وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے مارا گیا جب بیس جوان
لشکر مہر افروز کے قتل ہوئے تو اسنے جھلا کے اپنے لشکر کی طرف اشارہ کیا کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ

پڑے لشکر والون نے جو اشارہ پایا سب صاحبقران پر لوٹ پڑے امیر پشت و پہلو سے ہوشیار ہوئے
جنگ شیرانہ کرنے لگے صفون کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب مہرافروز کے پہونچے مہرافروز نے
چاہا پیچھے ہٹون صاحبقران نے دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر اسکو مرکب سے اُٹھا لیا اسی طرح لڑتے ہوئے
پھر قلب سپاہ مین آئے مہرافروز نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی صاحبقران نے کہا ای مہرافروز امان
بے ایمان ممکن نہین مہرافروز مسلمان ہوا صاحبقران نے مہرافروز کو زمین پر رکھدیا مہرافروز نے
سپاہ کو روکا سب ہاتھ باندھ باندھکر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر نے سب کی خطا معاف
فرمائی مہرافروز بصدق دل مسلمان ہوا لوح صاحبقران کے حوالے کی اپنے مکان پر لایا امیر سے
عرض کی آپ تخت پر تشریف رکھیے مین خدمت کرون صاحبقران نے فرمایا ای مہرافروز ہمکو اگر تاج
و تخت کی پروا ہوتی تو ہفت اقلیم کی بادشاہت ممکن تھی مگر کیا کرین ہمارے کس کام کا ہی ہمین دین
حق کا رواج کرنا منظور ہی تمہارا تاج و تخت تمہین مبارک رہے ہم آج یہان ہین کل چلے جائینگے مہرافروز
نے کہا آپ اپنے ہاتھ سے میرے سر پر تاج رکھین صاحبقران نے خود مہرافروز کو تاج پہنایا اُس
روز ہر ایک کو انعام و خلعت تقسیم ہوا صاحبقران تین روز تک مہرافروز کے مہمان رہے چوتھے روز
امیر نے فرمایا اب مجھے اور مرحلہ جات کی طرف جانا ہی اور پھر اپنے لشکر سے بھی ملنا ہی خواجہ کو مین کوہ
خون رنگ پر چھوڑ کے آیا ہون مہرافروز نے عرض کی آپ یہین تشریف رکھیے لوح لے لیجیے
مین کل مرحلہ جات کے حاکمون کو اطلاع دیتا ہون سب آپ کے ہمراہ حکیم قرنطین ذوفنون کی رہائی
کو چلین گے صاحبقران نے وہین توقف فرمایا مہرافروز نے مرحلہ جات پر اطلاع کرائی سب مرحلون
کے حاکم جمع ہوئے مہرافروز نے کہا طلسم کشا کی اطاعت آپ لوگون پر واجب ہی کیونکہ ہم سب کے
مالک ہین اور حکیم قرنطین ذوفنون صاحبقران کی اطاعت اختیار کر چکے سب نے امیر کی اطاعت قبول
کی مہرافروز نے کہا آپ سب لوگون کو لازم ہی کہ برائے رہائی حکیم تشریف لیچلیے سب راضی ہوئے
صاحبقران نے کہا پھر آپ لوگ کیون تکلیف کرتے ہین خدا مالک ہی مین بہت جلد حکیم صاحب کو
رہا کر کے طلسم کی طرف روانہ کرونگا سب نے عرض کی ہم لوگ بھی رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ رہینگے
شرف حضوری ہر وقت حاصل رہیگا امیر مجبور ہوئے دوسرے روز صاحبقران نے مہرافروز
سے کہا کہ اب یہان ٹھیرنے سے حرج ہوتا ہی بہتر ہی کہ آج یہان سے کوچ کیجیے سب لوگ تیار ہوئے پھر
مہرافروز نے اُسی روز وہان سے کوچ کیا دوسرے روز کوہ خون رنگ کے جانب روانہ ہوئے
یہان بلداق وغیرہ منتظر تھے خواجہ کی تو عجب کیفیت تھی روز صاحبقران کو یاد کرتے تھے روشن قلب
بھی کہتا تھا کہ بہت عرصہ ہوا خواجہ سب کو لیکر جاتے تھے روشن قلب کے پاس بیٹھتے تھے انتظار امیر
مین عجب حالت تھی حسب معمول خواجہ ایک روز نقب کے پاس بیٹھے تھے کہ صاحبقران اسی راہ
سے تشریف لائینگے بلداق نے عرض کی خواجہ دیکھیے صحرا کی طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی معلوم ہوتا ہی
کوئی لشکر آتا ہی خواجہ اُسطرف دیکھنے لگے جب دامن گرد شگافتہ ہوا تو خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران
عالیشان گھوڑے پر سوار عقب مین لشکر بیشمار بہت سے تاجدار انتظام لشکر کرتے ہوئے بڑے جاہ و تجمل
سے لشکر آتا ہی خواجہ خوش ہو گئے کہا ای بلداق صاحبقران زمان تشریف لاتے ہین بلداق اور

خواجہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ روشن قلب جادو نے پکارکے کہا ای بلداق خواجہ کہان ہین
اطلاع کردو کہ صاحبقران تشریف لائے ہین مین بھی براے استقبال جاتا ہون یہ کہکر روشن قلب
نے اپنے لشکر کو درست کیا کوہ کے نیچے آیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ ہوئے بلداق بھی ساتھ چلا روشن قلب
قریب پہونچا گھوڑے سے اُترا صاحبقران کے پایۂ رکاب کو بوسہ دیا عرض کی یا صاحبقران آپ نے
اس طلسم کو فتح کیا ورنہ دوسرے کی مجال نہ تھی امیر نے فرمایا جو کچھ ہوا خدا کی مدد سے ہوا یہ باتین کرتے
ہوئے قلعے مین آئے سب لشکر اُترا بدشواری جگہ ممکن ہوئی مگر سب لوگ قلعے مین نہ آسکے کچھ زیر کوہ
قیام پذیر ہوئے صاحبقران نے وہان قیام کیا دوسرے روز روشن قلب سے کہا مین نے درویش
گوشہ نشین سے وعدہ کیا تھا وہان جانا ضرور ہے پہلے ایفاے وعدہ کرلون پھر اپنے لشکر کی طرف چلون
روشن قلب نے صاحبقران کو مرکب طلسم لاکر نذر دیا عرض کی آپ سوار ہوکر تشریف لیجائین یہ
مرکب آپکو درویش کے پاس پہونچادیگا صاحبقران گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑے نے طرارہ بھرا
دم بھر مین صاحبقران کو درویش کے مقام پر پہونچایا درویش نے جو صاحبقران کو دیکھا خوش ہو گیا
عرض کی یا امیر بہت اچھے وقت پر آپ تشریف لائے اب فقیر کی کچھ وصیتین ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر ایک
کاغذ صاحبقران کو لاکر دیا امیر نے اُسکو پڑھا لکھا تھا کہ ای صاحبقران بعد میرے آپ اپنے ہاتھ سے
مجھے غسل وکفن دیکر دفن کیجیے گا اور میرا لباس لیتے جائیے گا جب خزانۂ طلسمی مین پہونچیے گا اس لباس
کو نگہبان طلسم کو دکھائیے گا کہ وہ آپ کو ایک تحفہ دیگا اُس تحفے سے آپ کے بہت سے کام نکلین گے اور
میرا جسقدر اسباب ہے یہ سب فقرا اور مساکین کو تقسیم فرمائیے گا اور اسی قسم کی بہت سی وصیتین اُسمین
تحریر تھین صاحبقران نے فرمایا ای درویش یہ کیا کہا درویش نے عرض کی اب پیمانۂ عمر فقیر کا لبریز
ہوا یہ کہکر ایک انگوٹھی صاحبقران کو دی اور کہا یا صاحبقران جو شخص طلسم مراۃ العدم مین جائے
اُسکو یہ انگشتری دیجیے گا کہ یہ وہان بکار آمد ہوگی یہ کہکر زمین پر بیٹھا اور کلمۂ طیبہ زبان پر لایا آنکھین بند
ہوگئین دم نکل گیا صاحبقران نے بہت افسوس کیا اُسکی لاش کو اپنے ہاتھ سے غسل وکفن دیکر دفن
کیا وہان سے روانہ ہوئے مرکب طلسمی پر سوار ہوتے ہی امیر قلعے مین داخل ہوئے یہان سب لوگ صاحبقران
کے منتظر تھے امیر کو دیکھکر خوش ہوئے خواجہ امیر کے قریب آئے کہا یا صاحبقران درویش نے آپکو
کیا دیا امیر نے کہا سواے غم اور کچھ نہین دیا خواجہ عمرو ثانی نے کہا صاحبقران اگر اُسنے کچھ دیا بھی
ہوگا تو آپ کیون ظاہر کرینگے امیر نے سب کیفیت درویش کی بیان کی کہا یہ اسباب اُسکا ہے اُسنے
وصیت کی ہے کہ غربا اور فقرا کو تقسیم کر دیجیے گا خواجہ نے کہا پھر مجھسے سوا کون غریب ہوگا آپ مجھی کو دیجیے
مین شاہ صاحب کی فاتحہ بھی دلاتا رہونگا امیر نے کہا خواجہ یہ تمھارا حق نہین ہے خواجہ نے عرض کی یا
امیر مین دیکھ لون کہ اسمین کیا کیا ہے صاحبقران نے خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اُس رومال کو
کھولا دیکھا کچھ جواہرات بیش قیمت اسمین رکھا ہے خواجہ عمرو ثانی کی رال ٹپک پڑی کہا یا صاحبقران
غریب و محتاج اسکی قدر کیا جانین یہ تو آپ مجھے دیدیجیے تو بہت اچھا ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم یہ لیکر
کیا کروگے مین تمھین خزانۂ طلسمی سے جواہرات بیش بہا دونگا خواجہ نے کہا وہ بھی دیجیے گا یہ بھی دیدیجیے
امیر نے کہا یہ ہرگز تم نہین پاؤگے جب مین لشکر مین جاؤنگا تو وہان غربا کو تقسیم کردونگا خواجہ مایوس ہوگئے

صاحبقران ایک روز وہان رہے لوح دوسرے روز ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور حصۂ اول اس طلسم کا فتح ہو جائے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے لشکر سے ملے اور طلسم ملحقات کے فتح کرنے کی تدبیر کرے صاحبقران نے سب کسے کہا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے سب لوگ تیار رہین یہ حکم سنکر سب تیار ہو گئے دوسرے روز وہان سے صاحبقران نے بڑے جاہ و حشم سے کوچ کیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب ذکر لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمایئے

کہ جب صاحبقران زمان کو بہت دن گذر رے تو شاہزادہ بدیع الملک بہت گھبرائے اور سردارون کی بھی عجب حالت ہوئی مریخ آفتاب علم شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کے پاس آیا عرض کی اے شہریار ابھی تک صاحبقران زمان تشریف نہین لائے ہین بدیع الملک نے فرمایا میر ابھی دم بہت گھبراتا ہی ارادہ ہی کہ مین تلاش مین صاحبقران زمان کے جاؤن اور جس طرح بن پڑے امیر کو تلاش کر کے لاؤن مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ تکلیف نہ فرمایئے مین جاتا ہون صاحبقران کا پتہ لگاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک امر سب سے بہتر ہی کہ ہم تم ملکر سب یہان سے چلین مریخ نے عرض کی نسوان کا ساتھ ہی کیونکر ہو سکتا ہی اگر آپ بھی تشریف لیجلیے گا تو یہان ان لوگون کی کون خبر لیگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نکرو مین اپنے سردارون کو یہین چھوڑ تا جاؤنگا یہ لوگ مجھسے بڑھ کے خیال رکھین گے مریخ آفتاب علم نے عرض کی آپ کو اختیار ہی بدیع الملک نے سامان سفر درست کیا مریخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لیکر کوچ کیا لشکر مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ شہزادہ بدیع الملک براے تلاش صاحبقران گئے ہین اور مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہی ایرج نامدار نے فرمایا ہم بھی براے تلاش صاحبقران جائینگے رستم ثانی نے عرض کی مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا ایرج نامدار نے رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لیا انھون نے بھی دوسرے روز براے تلاش صاحبقران کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب صاحبقران وہان سے روانہ ہوئے لشکر بیشمار ہمراہ تھا راہ مین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب فیروز کے پاس لشکر بھی نہین رہا ہی وہ کیونکر مقابلہ کریگا اور زمرد ثانی کو اب کہان پوشیدہ کریگا خواجہ نے کہا یا امیر کہین سے مدد طلب کریگا کوئی صورت نکالے گا صاحبقران نے فرمایا اسے کچھ بن نہ پڑیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سامنے سے گرد اڑی خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران کوئی لشکر آتا ہی امیر نے فرمایا جو ہوگا سامنے آئیگا یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ زمرد ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور بختگان اور بہت سے ساحران بے ایمان چلے آتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ دیکھو فیروز آتا ہی خواجہ نے دیکھکر عرض کی یا صاحبقران طلسم سے کہین بھاگا جاتا ہی امیر نے فرمایا شاید ایسا ہی ہو یہ ذکر تھا کہ فیروز قریب پہونچا اور نگاہ بختگان کی امیر پر

بڑی اسکا رنگ اُڑ گیا فیروز سے کہا ای شہنشاہ آپ نے کچھ اور بھی ملاحظہ فرمایا سامنے لشکر کسکا آتا ہی فیروز نے دیکھا تو صاحبقران پر نظر پڑی فیروز نے جو بہ جاہ وحشم صاحبقران کا دیکھا بختگان سے کہا اسقدر لشکر امیر کو کہانسے ممکن ہو گیا بختگان نے کہا یہ بعد پوچھیے گا پہلے اپنے بچنے کی تدبیر کیجیے آپ دیکھتے ہین کہ صاحبقران کی نگاہ کیسی پڑ رہی ہی فیروز نے کہا ای بختگان اب کیا کیا جائے اگر مین بھاگتا ہون تو تم لوگ یہین رہے جاتے ہو کچھ بن نہین پڑتا ہی اور اب لوح طلسمی صاحبقران کے پاس ہی مین کچھ بھی اُنکے سامنے نہین کر سکتا ہون اگر مین تجکو اپنے کاندھے پر بٹھا کے اوڑا ہوجاونگا تو صاحبقران لوح کا عکس ڈالین گے میرا سحر باطل ہوجائیگا زمین پر گر پڑونگا ہر طرح مشکل ہی بختگان نے کہا ایک بات بہت آسان ہی اگر آپ قبول کرین تو مین عرض کرون فیروز نے کہا جو کچھ کہو گے مین منظور کرونگا بختگان نے کہا آپ صاحبقران کے پاس جائیے مزاج کی کیفیت دریافت فرمائیے کہدیجیے کہ مین لشکر کی تلاش مین جاتا ہون جب لشکر مہیا کر لونگا تو آپ سے لڑونگا صاحبقران پھر کبھی آپ سے مقابلہ نہ کرینگے فیروز نے کہا مین یہی کرونگا مگر خیال یہ ہی کہ صاحبقران گرفتار نہ کرلین بختگان نے کہا امیر ہرگز گرفتار نہین کرینگے یہ اُنکا شیوہ نہین ہی اگر اُنسے کوئی بمنت کہتا ہی تو وہ فوراً اُسکی بات منظور کرتے ہین اور خلاف شجاعت اُنسے کوئی بات نہین ہوتی ہی فیروز نے کہا مین جاتا ہون یہ کہکر تخت سے اُترا صاحبقران کے قریب پہونچا عرض کی یا امیر آپ کہانسے تشریف لاتے ہین صاحبقران نے فرمایا طلسم باطن کو فتح کرکے جاتا ہون فیروز نے کہا مین لشکر کیطرف جاتا ہون لشکر مہیا کر لون تو آپ سے مقابلہ کرون امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہی جسوقت مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز نے عرض کی مجکو عرصہ ہوگا آپ منتظر رہیے گا صاحبقران نے کہا مین موجود ہون جسوقت تمھارے مزاج مین آئے مقابلہ کرنا فیروز پیچھے ہٹا صاحبقران نے کہا ای فیروز بیکار پریشان ہوتے ہو اب بھی کچھ نہین گیا ہی زمرد ثانی کو میرے حوالے کرو اور حکیم کو رہا کردو تم اسلام قبول کرو مین یہانسے خانہ کعبہ چلا جاؤنگا فیروز نے کہا یا امیر جیسا کچھ ہوگا بعد ایک مقابلے کے دیکھا جائیگا ابھی مین ایک مرتبہ اور لڑونگا صاحبقران نے فرمایا اپنی حسرت نکال لو فیروز روانہ ہوگیا بختگان سے آکر کہا اسوقت جان بچ گئی غضب ہوگیا تھا صاحبقران کی وجہ سے سب لوگ خاموش رہے اگر امیر نہوتے تو تاجدار ان طلسم باطن مجھے ہلاک کر ڈالتے سب غصے کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے مجھے تعجب ہی کہ طلسم باطن مین اسقدر وسعت تھی کہ اتنی سلطنتین آباد تھین امیر نے فرمایا سب کو زیر کیا اب نہین معلوم کیا ارادہ ہی بختگان نے جواب دیا کہ صاحبقران سب خزانہ طلسمی کی طرف جائینگے پھر کچھ اور تدبیر کرینگے فیروز نے کہا مین جاکر قیصر صاف باطن سے کل کیفیت بیان کرونگا وہ صاحبقران کو ضرور اسیر کرلیگا بختگان نے کہا دیکھا جائیگا اسوقت جان بچ گئی غنیمت ہوا فیروز اور بختگان اور زمرد تو یہ باتین کرتے ہوئے اُسطرف کو روانہ ہوئے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا یہ سب باتین بختگان اور زمرد نے فیروز کو تعلیم کین تھین ورنہ یہ ان باتون کو کیا جانے اسوقت جان بچا کر نکل گیا خواجہ نے کہا یا امیر کہان جائیگا ایک دن ضرور قبضے مین آئے گا یہ باتین کرتے ہوئے صاحبقران آتے تھے کہ ایک جانب سے گرد اُڑی امیر نے کہا اب کون آتا ہی خواجہ نے عرض کی نہین معلوم کچھ لوگ اُسکے ساتھی ہونگے یہ کہہ

رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا امیر نے دیکھا کہ شاہزادہ بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم گھوڑا
دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہین صاحبقران نے فرمایا خواجہ بدیع الملک کو چین نہ آیا آخر میری تلاش
مین نکلے مریخ آفتاب علم بھی ہمراہ ہی خواجہ نے شاہزادہ بدیع الملک کی کل کیفیت بیان کی کہ فیروز
کی بیٹی کو اور ملکہ خوش نگاہ مریخ کی مان کو بلالیا ہی لشکر مین ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی ہی وہان اُن
لوگون کو رکھا ہی صاحبقران نے کہا کیا نقصان ہی خواجہ نے عرض کی دونون آپ سے بہت خائف ہین مجھے
مریخ آفتاب علم اور شاہزادہ بدیع الملک نے بہت بہت منت کی تھی کہ صاحبقران سے اسکی بابت
کچھ ایسے امور بیان کر دیجیے گا کہ وہ آزردہ نہون امیر نے فرمایا بہت اچھا کیا جب اُن لوگون نے اسلام
قبول کیا ہی تو اُنھین کافر سے پاس رہنا روا بھی نہین تھا خواجہ نے عرض کی مجھسے مریخ آفتاب علم نے
فیروز کی کیفیت بھی نہین بیان کی یہ باتین کرتے ہوئے قریب بدیع الملک کے پہونچے بدیع الملک
نے جو صاحبقران کو دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے مریخ بھی پیادہ ہوا صاحبقران بھی شاہزادہ
بدیع الملک کو دیکھکر افراط محبت سے گھوڑے سے کود پڑے امیر کے پیادہ ہوتے ہی تمام لشکر
پیادہ ہو گیا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا الطاف صاحبقران دیکھا مریخ آفتاب علم
نے عرض کی آپ کے جانب صاحبقران کے خیالات بہت ہین اور آپکو اپنا قوت و بازو جانتے ہین
شاہزادہ بدیع الملک صاحبقران کے قریب آئے امیر نے بدیع الملک کو گلے سے لگا لیا دیر
تک گلے سے لگائے رہے پھر مریخ آفتاب علم کو گلے سے لگایا بدیع الملک سے لشکر کی کیفیت پوچھی
بدیع الملک نے سب کی خیریت بیان کی صاحبقران کو خوشی ہوئی فرمایا یہان سے لشکر کتنے فاصلے
پر ہی بدیع الملک نے عرض کی دو دن کی راہ ہی صاحبقران نے فرمایا اب بہت قریب آگئے ہین
آج یہین قیام کرینگے کل پھر چلین گے تو لشکر مین پہونچ جائینگے بدیع الملک نے عرض کی بہت اچھی
بات ہی یہ صلاح مجھے بہت پسند آتا ہی مین بھی یہی عرض کرنے کو تھا صاحبقران نے حکم دیا لشکر یہین ٹھہرے
بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لائے بدیع الملک کو بھی اپنے ہمراہ
لائے سب تاجدارون کو جمع کیا اور جسقدر لوگ تھے سب کو بلایا تاجدار بدیع الملک نوجوان کو دیکھکر
بہت خوش ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ سب کو لازم ہی کہ بدیع الملک نوجوان کو مثل میرے
تصور فرمایئے اور انکے احکام مثل میرے کہنے کے تصور کیجیے جو یہ کہین آپ لوگ اُس سے ہرگز انکار
نہ کیجیے سب نے عرض کی ہماری کیا مجال جو ہم خلاف حکم کرین بعد اسکے صاحبقران نے سب کو رخصت
کر دیا بدیع الملک اور مریخ آفتاب علم اور تاجدار بارگاہ مین رہے بزم عشرت آراستہ ہوئی شب بھر
صاحبقران بیدار رہے جلسہ عیش برپا رہا صبح کو امیر نے صحبت برخاست کی نماز سحر پڑھی لشکر تو تیار
ہو چکا تھا صاحبقران بھی سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون نے
مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی
راہ طی کی تھی کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا شاید کوئی ہمارے لشکر سے
اور آتا ہی بدیع الملک نے عرض کی کیا تعجب ہی یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا
کہ ملک ایرج نامدار اور رستم ثانی اور دو تین سردار آتے ہین صاحبقران زمان ہنسکر خاموش ہوئے

ایسے قریب پہونچے صاحبقران نے گلے سے لگایا اُسی روز قریب شام صاحبقران اپنے لشکر مین داخل
ہوئے سب سرداروں کو امیر کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی جلسۂ تہنیت برپا ہوا تین دن تک جلسہ رہا چوتھے
روز صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا ای طلسم کشا یہ طلسم تمہارے ہاتھ سے فتح ہوا اب اور
طلسم جو ملحقات کے ہین اُنکے فتاح اور لوگ ہین لازم یہ ہی کہ تم طرف خزانۂ طلسم کے جاؤ اور وہان قیام کرو
اور اپنے سرداروں کے نام لکھ کر کسی کاہن کو دو اور طلسمون کے نام بھی اُسکو بتاؤ جسکے نام جس طلسم کی
فتاحی ہو اُسکو اُس طلسم کے فتح کرنے کو روانہ کرو صاحبقران نے اُسی روز وہان سے کوچ کیا دوسرے
روز خزانۂ طلسم مین تشریف لائے مال و اسباب جو کچھ تھا سب پر قبضہ کیا قلعۂ طلسمی مین جاکر مقیم ہوئے
خواجہ دریادل پسر بزرجمہر کو طلب فرمایا سرداروں کو بلایا جو سرداران نامی تھے اُنکے نام صاحبقران
نے لکھکر خواجہ دریادل کو دیئے طلسمون کے نام تحقیق کیو اسلئے مریخ آفتاب علم کو بلایا اور فرمایا کہ ای
مریخ آفتاب علم طلسم ملحقات کے نام لکھکر دو مریخ آفتاب علم نے اُسی وقت سب طلسمون کے نام
لکھکر صاحبقران کو دیئے امیر نے وہ اسم خواجہ دریادل کو دیئے فرمایا یہ آپ ملاحظہ فرمائیے کہ کس
سردار کو کس طلسم کی طرف روانہ کرون خواجہ دریادل نے فکر کی قرعہ پھینکا تھوڑی دیر کے بعد فرمایا
کہ یا صاحبقران طلسم بیت الجمال کی فتاحی آصف انجم طلعت کے نام نکلی ہی صاحبقران نے
آصف انجم طلعت سے فرمایا آصف انجم طلعت خوش ہوئے مریخ آفتاب علم نے صاحبقران کے
چہرے کو متغیر پایا عرض کی یا امیر اُس طلسم کی فتاحی آسان ہی وہان کی سلطنت ایک عورت کے قبضے مین ہی
خدا نے چاہا تو بہت جلد فتح ہوگا مریخ آفتاب علم یہ باتین کر رہا تھا کہ خواجہ دریادل نے کہا یا صاحبقران
طلسم رنگین فلک کی فتاحی شاہزادۂ سکندر رفرخ لقا کے نام ہی سکندر رفرخ لقا خوش ہوئے مریخ نے
عرض کی آپکو یاد ہوگا کہ آپ حضرات نے ان طلسمون کا حال غلام سے سنکر جو جو باتین کین تھین شاہزادۂ
سکندر رفرخ لقا نے فرمایا خدا نے مراد پوری کی مریخ آفتاب علم نے عرض کی وہان کا بادشاہ جسکا
نام ندبوح لالہ رنگ ہی ساحر نہین ہی اور مرحلہ جات اُسکے سخت نہین ہین سکندر نے کہا اگر سخت بھی
ہونگے تو خدا آسان کر دیگا یہ باتین تھین کہ خواجہ دریادل نے پھر کہا یا صاحبقران طلسم بیت الحزن کی
فتاحی شاہزادۂ امیر الزمان کے نام ہی مریخ آفتاب علم نے کہا یہ مقام سخت ہی مگر محل خوف نہین ہی
حاکم اُس طلسم کی ملکہ شاہد سیمین ساق ہی سحر مین طاق ہی طلسم بھی بہت آباد ہی خواجہ دریادل نے کہا یا
امیر طلسم ارژنگ یاقوت نگار کی فتاحی نور الدہر کے نام ہی اور طلسم بیت المال کی فتاحی خواجہ عمرو
کے نام ہی مریخ ہنسا کہا خواجہ آپکو زر و جواہر بہت عزیز ہی طلسم کو فتح کیجیے مال بیشمار لیجیے خواجہ نے کہا
مین باز آیا طلسم کا فتح کرنا میرا کام نہین ہی میری طرف سے صاحبقران جاکر فتح کرینگے جب طلسم فتح ہو جائیگا
مین زر و جواہر وہان سے لے آؤنگا مریخ نے کہا فتاحی آپ کے نام ہی صاحبقران کیون فتح کرینگے خواجہ
نے کہا میری اجازت سے فتح کرینگے مریخ نے کہا ایسا نہین ہو سکتا خواجہ نے کہا اور کسی سردار کو بھیجدو لیکن
مین ہرگز طلسم فتح کرنے نہ جاؤنگا وہان بڑے بڑے ساحر ہونگے مین اُنکے مقابلے مین کیونکر جاؤنگا مریخ نے
کہا مین آپ سے سب کیفیت وہان کی بیان کر دونگا خواجہ نے کہا مین نہ سنونگا مریخ خاموش ہوا خواجہ
دریادل نے کہا طلسم سحر آفرین کی فتاحی رستم ثانی کے نام ہی اور طلسم ذوفنون کی فتاحی شاہزادۂ

شہنشاہ گوہر کلاہ کے نام ہی اور طلسم عفریت چہل پیکر کی فتاحی ملک ایرج کے نام ہی مریخ نے کہا یا امیر
یہ وہ طلسم ہی کہ جسقدر نام آپ نے سنے اُس سے سخت ہی اسمین عجیب عجیب قسم کے لشکر ہین یہ طلسم بہت ہی سخت ہی
مگر اب جو ایک طلسم باقی ہی جسکا نام طلسم مراۃ العدم ہی وہ طلسم سب سے زیادہ ہی عفریت چہل پیکر کی حقیقت
نہین جو وہان کے ایک مرغے کو فتح کر سکے اور طلسم چہل پیکر طلسم مراۃ العدم کے ایک وربند کے برابر بھی نہین
معلوم وہ طلسم کسکے نام ہی یقین ہی سواے آپ کے اور اُسکا فتاح کوئی نہوگا پھر خواجہ دریادل نے کہا طلسم
مراۃ العدم کی فتاحی بدیع الملک نوجوان کے نام ہی مریخ کا رنگ اُڑ گیا کہا یا صاحبقران بدیع الملک
نوجوان شجاعت و اقبالمندی مین فرد ہین امیر کو فرحت ہوا مریخ نے عرض کی کچھ فکر نہ فرمائیے جب فتاحی
اُنکے نام ہی تو فتح ہوگا اُنکے دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچیگی امیر نے خواجہ دریادل سے فرمایا
آپ پھر ملاحظہ فرمائیے کہ بدیع الملک وہان سے بفتح و فیروزی واپس آئینگے کسی قسم کا گزند تو نہین پہونچنے
پائیگا خواجہ دریادل نے پھر دیر تک غور کر کے کہا یا صاحبقران طلسم کی فتاحی مین جو جو باتین ہوتی ہین
وہ سب پیش آئینگی آپ جانتے ہین کہ طلسم کی فتاحی مین کسی وقت راحت بھی بیشمار ہوتی ہی اور کسی وقت رنج
بھی بہت ہوتا ہی یہ سب باتین ہوتی ہین وہی شاہزادے کیواسطے بھی ہونی ہین یا دو سال مین یہ طلسم فتح
ہوگا بعد ختم سال سوم بدیع الملک نوجوان آپ سے ملینگے صاحبقران نے فرمایا مدت بہت ہی
مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران اگر ایسا نہوگا تو بدیع الملک طلسم کیونکر فتح کرینگے اور
آپ زمرد شاہ ثانی کو کیونکر قتل کرینگے زمرد وغیرہ اُسی طلسم مین ہین صاحبقران نے فرمایا اگر میرے جانے
مین کوئی نقصان نہو تو مین بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤن وہان زمرد بھی ہی اُسکو اپنے قبضے مین
کرون خواجہ دریادل نے کہا آپ کا جانا مناسب نہین ہی آپ قلعۂ طلسمی مین مقیم رہیے یقین ہی اسی
ہفتے مین یکبارگی آپ سے بدیع الملک ملین صاحبقران مجبور ہوے اُس روز جلسہ برپا رہا سب ہمراہ
تمام ہوے صبح تک جلسہ رہا جب وقت نماز آیا سب نے نماز پڑھی سردار صاحبقران سے رخصت ہونے کو اُٹھے
سب نے اپنے اپنے مرکب طلب کیے اپنے اپنے ہمراہیون کو سامان سفر کا حکم دیا سب مسلح و مکمل ہو گئے
سب کے پہلے بدیع الملک نوجوان خدمت صاحبقران مین حاضر ہوے عرض کی یا صاحبقران مین
رخصت ہوتا ہون اجازت دیجیے امیر نے بدیع الملک نوجوان کے چہرے کی طرف بحسرت دیکھا دیر تک
دیکھا کیے پھر گلے سے لگایا اور دیر تک گلے لگائے رہے صاحبقران کی آنکھون مین اُسوقت آنسو بھر آئے
بدیع الملک سے کہا اگر کوئی رفیق ایسا مل جائے کہ دو چار روز مین خبر ہم تک پہونچا سکے تو ضرور
اپنی خیریت سے مطلع کیے رہنا اور واقعات جنگ سے آگاہ کرنا مریخ آفتاب علم نے عرض کی کہ یا
صاحبقران مین اُنکی خدمت مین رہا کرونگا خیر خیریت لایا کرونگا امیر نے جو انگوٹھی درویش کوہ نشین
نے پائی تھی بدیع الملک کو عنایت کی کہا مین جب ایرج کی تلاش مین گیا تھا تو ایک درویش سے ملاقات
ہوئی تھی اُسنے مجھکو دو چیزین دی تھین ایک تو اپنا جامہ دیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب خزانہ طلسمی مین جاؤگے تو
وہان کے مالک کو دکھا دیجیے گا وہ آپ کو اسکے عوض مین کچھ دیگا مگر جب مین وہان گیا تو اُسکو زندہ نہ پایا
نہین معلوم وہ کیا شے مجھکو دیتا اور یہ ایک انگشتری دی تھی اور کہدیا تھا کہ جو شخص طلسم مراۃ العدم کی فتاحی
کو جائے اُسکو یہ انگوٹھی دیدیجیے گا کہ طلسم مین اس انگشتری کی وجہ سے بڑے بڑے کام نکلینگے لہذا تم اسی

انگشتری کو پہن لو بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کرکے انگوٹھی لی ہاتھ مین پہنکر امیر سے رخصت ہوئے
صاحبقران نے کہا مین تھوڑی دور تمھارے ہمراہ چلونگا بدیع الملک نے کہا آپ زحمت نہ فرمائین یہین
تشریف رکھین اور سردار بھی آپ سے رخصت ہونے کو آتے ہین صاحبقران نے فرمایا جو آئیگا بارگاہ مین
ٹھہر جائیگا مین چند قدم تمھارے ساتھ جاؤنگا اب نہین معلوم کب ملاقات ہو کیونکر ملین بدیع الملک کا جی
دل بھر آیا صاحبقران سے ہاتھ باندھکر عرض کی آپ کیون اسقدر رنج کرتے ہین اگر فضل خدا شامل حال
ہے تو بہت جلد قدمبوسی سے مشرف ہونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتین کرتے ہوئے آئے بارگاہ
کے دروازے پر مرکب بدیع الملک حاضر تھا صاحبقران نے اپنا مرکب طلب کیا خادمون نے فوراً گھوڑا
حاضر کیا بدیع الملک نے بہت چاہا کہ صاحبقران بارگاہ مین واپس جائین مگر امیر نے قبول نہ کیا جب
سردارون نے دیکھا کہ صاحبقران بدیع الملک کے ساتھ جاتے ہین مجبور ہوکے سب امیر کے ہمراہ
ہوئے بدیع الملک کے جملہ سردار نامی وگرامی بدیع الملک کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے اپنے
یہان سے بہت سا لشکر بدیع الملک کو دیا بلکہ ارادہ کیا تھا کہ مریخ آفتاب علم کو بھی بدیع الملک
کے ہمراہ کردون لیکن بدیع الملک نے امیر کو منع کردیا اور عرض کی اگر آپ مریخ کو بھی میرے ہمراہ
کردینگے تو میری خبر آپ تک اور آپکی خبر مجھ تک کیونکر پہونچے گی مریخ آفتاب علم کے یہان رہنے سے
یہ فائدہ بہت بڑا ہے علاوہ اسکے مریخ کی ہمراہی مین کچھ مستورات بھی ہین اگر مریخ آفتاب علم یہان نہونگے
تو وہ بہت گھبرائینگی صاحبقران سمجھ گئے کہ ملکہ لیلا کی وجہ سے بدیع الملک مریخ کو نہ لیجائینگے اس بات
کو سوچکر صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کو روک لیا اور باتین شروع کردین بہت کچھ سمجھایا اور یہ بھی فرمایا
کہ تم ماشاء اللہ خود تجربہ کار ہو مگر ساحرون کے مکر ایسے ہوتے ہین کہ بڑے بڑے تجربہ کار گرفتار مکر ہو جاتے
ہین ایسے امور کا خیال رکھنا بدیع الملک نے عرض کی اگر فضل خدا اور اقبال حضور شامل حال ہوگا تو اس
طلسم کو فتح کرونگا صاحبقران بدیع الملک سے باتین کرتے ہوئے بہت دور تک آئے جب بدیع الملک
نے دیکھا کہ امیر کو تکلیف ہوتی ہے ہاتھ باندھکر عرض کی یا صاحبقران آپ تکلیف نہ فرمائیے واپس جائیے
امیر نے کہا اے بدیع الملک مین تمھارے ہمراہ چلونگا طلسم کے باہر رہونگا روز تمھاری کیفیت معلوم
ہوتی رہیگی بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران اسقدر زحمت کی کیا ضرورت ہے خواجہ دریا دل
آپ سے فرما چکے ہین کہ سواے میرے اور کسی کا جانا وہان مناسب نہین ہے امیر نے فرمایا طلسم کے اندر
مین نہ جاؤنگا بدیع الملک نے کہا آپکو لوح طلسمی بھی خبر دے چکی ہے کہ آپ قلعہ طلسمی مین مقیم رہین کہ یہان
آپکی تمنا بر آئیگی آپ کا یہین رہنا مناسب ہے صاحبقران مجبور ہوئے بدیع الملک نے سلام کیا امیر
بچشم اشکبار بدیع الملک کو رخصت کرکے واپس ہوئے دور تک پلٹ پلٹ کے بدیع الملک کو دیکھا
کیے بدیع الملک بھی پلٹ پلٹ کے صاحبقران کو دیکھتے رہے جب بدیع الملک دور نکل گئے تو
صاحبقران بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار یہان جمع تھے کہ امیر کے ہمراہ تھے جب سب سردار
ایک جا جمع ہوئے تو ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی مجھے بھی اجازت ہو امیر نے ایرج نامدار
کو بھی رخصت کیا ایرج جانب طلسم چہل پیکر روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ آصف انجم طلعت صاحبقران
کے پاس آئے اجازت چاہی امیر نے انکو بھی اجازت دی آصف انجم طلعت بھی سب سے ملکر جانب طلسم

بیت الجمال روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ سکندر فرخ لقا صاحبقران کے پاس آئے اجازت لیکر
سب سردارون سے ملکر جانب طلسم رنگین فلک روانہ ہوئے انکے بعد شاہزادہ امیر الزمان صاحبقران
کے پاس آئے امیر سے رخصت ہوئے سب سردارون سے ملے جانب طلسم بیت الحزن روانہ ہوئے
انکے بعد شاہزادہ نورالدہر نامدار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر سے اجازت طلب کی امیر
نے اجازت دی نورالدہر سب سردارون سے ملکر جانب طلسم ارژنگ یاقوت نگار روانہ ہوئے انکے
بعد شہنشاہ گوہر کلاہ حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر سے رخصت ہوکر جانب طلسم ذوفنون روانہ
ہوئے انکے بعد رستم ثانی حاضر خدمت صاحبقران ہوئے امیر نے انکو بھی اجازت دی رستم ثانی بھی
جانب طلسم سحر آفرین روانہ ہوئے جب سب لوگ جاچکے تو صاحبقران نے فرمایا ابھی تک خواجہ عمر ثانی
نہین آئے انکی بارگاہ مین جاکر دیکھو کس انتظام مین مصروف ہین لوگ خواجہ کی بارگاہ مین آئے دیکھا عمرو
اپنے بستر خواب پر محو خواب ہین سردارون نے خواجہ کو جگایا خواجہ اُٹھے سب نے کہا آپکو صاحبقران
یاد فرماتے ہین سب سردار رخصت ہوکر جاچکے آپ ابھی تک آرام فرماتے ہین خواجہ نے کہا پھر مین کیا کرون
سب نے کہا آپ کو جانا چاہیے اپنی تیاری کیجیے خواجہ نے کہا مین اپنی طرف سے صاحبقران کو بھیجدونگا
اُنکے ہمراہ چلا جاؤنگا سب نے کہا آپ صاحبقران کے پاس آئیے جیسا اُنکے مزاج مین آئیگا آپکو کرنا ہوگا
خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے امیر نے فرمایا خواجہ سب سردار جاچکے تم ابھی تک یہین ہو کسی
سردار سے ملنے بھی نہ آئے خواجہ نے کہا کوئی سردار مجھسے ملنے نہین آیا مین کیون کسی سے ملتا امیر نے
فرمایا اب کیا ارادہ ہے خواجہ نے کہا ارادہ یہ ہے کہ آپ طلسم بیت المال مین تشریف لیچلیں میری طرف سے
اُس طلسم کو فتح کرین جو کچھ مال اور وہان سے حاصل ہوگا مین لے لونگا امیر نے کہا خواجہ یہ بات ممکن نہین
کہ مین تمھارے ہمراہ جاؤن اور طلسم میرے ہاتھ سے فتح ہو فتاحی اُس طلسم کی تمھارے نام ہے جبتک تم نہ جاؤگے
طلسم فتح نہوگا خواجہ نے کہا مین تو ہرگز نہ جاؤنگا نہ میرے پاس لشکر نہ مین نے آج تک کوئی طلسم فتح کیا
وہان کے قاعدے سے واقف نہین ساحرون کی بستی ذرا سے اشارے مین تو غیر ساحر کو گرفتار کرلیتے
ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اور لوگ جو گئے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ بدیع الملک
نوجوان صاحب تحفہ جات ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ دو ایک طلسم فتح کرچکے اور سب
سردار بخوبی واقف ہین مین ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران مجبور ہوئے کہا خواجہ اگر تمھین یہ عذر ہے کہ لشکر تمھارے
پاس نہین ہے تو میرے یہان سے جسقدر لشکر چاہو لو خواجہ نے کہا آپ کے لشکر کے لوگ میری مرضی کے
موافق کام نہین کرینگے مین انکو اپنے ساتھ لیجاکر کیا کرون اگر میرے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کچھ لوگ اپنے
ہمراہ ملازم کرکے لیجاتا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تم اپنی مرضی کے لوگ ملازم کرلو جو کچھ اُنکی تنخواہ ہوگی
خزانہ سے مل جائیگی خواجہ نے کہا اُنکی تنخواہ خزانے سے ملیگی اور مین یہان سے طلسم مین اُنھین لیجاؤنگا
راہ مین جو صرف کی ضرورت ہوگی وہ کہانسے ممکن ہوگا دیکھیے جسقدر سردار گئے ہین سب کے ہمراہ مال و
خزانہ بیشمار ہے صاحبقران نے کہا آپکے ہمراہ بھی ہوگا خواجہ نے کہا بہتر سب مہیا کر دیجیے تو مین جاؤن
صاحبقران نے کہا تم ملازم کرو خواجہ نے کہا آپ مجھے روپیہ دیدیجیے مین ملازم کرلونگا اپنے ہاتھ سے
سب کو تنخواہ دونگا تا وہ لوگ بھی جانین کہ ہم خواجہ کے ملازم ہین امیر نے بہت کچھ مال و زر خواجہ کو دیا

خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا اب مین لشکر کی تلاش مین جاتا ہون یہ کہکر صاحبقران اور جملہ سردارون
سے رخصت ہوئے امیر نے کہا خواجہ لشکر کو تلاش کر کے کب تک آؤ گے خواجہ نے عرض کی جب میرا لشکر درست
ہو جائیگا حاضر ہونگا صاحبقران خاموش ہوئے خواجہ روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر انکا
بھی وقت پر کیا جاوے گا

اب کیفیت فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثانی اور بختگان کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو صاحبقران زمان سے اپنی جان بچا کر بھاگے راہ مین کہین مقام نہ کیا سرحد طلسم مراۃ العدم
پر جا کر پہونچے اس طلسم کا یہ دستور تھا کہ بیرون سرحد ایک مسافرخانہ بنا تھا جو کوئی طلسم مین جاتا تھا پہلے مسافرخانے
مین جا کر مقیم ہوتا تھا تین دن تک مسافرخانے مین رہتا تھا چوتھے روز ملک قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم
کو خبر ہوتی تھی وہ گنجینہ جمشیدی منگاتا تھا گنجینہ جمشیدی مین پونے دو سو شبیہین تھین جسکو قیصر کہتا تھا کہ یہ
پونے دو سو خداوندون کی روحین ہین جسکے قالب مین چھوڑ دون وہ خداوندی کرنے لگے گنجینہ سامری مین
سے ایک تصویر کو نکالتا تھا اُس سے کیفیت دریافت کرتا تھا اگر شبیہ بلانے کی اجازت دیتی تھی تو اندر بلاتا
تھا اگر شبیہ منع کرتی تھی تو نہین بلاتا تھا سوا اسکے اور کوئی تحفہ سحر اسکے پاس نہ تھا گو سب کو گمان تھا کہ طلسم
مراۃ العدم مین بڑے بڑے ساحر رہتے ہین مگر سحر اسکے یہان نہ تھا سب کارخانہ حکمت
جاری تھا فیروز ستارہ پیشانی جو زمرد ثانی وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر گیا مسافرخانے مین جا کے
قیام کیا ملازمین مسافرخانہ نے اسباب راحت سب مہیا کر دیا فیروز ستارہ پیشانی کو سب نے
پہچانا کیفیت پوچھی فیروز نے سب حال بیان کیا ملازمین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہمارے شہنشاہ
آپ کے طلسم کو مسلمانون سے خالی کرا دینگے اور سب کو گرفتار کر لینگے آپ نے بہت اچھا کیا
جو یہان تشریف لائے ہم لوگ آج ہی آپکو اطلاع کرینگے یقین ہے آپکو یہان زیادہ رہنا نہ پڑے شہنشاہ
بہت جلد آپکو طلب کرینگے فیروز نے کہا بہت ہی اچھا ہو اگر آپ لوگ آج ہی میری اطلاع کر دین ملازمین
اُسیوقت فیروز سے رخصت ہو کر گئے ملک قیصر صاف باطن کو فیروز ستارہ پیشانی کے آنیکی اطلاع
کی قیصر نے جو فیروز کی کیفیت سنی گنجینہ سامری طلب کیا قفل کھولا کہا اے خداوند جمشید تشریف لائیے
آپ سے کچھ عرض کرنا ہے ایک پتلا الماس کا صندوقچے سے نکلا ملک قیصر نے سجدہ کیا پتلے نے کہا اے قیصر
خداوند کو اسوقت کیون تکلیف دی قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بادشاہ طلسم فیروز آیا ہے آپکی اجازت
ہے مین اُسکو بلالون پتلے نے کہا خبردار اُسے نہ بلانا اگر بلاؤ گے تو بہت دکھ اُٹھاؤ گے قیصر خاموش ہو رہا
کہا آپ تشریف لیجائیے پتلا صندوقچے کے اندر گیا قیصر نے کہا یا خداوند سامری آپ تکلیف فرمائیے
کچھ حال آپ سے دریافت کرنا ہے ایک پتلا یاقوت کا صندوقچے سے نکلا قیصر نے کہا فیروز ستارہ پیشانی
میری ملاقات کو آیا ہے اگر حکم ہو تو اُسکو بلالون پتلے نے کہا تجھے اختیار ہے مین نہین جانتا قیصر نے کہا آپ
بھی تشریف لیجائیے وہ پتلا بھی چلا گیا قیصر نے اسی طرح ہر ایک کو بلایا سب سے پوچھا سب نے کہا ہمکو اس
بات مین دخل نہین ہے اگر تیرا جی چاہے بلالے قیصر مجبور رہا ملازمین سے کہا خداوندون کی تو یہ رائے
ہے اب مین کیا کرون ملازمین نے کہا ہمکو حضور اس امر مین کیا دخل ہے وزرا سے دریافت فرمائیے قیصر

نے اُسی وقت وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو قیصر نے اس بات کو بیان کیا سب نے کہ
ایسے شخص کا یہان آنا اور بے ملاقات ہوئے واپس جانا اچھا نہین ہے کیونکہ وہ بھی بادشاہ طلسم ہے اور
اُسکی بھی بادشاہت بہت ہے اگر آپ نہ ملینگے تو فیروزنہ کو آپ سے ملال عظیم ہوگا قیصر نے کہا خداوندون
کے احکام نہ مانون وزرا نے کہا آپ خود جاکر ملیے اور مہانسرا مین دوچار روز قیام فرمائیے اُنکی دعوت
وغیرہ وہین ہو جس کام کو آئے ہون اُسکو وہین اُنسے دریافت فرمائیے قیصر کو یہ بات پسند آئی ملازمین سے
کہا ہم طلسم کے باہر جائینگے سامان سواری درست کرو قیصر نے وزرا سے کہا تم لوگ اور اسباب نذر وغیرہ
درست کرو کہ مین وہین اُنکی دعوت کرونگا وزرا نے کہا آپ تشریف لیجائیے ہم لوگ سب سامان درست کر دینگے
قیصر اُسی وقت روانہ ہوا یہان فیروز زمرد ثانی سے کہ رہا تھا کہ اب وہان اطلاع ہوگی فوراً وہ طلب کرینگے
آپ اس طلسم کی بھی ترکیبین ملاحظہ فرمائیگا ایسے طلسم بھی دیکھنے مین نہین آتے ہین یہان سحر بہت کم ہے جسقدر
عجائبات وغرائبات ہین سب حکمت کے ذریعے سے ہین زمرد ثانی بھی تعریف کر رہا تھا بختگان بھی احوال
سن سنکر خوش ہوتا تھا یہ باتین ہو رہی تھین کہ چند ملازمین مہانسرا مین فیروز کے پاس آئے کہا آپ یہان
بیخبر بیٹھے ہین شہنشاہ آپکے پاس تشریف لاتے ہین فیروز خوش ہوگیا زمرد سے کہا مین کہتا تھا کہ جسوقت
اُنکو خبر ہوگی پہلے خود ہی میرے پاس آئینگے یہ کہکر اُٹھا زمرد و بختگان کو بھی اپنے ہمراہ لیا مہانسرا کے باہر
آیا دیکھا سامنے سے سواری ملک قیصر صاحب باطن کی آتی ہے فیروز نے سلام کیا قیصر نے جواب سلام
دیکر تخت زمین پر اتارا فیروز کے پاس آیا بغلگیر ہوا اپنے ساتھ فیروز کو مہانسرا مین لایا بڑے اعزاز
سے پیش آیا تھوڑی دیر کے بعد قیصر نے فیروز سے کہا آپکے تشریف لانے کی کیا وجہ ہے جو اسطرح تشریف
لائے ایکبار آپ نے اور بھی سرفراز فرمایا تھا وہ کیا جاہ وحشم آجتک نہین بھولا اب دشمنون پر کیا مصیبت
ہے جو اس طرح آئے فیروز نے کہا بھائی صاحب مسلمانون نے سب جاہ وحشم کو مٹا دیا غریب و محتاج بنا دیا
جان ہی بچ گئی بڑی بات ہوئی اگر مین آپکے یہان نہ آتا تو جان نہ بچتی سب ساحران نامی قتل ہوئے استاد
اسوقت تک اسیر ہین جو کچھ مین نے اپنے سحر کے زور سے بنایا تھا وہ سب شکست گیا حکیم صاحب کی جو چیزین
ساختہ ہین جیسے ہم لوگ طلسم باطن کہتے تھے وہ سب بھی برباد ہوئین گھر بھی تباہ ہوگیا مین مجبور ہوکر
یہان چلا آیا قیصر نے بہت افسوس کیا کہا آپ سے اور اہل اسلام سے کیونکر جنگ آغاز ہوئی بنائے
مخاصمت کی وجہ بیان فرمائیے فیروز نے کہا اسکو نہ پوچھیے سب میری قسمت کی خوبیان تھین قیصر نے
کہا صاف صاف بیان کیجیے فیروز نے زمرد ثانی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آپ بخوف اہل اسلام
میرے یہان تشریف لائے مین نے آپکو اپنے یہان رکھا مسلمان بھی آپکے آنے کے بعد آگئے اسی
وجہ سے جنگ شروع ہوئی قیصر نے کہا یہ کون صاحب ہین فیروز نے زمرد کی سب کیفیت بیان کی
قیصر نے کہا اب آپ کا کیا ارادہ ہے فیروز نے کہا مین چاہتا ہون کہ طلسم پر قبضہ ملجائے گو اب طلسم
مین کیا باقی رہا ہے مگر مین پھر سب درست کر لونگا دو تین برس کے عرصے مین پھر وہی کیفیت طلسم کی ہو جائیگی
گو اب طلسم باطن کا بنانا تو ممکن نہین مگر دربند اور مرحلے سب درست ہو جائینگے قیصر نے کہا آپ تو
کہ مین نے آج آپ کے بلانے کے لیے گنجینۂ جمشیدی سے دریافت کیا تھا سب خداوندون کی یہ رائے
ہوئی کہ یہان بلانا اچھا نہین ہے مین خاموش ہو رہا دو چار روز کے بعد مین پھر گنجینۂ سامری کو دیکھونگا اگر

آپ کے آنے کی راہ سب نے دی تو مین آپکو طلسم کے اندر لیچلون گا آپ وہان جاتے ہین سے رہیے طلسم
آپ کا بہت جلد دلا دونگا اور ہر ایک مسلمان کو گرفتار کر کے آپکے حوالے کر دونگا فیروز نے کہا آپکو اختیار
ہے مین آپ سے مدد طلب کرنے آیا ہون قیصر نے کہا مین موجود ہون ہر حال مین آپکی شرکت کرونگا اور اگر
گنجینہ جمشیدی آپ کے آنے پر راضی نہوگا تو مین آپ کے واسطے اسی محاصرہ کے قریب ایک مکان تیار کرادونگا
آپ اُس مکان مین بخوف تشریف رکھیے گا مین سب انتظام درست کر دونگا فیروز خوش ہوا قیصر تھوڑی
دیر ٹھہر کے فیروز سے رخصت ہوا اپنے طلسم مین آیا وزرا کو بلایا سب حال بیان کیا وزیرون نے کہا بڑے
تعجب کی بات ہے کہ مسلمانون سے فیروز مغلوب ہو جائین اور وہ سب طلسم غارت کرین ہمنے ہر ایک شخص سے سنا
ہے کہ مسلمان سحر نہین جانتے اور فیروز کے یہان بڑے بڑے ساحر تھے پھر غیر ساحر نے ساحر کو کیونکر قتل
کیا ہوگا قیصر نے کہا کوئی بات تو ایسی ہوئی کہ اُن لوگون نے طلسم کو برباد کیا وزیرون نے کہا [illegible] آپکی
کیا راے ہے قیصر نے کہا مین فیروز کی مدد ضرور کرونگا میرا اُسکا طلسم ایک ہے مین فیروز کو اپنا دوست جانتا
ہون اُس سے مجھے ہر طرح کی امید ہے مین مسلمانون کو اسیر کر کے اُسکے حوالے کرونگا اور اُسکے طلسم مین عجائبات
اور کل سامان طلسم بناؤنگا وزیرون نے کہا آپکو اختیار ہے ہم کچھ نہین عرض کر سکتے ہین قیصر نے کہا تم لوگون
کی کیا راے ہے وزرا نے کہا راے یہ ہے کہ آپ کچھ لشکر فیروز کے حوالے کیجیے خزانہ دیجیے روانہ کر دیجیے وہ
پھر جا کر مقابلہ کرے آپکو کیا ضرورت ہے جو اسقدر کوشش فرمائیے قیصر نے کہا یہ نہین ہو سکتا ہے کہ مین
اُسکو ٹال دون وزیر خاموش ہو رہے فیروز نے دوسرے روز گنجینہ جمشیدی طلب کیا صندوقچے کو کھول
آواز دی کہ خداوند جمشید کچھ آپ سے عرض کرنا ہے تھوڑی سے واسطے تکلیف فرمائیے الماس کا پتلا صندوقچے
سے نکلا قیصر نے کہا اب آپکی کیا راے ہے مین فیروز کو بلاؤن اور اُسکی مدد کرون پتلے نے کہا اگر تو
فیروز کو یہان بلائیگا اور اُسکی مدد کرے گا تو مسلمانون سے بڑی لڑائی پڑیگی ہملوگون کو دخل دینا ہوگا یہ
ہمارے لڑائی فتح نہوگی تیرے طلسم کی طرف ایک شخص آتا ہے ارادہ اُسکا یہ ہے کہ طلسم کو فتح کرے اب تجھے
لازم ہے کہ بندوبست اچھی طرح کر ابکی سال طلسم پر سخت ہے اور تین سال تک طلسم پر آفت آتی رہیگی بڑا خوف
ہے جو بات کرنا بہت سمجھ کے کرنا مسلمانون کو یہ نہ جاننا کہ یہ لوگ سحر نہین جانتے ہین سب مسلمان بلا کے
ہین ساحر کی مجال نہین جو اُنسے مقابلہ کر سکے قیصر نے جو شبیہ جمشید سے یہ بات سنی گھبرا گیا کہا یا خداوند
میرے طلسم مین سحر تو بالکل نہین ہے اور نہ مین سحر کر کے کسی سے مقابلہ کرتا ہون کل اشیا میرے یہان
حکمت کے ذریعے سے بنے ہین مسلمان اور ساحر اور ہر ایک شخص یہان عاجز ہے کسیکی مجال نہین جو یہان
آسکے اور طلسم کو فتح کر سکے شبیہ جمشید نے کہا اس خیال مین نہ رہنا مجکو اب طلسم کی عمر ختم معلوم ہوتی ہے
قیصر نے کہا اس طلسم کی عمر کبھی ختم نہین ہو سکتی آپ ایسی بات فرماتے ہین یہ طلسم ہمیشہ یونہین رہیگا شبیہ
جمشید نے کہا کہ اے قیصر اس دھوکے مین نہ رہنا ورنہ زک اُٹھائیگا اور زمرد کو اپنے یہان نہ بلانا
اُسکے ساتھ زمرد ثانی ہے اُسکی سبز قدمی مشہور ہے جہان گیا اُس طلسم کو پھر سلامت رہنا نصیب نہوا اگر یہان
آئیگا تو اپنے ساتھ آفت لائیگا قیصر نے کہا مین فیروز کو اپنے یہان نہ بلاؤنگا اُسکے واسطے وہین ایک
مکان بناتا ہون وہ وہین رہیگا کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر اُسے روانہ کر دونگا شبیہ جمشید نے کہا یہ اچھی بات
ہے کہ اُسکو کچھ خزانہ کچھ لشکر دیکر روانہ کر دو صاف صاف حال اُس سے بتا دو کہ ہمین حکم خداوند نہین ہے تمکو بلا

نہین سکتے ہین قیصر نے کہا مین آج ہی اُسکو رخصت کردونگا آپ بھی تشریف لیجائیے شبیہ جمشید نسند و پیچھے
مین گئی قیصر نے وزراسے کہا اب مین مجبور ہون کہ خداوند کی راے مطلق نہین ہو کہ مین فیروز کو بلاؤن
وزرا نے کہا ہمنے پہلے ہی آپ سے عرض کیا تھا مگر آپ نے ہمارا کہنا قبول نفرمایا اب دیکھیے خداوندون
کی بھی یہی راے ہوئی قیصر نے کہا مین ابھی جا کے سب کو رخصت کرتا ہون مگر آپ لوگ یہ انتظام کرین
کہ لشکر مین جو جو لوگ لائق چھانٹنے کے ہون اُنھین مسلح و مکمل کر کے طلسم کے باہر لائیے اور خزانہ تھوڑا سا نیم
کر لیجیے شہر گردستان مین سے دو چار پہلوان جو لائق رہنے کے نہون اُنھین لے لیجیے دو تین حکیم ہمراہ
کر کے ایک لشکر درست کر لینا ضرور ہی مین یہ سب فیروز کے سپرد کر کے اُسکو رخصت کردونگا وزرا اُسیوقت
روانہ ہوئے لشکر مین سے ایک ہزار سوار اور کچھ پیادے چن لیے باقی کچھ اور لوگ تازے ملازم کیے
شہر گردستان مین جا کر چند پہلوان جو نحیف الجثہ تھے اُنکو ہمراہ لیا کچھ خزانہ بہم پہونچایا چار حکیم ساتھ لیے
وہان سے طلسم کے باہر آئے قیصر ان سب سے پیشتر فیروز کے پاس آگیا وزرا جو لشکر اور خزانہ لیکر آئے
فیروز نے قیصر سے کہا یہ لشکر آپ کا ہی کہان جاتا ہی قیصر نے کہا یہ لشکر آپ کا ہی آپ کے ہمراہ جائیگا مین
مجبور ہون کہ خداوند کی راے نہین ہی کہ آپ لوگون کو طلسم کے اندر بلاؤن یا براے مدد آپ کے ہمراہ
پہلوان یہ لشکر میرا موجود ہی خزانہ بھی حاضر ہی آپ جائین مسلمانون سے جنگ کرین اگر کسی قسم کی ضرورت
پھر لاحق ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا مین ضرور آپکی شرکت کرونگا فیروز مایوس ہو گیا کہا آپ نے ایسے
وقت پر میرا ساتھ چھوڑا اگر مین اپنا کفیل کسیکو نہین پاتا ہون قیصر نے کہا آپ ہراسان نہون لشکر مین
دیتا ہون یہ لوگ وہ ہین جو کسی سے زیر نہونگے میرا لشکر خاص ہی اسی کے بھروسے پر مین دعوی کرتا ہون
ان لوگون کی جرأت پر مجکو ناز ہی آپ انکو اپنے ہمراہ لیجائین مسلمانون سے مقابلہ کرین اگر پھر آپکو لشکر
کی ضرورت ہوگی تو مین روانہ کرونگا اور اگر موقع پائیگا تو مین خود آؤنگا آپ تشریف لیجائیے فیروز مجبور
ہو کے اُسی روز وہان سے روانہ ہوا لشکر و خزانہ جو کچھ قیصر نے دیا تھا اپنے ہمراہ لیا زمرد نے کہا اب
کیا ہوگا آپ کے پاس لشکر بہت کم ہی حمزہ سے کیونکر مقابلہ کیجیے گا فیروز نے کہا مین اب دوسرے طلسم
مین جاؤنگا وہان سے کچھ مدد لونگا اسی طرح ہر ایک طلسم سے مدد لیتا ہوا اپنے طلسم مین پہونچونگا ایکبار حمزہ
سے پھر مقابلہ کرونگا زمرد نے کہا اب آپ کس طلسم مین چلیے گا فیروز نے کہا اب مجھے آفتاب ہزار سر کے
یہان جانا ہی جبسے وہ مہرہ لینے کو گیا ابتک واپس نہ آیا معلوم ہوتا ہی بخوف جان اپنے طلسم مین بیٹھ رہا ہی
بختگان نے کہا یقین ہی آفتاب کے یہان بھی لشکر ہو فیروز نے کہا اُس طلسم مین کس بات کی کمی ہی سبھی
کچھ ہی بختگان نے کہا آپ وہین چلکر مقیم ہو جیے اور ہر ایک طلسم مین خط روانہ فرمائیے فیروز
نے کہا دیکھا جائیگا یہ باتین کرتا ہوا فیروز ایک صحرا مین پہونچا تو رج اسکے ہمراہ تھا اسنے لشکر کو روکا
فیروز نے تو رج سے کہا یہان لشکر کو کیون روکتے ہو تو رج نے کہا یہان بعض لوگ ایسے ہین جو مجھے بہت
اچھی طرح جانتے ہین مجکو اُنسے ملنا ہی اگر وہ لوگ ملجائین گے تو لشکر اور زیادہ ہوگا کچھ مدد ملیگی فیروز نے کہا
بہت اچھی بات ہی تدبیر کرو تو رج نے لشکر کو اُتارا جب سب لوگ بارگاہون مین چلے گئے تو رج اپنی بارگاہ
مین گیا تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے پر سوار ہو کے شہر کی طرف روانہ ہوا اُس صحرا سے دس کوس پر شہر
گلچین تھا بادشاہ وہان کا گلچین تاجدار جادو تھا تو رج کو اچھی طرح سے جانتا تھا بہت مانتا تھا جب

توریج اُس شہر مین پہونچا گلچین تاجدار کے مکان کے برابر آیا اور بانون سے اپنے اطلاع کرائی بادشاہ کو جو
خبر معلوم ہوئی توریج کو اپنے پاس بلایا توریج نے سامنے جاکر سلام کیا گلچین تاجدار نے کہا ای توریج تم
کس کیفیت سے آئے لشکر تمہارا کہان ہی توریج نے اپنی تباہی و بربادی کی سب کیفیت بیان کی گلچین
نے بہت افسوس کیا کہا اب کسی قسم کا خیال نہ کرو بخوف میرے پاس رہو لشکر میرا موجود ہی جو چاہو ان
لوگون سے کام لو توریج نے فیروز کا حال بیان کیا گلچین نے کہا فیروز ستارہ پیشانی بڑا بادشاہ تھا
اُسپر کیا آفت پڑی جو مسلمانون سے زیر ہوگیا توریج نے کہا مین نے آپ سے سب کیفیت اُسکی بیان کردی
گلچین نے کہا اُسکو بھی لے آؤ وہ بھی ہمارے یہان رہے لشکر لو مسلمانون سے مقابلہ کرو توریج نے
کہا مین جاتا ہون اپنے ساتھ سب کو لاتا ہون گلچین نے کہا ضرور لاؤ مین فیروز کی مدد کرونگا توریج اُسیوقت
وہان سے روانہ ہوا فیروز کے پاس آیا سب کیفیت بیان کی فیروز نے کہا مین جو وہان جاؤنگا تو آفتاب
کے یہان نہ جاسکونگا توریج نے کہا پہلے اُنسے مل لیجیے لشکر وغیرہ آپکو یہان سے ملیگا پھر یہان سے آفتاب
کے یہان تشریف لے چلیے گا فیروز راضی ہوا توریج نے اُس روز تو وہین قیام کیا دوسرے دن مع
فیروز و زمرد ثانی و بخشگان گلچین کے پاس آیا فیروز کی ملاقات کرائی گلچین نے فیروز کی بہت خاطر
کی سب حال فیروز سے پوچھا زمرد سے بھی بخاطر پیش آیا کہا آپ لوگ خاطر جمع رکھین مین مسلمانون کو راضی
کرونگا ان لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہی آپ لوگون کو جو رکن مذہب سامری و جمشید مانے جاتے تھے
اسطرح ستایا مین اُنکی بنیاد مٹاؤنگا فیروز نے کہا مین آفتاب ہزار سر کے طلسم مین جاتا ہون اُس سے
مدد لونگا اور لوگون سے بھی کہونگا کچھ دنون تامل فرمائیے جب مین ان لوگون سے مل آؤنگا اُسوقت آپ
سب سامان کیجیے گا گلچین نے کہا آپکو کہین جانے کی ضرورت نہین ہی مین سب کو اطلاع کرا دونگا بلکہ
اکثر شاہان طلسم سے ملاقات ہی مین اُنکو بھی خطار وانہ کرتا ہون سب آپکی مدد کرینگے اور اب آپکو کسیکی مدد کی
کیا ضرورت ہی مین تو اقرار کرتا ہون فیروز نے کہا آپ کا فرمانا بجا ہی مگر مسلمان قیامت برپا کر دیتے ہین
مین تین بار لشکر کشی کر کے گیا ہر مرتبہ شکست اُٹھائی آخر مجبور ہوگیا اُن لوگون نے طلسم فتح کر لیا مین کچھ نہ
بنا سکا گلچین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین جب مین مسلمانون پر غالب نہ آؤنگا تو اور لوگون سے مدد طلب کرونگا
فیروز نے کہا مین آپکی خوشی کرونگا کہین نہ جاؤنگا مسلمانون سے لڑونگا گلچین نے کہا ایک ہفتہ آپ یہان
تشریف رکھیے مین سامان لشکر کشی درست کرتا ہون بعد ایک ہفتہ کے آپکو ہمراہ لیکر آپ کے طلسم کیطرف
چلونگا فیروز سے توریج نے کہا اب آپکو کیا تردد ہی جو کچھ شہریار کہتے ہین آپ منظور فرمائیے عذر نہ کیجیے
دیکھا جائیگا فیروز نے کہا مجھے آفتاب ہزار سر کا خیال تھا اگر وہ بھی ہوتا تو بہت اچھی بات تھی توریج
نے کہا جب یہان سے کوچ کیجیے گا اُسوقت آفتاب ہزار سر کے یہان بھی تشریف لیچلیے گا فیروز
نے منظور کیا گلچین نے اُسی روز اپنے وزرا کو بلایا کہا ہمارا حکم سب کو پہونچاؤ کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے
یہان سے سفر کرینگے وزرا نے لشکر مین یہ خبر پہونچائی سب نے تیاریان سفر کی کرنا شروع کین سات
دن تک سب لوگ تیاری مین مصروف رہے آٹھوین روز گلچین نے زمرد اور فیروز ستارہ پیشانی
اور توریج اور بخشگان کو مع لشکر طلسم مراۃ العدم وہان سے کوچ کیا اپنا لشکر بھی بہت ہمراہ لیا فیروز
نے کہا مین آفتاب ہزار سر کو ضرور ہمراہ لونگا گلچین نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہی تو اُسی طرف تشریف

لیے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا یہان سے کتنی دور ہی گلچین نے کہا طلسم آفتاب ہزار سر یہان سے بہت نزدیک ہی فیروز نے کہا پھر چلنے مین کیا عذر ہی تشریف لیچلیے گلچین فیروز کو لیکر طلسم آفتاب کی طرف روانہ ہوا قریب طلسم کے پہونچے فیروز ستارہ پیشانی نے کہا آپ سے بھی رسم ہی گلچین نے کہا مین آفتاب ہزار سر کو جانتا ہون مگر وہ مجھسے نہین واقف ہی فیروز نے کہا مین نامہ لکھتا ہون آپ اپنے یہان کے ساحر کی معرفت طلسم مین بھجوا دیجیے گلچین نے کہا آپ نامہ لکھیے فیروز نے آفتاب ہزار سر کو نامہ لکھا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ اے آفتاب ہزار سر تم جس روز سے آئے اتبک اپنی خیریت سے بھی نہ مطلع کیا یہان یہ مصائب گذر گئے طلسم برباد ہو گیا لشکر تباہ ہو گیا مین اپنی جان بچا کر وہان سے نکل آیا اب کچھ لشکر جمع کیا ہی تمھین بھی اطلاع دیتا ہون کہ اب جسطرح بن پڑے لشکر کو درست کر کے میرے ساتھ چلو اور اور باتین بھی تحریر کی تھین جنسے تاکید ظاہر تھی جب نامہ تیار ہوا تو فیروز نے گلچین سے کہا آپ ایک ساحر کو بلائیے وہ نامہ لیجائے گلچین نے ایک ساحر کو بلا یا نامہ دیکر جانب طلسم روانہ کیا کیفیت اسکی بھی وقت پر تحریر ہوگی

اب طلسم کا حال بیان کیا جاتا ہی

کہ جبسے آفتاب فیروز ستارہ پیشانی کے طلسم مین قید ہوا تھا تو طلسم کی سلطنت اسکا بھائی مہتاب کو وہ پیکر کرتا تھا اسکو آفتاب ہزار سر سے عداوت قلبی تھی اسواسطے اُسنے کبھی اُسکی رہائی کی تدبیر نہین کی بلکہ جب لوگون سے سنا کہ آفتاب ہزار سر نے رہائی پائی ہی تو اسنے جابجا طلسم مین بندوبست کر دیئے تھے کہ اگر آفتاب ہزار سر یہان آوے تو آنے نہ پائے اُسنے بزرگون کا نام ڈبو یا طلسم فیروز مین جا کر اسیر ہوا اُن لوگون سے با وصف حکمت یا ننے کے مقابلہ نہ کر سکا ایسے نالائق کا طلسم مین آنا اچھا نہین ہی لوگ جابجا اسی واسطے مقرر تھے کہ جب آفتاب ہزار سر کو دیکھو بے ہمارے حکم کے قتل کر دو اور خود انتظام طلسم مین مصروف تھا طلسم کو بہت زور دیا تھا اور عجائبات بنائے تھے شب و روز طلسم کو ترقی دیتا تھا ایک وقت مقرر کیا تھا کہ اُسوقت طلسم کے عجائبات کو زور دیتا تھا دو وقت دربار ہوتا تھا صلاح کار آتے تھے ترقی طلسم کی راے ہوتی تھی ایک روز اپنے دربار مین بیٹھا ہوا ذکر کر رہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی نے آفتاب ہزار سر کو کیون رہا کر دیا اسکی خبر ضرور منگانا چاہیے وزراسے ذکر کیا وزرا نے ساحرون کو روانہ کیا ساحرون نے مہتاب کو مفصل خبر پہونچائی اُسی وقت اور چند ساحر آئے اُنھون نے کہا مسلمانون نے آفتاب ہزار سر کو قتل کیا مہتاب بہت خوش ہوا مگر سب کے دکھانے کو اپنے تئین غمگین بنایا لوگون نے کہا ابھی تو بین خوشی تھی یہان آپنے ہر ایک سے یہی تاکید فرمائی تھی اب اسقدر کیون غمگین ہوتے ہین مہتاب نے جواب دیا مین اُسکے قتل ہونے سے غمگین نہین ہون بلکہ یہ رنج ہی کہ آجتک ہمارے خاندان کا کوئی شخص مسلمانون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا اور آفتاب سا شخص جو چندے اس طلسم کی بادشاہت کر چکا تھا گو نالائق تھا مگر مسلمانون کے ہاتھ سے اُسکا قتل ہونا سخت بری بات ہوئی مین اسکی سزا مسلمانون کو ایسی دونگا کہ ان لوگون کا نشان مٹا دونگا لوگون نے کہا ہان یہ بات واقعی بری ہوئی مگر آپکو کیا ضرورت ہی جو مسلمانون سے اُلجھیے

مہتاب نے کہا مین مسلمانون سے خائف نہین ہون جسوقت چاہونگا اُن لوگون کو گرفتار کراونگا مگر
فیروز ستارہ پیشانی کو اطلاع دینا چاہیے کہ قاتل آفتاب کو میرے پاس گرفتار کرکے بھیجدو اگر
قاتل آجائے تو مین اُس سے عوض خون آفتاب لون اور لوگون کو فیروز قتل کرے یا رہا کرے
مجھے اور کسی سے کام نہین ہی صرف قاتل آفتاب کی ضرورت ہی لوگون نے کہا فیروز خود مسلمانون سے گھبرایا
ہوا ہی آپ کے پاس قاتل کو کیا بھیجےگا ہان اگر آپ لشکر کشی کرکے جائین اور فیروز کی مدد کرین تو البتہ
ممکن ہی کہ قاتل بھی گرفتار ہو جائے اور فیروز ستارہ پیشانی کا طلسم بھی بچے مہتاب نے کہا ابھی تو لڑائی
شروع ہوئی ہی دیکھا جائیگا سب لوگ بھی خاموش ہو رہے اس واقعہ کو بہت دن گذر گئے طلسم فیروز فتح
بھی ہو گیا فیروز فرار بھی ہوا اہل اسلام طلسم ملحقات کی فتاحی کو روانہ ہوگئے اب مہتاب کو خیال آیا
تو اپنے وزرا سے کہا کہ تمھین کہا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی کی خبر لیتے رہنا اب وہان کی کیا کیفیت ہی
وزرا نے کہا طلسم فتح ہوگیا فیروز کا پتہ نہین کہین فرار ہوگیا مسلمان طلسم ملحقات کی فتاحی کو گئے ہین
مہتاب نے کہا فیروز تو بڑا بودا ہی مسلمانون سے ڈر گیا یہ ذکر تھا کہ ملازمان مہتاب نے آکر کہا حضور
ایک ساحر آیا ہی ایک نامہ فیروز کا لایا ہی مہتاب نے کہا میرے پاس لاؤ لوگ اُسکو اپنے ساتھ
اندر لیگئے فرستادہ فیروز نے نامہ مہتاب کے ہاتھ مین دیا مہتاب نے نامہ پڑھا اُسمین لکھا تھا
کہ ای آفتاب ہزار سر تمکو بہت عرصہ گیا ابھی تک نہ آئے یہان کیفیتین گذرین اب تمھین لازم ہی
کہ اس نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ لشکر بھی لاؤ مین نے اور بھی لشکر جمع کیا ہی اب تمھارے
آنے کی دیر ہی جبتک تم نہ آؤگے مین نہ جاؤنگا مہتاب نے نامے کے جواب مین لکھا ای فیروز
اپنے بودے پن سے آفتاب ہزار سر کو قتل کرادیا اور مسلمانون سے ڈر کے بھاگا اب ہر ایک
کی خوشامد کرتا پھرتا ہی تیری مدد کرنا بیکار ہی اگر کوئی مرد شجاع و دلیر ہمسے مدد طلب کرتا تو ہم اُسکی مدد
کرتے تو نے بری بات کی جو مسلمانون سے بھاگا ہم تیری مدد نہین کرینگے اور مسلمانون سے اپنے بھائی
کے خون کا عوض لینگے تیرے واسطے خیریت اسی مین ہی کہ ہماری سرحد سے چلاجا ورنہ تجھے اور تیرے ہمراہیون
کو ایک دم مین قتل کر ڈالونگا یہ جواب لکھکر اُس ساحر کو دیا ساحر جواب لیکر روانہ ہوا فیروز نامہ
روانہ کرکے منتظر جواب بیٹھا تھا گلچین سے کہ رہا تھا کہ آفتاب ہزار سر جسوقت میرا نامہ پائیگا خود
لینے کو آئیگا گلچین یہ کہتا تھا کہ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ پوشیدہ ہو جائیگا اور نامہ کا جواب بھی نہ دیگا یہ ذکر
تھا کہ ساحر نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے واپس آیا گلچین کے ہاتھ مین نامے کا جواب دیا گلچین نے
کہا ای فیروز اسمین کیا تحریر ہی فیروز نے چاہا کہ حیلہ کردون مگر گلچین نے نامہ ہاتھ سے چھین لیا
پڑھا تو اُسمین یہ لکھا تھا کہ اگر میری سرحد سے آج ہی نہ چلا جائیگا تو بہت پچھتائیگا گلچین نے کہا مہتاب
بہت مغرور ہی مین ایک دم مین سب اسکا غرور مٹا دونگا طلسم چھین لونگا اسکو تخت پر کسنے بٹھایا فیروز
نے گلچین کو بہت سمجھایا مگر گلچین نے قبول نہ کیا کہا ای فیروز ستارہ پیشانی مجھسے اس امر کے
نسبت کچھ نہ کہنا ورنہ مجھے ملال ہوگا اُسنے نامہ مین لکھا ہی کہ مین تجھکو اور تیرے ہمراہیون کو قتل کرونگا
مجھسے بھی نہ ڈرا فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اُسکو یہ نہ معلوم ہوگا کہ آپ میرے ہمراہ ہین گلچین نے
کہا میرے یہان کا ساحر نامہ لیکر گیا سو بار نامہ جا چکا ہی وہ خوب پہچانتا ہی اسی وجہ سے اُسنے یہ کلمہ لکھا

اور تم نے اپنے یہان نامے مین بھی میرا نام لکھدیا تھا اُسکو میری طرف سے عناد بھی ہو فیروز کے کہنے
کو گلچین نے قبول نہ کیا اُسی وقت دوسرا نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے مہتاب اگر تجھے اپنی جان
عزیز ہو تو چاہیے پاس آکر اپنی تقصیر کی درخواست کر ورنہ تیرے طلسم کو خاک مین ملا دین گے اس گستاخی کی سزا
دینگے یہ لکھکر اپنی مہر کی نامہ ساحر کو دیکر روانہ کیا ساحر سپہر مہتاب کے پاس آیا نامہ دیا مہتاب
نے نامہ پڑھا بہت ہنسا اور ساحر سے کہا گلچین کو غصہ آیا ہو مجھے یہ تاکید لکھی ہو کہ مین تمہارے طلسم کو
ملادونگا نہین لہذا اپنی خطا عفو کرا اور اسکی شامتین آئی ہین اپنی زندگی دو پہر ہی مین کل جاکر اس
گستاخی کی سزا دونگا اور فیروز ستارہ پیشانی کو اسیر کرونگا یہ لکھکر پشت پر نامے کی لکھا مین مع
لشکر کل آؤنگا میدان جنگ مین تمہین کیفیت دکھاؤنگا یہ لکھکر ساحر کو دیا ساحر روانہ ہوا گلچین نے
جواب نامہ دیکھا کہا میرے لشکر مین اطلاع کردو کہ سب سامان جنگ درست کرین صبح کو مہتاب سے مقابلہ
ہوگا اسکے ملازمون نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاری کرنے لگے بختگان فیروز ستارہ پیشانی
کے پاس آیا کہا آپ کس غفلت مین بیٹھے ہین یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی کل جنگ ہوگی سوا ان لشکر
مارے جائینگے مہتاب بادشاہ طلسم ہی وہ ضرور گلچین پر غالب آئیگا گرفتار کرکے لے جائیگا آپ
تنہا کیا کرینگے کچھ بس نہ چلیگا وہ آپ کو بھی گرفتار کریگا ہم لوگ بھی گرفتار ہو جائینگے حسرت
دل کی دل ہی مین رہجائیگی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا اے بختگان بہت سچ کہتے ہو مگر کیا
کرون کیونکر یہان سے چلون بختگان نے کہا شب کو اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر یہان سے تشریف
لے چلیے سب لوگون کو اسی وقت اطلاع دیدی جائے کہ شب کو درست رہین فیروز ستارہ پیشانی
نے کہا صبح کو روز مقابلہ ہی شب بھر تیاری جنگ لشکر گلچین مین رہیگی کیونکر جاسکین گے بختگان
نے کہا اسی وقت سے دو دو چار چار آدمی روانہ ہوتے رہین ایک مقام مقرر کر دیجیے کہ سب
وہان جاکر ٹھہر جائین نصف شب کو آپ بھی تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی
نے کہا یہ بات میرے پسند ہو اسکا انتظام کرو بختگان اُٹھا فیروز ستارہ پیشانی کے ہمراہیون
کے پاس آیا سب کو یہ بات تعلیم کی لوگ اُسی وقت سے روانہ ہونے لگے شام تک جسقدر
فیروز ستارہ پیشانی کے ہمراہ تھے وہ سب روانہ ہوگئے صرف فیروز ستارہ پیشانی
اور بختگان اور زمرد ثانی اور قوریچ باقی رہے ان لوگون نے یہ صلاح کی بعد نصف شب
یہان سے چلین گے اسی انتظار مین بیٹھے رہے جب آدھی رات گذر گئی تو بختگان نے
فیروز ستارہ پیشانی سے کہا اب تشریف لے چلیے فیروز ستارہ پیشانی نے تخت سحر نکالا
اُسی تخت پر سب کو بٹھا کے جہان اور لوگ ٹھہرے ہوئے تھے اُس جانب روانہ ہوا لیکن
لشکر مین جو لوگ طلایہ پھر رہے تھے اُنھون نے جو فیروز ستارہ پیشانی وغیرہ کو جاتے دیکھا
آپس مین اس بات کا چرچا کیا یہ خبر شدہ شدہ رسالدار تک پہونچی رسالدار نے کہا مین ابھی
شہنشاہ وقت کو اطلاع کرتا ہون یہ کہکر رسالدار گلچین کی بارگاہ مین پہونچا گلچین سو رہا تھا
رسالدار نے گلچین کو بیدار کرایا یہ گھبرا کے اُٹھا کہا خیر تو ہو رسالدار نے سب کیفیت
بیان کی گلچین نے تعجب کر کے کہا مین ابھی جاتا ہون سب معلوم ہوا جاتا ہو کہ وہ لوگ

بخوف جنگ بھاگا جاتا ہی یہ کہکر اپنی بارگاہ سے نکلا فیروزہ دو چار جا چکا تھا یہ بھی سحر کیکے بلند ہوا فیروز نے وہین سے
دیکھا کہ گلچین آتا ہی اس نے نجنگان سے کہا کہ گلچین آتا ہی اگر اس کے ساتھ فوج نہ ہوگی تو مین اس کو مار
ڈالونگا یہ ذکر تھا کہ گلچین قریب آیا نعرہ کیا او فیروزہ تو بڑا بودا ہی خوف جنگ سے بھاگا جاتا ہی فیروزہ نے جواب
دیا ای گلچین اپنی زبان سنبھال تجھ سے ساحر بہت بنایا کرتا ہون اپنے سحر پر نازہ نہ کرتا صرف مین اس وجہہ سے
تیری شرکت پسند نہین کرتا ہون کہ آفتاب سے اور تجہہ سے محبت قلبی تھی اب اس کا بھائی اگر میرے
خلاف باتین کرتا ہی تو مین اسکو سزا نہین دے سکتا ہون روح آفتاب کو صدمہ ہوئیگا گلچین نے کہا
ای فیروزہ اب تو میرے ہاتھ سے کہان جائیگا یہ نہ سمجھنا کہ تو ایک زمانہ مین بادشاہ طلسم تھا جب غیر
ساحرون کا تو کچھ نہ بنا سکا تو مین تو ساحر ہون میرا تو کیا کر سکیگا یہ کہتا ہوا قریب آیا فیروزہ نے جھولی سے
ایک کارد سحر نکالی گلچین کی طرف پھینکی گلچین نے بہت بہت روکا مگر وہ کارد نہ رکی اسکے سر پر آکے
پڑی سر زخمی ہوا گلچین نے تخت کو پھیرا فیروزہ کے سامنے سے بھاگا نجنگان نے فیروزہ کی
بہت تعریف کی فیروزہ نے کہا ابدولت کا سحر کوئی روک سکتا ہی یہ باتین کرتے ہوئے روانہ ہوئے رات
بہت کم باقی رہی ایک دریا کے کنارے پر صبح ہوئی نجنگان نے فیروزہ سے کہا ای شہنشاہ یہ دریا بہت
بڑا ہی فیروزہ نے کہا یہ دریا اصلی نہین ہی بلکہ سحر کے ذریعہ سے بنا ہی نجنگان نے کہا یہان دریا سحر بنانے
سے کیا فائدہ ہی فیروزہ نے کہا معلوم ہوتا ہی اس دریا کے بعد کوئی طلسم واقع ہی نجنگان نے کہا آپ شاہ
طلسم سے ملاقات کیجئے فیروزہ نے کہا کیا فائدہ ہوگا نجنگان نے کہا اگر ملاقات ہو جائیگی تو کسی وقت کوئی
کام نکل ہی جائیگا فیروزہ نے جواب دیا کہ نہین معلوم یہان ملاقات کا کیا دستور ہی مزاج بادشاہ طلسم کا
کیسا ہی نجنگان نے کہا آپ ساحر ہین اس دریا کے پار تشریف لیچلئے سرحد طلسم پر پہونچکر اپنی اطلاع کرائیگا
جب وہ نام نامی آپ کا سنین گے تو ضرور آپ کے لینے کو آئینگے فیروزہ نے کہا ای نجنگان بہت سے طلسم ایسے
ہین کہ وہان کے بادشاہ مجھ سے عناد رکھتے ہین اگر انہین سے کوئی ہوا تو اس وقت مین اس حالت مین ہون
لشکر بھی میرے ہمراہ بہت کم ہی اگر کسی سے مقابلہ پڑا تو مشکل ہوگی یہ ذکر تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی اور
باجے بجتے معلوم ہوئے فیروزہ حیران ہوکر چارونطرف دیکھنے لگا وسط دریا سے کشتیان پیدا ہونے لگین سب
نے دیکھا پہلے ایک کشتی پر کچھ ساحر کفر کے باجے بجاتے ہوئے ظاہر ہوئے بعد اسکے کچھ ساحر نشان لئے ہوئے
دریا سے نکلے فیروزہ نے کہا ای نجنگان معلوم ہوتا ہی کہ سلطان طلسم آتا ہی نجنگان نے کہا بہت اچھی بات ہی
آپ سے ملاقات ہو جائیگی یہان تو یہ گفتگو رہی وہان قریب دو ہزار کشتیون کے دریا سے نکلین جب سب
کشتیان نکل چکین تو سب کے بعد ایک کشتی طلائی جواہر کار دریا سے برآمد ہوئی فیروزہ وغیرہ نے دیکھا اس
کشتی پر ایک جوان قوی ہیکل تاج شہریاری سر پر رکھے لباس فاخرہ پہنے بہت سے خادم خدمتگار اسکے ہمراہ
دریا سے پیدا ہوا فیروزہ نے کہا ای نجنگان یہی بادشاہ طلسم ہی نجنگان نے کہا آپ بھی اپنا تخت پانی پر
لے چلئے اس سے ملاقات کیجئے فیروزہ نے کہا مجھے کیا ضرورت ہی اگر وہ بلائیگا تو مین جاونگا یہ باتین ہو رہی
تھین کہ اس بادشاہ کی نگاہ فیروزہ پر پڑی اپنے خادمون سے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص بھی بادشاہ ہی
مگر تباہی کی حالت مین اس طرف آگیا ہی نہین معلوم اس پر کیا مصیبت پڑی ہی یہ کہکر کہا اسکو میرے پاس
بلا کے لاؤ مین اس کی کیفیت دریافت کرونگا خادم چلے اس نے کہا دیکھو کوئی کلمہ ایسا نہ آنے پائے جو اسکے

خلاف شان ہو جسطرح بادشاہون سے عرض کرتے ہین اُس طرح عرض کرنا پہلے میرا سلام کہنا پھر پیام دینا
خادمون نے کہا غلام اسی طرح عرض کرینگے یہ کہکے خادم فیروز کے پاس آئے ہاتھ باندھ کے کہا آپکو ہمارے
شہنشاہ نے سلام کہا ہو اور فرمایا ہو کہ اگر عنایت فرمائیے اور تھوڑی دیر کے واسطے یہان تشریف لائیے
تو دور از عنایت نہ ہوگا فیروز نے کہا مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر سحر کیا تخت دریا مین ڈال دیا کشتی کے پاس
آیا وہ بادشاہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا فیروز کو بڑے اعزاز سے اپنے پاس بلا کے بٹھایا کہا آپ یہان کیونکر تشریف
لائے کیا اتفاق ہوا فیروز نے اپنی کل کیفیت بیان کی اُس بادشاہ نے بہت افسوس کیا فیروز نے کہا اپنے
نام نامی سے آگاہ فرمائیے بادشاہ نے کہا میرا نام ملک اشراق آئینہ پرست ہو یہ طلسم میرے قبضے مین ہو فیروز
نے کہا اس طلسم کا کیا نام ہو اشراق نے کہا اسکو طلسم نہ طاق کہتے ہین اب آپ تشریف لے چلینگے تو سب
عجائب و غرائب اُس کے ملاحظہ فرمائینگے اب مین آپکو نہین جانے دونگا مین بھی ایک مدت سے مسلمانون کا
دشمن تھا مگر موقع ہاتھ نہ آتا تھا جو ان لوگون سے مقابلہ کرون اب آپ کا ذریعہ بہت اچھا ہاتھ آیا اسی بہانے
سے ان لوگون سے مقابلہ کرونگا جہان ہونگے وہان سے گرفتار کرکے بلوا لونگا سو امیرے پاس آنے کے اور کچھ
بن نہ آئیگا فیروز نے اسکے سحر کا امتحان کیا اپنے سے زیادہ پایا یقین ہوا کہ یہ اگر میری مدد کرے گا تو ضرور طلسم
دلوا دیگا فیروز راضی ہو گیا اشراق نے زمرد شاہ کو پوچھا فیروز نے سب کیفیت زمرد کی بیان کی اشراق
نے کہا اب یہان آپ کی خداوندی نہین چلیگی ہمارے خداوند کو سجدہ کرنا پڑیگا فیروز نے کہا مین موجود ہون
آپ کے خداوند کو سجدہ کرونگا مگر جب اُنکی خدائی کا امتحان کرلونگا اشراق نے کہا اس کا آپ کو اختیار ہو جس طرح
مزاج مین آئے امتحان خداوندی کر لیجئے گا زمرد خاموش ہو گیا بختگان نے کہا ای شہنشاہ ہمکو سجدہ کرنے سے
انکار نہین ہو مگر خداوند سے مدد مانگینگے جب وہ ہماری مدد کرینگے اور ہم اپنی مراد کو پہونچین گے تب ہم اُنکو
سجدہ کرینگے اشراق نے کہا ہمکو منظور ہو آپ ہمارے خداوند سے چلکر اپنی تمنا ظاہر کیجیے دیکھیے وہ کیا مدد کرتے
ہین فیروز نے کہا میرے لشکر کو پیشتر بھجوا دیجیے تب مین بھی آپ کے ہمراہ چلون اشراق آئینہ پرست
نے کہا مین آپ کی فوج کو پہلے روانہ کیے دیتا ہون آپ بھی تشریف لے چلیے یہ کہکے اس نے خادمون سے
کہا وہ لوگ جو دریا کے کنارے کھڑے ہین ان سب کو اپنے ہمراہ لے آؤ ساحر اُس طرف گئے یہان کشتیان
پانی مین غرق ہونے لگین بختگان ڈرا فیروز سے کہا ای شہنشاہ اب یہ کشتی بھی غرق ہو جائے گی
فیروز نے کہا ڈر کی بات نہین ہو کشتیان غرق نہین ہوتی ہین بلکہ راہ مین ہین طلسم کے اندر جا کے پونہچیگی
بختگان چپ ہو رہا مگر دل مین خائف تھا کہتا تھا خیر ہو کشتی غرق آب ہو کے نہین معلوم کیا گذرے خیال
کر رہا تھا کہ اس کی کشتی بھی غرق ہو گئی بختگان فرط خوف سے بیہوش ہو گیا بڑی دیر کے بعد آنکھ جو کھولی تو اپنے
کو ایک نفیس بارہ دری مین ایک پلنگ پر پایا دیکھا چند آدمی بیٹھے ہوئے رومال ہلا رہے ہین لخلخہ سونگھا
رہے ہین بختگان گھبرا کے اُٹھ بیٹھا خادم جو بیٹھے تھے اُنسے پوچھا مین کہان ہون شہنشاہ کیا ہوئے سب نے
کہا گھبرائیے نہین سب ہین آپ فرط خوف سے بیہوش ہو گئے تھے اس وجہ سے آپ کو یہان لے آئے
سب صاحب ہمارے شہنشاہ کے پاس ہین بختگان نے کہا مین بھی چلونگا خادم بختگان کو لیکر جہان
سب بیٹھے تھے وہان لائے بختگان نے دیکھا کہ بڑا دربار ہو ہزارون آدمی لباس فاخرہ پہنے ہوئے بیٹھے
ہین اشراق آئینہ پرست کے سر پر چتر زرین از خود گردش کر رہا ہو ایک ہما چکر لگا رہا ہو بختگان نے اشراق

کو سلام کیا اشراق نے کہا وزیر صاحب آپ بیہوش ہو گئے تھے یہ نہ تصور کیا کہ دریا مین کوئی جا نکر غرق
ہوتا ہی نجتگان نے جواب دیا کہ مجھے اُس وقت کچھ نہ سمجھائی دیا گو شہنشاہ نے مجھسے بہت کہا مگر میرا خوف رفع
نہ ہوا اشراق نے بیٹھنے کی اجازت دی نجتگان حلقۂ وزرا مین جا کر بیٹھا مگر حیران حیران چار سو نگران کیفیت
دربار دیکھکر دلمین کہتا ہی آجتک ایسا مجمع کسی طلسم مین نہین دیکھا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا مگر اشراق نے
فیروزہ سے کہا اب خداوند کی زیارت کو تشریف لے چلیئے فیروزہ نے کہا مین ضرور جاؤنگا زمرد سے
کہا آپ بھی تشریف لے چلیئے جو مزاج مین آئے امتحان خداوندی کر لیجئے فیروزہ زمرد کو لیکر اُٹھا نجتگان و توریج
بھی ہمراہ ہوئے ایک تخت آیا اُس تخت پر اشراق آئینہ پرست نے زمرد و فیروزہ و توریج و نجتگان
کو بٹھایا آپ دوسرے تخت پر بیٹھا تخت روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ایک مکان کے قریب پہونچے سب نے
دیکھا شیشے کا مکان بنا ہی دروازہ کسی سمت نظر نہین آتا مکان کی نفاست حد بیان سے باہر ہی فیروزہ
نے زمرد سے کہا اس مکان کی تحفگی دیکھیئے ایسا مکان اجتک نگاہ سے نہین گذرا زمرد نے کہا یہ بھی
سحر کا بنا ہوا ہی فیروزہ نے کہا سحر کا نہین ہی یہ مکان اصلی شیشے کا بنا ہی اشراق نے کہا ابھی آپ لوگ
یہان کے حالات سے واقف نہین ہین یہ مکان سحر کا نہین بنا ہی بلکہ قدرت خداوندی کا نمونہ ہی جب
اندر تشریف لے چلیئے گا تو اور تکلفات دیکھنے مین آئینگے یہ کہتا ہوا اشراق فیروزہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے
اُس مکان کے اندر آیا توریج وغیرہ بھی ہمراہ تھے وہان کے تکلفات بیان کرنا باعث طول ہی اشراق
جب مکان کے اندر پہونچا سب نے دیکھا میدان وسیع ہی ایک جانب باغ معلوم ہوتا ہی ایک حجرہ بھی
باغ مین بنا ہی اشراق اُس باغ مین آیا حجرے کے اندر گیا سب نے دیکھا ایک زینہ بنا ہی اشراق
نے کہا عرش پر جانیکا راستہ یہی ہی یہ کہکر پہلے آپ قدم زینے پر رکھا پھر فیروزہ و زمرد سے کہا آپ
لوگ بھی تشریف لائیے یہ سب بھی آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد زینہ ختم ہوا ایک میدان دکھائی
دیا جیسے ہی اُس میدان مین سب پہونچے ہوا سے سرد آئی کہ سب کی آنکھین بند ہو گئین تھوڑی دیر کے
بعد آنکھ جو کھلی اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا سب نے دیکھا سامنے ایک شخص قوی ہیکل بیٹھا ہی تمام
جسم مانند آئینے کے چمکتا ہی صورت نظر آتی ہی نگاہ نہین ٹھہرتی اشراق نے سجدہ کیا فیروزہ سے کہا آپ
بھی سجدہ کیجیئے فیروزہ ٹھہرا تھا کہ اُس آئینہ تن نے کہا ای فیروزہ ستارہ پیشانی تجھے میرا امتحان لینا منظور
ہی مین ابھی تجھے آدمی سے حیوان بنائے دیتا ہون یہ کہکر اُس نے فیروزہ کی طرف دیکھا جسم تو اسکا روشن
تھا خیال جو کیا تو فیروزہ نے اپنی صورت خرس کی پائی سب کو بھی نظر آیا جہان فیروزہ ٹھہرا تھا ایک
خرس کھڑا ہی نجتگان ڈر کر ہٹا اُس خرس نے کہا مین آپ کو سجدہ کرتا ہون آپ اپنا نام نامی بتایئے
مین اُس کی عبادت کرون آواز آئی کہ منم خداوند آئینہ اندام اُس خرس نے جھک کے سجدہ کیا
آئینہ اندام نے زمرد سے کہا ای زمرد تو اپنی خداوندی پر نازان ہی اب کوئی قدرت دکھا سب نے
دیکھا زمرد کی صورت بچۂ خر کی ہو گئی نجتگان و فیروزہ و توریج کو بڑی ہنسی آئی زمرد نے سجدہ کیا فوراً
صورت اصلی پر آ گیا نجتگان نے بخوف جلدی سے سجدہ کیا سب کا فر سجدہ کر کے الگ ہٹے آئینہ اندام
نے کہا ای اشراق تو نے زمرد سے سبز قدم کو اپنے یہان پناہ دی اچھا نہ کیا اب خداوند کو اُس نے
سجدہ کیا ہی تو خداوند بھی اس کی مدد کرینگے ورنہ دلمین خداوند کے یہ تھا کہ اس کو غیر کف کے ہاتھ سے ہلاکت

وخواری قتل کرائین اسی وجہ سے آجتک مسلمانون کو زندہ رکھا مگر اب اس سے نہین سجدہ کیا آخر ہم ہی اسکو پناہ دینگے مسلمان ضرور یہان آئینگے خداوند سب کو برباد کردین سگے ایک دم مین سب فنا ہو جائینگے انکی روحون کو صاف وپاک کرکے پھر اُنکے قالبون مین داخل کرین گے جب دوبارہ زندہ ہونگے تو خداوند کو سجدہ کرین مگے بخبگان سب باتین سنا کیا تھوڑی تک اشراق وہان بیٹھا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو آئینہ اندام نے کہا ای اشراق اب یہان بیٹھنا اچھا نہین ہی اس وقت کچھ فرشتون سے ضروری کام ہین اُنھین بلانا ہی اب تم چلے جاؤ اشراق نے فیروزہ و زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا اب یہانسے آپ لوگ چلین مختصر سیر طلسم کی ہو جائے گی سب اس کے ہمراہ باہر بارہ دری کے آئے سب کی آنکھین بند ہوئین تھوڑی دیر مین جو آنکھین کھولین اپنے کو اُسی زینے کے قریب پایا اشراق سب کو اپنے ہمراہ لیکر نیچے آیا اُس مکان سے باہر آکے سیر طلسم مین مشغول ہوئے سب طلسم کی سیر کرائی اپنے مکان کے قریب پہونچا فیروزہ سے کہا اس مکان کو ملاحظہ فرمائیے فیروزہ نے مکان کو دیکھا مکان نہایت نفیس بنا تھا فیروزہ نے مکان کی تعریف کی اشراق نے کہا آپ نے ابھی اس مکان کی تحقیق کو خیال نہین کیا ذرا بغور ملاحظہ فرمائیے یہ مکان کس چیز کا بنا ہی اور کس جگہ قائم ہی فیروزہ نے جو خیال کیا تو مکان زمین سے بہت اونچا نظر آیا معلق دکھائی دیا فیروزہ نے کہا یہ مکان معلق ہی اشراق نے کہا یہ آپ خوب جان سکتے ہین کہ یہ عمارت سحر نہین ہی فیروزہ نے کہا ظاہر ہی کہ مکان سحر سے نہین بنا ہی مگر نہین معلوم اس کے بنانے مین کیا صنعت صرف کی گئی ہی جو معلق ہی اشراق نے کہا یہ سب قدرت خداوندی کا نمونہ ہی آپ یہ نہین بتا سکتے کہ یہ مکان کس چیز کا بنا ہی فیروزہ نے بہت جھت خیال کیا بخبگان نے کہا مجھے یہ مکان شیشے کا معلوم ہوتا ہی اشراق بخبگان وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر مکان کے قریب آیا دیوار کے قریب آکر کہا دیکھو کیا شے ہی بخبگان نے دیکھا پانی کی دیوار بنی ہی پانی لہرین لے رہا ہی دیوار پر ہاتھ رکھا ہاتھ تر ہو گیا اشراق نے کہا ای بخبگان چلو مین پانی لیکر پی جاؤ تمھاری عمر بڑھ جائیگی بخبگان نے چلو مین پانی لیکر پیا عجب ذائقہ اُس پانی مین پایا سب نے اُس دیوار سے پانی لیکر پیا بخبگان نے کہا ای شہنشاہ واقعی آپ کے یہان جو شے ہی نادر روزگار ہی اور کیون نہ ہو جب خداوند یہان موجود ہین تو اور کسی شے کی کیا حقیقت ہی اشراق نے کہا آپ لوگون کو اب تو میرے کہنے کا یقین آیا اور خداوند آئینہ اندام کو بخداوندی مانا سب نے کہا ہمین اب اعتقاد کامل ہوا سب لوگ تو دیوار کو دیکھ رہے تھے مگر توسج اُس دیوار کے ایک سرے تک پہونچا دیکھا دیوار دوسری جانب کی دکھائی دیتی ہی اُس کا رنگ سرخ ہی توسج اُس طرف چلا گیا قریب جا کے دیکھا تو پانی سرخ رنگ کا معلوم ہوا توسج اُس دیوار کو دیکھ رہا تھا کہ برق چمکی ایک تخت اس کے سامنے آکے اُترا توسج نے دیکھا اُس تخت پر ایک نازنین زیور جواہر مین لپٹی ہی توسج تاب نظارہ نہ لا سکا غش کھا کے گرا نازنین نے جو توسج کو دیکھا اُسکا بھی دل مائل ہوا اپنے تخت پر ڈال کے لیگئی جب باغ مین پہونچی توسج کو ہوشیار کیا توسج کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا دیکھا سرہانے وہی نازنین بیٹھی ہی سر اپنے زانو پر سے لیے ہی توسج اُٹھ بیٹھا اُس نازنین نے باہین گلے مین ڈال دین خواصین جو وہان موجود تھین یہ حال دیکھکر ہٹ گیئن توسج بھی فریفتہ تھا اسکی مراد بر آئی اسنے بھی گلے مین ہاتھ ڈالے خیال جو کیا تو وہ صورت نازنین کی نہین ہی ایک بڑھیا ستر اسی برس کے سن کی بیٹھی ہی توسج بہت خجل ہوا گردن سے ہاتھ نکال لیے

خیال جو کیا تو وہی نازنین معلوم ہوئی توسج نے چاہا مین پھر گلے مین ہاتھ ڈالون اُس نازنین نے کہا مین
تیری محبت کا امتحان کرتی تھی معلوم ہو گیا کہ تجھکو مجھسے محبت نہین ہی بلکہ تو صورت پرست ہی مین ایسے
شخص سے رسم نہین رکھتی توسج نے بہت کچھ خوشامد کی نازنین راضی ہوئی توسج نے اپنی مراد دل حاصل
کی نازنین پھر ویسی ہی صورت ہو گئی توسج سمجھا یہ امتحان محبت کرتی ہی اس خیال سے اس نے انکار و انحراف
کیا جب دن تمام ہوا تو اُس ضعیفہ نے کہا ای توسج اب تو کہین پوشیدہ ہو جا توسج نے کہا کیون کس کا ڈر
ہی ضعیفہ نے کہا اب شہنشاہ کے تشریف لانیکا وقت ہی وہ تشریف لاینگے اگر تجھے دیکھین گے تو بہت آزردہ
ہونگے توسج نے کہا پھر جہان حکم ہو مین اپنے تئین پوشیدہ کرون اُس ضعیفہ نے کہا تو میرے پاس آ مین
تجھے ابھی غائب کر دون توسج اُس کے پاس گیا ضعیفہ نے کہا اپنی آنکھین بند کر لے توسج نے آنکھین بند
کین ضعیفہ نے کہا آنکھین کھولدے اس نے آنکھین کھولین اپنے کو ایک باغ پر بہار مین پایا اور زیادہ گھبرایا
اُٹھکر بیٹھا دیکھا سامنے ایک عورت کمسن سانولی نہ حسین نہ بدشکل مناسب صورت کی ٹہل رہی ہی کئی
انیسین جلیسین بہت ہمراہ ہین زیور بھی بہت سا پہنے ہین توسج کو اس کی صورت اچھی معلوم ہوئی
اپنی جگہ سے اُٹھکر ٹہلنے لگا اُس عورت کی نگاہ جو توسج پر پڑی توسج نے اُسکی طرف دیکھا اُس نے مسکرا
کے کہا ای شخص میری طرف کیون دیکھتا ہی توسج نے کہا آپ کے جمال جہان آرا کی زیارت کرتا ہون اور
خداوند آئینہ اندام کی قدرت دیکھتا ہون کہ اُنھون نے ایسے حسین بھی خلق کیے ہین اُس عورت
نے کہا ای توسج میری طرف نہ دیکھ اور نہ مین تیری طرف دیکھون گی توسج نے کہا اس کا سبب فرمائیے
خلاصہ کیفیت بتلائیے اُس نے جواب دیا تمھین یہان مادر مہربان نے بھیجا ہی اگر مین تمھین دیکھکر ہنسونگی یا
تم مجھے دیکھکر ہنسوگے یہ سب خبر اُنکو معلوم ہو جائیگی وہ آفت برپا کرین گی توسج نے کہا اُنھین کیونکر معلوم
ہوگا آپ شوق سے ہنسین بولین وہان کون اطلاع کریگا عورت نے جواب دیا یہ خیال نہ کرنا بھلا
طلسم مین عجائبات ہین یہ سب اُنھین کی ذات سے بنے ہین شہنشاہ کو سحر مین بالکل دخل نہین ہی مثل اور بہتون کے
وہ بھی سحر جانتے ہین یہ سب مادر مہربان نے بنایا ہی توسج نے کہا ہمارے شہنشاہ فیروز ستارہ پیشانی
تو اشراق کی بہت تعریف کرتے تھے فرماتے تھے کہ یہ مجھسے بڑھکے سحر جانتے ہین اور آپ یہ فرماتی ہین
اُس عورت نے کہا فیروز کیا سحر جانتا ہی اور اسکا استاد ہمعصر سامری کیا تھا سب لوگون کو مادر مہربان
نے برسون ہمکو تعلیم کیا ہی ہمعصر سامری بھی مدت تک شاگرد رہا جب اُس کو کچھ نہ آیا تو نکال دیا وہ شہر سامری
مین پہونچا سامری نے کہا تو مجھے سجدہ کر وہ خداوند آئینہ اندام کو مانتا تھا اُس نے سامری کو سجدہ نہ
کیا سامری نے بہت چاہا کہ اُس کو ہلاک کرین مگر نہ ممکن ہوا بھلا وہ سامری سے کیا چوٹ کھاتا سامری
سے دس شاگرد اُس کے تھے مگر ہمارے یہان کے لائق اُس کو سحر نہ آیا اس لیے اُس کو یہان سے نکالدیا
تھا توسج نے کہا آپ کی مادر مہربان کیا سامری سے بھی پیشتر کی ہین ذرا اُنکا نام نامی مجھے بتائیے اور اپنے
اسم مبارک سے بھی مجھے آگاہی دیجیے مین نے اکثر کتابون مین دیکھا ہی کہ چند آدمی جو زمانہ سامری کے اب
تک حیات ہین اُنکے نام لکھے ہین اس عورت نے کہا میرا نام فرخ نگار جادو ہی اور اُنکا نام ملکہ سمن فام
جادو ہی وہ سامری سے بہت زمانہ کی ہین مین تو ابھی بہت ہی صغر سن ہون جب مادر مہربان نے شہنشاہ
کو طلسم بتا دیا اور اس طلسم کے عجائب و غرائب بنا لیے اُس کے بعد جو جو حالات ہوئے اُنسے مین آگاہ نہین

نان اکبر لوگون کی زبانی حالات سنے والدہ ماجدہ نے اتنی عمر مین تو طلسم بنائے اور ہر ایک طلسم کی
عمر ایک ایک سو برس کی تھی سب سے بعد اس طلسم کو بنایا اس کی عمر خداوند نے ہمیشہ کی مقرر کر دای
کبھی اس کو گزند پہونچ ہی نہین سکتا توسج نے کہا اے ملکہ فرخ نگار جادو اب بارہ دری کے اندر تشریف
لیچلو فرخ نگار نے کہا یہ ممکن نہین کہ مین تمسے تخلیہ مین باتین کرسکون گو مین بھی تمسے بڑھکے بیقرار ہون
مگر مجبور و ناچار ہون کچھ بس نہین چلتا کیا کرون ابھی والدہ ماجدہ کو خبر ہو جائے وہ دوڑی آئینگی میری
بری حالت بنائینگی تم کو بھی سزا دینگی غضب ہو جائے گا توسج نے کہا مجھے سب منظور ہے حسرت
دل تو نکل جائیگی پھر جو کچھ ہو گا دیکھ لینگے فرخ نگار بھی اس پر مائل تھی قریب آئی ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ
بارہ دری مین لائی توسج بیقرار تھا اس کے گلے مین ہاتھ ڈال دیئے قریب تھا کہ مراد دلی حاصل کرے
کہ برق چمکی فرخ نگار توسحر کر کے غرق زمین ہوئی توسج نے جانا مین بھی اپنے تئین پوشیدہ کرون مگر کچھ
بن نہ پڑا نعرہ ہوا منم سمن فام جادو واد توسج میرے حال سے تجھکو لوگون نے آگاہ بھی کیا مگر تجھے ذرا خوف
میرا نہ ہوا اب تجھے کیا سزا دیجائے توسج نے ہاتھ باندھے سمن فام کے پاؤن پر گرا سمن فام نے کہا
اب ایسی خطا نکرنا ورنہ تجھے سزائے سخت دونگی ابھی تیرے واسطے شہنشاہ سے بحث ہو رہی تھی توسج
نے کہا وہ بھی اس حال سے ماہر ہو گئے سمن فام نے کہا ماہر کیون نہ ہو جاتے اُنکے ساتھ سے مین تجھکو
اُٹھا لائی تھی وہ میری خصائل سے بخوبی آگاہ ہین مجھے اُنکا خوف نہین مگر محبت اُنسے زیادہ ہے اس وجہ سے
اُنکا کہنا زیادہ قبول کرتی ہون ابھی وہ کہتے تھے کہ ملکہ تم نے غضب کیا ایک بادشاہ میرے یہان مہمان
آیا ہے اُس کی مصاحب کو تم اُٹھا لائین اب وہ مجھے بدنام کریگا مین نے کہدیا کہ خاطر جمع رکھو مین اُس سے
منع کر دونگی وہ کبھی زبان پر نہ لائیگا توسج نے کہا میری کیا مجال جو ایک شمہ اس راز کو ظاہر کرون سمن فام
نے کہا جب یہان سے جانا اور کوئی پوچھے تو کہدینا کہ مین عجائبات طلسم مین مبتلا ہو گیا تھا مین تجھکو شہنشاہ
کے ہمراہ کر دونگی اب شہنشاہ بھی تجھسے خائف رہینگے ہر وقت اُنھین یہ خوف رہیگا کہ یہ اظہار نہ کردے
توسج نے کہا ایسا نہ ہو کہ اس دشمنی پر وہ مجھکو مار ڈالین سمن فام نے کہا خاطر جمع رکھو مین شہنشاہ سے
اس بابت کہدون گی وہ خود تیری محافظت رکھینگے اور مین تجھکو رویین تن بنا دونگی کہ کوئی حربہ تجھپر تاثیر
نکریگا سحر مین کبھی مبتلا نہ ہو گا توسج بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہ جب مین رویین تن ہو جاؤنگا کسی کی
مجال نہین جو مجھسے مقابلہ کرسکے اور یہ بات بھی حاصل ہو جائیگی کہ مجھپر سحر بھی تاثیر نکریگا سمن فام جادو
نے کہا اب میرے ہمراہ چل مین تجھکو شہنشاہ کے ہمراہ کر دون وہ اپنے ہمراہ لیجائینگے سب کو ثابت ہو گا
کہ یہ عجائبات طلسم مین گرفتار ہو گیا تھا جب شہنشاہ گئے تو اس کو رہائی ملی توسج نے کہا جو آپکی خوشی
مجھے کیا عذر ہے سمن فام نے توسج کو اپنے ہمراہ لیا توسج بخوف جان اس کے ہمراہ ہوا مگر دل کی
عجیب حالت تھی بری کیفیت تھی فرخ نگار جادو کی یاد ستاتی تھی طبیعت گھبراتی تھی خوف کے مارے
آہ بھی نہ کرسکتا تھا خاموش چلا جاتا تھا جب سمن فام صحن مکان مین پہونچی توسج سے کہا آنکھین
بند کر توسج نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے توسج آنکھین کھول دے توسج
نے آنکھین کھولین دیکھا جہان سے گیا تھا اسی بارہ دری مین ہون سامنے اشراق جادو بیٹھا ہے
توسج نے اشراق جادو کو سلام کیا اشراق نے کہا اے توسج تم یہان کہان توسج نے سر جھکا کے کہا

مین آپ کے ساتھ سے الگ ہوکر عجائبات طلسم مین گرفتار ہوگیا ملکہ عالم مجھکو وہان سے رہا کرکے لائین
اگر ملکہ تشریف نہ لے جاتین تو مین زندہ نہ بچتا اشراق جادو خاموش ہو رہا سمن فام نے کہا ای اشراق
توبرج کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچنے پائے اگر اسے کوئی صدمہ پہونچے گا تو مجھے رنج ہوگا اور جب مین تجھسے
رنجیدہ ہونگی تو خداوند کا عتاب تجھپر نازل ہوگا سب طلسم درہم برہم ہوجاے گا اشراق نے
کہا میری کیا مجال جو توبرج کو کسی قسم کی تکلیف پہونچاؤن بلکہ پیشتر سے بڑھکے اب خاطر کرونگا سمن فام
نے کہا شب کو اس کو یہان بھیجدینا اس وقت ابھی ہمراہ لیتے جاؤ اشراق نے کہا مین ضرور شب
کو بھیجدونگا مگر ایک خیال ہی کہ فیروزہ جو مجھسے پوچھین آپ میرے مصاحب کو کہان بھیجتے ہین تو مین انکو
کیا جواب دونگا سمن فام نے کہا کہ تم کہدینا کہ یہ اس وقت خداوند کو سجدہ کرنے جاتا ہی انھین
کی قدرت سے اس نے عجائبات کی اسیری سے رہائی پائی ہی اس وقت انکے سجدے کو جاتا ہی
اور توبرج بھی کہدے گا کہ مین سجدۂ خداوند کو جاتا ہون اشراق وہان سے اٹھا توبرج کو اپنے
ہمراہ لیا فیروزہ کے پاس آیا فیروزہ نے جو توبرج کو دیکھا بہت متردد پایا کہا ای توبرج خیر تو ہی تم کہان تھے
تمھین بہت بہت تلاش کیا اگر شہنشاہ خود تلاش کرنے نہ جاتے تو تمھارا پتہ نہ ملتا توبرج نے کہا یہ خبر تو ہی
کہ اگر شہنشاہ نہ جاتے اور خداوند آئینہ اندام مدد نکرتے تو مین ہرگز قید سے رہائی نہ پاتا آپ لوگ
جس وقت دیوار کو دیکھ رہے تھے مین آگے بڑھ گیا اس طرف جاکے ایک دیوار سرخ رنگ دیکھی مین نے
چاہا اس کو دیکھون کہ یہ دیوار کس چیز کی بنی ہوئی ہی یہ خیال کرکے دیوار کو ہاتھ لگایا ہاتھ لگاتے ہی اس
دیوار مین پیوست ہوگیا ای شہنشاہ میری عجب حالت تھی قریب تھا کہ دم نکل جاے مین نے خداوند
کو پکارا فوراً شہنشاہ تشریف لائے اور مجھکو اس دیوار سے نکالا دیر تک خداوند کے پاس رہا جب
ہوش درست ہوئے خداوند نے کہا اب میرے سجدے کو فراموش نہ کرنا فیروزہ نے کہا ای توبرج
واقعی خداوند ایسے ہی ہین مین تو دن بھر مین پچاس بار سجدہ کرتا ہون توبرج نے کہا مین شب کو عبادت
خداوند آئینہ اندام مین بسر کرونگا انھین کے روبرو جاکے عبادت کرونگا فیروزہ نے کہا مین بھی
تمھارے ہمراہ چلونگا اشراق نے کہا یہ ممکن نہین کہ دو آدمی ملکر شب بھر خداوند کے سامنے عبادت
کرین جو شخص شب بھر عبادت کرتا ہی صبح کو اسے فرشتے بہشت کی سیر کو لیجاتے ہین اور جب دو آدمی ہوتے
ہین تو سیر بہشت سے دونون محروم رہتے ہین اس سے بہتر یہ ہی کہ آٹھ روز تک توبرج عبادت کرین
اور آٹھ روز تک آپ عبادت کرین فیروزہ نے کہا بہت اچھی بات ہی مین اس راز سے آگاہ نہ تھا
اس وجہ سے یہ کہتا تھا اب مین بعد آٹھ روز کے جاکر عبادت کرونگا اشراق نے کہا دوسری
بات یہ ہی کہ جب خداوند کو منظور ہوتا ہی تو وہ خود بلاتے ہین جب تک خداوند طلب نہ کرین لازم ہی کہ کوئی
نہ جاے فیروزہ نے کہا اگر عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو بھی نہ جاے اشراق نے کہا کبھی نہ جاے
اپنے گھر مین عبادت کرے وہان نہ جاے اور زیارت کے واسطے یہ بات ہی کہ تھوڑی دیر کے واسطے
وہان جاکر سجدہ کر آئے زیادہ نہ ٹھہرے جب مجھ سے شخص کو وہ کہہ دیتے ہین کہ اب تمھارے ٹھہرنے
کا موقع نہین ہی چلے جاؤ تو اور لوگون کی کیا حقیقت ہی فیروزہ نے کہا آپ آداب عبادت خداوند
مجھکو تعلیم فرمادین اور اصول مذہب سے آگاہ کردین تا مجھسے کسی وقت مین خطا نہ ہو اشراق نے

کہا تم ایک روز خداوند کی خدمت مین تھوڑی دیر کے واسطے جاؤ اُنسے یہ باتین کردو وہ سب امور
ایک دم مین تعلیم کردینگے فیروزہ نے کہا جب آپ کا حکم ہوگا مین خدمت خداوندی مین جاؤنگا اُنکو سجدہ
کرونگا اشراق نے کہا جب مین کل صبح کو سیر جنت کے واسطے جاؤنگا تو کل باتین خداوند سے طے
کرونگا فیروزہ خاموش ہو رہا نجتگان نے اہل اسلام کا ذکر چھیڑ دیا اشراق نے کہا ای نجتگان تم جو
اس قدر جرأت و ہمت مسلمانون کی بیان کرتے ہو یہ سب بیکار ہی جسوقت مین چاہونگا سب
مسلمانون کو گرفتار کرونگا نجتگان نے کہا پھر اُن لوگون کی جلدی فکر کیجیے کہ ہمارے شہنشاہ فیروزہ کا
طلسم اُنکے قبضے سے نکلے اُنکی سلطنت اُنکو ملے اشراق نے کہا ویسے سو طلسمون کی بادشاہت مین
اسوقت فیروزہ کو دیتا ہون جس مقام پر کہین مین طلسم تیار کردون اُس کے سیاہ و سفید کا اُنکو اختیار
ہی خزانہ اُس طلسم سے زیادہ فراہم کردون فوج وہان سے زیادہ اُنکو دون عجائبات کہین افزون
ہون جملہ باتین وہانکیسے زیادہ ہون وہ ایک طلسم تھا یہان سو طلسم ہون وہ طلسم ایسا تھا کہ جو فتح ہوگیا
یہ ایسا ہو کہ کبھی کسی سے فتح نہ ہو سکے اُنکے طلسم مین اب کیا رہا ہی جو یہ وہان جانیکو کہتے ہین فیروزہ نے
کہا مجھے منظور ہی آپ مجھے ویسا ہی طلسم بنا دیجیے مگر عوض مسلمانون سے ضرور لونگا اشراق نے کہا
یہ تو مین خود چاہتا ہون کہ کوئی حیلہ مجھکو ایسا ملے جسکی وجہ سے مین مسلمانون سے مقابلہ کرون مگر خداوند
نے مجھسے یہ فرمایا ہی کہ عنقریب مسلمان یہین آئینگے خداوند اُنکو راہ راست پر لائینگے زمرد کے پریشان
کرنے کو ابتک اُنھین گمراہ رکھا مگر اب زمرد نے ہمکو سجدہ کیا اب ہم مسلمانون کو بھی ٹھیک کیے دیتے
ہین اس وجہ سے مین وہان نہین جا سکتا ہون مسلمان خود یہان آئینگے اور اب مجھکو آپ سے
بھی محبت ہوگئی ہی مین نہین چاہتا کہ آپ مجھسے جدا ہو کر رہین اس واسطے اپنے طلسم کی سرحد سے ملحق
آپ نے واسطے طلسم تیار کرتا ہون فیروزہ نے کہا وہ زمین کس کی سرحد مین ہی اشراق نے کہا یہ
زمین ماہتاب کی سرحد مین ہی ماہتاب بھی صاحب طلسم ہی مگر وہ زمین بالکل بیکار ہی اس زمین
پر زراعت نہین ہوتی ہی اور نہ کسی کام کی بھی نہین ہی میدان بہت وسیع ہی قریب پہاڑ ہی اسلیے قریب
زمین بیکار پڑی ہی اُسی جا پر آپ کو طلسم بنا دونگا فیروزہ نے کہا اگر ماہتاب کچھ کہے تو آپ کیا جواب
دیجیے گا اشراق نے کہا ماہتاب کی مجال نہین جو کچھ کہہ سکے اُس کا بھائی آفتاب ہمیشہ جب تک
اس طلسم کا بادشاہ رہا برابر ہمین خراج دیا کیا جب سے وہ آپ کے یہان جا کر قید ہوگیا اور ماہتاب
تخت نشین ہوا اس نے خراج نہین دیا چونکہ جز معاملہ تھا اس وجہ سے ہمنے بھی کد نہ کی ورنہ جب
چاہتے اُس کے طلسم کو خالی کرا لیتے فیروزہ نے کہا مین نے ماہتاب کی بہت کچھ تعریف سنی ہی کہ
وہ سحر خوب جانتا ہی اور حکمت مین بھی دخل رکھتا ہی اُس نے طلسم کو بہت زور دیا ہی اشراق
نے کہا یہ مجال نہین ہی جو وہ میرے معاملے مین دخل دے سکے آپ کل میرے ہمراہ تشریف لے چلیے
مین طلسم کی تیاری کل سے شروع کردون ایک سال کے عرصہ مین طلسم تیار ہوگا مین آپ کو
کتاب طلسم بنا دونگا سب آپکے مطیع ہونگے جسقدر فرمائیے گا اُسقدر عمر طلسم مع آپ کی عمر کے
مقرر کردی جائیگی فیروزہ نے کہا جسقدر عمر آپ کے طلسم کی ہو اُسی قدر مقرر فرمائیے گا اشراق
نے کہا میرا طلسم تو ہمیشہ یونہی رہے گا اور مین بھی ہمیشہ زندہ رہونگا آپ کے واسطے ایسا مین

نہین کرسکتا ہون یہ اختیار خداوند کو ہی مین صرف ایک لاکھ برس تک کی عمر بڑھا سکتا ہون زیادہ کا اختیار
نہین ہی آپ خداوند کے پاس جائیے گا اُنسے منت کیجیے گا یقین ہی کہ وہ ضرور آپ کا کہنا قبول کرین
خاطر آپ کی نہ ملول کرین مین بھی سفارش کرونگا جہانتک کہا جائیگا کہونگا یقین تو ہی ایسا ہو جائے
اور آپ کو بھی گروہ وامی خداوند سے عنایت ہو فیروز نے کہا مین یہ بھی چاہتا ہون زمرد ثانی کو کوئی
ایسا منصب ملجائے کہ یہ اپنے اختیارات قدیم کے موافق کام کرین اشراق نے کہا اختیارات
قدیم کیسے فیروز نے کہا جیسی یہ خداوندی کیا کرتے تھے اب بھی کوئی عہدہ ایسا ہی انکو ملجائے کہ انکی بھی خاطر شکنی
نہ ہو اشراق نے کہا ان سے خداوند آزردہ ہین انکے واسطے کبھی کوئی بات نہ کرینگے یہی بڑی بات
ہوئی کہ انکی خطا معاف ہو گئی مجھکو تو ایسی بات مین شک تھا مگر مین انکے واسطے بھی ایک طلسم بنادونگا
زمرد ثانی نے کہا مجھے طلسم کی ضرورت نہین جو میری مراد ہی آپ اُس کی کوشش کر دیجیے اشراق
نے کہا اُسے کو بیان کرو زمرد نے کہا آپ حمزہ ثانی کو گرفتار کر کے میرے حوالے کر دیجیے مین آپ
کے طلسم سے چلا جاؤن اشراق نے جواب دیا اگر خداوند کا حکم ہوگا تو ایسا بھی کرونگا فیروز نے اشارے
سے کہا اے زمرد تم خاموش رہو مین تمہارے بارے مین سفارش کرتا ہون تم کیون اسقدر مضطرب ہوتے
ہو زمرد خاموش ہو رہا فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ نے کہا خداوند کو سجدہ کرو زمرد ثانی نے خداوند کو
سجدہ بھی کیا اور جو جو باتین آپ نے بیان کین وہ سب زمرد کو قبول ہین اب خداوند اس امر کی
اجازت کیون نہ دینگے اشراق نے کہا خداوند آپ سے بہت آزردہ ہین اُنھون نے دعویٰ
خداوندی کیا اور یہ بات سوائے خداوند کے اور کسی کو شایان نہین ہی فیروز نے کہا اب تو انکی
تقصیر بھی عفو ہو گئی خداوند آپ سے راضی بھی ہوئے اب کیا انکار ہی اشراق نے کہا جو کچھ ہوگا
دیکھا جائیگا ابھی آپ اس بات مین دخل نہ دیجئے فیروز نے کہا اے شہنشاہ آپ خوب جانتے ہین
کہ مین نے جو اپنا تمام گھر برباد کیا محض زمرد کی وجہ سے برباد کیا ہی اور انھین کا مطلب نہ ہو مین اس بات
کو گوارا نکرونگا اشراق نے کہا مین آپ سے اسکی بابت الگ کچھ باتین کرونگا یہ کہکر فیروز کو اپنے
ہمراہ لیا تخلیہ مین آیا کہا خداوند نے چشم نمائی فرمائی ہی اور مجھسے بہت تاکید کردی ہی کہ جہانتک ہو زمرد کو میرے
قہر و غضب سے ڈراتے رہو تقصیر تو عفو ہو گئی ہی اور جو کچھ زمرد مانگے گا خداوند دینگے مگر جب یہ اپنی خدائی
سے توبہ کریگا اور بصدق دل خداوند کو بخداوندی مانیگا فیروز نے کہا اب اُس کا قلب صاف ہی اشراق
نے کہا اُسکا قلب ابھی صاف نہین ہی اگر اس وقت اُس کو حکومت ملجائے اور سر حمزہ اُس کے
ہاتھ آئے وہ جبتک یہان رہیگا اُسوقت تک بخوف جان پرستش خداوند کریگا جب یہانسے
چلا جائیگا پھر دعوے خداوندی کریگا آپ اس کے دل کی حالت سے ابھی آگاہ نہین ہین مین خوب
جانتا ہون فیروز خاموش ہو رہا اشراق نے کہا آپ تنہائی مین اس کو سمجھا دیجیے فیروز نے
کہا آج مین اُسکو تاکید کرونگا یقین ہی میرے سمجھانے سے راہ راست پر آجائے اور اطاعت خداوند
کی اختیار کرے اشراق نے کہا اگر آپ کے سمجھانے سے زمرد ثانی راہ پر آجائے گا تو مین آج ہی
اس کے واسطے کوشش کرونگا اور حمزہ کو گرفتار کرادونگا فیروز و اشراق یہ باتین کرتے ہوئے
دربار مین آئے اشراق اپنے تخت پر گیا فیروز زمرد کے پاس آیا کہا آپ نے دیکھا اس وقت

اشراق نے کہا کیا باتین کی ہین اور مجھے تنہائی مین لیجا کر تمہاری نسبت کیا کہا ہی زمرد نے کہا میرا دل
نہین چاہتا ہی کہ مین یہان رہون آج یہان سے چلا جاؤنگا کسی اور اقلیم مین جا کر مدد چاہونگا وہان
کچھ بند و بست کرونگا آپ یہان تشریف رکھیے فیروز نے کہا مجھسے یہ نہوگا کہ آپ کا ساتھ چھوڑدون
اور یہان رہون زمرد نے کہا آپ کے واسطے یہان طلسم بنیگا اور حکومت ملیگی میرا کیا مطلب نکلتا ہی
اگر آپ میری مدد کیجیئے گا تو اشراق کے خلاف ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ یہین تشریف رکھیے
اور مجھے جانیکی اجازت دیجیئے مین نجتگان کو اپنے ہمراہ لیکر کسی طرف چلا جاؤنگا فیروز نے کہا اگر
آپ بھی یہان مثل میرے سمجھے جائین تو تشریف رکھیئے گا زمرد نے کہا ضرور رہونگا فیروز نے کہا
اس بات مین چند شرطین ہین اگر ان شرائط کو منظور فرمائیے تو مجھسے بڑھکے آپ کی قدر اس طلسم مین
ہوگی زمرد نے کہا مین سب شرطین قبول کرونگا فیروز نے کئی مرتبہ زمرد سے اقرار کرا یا جب دیکھا
کہ اب زمرد بصدق دل کہہ رہا ہی تب کہا کہ آپ کے دلمین اعتقاد خداوند آئینہ اندام جادو اچھی طرح
سے نہین ہی اور اپنی خداوندی کا ابھی تک دعوے ہی اگر آپ خداوند کی خدائی کا اعتقاد کیجیے اور انکی
پرستش سچے دل سے قبول فرمائیے اور اپنے تئین انکا بندہ تصور کیجئے تو جو بات میرے واسطے ہی اس سے
زیادہ آپ کے واسطے ہو زمرد نے کہا مین صدق دل سے انکی پرستش کرونگا اور انھین اپنا خداوند
جانونگا فیروز نے کہا اس کا اعتبار کیونکر ہو کہ آپ انکو بصدق دل خداوند جانتے ہین زمرد نے کہا آپ
مجھے انکے پاس لیچلیئے اگر وہ خداوند اصلی ہین تو ان پر یہ حال ظاہر ہو جائیگا فیروز نے کہا بہت اچھی بات
ہی مین ابھی اشراق سے کہتا ہون یہ کہکر فیروز اشراق کے پاس آیا کہا مین نے زمرد کو راضی کیا
ہی اب وہ بصدق دل اطاعت خداوندی کی قبول کرتا ہی مین نے اس بات کو نکر کہا کہ تمہارے دل
کی کیفیت کیونکر معلوم ہو اس نے کہا مجھے خداوند کی خدمت مین لیچلو اگر وہ سچے خداوند ہین تو ضرور
پہچان لینگے کہ میرے دل کی کیا کیفیت ہی لہذا آپ اس وقت اس کو خداوند کے پاس لیچلیئے دیکھیے
وہ کیا فرماتے ہین اشراق نے کہا اس وقت وہان جانیکا موقع نہین ہی اس وقت تو ریح برائے
عبادت جائیگا دوسرے کی اندر آنے کی اجازت نہوگی صبح کو چلیئے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی
فیروز خاموش ہو رہا اشراق نے توریح سے کہا ای توریح اب رات زیادہ آگئی ہی تم جاؤ توریح
حاضرین دربار سے رخصت ہوا باہر آتے ہی ایک پنجہ گرا اس کو اٹھا لیگیا توریح بیہوش ہوگیا تھا
جب اس کو ہوش آیا اپنے کو سمن فام جادو کے پاس پایا سمن فام نے کہا ای توریح اتنی دیر کیون
لگائی مین دیر سے تیرے منتظر تھی اگر اور کچھ دم بھر نہ آتا تو مین دربار کے اندر سے تجھے لے آتی توریح نے
کہا زمرد ثانی جو ہمارے ہمراہ آیا ہی اس کو پرستش خداوندی سے انکار ہی اور کچھ مطالب بھی
رکھتا ہی شہنشاہ سے آج کہتا تھا کہ میرے مطالب کی کوشش فرمائیے انھون نے انکار کیا یہ بات
فرمائی کہ جب تک تم خداوند کی بصدق دل پرستش نہ کروگے اس وقت تک تمہین اپنے مطالب
پر کامیابی حاصل نہوگی اس نے بصدق دل مذہب آئینہ پرستی قبول کیا ہی اب کل اس کو خداوند
کے پاس لیجائینگے وہ اس کے دل کا حال دریافت کرینگے سمن فام نے کہا اگر مذہب آئینہ پرستی قبول
نہ کریگا تو اپنی جان سے جائیگا سوائے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا توریح نے کہا اس کے

مطالب بھی بہت ہین اور وہ مسلمانون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہو چکا ہو یقین ہو عنقریب آپ کی
قبول کرے اور اطاعت بسر و چشم خداوند آئینہ اندام کی کرے سمن فام نے کہا جیسا ہوگا صبح کو
دیکھا جائیگا اس وقت ایسی باتین نکرو رات بہت کم باقی ہو یہ کہکر اس نے صراحی شراب کی اٹھائی اپنے
ہاتھ سے دو جام بھر کے توسج کو دیئے بعد اُس کے دس بارہ جام آپ پیئے پھر توسج کو اور شراب
پلائی جب دونون کو نشہ ہوا آپسمین بغلگیر ہوئے راز و نیاز کی باتین ہونے لگین اسی طرح شب بسر ہوئی
رات گذری سحر ہوئی توسج نے کہا اب مجھکو بیونچا دیجیے مین اس وقت خداوند کے پاس جاؤنگا
دیکھون زمرد کی کیا کیفیت ہوتی ہو سمن فام نے کہا ارے مین خود تجھکو بیونچانے دیتی ہون اسقدر
جلدی کی کیا ضرورت ہو معلوم ہوتا ہو میری صحبت سے تجھکو نفرت ہو اگر اسی صورت پر رہتی جو تجھکو دکھائی تھی
تو ہر وقت تو میرے پاس سے نہ جاتا مانند چاکران کمترین حاضر رہتا مین نے جو اپنی صورت اصلی دکھائی
تجھے نفرت ہوگئی توسج نے کہا آپ کیا خیال فرماتی ہین آپ کی صورت اس حال مین ہزار درجہ اُس
شکل سے بہتر ہو جو آپ نے دکھائی تھی مین اُس صورت کو اس سے بڑھکر ترجیح دیتا ہون سمن فام نے کہا
ایسی باتین مین نے بہت سنی ہین اگر تجھے رغبت اس صورت پر ہوتی تو جسوقت مین نے اپنی صورت
اصلی ظاہر کی تھی تو گلے سے ہاتھ نہ نکال لیتا توسج نے کہا مین نے رعب حسن سے ایسا کیا تھا سمن فام
خاموش ہو رہی توسج کو اپنے ہمراہ میدان مین لائی کہا اے توسج آنکھین بند کرو توسج نے آنکھین بند کین
تھوڑی دیر کے بعد سمن فام نے کہا اے توسج آنکھین کھولدو توسج نے آنکھین جو کھولین اپنے کو دردولت
شاہی پر پایا توسج اندر آیا اشراق جادو نے کہا اے توسج بہشت کی سیر خوب کی ہوگی توسج
نے کہا اے شہریار مین نے وہ وہ عجائبات و غرائبات دیکھے جو آجتک خواب مین بھی نظر نہ آئے
تھے واقعی خداوند کی قدرت کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہو فیروز نے اُٹھکر توسج کے پاؤن چوم
لیئے توسج نے کہا اے شہنشاہ اب کیا ارادہ ہو زمرد ثانی نے جو کچھ کل کہا تھا آج اُس کی تصدیق
کے واسطے چلینگے یا نہین اشراق کہا صرف تمہارا راستہ دیکھتے تھے اب زمرد سے کہو توسج
نے زمرد سے کہا آپ تشریف لیچلیئے اور خداوند کے روبرو اپنے فرمانے کی تصدیق کرا دیجیے
زمرد اُٹھا اشراق نے بھی دربار برخاست کیا فیروز و نجگان ہمراہ ہوئے اشراق اس مکان
طلسمی تک آیا زینے پر گیا وہان سب پر بیہوشی طاری ہوئی جب سب کی آنکھین کھلین تو اپنے کو
آئینہ اندام کے پاس پایا سب نے سجدے کو سر جھکایا جب سب کافر سجدے سے سر اُٹھا چکے
تو اشراق نے کہا یا خداوند زمرد ثانی نے آپ کی اطاعت بدل قبول کی ہو اور اپنے دعوے
سے انکار کیا ہو اپنے تئین آپ کا بندۂ ذلیل تصور کرتا ہو ہم لوگون کو اس کے کہنے کا اعتبار نہین ہو
اور مکر کا گمان کرتے ہین اب آپ فرمایئے کہ زمرد سچ کہتا ہو یا خلاف کہتا ہو آئینہ اندام نے کہا
جب تک میرے طلسم مین ہو اُس وقت تک اس کو میری خدائی کا اقرار ہو جب یہانسے اور جگہ
جائے گا تو یہ بات اس کے دل سے جاتی رہے گی اور میری خداوندی کو بھلا دیگا اشراق نے
زمرد کی طرف دیکھا زمرد نے کہا مجھسے ایسی خطا کبھی نہ ہوگی مین ہر جگہ پر پرستش خداوند سے غافل
نہ رہونگا آئینہ اندام نے کہا مین نے تیرے دلمین یہ بات پیدا نہین کی ہو جو تو راہ راست پر

اُسنے مجھے منظور ہی کہ تجھکو جہنم مین بھیجون تو نے بڑا گناہ کیا ہی مدت تک دعوی خدائی کرتا رہا تیرا باپ
اِس وقت تک جہنم مین جل رہا ہی زمرد نے کہا مین تو بصدق دل اقرار کرتا ہون کہ مین نے آپ کی
خداوندی کو قبول کیا آئینہ اندام نے کہا مین کیونکر تیرے کہنے کا یقین کرون جب تک مین تیرے دل مین
نور ایمان پیدا نکرونگا اُس وقت تک تو میری خداوندی کا کیونکر یقین لا سکیگا زمرد نے چاہا مین پھر
کچھ کہون مگر نجستگان قریب آیا جھک کر زمرد کے کان مین کہا بڑھکے اِس کے قدمون پر گر پڑیے اور
کہیے کہ میرے دلمین نور ایمان پیدا کر دیجیے زمرد آگے بڑھا آئینہ اندام نے کہا نجستگان کے کہنے
سے تو میری طرف آتا ہی زمرد نے کہا یا خداوند مجھے پہلے اِس بات کا خیال نہ تھا اور جلال خداوندی
سے خائف تھا اب میری خطا معاف فرمائیے اور نور ایمان میرے دل مین پیدا کر دیجیے
آئینہ اندام نے کہا ہرگز تیرے دلمین نور ایمان نہ پیدا کرونگا زمرد نے اپنے تئین آئینہ اندام
کے پاؤن پر گرا دیا بہت کچھ منت و سماجت کی فیروز نے اشراق سے بڑھکے کہا آپ کچھ
سفارش نہین کرتے ہین یہی موقع ہی جو کچھ کہنا ہو کہہ دیجیے آپ کا کہنا خداوند قبول کرینگے
اِس کی تقصیر عفو فرمائینگے اشراق نے کہا آپ کی خاطر سے مین کہتا ہون شاید میرا کہنا
قبول کرین یہ کہکر اشراق آگے بڑھا کہا یا خداوند اب زمرد کی خطا معاف فرمائیے اور
اِس کے دلمین نور ایمان پیدا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا ای اشراق معاملات خدائی مین
دخل نہ دو جو ہمارے مزاج مین آتا ہی اپنے بندون کے حق مین کرتے ہین تمھین کیا ضرورت ہی جو
زمرد کی سفارش کرتے ہو اشراق ڈر گیا وہانسے ہٹ آیا فیروز سے کہا آپ نے اسوقت
مجھے بھیجکر مزاج خداوند برہم کرا دیا اب عفو تقصیر ہونا محال ہی فیروز نے کہا مین یہ سمجھتا تھا کہ آپ
کے کہنے کو رد نہ کرینگے ضرور قبول کرینگے زمرد کی تقصیر عفو ہو جائیگی مراد دل بر آئیگی مگر انھون نے
آپ کے کہنے کو بھی ٹال دیا اب کیا ہو سکتا ہی اشراق نے کہا اب ایک تدبیر باقی ہی اگر وہ
ہو تو شاید خداوند قبول کرکے نور ایمان اِس کے دلمین پیدا کر دین فیروز نے کہا وہ کیا تدبیر ہی
جلد فرمائیے دیر نہ لگائیے اشراق نے کہا اگر ملکہ سمن فام جادو اور ملکہ فرخ نگار جادو اگر خداوند
سے کہین اور زمرد کی سعی کرین تو خداوند نور ایمان اس کے دلمین پیدا کرین فیروز نے کہا وہان
تک کسکی رسائی ہی اور کون جا سکتا ہی یہ دونون صاحب کہان مقیم ہین کون ہین اشراق نے کہا
مین اپنے یہان کا ذکر کرتا ہون فیروز نے جواب دیا کہ پھر آپ سے بہتر اُنسے کون کہ سکیگا اشراق
نے کہا اگر مین کہونگا تو خداوند کے خلاف ہوگا اُنکو معلوم ہو جائیگا فیروز نے کہا پھر اور کون کہہ
سکتا ہی اگر اجازت ہو تو مین ایک عرضداشت لکھکے لے جاؤن ملکہ عالم کی خدمت مین پہنچاؤن
یقین ہی رحم آ جائے عرض قبول ہو مدعاے دل حصول ہو اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہی مین اس
بابت کچھ نہین کہ سکتا ہون فیروز وہان سے روانہ ہوا اپنے مقام پر آیا اُسی وقت اس نے ایک
عرضداشت تحریر کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ خداوند اپنے ایک بندہ سے آزردہ ہین اور مین اُسکو عزیز رکھتا
ہون مین نے آپ کے یہان پناہ لی ہی خداوند کو سجدہ کیا ہی مذہب آئینہ پرستی اختیار کیا ہی اگر آپ اُس کی
سفارش فرما دین تو خداوند اُسکے قلب مین نور ایمان اُتار دین اور اُس کی مرادین بر آئین جب عرضداشت

تمام ہوئی تو خود لیکر اشراق کے مکان پر گیا یہان ڈیوڑھی پر بہت سے دربان سپاہی چوبدار جمع تھے
فیروز کو جو سب نے آتے ہوئے دیکھا قاعدے سے کھڑے ہوگئے سب نے جھک کے سلام کیا فیروز
نے کہا محلدار کو بلاؤ مجھے ایک عریضہ ملکۂ عالم کی خدمت مین بھیجنا ہی فوراً سب نے محلدار کو بلایا محلدار
آئی فیروز نے وہی عریضہ محلدار کے ہاتھ مین دیکر کہا اس عریضہ کو ملکۂ عالم کی خدمت مین پہونچا دو
جو کچھ وہ ارشاد فرمائین مجھسے آکر کہہ جانا محلدار عریضہ لیکر اندر آئی سمن فام کو دیا کہا حضور جو بادشاہ
آجکل شہنشاہ کے یہان مہمان ہی اُس نے یہ عریضہ آپ کی خدمت مین بھیجا ہی سمن فام نے عریضہ لیا
پڑھا مضمون سے آگاہ ہوئی کہا ای محلدار فیروز سے جاکر کہو مجھے تمھاری خاطر منظور ہی اس وجہ سے مین
خطادار کی سفارش کرتی ہون ورنہ ایسے لوگون کے واسطے مین ہرگز نہین کہتی ہون تم جاؤ اسکا انتظام
ہو جائیگا محلدار نے سب کیفیت فیروز سے آکر بیان کی فیروز وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام کے مقام
پر آیا دیکھا زمرد کی وہی حالت ہی آئینہ اندام کے پیرون پر سر رکھے پڑا ہی آئینہ اندام غصہ مین کلمات
فحش بک رہا ہی فیروز جو آیا آئینہ اندام نے کہا او فیروز تو کیا یہ جانتا ہی کہ مجھے کسی کے دل کا حال نہین
معلوم ہوتا ہی ارے مین خداوند ہون ہر ایک شخص کے دل کی کیفیت مجھپر آئینہ ہی تجھسے کس نے کہا تھا
کہ تو سمن فام کے پاس جا اور اُس کی سعی کی کوشش کر اگر تو زمرد کو دوست رکھتا ہی تو میرے سامنے
سے ہٹ جا تیرا بھی یہی حال کرونگا نور ایمان تیرے دل سے نکال لونگا فیروز دوڑ کے پاؤن پر گر پڑا کہا
یا خداوند مین یہ چاہتا ہون کہ دنیا مین کوئی ایسا نہ ہو جو آپ کی خدائی کو نہ مانے آئینہ اندام نے کہا
ای فیروز مین تیرے دل کی کیفیت سے آگاہ ہون کہ بصدق دل آئینہ پرست ہوا مگر رموز خداوندی
مین تجھے کیا دخل ہی نہین معلوم مین کس واسطے ایک کو کافر بناتا ہون اور کس لیے ایک کو ایمان دار بناتا ہون
اب دیکھنا جب مسلمان یہان آئینگے انکی روحین نکال لونگا پھر سب کی روحین صاف کرکے انکے قالبون مین
پہونچاؤنگا دلون مین سب کے نور ایمان پیدا کرونگا وہ سب بھی آئینہ پرست ہو جائینگے تو ان سب مین
سردار ہی جسکا نام حمزۂ ثانی ہی اُس کو اپنا وزیر خاص قرار دونگا وہ لائق اسی کے ہی بڑا صاحب عقل ہی فیروز
یہ باتین ہو رہا تھا کہ چھت پر سے ایک پردا گرا آئینہ اندام نے اپنے پاس سے زمرد اور فیروز کو ہٹایا
کہا تم لوگ اس پردے کے باہر ٹھہرو مین تھوڑی دیر مین سب سے باتین کرونگا فیروز و زمرد پردے
کے باہر آئے دیر تک وہ پردہ پڑا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو پردا از خود اُٹھ گیا سب نے پھر آئینہ اندام
کو سجدہ کیا آئینہ اندام نے زمرد ثانی کو اپنے قریب بلایا ہاتھ بڑھا کے ایک صراحی شراب کی اُٹھائی
گلاس مین شراب بھری زمرد سے کہا شراب کو پی جا زمرد نے اُس جام کو پیا پیتے ہی عجیب کیفیت
ہوگئی آئینہ اندام کے روبرو سر جھکایا تلوار کھینچ کے بہ تمھدی کہا یا خداوند آپ مجھکو قتل کیجئے مین نے
بڑی خطا کی اب ایسی خطا نہ ہوگی اگر آپ مجھے فنا کردینگے تو مین حیات ابدی پاؤنگا مجھے اس وقت
عجب سیر نظر آتی ہی باغ پر بہار دکھائی دیتا ہی حسینان مہ جبین میری طرف دیکھکر اشارے کرتی ہین
کہتی ہین تو نے اطاعت خداوند اختیار کی اب ہم تیرے تابعدار ہین کیون خداوند یہ کون لوگ
ہین آئینہ اندام نے کہا مین نے اس وقت تیرے آگے سے پردے حجاب کے اُٹھا دیے ہین تجھے
بہشت نظر آتا ہی ابھی اور اور کیفیتین نظر آئینگی مگر اب تجھے میری خداوندی کا یقین کامل ہوا یہ سب بندگان

خاص مین داخل ہوا اب مین تجھکو اپنی خدمت مین رکھونگا تجھے اکثر باتین دنیا کے انتظام کی سپرد کرونگا
زمرد بہت خوش ہوا آئینہ اندام نے کہا اب ہم پردہ ہاے حجاب گراتے ہین تجھے جس چیز کو دیکھنا ہو
اچھی طرح دیکھ لے زمرد نے کہا خداوند مین چاہتا ہون مجھے ہمیشہ کے واسطے یہی باغ رہنے کو ملے آئینہ اندام
نے کہا بھلا یہ ممکن ہے کہ مین ابھی سے تجھکو اس باغ مین بھیجدون جب تیری عمر ختم ہو جائیگی اور دنیا سے تجھکو
نفرت ہوگی اُس وقت یہ باغ تجھے رہنے کو ملیگا زمرد ثانی نے کہا مین اب دنیا مین رہنا نہین چاہتا ہون
آپ مجھے اس باغ مین بھیجدیجیے آئینہ اندام نے کہا اس وقت تیرے دل کی یہ کیفیت ہے اور جب وہان
جائیگا تو یاد دنیا بہت ستائے گی زمرد خاموش ہوا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب آنکھین بند کرو
زمرد نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام نے کہا اے زمرد آنکھین کھول دو زمرد نے آنکھین
کھول دین دیکھا نہ وہ باغ ہے نہ مکان نظر آتا ہے نہ وہ نازنینان مہ جبین ہین زمرد بیتاب ہوگیا کہا یا
خداوند یہ کیا غضب ہوا اب کچھ نظر نہین آتا آئینہ اندام نے کہا اتنی دیر بہت سیر کی اب جب اس
دنیا کو ترک کروگے تب دیکھوگے زمرد نے کہا مین ابھی اس دنیا کے چھوڑنے پر راضی ہون آئینہ اندام
نے کہا ابھی ہم گوارا نہین کرتے زمرد نے سر جھکا لیا فیروزہ نے جو یہ کیفیت دیکھی آگے بڑھا کہا یا خداوند
جو شخص بجبر و قہر آپ کی خداوندی کو مانے اُس کو سیر جنت زندگی مین نصیب ہو جاے اور جو بصدق
دل آپ کی خدائی کو مانے اُسکو مرنے کے بعد بھی امید نہ ہو آئینہ اندام نے کہا اے فیروزہ اگر تم نہ دیکھو
تو مین کیا کرون تم میری جانب دیکھ رہے ہو گردن اُٹھاؤ تم کو بھی سب سامان نظر آئے فیروزہ
نے گردن اُٹھائی جو جو کیفیت زمرد کو نظر آئی تھی وہی فیروزہ نے بھی دیکھی تھوڑی دیر کے بعد اسکی
آنکھون سے بھی وہ سامان غائب ہوگیا زمرد کیطرح سے اس نے بھی بہت کچھ شور و غوغا مچایا مگر پھر وہ
سامان نظر نہ آیا نجنگان آگے بڑھا کہا یا خداوند مین بھی مشتاق ہون آئینہ اندام نے کہا کیا مین تمھین
مانع ہون گردن اُٹھاؤ دیکھو کیا دکھائی دیتا ہے ع دل کے آئینہ مین ہے تصویر یار * جب ذرا گردن اُٹھائی دیکھ لی
نجنگان نے جو سر اُٹھایا وہی سب سامان نظر آیا یہ بھی دیر تک دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد اس کی نظر سے بھی وہ
سامان غائب ہوگیا اس نے بھی بہت گریہ و زاری کی مگر آئینہ اندام نے کچھ سماعت نہ کی اسکے بعد توریج آگے بڑھا کہا
یا خداوند مین محروم رہون آئینہ اندام نے کہا یہ تجھسے کس نے کہا ہے گردن اُٹھاؤ دیکھو توریج نے بھی گردن اُٹھائی وہی کیفیت
نظر آئی دیر تک توریج دیکھا کیا جب عرصہ ہوا سب سامان نظرون سے غائب ہوگیا توریج نے چاہا مین
اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤن تلوار کھینچ کر گلے پر رکھی لوگ بڑھے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لین آئینہ اندام نے
کہا تم لوگ ہمسے بڑھکے اسکی محافظت کر سکتے ہو خبردار کوئی ہاتھ نہ لگائے سب لوگ الگ ہٹے توریج
نے تلوار گلے پر پھیری کچھ تکلیف نہ پہونچی نشان تک گردن پر نہ پڑا آئینہ اندام نے کہا تمنے میری خدائی
کا لطف دیکھا کہ تلوار اس کو تکلیف نہ دے سکی سب نے اس کی بہت تعریفین کین آئینہ اندام نے
کہا اے زمرد ثانی اس وقت خداوند تمسے بہت خوش ہین تمھین مطلوب ہو عرض کرو زمرد نے کہا یا خداوند
مین دو چیزین طلب کرتا ہون ایک تو سر حمزہ دوسرے یہ باغ مجھے دنیا مین ملجاے جسکو مین ابھی دیکھ رہا تھا
آئینہ اندام نے کہا سر حمزہ تمکو دیا جائیگا اور یہ باغ بھی ملیگا مگر شرط ہے زمرد نے کہا یا خداوند شرط
ارشاد فرمایئے آئینہ اندام نے کہا پانچ برس میری عبادت کرو جب پانچ سال گذر جائینگے اسوقت یہ دعا قبول

ہوگی قدرت اُسی وقت حمزہ کو بلائینگے وہ لشکرکشی کرکے آئیگا سر اُسکا تمہین دیا جائیگا مگر فوراً واپس لیکر پھر
اُس کے قالب سے ملایا جائیگا اور روح پاک اُس کے جسم مین داخل کیجائیگی وہ بھی مذہب آئینہ پرستی
اختیار کریگا زمرد نے کہا پھر آپ کو اختیار ہے اُس کے قالب مین روح داخل کیجیے گا مین ایک بار اپنے
ہاتھ سے سر حمزہ جدا کرونگا فیروز سے کہا اے فیروز تم کیا طلب کرتے ہو فیروز نے کہا جو کچھ زمرد ثانی
نے طلب کیا ہے مین بھی اُسی کا خواستگار ہون آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس تک عبادت کرو
توریج سے کہا تم کیا طلب کرتے ہو توریج نے کہا مین بھی فیروزہ اور زمرد کی راے سے اتفاق
کرتا ہون آئینہ اندام نے کہا تم بھی پانچ برس عبادت کرو مجتگان سے پوچھا اس نے کہا مین بھی
یہی چاہتا ہون کہ دنیا مین مجھے ایک باغ ملجاے اور حیات ابدی حاصل ہو آئینہ اندام نے اس
سے بھی کہا کہ پانچ سال عبادت کرو سب نے عبادت کرنے کا وعدہ کیا آئینہ اندام نے اشراق
سے کہا آپ کے واسطے ایک عبادت گاہ بنوا دو کہ یہ سب لوگ وہان جاکے عبادت کرین اشراق
نے کہا جہان آپ کا حکم ہو ان کے واسطے عبادت گاہ بنوا دی جاے آئینہ اندام نے کہا طلسم کے
قلعہ کے پاس جو میدان ہے جہان دیو تمھارے عبادت کرتے ہین دیوون کی عبادت گاہ کے قریب
ان کی عبادت گاہ بنائی جاے اشراق نے کہا ایک ماہ کے عرصے مین تیار ہو جاے گی یہ کہکر اشراق
وہان سے روانہ ہوا قلعہ طلسمی کے پاس آیا لوگون کو بلایا زمین دکھائی سب سے کہا یہان ایک چار
دیواری پچیس کوس کے مربع مین جلد تیار کرو عبادت گاہ بنائی جاے گی معمارون نے دیوار بنانا
شروع کی دو ہفتے مین دیوار تیار ہوئی اشراق کو خبر ہوئی اس نے جاکر چار دیواری کے اندر
سحر کرکے مکان بنایا ایک پتھر کا بنگلہ بیچ مین بناکر اُس مین تصویر آئینہ اندام کی رکھی اُس کے گرد چار
حجرے پتھر کے بنوائے زمرد مجتگان و فیروزہ و توریج کو اپنے ہمراہ لیا آئینہ اندام کے پاس گیا کہا
آج عبادت گاہ تیار ہوگئی ہے آئینہ اندام نے سب سے کہا کہ جاؤ اور میری عبادت مین مشغول
ہو اشراق سے کہا جسوقت انھین وہان لیجانا دیوون کی عبادت گاہ دکھا دینا کہ یہ لوگ طرز عبادت
دیکھ لین اشراق اپنے ہمراہ لیکر سب کو دیوون کی عبادت گاہ مین آیا سب نے دیکھا دیوان قوی
ہیکل حجرون مین بیٹھے ہوے ہین کسی حجرے مین کوئی دیو برہنہ کھڑا ہے کوئی برہنہ لیٹا ہوا صلوات پڑھ
رہا ہے کسی کے ہاتھ مین ایک کتاب ہے وہ اُس کتاب کو پڑھ رہا ہے مگر سب برہنہ ہین اشراق سب کو
دیوان دکھا کر باہر آیا فیروزہ نے کہا دیو بھی خداوند کی عبادت کرتے ہین اشراق نے کہا مقصد
دیو صاحب مراد ہین اس وجہ سے یہان بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اور کئی لاکھ دیو جو کسی
طرح کی مراد نہین رکھتے ہین وہ اپنے اپنے مکانو مین رہتے ہین مگر ہر روز صبح کو خداوند آئینہ اندام
کی عبادت ضرور کرتے ہین اور دیوون پر کیا منحصر ہے ابھی آپ لوگون نے عبادتگاہ حیوانی نہین دیکھی ہے
وہان بہت سے حیوان عبادت کر رہے ہین مثل شیر و فیل و مار و کژدم بہت سے جانور ہین جو مراد
نہین رکھتے ہین وہ اپنے اپنے ٹھکانون پر روز صبح کو خداوند کی عبادت کرتے ہین فیروزہ وغیرہ نے
کہا واقعی خداوند ایسے ہی ہین یہ باتین کرتے ہوے اُس دیر مین آئے اشراق نے پہلے زمرد ثانی
کو ایک حجرے مین لیجاکر بٹھایا زمرد نے دیکھا ایک چوکی بچھی ہے ایک کتاب رکھی ہے زمرد اُس چوکی پر

بیٹھ گیا اشراق نے کہا یہ کتاب جو رکھی ہے اِس کو اُٹھا لو دیکھو اس مین طریقے عبادت کے تحریر ہین اُسی کے مطابق عمل مین لانا نمرود نے کہا مین سب باتین اِس کتاب مین دیکھ لونگا اشراق نے کہا وہ وقت برابر تمہارے واسطے آب و طعام و شراب و کباب اور جملہ اسباب راحت یہان پہونچا کریگا قریب غروب آفتاب حجرے سے باہر نکلنا ہر طرف باغ ہی باغون کی سیر کرنا جب آفتاب غروب ہو جائے اپنے حجرے مین واپس آنا کھانے سے فراغت کرکے عبادت مین مشغول ہونا تم سب لوگون کے کھانا کھانے کے واسطے ایک ٹھکانا مقرر کیا گیا ہے جو شخص کھانا لیکر آئیگا وہ تمھین ٹھکانا بتا دیگا ہر روز وہین جا کر کھانا کھانا نصف شب تک عبادت کرنا پھر سو رہنا جب پہر پہر رات باقی رہے اُس وقت سے پھر عبادت شروع کرنا نمرود نے کہا جو امور اِس کتاب مین لکھے ہونگے مین کرونگا اشراق وہان سے روانہ ہوا فیروزہ کو ایک حجرے مین لیگیا اسے بھی وہی باتین تعلیم کین جو نمرود ثانی سے کہین تھین یہ بھی حجرے مین بیٹھا نخجگان کو اور توسج کو بھی اسی طرح ایک ایک حجرے مین بٹھایا سب باتین انکو بھی تعلیم کرکے وہان سے روانہ ہوا یہ سب کافر اس دیر مین مصروف عبادت ہوئے اِن سب کو اسی حال مین چھوڑ دیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی ملاحظہ فرمائیے

دو کلمہ داستان جلالت عنوان بدیع الملک نوجوان کے روانہ ہونا بدیع الملک کا طلسم مراۃ العدم کی طرف اور پہونچنا سرحد طلسم پر اور جنگ ہونا نگہبانان طلسم سے گرفتار ہو جانا بدیع الملک کا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا وہ شراب دے اسدم
کچھ شجاعت کا حال لکھنا ہے
پی کے مرتشہ سے ہو یہ میرا حال
کرون تیغ زبان سے جو رنگ
اشہب کلک کو کرون مہمیز
حاسدون کے جگر ہون جلکے کباب
ہر سطر اس طرح سے ہو تحریر
بنے میدان جنگ کا نقشا
ہو عبارت بھی مختصر اور خوب
نقطہ تک بھی کوئی فضول نہ ہو
نظم سے نثر کو بڑھاتے ہین
صاف سلجھی ہوئی عبارت ہو

جس سے بڑھ جائے اور زور قلم
قلب حاسد مجھے جلاتا ہے
طبع ہو مائل وجدال و قتال
جسکو ہی نشہ کی سوا ہو ترنگ
لکھون وہ داستان حیرت خیز
کچھ مضامین آبدار لکھون
صف لشکر کی جو بنے تصویر
یون رقم حال جنگ ہو جائے
ناظرین کو جو ہو بدل مرغوب
یہ نہ ہو جس طرح سے بعض اجہل
خوب بیجے داستان مٹاتے ہین
طرز تحریر سے اصول نہ ہو

داستان جدال لکھنا ہے
اپنا زور قلم دکھاتا ہے
کوئی حاسد ہو گر کچھ بے سبب جنگ
اور جنگ و جدال کی ہو امنگ
بتا دشمن کے جسکو ہون احباب
حال میدان کارزار لکھون
وقت تحریر صفحہ کاغذ کا
دیکھے حاسد تو دنگ ہو جائے
بے سبب داستان کو طول نہ ہو
بیجل لکھ کے ایک طویل غزل
ان مضامین کی لطافت ہو
خاطر ناظرین ملول نہ ہو

چہرہ شہسواران میدان مضامین جنگ و جدل و فارسان عرصہ داستان رد و بدل اشہب تیزگام خامہ کو میدان قرطاس پر یون جولان کرتے ہین شعر شہسواران عرصہ ہیجا میں نگارندہ داستان و غازہ ناظرین والا مقام و سامعین ذو الاحتشام کو یاد ہوگا کہ کمترین نے قبل مین تحریر کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان

صاحبقران زمان سے رخصت ہوکر جانب طلسم مراۃ العدم روانہ ہوئے لشکر گران بھی انکے ہمراہ تھا
تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچے بدیع الملک کو فضاے صحرا پسند آئی لشکریون سے کہا آج کی شب
اسی جا قیام کرو صبح کو یہان سے چلینگے لشکر ٹھہرا خادمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک بارگاہ مین تشریف
لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہو نمین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین
حاضر ہوئے بدیع الملک سے سب نے عرض کی یہانسے طلسم بھی قریب ہے یقین ہے دو تین روز مین قریب
طلسم پہونچ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا پھر آپ لوگون کی کیا راے ہے سب نے عرض کی اگر مزاج مبارک
مین آئے تو اس صحرا مین کچھ دنون قیام فرمائیے پھر تشریف لیجائیے گا یہان شکار کثرت سے پایا جاتا ہے دو
ایک روز شکار کھیلین گے صحرا کی سیر کرینگے پھر یہان سے طلسم مین جاکر پہونچین گے بدیع الملک نے
کہا اگر آپ لوگون کی یہی راے ہے تو مین جب تک آپ لوگ نہ کہین گے تب تک اس صحرا سے نہ جاؤنگا
سردار بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی آپ بھی براے شکار تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے فرمایا
مین ضرور جاؤنگا شب بھر اسی ذکر مین بسر کی صبح کو بدیع الملک نامدار مع جملہ سرداران نامی براے
شکار روانہ ہوئے لشکر گاہ سے جب دور نکل گئے تو ایک کوہ سنگ سیاہ کا نظر آیا بدیع الملک
نے سردارون سے فرمایا اس کوہ کی بلندی حد سے زیادہ ہے آج تک اتنا اونچا پہاڑ نظر سے نہین گذرا
سب نے عرض کی واقعی آجتک ایسا پہاڑ نہین دیکھا اس کے اوپر چلکر دیکھنا چاہیے کہ کیا ہے سب نے
عرض کی پہاڑ ہوگا یا کچھ آبادی ہوگی بدیع الملک نے کہا یہان کے لوگون کو دیکھنا چاہیے کہ انکی
کیسی صورتین ہین زبان کیا ہے کس طرح کے لوگ ہین سردار مجبور ہوئے بدیع الملک اس کوہ کے
قریب آئے کئی سردارون کو زیر کوہ چھوڑا مگر سب انکے ساتھ ہوگئے چند سردارون کو ہمراہ لیا اس کوہ
پر چڑھے تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک دیو بشکل مہیب نظر آیا بدیع الملک کو دیکھکر دیو نے چیخ ماری
اور بہت سے دیو آگئے سب نے قصد کیا کہ بدیع الملک کو مع سردارون کے اٹھا لیجائین کہ بدیع الملک
نوجوان کے پاس بازوبند سلیمانی موجود تھا دیوان شریر کی جرات نہ ہوئی جو کچھ کر سکتے مجبور ہوکے سردارون
پر حملہ آور ہوئے بدیع الملک نے تلوار علم کی دیوون کو قتل کرنا شروع کیا جب بہت سے دیو قتل
ہوئے تو ایک دیو ضعیف انمین سے فرار ہوا بدیع الملک نے چاہا اسکو بھی بڑھ کے واصل جہنم کرین
مگر اور دیو بیچ مین آگئے بدیع الملک نوجوان انکے قتل کرنے مین مشغول ہوئے وہ دیو نکل گیا تھوڑی
دیر کے بعد بدیع الملک نے دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے دیوان مکار ایک تخت کاندھون
پر اٹھائے ہوئے پیدا ہوئے اس تخت پر ایک دیو قوی ہیکل مہیب صورت بیٹھے دیکھا بدیع الملک
نے صورت اسکی دیکھکر خدا کو یاد کیا دیون نے تخت اسکا لا کر رکھدیا وہ دیو اترا بدیع الملک
کی طرف دیکھکر کہا اے نوجوان یہ بازوبند ہمارے حوالے کر اور تو جہان سے آیا ہے چلا جا اگر اس کے
خلاف کریگا تو بہت پچھتائیگا یہان سے زندہ بچکے نہ جائیگا بدیع الملک نے فرمایا یہ بازوبند اولا
نہ ہاتھ آئیگا اگر لڑ کے تو مجھکو قتل کر تو بازوبند لیجا دیو نے قریب آکے چاہا دارشمشاد کا وار کرون بدیع الملک
نے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا دیو نے بہت زور کیا مگر پنجہ بدیع الملک سے کلائی نہ چھوٹی بدیع الملک
نے ایک طمانچہ اس کے رخسار پر مارا کہ سر دیو کا اڑ گیا اس کے مرتے ہی آفت عظیم برپا ہوئی آندھی اٹھی

زور سے آئی کہ پہاڑ کی چوٹی سے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کے گرنے لگے درخت جڑون سے اُکھڑنے لگے عجب
حالت ہوگئی سب دیو چیخین مار مار کے رونے لگے تھوڑی دیر مین وہ طوفان برطرف ہوا روشنی ہوئی
بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ اُس دیو کی لاش پر ایک مہ جبین مہر تمکین بیٹھی رو رہی ہے بدیع الملک اُس
نازنین کے قریب آئے بہت کچھ تشفی دلاسا دیکر اُسکو خموش کیا پھر پوچھا اے نازنین اپنی گریہ کا سبب بتا کہ اِسکی
لاش پر گریہ کیون کرتی ہے غیر جنس تھا تو انسان ہے اُس نازنین نے کہا اے شہریار اِس امر کو تحقیق نہ فرمائیے لائق
عرض نہین ہے بدیع الملک نے بہت اصرار کیا اُس نازنین نے عرض کی یہان عرض نہین کر سکتی اگر آپ
تکلیف فرمائیے یہانسے غریب خانہ بہت قریب ہے وہان تشریف لیچلئے تو مین کیفیت اِسکی عرض کرون بدیع الملک
نے فرمایا مین ابھی تیرے ہمراہ چلتا ہون نازنین نے کہا اور لوگ جو آپ کے ہمراہ ہین انکو یہین چھوڑ دیجیے کہ یہ
لوگ وہان نہین جا سکتے ہین بدیع الملک نے سردارون سے کہا آپ لوگ یہین ٹھہرین مین اِس نازنین
کے ہمراہ جاتا ہون تحقیق کرنا منظور ہے کہ یہ اِس عفریت کی لاش پر اسقدر گریہ کیون کرتی تھی سردارون نے
عرض کی اے شہریار آپ کسکی بات کو صحیح جانتے ہین بھلا یہ عورت آپ سے اپنا راز بتائے گی بات نہ
چھپائے گی ہمین اِس بات کا یقین نہین ضرور یہ مکارہ ہے آپ کو ہم نہ جانے دینگے بدیع الملک نے
فرمایا خدا حامی ہے مین ضرور جاؤنگا اُس کی بات سنونگا سردارون نے ہرچند منع کیا مگر بدیع الملک
نے قبول نہ کیا سب سردارون کو یہین چھوڑا آپ اُس نازنین کے ہمراہ ہوئے نازنین ایک جانب چلی
بدیع الملک بھی اُس کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد ایک چاہ نظر آیا نازنین نے
بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اگر آپ مجھکو مکارہ تصور نہ فرمائین تو اِس چاہ کے اندر تشریف لیچلین
بدیع الملک نے چاہ کے قریب آ کے دیکھا تو راستہ نیچے جانیکا بنا تھا بدیع الملک نے نام خدا لیکر قدم بڑھایا
نازنین دوسری طرف گئی بدیع الملک کے ساتھ ساتھ راہ لی کی چاہ کے نیچے پہونچے بدیع الملک نے
دیکھا تو ایک باغ پر بہار رشک گلزار فرخار نظر آیا ہر درخت کو گل و ثمر سے مزین پایا قمریون کو قریب سرو قہقہے
لگاتے دیکھا صبا کو گیسوان سنبل بناتے دیکھا بلبلون کا قریب گل مجمع کثیر نظر آیا اور پھولون نے بھی اپنا رنگ
دکھایا بدیع الملک صانع قدرت کی صنعت کا تماشا دیکھکر حیران ہوئے طفل غنچہ یہ کیفیت دیکھ کر خندان
ہوئے ہر پھول سے صدائے عجیب بلند ہوئی وہ نازنین جو بدیع الملک کے ہمراہ تھی یہ کیفیت دیکھکر
دردمند ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار آج خلاف معمول اِس باغ کا ہر پھول مسکراتا ہے
عجیب و غریب صدا سناتا ہے بدیع الملک نے فرمایا خدا نگہبان ہے اِس قدر کیون طبیعت پریشان ہے
تم یہان کے رہنے والی ہو یہان کے حال سے آگاہ ہوگی یہ بھی کوئی بگڑی راہ ہوگی نازنین نے عرض کی
مین پیشتر خدمت والا مین کہہ چکی ہون کہ اگر آپ کو مجھپر کسی قسم کا دھوکا ہو تو تشریف نہ لیچلئے اب آپ یہ کیا فرماتی
ہین بدیع الملک نے کہا مین نے تمھاری نسبت نہین کہا بلکہ یہ عجیب و غریب باتین جو ظاہر ہوئین تو
مین نے اِس جگہ کی نسبت یہ بات کہی نازنین خاموش ہو رہی ہر ثمر ہر پھول ہر شجر اپنی باتین کرتا رہا
بدیع الملک نوجوان نے کسی سمت خیال بھی نہ کیا اُس نازنین کے ساتھ چلے گئے قریب ایک بارہ دری
کے پہونچے بدیع الملک نے بارہ دری کو نہایت پرتکلف پایا نازنین سے فرمایا یہ بارہ دری رشک پری کس نے
تعمیر کرائی تھی عمارت بہت کہنہ معلوم ہوتی ہے نازنین نے عرض کی اے شہریار مین یہان کے کسی راز سے واقف نہین

آپ کو میرا حال معلوم ہو جائیگا بدیع الملک خاموش ہو رہے نازنین پردہ اُٹھا کے بارہ دری کے اندر
آئی اپنے ہمراہ بدیع الملک کو بھی لائی شاہزادے نے دیکھا دریچہ بارہ دری میں ایک آئینہ قدِ آدم رکھا
ہے قصد کیا اُس کے قریب جا کے دیکھیں نازنین نے منع کیا بدیع الملک اُس طرف سے پلٹے نازنین
شاہزادے کو شہ نشین پر لائی یہاں عجیب کیفیت نظر آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پلنگڑی جواہر نگار
بچھی ہے اُس پر کوئی شخص سوتا ہے دوشالہ اوپر پڑا ہے نازنین نے کہا اے شہریار آپ تشریف رکھیں اور یہ وعدہ
فرمائیں کہ میں تیرے مقصد کے واسطے کوشش کرونگا تو میں ماجرا اپنے رونے کا بیان کروں بدیع الملک
نے فرمایا تم کیفیت کہو خدا مالک ہے اگر اُسکا فضل شامل حال ہوگا تو میں تمھارے مطلب کے واسطے کوشش
کرونگا اُس نازنین نے عرض کی اے شہریار یہ پلنگڑی جو بچھی ہے اس پر ملکہ شاداب اختر جبین دختر ملک قیصر صاف باطن
بادشاہ طلسم مراۃ العدم محو خواب ہیں ایک مدت گذری کہ وہ عفریت خانہ خراب جو آپ کے ہاتھ سے
واصل جہنم ہوا ملکہ کو اور مجھے باغ سے اُٹھا لایا تھا اس باغ میں لا کے رکھا تھا دن بھر اس کا پتہ نہ رہتا تھا اگر وقت
شب آتا تھا نہیں معلوم اس آئینے سے کیا بات کہتا تھا کہ ایک پتلی زمرد کی بنی ہوئی اس آئینے سے برآمد
ہوتی تھی ہاتھ میں اُس پتلی کے ایک پھول ہوتا تھا جب وہ قریب ملکہ آتی تھی پھول سُنگھاتی تھی ملکہ عالم
اُٹھ بیٹھتی تھیں شب بھر بیدار رہتی تھیں وہ پتلی پھول سُنگھا کے پھر اسی آئینے میں چلی جاتی تھی وہ عفریت شب
بھر ملکہ سے منت و سماجت کرتا تھا چاہتا تھا ملکہ وصل پر راضی ہوں اپنی صورت نہایت حسین بناتا تھا
ملکہ سے کہتا تھا کہ میری صورت اصلی یہ ہے آپ کیوں انکار فرماتی ہیں میرے دل کو جلاتی ہیں ملکہ راضی نہ ہوتی
تھیں جب تک بیدار رہتی تھیں روتی تھیں جب شب اسی بحث میں بسر ہوتی تھی اور سحر ہوتی تھی وہ عفریت
آئینے کے پاس جاتا تھا اپنی آواز سناتا تھا ایک پتلی یاقوت کی آئینے سے برآمد ہوتی تھی ملکہ کے قریب آکر ایک
پھول سُنگھاتی تھی ملکہ بیہوش ہو جاتی تھیں میں تنہا اس مکان میں قریب ملکہ بیٹھی مگس رانی کیا کرتی تھی اب
کون ایسا ہے جو ملکہ کو اس خواب سحر سے بیدار کرے بدیع الملک نے جو یہ تقریر اُس نازنین کی سنی پلنگ کے
پاس آئے دوشالہ ہٹایا ایک نور نظر آیا بدیع الملک کی آنکھیں جھپک گئیں تاب نظارۂ جمال نہ لائے غش
کھا کر گرے اُس نازنین نے بدیع الملک کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرائی قریب شاہزادے کے آئی اپنے دامن
سے ہوا دی تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو ہوش آیا نازنین نے عرض کی اے شہریار مزاج مبارک کیسا ہے
بدیع الملک نے فرمایا اب مزاج پوچھنا بیکار ہے دل بیقرار ہے طبیعت گھبراتی ہے جنگل کی یاد آتی ہے نازنین نے
جو بدیع الملک کی یہ حالت دیکھی عاقلہ تھی فوراً سمجھی کہ شاہزادہ ملکہ پر مائل ہوا تیغ ابرو کا گھایل ہوا اب خدا ہی
خیر کرے انجام بخیر ہوے اس کی جوانی مفت رائیگان جائیگی مراد بر نہ آئیگی یہ خیال کر کے کہا اے شہریار صبر کیجیے
دل پر جبر کیجیے اسقدر بیتاب نہ ہونا چاہیے یوں اشکون سے دامن نہ بھگونا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا
صبر کسکو کہتے ہیں اور جبر کسکا نام ہے بیتابی و بیقراری یہ البتہ اپنا کام ہے اے نازنین تو نے غضب کیا میرے سرداروں
کو ہمراہ نہ آنے دیا اگر وہ لوگ آتے تو کچھ تو تدبیر بتاتے مگر اب خدا جو چاہیگا کریگا تم یہاں ٹھہرو میں اس کی
تدبیر میں جاتا ہوں اگر کچھ تدبیر بن پڑیگی تو آؤنگا ورنہ زندگی سے ہاتھ اٹھاؤنگا نازنین نے کہا اے شہریار میں
ہرگز آپ کو نہ جانے دونگی ایک کی وجہ سے تو یہ ملال ہے اگر آپ کے دشمنوں پر کسی طرح کا ملال پہونچے گا تو اس سے
زیادہ مجھکو صدمہ ہوگا بدیع الملک نے کہا اب روکنا بیکار ہے میں نہ ٹھہرونگا ضرور جاؤنگا نازنین مجبور ہوئی

بدیع الملک اُس مکان سے باہر آئے راستہ طی کرکے اپنے سرداروں سے ملے سب نے بدیع الملک کی جو یہ کیفیت دیکھی گھبرا گئے پاس آکے عرض کی اے شہریار مزاج کیسا ہو بدیع الملک نے فرمایا مزاج کی صحت اب کہاں اک زہرہ جبین پر دل آگیا ابر غم قلب مضطر پر چھا گیا سرداروں نے کیفیت پوچھی بدیع الملک نے کل ماجرا بیان کردیا سرداروں نے عرض کی حضور کس امر کا خیال فرماتے ہین نہین معلوم کیا بات ہی آپ لشکر کو تشریف لیجلئے کچھ خیال نہ کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین جب تک اس بات کو صاف نہ کرونگا لشکر مین واپس نہ جاؤنگا سرداروں نے عرض کی آپ کو طلسم مین جانا ہی عرصہ اگر ہوگا تو زمانہ فتاحی مین خلل پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ ہو مجھے منظور ہی پہلے مین اُس نازنین کی فکر کرون پھر اور کام کرون گا سردار خاموش ہو رہے بدیع الملک نے کہا آپ لوگ لشکر مین تشریف لیجائین وہان سب کو آگاہ کردین اور وہین قیام فرمائین مین انشاء اللہ تعالی بہت جلد آپ سے ملونگا سرداروں نے عرض کی اب ہم ایسے وقت مین آپ سے جدا نہ ہونگے تنہا آپ کو نہ چھوڑین گے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے جانے سے لشکر مین سب لوگون کو کیفیت معلوم ہو جائیگی وہ باطمینان خاطر وہان قیام پذیر رہینگے اور اگر آپ لوگ انھین میری اطلاع نہ دینگے تو وہ لوگ گھبرا کر وہانسے کہین اور چلے جائینگے پھر اُنکا پتہ ملنا مشکل ہوگا سرداروں نے عرض کی آپ ہملوگون کو چھوڑ کر کہان تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے فرمایا مین اسی نازنین کے بیدار کرنے کی فکر مین جاؤنگا اگر کوئی ترکیب ہاتھ آجائیگی تو پھر یہان آکر اس نازنین کو بیدار کرونگا سرداروں نے عرض کی کوئی جگہ خاص ہی جہان جانے سے تدبیر اُس نازنین کے بیدار کرنے کی دستیاب ہوگی بدیع الملک نے کہا کوئی جگہ خاص نہین ہی سرداروں نے کہا پھر آپ کہان تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے کہا مین اُن دیوان شریر کو تلاش کرونگا جو اُسکا تخت اُٹھاکے لائے تھے سرداروں نے عرض کی اُنکا ملنا ممکن نہین آپ اُنکے نامون سے واقف نہین اُنکی جاے سکونت سے آگاہ نہین بدیع الملک نے فرمایا کہین پتہ مل ہی جائیگا سرداروں نے عرض کی اے شہریار اُنکا پتہ نہ ملیگا بدیع الملک نے کہا جب پتہ اُنکا نہ معلوم ہوگا اُسوقت دوسری تدبیر کیجائیگی سرداروں نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک کی سمجھ مین نہ آیا سردار مجبور ہوگئے بدیع الملک خدا حافظ کہکر آگے بڑھے سردار ساتھ چلے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائین لشکر کو واپس جائین سرداروں نے عرض کی ہم لشکر مین اطلاع کرائے دیتے ہین آپ خاطر جمع رکھین ایک سردار کوہ کے نیچے آیا جو لوگ گھوڑے لیئے کھڑے تھے اُنسے کہا لشکر مین جاکر اطلاع کردو کہ بدیع الملک تا مدار کوہ پر تشریف رکھتے ہین اگر عرصہ ہو جاے تو لشکر مین کوئی مضطرب نہ ہو وہین سب قیام پذیر رہین انشاء اللہ جلد آکر ملینگے وہ لوگ گھوڑے لیکر روانہ ہوئے سردار بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہونیکو سب ملکر ایک جانب روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن دیوان شریر کی بیان کیجاتی ہی

جو ان دیو جو شاہ حبیکل کا تخت اُٹھاکے لائے تھے یہ سب اُسی کوہ کے نیچے ایک غار مین رہتے تھے یہ سب اُس کو اپنا معبود جانتے تھے جو دیو دست بدیع الملک سے مارا گیا اُس کو اپنا بادشاہ بنایا تھا اُسکی اطاعت فرمان رہتے تھے اُسکے مارے جانے کے بعد سب دیو متفرق ہوگئے مگر ایک دیو ضعیف کہ کثرت

زخمداری سے بھاگا نہ گیا ایک غار مین لیٹ رہا بدیع الملک نوجوان جو چلے تھوڑی دیر مین اُس غار کے قریب
آکے پہونچے دیکھا ایک دیو ضعیف غار مین پڑا ہی بدیع الملک اُس دیو کے قریب آئے کہا ای عفریت بیدار ہو
دیو نے جو آنکھ کھول کے دیکھا بدیع الملک کو اپنے قریب پایا گھبرا گیا ہاتھ باندھ کے عرض کی ای شہریار پناہ
دیجیے بدیع الملک نے فرمایا اسلام قبول کر دیو مسلمان ہوا بدیع الملک کے سردارون نے زخمون مین
اپنے ہاتھ سے ٹانکے لگائے دیو سے پوچھا کہ یہ جو تم سب کا سردار مارا گیا اسکا کیا نام تھا اُس نے عرض کی کو ہتان
بن سوہان اُس کو کہتے تھے یہ ہم سب کا بادشاہ تھا بدیع الملک نے فرمایا کس شغل مین رہتا تھا دیو نے
کہا ایک مہینہ سے طلسم نہ طاق مین ملازم تھا اور آئینہ اندام جادو کو اپنا خداوند جانتا تھا یہان بھی ایک تصویر
آئینہ اندام کی رکھی ہی ہم سب اُسی تصویر کی پرستش کرتے تھے یہ صبح کو وہان جاتا تھا تمام دن طلسم مین رہتا
تھا شام کو وہان سے آکے تھوڑی دیر ہملوگون سے باتین کرتا تھا طلسم کے واقعات بیان کرتا تھا پھر اپنے
مکان مین جاتا تھا ایک شاہزادی کہین سے اُٹھا لایا تھا اُس کے عشق مین دیوانہ تھا شب بھر اُس کی
منت کرتا تھا وہ وصل پر راضی نہ ہوتی تھی جب صبح کو جاتا تھا اُس کو بیہوش کر کے چلا جاتا تھا بدیع الملک
نے فرمایا اُسکو بیہوش کیونکر کرتا تھا اور وہ ہوشیار کس طرح ہوتی تھی دیو نے کہا ایک آئینہ طلسم سے لایا تھا
اُس مین دو پتلیان سبز و سرخ تھین اُنکے ذریعہ سے بیہوش کر لیتا تھا بدیع الملک نے پوچھا اُس آئینہ
مین سحر ہی اگر اُس کو کوئی توڑ ڈالے تو اُس شاہزادی کو ہوش آجائے عفریت نے کہا آئینے کو توڑ ڈالنے سے
کچھ نہین ہوگا جب تک آپ تصویر آئینہ اندام کو نہ توڑیگا بدیع الملک نے فرمایا تصویر آئینہ اندام کہان
ہی عفریت نے کہا اسی کوہ پر ہی مگر وہان تک جانا بہت مشکل ہی گرد اُس تصویر کے آتش سحر روشن ہی جب
اُس آتش سے گذر جائے تو دیوان شریر ہزارون جمع ہین اُنسے مقابلہ کرنا اور فتحیاب ہونا مشکل ہی جب
اُن دیوون پر فتحیاب ہو تو تصویر تک پہونچے تصویر خود ساختہ سحر ہی اُس کو توڑنا آسان نہین بدیع الملک
نے فرمایا سب خدا آسان کر دیگا ہمکو اُس تصویر تک پہونچا دو دیو نے عرض کی ای شہریار آپ تصویر کے پاس
جا کر کیا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا اُس تصویر کو توڑ ڈالونگا دیو سمجھا کہ شاہزادی کو بدیع الملک نے دیکھ
لیا ہی اُسی کے واسطے تدبیر کرتے ہین بہت بہت سمجھایا بدیع الملک نے نہ مانا دیو مجبور ہو گیا بدیع الملک
کو مع سردارون کے اپنے ہمراہ لیکر چلا عجیب و غریب راہون کو طی کر کے ایک چاہ کے قریب پہونچا بدیع الملک
سے عرض کی آپ جھک کے ملاحظہ فرمائین کہ آتش سحر اِس چاہ مین مشتعل معلوم ہوتی ہی بدیع الملک نے
جھک کے دیکھا تو آگ روشن معلوم ہوئی شعلے بھڑکتے نظر آئے یہ پیروان خلیل اللہ تھے آگ سے کیا ڈرتے
نام خدا لیکر اُس چاہ مین کود پڑے دیو نے چاہا مین بھی کود پڑون سردارون نے منع کیا کہا ارے آج اپنی
جان دیگا آقائے نامدار صاحب اقبال ہین آگ بجھ جائے گی اگر تو کودیگا تو جل جائیگا دیو قریب چاہ آیا جھک
کے دیکھا آگ کو بجھا پایا سردارون سے کہا اب آتش سرد ہو گئی جلنے مین کوئی مضائقہ نہین ہی سب سردار بھی
اُس چاہ مین کود پڑے دیو بھی کودا اگر بدیع الملک جو چاہ مین کودے آتش سرد ہو گئی بدیع الملک نے
دیکھا میدان وسیع نظر آیا ایک جانب چلے لوح محفوظ اور تحفہ جات دافع سحر اُنکے پاس موجود تھی کچھ خوف
سحر نہ تھا دو چار قدم بڑھے بدیع الملک نے دیکھا ایک دیر نظر آتا ہی چاہا اُس دیر کی طرف چلون کہ ایک
دیو اُس دیر سے نکلکے بدیع الملک کے سامنے آیا کہا ای جوان مسلمان تو کہان جاتا ہی یہ ہملوگون کی معبدگاہ ہی

ہو کہکے بدیع الملک کی طرف ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے جھٹکا دیا دیو کا ہاتھ بیکار ہوا اس نے چیخ ماری بہت سے دیوان شہر پر آکر جمع ہوئے سب بدیع الملک پر حملہ آور ہوئے مگر دور کے حربون سے کام لیا بازو بند سلیمانی کی برکت سے کوئی بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ سب کے وار بچانے لگا بہت سے دیوون کو قتل کیا آخر تھک کر ایک درخت کے سایہ مین دم لیا دیوون کو موقع ملا پتھر مارنا شروع کیے بدیع الملک نے ہاتھ اٹھا کر درگاہ کبریا مین عرض کی ای کریم کارساز ای رب بے نیاز ای کس بیکسان ای چارہ ساز غریبان وقت مدد ہی قریب گئے جو دعا کی ایک جانب سے گرد اوڑی بدیع الملک نے دیکھا کہ سرداران نامی آپہونچے آتے ہی سب سردار دیوون پر ٹوٹ پڑے وہ دیو جوان سب کو لیکر یہان تک آیا تھا اُس نے بہت سے دیوون کو ہلاک کیا چار سردار بدیع الملک کے جان بحق تسلیم ہوئے شاہزادے کو اُنکا بہت افسوس ہوا اسی ملال مین تلوار کھینچ کر دیوون پر جا پڑے قتل کرنا شروع کیا آخر دیو تاب مقابلہ لائے سامنے سے فرار ہوے بدیع الملک اُس دیر مین تشریف لائے دیکھا ایک تصویر بہت بڑی پتھر کی اثر شی ہوئی رکھی ہی بدیع الملک اُس تصویر کے قریب گئے لوح محفوظہ کا عکس جو تصویر پر پڑا تصویر از خود ٹوٹ گئی بدیع الملک نے شکر خدا کیا بہت سے دیو مطیع ہوئے بدیع الملک نے اُس دیو ضعیف سے پوچھا اب کیا کرنا چاہیے اُس نے کہا اب آئینہ ٹوٹ گیا ہوگا شاہزادی کو ہوش آیا ہوگا بدیع الملک وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا۔

اب کیفیت ملکہ شاداب اختر جبین کی بیان کی جاتی ہی

جب بدیع الملک نے یہان معبدگاہ کو تباہ کیا اور تصویر آئینہ اندام جادو کی ٹوٹی تو مراقبہ سحر بھی ٹوٹا ملکہ شاداب اختر جبین کو ہوش آیا آنکھیں کھولین اٹھ بیٹھین اپنی وزیرزادی شوخ نگاہ کو آواز دی شوخ نگاہ قریب تھی ملکہ کو جو ہوشیار پایا قریب آئی بلائین لین ملکہ نے کہا آج خلاف دستور مجکو ہوش کیون آیا خیال ہو گیا تو سحر بھی یاد تھا ملکہ سحر مین دخل وافی و کافی رکھتی تھی شوخ نگاہ سے کہا اب یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی نہین معلوم کیا بات پیش آئے نکل چلنا بہت اچھا ہی شوخ نگاہ نے بدیع الملک کی سب کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا اگر وہ ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا ہر طرح اپنے کو وہان پہونچائیگا یہان ٹھہرنا اچھا نہین یہ کہکے اُسی پلنگڑی پر شوخ نگاہ کو بلا یا سحر کیا پلنگڑی تخت کی طرح بلند ہوئی ملکہ وہان سے روانہ ہوگئی کہ حال اسکا وقت پر لکھا جائے گا

اب بدیع الملک کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو وہانسے تصویر کو شکست کرکے ملکہ کی بارہ دری مین آئے یہان کسیکو نہ پایا بدیع الملک گھبرائے بیتاب ہوگئے سردارون سے کہا غضب ہوا نہین معلوم ملکہ کو اب کون لیگیا دیوون نے عرض کی ای شہریار ملکہ سحر خوب جانتی تھین معلوم ہوتا ہی اپنے مکان کو روانہ ہوگئین کیونکہ جسوقت آئینہ ٹوٹا ہوگا ملکہ کو ضرور ہوش آیا ہوگا اور سحر بھی ٹوٹا ہوگا وہ اپنی وزیرزادی کو لیکر نکل گئین بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت کیونکر معلوم ہو دیوون نے عرض کی ہم ابھی دریافت کرتے ہین یہ کہکر دو تین دیو بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین

طلسم مراۃ العدم کے قریب جا پہونچے طلسم کے اندر آئے دیکھا سب شہر مین خوشی ہو رہی ہے تیاریان روشنی کی ہوتی
ہین دیو مکانات شاہی کے اوپر آئے دیکھا محل مین سب لوگ خوشی کر رہے ہین ایک نازنین کو چند خواصین حمام مین
لیے جاتی ہین دیو یہ کیفیت دیکھکر سمجھ گئے کہ یہی ملکہ ہے ابھی آئی ہے لوگ اس کو حمام مین لیے جاتے ہین یہ حال دیکھکر واپس
ہوئے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سب حال عرض کیا بدیع الملک نے کہا اگر ملکہ اپنے مکان مین ہین تو
کیا مضائقہ ہے مین وہین جاتا ہون انشاء اللہ تعالے وہین ملاقات ہوگی یہ کہکر دیوون کو رخصت کیا دیوون نے عرض
کی آپ طلسم کی طرف تشریف لیے جاتے ہین اگر خلاف مزاج نہ ہو تو ہملوگ بھی آپ کے ہمراہ چلین بدیع الملک
نے فرمایا آپ لوگون کے تشریف لیجانے کی کوئی ضرورت نہین ہے خدا کی حمایت کافی ہے دیوون نے عرض کی ہم وقتاً
فوقتاً حاضر خدمت ہوتے رہینگے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو اختیار ہے مین اس بابت مانع نہین دیو
سب رخصت ہوئے بدیع الملک کوہ سے اترے اپنے لشکر مین تشریف لائے سب بدیع الملک
کو دیکھکر بہت خوش ہو حقیقت دریافت کی شاہزادے نے مناسب جانکر بعض حال بیان کر دیئے اُس روز وہین
قیام کیا دوسرے روز طلسم کی طرف روانہ ہوئے چوتھے روز مسافر خانہ طلسمی کے قریب پہونچے مہمان سرا کے
لوگ لینے کو آئے بدیع الملک سے آکر سب نے عرض کی مہمان سرا مین تشریف لیچلئے بدیع الملک نے
پوچھا یہ مہمان سرا کسکی ہے اسکا مالک کون ہے سب نے کہا یہ مہمان سرا ملک قیصر صاف باطن کی طرف سے ہے یہان
عام اجازت ہے اگر کوئی اس طرف سے کہین اور بھی جاتا ہے ایک شب مہمان سرا مین رہتا ہے دوسرے روز اپنی منزل
کی طرف روانہ ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا ہم آپ کی مہمان سرا مین نہین جا سکتے سب نے عرض کی ایک روز
آپ کو ضرور ہملوگون پر عنایت فرمانا ہوگی بدیع الملک نے فرمایا ہم بغرض فتاحی طلسم یہان آئے ہین اگر آپ
ہمکو اپنی مہمان سرا مین مہمان کیجیے گا تو آپ پر عتاب سلطانی ہوگا ہم نہین چاہتے کہ آپ ہمارے سبب سے مورد
عتاب ہون یہ جو ملازمین مہمان سرا نے سنا سب بہت ہنسے کہا آپ نے وہ ارادہ کیا جو کبھی پورا نہ ہو بھلا طلسم
مراۃ العدم آپ سے فتح ہوگا بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو غیب دانی کسنے بتائی ہے کس وجہ سے آپ
یہ دعوی کرتے ہین کہ طلسم فتح نہ ہوگا سب نے کہا یہ طلسم ایسا نہین جو فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا یہ آپ
لوگون کا خیال خام ہے طلسم ضرور فتح ہوگا اور ہمین بفضل خدا فتح کرینگے ملازمین اُسی وقت واپس گئے طلسم کے اندر
آئے ملک قیصر صاف باطن کی ڈیوڑھی پر آئے اپنی اطلاع کرائی چوبدارون سے کہا کہ خدمت شہنشاہ مین
عرض کر دینا کہ ملازمین مہمان سرا حاضر ہین کچھ امور ضروری عرض کرنا چاہتے ہین اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت ہو کر آپ
سے عرض کرین چوبدار اندر آئے ملک قیصر اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا لوگ فیروز کا ذکر رہے تھے
قیصر کہتا تھا فیروز کا چلا جانا اچھا ہوا اگر وہ یہان رہتا تو ضرور مسلمان یہان آتے مفت فساد عظیم برپا ہوتا
مجھکو خداوندون نے منع کیا مین نے اُس کا بلانا اچھا نہ جانا وہین جاکر رخصت کر دیا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدارون نے
آکر کہا ملازمین مہمان سرا در دولت پر حاضر ہین کچھ امور ضروری آپ سے عرض کرنا ہین امیدوار باریابی ہین قیصر
نے کہا بلالو چوبدار باہر آئے ملازمین مہمان سرا کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ملازمین نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے
کی اجازت دی ملازمین بیٹھے قیصر نے پوچھا آج تملوگون کے آنیکا کیونکر اتفاق ہوا سب نے کہا کچھ امور ضروری آپ
سے عرض کرنا ہین قیصر نے تخلیہ کیا ملازمین مہمان سرا نے بدیع الملک کے آنیکی کیفیت بیان کی قیصر نے
کہا یہ کوئی راز کی بات تھی جسکو تملوگون نے اس طرح پوشیدہ کیا مین اسی وقت سب مسلمانون کو گرفتار کرائے

لیتا ہون کیا مجال کسی کی جو میرے طلسم کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے تملوگ جاؤ مین ابھی اُن لوگون کے واسطے
فکر کرتا ہون ملازمین مہمان سرا رخصت ہوئے قیصر نے سب کو بلایا سب لوگ آئے قیصر نے کہا سلطان آگئے
کوئی شخص بدیع الملک ہی کہ وہ سب کا سردار ہی اُسی کے ہمراہ لشکر ہی وہی بارادۂ فتاحی یہان آیا ہی وزرا ابھی اس
بات کو سُنکے بہت ہنسے قیصر نے کہا تھوڑا سا لشکر بھیجدینا کہ وہ جاکر اُن لوگون کو گرفتار کر لائے وزرا نے اسیوقت
اُسکا انتظام کیا لشکر جانب سرحد روانہ کردیا لشکر تو طلسم کی سرحد پر آکے اُترا اگر بدیع الملک نوجوان نے اپنے
یہان کی بارگاہین خاص حد طلسم مین استادہ کرائین لشکر قیصر نے منع بھی کیا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا کہا
ہم قیصر کو نامہ لکھتے ہین اُسکے جواب کے منتظر ہین اگر ہماری مرضی کے موافق جواب آئیگا تو خود قیصر ہمارے بلانیکو
آئیگا اور اگر ہمارے خلاف مرضی جواب آیا تو ہم طلسم کے اندر چلے جائینگے سرداران لشکر قیصر نے کہا آپ کو یہان
بارگاہین نہ استادہ کرنے دینگے ہمین حکم ہی کہ آپ کو مع لشکر اسیر کرکے خدمت مین سلطان کے لیچلین بدیع الملک
نے فرمایا پھر آپ کس کی راہ دیکھتے ہین اگر یہ امر آپ کے امکان مین ہو تو مین موجود ہون آپ گرفتار کرکے لیچلیے
سردارون نے دیکھا یہ لوگ یون اسیر نہ ہونگے جب تک انسے مقابلہ نہ کیا جائے یہ سوچ کر بدیع الملک سے
افسر فوج نے کہا کل میدان جنگ مین آپ کو گرفتار کرلینگے آج آپ بھی مسافت راہ اُٹھائے ہوئے ہین اور ہملوگ
بھی ابھی آئے ہین شب بھر آرام کرلین پھر آپ سے مقابلہ ہو بدیع الملک نے فرمایا آپ کو اختیار ہی ہم ہر وقت
موجود ہین سرداران فوج قیصر وہانسے واپس آئے بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سردارون نے
بدیع الملک سے عرض کی اب آپ کی رائے ہی قیصر کو نامہ لکھیے گا بدیع الملک نے فرمایا اب نامہ لکھنے کی کیا
ضرورت ہی اُس کو اطلاع ہوگئی اُس نے لشکر برائے مقابلہ روانہ کیا اب صبح سے مقابلہ شروع ہوجائیگا نامہ لکھنے
کی ضرورت نہین ہی سردار خاموش ہو رہے ہرکارون نے آکر بدیع الملک کو دعا دی پھر عرض کی لشکر دشمن مین
طبل جنگی بجا ہی بدیع الملک نے فرمایا بالفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی
دونون لشکرونمین تیاریان ہونے لگین رات تو سامان جنگ مین بسر کی جب قیصر زرین کلاہ مشرق فوج سیارگان
کو بھگا کے فلک چہارم پر جلوہ افروز ہوا شب گذری روز ہوا تو بدیع الملک نوجوان بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کرکے
سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادہ ہتیار جسم پر آراستہ کرکے بارگاہ سے برآمد ہوا خادم
مرکب لئے دیر سے حاضر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان کارزار
روانہ ہوئے اُس طرف سے افسر لشکر یعنے گرد قوی بازو اپنے لشکر کو لیکر میدانمین آیا دونون طرف صف بندی
ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے گرد قوی بازو صف سے آگے بڑھا کہا ای بدیع الملک اگر تم میرا
کہنا قبول کرو تو بندگان سامری کی جان بچے بدیع الملک نے کہا بیان کرو گرد قوی بازو نے کہا لشکر تمھارے
بھی ہمراہ ہی اور مین بھی اس قدر لشکر لیکر آیا ہون اگر جوانان لشکر آپسمین معرکہ آرائی کرینگے تو بہت سے آدمی قتل ہونگے
بہتر یہ ہی کہ مین تم آپس مین مقابلہ کرکے ایک دوسرے کو زیر کرے جو مغلوب ہو غالب کی اطاعت کرے بدیع الملک
نے فرمایا مجھکو منظور ہی گرد قوی بازو نیزہ لگاور زن ہوا نیزہ کے دو چار وار بدیع الملک پر کیے بدیع الملک نے
وار اس کے رد کیے جب یہ دو چار وار کرچکا تو بدیع الملک نے نیزہ سیدھا کیا ایک وار اسکے گلوگاہ پر کیا
اس نے نیزے کو نیزے پر روکا چاہتا تھا کہ وار کرے کہ سنان ملتے ہی بدیع الملک نوجوان نے نیزے کی
چوب اسکے نیزے سے ملاکے ٹیڑھا مارا کہ نیزہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا اس نے خفیف ہوکے تلوار میان سے

لی کہا ای جوان اب میرے ہاتھ سے کیونکر بچیگا بدیع الملک نے فرمایا جسطرح نیزہ بازی مین بچا اسی طرح اب بھی بچونگا گرد قوی بازو نے کہا اب مین تجھکو اجازت دیتا ہون تو تلوار کا وار کر بدیع الملک نے فرمایا ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ جنگ مین سبقت کرین پہلے تم وار کرو جب تمہارے وار سے خدا ہمکو بچائیگا تو ہم بھی وار کرینگے گرد قوی بازو نے کئی بار بدیع الملک سے کہا مگر شاہزادے نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا جب گرد قوی بازو مجبور ہوا تو وار تلوار کا سر بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے اُس وار کو خالی دیا گرد قوی بازو نے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو تلوار پر روکا اس نے فوراً تیسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو خالی دیکر خبردار خبردار کہکر وار کیا گرد قوی بازو نے سپر اُٹھائی تلوار سپر پر پڑکے اُچٹ گئی مگر مرکب قوی بازو نے بدلگامی کی تیغ سر مرکب پر پڑی گھوڑے کی گردن کٹ کے زمین پر گری دھڑ کے ساتھ قوی بازو بھی گرا اس نے گرتے ہی چاہا کہ بدیع الملک کے گھوڑے کو ذبح کرے مگر شاہزادہ گھوڑے سے کود مرکب کو اپنی پشت پر لیا قوی بازو تلوار لیے قریب آیا چاہا اب بدیع الملک پر وار کرون بدیع الملک نے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تیغا اسکے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پھینکدیا قوی بازو نے چاہا بدیع الملک سے لپٹ جاؤن کشتی کے فن دکھاؤن لیکن بدیع الملک نوجوان نے اس کو اپنے قریب نہ آنے دیا دیر تک اس کوشش مین رہا جب تھک گیا تو مجبور ہو کر بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین چاہتا ہون کہ تجھسے کشتی مین مقابلہ کرون بدیع الملک نے کہا مین موجود ہون یہ کہکر تھم گئے قوی بازو قریب آیا بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال کے بہت کچھ زور کیا مگر بدیع الملک کو جنبش بھی نہ ہوئی جب بہت زور کر چکا تو کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے یہ کہکر دیا کہ پانون گرد قوی بازو کے زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے دوسرا زور کیا سینے تک لائے تیسرے زور مین سر سے بلند کیا چاہا زمین پر پھینکین گرد قوی بازو نے عرض کی اے شہریار مین آپ کی اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نے بآسانی اس کو زمین پر رکھدیا گرد قوی بازو کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے لشکر کو بلایا کہا مین نے اطاعت آقائے نامدار کی قبول کی ہی تم مین سے جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ ایمان لائے نصف سے زیادہ مسلمان ہوئے باقی لشکری ایمان نہ لائے حیلہ کرکے وہانسے فرار ہو گئے بدیع الملک نامدار بفتح و فیروزی میدان جنگ سے پلٹے اپنی بارگاہ مین آئے گرد قوی بازو کو بھی ہمراہ لائے سب سے فرمایا آج شب بھر یہان قیام کرینگے صبح کو انشاءاللہ تعالے سرحد طلسم مین داخلہ کرینگے لوح کی کوئی تدبیر کیجائیگی گرد قوی بازو نے عرض کی اے شہریار لوح اس طلسم کی کسی کو معلوم نہین کہان ہی بدیع الملک نے فرمایا جب فضل خدا ہوگا تو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی گرد قوی بازو خاموش ہو رہا اور سردار بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے اور اور باتین ہونے لگین تھوڑی دیر صحبت رہی جب رات زیادہ گئی تو جلسہ برخاست ہوا بدیع الملک نے آرام فرمایا اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے بستر خواب پر جاکے محو خواب ہوئے ان لوگون کو تو اس حال مین چھوڑ دیئے ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن لوگون کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جو گرد قوی بازو کے لشکر سے بھاگ گئے تھے اور مسلمان ہونے سے انکار کیا تھا یہ لوگ بھاگتے بھاگتے طلسم کے اندر پہونچے ملک قیصر صاف باطن کو خبر ہوئی کہ تھوڑا سا لشکر بے سردار بھاگ کر طلسم مین آیا ہی

قیصر نے کہا ان لوگون کو ہمارے پاس لاؤ ہم سب کی کیفیت دریافت کرینگے لوگ اُسی وقت روانہ ہوئے
گرد قوی بازو کے لشکر کو اپنے ہمراہ قیصر صاف باطن کے پاس لائے قیصر نے کہا تملوگون پر کیا مصیبت پڑی
جو بھاگ آئے لشکریون نے کل ماجرا بیان کیا قیصر گرد قوی بازو کی کیفیت سنکر بہت جھلایا سب سے کہا
غضب کی بات ہی ایسا شجاع و صاحب ہمت یون مسلمان ہو جائے اور مسلمان یون اُس کو زیر کرین لشکریون
نے بدیع الملک کی سپہ گری کی تعریف کی ملک قیصر نے کہا کیا یہ شخص جو فتاحی کے ارادے سے آیا ہی
مرد شجاع ہی سب نے کہا شجاعت مین اُس کے کچھ شک نہین ہی بڑے زور شور سے قوی بازو کو زیر کیا ہر
بات مین عاجز کر دیا اُس نے نیزہ بازی سے جنگ آغاز کی بدیع الملک نے نیزہ اُس کے ہاتھ سے نکال دیا
اُس نے تلوار نکالی تلوار اُس کے ہاتھ سے چھین لی قوی بازو نے چاہا مین لپٹ جاؤن زمین پر دے مارون
اُس نے اپنے قریب نہین آنے دیا جب قوی بازو نے خود کہا کہ مین زور کرنا چاہتا ہون وہ ٹھہر گیا قوی بازو
نے دیر تک زور کیا مگر اُس کے دنگ مین جنبش بھی نہ ہوئی جب خود قوی بازو نے کہا اب مین تیرے زور کا
مشتاق ہون اُس جوان نے پکارا کہ قوی بازو کے پانون زمین سے اُٹھ گئے دو زور دونین سر سے بلند کیا
وہ چاہتا ہر مقام پر قوی بازو کو قتل کر سکتا تھا مگر قوی بازو کی خوشی پر لڑا کیا جب سر سے اونچا کیا قوی بازو نے
پناہ طلب کی اُس نے باہستگی زمین پر رکھدیا قوی بازو مسلمان ہو گیا ہملوگون کو بلایا کہا جسکو میرا ساتھ دینا منظور
ہو وہ اطاعت بدیع الملک قبول کرے بہت سے لوگون نے بخوف دنیا اس روزگار اطاعت بدیع الملک
قبول کی ہملوگون کو یہ بات گوارا نہ ہوئی بسبب بے سرداری کے مقابلہ نہ کر سکے یہان واپس آئے اب جو حکم والا
بجا لائین ملک قیصر صاف باطن ان لوگون سے بہت خوش ہوا کہا تملوگ جاؤ مین تمھارے عہدے بڑھاؤنگا
اپنا خیرخواہ تصور کرونگا اور برائے بدیع الملک مین اور انتظام کرتا ہون اب بدیع الملک کہان جائیگا مین
کسی کو مقابلے کے واسطے نہین بھیجونگا بیکار اُس کی گرفتاری مین عرصہ ہونا اچھا نہین یہ کہکے اُس نے خادمون
کو طلب کیا جب خادم آئے ایک پرچہ لکھکر انکو دیا کہا یہ پرچہ حکیم روشن تدبیر کے پاس لیجاؤ اور جلد اس کا جواب
لیکر آؤ خادم پرچہ لیکر روانہ ہوئے حکیم روشن تدبیر کے پاس پہنچے حکیم اُس وقت اپنے مکان مین تھا جب قیصر کے
ملازمین آئے حکیم کو اطلاع کرائی حکیم باہر آیا خادمون نے پرچہ دیا حکیم نے اُس پرچے کو پڑھا لکھا تھا کہ ایک شخص مسلمان
برائے فتاحی طلسم آیا ہی اگر اُس کے مقابلے کیواسطے لشکر کو روانہ کرتا ہون تو مفت مین لوگون کا خون ہوگا بہتر یہ ہی
کہ آپ کوئی تدبیر ایسی بتلایئے کہ سب اسیر ہو جائین جھگڑا نہ ہو حکیم نے اُسی وقت اُس پرچہ کی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے
ایک تدبیر سوچی ہی آپ کے پاس آکر بیان کرونگا یہ لکھکر ملازمین قیصر کو رخصت کیا ان لوگون نے وہ پرچہ قیصر کو لاکر دیا قیصر نے
اُسکو پڑھا اُسیوقت حکیم کے واسطے سواری روانہ کی حکیم قیصر کے پاس آیا قیصر تعظیم کو اُٹھا کہا حکیم صاحب آپ نے
کیا تدبیر کی ہی حکیم نے کہا آپ لشکر کو برائے مقابلہ نہ بھیجیے مین ایک تدبیر ایسی کرونگا کہ لشکر حریف کے لوگ نابینا
ہو جائینگے مقابلے کی نوبت نہ آئیگی قیصر نے کہا بہت اچھی بات ہی اُسی وقت اُس نے وزرا سے کہا کہ لشکر تیار
کرکے مقابلہ مسلمانان کے واسطے روانہ کرو حکیم صاحب کوئی تدبیر فرمائینگے حکیم نے کہا جسوقت لشکر وہان جلے
رسالدار کو میرے پاس بھیجدیجیے گا مین کچھ باتین رسالدار سے کرونگا قیصر نے اُسی وقت رسالدار کو طلب
کیا رسالدار آیا حکیم نے رسالدار کو اپنے ہمراہ لیا اپنے مکان پر لایا تھوڑی سی خاک سفید رسالدار کو دی
کہا جسوقت سقے برائے آبپاشی میدان مین جائین یہ خاک اُنکی مشک مین ڈال دیجیے گا اور ایک سرمہ یا

کہا آپ سب لوگ اس سرمہ کو لگا لیجیے گا اس کی وجہ سے آپ کو کسیطرح کا گزند نہین پہونچے گا اور لشکر حریف کے
سب لوگ نابینا ہو جائینگے رسالدار وہ خاک اور وہ سرمہ لیکر اپنے رسالے مین آیا دوسرے روز لشکر کو لیکر روانہ
ہو گیا اسکو راہ مین چھوڑ دیجیے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب خواب سے بیدار ہوئے لشکر تیار تھا شاہزادے نے اسی وقت کوچ کیا گرد قوی بازو بھی ہمراہ ہے رستہ
بتاتا جاتا ہے قریب ایک کوس کے نکل گئے بدیع الملک نے فرمایا اے قوی بازو یہ صحرا بہت پر فضا ہے قوی بازو
نے کہا یہ سیرگاہ قیصر ہے یہان بادشاہ طلسم اکثر آتا ہے سیر کرتا ہے بدیع الملک اس صحرا کی سیر کرتے ہوئے جاتے ہین
کہ سامنے سے گرد اوٹھی بدیع الملک نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے قوی بازو نے کہا کیا عجب ہے جو
میری کیفیت قیصر کو معلوم ہوئی ہو اور اس نے لشکر روانہ کیا ہو یہ باتین تھین کہ دفعتہً گرد شگافتہ ہوئی سب
نے دیکھا لشکر قلیل آتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اے قوی بازو قیصر کو اپنے یہان کے پہلوانون پر ناز ہے اُن کو
نہین بھیجتا جو یہ لشکر روانہ کرتا ہے کیا لشکر اس کے پاس نہین ہے قوی بازو نے عرض کی اے شہریار یہ بات اور ہے
مین عرض نہین کر سکتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ضرور مجھکو آگاہ کرو کہ یہ کیا بات ہے قوی بازو نے عرض کی
سبب اس کا یہ ہے کہ قیصر ابھی آپ کی جرأت و شجاعت سے واقف نہین ہے اور پہلوان جو شہر کردستان
مین رہتے ہین وہ لوگ کبھی کہین بھیجے نہین جاتے ہین اُنکا ہم نبرد کوئی نظر نہین آتا اگر کبھی کوئی بادشاہ جلیل
لشکر کشی کر کے آتا ہے اور بڑی لڑائی پڑتی ہے تو اُنہین سے ایک پہلوان جو سب مین کم قوت ہوتا ہے برائے مقابلہ لشکر
تھوڑی سی فوج ہمراہ کر کے روانہ کیا جاتا ہے ورنہ جو خاص خاص ہین وہ پہلوان کہین نہین بھیجے جاتے اور لشکر
کی بھی یہی کیفیت ہے کہ لشکر خاص کہین نہین روانہ کیا جاتا جو لوگ عام لشکر کے ہین وہ ہر ایک کے مقابلے کو بھیجے
جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا لشکر خاص کی کیا کیفیت ہے اور اُس لشکر مین کس طرح کے لوگ ہین قوی بازو
نے عرض کی لشکر خاص بہت ہے اُسمین بیشمار لوگ ہین سب کا شمار ایک ماہ مین بھی نہین ہو سکتا ہے بدیع الملک
نے فرمایا وہ لشکر کہان رہتا ہے قوی بازو نے عرض کی وہ لشکر بھی طلسم مین رہتا ہے بدیع الملک نے فرمایا کردستان
کتنا بڑا شہر ہے اور اُس مین کسقدر پہلوان ہین قوی بازو نے عرض کی شہر بڑا ہے کئی لاکھ پہلوان ہین اُنکے شاگرد
بہت ہین اُس شہر کا حاکم ہوبان کوہ در ہے وہ جب اپنی طاقت کسی کو دکھاتا ہے پہاڑ کو جڑ سے اُکھاڑ کے پھینک
دیتا ہے بدیع الملک کو تعجب ہوا فرمایا مقرر وہ ساحر ہے قوی بازو نے عرض کی اے شہریار اس طلسم مین کوئی ساحر نہین
ہے بدیع الملک نے فرمایا مین یقین نہین کرتا جسوقت مقابلہ ہوگا تمھین حال کھل جائیگا قوی بازو خاموش ہو رہا
لشکر قریب آ پہونچا رسالدار نے بڑھ کے بدیع الملک کو روکا کہا جب تک آپ مجھسے مقابلہ نہ کر لیجیے آگے نہ بڑھیے
بدیع الملک نے کہا مین تجھسے ضرور مقابلہ کرونگا رسالدار نے کہا لشکر کو ٹھہرائیے مین طبل جنگ بجواتا ہون کل
اسی میدان مین مقابلہ ہو بدیع الملک نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین دونون لشکر اُترے رسالدار قیصر
نے اسی وقت طبل جنگی بجوا دیا ہرکارون نے بدیع الملک سے آ کے عرض کی بدیع الملک نامدار کے لشکر مین بھی
نقارہ رزمی پر چوب پڑی شب تو سامان جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار
اپنے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے اُس طرف سے لشکر اشراق بھی آ پہنچے پہلے آبپاشی کر گئے تھے

بدیع الملک نے لشکر کی صفین آراستہ کین دیکھا زمین سے دھوان نکل رہا ہی سبب سے کہا اس کا کیا سبب
ہی سب نے عرض کی زمین کے بخارات ہین قوی بازو نے عرض کی یہ صحرا ارت سے یوہین پڑا تھا آج تماشی
جو ہوئی زمین سے دھوان نکلتا ہی بدیع الملک جب لشکر کو درست کر چکے صف کے آگے کھڑے ہوئے رسالدار
لشکر قیصر نے گھوڑا آگے بڑھا کے کہا ای جوان اگر اپنی جان کی خیر درکار ہی تو واپس جا ورنہ زک اٹھائے گا بہت
پچھتائے گا بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا رسالدار صاحب یہ میدان جنگ ہی مقام
وعظ و پند نہین ہی اور ہم لوگون کا یہ دستور ہی کہ جو بات زبان سے نکل جائے وہ ضرور کرتے ہین اب ہم کیا واپس
جائینگے تمکو مقابلہ کرنا ہی میدان مین موجود ہو مقابلہ کرو بدیع الملک یہ باتین کر رہے تھے کہ آنکھون مین سوزش پیدا
ہوئی پیش نظر جو اشیاء نظر آتے تھے معدوم ہو گئے بدیع الملک کو تعجب ہوا کلام کرتے کرتے ٹھہر گئے پلٹ کے
فوج والون سے یہ سانحہ بیان کیا سب نے عرض کی ای شہریار اپنی بھی یہی کیفیت ہی بدیع الملک حیران ہوئے
قوی بازو سے فرمایا وہ جو دھوان زمین سے اٹھتا تھا اس نے یہ تاثیر دکھائی یہ لوگ تو اس مصیبت مین مبتلا تھے
لشکر قیصر کے رسالدار نے یہ کیفیت دیکھکر فوج کو اشارہ کیا کہ مسلمانون پر ٹوٹ پڑو کسیکو قتل نہ کرنا سب کو کمندین
مار مار کے اسیر کرو اشارہ پاتے ہی فوج آپڑی کمندین ڈال ڈال کے سب کو اسیر کیا گو دلیران اسلام نے کمندین
توڑ ڈالین مگر کیا کر سکتے تھے فوج کفار نے سب کو گرفتار کر لیا اسی دن سب کی قید لیکر کوچ کیا ایک نامہ قیصر
صاف باطن کو لکھا کہ ہم لوگ اہل اسلام کی قید لیے ہوئے آتے ہین یہ نامہ جو قیصر کے پاس پہونچا قیصر بہت
خوش ہوا اس نے حکم دیا کہ شہر مین آراستگی ہو دوکانین سجی جائین لوگ برائے سیر و تماشا رہگذر مین آکر جمع ہون
جب ہماری شہر پناہ تک وہ لوگ پہونچینگے تو ہم لینے جائینگے بڑی عزت و حرمت سے سب کو لائینگے شہر مین
منادی ہو گئی دوکاندار اپنی دوکانین سجنے مین مشغول ہوئے بادشاہ کیطرف سے روشنی کی ٹٹیان شہر کے کوچہ و بازار
مین گاڑی گئین یہ خبر محل شاہی مین بھی پہونچی کہ کوئی شخص برائے فتاحی طلسم یہان آیا تھا وہ اسیر ہو گیا ہی کل اسکی
قید لیکر لوگ آئینگے شہر مین تیاریان ہو رہی ہین بڑے سامان ہین بادشاہ کی طرف سے بھی انتظام ہوا ہی شہر مین
منادی کرائی گئی ہی کہ ہر شخص برائے تماشا رہگذر مین آکر ٹھہرے جہان پناہ خود تشریف لیجائینگے بڑے اعزاز و اکرام سے
اُن لوگون کو لائینگے یہ سنکر ملکہ شاداب اختر جبین نے کہا ہم بھی قیدیونکا تماشا دیکھنے جائینگے شاداب کی مان
ملکہ زنار ماہ رو نے کہا بی بی قیدیونکا تماشا کیا دیکھوگی وہ بیچارے اپنی مصیبت مین مبتلا ہونگے انکو زد و کوب کرتے
ہوئے ملازمان سلطانی لائینگے بہت سے زخمی ہونگے بہت سے سر ہونگے کہین دشمن تمہارے انکو دیکھکر دہل
جائین تو اور مشکل ہو ملکہ شاداب نے کہا انکو دیکھکر ڈر کس بات کا ہی اور اُن پر رحم کھانے کی کیا ضرورت ہی
مین تو شہنشاہ سے عرض کرونگی کہ انکی گردن کشی کا حکم دیجیے انھون نے طلسم کے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا ایسون
کا زندہ رہنا برا ہی مین ضرور جاؤنگی ملکہ زنار نے کہا بی بی ہمارا کہنا مانو وہان نہ جاؤ شاداب نے کہا آپ بھی
تشریف لیچلیے مین آپ کے ہمراہ چلونگی زنار نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت مین عرضی روانہ کرتی ہون اگر وہ
اجازت دینگے تو مین چلونگی شاداب نے کہا اسی وقت عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ فرمایے ملکہ زنار
مجبور ہوئین اسیوقت قیصر کو عرضی بھیجی قیصر نے عرضی کو پڑھا اس مین لکھا تھا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو اسیران
اسلام کا تماشا دیکھنے کو مین بھی جاؤن قیصر نے اس عرضی پر دستخط کیے کہ ضرور جانا لازم ہی مین خود تمکو وہان بھیجنے
کا ارادہ رکھتا تھا جب عرضی واپس آئی ملکہ زنار نے جواب پڑھا کہا لو بی بی تمہاری مراد برآئی شہنشاہ نے

بھی اجازت دی اب شوق سے چلو اسیرونکا تماشا دیکھو ملکہ شاداب نے اُسی وقت جانیکی تیاری کی قریب
شام وہان سے سوار ہوکر چوک مین جو مکانات شاہی تھے وہان آئین شب بھر اُس مکان مین رہین صبح کو جب قیدیون کی
آمد کی دھوم ہوئی کنیزون نے ملکہ کو بیدار کیا شوخ نگاہ نے ملکہ شاداب کو جگایا جھروکون کے پاس آکے سب
بیٹھین ایک جانب ملکہ زنار مع اپنی کنیزون کے ایک جانب ملکہ شاداب مع شوخ نگاہ وزیرزادی کے
بیٹھین تھوڑی دیر کے بعد ایک غلغلہ بلند ہوا سب نے کہا اب قیدی آتے ہین ملکہ زنار اور ملکہ شاداب بغور
اُس طرف متوجہ ہوئین دیکھا چند پیادے وسوار تلوارین برہنہ ہاتھون مین لیے ہوئے گذرے بعد اُنکے کچھ اسیر پابند
زنجیرونمین مسلسل گذرے اونکو دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک اسیر کی زنجیرین پکڑے ہوئے کشان کشان لیے ہوئے
جاتے ہین ملکہ شاداب کی نگاہ جو اُس قیدی پر پڑی حسن وجمال دیکھکر شیدا اسے صورت زیبا ہوگئین ملکہ کو غش
آگیا شوخ نگاہ نے جو اُس اسیر کو دیکھا پہچانا کہ وہی ستم رسیدہ آفت کشیدہ ہر جو کوہ پر آیا تھا آفت سے چھڑایا تھا
ملکہ کی جو یہ حالت دیکھی اُسی وقت رومال ہلانے لگی گلاب کیوڑہ منگایا ملکہ کے منھ پر چھینٹے دئے دیر کے بعد ملکہ شاداب
کو ہوش آیا زنار نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئین کہا مین کہتی تھی کہ بی بی تم نہ جاؤ دشمن دہل جائینگے میرا کہنا نہ مانا
غضب ہوگیا کنیزون نے عرض کی ملکہ عالم گھبرانیکی بات نہین ہر ملکہ کو افاقہ ہوگیا چونکہ کبھی ایسی حالت کسی کی نہین
دیکھی تھی اس وجہ سے غش آگیا کنیزین تو ملکہ سے یہ باتین کررہی تھین مگر شوخ نگاہ وزیرزادی اپنے دلمین کہتی
تھی کہ اس جوان نے غضب کیا اپنی جان کو نہ ڈرا طلسم کی فتاحی کو یہان آیا اور اس کے عشق نے ایسا اثر دکھایا
ملکہ بھی بیہوش ہوگئین یہ تو اس خیال مین تھی مگر ملکہ کو جو ہوش آیا تو عجب حالت ہوگئی بُری کیفیت ہوگئی طبیعت
کا رنگ بدل گیا خنجر الم دلپر چل گیا آنکھین اشکبار ہوئین انتہا سے درجہ بیقرار ہوئین شوخ نگاہ تو اس راز کو
پہلے ہی سمجھ چکی تھی ملکہ زنار سے کہا اگر آپ کی اجازت ہو تو مین ملکہ عالم کو باغ مین لیجاؤن وہان انکا دل بہلاؤن
ملکہ زنار نے کہا مین بھی چلونگی تنہا ملکہ کو نہ چھوڑونگی شوخ نگاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب وقت نہین ہی آپ
کے تشریف لیجانے سے ملکہ بے تکلفی سے ہنس بول نہ سکین گی آپ کا ادب مانع رہیگا اس لیئے آپ یہین تشریف
رکھیئے مین تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو پھر لے آونگی زنار کی سمجھ مین بھی یہی بات آئی کہا اے شوخ نگاہ ضرور اپنے
ہمراہ ملکہ کو لیجاؤ باغ کی ہوا کھلاؤ ملکہ کی طبیعت جب تک درست نہ ہو میرے پاس نہ لانا شوخ نگاہ نے عرض کی
طبیعت ابھی ٹھیک ہو جائے گی یہ کیفیت اسوجہ سے ہوئی کہ آجتک ایسی حالت کسی کی دیکھی نہین تھی دل نازک
ہر تاب دید نہ لائین بیہوش ہوگئین یہ کہکر سواری طلب کی ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا سوار ہو کر باغ مین آئی ملکہ کا باغ
عمارات شاہی سے بہت دور تھا باغ نہایت پرتکلف بنا تھا جب شوخ نگاہ ملکہ شاداب اختر جبین کو باغ مین لائی
ملکہ کی اور بُری حالت پائی بارہ دری مین لیگئی بلائین لیکر عرض کی واری مزاج کیسا ہر ملکہ نے ایک آہ سرد بھری
کہا اے شوخ نگاہ حال دل کیونکر بیان کرون جو گذرتی ہر کسطرح عیان کرون شوخ نگاہ نے کہا واری مین خوب
جانتی ہون کل حالتونکو پہچانتی ہون اگر خطا معاف ہو تو کچھ عرض کرون شاداب نے کہا کہو خاموش نہ رہو
شوخ نگاہ نے عرض کی واری جس اسیر کو دیکھکر آپ کا یہ حال ہوا اسقدر ملال ہوا اسی نے اُس قید سے
رہائی دلائی اپنی جانبازی دکھائی دیو شریر کو قتل کیا میرے رونے پر اس کو رحم آیا حال میرا دریافت کیا مین
آپ تک لائی سب کیفیت بیان کی اس آفت کشیدہ نے آپ کے چہرہ سے دوشالہ اُٹھایا صورت زیبا
دیکھکر فریفتہ ہوگیا آپ کے ہوشیار کرنے کی تدبیر پوچھی مین نے کیفیت بیان کی یہ وہان سے راہی ہوا نہین معلوم

کیا جانبازی کی جو قید سے رہائی ملی جسوقت آپ نے چلنے کا قصد فرمایا تھا کنیز نے عرض کی تھی آپ نے
کہا تھا کہ اگر ہمارا عاشق صادق ہوگا تو ہمارے مکان تک آئیگا اُس نے اپنی محبت حد تک پہونچا دی آپ کے
مکان تک آیا اب آپ کیا فرماتی ہین ملکہ نے جو یہ داستان سنی کہا ای شوخ نگاہ واقعی اُسکا عشق صادق ہی
میرے دل پر اثر پہونچا یا لیلی سے مجنون بنایا اللہ اُس اسیر بلا کی رہائی کی تدبیر بتا جسطرح بن پڑے میرے پاس
لا شوخ نگاہ نے عرض کی واری میرے امکان مین کوئی تدبیر نہین ہی اگر آپ چاہین تو ممکن ہی ملکہ نے کہا مین تو
ضرور آج شب کو جاونگی اُس کو رہا کر کے لاونگی وزیرزادی نے عرض کی واری یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی جسوقت
شہنشاہ گنجینۂ جمشیدی کو ملاحظہ فرمائینگے سب راز افشا ہو جائینگے پھر آپ کیا کیجیے گا شاداب نے کہا ای شوخ نگاہ
جب مین غائب ہو گئی تھی تو والد نامدار نے کیا کیا شرطین مقرر کی تھین ایک شرط تو یہ تھی کہ جو ملکہ کو رہا کر کے
لاے عقد اُسکا ملکہ کے ساتھ کیا جاے دوسری شرط یہ تھی نصف حکومت طلسم کا بھی مالک ہو علاوہ اسکے
اور بہت سی شرطین تھین پھر اُس نے مجھکو رہا کیا شرط کا مستحق ہی اگر ایسا بھی ہوگا کہ والد نامدار کو یہ حال معلوم
ہو جائیگا تو جانے عذر باقی ہی اُنسے کہا جائیگا کہ یہ وہی شخص ہی جس نے مجھکو رہا کیا تھا شوخ نگاہ نے کہا آپ
ان امور کو خوب سمجھ لیجیے ملکہ نے کہا مجھے اب زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہین ہی مین آج شب کو جا کر اُسے رہا
کر لاؤنگی شوخ نگاہ نے عرض کی ایک طور اور بھی ہی اگر آپ پسند فرمائیے تو مین کوشش کرون ملکہ نے کہا
بیان کرو شاید میری فکر سے بہتر ہو شوخ نگاہ نے کہا مین آپ کی والدہ ماجدہ سے اس کیفیت کو بیان کردن
کہ جو شخص اسیر ہو کر آیا ہی اسی نے ہم سب کو رہا کیا ہی بڑی جانبازی سے دیوون کو قتل کیا پھر ملکہ کی ہوشیاری کی
تدبیر کی ملکہ کو جسوقت ہوش آیا یہان تشریف لے آئین یہ کیفیت نہین معلوم ہوئی کہ اس نے کیا کیا جانبازی کی
جو یہان تک آیا شاداب نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہت مناسب ہی تم اس کا ذکر کرو دیکھو والدہ ماجدہ اس
کے بابت کیا فرماتی ہین شوخ نگاہ نے کہا مین ابھی جاتی ہون ملکہ شاداب نے کہا اگر میرے تئین پوچھین
کہنا اب طبیعت بحال ہی یہان آتی تھین مین نے منع کیا خود اُنکے مزاج کی خبر عرض کرنیکو حاضر ہوئی شوخ نگاہ
اُسی وقت ملکہ سے رخصت ہوئی تھوڑی دیر مین ملکہ زنار کے پاس پہونچی زنار فکرمند بیٹھی تھی
شوخ نگاہ کو دیکھکر کہا ملکہ کی اب کیا کیفیت ہی شوخ نگاہ نے عرض کی اب اچھی ہین باغ مین خواصون سے ہنس
بول رہی ہین یہان تشریف لاتی تھین مین نے منع کیا خود خیریت مزاج عرض کرنیکو حاضر ہوئی زنار نے کہا ای
شوخ نگاہ مین تمکو بھی ملکہ کے برابر سمجھتی ہون تمنے کہان کہان ملکہ کا ساتھ دیا اور ہر حال مین ملکہ کی راحت
کی خواستگار ہین شوخ نگاہ نے بہت کچھ عجز و انکسار کیا تھوڑی دیر کے بعد مصلحت آمیز باتین کر کے کہا ملکہ عالم یہ
شخص جو اسیر ہو کے آیا ہی اسی نے ہملوگون کو قید سے چھڑایا ہی واقعی بڑی جانبازی کی دیوان شریر کو قتل کیا پھر
ملکہ کے ہوشیار کرنے کی تدبیر کی نہین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا زنار نے کہا ای شوخ نگاہ یہ
کوئی اور ہوگا تمکو دھوکا ہوا ہی شوخ نگاہ نے عرض کی اگر اُس جوان کا نام بدیع الملک ہی تو ضرور اس نے
ملکہ کو رہا کیا ہی اور اگر نام کچھ اور ہی تو مین نے دھوکا کھایا وہ کوئی اور جانباز ہوگا زنار نے کہا اگر ایسا ہی تو مین
ابھی شہنشاہ کو بلاتی ہون اُنسے سب حال بیان کرونگی اگر وہ اس کیفیت سے آگاہ ہو جائین گے تو اُس کی
سب خطائین عفو فرمائینگے عزت بڑھائینگے جو جو شرطین کی ہین وہ سب پوری کرین گے شوخ نگاہ نے
عرض کی آپ شہنشاہ سے کہیے کہ اس جوان کا نام و نشان دریافت فرمائین ملکہ زنار نے کہا مین ابھی شہنشاہ

کو بلاتی ہون یہ کہکے محلدار کو بلایا کہا جاکر چوبدارون سے اطلاع کرو کہ شہنشاہ کی خدمت مین جاکر عرض کرین
کہ آپ کو محل مین تشریف لانا چاہیے محلدار نے چوبدارون سے آکر کہا چوبدارون نے قیصر کو اطلاع دی قیصر
اسی وقت محل مین آیا ملکہ زنار سے کہا اس وقت مجھے کیون بلایا مین بہت سے کامون مین مشغول تھا ہم
آئے ہین اُن کی قید کا انتظام کر رہا تھا لوگون کو انعام تقسیم کرتا تھا ملکہ نے کہا ایک امر ضروری عرض کرنا تھا قیصر
نے کہا جلد کہو مین اس وقت زیادہ نہین ٹھہر سکتا باہر سب لوگ میرے منتظر ہونگے ملکہ زنار نے کہا شوخ نگاہ
کہتی ہی کہ جو شخص اسیر ہو کر آیا ہی اس نے ملکہ کو قید سے چھڑایا ہی قیصر نے کہا بہتسے لوگ گرفتار ہو کر آئے ہین
شوخ نگاہ نے بدیع الملک کا پتہ دیا قیصر نے کہا تمہین دھوکا ہی وہ کوئی اور ہوگا شوخ نگاہ نے کہا اگر نام
اس جوان کا بدیع الملک ہی تو اسی نے ہملوگون کو قید سے چھڑایا ہی اور اگر کچھ اور نام ہی تو میری رائے غلطی پر ہی
قیصر نے نام جو سنا گھبرا گیا کہا ای شوخ نگاہ نام تو بیشک یہی ہی مگر تم جانتی ہو کہ یہ شخص یہان کس واسطے آیا ہی
شوخ نگاہ نے کہا اپنی شرط لینے آیا ہوگا قیصر نے کہا طلسم فتح کرنے آیا ہی شوخ نگاہ نے کہا سبب اس کا یہ ہی کہ
ملکہ نے ہوشیار ہو کر مجھسے فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی اور یہ جوان پہلے جب عفریت پلید کو قتل کر چکا
اور میرے رونے پر اس کو رحم آیا تو میرے ساتھ آکر ملکہ کی حالت دیکھی بہت افسوس کیا کہا مین جاتا ہون کوئی
تدبیر ایسی کرونگا کہ ملکہ کو ہوش آئے یہ کہکر وہانسے روانہ ہوا نہین معلوم کیا جانبازی کی جو ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے اسیوقت
چلنے کی تیاری کردی گو مین نے بہت سمجھایا مگر ملکہ نے نہ مانا یہان چلی آئین اسوجہ سے اُس کو طلسم مین آنیکی ضرورت
ہوئی مرد شجاع تھا اپنے نزدیک طلسم کا فتح کرلینا آسان سمجھا اس ارادے سے آیا اگر خیال کیجیے تو ہم اُس کے ممنون
ہین وہ ہمارا محسن ہی قیصر نے کہا اگر یہ بات ہی تو مین ابھی اُس کو بلاتا ہون کل کیفیت دریافت کرتا ہون اگر بات
سچ ہی تو ابھی رہا کردونگا مگر میری ابھی چند شرطین ہین اول تو یہ کہ دین سامری پرستی اختیار کرے اپنے ارادے سے
باز آئے صاحبقران جس شخص کا نام ہی اُسکی اطاعت ترک کرے تب مین اپنی شرطین پوری کرونگا شوخ نگاہ
نے کہا یہ آپ کو اختیار ہی مجھکو جسقدر معلوم تھا خدمت والا مین عرض کر دیا قیصر اُسی وقت باہر آیا وزرا سے کہا
بدیع الملک کو جلد لاؤ ہمین کچھ ضروری امور اُس سے تحقیق کرنا ہین وزرا نے اُسی وقت بدیع الملک کو
بلوایا لوگ گئے زندان خانے سے بدیع الملک کو لائے قیصر نے کہا بدیع الملک کو یہان بٹھا دیجیے اور آپ
سب لوگ تشریف لیجائین یہ کہکر دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے دربار مین
صرف بدیع الملک نامدار اور ملک قیصر صاف باطن رہگئے ملک قیصر نے بدیع الملک سے کہا ای نوجوان کس
کوہ پر تمسے اور دیوان شریر سے مقابلہ ہوا تھا تمنے دیوون کو قتل کیا تھا بدیع الملک نے کہا دیوون کو بھی قتل
کیا تھا اور ایک اسیر کو بھی رہا کیا تھا قیصر نے کہا وہ اسیر کہان ہی بدیع الملک نے کہا اپنے گھر مین ہوگا مگر وہ
میرے حال سے ابھی تک آگاہ نہین قیصر نے کہا ای بدیع الملک جس اسیر کو تمنے رہا کیا تھا اگر وہ تمہین ملے
تو کیا کر سکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا وہ مجھکو مطلق نہین پہچانتا ہی اگر اُسکو بیٹا دون اور جو شخص اُس کے ہمراہ
تھا وہ بھی کہے تو کیا عجب ہی مجھکو اس حالت مین نہ دیکھ سکے قیصر نے اُسی وقت ملازمین کو بلایا ایک پرچہ حکیم روشن
تدبیر کے پاس بھیجا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اگر مین اُن اسیرونکی آنکھونکا علاج کرنا چاہون تو کیا تدبیر کرون ملازمین
پرچہ لیکر حکیم کے پاس گئے حکیم نے ایک سرمہ دیا کہا اس سرمہ کو جسکی آنکھ مین لگا دیجیے گا بینا ہو جائیگا ملازمین
نے وہ سرمہ قیصر کو لا کر دیا قیصر نے اپنے ہاتھ سے بدیع الملک کی آنکھون مین لگایا آنکھین روشن ہوگئین

بدیع الملک نے قیصر کی صورت دیکھی قیصر نے اُسی وقت قید حبس بدیع الملک دور کرا کے حمام میں روانہ کیا سب
سرداروں کو بدیع الملک کے بلایا سب کی آنکھوں میں سرمہ لگایا آنکھوں میں روشنی پیدا ہوئی سب کو حمام میں
بھیجا جب بدیع الملک حمام سے تشریف لائے قیصر نے بڑے اعزاز و اکرام سے بدیع الملک کو بٹھایا کہا آپ
مرد شجاع ہیں مجھکو آپ کا اعتبار تھا اس وجہ سے میں نے آپکو رہا کیا اب میں جو کچھ عرض کروں اُس کو قبول فرمایئے
آپ نے مجھپر احسان کیا ہے اور میں نے چند شرطیں کی ہیں جس اسیر کو آپ نے رہا کیا وہ میری دختر نیک اختر ہے میں نے
یہ شرط کی تھی کہ جو کوئی اُس کو رہا کر کے لائیگا میں اپنے طلسم کی نصف حکومت اُس کو دونگا اور شادی ملکہ کی اسکے
ساتھ کرونگا مگر ایک شرط اور بھی تھی وہ یہ کہ مذہب سامری پرستی اختیار کرے اگر آپ اس شرط کو قبول فرمائیں تو
میں اپنے تمام طلسم کی حکومت آپ کو دوں خود ایک گوشے میں بیٹھ کے عبادت سامری کروں بدیع الملک
نے فرمایا ای قیصر جو کچھ تمنے کہا میں اُس کو ہرگز نہیں منظور کر سکتا ہوں اگر تم تمام عالم کی حکومت مجھکو دوگے تو بھی
یہ شرط مجھسے پوری نہ ہوگی اول تو مجھے سلطنت کی پروا نہیں اگر سلطنت کی حاجت ہوتی تو ابتک بہت سے ملک
میرے قبضے میں ہوتے تمنے اکثر کتابوں میں یہ کیفیتیں دیکھی ہونگی کہ میں نے کہاں کہاں کے بادشاہوں کو زیر کیا اور
کس کس سلطنت پر قبضہ کیا قیصر نے کہا ای بدیع الملک تو جوان میں نے تمہاری تعریفیں بہت سی کتابوں میں دیکھی
ہیں اور تمہاری شجاعت سے بخوبی آگاہ ہوں مگر تمہیں میری شرط پوری کرنے میں کیا انکار ہے یہ ممکن نہیں کہ تم اس طلسم
کو فتح کر سکو یا میرے یہاں سے کہیں جا سکو بدیع الملک نے فرمایا ای قیصر یہ تمہارا خیال خام ہے تصور ناتمام ہے اگر
چاہوں اسوقت جا سکتا ہوں مگر تمنے میری آنکھوں کی بینائی کا علاج کیا مجھپر احسان ہوا اس امر کا خیال ہے ورنہ تم روک
نہیں سکتے ہو قیصر نے کہا ای بدیع الملک اگر اُس حالت نابینائی میں کہیں جاتے تو میں البتہ جانتا کہ تم مرد دلیر ہو
بدیع الملک کو یہ کلام سنکر غصہ آگیا فرمایا اگر خدا کا فضل شریک ہوتا تو ہماری آنکھوں میں روشنی پیدا ہو جاتی قیصر
نے کہا اب زیادہ غصہ نہ فرمایئے جو کچھ میں کہتا ہوں اُس کو قبول فرمایئے بدیع الملک نے کہا ای قیصر اگر تمہیں یہی
منظور ہے تو اپنے دین باطل کو ترک کر کے اسلام قبول کرو میں اپنے ارادے سے باز رہوں قیصر نے کہا یہ کیا کہا اب
ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالیئےگا میں اب نہ سن سکونگا بدیع الملک نے فرمایا اب تم بھی اس قسم کی باتیں نہ کرنا ورنہ
اور طرح جواب پاؤگے قیصر نے کہا ای بدیع الملک میرے رہا کر دینے پر تم نازاں ہو اور یہ جانتے ہو کہ میں اب یہاں
سے جا سکتا ہوں یہ تمہارا خیال خام ہے مجال نہیں جو تم یہاں سے ایک قدم آگے بڑھا سکو بدیع الملک نے کہا تمہاری بھی
مجال نہیں جو مجھکو روک سکو قیصر نے کہا میں ابھی تمہیں گرفتار کیے لیتا ہوں بدیع الملک نے کہا تمہاری کیا طاقت ہے
قیصر نے ملازمین کو آواز دی سب آکر جمع ہوئے قیصر نے کہا بدیع الملک کو گرفتار کر لو سب بدیع الملک کی طرف
بڑھے شاہزادے نے تلوار کھینچی کسی کی ہمت نہ ہوئی جو بدیع الملک کے پاس آتا شاہزادہ وہاں سے دو چار ملازمین
قیصر کو قتل کر کے باہر نکل گیا اور جملہ سردار بھی ہمراہ آئے غل ہو گیا ملازمین نے دوڑ کے لشکر میں خبر کی وہ لوگ مسلح
و مکمل ہو کر آگئے بدیع الملک کو روکا تلوار چلی آخرکار قیصر کے لوگ فرار ہو گئے بدیع الملک ایک جانب نکل
گئے جب قیصر نے دیکھا کہ یہ کسی طرح نہیں رکتے ہیں ملازمین سے کہا جلد جاؤ حکیم صاحب سے یہ کیفیت بیان
کرو وہ کوئی تدبیر کریں چند ملازمین کو اُس طرف روانہ کیا چند لوگوں کو لشکر کی طرف بھیجا کہ جو لشکر یہاں سے قریب ہو
اُسکو جا کر اطلاع کرو کہ جلد آئے اور ان لوگوں کو گرفتار کرے ملازمین نے جا کر جو لشکر شہر کے گرد و نواح
میں تھا اُنکو اطلاع دی وہ سب مسلح و مکمل ہو کر آئے بدیع الملک سے تلوار چلنے لگی سرداران بدیع الملک

نے سواروں کو قتل کر کے اُنکے گھوڑے لیئے ایسی تیغ زنی کی کہ قیصر کی فوج کے ہوش اُڑ گئے سوا بھاگنے کے کچھ بن نہ پڑا آخر گریزان ہوئے بدیع الملک نے سرداروں سے فرمایا اب انکا تعقب کرنا اچھا نہیں ہم سردار ٹھہر گئے بدیع الملک نوجوان ایک جانب لشکر کو لیکر نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی بیان کی جاتی ہی

کہ جب اُس نے سُنا کہ بدیع الملک لشکر کو زخمی کر کے اپنے سرداروں کو لیکر کسی طرف نکل گیا کسیکو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اُس کا تعقب کرتا قیصر نے بہت افسوس کیا کہا مجھی سے غلطی ہوئی میں نے اُس کو کیوں رہا کیا اب نہیں معلوم وہ کیا آفت برپا کریگا یہ کہہ رہا تھا کہ حکیم روشن تدبیر کے یہان سے ملازمین واپس آئے رقعہ دیا قیصر نے رقعہ کو پڑھا اُس میں لکھا تھا کہ ای قیصر سردست میں کوئی تدبیر نہیں کر سکتا ہوں مگر دو ایک روز میں ایسی فکر کرونگا کہ بدیع الملک گرفتار ہو جائے گا تمام عمر رہائی نہ پائیگا قیصر نے کہا اب حکیم صاحب کے بھروسے پر نہ رہنا چاہیے لشکر خاص کو لیکر خود تلاش بدیع الملک میں جاونگا جہان ملیگا بزور تیغ گرفتار کرلاونگا وزرا نے عرض کی آپ کے جانیکی کیا ضرورت ہی جب وہ طلسم کی فتاحی کا ارادہ کر کے آئے ہیں تو مرحلہ جات کی طرف ضرور جائینگے جب وہان جائینگے تو زک اُٹھائینگے مرحلہ جات کو کسیطرح فتح نہیں کر سکتے قیصر نے کہا مجھے ایک خوف ہی ایسا نہ ہو کہ اُس کو لوح طلسم ملجائے یا کتاب طلسم ہاتھ آئے تو اُس کو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی پھر مشکل ہوگا وزرا نے کہا کتاب طلسم اُسکو کیونکر ملجائیگی اور لوح کسطرح ہاتھ آئیگی قیصر نے کہا بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جب وزرا نے بہت پوچھا تو قیصر نے کہا ملکہ کو اسی نے قید سے رہا کیا ہی اور شوخ نگاہ کو اسکی محبت ہی اُسی نے مجھسے بچی کی تھی اب جو اُس کو اُس کی آزادی کی خبر ہوگی ضرور کوئی تدبیر کریگی شوخ نگاہ کا باپ ارسطو نظیر قیصر کا وزیر اُس نے جو یہ بات سنی کہا حضور اس امر سے خاطر جمع رکھیں آپ کی کنیز سے ایسی حرکت نہ ہوگی میری ساتوین پشت ہی کے بعد دیگرے وزیر ہوتے چلے آئے ہیں آجتک کسی کے یہان کوئی خرابی نہیں ہوئی میں کیونکر یقین کروں کہ اُس سے ایسی باتیں ظہور میں آئینگی قیصر نے کہا میں گنجینہ جمشیدی منگاتا ہوں تمکو سب حال آئینہ ہو جائیگا ارسطو نظیر نے کہا حضور طلب فرمائیں اس امر کو تحقیق فرمائیں اگر ایسا ہو تو میں ابھی اسکا بندوبست کروں شوخ نگاہ کو سزا دوں قیصر نے گنجینۂ سامری منگا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید باہر تشریف لائیے کچھ عرض کرنا ہی ایک پتلا الماس کا اُس صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے کہا ای خداوند جمشید شوخ نگاہ بدیع الملک پر مائل ہی یا نہیں اور اُس کی رہائی چاہتی تھی یا نہ چاہتی تھی اُس پتلے نے کہا ای قیصر شوخ نگاہ کو رہائی بدیع الملک تو منظور تھی مگر کسیطرح کی محبت اور الفت بدیع الملک کی اُس کے دلمین نہیں ہی لیکن ملکہ شاداب اختر جبین البتہ فراق بدیع الملک میں بیتاب ہیں انھیں کی وجہ سے شوخ نگاہ بھی رہائی بدیع الملک کی تدبیر کر رہی تھی دوسری بات یہ ہی کہ شوخ نگاہ اور ملکہ شاداب اختر جبین ان دونوں کے دلوں کو مذہب سامری پرستی جاتا رہا اور ہم لوگوں کی الفت اُنکے دلونمیں باقی نہیں ہی کیا عجب ہی جو مسلمان ہو جائیں قیصر نے جو یہ بات سنی اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا عرق شرم میں نہا گیا غصہ آگیا ارسطو نظیر نے جو یہ حالت دیکھی کہا ای شہنشاہ واقعی شوخ نگاہ کی خطا ہی میں اُس کو بلا کر ضرور تعذیر دونگا قیصر صاف باطن نے کہا شوخ نگاہ بالکل بیخطا ہی سراسر شاداب اختر جبین کی خطا ہی میں اُس کو سزا دونگا قید کرونگا پتلے نے کہا آپ جو کچھ سمجھے اب اُسکے

دل مین ہماری محبت پیدا نہ ہوگی قاعدہ ہملوگون کا یہ ہی کہ جسکے دل سے اپنی محبت نکال لیتے ہین پھر اُس کے دلمین نور ایمان نہین پیدا کرتے اب مین اُس کے دلمین ہرگز نور ایمان نہین پیدا کرونگا قیصر نے کہا یا خداوند آپ کو اتنی سی خطا پر ایسی تعذیر دینا نہین چاہیے پتلے نے کہا تمھین امور خدائی مین کیا دخل ہی جو ہمارے مزاج مین آتا ہی کرتے ہین قیصر خاموش ہورہا وزیر نے کہا یا خداوند اب بدیع الملک کی کیفیت بیان فرمائیے وہ کہان ہی پتلے نے کہا بدیع الملک ایک صحرا مین جاتا ہی ابھی اُس کو اپنی زندگی کی امید ہی اور مین موت کے فرشتے کو حکم دے چکا ہون کہ بدیع الملک کی قبض روح کر اور سرداران کو بھی زندہ نہ رہنے دے تھوڑی دیر مین بدیع الملک اپنی موت کے مقام پر پہونچتا ہی قیصر نے خوش ہو کر کہا یا خداوند بدیع الملک کا مقام موت کہان ہی یہ مجھے فرمائیے وہ کس صحرا مین جاتا ہی پتلے نے کہا بدیع الملک اس وقت صحراے عنبر فام مین جاتا ہی وہ ہی کہ مکان عنبر نگار مین پہونچے اور وہان ملک الموت اُس کی قبض روح کو جاے قیصر نے وزیرون سے کہا اگر بدیع الملک صحراے عنبر فام مین گیا ہی تو اب زندہ بچکر نہ آئیگا عنبر نگار بلا کا حکیم ہی وہ اپنے یہان کے عجائب وغرائب مین پھنسا کے مار ڈالیگا خداوند کا قول خلاف کب ہو سکتا ہی پتلے نے کہا خداوند نے اسوقت اُس کے دلمین یہ بات پیدا کی جو وہ اُس طرف گیا اب زندہ نہ بچے گا قیصر نے کہا یا خداوند آپ تو فرماتے تھے کہ مسلمانون کا یہان آنا اچھا نہ ہوگا پتلے نے کہا پھر کیا بھلائی ہوئی ملکہ شاداب اور شوخ نگاہ کے دل سے ہماری محبت نکل گئی دونون کو ہمنے کافر بنا دیا قیصر نے کہا آپ اُن لوگون کی بھی خطا معاف فرما دیجیے بدیع الملک نے اُنکے ساتھ احسان کیا تھا اگر اُنکو اُسکی رہائی کے بابت کد ہوئی تو کیا مضائقہ ہوا پتلے نے کہا مین اب اُنکے دلمین ہرگز نور ایمان پیدا نہین کرونگا وزیرون نے قیصر کو اشارہ دیا کہ اس وقت خداوند کو غصہ ہی پھر خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر خاموش ہورہا پتلے نے کہا اے قیصر اب تو میرا کام نہین ہی مین جاتا ہون قیصر نے کہا آپ تشریف لیجائین پتلا صندوقچے مین گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے خداوند نے نور ایمان شاداب کے دل سے ناپید کر دیا اور شوخ نگاہ کو بھی کافر بنا دیا اس کا کیا انتظام کرنا چاہیے اُنکے واسطے باعث خرابی ہی اب ہمارے یہان اُنکی وجہ سے عبادت مین فرق آئیگا کیونکہ جس شے کو ہاتھ لگائینگے وہ نجس سمجھی جائیگی بڑی مشکل ہوئی وزیرون نے کہا اس وقت خداوند کو غصہ تھا اور کسی وقت عفو تقصیر کرا لیجیے گا قیصر نے کہا خداوند ابھی فرماتے تھے کہ ہم جسکے دل سے نور ایمان دور کرتے ہین پھر وہ صاحب ایمان نہین ہوتا اور نہ ہم اپنی محبت پھر اُس کے دل مین پیدا کرتے ہین وزیرون نے کہا یہ سب غصے کی باتین تھین دو ایک روز کے بعد خطا معاف کرا لیجیے گا قیصر نے کہا مجھے اس بات کا بہت افسوس ہی وزیرون نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اُس بدنامی سے بچے خداوند نے بدیع الملک کو فنا کر دیا اگر وہ زندہ رہتا اور ملکہ مسلمان ہو جاتین تو کیسی رسوائی ہوتی قیصر نے کہا یہ بھی سچ ہی یہ کہکر اُٹھا کہا مین محل مین جاتا ہون ملکہ شاداب کو چشم نمائی کرون اور شوخ نگاہ سے بھی کہون وزیر نے کہا آپ ضرور دونون کو چشم نمائی فرمائیے اُنکے حق مین بہت مفید ہوگا قیصر اُٹھا محل کے اندر آیا اپنی زوجہ ملکہ زنارہ کو بلایا کہا آپ نے اپنی صاحبزادی کا بھی حال سنا زنارہ نے کہا مجھے مطلق کیفیت نہین معلوم قیصر نے سب حال بیان کیا کہا اب اُنکے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوند سامری اور خداوند جمشید نے نکال لیا وہ کافر ہین اگر بدیع الملک کو فنا نہ کر دیتے تو ملکہ ضرور مسلمان ہو جاتی اور شوخ نگاہ کی بھی یہی کیفیت ہوتی ان دونون کو خداوندون نے کافر بنا دیا اور بدیع الملک کے صحراے

عنبر فام کی طرف بھیجکے فنا کردیا یقین ہی اب صحرا ے عنبر فام مین پہونچا ہوگا اور عنبر نگار کو بھی اُسکے آنیکی
خبر ہوئی ہوگی وہ ایک دم مین جان سے مار ڈالیگا ملکہ زنار سب باتین سناکین تھوڑی دیر کے بعد قیصر
نے کہا شاداب کہان ہی بین اُس کو تعذیرو و نگانہ نار نے کہا اپنے باغ مین ہی اُس کی طبیعت اُسی روز سے
نادرست ہی ایسے وقت مین تعذیر دینا اچھا نہین اگر آپ کو چشم نمائی فرمانا ہو تو دو تین روز تامل فرمایئے پھر
جو مزاج مین آئے تعذیر دے لیجیے گا قیصر وہان سے اُٹھا باہر آیا زنار نے جو قیصر سے یہ کیفیت سنی اس کو
بہت صدمہ ہوا اُسی وقت سواری منگائی شاداب کے باغ مین آئی شاداب اُس وقت مضطر و
بیتاب بستر غم پر پڑی آنسو بہا رہی تھی شوخ نگاہ پاس بیٹھی سمجھا رہی تھی کہتی تھی ملکہ عالم آپ خاطر جمع
رکھین مین نے شہریار سے کل کیفیت عرض کی ہی یقین ہی اُنھون نے شاہزادے کو بلایا ہو حال دریافت
فرمایا ہو ایک شرط اُنکی ایسی ہی کہ اُس سے دل مین شک آتا ہی یقین ہی بدیع الملک منظور نہ فرمائین ملکہ
نے کہا کیا شرط ہی شوخ نگاہ نے عرض کی شرط یہ ہی کہ مذہب سامری پرستی قبول کرے بھلا بدیع الملک
مذہب سامری پرستی قبول کرین گے ملکہ شاداب نے کہا بھلا کوئی اپنا مذہب کیون چھوڑیگا اور یہ تو شرط
جدید ہی پہلے تو اس بات کی قید نہ تھی بلکہ یہ قول تھا کہ کوئی کیون نہ ہو جو رہا کرکے لائیگا اُس کو نصف طلسم
کی سلطنت دی جائیگی اور ملکہ کی شادی کیجائیگی اب اُس نے شرط جو پوری کی تو شہریار نے ایک بات
اور بڑھائی یہ بات بالکل خلاف ہی وہ مستحق ہی اُسکو حکومت نصف طلسم کی دینا لازم ہی یہ ذکر تھا کہ کنیزون نے
ملکہ شاداب سے آکر عرض کی حضور کی والدہ ماجدہ تشریف لائی ہین شاداب نے کہا اِس وقت
اُنکے آنیکا کیا سبب ہی شوخ نگاہ نے کہا اِسی بابت کوئی بات ہی ملکہ نے کہا نہین معلوم کیا واردات ہی
یہ ذکر تھا کہ ملکہ زنار بارہ دری کے اندر آئین شاداب اُٹھ بیٹھین تعظیم کرکے ماں کو بٹھایا مزاج پوچھا کہا اسوقت
آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا ملکہ زنار نے کہا بی بی کیا کہون میرے تو ہوش بجا نہین ہین شاداب
نے کہا بیان فرمایئے ملکہ زنار نے سب قصہ بدیع الملک کی رہائی اور دین سامری پرستی نہ قبول کرنیکا
بیان کیا پھر یہ بھی کہا کہ بی بی تمھارے دل سے نور ایمان سامری پرستی خداوندون نے دور کرکے تمھین اور
شوخ نگاہ دونون کو کافر بنایا اور بدیع الملک کے واسطے ملک الموت کو حکم دیدیا اب بدیع الملک مرا
عنبر فام مین گیا ہی وہان عنبر نگار اُس کو قتل کریگا لشکر والے بھی اُس کے سب قتل ہونگے خداوند نے
کہا ہی اگر مین اُس کو فنا نہ کردیتا تو شاداب اور شوخ نگاہ اسلام قبول کرتین ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی ہوش
اوڑ گئے کہا ای مادر مہربان مین اُس کی صورت سے بھی آگاہ نہین ہون خداوند اچھے ہین جو بے سمجھے بوجھے ایک
مسافر کو فنا کردیا ملکہ زنار نے کہا ای شاداب اب تمھین لازم یہ ہی کہ تم عبادت خداوندون کی کرو کہ اُنکو
تمھارے حال پر رحم آئے اور تمھاری خطا معاف کرکے نور ایمان سے تمھارے دل کو منور کرین
ملکہ شاداب نے اُس وقت مصلحت وقت جانکر کہا مین ضرور عبادت کرونگی خداوند مجھسے بہت
راضی ہونگے اور اچھا کیا جو اُس کو فنا کردیا مجھے تو اُس کے نام سے بھی آگاہی نہین اور وہ کیا مجھکو رہا کرتا
مجھکو سامری و جمشید ہی نے رہائی دلائی ملکہ زنار نے شوخ نگاہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا ای شوخ نگاہ
تم بھی خداوند سامری و جمشید کی عبادت کرو کہ تمھارے دل مین بھی نور ایمان پیدا ہو شوخ نگاہ
نے بھی اُس وقت اقرار کیا ملکہ زنار تھوڑی دیر کے بعد وہان سے اُٹھکر اپنے محل مین آئی ملکہ

شاداب نے شوخ نگاہ سے کہا ای شوخ نگاہ کیا تمھارے دلمین کچھ خوف سامری و جمشید کا پیدا ہوا ہی شوخ نگاہ نے عرض کی کیا آپ کو اس امر کا کچھ خیال ہی ملکہ نے کہا مین تو اب ہرگز سامری و جمشید کی تعریف نہ کرونگی مین نے بہت بہت سامری و جمشید سے اسیری مین دعا کی مگر ایک نے میری مدد نہ کی ایک فرد سلمان نے آکر رہا کیا آدمی ہو کر دیوون سے لڑا سامری سے بڑھکے کام کیا مین تو سامری و جمشید پر لعنت کرتی ہون شوخ نگاہ نے کہا واری میرے دلمین بھی ایسے ہی خیالات ہین ملکہ نے کہا اب ایک امر بہت مشکل کا ہی شاہزادہ صحرائے عنبر فام کی طرف گیا ہی یہ بات تو بیجا ہی کہ سامری اُس کے دشمنون کو فنا کردین وہ کیا مجال رکھتے ہین جو کسی کو فنا کرین اگر ایسے ہی ہوتے تو خود کیون فنا ہو جاتے مگر خوف اس بات کا ہی کہ عنبر نگار مکار ہی اور اُس کے یہان عجائب و غرائب بہت سے بنے ہین بدیع الملک دھوکا کھا لینگے گرفتار ہو جائینگے اُنکی مدد کو چلنا ضرور ہی شاداب سے یہ سُنکر شوخ نگاہ نے عرض کی واری اگر آپ تشریف لیجائیے گا تو یہ حال بھی گنجینہ سامری کے ذریعہ سے شہنشاہ کو معلوم ہو جائے گا وہ اور زیادہ آزردہ ہونگے ملکہ نے کہا اگر وہ آزردہ بھی ہونگے تو میرا کیا بنا لینگے مین ایک سحر مین تمام طلسم کو درہم و برہم کردونگی سحر کے آگے حکمت کام نہین دیگی شوخ نگاہ نے کہا حضور آپ کی کیا رائے ہی شاداب ملکہ نے کہا مین جاتی ہون بدیع الملک کو عنبر نگار کی آفت سے بچاتی ہون شوخ نگاہ نے کہا آپ کی خوشی مین مانع نہین ہو سکتی ہون شاداب نے کہا مین ضرور جاونگی یہ کہا اپنا تخت سحر منگایا تخت پر بیٹھ کے جانب صحرائے عنبر فام روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو فوج قیصر کو پامال کر کے روانہ ہوا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا سب لشکر ہمراہ تھا بدیع الملک نے فرمایا آج شب کو اسی جا بسر کرو صبح کو پھر روانہ ہونگے لشکر ٹھہرا گھوڑون کو درختون سے باندھا زین پوش بچھا کے سب اُسی صحرا مین بیٹھے رات بھر جاگ کے بسر کی صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز پھر وہان سے کوچ کیا شام تک رہروی کر کے ایک قلعہ کے قریب پہونچے بدیع الملک نے فرمایا شاید یہ قلعہ طلسمی ہی یہان بھی فوج ضرور ہوگی اس وقت آگے بڑھنا مناسب نہین ہی یہین مقام کرنا اچھا ہی سب ٹھہر گئے پھر زین پوش بچھا کے میدان مین بیٹھے خیمے اور بارگاہین تو باقی نہ تھین سب فوج قیصر نے لوٹ لین تھین بدیع الملک نوجوان قلعہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ ایک لکہ ابر آیا اور ترشح شروع ہو گیا بدیع الملک نے کہا اگر پانی زیادہ برسے گا تو بڑا غضب ہوگا گھوڑون کو گزند پہونچیگا سب نے عرض کی پھر کیا کیا جا جو مشیت باری بدیع الملک یہ کہہ رہے تھے کہ باران کی ترقی شروع ہوئی اسقدر پانی برسا کہ صحرا مثل دریا کے ہو گیا بدیع الملک کے جملہ سردار غرق آب ہوئے بعض جو فن شناوری مین دخل رکھتے تھے تھوڑی دیر پانی پر تھمے رہے جب دم بھر گیا وہ بھی غرق ہوئے بدیع الملک بھی قریب تھا کہ غرق ہو جائین مگر شاہزادے نے دیکھا ایک درخت جڑ سے اُکھڑا ہوا بہتا چلا آتا ہی شاہزادہ اُس درخت پر جا کے بیٹھا ڈوبنے سے محفوظ رہا بدیع الملک نے دیکھا کہ سب پانی بہ کر قلعہ کی خندق مین گرتا ہی اور خندق سے غائب ہو جاتا ہی خیال کیا کوئی جا ہوگی جہان یہ پانی جاتا ہی درخت بھی اُسی طرف چلا بدیع الملک

نے تصور کیا اگر درخت جائیگا تو یہ بھی غائب ہوگا نہین معلوم کہان جا کر نکلے کیا بات ہو یہ سوچکر زور نہ
دیکر درخت پر بیٹھے درخت رکا مگر آہستہ آہستہ خندق کی طرف چلا بدیع الملک نے دیکھا لاشے
سردارون کے خندق مین گرتے ہین اور پانی کے ساتھ غائب ہو جاتے ہین شاہزادے کو یہ حال
دیکھکر کمال افسوس ہوا دل مین کہا جب سردارون کی یہ کیفیت ہوئی تو اپنی جان کی نگہبانی کرنا بیکار
ہے تنہا لطف زندگی نہین جب پلٹ کے صاحبقران کی خدمت مین تنہا جاؤنگے تو امیر سردارون
کو ضرور پوچھین گے اس وقت کیا جواب دینگے سب یہی کہین گے کہ اپنی جان بچا کر چلے آئے سردارونکا
خیال نہ کیا بہتر یہ ہے جو سب کے واسطے ہوا وہی اپنے اوپر بھی گوارا کرین یہ سوچ کے درخت پر جو زور
کر رہے تھے وہ موقوف کیا درخت پھر بہ چلا قریب خندق درخت پہونچا تھا کہ آسمان سے ایک پنجہ
گرا بدیع الملک کو اٹھا لیگیا بدیع الملک بیہوش ہو گئے جب عرصہ کے بعد ہوش آیا بدیع الملک
نے آنکھ کھولی دیکھا ایک مکان جنت نشان مین ہون شاہزادہ گھبرا کے اٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھا
سرہانے جو نگاہ کی وہ قتال عالم جسکو قید عفریت سے چھڑایا تھا نظر آئی بدیع الملک صورت زیبا
دیکھکر پھر بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھری نازنین
نے کہا اے شہریار اب آپ کو کس بات کا افسوس ہے خدا نے آپکی جان بچائی بدیع الملک نے کہا
اے ملکہ تمکو عوض احسان کے اچھا موقع ملا مگر میرے حق مین برا ہوا شاداب اختر جبین نے عرض کی اے شہریار
آپ کیا فرماتے ہین آپ کے حق مین کیون برا ہوا بدیع الملک نے فرمایا میرے سب سردار
ضائع ہوئے اگر تنہا میری جان بچی تو کیا اب مین اپنی زندگی اچھی نہین سمجھتا ہون مجھے تم اپنے ہاتھ سے
قتل کرو مین نے خون تمکو معاف کیا مین اب اس قابل نہین رہا کہ صاحبقران کی خدمت مین جاؤن
اور انکو منھ دکھاؤن ملکہ شاداب نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین آپکے سردار سلامت ہین
ضائع نہین ہوئے یہ باران اصلی نہین تھا عنبر نگار کی مرحلے کے عجائب و غرائب ایسے ہی ہین اگر
آب اصلی ہوتا تو اس قدر طغیانی نہ کرتا کہ صحرا کے تمام درخت اکھڑ جائین اور پھر وہ سب پانی قلعہ
کی خندق مین جا کے غائب ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا پھر میرے سب سردار کہان ہونگے
ملکہ شاداب نے عرض کی سب اسیر ہو گئے ہونگے آپ کل تشریف لیجائیے گا سب کو رہا کر لیجیے گا
بدیع الملک بہت خوش ہوئے حواس و ہوش بجا ہوئے ملکہ شاداب سے آنکی کیفیت پوچھی
شوخ نگاہ نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے شوخ نگاہ سے شکایت کی کہ تمہین یہ بات لازم نہ تھی
کہ بے ہمسے اطلاع کیے ہوئے چلی آئین شوخ نگاہ نے بہت کچھ عذر کیا شاداب نے کہا اب عذر
کو موقوف کرو شاہزادے کی دعوت کے واسطے سامان کرو شوخ نگاہ نے سب انتظام کیا
شراب کی کشتیان محفل مین آئین شاداب نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا بدیع الملک سے کہا
آپ شراب نوش فرمائیے شاہزادے نے انکار کیا ملکہ نے کہا کیا کسی نے قسم دی یا خود بے کیسکے
شراب پینے کا عہد کیا ہے بدیع الملک نے مسکرا کے فرمایا یہ آپ نے عجب بات کہی ہے جسکے شراب
پینے کا عہد کیا تھا وہ اس وقت موجود ہے اور قسم کون دینے والا تھا شاید اب قسم دے جائی تو عجب نہین
ہے مگر ہم لوگون مین غیر کفو کے ہاتھ سے کسی چیز کا اکل و شرب کرنا ممنوع ہے ملکہ نے کہا آپ جس بات مین خوش

ہون وہ کی جاسے اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ مین سامری پرست ہون تو یہ خیال بیجا ہو مین سامری پر
لعنت کر چکی اب آپ یہ فرماتے ہین تو اپنے مذہب کے قواعد تعلیم فرمائیے بدیع الملک نے ملکہ
کو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا ملکہ شاداب کلمہ پڑھ کے بتصدیق دل مسلمان ہوئین شوخ چشم سے کہا تم بھی
کلمہ پڑھو شوخ چشم نے بھی کلمہ پڑھا مسلمان ہوئی کفر چھوڑا صاحب ایمان ہوئی بلکہ شاداب سے
کہا واری آپ نے کیا پاس خاطر شہریار دین سامری پرستی کو ترک کیا مجھے آپ کا پاس تھا ملکہ نے
فرمایا آپ کے اس کہنے سے مجھے یقین آیا کہ آپ نے میری خاطر سے ترک مذہب کیا مین اس وقت
تک یہ خیال کرتی ہون کہ آپ مجھسے قبل ترک مذہب کر چکی ہین جس روز شہریار کوہ پر تشریف لائے
پہلے آپ ہی کو مسلمان کیا ہوگا شوخ نگاہ نے کہا ملکہ عالم مجھے ایسی باتین خوش نہین آتین آپ کی
خاطر سے مین نے ترک مذہب کیا اور آپ ہی ایسا گرم گرم فقرا مجھکو سناتی ہین ملکہ نے کہا برا نہ مانو اگر
تمنے پہلے اسلام قبول کیا تو تمھارا بھی مرتبہ بڑھا ہین تمھین سلام کرونگی اپنا بڑا جانونگی یہ کہکے جام شوخ نگاہ
کی طرف بڑھایا کہا لو تمھین اپنے ہاتھ سے جام پلاؤن دوبارہ جام بھر کے دونگی شوخ نگاہ شرمندہ ہو کر
آبدیدہ ہوئی کہا ملکہ عالم اگر آپ کو ذلیل کرنا ہو تو مین مجبور ہون ورنہ ایسی باتون سے مجھکو معاف رکھیے مجھے
مذہب سامری برا معلوم ہوا مین نے ترک کر دیا کسی پر فریفتہ ہو کر ترک مذہب نہین کیا شاداب نے
چھوٹی بات سنی شرما کے سر جھکایا شوخ نگاہ کو گلے سے لگایا کہا مین ہنستی ہون ذرا ذرا سی بات
پر برا ماننا تمھارا کام ہو بدیع الملک نے بھی سمجھایا شوخ نگاہ خاموش ہوئی ملکہ نے پھر بدیع الملک
کی طرف جام بڑھایا کہا اب تو کوئی عذر باقی نہین ہو بسم اللہ نوش فرمائیے بدیع الملک نے ملکہ کے
ہاتھ سے جام لیا کہا اے ملکہ اب میری خوشی کرو میرے ہاتھ سے تم پیو ملکہ نے بہت انکار کیا بدیع الملک
نے نہ مانا وہ جام اپنے ہاتھ سے ملکہ کو پلایا ملکہ نے دوسرا جام بھرا کہا بسم اللہ یہ جام نوش فرمائیے
یہ کہکر بدیع الملک کے ہاتھ مین جام دیا بدیع الملک جام لیکر ساکت ہوئے ملکہ نے کہا اے شہریار
نوش فرمائیے دیر نہ لگائیے بدیع الملک نے کہا ہم اپنے ہاتھ سے بھی انڈیل کر پی سکتے تھے آپ
نے اس قدر بھی بیکار تکلیف فرمائی ملکہ یہ فقرا سنکر مسکرائین کہا اگر آپ کو دوسرے کے ہاتھ سے
شراب پینا اچھا معلوم ہوتا ہو تو شوخ چشم آپ کو شراب پلاویگی جام بلورین اپنے دست حنائی
پر رکھکر آپ کے لب مبارک سے لگا دیگی بدیع الملک نے کہا اسکا جواب مین دون بہتر یہ ہو
کہ خاموش رہون مگر چپ نہ رہونگا اتنا ضرور کہونگا کہ تاثیر صحبت ضرور ہو جاتی ہو آپ نے انسانون کے
آداب صحبت کو بہت تھوڑے دنون مین فراموش فرمایا اور جیسی صحبت ہوئی ویسے ہی طریقے
اختیار کیے ملکہ نے کہا مین حیوانون کی صحبت مین کب رہی یہ کہا آپ نے فرمایا مجھکو انسان سے
حیوان بنایا بدیع الملک نے کہا مین نے آپ کو حیوان نہین بنایا بلکہ یہ کہا کہ آپ کو جیسی صحبت
ہوئی ویسی ہی آپ کی خصلت ہوئی اگر ہم بھی آپ کی سی صحبت پاتے تو یقین ہو آپ کی صحبت
کے قابل ہوتے ملکہ سمجھی بدیع الملک اس عفریت کی طرف اشارہ کرتے ہین یہ سوچ کے کہا
اے شہریار آپ جو کچھ فرماتے ہین بجا ہو اب مجھکو معلوم ہوا لوگون نے آپ کی عادت کو خراب
کیا ہو وہ لوگ راہ عشق سے ماہر ہونگے آپ پر فریفتہ ہو کر اپنے ہاتھ سے شراب پلاتے ہونگے مین

اُن راہون کو کیا جانون صرف آپ کو اپنا محسن جانا اس وجہ سے خدمتگذاری اپنے اوپر واجب سمجھی یہ باتین اُنھین لوگون کے واسطے رہنے دیجیے یہان مہربانی فرمائیے شراب نوش کیجیے بدیع الملک نے کہا مین شراب پینے سے انکار نہین کرتا ہون مگر جسطرح مین شراب پیتا ہون جب اُس طرح شراب پلائیے گا تو انکار نکرونگا ملکہ نے کہا مین آپ کی شراب پلانے والی کو کہان سے لاؤن جو آپ کو شراب پلاون شاہزادے نے کہا شراب پلانے والی کیسی اس وقت آپ سے بہتر کون ہی اگر خاطر منظور ہی شراب پلائیے ملکہ نے کہا اگر آپ کی اسی مین خوشی ہی تو مین مجبور ہون یہ کہکر جام ہاتھ مین اُٹھایا شاہزادے کے ہونٹھون سے ملایا بدیع الملک نے شراب پی ملکہ کی خوشی کی پھر تو دو چار جام پے در پے ملکہ نے بدیع الملک کو پلائے بدیع الملک نے ملکہ کو دیئے تھوڑی دیر مین دماغ بادۂ ناب سے گرم ہر ایک بے شرم ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ نے شرما کے سر جھکایا کہا اے شہریار مین نے جو آپ کی خوشی کی اپنے ہاتھ سے شراب پلائی آپ نے اچھا خیال کیا خوب سمجھے ایسی باتین جن لوگون کے واسطے ہین اُنھین کو مبارک رہین مین ان راہون سے آگاہ نہین مجھکو معاف فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اس قدر انکار قیامت کرتا ہی یہ تو سمجھو کوئی ہجران دیدہ مصیبت کشیدہ کتنی کوششون سے تم تک آیا قسمت نے یہ دن دکھایا اب بھی اُسکی ارمان و تمنا کا نکلنا تمکو ناگوار ہی یہ جانو کہ اُس کا قلب بیقرار ہی ملکہ نے کہا ایسی باتین اکثر کتابون مین لکھی دیکھین ہین کہ رنگین مزاج ذراسی بات کو بتاؤ بناتے ہین ہر ایک پر اظہار عشق کرتے ہین سب پر مرتے ہین بہت سے ایسے بھی ہین جو اُنکے کلام کا اعتبار کرتے ہین اُنکو سچا جانتے ہین اُنکے کہنے کو مانتے ہین میرے نزدیک تو وہ بھی بیوقوف ہوتے ہین یا صاحبان شوق سے ایسی باتین ظہور پذیر ہو جاتی ہین جہان کسی نے اظہار عشق کیا اُنکو اپنے حسن پر ناز ہوا دو تین بار انکار کیا آخر اپنا فخر سمجھکر مان لیا بدیع الملک ان باتون کو سنکر اور زیادہ بیتاب ہوئے کہا ملکہ وہ اور لوگ ہوتے ہین جو جھوٹا وعدہ کرتے ہین ہر ایک پر مرتے ہین میری طرف ایسا گمان نہ کرنا مین نے آجتک کبھی وعدہ باطل نہین کیا ہر ایک کو دل نہین دیا نہین معلوم فلک کو کیا منظور تھا جو تمھارا عاشق بنایا قسمت نے یہان تک پہونچایا ملکہ یہ سنکر بہت ہنسین کہا آپ ہمارے عاشق ہین محبت مین صادق ہین عاشقون مین جو باتین ہوتی ہین وہ آپ مین بھی ضرور ہونگی گریبان کا پھاڑنا اپنی اچھی بھلی صورت کو بگاڑنا جنگلون مین رہنا غم و الم سہنا دل مین ہر وقت محبوب کی یاد قلب و جگر نالان فریاد انسانون سے نفرت وحشیون سے رغبت رات کا نہ سونا ہر وقت رونا نحیف و نزار مجبور و ناچار راتون کو اختر شماری دن کو آہ و زاری کرتے ہونگے خون جگر لخت دل دشمنون کی غذا ہوگی مرض ہجر کی دارو کی وصل دوا ہوگی جب آہ کرتے ہونگے عرش کو ہلا دیتے ہونگے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہونگے ہر وقت میری تصویر خیالی پیش نگاہ ہوگی آنکھون مین آنسو ہونگے لب پر آہ ہوگی جو کوئی معشوق کو پوچھتا ہوگا معمولی تعریف کرتے ہونگے ایک ایک پر مرتے ہونگے زلف کو مار سیاہ یا عاشقون کا دود آہ بتاتے ہونگے پیشانی کو صبح نور سے تشبیہ دیتے ہونگے طباعی

کام لیتے ہونگے ابروؤنکو تلوار مژہ کو خار چشم کو جادو یا دشت مین کا آہو رخسار کو گلاب کا
پھول یا قمر بینی کو نور کا منبر لب کو نوشین یا برگ یاسمین دندان کو گوہر یا تابندہ اختر زبان
کو ماہی بحر طلاقت یا غواص لجہ فصاحت زنخدان کو چاہ نور یا چشمہ بلور گلو کو صراحی الماس
صاف خوبصورت وشفاف اسی طرح تعریف کرتے ہونگے ایک ایک عضو کی توصیف کرتے ہونگے بدیع الملک
نے ہنس کر جواب دیا کہ آپ نے اپنا سراپا خوب بیان کیا معلوم ہوا آپ حسین ہین ہم تمکین
ہین یہ پیشتر ہی سے جانتا تھا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہ تھی اسقدر تعریف بیان کرنے کی
حاجت نہ تھی لیکن پورا سراپا بیان کیا ہوتا ہر ایک عضو کا حال عیان ہوتا کچھ اپنی سنگدلی کی
تعریف کی ہوتی بیوفا ہونیکی توصیف کی ہوتی اس پردے مین یہ حال بھی ظاہر کر دیا ہوتا اپنی عادتوں سے
بھی ماہر کر دیا ہوتا ملکہ نے اسقدر شوخی تو کی مگر جواب باصواب پا کر شرما گئین رات بھر ایسی ہی
باتین لطف کی حکایتین رہین ناگہان دشمن شب وصل عاشقان یعنے موذن نے نعرۂ اللہ اکبر
بلند کیا بدیع الملک کے دل کو دردمند کیا شاہزادہ اٹھا فریضہ سحری کو ادا کیا ملکہ سے کہا اب
ان گرفتاران مصیبت کی خبر لینا چاہیے جنکو سیلاب جدائی نے ہمسے چھڑایا ہے غریق لجہ آفت بنایا ہے
ملکہ نے عرض کی اے شہریار ابھی صبر فرمایئے زیادہ بیتاب نہ ہوجیئے مین ابھی چلتی ہون وہ مرحلہ
بھی آپ کو فتح کرنا ہوگا مین آپکے سردارون کو رہا کر دونگی پھر آپ کو اختیار ہے اس مرحلے
کو فتح کیجیے گا اسکے بعد اور مرحلہ جات ملینگے وہی لوح کے ملنے کی راہ ہے مین بھی وقتاً فوقتاً حاضر
خدمت ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا اسکی ضرورت نہین سواے خدا دوسرے کی
مدد کی حاجت نہین مگر آپ کو اتنی تکلیف ہوگی کہ جہان سب قید ہین وہان تک پہونچا دیجیے
پھر خدا مالک ہے ملکہ نے کہا مین ابھی پہونچائے دیتی ہون سردارون کو قید سے چھڑائی دیتی ہون
یہ کہکر تخت سحر طلب کیا کنیزین تخت لیکر آئین ملکہ نے بدیع الملک کو تخت پر بٹھایا تخت
کو بلند کیا تھوڑی دیر مین صحرائے عنبر فام نظر آیا بدیع الملک نے فرمایا ہم اسی صحرا مین مقیم
تھے جب طغیانی آب سے تا بہ خندق قلعہ پہونچے ملکہ نے عرض کی یہی صحرائے عنبر فام ہے
عنبر نگار اسی دربند کے حاکم کا نام ہے یہ کہتی ہوئی قلعہ کے قریب آئین خندق کو پھاند کر پار
پہونچین ایک میدان مین عمارت پتھر کی بنی تھی ملکہ نے کہا اسی مین سب سردار اسیر ہین یہ
کہکر سحر کیا وہ عمارت منہدم ہوئی بدیع الملک نے دیکھا سب سردار زنجیرین آہنی پہنے ہوے
مغموم و متحمل بیٹھے ہین ملکہ نے سحر کیا سب کی زنجیرین کٹ کر زمین پر گرین سردار نعرے کرکے
اٹھے ملکہ نے ایک گوشہ مین تخت اتارا بدیع الملک سے رخصت ہوئین بدیع الملک
تخت سے اترے ملکہ اس طرف روانہ ہوئین بدیع الملک سردارون کے قریب آئے
سردارون نے جو بدیع الملک کو دیکھا بہت خوش ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار
آپ کہان تشریف فرما تھے بدیع الملک نے فرمایا مجھپر خدا نے فضل کیا آپ لوگون کی رہائی
کی تدبیر کرتا تھا سردارون نے عرض کی اب کیا ارادہ ہے بدیع الملک نے فرمایا اب اس
مرحلے کی شکست کرنیکا قصد ہے سردارون نے کہا یہ مرحلہ ہے بدیع الملک نے کہا یہان کے

مرحلے ایسے ہی ہین کل آپ لوگون پر کیا مصیبت پڑی سب نے عرض کی جب سیلاب ہمکو بہا لے
بہالایا تو ہملوگ بیہوش تھے آنکھ جو کھلی اپنے کو ان حجرہاے تاریک مین اسیر پایا قریب شام
ایک شخص کچھ کھانا ہملوگون کے واسطے لایا پھر حجرے مین بند کرکے چلا گیا اُس سے چند باتین تحقیق
کرنا چاہین مگر اُس نے جواب بھی نہ دیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا یہ مرحلہ عنبر نگارہ ہی وہ بڑا
مکارہ ہی سحر تو یہان بالکل نہین ہی مگر سب علم حکمت کے عجائب وغرائب ہین یہ باتین کرتے ہوئے
شاہزادہ بدیع الملک مع جملہ سردارون کے آگے بڑھے تھوڑی دور جاکے ایک مکان
پتھر کا دکھائی دیا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا یقین ہی عنبر نگارہ اسی مکان مین رہتا ہوگا
سب نے عرض کی مکان کی شان سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہی یہ باتین کر رہے تھے کہ اُس
مکان سے ایک آفتاب نکلا بدیع الملک نے دیکھا اُس کا عکس جسپر پڑتا ہی جل جاتا ہی
یہ کیفیت جو دیکھی سردارون سے کہا یہ بلاے عظیم ہی اِس کے دفع کرنے کی تدبیر کرنا چاہیے
سب نے کہا ای شہریارہ اِس کی تدبیر کیا ہوسکتی ہی شاہزادہ بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا
برق چمک کر اُس آفتاب پر گری آفتاب کے دو ٹکڑے ہوئے جو لوگ جلکر گرے تھے وہ
ہوشیار ہوگئے شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک حوض آب مصفا پتھر کا بنا ہی
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا نہین معلوم اِس حوض مین کیا آفت ہی یہ کہہ رہے تھے
کہ حوض سے ایک ماہی نہایت مہیب برآمد ہوئی مانند اژدر کے اُس ماہی نے دم کھینچا سب
سردار اُس کے شکم مین چلے شاہزادہ بدیع الملک نے تلوار علم کی قریب اُس ماہی کے
پہونچے اُس نے سانس کھینچی شاہزادہ بدیع الملک بھی ماہی کے شکم مین گئے مچھلی سب کو نگل گئی
سب بیہوش ہوگئے تھے تھوڑی دیر مین سب کو ہوش جو آیا اپنے کو زمین پر پایا سب لوگ
اُٹھے بدیع الملک بھی اُٹھکر آگے بڑھے سردارون سے پوچھا یہ کیا بات تھی جو کچھ گزند نہ پہونچی
دیکھا تو سامنے مچھلی کے دو ٹکڑے پڑے تھے شاہزادہ بدیع الملک کو تعجب ہوا ایک پرچہ
گود مین آکے گرا شاہزادہ بدیع الملک نے اُس پرچے کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ ای شہریار
آپ یہین توقف فرمایئے جب تک مین عرض نہ کرون آگے تشریف نہ لیجایئے گا اُس کے بعد
نام ملکہ شاداب کا لکھا تھا شاہزادہ بدیع الملک نے سردارون سے کہا ابھی یہین
توقف کرنا مناسب ہی جبتک مین نہ کہون آگے نہ جایئے گا سردارون نے عرض کی ہملوگ یہین
ٹھہرتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے دیر تک وہان توقف کیا جب بہت عرصہ ہوا
تو ایک پرچہ پھر شاہزادہ بدیع الملک کے پاس آکے گرا شاہزادے نے پرچے کو اُٹھاکے
دیکھا اُس مین لکھا تھا کہ آپ گوشے مین تشریف لایئے کچھ امور ضروری عرض کرنا ہین شاہزادہ
بدیع الملک سب سردارون کو اُسی جگہ ٹھہرا کے ایک گوشے مین گئے دیکھا ملکہ شاداب
موجود ہین بدیع الملک نے کہا ملکہ تم اس قدر کیون تکلیف کرتی ہو خدا مالک ہی اگر ہماری قسمت
مین فتح ہی تو ہر طرح ہوگی ملکہ نے عرض کی ای شہریار یہان کا معاملہ عجیب ہی اگر ساحرون کا مجمع ہوتا
تو مین حاضر نہ رہتی مجھے اطمینان ہوتا کہ آپ پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی مگر یہان معاملات حکمت ہین اس

سے بچنے کے واسطے ایک چیز لائی ہون جب تک آپ کے پاس موجود رہیگی کبھی تکلیف
نہین پہونچے گی یہ کہکر ایک شیشہ شاہزادہ بدیع الملک کو دیا عرض کی اس شیشے مین جو
روغن ہی اپنی جسم پر لگائیے تمام لشکر کو عطا فرمائیے جب تک روغن جسم پر باقی رہیگا کوئی چیز
اثر نہ کریگی شاہزادہ بدیع الملک نے وہ روغن جسم پر لگایا اپنے سردارون کو دیا سب نے
اُس روغن کو لگایا ملکہ شاہزادہ بدیع الملک سے رخصت ہوئین شاہزادہ بدیع الملک آگے
بڑھے ایک باغ نظر آیا باغ مین ایک بنگلہ دیکھا بدیع الملک اُس بنگلے کے قریب آئے دیکھا ایک
مرد ضعیف اُس بنگلے مین بیٹھا ہی دو تین خدمتگار اُس کے روبرو کھڑے ہین بدیع الملک کو جو اُس
مرد ضعیف نے دیکھا کہا او جوان تو کون ہی کہانسے آیا ہی کیا نام ہی شاہزادہ بدیع الملک نے
اپنا نام بتایا طلسم مین آنیکا ارادہ ظاہر کیا اُس مرد ضعیف نے کہا ای جوان مجھے تیرے شباب
پر رحم آتا ہی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو واپس جا ورنہ بہت پریشان ہوگا مجھکو نہین جانتا کہ مین
کون ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین تجھسے واقف نہین اور اپنا یہ دستور ہی کہ
جس امر کا ارادہ کیا اُس کو انجام دیا اب مین بے فتح طلسم یہانسے واپس نہ جاؤنگا اُس مرد ضعیف
نے کہا مین عنبر نگار حکیم ہون اس مرحلے کا کل انتظام میرے سپرد ہی مین ایک دم مین تجھے
اور تیرے لشکر کو تباہ کرسکتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تیری مجال نہین جو ایک دم
مین ہمین تباہ کردے عنبر نگار نے کہا مین فوج بھی بیشمار رکھتا ہون تو ان چند بہادرون کے
بھروسے پر ناز کرتا ہی انکی کچھ حقیقت نہین ہی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جو تیرے دلمین
ارادہ ہو اُس سے باز نہ رہ مین موجود ہون عنبر نگار نے اتنی دیر مین بہت سی باتین شاہزادہ
بدیع الملک کی پریشانی کے واسطے کہین مگر شاہزادے پر کسی نے تاثیر نہ کی عنبر نگار مجبور ہوا کہا
ای شاہزادہ بدیع الملک اگر تمھین اپنے قوت بازو پر کچھ ناز ہی تو مین تمسے مقابلہ کرونگا
میرے پاس بھی فوج موجود ہی بدیع الملک نے فرمایا جب جی چاہے مقابلہ کر مین موجود ہون
عنبر نگار نے کہا آج شب کو آپ یہان مقیم رہین کل مقابلہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک
نے سب سردارون سے کہا آج کوئی مقام مناسب دیکھکر قیام کرنا چاہیے کل عنبر نگار
مقابلہ کرنیکو کہتا ہی سب نے عرض کی جہان آپ مناسب جانین قیام فرمائین بدیع الملک
ایک گلستان مین جا کر ٹھہرے عنبر نگار نے اپنے ایک ملازم کی معرفت رقعہ بدیع الملک
کے پاس بھیجا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف یہان سے
طلب فرمائیے مین فوراً روانہ کردونگا شاہزادہ بدیع الملک نے جواب مین لکھا ہمین کسی
شے کی ضرورت نہین ہی صرف مقابلہ کرنا مقصود ہی جواب جب عنبر نگار کے پاس گیا اپنے
مصاحبین کو اُس نے جواب دکھایا کہا یہ جوان بڑا صاحب غیرت ہی اپنے اوپر کیا کیا تکلیفین
گوارا کین مگر ہمسے مدد نہ چاہی سب نے جواب دیا جتنے مسلمان ہین سب کے یہی قاعدے ہین
کبھی دشمن کا احسان نہین لیتے عنبر نگار نے اُسی وقت اپنی فوج کو اطلاع کرائی کہ صبح کو مقابلہ
کرنا ہوگا لازم ہی کہ سب لوگ مسلح و مکمل رہین یہ خبر جو فوج مین پہونچی سب نے جنگ کی تیاری

کرنا شروع کی رات بھر سامان جنگ مین مصروف رہے جب صبح ہوئی عنبر نگار کے مکان پر
آئے عنبر نگار نے فوج کو میدان مین جانیکی اجازت دی فوج میدان کو روانہ ہوئی اس
طرف سے بدیع الملک نامدار اپنے سردارون کو لیکر میدان مین آئے مرکب بھی ان
لوگون کے پاس نہ تھے پیادہ پا میدان مین آکر کھڑے ہوئے لشکر حریف سے پرے جما کر
جوانون کو اجازت دی دو جوان میدان مین آئے مبارز طلب کئے لشکر اسلام سے بھی دو
جوان گئے جاتے ہی حریفون کو قتل کیا اُنکے مرکب لیکر خدمت شاہزادہ بدیع الملک
مین حاضر ہوئے عرض کی آقاے نامدار مرکب حاضر ہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
تمھین مبارک ہون مجھکو بھی خدا مرکب دیگا سردارون نے عرض کی ای شہریار آپ سوار
ہو جیئے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا ان مرکبون کو لشکر مین چھوڑ جاؤ جب سب کے
پاس مرکب آجائنگے اُسوقت سوار ہونا سردارون نے بہت چاہا کہ بدیع الملک گھوڑے
پر سوار ہون مگر شاہزادے نے قبول نہ کیا سردار مجبور ہو گئے گھوڑے لشکر مین لوگون کو دیکر
پھر میدان کی طرف روانہ ہوئے لشکر عنبر نگار سے پھر دو جوان نکلے مبارز طلبی کی لشکر
اسلام سے جو دو جوان بڑھے تھے اُنھون نے مقابلہ کیا کچھ عرصہ بھی نہ ہوا جاتے ہی مار لیا
یہ کیفیت جو افسر فوج نے دیکھی تمام لشکر سے اشارہ کیا کہ یکبارگی ٹوٹ پڑو جنگ مغلوبہ
کرکے سب کو مار لو فوج اشارہ پاکے ٹوٹ پڑی لشکر اسلام کے سردارون نے جو یہ کیفیت
دیکھی یہ سب بھی تلوارین کھینچ کے ٹوٹ پڑے شاہزادہ بدیع الملک نامدار نے جاتے
ہی افسر فوج کو قتل کیا اُس کا مرکب لیا اور سردارون نے بھی جوانان لشکر حریف کو قتل
کرکے اُنکے مرکب لیئے تھوڑی دیر مین سپاہ حریف کو شکست فاش ہوئی افسر کے مارے
جانے سے سپاہ کے ہوش جاتے رہے سب نے امان طلب کی بدیع الملک نے تلوار
روکی سب سوار شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے
سب کو مسلمان کیا وہان سے عنبر نگار کے مکان کی طرف چلے عنبر نگار نے جو یہ کیفیت
دیکھی اپنے دلمین خیال کیا کہ اب جان نہ بچے گی بہتر یہ ہی کہ اس جوان کی اطاعت قبول کرون
یہ سوچ کے اپنے بنگلے سے نکلا شاہزادہ بدیع الملک کے استقبال کو آیا دور سے بدیع الملک
کو دیکھکر پیادہ پا ہوا ہاتھون کو رومال سے باندھا شاہزادہ بدیع الملک کے قریب آکے عرض
کی ای شہریار مین آپ کی غلامی قبول کرتا ہون میری جان بخشی فرمایئے شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا ای عنبر نگار اگر اسلام قبول کرو تو تمھاری جان بخشی ہوجائے عنبر نگار بصدق دل مسلمان
ہوا شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے گھر لیگیا بڑی خاطر سے پیش آیا شاہزادے کے واسطے
صحبت عیش و نشاط برپا کی شب بھر صحبت رہی صبح کو بدیع الملک نے کہا ای عنبر نگار اب
ہمین رخصت کرو ابھی بڑے بڑے مرحلے طی کرنا ہین تلاش لوح مین جاتا ہون عنبر نگار نے عرض
کی ای شہریار دو روز یہان توقف فرمایئے غلام آپ کے ہمراہ چلیگا یہان کی کل کیفیتون سے
بخوبی واقف ہون انشاء اللہ تعالے بخیر و عافیت مقام لوح تک پہونچا دونگا بدیع الملک نے

نے فرمایا تمھاری خوشی منظور ہی دو روز تک شاہزادے نے وہان قیام کیا تیسرے روز عنبر نگار
لشکر گران ہمراہ لیکر شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین آیا عرض کی ای شہریار اب تشریف
لیچلئے بدیع الملک مع جملہ سرداروں کے تیار تھے اُسی وقت ہمراہ ہوئے عنبر نگار نے کہا ای شہریار
یہان سے گلزار کہکشان مین چلنا چاہیے لوح طلسم وہین ہی مالک وحاکم وہان کا کہکشان کفن پوش ہی
لوح طلسمی اُسی کے پاس ہی بڑا فقیر کامل ہی اُس کے یہان جانا اور لوح لانا امکان بشر سے دور ہی
انسان کا کیا مقدور ہی جو وہان تک جاسکے یا ٹھہرنے کی تاب لاسکے وہ عجب مقام پرہول ہی اگر آپ
طلسم کشائے اصلی ہین تو ضرور وہان تک پہونچین گے لوح حاصل ہوگی مرحلہ جات دقیق فتح ہونگے
طلسم کو شکست ہوگی اور اگر حضور کے نام اِس طلسم کی فتاحی نہین ہی تو لوح ہاتھ نہ آئیگی وہان تک
جانا مشکل ہوگا گلزار کہکشان تک نہ پہونچیے گا یہ بھی امتحان طلسم کشا ہی جو اِس طلسم کا فتح کرنیوالا ہوگا اُس کو
لوح دار تک جانا بہت آسان ہوگا اور باغ مین پہونچ جائیگا جو طلسم کشا نہین ہی وہ باغ تک جا
نہین سکتا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی اگر ہم اِس طلسم کے فتاح ہین تو ضرور
وہان تک جائینگے لوح لائینگے اور اگر ہماری قسمت مین فتاحی طلسم نہین ہی تو مجبور واپس آئینگے یا اپنے
کیئے کی سزا پائینگے یہ باتین کرتے ہوئے گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کی جاتی ہی

کہ اِس کو گنجینۂ سامری دیکھنے سے معلوم ہوا تھا کہ شاہزادہ بدیع الملک مرحلہ عنبر نگار کی طرف
گئے اور شبیہ جمشید نے یہ بھی کہا تھا کہ اب طلسم کشا زندہ نرہیگا یہ بالکل بے فکر ہو گیا تھا تیسرے روز
کچھ لوگ اس کے دربار مین آئے اُنھون نے کہا آپ نے گنجینۂ جمشید کو ملاحظہ فرمایا تھا اُس مین طلسم کشا
کی کیا کیفیت معلوم ہوئی قیصر نے کہا طلسم کشا کو خداوند نے فنا کر دیا وہ عنبر فام کے میدان
مین مارا گیا اور لشکر بھی اُس کا جان سے گیا ارسطو نظیر وزیر نے کہا اِس وقت پھر ملاحظہ فرمائیے
دیکھیے کیا واقعہ گذرا اور کس کے ہاتھ سے طلسم کشا مارا گیا اب تک حضور مین سر طلسم کشا کیون نہین
آیا قیصر نے اُسی وقت گنجینۂ جمشید طلب کیا صندوقچہ کھولا کہا یا خداوند جمشید اِس وقت ایک امر
ضروری آپ سے دریافت کرنا ہی باہر تشریف لائیے الماس کا پتلا اُس صندوقچے سے باہر آیا قیصر نے
پہلے تو سجدہ کیا پھر کہا یا خداوند اب طلسم کشا کی لاش کس میدان مین پڑی ہی پتلے نے کہا ای قیصر
طلسم کشا ابھی فنا نہین ہوا طرف گلزار کہکشان کے جاتا ہی اور عنبر نگار اُس کے ہمراہ ہی قیصر نے
کہا یا خداوند آپ نے ملک الموت کو جو حکم دیا تھا ملک الموت نے آپ کا کہنا قبول نہین کیا
یہ کیا سبب ہوا قیصر نے جو یہ کہا تو پتلے کو برا معلوم ہوا کہا او بے ادب کیا بیہودہ بکتا ہی نہین جانتا کہ
خداوند کا کوئی فعل خالی از مصلحت نہین ہوتا ہی تجھے ہمارے کارخانون مین کیا دخل ہی جو ہمارا جی
چاہتا ہی وہ کرتے ہین اب ہم طلسم کشا کو عمر دائمی عطا کرینگے اور تیرے طلسم کو طلسم کشا کے ہاتھ سے
تباہ کرادینگے اُس کے دلمین نور ایمان پیدا کر کے اپنا بندۂ خاص بنائینگے قیصر اِس بات کو سنکر
کانپ اُٹھا ہاتھ باندھ کر کہا یا خداوند مجھسے خطا ہوئی اب نہ عرض کرونگا آپ مالک ہین جو آپ کے

مزاج مین آئے میرے واسطے کیجیے مین کیا کر سکتا ہون پتلے نے کہا تیری بیٹی نے غضب کیا اُس کو
جا کر صحراے عنبر فام سے لے آئی وہان کے عجائب و غرائب کو سبکے روبرو مٹا دیا آپ مسلمان ہو گئی
اب عنبر نگار بھی مسلمان ہو گیا طلسم کشا کو لیکر گلزار کہکشان کی طرف گیا ہی خداوند اب گلزار
کہکشان کو بھی فتح کرا دینگے کہکشان کفن پوش بھی مارا جائے گا طلسم کشا کو لوح ملجائیگی طلسم کو
برباد کریگا قیصر نے کہا یا خداوند مین تو آپ کا بندہ کمتر ہون کبھی مین نے عبادت سے غفلت نہین
کی آپ مجھسے کیون آزردہ ہوئے پتلے نے کہا اب تیرے مزاج مین غرور زیادہ ہو گیا ہی اور خداوند کو غرور
ناپسند ہی اسی وجہ سے تجھکو اب فنا کر دینگے قیصر نے کہا یا خداوند مین اب غرور کو اپنے دل سے
دور کرتا ہون ہر ایک سے بعجز و انکساری پیش آؤنگا سب کو اپنا مالک و بزرگ جانونگا پتلے نے
کہا اب تیرے کلام کا قدرت کو اعتبار نہین ہی زنبر نے اشارہ دیا اسوقت خداوند کو غصہ ہی عرض
معاجت کرنا اچھا نہین ہی پھر کہیے گا اس وقت خاموش ہو رہیے قیصر خاموش ہو رہا کہا آپ تشریف
لیجائیے مجھے اسی قدر امور تحقیق کرنا تھے پتلے نے کہا اب ہم نہین جائینگے اور جو ہمارے بھائی اس
صندوقچہ مین بند ہین اُن سب کو بھی بلا لینگے تیرے یہان اب نہین رہینگے قیصر نے جب بہت کچھ منت
و سماجت کی تب پتلا صندوقچہ کے اندر گیا قیصر نے صندوقچہ بند کیا وزیرون سے کہا غضب ہو گیا یہ شخص
کیسا ہی کہ اس عنبر فام کے صحراے گذر گیا اور عنبر نگار کو اپنا مطیع بنایا یہ غضب کریگا لوح تک جائیگا
کیا عجب ہی جو خداوند اُس کی مدد کرین اور لوح اُس کو ملجائے وزیرانے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہی قیصر
نے کہا مجھے ہراس تو نہین ہی وہ کیا بنا سکتا ہی ابھی ایک لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی گردستان
سے ایک پہلوان بلا کر اُس کے مقابلے کو بھیجون تو تمام لشکر کو ہان کے میرے یہان کا ایک پہلوان
کافی ہو وزیرانے کہا پھر آپ کو جو کچھ کرنا ہی جلد کیجیے اس مین عرصہ لگانا خلاف عقل ہی ایسا نہ ہو لوح
اُس کے ہاتھ آجائے تو غضب ہو قیصر نے کہا لوح تو نہین پائیگا اور اگر مل بھی جائیگی تو اُس کے پاس
نہین رہیگی ایک پہلوان کو بھیجدونگا تو وہ اُس سے لوح چھین لیگا وزیرون نے کہا ایک مرحلہ تو
برباد ہو جائیگا آپ اس کی جلد فکر کرین قیصر نے کہا اگر آپ لوگون کو اس امر کا خیال ہی تو ایک نامہ شہر
گردستان مین بھیجیے وہان سے ایک پہلوان کو بلا بھیجیے یہان اُس کے ساتھ لشکر کر کے روانہ کیجیے
وہ راہ سے گرفتار کر لائیگا وزیرون نے کہا حضور جس پہلوان کو فرمائین وہ بلایا جائے قیصر نے کہا
دفتر فہرست پہلوانون کے نام کی منگاؤ تین قسم کے پہلوان ہین جو قسم سب مین سے آخر ہی اُسمین جس کا نام آخر
مین لکھا ہو اس کو بلاؤ وزیرون نے کہا کہ اعلے درجے کے پہلوانون کو بلائیے تو کیا برائی ہی قیصر نے کہا
اُن لوگون کی شان کے خلاف ہی وزیرون نے اسی وقت پہلوانون کے نام کا دفتر لا کر اس کے
سامنے رکھا اُس نے تیسری قسم کے پہلوانون کے نام دیکھے جو نام سب کے آخر مین لکھا تھا وزیرون
سے کہا اس کے نام خط روانہ کردو اس کو بلاؤ وزیرانے دیکھا تو اس مین بہمن شیر دل کا نام لکھا ہی
وزیرانے اسی وقت ایک خط بہمن شیر دل کے نام روانہ کیا مضمون اُس کا یہ تھا کہ ای بہمن
شیر دل آگاہ ہو کہ آج کل سلطان طلسم کے مقابلے کے واسطے ایک جوان صاحب شوکت و شان
آیا ہی اس نے ایک درجہ طلسم فتح کر لیا ہی اب تمکو لازم یہ ہی کہ اپنے تئین بہت جلد یہان پہونچاؤ لشکر

یہان سے تمہارے ہمراہ کیا جائیگا اور بہت کچھ خزانہ سرکار شاہی سے دیا جائیگا جب یہ نامہ ختم ہوا
ایک قاصد کو بلایا نامہ دیا زبانی بھی کہدیا کہ سلطان کی طرف سے تاکید کرنا کہ جہانتک ممکن ہوا نہین
جلد یہان پہونچاؤ دیر نہ لگاؤ قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز شہر گردستان مین پہونچا
بہمن شیردل کے مکان پر گیا نامہ دیا بہمن نے نامے کو پڑھا اُسمین یہ مضمون لکھا تھا
قاصد نے زبانی بھی کہا کہ سلطان نے فرمایا ہے کہ جہانتک ہوسکے اُنکو یہان جلد پہونچاؤ کہ مقابلے
کے واسطے جب تک تم نہ آوگے کوئی نہ بھیجا جائیگا اور طلسم کشا گلزار کہکشان کیطرف گیا ہے ایسا
نہ ہو وہان جاکر کوئی فساد برپا کرے تو بڑا غضب ہو بہمن نے کہا مین جاتا ہون یہ فرمان اپنے
سردار گرگین درشت چنگال کو دکھاتا ہون اُن سے اجازت لیکر آج ہی یہان سے روانہ
ہو جاؤنگا قاصد نے کہا مین تمکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا بہمن نے کہا تم تمھارے ہمراہ چلونگا یہ کہکے
اُٹھا اپنا کرگدن طلب کیا ملازمون نے کرگدن کو درست کیا بہمن سوار ہوا گرگین درشت
چنگال کے پاس گیا نامہ قیصر کا دکھایا گرگین نے کہا ضرور جانا چاہیے اب یہان ٹھہرنا مناسب
نہین ہے بہمن گرگین سے اُسی وقت رخصت ہوا چند خادم اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز
قیصر کے یہان آیا اپنی اطلاع کرائی قیصر اُس وقت دربار مین بیٹھا اسی کا ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار نے
آکے کہا حضور بہمن شیردل حاضر ہے امیدوار باریابی ہے قیصر نے خوش ہوکر کہا جلدی میرے پاس
لاؤ مین اُسی کا منتظر تھا چوبدار باہر آئے بہمن کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے سب نے دیکھا ایک مرد قوی
ہیکل دیو صورت سیہ فام گردن کی تیاری سے سر چھوٹا معلوم ہوتا ہے دونون ہاتھ خرطوم فیل
سے زیادہ تیار پانون ستون سنگ سے زیادہ سخت آکر قیصر کو سلام کیا قیصر بھی بغور اُس کی
صورت دیکھنے لگا کہا اے بہمن بیٹھو بہمن نے کہا حضور مین یہان کہان بیٹھ سکتا ہون قیصر نے
اُسی وقت اُس کے واسطے ایک بارگاہ استادہ ہونے کا حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی یہ بارگاہ مین
گیا قیصر بھی اُس کے ہمراہ آیا کہا اے بہمن تم کس درجہ کے پہلوانون مین ہو بہمن نے کہا مین درجہ
سوم کے پہلوانون مین ہون وزرا نے کہا حضور درجہ دوم کے جو پہلوان ہین وہ اس سے بھی زیادہ قوی
تن ہین اور درجہ اول کے پہلوان آدمی نہین معلوم ہوتے ہین دیوون سے زیادہ ہین قیصر نے کہا
اس کا درجہ درجۂ سوم کے پہلوان سے بھی کم ہے سب کے آخر مین اس کا نام ہے مگر اور شہر مین ایسے
پہلوان بھی نہین دکھائی دیتے ہین بہمن نے کہا حضور کا فرمان پہونچا غلام کی عزت بڑھی اب ایک
بات کا امیدوار ہون کہ جب حریف کو مع لشکر گرفتار کرکے لاؤن تو مجھے درجہ دوم مین لکھیے گا قیصر
نے کہا تیری ہی خوشی کرینگے دوسرا درجہ دینگے بہمن نے کہا لشکر میرے ہمراہ کرینگے کوئی ضرورت
نہین ہے مین تنہا جاکر سب کو اسیر کر لاؤنگا قیصر نے کہا لشکر سے تیری وقعت زیادہ سمجھی جائیگی
اور مین تیرے ہمراہ اپنا لشکر خاص کرونگا جس کا ہر ایک جوان اس قابل ہے جو تیرے ہمراہ رہے تجھے
اُس لشکر کی افسری زیب بھی ہے وہ لشکر زنگیون کا ہے بہمن نے کہا جو آپ فرمائین مین بجا لاؤن
لشکر کو بھی ہمراہ لیجاؤنگا میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ آپ مجھے تنہا جانے دیجیے کہ اس طرح جانے
مین دل حریف پر میری ہیبت ہوگی اور وہ خیال کریگا کہ یہ تنہا آیا ہے اس سے مین مقابلہ نہ کرسکونگا

قیصر نے کہا اے بہمن شیر دل ہماری خوشی یہی ہے کہ تم اپنے ہمراہ لشکر لیتے جاؤ بہمن مجبور ہو کر خاموش ہوا قیصر نے اُسی وقت لشکر مین اطلاع کرائی لشکر تیار ہوا شب بھر قیصر نے بہمن کو مہمان کیا صبح کو لشکر گران اِس کے ہمراہ کیا بہمن جانب گلزار کہکشان روانہ ہوا گذر اِس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو عنبر نگار کے ہمراہ جانب گلزار کہکشان تلاش لوح مین روانہ ہوئے دوسرے روز ایک میدان نظر آیا شاہزادے نے اُس میدان کو بہت صاف و شفاف پایا عنبر نگار سے کہا یہ میدان کیسا ہے اتنا وسیع میدان اِس قدر صاف کیون بنایا گیا عنبر نگار نے عرض کی یہان ایک حکیم رہتا ہے اِس میدان مین کچھ عجائبات اُس نے بنائے ہین یقین ہے آپ کے سامنے آئین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا حکیم کا مکان کہان ہے عنبر نگار نے عرض کی حکیم کا مکان یہان سے بہت دور ہے اپنے مکان تک اُس کے نے عجائب و غرائب بنائے ہین یہ بھی ایک مرحلہ ہے اِس کو فتح کیجیے یہ حکیم بھی تھوڑا سا لشکر رکھتا ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اب اُس کے مکان کی طرف چلنا ضرور ہے جب تک یہ مرحلہ فتح نہ ہوگا گلزار کہکشان کا راستہ نہ کھلے گا عنبر نگار نے عرض کی آپ کو اختیار ہے اُس کے مکان پر تشریف لے چلیے مگر راہ کے عجائب و غرائب کو پہلے دفع کر لیجیے جب تک راہ صاف نہ ہوگی وہان تک کیونکر پہونچیے گا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جب کوئی چیز سامنے آئیگی اُس وقت دیکھا جائیگا ابھی تو کچھ نظر بھی نہین آتا ہے عنبر نگار شاہزادہ بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیکر حکیم کے مکان کی طرف چلا شاہزادہ بدیع الملک نے پوچھا کہ اِس حکیم کا کیا نام ہے عنبر نگار نے عرض کی حکیم حیران تیز فطرت اِس کو سب کہتے ہین اس نے بہت سے عجائب و غرائب اور مقامات پر بھی بنائے ہین قیصر اِس کو اپنا رفیق جانتا ہے بہت مانتا ہے اِس کے مرحلے مین بہت کچھ مال و زر بھی موجود ہے اگر یہ مرحلہ فتح ہو جائیگا تو علاوہ تحفہ جات کے مال و اسباب بہت ہاتھ آئیگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو اُس مرحلے کو بھی فتح کر لینگے یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ شاہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک چادر دھوئین کی برروے ہوا اُڑتی ہوئی آتی ہے شاہزادہ بدیع الملک نے عنبر نگار سے کہا اے عنبر نگار یہ چادر کیسی آتی ہے عنبر نگار نے اُس چادر کیطرف دیکھا عرض کی یہ چادر دھوئین کی ہے جس لشکر پر گریگی اُس کو بیہوش کر دیگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تم اپنے لشکر کا بندوبست کرو عنبر نگار نے عرض کی مین اس چادر کو ابھی دفع کیے دیتا ہون یہ کہکر کچھ برادہ نکالا اور یہ منگایا اُس برادے کو ایک مجمر آہنی مین روشن کیا اس کا دھوان بلند ہوا چادر جو لشکر کی طرف آتی تھی منتشر ہو گئی شاہزادہ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا زمین سے پانی اُبل رہا ہے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار یہین ٹھہریئے آگے تشریف نہ لیجائیے اس پانی مین یہ تاثیر ہے کہ جو اِس پانی کے قریب آئے اور ایک قطرہ آب اُس پر پڑ جائے فوراً پانی ہو کر بہ جائے دل کی حسرت دل ہی مین رہجائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر نگار مجھکو اور میرے لشکر کو اِس کا خوف نہین ہے تمھارے واسطے جو تدبیر کہو کیجائے عنبر نگار

نے عرض کی آپ کے اقبال سے ابھی اس کو دفع کیے دیتا ہون اس کی تاثیر جاتی رہیگی یہ کہکر عنبر نگار
آگے بڑھا بہت بہت تدبیرین کین مگر پانی دفع نہ ہوا عنبر نگار مجبور ہوا شاہزادہ بدیع الملک سے
عرض کی ای شہریار یہ پانی مجھسے دفع نہ ہوگا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا یہ کہان سے آتا ہی عنبر نگار
نے عرض کی یہان تہ خانہ ہی اُس مین ایک چشمہ ہی اُس چشمہ کے بیچ مین ایک شمع روشن ہی شمع گھل
گھل کر اس پانی مین گرتی ہی یہ پانی اُبلتا ہی اُس شمع مین یہ تاثیر ہی جو اُس کی روشنی دیکھلے پانی ہوکر بہ جائے
شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تہخانے کا راستہ کس جانب ہی عنبر نگار نے راستہ تہخانے
کا شاہزادۂ بدیع الملک کو بتایا شاہزادہ اُس طرف روانہ ہوا سب سردار بھی ہمراہ ہوئے شاہزادہ
بدیع الملک نے کہا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائین مین جاتا ہون اُس شمع کو بجھاتا ہون جب یہ پانی
موقوف ہو جائے گا اُس وقت آپ لوگ تشریف لیچلیے گا عنبر نگار نے بہت بہت منع کیا مگر
شاہزادۂ بدیع الملک نے کہنا نہ مانا اُس جانب روانہ ہوئے راہ طی کر کے تہخانے کی راہ پر آئے
دیکھا ایک دہنہ نقب بنا ہی شاہزادۂ بدیع الملک نام خدا لیکر اُس نقب مین داخل ہوئے تھوڑی
دیر کے بعد نقب سے باہر نکلے دیکھا چند جوان مسلح بیٹھے ہین شاہزادۂ بدیع الملک کو دیکھکر وہ
سب آگے بڑھے تلوارین میان سے لیکر وار کرنا شروع کیے شاہزادۂ بدیع الملک نے بھی
تلوار نکالی سب کے وار روکے دو تین کو زخمی کیا سب کی ہمت مین فرق آگیا مگر فرار نہین
ہوئے شاہزادۂ بدیع الملک سے لڑتے رہے مگر شاہزادے نے جب دو ایک کو قتل کیا
سب کے حواس منتشر ہوئے ہتھیار پھینک کے بھاگے شاہزادۂ بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا
ایک چشمہ آب مصفا ہی اُس کے بیچ مین ایک شمع روشن ہی شاہزادۂ بدیع الملک اُسکے
قریب آئے شمع کو ہوا دی مگر کچھ گزند نہ پہونچا شاہزادۂ بدیع الملک نے تلوار سے شمع کو کاٹا
گل جو پانی مین گرا طلاطم پڑ گیا چشمہ سے پانی اُبلنے لگا قریب تھا کہ سب مکان گر پڑے مگر شمع بجھ گئی
پانی اُسی وقت خشک ہو گیا شاہزادۂ بدیع الملک نے شکر خدا کیا وہان سے باہر تشریف
لائے عنبر نگار نے بہت تعریف کی کہا ای شہریار بیشک آپ طلسم کشا ہے اصلی ہین کیا طاقت
تھی جو کوئی اس شمع کو گل کر دیتا یہ آپ کے اقبال کی خوبی تھی جو شمع گل ہو گئی بدیع الملک
آگے بڑھے شہر کی عمارت نظر آئی بدیع الملک نے عنبر نگار سے پوچھا یہ عمارت کیسی ہی
عنبر نگار نے کہا حکیم پیران کا مکان یہی ہی اِس کو قلعہ قرار دیا ہی یہان فوج رہتی ہی بدیع الملک نے
فرمایا اب کچھ عجائب و غرائب باقی نہین ہین عنبر نگار نے عرض کی ابھی جو خاص خاص چیزین ہین
وہ آپ نے ملاحظہ نہین فرمائی ہین جب حکیم سے مقابلہ ہوگا اُس وقت وہ اشیاء آپ ملاحظہ
فرمائینگے بدیع الملک تو عنبر نگار سے یہ باتین کرتے جاتے تھے کہ سامنے قلعہ پر سے کچھ لوگ
نیچے اُترے انھون نے کچھ نشان کھڑے کیے عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی اب
لشکر آپ کے روکنے کو آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے دیکھا
قلعہ پر سے لشکر کی آمد شروع ہوئی تھوڑی دیر مین لشکر کثیر جمع ہو گیا بدیع الملک نے عنبر نگار
سے فرمایا کہ حکیم پیران کو میرے آنے کی خبر کیونکر معلوم ہو گئی جو اس نے سب انتظام درست کیے

عنبر نگار نے عرض کی یہان جتنے مرحلے ہین سب کے حاکم علم نجوم مین مہارت کامل رکھتے ہین ہر وقت دیکھتے رہتے ہین کہ کون آتا ہے مرحلے کے دن کیسے ہین انکو حالات سے آگاہی رہتی ہے بدیع الملک یہ باتین کر رہے تھے کہ لشکر قریب آگیا رسالدار نے آگے بڑھکے کہا ای جوان کہان آتا ہے ٹھہر جا بدیع الملک نے فرمایا ہم اُسی طرف جائینگے تم پلٹ جاؤ ہمین راستہ دو رسالدار نے کہا ہم تیرے روکنے کو آئے ہین یہ مرحلہ ہے طلسم مرآۃ العدم کا تیرا یہان کیا کام ہے اگر اپنی خیریت چاہتا ہے تو پلٹ جا ورنہ بہت پچھتائیگا اپنے کیے کی سزا پائیگا ایک مرحلے کے فتح ہو جانے سے نازان نہ ہو وہ مرحلہ بہت کم زور تھا اس سے فتح ہو گیا یہ ایسا مقام نہین ہے جو تجھسے فتح ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا اس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر تو ہمارے روکنے کو آیا ہے تو اپنے کام کو انجام دے اگر ہم جا سکین گے تو جائینگے ورنہ اگر تیرا قابو ہوگا ہمین گرفتار کر لینا رسالدار نے کہا اگر یہی ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر بدیع الملک نے فرمایا پہلے تو اپنا وار کر لے پھر ہم وار کرینگے رسالدار نے کہا ای جوان مین تجھسے مقابلہ کرنا ننگ سمجھتا ہون مگر مجبور ہون کہ تجھپر رحم آتا ہے اگر اور کسی جوان کو تیرے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہون تو وہ تجھکو جان سے مار ڈالیگا اور اگر مین تجھسے لڑونگا تو خیال رکھونگا بدیع الملک نے فرمایا او یاوہ گو اپنی تمام فوج کو بلا کے مجھسے مقابلہ کر رسالدار نے کہا پہلے تم مجھسے مقابلہ کر لو پھر لشکر کا نام لینا بدیع الملک نے فرمایا اب انتظار کیسا ہے رسالدار نے گرز کا وار کیا بدیع الملک نے وار خالی دیا ہاتھ اس کا چھوٹ پڑا گرز کے جھونک مین گھوڑے سے گرا بدیع الملک خاموش کھڑے رہے یہ اٹھا گرد جھاڑی گھوڑے پر سوار ہوا بدیع الملک نے کہا اب ایسا وار نہ کرنا اگر دوسرا ہوتا تو اس وقت تجھے اتنی مہلت نہ دیتا رسالدار نے کہا ای جوان یہ امر شدنی تھا اور تیری جرأت سے یہ بات بعید تھی جو تو ایسے وقت مین مجھپر حملہ کرتا بدیع الملک نے کہا اب وار کر رسالدار نے تلوار میان سے لی بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے سپر اٹھائی گھوڑے نے سکندری کھائی خود سر سے ہٹ گیا ہاتھ پورا اٹھ نہ سکا تلوار سر پر پڑی زخم کاری لگا بدیع الملک نے دستانہ مار دیا تلوار نکل گئی خون کی چادر منھ پر آئی بدیع الملک کو چکر آگیا قریب تھا گھوڑے سے گرین مگر اپنے تئین سنبھالا رسالدار نے جو بدیع الملک کو اس حال مین پایا دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اسی حالت مین ایسی تلوار کو تلوار پر روکا اچھا ودے سے ہاتھ نکال کے تیغے کا وار کیا اس نے سپر اٹھائی مگر سپر کیا کر سکتی ہے تیغہ جو پڑا سپر کو کاٹ کے خود کو دو پارہ کرتا ہوا سر مین در آیا سر سے سینے مین آیا رسالدار گھوڑے سے گرا شاہزادہ بدیع الملک سے بھی نہ سنبھلا گیا یہ بھی مرکب سے زمین پر آئے فوج مخالف نے جو یہ کیفیت دیکھی چاہا بدیع الملک کو ہلاک کرین یہ خیال کر کے سب بڑھے مگر سرداران بدیع الملک آ پہونچے تھے شاہزادہ بدیع الملک کو اٹھا لیگئے فوج مخالف سے تلوار چلنے لگی تھوڑی دیر مین شام ہو گئی دونون لشکر اپنی اپنی طرف واپس گئے بدیع الملک نوجوان کو سردارون نے بارگاہ مین لا کر مسہری پر لٹا دیا زخم مین ٹانکے دیے گئے شاہزادہ بیہوش تھا دیر کے بعد ہوش آیا سردارون سے جنگ کی کیفیت پوچھی سب نے حالت جنگ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا اب وہ لوگ کل پھر میدان مین آئینگے سردارون نے عرض کی ہم بھی انکے مقابلے کے واسطے جائینگے عنبر نگار حاضر ہوا کچھ ادویہ بدیع الملک کے زخم سر پر چھڑکین عرض کی زخم شب بھر مین اچھا ہو جائے گا بدیع الملک نے فرمایا ای عنبر نگار حکیم حیران کل پھر مقابلہ کریگا عنبر نگار نے کہا آج فوج بہت تنگ دل ہو گئی تھی یقین ہے کل مقابلہ نکرے انہیان تو یہ باتین

تھیں مگر فوج جو حیران و پریشان میدان جنگ سے پلٹی اور پیران کے پاس گئی پیران نے کیفیت جنگ
دریافت کی سب نے کہا غضب ہوا رسالدار صاحب کو طلسم کشا نے حالت زخمداری میں قتل کیا یقین ہو
کہ زندہ نہ ہو رسالدار صاحب نے تلوار اُسکے سر پر لگائی تھی خود کو کاٹ کے تا دو ابرو اُتر آئی تھی طلسم کشا
گھوڑے سے گرتے گرتے سنبھلا رسالدار صاحب نے چاہا دوسرا وار کریں اُس نے تلوار چمکائی رسالدار
صاحب نے وار کیا طلسم کشا نے تلوار پر روکا اُلجھا دوسرے ہاتھ نکال کے وار کیا طلسم کشا کی قوت اس حالت
میں ظاہر ہوئی کہ تلوار رسالدار صاحب کی سینے تک اُتر آئی رسالدار صاحب گھوڑے سے گرے طلسم کشا سے
بھی نہ سنبھلا گیا زمین پر گرا ہم لوگوں نے چاہا بلوہ کر کے ہلاک کریں مگر اُس کے سردار دوڑ پڑے اُٹھا لیگئے لشکر
طلسم کشا سے اُس وقت جنگ مغلوبہ رہی اُن لوگوں کے یہاں کوئی قتل نہیں ہوا ہماری فوج نصف سے زیادہ
تباہ ہو گئی حکیم پیران یہ حال سُنکر بہت رنجیدہ ہوا افسران فوج سے کہا اب کیا کرنا چاہیے افسروں نے
کہا ہم کل مقابلے میں جانیکے لائق نہیں ہیں ہمارے یہاں کوئی ایسا نہیں ہے جو زخمدار نہو زخمدار کیا مقابلہ
کر سکینگے حکیم پیران نے کہا اگر تم میں سے کوئی مقابلے کے واسطے نہ جائے گا تو طلسم کشا قلعہ میں
آجائے گا اور قلعہ کو خالی کرا لیگا سب نے کہا طلسم کشا کل تک زندہ نہ رہیگا زخم بہت کاری لگا ہے حکیم
پیران نے کہا اُس کے ساتھ عنبر نگار ہے وہ ضرور علاج کریگا مرہم بتائے گا ہر طرح زخم سر کو اچھا کر دیگا لوگوں
نے کہا جب اچھا ہوگا اُس وقت طلسم کشا یہاں آئیگا اور ابھی زخم اچھا ہونے میں عرصہ ہے آپ سلطان طلسم
کو یہ کیفیت لکھئے وہاں سے فوج بلائیے جب وہاں سے فوج آجائے گی تو طلسم کشا کے یہاں کون ایسا ہے جو مقابلہ
کریگا پیران نے کہا میں اسی وقت خط لکھتا ہوں یہ کہکر اُس نے اُسی وقت ایک خط قیصر صاف باطن کو
لکھا مضمون اُس کا یہ تھا کہ عنبر نگار مسلمان ہو گیا آپ نے اُس کی خبر نہ لی ایک شخص طلسم کشائی کے
واسطے یہاں آیا ہے آپ کو اس کی اطلاع کسی نے نہیں دی اب میرے مرحلے پر آگے اُس نے قیامت
برپا کی ہے اُس پر کوئی اسم تاثیر نہیں کرتا بہت سی چیزیں میرے طلسم کی برباد ہو گئیں چشمہ روشن جبین میں شمع
روشن تھی اور اُس کے پانی کی یہ تاثیر تھی کہ جس پر ایک قطرہ اُس پانی کا پڑ جاتا وہ بھی پانی ہو جاتا مگر طلسم
نے خود شمع کو گل کر دیا چشمہ خشک ہو گیا چادر دود میں سے تھی وہ چادر عنبر نگار نے خراب کی ایسے جو
تحفہ جات میرے پاس موجود ہیں اُنکو صرف کرنا بیکار جانتا ہوں یہ یقین ہے کہ طلسم کشا پر کوئی تاثیر نہ کریگا
اور عنبر نگار سا شخص اُس کے ہمراہ موجود ہے وہ ہر ایک شے کا دفعیہ کر سکتا ہے اگر میں کوئی تحفہ صرف کرونگا
عنبر نگار اُس کو دفع کر دیگا لشکر کشی کی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طلسم کشا نے حالت زخمداری میں میرے رسالدار
کو قتل کیا اُس کی فوج نے میری نصف سے زیادہ فوج تباہ کر دی جو لوگ اس وقت موجود ہیں وہ بالکل بیکار
ہیں کوئی مقابلے کے لائق نہیں ہے سب زخمدار ہیں اگر آپ اس عریضے کے دیکھتے ہی لشکر نہ بھیجئے گا تو یقین ہے کہ
طلسم کشا صحت پاکر مرحلہ فتح کریگا اور اس مرحلے کے فتح ہونے سے گلزار کہکشان کا راستہ کھل جائے گا
طلسم کشا لوح لینے وہاں جائے گا جب سب مضمون لکھ چکا تو اپنی مہر کر کے ایک قاصد کو بلا کر دیا تاکید کر دی
کہ بہت جلد اس عریضہ کو سلطان کی خدمت میں پہونچانا راہ میں عرصہ نہ لگانا قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر
اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب حال بہمن شیر دل کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جوان اپنے ہمراہ زنگیون کی فوج لیکر چلا تیسرے روز صحراے عنبر فام مین پہونچا عنبر نگار کے مکان پر
گیا کسیکو نہ پایا اپنے ہمراہیون سے کہا اب کیا کرنا چاہیے سب نے کہا اور آگے چلیے یقین ہی مرحلہ پیران
پر سب لوگ گئے ہونگے بہمن شیر دل اُس طرف روانہ ہوا ایک روز رہروی کی جب رات ہوگئی
تو بہمن نے لشکر کو روکا آپ وہین ٹھہرا خیمے استادہ ہوئے سب لوگ اپنے اپنے خیمہ مین گئے پیران
کا مرحلہ وہانسے بہت قریب تھا بہمن تھوڑی دیر کے بعد اپنے خیمے سے باہر آیا ٹہلنے لگا صحرا کی سیر کر رہا تھا
کہ ایک جانب سے گرد اوڑی بہمن نے اور لوگون سے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی جانور صحرائی بھاگا ہوا آتا ہی یہ کہہ رہا
تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک شتر سوار اونٹ کو دوڑائے ہوئے آتا ہی بہمن نے اپنے
ہمراہیون سے کہا اس شتر سوار کو آگے نہ جانے دینا مین کیفیت دریافت کرونگا کہ یہ کہانسے آتا ہی لوگ
آگے بڑھے شتر سوار کے پاس گئے کہا ای شخص اونٹ ٹھہرالے شتر سوار نے کہا مین حکیم پیران کا بھیجا ہوا
خدمت مین سلطان کے جاتا ہون ایک کار ضروری ہی یہان ٹھہر نہین سکتا اگر ٹھہرونگا تو مجھکو عرصہ ہوگا عرصہ
ہونا اچھا نہین ہی پیران نے تاکید کر دی ہی کہ جلد خدمت سلطان مین پہونچنا لوگون نے کہا بھائی ہم بھی سلطان
کے ملازم ہین اور پیران کی مدد کو جاتے ہین صرف تجھسے یہ تحقیق کرنا ہی کہ طلسم کشا تو اُس طرف نہین گیا اس
شتر سوار نے جب یہ سنا کہ یہ لوگ پیران کی مدد کو جاتے ہین تو شتر کو روکا بہمن کے ملازمین اُس کو اپنے
ہمراہ لیکر آئے بہمن نے کہا ای شتر سوار تو کہان جاتا ہی اس نے سب حقیقت اپنی بیان کی بہمن نے کہا
طلسم کشا وہان کیا کر رہا ہی شتر سوار نے کہا طلسم کشا نے آفت برپا کر دی ہی قریب ہی کہ مرحلہ فتح کر لے بڑے
بڑے عجائبات تباہ کر دیے ہین اب مرحلے پر کچھ باقی نہین ہی فوج بھی سب کام آگئی اسی واسطے پیران نے
مجھکو سلطان کے پاس بھیجا ہی کہ مین جاکر وہانسے مدد لاؤن بہمن نے کہا اب تمھارا جانا بیکار ہی مین تو پیران
کی مدد کو جاتا ہون طلسم کشا کو اسیر کر لاؤنگا شتر سوار نے کہا آپ سے ملاقات ہو جانا بہت اچھا ہوا اگر آپ
یہان نہ ملجاتے تو مین ضرور سلطان کی خدمت جاتا انکو عریضہ دکھاتا انھین تردد پیدا ہوتا آپ کا خیال ہوتا
بہمن نے کہا آج شب کو مین یہین قیام کرونگا کل چلونگا شتر سوار نے کہا مجھکو اجازت دیجیے مین جاکر آپ
کی اطلاع کرون کہ سب لوگ آپ کے استقبال کو آئین باعزاز و اکرام لے جائین بہمن نے کہا کل میرے
ہمراہ چلنا ابھی کیا جلدی ہی نامہ دار نے جواب دیا اگر مین اسی وقت جاکے اطلاع کرونگا تو وہ کوئی دوسرا انتظام
کرینگے کیونکہ کل صبح کو مقابلہ ہی ایسا نہ ہو وہ اس وقت کوئی انتظام اور کرین یا فرصت طلب کرین طلسم کشا کو
فرصت دینے مین عذر نہ ہوگا کیونکہ وہ خود بھی زخمدار ہی ضرور مہلت دیدیگا پھر اُس سے دو تین دن کے بعد
مقابلہ ہوگا جب تک اُس کا زخم سر اچھا بھی ہو جائیگا بہمن نے کہا ہمین کچھ خوف نہین اگر طلسم کشا زخمدار ہی
تو ہم خود اُس سے مقابلہ نہ کرینگے جب وہ اچھا ہو جائیگا اُس وقت اُس سے لڑینگے وہ کسی حال مین ہمسے مقابلہ
نہین کر سکتا ہی نامہ دار نے کہا یہ تو مین بخوبی جانتا ہون مگر مجھے پیران کا خوف ہی ایسا نہ ہو وہ مجھسے اس بات پر
آزردہ ہون اور کہین کہ تو نے ہمین اُسی وقت کیون نہ اطلاع دی تو مین کیا جواب دونگا بہمن نے کہا مین
جو کچھ پیران سے کہدونگا وہ قبول کر لینگے تم اس قدر خوف نہ کرو رات بھر کا واسطہ ہی صبح کو مین بھی یہانسے چلونگا
میرے ہمراہ چلنا اور اب تو اُس وقت یہان سے روانہ ہو جاونگا کہ وہان خاص مقابلے کے وقت جاکر پہونچون
اگر لشکر طلسم کشا میدان مین آئیگا تو مین مقابلہ کرونگا شتر سوار مجبور ہوگیا بہمن نے اس کو روک لیا شب بخیر

بہمن جانگنار جب دو گھڑی رات باقی رہی اُس وقت بہمن نے سردارون کو بلاکر کہا لشکر مین روانگی
بول دو سردارون نے لشکریونسے کہا اب ٹھہرنا اچھا نہین بہمن شمشیر دل اپنی بارگاہ سے باہر آچکے سب
یہ خبر سنکر اُٹھے مسلح تو ہو ہی چکے تھے گھوڑون پر سوار ہوئے بہمن بھی اپنے کرگدن پر سوار ہوا لشکر کو ساتھ
لیکر جانب قلعہ حکیم پیران روانہ ہوا اِس کو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت پیران کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب یہ نامہ روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے کہا اب کیا انتظام کرنا چاہیے صبح کو طلسم کشا فوج کو لیکر
ضرور میدان مین آئیگا اور اگر بوجہ زخم سر خود میدان مین آنیکے لائق نہ ہوگا تو فوج کو عنبر نگار کے سپرد
کرکے بھیجیگا ایسے وقت مین وہ خاموش نہ رہیگا لشکریون نے کہا آپ بیکار خیال کرتے ہین ہم جانتے ہین
طلسم کشا زندہ نہ ہوگا پیران نے کہا مین ابھی لوگون کو بھیجتا ہون سب کیفیت وہان کی معلوم ہوئی جاتی ہے
یہ کہکر اُس نے اپنے عیار صمصام صرصر قدم کو بلا کر کہا لشکر طلسم کشا مین جا کر یہ حال تحقیق کر کہ طلسم کشا پر کیا
گذری عیار اُسی وقت روانہ ہوا یہان بدیع الملک نوجوان کے زخم سر پر جو عنبر نگار نے دوا لگائی تھی
تو زخم سر شاہزادے کا تھوڑی ہی دیر مین رو بصحت ہوگیا تھا اور عنبر نگار نے بدیع الملک سے عرض کی
تھی شب بھر مین زخم اچھا ہو جائیگا بدیع الملک کو تعجب تھا کہ شب بھر مین زخم کیونکر بھر آئیگا مگر جب
رات زیادہ گئی اور بدیع الملک کو درد مین کمی معلوم ہوئی تو یقین ہوا اُٹھ کے بیٹھے باتین کرنے لگے عنبر نگار
نے پھر دوا لگائی دوا لگانیکے واسطے پٹی جو کھولی لوگون کو بلا کے دکھایا سب نے دیکھا زخم نصف سے زیادہ
بھر آیا ہے سب کو تعجب ہوا کہا اے عنبر نگار تم نے کمال کیا اسقدر جلد زخم کو اچھا کیا عنبر نگار نے کہا یہ زخم تو بہت
ہلکا تھا بڑے بڑے زخم تھوڑی دیر مین اچھے ہوئے ہین بدیع الملک فرما رہے تھے مین خود کل مقابلے
کے واسطے جاؤنگا عنبر نگار کہتا تھا اسی واسطے مین نے ایسا علاج کیا ہے کہ جلد صحت ہو جائے یہان تو یہ
باتین ہو رہی تھین کہ عیار پیران آیا اُس نے چھپکر سب کیفیت دیکھی بدیع الملک کو ہوشیار پایا بلکہ
یہ کہتے سنا کہ مین کل مقابلے کو جاؤنگا عیار سب باتین سنکر وہانسے روانہ ہوا پیران کے پاس آیا پیران اُس کا
منتظر تھا صورت دیکھکر کہا اے صمصام کیا خبر لائے صمصام نے کہا طلسم کشا چاق و توانا ہے کہہ رہا تھا کہ مین
کل مقابلے کے واسطے جاؤنگا کل قصہ مختصر کر دونگا آگے بڑھونگا پیران کے ہوش اُڑ گئے اپنے مصاحبون
سے کہا غضب ہو گیا کل وہ مقابلے کو آئیگا فوج کے لوگون سے کہا اگر ہم تمہارے کہنے پر عمل کرتے تو کیا ہوتا
اب کیا انتظام کیا جائے لشکریون نے کہا ہم تو کل مقابلے مین نہین جا سکتے ہین طلسم کشا کے لشکر مین جو
لوگ ہین وہ سب صحیح و سالم ہین اور ہم لوگ انتہا کے زخمدار ہین کیونکر مقابلہ کرینگے بہتر یہ ہے کہ جب وہ میدان مین
آئے آپ دو روز یا تین روز کی مہلت اُس سے طلب کیجیے گا یقین ہے مہلت دیدے کیونکہ وہ بھی تو آج
کی جنگ مین مع لشکر بہت ہی مضمحل ہو گیا ہے پیران نے کہا وہ تم لوگون کی طرح سے نہین ہے جو ایک دن کے
مقابلے مین مضمحل ہو جائے مجھکو یقین نہین جو وہ مہلت دیدے سرداران لشکر نے کہا پھر کیا کیا جائے اور
اُس سے کیونکر جان بچے پیران نے کہا سوائے اِس بات کے کہ مین اُس سے مہلت طلب کرون اگر وہ
مہلت نہ دے تو اُس کی اطاعت قبول کرون یا اپنی جان دون اور کچھ نہین بن پڑتا ہے سردارون نے کہا

کل دیکھا جائے گا پیران کو شب بھر بہت انتشار رہا علے الصباح اپنی زخمی سپاہ کو لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا یہان بدیع الملک نے بعد اصباح نماز سے فراغت حاصل کر کے زخم سر کو جو کھولا تو نشان زخم بھی نہ رہا بدیع الملک بہت خوش ہوئے عنبر نگار کی بہت تعریف کی سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین شاہزادے نے سلاح جسم ذات پر آراستہ کیا بارگاہ کے باہر تشریف لائے خادم مرکب لیے حاضر تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے قریب رزمگاہ پہونچے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی بدیع الملک اُس طرف متوجہ ہوگئے جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا تو شاہزادے نے دیکھا کہ ایک پہلوان عفریت مثال کرگدن مست پر سوار ایک زنجیر آہنی کمر سے باندھے ہوئے جھومتا چلا آتا ہی عقب مین اُس کے لشکر بیشمار ہی بدیع الملک نے عنبر نگار سے کہا ای عنبر نگار یہ کون آتا ہی عنبر نگار نے جو دیکھا اُس کا رنگ اوڑ گیا عرض کی ای شہریار غضب ہوا پیران کی مدد کے واسطے قیصر نے فوج بھیجی ہی بدیع الملک نے فرمایا پھر خوف کسکا ہی عنبر نگار نے کہا ای شہریار آپ جانتے ہین یہ کون شخص ہی جو اُس فوج کے آگے آتا ہی یہ پہلوان شہر گردستان کا ہی کون اِن لوگون سے لڑ سکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای عنبر نگار تم اس کا لطف بھی دیکھنا اگر یہ مقابلہ کریگا تو مین بفضل ایزدی تمکو تماشا دکھاؤنگا عنبر نگار ادب کی وجہ سے خاموش ہو رہا اپنے دل مین خیال کیا کہ کہان یہ دیو قوی الجثہ کہان بدیع الملک کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی یہ خیال کرتا ہوا میدان جنگ مین پہونچا لشکر کو درست کیا صف بندی ہو چکی بدیع الملک سب کے آگے کھڑے ہوئے قریب تھا کہ پیران کچھ بدیع الملک سے کہے کہ اُس کے مصاحبون نے کہا آپ دیکھین کہ یہ فوج کیسی ہی پیران نے جو فوج کی طرف دیکھا اپنے نامہ دار کو بھی ہمراہ پایا خوش ہو گیا کہا سلطان نے میرے واسطے اس فوج کو روانہ کیا ہی اب مین طلسم کشا سے ضرور مقابلہ کرونگا کس پہلوان کو بھیجا ہی بھلا اس سے کون لڑ سکیگا یہ کہہ رہا تھا کہ بہمن اُس کے لشکر مین آیا پیران نے بہمن کی بڑی عزت کی بہمن نے کہا طلسم کشا کا لشکر کہان ہی پیران نے کہا سامنے جو لوگ صفین جمائے کھڑے ہین یہ سب طلسم کشا کے یہان کے لوگ ہین بہمن نے کہا طلسم کشا کہان ہی پیران نے کہا جو صف کے آگے کھڑا ہی وہی طلسم کشا ہی بہمن نے کہا بڑے افسوس کی بات ہی سلطان نے میری قدر نہ کی کس کے مقابلے کے واسطے مجھکو بھیجا بھلا مین اس طفل نادان سے مقابلہ کرون مجھکو لوگ کیا کہینگے مین ہرگز اس سے نہین لڑونگا اور سردار میرے یہان ایسے ہین جو اس کو ابھی گرفتار کر لائینگے یہ کہکے اس نے ایک زنگی کیطرف اشارہ کیا کہا ای بجیر زنگی تو میدان مین جا اور طلسم کشا کو گرفتار کر لا بجیر زنگی نے کہا مین آپ کا فرمانا بجا لاتا ہون ورنہ طلسم کشا سے مین کیا مقابلہ کرون اگر آپ اور کسی کو میدان مین بھیجے تو بہت اچھا ہی بہمن نے کہا اب عرصہ نکر تو تمہین میدان مین جاؤ بجیر زنگی نے مرکب صف سے بڑھایا میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے مبارز طلبی کی کہا ای طلسم کشا مین چاہتا ہون کہ تو میرے مقابلے مین آکے ہنر جنگ دکھا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا عنبر نگار کی فوج والون نے آگے عرض کی غلامان جانثار کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ نہین واقف ہین ہم لوگون مین رسم جنگ یہی کہ جسکا نام لیکر پکارتا ہی وہی اُس کے مقابلے مین جاتا ہی اگر ایسا ہوتا تو میرے سرداران قدیم اس بات کو کیونکر گوارا کرتے سب خاموش ہو گئے بدیع الملک نوجوان میدان مین آئے بجیر نے کہا ای طلسم کشا ایک حملہ

فتح کرکے تجھکو ناز ہوگیا ہی بالکل ایک رسالدار کو قتل کرکے دعوے کرتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اے زنگی کیا بیہودہ
بکتا ہی مین نے کونسی بات دعوے کی کہی اور کس بات سے تجھکو میرا ناز ثابت ہوا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو جو حربہ
رکھتا ہو پیش کر ہچیر زنگی نے کہا ایک یہی تیرا غرور ہی کہ پہلے خود حربہ نہین کرتا بدیع الملک نے فرمایا ہملوگونکا
دستور نہین ہی کہ جنگ مین پیش دستی کرین ہچیر نے کہا مین اجازت دیتا ہون تو مجھپر پانچ وار کر جب تو وار
کر چکیگا تب مین حملہ کرونگا بدیع الملک نے کہا او زنگی زیادہ گوئی نکر اگر تجھے وار کرنا ہی تو مین موجود ہون اور
اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی تو اپنے لشکر کو پلٹ جا اور کسی کو بھیجدے ہچیر نے کہا اگر تجھکو یہی منظور ہی تو مین مجبور
ہون یہ کہکے تیر کا وار کیا بدیع الملک نے سپر کی اوجھڑ ماری تیر اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہچیر بہت خفیف
ہوا گرز اٹھایا گرز کا وار سر بدیع الملک پر کیا بدیع الملک نے گرز اُس کے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا
ہچیر کو زیادہ خفت ہوئی تلوار میان سے لی کہا اے طلسم کشا تلوار کی لڑائی لڑ تو مین جانون تو مرد جنگ آزما ہی بدیع الملک
نے فرمایا تو وار کر ہچیر نے وار کیا بدیع الملک نے سپر پر اُس کا وار رد کیا اس نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نے خالی دیا اسی طرح متواتر تین وار ہچیر نے اور کیے بدیع الملک نے سب وار اس کے خالی دیئے جب
اس نے دیکھا کہ طلسم کشا پر کوئی حربہ کارگر نہ ہوا تب مجبور ہوکے کہا اے طلسم کشا اب مین تیری ضرب کا مشتاق
ہون بدیع الملک نے تلوار اس کی کمر پر لگائی اس نے سپر پر وار رد کرنا چاہا مگر تلوار نہ رکی کمر پر پورا ہاتھ پڑا
مانند خیار تر دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا لشکر سے شور تحسین بلند ہوا پیران کے ہوش اڑ گئے لشکر اسلام مین [illegible]
دنگ ہوگیا بہمن نے دوسرے زنگی کی طرف اشارہ کیا یہ ہچیر سے زیادہ قوی تن تھا جب بہمن نے اس سے
کہا کہ اے ہوبان زنگی تم میدان مین جاؤ اس نے بھی ہچیر کی طرح بہت کچھ عذر کیا مگر بہمن نے اس کو میدان مین
بھیجا ہوبان میدان مین آیا بدیع الملک سے کہا اے طلسم کشا یہ نہ جاننا کہ مین نے ہچیر زنگی کو قتل کیا اب
مجھسے کون مقابلہ کر سکیگا مین وہ ہون کہ تجھسے مقابلہ کرنا برا سمجھتا ہون لیکن مجبور ہوگیا کہ بہمن نے [illegible] قدردانی
مجھکو میدان مین بھیجدیا تو میری ایک ضرب نہ اٹھا سکیگا بدیع الملک نے فرمایا اس پیشین گوئی کی کیا ضرورت
ہی اگر مقابلے کے واسطے آیا ہی وار کر ہوبان زنگی نے بھی پہلے وار کرنے سے انکار کیا مگر بدیع الملک نے اس کو
مجبور کر دیا اس نے نیزہ سنبھالا اور گاوزن ہوا نیزے کے دو چار بند باندھے بدیع الملک نے با آسانی ان
بندون کو کھولدیا اس نے گلوگاہ کو تاکا وار کیا بدیع الملک نے سنان نیزہ کو سنان پر روکا اس نے پہلو پر
وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو بھی رد کیا اس نے اسی طرح دو چار وار کیے مگر سب بدیع الملک نے
خالی دیئے ایک مقام پر بدیع الملک نے پکار کے کہا اے ہوبان ہوشیار ہوجا اس نے گھبرا کے سپر اٹھائی
نیزہ بڑھایا بدیع الملک نے وار کیا اس نے چاہا مین بھی نیزے کو نیزے کی سنان پر روکون جیسے ہی اس کا
نیزہ قریب پہونچا بدیع الملک نے گانٹھ کے تھپڑ مارا کہ نیزہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا یہ نیزے کی طرف
پلٹا بدیع الملک نے دوسرا وار کیا نیزہ اس کے سینے پر پڑا بدیع الملک نے تکان دیکر اس کو فرس
پر سے اٹھا لیا بہمن شیر دل اگرچہ بدیع الملک کا حریف تھا مگر اس ہنر کو دیکھکر اُس کے منھ سے بھی کلمات
تعریف نکل گئے اور لشکر والون نے بھی بہت تعریف کی بدیع الملک نے اس کو زمین پر پٹک دیا
مرغ روح اس کا قفس تن سے پرواز کر چکا تھا زمین پر گرکے سانس بھی نہ آئی بہمن نے اسی طرح دس پہلوان
زنگی باری باری بدیع الملک کے مقابلے کو بھیجے بدیع الملک نے سب کو ہنرمندی سے قتل کیا

بہمن و تنگ ہو گیا دن بہت کم باقی رہگیا تھا بہمن نے پیران سے کہا آج تو جنگ موقوف رکھو طبل
بازگشت بجوادو کل مین اس جوان سے مقابلہ کرونگا گرفتار کرکے اپنا مصاحب بناؤنگا ساتھ لیجاؤنگا پیران
نے کہا اے بہمن تمہین آج ہی مقابلہ کرنا تھا بہمن نے کہا میرے واسطے باعث سبکی ہے جو مین اس طفل
سے مقابلہ کرون مگر مجبور ہون اور آج اس کے ہنر جنگ بھی ظاہر ہوئے قوت کا حال بھی آئینہ ہوا مین پہلے اس
جوان کو ایسا نہ جانتا تھا پیران نے طبل بازگشت بجوایا بدیع الملک میدان سے پلٹے عنبر نگار نے
بدیع الملک کے ہاتھ چوم کیے عرض کی اے شہریار یہ جنگ نہ تھی اعجاز تھا بدیع الملک نے فرمایا اے عنبر
ابھی تم نے جنگ نہین دیکھی ہے اگر وقت آئیگا تو جنگ بھی دیکھ لینا عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار اب
اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا جنگ کریگا بدیع الملک نے فرمایا جب وقت آئیگا تم پر حال کھل جائیگا
یہ ذکر کرتے ہوئے میدان جنگ سے اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے سب دلیرون نے کمرین کھولین مصروف
عیش و نشاط ہوئے مگر پیران مغموم و مضمحل میدان جنگ سے اپنے قلعہ کی طرف پلٹا راہ مین بہمن شیر دل
نے جو پیران کو مغموم پایا کہا اے پیران تم تنگ دل نہ ہو کل مین طلسم کشا کو اسیر کر دونگا کیا ہوا اگر آج اس نے
تھوڑے سردار میرے قتل کیے لڑائی مین یہی ہوتا ہے آج میدان اس کے ہاتھ رہا کل ہمارے ہاتھ رہیگا پیران
نے کہا اے بہمن مجھے ایک بات کی فکر ہے بہمن نے کہا تم اس فکر کو ظاہر کرو مین تمہارے دل کو تسکین دون پیران
نے کہا طلسم کشا ہنر جنگ مین یکتا ہے اور قوت بھی اسے زیادہ دوسرے مین نہین پائی جاتی ہے اگر کل بھی کچھ ایسا
ہی واقعہ درپیش ہوا تو غضب ہو جائے گا بہمن کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہا اے پیران تم امور جنگ و جدال
سے آگاہ نہین ہو تم ان باتون مین دخل نہ دو جو مین کہون اس کو منظور کرو آج اس نے جو تھوڑے سے پہلوان
قتل کیے اب تمہارے نزدیک وہ قوت مین بھی بےمثل ہو گیا اور ہنر جنگ مین بھی یکتا ہو گیا بھلا یہ بات قرین قیاس
ہے کہ وہ مجھسے مقابلہ کر سکے ظاہر پر خیال کرو پیران نے کہا جن جن لوگون کو اس نے قتل کیا وہ بھی قد و قامت مین
اس سے کہین زیادہ تھے فربہی مین دونے تھے بہمن نے کہا اور مین اس سے کسقدر زیادہ ہون پیران
نے کہا تم دس حصے زیادہ ہو بہمن نے جواب دیا جب مین دس حصے اس سے زیادہ ہون تو وہ مجھسے کیا لڑ سکیگا
ایسی ایسی باتین کہکے پیران کو تسکین دی راہ بھر یہی باتین رہین بہمن قلعہ پر آیا اپنی بارگاہ استادہ کرائی پیران
نے کہا قلعہ کے اندر چلو بہمن نے کہا مین قلعہ کے اندر نہ جا سکونگا قلعہ کے نیچے تہخانہ ہے سقف تہخانہ میرا بار اٹھائیگی
پیران خاموش ہو رہا بہمن اپنی بارگاہ مین گیا ہتھیار کھولے ملازمین اس کے پاس آئے باتین ہونے لگین
جب رات زیادہ گئی تو بہمن شیر دل سو رہا یہان تو یہ کیفیت گزری مگر بدیع الملک نامدار جو بارگاہ مین تشریف
لائے عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار کل بہمن شیر دل جو شہر گردستان سے آیا ہے آپ سے ضرور مقابلہ
کریگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہے تم متردد نہ ہو اگر وہ کل مقابلے کو آئیگا تو کیفیت جنگ دیکھنا عنبر نگار
نے عرض کی اے شہریار یہ لوگ بڑے صاحب قوت ہین اور ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین بدیع الملک نے
فرمایا لطف جنگ بھی ایسے ہی سے مقابلہ کرنے مین حاصل ہوتا ہے جو ہنر جنگ سے آگاہ ہو قوت رکھتا ہو متحمل ع
ہو سخن بیہودہ زبان پر نہ لائے تہذیب کا مقابلہ ہو عنبر نگار اس فکر مین شب بھر جاگا کہ کل آقائے نامدار اور
بہمن شیر دل سے مقابلہ ہوگا آقائے نامدار جری ہین ہنر جنگ سے خوب ماہر ہین مگر قوت مین بہمن زیادہ
ہے خدا خیر کرے دیکھیے کیا ہوتا ہے اس فکر مین عنبر نگار شب بھر جاگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد

جب رات زیادہ گئی تو آرام فرمایا اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہوں میں گئے کچھ خواب ہوئے کچھ جاگا کیے
اسی طور سے شب بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردہ مشرق سے برآمد ہوا تیرگی شب دفع ہوئی بدیع الملک
بیدار ہوئے فریضہ سحری ادا کرکے سلاح طلب کیے خادموں نے کشتیاں حاضر کیں بدیع الملک نے ہتھیار
لگائے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہاں خادم مرکب لیے منتظر تھے بدیع الملک نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار
ہوئے لشکر ہمراہ ہوا میدان جنگ کو روانہ ہوئے اُس طرف سے پیران اور بہمن لشکر گران ہمراہ لیکر
آئے میدان میں پہونچ کے پرے جمائے بدیع الملک نوجوان کے لشکر کی صف بندی ہوئی نقیبوں نے
نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے بہمن نے اپنا گرگدن آگے بڑھایا میدان میں آیا پکار کر آواز دی اے طلسم کشا
ہمت و جرأت کے پادشاہ میں مشتاق ہوں تشریف لائیے بدیع الملک نامدار نے عنبر نگار سے کہا دیکھو
میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا اُس کا ظہور ہوا حقیقۃً صاحبان ہمت ہیں وہ جب مبارز طلبی کرتے ہیں تو حریف کو ایسے
کلمات شائستہ سے صرف کرتے ہیں یہ کہکر مرکب بڑھایا عنبر نگار کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ پڑ گیا سرداران بدیع الملک
نے کہا اے عنبر نگار تمہیں آقائے نامدار کے فرمانے کا اعتبار نہیں ہے بہمن کیا چیز ہے اس سے زیادہ قوی الجثہ
پہلوانوں کو آقائے نامدار نے زیر کیا ہے خدا نے چاہا تو اسکو بھی زیر کریں گے عنبر نگار نے کہا میں نے کبھی
آقائے نامدار کو جنگ کرتے ایسے لوگوں سے نہیں دیکھا ہے اس سبب سے میری یہ کیفیت ہے سرداروں نے
کہا تم تردد نکرو اس پہلوان کو زیر سمجھو یہاں تو یہ ذکر تھا اور وہاں بدیع الملک نوجوان بہمن کے قریب پہونچے
بہمن نے عرض کی اے طلسم کشا کل آپ کی ہنرمندی دیکھکر میں بہت خوش ہوا کیا تعریف کروں کل کی جنگ
یادگار تھی بدیع الملک نے فرمایا اے بہمن شیر دل تم قدردان ہو اور جنگ میں یہی ہوتا ہے اگر کل مجھسے دس
آدمی زیر ہوتے تو کیا فخر کی بات ہے بہمن نے عرض کی میں ایک بات عرض کرتا ہوں اگر آپ قبول فرمائیے
بدیع الملک نے کہا اگر لائق ماننے کے ہوگی تو ضرور قبول کرونگا بہمن نے کہا آپ اپنے ارادے سے
باز آئیں اور جہاں سے تشریف لائے ہیں وہاں واپس چلے جائیں یہ طلسم ہے اس میں اس لشکر قلیل کو لیکر جو آپ
آئے ہیں تو طلسم کا کیا نقصان ہوگا ہاں آپ ہی کا لشکر ضائع جائیگا اس طلسم میں بہت سے پہلوان ایسے ہیں جو اکیلے
وتنہا آپ کے تمام لشکر کو کافی ہیں اور وہ اعلے درجے کے پہلوان نہیں ہیں درجہ سوم میں انکا شمار ہے بدیع الملک
نے فرمایا اے بہمن مردان عالم جس بات کا آغاز کرتے ہیں حتے الوسع اُس کو انجام تک پہونچاتے ہیں جب تک
میں زندہ ہوں اپنے قول کے خلاف نہ کرونگا جو کہا ہے اُس کو ضرور انجام دونگا بہمن نے کہا اگر آپ کو یہ
خیال ہے تو میں سلطان طلسم سے صفائی کرا دوں بدیع الملک نے فرمایا ہاں اس میں ایک شرط ہے کہ تمہارے
پادشاہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرکے اطاعت اسلام قبول کریں اور یہ شرط میری مجھکو دیں میں ابھی اس طلسم سے
واپس جاؤں مگر لوح جندے کے واسطے لیتا جاؤنگا کیونکہ بے اس لوح کے طلسم فیروزہ فتح نہ ہوگا اور فیروزہ
ستارہ پیشانی قتل نہ ہوگا بہمن نے جواب دیا بھلا یہ اُنسے ہوگا کہ آپ کے خوف سے اپنا مذہب ترک
کر دیں اور لوح بھی آپ کو دیں مجھے آپ کی ہمت و جرأت پر رحم آیا اس وجہ سے میں نے آپ سے یہ بات
کہی ورنہ سلطان طلسم آپ سے خائف نہیں ابھی وہ اپنے ایک ادنے غلام سے اشارہ کر دیں تو وہ آپ
کے تمام لشکر کو کافی ہے بدیع الملک نے فرمایا اب اس کلام کو تمام کرو جس واسطے یہاں آئے ہو اُس کام کو
انجام دو بہمن نے کہا آپ کی خوشی اگر نہیں ہے تو میں مجبور ہوں گو میرا جی نہیں چاہتا کہ آپ سے مقابلہ کروں

بدیع الملک نے فرمایا مین اس بات کو تو نہین منظور کرونگا کہ مین اپنے ارادے سے باز آؤن اور جہان سے
آیا ہون وہین واپس جاؤن صاحبقران کیا فرمائینگے اور سردار کیا خیال کرین گے بہمن نے کہا آپ
کو اختیار ہے یہ کہکے اس نے نیزہ سنبھالا کہا ای شہریار کچھ ہنر نیزے کے ملاحظہ فرمائیے جنگ آزما لوگ جمع
ہین کچھ انکو لطف جنگ ہو بدیع الملک نے فرمایا بسم اللہ تم وار کرو بہمن نے عرض کی اگر گستاخی
معاف ہو تو عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا کہو بہمن نے کہا اگر حضور پہلے وار کرین تو مناسب
ہے بدیع الملک نے فرمایا ای بہمن شیر دل تم ابھی ہم لوگون کے دستور سے واقف نہین ہو ہمارا شیوہ
یہ نہین ہے کہ جنگ مین سبقت کرین جب تمہارے وار سے خدا بچائے گا ہم بھی وار کرینگے بہمن نے
کہا ایک عرض اور ہے بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو بہمن نے کہا مغلوب غالب کی اطاعت کرے
اس کے مذہب کو پسند کرے غالب اس کی عزت کرے اس کے دل کو خورسند کرے بدیع الملک نے
فرمایا یہ مجھے منظور ہے بہمن نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے خالی دیکر سنان نیزہ اس کے چوب نیزہ پر
لگائی کہ چوب اس کے نیزے کی ٹوٹ گئی بہمن نے چوب شکستہ کو ہاتھ سے پھینک دیا تلوار میان سے لی
عرض کی اور حرب بیکار ہین تلوار کی لڑائی میرے پسند ہے بدیع الملک نے بھی تلوار نکالی تیغ زنی ہونے لگی دیر تک
ردوبدل رہی بہمن نے چاہا بدیع الملک نوجوان کی کمر پر وار کرے یہ سوچ کے پینترا بدلا ہاتھ بڑھایا وار کیا
بدیع الملک نے وار سپر پر روک کے اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا بہمن نے کمر بدیع الملک مین ہاتھ ڈالا
چاہا زین فرس سے بدیع الملک کو اٹھاؤن ہر چند زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی
گھوڑے پر جو زور آزمائی ہوئی بدیع الملک کے مرکب نے گھٹنے زمین پر ٹیک دیئے دیکھنے والے صفوف
لشکر سے آگے بڑھ آئے تھے انھون نے پکار کے آواز دی ای بہادرو تمہارا بار سوائے مادر گیتی کے کون اٹھا
سکتا ہے مرکبون کی جان مفت مین جاتی ہے یہ سنکر بہمن و بدیع الملک اپنے اپنے مرکب سے کود پڑے
ہی بہمن بدیع الملک کو لے دوڑا دس قدم پر لاکے پکارا بدیع الملک نے لنگر قائم کیا بہمن نے بہت
بہت چاہا کہ بدیع الملک کو زمین سے اٹھائے مگر کیا اٹھا سکتا تھا یہ شیر بیشہ صاحبقرانی اس کن سے بیٹھا
ہے کہ حریف کی مجال نہین جو لنگر اکھاڑ سکے جب بہمن عاجز ہوا بدیع الملک نوجوان اٹھے سر اسکے سینے مین اڑا
کے لے دوڑے بیس قدم تک لاکر یکمارا بہمن کے پاؤن زمین سے اٹھ گئے زور کیا اس کو تا بہ سینہ لائے
دوسرا زور کیا سر سے بلند ہو گیا بہمن کی آنکھون مین زمانہ تاریک ہو گیا لشکر و نسے احسنت و آفرین کا شور
بلند ہوا قلب اعدا درد مند ہوا بدیع الملک نے چاہا دو قدم آگے بڑھا کے چاہا بہمن کو چرخ دیکر زمین پر مارون
کہ استخوان اسکے ریزہ ریزہ ہو جائین بہمن نے عرض کی ای شہریار مین خدمت والا مین پہلے عرض کر چکا ہون
کہ مغلوب غالب کی اطاعت کرے اب مین آپ کی اطاعت کرونگا اور اپنے مذہب باطل کو ترک کر کے
آپ کا دین حق قبول کرتا ہون مجھے اپنے غلامان جان نثار مین محسوب فرمائیے بدیع الملک نے باہستگی
بہمن شیر دل کو زمین پر رکھا بہمن کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا اپنے ہاتھ رومال سے باندھے
بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار مجھسے خطائے عظیم سرزد ہوئی حضور سے لڑا میری اس خطا کو معاف
فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا ای بہمن مردان عالم کے یہی شیوے ہین مین تجھسے بہت خوش ہوا
یہ فرما کر بہمن کے ہاتھ کھول دیئے بہمن نے اپنی فوج کو بلایا کہا مین نے آج سے اطاعت بدیع الملک کی

ئی قبول کی اور انکا حلقہ غلامی اپنے کانمین ڈالا اپنے مذہب باطل کو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا
جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ دین سامری پرستی ترک کرے بہت سے لوگون نے اسی وقت اپنے
مذہب باطل کو ترک کیا مسلمان ہوئے کچھ لوگ جو سیہ قلب تھے وہ پیران کی طرف واپس گئے بہمن آگے
بڑھا پیران کے پاس آیا کہا ای پیران اب تمھین اطاعت بدیع الملک نامدار سے کیون انکار ہو اگر یہ
جانتے ہو کہ مین پھر قیصر کو عرضی لکھون گا وہ میرے واسطے مدد بھیجین گے ایکی بار مقابلہ کرکے مین فتح کرونگا تو
تمھارا خیال خام ہو اگر تا قیامت تم لڑتے رہو گے تو ہمیشہ شکست پاؤ گے ایک دن انجام یہی ہوگا کہ اپنی
جان سے جاؤ گے اس سے بہتر یہ ہو کہ اطاعت آقائے نامدار کی قبول کرو اپنے دین باطل کو چھوڑ دو تا انجام بخیر ہو
اب طلسم کا باقی رہنا اور قیصر کا آقائے نامدار پر فتحیاب ہونا ممکن نہین یہ طلسم فتح ہو جائیگا کوئی کچھ نہین
کرسکتا ایسی باتین بہمن نے کین کہ پیران کی سمجھ مین آئین اپنے دل مین خیال کیا کہ جو کچھ بہمن کہتا ہو
خلاف نہین ہو جب ایسا پہلوان یون زیر ہوگیا تو اور کوئی لڑکر کیا بنالیگا جو آئیگا وہ زیر ہو جائے گا بدیع الملک
کا اقبال ترقی پر ہو اسسے لڑکر کوئی سر بر نہ ہوگا اور دین بھی انھین کا قوی ہو کیونکہ جب سے جنگ شروع ہوئی
سامری اور جمشید اور جملہ خداوندان سے التجا کی مگر ایک کام نہ آیا بدیع الملک کے خدا نے اسکی مدد کی
اس نے اتنے بڑے بڑے پہلوان کو یون زیر کیا بس معلوم ہوا کہ اسی کا خدا برحق ہو یہ سوچکر اسنے بہمن سے کہا
ای بہمن تم بہت سچ کہتے ہو مین بھی اطاعت بدیع الملک نامدار کی قبول کرتا ہون مجھے اپنے ہمراہ خدمت
مین اپنے آقائے نامدار کے لیچلو بہمن نے پیران کو ساتھ لیا پیران نے پکار کے کہا جسکو میرا ساتھ
دینا منظور ہو میرے ہمراہ آئے مین خدمت بدیع الملک نامدار مین جاتا ہون جب پیران کو سب
نے جاتے ہوئے دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب یہان رہنا بہتر نہین ہو یا تو بدیع الملک کے پاس چلکر
دین اسلام قبول کرین یا قیصر کے پاس چلین بعض تو پیران کے ہمراہ ہوئے بعض حیلہ کرکے بھاگے قیصر
کی طرف روانہ ہوئے انکا ذکر آئندہ کیا جائیگا پیران جو مع اپنے مصاحبین کے بہمن کے ہمراہ چلا اثنائے
راہ مین دیکھا کہ تالاب نہایت پر تکلف معلوم ہوتا ہو اور ایک فقیر تالاب سے کچھ فاصلہ پر بیٹھا ہو اور تسبیح
سنکاری کی پڑھ رہا ہو کہ پیران کی نگاہ پڑی حال تالاب ان لوگون کو پوچھنا منظور تھا قریب شاہ صاحب
کے آئے اور جھک کر سلام کیا شاہ صاحب نے کہا کہ بچہ بھلا ہو کیا مطلب ہو جو فقیر کے پاس تم دونون پہلوان
آئے انھون نے عرض کی کہ یہ تالاب جو اس مقام پر نمایان ہوا ہو اس کی حقیقت پوچھنا منظور تھی فقیر نے
کہا کہ مین نے مرشد کی زبانی سنا تھا کہ عجائب خانۂ سلیمانی ہو پیران نے کہا کہ ہم بھی اس کی سیر کرنا چاہتے ہین
تو کیونکر کرین اسوقت شاہ صاحب نے کہا کہ کہان سے آتے ہو اور کدھر کا عزم ہو اس وقت پیران نے کہا کہ
اس کے پاس جاتے ہین کہ جو صاحبقران بن صاحبقران ہو وہ ہم سب کو دائرہ اسلام مین لائیگا اور جس نے
بھرزی ہمکو زیر کیا شاہ جی اسوقت دیکھکر بہت ہنسے اور کہا کہ بابا اپنا اپنا مذہب ہو خیر تو سیر کو کہتا ہو تجھکو سیر کرادی جائیگی
مگر ایک ایک آدمی کو غرض یہ کہکر شاہ صاحب نے پیران کو ساتھ کیا اور برابر اس دروازے کے آئے اور قفل
پر چھڑی کو رکھا کہ قفل کھل گیا اور یہ لوگ داخل ہوئے پیران نے دیکھا کہ تالاب کے سامنے جو چمن نمایان ہین نمونۂ
بہشت نظر آتے ہین عجیب طرح کے جانور ہر شاخ درخت پر جلوہ گر ہین اور چہچہے کرتے ہین اور یہ اشعار
[illegible] مین شعر ہر گس درختان سبز در نظر ہوشیار [illegible] ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار [illegible] اپنے

دلمین خزان کو یاد کرکے یہ پڑھ رہا تھا شعر قافلہ باد بہاری کا روان ہو جائیگا ✦ آخرش یہ باغ پامال خزان ہو جائیگا
بے رنگ دیکھکر پیران کے ہوش و حواس جاتے رہے شاہ صاحب پیران کا ہاتھ پکڑے ہوئے کنارے تالاب
کے آئے اسکے پہلو مین ایک چاہ عمیق دیکھا شاہ صاحب نے کہا کہ اب ملاحظہ فرمائیے اسنے دیکھا تو ایک نازنین
مہ جبین مہر تمکین نہایت حسین تہ آب معلوم ہوتی ہے پیران نے ایسی شکل بے مثال کبھی نہ دیکھی تھی اسوقت
پلٹ کر شاہ صاحب سے کہا کہ کیونکر اس کی حضوری مین حاضر ہون اور حال اپنا اُس سے کہون اور اس کا حال
پوچھون شاہ صاحب مسکرائے اور کہا کہ اچھا بابا یہ کہکر ایک گوشہ مین لے گئے ایک دروازہ اور مقفل تھا
شاہ صاحب نے اس کی طرف نگاہ کی وہ بھی قفل کھل گیا دروازے وا ہو گئے شاہ صاحب نے کہا جائیے
مکان کے اندر جیسے ہی قدم رکھا دیکھا ایک محلدار سامنے سے نمایان ہوئی کہا کہ آپ تشریف لائیے ملکہ نے برائے
استقبال مجھے بھیجا ہے پیران اس کے ساتھ قریب بارہ دری جواہر نگار جاکر پہونچے دیکھا کہ وہی نازنین جسکو تہ
آب دیکھا تھا وہ مسند ناز پر بیٹھی ہے پیران وجد مین آکر کہتا تھا کہ کیا یاوری میرے مقدر نے کی کہ ایسی نازنین
کی قربت مجھے نصیب ہوئی لیکن سامنے اُس نازنین کے ایک کشتی رکھی ہوئی ہے اور ایک فصادہ بیٹھی ہوئی ہے پیران
سے کہا کہ آپ تشریف رکھئے مین اس درد سر سے افاقہ پاؤن تو آپ کا حال پوچھون اور اپنا حال کہون
پیران تو بیٹھ گیا اور اس نے فصادہ کی طرف ہاتھ بڑھا دیا وہ کلائی مثل بلور کے شانہ تک کھلی ہوئی اُس جلد
نازک مین مچھلی کا پھڑکنا مثل ماہی بیقرار کے عجب طرح کا حال اُس بازوے پر تکلف مین تھا کہ فصادہ نے نشتر دیا اور
دھار خون کی پیدا ہوئی اسکی نگاہ جو پڑی خون کے دیکھتے ہی اسنے ایک نعرہ آہ کا مارا اور خود بخود بیہوش ہو گیا
بعد ازان سامنے سے ایک حبشی پیدا ہوا اُسنے آکر ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالکر ایک حجرے
مین انھین تو قید کیا شاہ صاحب جو باہر آئے بہمن شیر دل نے کہا کہ مین بھی اُس سیر کا مشتاق ہون مجھکو بھی
لے چلئے شاہ صاحب بہمن شیر دل کو اپنے ساتھ لیکر چلے جب اس نے پوچھا کہ شاہ صاحب پیران کہان
ہین تو انھون نے جواب دیا کہ یہ اسی کے پاس تجھے پہونچائے دیتا ہون غرضکہ ایک دروازہ عمدہ کے پاس پہونچا
اور پردہ اٹھا اور ایک محلدار پوشاک سرخ پہنے ہوئے آئی شاہ صاحب کو سلام کیا اور بہمن شیر دل کو
بھی مجرا کیا اور کہا کہ ملکہ آپ کی مشتاق جمال باکمال بیٹھی ہین بہمن شیر دل نہایت پریشان ہوا کہ کون ملکہ
ہین اور کون مشتاق میرا ہے مین بھی ذرا چلکر دیکھون غرض کہ ہمراہ محلدار کے بہمن شیر دل چلا اور شاہ صاحب
ہمراہ ہین اب تھوڑا سا راستہ طے کرکے اندرون باغ داخل ہوا دیکھا اسنے ایک چمن عقیق سرخ کا نمایان ہے برگ
و نہال جواہر نگار اور طائر بھی جتنے تھے اُسی مثل کے کہ کسی کی منقار ہیرے کی اور جواہر اور یاقوت
اور زمرد وغیرہ جتنے کہ خالق نے پیدا کئے ہین سب قسم کے تھے بہمن شیر دل نے غور کرکے جو دیکھا تو
ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین دُر در گوش مرصع پوش مسند ناز پر بیٹھی ہے بہمن سے کہا کہ اسوقت تک
کھانا نہین کھایا تمھارے اشتیاق مین بیٹھی تھی بہمن نے اپنے دلمین کہا کہ سچ ہے شعر جن دنون مین میرے
ایام بھلے آئینگے ✦ بن بلائے مرے گھر آپ چلے آئینگے ✦ دوستی مین شاہزادہ بدیع الملک کی اور بدولت
دین اسلام کے کیا کیا نعمتین حاصل ہوئین چنانچہ اُدھر سے ملکہ بڑھی ادھر سے بہمن شیر دل بڑھا ملکہ نے ہاتھ پکڑ
کر مسند پر لاکر بٹھلایا کنیزون سے کہا جلدی دسترخوان بچھاؤ کہ شاہزادہ بھی بھوکا ہے اور ہم بھی بھوکے ہین
فوراً ہی دسترخوان بچھایا اور قسم قسم کے طعام لطیف دسترخوان پر چنے گئے بہمن سے کہا کہ کھانا نوش

کیجیے پھر ہماری آپ کی صحبت ناچ ورنگ مین بسر ہو بہمن شیر دل نے کہا کہ ای ملکہ مین تو آپ کا بندہ بے دام
ہوا غرض کہ دستر خوان پر بیٹھ کر دونون نے کھانا کھایا بہمن شیر دل کھاتا کھاتا تھا اور پیٹ نہ بھرتا تھا اور حجاب
کرتا تھا ملکہ نے کہا کہ مرد کی بھوک زیادہ ہوتی ہے ابھی آپ نے کھایا کیا ہے اور بہمن کو رغبت اسی کھانے سے
تھی کہ ملکہ کے کہنے سے اور دو چار قابین اُٹھا کر کھالین اور ملکہ کا منھ دیکھنے لگا ملکہ نے کہا کہ یہ کھانا آپ ہی
کیواسطے تھا آپ کھاتے کیون نہین ہین بہمن نے پھر کھانا شروع کیا جتنے کہ جسقدر کھانا دستر خوان پر
تھا سب کھا گیا ملکہ نے اور کھانا منگوایا وہ بھی نوش جان کیا منتظر اور کھانے کے تھے کہ ملکہ نے کہا کہ اور
لاؤ داروغہ باورچیخانہ نے کہا کہ اب کچھ کھانا نہین ہے ہملوگون کا بھی کھانا کھا گئے اور یہ دستر خوان پر سے اُٹھتے
نہ تھے ملکہ نے کہا کہ کیا اب مجھے کھاوگے سُن چکے کہ اب کھانا نہین ہے نوج ایسے شخص سے کوئی عشق کرے
کہ جو سارے گھر کا کھانا کھا جاے اور پیٹ نہ بھرے مین نے لشکر اسیر مین سنا تھا کہ کوئی پہلوان عادی تھا
کہ کھانا بہت کھاتا تھا تمنے تو اُسکے بھی کان کاٹے یہ کہکر ملکہ اُٹھ کے چلی تھی کہ بہمن نے دلمین کہا کہ نہ تو پیٹ بھرا اور
نہ صنم ملا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی تاثیر عجائب خانہ سلیمانی کی ہے چونکہ خفیف تو ہو ہی چکا تھا دوڑ کے
ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا ملکہ نے ایک تھپڑ پلٹ کے جو مارا تو مثل لوٹن کبوتر کے لوٹنے لگا اس نے آواز دی کہ ہم میخار
جادو یہ کہکر بہمن کی مشکین باندھ لین بہمن کو جو ہوش آیا تو اپنے تئین اسیر پایا دیکھا ایک ساحرہ نہایت کریہ منظر
کیسی بھوت سی بھیاونی بجا سی ڈراونی ناک نیل مین رنگائی ہے ہاتھی کے ایسی کھال بوڑھے ریچھ کے سے بال بدھو کے
بدھنا نے آبنوس کی بنائی ہے کوئے سے کالی تین شام چیڈو یہ رنگ کہان پائی ہے سامنے بیٹھی ہے غرض بہمن شیر دل
لاچار لاچار دیکھتا تھا اور کچھ جواب اُس کو نہ دیتا تھا اتنے مین میخار جادو نے آواز دی کہ پیران کو بھی لاؤ پیران
کو سامنے لا کر حاضر کیا بہمن شیر دل نے پوچھا کہ برادر یہ کیا حال ہوا اس نے کہا کہ اس نے شکل حسینہ
بنا کر مجھے بھی اسیر کیا اور آپکو بھی گرفتار کیا افسوس کہ شاہزادہ بدیع الملک تک نہ پہونچنے پاے اور سامان قضا و قدر
درمیان ہی مین ہمارے آپ کیواسطے پیدا ہو گیا اُس وقت اُس ساحرہ نے یہ کہا کہ تم اپنا معشوق مجھے گردانو
اور روزمرہ میری خدمتگذاری کرو تو مین تمہاری جان بخشی کرون اُنھون نے استغفار پڑھی اور کہا خدا ایسی صورت
کو غارت کرے ہنس کے پیران نے کہا کہ آپ کا سن شریف کیا ہوگا سر کو جھکا کر کہا کہ سوا سات سے برس کی عمر
میری ہے اور ابھی تک گل باغ جوانی نہین چنا ایک آدھ دفعہ کبھی دیوون سے لیو دیو ہوگئی بہمن نے بہت سخت سُست
کہا ہاتھ تو قابو مین تھے ہی نہین ورنہ مار بیٹھتا یہ جھنجھلا کے ان دونون کو لیکر عجائب خانہ سلیمانی کے باہر آئی اور دربان
جادو یعنے وہ مُفتر مکار جو کہ لگا کے لایا تھا اُسکے پاس لائی ہمراہیان بہمن و پیران نے جو دیکھا تو واسطے اُنکی رہائی کے
چلے اُس نے سحر کیا سب زمین مین کمر کمر غرق ہو گئے اب دیکھکر کہا کہ انکو قیصر جادو کے پاس بھیجدینا چاہیے کہ یہ لوگ بادشاہ
طلسم سے پھر گئے ہین اُسوقت دربان جادو نے یہ کہا کہ چاہیے یہ دین قدیم پر آئین ممکن نہین اور بادشاہ کے
پاس بھیجنے سے کوئی مطلب برار نہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ کل کے روز کہ دن سامری اور جمشید کا ہے کر اس دن مین جو خون
خدا پرستون کا کرے اور کباب کھائے تو بڑا ثواب ملے یہ کہکر تمام سامان اُنکے قتل کا فراہم کیا گیا یعنے بہمن شیر دل کے ذبح کا
سامان مہیا ہوا اُسوقت سب نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیا دیکھا گرد اُڑی اور ایک نقاب دار سبز پوش
پیدا ہوا اور آواز دی کہ باش اے قرم ساق مین آپہونچا میخار جادو نے سحر کیا اُنھون نے ایک تختی لوح کی دکھائی سحر باطل ہوا نقابدار نے
تیغہ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے دربان جھپٹا اُسکو بھی مارا اور اُن سب کو رہا کیا یہ لوگ نہایت منت گیر ہوے اب پیران بہمن سے ہمراہ

چلا بہمن پیران کو لیکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا بدیع الملک کو جو پیران نے دیکھا دوڑ کے قدم بوس ہو
گیا عرض کی ای شہریار میری خطا معاف فرمایئے بدیع الملک نے پیران کو گلے سے لگایا پیران نے کلمہ پڑھا بصدق
دل مسلمان ہوا بدیع الملک سے عرض کی اب قلعہ مین تشریف لیچلئے آرام وہان تشریف رکھئے بدیع الملک نے فرمایا
ای پیران ہمین زیادہ یہان رہنا منظور نہین ہی طرف گلزار کہکشان کے جانا ہی پیران نے کہا غلام بھی ہمراہ رکاب
چلیگا ابھی گلزار کہکشان بہت دور ہی راہ مین دو مرحلے عظیم ہین جب تک انکو فتح نہ فرمائے گا گلزار کہکشان تک کیونکر تشریف
لیچلئے گا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی وہ مرحلہ بھی فتح ہو جائیگا پیران بدیع الملک نوجوان کو اپنے ہمراہ قلعہ پر لیگیا بڑے ہی
خاطر سے پیش آیا بزم عشرت کا سامان کیا تین روز تک بدیع الملک پیران کے مہمان رہے چوتھے روز شاہزادے نے
پیران سے کہا اب ٹہرنا یہان اچھا نہین ہی بہتر یہ ہی کہ اب ہمین رخصت کرو پیران نے عرض کی اگر یہی آپکی خوشی ہی غلام کو کیا
انکار ہی بہمن نے عرض کی ای شہریار کل یہان سے تشریف لیچلئے گا آج لشکر مین سامان کے واسطے حکم دیجئے کہ سب لوگ
اسباب سفر درست کرین بدیع الملک نے کہا یہ بات تمہارے تعلق ہی تم جا کر سب کو اس بات کی خبر کر دو کہ کل یہان سے
کوچ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا سامان سفر درست کرین بہمن نے بدیع الملک کے پاس سے اٹھا لشکر مین جا کر سب کو اطلاع دی
سب نے اپنا سامان سفر درست کیا دوسرے روز بدیع الملک نامدار مع حکیم پیران و بہمن شیردل و کیخسرو عنبر نگار
لشکر گران ہمراہ لیکر جانب گلزار کہکشان روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑئیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا !!!!

اب کیفیت اون فراریون کی بیان کیجاتی ہی

جو لوگ پیران اور بہمن کے لشکر سے بعد مسلمان ہونے پیران وغیرہ کے قیصر کی طرف روانہ ہوئے تھے یہ سب لوگ قریب
ایک سو کے تھے اپنا مذہب انہون نے بوجہ سیہ قلبی تبدیل نہ کیا بھاگ کر قیصر کے پاس پہونچے قیصر نے جسدن سے بہمن
شیردل کو روانہ کیا تھا اسدن سے اکثر یہ ذکر کیا کرتا تھا کہ اب وہ ہی ایک روز مین بہمن شیردل طلسم کشا کو اسیر کر کے لاتا ہوگا
وزرا اس سے کہتے تھے آپ نے بھی ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ جسکو دیکھکر طلسم کشا کی ہمت مین فرق آجائیگا قیصر جواب دیتا تھا
کہ تم لوگون نے سنے کہا مین نے بہمن کو بھیجدیا ورنہ میری رائے یہ تھی کہ اپنے لشکر خاص سے چند جوان بھیجدون وہ کافی
ہوتے تمام لوگون نے بہمن کو وہان بھیجدیا مین ایسی مہم پر ایسے لوگون کا جانا خلاف سمجھتا ہون اور دربار مین یہی ذکر رہتا تھا
حسب معمول ایک روز قیصر جو اپنے دربار مین آیا وزرا نے کہا بہت دن گذرے ابھی تک کوئی خبر نہین معلوم ہوتی
کیا بہمن سب کو اسیر کر کے اپنے لشکر مین لیگیا یا حکیم پیران نے بہمن کو روکا کچھ کیفیت خاطر خواہ نہین معلوم ہوتی ہی قیصر نے
کہا معلوم ہوتا ہی لڑائی فتح ہوئی پیران نے خوشی مین جلسہ کیا ہوگا بہمن کو نہ آنے دیا ہوگا وزرا نے کہا گنجینہ جمشید منگا کر
کیفیت دریافت فرمایئے قیصر نے کہا اب مین گنجینہ نہ دیکھونگا سب خداوند مجھسے آزردہ ہین شاید اور زیادہ خفا ہون
اس سے بہتر یہ ہی کہ مین گنجینہ نہ دیکھونگا وزرا نے کہا اس روز صرف خداوند جمشید نے کچھ آپسے فرمایا تھا اور تو کسی نے
بھی کچھ نہین کہا تھا جمشید نے کہا ایک خداوند کی خفگی ہونے سے سب آزردہ ہو گئے ہونگے انھون نے جا کر سب سے
کہدیا ہوگا اب کوئی میری سماعت نکریگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دو چوبدار قیصر کے پاس آئے سلام کیا کہا کچھ لوگ مرحلہ پیران سے
آئے ہین در دولت پر حاضر ہین امیدوار باریابی ہین قیصر نے کہا جلد لاؤ چوبدار باہر آئے ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیگئے
سب نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے جو صورتین دیکھین سبکو اداس پایا کہا کیون خیریت تو ہی سب نے کہا ای شہنشاہ غضب
ہو گیا طلسم کشا نے در بند پیران فتح کر لیا پیران مسلمان ہو گیا قیصر نے کہا ارے بہمن نے طلسم کشا کو اسیر نہ کر لیا
جو لوگ بہمن کے ساتھ گئے تھے انھون نے کہا بہمن بھی مسلمان ہو گیا قیصر نے کہا ارے بہمن کیونکر مسلمان ہوا

اُن لوگون نے مقابلے کی کیفیت بیان کی قیصر کے ہوش اُڑ گئے وزرا سے کہا طلسم کشا بلا کا بنا ہو کتنے بڑے پہلوان کو
زیر کیا یہ کہکر کہا اب طلسم کشا کی شامتین آگئین ابتک مین یہ جانتا تھا کہ یہ ڈر کر میرے طلسم سے نکل جائے گا مگر اب مین اُسکو
گرفتار کرونگا بہمن سے پہلوان کو زیر کیا وزرا نے کہا اب جو کچھ مین عرض کرون آپ اُسکو قبول فرمائین قیصر نے کہا
آپ لوگ اس معاملے مین دخل ندین مین طلسم کشا سے سمجھ لونگا اُسکو یہ دعوی ہو کہ مین جری ہون اب مین اُس سے
مقابلہ کرونگا یہ کہکر اُس نے سب لوگون کو جو بھاگ کے آئے تھے رخصت کیا اور میر منشی کو بلا کر کہا ایک نامہ گرگین
ورشت چنگال کے نام لکھو مضمون اُسکا یہ ہو کہ اپنے کل پہلوانون کو لیکر میرے یہان آؤ مین طلسم کشا سے
مقابلہ کرنے کو جاؤنگا اُس کو اسیر کر کے لاؤنگا طلسم کشا نے غضب کیا تمھارے یہان کے پہلوان بہمن شیر دل
زیر کر کے مسلمان کیا اور دو مرحلے بھی فتح کر لئے اب دو مرحلے اور باقی ہین اگر اُنکو بھی وہ فتح کریگا تو لوح لے لیگا میر منشی نے
اُسیوقت اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تیار ہوگیا تو قیصر نے ایک قاصد کو بلا کر نامہ دیا اور جانب شہر گردستان روانہ
کیا قاصد تیسرے روز شہر گردستان مین پہونچا گرگین ورشت چنگال کے پاس گیا نامہ دیا گرگین نے نامہ کو
پڑھا مضمون سے آگاہ ہوا اسیوقت اُسنے جواب لکھا کہ مین چند پہلوان نامی آپکی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور سب کو
لیکر میرا آنا تو ایسے وقت مین بھی مناسب نہ تھا کہ آپکے طلسم پر تمام مخلوق حملہ کرتی ہو مین کسکے مقابلہ کیواسطے آؤن دنیا مین
میرا ہم پیر کون ہو آپکو ایسا حکم میری نسبت صادر کرنا نہ چاہئے تھا یہ جواب لکھکر اپنے خادمون کو بلایا کہا جا کر مرزخ لنگر بند
اور قپماق شیر افگن اور دولاب کوہ بینہ اور جولان بیشہ نشین کو بلا لاؤ ملازمین اُسی وقت روانہ ہوئے گرگین نے
قاصد قیصر سے کہا تم اپنے ہمراہ ان چار پہلوانون کو لیتے جاؤ اور میری طرف سے زبانی بھی کہنا کہ یہ چار پہلوان کافی ہین
اگر طلسم کشا کے ساتھ دیو بھی آئے ہونگے تو یہ لوگ ایسے ہین کہ اُنسے بھی مقابلہ کرینگے اور سب کو زیر کر کے آپ کے
حوالے کرینگے مین ان لوگونکا بھیجنا بھی ننگ و عار سمجھتا تھا مگر آپکے فرمان سے مجبور ہوگیا یہ باتین کر رہا تھا کہ ملازمین
چارون پہلوانون کو بلا کر لے آئے گرگین کو پہلوانون نے سلام کیا اُسکے پانون چومے کہا آپنے اسوقت ہمکو کیون
طلب فرمایا گرگین نے سب قصہ بیان کیا پہلوانون نے کہا آپ ایک طفل نادان کے مقابلے مین اگر ہمکو کہین تو ہم
جائین کچھ عذر زبان پر نہ لائین مگر آپ کو سب کیا کہینگے جہان آپ ہمکو بھیجتے ہین وہان کوئی ہمارا ہم پیر نہین ہو گرگین نے کہا پہلے
میرا ارادہ یہ تھا کہ اپنے خاص خاص شاگردون کو بھیجون مگر تمھارا جانا بہتر ہو بادشاہ نے تو مجکو بلایا ہو مگر مین کیا جاؤن اور
اپنے خاص پہلوانون کو کیا بھیجون تمھارا جانا اچھا ہو یہ لوگ مجبور ہوئے گرگین نے کہا اب توقف کی کوئی ضرورت
نہین ہو تم جاؤ پہلوان قاصد کے ہمراہ ہوئے قاصد نے کہا آپ لوگون کو کچھ سامان سفر درست کرنا ہو پہلوانون نے کہا
ہمین کچھ سامان کی ضرورت نہین ہو قاصد نے کہا پیادہ پا تشریف لیچلئے گا سب نے کہا ہمین سواری کون دیسکتا ہو قاصد
خاموش ہو رہا پہلوان اُسکے ساتھ روانہ ہوئے دوسرے روز قیصر کے یہان آکر پہونچے قاصد نے اپنی اطلاع
کرائی قیصر نے اُسیوقت اندر بلایا قاصد نے سلام کر کے جواب نامہ دکھایا قیصر نے جواب پڑھا وزرا سے کہا گرگین نے
آنے سے انکار کیا اس مین لکھا ہو کہ وہان میرا ہمسر ہم پیر کون ہو جسکے واسطے مین آؤن اور آپکو ایسا حکم میرے
واسطے صادر نہ فرمانا تھا وزرا نے کہا پھر کیا ہوگا قیصر نے کہا جو کچھ اُس نے لکھا بہت سچ ہو میری غلطی تھی جو مین نے
ایسا اُسکو لکھا وہ اگر یہان آئے تو اُسکا مقابلہ کون کر سکتا ہو اُسنے چار پہلوان نامی روانہ کئے ہین اُنکی بہت کچھ تعریف
لکھی ہو اب مین جا کر اُن پہلوانون کو دیکھون کیسے ہین وزرا نے کہا اُنکو یہین طلب فرمائیے قیصر نے کہا وہ لوگ یہان
نہین آسکتے ہین دروازہ چھوٹا ہو وہ لوگ قوی الجثہ ہین یہان نہین آسکتے ہین وزرا نے کہا کہ حضور تشریف لیچلئے اُنکو

ملاحظہ فرمائیے قیصر اُٹھا سب درباری بھی اُسکے ہمراہ ہوے باہر آیا جہان پہلوان بیٹھے تھے قاصد نے قیصر کو وہان
لاکر کہا حضور ملاحظہ فرمائین قیصر نے پہلوانون کو دیکھا بہت خوش ہوا وزراسے کہا بھلا یہ لوگ میرے ہمراہ ہون اور
لڑائی فتح نہ ہو وزرا نے کہا اب آپ کیون تشریف لیجائین انہین لوگون کو لشکر دیکر روانہ کرین یہ جاکر طلسم کشا کو گرفتا
کرلائینگے قیصر نے کہا میری بھی یہی راے ہی کہ ان لوگون کو روانہ کردون مین جاکر کیا کرونگا پہلوانون نے قیصر کو
دیکھکر سلام کیا قیصر نے ہر ایک کا نام پوچھا سب نے اپنا اپنا نام بتایا قیصر نے کہا آپ لوگون کو مین لشکر گران دیکر کل
روانہ کرونگا پہلوانون نے کہا ہم لوگ لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجائینگے ہمارے واسطے ذلت ہوگی اگر ہمارے ساتھ لشکر نہ ہوگا تو ہماری
عزت ہی قیصر نے کہا آپکے یہان کا رسم اور ہی اور یہان کا رسم اور ہی اگر لشکر اپنے ہمراہ نہ لیجائیگا تو البتہ ذلت ہوگی پہلوان
مجبور ہوے قیصر نے اُسیوقت اپنے لشکر مین اطلاع کرائی بارہ ہزار جوانان زنگی مسلح و مکمل ہوکر آئے قیصر نے فی پہلوان
چار ہزار جوان تقسیم کئے اُس شب تو پہلوان وہین رہے دوسرے روز لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ کیا قیصر نے اُن لوگون کو
بھی ہمراہ کردیا جو پیران کے لشکر سے بھاگ کر آئے تھے وہ لوگ رہبری کے لئے اُنکے ہمراہ ہوے جانب مرحلہ
پیران روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض لیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو فوج گران ہمراہ لیکر جانب کوہسار کہکشان روانہ ہوا پیران نے راہ مین عرض کی اے شہریار جبتک
ریحان تیز پرواز کے مرحلے کو فتح نہ کیجئےگا آگے راستہ نہین ملیگا بدیع الملک نے فرمایا ریحان تیز پرواز کا مرحلہ
کہان ہی پیران نے عرض کی اے شہریار یہانسے بہت قریب ہی مگر اُس مرحلے تک جاتے ہوے خوف آتا ہی وہان
ہزاران خم نشین ایک حکیم ہی اُسنے ایک دریا بنایا ہی اُس دریا سے کوئی پار جا نہین سکتا اور ہزاران خم نشین
نے اپنے تئین ایک خم مین بند کرکے اُسی دریا مین رہنا اختیار کیا ہی نہین معلوم اُس دریا کے خشک کرنیکی کیا ترکیب ہی
جب اُس دریا سے نجات ملے تو اور تحفہ جات ریحان کے پاس موجود ہین اور فوج بھی زیادہ ہی فوج کا تو کچھ خوف
نہین مگر دریا سے گذرنا دشوار ہی اور ریحان کے تحفہ جات سے بچنا مشکل ہی بدیع الملک نے فرمایا اے پیران تم مجھکو
وہان لیچلو مین سب کام درست کرلونگا پیران نے عرض کی اے شہریار مجھے خوف آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی
خوف کی کیا بات ہی وہان چلتے ہین اگر ہمارے مقدر مین طلسم کشائی ہی اُس مرحلہ کو سر کرینگے اور اگر خدا کو منظور نہین ہی
تو ناکامیاب ہونگے پیران بمشکل بدیع الملک کو لیکر اُس جانب روانہ ہوا دوسرے روز دریاے قہار ملا پیران
نے عرض کی اے شہریار یہی دریا ہی ہزاران خم نشین اسی کے اندر ہی بدیع الملک قریب ساحل آئے دیکھا کہ دوسرا
گھاٹ دریا کا نظر نہین آتا ہی پانی اسقدر پیچ و تاب دکھارہا ہی کہ کشتی ٹھہر نہین سکتی منہ سے اچھلتے ہین نادین پڑتی ہین بھنور
چکر کھارہے ہین طوفان برپا ہی بدیع الملک نے یہ کیفیت جو دیکھی خدا کو یاد کیا مجبور ہوے بہت بہت عقل کو زور
دیا مگر کوئی بات سمجھ مین نہ آئی پیران سے کہا اے پیران لشکر کو ٹھہرادو آج یہین قیام کرینگے کل اگر خدا نے چاہا تو اس
دریا کے پار جائینگے پیران نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ جو بدیع الملک کے پاس تھے شاہزادے
نے اُنسے مخاطب ہوکر کہا آپ لوگ اپنی اپنی بارگاہو مین تشریف لے جائین سردارون نے عرض کی آپ بھی
تشریف لیچلئے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائین مین بھی آؤنگا جو سرداران قدیم تھے بدیع الملک کے
مزاج سے آگاہ تھے انھون نے سب سے کہا آپ لوگ آقا سے نامدار کے مزاج سے واقف نہین ہین جو کچھ وہ فرماتے ہین اُسپر
عمل کیجئے زیادہ طول کلام اچھا نہین ہی سب لوگ وہانسے واپس آئے بدیع الملک نوجوان اُس دریا کے کنارے

پڑے رہے جب شاہزادے نے دیکھا اب سب سردار دور نکل گئے ہین گھوڑے سے اُترے زین پوش بچھایا دریا کے
قریب بیٹھے دن بہت قلیل باقی تھا تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے فریضہ مغرب
ادا کرکے ہاتھ برائے دعا اُٹھائے درگاہ کبریا مین عرض مدعا کرنے لگے دیر تک بدیع الملک بگریہ وزاری مصروف دعا
رہے جب رات نصف سے زیادہ گذری بدیع الملک روتے روتے سو گئے اثناء خواب مین ایک بزرگوار تشریف
لائے بدیع الملک کے آنسو پوچھے فرمایا اے شیر بیشہ جرأت کیا مشکل درپیش ہے جو اسقدر بیتاب و مضطر ہے بدیع الملک نے
عرض کی اس دریا سے گذرنا بہت دشوار ہے اسکے واسطے درگاہ کبریا مین عرض کرتا ہون اُن بزرگوار نے فرمایا یہان سے
تھوڑی پر ایک حجرہ سنگ بنا ہے اپنے تئین وہان تک پہونچاؤ ایک فقیر وہان رہتا ہے اُسکے پاس ایک خاک ہے
اگر اُس خاک کو اس دریا مین ڈال دوگے دریا منجمد ہو جائیگا تم پار اُتر جانا بدیع الملک نے عرض کی وہ فقیر خاک
کیون دیگا مرد بزرگ نے فرمایا ہم اُسکو بھی ہدایت کرتے ہین جس وقت تم وہان جاؤ گے فقیر خاک دیگا بدیع الملک
خوش ہوے خوشی سے آنکھ کھل گئی اپنے تئین زین پوش پر پایا اُٹھکر سجدۂ شکر بجالائے گھوڑے پر سوار ہوکے اُس
حجرے کی طرف روانہ ہوے قریب صبح اُس میدان مین پہونچے جہان وہ حجرہ بنا تھا بدیع الملک حجرے کے قریب
آئے دیکھا ایک فقیر حجرے مین بیٹھا ہے بدیع الملک اور آگے بڑھے فقیر نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا حجرے کے باہر آیا
بدیع الملک کو سلام کیا عرض کی آپ تشریف لیچلین جو کچھ فقیر کے پاس حاضر ہے عذر نکریگا بدیع الملک اُسکے ہمراہ
حجرے کے اندر آئے فقیر نے ایک ناریل نکالا بدیع الملک کو دیا عرض کی شب کو ایک بزرگوار خواب مین تشریف
لائے تھے مجھسے فرما گئے تھے کہ صبح کو بدیع الملک تاجدار تیرے پاس آئینگے خاک جو تیرے پاس موجود ہے وہ اُنکو
دینا یہ حاضر ہے بدیع الملک نے وہ ناریل لیا فقیر نے عرض کی اے شہریار میرے پاس اور بھی تحفہ جات ہین اگر آپ
تھوڑی دیر توقف فرمائین تو مین حاضر کرون بدیع الملک نے فرمایا مین یہان موجود ہون آپ تحفہ جات کی فکر مین
تشریف لیجائیے فقیر بدیع الملک سے رخصت ہوکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد فقیر واپس آیا بدیع الملک سے
عرض کی اے شہریار اب لوح بآسانی ملجائیگی یہ کہکر ایک پھول بدیع الملک کو دیا کہا جب آپ چشمہ کہکشان کے نزدیک پہونچکے
قریب جائے گا یہ پھول چشمہ مین ڈال دیجئے گا سب پانی خشک ہو جائیگا کہکشان کا مکان نظر آئیگا اُسی کے پاس لوح ہے جب اُسکے
کاسۂ سر کو اُتاریئے گا تب لوح ملے گی بدیع الملک نے پھول بھی لیا فقیر نے اور تحفہ جات بھی دیئے کہا اگر ان اشیا کو
اپنے پاس رکھئے گا طلسم مین جسقدر عجائبات ہین سب آپ پر ظاہر ہو جایا کرینگے اور کوئی چیز گزند نہ پہونچائیگی بدیع الملک
نے سب تحفہ جات فقیر سے لئے اپنے پاس رکھے تھوڑی دیر کے بعد اجازت چاہی فقیر نے بدیع الملک کو رخصت کیا
شاہزادہ اپنے لشکر مین آیا یہان سب لوگ منتشر تھے پیران وغیرہ آپس مین کہتے تھے کہ آقائے نامدار جوش شجاعت مین
دریا کی اصل نہ سمجھے ہونگے کود پڑے ہونگے نہین معلوم کیا گذری ہو یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک نوجوان داخل لشکر
ہوے سب کو بڑی خوشی ہوئی پیران اور عنبر نگار قریب آئے سب نے عرض کی اے شہریار آپ کہان تشریف
لیگئے تھے غلام کئی بار دریا کے پاس گئے آپ کو وہان نہ پایا ہم سبکی عجب حالت تھی بدیع الملک نے فرمایا مین
ایک ضرورت سے گیا تھا لشکر مین اطلاع دیجئے کہ سب تیار ہون پیران و عنبر نگار نے تمام لشکر مین اطلاع کردی
تھوڑی دیر مین سب تیار ہوگئے بدیع الملک نوجوان نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی بعد نصف النہار مرکب
طلب کیا خادم اسپ صبا رفتار لیکر حاضر ہوے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف
دریا کے چلے عنبر نگار نے کہا اے حکیم پیران آقائے نامدار دریا کی طرف جاتے ہین کیا کرینگے پیران نے جواب دیا

کوئی بات ہوگی یہ باتین کرتے ہوئے بدیع الملک کے ہمراہ دریا کے کنارے پر آئے بدیع الملک نے وہ ناریل نکالا خاک دریا مین ڈالی تھوڑی دیر مین سب نے دیکھا آپ دریا منجمد ہوگیا بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب لشکر بڑھا پیران و عنبر نگار اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہوگئے قریب شام اُس دریا کے پار پہونچے بدیع الملک نے بارگاہین استادہ کرائین سب لشکر ٹھہرا بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے پیران و عنبر نگار بدیع الملک کے ہمراہ آئے جب بدیع الملک اپنی بارگاہ مین رونق افروز ہوئے پیران و عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار ہملوگ بہت حیران ہین کہ مدت سے اس طلسم کے مرحلہ جات ہماری زیر حکومت رہے آجتک یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ اس دریا کے خشک کرنے کی کیا ترکیب ہے آپکو یہ بات کیونکر حاصل ہوئی اور یہ دریا کیونکر خشک ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا شامل حال ہوا دریا کی کیا حقیقت تھی جو مشکل ہوتی یون ہی آسان ہوجاتی عنبر نگار اور پیران کو اس بات کا بڑا تعجب ہوا مگر پھر نہ کہہ سکے جو بدیع الملک سے کیفیت دریافت کرتے کیونکہ ایما شاہزادے کا سمجھ گئے تھے خاموش ہو رہے مگر آپس مین کہتے تھے کہ آقائے نامدار طلسم کشائے اصلی ہین جو جو باتین طلسم کشا کی تعریف کی سنا کرتے تھے وہ سب آقائے نامدار مین موجود ہین بدیع الملک نے شب بھر وہان قیام فرمایا صبح کو مع لشکر ہمراہ ریحان تیز پرواز کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور کے بعد بدیع الملک نے ایک چار دیواری پتھر کی بہت اونچی دیکھی پیران سے فرمایا اے پیران یہ چار دیواری کیسی ہے پیران نے عرض کی یہی مرحلہ ہے آگے جانے کا راستہ نہین ہے بدیع الملک نے لشکر کو روکا پیران سے فرمایا آتنی دور کیواسطے وہان سے بارگاہین بار کرائی گئین پیران نے عرض کی اگر پیشتر سے یہ کیفیت معلوم ہوتی تو بارگاہین وہین رہتین مینے اس مرحلہ کی سیر نہین کی تھی صرف نقشہ یہان کا دیکھا تھا اُس سے خلاصہ کیفیت معلوم نہین ہوئی تھی بدیع الملک نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین سب اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر استراحت کرکے پھر بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوئے پیران اور عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار آجکی شب ہوشیاری سے رہنا چاہیئے ہمیں ریحان ضرور کوئی فساد برپا کریگا بدیع الملک نے فرمایا خدا حافظ حقیقی ہے وہ ہماری حفاظت کریگا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے بدیع الملک نے بھی آرام فرمایا مگر پیران او عنبر نگار ایک ہی بارگاہ مین بیدار رہے جب رات کم باقی رہی تو پیران نے عنبر نگار سے کہا اب تو شب گذر گئی جو جو خوف تھے وہ جاتے رہے اب جاگنا بیکار ہے عنبر نگار نے کہا ریحان تیز پرواز بلائے روزگار ہے وہ غافل نرہیگا ضرور کچھ فطرت پھیلائیگا پیران نے جواب دیا کہ اگر اُسے کچھ کرنا ہوتا تو ابتک خاموش نہ رہتا ضرور کوئی انتظام کرتا عنبر نگار نے کہا مین بیدار رہونگا تم اپنی بارگاہ مین جاؤ آرام کرو پیران عنبر نگار سے رخصت ہوکر بارگاہ سے باہر نکلا دیکھا دہوان لشکر کے گرد حصار کئے ہوئے ہے پیران واپس آیا عنبر نگار سے کیفیت بیان کی عنبر نگار اسکے ساتھ ہوا دونون بارگاہ سے باہر آئے عنبر نگار نے کہا سردارون کے خیمے مین چلکر دیکھنا چاہئے کہ اُنکی کیا کیفیت ہے پیران آگے بڑھا نگہبانون کو بیہوش پایا عنبر نگار نے کہا غضب ہوگیا سب بیہوش ہوگئے ہونگے اور اُنکو ہوش آنا بہت مشکل ہے پیران نے جواب دیا اے عنبر نگار گھبرانے کی بات نہین ہے پہلے چلکر سردارون کی کیفیت دیکھو اگر سب بیہوش ہین تو مین جلد ہوشیار کرلونگا یہ کہتے ہوئے دونون حکیم ایک سردار کی بارگاہ مین آئے بیہوش پایا پیران نے کہا کچھ مضائقہ نہین ہے مین ہوشیار کرونگا وہان سے اور سردارون کی بارگاہ مین گئے جسکو جگایا اُسنے جواب نہ دیا وہان سے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین آئے دربانون کو بیہوش پایا اور سب خادمون کو بھی بیہوش دیکھا پیران قریب بدیع الملک آیا پانون دبائے بدیع الملک بیدار ہوئے فرمایا خیر ہے پیران نے عرض کی غلام کو شک تھا اس وجہ سے حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اور سب سردار خیریت سے ہین عنبر نگار نے

عرض کی سب بیہوش پڑے ہین دھوان لشکر کے گرد چھایا ہوا ہی اگر یہ لوگ تھوڑی دیر نہ خبر لیتے تو غضب ہو جاتا بدیع الملک
تلوار نیک کر اٹھے پیران نے عرض کی آپ تشریف نہ لیجائین ورنہ نقصان پہونچے گا بدیع الملک نے فرمایا میرے سرداران
قدیم بیہوش نہ ہونگے پیران نے عرض کی ہم انکی بارگاہ مین نہین گئے بدیع الملک پیران کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے دیکھا
دھوان لشکر کے گرد پھیلا ہی اپنے سرداران خاص کی بارگاہون مین تشریف لیگئے جسکو جگایا وہ اٹھ بیٹھا پیران نے عنبر نگار
سے کہا نہین معلوم کیا سبب ہی جو آقائے نامدار پر اور انکی سرداران خاص پر کوئی چیز تاثیر نہین کرتی ہی بدیع الملک
سب سردارون کی بارگاہ مین گئے سب کو جگا کر اپنے ہمراہ لیا اُس دھوئین کے قریب آئے سردارون کو بھی لائے
پیران اپنی بارگاہ مین گیا سبکو ہشیار لایا انکو جلایا جب انکا دھوان بلند ہوا اور بارگاہون کے اندر گیا جو لوگ بیہوش تھے
وہ ہوشیار ہوے بدیع الملک نے فرمایا یہ کیا بات تھی پیران نے عرض کی کہ حکیم ریحان نے موقع پاکر سب کو بیہوش
کیا تھا تھوڑی دیر مین آتا سب کو گرفتار کرکے لے جاتا یہ ذکر تھا کہ سب نے دیکھا دیوار کی طرف روشنی پیدا ہوئی عنبر نگار سے کہا
حکیم ریحان آتا ہی وہ روشنی قریب آئی بدیع الملک نے دیکھا ایک مرد ضعیف بے پر و بال کے پرواز کرتا ہوا آتا ہے
آگے آگے اسکے ایک شعلہ ہی روشنی اسکی دور تک جاتی ہی مرد ضعیف کی صورت صاف نظر آتی ہی بدیع الملک نے پیران
سے فرمایا یہ بے بال و پر کے پرواز کرتا ہی پیران نے عرض کی اسنے اپنی حکمت سے یہ بات پیدا کی ہی قوت نفسیہ کے ذریعہ سے
یہ بات نکالی ہی پیران یہ کہہ رہا تھا کہ ریحان بدیع الملک کی بارگاہ کے قریب آیا اسنے قصد کیا کہ مین بارگاہ کے اندر
جاؤن بہمن شیردل مسلح بدیع الملک کے قریب کھڑا تھا اسنے شانہ سے کمان اتاری ترکش سے تیر نکالا بہرہ کمان مین
پیوست کرکے ایک خدنگ سر کیا حکیم کے سر پر پڑا اکالتہ سر اسکا اڑ گیا زمین پر گرکے تڑپنے لگا بدیع الملک حیران
ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی پلٹ کے دیکھا بہمن کے ہاتھ مین کمان پائی کہا اخی بہمن تمنے اسکو ہلاک کیون کیا اُسے زندہ گرفتار
کرتے اگر وہ اسلام قبول کرتا تو جان بخشی کرتے بہمن نے عرض کی اخی شہریار بیتہ تیر لگ گیا میری خطا معاف فرمایئے واقعی مجھے
غلطی ہوئی بدیع الملک حکیم ریحان کے قریب آئے ریحان مین دم باقی نتھا بدیع الملک نے اُسکا لاشہ دور پھکوا دیا
رات بہت کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک نے پیران سے کہا لشکر مین جاکر اطلاع کردو کہ سب لوگ چلین
پیران نے سب کو اطلاع دی بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک اُس دیوار کے
قریب آئے پیران سے کہا اس دیوار کو منہدم کرا دو پیران نے لوگون کو جمع کیا دیوار کھودنا شروع ہوئی تھوڑی دیر مین دیوار بقدر
ضرورت کھود دی گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا اندر تشریف لائے سب لشکر بھی اندر آیا میدان وسیع دیکھا بدیع الملک
آگے بڑھے ایک قلعہ بلندی پر نظر آیا بدیع الملک اُس قلعہ کی طرف گئے دیکھا قلعہ پر آبادی معلوم ہوتی ہی اہل قلعہ نے جو
بدیع الملک کو دیکھا سب نے غوغا کیا قلعہ کے اندر گئے افسران لشکر کو اطلاع دی سب مسلح و مکمل ہوکر نکلے قلعہ کے نیچے آئے
بدیع الملک کو روکا سب نے تلوارین کھینچ لین لشکر بدیع الملک مین بھی سب نے تلوارین علم کین جنگ شروع ہوگئی بہمن
شیردل نے صفین کی صفین درہم و برہم کردین تھوڑی دیر مین فوج کے ہوش اُڑ گئے سب نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے
پناہ دی افسران لشکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوے اپنی عفو تقصیر کی خواستگار ہوئے بدیع الملک نے
سب کو مسلمان کیا قلعہ پر تشریف لائے خزانہ وافر قبضہ مین آیا پیران اور عنبر نگار بہت خوش ہوے بدیع الملک نے جشن
تہنیت کی بنا کی تین دن تک جشن رہا چوتھے روز بدیع الملک نے عنبر نگار اور پیران سے پوچھا اب کس طرف
جانا ہوگا عنبر نگار نے عرض کی اب ایک مرحلہ اور باقی ہی اسکے بعد قلعہ ارلکنشان ہی بدیع الملک نے فرمایا اُسی طرف
چلنا چاہیے عنبر نگار نے عرض کی اخی شہریار وہ مرحلہ بہت چھوٹا ہی اسکا فتح کرلینا مشکل نہین مگر وہان پانی ممکن نہین ہوتا ہی

اُسکا انتظام یہین سے کرنا چاہئے بدیع الملک نے اپنے سردارون کو بلایا فرمایا اب جو ایک مرحلہ ملیگا وہان پانی دستیاب نہوگا بہتر یہ ہو کہ پانی کا انتظام یہین سے ہوجائے سردارون نے پانی کا انتظام کرنا شروع کیا پکھالین بھر بھر کر اونٹون پر بار کرادین اُسی روز پیش خیمہ روانہ ہوگیا دوسرے روز بدیع الملک نوجوان نے لشکر ہمراہ لیکر کوچ کیا ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن چار پہلوانون کی عرض کیجاتی ہے

جسکو قیصر نے لشکر گران دیکر تلاش بدیع الملک مین روانہ کیا تھا یہ لوگ جو قیصر سے رخصت ہو کر چلے اُنکے ہمراہ وہ لوگ بھی تھے جو مرحلہ پیران سے فرار ہوگئے تھے وہ اپنے ہمراہ لیکر پیران کے مرحلے پر آئے یہان کسیکو نہ پایا پہلوانون نے کہا اب کیا کرنا چاہئے سب نے کہا معلوم ہوتا ہے وہ لوگ یہانسے روانہ ہوگئے ہین آپ لوگ بھی آگے چلین پہلوان وہان ایک دن بھی نہ ٹھہرے آگے روانہ ہوئے تیسرے روز مرحلہ ریحان پر آکے پہونچے یہان بھی سب ویران پایا اور آگے بڑھے تین چار کوس کے بعد دولاب کوہ سینہ نے کہا اب یہان دو تین روز قیام کرنا چاہئے نہین معلوم طلسم کشا کس طرف گیا ہے سب کی بھی رائے ہے اُس صحرا مین خیمے استادہ ہوئے لشکر اترا سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے پہلوان میدان مین رہے چار روز تک اُس صحرا مین قیام کیا پانچوین روز برزخ لنگر بند نے کہا اب یہان ٹھرنا بیکار ہے تلاش طلسم کشا مین چلنا چاہئے اُسی روز لشکر کو لیکر چارون پہلوان روانہ ہوئے دو روز برابر رہروی کی تیسرے روز ایک صحرا مین پہنچے دیکھا ایک لشکر گران صحرا مین اترا ہے برزخ لنگر بند نے کہا یقین ہے طلسم کشا کا یہی لشکر ہے جو لوگ واقف کار اُنکے ہمراہ تھے اُنھون نے سرداران بدیع الملک کو پہچانکر کہا طلسم کشا اسی صحرا مین اُترا ہے برزخ لنگر بند نے قپاق شیر افگن سے کہا لشکر کو یہین روکو اگر جی چاہے اسی وقت طلسم کشا کو گرفتار کرلو نہین صبح کو سب کو گرفتار کرکے لیچلین گے قپاق نے کہا طلسم کشا کو اطلاع دینی چاہئے اگر وہ خود ہماری اطاعت قبول کرے تو کیون اُسکو گرفتار کرکے لیچلین برزخ لنگر بند کو بھی یہ بات پسند آئی کہا بہت اچھی بات ہے اُسی وقت ایک منشی کو بلایا کہا ایک نامہ لکھو مضمون اُسکا یہ ہو کہ اے طلسم کشا تو نے بہمن شیردل کو زیر کیا وہ ہلوگون کے یہان سب مین ذلیل پہلوان تھا اُسکو زیر کرکے نازان نہ ہو اگر اپنی جان عزیز ہے تو ہمارے پاس آ اپنی تقصیر عفو کرا ورنہ تجکو ایک دم مین گرفتار کرینگے تو تو آدمی ہے ہم وہ لوگ ہین جو دیو کی حقیقت نہین جانتے ہین منشی نے اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تمام ہوا تو سب پہلوانون نے اپنے ہاتھ سے اپنے نام لکھے ایک سوار کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے پاس لیجا اگر وہ کسی قسم کی سخت کلامی کرے خاموش نہ رہنا جواب دندان شکن دینا سوار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کے لشکر مین آیا یہان لشکر مین چہل پہل تھی بارگاہ بدیع الملک کے پاس سو جوان مسلح و مکمل موجود تھے ہر ایک سردار بدیع الملک کی بارگاہ پر نگہبان بیٹھے تھے سوار نے جو یہ کیفیت دیکھی گھبرایا لوگون سے پوچھا طلسم کشا کی بارگاہ کہان ہے سب نے پتہ بتایا سوار بارگاہ بدیع الملک کے در پر آیا چاہا جاؤن نگہبانون نے روکا کہا اے شخص تو کون ہے کہان سے آیا ہے سوار نے کہا مین نامہ لایا ہون طلسم کشا کو دونگا نگہبانون نے چوبدار کو بلایا سوار کی اطلاع کرائی چوبدار اندر بارگاہ کے آئے دعا و ثنائے شاہی بجا کر عرض کی کہ ایک سوار آیا ہے کسی کا نامہ لایا ہے در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو چوبدار باہر آئے سوار سے کہا تمھین آقائے نامدار یاد فرماتے ہین چلکر شرف قدمبوسی حاصل کرو سوار گھوڑے سے اُترا چوبدار آگے آگے چلا سوار کو اندر لیکر آئے سوار نے جو رونق بارگاہ کو دیکھا اور بدیع الملک کی شان و شوکت پر نظر کی دنگ ہوگیا حیران حیران چارون طرف دیکھنے لگا بدیع الملک نے کہا اے شخص تو جس کام کو آیا ہے پہلے اُسے انجام دیدے لے پھر تجھے اختیار ہے سوار نے نامہ پہلوانون کا بدیع الملک کو نذر دیا بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی شاہزادے کے تیور بدل گئے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا کہ ان بیہودہ گویون سے کہدینا کہ جو تمھارے مزاج مین آئے کرو ہم ہر طرح موجود ہین اور اگر ایسی بدزبانی

پھر کروگے تو تمھارے لشکر مین گھس کے ہلاک کر ڈالونگا سوار نے جو بدیع الملک کو اسدرجہ برہم پایا دلمین کہا پہلوانون
نے کہدیا تھا کہ اگر کوئی بات خلاف پیش آسکے تو ہرگز نہ دبنا ہم سمجھ لینگے یہ سوچ کر سوار نے کہا آپ بھی ایسی خلاف بات زبانسے
نہ نکالیئے گا ورنہ اچھا نہوگا بدیع الملک نے سوار سے آنکھ ملا کر کہا او بے ادب تجکو ہماری بات مین کیا دخل ہی خبردار اب
کوئی کلمہ زبانسے جو نکالا تو زبان کھینچ لونگا بدیع الملک نے ڈانٹ کے جو کہا سوار منہ کے بھل زمین پر گر پڑا ہاتھ باندہ کے
عرض کی ای شہریار مجھسے خطا ہوئی معاف فرمائے گا بدیع الملک نے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہم ہر وقت موجود ہین
جو برائی ہمارے واسطے تجویز کی ہی اُٹھا نرکھو سوار نے کہا مین یون ہین جا کر کہدونگا یہ کہکر اُٹھا اپنی جان بچا کر گرتا پڑتا بارگاہ
کے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا لشکر مین جا کر قیماق کے پاس گیا قیماق نے کہا کیا جواب لایا سوار نے کہا مین جو اس
درست کر لون تو تجھسے بیان کرون قیماق شیر افگن کے پاس دولاب کوہ سینہ بیٹھا تھا اُسنے کہا ارے اسقدر بدحواس کیون ہی
سوار نے کہا آپ لوگون نے اچھی بات مجکو تعلیم کی تھی بچ گیا اگر ذرا بھی کچھ اور منہ سے نکالتا تو ابھی جان گئی تھی بہرزخ لنگر بند
نے کہا ارے کیا کسی سے لڑائی ہوئی سوار نے کہا لڑائی کی طاقت کس مین ہی مینے آپ لوگونکا نامہ دیا وہان ایک جوان شیر صورت
بیٹھا تھا اُسنے نامہ پڑھ کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا ہم موجود ہین جو برائی اُن لوگون نے تجویز کی ہو اُٹھا نرکھین اور اگر ایسی
بیہودہ گوئی کرینگے تو لشکر مین گھس کے سب کے سر کاٹ لونگا مین نے آپکے حکم کی تعمیل کی صرف اتنا ہی کہا کہ آپ بھی کلمات بیجا
منہ سے نہ نکالئے ورنہ بُرا ہوگا میرا اتنا کہنا تھا کہ آفت آگئی اُس جوان نے اس تیور سے کہا کہ تجھے ہماری بات مین کیا دخل ہی
اگر اب کوئی کلمہ زبانسے نکالیگا تو زبان کھینچ لونگا مین منہ کے بھل زمین پر گر پڑا اگر مین کچھ اور کہتا تو مجھے وہ قتل کر ڈالتا
پہلوانون نے جواب دیا کہ اگر وہ تجکو قتل کرتا تو ہم ابھی اسکو مع لشکر قتل کرتے سوار نے کہا میری تو جان جاتی پہلوان خاموش
ہو رہے سوار نے کہا اب آپ لوگون کی کیا راے ہی سب خاموش رہے مگر قیماق نے جواب دیا کہ لشکر مین جا کر اطلاع کرو طبل
جنگی بجے ہم کل میدان مین جا کر اُسکو گرفتار کرینگے سوار نے اُسی وقت لشکر مین جا کر اطلاع کی طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر
اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوے بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لاکر
عرض کی حضور قیماق و دولاب و جولان و بہرزخ نے طبل جنگی بجوایا ہی ارادہ اُنکا یہ ہی کہ کل میدان جنگ مین نکلکر معرکہ
آرائی نبرد ہون بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب
پڑی لشکر مین تیاری جنگ کی ہونے لگی جب چار پہر رات گذر کے آفتاب عالمتاب فلک چہارم پر جلوہ فرما ہوا
بدیع الملک نے فریضۂ سحری ادا کیا سلاح طلب کیے خادمون نے کشتیان حاضر کین شاہزادے نے ہتیار جسم پر آراستہ
کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادم دیر سے مرکب لیے موجود تھے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے سب
لشکر حاضر رکاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوا بدیع الملک نے سب کو ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے
روانہ ہوے اُس طرف سے لشکر حریف کی آمد ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک پہلوان قوی ہیکل پشت پر لشکر
گران لیے ہوے ایک گرز گاوسر ہلاتا پیادہ پا چلا آتا ہی اُسکے عقب مین لشکر گران ہی بدیع الملک نے بہمن شیر دل
کو قریب بلایا کہا یہ کون پہلوان ہی بہمن شیر دل نے عرض کی اس کا نام بہرزخ لنگر مند ہی یہ شہر گردستان کے متوسطین
پہلوانون سے ہی یہ ذکر تھا کہ ایک غول اور اُسی طرح کا نظر آیا بدیع الملک نے دیکھا آگے آگے ایک دیو پیکر سیاہ فام ایک
ساطور ہاتھ مین لیے پیادہ پا چلا آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای بہمن یہ کون ہی بہمن نے عرض کی اس کا نام دولاب
کوہ سینہ ہی یہ بھی بہرزخ کے درجے کا پہلوان ہی اُسکے بعد اور ایک غول ظاہر ہوا بدیع الملک نے دیکھا پہلوان ایک تبر
گران ہاتھ مین لیے آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای بہمن یہ کون ہی بہمن نے عرض کی یہ جولان بیشہ نشین ہی

اُسکے بعد اور ایک غول اُسی طرح کا آیا بدیع الملک نے کہا اس پہلوان کا کیا نام ہی بہمن نے عرض کی اسکو قبچاق شیر افگن کہتے ہین یہ سب ایک ہی جگہ کے باشندے ہین بدیع الملک بہمن سے باتین کرتے رہے پہلوانون نے اپنے اپنے لشکر کی صف بندی کی لشکر بدیع الملک مین بھی صف بندی ہوئی نقیب براے نقابت آگے بڑھے پیران و عنبر نگار بدیع الملک کے قریب آئے عرض کی ای شہریار اگر حکم ہو تو ابھی اس لشکر کو بیہوش کر دین ان پہلوانون کو قتل کریجئے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات شجاعت کے خلاف ہی جو سنیگا وہ کیا کہیگا پیران نے عرض کی ای شہریار ان لوگونسے کون مقابلہ کریگا بدیع الملک نے فرمایا جب وہ مبارز طلب کرینگے آپ پر حال کھل جائیگا پیران خاموش ہو رہا عنبر نگار نے چاہا مین کچھ کہون بہمن نے اشارہ سے منع کیا کہ خبردار کچھ نہ کہنا آقاے نامدار کے خلاف ہوگا عنبر نگار چپ ہو رہا نقیبون نے نقابت ختم کی کڑکیت کڑکا کہا ہٹے سب کے پہلے دولاب کوہ سینہ میدان مین آیا ساطور تول کر آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان اگر تم سب کو تمنائے مرگ کی ہو تو میرے مقابلہ مین آؤ بدیع الملک نے بہمن سے فرمایا تم میرے مرکب کی حفاظت کرو مین اسکے مقابلہ مین جاتا ہون بہمن نے کہا آقاے نامدار غلامان جانباز کس واسطے ہین بدیع الملک نے فرمایا اُسنے مبارز طلبی کرکے میری طرف دیکھا تھا مین ہی اُسکے مقابلہ مین جاؤنگا بہمن نے عرض کی مرکب آپ کیون چھوڑتے ہین بدیع الملک نے فرمایا وہ پیادہ ہی مین مرکب پر سوار ہوکر اُسکے مقابلہ مین جاؤنگا آئین شجاعت سے یہ بات خلاف ہی بہمن خاموش ہوا بدیع الملک گھوڑیسے اُترے پیران نے عنبر نگار سے کہا آقاے نامدار کی جرأت دیکھو پہلوان پیادہ پا ہی تو خود بھی پیادہ جاتے ہین عنبر نگار نے کہا ای پیران جب بہمن سے مقابلہ ہوا ہی اُسوقت مین کہتا تھا کہ آقاے نامدار کیونکر فتح پائینگے مگر خدا نے فضل کیا بہمن زیر ہوا اسوقت کیسے شخص سے مقابلہ ہی پیران نے کہا خدا خیر کرے مجھے اسوقت دنیا سیاہ معلوم ہوتی ہی عنبر نگار نے کہا آقاے نامدار اسپر بھی فتحیاب ہونگے عنبر نگار اور پیران مین یہان یہ باتین ہو رہی تھین وہان بدیع الملک نامدار دولاب کوہ سینہ کے قریب پہونچے دولاب نے کہا ای شخص تونے مجھے تو وہ خاک سمجھا ہی جو تنہا مقابلے کے واسطے آیا ہی اور تکلف یہ کہ گھوڑا بھی وہین چھوڑ آیا اپنے تمام لشکر کو بلا سب ملکر مجھپر حملہ کرین بدیع الملک نے فرمایا جب مین تیرے حملون کا جواب نہ دے سکونگا اسوقت تو میرے تمام لشکر کو بلانا دولاب نے کہا تیرے دلکی بھی حسرت نکل جائے تو جی بھر کے مجھپر وار کرلے جب تو تھک جاتا تو تجھے کہدینا یا اپنے لشکر کو بلا لینا بدیع الملک نے فرمایا زیادہ گوئی سے کچھ حاصل نہین ہی اگر تجکو مقابلہ کرنا ہی مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی اپنے لشکر کو پلٹ جا جسکا جی چاہے گا مقابلہ کو آئیگا دولاب بہت ہنسا کہا ای جوان تجھے اپنے قوت بازو پر بڑا ناز ہی ابھی ایک ہاتھ سے چاہون تو تجھے میدان سے اپنے لشکر مین اُٹھا لیجاؤن بدیع الملک نے فرمایا ای دولاب اگر بدزبانی کریگا تو سزا پائیگا تجھے وار کرنا ہو تو وار کر دولاب نے کہا مین وار پہلے نکرونگا بدیع الملک نے فرمایا ہمارا ابھی دستور نہین جو جنگ مین پیشدستی کرین دولاب عاجز ہوا کہا ای جوان تو مجبور کرتا ہی تو مین وار کرتا ہون یہ کہکر ساطور کا وار کیا بدیع الملک نے اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا ساطور ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا دولاب دنگ ہو گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اس جوان مین اسقدر طاقت ہی میرے ہاتھ سے ساطور چھین لیا یہ سوچکر دولاب آگے بڑھا چاہا بدیع الملک کو زمین سے اُٹھا لون بدیع الملک کی طرف جھپٹ کے چلا بدیع الملک نے خالی دی دولاب اپنے لنگر کو سنبھال نسکا منہ کے بھل زمین پر گرا سر اُسکا شگافتہ ہو گیا کئی دانت ٹوٹ گئے بدیع الملک نے مسکرا کر فرمایا ای دولاب سنبھلکر مقابلہ کر اگر ساطور تیرے پاس نہین ہی تو مردان عالم کو حربہ ضایع جانے سے ایسا ہراس نہین ہوتا ہی دولاب بدیع الملک کے مسکرانے سے شرمندہ ہوا زمین سے اُٹھا پھر بدیع الملک کی طرف جھپٹا شاہزادے نے پھر خالی دی دولاب پھر زمین پر گرا سر اور زیادہ شگافتہ ہو گیا خون کی چادر منہ پر آئی دولاب گھبرا گیا کچھ بن نہ آیا اپنے لشکر کی طرف

یہ کہتا ہوا بھاگا کہ مین تو زخمی ہو گیا ہون ورنہ تجھے مزہ چکھا دیتا مگر اب جا کر قیماق شیر افگن کو بھیجتا ہون وہ تجھسے مقابلہ کریگا
بدیع الملک نے فرمایا ای دولاب اس حالت مین تجھکو کیا قتل کرون جا چلا جا اور جسپر دعوی ہوا اسکو میدان مین بھیجدے
دولاب کی یہ حالت دیکھکر قیماق شیر افگن نے کہا ای دولاب تو نے نام کر دستا نیونکا ڈبو دیا تجھے یہ لازم نہ تھا اگر اس
حالت مین بھی تو ایک ہاتھ ہلا دیتا تو طلسم کشا زمین پر گر پڑتا ایسا جی چھوڑا ہمت ہاری میدانسے بھاگ آیا دولاب نے کہا
اب تم جاؤ اور طلسم کشا کو گرفتار کر لاؤ اُس مین بڑی طاقت ہی اس زور سے اُسنے میری کلائی پکڑی مجھے گمان ہی کہ کلائی ٹوٹ
گئی ہی قیماق نے جواب دیا تو بہت بودا ہی اگر ساطور کو بقوت اپنے قبضے مین رکھتا تو کیا کسی کی مجال تھی کہ تیرے ہاتھ سے ساطور
چھین لیتا دولاب نے جواب دیا کہ مین زخم سر سے اسوقت بہت پریشان ہون مقابلہ کیواسطے جاؤ جب وہانسے واپس آؤگے
تو مین تمسے بات کرونگا قیماق تبر لیکر چلا بدیع الملک نوجوان میدان مین موجود تھے قیماق نے بدیع الملک سے کہا آپنے
بہمن شیر دل کو زیر کیا دولاب کو اپنے سامنے سے بھگا دیا اُسپر بھاگتے وقت بھی حملہ نہ کیا آپکی شجاعت ہر طرح ظاہر ہی اگر خلاف
مرضی مبارک نہو تو مین کچھ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے کہو قیماق نے کہا آپکی شجاعت و ہمت کے تذکرے
مین نے اکثر پہلوانون سے سُنے ہین اور آج دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا مجھے آپکی ہمت و جرأت پر رحم آتا ہی آپ خود انصاف کرین کہ مین اگر
چاہون تو تنہا ایک فوج کو شکست دون اور اگر طاقت دکھاؤن تو پہاڑ کو زمین سے اُکھاڑ کر پھینک دون مین انسان ہون مگر
دیو سے بڑھ کے طاقت رکھتا ہون اگر آپ کو میرے کلام کا اعتبار نہو تو اس صحرا مین بڑے بڑے درخت ہین جس درخت کو
حکم کیجے زمین سے اُکھاڑ کے پھینکدون اگر آپ مجھسے مقابلہ کرینگے تو مجھے زیر نہ کر سکینگے بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق
تمھارے طرز کلام سے معلوم ہوا کہ تم بھی مرد شجاع ہو اور صاحب ہمت بھی ہو لیکن اس دعوی سے کچھ حاصل نہین ہی خداوند عالم
قادر و توانا ہی اگر اُسکی مصلحت ہوتی ہی تو وہ ایک مور ضعیف کو پیل مست پر غالب کرتا ہی اگر مین تمسے مقابلہ کر کے فتحیاب نہونگا
تو زیر ہو کر تمھاری اطاعت قبول کرونگا اور اگر مین بفضل خدا تمپر غالب آیا تو تمھین دین اسلام قبول کرنا ہوگا قیماق نے کہا آپنے
میری عرض کو قبول نہ فرمایا مجبور ہون جو کچھ آپ فرماتے ہین مجھے منظور ہی اگر مین آپسے زیر ہو جاؤنگا تو حلقۂ غلامی کانمین ڈالونگا
اور جسقدر لشکر اور پہلوان میرے ہمراہ ہین یہ سب آپکی اطاعت قبول کرینگے جو اُنمین سے میرا کہنا قبول نکریگا اور آپ کا حلقۂ
غلامی اپنے کانمین نہ ڈالیگا اُسکو قتل کرونگا بدیع الملک نے فرمایا مجکو منظور ہی تم وار کرو قیماق نے پہلے وار کرنے سے عذر کیا
بدیع الملک نے کہا ای قیماق یہ عذر تمھارا لائق قبول نہین ہی تمھین پہلے وار کرنا ہوگا قیماق نے مجبور ہو کر تبر اُٹھایا بدیع الملک
کے سر پر لگایا شاہزادے نے تبر کو سپر پر رد کا تبر اسکا اوچٹ گیا اسنے دوسرا وار کیا بدیع الملک نے اُس وار کو خالی دیا قیماق
نے کہا اب مین آپکی ضرب کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق ایک وار کی تمھین اور اجازت دی قیماق نے پھر
بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے تبر اُسکے ہاتھ سے چھین لیا قیماق دنگ ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اگر تم بھی دولاب
کیطرح حربہ چھن جانے سے بدحواس ہو گئے ہو تو مین تمھارا تبر واپس دون قیماق نے کہا ای جوان جو چیز اپنے پاس سے
قبضۂ غیر مین چلی جائے اُسکا واپس لینا خلاف ہی اور مین دولاب کی طرح بدحواس نہین ہون اگر تبر چھن گیا مین اب کشتی
لڑونگا خوشی اس بات کی ہی کہ تجھسے شجاع سے مقابلہ ہی کوئی بات خلاف ظہور مین نہ آئیگی بدیع الملک نے فرمایا ای قیماق
واقعی تم مرد دلیر ہو قیماق نے کہا اب ہوشیار رہنا یہ کہکر بدیع الملک کی کمر مین ہاتھ ڈال کے زور کرنا شروع کیا پھر بھر کال
قیماق شیر افگن زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کے لنگر مین جنبش نہ پائی آخر کار عاجز ہو کر کہا ای جوان اب مین تیرے
زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا خبردار ہو جا کہ مین زور کرتا ہون قیماق نے لنگر جمایا بدیع الملک نے
اُسکی کمر مین ہاتھ ڈیکر زور کیا قیماق نے چاہا مین لنگر جمائے رہون مگر حریف زبردست سے کیا زور چلتا ہی پہلے ہی زور مین

قیماق کے پانون زمین سے اُٹھ گئے بدیع الملک نے دوسرا زور کیا اُسکو سینے تک اُٹھا لیا تیسرے زور مین سر سے بلند کیا
قیماق نے امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا امان بے ایمان ممکن نہین قیماق نے عرض کی مین آپکی اطاعت قبول کرتا ہون
اور دین سامری پر لعنت کرتا ہون بدیع الملک نے باَسانی اُسکو زمین پر رکھدیا قیماق کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا پہلوان
وعنبر نگار اور جملہ سردار یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گئے ایک ایک سے کہتا تھا کہ آقاے نامدار کی قوت دیکھی کون دنیا مین
انکا ہمنبرد ہی یہان تو یہ ذکر تھا مگر فوج کفار مین سبکے چہرون سے رنگ اُڑ گئے قیماق فوج کیطرف نیزہ لیکر بڑھا پکار کر آواز دی ای
فرقہ باطل تم مین سے جسکو اسلام قبول کرنا ہو وہ میرے پاس آئے آقاے نامدار کی قدمبوسی سے مشرف ہو اور جسکو اپنی
زندگی ناگوار ہو وہ اس بات سے انکار کرے دولاب نے کہا ای قیماق تو نے نمک حرامی کی ایسا بودا پن کیا کہ زیر ہوکر مسلمان
ہو گیا قیماق نے کہا میرا قدم معرکہ کارزار سے نہین ہٹا تیری طرح سے نہین بھاگا ایسی جری کے غلامی بھی ہر ایک کیواسطے
فخر ہی اگر تو انکار کریگا تو بہت پچتائیگا دولاب نے کہا مین تو ہرگز اسلام قبول نکرونگا قیماق نے کہا اگر تو اسلام قبول نکریگا تو میرے
ہاتھ سے قتل ہوگا دولاب نے کہا تیری مجال نہین جو مجھکو قتل کرسکے قیماق نے کہا میدان مین آ تو حال کھل جائے صفونکی آڑ مین
پوشیدہ ہوکر کیون بکتا ہی دولاب نے کہا اگر تجھے مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہی تو میرے زخم سر کو اچھا ہونے دے جسدن مین صحت
پاؤنگا تجھسے مقابلہ کرونگا قیماق نے کہا اگر تو مہلت طلب کرتا ہی تو مین تجھے مہلت دیتا ہون جب اچھا ہو تب مجھسے مقابلہ کرنا دولاب
نے کہا مین ضرور تجھسے مقابلہ کرونگا دولاب میدان سے پلٹا قیماق نے جولان بیشہ نشین اور برزخ لنگر بند سے کہا تم لوگ کیا
کہتے ہو اگر کچھ ہوس مقابلہ ہو تو مین موجود ہون برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین نے جواب دیا کہ ہمین ہوس مقابلہ تمسے نہین ہی
بلکہ طلسم کشا سے ہم لڑین گے اور اگر وہ ہمکو زیر کر لیگا تو ہم اطاعت اُنکی قبول کرینگے قیماق شیر افگن نے جواب دیا کہ تم
لوگ بالکل عقل سے دور ہو سراسر بےشعور ہو بھلا یہ خیال کرو کہ جب اُس شیر بیشہ جرات نے مجھکو زیر کیا تو تمھارے زیر کرنے مین اُسے
کیا تکلف ہوگا ہم تم ایک ساتھ کے ہین کل باتون مین برابر ہین جو جو ہنر مینے دکھائے وہی تم بھی صرف کروگے برزخ لنگر بند نے
کہا ای قیماق تم بہت صحیح کہتے ہو اور میرا دل چاہتا ہی کہ مین اطاعت طلسم کشا قبول کرون مگر مقابلہ ہو جاتا تو اچھی بات تھی قیماق
نے کہا اگر ایسا ہی ہی تو تمھین ایسے وقت مین مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہی آقاے نامدار برائے تلاش لوح جاتے ہین دو دن وہ تمھارے
واسطے یہان قیام فرمائین اُنکا ہرج کار ہو یہ بات خلاف ہی اگر تمھین مقابلہ کرنا منظور ہی تو بعد فتح طلسم مقابلہ کر لینا برزخ نے
جولان کی طرف دیکھا جولان نے کہا قیماق بہت صحیح کہتے ہین اور ہمین اُس یکہ تاز میدان بیجا کے اطاعت کرنا ضرور ہی ایسا
جری آجتک نگاہ سے نہین گذرا ہمت اُس صاحب جرات پر ختم ہی برزخ نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہی جولان نے جواب دیا کہ
چلکر طلسم کشا کے شریک ہو جائین برزخ نے قبول کیا قیماق سے کہا ہم تمھارے ساتھ چلتے ہین مگر طلسم کشا سے یہ بات کہدینا
کہ مقابلہ جب تک نہو گا اسوقت تک ہم لوگ ترک مذہب نکرینگے قیماق نے کہا مین ایسی بیہودہ بات آقاے نامدار سے نہین کہونگا
اور تم بھی اسکا اظہار نکرنا جب وقت آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا برزخ نے کہا ای قیماق ہمارا مطلب تو نہ نکلیگا اگر طلسم کشا ہمین زیر
نکر سکے تو ہم اپنا تبدیل مذہب کرکے خفیف ہوے اس سے بہتر یہ ہی کہ اسی وقت اس بات کا خلاصہ ہو جائے تم کہدینا کہ یہ آپکے ہمراہ
ہر جگہ آپکی مدد کرتے رہینگے مگر جب تک آپ انکو زیر نہ کیجئے گا اُسوقت تک ایمان نہین لائینگے اور بعد فتح طلسم یہ لوگ آپسے مقابلہ کرینگے
قیماق نے کہا مین نہین کہہ سکتا خلاف رعب ہی اگر مین خدمت آقاے نامدار مین عرض کرون اور اُنہین کچھ گمان میری طرف بھی ہو کہ
یہ بھی بلکر مسلمان ہوا ہی تو نہین معلوم میرے واسطے کیا کرین مین ہرگز نہین کہونگا برزخ نے کہا چلو ہم خود بترکیب اس بات کا
اظہار کردین گے قیماق نے کہا جو تمھارا یہ ارادہ ہی تو میرے ساتھ چلو مین لشکر مین جاتا ہون تم لوگ آقاے نامدار کی خدمت مین
حاضر ہوتا برزخ نے کہا تم چلو ہم لوگ آتے ہین قیماق نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا کہا تم لوگو مین کون میرا ساتھ دینا چاہتا ہی جسقدر

لوگ اسکے ہمراہ آئے تھے سب نے کہا اب کسکی مجال ہی جو آپکا ساتھ نہ دے یہ کہکر سب لوگ اُسکے ہمراہ ہوے قیماق چہار ہزار
جوانان زنگی کو لیکر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقاے نامدار ان سب کو بھی کلمہ پڑہائیے بدیع الملک نے
سبکو مسلمان کیا چاہا میدان سے پلٹین قیماق نے عرض کی ابھی آپکی خدمت مین اور لوگ بھی حاضر ہوتے ہین بدیع الملک میدان مین
ٹھہرے تھوڑی دیر کے بعد برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین اپنے اپنے ہمراہیونکو لیکر آئے بدیع الملک کو دونون نے
جھک کے سلام کیا عرض کی اے طلسم کشا آپکی اطاعت بدل وجان قبول کرتے ہین مگر جب تک آپ اس طلسم کو فتح نفرمائینگے
تب تک ہم مسلمان نہونگے بدیع الملک نے فرمایا اسکی وجہ بیان کرو برزخ وجولان نے عرض کی ہملوگونکا جو مقصد ہی وہ آپ پر
ظاہر ہوجائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر یہ شرط کرتے ہو کہ بے فتح طلسم ہم مسلمان نہونگے تو میرے یہان رہو خدا نے چاہا مین طلسم کو
فتح کرونگا اور اگر تمھارا کوئی مقصد ہی اور وہ مجھسے کہنے والے ہو اسوقت مجھے بوجہ جنگ طلسم کے عدیم الفرصت جانکر نہین کہتے ہو تو بیان
کرو مین پہلے تمھارے کام کو انجام دونگا پھر طلسم کو فتح کرونگا برزخ نے عرض کی اے شہریار ہمارا مطلب ایسا ہی جو سبے فتح طلسم
ہو نہین ہوسکتا ہم ہر حال مین آپکی غلامی کا دم بھرینگے کبھی کسی طرح کی عدول حکمی نکرینگے مثل چاکران کمترین کے حاضر خدمت رہینگے
بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہی برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین مع اپنے لشکر کے بدیع الملک کے ہمراہ ہوے شاہزادہ
بفتح وفیروزی میدان جنگ سے اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹا سب لوگ خوشی خوشی بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ بارگاہ مین آئے
شاہزادے نے سب کے واسطے جلسۂ طرب منعقد کیا پیران وعنبر نگار خدمت مین حاضر ہوے عرض کی اے شہریار یہانسے دو کوس
پر مرحلۂ صفیہ ہی اُس مرحلے کو فتح کرکے گلزار رکھشان مین تشریف لیچلیے لوح ہاتھ آئے تو خاص طلسم کی فتاحی کی صورت بندھے
بدیع الملک نے فرمایا دو روز یہان قیام کرنا ہوگا جو لشکر اپنے مقابلہ مین اترا ہی اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا دولاب نے مہلت
طلب کی ہی پیران نے عرض کی دو روز تک اور یہان قیام فرمائیے پھر تشریف لیچلیے گا بدیع الملک نے برزخ سے کہا اے برزخ
لنگر بند کئے روز کی مہلت دی ہی برزخ لنگر بند نے عرض کی وہ گفتگو مجھسے نہ تھی قیماق نے اُسکی خوشی پر مہلت دی ہی جب اُسکا
زخم سر اچھا ہوگا اُسوقت مقابلہ کریگا بدیع الملک خاموش ہو رہے شب بھر جلسہ رہا جب صبح ہوئی بدیع الملک نے جلسہ
برخاست کیا سرداران بارگاہ سے باہر آئے پہلوانون نے کہا خبر منگانا چاہیے کہ دولاب کی اب کیا حالت ہی اور کیا ارادہ ہی یہ سوچکر بدیع الملک کی
خدمت مین حاضر ہوے عرض کی اگر اجازت ہو تو لشکر دولاب کی خبر منگائین کہ اب اُسکا کیا ارادہ ہی بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو اختیار ہی
پہلوانون نے تین چار سوار روانہ کئے اُنسے کہدیا کہ اپنے طور سے سب کیفیت دریافت کرنا سوار دولاب کے لشکر کیطرف روانہ ہوے جہان دولاب
لشکر کو لیے ہوے ٹھہرا تھا وہان جاکر کچھ نہ پایا میدان خالی تھا سوارون نے چارونطرف تلاش کیا جب کہین لشکر کا پتہ نہ معلوم ہوا
تو سوار مجبور ہو کے پلٹے برزخ وقیماق وجولان کو اطلاع دی کہ ہملوگ تلاش کر آئے دولاب مع لشکر غائب ہی قیماق نے
کہا اے برزخ وہ انتہا کا بزدل تھا معلوم ہوتا ہی رات کو مع لشکر یہانسے بھاگ گیا برزخ نے کہا اگر تمھاری راے ہو تو اُس کی
تلاش کرین قیماق نے کہا آقاے نامدار سے پہلے اجازت لو مین جانتا ہون وہ بھی نامنظور کرینگے برزخ نے کہا اُنسے اطلاع کرنا
ضرور ہی یہ کہکر اُٹھے تینون پہلوان بدیع الملک کی بارگاہ پر حاضر ہوے چوبدارونسے عرض کی کہ آقاے نامدار کی خدمت مین
ہماری طرفسے بعد اداے آداب کے عرض کرنا کہ دولاب وحشت حضور سے بھاگ گیا اگر اجازت ہو تو ہملوگ اُسکے تعاقب مین
جائین تھوڑی ہی دور پہونچا ہوگا اُسکو گرفتار کر لائین چوبدارون نے بدیع الملک سے آکر عرض کی بدیع الملک نے فرمایا
اب اُسکے تعاقب مین جانا بیکار ہی اسی کی وجہ سے یہان ٹھہرے ہوے تھے اب مرحلۂ صفیہ پر چلنا ہوگا چوبدارون نے پہلوانونکو
آکر اطلاع دی سب لوگ اپنے ٹھکانے پر آئے ایک روز اور بدیع الملک نے وہان قیام فرمایا دوسرے دن سب لشکر
کو مع پہلوانون کے ہمراہ لیکر جانب مرحلۂ صفیہ کوچ کیا ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت دولاب کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جب میدان جنگ سے پلٹ کے اپنے یہان آیا تو اُسنے جملہ لشکریون کو بلا کے کہا کہ طلسم کشا بھی مقابلہ کرنے کو گیا تھا
اور اب تو اُسکے یہان تین پہلوان چلے گئے اُسکو اور زیادہ قوت ہو گئی اب اُس سے مین کیونکر جنگ کر سکونگا بہتر یہ ہی کہ آج
رات کو یہانسے نکل چلو اور جسطرح بن پڑے اپنے تئین جلد خدمت سلطان مین پہونچاؤ مین سلطان سے سب کیفیت یہانکی
بیان کرونگا وہ اور کوئی انتظام کرینگے گردستان سے اور پہلوان بلائینگے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا اُسوقت طلسم کشا سے
مقابلہ کرونگا لشکریون نے اُسکی بات کو قبول کیا سر شام سے سب نے انتظام کر دیا سو سو دو دو سو جانے لگے نصف شب تک
تمام لشکر چلا گیا سب کے بعد دولاب بھی پیادہ پا دوڑتا ہوا روانہ ہوا ایک جگہ مقرر کر لی تھی وہان سب لشکر جا کر ٹھہرا تھا
دولاب بھی جب وہان جا کر پہونچا دم بھر وہان نہ ٹھہرا لشکر کو ساتھ لیکے آگے بڑھا تھوڑے عرصے مین قیصر صاحب باطن کے یہان
پہونچا اپنی اطلاع کرائی چوبدارون نے قیصر سے آکر کہا کہ دولاب کوہ سینہ آیا ہی کچھ حضور سے عرض کرنے کی ضرورت ہی اگر تشریف
لیچلیے تو وہ کچھ آپسے کہے قیصر اُٹھا چوبدارون سے پوچھا دولاب کچھ خوش حال آیا ہی سب نے جواب دیا سر زخمی ہی حیران و پریشان
معلوم ہوتا ہی قیصر نے کہا معلوم ہوتا ہی آپس مین کسی سے فساد ہوا ورنہ اور کس کی مجال تھی جو اُسکو زخمی کرتا چوبدارون
نے کہا اسکی حقیقت ہمکو نہین معلوم ہی آپ تشریف لیچلیے گا تو البتہ حال معلوم ہوگا قیصر چوبدارون سے یہ باتین کرتا ہوا دولاب کے
قریب آیا دولاب کی جو حالت دیکھی دنگ ہو گیا کہا ای دولاب یہ تمھاری کیا حالت ہی دولاب نے قیصر کو سلام کیا کہا کیا
عرض کرون طلسم کشا کے ہاتھ سے یہ حالت ہوئی اگر مین نہوتا تو طلسم کشا ابتک لوح لے چکا ہوتا مگر مینے تنہا چار دن تک طلسم کشا سے
مقابلہ کیا اور جو تین پہلوان میرے ہمراہ تھے وہ طلسم کشا کے شریک ہو گئے اُنکو طلسم کشا نے زیر کر کے مسلمان کر لیا مینے تین دن تک
چار لاکھ فوج سے مقابلہ کیا اپنے برابر کے چار پہلوانون کے وار روکے بہت سی فوج طلسم کشا کی زخمی کی نصف سے زیادہ قتل ہو کے
طلسم کشا بھی میرے ہاتھ سے بہت زخمی ہوا مینے تو قتل ہی کر ڈالا تھا لیکن اور لوگ درمیان مین آ گئے طلسم کشا کو اُٹھا لیگئے پر فرخ
لنگر بند اور سب پہلوانون سے مقابلہ پڑا اُن لوگون نے مجکو بھی زخمی کیا طلسم کشا مجبور ہو کر فرار ہو گیا کچھ لشکر جو اُسوقت میدان مین باقی
رہگیا تھا وہ امان طلب ہوا مینے سب کو امان دی اُن لوگون نے ملکہ میری اطاعت قبول کی شب کو وہ سب لوگ بھی بھاگ گئے مینے
کئی روز تک اُن سب کو تلاش کیا کہین اُنکا نشان نہ پایا اور فوج بھی میرے ساتھ بہت کم تھی اب آپ گردستان سے جن زبردست
پہلوانون کو مین کہون انھین بلائے اور فوج میرے ساتھ کیجیے مین پھر جا کر طلسم کشا کو تلاش کر کے گرفتار کرون قیصر نے کہا
ای دولاب تم نے بڑا کام کیا کسکی مجال تھی جو اس مرحلہ عظیم کو سر کرتا مگر طلسم کشا انسان ہی یا از قوم پری جان ہوا ایسے ایسے پہلوان
نامی کو یون زیر کیا بشر کا تو مقدور نہ تھا جو اُنکو زیر کر لیتا دولاب نے کہا وہ لوگ انتہا کے بزدلے تھے اور طلسم کشا کے صاحب ہمت
ہونے مین شک نہین ذراسے کرشمے سے اُن لوگون نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا جن جن پہلوانون کو تم کہو مین بھی
بلاؤن دولاب کوہ سینہ نے کہا آپ گیر رنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بالا قامت کو بلائے گا چار پہلوان اسنے بھی زبردست ہین
گرگین ورشت چنگال اُنکو مثل اپنے جانتا ہو ورزش گاہ گرگین مین جسقدر آلات ورزش ہین وہ سوائے اُن چار پہلوانون کے
اور کوئی نہین اُٹھا سکتا قیصر نے کہا اُن چارون کے نام بتاؤ مین اُنکو بھی طلب کرون دولاب نے کہا وہ ہرگز نہین آئینگے قیصر نے
کہا میرے بلانے سے چلے آئینگے تم اُنکے نام بتاؤ دولاب نے کہا اخوان آہن خوار اور جملیل سنگ بند اور شیر بان گران گرز
اور رزہال شاخ بند یہ چار پہلوان گرگین ورشت چنگال سے کم نہین ہین اگر آپ بلائے گا تو وہ ہرگز نہین آئینگے ہی عذر کرینگے
کہ ہمارے واسطے باعث ذلت ہی یہ نہ آئینگے قیصر نے کہا مین ابھی نامہ گرگین کے پاس بھیجتا ہون دیکھون وہ کیا جواب لکھتا ہی
دولاب نے کہا جلد نامہ روانہ کیجیے ایسا نہو طلسم کشا مرحلہ صعقیہ تک پہونچ جائے اور اس مرحلے کو بھی شکست کرے

قیصر نے کہا اب ایک ہی مرحلہ اور باقی رہگیا ہی دولاب نے کہا سب مرحلے شکست ہوئے قیصر نے کہا اگلی بار آپ لوگ بے
طلسم کشا کے گرفتار کئے واپس نہ آئیے گا دولاب نے کہا مین اُسکے بھاگ جانیسے ایسا مجبور ہوگیا ورنہ مین اُسکو گرفتار کرلاتا قیصر نے
کہا اگلی بار جاکر گرفتار کرلانا یہ کہکر بارہ دری کے اندر آیا میر منشی کو بلایا جب منشی آیا قیصر نے کہا ایک نامہ گرگین درشت چنگال
کو تحریر کرو مضمون اُسکا یہ ہو کہ جو پہلوان آپنے بڑے دعوی سے بھیجے تھے وہ سب طلسم کشا سے زیر ہوگئے اور سب نے اطاعت طلسم کشا
قبول کی اپنے مذہب بھی تبدیل کیے سوائے دولاب کے اور سب بزدلے تھے دولاب نے بڑا کام کیا سب سے تنہا لڑا اب
آپ کو لازم ہی کہ اس خط کے دیکھتے ہی یا تو سب پہلوانون کو اپنے ہمراہ لیکر خود تشریف لائیے نہین تو گیر تاگ خیل پیشانی اور ارشنگ
بالاقامت اور اغوان آہن خوار اور جہیل سنگ بند اور شمریان گران گوش اور زہرال شاخ بلند کو یہان بہیجدیجئے جب تک
یہ لوگ نہ جائینگے لڑائی فتح نہو گی منشی نے اس مضمون کا نامہ لکھا جب نامہ تمام ہوا قیصر نے ایک قاصد کو بلایا نامہ دیکر روانہ کیا اپنے وزرا
کیطرف متوجہ ہوا کہا طلسم کشا نے آفت بپا کر دی تین پہلوان جو دیکھے ہین دولاب سے کہین زیادہ معلوم ہوتے تھے اُنکو زیر کیا اگر
دولاب مقابلہ نکرتا تو سب طلسم کشا کو لوح تک لیجاتے اور طلسم کشا لوح حاصل کرلیتا ابتک خاص طلسم مین مقابلہ کرنیکو آگیا ہوتا وزرا
نے کہا حضور آپ تو بادشاہ ہین آپکی فہم و ذکا کو ہم لوگ نہین پاسکتے ہین مگر تعجب کی بات ہی کہ ایک طلسم کشا نے تین پہلوانان نامی کو جو
دولاب سے کہین زیادہ تھے زیر کرلیا اور سب ملکر دولاب سے لڑتے اور اسکو زیر نکرسکے یہ بات بالکل خلاف معلوم ہوتی ہی
دولاب کا قول پایۂ اعتبار مین نہین معلوم ہوتا ہی یہ شکست فاش اُٹھاکر آیا ہی قیصر نے کہا مجھسے جیسا کچھ اُسنے کہا مینے اُسے صحیح جانا
وزیرون نے کہا اسکے دریافت کرنیکو گنجینۂ جمشید سے بڑھکر دوسری چیز نہین ہی اُس مین سب آپکو اختیار ہی جس خداوند سے
چاہیے گا دریافت فرمائیے گا قیصر نے کہا یہ تو مین بھی جانتا ہون کہ گنجینہ سے بڑھکر دوسری چیز نہین ہی مگر مین خائف ہون ایسا نہو کہ
خداوند صندوقچے سے نکلکر پھر کوئی آفت بپا کرین تو مین کیا کرسکتا ہون وزرا نے کہا آپ خداوند جمشید کو نہ پکاریئے گا خداوند سامری
سے تحقیق فرمائیے گا قیصر نے کہا مین تو اس بات کی قسم کہا چکا ہون کہ جب تک طلسم کشا کو قتل نہ کرلونگا تب تک گنجینۂ جمشید نہ کھولونگا
وزرا نے کہا یہ اور بُری بات ہی سب خداوند یہی سمجھینگے کہ اب اُنکے دل مین ہماری طرف سے غبار آیا قیصر نے جواب دیا کہ خداوندون پر
سب حال آئینہ ہوتا ہی وہ ہر ایک کے دل کا حال بخوبی جانتے ہین میرے دلکی کیفیت سے بھی ضرور آگاہ ہونگے وزرا نے کہا آپ
گنجینہ منگائیے دیکھئے تو اب سبکی مزاج کی کیا کیفیت ہی قیصر نے مجبور ہوکر ملازمین کو بلایا گنجینۂ جمشیدی منگایا صندوقچہ کھولا کہا
یا خداوند سامری اسوقت آپ سے کچھ ضروری امور تحقیق کرنا ہین باہر تشریف لائیے ایک پتلا یاقوت سرخ کا صندوقچے سے باہر آیا کہا
ای قیصر کیا کہتے ہو قیصر نے کہا دولاب کو وہ سینہ طلسم کشا سے شکست کہا کے آیا ہی یا شکست دیکے آیا ہی اور اب طلسم کشا کہان ہی
اور کس حال مین ہی پتلے نے گردن جھکائی دیر کے بعد کہا ای قیصر دولاب طلسم کشا کے خوف سے بھاگ آیا ہی اور طلسم کشا اب
مرحلۂ صفیہ پر پہونچا چاہتا ہی کل مرحلہ صفیہ کو شکست کرکے راستہ صاف کردیگا یقین ہی دو ایک روز وہان مقیم ہو کے
گلگنہ ارکہکشان کی طرف جائے اور وہان بھی جنگ عظیم پڑے طلسم کشا فتح کرکے لوح حاصل کرے سب کام درست ہون خاص طلسم مین
آئے بڑے بڑے مصائب اُٹھائے آخر طلسم کو فتح کرے اور اپنی راہ لے قیصر نے کہا یا خداوند جو چاہے آپ کرین پتلے نے کہا ای قیصر
ایک شرط سے ہم تیری مدد کرتے ہین اگر تو ہمارے کہنے سے اس امر کی کوشش کرے اور وہ تجکو ممکن ہوجائے تو ہم طلسم کشا کو
ایک دم مین مع لشکر فنا کردین قیصر نے کہا فرمائیے مین بسر و چشم بجالاؤنگا پتلے نے کہا تو جمشید کو راضی کر جب تک جمشید راضی نہو گا
ہم لوگ تیری مدد نکرینگے قیصر نے کہا یا خداوند وہ تو مجھسے زبردستی خفا ہوگئے ہین مینے تو کوئی خطا بھی اُنکی نہین کی پتلے نے کہا اب تیرے
مزاج مین خودی پیدا ہوگئی ہی اور خودی جمشید کو بالکل ناپسند ہی بلکہ ہم لوگ بھی ناپسند کرتے ہین اس خودی کو اپنے دل سے
دور کر اور خداوندونکے قول کو سچا جان جب تک یہ بات تیرے دل مین پیدا نہو گی ہم لوگ تجھسے راضی نہونگے قیصر نے کہا

پینے خودی کو اپنے دلسے دور کیا اور آگی بات کا یقین ہوا پتلے نے کہا جمشید کو بلا اُسکو سجدہ کر جب وہ تیرے گناہ عفو کریگا تو ہملوگ بھی تجھسے راضی ہونگے
قیصر نے کہا یا خداوند جمشید جلد تشریف لائیے مین آپکو سجدہ کرونگا قیصر یہ کہکر خاموش ہوا صندوقچے سے کوئی باہر نہ آیا پھر قیصر نے آواز دی کوئی
صندوقچے سے باہر نہ آیا سات بار قیصر نے پکارا کچھ جواب نہ پایا مجبور ہوکے کہا یا خداوند سامری اب آپ میری سفارش کرین
اور اپنے ہمراہ خداوند جمشید کو لائین پتلے نے کہا اے قیصر مجھے تیری عجز پر رحم آتا ہی دیکھ جمشید کے پاس جاتا ہون اگر وہ راضی ہو
تو لاتا ہون یہ کہکے وہ پتلا صندوقچے مین گیا تھوڑی دیر کے بعد اپنے ساتھ الماس کے پتلے کو لیکر نکلا قیصر نے سجدہ کیا کہا یا خداوند
جمشید آپ مجھسے اس قدر آزردہ ہوے کہ مینے سات بار خدمت والا مین عرض کی اور آپ تشریف نہ لائے الماس کے پتلے نے
کہا تو نے کام ہی ایسا کیا تھا مین تو ہرگز تیری عفو تقصیر نکرتا مگر مجبور ہو گیا اب کیا کہتا ہی میرے قول کو ہمیشہ صحیح جانیگا قیصر
نے ہاتھ باندھ کے کہا یا خداوند مین آپکے کلام کو ہمیشہ صحیح جانتا تھا اور صحیح جانونگا پتلے نے کہا اب یہ نہ کہنا کہ طلسم کو کوئی فتح نہین
کرسکتا ہی قیصر نے کہا یا خداوند جسکو آپ قوت طلسم کشائی کی مرحمت فرمائیے وہی طلسم کو فتح کرلے پتلے نے کہا اب اپنا مقصد بیان کر
قیصر نے کہا مین چاہتا ہون کہ طلسم میرا باقی رہے اور طلسم کشا اسیر ہو جائے پتلے نے کہا طلسم تیرا باقی رہیگا اور طلسم کشا اسیر
ہو جائیگا قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا آپکی راے ہو تو مینے گردستان سے پہلوان بلائے ہین اُنکو طلسم کشا کے مقابلے
کیواسطے روانہ کرون پتلے نے کہا ضرور اُن پہلوانون کو طلسم کشا کی اسیری کے واسطے بھیجدے ہم اُنہین اس قسم کی قوت پیدا کردینگے
کہ وہ طلسم کشا کو اسیر کرکے تیرے پاس لائینگے قیصر نے کہا اب طلسم کشا کب تک اسیر ہو جائیگا پتلے نے کہا اس تحقیق کی تجھے کیا
ضرورت ہی جب ہمارے مزاج مین آئیگا اُسکو گرفتار کرادینگے قیصر خاموش ہو رہا پتلے صندوقچے مین اندر گئے قیصر نے
ملازمون سے کہا گنجینہ رکھ آؤ ملازمین گنجینہ جمشیدی اُٹھا کر لیگئے قیصر نے کہا اب مجھے اطمینان ہو گیا وزرا نے کہا اگر ہم عرض نکرتے
تو آپ اس وقت بھی گنجینہ جمشیدی طلب نکرتے سب خداوند اسی طرح آزردہ رہتے قیصر نے کہا تملوگون نے بہت اچھی صلاح
دی تھی مین بہت خوش ہوا اب طلسم کشا ضرور گرفتار ہو جائیگا مگر دولاب نے جو اسقدر زیادہ گوئی کی ہی اسکی کیا سزا ہی وزرا نے
کہا اسکی نسبت آپکو اختیار ہی جو جی چاہے سزا دیجئے قیصر نے کہا مین ابھی ایک نامہ اور گرگین کو لکھتا ہون اُس مین سب کیفیت
دولاب کی تحریر کرونگا گرگین اسکو بلا کر سزا دیگا اسکو سب پہلوانون مین ذلیل کریگا آیندہ اس سے ایسی حرکت نہوگی وزرا نے کہا
یہ بات بھی خوب ہی قیصر نے اُسی وقت ایک نامہ لکھوایا کیفیت دولاب کی اس نامہ مین تحریر ہوئی جب نامہ ختم ہوا قیصر نے
ارسطور وزیر کو دیا کہا یہ جاکر دولاب کو دو اور میری طرف سے کہنا کہ تمہین اب اپنے شہر مین جانا چاہیے تمنے بڑی نیک نامی کا
کام کیا ہی اب تمہین تکلیف مقابلہ نہین دی جائیگی اور یہ نامہ گرگین ورشت چنگال کو اپنے ہاتھ سے دینا تمہارے واسطے
بڑا مرتبہ ہوگا ارسطو نظیر اس نامہ کو لیکر باہر آیا دولاب کو نامہ دیکر سب کیفیت زبانی کہی دولاب تو یہ چاہتا ہی تھا کہ اب مین
مقابلے کے واسطے نبھیجا جاؤن شب و روز اسی فکر مین تھا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالون کہ اپنے شہر مین جاکر رہون ارسطو نظیر نے
جو اسکو یہ خبر دی دولاب خوش ہو گیا سب کے دکھانے سنانے کو کہا میری طرف سے عرض کرو کہ مین بے طلسم کشا کو اسیر
کئے ہوے نہ جاؤنگا اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہوگی ارسطو نظیر نے کہا اب تمہین اس کہنے کی کیا ضرورت ہی سلطان منظور
نکرینگے تم یہانسے جاؤ تمہارے واسطے وہان بھی اسباب راحت مہیا کیا جائیگا بعد گرگین کے تم اُس شہر کے حاکم سمجھے جاؤگے
اس نامے مین سلطان نے تحریر کر دیا ہی دولاب نے خوشی خوشی وہ نامہ لیا سب سے رخصت ہوا جو چار ہزار جوان اسکے
ہمراہ گئے تھے وہ اپنے رسالے مین گئے دولاب تنہا گردستان کو روانہ ہوا خوشی کے مارے اس قدر جلد گیا کہ ایک شب و روز
مین گردستان پہونچا سب نے دیکھا دولاب خوشی خوشی آتا ہی پہلوانون نے کہا دولاب تم کہانسے آتے ہو دولاب نے
کہا مین سلطان کے یہانسے آتا ہون میری عزت بڑہائی ہی بعد گرگین ورشت چنگال کے یہان کی حکومت مجھکو عطا

فرمائی ہی اور مینے بھی تو وہ کار نمایان کیا ہی جو کسی سے نہو سکتا لوگون نے پوچھا ای دولاب کیا کام کیا دولاب نے جواب دیا جسکو
سنا منظور ہو میرے ہمراہ آئے مین گرگین درشت چنگال کے پاس جاتا ہون سب کیفیت اپنی بیان کرونگا ایک نامہ سلطان کا
لایا ہون وہ بھی دکھاؤنگا جس نے سنا وہ اسکے ساتھ ہوا گرگین کے مکان تک آتے آتے مجمع کثیر دولاب کے ساتھ ہو گیا
دولاب گرگین کے مکان کے اندر گیا اسوقت آیا جسوقت نامہ دار قیصر نے جاکر نامہ گرگین کو دیا تھا ہنوز گرگین اس نامے کو
پڑھنے نہ پایا تھا کہ دولاب پہونچا گرگین کو دیکھکر برابر والون کی طرح سے سلام کیا پاس جاکے بیٹھ گیا گرگین کو اسکی دونون باتین
بری معلوم ہوئین کہا ای دولاب کیا تجکو خلل دماغ ہو گیا ہی جو میرے برابر آکے بیٹھا ہی دولاب نے کہا اب تو آپنے بے سمجھے یہ کلمہ
منہ سے نکالا اگر ابکی بار کوئی بات اس طرح کی زبان سے نکالوگے تو جواب پاؤگے تمھین نہین معلوم ہی مجھے سلطان نے بعد تمھارے اس
شہر کا حاکم کیا ہی اور یہ نامہ تمکو دیا ہی یہ کہکے نامہ گرگین کو دیا اور نامہ دار قیصر جو سامنے کھڑا تھا اسکی طرف مخاطب ہو کے کہا تم اپنے
ہمراہ چھ پہلوانون کو لیتے جاؤ مین ابھی بلائے دیتا ہون گرگین نے کہا ای دولاب تامل کرو مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا
تامل کیسا سلطان کے کام مین تاخیر کرنا اچھا نہین گیرنگ و ارشنگ و اخوان و سہیل و شہریان و زہرال کو جلد بلاؤ اور
ابھی روانہ کردو گرگین نے کہا یہ پہلوان نہین جائینگے دولاب نے کہا میرے حکم سے جائینگے آپ میرے حکم کو منسوخ نہین کر سکتے
گرگین نے کہا مین نامہ تو پڑھ لون دولاب نے کہا تم نامہ پڑھا کرو مین پہلوانون کو بلواتا ہون گرگین نے کہا ای دولاب اتنا
تو کہو کہ تمھین کیون یہان کا حاکم کیا دولاب نے کہا مینے کام ہی ایسا کیا ہی جو تمھارے یہان کے بڑے پہلوان گئے تھے وہ سب
طلسم کشا سے زیر ہو گئے جب میری باری آئی مینے لشکر طلسم کشا تباہ کر دیا نصف سے زیادہ لشکر قتل کیا ان دو تین پہلوانون کو زیر کیا طلسم کشا
کو زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی مگر سب مکار تھے شب کو بھاگ گئے مینے بہت تلاش کیا کسی کا پتہ نہین ملا گرگین نے
کہا اس خط مین شہنشاہ نے جو کچھ لکھا ہوگا وہ سچ ہوگا مین خط پڑھ لون تو تجھسے کلام کرون دولاب نے کہا تمھین میری بات کا یقین نہین
آتا ہی اگر اسکے خلاف ہو تو تمھین میرے حق مین اختیار ہی جو چاہے سزا دینا اور اگر میرا بیان صحیح نکلا تو مین تمھین جو چاہونگا سزا دونگا
گرگین نے کہا مینے اس شرط کو قبول کیا یہ کہکے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا تو کہا ای دولاب واقعی تمنے وہ کام
کیا جو میرے یہان کے ایک پہلوان سے نہوتا اور نہ تجھسے ہو سکتا تھا مگر اپنی ثنا و صفت تو پڑھو کہ تمھین سلطان کیا کیا لکھتے ہین مگر باواز بلند
پڑھنا کہ یہ جو انبوہ کثیر تمھارے ساتھ آیا ہی یہ بھی تمھارے صفات سے واقف ہو جائے دولاب نے نامہ گرگین کے ہاتھ سے لیا دیکھا
تو اس مین خلاصہ کیفیت جو جنگ مین گذری تھی وہ تحریر ہی دولاب بہت شرمندہ ہوا کہا ای گرگین تمنے نامہ بدل لیا نامہ اصلی
جو تھا وہ تمنے اپنے پاس رکھ لیا یہ کوئی اور نامہ مجکو دیا ہی گرگین کو اسکی بے ادبی پر پہلے ہی غصہ آیا تھا اور نامہ دیکھکر اور زیادہ آتش
غیظ بھڑک گئی تھی دولاب اسکے پاس تو بیٹھا ہی تھا گرگین سے صبر نہوا ایک طمانچہ دولاب کو مارا کہ سر اسکا اڑ گیا دولاب
گر کر تڑپنے لگا گرگین نے اپنے ملازمین سے کہا اسکا لاشہ لیجا کر کسی صحرا مین پھینک دو کہ طعمہ درندگان ہو جائے ملازم گرگین دولاب
کی لاش اٹھا لیگئے گرگین نے قیصر کا نامہ اول پڑھا اس مین دولاب کی تعریف لکھی تھی اسکو تعجب ہوا قاصد سے پوچھا قاصد نے
کہا معلوم ہوتا ہی تمھین جمشید ی سے حال دریافت کیا ہوگا اس لئے اسکو آپکے پاس بھیجدیا گرگین نے کہا سچ ہی یہی بات ہوگی یہ کہکر اسنے کہا
طلسم کشا کوئی بڑا قوی ہیکل جوان ہی جو ایسے ایسے پہلوانون کو تنہا زیر کرتا ہی یا ساحر ہی کیا بات ہی قاصد نے کہا طلسم کشا مسلمان ہی
اور مسلمان مین سحر بالکل حرام ہی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا صاحب قوت ہی فنون جنگ سے بھی ماہر ہی گرگین نے کہا
مین اور پہلوانون کو تو نہین بھیجونگا گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کو بھیجے دیتا ہون اگر ان دونون پہلوانون کو
بھی طلسم کشا نے زیر کیا تو پھر مین خود مقابلے کو چلونگا یہ کہکر اسنے اسی وقت گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت
کو بلا یا نامہ دار کے ہمراہ کیے اسی وقت روانہ کیا دونون پہلوان نامہ دار کے ہمراہ روانہ ہوے تیسرے روز قیصر کے یہان

آگے پہونچے نامہ دار قیصر کے پاس آیا قیصر نے کہا کیا کیفیت گذری پہلے تو نامہ دار نے سب حال لو ولاب کا بیان کیا بعد اُسکے
کہا کہ گیسر رنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کو گرگین درشت چنگال نے ہمراہ کیا ہی اور عرض کی ہی کہ اگر انکو بھی طلسم کشا زیر
کرلے گا مین اپنے سب پہلوانون کو لیکر اور آپکے لشکر کو ساتھ لیکر طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا قیصر نے کہا اب اُنکے مقابلہ کی ضرورت نہوگی
خداوند نے وعدہ فرمایا ہی یہی دو پہلوان طلسم کشا کو کافی ہونگے مین آج ہی اُنکو لشکر دیکر روانہ کرتا ہون یہ کہکر اپنے وزرا کو ساتھ لیکر
باہر آیا دیکھا دو پہلوان قوی ہیکل ایک جا بیٹھے ہین قیصر نے وزرا سے کہا یہ پہلوان اُن لوگون سے بھی زبردست ہین وزرا نے کہا
یہ خاص خاص پہلوان ہین انسے کون مقابلہ کرسکتا ہی قیصر نے کہا اب طلسم کشا کو معلوم ہوگا تین چار پہلوانون کو زیر کرکے بہت مغرور
ہوگیا ہی ان لوگون سے کیونکر مقابلہ کریگا وزرا نے کہا ان کو آج ہی روانہ کردیجئے قیصر نے کہا ایک دن ان لوگون کو یہان مہمان
رہنے دو کل روانہ کردینگے وزرا خاموش ہورہے قیصر نے دونون پہلوانون کی دعوت کا سامان کیا ایک شب و روز انکو مہمان رکھا
دوسرے دن لشکر گران اُنکے ہمراہ کرکے روانہ کیا دو ایک رہبر بھی ساتھ کئے سب سے کہدیا کہ طلسم کشا مرحلہ صفیہ پر گیا ہی وہین
ان لوگون کو لیجانا یہ پہلوان روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی ملاحظہ فرمایئے

کہ شاہزادہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا دوسرے روز مرحلہ صفیہ پر پہونچا بدیع الملک سے پیران و عنبر نگار نے عرض کی
ای شہریار سامنے جو قلعہ دکھائی دیتا ہی یہی مرحلہ صفیہ ہی آپ لشکر یہین ٹھرایئے اتنا فاصلہ رہنا بہت اچھا ہی بدیع الملک نے لشکر
روکا بارگاہین استادہ ہوئین شہزادہ بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین
داخل ہوے عنبر نگار اور پیران بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہوے بدیع الملک نے دونون حکیمون کو بلاکے
اپنے پاس بٹھایا پیران نے عرض کی ای شہریار مرحلہ صفیہ کا حاکم صفیہ آئینہ قلب ہی اگر آپ اس کو ایک نامہ تحریر فرمائے اور
اور اپنی کل کیفیت لکھئے کہ مینے یون مرحلہ جات کو شکست کیا تو کیا عجب ہی کہ وہ آپکی اطاعت بخوف قبول کرے کیونکہ وہ مرحلہ ان سب
مرحلون سے چھوٹا ہی اور حاکم وہان کا صفیہ آئینہ قلب مرد ضعیف و صاحب تجربہ ہی اگر وہ آپ کی اطاعت قبول کریگا تو اس
طلسم کا مفصل حال اُسکے ذریعہ سے دریافت ہوجائیگا بدیع الملک نے اُسی وقت نامہ تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای صفیہ
آئینہ قلب مینے تین مرحلے فتح کئے دو کے حاکم میرے ساتھ اس وقت موجود ہین اور مرحلہ سوم کے حاکم کو میرے ایک رفیق نے
قتل کیا مجھکو گلزار کہکشان تک جانا ضرور ہی اگر تم مجھے راستہ دو تو بہت اچھی بات ہی مین گلزار کی طرف چلا جاؤن یہ نامہ لکھکر
ایک نامہ دار کو دیا اور جانب مرحلہ روانہ کیا نامہ دار مرحلے کے قریب پہونچا عجائب و غرائب دیکھے نامہ دار نے وہان کے باشندون سے
کہا مین نامہ لیکر آیا ہون صفیہ آئینہ قلب تک جانا چاہتا ہون لوگون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے
ہمراہ لے چلینگے یہ کہکر وہ لوگ مرحلے کے اندر گئے صفیہ کو خبر کی صفیہ نے کہا نامہ دار کو میرے پاس لاؤ پھر وہ لوگ باہر آئے
نامہ دار کو اپنے ساتھ لیگئے نامہ دار نے دیکھا باغ نہایت پرتکلف ہی ہر شجر مین ثمر و گل کے مقام پر شیشے کے پھول پھل معلوم ہوتے ہین
نامہ دار یہ کیفیت دیکھتا ہوا آگے بڑھا جو لوگ اُسکو لینے اپنے ہمراہ گئے تھے وہ ایک بارہ دری کے اندر گئے نامہ دار سے کہا تم ابھی یہین ٹھرو
نامہ دار وہین ٹھرا وہ لوگ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے آئے اُسکو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نامہ دار نے بارہ دری کو پرتکلف پایا دیکھا
ایک مرد ضعیف تاج سر پر رکھے بیٹھا ہی گرد مصاحبان ضعیف موجود ہین سب سے باتین کررہا ہی نامہ دار کو دیکھکر بلایا
بیٹھنے کا اشارہ کیا نامہ دار نے نامہ دیا صفیہ نے نامہ پڑھا مضمون سے آگاہی ہوئی اُسی وقت قلمدان طلب کیا جواب اس نامہ کا
اس طور سے لکھا کہ ای طلسم کشا ایک نامہ آپکا میرے پاس آیا معلوم ہوا کہ آپنے تین مرحلے فتح کئے مگر مین آپ کو راستہ کیونکر
دیسکتا ہون اگر آپ اس مرحلے کو بھی فتح کرین تو آپ کو اختیار ہی گلزار کہکشان کی طرف جائین جب تک میرا مرحلہ باقی ہی

آپ گلزار کی طرف تشریف نہین لیجا سکتے ہین بلکہ مین آپ کو یہ راے دیتا ہون کہ آپ واپس جائین میرے مرحلے کی طرف
نہ آئین گو یہان عجائبات بہت کم ہین مگر اور مرحلون سے میرا مرحلہ بہت سخت ہے آپ اس مرحلے کو مختصر تصور نہ فرمائیے آئندہ جو آپکی
خوشی ہو یہ لکھکر نامہ دار کو نامہ دیا نامہ دار روانہ ہوا بدیع الملک نامدار کی خدمت مین حاضر ہو کر جواب نامہ نذر کیا شہزادہ
بدیع الملک نے نامے کے جواب کو پڑھا پیران اور عنبر نگار کو بلا کر نامہ دکھایا عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار یہ سب آپکے
روکنے کے واسطے لکھا ہے معمولی عجائبات اُسکے یہان ہین اور لشکر بھی زیادہ نہین ہے بدیع الملک نے کہا ہمین کسی بات کا خوف
نہین ہے کل وہان چلینگے عنبر نگار نے عرض کی اے شہریار مین جاتی ہون وہان کے عجائبات کو دفع کر دونگا اگر وہ لشکر کو لیکر نکلیگا تو دیکھا
جائیگا بدیع الملک نے شب بھر اُسی جا قیام کیا صبح کو نماز سحر ادا کر کے معہ لشکر آگے بڑھے صفیہ آئینہ قلب نے بھی اپنے یہان انتظام
کر لیا تھا اُس کا لشکر بھی تیار تھا بدیع الملک نامدار جب قریب مرحلے کے پہونچے عنبر نگار نے عجائبات کو دفع کیا بدیع الملک
آگے بڑھے صفیہ آئینہ قلب لشکر لیئے موجود تھا لشکر کو اشارہ کیا لشکر نے بدیع الملک کو روکا بدیع الملک نامدار تلوار
میان سے کھینچ کر لشکر صفیہ پر جا پڑے بدیع الملک کی فوج نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ تلوارین کھینچکر جا پڑے کچھ دیر بھی نہوئی
کہ لشکر صفیہ گریزان ہوا شہزادہ بدیع الملک صفیہ آئینہ قلب کے پاس پہونچے صفیہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے صفیہ اب کیا ارادہ ہے صفیہ نے
کہا اے طلسم کشا مین تیری اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نامدار نے صفیہ کو کلمہ پڑھایا مسلمان کیا صفیہ بدیع الملک
کو اپنے مکان مین لے گیا بڑی خاطر سے پیش آیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھئے بدیع الملک نے انکار کیا صفیہ نے
بہت بہت کہا مگر بدیع الملک نے قبول نہ کیا ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہمین تخت و تاج کی ضرورت نہین ہے اگر ایسا ہی چاہتے تو
بہت سے شہر اپنی زیر حکومت ہوتے ہر اقلیم سے خراج لیتے مگر ہمین تمناے سلطنت نہین صفیہ مجبور ہو کر خاموش ہوا بدیع الملک
تخت سے الگ تشریف فرما ہوے سب سردار بھی بیٹھے صفیہ نے تین دن تک شہزادہ بدیع الملک کو اپنے یہان مہمان رکھا
چوتھے روز شاہزادہ نے کہا اے صفیہ اب ہمین جانے دو ابھی مرحلہ سخت در پیش ہے گلزار گلستان کی طرف جانا ہے لوح لانا ہے
صفیہ نے عرض کی یہ خادم ضعیف بھی ہمراہ چلیگا غلام کو اس طلسم کے ہر ایک راز سے آگاہی ہے جب یہ طلسم بنا ہے تو مین نے اسکی بنا مین
شراکت کی تھی مگر مین بچند وجوہ گوشہ نشین ہو گیا تھا قیصر میرا ادب کرتا ہے کبھی اُسنے کسی کام کیواسطے مجھسے نہین کہا مینے جو اپنا مکان یہان
بنایا تھا اُس سے یہ مراد نہ تھی کہ یہ مرحلہ سمجھا جائے بلکہ اپنی حفاظت اور تفریح کے واسطے کچھ عجائبات بنا لئے تھے پیران اور عنبر نگار نے
عرض کی اے شہریار صفیہ آئینہ قلب استاد طلسم مشہور ہین مگر نہین معلوم کیا سبب ہے جو یہ اپنے کمال کو ظاہر نہین کرتے اگر ایسا ہوتا تو
کسی کی مجال نہ تھی جو انکے عجائبات کو رد کرتا یہ اس طلسم کے بانی تصور کئے جاتے ہین صفیہ نے کہا اے عنبر نگار تمہین اسکی کیفیت نہین
معلوم ہے مین اب خلاصہ بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مین ہمیشہ سے خدا کو واحد و قادر جانتا ہون اور یہان جن جن لوگون نے عجائبات
و غرائبات بنائے ہین اُنکے قول یہ تھے کہ خدا ہمارے اوپر قادر نہین ہے حیات و ممات کسی کے قبضے مین نہین جو ہمارے مزاج مین آتا ہے
وہ ہم کرتے ہین اسکے علاوہ اُنکے خیالات اور اور قسم کے ہین بعض لوگ پونے دو سو کو مانتے ہین اُنکو اپنا خداوند جانتے ہین مین ان سب
باتون سے بیزار ہون خدا کو قادر و توانا جانتا ہون ہمیشہ اُسکے قدرت پر بھروسا رکھا ہے مجھے یقین ہے کہ جب تک اُس کا فضل شامل ہے
اُسوقت تک کوئی میرے واسطے بری بات نہین کر سکتا ہے اور اب اُس اعتقاد کو ترقی ہو گئی اس وجہ سے کبھی کوئی چیز ایسی نہین
بنائی جس سے اپنی حفاظت کر سکتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اے صفیہ تم پیشتر سے مسلمان تھے صفیہ نے عرض کی ہان
بخوف اپنے تئین پوشیدہ کئے تھا اب خدا نے اپنا فضل کیا آپ کو یہان بھیجا میرا انجام بخیر ہو گیا اب اس عمر دو روزہ کو سایہ
دامن دولت مین بسر کرونگا حضور سے یہ وصیت ہے کہ جب غلام کا طائر روح قفس تن سے پرواز کرے حضور اپنے ہاتھ سے
غلام کے دفن و کفن کا انتظام فرمائین کہ گناہ اس عاصی کے بخشے جائین شہزادہ بدیع الملک صفیہ کی باتون سے بہت خوش ہوے

ہوئے

تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب عرصہ ہوا بدیع الملک نامدار نے کہا اے صفیہ آئینہ قلب اب ٹھرنا اچھا نہین ہماری رائے یہ ہی کہ تم یہان رہو ہمین رخصت کرو تم ضعیف ہو مسافت سفر کے متحمل نہو گے صفیہ نے عرض کی اے شہریار بھلا یہ ہوسکتا ہی کہ مین دامن دولت کو چھوڑ دون اب تا زیست قدم مبارک سے جدا نہونگا بدیع الملک نے فرمایا جب ہم طلسم کو فتح کرینگے اور اپنے لشکر کو لیکر صاحبقران زمان کے پاس جائینگے تمھین بھی ہمراہ لے لینگے صفیہ نے عرض کی آپ میری ضعیفی پر خیال نفرمائیے مین جوانون سے ہمت مین زیادہ ہون عنبر نگار نے بدیع الملک نامدار سے عرض کی آپ صفیہ آئینہ قلب کو اپنے ساتھ لے چلئے انسے بہت سی باتین معلوم ہونگی یہ واقف کار طلسم ہین بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے انکی تکلیف کا خیال ہی عنبر نگار نے عرض کی یہ خیال نفرمائیے صفیہ ہملوگونسے زیادہ توانا ہی بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون کو اختیار ہی صفیہ نے اپنا سامان سفر درست کیا بدیع الملک نے وہان سے مع صفیہ کوچ کیا طرف گلزار کہکشان کے روانہ ہوے انکو راہ مین چھوڑئے کہ ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت کی عرض کی جاتی ہی

یہ لوگ جو لشکر گران ہمراہ تیغ قیصر کے یہان سے روانہ ہوے ہر ایک مرحلے پر آئے سب کو ویران پایا دو دو روز ہر ایک مرحلے پر قیام کیا کئی روز کے بعد مرحلہ صفیہ پر پہونچے اس مرحلے کو بھی برباد پایا پہلوانون نے کہا بہت دنون سے شکار نہین کیا ہی اگر یہان دو تین روز قیام کیا جائے تو کچھ شغل شکار ہو ارشنگ و گیرنگ آپس مین یہ صلاح کر کے مرحلہ صفیہ پر ٹھرے لشکر سے کہا ہملوگ یہان کئی روز قیام کرینگے تم سب اپنے واسطے بارگاہین استادہ کرو اپنے رہنے کا انتظام درست کرو لشکر نے سب انتظام کر لیا غرضکہ ارشنگ و گیرنگ اسی دن صحرا کی طرف نکل گئے شکار انکو نظر نہ آیا تلاش مین شکار کے آگے بڑھے دن بہت قلیل تھا انھون نے اس کا بھی خیال نہ کیا بڑھے چلے گئے جب بالکل شام ہوگئی اور غلبہ گرسنگی سے ارشنگ بلند قامت و گیرنگ فیل پیشانی کی عجب حالت ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ فیل پیشانی سے کہا اے گیرنگ شدت گرسنگی سے طاقت رفتار مجھ مین باقی نہین ہی گیرنگ نے کہا صحرا کی حد سے نکل چلو بستی مین چلکر جس سے چاہین گے کھانا طلب کرینگے اگر کوئی عذر کریگا شہر کو لوٹ لینگے ارشنگ بلند قامت نے کہا مجھ مین اب طاقت رفتار باقی نہین ہی گیرنگ نے کہا تم یہان ٹھرو مین برائے تلاش طعام جاتا ہون جو کچھ ملیگا پہلے تمھارے واسطے لاؤنگا پھر خود کھاؤنگا ارشنگ بلند قامت نے کہا جو کچھ ہو مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا یہان تنہا کیا کرونگا گیرنگ فیل پیشانی نے کہا مجھے تمھاری پریشانی کا خیال ہی ارشنگ بلند قامت نے کہا جو کچھ ہو مین تمھارے ہمراہ چلونگا گیرنگ فیل پیشانی نے ارشنگ بلند قامت کو بہت بہت منع کیا مگر ارشنگ بلند قامت نے نہ مانا اسکے ساتھ چلا شب بھر دونون پہلوان چلے مگر کہین بستی نہ ملی جب صبح ہوئی تو ارشنگ بلند قامت نے دور سے دیکھا کہ کچھ بارگاہین معلوم ہوتی ہین ارشنگ بلند قامت نے گیرنگ فیل پیشانی سے کہا سامنے کچھ بارگاہین معلوم ہوتی ہین شاید کسی کا لشکر اترا ہوا ہے گیرنگ فیل پیشانی نے کہا اسی لشکر مین چلو کھانے کی تدبیر ہو جائیگی اگر وہ لوگ ہمین کھانا نہ دینگے تو ہم سپاہ کے گھوڑے ذبح کر کے کھا جائینگے اور ان لوگونکا مال و اسباب لوٹ کر انھین بھی قتل کرینگے ارشنگ بلند قامت آگے بڑھا تھوڑی دور جا کے ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ فیل پیشانی بڑا لشکر معلوم ہوتا ہی گیرنگ فیل پیشانی نے کہا شاید طلسم کشا کا یہی لشکر ہی ارشنگ بلند قامت نے جواب دیا اگر طلسم کشا کا یہی لشکر ہی تو اور اچھی بات ہی سب کو ایکوقت ہلاک کر ڈالینگے یہ کہتے ہوے جاتے تھے کہ سامنے سے برزخ لنگر بند آیا ارشنگ بلند قامت نے کہا اے گیرنگ فیل پیشانی تم سچ کہتے ہو طلسم کشا کا یہی لشکر ہی دیکھو برزخ لنگر بند سامنے سے آتا ہی گیرنگ فیل پیشانی نے دیکھکر کہا او برزخ لنگر بند تو کہانسے آتا ہی برزخ لنگر بند نے دیکھا کہ ارشنگ بلند قامت و گیرنگ فیل پیشانی آتے ہین اسنے جواب دیا کہ

مین آقاے نامدار کے لشکر سے آتا ہون ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ابھی چلکر تیرے آقا کو گرفتار کئے لیتا ہون برزخ لنگر بند نے کہا تیری کیا مجال ہی جو اُنکا نام بھی اس بے ادبی سے لے سکے ارشنگ بلند قامت نے کہا طلسم کشا کہان ہی برزخ لنگر بند نے جواب دیا کہ آقاے نامدار اس وقت مصروف سیر و شکار ہین ارشنگ بلند قامت نے کہا مین ضرور طلسم کشا تک جاؤنگا اُنکو اپنا مطیع بناؤنگا برزخ لنگر بند نے چاہا مین بزور شمشیر جواب دون کہ سامنے سے جولان بیشہ نشین بھی آیا جولان بیشہ نشین نے ارشنگ بلند قامت و گیر تنگ فیل پیشانی کو دیکھکر وہین سے نعرہ کیا ارشنگ بلند قامت نے کہا تملوگ کیسی ہی زیادتی کروگے مگر ہم تمسے نہین بولینگے طلسم کشاے مقابلہ کرین گے جولان بیشہ نشین نے کہا اے ارشنگ بلند قامت تو کیا اُنسے مقابلہ کریگا تیری بھی یہ مجال ہی کہ جو اُنسے ہاتھ ملا سکے وہ ہنر بر بیشہ شجاعت یکتاے میدان جلالت قوت مین بے مثل ہو یکتا ہین کیسے کیسے زبردست پہلوانون کو زیر کیا ہی جنکا مثل و نظیر نہین تم کیا ہو جو اُنسے مقابلہ کرسکو ارشنگ بلند قامت نے کہا تملوگ کیا زیر ہوے کہ زمانہ زیر ہوگیا تمھاری حقیقت کیا ایک طفل نادان تمھارے زیر کرنیکے لئے کافی ہی جولان بیشہ نشین و برزخ لنگر بند نے جواب دیا ہم زیر نہین ہوے مگر اُنکی شجاعت و قدردانی کو دیکھکر حلقۂ غلامی کان مین ڈالا پہلے دل مین یہ خیال تھا کہ کبھی ہمین ایسا موقع ملجائے گا کہ آقاے نامدار سے مقابلہ کرکے اُنکا امتحان قوت کرینگے مگر یہ بات خلاف ہی جسکی اطاعت کی اُس سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف ہی لوگ کیا کہین گے اگر زبر ہوے تو اُس وقت مین ذلت ہوئی اور نہ زیر ہوے تو بھی ایک طرح کی ذلت ہوئی اس سے بہتر یہ ہی کہ ہم اُنسے مقابلہ نکرین یہی بات ہمارے واسطے کیا کم ہی کہ ہم زیر کردہ نہین ہین ورنہ انکے جتنے سردار ہین سب زیر کردہ ہین ارشنگ بلند قامت نے اس تقریر کو سنکر کہا اے برزخ لنگر بند اگر تمنے بے زیر ہوے اطاعت اُنکی قبول کی تو بہت برا کیا اگر تم طلسم کشا سے مقابلہ کرتے تو ضرور زیر کرلیتے برزخ لنگر بند اور جولان بیشہ نشین نے کہا خبردار اب ایسی بات منھ سے نہ نکالنا ورنہ بہت برا ہوگا ارشنگ بلند قامت و برزخ لنگر بند وغیرہ مین تو یہ گفتگو ہورہی تھی مگر شہزادہ بدیع الملک نامدار مع اپنے رفیقون کے سیر و شکار کرتے ہوے چلے آتے ہین برزخ کو جو پہلوانون سے گفتگو کرتے دیکھا ایک طرف درخت کثرت سے تھے اُن درختون کی آڑ مین جاکر سب کی گفتگو سننے لگے دیکھا کہ یک بیک ایک آواز شور کی پیدا ہوئی اور کچھ گرد اُڑتی ہوئی دکھائی دی قریب آکر دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا کہ سہ جھاڑ منھ پہاڑ دیو سامنے سے نمایان ہوا یہ چارون سردار جو آپس مین باتین کررہے تھے دیو کو آتے ہوے دیکھکر چارون حیران و پریشان ہوگئے ارشنگ بلند قامت و گیر تنگ فیل پیشانی نے کہا اے برادر اب جان بچتی معلوم نہین ہوتی دیو کے اور انسان کے مقابلہ کیا ان دونون پہلوانون نے آپس مین کہا اس آفت سخت سے خداوند سامری بچا دے اُس وقت بدیع الملک نامدار نے دیکھا کہ وہ دیو بہت قریب آیا آقاے نامدار نے دیکھکر کہا خداوند سامری نے آپکے کوئی بدذنگی مگر اب مین درگاہ خداوند کریم مین دعا کرتا ہون دیکھ تو تماشہ ہماری دعا کا یہ کہکر دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کئے اور عرض کرنے لگے مناجات

مصطفےٰ کے واسطے میری مدد کیجے شتاب
ہے یہی ورد زبان مجکو بعین اضطراب

اے شہنشاہ عرب میر امم عالیجناب
یا علی یا اعلیا یا بوالحسن یا بوتراب

تا کجا دنیا مین کھینچون مین عذاب بحساب
حل مشکل سرور دین شافع یوم الحساب

اس مناجات کے تمام ہوتے ہی شاہزادہ بدیع الملک نے ایک نقاب چہرہ پر ڈال کر کہا باش او کیدی کہان جاتا ہی وہ دیو انکی جانب کو پلٹا اور چاہا کہ شاخون پر اُٹھا لون اس شہباز عالی وقار نے داہنے ہاتھ سے داہنے شاخ پکڑ کے ایک جھٹکا مارا کہ دیو اوندھے منھ گر پڑا آقاے نامدار نے ایک ٹھوکر ایسی ماری کہ چت ہوا اور پکڑ کر شاخین اب جو مروڑا تو تن پر سے کھینچ لیا اور پہلوانون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو ہمارے خداوند ایسے ہین اور آپ انھی درختون کی آڑ مین

اجاکر سب کی گفتگو سننے مین مصروف ہوے تمام وکمال گفتگو برزخ وجولان کی سنی بدیع الملک کو ناگوار ہوا پیر ان
عنبر نگار سے فرمایا کہ آج مجھکو ان لوگون کے اسلام نہ قبول کرنے کا سبب معلوم ہوا دیکھا جائے گا ابھی جرأت بھی یہی
ہین یہ کہکر بدیع الملک نامدار وہان سے ہٹے اور سمت سے گھوڑا اچکا کے میدان مین آئے برزخ لشکر نبرد سے
جو بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا گھوڑے سے قریب آ کے رکاب بدیع الملک کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے پوچھا ای برزخ یہ کون لوگ ہین برزخ نے عرض کی یہ گیرنگ فیل پیشانی اور ارشنگ بلند قامت پہلوان نامی ہین
انکا نظیر شہر گردستان مین نہین ہی علاوہ پانچ جوانون کے کہ وہ لوگ یکتاے روزگار مانے جاتے ہین انکے بعد یہ
دو جوان ہین بدیع الملک نے فرمایا یہان یہ لوگ کیون آئے ہین برزخ نے عرض کی مقابلے کے واسطے آئے
ہین بدیع الملک نے فرمایا اب انھین مقابلہ کرنے سے کون مانع ہی برزخ نے عرض کی آپ کو پہچانتے نہین
ہین بدیع الملک نے فرمایا میرا نام انپر ظاہر کرو برزخ آگے بڑھا کہا ای گیرنگ وارشنگ آگاہ ہو کہ ہمارے
آقاے نامدار اس طلسم کے فتاح یہی ہین اگر تمھین اپنی جان کی خیریت منظور ہی تو آکر رکاب سعادت انتساب کو بوسہ
دو اور دین حق اختیار کرو گیرنگ نے کہا ای برزخ تو مضحکہ کرتا ہی بھلا اس جوان کی مجال ہی کہ گردستان کے
پہلوانون کو زیر کرے برزخ نے کہا گردستان کے پہلوانون کی کیا حقیقت ہی اگر عفریت بھی انکے سامنے آئے
تو بھی زیر ہو ارشنگ نے گیرنگ کی طرف دیکھکر کہا مین بڑھکر اٹھا لیتا ہون اسکو یون مین اسکے
لشکر مین لے چلو وہان کچھ کھانے کا انتظام کرو اب تاب کلام تک باقی نہین ہی یہ کہکر ارشنگ آگے بڑھا ہاتھ بڑھایا
چاہا بدیع الملک کو مرکب سے اٹھا لون بدیع الملک خاموش کھڑے رہے ارشنگ نے شاہزادے کی کمر مین
ہاتھ ڈال کے بہت زور کیا مگر بدیع الملک کو ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اس کیفیت کو دیکھکر دنگ ہو گیا دل مین
کہتا تھا جب اتنا بڑا جوان یون زور کر رہا ہی اور آقاے نامدار کے خیال مین بھی نہین آتا ہی تو مین مقابلہ کرکے
کیا بنا لونگا یہی جولان کے دل کی کیفیت تھی جب دیر تک ارشنگ نے زور کیا اور کچھ حاصل نہوا تو اسنے مجبور ہو کے
دوسرا ہاتھ بھی کمر مین بدیع الملک کے ڈال دیا اور زور کیا پھر بھی بدیع الملک کے تیور پر بل نہ آیا ارشنگ
دیر تک زور کرکے تھکا جب بے بس ہو گیا تو کہا ای جوان مین تیرے زور کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا ای
ارشنگ مین ابھی زور نہ کرونگا تو گیرنگ کو بھی بلا لے مین گھوڑے سے اترتا ہون اب تم اور گیرنگ ملکر خوب
زور کرو دیکھون کسکی قوت سوا ہی ارشنگ نے کہا ایسا نہین ہو سکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا مین اجازت دیتا ہون
گیرنگ نے کہا ای طلسم کشا یہ ہرگز نہوگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین بعد مین اختیار ہی مجھسے مقابلہ کرنا گیرنگ
مجبور ہوا بدیع الملک نوجوان مرکب سے اترے گیرنگ فیل پیشانی داہنی جانب اور ارشنگ بلند قامت
بائین جانب آئے دونون پہلوانون نے کمر بدیع الملک مین ہاتھ ڈال دیے بدیع الملک سنبھلکر کھڑے
ہوے گیرنگ وارشنگ نے زور کرنا شروع کیا پہر بھر کامل دونون پہلوانون نے زور کیا مگر بدیع الملک جس
ترکیب سے کھڑے تھے اسی طرح کھڑے رہے ذرا بھی جنبش نہوئی برزخ اور جولان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا آپس
مین کہا آقاے نامدار کی قوت دیکھو دو پہلوان عفریت پیکر زور کر رہے ہین مگر آنکھ تک نہین جھپکتی ہی بھلا ہم لوگون کی
کیا مجال ہی جو انسے مقابلہ کر سکین برزخ نے کہا مین تو اب مقابلہ نکرونگا جولان نے کہا مین بھی کبھی ایسی گستاخی
نہین کرونگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین وہان ارشنگ وگیرنگ نے بدیع الملک کی کمر سے ہاتھ نکال لیے
قدمون پر گر پڑے عرض کی ای شہریار ہماری مجال نہین ہی جو آپ سے مقابلہ کر سکین بدیع الملک نے دونون کو

گلے سے لگا کر کلمہ پڑھایا دونون مسلمان ہوئے بدیع الملک اپنے ساتھ لیکر لشکر مین آئے یہان سب نے جو گیر نگ
اور ارتنگ کو دیکھا حیرت ہو گئی گیر نگ وارتنگ نے عرض کی ہمارے لوگون کے ہمراہ لشکر بہت ہی اگر اجازت ہو تو
جا کر اُن سبکو یہان سے آئین یا کوئی شخص ہمارا نامہ لشکریون کو پہونچا دے وہ لوگ یہان چلے آئین گے بدیع الملک
نے کہا نامہ لیجانے کو بہت لوگ موجود ہین آپ لوگ استراحت کرین ارتنگ وگیر نگ نے اُسی وقت نامہ
لکھا مضمون نامے کا یہ تھا کہ ہم لشکر آقائے نامدار یعنی بدیع الملک ذیوقار مین مقیم ہین تم لوگ اس نامے کے
دیکھتے ہی اپنے تئین یہان پہونچاؤ جب یہ نامہ تیار ہوا ارتنگ نے ایک قاصد کو دیکر روانہ کیا سب پتہ ٹھیک بتلا دیا
قاصد نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر گیر نگ وارتنگ کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب گیر نگ وارتنگ برائے شکار آئے تھے تو لشکری بھی اپنے اپنے پسند خاطر کامون مین مصروف ہوے تھے
دو گھڑی رات تک اُنکا انتظار سب نے کیا جب ارتنگ وگیر نگ واپس نہ آئے تو سبکو تشویش پیدا ہوئی
مگر بعض نے کہا اُن لوگون کے شکار مین نہین معلوم کیا قاعدہ ہی کس طرح شکار کھیلتے ہین آئین گے کسی طرح کی تشویش
نکرنا چاہیے کیونکہ اُن لوگون سے کون بول سکتا ہی درندگان صحرائی اُنکی صورت دیکھکر بھاگین گے کسی آدمی کی مجال
نہین جو اُنسے مقابلہ کرے کسی طرف صحرا مین کھیلتے ہوے چلے گئے ہونگے جب اُنکے مزاج مین آئے گا
چلے آئین گے لشکری یہ ذکر شب بھر کرتے رہے جب صبح ہوئی سب متفرق ہو گئے بعض اُنکی تلاش مین
روانہ ہوے مگر افسر لشکر قہار کوتاہ گردن لشکر مین رہا اور بعض بعض لوگ لشکر مین رہے باقی سب متفرق ہو گئے
جب دن بھی بہت آیا تو قہار گھبرایا اپنے خیمے سے نکلکر باہر ٹہلنے لگا کہ اسنے دیکھا سامنے سے گرد اُڑی سمجھا ارتنگ
وگیر نگ آتے ہین لوگون سے کہا لو وہ لوگ پہونچے سب اُس طرف مخاطب ہوے دامنہ گرد شگافتہ ہوا قہار
نے دیکھا ایک سوار گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلا آتا ہی قہار نے لوگون سے کہا اس سوار کو
روک لینا اس سے کیفیت دریافت کرین گے نہین معلوم کون ہی کہان جاتا ہی لوگ آگے بڑھے سوار کے قریب
پہونچے پکار کر آواز دی ای سوار کہان جاتا ہی ٹھہر جا سوار نے کہا تمھارے لشکر مین جاؤنگا قہار کو ایک نامہ دکھاؤنگا
سب لوگ ٹھہر گئے سوار کو اپنے ہمراہ قہار کے پاس لائے قہار نے سوار کو نامہ دیا قہار نے نامے کو پڑھا کہا ای
نامہ دار بدیع الملک کون شخص ہی سوار نے جواب دیا ہمارے آقائے نامدار ہین اس طلسم کے فتح کرنے کو آئے
ہین اُنھون نے گیر نگ وارتنگ کو زیر کیا ہی گیر نگ وارتنگ نے تم لوگون کو بلایا ہی جلد چلو یہان نہ ٹھہرو قہار یہ
خبر وحشت اثر سنکر دنگ ہو گیا کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا یہان سے اپنے شہنشاہ کے پاس جاتا ہون اُنکو یہ کل کیفیت سناتا
ہون اُنکی یار اور فوج لیکر آؤنگا گردستان سے اور پہلوان بلاؤنگا طلسم کشا کو گرفتار کرونگا سوار نے کہا ای قہار
تیری کیا مجال جو آقائے نامدار کی شان مین کوئی کلمہ خلاف نکالے اگر ابکی تو نے کوئی کلمہ زبان سے نکالا تو زبان
کھینچ لونگا قہار نے کہا ای نامہ دار تجھے میری بات مین کیا دخل تھا جو تو نے ایسا کلمہ سخت مجھکو کہا اب تیری سزا یہ ہی
کہ تجھکو گرفتار کرون اور ہر روز ایک ایک عضو تیرا کاٹ کر تجھے ہلاک کرون نامہ دار نے کہا تیری کیا مجال ہی قہار
نے ہاتھ بڑھایا نامہ دار اسکے قریب بیٹھا تھا ایک طمانچہ اس زور سے قہار کے سر پر مارا کہ قہار زمین پر گر پڑا
اسکے فوج والون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب لوگ آ گئے چارون طرف سے نامہ دار کو گھیر لیا مگر نامہ دار نے بھی

تلوار کھینچی غول کو درہم برہم کرکے نکل گیا لوگون نے چاہا تعاقب کرین مگر کسی کی ہمت نہ پڑی نامہ دار وہان سے روانہ ہوکر اپنے لشکر مین پہونچا چونکہ بہت سے لوگون نے اسکو گھیر لیا تھا اس وجہ سے زخمی بھی بہت ہوگیا تھا لشکر مین آکر بدیع الملک کی خدمت مین گیا بدیع الملک نے جو نامہ دار کی یہ حالت دیکھی کیفیت دریافت فرمائی اسنے سب حال بیان کیا بدیع الملک نے اسکے زخمون مین ٹانکے لگانے کا حکم دیا گیر نگ دار شنگ کو یہ خبر معلوم ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اگر آپ کا حکم ہو تو ہم لوگ تعاقب مین اُن لوگون کے جائین جہان ملین انکو گرفتار کرکے لائین بدیع الملک نے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہی وہ لوگ نجکر کہان جائینگے کبھی تو ہمسے مقابلہ پڑیگا اور مردان عالم کے شیوے سے بھی یہی ہین ہمارا سوار اُنسے دب کر نہین آیا اگر زخمی ہوا تو کیا مضائقہ ہی اُسنے بھی دس بیس سو پچاس کو زخمی کیا ہوگا گیر نگ دار شنگ نے عرض کی آپ کے حکم کے پابند ہین اگر اجازت نہین ہی ہملوگ نہ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا اُنکے تعاقب مین جانا بیکار ہی نہین معلوم وہ لوگ کہان ہین اور کس طرف گئے ہون آپ لوگ اُنکے تعاقب مین جائین عرصہ ہوا مجھکو جانا ضرور ہی اب دیر نہونا چاہیے گیر نگ دار شنگ نے عرض کی ہمین جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی اگر آپ مانع ہین ہم لوگ نہ جائینگے بدیع الملک نے فرمایا آج کی شب یہان اور قیام کرتے ہین کل باغ کہکشان کی طرف روانہ ہونگے گیر نگ خاموش ہوا بدیع الملک نے ایک دن وہان اور قیام کیا دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیے ہوے روانہ ہوے طرف گلزار کہکشان کے چلے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قہار کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو لشکر کو اپنے ساتھ لیے ہوے صحرا مین مقیم تھا جب اسکو نامہ گیر نگ دار شنگ کا پہونچا اور کیفیت معلوم ہوئی سوار سے جو بحث پڑی وہ ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہین اس واقعہ کے دو روز کے بعد قہار نے سب لشکریون کو جمع کرکے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی ایسا نہو کہ طاشم کشا لشکر لیکر یہان آجائے اور ہم لوگون کو قتل کرے بہتر یہ ہی کہ سلطان کو چلکر اس امر کی خبر کرین وہ کوئی انتظام کر لینگے اور لشکر یہان بھیجینگے سب لشکری متفق الرائے ہوے قہار اُسی روز سبکو اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا دس دن کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر اُسوقت اپنے مصاحبین سے ذکر کر رہا تھا کہ ابتک گیر نگ دار شنگ کی خبر نہ آئی بہت دن گذر گئے ہین نہین معلوم کیا واقعہ گذرا وزرا و مصاحبین کہتے تھے کہ ابتو وہان بھی پہلوانان گردستان موجود ہین وہ سب مقابلہ کرینگے ضرور جنگ مین طول ہوگا قیصر کہتا تھا کہ گیر نگ دار شنگ کا کوئی ہم نبرد نہین ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدار نے آکے قیصر سے کہا قہار سپہ سالار رسالہ خاص حاضر ہی قیصر نے کہا اور گیر نگ دار شنگ جو اسکے ہمراہ تھے وہ کہان ہین چوبدار نے کہا مجھے اُنکی کیفیت نہین معلوم ہی قہار اندر آنا چاہتا ہی قیصر نے کہا جلد بلاؤ چوبدار باہر آئے قہار کو اپنے ہمراہ اندر لیے گئے قہار نے قیصر کو سلام کیا قیصر نے بیٹھنے کی اجازت دی قہار بیٹھا قیصر نے کہا کیفیت جنگ بیان کرو اور گیر نگ دار شنگ کا حال کہو اُن لوگون کو کہان چھوڑا قہار نے سب کیفیت بیان کی قیصر نے سب کیفیت سنکر وزرا سے کہا یہ کیا غضب ہوا خداوند نے تو کہدیا تھا کہ ان لوگون کو بہائے جنگ روانہ کرو فتح ہوگی اب شکست کیون ہوگئی اسکی کیفیت خداوند سے دریافت کرنا ضرور ہی وزرا نے کہا اسطرح نہ دریافت کیجیے گا کہ خلاف ہو قیصر نے کہا یہ بات نہوگی یہ کہکر گنجینہ جمشیدی طلب کیا ناظرین سے گنجینہ لاکر اسکے

سامنے رکھا قیصر نے صندوقچے کو کھولا کہا یا خداوند جمشید کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہی باہر تشریف لائیے الماس
کا پتلا باہر آیا جمشید نے سجدہ کیا کہا یا خداوند آپ کے فرمانے سے مین نے گیرنگ وارژنگ کو بھیجا تھا طلسم کشا
نے انکو بھی زیر کر لیا اب کیا ہوسکتا ہی پتلے نے کہا ای قیصر ان دونون نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم طلسم کشا کو زیر کر لینگے
غرور انکا حد سے زیادہ ہو گیا ہمنے انکے دلون سے اپنی محبت نکال لی اب وہ مسلمان ہو گئے انکو سزا دینگے
قیصر نے کہا یا خداوند اب مین کیا کرون پتلے نے کہا اب تو اپنے ساتھ لشکر لیکر جا قدرت تیری مدد کرینگے
جبتک تو نہ جائیگا فتح نہوگی جس پہلوان کو بھیجیگا وہ کلمات غرور زبان سے نکالیگا ہم اسکے دل سے نور ایمان
نکال کر کافر بنا دینگے قیصر نے کہا اب کیفیت طلسم کشا کی بیان فرمائیے پتلے نے کہا طلسم کشا گلزار کہکشان تک
پہونچ گیا ہی آج کی شب وہین قیام کرنے کا ارادہ ہی کل سے جنگ شروع کریگا قیصر نے کہا مین گرگین درشت
چنگال کو مع جملہ پہلوانون کے بلاتا ہون یہان اپنے لشکر کو درست کرتا ہون دو ایک روز مین یہان سے کوچ
کرونگا پتلے نے کہا بہت اچھی بات ہی اگر تو لشکر کشی کرکے جائیگا تو طلسم کشا کو ضرور گرفتار کرکے لائیگا قیصر
نے کہا یا خداوند طلسم کشا طلسم خاص مین بعد لوح حاصل کرنے کے جب آئیگا تو کیا لوح اسکے پاس سے غائب
نہو جائیگی اور لوگ از راہ مکر و فریب اس سے لوح نہ لے لینگے پتلے نے کہا جب لوح اسکو ملجائیگی تو وہ تھوڑا
عرصہ جو عجائبات یہان کے سخت ہین انکو فتح کرکے چلا جائیگا تم لوگون سے اس حالت مین کچھ نہوسکیگا قیصر نے
کہا حکما جو اس طلسم کے معین ہین وہ لوگ کچھ نہ بنا سکینگے پتلے نے کہا کسی کی کچھ نہ چلیگی بہتر اسی مین ہی کہ لوح
طلسم کشا کو نہ لینے دو قیصر نے کہا آپ تشریف لے جائیے اب مین نامے لکھوا کر اپنے پہلوانون کو روانہ کرتا ہون
اور حکیمون کو بلواتا ہون لشکر جسقدر میرے یہان موجود ہی اسکو درست کرتا ہون اور جسقدر حوالی و جوانب طلسم
مین لشکر ہی اس سبکو بلاتا ہون مجھکو کم از کم دس دن یہان گذر جائینگے پتلا صندوقچے مین داخل ہوا قیصر نے
منشی کو طلب کیا پہلے ایک نامہ گرگین درشت چنگال کو تحریر کیا مضمون اسکا یہ تھا کہ ای گرگین درشت چنگال
تمنے جو گیرنگ وارژنگ کو بڑے دعوے سے بھیجا تھا وہ بھی طلسم کشا سے زیر ہوے اب خداوند کی یہ رای ہی
کہ مین لشکر کشی کرکے جاؤن اور تم بھی مع جملہ پہلوانون کے میرے ہمراہ چلو اگر نہ آؤگے تو حکم خداوند کے خلاف کروگے
مجھے بھی تم سے رنج ہوگا اور خداوند بھی آزردہ ہونگے یہ نامہ جب تمام ہوا ایک نامہ دار کو دیکر روانہ کیا اور
نامے جابجا روانہ کیے لشکر کو طلب کیا تین دن تک نامے جابجا روانہ کرتا رہا چوتھے روز سے لشکر کی آمد شروع
ہوئی حکما آنے لگے پہلوانون کی آمد ہوئی گردستان مین جو نامہ پہونچا گرگین نے پڑھا اپنے پہلوانون کو بلایا نامہ دکھایا
کہا اب مین مجبور ہون اول تو حکم خداوند ہی دوسرے سلطان خود جاتے ہین اور عاجز ہوکر مجھکو بلاتے ہین
اب نہ جانا بھی برا ہی مین ضرور جاؤنگا اور طلسم کشا بھی مرد قوی معلوم ہوتا ہی اسکا مقابلہ مین عیب نہین ہی سبنے
رائے چلنے کی دی گرگین درشت چنگال نے سلاح خانے کے داروغہ کو بلایا کہا سبکا سلاح نکالو داروغہ نے
پہلوانون کا سلاح نکالا سب نے ہتھیار لگائے جن جن پہلوانون کو گردن فیل سواری دیسکتی تھی وہ سوار ہوے
جو لوگ قوی ہیکل تھے اور انکو کوئی جانور سواری نہین دیسکتا تھا وہ پیادہ دریاے آہن مین غرق ہوکر چلنے پر
تیار ہوے گرگین درشت چنگال نے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیا اپنے گھر سے نکلا سب کو ساتھ لیکر
قیصر کی طرف روانہ ہوا ایک روز کے بعد قیصر کے یہان پہونچا اپنی اطلاع کرائی قیصر خود پیشوائی کو آیا بڑے
اعزاز و اکرام سے گرگین کو لیگیا دس دن تک فوجین جمع ہوتی رہین گیارہوین روز سب جگہ سے لوگ آگئے

قیصر نے خزانۂ بیشمار ساتھ لیکر کوچ کیا طرف گلزار کہکشان کے روانہ ہوا اسکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو بعد مقابلہ گیرنگ وزر تنگ گلزار کہکشان کی طرف روانہ ہوئے دوسرے روز گلزار کے قریب پہونچے حکیم پیران اور حکیم عنبر نگار نے عرض کی ای شہریار آپ آگے تشریف لیجانا اچھا نہین ہی یہ جا بے لوح ہی اسمین ہزار دنیا طرح کے عجائب و غرائب ہین جبتک انکا بندوبست پختہ طور سے نہوگا اُس وقت تک وہانتک جانا ممکن نہین ہی بدیع الملک نے لشکر وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے تھوڑی دیر تک استراحت کی پھر سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوئے پیران و عنبر نگار بھی آئے پیران نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار اس گلزار کی حقیقت عجیب غریب ہی جسقدر مجھکو یاد ہی عرض کرتا ہون باقی حالات صفیہ آئینہ قلب سے دریافت فرمائیے صفیہ آئینہ قلب بھی اُس وقت دربار مین حاضر تھا پیران سے کہا آپ خاموش رہین مین یہان کی سب حقیقت بیان کیے دیتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای صفیہ تم بیان کرو صفیہ نے عرض کی ای شہریار اس مرحلے کی حقیقت یہ ہی کہ حکیم جالینوس نے جب یہ طلسم بنایا تھا تو خاص اپنے رہنے کا مقام اس گلزار کو قرار دیا یہان سوا ے عجائبات حکمت کے کچھ سحر کے بھی کارخانے ہین اسمین پانچ ہزار ساحران غدار حبس دم کیے ہوئے بیٹھے ہین جسوقت آپ تشریف لیجائیگا وہ بیدار کیے جائینگے اور کہکشان گلفن پوش خود بھی ساحر زبردست ہی اُسنے اپنے سحر کی قوت سے بہت سے عجائب و غرائب بنائے ہین اُنکا فتح کرنا بہت مشکل ہی اور ساحرون سے بچنا بھی دشوار ہی بدیع الملک نے فرمایا سب خدا آسان کر دیگا آپ وہان کی سب کیفیت بیان فرمائیے صفیہ نے کہا لشکر بھی بہت ہی ایک قصر حسینان ہی وہان ایک ساحرہ رہتی ہی اُسکے حسن و جمال کا شہرہ ہی بہت سے بادشاہان جلیل نے چاہا کہ اُسکو اپنے پاس رکھین مگر اُسنے کسی کو قبول نہین کیا بدیع الملک نے کہا ای صفیہ آئینہ قلب اُس ساحرہ کا کیا نام ہی صفیہ نے عرض کی کہ نام اُس ساحرہ کا برجلیس شیرین لعب کہتے ہین بدیع الملک نے جو ذکر سنا کچھ توجہ ہوئی اور حال دریافت کیا صفیہ چونکہ جہاندیدہ اور سن رسیدہ تھا بات کو سمجھا اُس ذکر کو قطع کیا بدیع الملک نے پوچھا ای صفیہ برجلیس شیرین لب کا حال خلاصہ بیان کرو صفیہ نے کہا حضور وہ اصل مین ضعیفہ ہی حکیم جالینوس کے زمانے مین اُسکا شباب تھا جب اُسپر لوگ مائل تھے اب بوجہ ضعیفی کے کوئی خواستگاری نہین کرتا ہی گو وہ بزور سحر اپنی صورت بہت ہی اچھی بنائے رہتے ہین مگر جو لوگ اِس راز سے واقف ہین وہ کبھی اسکی خواستگاری نہین کرتے ہین بدیع الملک بھی صفیہ کا مطلب سمجھے مسکرا کے خاموش ہو رہے پھر کہا ای صفیہ مین اُسکے حسن و جمال کی نسبت تم سے کچھ نہین پوچھتا ہون بلکہ وہان کی کیفیت دریافت کرتا ہون کہ وہان کیا کیا عجائب و غرائب سحر کی زور سے بنے ہین صفیہ نے عرض کی وہان کے عجائبات ایسے ہین جو سمجھ مین نہین آتے ایک گلشن سلاح ہی وہان درخت نہین ہین درختون کے عوض تیغ و خنجر نیزہ و تبر ہین جو کوئی اُس گلشن مین جاتا ہی وہ زندہ پھر کے نہین آتا ہی اُسکے علاوہ ایک گلشن بربہا ہی وہان درخت ہر قسم کے ہین مگر سب درخت گویا ہین جو کوئی جاتا ہی درخت اُسکا نام لیکر پکارتے ہین لوگ اگر اُسکو گرفتار کر لیتے ہین اِسکے علاوہ اور بہت سے عجائب و غرائب ایسے ہی اُس قصر مین ہین دوسرے کی مجال نہین جو اُنکو بنا سکے وہ برجلیس شیرین لب کے سحر سے بنے ہوئے ہین بدیع الملک نے پوچھا اسکے علاوہ

دربر جبیں شیرین لب نے کیا کیا چیزین بنائی ہین صفیہ نے عرض کی اور کیفیت مجھکو نہین معلوم جب آپ وہان تشریف
لیجائینگے تو سب حال معلوم ہوجائیگا بدیع الملک نے زیادہ کیفیت تحقیق کرنا مناسب نجانا کہا ای صفیہ وہان کے
اور حالات بیان کرو صفیہ نے کہا وہان کے حالات بہت سے ایسے ہین جو مجھکو بھی نہین معلوم جب آپ تشریف لیچلینگے
سب حالات معلوم ہوجائینگے بدیع الملک نے فرمایا کل اُس طرف چلین گے صفیہ نے عرض کی ای شہریار یون
جانا اچھا نہین ہی وہان کارخانہ سحر ہی جبتک اسکا انتظام نکر لیجیے اُس وقت تک وہان جانے کا ارادہ نہ فرمایئے
بدیع الملک نے فرمایا ای صفیہ تم خاطر جمع رکھو سحر سے بھی خدا بچائیگا صفیہ نے عرض کی ای شہریار ابھی تو کہکشان
کفن پوش کو اطلاع ہوگی وہ دیکھیے کیا انتظام کرتا ہی بدیع الملک نے فرمایا جو انتظام کریگا ہمارے حق مین اچھا
ہوگا صفیہ خاموش ہو رہا سب لوگ متفرق ہوگئے دربار برخاست ہوا بدیع الملک نوجوان اپنی خوابگاہ مین تشریف
لائے آرام فرمایا ان سکو تو اس حالت مین چھوڑیے کہ ذکر وقت پر ہوگا

اب کیفیت کہکشان کفن پوش کی تحریر کی جاتی ہے

کہ اسکو خبرداروں نے خبر دی کہ جو شخص بہ ارادہ طلسم کشائی اس طلسم مین آیا ہی وہ سب مرحلے فتح کرکے یہانتک آگیا
لشکر بہت قریب آگیا ہی اُسکا ارادہ یہ ہی کہ کل یہان آئے اور آپ سے جنگ آغاز کرے کہکشان کفن پوش
نے کہا کیا مجال رکھتا ہی جو یہانتک آسکے اگر یہان آئے تو فوراً گرفتار ہوجائے اور مجھے یہ بھی اختیار ہی وہان بھی
گرفتار کرسکتا ہون مگر اسکا عزم مصمم معلوم ہونا چاہیے خبرداروں نے کہا اُسکا مصمم ارادہ ہی کہ کل یہان آئے اور
اپنے لشکر کو ساتھ لائے کہکشان نے کہا مین ابھی اُسکا انتظام کرتا ہون یہ کہکر اپنے مقام سے اُٹھا اسکے باغ
مین بہت سے ساحر حبس دم کیے بیٹھے تھے سبکو بیدار کیا جب سب چونکے تو ہر ایک نے کہکشان سے پوچھا
کہ ای کہکشان ہمین کیون بیدار کیا کہکشان نے کہا کل یہان طلسم کشا آئیگا اور اپنے ہمراہ فوج بیشمار لائیگا سب نے
کہا یہ بات بالکل غلط ہی وہ طلسم کشا ہرگز نہین ہی طلسم کشا کی یہ شناخت ہی کہ جب وہ یہان آئے تو تنہا ہو اور جبتک
طلسم کشا تنہا یہان نہ آئیگا لوح نہ پائیگا ابھی طلسم کشا کے آنے کے بہت دن ہین یہ طلسم کشا بھی نقلی ہی ہملوگون
کو تم نے عبث بیدار کیا جب طلسم کشا اصلی آتا ہم خود بیدار ہوجاتے کہکشان نے کہا اسنے سب مرحلہ جات
فتح کرلیے ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہی ساحرون نے کہا کیا اسکے واسطے تم کافی نہ تھے جو ہمکو بیدار
کیا کہکشان نے کہا اب تو مجھسے خطا ہوئی اور آپ لوگون کو بیدار کیا اب آپ طلسم کشا سے مقابلہ کرکے پھر آرام
فرمائیگا ساحرون نے کہا ہم ایسے طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرتے ہین تم اُسکے واسطے کافی ہو کہکشان نے
جواب دیا کہ آپکا ہونا بھی ضرور ہی ساحرون نے بڑی مشکل سے منظور کیا کہکشان نے کہا بہتر ہوگا کہ آپ لوگ
اسی وقت کوئی کوشش ایسی کرین کہ طلسم کشا گرفتار ہوکر یہان آجاے ساحرون نے کہا یہ بات بھی ممکن ہی ہم
اسی وقت سحر کرتے ہین ہمارے سحر طلسم کشا کو جاکر گرفتار کر لائین گے یہ کہکر ساحر وہان سے اُٹھے کہکشان کے
ہمراہ آئے کہکشان نے ایک مکان وسیع انکے واسطے خالی کردیا ساحر اُس مکان مین جاکر بیٹھے سحر کرنا شروع
کیے سبنے ملکر ایک پتلہ بنایا اپنے اپنے سحر کی قوت اُسمین دی شب بھر مین وہ گویا ہوگیا صبح کو ساحر باہر آئے
کہکشان سے کہا ہم سب نے ملکر ایک سحر تیار کیا ہی تم طلسم کشا کے یہان اس سحر کو بھیجو لشکر بھی ہمراہ کردو یہ ایک
طلسم کشا کے تمام لشکر کو گرفتار کرلائیگا کہکشان نے اُسی وقت لشکر ساحران کو طلب کیا لشکر اسباب سحر سے

آراستہ ہوکر اسکے پاس آیا کہکشان نے کہا لشکر تیار ہی ساحرون نے اُس پتلے کو بلایا کہا اے سنگبار جادو
اس لشکر کو اپنے ہمراہ لے جا اور طلسم کشائے نقلی کو گرفتار کر لا پتلا لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر
اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب شاہزادہ خواب سے بیدار ہوا اظہار سحر ادا کر کے سلاح طلب کیے خادمون مین کشتیان سلاح کی حاضر کین
بدیع الملک نے ہتھیار لگائے بارگاہ کے باہر آئے لشکر بھی تیار تھا سبکو بدیع الملک نے قریب بلایا
فرمایا اب گلزار کی طرف چلنا ضرور ہی یہان ٹھہرنے سے کوئی مطلب نہ نکلیگا پیران دعجمز نگار و صفیہ نے عرض
کی اے شہریار وہان جانے مین فوج کا بہت بڑا نقصان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا مین لشکر کو ہمراہ نہ لیجاؤنگا
تنہا اُس طرف جاتا ہون اگر فضل خدا شامل حال ہی تو لوح حاصل کرونگا صفیہ نے عرض کی بھلا یہ ممکن ہی کہ ہم لوگ
آپ کو تنہا جانے دین بدیع الملک نے فرمایا قاعدہ طلسم یون ہین ہی آپ آہین کچھ نہین کر سکتے اکثر طلسم فتح کیے
مگر کبھی فوج لیکر لوح لینے کا اتفاق نہین ہوا جہان کی لوح حاصل ہوئی تنہا جانے سے حاصل ہوئی مین اکثر
فراموش کیے ہوے تھا مگر اس وقت یاد آیا یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے سے گرد اُڑی پیران نے عرض
کی گلزار کی طرف سے کچھ لوگ آتے ہین جب دامنہ گرد شگافتہ ہوا سبنے دیکھا ایک ساحر سیہ فام قوی ہیکل
آگے آگے تخت پر سوار آتا ہی عقب مین اُسکے لشکر ساحران ہی بدیع الملک نے سبکو روکا فرمایا ان لوگون کو
آنے دو پھر گلزار کی طرف چلنا ابھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لوگ کس غرض سے یہان آتے ہین یہ فرما رہے تھے
کہ وہ ساحر تخت نشین قریب آیا نعرہ کیا منم سنگبار جادو او طلسم کشائے نقلی کیا ارادہ ہی نہین جانتا کہ یہ گلزار کہکشان
ہی یہان کسکی مجال ہی جو آسکے بدیع الملک نے اُس ساحر کی طرف دیکھکر کہا او مکار کیا بیہودہ بکتا ہی صفیہ نے
عرض کی آقائے نامدار یہ ساحر ہی اس سے کلام نفرمائیے ایسا نہو سحر کرے بدیع الملک نے فرمایا اگر سحر کریگا
تو کیا بنا سکتا ہی صفیہ سے یہ فرمایا کہ پھر ساحر کی طرف مخاطب ہوے فرمایا اے سنگبار جادو تو کس لیے
آیا ہی سنگبار نے کہا مین تیرے گرفتار کرنے کو آیا ہون ابھی تجھکو مع لشکر گرفتار کرکے لیے جاتا ہون بدیع الملک
نے فرمایا تیری مجال نہین جو مجھے گرفتار کرسکے مین موجود ہون جو تیرے دل مین حوصلہ ہو نکال لے سنگبار
نے کہا اے طلسم کشا تو سحر جانتا ہی یا نہین بدیع الملک نے فرمایا مین سحر اور ساحر دونون پر لعنت کرتا ہون سنگبار
نے کہا مجھسے کشتی لڑیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے مین موجود ہون سنگبار تخت سے اُترا بدیع الملک
سے کہا گھوڑے سے اُترو میرے مقابلہ مین آؤ سب سرداران جدید نے بدیع الملک کو منع کیا ہر ایک نے کہا
آقائے نامدار وہ سحر کرکے آپ سے کشتی لڑیگا سحر اور قوت کا کیا مقابلہ ہی بدیع الملک نے ہر ایک سے کہا
آپ لوگ خاطر جمع رکھین اگر خدا نگہبان ہی تو یہ کیا کرسکتا ہی زیر ہو جائیگا سب مجبور ہوکر خاموش رہے
بدیع الملک سنگبار کے سامنے گئے سنگبار نے سحر کرنا شروع کیا مگر شاہزادے کے پاس تحفہ جات
دافع سحر موجود تھے سحر کیونکر تاثیر کرتا جب دیر تک یہ اسم سحر پڑھ چکا تب بدیع الملک سے کہا اے طلسم کشا
مجھسے ہاتھ ملا بدیع الملک نے فرمایا تجھکو کون مانع ہی سنگبار نے بدیع الملک سے ہاتھ ملایا شاہزادے
نے اسکا ہاتھ پکڑ کے طمانچہ مارا کہ سر اُڑ گیا سنگبار زمین پر مر کے گرا تاریکی چھا گئی سنگباری برف باری ہونے لگی

دیہہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سنگ بار جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی سب نے
دیکھا ایک ماش کے آٹے کا پتلہ زمین پر پڑا ہوا ہی پیران و عنبر نگارہ و صفیہ اور جملہ سرداران جادید دنگ ہوگئے
مگر ہمراہیان سنگبار نے جو یہ کیفیت دیکھی سب سحر کرنے لگے بدیع الملک تلوار لیکر ساحرون کے غول پر جا پڑے
بہت سے ساحر قتل کیے آخرکار ساحرون نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی ساحر خدمت مین حاضر
ہوے بدیع الملک نے سبکو مسلمان کیا اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی حاضر ہوے عنبر نگارہ
و پیران و صفیہ نے عرض کی اے شہریار واقعی آپ طلسم کشاے اصلی ہین مگر تعجب یہ ہی کہ سحر آپ پر کیون نہین اثر
کرتا بدیع الملک نے فرمایا جب خدا کا فضل ہوتا ہی یہی کیفیت ہوتی ہی سبکو کمال تعجب ہوا بدیع الملک
نے ساحرون کو طلب کیا سب حاضر ہوے شاہزادے نے فرمایا تمھین کس نے بھیجا تھا سب نے عرض
کی کہکشان کفن پوش نے آپکی گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اور سنگ بار جادو بھیجا تھا جو ساحر ایک مدت
سے حبس دم کیے بیٹھے تھے اُنھون نے اسکو بنایا تھا دعوی کیا تھا کہ یہ جاکر طلسم کشا کو گرفتار کر لائے گا وہ آپکے
ہاتھ سے قتل ہوا بدیع الملک نے فرمایا اب چلنے مین کیا کلام ہی اُنھون نے فوج بھی ہماری گرفتاری کو بھیجی سبقت
کی اب ضرور چاہیے کہ لشکر کشی کرین سب سردار موجود ہوے بدیع الملک نے فرمایا آج کی شب یہان قیام کرنا اچھا ہی
کل علی الصباح لشکر کو لیکر چلین گے ساحرون نے عرض کی ابھی آپ کا تشریف لے جانا اچھا نہین ہی دیکھیے کہکشان
کیا انتظام کرتا ہی ابھی اور ساحر اس طرف روانہ کریگا وہ لوگ آئینگے گلزار کا راستہ کھلے گا آپ کو تشریف لے جانے کا
موقع ملیگا ابھی تو راہ گلزار بند ہی ہم لوگ بزور سحر دیوار پھاند کے آئے ہین بدیع الملک نے فرمایا جسوقت وہان
جائینگے راستہ بھی ہوجائے گا ساحر خاموش ہوے صفیہ نے عرض کی اے شہریار جبتک راستہ نہو گا آپ کیونکر
تشریف لیجائینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی راہ بھی ہوجائیگی آپ لوگ حاکمان طلسم ہین مگر ہنوز طلسم
طلسم سے واقف نہین ہین یہان تو یہ باتین تھین لیکن سنگ بار جادو کے قتل کے بعد جو بعض ساحر بھاگے
تھے وہ سب کہکشان کے پاس پہونچے سب حال اسکو کہہ سنایا کہکشان بہت گھبرایا جن ساحرون نے وہ
سحر بنایا تھا اُنکے پاس آکر سب کیفیت بیان کی ساحرون کو کمال تعجب ہوا ہر ایک نے کہا معلوم ہوتا ہی طلسم کشا
ساحر بھی ہی جو لوگ بھاگ گئے تھے اُنھون نے کہا طلسم کشا کہتا ہی کہ مین سحر نہین جانتا ہون میرے مذہب مین
سحر حرام ہی اُن لوگون نے کہا وہ سحر ضرور جانتا ہی مگر پوشیدہ کرتا ہی بے سحر جانے ایسا ہو نہین سکتا کہ ہم لوگون
کے سحر کو بگاڑ دے اور سحر بھی اچھی طرح جانتا ہی کیونکہ جو سحر ہم لوگون نے تیار کیا تھا وہ کم زور نہ تھا طلسم کشا
نے اُسکو اون رد کیا اب ہم اسکا بندوبست کرلین گے آج شب کو تمام فوج طلسم کشا مع طلسم کشا اسیر
ہوجائیگی کہکشان نے کہا جب آپ لوگ کوشش کرتے ہین تو میری ضرورت نہین ساحرون نے
کہا ہم سب انتظام کردین گے یہ کہکے اُسی وقت ہر ایک نے اسباب سحر لیا اور وہان سے روانہ ہوے گلزار
کے قریب ایک کوہ تھا اُس کوہ پر آکے سحر کرنا شروع کیا ابر سحر بنا کے قایم کیا جب دن گذرا تو ابر کی طرف
اشارہ کیا ابر لشکر بدیع الملک کی طرف چلا یہان سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین بخوف بیٹھے تھے
کچھ سردار بدیع الملک کی بارگاہ مین موجود تھے بعض سردار باہر ٹہل رہے تھے کہ ابر آیا اور ترشح شروع
ہوا جو سردار باہر تھے اُنھون نے خیال کیا ابر آیا ہی تھوڑی دیر پانی برس کر کھل جائیگا مگر باران کو
ترقی ہونے لگی سردارون نے انتظام کیا گھوڑے جو باہر تھے اُنھین اصطبل مین بندھوایا اور جو جو اسباب

باہر تھا اسکو ہٹکانے سے رکھا پانی کی ترقی یہانتک ہوئی کہ صحرا مین قدآدم پانی روان ہوا لوگون نے بدیع الملک کو
خبر کی شاہزادہ بارگاہ سے باہر آیا دیکھا پانی بہ رہا ہی بارگاہون کے اندر بھی پانی جاتا ہی بدیع الملک تخت
حیران ہوے پانی کی روانی اور سوا ہوئی یہانتک پانی بڑھا کہ سب بارگاہین اور سردار ڈوب گئے مگر بارگاہ
بدیع الملک جہان تھی وہانتک پانی نہ آیا بدیع الملک جس جگہ جاتے تھے وہان پانی خشک ہو جاتا تھا یہ
یہ کیفیت جو شاہزادے نے دیکھی گمان ہوا کہ کسی نے آب سحر برسایا ہی یہ سوچ کے بہت بہت کوشش کی مگر طغیانی آب
کم نہوئی بدیع الملک مجبور ہوے صبح تک پانی بہا کیا جب شب گذری تو بدیع الملک نے دیکھا زمین خشک پڑی
ہی مگر سردار اور بارگاہین کوئی چیز نظر نہین آتی ہی بدیع الملک کو تعجب ہوا بہت پریشان ہوے بارگاہ مین تشریف لائے
سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے تنہا طرف گلزار کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت سامعین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت کہکشان کفن پوش جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب ساحر اس سے کہکر سحر کرنے کو گئے کہکشان نے اپنے ملازمین کو بلایا کہا جا کر دیکھو سب ساحران نامی کیا
کرتے ہین اور کس طرف گئے ہین ملازمان کہکشان روانہ ہوے جاکر دیکھا تو سب ساحر ایک کوہ پر بیٹھے ابر سحر بنا رہے
تھے ملازمین واپس آئے کہکشان سے سب کیفیت بیان کی کہکشان نے کہا مین بھی جا کر اس سحر کی کیفیت دیکھونگا
یہ کہکر اپنی جگہ سے اُس کوہ کی جانب روانہ ہوا دور سے دیکھا کہ سب ساحر سحر کر رہے ہین کہکشان اُسی جگہ ٹھہر گیا
ان لوگون کے سحر کی کیفیت دیکھتا رہا جب رات ہوئی تو ان لوگون نے ابر کو لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ کیا
کہکشان نے ملازمون سے کہا عجب طرح کا سحر کیا ہی اب دیکھنا چاہیے اسکی تاثیر کیا ہوتی ہی کہکشان اسی فکر مین
شب بھر وہان موجود رہا جب رات گذر گئی تو اسنے دیکھا زیر کوہ کئی لاکھ جوان بیہوش پڑا ہی کہکشان کو حیرت ہوگئی
چاہا جا کر دریافت کرون مگر ملازمین نے کہا آپ کا جانا مناسب نہین ہی ایسا نہو اُن لوگون کے خلاف ہو آپ یہین تشریف
رکھیے جو کچھ ہوگا ہمین معلوم ہو جاسے گا کہکشان نے کہا سچ کہتے ہو بلکہ یہان ٹھہرنا بھی مناسب نہین ہی ملازمین نے کہا
بہتر ہی کہ آپ تشریف لے چلین اب وہ لوگ آئینگے آپ سے خود اطلاع کرینگے کہکشان وہان سے اپنے مکان
کی طرف آیا سب لوگون سے کہا اُنکا خیال رکھنا جسوقت آئین مجھکو اطلاع دینا ملازمین باہر آ کے ساحرون کا انتظار
کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد سب ساحر تختون پر سوار آئے ملازمین کہکشان کو خبر کی کہکشان باہر آیا اپنے ساتھ
سبکو اندر لیگیا ساحرون نے کہا ہمنے طلسم کشا کو مع لشکر گرفتار کر لیا ہی اپنے ملازمین کو روانہ کرو کوہ کے نیچے
سب لوگ بیہوش پڑے ہین اُنکو طوق و زنجیر پہنا کر لے آئین کہکشان نے کہا آپ لوگون نے کیونکر سب کو گرفتار
کر لیا ساحرون نے کہا اے کہکشان ہم لوگ اتبک سامری کی خدمت مین رہتے ہین جو بات ہم کرینگے وہ بڑے
ساحران جلیل سے نہوگی ایک دم مین طلسم کشا کو مع لشکر گرفتار کر لیا کس مین اتنی قوت تھی کہکشان نے ان لوگون کی بہت
تعریف کی لشکر مین اطلاع کرائی لشکر سے لوگ آئے کہکشان نے کہا کوہ کی طرف جاؤ طلسم کشا مع لشکر وہان بیہوش
پڑا ہی اُسکو اسیر کر لاؤ سب اُسی وقت روانہ ہوے تھوڑی دیر مین کوہ کے قریب پہونچے کل لشکر کو مسلسل و مطوق
کر کے کشان کشان کہکشان کے پاس لائے کہکشان بہت خوش ہوا ساحرون سے پوچھا ان سب مین طلسم کشا
کون ہی ساحرون نے کہا یہ ہمین نہین معلوم ان لوگون کو ہوشیار کرتے ہین جو طلسم کشا ہوگا معلوم ہو جائے گا یہ
یہ کہکے سب نے سحر اُتارا سرداران بدیع الملک ہوشیار ہوے اپنے کو عجب حالت مین پایا سب حیران و پریشان

چارسو دیکھنے لگے کہکشان نے کہا اے طلسم کشا اب اپنے کو کس حال مین پاتا ہی سب سردارون نے چارطرف دیکھا گمان
سبکو یہ ہوا کہ آقاے نامدار بھی یہان موجود ہین مگر کسی سمت بدیع الملک نظر نہ آئے عنبر نگار نے کہا اے
کہکشان طلسم کشا اس محفل مین کہان تشریف رکھتے ہین جو تو اُنسے کلام کرتا ہی کہکشان نے کہا پھر طلسم کشا کہان ہی
عنبر نگار سمجھا کہ آقاے نامدار محفوظ رہے اُسنے کہا طلسم کشا ابھی بہت دور ہین ہم لوگون کو کچھ لشکر دیکر اس طرف
بھیج دیا اُنکے ہمراہ لشکر گران ہی بہت سے ساحران نامی ہین جسوقت وہ یہان تشریف لائینگے اس مرحلے کو بھی فتح
کرینگے کہکشان نے کہا اے شخص مین نے تجھکو اس طلسم مین کہین دیکھا تھا تو طلسم کشا کے ہمراہ کیونکر ہوگیا عنبر نگار
نے کہا اے کہکشان مجھے اس طرح لگتا ہی کہ کہین اس طلسم مین دیکھا تھا ارے مین عنبر نگار مالک مرحلہ اول ہون
مجھکو طلسم کشا نے مسلمان کیا مرحلہ فتح کر لیا مین نے اُنکی اطاعت قبول کی میرے بعد پھر ان کے مرحلے پر گئے پھر ان
کو بھی مسلمان کیا صفیہ کو مسلمان کیا جس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا وہ قتل ہوا اگر تجھے اپنی خیریت
منظور ہی تو اپنے دین باطل کو ترک کر اور مسلمان ہو ورنہ جسوقت آقاے نامدار یہان تشریف لائینگے وہ تمام گلزار
مین آفت بپا کر دینگے کہکشان کفن پوش نے کہا اے عنبر نگار تو ہی ایسا تھا جو بخوف جان مسلمان ہوگیا اگر مجھکو کوئی
دار پر کھینچ دیتا تو ہرگز مسلمان نہوتا اور تو نے ایسی نمکحرامی کی کہ ترک مذہب کرکے مرحلہ جات فتح کرائے تجھے یہ لازم
نہ تھا اب مین اسکی سزا تجھکو دونگا دار پر کھینچونگا عنبر نگار نے کہا تیری کیا مجال جو مجھے دار پر کھینچ سکے ہر امر کا اختیار
خدا کو ہی اور مرحلہ جات کے فتح کرنے مین بھلا مین آقاے نامدار کی کیا مدد کرتا وہ خود کیا کم ہین تو خود خیال کر
کہ اگر مین نے اور مرحلون کے فتح کرنے مین اُنکی مدد کی اور میری مدد سے سب مرحلے فتح ہوے تو خاص میرا
مرحلہ جو انہون نے فتح کیا تو اُس وقت مین سواے خدا کے اور اُنکی مدد کسنے کی تھی کہکشان کفن پوش جواب
باصواب پاکر خاموش ہو رہا تمام ساحران غدار جنھون نے اپنے سحر کی قوت سے سب سردارون کو
اسیر کیا تھا عنبر نگار کی طرف مخاطب ہوے کہا اے عنبر نگار اگر تجھے اپنی جان بچانا منظور ہی تو خداوند ساحری کو
سجدہ کر اور اپنی عفو تقصیر کا خواہان ہو ہم لوگ سعی کرین شاید تیری خطا عفو کی جاے اور انجام تیرا اچھا ہوگا ورنہ
بہت پچھتائیگا مر کے جہنم مین جائیگا عنبر نگار نے کہا اپنی خیریت اگر تم سبکو منظور ہو تو ساحری و جمشید پر
لعنت کرو اسلام قبول کرو تاکہ جان بھی بچے اور انجام بھی بخیر ہو ساحری جمشید کیا چیز ہین جنکو سجدہ کرون وہ بھی
مثل ہمارے تمھارے آدمی تھے اُنھون نے دعوی خدائی کا مر کے کیا جہنم مین گئے اگر تم لوگ پرستش
کروگے تمھارا حشر بھی اُنھین کے ساتھ ہوگا ساحرون نے کہکشان کفن پوش سے کہا عنبر نگار کو قتل
کرو کہ اسکے دل سے نور ایمان بالکل جاتا رہا ہی اُسنے ابھی شان مین خداوند ساحری کے کیا کیا کلمات ناروا
نکالے ہین کہکشان نے کہا یہ سب مجرمان سلطانی ہین اُنکو قتل کرنا نہین چاہیے پہلے سلطان کی خدمت مین
ان سبکو روانہ کرینگے جب وہ حکم قتل دینگے اُسوقت ہمکو اختیار ہی اُنکو وہان سے لے آئینگے جس طرح
جی چاہیگا اُنکو اذیت دے دیکر قتل کرینگے ساحر خاموش ہو رہے کہکشان نے اُسی وقت ایک نامہ قیصر کو
اِس مضمون کا لکھا کہ طلسم کشا میرے مرحلے کی طرف آتا ہی پہلے اُسنے اپنا لشکر میری طرف روانہ کیا مین نے
لشکر کو گرفتار کر لیا ہی آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اگر ان لوگون کے واسطے حکم قتل صادر فرمائیگا
تو سبکو میرے پاس بھیجدیجیے گا مین انکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا یہ نامہ لکھکر ایک نامہ دار کو دیا کہا تم پہلے جاؤ
تمھارے بعد مین قیدی روانہ کرتا ہون نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بعد جانے نامہ دار کے کہکشان کفن پوش نے

قیدیہ بھی روانہ کی سب سردار نالان وگریان روانہ ہوے ہر ایک کو فراق بدیع الملک کا انتہا سے درجہ صدمہ تھا آپس مین کہتے تھے کہ نہین معلوم آقاے نامدار کہان ہین اور کس حال مین ہین اور انپر نہین معلوم کیا گذری پیران اور عنبر زنگی اور صفیہ کا قول تھا کہ آقاے نامدار ہم لوگون کی رہائی کی تدبیر ضرور کرین گے کبھی کہتے تھے کہ کہان ہو سکتا ہی اب ہم لوگ قیصر کے پاس جائینگے نہین معلوم وہ ہمارے حق مین کیا کرے اور آقاے نامدار کو تنہا پاکر یہ لوگ کیا کرین اور کس طرح پیش آئین اب تو لشکر بھی اُنکے پاس نہین ہی جو سرداران قدیم بدیع الملک کے تھے وہ کہتے تھے کہ کوئی صاحب ہراسان ہون آقاے نامدار ہم لوگون کی تدبیر کرین گے اور رہائی دلائین گے جو لوگ ملازمان جدید تھے وہ بھی دعائین کرتے تھے اس کیفیت سے ان سبکو کہکشان کفن پوش کے لشکری لیکر قیصر کی طرف چلے انکو راہ مین چھوڑ دیئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو تنہا بارگاہ کو صحرا مین چھوڑ کر روانہ ہوے تھوڑی دیر مین مرحلے کے قریب پہونچے دیکھا ایک چہار دیواری پتھر کی معلوم ہوتی ہی بدیع الملک دیوار کے پاس آئے ہر ایک جانب کی دیوار کو جا کر دیکھا مگر کسی طرف اندر جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہو کے ایک گوشے مین بیٹھے خیال کیا کہ اب اندر جانا بہت مشکل ہی کیا تدبیر ہو سکتی یہ خیال کر رہے تھے کہ برق چمکی بدیع الملک نے آنکھ اُٹھائی دیکھا ایک جانب سے ابر آتا ہی بدیع الملک سمجھے کہ پھر پانی برسانے کا سامان ساحرون نے کیا ہی شاہزادے نے لوح محفوظہ اور بازو بند سلیمانی اور مہرہ سلیمانی تمام جسم سے مس کیا سنبھلکر بیٹھ گئے اسماے رد سحر پڑھنا شروع کیے تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آیا ایک آواز ابر سے آئی برق چمکی بدیع الملک کی آنکھین بند ہو گئین شاہزادے نے جلدی سے آنکھین کھولین دیکھا سامنے مریخ آفتاب علم کھڑا ہی مریخ نے بدیع الملک کو سلام کیا بدیع الملک نے مریخ کو گلے سے لگایا فرمایا اے مریخ اس وقت تمہارا آنا کیونکر ہوا مریخ نے عرض کی صاحبقران رات سے بہت بیتاب تھے آپ کو کئی بار یاد کیا تھا صبح کو مجھسے فرمایا اے مریخ تمنے وعدہ کیا تھا کہ مین خبر خیریت لاؤنگا مگر اب تک تم نہ گئے اگر ممکن ہو تو آج جاؤ خبر لاؤ گو مین اس طرف نہ آتا مگر صاحبقران زمان کی بیقراری سے مجبور ہو گیا اور مدت سے آپ کی بھی زیارت نہین نصیب ہوئی تھی کمال اشتیاق تھا کہ شرف قدمبوسی حاصل کرون شکر ہی کہ آج مراد دلی بر آئی زیارت نصیب ہوئی مگر اے شہریار اس وقت آپ کس حالت مین یہان تشریف رکھتے ہین لشکر جو آپ کے ہمراہ آیا تھا کہان ہی بدیع الملک نے کل کیفیت اپنی بیان کی مریخ نے عرض کی اے شہریار اب لشکر کہان ہی بدیع الملک نے فرمایا لشکر بھی سب غرق آب سحر ہو گیا مریخ سب کیفیت سنکر خوش بھی ہوا اگر حالت بدیع الملک دیکھکر رنجیدہ بھی ہوا عرض کی اے شہریار مین اس گلزار کے اندر جاتا ہون لشکر کو ابھی رہا کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا مین تمھین تکلیف نہ دونگا خدا میری مدد کریگا کوئی اور صورت نکالونگا اپنے تئین ہر طرح اندر پہونچاؤنگا مریخ نے عرض کی اے شہریار آپ تنہا اندر تشریف نہ لے جائین مین پیشتر آپ کے سردارون کو رہا کر لاؤن پھر آپ تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ تم ہرگز اندر نہ جانا وہان کارخانہ حکمت ہی سحر بہت کم ہی اگر تم اندر جاؤ گے تو سحر سے کام نہین نکلیگا مریخ نے عرض کی اے شہریار جو کچھ ہونا ہی وہ ہوگا مگر مین آپکے لشکر کو ضرور رہا کرونگا بدیع الملک نے کہا مجھکو منظور نہین تم ہرگز نہ جانا مریخ نے بدیع الملک کی طرف دیکھا شاہزادے کی ابرو پر بل پایا دیکھ

خیال کیا کہ وہ میری ناگوار ہی یہ سمجھ کے خاموش ہو رہا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین سب کے مزاج کی کیفیت بیان
کرو مریخ نے عرض کی ہر شخص آپ ہی کو بہت یاد کرتا ہی یون تو سب سردار یاد آتے ہین لیکن آپ کے فراق مین صاحبقران
نامدار اکثر آبدیدہ ہو جاتے ہین بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ یہ مرحلہ آخری باقی ہی اگر خدا نے اپنا فضل کیا اور یہ
مرحلہ میرے ہاتھ سے فتح ہو گیا تو لوح حاصل ہو گی جسوقت لوح مل جائیگی طلسم خاص کی فتاحی شروع ہو گی بہت جلد اس کام سے
فرصت کر کے صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہونگا جب جانا سب سردارون کو سلام کہنا صاحبقران زمان کی خدمت
مین آداب و تسلیمات عرض کرنا اور اشتیاق حصول قدمبوسی ظاہر کرنا مریخ سمجھا کہ اب شاہزادے کو میرا ٹھہرنا بھی
ناگوار ہی عرض کی غلام رخصت ہوتا ہی بدیع الملک تو یہ چاہتے ہی تھے فرمایا ای مریخ اگر تکلیف نہو تو پھر کبھی خبر
خیریت سنکی کہہ جانا مریخ نے عرض کی مین ضرور حاضر ہونگا اور اگر حکم ہو تو صاحبقران سے آپ کی خیریت عرض کر کے
واپس آؤن شب و روز حاضر خدمت رہون بدیع الملک نے فرمایا صاحبقران زمان تمھاری وجہ سے گھبراتے ہین
مین تمھارا وہین رہنا مناسب سمجھتا ہون مریخ نے عرض کی جو آپ کی خوشی مجھے کیا عذر ہی یہ کہکے مریخ بدیع الملک
سے رخصت ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ مریخ بلند ہو کر غائب ہوا شاہزادہ سمجھا کہ اب مریخ گیا مگر مریخ آفتاب علم سحر
سے پوشیدہ ہو گیا تھا اس کیفیت مین بدیع الملک کو دیکھتا تھا کیونکر چلا جاتا وہین موجود رہا مگر بدیع الملک کو
نظر نہ آتا تھا بدیع الملک نے جب مریخ کو رخصت کیا تو آپ بھی آگے بڑھے دیوار کے چارون طرف پھر ایک چکر
کیا مگر کہین راستہ نہ پایا مجبور ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد برق چمکی بدیع الملک نے آنکھ اٹھائی دیکھا
ملکہ شاداب اختر جبین دختر قیصر صاف باطن ایک تخت پر سوار نظر آئین بدیع الملک خوش ہو گئے ملکہ نے تخت
اُتارا بدیع الملک کے قریب آئین بدیع الملک نے ملکہ سے بہت شکایت کی کہ ایسا فراموش کیا کہ خبر بھی نلی
ملکہ نے کہا ای شہریار مین مجبور ہو گئی تھی کیا کرتی بدیع الملک نے کیفیت دریافت کی ملکہ نے عرض کی آپ کو خوب
معلوم ہی کہ والد کے پاس گنجینہ جمشیدی ہی اسمین پونے دو سو خداوندی تصویرین ہین وہ ہر ایک امر انسے دریافت
کرتے ہین جو امر ہوتا ہی وہ تصویرین بیان کر دیتی ہین میری کیفیت بھی اُنھون نے بیان کر دی تھی اُس دن
سے والد کو اس امر کا خیال تھا جب آپ نے متواتر مرحلہ جات فتح کیے اُنکو یقین ہوا کہ یہ امر میرے سبب سے ہوتا ہی
اُنھون نے پہلے مجھکو بہت کچھ نصیحت کی آخر کار مجھے اپنے محل مین بلا کے ایک مکان مین بند کر دیا گو ہر طرح کی راحت
تھی مگر اتنا وقت نہ ملتا تھا کہ آپ کے پاس حاضر ہو سکتی آج بڑی مشکل سے اپنے تئین یہانتک پہونچایا بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ تمھارے آنے سے میرے دل کا اضطراب جاتا رہا ملکہ نے کہا ای شہریار کل شب سے میری طبیعت کی عجیب
کیفیت تھی یون تو روز ہی آپ کی تصویر پیش نگاہ رہتی تھی مگر کل شب کو مین نے ایک خواب پریشان دیکھا اُس
خواب نے میرے دل کو اور زیادہ بیقرار کر دیا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمنے کیا خواب دیکھا تھا ملکہ نے کہا
آپ کو ایسی کیفیت مین دیکھا جس حال مین اب دیکھ رہی ہون اب آپ یہ فرمائیے کہ یہ کیا حادثہ گذرا بدیع الملک
نے کل کیفیت بیان کی ملکہ نے عرض کی ای شہریار اگر آپ اندر تشریف لے جائینگے تو وہان ساحرون سے مقابلہ
پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی سحر کیا کر سکتا ہی ملکہ نے عرض کی کیا سحر آپ پر تاثیر نہ کریگا آپ صاحب
اقبال ہین سحر کی آپکے سامنے کیا حقیقت ہی ہرگز آپکے دشمنون کو ضرر نہین پہونچ سکتا بدیع الملک فرمایا مینے اکثر اس
اس امر کا ذکر تم سے کیا ہی تم خوب جانتی ہو ملکہ شاداب نے عرض کی مین آپ کو ایک شرط سے اندر پہونچانے دیتی
ہون بدیع الملک نے فرمایا مین شرط تمھاری قبول کرونگا ملکہ نے کہا کہ گلزار کے اندر ساحران مکار بہت ہین

اور مکر اُنکے ایسے ہین کہ اچھے اچھے تجربہ کار گرفتار فریب ہوجاتے ہین اس بات کا خیال رکھیے گا اور ہر ایک کے قول پر بے
سمجھے اعتبار نہ کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تم خوب جانتی ہو کہ مین ہر حال مین خدا پر نگاہ رکھتا ہون اور قول میرا
یہ ہے کہ جو بات خدا کو منظور ہوتی ہے اُسکا ظہور ضرور ہوتا ہے اگر کوئی شخص میرے سامنے ایک بار اپنے مسلمان ہونیکا
اقرار کریگا مجھے اُسپر اعتماد کامل ہوجائیگا چاہے وہ مجھکو قتل کرے مگر مین اُسکے کلام کو خلاف نہ جانونگا ملکہ نے کہا
یہ بات اگر وہان ہوگی تو بہت برا ہوگا وہان بہت سے لوگ آپکو ایسے ملینگے جو بظاہر اسلام قبول کرینگے اور
آخر مین آپکے ساتھ دغا کرینگے بدیع الملک نے فرمایا خدا اُسکا اجر اُنکو دیگا اور میری حفاظت کریگا ملکہ نے
عرض کی خصوص ایک شخص کہ وہ اس گلزار مین بڑا مکار ہے اور اُسنے اپنے مکر سے بہت سے لوگون کو دیوانہ بنا رکھا
ہے چنانچہ والد آج تک اُسکے نام پر جان دیتے ہین بدیع الملک نے فرمایا اُسکا نام مجھے بتادو مین احتیاط کرونگا ملکہ نے کہا
وہ ایک زن ساحرہ ہے اپنے تئین ملکہ پرجلیس کے لقب سے مشہور کیا ہے ایک قصر بنایا ہے اُسمین بہت عورتین
جمع کی ہین ہر ایک کو سحر کے زور سے کمسن بنایا ہے سب کی صورتین دیکھنے مین ایسی حسین ہین کہ اگر عابد نود سالہ
دیکھے تو بھی دل بیقرار ہوجاے اور اپنی صورت سحر کے زور سے ایسی بنائی ہے کہ شاہان عالم خواستگاری کرتے ہین
فراق مین مرتے ہین ملک و مال دیتے ہین مگر ایک کو قبول نہین کرتی تحفہ و تحائف ہر ایک ملک سے آتے ہین اسکی
وجہ سے بڑے عظم و شان سے رہتی ہے قصر کا نام قصر حسینان رکھا ہے وہان اپنے سحر کے عجائب و غرائب بنائے ہین جو کوئی
وہان جاتا ہے اُسکے سحر مین مبتلا ہوتا ہے والد آجتک اپنے ملک کی حکومت اُسکو دیتے ہین مگر وہ قبول نہین کرتی اصل مین زن
ضعیفہ ہے شکل اصلی ایسی ہے جسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہے اگر آپ اُس طرف تشریف لیجائینگے تو اُسکی باتون مین نہ آئیے گا
اور اُسکو قتل کیجیے گا بدیع الملک اس تقریر کو سنکر مسکرائے کہا اے ملکہ جیسا تم کہتی ہو ویسا ہی ہوگا مین ایکبار اُسکو بھی دیکھونگا
اُسکے قصر کی سیر کرونگا دیکھون اُسنے کیا کیا عجائب و غرائب بنائے ہین اور جہانتک ممکن ہوگا احتیاط رکھونگا
کسی کے کلام کا اعتبار نہ کرونگا ملکہ نے عرض کی آپ میرے تخت پر بیٹھین مین آپکو گلزار کے اندر پہونچا دون
بدیع الملک تخت پر بیٹھے ملکہ نے سحر کرکے تخت بلند کیا مریخ آفتاب علم اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے
سب کیفیتن دیکھ رہا تھا اُسنے جو ملکہ شاداب کو بدیع الملک پر مائل پایا اپنے دل مین کہا یہ لوگ ہر طرح صاحب
اقبال ہین جہان جاتے ہین وہان کی شاہزادیان ان لوگون پر ضرور مائل ہوتی ہین یہ خیال کرکے مریخ بھی دیوار
کے پار آیا مگر اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے رہا دیکھا ملکہ نے تخت اُتارا بدیع الملک نوجوان تخت سے
اُترے ملکہ نے کہا اے شہریار اب مین رخصت ہوتی ہون بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ نہین معلوم اب کب
ملاقات ہو ملکہ نے عرض کی انشاء اللہ تعالے حاضر خدمت ہونگی آپ لوح حاصل کرلین تو مجھکو اطمینان ہوجائے
پھر مین اور انتظام کرون بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا مالک ہے اگر منظور الٰہی ہے تو مین لوح لیکر گلزار سے
پلٹونگا ملکہ نے بدیع الملک کے سامنے تخت بلند کیا تھوڑی دور تک تخت نظر آتا رہا بدیع الملک
وہین کھڑے رہے جب تخت نظر سے غائب ہوگیا بدیع الملک سمجھے اب ملکہ گئین مگر ملکہ بھی سحر کرکے پوشیدہ
ہوگئین تھین بدیع الملک آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد ایک قصر نہایت نفیس نظر آیا بدیع الملک
اُس قصر کی طرف تشریف لے چلے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک نازنین زہرہ جبین نظر آئی بدیع الملک
کے سامنے آکے اپنے چہرے سے نقاب اُٹھائی شاہزادے نے جو چہرے پر نظر کی نہایت حسین پایا مگر ملکہ شاداب
کا قول یاد آیا بدیع الملک سمجھے کہ یہ وہی لوگ ہین جنکو پرجلیس نے اپنے سحر کے زور سے حسین و کمسن

نہار کھاہی گا۔ پھر خیال کیا کہ ملکہ کا کہنا بمطلب تھا کیا عجب ہی جو اسکی اصلیت ہو اور یہ صورتین ایسی ہی ہون صرف ملکہ
ملکہ نے بوجوہ چند در چند ایک بات کہدی یہ سوچ کے اُس نازنین کے قریب آئے نازنین نے جو شہزادہ
بدیع الملک کو دیکھا کچھہ خوف معلوم ہوا کچھہ شرم آئی اپنے چہرے پر نقاب ڈالکر کہا ای جوان تو کون ہی اس
باغ مین کیون آیا ہی بدیع الملک نے کہا مین ایک غرض سے یہان آیا ہون نازنین نے کہا یہان تیری غرض نہین
ہی اگر اپنی جان کی خیریت چاہتا ہی تو واپس جا اگر ہماری ملکہ کو خبر ہو جائیگی تو غضب ہوگا وہ تجھکو زندہ نچھوڑینگی تو
جانتا ہی کہ یہ قصر حسینان ہی یہان کوئی آنہین سکتا ہی تجھے کسنے یہان آنے دیا اور گلزار کے اندر کیونکر آیا
بدیع الملک نے فرمایا ای مہ جبین اسقدر آزردہ نہو مین اس جگہ ضرورت خاص سے آیا ہون مجھے کہکشان
کفن پوش سے کچھ کام ہی نازنین نے کہا اپنا کام بتاو بدیع الملک نے فرمایا تجھسے بتانے کی ضرورت
نہین ہی نازنین نے جواب دیا ای جوان اگر نہ بتائیگا تو بہت پچھتائیگا ابھی تیری جان جائیگی مراد
بر نہ آئیگی بدیع الملک کو غصہ آگیا کہا بس زبان سنبھال کے بات کرنا نازنین نے سحر کیا بدیع الملک
پر سحر کیونکر تاثیر کرتا سحر رد ہوا بدیع الملک نے ایک طمانچہ اُس نازنین کو مارا کہ سر اُڑ گیا مر کے زمین پر گری
اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من مہتاب جادو بود آواز آنے سے تاریکی دفع ہوئی بدیع الملک نے
دیکھا نازنین کی صورت ویسی ہی ہی خیال کیا اگر یہ صورت سحر کی بنی ہوتی تو ضرور تبدیل ہوجاتی اسکی صورت اصلی
یہی ہی بدیع الملک کو بہت افسوس ہوا خیال کیا کہ ایسی نازنین کا قتل کرنا بالکل خلاف تھا یہ سوچکر آگے
بڑہے کچھ دور چلے تھے کہ بدیع الملک کے کان مین آواز رونے کی آئی شہزادے نے گردن اُٹھا کے
دیکھا ایک مجمع نازنینون کا اشکباری کرتا ہوا آتا ہی انمین سے ایک حسین مہر تمکین روتی پیٹتی اُس نازنین کی لاش
پر گئی سر کو اُٹھا کر لاش تن سے ملایا سب نے لاش کو گھیر لیا رونا شروع کیا بڑی دیر تک مصروف آہ و زاری
رہین جب رونے سے فراغت پائی تو سب نے لاشہ اُس نازنین کا اُٹھایا ایک جانب روانہ ہوئین بدیع الملک
بھی اُنکے تعاقب مین چلے وہ سب ایک بارہ دری کے قریب آئین لاش وہین رکھ دی روتی پیٹتی اندر گئین
بدیع الملک نادانہ باہر رہے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے دیکھا ایک حسین کم سن نازنین سب کے
آگے آگے تاج سر پر رکھے ہوئے آئی اُسنے لاش کو دیر تک دیکھا کی بعد مین سب سے کہا اسکو دفن کردو
ہم قاتل کا ابھی پتہ لگاتے ہین جہان ہوگا مر کے بل یہان آئیگا جب آئیگا تو اپنی خطا کی سزا پائیگا بدیع الملک
نے جو اُس نازنین کو دیکھا سمجھ گئے کہ ملکہ یہ جلیس اسمی قتال عالم کا نام ہی اسکی صورت بھی اصلی ہی سحر سے نہین
بنی ہی یہ سوچ کے آگے بڑہنے کا قصد کیا جیسے ہی شاہزادے نے باغ کے اندر قدم رکھا پھولون نے آواز
دی ای نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ آج اُس شخص کا گذر اس باغ مین ہوا ہی جو اس طلسم کا غارت کرنے والا ہی
اور جو قتال ساحران ہی جلد ہماری خبر لو ورنہ ہم جلے جاتے ہین نگہبانون نے جو پھولون کی یہ آواز سنی ہوشیار
ہوئے چارون طرف دیکھا ایک جانب جو نگاہ کی تو سب کے ہوش اُڑ گئے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان
سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیے ہوئے خراماں خراماں چلا آتا ہی نگہبانون نے چاہا روکین مگر جرأت نہوئی سب
ٹھہر گئے ایک نے دوسرے سے کہا تم دیکھ رہے ہو بڑھ کر روکتے نہین اُسنے جواب دیا کہ تجھکو کون مانع ہی
یہ گفتگو ہوا کی اور پیچھے غل مچایا کیے مگر کوئی نگہبان بدیع الملک کے قریب نہ آیا شاہزادہ قریب بارہ دری
پہونچا نگہبانون نے جو یہ حال دیکھا کہا اگر یہ شخص بارہ دری کے اندر چلا گیا تو ملکہ سبکی جان لیگی ایک کو زندہ

تو چھوڑ نکلی یہ سوچ کے آگے بڑھے دوسرے دروازے سے بارہ دری مین آئے ملکہ کو اطلاع کرائی کہ آپ سے
ایک امر ضروری عرض کرنا ہی جلد تشریف لائیے خواصون نے ملکہ کو خبر پہونچائی ملکہ اُس وقت قاتل مہتاب
کی تحقیق کتاب جمشیدی سے کر رہی تھین خواصون سے کہا تم چلو مین آتی ہون خواصون نے کہا اگر جلد تشریف
نہ لے جائیے گا تو ہرج ہوگا نگہبان کہتے ہین کہ ایسا نہو موقع ہاتھ سے جاتے اور ہم لوگون پر الزام آئے
جلد تشریف لے چلیے ملکہ نے جو یہ بات سُنی گھبرا کے اُٹھین دربانون کے پاس آئین کہا ارے کیا ہی کیون
اسقدر تعجیل کی مین مہتاب کے قاتل کو دریافت کر رہی تھی جلد بتاؤ سبنے کہا ملکہ عالم ہم لوگ نگہبانی مین مصروف
تھے کہ نجومیون نے آوازین دین کہ اے نگہبانو ہوشیار ہو جاؤ کہ اس قصر مین آج وہ شخص آیا ہی جو اس طلسم کو
تباہ کر دیگا ہم چلے جاتے ہین جلد ملکہ عالم کو خبر کرو ہمنے جو دیکھا تو ایک جوان حسین سلاح جنگ لگائے ہوئے
بڑی شان و شوکت سے خرامان خرامان آتا ہی سب نے چاہا کہ اُسکو روکین مگر اُسکا رعب مانع رہا ہم کچھ نہ کہہ
سکے مجبور ہو گئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہین وہ بارہ دری کے قریب پہونچ چکا ہی یقین ہی اب بارہ دری
مین آگیا ہو ملکہ نے کہا تم لوگ جاؤ ہم اُسکو ابھی گرفتار کرتے ہین معلوم ہوتا ہی میری خواص کو بھی اُسی نے قتل
کیا ہی نہین معلوم کون ہی مین ابھی اُسکو قتل کرونگی یہ کہکے ملکہ واپس ہوئین جیسے ہی وسط بارہ دری مین پہونچین دیکھا
ایک جوان حسین سامنے سے آتا ہی ملکہ کی نگاہ جو جمال بدیع الملک پر پڑی غش کھا کے گری دیر تک بیہوش
رہی بدیع الملک قریب آگئے چاہا سر ملکہ کا زانو پر رکھون کہ ملکہ کو ہوش آگیا آنکھین کھول کے چہرہ
بدیع الملک دیکھا وہان سے اُٹھ کر دور جا کے کھڑی ہوئین کہا کیون صاحب آپ کون ہین اور میری بارہ دری
مین بے اذن کیون آئے آپ ہی نے میری خواص کو قتل کیا اب اسکے عوض مین کیا کیا جاے بدیع الملک مدار
نے فرمایا آپ مجھکو قتل کرین ملکہ نے کہا مین آپ کو قتل کر کے کیا پاؤنگی آپ نے خواص کو قتل کیا تو اُس سے
کیا گناہ ہوا تھا جسکی سزا آپ نے ایسی سخت دی کہ اُسکی جان لی بدیع الملک نے فرمایا اے ملکہ مین واقعی خطاوار
ہون اُس وقت اُسنے ایسے کلمات سخت کہے کہ مجھے بھی غصہ آگیا تاب نہ رہی مین نے طمانچہ مارا اُسکا سر
اُڑ گیا ملکہ نے کہا آپ کو یہان کون لیکر آیا بدیع الملک نے فرمایا شوق دید یہانتک لایا جذب محبت نے تم تک
پہونچایا ملکہ نے کہا شوق دید کسکو کہتے ہین اور جذب محبت سے کیا مراد ہی سادگی طبیعت آپہی کے واسطے
بنائی گئی ہی کہ بے اذن مکان غیر مین چلے آئے اور ایک بیگناہ کو قتل بھی کیا خون ناحق اپنے سر لیا آپ کو ایسا
نہ لازم تھا خواصون نے کہا ملکہ عالم آپ کس سے باتین کرتی ہین ایک برق گرا دیجیے کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے
ہو جائین ملکہ نے پلٹ کے خواصون کو جواب دیا تمھین اس بات مین کیا دخل ہی کیون اپنی راے دیتی ہو
آدمی کو پہچان کے بات کرنا چاہیے نہین معلوم کون ہی کہان سے آیا ہی کیا کام ہی کسی شہر کا شہزادہ ہی یا کسی اقلیم کا
بادشاہ عالی جاہ ہی ان لوگون کے واسطے ایسی باتین زیب نہین اور ہم اُسکو کیا قتل کر سکین گے جب اُسکو
ایسی ہی کوئی بات حاصل ہی تب تو یہان اس طرح بیخوف ہو کے آیا ہی خواصین خاموش ہو رہین آپس مین
اشارے کرنے لگین ملکہ پھر بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوئین کہا ابکی کیا مرضی ہی جس کسی کو قتل کرنا
منظور ہو قتل کیجیے اپنی راہ لیجیے بدیع الملک نے فرمایا ہم خود قتیل تیغ ابرو ہین کسیکو کیا قتل کرینگے
ملکہ نے کہا یہ کیا فرمایا جسکا مطلب سمجھ مین نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا ایسے مطالب آپ کی سمجھ مین کیون
آئینگے ملکہ نے کہا صاف صاف بات کیجیے مین کنایہ اشارہ نہین جانتی آپ یہان کیون تشریف لاے

ہم لوگون نے آپ کی کیا خطا کی ہی جو ہمارے خون کے پیاسے ہین بدیع الملک نے جواب دیا یہ آپ کا فرمانا
بیکار ہی مجھسے دھوکے مین ایک خطا ہو گئی مین نادم ہوا آپکو اجازت دی کہ آپ سزا دیجیے آپنے شاید ایکبار
کے عرض کرنے کو خیال نہین فرمایا جو بار بار میرے محجوب کرنے کو وہی کلمات فرماتی ہین بھولی بات کو پھر یاد
دلاتی ہین اگر آپکو سزا دینا ہی مین موجود ہون اپنا خون معاف کرتا ہون آپ مجھے قتل کرین اور اگر تامل ہی تو اُٹھا نا بار
ہی تو مین خود اپنے ہاتھ سے سر کاٹ کے نثار کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکالا اچھی بات کی تکلیف
کرنے کی گھات کی خنجر گلے پر رکھا بھلا ملکہ برجبیس کو کب صبر تا دوڑ کے خنجر ہاتھ سے چھین لیا دوسرا ہاتھ گلے پر
رکھ دیا آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے عرض کی ای شہریار اگر آپ ایسی باتین کرینگے تو مین واقعی جان دیدونگی
بدیع الملک نے کہا پھر آپ ہی ہر بات مین طعنہ دیتی ہین مین مجبور ہون ملکہ تو اُس وقت بیخود ہو گئی تھی بے تکلف زبان
سے نکلا کہ مین دل لگی سے کہتی تھی آپ میرے کلام کو صحیح سمجھے یہ کہکے ہاتھ پکڑے ہوئے آگے بڑھی بدیع الملک
سے کہا میرے ہمراہ تشریف لائیے آپ ہمارے یہان تشریف لائے ہین ہمکو عزت دی ہی تھوڑی دیر استراحت فرمائیے
میری خطا معاف کیجیئے گا مین کیا جانتی تھی کہ دل آپکی طبیع نازک کو ناگوار ہی بدیع الملک نے کہا ای ملکہ اگر اور باتین کہتین مجھے
خیال نہوتا مگر تمنے ہر بار آسکے قتل کی مثال دیکے مجھے بہت محجوب کیا مین اپنی جان دیدیتا ملکہ نے کہا ای شہریار اب اسکو
درگذر کیجیے مین بہت نادم ہوئی اب یہ فرمائیے کہ آپ کہان سے تشریف لائے ہین یہان کیون آئے ہین بدیع الملک
نے فرمایا انشاء اللہ تعالی بیان کرونگا اپنی کیفیت دل عیان کرونگا میرا قصہ بہت طویل ہی جسوقت آپ سنیئے گا بہت تاسف
فرمائیے گا ملکہ باتین کرتی ہوئی بدیع الملک کو شہ نشین پر لائی مسند پر بٹھایا عرض کی اب اپنی کیفیت بیان فرمائیے
بدیع الملک نے ابتدا سے ذکر چھیڑا ملکہ نے سب تقریر بدیع الملک کی بدل سنی کہین پر خوش ہوئی کہین پر افسوس
کیا جب سب کیفیت بدیع الملک اپنی طلسم مین آنے کی بیان کرچکے آخر مین یہ کہا کہ مین اس باغ کے اندر تیرا اُس
لیے آیا تو ملکہ نے پوچھا ای شہریار یہانتک آپ کو کس نے پہونچایا بدیع الملک نے فرمایا میرے ایک دوست
نے مجھے باغ کے اندر پہونچا دیا سب پتہ یہان کا بتا دیا ملکہ نے اسیری سے آزادی کی کیفیت بھی سنکر پوچھا کہ آپکو
اسیری سے کس نے رہائی دلائی بدیع الملک نے فرمایا تھا کہ خدا نے رہائی دلائی اور یہان بھی ایسا ہی جملہ کہدیا
کہ خدا نے مدد کی ایک دوست کو بھیجا اُسنے مجھکو باغ کے اندر پہونچایا ملکہ برجبیس نے کہا ای شہریار اس طلسم
مین دو جگہ ساحر رہتے ہین ایک تو میرا مکان ہی اور دوسرے گلزار تماشان ہی اور ایک ٹھکانا اور ہی آپ نے
وہان کی نسبت بھی اتنا جملہ بیان فرمایا ہی کہ مجھے اسیری سے ایک ساحر نے رہائی دی ہی وہان ملکہ شاداب دختر
قیصر صاف باطن سحر جانتی ہین اور جو آپنے بیان فرمایا کہ وہ پیر ایک شخص کو دیوان شہر یہ کے قید سے چھڑایا
اور بہت سے وقت پردہ کام آیا تو ملکہ شاداب البتہ دیوان شہر یہ کے قید مین تھین اور اُنکی نسبت قیصر
نے یہ شرط کی تھی کہ جو قید سے ملکہ کو چھڑا کے لائیگا اُسکا عقد ملکہ کے ساتھ کیا جائے معلوم ہوتا ہی آپ نے اس شرط
کو پورا کیا اور قیصر نے خلاف ملت دیکھکر آپ سے انکار کیا آپنے طلسم کے فتح کرنے کا قصد کیا بدیع الملک نے
کہا ملکہ تم اچھی خیالی باتین کرتی ہو کہان مین کہان ملکہ شاداب اس وقت تمھاری زبان سے نام سنا آج تک واقف
نہ تھا مین نے جسکو قید سے چھڑایا وہ اور شخص تھا بھلا ملکہ کی قید تک مین کیونکر پہونچتا اور رہا کیون کرتا برجبیس نے
کہا ای شہریار آپ کی باتون سے ظاہر ہوتا ہی کہ آپ ہی نے ملکہ شاداب کو رہائی دلائی اور اُنھین کے فراق
مین یہانتک آئے یہ مصیبت عظیم اُٹھائی خیر آپ کی مراد کسی صورت بر آئی محنت رائیگان نہ جائے ملکہ آپکو

مل جائین ارمان دل نکلین آپ کی طبیعت خوش ہو محنت وصول ہو مدعاے دل حصول ہو بدیع الملک نے فرمایا
ملکہ مین مطلق ملکہ شاداب سے نہین واقف ہون یہ سب تمھارا خیال ہی کہان مین کہان ملکہ مین مرد غریب وہ شاہزادی
بھلا مین ایسا حوصلہ کر سکتا ہون تمھین اگر مجھے اپنے پاس نہ بلاتین تو مین کیا کر سکتا تھا اب تمھارے پاس بیٹھا ہون تم یہان
سے اُٹھا دو تو مین کچھ کہہ سکتا ہون ملکہ برجیس نے کہا ای شہریار آپکی غریبی آپکے چہرے سے ظاہر ہی لو مین آپ کو
اُٹھا سکون یہ میری مجال نہین ہان اگر کہین کی شاہزادی ہوتی تو امارت کی راہ سے ایسا بھی کرتی اب کیا کر سکتی ہون
مین خود اپنے تئین بے بضاعت تصور کرتی ہون ہمیشہ سے طلسم مین والدین ملازم رہے اب مین ملازم ہون
آپ کو اُٹھا سکون اتنی مجال نہین ہر یک صورت سے آپ مالک ہین مین جیسا ادب شاہزادے کا کرتی ہون
اُس سے زیادہ آپ کا ادب کرنا لازم ہی یہ کہکے مسند سے دور ہٹ کے بیٹھی ہاتھ باندھ کے باتین کرنے لگی
بدیع الملک مسکرائے کہا ملکہ تمھین اب یقین کامل ہو گیا کہ مین نے شاداب کو رہا کیا ہی ملکہ برجیس نے
کہا ای شہریار آپ میری بات کو خلاف جانتے ہین مین کبھی خلاف نہ کہونگی آپ نے ضرور ملکہ شاداب کو رہا کیا اور
اُسی کی وجہ سے اس طلسم مین آکے بدیع الملک نے فرمایا آپ کے اس شک کو کون دفع کر سکتا ہی ملکہ برجیس
نے کہا اگر آپ کو یہ ذکر ناگوار ہی تو مین اور باتین کرتی ہون یہ کہکے کنیزون کو اشارہ کیا کہ شراب لاؤ کنیزین روانہ
ہوئین بدیع الملک اور ملکہ برجیس مین جسوقت یہ باتین ہو رہی تھین اُس وقت ملکہ شاداب بھی موجود تھین
مگر سحر کر کے اپنے تئین پوشیدہ کر لیا تھا کوئی نہ جانتا تھا بدیع الملک بیخوف باتین کر رہے تھے اور مرزیخ آفتاب
علم بھی موجود تھا یہ بھی اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوے تھا اسکو بھی کوئی نہ جان سکتا تھا جب کنیزین محفل مین شراب
لیکر آئین ملکہ نے صراحی طلب کی ایک کنیز نے زمرد کی صراحی ملکہ کو دی ملکہ نے جام اُٹھایا شراب انڈیلی بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار نوش فرمائیے بدیع الملک نے انکار کیا ملکہ نے انکار کا سبب پوچھا بدیع الملک نے
فرمایا ہم لوگون مین یہ دستور ہی خیال اِس کا ضرور ہی کہ غیر مذہب کے ہاتھ سے جو شے مس ہو جائے اُسکا اکل و شرب کرنا ممنوع
ہی ملکہ برجیس نے کہا پھر آپکی کیا مرضی ہی بدیع الملک نے فرمایا دین حق اختیار کرو ساحری پرستی کو ترک کرو
ملکہ برجیس نے عرض کی آپ مجھکو اپنے مذہب کے عقاید سے آگاہ فرمائیے بدیع الملک نے ملکہ کو کلمہ پڑھایا
ملکہ برجیس مسلمان ہوئین بدیع الملک نے جام ملکہ کے ہاتھ سے لیکر نوش کیا پھر خود جام بھر کے ملکہ کو دیا ملکہ نے جام پیا
اسی طرح متواتر دو تین جام چلے نشہ ہی کا سرور رہا حجاب دور ہوا بدیع الملک نے دست شوق بڑھایا ملکہ برجیس
نے عرض کی ای شہریار کیا اس وقت بھی ملکہ شاداب کا دھوکا ہوا جو اس بلا تکلفی سے ہاتھ بڑھایا بدیع الملک
نے فرمایا ملکہ اب اس ذکر کو جانے دو تمھین میری بات کا اعتبار نہین ملکہ برجیس نے عرض کی مین آپکی بات کو
صحیح جانتی ہون مگر اپنے کلام کے سچ ہونے کا بھی دعوی کرتی ہون بدیع الملک نے فرمایا اس ذکر کو موقوف کرو
اور باتین کیا کم ہین جو اسی ذکر مین صبح ہوئین صبح کو یہان نہ ٹھہرونگا لوح لینے کو جاؤنگا ملکہ نے عرض کی ابھی مین
آپ کو نہ جانے دونگی لوح کا لینا آسان نہین ساحران نامی کہکشان کفن پوش کے یہان موجود ہین وہ کیونکر
لوح آپ کو دینگے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ خدا اپنا فضل کریگا لوح ملجائیگی لشکر بھی میرا سب یہان اسیر
ہی اسکو رہا کرنا ہی ملکہ نے لشکر کی جو کیفیت سُنی عرض کی ای شہریار لشکر قیصر صاف باطن کے پاس بھیجا گیا ہی سب
لوگ اسیر ہو کے یہان آئے تھے کہکشان کفن پوش نے سب کو طوق و زنجیر کر کے قیصر صاف باطن کے
پاس بھیج دیا بدیع الملک کو افسوس ہوا فرمایا ای ملکہ مین اگر جانتا تو ابھی یہان نہ آتا پہلے اپنی فوج کو رہا

کرتا پھر یہان آنے کا ارادہ کرتا ملکہ برجیس نے عرض کی آپ دو تین روز یہان تشریف رکھیے ابھی کہکشان کو آپکی بھی
تلاش ہی اگر وہ آپ کو دیکھے گا تو ضرور قصد جنگ کریگا آپ تنہا ہین کیونکر اُسکا مقابلہ کیجیے گا اور اگر آپ کے ہمراہ
آپ کا لشکر بھی ہوتا تو بھی وہ سحر کرتے آپ سے مقابلہ کرتا آپ مجبور تھے بدیع الملک نے فرمایا اب ایک لمحہ
مجھے ٹھہرنا دشوار ہی ممکن نہین جو مین دو تین روز یہان قیام کرون ملکہ برجیس نے بہت بہت کہا مگر بدیع الملک
نوجوان نے قبول نہ کیا ملکہ مجبور ہو گئین شب بھر یہی باتین رہین جب صبح ہوئی تو بدیع الملک نامدار نے
ملکہ سے اجازت چاہی ملکہ بہت غمگین ہوئین کئی بار کہا اے شہریار آپ جانتے ہین وہ لوگ ساحر ہین آپ اُنسے
کیونکر مقابلہ کیجیے گا بدیع الملک نے کہا ملکہ خدا ہر حال مین ہمارا حامی ہی سب آفتون سے وہی ہمکو بچائے گا
ملکہ نے جب خیال کیا کہ شاہزادہ کسی طرح نہ مانے گا مجبور ہو کر کہا اے شہریار آپ تشریف لے جائیے مگر ساحرون
کے مکر سے اپنے تئین بچائیے گا مین بھی وقتاً فوقتاً حاضر ہوتی رہونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھارے
آنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ایسا قصد نہ کرنا مجھے سوائے خدا کے کسی کی مدد درکار نہین ہی ملکہ نے کہا اے
شہریار میری کیا مجال جو آپ کی مدد کر سکون مگر بے آپ کے دیکھے مجھے چین نہ آئے گا اس لیے حاضر خدمت
ہونگی بدیع الملک نے فرمایا مین اِسکو بھی برا سمجھتا ہون مگر تمھین اختیار ہی یہ کہکر برجیس کے باغ سے باہر آئے
ملکہ نے سب بھید بدیع الملک کو بتا دیے تھے بدیع الملک کہکشان کفن پوش کے مکان کی طرف روانہ ہوے
ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ مریخ آفتاب علم اور ملکہ شاداب بھی بدیع الملک کے ہمراہ ہین مگر یہ لوگ اپنے تئین
سحر سے پوشیدہ کیے ہوے ہین ملکہ شاداب کی عجب حالت ہی جو وقت پر عرض کی جائیگی اور مریخ آفتاب علم اپنے
اپنے دل مین کہتا ہی کہ بدیع الملک کے اقبال مند ہونے مین شک نہین کیسے مرحلے پر سے آ کے سلامت
پھرے خدا نے فضل کیا مالک مرحلہ فریفتہ ہو گئی اِن لوگون کے یہ خیال ہین مگر بدیع الملک نوجوان اپنے
دل مین خیال کرتے ہین کہ یہ راز برجیس پر کیونکر ظاہر ہوا کہ ملکہ شاداب کے فراق مین بیتاب ہون اور مین اُس سے
تعلق دلی رکھتا ہون کبھی خود ہی جواب دیتے ہین کہ مین نے جو ملکہ کی رہائی کی کیفیت بیان کی گو طرز بدل دیا تھا
مگر برجیس عاقلہ ہی سمجھ گئی اور یہان کا آنا یہ بھی اُسنے خیال کیا کہ بے مدد کسی ساحر کے یہان آنا دشوار تھا
جب یہ خیال آتا ہی کہ ملکہ شاداب نے منع کر دیا تھا اور اب یہ راز اُنپر بھی افشا ہو جائیگا تو وہ کیا کہین گی
بدیع الملک محجوب ہو جاتے ہین یہ سوچتے ہوئے مکان کہکشان کے قریب پہونچے دیکھا ایک قلعہ آہنی مکان
کہکشان کے سامنے بنا ہی اُس قلعہ پر فوج بھی معلوم ہوتی ہی بدیع الملک اور آگے بڑھے کہکشان کے
مکان پر پہونچے پھاٹک پر لوگ بیٹھے تھے اُنھون نے جو بدیع الملک کو آتے دیکھا سب کھڑے ہو گئے
بدیع الملک کو رہ کا شاہزادے نے کہا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اُس سے کچھ باتین ضروری
کرنا ہین سب نے کہا ہم آپ کی اطلاع کرتے ہین جو کچھ حکم ہوگا ویسا کیا جائے گا بدیع الملک نے کہا جلد جا کے
اطلاع کرو جسقدر لوگ وہان جمع تھے اُنمین سے چند شخص اندر گئے کہکشان اُسوقت ساحرون سے باتین کر رہا تھا
کہ طلسم کُشا کا پتہ نہ ملا کہ وہ کیا ہو گیا ساحر کہتے تھے جہان ہوگا اُسکو بھی ڈھونڈھ کے پیدا کرین گے کہ چوبدارون نے
کہکشان کو سلام کر کے کہا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوے در دولت پر حاضر ہی مگر ایسا جوان
صاحب شوکت و شان آجتک نگاہ سے نہین گذرا آپ سے کچھ باتین کرنے کو کہتا ہی کہکشان نے کہا
ارے یہ طلسم کُشا نہو یہ کہکے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا چوبدارون کے ہمراہ باہر آیا بدیع الملک پر جو نگاہ

پڑی رعب چھا گیا ساحرون سے کہا آپ لوگ اس سے کلام کرنے مین بات نکرونگا ساحر آگے بڑھے بدیع الملک
سے کہا ای جوان تو کون ہی یہان کیونکر آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا مین کہکشان کفن پوش کے پاس
آیا ہون اسکے پاس اس طلسم کی لوح ہی اگر وہ لوح دینا گوارا کرے تو مین لوح لیکر واپس جاؤن طلسم مین ابھی
بہت جگہ مقابلہ پڑینگے بہت عرصہ ہونا اچھا نہین ہی ساحرون نے کہا ای جوان تو عقل سے خلاف بات کرتا ہی
تنہا آکر لوح مانگتا ہی بھلا تمام دنیا کو اپنے ہمراہ لاکر لوح حاصل کر تو بھی ہم جانین کہ تو بڑا مرد ہی بدیع الملک
نے فرمایا جوانمرد کے بھروسے پر کام کرتے ہین وہ مرد نہین ہوتے جب مین تنہا لوح نلے سکونگا تو مجمع کثیر اپنے
ہمراہ لاکر تم سے مقابلہ کرونگا ساحرون نے کہا جب زندہ یہان سے جاؤ تو مجمع کثیر اپنے ہمراہ لیکر آنا بدیع الملک
نے فرمایا کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکالنا ورنہ سزا پاؤ گے بہت پچھتاؤ گے ساحرون نے جو یہ کلمہ بدیع الملک
سے سنا بڑھ کے سحر کیا بدیع الملک کے پاس تحفہ جات موجود تھے سحر نے تاثیر نہ کی ساحر حیران ہوئے بہت
سے سحر کیے مگر بدیع الملک پر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب ساحرون نے دیکھا کہ بدیع الملک پر سحر تاثیر
نہین کرتا ہی تو کہکشان سے کہا کچھ حکمت کے تحفہ جات صرف کرو سحر اس جوان پر اثر نہین کرتا کہکشان نے
بہت سے تحفہ جات حکمت صرف کیے مگر بدیع الملک پر کسی نے اثر نہ کیا کہکشان حیران ہو گیا ساحرون سے
کہا اب کیا ہو سکتا ہی اس پر تو حکمت بھی کام نہین کرتی ساحرون نے کہا یہ طلسم کشا اصلی ہی اب شرط تنہائی بھی پوری
ہو گئی نہین معلوم یہ یہانتک کیونکر آیا ہی ورنہ کسی کی مجال تھی جو گلزار کے اندر آسکتا کہکشان نے کہا سوا سے
اسکے کہ مین فوج کو اطلاع کراؤن اور وہ سب لوگ اسکو آکر گرفتار کرین ساحرون نے کہا یہ بہت اچھی
بات ہی فوج اگر یہان آجائے گی تو یہ ابھی گرفتار ہو جائے گا کہکشان نے اپنے ملازمین سے کہا تم لوگ جلد جاؤ
اور اس حادثہ کی اطلاع لشکر مین کر دو اور کہو کہ جلد لشکر یہان آئے اگر عرصہ ہو جائے گا تو یہ جوان قیامت برپا
کر دے گا اسکی تھوڑی سی یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ وہ ہم لوگون کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا ہی جلد فوج کو لاؤ
ملازمین یہ بات سن کے وہان سے روانہ ہوئے یہان کہکشان نے بدیع الملک سے کہا ای جوان اگر تجھے
اپنی جان کی حفاظت منظور ہی تو واپس جا یہان کے عجائب و غرائب ابھی تو نے نہین دیکھے ہین اگر ایک اشارہ
کر دون تو ابھی جلکر خاک ہو جائے پتہ بھی نہ ملے مجھے تیری جوانی پر افسوس آتا ہی اس وجہ سے ایسا کہتا ہون
بدیع الملک نے کہا ای کہکشان مین موجود ہون جو تو نے میرے واسطے برائی تجویز کی ہو اٹھا نرکھ کہکشان
نے جواب دیا ابھی مین فوج کو اگر بلاؤن اور فوج والے ایک ایک چٹکی خاک کی ڈال دین تو تیرا پتہ نمعلوم
ہو بدیع الملک نے فرمایا پھر تجھکو کون مانع ہی کہکشان نے کہا ای جوان جہالت کو دخل نہ دے یہان سے
واپس جا بدیع الملک نے فرمایا خبردار اب یہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا مین ہرگز نہین جاؤنگا تجھسے لوح
لیکر پلٹونگا کہکشان نے کہا لوح کا ملنا دشوار ہی ایسا خیال نہ کر بدیع الملک نے فرمایا جو تجھسے ہو سکے
تو کر یہ کہکے آگے بڑھے کہکشان ڈر کے پیچھے ہٹا استنے عرصے مین فوج بھی آگئی تھی کہکشان نے پکار
کے کہا ای لشکریو اس جوان کو لینا خبردار جانے نہ پاوے لشکری بدیع الملک پر تلوارین کھینچکر ٹوٹ
پڑے بدیع الملک نے بھی تلوار میان سے لی پشت و پہلو سے ہوشیار ہو کے جنگ کرنے لگے
یہ کیفیت ملکہ شاداب اور مریخ آفتاب علم نے جو دیکھی یہ لوگ اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیے ہوئے
تھے یہ حال جو دیکھا تاب نہ رہی پہلے مریخ آفتاب علم نے ایک جانب جاکر اشارہ کیا کہ بہت سے سپاہیون

کے سر اڑ گئے بہت سے سوار گھوڑون سے گر کے مر رہے ملکہ شاداب نے جو یہ کیفیت دیکھی مریخ آفتاب علم تو اپنے تئین پوشیدہ کیے ہوئے تھا ملکہ کو نظر نہ آیا مگر خیال ملکہ کو یہ ہوا کہ شاید ملکہ برجیس نے آکر ان سوارون کو قتل کیا یہ سوچ تھے ملکہ شاداب نے بھی ایک جانب اشارہ کیا دو تین سو جوانون کے سر اڑ سے مریخ نے جو یہ کیفیت دیکھی پھر سحر کیا زیادہ آدمی مر کے گرے ملکہ نے پھر سحر کیا اس سے زیادہ آدمی قتل کیے اسی بحث مین لشکر تمام ہو گیا مگر اس ہلڑ مین بدیع الملک کو یہ ثابت نہوا کہ یہ لوگ اس طرح سے قتل ہوے ہین اور بدیع الملک نامدار نے بھی بہت سے سوارون کو قتل کیا تھا کہکشان وغیرہ کو بھی یہی گمان ہوا کہ اس جوان نے اتنے آدمی قتل کیے جب فوج تباہ ہوگئی اور کوئی باقی نہ رہا تو بدیع الملک کہکشان کفن پوش کی طرف چلے کہکشان نے ساحرون سے کہا اس جوان سے بچانا اگر یہ مجھ تک آجائیگا تو غضب ہوگا ساحرون نے کہا ہم اس وقت اس خیال مین ہین کہ اپنی جان کیونکر بچائین یہ کہہ رہے تھے کہ بدیع الملک قریب کہکشان پہونچ گئے کہکشان سحر کر کے غرق زمین ہونا چاہتا تھا آدھا زمین مین غرق ہو گیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان نے بڑھ کے اسکا ہاتھ پکڑا جھٹکا دیا کہ زمین سے باہر آیا بدیع الملک نے فرمایا اے کہکشان اب شناخت مین خدا کی کیا کہتا ہے کہکشان نے کہا او طلسم کشا مین اگر قتل بھی ہو جاؤنگا تو تیرا دعا بر نہ آئیگا مین ہرگز مسلمان نہونگا بدیع الملک نے خنجر کمر سے نکال کے اسکے گلے پر پھیرا یہ رو مین تن تھا خنجر کی باڑھ پڑ گئی تھی بدیع الملک کو اسوقت غصہ تھا اسکو تا بہ سینہ چیر ڈالا کہکشان مر گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من کہکشان کفن پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم بدیع الملک آگے بڑھے تھے کہ ملکہ شاداب نے سامنے آکے کہا اے شہریار آپ کہان جاتے ہین لوح اسکی پیشانی مین ہے جلد پیشانی کو چاک کر کے لوح لیجیے ورنہ اور ساحران غدار اسکی پیشانی سے لوح نکال لے جائینگے بدیع الملک نے دیکھا ملکہ کی عجب حالت ہے بال سر کے پریشان ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہین چہرہ اترا ہوا ہے غصہ بھی معلوم ہوتا ہے بدیع الملک نے کہا ملکہ خیر تو ہے اس وقت تمہاری کیا حالت ہے ملکہ نے عرض کی یہ وقت ایسا نہین ہے جو مین آپ سے کہہ سکون آپ لوح لیجیے اسکے بعد مین آپ سے عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا مین جبتک تمہاری کیفیت نہ سن لونگا تب تک لوح نہ لونگا ملکہ نے کہا مجھے ایسا ہی صدمہ عظیم پہونچا ہے اسکی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے والد نے میرے تئین قید شدید مین رکھا تھا اس وجہ سے یہ کیفیت ہے بدیع الملک نے فرمایا انشاء اللہ اسکا عوض مین قیصر سے لونگا یہان تو بدیع الملک اور ملکہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہکشان کفن پوش کا لاشہ سامنے پڑا تھا اسکے مرنے سے جو جو عیارہ تین سحر کی گلزار مین تھین سب گرین ملکہ برجیس اپنے باغ مین تھین انہون نے جو یہ کیفیت دیکھی سمجھ گئین کہ بدیع الملک نے کہکشان کو قتل کیا یہ سوچ کے اٹھین کہ ایسا نہو لوح کے راز سے واقف نہون کسی طرف اور چلے جائین اس سے بہتر یہ ہے کہ جا کر آگاہ کر دون فوراً تخت منگایا تخت پر بیٹھ کے کہکشان کے مکان کی طرف روانہ ہوئین اسوقت آکے پہونچین کہ ملکہ شاداب بدیع الملک سے رخصت ہو کر جایا چاہتی تھی ملکہ برجیس نے ملکہ شاداب کو اس تعجیل مین نہ دیکھا فوراً اپنا تخت اتار کے بدیع الملک کے پاس آئین کہا اے شہریار مبارک ہو کہ لوح دار جادو کو آپنے قتل کیا اتنا کہکے خیال جو کیا تو ملکہ شاداب کو اپنے سامنے پایا ملکہ برجیس کے چہرے سے رنگ اڑ گیا بدیع الملک بھی شرمندہ ہوے ملکہ شاداب نے کہا اے شہریار لوح بڑھ کے نکال لیجیے پھر جو مزاج مین آئے کیجیے گا بدیع الملک بھی سوچے کہ ایسا نہو یہان بحث بڑھ جائے اور لوح ہاتھ نہ آئے تو محنت رائیگان ہو یہ سوچ کے کہکشان کی لاش

کے قریب آئے پیشانی اسکی چاک کی لوح نکالی بدیع الملک نے دیکھا ایک تختی الماس کی نہایت بیش قیمت
اسپر یاقوت سرخ سے بخط نسخ لکھا ہوا ہی ہذا لوح طلسم مراۃ العدم بدیع الملک نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے
لوح گلے مین ڈالی وہان سے پلٹ کے آئے ملکہ شاداب نے برجیس سے کہا بوا اب نہین کہتین کہ مبارک ہو شاہزادے
نے لوح پائی ہی تمھین مبارکباد دینا ضرور ہی ملکہ برجیس نے کہا شاہزادی صاحب ایک بار مین نے مبارکباد
دی ابکی آپ بھی فرمایئے کہ مبارک ہو ملکہ شاداب نے کہا مجھے کیا ضرورت ہی جو مین مبارکباد دون مبارکباد وہ
دے جو خوش ہو مین مبارکباد کیون دون ملکہ برجیس نے کہا ہمتو شاہزادے کے دوست ہین ہمتو سو بار
مبارکباد دینگے آپ کو کیون خوشی ہوگی لوح مل جانے کا ملال ہوا ہوگا اگر خدانخواستہ انکے دشمن لوح نہ پاتے
تو آپ البتہ خوش ہوتین ملکہ شاداب نے کہا اے برجیس مجھسے بہت باتین نہ بنانا یہ نہ جاننا کہ تم اس وقت شہریار کے
پاس کھڑی ہو برجیس نے کہا مین جانتی ہون کہ آپکو بہ نسبت میرے شاہزادہ پر زیادہ دعوے ہی اور
آپ مرتبے مین بھی مجھسے ہر طرح زیادہ ہین مگر جیسا آپ نے فرمایا اُسکا جواب مین نے عرض کیا اور جو کچھ فرمایئے گا
اُسکا جواب پایئے گا ملکہ شاداب نے کہا تیری کیا مجال ہی جو ہمکو جواب دے سکے ملکہ برجیس نے کہا اس وقت
کوئی جاننے والا نہین ہی جو مزاج مین آئے فرمایئے اگر جاننے والون کے سامنے آپ یہ کلمے کہتین تو اسکا جواب
پاتین اگر آپکو دعوے ریاست آج سے ہی تو مجھے بھی آپ کے والد ماجد کی سلطنت سے قبل اس طلسم
کے حکومت کا دعوے ہی آپ کیا فرماتی ہین اگر حال خلاصہ کہون گی تو آپ شرمندہ ہونگی ملکہ شاداب خاموش
ہو رہین مگر بدیع الملک اس کیفیت کو سنکر حیران ہوے کہ برجیس نے کیا بات کہی اور شاداب خاموش
ہوگئی مگر کچھ کہہ نہ سکے ملکہ شاداب اور ملکہ برجیس سے بڑی دیر تک حجت رہی جب دن تمام ہوا تو بدیع الملک
نے کہا مین اب جاتا ہون نہین معلوم لشکر پر کیا گذری ہو جبتک اپنے لشکر کو قید سے نہ چھڑاؤنگا مجھے چین
نہ آئے گا ملکہ شاداب نے کہا تخت موجود ہی آپ ملکہ برجیس کو اپنے ہمراہ لین تخت میرے باغ مین جاکر اتریگا
برجیس کو وہین چھوڑ دیگا آپکا جہان جی چاہے تشریف لے جایئے گا بدیع الملک نے فرمایا مجھکو اس قسم کی
باتین بالکل بری معلوم ہوتی ہین ایسے جھگڑے تمھین سے خوب فیصل ہوتے ہین مجھکو تخت کی ضرورت نہین ہی تم
تخت اپنے ساتھ لانا مین نہین معلوم کس طرف جاؤن میرا جانا لوح کے حکم پر موقوف ہی جس طرف کا حکم لوح سے
ملیگا وہ کرونگا ملکہ برجیس نے کہا اے شہریار یہان فوج ابھی بہت باقی ہی خزانہ وافر ہی یہ سب آپ کیون چھوڑتے ہین
قلعہ پر تشریف لے جایئے وہان فوج موجود ہی خزانہ ہی تحفہ جات ہین سب پر قبضہ کیجیے بدیع الملک نے فرمایا مین
لوح کل دیکھونگا جو ہدایت ہوگی وہ کرونگا ملکہ برجیس نے عرض کی پھر آج یہان تشریف رکھیے صبح کو لوح کے
احکام پر عمل فرمایئے گا ملکہ شاداب نے کہا صاف کیون نہین کہتین کہ کہین تشریف نہ لے جایئے نہین رہیے
ملکہ برجیس نے جواب دیا کہ آپکو اگر یہی منظور ہی کہ شاہزادے کو اپنے ہمراہ لے جائین تو خلاصہ کیون نہین
کہدیتی ہین کہ میرے ہمراہ چلیے بدیع الملک نے فرمایا آپ لوگون نے پھر وہی باتین شروع کین سب مجھے
عرصہ ہوتا ہی مین جاتا ہون ملکہ شاداب نے کہا آپ سے مین نے ایکبار گذارش کی کہ تخت موجود ہی آپ جہان
چاہین تشریف لے جائین اور ملکہ برجیس کو بھی اپنے ہمراہ لیجائین بدیع الملک نے فرمایا مین آج شب بعبادت
الٰہی مین بسر کرونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اسپر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض کی عبادت کہان
کیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا کسی گوشہ تنہائی مین جاکر عبادت کرونگا ملکہ خاموش ہو رہین بدیع الملک

آگے بڑھے مگر یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو ملکہ شاداب اور ملکہ برجیس مین پڑہ جاے اور نوبت سحر کی آئے تو غضب ہوگا اس خیال سے بہت پریشان تھے مگر وہان سے صبر کیے ہوے چلے آتے قریب ایک کوس گئے آگر ایک نخلستان ملا بدیع الملک ایک نخل کے نیچے جاکر بیٹھے تمام شب اُسی نخل کے نیچے بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی اُسمین لکھا تھا کہ اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور طلسم کشا کو لوح ملے تو لازم ہی کہ اپنے تئین قلعہ گلزار پر پہونچائے وہان اسباب برائے طلسم کشا رکھا ہی اُس اسباب پر قبضہ کرے فوج موجود ہی اُسکو ہمراہ لیکر قلعہ طلسمی کی جانب روانہ ہو پھر جو ضرورت پیش آئے لوح دیکھے بدیع الملک قلعہ گلزار کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ شاداب اور ملکہ برجیس کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بدیع الملک نوجوان روانہ ہوے تو ملکہ برجیس نے ملکہ شاداب سے کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی میرے یہان تشریف لے چلیے استراحت فرمائیے شاہزادہ قلعہ گلزار کی طرف گیا ہی یقین ہی دو ایک روز مین لشکر لیکر واپس ہو ملکہ شاداب نے جواب دیا کہ مین آپ کے یہان جاکر خلل انداز صحبت عیش ہون اب شاہزادہ آپ کے یہان جائے گا میرے جانے کی کیا ضرورت ہی ملکہ برجیس نے جواب دیا آپ کے عذر کا منشا میری سمجھ مین آیا اب یہان سے شہریار کے پاس جائینگی اُنکو اپنے ہمراہ لیکر باغ کی طرف روانہ ہونگی بسم اللہ آپ تشریف لے جائین مین مانع نہین ہو سکتی ملکہ شاداب کو غصہ آیا کہا ہم ایسا ہی کرینگے اگر آپ کو ہم سے زیادہ استحقاق ہو آپ روک لین ملکہ برجیس نے کہا آپ کو زیادہ استحقاق ہی مدت سے آپ سے رسم ہی دیوان شہر کے قید سے آپ کو چھڑایا آپ نے اُنکو رہائی دی علاوہ اسکے بہت سی جگہ اُنکی مدد کی ہی تو محض شیر طعمانی آنسے بجا لائی خاطر آپ کی زیادہ منظور ہوگی ملکہ شاداب نے کچھ جواب نہ دیا سحر کرکے بلند ہوئین تخت ہوا پر ٹھہر التخت پر بیٹھ کے روانہ ہوئین اپنے باغ کی سمت چلین ملکہ برجیس اپنے باغ کی طرف روانہ ہوگئین ان دونون کا ذکر وقت پر بخدمت ناظرین والاتمکین کے کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی بیان کی جاتی ہی

کہ ملازمین کہکشان کفن پوش جوان سبکو قید آہن نہا کر لے چلے ان سب کو یہ گمان تھا کہ قیصر صاف باطن اپنے مکان پر ہی یہ سمجھ کے سب لوگ پہلے قیصر کے مکان پر آئے یہان سب کیفیت قیصر کے سفر کی سُنی سب نے ایک روز یہان قیام کیا دوسرے روز سب قیدیون کو لیکر قیصر کی تلاش مین روانہ ہوے دس روز تک ان لوگون نے شب پھر کہین قیام نہین کیا گیارھوین روز قیصر سے دربند صفیہ پر ملاقات ہوئی ملازمین کہکشان قیصر کے پاس آئے قیصر کو نامہ کہکشان کفن پوش کا دکھایا سب قیدیون کو پیش کیا قیصر بہت خوش ہوا اپنے وزرا کو بلایا کہا خداوند جمشید نے سبکو گرفتار کرا دیا مگر ابھی طلسم کشا نہین گرفتار ہوا ہی وہ بھی اسیر ہو جائے گا مین کہکشان کفن پوش کے پاس جاؤنگا اُسکی عزت بڑھاؤنگا اُسنے بڑا کام کیا ہی خط مین لکھا ہی کہ اگر آپ ان لوگون کو اسیر کیجیے گا تو آپکی خوشی اور اگر قتل کرنے کا ارادہ ہو تو ان اسیرون کو میرے پاس روانہ فرمایئے مین انھین اذیت شدید دیکر قتل کرونگا مین قیدیون کو لیکر

اُسکے پاس جاتا ہون جو کچھ وہ کہے گا اُسکا کہنا قبول کرونگا سب اسیرون کو اپنے سامنے بلایا جب پہلوانان گردستان اسکے سامنے آئے تو اُنسے پوچھا تمنے طلسم کشا کی اطاعت کیونکر قبول کی پہلوانون نے کہا ہمین طلسم کشا نے زیر کیا ہے ہمنے اُنکی اطاعت قبول کی قیصر نے کہا تمھین طلسم کشا نے کس طرح زیر کیا پہلوانون نے سب کیفیت بیان کی قیصر کو تعجب ہوا گرگین وزغمت چنگال کو بلایا کہا طلسم کشا کی حقیقت سنو پھر پہلوانون نے مقابلے کی کیفیت بیان کی گرگین نے کہا تمھین شرم نہین آتی جو اپنے زیر ہونے کی کیفیت بیان کرتے ہو پہلوانون نے کہا اگر ہم کسی ذلیل وحقیر سے زیر ہوتے تو البتہ شرم کی بات تھی جب ایسے شخص سے زیر ہوے کہ جو نہنگ بحر شجاعت ہی کوئی اُسکا ہم نبرد نہین ہی تو ہمین اپنی کیفیت بیان کرنے مین شرم کی کیا بات ہی اگر وہ آئے گا اور تمسے مقابلہ ہوگا تو حال کھل جائے گا گرگین نے کہا بھلا مین اُس سے مقابلہ کیون کرونگا تم لوگون کو اپنے یہان سب مین حقیر جانتا تھا اس وجہ سے اُسکے مقابلہ کے واسطے بھیج دیا تھا مین کیفیت جنگ دیکھنے کو شہنشاہ کے ساتھ آیا ہون اور مقابلہ مین کس سے کرونگا کوئی میرا مد مقابل آج تک خلق ہی نہین ہوا ہی پہلوانون نے جواب دیا جسوقت شہریار سے مقابلہ پڑے گا تو حال کھل جائے گا گرگین نے چاہا اُٹھکر قتل کرے مگر قیصر نے منع کیا کہا یہ لوگ جبتک کہکشان کے پاس نہ پہونچ لین اُس وقت تک انکو قتل کرنا اچھا نہین ہی کہکشان کفن پوش انکو اپنے ہاتھ سے تکلیف دیکر قتل کریگا گرگین خاموش ہو رہا قیصر نے سب قیدیون کو اُنکے ٹھکانے پر روانہ کیا آپ اپنی بارگاہ مین آیا شب بھر مرحلہ صفیہ پر مقیم رہا صبح کو سبکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بدیع الملک کا عرض کیا جاتا ہے

کہ شاہزادہ جو لوح دیکھکر روانہ ہوا تو قلعہ وہان سے بہت قریب تھا تھوڑی دیر مین قلعہ کے قریب پہونچا لوگ جو قلعہ پر موجود تھے اُنھون نے بدیع الملک نوجوان کو آتے ہوے دیکھا قلعہ کے اندر جا کر اطلاع کی کہ جس شخص نے کہکشان کفن پوش کو قتل کرکے لوح لی ہی وہ آتا ہی مگر تنہا ہی لوح طلسم گلے مین پڑی ہی قلعہ مین جو لشکر موجود تھا سب مسلح ہو کر اس ارادے سے باہر آیا کہ طلسم کشا کو روکین قلعہ پر نہ آنے دین لیکن بدیع الملک بھی خندق پہونچے دیکھا تختہ خندق گرا ہوا ہی بدیع الملک نوجوان بے خوف خندق کے پار پہونچے لشکر نے بڑھ کے روکنا چاہا شاہزادے نے تلوار میان سے لی لشکر پر ٹوٹ پڑے بدیع الملک بھی شمشیر یگانہ جنگ کرنے لگے جسکو صف سے آگے بڑھتے دیکھا اُسی کو خاک پر گرا دیا جو پہلوان دعوے کرکے آیا اُسکو قتل کیا تھوڑی دیر مین قریب نصف لشکر کے قتل کیا یہ کیفیت دیکھکر فوج کے حواس جاتے رہے سب نے آپس مین صلاح کی کہ اس جوان سے لڑنا اچھا نہین ہی اگر تھوڑی دیر اور لڑین گے تو یہ سبکو قتل کریگا اور اگر انصاف کیا جائے تو ہم لوگ اسکی جنگ کے واسطے نہین ہین ہمین تو یہ حکم ہی کہ جب طلسم کشا لوح لے تو اُسکی اطاعت کرین ہمین اسکی اطاعت کرنا ضرور لازم ہی یہ سوچ کے سب نے امان طلب کی بدیع الملک نے تلوار روکی سب لشکر ہاتھ باندھ کر خدمت بدیع الملک مین حاضر ہوا شاہزادہ نے سب کو مسلمان کیا لشکری بدیع الملک نوجوان کو قلعہ کے اندر لائے قلعہ مین ایک جانب ایک حجرہ نہایت نفیس بنا تھا اُسمین اسباب راحت مہیا تھا ایک تخت بچھا تھا تاج تخت پر رکھا تھا لشکریون نے

عرض کی یہ تاج و تخت آپ کو مبارک ہو تخت پر تشریف فرما ہو جیے بدیع الملک نے کہا مین تخت پر نہ بیٹھونگا میرے واسطے عیب ہی یہ کہکے ایک ذلگل زرین پر جلوہ افروز ہوے سب لشکری خدمت مین حاضر ہوے عرض کی ای شہریار اگر مزاج مین آئے تو اسی وقت تشریف لے چلیے ورنہ آج کی شب یہان آرام فرمایئے کل صبح کو خزانہ مین تشریف لے چلیے گا وہان جو جو تحفہ جات موجود ہین وہ لیجیے سلاح نہایت عمدہ آپ کے واسطے ایک مدت سے رکھے ہین ایک اسپ صبا رفتار بھی وہین ہی یہ سب آپ کے واسطے ہی بدیع الملک نے فرمایا کل چلونگا اس روز بدیع الملک وہین مقیم رہے دوسرے روز لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر خزانہ کی طرف روانہ ہوے خزانہ مین آکر پہلے سلاح خانے مین گئے دیکھا ایک صندوق طلائی مقفل رکھا ہی کنجی بھی قفل مین لگی ہی بدیع الملک نے اس صندوق کو کھولا خادم آئے صندوق سے چار کشتیان سلاح کی نکالین شہزادہ بدیع الملک نے دیکھا ایک کشتی مین ایک زرہ چاندی سونے کڑیان رکھین ہین بدیع الملک نامدار زرہ کو دیکھکر خوش ہوگئے خادمون سے ارشاد کیا اسکو ہمراہ لیتے چلو دوسری کشتی کا کشتی پوش ہٹایا دیکھا تلوار نہایت عمدہ رکھی ہی بدیع الملک نے تلوار کو بھی قبضے مین کیا کل سلاح اس صندوق سے نکال کے خادمون کو دیئے کہا اسکو ہمراہ لے چلنا اور سب خزانہ کی نسبت حکم دیا کہ جب ہم یہان سے چلینگے تو ہمارے ہمراہ جائے گا وہان سے باہر تشریف لائے ملازمون نے عرض کی مرکب حاضر کرین بدیع الملک نامدار ٹھہرے ملازم روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین ایک مرکب کوہ کفل لیکر حاضر ہوے بدیع الملک گھوڑے کو دیکھکر بہت خوش ہوے گردن پر ہاتھ پھیر کے سوار ہوے قلعہ مین تشریف لائے دو روز وہان قیام فرمایا تیسرے روز حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین ہم کل یہان سے کوچ کرینگے قلعہ طلسمی کی طرف جائینگے اپنے لشکر کو چھڑا مینگے سب نے سامان سفر درست کیا بدیع الملک نوجوان نے دوسرے روز با جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا انکو راہ مین چھوڑ رہیئے کہ ذکر انکا بخدمت سامعین وقت پر کیا جائے گا

دو کلمہ داستان جلالت عنوان ملک ایرج بن قاسم روانہ ہونا ایرج نامدار کا جانب طلسم چہل پیکر اور پہونچنا سرحد طلسم مین ملاقات ہونا خواجہ نور الزمان درویش سے اور حاصل ہونا جامۂ سلیمانی کا اور داخل ہونا طلسم مین باقی حالات متعلقہ داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا دے شراب عنبر بیز
ہوا تیغ زبان کا مان سے تیز
ہو اساقی جو مجھپہ تیرا اکرم
کہ بڑھے اور قوت تحریر
لکھون وہ داستان جنگ و جدال
ہون مضامین جدید اور نفیس
جس جگہ حسن و عشق کا ہو بیان
ورد دل کی کہین حکایت ہو

جس سے تیغ زبان اور ہو تیز
نکلی میری تیزی تقریر
مین نے دکھلایا خوب زور قلم
نشۂ مے مین چور ہون جس دم
جس سے ظاہر ہو میری طبع کا حال
کرون جس جا یہ حال جنگ رقم
ہو دغا و جفا کا حال عیان
کہین جور حبیب کا ہو بیان

اب تو حاسد بھی مجھکو جان گئے
سر دشمن کے واسطے شمشیر
آج بھر دے شراب پر تاثیر
تیغ کی طرح سے اٹھاؤن قلم
ہو عبارت فصیح اور سلیس
کار رستم دکھائے میرا قلم
جور افلاک کی شکایت ہو
عاشقون کی کہین جفا ہو عیان

ہو کسی جا شکایت فرقت
بزم غم کا کہین یہ ہو سامان
لطف اس داستان مین ایسا ہو
رشک سے بے چھری عدو ہون حلال
ناظرین جس گھڑی نگاہ کرین

اور کسی جا حکایت وصلت
کہین حال طلسم ہو تحریر
دنگ حاسد ہون دیکھکر جسکو
لفظ تک بھی نہ داستان مین ہو سست
وجد مین آ کے واہ واہ کرین

محفل عیش کا ہو گاہ بیان
کہین جادو کا حال ہو تسطیر
لکھون ایسا ایرج کی جنگ کا حال
ہون مضامین ایسے چست و درست

چہرہ رقمان احوال شجاعت و دلیران مضامین ہمت جالی شوکت مآل ایرج نوجوان مین یون خامہ فرسائی فرماتے ہین شعر لکھتے ہین سنیان نیک مآل ایرج نوجوان کے جنگ کا حال ٭ ناظرین با تمکین کو یاد ہوگا کہ کمترین نے قبل عرض کیا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اور شاہزادہ آصف انجم طلعت اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا اور نور الدہر اور شہنشاہ گوہر کلاہ اور رستم ثانی اور خواجہ عمرو ثانی اور ایرج نوجوان یہ سب سردار صاحبقران سے رخصت ہو کر ایک ایک طلسم کی جانب روانہ ہوے بدیع الملک پر جو کیفیت گذری تھی تحریر کی گئی اور جو حال باقی ہی انشاء اللہ تعالی وقت پر تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی تحریر کی جاتی ہی

کہ جب اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر جانب طلسم چہل پیکر روانہ ہوے دو روز کے بعد سفر دریا پیش آیا شاہزادے نے کشتیبان طلب کین مع فوج کشتیون پر سوار ہو کے جانب طلسم چہل پیکر روانہ ہوے دس دن تک دریا مین رہے گیارھوین روز کشتیان ساحل پر پہونچین سب لوگ کشتیون سے اترے ایرج نامدار نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین خادمون نے اسی وقت بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے سب نے عرض کی ای شہریار طلسم چہل پیکر یہان سے بہت نزدیک ہی سنتے ہین دس دن کی راہ ہی بدیع الملک نے فرمایا ابھی دو منزلین اور باقی ہین جب دو منزلین طے ہو جائین گی تب دس دن کا راستہ باقی رہیگا سب نے عرض کی آپ یہان کبتک قیام فرمائے گا ایرج نے فرمایا دو روز یہان مقیم رہونگا تیسرے روز کوچ کرونگا ایک دن مین دونون منزلون کو طے کرونگا سب نے عرض کی یہان ایک ہفتہ قیام فرمایئے تو بہت مناسب ہی کیونکہ اتنے دنون دریا کا سفر کیا ہی اب کچھ دنون خشکی مین استراحت کر لین ایرج نامدار نے فرمایا اگر تم لوگون کی یہی خوشی ہی تو مین دو ہفتہ یہان قیام کرونگا مگر خیال اس بات کا ہی کہ طلسم مین جلد جانا چاہیے اور فتح کر کے سب سے پہلے پلٹنا چاہیے لشکریون نے عرض کی ابھی اور لوگ نصف راہ بھی نہ طے کر چکے ہونگے پھر طلسم مین جائین گے وہان کے مصائب اٹھائین گے نہین معلوم کس وقت فتح کر کے فراغت پائین ایرج نے فرمایا یہی بات ہمارے واسطے بھی ہی ہم جاتے ہی فتح کر لین یہ ممکن نہین تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گذری تو ایرج نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے ایرج نوجوان فرش خواب پر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا سب سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر جا کر محو خواب ہوے ایرج نوجوان نے اثنائے خواب مین دیکھا کہ ایک نازنین مہجبین زہرہ شمائل حور خصائل ایک ہاتھ مین جام شراب لیے ہوے زمین سے پیدا ہوئی نا گرز

نہ بین ہے سے نکلکر آواز دی ای ایرج نامدار مین یہ جام تمھارے واسطے لائی ہوئی اگر تمھین تکلیف نہو تو اس
شراب کو نوش کرو ایرج نامدار نے جو اس نازنین کی صورت دیکھی بیتاب ہوگئے کہا ای نازنین مین شراب
ضرور پیونگا یہ کہکے ہاتھ بڑھایا اُس نازنین نے جام شراب ایرج کو دیا شاہزادے نے چاہا منھ تک لیجاوِن
شراب پیون کہ جام ہاتھ سے گرا شراب بہ گئی ایرج کی آنکھ کھلی گھبرا کے چارون طرف دیکھا سرہانے اُسی
نازنین کو تاکمر زمین سے بلند پایا خوش ہوکر کہا ای نازنین تو کون ہی اگر اتنی عنایت فرمائی ہی تو میرے پاس
آؤ مسہری پر بیٹھ جاؤ نازنین نے جواب دیا کہ مین نہین آسکتی اگر تمھین آنا منظور ہی تو میرے ہمراہ مکان پر چلو
تکلف نہ کرو ایرج صورت دلفریب پر فریفتہ ہو چکے تھے فرمایا ای نازنین مین کیونکر تیرے ہمراہ آؤن تو بزور
سحر یہان آئی ہی ہمین معلوم تیرا مکان کہان ہی نازنین نے جواب دیا کہ آپ اسکا خیال نہ کرین مین نے نقب
لگائی ہی آپ بلا تکلف میرے ہمراہ تشریف لائیے ایرج نامدار مسہری سے اُٹھے نازنین غرق زمین ہوئی
ایرج نے دیکھا نقب معلوم ہوتی ہی بخوف نقب مین پھاند پڑے بڑی دیر کے بعد زمین پر پہونچے
اس صدمے سے بیہوش ہوگئے تھے جب عرصہ تک زمین پر پڑے رہے تو ہوش آیا اپنے کو ایک
صحرا مین پایا ایرج نامدار گھبرا کے چارون طرف حیران حیران نگران ہوئے جب کوئی نظر آیا تو چاہا اُٹھون
ایک جانب چلون اُٹھنے کا جو ارادہ کیا ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ پائی حرکت تک نہ کی گئی مجبور ہوگئے خدا کو
یاد کیا تھوڑی دیر مین وہی نازنین ایرج کے سامنے آئی کہا ای ایرج مجھے پہچانا نہم مشام صحرا نشین ملازم
خداوند چہل پیکر ای ایرج تم کس خیال خام مین ہو اور کہان جاتے ہو بھلا وہ طلسم تم سے فتح ہوگا ارے وہ
طلسم نہین ہی جو فتح ہو جائے وہ جائے سکونت خداوند ہی کسکی مجال ہی جو وہان تک جاسکے اگر اب بھی اپنے
ارادے سے باز آؤ تو مین تمھین تمھارے لشکر مین پہونچادون ایرج نامدار نے چین بجبین ہوکر فرمایا او مکارہ
کیا بیہودہ بکتی ہی ہم اپنے ارادے سے ہرگز نہ پھرینگے مشام صحرا نشین نے کہا ای ایرج ابھی سر
طلسم بہت دور ہی وہان تک کیونکر جاؤگے راہ مین کون کون سی مصیبت اُٹھاؤگے یہ تو بہت ہی آسان
بات ہی کہ ارادے سے باز آؤ یہان سے واپس جاؤ کیسے عقلمند ہو جو ایسی آسان بات کو چھوڑکے اس مشکل کو
قبول کرتے ہو اگر نہ مانوگے تو تمھین ابھی خدمت مین خداوند کے لیے جاؤنگی وہ فنا کردینگے ایرج نامدار نے
فرمایا اُسکی کیا مجال ہی جو ہمین فنا کرسکے سوائے ذات خدا کے دوسرے کو اختیار نہین کہ کسی کو فنا کرے
اگر تو مجھکو وہان لے بھی جائیگی تو خدا دوسرا وسیلہ رہائی کا پیدا کردیگا مشام نے کہا ای ایرج مجھکو غصہ نہ دلاؤ
ابھی تک مجھے تمھاری جوانی پر رحم آتا ہی اگر زیادہ غصہ دلاؤگے تو تمھارے لشکر کو یہان لاؤنگی اور
سبکو کھا جاؤنگی تمھارا ایک ایک عضو کاٹکر نمک چھڑکونگی اس اذیت سے قتل کرونگی ایرج نے فرمایا
تیری کیا مجال ہی جو تو ایسا کرسکے مشام نے کہا اگر تجھے یہی ضد ہی تو مین ابھی تجھکو سزا دیتی ہون یہ کہکر مشام
غرق زمین ہوئی اسکی کیفیت وقت پر بیان کی جائے گی

اب حال عفریت چہل پیکر کا عرض کیا جاتا ہے

گویندہ علی الصباح اپنے طلسم کی سرحد سے نکلکر ایک گشت روز کرتا تھا اُس روز اتفاق سے اسی طرف
آیا دیکھا ایک جوان حسین مشام جادو کے ٹھکانے پر پڑا ہی مگر مبتلائے سحر ہی چہل پیکر نے اسکا

سحر آتارا ایرج نوجوان اُٹھ بیٹھے چہل پیکر اپنی صورت بدل کر ایرج کے سامنے آیا کہا ای جوان تو کون ہی
کہان سے آیا ہی کون یہان لایا ہی کیون اس عذاب مین پھنسا ہی ایرج نوجوان نے دیکھا ایک مرد پیر ریش سفید
حال دریافت کرتا ہی اسکو میرے حال پر رحم آیا ہی سحر آتارا ہی اسکو کیفیت سے آگاہ کرنا چاہیے یہ سوچ
کے فرمایا ای مرد بزرگ مین اپنے لشکر کو لیے ایک صحرا مین قریب دریا مقیم تھا شب کو مین نے خواب مین
ایک نازنین کو دیکھا اُسنے ایک جام شراب مجھکو دیا مین نے اُسکے ہاتھ سے لیکر چاہا اُس جام کو
پیون مگر جام میرے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا میری آنکھ کھلی اُس نازنین کو اپنے سرہانے تا کمر زمین سے اونچا
پایا مین نے کہا اس مسہری پر آکے بیٹھو اُسنے مجھسے کہا میرے ساتھ آؤ مین اُسکے ساتھ چلنے پر آمادہ
ہوا وہ تو نقب مین غائب ہوئی مین جو پھاندا تو بیہوش ہو گیا ابھی ہوش آیا تو اپنے کو اس صحرا مین پایا اگر میری
زندگی ہی تو بچ جاؤنگا ورنہ جو منظور خدا ہوگا وہ ہوگا چہل پیکر نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اس جوان پر اپنے
کو ظاہر کرنا اچھا نہین ہی یہ بالکل ناواقف ہی اگر صورت اصلی دیکھیگا ڈر کر مر جائیگا ایسا جوان صاحب
جمال پھر ممکن نہوگا جری بھی معلوم ہوتا ہی اسکو یہان سے لے چلنا اچھا ہی جب لے جاؤنگا اور اسکو کوئی
عہدہ جلیل دونگا تب اپنے تئین ظاہر کرکے سجدہ کراؤنگا یہ سوچ کے عفریت چہل پیکر نے کہا ای جوان مین
اُس مکارہ کو ابھی سزا دونگا تجھے اپنے ہمراہ لے چلونگا لشکر بھی تیرا ابھی تیرے پاس آجائیگا یہ کہکے ایک
دستک دی ایرج نوجوان نے دیکھا ایک ساحرہ سیہ فام سو سوا سو برس کا سن نیلی دھوتی باندھے ایک
میلا ٹکڑا اوڑھے ہوے باچھون مین خون بھرا ہوا سامنے سے دوڑی ہوئی آئی اُس پیر مرد کے آگے
سر جھکایا کہا یا خداوند آپ نے مجھکو کیون طلب کیا ہی پیر مرد نے کہا اس جوان کا لشکر کہان ہی اُس ساحرہ
نے کہا اسکا لشکر قریب ساحل ہی پیر مرد نے کہا تو کہان گئی تھی ساحرہ نے کہا مین اسکے لشکر مین گئی تھی
پیر مرد نے پوچھا وہان کیا کرتی تھی ساحرہ نے جواب دیا مین شدت گرسنگی سے بہت بیتاب تھی اسکے لشکر
مین دو گھوڑے کھائے تھے قصد تھا کہ دو ایک آدمی بھی کھا جاؤن مگر آپنے طلب فرمایا مین چلی آئی پیر مرد نے
اسکو ایک طمانچہ مارا کہ یہ گر کے بیہوش ہوئی ایرج نوجوان سے کہا ای جوان مین تیرے لشکر کو یہان
لاتا ہون یہ کہکے پیر مرد غائب ہوا ایرج نامدار حیران ہوے کہ یہ کیا معاملہ ہی یہ پیر مرد کون ہی اسکو طمانچہ
کیون مارا اس فکر مین تھے کہ وہی پیر مرد ظاہر ہوا کہا ای جوان آج سے تیسرے روز تیری فوج یہان آجائیگی
اگر ایک دو آدمی ہوتے تو اسی وقت آجاتے مگر تیرے ہمراہ تو لشکر بیشمار ہی خیمہ و خرگاہ ہی مین تیرے
واسطے بارگاہ بھیجتا ہون جبتک تو اُس بارگاہ مین بسر کرتا جسوقت تیری فوج آجاے بلا تکلف میرے پاس
آنا مین کچھ ضروری باتین تجھسے کہونگا ایرج نامدار نے شکر ادا کیا پیر مرد رخصت ہوا تھوڑی دیر کے
بعد ایرج نے دیکھا کچھ لوگ ایک بارگاہ چھکڑے پر بار کرکے لائے اُسی میدان مین بارگاہ استادہ
کی ایرج سے کہا تشریف لائیے ایرج نامدار بارگاہ مین تشریف لے گئے بہت سے لوگ حاضر ہوے سبنے
عرض کی جو آپکو ضرورت ہو ہم لوگ حاضر ہین ایرج نے فرمایا آپ لوگ بہ آسایش رہین دو تین روز مین
میرا لشکر آجائیگا آپ حضرات کے واسطے اور زیادہ آسایش ہوگی تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب
رات زیادہ گذری ایرج نامدار نے آرام فرمایا تین دن تک اُس صحرا مین بسر کی چوتھے روز ایرج نامدار
بارگاہ کے آگے زیر سائبان فروکش تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اوڑی ایرج نامدار نے

خوش ہو گئے فرمایا ہمارا لشکر آتا ہی سب نے عرض کی کیا عجب ہی جو آپ کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد فسگافتہ ہوا
سب نے دیکھا لشکر بیحساب آتا ہی ایرج نامدار نے فرمایا ان سبکو باعزازوا اکرام یہان لانا چاہیے یہ سنکے
جو لوگ اُس وقت ایرج نامدار کے پاس موجود تھے اُنکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھے افسران لشکر نے جو ایرج
کو آتے ہوے دیکھا سب لوگ گھوڑے سے اُترے ایرج کے قریب آئے سب نے سلام کیا ایرج
نامدار سب کو لیکر اپنی بارگاہ کی طرف آئے اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب سردار اپنی اپنی بارگاہون
مین داخل ہوے تھوڑی دیر کے بعد پھر سب ایرج نوجوان کی بارگاہ مین حاضر ہوے سب نے عرض کی آقا
نامدار آپ یہان کیونکر تشریف لائے ایرج نوجوان نے اپنی کل کیفیت بیان کی پھر لشکر سے پوچھا کہ تم لوگون
کو کیونکر میری خبر ہوئی اور یہانتک کیونکر آئے سردارون نے عرض کی آپ نے ایک پیرمرد کو ہم لوگون
کے پاس بھیجا تھا اُسنے اُسی وقت ہم لوگون سے کہا کہ اپنے چلنے کی تیاری کرو ہم لوگ اُسی وقت تیار ہوے
اُس پیرمرد نے ایک صحرا مین ہمین چھوڑا پتہ بتادیا کہا دس دن کی راہ ہمنے قطع کرادی اب تین دن کی راہ
اور باقی ہی تم اس پتہ سے وہان چلے آنا ہم لوگ راہ مین کہین نہین ٹھہرے ایرج نے فرمایا یہان سے کل
اُس پیرمرد کی ملاقات کو چلنا ہی اُس شب تو وہین قیام کیا دوسرے روز علی الصباح ایرج نامدار نے وہان
سے کوچ کیا جو لوگ بارگاہ لیکر آئے تھے وہ ہمراہ ہوے تمام دن کے بعد ایرج نامدار ایک کوہ کے قریب
پہونچے دیکھا پہاڑ مین ایک در بنا ہی اُس در مین بہت سے دیوان شریر بیٹھے ہین ایرج نے اُن لوگون سے
پوچھا جو بارگاہ لیکر آئے تھے کہ یہ جگہ اتنک کیسا ہی سب نے کہا یہ جگہ طلسم چہل پیکر کا ہی جو آپ کے پاس
پیرمرد کی شکل پر آئے تھے وہ خداوند چہل پیکر نے اپنی صورت اس وجہ سے اُس وقت تبدیل کرلی تھی کہ آپ خائف
نہون اب چلکر اُنکو سجدہ کیجیے گا خوف نہ فرمائیے گا اُنکی صورت بہت مہیب ہی ایرج نے جو یہ بات سُنی
فرمایا ارے یہ کیا کہا مین اُس مردود کو سجدہ کرونگا سب نے کہا ایسا نہ کہیے نہین وہ ابھی فنا کردینگے اُنہین سب
کیفیت انسان کے ظاہر و باطن کی معلوم ہوجاتی ہی ایرج نے فرمایا محض جھوٹ ہی اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ میرے
واسطے اتنی خاطر کرتا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ مین یہان کس واسطے آیا ہون سب نے عرض کی ہم لوگ
مطلق آگاہ نہین ہین کہ آپ کیون تشریف لائے ہین ایرج نے فرمایا مین چہل پیکر کو مسلمان کرنے
آیا ہون اگر مسلمان ہوگا اور لوح طلسم مجھے دیگا تو اُسکی جان بچے گی اور اگر مسلمان ہونے سے انکار کریگا
تو طلسم کو تباہ کردونگا اُسکی جان بھی مفت مین جائیگی ملازمین چہل پیکر نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین اب ایسا
کلمہ منہ سے نہ نکالیے گا ایرج نوجوان نے کہا خاموش رہنا اب کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ تم بھی مبتلاے
بلا ہو گے اگر اپنی خیریت چاہو تو خدا کو واحد و یکتا جانو ملازمین نے کہا ہمتو ہرگز اپنے دین کو ترک نکرینگے
ایرج نے فرمایا اگر دین کو ترک نہ کروگے تو قتل کیے جاؤ گے ملازمین چہل پیکر نے کہا کسکی مجال ہی جو ہمکو قتل
کرسکے ایرج نوجوان نے چاہا طمانچہ مارین کہ سر اُڑجاے مگر اور سردار بیچ مین آگئے سب نے ملازمین
چہل پیکر کو گرفتار کرکے خنجر گلون پر رکھدیے بعض نے تو سینہ زلبی کے سبب سے کچھ نہ کہا اور چہل پیکر کا دم
بھرا کیے تو انکو تو سرداران ایرج نوجوان نے قتل کیا اور بعض مسلمان ہوے اُنکو امان دی وہ لوگ ایرج نامدار
کے قدمون پر گرے ایرج نے کلمہ پڑھایا اُنھون نے عرض کی اے شہریار اگر مزاج مبارک مین آئے تو اس
پہاڑ کے اوپر تشریف لے چلیے ایک مرد بزرگ صاحب ایمان اس پہاڑ پر رہتے ہین آجتک بہت سی

تدبیرین کین کہ انکو یہان سے اُٹھا دین مگر کوئی تدبیر نہ پڑی جب کوئی ساحر اس طرف آیا اور پہاڑ پر بعزم ایذارسانی
چڑھا گر کے مر گیا جیسے تین چار ساحر گر کے مرے ہین کوئی اس طرف آنے کا نام نہین لیتا ہی ایرج نے فرمایا
مین ضرور اس پہاڑ پر چلونگا اُن مرد بزرگ سے ملونگا یہ کہکر ایرج نامدار آگے بڑھے ملازمین و سردار ہمراہ
ہوئے ایرج پہاڑ پر تشریف لائے دیکھا سامنے ایک حجرہ بنا ہی اُسکے آگے ایک باغچہ ہی کچھ درخت خوشبودار
پھولون کے لگے ہوئے ہین ایرج اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک مرد بزرگوار قریب ایک حوض کے
پوست آہو بچھائے بیٹھے ہین ایرج نامدار کو جو اُن مرد بزرگ نے دیکھا ہنس کے کہا اے جوان میرے پاس آ
آئین ایک مدت سے تیرا انتظار کرتا تھا ایرج نامدار آگے بڑھے اُن مرد بزرگ کے قریب گئے پیرمرد آگے
بڑھے ایرج نامدار کو گلے سے لگایا فرمایا میرے ہمراہ آؤ اپنی فوج کو یہین ٹھہراؤ ایرج نامدار نے فوج کو
وہین ٹھہرایا آپ پیرمرد کے ہمراہ حجرے مین گئے پیرمرد نے ایرج کو صندل کی چوکی پر بٹھایا آپ بھی قریب
بیٹھے کہا اے ایرج تمنے مجھکو نہایت خوش کیا مین مدت سے تمھارا منتظر تھا مگر تین چار روز سے مجھکو ایک
بزرگوار بشارت دیا کرتے تھے کہ آگاہ ہو اب وہ شخص آنے والا ہی جو اس طلسم کو فتح کریگا اور یہان کے
کافرون کو مسلمان کریگا لازم ہی کہ اسکی تعظیم و تواضع مین کمی نہ کرنا اے ایرج مین صاحبقران سے بھی بخوبی
آگاہ ہون اگر تم یہان سے صاحبقران ثانی کے پاس جانا میری کیفیت اُنسے بیان کرنا وہ مجھے بہت
اچھی طرح سے جانتے ہین اور امیر کشورگیر یعنی صاحبقران اول کو بھی مین نے دیکھا ہی ایک مدت گذری
کہ صاحبقران اول سے ملاقات ہوئی تھی مگر نوبت کلام کی نہین آئی ایرج سر جھکائے بیٹھے رہے پیرمرد نے
دیر تک باتین کین بعد گفتگو کے ایرج نامدار سے کہا اس طلسم کی کیفیت تمسے بیان کرتا ہون جن جن باتون کو
منع کرون اُنکا خیال رکھنا خبردار اُنسے پرہیز کرنا اگر میری بات نہ مانوگے تو بہت پچھتاوگے بڑی تکلیف
اُٹھاؤگے عمر بھر طلسم سے بے مدد غیر رہا نہوسگے ایرج نے کہا مین آپ کے ارشاد کے خلاف نکرونگا جو باتین
آپ فرماوینگے اُنپر مین عمل کرونگا پیرمرد نے کہا اس طلسم کا حاکم عفریت جہل پیکر ہی یہ ایک مدت سے
یہان آکر رہا ہی جو بادشاہ اصلی اس طلسم کا تھا اُسکو تو قتل کیا اُسکی ایک دختر نیک اختر ہی بارہا جہل پیکر نے
اُس سے وصل حاصل کرنا چاہا مگر اُسنے انکار کیا اُسکو بھی قید شدید مین رکھا ہی اگر تم جانا اور اسکو رہا کرنا
تو اُس سے خواستگار وصل نہونا اگر ایسا کروگے تو بہت پچھتاوگے ایرج نے کہا کبھی ایسا نہوگا پیرمرد
نے کہا جب طلسم سے جانا یہان کی حکومت اُسکو دیتے جانا کہ وہ ذی حق ہی ایرج نے کہا ایسا ہی ہوگا پیرمرد
نے کہا اس طلسم کی لوح ملکہ تنگ قبا کے پاس ہی اور وہ ساحرہ مکر و فریب سے بھری ہی اگر وہان جانا تو اسکے
مکر سے اپنے کو بچانا اگر وہ تمھاری دلجوئی کرے تو اُسپر سچ کا گمان نکرنا سب باتون کو خلاف جاننا اسی طرح
کی بہت سی باتین پیرمرد نے بتائین جب سب اُمور تعلیم کر چکے تو کہا اے ایرج مین ایک چیز تمھین دیتا ہون
جو تمھارے بکار آمد ہوگی اور ہر جگہ تمھین مدد دیگی مگر اُسکی احتیاط تمپر واجب ہی اُسکا احترام لازم ہی اگر احتیاط نکروگے
تو ضایع ہو جائیگی پھر ہاتھ نہ آئیگی ہان اگر کوئی ساحر تم سے مکر کرکے لے جائے تو ملنے کی امید رکھنا اور اگر خود
تمھارے پاس سے غائب ہو جائے تو پھر یہ امید نکرنا کہ اب ہمین یہ تحفہ ملیگا ایرج نے کہا آپ عطا فرمائیے
مین حتی الوسع اُسکی احتیاط کرونگا پیرمرد نے کہا اول تو جب وہ تمھارے پاس موجود ہو تو شراب نہ پینا اور
جسوقت شب کو بستر خواب پر جانا اُسکو اپنے پاس سے دور کرنا مقام طاہر پر رکھنا کچھ لوگ اُسکی حفاظت

کے واسطے مقرر کردیا بلکہ بہتر یہ ہی کہ وقت جنگ اُسکو پاس رکھنا جب رزمگاہ سے واپس آنا پھر اپنے پاس
نہ رکھنا ایرج نے فرمایا ایسا ہی ہوگا پیر مرد نے ایک صندوق کھولا اُسمین سے ایک جامہ سبز نکالا نذر ایرج
کردیا کہا یہ جامہ سلیمانی ہی جبتک زیب جسم کیے رہوگے اس طلسم مین کوئی کچھ ضرر نہ کرسکیگا اور تکلف یہ ہی کہ زخم تلوار کا
بھی نہ پڑنے پائیگا ایرج نامدار نے خوش ہوکے اُس جامے کو لیا پیر مرد نے کہا اس جامے کو پہن کے طلسم
مین داخلہ کرنا تاکہ سب پر خوف طاری ہو یہان دیوان شہر یہ بعض بعض مقام پر رہتے ہین جب وہ اس جامے
کو دیکھینگے خوف کرینگے یہان نہ ٹھہرینگے گو حاکم طلسم بھی عفریت ہی مگر وہ [illegible] اس جامے کی ہیبت کی کریگا
اور بہت سے ساحران مکار کو بھیجے گا تم ہر وقت ہوشیار رہنا جامے کی احتیاط رکھنا ایرج نے جامہ پہنا پیر مرد نے
کہا تمھین لازم ہی کہ پہلے لوح کی تلاش مین جاؤ جب لوح ہاتھ آئے تب اور کام مین مصروف ہو ایرج نے کہا اول مین لوح کی تلاش
مین جاتا ہون اگر بفضل خدا شریک حال ہی تو لوح لیتا ہون پیر مرد نے کہا پہلے افغان جادو کے یہان جاؤ اسکو قتل
کرو اُسکے بعد مکان تنگ قبا کا راستہ ملیگا افغان جادو کے مکان کا پتہ بتایا ملکہ تنگ قبا کے یہان کے سب عجائب و
غرائب بتائے ایرج نامدار رخصت ہوئے سب فوج کو ہمراہ لیا پہاڑ کے نیچے اُترے جا بجا طلسم کے اندر داخل ہوا کہ لوگ جو جو نگہبانی پر موجود
تھے وہ ایرج نامدار کو مانع ہوے شاہزادے نے بھی تلوار کھینچی سب فوج والون نے بھی تلوارین کھینچ لین نگہبانون
نے سحر کرنا شروع کیا مگر برکت جامہ سلیمانی سے سحر نے کسی پر اثر نہ کیا ایرج نامدار لڑتے بھڑتے پھاٹک کے
اندر داخل ہوے دیکھا میدان وسیع نظر آتا ہی جہانتک نگاہ کام کرتی ہی سواے میدان کے دوسری چیز نہین
دکھائی دیتی ہی ایرج نامدار نے اپنے ملازمین سے فرمایا یہ طلسم کیسا ہی کہ یہان عمارت کا پتہ نہین جو لوگ ملازمین
چہل پیکر سے ایرج کے ہمراہ آئے تھے اُنھون نے عرض کی ای شہریار ابھی طلسم بہت دور ہی یہ تو سرحد طلسم ہی
چار طرف اسکے حدین ہین اور اسی طرح کے پھاٹک بنے ہین طلسم یہان سے چار دن کی راہ پر ہی جب چار منزلین
شب و روز کی ہون تب طلسم مین داخلہ ہو پھر اُسکے بعد مرحلہ جات طلسم ایسے ہین کہ جو ایک ایک مہینے کی راہ پر
ہین شہر طلسم سب کے بیچ مین ہی گرد مرحلہ جات ہین اور عجائبات ہین ایرج نے فرمایا ابھی تو تلاش لوح مین جاتا ہی پتہ
اُسکا مجھکو خواجہ نوح الزمان نے بتادیا ہی مین اُس طرف جاؤنگا لوح طلسم لاؤنگا سب نے عرض کی پہلے
مرحلہ جات تو فتح فرمالیجیے جبتک مرحلہ جات فتح نہوینگے لوح تک کیونکر رسائی ہوگی ایرج نے فرمایا مرحلہ جات
کی راہون سے نہین جائینگے صرف ایک مرحلہ ملیگا وہان افغان جادو رہتا ہی اُس سے مقابلہ پڑیگا اگر خدا نے
چاہا تو اسکو قتل کرکے ملکہ تنگ قبا کے مکان پر جاؤنگا وہان کے اکثر عجائبات ایسے ہین جو مشکل فتح ہونگے مگر
خدا مالک ہی دیکھا جائیگا سنا ہی کہ ملکہ تنگ قبا بڑی مکار ہی اُسکے مکر سے بچنا بھی لازم ہی سب نے عرض کی یہان سے
کئی روز کی راہ ہی ایرج نامدار نے فرمایا کہ یہان سے تین چار دن کا راستہ ہی اب راہ مین قیام نکرینگے
وہین چلکر ٹھہرینگے یہ باتین کرتے ہوے جاتے تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد اُٹھی ایرج نامدار نے
کہا معلوم ہوتا ہی لشکر آتا ہی کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ چند ساحر [illegible] پر سوار آگے آگے
چند ساحر تخت پر بیٹھے ہوے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے آئے ہین ایرج نے کہا معلوم ہوتا ہی یہ لوگ
ہماری تلاش مین آئے ہین ملازمین چہل پیکر نے عرض کی آپ کی تلاش مین نہین آتے ہین ان لوگون کا یہی دستور
ہی کہ شب و روز حوالی طلسم مین گشت کرتے ہین جو کوئی نیا آدمی کہین سے طلسم مین آجاتا ہی اُسکو گرفتار کرکے
لے جاتے ہین بعض لوگ طلسم مین آدم خوار بھی ہین وہ اُسکو کھاتے ہین ایرج نے فرمایا اچھا ہم سے

انسے مقابلہ ضرور پڑے گا ملازمین نے عرض کی معلوم ہوتا ہی کہ انکو ہم لوگون کی خبر کسی نے پہونچائی اسی سبب
سے یہ اس طرف آئے ہین یہ ذکر تھا کہ وہ لوگ قریب آ گئے سب نے نعرے کیے کہ کون آتا ہی ٹھہر جایئے
ایرج نامدار نے ٹھہرنا تھا سب بجانا آگے بڑھے چلے گئے جب قریب پہونچے ساحرون نے ایرج سے
بڑھکے کہا اے جوان تو کون ہی جو ہمارے حکم کو نہین مانتا ایرج نے جواب دیا کہ تم لوگ کون ہو جو بلاد اسلام
ہم کو روکتے ہو ساحرون نے کہا ہم ملازمین خداوند جمل پیکر ہین تمھین اسیر کرکے وہان لے جائین گے
چند بندگان خداوند آدمیون کا گوشت کھاتے ہین آج وہ سب خوب شکم سیر ہونگے ایرج نے کہا یہ تم لوگون
کا خیال خام ہی تمھاری مجال نہین جو ہم مین سے ایک کو بھی لے جا سکو ساحر آگے بڑھے سحر کیا ایرج نامدار پر
سحر کیونکر تاثیر کرتا سب ساحر جب سحر کرکے عاجز ہوے تو تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے ایرج نے بھی تلوار
کھینچی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا لشکر بھی مصروف جنگ ہوگیا تھوڑی دیر مین ساحرون کو سواے فرار
کے اور کوئی تدبیر بن نہ آئے گی سب بھاگے فوج ایرج نے تعاقب کیا افسر سب ساحرون کا احتراق جادو مرد
عاقل تھا سونچا ان لوگون سے بھاگ کے بھی جان نہ بچے گی اپنے ہمراہیون سے کہا اب امان طلب کرو ایک جگہ
ٹھہر جاؤ سبکو یہ بات پسند آئی امان طلبی کی ایرج نامدار نے فوج کو روکا سب ساحر ٹھہرے ایرج نامدار کے
پاس حاضر ہوے ایرج نامدار نے احتراق جادو کو بلایا کہا اے احتراق تمنے امان طلبی کی ہمنے پناہ تمکو دی
اب لازم تمھین یہ ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور جمل پیکر پر لعنت کرکے مسلمان ہو تمھاری جان بچے گی
عزت بھی پاؤگے احتراق جادو نے خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہون تو ابھی جان جاتی ہی یہ جوان زندہ نہ چھوڑے گا اور
ترک مذہب کرنا بھی اچھا نہین ہی کیونکہ خداوند جمل پیکر بہت اچھے خداوند ہین انکے مرتبے بڑے ہین اور
یہ لوگ مسلمان ہین خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین بہتر یہ ہی کہ اس جوان سے کچھ سوال ایسے کرنا
چاہیے کہ یہ مجبور ہو جائے اور خداوند جمل پیکر پر ایمان لائے بڑا مرد دلیر معلوم ہوتا ہی خداوند نے اسکو
جیسے خلق کیا ہی شاید اسکی جرأت کا امتحان نہین لیا ہی مین اسکو اپنے ساتھ وہان لے جاونگا خداوند کو دکھاؤنگا
وہ بہت خوش ہونگے اسکو کوئی عہدہ جلیل عنایت فرمائین گے یہ سوچ کے احتراق نے عرض کی مین آپسے
کچھ سوال کرنا چاہتا ہون ایرج نامدار نے فرمایا اے احتراق جو سوال کرنا منظور ہو شوق سے بیان کرو
احتراق جادو نے عرض کی آپ نے خدا کو کبھی دیکھا نہین ہی اور جبتک کسی چیز کو دیکھ نہ لے اسکے
ہونے مین شک ہوتا ہی اور ہمارے خداوند کو سب دیکھتے ہین انکے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہی آپ
آپ کے خدا کے ہونے کی دلیل کیا ہی ایرج نے فرمایا اے احتراق تمنے بہت آسان سوال کیا بہت سی چیزین
ایسی ہین جو ہین اور نہین معلوم ہوتین مثل روح کے کہ جسم انسان مین روح موجود ہی مگر اسکو کوئی دیکھ نہین
سکتا ہی مگر سب چیزون سے روح افضل ہی اگر بدون روح جسم انسان مین ہو تو کوئی کام نہین کر سکتا ہی اور
بہت سی چیزین ایسی ہین جنکی ظاہری قدرت سب دیکھکر انکو باطنی ہنر و ہنر فضیلت دیتے ہین وہ بالکل بیکار
ہین مثل دست و پا چشم و گوش انسان ہاتھ کے ذریعے سے بہت سے کام کر سکتا ہی آنکھ سے دیکھ سکتا
ہی پانون سے چل سکتا ہی اور یہ چیزین انسان مین ایسی ہین کہ جنکو سب دیکھ سکتے ہین مگر کسی حال مین یہ مثل روح کی
جو نادیدہ چیز ہی بہتر نہین ہو سکتین یہی کیفیت تمھارے جمل پیکر کی ہی کہ اسنے از راہ سفیہ قلبی دعوی خدائی
کیا ہی اور تم جاہلون کے سامنے جو اسنے بقوت سحر کچھ عجائب و غرائب دکھائے تمھین اسکی قدرت کا

یقین ہو گیا اور اصل مین وہ کوئی چیز نہین ہے ایک مرد کافر ہے اگر اُسکو دعوی خدائی ہے تو کل باتین اُسکو معلوم
ہوتی رہتی ہونگی اس وقت تمھاری مدد کیون نہ کی اور ہمارے خدا کی قدرت دیکھو کہ تمھارے سحر
سے ہمکو بچا یا کہ ہم سحر نہین جانتے ہین اُسکے علاوہ تمپر فتحیاب کیا اب کسکی خدائی کے تم قائل ہوے احتراق
نے عرض کی ای شہریار حیدر آپنے فرمایا یہ سب بہت سچ ہے ہم جہل پیکر پر لعنت کرتے ہین اور آپ کی
اطاعت قبول کرتے ہین ہمین ارکان مذہب بتایئے ایرج نامدار نے کلمہ پڑھایا احتراق جادو مسلمان ہو
ایرج نامدار نے گلے سے لگایا احتراق نے اپنے ہمراہیون سے کہا اگر تمھین میرا ساتھ دینا منظور ہے
تو دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو سب نے کلمہ پڑھا مگر وہ لوگ محروم رہے جو فرار ہو گئے
تھے ایرج نامدار نے خادمون سے فرمایا بارگاہ استادہ کرو آج کی شب یہین قیام کرینگے کل چلین گے
خادمون نے بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہ
مین داخل ہوے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر بارگاہ ایرج مین حاضر ہوے سب ساحر
بھی آئے احتراق نے ایرج نامدار سے عرض کی آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہے بیان کیونکر تشریف
لائے ایرج نامدار نے کل کیفیت بیان فرمائی احتراق متحیر ہو گیا عرض کی ای شہریار آپ نے وہ عزم کیا ہے
جو دوسرے کا کام نہین اس طلسم کا فتح ہونا بہت مشکل ہے یہان بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اُنکے فتح کرنے کو
سامان کی ضرورت ہوگی ایرج نامدار نے فرمایا خدا سب مہیا کر دیگا طلسم فیروزیہ کی کیفیت سنکر احتراق
متعجب ہوا عرض کی جسنے طلسم فیروزیہ کو فتح کیا کمال کیا وہ طلسم ایسا نہ تھا جو فتح ہو جاتا ایرج نے کہا بہت
سے سردار بڑے فتاح طلسم کے ہوئے ہین جبتک طلسم تحفجات فتح نہونگے اُس وقت تک فیروزیہ فتح
نہوگا احتراق نے کہا ای شہریار اور سردار جو طلسم فتح کرنے کو گئے ہین بعض طلسم تو ایسے ہین جو فتح ہو جاینگے
اور بعض ایسے ہین جنکا فتح ہونا ممکن نہین سب سے بڑھکے سخت طلسم مرآۃ العدم ہے اُسکے بعد طلسم
ہے جو شخص وہان گیا ہوگا اُسکا زندہ واپس آنا معلوم ہے وہ زندہ واپس نہ آئیگا وہان علاوہ سحر کے تحفہ جات حکمت
بہت ہین اور لشکر بھی بیشمار ہے ایک شہر پہلوانون کا وہان آباد ہے کہ اُسکو شہر گردستان کہتے ہین وہان ایک
ایک پہلوان لاکھ لاکھ آدمیون کو کافی ہے اُسکے علاوہ اور بہت سی باتین اُس طلسم مین ایسے ہین جو بہت
مشکل ہین پہلے پانچ مرحلے فتح کرے پھر لوح ملے لوح لیکر طلسم مین خاص خاص مقامات کو فتح کرے
وہ بہت سخت طلسم ہے وہان جانا اور فتح کر کے آنا ممکن نہین ایرج نامدار نے سردارون سے کہا طلسم
مرآۃ العدم مین کون گیا ہے سردارون نے عرض کی بدیع الملک گئے ہین ایرج نے کہا طلسم کیا فتح
ہوگا شکست اُٹھا کے وہان سے آئین گے شب بھر یہی گفتگو رہی صبح کو ایرج نے مع لشکر وہان
سے جانب مکان افغان جادو کوچ کیا یہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت اُن فراریون کی عرض کیجاتی ہے

کہ جو احتراق جادو کے ساتھ سے بھاگے تھے یہ سب لوگ بھاگ کر جہل پیکر کے پاس پہونچے جہل پیکر
اُس وقت اپنے وزرا سے کہہ رہا تھا کہ مین نے ایک جوان کو مشام جادو سے چھینکر صحرا ے مشام
مین رکھا تھا اور اُسکے لشکر کو جا کر خود اطلاع دی تھی کہ تم سب صحرا ے مشام مین جاؤ وہان تم سے اور

تمھارے آقا سے ملاقات ہوگی بلکہ دس دن کی راہ قدرت نے اُنپر آسان کردی تھی کہ وہ لوگ ایک دن مین
دس دن کا راستہ طے کر کے صحراے مشام کے قریب پہونچ گئے تھے قدرت نے اُس جوان کے واسطے
بارگاہ بھیج دی تھی کچھ آدمی خدمت کو بھیجے تھے اُس سے کہدیا تھا کہ جس وقت لشکر تیرا آجاے فوراً میرے
پاس آنا مگر ابھی تک میرے پاس نہین آیا نہین معلوم کیا باعث ہے اگر وہ جوان یہان آئے تو قدرت اُسکو
اپنا بندۂ خاص بناکر انتظام جنگی اُسکے سپرد کرین کیونکہ قدرت نے جب اُسکو خلق کیا تھا تو دل اُسکا بہت قوی
بنایا تھا اور اُسکے مزاج مین جرأت پیدا کی تھی اگر وہ یہان آئیگا تو سب لوگ اُس سے بہت خوش ہونگے قدرت
نے علاوہ شجاعت کے اُسکو حسن الساعطا فرمایا ہے جو آپ لوگون نے کبھی خواب مین نہ دیکھا ہوگا سب نے کہا
جب قدرت اُسکو اپنا بندۂ خاص قرار دینگے تو پھر جو بات اُسمین ہوگی وہ بہت اچھی ہوگی جہل پیکر نے کہا
کچھ لوگون کو روانہ کرو کہ وہ جاکر اُسکو ہمارے پاس لے آئین وزرا نے اُسی وقت چوبدارون سے کہا
سانڈنی سوارون کو حکم خداوند پہونچا دو کہ صحراے مشام مین جائین اور اُس جوان کو وہان سے لے آئین
چوبدار باہر آئے دیکھا چند ساحر حیران و پریشان کھڑے ہین چوبدارون نے کہا تم لوگ یہان کیون آئے ہو
اُنھون نے کہا ہم خداوند کے پاس فریادی آئے ہین جب خداوند ہمکو بلائینگے تو ہم جاکر اپنا حال کہینگے
چوبدار پلٹے آکر جہل پیکر سے کہا چند ساحر فریادی حاضر ہین آپہی سے عرض کرینگے جہل پیکر نے کہا بلا لو چوبدار
باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لے گئے ساحر جہل پیکر کے سامنے گئے سب نے جھک کے سجدہ
کیا جہل پیکر نے کہا کس بات کی فریاد لیکر آئے ہو ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ حسب دستور
قدیم صحرا مین آدمیون کو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک لشکر ملا کہ سردار اُس لشکر کا ایک جوان صاحب شوکت
و شان تھا ہمنے چاہا اُس کو گرفتار کرین اُسنے ہمسے مقابلہ کیا ہم لوگون نے بہت بہت سحر کیا مگر اُس
جوان پر سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے مع جملہ لشکر پھر حملہ کیا ہم لوگ تاب مقابلہ نہ لاتے فرار ہوے [illegible]
احتراق جادو اور چند سردار وہین رہ گئے نہین معلوم اُنپر کیا گذری یقین ہے اُس جوان نے اُن سبکو
بھی قتل کیا جہل پیکر نے کہا اُس جوان کی صورت کیسی ہے ساحرون نے صورت بنائی تقریر مین تصویر کھینچی
جہل پیکر نے کہا اُس جوان کو قدرت نے اپنا بندۂ خاص بنایا ہے تمنے بہت بُرا کیا جو اُس سے مقابلہ کیا
ساحرون نے کہا ہمین کیا معلوم تھا اگر جانتے ہوتے اُسکو نہ روکتے جہل پیکر نے کہا سب مین منادی
کرادی جاے کہ اُس جوان کو کوئی نہ روکے جس طرف سے اُسکے مزاج مین آئے سیر کرتا ہوا ہمارے
پاس آئے جہان جائے اُسکی خاطر و تواضع ہو وہ ہمارا بندۂ خاص ہے وزرا نے اُسی وقت ساحرون کو
تمام طلسم مین بھیجکر منادی کرادی کہ ایک جوان اس طلسم مین آیا ہے جس مرحلے پر وہ جاے کوئی اُسکو
مانع نہو بلکہ اُسکی خاطر کرنا سب پر واجب ہے اور جو مانع ہوگا وہ جوان اُسکو ہلاک کریگا اور خداوند
بھی آزردہ ہونگے طلسم بھر مین یہ منادی ہوگئی جہل پیکر نے وزرا سے کہا اب اُسکے پاس آدمی
بھیجنے کی کیا ضرورت ہے وہ خود ہی یہان آتا ہے دو ایک روز مین شرف خدمت گذاری خداوند
حاصل کریگا وزرا نے چوبدارون کو منع کردیا کہ اب جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے چوبدارون نے
سانڈنی سوارون کو اطلاع کی اُن لوگون نے کمرین کھول ڈالین جہل پیکر نے وزرا سے کہا ایسا
نہو وہ جوان دور دور کے مرحلون پر جائے وہان ابھی اطلاع نہ کی گئی ہوگی بہتر یہ ہے کہ نامے لکھکر

دور دور کے ساحرون پر روانہ کردو وزرا نے نامے بھی روانہ کردیے چہل پیکر کو انتظار رہا ہر وقت وزرا
سے یہی ذکر کرتا تھا کہ ابتک وہ جوان نہین آیا یہان تو یہ حالت ہوئی مگر ایرج نوجوان جو احتراق جادو کو
اپنے ہمراہ لیکر چلے تین روز کے بعد افغان جادو کے مکان پر پہونچے ایرج نامدار نے دیکھا کہ چار
دیواری آہنی بنی ہے ایک طرف پھاٹک نہایت عالی شان ہے اندر باغ بھی معلوم ہوتا ہے احتراق جادو
سے فرمایا افغان جادو کا مکان یہی ہے احتراق نے عرض کی افغان اسی مکان مین رہتا ہے ایرج نامدار
پھاٹک کے اندر تشریف لائے افغان کو نامہ چہل پیکر کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمھارے
یہان آئے اسکی خاطر کرنا کوئی بات اسکے خلاف مرضی نہونے پائے ورنہ قدرت آزردہ ہونگے جس روز
سے اسکو یہ نامہ پہونچا تھا شب و روز منتظر رہتا تھا چنانچہ اس روز بھی اپنے باغ مین بیٹھا تھا اور ہرکارون کو
روانہ کیا تھا کہ جا کو خبر لاؤ اگر وہ جوان آتا ہو تو مجھے اطلاع دو ملازم چلے تھے کہ ایرج نامدار پھاٹک کے اندر
داخل ہوے افغان نے جو ایرج نامدار کی صورت دیکھی تخت سے اٹھا ایرج کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا اپنے ہمراہ لے گیا تخت پر بیٹھنے کو کہا ایرج نامدار نے انکار کیا ایک ڈنگل قریب بچھا تھا اس
ڈنگل پر بیٹھ گئے افغان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی آپ کی تشریف آوری کی خبر خداوند نے دی تھی ایک
فرمان آیا تھا اسمین تحریر تھا کہ جب کوئی جوان صاحب شوکت و شان تشریف لائے اسکی اطاعت کرنا
ایرج نامدار سمجھے یہ مکر کرتا ہے مگر کچھ نہ فرمایا اسکے کلام کی تائید کی افغان نے عرض کی آپ اپنے نام نامی سے
آگاہ فرمایئے ایرج نامدار نے اپنا نام بتایا افغان نے عرض کی آپ کو خداوند نے کیونکر دیکھا ایرج نے
فرمایا کون خداوند افغان نے عرض کی خداوند چہل پیکر ایرج نے کہا اے افغان خبردار اب اسے خداوند
نہ کہنا وہ مرد مکار ہے خدا واحد دیکتا ہے یہ بات اپنے دل سے دور کرو اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے
دین اسلام اختیار کرو افغان نے عرض کی مین آپ کی سب خاطرین کرونگا مگر ترک مذہب نکرونگا اگر آپ
آزردہ ہونگے تو میرا کیا نقصان ہوگا مین خداوند سے یہی کہہ سکتا ہون کہ مین بے گناہ تھا مجھسے کہا کہ اپنا دین
تبدیل کرو مین نے ترک مذہب کرنے مین عذر کیا اسی بات پر فساد ہوا ایرج نامدار نے فرمایا پھر تم نے
میرے سامنے اس مکار کو خداوند کہا اب نہ کہنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے افغان نے کہا مین سو بار انکو خداوند
کہونگا آپ کیا کرینگے اب زیادہ کلمات انکی شان مین نہ فرمایئے نہین بری ہوگی ایرج کو نہایت ناگوار
ہوا افغان قریب تو بیٹھا ہی تھا ایرج نے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اڑ گیا افغان مر کے زمین پر گرا اسکے
مرنے سے تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصہ کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من افغان
جادو بعد اس آواز کے آتے ہی تاریکی ہر طرف ہوئی ملازمین افغان نے جو یہ آواز سنی سب دوڑے ایرج
نامدار کو آکے سب نے گھیر لیا شاہزادہ تلوار پکڑ کے اٹھا اور سب سردار بھی جا پڑے ملازمین افغان
سحر کرنے لگے احتراق نے سحر کو دفع کیا اور سحر نے ایرج نامدار پر اثر بھی نہ کیا آخر کار ملازمین افغان سحر
کرکے عاجز ہوے اور بہت سے لوگ قتل ہوے تب مجبور ہو کے سبنے امان طلب کی ایرج نامدار
نے تلوار روکی سب ساحر حاضر خدمت ہوے ایرج نامدار نے سب کو مسلمان کیا سب ایمان لائے
ایرج نامدار کو باغ سے بارہ دری کے اندر لائے عرض کی اے شہریار تشریف رکھیے یہان جو کچھ مال و اسباب
موجود ہے قبضہ مین کیجیے ایرج نے احتراق جادو سے فرمایا ان امور کا تم انتظام کرو احتراق جادو ملازمین

کے ہمراہ خزانے مین آیا سب مال واسباب اپنے قبضے مین کیا باہر آکے فوج ایرج نامدار کے خزانے مین
شامل کیا شاہزادہ وہان تین دن رہا چوتھے روز بلاشس لوح مین ملکہ تنگ قبا کے مکان کی جانب کوچ کیا احتراق
جادو نے راہ مین عرض کی ملکہ تنگ قبا کا مکان یہان سے بہت نزدیک ہی اسکے یہان کے عجائبات مشہور ہین
بہت ہوشیار رہنا چاہیے یہ نہو کہ کوئی ساحر مکار آئے اور دام مکر پھیلا دے ایرج نامدار نے فرمایا ہر حال
مین خدا حافظ ہی اگر اُسکا فضل ہی تو کوئی مکار مکر نہین کر سکتا ہی جو آئیگا مجبور ہو جائیگا احتراق نے
عرض کی ملکہ تنگ قبا خود بڑی مکارہ ہی اُسکے واسطے بہت سے شاہزادگان عالی قربت یہان آئے مگر اُسنے
ایسی شرطین بیان کین کہ سب مجبور ہوگے واپس گئے بعض نے ادائے شرط کی فکر کی اپنی جان فدی اُمید
نہ برآئی مجبور ہو کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ایرج نے فرمایا کیا ملکہ تنگ قبا حسین بھی ہی احتراق جادو
نے کہا اُسکے حسن مین شک کیا ہی آپنے ابھی دیکھا نہین ہی جسوقت اُسکے مکان پر تشریف لے جائیے گا
تصویر ملکہ کی دروازے پر آویزان ہی ملاحظہ فرمائیے گا حسن وجمال کی کیفیت آئینہ ہو جائے گی ایرج نوجوان
نے فرمایا شرطین اُسکی کیا ہین احتراق نے عرض کی بہت سی شرطین ہین مجھکو معلوم نہین جب آپ اُسکے
یہان جائیے گا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی ایرج نے جو یہ کیفیت سُنی ملکہ تنگ قبا کے دیکھنے کا اشتیاق
ہوا دل مایل و دیدہ ہوا جو کیفیت احتراق نے بیان کی ایرج نے خوب سُنی ہر ایک بات کو اچھی طرح تحقیق کیا
احتراق نے جو جو باتین لوگون سے سنی تھین سب ایرج نامدار سے بیان کین ایرج نامدار کو راہ پہاڑ ہو گئی
خدا خدا کر کے تین دن کی راہ دو روز مین ختم کی باغ ملکہ تنگ قبا کے دروازے پر پہونچے یہان ملکہ کو
نامہ چہل پیکر کا پہونچ چکا تھا کہ جو کوئی جوان اس صورت کا تمھاری طرف آئے جو کچھ وہ کہے قبول کرنا اگر انکار
کیا تو جہنم مین پھینک دی جاؤگی یہ سنتے ہی ملکہ تنگ قبا نے اُسی روز سے آدمی مقرر کر دیئے کہ اگر کوئی
جوان اس صورت کا تمھین نظر آئے تو اُسکو فوراً ہمارے پاس لانا یا ہمین اطلاع دینا ہم اُسکے استقبال
کو چلین گے لوگ ہر وقت اسی خیال مین رہتے تھے ملکہ نے بھی اپنا مکان اور باغ بہت اچھی طرح آراستہ
کیا تھا ہر وقت نازنینان مہ جبین زہرہ جبینان مہر تمکین بناؤ سنگار کیے موجود رہتی تھین کشتیان کباب کی گلابیان
شراب کی ہر وقت بارہ دری مین چنی رہتی تھین ارباب نشاط ہر وقت ساز وسامان سے درست موجود
رہتے تھے بلکہ روزانہ آخر وقت دن کو اپنے باغ مین آکر اسی انتظار مین بیٹھتی تھی کہ شاید وہ جوان اب
آجائے حسب معمول اُس روز بھی ملکہ اپنے باغ مین بیٹھی تھی جس روز ایرج نامدار اسکے مکان پر پہونچے
لوگ تو موجود تھے جاکر ملکہ کو خبر دی کہ آپ نے جس جوان کی نسبت فرمایا تھا وہ دروازے پر موجود ہی ملکہ
یہ خبر سنکر اُٹھی دروازے پر آگئی یہان ایرج نامدار مرکب سے اُتر کے باغ مین جانا چاہتے تھے کہ دیکھا سامنے
سے ایک حور مثال آفتاب جمال نازنین مہر تمکین خرامان خرامان آتی ہی ایرج نامدار کی نگاہ جو ملکہ تنگ قبا پر
پڑی تاب نظارہ نہ لائے غش آگیا سرداروں نے بڑھ کے شاہزادے کو سنبھالا اُدھر ملکہ تنگ قبا
کی نگاہ جو ایرج نامدار پر پڑی یہی کیفیت ملکہ کی بھی ہوئی کنیزین گھبرا گئین ہاتھون ہاتھ ملکہ کو باغ کے صحن مین
لائین گلاب وکیوڑا منگایا عرق بید مشک طلب کیا ملکہ کے منہ پر چھینٹے دیے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو
ہوش آیا آنکھ کھولتے ہی آہ کے غم سے حالت تباہ کی کنیزون نے عرض کی واری مزاج کیسا ہی ملکہ
نے کہا ارے اس وقت طبیعت کی کیفیت بدل گئی دیکھو جلد جاؤ اُس جوان کے ساتھ جو لوگ ہین اُنکے واسطے

جو مکان دوسرا ہی وہان اُن لوگون کو لے جا کر جگہ دو اُس جوان کو یہان لاؤ مین استقبال کو جا نہین سکتی مجبور
ہون اُسنکے ہمراہ بہت لوگ ہین کنیزین آگے بڑھین یہان سردارون نے ایرج نامدار کو بھی ہوشیار
کیا تھا شاہزادے کی بھی عجیب حالت تھی سینے مین دل طپان تھا یہ مصرع مصحفی کا ورد زبان تھا ؏ دکھا دیا مجھے
جلوہ یہ کسنے چھپ سکے کہ مین ؏ امید لذت نظارہ دگر مین رہا ؏ ملازمین عرض کرتے تھے اے شہریار مزاج مبارک
کیسا ہی ایرج نامدار فرماتے تھے اب مزاج کی کیا حالت بتائین درد دل کیونکر دکھائین ایرج نامدار یہ باتین کر رہے
تھے کہ دو تین کنیزین در باغ پر آئین دربانون سے پکار کے کہا تم لوگون نے بڑی غفلت کی ابتک
فوج نے ٹھکانہ نپایا ملکہ عالم دیر سے برائے استقبال موجود ہین تم لوگ لشکر کو لے جاؤ اور شاہزادے
کو یہان بھیجو ملکہ عالم برائے استقبال کھڑی ہین ایرج نامدار نے جو یہ بات سُنی قدم آگے بڑھایا اخراق
نے عرض کی اے شہریار بے سمجھے جانا خلاف ہی ملکہ تنگ قبا کے مکر مشہور خلق ہین ایرج نامدار نے فرمایا ہمارا
خدا حامی ہی یہ کہکر آگے بڑھے پھاٹک کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے قدم رکھا ملکہ تنگ قبا نے جو آتے
دیکھا آگے بڑھ کر استقبال کیا عرض کی اے شہریار آپ کے بارے مین ایک فرمان خداوند کا آیا تھا اُسمین یہ حکم
تحریر تھا کہ اگر آپ تشریف لائین تو ہمکو خاطر و تواضع واجب ہی ایرج نامدار حیران ہوے کہ یہ کیا سبب ہی
افغان جادو نے بھی یہی بات کہی تھی اور ملکہ تنگ قبا بھی فرمان کا ذکر کرتی ہین ایرج نے فرمایا اے ملکہ فرمان
کب آیا تھا ملکہ نے عرض کی آپ تشریف لے چلین باغ مین چلکر بیٹھین تو مین فرمان خداوند حاضر کرون ایرج
نامدار ملکہ کے ہمراہ آئے ملکہ نے باغ مین لا کر ایرج کو بٹھایا کنیزون سے کہا جو فرمان خداوند کے یہان
سے آیا ہی جلد لاؤ اور کنیزون کو اطلاع دو کہ سامان سے محفل مین حاضر ہون کنیزین روانہ ہوئین تھوڑی
دیر کے بعد واپس آئین ایک کاغذ ملکہ کو دیا ملکہ نے ایرج نامدار کے پیش کش کیا شاہزادہ نے اُس کاغذ کو
کھولا دیکھا تو اُسمین جمیل پیکر کی طرف سے لکھا ہی کہ اے تنگ قبا آگاہ ہو کہ ایک بندہ خاص قدرت کا جو ایک مدت
سے گمراہ تھا اب ہمارے پاس پہونچا قدرت نے خود اُسکے دل مین یہ بات پیدا کی کہ وہ یہان آیا مگر ہمین بالکل
نہین جانتا ہی اگر وہ تمھاری طرف آجاے تو اُسکی خاطر کرنا اور جس بات کو وہ کہے انکار نکرنا اگر میرے
لکھنے کے خلاف کروگی سزا پاؤگی بہت پچھتاؤگی اسکے بعد جمیل پیکر کی مہر تھی ایرج نامدار نے وہ نامہ
توڑ کر دیا اور ملکہ تنگ قبا سے کہا جسنے یہ نامہ لکھا ہی وہ بالکل بیوقوف ہی اور واجب القتل ہی اگر اپنے
افعال سے تائب نہوگا تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مگر تم ہرگز اس کو خداوند نہ کہنا وہ بالکل مکار ہی تم نے آجتک
اسکو خداوندی مانا بہت بُرا کیا ملکہ نے جو تقریر ایرج نامدار کی سنی تعجب کیا عرض کی اے شہریار عجب کی بات ہی کہ خداوند
تو آپکو اس طرح تحریر فرمائین اپنا بندۂ خاص لکھین اور آپ اُنکی شان مین ایسے کلمات زبان سے نکالین ایرج
نامدار نے فرمایا ملکہ اب ایسی بات نہ کہنا اسی تکرار مین افغان جادو کی جان گئی مین مسلمان ہون خدا کو واحد و یکتا
قادر و قیوم جانتا ہون ایسے مکارون کو کب مانتا ہون تم بھی اس مذہب باطل کو ترک کر کے اسلام قبول کرو
ملکہ نے عرض کی اے شہریار یہ ہو سکتا ہی کہ مین بے سمجھے اپنے مذہب کو ترک کردون اس وقت اپنے خداوند
کے حال سے خوب آگاہ ہون یہ جانتی ہون کہ جو بات میرے دل مین آتی ہی وہ اُنکو فوراً معلوم ہو جاتی ہی
اور آپ کے خدائے نادیدہ کے حال سے اچھی طرح آگاہ نہین مین کیونکر ترک مذہب کر سکتی ہون ایرج
نے کہا ملکہ تم عاقلہ ہو کے ایسی بات کہتی ہو اگر جمیل پیکر کو ذرا بھی کسی کے دل کی کیفیت معلوم ہوتی

تو یہ حرکت اُس سے ظہور پذیر نہوتی کہ مین اُسکا دشمن ہون اور وہ مجھکو ایسا گھیر رہا ہی مین اس طلسم مین طلسم کے تباہ کرنے کو آیا ہون اور اُسکے سامان جمع کر چکا ہون مگر ابتک اُسکو اسکی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ یہ لوگ یہان کس واسطے آئے ہین خود میرے واسطے کوشش کی اب ہر جگہ یہ خدا لکھے ہین کہ مین جہان جاتا ہون لوگ میری خاطر کرتے ہین ہمارے خدا کی قدرت ظاہر ہی کہ اس وقت مین اسنے ہماری کیسی مدد کی دشمنون کے ہاتھ سے راحت دلائی اور کیا قدرت تم دیکھنا چاہتے ہو ایرج نامدار کے آنے کی کیفیت پوچھی شاہزادے نے سب حال بیان کیا ملکہ نے اُسی وقت لوح لاکر ایرج کے سامنے پھینکدی شاہزادے نے لوح گلے مین ڈالی بڑی خوشی سے کہا ملکہ مین سردارون کو یہ خوشخبری دے آؤن کہ مین نے لوح پائی وہ لوگ میرے تنہا آنے پر بہت پریشان تھے مین سبکو تشفی دیکر آیا تھا اب جاکر اُن سبکو خوشخبری دونگا تو اُنھین تسکین ہوگی ملکہ نے کہا بہت اچھی بات ہی مگر ابھی تشریف لائیے گا دیر نہ لگائیے گا ایرج نے فرمایا ملکہ میرا دل نہ لگیگا ابھی آتا ہون یہ کہکر باہر تشریف لائے جہان سب سردار مقیم تھے وہان آئے سب سردارون کی عجب حالت تھی احتراق جادو سے سب کہہ رہے تھے کہ نہین معلوم شہریار نے لوح پائی یا ابھی ہاتھ نہین آئی احتراق جادو کہتا تھا کہ آقائے نامدار پر سحر تو تاثیر نہین کریگا مگر خدا اُنکو مکر سے بچائے ایسا نہو کہ ملکہ تنگ قبا اپنے سحر کے عجائب و غرائب دکھا کے اُنکو مکر مین پھنسائے سردار کہتے تھے کہ شرط بھی لوح لینے کی یہی ہوا کرتی ہی کہ تنہا جائے احتراق نے سردارون کو جو اس درجہ مضطرب پایا کہا آپ لوگ بہت مضطرب ہین مین ابھی شہریار کی خبر لاتا ہون یہ کہہ کے احتراق اُٹھا کہ سامنے سے ایرج نامدار تشریف لائے احتراق جادو نے جو ایرج نامدار کو آتے دیکھا خوش ہوکر عرض کی آقائے نامدار آپ اِس وقت کہان سے تشریف لائے ایرج نے فرمایا اے احتراق لوح مل گئی یہ کہکر لوح دکھائی احتراق نے عرض کی آپ اس طلسم کے فتاح ہین سوائے آپ کے اِس طلسم کو دوسرا فتح نہین کر سکتا ہی لوح کا ایسی جگہ سے یون مل جانا تائید الٰہی ہی ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ بھی مسلمان ہوئین صاحب ایمان ہوئین احتراق نے عرض کی اے شہریار یہ اور تعجب کی بات ہی ملکہ کا مسلمان ہونا بہت مشکل تھا یا اس طور سے مسلمان ہوگئین ایرج نامدار نے فرمایا سب تائید الٰہی ہی یہ کہتے ہوئے اور سردارون کے پاس آئے سبکو لوح دکھائی سب سردار خوش ہوئے تھوڑی دیر تک ایرج باہر ٹھہرے پھر ملکہ کے پاس باغ کے اندر آئے ملکہ نے شراب طلب کی ایرج نامدار نے فرمایا اے ملکہ مین مجبور ہون کہ شراب نہین پی سکتا یہ جامہ سبز جو تم میرے گلے مین دیکھتی ہو یہ جامہ سلیمانی ہی اگر مین شراب پیونگا تو اسکی تاثیر جاتی رہیگی اور یہ جامہ میرے پاس سے غائب ہو جائے گا اِس وجہ سے مین انکار کرتا ہون ملکہ تنگ قبا خاموش ہو رہین ایرج نوجوان شب بھر ملکہ سے باتین کرتے رہے جب رات گذر گئی تو شاہزادہ باغ سے باہر آیا سردارون سے کہا آج کے دن یہان اور مقیم ہین کل حسب ہدایت لوح سفر کرینگے سردارون نے عرض کی جو آپ کی رائے ہو وہا ہی مناسب ہی ایرج نوجوان اُس دن ملکہ کے باغ مین رہے دن بھر ملکہ سے باتین کین طلسم کی حالتین دریافت فرمائین جب شام ہوئی تو ایرج نے فرمایا ملکہ ہم کل یہان سے کوچ کرینگے ہمین لازم یہ ہی کہ بخوشی ہمین اجازت دو ملکہ نے عرض کی اے شہریار یہ بات ممکن نہین مین چاہتی ہون آپ ایک ہفتہ میرے یہان تشریف رکھئے ایرج نے فرمایا اے ملکہ ایک ہفتہ مین نہین رہ سکتا ہون مجھے اس طلسم کے فتح کرنے کی بہت جلدی ہی ملکہ نے عرض کی کہ ایک ہفتہ یہان قیام کرنے مین ہرج نہین ہوگا ایرج نے فرمایا یہ امر ایسا ہی ہی جسکی وجہ سے میرا ہرج ہو جائے گا اور مجھے

بہت خفت ہوگی ملکہ نے عرض کی اب مین مجبور ہون نہین روک سکتی ایرج نامدار نے فرمایا آج کی شب ہم
عبادت کرین گے صبح کو لوح دیکھین جو ہدایت ہوگی اسکے مطابق کام کرینگے ملکہ نے عرض کی آپ کو اختیار
ہی ایرج نامدار پھر باہر تشریف لائے یہان خادمون نے سجادہ ایک گوشے مین بچھا دیا ایرج نامدار محو اطاعت
پروردگار ہوئے شب بھر تسبیح و تہلیل مین بسر کی جب رات گذر گئی تو شاہزادے نے فریضۂ سحری ادا کرکے
لوح ملاحظہ فرمائی یہ نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا فضل کرے اور لوح طلسمی دستیاب ہو جائے تو لازم ہی کہ اپنے
کو تنہا خیابان شمشاد مین پہونچائے شمشاد جادو کو قتل کرے تو آگے راستہ ملے ایرج نے سردارون سے کہا
آپ لوگ یہین تشریف رکھین لوح خبر دیتی ہی کہ مین تنہا جاؤن خیابان شمشاد تک اپنے کو پہونچاؤن خیابان
جادو کو قتل کرون تو آگے راستہ ملے ان سردارون نے عرض کی اے شہریار ہم لوگ یہان سے آپ کے ہمراہ چلتے
ہین جب آپ خیابان شمشاد کے نزدیک پہونچ جائیے گا تو ہم لوگ وہین ٹھہرین گے آپ آگے روانہ ہوجیے گا
ایرج نے فرمایا نہین معلوم راہ مین کیا کیا عجائب و غرائب پیش آئین اور کن کن راہون سے مین جاؤن کیونکہ
لوح خبر دیتی ہی کہ راہ مین جو عجائبات نظر آئین بے حکم لوح کے کوئی کام نکرنا سردار بہت پریشان ہوئے ایرج
نامدار نے سبکو تسلی دی ملکہ تنگ قبا کے پاس تشریف لائے فرمایا ملکہ لوح مین لکھا ہی کہ خیابان شمشاد مین جائین
اپنے کو وہان پہونچائین شمشاد جادو کو قتل کرین پھر آگے بڑھین راہ مین جو عجائبات نظر آئین بے ہدایت لوح
کوئی کام نکرین شرط تنہائی کی بھی ہی ملکہ نے عرض کی اے شہریار یہ شرط بہت بری ہی مین نے اسوقت یہ خیال کیا تھا
کہ مین بھی آپ کے ہمراہ چلتی اپنا سامان سفر درست کرایا تھا مگر کیا کر سکتی ہون کہ لوح یہ خبر دیتی ہی کہ آپ تنہا
تشریف لے جائین مین مجبور ہون ایرج ملکہ سے رخصت ہوئے باہر تشریف لائے سب سردارون سے ملے
خادم نے مرکب حاضر کیا ایرج نامدار گھوڑے پر سوار ہوئے نام خدا لیکر جانب خیابان روانہ ہوئے کہ ذکر
انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت خیابان شمشاد کی عرض کی جاتی ہے

کہ شمشاد جادو ساحر مکار ہی اسنے اپنے سحر سے ایک آفتاب اور ایک ماہتاب بنایا ہی اپنے خیابان کے
دروازے پر دونون کو نصب کیا ہی جب کوئی شخص غیر آتا ہی آفتاب تمازت دکھاتا ہی آنے والا جلکر مرجاتا ہی اور
شب کو جو کوئی آنے کا ارادہ کرتا ہی تو چاند اسقدر روشنی پیدا کرتا ہی کہ دیکھنے والا تاب نہین لاسکتا ہی آنکھین
بند ہوجاتی ہین چاندنی مین اسقدر سردی پیدا ہوتی ہی کہ آنے والا سردی کی وجہ سے مرجاتا ہی اسکے باغ کے
اندر کوئی نہین جاسکتا اور باغ کے اندر جو جو عجائبات ہین وہ وقت پر بیان کیے جائینگے شمشاد جادو نے
اپنے رہنے کے واسطے باغ مین جو مکان بنایا ہی وہ مکان زیر زمین ہی نہر باغ سے اسکا راستہ ہی نہر مین
آب اصلی نہین ہی سحر سے ہر ایک کو یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہر مین پانی بھرا ہی مگر نہر خالی ہی جس روز سے اس کو
نامہ چہل پیکر پہونچا ہی اس روز سے یہ بھی شکل ملکہ کے منتظر رہتا ہی کیونکہ اسکے نامے مین بھی چہل پیکر نے
یہی تحریر کیا ہی کہ ایک جوان اس صورت کا اگر تمھارے یہان آئے تو بخاطر اس سے پیش آنا اور وہ
جس بات کی فرمائش کرے قبول کرنا اگر خلاف کروگے سزا پاؤگے شمشاد جادو نے اپنے ملازمون سے
کہہ دیا ہی کہ تم لوگ خبر رکھو جس وقت وہ جوان آئے ہمکو اطلاع دو ہم اسکی پیشوائی کو جائینگے عزت و حرمت

سے اُسکو لائین گے ملازمین اسکے ہر وقت اسی تلاش مین پھرتے ہین ایک ایک صحرا مین جاتے ہین تہ لگاتے ہین
مگر جب کسیکو نہین پاتے ہین تو مجبور ہو کر واپس آتے ہین شمشاد اُن لوگون پر خفا ہوتا ہے کہ تمنے اچھی طرح تلاش
نہین کیا ایک روز جو ملازمین حسب دستور اُٹھے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایک جوان درخت کے سایے
مین سلاح جنگی جسم پر آراستہ کیے بیٹھا ہے ملازمین نے آپس مین کہا کیا عجب ہے کہ یہی جوان ہو جو کچھ بتایا گیا ہے وہ
سب اسمین موجود ہے جیسی صورت بتائی ہے ویسی صورت ہے جیسا قد بتایا ہے ویسا ہی قد ہے اب قریب چلکر دریافت
کرین تو حال خلاصہ معلوم ہو یہ کہکے ملازمین قریب آئے کہا اے جوان اپنے نام نامی سے ہمین آگاہی دے
جوان نے کہا میرا نام ایرج بن ملک قاسم ہے ملازمین نے پوچھا خداوند جہل بیکر کے بندۂ خاص آپ ہی
ہین ایرج نے فرمایا مین خداوند واحد و یکتا کا عبد ذلیل جہل بیکر مرد مکار ہے اُسکے واسطے یہ کلمہ زیب
نہین ہے ملازمین شمشاد نے کہا یہ وہ جوان نہین ہے یہ کوئی اور شخص معلوم ہوتا ہے مگر کافر ہے اسکو قتل کرنا چاہیے
یہ کہکے ملازمین شمشاد نے کہا اے شخص تو کون ہے جو ایسے کلمات ناروا ہمارے خداوند کی شان مین نکالتا ہے
ایرج نے کہا اے گمراہو خاموش رہو ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالو اور توبہ کرو خدائی سواے اُس معبود حقیقی رب
حقیقی کے دوسرے کو زیبا نہین تم کیا کہتے ہو کہ جہل بیکر خداوند ہے اگر وہ خداوند ہے تو اپنی قدرت کیون نہین
دکھاتا ہے ملازمون نے کہا اُنکی قدرت یہی کیا کم ہے کہ اُنھون نے ہر ایک کو بنایا اور سب چیزین دنیا مین
خلق کین ایرج نے فرمایا یہ سب جھوٹ ہے وہ کیا مجال رکھتا ہے جو ایک چیز بھی بنا سکے سب اُس صناع حقیقی کی
صنعت ہے جسنے ایک لفظ کن سے دو عالم کو بنایا اپنی قدرت کاملہ کا تماشا دکھایا جہل بیکر کیا چیز ہے جو کسیکو
کچھ قدرت ایجاد رکھتا ہو اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ملازمین شمشاد ساحر تھے اُن لوگون نے
ایرج نامدار پر سحر کیا ایرج نامدار پر سحر تاثیر کیا کرتا ملازمین شمشاد دیر تک سحر کرتے رہے مگر ایرج پر
سحر نے تاثیر نہ کی آخر مجبور ہو کے وہان سے فرار ہوے ایرج نامدار نے خداوند کے نہ کیا ملازمین شمشاد کے
پاس آئے کہا ہم لوگ حسب دستور اُس جوان کی تلاش کرتے تھے اگر اُسکا تو پتہ نہین ملا ایک اور جوان
اُسی صورت کا آپ کے خیابان کے قریب ملا ہمنے اُس سے پوچھا کہ خداوند کے بندۂ خاص آپ ہی ہین اُسنے
خداوند کی شان مین ایسے کلمات ناروا زبان سے نکالے کہ ہملوگ اُنکے سننے کی تاب نہ لا سکے اُس
جوان کو ہلاک کرنا چاہا بہت سے سحر کیے مگر ایک سحر کارگر نہوا آخر مجبور ہو کے آپکے پاس آئے ہین شمشاد
نے کہا مین ابھی چلکر اُس جوان کو دیکھتا ہون کہ وہ کون ہے جسنے خداوند کی شان مین کلمات ناروا صرف
کیے ہین یہ کہکے اُٹھا ملازمین کے ہمراہ باہر آیا میان آ کے جو دیکھا تو ایرج نوجوان بہت قریب آ گئے تھے
اُسنے وہین سے نعرہ کیا باش او جوان منم شمشاد جادو ایرج نوجوان سنبھل کے گھوڑے پر بیٹھے شمشاد
نے اُنپے سحر کیا ایرج نامدار کے پاس لوح طلسمی موجود تھی جامہ سلیمانی زیب جسم تھا سحر کیونکر تاثیر کرتا
شمشاد نے کہا اے جوان تو کون ہے جو تنہا اس طرف آتا ہے ایرج نامدار نے کہا مین اس طلسم کے فتح کرنے کو
یہان آیا ہون دیکھ یہ لوح طلسمی ہے مین نے حاصل کر لی ہے لوح طلسمی جو شمشاد نے دیکھی کانپ گیا دل مین کہا
اس جوان سے کیا مقابلہ کرون اگر ہزار سحر کرونگا سب باطل ہو جائینگے یہ سوچ کے اپنے مکر کو کام دیا کہا اے
جوان اب مین کیا کر سکتا ہون تو صاحب اقبال ہے مین تیری اطاعت قبول کرونگا اب مجھکو پناہ دے ایرج
نے فرمایا امان یون نہ ملیگی جبتک دین اسلام نہ اختیار کروگے شمشاد نے کہا مین اسلام قبول کرتا ہون ایرج

نے اُسکو کلمہ پڑھایا شمشاد کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوا ایرج کو اپنے ہمراہ خیابان کے اندر لایا عرض کی ای
آقاے نامدار آپ تنہا اس طلسم مین تشریف لائے ہین ایرج نامدار نے فرمایا میرے ہمراہ لشکر ہی مگر لوح کا
حکم یہ ہوا کہ مین تنہا براے فتاحی طلسم نکلون اس وجہ سے لشکر کو لوح دار کے باغ مین چھوڑ کے تنہا اس طرف
آیا شمشاد نے عرض کی اب یہان سے کہان تشریف لے جایئے گا ایرج نامدار نے فرمایا حکم لوح پر منحصر ہی جیسا
کچھ حکم لوح کا ہوگا وہ کیا جائے گا شمشاد نے عرض کی اب مین آپ کو تنہا نجانے دونگا ہمراہ رکاب چلونگا
ایرج نامدار نے فرمایا اگر لوح تنہا جانے کی ہدایت کریگی تو مین مجبور ہو جاؤنگا نہین لیجا سکتا اور اگر تنہا
جانے کا حکم لوح سے نہ ملا تو تم میرے ہمراہ چلنا شمشاد نے عرض کی ابھی تو دو روز یہان استراحت فرمایے
بعد دو روز کے آپ کو اختیار ہی تشریف لے جائیے گا ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد ہم کو زیادہ نہ روکو
بہت سی وجہین ایسی ہین جنکے سبب سے ہمین اس طلسم کے فتح کرنے کی جلدی ہی شمشاد نے عرض کی آقاے
نامدار دو روز مین ہرج نہوگا آپ اتنی دور سے تشریف لاتے ہین دو روز بھی استراحت نہ فرمایئے گا تو طبیعت
بہت پریشان ہوگی اور میری خوشی یہی ہی کہ آپنے اگر مجھے دین حق تعلیم فرمایا ہی تو میری عزت بھی بڑھایے
دعوت قبول فرمایئے ایرج مجبور ہوے فرمایا اے شمشاد تمنے مجبور کر دیا مین تمھاری خوشی کرونگا دو روز بعد
جاؤنگا شمشاد خوش ہوا ملازمین کو بلایا کہا بارہ دری کو جلد آراستہ کرو آقاے نامدار اندر تشریف لیجائینگے
ملازمین بارہ دری کے اندر گئے بارہ دری کو آراستہ کیا شمشاد کو اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے
عرض کی آقاے نامدار تشریف لے چلیے ایرج شمشاد کے ہمراہ بارہ دری مین تشریف لائے شمشاد نے
اپنے مصاحبین کو بلا کر ایرج کے پاس بٹھایا عرض کی آقاے نامدار مین تھوڑی دیر کے واسطے آپ
سے اجازت چاہتا ہون ابھی حاضر خدمت ہونگا ایرج نے فرمایا شوق سے جاؤ شمشاد باہر آیا ملازمین
سے کہا شراب مین بیہوشی ملادو اور طعام مین بھی جہانتک ہو سکے بیہوشی ملاؤ مین اس جوان کو گرفتار کر کے
خداوند کی خدمت مین روانہ کردون اسنے غضب کیا لوح طلسمی ایسی جلدی حاصل کی کچھ مشکل بھی نہ پڑی
اب اسکو طلسم مین لڑتے کیا عار ہوگا پھر لوح طلسمی لیکر لڑتا اور غضب ہی اُسکے پاس جامہ سلیمانی ہی لوح طلسم کی
نہ ساحر اُس سے مقابلہ کر سکتا ہی نہ دیو لڑ سکتے ہین جامہ سلیمانی جسوقت دیو دیکھین گے مقابلہ نکرینگے ساحر
ہزار سحر کرینگے برکت لوح سے اُسپر سحر تاثیر نکریگا اسکا گرفتار کر لینا بہت اچھا ہی ملازمین شمشاد نے شراب
و طعام مین خوب بیہوشی ملائی تھوڑی دیر تک شمشاد نے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جب سب چیزین تیار ہوئین تو
ایرج نامدار کے پاس حاضر ہوکر عرض کی اے شہریار اگر حکم ہو تو شراب حاضر کرون ایرج نے فرمایا مین شراب
نہین پی سکتا میرے پاس جامۂ سلیمانی ہی اسکا احترام مجھپر واجب ہی شمشاد خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک
ایرج کیفیت طلسم دریافت کرتے رہے جب رات زیادہ گئی تو شمشاد جادو نے ملازمین سے کہا دسترخوان لاؤ
ملازمین نے ایک درجے مین دسترخوان چنا شمشاد کو آکر اطلاع دی شمشاد نے ایرج نامدار سے عرض کی کہ
اے آقاے نامدار تشریف لے چلیے دسترخوان تیار ہی ایرج نامدار اُٹھے شمشاد کے ہمراہ دسترخوان پر تشریف
لائے شمشاد ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑا ہوا عرض کی آقاے نامدار آپ نوش فرمایئے یہ خادم جدید شرط
خدمتگذاری بجالائے ایرج نامدار نے فرمایا اے شمشاد یہ ہرگز نہوگا تم بھی شرکت کرو شمشاد نے بہت انکار
کیا مگر ایرج نامدار نے قبول نہ کیا آخر مجبور ہوکے شمشاد کو بھی شریک ہونا پڑا اسنے ملازمین سے اشارہ کیا ملازمین

اور قابین لائے کہ اُنمین بیہوشی آمیز تھی اسکے آگے لگائین شمشاد نے ایرج سے عرض کی ای شہریار بسم اللہ اب کسکا انتظار ہی ایرج نے قاب مین ہاتھ ڈالا قاب فوراً ٹوٹ گئی شاہزادے کو تعجب ہوا لوح کو دیکھا لکھا تھا ای طلسم کشا اس کھانے کو ہرگز نہ کھانا اگر یہ کھاؤ گے ابھی بیہوش ہوجاؤ گے ایرج نے فرمایا ای شمشاد تم میری قاب مین کھانا کھاؤ شمشاد نے عرض کی ای شہریار یہ بے ادبی مجھسے نہوگی ایرج نے فرمایا مین اجازت دیتا ہون شمشاد نے کہا مجھسے ہرگز ایسی گستاخی نہوگی ایرج نامدار نے بہت اصرار کیا جب شمشاد نے دیکھا کہ اب بے تعمیل حکم کے چارہ نہین مجبور ہوکے کہا مین ہرگز نہ کھاؤنگا اگر زیادہ اصرار کروگے تو بہت پچھتاؤ ایرج نامدار نے تلوار میان سے لی کہا ای شمشاد اگر اس طعام کو نہ کھائیگا تو ابھی قتل کرونگا شمشاد نے کہا ای ان کو گرفتار کرلو خبردار جانے نہ دینا یہ گنہگار خداوند ہی سب لوگ ایرج نامدار کی طرف بڑھے شاہزادے نے قتل کرنا شروع کیا شمشاد اُسی ہنگامے مین نکل گیا اور جہل پیکر کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ملازمین شمشاد اور ایرج والانژاد کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہان ایرج نوجوان نے تھوڑی دیر مین بہت سے ملازمین کو قتل کیا آخر ملازمین تاب مقابلہ نہ لاسکے بہت سے فرار ہوئے بہت سے مارے گئے بہت سے زخمی ہوکر گرے بعض نے بخوف جان اطاعت ایرج نامدار کی قبول کی شاہزادے نے تلوار میان مین رکھی جن لوگون نے اطاعت قبول کی تھی اُنکو پناہ دی وہ لوگ ایرج کو اپنے مکان پر لے گئے سب نے عرض کی ای شہریار آپ اس مرحلے کے عجائبات کو تباہ کردیجئے معلوم ہوتا ہی شمشاد جہل پیکر کے پاس گیا ہی اُس سے آپکی کل حقیقت بیان کریگا ایرج نامدار نے فرمایا اگر وہان جائیگا تو کیا بتائیگا ملازمین شمشاد نے عرض کی اپنی جان بچانے کو چلا گیا ہی شب بھر ایرج نامدار سب سے باتین کرتے رہے صبح کو پھر خیابان شمشاد مین تشریف لے گئے جو جو عجائبات سحر تھے اُنکو مٹایا بعض ایسے تھے جو بے قتل شمشاد نہین مٹ سکتے تھے وہ باقی رہے ایرج نامدار نے فرمایا انکے رہنے سے کچھ نقصان نہین ہی کہین شمشاد جادو بھی مل جائیگا اُسکو قتل کرونگا یہ سب بھی مٹ جائینگے یہ فرماکے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا جن لوگون نے تمھاری اطاعت قبول کی ہی اُنکو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان برف خیز کے روانہ ہو اور کوہ برف خیز کو توڑکر برف خیز جادو کو قتل کرو یہ مرحلہ بہت سخت ہی کوئی کام بے لوح دیکھے نہ کرنا ایرج نوجوان نے ہدایت لوح سب سے بیان کی جو لوگ ایرج کے مطیع تھے اُنھون نے عرض کی ہم بسر و چشم ہمراہ رکاب چلینگے ایرج نامدار نے اُسی وقت وہان سے کوچ کیا اور طرف میدان برف خیز کے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو بخوف جان ایرج کے سامنے سے فرار ہوا اُسی وقت اسنے اپنے تئین جہل پیکر کے پاس پہونچایا جہل پیکر اُسوقت اپنے دربار مین بیٹھا وزرا سے باتین کررہا تھا کہ شمشاد جادو نے جاکر بیٹھے سلام کیا پھر سجدے کو سر جھکایا جہل پیکر نے کہا ای شمشاد اس وقت تمھارا آنا کیونکر ہوا شمشاد نے کہا اے خداوند آپ پر خوب روشن ہی مگر مین بھی عرض کرتا ہون حضور سے آپکا فرمان میرے پاس پہونچا مین شب و روز اس فکر مین تھا کہ اُس جوان کے استقبال کو جاؤن اور بعزت و حرمت اپنے یہان لاکر مہمان کرون اسی واسطے مین نے بہت سے ہرکارے

مقرر کر دیجئے کہ وہ ہر روز دور جاکے اس جوان کو تلاش کرتے رہین چنانچہ کل جب میرے یہان کے ہرکارے ایک
صحرا مین پہونچے انھون نے ایک جوان کو دیکھا صورت بھی ویسی ہی تھی جیسی آپنے تحریر فرمائی تھی بجنسہ ویسی تھی ملازمین نے
کہا اے شخص کیا تو خداوند کا بندہ خاص ہے اس جوان نے آپ کی شان مین ایسے کلمات ناسزا اپنی زبان سے
نکالے کہ مین تعجب کرتا ہون کہ زبان اسکی کیون نہ جل گئی اور آپنے اسکے حال پر رحم کیون کیا میرے ملازمین
کو یہ بات اسکی بہت بری معلوم ہوئی انھون نے سحر کیا اسپر سحر نے تاثیر نہ کی وہ لوگ بخوف جان میرے
پاس بھاگ کے آئے مین نے جو انکی یہ حالت دیکھی تو دریافت کیا کہ تمھاری کیا حالت ہے انھون نے کل قصہ
مجھسے بیان کیا مین جو باہر آیا تو اس جوان کو صاحب لوح پایا اس طلسم کی لوح اسکے پاس موجود تھی اور جامہ
سلیمانی اسکے جسم پر تھا مین بھی کچھ نہ کرسکا آخر مجبور ہوکے اسکی اطاعت قبول کی یہ سوچا کہ اسکو اپنے یہان
مہمان کرکے اسکو بیہوش کرونگا اور گرفتار کرکے آپ کی خدمت پہونچونگا یا خداوند جب مین نے اسکے واسطے
دسترخوان بچھوایا اور کھانا بیہوشی ملاکے اسکے آگے رکھا قاب ٹوٹ گئی نہین معلوم اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ اس
کھانے مین بیہوشی ملی ہے مجھسے کہا کہ اس طعام کو تم کھاؤ مین نے انکار کیا اسنے تلوار میان سے لی کہا اے شمشاد
اگر اس کھانے سے انکار کریگا تو ابھی تجھے قتل کرونگا یا خداوند مین مجبور ہوگیا ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان
کو گرفتار کرلو وہ لوگ اس سے مقابلہ کرنے مین مشغول ہوے مین اپنی جان بچاکے اس طرف چلا آیا اور
آپ کو اس امر کی اطلاع دینا بھی ضرور تھی کہ اسنے لوح طلسمی لے لی ہے اب جلد کچھ انتظام فرمائیے جہل پیکر اس کیفیت
کو سنکر دنگ ہوگیا کہا اے شمشاد اور تو کچھ خوف نہین ہے مگر مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ یہ جوان کس راہ
سے لوح تک پہونچا اور لوح اسنے کیونکر حاصل کرلی خیر تم اپنے مرحلے پر جاؤ ہم خداوند عزرائیل کو حکم دیتے ہین
کہ وہ ابھی جاکر اسکی قبض روح کرے اب تم کسی قسم کا خوف نکرنا اس جوان کو مردہ تصور کرو اور لوح اس
سے لو جب تم یہان سے جاؤ گے اسکی لاش پاؤ گے شمشاد بہت خوش ہوا سلام کرکے اٹھا اپنے مرحلے
کی طرف روانہ ہوا یہان جہل پیکر نے ایک ساحر کو بلایا کہ نام اسکا افتخار جادو تھا اس سے کہا اے افتخار
جادو ایک جوان بعزم طلسم کشائی یہان آیا ہے لہذا تمھین حکم خداوند ہوتا ہے کہ تم جاکر اس سے لوح لے آؤ
افتخار جادو نے عرض کی مین ابھی جاتا ہون لوح لیکر آتا ہون مگر خداوند میری مدد کرین دشمن پر فتح دین جہل پیکر
نے کہا خاطر جمع رکھو ہم تمھاری مدد کرین گے دشمن پر فتح دینگے تم اس جوان کو زندہ نہ چھوڑنا طلسم سے اٹھا کر
کسی صحرا مین لے جانا وہان اسکو ہلاک کرنا لاش وہین چھوڑ کے چلے آنا لوح اور جامہ سلیمانی لیتے آنا قدرت
تمھین لوح دار بنائین گے افتخار نے عرض کی مین جاتا ہون یہ کہکے وہان سے روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شمشاد جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو جہل پیکر سے رخصت ہوکر چلا بروے ہوا آتا تھا جب اپنے خیابان کے قریب پہونچا تو اسنے
دیکھا ایک بارگاہ استادہ ہے وہان کچھ لوگ دربارگاہ پر بیٹھے ہین سحر کرتا ہوا زمین پر آترا دیکھا تو سب ملازمون کو
پہچانا قریب آیا کہا تم لوگ میرے ملازم تھے یہان کیونکر آئے ملازمین نے جواب دیا کہ ہم تیرے ملازم اسوقت تک
تھے جسوقت تک ہمارے دل مین نور ایمان پیدا نہوا تھا اور اب ہمنے تیرے مذہب پر لعنت کی اور دین حق اختیار
کیا اب ہم غلامان ایرج نوجوان ہین اگر ہمسے زیادہ گفتگو کریگا تو ہم تجھے سزا دین گے شمشاد نے کہا

تمھاری کیا مجال ہی جو ہمسے آنکھ ملاسکو یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ایرج نامدار بارگاہ سے سُن رہے تھے باہر آئے
دیکھا شمشاد ملازمین سے سخت کلامی کر رہا ہی قریب آکے فرمایا اے شمشاد اگر اپنی جان عزیز ہی تو یہان سے
چلا جا شمشاد نے کہا اے جوان کیون گھبراتا ہی تیرے واسطے خداوند نے ملک الموت کو حکم دیدیا ہی وہ قریب
قبض روح کرنے کو آتا ہی ایرج نامدار کو غصہ آیا بڑھ کے ایک طمانچہ اسکو مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا زمین پر
مرکے گرا تاریکی چھا گئی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من شمشاد جادو بالک مرحلہ طلسم جہل پیکر لود
اس آواز کے آنے سے تاریکی برطرف ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا لاش شمشاد جادو کی جل گئی تھی ملازمین
شمشاد نے عرض کی اب اس کا مرحلہ بالکل تباہ ہوگیا ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا مرحلہ اُسکا پیشتر ہی تباہ
ہوچکا تھا ملازمین نے عرض کی اگر اب وہان تشریف لے چلئے تو خزانہ ہاتھ آئے ایرج نے فرمایا اب واپس
جانا مناسب نہین ہی اگر ہماری قسمت کا ہوتا تو اُسی وقت مل جاتا اب اُسکے واسطے یہان سے واپس جانا
خلاف ہی بہتر یہ ہی کہ اب برف خیز کی طرف چلین جب وہان سے فرصت ملیگی پھر جو لوح کی ہدایت ہوگی وہ
کیا جائیگا ملازمین مجبور ہوگئے ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے شب بھر وہان قیام فرمایا
صبح کو پھر روانہ ہوئے دن بھر رہروی کی شب کو ایک دریا کے قریب پہونچے ایرج نامدار نے فرمایا
کشتیان طلب کرو ملازمین نے عرض کی اے شہریار یہ وہ دریا ہی جہان کشتی نہین ملتی ہی ایرج نامدار نے
لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اسم حاشیہ لوح پر سات بار پڑھو کشتی ظاہر ہوگی مع اپنے ہمراہیون کے اُس کشتی پر
بیٹھ کے روانہ ہونا اگر عجائبات و غرائبات ملین تو بے ہدایت لوح کوئی کام نکرنا ایرج نامدار نے اسم
حاشیہ لوح کو سات بار پڑھا دیکھا ایک کشتی وسط دریا سے پیدا ہوئی کنارے پر آئی ایرج نامدار اُس
کشتی پر سوار ہوئے کشتی روانہ ہوگئی ایرج نامدار نے دریا کی وسعت دیکھکر اپنے ہمراہیون سے فرمایا اس
دریا کی وسعت پر تعجب آتا ہی مین نے آجتک ایسا دریا نہین دیکھا اس زور سے پانی بہتا ہی کہ کشتی یہان
ٹھہر نہین سکتی ہی ملازمین نے عرض کی اسی وجہ سے کوئی کشتی یہان نہین رہتی ہی آجتک اس دریا مین کسی نے
کشتی نہین چھوڑی اور اس طرف سے کوئی جانے کا قصد بھی نہین کرتا ہی آج آپ اس طرف تشریف لائے تو آپکے
واسطے کشتی بھی موجود ہوگئی ایرج نامدار نے فرمایا یہ قدرت الٰہی ہی اس مین تعجب کیا ہی یہ باتین کرتے ہوئے
جاتے تھے کہ ایک ستون دریا مین نظر آیا ایرج نے فرمایا یہ ستون کیسا ہی ملازمین نے عرض کی اسکی کیفیت سے
ہم آگاہ نہین ہین یہ ذکر تھا کہ کشتی اُس ستون کے پاس جا کر ٹھہر گئی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل کرے اور کشتی ستون تک بخیر و عافیت پہونچ جائیگی تو طلسم کشا کو لازم ہی
کہ اسم حاشیہ تین بار پڑھے اور جست لے اگر پہلی جست مین ستون کے اوپر پہونچ جائیگا تو راہ
پائیگا کوئی مشکل درپیش نہوگی اور اگر پہلی جست مین ناکامیاب رہا تو دوسری جست مین پہونچ جائیگا
اور راہ کسی قدر سخت پائیگا اور تکلیف اُٹھائیگا اور اگر دوسری جست مین بھی ناکامیاب رہا تو تیسری
جست کرے اگر پہونچ جائیگا تو راہ ملے گی مگر بڑی تکلیف ہوگی اور بڑی بڑی سختیان درپیش
ہونگی اگر تیسری جست مین بھی ناکامیاب رہے تو لازم ہی کہ چوتھی جست نکرے ورنہ دریا مین ڈوب
کے مرجائیگا پھر لوح دیکھے جو حکم لوح ہو وہ کرے ایرج نامدار نے خدا کو یاد کیا اور اسم
حاشیہ لوح تین بار پڑھ کر جست کی دامن کشتی مین اُلجھا اوپر ستون کے نجا سکے ایرج نامدار نے

پھر اسم حاشیہ پڑھا خدا کو یاد کر کے جست کی ستون کے اوپر ہو نیچے دیکھا وہنہ نقب کا بنا ہی ایرج
نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اسکے اندر کود پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر کود پڑے
آنکھیں بند ہو گئین تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی پاؤن آشنا زمین ہوئے جسم مین ہوا لگی ایرج
نامدار نے اسے تئین ایک میدان وسیع مین کھڑا ہوا پایا دیکھا سامنے ایک پہاڑ کی چوٹی معلوم ہوتی ہی مگر سفید
ایرج نامدار نے خیال کیا کہ کوہ برف خیز یہی ہی یہ سوچ کے آگے بڑھے دیکھا سامنے سے سب
ہمراہی آتے ہین ایرج نامدار بہت ہی خوش ہوئے سب سے گلے ملے کل حال دریافت کیا کہ تمھین یہانتک
کسنے پہونچایا اور کیونکر آئے سب نے عرض کی کہ جب آپ تشریف لیگئے تھے تو کشتی
غرق ہو گئی ہم لوگ بیہوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا اپنے تئین اس صحرا مین پایا پھر اسنے
ایک مرد ضعیف نے آکے کہا اس طرف جاؤ طلسم کشا سے ملاقات ہو گی ہم لوگ اسی طرف چلے آئے آپ سے
ملاقات حاصل ہوئی ایرج نامدار نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین لکھا تھا کہ جس طرف جاتے ہو چلے
جاؤ تھوڑی دور کے بعد تمھین ایک درخت ملے گا کہ جس مین بجاے برگ وثمر کے دست وپا آویزان
ہونگے اس درخت کو بقوت طلسم کشائی زمین سے اکھاڑنا اسمین سے ایک نقب ظاہر ہوگی بے خوف
داخل نقب ہونا تھوڑی دیر مین کوہ برف خیز پر جاکے پہونچ گئے ایرج نامدار آگے بڑھے تھوڑی دور
کے بعد دیکھا کہ ایک درخت نہایت عالی شان معلوم ہوتا ہی کہ اس مین بجاے برگ وثمر کے
دست وپا آویزان ہین ایرج نامدار اس درخت کے پاس آئے درخت کو آغوش مین لیکر
زور کیا پہلے زور مین درخت کو حرکت ہوئی دوسرے زور مین زمین وہان کی شق ہو گئی تیسرے
زور مین درخت جڑ سے اکھڑ آیا درخت کے اکھڑتے ہی ایک تاریکی چھا گئی آسمان کی سمت لوح چمکائی
وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہی بسم اللہ کہکر دہنہ
نقب مین داخل ہوے ہمراہی بھی ایرج نامدار کے بعد اس نقب مین پھاند پڑے دیر تک
اس نقب مین رہے قریب شام ایرج نامدار اس نقب سے باہر تشریف لائے دیکھا
سامنے سے ایک کوہ برف معلوم ہوتا ہی مگر گرد اس کوہ کے دریا معلوم ہوتا ہے پانی
بہت زور شور سے بہ رہا ہی برف کے پہاڑ سے دھوان انتہا سے زیادہ نکل رہا ہے مثل ابر
اس مین سے پانی برستا ہی برف کی سلین پہاڑ سے چٹک کر کوسون کے فاصلے پر جاتی ہین
ایرج نوجوان اس تماشے کو غور دیکھنے لگے ملازمین نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ اے آقاے نامدار آپنے
یہ تماشا ملاحظہ فرمایا کہ اس کوہ مین کیسے کیسے عجائبات بھرے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا
سب خدا کے فضل وکرم سے دفع ہو جائینگے یہ فرماکے لوح کو پھر ملاحظہ فرمایا اس مین نوشتہ
پایا کہ اے فاتح طلسم اے سیارہ عجائبات یہ دریا جو کوہ کے گرد معلوم ہوتا ہی یہ دریاے سحر ہی
اس سے خوف نکرو اور بالکل اندیشہ کو اپنے دل مین راہ ندو یہ سب نمود بے بود ہی
جب تم قریب جاؤگے اور جامۂ سلیمانی کا سایہ اس دریا پر پڑیگا اسکی برکت وعظمت
سے یہ دریا خشک ہو جائیگا خاک اڑنے لگیگی پانی کا نام ونشان بھی باقی نرہیگا
پہاڑ پر سے جو بہت بڑی بڑی سلین برف کی چٹک چٹک بہت دور دور جاتی تھین

سحر کرے باغ کے باہر آئین دیکھا سامنے سے ایرج نوجوان بصد شوکت شان تشریف لاتے ہین مگر تنہا اور پیادہ پا ہین ملکہ
سے یہ کیفیت شاہزادے کی نہ دیکھی گئی تخت اُتار ا ایرج کے سامنے آئین شاہزادے نے جو ملکہ شاداب کو دیکھا
خوش ہوگیا ہنسکر کہا ای ملکہ تمھین میرے آنے کی کس نے اطلاع دی ملکہ شاداب نے عرض کی ای شہریار میرے دل
نے مجھکو آگاہ کیا مگر ایک امر کا بڑا تعجب ہی ایرج نامدار نے فرمایا بیان کرو ملکہ شاداب نے کہا آپ نے ملکہ برجیس
کو کہان چھوڑا ایرج نامدار ملکہ برجیس کا نام سنکر ہنسے جواب دیا کہ مین اس امر سے مطلق آگاہ نہین ہون کہ ملکہ
برجیس کہان ہین جسوقت سے تمسے رخصت ہوا مجھے اُنکی کیفیت نہین معلوم ہی کہ وہ کس کام مین مصروف ہین اور کہان
ہین ملکہ شاداب نے عرض کی ای شہریار آپ نے غضب کیا اُنکو تنہا چھوڑ دیا ماشاءاللہ وہ حسین ہین بہت سے ساحر
اُنکی الفت کا دم بھرتے ہین اُنکی ہر ایک ادا پر مرتے ہین خود سلطان طلسم جان دیتا ہی ایسا نہو ایسے وقت مین
کوئی جادوگر اُنہین لیجاے تو آپ کے دشمنون کو صدمہ ہو آپ تو اُنکے پاس مرحلۂ لوح بھی نہین ہی اور لوح دار
جادو بھی اُنکی مدد کے واسطے نہین ہی جو کوئی ساحر اُن تلک نہ پہونچ سکے اب تو جسکے مزاج مین آئیگا اُنہین باغ سے لیجائیگا
ایرج نے فرمایا پھر تمکو صدمہ کرنیکا کیا سبب ہی مین کیون رنجیدہ ہونے لگا اگر اُنکی قسمت مین یہی ہی تو ضرور پیش آئیگا
ملکہ شاداب نے عرض کی ای شہریار میرے زبان نہ کھلوائیے زیادہ تجاہل عارفانہ نفرمائیے ورنہ مین صاف
صاف کہونگی تو آپ کو ناگوار ہوگا ایرج نامدار نے خیال کیا ایسا نہو ملکہ سے گفتگو بڑھ جاے اور کوئی کلمہ ایسا
زبان سے نکل جاے جو ملکہ کے خلاف ہو اور اُنکو رنج پہونچے یہ سوچ کے خاموش ہو رہے اتنا تو کہا کہ ملکہ جو کچھ
کہتی ہو بہت بجا ہی مگر اسی وقت تمھین جملہ شکایتون سے فراغت کرتا ہی ملکہ سمجھین ایرج نامدار کو میرا کہنا ناگوار
ہوا اب زیادہ شکایت کرنا اچھا نہین ہی ایسا نہو کہ زیادہ غصہ آجائے اور یہین سے یہ واپس جاے تو
غضب ہوگا پھر شاہزادے کا ملنا ممکن نہوگا یہ سوچ کے عقلمندی سے بات کو ٹالا عرض کی ای شہریار آپنے میری
باتون کو صحیح جانا مذاق مین بُرا مانا اگر اب طبع مبارک کی یہی کیفیت ہی تو مین آیندہ ایسے امور خدمت والا مین عرض
نکرونگی اس وقت میری خطا معاف فرمائیے مین آگاہ نہ تھی کہ اس وقت طبع مبارک مائل فکر ہی ایرج نے فرمایا مجھکو تو
تمھاری بات ناگوار نہین ہوئی اگر تم اس امر کو بیان نہ کرتین تو مین ہرگز مانع نہوتا لیکن تمنے ایسی بات کا ذکر کیا جس
نے مجھے رنج پہونچایا ملکہ نے گردن جھکائی عرض کی معاف فرمائیے تخت پر تشریف لائیے اندر چلیے ایرج نامدار ملکہ
کے ہمراہ تخت پر بیٹھے ملکہ نے تخت کو بلند کرنا چاہا مگر تخت نے زمین سے جنبش نہ کی ملکہ مجبور ہوئین ایرج نامدار نے
فرمایا ملکہ یہ تخت سحر ہی جب تک مین بیٹھا رہونگا تخت بلند نہوگا تم اندر جاؤ مین آتا ہون ملکہ نے عرض کی
یہ ہو سکتا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین بھی تو اس طرح نہین جا سکتا ہون ملکہ شاداب مجبور ہوئین عرض کی آپ
یہان توقف فرمائین مین مرکب حاضر کرتی ہون ایرج نے فرمایا ملکہ کیا ضرورت ہی یہانسے باغ دور نہین ہی مین تمسے قبل
پہونچ جاؤنگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ایک طرف سے گرد اُڑی ایرج نامدار نے اُس طرف دیکھا ملکہ سے فرمایا نہین
معلوم کون لوگ آتے ہین اب تمھارا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی تم اندر جاؤ مین ان لوگون کو دیکھون کہ اس
جانب کسواسطے آتے ہین ایرج نامدار یہ فرما رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا ایرج نے دیکھا کہ جن ہمراہیون
کو دریا کے کنارے پر چھوڑا تھا وہ سب لوگ رواروی کرتے ہوے آتے ہین ایرج نامدار بہت خوش و مسرور ہوگئے
ملکہ سے کہا سب میرے ہمراہی ہین تم اندر جاؤ مین ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا ملکہ ایرج نامدار سے رخصت
ہوکر باغ کے اندر آئین ایرج نامدار اُن لوگون کے لینے کو بڑھے وہ سب بھی نزدیک پہونچ چکے تھے ایرج نامدار

کو سب نے دیکھا گھوڑون سے اُتر پڑے سب نے آکر ایرج نامدار کے قدمون کو بوسہ دیا مرکب ایرج نامدار حاضر
کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا باغ کے اندر آیا یہان بھی ملکہ شاداب نے سب کو اطلاع دی تھی کہ شاہزادہ
آپہونچا ہی جو جو سردار ایرج کے یہان مقیم تھے وہ سب بھی لشکر کو آراستہ کرکے براے استقبال ایرج نامدار باہر
آنیوالے تھے کہ پھاٹک پر غل ہوا سب لوگ آگے بڑھے دیکھا ایرج نامدار پھاٹک کے اندر تشریف لا چکے ہین
سب سردارون نے جو ایرج کو بہت دنون کے بعد دیکھا سب طرف سے آکر ایرج نامدار کے گرد حلقہ کرلیا ہر ایک
نے قدم ایرج کو بوسہ دیا ایرج نامدار نے بھی سبکو گلے سے لگایا ہر ایک کا مزاج پوچھا اپنی بارہ دری مین آکے جلوہ
فرما ہوے جو ہمراہی ایرج نامدار کے دریا کے کنارے پر چھوٹ گئے تھے اُنکو شاہزادے نے اپنے پاس بلایا فرمایا
تم لوگ یہانتک کیونکر آئے دریا سے کیونکر پار اُترے سب نے عرض کی جب آپ سے ہملوگ جدا ہوے اُس کے
تھوڑی دیر کے بعد ایک پیر مرد ظاہر ہوے ہملوگون کے قریب آئے فرمایا تم لوگ کون ہو یہان کیون ٹہلتے ہو ہمنے
کل کیفیت بیان کی اُن پیر مرد نے کہا تملوگ اپنی آنکھین بند کرو ہم تمھین دریا کے اُس پار پہونچا دین جب ہملوگون
نے آنکھین بند کین تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کہ آنکھین کھولدو ہمنے آنکھین جو کھولین اپنے کو دریا کے اُس پار
پایا ایک آواز آئی کہ سامنے جو ایک درخت معلوم ہوتا ہی اُسی سمت چلے جاؤ اور کسی جانب نہ جانا ورنہ راستہ
بھول جاؤگے تو غضب ہوگا ہم بموجب ہدایت اُس پیر مرد کے اِس طرف آئے بخت رسا نے آپ کے قدمون
سے ہم سبکو مشرف کیا دولت کونین ہاتھ آئی ایرج نامدار نے فرمایا آپ لوگ تشریف لیجائین تھوڑی دیر استراحت
فرمائین مسافت اُٹھائی ہی سب نے عرض کی ہمین استراحت سے زیادہ راحت ملتی ہی کہ آپ کے حضور مین حاضر ہین
ایرج نامدار خاموش ہوے اور سردارون نے کیفیت دریافت کرنا شروع کی کسی نے عرض کی اے شہریار لوح
کیونکر پائی گلزار لوح کیسا تھا راہ مین جس مرحلے کو فتح کیا وہان کیا کیا عجائبات دیکھے ایرج نامدار نے سب کیفیت
بیان فرمائی تھوڑی دیر کے بعد محل مین جانیکا ارادہ کیا چاہا اٹھین کہ ایک پرچہ گود مین گرا ایرج نامدار نے اس پرچے کو
اُٹھایا پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکے معلوم ہوا کہ ملکہ پرچبین کی طرف سے لکھا ہی کہ مین ملکہ شاداب
کے باغ مین ہرگز نہ آؤنگی آپ کے سامنے اُس روز کیسی سخت گفتگو آگئی تھی اب جو مین وہان آؤنگی تو ضرور
ملکہ مجھے طعنہ دیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ جب آپ وہان سے مع لشکر سفر کرین مجھے اطلاع دین مین حاضر خدمت ہو جاؤن
ایرج نامدار نے اس کے جواب مین اسیوقت تحریر کیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم اپنے تئین جلد یہان پہونچاؤ
مین تمھارے واسطے دوسری جگہ تجویز کردونگا ملکہ شاداب کو یہ کیفیت معلوم بھی نہوگی اور جسوقت مین سفر کرونگا
تمھین کیونکر اطلاع دونگا یہان کوئی ساحر ایسا نہین ہی جو تم تک جاسکے اور تمھین اطلاع دیکر واپس آسکے تم اس
نامہ کے دیکھتے ہی میرے پاس آؤ مین تمھارے واسطے یہان بندوبست کردونگا جب سفر کرونگا تمھین اپنے
ہمراہ لونگا یہ نامہ لکھکر ایرج نامدار نے اپنے زانو پر رکھا سب نے دیکھا نامہ غائب ہوگیا ایرج نامدار وہان سے اُٹھے
اندر تشریف لائے ملکہ شاداب منتظر تھین ایرج نامدار کو دیکھکر عرض کی اے شہریار آپ نے بہت دیر لگائی بیشتر
یہان تشریف لائیے ایرج نے فرمایا ملکہ میرے سردارون نے مجھے بہت دن کے بعد دیکھا تھا کیفیت سفر دریافت کرتے تھے
اُن سے ذکر کر رہا تھا ملکہ خاموش ہو رہین ایرج نامدار مسند پر جلوہ فرما ہوے حکم دیا گائن کو بلاؤ یہ سنتے ہی ملازم
گئے ایک گائن کو بلا کے لائے سامنے وہ گائن بڑے ناز و انداز سے آکے بیٹھی سازندون نے ساز ملائے
اُس گائن نے پہلے گت ناچی بعد اُسکے یہ غزل وزیر علی انجم کی شروع کی غزل

جان مضطر عمر بھر سہتی رہی غم دل کے ساتھ
ہی خمیر ہیو فنائی طینت قاتل کے ساتھ
اُسکو شغل نالہ اُنکو اشک ریزی سے غرض
زخم دل مین عکس روئے مہ جبین سے دو دہی
بد گمان ہو یار دشمن کو خبر ہو راز سے
لیلی پردہ نشین سمجھی کہ مجنون کی ہی خاک
لاکھ ہو سینہ سپر بچتا کسی پہلو نہین
ساقیا یون منہ لگانا می کا ہی مطلق حرام
ہاتھ مین دل لیکے پہلے پھر کیا پامال غم
کاہش اُسکو اور زوال اِسکو ہی کیا تشبیہ دون
رکھ نہ محروم شہادت ہان لگا دے تیغ کے ہاتھ
سخت جانی کا یہ مطلب تھا شہادت ہی نہو
سر پٹکتا دوڑتا نالہ کنان حسرت نصیب
اُسنے منہ پھیرا اُٹھ کر اسنے دیدی اپنی جان
حافظ جان قاتل عالم ہین یہ تیغ و سپر
بیخودی کے جوش مین فرقت کی شب وحشت زدہ
دل خدا جانے کہان ہی سینہ پہلو نہان
تیغ ابرو جب چلی تیر غمزہ ہمراہ تھے
پیشکش مین کیا کرون مدت سے پہلو مین نہین
جب لڑی آنکھ اُس پری سے دل بھی مائل ہو گیا
صحبت نافہم مطلب آشنا سے دور بھاگ

اب وہ دشمن بنگیا رہنے لگا قاتل کے ساتھ
داغ ناکامی ہوا ہی خلق میرے دل کے ساتھ
مبتلائے غم ہین آنکھین بھی ہمارے دل کے ساتھ
چاندنی نے یہ ستم تازہ کیا گھائل کے ساتھ
اس لیے باتین کبھی کرتا نہین مین دل کے ساتھ
گرد غبار راہ بھی اُٹھکر چلا محمل کے ساتھ
یار کا تیر نظر کیا آشنا ہی دل کے ساتھ
لطف دور جام ہی اس رونق محفل کے ساتھ
دست رنگین نے نئی شوخی دکھائی دل کے ساتھ
مہر کو تلون سے اور رخ کو مہ کامل کے ساتھ
اتنی بیدردی نکر او سنگدل بسمل کے ساتھ
جان فشانی خنجر قاتل نے کی بسمل کے ساتھ
قیس یون آتا ہی ای لیلی ترے محمل کے ساتھ
رسم جانبازی ادا بسمل نے کی قاتل کے ساتھ
تل ہوا ہی خلق اس سے اب وہ قاتل کے ساتھ
دل لگا کرتا ہی باتین مجھسے اور مین دل کے ساتھ
دل لگی اچھی نہین تیر ادا بیدل کے ساتھ
رسم جنسیت نے دکھلایا اثر شامل کے ساتھ
کیون خدنگ ناز کاوش دل لگی ہی بیدل کے ساتھ
ربط ہمدردی کیا ہمجنس نے شامل کے ساتھ
غم اٹھانا ہو تو اے انجم رسم کر جاہل کے ساتھ

دو روز تک صحبت عیش و نشاط منعقد رہی تیسرے روز ایرج نامدار نے خیال کیا کہ ابھی تک ملکہ مہرجبین نہین آئین اور نہ کسی نامہ دار کو بھیجا یہ سوچکر سمجھے کہ ملکہ کو یہان آنے سے بالکل انکار ہی یقین ہی کہ وہ نہ آئین اور اب یہان زیادہ ٹھہرنا بھی اچھا نہین ہی مناسب ہی کہ لوح کو دیکھکر سفر کرین یہ خیال جو آیا اسی وقت ملکہ شاداب سے فرمایا کہ اب زیادہ ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی کل لوح دیکھونگا جو ہدایت ہوگی اس پر عمل کرونگا ملکہ شاداب نے عرض کی ای شہریار ہمت و اقبال کے بعد آپ سفر سے تشریف لائے ہین کچھ دنون یہان اور تشریف رکھیے ابھی تو مسافت سفر بھی زائل نہین ہوئی ہی دو تین روز کے بعد تشریف لیجائیےگا ایرج نامدار نے فرمایا ملکہ مین اپنے آنے کا سبب تمسے بیان کرچکا ہون اور ایسی حالت مین دیر کرنا اچھا نہین ہی اگر اور لوگ طلسم فتح کرکے لشکر صاحبقران مین آجائینگے تو مجھے ندامت ہوگی ملکہ شاداب نے کہا آپ کو اختیار ہی مین مانع نہین ہون ایرج نامدار نے وہ شب بھی بہ عیش و عشرت بسر کی صبح کو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ ای طلسم کشا اب لازم ہی کہ اپنے تئین طلسم خاص مین پہونچا اور قلعہ طلسمی کو فتح کرکے اسیران زندانخانہ طلسمی کو رہائی دے کہ فتاحی طلسم آسان ہو ایرج نامدار نے

لشکر مین حکم دیا کہ ہر ایک سامان سفر درست کرے یہان سب لوگ پہلے ہی سے تیار رہتے تھے حکم پاتے
ہی مسلح و مکمل ہو گئے ایرج نامدار کو اطلاع دی کہ ہم لوگ تیار ہین جس وقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیچلیے
ایرج نامدار اُسی وقت ملکہ شاداب سے رخصت ہوے باہر تشریف لائے لشکر کو ہمراہ لیکر جس طرف
کہ لوح نے ہدایت کی تھی اُدھر روانہ ہوے تین چار کوس کے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ابر گلابی
رنگ کا آتا ہے ابر سے پھول برس رہے ہین طائران خوش الحان ابر کے نیچے زمزمہ سرائی کرتے ہوے
آتے ہین ایرج نے ہمراہیون سے فرمایا یہ ابر کیسا ہے سب نے عرض کی اے شہریار کوئی ساحرہ آتی ہے
ایرج کو چونکہ ملکہ مہ جبین کا خیال تھا لشکر کو ٹھہرایا ساحرون کو طلب کیا فرمایا اس ابر کو آگے نہ بڑھنے
دینا یہین روک لینا سب نے عرض کی کیا بڑی بات ہے ہم ابھی اس ابر کو روکے لیتے ہین یہ کہکے دو تین
ساحران جلیل آگے بڑھے ابر بھی قریب پہونچ چکا تھا ساحرون نے کچھ سرسون کچھ ماش کے دانے اسم سحر
پڑھ پڑھکے ابر کی طرف پھینکے ابر رک گیا ابر کے رکتے ہی ایک برق چمک کر گری کہ ساحرون کے سر اُڑ گئے
ایرج کو کمال افسوس ہوا فرمایا یہ کیا غضب ہوا اور ساحر ابر کی طرف بڑھے ایرج نامدار نے فرمایا تم لوگ
اپنی جگہ پر کھڑے رہو کوئی آگے بڑھنے کا ارادہ نکرے ساحرون نے حکم ایرج کی تعمیل کی جہان پر کھڑے تھے
کھڑے رہے ایرج نامدار آگے بڑھے لوح کا عکس اُس ابر پر ڈالا ابر رکا ایرج نے دیکھا ایک برق چمکی
کہ ابر پھٹ گیا ایک تخت جواہر نگار نظر آیا اُس پر ملکہ مہ جبین کو پایا شاہزادہ خوش ہو گیا ملکہ کی نگاہ بھی شاہزادے
پر پڑی منفعل ہو کر تخت زمین پر اتارا شاہزادے کے قریب آکے عرض کی اے شہریار معاف فرمایئے گا مجھے نہین
معلوم تھا کہ یہ لشکر آپ کا ہے ورنہ مین ساحرون کو قتل نہ کرتی مین آپ سے بہت محجوب ہوئی ایرج نے فرمایا ملکہ
اسمین انفعال کی کیا ضرورت ہے تم نے نادانستگی مین ساحرون کو قتل کیا یہ فرما کر حکم دیا کہ بارگاہین استادہ
ہون اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین ایرج نامدار نے ملکہ مہ جبین کو ایک بارگاہ اترنے کو دی ملکہ مہ جبین اُس
بارگاہ مین گئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جا کر
بیٹھے دوسرے روز وقت سحر ایرج نامدار نے ملکہ سے کہا آج ہمارا دل چاہتا ہے کہ واسطے شکار کے جائین
صحراے سبزہ زار کی سیر کرین وحش و طیور کو شکار کرین ملکہ نے کہا آپ کو اختیار ہے مین مانع نہین
مگر جلد آئیے گا دیر نہ لگایئے گا ایرج نے جواب دیا اے ملکہ ہم اقرار کرتے ہین کہ بہت جلد آئینگے عجب نہین
کہ آج شام ہی تک چلے آئین یہ کہکر بارگاہ سے باہر آکر سردارون اور قراول وغیرہ سے پوچھا یہان
قریب تر کوئی ایسا مقام بھی ہے کہ جہان جاکر ہم شکار کھیلین طائران شکاری بکثرت ہاتھ آئین انمین سے چند آدمیون نے
عرض کیا حضور یہان پانچ کوس سے کچھ زیادہ ایک صحراے سبزہ زار ہے اور ایک مختصر کوہ ہے چشمے اُس سے
جاری ہین وہ مقام قابل سیر ہے اور وحش و طیور اسمین کثرت سے ہین شاہ و شہریار اسی صحرا مین آکر شکار جانورون کا
کرتے ہین کبھی کبھی شیر بھی اُس صحرا مین آجاتا ہے کیونکہ ترائی وہان بہت ہے پہاڑ کی گھاٹیون مین اور ترائی کے مقامون مین
شیر رہتا ہے غزال اس درجہ ہین کہ اگر مہندس انکا شمار اور حساب کرے تو بھی ممکن نہین کہ انکی تعداد دریافت کر سکے علاوہ
غزالون کے اور طرح طرح کے چوپائے بیشتر سے اس صحرا مین بہت ہین اور طائران انواع اقسام بھی بکثرت
ہین اگر آپ اُس صحرا مین تشریف لیچلیے اور شکار وحش و طیور کا کیجیے تو غالباً بہت سے وحش و طیور کو شکار کیجیےگا
اور دل کو بھی اس صحرا کی سیر سے فرحت ہوگی آپ تو صحیح و سالم ہین کسیطرح کی شکایت نہوگی ہم دعا کرتے ہین

کہ وہ صحرا سبزہ زار ہی گلہاے خود رو سے پر بہار ہی کہ اگر برسونکا بیمار بلکہ وہ بیمار کہ جسے حضرت عیسیٰ بھی جواب دیکے چلے ہون اور لبون پہ اُسکے دم ہو آثار مرگ چہرہ سے اُسکے ہویدا ہو دل اُس صحرا مین جاے اور وہان کی ہوا کہاے چندے وہان قیام کرے امراض سے نجات پاے بالکل صحیح و تندرست ہو جاے کیونکہ وہانکی ہوا دم عیسیٰ سے بھی زیادہ اثر رکھتی ہی پانی اس کوہ کے چشمونکا ایسا ہی کہ آب حیات بوجہ اپنی آبرو ریزی کے اُسکے روبرو نہین آتا بلکہ شرم و غیرت سے اُسے ایسی حیا آئی ہی کہ پردۂ ظلمات مین جاکر چھپا ہی صاف و شیرین ایسا ہی کہ صفائی اُسکی آبرو ریز آب گوہر ہی اور شیرین ایسا ہی کہ جان شیرین اُسپر نثار ہی زیادہ تعریف اگر اُس کوہ صحرا کی کیجاے تو شاید خیال ہو کہ جھوٹ ہی اسوجہ سے ہم اس کی اور تعریف و ثنا نہین کرتے ہین اگر حضور تشریف لیچلینگے تو خود اُس کوہ و صحرا کی کیفیت دیکھکر ہمارے عرض کرنے کو صدق جانینگے ایرج نامدار نے اوصاف اس صحراے سبزہ زار کے اسقدر سنکے بصد اشتیاق فرمایا ہم ضرور اُسی صحرا مین واسطے شکار وحوش و طیور کے چلینگے ہمکو وہین لیچلو اور جلد تر اسیوقت سامان شکار تیار کرو ہمراہ خیام و بارگاہ لیلو اور وہ اشیا بھی ہمراہ ہون جنکی وہان ضرورت درپیش ہو سبھون نے دست بستہ عرض کیا ایسا ہی ہوگا چنانچہ حسب الحکم اُنھون نے سامان شکار درست کیا ایرج نامدار مرکب پر سوار ہوے چند سردارونکو اپنے ہمراہ لیا اور چند سردارونکو واسطے حفاظت اور نگہبانی لشکر کے وہین چھوڑا پھر قراول اور میر شکار کو ساتھ لیا اسیوقت باز بحری جرہ اور کتے کی جوڑیونکو جو شکاری تھین خدام نے انکو ہمراہ لے لیا سواری ایرج کی آگے بڑہی اثناے راہ مین ایرج سردارون سے باتین کرتے ہوے چلے جاتے تھے بعد قطع راہ جب قریب تر اُس صحرا کے پہنچے دیکھا وہ عجیب کوہ باشکوہ ہی کوہ طور سے منزلت مین فزون ہی دل مومن کیطرح پاک و صاف ہی چشمے اس سے جابجا جاری ہین صفت اُسکی یہ ہی

نظم

کوہ وہ تھا برنگ کوہ بلور — جل گیا تھا اسی کے رشک سے طور
تیغ کوہ گران تھی وہ جلاد — جسکی گردن پہ خون صد فرہاد
چشمے اُسپر وہ صاف اور پرتاب — موجزن مثل چشمۂ سیماب
دلربا آبشار کی آواز — فرحت افزا برنگ نغمہ ساز
الطرف چشم نرگسی کہسار — دیدۂ مست کی طرح ہشیار
حسن مین مثل کوہ تمکین تھا — رشک شیرین وہ کوہ شیرین تھا
راہ پر پیچ اُسکی تھی بالکل — غیرت راہ کوچۂ کاکل
لیکے آب اُسکی نہر سے رضوان — سینچتا تھا ریاض باغ جنان
ہر شجر اُسکا نخل گلشن طور — ہر ثمر رشک سیب عارض حور
وہ درختونپہ مرغ خوش الحان — نغمہ آموز عندلیب جنان

ایرج نوجوان اس کوہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوے بعد ازان صحرا کی طرف دیکھا عجیب صحراے سبزہ زار نظر آیا کہ کوسون تک سبزہ شاداب اسطرح نظر آتا تھا گویا مخمل سبز کا زمین پر فرش تھا اُسکے دیکھنے سے آنکھون مین خنکی و بصارت دلکو شگفتگی و فرحت ہوتی تھی وہ گلہاے خود رو کی صحرا مین بہار جس سے شان پروردگار آشکار تھی ہواے سرد ایسی چلتی تھی کہ دلکو فرحت ہوتی تھی غنچہ دل پژمردہ شگفتہ و شاداب ہوتا تھا جسقدر اُس صحراے سبزہ زار مین درخت تھے سب مثل طوبےٰ سرسبز تھے طائران خوش الحان اُنپر بیٹھے ہوے ذکر و حمد باغبان گلشن جنان کرتے تھے سیکڑون درختونسے اُڑکر صحرا مین پرواز کرتے تھے اور ہزارون چہچہے کرتے ہوے اُنھین درختون پر آکر بیٹھتے تھے چوپاے مثل ہرن اور نیل گاو وغیرہ بے شمار تھے جسطرف دیکھا ہزارون آہوے شوخ و شنگ سبزہ شاداب چرتے ہوے نظر آتے ایرج اور رانکے ہمراہیونکو دیکھکر گھبراے اور چوکڑی بھر کر ادھر سے اُدھر بھاگے ایرج نامدار ایسا صحرا اور ایسے وحوش و طیور دیکھکر بدرجہ کمال مسرور ہوے چند ملازمونسے کہا بارگاہ و خیام بر پا کرو ہم ان وحوش و طیور کو شکار کرنا چاہتے ہین اُنھون نے عرض کیا بہت بہتر ایرج تو چند سردارونکو ہمراہ لیکر تیر و کمان ہاتھ مین لیکر شکار کھیلنے مین مصروف ہوے

ادھر خدام نے بارگاہ خیام استادہ کیئے تھوڑی ہی دیر مین ایرج نامدار اور اُنکے ہمراہی سردارون نے اسقدر
وحوش وطیور شکار کیئے کہ صحرا مین جابجا انبار لگا دیئے ایرج نے خدام سے کہا ان وحوش وطیور مین سے چند طائرون
اور چند چوپایونکے گوشت کے کباب درست کرو اب ہم شکار نہ کھیلینگے کیونکہ اب کباب کھائینگے اُنھون نے حکم کی تعمیل
کی ایرج نے ہمراہ اُنھین سردارونکے بارگاہ مین آکر کباب کھائے بعدہ آن سب وحوش وطیور کو گاڑیون پر بار کرا کے
ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوئے اور قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچے ملکہ کو اتنے شکار کیئے ہوئے تمام چرند و پرند دکھائے
اور کہا یہ تھوڑی دیر مین شکار کیئے ہین اگر پہر دو پہر یا دو چار روز تک شکار کھیلتا تو شکار کیئے ہوئے وحوش طیور گاڑیون پر
ہم یہان لاتے تمھارے کہنے کے بموجب ہمنے وہان توقف نہین کیا تھوڑی دیر شکار کھیلکے چلے آئے ملکہ ہزارون
پرندون اور سیکڑون چوپایون کو دیکھکر متحیر ہوکر خوش ہوئین اور کنیزون سے کہا ان جانوران شکاری سے چند طائر ان
مدلوح کے کباب تیار کیئے جائین اُنھون نے کباب تیار کیئے پلیٹون مین رکھکر روبرو ملکہ کے لائین ملکہ نے کباب
پاس اپنے رکھکر کشتی شراب کی طلب کی جب کشتی مے بھی کنیزین لاچکین ملکہ نے اپنے ہاتھ سے جام شراب بھرکر ایرج
نامدار کو وہ جام دیا شاہزادے نے انکار کیا فرمایا اے ملکہ مجبور ہون کہ جامہ سلیمانی میرے گلے مین ہے شراب
نہین پی سکتا ملکہ مجبور ہوئین خود بھی شراب نہ پی ایرج نامدار مسہری پر تشریف لائے ملکہ بہرجیس بھی مسہری پر
گئین تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا جب صبح ہوئی ایرج نامدار بیدار ہوئے ملکہ سے فرمایا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار
ہے عرصہ ہونا اچھا نہین ملکہ بہرجیس نے عرض کی جو آپکی خوشی ہے وہ کیجیے شاہزادے نے فوج کو حکم دیا کہ سب
لوگ درست رہین کل یہان سے کوچ کرینگے شاہزادے کا حکم پاتے ہی تمام لشکر مسلح و مکمل ہوکر منتظر روانگی
ہوا اُس روز بھی ایرج نامدار وہان فروکش رہے دوسرے روز علی الصباح لشکر کو ہمراہ لیکر ایرج نے
طرف قلعہ طلسمی کے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قلعہ طلسمی اور عفریت جہل پیکر کی تحریر کی جاتی ہے

کہ قلعہ طلسمی ایک دریا کے کنارے کے اوپر بزور سحر بنایا ہے کاموس قلعہ دار ہے طلسم بھر مین اِس قلعہ کی فتاحی
مشکل ہے جو کچھ عجائب وغرائب اعلی درجے کا ہے وہ اِس قلعہ مین موجود ہے کاموس کے پاس ایک کتاب ہے اُسکے
ذریعہ سے اُسکو ایک سال کی حالت معلوم ہوجاتی ہے جب سال تمام ہوجاتا ہے تو کاموس اس کتاب کو
دیکھتا ہے جو کیفیت ہونے والی ہوتی ہے اس پر آئینہ ہوجاتی ہے اگر کوئی آفت آنے والی ہوتی ہے یہ اُسکا دفعیہ کرتا ہے
وہ آفت قلعہ پر نہین آتی ہے اسی کی وجہ سے جہل پیکر بھی مطمئن ہے کاموس جادو نے اپنے رہنے کیواسطے
ایک برج طلائی بنایا ہے برج بہت بلند ہے کاموس شب و روز اس برج پر بیٹھا رہتا ہے اسکے ملازمین برج
کے گرد جمع رہتے ہین جسوقت اُسکو کوئی کام ہوتا ہے طائر سحر کو چھوڑتا ہے وہ ملازمین کو آکر اطلاع دیتا ہے ملازمین
اُسکے پاس جاتے ہین جو کام اس کو لینا منظور ہوتا ہے ملازمین سے کہدیتا ہے وہ لوگ اُسی وقت اُس کام کو
انجام دیتے ہین ایک روز کاموس جادو اپنے برج مین بیٹھا تھا اس نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ سال
تمام ہوا اس نے ایک دستک دی طائر سیاہ رنگ پیدا ہوا کاموس نے کہا جاکر داراب کتاب دار سے
کہو کہ کتاب طلسمی لیکر حاضر ہو کچھ امور ضروری تحقیق کرنا ہین طائر اُڑا اور داراب کتاب دار کے پاس آیا داراب
اسوقت اپنے مکان مین مصروف میخواری تھا اُس نے جو طائر کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین سے کہا
نہین معلوم اس وقت طائر طلسمی کس کام کو آتا ہے مصاحبین نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ سال تمام ہوا کتاب

کی ضرورت ہوئی ہی اس وجہ سے کاموس جادو نے آپکے پاس بھیجا ہی داراب نے کہا مین تو اسوقت کتاب
لیکر ہرگز نہ جاؤنگا بھلا یہ کونسا وقت ہی مین یہان مصروف عیش و نشاط ہون جب اس صحبت کو برخاست کرون
تو کاموس کے پاس جاؤن وہ بآرام بیٹھے ہونگے مین اس وقت ہرگز نہ جاؤنگا مصاحبین نے کہا آپ ایک
رقعہ کاموس جادو کو تحریر فرمایئے اُنسے عذر کر لیجیے کہ اس وقت مین ایک کار ضروری مین مصروف ہون
اسوجہ سے حاضر خدمت نہین ہو سکتا تھوڑی دیر کے بعد ضرور آؤنگا تھوڑی سی دیر مین اُنکا کچھ نقصان نہوگا اور
آپکو بھی تکلیف نہوگی داراب جادو اُس وقت نشے مین تھا مصاحبین سے اُلجھ پڑا کہا کیا مین کاموس جادو
سے ڈرتا ہون جو اسطرح کا رقعہ لکھون مصاحبین خاموش ہو رہے طائر داراب جادو کے قریب آیا کہا اے
داراب جادو تمھین کاموس جادو بلاتے ہین کتاب طلسمی لیکر چلو داراب نے کہا اے طائر طلسمی جا کر
کاموس سے کہدینا کہ مین اس وقت نہین آسکتا ہون میرے یہان اسوقت جلسہ آراستہ ہی اگر مین ان سب
کو چھوڑکر تیرے پاس آؤنگا تو جلسہ برہم ہو جائیگا اور میرے لطف مین خلل آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک روز
مین کچھ ہرج نہین ہی طائر نے جو داراب کی تقریر سُنی کہا او بے ادب تو ہمارے مالک کی نسبت کیا کلمات ناشائستہ
زبانسے نکالتا ہی داراب جادو نے کہا او طائر طلسمی کیا تیرے موت آئی ہی تجھے ہملوگون کے بارے مین کیا
دخل ہی جو ہم کہتے ہین تو جاکر کاموس جادو سے کہدینا طائر نے جواب دیا مین ہرگز نہین کہونگا تمکو میرے ہمراہ
چلنا ہوگا اگر عذر کریگا تو بہت پچھتائیگا داراب اُسوقت نشے مین تھا اُسکو بہت بُرا معلوم ہوا ایک کارد
سحر جھولی سے نکالکر طائر پر کھینچ مارا طائر جھک کے اڑگیا چھری زمین پر گری طائر وہانسے کاموس جادو کے
پاس آیا کاموس نے طائر کو دیکھتے ہی ایک چیخ ماری کہا ارے تو نے اتنی دیر کہان لگائی اور داراب
جادو کو اپنے ساتھ کیون نہ لایا طائر نے کہا آپکو اس کی کیفیت معلوم ہوگئی ہوگی اس مین میری خطا نہین ہی
جب مین داراب جادو کے مکان پر گیا تو داراب اسوقت شراب پی رہا تھا اور لوگ بھی اُسکے پاس
بیٹھے تھے مین نے جب جاکر آپکا پیام دیا اُس نے کہا مین ہرگز اس وقت نہ جاؤنگا اگر مین یہانسے اٹھونگا تو صحبت
برہم ہو جائیگی میرے لطف مین فرق آئیگا کل کتاب لیکر آؤنگا ایک دن کے گذر جانے مین کیا نقصان ہوگا
کاموس نے کہا تو نے اُس کو ہلاک کر ڈالا ہوتا طائر نے جواب دیا مین آپکے خوف سے چپکا چلا آیا ورنہ ارادہ
میرا یہی تھا کہ اُس کو قتل کرون اُس نے مجھ پر کارد سحر کا وار کیا مین نے اُسکی کارد کو خالی دیا اور آپکے خوف
سے خاموش ہو رہا اُسکے جواب مین کوئی سحر نہ کیا ورنہ آپکو معلوم ہی کہ مین جو سحر کرتا تو داراب جادو کی مجال
نہ تھی جو میرے سحر کو روک سکتا کاموس نے کہا اب جاکر اس کو میرے پاس لا اگر خالی واپس آئیگا تو قتل
کیا جائیگا طائر نے کہا مین جاتا ہون ابھی لیکر آتا ہون اُس کی کیا مجال ہی جو میرے سحر کو روک سکے جسطرح حضور حکم
دین مین اُسکو بھی حاضر خدمت کرون کاموس نے کہا اُس کو گرفتار کرکے مع جملہ ملازمین کے بارگاہ دولت کی خدمت
مین حاضر کر اور کتاب بھی لیتا آنا طائر اُڑا پھر داراب کے مکان پر آیا داراب کو اور زیادہ نشہ ہوا تھا
دونون ہاتھ زمین پر پٹکے ہوئے بیہودہ بک رہا تھا مصاحبین اسکے بجا و درست کہتے جاتے تھے کہ طائر طلسمی نے
اسکے سر پر آکے اس زور سے چیخ ماری کہ داراب کے ہوش اُڑگئے سارا نشہ ہرن ہو گیا زمین پر گرا
غشی طاری ہوئی اسکے سب ملازمین بھی گرکے بیہوش ہوئے طائر نے کتاب طلسمی اُسکی جھولی سے نکالی
داراب کو پنجون مین دبایا وہان سے اُڑکر کاموس جادو کے پاس آیا کتاب طلسم کاموس کے سامنے

رکھدی داراب کو بھی آگے ڈالدیا کاموس نے داراب کو ہوشیار کیا داراب نے گھبرا کے آنکھ
کھولی اپنے کو سامنے کاموس کے پایا چاہا سحر کرون کاموس نے کہا او داراب جب تو طاہر طلسمی سے
مقابلہ نکرسکا اور جانور پر تیرے سحر نے تاثیر نکی تو بھلا مجھ پر تیرا سحر کیا تاثیر کریگا داراب نے بھی خیال کیا کہ جو کچھ
کاموس کہتا ہی بہت سچ ہی مین لاکھ سحر کرون مگر کاموس پر تاثیر نہ ہوگی بہتر یہ ہی کہ اب عفو تقصیر کراؤن
یہ سوچ کے کاموس جادو کے پاؤن پر گر پڑا کہا مجھسے بڑی خطا ہوئی معاف فرمایئے گا مین اسوقت
نشہ مین تھا اس سبب سے کچھ کلمات ناشائستہ آپکی شان مین میرے منہ سے نکل گئے آپ معاف
فرمادین یا جو مزاج مبارک مین آئے سزا دین کاموس نے کہا اسوقت تو تو نشے مین تھا مگر اسوقت حالت
ہوشیاری مین جو تو نے سحر کرنیکا قصد کیا اسکا کیا سبب تھا داراب نے کہا مین عجب عالم مین تھا جسوقت
میری آنکھ کھلی مین نے مطلق آپ کو نہین پہچانا بلکہ یہ گمان ہوا کہ نہین معلوم کون ساحر ہی اسوجہ سے سحر کرنا چاہتا تھا
جب آپ نے منع کیا مین ٹھہر گیا کاموس نے کہا ہم تیری خطا ابھی نہین معاف کرسکتے ہین جب تک کتاب
نہ دیکھ لین اگر کتاب مین تیری معافی تقصیر کی خبر دیگئی ہوگی تو ہم تیری خطا معاف کرینگے ورنہ جو سزا تجویز ہوگی
تجھکو دیجائیگی داراب نے کہا آپ کو اختیار ہی کاموس جادو نے کتاب کھولی پہلے اسی کیفیت
کو دیکھا کہ مین داراب جادو کی تقصیر معاف کرون یا نکرون اس سے کبھی اور بھی کوئی خطا سرزد ہوگی یا نہ ہوگی
کتاب مین یہ لکھا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہی کہ ایک مرد مسلمان لشکر بیحساب اپنے ہمراہ لیکر
اس طلسم کے فتح کرنیکو آئیگا اور لوح اسکو مل جائیگی وہ لوح لیکر قلعہ کی طرف متوجہ ہوگا کوئی اسکو نہ روک
سکیگا وہ داراب کے مکر مین گرفتار ہوکر اپنے لشکر سے چھوٹ جائیگا اور بہت کچھ تکلیف اٹھائیگا اگر اسوقت
مین کوئی اسکو گرفتار کرلیگا تو طلسم بچیگا ورنہ طلسم کا رہنا ممکن نہین اور وہ شخص بہت جلد داخل سرحد
قلعہ طلسم ہوا چاہتا ہی اور یہ سال آخر ہی اس طلسم کا ای کاموس تجھکو لازم ہی کہ داراب کی تقصیر
عفو کردے اگر تو اسے قتل کریگا تو طلسم کشا کو کوئی اسیر نکرسکیگا اور ای کاموس اب لازم ہی کہ
اس طلسم کی خبر لے اور اپنی قلعہ پر ہوشیاری سے ہر ایک بات کر اور چہل پیکر کو اس بات کی اطلاع
دیدے کہ یہ سال آخری طلسم ہی جو انتظام ہوسکے جلد کیا جائے اگر طلسم فتح ہوجائیگا تو ہزارہا بندگان
سامری و جمشید قتل ہوجائینگے اور چہل پیکر بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے مارا جائیگا کاموس جادو نے
جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا اسوجہ اسکو صدمہ ہوا کہ آنکھون سے آنسو بہنے لگے داراب
جادو سے کہا مین نے تمھاری خطا معاف کی داراب خوش ہوگیا مگر کاموس جادو کو اشکبار
دیکھکر پوچھا یہ تو فرمائیے کہ آپ اس وقت اشکبار کیون بیٹھے ہین کاموس جادو نے
کہا ای داراب جادو اس کا کچھ سبب نہ دریافت کرو اگر مین اپنی اشکباری کا تمسے
سبب بیان کرونگا تو تمھین مجھسے بڑھکے رقت آئیگی داراب جادو نے کہا اب مین
ضرور تحقیق کرونگا آپ نے یہ بات کہکے مجھے اور زیادہ بیتاب کردیا ہی برائے سامری
و جمشید بیان فرمائیے اب دیر نہ لگائیے کاموس نے جو جو کیفیت کتاب مین دیکھی تھی
داراب سے سب بیان کردی داراب نے بھی بہت افسوس کیا اور کاموس سے کہا آپ
خاطر جمع رکھیے مین اسکا انتظام کرتا ہون میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہان بچکر جائیگا یہ بہت اچھی بات ہوئی یہ جو کیفیت معلوم ہوگئی پھر

مین طلسم کشا کو اپنے دام طلسم مین پھنساتا ہون آپ اُسکی گرفتاری کی کوشش کرین کاموس نے کہا اے داراب سب سے
بہتر بات یہ ہی کہ مین اسکی آگاہی خداوند چہل پیکر کو کردون وہ اگر چاہینگے تو ایک دم مین طلسم کشا کو فنا کر دینگے داراب
نے کہا بہتر ہی مین بھی آپ کی راے سے موافقت کرتا ہون بلکہ مناسب یہ ہی کہ اسکی اطلاع کے واسطے آپ خود تشریف وہان
لیجائیے کاموس نے کہا یہ بات مجھکو بھی پسند ہی مین خود ہی جاؤنگا جسطرح مین کہونگا اُس طور سے دوسرا اور نہ کرسکیگا
داراب نے کہا اب آپ تشریف لیجائین مین قلعے کی نگہبانی کرونگا جس جس امر کے واسطے آپ حکم دیجائیے وہ
ہوتے رہینگے کاموس نے کہا مجھے وہان عرصہ نہوگا بہت جلد واپس آؤنگا ایک دم وہان ٹھہرونگا زیادہ نہ ٹھہرونگا مجھکو
قلعے کے عجائب وغرائب کو نور دینا ہی اور انتظام جدید کرنا ہی صرف ایک روز وہان رہونگا داراب نے کہا جسوقت مزاج
مین آپ کے آئے اُسوقت تشریف لیجائیے مگر عرصہ نہ لگائیے گا کاموس نے اُسی وقت اپنا اژدر آتش فشان طلب کیا
ملازمین اسکا اژدر لیکر آئے کاموس اژدر پر سوار ہو کر خداوند عفریت چہل پیکر کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت
پر تحریر کیا جائیگا لیکن اب حال ایرج نامدار کا بیان ہوتا ہی کہ شاہزادہ جو قلعہ طلسمی کی جانب حسب ہدایت لوح روانہ
ہوا کوچ اور مقام کرتا ہوا دسوین روز ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچا صحرا کو جو نہایت پر فضا پایا حکم دیا کہ لشکر کو ٹھہراؤ
فوراً لشکر ٹھہرا کہا ہم آج کی شب یہین قیام کرینگے صبح کو اگر جی چاہیگا تو چلینگے ورنہ یہان شکار کھیلینگے لشکر ٹھہرا فوراً
خادمون نے بارگاہین استادہ کین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون
مین داخل ہوے دیر تک جلسۂ عیش وعشرت گرم رہا جب رات زیادہ گئی تو ایرج نامدار نے صحبت برخاست کی
آرامگاہ مین تشریف لائے سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا جب رات
بسر ہوگئی تو ایرج نامدار خواب سے بیدار ہوے بعد رفع حاجت مشغول عبادت پروردگار ہوے فریضۂ سحر سے فراغت
حاصل کرکے باہر تشریف لائے سردارون کو طلب کیا سب سردار حاضر ہوے ایرج نامدار نے فرمایا مین آج کے
روز اس صحرا مین اور قیام کرونگا یہان شکار کھیلونگا کل ضرور یہان سے روانہ ہوجاؤنگا سب سردارون نے دست بستہ
عرض کی جو آپ کی خوشی ہمین کیا عذر ہی ایرج نے چند سردارون کو ہمراہ لیا صحرا کی جانب روانہ ہوے جانوران صحرائی
کو شکار کرتے ہوے ایک سمت نکل گئے دن بھر سیر و شکار مین گذرا جب کہ آفتاب قریب غروب پہونچا تو ایرج نامدار
اپنے لشکر کی طرف پلٹے تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ ایرج نامدار نے دیکھا صحرا کے ایک سمت سے شعلے بھڑکتے ہوے آتے
ہین ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا سامنے جو شعلے بھڑکتے ہوے آتے ہین یہ کیا ہی جو لوگ ساحر تھے اُنھون
نے عرض کی معلوم ہوتا ہی کوئی ساحر اژدر آتش فشان پہ سوار چلا آتا ہی یہ راستہ چہل پیکر کے مکان کا ہی وہین یہ ساحر
جاتا ہوگا یہ گفتگو ابھی ختم نہوئی تھی کہ سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام بد انجام تاج سر پہ رکھے نیلا لباس پہنے ایک
ایک ہاتھ مین گرز آتشین دوسرے ہاتھ مین ترسول لیے ہوے اژدر آتش فشان کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہی جو جو ساحر
اسکو جانتے تھے اُنھون نے ایرج نامدار سے عرض کی اے شہریار اسکا نام کاموس جادو ہی یہی قلعہ دار ہی بڑا ساحر
مکار ہی معلوم ہوتا ہی آپ کی تشریف آوری کی خبر اسکو پہونچ گئی آپ کے روکنے کے واسطے ادھر آیا ہی اپنے سحر پہ اس
مغرور کو اس درجہ ناز ہی کہ تنہا قصد کیا کسی کو اپنے ہمراہ بھی نہ لیا ایرج نامدار نے فرمایا پروردگار ہمارا مالک و
مختار ہی یہ کیا چیز ہی اور کیا کرسکتا ہی اور اگر ہماری قضا اسکے ہاتھ سے ہی تو کیا چارہ ہی اگر اسکی قضا ہمارے ہاتھ سے
ہی تو انشاء اللہ مارینگے یہ فرما کر آگے بڑھے کاموس جادو کی بھی نگاہ ایرج نامدار پر پڑی اژدر اسکا رُک گیا
کاموس نے پہچانا کہ طلسم کشا یہی ہین یہ سوچکر ایرج کو ٹوکا کہا اے جوان تو کون ہی اور کہان جاتا ہی ایرج نامدار

نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا ہم قلعۂ طلسمی کی طرف جاتے ہین اس صحرا مین براے شکار آئے ہین دو ایک روز یہان
قیام کرینگے پھر قلعۂ طلسمی کی طرف جائینگے کاموس نے کہا قلعۂ طلسمی مین کیا کام ہی ایرج نے فرمایا وہان کسی قلعہ دار سے
کچھ ضروری باتین کہنا ہین اگر وہ ہمارے کہنے کو منظور کریگا تو وہان سے اور آگے جائینگے چہل پیکر کو مسلمان کرکے لوح
طلسمی اُس سے لیکر روانہ ہونگے اور اگر قلعہ دار ہماری باتین قبول نکریگا تو اُسکو قتل کرینگے اور قلعے کو تباہ و برباد کرینگے
اور آگے جائینگے کاموس جادو نے جو ایرج نامدار کے تیورون کو دیکھا اپنے دل مین سوچکر خیال کیا کہ یہ جوان صاحب
لوح ہی اگر اس سے زیادہ گفتگو کرونگا تو خرابی ہوگی اور اچھا نہوگا مزاج بھی اس جوان کا سخت ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس کے
جری اور بہادر ہونے مین بھی شک نہین مناسب وقت یہ ہی کہ اس سے زیادہ گفتگو نہ کرون اپنی جان کو غنیمت جانکے
نکل چلون جب خداوند چہل پیکر کو اطلاع کرکے واپس آؤنگا تو اسکے گرفتار کرلینے کی کچھ نہ کچھ تدبیر کرونگا یہ خیال
کرکے ایرج نامدار سے کہا اے جوان مین نے ایک بات دریافت کی وہ اس درجہ تجھکو ناگوار ہوئی کہ تو نے تلوار کے
قبضے پر ہاتھ ڈال کے جواب دیا اگر ایسا ہی مین خطادار ہون تو جو تیرے مزاج مین آئے مجھے سزا دے مین نے محض تیری
دوستی سے یہ بات کہی تھی کہ یہ جگہ سب سحر سے مملو ہی یہان اسطرح بے تکلف پھرنا اچھا نہین تجھکو شاید میرا پوچھنا ناگوار
ہوا اب مین ایسی بات نہ کہونگا کہ جو تجھکو ناگوار گذرے یہ کہکر سحر کیا دونون پاؤن زمین مین مارے غرق زمین ہوگیا جو
ساحر ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار کاموس جادو آپ کے قریب کھڑا رہا آپ نے اسکو
قتل کیون نکیا اب ایسا موقع ہاتھ نہ آئیگا یہ سنکر ایرج نامدار نے فرمایا اسوقت اُسکو قتل کرنا خلاف جرأت تھا
کیونکہ وہ عذر کرنے لگا اگر وہ آمادۂ پیکار ہوتا تو مین بے قتل کیے نہ چھوڑتا ساحرون نے عرض کی اب بہت مشکل سے
ہاتھ آئیگا قلعے مین جاکر اور کوئی انتظام کریگا کچھ مکر کریگا ایرج نے جواب دیا اگر اُسکی قضا میرے ہاتھ سے ہی تو ضرور
قتل ہوگا اور [illegible] یہ سنکر ساحر خاموش ہو رہے ایرج نامدار اپنے لشکر مین تشریف لائے شب
بھر جلسۂ عیش و نشاط رہا صبح کو مع لشکر روانہ ہوے اور طرف قلعۂ طلسمی کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب
کیفیت کاموس جادو کی عرض کی جاتی ہی کہ یہ جو ایرج نامدار کے سامنے سے ڈرکر غرق زمین ہوا سحر کرتا ہوا تھوڑی
دیر مین چہل پیکر کے مکان پر پہونچا چہل پیکر اُسوقت دربار مین بیٹھا ہوا تھا گرد اسکے وزرا و امرا حلقہ کیے ہوے
تھے اور اہل دربار بھی موجود تھے جو [illegible] آتے تھے اسکو سجدہ کرتے تھے اور چلے جاتے تھے کہ ہرکارے نے آکے اطلاع
کی یا خداوند کاموس جادو جو قلعۂ طلسمی کا قلعہ دار ہی برائے سجدۂ خداوند حاضر ہوا ہی امیدوار اجازت ہی یہ سُنکر
چہل پیکر نے اشارے سے کہا بلالو ہرکارہ باہر آیا یہان کاموس جادو نے اپنی صورت فریادیون کی سی بنائی
تھی ہرکارے نے آکے کہا اے کاموس جادو آپ کو خداوند اپنی حضوری مین طلب فرماتے ہین چلیے زیارت سے
مشرف ہوجیے کاموس جادو اندر آیا آتے ہی اُس کافر نے چہل پیکر کو سجدہ کیا چہل پیکر نے جو اسکی کیفیت
دیکھی گھبرا کے پوچھا ارے کاموس جادو تو نے یہ کیا حالت بنائی تجھے کسنے ستایا جو میرے پاس فریادی بنکر آیا
کاموس جادو نے کہا خداوند نے جسکو قومی بنا دیا اُسی نے مجھکو ستایا چہل پیکر نے سر جھکایا تھوڑے عرصے کے
بعد سر اُٹھا کے کہا اے کاموس جادو وجہ یہ ہی کہ ہم اُس جوان کو بہت عزیز رکھتے ہین اور اُسکے واسطے ہمنے یہ
انتظام کیا تھا کہ سب مرحلون پر کہلا بھیجا تھا کہ خبردار کوئی اُسکو روکنے کا ارادہ نہ کرے ورنہ غضب ہوجائیگا اور
اُس جوان نے جس کو اپنے اوپر مہربان پایا سر اُٹھایا بہت سے مرحلے برباد کر دیے سُنا ہی کہ لوح کے مقام تک
پہونچ گیا نہین معلوم وہ اور کیا آفت برپا کرے مگر قدرت کو اُس سے از حد محبت ہی جسپر وہ غصہ آجائیگا اُسکو جاکر

گرفتار کرا لینگے لوح وغیرہ بھی اگر وہ لے لیگا تو اُس سے چھین لینگے اپنا مطیع کرینگے وہ کہان جائیگا اُسکو مین اپنے طلسم کا
منتظم بناؤنگا عزت بڑھاؤنگا کہ تمام عالم دیکھکر رشک کرے کاموس جادو نے کہا خداوندا آپ کیا فرماتے ہین اُسنے غضب
کر دیا نوحدار کو قتل کیا لوح لی میرے قلعے کی طرف آتا تھا مین نے کتاب طلسمی مین اُسکے آنے کی خبر پائی اور یہ بھی
نوشتہ پایا کہ عمر طلسم تمام ہوئی یہ آخری سال ہے اور یہی جوان اس طلسم کو فتح کریگا مین یہ حال دیکھکر گھبرا گیا آپ کے
پاس حاضر ہوا اب جو ارشاد فیض بنیاد ہو وہ بجا لاؤن اور اُسپر کاربند ہون چہل پیکر نے کہا اے کاموس جادو
تُجھنے کتاب بے وقت کیون دیکھی کاموس جادو نے عرض کی سال ختم ہوا مین نے کتاب حسب معمول طلب کی اور
داراب اُسوقت نشے مین تھا اُسنے کچھ کلمات واہیات زبان سے میرے حق مین نکالے مجھکو نہایت ناگوار معلوم ہوا
مین نے فوراً طائر طلسمی کو بھیجکر داراب کو گرفتار کرا لیا چاہا داراب کو قتل کرون اُسنے عذر کیا مین نے کتاب طلسمی
مین دیکھا کہ اسکا قتل کرنا کیسا ہے کتاب مین یہ سب کیفیت نظر آئی بلکہ یہ بھی تحریر تھا کہ داراب جادو کا قتل کرنا
مناسب نہین ہے یہ طلسم کشا کو راستہ بتلائیگا لشکر سے اُنکو چھڑائیگا جب مین نے یہ کیفیت لکھی دیکھی اُسکا قصور معاف کیا
قید سے رہا کیا اور بہت کچھ عذر کیا مگر یہ بات جو دیکھی کہ طلسم کشا اب دو ایک روز مین آنے والا ہے اس سبب سے
آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اب جو کچھ آپ ارشاد فرمائین وہ کیا جائے چہل پیکر نے کہا یہ کارخانۂ قدرت تھے
جو تونے دیکھے تجھکو کیا معلوم کہ یہ کیا ہوا قدرت کو تیری بعض باتین ناگوار ہوئین اس سبب سے تجھے اتنا پریشان کر دیا
اب جا کر اپنے قلعے مین رہو کبھی کسی سے یہ نخوت و غرور پیش نہ آنا ورنہ اس سے بدتر حال ہوگا بہت پچھتائیگا تُو نے
داراب جادو کو جو اپنے سے کمزور پایا تو اسقدر ستایا کہ وہ تجھسے عذر کرنے لگا کیا نہین جانتا تھا کہ قدرت ہر مقام پر
موجود رہتے ہین اور سب کیفیت دیکھتے رہتے ہین قدرت کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی تجھے غیر ساحر کے ہاتھ سے ذلیل
کرا دیا اب جا اور اس جوان کو گرفتار کرکے بہت جلد میرے پاس بھیجدے مین اُسکے دل مین نور ایمان پیدا کرون اور
اپنا بندۂ خاص اُس جوان کو بناؤن کاموس جادو نے کہا یا خداوند اب مین توبہ کرتا ہون آپ میرے گناہ معاف
فرمائیے مین اب کسی کو نہ ستاؤنگا ہر ایک کو اپنے سے بہتر اور افضل جانونگا آپ کا کہنا مانونگا چہل پیکر نے کہا تو اسی وقت
اپنے قلعے پر جا اور فوراً اُس جوان کو گرفتار کرے کاموس جادو اُٹھا رخصت ہو کر وہان سے اپنے قلعے کی طرف روانہ ہوا
کچھ ذکر اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا اب یہان سے کیفیت ایرج نامدار کی بیان کی جاتی ہے کہ یہ جو اپنے لشکر کو لیکر جانب
قلعہ طلسمی روانہ ہوے دو منزل سہ منزل کرتے ہوے تین روز کے بعد قلعہ طلسمی کے قریب پہونچے شاہزادہ ایرج نامدار نے
دیکھا کہ قلعے کے گرد دریا جوش مارتا ہے اور بیچ مین قلعہ بنا ہوا ہے مگر دریاے زخار ناپیدا کنار ہے کشتی نظر نہین آتی پانی
اس درجہ اُچھل رہا ہے کہ دریا کے پار جانا ممکن نہین یہ کیفیت دریا کی دیکھکر ایرج نامدار نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا
کہ شاید یہ دریاے سحر ہے سب نے عرض کی اے شہریار یہ دریاے سحر نہین ہے بلکہ قلعہ سحر کا بنا ہوا ہے یہ دریاے اصلی ہے
ایرج نامدار نے فرمایا اگر یہ دریاے اصلی بھی ہے تو اسکے پار جانا مشکل ہے پانی کی عجیب حالت ہے کیا کہون کہ کیا کیفیت ہے
کشتی کی مجال نہین جو اس پانی پر دم بھر بھی ٹھہر سکے اور کوئی صورت نظر نہین آتی کہ اس دریاے زخار کے پار جانا
ہو ساحر جو ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار اُستاد آپ کے پاس موجود ہے اس سے کیون نہین دریافت
فرماتے یعنے لوح کو ملاحظہ فرمائیے جو لوح حکم دے اُسپر عمل فرمائیے یہ سنتے ہی ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین
تحریر تھا کہ اے طلسم کشا اب اپنے لشکر کو اسی مقام پر چھوڑ دو اور اسم حاشیۂ لوح کو سات بار پڑھو جب اسم حاشیۂ لوح کو
پڑھو گے تو ایک تخت ہوا پر اُڑتا ہوا آئیگا تمھارے قریب آکے زمین پر آئیگا تم اُس تخت پر بیٹھ جانا تخت تمھین

آئین قلعے کے اندر پہونچا دیگا اگر کوئی بات بے لوح کے دیکھے دکھائی دے بہت نزک اُٹھاؤ گے غرض سمجھتا ہوں قلعے کے اندر بہت مکار رہتے ہیں سب کو دھوکا دیکر پہونچا کسی کے مکر میں نہ پھنسنا ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرما کر لشکر کی طرف مخاطب ہو کر سب سے فرمایا کہ بیلداروں اور خیمے اسی جگہ استادہ کرو جب تک میں تمہارے پاس نہ آؤں کمیں تم لوگ جانے کا ارادہ نہ کرنا مجھکو لوح یہ ہدایت کرتی ہے میں تنہا اس قلعے میں پہونچاؤں تم سب کو یہیں چھوڑ جاؤں لشکریوں نے سنا رنجیدہ ہوئے مصاحبوں نے دست بستہ عرض کی اے شہریار آپ کے تشریف لیجانے کے بعد ہم قلعے میں حاضر ہوں ایرج نامدار نے انکو منع کیا کہ خبردار میرے بعد قلعے کی طرف آنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ مجھے ناگوار ہوگا سب لوگ مجبور ہو گئے ایرج نامدار سب سے رخصت ہو کر قریب ساحل ہوئے اسم حاشیۂ لوح کو ورد زبان کیا دیکھا ایک تخت جواہر نگار رہتے سے ظاہر ہوا ایرج نامدار اسم مذکور پڑھتے گئے وہ تخت قریب آکے زمین پر اُترا ایرج تخت پر سوار ہوئے تخت اُڑ کر بعد ایرج نامدار کو قلعے کی خندق کے پار جا کر اُتارا ایرج نامدار نے شکر خدا کیا تخت سے اُترے قریب قلعے کے پھاٹک پر پہونچے دیکھا دروازہ قلعے کا بند ہے قفل آہنی اُسمین پڑا ہوا ہے ایرج نامدار نے بسم اللہ کہکر قفل پر ہاتھ رکھا قفل کو توڑ ڈالا دروازہ کھول کر قلعے کے اندر داخل ہوئے جو لوگ نگہبانی کے واسطے قلعے کے دروازے پر متعین تھے اُنھوں نے جو ایرج نامدار کو آتے ہوئے دیکھا شور مچایا شاہزادے کو چاروں طرف سے گھیر لیا ایرج نامدار نے تلوار نیام سے کھینچی ساحروں نے سحر کرنا شروع کیا ایرج نامدار پر سحر نے تاثیر نہ کی شاہزادہ آگے بڑھا جب ساحروں نے دیکھا کہ ان جوان پر سحر تاثیر نہیں کرتا نیزہ و شمشیر لیکر آگے بڑھے ایرج نامدار نے بہت لوگوں کو قتل کیا جب یہ نوبت پہونچی بہت سے زیادہ لوگ قتل ہوئے تو وہ سب وہاں سے بھاگے کاموس جادو کے مکان کی طرف چلے کاموس جادو کے دروازے پر پہونچ کے سب نے غل مچانا شروع کیا کاموس جادو وہاں موجود نہ تھا مگر اسکی عوض داراب جادو کام کرتا تھا سب ملازمین قلعہ کی دیکھ بھال اسی کے حوالے تھی اسنے جو شور و غل کی آواز سنی ملازموں سے کہا باہر جاؤ دریافت کرو کہ یہ غل کیسا ہے ملازم اُسی وقت باہر آئے دیکھا نگہبان شور و غل مچا رہے ہیں ملازمین داراب نے دریافت کیا کہ تم لوگوں پر کیا مصیبت پڑی ہے جو اس درجہ بدحواس و مضطر ہو سب نے کہا ہم اپنے مالک سے اپنی کیفیت بیان کرینگے ملازمین داراب نے کہا ہم اُنھیں کے حکم سے تمہاری کیفیت تحقیق کرنے آئے ہیں یہ سنکر نگہبانوں نے کہا ہم تم لوگوں سے نہ بیان کرینگے ملازمان داراب مجبور ہو کر داراب جادو کے پاس لوٹ آئے کہا وہ لوگ ہمسے اپنی کیفیت نہیں بیان کرتے ہیں ہمنے بہت بہت اُنسے دریافت کیا مگر ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہم اپنے قصے کا بیان کرینگے اگر ہمارے مالک ہمیں بلا کے دریافت کرینگے تو بیان کرینگے داراب نے کہا سب کو میرے پاس بلا لاؤ ملازمین داراب جادو پھر باہر آئے سب نگہبانوں کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے داراب جادو نے جو انکی صورتیں دیکھیں کسی کو زخمی پایا کسی کو بدحواس کسی کو بے لباس پایا گھبرا کے کہا ارے یہ کیا مصیبت تم لوگوں پر پڑی نگہبانوں نے رو رو کر کہا ہم اپنی نوکری پر موجود تھے کہ قفل جو در قلعہ میں باہر سے دیا گیا تھا وہ قفل کسی نے توڑا ہم لوگوں نے چاہا کہ اندر سے قفل دیں اتنے عرصے میں دروازہ قلعے کا کھل گیا ایک جوان سلاح جنگ سے آراستہ و پیراستہ قلعے کے اندر چلا آیا ہمنے چاہا اسکو روکیں سحر کیا مگر سحر نے اُسپر تاثیر نہ کی ہمنے تلوار اور نیزے سے اُسکو زخمی کرنا چاہا مگر تلوار کا بھی زخم اُسکے جسم پر نہ لگا اور اُسنے بہت سے نگہبانوں کو قتل کیا اور بہت نگہبانوں کو زخمی بھی کیا اب آپکے مکان کی جانب آتا ہے داراب کا رنگ رو متغیر ہوگیا دل میں خیال کیا بلا سر کشا آگیا اب خیر نہیں معلوم ہوتی یہ سوچکر دربانوں سے کہا تم لوگ جاؤ میں اسکا انتظام کرتا ہوں اگر وہ جوان اندر قلعے کے آگیا تو کیا خوف ہے میں جاکے ابھی اُسکو گرفتار کیے لیتا ہوں دربان

تو یہ سنکر باہر آئے داراب جادو نے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی ایک نازنین کی صورت بنائی اسکے
مکان سے قریب ایک باغ تھا وہان جاکر بارہ دری مین بیٹھا اور ساحرون کو بلایا اُنھین بھی عورتون کی
صورت بنایا کہا جسوقت ظلمی شاہزادہ ادھر سے جائے اُسکو سلام کرنا بعد سلام کے کہنا اے شہریار آپکو ہماری
ملکہ نے طلب کیا ہے تشریف لیجیے اگر تحقیق کرے کہ تمھاری ملکہ کون ہین تو کہنا کاموس جادو کی دختر نیک اختر
ہین اس باغ کا انتظام اُنھین کے سپرد ہی آپ کے حسن وجمال کا شہرہ بہت دنون سے سنتی تھین بلکہ آپکی
تصویر بھی دیکھی تھی اُس روز سے شب و روز یہی دعا کیا کرتی تھین کہ کسی طرح شاہزادہ ادھر آئے آج جو
آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہی بہت خوش ہین ساحرون نے کہا ہم اسیطرح سب کیفیت بیان کرینگے اور
دام فریب مین شاہزادے کو پھنسا کے لائینگے داراب جادو نے کہا ایسا نہو کہ تم لوگون سے بات کہتے
نہ بن پڑے اور شاہزادہ اس راز سے ماہر ہو جائے تو غضب ہو سب نے کہا کیا مجال جو شاہزادے کو اس
امر کی کیفیت معلوم ہو جائے داراب نے کہا اگر تم لوگ شاہزادے کو یہان لے آؤگے تو بہت کچھ انعام
پاؤگے ساحرون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین جو کام ہوگا بہت مناسب طرح سے ہوگا یہ کہکر سب ساحر باہر نکلے
آگے بڑھے دیکھا کہ ایک جوان باشوکت وشان یکہ و تنہا سامنے سے چلا آتا ہی مگر آثار جلالت چہرے سے ظاہر ہین اسکو
دیکھکر سب بڑھکر باغ پر آگئے شہزادے ایرج تاجدار بھی قریب پہونچ گئے دیکھا ایک باغ نہایت پر بہار نظر آتا ہی در
باغ پر چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان زہرہ جبین کسیکی منتظر کھڑی ہین ایرج تاجدار اُن نازنینون کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا یہ باغ کسکا ہی تم لوگ کون ہو یہان کسکا انتظار ہی سب نے عرض کی ہم ملکہ ارغوان پوش
کے ملازم ہین ایرج نے فرمایا ملکہ ارغوان پوش کون ہین سب نے عرض کی ملکہ ارغوان پوش
کاموس تاجدار کی دختر نیک اختر ہین ایک مدت سے آپ کا نام نامی سنتی تھین اسی وجہ سے تصویر بھی آپکی منگائی
تھی جس روز سے تصویر کو دیکھا شیدائے جمال ہو گئین بارہا ساحرون کو نامے دے دیکر آپکی خدمت مین روانہ
کیا مگر ساحرون کو آپکا پتہ نہ ملا مجبور ہوکر سب واپس آئے آج آپکی تشریف آوری کی خبر سنی ہم لوگون سے تاکید
فرمائی کہ آپکا انتظار کرین جسوقت آپ اسطرف سے تشریف لائین آپکو ملکہ کے پیام سے مطلع کرین ایرج نوجوان
نے خیال کیا کہ جب کنیزین ایسی حسین ہین تو ملکہ کی صورت تو قدرت صناع حقیقی کا نمونہ ہوگی یہ سوچکر کنیزون کے
ہمراہ باغ کے اندر آئے دیکھا باغ نہایت آراستہ ہی ہر طرف مکانات پر تکلف بنے ہین کنیزون نے عرض
کی اگر خاطر مبارک ہو تو کنیزین ملکہ عالم کو اطلاع تشریف آوری کی کرین تاکہ ملکہ آپ کے استقبال کو
آئین بعد اسکے آرام لیجائین ایرج نوجوان نے فرمایا تم لوگ اطلاع کرو مگر ملکہ اسقدر زحمت نہ فرمائین کنیزون
نے عرض کی ہمین ملکہ عالم نے حکم دیا تھا کہ جب شاہزادہ عالم باغ مین تشریف لائین تو ہمین اُسیوقت اطلاع
دینا ہم تعمیل حکم ملکہ ضرور کرینگے ایرج تاجدار نے فرمایا تم لوگ جاؤ ملکہ کو خبر کرکے آؤ کنیزین رخصت ہوئین پھر
ایرج [illegible] کے مباحین شہر سے تھوڑی دیر کے بعد کنیزین خدمت ایرج تاجدار مین حاضر ہوئین عرض کی
ملکہ عالم خود برائے استقبال تشریف لاتی ہین ایرج نے فرمایا ملکہ نے ناحق تکلیف کی مین خود وہان چلتا
[illegible] کنیزون نے عرض کی ہمنے آپکی طرف سے بھی بہت کچھ کہا کہ ملکہ عالم شہریار نے فرمادیا ہی کہ آپ
تکلیف نہ فرمائین مین خود حاضر ہوتا ہون مگر ملکہ عالم نے قبول نہ فرمایا ہم لوگ بھی مجبور ہو گئے کنیزین تو یہ کہہ رہی تھین
کہ ایرج تاجدار نے دیکھا کہ سامنے سے ایک آفتاب مشرق حسن قمر جبینون کے غول مین خراماں خراماں آتی ہی

ایرج نامدار کی نگاہ جو جمال بیمثال پر پڑی تاب نظارہ نہ لاسکے بیہوش ہوکر گرے کنیزین جو ایرج کے پاس
موجود تھین اُنھون نے سر زانو پر لیا اُس نازنین کو موقع ملا کنیزون کو اشارہ دیا کہ لوح گلے سے اُتار لو جامۂ
سلیمانی بھی اس جوان کے جسم سے دور کرو کنیزین چاہتی تھین کہ لوح شاہزادے کے گلے سے اُتارین
کہ ایرج نامدار نے آنکھین کھولدین دیکھا کنیزین لوح تک ہاتھ لائین ہین ایرج نے فرمایا ہٹ جاؤ سب
کنیزین شاہزادہ کے پاس سے ہٹ گئین ایرج نامدار نے لوح پر نگاہ کی لکھا تھا اگر اپنی خیریت درکار
ہی تو اُس نازنین کو جسکو سب ملکہ کہتے ہین قتل کرو یہ عورت نہین ہی ساحر ہی اسکا نام داراب جادو ہی اگر اسکے
دام مکر مین پھنسو گے تمام عمر رہائی نہ پاؤ گے اسنے محض تمھارے گرفتار کرنیکو اس باغ مین یہ انتظام
کیا تھا اور اپنی یہ صورت بنائی تھی ایرج نامدار نے جو یہ کیفیت لوح مین ملاحظہ فرمائی کمال تعجب ہوا تلوار
میان سے لی اُس نازنین کیطرف چلے نازنین کی نگاہ جو لب ایرج نوجوان پر پڑی شاہزادے کے
چہرے کو غیظ و غضب سے سرخ پایا چاہا اُڑ کر کے نکل جاؤن مگر عکس لوح نے سحر فراموش کرادیا تھا اور
ایرج نامدار بھی قریب پہونچ چکے تھے وار تلوار کا سر داراب پر کیا داراب نے سپر سحر اُٹھائی مگر شہزادہ
صاحب لوح تھا سپر سحر کیا کر سکتی تھی تلوار جو پڑی داراب کے سر مین در آئی داراب زمین پر گرا تاریکی چھاگئی
سنگ باری برق باری ہونے لگی عرصہ دراز کے بعد آواز آئی کہ کشتی مرا نام من داراب جادو بود اس آواز
کے آتے ہی جسقدر ساحر کنیزون کی صورت بنے ہوئے تھے سب نے وہان سے فرار کیا ایرج نے تعاقب کرنا
مناسب نہ جانا اُس باغ کی بارہ دری مین تشریف لائے دیکھا ایک دہنہ نقب معلوم ہوتا ہی ایرج نامدار
نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا اس نقب مین پھاند پڑو ایرج نامدار نام خدا لیکر اُس نقب مین پھاند پڑے
تھوڑی دیر کے بعد پانون آشنا زمین ہوئے شاہزادے نے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہی سامنے ایک
منارہ معلوم ہوتا ہی اُس منارے پر ایک آفتاب تابان نظر آتا ہی جیسے ہی ایرج اُس میدان مین
پہونچے آفتاب کی حدت بڑھنے لگی شاہزادے کو جو زیادہ گرمی معلوم ہوئی لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ
اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے اور اس باغ مین بخیر و عافیت پہونچنا نصیب ہو تو لازم ہی کہ اسم حاشیہ لوح کو
سات بار پڑھ کے اپنے بازوؤن پر دم کرو اور اس منارے کو زمین سے اُکھاڑ کے پھینکدو جب یہ منارہ
ٹوٹ جائیگا قلعہ بھی منہدم ہوگا اسی کی وجہ سے قلعہ تھا سحر اصلی یہی ہی ایرج نامدار نے اسم حاشیہ کو سات
بار پڑھکر اپنے بازوؤن پر دم کیا منارے کے قریب آئے منارے پر زور کیا ایک صداے مہیب آئی
منارہ زمین سے اُکھڑا تاریکی چھاگئی آفتاب جو بالاے منارہ نظر آتا تھا چکر کھاکر زمین پر گرا اندھیرا ہوگیا
صدائین مہیب آنے لگین ایرج نامدار نے لوح چمکائی تاریکی برطرف ہوئی ایک میدان وسیع اور نظر آیا
ایرج نامدار نے دیکھا اُس میدان مین ایک برج سنگی بنا ہی اُسکے اندر ایک مورت پتھر کی رکھی ہی ایرج
کو دیکھکر وہ مورت گویا ہوئی کہا اے طلسم کشا اس صحرا مین تیرا کیا کام ہی کیون آیا ہی واپس جا ورنہ بہت
زک اُٹھائیگا ایرج نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ عکس لوح اسپر ڈالو یہ از خود جلجائیگا اور کچھ سامان نظر آئیگا
ایرج نامدار نے بڑھکے اُس بت پر عکس لوح ڈالا بت جلنے لگا جب سب جلکر خاک ہوگیا تو پانی برسنے
لگا بہت دیر تک پانی برستا رہا جب باران موقوف ہوا تو آگ برسی مگر کسی چیز نے ایرج نامدار کو گزند نہ پہونچائی
جب آگ بھی اسکی موقوف ہوئی تو تاریکی چھاگئی دیر تک کچھ نظر نہ آیا ایرج نامدار لوح چمکاتے رہے عرصے کے

بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی ایرج نے دیکھا ایک دریاے ذخار ناپید اکنار کے بیچ مین ایک کشتی پر سوار ہون شاہزادے کو کمال حیرت ہوئی اُسیوقت لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل کرے طلسم کا قلعہ فتح ہوا ور کشتی سواری کو ملے تو طلسم کشا کو لازم ہی کہ اپنے لشکر سے ملے اور سب کو ہمراہ لیکر طرف مکان چہل پیکر کے روانہ ہو اور چہل پیکر کو قتل کرے ایرج نے سب پتہ اپنے لشکر کیطرف جانے کا لوح کے ذریعے سے معلوم کیا اتنے عرصے مین کشتی بھی کنارے پر پہونچی ایرج نامدار کشتی سے اُترکے اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کاموس جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ یہ جو چہل پیکر سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دیر مین اپنے قلعے کے قریب آیا دریا کو بدستور قدیم پایا مگر قلعے کا نشان نظر نہ آیا حیران ہو گیا اپنے سحر کے زور سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی کہ قلعہ منہدم ہو گیا طلسم کشا نے قلعہ کو فتح کر لیا وہ اب جادو مع اوراہالیان قلعہ کے قتل ہو گیا یہ کیفیت جو کاموس جادو کو معلوم ہوئی اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا اپنے دلمین خیال کیا کہ اب طلسم کا بچنا محال ہی جیسا کچھ مین نے کتاب سامری مین دیکھا ہی وہ سچ ہی طلسم کشا اصلی جوان ہی یہ سوچکر وہان سے چہل پیکر کیطرف روانہ ہوا تھوڑی دیر مین چہل پیکر کے پاس پہونچا اپنی اطلاع کرائی چہل پیکر نے اسکو اندر بلا لیا کاموس جادو روتا پیٹتا اندر گیا چہل پیکر نے اسکو اس کیفیت سے دیکھا گھبرا گیا کہا ارے کاموس جادو یہ کیا کیفیت بنائی ہی کاموس نے کہا یا خداوند ابتو مین نے غور سے بھی توبہ کر لی ہی اور کسیکو آزار بھی نہین پہونچاتا ہون اب آپ نے مجکو کیون برباد کیا جو زن و فرزند میرے مارے گئے اور قلعہ بھی طلسم کشا نے فتح کر لیا چہل پیکر نے جو قلعے کے فتح ہونیکی خبر سنی اسکے بھی ہوش اُڑ گئے مگر سب کے سامنے اپنے اضطراب کو ظاہر نہ کیا ہنسکر کہا ای کاموس جادو قدرت کو اس بندۂ خاص کی خوشی منظور ہی جو وہ چاہتا ہی قدرت اُسکی خوشی کرتے ہین تو خاطر جمع رکھ قلعہ برباد نہین ہوا ہی صرف نظر مردم سے پوشیدہ ہو گیا ہی جب قدرت اُسکے دلمین نور ایمان پیدا کر دینگے تو قلعہ بھی ظاہر ہو جائیگا ابھی اگر قلعے کو ظاہر کر دینگے تو ہمارے بندۂ خاص کو صدمۂ عظیم ہوگا اپنے دلمین کہے گا کہ مین ایک قلعہ تک فتح نہ کر سکا ایسا نہو کہ اس غیرت کی وجہ سے اپنی جان دیدے کاموس نے کہا جان دیدینا اُسکے قابو کی بات نہین ہی اگر قدرت ملک الموت کو حکم نہ دینگے تو ہرگز اُسکی روح قبض نہو گی چہل پیکر نے کہا یہ بات توصیح ہی مگر ہمین اپنے بندۂ خاص کی خجالت گوارا نہین ابھی چندے صبر کرو جب قدرت اُسکے دل مین نور ایمان اُتار دینگے اُسوقت جو جو اشیاء طلسم سے غائب ہو گئے ہین اور جنپر سب کو یہ گمان ہی کہ وہ معدوم بالکل ضائع ہو گئے ہین وہ سب ظاہر ہو جائینگے کاموس نے کہا یا خداوند آپ مجکو بھی میرے اہل و عیال کے پاس بھیجدیجئے جب سب اشیاء طلسم ظاہر ہونگے اُسیوقت مین مجکو بھی ظاہر فرمائیے گا چہل پیکر نے کہا جو لوگ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ہین اُنکو درجۂ شہادت قدرت نے عطا فرمایا ہی اور جب مزاج مین آئیگا اُنکو ظاہر کرینگے اور عمر ابد عطا فرمائینگے تو اُسکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا ہی اسوجہ سے اُس درجہ کے پانیکا مستحق نہین ہو سکتا ہی کارخانۂ قدرت مین دخل نہ دے ابھی چندے مفارقت اپنے عزیزون کی

گوارا کرے کاموس نے کہا قدرت مجکو صبر عطا فرمائین تو مین گریہ وزاری نہ کرون چہل پیکر نے کہا تو جا کر میری عبادت مین بصدق دل مصروف ہو جب رجوع قلب سے میری عبادت کریگا رنج والم تیرے دل سے دور ہوگا دل مسرور ہوگا کاموس نے کہا یا خداوند یہ امر ممکن نہین مین ایسے وقت مین کیونکر برجوع قلب آپکی عبادت کر سکتا ہون کہ صدمۂ فراق اعزا سے دل مانند ماہی بے آب مضطرب ہی چہل پیکر تو یہ چاہتا ہی تھا کہ اسکی زبان سے کوئی کلمہ ایسا نکلے کہ جسکی وجہ سے اسپر جرم ثابت کرکے گردن زدنی کا حکم دون جیسے ہی اسکی زبان سے یہ بات نکلی چہل پیکر نے کہا او کافر تجھے اپنے عزیز قدرت سے زیادہ عزیز ہین اور میری عبادت سے زیادہ ہین تو کافر ہو قدرت ابھی ملک الموت کو حکم دیتے ہین کہ وہ تیری قبض روح کریگا کاموس نے کہا ای چہل پیکر آجتک مین گمراہ رہا اور تجھے بخداوندی مانا کیا میرے خداوند سامری وجمشید ہین تو کیا چیز ہی تو دعوی خدائی کرتا ہی ایک غیر ساحر سے تو زور نہین چلتا ہی اور دعوی خداوندی کرتا ہی چہل پیکر نے کہا او مکار تو کیا واہیات کہتا ہی نہین جانتا کہ مین خداوند ہون ابھی ملک الموت کو حکم دون تو تیری قبض روح کرلے اور تیرے تئین آخرت مین جہنم نصیب کرون یہ کہکر اسنے ایک ساحر کیطرف اشارہ کیا وہ آگے بڑھا کاموس جادو نے چاہا ہوشیار ہوکر سحر کرے مگر چہل پیکر اسکو پہلے ہی مبتلاے سحر کر چکا تھا اسکو سحر یاد نہ آیا اُس ساحر نے ایک گولا اسکی طرف پھینکا اُسکے گرنے سے ایک شعلہ نکلا کاموس جادو جلکر مرگیا اسکے بعد چہل پیکر نے اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے تو اسنے کیفیت بیان کی سب نے کہا آپ طلسم کشا کو گرفتار کر سکتے ہین ابھی اُسکی تقدیر ایسی کر دیجیے کہ وہ گرفتار ہو جائے تو کیون ملازمین طلسم پریشان ہون چہل پیکر نے کہا مین خود جاؤنگا اُسکو گرفتار کرکے لاؤنگا مگر سامان سفر درست کیا جائے لشکر مین بھی اطلاع کردو کہ سب لوگ تیار رہین جسوقت مین حکم دون سب روانہ ہو جائین ملازمین نے اُسیوقت لشکر کے رسالدارون کو طلب کیا سب سے کہا کہ خداوند کا حکم ہی کہ بہت جلد سامان سفر درست کردو وہی ایک روز مین براے اسیری طلسم کشا خداوند مع لشکر گران روانہ ہونگے رسالدار نے جو یہ کیفیت سنی اُسیوقت اپنے اپنے رسالون مین آئے سب کو اس امر کی اطلاع دی اہالیان لشکر نے تیاریان کرنا شروع کین دو روز مین سب نے اسباب سفر درست کیا رسالدارون نے وزیران چہل پیکر کو آکر اطلاع دی وزرا نے چہل پیکر سے آکر کہا یا خداوند لشکر تیار ہی جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لیچلیے چہل پیکر نے وزرا سے کہا مین آجکی شب اور یہان قیام کرونگا کل علی الصباح یہانسے روانہ ہو جاؤنگا وزیرون نے اسکے جانے کا بھی سامان درست کیا دوسرے روز علی الصباح چہل پیکر مع لشکر تلاش ایرج مین روانہ ہوا اور لشکر گران ہمراہ لیکر چلا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت ایرج نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ حسب ہدایت لوح روانہ ہوا تین چار روز کے بعد ایرج نوجوان ایک میدان مین پہونچے شاہزادے کو وہانکی فضا پسند آئی اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ یہان خیمے استادہ کردو ایک روز یہان قیام کرینگے ابھی کیا تعجیل ہی اور لوگ ابھی اپنی اپنی منزلون پر بھی نہ پہونچے ہونگے اور یہان بفضل ایزدی طلسم

قریب فتح پہونچ گیا کیا عجب ہی جو انکی بار جنگ آخری ہو سب سرداروں نے عرض کی آپ کا فرمانا بہت صحیح
ہی ابھی طلسم تک بھی کوئی نہ پہونچا ہوگا خادموں نے بارگاہیں استادہ کردین شاہزادہ ایرج نوجوان اپنی بارگاہ
مین داخل ہوئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد استراحت سے فراغت حاصل
کر کے سب لوگ ایرج نامدار کی بارگاہ مین آئے شاہزادے نے فرمایا اگر یہان شکار ملتا ہو تو دو ایک روز
اسی شغل مین بسر کرین جو لوگ وہان کے واقف کار تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار شکار یہان کثرت سے
پایا جاتا ہی ایرج نامدار نے فرمایا کل ہم شکار کیواسطے جاینگے سب سامان درست کیا جائے ملازمین نے اسیوقت
سے اسباب شکار درست کرنا شروع کیا شب بھر شاہزادہ مجلس عیش مین جلوہ فرما رہا علی الصباح بعد فراغ نماز
وہان سے برائے شکار ایک جانب روانہ ہوا کچھ سردار بھی ہمراہ ہوئے سب لوگ شکار کھیلتے ہوئے ایک جانب
نکل گئے ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک آہو گھوڑے کے برابر ایک نخلستان سے نکلا چوکڑی بھرتا ہوا ایک
جانب چلا شاہزادے نے ہمراہیون سے کہا یہ آہو جانے نہ پائے جو اسکو گرفتار کریگا انعام پائیگا یہ کہکر
خود بھی گھوڑا بڑھایا سردار بھی چلے چارون طرف سے ہرن کو گھیر لیا ہرن ایک طرف جھکائی دیکر نکل گیا ایرج
نامدار نے گھوڑا اُس آہو کے عقب مین اُٹھایا ہرن چوکڑی بھرتا ہوا چلا سردار جو ایرج نامدار کے ہمراہ
تھے سب تھک کر رہگئے مگر ایرج نامدار نے تعاقب اُس آہو کا نہ چھوڑا دور نکل گئے آہو ایک حوض کے
قریب پہونچا ایرج نامدار نے چاہا تیر لگائین مگر آہو حوض کے کنارے پر نہ ٹھہرا حوض مین کود پڑا ایرج
نامدار بھی مع اسپ اُس حوض مین پھاندے کودتے ہی شاہزادے کی آنکھین بند ہوگئین دیر کے بعد
ہوش آیا اپنے کو ایک قصر نفیس مین پایا دیکھا گرد نازنینان مہ جبین و مہ جبینان حور تمکین جمع ہین ایک حور خصال
پری جمال سرہانے بیٹھی مروحہ جنبانی کر رہی ہی ایرج نے جو اُس نازنین کی صورت دیکھی عقل سے سمجھے
کہ یہ نازنین مقرر کسی کی شاہزادی ہی مگر نازنین نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا اُٹھ کے سلام کیا
ایرج نامدار نے جواب سلام دیکر کہا اے نازنین اپنی کیفیت سے آگاہ کر اُسنے عرض کی اے شہریار مین اپنی کیفیت
کس زبان سے بیان کرون کیونکر اپنا حال عیان کرون آپکو مین ہی نے اسقدر تکلیف دی معاف فرمائیے گا
مگر کیا کرتی مجبور تھی کہ آپ تک نہ پہونچ سکتی تھی اور سوائے آپکے دوسرا یہانتک نہ آسکتا تھا ایرج نے فرمایا
تمنے جس کام کیواسطے مجھے یہان بلایا ہی بیان کرو خدا چاہیگا تو مین تمھارے کام کو انجام دونگا نازنین نے
عرض کی اے شہریار مین ملک صمصام کی دختر ہون میرے باپ کو عفریت چہل پیکر نے اسیر کر لیا ہی اور مجھکو
وہ مین پیام دے چکا ہی کہ میرے تئین شوہری مین قبول کرو مین نے عذر کیا ہی دو ماہ کی مہلت لی ہی پہلے والد
نامدار سے کہا اُنھون نے قبول نہ کیا چہل پیکر کو غصہ آیا اُنکو اسیر کر کے میرے پاس پیام بھیجا مین نے
دو ماہ کی مہلت مانگی اُسنے قبول کی اب بہت زمانہ کم رہگیا ہی مین خیال کرتی تھی کہ اپنی جان دیدونگی مگر آپکی
تشریف آوری کی خبر سنی اور یہ بھی سنا کہ آپ نے لوح طلسم حاصل کر لی ہی اور قلعہ طلسمی کو فتح کر لیا ہی اور اب
چہل پیکر کے مقابلے کیواسطے تشریف لیے جاتے ہین لہذا ایک عرض میری ہی اگر قبول فرمائیے تو عرض
کرون ایرج نے کہا مین قبول کرونگا ملکہ نے عرض کی میرے والد نامدار زندانخانہ طلسمی مین اسیر ہین آپ
اُنکو رہا کر کے کوکب کجکلاہ کو رہا فرمائیے کہ میرے والد نامدار نے میرے عقد کیواسطے بلایا تھا چہل پیکر
نے اُسکو بھی اسیر کر لیا ہی ایرج نامدار نے فرمایا مین دونون کو بفضل خدا رہا کر سکتا ہون نازنین نے عرض

عرض کی اگر آپ ان دونون صاحبون کو رہا کردین تو مین اپنی جان دینے سے باز آؤن ایرج نامدار نے
فرمایا تم خاطر جمع رکھو مین سب کو رہا کر کے لاؤنگا تجھسے ملاؤنگا یہ فرما کر لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ ای
طلسم کشا زندانخانۂ طلسمی یہان سے بہت نزدیک ہو اگر آپ نہ جائینگے تو وہ لوگ آج تڑپ تڑپ کے مرجائینگے
ایرج نامدار نے سب پتہ زندانخانۂ طلسمی کا دیکھا جب راہ بخوبی تمام معلوم ہوگئی تو نازنین سے کہا مین اب یہان ٹھہر
نہین سکتا ہون مجھے رخصت کرو نازنین نے عرض کی ای شہریار اسقدر تعجیل کی کیا ضرورت ہو دو ایک روز یہان
تشریف رکھیے آپکو بڑی زحمت ہوئی ہو بعد دو تین روز کے تشریف لیجائیے گا ایرج نامدار نے کہا اگر مین آج
نہ جاؤنگا تو وہ لوگ تڑپ تڑپ کے مرجائینگے نہین معلوم اُنپر کیا تکلیف شدید پہونچی ہو ملکہ یہ سنکر بیتاب ہوگئی
ایرج نامدار رخصت ہونے ملکہ خود تھوڑی دور تک پہونچانیکو آئی پھر اپنی کنیزون کو ایرج نامدار کے ہمراہ
کیا سب سے تاکید کردی کہ شاہزادے کو لشکر تک بحفاظت پہونچا دینا ایرج نے تھوڑی دور کے بعد اپنے
ساتھ سے کنیزون کو رخصت کر دیا لوح پاس موجود تھی راستہ لوح کے ذریعہ سے معلوم کر لیا تھوڑی دیر مین
اپنے لشکر مین پہونچے یہان سب لوگ ایرج کے منتظر تھے جو لوگ ہمراہ ایرج شکار کیواسطے گئے تھے
جب ایرج آہو کے تعاقب مین تشریف لیگئے تو اُن لوگون نے بھی شاہزادے کو تلاش کرنا شروع کیا پھر
سب کو یہ خیال ہوا کہ شاید شاہزادہ لشکر کیطرف نہ تشریف لیگیا ہو یہ سوچ کے لشکر مین آئے تو ایرج نامدار
کو لشکر مین پایا سب نے کیفیت پوچھی ایرج نامدار نے کل حال بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ سامان سفر درست
کرو صبح کو زندانخانۂ طلسمی کی طرف جائینگے وہان سے اسیرون کو رہا کر کے لائینگے لشکر مین سامان سفر ہونے
لگا شب بھر ایرج نامدار نے عیش و عشرت مین بسر کی صبح کو لشکر ہمراہ لیکر طرف زندانخانۂ طلسمی کے روانہ
ہوئے وہان سے زندانخانہ بہت نزدیک تھا قریب شام ایرج نامدار زندانخانہ کی سرحد مین پہونچے عمارات
وہانکی نظر آنے لگین تھوڑی دور کے بعد ایک مکان قلعہ کے مانند نظر آیا جو ساحر کہ واقف کاران طلسم سے تھے
ایرج نامدار کے ہمراہ تھے اُنھون نے عرض کی ای شہریار زندانخانۂ طلسمی یہی ہو ایرج نامدار نے لشکر کو روکا
سب سردار ٹھہرے بارگاہین استادہ ہوگئین ایرج نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے سب سردار بھی
اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے ایرج نامدار نے فرمایا کہ علی الصباح زندانخانہ کی طرف چلین گے
ساحرون نے عرض کی اگر خلاف طبع مبارک نہو تو خادم کچھ عرض کرین ایرج نے فرمایا کہو ساحرون
نے عرض کی ایک نامہ اگر داروغہ زندانخانہ کے نام روانہ فرمائیے تو کیا حرج ہو یقین ہو وہ نامے کو دیکھکر
آپکی اطاعت قبول کرے اور خود حاضر خدمت بابرکت ہو ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہو اُسیوقت
ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ہم اس طلسم مین برائے فتاحی آئے ہین بفضل ایزدی لوح طلسم حاصل
کر لی ہو اور مرحلہ جات بھی شکست کیے ہین اگر تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو تو ہم تجھسے خبر نہون
چہل پیکر کی طرف چلے جائین اور جو تمھین اس بات مین تامل ہو تو ہم دوسرا انتظام کرین جب یہ نامہ
تمام ہوا تو ایرج نامدار نے ایک نامہ بر کو بلاکے دیا وہ نامہ لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد داروغۂ زندانخانہ
کے پاس پہونچا داروغہ نے دیکھا ایک ساحر آتا ہو نامہ لاتا ہو اپنے ملازمین سے کہا اس ساحر کو وہین روکو
اسکا مطلب دریافت کرو دیکھو کس غرض سے یہان آیا ہو کسکا نامہ لایا ہو ساحر آگے بڑھے اسکو آگے روک
لیا کہا ای شخص تو کون ہو کہانسے آیا ہو نامہ دار ایرج نے نامہ دیا کہا مین ایرج نامدار فاتح طلسم کا نامہ لایا

ہون داروغہ کے پاس لیجاؤنگا اُسکو دکھاؤنگا ساحرون نے کہا اُنکا حکم ہی کہ جو نامہ دار آئے میرے پاس
نہ آنے پائے پہلے نامہ روانہ کرے اگر میرا جی چاہیگا تو اُس کو اپنے پاس بلا ڈنگا ورنہ جواب نامہ لکھدونگا
نامہ دار ایرج نے نامہ اُس ساحر کے حوالے کیا ساحر نامہ لیکر داروغہ زندانخانہ کے پاس آیا کیفیت
بیان کی کہ کوئی شخص اس طلسم مین برائے طلسم کشائی آیا ہی اُسنے ایک نامہ بھیجا ہی داروغہ نے وہ نامہ کھولا دیکھا
تو ایرج نامدار نے لکھا ہی کہ تم زندانخانہ کے اسیرون کو رہا کردو یہ مضمون پڑھکے داروغہ بہت غضبناک
ہوا کہا طلسم کشا اس طلسم کو کیا فتح کریگا کیا نہین جانتا کہ یہ وہ طلسم ہی جو خاص خداوند چہل پیکر کا مسکن ہی بھلا
اسکو کیونکر فتح کریگا یہ کہکر اُسنے نامہ پھاڑ ڈالا اور ساحرون سے کہا کہ جاکر نامہ دار طلسم کشا سے
کہدینا کہ اپنے مالک سے ہماری طرف سے کہدے کہ جو تیرے مزاج مین آئے باز نہ آ ساحرون نے نامہ دار
سے آکر یہی کہدیا نامہ دار پیچ وتاب کھاکر وہانسے واپس آیا ایرج نامدار سے آکر عرض کی کہ اُس مکار
نے یہ جواب دیا ہی ایرج کو غصہ آگیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کے فرمایا انشاء اللہ تعالے کل تمام زندانخانہ
کو منہدم کردونگا دیکھون کون روک سکتا ہی اسی ذکر مین شب بسر کی علی الصباح فریضہ سحری ادا کرکے ایرج
نامدار نے اسپ صبادم طلب فرمایا خادمون نے گھوڑا حاضر کیا سب لشکر تیار تھا ایرج نامدار نام خدا
لیکر مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا طرف زندانخانہ طلسمی کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت داروغہ زندانخانہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اسنے نامہ ایرج نامدار کا چاک کر ڈالا اور نامہ دار کو جواب سخت دیکر رخصت کیا تو اپنے ملازمین کو بلاکر کہا
مین نے اسوقت نامہ دار طلسم کشا کو اسطرح کا جواب دیکر رخصت تو کر دیا مگر خیال یہ ہی کہ صبح کو وہ لشکر لیکر ضرور
آئیگا اور معرکہ پڑیگا اُسکے مقابلے کا انتظام کر لینا چاہیے کیونکہ وہ شخص ایسا نہین ہی مین نے سنا ہی کہ اُسنے
لوح طلسمی بھی حاصل کرلی ہی اور اکثر مرحلے بھی فتح کیے ہین اُس سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہی جبتک کوئی انتظام
مناسب نہوگا اُس سے مقابلہ مین فتح پانا مشکل ہی ملازمین نے کہا کہ لشکر سحر کرکے اُس سے نہ لڑیے تیغ وشمشیر
سے جنگ کرے داروغہ نے کہا اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار ہوگا ملازمین نے کہا دو ایک روز جو لشکر یہان موجود
ہی طلسم کشا کے لشکر کو روک سکتا ہی جبتک اور لشکر بھی آجائیگا کہانتک لڑیگا داروغہ نے اُسیوقت اپنی فوج
مین اطلاع کرائی کہ ہر شخص تیار رہے صبح کو طلسم کشا یہان آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا یہ اطلاع پاتے ہی
سب فوج مسلح وکمل ہو گئی رات بھر داروغہ کو خوف کے مارے نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اپنے لشکر کو
طلب کیا سب لشکر حاضر حاضر کہکر اسکے پاس آیا داروغہ سب کو ہمراہ لیکر اپنے مکان کے آگے بڑھا لوگون
سے کہا مین جہان جہان تمھین مقرر کرون وہان وہان حفاظت کرتے رہو اگر طلسم کشا آجائے تو اُسکو روک
لینا جبتک تم لوگ اُس سے مقابلہ کروگے مین خداوند کی خدمت مین ایک عرضداشت روانہ کرونگا وہانسے
اور لشکر میری مدد کو آئیگا طلسم کشا سے مقابلہ کرکے اُسکو گرفتار کرادونگا ملازمین نے جواب دیا کہ ہم لوگ کیا
کم ہین جو آپ اور لشکر خداوند سے طلب فرمائین خداوند بھی خیال کرینگے کہ داروغہ زندانخانہ عجب کم ہمت ہی
جو طلسم کشا سے باین لشکر بیشمار مقابلہ نہ کرسکا آپ لشکر وہان سے طلب نہ کیجیے ہم لوگ اُسکو گرفتار کرلینگے
داروغہ نے جواب دیا مین تم لوگون کے کہنے پر ہرگز عمل نہ کرونگا طلسم کشا مرد جرار ہی اُسکے ہمراہ لشکر بھی بیشمار

ہی اگر ایسا صاحب ہمت نہوتا تو تنہا اس طلسم مین آنیکا ارادہ نہ کرتا ہم لوگ ملازم ہین اور طلسم کشا سحر سے آگاہ نہین
محض اپنی قوت بازو پر اُسکو ناز ہی اور اسی وجہ سے لشکر ہمراہ لیکر اس طلسم مین آیا اب اُسنے لوح بھی حاصل
کر لی ہی اور زیادہ دعوی اُسکا بڑھ گیا ہی جو اُسکے مقابلے مین جائیگا اُسکو ہراس نہوگا بلکہ مقابلے کے واسطے
آمادہ ہو جائیگا ملازمین خاموش ہو رہے داروغہ زندانخانہ نے سب کو چارون طرف تقسیم کرنا شروع کیا
ابھی سب لشکر کو روانہ کرنے سے فراغت نہ پائی تھی کہ ایک جانب سے گرد اُڑی داروغہ نے کہا طلسم کشا
آگیا یہ کہکے سب کو آواز دی کہ اب کسی طرف نہ جاؤ مین اُس سے مقابلہ کرونگا سب لوگ واپس آکے
اپنے صف جا کر قاعدے سے سب کو استادہ کیا اتنے مین دامن گرد شگافتہ ہوا دیکھا ایک جوان صاحب
شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے اسپ صبا رفتار پر سوار رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہی گلے مین
لوح مانند آفتاب درخشان زیب جسم جامہ سلیمانی داروغہ جاہ و حشم دیکھکر دنگ ہو گیا اپنے ملازمین سے
کہا اس جوان کے چہرے سے آثار جلالت نمایان ہین دیکھو کس شان و شوکت سے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا
آتا ہی لشکر بھی کسقدر ساتھ ہی بھلا تم لوگ اسکو روک سکوگے سر میدان لوٹ سکوگے سب نے از راہ
غرور جواب دیا کہ اسکی کیا حقیقت ہی جو ہم اسے نہ روک لین داروغہ نے کہا مین تمھاری بات کا اعتبار نہین
کرتا اور ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو تم نہین جانتے ہو کہ غرور خداوند کو بہت ناپسند ہی ایسا نہو انجام کار
خفت اُٹھانا پڑے اور تم سب لوگون کے ساتھ مین بھی تباہ ہون ملازمین نے کہا آپکے خیالات ابھی ایسے ہی
قسم کے رہتے ہین ہم لوگ آجتک کسی سے دبے نہین کوئی ہمپر غالب نہین آسکا جو بات اصلی ہی وہ بیان کر
ہین اگر کوئی دعوے دروغ کرین تو ہمین خوف ہو کہ خداوند کو غرور ناپسند ہی داروغہ زندانخانہ یہ باتین
کر رہا تھا کہ ایرج نامدار قریب پہونچے شاہزادے سے واقف کار لوگون نے عرض کی کہ ای شہریار یہ ساحر
جو آپکے آگے تخت پر بیٹھا ہی یہی داروغہ زندانخانہ طلسم ہی اور اسقدر لوگ اسکے یہان ملازم ہین سب کو
اپنے ہمراہ لیکر آیا ہی آپ سے مقابلہ کریگا ایرج نامدار نے کہا خدا مالک ہی یہ کیا کر سکتا ہی یہ فرماتے
ہوئے آگے بڑھے داروغہ زندانخانہ نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ بڑھ کے اس جوان کو روک
لو ملازمین داروغہ آگے بڑھے ایرج نامدار نے جو سب کو آتے ہوئے دیکھا تلوار میان سے لی لشکر اسلام
کے جوان بھی اپنے اپنے گھوڑون پر سنبھلے سب نے تلوارین میان سے لین ملازمین داروغہ آکر گرے
تلوار چلنے لگی داروغہ زندانخانہ نے اُسیوقت ایک نامہ لکھا اور ایک ساحر کو بلا کے نامہ دیا کہا یہ نامہ خداوند
کی خدمت مین پہونچانا اور جو کیفیت دیکھ رہا ہی یہی بیان کر دینا اور اسیوقت اس نامے کا جواب لیکر آنا
ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان ایرج نامدار نے تھوڑی ہی دیر مین تمام لشکر کو پسپا کر دیا آخر کار فوج
تاب مقابلہ نہ لا سکی فرار پر قرار کیا داروغہ کو ایرج نے گرفتار کیا اور سب فوج بھاگ گئی دن آخر تھا
تھوڑی دیر مین شام ہو گئی لشکر ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی اپنی بارگاہون کی طرف پلٹا سب
لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ایرج نامدار بھی بارگاہ مین داخل ہوئے داروغہ زندانخانے کو
طلب کیا ملازمین ایرج داروغہ کو زنجیر آہن مین اسیر کیے ہوئے روبرو سے ایرج نامدار لائے ایرج
نامدار نے فرمایا شناخت مین خدائے واحد و یکتا کے کیا کہتا ہی داروغہ نے اپنے دلمین خیال کیا کہ اگر
انکار کرتا ہون تو جان جاتی ہی اور اطاعت اس شیر بیشۂ جرأت کی اختیار کرنا اچھا بھی ہی کیونکہ یہ قدر دان

ہی اور مذہب بھی اسی کا پختہ ہی یہ سوچ کے عرض کی ای شہریار مین بسر و چشم آپکی غلامی قبول کرتا ہون مجھے کلمہ
تعلیم فرمائیے ایرج نامدار نے اُسیوقت کلمہ تعلیم فرمایا داروغہ مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا ایرج کے قدمون
پر گرا ایرج نامدار نے سر چھاتی سے لگایا بارگاہ مین بیٹھنے کا اشارہ کیا داروغہ سلام کرکے ایک جگہ بیٹھا ہاتھ
باندھکے ایرج سے عرض کی ای شہریار اب یہان تشریف رکھنا کیا ضرور ہی تھوڑی دیر تکلیف فرمائیے میری عزت
بڑھائیے غلام کا غریب خانہ حاضر ہی وہان تشریف لیچلیے ایرج نامدار نے فرمایا شب کا وقت ہی اور رات
بھی تھوڑی باقی ہی بہتر یہ ہی کہ اتنی شب بھی یہین بسر کرین صبح کو وہان چلین سے زندانخانے کی بھی سیر
کرینگے داروغہ نے ایرج کی مرضی نہ پائی خاموش ہورہا وہ شب سب سرداروں نے ایرج کی بارگاہ
مین بیٹھکے بسر کی رات بھر جلسۂ عیش و نشاط گرم رہا جب صحبت انجم برخاست ہوئی اور سلطان ماہ نے عزم
دیار مغرب کا کیا اور بادشاہ زرین پوش فلک نے ظلمت کدۂ عالم کو منور فرمایا ایرج نامدار نے فریضۂ سحری
ادا کیا تمام سردار بھی نماز سے فارغ ہوکر مسلح و مکمل ہوئے داروغہ زندانخانہ ایرج نامدار کی خدمت مین حاضر
ہوا عرض کی ای شہریار اب تشریف لیچلیے لشکر تیار ہی ایرج نامدار بارگاہ سے باہر تشریف لائے اسپ صبا رفتار
در بارگاہ پر حاضر تھا ایرج نام خدا لیکر نشت مرکب پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیا داروغہ زندانخانے
کے ہمراہ روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت چہل پیکر کی تحریر کیجاتی ہی

کہ جب یہ لشکر ہمراہ لیکر چلا کوچ و مقام کرتا ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا سب فوج کو روکا کہا مین آج
شب بھر یہین رہونگا اس صحرا کی فضا مجھکو بہت پسند آئی ہی صبح کو یہان سے روانہ ہونگا سب لشکر وہین اُترا
اسکے واسطے ایک بارگاہ زربفتی استادہ ہوئی گرد چار افروزان آتش فشان نگہبانی مین مصروف ہوئے اسنے خود
سحر کیا کہ گرد بارگاہ کے آتش مشتعل ہوگئی اور سب لوگ بھی اسکی بارگاہ کی حفاظت کرنے لگے چہل پیکر اپنی بارگاہ
مین جاکے بیٹھا اور جملہ مصاحبین بھی اسکے پاس گئے شراب کا دور چلنے لگا در بارگاہ پر چند ساحر برہنہ تلوارین
ہاتھون مین لیکر حربہاے سحر سے درست ہوکر بیٹھے تھے اُنھون نے دیکھا کہ ایک ساحر بزور سحر آسمان
پر اُڑتا ہوا جاتا ہی ان لوگون نے دستک دی اُسکے کان مین آواز گئی ساحر سمجھا یہان بھی کوئی لشکر ساحرون
کا ٹھہرا ہی مجھکو طلب کرتا ہی یہ سوچ کے زمین پر آیا دیکھا کہ چہل پیکر کی بارگاہ استادہ ہی خوش ہوگیا دربانون
نے کہا ای افروز جادو اسوقت تم کہان جاتے ہو افروز نے کہا مین خداوند کے پاس نامہ لایا ہون
مجھکو داروغہ زندانخانہ نے بھیجا ہی وہان طلسم کشا نے جاکر آفت برپا کردی ہی لشکر زندانخانہ بڑی مصیبت
مین مبتلا تھا داروغہ صاحب نے یہ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہی دربانون نے کہا کہ تم یہین
ٹھہرو ہم جاکر تمھاری اطلاع کرتے ہین جیسا کچھ خداوند کا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا افروز جادو وہین ٹھہرا اور بانون
نے چوبدار کو بلایا کہا داروغہ زندانخانہ نے ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین بھیجا ہی جاکر عرض کرو چوبدار
اندر بارگاہ کے آئے یہان چہل پیکر مصروف میخواری تھا چوبدار نے کہا یا خداوند داروغہ زندانخانہ طلسم نے
ایک عرضی آپکی خدمت مین بھیجی ہی افروز جادو لیکر آیا ہی کچھ زبانی بھی عرض کریگا چہل پیکر نے کہا بلالو چوبدار
باہر آیا افروز جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا افروز جادو نے چہل پیکر کو از راہ سیہ قلبی سجدہ کیا اور نامہ دیا

چہل پیکر نے نامہ کھولا پڑھا تو اُسمین لکھا تھا کہ یا خداوند طلسم کشا لشکر گران ہمراہ لیکر آیا ہی مین اُس سے مقابلہ نہ کرسکونگا اُسکے پاس لوح طلسم بھی موجود ہی اگر آپ اسوقت مدد فرمائین اور اُسکی تقدیر ایسی کردین کہ مین اُسکو گرفتار کرلون تو اچھی بات ہی اور اگر آپ کچھ خیال نہ فرمائینگے تو مین طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہو جاؤنگا جب چہل پیکر نامہ پڑھ چکا تو افروز جادو کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ہم خود اُسکی مدد کو چلتے ہین افروز نے کہا یا خداوند مجھسے دارونہ صاحب نے کہا ہی کہ خداوند کو میری طرف سے سجدہ کرنا اور عرض کردینا کہ اب یہان نوبت بجان ہی اگر آپ مدد فرمانے مین عرصہ لگائینگے تو غضب ہو جائیگا اور جو کیفیت وہان دیکھی تھی وہ سب بیان کی چہل پیکر نے کہا ای افروز جادو تم خاطر جمع رکھنا اور اسی وقت جاکر دارونہ سے کہدینا کہ تم بھی خاطر جمع رکھو صبح کو خداوند خود تشریف لائینگے اور تمھاری مدد فرمائینگے افروز جادو کو اُسی وقت روانہ کیا افروز جادو چلا اسکو تو راستے مین دور دور صرف ہو گئے تھے اپنے تئین بہت جلد زندانخانہ طلسمی کیطرف پہونچایا یہان آکر عجب کیفیت دیکھی کہ مکان دارونہ زندانخانہ پر روشنی ہو رہی ہی ہجوم عام ہی تمام بستی مین خوشی پھیلی ہوئی ہی ہر ایک مصروف عیش و نشاط ہی افروز جادو یہ سمجھا کہ شاید طلسم کشا کو دارونہ صاحب نے اسیر کرلیا ہی یہ سوچ کے خوشی خوشی دارونہ کے مکان مین آیا یہان آکر دیکھا کہ شاہزادہ ایرج نامدار مسند زرتار پر جلوہ فرما ہین اور سب سردار بھی باادب سامنے شاہزادے کے دست بستہ حاضر ہین دارونہ صاحب دست بستہ کھڑے ہین ایرج نامدار کی خدمت مین حاضر ہین افروز جادو یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا دارونہ کو اشارے سے الگ بلایا کہا خداوند نے ارشاد کیا ہی کہ ہم کل تمھاری مدد کو پہونچ جائینگے خاطر جمع رکھنا دارونہ نے کہا ای افروز جادو اُس مکار پر لعنت کرو اور اطاعت آقاے نامدار کی قبول کرکے مذہب حق اختیار کرو دنیا و عقبی مین انجام بخیر ہی افروز جادو نے کہا مین ہرگز مسلمان نہونگا جو میرے جد و آبا کا مذہب ہی اُسکو ترک نہ کرونگا اور آپ سے بھی یہ بات بہت دور تھی کہ خوف جان سے مذہب تبدیل کردین اگر جان جاتی کچھ مضائقہ نہ تھا ایمان تو باقی رہتا دارونہ کو اسکا کہنا بہت برا معلوم ہوا کہا ای افروز جادو تو سیاہ قلب ہی اور تیرا انجام بہت برا ہوگا افروز نے کہا ای دارونہ خداوند چہل پیکر میری مدد کرینگے اور تجھے جہنم مین بھیجینگے دارونہ نے خنجر اسکے سینے پر مارا کہ شکم تک اُتر آیا افروز جادو مرکے گرا تاریکی چھا گئی آواز آئی کشتی مرا نام من افروز جادو بود دارونہ نے ملازمین سے کہا لاشہ افروز جادو کا پھینکدو ملازمین نے لاشہ اسکا پھینک دیا دارونہ پھر خدمت ایرج نامدار مین حاضر ہوا ایرج نے فرمایا دارونہ صاحب کہان تشریف لیگئے تھے اسنے عرض کی ای شہریار مین نے ایک نامہ چہل پیکر کے پاس بھیجا تھا اُسکے جواب مین اُسنے کہلا بھیجا تھا کہ مین خود کل آؤنگا اور لشکر گران بھی ہمراہ لاؤنگا مین نے اپنے نامہ دار سے کہا اگر وہ مکار یہان آئیگا تو ذلت اُٹھائیگا قتل ہوگا یا ایمان لاکر رتبہ اعلی پائیگا اُسنے ازراہ سیہ قلبی مجھسے ایسی باتین کین کہ مجھے غصہ آیا اُسکو قتل کیا مگر کل چہل پیکر یہان لشکر گران لیکر آئیگا اُس سے مقابلہ کرنا ہوگا ایرج نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اگر وہ یہان آئیگا تو جو مناسب وقت ہوگا اُسکے حق مین کیا جائیگا مگر لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ ہوشیار رہین دارونہ نے اُسیوقت سرداران لشکر اسلام کو طلب کیا سب سے خبر آمد چہل پیکر بیان کردی اور یہ بھی کہدیا کہ آپ لوگ ہوشیار رہین نہین معلوم وہ مکار کس وقت آئے اور کیا انتظام کرے سب نے جواب دیا کہ ہمارے آقا کا اقبال اوج پر ہی وہ مکار کیا کرسکتا ہی یہ کہکر سب رخصت ہوئے لشکر مین آکر سب لشکریون

کو اطلاع دی کہ ہوشیار رہو اور سلاح جنگ کی درستی کر لو سب لوگ درستی سلاح مین مصروف ہوئے یہان ایرج
نوجوان نے بھی اپنے خاص خاص سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی اسکا انتظام کرین سب نے عرض
کی اے آقاے نامدار ہمین ضرورت انتظام نہین ہے سب لوگ تیار ہین شب بھر ایرج نامدار مصروف عیش
رہے صبح کو بعد اداے نماز صبح باہر تشریف لائے اپنے لشکر کی طرف گئے سب نے سلام کیا ایرج نامدار
ایک ایک رسالدار کی بارگاہ مین تشریف لیگئے دیکھا سب لوگ درستی سلاح مین مصروف ہین سب کی کیفیت
دیکھکر داروغہ کو مع اپنے سرداران نامی کے ہمراہ لیا اور زندانخانے کیطرف روانہ ہوئے داروغہ نے عرض
کی اگر حکم فرمایئے تو مین جاکر زندانخانہ کے حجرون کو کھولدون اور تہ خانون کو جو ایک مدت سے بند ہین
اور تاریک رہتے ہین اُنکے دروازے کھولکر روشنی پہونچاؤن قیدیون کو آپکی تشریف آوری کی اطلاع
دون کہ سب کو خوشی حاصل ہو ایرج نامدار نے فرمایا بہت اچھی بات ہے تم جاکر سب انتظام درست
کرو اور اسیران کہنہ کو جاکر یہ خوشی سناؤ کہ خدا نے تمھارے حال پر رحم کیا اور زمانہ تمھاری رہائی کا
بہت نزدیک آگیا داروغہ آگے بڑھا زندانخانے مین آیا سب دروازے کھولدیے ایک ایک قیدی
کے پاس جاکر مژدۂ رہائی سنایا سب اس خبر فرحت اثر کے سننے سے خوش ہوئے داروغہ نے تہخانے
کھولے بہت سے قیدی ایسے تھے کہ جنھون نے ایک مدت سے آفتاب کو نہ دیکھا اُسی خانۂ تنگ و تار
مین بسر کرتے تھے داروغہ ایک وقت اپنے ملازمین کو ہمراہ لیکر جاتا تھا سب کو کھانا پہونچاتا تھا بڑی
مصیبت مین سب کی بسر ہوتی تھی زندگی سے عاجز تھے داروغہ سے جو رہائی کا مژدہ سنا تن بیجان مین جان
آگئی سب منتظر ہوئے کہ اتنے مین دروازۂ زندانخانہ پر شور ہوا آواز بسم اللہ الرحمن الرحیم کی آئی سب اسیرون
نے چاہا استقبال کو جائین مگر قید مین مبتلا تھے اُٹھ نہ سکے داروغہ نے انکے ارادے دیکھے کہا صبر کرو ہم
تمھین رہا کر دیتے مگر مجبور ہین کہ آقاے نامدار جبتک نہ آئین اور تمھین اپنے ہاتھ سے رہا نہ کرین تب
تک تمھاری رہائی ممکن نہین ہے کیونکہ تم پر چہل پیکر کا سحر ہے اور اس سحر کو مین اُتار نہین سکتا جب آقاے نامدار
تشریف لائینگے تو اُنکے عکس لباس سے تمھاری قید کٹ کے گر پڑیگی رہائی پاؤگے یہ ذکر تھا کہ سب نے
دیکھا ایرج نوجوان بصد شوکت و شان تشریف لاتے ہین سرداران نامی بھی سب کے ہمراہ ہین صورت
دیکھکر اسیران زندان شید اے جمال بیمثال ہوگئے ایرج نامدار کو جو داروغہ نے دیکھا شان و شوکت دیکھکر
بہت خوش ہوا دوڑ کے قدمون کو بوسہ دیا ایرج نامدار کو زندان کے ہر حجرے مین لیگیا ایرج نے پہلے
کوکب کجکلاہ کو رہا کیا اور اُس نازنین کا پیام دیا جسنے ایرج نامدار کو آہو کے ذریعے سے بلایا تھا کوکب کجکلاہ
ایرج نامدار کے قدمون پر گر پڑا ایرج نے اُسکو مسلمان کیا پھر اُس نازنین کے باپ کو رہا کیا وہ بھی مسلمان
ہوا اسی طور سے بہت سے اسیرون کو رہا کیا سب نے اسلام قبول کیا دن بھر ایرج نامدار رہائی اسیران
مین مصروف رہے جب دن بہت کم باقی رہا تو زندانخانہ سے باہر تشریف لائے سب اسیر بھی ہمراہ ہوگئے
ایرج نامدار کچھ دور زندانخانے سے آگے بڑھے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ اپنے
سردارون کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے چہل پیکر اپنا لشکر لیکر آ پہونچا سب نے عرض کی
ہم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین یہ ذکر تھا کہ داروغۂ زندانخانہ حاضر خدمت ہوا دعاے دولت دیکر عرض
کی اے شہریار چہل پیکر کی آمد ہے ایرج نے فرمایا مین پیشتر خیال کر چکا ہون داروغہ نے عرض کی کیفیت قابل دید

ہی حضور ملاحظہ فرمائیے اس مکار نے کیا کیا سامان اپنی سواری کیواسطے مقرر کیا ہی ایرج نامدار نے
فرمایا مین ضرور دیکھونگا داروغہ نے عرض کی آپ میرے غریب خانہ کے کوٹھے پر چلکے تشریف رکھین
اور کیفیت دیکھین ایرج نامدار داروغہ کے مکان پر تشریف لائے کوٹھے پر جا کے تماشا لشکر چہل پیکر
کا دیکھنے لگے پہلے کچھ ساحران غدار سامری وجمشید کو پکارتے گھنٹ وناقوس بجاتے ہوئے آئے
اُنکے بعد کچھ ساحر چہل پیکر کا نام لیتے ہوئے سیاہ جھنڈے ہاتھ مین لیے ہوئے ناریل وترنج اُچھالتے
آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوئے نکل گئے اُنکے بعد بہت سے اژدران آتش فشان منھ سے قلابہا ہاے
آتشین چھوڑتے ہوئے نکل گئے ایرج نوجوان نے داروغہ سے پوچھا کہ یہ اژدر اسکے ہمراہ کیون رہتے
ہین داروغہ نے عرض کی اژدرون کی صورت مین ساحر ہین صرف چہل پیکر کو اپنی سواری کا تجمل دکھانا
منظور ہی یہ ذکر تھا کہ ایرج نے دیکھا کہ شیران ببر قریب دو ہزار کے اُچھل کود کرتے ہوئے آتے ہین
جب شیر بھی نکل گئے تو کچھ کرگدن مست جھومتے ہوئے پیدا ہوئے یہ بھی نکل گئے انکے بعد کچھ فیلان کوہ پیکر
جھومتے ہوئے آئے یہ سب بھی نکل گئے پھر ایک لشکر پہلوانون کا دکھائی دیا ایرج نامدار نے دیکھا
ایک ایک پہلوان غیرت سام ونریمان کوہ پیکر گرز ہاتھ مین لیے ہوئے قریب ایک لاکھ کے چہل پیکر کا
نام لیتے ہوئے نکل گئے ایرج نامدار نے داروغہ سے فرمایا یہ لوگ ساحر ہین یا غیر ساحر ہین داروغہ
نے عرض کی یہ سب ساحران مکار ہین انکی صورت اصلی یہ نہین ہی محض زینت سواری کیواسطے ان
لوگون نے اپنی صورتین ایسی بنائین ہین جب پہلوان بھی نکل گئے تو ایرج نامدار نے دیکھا ساحران
غدار عجیب وغریب صورتون کے آگے بڑھتے ہوئے چلے آتے ہین کسی کا سر ہاتھی کا اور سارا جسم
انسان کا کسی کا جسم مانند اسپ اور سر انسان کا کوئی شیر کی صورت کسیکی سور کی کوئی چار ہاتھ رکھتا
ہی کسی کے دس پانؤن ہین اسی طور سے سب کی شکلین مختلف مگر عجیب وغریب ایرج کو ہنسی آئی جب
یہ لوگ بھی گذر گئے لشکر ساحرون کا نمودار ہوا بڑی دیر تک لشکر آتا رہا جب ختم ہوا تو غیر ساحرون
کی فوج آنا شروع ہوئی عرصہ کے بعد وہ فوج بھی گذر گئی پھر ساحرون کا لشکر نکلنا شروع ہوا مگر ساحران مہیب
صورت بلند قامت ہر ایک کے منھ سے شعلہ ہاے آتش نکلتے ہوئے سب چہل پیکر کا نام لیتے ہوئے
اُس طرف سے گذرے انکے بعد ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک ٹکڑا ابر گلنار آتا ہی ترشح ہو رہا ہی وہ ٹکڑا
ابر آگے آگے نکل گیا اُسکے بعد چند ساحر ترسول آہنی نقرئی طلائی لیے ہوئے اُنکے پھر ہر سے کھلے ہوئے
پشت پر تعریف چہل پیکر مکار کی لکھی گھنٹ وناقوس بجاتے ہوئے اُس طرف سے گذرے اُنکے بعد
نازنینان مہ جبین گلبازی کرتی آپس مین دل لگی مذاق اشارات وکنایات کرتی ہوئی آتی ہین عقب مین
اُن مہ جبینون کے دس فیلان مست مگر بہت اونچے دسون ہاتھیون پر ایک تختہ رکھا ہوا اُسپر ایک
بارگاہ زربفتی کھچی ہوئی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے اُسکے اندر چار ساحر دست بستہ استادہ ہین ایک
ساحر سیہ فام لاغر اندام ایک تاج بیش قیمت سر پر رکھے ہوئے معلق بارگاہ کے اندر نظر آتا ہی سب اسباب
بھی معلق ہی وہ ساحر اُسکے عقب پر چنور برداری کر رہے ہین ایرج نامدار نے داروغہ سے کہا چہل پیکر
اسی کا نام ہی داروغہ نے عرض کی ای شہریار یہ چہل پیکر نہین ہی چہل پیکر ابھی بہت دور ہی یہ وزیر ہی
مگر رتبہ اسکا سب سے کم ہی اسکے بعد اور تین وزیر آئینگے اور ہر ایک کی سواری کے آگے اسیقدر مجمع ہوگا

جسقدر آپ ملاحظہ فرما چکے ہین ایرج نامدار نے کہا اسنے سحر سے بہت سی چیزین بنائین ہین اور لشکر بھی بہت جمع کیا ہی دارونہ نے عرض کی اسکے یہان اسقدر لشکر ہی کہ جو اس طلسم مین نہین آسکتا اور کل لشکر کو اسنے نہین بلایا ہی اگر سب لوگ یہان آجاتے تو جگہ نہ ملتی نصف لشکر اسنے جمع کیا ہی ایرج نامدار یہ باتین کر رہے تھے کہ وہ سواری نکل گئی اور دوسرے وزیر کی سواری کا جلوس نکلنا شروع ہوا عرصہ تک وہ جلوس بھی نکلا کیا پھر وزیر کی سواری اُسیطرح سے آئی جسطرح عرض کیا گیا ہی اسیطرح وہ بھی وزیر نکل گئے اُنکے بعد ایک ہنگامہ برپا ہوا ایرج نامدار نے دیکھا کہ ایک عفریت کریہ منظر قوی الجثہ اژدر آتش فشان پر سوار سر برابر سیاہ چارون طرف برنیز گرتی ہوئی ساحر قدم قدم پر سجدہ کرتے ہوئے چلے آتے ہین دارونہ نے بڑھ کے عرض کی اے شہر یار چہل پیکر اسی مدار کا نام ہی مالک طلسم یہی بدانجام ہی ایرج بغور اُسکی طرف دیکھا کیے جب اژدر آتش قریب بام پہونچا تو سر اسکا بام سے بھی زیادہ اونچا تھا ایرج نامدار بام پر جلوہ فرما تھے اسکی نگاہ جو پڑی چاہا ہاتھ بڑھا کے ایرج کو اُٹھالون شاہزادے نے تلوار میان سے نکالی اسنے ہاتھ بڑھایا ایرج نے وار تلوار کا کیا کہ ہاتھ اسکا کٹکر گر پڑا چہل پیکر کو غصہ آیا دوسرا ہاتھ بڑھایا ایرج نامدار نے اُس ہاتھ پر بھی تلوار لگائی کہ وہ ہاتھ بھی کٹ کے گرا تو چہل پیکر کے ہوش اُڑ گئے ایک چیخ ماری کہ سب ساحر ٹھہر گئے جو رسالے آگے بڑھ گئے تھے سب پلٹے چہل پیکر کو جو اس کیفیت مین دیکھا سب نے چاہا مکان کو سحر کر کے زمین سے اُکھاڑ لین مگر ایرج نامدار بالاخانے پر تشریف رکھتے تھے اور لوح موجود تھی کسی سے مکان نہ گرایا گیا ایرج نامدار تلوار لیے ہوئے کوٹھے پر کھڑے رہے ساحر سب انتظام کرتے رہے جب چہل پیکر نے دیکھا کہ اس جوان سے سر برہو نگا چاہا بھاگ کے اسوقت نکل جاؤن یہ سوچکے تا کمر غرق زمین ہوا ایرج نامدار نے اسکی گردن پر تلوار کا وار کیا کہ سر چہل پیکر کا کٹکر زمین پر گرا تاریکی چھاگئی ہواے تند چلنے لگی درخت جڑون سے اُکھڑنے لگے آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری ہونے لگی عمارتین طلسم کی منہدم ہونے لگین ایک روز کامل یہی کیفیت رہی دوسرے روز وہ تاریکی دفع ہوئی ایرج نامدار نے دیکھا بہت سے ساحر مرے پڑے ہین بہت سے ساحر رو رہے ہین ایرج بالاخانے سے اُترے اپنے لشکریون سے آکے ملے سب نے مبارکباد دی ایرج نے کہا خدا نے اپنا فضل شامل حال کیا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایرج نامدار نے دیکھا سامنے سے لشکر ساحران وغیر ساحران تلوارین کھینچے ہوئے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے آتے ہین شاہزادے نے اپنے سردارون سے کہا کہ اب چہل پیکر کے ہمراہیون کو ہوش آیا بعزم جنگ اسطرف آتے ہین سرداران اسلام بھی مسلح موجود تھے اپنے گھوڑون پر سوار ہو کے مقابلہ کرنے موجود آمادہ ہو گئے لشکر چہل پیکر کے لوگ آپڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی چہل پیکر کا لشکر بہت تھا مگر اہل اسلام شیر انہ نہنگانہ دغا کرنے لگے دو روز تک معرکہ کارزار گرم رہا تیسرے روز لشکر چہل پیکر مقابلے کی تاب نہ لایا سب مجبور ہوئے اپنی جگہ پر خیال کیا کہ اگر فرار ہوتے ہین تو یہ لوگ نہ چھوڑینگے گھیر کے مارلین گے بہتر اسی مین ہی کہ طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور چہل پیکر کی پرستش سے ہاتھ اُٹھائین یہ سوچ کے جو اعلی درجہ کے سردار تھے سب نے اُنسے اپنی اپنی راے ظاہر کی اُن لوگون نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی مناسب ہی جب ہر ایک متفق الراے ہو گیا تو ساحرون نے چادرین ہلانا شروع کین ایرج نامدار نے ہاتھ روک لیا سپاہ اسلام بھی ٹھہری سب ساحر اپنے اپنے ہاتھ رومال سے باندھ کے ایرج کی خدمت مین حاضر

ہوئے ایرج نامدار نے سب کی خطائین معاف کین ساحر کلمہ پڑھ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوئے ایرج نامدار بفتح و فیروزی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر دارو غہ زندانخانہ کے مکان کیطرف واپس آئے دارو غہ نے نذرین دین ایرج نامدار کو کمال مسرت حاصل ہوئی اور ملازمین بھی حاضر ہوئے سب نے نذرین گذرانین ایرج نامدار نے سب کو خلعت وانعام سے سرفراز کیا مختصر دونتک وہان جلسہ رہا نوین روز شاہزادہ طرف خزانہ طلسم کے روانہ ہوا خزانہ طلسم وہان سے دو روز کی راہ پر تھا ایرج دوسرے روز بیت السلطنت مین داخل ہوا یہان جو بت رکھے تھے اُن سب کو توڑ ڈالا ایک روز چہل پیکر کی تختگاہ مین قیام کیا دوسرے روز خزانہ طلسمی مین تشریف لائے مال و اسباب بیشمار ہاتھ آیا ایرج نامدار نے پھر سب ملازمین کو خلعت وانعام سے سرفراز فرمایا اور کوکب لجکارہ کو باپ کے اُس طلسم کا حاکم مقرر کیا ملکہ سحاب جسنے ایرج نامدار کو ایک آہو کے ذریعے سے دھوکا دیکر اپنے یہان بلایا تھا اُسکا عقد کوکب لجکارہ کے ساتھ کیا کوکب بہت خوش ہوا دس دن تک وہان جشن رہا گیارھوین روز ایرج نامدار نے چلنے کا ارادہ کیا کوکب نے عرض کی ای شہریار مجکو بھی ہمراہ رکاب لیجیے مگر ایرج نامدار نے قبول نہ فرمایا اور لشکر گران ہمراہ لیکر اُسی روز طلسم چہل پیکر سے صاحبقران ثانی کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائے گا

داستان جلالت عنوان شاہزادہ آصف انجم طلعت کا طلسم بیت الجمال مین تشریف لیجانا اور ملکہ اختر جمال جادو بادشاہ طلسم کو خبر آمد طلسم کشا پہونچنا اور ملکہ کا مخمور چشم جادو کو براے گرفتاری شاہزادہ روانہ کرنا اور مخمور جادو کا شاہزادے سے زیر ہوکر اطاعت اسلام قبول کرنا اور ملکہ اختر جمال کا شبیہ طلسم کشا منگانا تصویر دیکھکر شیداے جمال بیمثال ہونا اور لوح بمجبوری دیگر شاہزادے کے ہمراہ طرف لشکر صاحبقران کوچ کرنا باقی حالات متعلقہ

داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

رہی ہی برق عالم سوز آہ آتشین برسون
اُٹھا طوفان جو تر چشم تر سے ہم کہین برسون
مری فریاد سے گھبرا رہے ہین چرخ و زمین برسون
ہلے کیونکر نہ تیری رہگذر کی سرزمین برسون
کئے نالون نے میرے کانپا کیا عرش برین برسون

بسر کی عمر جسنے رات دن عیش مخلد مین
گذرتی تھی پریزاد و ملک کی جی کی خوشنا مین
وہ عاشق ہو کے اسکے رخ سے مبتلا ہو رنج ہجران مین
بھلا کیا حال ہے سوتے جبین وہ کنج مرقد مین
رہا ہو جسکے سر کا تکیہ فرش نازنین برسون

سراپا نور ہو تو رنگ ہی تجھ بے مین تجلی کا
یہی تصویر کی خوبی کہ ایسا ہو بہت اچھا
مصور خود ہی محو حسن کیونکر بن سکے ایسا
تری صورت کا نقشہ جب کبھی کھینچ جائیگا پورا
تو صنعت پر کریگا ناز صورت آفرین برسون

وفور شوق سے ہر غرض مطلب ہین زبانی کام
اشارہ دے مجھے کرنا پڑا احوال دل ظاہر
مزہ اس تیر آخر کا اُٹھائیگا وہی کافر
عجب حسرت سے دیکھا ہم نے اسکو جان ہم آخر
رہیگی یاد اُسکو بھی نگاہ واپسین برسون

کسی مجبور کو معشوق کی فرقت کا رونا ہے
کسیکو آبرو کا رنج ہے عزت کا رونا ہے
تجھے تقدیر کا رونا ہے مجھے قسمت کا رونا ہے
نہ ہنسنے سے ہنسی رونے پہ ہے وہ آفت کا رونا ہے
کہ جسکو دیکھکر رویا کیے روح الامین برسون

لعل نامہ

چھپایا راز دل کس طرح اپنے محبت میں نہ | ہنر کیا کیجیے بدنامیاں تھیں اپنی قسمت میں | کبھی تھا ایک سودائی کا پردا اس مصیبت میں | اڑا دائیں ہیں عجیبان ہاتھوں نے اسکی جو تیری وحشت میں

رہی تھی دیدۂ خونبار پر جو آستین برسون

تپ میرا کہیں بھی تصور عنقا نہ پائینگے | کرینگے لاکھ میری جستجو اصلا نہ پائینگے | نہ پائینگے نہ پائینگے مجھے جانثانہ پائینگے | کیا عشق کمر نے بے نشان ایسا نہ پائینگے

عدم میں بھی اگر ڈھونڈھینگے مجھکو ہمنشین برسون

جراحت وہ جراحی کہ جو ہو تازہ وگلگون | لہو جاری رہے اس سے بہ رنگ دیدۂ پر خون | بھرون تلوار کا دم اور قاتل کو دعا دون | رفاقت لذت زخم جگر تیری میں جب جانون

کہ مرقد میں بھی میرے منہ سے نکلی آفرین برسون

محرران فسانہ ہاے شجاعت و جلالت حال شوکت مآل شاہزادۂ آصف انجم طلعت یون تحریر فرماتے ہین شعر
واقفان فسانہ ہاے غریب + می نگارند داستان عجیب + ناظرین والا مقام وسامعین ذوالاحتشام کو یاد ہوگا
کہ کمترین سابق مین عرض کر چکا تھا کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر جانب
طلسم بیت الجمال روانہ ہوئے تھے جب شاہزادہ تین روز تک گرم رہروی رہا تو نشان طلسم بیت الجمال
نظر آیا تمب لشکر یون نے دیکھا کہ ایک برج آہنی دریا کے بیچ مین بنا ہے اُس برج پر ایک زنگی قرنا منہ سے لگائے کھڑا
ہے جب نگاہ اُس زنگی کی لشکر پر پڑی قرنا پھونکا سب نے دیکھا کہ قرنے سے ایک شعلۂ آتش نکلکر آسمان کی طرف گیا
تھوڑی دور جاکر بشکل طائر بنگیا اور جاکر ملکہ اختر جمال جادو کو شاہزادۂ انجم طلعت کے آنے سے طرف طلسم
بیت الجمال کے خبر کی ملکہ یہ خبر سنتے ہی بدحواس ہوگئی ہوش وحواس منتشر ہوگئے عیش وعشرت بھول گئی چند
ساعت تک یہ عالم اُسپر طاری رہا تھوڑی دیر کے بعد جب حواس منتشرہ بجا ہوئے ملکہ نے دستک دی عیار جادو
حاضر ہوا ملکہ نے ایک خط دیا اور زبانی کہا کہ مخمور چشم جادو کے پاس جا اور یہ کہنا کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت
سرحد طلسم بیت الجمال پر آگیا ہے فوراً اُسکی گرفتاری کے واسطے سرحد پر جائے عیار جادو پیام لیکر اور خط
طرف مکان مخمور چشم جادو کے ہوا مخمور چشم جادو اُسوقت اپنے کمرے مین بیٹھی ہوئی مطربان خوش الحان
ورقاصان پری جمال کا گانا سن رہی تھی کہ سارا مکان ہلگیا در و دیوار کو زلزلہ آیا مطربون کی آواز بند ہوئی ایک
سناٹے کا عالم ہو گیا کہ یکایک زمین شق ہوئی عیار جادو تہ زمین سے برآمد ہوا آداب بجالایا وہ خط دیا
اور زبانی پیغام کو سنایا کہ آپ بہت جلد اسی وقت روانگی سرحد پر مستعد ہو جایئے مقام درنگ نہین ہے مخمور چشم جادو
نے خط کھولا اُسمین لکھا تھا کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت طلسم کشا سرحد طلسم بیت الجمال پر آگئے ہین جسطرح
ممکن ہو اُنکی گرفتاری کے لیے تم جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرو مخمور چشم جادو نے دستک دی
کہ صبا جادو اور مست جادو آکر حاضر ہوئے اُنسے مفصل حال کہا اور حکم دیا کہ فوج اسی وقت تیار ہو
سرحد طلسم بیت الجمال پر چلنا ہے صبا جادو اور مست جادو اسی وقت افسر فوج کے پاس آئے اور
حکم مخمور چشم جادو سے اطلاع دی خون آشام جادو افسر فوج نے اُسی وقت فوج تیار کی اور مسلح ہو کر
مع تمام لشکر ساحران در دولت مخمور چشم جادو پر حاضر ہوا مخمور چشم جادو نے حساب فوج دریافت کیا
خون آشام جادو نے ایک لاکھ کا شمار بتلایا مخمور چشم جادو بھی تیار ہو کر برسم یلغار روانۂ سرحد طلسم
بیت الجمال ہوئے شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے ذرا فاصل دیکھ دریا سے قیام کیا یہ دریا سراسر آتشکدہ
تھا انسان تو کیا کسی ساحر کی بھی یہ مجال نہ تھی کہ اُس دریاے ذخار سے گذر کرتا پرندون کے پر جلتے تھے بڑے
بڑے ساحرون کے ہوش اُڑتے تھے اس دریا کو ملکہ اختر جمال جادو نے بزور سحر اسے حد

طلسم بیت الجمال پر بنایا تھا اور وسط دریا مین ایک برج آہنی کہ جو بزور سحر ملکہ قائم تھا اُس برج مین ایک
مکان بکیت وسیع خوش قطع پر تکلف بنا تھا اور کنگرہ برج آہنی پر اسود جادو کو جو قرنا بدست تھا ہر وقت
وہان موجود رہتا تھا وہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت دریا کو زور دیا کرتا تھا اور خود دریا کا اسود جادو
کے اختیار مین تھا یہ اسود جادو ملکہ اختر جمال جادو کا رازدار اور بڑا رفیق تھا جب شاہزادہ
آصف انجم طلعت کو مع لشکر گران اُترتے دیکھا اور خیام شاہی استادہ ہونے لگے تو یہ دیکھکر خاموش ہوا کہ آئندہ کا
حال معلوم ہوگا شاہزادہ صف انجم طلعت کے خیمے استادہ ہو چکے تھے بارگاہین قائم ہوئین ہر فرد بشر اپنے اپنے
کاروبار مین مصروف ہوا دلاوران روئین جنگ سہراب بازو اپنے اسلحہ کی درستی مین مشغول تھے
صیقل گردن تیغونکو آب دیکر آئینہ بنا دیا ایسا جوہر دیا تھوران شجاعت پیشہ اپنی لن ترانیون مین اُلجھے ہوئے تھے
ہر ایک رستم جگر اسفندیار تن خون آشامی ساحران رو بہ پیشہ کے لیے وہان آزاد کیے ہوئے بار بار اپنے
خنجر بران کو دیکھتے تیرون پر نظر ڈالتے دلیرانہ باتین کرتے نامردون کے دلون کو غیر بناتے ڈھالون
پر نظرین ڈالتے طلسم بیت الجمال کی سرحد کو تیر انظار سے ہدف مراد بناتے تھے کہ لشکریون نے شور و
غل مچایا صدائے واویلا بلند کی شاہزادہ نے ہرکارے سے دریافت فرمایا کہ یہ شور و غوغا کیون ہے ہرکارہ
بادصبا وار صرصر کو اپنی تیز رفتاری سے پس پا کرتا ہوا فوج مین آیا دریافت حال کیا لشکریون نے سیلابی
دریا کا حال بیان کیا ہرکارہ نے رجعت القہقری کرکے طغیانی دریا کا حال شاہزادے سے من و عن عرض
کیا کہ دریا کا پانی بڑھتا چلا آتا ہے قریب ہے کہ خیام لشکر تک پہونچ جائے اور تمامی لشکر کو غریق بحر فنا کرکے
آغوش وایۂ عدم مین پہونچا دے شاہزادہ دیکھنے کو آگے بڑھا پانی نزدیک ہوتا چلا آتا تھا شاہزادہ
حالت دریا اچھی طرح دیکھ رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی شاہزادہ متحیر و حیران اُسطرف متوجہ
ہوا اتنے مین پانی بڑھ آیا لوگ غرق ہونے لگے صدائے واویلا بلند ہوئی چارون طرف فغان وامصیبتا و اللہفتا
پیدا ہوئی اُنکی آواز دلخراش گونج گونجکر آسمان تک پہونچتی تھی یہانتک کہ سب خیام لشکر شاہزادہ آصف انجم
کے غرق ہوئے اور جسقدر سرداران نامی و افسران گرامی لشکر مین تھے سب مع شاہزادہ عالیجاہ غرق آب
سحر ہوئے پانی گھٹنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین اپنی حد پر جا کر ساکت ہو گیا میدان فرودگاہ شاہزادہ
صاف نظر آنے لگا اسود جادو نے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے اُسنے اول ملکہ کو اطلاع دی بعد کو اُسنے ان سبکو
بزور سحر گرفتار کیا مگر وہ گرد جو بیابان سے اُڑتی تھی وہ لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تھا ملکہ نے آکر دیکھا
تو کسی کا نشان نہ پایا سردارون نے ملکہ سے عرض کی کہ میدان صاف ہے کوئی مخالف نظر نہیں آتا کسی لشکر
کا نشان نہیں پایا جاتا ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ اسود جادو نے سب کو گرفتار کر لیا یہان اب ٹھہرنا
بیکار ہے اسود جادو سے اسیرون کو لیکر خدمت ملکہ عالم اختر جمال جادو مین حاضر ہون یہ سوچکر
مع لشکر دریا کے اسود جادو کیطرف روانہ ہوئین جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب تھوڑی کیفیت بیچان عیار شاہزادہ باوقار آصف انجم طلعت کی بیان کیجاتی ہے

کہ بیچان عیار لشکر اسلام سے کسی ضرورت سے کہین گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آیا
تو میدان صاف نظر آیا مقام فرودگاہ لشکر پر کسی کا پتا نہ پایا سخت مضطر و حیران ہوا کہ یاالٰہی ابھی لشکر اسلام یہان تھا

فروکش تھا اتنے عرصے مین کیا ہو گیا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ساحر زبردست آگیا اور گرفتار کر لیگیا لیکن جسقدر دن باقی
تھا وہ لشکر کی تلاش مین صرف کیا کہ اگر گرفتار ہوا ہی تو ضرور یہین کہین ہوگا جبکہ دن ختم ہونے لگا اور کہین سراغ
لشکر نہ ملا سخت حیران ہوا کہ آمد شاہ جادوی شب کی دھوم مچی سلطان زر نہانخانہ مغرب مین جا چھپا حاکم
شب گرد مع اپنے تمامی خدم و حشم کے جلوہ گر ہوا صحرا مین تاریکی چھاگئی وہ صحراے لق و دق کہ جنکے دیکھنے سے رستم و اسفندیار
کے چہرے فق ہوتے تھے زہرہ آب ہوتا تھا رات کی گھٹا گھنگھور تاریکی درختون کی اونچان ہو کا میدان سناٹے
کا عالم جانوران درندہ کی مہیب صدائین دل دہلانے والین جنگل کی خوفناک آوازین پیچان عیار بخیال جانوران درندہ
ایک اونچے درخت پر چڑھ کے بیٹھا دیر تک اسی خیال کے ادھیڑبن مین رہا کہ شاہزادہ آصف انجم طلعت کیا
ہوا کون لیگیا جبکہ زلف لیلاے شب دراز ہو کر کمر تک پہونچی پیچان عیار نے دیکھا کہ کچھ دور پر صحرا مین روشنی
ہوتی ہی خیال کیا کہ شاید کوئی لشکر اترا ہو وہان چلنا مناسب ہی یہ سوچکر درخت سے اترا اور آہستہ آہستہ ہوش و
حواس درست کیے ہوئے اسی روشنی کے سمت چلا قریب پہونچکر دیکھا کہ ایک کوہ فلک شکوہ ہی اس پہاڑ
کے درختون کی پتیان لطف سرو چراغان دکھا رہی ہین گویا کسی نے ڈال ڈال مشعلین باندھی ہین کہ جسکی روشنی
چرخ چہارم تک جاتی ہی سارا جنگل کوہ طور نظر آتا ہی یا آفتاب اس پہاڑ پر ساطع و لامع ہی وسے کو وادی ایمن
کا دھوکا ہو عارفان فنا فی اللہ کو نزول انوار باری کا شبہہ ہوا ہی عیار کو تعجب ہوا کوہ کے اوپر چڑھنے لگا
لیکن یہ بھی خیال ہوا کہ ایسا نہو کوئی طلسم ہو لیکن مثل شبان وادی مقدس اس کوہ فلک شکوہ پر بلا خوف
و خطر چڑھنا شروع کیا جب کوہ کے اوپر آیا دیکھا کہ ایک حجرہ بہت نفیس خوبصورت مربع سنگ سفید کا بنا ہوا
ہی بالکل کاشانۂ نور کا سمان دکھا رہا ہی حجرہ کے دروازے پر ایک بوریا بے ریا بچھا ہی ایک پیر مرد صاحب
کمال شیر نیستان معرفت بوریہ نشین ہی از بسکہ لاغری سے رگ رگ تار آسا جسم پر نمایان ہین قد خمیدہ کمان کشیدہ
ہدف مقصود کو تیر آرزو کا نشانہ کر رہا ہی چہرہ پر شوکت سے جلال باری نمایان آنکھون مین سرخی جمال دیدۂ حقیقت
عیان ہی ہر دو عالم سے دست فشان ہی باقی ماندہ انفاس یاد الٰہی مین صرف کر رہا ہی پیچان عیار نمائندہ
ترسان کلیم تمثال کلام عصا دلمین کرتا ہوا سامنے گیا چپ مہر سکوت بدہان کھڑا رہا وہ پیر مرد بھی اپنے وظیفہ
مین ہر دو عالم سے کنارے یاد الٰہی مین سرتاپا محو تھا پیچان نے آہستہ یہ زبان پر جاری کیا شعر
مژہ از خوف تو از تمکین نیاید تقریرے ؛ بدان ماند کہ ہم برست تصویرے بہ تصویرے ؛ تھوڑی دیر کے بعد اس مرد باخدا
نے جب اس سے فراغت پائی دونون ہاتھون سے پلکون کو کہ حاجب پردۂ حجاب دستورۂ انوار اجلال باری
تھین اٹھا کر نظر ملائی پیچان عیار نے بھی آنکھ سے آنکھ لڑائی بدن مین تھرتھری پڑگئی جسم بھر مین عرق آگیا
نہ مجال سلام نہ یاراے کلام ؛ اللہ رے جلال چہرۂ پاک ؛ تھراتے تھے جسکو دیکھے افلاک ؛ وہ حسن کہ جسمین تھا ختم ظاہر
ہیرنگ جہان سے خوب ظاہر ؛ وہ بینی پر صفا و پر ضو ؛ تھی صاف چراغ کعبہ کی لو ؛ عیار نے پشت تسلیم خم
کرکے آداب عرض کیا پیر مرد نے دعاے خیر کہکر بیٹھنے کی اجازت دی عیار بیٹھ گیا پیر مرد نے کیفیت دریافت کی
عیار نے اپنی کیفیت اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کے گم ہونے کی بیان کی پیر مرد نے نام شہزادہ
دریافت کیا عیار نے نام بتایا اور شاہزادہ کا سب حسب و نسب بھی ظاہر کیا پیر مرد روشن ضمیر نے نام
شاہزادے کا جسوقت سنا نہایت متردد ہوا دیر تک سر بجیب و گریبان رہا چند ساعت کے بعد اس
شاہین بلند پرواز عالم لاہوت نے سر اٹھا کر فرمایا کہ اے شخص محل تردد نہین ہی اگر منظور الٰہی ہو تو شاہزادہ

کل ہی آئیگا جسنے گم کیا ہی وہ ذلت اُٹھائیگا تمھارے ہاتھون سے گرفتار ہوگا کیفیت اسیری شاہزادہ بیان کرتا ہون
اور اُسکا مقام بتاتا ہون اگر تو وہان جائے اور شاہزادے کو رہا کرکے میرے پاس لاویگا تو مین کچھ اشیاء متبرک
نذر شاہزادہ کرونگا عیار نے کہا آپ پتہ بتلائین مین تلاش کو جاتا ہون خدا نے چاہا تو شاہزادے کو رہا کرکے
لاؤنگا پیر مرد نے ارشاد کیا کہ اسود جادو نگہبان سرحد طلسم بیت الجمال نے گرفتار کرلیا ہی اور صبح کو مخمور چشم
اُن سب کو لیکر ملکہ اختر جمال کے پاس جائیگی پھر کچھ بنائے بن نہین پڑیگی بہتر یہ ہی کہ تو اسیوقت جا اور شاہزادہ
کو رہا کرکے یہان لا بیچان عیار فی الفور بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر اُسی سمت کا عازم ہوا پیر مرد نے کہا کہ اس
درخت سے دو پتی توڑلے اور احتیاطاً تمام اپنے پاس رکھ لے جبکہ دریا کے قریب پہونچنا انکو پیرون پر باندھ لینا
اور بلاخوف تلاطم امواج دریا مین چلے جانا بفضل ایزد تعالی بحفظ تمام دریا سے نکل جاویگا لے اب جا بیچان عیار نے
وہ پتے لیکر سلام کیا اور اُسیوقت روانہ ہوا کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا مگر ملکہ مخمور چشم جادو مع لشکر ساحران اسود جادو
کیطرف چلی جب دریا کے قریب پہونچی شعلہ ہاے آتشین دریا عبور سے مانع آئے مخمور چشم جادو نے بزور سحر چاہا
کہ ہوا ہو لیکن مشکل معلوم ہوا ہرچند سحر کیا مگر نہ جاسکی مخمور چشم نے ایک دستک دی کہ ایک مار سیاہ پیدا ہوا اُسکو
اسود جادو کیطرف روانہ کیا اور کہا کہ اسود جادو سے کہو کہ ہم آنا چاہتے ہین اُسنے جاکے اسود جادو سے کہا
اسود جادو نے شعلہ ہاے آتشین دریا کو بزور سحر گم کیا ملکہ مع تمامی لشکر اُس سے ملی اسود جادو نے سبب دریافت کیا
مخمور چشم نے کہا کہ مین بحکم ملکہ عالم اختر جمال جادو کے براے گرفتاری طلسم کشا یہان آئی تھی لیکن قبل
میرے آنیکے تمنے گرفتار کرلیا مین چاہتی ہون کہ اسیرون کو میرے سپرد کرو تاکہ مین لیکر صبح ہوتے ہی ملکہ عالم
کی خدمت مین پہونچون اسود جادو نے جو کچھ ماحضر تھا پیش کیا مخمور چشم بعد فراغت طعام کے اسیرون
کو لیکر سمت ملکہ اختر جمال کے روانہ ہوئی جسکا ذکر موقع پر کیا جائیگا بیچان عیار بانہاے عیاری سے آراستہ
عازم دریاے شرربار ہوا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ شعلہ ہاے آتشین آسمان تک جاتے ہین ساحران زبان
الامان پکارتے ہین ہر ایک موج سنگ ربا تھی دریا تھا کہ قہر الہی کا کامل نمونہ تھا دوزخ بھی مات خوردہ تھی سعیر
ہاویہ نے اسی سے سبق لیا تھا بیچان عیار نے بسم اللہ کہکر پتیون کو پیرون سے باندھا دریا مین آیا سارا دریا بفضل
خدا منجمد ہوکر رہگیا یہ جاتے جاتے قریب برج آہنی کے گیا دیکھا کہ اُسکے دروازے پر دو آدمی پاسبانی کر رہے ہین
بیچان عیار نے ایک گوشہ مین بیٹھ کے ساحرون کا لباس زیب بدن کیا اور قشقہ لگایا اور قریب دروازہ گیا جب اندر
جانے لگا پاسبانون نے مزاحمت کی اُسنے کہا کہ مین ملکہ عالم اختر جمال جادو کے پاس سے آیا ہون اور مخمور چشم
کے پاس جاؤنگا پاسبانون نے کہا کوئی سند ہی اسنے ایک کاغذ جیب سے نکالکر دیا کہ دیکھو تمھارے واسطے یہ سند ہی
جیسے ہی اُن لوگون نے اُس کاغذ کو کھولنا چاہا ایک قمقمہ داروے بیہوشی کا اُنپر مارا کہ وہ داروے بیہوشی اُنکے
دماغ مین پہونچی وہ اُسیوقت بیہوش ہوگئے عیار نے فوراً اُن دونونکو ایک کپڑے سے لپیٹ کر دروازے کی اوٹ
مین کھڑا کردیا اور برج کے اندر آیا دیکھنا شروع کیا دیکھتے دیکھتے اُس مکان کے قریب پہونچگیا جہان اسیران لشکر اسلام
مع شاہزادہ مقید تھے یہ اُن لوگونکی رہائی مین مصروف تھا وہان مخمور چشم جادو نے اسود جادو سے رخصت ہوکر
کوچ کیا جبکہ ملکہ مخمور چشم جادو اُس مکان سے نکل کے قریب دروازۂ برج کے پہونچی عیار نے بچالاکی تمام اسود جادو
کے پاس آکر کہا کہ ملکہ مخمور چشم جادو نے یہ خلعت آپکو دیا ہی اور کہا ہی کہ مین وقت ملاقات آپکو دینا بھول گئی
تھی یہ آپ لیجیے اور اسکو ابھی پہن لیجیے اسود جادو نے وہ خلعت لیکے پہننا چاہا تب بیچان عیار نے کہا کہ

حضرت اسکو مین آپکو پہناونگا انعام کا طالب ہونگا آپ کو شایان نہین کہ اسکو آپ اپنے ہاتھ سے پہنین اسود جادو
خاموش ہو رہا بیجان عیار نے وہ خلعت پہنانا شروع کیا جسوقت کہ کپڑے خلعت کے پہنا چکا تب ایک رومال
اسکے ہاتھ مین دیا اور کہا دیکھیے آپنے اسقدر مینوشی کی ہی کہ تمام چہرے پر گزک بید مشک کھانے سے مکھیان چمٹ
رہی ہین اسود جادو نے رومال سے منہ پوچھنا شروع کیا جیسے ہی منہ پوچھا ویسے ہی اسکو ایک چھینک آئی اور
بیہوش ہو کر گر پڑا بیجان عیار جلدی سے اسکا پشتارہ باندھ کے برج سے نکلا اور وہ قرنا جسکو ضرورت
کیوقت اسود جادو پھونکا کرتا تھا ایک گڑھے مین ڈالدیا اور وہان کچھ نشان کر دیا پھر بہ تعجیل تمام ملکہ
مخمور چشم جادو کے فریب دینے کو چلا ملکہ مخمور چشم جب دروازے سے نکلکر آگے چلی تھی ملکہ نے پلٹ کر پیچھے
دیکھا کہ کچھ روشنی نظر آئی ہی ملکہ نے خیال کیا کہ شاید اسود جادو کے پاس سے کوئی آرہا ہی ملکہ ٹھہر گئی اور سارا لشکر بھی
ٹھہر گیا ملکہ نے دیکھا کہ ایک شخص عجیب الخلقت طویل القامت گرازدندان خرس پیشانی رواروی کرتا ہوا چلا آتا ہی
ملکہ کے قریب آکر دونون ہاتھون سے سلام کیا اور یہ عرض کیا کہ اسود جادو نے کہا ہی کہ ایک سردار گرفتار ہونے
سے رہگیا ہی وہ بلاکد و کوشش آپکے گرفتار نہین ہو سکتا ہی اور اسپر کسی قسم کا سحر کارگر نہین ہوتا مسلح میدان
مین ٹہل رہا ہی مجکو اسکی گرفتاری کیواسطے بھیجا تھا اگر مین میدان سے بھاگ نہ جاتا تو وہ ضرور مجکو قتل کر ڈالتا
آپ تشریف لیچلین اسکو گرفتار کر لین ملکہ مخمور چشم جادو نے کہا کہ میرے ساتھ اسقدر لشکر ہی سب ملکر اسکو گرفتار
کر لینگے ساحر نقلی نے کہا آپ میرے ساتھ چلین مین اسکا نشان بتلا کر ابھی اسکو گرفتار کرادون ملکہ مخمور چشم جادو
نے مع لشکر ساحران جنگل کا عزم کیا اور ہمراہ لشکر اس مقام پر آئین جہان سے شاہزادہ آصف انجم طلعت کمع
لشکر گم ہوئے تھے ساحر نقلی نے کہا کہ میرے ساتھ چند آدمی کیجیے کہ مین اسکو تلاش کرون اور آپ یہان قیام فرمائین
ملکہ نے آدمیونکو اجازت دی کہ اس طلسم کشا کو گرفتار کرین تمامی لشکر تلاش طلسم کشا مین مصروف ہوئے ساحر
نقلی نے ایک گوشہ مین بیٹھکر ایک مٹی کا پتلا بنایا اور اندر سے جوف کر کے اسمین دھوان بھر دیا جسمین دار وے بیہوشی
ملی تھی تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور ملکہ سے جو کہ ایک جھاڑی کے قریب تہا کھڑی تھین یہ کہا کہ وہ شخص ایک
جھاڑی کی آڑ مین بیٹھا ہی آپ چلیے اور اپنے دست مبارک سے اسکا سر کاٹ لیجیے شیوہ مردانگی کیجیے داد شجاعت پائیے ملکہ ساحر
نقلی کے ساتھ روانہ ہوئین اس جھاڑی کے قریب آئین دیکھا کہ ایک جوان حسین خوبصورت کہ حسن خداداد اسکے
چہرے سے ظاہر تھا مسلح بیٹھا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کئی دن کا جاگا ہوا ہی غفلت کی نیند مین بیٹھ کے سو گیا ہی مخمور چشم
نیمچہ خون آشام کھینچکر جوان کے قریب آئین اور ایک ہی وار کیا سر جوان عملی کا مثل خیار تر کے کٹ کے دھڑ سے
زمین پر گرا سر کے گرتے ہی حلق بریدہ سے دھوان جو بلند ہوا ملکہ کے نتھنون مین وابستہ ہوا چھینک آئی غفلت نے طمانچہ
بیہوشی مارا زمین پر گر پڑی ساحر نقلی نے جھٹ پٹ ملکہ کا پشتارہ باندھ ایک مقام محفوظ مین لاکر رکھدیا اور آپ ملکہ کا لباس
پہنکر اپنی صورت ملکہ کی بنائی جہان تخت ملکہ تھا وہان آکر بیٹھ گیا مردمان لشکر ملکہ مخمور چشم جادو تلاش کرتے ہوئے اسطرف
آئے دیکھا کہ ایک جوان رعنا سر بریدہ زمین پر پڑا ہی یہ لوگ حیران ہوئے گرد تخت ملکہ جمع ہوئے سبھون نے ملکہ کو
تخت پر رونق افروز دیکھا ملکہ نے فرط خوشی مین آکر کہا کہ ای ہمراہیان باوفا مین نے اس شخص طلسم کشا کو قتل کیا ہی
شربت نوشی کرو تمھاری دعوت ہی اسیوقت شربت تیار ہوا ملکہ کے سامنے شربت لایا گیا ملکہ نقلی نے اپنے تاج مکلل
سے ایک ڈبیا نکالی اور یہ کہا کہ اسمین خمیرۂ آب حیات ہی جو اسکو پیے گا وہ ہمیشہ زندہ رہیگا یہ بڑی مشکل سے مجکو ملکہ
اختر جمال جادو نے دیا تھا جبکہ میری کارگذاری سے وہ بہت خوش ہوئی تھین اب مین اسوقت بہت خوش ہون تم

سب کو یہ انعام دیتی ہون شربت مین آمیز کرکے اسکو نوش کرو لشکریون نے سلام کیا اور شربت مین آمیز کرکے پینا
شروع کیا جسنے پیا وہ چھینک لیکر غافل ہو گیا تھوڑی دیر مین سب لشکر بیہوش ہو گیا جب ملکہ مصنوعی نے
دیکھا کہ سب از خود رفتہ ہین بہتون کے سر کاٹکر واصل جہنم کیا اُنکے اعمال کی اُنکو یہ سزا دی اور بہتون کو روغن نفت
سے جلاکر خاک سیاہ کرکے تودہ خاکستر کر دیا اور بہتونکو ایک پشتارہ باندھ کے کسی مغاک مین ڈالدیا اور اسود جادو
اور ملکہ مخمور چشم جادو اور شاہزادۂ آصف انجم طلعت کا پشتارہ لیکر علی الصباح پیر مرد روشن ضمیر کی خدمت مین حاضر
ہو کر پایۂ ادب کو بوسہ دیا اور ساری کیفیت مفصل کہہ سنائی شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو ہوش مین لایا پیر مرد
صاحب کمال کا شاہزادے کو پابوس کرایا شاہزادہ بصدق دل پیر مرد کا معتقد ہوا فقیر صاحب کمال نے بیٹھنے کا اشارہ
کیا اتنے مین شہنشاہ سیاہ افلاک نے افق مشرق سے جلوہ گر ہو کر خوابندگان عالم کو خبردار کیا فقیر صاحب کمال بعد فراغ وظائف
معمولی و ادائے نماز چاشت پرسان حال شاہزادہ ہوا شاہزادے نے اول سے آخر تک ساری کیفیت مفصل کہہ
سنائی اور عرض کیا کہ میرا عزم محکم طلسم کشائی بیت الجمال کا ہے مگر آپکی نظر عنایت کا خواستگار ہون مرد فقیر صاحب
کمال نے کہا کہ اے شاہزادۂ والاجاہ انجم سپاہ طلسم بیت الجمال ایسا نہین ہے جسکا فتح ہو جانا آسان امر ہو وہان تک جانا
جانے نہین معلوم کسقدر آفات کا سامنا ہو طلسم بیت الجمال کی راہین بہت دشوار گذار ہین ہر مقام پر نئے نئے شعبدے
نئے نئے نیرنگ طرح طرح کی سحر کاریان ہین لیکن فتح طلسم بیت الجمال انشاء اللہ تیرے ہاتھ پر ہے اور تو اسکا فاتح مشہور
ہو گا ایک لوح بے نظیر ہے بلا اُسکے ملے ہوئے طلسم بیت الجمال کا فتح ہونا بہت مشکل ہے اور وہ لوح ہزاران حزم و احتیاط
سے ملکہ اختر جمال جادو شاہ طلسم اپنے پاس رکھتی ہے یہ ممکن نہین کہ کوئی اُسکو ہاتھ لگا سکے یا کوئی ساحر مقرب یا اُسکا
ہمنشین اُسکو چھو سکے لیکن دو چیزین جنکا مین اس شخص سے وعدہ کر چکا ہون تیری نذر کرتا ہون کہ وہ دافع سحر ہین
اُسکی برکت سے تجھپر سحر کارگر نہوگا اور نہ کوئی اُسکو تجھسے چھین سکیگا شاہزادے نے پایۂ ادب کو بوسہ دیا فقیر صاحب
کمال اُٹھکر اُسی کوٹھڑی کے اندر گیا اور وہان سے ایک طیلسان اور تسبیح اور ایک جام حیات لاکر شاہزادہ کو دیا
اور کہا کہ یہ چیزین لے یہ طیلسان اور تسبیح ہے اسکا بہت بڑا خواص ہے جسوقت اسکو کشادہ کریگا تیرا تمام لشکر اسکے
سایہ مین ہو جائیگا اور تیرے لشکر پر اسوقت سحر موثر نہو گا اور اہالیان لشکر محفوظ بحفظ حافظ حقیقی رہینگے اور یہ جام
حیات ہے اسمین شربت بھر دینا اس سے سارا لشکر آسودہ ہو جائیگا یہ نصائح پیر مرد کے گوش دل سے شاہزادے
نے سنے اور نہایت عجز سے آداب بجا لایا فقیر صاحب کمال نے ارشاد کیا کہ اب بجا جا سدا اسکھ سے رہ
ہنستے اور بیری روتے رہین علی کی امان امام ضامن ضامن حامی و مددگار شاہزادے نے قدمبوسی حاصل کی اور رخصت
ہوا ہیچان عیار اُس مقام پر لایا جہان ملکہ مخمور چشم کو گرفتار کیا تھا لشکری شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے اسیطرح
بیہوش و حواس پڑے تھے شاہزادے نے جو یہ سب کی حالت دیکھی جام حیات مین پانی بھرا اور سب کے اوپر آب پاشی
کی جس شخص پر ایک قطرہ بھی پڑگیا وہ اُسیوقت جاگ اُٹھا لشکریون نے اپنے شاہزادے کو دیکھا سب کے سب
قدمون پر گر پڑے اور استفسار کیفیت کیا شاہزادے نے سب حال کہا اور اپنی بارگاہ عالی مین تشریف فرما ہو کے
جشن کا حکم دیا زرات کو جبکہ ساقیان مہپارہ اور رقاصان مہوش نے اہل بزم کو اپنے حرکات زیبا و خوش الحانی
سے خوشحال کیا ہر طرف سے صدائے واہ واہ بلند ہوئی ہیچان عیار نے دست بستہ بارگاہ عالی مین حاضر ہو کر پایۂ
تخت کو بوسہ دیا اور مودب دست بستہ روبروے شاہزادۂ والا گہر کھڑا ہوا اور عرض کی اے شہریار مین آپکے
خادمون کا خادم ہون لطف و عنایت خسروانہ کا امیدوار ہون شاہزادۂ عالیجاہ نے ارشاد کیا کہ اے ہیچان

تمنے بہت بڑا کار نمایان کیا اسکے صلہ مین بہت انعام و اکرام سرکار عالی سے پاؤگے بیچان نے عرض کیا کہ حضور کی
سرکار سے ہمیشہ انعام وافر پاتا ہون کہ جسکا مین کیا بلکہ میرے ہمعندس خیال بھی شمار نہین کر سکتے ہین کچھ اور بھی عرض
کرنیوالا ہون اگر جان کی امان پاؤن شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ بلا خیال کسی امر کے عرض کر ضرور
انشاء اللہ تعالی قبول ہوگی بیچان نے عرض کیا کہ ای شہریار کامگار و ای شاہزادۂ والا تبار گردون وقار خادم نے
ملکہ مخمور چشم جادو کو گرفتار کیا ہے اور یہ بندہ اُسکے خدنگ دلدوز کا زخمی ہے اور اُسکی سنان ابرو کا گھائل اگر وہ مطیع
اسلام ہو تو سرکار سے مجھے مرحمت ہو کہ حق بحقدار رسد شاہزادۂ عالی مرتبت آصف انجم طلعت بیچان کی اس تقریر سے ہنس
پڑے شاہزادے کے ہنستے ہی سب حضار دربار ہنس پڑے اور کہا کہ واہ بیچان خوب ہے دور کی سوجھی واقعی اُسکے
عشق مین غلطان و پیچان ہو ہان صاحب معلوم ہوا کہ آپ اُسی کی وجہ سے اسقدر زحمت کے متحمل ہوئے خیر صاحب
مراد دلی تو پائی بیچان نے کہا واہ حضرت آپ لوگ ایسا خیال نہ فرماوین کیونکہ آپ لوگون کے تصدق مین یہ حیل
ہوا بیچان نے یہ کہکر پشتارہ کھولا اور مخمور چشم جادو کو ستون بارگاہ عالیہ سے باندھکر تازیانہ لیکر کھڑا ہوا اور
بیہوشی کی پٹی جو دماغ سے بندھی تھی کھولی اور گل دافع بیہوشی سنگھایا مخمور چشم کو ہوش آیا دیکھا کہ بری پھنسی ہون
اسیر پنجۂ دشمن ہون مگر حالت استعجاب مین تھی کہ یہ کیا واقعہ ہے ابھی کچھ عرصہ ہوا کہ مین یون اسیر نہ تھی بیچان نے
دوات قلم مخمور چشم کے روبرو رکھا اور کہا شناخت و خدائیت خداوند تعالی مین کیا کہتی ہے ملکہ مخمور چشم جادو نے
دلمین خیال کیا کہ اگر انکار کرتی ہون اسکا نتیجہ اچھا ظہور مین نہ آئیگا بلاشک مسلمانون کا خدا برحق ہے اور ضرور یہ
فاتح طلسم ہونگے یہ خیال کر کے دل سے تصدیق ایمان لی اور کہا کہ مین بصدق دل مسلمان ہوتی ہون اور خدائے
واحد پر بلادلیل ایمان لاتی ہون بیچان نے پرچۂ کاغذ تسلیم ایمان و اسلام شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو دکھایا
شاہزادے نے زبان سے سوزن نکالنے کا حکم دیا بیچان نے زبان ملکہ مخمور چشم سے سوزن نکالی ملکہ نے ستون
سے کھلتے ہی بکر صدق دلی سے سب کے روبرو کلمۂ طیبہ پڑھا مسلمان ہوئی بیچان نے شاہزادۂ آصف انجم طلعت
کو جھک کر سلام کیا اور اپنے خیمے مین لایا پھر بیچان نے اسود جادو پاسبان دیوار آہن کو پشتارہ سے نکالکے
ستون بارگاہ شاہزادے سے مستحکم باندھا اور تازیانہ لیکر بنگاہ خشم آلود کھڑا ہوا اور دارو دافع بیہوشی سنگھائی
چھینک آئی اسود جادو نے اپنے کو یون گرفتار پنجۂ دشمن دیکھا سکتہ کی حالت طاری ہوگئی بیچان عیار نے
دوات قلم اُسکے سامنے رکھا اور کہا ای اسود جادو خدائے واحد کے نسبت کیا کہتا ہے اسود جادو نے کہ
دل اُسکا قساوت سے سیاہ ہوگیا تھا اسکا آئینۂ دل ایسا تھا کہ جسپر نور ایمان متجلی ہوتا اور غبار ضلالت سے راہ ہدایت
پر لاتا دلمین کہا کہ گرفتار تو ہوگیا ہون اور اگر مسلمان ہوگیا تو سوائے خادم بننے کے اور کیا ہے اس سے بہتر یہی ہے
کہ جان دیدون اور مسلمان نہون صاف انکار کیا شاہزادے نے قتل کا حکم دیا بیچان نے اُسکو باہر لاکر بہزار خرابی
قتل کیا جہنم واصل ہوا اسود سواد الوجہ فی الدارین ہوا پھر بیچان عیار نے اُس صحرا مین جاکر لشکریان
باقی ماندہ ملکہ مخمور چشم کو حاضر خدمت آصفی کیا اور ملکہ سے کہا تمہارے لشکر کے آدمیون کو لایا ہون ملکہ نے
کہا کہ وہ آدمی میرے روبرو کیے جاوین امید ہے کہ میری وجہ سے سب مسلمان ہو جاوینگے بیچان نے شاہزادۂ والا گہر
سے ملکہ کی تقریر کو بیان کیا شاہزادے نے کہا بہتر ہے کہ اُسکے لشکر کے آدمی ہین ضرور ہے اپنے افسر کو جس حالت مین دیکھینگے
وہی حالت وہ بھی اختیار کرینگے بیچان نے سب کو ملکہ کے روبرو پیش کیا جبکہ وہ لوگ عمل بیچان سے ہوش مین
آئے ملکہ نے اُنسے کہا کہ ای جری بہادرو ای میرے لشکریو مین صدق دل سے مسلمان ہوئی ہون تم بھی سب مسلمان ہو جاؤ سمجھو ن تے

تصدیق کی اور مسلمان ہوئے شاہزادے سے پیچان نے سب حال بیان کیا کہ وہ سب مسلمان ہوگئے شاہزادہ
والا قدر نے حکم دیا افسر فوج کو کہ جسقدر لشکریان ملکہ مخمور چشم ہین انکی جگہ لشکریون کر دیجاوے اور انکے چہرے
ابھی میر منشی کو لکھا دیے جاوین جب یہ سب ہو چکا تب شاہزادے نے جشن طرب منعقد فرمایا امیرون اور افسرون
کو موافق قدر و منزلت کے خلعت اور عہدے تقسیم ہوئے دو روز تک خوب جشن رہے پھر شاہزادہ آصف انجم طلعت
بعد دو روز کے بیت الجمال کیطرف عازم ہوئے اور مسلح ہوتے ہوتے مع تمامی لشکر و افسر جانب طلسم بیت الجمال
کوچ فرمایا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ خورشید نظیر اختر جمال جادو کی مفصل تحریر کیجاتی ہی

کہ جب مخمور جادو کو ایک عرصہ گذرا اور کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ مخمور کے ساتھ کیا ہوا اور مخمور نے کیا کیا اسکو نہایت
حیرت تھی اور دلکو بیکلی پیدا ہوئی کسی صورت سے اسکو آرام و قرار نہ تھا اور اس خیال مین تھی کہ نہین معلوم کیا ہوا
نہ تو کوئی قاصد آیا نہ نامہ آیا نہ کوئی خبر ہی آئی نہ اسود جادو نے کچھ خبر دی کچھ تو اسکو اضطراب اور کچھ غصہ
سوار ہوا کہ اسود جادو کو ابھی اس عہدے سے معزول کرون اور دوسرا سردار اُسکی جگہ پر مقرر کرون اور
مخمور چشم جادو کو بھی سزاے سخت دون کہ جسکی وہ متحمل نہو دوسرے شخص جلاد کو اُسطرف روانہ کرون یہ خیال کر
کرتے کچھ حواس درست ہوئے تو اسنے دستک دی کہ ایک ساحر کامل فن عیار پیشہ پیدا ہوا آداب بجالایا اور عرض
کیا کہ اے ملکہ زمان کیا ضرورت درپیش ہی جو مجھکو بعد مدت یاد کیا ہی فرمایئے اُسکی انجام دہی کی کوشش کرون ملکہ اختر جمال
جادو نے کہا کہ اے صرصر جادو بلا شک مجھکو اسوقت ایسی تشویش ہی کہ جس سے سخت متردد ہون اور فکر مین ہون
کہ کیا کرون خیال مین آیا کہ تجھے بلاؤن تو جلد سرحد طلسم بیت الجمال کیطرف جا اور یہ خبر لا کہ فاتح طلسم سرحد طلسم بیت الجمال
پر آیا تھا اسود جادو نے مجھکو بذریعہ ایک طائر کے اطلاع دی مین نے ملکہ مخمور چشم جادو کو اُسطرف واسطے گرفتاری
طلسم کشا کے روانہ کیا ایک عرصہ گذرا کہ ابھی تک کچھ خبر کسی طرح کی نہین آئی صرصر جادو یہ سنتے ہی صرصر کردار اسقدر تیز چلا کہ
ہوا سے تند اسکی گرد کو نہ پہونچتی تھی اسکی لکد کوبی سے پس پا ہوئی ایک طرفۃ العین مین اُس مقام پر آیا دیکھا کہ برج
خالی ہی نہ اسود جادو نہ قرنا نہ کوئی لشکر نہ فوج نہ ملکہ کا نشان دریا کے پار کچھ فاصلے سے ایک لشکر یا فوج گران اسطرف
آرہا ہی جسکی ہیبت سے شیر غران خوف کھاتا ہی پیل دمان پناہ مانگتا ہی ہر ایک فرد لشکر سر تا پا آہن مین غرق ہی بلکہ آہن کا
معدن بنا ہوا ہی گھوڑون پر سوار سنان و نیزہ چمکتے ہوئے خود بخود دلسے پار ہوتے تھے ہر ایک آدمی کے چہرے
سے عرق شجاعت ٹپکتا تھا آثار سر فروشی و جانبازی بشرون سے ظاہر ہوتے تھے صرصر جادو کے یہ دیکھتے ہی حواس
ہوئے افتان و خیزان ملکہ اختر جمال کی خدمت مین حاضر ہوا اور یون عارض حال ہوا کہ اے ملکہ عالم سرحد طلسم
بیت الجمال پر نہ تو اسود جادو ہی اور نہ لشکر مخمور چشم ہی ہان ایک لشکر باکر و فر شاہزادہ آصف انجم طلعت کا یلغار
کرتا ہوا چلا آتا ہی کہ جسکی ہیبت سے شیران زمان و تہوران دوران پناہ مانگتے ہین جو سوار ہی وہ نرالا شہسوار ہی سر تا پا آہن
مین غرق ہی شمشیر بکف ہین منتظر اس بات کے ہین کہ افسر حکم دے اور خون دشمن کا پی لین اُنکے نیزون کی بھالین ایسی صیقل
کی ہوئی ہین کہ آنکھین چوندھیائی جاتی ہین مثل برق لمعان ہے آفتاب کی کرن کے روبرو چمک جاتے ہین جسکے دیکھنے
سے خود بخود شہسوار ہوش و حواس نیم بسمل ہوکے غلطان ہوتے ہین بڑے بڑے دلاورون کے زہرے آب ہوکر
کلیجے سے باہر بہہ جاوین وہ انکی ہیبت ناک صورتین کہ جنسے شجاعت و شہامت کا عرق ٹپکتا ہی بہادرون کے دلونکو

ہلاد ینے والے ہین اُنکا ایک افسر جو شاہزادۂ آصف انجم طلعت ہی علاوہ خوبی و دلیری و شجاعت کے ایک اور بھی
خوبی اُسمین ہی کہ شاید اُنکی فوج مین کسیکو ہو بلکہ یقیناً کہ سکتا ہون کہ کوئی نہو گا وہ ایک جوان ہی حسین و خوبصورت
جسکی اُٹھتی ہوئی جوانی پر آفتاب و ماہتاب نثار ہوتے ہین اُسکے اُبھرے ہوئے شانے کہ جنپر سیاہ سیاہ بال خمدار نے
چاروطرف سے گھیر لیا ہی ایسے ہی خوبصورت ہین گویا کہ حسن کے کان ہین کہ کسیکی نظر نہین پڑتی ہی تناسب اعضا ایسی
ہی ہی کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ایسے کی خوبصورتی بیان کرنا اور داد حسن دینا گویا منھ چڑھانا ہی ای ملکہ اگر اُسکو
حسینان طلسم دیکھین بلا اُسکے لڑے ہوئے اُسکے مفتوح ہو جاوین اُسکو یہ ضرورت نہین کہ وہ بگرز و شمشیر طلسم کو فتح کرے
ای ملکہ مین اُسکے حسن ظاہری کی جو علاوہ اُسکی بہادری اور دلیری کی اُسمین ہی سر مو تعریف نہین کرسکتا ملکہ
اختر جمال شاہ طلسم نے صرصر جادو کو رخصت کیا مگر زبانی صرصر جادو کے حسن خداداد شہزادۂ آصف انجم طلعت
سنکر غائبانہ عاشق زار ہوئی اور صدق دلسے شیفتہ و بیقرار ہوئی دلسے کہنے لگی کہ ای دل ایسے شخص سے لڑنا اور جنگ
کرنا خلاف مصلحت ہی ملکہ بے دیکھے اُسکے میرے دلکو اسطرح بیقراری پیدا ہوئی تو نہین معلوم کہ جسوقت وہ ساعت آئے کہ میدان
جنگ مین میرا اُسکا مقابلہ ہوا اور میری نظر اُسپر پڑی تو کیا عالم ہوگا سوا اسکے کہ اپنے آدمیونکے روبرو ذلیل ہونا ہی
چونکہ ملکہ اختر جمال کے خمیر مین مادۂ حسن پرستی موجود تھا اور روز ازل سے صناع لم یزل نے شیوۂ عشق کا
اُسکی خلقت مین رکھدیا تھا بلا کسی سبب کے وہ عاشق زار ہوگئی نہ تو دلکو چین نہ روح کو آرام جو آہ سرد دل سے نکلتی
ہی آصف انجم طلعت کے نام پر لوٹتی ہی رنگ زرد لبون پر آہ سرد ہوش و حواس باختہ مضطرب سراسیمہ وار اپنے
پائین باغ مین ٹہلنے لگی لیکن باغ مین تفریح اور بھی اُسکے لیے خار جفا بنکے دلمین چبھتی تھی ہر ایک روش گلزار تختۂ دشت پر خار
کا رنگ دکھاتا تھا ہر ایک برگ گل خار دلدوز بنکر دلمین سوراخ کرتا تھا لالہ داغدار دل بریان کا شاہد تھا سوسن اسکی
تنگ مقالی کا دفتر تھا شمشاد اسکا مر افسانۂ ہجران تھا سیر کرتے کرتے دفعتاً خیال مین آیا کہ اُس شاہزادے کی تصویر
منگانا چاہیے کہ جسکے دیکھنے سے قدرے صبر آوے دلکو ضبط ہو رفع غم ہو اگر معشوق نہین تصویر معشوق تو ہو اسیوقت
ایک دستک دی کہ مکارہ جادو حاضر ہوا پایۂ ادب کو بوسہ دیا ملکہ اختر جمال کی صورت حزین دیکھکر خاموش کھڑا
ہو گیا زبان پر سوء ادب سمجھکر کچھ نہ لا سکا ملکہ اختر جمال نے اُسے دیکھکر کہا کہ ای مکارہ جادو جلد جا اور صورت نگار
جادو کو جسطرح بیٹھا ہو ساتھ لا مکارہ جادو یہ سنتے ہی مانند بوے گل بزور صباے سحر اُڑا اور ایک دم مین صورت نگار
کو لاکر حاضر کیا ملکہ نے دیکھتے ہی کہا کہ ای صورت نگار جادو تجکو بلانے کا یہ سبب ہوا ہی کہ ایک شاہزادہ آصف انجم طلعت
فاتح طلسم بارادۂ طلسم کشائی بیت الجمال کے آیا ہی اور سرحد طلسم بیت الجمال کو طی کرکے اسطرف بڑھتا چلا آتا ہی تو
جا اور اُسکی تصویر کھینچ لا مین اُسکو دیکھکر حکم کرون کہ آیا فاتح طلسم ہی یا نہین صورت نگار جادو نے آداب عرض کیا
اور خلعت رخصت سے سرفراز ہوکر جانب لشکر فیروزی اثر شاہزادۂ آصف انجم طلعت روانہ ہوا صورت نگار جادو
حسب نشانہ ہی صرصر جادو کے رہوار رو چلا آیا یہانتک کہ لشکر آصف انجم طلعت سے ملا دیکھا کہ لشکر شاہزادہ
ایک مقام پر جو دلکش اور نہایت پرفضا سراسر رشک جنان نمونہ روضۂ رضوان تھا اُس مقام کی ہری ہری
گھاس جو خودرو تھی خدا نے فرش زمردین بچھایا تھا گلہاے رنگارنگ صدہا اقسام کے عجب لطف دکھا
رہے تھے کہ اگر مردۂ صد سالہ وہان لایا جاتا تر و تازگی سے تازہ دم ہوکر اُٹھ بیٹھتا نرم نرم ہوا کے جھونکو روان سے
درختون کا باہم ڈالیون سے مصافحہ کرنا آدمیون کو تہذیب سکھاتا تھا طرہ یہ تھا کہ ایسے مقام دلکش مین خیمہ ہاے
عالیشان زربفتی زرتاری اطلسی استادہ تھے کہ جنکے اوپر سے طائر خیال رستہ کاٹکر اُڑتے تھے چوبہا زار چوکے

بازار بھی بجلوس تمام گرم تھے ہر ایک دوکاندار اپنی اپنی دوکان مین سرگرم اہتمام تھا کسی کو کسی سے سوائے محبت واُلفت
کے اور سروکار نہ تھا ہر فرد بشر مصروف کار تھا صورت نگار جادو بزور سحر خود کو پوشیدہ کیے ہوئے یہ سب تماشے
اور جلوس دیکھتا ہوا ایک ایک چیز کا معائنہ کرتا ہوا طرف اردوے معلی کے گام فرسا ہوا دیکھا کہ ایک بارگاہ عالی سب
بارگاہون سے کہین افضل و اعلی استادہ ہی اور بارگاہ کے آگے ایک بہت ہی نفیس جواہر نگار زربفتی سائبان ہی
گرداگرد اُسکے بہت خدام جان نثار شمشیر برہنہ بکف استادہ ہین جنکی تلوارین ایسی چمکتی ہین کہ بجلی بھی دیکھکر چکاچوند
مین آتی تھی نظارگیون کی نظر کام نہ کرتی تھی زیر سائبان زربفتی ایک کرسی مطلا و مکلل بچھی ہی جسپر ایک جوان رعنا فرشتہ
خصلت پاک سیرت زاہد عادت آفتاب محشر و قیامت نمونہ جلوس فرما ہی کہ جسکی رخ روشن کی چمک نے بے قنادیل و
چراغدان اُس دشت کو منور کردیا ہی دیکھنے والونکو نکلتے ہوئے آفتاب کا دھوکا ہوتا تھا ہر ذرۂ ریگ آتشین رخسار
پر تھا تابش حسن خداداد سے نجم درخشان کا مقابلہ کرتا تھا صورت نگار جادو نے دلمین کہا کہ یہ جوان حسین و رعنا بلاشک
اپنی تیغ ابرو و تیر مژگان سے بلا واسطہ کسی دوسرے کے طلسم بیت الجمال کو فتح کرلیگا کبھی ساحر کا سحر آگے اسکے
نہ چلیگا ہر ساحر طلسم اسکا کلمہ پڑھے گا اگر یہ شاہزادہ ایسا نہوتا تو کیون عازم طلسم کشائی ہوتا علاوہ اسکے آثار نجابت
و شہامت اسکے چہرۂ تابان سے لمعان ہی شرافت و نجابت اسکے بشرہ سے تابان ہی دیر تک صورت نگار جادو
اپنی حالت فراموش کرکے نظارۂ جمال آصفی سے دل شاد کرتا رہا اور متحیر تھا کہ اس جوان کی صورت نگاری کیونکر
کرون اسکے اوصاف ظاہری و باطنی مرقع سے کیونکر دکھاؤن یہ اسی کشمکش و پیچ مین تھا کہ صورت نگار اقلیم
مصور چرخ مع سامان صورت پردازی گوشۂ افق سے برآمد ہوکر عاشقان شیدا و شیفتگان والہ کو وصل معشوق
و بوس و کنارۂ دلبر کا مژدہ دیا قنادیل و شمعین روشن ہوئین جھاڑ فانوس جلائے گئے روشنی بھی کثرت سے تھی
کہ آفتاب کا طلوع ہونا گمان تھا اگر ایک سوئی بھی اُس جنگل مین گرتی پیرزال سال خوردہ بلا تردد اُٹھا لیتی
جو شعاع چراغانکی چہرۂ شاہزادۂ آصف انجم طلعت پر پڑتی تھی ایک اور ہی اپنا لطف دکھاتی تھی صورت نگار جادو
نے کاغذ و قلم جھولی سے نکالا اور اُستاد کا نام لیکر قریب شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے کھڑا ہوکر نقش کشی مین
مصروف ہوا شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی شبیہ درست کرکے ملان شروع کی ہر جگہ کی اندھیارے اُجیالے درست
کی استخوان پر پوست چڑھایا پوست پر موے باریک کا پرواز اُٹھایا اُسوقت شاہزادہ بھی بہت ہی شاد و فرحان
بیٹھا تھا چہرہ قیامت زا آفت نمونہ سے ستم ظاہر تھا آنکھ مین خمار مے عشرت سے خرمی پیدا تھی چشمان نرگسین
مخمور مست وار نیچے جھکی تھین لیکن کنارۂ چشم سے ہر ایک طرف دیکھنا غضب کرتا تھا صورت نگار نے مزاج
ہر ایک عضو کا درست کیا بعد درستی شبیہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے چلنے کا ارادہ کیا اگرچہ ایسی جگہ چھوڑکر
دل اُسکا نہین چاہتا تھا کہ طرف طلسم بیت الجمال کے جائے بہ مجبوری تمام صورت نگار جادو شبیہ
شاہزادہ لیکر طلسم کیطرف روانہ ہوا دلمین کہتا تھا جبکہ میرا دل اُس جلسۂ عالی کو دیکھکر قدم شاہزادۂ آصف سے
جدا ہونیکو گوارا نہین کرتا ہی تو وہ شخص اسکی شبیہ دیکھکر کیونکر اپنے دلکو بے اختیار نہونے دیگا یہ صورت وہ نہین
کہ جو طلسم کو بلا جنگ و معرکہ فتح نہ کرلے صورت نگار جادو ہر ایک طرح کے خیالات دلمین کرتا ہوا اپنے مکان پر پہونچا
اور تصویر شاہزادے کو رنگ و روغن سے بخوبی تمام مرتب کیا اگر مانی و بہزاد اُس مرقع کو دیکھتے یکقلم دعوی اُستادی
کو چھوڑکے شاگردی اختیار کرتے جبکہ کوئی دقیقہ اُس تصویر کی خوش اسلوبی کے پرداز کا اُٹھا نہ رکھا اور خود
اپنی اس تصویر کشی پر فریفتہ ہوکر خود اپنے ہاتھ چومتا تھا صبح کو کہ بلبل گل کے گلے سے مل ملکر شبنم بہ منہ روتی تھی

صورت نگار جادو اُٹھکر ضروری کامون سے فارغ ہوکر مرقع تصویر کو ایک بہت عمدہ رومال مین لپیٹکر طرف ملکہ اختر جمال کے روانہ ہوا ملکہ تو پہلے ہی سے عاشق زار شاہزادۂ آصف انجم طلعت ہو چکی تھی اب تصویر کے دیکھنے کی منتظر تھی کہ صورت نگار جادو مع تصویر شاہزادہ حاضر خدمت ہوکر آداب بجالایا ملکہ اختر جمال نے دیکھتے ہی کہا کہ اری صورت نگار جادو تصویر فاتح طلسم لایا ہے صورت نگار نے کہا لایا ہون اور رومال سے مرقع شاہزادۂ آصف انجم طلعت پیش کیا ملکہ نے تصویر دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر فرش زمین پر مثل ماہی بے آب غلطان ہوئی اسقدر بیخود ہوئی کہ تن کو نہ فکر جان نہ جان کو پروا ہی تن رہی اُسوقت جو حالت ملکہ کی تھی سو بالکل بیخبری کی تھی خواصون نے جلدی سے گلاب کیوڑا بید مشک چھڑکا نخلخہ سنگھایا تلوے سہلانے لگین بارے ہوش آیا اُٹھکر بیٹھی مرقع کو پھر ہاتھ مین لیکر بغور تمام دیکھنے لگی ملکہ کی نظر جو اُس شبیہ اقدس پر پڑی تاب نظارہ جمال سراسر اجلال شاہزادے کی نہ لاکر دوبارہ غش کہاکر گر پڑی اول تو بطور سرسری دیکھا تھا اب بنظر تمام دیکھا اور ابھی حالت بیہوشی طاری ہوئی دیر تک اُسی حالت مین رہی جب خوب سرد ہوائین دی گئین اور عطر سنگھایا گیا ہوش آیا لیکن نظر باز فوراً تاڑ گئے کہ جمال باکمال تصویر شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے دل ملکہ اختر جمال مین گھر کرلیا اور برق آتشین رخسار مرقع شاہزادے نے خرمن عقل ملکہ کو یک لخت جلاکر خاک کردیا ہر چند چاہا کہ صبر کرون دل پر جبر کرون لیکن دلمین خیال کیا کہ واقعی یہ طلسم کشا ہے اور طلسم بیت الجمال کو فتح کریگا اس تصویر مین یہ تاثیر ہوئی کہ میرے دل پر وہ اثر پڑا جس سے مین بیہوش ہوگئی بادی النظر مین جب تصویر شاہزادۂ فاتح طلسم بیت الجمال ایسی ہے تو نہین معلوم کہ اُسکے چہرۂ خاص پر کسقدر رعب و جلال ہوگا عجب نہین کہ کل ساحران طلسم اُسکی صورت دیکھتے ہی جان سے ہاتھ دھوئین سوا اطاعت اور کچھ دلمین نہ لائین اسکی تصویر بانیان طلسم نے بناکر دفینہ جادو مین رکھی ہے نہین معلوم کہ اسکا انجام کیا ہو اور مآل طلسم بیت الجمال کیا ہو ساحری خیر کرے نتیجہ اچھا نظر نہین آتا ہے یہ کہکر ملکہ خاموش ہوئی لیکن حضار انجمن ملکہ اختر جمال فوراً تاڑ گئے اور اسکے عشق سے واقف ہوگئے اور سمجھ گئے کہ یہ لطائف الحیل مین ٹال رہی ہے لیکن شاہزادے کے عشق نے اسکے دلمین گھر کیا ہے دیکھا چاہیے کہ اسکا مآل کار کیا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین ملکہ اختر جمال نے کہا کہ تم سب رخصت ہو مین کچھ اسکے دفعیہ کی صورت نکالون کوئی تازہ سحر پیدا کرون یہ کلام سنکر حضار دربار ملکہ اختر جمال سے رخصت ہوئے ملکہ بادل غمناک گریبان چاک اپنی آرامگاہ مین آئی جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے حال جلالت عنوان شاہزادۂ آصف انجم طلعت کے بیان کیے جاتے ہین

کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو جب دو روز دریاے سرحد طلسم بیت الجمال سے فاصلے پر جشن و آرام کرتے ہوئے ہوگیا تیسرے روز اراکین و عمائد دربار سے ارشاد فرمایا کہ کل اس دریا سے گذر کر اندرون سرحد طلسم بیت الجمال خیام استادہ ہون سب افسران نامی و سرداران گرامی نے حسب ارشاد شاہزادۂ والا اپنی خوابگاہون مین آکر آرام گزین ہوئے صبح ہوتے نماز فجر سے فارغ ہوکر کوچ فرمایا جب لشکر نصرت اثر قریب دریاے سرحد کے پہونچے حرارت آتش دریا سے کسی کی یہ تاب نہ تھی جو گذر کرتا ہر ایک شعلہ اُسکا کرۂ نار سے مقابل تھا یا کہ وہ آتش نشان کا نمونہ تھا سبھون نے شاہزادۂ والا جاہ سے عرض کیا کہ یا شاہزادۂ والا تبار اس دریاے آتشین موج سے گذر کرنا محال ہے شاہزادۂ نامدار نے طلیسان ادریسی کو پھیلایا سب لشکر آصف زیر سایۂ طلیسان ادریسی تھا جب سب ساحل پر پہونچے تو دیکھا دریا بالکل خشک ہوگیا نہ تری کا نام نہین تمامی لشکر اُس دریا سے سحر سے گذر کر سرحد طلسم بیت الجمال پر پہونچا ایک جا سے

عمرو دیکھکے خیام شاہزادہ استادہ ہوئے درباری و بازاری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے رات کی رات تو
وہان بسر کی صبح ہوتے ہی وہانسے لشکر نے کوچ کیا سامنے سے ایک باغ نمودار ہوا جسکے ہزارون برج تھے لیکن کوئی
دروازہ نظر نہین آتا تھا قریب اُسکے خیام شاہزادہ نصب ہوئے شام کیوقت ایک ساحر مکار آیا اور کہا کہ اگر جان سلامت
چاہتے ہو تو یہان سے واپس جاؤ ورنہ اس رستے گذرنا آسان نہین یہ بڑی کٹھن ہے شاہزادہ اسسے محض بیخوف تھا
صاف جواب دیا کہ جاؤ کہدو اگر جان عزیز ہو تو اگر اسلام قبول کرے ورنہ زاغ و زغن تا قیامت اُسکی مرگ بیکسی پر روینگے
وہ ساحر مکار واپس گیا جب عامل شب نے زادہ دار سے باتیل دلشکر سیارگان ساحر شدار روز کو شاہ خاور مغرب مین گرفتار
کیا تب پیران عیار بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر اُس باغ کیطرف چلا جسکا ذکر وقت پر آئیگا ملکہ جب اپنی خوابگاہ مین گئی
وہی تصویر نظرون مین پھرنے لگی لیٹے لیٹے بیابان درد کرنے لگین اُٹھ بیٹھی ہرچند ضبط و فغان کرتی لیکن بے اختیار آہ سرد
منھ سے نکلجاتی جب یون بھی آرام نہ آتا تو پھر لیٹتی لیکن کہا بیچ کھی ہر طرف کروٹین لیتی آرام کہان تاب و طاقت سب ایک
ہی نظارے کے ساتھ رم ہوئی صبر و شکیب گم ہوئے غرضکہ وہ رات جو پہاڑسی اُس فراق خوردہ کو معلوم ہوتی تھی جاگ
کر کاٹی کہ یوسف زرین لباس دریاے نیل مشرق سے جلوہ افروز عماری روزگار ہوا تب ملکہ اپنے بستر خواب سے رات
بھر کی جاگی ہوئی پریشان حال اُلجھے بال بکھری ہوئی زلفین جو اسکی رات بھر کی بیخوابی اور بیچینی کی شہادت دیتی تھین
اُٹھی اور ایک نامۂ اشتیاق پر درد فراق اپنے اُن نازک ہاتھون سے جنکو قریب اتصال حنا کے لیے قلم بنائے تھے لکھا اُس جسکے
مضمون سے ضمیر ملکہ اختر جمال صاف ظاہر ہوتا ہے مضمون اُسکا یہ تھا کہ گل بادۂ ریاض جمال غنچہ سبد گلزار اجلال مہر درخشان
سپہر رعنائی نیر تابان آسمان زیبائی زیب افزاے حسن و جمال بیدل زار اشتیاق حصول دیدار رو بعد تمناے بوس و کنار کشتۂ ضمیر
سمجھ لیجیے ہو کہ آپ فتاحی طلسم کو نہ جائین اولا آپ میرے پاس تشریف لائین کیونکہ ضروری خاص آپ سے کہنا ہین اور وہ
ایسے ہین کہ بوسیلہ مراسلت ادا نہین ہوسکتے آپ کچھ اور خیال نہ فرمائین آپکے مفید مطلب کچھ باتین عرض کیجائینگی
امید ہے کہ وہ آپ سنکر خوش ہونگے اور خود فتاحی طلسم کا ارادہ نہ کیجیئے بغیر محنت و مشقت یہ کام حاصل ہو اور ایسے ہی کچھ
مضامین مختصرہ تحریر کیے اور ایک ساحر کو جو رازدار ملکہ اختر جمال تھا نامہ دیکر شاہزادۂ آصف انجم طلعت کیطرف روانہ کیا اُس
نے نامہ لیکر بعجلت تمام لاکر شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو دیا جسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا پیران عیار جو بانہاے عیاری
سے آراستہ ہوکر لشکر سے نکلا تھا اُس اندھیری رات مین کہ گھٹا چھائی ہوئی تھی ہاتھ کو ہاتھ نہین معلوم ہوتا تھا یہ
باستعارہ تسبیح سیارگان براہ کہکشان چلا جاتا تھا اور یہ خیال جاتے تھا کہ مین اس باغ کیطرف جارہا ہون تھوڑی
دور گیا تھا کہ اسکو کچھ روشنی دکھائی دی یہ اُسی روشنی کے سمت چل نکلا قریب گیا دیکھا کہ باغ گردش کررہا ہے جو شخص
اُسکی گردش کو نہین پہنچتی ہو یہ ایک جھاڑی کی آڑ مین کھڑا تھا دیکھا کہ ایک ساحر اُس باغ کے اندر سے نکلا لیکن کوئی دروازہ
نظر نہین آتا ہو وسط دیوار باغ مین جو بہت بلند تھی طائر بلند پرواز کی مجال نہ تھی جو اُسکے حد تک جاسکے کمند خیال کی رسائی
اُس تک پہونچنے کے لیے شکستہ تھی یہ خیال کرتا تھا کہ اس باغ مین کیونکر پہونچون کہ ایک جبر دکھلائی دیا خیال کیا کہ بہت
کروان لیکن محض بے سود سمجھکر بیٹھا رہا کہ وہ ساحر باہر آیا بعد اُسکے دوسرا آیا اور یہ دونون ایک سمت کو چل نکلے یہ بھی پیچھے
پیچھے چلا آگے چلکر ایک ساحر ٹھیر گیا دوسرا آگے بڑھا اسنے بھی اُسکا ساتھ کیا دیکھا کہ قریب لشکر شاہزادہ گیا اور کچھ سحر
کرنے چلا پیران عیار بیٹھے اسکے آنے سے اُس ساحر سے ملا اور کہا کہ مین کام بنا آیا اور ایک سر دیا اور کہا کہ دیکھو
افسر لشکر اسلام کا سر لایا ہون اسکے لیے مین دوسرا لاؤن اُس ساحر نے جیسے ہاتھ سر لینے کو پھیلایا اسنے اُسکے ہاتھ
پر زور سے مارا کہ ایک گرد اُس سے اُڑی اور اُسکے دماغ تک پہونچی چھینک آئی بیہوش ہوگیا اسکو ایک گٹھڑی مین

ڈالکر اُسکا لباس اپنے جسم پر آراستہ کیا اور اُسکی جھولی گلے مین ڈالی اتنے مین دوسرا ساحر آیا اور کہا کہ مین نے
ایک ایسا سحر گردِ لشکر شاہزادہ کیا ہے کہ جو اُسکا پانی پیے گا یا اُس جنگل کی کوئی چیز چھووے گا فوراً گرفتار بلا ہو جاویگا
اور اِس سحر سے سارا لشکر اسلام گرفتار ہوگا اُسنے کہا کہ پہلے مین بھی ایک سحر کر آؤن کہ اگر اِس سحر سے بچین تو اُس سے
نہ بچین ساحر اصلی نے کہا کہ مین بیٹھا ہون تو جا یہ گیا اور تھوڑی دیر مین واپس آیا اور کہا کہ دیکھو سحر اسکو کہتے ہین کہ اسیوقت
ان سب کو گرفتار سحر کر آیا اب کوئی نہ بچے گا ساحر اصلی نے کہا کہ کیا کیا ہے ساحر نقلی نے کہا کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے
چلکر دیکھ لو ساحر اصلی اسکے ساتھ چلا راستہ مین ساحر اصلی سے نقلی نے کہا کہ یہ گولا ہاتھ مین لو مین ذرا پیشاب کر لون ساحر اصلی
کا گولا لینے کو ہاتھ پھیلانا تھا کہ اُسنے زور سے اُسکے ہاتھ پر مارا کہ گولا پھٹا اور سفوف بیہوشی نے دماغ مین پہونچکر غافل
کیا اُسنے اسکو بھی ایک گڑھے مین ڈالا اور آپ اُس جھڑوکے کے نیچے کھڑا ہوا کہ ایک عقاب بلند پرواز باغ سے
نکلا اور اُسنے پنجے مین داب کر باغ کے اندر پہونچایا یہ اُس بارہ دری کیطرف چلا ہے آتشخوار جادو وافسر اُس باغ
کے ساحرون کا تھا اور یہ دوسری سرحد طلسم ہیبت الجبال کی تھی چلا دیکھا کہ وہان آتشخوار جادو بیٹھا ہے میخوشی کر رہا ہے
کہ یکایک اُسنے آواز دی ایک ساحر جو یہان پاسبان تھا اندر گیا اور بعد تھوڑی دیر کے باہر آیا یہ منتظر وقت تھا کہ وہ اپنے مقام سے
اُٹھکر ایک گوشۂ باغ مین گیا اور شراب پینا شروع کیا اتنے مین آتشخوار جادو نے پھر آواز دی وہ پاسبان دوڑتا ہوا گر
کے بل گیا ساحر علی نے فوراً صراحی مین سفوف بیہوشی ملا دی جسوقت وہ پاسبان باہر آیا مینوشی شروع کی ایک ہی جام پیا تھا کہ چھینک
آئی اور بیہوش ہوگیا اُسنے اسکو برہنہ کر کے اُسکے کپڑے زیب بدن کیے اور اُسکو ایک مقام مین باندھکر پوشیدہ کر دیا کہ
آتشخوار نے آواز دی یہ اُسوقت اندر گیا کہ آئینہ سے ایک تصویر بولی کہ یہان لشکر اسلام کا ایک عیار آیا ہے آتشخوار
نے کہا کہ کوئی عیار ضرور آیا ہے پاسبان علی نے کہا کہ یہ تصویر جھوٹ کہتی ہے یہان ساحر تک تو آ نہین سکتے عیار کے اتنے
دل گردے کہان جو یہان قدم رکھے آتشخوار جادو نے کہا کہ اگر عیار آیا ہے تو خود بخود گرفتار ہو جائیگا پاسبان علی نے کہا
کہ اُسکو مین تلاش کر لون تب آپ تکلیف کرین آتشخوار جادو نے کہا کہ تو شراب پلا اور مین اسکو خود یہان بیٹھے ہوئے
دریافت کر لونگا ابھی ایک پتلہ بھیجتا ہون باغ کے اندر جہان ہوگا گرفتار کر لائیگا پاسبان علی نے جلدی سے شراب
جام مین بھری اور بچالاکی تمام سفوف بیہوشی ملا کر سامنے لیگیا پیتے ہی اُسکو چھینک آئی اور بیہوش ہوگیا اسنے
آتشخوار جادو کو ایک فرش کے نیچے جلدی سے داب دیا اور خود اسکے کپڑے پہنکر بیٹھا اور آواز دی پاسبان لوگ
حاضر ہوئے اسنے کہا کہ مین تمکو شراب پلواتا ہون اور ملکہ اختر جمال نے آج ایک تحفہ بھیجا ہے کہ سب کو اُسمین شریک
کرون وہ سفوف نکالکر صراحی مین آمیز کیا اور سب کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام دیا اور ایک جام خود لیا اُن حضرات نے جیسے ہی
وہ پیا سب کے سب بیہوش ہوگئے اُن سب کو ایک گوشہ مین داب دیا اور وہ آئینہ جسمین پتلیان تھین سب کو توڑ
ڈالا اُسمین ایک آئینہ تھا کہ اُس باغ کا راز طلسم اُس آئینہ مین تھا جیسے ہی اُسکو توڑا ایک صدائے عجیب وغریب
از بس مہیب پیدا ہوئی یہ ایک گوشہ مین متواری ہوا کہ اُس باغ مین جسقدر ساحر تھے سب دوڑ پڑے اور اُس کمرہ
کے دروازے پر جمع ہوئے اُسنے اُسی لباس آتشخوار مین جو پہنے تھا باہر ہوا یہ کہا کہ شاید کوئی عیار آیا ہے یہ کہکر
ایک حقہ پر از دارو بیہوشی نکالکے زمین پر مارا سفوف اُسمین سے اُڑا اور دماغون مین پہونچکر سب کو بیہوش کیا
ایک پتلہ سحر کا وہان سے اُڑا اور ملکہ اختر جمال کے پاس حاضر ہوکر بربادی باغ کا ذکر کیا اور جلکر فنا ہوگیا اُس عیار
نے اُن سب کو ٹھکانے لگایا اور لشکر فیروزی اثر مین داخل ہوا جسوقت کہ یہ پتلہ اختر جمال جادو کے پاس
پہونچا اُسوقت ملکہ خطر ناک کر چکی تھی اور نہایت غمگین حالت مین بیٹھی تھی اور عشق شاہزادہ آصف انجم طلعت

مین در ابلق اشک سلک مروارید مین پرو رہی تھی اور سلک اشک سے اپنے جیب و دامن بھر رہی تھی کہ مرغ
زرین بال نے بیضہ ماکیان کو توڑ بانگ صبح دی خوابندگان شب بستر غفلت سے بیدار ہوئے ملکہ بھی اپنے بستر و
آرامگاہ سے اُٹھی بکھری ہوئی زلفین جو اوپچے اور ڈھلے ہوئے شانون کو گھیرے ہوئے تھین اُسکی پریشانی سے
اُلجھ رہی تھین کچھ عالم یاس کچھ ہراس مین بیٹھی منتظر جواب تھی کہ جسکا وقت پر ذکر ہوگا جسوقت ساحر نے نامہ لاکر
شاہزادۂ آصف انجم طلعت کو دیا شاہزادے نے منشی کو طلب کیا نامہ پڑھوا کر سنا ضمیر ملکہ اختر جمال سے آگاہ ہوا
اور تحریر سے سمجھ گیا کہ صبائے امید نے گلستان آمال مین کوئی تازہ شگوفہ کھلایا ہو ملکہ کو کسی قسم کا خیال میرا آیا ہو
کوچ کا حکم دیا خیمے ڈیرے اُسیوقت اُکھڑ گئے کوچ کی ٹھہر گئی شاہزادہ آصف انجم طلعت بھی مع جمیع ہمراہیان جان نثار
و وفا شعار کے روانہ طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے ہوئے جسکا ذکر وقت پر آئیگا یہان جب ملکہ کے پاس اُس تیلے
نے پہونچکر بربادی باغ کا حال سنایا ملکہ متعجب ہوئی اور ایک ساحر کو بلا کر کہا کہ جا کر ناکہدارون سے کہ آؤ کہ شہزادہ
آصف انجم طلعت برائے صلح آتے ہین کسی طرح سے اُنسے مزاحمت نہ کیجاوے برابر راستے کھولدیے جاوین اُس
ساحر نے چشم زدن مین آکر سب سے اطلاع کردی کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجاے
ملکہ اختر جمال کا یہ حکم ہو ساحر یہ حکم پہونچا کر واپس گیا ساحران نامدار جو منازل طلسم بیت الجمال کے بعض بعض
مقام پر رہتے تھے ان سبھون نے اُس ارادے سے دل کو صاف کیا کسی نے کسی قسم کی مزاحمت کا دعوی نہ کیا
شاہزادۂ والاجاہ آصف انجم طلعت نے طرف مکان ملکہ اختر جمال جادو کے قصد کیا خیمے ڈیرے اُسی روز
لدگئے تھے جبکہ مسافر فلک کمر رہروی چست باندھے ہوئے طے مراحل افلاک کے لیے سراے افق مشرق سے برآمد
ہوا شاہزادہ بھی بعد فراغ نماز چاشت مع افسران نامی و سرداران گرامی چلا ہمراہیان جان نثار سے راستہ مین
ہر قسم کی باتین کرتے چلے جاتے تھے اور عجائبات طلسم دیکھتے جاتے تھے کہ بعد طے مراحل و قطع منازل تین شبانہ روز
کے داخل طلسم بیت الجمال ہوئے قریب دار الامارہ شاہی کے پہونچے ہرکارے جو ہمراہی خبر رسانی مین تھے ہر منزل منزل
کی خبر حضور ملکہ مین برابر پہونچاتے تھے جبکہ ایک منزل شاہزادۂ آصف انجم طلعت رہگیا تھا ملکہ نے نمانداری
شاہزادے کے لیے ایک باغ علیحدہ آراستہ کیا تھا سراسر رنگ گلزار ارم تھا خشت طلا و نقرہ سے چار دیواری
باغ کی بنی تھی دروازہ عظیم الشان لگا ہوا مثل آغوش عاشق جانباز در ہاے باغ وا تھے جبکہ شاہزادے کی
خبر ہرکارون نے ملکہ کو دی کہ قریب شہر پناہ دار الامارہ شاہی کے آگئے ہین ملکہ نے چند معززین طلسم بیت الجمال کو
براے استقبال شاہزادے روانہ کیا معززین نے استقبال کیا شاہزادے کو لاکر باغ مین بکمال اعزاز و اکرام پہونچایا
شاہزادہ باغ مین رونق افروز ہوا دیکھا کہ میوے گوناگون لگے ہین بلبلون کے چہچہے ہین گلون کے قہقہے ہین سرو
لب جو براے استقبال شاہدان رعنا بیک پا استادہ ہر روے گل نو شگفتہ پر سنبل کا جھرمٹ ہو سوسن کریبان چاک
کھولے ہوئے مدح الہی مین مشغول ہو گل شبو کی بھینی بھینی بو باس کی لپیٹ ہو گل خود رو کی نرالی بہار ہو سنبلیون
کی قطار ہو کھلے لگے ہین لیکن ایسے نہین اُسکی کثرت سے ہین کہ گھر گھر پہونچتے ہین شمشاد کسی معشوق کی
آمد کا منتظر ہو ایک پاؤن سے استادہ ہو جلا جل اوراق برگ سبز درختان سے صداے دلکش آرہی ہو کرشمہ دامن دل
پکڑتا ہو کہ کہان جائیگا تیری جگہ یہی ہو نسرین و نسترن شگفتہ کی عجب جھمک ہو گل چاندنی کی نرالی چمک ہو تختہ گلزار رشک
چاندنی ہو چاندنی بھی مات ہو وصف گلزار تحریر کرتے ہوئے قلم مین برگ نکلتے ہین لکھنا بار ہوتا ہو درمیان باغ
مین ایک حوض مصفا بنا ہو ہزارے کا فوارہ لگا ہو سیرابی عالم کے لیے چشمۂ حیات ہو نہرین جاری ہین بجاے سنگریزہ

لعل خوشاب دور شہسوار پڑے ہیں اُن لعلوں پہ پانی کا رک رک کر چلنا سمج کی کلائی کا نزاکت سے لوٹنا عجب لطف دکھاتا ہے دل شیدائیان لبھاتا ہے قمریوں کی بحث میں بلبلوں کے نغمے طاؤسوں کے ترانے دلکو بے اختیار کرتے ہیں اگر اُس باغ کے ایک تختہ کی صفت لکھی جاوے تا عمر نوح و حیات خضر ممکن نہیں کہ لکھ سکے شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے اُس باغ کو نمونہ بہشت عنبر سرشت دیکھا جنت الماوی کا نقشہ آنکھوں کے نیچے پھر گیا وہ طلسم دیکھکر حیرت زدہ ہو گیا شاہزادیکو لاکر ایک بارہ دری پر تکلف میں جو وسط باغ میں بنی تھی باعزاز تمام مسند زرتار پر بٹھایا شاہزادہ اُس بارہ دری کو دیکھ دیکھ کے متعجب ہوتا تھا بارہ دری کے ستون طلائی سبک سڈول بنے ہوئے معشوقان گل اندام کے بازوؤں پر طعنہ کش تھے صفائی کہ بہت روشنضمیری زاہدان خلوت صفا پر طعنہ کرتی تھی سنگ مرمر کی زمین سنگ اسود و سنگ سرخ کی تحریر عجب گلکاری نئی نئی پچکاری آگے بارہ دری کے ایک بہت ہی نفیس پر تکلف شہ نشین بنا ہوا ایک مسند مغرق بچھی ہوئی فرش گلکار سے مزین ایک مسہری گوشہ بارہ دری میں بچھی ہوئی جسے دیکھکر طائر ہوش و حواس اُڑتے تھے عقل دنگ تھی باد صبا خود حیرت نگ تھی پیر فلک نے باین گردش پیرانہ سری ایسی بارہ دری کبھی چشم خیال سے نہ دیکھی نہ گوش وہم سے سنی تھی کہ اہالیان لشکر شاہزادۂ آصف انجم طلعت بھی جمع ہوئے اُنکو فرد کشی کی جگہ بتائی گئی مطربان حنجرہ داؤدی و قوالان لحن باربدی پر شرف رکھنے والے حاضر ہوئے رقص و سرود کا سامان ہوا رقاصان پری جمال و لولیان زہرہ خصال نے وہ رنگ جمایا کہ رب فلک بھی دنگ ہوا ایک سمان بندھا ہوا تھا ہر ایک اپنے سرور میں خوش رنگ تھا کسی کو کسی کی فکر نہ تھی نہ تن کو پروا جان تھی نہ روح کو خواہش تن تھی شاہزادہ مع جمیع افسران گرامی رقص و سرود میں مشغول تھا کہ ایک گلرو کنیز ملکہ اختر جمال حاضر خدمت ہوئی اور شاہزادے کو ایک پرچہ دیا آصف انجم طلعت نے دیکھا کہ ملکہ اختر جمال کیطرف سے لکھا ہے کہ اب تھوڑی دیر کے لیے مفارقت احباب گوارا فرمائیے میرے پاس تشریف لائیے میں بخواہش تمام خدمت عالی میں مصدع ہوں شاہزادے نے حسب امتزاج ہمراہیان جان نثار طیلسان ادریسی اوڑھکر جانب مکان ملکہ اختر جمال عزم روانگی کیا ملکہ اختر جمال نے اپنی پوشاک اُتاری ملبوس خاص زیب بدن کیا سراپا شاہد ناز بنگئی کرسی جواہر نگار پر منتظر قدوم شاہزادہ بیٹھی تھی چشم دل مشتاق نظر دلدار نرگس داد کشادہ تھیں کہ گلرو کنیز ملکہ نے خبر دی کہ شاہزادۂ آصف انجم طلعت در دولت تک آ گئے چلونیں دروازے کی اُٹھا دی گئیں شاہزادے نے قدم آگے رکھا دیکھا کہ مکان بہت ہی پر تکلف بنا ہے معماران جہان کے ہوش و حواس دنگ ہیں ششدر کھڑے ہیں حواس خمسہ گم ہیں یاد نہیں کہ کہاں کھڑے ہیں جب شاہزادے کی ملکہ سے اور ملکہ کی شاہزادے سے آنکھیں چار ہوئیں ایک کی نسبت نے دوسرے کے دل پر اثر کیا حضرت سلطان عشق نے اپنا گذر کیا شاہزادہ بھی ملکہ کو دیکھتے ہی بدحواس ہوا زمین پر لوٹنے لگا اور ادھر ملکہ کا بھی برا حال ہوا اول تو شنیدہ تھا اب تو بالمشافہہ دیکھا اب یہ نسبت اول کے اور بھی حالت غیر ہوئی دونوں غلطان و پیچان آپسمیں لپٹ لپٹ کر اپنی اپنی بپتا بیان بیقراریاں ظاہر کر رہے تھے در و دیوار سے انکے عشق نے جوش میں یہ آواز آتی تھی ؎ من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم ✤ کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را ✤ دیر تک دونوں مثل ماہی بے آب تڑپتے رہے کہ لخلخہ منگھایا گیا بید مشک گلاب انپر چھڑکا گیا بارے ہوش آیا زینت افزوز کرسی مرصع ہوئے چنید

لمحہ تک اپنے دلون کی ضبط کرنے مین ساکت رہے تھوڑی دیر کے بعد ملکہ نے بعد از مزاج پرسی
وگوارائے زحمت سفر خطرناک باعث تشریف آوری دریافت کیا شاہزادہ آصف انجم طلعت
نے بعد ادائے دو کلمہ خیریت مزاج بسبب عزم طلسم کشائی بیان کیا کہ جناب صاحبقران ثانی برائے قتل زمرد
طلسم فیروزیہ مین تشریف لائے ہین بفضل خلاق الانس والجان صاحبقران نے اُسکو فتح کیا مگر زمرد اور فیروز
وہان سے کسی جانب فرار ہوگئے اور نہین معلوم کہ کہان چھپ گئے اور متعلق طلسم فیروزیہ تو طلسم مشہور ہین جب ان سب کی لوحین
صاحبقران کے پاس پہونچین گی تو فیروز قتل ہوگا چنانچہ مین لوح لینے آیا ہون ملکہ نے جو یہ کیفیت سنی رنگ چہرہ
اُڑگیا ہوائیان چھوٹنے لگین چہرہ متغیر ہوگیا مکدر و تیرہ نظر آنے لگا ملکہ نے شاہزادے کو سمجھایا کہ صاحبقران
کی اطاعت سے تمکو کیا فائدہ سوائے دردسری اور زحمت پروری کے اور کچھ نتیجہ نہین ایسے ایسے مقام دہشتناک
پر ایسے ایسے شکیل وجمیل جوانون کا بھیجنا خلاف مصلحت ہے افسوس صد افسوس صاحبقران کو ذرا بھی
ایسے حسین جوانون کا خیال نہین اے شاہزادہ خیال کرسکتی ہو کہ اگر یون مصالحت نہوتی تو کسقدر تمکو مصیبت کا سامنا
ہوتا ایسے شخص دست کش ہونا میرے نزدیک ہزار درجہ اولی ہے دیکھو اس طلسم مین اگر یہ معاملہ درپیش نہوتا تو
اے شاہزادے یہ طلسم فتح ہونا بہت مشکل تھا یہان کی سیر کرو مین پرستارانہ خدمت کو موجود ہون شاہزادے نے
کہا اے ملکہ یہ تو ممکن نہین اس زحمت کو مین راحت جانتا ہون مرد میدان ہون شیر نیستان ہون سر کٹا مرجانا ہمارا
فخر ہے ملکہ نے دیکھا کہ یہ شاہزادہ میری تقریر مین نہ آئیگا یہ بڑھا جن ہے کبھی شیشہ مین نہ اُتریگا اظہار محبت وعشق
کیا لیکن لوح دینے کا نام زبان پر نہ آتا تھا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ مین بے لوح لیے نہین جاؤنگا اگر یہ طریقہ نہوتا اور لڑائی
ٹھہرتی تو ضرور تھا کہ مین فاتح ہوتا ملکہ نے دیکھا کہ یہ نہین مانیگا اور میرے دام تقریر مین نہ پھنسیگا لوح دینے پر مستعد
ہوئی آٹھوین روز شاہزادے نے لوح طلب کی ملکہ نے بمجبوری تمام لوح دی شاہزادے نے لوح پاتے ہی
ہرکارون کو طلب کیا لشکر مین حکم سامان سفر بھیجا دو روز تک سامان سفر مین بسر ہوگئے تیسرے روز شاہزادے نے
مع ملکہ اختر جمال جادو جانب لشکر صاحبقران ثانی کے کوچ فرمایا کہ ذکر اسکا موقع پر آویگا

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان ظرافت بیان بعیاری داخل ہونا خواجہ عمرو ثانی کا طلسم بیت المال

مین اور آگاہ ہونا محاسن دراز جادو بادشاہ طلسم کا اور عیاری خواجہ کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

حریصان مال ساحران بدخصلت وصاحبان مکر وفطرت قطع کنندگان منازل سحر وساحری وبادیہ پیمایان مراحل
جرأت ودلاوری سرکوب کافران دشمن ساحران عیاران بیرنگ صاحبان تنظور کہ رنگ بامید حصول در مضامین
عجیب وغریب طلسم سخن مین یون عیاری کرتے ہین سے واقفان رموز مکاری ❊ بینگار ند حال عیاری ❊
ناظرین والاتمکین کو خیال ہوگا کہ سابق مین کمترین عرض کرچکا ہے کہ خواجہ عمرو ثانی بھی صاحبقران ثانی
سے رخصت ہوکر طلسم بیت المال کیطرف روانہ ہوئے تھے مگر خواجہ اسطور سے سب سے ملکر صاحبقران
کے سامنے سے روانہ ہوئے تھے کہ سب کو خواجہ کے آنے مین شبہ تھا ہر ایک آدمی یہ تصور کرتا تھا کہ خواجہ
اپنی مرضی کے آدمی نوکر رکھنے گئے ہین لیکن عمرو ثانی جو لشکر سے روانہ ہوئے تو صریح آفتاب علم سے سارے
نشان دیتے طلسم بیت المال کے دریافت کرلیے تھے خواجہ عمرو ثانی رواروچلے جاتے تھے تین روز کے بعد

ایک صحرائے لق و دق مین پہونچے جہان سبزہ زار قدرتی نے فرش زمردین سے صحرا کو طلسم اخضر بنا رکھا تھا
چشمے جاری تھے نہرین روان تھین ہرے ہرے درخت گنجان چارون طرف لگے تھے جو کہ اپنے سایہ سے
مسافرون کو آرام دیتے تھے اُس جنگل مین چند گاہ فروش جو گھاس چھیلتے تھے خواجہ نے دیکھا اسکے
قریب آئے صورت ساحرون کی بنائے ہوئے گاہ فروشون سے پوچھا کہ طلسم بیت المال یہانسے کسقدر
مسافت پر ہی سب نے کہا کہ یہانسے بیس منزل کی راہ پر طلسم بیت المال ہی خواجہ یہ سنتے ہی حیران ہوئے
کہا یا الٰہی اسقدر مسافت کیونکر طی کرونگا پھر خواجہ نے گاہ فروشون سے طلسم کے حالات دریافت کیے
گاہ فروشون نے کہا کہ یہان سے دو دن کی راہ پر سرحد طلسم بیت المال ہی سرحد طلسم پر ایک دیوار طلائی
دس ہزار کوس مربع مین بنائی ہی اُسکے اندرونی حالات سے وقفیت نہین ہی ملک زرنگار یہان سے بہت
قریب ہی وہان کے رئیس اُسکی اندرونی کیفیت سے واقف ہین وہانکی بادشاہ ملکہ کاکل کشا دختر محاسن دراز
جادو بادشاہ طلسم کی ہی بہت سے شاہان عالی وقار و شہزادگان والا تبار اسکے خواستگار ہوئے
لیکن کسی سے وہ شادی کرنا منظور نہین کرتی ہی محاسن دراز جادو شاہ طلسم بیت المال کو یہ امر سخت
ناگوار ہی اور بہت حیران ہی کیونکہ محاسن دراز بہت ضعیف آدمی اور مُسن ہی سرد و گرم زمانہ چشیدہ و گرگ باران دیدہ
ہی محاسن دراز بوجہ اپنی مُعمّری اور پیرانہ سالی کے قطع امید زیست سے جانتا ہی چراغ سحری سمجھتا ہی جو دم
ہی غنیمت جانتا ہی اُسکا دلی منشا یہ ہی کہ اگر کوئی شخص عالی خاندان والا تبار مصیبت کا مارا کہین سے دستیاب
ہو جائے اور اُسکی مدبری اور صحت انساب ہو اور رموز جہانبانی و قواعد کشورستانی جملہ امور سلطنت سے
واقف ہو اور کل علوم و فنون سے ماہر ہو جبکہ ان اوصاف مین کامل ہو تو محاسن دراز جادو عقد
ملکہ کاکل کشا کا اُسکے ساتھ کر دے اور اُس شخص کو محاسن دراز جادو اپنا وصی اور خلیفہ سمجھے بلکہ کل
کار و بار سلطنت و زمام جہانبانی اُسکے ہاتھ مین دے اور محاسن دراز جادو ایک گوشہ مین بیٹھکر خداوند
قمر کی عبادت کرے خواجہ نے یہ سب سن کے کہا کہ قمر کس جانور کا نام ہی یہ نام آج ہی سنا گیا گاہ فروش
کہنے لگے کہ اجی میان صاحب آپ بڑے زباندراز معلوم ہوتے ہین ایسے کلمات لغو منہ سے نکالتے ہین خیر یہ ہی
کہ یہان کوئی اچھا آدمی نہین تھا ورنہ آپکو ابھی اسکا مطلب سمجھا دیتا اجی حضرت آپ اب کبھی ایسا نہ فرمائیے
وہ ہمارے خداوند ہین ہمارے خالق ہین ہم اُنکی پرستش کرتے ہین ہم لوگون کا مذہب قمر پرستی ہی ہمارے
خداوند چاہ نخشب مین ہین طول و عرض و عمق مین برابر ہین اُنکا نور کوسون چمکتا ہی خود کبھی کبھی اُس چاہ نخشب
سے نکلتے ہین لیکن نور اُنکا قصر خداوندی کے باہر دکھائی دیتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نظارگیون کی نظرین
خیرہ ہوتی ہین نگاہین چکاچوند مین آجاتی ہین سوائے خاندان شاہی کے دوسرے کی مجال نہین کہ قصر
خداوند کے اندر جاسکے کیونکہ خداوند قمر وہان مجسم القمر موجود ہین خواجہ عمرو ثانی یہ سن کے خاموش
ہو رہے اور باقی حالات جو جو مناسب سمجھے وہ دریافت کیے اور ملک زرنگار کی طرف روانہ ہوئے قریب
دو کوس کے خواجہ نکل گئے تھے کہ ایک مقام پر چند درخت گنجان سایہ دار خوش قطع لگے تھے کہ جنکے دیکھنے
سے صانع حقیقی کی صنعت کی دلیل ملتی تھی تمازت آفتاب سے خواجہ بہت پریشان تھے اُن درختون کی
ٹھنڈی چھان دیکھ کے سایہ مین بیٹھ گئے اور سوچنے لگے کہ اس شہر مین داخلہ کیونکر ہو اور داخلہ کی بنا تجویز
کرنا چاہیے جو اُس شہر مین پہونچنا ہو اور شاہانہ دربار کو دیا رکاکل کشا مین کیونکر رسائی ہو تھوڑی دیر تک

بعد سب نشیب و فراز سمجھ گیے رنگ و روغن نکالا ایک جوان حسین طرحدار بہت خوبصورت کی شکل بنائی اُٹھتی
ہوئی جوانی بھرے ہوئے گال ریش بروت سب ندارد لیکن سبزہ آغاز عنفوان شباب سے مخمور ریحان جمع آئی
سے چور لباس بہت نفیس پر تکلف بیش بہا لیکن میلا اور کہنہ جا بجا سے پھٹا ہوا کرم خوردہ زیب جسم کیا
نشان معلومہ پر چلے کہ اسکا حال وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت ملک زرنگار کی تحریر کیجاتی ہی

کہ یہان کی حکمران ملکہ کامل کشتا دختر نیک اختر محاسن دراز جادو بادشاہ طلسم بیت المال تھی اسنے اپنی
مدبری اور رائے صائب اور حسن انتظامی سے شہر کو ایسا آراستہ کیا ہو کہ لائق تعریف کے ہی شہر مین جا بجا سڑکین
متعدد پل بنے ہوئے سڑکین وسیع فراخ کہ کیسی ہی سواریان یا گاڑیان نکلین لیکن پیادہ رو کو تکلیف نہو ایک سڑک
پر جانے اور سارے شہر مین گلی در گلی پھر آنے ہر سڑک کی موڑ اور راستہ کا نام سائن بورڈ پر لکھا ہوا سڑکون
پر برابر چھڑکاؤ گرد کا نام نہین تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کنوئین کھدے ہوئے اسباب آب کشی موجود شہر
صاف و شفاف مثل آئینہ چمکتا ہوا کوڑہ کرکٹ کا نشان نہین بازار بہت عمدہ بازاریون کی پوشاکین عمدہ نفیس
کہ جنکے دیکھنے سے منتظم شہر کی رائے رزین کی دلیل تھی ہر شہر دوکاندارون کے یہان تیار رہو سائل جس چیز
کا ہو اُسیوقت موجود دنیا بھر کی نعمتین فراہم بزازون کی دوکانین خوش اسلوب متاع قیمتی بیش بہا مہیا ہر ایک
اقمشہ واقعہ کے بزازون کی دوکان مین انبار لگے ہوئے جوہریون کی دوکانون مین خوشہ ہاے جواہرات
بجاے ثمر کے لٹکتے لعل خوشاب کے چبوترہ بنے ہوئے غرضکہ آرائش شہر کی ایسی تھی کہ کسی بادشاہ سے
ایسی ممکن نہ تھی یہ اُسکے دریادلی و رائے صائب کا نتیجہ تھا مسافرخانون مین برابر ہر ایک مسافر کی مسافر نوازی
ہوتی تھی پکا پکایا کھانا ملتا جن ظروف مین مسافر کھانا کھاتا وہ ظروف اُسکی ملک ہوتے بھٹیارہ پاک و صنیع
خوش پوشاک اور کمین کی کمین وہان کی بھٹیاریون سے سربراہ نہین ہوسکتی تھین طاقت زبان فصاحت
کلام اُس شہر کے حصہ مین تھی بڑے بڑے شہرہاے دور و دراز سے آدمی وہانکی زباندانی سیکھنے جاتے عدالتین
کھلی ہوئین ہر ایک طرح کے مقدمہ فیصل ہوتے حق حق مقدمہ طے ہوتا فریقین راضی رہتے حق و باطل کا عدالتون
مین انکشاف ہوتا حق پر آفرین ہوتی باطل پر نفرین اور سزا ہوتی ہر ایک طرح کے محکمہ کا اجرا آب پاشی کا
جداگانہ ملازمان آب پاشی ہر وقت فکر و تردد مزارعان مین مصروف ملازمان پولیس بھی ایسے ہی رفاہ عام
کے سوا اور کوئی کام اُنکے ذہن یا خیال نہ آتا اقلیم کا نقشہ موجود جس سے حدود ملک کی حفاظت کا اہتمام ہوتا
تھا یہ خوش انتظامی تھی کہ اگر ایک پیرزال کا نی خانہ دیکھا جاتا تو نقشہ سے ایک لڑکا ابجدخوان تبلا دیتا مردم شماری
کا دفتر قائم جس سے ترقی و تنزل آبادی کا حال معلوم ہوتا مرگ و پیدائش کا حال کھلتا درباری ہر ایک شریف
صحیح النسب معقول الحسب ہر ایک کی جاے نشست مقرر ایک سے دوسرے کو سواے اپنے کار منصبی کے
کچھ سروکار نہ تھا غرضکہ کوئی ایسا بند و بست نہ تھا کہ جس سے رفاہ عام مین خلل واقع ہوتا ہر ایک عدالت ہر
ایک دفتر ہر ایک محکمہ مین تختہ لگا ہوا محلات شاہی بھی ایسے عمدہ بنے تھے کہ جنکی تعریف غیر ممکن ہر قلعے کا
بند و بست ہر وقت برج پر توپ کا تیار رہنا رسالہ کا مسلح موجود ہونا کنگال کا نام گمنام اگر قارون ایسے
شہر مین ہوتا زکوۃ ضرور ادا کرتا انکار حکم موسوی سے نہ کرتا ہر ایک شخص فارغ البال ہر ایک مرد خوشحال

اگر تلاش ہوتی تو اُس ملک مین سائل کا نشان نہ ملتا مسکین مثل عنقا گم تھا سب مردمان شہر اہل حرفہ پیشہ و
نوکر چاکر پنشن دار در ماہہ ماہ بماہ ملتا ایک دن زیادہ نہو نے پاتا راتو نکو برابر مشعل روشن ہوتین گلی کوچون مین
سرو چراغان کی روشنی ہوتی شام سے تا صبح برابر چراغ جلتے اگر رات مین ایک سوئی بھی گرتی کثرت روشنی
سے نابینا اپنی سوئی اُٹھا لیتا غیر ملک کے آدمی کو دوپہر کا دھوکھا ہوتا یہ خوبی حسن وانتظام کا ثمرہ ہی جو آجکل
صفحہ تواریخ پر ثبت ہی ملکہ کاکل کشا جادو نے اپنے واسطے ایک مکان جو دار الامارہ شاہی مین لکھا جاتا تھا
بکمال زیب و زینت بنایا تھا چارون طرف سے آئینہ بندی تھی نبایان بمیثل نے اس ترکیب سے اُس
مکان کو بنایا تھا کہ شہر مین جو حادثہ اور یا واقعہ یا مظلمہ ہوتا تھا سب اُسمین معلوم ہوتا تھا زنجیر عدالت اُس
مکان سے ہر ایک کوچہ و بازار مین پہونچائی گئین تھین اُسکی عدل گستری سے ایک مور ضعیف فیل دمان
سے انتقام لینے مین شیر غران کبھی دردانہ مکان پر ہزارون سپاہیون کا پہرہ رہتا تھا توپین بیشمار
لگی رہتی تھین بعض بعض مقامات پر سحر کی چیزین عجائب و غرائب بنی تھین جو کوئی تازہ واقعہ ہوتا فوراً
ملکہ خبردار ہوتی ہر ایک ظلم کرتے ڈرتا تھا زبردست کی یہ طاقت نہین جو زیر دست کو بنگاہ کم دیکھتا کیونکہ
اُسکی خبر فوراً ہی ملکہ کو پہونچتی تھی اُسیوقت بعد دریافت ملکہ سزا دیتی شہر کے گرد ایک شہر پناہ عظیم الشان
بنی ہوئی کہ طائر بلند پرواز قیاس کی تاب نہین جو اُس تک پہونچتا وہم و خیال کی طاقت نہین جو اُسکی
چوٹی تک کمند گمان کو پہونچائے شہر پناہ مین آمد و رفت کے لیے پھاٹک دروازہ کھڑکیان لگی ہوئی جو
راستہ جسطرف گیا تھا وہ دروازہ اُسی راستہ سے مشہور تھا پھاٹکون اور دروازون پر سوارون
کے پہرے رہتے اپنے کام سے بہت ہوشیار رہتے تھے ایک دم غافل نہین ہوسکتے تھے شہر پناہ کے بعد
ایک منارہ پتھر کا بنا ہوا تھا جو بہت وسیع اور بلند تھا زینہ لگا تھا اسقدر عریض تھا کہ ایک رسالہ برابر
اُس زینہ سے اُسکی چوٹی تک پہونچتا اُس مینار کے کچھ اونچے پر ایک تختہ طلائی نصب تھا جسپر آب زر سے
یہ لکھا تھا کہ جو کوئی بادشاہ شاہزادہ عالیجاہ والا تبار گردش فلکی سے تباہ ہوکر وارد شہر زرنگار
ہو اُسکو لازم ہی کہ پہلے اپنے آنیکی اطلاع سلطان شہر کو پہونچائے اور منارہ کے قریب چند آدمی ہر وقت
موجود رہتے تھے جو کوئی بادشاہ یا شاہزادہ فرزین رفتاری فلک سے مات کھاکے حیران و پریشان
ہوکر اسطرف آتا تھا اُنکو وہ مردمان مقررہ بعد دریافت جملہ کیفیت ملکہ کے پاس لیجاتے تھے ملکہ کاکل کشا
اُسکو خاص سرائے سلطانی مین تین روز مہمان رکھتی تھی جملہ طرح سے اُسکی تیمارداری کیجاتی تھی چوتھے روز
محاسن عمر دراز جادو شاہ طلسم بیت المال کے پاس پہونچا دیتی تھی محاسن دراز جادو سب روسا
امرا و زرا کو جمع کر کے تخلیہ مین اُسکا حسب و نسب و تختگاہ سب دریافت کرتا تھا اس سے مراد ان
دونون کی یہ تھی کہ اگر کوئی شاہزادہ یا بادشاہ ملگیا اور گردش فلکی سے عاجز ہوکر ہمارے ہاتھ آگیا
مدبر منتظم عالی خاندان ہو تو ملکہ کاکل کشا کا عقد اُسکے ساتھ کردین اور کل کاروبار سلطنت اُسکے سپرد
کردین مگر حسب اتفاق ایسا کوئی شخص نہ آیا جو اُسکے لائق ہوتا اور جیسا محاسن دراز جادو چاہتا
تھا اُسکے ہاتھ آتا بعض بعض آئے لیکن محض بنے ہوئے کہ جنکو بعد دریافت حال خوابگاہ عدم مین
پہونچایا مجبور ہوکر مہر دق جادو وزیر کو بلوایا اور کہا ای وزیر خوش تدبیر یہ تدبیر راست نہ آئی اور
اُس سے کچھ فائدہ حاصل نہوا اور مین نے بہت تدبیرین آجتک کین مگر کسی سے کچھ عقدہ کشائی نہوئی

کوئی ایسا شخص دستیاب نہوا جو ملکہ کاکل کشا کے لائق ہوتا بہتر یہ ہو کہ اُس منارہ کو جا کر گرا دے محروق جادو
نے پیشتر بہت سمجھایا کہ یہ منارہ جس کام کیواسطے بنایا گیا اُسی کی یادگار کہین چھوڑ دیجیے تاکہ ایک نشان اور یادگار
رہے محاسن دراز جادو نے کہا ای محروق جادو جس چیز سے کچھ فائدہ نہین اُسکا رکھنا محض بیکار ہو اور
پھر سولے غم تازہ ہونے کے اُس سے اور کوئی نتیجہ نہین ابھی جاکر گرا دو محروق جادو نے اُسیوقت منتظمان
منارہ کو پرچہ لکھا کہ بموجب حکم محاسن دراز جادو کے منارہ کو ابھی گرا دو اور مزاج جادو کو وہ خط دیا اور
کہا کہ یہ خط ابھی جاکر منتظمان منارہ کو دو اور کہو کہ یہ منارہ ابھی گرا دیا جائے مزاج جادو کو ایک روز قطع
منازل مین گذار دوسرے روز منارہ کے وہان پہونچا اور خط جاکر منتظمان منارہ کو دیا اور حکم سلطانی سے آگاہ
کیا منتظمان منارہ نے یہ حکم پاتے ہی بیلدارون کو طلب کیا بیلدار مرزائیان پہنے آدھی دھوتیان باندھے آدھی
سر سے لپیٹے کدال کاندھون پر رکھے ہوئے حاضر ہوئے منتظمان نے کہا کہ یہ منارہ ابھی گرا دو بیلدارون نے
مرزائیان اُتارین اور دھوتیون کو کمر سے لپیٹ پھاوڑے لیکر گرانا چاہتے تھے کہ جنگل کی سمت سے کچھ گرد اڑی
سب اُسطرف مخاطب ہوئے خیال کیا شاید کوئی آتا ہو منتظمان منارہ اُسکے گرانے جانیکا حکم عجلت دیکھکر متعجب
مین تھے سمجھے کہ شاید کوئی دوسرا فرمان امتناعی آتا ہو یہ سوچکر ٹھہر گئے جب دامن بادنے گرد کو شگافتہ کیا
دل گرد سے ایک جوان رعنا طرحدار نکیلا سجیلا خوش وضع پیدا ہوا دیکھا کہ یہ جوان باشوکت وشان ہو چہرے
سے آثار بزرگی نمایان بشرہ سے نشان زیرکی عیان لباس پر تکلف لیکن خرقہ بر خرقہ کثیف بوسیدہ زیب جسم
ہو تاج شہریاری و کلاہ جہانبانی کج بر سر ہو یہ جوان قریب منارہ آیا اور عبارت منارہ پڑھی منتظمان منارہ سے
کہا کہ مین ملک چہار گلشن کا شہریار ہون گردش آسیاے فلک سے خانمان خراب ہون دشت پیماے
افلاس و ادبار ہون نہ کوئی مددگار رہے نہ غمگسار رہے ایسی سخت حالت مین مبتلا ہون جیساکہ تم دیکھ رہے
ہو چارہ کار نہین جانتا کہ مین اپنے لیے کیا کرون سخت مضطر و بیقرار ہون مین یہان ایک ساعت نہین ٹھہر سکتا
میرے آنیکی اطلاع ملکہ کاکل کشا کو کردو منتظمان منارہ نے بڑی دقت و خرابی سے ایک روز مہمان کیا
دوسرے روز ایک آدمی کے ساتھ ملکہ کاکل کشا کی خدمت مین بھیجا دارالامارہ شاہی کیطرف جب یہ جوان
گیا وہ محلات اور اُنکی تعمیر دیکھکر بہت متحیر اور متعجب ہوا خشتہاے طلائی کہ جسکی چمک دمک سے شعاع خورشید
ماند ہوتی تھی دیکھکر رال منھ سے ٹپک گئی دارالارہ کا صدر دروازہ جو پھاٹک نہایت بڑا اور وسیع تھا جو بہت
دور سے دکھائی دیتا تھا اُس صدر دروازہ پر ایک لاکھ سوار جرار زرہ پوش مستعد کارزار لڑائی کو کھیل رزم
کو بزم جانتے والے پہرے مین مشغول تھے التواپ اژدردم چرخ پر چڑھی ہوئین مہتابیان روشن اگر حکم
ہو جائے اپنے اطفل نوزائیدہ آتشین دم سے ایک دم مین نشان عالم صفحہ ہستی سے مٹا دین ہمراہی
جوان نے اُن سردارون سے کہا کہ ملکہ کاکل کشا کو اسکے آنے کی اطلاع کردو کہ ایک شاہزادہ ازبس
حسین دروازہ پر آیا ہو ملکہ کو جب یہ خبر ہوئی سراے سلطانی مین ٹھہرنے کا حکم دیا جسوقت سراے مین
آیا وہان کے سامان ظروف و فروش واشیاء خوردنی و نوشیدنی دیکھکر کمال محظوظ ہوا اور حرص دامنگیر
ہوئی اور خیال کیا کہ اگر یہ سب مال مجکو ملجاتا تو مین امیر ہو جاتا سب کا قرض ادا ہو جاتا جب مسافر فلک
خوابگاہ مغرب مین گیا اور سنجری غضب نے خوان الوان کو قرص ماہ و بیضہ ہاے ماکیان سے آراستہ کیا یہ
جوان بھی ایک گوشہ سرلے مین بیٹھا تھا کہ بکاول آیا اور آفتابہ جواہر لاکر طشت زرین مین ہاتھ دھولانے

اور دسترخوان زربفت بچھایا گیا طعامہاے لذیذ مرغن مقوی مبہی مشتہی مسکہ اچار مربے چٹنی لوزیات
حلویات ترکاریان جملہ اقسام کے مرغ بریان مرغ پلاؤ نان خطائی شیرمال باقرخانی نان فطیری نان تنک
دوپیازہ سیر پلاؤ یخنی پلاؤ قورمہ پلاؤ قورمہ سادہ فیرنی غرضکہ ایک ایک مسافر کیلیے ایک دسترخوان
پر ہزار قسم کے اشیاء ماکول ومشروب سے چنے گئے یہ جوان بھی کھانے مین مصروف تھا لیکن دل مین
جل جل کے کباب ہوتا تھا دل خود بخود قیمہ ہوا جاتا تھا اور کبھی فرط خوشی سے مثل نان خمیری کے کلیجہ سا
پھولا جاتا تھا کبھی کثرت غم سے نان تنک ہوکے گلگلہ کے مثل سینہ مشبک کرتا تھا جو خیال کرتا تھا یاس وامید
کا مقابلہ پاتا تھا پوری فکر کرتا تھا لیکن ادھ کچری معلوم ہوتی تھی بعد کھانا کھانے کے ہاتھ منہ دھونے کے بستر
بچھائے گئے اپنی اپنی آرامگاہون مین سو رہے لیکن جوان کو نیند کب آتی تھی دیکھا جبکہ سب سو گئے
اٹھا اور مال تلاش کرنے لگا لیکن کہین پتہ نہ لگا کہ ایک مکان کیطرف گیا جو سراے سے ملحق تھا وہان
جاکر فتیلۂ عیاری روشن کیا اور آہستہ سے اسکا دروازہ کھل گیا دیکھا کہ تمام مال ومتاع بیش قیمتی ظروف
طلائی ونقرئی وجواہراتی اشیاء رکھے ہین کہ جنکی روشنی سے وہ سارا مکان منور ہو رہا ہے جھٹ پٹ ایک
ایک اٹھا کر سب داخل زنبیل کیا ناظرین والاتمکین کو معلوم ہو کہ یہ جوان خواجہ عمرو ثانی ہین وہ سب
مال لیکر اسی طرح سے دروازہ مقفل کر اپنے بستر پر سو رہے لیلاے شب کا ابھی بستر خواب پر آرام فرماتی
کہ طباخ فلک نے دیناسنور گرم کیا مہمانان وافسراے خواب سے جاگے ایک ہرکارہ سرا مین آیا اور تلاش
جوان کرنے لگا جوان پہلے سے منتظر بیٹھا تھا اسیوقت اٹھ کھڑا ہوا اور ہمراہ ہرکارہ چلا جسوقت وہ
جوان دروازۂ ملکہ کاکل کشا پر گیا تھا اسوقت ملکہ کاکل کشا بالاخانے پر بیٹھی تھی کہ ایک کنیز نے جاکر
اطلاع آمد جوان کی دی قضا عنداللہ کاکل کشا کی نگاہ اس جوان پر پڑ گئی تھی ایک نظر دیکھا تھا کہ تیر
عشق نشانۂ دل پر ترازو ہو گیا اسیوقت سے یہ عاشق زار ہو گئی رات بھر اسکو بیکلی رہی جاگ کر کاٹی
صبح ہوتے ہی جوان کو طلب کیا اور خود ہزاران آرایش وزیبائش لباس وزیور ہر ہفت سے آراستہ
وپیراستہ فرمایا نور مین نہائی ہوئی کرسی جواہرنگار پر بیٹھی تھی کہ جوان کی آمد کی خبر کنیز باتمیز نے دی دوسری
کرسی مکلل ومرصع پر جوان بٹھالا گیا ملکہ اور جوان کے درمیان ایک ایسی چیز حائل تھی کہ جس سے دونون
کی نگاہین باریک سوراخون سے نکلکر ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی تھین ملکہ دیکھتے ہی غش کھا کر
گر پڑی ہوش وحواس نہ رہے کنیزون نے جلدی سے تلوے سہلائے بید مشک وگلاب چھڑکا عطر
سونگھایا قدرے افاقہ ہوا مسند پر گاؤتکیہ کے سہارے سے ملکہ کو بٹھالا بعد لوازم مزاج پرسی معرفت
اتالیقون کے دریافت حسب ونسب ہوا جوان بولا کہ اے ملکہ کاکل کشا مین ملک چہارچمن کا رہنے
والا ہون میرے باپ کا نام شہنشاہ زمرد بخت ہے اور میرا نام جو حاضر درگاہ عالیہ ہے شاہزادہ دریکتا
ہے اے ملکہ مین اپنی کیفیت کو کچھ بیان نہین کر سکتا جو مجھپر مصیبت پڑی ہے ایک ہزار تاجدار میرے باپ
کے خراج گذار رہتے اور یہ انکے خراج نامہ ہین بعجلت تمام زنبیل سے ایک فہرست نکال کے دی کہ ملکہ کو
دے ملکہ نے وہ فہرست دیکھی یقین ہوا کہ ضرور یہ صادق الکلام ہے جوان نے کہا کہ دشمنون نے بعد
انتقال پدر بزرگوار کے مجھپر یورش کی مین اپنے جوش شجاعت سے مخالفون سے لڑا اور انکو شکست فاش
دی تعاقب مین جاتا تھا کہ ایک وزیر قدیم نے پیچھے سے میرے تلوار ماری جسکی ضرب سے مین زمین پر

گرا اور وزیر نے افواہ کیا کہ شاہزادہ مرگیا فوج نے واقعی جانکر اور اپنے کو بے والی وارث سمجھکر
بھاگی کہ دشمن نے گھیر لیا مجھکو جب ہوش آیا مین نے رنگ اور دیکھا مین دوسری ولایت مفتوحہ مین
گیا وہان بھی نہ ٹھہر سکا گریزان گریزان اسطرف آیا اگر مطلب دلی حاصل ہو بعد چند سے اپنی میراث آبائی
کو دشمنون سے لون جوان رعنا نے اس بیان کو ایسے پیرایہ مین بیان کیا کہ ملکہ مع جملہ اپنے مقربون کے
رونے لگی ملکہ کی ہچکیان بندھ گئین دم نہین سماتا تھا کہ جوان نے منع کیا ملکہ کے جب آنسو تھمے اور دل پر
قابو ہوا تو دوسری طرف سے بیقراری پیدا ہوئی اور ایک نظر لگی باندھ کے دیکھا کی جوان بھی اسکی طرف
نظر جاتے تھا قاعدہ ہے دو نگاہونکی جب چار ہوتی ہین عشق کی برچھیان کلیجون سے گذر جاتی ہین پھر تدبیر
مانع نہین ہو سکتی لاکھ چھپتا ہو چھپتے ہون کوئی روک نہین سکتا ملکہ اس جوان کے عشق مین ایسی گھایل ہوئی
کہ اسکی زندگی محال تھی جب دوپہر کا وقت قریب آیا جوان رخصت ہو کر مہمانسرا مین آیا یہان نئی غباڑا
مچا ہوا تھا کہ کوئی ایسا چور آگیا جسنے کل سامان مہمانسرا لوٹ لیا اور کسی کے کانون کان خبر نہوئی
کوئی چور آسمان کا تھا یا زمین کی گتی ملکہ کو اس بات کی خبر ہوئی اُسنے کہا خاموش رہو دوسرا سامان مہیا کر
کا تیار کر لو اس جوان رعنا کو نہ خبر ہو ورنہ خیال کریگا کہ مین مصیبت زدہ ہون شاید کچھ بدگمانی ہو یا اس ملک سے کچھ
بندوبست نہین ہو سکتا غرضکہ چپ چپ ہو گئے اور خفیہ طور سے افسران پولیس کو چشم نمائی کی گئی اور
عتاب ظاہر کیا گیا دوپہر کو جب جوان کے روبرو سفرۂ سلطانی بچھایا گیا اسنے انکار کیا ملکہ کو خبر ہوئی کنیز
کو طلب کیا اور کہا کہ جا جوان سے عرض کر کہ آپکو تکلیف ہوگی ذرا قدم رنجہ فرمایئے کنیز آئی جوان سے کہا
کہ ملکہ زمان آپکو یاد کرتی ہین جوان چین بر جبین ہوا اور کہا کہ جاؤ ہم آئینگے کنیز نے آکر ملکہ سے کہا ملکہ سمجھی
کہ شاید کوئی امر خلاف طبع ہوا لہذا اے کنیز جا اور منت عرض کر کنیز آئی اور بہت خوشامد سے عرض کیا خیر
جوان راضی ہوا اور ملکہ کے قریب گیا ملکہ نے سبب نہ کھانے کا پوچھا اول بذریعہ اتالیق کلام تھا اب ملکہ
خود دریافت کرتی ہے جوان نے کچھ رونے کی حالت بنا کے کہا خواہش نہین ہے ملکہ نے کہا نہین کھانا ضرور
نوش کیجیے ورنہ میرے دلکو بہت بڑا صدمہ ہوگا جوان نے جب زیادہ انکار کیا ملکہ مثل ابر نوبہار کے
دُر اشک سے دامن قبا کو تر کرنے لگی اور سسکی بندھ گئی جوان نے دیکھا کہ میرا عشق اسکے دلمین جاگزین
ہے اگر جوان نے منظور کیا خاصہ طلب ہوا ملکہ نے اپنے ہاتھ سے خاصہ مرتب کیا اور اپنے سامنے جوان
کو کھانا کھلایا جب جوان کھا چکا ملکہ مسکرائی اور کہا اللہ رے ناز ابتدائی سے یہ نخرے جوان نے آہستہ سے
کہا جو عاشق ہوگا آپکے نخرے اور ناز سہے گا ابھی کیا دیکھیے آگے کس طرح کرونگا اور آپکو سب سہنا ہونگی
دو دو باتین ہو گئین جوان آکر داخل مہمانسرا ہوا ادھر ملکہ کا یہ حال ہوا جبتک ملکہ ہنستی بولتی رہی جب سے
جوان نظرون سے اوٹ ہوا دل ملکہ کو عجب صدمہ ہوا آنسوون کا تار بندھ رہا تھا انیسین جلیسین سمجھاتی
تھین کہ اے ملکہ تم کیون اپنی حالت غیر کرتی ہو یون کسی کے لیے مرتی ہو تمکو کیا ہو گیا ہے اے ملکہ تم ایسی نادان
نہین ہو خود سمجھتی ہو یہ جان کو عذاب مین ڈالنا محض بیفایدہ ہے جب ملکہ کو انیسین جلیسین سمجھاتی تھین
تو ملکہ آہ سرد کھینچکر دلکو ہاتھون سے پکڑ کے یہ کہتی تھین **شعر** — رانہ سر بالین من خیز اے نادان طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست ✦ جوان رعنا تین روز تک ملکہ کا مہمان رہا چوتھے روز حسب قاعدۂ مقررہ
محاسن و رازجا دو کے پاس جوان رعنا ایک مقرب ملکہ کے ساتھ گیا موافق آئین شاہان و شاہزادگان

کے سلام و آداب کرکے بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے سب کیفیت دریافت کی جوان رعنا نے وہ
سب حال من وعن جسطرح ملکہ کاکل کشا سے بیان کیا تھا عرض کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اب
کل اسکا امتحان لیا جاویگا جوان رعنا واپس آکر محلسرا مین آیا جب پیر فلک آئینہ نورانی ہاتھ مین لیکر
روشنی بخش عالم ہوا جوان رعنا اپنے حوائج سے فارغ ہوکر محاسن دراز جادو کے دربار مین گیا محاسن دراز نے
بیٹھنے کا اشارہ کیا جوان رعنا بیٹھ گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ محرم جادو زمین چاک کرتا ہوا آیا
اور مودب کھڑا ہوا محاسن دراز جادو نے کہا کہ ای محرم جادو گنجینۂ جادو مین جا اور وہان ایک آئینہ بہت بڑا رکھا ہو
لے آ محرم جادو اُسیوقت گیا اور طرفۃ العین مین آئینہ پیش کیا محاسن دراز جادو نے کہا کہ ای جوان تیرے حسب و نسب کا
حال مین اس سے دریافت کرتا ہون محاسن دراز جادو نے کہا ای آئینہ سامری یہ معلوم ہو کہ یہ جوان رعنا کون ہی
وہ آئینہ بیچ سے شق ہوا اور ایک ساحر کہ جسکا نصف جسم بالا آدمی کا تھا کان بیل کے اور ناک لمبی آنکھین بڑی بڑی تھین
نکلتے ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ طلسم بیت المال یہ صاحبقران کا ایک عیار ہی عمرو ثانی نام ہی تیری لوح لینے
آیا ہی فاتح طلسم ہی تجکو پریشان کریگا نہ بادشاہ ہی نہ شاہزادہ ہی سراسر دھوکھا دیتا ہی یہ کہکر وہ آئینہ مین چلا گیا
اپنا اپنا کام ہوا جوان رعنا گلیم اوڑھ کے روپوش ہوگئے سب ساحر دیکھتے رہے کہ ابھی کیا تھا اور کیا ہوگیا
نظرون کے سامنے تھا یا یون غائب ہوا سب نے اُسکی تصدیق کی اور کہا بلاشک یہ عیار لشکر اسلام ہی
محرم جادو آئینہ لیکر گنجینہ جادو کی طرف گیا محاسن دراز جادو نے ایک دستک دی کہ کچھ ابر سا آیا
بعد اُسکے آگ برسنے لگی ابر ہٹا تو ایک ساحر آتش جادو درگاہ محاسن دراز جادو مین آیا اور کھڑا ہوا
محاسن دراز جادو نے کہا کہ ای آتش جادو ایک عیار لشکر اسلام کا ابھی میرے سامنے سے غائب
ہوا ہی جہان ہو اُسکو مار کر خاتمہ کر آتش جادو وہان سے چلا اور تمام شہر مین تلاش کیا کہین اُسکا پتہ
نہ لگا واپس دربار محاسن دراز جادو مین آیا کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا جوان گلیم عیاری اوڑھے ہوئے
برنگ بوئے گل باہر نکل گیا اور وہان جاکر گلیم اوڑھے ہوئے اندرون خانہ محاسن دراز جادو پہونچا
وہان کی سب عورتون کو دیکھ بھال کر اور ایک ساحر کی صورت بنکر طرف ملکہ کاکل کشا کے جادو کے چلا اور
دربانون سے اجازت لیکر اندرون محل سرا گیا اور ملکہ کاکل کشا کو ایک خط دیا اور زبانی بھی کہا کہ یہ آپکی
والدہ نے دیا ہی اور کہا ہی کہ تم بہت جلد تختۂ ارم جو میری بہن کا باغ ہی اُسمین کتے تمہاری مفید مطلب بات
کہونگی کیونکہ تمہارے باپ کو تمہاری بہبودی کی نظر نہین ملکہ نے خط کھولا اُسمین لکھا تھا کہ ایک جوان جو
ایسا خوبصورت تھا اور وہ تمہاری مد نظر تمہارے باپ محاسن دراز جادو کے دربار مین حاضر ہوا
اپنا حسب و نسب سب بیان کیا مین نے بھی دیکھا تھا واقعی وہ جوان بہت اچھا لائق تمہارے تھا
تمہارے باپ نے اُسکو مروا ڈالا یہ ایسا ہی کہ کوئی نہوگا بارہا مین نے سمجھایا بھی کہ اسقدر ملک و دولت میرا
ہی اگر مین کاکل کشا کے ساتھ کسی کا عقد کردون تو وہ دعویدار ہو تخت پر بٹھانا پڑے اور یہ مجھسے تا حیات
خود نہوگا جب مین مرجاؤن کاکل کشا کا جو دل چاہے سو کرے ای لخت جگر تمہارا باپ ایسا ہی کہ اُسکو
تیرا بالکل قلق نہین اُس جوان کو مفت مار ڈالا تم بہت جلد آؤ یہ خط ملکہ کاکل کشا اپنی مان مشکین جعد جادو
کا پڑھکر اور زبانی سنکر نہایت غمگین ہوئی اور بلک بلک کر رونے لگی ساحر نقلی نے کہا کیا کہتی ہو ملکہ نے جواب
دیا کہ کل علی الصباح ضرور حاضر ہونگی یہ ساحر علی یہان سے روانہ ہوا اور کنیز ملکہ کاکل کشا کی محلسرا مین

پہونچا اور ایک خط ملکہ مشکین جعد جادو کو دیا اور زبانی کہا کہ ملکہ کاکل کشا شہر کے باہر ایک ضرورت سے آئی
ہین ابھی اسی دم چلیے ملکہ مشکین جعد زبانی سنکر اور خط دیکھکر ہمراہ کنیز روانہ ہوئی آگے آگے ملکہ اور پیچھے
پیچھے کنیز عملی چلی اسنے پیچھے سے ایک قمقمہ مارا جس سے سفوف بیہوشی اُڑا اور اُسکو چھینک آئی بیہوشی سرایت
کر گئی جھٹ پٹ اُٹھا داخل زنبیل کیا اور وہانسے سیدھا تختۂ ارم کی طرف چلا باغ خالی تھا یہ اُسمین منتظر بیٹھا
رہا کہ آمد ملکہ کاکل کشا ہوئی یہ بلباس ملکہ مشکین جعد کے بنا ہوا بیٹھا تھا کہ ملکہ کاکل کشا آئی جھک کے
سلام کیا اشارہ پاتے ہی کاکل کشا بیٹھ گئی لیکن آثار ماتم چہرے سے ظاہر تھے جو کلام منہ سے نکلتا تھا
لفظ عزا پایا جاتا تھا بیقراری رنگ چہرے سے عیان تھی مے عشق سے جام چشم نرگسین لبریز پائے جاتے تھے
بات بات مین درد آہ آہ نکلتی تھی قلق اور ہی ظاہر کرنے لگی سمجھایا بجھایا اور کہا اے دلبند تو غمگین نہو مین
اُسکی لاش کو خداوند قہر کے حضور مین لیجاؤنگی اُسی سے استدعا کرونگی امید ہے کہ خداوند قہر رحم کرے
اور وہ مردہ زندہ ہو تو اپنے دل محزون کو تسکین دے ضبط افغان کر دل پر جبر کر اس بلاے ناگہانی سے
صبر کر دیکھ تو میری پیاری بچی تو اتنا رنج کرتی ہے میرا دل کڑھتا ہے کلیجہ پھٹا جاتا ہے ملکہ کاکل کشا بولی کہ اے
مادر مہربان یہ آپ بہت صحیح فرماتی ہین لیکن بعد مدت کے ایک جوان رعنا والانسب عالی حسب گنجینۂ
رموز جہانبانی دفینۂ اسرار کشورستانی زیب انجمن آفاق گیری سادہ آراے محفل دارائی واقف علوم لطیف
ماہر فنون شریف تھا علاوہ ان خوبیون کے حسن بیمثال کہ پری جمالان عالم تاب نظارہ نہ لاسکین عاشقان
شیدا جی بہکے نہ دیکھ سکین حسینان عالم اُسکے کار و ابروے خمدار سے دل کے ٹکڑے کرین ہاتھ آیا تھا لیکن
بادشاہ کو کیا کہون کہ ذرا بھی اُسے ترس نہ آیا بیخوف و خطر بلا خیال کسی امر کے اُسکو قتل کرکے اپنا نامۂ
اعمال سیاہ کیا اپنی گردن پر یہ خون ناحق لیا ملکہ مشکین جعد جادو بولی کہ اے پیاری لڑکی زمانہ نہ دیکھی ہوئی
گردش فلکی یہی ہے کہ گرفتاری گردون دون اسی کا نام ہے واقعی بادشاہ طلسم محاسن دراز جادو ایسا ہی
بیرحم ہے وہ بیچارہ مصیبت کا مارا یہان پناہ لینے کو آیا یہی نا کہ شادی نہ کرتے لیکن قتل بیفائدہ کیا اے میری
پیاری بیٹی بادشاہ سے مین نے کئی دفعہ تیری شادی کے لیے کہا لیکن جب یہ ذکر آیا ایسا برہم ہوا کہ مین کچھ
کہ نہین سکتی صاف یہ جواب دیا کہ مین نے یہ ملک و مال جمع کیا ہے اسواسطے اسکو فضول صرف کرون اور اپنا
شریک کر لون لڑکی بعد میرے جب مین نہونگا جو چاہے سو کرے میری بلا سے یہ مال و دولت یہ ملک و حشمت
بعد میرے جو چاہے سو ہو لیکن اپنے جیتے جی مین یہ امر ہرگز نہ کرونگا مین نے اسکو جواب دیا لیکن میرے جواب
سے سخت برہم ہوا اگر مجھپر زور و قابو پاتا تو ضرور مجھکو مار ڈالتا لیکن خداوند سامری نے اُسکو میرے اوپر
ایسا زور نہین دیا جو بال بیکا کرسکے بعد اسکے دور شراب شروع ہوا اسکا ذکر وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب آتش جادو دربار مین حاضر ہوا تب محاسن دراز نے ایک ساحر کو سبزۂ صحرا کی طرف روانہ
کیا اور کہا کہ دژم جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آ ساحر طرف سبزۂ صحرائی کے گیا اور خیمہ زدن مین دژم جادو
کو لیکر حاضر ہوا دژم نے دست بستہ سلام کرکے عرض کیا کہ اے شہریار آپنے کس لیے مجھکو یاد فرمایا ہے
محاسن دراز جادو نے کہا کہ دژم جادو ایک عیار خواجہ عمرو ثانی لشکر صاحبقران ثانی کا

یہان آیا تھا میرے روبرو سے پوشیدہ ہو گیا اُسکا جلد پتہ لگا کہ وہ کہان ہے وزّم جادو سلام کر کے رخصت
ہوا اور ہر ایک کوچہ و بازار مین تلاش کرنا شروع کیا تین شبانہ روز اُسکی تلاش مین رہا لیکن کہین پتا
نہ لگا تب ہر ایک مکانون مین تلاش کرنا شروع کیا کہین نشان نہ معلوم ہوا محلات شاہی کی طرف گیا
ملکہ مشکین جعد جادو کو سلام کرنے کے لیے اُس مکان شاہی مین بھی گیا دیکھا کہ مشکین جعد نہین ہین خواصون
سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ شہر زرنگار مین ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو تشریف لے گئے ہین اسکو شبہ
ہوا کہ عجب نہین ملکہ کاکل کشا کے وہان وہ عیار ہو زرنگار گیا وہان بھی ملکہ کاکل کشا اور مشکین جعد
نہین تھین نہایت حیران ہوا اور ایک جنگل مین بیٹھکر رمل شروع کی اور اپنی کتاب طلسم مین دیکھا معلوم
ہوا کہ تختۂ ارم مین بلباس ملکہ مشکین جعد وہ عیار بیٹھا ہے یہ سر پر پانون رکھکے چلا دربار مین حاضر ہو
محاسن دراز جادو سے عرض کیا کہ تختۂ ارم مین وہ شخص ہے محاسن دراز جادو نے وزّم جادو
کو مع آتش جادو کے روانہ کیا آتش جادو جب پہونچا تختۂ ارم مین آگ برسانا شروع کیا ملکہ
مشکین جعد جعلی ملکہ کاکل کشا جادو سے باتین کر رہی تھین دیکھا کہ تمام آگ برس رہی ہے اور اس طرف
آگ برستی آ رہی ہے ملکہ جعلی نے کاکل کشا سے کہا کہ دیکھو محاسن دراز جادو کو معلوم ہو گیا کہ ہم تم یہان ہین
اُسنے آتش جادو کو گرفتاری کے لیے بھیجا ہے تو اس سے سربراہ نہین ہو سکتی مین اسکا مقابلہ کرتی ہون اور
ابھی اسکو گرفتار کرتی ہون آمین تجکو چھپا لون یہ کہکر جھٹ پٹ ملکہ کاکل کشا کو بغل مین دبا کر نذر زنبیل
کیا اور آپ گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے وزّم جادو اور آتش جادو آگ برساتے ہوئے آسمان سے
نیچے اُترے دیکھا کوئی نہین کسی کا نشان نہین نہایت حیرت مین ہوئے دونون وہان سے دربار
محاسن دراز جادو مین واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور وہان کوئی بھی نہین ملا تب محاسن دراز جادو نہایت
متحیر ہوا اور دونون کو رخصت کیا وہ دونون محاسن دراز جادو سے رخصت ہو کر اپنی اپنی جگہون پر گئے
خواجہ دوسری فکر مین مبتلا ہوئے خواجہ ایک گوشے مین بیٹھے اور وہان سوچتے سوچتے دریائے فکر مین
غوطہ زن ہوئے کہ ایک بات سمجھکر خواجہ نے ایک سوداگر کی صورت بنائی اور خوب رنگ و روغن سے
آب و تاب دیکر تاجرانہ لباس زیب بدن کیا کہ آگے ذکر اسکا موقع پر آئیگا

اب کیفیت محاسن دراز جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ اُسنے ملکہ مشکین جعد کو ایک صلاح کے لیے طلب کیا محل بزم اغیار سے خالی تھا خلوت کا مکان تھا
خواص نے آکر کہا کہ اے بادشاہ طلسم کئی روز ہوئے کہ مشکین جعد ملکہ کاکل کشا کے دیکھنے کو گئین تھین
اُس روز سے نہین آئین ایک ساحر کو ملک زرنگار کی طرف روانہ کیا جب ساحر زرنگار پہونچا دریافت
کیا کہ ملکہ مشکین جعد یہان نہین آئین اور ملکہ کاکل کشا بھی کئی روز ہوئے کہ تختۂ ارم کی طرف گئین وہ
بھی ابھی نہین آئین ساحر نے سب حال آکر عرض کیا محاسن دراز جادو نے اُس ساحر کو تختۂ ارم
کی طرف روانہ کیا وہان سے بھی بے نیل مرام واپس آیا اور آکے سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو
نہایت متحیر ہوا اور چند ساحرون کو اس تلاش کے لیے مقرر کیا کہ طلسم بیت المال مین تلاش کرین وہ
تین شبانہ روز برابر تلاشی ہوئے لیکن پتہ نہ لگا سخت متردد ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے محاسن دراز جادو

نے اپنی کتاب انکشاف الاسرار مین دیکھا معلوم ہوا کہ لشکر صاحبقران کا ایک عیار عمرو ثانی آیا اور اُسنے دونون کو گرفتار کیا یہ حال دیکھتے ہی ہوش و حواس باختہ ہوگئے دیر تک بحس و حرکت مثل بت آذری سن بیٹھا رہا بعد چند ساعت کے حواس منتشرہ جمع ہوئے یہ خیال پیش نظر ہوا کہ وہ عیار بڑا چالاک ہی میری ناموس کو بھی برباد کیا عزت مین داغ لگایا سب ساحرون کی نگاہ مین حقیر و ذلیل تمام ہونگا اسکا انتقام لینا ضرور ہی اور اس عیار کو گرفتار کرنا فرض ہی یہ ارادہ مصمم کرکے دربار مین آیا اور یہ مشہور کیا کہ دونون مان بیٹیان براے تفریح طبع گلدستہ ہفت در کی طرف گئین ہین ہفتہ عشرہ مین آوینگی دربار مین بیٹھے بیٹھے تجویز کیا کہ اُس عیار کو عیار کے ذریعے سے گرفتار کراؤن اُسی وقت ایک ساحر کو گلگون عیار اور لعان عیار کے بلانے کیواسطے بھیجا کہ جنکا ذکر موقع پر آویگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب یہ سوداگر کامل بن چکے تب انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہان طلسم بیت المال مین عرصہ ہو گیا مین بہت قرضدار ہو گیا اور لشکر صاحبقران ثانی مین بھی قرضدار ہو گیا ہون اور بہت قرضہ بڑھ گیا ہی اسکی ادائی کرنا ضرور ہی اگر یہ قرضہ نہ ادا کیا گیا تو دوبارہ جب مجکو ضرورت ہوگی تو کوئی قرض نہ دیگا اور نادہندگان مین میرا نام لکھا جاویگا اور سارا کاروبار میرا ابتر ہوجاویگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کچھ فکر کرکے روپیہ پیدا کرلون تاکہ سب کی ادائی ہوجاوے اور پھر ایسا موقع ہاتھہ نہ آیگا دیر تک اسی فکر مین غلطان و پیچان رہے دفعتہ یہ خیال گذرا کہ ملک زرنگار کیطرف چلنا چاہیے میان عزیمت چست باندھکر روانہ ملک زرنگار ہوئے بلباس سوداگران جاکے مہانسرا مین قیام کیا دیکھا کہ وہی سامان موجود ہی جب تجار گردون وقار فلک نے اپنی دوکان تجارت گرم کی دسترخوان دعوت بچھایا گیا مقیمان مہانسرا دسترخوان پر بیٹھے یہ بھی جاکر بیٹھے کھانا کھایا اور ہاتھہ منہہ دھوا اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹے جب لیلاے شب نے جعد مشکین کھینچکر کمر سے لٹکائی سوداگر موصوف اُٹھا اور کمرہ کا قفل جسمین ظروف اور سامان دعوت رکھا تھا آہستہ سے کھولا اور بحساب مال و متاع سب اُٹھاکر نذر زنبیل کیا جسمین کہ کچھہ گرد تھی اُسکے ساتھ رسید زنبیل کیا اور دروازہ مقفل کرا اپنے بستر پر آرام سے لیٹ رہے جب ملک التجار گردون نے اپنی گرم بازاری کی ہر ایک خفتہ بستر خواب سے اُٹھا اہتمان دعوت نے سامان دعوت کا سرانجام شروع کیا دیکھا کوئی چیز نہین ہی پولیس کو اطلاع ہوئی سب کی تلاشی لی گئی کہین سراغ نہ لگا نہایت خستہ و خراب ہوئے حیرت زدہ ایک دوسرے کا منہہ تکتا تھا زبان پر کچھہ سواے سکوت کے اور نہ آتا تھا سوداگر مصنوعی مہانسرا سے رخصت ہوا اور باہر جاکر ایک مقام محفوظ مین بیٹھکر ملکہ کاکل کشا کی صورت بنا سر سے پانک شبیہ مطلق بنگیا ایک تخت پر سوار داخل محل ہوا سب نے دیکھا کہ ملکہ کاکل کشا آگئین خوشیان منانے لگین ہر ایک نے آداب و تسلیم و مجرا کیا ملکہ کاکل کشا اپنی مسند پر رونق افروز ہوئین اور خازن کو بلا کر کہا کہ جتنا خفیہ مال و متاع ہی سب نکالکر حاضر کرو محاسن دروازہ جادو کا حکم ہی مین وہین رہونگی لہذا ابھی کوچ کرنا خازن یہ سنتے ہی سرگرم اہتمام ہوا بے تعداد مال و اسباب تھا مہندس گمان کی مجال نہ تھی جو شمار کرسکتا وہ محاسب قیاس کا یارا تھا جو حساب لگاتا جبکہ سب خزانے خالی ہوگئے اور مال و متاع انبار ہو گیا تب

ملکہ کاکل کشا اپنی مسند سے اُٹھین اور چادر بچھا کر سب اُسمین رکھکر باندھا اور ملازمان موجودہ سے کہا کہ تم سب آگے چلو فقط شمر و جادو اور گلچہرہ و زنیس اور نسیم پیکر راز دار رنگین اُنکو مکان متقفل کرنے کے واسطے مامور کیا اور یہان وہ مال و اسباب اُٹھا کر نذر زنبیل کر کے فراغت سے بیٹھ رہین جبکہ وہ مامورین اپنے اپنے کامون سے فراغت کر چکین حاضر خدمت ملکہ ہوئین تب اسنے ایک گلدستہ نکالا اور کہا کہ تم جانتی ہو یہ کیا ہی سبھون نے کہا کہ حضور ملکہ عالم ہم سوائے گلدستہ کے اور کچھ نہین کہہ سکتے ملکہ نے کہا ہان یہ گلدستہ تو ہی لیکن یہ اسرار طلسم ہی اسکا یہ خواص ہی کہ جو کوئی اسکو سونگھے سب اسرار طلسم اُسپر منکشف ہو جاوین خداوند سامری نے اسکو خاص اپنے لئے بنایا تھا اب یہ خداوند قمر کے پاس تھا جب مین خدمت خداوند قمر مین حاضر ہوئی نہایت خضوع و خشوع قلب سے پرستش کی خداوند قمر مجھسے خوش ہوئے اور یہ گلدستہ دیا اور کہا کہ زرنگار کو چھوڑ طلسم بیت المال مین رہ اور تجھپر سب اسرار طلسم منکشف ہو گئے اب مین اگر چاہون تو ایسے صدہا طلسم بنا ڈالون چونکہ تم لوگ میرے محرم راز اور پردہ دار اسرار ہو تسنے یہ اسرار اخفا کرنا آئین دوستی سے خلاف ہی تو تم بھی سب ملکر اسکو سونگھو جیسے ہی سبھون نے سونگھا سب کو ایک دم سے چھینکین آئین اور بیہوش ہو گئین ملکہ مصنوعی نے سب کو باندھکر داخل زنبیل کیا اور اُٹھکر محلات شاہی کے اسباب جو عمدہ تھے اور جو جو جواہرات طلا و نقرہ کی قسم سے ہاتھ لگا سب لیکر نذر زنبیل کیا اُس ایوان شاہی کو ایک سنسان مقام بنا دیا جو ہاتھ لگا اُسکو حوالۂ زنبیل شریف کیا اور وہان سے نکلے طرف شہر پناہ کے متوجہ ہوئے کہ ذکر اسکا موقع پر کیا جائیگا جبکہ ساحر ندا دہر دو عیارون کو لیکر بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوا محاسن دراز جادو نے اُن دونون عیارون کو انعام کا امیدوار کیا اور کہا کہ ایک عیار چالاک دست تیز انگشت صاحبقران ثانی کا واسطے نجاتی بیت المال کے آیا ہی لہذا تم اسواسطے طلب کیے گئے ہو کہ اُس عیار کو گرفتار کر کے حاضر کرو حوصلہ سے زیادہ انعام پاؤگے اُن دونون عیار کامل العیار بالغ فن نے عرض کیا کہ اگر وہ کیا اُسکے ایسے لاکھ عیار ہونگے تو ہمسے جانبر نہونگے یہ کہکر رخصت ہوئے بانداسے عیاری سے آراستہ و پیراستہ صحرا کا عزم کیا انکا ذکر موقع پر آویگا خواجہ بادغدغہ جانب شہر پناہ چلے جاتے جاتے شہر پناہ کے قریب پہونچے دیکھا کہ ایک دیوار طلای خالص کی ہزار دو کوس کے گردمین ہی بلند اسقدر کہ دستار عقل نشیب پر گرے طائر حواس وہانتک جا نہین سکتا خواجہ اُس دیوار کو حیرت کی نگاہون سے دیکھ رہے تھے اور پچتاتے تھے کہ اسکو کیونکر لون اگر یہ دیوار علوی میرے قبضے مین آ جاوے تو مین مالدار ہو جاؤن پھر مجھکو یہ محنت گوارا نہ کرنا پڑے نہ کسی سے قرض لینا ہو اور نہ کسی کا زیر منت رہنا پڑے یہ خیال کرتے تھے کہ انھون نے ایکبار جال الیاسی پھینکا کہ وہ دیوار سمٹ کر جال مین آ گئی یہ اُسکی برکت تھی ناظرین اس ترکات سے بخوبی واقف ہین اور جو جو عجائب کارنامے خواجہ عمر کے ہوتے ہین اُنسے بھی خوب ماہر ہین اُس دیوار کو بھی خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ نے خوشی خوشی طلسم بیت المال کی طرف ارادہ کیا کہ اسکا ذکر موقع پر آئیگا

اب عیاران محاسن دراز کی کیفیت عرض کیجاتی ہی

گرگلگون عیار نے جنگل مین ایک بارگاہ عالی استاد کی اور بہت سے نقلی ساحر مٹی کے بنا کے دردازے

پر بٹھا دیئے اور خود ایک ملکہ حسینہ بنکر بارگاہ مین بیٹھا اور لمعان عیار ایک درخت پر چڑھکر چارون طرف
دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک شخص لانبا قد لانبی لانبی ٹانگین تیز روی کے ساتھ آرہا ہی قیافہ سے معلوم کیا کہ یہی
عیار ہی خواجہ بلباس مسافران جلدی جلدی آرہے تھے کہ لمعان عیار درخت سے اُترا جلدی ایک
مسافر کی صورت بنکر چلا تھوڑے عرصہ مین خواجہ اسکے قریب آئے اپنا ہمرنگ پایا تفتیش حال کیا لمعان
نے کہا کہ مین جنگل کا رہنے والا ہون ڈاکہ زنی میرا کام ہی آج اس جنگل مین ایک خیمہ کسی سوداگر کا استادہ
ہی بہت مالدار ہی جاتا ہون کہ اُسکو تنہا لوٹون اور تجکو اپنی شجاعت دکھاکر داد لون مال کا نام سنکے
خواجہ کے منھ مین پانی بھر آیا بلا خیال کسی امر کے خواجہ ساتھ چلے اور دلمین کہتے تھے کہ جہانتک ہو
اُس مال کو لون یہ خیال کرتے جارہے تھے کہ سامنے بارگاہ دکھائی دی خواجہ نے دیکھا کہ ایک
خیمہ عالی ہی زربفت کا نہایت آب و تاب سے بنا ہوا جواہرات گران بہا کی جھالر لگی ہوئی استادہ ہی گرد
بارگاہ کے کچھ آدمی بلباس ساحران بیٹھے ہین فرش مکلف پر تکلف بچھا ہی مسند مین زرتار مغرق گاؤتکیہ غلاف
مخمل کاشانی کا ماہی پشت زرکار مسہری بہت عمدہ نفیس نور کے سانچے کی ڈھلی ہوئی شفق مشرق
کا گمان ہوتا تھا نظر خیرہ ہوتی تھی تاب بصارت نہین جو نظر ڈال سکے خواجہ کے دلمین لالچ دامنگیر ہوا
کہ خاتون فلک نے سراپردۂ مغرب سے سر نکالا چارونطرف روشنی نمودار ہوئی جنگل وادی ایمن کا نمونہ ہوگیا
تجلی باریتعالی کا نزول معلوم ہوتا تھا کہ لمعان نے خواجہ سے کہا کہ اب رات زیادہ گئی ہی آدمی آرام مین ہین چلیے
آؤ چلو مال و اسباب لوٹ لین خواجہ ساتھ چلے جب در بارگاہ کے قریب پہونچے لمعان نے کہا کہ آپ اندر
جائین اور مین دروازہ پر مستعد رہون خواجہ نے کہا کہ یہ کام میرا ہی تم اندر جاؤ لمعان نے کہا نہین
آپ اندیشہ نہ کرین مین دھوکہ نہ کرونگا آپ جائین تو سہی ناچار مال کے لالچ مین خواجہ نے قدم رکھا
کچھ خیال آگیا کہ شاید اسمین کوئی سحر ہو اور عیاری کرکے سحر سے گرفتار کر لیا جاؤن حزم و احتیاط
ہی خواجہ غلام گردش کی آڑ مین ہوکر بارگاہ مین پہونچے اور مسہری کو دیکھا حواس باختہ ہوگئے خواجہ
نے کہا کہ آجتک میری نگاہ سے ایسی مسہری نہین گذری نگاہ کو جمایا دیکھا کہ ایک آفتاب جمال قیامت
نمونہ آفت محشر پندرہ یا سولہ برس کا سن لیکن اُٹھتی جوانی ہی جوبن زور شباب دکھاتا تھا گات کسی ہی
کہ قمقمۂ نور طشت زرین مین رکھے ہین یا حباب آب ہین جو موج دریائے حسن کے جوہر ہین زلف اُلجھی
ہوئی کمر سے لپٹ رہی ہی یا ناگنین کمر کا حلقہ کئے ہین دست غیر نامحرم وہانتک نہ پہونچے خواجہ اسکے
فزائے حسن کی بناوٹ پر نہایت بیچین ہوئے خیال آیا کہ اسکو پہلے گرفتار کرلون بعد کو مال پر ہاتھ
ڈالون یہ قریب مسہری گئے لیکن دھوان جو روشنی کا نکلتا تھا اُس سے کچھ اشتباہ ہوا خیمے سے فوراً
باہر آئے آثار چھینک معلوم ہوئے جلدی سے ایک سفوف دافع بیہوشی شکن سونگھا کہ جس سے چھینک
کا اثر موقوف ہوا لیکن جسم بھر مین ایک لغزش تھی دوسرا سفوف منھ مین ڈالا حلق سے اُترتے ہی
وہ رہا سہا خمار دفع ہوا فوراً سمجھ گئے کہ اس روشنی کے ساتھ بیہوشی ہی اور یہ عیار ہین آہستہ سے قریب
مسہری کے گئے کچھ آثار غنودگی کے پائے سفوف بیہوشی نکال کے ناک کے سامنے کیا دم کے ساتھ
سفوف دماغ پر پہونچا چھینک آئی بیہوش ہوئی لمعان نے خیال کیا کہ یہ چھینک اس آدمی کو آئی ہی
اسنے خیمے کے اندر قدم جلدی کے ساتھ رکھا خواجہ نے گلیم اوڑھی اور جست دالی مارا کہ لمعان تا

ہوگیا خواجہ نے فوراً دوبارہ ہی بیہوشی سنگھا کر غافل کیا اور اُسے پلنگ پر ڈالا باہر نکل کے اُن آدمیون پر جال پھینکا
لنڈھک کر گرے چور چور ہوگئے اُنکے شکمون سے ایک دھوان نکلا خواجہ نے منفذون کو بند کر لیا اور سفوف
دافع بیہوشی زیر حلق اُتارا معلوم ہوا کہ یہ سارا عیاری کا کرشمہ تھا خیمے کے اندر آئے اور گلگون و
لمعان کو ایک دوسرے کے قریب لٹا دیا لیکن جال اور ریسی سے بندھے ہوئے رکھا خیمہ مع سامان
آرائش سب داخل زنبیل کیا جب نہانخانہ مشرق سے شاہ خاور تخت گردون پر جلوہ گر ہوا
دوائے دافع بیہوشی سنگھائی خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے مسہری کے قریب کھڑے ہوگئے دونون کو
چھینک آئی ہوش مین ہوئے تو گلگون نے کیا دیکھا کہ لمعان نے دست درازی کی ہر شجر شباب
کے ثمر توڑنے کو ہاتھ بڑھائے ہین اور دونون مثل درخت خزان خوردہ عریان ہین لمعان نے
بھی دیکھا کہ میرے دونون ہاتھ نہال گلستان حسن کے ثمر خام توڑتے ہین حرارت غریزی
جوش مین آگئی گلگون عیارہ نے گالیان دینا شروع کین دونون شربت وصل ناچشیدہ نے
ہٹنے کا قصد کیا اپنے کو گران جی زن پایا اُٹھنے بیٹھنے سے معذور دیکھا لمعان نے کہا ای عیارہ
تو میری عصمت کو خراب کرنا چاہتی تھی گلگون نے سیکڑون مغلظات بے نقط سنائین اور کہا ای
عیار مکار تیرا فریب مین سمجھ گئی تو نے آج میرے دامن عفت کو جلا دیا خیر اگر زندہ رہی تو
اسکا بدلا لونگی جب تیری مان بہنون کے ساتھ اسکا عوض نہ لون تو میرا نام عیارہ نہ کہنا غرضکہ
عریان تن گلگون فرط غم سے عرق ریز آب آب ہوگئی لمعان بھی پشیمان و شرمندہ نہ یارائے
معذرت نہ توانائی کلام خواجہ نے گلیم اُتاری سامنے آئے اور کہا ہین یہ کیا مبادرت تھی سوائے
اسکے اور کوئی مقام نہ تھا واہ چہ خوش اچھی جگہ تجویز کی تھی خواجہ کو دیکھکر دونون ازبس
نادم و منفعل ہوئے خواجہ نے جال اور ریسی کو سمیٹا دونون بندکشادہ ہوئے تن پوشی کی
دونون ایک ایک سمت روانہ ہوئے خواجہ بہ تبدیل ہیئت آگے بڑھے دو روز برابر چلے
گئے طلسم بیت المال مین جا کر داخل ہوئے ایک گوشہ مین بیٹھکر مکر تازہ کی فکر ہوئی یعنی
ایک کنیز کی صورت بنکے رنگ و روغن درست کرکے ساز و سامان سب موقع موقع کا ٹھیک
کر جانب دربار محاسن دراز جادو چلے در دولت پر جا کے دربان سے کہا کہ شاہ طلسم
کو خبر کرو ملکہ نسرین ساق جادو کی کنیز آئی ہو دربان نے جا کے شاہ جادو سے عرض
کیا کہ ملکہ نسرین ساق جادو کی ایک کنیز در دولت پر حاضر ہی شاہ طلسم محاسن دراز جادو
نے حاضری کا حکم دیا کنیز جعلی دربار مین حاضر ہوئی اور باادب تمام عرض کیا کہ حضور سے
پیام ملکہ نسرین ساق جادو کا تنہائی مین عرض کرنا ہی محاسن دراز جادو نے خلوت کا
حکم کیا جب جلوت مبدل بخلوت ہوئی کنیز جعلی نے کہا کہ حضور ملکہ نسرین ساق جادو نے
آپ کے مجرم کو جو لشکر حمزہ صاحبقران سے فتاحی طلسم بیت المال مین آیا ہی گرفتار کر لیا
ہی آپ بہت جلد تشریف لائین اور مین چلتی ہون محاسن دراز جادو نے کہا کہ تو چل
وہان تک نہ پہونچیگی کہ مین بھی یہان سے رخصت ہوتا ہون اُس شخص نے بہت بڑی
عیاری میرے ساتھ کی ہی کنیز چلی دربار سے نکل کے ایک گوشہ مین بیٹھ رہی محاسن دراز جادو

مع اپنے خدم و حشم کے روانہ طرف ملکہ نسرین ساق جادو کے ہوا جب وہ تھوڑی
دور نکل گیا ادھر کنیز جعلی پھر دربار مین واپس آئی اور ایک رقعہ دربان کو محاسن دراز جادو
کی طرف سے دیا اور آپ اندرون دربار عدالت گئی جھٹ پٹ جال اور لیسی مارا جسقدر کہ وہان
مال و اسباب مہیا تھا سب داخل زنبیل کر کے نکلی کہ دربان نے ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ جعلی
رقعہ محاسن دراز جادو کا لائی ہو اور شور جو کیا تمام ساحر جمع ہو گئے استفسار حال کیا
کنیز جعلی نے کہا تمکو یقین نہین ہو تو چلو خود دریافت کر لو ابھی ایوان شاہی مین ہین مہر وہان
نہ تھی جو مہر کرتے اور مہر ہی مانگی ہو تو مین مہر لیے جاتی ہون ساحرون نے کہا کہ چلو دریافت تو کرین
ساحر سب مل کے ایوان شاہی کی طرف چلے یہ بیتاب سکے بہانے سے ایک آڑ مین بیٹھ
گئی جب وہ آگے نکل گئے جال اور لیسی مارا سب دربانون کا مال داخل زنبیل کیا اور
یہ چل وہ چل کافور ہو گئی کہ پتہ بھی نہ لگا ساحر سب ایوان شاہی پہ گئے تلاش کیا محاسن دراز
کہین نہین پھر سب واپس آئے دربار پر اپنی جگہ بیٹھے دیکھین تو کسی کا مال ہی نہین
سب ساحر انگشت بدندان ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہو اندرون دربار گئے جمیع لوازمات شاہی
ندارد ساحرون سے کہا ضرور یہ وہی عیار تھا جسنے محاسن دراز جادو کو حیران کیا ہے
محاسن دراز جادو ملکہ نسرین ساق جادو کے وہان گئے اور حال بیان کیا ملکہ نے
اپنی لاعلمی ظاہر کی محاسن دراز جادو نے خاموشی اختیار کی اور وہان سے اسی وقت
عازم دارالامارہ ہوا یہان جو آیا تو ایوان دربار کی عجب کیفیت دیکھی چارون طرف سے
شور و غوغا بلند تھا دل ہی دل مین کہتا تھا کہ اسعیار نے بڑی عیاری کی نہین معلوم
کہ ان عیاران طلسم کی کیا کیفیت ہوئی محاسن دراز جادو نے ایک ساحر کو شعلہ پیکر کے پاس روانہ کیا اور
کہا کہ شعلہ پیکر جادو کو اپنے ساتھ لیکر آؤ وہ ساحر اوج گرائے آسمان ہوا ایک دم مین
شعلہ پیکر جادو کے وہان جو خاص راز دار خداوند تھی پہونچا اور حال محاسن دراز جادو
کا کہا شعلہ پیکر جادو باستر ضائے خداوند قمر طلسم بیت المال مین آئی اور محاسن دراز جادو
سے بعد آداب کے عرض پرداز ہوئی کہ حضور نے کیون یاد فرمایا ہو محاسن دراز جادو
نے سب حال مفصل کہا شعلہ پیکر نے سر دربار گرفتاری عیار کا بیڑہ اٹھایا شعلہ پیکر نے بزور
سحر ایک مکان جواہر نگار بنایا جسمین ہزارون خوشنما جواہرات بیش بہا کے آویزان کیے ایک دانہ
مروارید کا دروازہ صدر اور ایک دانہ یاقوت کا دوسرا دروازہ بنایا اور کمرے کی کانسون پر چند
پتلے طلسمی رکھے جو ہر شخص کے آنے کی آواز دیتے تھے کہ فلان شخص آیا ہی شعلہ پیکر جب اپنے انتظام
سے فارغ ہوئی ایک تخت بہت ہی خوبصورت طاؤس کا جسکی آنکھین لعل کی اور بازو زمرد کے اور سینہ
یاقوت رمانی کا اور سر ہیرے کا اور پر مرجان کے اسپر جلوس فرما ہوئی کہ گلگون اور لبان
بھی تلاش یار دلدار مین ادھر آنکلے خیال کیا کہ کیا عجب ہو عیار صاحبقران نے کوئی علامت ز
یہ کی ہو یہ تبدیل لباس ساحران شعلہ پیکر کے مکان مین آئے طائران طلسم نے آواز دی
کہ عیار آئے ہین شعلہ پیکر نے زمین پر ہاتھ مارا زمین نے دونون کے پیر پکڑے دونون فریاد کر اٹھے کم

جناب کیا ہمین مارے پڑینگے ہمتو حضور کے عیار ہین اُسکی تلاش مین نکلے ہین شعلہ پیکر نے ان دونون کو چھوڑ دیا خواجہ
بہ تبدیل لباس ایک گوشۂ عافیت مین کسی سوچ مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ نگاہ انکی دونون عیارون پر پڑی خاموش ہو رہے
دا لنون گھات مین لگے تھے کہ خواجہ نے اپنے کو لمعان بنایا اور گلگون کے پاس آئے اور کہا کہ آج مین اُس
عیار کو ضرور پکڑ لونگا گلگون نے کہا کیونکر لمعان نے کہا کہ مین نے اُس عیار کو ایک ساحر کے لباس مین
بنتے دیکھا ہے ضرور ہے کہ وہ شعلہ پیکر کے وہان جا کر کچھ افتاد کریگا مین پہلے ہی سے وہان جا کر چھپتا ہون اور
ایک عملی دروازہ بناونگا وہ ضرور ہے کہ آہستہ سے دروازہ کھولکر جاوے جیسے ہی دروازہ کھولیگا فوراً
بیہوش ہو جائیگا گلگون نے کہا ہے تو ٹھیک چلو چلین گلگون اور لمعان جعلی دونون چلے باتین کرتے
کرتے کہا کہ دروازے مین پھول لگانے کے لیے ایک زنجیر بنائی ہے دیکھو کیسی ہے کوئی تمیز نقلی زنجیر کی نکریگا
گلگون نے کہا دیکھون لمعان جعلی نے جھولی سے زنجیر نکالی اور کہا یہ بہت ہی سبک ہے آہستہ سے لینا ایسا
نہو کہ تم بیہوش ہو جاؤ گلگون نے کہا مین جانتی ہون لاؤ دیکھون گلگون کے ہاتھ مین وہ زنجیر دی
گلگون نے دیکھ کے احسنت کہا اور بہت تعریف کی لمعان نے ہاتھ پھیلایا کہ لاؤ دیکھ چکین گلگون نے
کہا ہان جیسے ہی گلگون دینے لگی کہ لمعان جعلی نے ایک انگلی ماری زنجیر پھٹی اور پانی اُسکا چہرۂ گلگون
پر پڑا اور نخلے کام کر گئی فوراً بیہوش ہو کے گری لمعان جعلی نے جلدی سے اُٹھا کے ایک گوشے
مین لیگیا اور گلگون کی صورت بنکر لمعان کو تلاش کرنے لگا لمعان نے دیکھکر کہا کہ آج وہ عیار
محاسن دراز جادو کے سر پر نہین معلوم کیا بلا لائیگا مین نے ایک گوشہ مین اُسے شعلہ پیکر کا
رنگ بناتے دیکھا ہے تمکو اطلاع کرنے آئی ہون کہ چلکر آج اُسے گرفتار کر لین لمعان ساتھ ہوا باتین کرتے جاتے
تھے کہ اثنائے گفتگو مین گلگون جعلی نے کہا کہ مین نے ایک بادکش بنایا ہے جسوقت وہ بیٹھے گا بزور سحر گرمی
کی جادوگی مین پنکھا جھلنے اُٹھونگی بزور سحر اُسکا اثر کسی پر سوائے عیار کے نہ پڑیگا لمعان نے کہا دیکھون شاید
کچھ رہگیا ہو مین درست کردون گلگون نے کہا میرا اصل مطلب یہی تھا لو دیکھو گلگون جعلی نے پنکھا نکالکر
دیا لمعان نے دیکھکر پسند کیا گلگون نے کہا اسکو جھلکر دیکھو لمعان نے کہا نہین گلگون نے کہا اسمین کیا
ہے وہ تو وقت پر ہوگا لو دیکھو مین ابھی جھلتی ہون خوب گلگون نے اپنے اوپر جھلا لمعان سے کہا کہ
اسمین ایک خوبی اور ہے جو تمکو اسکے جھلنے مین معلوم ہوگی اس عرصہ مین دوا بیہوشی اسمین دیکر لمعان
کے ہاتھ مین دیا لمعان نے جیسے ہی جھلا ویسے ہی اُسکی ہوا سے سفوف نکلکر دماغ لمعان کو بیہوش
کیا گلگون جعلی نے جلدی سے اُسکو اُٹھا ایک گوشے مین لیکر گیا اور وہان صورت تبدیل کر کے اُسکی صورت
بنکر اور اُسکو ایک گڑھے مین چھپا کے طرف شعلہ پیکر کے چلا جب در کمرہ پر پہونچا دربانون نے روکا اُسنے
کہا کہ شعلہ پیکر سے کہدو کہ لمعان عیار آیا ہے شعلہ پیکر نے یہ خبر پاتے ہی اندر بلا لیا اُسنے جیسے ہی قدم
اندر رکھا کہ طائر طلسمی بولے کہ عیار آیا ہے لمعان نے کہا اے شعلہ پیکر تم بلاشک اُسکو گرفتار کر لوگے وہ
ایک ہی موذی ہے بڑا زبردست ہے بالون بالون مین آنکھ کا کاجل نکالکر بیہوش کرتا ہے شعلہ پیکر نے کہا اے
لمعان تم کیونکر گرفتار کرتے ہو اور کیسے بیہوش کرتے ہو لمعان نے کہا ترکیب سے گرفتار کرتے ہین اور بیہوش
کیا بالکل کرتے ہین یہ نہین کہ وہ بیہوش ہو جاوے باتین کرتا ہے دفعۃً اتنا ہوتا ہے کہ طبیعت کسی قدر بھاری ہو جاتی ہے
جیسے سوتے ہمی ہوتی ہے ہم لوگ جب اپنی ترکیب سے قابو مین کر لیتے ہین اُسکو بیہوش کرنا کہتے ہین شعلہ پیکر نے

کہا کہ مین بھی دیکھون لمعان نے کہا بہت خوب ایک ساحر بلایا گیا لمعان نے جھپٹ کر جال اور ریسی مارا کہ وہ
گرفتار ہوگیا شعلہ پیکر نے کہا ابھی یہ گرفتار ہوگیا کہا ہان شعلہ پیکر نے کہا مین اسکو چھوڑے دیتا ہون یہ کہکر
پڑھنا شروع کیا اسنے جال اور ریسی کھینچ لیا شعلہ پیکر نے کہا یہی ہیہوش ہوتا ہی لمعان نقلی نے کہا ہان
شعلہ پیکر نے کہا مجھکو نہین گرفتار کرسکتے اگر گرفتار کرو بہت انعام دون لمعان نقلی نے کہا بہت بہتر
شعلہ پیکر نے جواہرات کے انبار لگا دئیے لمعان نقلی نے بیٹھے بیٹھے جال اور ریسی مارا شعلہ پیکر بیتاب ہوئی
چاہا سحر کرے لمعان نقلی نے گلیم اوڑھ لی اور جال کو کشادہ کیا جسقدر بھتا وہ سب مع شعلہ پیکر کھینچ آیا شعلہ پیکر
چلانے لگی کہ ای لمعان برائے خداوند قہر چھوڑ دے لیکن لمعان نقلی کب چھوڑتے ہین لمعان نے شعلہ پیکر کو بھی
مع تمام اثاث البیت وامتعہ واقمشہ کے داخل زنبیل کیا اور وہان سے چلتے پھرتے نظر آئے ایک ساحر جو آگے
واقعہ کے قبل کہین گیا تھا آیا دیکھا کچھ نشان تک نہین حیرت زدہ ہوکر محاسن دراز جادو کیطرف گیا اور
سب حال بیان کیا محاسن دراز جادو نہایت ہی فکرمند ہوا اور شعلہ پیکر کے گرفتار ہونے سے نہایت
رنج والم ہوا سب فکرین کرتا تھا لیکن کوئی بن نہ آتی تھی خواجہ ایک گوشہ مین گئے اور ایک نہایت ہی خوشرو
جوان حسین طرحدار بنے سبزہ آغاز خوب روغن بھرا ہوا چہرہ چکتا ہوا تلوار کمر سے لگی ہوئی تیر و ترکش کاندھے
سے دوسرے شانے سے سپر پڑی ہوئی نئی سج دھج نرالی آن بان کے جوان بنکے بارگاہ محاسن دراز جادو
مین گئے سلام کرکے بیٹھ گئے محاسن دراز جادو کو آج باطمینان تمام دیکھا کہ بھٹا سا سر نہین بلکہ معکوس ہنڈیا
یا کٹھل کہنا چاہیے بال سر کے اور ابرو اور موچھ کے ندارد گویا ساون کی جھڑی مین جھینگر انکی ماں کے پیٹ مین
سب جاتے رہے گئے تھے چہرہ پر فقط ڈاڑھی ڈاڑھی تھی ڈاڑھی کیا تھی شیطان کی آنت کچھ تو سر سے بطور عمامہ باندھے
اور کچھ گردن سے مثل گلوبند کے لپیٹے ہوئے اور اُس سے کمر سحر سازی مضبوط باندھے ہوئے باقی ہزار گز کے
قریب زمین رہ بی کے لیے نذر زمین رہا کرتی تھی بڑے اور لانبے ہونٹھ ناک ندارد ویلہ الیسی آنکھین سینہ
پر کینہ تنگ چھاتیان تو مڑی مثال بڑھی ہوئی پیٹ کی لپیٹ سے باہر پڑی ہوئین ازاد سناس جوگی بنا
پرانا خرانٹ دو ہزار برس سے عمر گذری ہوئی گرگ باران دیدہ محنت کشیدہ کالا کوئلہ روغن قیر کا پہاڑ محض ایک تودہ
بیکار ہڈی پسلی کا سوائے حرام گوشت کے نام نہین بارصعت این خوبہاے لاتعد آپ پیرنا بالغ تھے خواجہ
نے الامان کہکر نعوذ باللہ پڑھا خدا سے پناہ کا خواستگار ہوا لڑکے اگر اسکو دیکھتے تھے جو جوں کہکے بھاگتے تھے
گویا راکشش بنا بیٹھا تھا محاسن دراز جادو نے خواجہ کیطرف مخاطب ہوکے کہا کہان سے آنا ہوا
کہان جاؤگے خواجہ نے مفصل حال اپنا مناسب طور پر کرسنایا بعد کو یہ کہا کہ مین اسقدر آپکا نام سنکے آیا ہون اور
اسی بات کی امید رکھتا ہون کہ ملکہ کاکل کشا کے ساتھ میرا عقد کر دیجیے تو بہتر ہی محاسن دراز نے کہا کہ ای
شخص کاکل کشا کا پتہ نہین ایک شخص عیار چالاک فتاحی طلسم بیت المال کے لیے لشکر صاحبقران سے آیا ہی
اُسنے کچھ فریب دیکر دست بردی کی ہی جسکے مکافات مین صبح وشام سزا پایا چاہتا ہی جوان حسین بولا کہ آپ
شادی کا اقرار کیجیے مین اُسکو گرفتار کرکے حاضر خدمت کرون محاسن دراز جادو نے کہا کہ ای جوان اُس سے
مفر نہین تو اکیلا اُسکو گرفتار نہین کرسکتا جوان حسین بولا کہ آپ کو اس سے کیا جو کچھ ہوگا مین دیکھ لونگا مین تو
اُسے گرفتار کرلونگا آپ سے امداد کا خواستگار رہونگا محاسن دراز جادو نے کہا جب وہ ملیگی تیرے ساتھ شادی ہوگی
جوان حسین نے کہا کہ یہ بھی کہدیجیے کہ جہیز مین کیا ملیگا محاسن دراز جادو نے کہا کہ اسکا تصفیہ کیونکر ہو

ہان جو ملک نہ زنگار اُسکے قبضے مین ہو وہ ہی ملیگا جوان حسین نے کہا اتنے ملک پر اسقدر زحمت نہ اُٹھائی جائیگی
محاسن دراز جادو نے اور چند چیزین دینے کا اقرار کیا اور کہا کہ جسقدر تجھسے مال و خزانہ چل سکے لے لینا جوان حسین
نے کہا کہ ابھی پدرود تو ہین ابھی اُسکو تلاش کرون محاسن دراز جادو نے خازن کو بلا کر حکم دیا کہ جسقدر اس سے چل
سکے دیدو جوان حسین خازن کے ساتھ چلا در خزانہ کھولدیا گیا اسنے گلیم بچھا اُسپر رکھنا شروع کیا یہانتک کہ سارا
خزانہ جو اُسنے اپنی اس عمر گران مین جمع کیا تھا سب گلیم پر رکھ لیا دروازے بھی اُتارے خازن دیکھکر متعجب ہوا
کہ یہ کیسے چلیگا خواجہ نے سب باندھ بغل مین داب داخل زنبیل کیا اور محاسن دراز جادو کے پاس آیا اور کہا کہ خزانہ
خالی ہی اگر مشکین جعد کو جہیز مین دو تو زحمت اُٹھاوین کہ اتنے مین خازن آیا اور اُسنے سب مفصل حال کہا محاسن دراز
نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہی عیار ہی لوجانے نہ پاوے جوان حسین نے جال اوریسی مارا اور گلیم اوڑھ لی جسقدر مال و
متاع آرائش مکان تھا سب کھینچ لیا محاسن دراز جادو کو کمال صدمہ ہوا خواجہ ایک گوشے مین بیٹھے خیال
کرتے تھے کچھ سوچ گئے فوراً ایک مسافر کی صورت بنکے طرف خداوند قمر کے چلے جاتے جاتے جب در دولت پر
گئے اور دیر تک یم قلزم فکر مین غواصی کرتے رہے کہ در شہسوار مقصد دستیاب ہوا گلیم اوڑھ داخل محلسراے
خداوند قمر ہوئے دیکھا کہ بیشمار ساحر پرستش کنان ہین بہت سے ساحر سجدہ مین افتادہ ہین بہت سے دست بستہ
استادہ ہین بہت سے چلہ کشی اور خلوت نشینی مین ہین چارون طرف خداوند قمر خداوند قمر کی صدائین بلند ہین
یہ جانب شہ نشین خداوند قمر گیا دیکھا کہ از سر تا ناف سور کا جسم ہی اور ناف سے پیر تک انسان کا جسم ہی اور عجیب الخلقت
کریہ منظر بدہیئت بدوضع فیل سر موے سر ندارد گویا بال خورہ کا عارضہ ہی کالی سی کھوپری وارنش رنگ قیر سے
کی ہوئی بڑی بڑی بھوین موٹی قاش خربزہ یا ہندوانہ گھانس ہم ژولیدہ ناک لانبی کہ منہہ سے نیچی آکے کچھ کچھ
سینہ تک پہونچی ہی دندان باہر نکلے ہوئے بہت بڑے گرگساران کے ایسے لب بالاے پردۂ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین [illegible]
کی لپیٹ تک لٹکا ہوا گردن فربہ ایسی کسی طرف مڑ کر نہین دیکھ سکتا سینہ فراز کلا اُس جسم ناموزون پر اُبھار مثل کدو
دراز کے پس پشت پڑی ہوئین گویا دو تھیلیان لٹکی ہوئی ہین پیٹ کے لپیٹ کی کچھ انتہا نہین بجز خاک کے کبھی پیٹ
بھرا نہین عجب بدنما پیٹ کی لپیٹ تھی دھونکنی آہنگر شرماتی تھی کئی اونٹونکی کھال سے بنا ہوا ناف ایک گڑھا
تنگ و تاریک کہ اگر دیوان قاف کو اُسکی طرف قاصدی کرنا ہوتی مارے خوف کے کبھی نہ جاتے عجب بیداد ناف
تھی گویہ بحر فنا تھی عمق پیٹ کی گرداب تھی غرضکہ ایسا بدہیئت اور بدصورت تھا کہ بیان سے باہر ہی اگر وہ شکل
نجس عفریت بد بالی دیکھتا مارے خوف کے مشرق سے مغرب تک بھاگتا پھرتا اور ایک چاند بہت بڑا طویل
و عریض محاذی جبین غلاظت آگین بہ سرعت تمام چرخ مارتا تھا اور اس چاند کو اُسنے بزور سحر بنا کر گردان
کیا تھا اسکی سب پرستش کرتے تھے خداوند قمر کہتے تھے خواجہ نے یہ کیفیت جو دیکھی لاحول پڑھ کے باہر نکلے
اور ایک مسافر کی صورت بنکر دروازے پر آئے دربانون سے کہا کہ مین خداوند قمر سے ملنا چاہتا ہون اُسکو
سجدہ کرونگا دربان معتمد بان قمر کی خدمت مین لے گئے اُنسے خواجہ نے اپنا حال کہا مقربان قمر اُسکے
روبرو لیگئے جب مسافر مصنوعی حضوری قمر مین پہونچ گیا کہا اے خداوند قمر مجھکو امید ہی کہ آپکے کشف و کرامات
دیکھون تاکہ اعتقاد میرا درست ہو خداوند قمر نے کہا دیکھو ایک ساحر کو قتل کیا اور اُسکو پھر
زندہ کیا اور اُسکو ایک کوٹھری دکھائی کہ جسمین عجائبات رنگارنگ بھرے تھے پانی برسایا اولے
گرائے اور ایک دم مین موقوف کیا مسافر نے کہا اسقدر مین بھی کرامات جانتا ہون اور مجھکو بھی ایسے اختیارات ہین

سے کہا دکھا مسافر جعلی نے زنبیل کی کھونٹیان کھولین اور کہا دیکھیے دیکھا تو عجائبات عالم نظر آئے کہا اسکے اندر جاکر دیکھیے خداوند قمر اندر گئے پوجاریون نے کہا کہ خداوند قمر کہان گئے مسافر نے کہا تم بھی جاکر دیکھو اُن سبکو یکے بعد دیگرے داخل زنبیل کیا جب سب سے فراغت پائی اپنی تئین اُسکی صورت بنا اُسکے تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور ایک دربان سے کہا کہ محاسن دراز جادو کو بلالاؤ دربان اُسیوقت محاسن دراز جادو کی خدمت مین حاضر ہوا اور پیام خداوندی سنایا محاسن دراز جادو حاضر خدمت ہوا دست بستہ سامنے کھڑا ہو گیا خداوند قمر نے کہا کہ ای محاسن دراز جادو عیار لشکر صاحبقران آئے ہوئے ہین بہتر یہ ہی کہ تم لوح کو یہان رکھو وہان سے جاتی رہیگی تو کچھ بن نہ پڑیگی لوح کی تلاش مین آئے ہین محاسن دراز جادو نے وہ لوح ایک پتلے کے ذریعے سے منگاکر حاضر حضور خداوند قمر کی جب مسافر نے وہ لوح ہاتھ مین لی تب کہا ای محاسن دراز جادو مجکو عیارون سے تیری نسبت بہت اندیشہ ہی مین تجھے ایک مقام پر بھیجتا ہون تو وہان جا اور وہان سے ایک لوح لا کہ تجھپر عیارون کا اثر نہ کریگی یہ کہکر کھونٹی زنبیل کی کھولی اور محاسن دراز جادو کو دکھایا محاسن دراز جادو نے عجیب وغریب طلسمات دیکھے اُسکے اندر گیا آپ نے زنبیل بند کی اور لشکر امیر کیطرف روانہ ہوئے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان داخل ہونا شاہزادہ سکندر فرخ لقا کا طلسم رنگین فلک مین اور اُٹھا لیجانا ایک ساحرہ کا سرحد طلسم پر سے عاشق جمال ہوکر اور تباہ ہونا لشکر شاہزادہ کا دیار آدمخواران مین جاکر اور خبر پانا تباہی لشکر کی مذبوح لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم مذکور کا اور تلاش کرانا طلسم کشا کو باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

کہتے تھے وہ بشر کو جو دل دیکر غلط
دیوانہ ہو کسی کا کوئی اُسپر غلط
شامت جو آئی اُنکا بیان جانکر غلط
ہین سچ کہا کہ دعوی الفت مگر غلط
کہنے لگے کہ ہان غلط اور کسقدر غلط

ہوتے ہین ایک بات کی سو سو ہزار جھوٹ
تصدیق کیجیے تو بس انجام کار جھوٹ
اور پھر ذرا ٹھہر کے سمجھیے اعتبار جھوٹ
تاثیر آہ و زاری شبہاے تار جھوٹ
آوازۂ قبول دعاے سحر غلط

یا لب پہ کوئی قطرۂ می جم کے رہگیا
یا کچھ عیان ہوا اثر گرمی غذا
یا جھوٹ بولنے کی خدا نے یہ دی سزا
سوز جگر سے ہونٹھ پہ چھالہ اُبھر آ
شور فغان سے جنبش دیوار و در غلط

ہان سچ نہین تھا حال زبون دل و دماغ
ہان شکوہ و شکایت صبر و سکون فراغ
ہان سر بسر دماغ مین جوش جنون کا داغ
ہان سینے سے نمائش داغ درون داغ
ہان آنکھ سے تراوش خون جگر غلط

ہان بے بسی ہین ستم و جفا کچھ نہ کیجیے
تسلیم و عاجزی کے سوا کچھ نہ کیجیے
ظاہر سواے مہر و وفا کچھ نہ کیجیے
آجائے کوئی دم مین تو کیا کچھ نہ کیجیے
عشق مجاز چشم حقیقت نگر غلط

آگے نہ تھے زمانہ مین جو اب فریب ہین
ایمان و دین ملت و مذہب فریب ہین
چلتے ہوئے بہانے ہین یہ سب فریب ہین
بوس و کنار کے لیے یہ سب فریب ہین
اظہار پاکبازی ذوق نظر غلط

یہ کذب یہ دروغ یہ بہتان الامان
کیا جھوٹ بولنے کو ملی ہے انہین زبان
شاعر بلا سے ہین زمین و آسمان
لو صاحب آفتاب کہان اور قمر کہان
احمق نہین نہ سمجھین ہم اسکو اگر غلط

معدوم تو وہ شے ہے جسے لاکہ گمان ہین	تا بت کرین ہزار وہ ثابت نہو کہین	یہ بات کیا کہ دل تو نہو اور ہو ظن یقین	سینہ مین ہے چھپا ہو تم کہ دل نہین

ہمکو سمجھتے ہو کہ ہے انکی کمر غلط

کیا ہو یقین جو کوئی کہدے دہن کی بات ہی	ہم جانتے ہین ہیچ ہے بے شبہ گفتگو	ایسے مبالغہ سے غرض التفات ہے	کتنا ادا کو تیغ خوشامد کی بات ہے

سنئے کو اپنے اُسکی سمجھنا سخن غلط

ایکبار دہ سر دیجھکے کیا طور بیخودی کا	اُسکو دیا یہ دم کہ تجھے جان نذر دی	لو دیجئے وہ آتے ہو گئے سینے مین آ ہی لو	ہنستی ہین کیا دھری تھی کہ چپکے سے دیدی

جان عزیز پیش کش نامہ بر غلط

اعجاز تو نہین کہ جو قائل ہون خاص و عام	اگر کہیے شعبدہ ہے محبت تو بس سلام	اب امتحان سہی چلو قصہ ہوا تمام	پوچھو تو کوئی مر کے بھی کرتا ہے کچھ کلام

کہتے ہو جان دی ہے سر رہگذر غلط

اجزا یہ رونے و آئے مقرر ہین جا بجا	میت کو ڈھونڈھیے تو عدم تک نہین پتا	یان اُس خیال سے کہین ٹھہرین ہوا	ہم پوچھتے پھرین کہ جنازہ کدھر گیا

مرنے کی آپ نے یہ اڑائی خبر غلط

کیونکر برابر آنکھ کے نرگس کو مانیے	اسطرح بڑھکے خلد سے محفل کو مانیے	سارے بیان مین ہے غلطی کسکو مانیے	آیت نہین حدیث نہین جسکو مانیے

ہے نظم و نثر اہل سخن سر بسر غلط

جو عرض کی تھی آج نے آخر وہی ہوا	کوئی خفا ہوا آپکو ہی چھیڑ کا مزا	دیکھا نہ آخر آج وہ بدخو برس پڑا	یہ کچھ سنا جواب مین ناظم ستم کیا

یہ کیون کہا کہ دعوی الفت مگر غلط

سیاحان اقلیم طلسم خوش بیانی طلسم کشایان کشور سحر زباندانی ترنج تراشان گلوے جباران گردن فسکنان سخن وران منکران عنوان داستان جلالت نبیان شاہزادہ سکندر رفرخ لقا عرضگاہ صفحہ قرطاس مین بزبان معجز بیان خامہ یون طبع آزمائی و جولانی کرتے ہین کہ راویان فصیح در دفتر + می نگارند حال اسکندر شہ ناظرین والا تمکین و سامعین باریک بین کو اسقدر یاد ہوگا کہ شاہزادہ عالی تبار گردون وقار سکندر رفرخ لقا جناب صاحبقران ثانی سے شرف اندوز خلعت رخصت ہو کر عازم سمت طلسم رنگین فلک ہوئے خیمہ فرش اسباب وغیرہ اُسی روز بار ہوا شاہزادہ عالیجاہ مع تمامی لشکر نصرت پیکر ظفر اثر روانہ ہوئے جب طے منازل و قطع مراحل کرکے قریب سرحد طلسم رنگین فلک کے پہونچے مریخ آفتاب علم نے جو جو پتے دیئے تھے سب موجود پائے شاہزادہ عالیجاہ نے دیکھا کہ ایک دریاے ذخار و عمان ناپیدا کنار بہم خون روان ہے سرخی روانگی دریاے خون سے سارا دشت سرخ دکھائی دیتا ہے نمونہ مطلع شفق معلوم ہوتا ہے اس زور سے بہتا ہے کہ کوسون تلک آواز غرش جاتی ہے بڑے بڑے کوہ بڑے بڑے پہاڑ تیزی روانگی موج سے بہتے چلے جاتے ہین ایک پر ایک گرتا ہے پتھرون کے ٹکڑون سے صداے مہیب بلند ہوتی ہے اس زور کی آواز آتی ہے کہ کان کے پردے پھٹے جاتے ہین ناخداے فلک نے باین درازی عمر کبھی اسکا ساحل خشک لب نہ دیکھا اطراف دریا پر خوف کے مارے درندگان صحرا نہین آتے ہین ناخداؤن کی تاب نہین جو کنارے آسکین کسی غواص کی یہ قدرت نہین جو حصول در مقصد کا اُس طرف خیال کرے پرندے دکھائی نہین دیتے تھے درندے نظر نہین آتے تھے وسط دریاے خون مین دیواریں آہنی بنی تھین از بسکہ طویل و عریض تھین مثل دریاے خون کے ان دیوارون کے اور چھور کا پتہ نہ تھا اشہب تند لجام کی یہ مجال نہ تھی کہ ہزار برس مین اس سرے سے اُس سرے تک جاسکے سمند خیال تیز خرام اُسکے سرے کنارے دریافت کرنے سے تنگم شکستہ تھے رفعت بھی اسی قدر تھی کہ آسمان سے سر بسر لگی ہوئی

شام و سحر فلک کے کنارون سے اُسکی سیاہی نمودار ہوتی تھی عفریت بزور سحر اُس تک نہین جا سکتے دیوان دلیر قدم نہین رکھ سکتے تھے شاہزادۂ والا مرتبت نے خیام استادہ ہونے کا حکم دیا خیام شاہی نصب ہوئے بازار کھل گئین ہر ایک لشکری اپنے اپنے کاروبار مین مصروف تھا شاہزادہ قریب دریا کے گیا اُسکی تیزی روانگی زور تلاطم امواج دیو اردن کا طول و عرض دیکھ رہا تھا اور حیرت مین تھا کہ اسکے پار کیونکر جانا ہوا اس دریاے ناپید اکنار نامعلوم ساحل سے عبور کیونکر ہوا اسی بحر حیرت مین غوطہ زن تھا اور تلاش در مقصد مین غواصی کر رہا تھا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ یکایک کچھ ابر تاریک نمودار ہوا ترشح کا خیال ہوا کہ دفعتاً تصادم رعد سے پارچہ دو ٹکڑے ہوا ایک پنجہ فولاد زمین پر گرا اور طرفۃ العین مین شاہزادے کو لیکر اوج گراے آسمان ہوا الکہ ابر پیوستہ ہو گیا تھوڑی دور جا کر غائب ہو گیا ہمراہیان جان فدائیان نے ہر چند فکر کی کہ اسکو ڈھونڈین لیکن کچھ نہ کر سکے منھ دیکھتے رہگئے کہ شاہزادہ معراج شکن معارجان ہوا بلند پروازی کا دعوی ہوا ہمراہی عاجز ہو گئے با دل محزون و قلب غمگین روتے پیٹتے خاک سر پر اڑاتے خیمون و فرودگاہون کیطرف چلے آئے اور داخل لشکر ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر بیان ہوگا

اب کیفیت شاہزادے کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ ایک تو کسل سفر سے پریشان دوسرے بلند پروازی کی تکان سے دیر تک بیہوش رہا عطر بیزی کی گئی لخلخہ سنگھایا گیا گلاب پاشی ہوئی بیدمشک چھڑکا گیا تھوڑی دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا دیکھا کہ نہ وہ خیام ہین نہ وہ بارگاہ نہ وہ میر لشکر نہ یار و یاور نہ رہبر ایک ایسے مکان مین ہون جسکو کبھی میرے خیال نے نہ دیکھا تھا ایک بارہ دری بہت خوش اسلوب بنی ہی در و دیوار مطلا ہین سراسر طلائی ستون ہین تیر سقف شاخ مرجان سے ہین مروارید و یاقوت سے بت بنی ہی مسند ہین زرتار جا بجا بچھی ہین بادامی پردے دردون پر پڑے ہین کچھ کشادہ کچھ بند ہین کمرے بہت عمدہ خوبصورت سڈول ایک ایک در اُسکا انمول محرابین پیالہ دار بنی ہین چلونین پڑی ہین چھپر کھٹ بچھے ہین ایک سمت مسہری بہت جگمگاتی ہوئی بچھی ہی اسقدر نور و ضیا ہی دیکھنے والے کو آفتاب کا ظن قطعی ہوتا ہی بڑے بڑے گوہر خوشاب بجاے آویزے کے لٹکتے تھے جواہرات سے سجی ہوئی پر تکلف قالین کاشانی مخمل زیر مسہری پا انداز زربفتی کی چادر پڑی ہوئی حریر و کتان کے پردے مسہری سے لٹکتے تھے دیکھا کہ ایک عورت ساحرہ سیہ فام سیہ چہرہ مہیب بدشکل سر سے پیر تک روغن قیر مین نہائی ہوئی کالی بھوانی کی دادی عفریت کی مان کالے پہاڑ کی بھالو سر کے بال گو لاکھ طرح سے سلجھائی تھی لیکن اُسکی تیرگی اُلجھن ایسی تھی کہ مشک و زنگ کو منھ چڑھاتی تھی دست بستہ کھڑی ہی اگرچہ اپنے سحر سے کمسن بنی ہی نابالغیت کا دم بھرتی ہی دوشیزگی کا دعوی ہی لیکن رگ رگ ڈھیلی چہرے کی جھریان رخسارون سے لپٹ کر رہگئی تھین آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے کاجل لگا تھا بہکر ٹھوڑی تک آگیا تھا محرم کیسے چھاتیون کو چھپائے اگر محرم بند کھلتا سینہ پابوسی کے لیے قدمون پر گرتا ثروُلیدہ اور گھنی گھنی رگین اوپر سے تار زنار مثال گنی جاتی تھین شاہزادہ دلیر نے ایک سخت آواز سے کہا تو کون ہی زن ساحرہ خم ہو کر عرض کرنے لگی کہ حضور کی کنیز ہون ادنی خادمہ ہون شاہزادہ بات مطلب کی سنکر خیال کرنے لگا کہ پیرانہ سالی و پیری کی خواہش نفسانی و لذت حیوانی نے ستایا ہی مجکو یہان لے آئی یہ سوچکر قبضہ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا چمکتی تلوار کو نکالا چین بر جبین ہو کر فرمایا ما فضاف

بیان کر کہ مجھے یہان کون لایا ہی اور تو کون ہی جو صحیح ہو وہ بیان کرنا زن ساحرہ نے کہا کہ مین ڈیبا اختر ساحر
کی بیٹی ہون سنگ اندام میرا نام ہی میرا باپ اس سرزمین کا حاکم ہی ایک عرصہ دراز گذرا کہ حضور پہ عاشق ہوکر
گھر بار چھوڑ اس ویرانہ مین مسکن اختیار کیا آپکی شبہای ہجران نہین معلوم کس طرح کاٹتی ہون کیونکہ یہ جان زار
جسم نحیف مین برقرار ہی عزیز و اقارب سب سے آپکی محبت مین منہ موڑا رشتہ قرابت توڑا ہر وقت لبون پر
آہ سرد رہتی ہی رنگ زرد ہو گیا آب و دانہ حرام ہو گیا ہی بیٹھے بیٹھے چکر آتے ہین دل سنسناتا ہی اٹھتی ہون پیر
کانپتے ہین جب یہ صدمہ اٹھانے اور خیال ہوا کہ جبتک وصل نہو گا صدمۂ جدائی سے یون ہی نا امید مر جاؤنگی
اس بات کو پیش نظر کر کے حضور کو یہان اٹھا لائی ہون خطاوار ہون جو چاہے کیجیے لیکن معافی کی خواستگار
ہون گل و بلبل کا ساتھ ہی جہان گل ہی وہان خار بھی ہی اگر میری مراد جو ہی اسے پورا کیجیے آپ کو روئین تن
بنادون بشرطیکہ آپ مجھسے اقرار وصل کرین اور مراد وصل قبول کرین یہ سنکر شاہزادہ سکندر رفرخ لقا نے
کہا کہ او غیبانی مکارہ دور ہو میرے سامنے سے ہٹ جا کیون شامت اعمال سوار ہی قحبہ نابکار شیرون کو تو
اسیر پنجۂ بلا کرتی ہی اور بہت سے کلمات سخت و سست کہے چین بر جبین ہوا ناک بھون چڑھی ساحرہ مکارہ نے
مکرر سکرر عرض کیا اور کہا ای گل گلزار حسن و خوبی و ای غنچۂ نو دمیدۂ بوستان محبوبی سرو مراد شمشاد آرزو جو مین
عرض کرتی ہون بگوش دل سن لیجیے آپ اگر میری مراد کو پورا کرین اور شربت وصل سے لذت روح بخشین
مجھ ہجرت زدہ کو اس گرداب بلا سے ساحل مراد پر پہونچائین مین آپکو بزور سحر روئین تن بنادون کہ جو آپ کے
جسم پر کوئی حربہ کارگر نہو ہزارون آدمی ایک دم سے وار کرین تو کچھ اثر نہو تن تنہا لاکھون آدمیون کو قتل کر لیجیے
شاہزادے نے کہا او قتامہ قحبہ بیہودہ یہ خصال مردان وغا و شیران قوی پنجہ نہین یہ کرتے ہین اور اسطرح سے
کسیکو قتل کرتے ہین میرے سامنے سے ہٹ جا اپنا روسیہ مت دکھا ورنہ اس اعمال بد کی سزایاب ہوگی جب
وہ ساحرہ سنگ اندام ہر طرح سے عاجز ہوئی کوئی افسون تقریر کارگر نہوا زار زار رونے لگی دامن و آستین کو
آنسوؤن سے تر کرنے لگی اور کہا ای شاہزادے یہ بہتر نہو گا دیکھ لے جو کہتی ہون مان جا ابھی کچھ نہین گیا ہی
شاہزادے نے کہا قول مردان جان دارد مرد میدان کہین زبان سے پھر کے بدلتے ہین زن ساحرہ سنگ اندام
جب عاجز آگئی اور یہ سمجھی کہ شاہزادہ کسیطرح نہ مانے گا مجبور ہو کے شاہزادے کو زندانخانے مین قید کیا شہزادہ
سکندر رفرخ لقا کو اس صحبت ناجنس سے وہ زندان بہتر معلوم ہوتا تھا کیونکہ وہ زندانخانہ بہت شکستہ اور ویرانا
تھا اسکی مشتبک حالت اسکی کہنگی پر دلیل تھی جا بجا گڑھے ہو گئے پرانے درخت چمگادڑون اور بومون کے
بسیرے سنسان سناٹے کا میدان گزندون کا معدن درندون کا مسکن ایسے ہولناک مقام مین شاہزادۂ
والا جاہ سکندر رفرخ لقا کا وطن ہوا انکو اس کیفیت مین چھوڑیے اور حال لشکر کا ملاحظہ فرمائیے کہ ان بیچارہ
غربت زدون بے شاہ و شہریار پر کیا گذری یہ لشکر اسلام اس روز تو اسی رنج و تعب مین مبتلا رہا رات تو گریہ
و زاری سے کاٹی افسران فوج روتے روتے تھک گئے تھے حتی کہ رونا بھی نہ آتا تھا جو آنسو نکلتا تھا کلیجے کے
ٹکڑے نوک مژگان سے زمین پر گرتے تھے جب مسافر گم کردہ کاروان شب زندان مغرب مین مقید ہوا اور شاہ خاور
بجلوس تمامتر رونق افروز تخت گردون ہوا وہ فوج بے شاہزادہ صبح کو ایک جا ہوئی آپسمین صلاح مشورہ کیا
کہ اب کیا کرنا چاہیے جو افسران نامی تھے انھون نے کہا کہ تلاش آقاے نامدار مین چلنا ضرور ہی یہان رہکر کیا کرین
محض بیفائدہ ہی بعضون نے کہا کہ اس دریاے قہار سے عبور کیونکر ہو سکیگا سب سردارون نے متفق الراے

ہوکر کہا کہ اس دریا کے کنارے کنارے چلیں اگر خدا چاہیگا اور دیدار آقائے نامدار میسر ہونا ہوگا تو بفضل ایزدی
شاہراہ مقصد تک پہونچیں گے اگر کہیں پتہ شاہزادے کا معلوم ہو جائیگا اسراغ رسانی کرینگے ہزار تدبیرین
کرینگے آقائے نامدار سے ملیں گے جب سب کا اتفاق رائے ہوا خیمے اُکھاڑے گئے باربرداریون پر لادے
گئے سب سوار مع تمامی لشکر دریا کے کنارے چلے دوسرے روز ایک مقام پر دیکھا کہ قافلہ سوداگران کا قیام پذیر
ہے بظاہر زیادہ خوشحال ہیں جب نصف شب گذرے چند آدمیون نے شبخون مارا مال واسباب لوٹنا شروع کیا
سوداگرون نے شور وغل مچایا افسران فوج نے اُنکی مدد کی شبخون مارنے والون کو گرفتار کیا اچھے وقت مین
کاروان کی مدد کی جبکہ وہ سب فساد دفع ہوا سوداگر رات بھر جاگتے رہے جبکہ کاروان بے جرس وناقوس
کنارہ افق مشرق سے برآمد ہوا سب افسران نامی مع فوج وہان سے کوچ کیا پانچوین روز ایک شہر پناہ نظر آئی
بہت بلند کمند خیال اُسکی اونچان پر نہین پہونچ سکتی تھی نہ طائر عقل وہانتک اُڑ سکتا تھا شہر پناہ کے بہت پھاٹک
اور دروازے تھے سب سے بڑا پھاٹک یہ تھا جس طرف یہ لشکر پہونچا تھا افسران فوج بہت خوش ہوئے
خدائے قادر کے سجدۂ شکر ادا کیے اُس شہر کے اندر داخل ہونے لگے دربانان دروازۂ عظیم الشان نے اس
فوج کو روکا لیکن یہ کب رک سکتے تھے تھوڑی دور نہ گئے تھے کہ سارا شہر تھرتھرا گیا ہلڑ پڑ گیا رعایا برایا نے
دروازے بند کرلیے کہ ایک دم مین یہ آفت ناگہانی کہان سے آگئی یہ خبر وہان کے بادشاہ گرگس آدمخوار جادو
کو پہونچی اُسنے اُسیوقت ایک فوج جرار بڑے جاہ وحشم سے واسطے مقابلہ فوج اسلام کے روانہ کی وزیر خوش تدبیر
نے کہا کہ اول دریافت کیا جائے وہ کون ہین شاید کوئی قافلۂ بازرگان ہو برائے تجارت نکل آیا ہو تو محض بیفائدہ
اُن لوگون کا خون ناحق ہو بادشاہ گرگس نے ایک ہرکارۂ برق دم صبا رفتار کو بھیجا کہ جاکر دریافت کرو کہ وہ
لوگ کون ہین کہان سے آئے ہین کدھر جائینگے طریقہ مذہب اُنکا کیا ہے اُنکے سردار عالی کا نام کیا ہے ہرکارہ جون باد صرصر
بسرعت تمام فوج مین آپہونچا اور آکر افسر فوج سے سارا حال دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین ہمارا شاہزادہ
یکایک غائب ہوگیا ہم اُسکی تلاش مین نکلے ہین ہرکارون نے جو سنا تھا وہ حرف بحرف بادشاہ گرگس جادو سے
مفصل کہا بادشاہ نے یہ سنتے ہی کہا کہ یہ تو قاتل ساحران ہین فتاح طلسم ہین انکا چھوڑنا کسی حال مین بہتر نہین
یہ کہکر فوج کو قتل کا حکم دیدیا اور یہ بھی کہا کہ ہمارے لشکری اُن آدمیون کو کھالین اور اُنکا افسر جو ہے اُسکو میرے
واسطے لادین کہ اُسکو مین کھاؤنگا یہ اطلاع جیسے ہی لشکر آدمخواران کو ہوئی لشکر اسلام مین گھس پڑے اور
کھانا شروع کیا مسلمانون نے بھی تلوارین کھینچین اور ایک شبانہ روز سخت ہنگامہ قیامت برپا رہا ہر ایک
آدمخوار آدمی کو حلوائے بے دود سمجھتا تھا خوب جی کھول کے کھاتے تھے لیکن مسلمان بھی اس دادِ مردانگی
سے لڑے کہ اُنکے دانت کھٹے ہوگئے سیکڑون کو قتل کرڈالا واصل جہنم کرکے مالک دوزخ کے حوالہ کیا اُنکے
دانتون کی اوجھڑ جس لشکری کے پڑتی تھی سوائے زمین کے قاش زمین میسر نہ آتا تھا مسلمان بھی بہادری
سے اللہ اکبر کے نعرے کے ساتھ تلوار مارتے تھے کہ ترک فلک چرخ چہارم پر کانپتا تھا بادشاہ گرگس جادو
نے چند ہزار مردمخوار اور بھیجے مسلمانون کی ہمتین ٹوٹ گئین چھکے چھوٹ گئے لشکر نصف سے بھی کم رہگیا
تھا اور جو باقی تھے سب زخمی تھے نہ لڑ سکتے تھے نہ بھاگ سکتے تھے کہ دفعتاً مردمخوارون کا ترغہ ہوا ایک
ایک آدمی پر دس دس مردمخوار گر پڑے جانبری کیونکر ہوتی سبھون نے ملکر کھالیا بلکہ خون جو زمین پر گرا
تھا اسقدر مٹی تک اُٹھاکر کھاگئے بارگاہین اور اسباب لشکر کا سب لوٹ لیا کچھ جلادیا انپر تو یہ مصیبت پڑی

کہ سب جان بحق تسلیم ہوئے اب کیفیت شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کی سنیے کہ جب شاہزادے کو اُس
زندان تنگ و تاریک مین ایک عرصہ گذر گیا اور قید ساحرہ سے رہائی نہوئی زیست سے تنگ آئے بصدق
دل درگاہ قاضی الحاجات مین دست بدعا ہوئے اور گریہ وزاری شروع کی اور کہنے لگے کہ اے داور دادگر
و اے مالک روز محشر اے توانائی دہ دل ناتوانان و اے یاری رسان بے یاران اے قادر بے نیاز اے خالق کریم
کارساز تو مجکو اس قید غم سے امن دے یا تو اس قید ساحرہ سے رہا کر اور دشمنون پر فتحیاب کر کہ سرخرو اپنے
ہمنشینون مین ہون یا اب تو مجکو اپنے پاس بلالے کہ یہ زمین بہ سبب وسعت کے مجھپر بہت تنگ ہے مین اسطرح
اپنا رہنا نہین چاہتا اے فریادرس مظلومان یہ دعا کرتے کرتے دفعتاً سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک بزرگوار مرد
پیر سفید محاسن خوبصورت آثار اجلال باری تعالی اُنکے چہرۂ نورانی سے ہویدا تھے اور علم معرفت خدادادی
کا اُنکے بشرے سے پیدا کریم الخلق رحیم المزاج گھٹا ماتھے کا کثرت سجود سے سویداے دل زاہدان تھا
جیسے بدر کامل درخشان تھا تشریف فرما ہوئے اور دست شفقت پر دردی شاہزادے پر پھیر کر کہا کہ اے
شاہزادۂ گرامی نژاد و اے شہریار پاک نہاد پریشان نہو صبر کرو **شعر** مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود ۞ گھبراؤ نہین خدا مددگار ہے وہی بیڑا پار کریگا خدا تمکو سرخرو کریگا دشمن سرنگون
ہوگا حاسد خوار و زبون رہیگا ہر چیز کا ایک وقت ہے کل امر مرہون باوقاتہا کل کاروبار کے ایک وقت ہوتے
ہین وہ حکیم مطلق ہے جب اُسکی رائے مین آتا ہے تب وہ کام کرتا ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ اُس حکیم برحق
کا کوئی فعل خالی حکمت سے نہین انسان اس نکتہ کو نہین سمجھ سکتا ہے انسان کی جلد بازی ہے چاہتا ہے کہ سب
اسی وقت ہو جاوے کان الانسان عجولا اے شاہزادے وہ وقت آگیا مین تجھے ایک اسم پاک
بتلاتا ہون خواص اُسکا یہ ہے کہ اُسکو پڑھکر جدہر چلے جاؤگے کوئی روک نہ سکیگا کوئی تمپر سحر کرے ہرگز موثر
نہوگا جبتک یہ ورد زبان رہیگا کسی ساحر کا سحر کارگر نہوگا یہ کہکر وہ غائب ہوگئے اور شاہزادہ اُٹھا اسم اعظم
پڑھا اور آگے قدم رکھا ملکہ کو آدمیون نے اطلاع کی ملکہ نے بزور سحر اسکو روکنا چاہا لیکن اسم اعظم کی برکت
سے وہ سب سحر گرد برد ہوا اور وہان سے نکلے آگے بڑھے مکان ملکہ پر خود تشریف لائے ملکہ نے زبانی
کہا کہ اے بیمروت جفا شعار ذرا بھی تجکو ترس نہین شاہزادے نے کہا اے ملکہ جسقدر مین تجکو دل سے پیار کرتا
ہون دوسرا ایسا نہین کرسکتا یہ کہکر ملکہ سے کہا آگے آؤ ملکہ سمجھی کہ شاہزادہ مجھسے ڈر گیا ملکہ شاہزادے کے
آگے آئی شاہزادے نے بسم اللہ کہکے ایک ہاتھ جو مارا سر مثل خیار تر کے دھڑ سے جدا ہوکر زمین بوس
درگاہ بدبختی ہوا اور جسقدر کہ وہان تھے سب ساحرون کو فی النار کیا اُس خطہ کو ساحرون سے پاک کیا
اُس روز شاہزادے نے وہین قیام فرمایا کہ ساحر فلک اپنے معبد سے نکلکر کرسی نشین فلک ہوا
شاہزادے نے تلاش لشکر کا خیال کیا ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت گرگس آدمخوار جادو کی لکھی جاتی ہے

وہ یہ ہے کہ اسنے مذبوح لالہ رنگ سلطان طلسم رنگین فلک کو اس بات کی خبر کی کہ مسلمان بارادۂ فتحی طلسم
یہان پہونچے ہین مین نے اُنکے لشکر کو طعمۂ اپنی فوج گرسنہ کا کرادیا مگر اُس شخص کا جسپر فتح ہونا طلسم کا منحصر
ہے پتہ نہین معلوم ہوتا ہے اُسکی فوج کے آدمی بیان کرتے تھے کہ جسوقت شاہزادے کے ساتھ سرحد

طلسم رنگین فلک پر آئے شاہزادہ دریاے خون کا تماشا کر رہا تھا کہ کسی ساحر کے پنجہ نے اُٹھا لیا اور
ہم لوگون کی نظر سے غائب ہو گیا مذبوح لالہ رنگ نے یہ خبر سنتے ہی ساحرون کو بلا کر کہا کہ دیکھو مسلمان بغرض
فتاحی طلسم رنگین فلک آئے ہین طلسم کشا غائب ہو اُسکو تلاش کرو یہ بڑے غضب کی بات ہی کہ مسلمان
لوگ یہانتک آجاوین اور اسکی فتاحی کا ارادہ کرین مذبوح لالہ رنگ یہ گفتگو کر رہا تھا کہ دیوار شق ہوئی
اور اُسمین سے ایک تپلہ فولادی کا نکلا اُسنے کہا کہ حضور عالم سنگ اندام ساحرہ قتل ہوئی اُسے ایک مسلمان نے
قتل کر ڈالا اُس مسلمان کو سرحد طلسم سے اُٹھا لائی تھی اُس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی اُس مسلمان نے
انکار کیا کہ یہ مین برا فعل نہ کرونگا سنگ اندام نے اُسے قید کیا تھا وہ شخص چند دنون کے بعد قید خانے
سے نکل آیا اور اُسے قتل کر ڈالا مذبوح لالہ رنگ نے کہا کہ وہی طلسم کشا ہی اُسی وقت چند ساحرون کو
طلب کیا اور طرف مکان سنگ اندام ساحرہ کے روانہ کیا کہ جسکا ذکر وقت پر ہوگا شاہزادہ اسکندر رفیع القدر
وہان سے بہ تلاش لشکر چلا آگے ایک مکان انکو دکھائی دیا بہت بلند ایوان رفیع قدر تش وسیع شہزادہ
نے قدم آگے رکھا جب قریب آیا دیکھا کہ مکان بہت بلند ہی ہر ایک برج مکان سقف فلک سے گذرا ہوا
مطلا منقش ہزارون اسکے دروازے ہین لیکن کوئی نہ پاسبان ہی نہ دربان کا نشان ہی یہ شاہزادے
عالیجاہ بلا خوف و خطر اُس مکان کے اندر چلے گئے جیسے ساتون دروازے اُس مکان کے طی کیے تھے کہ ایک
بہت سخت مہیب دہشتناک آواز آئی گویا ہزارون توپین ایک دم سے چھوٹ گئین یا صدمۂ آواز صور اسرافیل
سے پہاڑ پھٹ گئے شاہزادہ چارون طرف دیکھنے لگا کوئی نہین دکھائی دیا یہ بلا تامل اسم اعظم بر زبان
آگے بڑھے دیکھا کہ اُس مکان کے اندر بہت سے مکانات بنے ہین ایک طرف ایک باغ مختصر ہی لیکن بہت
زینت کے ساتھ بنا ہی گلدار درختون کی کیاریان خوشنما دل کی لبھانے والی مہندی کی ٹٹیون کی نرالی بہار تھی
برابر ایک سرے سے دوسرے سرے تک میوہ دار درخت لگے تھے پختہ و خام اثمار سے لدے ہوئے بلبلون کی
دلکش آوازین کو کلا کا دم سنانے کا عالم پپیہے کا شور فاختہ کی حق سرو کی پکار مور رقص چکورون
کا آپسمین بحث کرنا چاند دیکھکر چاندنی کیطرف دوڑنا فرش زمردین باغ مین بچھا ہوا نہرین کیاریون مین جاری
ہر روش چمن آب جو سے سیراب ہر درخت سر سبز و شاداب موسم خزان کا نام نہین بہار سو دل سے اُس
باغیچہ پر قربان تھی وسط باغ مین ایک چھوٹا سا بنگلہ راحت کے لیے بنا ہوا طلائی ستون نقرئی کی بندش
منقش تراشیدہ کی چھاونی تار انگلا عشاق کی گونتھ لگی ہوئی محراب بنگلہ مین بہت خوشنما بیلین بنی ہوئین خوشہ
انگور لگے ہوئے چڑیون نے دھوکھا کھایا مصورون کو اصل ہونے کا گمان تھا اُس نقاش کے ہاتھ
چومنے والے تھے جسنے ایسی گلکاری کی تھی اُس بنگلہ کے محاذی ایک چھوٹا سا حوض بنا تھا وہ قد آدم
گہرا تھا آب زلال بھرا ہوا چشمۂ حیات کو اُسپر رشک تھا درمیان حوض مین ایک ہزارے کا فوارہ لگا ہوا
چارون کونون پر چار کرسیان پڑین ہوئین اور اُنپر بادل اُٹھا ہوا کالے مینگھا چڑھے ہوئے کرسی پر بیٹھنے
سے ڈنکا اور لطف زیادہ ہوتا تھا یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ ابر برسنا چاہتا ہی باریک بوندیون سے ترشح ہوتا
عجب کیفیت تھی ساون کی گھٹا کا لطف دکھاتا تھا مقابل حوض کے ایک چبوترہ بنا ہوا سنگ مرمر کا یہ
چبوترہ تھا بہت اچھی اچھی بیلین بنی تھین شنجرف کی تحریر تھی اودی سرخ و زرد و سبز کبود گلکاری تھی یہ
چبوترہ اپنے حسن مین غضب کا بنا تھا اور کچھ آلات ورزش یہان چبوترے پر رکھے ہوئے تھے چبوترہ

کے نیچے اکھاڑا کھدا ہوا شاہزادے نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکان کسی پہلوان بے نظیر کا ہے کہ اُسنے اسطرح سے
سجا ہوا تھنے مین کہ رستم سپہر دوار ورزش کرنے کے لیے پردۂ مغرب مین گیا اور شاہزادۂ لیل مع تمامی لشکر سیارگان کے
اریکۂ آرامے بزم خلوت ہوا شاہزادے نے ایک مخفوظ مقام اُس مکان کا تجویز کرکے آرام کی ٹھہرائی یکبارگی
ہزارہا موم بتیان فانوسون مین روشن ہو گئین بڑے بڑے جھاڑ ہانڈیان مرونگ روشن ہوئے رات
بمقابلہ دن تھی کسیکو رات ہونے کا گمان نہوتا جبکہ لیلائے لیل نے اپنی جعد کو دراز کیا تا کمر بڑھی کہ مسند زرتار
بچھادی گئین گاؤتکیہ آرام تکیہ رکھے ہوئے اُگالدان چنگیر دان حسندان مسند کے روبرو رکھا ہوا شاہزادہ حیر
تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے کوئی تازہ طلسم ہے ایسا نہو کہ دھوکے دھوکے گرفتار ہو جاؤن لیکن دل کو قوی کیا اور
اسم اعظم زبان دل سے پڑھنا شروع کیا کہ یکایک لکۂ ابر آئے گھٹا ٹوپ تاریکی چھا گئی کچھ ترشح ہونے لگا کہ دل
ابر سے ایک ماہ سیمہ پارہ نمونہ قیامت محشر فریب کم سن کم عمر ہر ہفت سے سجی ہوئی اُتری اور اُسکے ساتھ مین
کئی خواصین مہ جبین پریزاد کہ حسن خداداد اُنکا آتش فشان تھا اُس آفت کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسند پر لاکر بٹھایا
محفل سرود جمائی گئی گانا ہونے لگا اللہ ری وہ آوازین دلکش و دلربا مین کہ بے اختیار مرغ بسمل کی صورت تڑپتے
تھے شاہزادۂ عالیقدر اسکندر فرخ لقا ایک حجرے سے بیٹھے بیٹھے دیکھ رہے تھے اپنی دانست مین بالکل
روپوش تھے کوئی ان تک نہین پہونچتا تھا کہ ایک خواص واسطے ضرورت خاص کے اُدھر سے نکلی اُسکی نگاہ
اُس حجرے کے اندرونی سطح پر پڑی دیکھا کہ ایک نیا آفتاب اُسکے اندر جلوہ گر ہے روشنی پھیلی ہے جب اُسنے خوب
جھانک کر دیکھا معلوم ہوا کہ ایک اجنبی شخص بیٹھا ہے نووارد ہے وحشت اُسکے چہرے سے برس رہی ہے مسافرت
اُسکی صورت سے ٹپک رہی ہے جلدی اُلٹے پاؤن پھری ملکہ سے کہا کہ اے شاہزادی ایک نیا گل شگفتہ ہے جو سونگھو گی
تو مست ہو جاؤ گی دامن صبا نے آجتک ایسا گل شگفتہ نہین کیا ہے ملکہ نے کہا توڑ لا کنیز بولی کہ حضور عالم وہ اس
قابل نہین کہ شاخ گلبن سے پھول علیحدہ کیا جائے تا قیامت گلبن اپنی گریہ سے نہ رکیگا بہتر یہ ہے کہ قدم رنجہ فرما کر
دیکھ لیجیے دور نہین ہے نزدیک ہے اسی روش مین ہے شاہزادی بہزار نزاکت مسند سے اُٹھی اور اُس طرف چلی
جسطرف وہ کنیز لیچلی جب حجرہ کے قریب لیگئی ملکہ سے کہا دیکھیے اس حجرے مین تازہ پھول کھلا ہے شاہزادہ یہ
باتین سن رہا تھا اسم اعظم کا ورد کیا وہ نام پاک پڑھنے لگا ملکہ نے جیسے ہی قدم حجرے کے اندر رکھا رکھنے
کے ساتھ ہی بیہوش ہوئی کھڑے سے گری سر ملکہ آغوش شاہزادہ مین پہونچا شاہزادے نے فوراً شاہزادی
کو اُٹھا لیا اور اُسے پلنگ پر لٹا کے آہستہ آہستہ دامن سے ہوا دینے لگا اور عرق چہرے کا دامن قبا سے
پونچھا اپنے اسم اعظم کے دمون سے لخلخے اور بید مشک سے زیادہ کام لیا اور کنیزین گرد و پیش استادہ مہر سکوت
بدہان کچھ منھ سے نکال نہ سکتی تھین چند ساعت مین ملکہ کو ہوش آیا دیکھا کہ پلنگ پر لیٹی ہون ایک فتنۂ عالم
جو کہ ابھی مجکو اس بلائے بے درمان مین ڈال چکا ہے سرہانے بیٹھا ہوا مصروف تیمارداری ہے بدل وجان
غمگساری کر رہا ہے شاہزادی نے آنکھین نیچی کر لین مارے شرم کے کچھ منھ سے نہ نکال سکی خواصون نے پلنگ
سے اُٹھایا مسند تک لائین شاہزادۂ اسکندر فرخ لقا اُسی حجرے مین بیٹھے رہے ملکہ کو اب تاب کہان دل ہے
کہ اُسیطرف بھاگا جاتا ہے اور کلیجہ منھ کو چلا آتا ہے بیقراری سے آثار عشق ظاہر اُن خمار آلودہ آنکھون سے سرور محبت والفت پایا جاتا
تھا اُسکی خشکی لب اور اُڑے ہوئے رنگ چہرہ سے ثابت ہوتا تھا کہ تیر محبت کا لگ چکا ہے زخم خوردہ ہو گئی ہین خواص کو اشارہ
کیا وہ کنیز دوڑتی ہوئی حجرے مین آئی اور شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا کہ چلیے ملکۂ عالم بلاتی ہین ابھی تشریف لیچلیے

شاہزادہ بلاخوف وباک اسم اعظم پڑھتا ہوا ملکہ کیطرف چلا جیسے ہی شاہزادے سنے قدم رکھا شاہزادی
سرو قد اُٹھ کھڑی ہوئی اور مسند خالی کردی شاہزادے کو اُس مسند پر بٹھایا آپ مقابل مسند بیٹھ گئی شاہزادے
نے جو نظر ملکہ پر ڈالی گلشن حسن کا ایک ناشگفتہ پھول پایا سیاہ بال گھونگھروالے زلفین مانگ نکالے سینہ بھرا ہوا
گویا خط تیجرفی کھنچا ہوا راہ ظلمات تنگ وتاریک خضر کو راہ چلنا دشوار تھا چوٹی کمر تک پڑی ہوئی سرخ موباف اطلس
کا گویا سرخ سانپ کالے کوڑنگ کے بیٹھ رہا ہے بیاض گردن صاف چشمۂ حیات تھا صبح صادق کے لیے
شمع کافوری تھی اُس تن نازک پر سینہ کا اُبھار کچین اُبھری ہوئین بند محرم تنگ سے نکلنے کو آمادہ تھین شکم
صاف تختۂ قاقم نظر آتا تھا کلائی نازک مین سیاہ چوڑیان گویا گرد شاخ صندلین سانپ حلقہ کیے تھے پور پور
چھلے پہنے وزدحنا چھلونگے پر اسنے کی گھات مین جو قطرہ چہرے سے ٹپکتا تھا قطرۂ آب حیات تھا مانی وبہزاد
نے ایسی تصویر خواب مین بھی نہ دیکھی ہوگی اگر دیکھتے تو یہ طاقت نہ تھی کہ وہ تصویر بنا سکتے اگر بناتے تو وہ نازو
کرشمہ کہان پاتے کنیز باتمیز منہ چڑھی بولی کہ اے صاحب یہ خاموشی کب تک رہیگی کیا رات کہین اور دونی ہو جائیگی
ملکہ نے ایک آہ سرد کھینچکر دونون ہاتھون سے کلیجے کو تھام کر کہا کہ آپ اپنے نام ونشان سے واقف کیجیے اور کہان سے
تشریف لائے ہین اور کہان تشریف لیجایئے گا شاہزادے نے کہا میرا نام اسکندر فرخ لقا ہے فتاحی طلسم زنگین فلک
کو آیا ہون جس طرح ہو سکے گا اسکو فتح کرونگا اور باقی کیفیت لشکر کے گم ہونے کی اور اپنا گم ہو جانا اور جسب و نسب
سب بتادیا اور ملکہ سے استفسار حال کیا کہ آپ بھی تکلیف فرما کے اپنی سرگذشت ارشاد کرین ملکہ نے
کہا سنیے میری کیفیت یہ ہے لیکن مین یہ چاہتی ہون کہ پتا خانہ بدوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا شہزادے
نے کہا یہ مثل مجھپر واقعی صادق ہے آپ کے یہ مصداق نہین اگر آپ نے کسی اور معنے مین کہا ہو تو بھی قبل از مرگ
واویلا محض بے جوڑ بات ہے شاہزادی کچھ کھسیانی ہوئی شاہزادے نے کہا کھسیانی مت ہو یہ شرم کھانے کی
بات نہین ہے اپنی اپنی سمجھ ہے ہان فرمایئے ملکہ عرق عرق ہو گئی طبیعت کو درست کرکے کہا کہ اے شاہزادۂ
والا جاہ نزہت بہار یہان ایک مقام ہے وہان کا بادشاہ قتیل گل ہیسر ہرن جادو میرا باپ ہے
سنبل دراز جادو میرا نام ہے ایک روز مین اپنے باپ کی خدمت مین بیٹھی تھی وہ علم نجوم ورمل سے
خوب واقف ہین بیٹھے بیٹھے رمل ونجوم دیکھنے لگے درباب طلسمات دیکھا معلوم ہوا کہ ایک شخص طلسم زنگین فلک
کو فتح کریگا اور اُسی وقت ایک تصویر بھی میرے کہنے کے بموجب بہت عمدہ کھینچی اور کہا اے سنبل دراز جادو
یہ تصویر اُس شاہزادۂ فاتح طلسم زنگین فلک کی ہے مین نے وہ تصویر اپنے پاس رکھ لی لیکن وہ تصویر
ہی دیکھنے سے میرا دل گھبرانے لگا ان پتلی آنکھون سے جو تیر مژگان نکلے براہ راست میرے سینے کلیجے
سے پار ہو گئے سنان الفت دل مین جاکر دوسار ہو گئی یہ باغ جو آپ نے دیکھا ہے میرا بھائی اسکا مالک
ہے اُسنے بنوایا ہے اسمین ورزش کرتا ہے طلسمات مین ایک پہلوان شمار کیا جاتا ہے روزانہ یہان وہ ورزش
کرنے کو آتا ہے صبح کو وہ آئیگا اُس سے مقابلہ کرو خدا تمکو اُسپر فتح دیگا وہ تمہارا ساتھ طلسمات کی فتح
مین دیگا مین مجبور اُس نے روز دعا مانگتی تھی کہ جلدی سے شب ماہی ہجران آخر ہو اے شاہزادے مین
اپنی زیست سے عاجز آگئی اگر چندے دیدار نصیب ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ مجکو زندہ نہ پاتے خیر خداوند
سامری کی مہربانی ہے جو اُسنے ملاقات کرائی شاہزادے نے جیسے ہی خداوند سامری کا نام سنا
غصہ مین ہوا اور کہا کہ اے ملکہ بہت بڑا تیرا خیال مجھے ہوا اگر کوئی دوسرا یہ نام میرے سامنے لیتا تو بلا تامل قتل

اگر بازندہ نہ چھوڑتا ملکہ خوف سے سہم کر بولی خطا معاف پھر جو کہو اب تو مین خادمہ ہون جو کہر گئے وہ کرونگی کشور دل پر
تمھارا قبضہ ہو جو چاہے سو کہو لو یہ حضرت عشق ایسے نہین ہین جو اپنا دکر کرکے رکھین اچھا شاہزادے
آپ فرمائین کہ کیا کہون شاہزادے نے اپنی تقریر فصیح و بیان بلیغ سے اسلام کی خوبیان اور اسکی
عمدگیان بیان کین اور کہا دیکھو تم اہالیان طلسم کا کچھ زور ہم لوگون سے نہین چلتا یہ برکت ہمارے خدا کے
نام مین ہو مین تنہا طلسم زنگین فلک کو جا سکتا ہون ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا بلا شک بہت صحیح
ہو شاہزادے نے کہا اے ملکہ اگر پھر تمھارا دل ہو تو جو مین کہون وہ کرو اسوقت بخوشی خود اور اگر
خدا نے مجھکو فتحیاب کیا تو تمکو زبردستی مسلمان کرونگا شاہزادی سنبل دراز جادو نے کہا کہ اے شاہزادے
اگر سر طلب کرو حاضر ہو ۔ ع ۔ اے دوست اگر جان طلبی جان بتو بخشم ۔ از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم
شاہزادے نے جب دیکھا کہ یہ ہر صورت سے راضی ہو تب شاہزادے نے اُسکو مع کنیزان پر صفا
مسلمان کیا دل سے تصدیق اسلام کی ملکہ سنبل دراز جادو نے کہا اے شاہزادے صبح کو میرا بھائی
پہلوان ورزش کو آئیگا تجکو دیکھ کے عجب نہین کہ کشتی لڑے اُسکو کسی حکمت سے مسلمان کر لو وہ تمھارا
ساتھ بہت دیگا اس طلسم مین وہ اکیلا پہلوان ہو اور اُسکا نام یل صمصام جادو ہو شاہزادے نے
کہا خدا نے چاہا تو اُسکو بھی مسلمان کرونگا جب سب ذکر مذکور ہوئے شاہزادے کو قدرے امید فتحیابی
کی ہوئی شاہزادی نے در پردہ کچھ باتین چھیڑین خلوت تو تھی ہی شاہزادے نے کہا اے ملکہ سنبل دراز
یہ ہمارا قاعدہ نہین کہ اس طرح بے اختیار ہو کر ہر ایک عورت سے آزادانہ حالت مین وصل کرین
تا وقتیکہ کامل حق اُسپر اپنا ثابت نہو اور صحیح ملک نہو جاوے ملکہ نے اور کچھ باتین چھیڑین شاہزادے نے
بعد فتح طلسم عجائبات و غرائبات روبروے امیر صاحبقران ثانی عقد ہونے کا اقبال کیا اور وعدہ کیا کہ
اے سنبل دراز یہ ممکن نہین جو تیرا خیال ہو مسلمانون مین یہ قاعدہ نہین اور اپنی بھی سادی محبت جتائی کہ
تم ہی نہین ملکہ مین بھی عاشق ہون یہ باتین حد اختتام کو نہ پہونچی تھین کہ مخل حلیۂ عشاق تفرقہ انداز محبان
و مطلوبان پیر بے پیرے نے حجلہ مشرق سے سر نکالکر پردہ دوری فلک مین معروف ہوا شاہزادہ مسند سے اُٹھا اور
وضو کیا اور نماز ادا کی ملکہ سنبل دراز اور کنیزون کو سب قواعد و ارکان نماز سکھائے بعد ازان سنبل دراز
مع کنیزان محلات شاہی مین چلی گئین اتنے مین دیکھا کہ یل صمصام جادو تخت رووان پر سوار معلق چلا آتا ہو شاہزادہ
سنبھل کر کمرے مین جا بیٹھا کہ یل صمصام جادو کا تخت اُترا گٹھری اُتاری اور اکھاڑے کی طرف چلا شاہزادے
نے دیکھا کہ ایک عفریت ہو اگر پا جاوے تو دیو سفید کی آنکھ نکالے اسفندیار کا پنجہ پھیرے زور آزمائی
کو ایک کھیل جانتا ہو شجاعت شہامت کے علامات اُسکے چہرے سے خودبخود پھوٹے نکلتے ہین خم ٹھونک
اکھاڑے مین اپنے خداوند کا نام لیکر کودا تھا کہ اُسکی نظر کمرے کیطرف جا پہونچی دیکھا کہ ایک حسین واحد
جوان کچھ آثار ملال سفر کے سے اُسکے چہرے سے پیدا ہوتے ہین کچھ متحیر سا ہو اُسنے اکھاڑے سے
آواز دی کہ اے جوان تو کون ہو جلدی حال کہہ ایسا نہو کہ مفت میرے سر مین گرفتار ہو رگ خاندانی جوش
مین آئی اور کہا کہ مین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا فاتح طلسم زنگین فلک و قاتل ساحران روبہ خصال ہون
یل صمصام جادو نام سنتے ہی مثل بید کے کانپ گیا اور کہا این فاتح طلسم شاہزادہ کمرے
سے نکلکر باہر آیا یل صمصام جادو نے بزور سحر سانپ بچھو برسائے اُسنے اسم اعظم کو ورد زبان کیا سانپ

بچھو سب جلکر خاک ہوجاتے تھے تب صمصام جادو نے آگ برسائی وہ ببرکت اسم پاک ہوا ہوگئی تب اُسنے
بزور سحر تلوارون کا حملہ کیا کئی ہزار تلوار ایک دم سے شاہزادے پر ٹوٹ پڑین ببرکت اسم اعظم سب ردہوگئین
شاہزادے نے کہا ای پل صمصام جادو اگر تمام طلسم کے ساحر جمع ہون انشاء اللہ تعالی ایک بھی مجھپر غالب نہوگا
ناحق محنت کرکے پریشان ہوتا ہی پل صمصام جادو نے کشتی کا ارادہ کیا شاہزادہ بھی بسم اللہ کہکے اکھاڑے
مین اُترا گاؤ زوری ہونے لگی کبھی وہ انکو اکھاڑے سے باہر کرتا اور کبھی یہ اُکھاڑے سے باہر لیجاتے اس
کشمکش مین تمام زمین دھنس گئی بڑے بڑے غار پڑگئے پل صمصام جادو دلمین کہتا تھا کہ آج ایک شخص کہا
دیا ہی طلسم بھر مین کسیکو نہین جانتا تھا لیکن فاتح طلسم بہت طاقتور ہی پل صمصام جادو نے کہا کہ اب آپ بھی ذرا دم لے
لین اور مین بھی دم راست کرلون تب پھر زور ہو شاہزادہ سمجھ گیا تھا کہ بہت محنت کی ہی اسکا دم اُکھڑ گیا عاجز ہوگیا
ہی شاہزادے نے کہا ای صمصام جادو مین تمکو بہت بڑا پہلوان جانتا تھا لیکن کچھ بھی نہین تھوڑی سی بھی
گاؤ زوری مین تمہارا دل گھبرا گیا خیر دم راست کرلے انکو تو اس حال مین چھوڑ دیے کر انکا ذکر مناسب وقت پر کیا جا

اب کیفیت سنبل دراز جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ وہ اپنے محلات مین گئی دن بھر پریشان رہی کسی صورت سے اسے آرام نہ تھا دل پہلو مین گھبراتا تھا منتظر تھی
کہ شام جلد ہو مین چلون لیکن انتظار ہی کے دن رات بڑے ہوتے ہین کاٹے نہین کٹتے وصل کے ایام بالکل
معلوم نہین ہوتے اور یہ بھی خیال تھا کہ صمصام جادو گیا ہی نہین معلوم کیا حالت ہوئی ہو لیکن یہ سبب
قوی تھا فوراً رخصت ہوئی اور داخل باغ ہوئی دیکھا کہ صمصام سے جنگ ہو رہی ہی کہ شاہزادے کی نظر
سنبل دراز جادو پر پڑی صمصام جادو نے کہا کہ ای سنبل دراز جادو آج یہ شخص بلا ہی اتنی مدت مین
نہین معلوم کہ کاہیکا بنا ہوا ہی اور ایک دفعہ بہت زور سے لنگر اُکھاڑنا چاہا لیکن صمصام سے لنگر شاہزادہ کا نہ اُکھڑا
کہ شاہزادے نے بسم اللہ کہکے اسم اعظم برزبان کہکے لنگر صمصام جادو کا اُکھاڑ معلق زمین کرکے
سنبل دراز کے سامنے زمین پر کھڑا کر دیا اور کہا کہ صدق دل سے اسلام لا اور کلمہ پڑھ ورنہ مفر اب نہین
بہتر یہی ہی صمصام جادو نے صدق دل سے کلمہ اسلام پڑھا خاصہ مسلمان بنگیا اب شادیانہ خوشی کا دل ہی دلمین
سنبل دراز جادو بجاتی تھی اور کہتی تھی کہ زہے نصیب ایسا شخص میری زوجیت مین ہو اور ایسا شاہزادہ
میرا مالک کیا جائیگا دعوت کا سامان ہوا دو روز شاہزادے کو دعوت مین گذرے ملکہ سنبل دراز نے خوب
جشن کیے خوب جی بھر کے نظارہ یار کیا ہر وقت بلا خوف و خطر شاہزادے کے ہم پہلو رہا کی تیسرے روز
شاہزادہ اسکندر نے رخصت کا سامان کیا اور صمصام جادو سے ملکر رخصت چاہی صمصام جادو نے کہا
کہ مین ضرور ہمراہ چلونگا انشاء اللہ بہت جلد طلسم فتح ہوگا شاہزادی سنبل دراز نے کہا کہ مین امید کرتی
ہون کہ مین بھی اس سفر مین چلون شاہزادے نے منع کیا صمصام جادو اپنے باپ کے توشہ خانہ مین گیا
اور وہان سے ایک خیمہ ہزار چوب اور کچھ ہتھیار اور ایک چادر لایا اور شاہزادے سے کہا کہ یہ سب اشیا
طلسمی ہین خاص خداوند سامری کے ہین انکے بڑے خواص ہین خیمہ ہزار چوب ہی دیکھنے مین بالکل کچھ
نہین لیکن لاکھون آدمی اسمین آجاتا ہی کوسون تک پھیل جاتا ہی اور یہ ہتھیار سلیمانی زیب بدن کیجیے ساحر
اسکی صورت سے بھاگتے ہین اور یہ چادر بھی اُس خداوند سامری کی ہی لاکھون ساحر قید کر دیجیے یہ چادر اُنپر ڈال

دیجیے سب کے سرون پر یہ چادر پہونچیگی کسی ساحر کی یہ مجال نہوگی جو اسکے نیچے سے نکل جاسکے اسکے نیچے سحر بھی نہین کر سکتا سنقیل وزراز جادو یہ محبت اپنے بھائی کی دیکھ کے بہت خوش ہوئی صمصام جادو نے بھی یہ معلوم کر لیا تھا کہ مجھسے پہلے میری بہن اسطرح سے مع خواصون کے مسلمان ہو گئی ہے پانچوین روز شاہزادۂ اسکندر فرخ لقا مع صمصام جادو کے آگے چلے یہ دو شخص چلے جاتے تھے دریافت راستہ کی کوئی ضرورت نہین تھی کہ صمصام سب جانتا تھا دوسرے روز ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ آگ کا دریا ہے تمام آگ بھری ہے شعلہ آسمان تک جاتے ہین دریا کے اُس ساحل پر ایک قلعہ بہت آہنی اور سنگین بنا ہے صمصام نے اُسکا نام قلعہ قہقہار یہ بتایا اور اُسکا افسر ہے طیفال جادو تمام ہی شیوۂ مردانگی مین فرد ہے مرد میدان نبرد ہے صمصام جادو نے وہ خیمۂ عالی استادہ کیا خود بخود تمام زمین گھیر لی تمام خرگاہین تمام بارگاہین جدا جدا کمرے دو منزلہ سہ منزلہ بنے ہوئے سب سامان پر تکلف اُسمین موجود شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا صمصام بھی اُسی مین آرام گزین ہوا بلا اندیشہ و تامل رات گذری جب سیاہ دیو لیل آرام گزین نہانخانہ ہوا اور ترک فلک تیغ اجلال بکف میدان نبرد مین آیا دیکھا کہ ایک ساحر آرہا ہے صمصام نے کہا دیکھیے ایک ساحر آتا ہے کہ وہ آگے معلوم ہوا اور یہ کہا کہ مجھے طیفال جادو افسر نے بھیجا ہے اور یہ دریافت کیا ہے کہ تم کہانسے آئے ہو اور کہان جاؤگے شاہزادے نے کہا کہ ہم لشکر صاحبقران سے واسطے فتح طلسم رنگین فلک کے آئے ہین وہ ساحر اُسیوقت واپس گیا اور جاکر طیفال جادو سے کہا طیفال نے طبل جنگ بجا دیا دیکھتے کیا ہین کہ آگ کا دریا بڑھتا چلا آتا ہے تمام خیمے کے اندر دھوان چھا گیا شاہزادہ نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ دھوان اُسیوقت موقوف ہو گیا صاف میدان نظر آنے لگا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ لشکر ساحران ہزار در ہزار پرے جمائے آگ کے بیچ مین چلے آتے ہین گویا صاحب دوزخ ہین کہ چارو نطرف اُنکے آگ ہے بیچ مین وہ ہین مقابل آکر صف آرائی کی ادھر سے شاہزادہ مع اپنے سالے صمصام جادو کے میدان مبارزت مین آیا طیفال جادو سے ساحرون نے کہا کہ حریف کی طرف سے فقط دو آدمی ہین اور کوئی بھی نہین طیفال جادو نے کہا ایک ساحر جاوے اور جلد اُنکو گرفتار کر لاوے رگ زن جادو آیا اور سحر کا کارخانہ پھیلایا صمصام جادو نے وہ چادر لیکر اُسپر پھینکی کہ وہ اسکے نیچے دب گیا جب وہ ناکامیاب ہوا تب بحکم طیفال جادو کے اور چند ساحر آئے اسی طرح سے بہت سے آئے لیکن چادر کے وزن سے کسی نے رہائی نہ پائی صمصام جادو نے شاہزادے سے کہا کہ یہ کارخانۂ سحر ہے یون ہی برسون لڑائی رہیگی اور ساحر آتے جائینگے قلب دشمن پر حملہ کرین شاہزادے نے کہا بہتر ہے چلو دولون صاحب سالے بہنوئی شمشیر بکف ہو کر چلے اسم اعظم پڑھکر صمصام پر دم کیا اور ایک دم سے اللہ اکبر کا نعرہ مارتے ہوئے فوج دشمن پر حملہ آور ہوئے دیر تک خوب لڑائی ہوئی کُشتون کے پشتے لگ گئے تودہ دانبار ہو گئے ساحرون کو جان بچانا مشکل ہوئی طیفال جادو بار بار نیا سحر کرتا تھا لیکن ببرکت اسم پاک کے کچھ دولون کاردیان بھی میلا ہوتا چار گھنٹے کامل تیغزنی رہی کہ ہزارون واصل جہنم ہو گئے اور ہزارون زخمی ہو گئے میدان کارزار صاف نظر آنے لگا ساحرون سے جنگل پٹ گیا لاشون سے دشت اٹ گیا طیفال جادو کو صمصام جادو نے گرفتار کیا جب سردار مقید ہو گیا لشکریون نے اطاعت قبول کی سب کو جو بچے تھے مع طیفال جادو کے مسلمان کیا کلمہ پڑھایا وہ سب صدق دل سے پکے مسلمان ہو گئے جبکہ ہندوی چرخ حجلہ مغرب مین روپوش ہوا اور سرہنگ شب مع تمامی لشکر رونق افروز میدان نبرد ہوا کھیت

اسکے ہاتھ رہا رات بھر خوب جشن رہے یا تو شب اولی مین فقط دو ہی آدمی اُتنے بڑے خیمے مین آرام پذیر رکھے
یا آج وہ خیمہ مسلمانون سے بھرا ہوا دکھائی دیتا تھا طیفال جادو نے افسری لشکر کی بھر گاہ شاہزادے سے
پائی خلعت عطا ہوئے طیفال جادو خرم و خندان خیمہ مین آرام پذیر ہوا لشکر والے سب بستر خواب پر آرام کر
رہے کہ سپیدہ دم افق مشرق سے طالع ہوا اپنے بسترون سے اُٹھے خیمہ اُکھیڑا گیا آگے بڑھنے کی ٹھہری جو
دریاے آتش دیکھا تھا محض ایک صاف جگہ نظر آتی تھی نہ آتش تھی نہ دھوان تھا سحر کا کرشمہ تھا شاہزادہ قلعہ
قیفاریہ مین آیا طیفال نے دعوت کی ایک روز یہان دعوت مین گذرا طیفال کے زن و فرزند عزیز و
اقارب سب مسلمان ہوئے سچے کلمہ گو بنے ارکان اسلام اُنکو شاہزادے نے بتائے دوسرے روز وہان سے
آگے بڑھے ذکر انکا وقت پر آویگا اب اور کیفیت ملاحظہ ہو جب یہان لڑائی یون ہوئی اور سب مسلمان ہوئے
ایک ساحر قلعہ قیفاریہ کا دربان بھاگ کر مذبوح لالہ رنگ جادو بادشاہ طلسم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا اور کہا کہ قلعہ
قیفاریہ کا افسر لڑنے سے جب عاجز ہوگیا بمجبوری مسلمان ہوگیا کل وہ قلعہ سنجریہ پر آجاوینگے مذبوح لالہ رنگ جادو
نے کسکس جادو کو طلب کیا اور کہا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو کو اطلاع ہو کہ فوراً مع فوج بیشمار مقابلہ حریف
پر جاے کسکس جادو نے ملکہ نوبہار جادو کے پاس پہونچکر سب حال سنایا اُسنے اُسیوقت ارادہ نہضت کیا
اور فوج ساحران لاکھو لاکھ لیکر روانہ ہوئی کر ذکر اسکا وقت پر آویگا طیفال جادو نے مع لشکر قلعہ
سنجریہ کا محاصرہ کیا قلعہ سنجریہ کا ایک افسر تھا گرگ دندان جادو نام اُسنے بہت سے سحر قلعے کے اندر
سے کیے آگ برسائی سانپ برسائے لیکن برکت اسم پاک کچھ بھی اثر نہوا گرگ دندان لشکر ساحران لیکر
نکلا اور لڑائی کی ٹھہری دونون لشکر آپسمین مل گئے خوب تلوار چلی صمصام جادو اور شاہزادہ اور طیفال
نے ساحرون کا قافیہ تنگ کردیا ایک چند ساعت مین نشان اسلامی پر فتح کا پرچم اُڑانے لگا دشمنان بدین
روبہ مثال بھاگے صمصام جادو نے چادر کے ذریعہ سے سب کو گرفتار کیا گرگ دندان عین میدان جنگ
مین قتل ہوا بہ نسبت جنگ سابق کے اسی لڑائی مین بہت ساحر مارے گئے صمصام جادو نے اسلام پیش کیا
اُن سبھون نے اسلام بخوشی خاطر منظور کیا سب پابند ہوئے اسکا بھی افسر طیفال جادو مقرر ہوا قلعہ سنجریہ
خوب لوٹا گیا بیشمار مال و متاع قلعہ سنجریہ کا خزانہ عامرہ شاہزادے مین جمع ہوا جب قلعہ سنجریہ سے طیفال جادو
نے طرف بیت الفرح کے کوچ کیا آمد لشکر اسلام کی طلسم مین برابر دھوم مچی تھی کہ مسلمانون کا لشکر آیا ہے برابر
فتح کرتے چلے آتے ہین ایک نامہ طیفال جادو نے لکھا کر حاکم بیت الفرح کے پاس اس مضمون کا لکھا
کہ معلوم ہو حاکم بیت الفرح کو کہ لشکر نصرت اثر شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کا اس طرف آیا ہے کہ یہ فتاح طلسم ہین
لوح لیکر صاحبقران کے پاس واپس جائینگے شاہزادے پر کوئی سحر تمہارا تاثیر نہ کریگا لڑائی بیکار
ہے تم آکر پابوس ہو تو بہتر ہے ورنہ رنج اُٹھاؤ گے خود یہ ایک شخص لشکری کے ہاتھ وہان بھیجا حاکم بیت الفرح
مسند پر بیٹھا مے نوشی مین مصروف تھا لولیان سیمین ساق سے ہم کنار ساقیان مہوش سے ہم پہلو مہ جبینان ناہید
طلعت رقص مین موجود تھیں عجب رنگ کی کیفیت تھی کہ اُسوقت کی محفل قابل دید تھی کسی دربان نے
بوجہ نام طیفال جادو کے نہ روکا سیدھا یہ ہنسراج جادو حاکم بیت الفرح کے محل مین
گیا اور کہا کہ مین طیفال جادو کے پاس سے آیا ہون اور یہ خط لایا ہون ہنسراج جادو نے جیسے ہی وہ خط
پڑھا کمال غضب سے سرخ چہرہ ہوگیا دانت سے دانت بجنے لگا جسم بھر مین رعشہ آگیا نامہ کو پھاڑ ڈالا

پیامبر کو قید کر لیا اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نوبہار سفید پوش کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ دس لاکھ ساحر کی فوج لیکر روانہ ہوئی اور ہفسراج حاکم بیت الفرح سے ملی ملکہ کی دعوت کی گئی ہفسراج جادو نے بزور سحر ایک آہنی دیوار لشکر اسلام کے روبرو بنا دی کہ ساحر غدار فلک نے مشرق سے سر نکالا صدا آئی ہوئی برق وسنان و شمشیر چمکنے لگی رستخیز کا نمونہ گرم تھا ملک الموت نے بھی اپنا خیمہ نصب کیا لشکر اسلام نے دیکھا کہ ایک دیوار آہن حائل ہے اور لشکر ساحران اُس دیوار سے ادھر آیا اور بترتیب صف آرائی میں مصروف ہے کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو میدان میں آئی اور بزور سحر اُسنے ایک باغ آراستہ کیا اور جامہ اپنا ہلایا باغ میں بہار آئی ازاہیر خوشرنگ شگفتہ ہوئے کلیاں چٹک کر ہنسنے لگیں جب باغ بہار سے آراستہ ہوا دفعتاً باغ کا پردہ اُلٹ دیا سب نے اپنی آنکھوں سے وہ باغ کی بہار دیکھی بیچ میں ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بہت عمدہ پوشاک پہنکے بیٹھی ہے ملکہ نے کہا اے بہار برکت سحر سامری آؤ اہالیان لشکر اسلام اُس باغکی طرف بے اختیار دوڑے کوئی کسیکی نہیں سنتا تھا دیوانہ وار اُس طرف چلے جاتے تھے لشکر اسلام کا رنگ بگڑنے لگا شاہزادے نے جلدی سے اسم اعظم پڑھکر پانی پر دم کیا سب پر چھڑکا جو باقی تھے وہ رہ گئے جو چلے گئے تھے وہ باغ کے بہار کے مقید ہوئے بہار نے سب سے کہا کہ جاؤ سب کو قتل کرو صمصام جادو نے چادر کو پھیلایا اور سب کی گردن پر ڈالا وہ چادر اسقدر طویل ہوئی کہ باغ کو بھی گھیر لیا ملکہ نے دیکھتے ہی جلدی سے بزور سحر اپنے کو غائب کیا شاہزادے نے سب پر پانی پڑھکر چھڑکا سب بہار کے سحر سے رہا ہوئے قدم شاہزادے پر گر پڑے وہ باغکی بہار خزان ہوئی ملکہ ہفسراج جادو کے پاس گئی اور سارا حال بیان کیا جب سحر گردان شب نے ساحر روز کو شکست دی ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بہ تبدیل لباس خیمۂ عالی شاہزادے میں آئی دیکھا کہ ایک ماہ پیکر عطارد منظر زہرہ جبین پر تمکین بستر استراحت پر آرام فرما ہے چہرے کی ضیا سے شمع مشعل ماند ہوتی ہے ہزار جان سے عاشق ہوگئی امید وصل نے دل میں گھر کیا بے اختیار ہو کر چاہتی تھی کہ منہ سے منہ ملادے لیکن بعض اسباب مانع اس حرکت بیباکانہ کے ہوئے بزور سحر مع مسہری زرتار کے خیمے سے اُٹھا اپنے ملک میں واپس گئی کہ جسکا ذکر وقت پر آویگا اب کیفیت جنگ کی ملاحظہ ہو جب کہ شہنشاہ فلک خواب نوشین سے بیدار ہوا اور دریچۂ دار الامارۂ مشرق سے سر نکالا صمصام جادو اور طیفال جادو اُٹھے شاہزادے کے حجرے کو آئے دیکھا کہ شاہزادہ غائب ہے دیر تک سکوت میں رہے صمصام جادو نے کہا کہ عذر کرنا بیفائدہ ہے دشمن مقابل ہے جنگ کی ٹھہرے ادھر طبل جنگ بجا ہے لیکن لشکریوں پر ظاہر نہو طیفال جادو نے کمان فوج ہاتھ میں لی اور لڑائی کو نکلا دونوں صفیں غٹ پٹ ہو گئیں ~ چو از ہر دو آن پیل ارجمند ÷ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ÷ درید و برید و شکست و ببست ÷ یلان را سر و سینہ و پا و دست ÷ صمصام جادو نے داد مردانگی دی خوب ساحروں کو قتل کیا ہفسراج جادو بوجہ اسکے کہ ملکہ نوبہار سفید پوش کے متحیر تھا اور فکر میں ڈوبا تھا کہ وہ کیوں میدان معرکے سے چلی گئی اور فوج یہیں چھوڑ گئی طیفال جادو بھی طریقہ سرفروشی و جانبازی کا دکھلاتا تھا کہ صمصام جادو نے سب لشکر پر حملہ کیا تھے کہ مہیار نیر فلک آرام کرنے کے لیے خیمہ مغرب میں گیا

اور داہیہ شب نے تھکے ماندون کے سلانے کے لیے بستر آرام بچھایا دونون لشکر اپنی جگہ پر آئے فریقین
کو تفکر پیدا ہوا صمصام جادو یہ جانتا تھا کہ شاہزادے پر سحر موثر نہین ہوتا لیکن معلوم نہین کہ کس
ساحر نے یہ چالاکی کی اور شاہزادے کو کسنے غائب کیا ہنسراج جادو نے بزور سحر اپنے لشکر کے گرد ایک
اژدہا قوی ہیکل آتشین دم بنایا جو لشکر کا طلایہ دار و محافظ تھا اُسکی اُنچان کے سایے مین لشکر ساحران پوشیدہ
تھا لیکن ہنسراج کو بھی نہایت تعجب تھا کہ ملکہ نوبہار سفید پوش جادو بے کہے سنے چلی گئی اسکا سبب
نہین معلوم ہوتا کہ کیون چلی گئی اور کہان گئی اور وہ کون بات تھی جو نہین کہی گئی رات ہی کو ایک ساحر
دوڑ و چابکدست کو بادشاہ طلسم ندبوح لالہ رنگ کی خدمت مین روانہ کیا اور سارا حال گذشتہ مع ملکہ
کے لکھ دیا سلطان طلسم کھانا کھا رہا تھا کہ ساحر پہونچا اسکا ذکر وقت پر آویگا اب ملکہ نوبہار کی کیفیت
ملاحظہ ہو کہ وہ شاہزادے کو لیکر مکان پر پہونچی اور گل تر و تازہ رخسار شاہزادے کی اپنے نرم ملائم حنائی
ہاتھون سے بلائین لینے لگی کہ شاہزادے نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تو کون ہے ملکہ ہاتھ چھڑا کر روپوش ہوئی
شاہزادہ اُٹھ بیٹھا اور متحیر ہو سونگران ہوا کہ مین کہان ہون اور غصہ مین آکر چاہا کہ نعرۂ اللہ اکبر مارے
کہ ملکہ نوبہار جادو سامنے موجود ہوئی اور دست بستہ یہ عرض کی کہ ؎ یہ گھر گو کہ میرا ہے تیرا نہین ٭ پر اب
گھر یہ تیرا ہے میرا نہین ٭ بلاشک یہ خادمہ قصور وار ہے سراسر خطاکار ہے مستوجب تعزیر ہے لیکن کچھ حقیقت حال
میری سن لین کہ بادشاہان عالیجاہ و شہریاران کامگار اسی واسطے ہوتے ہین کہ مظلومون بیکسون کی
فریاد سنین شاہزادے نے کہا کہ بیان کر ہم تیرا انصاف کرینگے ملکہ نے سلام کیا اور کہا کہ مین بنظر عداوت
آپسے جنگ کرنے گئی تھی اور مجھے اپنے سحر پر بڑا غرور تھا اور مین سحر سازی مین سب پر کامیاب ہوتی
ہون جسوقت لڑائی کا رنگ بگڑا اور آپ کے لشکری چلے گئے مجھکو خیال ہوا کہ صاحب لشکر کو دیکھنا
ضرور ہے آپ کے خیمے مین گئی آپ آرام کرتے تھے آپکے سنان و ابرو و تیر مژگان کلیجے سے نکل گئے تیغ محبت
نے گھائل کیا خنجر بینی نے دل کو چاک کیا آتش حسن رخسار نے خرمن دل کو جلا دیا مین بزور سحر بالا بالا
آپ کو یہان لائی اسکی داد چاہتی ہون مین مظلوم ہون جو تمھارا خداوند ہے اُسکے وسیلہ سے مجھ خستہ پر رحم
کرو ورنہ مین ابھی اپنے کو مار کر مرجاؤنگی شاہزادے نے کہا اے ملکہ دیکھ تو نے بڑا دھوکا دیا تو میری
قطعی دشمن ہے ایسے وقت مین ایسا دھوکا اچھا نہ تھا اور یہ جان رکھ کہ مجھپر تم لوگون کا سحر اثر نہ کریگا
مین ابھی جا سکتا ہون کوئی ساحر طلسم مجکو روک نہین سکتا اگر تو پہونچا دے تو بہتر ہے کہ تکلیف نہو ورنہ
مین ابھی جاتا ہون ملکہ نے قدمون پر گر کے کہا کہ بادشاہ عادل سب کام ترک کر کے پہلے عدل کرتے ہین
عدل سب سے زیادہ ہے مجھ مظلومہ کا انصاف کیا جاوے یہ کہکر خنجر کھینچ لیا اور کہا کہ مین مارے لیتی
ہون شاہزادے نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے ملکہ مین بلا عقد موافق اپنے طریقہ کے کوئی کام نہین کر سکتا ملکہ نے
کہا کہ مین موجود ہون شاہزادے نے کہا کہ میرا عقد امیر صاحبقران کے روبرو وہین
ہو سکتا ہے جب یہ طلسم فتح کر کے جاؤنگا تب عقد ہوگا ملکہ نے کہا مین یہ کچھ نہین جانتی میرا انصاف ضرور کیا جاوے
جس طرح سے چاہو مین حاضر ہون یہ کہکر ملکہ نے بیجا بالی شروع کی پردون کو درہاے کالبد سے علیحدہ کردیا
اپنی صورت زیبا کا لطف ہر طرح سے دکھایا شاہزادے کو دام مین لائی تھی لیکن شاہزادہ اپنی بات پر
قائم رہا اور وعدہ صادق دیا کہ ضرور مین تجسے ایفاے وعدہ کرونگا لیکن چندے تامل کرو تب شاہزادے نے

نے اسلام پیش کیا ملکہ نے عرض کیا کہ اگر جان بخشی ہو تو عرض کرون شاہزادے نے کہا بلا تکلف بیان
کرو ملکہ نے کہا کہ مین اسوقت موجود ہون میری جان تک نثار ہے تو طریقہ کیا چیز ہے اور دل سے مجھے مسلمان
سمجھو لیکن جبتک طلسم آپ فتح نہ کرین تب تک مجھے اسی حالت پر چھوڑ دین اور وعدہ صادق کیا کہ کیسا ہی ہو مین آپ کا
ساتھ دونگی اور مسلمان ہون لیکن افشار راز میرا بعد فتح طلسم ہو اور اے شاہزادے اگر مین آپ کے مقابلہ کو آؤن
تو برا نہ مانیے گا اور کچھ خیال نہ کیجیے گا بمجبوری مین آؤنگی اور دل سے مین آپ کی اسی امر مین ساعی ہون
شاہزادے نے کہا اے ملکہ اب مجھے پہونچا دو ملکہ نے کہا اے شاہزادے آپ کیون گھبراتے ہین میری
چھوٹی بہن سراج جادو گھڑی گھڑی کی خبر دیگی اگر کچھ بھی ہوگا فوراً اپنے تئین پہونچا دونگی افسوس ہے کہ اسقدر عرصہ دراز
کا وعدہ ہے اور یون جدائی مین زندگی کیونکر ہو گی اپنی فوج کو اطلاع کر دیجیے اور اگر موقع دیکھیے تو یہان سے
لڑائی شروع کر دیجیے شاہزادے نے اپنے سالے صمصام جادو کے نام مفصل حال لکھکر چھوٹی سالی
سراج جادو کے معرفت بھیجا سراج جادو زمین کے اندر سے مقام نشست صمصام جادو مین جا کر نکلی
صمصام جادو حیرت مین ہو گیا کہ اسنے خط دیا صمصام جادو نے خط پڑھا اور جواب نامہ لکھا سراج جادو
کو دیا سراج جادو نے لا کر شاہزادے کو دیا شاہزادہ کسیقدر مطمئن ہوا اور یہان بھی سب کو اطمینان
ہوا ادھر کا حال سنیے جسوقت ساحر مرسلہ سراج جادو طلسم کے پاس پہونچا سلطان نے حقیقت حال نامے سے
واقف ہو کر ایک غضب نامہ ملکہ نوبہار جادو کو تحریر کیا اور لکھا کہ بہت جلد ہمسراج جادو سے مل اور ایک
ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر تہ زمین چاک کرتا ہوا مکان ملکہ مین تہ زمین سے نکلا اسوقت ملکہ عین لطف
مین شاہزادے کے زانو سے لگی ہوئی ٹھٹھولون کے ساتھ باتین کرتی تھی کہ ساحر کو دیکھکر رنگ رو
متغیر ہوا عتاب نامہ پڑھا اور پڑھکر جواب لکھا ساحر کو روانہ کیا شاہزادے سے ملکہ نے کہا کہ عتاب
سلطانی ہوا یہ آپکی محبت مین نتیجہ ملا دیکھیے کیا ہوتا ہے وہ ساحر سلطان طلسم کی خدمت مین حاضر ہوا اور ساری
کیفیت زبانی جو دیکھی تھی عرض کی سلطان طلسم سخت غصہ مین ہوا ادھر ملکہ نے اپنی بہن کے معرفت شہزادے
کو لشکر مین بھیجا اور آپ اسیوقت ہمسراج جادو کی طرف روانہ ہوئی شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا اور
صمصام جادو کو طلب کیا صمصام جادو حاضر ہوا جنگ گزشتہ کا حال دریافت کیا اسنے بیان کیا ادھر
سلطان کا قاصد ملکہ کے مکان پر آیا دیکھا کوئی نہین ہے واپس گیا سلطان اور بھی غضبناک ہوا جبکہ سلطان
چرخ چہارم بادشاہ شب کو شکست دیکر تخت فتحیابی پر بیٹھا طبل جنگ بجا صفین استادہ ہوئین جرنغار و برنغار
و سرنغار ترتیب دی گئین میمنہ میسرہ جناح قلب سب آراستہ ہوئین ہر ایک سردار اپنی کمان لیے درستی مین مصروف
برق سنان کوندنے لگی آتش شمشیر ملتہب ہوئی آفتاب کی کرنین شمشیر زنون کے جوہر کو اسطرح سے دکھلاتی
تھین کہ نگاہ چکا چوند ہو مین آتی تھی ہر ایک سوار غرق آہن تھا عرصۂ نبرد گویا آہن کا معدن تھا گھوڑے برق دم
صبا رفتار برنظر شہسوار قدم دشمنون پر جولانی کرنے مین برق تھے جنکی تیزی و تندلجامی سے شہسواران
چابک عنان کے چہرے فق تھے کہ لڑائی شروع ہوئی ملکہ نوبہار جادو سرگرم رہنمائی تھی ہمسراج جادو
قلوب فوج کو بڑھاوے دے رہا تھا کہ غضب نامۂ سلطان ہمسراج جادو کو دربارۂ ملکہ پہونچا ہمسراج جادو
دیکھکر سخت متحیر تھا ملکہ سے حال غضب نامہ سلطانی بیان کیا ملکہ نے کہا مین فوج کو لیے ہوئے دربار سلطانی
مین جاتی ہون ہمسراج سمجھا کہ اگر یہ جاتی ہے فوج کے پاؤن اکھڑ جائینگے ملکہ کو سمجھانے لگا ملکہ نے کہا کہ

کمبخت یہ سارا فساد تیرا بویا ہوا ہے زہر دیکر نوشدارو دیتا ہے سلطان طلسم کے حواس باختہ ہین کبھی
فاتح طلسم پر کامیاب نہوگا شاہزادہ فاتح طلسم سبکو گرفتار کریگا ہنسراج جادو ملکہ پر برہم ہوا از حد غصہ
کیا ملکہ نے اپنی فوج کو جنگ گاہ سے علیحدہ کیا اور ہمراہی ہنسراج سے جدا ہوئی سیدھی لشکر شاہزادے
سے آملی فوج کو علیحدہ ٹھہرا دیا سہ پہر تک خوب فوجی لڑائی ہوئی لشکر شاہزادہ نیرہ دست ہوتا چلا جاتا
تھا کہ صمصام جادو نے قلب لشکر پر ایک سمت سے حملہ کیا کہ فوج کے پانون اکھڑ گئے ہنسراج جادو نے
بزور سحر ایک اژدہا بنایا اور صمصام جادو پر روانہ کیا اژدہے نے دم کھینچا کہ صمصام جادو کو پیٹ
مین رکھ لیا یہان لشکر شاہزادے مین صمصام جادو کا غل مچگیا فوج دل شکستہ ہوگئی رنگ لڑائی کا بدلا چاہتا تھا
کہ ایک طرف سے شاہزادے نے بہت سخت حملہ قلب لشکر پر کیا ہنسراج جادو نے سحر کاری شروع کی لیکن
شاہزادہ قریب پہونچ گیا اور ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ ہنسراج جادو دوزخ مین پہونچ گیا حوالہ
شیطان علیہ اللعن ہوا تب تو فوج لگی بھاگنے غدر ہوگیا بلڑ مچگیا لشکر اسلام نے لاکھون کو تعاقب کر کے
راہ عدم دکھائی اور لاکھون کو گرفتار کیا منصور و مظفر شاہزادہ جنگ گاہ سے واپس پھرا مال و
متاع کی کوئی انتہا نہ تھی مال بے شمار خزانہ حساب سے باہر ہاتھ آیا جبکہ احمر پوش نہار گلکدہ عشرت شفق مین
تشریف فرما ہوا تھکے ہوئے لشکر اسلام کے مقام فرودگاہ پر آئے آرام کرنے لگے جسوقت شب پردہ دار
اسرار طالبان و مطلوبان جور زلف دراز سے ٹھنڈھی سانسین لیتی تھی ملکہ کو شاہزادے نے
طلب کیا ملکہ خیمۂ شاہزادے مین آئی شاہزادے نے سبب اس امر کا دریافت کیا ملکہ نے کہا آپکی محبت
و عشق نے مجکو بجز اسکے کہ آپکی خدمت مین موجود رہون اور کسی کام کا نہ رکھا ہمیشہ اپنے دل سے بے قابو
ہون وہان کوئی اور نہ تھا درمیان ملکہ و شاہزادے کے رمز کی باتین ہو رہی تھین کہ خروس عرش نے اللہ اکبر
کی ندا دی مصلی فلک محراب شفق مین نماز فجر ختم کر کے وظیفہ مین مشغول تھا کہ شاہزادے نے حسب اتفاق رائے
ملکہ بیت الفرح کا کوچ فرمایا اسکا ذکر وقت پر ہوگا ادھر جنگ و ستیز سے ایک ہرکارہ سلطان طلسم کی خدمت مین
پہونچا اور کیفیت جنگ موبمو عیان کی حال قتل ہنسراج جادو سنکر سلطان طلسم نہایت اندوہگین ہوا جامہ
ماتم زیب جسم فرمایا بعد تین روز کی عزاداری کے ایک خط فریب جادو کو لکھا اور ساری کیفیت مرقوم کی فریب جادو
بمجرد وصول فرمان سلطانی روانہ ہوا اسکا ذکر وقت پر آئیگا یہان شاہزادے نے چلتے وقت صمصام جادو کو
تلاش کیا پتہ نہ لگا فوج نے جو دیکھا تھا عرض کیا ملکہ نے بزور سحر اژدہے کو بلایا اور صمصام جادو کو طلب
کیا اژدہے نے صمصام جادو کو لاکر حاضر کیا اس خوشی مین شاہزادے نے ایک دن جشن مین صرف کیا
دوسرے روز شاہزادہ مع ارکین لشکر و ملکہ بیت الفرح کیطرف چلے بیت الفرح ایسی جگہ تھی کہ سلاطین
طلسمات یہان سیر کو آیا کرتے تھے سلاطین طلسمات نے نئے نئے عجائبات بنائے تھے سب طلسمون سے یہ
جگہ بہت خوب تھی نزہتگاہ سلاطین طلسمات بیت الفرح مشہور تھا ملکہ نے سب طلسمات عجائبات و غرائبات
دکھلائے شاہزادے نے خوب بیت الفرح کی سیر کی کہ ایک ساحر لشکر ملکہ نے فریب جادو کے آنے
سے اطلاع کی ملکہ نے شاہزادے سے کہا شاہزادے نے اسی روز کوچ کیا وقت غروب آفتاب
کے شہر پناہ رنگین فلک پر جا پہونچے فریب جادو فوج گران لیے پڑا تھا رات تو آسائش سے گذری صبح
ہوتے ہی فریب جادو نے تیر و سنان و خنجر و شمشیر لشکر اسلام پر برسانا شروع کیا سارا لشکر خیمے کے اندر

آگیا وہ خیمہ گویا اُنکا اسیر تھا نو بہار سفید پوش جادو نے بہار کو بلایا ہزارون پری جمال عورتین ہاتھون مین گلدستے
لیے ہوئے آپہونچین اور باغ تیار کیا جب سب آرائش سے باغ تیار ہو گیا بہار جھومتی اٹھکھیلیان کرتی ہوئی
باغ کی زیب و زینت مین مصروف ہوئی ملکہ نو بہار ایک تخت پر متمکن تھی ہزارون پرستاران مہ جبین گلدستے لیے
ملکہ نو بہار کے گرد پیش کھڑی تھین کہ ایک دم سے پردہ باغ کو مثل سینی تھیٹر کے اُلٹ دیا کہ جس سے فوج
فریب جادو کا کایا پلٹ ہو گیا سب بے اختیار ملکہ نو بہار کیطرف بھاگ آئے ملکہ نو بہار نے کہا کہ جاؤ
فریب جادو کو مار کر یہان آؤ لشکر فریب جادو پر جا گرا فریب جادو بھاگ نہ سکا وہین کا وہین رہ گیا
لشکریون نے کام فریب جادو کا تمام کیا ملکہ نو بہار کیطرف آئے ملکہ نے وہ بہار رخصت کی ساحر سب
سکوت مین تھے کہ ملکہ نے ایک پانی برسایا سب خوب نہائے حواس درست ہوئے شاہزادے کی
خدمت مین لائی شاہزادے نے سب کو مسلمان کیا اور اُس روز بیرون شہر پناہ قیام کیا جب شاہ خاور
بزم افروز فلک چہارم ہوا شاہزادہ اسکندر فرخ لقا شہر پناہ سے گذر کر شہر کے اندر آئے سلطان طلسم
نہ لوح لالہ رنگ لشکر لیکر لڑائی پر موجود ہوا سات روز ملک برابر شبانہ روز سخت لڑائی رہی ملکہ سے سحر آزمائیان
ہوئین سلطان طلسم نے ملکہ طلسم کیجانب کہ وہ سحر تازہ کی فکر مین بیخبر بیٹھی تھی ایک پنجہ فولادی بھیجا پنجہ گرتے ہی ملکہ نو بہار
جادو کو اُٹھا لیگیا سلطان نے بنظر غضب دیکھکر گلزار لوح مین قید کیا جنگ مغلوبہ تیغ و سنان ہوئی خوب
خوب لڑائی ہوئی تین شبانہ روز تیغ زنی ہوئی کشتون سے پشتے لگ گئے شہر کے اندر دریاے خون بہ چلا
سر مقتولان دریاے خون مین مثل حباب تیرتے تھے شاہزادے اور صمصام جادو نے بڑی دلیری کی
ہزارون کو دریاے فنا کے گھاٹ اُتار دیا رنگ جنگ بدل گیا سلطان طلسم مارا پڑا طلسم لوح گلزار کیطرف
بھاگا لشکر اسلام نے خوب مال غنیمت پایا بے تعداد مال و خزانہ داخل خزانہ عامرہ شاہزادہ ہوا لشکریون
کو تقسیم مال غنائم سے اسقدر حصہ ملا کہ بے پروا ہو گئے استغنائی کا دم بھرنے لگے شہر ویران کرکے شاہزادہ
طلسم لوح گلزار کی طرف چلا لاکھون آدمیون کا مجمع کوسون تک دور تسلسل جاری فرودگاہ صف اول منزل
صف آخری تھی لیکن شاہزادہ بوجہ گرفتاری ملکہ نو بہار جادو کے نہایت رنجیدہ تھا کہ جسکا ذکر وقت پر ہوگا کیفیت
ملکہ ملاحظہ ہو کر جب ملکہ طلسم گلزار لوح مین قید ہوئی تو انواع و اقسام کی عقوبتین اُسپر روا رکھین اور ہزارون سختیان صبح و
شام اُسپر گذرتی تھین دونون ہاتھ ہتھکڑیون طلائی سے بندھے ہوئے پیرون مین بیڑیان گردن مین طوق غرض بجز
کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو اُٹھا نہ رکھی تھی سلطان طلسم نے لشکر کی تیاری کی فوج منتخب ہوئی جوانان دلیر و گردان لشکر شکن کئی
لاکھ ساحرون کا جمگھٹ کہ ایک روز ایک ساحر نے شاہزادے سے کہا اب آپکو طلسم گلزار لوح دکھانا چاہیے شاہزادے
نے بوجہ نہونے ملکہ نو بہار سفید پوش جادو کے انکار کیا اور برابر روا روی کرکے بہ رسم یلغار لشکر حریف کے مقابل
ہوئے فوج کو درست کیا چند ٹکڑے کیے اور یہ حکم کیا کہ جو فوج لڑتی ہو اُسکی مدد کو دوسرا حصہ پہونچے اور گرم پیکار
ہو وہ حصہ جبتک آرام کرے غرضکہ رات کی رات سب قواعد فوج کی ترمیم کی کہ سلطان احمر لباس با تیغ و شعاع
جلوہ گر تخت سپہر ہوا طبل جنگ بجا لڑائی شروع ہوئی شاہزادہ بیخوف و باک متواتر حملے کرتا تھا دشمنون کو
سانس کا لینا محال تھا طیفال جادو نے کچھ فوج لیکر عقب سلطان سے حملہ کیا فوج ساحران کے پاؤن اُکھڑ گئے
شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صمصام جادو نے سلطان طلسم پر جادو پھینکی سلطان طلسم قید ہو گیا فوج بے سر
ہو گئی میدان جنگ سے بھاگ نکلی تعاقب کرکے لاکھون کو اسیر کیا مقتولون کے انبار ہو گئے لشکر شاہزادہ بفتح

وفیروزی جنگ گاہ سے خیام عالی مین آیا طیغال جادو اور صمصام جادو کولیکر ملکہ کی رہائی کو گئے دیکھا کہ ملکہ سخت قید مین مبتلا ہے قید جلد جلد کی ملکہ نے رہائی پائی قدمون پر گر پڑی مکان لوح کیطرف لیگئی بموجب حکم شاہزادہ سلطان طلسم حاضر کیا گیا سلطان سے لوح طلسم طلب کی سلطان نے لوح منگا کے دی شاہزادے نے اسیرون کو سامنے بلایا اسلام پیش کیا ساحرون نے بصدق دل اسلام قبول کیا مسلمان ہوئے سلطان طلسم بھی اسلام کے خواستگار ہوئے سلطان نے کہا کہ مین صاحبقران ثانی کے روبرو مسلمان ہونگا شاہزادے نے غارت شہر ساحران کا حکم دیا لشکری لوٹ پڑے ایک ہفتہ تک خوب لوٹا ملکہ نے وہان کے مکانون کی سیر کرائی عجائبات وغرائبات طلسم دکھائے جو طلسم دیکھا عجیب وغریب کہ عقل انسان حیران تھی شاہزادہ بفتح وفیروزی وہان سے پھر ا ملکہ نوبہار کو ساتھ لیا سلطان طلسم مع اپنے تمامی خاندان کے پابزنجیر ہمراہ لشکر چلا نزہت بہار مین مقیم ہوا فتنہ گلپیرہن جادو کو مسلمان کیا ملکہ سنبل دراز جادو کو بھی وہان سے اپنے ہمراہ لیا کوچ ومنزل کرتے ہوئے مع جملہ سرداران وافسران فوج کے شادان وفرحان لوح طلسم لیکر جانب لشکر حمزۂ صاحبقران روانہ ہوئے

اب دو کلمے داستان جلالت عنوان تشریف لیجانا شاہزادۂ امیر الزمان کا رخصت ہوکر صاحبقران سے طرف طلسم بیت الحزن کے اور پہونچنا ایک دریا پر اور کشتیون کا تباہ ہونا شاہزادے کا ملک پریزادان مین پہونچنا شاہرخ کا دریا پر براے سیر آنا اور رجال شاہزادے پر فریفتہ ہوکر اُٹھا لیجانا امیر الزمان مکان شاہرخ مین تصویر ملکہ شاہ سیمین ساق کے دیکھنا اور مائل ہوکر شاہرخ سے کیفیت دریافت کرنا اور سب حالات سے آگاہ ہوکر طلسم بیت الحزن کے جانب کوچ کرنا راہ مین لشکر کا ملجانا اور باقی حالات متعلقۂ داستان

ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

رہی کون وہان دخل کسی کا کیسا | اپنے سایہ سے بھی بچتا تھا وہ گیا کیسا | دیکھتے دیکھتے پلٹتا ہے زمانہ کیسا | جلد جم جاتا ہے ہر شخص کا نقشہ کیسا

سادہ دل ہے وہ بت آئینہ سیما کیسا

طعن کرتے ہین کہ لیجا یہ رکھی اسکو نظر | اور فریاد تھا مزدور کہ دو سوختہ جگر | میری تاثیر محبت ہے دکھاؤن انھین داغ جگر | مین تو کس گنتی مین ہون قیس کا قصہ سنکر

کہتے ہین یہ بھی اک انداز ہے سودا کیسا

لوگ ہمسایہ کے سب جمع پریشان خاطر | الاتش یہ رکھے ہین ہوتا نہین قاتل ظاہر | آنکھ نہ دیکھے تو حقیقت ہے نہایت نادر | گھر کے خون ایک کا جا بیٹھا ہی گھر مین آ کر

پوچھتے ہین کہ قریب در یہ ہے غوغا کیسا

یون تو ہین حسن مین یکتا ہین بہت ایسی ویسی | دیکھئے چشم حقیقت سے پری ہے جیسی | کسنے دیکھی ہے بجز اسکے تجلی ایسی | جلوہ حسن بتانکی ہے نمائش کیسی

اے دل اس باغ کا ہوگا چمن آرا کیسا

جو دکھانا ہو دکھا کان کے عوض آنکھ مشتاق | مین نہین وہ کہ جو موسی کیطرح لاؤن نہ تاب | مجھسے دیدار طلب ہونگے جہان نہین ممکن | ذوق دیدار مین ہجو دہون مگر تجھ کا

اُٹھ گیا بیچ سے جب میں ہی تو پردا کیسا

قیس صحرائی و فرہاد تھا کوہستانی
پاس ننگوں کے دھرا کیا تھا بجز عریانی
ایسے ساماں ہوں تو کس چیز کی ہو حیرانی
تپش و زاری تنہائی سر گردانی
گھر میں سب کچھ ہے موجود ہے صحرا کیسا

نقش عشق نہانی ابھی دیکھی کیا ہے
شدت اشک فشانی ابھی دیکھی کیا ہے
ہے تغیر سیہ دلکشانی ابھی دیکھی کیا ہے
میرے اشکوں کی روانی ابھی دیکھی کیا ہے
گفتگو نوح کی طوفان میں ہے دریا کیسا

تھا میں اک بندۂ آسائش و عشرت طلب
مجکو کیا غم سے غرض اور الم سے مطلب
آسمان ٹوٹ پڑا آکے ستم وائے غضب
اور دکھ درد اگر ہوں تو بھگت لیں یارب
مجکو بخشا ہے غم حوصلہ فرسا کیسا

جسمیں انصاف ہو ضد ہو نہ طبیعت میں غرور
لوگ دکھ درد بیاں کرتے ہیں اُسکے آگے بنا
لطف کیا اور دل ناداں نے سمجھا ہے کا
جو ستمگار ہو معتقد مہر و وفا
کیا وہ سمجھے کہ غم عشق ہے ہوتا کیسا

جھوٹ ہی جانتے ہیں قیس کے افسانے کو
جان دیتے نہیں دیکھا کبھی دیوانے کو
آخیر سے کھیل سمجھتے تھے وہ مرجانے کو
شمع پر دیکھ کے گرتے ہوئے پروانے کو
یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہوتا ہے تماشا کیسا

داغ کیا عرض کرینگے یوں ہی آکر خدام
ہے تعجب نہ رہے آپکو فکر انجام
نقد دل بخش دیا جسکو بطور انعام
طلب بوسہ میں کیا تھا ناظم ابرام
دے چکے دل ہی تو پھر اُس میں تقاضا کیسا

چہرہ طلسم کشایان اقلیم جادو و طرازی خنجر گذاران معرکہ سحر پردازی کیفیت منازل شاہزادۂ امیر الزمان یوں بیان کرتے ہیں ــــ واقفان رموز جنگ و جدال + محو نگارندہ حال فرخ فال + کہ شاہزادۂ امیر الزمان بارگاہ صاحبقران سے برائے فتح طلسم بیت الحزن رخصت ہوئے لشکر گراں و عسکر فراوان ہمراہ تھا برابر منزل طے کرتے چلے جاتے تھے دس روز کے بعد قریب ایک دریا کے پہونچے خیام شاہی استادہ ہوئے بارگاہیں قائم ہوئیں لشکر نے آرام کیا جب زورق آفتاب تموج بحر اخضر سے کنارۂ مشرق پر آئی شاہزادہ ساحل دریا پر کھڑا ہوا کشتیاں طلب کیں شاہزادہ مع لشکر کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر آیا لنگر اُٹھائے گئے بادبان کسے گئے مستول چڑھائے گئے جہاز باد موافق پا کر تین منزل برابر چلا گیا چوتھے روز ناخدا چلانے غل مچانا شروع کیا شاہزادے نے استفسار حال کیا ناخداؤں نے کہا طوفان عظیم اُٹھا ہے چاہا کہ کشتیاں لنگر سب کو اُتاریں مگر ممکن نہوا کہ باد مخالف چلی طوفان عالمگیر ہوا تلاطم آب بڑھ گیا مینڈھے اُچھلنے لگے جہاز طوفانی ہوا بینڈا جہاز کا پھٹ گیا بادبان گرے مستول کھلے دوریان ٹوٹ گئیں ناخداؤں نے بادنما اور ڈابوٹیں دریا میں پھینکیں توپ فیر کی مگر یہ سب بیکار رہا نتیجہ کچھ نہ کھلا جہاز ڈوب گیا سب اجزا متفرق ہو گئے ناخدا کشتی کیطرف روانہ ہوا شاہزادہ ایک تختہ پر بہ چلا تموج دریا نے شاہزادے کو بیہوش کیا ایک ہفتہ تک تختہ کے سہارے سے شاہزادہ بہتا چلا گیا آٹھویں روز تختہ کنارے لگا شاہزادے کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا دیکھے کو کنارے پر پایا بمشکل تمام شاہزادہ تختہ سے اُتر کر خشکی پر آیا بوجہ ضعف کے بیہوش ہو گیا گرسنگی سے قوی بیکار تھے حس و حرکت کی قدرت نہ رہی تھی قضا سے کار و اتفاقات روزگار سے ایک ملکہ شاہرخ نام اُس مملکت کی شاہزادی تھی برائے سیر آئی تھی سیر کرتے کرتے دریا کیطرف نکل آئی دیکھا کہ ایک شخص بیہوش گرفتار آلام زمین پر پڑا ہے لیکن چہرے سے آثار سلطنت پیدا نشان شاہزادگی ہویدا ہیں جو ذرہ رخ روشن سے جلوہ گر ہے تابش حسن بمثابہ سے دعوی انا الشرق کا کرتا ہے سایۂ جمال باکمال انا البرق کا دم بھرتا ہے دل بیتاب

ہو گیا تخت معلق کو ہوا سے زمین پر اُتارا قریب پہونچی چاہا کہ مثل کاغذ وصلی فرط بیقراری سے وصل ہو جائے
لیکن وہان بات کرنا بھی مناسب نہ جانا تخت پر اپنے پیارے نازک ہاتھون سے اُس خرمن گل کو اُٹھا
تخت پر لٹا برو سے ہوا روانہ ہوئی تخت بلند کیا راستہ مکان کا لیا اپنے مکان کو چشم زدن مین آئی اسکا ذکر تو
وقت پر ہوگا پہلے کیفیت لشکر شاہزادہ پیش کیجاتی ہی کہ شاہزادے کا تو یون تختہ کے سہارے سے بیڑا پار ہوا لشکر
شاہزادہ تختون پہ ڈوبتے اُچھلتے ایک کنارے لگے تختون سے اُترے بیحواس نہ طاقت گفتار نہ تاب رفتار
رات بھر پڑے رہے جب باد سحری کی ہلکی اور نرم ٹھنڈی ہوائین آئین روح کو تازگی ہوئی قدرے توانائی
آئی وہان سے چلے ایک باغ مین کہ میوہ دار درخت لگے تھے اندر گئے اور میوے توڑ کر کھائے چشمہ سے
پانی پیا دل کو قوت ہوئی کچھ دور چلنے کی طاقت آئی تلاش شاہزادے مین گام فرسا ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا
اول کیفیت شاہزادہ ملاحظہ ہو کہ جب ملکہ شاہرخ شاہزادے کو اپنے مکان مین لیگئی شاہزادے کو لوزیات
وغذا کہات وغیرہ کھلائے کہ شاہزادے کے حواس درست ہوئے نظر اُٹھاکے دیکھا کہ ایک پری تمثال حور لقا
سرتاپا ناز کی شکل بنی ہوئی ہی صانع ازل نے ید قدرت سے اُسکی صورت بیمثال بنائی ہی مصور حقیقی اُس صورت
زیبا پر محو ہی قلم قدرت یہ تصویر بناکر شکستہ سر ہو گیا وہ بیچ بالی اور وہ موباف نقرئی پڑا ہوا چوٹی پشت پر لٹکی ہوئی
گویا افعی آتشین دم پانی پی رہا ہی فرق نازک درمیان ہی راستہ طلسم وظلمات ہی سیدھا خط پیشانی سے آبحیوان
کیطرف گیا ہی جسے مانگ کہتے ہین سنبل پیچ و تاب مین ہی نافہ چین مشک ختن کتنا سراسر خطا ہی وہ سراسر صواب
ہی نبات ارض سے اُسکو تشبیہ کیا واقعی تو یون ہی کہ غلاف کعبہ ہی پیشانی نور آگین صفحہ تکدہ ہی یا ہلال عید
ہی اُسی سے ملا ہوا تیغ قتل عشاق پدیدار ہی خنجر ابرو کہ جس سے دل شیدایان ٹکڑے ٹکڑے ہی مردم چشم نے
تیر مژگان سے دل زاہدان کو نشانہ کیا ہی عابدون نے گوشۂ عافیت اختیار کیا ہی دنبالۂ سرمہ تابن گوش
کھینچا ہی آہوے کعبہ گرمی سے زبانین نکال کے رہگئے ہین دیکھا اُس دنبالہ کی چال کو غزالان حرم چوکڑی
بھولے ہین بالیان کانون مین پڑی تھین کہ لاؤبالی سے زندگی کرتی تھین بالے تھے یا ماہ کے ہالے تھے
بیاض گردن تختۂ ماہ تھا ایسی چمک دمک تھی کہ روشنی ماہ ماند تھی سینہ مصفا کدورت رفتہ صاف شفاف دو بحر
خوبی مین حباب تھے نہین دو اسکندر رومی ہمسر ان چتر معنبر پر سر تھے نار پستان کی حد سے سینہ مین شگاف
تھا ایک باریک خط درمیان سینہ سے ناف تک گویا افعی زبان نکال رہا ہی کسی کو تاک رہا ہی یا دریاے گنگ
وجمن کا معانقہ ہی ہندان عالم کا پرستش گاہ ہی شکم صاف تختہ بلور صورت نما کمر باریک کہ جسکی صورت نگاری
محال تھی بجز صانع ازل مصور کی مجال نہین درمیان کمربند نہین تھا سرین کوہ آویختہ طائر خیال کا وہانتک
پرواز کرنا مشکل تھا درمیان کوہ چشمۂ آبحیات تھا جسکو ایک دفعہ لذت حاصل ہو حیات ابدی پاجائے نہین
بہشت شگاف ہی دل عالم کو اُس سے ایلا ہی اگر اُسکی صفت کیجاوے یہ داستان یونہین ناتمام رہجاوے جامع
محاسن اخلاق معدن حسن اشفاق کریم المزاج معتدل عنایت دریاے حسن مین غوطہ لگائے ہوئے بلکہ
سراسر کان حسن بنی ہوئی نہایت نزاکت سے تکیون پر کہنیان ٹکی ہوئین پنجۂ کشادہ سے سر کو پکڑے نیچی
نگاہون سے شاہزادے کو دیکھ رہی ہی شاہزادے نے اسکو دیکھا اور اُسنے شاہزادے کو بغور تمام
دیکھا ملکہ نے بعد چند ساعت کے حال دریافت کیا شاہزادے نے کہا کہ مین شاہزادہ امیر الزمان ہون
اور اپنا حسب ونسب بیان کیا اور کہا کہ مین لشکر صاحبقران سے آتا ہون جہاز پر سوار ہوکے عبور کرنا

چاہتا تھا کہ جہاز کو طوفان آیا سب غرق ہو گئے مجکو نہین معلوم کہ ساحل دریا سے یہانتک کیونکر آیا اور
میرے لشکر کی کیفیت نہین معلوم کہ کیا ہو گیا ڈوبا یا بچا جب شاہزادہ اپنی کیفیت کہہ چکا تب شہرخ سے
استفسار کیا شہرخ نے کہا کہ اس سرزمین کا میرا باپ بادشاہ ہے مین اسکی بیٹی ہون سیر کو جاتی تھی کہ آپ
مجھے بیہوش لب ساحل نظر آئے مجکو اس بیکسی پر ترس آ گیا مین اٹھا کر یہان لے آئی ملکہ نے پوچھا ارادہ
کیا ہے شاہزادے نے کہا کہ فتاح طلسم ہون فتاحی طلسم بیت الحزن کو جاتا ہون ملکہ یہ سنتے ہی گھبرا گئی اور
کہا کہ ہین طلسم فتح کرنے کو شاہزادے نے کہا ہان ملکہ کو سکتہ ہو گیا دیر تک کچھ بیخبری رہی بعد کو خبردار ہوئی آنکھون
سے آنسو جاری ہوئے پیہم قطرات اشک گرنے لگے شاہزادہ اس گریہ سے تاڑ گیا کہ اسکے دل مین کچھ میری محبت
آ گئی ہے شاہزادے نے کہا ای ملکہ کیون روتی ہو کچھ خیر تو ہے دل ہی دل مین یون پریشان کیون ہوتی ہو
کچھ سبب تو کہو ملکہ نے کہا خوب ہے ؎ مگر جانیکا قاتل تجھے نرالا ڈھب نکالا ہے + ہمین سے پوچھتا ہے کیسے اسکو مار ڈالا ہے
اجی حضرت سنان الفت سے جگر کو رگید کے تکرار کیا زخمی کر کے کہتے ہو کہ اب نہین معلوم کہ شاہزادے کی نگاہ
جون ہی دیوار پر پڑی دیکھا کہ ایک مرقع طلاکار ہے اور ایک تصویر ہے کہ جو اپنی صاحب صورت کی خوبی حسن پر
نظارگیون کو لبھا رہی ہے ایک تاج کج بادای دلبری سر پر رکھے بال زلف کھلے ہوئے کچھ تو آگے اور کچھ پس پشت
پڑے ہوئے وہ لطف دے رہے تھے کہ ہیچدار زلفین اونچے صاف چکنے شانون سے بشان تمام اُن کھنچی
ہوئی اور اُٹھی ہوئی چھاتیون کو اپنے سایے مین چھپائے تھین نظر بد سے بچانیوالی تھین ایک محرم تنگ تو
اُسکے پردہ پوش تھی دوسری زلف کو دیدۂ باز کی نظر وہان تک نہ پہونچ سکے لیکن اُبھری کچین فیل مست تھین بجز انکی
نکلی پڑتی تھین دھانی کرپ کی محرم مین سیاہ رو دی طفل مچلتے اور شوخیان مچاتے تھے اسرار قدرت الہی
تھے سربستہ رمز نا فہمی تھے کسیکی یہ مجال نہین کہ خواب مین اُنپر دست درازی کا خیال کرے زنجیر زلف
ہتکڑی بنکے ہاتھ باندھ لے شاہزادہ یہ دیکھتے ہی دھم سے زمین پر گر پڑا اپنے جسم و جان کی خبر نرہی ملکہ
شہرخ نے جلدی جلدی دامن قبا سے ہوا دی حنا آلودہ دست نازک سے عرق چہرہ پوچھنے لگے اپنی زلف
عنبرین کا لخلخہ سنگھایا عرق بید مشک چھڑکا شاہزادے کو ہوش آیا اُس تصویر کی طرف تصویر بنکر
دیکھنے لگا جب کسیقدر دلکو تسلی ہوئی شہرخ سے پوچھا کہ یہ تصویر زیبا کس شاہد رعنا کی ہے شہرخ نے
کہا خوب چہ خوش آپ فتاحی طلسم کو نکلے لیکن یہ نہین معلوم کہ یہ کسکی شبیہ ہے آپ کیا فتاحی کرینگے بفائدہ
آپ اُس طرف تشریف لیے جاتے ہین شاہزادہ مہر سکوت بدہان اُس تصویر کیطرف محو تھا سراپا نگاہ
بنگیا تھا ملکہ شہرخ نے کہا ای شاہزادہ عالم یہ تصویر بے نظیر شاہد سیمین ساق کی ہے جو بادشاہ طلسم
بیت الحزن ہے بہت سے شاد و شہریار اُسکے باجگذار تھے بعد مرنے اپنے باپ کے تخت طلسم پر بیٹھی
ہے انتظام طلسم اسکے ہاتھ مین ہے تمام ساحران طلسم بیت الحزن اسکو اپنا سلطان جانتے ہین اسکے باپ
نے اسکی شادی کیواسطے بہت سامان کیے اور بہت سے شاہزادے اور بادشاہ اور بہت سے
سلطان اسپر عاشق ہو کر بیت الحزن مین آئے لیکن اسکی شرط پوری نہ کر سکے ملکہ نے اُس شرط پوری
نہونے پر سب کو قتل کیا وہان ایک گلزار رشک بہار ہے اُسکا نام مزار عشاق ان ہے جو عاشقان ملکہ
شاہد سیمین ساق سے قتل ہوتا ہے وہ اُسی جگہ دفن ہوتا ہے وہ گلزار عشاق ان کا مدفن ہے شیفتگان شاہد
کا وطن ہے شاہزادے نے دریافت کیا کہ وہ شرط کیا ہے ذرا میرے گوش گذار ہو ملکہ شہرخ نے کہا

کہا ضرور آپ کے گوش گذار کرتی ہون لیجیے سنیے کہ شاہ سیمین ساق کے باپ نے اپنے زور سحر سے
ایک باغ لگایا ہی اُسے بہت پر تکلف بنایا ہی اشجار اثمار خزان ندیدہ بیشمار نہرین سیکڑون پر تکلف بنی ہین
گویا طشت زرین ہو رہی ہین فوارے جابجا لگے ہین صحن باغ مین ایک بارہ دری بہت ہی خوبصورت بنی
ہی اور چمنون مین جابجا کرسیان جواہر نگار سحر کی بنی ہین جو شخص اُنپر بیٹھتا ہی بزور سحر اُس سے آوازین
دلکش اور ترانہ دلفریب اُٹھتے ہین طلسمی ساقیان مہ پارہ گلعذار اور شاہدان سیم اندام اُسمین موجود ہین جو
کیفیت باغ کی دکھلاتے ہین شراب کے دور کرتے ہین اُسمین ایک آئینہ کا ستون نصب کیا ہی اُس ستون مین چند
کھڑکیان بنائی ہین بہت پیاری بنی ہین سر ستون پر ایک پتلی بنی ہی وہ گردش مین مصروف رہتی ہی شبانہ روز
اسکا یہ کام ہی چاک کلان سے زیادہ گردش ہی اُسکی پیشانی پر ایک خال سیاہ ہی بہت باریک اور زیادہ سیاہ
شرط یہ ہی کہ اُن کھڑکیون سے تیر و کمان لے اور اُس خال سیاہ پر مارے وہ جو ایسا قدر انداز ہووے
کہ خال سیاہ پر مارے تیر ترازو ہو کے رہجائے ملکہ اُسکے ساتھ جائیگی شاہزادے نے اپنے دل کو تقویت
دی اور دل سے کہا کہ انشاء اللہ تعالی اس شرط کو پوری کرونگا مگر اس خیال کو ملکہ شہرخ پر ظاہر نہ کیا تین
روز تک ملکہ شہرخ کا مہمان رہا چوتھے روز اجازت چاہی لیکن ملکہ نے اُس روز بھی روکا شاہزادہ بوجہ
اصرار ملکہ کے رک گیا اس عرصہ مین جو شاہزادہ اور شہرخ کی ہمبزمی اور ہمنشینی رہی ملکہ کا عشق زیادہ
بڑھ گیا اور خوبصورتی حسن بیمثال شاہزادے نے شہرخ کے دلمین خوب جگہ کر لی کہ ملکہ دن بھر رات
بھر بیٹھی ہوئی شاہزادے کا جمال باکمال دیکھا کرتی نہ خواب کی خواہش نہ آرام کی طالب پانچوین روز شہزادہ
بالکل چلنے پر تیار ہو گیا شہرخ بھی سمجھ گئی کہ شاہزادہ نہین رکیگا بیتحاشا آنسو نکل آئے کہ تار آنسوؤن کا بندھ گیا
ہچکی لگ گئی شاہزادے نے ملکہ شہرخ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ صاحب کیون روتی ہو خدا سے دعا کرو کہ ہم تجھسے
تمام بفتح و فیروزی و السیر آئین پھر ملین دلون کی آرزوئین پوری ہون دامن سے آنسو ملکہ شہرخ
کے پونچھنے لگا اور کہا کہ ملکہ زرا ہنس دو جس دن سے مین آیا ہون تیرے تمام عضو کی خوبی میرے
دل پر چھپ گئی ہی لیکن آجتک تیری دندان مسی آلودہ نہین دیکھے دیکھنا چاہتا ہون کہ کیسے پیارے ہین کہ دل
سے بوسہ دون یہ کہکر دونون ہاتھ منہ پر رکھے اِن پیاری باتون سے ملکہ بے اختیار ہنس پڑی قہقہہ دیوار
بنگئی شاہزادے نے کہا پیاری اب رخصت کرو دیر ہوتی ہی انشاء اللہ تعالے دو تین ہفتہ مین آجاونگا غم
نہ کیجو ہم تم اسطرح دلون ہم بزم رہے بہتون کو نصیب نہین ہوتا ہی شہرخ نے لشکر دیوان ساتھ کیا اور دیوؤن
سے تاکید کر کے کہدیا کہ شاہزادے کے ساتھ رہو تم انکو بادشاہ سمجھو جہان جیسا موقع ہو اور جیسا شاہزادہ
حکم دے ویسا کرنا اسکے خلاف سر مو نہو ورنہ مین ایک ایک کو قتل کر دونگی دیوؤن نے اطاعت قبول کی شاہزادہ
ملکہ سے بغلگیر ہوا خوب ملے جلے شہرخ نے دعا دی کہ جیسے پیٹھ دکھاتے ہو خدا اسی طرح تمہارا منہ دکھائے
اور بہت سے ہرکارے مقرر کیے کہ ہر روز کی خبر یہان پہونچتی رہین ہرکارون کی ڈاک بٹھائی گئی شہزادہ
ملکہ سے رخصت ہوا اور چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا مگر لشکر شاہزادہ خراب و خستہ بھوکھا پیاسا تلاش
شاہزادے مین پریشان سرگردان آفت کا مارا کہین ملکہ شہرخ کے ملک مین پہونچا ملکہ کو اطلاع ہوئی کہ
ایک لشکر آدمزادون کا آیا ہی کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا اُن سب کو لے آؤ اُنسے دریافت کیا جائے کہ کسواسطے
آئے ہین دیو جا کر اُس لشکر کو لے آئے جب داخل بارگاہ ہوئے ملکہ نے دریافت کیا کہ کیون کسطرح آئے

ہو کہاں جاؤگے اُن سبھون نے کہا کہ حضور ہمارے شاہزادہ امیر الزمان کہ جنکا جہاز ٹوٹ گیا تھا اُنکو تلاش کرتے
ہین شاید تختہ کے ذریعے سے بہکر کہین موجود ہون تلاش شاہزادے مین ادہر بھی آنکلے شمسرخ نے کہا
شاہزادے تمہارے یہان سے کل یہان سے طرف طلسم بیت الحزن کے گئے ہین ملکہ نے دیکھا کہ لشکریون
کی حالت بہت شکستہ ہی اُسی وقت انکی درستی ہوئی سب چیزین توشک خانہ سے دلوائی گئین خوب خاطرداری
ہوئی دوسرے روز ملکہ سے عرض کیا کہ ہمکو روانگی کا حکم ہوتا ہی ملکہ نے دیوون کو بلایا اور کہا کہ ان سب کو بہت
جلد شاہزادے تک پہونچا دو دیوون نے اُنکو ساتھ لیا تیسرے روز یہ سب فوج اپنی شاہزادے سے سرحد پہ
ملی شاہزادہ نہایت خوش ہوا لشکری بھی شاہزادے کے قدمون پر نثار ہونے لگے جمعیت کثیر ہوگئی آدمی اور
دیوون کا لشکر ساتھ کوچ و مقام کرتے ہوئے تیلی گلزار کی سرحد پر پہونچا منتظمان سرحد لشکر دیکھکر گھبرا گئے
ہرکارے نے منتظمون کو اطلاع دی کہ ایک شاہزادہ تیلی گلزار کو جایا چاہتا ہی وہ سب منتظم آکے شاہزادے
کو لیگئے کل منتظمون نے شاہزادے کو سمجھایا بجھایا اور وہان کی آفات سے دھمکایا لیکن شاہزادے نے
ایک بھی نہ سنی کہا مین ضرور جاؤنگا ایک ساحر پیر مرد تھا اُسکو شاہزادے کی جوانی پر ترس آیا رات کو لشکر
سے لیگیا ایک حجرے مین جاکر بند کر دیا اور سب لشکریون سے آکے کہدیا کہ تم لوگ پریشان نہو شاہزادے
کی جان محافظت مین ہی تم لوگون کی وقتاً فوقتاً ملاقات ہوا کریگی مین نے کچھ سمجھکر شاہزادے کو بند کیا ہی اُس
ساحر پیر مرد کی ایک دختر تھی بہت خوبصورت حسین گیسو طراز نام تھا اُسکے نہال شباب سے کسی نے پھل
نہین کھایا تھا اُسنے ساحر سے کیفیت پوچھی کہ اسکو کیون قید کرکے لائے ہو ساحر نے کہا کہ ای دختر نیک اختر
یہ ایک شاہزادہ ہی جسکے آفتاب و ماہتاب مقابل نہین ہو سکتے اگر عالم مین نظیر اُسکا ہو تو وہ اپنا آپ ہی نظیر ہی ملکہ
شاہد سیمین ساق کا عاشق ہوا ہی تیلی گلزار کو جاتا ہی مجکو اُسکی نوعمری اور اس حسن و خوبصورتی پر رحم آگیا
کہ ایسا جوان وہان جاکر کیون ضائع ہو اُسکو بند کیا ہی کہ اُسکا عشق دبا رہے وہ دختر گیسو طراز سب کیفیت
حسن و خوبصورتی کی سنکر عاشق ہوگئی اور رات کو خفیہ زندانخانہ مین آئی اور شاہزادے کو اپنے
باغ مین لیگئی وہان مسند زرتار پر جلوہ گر کیا ایک تو واقعی شاہزادہ بہت حسین ہی کہ کوئی اُسکی تعریف نہین
کر سکتا تیری مجال نہین جو اُس سے آنکھ ملائے بعد خیریت مزاج پرسی حالات دریافت کیے شاہزادے نے
بعد خیریت مزاج سب کیفیت گیسو طراز سے بیان کی اور سبب گرفتاری بھی بیان کیا گیسو طراز نے بھی بہت
سمجھایا جب دیکھا کہ شاہزادہ نہین مانتا ہی اور کسی صورت سے نہین سنتا ہی بلکہ نصائح و پند کیطرف کان نہین
لگاتا ہی تو مجبور ہوکر کہا ای شاہزادۂ والاجاہ ذو القرآن دستگاہ اگر آپ نہین مانتے ہین اور ضرور وہان جائینگے
تو ایک شرط میری آپ پوری کرین اور اقرار صادق کرین تو آپ کی شرط مین پوری کیے دیتی ہون اور
اُس شرط کے پوری کرنیکی کامل راہ سے دون شاہزادۂ امیر الزمان نے کہا مین قبول کرونگا جو شرط تو کرنا
چاہتی ہی شرط کرلے انشاء اللہ تعالے اُس سے سر مو فرق نہوگا گیسو طراز نے کہا کہ مجکو ملکہ شاہد سیمین ساق
سے کم نہ سمجھیے گا اور ملکہ کو مجھپر افضلیت نہ دیجیے گا شاہزادے نے بخوشی خاطر قبول کیا گیسو طراز نے کہا
کہ گلزار رنگین مین ایک حوض ہی اُسمین ایک مچھلی ہی اُسکے پیٹ مین ایک تیر ہی وہ تیر مین آپکو لائے دیتی ہون
اُس تیر کو خال سیاہ تیلی سے ایسی نسبت ہی کہ وہ خطا نہ کریگا خود قدس ہی تیلی اُس تیر سے نشانہ ہو جائیگی غرضکہ
دوسرے روز گیسو طراز گلزار رنگین کو گئی اور اُس حوض پر جاکے بیٹھی سحر مین مشغول ہوئی کہ مچھلیان آ

لگین جب وہ مچھلی آئی اسنے اُسکو پکڑا باغ مین لائی اور اُسکا پیٹ پھاڑ کر تیر نکالا شاہزادے کو دیا اور کہا جائیے شاہزادہ شادان و فرحان تیلی گلزار کیطرف روانہ ہوئے جب گلزار تیلی مین پہونچے دیکھا کہ ایک باغ بہت عمدہ بنا ہی ازاہیر خوشرنگ سے مہک رہا ہی مہندیون کی ٹٹیان روشون کے گرد لگی ہین چمنون مین پھول لگے ہین جو غنچہ ہی اسرار کا دفینہ ہی جو پھول ہی کلید گنجینہ ہی چشم باطن بین کو دلیل کامل ہی فرہاد کی روح کا سیرگاہ مجنون کا نزہت گاہ میوہ ہاے بوقلمون خوشرنگ نونہالون سکھرائے رنگ سروراز شاہدی کا رازدار سنبل اسرار مہوشان کی محرم اسرار فاختہ کج ادائی سرو سے شاکی بلبل جور گل کی حاکی گلون کی بھینی خوشبو کی لپٹ کوسون تک جاتی تھی ایک بنگلہ وسط باغ مین بنا تھا نہایت خوش قطع نادر طرح اُسی کے محاذی مین ایک شیشہ کا ستون بہت عمدہ بنا ہوا ہی اسطرف سے اُسطرف تک نظر کو کوئی چیز مانع نہین برابر دکھائی دیتا تھا اُسکے اندر ایسے گلدستے بنے تھے جنسے اور بھی اُسکے کاریگر کی کمال صنعت پر دلیل تھی معلوم ہوتا تھا کہ کسی درخت کے اوپر نقرہ کاری کی گئی ہی کھڑکیان جا بجا لگی تھین تیر بے تکلف پر عقاب سے درست رکھے ہوئے سر ستون پر ایک تیلی بہت خوشنما بنی ہوئی واقعی وہ گردش تھی کہ ہر دم چشم کی نظر ہر ایک مقام سے پھسلتی تھی قدم نظر نہین جمتا تھا کہ شاہزادے نے بسم اللہ کہکے قبضۂ کمان پر ہاتھ رکھا شست دبرابر کر زاغ کمان کے گوشے برابر دیکھکر تا لب گوش کھینچ تیر کو سوفار سے خالی کیا سوفار کمان سے تیر کا نکلنا تھا کہ خال تیلی پر ترازو ہو کر رہگیا تیلی کی گردش موقوف ہوئی صدا ئیں مہیب آئے لگین احسنت کی صدائین پیر فلک نے سنائین دار و گیر کا غل ہوا سناٹے کا مکان ہو گیا بعد چند ساعت کے وہ غل غپاڑا موقوف ہوا شاہزادہ تھکا ہوا بنگلہ مین آیا دیکھا کہ مسندین زر لفتی بچھی ہین گاؤ تکیہ لگے ہین جملہ سامان عیش و عشرت مہیا ہی مسہری بھی ایک گوشہ مین بچھی ہی شاہزادہ اُس بنگلے مین آرام کرنے کے لیے آیا اور مسہری پر جاتے ہی سو گیا اسکا ذکر وقت پر آویگا ملکہ شاہد سیمین ساق کو اُسوقت اطلاع ہوئی کنیزون کے ہمراہ گلزار تیلی مین آئی چارونطرف ڈھونڈھنے لگی دیکھا کہ ایک رشک قمر مسہری مین پڑا سو رہا ہی وہ چہرۂ نورانی دیکھتے ہی عاشق زار ہو گئی دل سے بے اختیار ہوئی وہان سے مکان کو آئی رات بھر بیقرار رہی اور دل سے خواہش وصل شاہزادی کے جی مین ہوئی کہ ساحر فلک مشرق سے برآمد ہوا شاہزادہ ایک دیو کے ہمراہ اپنی فرودگاہ پر آیا ملکہ شاہد سیمین ساق کو خیال آیا کہ جو شبیہ والد ماجد نے طلسم کشا کی بتادی ہی اس جوان کی صورت اُس شبیہ سے زیادہ ملتی ہی یہ سوچکر شبیہ پکڑ لیکر واپس آئی دیکھا شاہزادہ باغ مین نہین ہی تلاش کی معلوم ہوا کہ لشکر مین گیا ملکہ نے شبیہ لیکر خفیہ ہو کر صورت سے ملائی بعینہ ایک سی پائی نام و نشان بھی دریافت کیا ایک ساحر سے کہا کہ اسکو گرفتار کر لے چند ساحر آئے مقابلہ ہوا دیون نے اُنکو کھا لیا جبکہ کوئی واپس نہ گیا ایک ساحر کو روانہ کیا کہ دریافت کر کے واپس آؤ وہ ساحر گیا اور اُسنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ لشکریون نے اُنکو کھا لیا ملکہ نے دو ساحر روانہ کیے وہ بزور سحر آئے اور سفیر بنکر شاہزادے سے ملاقی ہوئے شاہزادے سے باتین ہو رہی تھین کہ بزور سحر گرفتار کر کے جلدی ملکہ کے پاس پہونچایا لشکریون نے شاہزادے کو تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا حملہ کر کے شہر پر چڑھ دوڑے ملکہ نے شاہزادے کو ساحر لوحدار کے وہان قید کیا ادھر لشکریون سے لڑائی ہوئی خوب ہی تلوار چلی دیوون نے اپنا پیٹ بھرنا شروع کیا جانبازون نے خوب تیغزنی کی آخرکار

ساحران

ساحرون نے بزور سحر گرفتار کیا اور ساحر لوحدار کے وہان انکو بھی قید کیا ساحر لوحدار کا مکان گلزار لوح مین تھا ملکہ شاہد سیمین ساق نے سب کو قید رہنے کا حکم دیا لیکن ایک عیار کامل العیار بالغ فن جہانگرد تمام باقی رہگیا تھا اسکی کیفیت لکھی جائیگی ملکہ گیسو طرازنہ رہائی شاہزادے کے لیے آئی لیکن یہ بھی گرفتار ہوئی اور سب قیدیون کے پاس قید کی گئی تب ساحر پیر مرد آیا رات کو خفیہ تاک مین لگا رہا جب رات پردہ پوش عالم ہوئی ساحر پیر مرد نے بزور سحر سب کے بند کھولے طلسمی پتلے بنائے اُن پتلون نے ایک ایک کو اُٹھا لیا دیو چھوٹتے ہی روانہ ہوئے سب آکر ساحر پیر مرد کے وہان جمع ہوئے جب ترک خونخوار اژدہا پیکر بارادہ مصاف خیمۂ شرق سے نکلا شاہزادے نے صف آرائی کی ایک دیو کو ملکہ شاہد سیمین ساق کے پاس روانہ کیا لڑائی کا پیغام دیا جنگل صاف کر دیا بیلدارون نے فراز و نشیب درست کیا مرحلہ بندی ہوئی شاہزادہ آراستگی صفوف مین مصروف ہوا میمنہ میسرہ قلب جناح پر افسرون کو مقرر کیا قلب مین آپ قائم ہوا لشکر دیو بھی ایک طرف منتظر لڑائی استادہ وہان گرسنگی پھیلائے حکم شاہزادے کے منتظر تھے کہ آمد فوج ساحران ہوئی ملکہ شاہد سیمین ساق کمان فوج اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے افسران فوج اپنے اپنے عہدے سے اپنی فوج کے پرے جمائے کھڑے تھے کہ طبل جنگ بجا مبارزان نامی لشکرون سے نکلنے لگے تیر و تلوار کی ٹھہری نیزہ بازی ہوئی اپنے اپنے ہنر دکھلائے کچھ دیر تک تو یون ہی لڑائی رہی آخر کار لشکرون کا مقابلہ ہوا دیون نے حملہ کیے ساحرون کو کھانا شروع کیا آدمیون نے تلوار زن نیزون پر دھر لیا برق سنان کوندتی تھی تیرون کے قشاقش کی صدائین آرہی تھین اس زور کی لڑائی تھی کہ ترک فلک بھی پناہ مانگتا تھا الامان پکارتا تھا کسی کو کسی کی خبر نہ تھی ایک شبانہ روز جنگ برپا رہی ملکہ شاہد سیمین ساق نے لشکر سے روپوشی کی باقی ماندہ لشکر چلا گیا میدان مین کوئی کشتہ نظر نہ آتا تھا سب دیوون کے تنور مین جل گئے شاہزادہ مظفر و منصور اپنے خیمے مین آیا ملکہ نے اپنے محلات و شہر کے گرد ایک آہنی دیوار بزور سحر قائم کر دی اور محلات کو بزور سحر چھپا دیا سحر تازہ کی فکر مین ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت جہانگرد عیار کی بیان کیجاتی ہے

کہ وہ لشکر سے باہر گیا ہوا تھا جسوقت یہ لشکر سب گرفتار تھا یہان سے طرف طلسم بیت الحزن کے چلا ساحر بنا ہوا قشقہ لگا سیندور سر مین بھرا جھولہ سحر کاری کا گلے مین پڑا ہوا طرف محلات شاہی کے گیا اور اس فکر مین تھا کہ کون تدبیر کرنی چاہیے کہ کچھ مال ہاتھ آئے یہ خیال کرکے ملکہ شاہد سیمین ساق کے مکان مین گیا لیکن ملکہ شاہد سیمین ساق اُسوقت برسر جنگ شاہزادہ میدان کارزار مین تھی جہانگرد کو اچھا موقع ملا ملکہ کے خازن سے کہا کہ ملکہ نے کہا ہے کہ بہت جلد سب نقد و جنس یہان بھیجو خازن نے جواہرات کی کوٹھری کھولی اور اُس سے کہا لے جا اسنے چادر عیاری کو بچھا بھرنا شروع کیا خوب بھر کر لاد کر چلا اور لاکر ایک گوشۂ عافیت مین رکھنا چاہا کہ خیال گذرا شاید کوئی دیکھ لے تلاش لشکر مین آیا دیکھا کہ دونون لشکر باہم آویختہ ہین لاکے ایک گوشہ مین چھپایا جب ملکہ شاہد واپس مکان گئی خازن نے احوال بیان کیا ملکہ نے لاعلمی بیان کی اور کہا کہ ضرور ہے کوئی عیار ہوگا ملکہ شاہد نے پھر ایک ہفتہ کے بعد لشکر فراہم کیا اور برسر جنگ آئی اِدھر سے بھی تیاری جنگ ہوئی دلیران جنگ آزمامردمیدان وغا نے اپنے ہتھیارون

کی صفائی کی صیقل گردون نے آب جوہر دیکر آئینہ بنا دیا برچھیان زہرآلودہ مانجین گئین نیمچہ و خنجر سان پر چڑھائے
گئے میدان صاف کیا گیا شاہزادے نے اپنی فوج کے دو حصہ کیے ایک حصہ کو واسطے آرام کے اور ایک حصہ
واسطے جنگ کے کہ وہ تاجدار طلسم یعنے ملکہ شاہد سیمین ساق اپنی فوج گران لیکر آپہونچی مردونکو بو خون آشامی ساحران
کو نیند نہین آتی تھی بار بار بستر سے اُٹھتے تھے رات کو دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی تک مشرق پر سرخی نہین آئی
معلوم ہوتا ہی کہ پہر رات باقی ہی اور یہ کہکے اپنے بسترون پر لیٹ رہتے کہتے تھے دیکھا چاہیے کہ کل کسکی عمر کا پیمانہ
لبریز ہوتا ہی کسکا وقت آخر ہی کون مال غنائم سے بہرہ یاب ہوکر شاہد فتح کے آغوش مین سکون پذیر ہوتا ہی
کہ عروس شب مجلہ عروسی مین گئی اور داماد روز خلوتسرا کے افق آسمان سے برآمد ہوکر نظارہ کنان احوال
عالم ہوا طبل جنگ بجنے لگے موج دریاے فوج تلاطم مین آئی عزرائیل سفینہ جان لشکریون پر سوار دریاے
عمر مین ناخدائی کرنے لگے جسکی کشتی گرداب مین کوئی بہر دو دست ملک الموت نے لیا دائرہ شہر خموشان کے سپرد
کیا کہ وہ انتظار ہی مین تھی ؎ دو لشکر چو باہم در آویختند + تو گوئی قیامت برانگیختند + دونون لشکر آپسمین ملگئے
کسی کو کسی کی شناخت نہ تھی نہ باپ کو بیٹا پہچانتا تھا نہ بھائی کو بھائی ایسی لڑائی تھی سنان برسنان چلتی تھی جسکے
کسی نے برچھی ماری ترچھی ہوگئی ڈانڈ بھرے پشت سے گذر گئی جس سوار کے تلوار پڑی خود و سر اُس خود سر
کا آغوش دایۂ اجل مین دکھائی دیا گرز جسکے پڑگیا سر مع مغز صندوق سینہ ہوا نیمچہ سر کاٹتا ہوا شکم سے گزرتا
قاش زین پر پہونچا ٹھہرنے کی تاب نہ آئی گردہ گاہ سے نکلتی ہوئی زمین پر رکی ؎ سنان بر سنان ضرب بر ضرب تھی
الٰہی قیامت تھی یا غضب تھی سواران اژدر دم ہزبر انداز فیل کش جس طرف رخ کرتے تھے صف کی صف اُلٹ
دیتے تھے پیادگان دلیر بقیہ شجاعت کے شیر فرزین رفتار تھے دہنے بائین برابر مارتے تھے خانہ شاہ
تک پہونچتے تھے فیلبند ہی شکست دیتے تھے مات پر مات ہوتی تھی کوئی منصوبہ کارگر نہوتا تھا بہادران تیز جنگ
برابر شہ مات دیتے ہوئے قلب لشکر تک جاتے تھے پیادہ شہ دیتے تھے دیوون نے علیحدہ اپنی دھوم
مچائی چارون طرف غُراتے ہوئے دوڑتے تھے الجوع الجوع پکارتے تھے ملک الموت سے پہلے روح مارتے
تھے سموچا منہ مین رکھ تنور شکم مین آتش تیز کرتے تھے پیچ پیچ اُڑا گئے حلوا ان سمجھکر قیمہ نہین کرتے تھے کیا
کھاتے تھے ساحران سحر پرداز اپنی رفتارین سحر پردازیان بھول گئے جان کے لالے پڑگئے ڈھالون
مین منہ چھپاتے تھے ڈھال کا رنگ زرد ڈھال پناہ نہ دیتی تھی ضرب تلوار سے سپر سپر ہوگئی تھی دم باقی نہ تھا
جان بچاتی تھی مثل برگ سوسن اُڑتی تھی ترکش خالی ہوگئے تھے زرغ کمان چلاتا تھا سوفار طلب تیر
کرتا تھا خانہ کمان چٹکیون کا مشتاق تھا بناگوش مناقص تیر کی آواز پر شیدا تھی وہ نمونہ قیامت تھا عاشق
معشوق کا ساتھ نہ دیتا تھا معشوق عاشق کو بیوفا بتلاتا تھا معشوقان پری جمال خاک پر لوٹتے تھے غرضکہ چار شبانہ
روز برابر جنگ رہی ملکہ شاہد سیمین ساق نے جب یہ رنگ دیکھا چورنگ ہوکر چال بھول گئی سحر تازہ کی فکر
مین ہوئی دستک دی چند طائر آئے سمت آسمان اُڑایا غول کا غول بگلون کا بن کے زمین پر گرتے تھے
لشکریان اسلام سے آدمیون کو اُٹھاتے تھے ملکہ دیکھ رہی تھی کہ شاہزادہ بھی تیغ بکف برہان ہی چار روز
سے مار رہا ہی وہ ضرب سخت اُسکی پڑتی ہی ایک ہاتھ مین دو دو ساحر چورنگ ہوتے ہین دونون گھات
کوئی نہین کام دیتے مین تیغ ہی کہ شعلۂ آتش جوالہ یا برق خرمن ہستی سوز ہی جسپر پڑتی ہی سواے زمین کے
قاش زین پر نہین دکھائی دیتا ہی شعر بہر جا کہ شمشیر او کار کرد + یکے را دو کرد و دو را چار کرد + جہانگرد

مال واسباب کے ڈھونڈھنے مین مصروف ہین جو پاتے ہین اُٹھالیجاتے ہین حقہ لغت چلاتے ہین خلیفے
سا ہو چلے جاتے ہین ملکہ شاہد نے جو یہ رنگ دیکھے دنگ ہو گئی دستک دی کہ اژدہے پیدا ہوئے لشکریون
پر گرنے لگے جو آدمی تھے اُنکو اُٹھانے لگے دیوون نے اُسوقت داد شجاعت دی بڑے بڑے درخت
اُکھاڑکے اُن اژدہون کا مقابلہ کیا دندان کوہ شکن جس اژدہے کو مارتے تھے وہ اژدہا وہین ڈھلک کر رہجاتا
تھا ملکہ نے یہ دیکھا دستک دی دھوان نکلا ایک دیوار ہفت دھات کی بہت بلند اُٹھ گئی لشکر ساحران کی
یون جان بچائی لشکر کو اُس دیوار کے دامن مین پوشیدہ کر دیا لیکن لشکر اسلام سے بہت اسطرح قید ہوگئے
دیوان دلیر باقی رہگئے معدودے چند آدمی لشکر اسلام کے باقی تھے سب گرفتار سحر تھے شاہزادہ فتحیاب یون
شکست خوردہ ہوا اپنے خیمے کو واپس آیا لشکریون کا صدمہ دلپر بہت شاق تھا ملکہ شاہد نے ایک ساحر
کو خط دیا اور کہا کہ سنگ پا جادو کو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد آؤ وہ ساحر ایک دم مین سنگ پا جادو کے پاس
پہونچا خط دیا سارا قصہ کہا سنگ پا جادو اسی ہزار فوج جرار ساحرون کی لیکر ملکہ کی خدمت مین حاضر
ہوا جبکہ عروس دلارام فلک حجلۂ مغرب سے نکلکر مصروف آرائش ہوئی ملکہ کے یہان سنگ پا جادو
کے آنے کی خوشی مین جشن قائم ہوا بزم جشن آراستہ ہوئی ساقیان مہ پارہ جام وصراحی وبربط ہاتھ
مین لیے ودور مے ناب مین مصروف تھے دختر رز بزم نشاط مین چارون طرف مٹکتی پھرتی تھی ہر ایک خوشگوار
سے سر مجلس اُلٹتی تھی مطربان خوش الحان بصداے دلکش زہرہ وناہید کے دل لبھانے والے دف و
چنگ لیے نغمہ سرائی کرتے تھے داد الحانی پاتے تھے دامن امید نقد مراد سے بھرتے تھے
رقاصان پری کردار ولولیان شوخ شیرین کار گرم رقص مین مصروف ہر ایک انکی نازکی وغمزہ سے مالوف یاران
کی ٹکٹکیان بندھی ہوئین ممکن نہین کہ پلک جھپک جاوے رات بھر یہی جلسہ رہا ملکہ نے تین روز بزم نشاط
کا جلسہ منعقد فرمایا کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا شاہزادہ اپنے خیمے مین بہت سست و مضمحل بیٹھا ہوا تھا کہ سرداران
لشکر حاضر خدمت ہوئے شاہزادے نے ایک آدمی کو گیسو طراز جادو کے پاس روانہ کیا وہ اپنے باغ مین سیر چاندنی
دیکھتی تھی کہ فرستادہ شاہزادہ پہونچا خط دیا پڑھا پڑھکے نہایت اندوہگین ہوئی باد صبا پر سوار ہو کر ایک
پلک مارنے مین شاہزادے سے آکر ملی شاہزادے نے ساری کیفیت بیان کی گیسو طراز جادو نے کہا
کوئی اندیشہ کی بات نہین وہ فقط گرفتار ہین اُنکی رہائی کی فکر کرونگی کہ اسکا ذکر وقت پر آئیگا جہانگرد
نے دل مین خیال کیا کہ بیٹھے بیٹھے کیا کرون بیکار بے روزگار جی گھبراتا ہے کچھ کام کرنا چاہیے یہ سوچکر طلسم
بیت الحزن کی طرف چلے دن بھر چلے لیکن کہین پتہ نہ لگا دیکھا کہ ایک دیوار آہنی مثل دھوئین کے
نظر آتی ہے خیال کیا کہ اس سے کیونکر اُس طرف جاؤنگا جنگل مین نواح گردش شروع کی دیکھا کوئی آنے
جانیوالا ابھی نہین نظر آتا جسکی وجہ سے اُس طرف جاؤن یکایک نگاہ دیوار کی اونچان دیکھنے کی
غرض سے سوے آسمان اُٹھائی دیکھا کہ بہت سے عقاب بلند پروازی کرتے ہین اور شہر کیطرف بھی جاتے
ہین اور اسطرف بھی آتے ہین جہانگرد نے جھٹ پٹ شکار جانوران کرکے پارچہ گوشت مین خوب اپنے
جسم کو لپیٹا اور مردے کی صورت زمین پر لیٹ گئے عقاب کی نظر پارچہ گوشت پر پڑی عقاب نے زمین
کا رخ کیا جہانگرد کو یقین ہو گیا کہ یہ ضرور مجھپر آئیگا اور مجھکو لیجائیگا اتنے مین عقاب اسپر گرا اور پنجون مین
دابکر لے اُڑا شہر کے قریب ایک درخت بہت بلند تھا اُسپر ٹھہرا اُسنے جھٹ پٹ پارچہ گوشت کے جسم سے جدا

کیے اور ایک پتیون کے جھنڈ مین اپنے کو چھپایا جب سیمرغ فلک اپنے آشیانۂ مغرب مین گیا اور بلبل شب
اشتیاق وصل گل گلستان جمال بوستان عالم مین آئی جہانگیر دسنے درخت سے اُترنا شروع کیا زمین پر
آیا لباس ساحر زیب بدن کیا اور محلات شاہی کیطرف چلا جاتے جاتے ایک محل کی طرف گیا وہان سے
آواز سرود ونغمہ سنائی دی جا کے دروازے پر پہونچا پاسبانون سے کہا کہ مین دور سے آتا ہون ملکہ سنے
کام کیواسطے بھیجا تھا مدد کی خواستگار ہوئین تھین پاسبانون نے اجازت دی یہ اندر مکان کے گیا دیکھا
کہ بزم جشن منعقد ہو سنگ پا جادو مے نوشی کر رہا ہو نشہ مین چور ہو مخموری شراب سے کوسون تک عقل و
دانش سے دور ہو دنیا و مافیہا کی خبر نہین لیکن ملکہ شاہ شریک جلسہ نہین ہو قیاس سے معلوم ہوا کہ
کہین دور گئین ہین آج اُنکا آنا نہو گا اتنے مین ایک رقاصہ کسی ضرورت سے محفل سے باہر نکلی آفتابہ طلب
کیا ساحر علی نے آفتابہ جلدی سے دیا رفع حاجت کو گئی پیچھے یہ بھی گیا رقاصہ نے فارغ ہو کر جیسے ہی آفتابہ سے
پانی لینا چاہا کہ اُسمین سے بقہ بیہوشی کا اُڑا بیہوش ہو گئی جلدی سے ایک گوشہ مین اُسکی صورت بن اُسکو
ایک گڈھے مین ڈال اُسکے کپڑون سے جسم کو آراستہ کیا داخل بزم جشن ہوئے رقص شروع کیا ایسے گائے
کہ سنگ پا جادو کو سرور زیادہ ہوا ایک گلدستہ ہاتھ مین لیکر رقاصہ نے رقص شروع کیا ایسا رنگ
باندھا کہ سنگ پا زیادہ خوش ہوا بولا کہ اے رقاصہ ہم چاہتے ہین کہ تیرے نازنین ہاتھون سے مے پئین
اگر ناگوار خاطر نہو تو جام مے کو دور مین لا اور ان سب کو بھی پلا اسنے جلدی سے ساقی گری اختیار کی اور
بیالہ لا کے تمام سفوف بیہوشی نکال کے داخل کیا اور ایک دم سے سب کو جام بھر کر پلانا شروع کیا اہل محفل
بیٹھے ہی سب کے سب بیہوش ہوگئے کسی کو ہوش نہ رہا اسنے جلدی سے سنگ پا جادو کو ایک گوشہ
مین لا کر اسکی پوشاک بدلی اور اپنے زیب جسم کی اور کل مال و اسباب وہان کا لیکر ایک جگہ چھپا دیا اور پھر آپ
سنگ پا جادو کی شکل بنکر بیٹھ گیا اور دربان کو پکارا کہا کہ ہماری فوج کو حکم ابھی کوچ کا دو کئی روز ہوئے مجکو زیر ہوئے
ہمیشہ چاہتا ہون کہ صبح ہوتے ہوتے شاہزادہ فتاح طلسم کا کام تمام کر دون اور باتون نے حکم فوج کو سنگ پا جادو
کا دیا فوج تیار ہوئی قرنا بجی سنگ پا جادو تخت روان پر سوار ہو کے چلا ساحرون سے کہا کہ ہم تمہارا سحر
دیکھنا چاہتے ہین کہ تم کسقدر رہو اس دیوار کو ہٹاؤ تو معلوم ہو کہ تم حریف سے سحر مین سر بر ہوگے ساحرون
نے بزور سحر اُسکو ہٹا دیا جنگل مین خیمہ استادہ ہوا فوج سے کہا آرام کرو جسوقت مین کہون کمر جنگ باندھی
جائے مین بہت تھکا ہوا ہون اور کئی روز کا جاگا ہون ذرا مین بھی آرام کر لون فوج سب آرام مین
مصروف ہوئی کہ سنگ پا جادو عملی لشکر شاہزادے مین آیا اور شاہزادے سے ملا اور شاہزادے
سے کہا رای یون ہو کہ دیوؤن کو حکم کیا جاوے فوج سنگ پا جادو کو دیکھ لین جو مین اپنے ساتھ لگا
لایا ہون شاہزادے نے کہا آئین مردی سے یہ دور ہو شاہزادگان والاتبار ایسا نہین کرتے جہانگیر دنے کہا کہ حضور عالی
الحرب خدعۃ نہین سنا ہو کس شیر کا قول ہو شاہزادے نے کہا دیوون سے کہدیا گیا ہو دیو دوڑ پڑے اور
ایک دم مین سب کو دیکھ لیا نام تک اُنکا باقی نہ رہا ایک بھی نہ بچا سب لقمۂ دیوان ہوئے جب دیو
فلک ہفت سر خوابگاہ سے صفحۂ مشرق کے عکس فگن ہوا ملکہ نے سنگ پا جادو کو بلوایا کہین پر
اُسکا پتہ نہ پایا متحیر ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہو اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گیسو طرازنگی عرض کیجاتی ہو

گیسو طراز سب کیفیت سنکر پیر مرد بیٹا اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سب حال بیان کیا مرد پیر
با تدبیر نے ایک دستک دی کہ ناگنین بہت سی پیدا ہوئین اور سامنے آکر عارض ہوئین کہ باعث تکلیف
دہی کیا ہی مرد پیر نے سب حال بیان کیا ناگنون نے کہا کہ وہ سب وحشت ادبار مین مقید ہین اگر آپ فرمائیے تو
لیجائین تو وہ رہا ہون ناگنین یہ کہکر روانہ ہوئین اور گیسو طراز اور مرد پیر دشت ادبار کیطرف گئے اور
بند و رسہرا ان سب کو رہا کر کے خدمت مین شاہزادہ اسکندر فرخ لقا کے پہونچا یا شاہزادہ
بہت خوش ہوا مرد فقیر صاحب تدبیر کا شکر یہ ادا کیا اہل لشکر اپنے شاہزادے کو دیکھکر سب قدمبوس ہوئے
اب کیفیت ملکہ شاہد کی عرض کیجاتی ہی ملاحظہ ہو کہ ملکہ اسی فکر مین تھی لشکر سنگ پا جادو تلاش کیا اسکا پتا بھی ندارد
اور بھی متحیر ہوئی ساحر کو سنگ پا جادو کے مکان پر بھیجا کہ شاید مکان کو گیا ہو وہان سے بے نیل مرام
واپس آیا ملکہ سے سب کہدیا ملکہ نے پاسبانون سے پوچھا کہ تمکو معلوم ہی سنگ پا جادو کہان ہی پاسبانون
نے کہا کہ حضور ملکہ عالم یہان ایک آدمی آیا اور اُسنے اظہار کیا کہ ملکہ کے پاس جاؤنگا چنانچہ وہ گیا پھر اندر کا
حال معلوم نہین کہ آدھی رات باقی تھی کہ سنگ پا جادو کا حکم فوج کی تیاری کا ہوا اور سنگ پا جادو اُسیوقت
فوج لیکر فتاح طلسم سے جنگ کرنے گئے وہان کا حال نہین معلوم کہ کیا ہوا ملکہ بہت متعجب ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہی
ایک ساحر کو اُس طرف روانہ کیا وہ میدان نبردگاہ مین آیا دیکھا کوئی نہین رجعت قہقری کر کے ملکہ کے پاس پہونچا
اور عرض کیا کہ ملکہ عالم میدان جنگ مین کوئی نہین سواے خیام فتاح طلسم کے ملکہ نے دیوار آہن کو جو پوشیدہ تھی زبان
کیا کہ مین نے شہر کی حوالی مین دیوار بنائی ہی ساحر نے کہا کہ دیوار کا بھی نشان نہین ہی ملکہ اپنے دلمین بہت متحیر و حیران
تھی کہ نہ تو سنگ پا جادو کا نشان معلوم ہوتا ہی نہ فوج کا پتہ چلتا ہی عجب نہین کہ کوئی عیار آیا ہو اور سنگ پا جادو
کو مع فوج لیگیا یہ بھی غیر ممکن ہی ایک ساحر کو روانہ کیا کہ جا دیکھ لشکر فتاح طلسم مین کوئی ہی یا نہین وہ ساحر آیا
دیکھا کوئی نہین معلوم ہوا واپس گیا ملکہ کو کمال تعجب ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا مگر کیفیت شاہزادہ عرض کیجاتی
ہی کہ صبح ہوتے ہی شاہزادے نے حکم دیا کہ یکبارگی طلسم بیت الحزن پر چڑھ دوڑو فوج تیار ہوئی علم اسلام
کا پرچم اُڑتا ہوا ابلق وحشت نا بجا نعرۂ شیران میدان جنگ سرفروشان عرصۂ نبرد بیدرنگ نیزون کو سنبھالے
آگے آگے دیوؤن کا لشکر اُنکے پیچھے شجاعت شعارون کے پرے بیچ مین شاہزادۂ عالیجاہ اسکندر فرخ لقا
تاج شہریاری کج سر پر رکھے توسن سبک خرام تیزگام زیر ران شمشیر خونخوار کمر سے لگی ہوئی کمان بر دوش
سپر زینت دہ پشت آثار جلال چہرے سے ظاہر نشان شجاعت بشرہ سے باہر باجمع گران و فوج گران فتح و نصرت
جلو ریز رکاب ظفر انتساب حملہ آور طلسم بیت الحزن ہوئے سامنے سے جو نظر آتا دیوون کا لقمہ ہوتا دیو
البرز شکن بڑی تناور درخت کندھون پر رکھے بعض آسیاے سنگ دوش پر کہ ایک ساعت مین شہر کے اندر
گھسے کہ ہرکارون نے خبر فتاح طلسم کے حملہ کی پہونچائی ملکہ اُسوقت بحر استعجاب مین غرق تھی در مقصود تلاش
کرتی تھی کہ ہرکارے نے سب کیفیت کہی ملکہ بحر فکر مین مستغرق حواس پریشان یہ خبر سنتے ہی ایسی چونکی جیسے
کوئی یکایک خواب غفلت یا کسی صدمہ سے چونک پڑے سب عقل جاتی رہی چارہ کار پر غور کرنے لگے پاسبانون
کو حکم دیا کہ چند ساحر لیجا کر روکے سرہنگ چند آدمیون کو لیکر سامنے آیا دیوون نے شور سر مین ڈالا
کسی قدر آتش تنور شکم تیز ہوئی ملکہ نے جلدی سے ایک ساحر کو بھیجا کہ فوج تیار ہووے ساحر نے جاتے ہی
فوج کو حکم دیا ساحر لوگ دوڑ پڑے ملکہ بھی خلوت سرا سے نکلی دونون لشکر جم گئے تلوار چلنے لگی چقاچاق شمشیر

سے ترک فلک کے کان گران ہوئے برج دلو مین منہ چھپایا تیرون کی بوچھار نیزون کی مار آتش تیغ گرم
تھی بہادرون کے دل بڑھے تھے قدم آگے پڑتے تھے کسیکو اپنے سر و پا کی خبر نہ تھی برق آہن کو ندرہی تھی
خرمن جان پر برابر گرتی تھی حضرت عزرائیل بھی برائے تماشا دل و جان سے کھڑے کیفیت دیکھ رہے تھے کشتون
سے شہر پٹ گئے گڈھے اٹ گئے دیوون نے مردون کو چھوڑ دیا زندہ ساحرون کو کھانے لگے کہ ذکر اسکا
آگے چلکر بیان ہوگا اب کچھ کیفیت ملکہ شاہرخ کی ملاحظہ ہو جب جنگ دوشینہ مین لشکر اسلام کو بزور سحر
ملکہ شاہد سیمین ساق نے گرفتار کیا تھا ہلکاران ملکہ شہرخ نے سب کیفیت سن کے افسوس کیا اور
ایک خط شاہزادہ اسکندر رفرخ لقا کو لکھا اور دو ہزار دیو واسطے کمک کے روانہ کیے تھے وہ دیو کا
لشکر بسرہبری قاصد آتا تھا کہ ذکر اسکا آگے آویگا کیفیت لڑائی ملکہ شاہد سیمین ساق اور شاہزادہ
اسکندر رفرخ لقا ملاحظہ ہو کہ لڑائی خوب دلچسپی سے ہورہی تھی مردان وغا کوشش جنگ مین سرگرم تھے
میدان قتال لاشون سے بھر گیا تھا یکہ تازان شمشیر بران معروف جان نثاری تھے گھوڑون اور پیادون
کو جگہ نہ تھی جو زمین پر پیر رکھتے تھے افراد پاسے مردہ قندیل کے ریزہ ریزہ ہوگئے تھے دوسرا فرش خاک
معلوم ہوتا تھا خون کے دریا بہہ رہے تھے گھوڑون کے تنگ زین تک دریاے خون کی سیلابی تھی سر
مقتولان قتل کدے خالی سے تیرتے تھے لاشے شناوری کرتے تھے کہ گرد اڑتی ہوئی معلوم ہوئی ہوا
کے سناٹے کا زور تھا صدائین مہیب آرہی تھین شاہزادے کو خیال گذرا کہ کوئی مددگار ساحر غدار
ملکہ کا وابستہ براے کمک ملکہ آرہا ہے ایسا ہی ملکہ کو خیال ہوا کہ شاید کوئی لشکر ساحران میری مدد کو آتا
ہے لیکن دامن باد نے جب قباے گرد کو چاک کیا لباس گرد سے لشکر دیوان نمودار ہوا لشکر شاہزادے
مین اُٹھ پڑے شاہزادے کا دل مع لشکر بڑھ گیا دل ملکہ شاہد سیمین ساق منکسر ہوا خط ملکہ شہرخ کا قاصد
نے شاہزادے کو دیا دیو مصروف ساحر خواری ہوئے لشکر ساحر ایک ساعت مین سب غذاے دیوان ہوا
ملکہ میدان مین تنہا رہگئی کہ ایک دیو نے لپک کر ملکہ کو قاش تخت روان سے جھٹ پٹ اُتار لیا روبروے
شاہزادہ پیش کیا ملکہ نے دیکھا کہ بس رشتہ حیات اسیقدر طول رکھتا تھا جان سے ہاتھ دھوؤن اس
تیرہ بختی و منحوس طالعی کو روؤن اسی روز بد دیکھنے کے لیے مین ننگ خاندان زندہ رہی پہلے ہی
اس کیفیت کے ظہور سے کیون نہ مرگئی پلک پلک کر طفل اشک آنکھون سے نکل رہے تھے دامن قبا
کو آنسوؤن سے بھگوتی تھی شاہزادے نے قریب بلا لیا پاس بٹھلایا اسکی عزت و حرمت مین کچھ فرق نہ کیا
شاہزادی شاہد سیمین ساق نے اب اچھی طرح سے رخ پر انوار کو دیکھا ہزار جان سے عاشق ہوئی اگرچہ
پہلے سے عاشق ہو چکی تھی اور تخم محبت دلمین جم گیا تھا لیکن بسبب فتاح طلسم ہونے کے کدورت بھی تھی
اور دل سے اپنے کو دور رکھتی تھی عشق کو بڑھنے نہ دیتی تھی شاہزادے نے بھی نزدیک سے ملکہ شاہد
کو دیکھا قریب تھا کہ بیہوش ہو جائین لیکن بخیال چند امور کے تکیہ کا سہارا دیکر لیٹ گیا اور اپنے کو روکا
دیر تک گلستان حسن ملکہ شاہد کی گلگشت کرتا رہا اگرچہ چہرے سے پریشانی ظاہر تھی لیکن آب چشم نے
گرد و غبار جنگ کی دھوکر چہرہ کو روغن تازہ سے درخشان کردیا سر پر بالون کا جھرمٹ چوٹی کا لٹکا
پڑی ہوئی کمر نازک کی ضامن تھی زلف پرشکن بکھری ہوئی رخ روشن کی دربانی کرتی تھی یا چشمہ حیات مین
افعی پانی پیتے تھے درمیان مین فرق نازک باریک کھنچی ہوئی جس سے دل عاشق بے اختیار یہ کہہ اٹھتا تھا

دین و ایمان تو یہ زلف رسا سے لگے ہیں ٭ دیکھیے مانگ کو کافر کی کہ گویا نکلے ہیں ٭ سیدھی راہ ظلمات تھی خضر کو بھی طلب سیاحت
کے لیے درکار ایک دن و دو رات تھی جبین صفا آگین بلند و وسیع اقبالمندی کی نشانی تو جبین سے ظاہر آثار
کشور ستانی ابرو خمدار قتل عشاق پر تیار مژگان سفاک و بے رحم آبدار خنجر آسا گردم چشم سیہ اثبات ہوئے
بینی حسن کا ستون الف وار راست کہ اسکی راست قامتی پر دلیل تھی رخسار سے بھرے خون ٹپکتا تھا ماہ
پارو شمع گل شرماتے تھے منہ چھپاتے تھے دندان باریک ایک سے ایک ملا دہان تنگ بتیس آفتاب اور
ایک ہیچ بتیس گہر خوشاب اور ایک درج سرخی لب سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی عاشق کا خون پیا ہے عقیق یمن
جسے دیکھ سر اکھاتا ہے لعل بدخشان دامن کوہ سے منہ چھپاتا ہے چشمۂ حیات ذقن مین موجود ہے یوسف
کنعان نے اسکی چاہ مین کنوئین جھانکے سینہ حسن کا گنجینہ ہے اگرچہ کسی ہین لیکن سرکشی سے نکلی آتی ہین شکست
رونق بازار نارپستان کی انھین سے ہے دریائے رخسار سے سرخاب منہ نکال کے رہ گئے ہین بڑے سرکش
ہین قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے چلکر جفاکش بھی بڑے ہونگے طشت زرین مین دو شمعین ہین یا بحر خوبی
کے حباب ہین شکم ساحت حسن کا نمونہ ہے اطلس کہین تو بجا ہے یا پارچہ حریر ہے بہت نرم و نازک ناف پیچدار
محبت و الفت سے خواستگاران وصال کے لیے گرداب بلا ہے یہ سراب بر روئے آب ہے بازوئے مصفا
صبیغا کہ دہ ہے بھرے گول سڈول نرم ملائم ہاتھ مین کلائی بہ مثال سیاہ چوریان نیارنگ دکھاتی تھین
سیہ چوری بدست آن نگارے ٭ بشاخ صندلین پیچیدہ مارے ٭ رانین سیم خالص کی بنی ہوئین معدن سیم بے غل و غش
تھین صفائی دیکھ کے سیم آب آب تھی اپنی سیاہ روئی پر بیتاب تھی کارگزاران قضا و قدر نے اس نازنین
مہ جبین غیرت گلعذاران لندن و چین کو نور کے سانچے مین ڈھالا تھا چہرہ پرداز ازل نے اسکے نقش
دہن کو اپنے ید قدرت سے بنایا تھا شاہزادۂ بے صبر اپنے دل ناشکیبا کو حکمت عملی سے روکے ملکہ
شاہد سیمین ساق پر اپنی بیقراری ثابت ہونے دی کہا اے ملکہ وحدانیت خدا مین کیا کہتی ہو
قبول اسلام مین کیا عذر ہے ملکہ تو پہلے سے انجام پر غور کرتی تھی اب نتیجہ کھل گیا دل سے صلاح کرتی تھی
کہ اگر قبول اسلام نہین کرتی تو مسلخ قتل مین پہونچی ہون کوئی دم مین گلا ہے اور دست جلاد با تیغ ہے اس سے
گریز نہین اور اگر قبول وحدانیت خدا کرتی ہون جان بچتی ہے اس ضمن مین شاید میرا مطلب نکلے
شاہزادے سے کہنے لگی کہ اے شاہزادۂ والاجاہ مین نے زشتی اعمال کی سزا پائی جو کچھ ہوا بہتر ہوا
دبیر قضا نے میری لوح تقدیر مین ایسا ہی لکھدیا تھا کہ جس سے یہ روز بد دیکھنا پڑا اب مین صدق
دل سے اسلام کی طالب ہون شاہزادۂ اسکندر فرخ لقا نے مسلمان کیا دو روز ملکہ شاہزادے
کی مہمان رہین خط فتح لکھکر ملکہ شہرخ کے پاس قاصد کے ہاتھ روانہ کیا ملکہ شہرخ کو واپسی شاہزادے
کی امید قوی ہوئی تمناے دل نے جوش مارا تیسرے روز ملکہ شاہد سیمین ساق شاہزادے
سے رخصت ہو کے اپنے مشکوی معلی مین آئی تدبیر گرفتاری شاہزادہ دلشکر مین مبتلا ہوئی خیال کرتے کرتے
دور کی سوجھ گئی ایک قاصد خاص خدمت شاہزادے مین روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آج آپکی دعوت
ہے آپ مع لشکر تشریف لائیے خارستان و کلبۂ احزان فردوس کو رشک چمن بوستان فرمائیے یہ خانہ بدل
مشکور ہوگی شاہزادہ بلاخیال کسی امر کے چلا مکان ملکہ پر پہونچا ملکہ نے دور سے استقبال کیا مکان کو
خوب سجا درست کیا ایک مسند زرتار بچھی تھی بجاے تخت مرصع تصور کیجاتی تھی شاہزادے کو لاکر اسپر

ٹھا یا شاہزادہ اُس مکان کی خوبی و لطافت دیکھکر ششدر ہوگیا کمرے بہت نفیس پر زیب و صفا بنے ہوے
نہ بہت اونچے نہ بہت نیچے اوسط درجہ کے بنے ہوے شہ نشین ویسی ہی دلکش مصفا بنی تھی بنایان چابکدست
حیران تھے بناے مکان اُنکی خیال عقل سے دور تھی حواس گم ہوتے تھے یک لخت طلاے خالص سے تعمیر
تھے بیل بوٹے بہت خوبصورت پیارے پیارے بنے تھے مصوران عالم کو اصل ہونے کا گمان تھا گمان بیجا نہ
تھا وسط مکان مین شہ نشین کے آگے ایک باغ پر تکلف سجا ہوا تھا گل چاندنی نے صحن بوستان کو بیعقل
کیا تھا نسرین و نسترن کی بہار تھی کیلون کی قطار گل شبو کی مہک گل چنپہ کی جھلک طائران خوش نوا سرود سرائی
سے مانوس تھے قصہ فرہاد و قیس سنا رہے تھے غنچہ سربستہ اسرار الٰہی محرم راز گل شگفتہ کا بے ثباتی
عالم پر خندہ درد از معشوقان طناز کار باغبانی مین مشتاق نہ ایران صد سالہ اُنکے کلام کے مشتاق شاہزادہ
کو اُس شہ نشین سے باغکی سیر کرانیکو لانے درمیان باغ مین ایک پر تکلف بنگلہ بنا ہوا جو بالکل جواہرات
سے بنا تھا مردم نظر کے پاؤن پھسلتے تھے مانی و بہزاد نقش کیا کے گرے پڑتے تھے تھوڑی دیر کے بعد
خاصہ طلب ہوا شاہزادہ دسترخوان پر بیٹھا اقسام اقسام کے میوہ طرح طرح کے کھانے ہزارون قسم
کی چیزین خاصہ پر چنی گئین وہی خاصہ خاص لشکریون کے لیے بھی گیا کھانا کھاتے ہی شاہزادے کو چکر آیا بیہوش
ہوکر فرش خاک پر گرا ہوش و حواس کافور ہوئے جسم کی خبر نہ رہی ملکہ نے جلد ایک ساحر کو بلاکر قید کیا لشکری
بھی کھانا کھاتے ہی بیحواس ہوئے سب کے سب گرفتار نشہ بیہوشی ہوئے ایک مرد بھی نہ بچا جو اس
حال زار کو دیکھتا ملکہ نے سب کو گرفتار کیا گلنار لوح مین قید کیا ذکر اُسکا آگے آئیگا

اب کیفیت جہانگرد عیار کی ملاحظہ ہو

کہ جہانگرد عیار لشکر سے باہر کسی کام کو گیا تھا دعوت مین شریک تھا جب سیر کرکے وہ آیا تو دیکھا کہ
وہان سے خیام شاہی اُکھڑ گئے ہین اُس صحراے پر فضا مین کسی کا پتہ نہین دریاے فکر مین غواص
ہوا دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کہ یا الٰہی یہ کیا مضمون ہر کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہوا یہ لشکر کہان گیا اے
پیر فلک تو ہی بتادے کہ وہ شاہزادۂ عالیشان کدھر گیا لشکر کو تو نے کہان چھپایا سوچتے سوچتے
خیال آیا کہ پیر مرد کے وہان چلنا چاہیے اُس سے اس راز کے انکشاف مین کوشش کی جاوے
جہانگرد عیار پیر مرد کی خدمت مین پہونچا بعد سلام و نیاز کے حال کہا پیر مرد نے کہا اے جہانگرد ملکہ
سے لڑائی ہوئی شاہزادہ فتحیاب ہوا ملکہ نے اطاعت قبول کی سواے اسکے اور کوئی علاج ہاتھ نہ آیا
اس اطاعت مین اپنا مطلب نکالا شاہزادے کی دعوت کی دارو بیہوشی پلا شاہزادے کو مع لشکر
گرفتار بلا کیا یون دام تزویر سے سب کو قید کیا گلنار لوح کے قید خانے مین سب کو رکھا جہانگرد
یہ سنکے خاک بر سر افشان ہوا فکر تازہ رہائی مین مصروف ہوا ایک ساحر کی صورت بنا ملکہ کے روبرو گیا
سلام کیا اور چاہا کہ مین کچھ کلام کرون اسکا رنگ و روغن سب اُڑ گیا پورا عیار کی صورت نظر آنے لگا
ملکہ کے پاس جو کوئی ہیئت بدل کے آتا تھا اُسکا رنگ و روغن اُڑ جاتا تھا کچھ اسکے پاس ایسے تحفہ جات
طلسمی موجود تھے کہ جنسے کسی عیار کی عیاری نہ چلتی تھی ملکہ نے ساحر کو آواز دی کہ اسکو گرفتار کرو جانے
نہ پاوے یہ عیار مکار ہے جہانگرد بھی گرفتار ہوا گلنار لوح مین قید ہوا یہ جاکر سب سے ملا اور کہا کہ مین

ابھی تم سب کی خدمت مین آیا ہون وہ زندانخانہ بلاشک غمکدۂ مصیبت تھا غم بھی اُس زندان کی صورت دیکھکر رحم کرتا تھا شیران مہیب آزادہ پلنگان مردم درسے آباد تھا درندون گزندون کا ماوا تھا جو کہین سے بھاگا اس مقام پر اُسکو پناہ ملتی تھی اُجاڑ چاہنے والی چڑیون کا مسکن تھا بوم و شوم کا وطن تھا بجاے سبزہ زار کے سراپا خار تھا پانوٗن رکھنا محال تھا شاہزادے کی گریہ وزاری لشکر کی بیقراری دیوون کی غرش عجب کیفیت سے وہ زندان مالامال تھا دود آہ سے سارا زندان سیاہ و تاریک تھا گیسو طراز رہائی کے لیے آئی اور لوحدار جادو کے پاس گئی وہ ایک قہساق خشک دہان خشک دل سال تحا بھی اُس خشک دلی سے دور بھاگتا تھا پیر مرد تودہ سالہ مرنے پر تیار بیٹھا قبر مین پیر لٹکائے ایک مسند پر بیٹھا تھا گیسو طراز نے بزور سحر اُسپر حملہ کیا وہ وار خالی گیا آگ بنکے برس پڑی لوحدار جادو نے ابر باران سے وہ آگ بجھائی آئینہ بنکے سامنے ہوئی مورچہ بنکے یہ اُسپر دوڑا گیسو طراز نے اس سے فرصت نہ پائی لوحدار جادو نے فوری اسکو گرفتار کیا اُسی زندانخانہ مین سب کے پاس بھیجدیا پیر مرد بھی بیچارے آئے بڑی جانفشانیان کین سحر آزمائیان کین ایک شبانہ روز لوحدار جادو سے بد یرکلہ بکلہ لڑتا رہا ہر ایک کا جواب دیتا رہا لیکن رہائی شام بلا انپر بھی آئی لوحدار جادو نے انکو بھی گرفتار کیا اُسی زندانخانہ مین بھیجدیا ملکہ کے پاس لوحدار جادو نے دونون کی گرفتاری کی اطلاع دی ملکہ بہت خوش ہوئی لوحدار جادو کو خلعت و انعام بھیجا اب ملکہ کو کوئی دغدغہ شہزادے کیطرف سے نہین رہا اپنے حساب قصہ فیصل کر دیا کوئی اور تنازع فیہ نہ رہا آرام سے خواب راحت مین پانوٗن پھیلا کے سوئی جہانگرد کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ یہ گریہ وزاری شاہزادے سے بہین بیٹھا تھا مناجات بدرگاہ مستجاب الدعوات کرتا ہوا خدا سے مدد مانگتا تھا خلاصی چاہتا تھا کہ ایک روز داروغہ زندان کو تنہا پاکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ایسا رویا کہ داروغہ کا دل بھر آیا اگرچہ وہ بھی بڑا سنگدل تھا اور پھر ان لوگون کے حق مین کہ سنگدلی عین خوشی سلطان طلسم کی تھی جہانگرد سے پوچھنے لگا کہ ای شخص تو سب سے زیادہ بیقرار کیون ہوتا ہی جو سب کا حال وہ تیرا حال ہی تو کیون اسقدر آہ و زاری کرتا ہی کہ میرا دماغ پریشان ہوتا ہی خاموش رہ یہ سنکر جہانگرد اور بھی رونے لگا اور کہا ای داروغہ آپ بڑے مہربان ہین مین آپکی عنایت کا شکریہ نہین ادا کر سکتا آپ کے سلوک مجھپر بہت ہین کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا ہی اگر قبول ہو ایک عرض کرون چونکہ تخلیہ تو تھا ہی داروغہ نے کہا کیا کہتا ہی جہانگرد نے کہا کہ میری ایک ضعیفہ مان ہی سوا میرے اُسکا کوئی نہین ہی میرے پاس کچھ ایسا مال ہی کہ جسکو گھر بھیجنا چاہتا ہون کہ جس سے وہ ضعیفہ اپنا قوت سد رمق حاصل کرتی رہے اگر آپ چاہینگے تو وہ میری مان کو ملجائیگا یہ کہکر دو موتی بہت بڑے جیب سے نکالے اور کہا کہ ایک آپ نے لین اور ایک میری مان کو بھیجدین داروغہ نے کہا کہ نہین دونون بھیجدینگے جہانگرد نے کہا نہین ایک آپ لین اور ایک روانہ کرین داروغہ کی آنکھین کھل گئین کحل الجواہر سے زیادہ جانکر آنکھون مین رکھا اور دلمین کہا کہ اتنے بڑے موتی تو ہمنے طلسم مین نہین دیکھے اسکو کہان ملے داروغہ نے بہت شفقت کی جب جہانگرد نے دیکھا کہ در بر سر فولاد نہی نرم شود ایک ڈبیا جیب سے نکالی اور کہا یہ بھی روانہ کردیجیے لیکن اسکو کھولنا نہین داروغہ نے کہا اسکو ضرور دیکھونگا جہانگرد نے منع کیا لیکن داروغہ نے نہ مانا اُس ڈبیا کو کھولا جیسے کھولا ویسے ہی خاک ڈبیا سے اُڑی اور دماغ مین پہونچی چھینک آئی بیہوش ہو گیا جہانگرد نے جلدی سے کپڑے اُسکے اُتار کر اپنے جسم پر پہنے اور اُسکی صورت بنکر بیٹھا اور اُسکو اپنی صورت بنایا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھائی گلے مین

گولہ دیا زبان مین سوزن دیکر اور قید یون مین داخل کر دیا اور آپ داروغۂ زندان بنکے بیٹھا پھر دریاے فکر
مین غوطہ زن ہوکر لوحدار جادو کے پاس گیا اور کہا کہ زندان مین چلیے ایک ضروری امر آپ سے عرض
کرنا ہی لوحدار جادو اُسیوقت زندان مین آیا مسند پر بٹھایا عزت و توقیر کی قلمدان سامنے رکھدیا اور
کہا کہ ایک خط ملکہ کو اپنے قلم سے لکھیے لوحدار جادو نے کاغذ طلب کیا اُسنے سربستہ ایک کاغذ جیب سے
نکالا لوحدار جادو جیسے ہی اُسکو کھولنے لگا کہ اُس سے سفوف اُڑا لوحدار جادو چھینک کر بیہوش ہوا اُسنے
لوحدار کو شاہزادے کی شکل بنا دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا گلے مین گولہ اور زبان مین سوزن لگا بجاے
شاہزادے کے بٹھایا اور شاہزادے کو رہا کر دیا اور آپ لوحدار کی صورت بنکر جملہ ملازمین لوحدار کو زندان
مین لایا سب کو شربت بیہوشی پلا بیہوش کیا اُسنے ایک کو سرداران لشکر اسلام کی صورت بنا کر قید کیا اور لوحدار
کی دختر کو شاہزادی کی صورت بنایا اور زوجۂ لوحدار جادو کو گیسو طرازنہ کی صورت بنایا اور چادر
عیاری اوڑھکر سنگ پا جادو کو گڈھے سے نکال پیر مرد کی صورت پر بنایا اور ان سب کو مع لشکر رہا
کیا یہ سب چلتے ہوئے امیر الزمان سے کہا کہ شاہزادۂ عالم لوح طلسم تو لے لیجیے شاہزادے نے کہا
کہ کہان ہی جہانگرد نے جب لوحدار جادو کو بصورت داروغہ لاکر زندان مین بٹھایا باتون باتون مین لوح
طلسم کو دریافت کر لیا تھا اُسنے سب پتے دیے تھے امیر الزمان سے کہا کہ لوحدار جادو کے مکان
مین ایک مختصر سا باغ ہی اُسمین ایک حوض ہی حوض مین ایک صندوق ہی اُس صندوق مین ایک صندوقچی
جواہرات کی ہی اُس صندوقچی مین لوح طلسم پارچۂ حریر مین لپیٹی ہوئی رکھی ہی جادو جلدی سے اُسکو دستیاب کرو
شاہزادہ فوراً بلاخطر اُس باغ مین آیا اور حوض مین کود صندوق نکالا اُسکو کھول کر صندوقچی کو کھولا
دیکھا کہ پارچۂ حریر مین لوح طلسم رکھی ہی اُس صندوقچی کو قبضہ مین کیا گیسو طرازنہ کے مکان پر آئے جہانگرد نے
بلباس لوحدار جادو ایک خط ملکہ شاہر کو لکھا کہ آپکو معلوم ہو کہ جب آپکے والد لب دم ہو رہے تھے
وصیت کی تھی کہ جب فتاحان طلسم ادھر آوین اور وہ قید ہو جائین تو فوراً قتل کر ڈالنا اب فتاحان طلسم سب
قید ہین مین نے آج لوح طلسم دیکھی معلوم ہوا کہ اب فتاحان طلسم کوئی باقی نہین ہی اور یہ بھی لوح مین نکلا کہ ان
سب کو ایک دم سے قتل کر ڈالین اور اگر ایک ایک قتل ہوگا تو طلسم مین بڑی خرابی پڑیگی لہذا آپکو چاہیے
کہ اسیوقت ان سب کو قتل کر ڈالیے اور ایک دم سے سب مسلمان قتل ہون آگے پیچھے نہونے پاوین ایک
ساتھ سب کے سر قلم ہون اگر ایک بھی قتل ہونے سے باقی رہا تو طلسم مین آگ لگجائیگی اور کچھ
بنائے نہ بن پڑیگی اور یہ وصیت آپکے نام شاہ طلسم کی تھی یہ خط جیسے ہی ملکہ کے پاس پہونچا جلادون
کو طلب کیا اور گاڑیان ساحرون کی روانہ کین کہ فتاحان طلسم کو لے آوین ساحر آئے اور گاڑیون پر سوار کرا لایا
اور ملکہ کے حضور مین لیگئے ملکہ نے سب کو دیکھا اور صورت شاہزادہ دیکھی آنکھون سے آنسو گر پڑے جلدی سے تا نگستان
عشق ہو کمرہ مین گئی فتاح طلسم کی تصویر وہان رکھی تھی اُس سے مخاطب ہوئی اور کہا کہ افسوس ای شاہزادے
جو تجھپر دل آیا تو پہلو گو کا تو قاتل نکلا ۔ دوست ہم جسکو سمجھتے تھے وہ دشمن نکلا ۔ خضر راہ جانتے تھے جسکو وہ رہزن نکلا
افسوس مین کیا کرون کہ وصیت والد اور قواعد طلسم سے مجبور ہون ورنہ تجھ ایسا شاہزادہ معشوق دست عاشق
سے قتل ہو چارہ کار یہی ہی کہ جلادون کو حکم دیا جائے کہ سب کو برابر بٹھلادین اور جسوقت مین دستک دون ایک
ساتھ ہی سب قتل ہون اگر کسی کا ہاتھ رکا یا دیر مین قتل ہوا وہ بجاے اُسکے مارا جادیگا جلادون نے یہ حکم

سنتے ہی تلوارون کو دیکھا بھالا آزمائش کی تلوار کو پورا دیکھا آب اچھی پائی گردنون پر کو بلیے کا خط دیا ڈورا
باندھا ٹوپ سر پر چڑھایا گردنین سب کی جھکا کے بٹھلایا اور منتظر دستک تھے کہ ملکہ نے ساحر کو بھیجا کہ دیکھو
جلاد سب تیار ہین کچھ دیر تو نہین ہے ساحر نے آکے دیکھا کہ منتظر دستک ہین اُنکے کام مین کوئی دیر نہین
اپنی ترکیب سے کھڑے ہین دستک ہوتے ہی سب کے سر ایک ساتھ زمین پر گرین ساحر نے آکے ملکہ
سے کہا کہ حضور وہان کچھ دیر نہین جلاد منتظر دستک ہین ادھر دستک ہوئی کہ سب کے سر زمین پر لوٹتے ہونگے
ملکہ نے یہ خبر سنتے ہی دستک دی کہ جلادون نے ہاتھ چھوڑے ایکبارگی سب کے سر زمین پر دکھائی دیے
ایک تاریکی طلسم مین چھاگئی آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا نام من لوحدار جادو بود کشتی مرا نام من فیل اندام
داروغہ زندان بود کشتی مرا نام من سنگ پا جادو بود کشتی مرا نام من میمونہ جادو زوجۂ لوحدار طلسم
بود غرضکہ دو گھنٹے تک یہ آوازین آتی رہین ملکہ نے دست تغابن ران پر مارا اور کہا افسوس یہ کیا غضب
ہوا سب آوازین موقوف ہوئین وہ تاریکی دفع ہوئی شعلہ جادو سنگ پا جادو کے مکان پر پہونچا اور
آواز دی اور ایک چکر مار زمین پر گر کے غائب ہوگیا سنگ پا جادو کی عورت نے یہ سنا تاریکی چھاگئی لشکر
لیکر روانہ ہوئی اور یلغار کر کے بیت الحزن پہونچی کہ ذکر اسکا وقت پر آویگا ملکہ بعد فرد ہونے ان آوازون
کے دیر تک سکوت مین رہی بعد کو سب ساحرون کو جمع کر کے لشکر کشی کی اور طلسم گلنار لوح مین آئی کہ ذکر اسکا
وقت پر ہوگا شاہزادی کو جب خبر قتل ساحران پہونچی لشکر جرار صف شکن لیکر چلے راہ مین شاہزادہ اور
شاہد کے لشکر کا مقابلہ ہوا خیمے استادہ ہوئے لشکریون نے اپنے اپنے ہتھیارون کو صاف کیا روان
کیا مردمیدان تیغ زن وگردان صف شکن اپنی اپنی دلیریون کے بیان کو طول دے رہے تھے اور اداے حق
نمک شاہزادے کا اقرار زبان سے کرتے تھے ہر ایک سینہ سپر ہونے کا اقبال کرتا تھا جو تھا دریاے شجاعت
کا نہنگ ہر فرد بیشۂ دلیری کا نرہ شیر معرکہ رستم و اسفندیار بازی طفلان جانتے تھے دیوان مردم خوار
خوشیان مناتے تھے شاہزادے کو دعا دیتے تھے کہ بدولت شاہزادہ خواب آسودہ ہوئے گوشت ساحران
سے جسم مین توانائی آئی دونی طاقت پائی جب ترک فلک خنجر بکف جنگ گاہ مین آیا لشکر کی صف آرائی ہوئی آواز
برق کوس و کرنا سے آسمان دہل گیا نعرہ خونخوار فلک کا کلیجہ ہل گیا کہ دریاے فوج کو تلاطم آیا آپس مین مل گئے
تیر و سنان چلنے لگے ساحر کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے شاہزادہ امید وفور طرب سے اور فتحیابی سے
کامیاب معلوم ہوتا تھا چہرۂ بشاش فلک سے صداے شاباش آرہی تھی لیکن ملکہ کو کچھ رنج ساحران مقتول
کا اور کچھ صدمہ اپنی شکست یلغار کا چپ سکوت مین تھی تماشاے کارزار دیکھ رہی تھی کہ عقب سے گرد
نمایان ہوئی جب گرد پھٹی دل گرد سے ایک فوج جرار پیدا ہوئی اور آتے ہی اُسنے چھاپا فوج ملکہ پہ مارا
جس سے ملکہ کو اور ہراس پیدا ہوا زیست سے ناامید ہوئی تمناے فتح منقطع ہوگئی ساحر کو ادھر روانہ
کیا کہ یہ کون صاحب لشکر ہے ساحر نے دریافت کر کے کہا کہ سنگ پا جادو کی عورت ہے ملکہ اور مایوس
ہوئی لیکن جھٹ پٹ اُسکو شیشہ مین اُتار صلح کر کے موافق کر لیا دونون لشکر ایک ہوگئے خوب تلوار چلی
اللہ اکبر کے نعرے بلند تھے شاہزادہ اپنی فوج کو بڑھاوے دے رہا تھا غضب کر کے کڑک کڑک
سناتے تھے سات شبانہ روز لڑائی رہی دیوون نے جو حملہ کیا ایک مین صف کی صف اُلٹ دی
لشکریان شہریار چیرہ دست ہوتے چلے جاتے تھے اور ساحران غدار کے پاؤن پیچھے ہٹتے تھے کہ

سنگ یا جادو کی عورت میدان مین آئی جنگ چاہی ایک جوان اُس سے مقابل ہوا اور ایک ہی وار مین سر اُس نابکار کا مثل خیار تر اُتار لیا لشکر ملکہ بہت کم رہگیا انجم سحری وار کچھ تھوڑے سے رہگئے لیکن ملکہ قلب لشکر مین مضبوط جمی تھی کہ شاہزادے نے قلب لشکر پر حملہ کیا صف کی صف ایک دم مین قتل کی ملکہ تنہا رہگئی شاہزادے نے قاش زین سے بیکدست مثل گل کے اُٹھالیا لشکر مین لے آیا قید کیا باقی ماندہ لشکر جو راکھ دیوان ہوا طلسم بیت الحزن اپنے نام کا پورا مصداق ہوا شہر ویران و سنسان ہوگیا کسی ساحر کا نام نہ رہا سب شہر خاموشان مین آباد ہوئے لشکر شہر مین گھسا لوٹنا شروع کیا کئی روز تک شہر کو لوٹا جہانگرد نے بہت سامان از قسم جواہرات پایا فوج مظفر و منصور اپنی فرودگاہ پر آئی ملکہ کو شاہزادے نے سامنے بلایا مسلمان ہونے کے لیے کہا ملکہ نے بدل و جان منظور کیا کلمۂ اسلام پڑھا صدق دل سے اسلام لائی گیسو طراز کو بھی مسلمان کیا اور سب کو ساتھ لیکر ملکہ شہرخ کے وہان آئی بموجب اقرار کے وہان دو تین روز دعوت مین گذرے خوب جشن فتح کے ہوئے چوتھے روز شاہزادہ مع لوح طلسم و ملکہ شاہد و شہرخ و گیسو طرازہ مع جاہ و حشم کے کوچ و مقام کرتے ہوئے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر آئیگا

اب دو کلمے داستان روانہ ہونا شاہزادہ رستم ثانی بن ملک ایرج کا طرف طلسم سحر آفرین کے اور راہ مین ملاقات ہونا ملک الماس سلطان طلسم سے ملک الماس کا شاہزادے سے بہ شفقت پیش آنا اپنے طلسم کے اندر لیجانا کیفیت تشریف آوری دریافت کرنا رستم کا حالت نادانستگی مین اپنا حال بیان کر دینا سلطان طلسم کا گرفتار کرنا باقی حالات متعلق داستان ہذا

خمسہ عوض ساقی نامہ

پہلے تھا دخل یہ دشوار ترے کوچے مین ۔ کہ صبا کو بھی نہ تھا بار ترے کوچے مین ۔ اب تو ہے مجمع اغیار ترے کوچے مین ۔ روز ہے گرمیٔ بازار ترے کوچے مین
جمع ہین ہیرے خریدار ترے کوچے مین

تو نے عزفیے جو کچھ ہمکو دکھایا تھا کل ۔ ہو گئے بیخود و بیہوش ہم ایسے ہو تھا ۔ اب کہان جائین کدھر جائین ترے در سے بھلا ۔ دیکھکر تجھکو قدم اُٹھ نہیں سکتا اپنا
بنگئے صورت دیوار ترے کوچے مین

ہے محبت بھی تری قہر خدا سخت عذاب ۔ کر دیا ایک زمانیکو اپنے بیتاب ۔ کفر و اسلام ہوا دونون گھر دینا ہے خراب ۔ دیر ویران ہے ترے عہد مین کعبہ برباد
جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچے مین

کیا خبر ہے تجھے کس حال مین ہین کیا ہین جوان ۔ جادۂ راہ کہ ہین نقش قدم ہین کیا ہین ۔ آسمان ٹوٹ پڑے مجھپہ جو اُٹھنا چاہون ۔ پانون پھیلائے زمین پر ہین ترا ہے مین
صورت سایۂ دیوار ترے کوچے مین

خاک سے کتنے ہم آغوش ترے ہین بیدا ۔ صورت مفلس بیہوش پڑے رہتے ہین ۔ بیخود و غافل و خاموش پڑے رہتے ہین ۔ روز یہان سیکڑون بیہوش عشق پڑے رہتے ہین
ہے گر خانۂ خمار ترے کوچے مین

آرزو ہے دل بیتاب کی فریاد سنے ۔ گر ترے کان تک آواز ہماری پہونچے ۔ پر جو اللہ لغیہ ہے یہ بھی کوئی پہچان نہ لے ۔ پلے بالونکی طرح رانگو بیتابی سے
نالے ہم کرتے ہین اے یار ترے کوچے مین

تھی نہ امید ہمین ایسی فسوںسازی کی | آنکھ چھوٹے ہی ہمسے دغابازی کی
ہائے کمبخت نے کیسی خلل اندازی کی | زور ہی عشق نے یہ تفرقہ پردازی کی
ہم ہین زندان مین دل زار ترے کوچے مین

شکل فرہاد جنون پیشہ و مثل مجنون | خاک برباد کرے میری تہ چرخ واژون
دے اجازت تو رہون تا بقیامت ممنون | آرزو ہی جو مرون بھی تو ہین دفن بھی ہون
ہی جگہ تھوڑی سی درکار ترے کوچے مین

دوست دشمن ہین سبھی تیری ادا پر مائل | خنجر رشک سے ہر ایک ہوا ہی بسمل
تمکو پروا نہین غمگین ہو کوئی یا خوشدل | گر یہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل
آج کل چلتی ہی تلوار ترے کوچے مین

بے کہے اُسنے کیا ہو جو وفا کا اظہار | بار سننے سے تجھے ہو اُسے کہنا دشوار
داغ نے آج یہ دیکھا ہی کہ ہو کر ناچار | حال دل کہنے کی ناسخ جو نہین پاتا بار
پھینک آتا ہی وہ اشعار ترے کوچے مین

چہرہ ناسخان سحر و ساحری و شکست کنندگان طلسم سامری اعجوبہ نگاران طلسم عجیب و دانندگان سحر غریب اس داستان جلالت بنیان کو یون بیان فرماتے ہین کہ جب شاہزادۂ والاقدر رستم ثانی بن ملک ایرج اجازت لیکر مع لشکر فراوان و فوج گران صاحبقران ثانی سے رخصت ہوئے کمر ہمت چست باندھی برابر کوچ و مقام کرتے چلے جاتے تھے بعد طی مراحل و قطع منازل ایک دشت سراسر وحشت ناک مین جو نصف سرحد طلسم مین تھا پہونچے خیام شاہی استادہ ہوئے بارگاہین قائم ہوئین مسندین مفرق بچھی ہوئین اُس جنگل مین چلتے پھرتے آدمی لشکری سردر وادی نظر آتے تھے بعد مدت کے اُس جنگل کی تقدیر جاگی یا تو سراسر خارستان سنسان ہو کا میدان تھا یا تو گلستان تازہ کا نمونہ دکھائی دینے لگا شاہزادہ اُس جنگل مین شکار کھیلنے لگا دور سے دیکھا کہ ایک تاجدار والا تبار بھی مصروف صید افگنی ہی صورت سے معمر معلوم ہوتا ہی لیکن شجاعت و شہامت چہرے سے ہویدا ہی ابالت و جلالت بشرہ سے پیدا اتسکن چہرے پر ذرا بھی نہین نوجوانی پوری معلوم ہوتی ہی اعصاب قوی اعضا و جوارح کی توانائی مین فرق نہین نخچیر اُسکا دیکھا بچتا نہین کہ اتنے مین اُسکی نظر بھی شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان حسین رعنا گلستان ناز پروران کاکل پیچان حشلیلی سے سنبل پریشان ہی جبین نور آگین ہلال آسمان ہی چہرہ بدر کامل مثال درخشان ہی طلاقت لسانی سے سوسن خاموش شاہد فرحت دو شادوش ہی مو شجاعت و بسالت سے آنکھین مخمور ہین خود شیر افگنی فیلکشی سے چور حسن بمثال سے مغرور ہی مردم آزاری سے نفور کلاہ کج سر پر قبائے شاہزادگی بر مین صید افگنی مین مصروف ہی ہمہ تن شکار مین مشغوف ہی بدل قوی بہادران توانا رستم و اسفندیار سے زیادہ ہی دل سے بے اختیار مثل سیماب بیقرار ہو صید افگنی چھوڑ ادھر کو چلا قریب آیا حسن دو بالا پایا اوج دلبری کا یکتا ماہ پایا قریب سے جو دیکھا ایک عجیب جوان خوبرو نظر پڑا موافق رسم و قاعدہ شاہان سلام و علیک ہوئی بغلگیر ہوئے مزاج پرسی کی شاہزادہ خیمے مین لے آیا اُس شہریار نے اُسیوقت جنگل سے ساتھ لیا ایک طرفۃ العین مین مع فوج داخل طلسم ہوئے رونق افزائے مشکوے حرم سلطانی ہوئے فوج کے لیے مقام تجویز ہوا شاہزادے کیواسطے محلات سے ایک مکان خالی کیا گیا شاہزادے کا آرام گاہ مقرر ہوا وہ مکان پر تکلف بنا ہوا یاقوت کے خشت زبرجد کی تحریر لعل کے قمقمے لٹکتے بھاری بھاری سرو چراغان لاکھون فانوس خود بخود روشن ہو ہوا لے چاندنی کی کیفیت میوہ دار درختون کی نرالی حالت خام و پختہ میوے لگے ڈالیان بار ثمر سے تواضع کرکے زمین بوسی کرتی تھین شاہدان چمن نشۂ حسن سے مغرور اکڑتے تھے سبز بختان گلشن مودلبری سے چور بل کھاتے تھے حوض مین فوارا

پڑا ہوا بیشمار سوراخون سے صحن خیابان کو سیراب کرتا تھا ابر ساون کا سراسر سراب تھا بط و قاز سرخاب
حوض مین تیرتے تھے عاشقان والہ کو بحر محبت کی شناوری سکھاتے تھے وسط گلزار مین گلپوش بنگلہ پڑا ہوا
چارون طرف کی کیفیت دکھلاتا تھا نرم سرد ہوا آرہی تھی نصف شب کو خاصہ موجود ہوا شاہزادے نے
کھانا تناول فرمایا بستر خواب پر سو رہا کہ شاہد سیمین تن مرصع پوشش منصہ شہود پر جلوہ افروز ہوا شاہزادہ
بستر خواب نوشین سے بیدار ہوا حوض کے کنارے بیٹھکے کیفیت آب مصفا دیکھنے لگا ذکر اسکا وقت پر آگیا
پہلے کیفیت شاہ طلسم ملک الماس کی ملاحظہ ہو جب شاہزادے کو محلات شاہی مین لایا اور ایک محل سلطانی اسکے لیے تجویز
ہوا ان اہتمام مین دیر ہوئی مشکوے خاص مین جانیکا وقفہ ہوا جب خاطرداری شاہزادے سے فراغت پائی مشکوے
خاص مین رونق افروز ہوا عشرت آرا زوجۂ شاہ طلسم نے سبب دیری دریافت کیا شاہ طلسم نے کہا کہ آج ایک نیا
شکار ہاتھ آیا کہ ایسا شکار کبھی ہاتھ نہ لگا تھا اسی وجہ سے مجکو دیر ہوئی کہ اُسکا انتظام مہمانداری کرنا تھا زوجۂ
شاہ نے پوچھا کیا شاہ طلسم نے کہا کہ جب مین سرحد طلسم کے صحرا مین شکار کھیلتا تھا دیکھا کہ ایک شاہزادہ
عالیخاندان نہایت حسین و زیبا صورت نہایت جمیل و شکیل کہ مین نے اپنی اتنی عمر دراز مین کسی طلسم مین ایسا
شاہزادہ حسین نہین دیکھا اگرچہ ہزارون خوبصورت و رعنا میری نگاہ سے گذرے لیکن ایسا شاہزادہ ہرگز نہ
گذرا کہ بے اختیار میرا دل اُسطرف کھنچا جاتا تھا میری یہ زبردستی اُس طرف کھینچ لیگئی اُس سے ملاقات کی جیسی صورت
ویسی سیرت و خصلت اُسکی تمام چیزون کو ایک پر ایک کو شرف ہے بطور مہمانی اُسکو اپنے ساتھ لیتا آیا ہون کہ چندے
اُس سے غم غلط کرونگا شاہزادی گلتاج پوش اُسکی لڑکی یہ تعریف شاہزادے کی سنکر غائبانہ عاشق و شیدا ہوگئی بے
دیکھے شاہزادے پر مبتلا ہوئی دل ہاتھ سے جاتا رہا کہ شاہ طلسم نے بیوی کو اشارہ کیا ملکہ نے کہا بیٹی جاؤ رات
زیادہ گئی ہے سو رہو خواصین شاہزادی کو آرامگاہ مین لے آئین جب شاہزادی چلی گئی تب شاہ طلسم نے
خلوت کی اور کہا کہ اصل تو یہ ہے کہ ایسا شاہزادہ جامع فنون منبع علوم دلیر توانا زبردست اگر مشعل لیکے ملکو ڈھونڈیے
تو نہین ملیگا یہ خیال آیا کہ اگر اسکا عقد لڑکی کے ساتھ ہو تو قران السعدین ہو جائے آفتاب و ماہتاب ایک برج مین وصل
معلوم ہون اور علاوہ ازین شجاعت و شہامت مین بھی ایسا ہے کہ کل شاہان طلسم کو زیر کریگا سب سے باج لیگا سلطنت
کو رونق ہوگی رعایا شاداں و فرحان رہیگی ملکہ بولی کہ مین بھی دیکھنے کی امیدوار تھی شاہ طلسم نے کہا کہ اب رات
کو کیا دیکھو گی اُسکو بھی تکلیف ہوگی سوتا ہو یا جاگتا ہو اغلب کہ سو گیا ہو صبح کو دیکھیے گا یقین لائے گا اگر بجائے
کف دست دل کو نہ کاٹو مجھسے زیادہ نہ بیقرار ہو تو کیا بات ہے ملکہ نے کہا کہ اگر آپکے پسند ہے میری طبیعت بھی خورسند
ہے جو آپ کرینگے بہتر ہوگا شاہ طلسم نے کہا کہ مین اپنے نزدیک کیا بلکہ سب کے نزدیک صحیح الخیال اور منصف
سمجھا جاؤنگا دشمن بھی فریفتہ ہوگا کہ سلطان خاور سرحد طلسم اخضر پر تفریح کرنے لگا شاہ طلسم خوابگاہ سے
اُٹھا خواجہ سرا حاضر ہوے آفتابہ و سیلابچی لا موجود کیا ہاتھ منہ دھو کر فراغت کی ایک خواجہ سرا کو شاہزادے
کی خدمت مین روانہ کیا کہ دیکھو شاہزادہ آرامگاہ سے اُٹھا یا نہین خواجہ سرا آیا دیکھا کہ شاہزادہ حوائج
ضروری سے فارغ ہو کر مسند مغرق پر رونق افزا ہوا افسران فوج گرد و پیش اپنے قرینہ سے ہالہ کیے بیٹھے ہین خواجہ سرا
نے وہ چہرۂ نوراگین دیکھا طلسمی تصویر آنکھ سے گذر گئی اُلٹے پاؤن شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوا سب
حال کہ سنایا کہ ملکہ بھی خلوتکدہ خاص مین تشریف فرما ہوئین ملکہ نے کہا اے شاہ عالم اُس شاہزادے کو بلوائیے
دیکھین دل کو ڈھونڈھا کر مین رات بھر بیقرار رہی دعا تھی کہ جلد صبح ہو یہ حال فتح ہو صورت شاہزادہ دیکھون

دل بے اختیار کو قبضے مین کرون اسکا ذکر وقت پر آئیگا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ شاہزادی جسوقت یہ صفت غائبانہ شاہزادے کی سنکر اپنی آرامگاہ مین آئی عجب حالت تھی دل سے آہ سرد
نکلتی تھی رنگ سرخ مبدل بہ زرد تھا سارے آثار عشق دل سے امنڈ کر چہرے سے ظہور کرتے تھے فرحت
ومسرت کو دور کرتے تھے ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭
رات بھر اسی خیال مین پڑی رہی کہ زہے نصیب اُسکے کہ ایسا شاہزادہ اُسکے ہم پہلو ہو خوشا بخت بلند اُس
عورت کے کہ آنکھین اُسکے جمال باکمال شاہزادے سے منور ہون کیون بادشاہ نے اُسکی تعریف میرے
روبرو کی اگر کی تو طبیعت کیون آئی اگر دل مائل ہوا ہو تو اُسکی دستیابی ہو ورنہ اس زیست سے مرجانا بہتر ہر
تمام عمر رونا نہ پڑے ایک نظر دیکھ لیتی دلکو بارے تسکین ہوتی یہ تقریر کرسی نشین ہوئی ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب وہ کیفیت ملاحظہ
ہو شاہ طلسم نے ملکہ سے کہا کہ مین شاہزادے کو لیے آتا ہون یہ کہکر بادشاہ طلسم شاہزادے کی طرف چلا
ملکہ نے مکان کو ایک ساعت مین گلدستہ نور بنا دیا کل سامان جدیدہ سے عمدہ کہ جس سے مکان کی رونق دونی ہوئی سج دیا
خبرداروں نے شاہزادے کو خبر دی کہ بادشاہ طلسم آتا ہی شاہزادہ سروقد صدر دروازہ مکان پر آکر کھڑا
ہو گیا بادشاہ نے دور سے شاہزادے کو صدر دروازے پر دیکھ کے وہین سواری سے اتر پڑا دونون
نے معانقہ کیا مصافحہ ہوا شاہزادے نے لا کے مسند پر بٹھایا ذرا دیر باتین ہوئین بادشاہ نے کہا شاہزادہ
عالم تشریف لیچلیے آپکو سیر طلسم کراؤن تاکہ طبیعت آپکی نہ گھبرائے شاہزادہ بدل ممنون ہوا دونون شاہ و شاہزادہ
ہاتھ مین ہاتھ ملائے باہر آئے تخت روان پر سوار کیا خواجہ سراؤن نے ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع کی ملکہ
ایک چلون کی آڑ مین ہو گئی تمام محلات شاہی مین دھوم مچگئی کہ شاہزادہ آیا جسنے آفتاب کو صورت انسان
مین نہ دیکھا ہو وہ اس ملک خصال کو دیکھے گرمی حسن یوسفی کا بازار گرم ہی خریداران شیدا آوین نقد جان
لیتے آوین یہ خبر شاہزادی گلتاج پوش نے بھی سنی سیماب وار بیقرار ہو کر آتش فراق سے جلی ہوئی محل مین
آئی اور ایک بام محل پر کہ جہان سے شاہزادے کا دیدار ہو سکتا تھا کوئی شئے مانع نہ تھی رونق فروز مسند رعنائی
ہوئی کہ شہریار طلسم مع شاہزادۂ والا ہمم داخل مشکوے سلطانی ہوا مسندین مفرق بچھی تھین دونون مسندون پر رونق
افروز تھے جمال شاہزادے سے وہ مکان سارا روشن ہو گیا گیسوان خلیلی رگ ہاشمی وقار عبد المطلبی کو
ملکہ دیکھ کے ہزار جان سے شیفتہ ہو گئین مدہوش ہو کے آغوش انیس مین گر پڑین پنکھا جھلا گیا بید مشک
چھڑکا گیا ملکہ کو ہوش آیا جسقدر زبانی شاہ طلسم سے سنا تھا اُس سے　　حصہ زیادہ پایا جو شخص تھا جمال یوسفی کو
دیکھکر از خود رفتہ ہوتے تھے عنان وصبر وتحمل ہاتھ سے جاتی تھی کسی کو ہوش نہ تھے گلتاج پوش نے دیکھتے
ہی نقاب غفلت سے منہ چھپایا جلباب مدہوشی مین بیٹھین خواصون نے یہ حالت دیکھ بام سے نیچے لائین ہوا
دینے لگین کہ گرمی زیادہ ہو گئی ابخرے دماغ پر پہونچے جلدی جلدی لخلخہ سنگھایا گلاب پاشی ہوئی تھوڑی
دیر کے بعد شاہزادی کو ہوش آیا مضطرب آتش فراق سے جون کباب جلتی بار بار پہلو بدلتی تھی غرضکہ محلسرائے
شاہی مین کوئی ایسا نہ تھا جو از خود فراموش نہوا اسیر حلقہ گیسوان خلیلی نہ بنا ہو چارون طرف شور محشر
برپا تھا کہ شاہزادے نے قیامت ڈھائی سب کو گرفتار بلا کیا باتون مین قید محبت کیا عام الفت مین

سب کو پھنسایا کہ خاصہ کا وقت قریب آیا خدمتگار آفتابہ وسیلچی لایا ہاتھ دھلائے خاصہ چنا گیا شہریار اور شہزادے
نے کھانا نوش فرمایا شاہزادہ اپنی فرودگاہ مین آکر سو رہا شہریار بھی اپنے حرم خاص مین گیا دیر تک ملکہ اور
شہریار طلسم سے باتین ہوتی رہین ملکہ نے بھی از حد شاہزادے کی تعریف کی کہ سب صغیر و کبیر نے زبان وصف
شاہزادے مین کھولی شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ تمنے شاہزادے کو دیکھا سچ کہنا کہ شکل و شمائل مین کیسا ہے
یقین ہے کہ جیسا مین نے کہا اُس سے زیادہ دیکھا ہوگا زبان سے اُسکی تعریف کرنا بہت مشکل ہے سوا ے
اسکے کہ صورت دیکھکر دل مین سمجھ لے نہ کہ کچھ بیان کر سکے ملکہ نے بھی کہا کہ بلاشک ایسا شاہزادہ مین نے
بھی آجتک نہین دیکھا جب کہ حضور نے خود نہین دیکھا تو مین کہان سے دیکھتی یہ باتین کر کے وہ تو سو گئی
ملکہ گلتاج پوش کی کیفیت ملاحظہ ہو کہ بعد جانے شاہزادے کے اپنے کمرے مین آئی اور زار زار
رونا شروع کیا دامن قبا کو باران چشم سے بھگوتی تھی دل ہی دل مین گھٹتی تھی خواصون نے دیکھکے کہا کہ
اے شاہزادی آپ کیون روتی ہین اپنی جان یون مفت کھوتی ہین اس سے نتیجہ کیا نکلے گا اجی شاہزادی
صاحبہ یہ شاہزادہ آپ کے زیر قدم رہے گا آپ کیون روتی ہین ہم سب سن چکے ہین شاہ طلسم اور
ملکہ سے باتین ہوتی تھین ساری یہی تجویز ہے کہ آپ کے ساتھ انکا دائمی رہنا ہو گلتاج پوش کی یہ باتین
سنکے ذرا دل کی تسکین ہوئی کچھ مسکراہٹ ہونٹھون پر آئی دُرِ دندان صاعقہ وار چمک گئے اور کہا کیون کمبختو
مستانی ہوئی ہو ایسی بیہودہ باتین کہتی ہو نہین معلوم کہ مین اپنے کس غم مین روتی ہون کیا میرے دلپر
گذرتی ہے موزہ کا زخم پیر ہی جانتا ہے خواصون نے کہا واری صحیح تو یہ امر ہے کہ شاہزادے کے عشق نے
زور کیا شاہزادی صاحبہ چہرے سے عشق برستا ہے ہر نفس کے ساتھ آہ عشق نکلتی ہے کہ آفتاب کی آمد ہوئی اپنے
بستردن سے رات بھر کے سونیوالے اُٹھے اپنے کامون مین مصروف ہوئے شاہ طلسم صبح ہوتے ہی
فرودگاہ شاہزادے مین آپہونچا شاہزادہ اُٹھا تھا کہ شاہ کی آمد ہوئی شاہزادہ دروازے سے استقبال
کرکے لیگیا شاہ نے کہا اے شاہزادۂ والا جاہ عجائبات طلسم کی سیر کیجیے شاہزادہ بعد فراغت پارچہ پوشی وغیرہ
عجائبات طلسم کی سیر کو چلا اول طلسم ہفت درمین گئے وہان عجیب و غریب عجائبات دیکھے یہ اول عجائبات کا
طلسم تھا یہان کی خوب سیر کرائی آگے یہان سے چل کے تہنیت باغ مین پہونچے سلطان طلسم نے یہان
کی بھی سیر کرائی اور شاہزادہ نہایت مسرور ہوتا تھا سیر کامل نہونے پائی تھی کہ شاہ نے دستک دی
دو ساحر پیدا ہوئے دسترخوان بچھا ایک سے ایک لذیذ کھانا چندیا تازہ تازہ میوہ ڈالیون سے توڑ
کر پیشکش کیا شاہزادہ یہ سب کیفیت دیکھ رہا تھا جب کھانے سے فارغ ہوئے شاہزادے نے
عرض کیا کہ دولتسرا کیطرف تشریف لیچلیے بادشاہ نے ایک دستک دی دوسرا ساحر پیدا ہوا بادشاہ
نے اشارہ کیا تخت روان جو بہت نفیس بنا تھا حاضر کیا شہریار و شاہزادہ دونون بیٹھ کے مکان
کو آئے وہ انکو پہونچا کے اُسی باغ مین گیا شاہزادے کے ساتھ ساتھ شاہ بھی یہان آیا اور شاہزادے
سے سلسلہ تقریر شروع کیا حسب و نسب ارادہ سرحد پر آنے کا شکار کھیلنا یہ سب دریافت کیا شاہزادے
نے اپنا حسب و نسب بتایا خواجہ عبدالمطلب جو خانۂ کعبہ کی جاروب کشی مین جد اعلی ہین اُنسے ہمارا
سلسلہ ہے صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ واسطے قتل کے گئے ہین اُس طلسم کے متعلق جو طلسم ہین
کہ جنکے فتح کیواسطے ایک ایک عزیز خاص گیا ہے اس طرف مین آیا ہون ملک الماس کو مارکر لوح طلسم لیکر واپس

جاؤنگا جب سب لوحین طلسم کی صاحبقران کو پہونچینگی تو وہ مردود قتل ہوگا ملک الماس نے گوش دل سے یہ سب باتین سنی جب شاہزادہ کہہ چکا تو ملک الماس نے کہا اے شاہزادے بلاشک خاندان کے آپ بہت بڑے شریف صحیح الحسب معتبر النسب آپ کے رخ روشن سے شرافت خاندان برستی ہے اگر آپ نہ ظاہر کرتے تو بھی خود معلوم ہوجاتا اور ملک الماس شاہ طلسم سحر آفرین مین ہون جو طلسم آپ نے دیکھے ہین کل دودیکھین ہین یہ گویا شروع طلسم ہے یہ کچھ نہین ہے ایسے طلسم یہان کے ادنی ساحر بناکے دکھاتے ہین اب آگے انکے طلسم ہین وہ لائق تعریف کے ہین ان طلسمون مین بھی اگر ایک آدمی ڈالدیا جاوے اور ساحران طلسم اُسکو مدت العمر تلاش کرین ممکن نہین کہ اُسکو نکال لاوین شاہزادے نے یہ کیفیت سنی اور سکتہ کا عالم ہوگیا کہ یہ خود شاہ ہے مین احتیاطاً کیون نہ گیا افسوس انچہ ماست کہ بر ماست خود کردہ را علاج نیست شاہ طلسم نے دیکھا کہ کچھ سکوت ہوا شاہزادے سے کہا کہ اے نور نظر تم اسکا قصد نہ کرو اسمین بہت آفات سخت ہین اپنی جان معرض خطر مین نہ ڈالو کیونکہ اسوقت تمپر ہر طور سے مجکو اختیار حاصل ہے لیکن تمکو مین پیرانہ نصیحت کرتا ہون تمکو لازم ہے کہ اسکو گوش دل سے سنو یہ مقام طلسم ہے اسکا نام سحر آفرین ہے روز ایک سحر تازہ ہوتا ہے بیحد و بیشمار اسکا سحر ہے اور جو طلسم ہین اُنکے سحر کی حد قائم ہے لیکن نہین ہے تو اسکی یہ سب طلسمون سے سخت تر ہے اور مین خود اسکا بادشاہ ہون لیکن بنظر اسکے کہ تمکو وہان سے لایا ہون مہمان کیا ہے محلات شاہی کو تجھسے زیادہ نسبت ہوگئی ہے اگر سلطنت کی خواہش ہے تو تاج و تخت حاضر ہے شوق دل سے حکمرانی کیجیے اختیارات طلسم ہاتھ مین لیجیے مین گوشۂ عافیت مین عبادت کرون لیکن ان خیالات مین نہ پڑو شاہزادے نے کہا کہ آپ کا فرمانا بہت صحیح ہے لیکن مین اس بارہ مین جان دینا بہتر سمجھتا ہون کیونکہ سب کے سامنے دروغگو کم ہمت بنجانا افسوس کا مقام ہے کہ ویسی ہی خاندانی شرافت و عظمت کو اس خوف سے خاک مین ملادون مقتضائے شاہان ذوالاحترام نہین اور بقول مردان جان دارد + نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد + لیکن آپ کا نمک کھاچکا تعارف ہوگیا آپ میرے ناصح ہوئے آپکے ساتھ کسی طرح بدعنوانی نہوگی آپکے وہ مرتبہ شاہانہ خیال کیا جائیگا شوکت و منزلت آپکی ویسی ہی برقرار رہیگی شاہ طلسم نے کہا اے شاہزادے مین اسوقت جاتا ہون خوب اپنے دل مین سمجھ لو افسردن سے اور سب سے رائے لے لو بعد کو مجکو جواب دینا یہ کہکر شاہ طلسم مکان مین آیا خاص محل مین گیا خلوت کا جلسہ ہوا ملکہ حاضر آئین تاج سر سے اُتار کر رکھدیا اور سکوت مین بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ اے شاہ طلسم کیا ہوا یہان سے تو خوش و خرم گئے تھے یہ اب کیا کیفیت ہولی کونسی بات نصیب دشمنان خلاف گذری شاہ طلسم نے کہا اے ملکہ غضب ہوا کیا ہمنے خیال کیا تھا کیا ہوگیا افسوس صد افسوس ملکہ نے کہا کہیے تو کیا ہوا حسب و نسب کیسا ہے کہا حسب و نسب بہت عمدہ ہے اصلی شاہزادے ہین سب باتین وہی لیکن وہ فتاح طلسم ہے مسلمان ہے اس نیت سے وہ ادھر آتا ہی تھا کہ بلا پرسش کسی امر کے مین اُسکو یہان لے آیا اگر کوئی بدسلوکی ہو تو بدنامی ہو اسی حیص بیص مین ہون کیا کرون میرے ہوش و حواس جاتے رہے عقل بجا نہ رہی کہ کچھ نہین بنتا ملکہ نے کہا کہ بلاشک خلاف تو یہی ہے کہ وہ مسلمان ہے اور فتاح طلسم یہ تو ہماری خرابی کے درپے ہے بر سر جنگ ہوگا نہین معلوم کہ کیسی گذرے شاہ طلسم پھر شاہزادے سے آکر ملاقی ہوا اور پھر سمجھایا اور خوب عجائبات و غرائبات طلسم سے خوف زدہ کیا لیکن شاہزادے نے نہین سنا اور کہا اے شہریار یہ ممکن نہین کہ یون ہی چلا جاؤن یا آرام سے بیٹھ رہون اپنے ہمچشمون کو

کیا منہ دکھاؤنگا اسکا اب نتیجہ جو ظہور مین آئے اُس سے کچھ اندیشہ نہین کیونکہ لڑنے اور مرنے کے لیے
پیدا ہوئے وقت لڑائی کے میری قوت و بازو ای شہریار دیکھتا کہ کیسی ہی اور کیونکر لڑتا ہون شہریار نا امید
ہوا اور ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ وہ شاہزادہ بلاشک دلیر اور بہادر ہی اُسکی بہادری اور دلیری مین فرق نہین
وہ کسی سحر سے نہین ڈرتا ہی اگر اور کوئی ہوتا تو وہ بلاشک خوف زدہ ہو جاتا سارا کلام اُسکا دلیرانہ چست ہی کسی
طرح سے وہ سست نہین ہی بلا خوف و بیباک ہی ملکہ نے سنکے کہا خیر کیا کیا جاوے اسکی وجہ سے جیسی خوشیان دلمین
آئی تھین ویسے ہی غم کی ہوائین دل مین چل رہی ہین دل بے قابو ہو گیا صبر و ضبط جاتا رہا جیسا مناسب سمجھے
ویسا کیجیے لیکن تکلیف نہو کہ اسوقت تک مدعو تھا اور آپ اپنے ساتھ لائے اُسکی جوانی پر صدمہ نہ آنے پاتے
شاہ طلسم نے ایک پتلہ سحر کو بلوایا اور شاہزادے کو اُٹھا منگایا وہ پتلہ گرا اور شاہزادے کو لے محلسرا مین
آیا یہان سب خواصون اور ملکہ نے اور خود شاہ طلسم نے مکرر سمجھایا شاہزادے نے کہا کہ ای ملکہ اس سے
میرا اعتبار جائیگا اور اُسکی یہ صورت ہی کہ مین اپنے صاحبقران سے فتح طلسم سحر آفرین کا اقرار کر کے چلا
اب اگر آپ کے یہان رہجاؤن اور تخت و تاج بھی مجھکو ملے سلطنت طلسم عطا ہو اگرچہ ممالک کچھ نہین کیونکہ جو مین نے
سلطنتین فتح کیمی ہین اُسکا یہ ایک صوبہ ہی لیکن سب سحر کا کارخانہ ہی اسوجہ سے رونق تر ہی تو اس سے کیا کیونکہ
جب اُنکے ساتھ وعدہ وفائی نہ کی اور اُنکے ساتھ کوئی سلوک نہ کیا اور وعدہ شکن مشہور ہوا تو آپ کو مجھسے
کیا امید کی صورت ہو سکتی ہی کیونکہ جب ایک سے جھوٹا ہوا تو سب سے ہو گیا جیسے ایک مرتبہ وعدہ شکن ہوا
ویسے ہی سو مرتبہ ای ملکہ بڑا اسکا خیال ہی کہ ہر ایک کی نظر سے گر جاؤنگا بادشاہون کی بادشاہت فقط زبان
کی صداقت پر ہی اسکی تقریر سے سب دنگ ہو گئے شہریار طلسم یہان سے اُٹھ کے ایک کمرے مین گیا اور
ایک ساحر کو بلایا اور کہا کہ زندان چار باغ مین شاہزادے کو گرفتار کر دو وہ ساحر قضای مبرم کیطرح نازل
ہوا سب خواصین اور ملکہ ڈر گئین آنسو نکلنے لگے ملکہ بیہوش ہو گئی خواصین وا ویلا و احسرتا کہنے لگین
کہ وہ ساحر بزور سحر شاہزادے کو طرف آسمان کے لیکر دوڑا اور ایک آن مین زندان چار باغ مین پہونچایا
ذکر اسکا وقت پر آئیگا جب شاہزادے کو رات ہو گئی اور شاہزادہ نہ آیا فوج کے افسر منتشر ہوئے اور ایک
افسر دروازہ شاہ پر آیا کہ شاہزادے سے ملاقات کرنا ہی پاسبانون نے سب کیفیت بیان کی وہ افسر
یہ سنکے بیہوش ہو گیا مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا جب افاقہ ہوا لشکر کو گیا اور ساری کیفیت بیان کی فوج
نے کہا کہ ابھی ایک دم سے حملہ کر کے شاہ طلسم کو مار ڈالین شاہزادہ رہا ہو جائے افسرون نے کہا اس سے
کیا فائدہ یہ ساحران طلسم ہین سب ایک دم مین گرفتار ہو جاؤ گے جبتک شاہزادہ نہ رہا ہو کوئی فکر کی جاوے یہان قیام کیے
پڑے رہین گے شاہ کے یہان کچھ سراغ لگائینگے شاہ طلسم نے ایک ساحر فوج مین روانہ کیا یہ پیغام دیا کہ جسطرح
سے تم شاہزادے کے نوکر تھے ویسے ہی تم اب بھی مجھکو سمجھو تمکو جس چیز کی ضرورت ہو برابر خزانہ عامرہ سے ملیگا
بیرون شہر تمھارا قیام ہو گا جو افسر ملنے والا ہو بلا خیال کسی امر کے مجھسے ملا کرے افسرون نے یہ نامہ پڑھا
اسیوقت بیرون شہر روانہ ہوئے چھاؤنی تیار دیکھی فقط اُنھین کے رونق دینے کی دیر تھی کہ لشکریون نے
جا کے بستر لگائے دعاؤن مین مشغول ہوئے شاہ طلسم نے سیکڑون من غلہ اور گوشت کھانیوالے جانور چڑیان
غرضکہ جملہ سامان عیش اُنکے لیے فراہم کر دیا تاکہ تکلیف نہو اور حکم دیا کہ روز روز اپنی کیفیت سے اطلاع دیا کرو
کہ تکلیف کسی قسم کی روا نہین ہی یہ لشکر شاہزادہ تو با آرام تمام بیرون شہر چھاؤنی مین ہی اب کیفیت شاہزادہ ملاحظہ

ہو کہ جب شاہزادہ اُس زندان مین گیا اگرچہ وہ زندان کچھ ایسا سجا ہوا نہ تھا ایک دیوار گیری لگی تھی اور ایک فانوس روشنی کا تھا ایک مختصر سا کمرہ اُسمین میلا فرش بچھا تھا گوشہ مین ایک پلنگ تکلف سے بری معمولی کل وہ دروازے تھے دو ایک گھڑے پانی پینے کے رکھے تھے بے وقت روشنی ہوتی تھی جب سب کامون سے فراغت ہوتی تو وہان روشنی کیجاتی تھی جبتک شاہزادہ اُس تیرگی و تاریکی مین بیٹھا رہتا اپنے معاملہ مین غور و فکر کیا کرتا لیکن دل کو قوی کرتا اور کہتا کیا ہوگا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا کچھ تنہا مین ہی فتاحی طلسم کو نہین آیا ہون اور بھی سب گئے ہین اُنکی بھی ضروری کچھ بری حالتین ہوئی ہونگی فتاحی طلسم اور خانہ خود کا معاملہ نہین ہر مردون کا یہی کام ہی جب کھانیکا وقت ہوا دروازہ کھلا ایک آدمی ساحر خوان لیکر آیا دسترخوان بچھایا خاصہ چنا کھانا بھی معمولی کچھ تکلیف کا نہ تھا اور میوہ بھی دو ایک روز کا اور مٹھائی بھی باسی تھی شاہزادے نے کچھ کھایا اور واپس کر دیا آگے وقت پر اسکا ذکر ہوگا اب کیفیت گلتاج پوش کی ملاحظہ ہو کہ اُسکی حالت کیا ہی گلتاج پوش کو سوائے دنرات کے رونے کے اور کچھ کام نہ تھا نہ تو وہ اُسکا کھیل رہا نہ وہ لڑکیون مین زیادہ نشست و برخاست رہی فقط بند مکان تنہائی مین پڑے رہنا ایک دو وقت اُس کمرے تک جہان شاہزادہ بیٹھا تھا ضرور آنا اور حسرت آلودہ نگاہون سے دیکھتا اور تعجب مین ہو کے مثل گل باد صرصر خوردہ مرجھا کے رہجانا والدین کے پاس کبھی دور وزنہ آئی تیسرے روز اس نیت سے آئی کہ شاید شاہ طلسم کے ہمراہ شاہزادہ آیا ہو تو دیکھ لون لیکن کہین نہین تب اپنی ایک جلیس خواص سے سبب دریافت کیا یہ خواص ذرا شاہزادی کی منہ چڑھی زیادہ تھی اور شاہزادی اسکو بہت مانتی تھی بہن کہتی تھی کیونکہ یہ دونون ایک دن اور ایک وقت مین پیدا ہوئین تھین فقط ایک ساعت کی خردی و بزرگی تھی شاہزادی نے خلوت کی اور اُس انیس سے پوچھا کہ ای انیس من اُس روز سے شاہزادہ پھر نہین آیا کیا معلوم کہان وہ چلا گیا اور اگر ہی تو وہ شاہزادہ آیا کیون نہین کیا سبب ہوا اسکو دریافت کر کے ابھی جواب دے وہ انیس بولی کہ ای شاہزادی بڑی سیدھی سادھی ہو یہ نہین جانتی ہو کہ شاہ طلسم نے اُسے قید کیا ہی زندان چار باغ مین اُسے بھیجا ہی لیکن یہ نہین معلوم کہ کس وجہ سے اُسے قید کیا ہی جسوقت زندان ساحر مین لیگیا مین ملکہ کے حضور مین تھی ملکہ بھی اُسوقت زار زار روتی تھین اور تمام آنسو آنکھون سے جاری تھے کہ دامن قبا تمام تر ہو گیا مجکو یہ مجال نہ تھی کہ حو اُنسے حال دریافت کرتی بعض وقت آپ ہی غصہ مین ہو جاتے ہین مناسے مناسے جان جاتی ہی بھلا اُنکی کون کہے سوائے شاہ طلسم کے اور کون اُنسے سوال و جواب کر سکتا ہی شاہزادی یہ سنتے ہی نہایت رنجیدہ ہوئی اور بے اختیار ہو کر فرش زمین پر گر پڑی دیر تک ہوش نہ آیا خود بخیس و حرکت پڑی رہی خواصون نے گلاب پاشی کی جب دیر کے بعد ہوش آیا تو ایک سرد آہ دل پر درد سے کھینچکر بولی کہ افسوس ایسے شاہزادون کو قید کرتے ہین قید کرنے کی کیا ضرورت تھی کچھ دل کو سنبھالکر نہا دھو لباس پہن شاہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوئی آداب کر کے بیٹھ گئی شاہ طلسم شاہزادی کو دیکھکر رونے لگا کہا ای گلتاج پوش دو تین روز سے کہان تھی کہا حضور یہ تا دو مہ علیس آئی دو دن کی سے معذور رہی اب آپکی دعا سے صحت ہی آج غسل کر کے حاضر خدمت ہوئی شاہ طلسم الفت پدری مین آکے لڑکی کو گود مین اُٹھا کے سر کے بوسے لینے لگا شاہزادی نے دیکھا کہ شاہ طلسم اسوقت مجھسے محبت کرتے ہین پوچھا کہ ای شاہ طلسم اُس روز کون شاہزادہ تھا جو خاص حرم سرائے سلطانی مین بیٹھا تھا اور اُس روز

وہ کہان ہو اور مجکو آپ دیکھکر آج کیون روتے کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا شاہ طلسم یہ سنکر بہت رنجیدہ ہوکر
کہنے لگا کہ اے شاہزادی یہ حال مت پوچھ کہ اور بھی مجکو صدمہ ہوگا شاہزادی نے اصرار کیا شاہ طلسم نے
سارا حال شاہزادے کا بیان کیا اول سے آخر تک کہہ سنایا شاہزادی سنتی رہی جب سب سن چکی تب شاہزادی
رخصت ہوئی مکان پر آئی رہائی شاہزادے مین مبتلا ہوئی لیکن و تدبیر سوائے رونے کے اور کچھ بھی
نہ تھا سوچتے سوچتے ایک روز اپنے اُستاد کے پاس گئی اور انعام کا لالچ دیا اُسوقت تو ایک لعل بے بہا
جو چراغ خزانہ شہریاری تھا دیا اور کہا کہ ایسا معاملہ ہو آپ اُسکو اگر کسی طرح سے رہا کر دین تو آپ کا بہت
احسان ہوگا اور خدمت واقعی کرونگی اُستاد لالچ مین آگئے شاہزادے کے رہا کر دینے کا اقرار کیا رات
کو خفیہ یہ اپنی انیس کے ساتھ گئی دیکھا کہ شاہزادہ عالم متفکر بیٹھا ہو آثار ضعف و ناتوانی ظاہر ہوتے
ہین یہ دیکھکر اور بھی شاہزادی رونے لگی کہ یکایک ایک نرم آواز آئی اور دیوار درمیان سے شق ہوگئی
شاہزادہ باہر دکھائی دیا شاہزادی نے جو دیکھا کہ اُستاد ہین اُنکی یہ سحر سازی ہو اُسیوقت
ملبوس خاص اُتار اُستاد کو دیا اُستاد چلے گئے یہ بہت خوش ہوئی شاہزادی کو اُسوقت حجاب بالکل
نہ رہا بے تحاشہ ہوکر ہاے شاہزادہ کہکر چمٹ گئی شاہزادے نے کہا کون ہو انیس بولی کہ حضور نے
اسے قتل کیا اور آپ نہین پہچانتے قتیل جفا ہو اپنی دیت طلب کرتی ہو شاہزادے نے بھی جو وہ گلے لپٹ
گئی تھی خوب گلے چمٹا لیا بعد دیر کے انیس نے علحدہ کیا شاہزادہ حسب نشاندہی انیس کے
جنگل مین خفیہ ہوکے بیٹھ رہا اور انیس نے وہان سے ایک ساحر لشکر شاہزادے مین روانہ کیا اُسنے
لشکر شاہزادے کو رہائی شاہزادے سے اطلاع دی اور مقام بتلایا فوج اُسیوقت افغان و خیزان آکر
قدمبوس شاہزادہ ہوئی شاہزادہ ہر ایک سے خوب گلے ملا ہمراہ فوج اُسی چھاؤنی مین مقام کیا دوپہر
کو جب سفرچی کھانا لیکے آیا وہان کچھ کسی کا پتہ بھی نہ پایا اُسنے جاکے سلطان طلسم سے بیان کیا سلطان
نے خیال کیا کہ غضب ہوا ضرور ہی کچھ رنگ لائیگا فساد مچائیگا کچھ نہ کچھ کر گذریگا افسر فوج فیلدہان جادو
کو بلایا اور حکم سنایا کہ اپنی فوج لیکے اُس طرف کوچ کرو اور کل جنگ ہووے ایک دم سے سب مطلع صاف
ہوجاے لیکن شاہزادہ قتل نہونے پاوے زندہ گرفتار کر لینا اسکا خیال رہے اسکا ذکر وقت پر ہوگا
کیفیت شاہزادی کی ملاحظہ ہو کہ وہ شاہزادے کو رہا کرکے اپنی خوابگاہ کی طرف آئی روتی دھوتی رہی جب
دل کو تسکین ہوئی انیس سے سب حال پوچھنے لگی کہ اے انیس اب کیا ہوگا انیس نے کہا جو ہو شاہزادی
نے کہا اگر شاہزادے کا معاملہ برعکس ہوا اور نصیب دشمنان کوئی زخم لگا تو اپنی جان مین ضرور دیدونگی
مجکو یہ تاب نہوگی جو اُسکو مین اس حالت مین سنونگی اے انیس شاید شاہزادے کو مثل اُسکے اسوقت کھانا
نہ ملا ہو یہ خاصہ دے آ انیس نے وہ خاصہ لیا جسمین سو آدمیون کا کھانا تھا بلباس مرد ساحر کے شاہزادے
کے پاس آئی اور خاصہ دیا اور آہستہ سے کہا کہ اُسی نے دیا ہو جو آپ کے گلے لپٹ کے روئی تھی شاہزادے
نے وہ خاصہ لیا ایک مہر خاص اپنی اُنگلی کی دی اور کہا کہ یہ اُسی کو دیدینا نشانی سمجھین انیس دے کے
اور لیکے دم بھر مین آپہونچی اور وہ انگشتری دی شاہزادی رو رہی تھی وہ انگشتری صندوق دل مین پوشیدہ
کر رکھی اور انیس نے کہا کہ اے شاہزادی فیلدہان جادو واسطے مقابلہ کے گیا ہو وہ بہت سخت موذی
ہو دیکھا چاہیے کہ یہ لڑائی کیونکر ہوتی ہو شاہزادی بولی کہ شاہزادہ اُسے واقعی ماریگا بزور سحر خواہ کچھ ہو یون شاہزادے

سے سارے طلسم مین ایک بھی نہ چلیگا رات کو انیس کے ہاتھ اُسی طرح سے یہ خاصہ بھیجا اور ایک عنبرچہ
بہت عمدہ شاہزادے کو بھیجا انیس نے وہ اشیاء دین اور واپس آئی جب صبح ہوئی شاہ طلسم بھی عماری
زرنگار مین بیٹھا قلب لشکر مین آموجود ہوا شاہزادے نے اپنی فوج کا پرا جمایا یمین و یسار کے حلقہ درست
کیے گھوڑے کو آگے بڑھایا شاہ طلسم کیطرف بنگاہ غضب دیکھا لیکن بادشاہ طلسم اسکو محض ارادے شاہزادہ
سمجھا کہ مبارزطلبی ہونے لگی بہادران قوی بازو صفون سے نکل کے مقابلے کو میدان مین جانے لگے کچھ دیر
تک یون ہی لڑائی رہی بعد کو دونون لشکر مثل موج دریا کے آپس مین لڑ گئے آتش آہن برسنے لگی گرزدارون
کے تراقون کی آواز سے نفخ صور برپا تھا شاہزادے نے بھی بسم اللہ کہکے گھوڑے کو جولان کیا شمشیر آتش تاب
بکف چپ و راست مارتا تھا جو سامنے مرد آگیا گرد برد ہوگیا قلب لشکر تک جا پہونچا چاہا کہ شاہ طلسم کو تختۂ
فنا پر سولادے لیکن اُسکی تواضع دل مین بھری تھی سر نیچے کیے ہوئے ہٹ آیا شاہ طلسم یہ دیکھ رہا تھا
فوج مین برابر تلوار چل رہی تھی کہ ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا اہالیان لشکر اسلام سمجھے کہ کوئی سحر کا کرشمہ ہے نا اُمید ہوئے
قید ہونے کے سامان نظر آئے شاہ طلسم بھی حیرت مین تھا کہ یہ ابر کیسا ہے کہ دفعۃً ایک شعلہ نکلا ابر سے
شاہزادے پر گرا اور اوج گرائے فلک ہوا شاہ طلسم نے اُسی وقت لڑائی موقوف کی اور لشکر کو علیحدہ کیا
ساحرون کے کشتے اسقدر تھے کہ شمار سے باہر تھے لیکن لشکر اسلام کے مقتول اسقدر نہ تھے کہ لشکریون
کی ہمت ٹوٹ جاتی اگر شاہزادہ غائب نہوتا تو شام تک ایک ساحر بھی میدان جنگ مین دکھائی نہ پڑتا شاہ طلسم
بھی متفکر تھا سمجھا کہ خیلدہان نے کچھ سحرکاری کی ہو اور افسران ساحر یہ سمجھے کہ شاہ طلسم نے یہ سحر کیا ہے
غرضکہ جو تھا اپنے خیال مین تھا لشکر اسلام بھی یہ سمجھتے تھے جب فوج اپنے خیمون مین آئی شاہ طلسم بھی
افسران فوج اسلام مین آیا سب تعظیم کے لیے اُٹھے شاہ طلسم نے یہ قسم کھائی کہ ہماری طرف سے کوئی سحر
نہین ہوا مین بھی مرد میدان ہون جبتک شاہزادہ نہ آوے گا تمھارا روزینہ اسیطرح سے جاری رہیگا تم نہ
گھبرانا یہ سبب دریافت کرلونگا تمسے اطلاع دی جائیگی اگر کسی ساحر نے ایسا کیا ہوگا وہ اپنی سزاے اعمال
پائیگا لشکر اسلام کو تسلی دی اور شاہ طلسم داخل محلسرا ہوا ذکر اسکا وقت پر ہوگا اب کیفیت شاہزادے کی عرض کیجاتی
ہے کہ جب وہ شعلہ بلند ہوا شاہزادہ بیہوش ہوگیا حدت آفتاب سخت تھی محنت جنگ بھی شاہزادے کی کرخت تھی
یہ غفلت مین تھے کہ ایک دم مین درختون کے سایہ مین اُتارے گئے درختون نے دامن برگ سے ٹھنڈی
ہوا دی شاہزادہ ہوش مین آیا دیکھا کہ مین ایک باغ مین ہون جو اپنی نشو و نمائی مین کامیاب ہے برگ
درختان سے صداے مرغوب آرہی ہے ترانہ دلکش بلند ہین صحن گلستان صاف خس و خاشاک کا نام نہین گل اشرفی
اُسکی زیبائی پر نثار ہے سنبل دفینہ مشک تتار ہے ازدحام بتان فرخار ہے پردۂ عالم مین ایک ہی گلزار ہے لب جو
سرو منتظر استقبال پریرخان ہے مسکن مہرخان ہے چاندنی اسی باغ مین کھیت کر رہی ہے ایک کمرہ بہت ہی نفیس
بہ تعمیر سلیس ہے لیکن اُستادان بالغ فن دیکھکر حیران و ششدر رہین خیال مین اُسکا نقشہ نہین جمتا ہزار غور و فکر
یہ معما نہین کھلتا دیکھا کہ بالین پر ایک آفتاب القا حور فریب فتنۂ قیامت نمود ار محشر آشنا کا ابروان خمیدہ
نگاہ کج باداے دلبری ایک نظر دیکھ رہی ہے شاہزادہ تخت سے اُٹھ بیٹھا چارون طرف دیکھنے لگا کچھ کچھ کمرۂ
شاہ طلسم کا نقشہ آنکھون مین سماگیا شاہزادے نے چاہا کہ اُس حور کردار کو پکڑ کر مارون کہ یہ چھلانگ مار کر
اندرونی کمرے مین آئی شاہزادہ بھی اسکے پیچھے کمرے مین آیا اُسنے کہا کہ اجی آپ کون ہین میرے دامن عصمت

کو خراب کرنا چاہتے ہین ابھی آوازدونگی چلاؤنگی میرے پیچھے کیون آتے ہو مین پردہ پوش ہون میرے پردۂ
عفت کو آپ اُٹھانا چاہتے ہین شریف آدمی کسیکی عزت نہین لیتے مجھ عورت پر کیا ہاتھ ڈالتے ہو تنہا گھر کو دیکھ
حملہ کرتے ہو شاہزادہ یہ تقریر سنکر سکتہ مین ہوگیا شکل دیوار بن کے رہگیا کچھ دیر تک اسی سکوت مین رہا
کہ مین کہان ہون سمجھا کہ شاہ طلسم نے مجکو گرفتار کیا یہ زندان خانہ ہے وہ حسینہ شاہزادے سے یہ کہکر چلی
گئی شاہزادہ ہکا بکا چارون طرف گہری نگاہون سے دیکھ رہا تھا اور دل مین قطعی یقین ہوا کہ شاہ طلسم نے گرفتار
کیا ہے افسوس جیسے قلب لشکر مین پہونچا تھا خواب عدم مین کیون نہ پہونچا یا یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ حسینہ
تاج مرصع سر پر رکھے بال زلفون کے بکھرے ہوئے پشت پر پڑے تھے کمر سے لپٹے تھے فرق نازک درمیان
ظلمات راستہ آبحیات تھا جبین صفوت آگین مین قشقہ لگا چارونطرف افشان چھڑکی ہوئی گرد ماہ سیارون کا ہجوم
ناک مصحف رخ مین الف تھی درمیان دو صاد بیکجگہ پائی تھی رخسارے اُبھرے بھرے بر گوشت مصحف
کے دو ورق تھے حمد باری سے منقش تھے یا سراسر گلزار تھا یا جنت کا کھلا گلدستہ تھا خال زاغ سیہ کیان
یا حبشی بچہ جانب مین نماسی کو آئے تھے نہین نظر بد کے لیے سپند تھے حفاظت چہرے کے لیے کالا دانہ تھی زلف
معنبر مین اُسکا دھوان تھا غبغب طوق گلو تھا یا دل عاشق کا گلوگیر تھا اچھی جگہ پائی تھی قباے ملوکانہ اطلس کار
دربر سے خواصین اُس نازنین کو روکے ہنسی سے قریب مسند شاہزادہ لاکر بٹھادیا شاہزادہ متعجب ہوکر گہری
نگاہون سے دیکھنے لگا ہرچند شناخت کیا لیکن نہ پہچان سکا اُس فرشتہ خو نے آنچل کا نقاب منھ پہ ڈال کے کہنے
لگی کہ حضرت آپکا اسم گرامی وطن شریف نسب مبارک ادھر کہان سے تشریف لائے سبب تشریف آوری
کیا ہے اور کہان قدم رنجہ فرمائیے گا کس طرف تشریف لیجائیے گا شاہزادہ حالت استعجاب سے نکل یون کلام
کرنے لگا کہ اس خانہ نشین کا نام رستم ثانی بن ملک ایرج نسب حسب ہاشمی عبدالمطلبی قریشی لشکر صاحبقران
سے رخصت ہوکر واسطے فتاحی طلسم سحر آفرین گیا تھا آج لڑائی تھی اب آپ فرمائیے کہ آپ کا نام نامی کیا ہے تشریف
لانیکا سبب فرمائیے کہ کس غرض سے آئین حسینہ بولی کہ میرا نام ملکہ قمر الاقمار ہے اس خطہ بے نظیر زعفران زار کا
تختہ ارم نام ہے اور میرے باپ مرحوم منصور شاہ یہان کے بادشاہ تھے چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس دنیا
دنی کو چھوڑ کر رہگراے ملک بقا ہوئے یہ ننگ خاندان اب اس سرزمین کی حکمران ہے بلا سہیم و شریک
فرمانروا ہے آگے کیا سوال ہے شاہزادے نے کہا کہ مجکو یہان کیون لائین شاہزادی نے کہا مجکو کیا ضرورت
ہے جو آپ کو مین بلاسبب لے آتی میرے آپکے کوئی درجہ تعارف بھی نہین شاہزادی نے جسوقت یہ
کہا شاہزادے نے کہا الحمد اللہ اپنے دلمین کہ یہ زندان نہین ہے ملکہ بادشاہزادی کا مکان ہے اور اُٹھ
کھڑا ہوا ملکہ نے کہا آپ کیون اُٹھے شاہزادے نے کہا کوئی لانے والا نہین تھا نہین معلوم کون شیطان
تھا جسنے یہ تکلیف دی ہماری محنت اُسکو اچھی معلوم ہوئی پشت پھیر کر چلا شاہزادی نے جیسے دیکھا آواز
دی کہ دروازہ بند کرلو یہ شخص جو جا رہے ہین جانے نہ پائین اس بات پر شاہزادے کو غصہ آیا تلوار کمر
سے کھینچکر دھمکایا شاہزادی نے تاج اُتار زمین پر جھکا دیا یہ فروتنی دیکھ شاہزادے کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی
آنسو نکل آئے شاہزادی نے آنسو نکلتے دیکھا بالاتحاشا دامن قبا سے آنسو پونچھے ہاتھ پکڑکر مسند پر
بٹھالیا اور کہا اے شاہزادے آپکو بھی ناز معشوقانہ معلوم ہین اللہ اکبر شاہزادے نے یہ نام پاک جو سنا
پوچھا تمکو یہ نام کیسے معلوم ہوا شاہزادی نے کہا الحمد للہ مین مسلمان ہون مین ایک عرصہ سے آپ کے گیسوان

غلیلی کی عاشق زار تھی خواب و خور میرا جاتا رہا کسی صورت مجکو آرام نہ تھا دن رات اسی فکر مین تھی کہ آج ہرکارے نے خبر دی مین اُسیوقت براہ راست اُس طلسم کے وہان پہونچی اور آپکو دیر تک مشغول لڑائی دیکھا کی اور بھی دل بیقرار ہوا نہ رہا گیا اگرچہ خیال ہوا کہ آپ جنگ مین مصروف ہین کفار دلون کی سزا دہی مین مالوف ہین مناسب نہین کہ اسوقت خلل انداز ہون لیکن دل سے بے اختیار تھی میری خطا نہین پر خطا حضرت دل کی ہر دل حاضر ہی جو سزا تجویز ہو دیجاے اُسیوقت میدان جنگ سے معلق اُٹھا تخت پر سوار کیا ادھر سے آئی ہرکارے نے مجکو خبر دی کہ لڑائی اُسیوقت موقوف ہوئی شاہ طلسم نے فوج کی دلجوئی کی تا آنے شاہزادے کے لڑائی موقوف رہی اب آپکو معلوم ہوا کہ مین ہی ساری خطاوار ہون لیکن معافی کی خواستگار ہون آیندہ راے عالی اسکا ذکر وقت پر آویگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہی

کہ جسوقت شاہ طلسم محل خاص مین پہونچا ملکہ نے اُسکے اپنے ہاتھون سے گرد جنگ جھاڑی بادکشی کرنا شروع کی جب طبیعت شاہ درست ہوئی ملکہ سے مخاطب ہوا کہ آج لڑائی ہورہی تھی مین قلب فوج مین سے دیکھ رہا تھا کہ شاہزادہ لڑتا ہوا میرے قریب آگیا اگر چاہتا تو مجکو خواب عدم مین روانہ کرتا لیکن نیچی نگاہ کیے ہوے مقابلہ سے ہٹ گیا قوی بازو ایسا ہی کہ مین اُسکی تعریف نہین کرسکتا اگر فیل دمان و شیر غران سامنے آوے تو حقیقت نہین سمجھتا کہ کون بلا ہی قابل افسوس یہ ہی کہ وہ اسلح سے محنت کررہا تھا کہ ایک ابر تیرہ و تار ظاہر ہوا مین سمجھا کہ کوئی ساحر سحر خوانی مین مصروف ہی کہ دفعتًہ ایک شعلۂ آتش اُس لکۂ ابر سے شاہزادے پر گرا اور آسمان پر لیگیا پھر نہین معلوم کہ شاہزادہ کیا ہوا لڑائی اُسوقت بند کردی گئی ہر چند فوج بیدل تھی لیکن برابر لڑے جاتی تھی فوج ساحر کی بہت کٹ گئی واقعی یہ لوگ بڑے بہادر ہین کئی لاکھ کے لیے اسقدر فوج شاہزادہ کافی ہی لڑائی کے وقت فوج کو اہین معلوم ہوتی ہی اب مجکو بہت بڑا افسوس ہی کہ ایسے وقت مین شاہزادہ درمیان سے اُٹھ گیا اے ملکہ نہین معلوم کہ میرے خیالات کیا تھے اور کیا ہوگئے شاہزادہ وعدے اور زبان کا بھی بڑا پابند ہی یہ وعدہ وفائی کا دم بھرتا ہی ورنہ وہ مجھسے کبھی نہ لڑتا آج مین نے میدان جنگ مین اُسکی تواضع اور جرأت دیکھ لی جو اُس روز کہتا تھا کہ لڑائی مین میرے قوت و بازو دیکھیے گا واقعی بہت ہی دلیر جنگ ہی

اب کچھ کیفیت شاہزادی گلتاج پوش کی عرض کیجاتی ہی

کہ جسوقت یہ خبر شاہزادی کو ملی اُسنے سنتے ہی برا حال کیا کہ کپڑے پھاڑ ڈالے بال جو گلدستہ سنبل تھا پریشان کردیا طپانچہ سے رخ روشن کو نیلا کردیا پارچہ کبود سے آراستہ ہوئی بیہوش فرش خاک پر لوٹنے لگی خواصون نے دروازے سب کمرون کے بند کردیے تاکہ اس حالت مین شاہزادی کو کوئی نہ دیکھ لے گلاب پاشی کی گئی عطر بید مشک چھڑکا گیا بارے کسی قدر ہوش مین آئی دونون ہاتھون سے کلیجے کو پکڑے ہوئے اُٹھی لیکن پھر گر پڑی جیون مرغ بسمل حرکت مذبوحی ظاہر ہورہی تھی کہ خواصون نے پھر اُٹھا کے بٹھلایا پنکھے جھلنے لگے خواصین ہوائین دینے لگین شاہزادی اُٹھی لیکن گراہی ہی تھی خواصون نے سمجھانا شروع کیا ہر ایک فراز و نشیب سمجھانے لیکن عشق صادق کسی کا دخل نہین دیتا واعظ سے سخت عداوت رہتی ہی

بعض خواصین طعن آمیز باتین کر کے نصیحت کرتی تھین لیکن شاہزادی کسی کی بھی نہین سنتی تھی اور سنتی کیا حضرت عشق جب سنے دین عشق صادق تو اعصاب دفتر امین عین پیوست ہو گیا شاہزادی نے صحیح کیفیت دریافت کی خواصون نے کہا ہمنے اسی قدر سنا کہ کوئی اُنھین اُٹھا لیگیا شاہزادی نے اپنے اُستاد کو بلایا دریافت کیا کہ ساحران طلسم سے کسی نے ایسا کیا ہی اُستاد نے سر شاہزادی کی قسم کھا کے کہا کہ ساحران طلسم مین سے کسی نے کچھ نہین کیا یہ دقیقہ مشکل سے حل ہوگا کہ شاہزادہ کہان ہی سحر سے فقط طلسم کے حالات معلوم ہونگے اور اندر حد طلسم کی کارگر ہی یہ کہکے شاہزادی سے رخصت ہوئے لیکن دل شاہزادی کے لیے کچھ دوا نہ ہوئی جب عروس روز نے کحل الاسود سر سے اوڑھی شاہزادی فوج لیکر شاہزادے کی طرف چلی انیس محرم اور آپ جب خیمے کے قریب پہونچی انیس کو افسر فوج کے پاس بھیجا کہ یہان بلا لاؤ انیس بزدر سحر افسر فوج کے روبرو پہونچی اور افسر فوج کو روبروے شاہزادی لے آئی انیس نے اُس افسر کو سب شاہزادی کے نشان بتلائے افسر اُسیوقت باعزاز تمام خیمۂ شاہزادے مین لیگیا مسند پر بٹھایا صورت دیکھتے ہی افسر سمجھ گیا کہ بلاشک حال ہاشمی گیسوان خلیلی کی شیدا ہی عجب نہین کہ فراق شاہزادے مین جان دیدے شاہزادی نے حال شاہزادہ افسر سے دریافت کیا افسر نے من و عن کیفیت جو گذری تھی کہ سنائی جب شاہزادی نے سنا نہایت بیحواس ہوئی ایسی چلائی کہ قریب تھا کہ سونے والے جاگ اُٹھتے تشنگی غالب ہوئی شاہزادی نے پانی طلب کیا افسر نے پانی تازہ بہت عمدہ سرد شربت بنا پلوایا شاہزادی نے کہا کہ یہ میری فوج ہی تکلیف ہرگز نہونے پاوے کھانا ان سب کا ہمارے باورچی خانہ سے آئیگا تم لوگون کی دوروز تک دعوت ہی اور خرچ کی ضرورت ہو تو کہو جس چیز کی کمی ہو وہ بیان کرو اگر شاہزادہ نہین تو مین ہون تم سب میرے وابستہ ہو افسر نے سلام کیا انیس سے کہا کہ جلدی سب کے لیے باورچیخانہ سے کھانا تیار کرا کے ابھی بھیجو ایک آنًا فانًا آمین کھانا گرما گرم انیس لیکر آپہونچی فوج کو تقسیم ہونے لگا افسرون نے اپنے ہاتھ سے بانٹنا شروع کیا لشکری بہت خوش ہو کے دعا دیتے تھے کوئی اپنی حاجت یون بیان کرتا کہ حضور ملکۂ عالم کپڑے بہت شکست ہو گئے اگر شاہزادے ہوتے تو یہ کپڑے نہ پہننے دیتے کیا کرین غرضکہ اسی طرح سے ہر ایک اپنی اپنی داستان کہتا تھا ملکہ نے قبول کیا کئی لاکھ روپیہ انیس سے منگوا کے دیا جب کسی قدر رات باقی تھی شاہزادی افسران فوج سے رخصت ہوئی اپنی دولتسرا مین پہونچی بستر پر لیٹ رہی لیکن آرام کیسا گرفتار مصائب و آلام تھی کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شاہزادہ عرض کیجاتی ہی

کہ قمر الاقمار شاہزادی نے کہا ای شاہزادے مین بحدے آپ کے گیسوان خلیلی کی کشتہ ہون للہ مجھپر رحم کیجیے شاہزادے نے کہا کہ تم مسلمان ہو اور بلا عقد مین تجسے وعدۂ وصال نہین کر سکتا اور میرا عقد صاحبقران کے روبرو ہوگا اُنکی غیبت مین ہو نہین سکتا جو کیفیت تھی وہ کہدی ہان اقرار کامل کر سکتا ہون کہ وقت فتح طلسم کے تمکو اپنے ساتھ لیچلون اور بیشتر تجسے عقد ہو شاہزادی قمر الاقمار نے منظور کیا کہ وعدہ پر عمر بسر کرینگے دل غمگین کو آجکل کہکے سمجھائینگے شاہزادے نے کہا کہ ای شاہزادی اب ہمکو رخصت کرو تاکہ اپنے کام مین مصروف ہون کیونکہ اس طرف جسقدر دیر ہوگی اُتنی ہی دیر اُدھر ہوگی بلکہ آپ بھی اسقدر محنت کرین اور

دعا کرین کہ جہانتک ہو جلد طلسم فتح ہو بغیر وزیری تمام لشکر کیطرف روانہ ہوئی شاہزادی قمر الاقمار نے کہا کہ ای شاہزادی تو ایک روز تو روے روشن کو دیکھ کے دلکو ٹھنڈا کرو ابھی آپ گھبراتے کیون ہین لشکر دیوان واجنہ آپکا موجود ہی اگر وہ ساحر ہین تو ادھر بھی دیوان شریر واجنہ موجود ہین بیچارے آدمی اُنسے کیا لڑینگے شاہزادے نے کہا ای شاہزادی میری فوج خوب لڑتی ہی لیکن سحر سے مجبور رہی ہین اس قلیل فوج پر چار لاکھ ساحر کا مقابلہ کر سکتا ہون کیون آپکا لشکر تباہ ہو شاہزادی نے کہا یہ اور وہ دونون آپ کے ہین بقول شاعر سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را ✝ چار پانچ روز شاہزادے کو مہمان رکھا شاہزادے نے ایک خط افسر فوج کو لکھا کہ تم لڑائی شروع کرو کسی طرح شاہ طلسم سے نہ دبنا اندر شہر پناہ کے داخل ہو کہ شاہ طلسم خود لڑائی پر آمادہ ہو جائیگا ورنہ اُسکو لکھ بھیجو کہ تم بالکل گھبرا و نہین مین بخیریت ہون فوج مدد کو روانہ کرتا ہون یا ساتھ لیکر آتا ہون لیکن تم طبل جنگ بجوادو اور سبکو ہماری خیریت سے اطلاع دینا یہ فرمان شاہزادہ ایک جن نے افسر فوج کو دیا سردار لشکر نے خط پڑھا اُسی وقت نقارے پر چوب ہوئی لشکر پھر گھبرا گیا پوچھنے دوڑا آیا امیر لشکر نے حکم شاہزادے سے لشکر کو واقف کیا اور کہا بیخوف ہو کے لڑو مدد آتے ہی اور ایک خط شاہ طلسم کو سردار لشکر نے لکھا کہ بموجب حکم شاہزادۂ نامدار کل سے آپ سے لڑائی ہوگی اگر نہوگی تو شہر پناہ کے اندر بقصد جنگ ہم گھس آئینگے کل آپ سے لڑائی شروع ہوگی اور اُسی جن کے ہاتھ شاہ طلسم کے پاس خط بھیجا جن اپنی اصلی حالت سے زمین چاک کرتا ہوا دربار شاہ طلسم مین پہونچا شاہ طلسم حیرت مین ہو گیا کہ یہ کون ہی پوچھا حال دریافت کیا جن نے کہا کہ شاہزادے کا لشکری ہون ایک لاکھ جوان ہم مین سے شاہزادے نے انتخاب کر کے بھیجا ہی ہم سب یہان آ گئے شاہزادہ دو تین روز مین آ دیگا شاہ طلسم نے وہ نامہ پڑھکے جواب لکھدیا کہ کل تامل ہی پرسون میری فوج تم سے لڑیگی جن رخصت ہوا اور افسر کو جواب خط دیا افسر نے کہا شاہ طلسم ڈر گیا ورنہ وہ کل ضرور آتا جن نے ساری کیفیت بیان کی افسر فوج نے ایک خط گلتاج پوش کو خیریت شاہزادہ اور تعین جنگ لکھا جن لیکر گیا شاہزادی اور بہت ڈری پوچھا تو کون ہی کہا مین قاصد ہون ملازم شاہزادہ ہون شاہزادہ ہم لوگون کو لینے گیا تھا ابھی وہین ہی ایک لاکھ جوان جرار ہم مین سے انتخاب کر کے جنگ پر بھیجا ہی شاہزادی نے جن کو بہت کچھ انعام دیا جن بہت خوش ہوا اور سلام کر کے رخصت ہو الشکر مین آیا صبح ہوتے اپنے ملک کو گیا اور سب حال جا کے شاہزادی سے بیان کیا شاہزادی نے افسر فوج کو بلا کے کہا کہ ہمسے لڑائی ہی دس ہزار دیو جنگی اور تیس ہزار جن جنگی جنگ گاہ مین جائین اور برابر لکہ بلکہ لڑائی ہووے یہان سے اور مدد دی جائیگی سامان کوچ تیار کیا گیا کئی لاکھ روپیہ سے سامان جنگ درست ہو الشکر روانہ ہوا شام ہوتے ہی لشکر خونخوار آ پہونچا افسران فوج اسلام نے خیمے نصب کرائے با عزاز تمام اُتارا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شاہ طلسم کی بیان کیجاتی ہی

جب خط سردار لشکر کا شاہ طلسم کے پاس پہونچا شاہ طلسم کے حواس باختہ ہو گئے منشی کو بلوا کر متعدد نامے لکھوا اپنے حکمرانان طلسم کو ایک ایک نامہ لکھا کہ فتح طلسم کو ایک شاہزادہ آیا ہی تم سب اگر طلسم کو چاہتے ہو تو جان و مال سے شریک ہو کر جنگ کرو ورنہ طلسم شکست ہو جائیگا لہذا دیکھتے ہی اس نامے کے فوراً حاضر

ہوساحرنامہ لیکے ہر ایک رئیس طلسم کے پاس پہونچے اُن سبھون سے نے تیاری لشکر کی اور دو پہر سے روانہ
سب طلسم سحر آفرین مین داخل ہوئے کثرت لشکر سے جگہ ملنا دشوار تھی سیکڑون کوس تک خیمے نصب
تھے ہر ایک رئیس کا جدا جدا خیمہ تھا شاہ طلسم نے ہر ایک کو گلے لگایا مفصل حال سب سنایا جملہ رئیسان طلسم
نے دعوی کیا جان دینے پر آمادہ ہوگئے کہ آفتاب کی شعاعین کنارہ آسمان سے چھپنے لگین ہیلدار میدان
مین آئے درستی زمین مین معروف ہوئے خیمے نصب ہوگئے ایک لاکھ ساحر نامدار میدان کارزار مین آیا
لباس ساحرون کا پہنے گھوڑون پر سوار اسلحہ سے سجے ہوئے تیر و کمان سے دست مین نیز و گاؤدم جانی تیغ
وو ونرات سارا انتظام مین گذر گیا جب جلاد فلک نادر گاہ عالم مین جلوہ افروز ہوا طبل جنگ بجا بہادران
کینہ پیشہ میدان زور آزمائی مین نکلنے لگے دو پہر تک یونہین کشت و خون رہا ہزارون آدمیون کے خون
سے زمین لالہ رنگ ہوگئی تیسرے پہر سے لڑائی موقوف ہوئی بہادر لوگ اپنے خیمون مین آئے آرام کرنے
لگے مجروحون کی زخم دوزی ہوئی سینک ہونے لگی پٹیان چڑھائی گئین ٹانکے لگائے گئے علاج شروع
ہوا انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شاہزادے کی ملاحظہ ہو

کہ جب فوج روانہ ہوچکی تب شاہزادے کو اطمینان ہوا دو روز تک اور جشن جمشیدی ہوا روح جسم تازہ
ہوئی فریدون کو فرحت ہوئی گلعذاران سیمین تن وگلبدنان لالہ بدن ساقی گری مین لولیان شیرین کار
شہر آشوب نادر روزگار نغمہ سرائی مین رقاصان ناہید طلعت زہرہ جبین رقص مین مصروف درودیوار
سب نشۂ مسرت سے چور تھی محبت سے مخمور تھی شجر و حجر جھوم کے رہجاتے تھے کوکلا کا دم ہو ل
گیا کبک رعنا کی کوئی حقیقت نہ تھی تدرو کو ہماری اپنی رقص پر تڑپتا تھا شاہزادہ ریحانہ آفاق سے آہستہ
شاہزادی قمر الاقمار بھی مے ارغوانی سے بدمست تھی رمز و کنایہ کی باتین ہوتی تھین نوک جھوک کی چھیڑ
چھاڑ تھی عجب دلگی کی بہار تھی ایک دوسرے پر قہقہہ بازی کرتا تھا شرط لگاکے بازی جیتتا تھا ایک دوسرے
کو پشیمان کرتا دوسرا اسکو حیران کرتا رات بھر یہی رنگ جشن رہا جب محتسب صنع قضا صفۂ افق سے
برآمد ہوا صبح صادق نے اُسکے آنے کی دھوم مچائی ایک ایک خمار شکن دور ہوا شاہزادہ مسند سے
اُٹھ منھ ہاتھ دھونے لگا ادھر ملکہ بھی ہاتھ منھ دھونے مین مصروف ہوئی کہ ایک قاصد لشکر سے
آیا خط یا کیفیت جنگ لکھی تھی شاہزادہ افسر فوج کی کارگذاری سے خوش ہوا شاہزادے نے رخصت
چاہی صباحی خاصہ تیار تھا شاہزادے نے خاصہ پاشتہ نوش فرمایا پھر نے ایک تاج مکلل بہت عمدہ بیش
قیمت شاہزادے کو دیا شاہزادے نے وہ تاج سر پر رکھا ملکہ نے آیت الکرسی پڑھ کے دم کی
نظر بد کے لیے سپند جلایا کمربند مرصع کمر پر ملکہ نے اپنے ہاتھ سے باندھا شمشیر حمائل کی نیزہ و کمند ساتھ
بردوش پشت پر ترکش کمر سے کمان کا ندھے سے پڑی ہوئی اُسوقت کا جوبن نور سجاوٹ و دربار شاہ
شاہزادے کی ملکہ دیکھکر ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی ادھر گیسوان خلیلی رنگ ہاشمی اپنا حسن دکھاتی تھی
شجاعت عبد المطلبی و وقار صاحبقرانی نے چہرے کی آب و تاب اور بھی بڑھادی تھی قضا سے بھی بدنظر
ظاہر نگران تھا لیکن خجالت سے بار بار نقاب ابر سے منھ چھپا لیتا تھا شاہزادہ نفرمن اللہ کہکر روانہ

ہوا ملکہ نے کہا ای صاحب تخت رکھا ہوا سپر جا لیے واہ حضرت خواص کو آواز دی تخت روان حاضر
ہوا شاہزادہ اُسپر تخت پر رونق افروز ہوا دیوون نے تخت اُٹھا یا بروے فلک چلے جاتے تھے
عالم بالا کی سیر کرتے تھے فرشتون کی صدائین سنتے تھے کہ تھوڑی دیر مین تخت روان جنگ گاہ مین پہونچا فوج
حملہ پر حملہ کر رہی تھی شاہ طلسم بھی کھڑا تھا دیکھا کہ ابر تیرہ و تار یک چھا گیا شاہ طلسم اُس طرف متوجہ ہوا تخت زمین
پر اُتار اگیا دیو اور جن دوڑ پڑے قدمبوس ہوئے فوج نے سلامی دی حکم دیا کہ لڑائی برابر جاری رہے
شاہ طلسم یہ حال دیکھکر خوفناک ہو گیا اپنے رئیسون سے کہا کہ نہین معلوم شاہزادے کو یہ اقتدار کہان
سے ملا بظاہر تخت طلسم بھی نہین یہ تو ملک پریزادان کا معلوم ہوتا ہے شاہزادے کی وہانتک رسائی کیونکر ہوئی یہ فوج
بھی وہین کی ہے ایک کی ایک سے لڑائی ہوتی رہی شام سے لڑائی موقوف ہوئی شاہ طلسم نے اور فوج
بلوائی دو لاکھ ساحر اور جمع ہوئے صبح تک کئی لاکھ ساحر اُس میدان مین جمع ہو گیا تل رکھنے کی جگہ باقی
نہ تھی شاہزادے نے وہ فوج کثیر دیکھی خدا سے نصرت کا طالب ہوا کہ شب سے چار تجلی آدمیون پر ڈالی
شاہزادے نے ایک جن کو پہلے گلتاج پوش کے پاس روانہ کیا اپنے آنے کی اطلاع دی بعد کو خود ایک
جن کے ساتھ گیا گلتاج پوش یہ خبر سنتے ہی بیٹھے سے اُچھل پڑی ایسی خوشی ہوئی کہ شادی مرگ کا گمان
تھا جلدی سے چلونین اُٹھا دی گئین دروازون پر سب کے پہرے ہو گئے حکم ہو گیا کہ کوئی اسوقت نہ
آنے پائے کہ شاہزادہ ایک جن پر سوار صحن مکان مین اُتر پڑا گلتاج پوش یہ دیکھتے ہی تعجب مین رہگئی
شاہزادہ اُترکے اندر مسند پر آبیٹھا جن کو حکم دیا کہ اسوقت ہوشیار رہنا کوئی آنے نہ پائے جو کوئی
زبردستی آئے اُسکو گرفتار کر لینا کہ شاہزادہ گلتاج پوش سے باتون مین مصروف ہوا دیکھا کہ شاہزادی ایک سادہ
حالت مین بیٹھی ہے کپڑے بھی میلے ہین قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی روز سے کھانا بھی نہین کھایا منھ
بھی نہین دھویا ہے گلتاج پوش سے پوچھا کہ ای شاہزادی یہ کیفیت کیا ہے شاہزادی نے کہا حالم مپرس
احوالم مپرس جو کیفیت اپنی گذرتی ہے وہ سوائے دل کے آپ کو نہین معلوم ہو سکتا اگر دل میرا چاک
کیا جائے ہزارون سوراخ دکھائی دینگے کہ انیس محرم راز سونے سے جاگی جلدی سے اُٹھکر دیکھا
کہ شاہزادہ رونق افروز ہے بکمال استعجاب قدم شاہزادے پر گر پڑی شاہزادے نے سر اُٹھا یا انیس
نے کہا کہ شاہزادی کی تو کیفیت غیر ہے آج پندرہ دن ہوئے کھانا بالکل نہین کھایا سوائے الائچی کے
ایک دانہ بھی قسم کھانے کو نہین کھایا شاہزادی نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور یہ پڑھا شعر
حساب آب و دانہ حشر مین ہوگا تو کہدینگے * پیا ہے عمر بھر خون جگر غم ہمنے کھایا ہے + انیس نے کہا ای شہزادی
صاحبہ بندی کی بھی یہ کیفیت ہے * ہماری سادہ لوحی کام آئی + حساب روز محشر پاک نکلا
شاہزادے نے دستر خوان منگایا خاصہ آیا شاہزادی کے سامنے بچھایا گیا شاہزادی نے شاہزادے
سے کہا کہ آپ بھی کھائین شاہزادے نے انکار کیا انیس نے کہا اگر آپ کھائینگے تو یہ بھی کھائینگی
ورنہ ہرگز نہ کھائینگی کیونکہ انھون نے قسم کھائی ہے کہ بے شاہزادے کے ساتھ کھائین کھانا نہ کھاؤنگی دو ہفتہ
سے کھانا چھوڑ دیا ہے جیسے ہی ایک دن مہینے شاہزادے نے براے خوشی گلتاج پوش کے کھانے
پر ہاتھ بڑھایا دو ایک لقمہ کھائے شاہزادی نے بھی کچھ ایسا ہی کھانا کھایا کچھ میوے سے اور
شیرینی سے تفریح کی گئی دستر خوان بڑھایا گیا ہاتھ منھ دھویا ملکہ نے سرگذشت پوچھنا شروع کی شاہزادے

نے سب کیفیت بیان کی کہ لڑائی مین یون مصروف تھا کہ ایک لکہ ابر آیا اور مین گرمی جنگ سے اُٹھا لیگیا تھوڑی
دیر کے بعد ایک باغ مین تخت مرصع پر بٹھایا گیا دیکھا نہ وہ میدان ہی نہ وہ فوج ہی ایک باغ بہت عمدہ بنا تھا
اُسکا صاحب بھی ایسے خداداد حسن سے متصف تھا جسقدر اُسکی تعریف کیجاے درست ہی میری بالین پہ
وہ موجود تھا مین بہ سخت کلامی پیش آیا لیکن اُسنے نرم آوازون سے ایسا میرے دلکو نرم کیا کہ ممکن نہ تھا کہ مین کچھ کہتا
اُسنے اپنے عشق کی داستان چھیڑی گیارہ روز تک مجھی کہا کی وصل کی خواستگار رہی لیکن ادھر سے انکار رہا پرسش
ہوا سبب انکار گلتاج پوش نے دریافت کیا شاہزادے نے حال انکار بیان کیا اور اُسکا مدد کرنا
لشکر ساتھ کرنا یہ سب بیان کیا شاہزادی دختر شاہ طلسم بہت خوش ہوئی لیکن اسکے ساتھ سوتیا ڈاہ کی
جلن بھی پیدا ہوئی اپنی نسبت شاہزادے سے سب قول و اقرار کیا شاہزادے نے ثابت قدمی بیان
کی گلتاج پوش سمجھی کہ شاہزادہ وعدے کا صادق ہی اپنے کلام مین واثق ہی خلاف کبھی نہ کریگا جو کہے گا وہ
سب کر دکھادیگا جب سپیدہ دم کی دھوم مچی شاہزادہ رخصت ہوا گلتاج پوش مثل شبنم اشک ریزان
برخ گل پر ہوئی شاہزادے نے تسلی دی اور کہا گریہ و زاری سے کچھ کام نہین نکلتا ہی کچھ دن باقی ہین
یہ سب جھیل جائینگے شاہزادے نے اپنے مذہب کی ترغیب دی شاہزادی نے تسلیم کیا اور کہا مین ابھی
موجود ہون لیکن بروقت کچھ مدد نہ ہو سکیگی جب جی چاہے اپنے مذہب مین شریک کرلو شاہزادہ اُس گلعذار
سے رخصت ہو کر لشکر مین آیا

اب کیفیت شاہ طلسم کی عرض کیجاتی ہی

کہ وہ دن بھر یہان مصروف نبرد رہا جب شام ہوئی دولتسرا مین آیا رات کو جب خلوت ہوئی ملکہ سے سب
حال بیان کیا اور شاہزادے کی رفعت و شوکت اور دیوون اور جنون کے لشکر کی مدد بھی بیان کی اور کہا کہ
لڑائی سنگین ہو گئی نہین معلوم کہ لڑائی کا انجام کیا ہو اور ایسا شاہزادہ عالیقدر ہاتھ سے جاتا ہی اگر اب
بھی وہ جنگ سے باز آئے وہی اقرار میرا درست ہی اور مین بخوشی دل منظور کرون لیکن وہ اس کام سے
باز نہ آئیگا خیر ہرچہ بادا باد جب مشیمۂ شب سے لعل درخشان نکلا بادشاہ طلسم میدان مین پہونچا ایوان جادو
رئیس طلسم بھی شامل فوج ہوا بدستور سابق لڑائی کا آغاز ہوا کشت و خون جاری ہوا ہزارون ساحر اور
آدمی کام آئے دیو اور جنات بھی خوب دل کھول کے لڑے کشتون سے جنگل پاٹ دیا لاکھون تلوار کے
گھاٹ ہو گیا جب زنگی شب نے میدان مین اپنا پرا جمایا ہر ایک لشکری اپنے خیمے مین آیا بادشاہ طلسم نے
دو روز کی مہلت طلب کی اور والیان طلسم کو شقے لکھے کل رئیسون فرمانرواؤن کو نامے روانہ کیے ساری
کیفیت درج نامہ کی دو روز مین سب اہالیان و والیان طلسم موجود ہوئے کوئی ایسا نہ تھا جو اُس طلسم
مین لڑنے کو نہ آیا ہو رعایا بھی شریک جنگ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب دو کلمے شاہزادی گلتاج پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ یہ رات کو تنہا بیٹھی فراق دلدار مین اپنے دل کو شمع وار گھلا رہی تھی کہ خیال ہوا اس طرح کہانتک لڑائی
ہوگی ہزارون مر جائین گے اور طلسم بھی سارا کٹ جائیگا ایسی تدبیر ہونا چاہیے کہ لڑائی موقوف رہے

اور شاہزادہ فتحیاب ہو خیال کرنے لگے یہ اسکے ذہن مین آیا کہ اگر کسی صورت سے لوح طلسم شاہزادے کو ملجائے
تو ایک دم مین سب جھگڑا دفع ہو یون تو برسون لڑائی رہیگی اور میری جان تپ محرق فراق سے جلیگی بادشاہ
طلسم سے لوح طلسم دریافت کیجائے اور شاہزادہ اُسکو حاصل کرے طلسم خود فتح ہو جائیگا یہ خیال کر حمام مین
جا نہا دھو بہت عمدہ کپڑے پہن دولتسرا ے شاہی مین آئی اپنی مان کے پاس گئے مان سے پیشانی
کو بوسہ دیا پیار کیا زانو پر بٹھلایا دست شفقت سر پر پھیرا کہا اے شاہزادی طبیعت کیسی ہے شاہزادی نے
باادب تمام عرض کیا کہ کچھ تپ کی شکایت تھی اور آپ میرے مزاج سے واقف ہین اتنی تپ کی متحمل نہوئی
دو تین روز فرش پر لیٹنا پڑا آج مین اچھی ہون کسی قدر خفیف حرارت ہے دل نے چاہا کہ والدین کو دیکھون
سب آزار جاتا رہے لہذا مین حاضر ہوئی ملکہ نے دعادی پھر بادشاہ طلسم کو پوچھا معلوم ہوا کہ روز رات کو
مکان پر رہتے ہین اب آتے ہونگے تب تک اپنی سہیلیون کے ساتھ کھیلا کی کہ نقیب نے آمد بادشاہ کی
اطلاع دی دروازے تک مان بیٹی استقبال کو آئین بادشاہ طلسم نے بیٹی کو دیکھتے ہی گود مین اُٹھا لیا اور
پیار کیا حال پوچھا شاہزادی نے سب خیریت کہکر خیریت مزاج بادشاہ پوچھنے لگی بادشاہ نے سب حال
بیان کیا مسند پر بادشاہ بیٹھ گیا اور شاہزادی کو گود مین بٹھا لیا چشم دروکو بوسہ دیا ملکہ نے کیفیت جنگ
پوچھی بادشاہ طلسم نے سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ آج بہت سخت لڑائی ہوئی لاکھون آدمی مارے گئے
تل رکھنے کی میدان مین جگہ نہ تھی لیکن اب اپنے کچھ سحر کاریان بھی ہونگی اور الوان جادو اسوقت مین بڑا
ساحر ہے خاصکر اسی غرض سے اور بھی بلایا گیا ہے اُسکے سحر سے سب مقید ہونگے ایک بھی نہ بچیگا اور
دیوون کے واسطے عفریت جادو کو بلواؤنگا کہ وہ دیوون کو گرفتار کریگا اور باقی دیوون کو کوئی گرفتار
نہین کر سکتا اور طلسم ساز جادو جو کہ یہان سب کو سحر سکھاتا ہے وہ بھی طلب کیا جائیگا کہ اُس سے بڑی
مدد ملیگی اہالیان و والیان طلسم کا سیکڑون برس سے وہی معلم ہے گلتاج پوش نے بادشاہ سے کہا کہ یہ
لڑائی کیون ہے آجتک آپ سے کسی سے لڑائی نہ ہوئی معاملہ کیا ہے بادشاہ نے سب کیفیت جنگ
بیان کی اور کہا یہ سبب ہے شاہزادی نے کہا لوح طلسم کہان ہے ایسا نہو کہ لوح طلسم ملجاوے اور آپ دیکھتے
رہجا دین بادشاہ طلسم نے کہا کہ لوح میرے بے حکم کسیکو مل نہین سکتی اور نہ کوئی جانتا ہے فقط سواے خاندان
شاہی کے بادالیان طلسم کے اور کوئی نہین جانتا کہ کہان ہے تب شاہزادی نے کہا کہ مجکو بھی معلوم ہونا ضرور
ہے کہ مین بھی خاندان شاہی سے ہون اس سے مین کیون علیحدہ کی گئی بادشاہ نے کہا کہ سحر آفرین ایک مقام ہے یہان سے
ایک منزل پر کہ اُسی کی وجہ سے سارا طلسم سحر آفرین مشہور ہے وہان ایک باغ ہے اُس باغ مین ایک درخت شمشاد
ہے اُس درخت کے نیچے ایک ساحر لوحدار جادو کھڑا ہے اور اُس درخت مین جوف ہے اندرون جوف
ایک صندوق ہے اُس صندوق مین ایک مرغ ہے جسکے سینے مین لوح طلسم چھپا ہے بعد سال کے وہ مرغ اندر
سے آواز دیتا ہے جو طلسم کے متعلق چاہیے وہ مرغ تبلاتا ہے اور نئے نئے سحر وہ اُسکو تبلاتا ہے وہ لوحدار جادو
سب سنکے شاہ طلسم کو خبر دیتا ہے شاہ طلسم اُسکے بموجب کارروائی کرتا ہے اور سواے لوحدار جادو کے
اور کوئی عام آدمیون مین سے سواے خاندان شاہی کے اُس مرغ کی آواز نہین سنتا ہے گلتاج پوش
یہ سب بدل وجان سنتی رہی اسکے دل کو اطمینان ہوا اور بخوشی خاطر وہان سے رخصت ہو کر اپنے مکان کو
آئی تمام رات اس راز کی خبر ملنے سے خوب بیخبر ہو کے سوتی تھی کہ شاہزادہ بھی ایک جن کے ساتھ آپہونچا

انیس نے کہا کہ آج بعد مدت کے سو گئی ہو جیسا مناسب سمجھیے کیجیے شاہزادہ قریب مسہری کے گیا کہ پیر کی آہٹ جو ہوئی شاہزادی جاگ اُٹھی دیکھا کہ شاہزادہ بالین پر کھڑا ہو فوراً اُٹھ کے قدمبوس ہوئی اور مسند پر بیٹھ گئی شاہزادی نے کہا آج مجکو ایک ایسی خوشی ہوئی کہ اگر آپ سے وصل ہوتا تو بھی ایسی خوشی نہوتی بلکہ اس خوشی کو مین کامل وصل سمجھتی ہون شاہزادہ بھی بہت خوش ہوا اور کہا اے شاہزادی ہمسے وہ خوشی بیان کرنیوالی ہو شاہزادی نے کہا آپ ہی کے تو مطلب کی ہو اسی وجہ سے اسقدر خوشی پیدا ہو شاہزادے نے کہا بیان کرو شاہزادی کہنے لگی کہ مین اپنے باپ کے پاس گئی اور وہان سے سب اسرار لوح کی دریافت کرآئی ہون اور سارا پتہ معلوم ہو گیا اب دور دراز اور بادشاہ طلسم سے لڑیئے تیسرے روز لوح طلسم لے آیئے سب جھگڑا پاک ہو اُسنے شاہزادے کو سب نشان لوح طلسم کا پتہ دیا شاہزادہ بھی خوش ہوا اور شاہزادی کے ہاتھون کو چوما اور کہا کہ حیا مانع ہو ورنہ آپ کے دہن کو چومتا کیونکہ ایسے دہن لطیف سے ایسی خبر سنی شاہزادی نے جب منھ سے منھ ملا دیا اور آپ ہی بوسہ شاہزادے کا لینے لگی اس خوشی مین رات بھر شاہزادہ اور شاہزادی برابر باتین کرتے رہے جب سرخی آفتاب نمودار ہونے لگی شاہزادہ رخصت ہو لشکر مین آیا سامان جنگ مین مصروف ہوا صیقلگرون نے ہتھیارون کو صاف کیا جسکے جوہر مین ذرا بھی کجی دیکھی اُسکو خوب جوہردار بنا دیا میدان کو لاشون سے بیلدارون نے صاف آئینہ بنا دیا مورچہ بندی کی گئی بہادرون کو بلایا اور کہا کہ اے بہادران شمشیر زن و اے یلان صف شکن پانچ روز کی اور لڑائی و قیام یہان بفضلہ ہوگا انشاء اللہ تعالی چھٹے روز یہان سے صاحبقران کی طرف چلینگے اس چار دن کی لڑائی کو خوب دل کھول کے لڑلو بہادرون مین نام آور ہو لو اور افسران فوج کو خلوت مین طلب کر کے کہا کہ مجکو زبانی شاہزادی گلتاج پوش کے لوح طلسم کی خبر ملی ہر چند ہزار جن اور دیو علیحدہ ایک رسالہ کر کے تیار رکھو دو روز یہان لڑونگا تیسرے روز لوح طلسم لینے جاؤنگا تم لوگ بیخدشہ یہان لڑنا کوئی دلمین وسواس نہ لانا یہ بھی شاہ طلسم کو ایک دھوکھا دینا ہر افسران فوج نے سر تسلیم خم کیا شاہ حبش نے اپنا سکہ جمایا شاہزادے نے بھی آرام کیا چند کروٹین لی ہونگی کہ مرغ فلک نے آواز دی سب جاگ اُٹھے بعد فراغت حوائج ضروری کے صف بندی ہوئی بادشاہ طلسم بھی اپنی فوج کی صف بندی مین مصروف تھا افسران فوج میدان مین پرے جماتے تھے شاہزادے نے جرنغار برنغار مرتب کیا ساقہ اور کمین گاہ بھی درست سب چاق و چست ہوتے سب کو امید ہو گئی کہ چوتھے پانچوین روز یہان سے کوچ کرینگے اب دل کھول کے خوب لڑینگے کہ طبل جنگ بجا نقارے پر چوب پڑی نعرہ ہل من مبارز کا بلند ہوا نعرۂ بوق و کوس سے صداے نُفِخَ فِي الصُّور پھیلی تھی کہ لشکر مثل دریاے مواج کے دونون طرف سے بڑھے سپاہی سفیدی سب آپسمین ملگئی تلوارین علم ہوئین تیغے سر ہونے لگے بھالے پر بھالا چلتا تھا جسکے نیزہ لگا مہرۂ پشت سے توڑ کر نکلگیا جسپر تلوار کا وار ہوا ملک الموت کا اُسپر دار و مدار ہوا آتش آہن آسمان سے برستی تھی گھوڑون کی دوڑ قدمون سے زمین کا کھند لنا گرد کا اُڑ نا آسمان پر زمین کی تہ جم گئی تھی آسمان بوجھ سے لٹک آیا تھا ہنگامہ رستخیز تھا واقعہ عبرت انگیز کا مرقع کھنچا تھا دو شبانہ روز یہی بیکار غضب کی مار دھاڑ رہی بادشاہ طلسم بھی برابر پرا جمائے قلب مین کھڑا رہا کہ شاہزادے نے ایک حملہ سخت کیا الوان جادو اپنی دلیری سے مارا پڑا شاہزادے کے ہاتھ سے شربت موت پیا تیسرے روز حسب ایماے شاہزادہ فوج جنیان و دیوان جو اسیدن کے لیے روک لی تھی شاہزادے کے ساتھ روانہ طلسم سحر آفرین ہوئی چند یلغار کر کے باغ پر جا پہونچا

دیوون کا چارون طرف پہرا ہو گیا کہ کسی طرف سے کوئی نکلنے نہ پاوے شاہزادہ آچنہ کو لیکر باغ کے اندر آیا دیکھا کہ ایک درخت شمشاد کے نیچے وہ ساحر لوحدار بیٹھا ہی اُسنے شاہزادے سے پوچھا آپ کون ہین کہان سے آئے ہین جلد بتایئے تاکہ گرفتار میرے سحر کی ہون شاہزادے نے کہا کہ مین طلسم سحر آفرین مین بادشاہ طلسم کے پاس سے آرہا ہون باغ کو ملاحظہ کرونگا اُس ساحر نے کہا کہ ابھی چلے جاؤ یہان ٹھہرنے کا مقام نہین مین آپ کی صورت پر ترس کھا کے یہ کہتا ہون ورنہ اب تک کبکا جلجاتا شاہزادے نے جنون کی طرف دیکھا کہ جنون نے پکڑ کے کھینچنا شروع کیا ریشہ ریشہ جدا ہو گیا ایک جن نے بحکم شاہزادہ اُس درخت کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا دیکھا کہ اندر سے جوف ہی صندوق اُسمین رکھا ہی صندوق کھولا گیا مرغ کھڑا تھا اُسکے سینہ پر لوح طلسم آویزان تھی شاہزادے نے لوح طلسم لی اور وہان سے مراجعت کی جبکہ یہ لوحدار جادو اسطرح سے مارا گیا کہ اُسکا پتلہ سحر بھی نہ نکلنے پایا کہ نہ جلایا گیا نہ تلوار سے مارا گیا ریشہ ریشہ جسم سے الگ کر دیا اسکا ذکر آگے آئیگا بادشاہ طلسم کہ مشغول جنگ تھا خود بخود دیوارین شہر پناہ کی گرنے لگین بادشاہ طلسم فوراً جانگیا کہ لوحدار جادو پر کوئی حادثہ پیش آیا ادھر دیوون نے ساحرون کو کھانا شروع کیا جنون نے بھی قتل عام مچا دیا کہ سارا رونق طلسم مٹ گیا ایک دم مین فوج ساحران دیکھو لی گئی کسی کا نشان بھی اُس میدان مین نہ دکھائی دیا ادھر شاہزادہ مع لوح طلسم کے آیا فوج بہت خوش ہوئی بادشاہ طلسم شہر مین آیا دیکھا کہ رنگ سب اُڑا ہوا نہ وہ کیفیت ہی نہ وہ زینت ہی ملکہ کے پاس گھبرایا ہوا آیا اور کہا کہ لوح طلسم پر کچھ آفت آئی کہ اتنے مین شاہزادہ مع ماہی و مراتب دولتخانہ شاہی پر آپہونچا ملکہ دروازے تک استقبال کو آئین لیگئین شاہزادے نے بادشاہ طلسم اور ملکہ کو سلام کیا اور کہا افسوس کا مقام ہی طلسم سے سب جانتے تھے یہ لوح سے نہ معلوم ہوا کہ یہ فلان شخص سے شکست ہوگا یا آپ لوگون کو نہین معلوم ہوسکتا تھا خیر جو کچھ ہوا بہتر ہوا اسلام لایئے بادشاہ نے کہا کہ تمھارے امیر کے سامنے مسلمان ہونگا رستم نے انکو مع ملکہ عشرت آرا کے ساتھ لیا اور شاہزادی کو بھی ایک محافہ مین سوار کیا اور مع لشکر دیوان و جنان شاہزادی قمر الاقمار کے پاس آئے شاہزادی قمر الاقمار نے کہا کہ دو تین روز آپکی فتحیابی کے جشن کرلون پھر کاہیکو یہ دن ہوگا شاہزادی قمر الاقمار نے جشن شروع کیا بادشاہ طلسم مع ملکہ عشرت آرا و گلتاج پوش کے شریک بزم جشن ہوئے دو تین روز یون گذرے شاہزادے نے جلدی کی ملکہ نے سامان سفر کیا جنون دیوون کا لشکر ہمراہ تھا ایک تخت پر ملکہ مع شاہزادے کے سوار اور شاہ طلسم مع اپنی ملکہ اور لڑکی کے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑ دیے کہ ذکر انکا ابھی وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان نادر بیان داخل ہونا شاہزادہ نور الدہر کا طلسم ارژنگ یاقوت نگار مین اور بہار انگیز جادو کا شاہزادے کو گرفتار کرکے کوہ برف کے نیچے مع لشکر دفن کرا دینا اور ریسک رو عیار کا عیاری کرکے برفیار جادو کو قتل کرنا اور کوہ برف کا اُڑ جانا شاہزادے کا رہائی پانا اور مصروف طلسم کشائی ہونا باقی حالات متعلقہ داستان ہذا خمسہ عوض ساقی نامہ

تھی پریشان انتظار سے آنکھ
نہین ملتی تھی ایک یار سے آنکھ
تنگ ہو ہو گئی قرار سے آنکھ
لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھ
اب نہین چھپتی ہزار سے آنکھ

تو یہ کیا اور آفت گیا
تاکتا جسکو تکتا ہمیشہ رہا
یہ نظر بازیان ہین سخت بلا
دیدے کا بھی ہے کیا برا لپکا
نہین رہتی ذرا قرار سے آنکھ

ٹپکی پڑتی ہے اک محبت سی
خود بخود چھا رہی ہے الفت سی
صاف ہے آئینے کی صورت سی
کچھ وہ حیرت سے کچھ وہ حسرت سی
خوب بنتی ہے انتظار سے آنکھ

جب مری قبر پر گذر کیجے
پھر تغافل نہ اسقدر کیجے
کام جب کیجے دیکھ کر کیجے
تو وہ ناوک نظر کیجے
کیون چرائی مرے مزار سے آنکھ

یار ہے زود خشم و تیز مزاج
جسکے غصے سے ہو جہان تاراج
نظر آتا نہین کچھ اسکا علاج
اُسکو دیکھا ہے جو بکدر آج
بھر گئی ہے مرے غبار سے آنکھ

چار آنسو کبھی جب بہائے ہین
دل کے ٹکڑے مژہ پر آئے ہین
عشق نے رنگ کیا دکھائے ہین
اشک خونین سے گل کھلائے ہین
آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ

نگہ یار ہے غضب قاتل
اس بلا سے نجات ہے مشکل
جسکو دیکھا وہ ہو گیا بسمل
کیا بچے ناوک نظر سے دل
چوکتی ہے نہین شکار سے آنکھ

بزم مین کوئی انجمن آرا
مہربان ہو اگر تو کیا کہنا
دے وہ بھر بھر کے ساغر صہبا
دو بدو یون ہے میکشی کا مزا
جام سے لب ملے تو یار سے آنکھ

اللہ اللہ رے نازکی دماغ
گل ہی گل سوجھتے ہین باغ ہی باغ
ہو گیا عیش جاودان فراغ
نشہ تیرا اتر گیا اے داغ
کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ

چہرہ نگاران جادو رقم و دبیران تیز قلم واقفان رموز قصہ طرازی و ماہران اسرار سحر پردازی حال شاہزادۂ نور الدہر یون بیان کرتے ہین کہ شاہزادۂ نور الدہر مع لشکر فیروزی اثر برائے فتح طلسم ارژنگ با قوت نگار صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر چلے برابر منزلین طے کرتے چلے جاتے تھے بعد چندروز کے ایک مقام پر پہونچے کہ آفتاب سیاح فلک واسطے آرام کے اپنے مکان شب باشی کیطرف رخ کر چکا تھا اور راہ کا خوابندگان شہر خموشان کے لیے مشعل افروزی کا ارادہ تھا درختون پر سرخ شعاع کا پڑنا ایک کیفیت دکھاتا تھا کہ سامنے سے ایک باغ دکھائی دیا شاہزادے نے قیام کا حکم دیا خیمے استادہ ہو گئے گھوڑے ملے جانے لگے بستر لشکریون کے برابر بچھنے لگے دن بھر کے تھکے ہوئے اپنے آرام مین مشغول ہوئے شاہزادہ بھی دن بھر کی مسافت کے تکان سے سست تھا مسہری جواہر نگار بچھائی گئی آرام فرمانے لگا لیٹے لیٹے سب خوض و فکر کرنے لگا تلاطم فکر مآل کاری مین غوطہ زن تھا افسران نامی و گرامی برائے تفریح طبیعت شاہزادہ خیمے مین سب جمع ہوئے ہر ایک کی طرح کی باتین ہونے لگین فتاحی طلسم کی تجویزین درپیش ہوئین کہ خاصہ طلب ہوا شاہزادۂ عالم مع اپنی افسران فوج کے ایک ساتھ بیٹھکر کھانا کھانے مین مشغول ہوئے بعد فراغت کے ہر ایک افسر باجازت شاہزادہ اپنے خیمون مین گئے باقی ماندہ شب سونے مین کاٹی کہ شاہ خاور پردۂ زنگاری اٹھاکر حجلۂ خوابگاہ سے نکلا خیمے اٹھائے گئے بار برداری پر بار ہوئے کہ پھندے کے سب چل نکلے جس سمت باغ دکھائی دیتا

تھا اُسیطرف چلے لیکن کالے کوسون کا فر ملک مالوہ کے مثل روارو چلے جاتے تھے وقت زوال آفتاب کے اُس باغ کے صدر دروازہ کے قریب پہونچے اُس باغ کا دروازہ اسقدر بلند تھا کہ ایک منزل سے قریب معلوم ہوتا تھا جس مقام پر شب گذشتہ بسر ہوئی تھی وہان ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم اس باغ کے دروازے پر ہین لیکن ایک منزل کے فاصلہ سے تھا وہ باغ سرحد طلسم تھا اور ایک شہر اس مقام پر آباد تھا کہ اُسکا گلزار رمان نام تھا شہر کے کنارے پر ایک باغ بنا رکھا تھا بوجہ شہر کے اسکا بھی نام باغ رمان تھا اور یہان کی سرحدوار ملکہ رمان جادو تھی بہ نسبت اور سرحدوارون کے بہ عقیل تیز دست زبردست مُہن سالخوردہ تھی شہزادہ نے مع فوج باغ مین آکر شب باشی کی ٹھہرائی وہ باغ بہت ہی خوبصورت اور دلکش بنا تھا اُس باغ مین ایک طلسم بھی تھا کہ اُسکی دیوار پر ایک برج بنا تھا اُس برج پر ایک آئینہ تھا جو کیفیت یہان ہوتی تھی سرحدوار طلسم کو خبر ہوتی تھی وہ مناسب انتظام کرتا تھا جبکہ رات کو اُنھون نے مبیت کی صبح ہوتی ہی آئینے سے دھوان نکلا اور مکان سرحدوار طلسم مین گیا سرحدوار طلسم ملکہ رمان جادو نے دیکھا معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آیا ہی اسنے فوراً ایک خط لکھا اور قاصد سحر کے ہاتھ روانہ کیا وہ خط ملکہ بہار انگیز جادو کے پاس پہونچا ملکہ نے کہا وہ فاتح طلسم ہی فوراً اُنکو قید کر کے یہان روانہ کرو ملکہ رمان جادو مع لشکر آپہونچی اور اُس مکان کو گھیر لیا اور بزور سحر سبکو گرفتار کیا اور ہمراہ کئی سو ساحرون کے روانہ خدمت ملکہ بہار انگیز جادو کیا بہار انگیز جادو نے انکو حکم دیا کہ اسے یون ہی لیجاؤ اور برف بار جادو کے سپرد کرو کہ وہ کوہ برف مین سبکو دفن کر دے تاکہ یہ جھگڑا ہی مٹ جاوے اُن ساحرون نے ویسے ہی جا کے برفبار جادو کے سپرد کر دیا اور حکم ملکہ سے اطلاع کی سبک رو عیار بھی ان سب کے ساتھ گرفتار تھا اسنے چند چیخین مارین اور اُلٹا سیدھا گرنے لگا آنکھین بند ہو گئین پتلا آبنوس کا آیا خون جسم سے جاتا رہا سارا بدن زرد ہو گیا اُن آدمیون نے اسکے دفن کے نسبت فضول کام سمجھا اور یہ کہا یہ مردہ ہی اسکو کیا کرین دفن کر کے جنگل مین ڈالدو زاغ و زغن اسکو کھاجائین غرضکہ وہ سب مع شاہزادہ دفن ہو گئے اور سبک رو وہان سے ایک جنگل مین پھینک دیا گیا اسکا ذکر وقت پر آویگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت یہ خبر اُسکو ہوئی کہ فتاح طلسم مع لشکر کوہ برف مین دفن ہو گئے وفور مسرت سے ایک ایک فرمان سبکو جسقدر کہ حکمرانان طلسم ارزنگ یاقوت نگار تھے لکھا اور کل رعایا برایا شریک جلسہ دعوت کی گئی بیرونجات مین اس خوشی کی نوید بھی دی گئی مدعو کیے گئے حکمرانان ارزنگ طلب کیے سب جمع ہوئے شہر کے باہر خیمہ زن ہوئے کثرت آدمی سے چیونٹی کو نکلنا دشوار تھا چالیس کوس تک برابر خیمے نصب تھے زمین نظر نہین آتی تھی ارزنگ یاقوت نگار کا ایک ادنی بھی باقی نہ تھا جو شریک دعوت نہوا ہو کیونکہ برابر اشتہار چسپان تھے اُنھون نے چند سال پیشتر سے وصیت کی تھی کہ ایک فاتح یاقوت نگار مین آئیگا خرابی پیدا کریگا جسوقت وہ آئے اگر گرفتار ہو گیا تو کمال احتیاط کیجائے ورنہ سارے طلسم مین آگ لگائیگا کسی ساحر کا زور نہ چلے گا اور ایک تصویر اُسکی کھینچدی کہ ایسا ہوگا وہ تصویر مین نے اپنی نظر سے نہین دیکھی نہ اُس فاتح طلسم کو دیکھا ہی فقط رمان جادو نے اُسکو گرفتار کیا سرحد پر سے پکڑ لیگئی اُسکو بذریعہ آئینہ جام کے معلوم ہوا جو باغ سرحد پر نصب ہی ملکہ رمان جادو نے مجکو اطلاع دی کہ فاتح طلسم سرحد پر آگیا ہی مین نے اُسکو گرفتاری کا حکم کیا وہ سب گرفتار ہو کر آئے اور مین نے کوہ برف مین دفن کرا دیا برف بار جادو نے اپنے ہاتھون سے سبکو دفن کیا ہی لہذا اُسکی خوشی مین جشن کرنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہی اور اہالیان و والیان طلسم کے ساتھ کیجا ہو کے مینوشی کیجاوے کیونکہ یہ لطف عیش ملا ہی

وجشن شاہانہ لینا چاہیے نظر یہ تھی کہ سب اعلیٰ ادنیٰ شریک جشن کیے جائین لہٰذا اطلاع ہو کہ ہمارے رعایا برایا مہمان ہین دعوت
کا کھانا کھائین شب و روز ناچ دیکھین خوشیان منائین کہ وہ موذی زندہ درگور ہوا یہ اشتہار پڑھکے تمام خلقت طلسم
ارژنگ یاقوت نگار کی وہان موجود ہوئی یہان تو یہ سب سرگرم اہتمام ہین کہ انکا ذکر وقت پر آئیگا مگر پہلے
حال سبک رو عیار کا بیان کیا جاتا ہو کہ جب جنگل مین سبک رو عیار کو سب پھینک کر چلے گئے یہ ایک ساحر کی
صورت بنکر چہار طرف گھومنے لگا دیکھا کہ ایک ساحر بتلاش آب بہت جلد چلا آتا ہو ایک چقر کے قریب جہان یہ کھڑا
تھا پہونچا اور پانی پینے کا قصد کیا ساحر نقلی نے پکارا کہ اس گڑھے کا پانی ہرگز نہ پینا ادھر آ ساحر اسکے پاس آیا
کہا کہ پیاس کی شدت سے بدحواس ہون پہلے پانی دے پھر حال پوچھ اسنے اپنی جھولی سے کٹورا نکالا اور
پانی اسمین بھرا ہوا معفوف بیہوشی آمیز تھا کہا نے اُس ساحر نے جیسے ہی پیا بیہوش ہوگیا اسنے جو تلاشی لی ایک
نامہ از جانب ملکہ بہار انگیز جادو اُسکے پاس نکلا پڑھا تو اسمین مضمون گرفتاری فتاح طلسم مرقوم تھا جسکی خوشی
مین سب اہالیان طلسم مدعو کیے گئے تھے یہ نامہ بنام برقبار جادو تھا یہ خوش ہوا اور جلد اُسکی صورت بنکر اسکو
تو گڑھے مین ڈال دیا اور آپ وہانسے برقبار جادو کے پاس آیا نامہ پیش کیا برقبار نے پڑھکر کہا مین ابھی جاتا
ہون تب ساحر جعلی نے کہا ایک خط خفیہ بھی آپکے نام ہو علٰحدہ چلیے تو دون برقبار علٰحدہ چلا اسنے ایک نامہ سربستہ
دیا جیسے ہی کھولا غبار بیہوشی اُڑا اور دماغ مین اُسکے سرایت کر گیا یہ تو دھم سے گرا اور وہ آکر کرسی پر بیٹھا شب کو
برقبار کو ایک گوشہ مین لیجا کر قتل کر ڈالا ہنگامہ برپا ہوا اسکے لوگ دوڑے مگر اسنے بہانہ کر دیا کہ ایک شخص میرے
قتل کو آیا تھا مین نے ہرچند سحر کیا مگر کچھ نہوا وہ کوہ برف پر قابض ہو گیا مین نے لاچار ہو کر اپنے ہم شبیہ کو قتل
کر ڈالا اب اسیوقت ملکہ کے پاس چلو سب ملازمین اسکے چلنے پر آمادہ ہوئے برقبار جعلی نے کہا پہلے مکان پر چلو
کچھ کھانا کھا لین تو چلین سب اسکے ہمراہ ہوئے یہ مکان پر آیا کھانا منگوایا عیال و اطفال سے کہا جلد کھانا کھا لو تو ملکہ
کے پاس چلو اور کھانے مین بچالاکی تمام سفوف ملا دیا غرضکہ ملازمین اور سب گھر کے آدمی کھانا کھا کر بیہوش ہوئے اسنے
خنجر سے سب کا کام تمام کیا اور جو کچھ مال وہان تھا وہ ایک گڑھے مین دفن کر کے کوہ برف کے قریب آیا دیکھا نہ کوہ
برف ہو نہ کچھ ہو شہزادہ مع لشکر وہان کھڑا ہو سبکرو نے آکر سلام کیا شہزادہ خوش ہوا مع لشکر وہانسے چلا اور ایک مقام عمدہ
پر فروکش ہوا سبکرو طلسم ارژنگ نگار مین گیا دیکھا تو تمام اکابرین طلسم کا مجمع ہو کوسون تک ڈیرے خیمے استادہ
ہین بڑا ہجوم ہو جابجا رقص و سرود ہو رہا ہو سامان جشن مہیا ہو کل امرائے طلسم عیش و طرب مین مصروف ہین اور استقلال
اجتماع اکابرین طلسم ہو کہ یہ دیکھکر گھبرا گیا کہ اگر یہ ساحر سب ملکر جنگ کرینگے تو برسون یہ طلسم فتح نہوگا ایسے کچھ
خیالات کرتا ہوا ابشکل ساحر ملکہ سرخ بہار جادو کے خیمے کیطرف گیا بہت انبوہ کثیر تھا کچھ خیال نہ کیا یہ ملکہ سرخ بہار
کے خیمے مین چھپا کھڑا رہا کہ ملکہ نے ایک کنیز کو بلا کر کہا کہ ملکہ گلفشان جادو کے پاس جا ہمارا سلام کہنا اور یہ کہنا
کہ آپکو بلایا ہو وہ کنیز چلی پیچھے پیچھے سبکرو بھی چلا باتون مین لگا کر کنیز کو بیہوش کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر ملکہ
گلفشان جادو کے پاس پہونچا پیام دیا وہ اُسیوقت اُٹھ کھڑی ہوئی اسنے ایک گلدستہ پیش کیا وہ سونگھکر
بیہوش ہوئی اسنے پشتارہ باندھکر ایک گوشہ مین چھپا دیا اور آپ ملکہ کی صورت بنکر چلا سرخ بہار کے پاس
پہونچا وہان بھی گلدستہ پیش کر کے اسکو بھی بیہوش کیا اور دونون کا پشتارہ لا کر لشکر نور الدہر مین داخل
ہوا دونون پشتارے پیش کیے گل دافع بیہوشی سونگھائے سوزن زبان مین دے کے گئے قلمدان پیش کیا کہ دربار
اسلام کہا کہتی ہو دونون نے کہا کہ ہم مطیع اسلام ہین اور شہزادے کو دیکھکر ہزار جان سے عاشق ہوگئین اور

کہنے لگین کہ ہم اب آپکے قدم مبارک سے جدا ہونگے شہزادے نے دو خیمے زربفتی استادہ کرادیے یہ اُسمین رہین مگر شب بھر ہجر سے بیقرار کسی پہلو آرام نہ آتا تھا صبح کو سبکر و عیارہ شاہزادے سے رخصت ہوکر کسی طرف چلدیئے کہ انکو بھیڑ سے وحشت ہوتی ہو جنگل مین پھرا کرتے ہین گرا پڑا مال تلاش کیا کرتے ہین جو ملجاتا ہو اُسکو نعمت غیر مترقبہ خیال کرکے جان سے زیادہ عزیز جانتے تھے اور اُسی ضمن مین ایسی کارروائیان بھی کرتے جاتے تھے جو باعث خوشنودی شاہزادہ ہوتی تھین غرضکہ بدستور قدیم ایک جنگل مین بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے تھے کہ آئندہ اسکا حال معلوم ہوگا

اب دو کلمے ذکر ملکہ بہار انگیز جادو کے ملاحظہ ہون

کہ ملکہ نے سات روز جشن کیا آٹھوین روز سب کو رخصت کیا اور ہر ایک سے بخوشی دل گلے ملی اور رعنایتون کا امیدوار کیا جب سب سے مل چکی خیال آیا کہ گلفشان جادو اور سرخ بہار جادو نہین ہین اُنکو بلوانا چاہیے ساحر سب کہین دیکھ آیا دونون کا نشان نہ معلوم ہوا ملکہ کو تشویش ہوئی وزیرزادی نے کہا کہ کیا عجب کسی وجہ خاص سے بلا ملاقات رخصتی کیے ہوئے مکان کو چلی گئی ہون ملکہ نے آدمی بھیجا وہان بھی پتہ نہ معلوم ہوا فکر مین سراسر غرق ہوگئی چارون طرف آدمی بتلاش دونون ملکہ کے روانہ کیے وہ لوگ ہر طرف طلسمات کے دیکھ آئے کہین بھی پتہ نہ معلوم ہوا ملکہ نہایت حیرت مین تھی کہ دونون کیا ہوگئین ایک ساحر پرانا زمانہ آدم دیکھے ہوئے لشکر امیر کی طرف آنکلا اُسنے دیکھا کہ دونون ملکہ زانو بزانو شاہزادہ بیٹھی ہین وہ فوراً روانہ ہوا اور جاکے ملکہ بہار انگیز جادو سے کہا کہ وہ دونون بادشاہ اسلام مین جاکے شگفتہ ہوئے کہ جنسے دماغ مسلمانون کا معطر ہو سارا لشکر بصورت کشت زعفران ہنسا جاتا ہو شادیانے بجتے ہین دونون ملکہ زانو بزانو شاہزادہ بیٹھی ہین ملکہ بہار انگیز جادو یہ سنکے غصہ مین لال ہوگئی تاب نہ رہی ایک پتلہ سحر بھیجا کہ فوراً معلق اُٹھا لائے زمین چاک ہوئی دونون ملکہ سمجھ گئین کہ وہ پتلہ زمین سے نکلا اور حملہ کیا کہ ملکہ گلفشان نے ایک آتشی گل پتلہ کو دکھلایا پتلہ یہ دیکھتے ہی خاک ہوگیا ملکہ سرخ بہار جادو نے شاہزادے سے دو دن کی رخصت طلب کی گلفشان مانع ہوئی کہ شاہزادہ کچھ خیال کریگا ملکہ سرخ بہار نے کہا آپ ٹھہرین آپ کہین نہ جائیے شاہزادے کو اطمینان رہے گا مین کل ضرور آجاؤنگی اور شاہزادے کے قدمون پر گر پڑی اور کہا بخوشی دل ایک دن کی اجازت دیجیے شاہزادے نے اجازت دی ملکہ گلفشان نے کہا تم تو اگر اُٹھین تو مر کر اُٹھین مثل نقش کف پا بیٹھ گئے کچھ ہی ہو ملکہ سرخ بہار روانہ ہوئی اور زمین کی تہ توڑتی ہوئی جاکے اپنی مملکت مین پہونچی ایک ساحر کو افسر فوج ملکہ گلفشان کے پاس روانہ کیا افسر فوج اُسی وقت کوچ کرکے ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس آیا سرخ بہار جادو مع اپنی اور گلفشان کی فوج کے دوسرے روز حاضر خدمت ہوئی شہزادہ متعجب ہوا گلفشان نے کہا کہ واہ بہن مین نہین جانتی تھی کہ تم اسقدر عقلمند نکلوگی مین حیرت مین تھی تم اصرار جانے کا کر تی تھین لیکن نہین معلوم تھا کہ تم اسواسطے جاتی ہو ملکہ سرخ بہار جادو نے کہا کہ بعد میرے جانے کے کوئی خبر ملکہ طلسم کے وہان سے آئی یا نہین ملکہ گلفشان نے کہا کہ ایک ساحر آیا خط دیکھا کہ سراسر عتاب سے بھرا ہوا ہو بلا اصلاح تمھارے جواب نہین لکھا گیا ملکہ سرخ بہار نے وہ خط لیا دیکھا جواب خط لکھا کہ اے ملکہ طلسم خط آپ کا آیا کیفیت مرقومہ معلوم ہوئی مین نے آپکی اطاعت سے نکل کے شہزادہ نور الدہر کی اطاعت

قبول کرتی ہو مجھسے آپ توقع کسی قسم کا نہ رکھین جو آپ کے دل مین آوے کیجیے ہر ایک اپنی طبیعت کا مختار
ہو زیادہ کیا لکھا جاوے یہ خط سر بمہر کر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کیا ساحر نے جا کے وہ خط دیا ملکہ پڑھتے
ہی بے اختیار رہ گئی آنکھون مین خون اوتر آیا اُسیوقت افسر فوج کو طلب کر کے کوچ کا حکم دیا لشکر فوراً تیار ہوا
میدان کارزار مین آیا کہ جلاد فلک تیغ برہنہ بکف عرصہ نبرد مین جلوہ افروز ہوا میدان کی صفائی ہونے لگی
فراز و نشیب سب ہموار کیا گیا ایک سان تختۂ زمین بنا دیا گیا صف آرائیان ہونے لگین مرد میدان وغا تیوان
پہ بل ڈالے ہوئے پھر رہے تھے شاہزادۂ نور الدہر اشہب سبک عنان پر سوار تاج شہریاری کج بر سر
و قبائے ملوکانہ در بر قلب فوج مین جلوہ گر ہوا ملکہ گلفشان ایک تخت روان پر سوار میمنہ فوج مین رونق افروز
تھی ملکہ سرخ بہار جادو بھی فوج جناح مین زینت بخش تھے دیکھا کہ ملکہ بہار انگیز تاجدار مع چالیس حکمرانون
کے قلب لشکر ساحران مین کھڑی ہو کر طبل جنگ بجا صدائے بوق و کوس سے سارا دشت جنگ ہلگیا گاو ماہی
کا کلیجہ دہل گیا ترک فلک اس جنگ سے الحفیظ پکارتا تھا کسیکو کسی کا قلق باقی نہ تھا نام ہمدردی کا کافور
تھا گویا کسی نے سنا نہ تھا بہادران دلاور قوی جنگ رجز خوانی کرتے ہوئے لشکر سے بڑھے نعرہ ہل من
مبارز کا بلند کیا کچھ دیر تک یون جنگ ہوا کی جب آفتاب خط استوا سے زوال پر آیا دائرۂ شمس النہار سے
آگے بڑھا دونون لشکر آپس مین مل گئے خوب تلوارین چلین ترکش خالی ہونے بہادران قوی بازو دمبدم
میدان قتال مین گرتے تھے جانون کے لالے پڑے تھے بازار جان فروشی گرم تھا شیران بیشۂ شجاعت پامال
تھے حضرت ملک الموت جانون کے مشتری تھے کہ ترک فلک نے سر مغرب مین چھپا یا سفینۂ ماہ دریائے
شفق سے برآمد ہوئی دونون لشکر اپنی اپنی جگہ پر آئے زخمیون کی مرہم پٹی ہوئی مقتولان لشکر اسلام دفن
کیے گئے لڑائی برابر کی رہی کسیکی فتح نہین ہوئی رات بھر بزم آرائی رہی ذکر اسکا وقت پر آویگا سبکرو عیار جنگل مین بیٹھے سوچ
رہے تھے تازہ فکر مین غرق تھے کہ رنگ و روغن عیاری سے برق ہو قاصد کی صورت بنکر لشکر ملکہ کی سمت
چلے اور فیل تن جادو کے خیمے مین گئے دیکھا کہ فیل تن جادو بیٹھا ہر می نوشی کر رہا ہے اسنے سامنے سے
جا کر سلام کیا اور کہا کہ ملکہ گلفشان لشکر فاتح طلسم سے جدا ہو کے میدان جنگ مین کھڑے ہین آپکو یاد کرتی
ہین کچھ مصالحت چاہتی ہین فیل تن سپہ سالار لشکر ملکہ بہار انگیز جادو خیمے سے نکلا اور میدان مین آیا
قاصد نے کہا آپ ٹھہریے مین اُنکو لیے آتا ہون ایک گوشہ مین بیٹھ جلدی سے ملکہ گلفشان کی صورت بن
سامنے آیا فیل تن نے سلام کیا باتین ہونے لگین مصالحت کی گفتگو درمیان مین آئی فیل تن نے کہا
کہ مین ملکہ کو خوب سمجھا دونگا آپ کچھ اندیشہ نہ کرین ملکہ طلسم کچھ نہ کرے گی جب باتون مین فیل تن کو خوب
بیخبر کیا فیل تن کو کچھ خیال نہ رہا کہ ایک قمقمہ سفوف کا مارا وہ بیہوش ہوا جھپٹ اُسکو پشتارے مین باندھ
ایک مقام محفوظ مین چھپا آیا اور وہان سے لشکر اسلام مین آیا کہ سفینۂ آفتاب دریائے اخضر سے برروئے
ساحل آئی جنگ کی خبر ٹھہری لشکر مین صبح کو غوغا ہوا کہ لشکر مین فیل تن جادو سپہ سالار نہین ہے ملکہ
یہ سنکے بحر استعجاب مین غرق ہوئی نہایت پریشان ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے سردار غائب ہو جاتے ہین آئینہ
کشف الاسرار منگایا ملکہ نے پوچھا کہ اے کشف الاسرار بتلا کہ فیل تن کیا ہو گیا آئینہ درمیان سے دو ٹکڑے
ہو گیا ایک شعلہ آگ کا نکلا اُسنے کہا ایک عیار لشکر اسلام کا یہان آیا اور اُسے لیگیا اور آئینہ پھر بدستور ملگیا
ملکہ کو نہایت حیرت ہوئی لشکر لیکر بر سر جنگ آئی ملکہ نے بزور سحر بڑے بڑے پتھر برسائے لشکر اسلام پر گرے

ملکہ گلفشان نے انگوروکا پانی کے راستہ پر نکالدیا ایک ہوا چلی وہ ابر سنگ بار ایک دم مین اڑا انیگئی ملکہ نے ایک جال پھینکا کہ جو اسمین آجاوے گرفتار ہوجاوے اور وہ جال بڑھنے لگا کہ ملکہ گلفشان آگ ہوکے برسنے لگی وہ جال سارا جل گیا ملکہ کے بجھائے نہ بجھا ملکہ سرخ بہار نے اپنے بال کھول پریشان ہوکر چند گلدستے نہائے اور کہا کہ اے سرخ بہار جلد آ وہ جنگل سارا سرخ ہوگیا چار دن طرف رنگ احمر نظر آتا تھا لشکر ملکہ کے سب ساحر سرخ درخت کی شکل بن گئے ملکہ نے یہ دیکھا کہ سب درخت ہوگئے ملکہ نے آگ برسانا شروع کی اور ایک گلدستہ ملکہ پر پھینکا ملکہ میدان سے بھاگی سرخ بہار نے پیچھا کیا ملکہ تہ زمین مین سما گئی اور سرخ بہار کے پیچھے سے نکل ایک حملہ کیا جال مارا کہ سرخ بہار مقید ہوگئی شاہزادہ یہ کیفیت اپنی آنکھون سے دیکھ رہا تھا جب سرخ بہار قید ہوگئی شاہزادے نے بہت افسوس کیا اور شجاعت صاحبقرانی جوش مین آئی چاہا کہ تن تنہا حملہ کرون گلفشان نے ساحرون سے کہا کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہ درخت کاٹنا شروع کرو ساحرون نے کلہاڑی سے کاٹنا شروع کیا جو درخت کٹتا تھا ملکہ کے دلپر گویا تلوار پڑتی تھی اور اس درخت کے کٹتے ہی ایک آگ کا شعلہ نکلتا اور آواز دیتا کہ کشتی مرا نام مثل فلان جادو بود ملکہ نے جو یہ دیکھا رو لبفرار ہوئی اور چند ساحرون کے ہاتھ سرخ بہار کو طلسم دیوسر مین روانہ کردیا اور آپ اپنے محلات شاہی مین گئی اور سحر تازہ کی فکر مین ہوئی اسکا ذکر وقت پر ہوگا

اب کیفیت سرخ بہار جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جسوقت ساحران ملکہ بہار انگیز تاجدار لیکر چلے سبک رو بھی دور دور پیچھے لگے ہوئے جارہے تھے اُن ساحرون نے ایک زندان مین بند کیا جسمین ملکہ سوا کھڑے ہونے کے بیٹھ نہ سکتی تھی اسقدر تنگ و تاریک تھا کہ دن رات کھڑی رہتی سلاخ آہنی برابر لگی تھین ذرا بھی کسی طرف جھکتی سنان آہن چبھ جاتے اس زندگی سے وہ موت کی خواستگار رہتی جب وہ ساحر بند کرکے چلے گئے سبک رو نے ہر چند چاہا کہ کسی صورت سے جاؤن لیکن ممکن نہ تھا کہ جو وہان تک پہونچتی مجبور وہان سے واپس آئی گلفشان سے حال بیان کیا گلفشان نے کہا کہ تحت الاظلال طلسم مین جا سرخ بہار کا بھائی ہے وہ اگر آوے تو رہائی ممکن ہے ورنہ سواے ملکہ کے اور کسیکو طاقت نہین کہ وہانسے رہا کرالاوے کیونکہ وہان اُسکا بھائی وہان کا سحر جانتا ہے وہ بزور سحر رہا کریگا اور ملکہ کا قبضہ ہے جبتک خاص مہری فرمان ملکہ کا نہو اور خاص کنیز ملکہ کی نہو تب تک وہاں کا داروغہ رہا نہ کریگا سبک رو عیار نے کہا کہ آخری بات کوئی مشکل نہین یہ تو میرے ذمہ ہے اور اُسکے بھائی کا حال معلوم نہین کہ وہ آوے گلفشان نے کہا وہ اپنی بہن کا عاشق ہے فوراً آئیگا اور عجب نہین کہ وہ لڑائی مین بہن کا ساتھ دے سبک رو نے راہ دریافت کی ملکہ نے کہا کہ ایک ساحر مین بھیجتی ہون تم کہان جاؤگے گلفشان نے سرخ بہار کے بھائی کے پاس ایک ساحر روانہ کیا اور ساری کیفیت لکھدی وہ ساحر بہت جلد یکدست جادو برادر ملکہ سرخ بہار جادو کے پاس پہونچا اور نامہ ملکہ گلفشان کا دیا نامہ پڑھکے بیقرار ہوگیا اُسیوقت طلسم دیوسر مین پہونچا اور صحرا مین سحر خوانی شروع کی کہ وہ زندان چار و ناچار سے ٹوٹ گیا اور پتھر برسنا شروع ہوئے جسقدر رکھوالے تھے وہان سب مارے گئے اور سرخ بہار زندان سے نکلکر اپنے بھائی سے ملی لیکن بوجہ صدمہ اور تکلیف کے سرخ بہار مین جان باقی نہ تھی بیہوش

ہو گئی تھوڑی دیر کے بعد ملکہ کو ہوش آیا بھائی کو ساتھ لیکر لشکر شاہزادے مین پہونچی بہت بڑی خوشی ہوئی
یکدست جادو سے شاہزادے سے ملاقات ہوئی یکدست شاہزادے کے حسن اخلاق سے بہت خوش
ہوا اور م ناخریدہ غلام ہوا محافظان زندان سے ایک ساحر زندہ بچ گیا تھا ملکہ کے پاس گیا سارا قصہ کہ سنایا
ملکہ سخت حیران ہوئی چارہ کار مین فکر کرنے لگی ایک خط فیل خوار جادو کو لکھا فیل خوار نے خط دیکھتے ہی
عزم سفر کیا دوسرے روز ملکہ سے ملاقی ہوا ملکہ اسکی آمد سے بہت خوش ہوئی امید قوی ہوئی رات بھر عیش و
عشرت مین بسر ہوئی کہ شاہ خاور تخت فلک پر جلوہ افروز ہوا فیل خوار جادو چالیس ہزار ساحر سے بر سر
میدان آیا ہرکارون نے لشکر مین خبر پہونچائی کہ فیل خوار جادو میدان مین فوج لیکر آیا ہے ساحرون کے
زہرہ آب ہو گئے سب اسکے سحر سے پناہ مانگتے تھے کہ طبل جنگ بجا فیل خوار جادو نے سحر خوانی شروع کی
ابر تیرہ و تار گھر آیا کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا ہرچند ساحرون نے دفعیہ ابر کیا لیکن کچھ نہوا فوج فیل خوار جادو
فوج شاہزادے سے ملی قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین سب تلوار کے گھاٹ ہو گئے فیل خوار جادو زمین
کے اندر سے لشکر شاہزادے مین نکلا اور سب کو بزور سحر گرفتار کر کے ملکہ کی خدمت مین حاضر کیا لشکریان
شاہزادے سے ایک بھی نہ بچا جو کسی کے حلق مین پانی ڈالتا ملکہ نے بقید گران شاہزادے کو مع یکدست
جادو و ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو کے طلسم دیو بند کے زندان مین بھیجا کہ انکا ذکر آگے وقت پر ہوگا

سبک رو عیار کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جس وقت ابر تیرہ و تار گھر آیا تھا یہ لشکر سے جدا ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تھا جب دامن شب نے رخ روشن کو چھپایا
یہ اُس مقام پر آیا دیکھا کوئی نہین نہ خیام شاہی ہین نہ فوج کی آبادی ہے جس مقام پر لشکر سے آبادی تھی وہان خفتگان شہر خموشان
آرام مین ہین کسی مین ایک سانس بھی باقی نہین جو کیفیت دریافت کریے سبک رو عیار خوب زور سے فلک کی
طرف دیکھکر رویا اور دفتر شکایت بیمہری روزگار ناہنجار کھول کے سبق پڑھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد خیال
کیا کہ جزع فزع سے کچھ کام نہین نکلتا جبتک عمر باقی ہے جزع فزع ہو سکتا ہے سر دست کوئی فکر کرنا چاہیے کہ جس سے
رہائی سب کی ہو یہ اسی رنج و غم مین تھا کہ دل سے خیال کیا کہ کوئی ساحر غدار آیا ہے اُسنے سب کو گرفتار آلام کیا
ہے یہ سوچکر جیجلی سے رنگ و روغن عیاری نکال ساحر کی صورت بنا اور تلاش حال مین کوچہ و برزن مین گردش
کرنا شروع کی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت ملکہ بہار انگیز جادو کی ملاحظہ ہو

کہ جب فیل خوار جادو نے شاہزادے کو مع سب کے گرفتار کیا ملکہ مارے خوشی کے جامہ مین پھولے نسمائی
تھی سب رئیسان طلسم کو لکھا کہ آپ قدم رنجہ کرین جشن خوشی ہے اور کچھ مشورہ کیا جائیگا یہ خط دیکھتے ہی سب
رئیسان طلسم جمع ہوئے سیکڑون کوس کے گرد مین خیمے استادہ تھے قدم قدم پہ بازار مین کھلی تھین تمام عالم
کے اشیاء نادرہ روزگار کے انبار تھے جسکا جی چاہے اُٹھالے کوئی روک نہ سکتا تھا اُسکی قیمت کا مستحق
خزانہ عامرہ ملکہ سے ہوتا فہرست داخل کرنے پر سب مل جاتی تھی سرکاری باورچیخانہ گرم تھا مسافر تو کیا ساکنان
طلسم کو بھی حکم عام تھا کہ جبتک جشن ہے کوئی آگ نہ جلائے سب باورچیخانہ خاص سے کھانا کھائین و شراب

ناچ رنگ دیکھین خوشیان کرین وفور طرب سے مردمان شہر تو کیا در و دیوار کوچہ و بازار سب سرخ پوش تھے
اگر کوئی اور پوشش کا پایا جاتا تو معتوب ملکہ ہوتا کوئی سوائے سرخ کے دوسرا کپڑا پہنے نہین تھا بہار عالم وہین
دونون پہر سے کھڑی تھی بہار اپنی بہار بھول گئی تھی بہشت کا نمونہ تھا کسی کو کسی سے کچھ سروکار نہ تھا قیدیان
دام بلا رہا تھے عیاشان زمانہ کی بن آئی تھی بوالہوسون کی خوب دال گلی تھی جو جسکو چاہتا پسند کرتا بلا تامل
ہاتھ پکڑ لیتا وہ بھی بدل راضی ہو جاتی کچھ اس خوشی کی وجہ سے کہ نہ سکتی تھی کسیکی روک ٹوک نہ تھی دربانون
کے لیے در بند تھے پاسبانون کی پاسبانی کیجاتی تھی کسیکو نہ روکین جسکا جو چاہی سو کرے قاضی بیکار تھا دم بخود
گھر مین بیٹھا تھا ہر بونگ نہ تھا خوشی کا جلسہ تھا کہ فتاح طلسم مع معاونان خود گرفتار ہوا ہے اب اسکا چھوٹنا محال
ہر کسی مین یہ طاقت نہین کہ اسکو گرفتاری سے نجات دے کہ اسکو دوبارہ حیات کی امید ہو جابجا رقعہ طلائی
جشن کے چسپان تھے انتظام شہر راہ چلنے والون کے ہاتھ مین تھا دوکانین کھلی ہین دوکاندار مصروف سیر
بازار جسکا جو جی چاہے اٹھا لے کوئی ہاتھ پکڑتا نہین اگر کوئی ذرا اسکی طرف دیکھے تو معتوب ہو کہ اسکو جشن
پسند نہ آیا سخت دفعہ لگائی جاتی تھی گویا سزاے موت اسکے حق مین تجویز ہوئی گلی کوچون مین شراب کے دریا
بہ رہے تھے پیالے سے پیالے لڑتے تھے پیالیان ٹوٹ کر سٹرکین بنگئین تھین نہانے کی خواہش ہوئی بجز شراب
کے آب خالص میسر نہوتا کل رعایا بند غم سے آزاد تھی قمریان بھی شاد تھین نہ خوف دام و دانہ نہ غم صیاد
تھا چارون طرف اہتمام بہار کیا تھا محلات شاہی مین دھوم مچی تھی عام بازاری موافق پسند ہر ایک کنیز سے
دست و گریبان تھا خواہش دل پوری کرتا تھا کسیکو اس سے عار نہ تھا ایوان شاہی مین ملکہ مع مجمع سرداران
و رئیسان طلسم بیٹھی مینوشی مین مصروف تھین ہنسنے بولنے والے برابر مذاق کرتے تھے کہ حکم عام تھا لحاظ کچھ نہ
تھا ملکہ کیا زن بازاری تھی خوب دلگیان ہوئین تھین ملکہ وفور مسرت اور عالم سرور مین ہر ایک کے لب و دندان
کے بوسے لیتی تھین خواہشون کو پورا کرتی تھین کنیزین سرکاری نہایت شوخی و طراری سے ہر طرف چہلین
کرتی پھرتی تھین قلیل خوار جادوگر سکر سر ایک سے اپنی دلیری بگھارتا تھا ساقیان مہوش دور جام مین
مصروف جسکو جام دیا خودی سے گذر گیا بلا خوف گود مین بٹھا لب لعلین کے بوسے لیتا حرص کو مٹاتا لولیان
پری تمثال چہچہا چہچہ کر رہی تھین آواز مین دلکشی ایسی تھین جسوقت تان کی لیتی تھین تان سین کان پکڑتا تھا
بیجو باورا دیکھتا رہتا تھا زہرہ و مشتری غرق عرق خجالت ہوتی تھین پریون کے ہوش اڑتے تھے حواس
عقول گم تھے ایسا رنگ و سمان بندھا تھا کہ کسیکو ہوش نہ تھا اسی رنگ مین عقل فراموش تھی اسی مین اٹھکیلیان
کرتی تھین ایک دوسرے کو چٹکیان لیتی تھین سباک رو عیار یہ سب رنگ دیکھ رہا تھا دل مین خیال کیا کہ اگر
آج کچھ رنگ نہ بنا تو پھر کب بنے گا ایکدم گوشہ مین بیٹھکر ایک بہت ہی حسین خوش وضع سرخ پوش ساقی بنکر جام و
مینا بردست ساقی گری مین مشغول ہوا شراب مین سفوف بیہوشی ملا منتظر تھا کہ اہالیان جلسہ نے بہت خوبصورت
دیکھ لیا کہ ابھو ہم اس ساقی سے شراب لیکے پئین گے ای ساقی ایسی پلا کہ ہوش نہ رہین ساقی نے کہا کہ
حضور اگر ہوش نہ رہا ہئین تو گردن مار دیجیے گا سب متفق الراے ہوئے جام شراب مانگا یہ تو چاہتا تھا
کہ فی الفور جام شراب سر پر رکھ تین مرتبہ اچھال سر پر روک خم ہو کر جام شراب دیا سب متوالے اسکی حرکت
سے بہت خوش ہوئے کہنے لگے کہ آجتک ایسا ساقی تیز دست ہمنے نہین دیکھا دوسرا جام بھر سر پر رکھ
ناچنا شروع کیا دوسرے کو دیا اور کہا جناب ہاتھون سے تو سبھی پلاتے ہین جب کوئی ساقی سر سے پلا دے

جلد جلد ایک دورہ شراب تمام کیا جسقدر وہان موجود تھے سب کو پلایا کسی کو نہ چھوڑا سب کے سب بیہوش ہوئے
جلدی سے پشتارے سب کے باندھ ایک ایک کرکے اندر سے باہر لایا اور ایک گوشہ مین بیٹھ ملکہ کی طرف سے
بنام داروغہ زندان لکھا کہ دیکھتے ہی قیدیون کو رہا کرو انکی خطا معاف ہوئی خداوند طلسم کا حکم ہی لوح طلسم سے
اجازت دی ہی فوراً رہا کرو یہ مہر ملکہ کی بنا دیو بند کی طرف چلا ایک دم سے تیز تر جاتا تھا کہ ایک طرفۃ العین مین
زندان پر جا پہونچا داروغہ کو فوراً جگایا وہ نامہ دیا کہا ابھی رہا کرو داروغہ نے بند سحر کھول دیے وہ سب
قید غم سے چھوٹے یکدست جادو نے بزور سحر اُسی مقام پر پہونچایا کہ جہان خیام استاد تھے سبک رو جہان
وہانتک ساتھ آیا شہر کے اندر گیا وہ پشتارے سب کے اُٹھا کے بیرون شہر لاکے زبانون مین سوزن لگائے
اور خوب بیہوش کر ایک گڑھے مین کہ بہت طویل و عمیق تھا ساحرون نے بھی اُسکی ہدایت کی خبر نہین پائی
اُسمین سب کو ہر ایک پر ایک کو ڈالکر منھ اُسکا بند کیا سفوف بیہوشی سے اُسکا منھ بھی بھر دیا شاید کوئی کھولے وہ
بھی اُسمین رہجاوے ان کامون سے فراغت کرکے شہر مین پہونچا چادر عیاری بچھا بہت سے جواہرات بھرے اور
دو تین سو مزدور کیے چند اقسام کے میوہ جات و طعام اور لوزیات و حلویات و شیرینی و جواہرات
سب بھر کر لشکر مین آئے یہ سب کئی دنون کے بھوکے تھے خوب سیر ہوکے کھا کے فراغت کی مزدورون
کو سفوف بیہوشی سنگھا ایک خندق مین جاکے دفن کر آئے اور شہر کا راستہ لیا پاسبانون سے کہا کہ ملکہ فرماتی
ہین کہ اب ہم سب مل کے آرام کرینگے یہ جلسہ جشن اسی طرح سے قائم رہے یہی انتظام رہے ہملوگ کو کوئی
نہ جگائے جائین تاوقتیکہ ہم خود نہ جاگین یہ کہکے سبک رو خیام کیطرف آئے جہان خیام حکمرانون کے استادہ
تھے حقہ ہائے روغن نفت اُنپر پھینکے حقون کے پڑتے ہی خیمون مین آگ لگ گئی سب جلنے لگے آدمی دوڑ کے
بجھانے لگے اُس ہلڑ مین سفوف بیہوشی اُڑایا کہ ہزارون بیہوش ہوکے گر پڑے آگ نے اُن سب کو
دیکھ لیا آگ کا شعلہ آسمان تک جاتا تھا درندے گزندے بھاگتے پھرتے تھے جو ساحر جلتا تھا آواز آتی تھی
کہ سوختم نام من فلان جادو بود مردمان شہر و لشکر اُسکو بجھاتے تھے سحر کرتے تھے پانی برساتے تھے لیکن
وہ آگ قہر خدا کا نمونہ ہوگئی بجھائے نہ بجھی اُس آگ مین ہزارون لشکری جل کے مر گئے کہ جنکی ہڈیان بھی خاک
بیزی سے نہ ملین آوازین برابر آرہی تھین تاریکی چھائی تھی کوسون تک اُس آگ کا اثر پہونچا تھا سبک رو
عیار نے جب دیکھا کہ سب اُسطرف مصروف ہین جسقدر اسنے ڈھوئے ڈھویا گیا خوب نقد و جنس مال
و متاع ڈھویا کہ ڈھوتے ڈھوتے عاجز آگئے لاچار ہوکر چھوڑ دیا پھر خیال آیا کہ خواجہ عمرو ثانی حصہ مانگینگے
تو کہان سے دونگا کچھ اُنکے لیے حصہ کی فکر کرون شہر مین جا کئی سو مزدور کر اُنپر لاد لائے اور اُن سب کو
مار کر نکال دیا کہ جادو ہین سے لیلو جہان سے ہم لائے ہین ہمارا نام لینا وہ تمکو دیدینگے کچھ بھی نہ کہین گے اُنکو
اس طرح سے نکال باہر کیا اور آپ ترتیب مال مین مصروف ہوئے کہ آفتاب افق مشرق سے برآمد ہوا
شاہزادہ خواب راحت سے اُٹھے تہیۂ نماز مین مصروف ہوئے ملکہ گلفشان اور ملکہ سرخ بہار و یکدست
جادو وغیرہ حاضر بارگاہ شاہزادہ ہوئے صلاح و مشورے ہونے لگے کہ سبک رو نے پشتارہ لاکے
روبرو رکھے پشتارے کھولے اور ملکہ بہار انگیز جادو اور فیل خوار جادو اور ملکہ گلزار جادو وغیرہ
بہت سے حکمرانان طلسم کو شاہزادے کے روبرو کھڑا کیا شہزادے نے سبک رو سے کیفیت دریافت
کی سبک رو نے سب حال بیان کیا شاہزادے کو سخت عبرت ہوئی سراسر حیرت ہوئی سبک رو

عیارون نے ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا ہوا قلم دوات پیش کیا سبھون نے اسلام لانیکا
اقرار کیا سوز مین زبان سے نکالی گئین اُن سب کے دم راست ہوئے شاہزادے نے بہار انگیز
کو مسند زرین پر بٹھایا برابر کے قواعد سے مزاج پرسی ہوئی ملکہ نے جو نظر جمال باکمال شاہزادے پر ڈالی
ہزار جان سے فریفتہ ہوگئی سلسلۂ زنجیر زلف مین پابند ہوئی اسیر حلقہ کمند گیسو کشتۂ خنجر ابرو قتیل سنان
مژگان ہوئی حالت غشی طاری ہوچلی لیکن روکا سنبھالا تکیہ کا سہارا کیا پہلو بدل کے بیٹھ گئی شاہزادے
کا دم بھرنے لگی مگر بسبب فتاحی طلسم کے کوسون دل بھاگتا تھا لیکن حضرت عشق ایسے نہین کہ جو اپنا رنگ نہ جمائین
رنگ زرد لب پر آہ سرد روغن چہرہ مشعل بدی کا نور اُڑا ہوا شاہزادے سے ملکہ نے سرگوشی کی کانون
مین ایک بات کہی کہ شاہزادے نے منظور کیا شاہزادے نے باعزاز تمام رخصت کیا چلتے وقت پھر تجدید
کلام کیا شاہزادے نے اقرار کیا ملکہ مع دیگر رفقا کے روانہ طلسم ہوئین سرداران لشکر نے شاہزادے
سے دریافت کیا کہ دشمن کو اس حالت مین پا کے رہا کر دینا کیا سبب تھا شاہزادے نے کہا کہ ملکہ نے مجھسے
وعدہ کیا ہی کہ مین ضرور مسلمان ہونگی اور لوح طلسم بھی آپکو دونگی لیکن ایک شرط کی ہی کہ آہن اندام جادو نے مجکو
بہت ستایا ہی اُسکو اپنے علم سحر پر غرہ ہی بڑا سخت ساحر ہی کئی مرتبہ اُسنے میرے شہر کو غارت کیا ہی لشکر لیکر
چڑھ آتا ہی رعایا پریشان ہوتی ہی آپ اُسکو شکست دین اور قتل کرین مین اس خبر کے سنتے ہی مسلمان ہونگی
مین اب برسر پرخاش نہونگی اس بات کا معاہدہ ہی بلکہ دو سردار اپنی فوج کے اور کچھ فوج بھی دینے کو کہی
ہی اس شرط پر مین نے اُسکو رہا کر دیا ہی اگر قتل کر ڈالتا آئین مروت سے بعید تھا ملکہ گلفشان اور سرخ بہار
جادو اور یکدست جادو اور سب افسرون نے عقل شاہزادے پر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ مصلحت
وقت یہی تھا جیسا آپ نے کیا

اب کیفیت ملکہ کی ملاحظہ ہو

کہ جب ملکہ مع اپنے افسرون کے شہر مین داخل ہوئی جلسہ ہوا ملکہ اپنی مسند پر رونق افروز ہوئی جملہ افسران
گرامی و حکمرانان نامی اُس ماہ کے گرد ہالہ باندھ کے بیٹھے تھے ذکر شاہزادہ ہوا ملکہ نے کہا آپ سب لوگ
اپنی رائے دین کہ شاہزادے کے ساتھ کیا کرنا چاہیے سب نے کہا کہ جو رائے آپکی وہ رائے ہماری
لیکن جہانتک ہوسکے مصالحت اُس سے خوب ہی کیونکہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ضروری طلسم فتح کریگا اور بزرگون
نے اسکی صورت کی ایک تصویر کھینچدی ہی اور لکھدیا ہی کہ فاتح طلسم یہ شخص ہی تو ضرور ہی کہ یہ فاتح طلسم ہوگا اگر
مصالحت رہیگی تو بہتر ہی کہ رعایا پریشان نہوگی کچھ رنج پیدا نہوگا اور ابتو ہمارا لڑکا ہو دل اُس سے نہین چاہتا
دیکھا تو بہت ہی خلیق اور لئیق اور صاحب مروت ہی ایسے سے لڑنا اچھا نہین ملکہ کی تو دل کی یہ بات تھی
ملکہ نے کہا بلاشک صحیح امر یہ ہی کہ شاہزادہ واقعی فاتح طلسم ہی بہت ہی خلق سے پیش آیا کہ مجکو یہ امید نہ تھی
مجکو ضرور خیال یہ تھا کہ ہم سب کو قتل کریگا لیکن اُسنے تہذیب اور خلق سے کلام کیا مین نے شاہزادے
سے کلام کیا مین نے شاہزادے سے وعدہ کیا ہی کہ آہن اندام جادو کو آپ قتل کرین بعد کو جو آپ
کہین گے مجکو منظور ہی سر مو انحراف نہوگا سب افسرون نے کہا یہ تجویز بہت خوب ہی اسمین بہت کام
نکلین گے اول یہ کہ اگر آہن اندام جادو گرفتار ہوا تو اُسکی ایذا رسانیون کے تکلیف سے فرصت پائینگے

اگر کچھ معاملہ دگرگون ہوا تو اسکی طرف سے مطمئن ہونگے لیکن خیال ہی کہ آہن اندام جادو سے شاہزادہ
جانبر نہوگا ملکہ نے کہا کہ نہین بلکہ آہن اندام جادو شاہزادے سے ہزیمت پائیگا قتل ہوگا اُسکے آثار
یہ کہ رہے ہین کہ یہ مرحلہ پر جائیگا فتحیاب ہوگا پھر ملکہ افسران فوج کی طرف مخاطب ہوئی اور کہا کہ مین نے شاہزادے
سے ایک اور اقرار کیا ہی وہ یہ ہی کہ شاہزادے کو مین نے اس بات کا امیدوار کیا ہی کہ آہن اندام جادو
سے آپ ارادۂ جنگ کیجیے مین فوج مدد کیواسطے دونگی کیونکہ شاہزادے کے پاس فوج بالکل کم ہی افسران فوج بہت
خوش ہوئے اور منظور کیا اور ہر ایک افسر فوج منتظر تھا کہ مین روانہ کیا جاؤن حکمرانان طلسم بھی معاونت کے
لیے آمادہ ہوئے ملکہ نے شاہزادے کو ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھ روانہ کیا مضمون خط یہ تھا کہ جو مین نے
آپ سے چلتے وقت اقرار کیا ہی آپ مع فوج تشریف لائیے اور دو روز یہان غریب خانہ پر رونق بخش ہوجیے
تاکہ دل محزون کو تسکین ہو ساحر نے آتے ہی وہ خط دیا شاہزادے نے خط پڑھا افسران فوج اور ملکہ مانع
ہوئی اور کہا کہ شاید کچھ اسمین دھوکھا نہو شاہزادے نے کہا اس سے تم بیخوف رہو اگر اُسنے لڑائی کی ٹھہرائی
تو مہمان کے ساتھ کوئی فریب نہین کرتا اور مجکو ملکہ بہار انگیز جادو کے قرائن سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ
ہرگز فریب نہ کریگی افسران فوج نے تسلیم کیا شاہزادے نے روانگی کا حکم دیا شاہزادہ مع فوج روانہ ہوا
ہرکارون نے ملکہ کو آمد شاہزادے سے اطلاع دی ملکہ بہار انگیز جادو شہر پناہ تک خود استقبال کو آئی
شاہزادے کو دیکھ سواری ٹھہرائی فوج نے سلامی دی شاہزادے کو تخت پر سوار کرایا شہر مین آئے شاہزادے
نے دیکھا کہ شہر نمونہ گلزار ہی سراسر رشک بہار ہی شہر آباد بینو سواد طرفہ بازار بہت خوب دوکانین خوش قطع
خوش اسلوب جوہریون کی دوکانین لعل و یاقوت کی دوکانین کس زیب اور زینت کے ساتھ بازار کی آراستگی
تھی نہ دیکھی نہ سنی راستہ دورویہ صاف کشادہ ہر ایک دوکان کا جواب موجود ہر ایک شئ کا انبار شہر پناہ
سے تا دیوان شاہی فرش زربفت بچھے ہوئے روشنی کا اہتمام برابر کنوئین بنے ہوئے رسی ڈول رکھا ہوا
درباری بازاری مین شناخت لباس کچھ نہ تھے رعایا خوش حال اہالیان شہر مرفہ الحال غریب بھوکے پیاسے
کا نام نہین تھا یہ ملکہ کی خوش انتظامی کی دلیل تھی اُسکی بیدار مغزی اور تیز رائی کی حجت کافی تھی بازاریون
کی ٹٹیان لگی تھین شاہزادے کے جمال باکمال کے تماشائی تھے سواری بڑھتی ہوئی ایوان شاہی تک آئی لشکر ایک مکان
مین جو بہت وسیع و پر فضا تھا اُتارا گیا لشکری مع شاہزادہ وہان فروکش ہوئے مکان سجا ہوا تھا فرش
فروش سے درست روشنی سے لیس یہ مکان سب طلاے خالص کا بنا تھا اور کسی چیز کا میل نہ تھا کرسی
اُسکے سراسر نقرئی آگے اُسکے ایک مختصر کمرہ شہ نشین یاقوت کا بنا ہوا البغلی کمرہ زبرجد کا قلمکار جو بنانے والے
کی اُستادی کا نشان دیتے تھے اُسکی یکتائی کا دم بھرتے تھے اُسکے روبرو ایک چبوترہ جو باغ کے وسط مین خالص
سنگ مرمر کا تھا طلائی جدول سے آراستہ تھا نہرین چارون طرف بہ رہی تھین کیاریان مختصر سی جنمین ناندے
پھولون کے رکھے ہوئے شاخ شاخ پھول پھولے ہوئے سبز بختان چمن معشوقان سبزہ رنگ گلگون کو بنگاہ
طعن دیکھتے تھے پریرویان بہار حیران تھے سرو الف قامتان جنگل پر انگشت نما تھا سوسن کشادہ دہان نغمہ
سرائی مین مصروف سنبل تازیانہ لیے مغرورون کی تعذیب مین مشغوف شاہزادے نے لب جو آرام کے
اہتمام کیا نہر پر مقام کیا لشکری بھی ہاتھ منھ دھو بسترون پر لیٹے تھے کسیقدر کمرین راست کین تھین کہ ساحر
بطور قاصد حاضر ہوا آداب بجالایا پیغام ملکہ باین الفاظ ادا کیا کہ اگر شاہزادہ والا تبار کا وقت ضائع نہو

آرام مین تکلیف نہ مخل عیش نہ تصور کیجاؤن تو تھوڑی دیر کے لیے آپکو تکلیف دون خدمت دو الین حاضر
ہون دو جاون کی سمع خراشی کرنا ہر فقط شاہزادے نے ارشاد کیا کہ ملکہ بخوشی خاطر تشریف لائین مین ممنون
ہونگا اُنکا قدم رنجہ فرمانا میرا فخر ہر مین ہمہ تن چشم انتظار ہون تشریف لائین قاصد یہان سے گیا جواب شاہزادہ
ملکہ کو پہونچایا ملکہ اُسیوقت تنہا اُٹھ کھڑی ہوئی اور شاہزادے کے پاس آئی شاہزادہ بھی مسہری سے
اُٹھ بیٹھا مسندون پر رونق افروز ہوئے شاہزادے نے کہا واہ صاحب آپکی وہی مثل ہر طاقت مہمان
داشتن نداشتی مہمان گذاشت ملکہ نے کہا معانی چہ معنی دارد مکان آپ کا ملک آپ کا ہم آپ کے یہ کیا ارشاد ہوتا ہر
شاہزادے نے کہا فرمایئے باعث تصدیعہ پر وازی کیا ہر ملکہ نے کہا بیٹھے بیٹھے طبیعت گھبرائی آرام نہین
آتا تھا دل مین یہ خیال آیا کہ بجز شاہزادے کے وہان اور کہین آرام نہ آویگا شاہزادے نے کلاہ شہریاری
کو سر سے ہٹایا کج کیا رگ عبدالمطلبی جو پوشیدہ تھی چمکی ایک نور سا ملکہ کے چہرے پر ہوکے نکل گیا ملکہ بار بار اُس رگ
کو دیکھنے کا قصد کرتی لیکن جی بھر کر دیکھ نہ سکتی تھی کہ شاید چشم زخم نہو گیسوان خلیلی کی جو ادا دیکھی اور بھی وابستہ
زنجیر محبت ہوئی حالت ملکہ متغیر ہونے لگی عشق بڑھا آثار چہرے سے ظاہر ہونے لگے شاہزادہ بھی دل مین
سمجھ گیا کہ اسکو میری محبت ہر عشق نے اسکو گھیر لیا مائل بمحبت ہوئی صلح کی خواستگار ہوئی ملکہ نے یہ خیال کیا
کہ شاہزادے نے تو اپنا پورا وار کیا کسی کام کا نہ رکھا زخم کاری لگا کچھ ایسا ہو کہ شاہزادے کو بھی اسیر دام
محبت کرے اگر طلسم فتح کرے تو ساتھ لیچلے ہمیشہ کا نباہ ہو گھر یون نہ تباہ ہو ملکہ اسی خیال مین تھی کہ آفتاب
نے اپنا عمل اُٹھایا حجلہ مین جاکے سو رہا اور شاہ شب نے اپنے نورانی چہرے سے عالم کو تازگی بخشی ملکہ
نے رخصت چاہی اپنے مکان کو آئی جب زلف مشکین لیلائے شب کمر سے نکلی خاصہ آیا ملکہ بھی آپہونچی اُسوقت
ملکہ بلباس فاخرہ کہ اُس سے زیادہ ممکن نہ تھا کہ میران قیاس وزن کرتا یا جوہری گمان بیش بہا تصور کرتا
ہر ہفت سے آراستہ مجمع زیبائش و آرائش سے پیراستہ تھی دسترخوان بچھایا گیا ملکہ گلفشان و ملکہ سرخ بہار جادو
و یکدست جادو وغیرہ مع تمامی افسران گرامی و سرداران نامی کے بیٹھے شاہزادے نے ملکہ کو بھی تکلیف
دی ملکہ نے انکار کیا شاہزادے نے ہاتھ پکڑا ملکہ کچھ کھسیانی سی ہوگئی اُسوقت ملکہ نے ایسی ادا سے منھ
پھیرا کہ شاہزادے کا دل بیچین ہوا دونون ملکہ ہنسنے لگین تیسری ملکہ اور بھی جھیپی شاہزادے نے شانہ پر ہاتھ رکھ
دوسرے ہاتھ سے سر پکڑ منھ پھیرا ملکہ نے ایسی ترچھی نگاہون سے دیکھا کہ اس مرتبہ شاہزادہ بالکل اُس
تیغ ادا کا بسمل ہوگیا چشم مست شرمگین نے اپنا پورا کام کیا دیر تک شاہزادہ اُسکے چہرے کو دیکھتا رہا دل
کو ضبط کیا اپنی دانست مین ظاہر نہونے دیا لیکن نظر بازی سے تاڑنے والے تاڑ ہی گئے دلون مین سمجھ
گئے او شاہزادہ بھی ناوک خدنگ مژگان ملکہ کا نخچیر ہوا کہ ملکہ سرخ بہار جادو بولی کہ شاہزادۂ عالم سب منتظر
ہین کہ آپ ہاتھ بڑھاوین کھانا نوش جان فرماوین ملکہ سرخ بہار جادو کے کہتے ہی شاہزادے نے کھانا کھایا
حاضرین دسترخوان بھی مصروف خورش ہوئے کھانے لذیذا قسام اقسام کے پکے ہوئے فواکہات تر و تازہ جو بحکم
ملکہ اُسیوقت درخت سے توڑوا منگوائے تھے سبھون نے بعد فراغت طعام حسب اجازت اپنے بسترون
پر گئے اُس کمرے مین شاہزادہ اور ملکہ بیٹھی رہین کوئی دوسرا مخل نہ تھا باتین ہونے لگین ملکہ بہار انگیز جادو
نے کہا ای شاہزادۂ عالم مین یہ صورت زیبا دیکھتے ہی عاشق ہوگئی کہ مجھ مین ہوش و حواس باقی نہ رہے
مین نے اُسیوقت مسلمان ہونا خلاف مصلحت سمجھا اگرچہ بعضون کو یہ ظاہر ہوگیا ہر اُنکو اور بھی گمان ہوتا کہ ملکہ

فقط محبت پر مسلمان ہو گئی طلسم فتح کرا دیا اس جہت سے مین نے وہ رنگ بتلا دیا کہ اُسوجہ سے طلسم کشائی
بھی ہو جاوے اور مطلب برآری بھی ہو فوج مدد کے لیے موجود ہی افسران فوج منتظر حکم ہین جیسا آپ فرماوینگے
ویسا عمل درآمد ہوگا حکمران طلسم بھی معاونت مین شریک ہین غرضکہ کوئی ایسا نہین جو آپ کا شریک نہین آپکے
صفات محمودہ اور سیرت پسندیدہ کی طلسم بھر معتقد ہی جب رات زیادہ گذر گئی شاہزادے نے آرام کا قصد کیا
اُسوقت ملکہ نے دامن پر ہاتھ پھیر کے دلگی ٹھہرائی خواہان وصل ہوئی شاہزادے نے طبیعت کو روکا خاموش
بیٹھ گیا ملکہ نے کہا ای شاہزادے آتش فراق بہت تیز ہوتی ہی آپ وصل سے منتفی کیجیے اسقدر ظلم و ستم بہتر
نہین اگر دل مین شاید کچھ ملال ہو تو آب ترحم سے دھو ڈالیے شاہزادے نے کہا نہین ای ملکہ آپکی طرف سے
بالکل ملال نہین نہ کوئی باعث ملال ہی ملکہ نے کہا ہان گلفشان و سرخ بہار مد نظر ہین نظر لطف ادھر کیون
ہوگی وہ تو اول سے مورد عنایات پیغامات ہین شاہزادے نے کہا ای ملکہ تم یہ بات نہین جانتی ہو ہم ایسا
نہین کر سکتے ہین اور یہ قواعد ہین شاہزادے نے سارے قواعد اپنی ملت کے سنائے تب ملکہ نے
کہا ای شاہزادۂ عالیجاہ ایک بات کی ضرور ملتجی ہون وہ یہ ہی کہ مجھپر اورون کو شرف نہ دیجیے گا اور حرم سرا کے
پر مجھکو اختیار دیجیے گا شاہزادے نے کہا ای ملکہ منظور ہی جو آپ کہین گی بجا لاؤنگا ملکہ نے کہا یہان سب
آزاد ہین ایسی پابندی قواعد کی نہین ہی ہر شخص اپنے کو آزاد سمجھتا ہی خاص ایسے معاملات مین نہ اذکار و بار
مین ملکہ نے سب قول و قرار شاہزادے سے کیے شاہزادے نے سب منظور کیے لیکن ملکہ ایسی بیچین تھی
طبیعت گھبراتی تھی رات کو نیند نہ آتی تھی وہ رات سب باتون مین کٹ گئی کہ حریف عاشقان پردۂ افق شفق
سے برآمد ہوا شاہزادے نے کہا ای ملکہ اب مجھکو اُس طرف جانا ضرور ہی جس طرف کا اقرار ہی بیٹھے بیٹھے طبیعت
کو آرام پسند ہو جاتا ہی مجھکو یہان سے جلدی رخصت ہونا ہی اور لشکر صاحبقران سے ملنا ہی وہ انتظار مین
ہونگے ملکہ نے ایک روز اور زبردستی سے روکا دوسرے دن ملکہ نے فیل خوار جادو اور ریگدست جادو
کو شاہزادے کے ساتھ کیا شاہزادہ مع افسران گرامی و لشکر شجاعت پیشہ طلسم آہن اندام جادو کی طرف
روانہ ہوئے قریب شہر پناہ میدان پر فضا دیکھکر قیام فرمایا لشکر نے آرام کیا بارگاہین اور خیام نصب ہوئے
اپنے کامون مین سب مصروف ہوئے ہرکارون نے آہن اندام جادو کو خبر دی کہ ایک شاہزادہ
مع لشکر گران بیرون شہر پڑا ہی افسران طلسم و غیر طلسم اُسکے ساتھ ہین مرد میدان جنگ و دریائے شجاعت
کے نہنگ نظر آتے ہین نہین معلوم کہ کس ارادے سے ادھر آئے ہین کدھر جائینگے آہن اندام جادو
نے ایک قاصد کو روانہ کیا اور پیغام دیا کہ آپ کس ارادے سے ادھر آئے ہین معلوم ہونا چاہیے شاہزادے
نے کہا کہ ہم برائے جنگ آئے ہین جنگ بے درنگ کرینگے اگر جنگ سے گھبراتا ہی تو مسلمان ہو اسلام
قبول کر آہن اندام جادو یہ سنکر آگ ہو گیا غصہ کے مارے آنکھین لال ہو گئین جسم بھر مین تھرتھراہٹ
پڑ گئی تیاری لشکر کا انتظام کیا سب سامان فراہم ہوا افسران فوج کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو کے آوے
حکم کی دیر تھی کہ لشکر کمر بستہ دروازے پر موجود ہوا آہن اندام جادو نے شمار لشکر کا کیا اسی ہزار
تھا آہن اندام جادو نے اُسیوقت لشکر بیرون شہر قریب لشکر شاہزادہ روانہ کیا اور آپ سرگرم اہتمام
ہوا حکم ہوا کہ جنگل صاف کیا جاوے بیلدارون نے چارون طرف سے زمین صاف کر آئینہ بنا دیا
نشیب و فراز کا نام نہ رہا ترتیب صف مین مصروف ہوا اسی اہتمام مین وہ دن آخر ہوا دورۂ جلاد فلک

تمام ہوا ملکۂ لیل دریائے قیر سے نکلیں طلایہ گرد لشکر گھومنے لگا سرداران اسلام کو خواب خور کہان کچھ امید کچھ یاس لیکن بفضل خدا
امید پوری دلون مین تھی کہ باقبال شہزادۂ جوان بخت فتحیاب ہونگے لشکریون کے دل دبدھے مین تھے کہ صبح سے شام تک کسکی حیات
کا پیالہ لبریز ہو کر چھلکتا ہے کسکی زورق حیات ساحل پر لگتی ہے ہر شخص کو خیال تازہ پیدا ہوتے تھے نئی نئی فکرین دلمین جمتی تھین
کہ آنے والے ترک فلک نے اپنی چمکتی ہوئی تلوارین افق آسمان سے دکھلانا شروع کین خبردار باش کی صدائین آنے لگین
فوج مسلح ہو میدان مین آئی شاہزادے نے فیل خوار جادو کو جناح چپ اور یکدست جادو کو میسرہ اور طویل العنق جادو
کو میمنہ پر قائم کیا افسران لشکر اسلام کو ساقہ اور کمین گاہ اور مدد کے لیے پسند کیا اور آپ بنفس نفیس قلب لشکر مین رونق افروز
ہوئے تاج شاہی برسر چارقب ملوکانہ دربر گیسوان جلیلی پیچدار کاندھون سے نیچے لٹکتی ہوئی بل کھا رہی تھین رگ ہاشمی مثل
ماہ منیر درخشان تھی جوش سے سریع رفتار تھے کہ مبارزان صف شکن نکلنا شروع ہوئے ایک کا ایک سے سامنا ہوا اسنے
اُسکو مارا اُسنے اسکو زیر کیا کہ حضرت عزرائیل مع لشکر گران قابضان ارواح درمیان ہر دو لشکر خیمہ زن ہوئے ہر ایک
کے حال پر نظر عنایت فرماتے تھے خیرباد کا کلمہ سناتے تھے دوپہر تک خوب لڑائی رہی بعد زوال آفتاب لشکر سے لشکر لپٹا
نیزہ و تلوار چلنے لگی ایک لحظہ مین ہزارون آدمیون کا ڈھیر ہوگیا ہر ایک آدمی سینہ سپر ہو کے لڑتا تھا جان دینے کو سر رکھے دیتا
تھا گرزون کی مار کر اُس آواز سے کوہ و جبال تھراتے تھے حضرت جلاد فلک بھی پناہ مانگتے تھے منہ چھپاتے تھے جبکہ آفتاب
اپنی چمکیلی شعاعون کو بند کرنے لگا سیاہی اُسکی روشنی کو چھپاتی تھی مہتابیان روشن ہوئین تلوار پہ تلوار پڑتی تھی سنان سے
سنان لڑتی تھی آگ نکلتی تھی مقربان ملک الموت دوڑتے تھے نگاہ کرنے سے وہ بھی عاجز آگئے تھے سات شبانہ روز تک
برابر لڑائی گرم رہی آٹھوین روز وہ کشت و خون موقوف ہوا لیکن لشکر آہن اندام جادو بہت پست ہوگیا لشکر شہزادہ
ہر دم تازہ ہوتا تھا جہان دوپہر ہوئی مدد کی فوج پہونچ گئی وہ جنگ آور آرام مین مصروف ہوئے کشتون سے صحرا پٹ گیا
سارا جنگل اٹ گیا کوسون تک لاش پر لاش پڑی تھی جو لاش نیچے تھی وہ کھنڈل کے رہگئی ہڈیان تک سرمہ ہوگئین
زاغ و زغن کی بن آئی دور تک اپنے ہمچشمون کو تحفے بھیجے درندون نے خوب شکم سیر ہو کے کھایا جب لشکر آہن اندام
جادو اپنے قیامگاہ کو گیا حساب لشکر کیا چالیس ہزار ساحر گھٹ رہا بیس ہزار زخمی بیجان کہ جنسے ہل کے پانی نہ پیا جاوے
بیس ہزار آدمی رہگیا وہ بھی بیجان کر ذکر آئے وقت پر ہوگا شہزادے نے اپنے مقتولون کو قتلگاہ سے اُٹھوا کے تکفین و تدفین
کی لشکریان اسلام چیرہ دست رہے شمار لشکر برابر تھا کچھ ایسے ہی دار فنا سے ملنے گئے تھے اب آہن اندام جادو کی کیفیت
ملاحظہ ہو کہ وہ بہت ہی پریشان منفعل ہوگیا ہوش جاتا رہا دل گیا سب فوج بیجان ہوگئی اسکو امید نہ تھی آہن اندام جادو
فکر تازہ مین مصروف ہوا اچھے لشکر اسکے اور طلب کیا دوسرے روز لشکر ساحران آپہونچا طبل جنگ بجوایا مقابلہ کو آیا کچھ
نیرنگ سازیان ہوئین دو دو ہاتھ سحرسازی کے چلے ایک نے وار کیا ایک نے روکا کہ لشکر طرفین سے ملگئے کلہ بکلہ شانہ
بشانہ لڑائی ہونے لگی ادھر تو یون لڑائی نے اشتعال پائی اور آہن اندام جادو سحر سازی مین مصروف ہوا کہ
دفعتاً گرد اڑتی کچھ سوار دکھائی دئیے معلوم ہوا کہ لڑنے کو آتے ہین یا ہماری مدد کو آتے ہین ادھر مصروف ہوئے
تھے کہ دفعتاً ایک ابر دودان سا پیدا ہوا اور جال مار سب کو گرفتار کر لیا اور آہن اندام جادو کے روبرو پہونچا
دیا فوج نے اپنے سردارون کو جو نہ دیکھا فوراً معلوم کر لیا کہ گرفتار سحر ہوگئے نشان ہلایا لشکر سے لشکر علٰحدہ ہوا لیکن
آج بھی شیر دل یہی رہے اور ساحر آج بھی بہت مارے گئے آہن اندام جادو نے ان سب افسران طلسم کو مع
شاہزادہ قلعۂ آہن مین قید کیا داروغۂ زندان بہت سخت و درشت تھا برابر تنگ پڑا ہوا کھانا جلتا ہوا پانی دیتا
اور عذاب سحر مین ہر وقت مبتلا رکھتا روز کی مار ہر ایک کو دیتا تھا لیکن شاہزادے پر جب ہاتھ اُٹھاتا تھا ہمراہیون

کے دل دہلتے تھے دا... وغیرہ سے سفارش کرتے تھے کہ انکو چھوڑدو اسکے عوض ہمسے بدلا لو لیکن وہ موذی کب سنتا اور سخت تر
ہیں آنا شہزادے نے کہا کہ اے داروغہ وہ سفر اور زر کھ کر جب آیا تو مجبی متحمل ہو سکے کیونکہ تجکو بھی یہ روز بد دیکھنا ہی کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سبک روح کی ملاحظہ ہو

کہ حسب معمول جنگل کیطرف گئے ہوئے تھے رات کو لشکر میں آئے دیکھا کہ سب لشکر میں زار و نزار رو رہے ہیں شور مچی
پڑا ہے عین مار رو رہے ہیں سینہ چاک ہو روتے روتے آنکھیں سوج گئیں ہیں سبکروح نے پوچھا کیا واقعہ ہوا ایک نے
کہا کہ سب افسر مع شہزادہ قید ہو گئے نہیں معلوم کل لڑائی میں کیا ہوا سبکروح نے منع کیا کہ اب لڑائی نہو جبتک شہزادہ
نہ آئے اور تم سب رنج مت کرو اپنا اپنا کام کرو انشاء اللہ تعالی یہ کام میرا ہی شہزادے کو میں لاؤنگا تم صبح ہوتے ہی
ایک قاصد آہن اندام جادو کے پاس روانہ کردینا اور جنگ سے مہلت چاہنا وہ وہاں جائیگا کیونکہ میں اسکو ایک
تردد میں ڈالے دیتا ہوں یہ کہکر سبکروح عیار بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر شہر کیطرف چلدیے کہ راہ میں لشکر
آہن اندام جادو کا دیکھا ساحر کی شکل بنکے لشکر میں گیا ادھر ادھر دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا کہ افسر لشکر کے
خیمے میں پہونچا باورچیخانہ کیطرف گیا دیکھا کہ کھانا تیار ہی جلدی سے سفرچی کی صورت بن افسر لشکر کے پاس گیا اور کہا کہ
حضور خاصہ تیار ہی افسر لشکر نے کہا کہ لاؤ ساحر نقلی باورچیخانہ میں پہونچا اور خاصہ طلب کیا باورچیوں نے خوانوں میں
کھانا نکالا یہ خوان لیکر چلا راستہ میں سفوف بیہوشی ملا سامنے لیگیا امیر لشکر نے جیسے ہی کھایا کہ ایک چھینک آئی بیہوش
ہو گیا اپنے پٹارہ میں باندھا ایک اوٹنے میں ڈالدیا اور دسترخوان اٹھا اسمیں کچھ کھانا کتوں کو دیدیا اور باقی باورچیوں کو
دیدیا انھوں نے جو خوان دیکھا بہت خوش ہوئے اور دلمیں کہا یہ سپاہی بڑا ایماندار ہی سفرچیوں نے اسیوقت دسترخوان
کا کھانا سمیت کھا گئے کھاتے ہی بیہوش ہوگئے انکو بھی اپنے پٹارے میں باندھ باہر لشکر کے کنوئیں میں ڈالدیا اور آپ
وہاں سے افسر لشکر کے لباس میں درست ہوکے آہن اندام جادو کے پاس آیا اور کہا کہ حضور نے ان قیدیوں کو
کہاں رکھا کیونکہ میں اب فوج کے انتظام سے فارغ ہوا تو معلوم ہونا چاہیے آہن اندام جادو نے کہا کہ تجکو
نہیں معلوم ہوا کہ میں نے کہا پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ اسوقت بوجہ انتظام فوج میرے ہوش درست نہ تھے آہن اندام
جادو ہنسا اور سب حال بتلایا آہن اندام جادو نے یہ راے دی کہ کل سب گردن مارے جائیں تو بہتر ہی
آہن اندام جادو نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا ہی کیونکہ افسران طلسم بھی اپنے معلوم نہیں کہ انکے ساتھ کیوں ہیں
اگر میں انکو مار ڈالوں انکے تمام اعزا طلسم میں ہیں مالک طلسم کو خلاف ہوا تو میں سب کی چڑھائی سے کیونکر جانبر ہونگا
اور تو جانتا ہی کہ میں تنہا اکیلے لڑتا ہوں اور طلسم والے کبھی مجھسے جیتے نہیں لیکن اس معاملہ میں مجھپر سارا طلسم
ٹوٹ پڑیگا پھر کچھ نہو سکیگا بہتر یہ ہی کہ زندان میں خود مر جاوینگے مارنے کی کوئی ضرورت نہ پڑیگی افسر فوج نے
کہا کہ بہت صحیح ہی یہ کہکر وہ رخصت ہوا اور وہی کپڑے پہنے ہوئے اسطرف چلا جبکہ قلعہ آہن کے قریب
پہونچا دیکھا کہ ایک قلعہ ہی آہنی بن دیوار سے سر دیوار تک شمشیر آبدار برہنہ لگی ہیں وہ قلعہ مثل چاک کلان کے گردش میں
ہی سیکڑوں اسکے برج ہیں شمار سے باہر ہیں گرد قلعہ تمام زمین وہاں کی آہن سے بنی ہی آگ دہکتی ہی مارے گرمی کے وہ زمین
آتشکدہ ہو رہی دور تک جانا محال ہی یہ متحیر تھا کہ کیونکر جاؤں کیا کروں کہ ایک ساحر دکھائی دیا اسکو آواز دی اسنے
ہمقوم اور سردار دیکھکر ادھر آیا اسنے شناخت کیا کہ افسر قلعہ ہی پوچھا آپ کیسے آئے کہا داروغہ زندان سے
کچھ ضروری باتیں کرنا ہیں جلدی یہاں بھیجو اس ساحر نے جاکے داروغہ زندان سے کہا وہ جاتے ہی اسیوقت
افسر قلعہ کے پاس آیا اور آتے سلام کیا اور کہا کیا ارشاد ہی حکم آہن اندام جادو کا یہ ہی کہ قیدیوں کو جو کل آئے

ہین اُنکو رہا کرو اور میرے ساتھ کر دو داروغہ نے کہا کہ چلیے آرام کیجیے کھانا کھائیے قیدیون کو لیجائیے
افسر نے کہا کہ ملکہ طلسم آئی ہین اُنھون نے طلب کیے ہین مین نے کہا کہ مین لیے آتا ہون آہن اندام نے
کہا کہ تم وہان ٹھہروگے کین قسم کھا گیا اسوجہ سے زندان مین نہ جاؤنگا اور نہ تمھارے مکان پر یہان انکو
پہونچا کے شام تک تمھاری ملاقات کو ضرور آؤنگا داروغہ نے بلا دریافت قیدیون کو نکال حوالہ کیا تھوڑی
دور تک داروغہ بھی ساتھ آیا افسر نقلی نے سفوف کا بھرا ہوا تھا ہاتھ داروغہ کی طرف جیسے کوئی ہاتھ سے
گرد پھونکتا ہو پھونکا بیہوشی کا بقہ اُسکے دماغ مین لوٹا داروغہ گرا اسنے پشتارہ باندھا اُسوقت یہ سب
سمجھ گئے کہ سبک روعیار ہین خیرباد کہا اُنکو رخصت کیا اور کہا کہ داروغہ کو لیکر تم جاؤ لشکر سے ملو اور مین
ایک ضرورت سے فارغ ہوکے آتا ہون ذکر اسکا وقت پر آئیگا یہ سب مع شاہزادہ آسکے لشکر مین داخل
ہوئے لشکری بہت خوش ہوئے دعائین دینے لگے قاصد طلب ہوا عنبرون نے کھانا کھایا شاہزادہ
غشی کھاکے فرش پر گرا سب دوڑ پڑے عطریات سونگھانے لگے بید مشک چھڑکا گیا ہوائین دی گئین
بڑی دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا شاہزادے نے سب کو پہچانا کہ پھر ضعف کی حالت پائی گئی
مقویات ولوازمات حلویات آئے شاہزادے کو کھلائے گئے جسم مین قوت آئی لیکن جسم نازنین سارا
نیلگون ہوگیا تھا وسمہ لگایا گیا حمامیون نے جسم مل ملکے خوب نہلایا تب طبیعت شاہزادہ درست ہوئی
اس لائق ہوئی کہ ذرا دیر بیٹھکے باتین کین کہ فوج سے اُس مردود کی کیفیت دریافت کی فوج نے تازہ
کیفیت کوئی پیش نہین کی کہ ذکر اسکا بھی وقت کیا جائیگا

کیفیت سبک روعیار ملاحظہ ہو

کہ وہ راستہ سے جدا ہوکر لشکر آہن اندام مین گئے دیکھا کہ وہان غوغا مچا ہو سارے لشکر مین شور وغل ہے
کہ افسر فوج کا پتہ نہین یہ خبر آہن اندام جادو کو معلوم ہوئی وہ سخت متردد ہوا اور اُسیوقت اپنے مکان
پر گیا اور وہان اپنی بیوی سے کہا کہ آجتک مجکو کبھی ایسا اتفاق نہوا تھا جیسا اب ہوا اُسکی عورت نے
سب حال پوچھا آہن اندام جادو نے ساری کیفیت کہہ سنائی اُسکی عورت نے کہ بہت عقیلہ اور صاحب شعور
تھی کہا یہ شخص فاتح طلسم ہر ملکہ طلسم پر چڑھکے آیا ہوگا ملکہ نے کہا یہ بلا ادھر ٹالدی اور یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر
شاہزادے نے بھیجا ہر اس سے فتح پانا مشکل ہر آہن اندام جادو نے کہا کہ مین نے اُن سب کو قید کیا ہے
لیکن نیا واقعہ یہ ہوا کہ خیمہ سے افسر فوج آج گم ہو اُسکا پتہ نہین معلوم کہ کیا ہوا اگر وہ نہ ملا تو میری کمر ہمت ٹو
گئی مثل میرے وہ تھا کسی طرح وہ مجھسے کم نہ تھا سبک روعیار کہ محلسرا مین خفیہ موجود تھا ایک خواص کی
صورت بن حسب المطلب زوجہ آہن اندام جادو کے سنگاردان روبرو رکھا زلفون مین جیسے ہی شانہ
کیا ہو کہ درمیان سے بقہ بیہوشی اُڑا عورت بیہوش ہوئی کہ ایک گوشہ مین لیجاکے اُسکی شکل بنکے پھر بصفت
سے درست سج دھج بناکے خاصی زوجہ آہن اندام بنکے بیٹھ رہی جبکہ رات زیادہ گئی اور آہن اندام و
باہر سے سیر کرکے آیا خاصہ طلب کیا خواصون کنیزون نے دسترخوان چنا کھانے مین مصروف ہوا بعد فراغت
طعام کے بیوی کے برابر پلنگ بچھایا پھر وہ لیٹ کے سب باتین کرنے لگا اور صلاح پوچھی کہ اب کیا کرنا
چاہیے اُسکی عورت نقلی نے جواب دیا کہ بہتر ہوگا تم اُس سے مصالحت کرلو کیونکہ ہمین بہت بڑے فائدے

ہین کیونکہ جنگ وہ سردار داب وہ افسر فوج کا پتہ بھی نہین نہین معلوم کہ کیا ہو گیا آہن اندام جادو نے کہا کہ مصالحت کرنا اور مسلمان کے تابع ہونا خلاف مصلحت ہو بلکہ طلسم کی طاعت تو کی نہین جسطرح ہو گا سحر سے اُسکو زیر کرونگا فیر باشد جو کچھ ہونا ہو گا وہ ہو جائیگا جب رات زیادہ گئی عورت نقلی نے پلنگ پر بیٹھ کے اُس سے چھیڑ چھاڑ شروع کی کہ آہن اندام جادو نے ہاتھ پکڑ کر چاہا کہ مین اسکو برابر لٹاؤن کہ یہ عورت اُچک اپنے پلنگ پر اور ایک ہاتھ نقلی اُسکے ہاتھ مین اور ہاتھ زور سے چھوٹا تو اُسکے سینہ پر لگا وہ چھٹا آہن اندام جادو بیہوش ہو گیا جلدی سے اُسکا پشتارہ باندھ مکان سے نکل ایک گڈہے مین اُسکو ڈال آہن اندام کے مکان مین پھر گیا اور اُسکی ایک لڑکی کہ بہت حسین تھی اور والیان طلسم اُسکی خواستگاری کرتے تھے ملک و سلطنت سب دیتے تھے لیکن ابھی اسنے کسی کا پیام منظور نہین کیا سب واپس دیئے وہ آفت جان قیامت نمونہ کمسن قریب شباب کے تھی سو رہی تھی سوتے مین اُسکو بیہوش کر کے پشتارہ باندھ نکل آیا کہ عیار فلک جال عیاری بر دوش نکلا سبک رو بھی خیمے مین آیا شاہزادے نے پوچھا کہ ای سبک رو کچھ خبر لائے کیا ہوتا ہو کہا حضور سب خیریت ہو کل یہان سے تشریف لیچلیے میری طبیعت گھبراتی ہو یہ کہکر باہر گیا ایک ایک کے پشتارے لاتا گیا اور سب کو ستون بارگاہ سے باندھ تازیانہ لیکر کھڑا ہو قلم دوات و کاغذ پیش کیا وحدانیت مین پوچھا کیا کہتے ہو سبھون نے دیکھا کہ سوائے اسکے مفر نہین مجبور اً کہا کہ حضور ملکہ طلسم کے ساتھ مسلمان ہونگے اُسی روز خیمے اُکھاڑے گئے بار ہوئے لشکر کوچ ہوا شاہزادہ مع افسران فوج پہلے سے ملکہ کی شہر پناہ پر پہونچا ملکہ نے افسران فوج و ارکین سلطنت کو استقبال کے لیے بھیجا شہر کی آئینہ بندی ہوئی ایک دم مین سب بازار آراستہ ہوئے شاہزادہ مظفر و منصور مع ساحران ملکہ سے ملا ملکہ ہزار جان سے شیفتہ ہوئی بہت سی مدح و صفت کی شاہزادے نے کہا ای ملکہ لوح مرحمت ہو ایفائے وعدہ ہو دوسرے روز ملکہ دربار مین بیٹھین گلفشان و ملکہ سرخ بہار و یکدست و فیل خوار و آہن اندام جادو مع زوجہ و لڑکی ایک جم غفیر و کثیر کے ساتھ سب مسلمان ہوئے صدق دل سے اسلام لائے وہ تین روز دعوت مین گذرے چوتھے روز شہزادہ بفرحت تمام مع ملکہ بہار انگیز جادو اور دیگر مسلمانون کے لوح لیکر روانہ طرف لشکر امیر کے ہوئے کہ اسکا ذکر وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان نادر بیان روانہ ہونا شاہزادۂ شہنشاہ گوہر کلاہ کا جانب طلسم ذو فنون رخصت ہو کر صاحبقران ثانی سے اور آگاہ ہونا حکیم ہفت ہنر سلطان طلسم کا آمد شہنشاہ سے اور گرفتار کر لینا سرحد طلسم پر اور بھیجنا معلم طلسم کے پاس اور رہائی بادشاہزادے کی باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

انشا پردازان سحر و نیرنگ داستان شوکت مآل شہزادۂ شہنشاہ گوہر کلاہ کو اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جب شہزادۂ نامدار صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر جانب طلسم ذو فنون روانہ ہوا اور قصد فتاحی طلسم کا کیا تو حکیم ہفت ہنر جو اس طلسم کا بادشاہ تھا اسکو علم نجوم مین دخل وافی و کافی تھا روز اپنے طلسم کے حالات بذریعہ نجوم کے دریافت کرتا رہتا تھا اسکو کیفیت آمد شہنشاہ گوہر کلاہ معلوم ہوئی اور یہ بھی حال ظاہر ہوا کہ یہ طلسم کشائے اصلی آتا ہو اب عمر طلسم تمام ہوئی یہ کیفیت جو اسنے دیکھی گھبرا گیا اپنے اُستاد کے پاس جانیکا ارادہ کیا استاد حکیم ہفت ہنر کا معلم طلسم کے لقب سے مشہور تھا ہمیشہ عجائبات طلسم بنایا کرتا تھا جب حکیم

ہفت ہنر اسکے پاس آیا براے سلام سر جھکایا معلم طلسم نے دعا دی اُسنے مہربان پاکر مزاج کی کیفیت پوچھی حکیم
ہفت ہنر نے عرض کی مین نے آج طلسم کی کیفیت دیکھی تو معلوم ہوا کہ ایک شخص بارادۂ فتاحی طلسم آیا ہی لشکر
گران ہمراہ اپنے لایا ہی اور عمر طلسم بھی تمام ہو چکی ہی یہ طلسم کشاے اصلی ہی معلم طلسم نے کہا اے ہفت ہنر تو خاطر جمع
رکھ مین ایسا انتظام کرتا ہون کہ طلسم کشا بہت جلد اسیر ہو جائے اور لشکر بھی اُسکا گرفتار ہو ہفت ہنر نے
عرض کی اسی واسطے آپکی خدمت مین عرض کیا ہی کہ آپ سے بہتر اس امر کا انتظام دوسرا نہین کر سکتا ہی
معلم طلسم نے کہا مین ایک آئینہ آتشین بناتا ہون اُس آئینے کو سرحد طلسم پر نصب کر دینا جسوقت طلسم کشا
مع لشکر سرحد پر پہونچیگا اور اُس آئینے کو دیکھے گا فوراً دیوانہ ہو جائیگا حکیم ہفت ہنر خوش ہو کر وہانسے
پلٹا معلم طلسم نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا جو جو اشیا طلب کرنا تھا کارخانۂ طلسم سے منگائے
آٹھ دن مین ایک آئینہ بنایا پھر حکیم ہفت ہنر کو بلایا آئینہ دیا کہا اسکو سرحد طلسم پر نصب کرا دینا حکیم
ہفت ہنر اُس آئینے کو لیکر اپنے مکان پر آیا ملازمین و نگہبانان طلسم کو بلایا آئینہ دیا کہا اس آئینے کو سرحد
طلسم پر جا کے نصب کر دینا ملازمین اُس آئینے کو لیکر آئے سرحد پر نصب کیا اب حال شہنشاہ گوہر کلاہ
عرض کیا جاتا ہی کہ شاہزادہ جو قطع منازل و طی مراحل کر کے سرحد طلسم پر پہونچا لشکر گران ہمراہ تھا وہان
کے باشندون سے جو کیفیت دریافت کی سب نے کہا سرحد طلسم ذو فنون یہی ہی شہنشاہ نے لشکر کو
رہ کا فرمایا ایک روز یہان قیام کرنا اچھا ہی کہ زحمت راہ دفع ہو کل انشاء اللہ تعالی کوئی صورت کیجائیگی
لشکر وہین ٹھہرا بارگاہین استادہ ہوئین خیام فوج نصب ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی بارگاہ مین تشریف
لیگئے اور جملہ سرداران نامی وگرامی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر استراحت کی جب زحمت
راہ برطرف ہوئی سب لوگ بارگاہ شہنشاہ مین حاضر ہوئے ذکر طلسم شروع ہوا شہنشاہ نے فرمایا کہ
کل ایک نامہ وہان روانہ کرین گے دیکھیے نامہ کا کیا جواب آتا ہی اگر حکیم ہفت ہنر نے اطاعت اسلام
قبول کی اور لوح دیدی تو یہین سے واپس جائین گے ورنہ طلسم کے اندر چلکر مقابلہ کرینگے اگر خدا نے
چاہا تو طلسم کو فتح کر کے لوح لین گے سب سردارون نے اس راے کو پسند کیا تھوڑی دیر تک یہ
باتین رہین جب رات زیادہ گئی تو شاہزادے نے خاصہ طلب کیا جب کھانے سے فراغت پائی صحبت برخاست
ہوئی شاہزادۂ شہنشاہ گوہر کلاہ اپنی خوابگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون
مین داخل ہوئے شاہزادۂ شہنشاہ گوہر کلاہ نے آرام فرمایا جب شہنشاہ زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق
سے برآمد ہو کر جلوہ فرماے عالم ہوا شاہزادہ بیدار ہوا سب سردار بھی اُٹھے شہنشاہ نے فریضۂ سحری
ادا کر کے لشکر مین حکم دیا کہ سب سردار حاضر ہون حسب الحکم جملہ سرداران نامی وگرامی دربارگاہ شہنشاہ
پر حاضر ہوئے شاہزادے نے ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے حکیم ہفت ہنر آگاہ ہو کہ مین لوح طلسم
لینے کو آیا ہون اور تمنے میری کیفیت کتب مین دیکھی ہو گی کہ مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور بہت سے
ساحرون کو قتل کیا اگر تم لوح طلسم مجھکو دو اور اطاعت اسلام قبول کرو تو مین لوح لیکر صاحبقران کے
پاس جاؤن امیر لوح لیکر فیروز کو قتل کرین بعد قتل فیروز پھر لوح طلسم تمھارے پاس بھیجدی جائیگی
اور اگر میرے کلام کو نہ مانوگے تو لوح تمھارے قبضے سے نکل جائیگی کبھی ہاتھ نہ آئیگی یہ لکھکر شہنشاہ گوہر کلاہ
نے کہا اس نامے کو کون لیجائیگا چند سردار موجود ہوئے شہنشاہ گوہر کلاہ نے ایک سردار کو نامہ دیا فرمایا

نامہ لیکر جانا جواب لیکر آنا کسی بات کے جواب دینے مین عاجز نہو نا سردار نے عرض کی شہریار آپ کیا
فرماتے ہین اس نامے کے ساتھ میری جان ہی اور کسکی مجال ہی جو آپکو میرے سامنے خلاف مرتبہ یاد کرے
شہنشاہ نے رخصت کیا سردار روانہ ہوا سرحد تک پہونچ کے چاہا آگے بڑھون کہ آئینۂ آتشین جو
معلم طلسم نے بنایا تھا اُسپر نگاہ پڑی سردار کو ہنسی آئی چاہا ضبط کرون مگر ضبط نہو سکا بے تحاشا ہنسی
آنے لگی جو اس مین بھی فرق پیدا ہو گیا سردار ہنستے ہنستے مر گیا جب دو روز کا عرصہ ہوا اور جواب نہ
آیا تو شہنشاہ نے ایک نامہ اور روانہ فرمایا اُس سردار کی بھی یہی کیفیت ہوئی جب اسکو بھی عرصہ ہوا
تو شہنشاہ نے سب سردارون کو بلایا ارشاد کیا تعجب کی بات ہی مین نے دو نامے روانہ کیے مگر جواب
نہ آیا اور نہ سردار واپس آئے معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے سب کو اسیر کر لیا اب مناسب وقت یہ ہی کہ لشکر کشی
کر کے یہانسے چلین جو کچھ مہم پیش آئیگی اُسے بفضل خدا سر کرینگے سب نے قبول کیا دوسرے روز
شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ہمراہ لیا اور جانب طلسم روانہ ہوئے جب سرحد کے قریب پہونچے
سردارون کے لاشے پڑے ہوئے دیکھے شہنشاہ نے بہت افسوس فرمایا لاشون کو اُٹھوایا تجہیز
و تکفین کے بعد شاہزادہ آگے بڑھا قریب سرحد طلسم پہونچا دیکھا ایک آئینہ نصب ہی جیسے ہی آئینے پر
نگاہ پڑی شہنشاہ کو ہنسی آئی اور تمام لشکر بھی ہنسنے لگا ملازمین حکیم ہفت ہنر اس تاک مین تھے
سب کو بیخود پاکر گرفتار کر لیا اور سب کو لیکر حکیم ہفت ہنر کے پاس گئے حکیم نے سب لوگون کو دیکھا
کہا ان سب کو معلم طلسم کے پاس لیجاؤ جو کچھ وہ مناسب جانینگے ان لوگون کے حق مین کرینگے
ملازمان ہفت ہنر سب کو لیکر معلم طلسم کے پاس روانہ ہوئے معلم ان لوگون کا منتظر تھا جیسے ہی ان لوگون
نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو پیش کیا اور معلم طلسم کی نگاہ چہرۂ انور پر پڑی وہ ایک مرد بزرگ تھا قیافے سے
سمجھ گیا کہ مقرر یہ کوئی شاہزادہ عالی تبار ہی نہین معلوم کس وجہ سے اس طلسم کے فتح کرنیکو آیا ہی اور
لشکریون کو بھی صاحب شان و شوکت پایا ملازمین ہفت ہنر کو رخصت کیا اُن سب سے کہدیا کہ ہم
طلسم کشا کو زندان خانے مین روانہ کرتے ہین تم لوگ جاکر ہفت ہنر سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھے
اب طلسم پر کسی طرح کا گزند نہ پہونچے گا ملازمان ہفت ہنر رخصت ہوئے معلم طلسم نے شہنشاہ گوہر کلاہ
کو ہوشیار کیا جب شاہزادے کو ہوش آیا اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا سامنے ایک مرد ضعیف
ریش سفید ایک عمامہ سیاہ سر پر باندھے کرتہ شنجرفی پہنے بیٹھا ہی گرد اُسکے بہت سے لوگ کتاب لیے
بیٹھے ہین مرد ضعیف سب کو درس دے رہا ہی شہنشاہ متعجب ہوئے کہ مین کب گرفتار ہوا اور کسنے
گرفتار کیا یہ سوچ کے چاہا بند قید توڑ ڈالون اُس مرد ضعیف نے کہا اے جوان صبر کر اگر اپنی قید توڑ ڈالیگا
تو پھر قید بڑھا دی جائیگی شہنشاہ گوہر کلاہ کو اور زیادہ خلاف ہوا جھنجھلا کے جھٹکا دیا کہ ہتکڑی ٹوٹ گئی
مرد ضعیف یہ قوت دیکھکر حیران ہو گیا کہا اے جوان مین خود تیری قید کٹوا دیتا کیون اسقدر تعجیل کی
شہنشاہ نے فرمایا ہم سوائے خدا اور دوسرے کی مدد نہین چاہتے کون ہماری قید کاٹ سکتا ہی
مرد پیر نے کہا آپ تشریف رکھین شہنشاہ نے کہا مین جبتک اپنے ہمراہیون کی قید جدا نہ کر لونگا مجھے
چین نہ آئیگا پیر مرد نے کہا آپ تشریف رکھین سب کی قید کاٹ دی جائیگی شہنشاہ نے کہا مین ہرگز
اس امر کو قبول نہ کرونگا پیر مرد نے اُسی وقت آہنگرون کو طلب کیا ہمراہیان شہنشاہ نے رہائی

پائی شاہزادہ ایک ذنگل جواہر نگار پر جلوہ فرما ہوا پیر مرد نے کہا مین بہت مشتاق ہون کہ آپ کے
حسب و نسب سے آگاہ ہون اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد کیجیے شہنشاہ گوہر کلاہ نے
اپنا حسب و نسب ظاہر کیا طلسم مین جانیکا سبب بتایا پیر مرد کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا جو جو لوگ ہان
جمع تھے اُنسے کہا اسوقت مین سب کو اسیر کرکے زندانخانہ مین روانہ کرتا ہون آپ لوگ اس وقت
معاف فرماوین تشریف لیجائین جو جو لوگ وہان موجود تھے وہ سب اُٹھ گئے جب اُس جگہ کوئی باقی
نہ رہا تو پیر مرد ہاتھ باندھے شہنشاہ کے قدمون پر گر پڑا عرض کی ای شہریار پہلے میری خطا معاف
فرمائیے تو مین کچھ اور عرض کرون مین بھی مسلمان ہون شہنشاہ نے جو سنا کہ یہ بھی خدا پرست ہی اور مرد
بزرگ ہی اپنے قدمون پر سے سر اسکا اُٹھایا فرمایا معلم صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ مرد بزرگ ہین معلم
نے عرض کی ای شہریار اگر یہی ارادہ تھا تو آپ نے قبل مین مجکو اطلاع دی ہوتی شہنشاہ نے فرمایا مجکو آپکی خبر نتھی
معلم نے عرض کی اب مین جو آپ سے عرض کرون اُسکو قبول فرمائیے شہنشاہ نے فرمایا آپ فرمائین معلم
نے عرض کی اب آپ اس طلسم کے فتح کرنے سے باز آئین اتنی عنایت میرے حال پر فرمائین شہنشاہ نے
فرمایا معلم صاحب یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اس طلسم سے بے لوح لیے واپس جاؤن اور سردار جو لشکر صاحبقرا
سے گئے ہین وہ سب لوح مین لیکر آئینگے اور مین یہان سے خالی ہاتھ خدمت باسعادت صاحبقران مین
جاؤنگا تو مجھے کیسی ندامت ہوگی یہ مجھسے نہوگا معلم نے بہت سمجھایا شہنشاہ نے کہا مین ایک شرط سے
اپنے ارادے سے باز آؤنگا کہ آپ لوح طلسم مجھے منگا دیجیے اور ہفت ہنر کو مسلمان کیجیے معلم نے عرض
کی ہفت ہنر مسلمان نہوگا اور لوح بھی نہ دیگا شہنشاہ نے کہا اگر وہ اسلام سے انکار کریگا تو میرے
ہاتھ سے قتل ہوگا معلم نے عرض کی مین ہفت ہنر کو بہت عزیز رکھتا ہون طفلی سے اسکو مین نے
تعلیم کیا ہی اُسکا قتل ہونا مجھے گوارا نہین ہی شہنشاہ نے ارشاد کیا کہ مجھے کمال تعجب ہی کہ آپ ایسا بزرگ
ایسی بات کہے آپ کافر سے اُنس رکھتے ہین یہ بات آپکی شان سے خلاف ہی معلم نے عرض کی ای شہریار
مین خوب آگاہ ہون مگر مجبور ہون کہ میرا دل قبول نہین کرتا جو مین ترک محبت کرون مین نے بارہا
ہفت ہنر کو ترغیب دی کہ اپنا ترک مذہب کردے اور بہت سے دلائل پیش کیے مگر اُسنے قبول نہ کیا
مین مجبور ہون شہنشاہ نے کہا اگر آپ اُسکا ساتھ دینگے تو مجکو ناگوار ہوگا اور آپکو بھی اُسی زمرے
مین شمار کرونگا معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ کسی طرح میرا کہنا قبول نہ کرینگے اور طلسم کو ضرور فتح کرینگے
اُنسے مقابلہ بھی کوئی نہ کرسکے گا اگر کوئی وقت مشکل اُنپر پڑیگا تو منجانب اللہ انکی مدد ہوگی سب بلا رد
ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ انکا ساتھ دینا قبول کرون خاطر نہ ملول کرون انکے خلاف کرنا باعث آزردگی
خدا ہی کیونکہ یہ لوگ محض ترقی دین کے واسطے اپنے اوپر یہ مصائب گوارا کیے ہوئے ہین اور جو کچھ
انھون نے اسوقت فرمایا وہ سب بجا و درست ہی یہ سوچکر عرض کی ای شہریار مین زیادہ عرض
نہین کرسکتا ہون جو آپکی خوشی مین ہر حال مین آپکا فرمانبردار ہون اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ
بہت صحیح ہی مگر مین اپنے دل سے مجبور ہون شہنشاہ نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو مین ہفت ہنر
کو مسلمان کرونگا معلم نے عرض کی آپکو اختیار ہی اب آپ اُسکو اگر قتل بھی کرینگے تو مین شکایت نہ کرونگا
شہنشاہ نے فرمایا اب مین یہان سے رخصت ہونگا فتاحی طلسم کو جاؤنگا انشاء اللہ تعالی بعد فتح طلسم

آپ کے پاس آؤنگا معلم نے عرض کی اے شہریار دو ایک روز یہان تشریف رکھئین مجھے کچھ امور ضروری خدمت والا مین عرض کرنا ہین اور ایک کتاب حاضر کرنا ہے شہنشاہ نے فرمایا مین مجبور ہون اور آپکی خوشی کرنا بھی ضرور ہے ورنہ مجکو ہر وقت یہ خیال ہے کہ ایسا نہو جو سردار میرے ہمراہ فتاحی طلسم کو روانہ ہوئے تھے وہ اپنی اپنی مرادین حاصل کر کے واپس نہ آجائین تو مین سب کے آخر مین پہونچون معلم نے عرض کی اسکی حقیقت مین آپکو ابھی دریافت کیے دیتا ہون یہ کہکے تھوڑی دیر سکوت کیا بعد مین عرض کی آپ خاطرجمع رکھین ابھی کسی نے فتاحی سے فراغت نہین پائی ہے بعض لوگ اپنی اپنی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچے ہین گو معلم کو یہ بات ثابت ہوگئی تھی کہ علاوہ بدیع الملک کے اور سب لوگ روانہ ہو چکے ہین مگر بمصلحت شہنشاہ سے نہ کہا شہنشاہ جو اس کیفیت کو سنتے تو مغموم ہوتے اسوجہ سے معلم نے یہ کہدیا کہ ابھی تک کوئی منزل مقصود تک بھی نہین پہونچا ہے شہنشاہ گوہر کلاہ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے شکر خدا کیا کہا اب مین آپ کے یہان رہونگا معلم نے عرض کی مین ضروری باتین آپ سے عرض کرونگا یہ کہکے اپنے ملازمین کو بلایا کہا ایک مکان آراستہ کرو ملازمین نے اُسیوقت مطابق حکم کے مکان وسیع آراستہ کیا معلم نے شہنشاہ گوہر کلاہ کو مع لشکر اُس مکان مین بھیجا دعوت کا سامان کیا اُس روز شب کو شہنشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی اے شہریار اس طلسم مین جسقدر کارخانہ حکمت کے ہین وہ آپکو فتح کرنے نہونگے اور جو جو سحر کے مرحلے ہین اُنمین ضرورت ہوگی گو غلام اُنکا انتظام کر دیگا مگر آپکو بھی تکلیف فرمانا ضرور ہے اور سحر سے بچنا مشکل ہے شہنشاہ نے کہا خدا مالک ہے میرے پاس ایک چوب سلیمانی ہے مجھپر سحر تاثیر نہ کریگا اور کارخانہ حکمت کی بھی سبیل خدا کردیگا معلم نے عرض کی کہ مین آپکو سب راہین طلسم کی بتائے دیتا ہون ان ان راستون سے تشریف لیجائیے گا تو خم لوح تک پہونچ جائیے گا شہنشاہ گوہر کلاہ نے سب راہین معلم سے دریافت کین تین دن تک معلم کے مہمان رہے سب حقیقت طلسم معلم نے بیان کردی چوتھے روز وقت روانگی ایک کتاب لاکر نذر دی عرض کی اے شہریار یہ کتاب بھی لوح سے کم نہین ہے جبتک لوح دستیاب نہوگی یہ کتاب آپکو لوح کے برابر کام دیگی شہنشاہ نے وہ کتاب معلم سے لی سردارون کو حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کرو کہ سامان سفر درست کیا جائے اُسیوقت سردارون نے لشکر مین اطلاع کی سامان سفر درست ہوا شہنشاہ نے کوچ کیا اور طرف خم لوح کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت حکیم ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہے

کہ جب اسنے سب کو گرفتار کر کے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا تو اسکو اطمینان ہوا اپنے وزرا کو بلا کے کہا کہ مین نے طلسم کشا کو حکمت کے ذریعہ سے گرفتار کر کے معلم طلسم کے پاس بھیجدیا ہے مگر ابھی تک اُنھون نے کوئی خبر طلسم کشا کے نسبت نہین کی ہے کسی شخص کو وہان بھیجو کہ وہ جا کر اس کیفیت کو تحقیق کرے کہ معلم صاحب کی کیا رائے ہے وزرا نے اُسیوقت چند ملازمین کو معلم طلسم کے پاس بھیجا معلم نے جو ان لوگون کے آنیکی خبر پائی سب کو اپنے پاس بلایا ملازمین ہفت ہنر نے کیفیت بیان کی معلم نے جواب مین کہا کہ تم یہانسے جا کر ہفت ہنر کو میرے پاس بھیجدو کچھ امور ضروری اُنسے کہنا ہین ملازمین ہفت ہنر رخصت ہوکر ہفت ہنر کے پاس آئے اور کہا معلم صاحب آپکو بلاتے ہین جبتک آپ تشریف نہ لیجائینگے وہ کچھ بیان

نہ کرینگے ہفت ہنر اُسی وقت سوار ہو کر معلم کے مکان پر آیا معلم نے اپنے پاس بٹھایا ہفت ہنر نے
تھوڑی دیر کے بعد کہا معلم صاحب آپ نے طلسم کشا کے بابت کیا بات تجویز فرمائی ہو معلم نے جواب دیا
ای ہفت ہنر جو بات مین کہون اُسکو قبول کر اگر اُسکے خلاف کریگا تو بلاے عظیم مین پھنسیگا ہفت ہنر نے
عرض کی مین نے آجتک آپ کے خلاف مرضی کوئی کام نہین کیا اسوقت آپ ایسا فرماتے ہین معلم نے
کہا مین طلسم کشا کے نسبت کوئی بات بدی کی تجویز نہین کر سکتا ہون کیونکہ مین اُنکو اپنا پیشوا جانتا ہون اور وہ تیرے
میرے پیشوا ہین اگر تجکو اپنی جان بچانا منظور ہو تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کر اور دین سامری پر لعنت
کرکے شریک اسلام ہو اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو بہت پچتاؤگے ذلت اُٹھاؤ گے طلسم کشا فتاح طلسم ہو اُس کے
ہاتھ سے جان بچانا مشکل ہوگی ہفت ہنر نے جواب دیا کہ مین آپسے کچھ عرض نہین کر سکتا اگر دوسرا شخص میرے
روبرو ایسے کلمات زبان سے نکالتا تو مین سزا دیتا مگر مجبور ہون آپ میرے اُستاد ہین اور طلسم کشا کی کیا
مجال جو طلسم کو فتح کر سکے مین زندہ کب رہنے دونگا اسوقت وہ اسیر ہو اور میرے قبضہ مین ہو اُسکو قتل
کرونگا مجھے منظور طلسم ہونے کے تو خوف نہین ہو کہ طلسم کشا کے قتل کرنے سے طلسم مین آگ لگجائیگی میرا طلسم
ایسا نہین ہو معلم نے جواب دیا تیری کیا مجال جو طلسم کشا کو قتل کر سکے یا اُنکی شان مین کلمات سخت زبان
سے نکال سکے اور اب وہ شیر بیشہ ہیجا خم لوح کیطرف تشریف لیگیا ہو اگر خدا نے چاہا تو لوح حاصل کرکے
میرے پاس آئیگا پھر صاحبقران کے پاس لوح لیکر جائیگا اگر تو اسلام قبول نہ کریگا تو اُسکے ہاتھ
سے ضرور قتل ہوگا ہفت ہنر نے کہا اگر آپ نے اُسکو رہا کر دیا تو غضب کیا جب آپ ہی کو بربادی طلسم
منظور ہوئی تو اب کون اس طلسم کو بچا سکتا ہو معلم طلسم نے کہا مین کیا چیز ہون جو اُس صاحب و شوکت
کی مدد کرون اور مین کب اسیر کر سکتا ہون اُنکی بندہ خدا کرتا ہو ہفت ہنر نے کہا مین اپنی جان دونگا
مگر اُس سے ایکبار مقابلہ ضرور کرونگا معلم نے جواب دیا کہ اگر اُنسے مقابلہ کریگا تو ضرور تیری جان جائیگی
ہفت ہنر نے کہا اب جو ہو مین نے یہ ارادہ مستحکم کر لیا ہو معلم نے کہا تجھے اختیار ہو مین تجھسے محبت رکھتا
تھا اسوجہ سے اسقدر سمجھایا ورنہ کوئی ضرورت نہین تھی تو خوب آگاہ ہو کہ مین مسلمان ہون صرف تیری
محبت سے اس طلسم مین رہتا ہون ورنہ جس جگہ چاہون جاکر رہون اور جس طلسم کو چاہے فتح کر لون
ہفت ہنر معلم کی باتین سنکر خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد رخصت طلب کی معلم نے کہا ای ہفت ہنر
مین پھر کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اور جو کچھ مین تجھے سمجھاتا ہون اُسکے تئین اپنے حق مین بہتر جان
ہفت ہنر نے کہا مین اسکا جواب آپ کو دونگا معلم مجبور ہوا ہفت ہنر وہان سے روانہ ہوا اپنے
مکان پر آیا وزیرون کو بلایا کہا غضب ہوا معلم طلسم طلسم کشا کا شریک ہو گیا اور اُسکو خم لوح کی طرف
روانہ کیا ہو یقین ہو کہ کچھ مدد بھی دی ہو اب طلسم کا بچنا بہت مشکل ہو وزرا نے کہا معلم طلسم نے اگر
ایسا کیا تو عجب کی بات ہو ہفت ہنر نے جواب دیا کہ طلسم کشا اور معلم ہم مذہب ہین بپاس مذہب
ایسی بات ہوئی مجکو جو اسوقت بلایا تھا تو منشا یہ تھا کہ مین بھی اُنھین کا مذہب اختیار کرون اور لوح
طلسم کشا کو دون طلسم کشا لوح لیکر جائے فیروز ستارہ پیشانی قتل ہو بھلا مجھے کیا ضرورت ہو جو اپنا
مذہب ترک کرون اور لوح دون فیروز ستارہ پیشانی میرا دوست ہو مجھے اُس سے مدد کی امید ہو
بلکہ اُسنے غضب کیا جو مجھے پہلے سے نامہ نہ لکھا ورنہ مین اُسکی مدد کرتا کسیکی کیا مجال تھی جو اُسکے طلسم کو

برباد کرسکتا مگر اُسنے خود غلطی کی ویساہی مبتلاے عذاب ہوا اب نہین معلوم کہان جاکے پوشیدہ ہوا ہی
مگر مین طلسم کشا کو اسیر کرکے اُسکو اپنے یہان لاؤنگا لشکر اُسکے ساتھ کردونگا خود بھی ہمراہ جاؤنگا جس شخص
نے طلسم کو فتح کیا ہی اُسکو اسیر کرلونگا مسلمانون کا نام صفحۂ دنیا سے مٹا دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا ان
لوگون نے بزرگان دین کو قتل کیا سب نے ملکر کیسے کیسے عبادت خانہ مٹا دیے کن کن ساحرون کو مارا
جنکا مثل و نظیر اب ممکن نہین یہ لوگ لائق اسی کے ہین کہ انکو اسیر کرکے قتل کرون بڑا اجر پاؤنگا سامری
و جمشید بہت خوش ہونگے میری راے تو یہ ہی کہ کسی ترکیب سے معلم طلسم کو گرفتار کرنا چاہیے کہ یہی مسلمان
ہی جبتک یہ گرفتار نہوگا طلسم کشا کی ہمت مین فرق نہ آئیگا اسکو پہلے اسیر کرنا چاہیے یہ اسیر ہو جائے تو لشکر
لیکر طلسم کشا کیطرف چلنا چاہیے اُسکو اسیر کرکے پہلے ہدایت کیجائے کہ اپنا مذہب ترک کرکے دین سامری
اختیار کرے تو جان بچے اگر وہ ساحری پرستی سے انکار کرے تو اُسکو تکلیف شدید دیکر قتل کرنا چاہیے
وزرا نے کہا بھلا معلم طلسم کیونکر گرفتار ہوسکتے ہین حکیم ہفت ہنر نے کہا بہت آسان ترکیب ہی ابھی تک
وہ غفلت مین ہین اور میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہین شب کو چند آدمی اُنکی خوابگاہ مین جائین اور
اُنکو بیخودی مین گرفتار کرکے لے آئین وزیرون نے ہفت ہنر کی راے سے اتفاق کیا اور ملازمین
کو بلاکے کہا کہ تم لوگ بعد نصف شب پوشیدہ ہوکر معلم طلسم کے مکان پر جانا اگر اُسکو غافل پانا تو گرفتار
کرکے لے آنا سب نے منظور کیا جب رات ہوئی ملازمین ہفت ہنر اسباب ضروری سے آراستہ ہوکر
روانہ ہوئے نصف شب کے بعد معلم طلسم کے مکان پر پہونچے دیکھا بہت سے لوگ نگہبانی کررہے
ہین عیاران ہفت ہنر پوشیدہ ہوکر اندر آئے خوابگاہ معلم طلسم مین پہونچے دیکھا معلم محو خواب ہی
عیارون نے بیہوشی اسکے دماغ مین پہونچائی معلم کو چھینک آئی بیہوش ہوگیا ملازمین ہفت ہنر اسکا
پشتارہ باندھکے لے نکلے راہ طی کرکے ہفت ہنر کے پاس پہونچے یہ تو ان لوگون کا منتظر تھا بہت
خوش ہوا سب کو انعام دیا معلم طلسم کی زبان اپنے ہاتھ سے چھیدی دونون ہونٹھ ٹانک دیے قید آہن
پنہادی عیارون سے کہا اسکو ہوشیار کرو عیارون نے معلم کو ہوشیار کیا معلم طلسم کی جو آنکھ کھلی
اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا سامنے تخت پر ہفت ہنر بیٹھا ہی گرد اسکے وزیر جمع ہین معلم نے چاہا
کچھ کہون مگر کیونکر کلام کرسکتا تھا زبان چھدی ہوئی تھی ہونٹھ دونون طرف ٹکے ہوئے تھے مجبور ہوگیا
ہفت ہنر نے کہا اے معلم اپنے کیے کی سزا پائی اب بھی اگر اپنا ترک مذہب کرے اور طلسم کشا کو اسیر
کرادینے کا وعدہ کرے تو مین رہائی دون معلم نے اشارے سے کہا مین ہرگز اپنا ترک مذہب نہ کرونگا
اور طلسم کشا کی رفاقت سے منھ نہ موڑونگا ہفت ہنر نے ملازمین سے کہا اسکو لیجا کر اسیر کرو سات
روز تک اسکو قید شدید مین رکھو اور ہر طرح کی تکلیف دو اگر ساتوین روز یہ اپنا ترک مذہب کرے تو
میرے پاس لانا نہین اسکو رہا کردونگا ملازمین ہفت ہنر معلم طلسم کو زندانخانہ مین لیگئے ایک حجرۂ
تاریک مین اسیر کیا کہ حال اسکا وقت پر تحریر کیا جائیگا مگر ہفت ہنر جب معلم کو قید کرچکا تو اپنے وزرا
سے کہا کہ اب سامان لشکر کشی درست کرو مین طلسم کشا کے مقابلے کو جاؤنگا اُسکو بھی گرفتار کرکے لاؤنگا
وزرا نے لشکر مین خبر کی سب لوگ تیاریان سفر کی کرنے لگے تین دنتک سامان سفر مین گذرے
چوتھے دن سب نے ہفت ہنر کو اطلاع دی کہ سب سامان سفر درست ہی جس روز مزاج مین آئے

برائے مقابلہ طلسم کشا تشریف لیچلے ہفت ہنر نے اُسی روز کوچ کیا اور شہنشاہ گوہر کلاہ کے مقابلہ کے واسطے چلا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب حال شوکت مآل شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تحریر کیا جاتا ہی

کہ جب شاہزادہ کتاب طلسم معلم سے لیکر برائے فتاحی روانہ ہوا تو تیسرے روز ایک میدان مین پہونچا شہنشاہ نے دیکھا کہ ایک حجرہ وسط میدان مین بنا ہی اُس حجرے سے دھوان نکل رہا ہی شہنشاہ گوہر کلاہ نے کتاب طلسم مین اس حجرے کی کیفیت دیکھی لکھا تھا کہ جو اس حجرے کے قریب جائیگا نابینا ہو جائیگا اس دھوئین کی تاثیر ایسی ہی ہی اگر اُسکو شکست کرنا منظور ہو تو زمین مین نقب لگائے حجرے تک نقب لیجائے ایک شمع تہ خانہ مین روشن ہی اُسکو گل کردے دھوان موقوف ہو جائیگا مگر شمع کو گل کرنے کیواسطے سرمہ کحل الجواہر آنکھ مین لگا کے جائے اسکے بعد سرمے کے اجزا تحریر تھے شہنشاہ گوہر کلاہ نے لشکر کو ٹھہرایا اُسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین شہنشاہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شہنشاہ نے خادمون کو طلب فرمایا سرمے کی تیاری کا حکم دیا حسب الحکم سرمہ تیار ہوا شہنشاہ نے اپنی آنکھ مین سرمہ لگایا دوسرے روز ملازمین کو حکم دیا کہ نقب لگائین تہ خانہ تک پہونچائین ملازمین نے نقب لگائی دن بھر نقب زنی مین مصروف ہوئے قریب شام سرہ نقب تہ خانہ تک پہونچایا وہان سے واپس آئے شہنشاہ سے آکر عرض کیا حضور نقب تہ خانے تک پہونچ گئی شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر اُٹھے نقب مین داخل ہوئے راہ طی کرکے تہ خانہ مین پہونچے دیکھا ایک شمع روشن ہی شہنشاہ نے اُس شمع کو گل کیا وہان سے باہر تشریف لائے دیکھا دھوان موقوف ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے شکر خدا کیا لشکریون سے فرمایا آج کی شب یہان اور قیام کرو انشاء اللہ تعالے کل آگے چلینگے لشکر مین جو کوچ کی خبر پہونچی اہالیان لشکر نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر شہنشاہ گوہر کلاہ عیش وعشرت مین مصروف رہے صبح کو لشکر ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے

اب حالت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو لشکر اپنے ہمراہ لیکر چلا تھا آٹھوین روز اُس میدان مین پہونچا جہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے شمع کو گل کیا تھا اسنے جو آکر حجرے کی حالت تباہ دیکھی گھبرا گیا ملازمین سے کہا معلوم ہوتا ہی معلم نے طلسم کشا کو کتاب طلسم دیدی ہی ورنہ طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو اُس شمع کو گل کرسکتا مگر اب کہان جاسکتا ہی مین اُسکو سو طرح سے اسیر کرونگا ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز پھر سب کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا آٹھوین روز ایک صحرا مین پہونچا دیکھا ایک لشکر اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے ملازمین کو خبر کیواسطے بھیجا کہ جاکر خبر لاؤ ملازمین اسکے خبر کیواسطے گئے اور کہا یہ لشکر طلسم کشا کا اُترا ہوا ہی ہفت ہنر نے کہا بہت اچھے مقام پر طلسم کشا سے ملاقات ہوئی اب آگے نہ جاسکیگا یہین اسکو اسیر کرلونگا یہ کہکے اسنے ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین حکیم ہفت ہنر اس طلسم کا بادشاہ ہون سات ہنر جانتا ہون سحر مین بھی یکتائے روزگار ہون فنون سپہ گری بھی بہت دنون تک یاد کیے ہین حکمت مین بھی دخل ہی فن رمل کو بھی خوب جانتا ہون علاوہ

علاوہ اسکے اور بھی فنون معلوم ہین تم مجھسے مقابلہ نہ کر سکوگے اور جسکی وجہ سے تم اسقدر نازان ہو اُسکو مین نے
اسیر کر لیا ہر اور معلم طلسم کو اب کبھی رہا نہ کرونگا تمھین بھی اسیر کرکے لیجاؤنگا اُسی کے ساتھ قید کرونگا اور اگر
ترک مذہب گوارا کرو تو تمھین اس طلسم مین وہ عہدۂ جلیل دون کہ سب لوگ باشندگان طلسم تمھاری حالت دیکھکر
رشک کرین یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامے کو طلسم کشا کے ہاتھ مین دینا اور جواب صاف لیکر
آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا یہان شہنشاہ گوہر کلاہ نے جو دوسرے لشکر کو دیکھا ہرکارون کو بھیجا کہ جاکر خبر
لائین لشکر کسکا اُترا ہر ہرکارے دریافت کر گئے تھے شہنشاہ بھی خوش تھے کہ اب ہفت ہنر سے مقابلہ ہوگا
جو کچھ ہونیوالا ہر یہین فیصلہ ہو جائیگا سرداروں سے یہی ذکر کر رہے تھے کہ چوبدار نے آکے دعاے دولت دی اور
عرض کی کہ ہفت ہنر نے ایک نامہ خدمت والا مین بھیجا ہر ایک ساحر لیکر آیا ہر در دولت پر حاضر ہر امیدوار
باریابی ہر کیا حکم ہوتا ہر شہنشاہ نے فرمایا اندر بلالو ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے ساحر
نے جو رونق بارگاہ دیکھی دنگ ہو گیا شہنشاہ کی صورت بغور دیکھنے لگا شاہزادے نے کہا بھائی جس
کام کو آیا ہر پہلے اُسکو انجام دے پھر اور طرف مخاطب ہونا ساحر نے نامہ شہنشاہ کو دیا شہنشاہ نے نامے
کو کھولا مضمون پڑھ کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا کہا اُس مکار سے کہدینا کہ جو تیرے مزاج مین آئے اُٹھا نہ رکھ
ہم موجود ہین یہ کہکر ساحر کو رخصت کیا ساحر کانپتا ہوا بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا یہان
ہفت ہنر اسکا منتظر تھا جیسے ہی ساحر کو آتے ہوئے دیکھا جلدی سے اپنے پاس بلاکے پوچھا کہ شاہزادہ کیا
کہتا تھا ساحر نے جواب دیا کہ نامہ دیکھکر قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا اور جھلا کے کہا جو اُسکے مزاج مین آئے اُٹھا نہ رکھیں
اور معلم طلسم کو اسیر کرکے مغرور نہون ہفت ہنر نے جو ساحر سے یہ کلمات سنے جھلا کے اپنے لشکر مین طبل جنگی
بجنے کی اطلاع کرائی اسکی فوج مین طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر
لیکر اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے بارگاہ شہنشاہ گوہر کلاہ مین حاضر ہوکر دعاو ثناے بادشاہی بجا لائے
اور عرض کی اے شہریار ہفت ہنر نے طبل جنگی بجوایا ہر اُسکا ارادہ ہر کہ میدان جنگ مین نکلکر مقابلہ کرے
شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین ایک شب تیاریون مین بسر کی جب سلطان اقلیم مشرق نیزۂ مخلوط
شعاعی ہاتھ مین لیکر میدان فلک پر جلوہ افروز ہوا یعنے شب گذری روز ہوا تو شہنشاہ گوہر کلاہ بعد شوکت و
جاہ خوابگاہ سے برآمد ہوئے فریضۂ سحری ادا کرکے سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم در دولت پر مرکب لیکر حاضر ہوئے شاہزادہ نام خدا لیکر مرکب پر سوار ہوا لشکر کو ہمراہ لیکر میدان جنگ
کیطرف روانہ ہوا اُسطرف سے حکیم بھی اپنا لشکر لیکر آیا میدان مین پہونچ کے دونون لشکرون کی صف بندی
ہوئی نقیبان خوش الحان میدان مین آئے نقابت کرکے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا حکیم ہفت ہنر صف سے
آگے بڑھا پکار کر کہا اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ اب تمھارا ارادۂ فتاحی طلسم بیکار ہر مین نے معلم طلسم کو گرفتار
کر لیا اب تمھین اس طلسم مین رہنا اچھا نہین جبتک معلم موجود تھا تم مجھسے ہر طرح لڑ سکتے تھے گو جب بھی تمھاری
کوشش و پیروی بیکار تھی اور اب تو محض بے سود ہر کیونکہ مین سات ہنر جانتا ہون تم کس بات مین مجھسے مقابلہ
کروگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے جواب دیا اے ہفت ہنر جب مین صاحبقران نامدار سے رخصت ہوکر اسطرف
چلا تھا اُسوقت مجھے معلم طلسم کی ذات کا سہارا نہ تھا محض خداوند کریم کو اپنا معین و مددگار جانکر اس طلسم

سکے فتح کرنیکا ارادہ کیا تھا یہان آکر معلم طلسم سے ملاقات ہوئی وہ بھی مرد مسلمان تھا بخاطر تمام پیش آیا مین دو
روز تک اُسکے یہان رہا اب اگر تونے اُسکو پکڑ کر اسیر کر لیا ہی تو مجھے کچھ اندیشہ نہین ہی خدا نے چاہا تو اُسکو بھی رہا کرونگا
اور جو مدعا ہے دل ہی اُسکو حاصل کرکے صاحبقران نامدار کی خدمت مین روانہ ہونگا ہفت ہنر نے جواب دیا
اے طلسم کشا مجھے تیرے حسن و شباب پر رحم آتا ہی اگرچہ تونے گنبد شتیہ کو توڑا مگر مین اب بھی تجھسے کہتا ہون کہ یہانسے
واپس جا یہ طلسم اور طلسمون کیطرح نہین ہی جو تجھسے فتح ہو جائے شہنشاہ نے جواب دیا اب ایسی بات زبان سے
نہ نکالنا ورنہ بہت پچتائیگا ابھی سزا دونگا اگر تجھے میری ذات سے خوف ہی تو معلم طلسم کو رہا کر دے اور لوح طلسمی
مجکو دے اور دین سامری پرستی پر لعنت کر مین بعد قتل فیروز لوح یہان بھیجدونگا یہ جو ہفت ہنر نے سنا اُسکو
غصہ آگیا جھلا کے کہا او طلسم کشا کیا کہتا ہی مین ہرگز مذہب سامری پرستی ترک نہین کرونگا اور فیروز کی مدد
کو جاونگا جسقدر مسلمان ہین سب کو گرفتار کرکے لاؤنگا جو مذہب سامری پرستی اختیار کریگا اُسکو امان دونگا
ورنہ سب کو قتل کرونگا شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا اس یادہ گوئی سے کیا حاصل ہی یہ میدان نبرد ہی مقام بحث و
پند نہین ہی اگر کچھ ہنر جنگ دکھاتا ہین تو جوہر رکھتا ہو پیش کر ہفت ہنر نے اپنی فوج کیطرف دیکھا ایک پہلوان
صف لشکر سے مانند فیل دمان جھومتا ہوا نکلا شہنشاہ سے آنکھ ملاکے کہا اے طلسم کشا مین بہت مشتاق
ہون کہ تجھسے مقابلہ کرون شہنشاہ گوہر کلاہ نام خدا لیکر آگے بڑھے پہلوان نے کہا آگاہ ہو کہ نام میرا
آتشام سنگ بازو ہی آجتک کوئی پہلوان میرے مقابلے مین نہین آیا بہت سے پہلوانون کو مین نے ہنر جنگ
سکھائے اور بہت سے پہلوان میرا نام سنکر مقابلے کو آئے مگر میری صورت دیکھکر تاب مقابلہ نہ لاسکے مجبور
ہوکے میری اطاعت قبول کی تم جو اسوقت میرے مقابلے مین آئے ہو تو اپنے تئین کیا سمجھتے ہو بھلا خود ہی
انصاف کرو کہ تم مجھسے مقابلہ کرسکوگے شہنشاہ گوہر کلاہ نے فرمایا تیرے صاحب ہنر ہونے کی ایک دلیل
یہی ہی کہ اپنے منہ سے اپنی تعریف کر رہا ہی اور جو لوگ تیرے مقابلے کو آئے ہونگے وہ مردان عالم سے نہونگے
تیری کیا مجال ہی جو کوئی تیرا مقابلہ نہ کرسکے اور کس بات پر تو ناز کرتا ہی یہ میدان جنگ ہی یہان زبان نیزہ و خنجر
سے کلام ہوتا ہی اگر تجھے کچھ دعوی ہی تو ہم تیرے سامنے موجود ہین جو حربہ کہ حربہ ہائے جنگ سے رکھتا ہو پیش
کر آتشام نے جو تقریر شہنشاہ گوہر کلاہ کی سنی دل مین کہا یہ جوان بڑا جری معلوم ہوتا ہی اسکی باتون سے
شجاعت ٹپکتی ہی یہ سوچ کے آگے بڑھا کہا اے جوان مین تیرے روبرو کھڑا ہون جسقدر وار تیرا جی چاہے
مجھپر لگالے کہ تیرے دلمین حسرت نہ رہجائے مین آخر مین تجکو میدان سے اُٹھا لیجاؤنگا شہنشاہ گوہر کلاہ
نے فرمایا تو بیہودہ گوئی کرتا ہی تیری کیا مجال جو تو ایک ہاتھ کو ہمارے جنبش دے سکے اور ہمارا یہ دستور
نہین ہی کہ جنگ مین سبقت کرین جب تیرے حربے سے خدا بچا لیگا تو دیکھ لینگے تو وار کر پہلوان نے کہا
اے جوان میرا وار پیام موت ہی شہنشاہ نے کہا بہادرون کو میدان جنگ مین لڑکر مرجانا حیات ابدی
سے بہتر ہی ایسی موت کے ہم طالب ہین تو وار کر جب آتشام نے دیکھا کہ یہ جوان کسی طرح نہین مانیگا
مجبور ہوکے گرز کا وار کیا شہنشاہ نے اسکے ہاتھ سے گرز چھین کر پھینکدیا آتشام کو کمال خفت ہوئی
اور قوت شہنشاہ دیکھکر متحیر ہوگیا دل مین خیال کیا یہ جوان آفت کا پرکالا ہی ہڈیون مین بجائے مغز
قوت بھری ہی یہ سوچ کے اپنے دوش سے تبر اُتارا شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے نے تبر بھی اُسکے
ہاتھ سے چھین لیا زمین پر پھینکدیا کہا اے آتشام وار سمجھکر نہین کرتا ہی دو حربے چھنوا دیئے ابتک تجھے

خیال نہین ہی سمجھکر لڑا آشام کی خفت اور زیادہ بڑھی میان سے تیغہ نکالا کہا ای جوان اب تیری جان بچنا محال ہی تو نے مجھے اس مجمع عام مین ذلیل کیا اب بے قتل کیے تجھے نہ چھوڑونگا شہنشاہ نے فرمایا یہ تو تو نے پہلے بھی کہا تھا مگر اپنے کہے کو پورا نہ کیا مین نے ابھی تک کوئی حربہ نہین اُٹھایا ہی سپر تک میرے پاس نہین ہی اور تو اسقدر بدحواس ہی آشام نے تیغہ شہنشاہ کے سر پر لگایا شاہزادے نے سپر بھی نہ اُٹھائی اسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا پنجہ مروڑ کے تلوار چھین لی توڑ کے زمین پر پھینکدی ہنس کے فرمایا ای آشام اب بھی تجھے ہوش نہین آیا ارے کیا غضب کرتا ہی سب دعوی تیرے باطل ہوتے ہین اسی قوت پر تجکو یہ ناز تھا کہ کوئی پہلوان آجتک میرے مقابلے مین نہین آیا ارے اب بھی کچھ نقصان تجھے نہین پہونچا ہی سمجھکے کارزار کر اگر حربہ کوئی باقی نہین رہا ہی تو اپنے لشکر سے منگالے مین موجود ہون جبتک تو وار کرنے کی اجازت نہ دیگا مین وار نہ کرونگا آشام نے دیکھا یہ جوان ضرور مجھے قتل کریگا زندہ نہ چھوڑیگا یہ سوچ کے اسنے اپنے لشکر کیطرف دیکھا ایک تلوار طلب کی سوار تلوار اسکے پاس لیگئے اسنے تلوار کو نیام سے نکالکر شہنشاہ پر وار کیا شاہزادے نے پھر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اسنے اپنا ہاتھ کمر مین شہنشاہ کے ڈالا دونون گھوڑے سے اُترے زمین پر آتے ہی شہنشاہ آشام کو لے دوڑے دس قدم پر لا کے ہکہ دیا زمین سے اُٹھا لیا چرخ دیکر زمین پر مارا کہ عرصہ کارزار لرزگیا اُستخوان تن آشام چور چور ہوگئے دونون لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی ہفت ہنر نے جو قوت شہنشاہ گوہر کلاہ کو دیکھا دنگ ہوگیا اپنے ملازمین سے مخاطب ہوکر کہا یہ جوان قوت کا پتلا ہی فنون جنگ سے بھی خوب ماہر ہی اسکا ہم نبرد میری فوج مین اسوقت کوئی موجود نہین ہی اور مین مقابلہ کرنا ننگ و عار سمجھتا ہون ہان اگر صاحبقران سے مقابلہ ہوگا تو ہنر جنگ دکھاؤنگا اُنکو میدان سے مانند طفل اُٹھا لاؤنگا اس جوان سے کیا مقابلہ کرون ایک ضرب بھی میری اس سے نہ اُٹھ سکیگی اور لوگ مجھپر خندہ زن ہونگے کہ ایک جوان سے لڑکر اپنی بات کھوئی اسکے زیر کرنے سے میرے واسطے نیکنامی نہین ہوگی سب نے کہا آپکے بالکل خلاف شان ہی کہ اس جوان کمسن سے مقابلہ کرین ہفت ہنر نے کہا اگر حمام لنگر بند قبول کرے تو اُسکو بلاؤ اور اس جوان کے مقابلے مین بھیجو سب نے کہا حمام لنگر بند اپنے مکان پر ہوگا ہفت ہنر نے کہا مین آج لڑائی موقوف رکھتا ہون کوئی ساحر یہانسے جائے اور تخت سحر پر اُسکو بٹھا کے شب بھر مین یہان لے آئے سب نے کہا یہ بات ممکن ہی کہ یہان سے ایک ساحر جائیگا وہ اُسکو تھوڑی دیر مین لے آئیگا جب یہ رائے قرار پاچکی تو ہفت ہنر نے طبل بازگشت بجوادیا دن بھی بہت کم باقی تھا شہنشاہ گوہر کلاہ شادان و فرحان میدان کارزار سے پلٹے اپنے لشکر مین تشریف لائے سب کو ہمراہ لیکر بارگاہ ہون کیطرف روانہ ہوئے ہفت ہنر بھی میدان سے پلٹا اپنے لشکرگاہ مین آکر ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا تو ہفت ہنر نے کہا ای ریاض جادو اسیوقت جا اور حمام لنگر بند کو اپنے تخت پر سوار کرکے لے آ اور اُس سے کہدینا کہ ایک جوان ایسا آیا ہی کہ جسنے آشام کو قتل کیا اور اسوقت دعوی جرات کررہا ہی کسیکو اپنا ہم نبرد نہین جانتا ہی اور امر واقعی بھی یہی ہی کہ اُسکا ہم نبرد میرے لشکر مین کوئی نہین ہی اور مین اُسکا مقابلہ نہ کرونگا کیونکہ میری خلاف شان ہی اگر تم اسوقت مین یہان آجاؤ تو اُس سے

مقابلہ کرو ساحر نے کہا مین جاتا ہون ابھی اُسکو لیکر آتا ہون یہ کہکر ساحر وہان سے روانہ ہوا حمام لنگر بند کے مکان پر آیا حمام اُسوقت اپنی ورزشگاہ مین زور کر رہا تھا بہت سے شاگرد جمع تھے سب کو زور دلا رہا تھا کہ فرستادہ ہفت ہنر جا کر پہونچا حمام نے جو ساحر کو آتے ہوئے دیکھا زور دلانا موقوف کیا ساحر کیطرف مخاطب ہوا کہا اے ریاض جادو اسوقت تمھارے آنیکا کیا سبب ہے ریاض جادو نے کہا مجکو حکیم ہفت ہنر نے تمھارے پاس بھیجا ہے اور بلایا ہے حمام لنگر بند نے کہا بلانے کا سبب بھی کچھ بیان کیا ہے ریاض جادو نے سب کیفیت بیان کی حمام جادو اُسیوقت اکھاڑے کے باہر آیا ریاض جادو سے کہا تم جبتک استراحت کرو مین لباس تبدیل کر لون اپنے اسلحہ منگا لون تو تمھارے ہمراہ چلون ریاض جادو اکھاڑے پر بیٹھا رہا حمام لنگر بند نے لباس تبدیل کیا اسلحہ ذات پر آراستہ کیے ریاض کے تخت پر آ کے بیٹھا ریاض نے تخت اُڑایا تھوڑی دیر مین ہفت ہنر کے لشکر مین آ کے پہونچے ہفت ہنر اسکے انتظار مین بیٹھا تھا حمام کو دیکھکر بہت خوش ہوا شب بھر اسکے واسطے جلسۂ عیش و عشرت منعقد کیا صبح کو لشکر ہمراہ لیا اسکو حربہاے جنگ عمدہ عمدہ دیے اپنے ساتھ میدان کارزار مین لایا اُسطرف تو ہفت ہنر کے لشکر کی صفین جمین اسطرف شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت و جاہ اپنے لشکر ظفر اثر کو لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے یہان بھی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کے ہٹے ہفت ہنر نے حمام لنگر بند کیطرف اشارہ کیا حمام گینڈے کو چمکا کے میدان مین آیا پکار کے آواز دی اے طلسم کشا اگر کچھ دعوی جرأت ہے تو میرے مقابلے مین آ کچھ ہنر جنگ دکھا یہ سنکر شہنشاہ گوہر کلاہ نے گھوڑا اڑھایا میدان مین آئے حمام نے جو صورت شہنشاہ گوہر کلاہ کی دیکھی ہنس کے کہا اے جوان مین تجھے نہین بلاتا ہون بلکہ طلسم کشا کو بلاتا ہون شہنشاہ نے کہا او کور باطن تجھے کچھ دکھائی بھی نہین دیتا ہے منم طلسم کشاے طلسم ذو فنون حمام نے کہا مین تجھسے تو ہرگز مقابلہ نہ کرونگا ابتک مین یہ جانتا تھا کہ طلسم کشا بڑا قوی ہیکل جوان ہوگا تو مرد حسین نازک اندام ہے تجھسے کیا مقابلہ کرون شہنشاہ نے فرمایا زیادہ گوئی سے کام نہ نکلے گا حمام نے پلٹ کے دیکھا ہفت ہنر نے اشارہ کیا حمام قریب آ کے ہنگامہ درزن ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ پر نیزے کا وار کیا شاہزادے نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روک کر تھپیڑا مارا کہ حمام کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اسکو کمال خفت ہوئی میان سے تلوار لی دیر تک آپسمین تیغزنی رہی ایک مقام پر حمام نے سر پر شاہزادے کے وار کیا شہنشاہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گھوڑے کی باگ پر ہاتھ سخت ہوا گھوڑا پیچھے ہٹا عقب مین زمین ناہموار تھی گھوڑے کے قدم نہ جمے پاؤن پھسلے خود شاہزادے کے سر سے اور سپر چہرے سے ہٹ گئی تلوار سر پر پڑی چار انگل کا نشہ سر مین اُتر گئی شہنشاہ نے دستانہ مارا تیغہ نکل گیا خون کی چادر منھ پر آ لی حمام نے چاہا دوسرا وار بھی کرے مگر شاہزادے نے اُسی حال مین تلوار میان سے لی حمام کی کمر پر وار کیا کہ مثل خیار حمام کے دو ٹکڑے ہو گئے گھوڑے سے زمین پر مر کے گرا دونون لشکرون سے شور تحسین بلند ہوا ہفت ہنر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنی فوج سے اشارہ کیا کہ اسوقت طلسم کشا زخمی ہے سب لوٹ پڑین اور اسکو گرفتار کر لین اسکا اشارہ پاتے ہی سب فوج لوٹ پڑی شہنشاہ نے زخم سر کو جلدی سے باندھا ہوشیار ہو کر زین فرس پر بیٹھے سپاہ اسلام

بھی یہ کیفیت دیکھکر آپڑی جنگ مغلوبہ ہونے لگی شاہزادہ چونکہ زخمی ہو چکا تھا اُسوقت جو زیادہ کوشش
جنگ مین کی زخم سر پر اور دو تین زخم کاری پڑے اور زخم بھی لگے خون جاری ہوا شاہزادے کا حال
ابتر ہو گیا ہاتھ نے دستگیری نہ کی پاؤن رکابون پر کانپنے لگے پٹری اُکھڑنے لگی شاہزادے نے مجبور
ہو کر دونون ہاتھ فرس کی گردن مین ڈال دیئے گھوڑا اصیل تھا سمجھا اسوقت میرے آقا پر وقت تنگ
ہے لشکر کے بھیڑ سے لے نکلا اور ایک جانب صحرا مین روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا مگر کیفیت یہان کی جنگ
کی یہ ہوئی کہ دیر تک ہفت ہنر کی فوج مصروف کارزار رہی جب اہل اسلام نے کشتون کے پشتے
لگا دیئے اور سپاہ مخالف کے لوگ انتہا کے زخمدار ہوئے تو مجبور ہو کے سب نے فرار پر قرار کیا
سپاہ اسلام نے تعاقب کیا دور تک اُن نامردون کو بھگا کے پلٹے یہان خیمہ و خرگاہ سب رہگیا تھا
لشکر اسلام نے لوٹ لیا اب جو خیال کیا تو شاہزادے کو نہ پایا سب لوگ گھبرائے ایک نے دوسرے
سے پوچھا کہ شاہزادۂ والاتبار کا پتہ نہین بارگاہ شہنشاہ مین بھی آ کے دیکھا مگر کسی کو نہ پایا سخت
حیران ہوئے سب نے کہا اب اسی جگہ قیام کرنا اچھا ہو شاہزادے کو تلاش کرینگے جہان وہ جائینگے
پتہ معلوم ہو جائیگا سب لوگ وہین ٹھہرے اُسی روز سے شاہزادے کی تلاش شروع ہوئی اب
حال شہنشاہ کا عرض کیا جاتا ہے کہ انکو جو گھوڑا مین گرمی جنگ سے نڈھال پا کے لے نکلا صحرا کی طرف
چلا شب بھر گھوڑے نے رہروی کی جب صبح ہوئی تو ایک صحراے پر فضا مین پہونچا دیکھا درخت
گنجان زمین سرد معلوم ہوتی ہے گھوڑا ایک درخت گنجان دیکھکر ٹھہرا آسانی سے بیٹھکر اپنے جسم کو حرکت
دی کہ شاہزادہ زمین پر آیا گھوڑے نے سونگھا سانس جسم مین باقی پائی ایک جانب چرنے لگا کہ
قضاے کار اتفاقات روزگار ملکہ ناہید ثریا چشم دختر سلطان الاطبا مالک خم نوح کی دختر اسطرف
براے تفریح آنکلین کنیزین تو بہت ہمراہ تھین صحرا مین پہونچ کے تخت اُتارا کنیزین چارون طرف ٹہلنے
لگین ایک کنیز کی نگاہ جو گھوڑے پر پڑی قریب آئی دیکھا ایک جوان رعنا حسن و جمال مین یکتا زیر
درخت پڑا ہے مگر قاعدے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسم مین جان باقی نہین ہے کنیز ملکہ کے پاس آئی ملکہ
سے کیفیت بیان کی ملکہ بھی شائق ہو کر اُسطرف تشریف لائین نگاہ جو جمال بیمثال شہنشاہ نامدار پر
پڑی ملکہ فریفتہ ہو گئین لڑکھڑاتی ہوئی شہنشاہ کے قریب آئین سر اپنے زانو پر لیا بہت چاہا ہوشیار
کرین مگر شاہزادے کو ہوش نہ آیا ملکہ اپنے تخت پر ڈال کے اپنے باغ مین لائین جراحون کو طلب
کیا سب نے زخمون مین ٹانکے لگائے دیر کے بعد شاہزادے کو ہوش آیا آنکھ کھولی اپنے کو ایک
مکان نفیس مین پایا متحیر ہو کر چارونطرف دیکھنے لگے ملکہ قریب آئین عرض کی اے شہریار مزاج مبارک
کیسا ہے شاہزادے نے جو ملکہ کی صورت دیکھی ہوش گم ہوئے زنجیر زلف مین دل نادان اسیر ہو گیا
کلیجے کے پار عشق کا تیر ہو گیا پہلے ملکہ نے شاہزادے کی کیفیت پھر اپنی کیفیت بیان کی ہنوز ملکہ کے تقریر ختم نہوئی تھی کہ
شہنشاہ نے دیکھا ایک مرد ضعیف سامنے سے تشریف لاتے ہین ملکہ سے پوچھا کہ یہ مرد ضعیف کون ہین ملکہ کی
جو نگاہ اُس مرد ضعیف پر پڑی چہرے سے رنگ اُڑ گیا عجب کیفیت ہو گئی شہنشاہ نے ملکہ کو جو اُس
عالم مین پایا فرمایا ملکہ خیر ہے اسوقت دشمنون کا حال کیون غیر ہے ملکہ نے عرض کی یہ جو تشریف لاتے ہین
میرے والد نامدار ہین اب یہان آکر مجھے اور آپکو قتل کرینگے شہنشاہ نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو بے بخت

الی کوئی بات نہین ہوئی ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُن مرد ضعیف نے بارہ دری کے اندر قدم رکھا پہلے شہنشاہ
پر نگاہ پڑی حسن وجمال دیکھکر پیر مرد دنگ ہوئے مگر حالت زخمداری مین پاکر انکا دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوا
شہنشاہ نے چاہا اُٹھون پیر مرد نے کہا اے جوان مجھے یہ نہین گوارا ہی کہ قبل از دریافت حال تجکو
تکلیف دون پہلے مین تیری کیفیت تحقیق کرلون شہنشاہ نے ہرچند چاہا مگر اُون پیر مرد نے اُٹھنے نہ دیا
قریب مسہری کے آکے بیٹھے کہا اے جوان اپنی حقیقت بیان کر شہنشاہ گوہر کلاہ نے ابتدا سے اپنا حال
کہنا شروع کیا حسب ونسب بھی بتایا طلسم مین آنے کی وجہ بھی ظاہر کی پیر مرد نے جو کل کیفیت سنی اور
معلم کے شریک ہو جانے کے حال سنے پیر مرد کے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ پیر مرد نے کہا اے جوان جب اتنا
بڑا شخص جو اُستاد بادشاہ طلسم ہی وہ تیرا شریک ہوا اور تو نے بجرأت وہمت اس طلسم مین داخلہ کیا تو اب
جو تیری اطاعت نہ کرے وہ بیوقوف ہی اور مین تیرے حسب ونسب سے بخوبی آگاہ ہون بلکہ معلم طلسم
سے اکثر صاحبقران نامدار کا ذکر رہا ہی اور وہ مداح صاحبقران تھے اُنھون نے اکثر تعریف کی اور
اشتیاق ملاقات ظاہر کیا مگر بوجہ کاروبار طلسم کے ایسی مہلت نہ ملی جو کبھی قدمبوسی صاحبقران سے
مشرف ہوتے ہمارے طالع یاور تھے جو آپسا صاحب جاہ وحشم والاہمم اسطرف تشریف لایا ہمارے
کلبہ احزان کو رشک گلزار فرخار بنایا یہ آپ کا کفش خانہ ہی اور لوح طلسمی حاضر ہی آپ شوق سے لوح
لیجائین طلسم کو فتح فرمائین خدا آپکو فتح کرنا طلسم کا مسعود ومبارک کرے شہنشاہ سلطان الاطبا کی
گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے کہا آپ میرے بزرگ ہین حکیم نے کہا مین ایک بات اور عرض کرنا چاہتا
ہون شاہزادے نے کہا ارشاد ہو مین ضرور اُسپر عمل کرونگا حکیم نے کہا ابھی اس کنیز کو محل مین بھیجتا ہون
انشاء اللہ تعالے اسکو صاحبقران زمان کے سامنے آپکی کنیزی کے لیے حاضر کرونگا شہنشاہ
نے عرض کی مین خود بھی ایسا ہی چاہتا تھا کہ آپ اس امر کو صاحبقران کے سامنے بطور حکم شریعت عمل
مین لائے یہ باعث خوشنودی صاحبقران ہوگا اور آپکی عزت صاحبقران زیادہ کرینگے حکیم نے عرض کی
مین اپنے تئین ہر طرح اُنکا خادم تصور کرتا ہون ایک مدت سے اشتیاق قدمبوسی رکھتا تھا اب آپکے
ذریعہ سے ملاقات ہو جائیگی شہنشاہ نے کہا انشاء اللہ تعالی بہت جلد یہان سے صاحبقران کی
خدمت مین چلنا ہوگا حکیم نے اُسیوقت اپنی دختر نیک اختر کو محل مین بھیجا اور شاہزادے کو اپنے
ہمراہ لیکر اپنے مکان مین آیا ایک بارہ دری رشک پری شاہزادے کے واسطے آراستہ کرائی
شہنشاہ گوہر کلاہ بارہ دری مین سوار ہوکے گئے حکیم نے جراحون سے تاکید شدید کی کہ علاج شہزادے
کا بتوجہ کرین اور جلد شفا دین جراحون نے بامید انعام بڑی توجہ سے علاج کیا سات دن مین شاہزادے
کو شفائے کلی ہوئی برائے غسل صحت حمام مین تشریف لیگئے حمام سے آکر پوشاک تبدیل کی حکیم
سلطان الاطبا نے بہت کچھ مال وزر تقسیم کیا ایک جلسہ تہنیت صحت شاہزادے کا قرار دیکر جسقدر
اُس حوالی کے باشندے تھے سب کو بلایا سب آکر شریک جلسہ ہوئے جب جلسہ مین سب اہالیان
حوالی جمع ہوچکے تو حکیم نے بآواز بلند کہا کہ اسوقت ہمارے شہر کے سب صغیر وکبیر برنا وپیر جمع ہین
اور ہمارا خاص منشا اس جلسہ کے منعقد کرنے سے یہی تھا کہ آپ حضرات جمع ہون کیونکہ اسوقت ایک
امر ضروری کا اظہار کرنا تھا سب نے کہا سب بدل آپ کے ارشاد کو سن رہے ہین جو فرمائیے گا ہمارے

حق مین بہت مفید ہوگا حکیم نے کہا مین نے آج سے دین سامری پرستی کو ترک کیا اور مذہب اسلام
اختیار کیا جن صاحب کو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ اس دین باطل کو ترک کرین شریک اسلام ہون
اور جن صاحب کو قبول نہو میرے حوالی سے نکل جائین ورنہ قتل کیے جائینگے سب نے ایک زبان
ہوکر کہا ہمکو آپکی اطاعت منظور ہے جو کچھ آپ فرمائین ہم بسر و چشم قبول کرین حکیم نے کہا مین اپنی اطاعت
کا خواستگار نہین ہون بلکہ آپ سب لوگ اطاعت شہنشاہ گوہر کلاہ کی اختیار کرین کہ ایسا آقا قدردان
ملنا دشوار ہے مین نے بھی انھین کی اطاعت قبول کی ہے اور انکو اپنا مالک و آقا تصور کرتا ہون سب نے کہا جب آپ انکی
غلامی کا دم بھرتے ہین تو ہمین کیا عذر ہے جب آپ انکو ایسا جانینگے تو ہماری کیا مجال ہے جو انکو خداوندی نہ مانینگے
حکیم سلطان الاطبا نے کہا اب مین انکے اوصاف حمیدہ بھی آپ لوگون کے سامنے بیان کرون اور آپ
لوگ بغور سماعت کرین سب نے عرض کی کہ ہم ہمہ تن گوش ہین آپ بیان فرمائین حکیم نے کہا انکی عالی خاندانی
اظہر من الشمس ہے اور جرأت و مردانگی ابین من الامس ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے انکا سلسلہ ملا ہے
اسوقت تک یہ لوگ محض ترقی اسلام کیواسطے اپنے اوپر ایسی جفا گوارا کیے ہوئے ہین کہ لشکر کو ساتھ
لیے ہوئے مانند باد شرق سے غرب تک جاتے ہین اور پھر رجعت قہقری کرتے ہوئے اُس جانب سے
واپس آتے ہین انھون نے بڑے بڑے ساحران جلیل کو ذلیل کیا خاک مین ملا دیا انھین کا ایک طفل
دبستان بھی جرأت و شوکت مین یکتا ہوتا ہے آجتک یہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوئے بڑے بڑے گردن کشون کو
زیر کرکے اپنا مطیع بنایا اسلام کا رواج انھین لوگون کی ذات سے ہوا اور ہوتا جاتا ہے یہ سب لوگ
فراش راہ دین اسلام مشہور ہین انکے مراتب سے سب آگاہ ہین بڑے صاحب عزت و جاہ ہین انھین
کی تلوار کا لوہا دلیران عالم مانتے ہین سب انکو فاتح لشکر جانتے ہین انسے مقابلہ کرنا بالکل عقل کے
خلاف ہے بہت سی کتابین لوگون نے جو انکے حالات مین تحریر کی ہین اُنکے دیکھنے سے انکی کیفیت ظاہر
معلوم ہوتی ہے اقبالمند بھی یہ لوگ ایسے ہین کہ جب کسی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین تو انکی مدد غیب
سے ہوتی ہے یہین سے انکی اقبالمندی ظاہر ہے کہ مین اس طلسم کا لوح دار ہون حکیم ہفت ہنر مجھے کیسا معتبر جانتا
ہے سوا ے دو شخصون کے اور کسی کا اُسے اعتبار نہین ایک تو معلم طلسم جو اُسکا اُستاد ہے کہ وہ اس طلسم
کے عجائب و غرائب ہمیشہ بنایا کرتا ہے اور دوسرا مین ہون کہ مجھے لوح طلسم کی نگہبانی کیواسطے تجویز
کیا ہے جب یہ طلسم مین آئے پہلے معلم صاحب نے انکی اطاعت قبول کی کتاب طلسم انکو دیدی اُسکے
بعد یہان تشریف لائے مین نے جو جمال جہان آرا کو دیکھا کچھ نہ کہ سکا لوح حاضر کرنیکا وعدہ کیا اقبالمندی
انکی ظاہر ہے سب نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اور جو کچھ انکی تعریف کیجائے وہ کم ہے
حکیم یہ کہکر خاموش ہوا جلسہ شروع ہوا شہنشاہ نے حکم فرمایا کہ ارباب نشاط محفل مین حاضر ہون خدام
اُسیوقت سلام کرکے پچھلے قدمون پھرے جہان طائفے ٹھہرے تھے وہان آئے سب کو اطلاع دی کہ
سب لوگ تیار رہین ساز درست رہین محفل مین عرصہ نہو جاتے ہی مجرے مین مصروف ہو جائین یہ
خبر سنکر ارباب نشاط مین جلسہ کی تیاریان ہونے لگین سازندے ساز ملانے لگے طبلے پر ستاب لگانے
لگے کسی نے سارنگی ملائی کسی نے طبلہ کو ٹھونک کے درست کیا کسی نے گھنگھرو باندھے پیشواز زیب
جسم کی پیش خدمت سے کہا ادھر جلدی سے پان دے شہنشاہ طلب فرماتے ہین اگر عرصہ ہوگا

تو مجیر عتاب آئے گا پیش خدمت نے گلوری دی پان کھاکے ہونٹھون پر مسی کی دھڑی جماکے محفل کیطرف
روانہ ہوئی سازندے بھی ساتھ ساتھ محفل مین آکر شہنشاہ گوہر کلاہ کو لب فرش جھک کے سلام کیا
سازندون نے ہاتھ اُٹھا اُٹھاکے ترقی عمر و دولت کی دعائین دین طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے ٹکڑے
لینا شروع کیے دو تین گتین ناچ کے سلام کیا پھر آگے بڑھ کے بیٹھ گئین اور نازنین نے اسطور سے گانا گایا
کہ سب اہل محفل ہمہ تن محو ہوگئے شہنشاہ نے بہت کچھ انعام عطا فرمایا بہت تعریف و توصیف کی نازنین محفل
سے خوش ہوکر رخصت ہوئی دوسرا طلقہ آیا اسنے بھی خوب رنگ جمایا اسیطرح شب بھر صحبت رہی جب وقت
نماز سحر قریب آیا تو شہنشاہ نے جلسہ برخاست کیا براے نماز سجادے پر تشریف لائے اور سب لوگون
نے بھی فریضہ سحری کو ادا کیا اسیطور سے آٹھ دن تک جلسہ رہا نوین روز شہنشاہ نے حکیم صاحب
کو بلایا کہا اگر آپکی اجازت ہو تو جلسہ ختم کیا جاے حکیم نے عرض کی مجھے دوہری خوشی ہو کم از کم یہ محفل
ایک ماہ تک تو رہے پھر آپکو اختیار ہو شہنشاہ نے کہا مین نے آپ سے قبل مین عرض کردیا کہ
صاحبقران زمان طلسم فیروزیہ کے خرابے کے عمارات مین فروکش ہین جبتک ہم لوگ وہان نہ جائینگے
اور لوصین حاضر خدمت بابرکت نہ کرینگے صاحبقران زمان وہین فروکش رہینگے اور فیروز بھی زندہ
رہیگا نہین معلوم کہان جاسئے اور کیا فساد اُٹھاے اُسکے ہمراہ زمرد ثانی بھی ہو اور بختگان وزیر
زمرد بھی موجود ہی یہ لوگ بڑے بانی فساد ہین کیا عجب ہو کہین اور جائین کسی طلسم سے رسم و راہ
پیدا کرین اور مدد لیکر آئین پھر صاحبقران زمان سے مقابلہ پڑے اُنکے پاس کچھ لشکر موجود ہی جسقدر
سرداران نامی و نامدار تھے وہ سب براے فتاحی طلسم گئے ہوئے ہین جبتک وہ لوگ صاحبقران
کے پاس واپس نہ جائینگے امیر کو تقویت نہوگی اور ہر ایک کے خیال سے دل پر ملال رہیگا اور جو
سب سے پہلے حاضر خدمت صاحبقران ہوگا وہ فخر کریگا اور سب سردارون کے نزدیک بھی
اُسکا رتبہ سب سے افضل ٹھہرایا جائیگا اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ اب دیر نہو اور اس جلسہ کو
ختم کرکے مین براے مقابلہ ہفت ہنر جاؤن اور اُسکو اسیر کرکے لاؤن پھر خدمت صاحبقران
مین چلنے کا عزم کیا جائے سامان سفر درست کرنے مین تھوڑا عرصہ ہوگا مجھے یہ خیال ہو کہ ایسا نہو
مین سب کے بعد پہونچون حکیم نے کہا اگر یہی خیال ہو تو آپکو اختیار ہو صحبت برخاست فرمایئے
تشریف لے چلنے کا سامان بھی سب درست ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے صحبت کو برخاست کیا اور
حکیم سے کہا سب لوگ اتنے دنون کے جاگے ہوئے ہین جبتک یہ لوگ جی بھر کے استراحت نہ کرلینگے
انکی خستگی دفع نہوگی حکیم نے بھی اس بات کو بہت پسند کیا اور سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ اپنے اپنے
گھرون مین جاکے آرام فرمائین اور اپنے لشکر مین اطلاع کرادی کہ دو روز سب لوگ استراحت کرین
تیسرے روز یہان سے کوچ ہوگا سب نے جو یہ خبر سنی چونکہ آٹھ روز کے جاگے ہوئے تھے سب
اپنے اپنے گھرون مین جاکے سوئے دو روز کے بعد اچھی طرح سے استراحت کرکے حکیم کے
پاس آئے شہنشاہ گوہر کلاہ سب کے منتظر تھے جب سب لوگ حکیم کے پاس آئے اور کیفیت بیداری
دریافت کی حکیم نے شاہزادے سے کہا اب کیا عزم ہو شہنشاہ نے کہا آج ہی یہان سے سفر کیجیے حکیم
نے عرض کی مجھے تھوڑی دیر کیواسطے اجازت دی جاوے کہ مین ایک امر ضروری کیواسطے جاؤن

شہنشاہ نے کہا آپ تشریف لیجایئے حکیم وہانسے اُٹھا جہان خُم لوح تھا وہان آیا لوح کو خم مین سے نکالا پھر شہنشاہ کے پاس آیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکے لوح گلے مین شاہزادے کے پہنادی شہنشاہ گوہر کلاہ کا رنگ فرط مسرت سے سرخ ہوگیا حکیم نے عرض کی خادم کے جانے کی ضرورت نہین ہر لشکر گران موجود ہر اپنے ہمراہ لیجایئے مین اگر آپ کے ہمراہ جاؤنگا تو ایک قسم کا خوف ہر کہ ہفت ہنر میرے مکان مین آکر سب کو قتل کریگا ایک یہان زندہ نہ بچیگا یون مجھسے عوض لیگا شہنشاہ نے کہا آپ کا جانا مناسب وقت نہین ہر بلکہ لشکر کو بھی یہین رہنے دیجیے میرا لشکر موجود ہر وہان سب لوگ پریشان ہونگے مین اب حسب ہدایت لوح کام کرونگا لوح اگر لشکر مین جانیکو بتائیگی تو لشکر کیطرف چلونگا ورنہ جو حکم ہوگا اُسپر عمل کرونگا حکیم نے کہا آپکو تنہا مین ہرگز نہ جانے دونگا لشکر کو ضرور ہمراہ لیجایئے اور تنہا جانا آپکے خلاف شان ہر کیونکہ راہ مین ہزارون طرح کے مکر جو ساحرون نے اور حکیمون نے بنائے ہین اُنسے بچنا بے واقفکار طلسم کی مجال نہین ہر گو آپکے پاس لوح طلسم موجود ہوگی مگر پھر بھی بغیر واقفکار طلسم کے اُن عجائب وغرائب سے بچنا بہت مشکل ہوگا شہنشاہ نے کہا اگر آپکی یہی خوشی ہر تو مجھے فوج کے ہمراہ لیجانے مین کیا عذر ہر مین صرف آپ کی راحت کے واسطے عرض کرتا تھا اور میرے واسطے تو لشکر وہان بھی موجود ہر یہانسے برائے راہبری دو ایک آدمی جو واقفکار طلسم ہونگے اُنکو لیلونگا زیادہ کی ضرورت نہین حکیم نے کہا اے شہریار مجھ ضعیف کی عرض کو قبول فرمایئے جسقدر رکھتا ہون اُسکو عمل مین لایئے شاہزادے نے کہا مجھے کچھ انکار نہین آپ جسقدر لوگ میرے ہمراہ کرین مین ہرگز انکار نہ کرونگا حکیم نے فوج کو حکم دیا کہ شہریار کے ہمراہ جاؤ سب فوج تیار ہوکے شہنشاہ کے ہمراہ ہولی شاہزادے نے اُسی روز وہان سے کوچ کیا اور حکیم نے کہا آپ راہ مین جاکر لوح ملاحظہ فرمایئے گا شہنشاہ نے قبول کیا وہان سے روانہ ہوئے جب وہانسے تین کوس نکل گئے تو لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اگر خدا اپنا فضل وکرم کرے اور لوح طلسم ملے تو طلسم کشا کو لازم ہر کہ اپنے ہمراہیون سے ملکر معلم طلسم کی رہائی کی تدبیر کرے اور زندان خانۂ طلسمی مین داخل ہو کہ قیدیون کو رہا کرے شہنشاہ گوہر کلاہ مع جملہ سپاہ اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ہفت ہنر کی تحریر کیجاتی ہر

کہ یہ جو لشکر کو لیکر عین گرمی جنگ سے فرار ہوگیا دو روز کے بعد اپنے مکان مین آکر پہونچا وزرا کو بلایا سب سے کہا میری سپاہ نے مجکو کسقدر ذلیل کرایا ان لوگون سے مجکو یہ امید نہ تھی کہ معرکۂ کارزار سے اسطرح بھاگین گے مگر ان سب نے غضب کیا مجکو بھی اُسوقت سوائے چلے آنے کے اور کوئی بات بن نہ پڑی مگر اسوقت میرے دل کی کیفیت یہ ہر کہ طلسم کشا کے سامنے جانیکو جی نہین چاہتا شرم دامنگیر ہر جب وہ میری صورت دیکھے گا تو کیا کہیگا اپنے دل مین یہی خیال کریگا کہ یہ کیسا بادشاہ طلسم ہر کہ تاب مقابلہ نہ لاسکا اور میرے سامنے سے فرار ہوگیا اور کیا عجب ہر کہ خلاصہ میرے منھ پر کہدے اگر اُسنے صاف صاف میرے منھ پر کہدیا تو اُسوقت مجھے سوائے خودکشی کرنے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا وزرا نے کہا اے شہریار آپ ایسی باتون کو عبث خیال مین لاتے ہین یہ جنگ مین ضرور ہوتا ہر کہ اپنی جان

دشمن کے ہاتھ سے بچائی جائے خواہ کسی صورت سے ہو ہفت ہنر نے کہا اسکو اپنے مقام پر بھیج دو
اگر طلسم کشا کبھی نہ مانیگا نہیں کہے گا مجھسے لڑ نہ سکے مجبور ہو کے بھاگ گئے وزرا نے کہا آپ ابکی بار پھر
لشکر کشی کیجیے جو لشکر علاقہ جات پر موجود ہے اُسکو اطلاع دیجیے کہ سب جگہ سے فوجین آ کے جمع ہون ہفت ہنر
اس بات کو سنکر خاموش ہوا دیر تک فکر مین رہا آخر کو اس رائے کے خلاف نہوا سب سے کہا آپ لوگ
خطوط علاقہ جات مین روانہ کیجیے سب جگہ سے فوجین آجائین وزرا نے اُسیوقت خطوط روانہ کیے سب جگہ سے فوجین
چلین آٹھ دن تک فوجین آئین نوین روز ہفت ہنر نے پھر لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ کیا اور تلاش مین
شہنشاہ کے روانہ ہوا انکو تو راہ مین چھوڑ دیجیے کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت شہنشاہ گوہر کلاہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ شاہزادہ جو لوح لیکر روانہ ہوا اپنی فوج کے قریب آ کے پہونچا یہان سب سردارون نے یہ رائے
کر لی تھی کہ بارگاہین وغیرہ یہین رہین اور سرداران نامی شاہزادے کی تلاش مین روز جایا کرین جبتک
پتہ خلاصہ نہ معلوم ہو یہان سے کوچ کا سفر نہ کیا جائے اور ہر ایک سردار دن بھر تلاش کرے بعض شب کو
بھی اسی تجسس مین نکل جایا کرین سردار اسی فکر مین شب و روز سرگردان رہتے تھے ایک روز سب نے
مجبور ہو کے یہ رائے کی کہ چند آدمی تو یہان محافظت کیواسطے رہین اور جسقدر لشکری ہین سب شہریار
کی تلاش مین روانہ ہون مختصر اسباب سفر اپنے ہمراہ لے لین کہ بار کی زحمت نہو سب لوگ اُسی دن مختصر
اسباب سفر ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوئے کچھ لوگ برائے محافظت وہان چھوڑ دیئے کچھ دور لشکر سے
نکل کے گئے تھے کہ صحرا سے گرد اُڑی سب نے کہا ہفت ہنر پھر لشکر کشی کر کے آتا ہے یقین ہے ابکی بار
اسکے ساتھ پہلوان بہت سے ہون اور کیا عجب ہے جو بڑی لڑائی پڑے سب نے کہا خدا مالک ہے
مگر مناسب یہ ہے کہ اسکی آمد کی کیفیت دیکھکر لشکر کیطرف پلٹ چلین یہ کہہ رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بصد شوکت وجاہ سپاہ گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین سب
سردار شاہزادے کو دیکھکر خوش ہو گئے آگے بڑھے استقبال کر کے شہنشاہ کو لائے سب حال دریافت
کیا شاہزادے نے کل کیفیت بیان کر دی لوح دیکھکر سب سردار بہت خوش ہوئے شہنشاہ اپنے لشکر مین تشریف
لائے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز زندانخانہ طلسمی کیطرف روانہ ہوئے لوگ واقفکار طلسم ہمراہ
تھے اور کتاب طلسم اور لوح طلسم بھی پاس تھی دوسرے روز زندانخانہ کے قریب پہونچے ایک نامہ داروغہ
زندانخانہ کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے داروغہ زندانخانہ آگاہ ہو کہ ہم اس طلسم مین برائے فتاحی
آئے ہین اور بفضل خدا سے لوح طلسم بھی حاصل کر لی ہے ہمنے سنا ہے کہ معلم طلسم یہان اسیر ہے اور علاوہ اُسکے
بڑے بڑے شاہان جلیل القدر مقید ہین لہذا تمھین لازم یہ ہے کہ سب کو لیکر ہمارے پاس آؤ اگر اسکے خلاف
کروگے تو ہم سب کو خود آکے رہا کرینگے جب یہ نامہ تیار ہوا ایک سوار کے ہاتھ داروغہ کے پاس روانہ
کیا داروغہ نے جو یہ نامہ دیکھا کہا مین مقابلہ کرونگا بلکہ نامے کی پشت پہ بھی لکھدیا کہ مین جب آپ سے
مقابلہ نہ کر سکونگا تو سب کو لیکر آپ کے پاس آؤنگا یہ لکھکر اُسی سوار کو دیا سوار شہنشاہ کے پاس آیا
شاہزادے نے جواب کو دیکھکر فرمایا کل یہانسے زندانخانہ کیطرف چلینگے یہ باتین ہو رہی تھین کہ
ہرکارے بارگاہ شہنشاہ کے اندر آئے رسم دعا بجالائے عرض کی داروغہ زندانخانہ نے طبل جنگی

بھوایا ہے اُسکا ارادہ ہے کہ ہنگام صبح میدان کارزار مین نکلکر معرکہ آرا ے نبرد ہو شہنشاہ گوہر کلاہ نے
کہا بہت اچھی بات ہے ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی
پر چوب پڑی دونون طرف تیاریان ہونے لگین شب بھر بہادران نامی مصروف سامان جنگ رہے جب
شہنشاہ زرین پوش مشرق تخت نہ برجدی پر جلوہ فرما ہوا اور سیاہی شب دفع ہوئی شہنشاہ گوہر کلاہ نے
فریضہ سحری کو ادا کیا سلاح جنگ طلب فرمائے خادم سلاح کی کشتیان لیکر حاضر ہوئے شہنشاہ نے سلاح جسم پر آراستہ
کیے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے دیر سے حاضر تھے فوج بھی استادہ تھی شہنشاہ نام
خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے اُسطرف سے داروغہ
زندانخانہ اپنی فوج کو ہمراہ لیکر آیا جانبین کے لشکرون کی جب صف بندی ہو چکی تو نقیبون نے بڑھکے
نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے داروغہ ساحر تھا اپنا تخت آگے بڑھا کے لایا آواز بلند کہا اے طلسم کشا
یہ نہ جاننا کہ مین خالی سحر ہی جانتا ہون میرے پاس فوج بھی بیشمار ہے اگر تو مجھسے مقابلہ کریگا تو ہرگز فتح نہ پائیگا
شہنشاہ نے فرمایا زیادہ گوئی سے کچھ حاصل نہوگا اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو یا خود میدان مین آیا کسی دلاور
پہلوان کو بھیج داروغہ پیچھے ہٹا اپنی فوج کے پہلوانون کیطرف دیکھا ایک پہلوان یلداق نامے اسکی صف
سے نکلا قریب آکے اجازت میدان طلب کی داروغہ نے اسکو اجازت دی یلداق میدان مین آیا لشکر
اسلام سے بھی ایک پہلوان طہماس ثالث نامے نکلا اسکے مقابلے کیواسطے گیا یلداق نگاورزن ہوا
نیزے کا وار کیا طہماس ثالث نے اسکے وار کو خالی دیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی رہی جب دونون مین
ایک کو بھی نتیجہ نہ حاصل ہوا تو مجبور ہوکر گرز اُٹھائے دیر تک گرز بازی رہی اسمین بھی کچھ فائدہ فریقین کو
حاصل نہوا گرز بھی پھینک دیئے تلوارین کھینچکر عازم پیکار ہوئے طہماس کے سر پر یلداق نے وار کیا اسنے
سپر پر اسکے وار کو روکا تلوار جو سپر پر پڑی طہماس نے ادبھر لگائی تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے اُسی حالت
مین یلداق نے دوسری تلوار جو اسکے پاس موجود تھی کھینچی چاہتا تھا وار کرون مگر طہماس نے اسکی
گردن پر وار کیا سپر اسنے اُٹھائی مگر سپر سے بھی وار نہ رکا تیغ گردن پر آئی گردن لیکر زمین پر گری لشکرون
سے صداے تحسین بلند ہوئی طہماس خوش ہوا شہنشاہ گوہر کلاہ نے بھی بہت تعریف کی طہماس نے
جھک کے سلام کیا مگر داروغہ نے جو یہ کیفیت دیکھی دوسرے پہلوان کیطرف اشارہ کیا کہا ابتو میدان
مین جا اس پہلوان کا سر کاٹ لا وہ بھی میدان مین آیا طہماس کے ہاتھ سے قتل ہوا اسیطرح دس
پہلوان آئے اور طہماس نے سب کو قتل کیا جب داروغہ مجبور ہوا تو اسنے اپنی تمام فوج کو اشارہ کیا
کہ سب ملکر ٹوٹ پڑو اور اس پہلوان کو جسطرح بن پڑے گرفتار کرلو سارا لشکر طہماس پر ٹوٹ پڑا لشکر
اسلام نے جو یہ کیفیت دیکھی سب تلوارین لیکر پہونچ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک آپسمین جنگ
رہی جب اہل اسلام نے زیر تیغ رکھ لیا تو کفار تاب مقابلہ نہ لائے گریزان ہوئے اہل اسلام
نے تعاقب کیا زندانخانہ تک ان سب کو پسپا کر لیگئے جب سب نے دیکھا کہ اب مسلمان ہمارا تعاقب نہ چھوڑینگے
اور جان نہ بچیگی تو مجبور ہوکے سب نے پناہ طلب کی شہنشاہ گوہر کلاہ نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی رکا
داروغہ ہاتھ باندھ کے خدمت شہنشاہ مین حاضر ہوا عرض کی اے شہریار میری خطا کو معاف فرمایئے
مین اسلام قبول کرتا ہون مین نے خدمت والا مین بذریعہ عرضی کے گذارش کی تھی کہ جب تاب مقابلہ

نہ لاؤنگا تو اسیران زندان خانہ کو حاضر خدمت کرونگا اب حضور یہانتک تشریف لائے ہین غریب خانہ
بہت قریب ہی تشریف لیچلیین اس غلام نو کی دعوت قبول کرین شہنشاہ داروغہ کے ہمراہ اسکے مکان پر گئے
داروغہ نے تمام لشکر کی دعوت کی ایک شب شہنشاہ اُسکے مکان مین مع لشکر مقیم رہے دوسرے روز
زندانخانہ مین تشریف لیگئے داروغہ بھی ہمراہ گیا شہنشاہ نے پیشتر معلم طلسم کو رہا کر اکیا زبان سے
لنگر دور کیا ہونٹھ کھولے معلم نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لائے ہین ہاتھ باندھکے عرض کی
اے شہریار آپ نے اسوقت مسیحائی فرمائی مین اس آفت مین مبتلا تھا کہ مجکو اپنی زندگی ناگوار تھی شکر ہی
کہ آپ اسوقت تشریف لائے پھر شہنشاہ نے اور اسیرون کو رہا کیا سب کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے
سب نے اسلام قبول کیا شاہزادہ ایک روز وہان رہا دوسرے روز لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا
کہ اب طرف خزانہ طلسم کے جاؤ اور گنج طلسم اپنے قبضے مین لو راہ مین ہفت ہنر سے مقابلہ پڑیگا
اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو فتح پاؤگے شہنشاہ اُسی روز وہان سے براے مقابلہ ہفت ہنر
روانہ ہوے کہ ذکر اسکا ابھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ہفت ہنر کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو دوبار لشکر جمع کرکے براے مقابلہ شہنشاہ روانہ ہوا اسکو راہ مین خبر پہونچی کہ طلسم کشا نے
لوح پر قبضہ کر لیا اور حکیم لوحدار نے اطاعت قبول کی ہفت ہنر کو تعجب ہوا سب سے کہا بڑے حیرت
کی بات ہی کہ میرے معتبر لوگ جنھین مین اپنا بزرگ اور مددگار جانتا ہون وہ سب طلسم کشا کے شریک
ہوے جاتے ہین کیا طلسم کشا کے پاس سحر ہی جو سبکو اپنا مطیع بنا لیتا ہی اگر اُسکے پاس لوح موجود ہی کسکی مجال ہی جو سحر
وحکمت کے ذریعہ سے اس سے مقابلہ کرسکے سواے اسکے کہ تیغ ونیزے کی لڑائی ہو سب نے کہا
آپ خاطر جمع رکھیے جب میدان جنگ مین مقابلہ پڑیگا تو سب کیفیت آئینہ ہو جائیگی ہم طلسم کشا کو اسیر
کر لینگے ہفت ہنر نے کہا مجھے یہ یقین نہین کیونکہ اُسکے برابر جری ابھی مین کسیکو نہین پاتا ہون
وہ جرأت وہمت مین بھی یکتا ہی اگر مقابلہ پڑ جائیگا تو جان بچانا مشکل ہوگی یہ باتین کرتے ہوے ایک
صحرا مین پہونچے ہفت ہنر نے کہا آج اس صحرا مین قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے لشکر وہین
ٹھہرا بارگاہین استادہ ہوگئین ہفت ہنر اپنی بارگاہ کے آگے کھڑا ہو کر صحرا کیطرف دیکھنے لگا کچھ دیر
ہوئی تھی کہ اُسی جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ہفت ہنر نے کہا معلوم ہوتا ہی کسی کا لشکر آتا ہی یہ کہکر
ہرکارون کو بلایا کہا جاکر دریافت کرو کہ یہ لشکر کسکا آتا ہی اگر ہمارے یہانکے کسیکا لشکر ہو تو آنے دینا
اور اگر کسی اور کا لشکر ہو تو ہمین فوراً اطلاع دینا ہرکارے روانہ ہوئے قریب لشکر پہونچے وہان
شہنشاہ کو دیکھا خوف کے مارے وہان بھی نہ ٹھہرے بھاگ کے ہفت ہنر کے پاس آئے کہا
طلسم کشا کا لشکر ہی ہفت ہنر نے جو نام طلسم کشا کا سنا اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا گھبرا کے کہا ارے
سب لوگ مسلح ہو مین ابھی طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا سب نے جلدی جلدی ہتھیار جسم پر آراستہ کیے گھوڑون
پر سوار ہوے ہفت ہنر سبکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھا قریب لشکر شہنشاہ پہونچے ہفت ہنر نے
اپنا تخت آگے بڑھا کے چاہا کہ شہنشاہ پر وار کرون مگر شاہزادے نے اسکو پہچان کے تلوار اسکی گردن

پر لگائی کہ سر کٹ کے زمین پر گرا لشکر مین اسکے تہلکہ پڑ گیا بعض جرأت کر کے شہنشاہ کیطرف بڑھے جب
لشکر اسلام نے سب کو زیر تیغ رکھ لیا تو مجبور ہو کے سب نے امان طلب کی شہنشاہ نے سب کو پناہ دی
لشکری حاضر خدمت ہو کر مسلمان ہوئے شاہزادے نے وہین خیمہ بر پا کرایا ایک شب اُس صحرا مین قیام
فرمایا دوسرے روز خزانہ طلسمی مین آکر مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا اور جو تحفہ جات وہان تھے
معلم طلسم نے بتائے سب شاہزادے کے پاس آئے ایک روز وہان بھی فروکش ہوئے دوسرے روز وہان سے
حکیم سلطان الاطبا کے مکان پر آئے حکیم بہت خوش ہوا شاہزادے کو مبارکباد دی ایک جلسہ اسکی
تہنیت مین مقرر کیا شہنشاہ نے حکیم سے کہا آپکی کیا راے ہے ہم مین اس طلسم کی حکومت کسکے سپرد کرون
اگر آپ یہان تشریف رکھنا گوارا فرمائین تو یہ حکومت آپکو مبارک ہو مین ایک روز یہان اور رہونگا حکیم
نے کہا اے شہریار مین ایک مدت سے مشتاق زیارت صاحبقران نامدار ہون مین اس سلطنت کو لیکر
کیا کرونگا مجھے سو سلطنتون سے بہتر ہو کہ زیارت سے صاحبقران نامی کے مشرف ہون اور اُنکے
ہمراہ بیت اللہ جاؤن شہنشاہ نے معلم طلسم سے کہا معلم نے بھی انکار کیا جب شاہزادہ مجبور
ہوا تو ایک مرد بزرگ کو جو اُس طلسم کی حکومت کا مستحق بھی تھا اپنی طرف سے حاکم قرار دیکر سب اہالیان
طلسم کو اطلاع کرائی ایک جلسہ عیش منعقد کیا جب اُس روز سب جمع ہوئے تو شہنشاہ گوہر کلاہ نے
ایک تاج زرین اُس مرد کے سر پر رکھا اور سب سے کہا کہ آپ لوگ آج سے انکو اپنا افسر خیال کیجیے گا
اور آنکی خلاف مرضی کوئی کام نہ کیجیے گا مثل میرے انکی اطاعت و فرمانبرداری مین مصروف رہیے گا
سب نے قبول کیا شاہزادے نے جلسہ برخاست کیا حکیم سلطان الاطبا سے کہا اب تشریف لیچلیے
حکیم نے سامان سفر درست کیا اور ملکہ کو بھی ہمراہ لیا شاہزادہ بصد جاہ و حشم لشکر گران ہمراہ لیکر وہان سے
جانب لشکر صاحبقران طرف طلسم فیروزیہ کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب دو کلمے داستان حالات عنوان شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کے کہ لشکر گران ہمراہ لیکر حسب ہدایت لوح آگے جاتے ہین اور ملک قیصر صاف باطن اپنے تختگاہ کی طرف سے لشکر بیشمار ساتھ لیے ہوئے مع گرگین و رشت جنگال حاکم شہر گردستان و ساکنان شہر مذکور کے مقابلہ شاہزادۂ بدیع الملک کے واسطے آتا ہے باقی حالات متعلقہ داستان ہذا

چہرہ منشیان حالات جنگ و محرران کیفیات طلسم و نیرنگ حال شوکت مآل بدیع الملک نوجوان
اسطرح بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بدیع الملک نوجوان لشکر گران ہمراہ لیکر طلسم لوح سے
روانہ ہوئے تھے اور قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مراۃ العدم بھی شہر گردستان کے سب
پہلوانون کو علاوہ اور لشکر گران کے اپنے ساتھ لیکر براے مقابلہ بدیع الملک چلا تھا اسکے وزرا
نے تھوڑی دور کے بعد اسکو راے دی کہ آپ کا اسطور پر جانا مناسب نہین ہے بیشتر آپ اسکی خبر

منگائین کہ طلسم کشا کہان ہی اور کسطور سے آتا ہی جب اُسکی کیفیت معلوم ہو جائے تو آپ بھی اُسیطور
سے تشریف لیجائیے قیصر صاف باطن نے اس راے کو پسند کیا اور چند ساحر ہر ایک جانب روانہ کیے
سب سے تاکید کر دی کہ جہانتک ہو بہت جلد طلسم کشا کے حال سے ہمین آگاہ کرنا سب ساحر اس سے
وعدہ کر کے روانہ ہوئے بعض جو اور اور سمتون کو روانہ ہوئے تھے اُنکے ذکر کی ضرورت نہین مگر
جو ساحر خاص اُس طرف روانہ ہوئے تھے جسطرف سے بدیع الملک تشریف لاتے تھے تین دن
تک یہ ساحر چلے چوتھے روز ایک میدان مین پہونچے تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دیکھا ایک طرف سے
گرد اُڑتی معلوم ہوتی ہی ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہی جو لوگ ہمارے ہمراہ روانہ ہوئے تھے وہ بھی
اسی طرف آ گئے یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم آتا ہی ساحر تو سحر کر کے بلند
ہو گئے اور لشکر قریب آنے لگا جب لشکر بہت نزدیک پہونچ گیا تو سب نے دیکھا کہ بدیع الملک نوجوان
بصد شوکت و شان لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے آتے ہین ساحر جاہ و حشم شاہزادے کا دیکھکر دنگ ہو گئے
آپسمین کہا یہ جوان بھی بڑا اقبالمند ہی دیکھو کیسے کیسے مصائب اس طلسم مین آکر اُٹھائے مگر پھر یہ جاہ و
حشم ملا یقین ہی کہ یہ اس طلسم کو فتح کر لے کیونکہ ابتو اسنے لوح بھی پائی ہی جبتک لوح حاصل نہین کی تھی اُسوقت
تک اسکی کیا کیفیت تھی جواب باتین ظہور مین آتی ہین یہی جب بھی تھین سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہی جرأت و
قوت ایسی پائی ہی کہ کوئی اسکا مقابلہ نہین کر سکتا صورت ایسی ہی کہ طلسم کی شاہزادیان بدل و جان اُسپر
فریفتہ ہوتی ہین اُنکی وجہ سے بہت سے کام نکلتے ہین بعض ساحرون نے کہا یہ لوگ خدا پرست ہین
انکی تعریفین ہر شخص سے سننے مین آتی ہین بڑے تعجب کی بات ہی کہ یہ سامری و جمشید کو برا کہتے ہین
مگر سامری و جمشید انکے واسطے کوئی برائی نہین کر سکتے ہین ہمیشہ یہ لوگ مظفر و منصور رہتے ہین
ایک ساحرون نے جو یہ بات سنی سب نے خیال کیا کہا ہان ایسے ہی خیالات بعض وقت ہمین بھی آتے
ہین مگر بوجہ مذہب کے کچھ نہین کہ سکتے کیا کرین ایک بات تو ہی کہ سامری و جمشید مین قدرت باقی
نہین ہی اگر اُنہین کچھ بھی قدرت ہوتی تو ان لوگون کو برباد کر دیتے اور جو لوگ سامری پرست ہین
اور خداے نادیدہ کو نہین پہچانتے ہین وہ ان لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہین انہین کا کوئی
سردار اعلی کسی سامری پرست کے ہاتھ سے قتل نہین ہوا یہ باتین جو آپسمین ہوئین سب کے اعتقاد
سامری و جمشید کیطرف سے ہٹ گئے آپسمین کہا مناسب یہی ہی کہ ان لوگون کی پرستش ترک کر کے اب خداے
نادیدہ کی خدائی پر ایمان لائین اور اسی جوان کی اطاعت قبول کرین کیونکہ اسکے یہان کے ملازمین
کیسے خوشحال معلوم ہوتے ہین یہ قدردان اہل جوہر ہی سب متفق الراے ہو کر چلے بدیع الملک
نوجوان دور نکل گئے تھے لشکر اُسطرف سے جا رہا تھا کہ ساحرون نے ملازمین لشکر سے کہا ہم لوگ
چاہتے ہین کہ تمھارے آقاے نامدار کی اطاعت کرین ہمین اپنے آقا تک پہونچا دو ملازمین شاہزادہ
بدیع الملک نے جواب دیا کہ تم ہمارے ہمراہ چلو جب لشکر کسی جا پر قیام کریگا تمھین آقاے نامدار
کی خدمت مین لیچلین گے وہ تمھین بعزت و حرمت اپنے لشکر مین رکھین گے ساحر لشکر بدیع الملک
کے ہمراہ ہوئے لشکر چلا ایک صحراے پر فضا راہ مین ملا بدیع الملک کو آب و ہواے صحرا پسند ہوئی
لشکر کو رکا بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا اُسیوقت خادمون نے بارگاہین استادہ کین شاہزادہ ابھی

بارگاہ مین داخل ہوا اور سب لوگ بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے تھوڑی دیر سب نے استراحت
کی پھر دربار کا وقت آگیا سب لوگ طرف بارگاہ بدیع الملک کے روانہ ہوئے یہ ساحر جنکے پاس تھے
اُن لوگون نے کہا اب وقت وہان چلنے کا آگیا ہی چلو تمھین خدمت مین آقاے نامدار کی لیچلین مگر اسقدر
خیال رہے کوئی بات خلاف ادب زبان سے نہ نکالنا جو کچھ وہ فرمائین اُسکو بدل وجان قبول کرنا ساحرون
نے جواب دیا ہم لوگ بھی بادشاہ کے ملازم ہین آداب خسروانہ سے خوب واقف ہین آپ ہمکو اپنے ہمراہ
لیچلین یقین ہی کہ آقاے نامدار بہت مسرور ہون سرداران بدیع الملک ساحرون کو ہمراہ لیکر طرف
بارگاہ بدیع الملک کے چلے در دولت پر پہونچے دربانون نے جو غیر آدمیون کو آتے ہوئے دیکھا
کہا تم لوگ کون ہو کہان سے آئے ہو سرداران بدیع الملک نے کہا یہ مشتاق قدمبوسی آقاے نامدار
ہین انکو جانے دو دربانون نے کہا جبتک ہم انکی اطلاع نہ کرینگے اُسوقت تک انھین اندر نہ جانے
دینگے آپ لوگ تشریف لیجائین اور انکی اطلاع ہم کرتے ہین سردار مجبور ہو کر بارگاہ کے اندر آئے
دربانون نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا اندر جا کر اطلاع کرو کہ سات ساحر اشتیاق قدمبوسی
مین حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے واسطے کیا حکم ہوتا ہی چوبدار اندر آئے ہاتھ اُٹھا کے
دعا وثناے شاہی بجا لائے عرض کی سات ساحر براے قدمبوسی حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی
ہین کیا حکم ہوتا ہی سرداران بدیع الملک پہلے ہی ان سب کی تقریب کر چکے تھے چوبدارون نے
جو عرض کی بدیع الملک نے فرمایا سب کو اندر بلا لو چوبدار باہر آئے ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گئے ساحرون نے جو زینت بارگاہ کو دیکھا شاہان روم وچین کے تختگاہ سے زیادہ پایا متحیر ہو کر
چارون طرف دیکھنے لگے آگے بڑھ کے بدیع الملک کو سلام کیا پاے مبارک کو بوسہ دیا ہاتھ
باندھ کے سامنے کھڑے ہوئے عرض کی ای شہریار ہم لوگ آپکی خدمت مین اپنی عمر بسر کرینگے ہمین کلمۂ
طیبہ تعلیم فرمایا جاوے بدیع الملک نے اُسیوقت سب کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ساحر ایمان لائے
بدیع الملک نے اُسیوقت سب کو حمام مین بھیجا شاہزادے کی سرکار سے خلعت پرزر عنایت ہوا
ساحرون نے بعد غسل وہی پوشاک پہنی پھر دربار مین حاضر ہوئے بدیع الملک نے انھین باعزاز
تمام بیٹھنے کی اجازت دی ساحر دربار مین بیٹھے بدیع الملک نے فرمایا اپنی کیفیت بیان کرو ساحرون
نے عرض کی ای شہریار ہم لوگ قیصر صاف باطن کے ملازم ہین خاص اسواسطے اس طرف آئے
تھے کہ آپ کے حالات سے قیصر کو مطلع کرین اور بہت سے ساحر بھی چارون طرف گئے ہوئے ہین
مگر وہ اس نعمت عظمی سے جو غلامون نے پائی ہی محروم رہینگے جب ہم لوگ اس صحرا مین پہونچے
بدرجۂ کمال خستہ تھے ایک درخت سایہ دار کے نیچے دم لینے کی غرض سے ٹھہرے کہ صحرا سے گرد
اُڑتی ہم لوگ اُسطرف مخاطب ہوئے گمان سب کا یہ تھا کہ شاید ہمارے ہمراہی آتے ہین مگر جب
دامن گرد شگافتہ ہوا تو لشکر ظفر پیکر نظر پڑا آپ کے جاہ وتجمل نے غلامون کے دلون سے اعتقاد
مذہب ساحری پرستی کھو دیا اور کیفیت ساحری وجمشید صاف معلوم ہو گئی کہ انمین کسی طرح کی قدرت
وقوت نہین ہی ہم سب نے صلاح کی کہ کسی طور سے خدمت والا تک پہونچین اور شرف قدمبوسی سے مشرف
ہون جب کچھ نہ بن آیا تو مجبور ہو کے آپ کے ملازمین سے عرض حال کی اُن لوگون نے یہ صلاح

دی کہ جب آقاے نامدار کسی جا پر قیام فرمائینگے اُسوقت ہم لوگ تمکو خدمت مین لیجائینگے غلام وہان سے ہمراہ لشکر ظفر اثر تھے اب یہان قیام فرمایا اس زمین کو رشک گلزار ارم بنایا غلامون کے طالع یاور تھے کہ شرف خدمت گذاری ملا گل تمنا کھلا بدیع الملک ان لوگون کی گفتگو سنکر بہت خوش ہوئے اور قیصر صاف باطن کا نام سنکر فرمایا کہ قیصر آجکل کہان ہی ساحرون نے عرض کی وہ شہر گردستان کے باشندون کو مع لشکر گران لیے ہوئے آپ کے مقابلے کے واسطے آتا ہی یقین ہی کہ اب اور ساحرون کو خبر کیواسطے اس طرف بھیجے کیونکہ اور سب اطراف کے ساحر تو واپس آگئے ہونگے اس جانب سے جب کوئی نہ جائیگا تو مجبور ہوکر وہ اور ساحر اس طرف روانہ کریگا جب آپکی کیفیت سے اُسکو آگاہی ہوگی تو لشکر کو لیکر اسطرف آئیگا بدیع الملک نے فرمایا ہم خود اُسطرف چلتے ہین وہین ملاقات ہو جائیگی ساحرون نے عرض کی وہ بہت نازان ہی ابکی بار اُسکے ساتھ فوج بہت ہی اور اُسکو بڑا امید ہی کہ مین ابکی بار لڑکے فتح پاؤنگا وجہ یہ ہی کہ شہر گردستان کے سب پہلوان اُسنے بلائے ہین اور گرگین و رستت چنگال مع اپنے چارون پہلونشینون کے آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی اگر وہ اپنے ہمراہ تمام دنیا کو بھی لیکر آئیگا تو کیا بنائیگا ساحرون نے عرض کی جو پہلوان گردستان کے یہان آکر زیر ہوئے قیصر صاف باطن کو بڑا تعجب ہوا آپکی مدح وثنا بہت کی لوگون نے بھی سمجھایا کہ اب جنگ موقوف رکھیے اگر ہو سکے تو طلسم کشا سے صفائی کر لیجے مگر قیصر نے کہا مجکو شرم آتی ہی مین ہرگز طلسم کشا سے امان طلبی نہ کرونگا ابکی بار آخری کارزار قیصر کی ہی وہ خود کہتا تھا کہ اگر ابکی بار میری فتح نہوگی تو طلسم کشا سے صفائی کر لونگا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی مین ایک روز اور یہان قیام کرونگا کل کچھ سامان درست کرنا ہی پھر اُسکی طرف روانہ ہو جاؤنگا لشکر مین بھی شاہزادے نے اطلاع کرا دی کہ سب لوگ اسباب سفر درست کر لین ایک ہی روز یہان قیام ہوگا سب نے ضروری چیزین خریدنا شروع کین اور جو جو باتین متعلق سفر تھین سب درست کی گئین ایک روز بدیع الملک نے اُس صحرا مین قیام فرمایا دوسرے روز لشکر گران لیکر وہان سے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر صاف باطن کی عرض کیجاتی ہی

کہ اسنے جو ساحرون کو براے تلاش بدیع الملک روانہ کیا سب ساحر واپس آئے قیصر سے سب نے آکے کہا ہمنے بہت دور طلسم کشا کو تلاش کیا مگر پتہ نہ ملا قیصر کو یہ گمان ہوا کہ وہ لوح کیواسطے آیا تھا لوح پا گیا اپنی راہ لی یقین ہی جب لوح سے اُسکا کام نکل جائے تو پھر اس طلسم مین آئے ساحرون نے کہا اور لوگ جو ہمارے گئے تھے اور جانب شرق روانہ ہوئے تھے وہ ابھی تک واپس نہین آئے قیصر نے اُنکے نام دریافت کرکے اُسیوقت سحر کے ذریعہ سے کیفیت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ زندہ ہین اور بڑے عیش مین ہین قیصر کو کمال تعجب ہوا سمجھا وہ لوگ اپنے گھر چلے گئے سب نے میرا حکم نہ مانا اور حیلہ کیا دو ایک روز کے بعد آئینگے کہدینگے کہ طلسم کشا ہمین نہین ملتا یہ سوچ کے قیصر نے اور ساحرون کو روانہ کیا کہ پہلے اُنکے مکان پر جانا اگر مکان پر ملا قات

نہو تو اُنکو تلاش کرکے لانا اور طلسم کشا کا پتہ لگانا اگر ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر نہ آؤ گے تو بہت
پچتاؤ گے ایک کو تم مین سے زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا ساحر لرزان و ترسان وہان سے
روانہ ہوئے دو تین روز برابر تلاش کیا جب کہین پتہ نہ ملا تو تھک کے ایک کوہ پر بیٹھے کہ سامنے
سے گرد اُڑی لشکر نمودار ہوا سب نے دیکھا کہ طلسم کشا بصد شوکت لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے
آتا ہی ساحرون نے کہا ایک پتہ تو معلوم ہوا اب جان بچنے کی امید ہوئی اُن ساحرون کے نسبت
کوئی حیلہ کر دینگے اور طلسم کشا کی خبر جو مفصل بیان کرینگے سلطان خوش ہو جائینگے ہم خلعت و انعام پائینگے
ساحر کوہ پر بیٹھے یہ باتین کر رہے تھے کہ لشکر بدیع الملک قریب آ گیا سب نے دیکھا کہ وہ ساحر جنکو قیصر
نے خبر منگانے کو روانہ کیا تھا لشکر کے ہمراہ ہین یہ ساحر خوش ہوئے آپسمین کہا کہ ان لوگون کا پتہ بھی معلوم
ہوا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کر لی ہی یہ لوگ تو یہ باتین کر رہے تھے کہ جو ساحر پہلے خبر
کیواسطے آئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے اُنکی نگاہ اُن لوگون پر پڑی سب نے کہا معلوم ہوتا ہی یہ سب
ہماری خبر کیواسطے آئے ہین اب یہانسے جائینگے جو اسوقت دیکھ رہے ہین سب کہ سنائینگے قیصر
کو حال آقاے نامدار معلوم ہو جائیگا وہ سب انتظام ابھی سے کر لیگا مناسب وقت یہ ہی کہ انکو زندہ
نہ چھوڑو یا قتل کر دو یا مسلمان بناؤ یہ صلاح کرکے ساحر لشکر سے الگ ہوئے اُس کوہ پر آئے ان ساحرون
نے جو دیکھا کہا تم لوگ یہان کس کام کیواسطے آئے تھے اور یہان آکے تمنے کیا کیا کہ اپنا مذہب
بھی کھو دیا بزرگون کا نام ڈبو دیا تمھین ایسا لازم نہ تھا ساحران اسلام نے جواب دیا کہ اگر تمھین اپنی
جان عزیز ہی تو ہمارے آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرو ساحرون نے کہا ہم ہرگز اطاعت
اُنکی قبول نہ کرینگے اور اپنا مذہب نہ بدلینگے بلکہ تمھین بھی اسیر کرکے سلطان کے پاس لیجائینگے سزا
دلائینگے یا تو تمھین پھر سامری پرست بننا پڑیگا یا تم قتل کیے جاؤ گے ان لوگون نے جو یہ سنا کہا تمھاری
کیا مجال جو ہمین گرفتار کرکے لیجاسکو قیصر کے ساحرون نے سحر کیا ان لوگون نے اُس سحر کو دفع کیا
اپنا سحر کیا دیر تک سحر ہوئے جب دونون طرف کے ساحر عاجز ہوئے اور سحر نے ایک کے دوسرے
کو کچھ گزند نہ پہونچایا تو مجبور ہو کر تیغہ میان سے لیے اور تیغہ چلنے لگا ساحران اسلام نے تھوڑی دیر
مین سب کو قتل کر کے ڈالدیا اپنے تیغہ میانون مین رکھے کوہ سے اُترے سب کے سر کاٹ لیے
تھے بدیع الملک کی خدمت مین آئے سر دکھائے شاہزادے نے فرمایا یہ سر کسکے ہین ساحرون نے عرض کی قیصر
کو آپکی خبر منگانے کی بڑی ضرورت ہی سات ساحر اور آئے تھے ایک کوہ پر بیٹھے تھے ہم لوگون نے دیکھا اس ارادے
سے آئے ہین ہم اُنکے پاس گئے کہ یہ بھی ایمان لائین مگر انھون نے ہمارا کہنا قبول نہ کیا آمادہ جنگ ہو گئے ہم لوگون نے اُنکو
قتل کیا یہ سر سب کے حاضر ہین بدیع الملک نے ساحرونکو بہت کچھ انعام عطا فرمایا اور حکم دیا کہ سر پھکوا دیے جائین
سر پھینک دیے گئے بدیع الملک نے ایک روز وہان بھی قیام کیا جب شب کو دربار آراستہ ہوا تو جو جو ساحر
کہ واقفکاران طلسم سے تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار اس کوہ پر ایک باغ نہایت عمدہ ہی وہان ایک چشمہ قیصری ہی
اُس چشمے مین ایک پھول ہی سنتے ہین کہ جو کوئی اُس پھول کو اپنے پاس رکھے گا قیصر اُسکے ہاتھ سے قتل ہوگا بدیع الملک نے
فرمایا مین صبح کو لوح دیکھونگا اگر وہان جانیکی ہدایت ہوگی تو جاؤنگا اُس پھول کو لاؤنگا اور اگر لوح مین
کچھ پتہ اُسکا نہ پایا تو نہ جاؤنگا سب نے عرض کی بہت اچھی بات ہی پھر بدیع الملک نے بعد نماز صبح لوح ملاحظہ کی

اور جانے پر آمادہ ہوئے نوشتہ پایا کہ ای فتاح طلسم ابھی قیصر کی قضا نہین ہی جب اُسکی قضا ہوگی بھول خود تم تک پہونچ جائیگا وہان جانے کا ابھی ارادہ نہ کرو آگے دیکھو خدا کیا دکھاتا ہے کیا سامان پیش آتا ہی بدیع الملک نوجوان نے ساحران جلیل سے فرمایا ابھی وہان جانا اچھا نہین ہی ٹھہرو لوح خبر دیتی ہی کہ جب اُسکی موت آئیگی بھولی خود تم تک پہونچ جائیگا ساحر مجبور ہوئے بدیع الملک نوجوان نے وہین قیام فرمایا شب کو جلسہ عیش و نشاط منعقد ہوا سب سردار بدیع الملک کی بارگاہ مین شب بھر حاضر رہے جب رات کم باقی رہی اور آسمان پر سفیدی سحر ظاہر ہوئی بدیع الملک براے نماز سجادے پر تشریف لائے نماز سے جب شاہزادے نے فراغت پائی بارگاہ مین ہوا سے سرد جو آئی بدیع الملک کا دل بیچین ہوگیا جو سردار قریب موجود تھے اُنسے فرمایا اسوقت کی ہوا بہت اچھی معلوم ہوتی ہی جی چاہتا ہی صحرا مین جاکر تھوڑی دیر تفریح کرون سردارون نے عرض کی حضور تشریف لیچلین غلام بھی یہی چاہتے تھے واقعی اسوقت صحرا کی ہوا نہایت اچھی معلوم ہوتی ہی بدیع الملک سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُٹھے صحرا کی طرف روانہ ہوئے اُسوقت صحرا کی کیفیت عجب بہار دکھاتی تھی قدرت خدا کا نمونہ ہر طرف نظر آتا تھا جو سردار بدیع الملک کے ہمراہ صحرا مین نہین گئے تھے اُنھون نے جو یہ خبر پائی کہ آقاے نامدار براے سیر صحرا مین تشریف لے گئے ہین سب مسلح و مکمل ہوکر روانہ ہوئے بدیع الملک کو آکر سب نے سلام کیا شاہزادے نے کہا آپ لوگون نے کیون تکلیف فرمائی مین اسوقت براے تفریح اس صحرا مین چلا آیا تھا سردارون نے عرض کی غلامون کا خود دل چاہتا تھا کہ اسوقت صحرا کی سیر کرین آپ کے تشریف لانے سے ضرور ہوگیا کہ حاضر خدمت فیضدرجت ہون بدیع الملک سب کو ہمراہ لیکر مصروف سیر ہوئے ہر ایک درخت صحرائی کو ملاحظہ فرماکے صنعت صناع حقیقی کی تعریف کررہے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی بدیع الملک اُسطرف مخاطب ہوئے سردارون نے بھی دیکھا کہ گرد عظیم ایک جانب سے اُٹھی ہی سب نے بدیع الملک سے عرض کی ای آقاے نامدار کوئی لشکر اس طرف آتا ہی نہین معلوم یہ لوگ ساحر ہین یا غیر ساحر ہین بدیع الملک نے فرمایا جب یہان آئینگے کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا برقین زنگاری اُڑتی ہوئی کچھ سوار دورکابے گھوڑون پر سوار رواردی کرتے ہوئے آتے ہین اُنکے پیچھے کچھ پہلوانان دیو قامت ایک سے ایک قوی ہیکل مہیب صورت مانند پیل مست جھومتے چلے آتے ہین اُنکے بعد اور لشکر گران مانند دریا موج مارتا آتا ہی ایک تخت زمردین برھوے ہوا معلق ہی اُس تخت پر ایک تاجدار بزرگ نورانی صورت بیٹھا ہی لوگ اُسکے سر پر گلفشانی کررہے ہین ساحران لشکر نے بدیع الملک سے عرض کی یہ قیصر صاف باطن ہی لشکر کو ہمراہ لیکر براے مقابلہ آیا ہی اب بڑا رن پڑیگا یہ خوب لڑیگا بدیع الملک نے جو قیصر کی صورت دیکھی تعجب کرکے سردارون سے فرمایا کہ قیصر صاف باطن کی صورت سے شان اسلام پیدا ہی مگر یہ اب تک سامری و جمشید کی پرستش کرتا ہی بڑے تعجب کی بات ہی سب نے عرض کی حضور اسکے سامنے کوئی اسلام کا نام نہین لے سکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا چاہے تو مین اسکو مسلمان کرلون سب نے عرض کی حضور اقبالمند ہین جس امر کا ارادہ فرماتے ہین وہ ممکن ہوتا ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر قریب ہو چکیا سرداران لشکر قیصر بالکل قریب سے گذرنے لگے بدیع الملک نوجوان ایک بلندی پر تشریف لائے لشکر کی کیفیت

دیکھنے لگے لوگون نے اسکی خبر قیصر کو پہونچائی کہ طلسم کشا مع چند سردارون کے ایک بلندی پر کھڑا ہوا
آپ کے لشکر کا تماشا دیکھ رہا ہی قیصر نے کہا مین بھی طلسم کشا کی صورت دیکھنا چاہتا تھا وہ لوگ اسکے
ہمراہ ہوئے جب سب لشکر نکلگیا تو قیصر صاف باطن اُس بلندی کے قریب آیا جو لوگ اسکو خبر دینے
گئے تھے اُنھون نے کہا ملاحظہ فرمایئے سامنے طلسم کشا کھڑا ہی قیصر نے جو بدیع الملک کی صورت
دیکھی شان وشوکت پر حیرت کی وزرا جو اُسکے قریب بیٹھے تھے اُسنے کہا واقعی یہ جوان ہمت وجرأت
مین ضرور یکتا ہوگا اسکے چہرے سے آثار جلالت پیدا ہین آج تک اس شان وشوکت کا جوان نگاہ سے
نہین گذرا بدیع الملک کی طرف جب اُسنے نگاہ کی تو شاہزادہ بھی اُسکی طرف دیکھنے لگا قیصر پر رعب
غالب ہوا آنکھ نیچی کرلی تخت کو بڑھالیگیا آگے جاکے لشکر کو روکا وزرا سے کہا خیمے بارگاہین اسی جگہ
استادہ ہوجائین طلسم کشا بھی مع لشکر یہان موجود ہی اچھی بات ہی مقابلہ ہوجاسے وزرا نے بارگاہین
استادہ کرائین قیصر اپنے تخت سے اُتر کے بارگاہ مین گیا اور اُسکے ہمراہی بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے
قیصر نے وزرا کو بلا کر کہا اب کیا راے ہی مین طلسم کشا کو ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کردن کہ میرے
ہمراہ ایسے ایسے پہلوان ہین جنمین سے ایک پہلوان تیرے لشکر بھر کو کافی ہی اگر تو مجھ سے لڑیگا تو کبھی فتح
نہ پائیگا ذلت اُٹھائیگا مناسب تیرے حق مین یہ ہی کہ جنگ کو موقوف کر اور میرے پاس آ مین طلسم کا منتظم
اسطلے تجکو بناؤنگا علاوہ اسکے اور بھی عزت بڑھاؤنگا طلسم کشا میرے پہلوانون کو دیکھ بھی چکا ہے
یقین ہی اُسکے دل مین خوف سماگیا ہو وزرا نے کہا اگر آپ کی راے مین یون آتا ہی تو ہماری کیا مجال
جو کچھ اور عرض کرسکین آپ طلسم کشا کو اس مضمون کا نامہ روانہ فرمایئے قیصر نے جواب دیا کہ جو تمھاری
راے ہو وہ ظاہر کرو مین جس بات کو مناسب جانونگا اُسپر عمل کرونگا وزرا نے کہا آپ نے خود فرمایا
تھا کہ یہ جوان صاحب جرأت ہی کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی علاوہ اسکے آپ نے اتنے جوان بھیجے وہ کسی
سے نہین دبا ہر ایک کو بجرأت زیر کرکے اپنا مطیع بنایا وہ کیونکر آپ کی تحریر کو منظور کریگا اگر کچھ کلمات
خلاف شان اُسکی زبان سے نکلین تو آپ کو ملال ہوگا اگر اُسکے دل مین خوف سماگیا ہی تو خود کوئی صورت
نکالیگا آپ کیون سبقت کرین بہتر یہ ہی کہ طبل جنگی بجوا دین قیصر صاف باطن سے جو وزیرون نے اسطرح
کی گفتگو کی اسکی سمجھ مین آیا کہ واقعی مین نے اسقدر پہلوان اُس جوان کے مقابلے کے واسطے بھیجے مگر اُسکو
کسی کے آنے سے ہراس نہوا ہر ایک سے بجرأت وہمت مقابلہ کرکے زیر کیا اپنا مطیع بنایا اگر اسکے دلمین
خوف ہوتا تو ضرور میری اطاعت کرتا یہان سے بھاگ جاتا یہ سوچ کے اُسنے اُسی وقت حکم دیا کہ لشکر مین
طبل جنگ بجے اُسی وقت اُسکے لشکر مین طبل جنگ بجا ہرکارے جو لشکر بدیع الملک کے یہان موجود
تھے اُسی وقت خبرین لیکر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے بدو بلرہ بدیع الملک کے آگے ہاتھ اُٹھاکر دعا و
ثناے شاہی بجالائے پھر عرض کی اے شہریار لشکر قیصر صاف باطن آیا ہی اُسنے طبل جنگ بھی بجوایا ہی
ارادہ اُسکا یہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آراے نبرد ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر
مین بھی بالفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے لشکر اسلام مین بھی نقارۂ رزمی پہ چوب بڑی لشکری سامان
جنگ کی درستی مین مصروف ہوئے کوئی دلاور اپنی تیغ آبدار پر صیقل کرتا تھا کوئی سان پر خنجر کو چٹاتا تھا
کوئی زرہ کی کڑیان ازراہ خردمندی دیکھ رہا تھا کوئی اپنے گھوڑے کے ساز کو درست کرا رہا تھا بعض

لوگ جو ہمیشہ انتظام درست رکھتے تھے اپنے دوستون کے پاس بیٹھے یہ ذکر کر رہے تھے کہ کل روز
جنگ ہی دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہی کون فتح پاتا ہی دشمن کو کون ٹوک کر قتل کرتا ہی اُسکے خون سے اپنی تلوار
بھرتا ہی کوئی کہتا تھا اگر خدا نے مدد کی اور آقاے نامدار کا اقبال شریک حال ہوا تو قیصر کے تخت کے پاس
پہونچینگے اور بدبخت کو تخت سے اُتار لینگے آقاے نامدار کی خدمت مین لائینگے اُس کو صاحب ایمان بنائینگے
یہان تو یہ گفتگو تھی مگر لشکر قیصر مین علاوہ پہلوانان گردستان کے سب کا حال عجیب تھا قلب پر انبوہ غم
و ملال تھا کوئی کہتا تھا سلطان نے ناحق اس جوان سے مقابلہ کیا اب وہ لوح طلسم پا چکا ہی معلوم ہو گیا
کہ فتاح طلسم یہی ہی بھلا اب اُس سے لوح کیونکر ملیگی جب تک اُسکے پاس لوح نہین تھی اُسوقت تک یہ امید
تھی کہ اگر اُس سے مقابلہ ہوگا تو فتح پائینگے مگر اب محال ہی گو جب بھی یہ بات ممکن نہ تھی کہ اُس سے مقابلہ کرکے فتح
پاتے کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا تو لوح اُسکو کیونکر ملجاتی جب اُسنے بہادران طلسم کو زیر کیا تب لوح کے باغ تک
پہونچا سلطان نے کیسے کیسے پہلوانان نامی وگرامی اُسکے مقابلے کے واسطے بھیجے مگر اُسنے سب کو زیر کرکے
اپنا مطیع بنایا اب جو پہلوان سلطان کے ہمراہ آئے ہین کیا یہ اُسکو زیر کرلینگے ممکن نہین وہ ان سب کو زیر
کرکے مسلمان ہونے کی ہدایت کریگا جو مسلمان ہو جائیگا امان پائیگا جو انکار کریگا جان سے مارا جائے گا
مگر سلطان ساحرون کے بھروسے پر اُس سے جنگ کرینگے تو اُسپر سحر پہلے ہی تاثیر نہین کرتا تھا اور اب تو صاحب لوح
ہی اب کیا سحر تاثیر کریگا ہر طرح سلطان نے یہ بات خلاف عقل کی کسطرح اس جوان سے مقابلہ کرنا نچاہیے
تھا اگر ایسا ہی تھا تو کسی طرح مکر و حیلہ کرکے اُسکو گرفتار کرلیتے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑتا تو تحفہ جات اور
خزانہ طلسمی لیکر کسی جانب نکل چلتے جب یہ اس طلسم سے مجبور ہو کر چلا جاتا تو پھر آکر اس طلسم کو آباد کر لیتے
عجائب وغرائب اور بنجاتے یہ لوگ تو یہ باتین کر رہے تھے مگر یلان گردستان نے جسوقت سے
بدیع الملک اور لشکر بدیع الملک کو دیکھا تھا اُسوقت سے آپس مین کہ رہے تھے کہ سلطان نے غضب
کیا ہمین اُن لوگون کے مقابلے کے واسطے لایا جن سے مقابلہ کرنا ہمارے خلاف ہی ہم اُن لوگون کو ایسا
نہ جانتے تھے خیال ہمارا یہ تھا مثل ہم لوگون کے ہونگے جب تو ہمارے یہانکے پہلوان اُنسے زیر ہوگئے
مگر اسوقت معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ ساحر ہین اور ہمارے یہان کے پہلوانون سے بسحر مقابلہ کرکے اُنکو گرفتار
کرلیا اور اپنا مطیع بنایا گرگین درشت چنگال جوان سب کا افسر تھا وہ ہر ایک سے کہتا تھا کہ تم لوگ
ہرگز سپاہ طلسم کشا کے مقابلے مین نہ جانا اگر سلطان زیادہ کہینگے تو ہم سمجھ لینگے ہمارے شہر کا نام خراب
ہوگا سب پہلوان اُسکے کہنے کو صحیح سمجھتے تھے یہ مغرور اپنی تعریفین بھی حد سے زیادہ کر رہا تھا سب لوگ
کہتے تھے جو آپ فرما رہے ہین بہت صحیح ہی ان پہلوانون مین یہ ذکر تھا اور قیصر صاف باطن اپنی بارگاہ
مین بیٹھا وزیرون سے یہ کہ رہا تھا کہ میرے نزدیک سب سے بہتر یہ ہی کہ گرگین درشت چنگال کو طلسم کشا
کے مقابلے مین بھیجدون اور کسیکے جانے کی احتیاج نہین ہی وہی جاکر گرفتار کر لائیگا وزرا کہ رہے تھے
کہ پہلے دو چار پہلوانون کو میدان مین بھیجے گا دیکھیے اُنسے کیا کیا باتین ظہور مین آتی ہین اگر اُنھین سے طلسم کشا
زیر ہوگیا تو گرگین کے بھیجنے کی کیا ضرورت ہی اگر اُن لوگون سے زیر نہو سکیگا تو گرگین درشت چنگال
کسواسطے ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ پہلوان مشرق اپنی ورزشگاہ سے نکلکر میدان چرخ پر آیا اور اپنے
نور سے تمام عالم کو منور کیا لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی قیصر کے لشکر کے لوگ پوجا کو گئے

تھوڑی دیر مین دونون لشکر حوائج ضروری سے فراغت حاصل کرکے میدان جنگ مین آئے صف بندی ہوئی
نقیب دونون لشکرون سے نکلے بخوش الحانی نقابت کی کڑکیتون نے کرکا کہا قیصر نے اپنا تخت آگے بڑھایا
بدیع الملک نوجوان کے سامنے آیا پکار کر کہا ای طلسم کشا آگاہ ہو کہ مجھسے لڑکر فتح نہ پائیگا ذلت اُٹھائیگا
تیرے حق مین بہتر یہ ہی کہ تو مجھسے صلح کرے مین تجھے اس طلسم کی سلطنت کا منتظم اعلے قرار دونگا بہت
عزت بڑھاؤنگا اگر تو میرے کلام کو قبول نہ کریگا تو بہت پچھتائیگا میرے شہر گردستان کے وہ وہ پہلوان
موجود ہین جنکو رستم و سہراب بھی زیر نہین کر سکتے اگر تو نے دو چار پہلوانون کو زیر کرلیا ہی تو اس بات پر
نازان نہو کہ مین اب کی بار اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آیا ہون جو تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ وعار جانتے
ہین صرف میرے حکم کی وجہ سے لڑنے پر موجود ہین جسوقت یہ لوگ میدان مین برائے مقابلہ آئینگے
زمین ہلا دینگے عدو کو خاک مین ملا دینگے بدیع الملک نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر جواب دیا کہ ای
قیصر یہ میدان جنگ ہی مقام وعظ و پند نہین ہی اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہی تو مین موجود ہون میدان مین آیا
جسکو تیرا جی چاہے بھیجدے اگر تیری قسمت مین فتح ہی تو میدان تیرے ہاتھ رہیگا اگر میری تقدیر مین
ظفر ہی تو مین میدان سے بفتح و فیروزی واپس جاؤنگا اور جو تجھے مقابلہ کرنا منظور نہین ہی تو اپنے دین
باطل کو ترک کردے اور مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قیصر نے یہ سنکر جواب دیا کہ ای طلسم کشا
زیادہ جرأت بھی انسان کو خراب کرتی ہی تو اپنی طاقت و شجاعت پر نازان ہی اور ایسے کلمات
زبان سے نکالتا ہی جو مین نے کسی سے آج تک نہین سنے اگر دوسرا میرے سامنے یہ بات کہتا کہ
اپنا مذہب ترک کرکے میرا دین اختیار کرو تو مین اُسی وقت اس خطا کی سزا دیتا مگر تیرے حسن و شباب
و جرأت پر رحم آتا ہی ورنہ ابھی ممکن ہی کہ مین ایک پہلوان سے کہدون تو تیرے تئین مع اسپ زمین سے
اُٹھالے بدیع الملک نے فرمایا پھر کس بات کا تجھے انتظار ہے تو اپنے پہلوان سے کیون نہین کہتا
اگر ایک کی ہمت تقاضا نہین کرتی تو سب ملکر بڑھین اگر میری قسمت مین فتح ہی اور خدا کو ظفر یاب کرنا
منظور ہی تو ہر طرح سے فتح نصیب ہوگی قیصر یہ گفتگو بدیع الملک کی سنکر پیچھے ہٹا ایک پہلوان سے اشارہ
کیا کہ میدان مین جا اور سرداران اسلام سے مقابلہ کر اسکا اشارہ پاکر پہلوان صف سے بڑھا میدان
مین آیا سلحشوری دکھاکر آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے
کچھ ہنر جنگ دکھائے یہ سنکر بدیع الملک کے لشکر سے ایک پہلوان آگے بڑھا قریب مرکب بدیع الملک
کے آکر پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی ای آقائے نامدار اجازت میدان عنایت فرمایئے بدیع الملک
نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان اسلام میدان مین آیا جو پہلوان قیصر کی طرف سے میدان مین
آیا تھا با آواز بلند اُسنے نعرہ کرکے کہا ای اجل رسیدہ کیا نہین آگاہ ہی کہ مین کون ہون میرا نام ہلال شیر شکار
ہی آج تک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا تجھے اسوقت قضا میرے سامنے لائی ہی ضرور میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا سردار اسلام نے جواب دیا کہ یہ میدان جنگ ہی مقام یاوہ گوئی نہین ہی اگر تیرا یہی خیال
ہی تو مین یقین کرتا ہون کہ مین تیرے واسطے ملک الموت ہون اور تیری قضا مجھے میدان مین لائی ہی لا
جو حربہ ہائے جنگ سے حربہ پڑھتا ہو یہ سنکر ہلال شیر شکار نے گرز کا وار کیا سردار اسلام نے سپر کو
چہرے کی پناہ کیا گرز جو پڑا سپر ٹوٹی سر پر چوٹ آئی سردار نے بحکمت اُسکے وار کو بچایا جب وہ وار کرچکا

تو سردار اسلام نے اسپر گرز لگایا اُسنے بھی سپر کو اُٹھایا مگر گرز جو سپر پر پڑا اسپر کو توڑ کے سر کو دو پارہ کیا ہلال
گھوڑے سے زمین پر گرا دونون لشکرون سے شور تحسین اُٹھا مگر سردار اسلام بھی زخمی ہو چکا سر پر زخم تھا گھوڑے
پر نہ تھا گیا چکر کھا کر زمین پہ آرہا بدیع الملک نے لوگون کو میدان مین بھیجا سب آکر اُسکو میدان سے
اُٹھا لیگئے قیصر نے اور ایک پہلوان کی طرف دیکھا وہ بھی میدان مین آیا پہلے خوب سلحشوری دکھائی پھر
باواز بلند کہا ای فرقہ خدا پرستان آگاہ ہو کہ مین شمشاد زندہ پیل ہون آج تک میرے ہاتھ سے دشمن
جان سلامت نہین لیگیا اگر تم لوگون مین کسی کو تمنا ے مرگ ہو میرے مقابلے مین ہنر جنگ دکھاؤ اگر مقابلے کی
طاقت نرکھتے ہو تو اطاعت سلطان قیصر صاف باطن کی اختیار کرو کہ باعث امان ہی بدیع الملک نے جاہا
کہ اپنا مرکب بڑھائین مگر برزخ لنگر بند بدیع الملک کے قدمون پر گر پڑا عرض کی آقا ے نامدار ابھی
غلامان جانباز زندہ ہین بھلا کیونکر گوارا کرین کہ آپ میدان مین تشریف لیجائین بدیع الملک نے مجبور ہو کر
برزخ لنگر بند کو میدان مین جانے کی اجازت دی برزخ میدان کی جانب روانہ ہوا شمشاد زندہ پیل
نے جو برزخ کو آتے ہوئے دیکھا للکار کر کہا ای برزخ تو میرے مقابلے مین آتا ہی مین ہرگز تجھ سے
مقابلہ نہ کرونگا تو نمک حرام ہی اور اُس جوان کے ہاتھ سے زیر ہوا کہ جو تجھسے بہت کم قوت نظر آتا ہی مین ایسے
سے مقابلہ کرنا عیب جانتا ہون برزخ نے جواب دیا او مکار مین تجکو خوب جانتا ہون ہمیشہ تیری
کیفیت گردستان مین دیکھا کیا کبھی تو نے کسی پہلوان کو زیر نہین کیا ہمیشہ سب سے قوت مین کم رہا اور میرے
زیر ہو جانے کی نسبت جو تو کہتا ہی تو دنیا مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی جو آقا ے نامدار سے مقابلہ کرکے
زیر نہو مین کیا ہون اگر گرگین و رشت چنگال بھی اُنکے مقابلہ مین آئیگا تو زیر ہو جائیگا شمشاد نے کہا
ای برزخ ایسی بات میرے سامنے نہ کہ مین خود دعوی رکھتا ہون کہ تیرے آقا سے مقابلہ کرکے اُسکو
گرفتار کرلیجاؤن برزخ نے جھلا کے جواب دیا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو مین
موجود ہون اور اگر یاوہ گوئی کریگا تو اُسکی سزا پائیگا اتنے مجمع مین ذلت اُٹھائیگا شمشاد نے کہا جب
تیری قضا ہی آئی ہی تو مین مجبور ہون یہ کہکے آگے بڑھا تیغہ کا وار برزخ کے سر پہ کیا برزخ نے اُسکے
وار کو خالی دیا شمشاد تیغہ کے لنگر مین منہ کے بھل زمین پر آرہا برزخ نے چاہا اُسکے سر پہ تلوار لگائے مگر
سوچا کہ ایسے وقت مین اسپر حملہ کرنا مردانگی ہی اور یہ بات آقا ے نامدار کے خلاف ہوگی یہ سوچ کے
شمشاد سے کہا او پہلوان خود ہی وار کیا اور خود ہی اسقدر بدحواس ہوگیا اپنے تئین سنبھال نہ سکا اب
سنبھلکر لڑنا شمشاد کو بڑی خفت ہوئی زمین سے اُٹھا برزخ سے کہا وہ وار تو میرا خالی گیا اور مین نے وہ
وار سمجھکر نہین کیا تھا اب ایک وار اور کرتا ہون اگر اس وار سے تو بچ جاے تو آج سے تیغ و سپر باندھنا
ترک کردون برزخ نے کہا مین موجود ہون تجھے چار وارون کی اجازت دی جب تک تو چار وار نہ کرلیگا
مین ہرگز ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا شمشاد نے پھر تیغہ کا وار برزخ کے سر پہ کیا برزخ نے اُس وار کو بھی خالی دیا
شمشاد اور زیادہ خفیف ہوا برزخ نے کہا ابھی تیرے تین وار اور باقی ہین جب اُن وارون مین کامیاب
نہ ہونا تب سکوت کرنا ابھی بیکار مغموم ہوتا ہی شمشاد نے پھر وار کیا برزخ نے خالی دیا شمشاد نے
دوسرا وار کیا برزخ نے اُسکو بھی خالی دیا شمشاد نے تیسرا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دے کر
اُسکی کلائی پکڑ کے جھٹکا دیا کہ ہاتھ اُسکا شانہ سے اُکھڑ آیا برزخ نے ہاتھ زمین پر پھینکدیا اُسکے

شانہ سے مشک کے دہانہ کی طرح خون جاری ہوا برزخ نے کہا ای شمشاد اگر جان عزیز ہی تو اطاعت آقا
نامدار کی قبول کر اور مذہب سامری پرستی پر لعنت کر مین ابھی تجھے آقاے نامدار کے پاس لیچلون اُنسے خطا
معاف کرا دون تیرا علاج کیا جاے شمشاد نے جواب دیا کہ مین اطاعت سامری سے منھ نہ موڑونگا اور اب
مجھے امید صحت بھی نہین ہی تھوڑی دیر مین مرجاؤنگا اتنی سی زندگی کے واسطے ترک مذہب کیون کرون یہ کہکر
دوسرے ہاتھ سے گرز سر برزخ پر لگایا برزخ نے اُس ہاتھ کو بھی شانہ سے اُکھاڑ کے پھینکدیا شمشاد
کے جو دونون ہاتھ شانہ سے اُکھڑ گئے زمین پر گر کے مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا برزخ کی تعریف
دونون لشکرون نے کی قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کی طرف دیکھکر کہا ایک جوان میدان مین جاے
اور اسکا سر کاٹ کے لے آئے یہ سنکر رحیل عقاب زور صف سے آگے بڑھا قیصر صاف باطن کو
سلام کیا جھومتا ہوا میدان مین آیا برزخ سے کہا ای برزخ لنگر بند تجھے شرم نہین آتی کہ سلطان کے سامنے
اپنے ہموطنون کو قتل کر رہا ہی کیا تو نے عنایتین سلطان کی بھلا دین برزخ نے کہا مجھے اپنے آقا کی اطاعت
فرض ہی اگر وہ حکم کرین تو مین قیصر کا سر کاٹنے مین دریغ نہ کرون رحیل نے کہا بڑے افسوس کی بات ہی
کہ تو ایسا نمکحرام ہوگیا برزخ نے جھنجھلا کے جواب دیا کہ ای رحیل بدزبانی نہ کرنا ورنہ سزا پائیگا اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے
تو مین میدان مین موجود ہون مجھپر وار کر رحیل نے کہا تو ایک مسلمان کا زیر کردہ ہی مین پہلے وار نہ کرونگا تو وار
کر مین تو تجھ سے مقابلہ بھی نہ کرتا مگر حکم سلطانی سے مجبور ہوگیا برزخ نے کہا جب تک تو وار نہ کریگا مین بھی وار
نہ کرونگا کیونکہ ہم سب غلامون کو تقلید آقاے نامدار کی واجب ہی اور اُنکا یہ شیوہ نہین ہی کہ وار کرنے مین
سبقت کرین مین ہرگز پہلے وار نہ کرونگا رحیل نے خیال کیا کہ برزخ وار نہ کریگا یہ سوچ کے گرز اُٹھایا
سر برزخ پر لگایا برزخ نے وار کو خالی دیا اُسکا جھٹکا مارا کہ شانے سے اُسکا ہاتھ بھی اُکھڑ آیا برزخ
نے زمین پر ہاتھ پھینکدیا رحیل چیختا ہوا اُسکے سامنے سے بھاگا برزخ نے چاہا اُسکو قتل کر دون مگر
خیال کیا کہ ایسے کو قتل کرنے کی کیا حاجت ہی خود ہی دو ایک روز مین مرجائیگا یہ سوچ کے اُسکو جانے دیا
رحیل تھوڑی دور جا کے زمین پر گر پڑا تڑپ کے مرگیا قیصر صاف باطن نے پھر اپنی فوج کی طرف
دیکھا ایک پہلوان اُسکے سامنے آیا قیصر نے کہا ای جوان تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا میرا نام مضنوم قوی پنجہ
ہی مین آپ سے وعدہ کرتا ہون کہ اس پہلوان کو زیر کر کے لاؤنگا یا قتل کرونگا قیصر نے کہا کہ اگر تو اُسکو
زیر کریگا تو مین اسقدر زر و جواہر تجکو دونگا کہ جسکا بار تجھ سے نہ اُٹھ سکیگا مضنوم بھی جھومتا ہوا آگے بڑھا مقابلے
مین برزخ کے آ کے نیزے کا وار کیا برزخ نے اسکو بھی مثل اُنہین دونون پہلوانون کے جان سے
مارا اسکے بعد دس پہلوان قیصر کے یہان سے یکے بعد دیگرے برزخ کے مقابلے مین آئے اور برزخ نے
سب کو قتل کیا جب دن قلیل رہا اور آفتاب قریب غروب پہونچا تو قیصر نے مصلحتاً طبل بازگشت بجوا دیا لڑائی
موقوف ہوئی قیصر اپنے لشکرگاہ کی طرف واپس ہوا اور برزخ اپنے لشکر کی طرف پھرا لشکر مین پہونچکے
بدیع الملک کے قدم کو بوسہ دیا بدیع الملک بہت تعریف کی اور سب پہلوان بھی اُسکے مدح سرا ہوئے
لشکر اسلام خوشی خوشی میدان جنگ سے اپنی بارگاہون کی جانب پلٹا کہ ذکر اُنکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت قیصر کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو میدان سے اپنی بارگاہ مین آیا وزرا کو بلا کے کہا آج تو برزخ لنگر بند نے غضب کیا یقین ہے

کل بھی وہ میدان مین اپنا رنگ جمائیگا علاوہ اسکے اور پہلوان بھی طلسم کشا کے لشکر مین ایسے موجود ہین جو شل
بر زرخ سکے ہین اور طلسم کشا خود بھی مرد جری ہی مین چاہتا ہون کل گرگین درشت چنگال کو میدان مین
بھیجون کہ یہ سب سے قوی تر ہی جب یہ میدان مین جائیگا تو خوف سے کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا وزرا نے کہا اب
ہماری بھی یہی رائے ہی سوائے گرگین کے اور کوئی ایسا نہین ہی جو کل برائے مقابلہ میدان مین جائے
اور فتح پائے قیصر نے کہا ایک بات یہ بھی مشکل ہی کہ گرگین منظور نہین کرتا ہی وزرا نے کہا اسوقت آپ
اسکے پاس تشریف لیجیے اور اُس سے کہیے کہ آخر تم ہمارے کس کام کے ہو اسوقت مشکل مین تمھین لازم
ہی کہ ہماری مدد کرو اور اگر ایسے وقت مین مدد نہین کرتے تو ہمارے لشکر مین رہنا بھی بیکار ہی اپنے شہر
مین جاؤ بعیش و آرام بسر کرو ہمارے ساتھ کیون تکلیف اُٹھاؤ جب طلسم کشا اس مرحلے سے فراغت
پائیگا تو تمھاری طرف جائیگا جو اُسکے حق مین مناسب جانتا وہ کرتا تم تو بوجہ غرور کے اُس سے مقابلہ
نہ کروگے اپنی سلطنت دیدوگے جب آپ ایسی باتین اُس سے کرینگے یقین ہی کہ وہ ضرور خیال کرے
اور کل مقابلے کے واسطے میدان مین نکلے قیصر نے کہا یہ بات میرے پسند ہی مین اسی وقت گرگین کے پاس
چلتا ہون یہ کہکے مع اپنے وزرا کے اُٹھا اور گرگین درشت چنگال کے پاس آیا گرگین زمین پر بیٹھا ہوا
مانند فیل مست جھوم رہا تھا قیصر کو دیکھکر برائے تعظیم اُٹھا آگے بڑھ کے سلام کیا کہا اے گرگین اسوقت
تمھارے پاس مین ایک سوال کرنے کو آیا ہون اگر جواب صاف مجھے نہ دوگے تو مجکو تمسے ملال عظیم
ہوگا گرگین نے کہا میری کیا مجال جو آپ کے خلاف حکم کرون قیصر نے کہا یہ بات تو برائے نام ہی مین اسکا اعتبار
نہین کرتا گرگین نے کہا آپ تو ایسا نہ فرمائین آج تک مین نے غلامی سے گردن تابی نہین کی قیصر نے کہا جو تم
میرے لشکر مین آئے ہو تو کس غرض سے آئے ہو گرگین نے کہا ہم غلامان جانباز ہین آپ کے دشمن کے جان
کے خواہان ہین مدد کے واسطے حاضر خدمت ہوئے ہین قیصر نے کہا مدد کی تمسے امید نہین کیونکہ تم مقابلہ کرنا
ننگ و عار جانتے ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ تم اپنے شہر مین جاؤ جب میرے قتل کے بعد طلسم کشا اُس طرف
آئیگا تو اسکو سلطنت دیدینا یا جو مناسب جاننا وہ کرنا گرگین نے کہا اے سلطان بڑے تعجب کی بات ہی کہ آپ
مجھ ایسے غلام خیر اندیش سے ایسے کلمات فرماتے ہین مین صرف اس وجہ سے اُن لوگون سے مقابلہ نہین
کرتا ہون کہ وہ لوگ کسی حال مین مجھ سے نہین لڑ سکتے اگر چاہون تو ایک لمحہ بھر مین تمام لشکر طلسم کشا کو خاک
مین ملا دون مگر بہادران زمانہ مجھے کیا کہینگے یہ بات تو ضرور ہی کہ طلسم کشا مرد شجاع ہی اور مجھ ایسے زور
مین بہت کم ہی اگر مین نے اُس سے مقابلہ کیا اور وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوا تو سب مجھے یہی کہین گے
کہ ایک مرد شجاع کو اپنے سے کم زور پاکے قتل کر ڈالا گرگین کو شرم نہ آئی کسی ہم پلہ سے مقابلہ کیا ہوتا تو
لطف تھا اسوقت مین کیا جواب دونگا قیصر نے جواب دیا اے گرگین اب تو وہ ہمسری کا دعوے کرتا ہی اور ہمارے
یہان کے اعلے درجہ کے پہلوانون کو اُسنے زیر بھی کیا اب وہ تمسے کمزور کہان رہا صرف تمسے مقابلہ کرنا باقی ہی
اب کیا تم اس بات کے منتظر ہو کہ وہ تمسے خود آ کر کہے کہ مین تمسے مقابلہ کرنے کو آیا ہون اُسوقت تم اُس سے
مقابلہ کروگے گرگین نے کہا آپ جانتے ہین کہ میرے اعلے درجہ کے پہلوان ابھی تک میدان جنگ مین
برائے مقابلہ نہین گئے ہین اُنکو بھی مثل میرے ننگ ہی اور وہ اُن لوگون سے مقابلہ کرنا اپنا ننگ سمجھے ہین
قیصر نے کہا تو آپ سب لوگ اپنے شہر مین جائین یہان جو کچھ ہوگا ہم لوگ سمجھ لینگے اگر ہماری قسمت مین

فتح ہی تو طلسم کشا کو زیر کر لینگے اور اگر ہمین شکست ہی ہی تو تم لوگ بھی طلسم کشا سے زیر ہو جاؤ گے صرف تدبیر کیجاتی تھی کہ آپ لوگ اگر مقابلہ کرین تو بہت مناسب ہی گرگین نے جو قیصر کی یہ گفتگو سُنی کہا آپ کیون آزردہ ہوتے ہین کل بتعمیل حکم والا کیجایگی مین بھی مقابلہ کرونگا اور اپنے پہلوانون کو بھی میدان مین بھیجونگا بلکہ اسکا وعدہ کرتا ہون کہ مین طلسم کشا کو کل گرفتار کر دونگا قیصر صاف باطن خوش ہو گیا کہا ای گرگین اگر تونے کل طلسم کشا کو زیر کر لیا تو مین بھتین اس طلسم کا منتظم اعلے قرار دونگا بے تمہاری راے کے کوئی بات نکرونگا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین کل میرے ہاتھ سے طلسم کشا شکست اُٹھائیگا قیصر وہان سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین آگے وزرا سے کہا آج تو گرگین نے وعدہ مستحکم کیا ہی یقین ہی کہ کل طلسم کشا ضرور اسیر ہو جاے وزرا نے کہا پہلوان تو ایسا ہی ہی مگر طلسم کشا بھی آفت روزگار ہی وہ بھی اُس سے ضرور مقابلہ کریگا بڑی لڑائی پڑیگی کل کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہوگی قیصر خوشی کے مارے شب بھر جاگتا رہا جب قیصر چرخ چہارم خوابگاہ مشرق سے اُٹھکر تخت چرخ زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا اور لشکر اسلام سے نعرۂ اللہ اکبر بلند ہوا تو قیصر اپنی بارگاہ سے باہر آیا سب لشکر اسکا درست ہوا قیصر تخت پر سوار ہوا لشکر کو عقب مین لیا طرف میدان کے روانہ ہوئے ادھر سے بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ رکاب ہوا طرف میدان کارزار کے روانہ ہوئے میدان مین پہونچ کے لشکر کی صفین درست ہوئین نقیبان خوش الحان دونون لشکرون سے نکلے نقابت کر کے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا بہادرون کے دلون کو جوش ہوا سب نے چاہا مرکبون کو بڑھادین لشکر حریف پر جا پڑین اپنی جرأت دکھائین مگر سرداران لشکر کے ادب سے رُکے رہے قیصر نے پھر اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا ای طلسم کشا اگر کل تو نے میرے تھوڑے سے سردارون کو زیر کیا اور وہ سب تیرے پہلوان کے ہاتھ سے قتل ہو گئے تو اسپر نازنہ کرنا کہ آج وہ شخص تیرے مقابلے مین آنے والا ہی جو ایک دم مین تمام لشکر کو برباد کر دیگا بہتر یہ ہی کہ اب بھی اپنے ارادے سے باز آ بدیع الملک نے کچھ جواب نہ دیا جب اُسنے دو ایک بار اسی تقریر کو بیان کیا اور کچھ جواب نہ پایا تو خفیف ہو کے واپس آیا اور گرگین ودرشت جنگال سے کہا اب تم مقابلے مین جاؤ اسوقت مجکو طلسم کشا کی یہ حرکت بہت بُری معلوم ہوئی کہ مین نے تو اُسکی بہتری کے واسطے اسقدر تقریر کو طول دیا اور اُسنے میری بات کو لائق جواب نسمجھا گرگین نے کہا آپ خاطر جمع رکھین طلسم کشا کو سزاے معقول دیجاتی ہی یہ کہکر گیرنگ فیل پیشانی کی طرف دیکھا کہا ای گیرنگ میدان مین جا کے طلسم کشا کو روک لے مگر بے زیر کیے واپس نہ آنا گیرنگ نے جواب دیا آپ ایسی بات فرماتے ہین گرگین نے کہا سلطان کا حکم میری نسبت ہی مگر مین تمکو بھیجتا ہون گیرنگ مجبور ہو گیا گرز ہلاتا ہوا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی ای طلسم کشا مین وہ ہون جو تجھسے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتا ہون مگر حکم اُستاد اور فرمان شاہی سے مجبور ہو کے میدان مین آیا ہون مجھے تیری جوانی پر رحم آتا ہی اگر تجھے بھی اپنی جان عزیز ہو تو میرے ساتھ سلطان کی خدمت مین چل مین تیری خطا معاف کرا دون بدیع الملک نے جو یہ تقریر واہیات سُنی قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈال کر فرمایا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی گیرنگ نے کہا میدان مین نکلکر گفتگو کر کو حقیقت معلوم ہو بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا برزخ وغیرہ آئے رکاب سے لپٹ گئے سب نے عرض کی آقاے نامدار ابھی غلامان جانباز سر فدا کرنے کو حاضر ہین جانین نثار کرنے کو تیار ہین ابھی آپ کیون میدان کا عزم کرتے ہین بدیع الملک نے فرمایا آپ اس معاملے مین دخل نہ دین

ہملوگون کا یہ دستور ہی کہ جب تک کوئی کسی کا نام لیکر نہین پکارتا ہی اُسوقت تک تو حریف کے مقابلے مین جانے کا ہر ایک کو اختیار ہی اور جب کسی نے کسی کا نام لے کر پکارا اُسوقت دوسرا اُسکے مقابلے مین نہین جا سکتا ہی اور اگر جاے تو بالکل خلاف ہی سب پہلوان مجبور ہوگئے بدیع الملک نے نام خدا لیکر مرکب آگے بڑھایا مقابلے مین گیرنگ کے آئے گیرنگ نے جو شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھی خوش ہوگیا اُسکے دلمین محبت پیدا ہوگئی کہا ای طلسم کشا مین مقابلہ نہ کرونگا بدیع الملک نے فرمایا اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہے تو مذہب سامری پرستی کو ترک کرا ور طریقہ اسلام اختیار کر گیرنگ نے کہا یہ ممکن نہین بدیع الملک نے کہا پھر تمہین اختیار ہی گیرنگ نے کہا ای طلسم کشا مین ایک شرط کرتا ہون اگر آ سکو منظور کر تو میرے نزدیک بہت بہتر ہی بدیع الملک نے فرمایا کہو گیرنگ نے کہا مین مقابلہ کرتا ہون مگر شرط یہ ہی کہ مغلوب غالب کی اطاعت کرے اور اُسی کا مذہب بھی اختیار کرے بدیع الملک نے فرمایا مین نے اس شرط کو قبول کیا تم وار کرو گیرنگ نے کہا بھلا مین وار کیا کرونگا میرا ایک وار بھی تجھسے نہ اُٹھیگا بدیع الملک نے کہا اگر تیرا وار نہ اُٹھیگا تو مین قتل ہونگا تیرے سلطان کی مراد بر آئیگی گیرنگ نے کہا مین تجکو قتل کرنا نہین چاہتا ہون بدیع الملک نے کہا مین وار نہ کرونگا کیونکہ میرے یہان جنگ مین پیشدستی روا نہین ہی گیرنگ مجبور ہوا گرز بدیع الملک پر لگایا شاہزادے نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑ کے اُچٹ گیا بدیع الملک کو ذراسی حرکت بھی ہوئی گیرنگ دنگ ہوگیا کہا ای جوان اگر مین گرز کا وار کوہ پر کرتا تو زمین مین پیوست ہوجاتا مگر تو نے میری چوٹ سپر پر روکی ہے مجھے بڑا تعجب ہوا بدیع الملک نے فرمایا مین نے دو وار اور تجکو دیے گیرنگ نے کہا ای جوان ایک چوٹ سے بچگیا اب نازان نہ ہو کر مین نے چوٹ بچائی نہین معلوم کیا سبب تھا جو تو فرس پر قائم رہا بدیع الملک نے فرمایا دو وار اور کر تجھپر سبب بھی روشن ہوجاے گیرنگ نے پھر گرز تانا بدیع الملک نے پھر سپر کو چہرے کی پناہ کیا گیرنگ نے گرز لگایا بدیع الملک نے سپر پر لیا گیرنگ دنگ ہوگیا بدیع الملک نے فرمایا اب عرصہ نہ کر تیسرا وار بھی کرلے گیرنگ نے سہ بارہ گرز کا وار کیا بدیع الملک نے گرز کو خالی دیا جھونک مین گیرنگ زمین پر گرا بدیع الملک نے مسکرا کے کہا ای جوان تو ہنر جنگ سے بالکل باہر نہین گیرنگ کو خفت ہوئی اپنی فوج کی طرف پلٹ کے دیکھا سب کو اشارہ سے تسکین دی کمر سے تیغہ نکالا بدیع الملک سے کہا ای جوان تو نے میرے ساتھ گھات کی اب تک مجکو غصہ نہین آیا تھا مگر اب تیرا بچنا محال ہی یہ کہکے تیغہ کا وار بدیع الملک پر کیا بدیع الملک نے اسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا گیرنگ نے دوسرا ہاتھ بدیع الملک کے گریبان مین ڈالا چاہا اپنا ہاتھ چھڑا کر اُس جوان کو زمین سے اُٹھالون مگر کیا طاقت تھی جو بدیع الملک سے شیر کے پنجے سے ہاتھ چھڑا لیتا سب کچھ اُسنے ترکیبین کین مگر ہاتھ نہ چھوٹا آخر مجبور ہوکے گریبان بدیع الملک سے ہاتھ نکال لیا دوال کمر مین ہاتھ ڈال کر تھوڑی دیر تک زور کیا جب زور کرکے مجبور رہا تو تھک کے دم لینے لگا مگر اپنے دل مین یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اس جوان کی ہڈیون مین بجاے مغز پارہ اور رگون مین بجاے خون قوت بھری ہی نہ اسکو جنبش ہوتی ہی نہ میرا ہاتھ اسکے پنجے سے چھوٹ سکتا ہی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اور لشکر قیصر مین تہلکہ پڑا تھا ہر ایک کہ رہا تھا کہ اب گیرنگ میدان سے زندہ واپس نہ آئیگا گرگین کہتا تھا یہ جوان بلا کا ہے مین اسکو ایسا نہین جانتا تھا سنے

تو قیامت کی سیرے پہلوان کو عاجز کیا ہی جو سیر اہمسر ہی بڑی قوت اسمین ہی قیصر نے کہا اب یقین اسکی قوت
کا یقین ہوا گرگین نے کہا مین اب تک یہ جانتا ہون کہ یہ جوان سحر سے لڑ رہا ہی قیصر نے کہا ان لوگون مین
سحر بالکل حرام ہی یہان تو یہ باتین یقین مگر بدیع الملک نے گیرنگ کو زمین سے اُٹھایا سر سے بلند کیا
گیرنگ نے عرض کی مین اطاعت قبول کرتا ہون بدیع الملک نے اُسکو زمین پر باہستگی رکھدیا گیرنگ
کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک نے اُسکے تئین لشکر کی طرف روانہ کیا دوسرے پہلوان
کے منتظر ہوئے مگر دن تمام ہوگیا تھا قیصر نے پھر طبل بازگشت بجوادیا اپنے لشکر کی طرف پلٹا بدیع الملک
خوشی خوشی اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹے قیصر جو اپنی بارگاہ مین گیا وزرا سے بلا کے کہا بڑا غضب ہوا آج گرگین
بھی خائف ہوگیا اور رعب طلسم کشا بھی غالب ہوگیا دیکھیے کل کیا ہوتا ہی اور یہ پہلوان جو آج زیر ہوا
ہی کسی طرح گرگین ورشت چنگال سے کم نہ تھا اسکو گرگین اپنا قوت بازو جانتا تھا اسکے زیر ہوجانے
سے گرگین کے ہوش بجا نہین ہین یقین ہی کل خود مقابلے کو جاے وزرا نے کہا اب گرگین پر بھی
اعتبار نکرنا چاہیے جب طلسم کشا نے باسانی اس پہلوان کو زیر کرلیا تو گرگین ورشت چنگال کو کسیقدر
وقت سے زیر کریگا مگر یہ بات ممکن نہین جو گرگین فتح پاے اور طلسم کشا کو گرفتار کرکے لے آوے
قیصر صاف باطن نے کہا اب کیا کیا جاے اور طلسم کشا کے ہاتھ سے کیونکر جان بچے وزرا نے کہا
اب ہم لوگون کی کچھ عقل کام نہین کرتی سواے اسکے کہ یہان سے کسی طرح چھپ کے بھاگ چلیے اور کسی طلسم
مین چلکر پناہ لیجیے قیصر صاف باطن نے کہا مجھ سے اور دوسرے طلسم سے رسم نہین ہی مین کیونکر جا سکتا ہون
اور یہان سے بھاگنا اچھا نہین ہی کیونکہ لوح طلسم کشا کو میرے گل حیات کی خبر دیگی وہ جاکے اُس پھول
پر قبضہ کریگا اُسکو فوراً مل ڈالیگا مین جہان ہونگا زندہ نرہونگا وزرا نے کہا اُس پھول کو اپنے ساتھ
لے چلیے قیصر نے کہا جس چشمہ مین وہ پھول ہی اگر اُس چشمہ سے باہر آئے تو میرا جینا محال ہی اُس پھول
کو چشمہ سے نکال نہین سکتا وزرا نے کہا پھر قسمت پر توکل کیجیے یا گنجینہ سامری منگائیے اُس سے مدد لیجیے
دیکھیے کیا ہوتا ہی قیصر صاف باطن نے کہا مجھے اب گنجینہ سامری کا اعتبار نہین ہی جسقدر احکام مجھے
ملے وہ سب خلاف پڑے مین اُسکے ذریعہ سے کسی بات کو تحقیق نہ کرونگا اگر جان جاتی رہیگی تو مین نجات
پاؤنگا اُسکے دیکھنے سے کچھ حاصل نہین ہی قیصر شب بھر یہ ذکر کرتا تھا جب سپیدۂ سحر آسمان پر نمودار ہوا
قیصر بارگاہ سے نکلا تخت پر سوار ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے چلا اُسطرف سے لشکر
اسلام بھی بصد جاہ وحشم میدان مین آیا لشکر فریقین کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت
کڑکا کہکر ہٹے گرگین ورشت چنگال نے ارشنگ بالاقامت کی طرف دیکھا یہ گرگین کے سامنے
آیا گرگین نے کہا اے ارشنگ اگر تو نے بھی گیرنگ کی طرح اطاعت طلسم کشا زیر ہوکر اختیار کی
تو مین ہرگز تجھے زندہ نہ چھوڑونگا تو خوب جانتا ہی کہ مین جسوقت چاہونگا طلسم کشا کے تمام لشکر کو خاک
مین ملادونگا مگر ابھی ایک وجہ سے جنگ کا عزم نہین کرتا ہون مجھے منظور ہی کہ جسقدر پہلوان میرے یہان
ہین مین اُن سب کا امتحان لے لون جو طلسم کشا کو زیر کریگا اُسکو اپنی جگہ پر مقرر کرونگا ارشنگ
نے کہا اگر آپ کا اقبال شامل حال ہی تو مین طلسم کشا کو زیر کرکے پلٹونگا گرگین ورشت چنگال
نے ارشنگ کو رخصت کیا ارشنگ نے میدان مین آکے نعرہ کیا کہ اے طلسم کشا مین بہت مشتاق

ہون کہ تیرے ہنر جنگ دیکھون کل تو نے کس شد و مد سے گیر نگ کو زیر کیا مین نے آج تک ایسی جنگ
نہین دیکھی واقعی تیری جرأت وہمت مین شک نہین ہی بدیع الملک نے کہا ای ارشنگ مین جانتا ہون
کہ تو بھی بڑا صاحب جرأت ہی جو مجھے داد مردانگی دے رہا ہی یہ کہکر شاہزادہ میدان مین تشریف لایا ارشنگ
سے کہا وار کر وار شنگ نے چاہا کچھ عذر کرون مگر بدیع الملک نے کہدیا کہ کچھ عذر کام نہ دیگا مین سبقت
نہ کرونگا ارشنگ نے مجبور ہو کے نیزے کا وار بدیع الملک پر کیا شاہزادے نے از روے ہنر اسکے وار
کو خالی دے کر نیزے کا پھیرا مارا کہ اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکلگیا ارشنگ دنگ ہوگیا غصہ آگیا تلوار میان سے
لی بدیع الملک پر تلوار لگائی شاہزادے نے سپر کی اوجھڑ سے اُسکی تلوار کو دو ٹکڑے کر دیا ارشنگ
بدیع الملک کے لپٹ گیا چاہا زمین سے اُٹھالون مگر کیا طاقت تھی جو ارشنگ اُس قطب فلک شجاعت
کو حرکت دے سکتا بہت کچھ زور کیا مگر بدیع کے لنگر مین ذرا بھی جنبش نہ پائی مجبور ہو کے ٹھہر گیا بدیع الملک
سے کہا ای جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کمر مین ہاتھ ڈال کر رکھ دیا اُسنے چاہا
مین بھی لنگر قائم کرون مگر کچھ نہو سکا پانون اُسکے زمین سے اُٹھے بدیع الملک نے سر سے بلند کیا ارشنگ
نے پناہ طلب کی بدیع الملک نے فرمایا ای ارشنگ اگر اسلام قبول کرو تو پناہ ملے ارشنگ نے عرض
کی ای شہریار میری مجال ہی کہ اب اسلام قبول نہ کرون بدیع الملک نے اُسکو آسانی زمین پر رکھدیا
ارشنگ کلمہ پڑھکے بصدق دل مسلمان ہوا دن بہت قلیل باقی تھا گرگین نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسکی آنکھون
مین دنیا سیاہ ہوگئی اخوان آہن خوار کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر کچھ ہمت رکھتا ہو تو اُس جوان کو جاکر گرفتار
کر لا اخوان مار سیاہ کی طرح سے بل کر کے نکلا بدیع الملک کے مقابلے مین آیا کہا ای جوان کس تکلف سے
ارشنگ کو زیر کیا ہی مین بھی مشتاق ہون کہ کچھ ہنر جنگ دیکھون بدیع الملک نے فرمایا مین موجود ہون
اخوان نے کہا ای جوان مین چاہتا ہون کہ جسقدر حربے تیرے پاس ہین تو مجھپر کرلے تا کہ حسرت نہ باقی
رہجاے بدیع الملک نے فرمایا ای اخوان آہن خوار تمنے دیکھا تمھارے لشکر سے دو جوان آے
اور ہر ایک نے چاہا کہ مین حملہ کرون مگر مین نے قبول نہ کیا میرا قول یہ ہی کہ جب حریف کے حملے سے خدا
بچاے تو خود وار کرے اور پیشدستی کرنا میرے یہان ممنوع ہی اخوان آہن خوار نے عرض کی اگر آپ
قبول نہین فرماتے تو مین مجبور و ناچار ہون یہ کہکے اخوان آہن خوار نے بیخوف وخطر وار تلوار کا کیا
بدیع الملک نوجوان نے اسکے وار کو خالی دیا اخوان آہن خوار نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نوجوان نے اُس وار کو سپر پر روکا اخوان آہن خوار نے تیسرا وار کیا بدیع الملک نے
ہنسکر فرمایا ای اخوان دوسرا وار اور کر مین اجازت دیتا ہون اخوان نے عرض کی اب مین وار نہ کرونگا
مین نے تین وار ایسے کئے تھے کہ اگر کوہ پر بھی تلوار پڑتی تو مانند کاہ کاٹ دیتی بدیع الملک نے
فرمایا اسمین شک نہین ہی جیسا کچھ کہتے ہو بہت درست ہی مگر دو وار اور کرنا ہونگے اخوان مجبور ہوا پھر تیغ
اُٹھائی بدیع الملک پر وار کیا شاہزادے نے اُسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اخوان پر ایسا رعب
غالب ہوا کہ بدیع الملک کے قدمون پر گر پڑا عرض کی ای شہریار میری گستاخی کو معاف فرمائیے میری
مجال نہین جو آپ سے مقابلہ کر سکون مین حلقہ غلامی کان مین ڈالتا ہون آپ مجھے کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے
بدیع الملک نے اُسی وقت اُسکو کلمہ تعلیم کیا اخوان بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کو

بہت خوشی حاصل ہوئی مگر قیصر نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا حکم دیا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑے اُسی وقت
طبل بازگشت بجا قیصر اپنے لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک بھی اخوان آہن خوار کو ہمراہ لے کر
اپنے لشکر مین آئے وہان سے بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے مگر قیصر جو میدان جنگ سے اپنی بارگاہ
کی طرف چلا تھوڑی دیر مین داخل بارگاہ ہوا وزرا کو بلایا کہا آج تو طلسم کشا نے غضب کیا تھوڑی ہی دیر
مین دو پہلوان نامی وگرامی زیر کر لیے اب کل اُسکے مقابلہ مین کون جائیگا اور اُسکو زیر کرکے لائیگا وزرا
نے عرض کی یہ خیال بالکل خام ہی ممکن نہین جو کوئی اُس جوان کو زیر کر سکے وہ سب سے زبردست ہی اگر
گرگین بھی اُس سے مقابلہ کریگا تو زک اُٹھائیگا بہت پچھتائیگا وہ جوان صاحب شوکت وشان اسکو بھی
زیر کرکے اپنا مطیع بنائیگا قیصر صاف باطن نے کہا پھر کیا کرنا چاہیے وزرا نے کہا یا تو صلح کیجیے
جنگ سے باز آئیے یا یہان سے کسی طرف تشریف لے چلیے قیصر نے جواب دیا کہ یہ دونون امر ناممکن
ہین مین اگر یہان سے کسی طرف جاؤنگا تو وہ میرے کل حیات پر قبضہ کریگا اور اگر صلح کرونگا تو وہ بے
مسلمان کیے راضی نہوگا وزرا نے کہا پھر ہر طرح مشکل ہی جو آپ کے مزاج مین آئے وہ بہتر ہی قیصر
نے کہا مین لڑکر مرجانا سب سے اچھا جانتا ہون وزرا نے عرض کی اسکا آپ کو اختیار ہی قیصر نے کہا
مین کل فیصلہ کر لینا اچھا جانتا ہون سب لشکر کو حکم دونگا کہ جاکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو جس طرح بن پڑے
گرفتار کرلو یا قتل کرکے چھوڑو وزرا نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہی کل یہ بھی ضرور ہو قیصر شب بھر یہی
باتین کرتا رہا جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ سے نکلکر جانب جنگاہ کل سپاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور
بدیع الملک نوجوان بھی مع لشکر میدان جنگ مین تشریف لائے دونون لشکرون کی صفین آراستہ
ہوئین قیصر گرگین درشت چنگال کے پاس آیا کہا اے گرگین آج میرا ارادہ یہ ہی کہ اپنے لشکر کو یہ حکم دون
کہ سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑین جس طرح بن پڑے اس جوان کو گرفتار کرلین بے اس انتظام کے
دوسری بات ممکن نہین ہی اور کسی طرح سے یہ زیر نہوگا گرگین نے کہا آپ ابھی یہ قصد نفرمائین مین آج اُس
شخص کو میدان مین برائے مقابلہ روانہ کرتا ہون کہ جو رستم وقت ہی یقین ہی کہ اسکے مقابلہ کی تاب طلسم کشا
نہ لاسکے قیصر نے کہا اب تو مجکو اسکی امید اٹھ گئی اگر تم بھی میدان مین جاؤ تو مجھے اس بات کا یقین نہو
کہ وہان سے تم طلسم کشا کو زیر کرکے پھروگے گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ حقیقت مین
طلسم کشا ایسا ہی شیر ہی مگر آج اور تامل فرمائیے کل یہ انتظام کیجیے گا قیصر نے کہا اے گرگین آج تمہاری
خوشی سے مین اس بات کو ملتوی رکھتا ہون کل مین کوئی عذر نہ سنونگا گرگین نے کہا آج مین مہلیل
سنگ بند کو میدان مین بھیجتا ہون یہ عجب پہلوان ہی اسکے حربے کو بھی آپ ملاحظہ فرمائینگے کئی سو من کا
پتھر اپنے پاس رکھتا ہی ایک پتھر سے اسنے بہت سے پہاڑ توڑ ڈالے آج وہ میدان مین جاکر مقابلہ کریگا
اسکی ضرب طلسم کشا کیونکر اُٹھا سکیگا قیصر نے جواب دیا مجکو اس بات کا یقین نہین گرگین نے کہ
آپ آج ملاحظہ فرمائیے گا قیصر اپنی جگہ پہ آیا گرگین نے مہلیل سنگ بند کی طرف اشارہ کیا
کہ میدان مین جاکر طلسم کشا کو گرفتار کرلا یا ہلاک کر مہلیل میدان مین آیا آواز بلند کہا اے طلسم کشا
مین بہت مشتاق ہون کہ میرے آپ کے امتحان جرأت ہوجاے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا
اُسکے قریب آکے گھوڑے سے اُترے مہلیل نے کہا اے جوان تو کیا خلاف عقل کرتا ہی کہ مرکب سے اُترکے

مقابلہ کرنے کے لیے آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا آج تک جسقدر پہلوان شہر گردستان کے میرے مقابلہ
مین آئے آپنے اسی طرح مقابلہ کیا آج خلاف دستور کیونکر کر سکتا ہون اور یہ بات بھی بیجا ہی کہ مین پیادے
سے سوار ہو کر لڑون مہلیل نے کہا جب آپ مرکب پر سوار تھے اُسوقت بھی میرا قد آپ سے بہت بلند
تھا اگر آپ رکابون پر کھڑے بھی ہو جاتے تو بھی میرے سر تک ہاتھ نہ پہونچتا اور اب تو آپ کا ہاتھ میری کمر تک
نہ پہونچیگا بدیع الملک نے فرمایا ان باتون سے کیا مطلب ہی جس کام کو میدان مین آیا ہی پہلے اُسکو انجام
دے لے پھر اور باتین کرنا مہلیل نے جب اسدرجہ بدیع الملک کو آمادہ جنگ پایا کہا مین جانتا ہون
آپ پہلے وار نکرینگے بدیع الملک نے کہا تجھے معلوم ہی مہلیل نے کہا پھر مجھے اجازت دیجیے کہ مین وار
کرون بدیع الملک نے اجازت دی مہلیل نے سنگ گران دونون ہاتھون سے بلند کیا بدیع الملک
نے سپر اُٹھائی مہلیل نے پتھر بدیع الملک کے سر پر لگایا شاہزادے نے سپر پر روکا پتھر زمین پر گرا
بدیع الملک نے سپر چہرے سے ہٹائی مہلیل کی نظر جو بدیع الملک پر پڑی دنگ ہو گیا کہا اے
جوان سچ بتادے کہ تو بزور سحر تو مقابلہ نہین کرتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اے مہلیل ایسی بات زبان سے
نہ نکالنا مین سحر اور ساحر دونون کو بُرا جانتا ہون تو خوب آگاہ ہی کہ مین اس طلسم مین ساحرون کے قتل کرنے
کو آیا ہون اگر خود بھی سحر جانتا ہوتا تو ساحرون کو قتل کیون کرتا علاوہ اسکے سحر میرے مذہب مین حرام ہی
مہلیل نے کہا اے جوان مین نے بہت سے پہاڑ اسی پتھر سے توڑ ڈالے اور بہت سے دیوون کو اسی کی ضرب
سے ہلاک کیا آج تک کسی نے ایک وار کے بعد سر نہین اُٹھایا مگر اسوقت مجھے تعجب ہی کہ تیری ابرو پر بل
بھی نہین آیا بدیع الملک نے فرمایا پھر کیا اور وار کرنے کا ارادہ ہی مہلیل نے کہا مین اب وار نہین کرونگا
تیرے وار کا مشتاق ہون بدیع الملک نے فرمایا اے مہلیل اگر جان اپنی عزیز ہی اور انجام بخیر کرانا چاہتا
ہی تو اس مذہب باطل کو ترک کر دے اور اطاعت اسلام قبول کر مہلیل چونکہ سیہ قلب تھا مسلمان نہوا
اُسی وقت اُسنے جواب دیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نہ کرونگا جو تیرے مزاج مین آئے میرے حق مین کر
بدیع الملک نے دو تین بار اُس سے کہا جب اُسنے سر مرتبہ انکار کیا تو بدیع الملک نے مجبور ہو کے
تلوار آبدار میان سے لی خبردار خبردار کہکے اُسکی کمر پر وار کیا مہلیل سمجھا کہ اتنی سی تلوار میری کمر پر پڑکے کیا
کاٹیگی اس جوان کا بھی حوصلہ نکلجانا اچھا ہی اسکے بعد کشتی لڑکے اسکو زیر کرلونگا یہ سوچ کے اُسی صورت سے
کھڑا رہا بدیع الملک کی تلوار جو پڑی مانند خیار تر اُسکے دو ٹکڑے کیے مہلیل زمین پر گرا لشکرون سے شور
تحسین د آفرین بلند ہوا قیصر قوت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہو گیا گرگین و رہشت جنگال کی آنکھون
مین دنیا سیاہ ہو گئی مگر بیساختہ زبان سے کلمات تحسین نکلگئے بدیع الملک نے اُسکو قتل کرکے پامال کیا
قیصر نے یہ کیفیت دیکھکر اپنے لشکر کو اشارہ کر دیا کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو خبردار زندہ نہ چھوڑو اشارہ پاتے
ہی تمام لشکر بدیع الملک پر ٹوٹ پڑا گرگین و رہشت جنگال نے جو یہ حالت دیکھی اپنے پہلوانون کو
لیکر مجبوری آگے بڑھا لشکر اسلام نے جوان سب کو بدیع الملک کی طرف آتے دیکھا یہ لوگ بھی تلواریں
کھینچکر جا پڑے جنگ مغلوبہ ہونے لگی مگر شریان گران گوش اور زہرال شاخ بلند کو گرگین نے
اشارہ کیا کہ تم دونون جاکر طلسم کشا کو گھوڑے سے اُٹھالو یہ دونون کافر بدیع الملک کی طرف
چلے شاہزادے نے جوان دونون کو آتے ہوئے دیکھا گھوڑا بڑھا کے شریان کو زمین سے اُٹھا کے

پکڑ دیا زہرال نے چاہا مین ساطور کا وار کرے مگر بدیع الملک نے اس زور سے شہریان کو زہرال پر
پھینکا کہ دونون کے استخوان بدن چور چور ہو گئے گرگین یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہو گیا آگے بڑھا للکار کر
کہا او طلسم کشا اب تک تو مین تجھ سے مقابلہ کرنا ننگ و عار جانتا تھا مگر اب مجھے ضرور ہوا کہ تجھ سے
مقابلہ کرون بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین مین موجود ہون کہنے کی کیا ضرورت اسوقت تو جملہ
باتین تیرے یہان خلاف ہو رہی ہین گرگین نے کہا یہان مقابلہ کرنے کی جگہ نہین ہے کسی میدان مین
چل فوج کے بیچ سے نکل وہان مقابلہ اچھی طرح سے ہوگا بدیع الملک نے فرمایا جس طرح
تیرے مزاج مین آئے فوج سے بھی الگ ہو سکتا ہون گرگین درشت چنگال نے کہا پھر دیر کرنے کی
کیا ضرورت ہے بدیع الملک نے تمام مضمون کو درہم و برہم کیا گرگین بھی ہمراہ ہوا قلب فوج سے
نکلکر تھوڑی دور پر ایک میدان تھا وہان آئے بدیع الملک گھوڑے سے اُترے گرگین نے کہا
اے جوان میرے مقابلے کے واسطے بھی تو گھوڑے سے اُترتا ہے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا مین
ہرگز مرکب پر سوار ہوکر پیادے سے دغا نہین کرتا گرگین نے کہا یہ شرط عام کے واسطے ہے مگر مین خاص
ہون ابھی چاہون تو تجھے مع مرکب زمین سے اُٹھا کر اتنا بلند پھینکون کہ مثل ستارے کے معلوم ہو پھر
بدیع الملک نے فرمایا یہ دعوے بھی ظاہر ہو جائے گا مگر مین گھوڑے پر سوار ہو کے مقابلہ نہ کرونگا گرگین
مجبور ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کسکا راستہ دیکھتا ہے اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہے تو جو حوصلہ
رکھتا ہو پیش کر کہ مین اپنی فوج کو چھوڑ کے تیرے ساتھ آیا ہون جب لشکری مجکو فوج مین نہ پاوینگے نہین معلوم
کیا خیال کرینگے گرگین نے کہا اے جوان مجھ سے بھی تو مثل اور پہلوانون کے باتین کرتا ہے بھلا میری ضرب
تجھ سے اُٹھ سکیگی تو پہلے وار کر لے کہ تیرے دل مین حسرت نہ رہجائے بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین
میرے یہان یہ بات بالکل ناجائز ہے کہ حریف کے وار کرنے مین سبقت کرین جب تیرے حملے سے خدا بچا لیگا تو مین
بھی وار کرونگا گرگین نے جواب دیا اے طلسم کشا مین جانتا ہون کہ تو وار مین سبقت نہین کرتا ہے مگر یہان کوئی
اس بات کا دیکھنے والا نہین ہے اور مین اس راز کو افشا نہ کرونگا بلکہ سب سے یہ بات کہونگا کہ مین نے پہلے بہت سے
وار طلسم کشا پر کیے پھر طلسم کشا نے مجھپر وار کیا بدیع الملک نے ہنسکر جواب دیا اے گرگین یہ بات تیری بالکل
خلاف شجاعت کی ہے ایسا ہو نہین سکتا مین نے کسی کے دکھانے کو یہ بات اختیار نہین کی ہے اور اگر یون بھی ہوتا تو سب
بڑھ کے تو دیکھنے والا یہان موجود تھا گرگین نے کہا اے جوان مین نے بھی یہی عہد کر لیا ہے کہ مین حریف پر پہلے
وار نہین کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا پھر امتحان جرأت و مقابلہ کیونکر ہو گا کوئی شرط مقرر کیجیے گرگین
نے کہا اے جوان تیغ و تبر سے مقابلہ اچھا نہین ہے باہم گرز زور ہونا اچھی بات ہے بدیع الملک نے منظور فرمایا
گرگین نے سامنے آکر ہاتھ بڑھایا بدیع الملک نے اس زور سے اسکا ہاتھ پکڑا کہ اُسکو یقین ہوا میرا ہاتھ
ٹوٹ جائے گا گرگین یہ قوت دیکھکر دنگ ہو گیا کہا اے جوان تجھ مین جتنا زور ہو مجھپر کرے بدیع الملک
نے فرمایا اے پہلوان تو نے پھر وہی شرط نکالی مین کسی بات مین سبقت نہ کرونگا گرگین جب ہر طرح مجبور ہوا
چاہا بدیع الملک کو لے دوڑے مگر شاہزادے کا قدم زمین سے نہ سرکا گرگین دیر تک زور کرتا رہا جب
مجبور ہو گیا تو بدیع الملک سے کہا اے جوان اب مین تیرے زور کا مشتاق ہون شاہزادے نے کہا اے
گرگین دم لیکر پھر اچھی طرح زور کر دیکھ گرگین نے کہا مین اب تیرے بعد زور کرونگا پہلے تیری قوت دیکھ لون

بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا مضائقہ ہے اگر زور کرو گے تو تمہاری شجاعت مین فرق نہ آئیگا گرگین نے پھر زور کرنا شروع کیا دیر تک زور کرتا رہا مگر بدیع الملک کا قدم نہ سرکا اُسکی سانس چڑھنے لگی کہا اے جوان مین دو دو بار زور کر چکا اب بہت مشتاق ہون کہ تیرا زور دیکھون بدیع الملک نوجوان گرگین درشت چنگال کو لے دوڑے دس قدم پر لائے ہکہ دے کر چاہا زمین سے اُٹھا لون مگر گرگین بھی پہلوان نامی تھا اُسنے لنگر قائم کیا بدیع الملک ٹھہر گئے دیر تک کن سے بیٹھا رہا بدیع الملک بھی خاموش رہے تھوڑی دیر کے بعد گرگین نے چاہا بدیع الملک کو دھوکا دے کر نکلون جیسے ہی تڑپ کے نکلنا چاہا بدیع الملک نے ہکہ دیا گرگین بھی زمین پر نہ ٹھہر اگیا پانون اُکھڑ گئے بدیع الملک نے سر سے بلند کیا چاہا چکر دے کر زمین پر مارین گرگین نے ہاتھ باندھ کر امان طلب کی بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین جب تک اپنے مذہب باطل کو ترک نہ کرو گے امان نہ ملیگی گرگین نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کی عدول حکمی کرون بدیع الملک نے بآسانی گرگین کو زمین پر رکھدیا گرگین اُسی وقت کلمہ پڑھ کے بصدق دل مسلمان ہوا بدیع الملک کے قدمون پر گرا شاہزادے نے گلے سے لگایا گرگین نے عرض کی اے شہریار اب فوج کی طرف تشریف لیچلیے وہ لوگ تو اب تک جنگ مین مصروف ہین بدیع الملک گرگین کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے یہان ان لوگون مین عجیب آفت برپا تھی لشکر اسلام نے فوج قیصر کے تعاقب مین گھوڑے ڈالدیئے تھے قیصر کا لشکر شکست اُٹھا کر میدان جنگ سے فرار ہوا تھا بدیع الملک نے گرگین سے کہا سب لوگ اسی طرف آتے ہین گرگین نے عرض کی مین سب کو روکے لیتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے گرگین کیا ضرورت ہے تم کسی کو نہ روکو جب لشکر میرے قریب آئیگا آپ ٹھہر جائیگا یہ فرماتے ہوئے آگے بڑھے لشکر بھی قریب آیا سب کے آگے قیصر کا تخت تھا بدیع الملک نے بڑھ کے تخت قیصر ہاتھون پر اُٹھا لیا چاہا زمین پر ٹپک دون مگر قیصر تخت سے کود کر بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی اے شہریار مجھکو پناہ دیجیے بدیع الملک نے فرمایا سامری جمشید پر لعنت کرو خدا کو بوحدانیت مانو کلمہ طیبہ پڑھو قیصر بصدق دل مسلمان ہوا لشکر کو ٹھہرایا بدیع الملک کو ہمراہ لے کر لشکرگاہ کی طرف پلٹا بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین تشریف لائے گرگین دربارگاہ تک ہمراہ آیا بدیع الملک نے ایک خیمہ اُسکے واسطے بھی آراستہ کرایا گرگین خیمہ مین داخل ہوا قیصر نے اپنی بارگاہین بھی بدیع الملک کے لشکر مین نصب کرائین شاہزادے نے جشن عام کا حکم دیا سب بارگاہون مین تیاریان ہونے لگین قریب شام جب سب نے انتظام سے فرصت پائی اور روشنی بھی ہو چکی بدیع الملک نے اپنی بارگاہ مین قیصر کو بلایا اور گرگین کی بارگاہ مین گردستان کے پہلوان گئے چونکہ وہ سب لوگ کسی بارگاہ مین بوجہ طویل القامتی نہ سما سکتے تھے اسوجہ سے گرگین کی بارگاہ مین سب کو بھیجدیا کہ یہ بارگاہ بہت بڑی تھی بدیع الملک کو جنگ دیوان کے بعد حاصل ہوئی تھی براے آرائش یہ بارگاہ بھی بدیع الملک کے لشکر مین استادہ کیجاتی تھی کوئی اُس بارگاہ مین رہتا نہ تھا جب بدیع الملک نے شہر گردستان کے پہلوانون کو زیر کیا تو ان لوگون کو اس بارگاہ مین رہنے کی اجازت دی وہ لوگ بہت خوش تھے کیونکہ کبھی قیصر نے اُنکے واسطے بارگاہ استادہ نہین کرائی تھی ہمیشہ میدان مین یہ لوگ رہتے تھے جب اپنے شہر مین جاتے تھے تو مکان مین رہتے تھے بلکہ قیصر نے بھی اُس بارگاہ کو دیکھکر بہت تعجب کیا تھا بدیع الملک نے اس بارگاہ مین بھی بہت کچھ آرائش کرائی تھی وہان بھی بڑا مجمع تھا تمام ساکنان شہر گردستان وہان جمع تھے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین

قیصر صاف باطن اور بہت سے معزز لوگ جمع تھے تمام کے واسطے اور ایک جگہ قرار دی گئی تھی کہ وہ لوگ وہان
جمع ہوئے تھے ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ مین اپنے رفیقون کو لیے بیٹھا تھا جب سب طرح کی تزئین بارگاہون
کی ہو چکی تو جملہ سردار برائے سلام بارگاہ بدیع الملک کی طرف نذرین لیکر چلے باری باری بارگاہ مین آئے
بدیع الملک کو نذر دی تھوڑی دیر بیٹھے پھر سلام کرکے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹ گئے تھوڑی دیر تک یہ
کیفیت رہی جب سب نذرین گذر چکین اور جملہ سردار با طمینان تمام اپنی اپنی بارگاہون مین جا چکے بدیع الملک
نے حکم دیا کہ کھانے کے خوان سب کے یہان پہونچائے جائین خادمون نے سب کے یہان خوان پہونچا
تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے بھی خاصہ طلب کیا اُسی وقت دستر خوان بچھایا گیا شاہزادے نے
مع اپنے خاص خاص سردارون کے خاصہ نوش کیا شب بھر عیش وعشرت مین بسر کی جب صبح ہوئی بدیع الملک
نوجوان برائے نماز سجادے پر تشریف لائے اور جملہ سردار بھی مصروف طاعت پروردگار ہوئے
جب نماز سے فرصت پائی تو بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین قیصر صاف باطن آیا برائے سلام سر
جھکایا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی قیصر سلام کرکے اپنی جگہ پر بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد عرض کی
اے شہر یار اب یہان سے تشریف لیچلیے بدیع الملک نے فرمایا میرا بھی یہی ارادہ ہے کہ تمھارے یہان
چلون قیصر نے عرض کی اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے لشکر کو حکم روانگی دیجیے بدیع الملک نے سردارونکو
طلب کیا حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین یہان سے آج ہی کوچ
کرنے کا ارادہ ہے سردارون نے لشکر مین جاکر اطلاع دی پیش خیمہ اُسی وقت روانہ ہو گیا سردار سامانِ
سفر درست کرنے لگے تھوڑی دیر مین سب لوگ تیار ہو گئے سردارون نے آکر بدیع الملک سے عرض
کی اے شہر یار سب لوگ تیار ہین آپ کے تشریف لیچلنے کی دیر ہے بدیع الملک اُسی وقت اُٹھے قیصر کو
ہمراہ لیا بارگاہ کے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے بڑے
جاہ وحشم سے لشکر گران ساتھ لیکر شاہزادے نے وہان سے کوچ کیا قیصر صاف باطن نے اپنے وزرا کو
پہلے روانہ کردیا تھا کہ شہر مین جاکر تیاری کرین اور سب کو شاہزادے کی تشریف آوری سے اطلاع کردین
وزرا نے آکر سب انتظام شہر مین درست کیا تھا ہر دکان کو آئینہ بندی سے زینت دی تھی لوگون کو بھی انتظار
تشریف آوری بدیع الملک حد سے سوا تھا بیت سے لوگ شہر پناہ پر آکے منتظر تھے آپسمین ذکر کر رہے
تھے کہ طلسم کشا بڑا مرد شجاع تھا کہ اُسنے طلسم مراۃ العدم کو اس طرح فتح کیا کہ سلطان طلسم تک مطیع
و فرمانبردار ہو گیا بعض کہتے تھے کہ طلسم کشا جوان قوی ہیکل ہوگا جب تو شہر گردستان کے پہلوانون کو
یون زیر کیا کہ سب اُسکے بندۂ بیدام ہین یہ ذکر آپسمین ہو رہا تھا کہ نوبت نقارے کی آواز آئی سامنے سے
گرد عظیم بلند ہوئی سب نے کہا لشکر طلسم کشا آتا ہے یہ کہتے ہوئے اشتیاق دید مین سب لوگ آگے بڑھے
لشکر بھی قریب پہونچا سب نے دیکھا کہ لشکر کے آگے آگے ایک جوان صاحب شوکت وشان مرکب کو پہلو
پر بصد جاہ وحشم سوار گلے مین لوح طلسم مراۃ العدم پڑی ہوئی گھوڑے کو قدم پر ڈالے ہوئے
آتا ہے عقب مین اُس جوان کے لشکر گران ہے سب نے آپسمین کہا طلسم کشا یہی شخص ہے جو سب کے
آگے آتا ہے اسی کے گلے مین لوح طلسم بھی پڑی ہوئی ہے مگر تعجب کی بات ہے کہ طلسم کشا نے ایسے ایسے
جوانون کو کیونکر زیر کیا یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے بدیع الملک کی سواری قریب آئی سب نے جھک کے

سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اسی جاہ وحشم سے شہر مین داخل ہوے اہل شہر نے جو بدیع الملک کو
دیکھا خوش ہو گئے سب نے سر نیاز خم کیا بدیع الملک سبکو جواب دیتے ہوے دونون ہاتھون سے سلام لیتے
ہوے طرف دار الامارۂ شاہی کے چلے مگر شہر کی حالت جو بدیع الملک نے ملاحظہ فرمائی نہایت آباد پایا بہت خوش
ہوے قیصر صاف باطن قریب دار الامارۂ شاہی بدیع الملک کو لیکر پہونچا نزدیک جاکر عرض کی اے شہریار تشریف لیچلیے
بدیع الملک نے گھوڑے کو روکا مرکب سے اُترے ایوان شاہی مین داخل ہوے قیصر بدیع الملک کو قریب
تخت لایا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف رکھین مین براے خدمتگذاری حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا اے
قیصر تمھارا تخت تمکو مبارک رہے ہمین تخت کی پروا نہین اگر ہمی حاجت ہوتی تو سلطنت ہفت اقلیم پر قبضہ کر لیتے
کوئی بادشاہ ہمسے بہتر نہوتا قیصر نے عرض کی اے شہریار اسمین شک نہین مگر اسوقت سواے آپ کے اور کوئی سزاوار
تخت نہین ہے بدیع الملک نے فرمایا مین اپنی طرف سے تمکو اجازت دیتا ہون تخت پر بیٹھو قیصر نے عرض کی مجھسے ایسی
گستاخی نہوگی بدیع الملک نے فرمایا اے قیصر مین خود اجازت دیتا ہون یہ کہکے قیصر کا ہاتھ پکڑ کے تخت پر بٹھا دیا
قیصر سلام کرکے تخت پر بیٹھ گیا بدیع الملک نوجوان ایک دنگل مرصع کار پر رونق افروز ہوے اور سب سردار بھی
ادب سے بیٹھے قیصر نے عرض کی اے شہریار اب امیدوار ہون کہ مجھکو اجازت مرحمت فرمائی جاوے کہ مین اور انتظام
کرون آپنے مجھے تاج بخشی فرمائی میری عزت بڑھائی مین اب چاہتا ہون کہ حضور کو اس طلسم کی سیر بھی کرا دون بدیع الملک
نے کہا تمھین اختیار ہے قیصر تخت سے اُٹھا سامان جشن مین مصروف ہوا تھوڑی دیر مین سب سامان جشن تیار ہو گیا قیصر پھر
حاضر خدمت بدیع الملک ہوا اور روساے شہر بھی نذرین لے لیکر حاضر ہوے سب نے بدیع الملک کو نذرین دین شاہزادے
نے بھی بہت کچھ انعام تقسیم کیا تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا پھر محفل مین رقص و سرود کا شغل ہوا نصف شب تک یہ چرچا رہا
پھر قیصر نے دسترخوان طلب کیا خادمون نے اُسی وقت محفل مین دسترخوان بچھایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش
کیا پھر رقص و سرود شروع ہوا جب رات بہت کم باقی رہی بدیع الملک نے صحبت کو برخاست کیا قیصر شاہزادے کو
اپنے ہمراہ لیکر خوابگاہ مین آیا خادمون کو مقرر کیا آپ وہان سے باہر آیا بدیع الملک نوجوان مسہری پر تشریف لیگئے
شاہزادے نے تھوڑی دیر کے بعد آرام کیا قیصر وہان سے پلٹ کے اپنی خوابگاہ مین آیا بستر خواب پر جاکے لیٹا کئی روز کا
جاگا ہوا تھا نیند آگئی رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین قیصر زرین پوش فلک خوابگاہ مشرق سے نکلکر زینت بخش تخت
چرخ زبرجدی ہوا بدیع الملک بیدار ہوے خادمون نے مصلا بچھایا شاہزادے نے فریضۂ سحری ادا کیا باہر تشریف
لائے سب لوگ براے سلام حاضر ہونے لگے قیصر نے عرض کی اے شہریار مین نے کل نذر نہین دی واقعی مجھسے خطا ہوئی
مگر آج امیدوار ہون کہ میری نذر بھی قبول فرمائی جائے یہ کہکے خزانے کی کنجیان حاضر کین بدیع الملک نے کہا اے قیصر تمھاری
نذر قبول ہوئی اب یہ مال و زر تمھین کو مبارک رہے مین چاہتا ہون کہ اب مجھے بخوشی یہان سے رخصت کرو کہ حمزۂ
صاحبقران زمان طلسم فیروزیہ مین منتظر ہونگے جبتک مین جاکر لوح طلسم نذرانہ دونگا اُسوقت تک فیروز ستارۂ پیشانی
مارا نہین جائیگا بعد قتل فیروز انشاء اللہ تعالے لوح تمھین بھیجدونگا قیصر نے عرض کی اے شہریار مین رکاب
سعادت انتساب سے جدا ہوکر کیونکر رہ سکتا ہون مجھے اب سلطنت کی ضرورت نہین ہے بہت دنون سلطنت
کی اب کچھ روز آپ کی خدمت مین اپنی حیات چند روزہ بسر کرونگا تاکہ میرا انجام بخیر ہو بدیع الملک نے یہ کلام قیصر
سے سنکر فرمایا کہ ایسا ارادہ نکرو اپنی راحت مین خلل نہ ڈالو ہم لوگ بعد قتل زمرد خانۂ کعبہ جائین گے بلکہ مجھکو ابھی
اپنے جانے کی امید بھی نہین ہے کیونکہ بعض دشمنان خدا ایسے ہین جنکی وجہ سے اہل اسلام کو بہت گزند پہونچ رہا ہے

اُنکے واسطے صاحبقران شاید مجھکو چھوڑ جائین پس تم میرے ہمراہ رہکر بہت پریشان ہوگی مجھپر بڑے بڑے مصائب پڑین گے تم اُنکے متحمل نہو سکوگے قیصر نے عرض کی ای شہریار آپکی ہمراہی مین مجھپر جو مصائب گذرینگے مجھے اس راحت سے زیادہ مزہ دینگے آپ ضرور مجھے ہمراہ رکاب لیتے چلین اگر انکار فرمائیے گا مین اپنے تئین ہلاک کرونگا بدیع الملک نے جب یہ تقریر قیصر کی سُنی دل مین خیال کیا کہ یہ ہرگز میرا ساتھ نہ چھوڑے گا مجبور ہوکے کہا ای قیصر یہان کی سلطنت کسکو دیجائے قیصر نے عرض کی جسکو حضور لائق سلطنت سمجھین بدیع الملک نے فرمایا مین یہان کے معزز لوگون سے مطلق واقف نہین ہون تمھین لازم ہی کہ اس معاملے کے واسطے ایک دن قرار دو کہ اُس روز جسقدر لوگ خاندان شاہی سے اور جنھین حق سلطنت پہونچ سکتا ہی اُنکو جمع کرو مین جسکو لائق سلطنت تصور کرونگا اُسے تخت پر بٹھاؤنگا قیصر نے عرض کی یہ کیا مشکل ہی انشاء اللہ تعالے مین کل اس صحبت کو قرار دونگا یہ کہکے بدیع الملک کے پاس سے اُٹھا وزرا کو طلب کیا جب سب حاضر ہوے قیصر نے کہا جسقدر لوگ خاندان شاہی سے ہین وہ سب جمع ہون ہمارے آقاے نامدار جسکو قابل سلطنت دیکھینگے اُسے تخت پر بٹھائینگے وزرا نے اور اہلکاران سلطنت کو بلایا یہ حکم سلطانی سُنایا اہلکار عزیزان شاہی کے مکانون پر گئے سب کو اطلاع کی کہ کل آپ لوگون کو ایوان سلطانی مین حاضر ہونا چاہیے جس نے سبب دریافت کیا اہلکاران شاہی نے کہا ہم اس بات سے بالکل ماہر نہین کہ آپ لوگون کی طلبی کیون ہی سبنے کہا ہم ضرور جائینگے اہلکاران سرکاری وہان سے واپس آئے وزیر سلطان سے عرض کی حسب الحکم سب حاضر ہونگے وزیرون نے قیصر سے کہا کہ کل سب حاضر ہونگے قیصر نے حکم دیا کہ سامان انجمن مشاورت درست کیا جائے وزرا نے سب انتظام کیا دوسرے روز عزیزان شاہی آکر جمع ہوئے جب سب لوگ جمع ہو چکے تو قیصر نے بدیع الملک کے پاس آکے عرض کی ای شہریار جو جو لوگ خاندان شاہی سے تھے وہ سب جمع ہین آپ تشریف لے چلیے بدیع الملک اُٹھے قیصر کے ہمراہ اُس مقام پر تشریف لائے جہان یہ سب لوگ جمع تھے روسا نے جو بدیع الملک کو دیکھا برائے تعظیم اُٹھے سب نے بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک ایک دنگل زرین پر آکے بیٹھے قیصر سے فرمایا ہر ایک شخص کے نام ونسب سے مجھکو آگاہ کرو قیصر نے سبکی فرد اسما بدیع الملک کو دی اور ہر ایک کا شجرۂ خاندانی بھی پیش کیا شاہزادے نے ہر ایک کا شجرہ دیکھا جب سب شجرے نگاہ سے گذر چکے تو آخر مین ایک شجرہ بدیع الملک نے دیکھا کہ وہ شجرہ ملک صمصام روشن بخت کا تھا سلسلہ اس شجرے کا خاندان اسلام سے ملتا تھا بدیع الملک نے اُس شجرے کو پڑھنا شروع کیا قیصر نے جھک کے عرض کی ای شہریار یہ شخص بڑا شجاع ہی اسکی شجاعت کے سکے بیٹھے ہوے ہین بہت لوگ اس سے ماہر ہین قبل مین اسکے آباواجداد اس طلسم کی سلطنت کرتے رہے ہین یہ واقعی مستحق سلطنت ہی بدیع الملک نے کہا مین بھی اچھا جانتا ہون قیصر نے عرض کی ای شہریار میری بھی یہی خوشی ہی کہ اس شخص کو اس طلسم کی سلطنت ملے بدیع الملک نے ملک صمصام روشن بخت کو بلایا اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا تخت پر بٹھایا ملک صمصام بہت خوش ہوا بدیع الملک نے فرمایا ای صمصام یہ سلطنت خاص تمھارے سپرد اس واسطے کی جاتی ہی کہ تم عدل وانصاف سے رعیت کے دل کو شاد رکھو اور ہمیشہ حق پرستی سے کام رکھو ملک صمصام نے عرض کی ای شہریار یہ ہمیشہ ایسا ہی ہوگا بدیع الملک نے قیصر سے کہا اب یہان سے سفر کرنا مناسب ہی صاحبقران زمان کو میرا انتظار ہوگا قیصر نے صمصام سے کہا اب ہم لوگ یہان ٹھہر نہین سکتے تم اپنی سلطنت سے خبردار رہنا کوئی کام خلاف قواعد نکرنا ملک صمصام نے عرض کی ای سلطان

طلسم مین ابھی آقاے نامدار کو نہ جانے دونگا جب انھون نے مجھکو سلطنت عطا فرمائی ہی اور میری عزت بڑھائی ہی تو میرے
یہان دعوت بھی قبول کرینگے قیصر نے کہا تم اُنسے عرض کرو یقین ہی ایک روز تمھاری خاطر سے اور نہ جائین صمصام
نے کہا مین ابھی عرض کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندہ کے عرض کی ای شہریار امیدوار ہون
کہ جب آپنے میری عزت بڑھائی سلطنت عطا فرمائی تو میری ایک عرض اور قبول ہو بدیع الملک نے فرمایا ای
صمصام جو کچھ تمھین کہنا ہو بیان کرو صمصام نے کہا مین چاہتا ہون ایک روز آپ میری خاطر سے یہان قیام
فرمائین دعوت قبول کرین بدیع الملک نے فرمایا ای صمصام مین بہت تعجیل مین ہون مگر دعوت کو رد بھی نہین کرسکتا
جو کچھ تمھاری خوشی ہو مجھے منظور ہی مگر ایک روز سے زیادہ مین نہین قیام کرسکتا صمصام نے عرض کی میری خوشی
ہوجائیگی بدیع الملک نے کہا مجھے منظور ہی صمصام نے اُسی وقت سامان دعوت کا حکم دیا تیاری ہونے لگی بدیع الملک
قیصر کے ہمراہ خزانہ طلسمی مین تشریف لائے جو جو تحفہ جات اعلےٰ درجے کے تھے قیصر نے شاہزادے کو نذر دیئے اور جو کچھ
مال بیش بہا تھا وہ سب بدیع الملک کے قبضے مین آیا شاہزادہ دیر تک خزانے مین رہا جب سب مال و اسباب قیصر
نے حاضر کیا اور بدیع الملک نے اپنے خزانے مین داخل کرنے کا حکم دیا سردار اسباب وہان سے اُٹھا لیگئے تب
بدیع الملک بھی خزانے سے نکلکر باہر آئے قیصر کو ہمراہ لیا راہ مین فرمایا ہمارے لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ
سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا قیصر نے اُسی وقت ہرکارون کو بلا کے کہا کہ جاکر لشکر مین اطلاع
کردو کہ کل یہان سے کوچ ہی ہر ایک اپنا اپنا سامان سفر درست رکھے ہرکارون نے لشکر بدیع الملک مین آکے سبکو
اطلاع کی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا قیصر نے بھی اپنے رفیقون سے کہا کہ سب لوگ تیار رہین
کل جسوقت آقاے نامدار یہان سے فرصت پائینگے برابر سفر کرینگے مین ہمراہ ہونگا اُسوقت کوئی بات ایسی نہو جسکی وجہ
سے تم لوگ چلنے سے معذور رہو سب نے کہا ہم لوگ اپنا اپنا انتظام قبل ہی سے کرچکے ہین اگر آقاے نامدار اسی وقت
تشریف لیچلین تو ہم موجود ہین قیصر نے کہا لشکر مین ابھی اطلاع کردو اور محلات کو بھی اس کیفیت سے آگاہی دو کہ کل
یہان سے کوچ ہی ہر ایک کے یہان براے رخصت جانا ضرور ہی وزرا نے سب انتظام درست کیا قیصر نے
بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار تھوڑی دیر کے واسطے اجازت چاہتا ہون کہ اپنے اعزا سے رخصت ہو لون
بدیع الملک نے فرمایا ای قیصر جاؤ مین مانع نہین ہون قیصر محلات کی طرف روانہ ہوا ہر ایک سے رخصت ہوکر تھوڑی
دیر مین پھر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا دن بہت کم باقی تھا بدیع الملک نے فرمایا ای قیصر اب ملک
صمصام کے یہان چلنا ضرور ہی قیصر نے عرض کی حضور تشریف لے چلین کئی بار وہان سے چوبدار حاضر ہوا کیفیت
معلوم ہوئی کہ ملک صمصام راہ مین منتظر ہی بدیع الملک اُٹھے اپنے خاص خاص سردارون کو مع قیصر صاف باطن کے
ہمراہ لیا سوار ہوکر ملک صمصام کے مکان کی طرف چلے ملک صمصام صبح سے راہ مین منتظر تھا اسکو ہرکارون
نے خبر دی کہ بدیع الملک تشریف لاتے ہین ملک صمصام آگے بڑھا دیکھا شاہزادہ بدیع الملک نامدار مع چند
سردارون کے تشریف لائے ہین ملک صمصام دوڑ کے بدیع الملک کے سامنے آیا رکاب سعادت انتساب کو
بوسہ دیا بہت خوش ہوا اپنے ہمراہ لیکر مکان مین آیا شاہزادے کو مسند زرتار پر بٹھایا اور سردار بھی قاعدے
سے بیٹھے ملک صمصام نذر لیکر بدیع الملک کے سامنے آیا شاہزادے کو نذر دی بدیع الملک نے
خلعت بیش قیمت عنایت فرمایا ملک صمصام دعائین دیتا ہوا پچھلے قدم ہٹا پھر قریب آکر عرض کی اگر حکم ہو
تو محفل مین ارباب نشاط حاضر ہون بدیع الملک نے فرمایا کیا مضائقہ ہی صمصام نے اُسی وقت ارباب نشاط

کو طلب کیا ایک نازنین زہرہ جبین نے مع سازندون کے محفل مین پائین فرش پر آ کر سلام کیا سازندون نے سازملائے طبلے پر تھاپ پڑی نازنین نے گت شروع کی تھوڑی دیر تک رقص کی کیفیت دکھائی پھر سلام کر کے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل بہ آواز بلند گانا شروع کی غزل

گذشت آنکہ مرا بود جا بکوے کسے
اجل عنان مرا میکشد بسوے کسے
بیک سخن لب او وا نشد کہ من مردم
نماز شستن رخسارہ وضوے کسے
بروز عید کہ ہر کس بیا وہ کرد افطار
نشان بوسہ اغیار بر گلوے کسے
خموش میروم الوداع اینچنان نہ خاک
کہ آہ مرد جوانی در آرزوے کسے
طپیدن دل بصبر کارم آخر کرد
ہمین دو روزہ دم کندہ ام گلوے کسے
گہے بمردن ما شادمان گہے گریان

ہلال عید چو بیند کسے بروے کسے
کنون من و غم ہجران و جستجوے کسے
نگہ نکرد ولش از شرم دیدنے دارد
فغان ز جنبش لبہاے بذلہ جوے کسے
بصبح عید مرا اینقدر غمین بیند
بہ آب تیغ کسے تر نشد گلوے کسے
پہ شد کہ کشت ز طفلی مرا بعالم آب
نشد کہ نالہ کنم سر زبیم خوے کسے
علاج نیست جز این درد اشک را کہ دگر
نشد نصیب کہ خطے برم ز روے کسے
فغان نداد کسے ای دریغ تا دم مرگ
فغان ز شوخی طبع بہانہ جوے کسے

کشان کشان بردم دل نہ چون کسو کسے
بنالم آہ چسان و میدم بکوے کسے
برید نعش من خستہ را بکوے کسے
نماز عید چسان سر کنم کہ کشت مرا
صبا فدا تو کردم بیا بہ بوے کسے
گلوے خشک مرا بوسہ گاہ خنجر کرد
میار بہر خدا یک سخن بروے کسے
خوش آنکہ نبود نہ شناسی مراد فرمائی
بمصلحت دو سہ روزی روم بکوے کسے
من ستمزدہ کو زندگی کجا ہمدم
کجا کجا کہ نرفتم بجستجوے کسے

جب نازنین اس غزل کو ختم کر چکی حاضرین محفل بہت خوش ہوئے سب نے تعریف کی بعض نے کہا کوئی اردو کی غزل کہو نازنین نے یہ غزل شروع کی

پھنسے نہ حلقۂ گیسوے تابدار مین دل
نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار مین دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیون ہے چشم براہ
بروے زلف مسلسل کے تار تار مین دل
بہ رنگ غنچۂ پیکان و غنچۂ تصویر
خوش اپنا کیونکر ہو اس باغ حصار مین دل
ہزارون دشمن جان سے ہے ایک دست بدست
لگے ہے صحبت خوبان گلعذار مین دل
اٹھا نہ لائے مجھے میرے ہمنشین ہے ذوق

بلا سے گر ہو نہ لالہ وہاں یار مین دل
نکل نجائے دل اضطراب سینے سے
اگر نہین کسی مہوش کے انتظار مین دل
اڑیگا مثل شرر ٹکڑے ہو کے سنگ مزار
دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار مین دل
بہ رنگ بیضۂ نو روز توڑے دل اسنے
جو پوچھو کون تو مین ہے کہون ہزار مین دل
یہ جسم زار رہے یا مرے پیرہن مین دل
رہیگا میرے عوض میرا کوئے یار مین دل

بغل مین جیسے مرا دل بغل کا دشمن ہے
بہ رنگ شعلہ کہین آہ شعلہ بار مین دل
ترا سنگار بھی ہے وہ بلا کہ جائے گھر
رہا اگر تو نہین گرم تپش مزار مین دل
فلک کے رنگ سے ظاہر ہے باغی آثار
ہزارون ایک ہمارا ہے کس قطار مین دل
نہ تو مین خلد مین حورین تو رہتا خلد مین کون
گرم ہے نارمین یا میرے جسم زار مین دل

اس غزل کو جو نازنین نے شروع کیا ایک تو غزل ہی عمدہ دوسرے اس نازنین مہ جبین کا بتا بتا کے گانا ایک دل کو ہزار طرح سے بتایا کبھی آئینہ سے مثال دی کبھی پھول کی تشبیہ دی کبھی ساغر مین سے دل کو مناسبت دیکر بتایا اسدرجہ باتین پیدا کین کہ دیکھنے والے دنگ ہو گئے خوش گلو بھی تھی ایسی ایسی ترکیبین صرف کین کہ سبکے دل بیتاب کر دیئے غرض نازنین نے اس ترکیب سے اس غزل کو ادا کیا کہ تمام اہل محفل محو ہو گئے جب غزل ختم ہوئی ملک صمصام نے اشارہ کیا دوسری نازنین آئی اسنے بھی کچھ رقص کی کیفیت دکھا کے ایک غزل گائی اسیطرح دو تین طائفے محفل مین آئے پھر ملک صمصام نے دسترخوان بچھوایا بدیع الملک نوجوان نے خاصہ نوش فرمایا پھر شغل رقص و سرود شروع ہوا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے کہا اے ملک صمصام اگر

جی چاہے تو اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ آئی ہی ملک صمصام نے اُسی وقت صحبت برخاست کی
بدیع الملک کے واسطے ایک کمرہ مین مسہری بچھائی گئی شاہزادہ وہان تشریف لے گیا سب سردار بھی گئے تھوڑی
دیر کے بعد بدیع الملک نے آرام فرمایا سب سردار بھی محو خواب ہوے رات تو تھوڑی ہی سی باقی تھی چند ساعت کے بعد
سحر ہوئی بدیع الملک براے نماز اُٹھے سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کرکے قیصر کو طلب
فرمایا کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی اسی وقت یہان سے چلنا اچھا ہی قیصر نے اُسی وقت ملک صمصام
کو بلایا کہا ای صمصام اب آفتاب نامدار یہان قیام کرنا پسند نہین کرتے ارادہ یہ ہی کہ ابھی وقت یہان سے تشریف
لیجائین ملک صمصام سے عرض کی ای شہریار اگر تشریف لیجانا ہی تو قریب شام جائیے گا بدیع الملک نے فرمایا
اسوقت سے بہتر براے سفر کوئی وقت نہین ہی صمصام مجبور ہو گیا بدیع الملک نے قیصر سے کہا اب لشکر مین اطلاع
کردو کہ سب لوگ سوار ہو جائین قیصر نے اُسی وقت لشکر مین اطلاع کی سب لوگ تو اس خبر کے منتظر بیٹھے
تھے پیش خیمہ وغیرہ روانہ ہو چکا تھا جیسے ہی ہرکارون نے جا کر سوار ہونے کو کہا سب لشکری سوار ہو گئے شہزادہ
بدیع الملک نے بھی اسپ صبا دم طلب کیا خادم مرکب لیکر حاضر ہوے شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا قیصر
عاقل باطن اور جملہ سرداران نامی و گرامی بدیع الملک کے ہمراہ ہوے ملک صمصام بھی تھوڑی دور کے
واسطے ساتھ ہوے بدیع الملک لشکر مین تشریف لائے سبکو اپنے ہمراہ لیا وہان سے ملک صمصام کو بھی
بدیع الملک نے رخصت کیا طرف طلسم فیروزہ کے چلے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب سب سردارون کو عرصہ دراز گذرا اور امیر کو کسی کی خبر نہ معلوم ہوئی تو مریخ آفتاب علم کو صاحبقران ثانی
نے طلب فرمایا جب مریخ حاضر خدمت ہوا تو امیر نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم قریب دو سال کے زمانہ گذرا مگر ابھی تک
کیفیت ایرج و رستم ثانی وغیرہ کی نہ معلوم ہوئی خصوصاً بدیع الملک نوجوان کا حال نہ معلوم ہونے سے طبیعت زیادہ
پریشان ہی اگر تمسے ہو سکے تو کسی طرح سے بدیع الملک نوجوان کی خبر لاؤ مریخ نے جب صاحبقران کو نہایت
مضطرب الحال پایا عرض کی یا صاحبقران آپ خاطر جمع رکھین مین ابھی جاتا ہون انشاء اللہ تعالے ایک ہفتہ
کے بعد شاہزادے کی خبر صحت سے آپ کو شاد و مسرور کرونگا امیر نے اُسی وقت مریخ کو رخصت کیا مریخ
آفتاب علم تخت پر سوار ہو کے جانب طلسم مراۃ العدم روانہ ہوا تین روز کے بعد قریب طلسم پہونچا دھوپ بہت
شدت کی تھی مریخ کو پیاس نے بہت پریشان کیا تخت نیچے اُتارا سامنے ایک چشمہ آب تھا مریخ اُس چشمہ کے
قریب آیا پانی پیا تھوڑی دیر دم لیا چاہتا تھا کہ پھر تخت کو بلند کرے کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی مریخ
آفتاب علم اُس طرف متوجہ ہوا جیسے ہی دامنہ گرد شگافتہ ہوا مریخ نے دیکھا شاہزادۂ بدیع الملک نامدار
اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر گران بڑے جاہ و تجمل سے تشریف لاتے ہین مریخ شاہزادے
کو دیکھ کر خوش ہو گیا آگے بڑھا شاہزادے نے بھی دور ہی سے پہچانا مریخ آفتاب علم نے جھک کے
سلام کیا بدیع الملک مریخ کو بہت عزیز رکھتے تھے گھوڑے سے اُتر پڑے بدیع الملک جب گھوڑے
سے اُترے پھر کسکی مجال تھی جو پیادہ نہ ہوتا سب لوگ مرکبون سے اُتر پڑے مریخ بعنایت دیکھ کے
خوش ہوا دوڑ کے بدیع الملک کے پاس آیا چاہا جھک کے قدمون کو بوسہ دون مگر بدیع الملک
نے گلے سے لگا لیا مریخ نے عرض کی ای شہریار مزاج مبارک کی کیفیت بیان فرمائیے بدیع الملک

نے ارشاد کیا شکر ہی اُس بے نیاز کا جسنے اتنے بڑے طلسم پر فتح دی مریخ نے عرض کی ای شہریار صاحبقران زمان
شب و روز آپ کی یاد مین بہت مضطر رہتے ہین اور جملہ سرداران نامی آپ ہی کو یاد کرتے ہین جب اضطراب صاحبقران
حد سے گذرا تو مجھکو خبر خیریت کے واسطے روانہ کیا بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم مجھے خود اس امر کا خیال تھا
مگر کیا کرتا مجبور تھا جب طلسم کو خدا نے فتح کرایا تو مین وہان سے روانہ ہوا فتح طلسم کے بعد دو یا تین روز وہان اور رہا کیونکہ قیصر
صاف باطن نے وہان کا رہنا پسند نہین کیا میرے ساتھ آنے پر کدکی مین مجبور ہو گیا انتظام سلطنت کے واسطے ایک
شخص کو تجویز کرتا تھا جب ایک شخص معتمد کو وہان کا انتظام سپرد کر دیا تب اس طرف آیا تقدیر نے قسمت کا یا اب یہ بیان
کرو کہ کون کون سردار آ گئے ہین مریخ آفتاب علم نے عرض کی ابھی تک تو کوئی بھی نہین آیا ہی اور نہ کسیکی خبر معلوم
ہوئی ہی نہین معلوم سب کہان ہین اور کس کس نے طلسم فتح کیا کون کون ابھی ناکامیاب ہی خلاصہ کیفیت ان
لوگون کی نہین معلوم ہی بدیع الملک یہ سنکر خوش ہوئے شکر خدا بجا لائے مریخ کو بھی خوشی ہوئی بدیع الملک
نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین آج کی شب یہین بسر کرین صبح کو یہان سے چلین گے لشکر وہین ٹھہر گیا بارگاہین
استادہ ہو گئین بدیع الملک مریخ آفتاب علم کو لیکر اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کی بارگاہ مین حاضر ہوئے مریخ کی طرف دیکھ کے
قیصر صاف باطن نے کہا آپ کے والد ماجد یہان تشریف لائے تھے مجھسے مدد چاہتے تھے مین نے بچند وجوہ
انکار کیا کیونکہ اُسکے ساتھ زمرد ثانی سا سبز قدم تھا مین نے اسکو اپنے یہان رکھنا مناسب نہ جانا اب سنا ہی
کہ وہ طلسم نہ طاق مین جا کر پوشیدہ ہوا ہی اور آپ کے والد ماجد بھی اُسکے ہمراہ ہین اور دو شخص اور بھی ہین جنکے نام سے
مین واقف نہین ہون بدیع الملک نے فرمایا ایک تورج ہوگا اور ایک بختگلن وزیر زمرد ہوگا انشاء اللہ تعالی
یہان سے چلکر طلسم فیروزیہ مین کچھ روز قیام کرین گے جب سب سردار ہمارے یہان کے آ جائین گے تو
پھر طلسم نہ طاق کی جانب چلین گے قیصر نے عرض کی ای شہریار کیا اُس طلسم کو بھی آپ ہی فتح کرینگے بدیع الملک
نے فرمایا جسکے نام اُس طلسم کی فتاحی ہوگی وہ فتح کریگا قیصر خاموش ہو رہا مریخ طلسم کے حالات دریافت
کرنے لگا بدیع الملک دیر تک سب کیفیتین بیان کرتے رہے مریخ چونکہ بدیع الملک سے کسیقدر گستاخ بھی تھا
عرض کی ای ایک امر اور تحقیق طلب ہی مگر کسی وقت دریافت کرونگا ابھی موقع نہین ہی بدیع الملک نے اسکی
طرف دیکھا چہرے پر تبسم پایا کچھ سمجھے مسکرا کے کہا جو اصلی امر ہوگا مین حرف بحرف بیان کر دونگا مریخ تامین کرتا
رہا بدیع الملک نے تھوڑی دیر کے بعد خاصہ طلب کیا ملازمون نے دسترخوان لا کر بچھا دیا شاہزادے نے
خاصہ نوش کیا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہون کی طرف روانہ ہوے
مریخ آفتاب علم کے واسطے بدیع الملک نے اپنے خوابگاہ مین دوسری مسہری بچھنے کا حکم دیا اُسی وقت خادمون
نے تعمیل حکم کی بدیع الملک مریخ کو ہمراہ لیکر خوابگاہ مین تشریف لائے مریخ نے تخلیہ جو پایا بدیع الملک
سے کہا ای شہریار آپ میرے واسطے کیون تکلیف فرماتے ہین مین سو رہونگا آپ زنانی بارگاہ مین تشریف لیجائین
بدیع الملک نے مسکرا کے کہا مریخ تمہین اب اس امر کی تحقیق کا موقع ملا مریخ ہنس پڑا عرض کی ای شہریار مین بھی
پوچھنے والا تھا کہ اب آپ کے ہمراہ کسقدر [illegible] ہین بدیع الملک نے کہا میرے ہمراہ تمام لشکر ہی مریخ نے عرض کی
ای شہریار یہ مین نہین عرض کرتا ہون بلکہ میرے عرض کرنے کا یہ منشا ہی کہ محلات شاہی سے کون کون ہمراہ ہین
بدیع الملک نے چاہا بات کو ٹال دون مگر مریخ نے عرض کیا مین اچھی طرح اُن باتون سے واقف ہون چند [illegible]

میرے سامنے گذرے ہین کہکشان کفن پوش کے باغ مین جب آپ برلب لوح تشریف لے گئے تھے تو وہان
کا جو واقعہ گذرا میرے سامنے کی بات ہی آپ بیکار پوشیدہ کرتے ہین مین خود پوشیدہ ہو گیا تھا کہ شاید کوئی مجھکو
دیکھا ہو شرمندہ نہو علاوہ اُسکے اور بہت سے مقامات پر مین نے بہت سی باتین دیکھین بڑے تعجب کی بات ہی جو آپ
مجھسے پوشیدہ کرین بدیع الملک نے خلاصہ خلاصہ کیفیت مریخ آفتاب علم سے بیان کر دی مریخ کو سنکر کسی قدر ملال
بھی ہوا مگر ہنسی مین ٹال گیا تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نوجوان نے آرام
فرمایا مریخ آفتاب علم کو بھی نیند آگئی رات تھوڑی باقی تھی آثار سحر چند لمحہ کے بعد فلک پر نمایان ہوے بدیع الملک
کی آنکھ کھل گئی مریخ آفتاب علم کو جگایا خادم براے وضو پانی لاے بدیع الملک نے وضو کر کے نماز سحر ادا کی
مریخ نے بھی نماز پڑھی بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سردار براے سلام حاضر ہونے لگے بدیع الملک
نے اُسی وقت حکم دیا کہ لشکر مین چلنے کا سامان درست رہے تھوڑی دیر کے بعد یہان سے چلین گے لشکر مین جو
یہ حکم پہونچا سبنے اُسی وقت سے تیاری کرنا شروع کی بدیع الملک نوجوان بعد زوال آفتاب وہان سے روانہ
ہوے مریخ نے عرض کی ای شہریار میرے نزدیک بہتر ہی کہ آپ صنم کدہ آذری کی سیر بھی کرتے چلین وہ یہان سے
بہت نزدیک ہی اور لائق دید ہی کاہے کو کبھی اتفاق ہوگا جو اس طرف تشریف لائیے گا اور یہ سیر دیکھنے کے قابل
ہی بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ صنم کدہ آذری کیا چیز ہی مریخ نے عرض کی ای شہریار اسکو بھی ایک طلسم تصور
کرنا چاہیے ملکہ ناوک افگن جادو وہان کی بادشاہ ہی طلسم مین کوئی مرد ایسا نہین ہی جسکے ڈارھی مونچھین بھی ہون
ہر ایک نوجوان ہی ابھی سبزہ تک آغاز نہین ہی ملکہ بھی بہت کمسن ہی اُسکی ایک وزیرزادی زہرہ جمال جادو آفت روزگار
ہی اُس طلسم کی کیفیت دیکھنے کے لائق ہی جو سحر ہی عجب انداز کا ہی بہت سے بادشاہان عالی جاہ ملکہ ناوک افگن پر
فریفتہ ہو کر آئے وہان تصویر گلی بنکر رہ گئے اگر آپ تشریف لیجائین تو مجھسے اور وہان کے باشندون سے بہت رسم
ہی ملکہ کی وزیرزادی بھی کچھ مجھکو جانتی ہی مین نے آجتک اُسکی صورت نہین دیکھی اکثر لوگون کی زبانی سُنا ہی کہ نہایت
حسین ہی مجھکو آرزوے حد سے سوا ہی اگر آپ تشریف لے چلین تو کیا عجب ہی کہ ملکہ آپ کی تشریف آوری کی خبر سُنکر
ملکہ ناوک افگن خود آئے اور شرط مہمانداری بجالائے کیونکہ آپ کی شجاعت وجراُت کے شہرے ہر طلسم مین ہین اور
آپ لوگون کی تصویرین جتنے ساحران عالی جاہ ہین انکے پاس رہتی ہین اور تذکرات جنگ جو آپ کے لکھے جاتے ہین
ساحر انکو بخوشی لیتے ہین اور بشوق دیکھتے ہین ملکہ ناوک افگن نے بھی ضرور ہی آپ کے تذکرے دیکھے ہونگے
جب آپ وہان تشریف لیجائین گے تو ملکہ ضرور بخاطر پیش آئیگی کیونکہ یہ جانتی ہونگی کہ آپ پر سحر نہین تاثیر کرتا ہی اور
علاوہ اسکے اسوقت آپ کے ہمراہ ساحران نامی وگرامی ایسے موجود ہین جنکے سحر سے سامری وجمشید کو امان نہین
ہمت شجاعت مین آپ سے بڑھ کے کون ہی علاوہ اسکے پہلوانان شہر گردستان جو آپکے ہمراہ ہین اُنکی صورتین ایسی ہین
کہ جو کوئی دیکھے گا اُسکے دل مین خوف پیدا ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال تو مجھکو بالکل نہین ہی مگر دیر ہو جائیگا
لحاظ ہی ایسا نہو مجھے جانے مین عرصہ ہو جاے اور سب سردار وہان آجائین مین سبکے بعد صاحبقران زمان کے پاس
پہونچون مریخ نے عرض کی ای شہریار وہ لوگ ابھی نہین آئین گے بدیع الملک نے فرمایا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو
مین موجود ہون قیصر نے بھی عرض کی ای شہریار مین نے صنمکدہ آذری کی بہت کچھ تعریف سنی ہی مگر آجتک اُس طلسم کو نہین
دیکھا اگر آپ تشریف لے چلین تو مین بھی اُس طلسم کی کیفیت دیکھ لون بدیع الملک نے فرمایا مجھکو تم سبکی خوشی
کرنا ہی یہ فرما کے مریخ سے کہا وہ طلسم یہان سے کتنی دور ہی مریخ نے عرض کی ای شہریار بہت نزدیک ہے

بدیع الملک نے فرمایا پھر اُسی طرف چلو مریخ نے لشکر کو اسی طرف چلنے کی ہدایت کی سب لوگ اُسی طرف
متوجہ ہوے دن بھر رہروی کی قریب شام ایک صحرا مین پہونچے صحرا کی عجب کیفیت دیکھی باغ سے بہتر بہار
اُس صحرا مین پائی بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا کہ یہ صحرا عجب پر فضا ہی اگر جا ہو تو بارگاہین یہین آراستہ
کراؤ کیونکہ اب دن بھی بہت کم باقی ہی تھوڑی دیر مین شام ہوجائیگی رات کو رہروی کرنا اچھا نہین ہی شب بھر یہین
رہینگے صبح کو یہان سے پھر چلین گے مریخ نے عرض کی ای شہریار آپ کی اگر یہی مرضی ہی تو کیا مضائقہ ہی مگر میرے
نزدیک بہتر یہ تھا کہ سرحد طلسم مین چلکر ٹھہرتے گو یہ بھی سرحد مین شامل ہی مگر سرحد خاص یہ نہین ہی اگر آگے تشریف
لے چلیے گا اِس سے زیادہ فضا نظر آئیگی بدیع الملک نے فرمایا دن بہت کم باقی ہی جب بالکل
تاریکی عالمگیر ہوجائیگی بارگاہین آراستہ کرنے مین تکلیف ہوگی مریخ نے عرض کی پھر یہین قیام کرنا مناسب ہی
بدیع الملک نے اُس شب وہین قیام کیا صبح کو جب خواب راحت سے بیدار ہوے وظیفہ سحری ادا کرکے تھوڑی
دیر تک صحرا کی سیر دیکھی لشکر مین حکم دیا کہ سب تیار رہین مین بہت جلد آگے جاؤنگا یہان سب لوگ مسلح و مکمل ہوگئے
جب بدیع الملک کیفیت صحرا دیکھکر پلٹے لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے تھوڑی دور کے بعد ایک پھاٹک
طلائی نظر پڑا بدیع الملک نے مریخ سے پوچھا یہ پھاٹک طلسم کا ہی مریخ نے عرض کی ای شہریار یہ طلسم کی سرحد ہی
ابھی طلسم کا دروازہ بہت دور ہی جب وہان پہونچیے گا تو دروازہ بند ملیگا مگر تکلف اُسکا اِس دروازے سے
کہین بڑھکے ہوگا اور وہان ایک نہر گرد چار دیواری طلسم کے نظر آئیگی وہ نہر قابل دید ہی بلکہ طلسم کے
اندر جانے کا وہی راستہ ہی بدیع الملک مریخ سے طلسم کی کیفیت پوچھ رہے تھے کہ ایک برق چمک کر گری
کہ صحرا مین چارون طرف نور پھیل گیا سب چیزین نظرون سے بسبب خیرگی چشم کے معدوم ہوگئین سوا روشنی
کے دوسری چیز نظر نہ آتی تھی بدیع الملک نے لوح محفوظہ کا عکس ڈالا بازو واکیا بازوبند سلیمانی کا بھی عکس
پڑا مریخ آفتاب تعلیم نے سحر کیا اور ساحرون نے بھی سحر کرنا شروع کیا دیر کے بعد وہ نور رفع ہوا بدیع الملک نے دیکھا
ایک جوان نقابدار سامنے کھڑا ہی مریخ نے بڑھکے عرض کی ای شہریار آپ کو اِس روشنی کا سبب معلوم ہوا
بدیع الملک نے فرمایا مین آگاہ نہین مریخ نے عرض کی اِسی جوان نے نقاب اُلٹ دی تھی اسکی چہرے کی
روشنی چارون طرف پھیل گئی اِن لوگون کا یہ بھی ایک سحر ہی یہ دربان طلسم ہی اسکی کچھ حقیقت نہین ہی سرحد
طلسم پر بعہدہ پاسبانی حاضر رہتا ہی اگر کوئی شخص اِس طرف آتا اور وہ صاحب تحفہ جات نہ ہوتا یا سحر اچھی طرح سے
نہ جانتا ہوتا تو یہ اسکو گرفتار کر لیتا مگر آپ کے پاس تحفہ جات ہین سحر نے تاثیر نہ کی بدیع الملک نے
فرمایا ای مریخ مین اسکی صورت دیکھنے کا مشتاق ہون کسی طرح اسکے چہرے سے نقاب دور ہونا چاہیے مریخ
نے عرض کی جب یہ نقاب دور کریگا پھر وہی کیفیت ہوجائیگی بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ نور اصلی ہی مریخ
نے عرض کی نور اصلی تو نہین ہی مگر بزور سحر بنایا گیا ہی جبتک سحر کرنے والا مارا نہ جائیگا اُس وقت ان لوگون کی
اصلی صورت ظاہر نہوگی بدیع الملک نے فرمایا سحر کرنے والا کون ہی مریخ نے عرض کی سلیم جادو مہتمم طلسم ہی اگر
اُسکو قتل کیجیے یا وہ مسلمان ہو تب یہ لوگ اپنی اصلی صورت پر آئین بدیع الملک نے فرمایا یہ لوگ اصل مین
بھی حسین ہین یا سحر سے حسین بنا لیے گئے ہین مریخ نے کہا اصل مین بھی انکے حسن عابد کش و زاہد فریب ہین
بدیع الملک نے کہا مین سلیم جادو کو ضرور دیکھونگا اگر بن پڑا تو اُس کو مسلمان کرونگا اگر مسلمان ہونے
سے انکار کریگا تو مین اُسکو قتل کرونگا مریخ نے عرض کی ای شہریار کیا عجب ہی کہ سلیم جادو مسلمان ہوجائے

کیونکہ وہ نسل اسلام سے ہے مگر بعض لوگون نے اُسکو ایسا بہکایا ہے کہ وہ اپنی اصلیت سے واقف نہین ہے ملکہ ناوک
افگن جادو سلیم جادو کی حقیقی بہن ہے مگر اُسکو یہ بھی نہین معلوم ملکہ ناوک افگن کو اپنا مالک جانتا ہے اور ملکہ بھی اُسکو
مثل نوکرون کے تصور کرتی ہے زہرہ جمال جادو جو وزیرزادی ہے وہ البتہ اس طلسم کے بادشاہ جدید کی بیٹی ہے ورنہ
ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو شاہ قدیم کے صلب سے ہین وہ بادشاہ مسلمان تھا اصل مین یہ طلسم نہ تھا بلکہ نوذر
اورنگ نشین جسکو سب طلسم کا بادشاہ قدیم کہتے ہین وہ مرد عاقل تھا اُسنے اپنے رہنے کو ایک مکان بنایا تھا اور
حفاظت کے واسطے کچھ عجائبات بزور حکمت کچھ بزور عمل بنادیے تھے سلیم جادو اور ملکہ ناوک افگن اُسی کے صلب
سے ہین یہ دونون بہت صغیر سن تھے کہ نوذر اورنگ نشین نے انتقال کیا قمقام دریا پرست ایک ساحر نوذر
کے مکان سے قریب رہتا تھا خبر انتقال سُنکر اُسکے مکان مین آیا اُسکی بی بی پر فریفتہ ہوا اُس باعصمت نے اپنی
جان زہر کھا کر دیدی قمقام اولاد نہ رکھتا تھا ان دونون کو جو دیکھا شیداے جمال ہو گیا اِس مکان پر قبضہ کیا سحر
کے عجائب و غرائب تیار کر کے اسکو طلسم کر دیا جب ملکہ ناوک افگن ہوشیار ہوئین تو قمقام نے اُنکو سحر تعلیم
کیا انھین کے واسطے طلسم بنایا تھا اس وجہ سے صغیر سن لڑکے بلا بلا کے اُنکو سحر تعلیم کرا کے سلیم جادو
کو مہتم طلسم قرار دیا ملکہ ناوک افگن کو اپنی بیٹی بنایا آخرکار جب ملکہ سحر مین طاق ہو گئی قمقام نے تخت پر
بٹھا دیا اور آپ ایک گوشہ مین بیٹھ رہا اُس زمانے مین قمقام کی زوجہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اُسکا نام ملکہ زہرہ
جمال رکھا اور ملکہ ناوک افگن بھی اُس زمانے مین بہت صغیر سن تھین سلیم جادو انتظام سلطنت کرتا تھا یہ دونون
قمقام کے نور نظر تھے باوجود صغر سنی کے ملکہ ناوک افگن سحر بہت خوب جانتی تھین اور سلطان طلسم سب انکو
کہتے تھے سلیم جادو مہتم طلسم مشہور رہتا جب سب سن تمیز کو پہونچے ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال جادو کو اپنی
وزیرزادی قرار دیا اور سلیم منتظم کاروبار طلسم ہوا قمقام نے انتقال کیا ملکہ تخت پر بیٹھین خود سب انتظام کرنے لگین
سلیم برائے نام منتظم رہا جو سحر اُسکے اول کے بنائے ہوے تھے اُنھین روز دیتا اُسکے تعلق ہے ورنہ اب بہت
سے سحر ملکہ نے ایجاد کیے عجائب و غرائب بہت سے بڑھاے طلسم کی عجیب کیفیت کر دی سب طلسمون سے
بڑھ کے یہان حسین اور سحر بھی ہر ایک طلسم سے جدا ہے بدیع الملک نے جو داستان ملکہ ناوک افگن کی سُنی
کمال شوق دید پیدا ہوا دل شیدا ہوا فرمایا اے مریخ مین ملکہ کو بھی ضرور دیکھونگا اور سلیم جادو سے بھی ملاقات
کرونگا مریخ نے عرض کی اے شہریار ابھی طلسم تک بخیر و عافیت تشریف لے چلیے پھر جو مزاج مین آئے آپ کو
اختیار ہے بدیع الملک نے قیصر سے کہا تمنے اس طلسم کی داستان سُنی قیصر نے عرض کی مین خوب آگاہ
ہون بلکہ مریخ آفتاب علم نے بہت کم بیان کیا اگر پوری کیفیت اسکی عرض کی جاے تو عجیب و دلچسپ قصہ ہے
بدیع الملک اسی قدر کیفیت سُنکر مشتاق دید ہو گئے تھے قیصر نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نے فرمایا
اے قیصر جو حال تمکو معلوم ہو بیان کرو قیصر نے کہا اے شہریار جو کیفیت خلاصہ تھی وہ مریخ آفتاب علم نے بیان
کر دی مین انسے بہتر نہین جان سکتا کیونکہ مین طلسم ملحقات کا بادشاہ ہون اور یہ خاص طلسم کے دیکھے ہین مین
ایسے دعوی ہمسری نہین کر سکتا مریخ آفتاب علم نے کہا آپ چونکہ اس طلسم سے بہت ہی قریب تھے اسوجہ
آپکو یہان کی کیفیت مجھسے بہتر معلوم ہو گی مین نے کسیقدر حال سُنا ایک بار ملکہ ناوک افگن نے ایک
نامہ میرے یہان بھیجا تھا کچھ ساحرون کی ضرورت تھی طلسم مین کوئی شخص بعزم طلسم کشائی آنے والا تھا اور
وہ بھی ساحران جلیل سے تھا ملکہ بہت پریشان ہو گئی تھی اُسی وقت مین کچھ لوگ طلب کیے تھے اُس زمانے

سے کچھ رسم چلا آتا ہی مین نے کچھ ساحر اپنے یہان سے روانہ کیے تھے ملکہ نے جب اُن لوگون کو رخصت کیا تھا
بہت کچھ انعام واکرام دیا تھا ایک بار مین براے شکار اُس طرف گیا ملکہ کو اطلاع ہوئی میری دعوت کا سامان
کیا مگر مین بعض وجوہ سے وہان نہ جاسکا قیصر نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار اس طلسم مین جو
لوگ آئے ہین آپ کو نہین معلوم کہ کس طلسم سے قمقام نے یہ ساحر بلائے تھے اور کن کن لوگون نے اس
طلسم کو بنایا بدیع الملک نے فرمایا مین اُسیقدر واقف ہون جسقدر مجھسے مریخ آفتاب علم نے بیان کیا اور کیفیت
سے آگاہ نہین قیصر نے کہا ای شہریار یہ طلسم متعلق ہی طلسم نور آگین سے ملکہ ناوک افگن جادو یہان کی منتظم ہین اور
کسی قسم کا اختیار سحر وغیرہ مین نہین ہی لوح طلسم بھی اُسی طلسم مین ہی جب قمقام جادو نے طلسم نور آگین سے مدد طلب
کی تو وہان کے ساحرون نے آکر اس طلسم کو درست کیا مریخ نے کہا ای قیصر وہان کے ساحر حسُن کی پرستش کرتے
ہین حسین الزمان جادو وہان دعوے خداوندی کرتا ہی یہ لوگ دریا پرست ہین کیونکر یقین ہو کہ یہ طلسم اُسی سے
متعلق ہی قیصر نے کہا ای شہریار قمقام دریا پرست تھا اس وجہ سے یہان کے ساحر بھی دریا پرست ہوے مریخ
خاموش ہو رہا بدیع الملک نے کہا ای قیصر طلسم نور آگین کہان ہی قیصر نے عرض کی وہ طلسم بہت دور ہی وہان کے
عجائب غرائب ایسے ہین کہ سمجھ مین نہین آتے یہان تو پھر بھی حسن کم ہی مگر وہان سب سے زیادہ حسن ہی ممکن نہین جو کوئی
دیکھ سکے بدیع الملک نے فرمایا یہ طلسم یون فتح نہین ہو سکتا ہی قیصر نے عرض کی جبتک طلسم نور آگین فتح نہوگا
اُس وقت تک یہ طلسم بھی فتح نہوگا اور ملکہ ناوک افگن پر حسین الزمان جادو عاشق ہی یہ اُسکو قبول نہین کرتی ہی اُسکی
خوشامد مین حسین الزمان جادو نے اسکو یہان کا بادشاہ کیا ہی لوح وغیرہ اُسی طلسم مین ہی اور سلیم جادو جو ملکہ کا حقیقی
بھائی ہی وہ بھی ایک کار پرداز طلسم ہی اختیارات کلی کسی کو حاصل نہین ہی جو چاہتا ہی حسین الزمان کرتا ہی ایک بار ملکہ
ناوک افگن کو گرفتار کر لیا تھا بہت دنون اسیر رکھا پھر خود ہی رحم کھا کر رہا کیا سلطنت دی کبھی کبھی ملکہ کے
پاس آتا ہی خوشامد کرتا ہی ملکہ کسی طرح منظور نہین کرتی ہی بدیع الملک کو یہ سُنکر غصہ آگیا فرمایا مین اُس
کافر کو قتل کرونگا اور ملکہ کو مسلمان کرونگا کل طلسم کا بادشاہ بناؤنگا اول تو اب یہ بات لازم ہوئی کہ مین ملکہ پر یہ راز
ظاہر کرون کہ تم خاندان اسلام سے ہو کر ایسی گمراہ ہو لازم ہی کہ راہ راست پر آؤ مذہب باطل کو ترک کرو قیصر نے
مریخ کی طرف دیکھا مریخ نے اشارے سے کہا آقاے نامدار جو کچھ کہتے ہین ایسا ہی کرینگے اور ملکہ ضرور مسلمان ہوگی
اطاعت قبول کریگی یہ باتین آپس مین کرتے ہوے قریب ایک نہر کے پہونچے بدیع الملک نے دیکھا آب نہر
اس درجہ صاف ہی کہ تہ کی ہر ایک چیز نظر آتی ہی بدیع الملک نے مریخ سے فرمایا ای مریخ یہ نہر یہان کس واسطے
بنائی گئی ہی مریخ نے عرض کی اسکی حقیقت مجھکو نہین معلوم قیصر صاف باطن سے دریافت فرمائیے شاہزادے نے
قیصر سے اُس نہر کی کیفیت دریافت کی قیصر نے بھی انکار کیا بدیع الملک اُس نہر کے قریب آئے مریخ نے عرض
کی ای شہریار پانی بہت صاف ہی اور آب اصلی ہی سحر کا بنا نہین ہی اگر مزاج مین آئے تو منہ ہاتھ دھو لیجیے بدیع الملک
نے فرمایا میرا بھی جی چاہتا ہی بلکہ مناسب ہی جو لشکر بھی آج یہین قیام کرے اور قریب نہر بارگاہ آراستہ ہو مریخ
اور قیصر نے عرض کی ای شہریار اگرچہ یہ مقام سحر سے خالی معلوم ہوتا ہی مگر پھر بھی معاملہ طلسم ہی یہان سمجھ کے قیام کرنا
چاہیے شاید کچھ عجائب وغرائب یہان نہو بدیع الملک نے فرمایا خداوند کریم تم سب سے بڑھ کے اپنے بندے
کی حفاظت کرتا ہی اور جو بات وہ کرتا ہی وہ اُسکے بندون کے حق مین مفید ہوتی ہی کوئی خوف نہین ہی شوق سے لشکر کو
یہان ٹھہرا دو بارگاہین آراستہ ہون مریخ نے زیادہ اصرار کرنا اچھا نہ جانا بارگاہین استادہ ہونے کا حکم دیا

لشکر کو ٹھہرا لیا اُسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک نے کرسی طلب فرمائی خادمون نے لاکر قریب نہر
بچھائی اور لوگ بھی گرد بدیع الملک نامدار بیٹھ گئے شاہزادہ نہر کی کیفیت دیکھنے لگا مریخ بہت مقرب تھا بدیع الملک
سے عرض کی اے شہریار آپنے اس پانی کی صفائی بھی ملاحظہ فرمائی اگر ہاتھ منھ دھو کر اس آب صاف کی آبرو نہ بڑھائی آئین
بدیع الملک کرسی سے اُٹھے نہر پر آکے جلوہ فرما ہوئے جیسے ہی پانی مین ہاتھ ڈالا ایک شعلہ اُس نہر سے نکلکر
آسمان کی طرف گیا بدیع الملک نے اُس شعلہ کی طرف دیکھا دوسرا شعلہ اور پانی سے پیدا ہوا شاہزادے نے
لوح محفوظہ پہلائی بازو بند سلیمانی کا عکس پانی مین ڈالا نہر خشک ہوگئی بدیع الملک نے دیکھا ایک جوان نقابدار
سر جھکائے بیٹھا ہے اُسکی ناف سے ایک چشمہ جاری ہے مگر جو پانی نہر مین آتا ہے خشک ہو جاتا ہے بدیع الملک نے چاہا نہر مین
کود کر اُس جوان نقابدار کے چہرے سے نقاب اُلٹ دین مگر مریخ آفتاب علم نے منع کیا عرض کی اے شہریار نہر مین
ہرگز تشریف نہ لیجائیے گا نہین معلوم کیا ہو یہ معاملہ طلسم ہے بدیع الملک نے کہا مجھے ان لوگون کی صورت دیکھنے
کا کمال شوق ہے مریخ نے کہا مین اس جوان کو باہر بلاتا ہون آپ اُسکے چہرے سے نقاب اُلٹ دیجیے گا بدیع الملک
نے فرمایا جلد بلاؤ مریخ نے ایک گولا اُس جوان کی طرف پھینکا گولے سے پھول نکلے خوشبو جو اس جوان کی ناک مین گئی
ہاتھ باندھ کر اپنی جگہ سے اُٹھا مریخ کے پاس آیا عرض کی کیا حکم ہے مریخ نے کہا ہمارے آقائے نامدار تمھاری صورت
دیکھنے کے بہت مشتاق ہین اپنے چہرے سے نقاب اُٹھاؤ صورت زیبا دکھاؤ جوان نقابدار نے کہا یہ میرے امکان
کی بات نہین ہے مین نقاب اُٹھانے پر قادر نہین ہون مریخ نے کہا جس طرح بن پڑے نقاب اپنے چہرے سے اُٹھا دو نقابدار نے
عرض کی مین نقاب اگر اُٹھاؤنگا تو ابھی میرا سر اُڑ جائے گا آپ صورت نہ دیکھ سکین گے میری جان مفت جائیگی مریخ نے
کہا ہم نہین جانتے تم اپنے چہرے سے نقاب اُٹھا دو جب مریخ نے دوبارہ کہا تو نقابدار مجبور ہو کر اپنے چہرے کی طرف
ہاتھ بڑھایا ہنوز نقاب نہین اُلٹی تھی کہ سر اُڑ گیا تن بے سر زمین پر گر کے ایڑیان رگڑنے لگا بدیع الملک نے
بہت افسوس کیا مریخ سے فرمایا اے مریخ یہ کیا ہوا جو اس جوان کا سر اُڑ گیا مریخ نے عرض کی اے شہریار مین نے پہلے ہی
خدمت والا مین عرض کیا تھا کہ جبتک سلیم جادو قتل نہوگا یہ لوگ اپنے چہرے کی نقاب اُٹھا نہین سکتے بدیع الملک
نے کہا مین سلیم جادو کو ہدایت کرونگا یقین ہے کہ وہ راستے پر آجائے اور تاثیر صاحب بدر ظاہر ہو مریخ نے عرض
کی جبتک آپ سلیم جادو سے فیصلہ نہ کر لیجیے اُس وقت تک خاموش رہیے انکی صورت نہ دیکھیے ورنہ سبکی جان یونہی
جائیگی جیسے اس وقت اس جوان کی مفت جان گئی بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ ایک بات کی مجھے بڑی حیرت ہے کہ یہ
لوگ پاسبان ہین مگر کچھ گزند نہین پہونچاتے اور نہ کچھ ایسے سحر کرتے ہین جو دفع نہو سکین نہ اس قسم کے مکر کرتے ہین کہ ہمراہی
گرفتار کرین مریخ نے عرض کی کہ یہ لوگ طلسم کشا کو پہچانتے ہین جبتک یہان طلسم کشائے اصلی نہین آئیگا
اُس وقت تک یہ لوگ سحر نہین کرین گے جانتے ہین کہ آپ لوگ برائے سیر یہان آئے ہین سرحد بھر کی سیر کر کے واپس
جائینگے جسوقت آپ طلسم کے اندر جانے کا ارادہ کرینگے اُسوقت البتہ کچھ لوگ مانع ہونگے اور لڑائی بڑی پڑے گی
یہ بات تو معلوم ہوگئی کہ آپ اس طلسم کے فتاح نہین ہین اگر آپ فتاح ہوتے تو ضرور یہ لوگ شور و غوغا بلند کرتے
اور آپ کی خبر ملکہ ناوک افگن کو پہونچاتے ملکہ لشکر ساحران ہمراہ لیکر آتی یا اور کوئی انتظام کرتی مگر آپ اس طلسم کے
فتاح نہین ہین بدیع الملک نے فرمایا یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مین اس طلسم کا فتاح نہین ہون مریخ نے کہا اول
سبب تو یہ ہے کہ تصویر طلسم کشا کی یہان آویزان ہے اور اُس تصویر کو یہ لوگ خوب پہچانتے ہین جب آپکی صورت
کے آدمی کو دیکھین گے ضرور ملکہ ناوک افگن کو خبر کرینگے علاوہ اسکے آپ بعزم سیر یہان آئے ہین ارادہ

فتاحی طلسم کا بھی نہین ہی جو منجم طلسم خبر دے بدیع الملک نے فرمایا اب تو میرا ارادہ ایسا ہی کچھ ہی کہ مین اس
طلسم کو قبضۂ کافران سے چھین لون اور ملکہ ناوک افگن کو مسلمان کر کے یہ سلطنت اُنکے سپرد کردون مرتیخ نے
عرض کی ای شہریار تصویر طلسم کشا یہان موجود ہی اگر آپ کی صورت اُس تصویر سے ملتی تو ضرور یہ لوگ ملکہ ناوک افگن
کو اطلاع دیتے اور ملکہ انتظام کرتی بدیع الملک نے فرمایا اگر اُن لوگون کو اس بات کا خیال نہ آیا ہو مریخ نے
عرض کی کیا تعجب ہی ایسا ہی ہوا ہو گا یہ کہکے خاموش ہو رہا بدیع الملک نوجوان وہان سے اُٹھ کے اپنی بارگاہ مین
آئے اور سب سردار بھی شاہزادے کے ہمراہ آئے تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب جلسہ برخاست ہوا اور سب
سردار اپنے اپنے خوابگاہ مین سونے کے واسطے گئے بدیع الملک مریخ کو اپنے ہمراہ لے گئے جب خوابگاہ مین
پہونچے تو مرتیخ سے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ ایک نامہ ملکہ کو اس مضمون کا روانہ کرون کہ مجھے کچھ امور ضروری تمسے
کہنا ہین اور طلسم کی سیر بھی کرنا مقصود ہی یا میرے یہان آؤ یا جہان تمہارے مزاج مین آئے مجھسے ملو کہ مین
کچھ ضروری باتین تمسے کہون مریخ نے عرض کی ای شہریار بہت مناسب ہی آپ ملکہ کو نامہ تحریر فرمائیے مین خود اس نامے کو
لیکر جاؤنگا جواب لاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا میری بھی یہی صلاح ہی کہ تمہین اُس نامے کو لیے جاؤ اور جواب بھی لے آؤ
مگر مریخ یہ راز افشا نہونے پائے مرتیخ نے بپاس خاطر شاہزادہ جملہ امور کو منظور تو کر لیا مگر بچند وجوہ کسیقدر یہ بات
ناگوار خاطر بھی ہوئی کیونکہ مرتیخ کو خیال پہلے ہی ہوا تھا کہ بدیع الملک نوجوان ملکہ ناوک افگن پر فریفتہ ہو گئے
ہین یہ بات مرتیخ آفتاب علم کو کسیقدر بعض کی سبب سے ناگوار تھی مگر کچھ کہہ نہ سکتا تھا بدیع الملک کو بھی زیادہ
عزیز رکھتا تھا ہر وقت یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح طبیعت پر کسی قسم کا ملال نہ پہونچے بدیع الملک نامدار کو شب بھر ملکہ کی
یاد مین نیند نہ آئی جاگا کیے مرتیخ آفتاب علم سے یہی ذکر شب بھر رہا مرتیخ نے بہت کچھ باتین ملکہ کی بیان کین
اسی ذکر مین صبح ہو گئی بدیع الملک نوجوان بستر خواب سے اُٹھے خادم حاضر ہوے وضو کے واسطے پانی حاضر کیا شاہزادے
نے وضو کر کے نماز پڑھی بعد نماز ایک نامہ اس مضمون کا ملکہ ناوک افگن کو تحریر کیا کہ مین اس طلسم مین بغرض سیر آیا تھا
تمہاری کیفیت سُنکر نہایت ملال ہوا اور کمال اشتیاق ملاقات بھی پیدا ہوا اور کچھ باتین بھی جو تمہارے مفید مطلب
ہین کہنا لازم ہوئین لہذا کوئی دن مقرر کر دو کہ مین وہ باتین کسی طور سے تمہارے سامنے بیان کرون خواہ تکلیف
اُٹھاؤ میرے پاس آؤ یا جہان بہتر سمجھو مین خود بھی آنے کو موجود ہون مگر اس رقعہ کو معمولی تحریر سمجھ کے پھینک نہ دینا
جواب اچھی طرح تحریر کرنا یہ کہکر مریخ کو دیا کہا اس راز کو اپنے تک رکھنا کسی پر ظاہر نہ کرنا بلکہ ملکہ کو بھی ایسے وقت
مین یہ نامہ دینا کہ کسیقدر تخلیہ ہو مرتیخ نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین آپ کے حسب دلخواہ کام کرونگا یہ کہکر نامہ
اپنی کمر مین رکھا سحر کر کے بلند ہوا تھوڑی دیر مین مہینون کا راستہ طے کر کے ملکہ کے تختگاہ کے دروازے پر پہونچا زمین
پر اُترا چوبدارون نے جو اسکی صورت دیکھی کہا ای شخص تو کون ہی مرتیخ نے جواب دیا مین نامہ دار ہون بدیع الملک
نوجوان فتاح طلسم مراۃ العدم وغیرہ کا ملکہ عالم کے پاس ایک نامہ لیکر آیا ہون چوبدارون نے دیکھا تو کیفیت
معلوم ہوئی سب نے ہاتھ باندھکر عرض کی شاہزادہ عالم آپ اس طرف کیونکر تشریف لائے مرتیخ
نے سب کیفیت بیان کی ساحرون نے عرض کی ہم آپ کی اطلاع ملکہ عالم کو کرتے ہین مرتیخ نے کہا مین اُسی
نامہ لیکر آیا ہون چوبدارون نے عرض کی کیا اور خادم وہان موجود نہ تھے جو آپنے تکلیف اُٹھائی مرتیخ نے کہا مین چونکہ
سب خادمون سے کمتر تھا اسوجہ سے نامہ لیکر آیا چوبدار اُسیوقت پردے کے قریب آئے دعاے دولت دیکر کہا
شاہزادہ مرتیخ آفتاب علم تشریف لائے ہین فرماتے ہین کہ مین کسی کا نامہ لیکر آیا ہون ملکہ نے کہنا

اُنکے واسطے باغ مین بارہ دری آراستہ کی جاسے ہمارے یہان کے جو لوگ معزز ہین وہ اُنکے استقبال کو جائین بارہ دری
مین لیجاکر بٹھائین سلیم جادو کو اطلاع کرو کہ براے ملاقات آوے چوبدار اُسی وقت وہان سے رخصت ہوے جو جو
لوگ معزز ین سے تھے اُنکو جاکر اطلاع کی سب حاضر ہوے مریخ آفتاب علم کو بڑے اعزاز و اکرام سے اپنے
ہمراہ ایک بارہ دری مین لے گئے سلیم جادو کو اطلاع ہوئی وہ بھی براے ملاقات آیا مریخ آفتاب علم نے
سلیم جادو کو اپنے پاس بٹھایا سلیم نے مزاج پرسی کرکے آنے کا سبب پوچھا مریخ آفتاب علم نے کیفیت بیان کی کہ مین
نامہ لیکر آیا ہون سلیم نے پوچھا کیا شہنشاہ فیروز نے کوئی نامہ بھیجا ہی مریخ نے کہا اُنکا نامہ مین کیون لاتا کیا وہان اور
کوئی نامہ دار موجود نہ تھا اُنکے بہت سے خادم تھے میری کیا ضرورت تھی سلیم نے کہا پھر کون شخص ایسا ہی جسکا نامہ
آپ لیکر آئے ہین مریخ نے کہا مین اُس شخص کا نامہ لیکر آیا ہون جو فیروز سے بھی رتبہ زیادہ رکھتا ہی سلیم نے
نام پوچھا مریخ نے نام بتایا سلیم نے کہا مین اُنسے واقف نہین آپ آگاہ کیجیے مریخ نے بدیع الملک نامدار کی حسب و
نسب کو بڑے تکلف سے بیان کیا سلیم نے جو باتین مریخ کی سُنی کہا ای شاہزادہ عالم جن لوگون کے آپ نام
لے رہے ہین یہ سب تو مسلمان ہین مریخ آفتاب علم نے فرمایا وہی تو صاحب ایمان ہین کیونکہ سواے اس
دین کے اور کونسا مذہب ہی جو اس وقت حق پر ہی سلیم نے کہا آپ تو ایسا نہ فرمائین مریخ نے کہا بفضل ایزدی مین بھی مسلمان
ہون سلیم نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین آپکو کس نے مسلمان کیا اور کیونکر مسلمان ہوے مریخ نے طلسم
کے برباد ہونے کی سب کیفیت بیان کی اور فیروز کا فرار ہو کر طلسم نہ طاق مین جانا اور بدیع الملک کا طلسم مرآۃ العدم
کی فتحیابی کو آنا طلسم کو فتح کرکے واپس ہونا سب بیان کیا سلیم یہ ماجرا سُنکر دنگ ہو گیا کہا یہان کس واسطے نامہ بھیجا ہی
بدیع الملک کو ہم اپنے طلسم بھر مین نہ قیام کرنے دینگے اور آپ بھی تشریف لے جائیے چونکہ آپ کے ہم ممنون
ہین اس وجہ سے ہمنے آپ کی اسقدر خاطر کی اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ہم اُسکو ضرور ہلاک کرتے مریخ نے کہا
ای سلیم جادو تم جانتے ہو کہ مین تمھارے یہان کے ساحرون کی کچھ حقیقت نہین جانتا ہون اگر اب ایسے کلمات زبان
سے نکالوگے تو یہان سے اور طلسم نور افگن تک زمین ہلا دونگا سلیم نے کہا مین تو خود آپ سے کہتا ہون کہ
آپ یہان سے تشریف لیجائین مریخ نے کہا مین جبتک ملکہ ناوک افگن کو نامہ دیکر اُنسے جواب نہ لے لونگا
تبتک نہین جاؤنگا یہان کسیکی مجال نہین جو مجھسے مقابلہ کرسکے سلیم نے کہا آپ کا نامہ ملکہ تک نہین پہونچ
سکےگا اور آپ کی کوشش بیکار جائیگی آپ نہین جانتے ہین کہ یہان کا کیا انتظام ہی اگر ساحری جمشید بھی آئین تو بے ہماری
اجازت کے کوئی بات نہین کر سکتے ہین مریخ نے یہ سُنکر سلیم جادو سے آنکھ ملائی تھوڑی دیر مین سلیم کی طبیعت کی کیفیت
بدلنے لگی اور جو لوگ وہان بیٹھے تھے اُنپر بھی یہ اثر پڑا کہ سب سلیم جادو کو سمجھانے لگے سلیم بھی راہ راست
پر آیا مریخ سے ہاتھ باندھ کر کہا شاہزادہ عالم آپ میری خطا معاف فرمائیے مین نے واقعی بڑی بے ادبی کی جو ایسے
کلمات زبان سے نکالے آپ مجھے رخصت مرحمت فرمائیے کہ مین جاکر ملکہ سے عرض کرون کہ شاہزادہ عالم اپنے
آقاے نامدار کا نامہ لیکر آئے ہین سواے آپکے دوسرے کو نہین دینگے وہ فوراً یہان تشریف لائینگی نامہ آپسے
لیکر ملاحظہ فرمائینگی مریخ نے کہا تم ابھی جاؤ ملکہ کو یہان لاؤ مجھے زیادہ ٹھہرنے کا حکم نہین ہی ابھی جواب لیکر
جانا ہی سلیم جادو اپنی جگہ سے اُٹھ کر ملکہ ناوک افگن کے پاس آیا کل حال بیان کیا آخر مین یہ بھی کہا ملکہ عالم
مریخ آفتاب علم ایک نامہ لیکر آئے ہین چاہتے ہین کہ آپ نامہ کو ملاحظہ فرماکے اُسکا جواب تحریر فرماوین ملکہ
ناوک افگن نے کہا وہ نامہ کسکا ہی سلیم نے کہا کوئی شخص بدیع الملک خاندان حمزہ صاحبقران سے ہی اُسنے

وہ نامہ آپ کو بھیجا ہی ملکہ ناوک افگن نے کہا ای سلیم اور لوگ جو یہان آکر اسیر ہوے ہین وہ بھی تو نسل صاحبقرانی
سے ہین سلیم نے عرض کی یہ اُن سب سے زیادہ جاہ و حشم رکھتا ہی ایک طلسم کو فتح کرکے آیا ہی ملکہ ناوک افگن
نے کہا اُن لوگون نے بھی ایک ایک طلسم فتح کیا ہی سلیم نے کہا آپ تشریف لیے چلین مرتیخ آفتاب علم سے گفتگو
کرین سب کیفیت معلوم ہو جائے ملکہ نے کہا تم چلکر شاہزادے کے پاس ٹھہرو مین آتی ہون سلیم جادو وہان سے
رخصت ہوا مرتیخ آفتاب علم کے پاس آیا مرتیخ نے کہا میرا پیام ملکہ کو دیا سلیم نے عرض کی تشریف لاتی ہین یہ ذکر تھا
کہ ایک چوبدار نے سلیم سے آکر کہا ملکہ اپنی بارہ دری مین تشریف لائی ہین شاہزادہ عالم کو بلاتی ہین سلیم
نے مرتیخ سے کہا تشریف لے چلیے بدیع الملک کا نامہ دیجیے مرتیخ سلیم جادو کے ساتھ ہوا بارہ دری مین
آیا اوٹ بیچ مین کھڑا تھا مرتیخ نے کہا مین حسب الطلب یہان آیا ہون ملکہ ناوک افگن اوٹ کے اُس طرف
تھین مرتیخ کی آواز سنکر ملکہ نے کہا مین نے سُنا ہی کہ آپ کسی شخص کا نامہ لیکر آئے ہین مرتیخ نے جواب دیا کہ ہین
اپنے آقاے نامدار کا نامہ لایا ہون ملکہ نے کہا آپ کے آقاے نامدار کون ہین مرتیخ نے بدیع الملک کا
نام بتایا ملکہ نے کہا بہت سے لوگ اُس طرف لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آئے مگر وہ لوگ مسلمان تھے طلسم مین
آنا چاہا مین نے اُنکی ممانعت کی اُنھون نے قبول نہ کیا آخر مین مین نے مجبور ہو کے گرفتار کر لیا سب لوگ طلسم
فیروزیہ کے ملحقات کو فتح کرکے چلے تھے مگر اس طرف سے کوئی نہین آیا تھا اور اور راہون سے سب آئے
گرفتار ہوے مگر آپ کے سبب سے بدیع الملک اصلی راستے سے تشریف لائے اور آپ بھی اُنکے ہمراہ تھے
اس وجہ سے کوئی کچھ نہ کہہ سکا ملکہ مجھکو خبر ملی تھی کہ ایک نگہبان بھی میرا مارا گیا لیکن آپکا نام بھی سُنا تھا کہ آپ کے
سبب سے اُسکی جان گئی مین اسی سبب سے خاموش ہو رہی کہ اُسکی کوئی خطا ہوگی آپنے اُسکو قتل کیا مرتیخ نے
کہا آقاے نامدار نے اُسکی صورت دیکھنا چاہا اُسنے انکار کیا مین نے اُسپر سحر کردیا اُسنے نقاب اُٹھانا چاہی
سر اُڑ گیا ملکہ نے کہا وہ لوگ نقاب اپنے ہاتھ سے نہین اُٹھا سکتے ہین آپکو یہ کیفیت معلوم تھی مرتیخ نے کہا
آقاے نامدار نے دوبارہ فرمایا مین نے مجبور ہو کے ایسا کیا ملکہ نے کہا آپ کے طلسم پر کیا آفت آئی مرتیخ نے
سب کیفیت بیان کی ملکہ ناوک افگن نے کہا میرے یہان جو جو لوگ ملحقات کے طلسمون کی لوحین لیکر آئے ہین
سب اسیر ہین اگر آپ کہین تو مین سب سے لوحین لیکر آپکو دیدون آپ بدیع الملک سے لوح لے
سکتے ہین جب سب لوحین آپ کے قبضے مین آجائین تو آپ شہنشاہ کے پاس تشریف لے جائین لوحین
اُنکو دین کچھ طلسم نہ طاق سے مدد ملیگی علاوہ اُسکے جسقدر لشکر میرے پاس موجود ہی یہ سب حاضر ہی مین
خداوند حسین الزمان سے جاکر مدد طلب کرونگی وہان سے بھی ساحر آئینگے اُس طلسم مین بھی مجھے بڑے
بڑے اختیار ہین خداوند میری بڑی خاطر کرتے ہین جسوقت مین اُنسے سب کیفیت بیان کرونگی وہ کبھی دریغ
نکرینگے جسقدر مدد مانگونگی وہان سے ملجائے گی آپ مسلمانون سے لڑ لیجیے گا مرتیخ آفتاب علم نے
کہا ای ملکہ میری کیا مجال جو مین ایسا ارادہ دل مین کرون کسکی طاقت ہی جو ان لوگون سے لڑکر فتح پاسکے
ممکن نہین انمین ایک ایک جوان ایک ایک لشکر کے بھگا دینے کو کافی ہی سحر اُن لوگون پر تاثیر نہین
کرتا جراٴت مین اُنسے کوئی بازی لیجا نہین سکتا پھر کس بھروسے پر اُنسے مقابلہ کرون ملکہ نے کہا
ایسا تھا کہ بہت سے لوگ لشکر گران لیکر اس طرف آئے اور گرفتار ہوے ایک بھی مقابلہ نہ کرسکا
مرتیخ نے کہا ان سردارون کا ذکر نہین مین اپنے آقاے نامدار و صاحبقران ذیوقار کی نسبت

کہتا ہون یہ لوگ ایسے اقبال مند ہین کہ غیب سے انکی مدد ہوتی ہی قوت مین انکا ہمسر کوئی نظر نہین آتا آپ ملاحظہ فرمائین کہ شہر
گورستان کے کیسے کیسے پہلوانان نامی اُنھون نے زیر کیے ہین علاوہ انکے اور بہت لڑائیان تنہا فتح کین
جنکے ذکر کرتا ہون مین موجود ہین بھلا ایسے کون مقابلہ کر سکتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جب آپ پر انکا رعب ہی
غالب ہی تو مین کیونکر آپ کو یقین دلا سکتی ہون کہ مین اس لڑائی کو فتح کرا دونگی مرتیخ نے کہا اب آپ اسکی
نسبت مجھسے کچھ نہ فرمائین بلکہ نامہ دیکھکر اُسکا جواب لکھ دین ملکہ نے کہا آپ نامہ مجھکو دین مرتیخ نے نامہ
بدیع الملک نوجوان کا ملکہ ناوک افگن کو دیا ملکہ نے نامے کو کھولا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ
پڑھ چکین تو مرتیخ سے کہا مین ایسی تحریر کا کیا جواب دون یہ ممکن نہین کہ مین اُنسے بات کر سکون کیونکہ
مجھے ممانعت ہی اور سلطان حسین الزمان جو طلسم نور آگین کے خداوند ہین اُنھون نے چند آدمی اس واسطے
مقرر کیے ہین کہ مین کسی غیر شخص سے بات نہ کر سکون آپ کی نسبت مین نے اجازت طلب کی وہان سے حکم
ہوا کہ وہ تمھارے محسن ہین اُنسے بات کرنے مین کوئی ہرج نہین ہی جب مجھکو وہان سے اجازت مل چکی ہی تب
مین نے آپ سے بات کی ہی اور یہان آئی ہون بھلا ایک مرد غیر مذہب سے بات کرنے کی اجازت مجھکو
کیونکر ملیگی اور مین خود کب گوارا کرونگی کہ ایک شخص بیرونی سے باتین کرون مرتیخ نے کہا اے ملکہ
ناوک افگن اگر تم منظور نکروگی تو بہت پچھتاوگی طلسم نور آگین کی قوت پر نازان نہونا اگر آقاے نامدار
بگڑین گے تو طلسم نور آگین کی کوئی حقیقت نہین ہی یہان سے وہان تک خون کا دریا بہا دینگے دونون طلسمون
کو خاک مین ملا دینگے ملکہ نے کہا یہ بات بالکل خلاف ہی ایسا ہو نہین سکتا ابھی عمر طلسم بہت ہی اور فاتح اس
طلسم کا اور ہی شخص ہی گو وہ بھی اہل اسلام سے ہوگا مگر نام طلسم کشا کا رفیع البخت ہوگا بلکہ بانیان طلسم نے
یہانتک لکھ دیا ہی کہ طلسم کشا یہان عوض خون مادر لینے آئینگے وہی خداوند حسین الزمان کو بھی بظاہر
قتل کرینگے مگر خداوند اصل مین قتل نہونگے بلکہ نظر مردم سے پوشیدہ ہو جائین گے اُس جوان پر بھی سحر
تاثیر نکریگا مرتیخ یہ کیفیت سُنکر بہت حیران ہوا خیال کیا کہ اس نام کا کوئی سردار صاحبقران کے یہان نہین
ہی مگر مصلحت وقت جانکر مرتیخ نے کہا رفیع البخت بھی انھین لوگون سے ہونگے جو اس طلسم کو فتح کرینگے
مگر آپ اچھا نہین کرتی ہین جو انکار فرماتی ہین اگر آنکو غصہ آجائے گا تو قیامت بپا ہو گی ملکہ نے کہا مین نے
جو کچھ کہا وہی بہت ٹھیک ہی اب بار بار اس امر مین مجھسے کہنا بیفائدہ ہی جو کچھ آپ کو اور آپ کے آقاے
نامدار کو منظور ہو اُسمین دریغ نکرین میرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی مرتیخ کو بہت غصہ آیا کہا اے ملکہ ناوک افگن
کیا کہون بوجہ اس وقت مین خاموش ہون اگر دوسرا اس طرح کے کلام میرے سامنے کرتا تو نہین معلوم
مین کس طرح سے جواب دیتا مگر آقاے نامدار سے جاکر عرض کر آؤن پھر طلسم کی سیر اچھی طرح کرونگا ملکہ نے
کہا آپ کو اختیار ہی مرتیخ ہونٹ چباتا ہوا اُٹھا سلیم جادو نے بہت بہت ٹھہرایا مگر مرتیخ نڈر کا بدیع الملک
کی طرف روانہ ہوا کہ اسکا حال وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب مرتیخ آفتاب علم بگڑ کے چلا گیا تو ملکہ نے سلیم جادو کو بلایا کہا اے سلیم جادو مین نے جس طرح سے
اور سرداران اسلام کو گرفتار کر لیا ہی اسکو بھی اسیر کیے لیتی ہون سلیم نے کہا اے ملکہ مرتیخ ساحر جلیل القدر

آفت روزگار ہی کسکی مجال ہی جو اُس سے مقابلہ کرسے مین پہلے بہت کچھ سخت باتین اُسکو کہہ رہا تھا نہین معلوم اُسنے
نگاہ اُٹھا کے سحر کردیا کہ مین اپنی باتین بھول گیا اور منفعل ہو کر ہاتھ باندھنے لگا ورنہ پہلے میرا ارادہ یہ نہ تھا کہ آپکو
اطلاع کرون اور یہان سے لے جاؤن جب اُسکے سحر کی یہ کیفیت ہی کہ نگاہ ملتے ہی اُسنے مجھ ایسے ساحر کو
تسخیر کرلیا تو اور لوگ جو یہان ہین سب میرا نام لینے والے ہین اُنکی وہ کیا حقیقت سمجھے گا ایک سحر مین سبکو
اپنا مطیع بنا لیگا جب یہان سے طلسم نور آگین تک یہ خبر پہونچے گی وہان کے ساحر آئین گے وہ تاب مقابلہ
نہ لائین گے ملکہ نے کہا کیا حسین الزمان جادو مرتیخ سے مقابلہ نہین کرسکتے سلیم نے کہا مرتیخ سے
زیادہ نہین ہین اسکے اُنکے برابر مقابلہ ہوگا کیا عجب ہی جو مرتیخ اُنکو زیر کرلے کیونکہ اسکے پاس جو جو تحفہ جات
ہین وہ انھین ممکن نہین اور جس شخص کا بدیع الملک نام ہی اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا کیا عجب ہی وہ بھی اس معاملے
مین کد کرے ملکہ نے کہا پھر اب کیا کیا جائے سلیم نے کہا آپ اسی وقت حسین الزمان جادو کو اس کیفیت سے
مطلع فرمایئے اور وہ ابھی سے کچھ انتظام اسکا شروع کردین تو کیا عجب ہی جو کوئی بات آپ کے مفید مطلب پیدا ہو
اور بدیع الملک وغیرہ پلٹ جائین اگر حسین الزمان کو اطلاع نہ دیجیے گا تو دو طرح کا نقصان ہوگا ایک تو
یہ کہ آپ سے خود کوئی کارروائی نہوسکے گی اور آپ بدیع الملک وغیرہ سے مقابلہ نکرسکین گی وہ پھر بھی سب سے
مقابلہ کرلینگے اور اُنسے یہ لوگ کسقدر مخالف ہوجائینگے اور دوسرا نقصان اطلاع نکرنے مین یہ ہی کہ جب آپ اُنکو
اس بات کی کیفیت معلوم ہوجائیگی تو آپ سے ضرور شکایت کرینگے کہ ہمین اطلاع کیون نہ دی اگرچہ اس وقت
آپ اس طلسم کے سیہ و سفید کے مالک ہین مگر پھر وہ حاکم بالا ہین اُنکو ہر طرح کا اختیار باقی ہی ملکہ ناوک افگن
نے کہا ای سلیم جادو بہت صحیح کہتے ہو مین ایسے وقت مین ایک نامہ حسین الزمان کو بھیجتی ہون وہ نامہ کو دیکھتے ہی
انتظام کرینگے سلیم جادو نے کہا آپ اسی وقت نامہ تحریر فرمایئے ملکہ نے اُسی وقت نامہ لکھا مضمون اُسکا
یہ تھا کہ ایک شخص اہل اسلام سے اس طلسم مین ایسا آیا ہی جسکی ذات سے بہت بڑا خوف ہی اُس نے
طلسم مرآۃ العدم کو فتح کرلیا ہی لوح لیکر طلسم فیروزہ کی طرف جاتا ہی گو اور بھی لوگ اُسی کے عزیزدار
آئے مگر وہ سب بہت جلد گرفتار ہوگئے یہ سب سے زیادہ صاحب جرأت ہی اسکے پاس تحفہ جات اس
قسم کے ہین کہ اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور اسکے ہمراہی مین مرتیخ آفتاب علم بھی ہی آپ جانتے ہین کہ مرتیخ آفتاب علم
اپنے باپ سے بڑھ کے سحر جانتا ہی اس زمانے کے ساحر اُسکو اپنا اُستاد جانتے ہین بہت مانتے ہین جو سحر اُسکا
ہی بے امان ہی اگر آپ کو طلسم کا برقرار رکھنا منظور ہی تو اس نامے کے دیکھتے ہی انتظام شروع کیجیے اگر دیر ہوگی
تو طلسم کے عجائب و غرائب تباہ ہوجانے کی شکایت مجھسے نہ کیجیے گا جب یہ نامہ تیار ہوا تو ایک ساحر کو نامہ دیا
اور تاکید کرکے حسین الزمان کے پاس روانہ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت سامعین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت مرتیخ آفتاب علم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب مرتیخ ملکہ ناوک افگن سے آزردہ ہو کر اُٹھا تو بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے
مرتیخ کے چہرے کی طرف دیکھ کے پہچان لیا کہ اس وقت مرتیخ کو ازحد غصہ ہی سمجھے کہ ملکہ ناوک افگن سے
بحث ہوگئی مگر مرتیخ کو اپنے پاس بُلا کر بٹھایا کہا ای مرتیخ کیا کیفیت گذری وہان کا حال بیان کرو ملکہ کو کیونکر
نامہ دیا گیا کیا گفتگو ہوئی مرتیخ نے عرض کی مین نے ملکہ کو نامہ دیا ملکہ نے نامہ پڑھ کے مجھسے کہا کہ مین

مجبور ہون مجھے حسین الزمان جادو کی اجازت نہین کہ مین کسی سے بات کرون تمہارے واسطے اجازت
طلب کی تھی وہان سے یہ حکم آیا کہ مریخ آفتاب علم کے باپ نے تمہارے ساتھ کیسے کیسے احسان کیے
ہین وہ تمہارے محسن ہین اُنسے ضرور ملنا اور بخاطر پیش آنا تب مین نے تمسے بات کی بھلا یہ کیونکر ممکن ہی
کہ مین بدیع الملک نامدار سے بات کرسکون ای شہریار مجھے یہ بات بالکل ناگوار ہوئی مین نے جواب
دیا کہ کوئی ضرورت اجازت کی نہین ہی اگر آپ سے کوئی بولے گا تو سزا پائے گا حسین الزمان کی یہ مجال
نہین ہی جو ہمارے آقاے نامدار سے باتین کرنے کو منع کرے ملکہ نے جواب دیا کہ حسین الزمان دعوے
خداوندی یون ہین کرتا ہی بہت سے مسلمان طلسم فتح کرکے یہان آئے مگر سب گرفتار ہوے بدیع الملک نے
جو یہ بات سُنی کہا ای مریخ یہ کیا کہا کہ جسقدر سرداران اسلام اِس طرف آئے وہ گرفتار ہوے مریخ نے
عرض کی ای شہریار جو جو سردار صاحبقران سے رخصت ہوکر برلاے فتاحی طلسم روانہ ہوے تھے وہ سب
طلسم فتح کرکے ملتے یہان آکر گرفتار ہوگئے بدیع الملک نے فرمایا ابھی صاحبقران تک کوئی نہین
پہونچا مریخ نے عرض کی صاحبقران تک تو ابھی کوئی نہ پہونچا ہوگا مگر یہ کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہان
کون کون سردار گرفتار ہین بدیع الملک نے فرمایا تمنے اُسی وقت سب کے اسماء دریافت نہ کیے
مریخ نے عرض کی ای شہریار مین نے بہت بہت دریافت کیا مگر ملکہ ناوک افگن نے کسیکا نام نہ بتایا
مین مجبور ہوکر خاموش ہو رہا ملکہ نے اور باتین چھیڑ دین یہ بھی کہا کہ تمہارے آقاے نامدار اِس طلسم کے
فتاح نہین ہین کیونکہ نام طلسم کشا رفیع البخت ہوگا اور وہ اپنی مان کے خون ناحق کا عوض لینے اس طلسم مین
آئے گا بدیع الملک نے کہا ای مریخ یہ رفیع البخت کون شخص ہی مین نے آجتک یہ نام نہین سنا تھا
مریخ نے عرض کی ای شہریار ایک بات اور تعجب کے لایق ہی بدیع الملک نے فرمایا وہ بھی بیان کرو مریخ
نے کہا وہ شخص مسلمان ہوگا بڑا صاحب ایمان ہوگا بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ آفتاب علم ضرور وہ شخص
ہم مین سے ہوگا مگر نہین معلوم کون ہوگا اور کس طرح ہوگا مریخ نے کہا ای شہریار اس وقت تو صاحبقران زمان
کے یہان کوئی اس نام کا نہین ہی بدیع الملک نے کہا جو ہونے والا ہی وہ ہوگا اور ظہور مین آئے گا
مگر مین اس طلسم کے فتاحی کو ضرور جاؤنگا اگر ملکہ ناوک افگن اور سلیم جادو مسلمان ہوگئے تو مین
آؤنگا ورنہ طلسم نور افگین تک لڑتا ہوا جاؤنگا حسین الزمان جادو کو بھی قتل کرونگا اپنے یہان کے
سرداروں کو بھی قید سے چھڑاؤنگا مریخ نے عرض کی آپ کو اختیار ہی بے اسکے چارہ بھی نہین کیونکہ سردار
جو زندان مین بند ہین جبتک وہ رہا نہونگے مطلب نہ نکلے گا بدیع الملک نے اُسی وقت حکم دیا کہ ہمارے
لشکر مین تیاری کا حکم دو اور سب سے تاکید کی جاے کہ کل علی الصباح یہان سے روانہ ہو جائینگے
اور بعزم جنگ سفر کرنا منظور ہی مریخ آفتاب علم وہان سے اُٹھا لشکر مین آیا سب کو بدیع الملک
کے حکم سے مطلع کیا لشکریون نے اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا بدیع الملک نے پھر
مریخ آفتاب علم کو اپنے پاس بلایا دربار برخاست کرکے تخلیہ مین آئے مریخ سے فرمایا ای مریخ ملکہ
ناوک افگن کی صورت بھی دیکھی مریخ نے عرض کی ای شہریار مین صورت کیونکر دیکھ سکتا جب بات کرنے کی
انکو ممانعت ہی تو شکل کیونکر کوئی دیکھ سکتا ہی بدیع الملک نے ٹھنڈی سانس بھر کے فرمایا جو خدا کو منظور
ہی وہ ہوگا ای مریخ مین نے جب سے ملکہ ناوک افگن کا نام سُنا ہی اُسی وقت سے مجھکو ملکہ کی محبت پیدا

ہو گئی مریخ نے ہنس کر جواب دیا ای شہر یار آپ نے ابھی صورت بھی ملکہ کی نہین دیکھی ہی اور محبت پیدا ہو گئی بدیع الملک نے فرمایا ای مریخ مین نے جو جو باتین اُنکی سُنی اُسنے محبت پیدا ہو گئی ہی مین کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکالتا مگر مین نے قیصر صاف باطن کی زبانی یہ سُنا ہی کہ وہ اصل مین نسل اسلام سے ہی مگر لوگون نے اسکو گمراہ کر دیا مین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے راہ راست پر آجاتے مریخ نے عرض کی ای شہر یار مین ایک بات مین بہت حیران ہون کہ رفیع البخت کون شخص ہی جو اس طلسم کو فتح کریگا اور اپنی مان کے خون ناحق کا عیوض لیگا بدیع الملک نے فرمایا استقبال کا حال سوا۔ے خدا کے دوسرا نہین جان سکتا ہی جو شخص ہوگا معلوم ہو جائے گا یقین ہی کہ ہمین مین سے ہو اور اب طلسم کا بچنا بھی مشکل ہی اور اُسکے آنے کا زمانہ بھی بہت قریب ہی کیونکہ مین جب اس طلسم مین داخلہ کرونگا تو بے طلسم کو توڑے ہوے یا ملکہ اور سلیم کو مسلمان کیے ہوے واپس نہ آؤنگا یقین ہی اسی اثنا مین وہ بھی وارد ہو اور ایک دوسرے کی مدد سے طلسم کو فتح کرے مریخ سے شب بھر بدیع الملک یہی باتین کرتے رہے جب رات گذر کر سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو شاہزادہ بستر خواب سے اُٹھا خادم برائے وضو پانی لیکر حاضر ہوے بدیع الملک نے وضو کر کے نماز سحر پڑھی لشکر کو شب سے حکم ملا تھا کہ سب لوگ مسلح و مکمل رہین علی الصباح بعزم جنگ یہان سے کوچ ہوگا لشکر مین سب سردار و رسالدار اپنے اپنے رسالون کو لیے ہوے در دولت بدیع الملک پر موجود تھے جب شاہزادے نے نماز سے فرصت پائی سلاح جنگ ذات پر آراستہ کر کے مریخ کو ہمراہ لیا بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب نے سلام کیا خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے مریخ آفتاب علم بھی گھوڑے پر بیٹھا شاہزادہ نام خدا لیکر طلسم کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت نامہ دار ملکہ ناوک افگن کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو نامہ لیکر چلا اُسی روز طلسم نور آگین مین پہونچا حسین الزمان جادو کے مکان پر آیا چوبدارون سے اپنی اطلاع کرائی چوبدار حسین الزمان کے پاس آئے پہلے تو اُن گمراہون نے اُس بے ایمان کو سجدہ کیا پھر کہا کہ ایک نامہ دار ملکہ ناوک افگن کا آیا ہی ایک نامہ لایا ہی حسین الزمان نے خوش ہو کر کہا ارے جلدی بلا لاؤ شاید ملکہ کو اب میری وفائین یاد آئین اور مجکو اپنا دوست جانا میرے سوال کو قبول کیا چوبدار باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ لے گیا حسین الزمان نے جیسے ہی نامہ دار کو دیکھا تخت سے کھڑا ہو گیا کہا ای نامہ دار جلدی نامہ دے مین دیکھون کہ جان جہان آرام جان عاشقان نے کیا تحریر کیا ہی نامہ دار نے حسین الزمان کو نامہ دیا حسین الزمان نے نامہ لیکر کھولا پہلے نامہ کو بوسہ دیا پھر پڑھنا شروع کیا جب مضمون سے آگاہی ہوئی تو اُسنے اپنے وزرا کی طرف دیکھا دیکھکر کہا ملکہ کو مسلمانون نے بہت پریشان کیا ہی اسمین لکھتی ہین کہ کئی سرداران اسلام لشکر گران لیکر آئے ملکہ نے سبکو گرفتار کر لیا ابکی بار ایک شخص ایسا آیا ہی اسکے ہمراہ مریخ آفتاب علم شاہزادۂ طلسم فیروزہ بھی ہی اور بہت سے پہلوان اُسکے ہمراہ ایسے ہین جو رستم و سہراب کی بھی حقیقت نہین جانتے ہین اور اُسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کر کے آیا ہی قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم بھی اُسکے ساتھ ہی لہذا سب لوگ بخاطر ملکہ ناوک افگن

لشکر ہمراہ لیکر جاؤ مین یہین سے تقدیر کر کے سبکو فنا کیے دیتا ہون اور اگر ملکہ گرفتار کرنا چاہینگی تو سب گرفتار
بھی ہو جائینگے وزرا نے کہا ہمین کیا عذر ہی جس وقت حکم ہو ہم لوگ لشکر ہمراہ لیکر جائین حسین الزمان
نے کہا اسی وقت سے جانے کی تیاری کر دو شام تک یہان سے روانہ ہو جاو مین تو انتظام کر لیتا مگر مجبور ہون
کہ مجھے ملکہ کی خاطر کا خیال ہی اگر لشکر وغیرہ یہان سے نہ بھیجون گا تو وہ آزردہ ہو جائینگی یہ بات مجھے گوارا نہین
آجتک ملکہ نے مجھسے بات نہین کی تھی یا اب فرمایش کی ہو اخواہون نے کہا یا خداوند آپنے انکے دل مین
اپنی محبت پیدا کر دی اس وجہ سے ایسا ہوا حسین الزمان نے کہا مین نے ہرگز ملکہ کے دل مین اپنی محبت
پیدا نہین کی اگر مین ایسا ہی جانتا تو پیشتر بھی یہ بات ممکن تھی مین انکے دل مین اپنی محبت پیدا کرتا انکو اپنے
جمال جہان آرا پر شیدا کرتا مگر آجتک میری خوشی یہ رہی کہ اپنی مرضی سے مجھکو قبول کرین خیر اب انکو میرے
حال پر رحم آیا جو ایک نامہ تحریر فرمایا یہ کہکر قلمدان طلب کیا ملازمون نے لا دیا حسین الزمان نے جو نامہ
نامہ ملکہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے یاد فرمائے مہجوران وائے توجہ فرمائے بحال بیقراران پس از اشتیاق
دیدار فرحت آثار واضح ہو کہ ایک نامہ جسکو ثمر باغ محبت کہنا زیبا ہی تمھارے قاصد کے ہاتھ سے ملکر
فرحت بخش قلب مضطر ہوا کیا کہون جو خوشی حاصل ہوئی تسکین دل ہوئی تم کسی طرح سے خوف نکرنا اگر ہزار ساحر
بھی تمھارے یہان بعزم جنگ آئینگے تو سب زک اٹھائینگے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا انکی خون سے
اپنی تلوار بھرونگا تم تک کسی قسم کے گزند نہ پہونچنے پائینگے دشمن ذلیل ہوکر میرے ہاتھ سے مارے
جائینگے ایک لحہ مین تمام دشمنون کو گرفتار کرونگا میدان جنگ لاشون سے بھر دونگا مین نے اپنے یہان
سے لشکر روانہ کیا ہی تمھاری خدمت مین آتا ہی جسطرح مزاج مین آئے انسے مقابلہ کرنا اگر یہ لشکر ناکامیاب
ہوگا تو مین اور مدد یہان سے روانہ کرونگا اول تو یہ بات ممکن نہین کہ میرا لشکر شکست اٹھائے حریف
کے مقابلے سے بھاگ آئے کیونکہ جسوقت تمھارا نامہ میرے پاس آیا مینے اسی وقت مسلمانون کے واسطے
تقدیر فنا کر دی ہی پہلے ہی دن کے مقابلے مین سب قتل کرڈالے جائینگے مگر بعد فتح جنگ میری عرض قبول
فرمائے گا یہین تشریف لائے گا مین آپ کو اس طلسم کی بھی حکومت دونگا ہر وقت حاضر خدمت رہونگا وہان کے
رہنے مین ایسے فسادات بہت پیدا ہونگے آپکا وہان رہنا اچھا نہین ہی یہ لکھکر اسی ساحر کو دیا جو نامہ لیکر
آیا تھا کہا اے نامہ دار اب تو جلد روانہ ہو اور ملکہ کو جاکر تسکین دے کہ لشکر بھی آتا ہی گھبرانے کی بات
نہین ہی دو ایک روز کے بعد لشکر وہان پہونچ جائے گا یہان سے ابھی سب روانہ ہونگے اس دو تین مہینے
کی راہ کو خداوند کی قدرت سے اینجانب طے کرتے وہان پہونچ جائینگے یہ کہکے نامہ دار کو خلعت روانگی دیکر
رخصت کیا نامہ دار جواب نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو لشکر گران ہمراہ لیکر چلے دوسرے روز طلسم کے خاص دروازے پر آکے پہونچے طریخ آفتاب علم نے
عرض کی ای شہریار آپ کا تشریف لیجانا تو بہت آسان ہی مگر اور سردار جو آپکے ہمراہ ہین یہ نہین جا سکتے کیونکہ
نہ یہ خود سحر جانتے ہین نہ صاحب تحفہ جات ہین اس سے بہتر یہ ہی کہ غلام کو اجازت مرحمت ہو کہ دربانون کو یہان
قتل کرے اور اس مرحلے کو فتح کرکے راستہ صاف کرے بدیع الملک نے فرمایا یہ سب لوگ یہین

قیام کریں مین اس مرحلے کو فتح کرتا ہون جب راستہ صاف ہو جائیگا سبکو اپنے ساتھ لیکر آنا مرتیخ نے عرض
کی ای شہریار اگر یہی ارادہ ہی تو جسقدر ساحر آپ کے ہمراہ ہین ان سبکو ساتھ لیتے چلیے صرف قیصر صاف باطن
کو یہان چھوڑ دیجیے کہ اور ایک ساحر اور کوئی یہان رہے جو نگہبانی لشکر کی کرے جب راستہ کھل جائیگا سب
چلے آئینگے بدیع الملک نے منظور کیا مرتیخ نے قیصر صاف باطن سے کہا آپ یہین تشریف رکھیے اور ایک
ساحر کو بھی وہان چھوڑا باقی جتنے ساحر تھے سبکو اپنے ہمراہ لیا قیصر نے بہت کچھ کہا کہ مین ہرگز یہان نہین رہونگا
مگر بدیع الملک نے قیصر کا کہنا منظور نہ کیا سبکو وہین چھوڑ کر لشکر ساحران ہمراہ لیکر نہر کے قریب آئے
مرتیخ نے عرض کی ای شہریار آپ میرے کاندھون پر پانون رکھین تحفجات کسی اور شخص کو دین مین آپ کو دیوار
کے پار پہونچا دون بدیع الملک نے لوح محفوظہ وغیرہ ایک ساحر کو دی مرتیخ کے کاندھون پر پانون رکھے
مرتیخ سحر کرتے بلند ہوا دیوار کے پار پہونچا اور ساحر بھی اسکے ہمراہ دیوار کے پار آئے صرف وہی ساحر
اس طرف رہا جسکے پاس تحفجات موجود تھے کیونکہ وہ سحر نہ کر سکتا تھا جب مرتیخ نے بدیع الملک کو
طلسم کے اندر پہونچایا تو پھر پر دانہ کرکے دیوار کے باہر آیا تحفجات اس ساحر سے لیے بہت بہت سحر
کرکے اُڑنا چاہا مگر سحر نے تاثیر نہ کی مرتیخ حیران ہوا کہ تحفجات شاہزادے تک کیونکر پہونچین اسی
فکر مین تھا کہ اندر سے کچھ شعلے بلند ہوے کچھ آوازین مہیب آئین مرتیخ سمجھا جنگ شروع ہو گئی یہ خیال آتے ہی
گھبرا گیا جلدی سے وہ سب تحفجات اُسی ساحر کو دیکے کہا ان سبکو ہوشیاری سے لیجاؤ اور قیصر صاف
باطن کے سپرد کرکے بہت جلد واپس آؤ ساحر اُسی وقت وہ سب تحفجات لیکر وہان سے روانہ ہوا
مرتیخ سحر کرکے اندر آیا دیکھا کچھ لوگ سحر کر رہے ہین بدیع الملک نے دو چار کو قتل بھی کیا ہی ساحر
لوگ شاہزادے کے آگے کھڑے ہین جو کوئی بدیع الملک پر سحر کرتا ہی ساحر اُسکو دفع کر دیتے ہین
مرتیخ بدیع الملک کے قریب آیا ہاتھ باندھ کے عرض کی ای شہریار بہت چاہا کہ تحفجات لاؤن مگر مجبور ہو گیا
سحر کام نہین کرتا آخر کار قیصر صاف باطن کے پاس روانہ کر دیے یہ کہکے اپنے بازو سے ایک مہرہ سلیم
بدیع الملک کو دیا عرض کی یہ مہرہ بھی دافع سحر ہی آپ اپنے بازو پر باندھ لین بدیع الملک نے ہرچند
انکار کیا مگر مرتیخ نے قبول نہ کیا مجبور ہو کے شاہزادے نے اپنے بازو پر مہرہ باندھا جو لوگ سامنے
کھڑے تھے مرتیخ نے سحر کیا سبکے سر اُڑ گئے اور لوگ آئے اُنکے بھی سر اُڑے جب ساحرون
نے مرتیخ کے سحر کی یہ کیفیت دیکھی مجبور ہو کے ملکہ ناوک افگن کے پاس گئے بدیع الملک کے
آنے کی کیفیت بیان کی یہ بھی کہا کہ چند شخص اُسکے ہمراہ ہین مگر آفت کے ساحر ہین ایک اشارے مین سو سو
دو دو سو کے سر اُڑ جاتے ہین بہت جلد اس بات کا انتظام کیجیے ورنہ وہ لوگ آفت برپا کر دینگے
ملکہ نے جو یہ خبر وحشت اثر سنی فی الفور سلیم جادو کو بلایا کہا ارے بڑا غضب ہو گیا مرتیخ اپنے
ساحرون کو لیکر طلسم کے اندر آگیا اور اُسکے ہمراہ وہ شخص بھی ہی جسکو وہ اپنا آقاے نامدار بتاتا ہی
سلیم نے کہا آپ گھبراتے کیون ہین مین نے پہلے ہی سے اسکا انتظام کما حقہ کر لیا ہی آپ مطمئن رہین
یہ کہکر سلیم ملکہ کے پاس سے اُٹھا اپنے مکان مین آیا ملازمون کو بلایا کہا مین نے آمد مرتیخ کی خبر
سنکے لشکر کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا تھا یقین کامل ہی کہ اس وقت بھی سب لوگ اسباب
سحر سے آراستہ و پیراستہ ہون اور اُنکو جا کر اطلاع کر دو کہ اسیوقت میرے یہان آئین مین بھی نیا تحفہ نکالتا ہون

مریخ آفتاب علم کے مقابلے کے واسطے جاؤنگا اسکے ملازم اُسی وقت روانہ ہوے رسالے مین آئے رسالدارون
کو اسکا پیام دیا سب نے کہا ہم اس وقت بھی تیار ہین ابھی چلتے ہین یہ کہکر رسالدار اُٹھے اپنے اپنے
گھوڑے طلب کیے رسالون مین اطلاع ہوئی سب لوگ اپنے اپنے اسباب سحر لیکر جھولیان کاندھون پر
ڈال کر تیار ہو گئے رسالدار سب کو ہمراہ لیکر سلیم جادو کے مکان پر آئے سلیم جادو اُسی وقت تخت پر سوار ہوا
سبکو ہمراہ لیا جہان بدیع الملک نامدار تھے وہان آیا دیکھا مریخ آفتاب علم نے بہت سے ساحرون کو قتل کیا
ہی اور دیوار کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہی سلیم نے وہین سے آواز دی او مریخ بہت نازان نہو مین آپہونچا ایک
دم مین تیری ہستی مٹا دونگا سب شان و شوکت خاک مین ملا دونگا مریخ نے جو سلیم جادو کو آتے ہوے دیکھا
ایک گولا دیوار پر مارا کہ دیوار اُڑ گئی مریخ نے ساحرون سے کہا جاکر لشکر کو اطلاع کرو کہ راستہ صاف ہی
سب لوگ آجائین ساحر دوڑے یہان قیصر صاف باطن معہ تمام لشکر کے منتظر تھا جیسے ہی ساحرون کو آتے ہوے
دیکھا گھوڑا بڑھا کے قیصر نے پوچھا کیا کیفیت ہی سب نے کہا راستہ صاف ہی آپ لوگون کی طلبی ہی قیصر نے سب
لشکر سے کہا آقاے نامدار یاد فرماتے ہین یہ سننا تھا کہ لشکر مین سب نے گھوڑے سرپٹ ڈال دیے پہلوانان
گردستان بھی تیز روی سے چلے تھوڑی دیر مین بدیع الملک نامدار سے سب لوگ جاکر ملے قیصر نے سب کے
پہلے بدیع الملک کو تحفہ جات دیے شاہزادے نے سب تحفے لیکر اپنے پاس رکھے مریخ کو مہرہ دیا سلیم نے
جو کثرت لشکر بدیع الملک کو دیکھا گھبرا گیا لشکر کی طرف ایسا محو ہوا کہ سحر کا خیال نرہا مریخ نے موقع پایا جھولی سے ایک
گلدستہ نکال کر اسکی طرف پھینکا پھول گلدستہ کے منتشر ہوے خوشبو پھیلی سلیم بیہوش ہو کر تخت سے گرا اسکے گرتے ہی
اور تمام لشکر بھی بیہوش ہو کر گرا مریخ نے ساحرون سے کہا ان سبکو گرفتار کرو ساحرون نے سبکو گرفتار کر لیا مریخ
نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار اب دن بہت کم باقی ہی آگے بڑھنے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین طلسم
کی نصف قوت گھٹ گئی سلیم جادو منتظم طلسم گرفتار ہو گیا اب ملکہ باقی ہی وہ بھی گرفتار ہوجائیگی بدیع الملک نے
فرمایا اے مریخ ابھی اس طلسم کے مرحلے باقی ہونگے مریخ نے عرض کی یہ طلسم نہین ہی بلکہ ملکہ ناوک افگن کے رہنے
کی جگہ ہی اسکو خود مرحلہ طلسم نور افگین سمجھنا چاہیے بدیع الملک نے فرمایا اب آگے جانا اسوقت بیکار زحمت
اُٹھانا ہی کوئی مقابلے کو اس وقت نہین آئے گا ملکہ اور بندوبست کریگی لشکر درست ہوگا مناسب یہ ہی کہ شب
بھر یہان قیام کرین صبح کو آگے بڑھینگے اس وقت سلیم جادو سے بھی باتین ہوجائینگی صبح کو خدا نے چاہا تو زندانخانہ
طلسمی کی طرف چلکر اپنے یہان کے سردارون کو رہا کرین گے مریخ نے اُسی وقت بارگاہین آراستہ کرنے کا
انتظام کیا ملازمون نے بارگاہین استادہ کین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے مریخ بھی سلیم جادو کو لیکر حاضر
ہوا چوب بارگاہ سے سلیم کو باندھ دیا زبان مین سوزن دیکر مریخ نے اپنا سحر اُتارا سلیم جادو کی آنکھ جو کھلی
اپنے تئین اس آفت مین گرفتار پایا دیکھا ایک دربار عالی جاہ آراستہ ہی سامنے ڈنگل زرین پر ایک جوان
بڑی شوکت و شان سے بیٹھا ہی سلیم جادو گھبرا گیا بدیع الملک نے فرمایا اے سلیم کیون خائف ہوتے ہو
صبر کرو خاطر جمع رکھو مجھسے کچھ باتین کرتا ہی سلیم نے اشارے سے کہا جو ارشاد ہو مین آپ کی طرف مخاطب
ہون بدیع الملک نے فرمایا تمہاری کیفیت سنکر مجھے بڑا افسوس ہوا مین نے سنا کہ تم اہل اسلام سے ہو
مگر بعض کافرون نے تمہین گمراہ کر دیا ہی افسوس کی بات ہی کہ تمہارے دل مین ابتک اس بات کا ولولہ پیدا نہوا
کہ اس دین بے بنیاد کو ترک کر کے دین حق اختیار کرتے دیکھو اس وقت کوئی بھی تمہاری مدد کو آتا ہی یا

یا کسی تمھارے خداوند نے تمھاری مدد کی ہمیشہ سے تم دریا پرستی کرتے ہو دریا تمھین کیا اعجاز دکھاتا ہی آسی
دریا سے پانی لیکر اپنی تمام ضرورتون مین صرف کرتے ہو اسی پانی کی پرستش کرتے ہو اس سے کیا حاصل ہی
اور ایسی ہی بہت باتین بدیع الملک نے فرمائین کہ سلیم جادو کے دل مین جوش اسلامی پیدا ہوا اس نے
زنّار سے کہا مین اپنے مذہب کو ترک کرکے اسلام اختیار کرتا ہون بدیع الملک نے مرتیخ سے کہا
سلیم کی مشکین کھول دو مرتیخ نے سلیم کو رہا کیا سلیم نے کلمہ پڑھا بدیع الملک کے قدمون کو بوسہ دیا عرض کی
ای شہریار اس وقت آپنے ایسی بات فرمائی کہ مجھے بہت تعجب ہوا کیا میرا مذہب قدیم دریا پرستی نہ تھا بدیع الملک
نے کہا بالکل غلط ہی تمھارا طریقہ قدیم خدا پرستی ہی تمھارے باپ ایک مرد خدا پرست عامل زبردست تھے
انھون نے اپنے رہنے کو یہ مکان بزور عمل تیار کیا تھا جب انھون نے انتقال فرمایا تو ایک ساحر نے آکر
تمھارے باپ کے مال پر قبضہ کیا تم لوگ اس زمانہ مین بہت صغیر سن تھے مان تمھاری اپنی عصمت کے خوف
سے زہر کھاکے مرگئی تمھین اسی ساحر نے پرورش کیا سلیم نے عرض کی ای شہریار یہ بات تو ضرور صحیح ہی کہ اس طلسم مین
ایک مقبرہ نوذر اورنگ نشین کا بنا ہوا ہی اس مقبرے مین اکثر لوگ جاتے ہین سنا گیا ہی کہ نوذر تخت نشین نے
اپنی حیات مین وہ مقبرہ بنوایا تھا بعد مرگ اسی مین دفن ہوا وہ تو ایک مرد مسلمان صاحب ایمان عامل زبردست مشہور
ہی اور اکثر قمقام جادو نے چاہا کہ اسکو منہدم کرادے مگر ممکن نہوا جب کسی نے اس غرض سے اس طرف جانیکا
ارادہ کیا ہاتھ پانون بیکار ہوگئے مجبور ہوکر نہ گیا ساحرون نے سحر کیا اس عمارت پر سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا
وہ لوگ بھی مجبور ہوے آخر کار شہنشاہ قمقام مجبور ہوگئے تھے اسکو بند کرا دیا کوئی وہان نہین جاسکتا ہی ایک
روز کسی ضرورت کے واسطے قمقام جادو نے اسکا دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ نہ کھلا شب کو قمقام نے خواب مین
دیکھا کہ ایک مرد بزرگ کہتے ہین کہ یہ دروازہ اس دن کھلیگا کہ جس دن کوئی فاتحہ پڑھنے والا ایمان آئیگا
برائے فاتحہ یہ دروازہ کھلیگا اور فاتحہ خوان کو کچھ پند و نصائح ضروری کیے جائینگے جب وہ باہر آئیگا دروازہ
بند ہوجائیگا پھر کسیکے کھولے سے نہین کھلیگا مگر اسوقت کہ جب طلسم کشا یہان آئیگا اسکے واسطے بھی یہ دروازہ
کھلیگا اور طلسم کشا سے نور آگین کو کچھ تحفہ جات دیکر پھر ہم اس دروازے کو بند کرلینگے اور ہمیشہ یہ دروازہ
بند رہیگا ای شہریار یہ ایک بات تو البتہ سننے مین آئی ورنہ آج تک اس راز سے ماہر نہ تھے کہ وہ بزرگوار کون
ہین ہمسے قمقام جادو نے اس بات کو بالکل پوشیدہ کیا تھا بدیع الملک نے فرمایا ای سلیم جادو نوذر اورنگ
نشین تمھارے والد نامدار تھے تمھین لازم ہی کہ انکی قبر پر فاتحہ پڑھنے جاؤ ضرور تمھین کچھ پند و نصائح وہان سے
ہونگے سلیم نے عرض کی ای شہریار آپ بھی تشریف لے چلین اور فاتحہ پڑھکے انکی روح کو شاد کرین بدیع الملک
نے فرمایا مین بھی چلونگا اور ضرور فاتحہ پڑھونگا یقین کرتا ہون کہ میرے واسطے بھی دروازہ کھلجائے
سلیم نے عرض کی کہ مین بعد فراغت جنگ یہان سے جاؤنگا بدیع الملک نے فرمایا اب تمکو یہ لازم ہی کہ
پیشتر فاتحہ پڑھو پھر اور کامون مین مصروف ہو مرتیخ نے کہا ای سلیم تم کل میرے ہمراہ وہان چلنا کسی کی مجال نہین
جو تمسے آنکھ ملا سکے سلیم نے کہا مجھکو اس امر کا خوف مطلق نہین ہی مین بخوف کل جاؤنگا اگر دروازہ کھلیگا تو فاتحہ
پڑھکے چلا آؤنگا تھوڑی دیر تک یہ ذکر رہا پھر مرتیخ نے سلیم کے ہمراہیون کو محفل مین لاکر ہوشیار
کیا سبنے اپنے کو گرفتار مصیبت دیکھا سلیم نے سب کو مسلمان ہونے کی ہدایت کی بعض نے اقرار کیا رہائی
پائی اور بعض سیہ قلب ایسے تھے کہ جنھون نے اسلام قبول نہ کیا بدیع الملک نے حکم قتل دیدیا تھوڑی

دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے صحبت برخاست کی سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں مین گئے بستر خواب پر جا کے محو آرام ہوئے ان سبکو اسی حال مین چھوڑیے اب دو کلمہ کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمائیے کہ ملکہ نے جب سلیم جادو کو مع چند ساحرون کے بدیع الملک سے مقابلہ کرنے کو روانہ کیا تو چوبدار مقرر کر دیے کہ ہر ایک بات کی خبر لحظہ لحظہ دیتے رہین جب سلیم جادو گرفتار ہوا تو چوبدارون نے جا کر ملکہ ناوک افگن کو اطلاع دی کہ سلیم جادو مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بیہوش ہو کر گرے اور فوج اسلام کے ساحرون نے سب کی مشکین باندھ لین ملکہ اس خبر کو سنکر بہت بیقرار ہوئین اور اپنی وزیرزادی زہرہ جمال جادو کو بلا کر سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ اب مین یہ ارادہ کرتی ہون کہ کل اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر مقابلہ مسلمانان مین جاؤن جبتک مین ان لوگون سے مقابلہ کرونگی پھر تو حسین الزمان جادو لشکر براے امداد روانہ کرینگے وہان سے جسوقت لشکر آ جائے گا اسوقت ان لوگون کی کیا طاقت ہے جو مقابلہ کر سکین زہرہ جمال نے کہا واری میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہے کیونکہ جب سلیم جادو گرفتار ہو گیا تو اور کسپر اعتبار کیا جائے آپ اس وقت لشکر مین اطلاع کرا دیجئے کہ وہان سب اپنے اپنے سامان سے درست ہو جائین ملکہ نے کہا مین اسی وقت سے سبکو مطلع کرتی ہون بلکہ یہ کام تمھارا ہے کہ تم میری طرف سے لشکر مین یہ حکم بھیجو اور وہان سب تیاری کرنا شروع کرین زہرہ جمال اسی وقت ملکہ سے رخصت ہوئی کنیزون کو اپنے ہمراہ لیا ہرکارون کو ڈیوڑھی پر طلب کیا جب ہرکارے آئے تو زہرہ جمال نے کہا لشکر شاہی مین جا کر اطلاع کر دو کہ سب شب بھر مین تیاری جنگ کی کرین صبح کو ملکہ عالم خود براے مقابلہ مسلمانان تشریف لیجائینگی ہرکارے لشکر مین آئے رسالہ دارون کو اطلاع دی فوج مین تہلکہ پڑ گیا سب جلدی جلدی سامان سحر درست کرنے لگے رسالہ دارون نے ہرکارون سے کہا کہ ہماری طرف سے عرض کر دو کہ ہم کل علی الصباح مسلح و مکمل حضور کی تشریف آوری کے منتظر رہینگے ہرکارے یہ پیغام لیکر روانہ ہوئے ڈیوڑھی پر آئے محلدار سے کہا جا کر ہماری اطلاع کر دو کہ ہرکارے جو لشکر مین حکم لیکر گئے تھے وہان سے کچھ پیام لیکر آئے ہین اگر حکم ہوگا تو ہم خود بیان کرینگے محلدار اندر آئی زہرہ جمال کے پاس گئی کہا جو ہرکارے حکم شاہی لیکر لشکر مین گئے تھے وہان سے بھی کچھ پیام لیکر آئے ہین انکی بابت کیا حکم ہوتا ہے زہرہ جمال نے کہا اے محلدار تم جا کر انسے دریافت کر آؤ مین اس پیام کو سنون رسالہ دارون نے کسی قسم کا عذر تو نہین کیا ہے محلدار باہر آئی ہرکارون سے کہا وزیرزادی صاحبہ ارشاد فرماتی ہین کہ جو کچھ پیام لائے ہو محلدار سے بیان کرو ہرکارون نے رسالہ دارون سے جو کچھ سنا تھا وہ محلدار سے بیان کیا اسیوقت محلدار نے پھر اندر آ کے زہرہ جمال سے کہا زہرہ جمال خوش ہو گئی ہرکارون کے واسطے خلعت بھیجے ملکہ کے پاس گئی کل کیفیت ملکہ سے بیان کی ملکہ بھی بہت خوش ہوئی شب بھر زہرہ جمال سے باتین رہین جب رات ختم ہوئی اور سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا تو ملکہ نے اپنا لباس جنگ طلب کیا کنیزون نے وہ لباس حاضر کیا ملکہ نے سب لباس زیب جسم کر کے منھ پر نقاب ڈالی تخت پر بیٹھ کے وزیرزادی کو ہمراہ لیا اپنے مکان سے باہر آئین لشکر تو یہان منتظر تھا سب نے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے سبکو ہمراہ لیا اور بدیع الملک کی طرف براے مقابلہ روانہ ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی ملاحظہ فرمائیے

کہ شاہزادہ جو صبح کو بیدار ہوا نماز سحر ادا کر کے سلاح ذات پر آراستہ کئے بارگاہ سے باہر آ کے سب لشکر کو

دربارگاہ پر منتظر پایا نام خدا لیکر روانہ ہوے اور ملکہ ناوک افگن کے مکان کی طرف چلے مریخ نے راہ مین عرض
کی اے شہریار مجھے یقین ہے کہ ملکہ نے بھی کوئی انتظام ضرور کیا ہوگا مگر ابھی تک معلوم نہین کہ کیا انتظام کیا ہے بدیع الملک
نے فرمایا اب اسی طرف چلتے ہین جو کچھ ہوگا معلوم ہو جائیگا سلیم جادو نے عرض کی مین جانتا ہون کہ ملکہ خود تمہارے
کے واسطے تشریف لائینگی اپنے لشکر خاص کو ہمراہ لائینگی بدیع الملک نے فرمایا یہ تو میری خاص تمنا ہے یہ
گفتگو کرتے ہوے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی بدیع الملک نامدار نے فرمایا معلوم ہوتا ہے ملکہ آتی
ہین سلیم جادو نے عرض کی کیا عجب ہے اتنے عرصہ مین دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک نقابدار زرین پوش
ایک تخت مرصع کار پر سوار عقب مین لشکر مگر سب لباس زرین پہنے ہوے جھولیان زربفتی کاندھون پر ڈالے
ہوے آپس مین سحر آزمائی کرتے ہوے آتے ہین بدیع الملک نے سلیم جادو سے پوچھا کہ نقابدار جو تخت پر
سوار ہے کیا ملکہ ناوک افگن یہی ہین سلیم نے عرض کی اے شہریار یہی ملکہ ناوک افگن ہین آجتک مین نے بھی انکی
صورت نہین دیکھی مجھپر کیا منحصر ہے انکی بعض بعض کنیزون نے صورت نہین دیکھی ہے ملکہ ہر وقت چہرے پر نقاب
ڈالے رہتی ہین بدیع الملک نے مریخ سے کہا اے مریخ ان لوگون مین سے کوئی ضائع ہونے پائے ملکہ تم
کسی پر سحر نکرنا جہانتک ممکن ہو ان لوگون کو زندہ گرفتار کر لینا مریخ نے ہنسکر جواب دیا اے شہریار مجھے
جو اس امر کا خیال ہے آپ کیون سعی فرماتے ہین مین ملکہ پر سحر نکرونگا مگر لشکر والون پر ضرور سحر کرونگا جس سے
یہ لوگ گرفتار ہونگے بدیع الملک نے فرمایا تم خاموش رہنا مین سبکو گرفتار کر لونگا مریخ نے عرض کی مجھے تعمیل
حکم والا مین کیا دریغ ہے جو آپ فرمائینگے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ ذکر تھا کہ لشکر ملکہ کا قریب آگیا بدیع الملک
نوجوان نے اپنے لشکر کو روکا زہرہ جمال نے بآواز بلند کہا اے فرقہ خداپرستان اگر اپنے حق مین
بہتر سمجھو تو مقابلہ نکرو ورنہ بہت پچھتاؤگے اور جو تمہارا سردار ہے مین چاہتی ہون کہ اسکو میدان مین بھیجو کہ
مین اس سے کچھ امور ضروری کے واسطے ہدایت کرون یہ سنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے کو چھیڑکر میدان
مین آئے مگر ناوک افگن کی نگاہ جو جمال بدیع الملک پر پڑی تاب دید نہ لا سکین غش آگیا تخت پر گرین
زہرہ جمال نے اپنے ہاتھون پر روکا ادھر بدیع الملک کی یہ کیفیت ہوئی کہ انداز نشست ملکہ دیکھکر قلب بیقرار
ہو گیا اشتیاق دیدار بڑھنے لگا مگر شاہزادی نے ضبط کیا اس طرف ملکہ کی جو یہ حالت ہوئی زہرہ جمال جادو
نے اپنے آنچل سے ہوا دی ہوا سے مین نقاب کا ایک گوشہ رخ پر نور ملکہ سے ہٹ گیا لشکر مین اور کسیکی
تو نگاہ اس طرف نہ گئی مگر بدیع الملک نامدار کی آنکھین اسی طرف تھین ملکہ کے رخسار زیبا پر نظر پڑ گئی قریب تھا
کہ شاہزادہ بھی غش کھا کر گھوڑے سے گر پڑے مگر اپنے تئین بہت روکا اس رکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدیع الملک
بدحواس ہو گئے بعض کلمات بالکل خلاف زبان سے نکلے دوچار شعر بھی عاشقانہ پڑھ دیے مریخ نے بدیع الملک
کی جو یہ حالت دیکھی دل مین خیال ایسا ہوا کہ شاہزادہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے تو غضب ہو جاے
یہ سوچ کے بدیع الملک کے قریب آکر کھڑا ہو گیا عرض کی اے شہریار یہ کیا حالت ہے صبر کیجیے دلپر جبر کیجیے
آپ کو ایسا لازم نہین ہے یہ میدان جنگ ہے آپ کو لازم ہے کہ اپنے تئین سنبھالیے ایسے کلمات زبان سے نہ نکالیے
بدیع الملک نے کہا اے مریخ آفتاب عالم مین نے تو کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہین نکالا جو واقعہ اصلی تھا وہ ادا کیا
مریخ نے عرض کی اسکے اظہار کا یہی محل ہے آپ کو تو خوشی کرنا لازم ہے کیونکہ جسکے واسطے آپ اسقدر بیتاب ہین
اسکی حالت آپ کے واسطے آپ سے بڑھ کے ہے بدیع الملک سے مریخ نے دوچار باتین اس قسم کی کین

شاہزادہ ہوش مین آیا کسی قدر شرمندہ ہوکر مرتیخ سے کہا ای مرتیخ مین اسوقت مجبور ہو گیا تھا مین نے دلپر بہت جبر کیا
مگر ضبط ممکن نہوا قریب تھا کہ مین بھی غش کھا کر گھوڑے سے زمین پر گر پڑون مرتیخ نے عرض کی ای شہریار ایسے
مقامات پر لازم ہی کہ اپنے دل کو پتھر بنالے بدیع الملک خاموش ہو رہے اُدھر ملکہ کو جو غش سے افاقہ ہوا
زہرہ جمال نے پوچھا واری مزاج کیسا ہی ملکہ نے بات کو ٹال دیا کہا اسقدر راہ جو طی کی اُسی کے سبب سے
کچھ طبیعت نادرست ہو گئی زہرہ جمال نے ملکہ کے دل پر جو ہاتھ رکھ کر دیکھا نہایت بیقرار و مضطر پایا کچھ سمجھی
مگر زبان سے نہ نکال سکی ملکہ سے کہا مین نے افسر سپاہ اسلام کو میدان مین بلایا ہی ارادہ میرا یہ ہی کہ اُس سے
چند باتین اس قسم کی کرون کہ اُسپر رعب غالب ہو گیا عجب ہی جو لڑنے سے باز رہے اور جس طرف سے آیا ہی
اُسیطرف واپس جاے ملکہ خدنگ عشق بدیع الملک سے گھایل ہو چکی تھی اُسوقت اور تو کچھ بن نہ آیا زہرہ جمال
سے کہا ابھی ایسی گفتگو کرنا مناسب نہین ہی مجھکو اس شخص نے ایک نامہ اس مضمون کا روانہ کیا تھا کہ مجھے
امور ضروری کہنا ہین اور طلسم کی سیر بھی کرنا ہی بیشتر اسکی باتین سُننا چاہیے کہ یہ کیا کہتا ہی اگر خالی طلسم کی سیر کے
واسطے آیا ہی تو ہمارا کیا نقصان ہی سیر کرکے واپس جائیگا اور سلیم جادو جو اس سے مل گیا ہی اُسکے واسطے
کوئی اور تدبیر نکالی جائیگی اگر کسی اور قسم کی بات کہے گا تو ویسا جواب دیا جائیگا زہرہ جمال بیشتر ہی اس بات
کو سمجھ چکی تھی یہ بھی مرتیخ آفتاب علم کی طرف دیکھ کے ٹھنڈی سانسین بھر رہی تھی راضی ہو گئی کہا پھر جو کچھ آپ
فرمائین وہ کیا جائے ملکہ نے کہا تم اس شخص سے یہ کہو کہ تمنے جو نامہ ہمکو تحریر کیا تھا ہم موجود ہین جو کچھ تمھین
کہنا منظور ہو ہمسے بیان کرو زہرہ جمال نے کہا ای سردار گروہ اسلام ہمکو جو تمھارا ایک نامہ گیا تھا اُس وقت
ہم یہان موجود ہین جو تمھارے مزاج مین آئے اِس وقت ہمسے کہو اگر بات تمھاری قابل منظوری ہوگی تو ہم
قبول کرین گے اور اگر قابل منظوری نہوگی تو جواب دیا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا مین نے تمھارے
پاس نامہ نہین روانہ کیا تھا اور نہ تمسے کوئی بات کہنا چاہتا ہون مین نے جسکو نامہ بھیجا تھا اگر وہ اس بات کو کہے
تو مین جواب دون یہ سنکر ملکہ ناوک افگن نے کہا ای زہرہ جمال تم کہو کہ مین جو کچھ کہہ رہی ہون یہ سب ملکہ
کی طرف سے کہتی ہون وہ اس مجمع مین گفتگو نہین کر سکتین زہرہ جمال نے بدیع الملک کی طرف دیکھ کر
کہا آپ نہین جانتے کہ ملکہ اس مجمع مین کیونکر گفتگو کر سکتین ہین مگر مجھسے یہ ارشاد فرمایا کہ ان امور کو تحقیق
کرو مین نے آپ سے کہا بدیع الملک نے فرمایا وہ امور ایسے ہین کہ مین تمسے بیان نہین کر سکتا اور نہ اس
مجمع مین اُسکا اظہار بھی مناسب نہین ہی اگر ملکہ کوئی دن اسکے واسطے مقرر کرین تو مین اُن باتون کو بیان کرون
اگر اپنے مکان تک واپس جانا مشکل ہو تو میری بارگاہ موجود ہی یہان آئین مجھے جو کچھ بیان کرنا ہی مین کہدونگا
ماننا نہ ماننا ملکہ کا کام ہی یہ جو سُنا ملکہ ناوک افگن نے زہرہ جمال سے کہا کہو ہم اپنے باغ مین جاتے
ہین آپ بھی وہان تشریف لائین گفتگو ہو جائیگی بدیع الملک نے مرتیخ آفتاب علم کی طرف دیکھکر
کہا کیا صلاح ہی مرتیخ نے عرض کی میرے نزدیک تو مناسب ہی کہ آپ اس امر کو قبول فرمائین بدیع الملک
نے کہا مجھسے زہرہ جمال نے کہا ہم لوگ جاتے ہین آپ تشریف لائیے ملکہ نے کہا اے یہ بھی کہدے
کہ مع لشکر تشریف لائیے گا زہرہ جمال نے کہدیا بدیع الملک نے منظور کیا ملکہ نے تخت پھیرا لشکر بھی چلا
بدیع الملک نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین مرتیخ نے عرض کی کہ بارگاہین استادہ کرنے کی کیا ضرورت ہی ملکہ کے
باغ مین چلنا ہی بدیع الملک فرمایا ابھی بارگاہین یہین رہنا چاہیے شاید گفتگو بگڑجائے اور وہان ٹھہرنے کا

موقع نہو تو اسی واپس آجائین گے مریخ خاموش ہو رہا بارگاہین اسی وقت استادہ ہوئے مین
بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مریخ بدیع الملک
کی بارگاہ مین آیا بدیع الملک نے جو مریخ کی صورت دیکھی چہرے پر آثار عشق نمایان پائے دل مین خیال کیا
مریخ کسپر شیدا ہو گیا یہ سوچ کر فرمایا مریخ تمھارے مزاج کی کیا کیفیت ہی مریخ نے عرض کی ای شہریار بفضل خدا اچھے
اچھا ہون بدیع الملک نے کہا ای مریخ پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہین ہی جو امر واقعی ہو صاف صاف کہدو
مریخ نے دل مین خیال کیا اب پوشیدہ کرنا اچھا نہین ہی اگر نہ بتاؤنگا تو شاہزادے کے خلاف ہوگا یہ سوچ کے مریخ
نے عرض کی ای شہریار مین مدت سے سنتا تھا کہ زہرہ جمال جادو حسین قہر تمکین بھی علاوہ اسکے ناز و ادا اسکے مشہور ہین
آئے مین آج جو مین نے اسکو دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اس سے زیادہ کہون تو زیبا ہی میرا دل اسی وقت
سے بیقرار ہی مگر خلاف ادب دل پر جبر کیے ہون بدیع الملک ہنسے فرمایا ای مریخ اگر خدا نے چاہا تو پہلے
تمھارے واسطے کوشش کرونگا جبتک تمھارا مطلب بر نہ آئے گا مین اپنے واسطے بھی کوشش نکرونگا
مریخ نے عرض کی ای شہریار مین نہین چاہتا کہ میری وجہ سے دشمنون کے دل پر صدمہ رہے بدیع الملک نے کہا
مجھے یہ کب گوارا ہی کہ تم بیتاب و بیقرار رہو مگر ملکہ نے جو اس وقت جنگ موقوف رکھی اسکا سبب علاوہ اس حیلہ کے
کچھ اور بھی ہی جو ملکہ نے کہا تھا مریخ نے عرض کی ملکہ کو آپ سے مقابلہ کرنا منظور نہین ہی انکی حالت بھی اس وقت ابتر
تھی اگر آپ زیادہ گفتگو کرتے اور چاہتے کہ ملکہ خود کلام کرین تو ملکہ خاموش نرہتین ضرور کہتین کہ مین نے خود زہرہ
جمال سے کہا کہ آپ سے کلام کرے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور نہ تھی کہ ملکہ اس مجمع عام مین کلام
کرین مریخ نے عرض کی اب آپ تشریف کیون نہین لے چلتے ہین بدیع الملک نے فرمایا شاید ابھی ملکہ باغ مین
پہونچی ہون مریخ نے عرض کی ملکہ پہونچ گئی ہونگی آپ کا انتظار ہوگا بدیع الملک نے فرمایا لشکر مین اطلاع کرو
کہ سب لوگ سوار ہون مریخ بارگاہ بدیع الملک سے باہر آیا لشکریون سے کہا سب لوگ سوار ہون آقائے
نامدار تشریف لاتے ہین ملکہ کے باغ مین تشریف لیجائین گے یہ سنتے ہی سب لوگ گھوڑون پر سوار ہوے
مریخ آفتاب علم بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک سے عرض کی سب لوگ تیار ہین آپ کے منتظر در دولت پر
حاضر ہین بدیع الملک نام خدا لیکر اٹھے مریخ ہمراہ ہوا شاہزادہ بارگاہ کے باہر آیا خادمون نے اسپ صبا رفتار
حاضر کیا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوے لوگون سے کہا کہ یہان کی نگہبانی کے واسطے تھوڑے سپاہی
رہنا چاہیین تو ہم سبکو وہین بلالین گے ورنہ جیسا مناسب سمجھین گے کرین گے مریخ نے عرض کی دو پہلوان
گردستانی یہان چھوڑ دیجیے اور انکے ملازمین بھی رہین بدیع الملک کو یہ رائے پسند آئی دو پہلوانون سے فرمایا
کہ تم لوگ یہین رہو بارگاہ کی حفاظت کرو دو پہلوان وہین رہے بدیع الملک لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے طرف
ملکہ کے باغ کے چلے کہ ذکر انکا وقت پکیا جائے گا

اب کیفیت ملکہ ناوک افگن کی ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو لشکر کو لیکر واپس لائین اپنے باغ مین آکے زہرہ جمال سے کہا ای زہرہ جمال اگرچہ سردار اہل اسلام ہمارا
دشمن ہی مگر اس وقت وہ ہمارے یہان مہمان ہوگا ہمپر واجب ہی کہ اسکی خاطر کرین لہذا انتظام دعوت کرنا فرض
اور یہ بات بھی ہی کہ وہ صاحب عزت ہی اسکے واسطے چند آدمی مقرر کیے جائین کہ جسوقت وہ اسطرف آئے استقبال
کرکے وہ لوگ یہان لائین کہ کوئی بات خلاف آئین سلاطین نہ ہو زہرہ جمال اسی وقت اٹھکر الگ آئے

کنیزون سے کہا جاکر محلدار کو اطلاع کرو کہ اندر طلبی ہے کنیزین در باغ پر آئین محلدار کو بلایا محلدار آئی کنیزون نے
کہا تمھین وزیرزادی صاحبہ یاد فرماتی ہین محلدار دعائین دیتی ہوئی اندر آئی زہرہ جمال کے پاس آ کے
بلائین لین کہا آپ نے کیون یاد فرمایا ہے زہرہ جمال نے کہا جو ایک شاہزادہ بعزم سیر طلسم یہان آیا ہے اور
جس سے ملکہ آج مقابلے کو تشریف لے گئین تھین اُسنے ایک نامہ قبل مین یہان بھیجا تھا مضمون اُس نامہ کا
یہ تھا کہ ہم آپ سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین ملکہ نے اسی امر کا کچھ خیال نہ کیا اور حکم گرفتاری دیا اُسنے سلیم جادو
کو گرفتار کرکے اپنا مطیع کرلیا آج ملکہ خود اُسکے مقابلے کے واسطے گئین مگر جنگ موقوف رہی یہ بات قرار
پائی کہ اسکی باتین جو یہ کہنے والا ہے سن لینا ضرور ہین لہذا ملکہ نے اُسکو باغ مین طلب کیا ہے یقین ہے وہ آتا ہوگا
لہذا رائے ملکہ عالم کی یہ ہے کہ کچھ لوگ اُسکے استقبال کے واسطے جائین اور داروغہ بادرچی خانہ کو اطلاع دیجائے
کہ وہ سامان دعوت درست رکھے اگرچہ وہ دشمن ہے مگر آج مہمان ہے اُسکی دعوت ضرور کیجانے کی محض اس واسطے
تمکو بلایا تھا تم جاکر چوبدارون کو سردارون کے پاس روانہ کرو اور سردار برائے استقبال جائین باعزاز تمام
اُسکو یہان لائین اور داروغہ بادرچی خانہ سامان دعوت درست کرے مگر یہ خیال رہے کہ وہ مع لشکر یہان آئیگا
محلدار رخصت ہوئی باہر آکے چوبدارون کو ہر جگہ روانہ کیا پہلے تو چوبدار سرداران لشکر شاہی کے پاس گئے جو کچھ
محلدار نے کہا تھا سب سردارون سے کہا وہ لوگ اُسی وقت گھوڑون پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تھوڑی دور
پہونچے تھے کہ نوبت نقارے کی آواز آئی گرد بھی اُڑی سردارون نے کہا معلوم ہوتا ہے لشکر بدیع الملک
آتا ہے یہی باتین کرتے ہوئے آگے بڑھے کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سبنے دیکھا بدیع الملک نامدار مرکب صبا رفتار پر
سوار عقب مین لشکر جرار بڑی شان و شوکت سے آتے ہین سردار گھوڑون سے اُترے بدیع الملک کے قریب
آئے سب نے شاہزادے کو سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا اپنے ہمراہ لیا سردارون نے عرض
کی ملکہ عالم نے آپ کے استقبال کے واسطے ہمکو بھیجا ہے بدیع الملک خوش ہوئے اُنھین سردارون کے ہمراہ
باغ تک آئے یہان بھی سب لوگ منتظر تھے جیسے ہی شاہزادے کو آتے ہوئے دیکھا سب نے ملکہ کو جاکر اطلاع کی
ملکہ نے ایک بارہ دری پیشتر ہی سے خالی کرائی تھی حکم دیا کہ اُسی بارہ دری مین شاہزادے کو اتارو ملازمین در باغ پر
آئے بدیع الملک گھوڑے سے اُترے مریخ آفتاب علم اور اپنے سرداران خاص کو اپنے ہمراہ لیکر اندر
باغ کے داخل ہوئے لشکر کے واسطے ملکہ نے اور جگہ مقرر کی تھی ملازمین ملکہ لشکر کو وہان لے گئے بدیع الملک
بارہ دری مین تشریف لائے خادم برائے خدمت ملکہ کی طرف سے حاضر ہوئے بدیع الملک نے ایک کنیز کو کنیزان
ملکہ سے طلب کیا کنیز حاضر ہوئی شاہزادے نے کہا اپنی ملکہ کا مزاج ہماری طرف سے پوچھ آؤ کنیز وہان سے روانہ ہوئی
ملکہ کی خدمت مین آکر عرض کی شاہزادہ آپ کا مزاج پوچھتا ہے ملکہ نے مسکرا کے جواب دیا ہماری طرف سے بہت
بہت شکریہ ادا کرنا اور کہنا کہ آپنے بڑی زحمت گوارا فرمائی مین بہت محجوب ہوئی مگر کیا کرتی مجبور تھی کہ آپ سے
وہین تحقیق کرلی کنیز نے بدیع الملک سے آکر ملکہ کا پیام کہا بدیع الملک خوش ہوئے چونکہ زیادہ تر
اشتیاق تھا کنیز سے کہا اپنی ملکہ سے کہو جس امر کے واسطے مین یہان آیا ہون اُسکا ہو جانا بہت مناسب ہے پھر آپ کو
اختیار ہے جو کچھ مجھسے فرمائے گا مین بسر و چشم قبول کرونگا کنیز نے ملکہ سے جاکر کہا ملکہ نے کہا ابھی وہ تشریف لائے
ہین مسافت راہ بھی دفع نہین ہوئی ہے ابھی کیا ضرورت ہے جاکر کہدو کہ تھوڑی دیر استراحت فرمائیے جب کسل
راہ دفع ہوجائیگا تو مین حاضر ہون جو کچھ آپ کو فرمانا ہوگا مین حاضر ہوکر سُن لونگی کنیز نے بدیع الملک سے

پھر آ کر کہا بدیع الملک نے فرمایا جبتک تصفیہ نہو لیگا مجھکو چین نہ آئیگا تم جا کر ملکہ سے کہدو کہ ابھی مین باستقلال یہان مقیم نہین ہون جب میرے آپکے گفتگو ہو جائیگی اُسوقت استراحت بھی کرونگا کنیز نے پھر ملکہ سے شہزادۂ بدیع الملک کا پیام کہا ملکہ مجبور ہوگئی وزیرزادی کو طلب کیا کہا ای زہرہ جمال شاہزادے کی تقریر سُنی انہون نے فرمایا ہی کہ مجھے اس وقت تک چین نہین آئیگا جبتک مین تصفیہ نکرونگا اب مین مجبور ہون اسی وقت گفتگو کرتی ہون تمھاری کیا راے ہی مین خود وہان جاؤن یا شاہزادے کو یہان بلاؤن یہ بات تو ضرور ہی کہ شاہزادے کو کمال تکلیف ہوئی اتنی دور سے مسافت طے کرکے یہان آیا اب اور زحمت دینا مناسب نہین ہی باقی جو راے تمھاری ہو زہرہ جمال عاقلہ تھی ملکہ کے طرز کلام سے سمجھی کہ ملکہ کا خود وہان جانیکو جی چاہتا ہی اچھی بات ہی وہان جانے سے مریخ آفتاب علم کو بھی مین دیکھ لونگی شاید یہان جو بدیع الملک آئین تو مریخ کو اپنے ہمراہ نہ لائین ایسی ایسی باتین سوچ کے ملکہ سے کہا میرے نزدیک بھی یہی بات مناسب ہی کہ آپ ہی تشریف لیچلین واقعی شاہزادے کو بڑی تکلیف ہوئی اب زحمت دینا اچھا بھی نہین ہی ملکہ نے فرمایا پھر چلنے کا سامان کرو زہرہ نے عرض کی سب لوگ تیار ہین آپ شاہزادے کے پاس پیام بھیجین ملکہ نے ایک کنیز کو بلایا کہا جاکر شاہزادے سے کہو کہ ہم آتے ہین کنیز وہان سے بدیع الملک کے پاس آئی ملکہ کا پیام دیا بدیع الملک بہت خوش ہوے تھوڑی دیر مین اور کنیزین آئین اُنھون نے آکے پردے بارہ دری کے کھولدیئے ایک جانب شہزادہ بدیع الملک نامدار معہ اپنے جملہ سرداروں کے بیٹھے رہے دوسری طرف ملکہ آئین کنیز نے آکر شہزادہ بدیع الملک سے کہا ملکہ عالم فرماتی ہین کہ استقدر مجمع مین کیونکر بات کرسکونگی اپنے مصاحبین کو دوسرے کمرے مین جانیکی اجازت دیجیے بدیع الملک نے سرداروں سے کہا آپ لوگ دوسرے کمرے مین تشریف لیجائین مجھے ملکہ سے کچھ راز کی باتین کرنا ہین ملکہ جواب نہ دے سکینگی اُنھون نے خود یہ پیام میرے پاس بھیجا ہی کہ اس مجمع مین مجھسے بات نہ کیجائیگی سردار وہان سے اُٹھکے دوسرے کمرے مین آئے بدیع الملک نے کہا مجھکو یہ امر ضروری آپ سے کہنا تھا کہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ آپکو آج تک یہ تحقیق ہوا کہ آپ کون ہین ملکہ نے کہا مین اس طلسم کی حاکم ہون میرے والد نامدار قمقام جادو جنکا نام نامی تھا اُنھون نے بہت ہی کمسنی مین مجھے سحر تعلیم کرائے اس طلسم کی سلطنت مجھکو دیکر سلیم جادو کو یہان منتظم مقرر کیا طلسم نورنگین جو مشہور طلسم ہی وہان کا بادشاہ جسکو لوگ خداوند حسین الزمان کہتے ہین اُسنے بعد میرے والد نامدار کے اس طلسم کو اپنے طلسم مین شامل کرلیا اسکے سوا مین اور کیفیت نہین جانتی بدیع الملک نامدار نے فرمایا قمقام جادو ایک مرد مکار تھا اُسنے آپکو ایسا گمراہ کیا کہ آجتک آپکو اپنی اصل کیفیت معلوم ہوئی ملکہ نے کہا بھلا وہ شخص کون ہوگا جسکو اپنی کیفیت آپ نہ معلوم ہو اور یہ بات خلاف نہین ہر شخص جانتا ہی کہ قمقام جادو والد نامدار کا نام ہی بدیع الملک نے فرمایا بار بار اس کلمہ کو زبان سے نہ نکالیے سلیم جادو جو طلسم کے مہتمم و منتظم رہے ہین اُنکو بلا کر کیفیت دریافت فرمایئے تو آپکو اپنی کیفیت معلوم ہو ملکہ نے کہا سلیم جادو کو بلا لیئے زہرہ جمال چونکہ مریخ آفتاب علم کے جمال پر فریفتہ تھی اُسنے کہا سلیم کے علاوہ اور جو لوگ اس راز سے ماہر ہون اُنکو بھی طلب فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا ملک قیصر صاف باطن اس کیفیت سے بخوبی تمام ماہر ہین مریخ آفتاب علم کو بھی کچھ حال معلوم ہی زہرہ جمال نے کہا دونون صاحبون کو تکلیف دیجیے بدیع الملک نے ایک کنیز سے کہا کہ مریخ آفتاب علم اور قیصر صاف باطن کو بلالاؤ

سلیم جادو کو بھی اپنے ہمراہ لیکر کنیز وہان سے روانہ ہوئی جس کمرے مین سب سردار جمع تھے وہان آکر کہا شاہزادہ
عالم ملک قیصر صاف باطن اور مریخ آفتاب علم اور سلیم جادو کو طلب فرماتے ہین یہ سنتے ہی قیصر و مریخ
و سلیم اپنی اپنی جگہ سے اٹھے کنیز کے ہمراہ بارہ دری مین آئے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم کو
اپنے پاس بلا کے بٹھایا قیصر کو بھی جگہ دی وہ بھی قاعدے سے پائین فرش بیٹھا بدیع الملک نے
سلیم کو بھی قریب بلایا کہا اے ملکہ اب سلیم سے اپنی کیفیت دریافت کرو کہ اسنے کل حال بیان کیا گیا ہی ملکہ نے
کہا اے سلیم جادو جو کیفیت تمنے سنی ہو وہ بیان کرو سلیم نے پورا قصہ ملک نوذر اورنگ نشین کا بیان کیا
ملکہ کو کمال تعجب ہوا کہا مین اسکو کیونکر تحقیق کر سکتی جب صغر سن سے یہ ہی اور سلیم کی پرورش فقط نام
سنے کی تو کیا معلوم ہو سکتا ہی اور یہ نہین معلوم کہ یہ واقعہ اصل ہی یا نہین کیونکہ آپنے بھی اسکی کیفیت کو سنا ہی
اور مین نے بھی قبل آپ کے سنا اسکے سچ ہونے کی دلیل نہ آپنے سماعت فرمائی نہ میرے سسنے مین آئی
بدیع الملک نے فرمایا اسکے سچ ہونے کی دلیل یہ ہی کہ تمھارے دل مین جوش اسلام پیدا ہوا ہوگا اور
اس مذہب باطل سے تمھارا دل بھکتا ہوگا ملکہ نے کہا اے شہریار یہ بات تو ضرور ہی مگر مین چاہتی ہون کوئی
ایسی دلیل اسکے سچ ہونے کی پیش کی جائے کہ مجھے یقین آئے بدیع الملک نے کہا جو لوگ یہان
کے باشندگان قدیم ہین اور جنکے سامنے یہ طلسم بنا ہی انکو بلاؤ اور تحقیق کرو اگر وہ آگاہ ہونگے تو ضرور
بتادینگے ملکہ نے اس بات کو منظور کیا اور اسی وقت زہرہ جمال سے کہا کہ مہتمان سلطنت کو حکم دو کہ جو
لوگ یہان کے باشندگان قدیم ہین اور جنکے سامنے ملک نوذر تخت نشین یہان رہتے تھے انکو بلا لائین
زہرہ جمال نے عرض کی اب شاہزادہ سے ایک وعدہ فرمائین کہ آج کے دوسرے روز مین اسکا
جواب دونگی اگر یہان کے باشندگان قدیم نے اس امر کی تصدیق کردی تو مین ضرور اسلام قبول کرونگی اور
جو کچھ آپ فرمائین گی بسر و چشم بجالاؤنگی ملکہ نے بدیع الملک سے کہا مین اس امر کو تحقیق کرتی ہون اگر
بات صحیح ہی تو مین ضرور مسلمان ہونگی اور جو کچھ آپ فرمائین گے بسر و چشم بجالاؤنگی دو روز کی مہلت عنایت
فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا تمھیں اختیار ہی مین دو روز کی مہلت دیتا ہون یہ کہکے بدیع الملک نے
کہا اب میرے یہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ لشکر میرے ہمراہ ہی بارگاہ مین یہان سے تھوڑی دور
پر موجود ہین مین وہان جاؤنگا دوسرے روز جو کچھ کیفیت ہوگی مجھے اطلاع دینا ملکہ نے کہا آپ کے مذہب
مین دعوت رد کرنا ممنوع ہی اور اب آپ ہمارے مہمان ہو چکے اور خاطر مہمان ہر مذہب و ملت مین واجب
ہی اگر آپ دعوت قبول نہ فرمائین گے تو مجھے ملال ہوگا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ایک بات وقت کی ہی کہ ہمارے
مشرب مین غیر مذہب کے ہاتھ کی اشیاء کا اکل و شرب حرام ہی اس وجہ سے ہم مجبور ہین ملکہ نے کہا اے شہریار
اگر آپ کے ہمراہ باورچی ہون تو وہ خاصہ تیار کرین بدیع الملک نے بہت انکار کیا مگر ملکہ نے قبول نہ کیا آخرکار
بدیع الملک مجبور ہوے کچھ بن نہ پڑا منظور کیا ملکہ نے کنیزون سے کہا ہمارے باورچی خانہ کے داروغہ
سے جا کر کہدو کہ کوئی ہمارا ملازم کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائے اور اہلکاران اسلام نے کھانے کا بندوبست کیا
کنیزون نے ڈیوڑھی پر جا کے اطلاع کی جمعدار نے اسی وقت چوبدارون کو روانہ کر دیا سب انتظام درست
ہوگیا ملکہ بدیع الملک سے رخصت ہو کر اپنی بارہ دری مین تشریف لائین زہرہ جمال سے کہا مین نے
حسین الزمان کو خط لکھا تھا اور وہان سے مدد طلب کی تھی اب تمھاری کیا رائے ہی مین کیا کرون جو

وہان سے لشکر نہ آنے تو زہرہ نے کہا ایک نامہ اور روانہ کرو تو بہتر ہے مضمون اُسکا یہ ہو کہ ہین مینے اہل اسلام کو
گرفتار کر لیا آپ تکلیف نہ فرمایئے اور لشکر نہ روانہ کیجیے نامہ دار سے یہ تاکید فرمایئے کہ اگر راہ مین لشکر ملے تو
سب کو اپنے ہمراہ واپس لے جایئے اور نامہ دیکر جلد آیئے ملکہ کو یہ رائے بہت پسند آئی ایک نامہ اُسی وقت
تحریر کیا نامہ دار کو بلا کے نامہ دیا جسقدر ممکن ہو جلد اپنے تئین حسین الزمان جادو تک پہونچاؤ اور یہ نامہ جا کر
حسین الزمان کو دو اگر راہ مین لشکر مل جائے تو اپنے ہمراہ واپس لے جانا جبردار یہان لشکر نہ آنے پائے
نامہ دار نے عرض کی ہین ایک ہی دن مین نامہ وہان لے جاؤنگا جواب بھی لے آؤنگا ملکہ بہت خوش ہوئین
نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا کئی ماہ کا راستہ ایک دن مین بزور سحر طے کیا حسین الزمان جادو کی سرحد مین سوقت
پہونچا کہ لشکر قریب سرحد پہونچ چکا تھا نامہ دار نے وزرا کو نامہ ملکہ کا دکھایا کہا اب آپ لوگون کو واپس جانا
چاہیے ملکہ عالم کا یہی حکم ہی مجھسے بروقت روانگی فرمایا تھا کہ اگر لشکر راہ مین ملے تو سبکو اپنے ساتھ واپس
لے جانا لہذا آپ لوگ میرے ساتھ واپس چلین وزرا نے جو نامہ ملکہ کا دیکھا آپس مین صلاح کی کہ اب
کیا بات مناسب ہی اگر واپس چلین گے تو خداوند کے خلاف ہوگا اور اگر ملکہ کے طرف جائین گے تو ملکہ کو
ناگوار ہوگا اور ملکہ کا ناگوار ہونا بہت برا ہی خداوند کسدرجہ ملکہ کو عزیز رکھتے ہین سب نے کہا سب سے بہتر
یہ ہی کہ اسی وقت ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ کرین دیکھین جواب اسکا کیا آتا ہی اگر یہ حکم ملا کہ واپس
آؤ تو یہان سے واپس چلین گے اور اگر جانے کا حکم فرمایا تو یہ ارادہ مستحکم ہی سب نے اُسی وقت ایک عرضی بخدمت
حسین الزمان اِس مضمون کی لکھی کہ ملکہ ناوک افگن کا ایک نامہ دار جو خداوند کی خدمت مین حاضر ہوتا ہی
ہمین راہ مین ملا اور یہ بات ظاہر کی کہ ملکہ نے مسلمانون کو گرفتار کر لیا اب لشکر کے جانے کی وہان ضرورت
نہین ہی لہذا آپ کیا حکم فرماتے ہین یہ کہکر ساحر کو دیا اور ملکہ کے نامہ دار کے ہمراہ کیا کہا اسی وقت اسکا جواب
لیکر آنا دونون نامہ دار وہان سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین حسین الزمان کے مکان پر پہونچے دربانون
نے روکا نامہ دارون نے نامے دکھائے دربانون نے انکی اطلاع حسین الزمان جادو کو کی حسین الزمان
اُسوقت یہی گفتگو کر رہا تھا کہ نہین معلوم ملکہ کے یہان اب کیا کیفیت ہی جنگ شروع ہوئی یا ابھی نہین مدد
وقت پر پہونچ جائے کہ ملکہ بھی خوش ہون گو مین سب کے واسطے تدبیر فنا کر چکا ہون مگر حسب الطلب
ملکہ کے وقت پر لشکر پہونچنا چاہیے اسکے ہوا خواہ بھی بجا و درست کہہ رہے تھے کہ چوبدارون نے آکے
کہا یا خداوند دو نامہ دار آئے ہین امیدوار اندر آنے کے ہین حسین الزمان نے کہا کہان کہان سے
نامہ آیا ہی چوبدارون نے کہا ایک نامہ تو ملکہ عالم نے بھیجا ہی اور ایک نامہ آپ کے لشکر سے آیا ہی حسین الزمان
نے ملکہ کا نام سنکر کہا جلد اُن نامہ دارون کو لاؤ دیکھون ملکہ نے کیا تحریر کیا ہی چوبدار باہر آئے نامہ دارون کو
اپنے ہمراہ لے گئے حسین الزمان نے ملکہ کے نامہ دار سے پہلے نامہ طلب کیا لفافہ کھول کے پڑھا بہت
خوش ہوا اپنے ہوا خواہون سے مخاطب ہو کر کہا مین تو پیشتر اُن لوگون کے واسطے یہ بات تجویز کر چکا تھا وہ سب
کیونکر مقابلہ کر سکتے یہ کہکے اپنے لشکر کے نامہ دار سے نامہ لیکر پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ جب ہم لوگ سرحد پر
پہونچے تو ملکہ کا نامہ دار ملا ہم لوگون سے یہ کیفیت بیان کی کہ وہان لشکر حریف گرفتار ہو گیا ملکہ کا یہ حکم ہی کہ اب
تم لوگ اس طرف آنے کا قصد نکرو آپ کے خوف کی وجہ سے ہم مجبور ہو کر یہان ٹھہر گئے جو حکم ہو اُسکو بجا لائین
حسین الزمان نے کہا اب اُن لوگون کو جا کر اطلاع دو کہ سب یہین واپس آئین اب وہان جانے کی ضرورت

نہین اور مین ملکہ کو اسی وقت ایک نامہ تحریر کرتا ہون کہ وہ یہان چلی آئین وہان رہکر تکلیف نہ اُٹھائین اگر وہان رہینگی
توشب و روز یہی آفتین آتی رہینگی اور یہان مین تمام طلسم کی حکومت آپکے سپرد کرونگا کچھ حصے قدرت کے بیچ دونگا
انکو بھی تقدیر کرنے کی ترکیب بتاؤنگا سب سے زیادہ صاحب عزت بناؤنگا حسین الزمان کو جو باتین کرنے
مین دیر ہوئی ملکہ کے نامہ وار نے کہا خداوند ملکہ نے فرمایا تھا کہ جواب جلد لیکر آنا دیر نہ لگانا مناسب ہو کہ
آپ جواب ابھی تحریر فرما دیجیے اگر دیر ہوگی تو ملکہ عالم بہت آزردہ ہوجاینگی سیرے واسطے بہت خرابی ہوگی پھر
حسین الزمان نے اُسی وقت نامہ کا جواب لکھدیا نامہ دار لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ کے پاس پہونچا
جواب نامہ دیا ملکہ نے بے پڑھے چاک کیا زہرہ جمال سے فرمایا اس بات سے تو تسکین ہوئی کہ اب حسین الزمان
کے یہان سے کوئی نہین آئیگا مجھسے نامہ دار نے وہان کی سب کیفیت بیان کی مین نے نامہ بھی نہین پڑھا یونہی
چاک کرڈالا زہرہ جمال نے کہا ایسا نہو جو وہ سحر کے ذریعہ سے سب حال یہان کا تحقیق کرے ملکہ نے جواب دیا
کہ اگر اُسکو یہ کیفیت معلوم بھی ہوجائیگی تو کیا بنا سکتا ہو اگر شاہزادے سے مقابلہ کریگا تو بہت زک اُٹھائیگا
فتح نہ پائیگا شاہزادہ صاحب اقبال ہو اُس سے لڑنا آسان نہین ہو بہت سے طلسم اُسنے فتح کیے ہین بڑے
بڑے ساحر اُسکے ہاتھ سے مارے گئے ہین حسین الزمان کی کیا حقیقت ہو جو وہ مقابلہ کرسکے زہرہ جمال نے کہا
علاوہ شاہزادے کے مریخ آفتاب علم جو فی نفسہ طلسم فیروزیہ ہو سحر مین یکتائے روزگار ہو بہت جگہ شاہزادے
کی مدد کرتا رہتا ہو بدیع الملک اُسکو اپنا قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین جو بات کرتے ہین پہلے اُسکی
صلاح مریخ آفتاب علم سے لیتے ہین ملکہ نے کہا بدیع الملک نامدار کو کچھ مریخ کی مدد کی پروا نہین
یہ بات ظاہر ہو کہ جب سے طلسم فیروزیہ فتح ہوا ہو اُسی وقت سے مریخ نے شاہزادے کی اطاعت قبول کی ہو
اور بے زیر ہوے بدیع الملک کی اطاعت قبول نہ کی ہوگی شاہزادے کو اپنے زیر کردہ کی مدد کسی حال مین
درکار نہوگی زہرہ جمال نے عرض کی جو کچھ آپ فرماتی ہین وہ بہت صحیح ہو مگر مریخ شاہزادے ہی سے زیر
ہوے دوسرے کی مجال نہین جو ایسا ارادہ کرے کہ مریخ کے مقابلے مین آئے ملکہ از بسکہ عاقلہ تھی زہرہ
جمال نے اسقدر مریخ کی طرفداری جو کی ملکہ کو خیال پیدا ہوا کہا اے زہرہ جمال تمہاری طرز گفتگو سے
عجب بات ظاہر ہوئی زہرہ جمال نے تجاہل عارفانہ کی راہ سے عرض کی مین آپکے ارشاد کا مطلب نہین سمجھی
امیدوار ہون کہ خلاصہ بیان فرمائیے ملکہ نے کہا مریخ آفتاب علم کی طرفداری بے سبب نہین کوئی ضروری
بات ہو زہرہ جمال نے شرما کے جواب دیا کہ آپ کیا فرماتی ہین اگر ایسا ہی قیاس ہو تو خطا معاف ہو
حضور بدیع الملک نامدار کی کسقدر طرفداری کرتی ہین اور کتنی رعایت کی کہ میدان جنگ سے لڑائی
موقوف کرکے گفتگو کرنے کا وعدہ کیا جبتک آپنے شاہزادے کی صورت زیبا نہین ملاحظہ فرمائی تھی
اُسوقت تک مزاج مبارک کی کیا کیفیت تھی اور اب کیا حالت ہو یا حسین الزمان جادو کو نامہ تحریر کیا گیا تھا
اور وہان سے مدد طلب فرمائی تھی یا اب دوسرا نامہ اس واسطے تحریر کیا کہ وہان سے کوئی آنے نہ پائے
شاہزادے کو مقابلے کی تکلیف نہ ہو علاوہ اسکے اور بہت سی باتین ایسی ظہور پذیر ہوتین جو ناگفتہ بہ ہین اب
خود تصور فرمالیں ملکہ نے جو تیکھی باتین سنین شرما گئین کہا اے زہرہ جمال کچھ شامتین آئی ہین اپنی حالت کا مجھپر قیاس
کرتی ہو زہرہ جمال نے کہا میری کیا مجال ہو جو کسی قسم کا آپ پر گمان کرون مگر اتنا ضرور عرض کرتی ہون
کہ میری نسبت جو آپنے تصور کیا وہ بہت صحیح ہو اور جو مین نے از رہ گستاخی مثالاً عرض کیا وہ بالکل غلط ہو

اور مین خطا کی معافی چاہتی ہون ملکہ نے زہرہ جمال کی یہ جو تقریر سنی بیساختہ ہنس پڑی اپنے دل مین خیال کیا
کہ میرے حال سے زہرہ جمال بخوبی آگاہ ہو چکی ہی اس سے صاف صاف کہدینا برائی نہین ہی کیونکہ یہ بھی
مریخ آفتاب علم پر فریفتہ ہی یہ سوچ کے ملکہ نے کہا اے زہرہ جمال بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم اپنا راز
ہمسے پوشیدہ کرتی ہو ہمنے جو کیفیت تمھارے دل کی تھی وہ پردے مین تمسے بیان کردی اور جو حالت
ہمپر گذری وہ تمھارے سامنے گذری تمنے اپنی کیفیت ہمسے کیون پوشیدہ کی زہرہ جمال نے عرض کی
اے ملکۂ عالم مین بسبب ادب آپ سے کچھ عرض نہ کر سکی مجبور ہو گئی اور سمجھتی تھی کہ آپ پر میری حالت ظاہر
ہو گئی ہوگی اس وقت آپ نے مجھسے اس طور سے فرمایا مین نے انکار کرنا مناسب نہین جانا مگر اے ملکۂ عالم
مین انجام جو سوچتی ہون تو بہتر نظر نہین آتا کیونکہ جب اسکی خبر حسین الزمان تک پہونچیگی تو وہ ضرور کد کریگا آپ پر
ایک مدت سے فریفتہ ہی اپنی جان لڑا دیگا گو شاہزادے سے لڑکر فتح تو نہین پائیگا مگر پریشانی بہت
ہوگی اور آپ کا قول ہی کہ اس طلسم کا فتح رفیع البخت ہی اور عوض خون ناحق مادر شے کے واسطے یہان آئے تھا
حسین الزمان جادو اسی کے ہاتھ سے قتل ہوگا علاوہ اسکے اور جو کوئی اس طلسم مین برائے فتاحی
آئےگا وہ مصیبت اٹھائےگا حسین الزمان اسکو گرفتار کرلیگا ضرور ہی کہ بدیع الملک نامدار سے بھی
مقابلہ پڑے اور حسین الزمان انسے بھی لڑے انکو فتاحی طلسم کا خیال آئے پھر کیسا ہو ملکہ نے جواب
دیا اسی سبب سے مین نے حسین الزمان کو نامہ لکھدیا کہ اس طرف فوج روانہ کرنے کا ارادہ نکرو یہان
مین نے اہل اسلام کو گرفتار کرلیا ہی اور مین اسکا محل بھی نہین آنے دونگی یہان کے باشندگان قدیم کو
مین نے طلب کیا ہی جب وہ لوگ آکے مجھسے کیفیت میرے والد نامدار کی بیان کرینگے تو ضرور مین
شاہزادے کے ہمراہ مال و اسباب لیکر چلی جاؤنگی زہرہ جمال نے کہا اور اگر یہ امر خلاف ہو اور یہان کے
باشندگان قدیم نے ہمارے خیال کے موافق راے نہ دی تو کیا کرنا ہوگا ملکہ نے کہا تو بھی شاہزادے
سے مقابلہ نکرونگی اور جو کچھ انکی مرضی ہوگی وہ کرونگی زہرہ جمال نے کہا آپ کے جانے کی خبر کیا
حسین الزمان جادو کو نہ معلوم ہوگی اور اس خبر کے سنتے ہی وہ لشکر گران لیکر یہان نہ آئیگا ملکہ نے جواب
دیا کہ جب وہ یہان آئےگا تو دیکھا جائےگا خدا ہمارا نگہبان ہی شاہزادہ صاحب اقبال ہی ضرور فتح پائیگا
حسین الزمان شکست اٹھائےگا زہرہ جمال خاموش ہوئی ملکہ نے کہا اب یہان کے باشندگان
قدیم کو بلاؤ انسے کیفیت دریافت کی جائے زہرہ جمال نے عرض کی مین نے اس کام کا انتظام کیا ہی وہ لوگ
بہت جلد حاضر خدمت ہوا چاہتے ہین ملکہ نے کہا پھر چوبدارون سے اطلاع کرو زہرہ جمال نے اسی وقت
محلدار کو طلب کیا کہا ابھی تک اس طلسم کے باشندگان قدیم نہین آئے محلدار نے عرض کی عرصہ سے دردولت
پر حاضر ہین ملکہ نے کہا ان لوگون کو یہان لاؤ مین انسے کچھ امور ضروری دریافت کرونگی محلدار باہر ان
لوگون کے لینے کو آئی یہان کنیزون نے اوٹ کھڑے کئے اتنے عرصہ مین محلدار بھی آئی وہان کے باشندگان
قدیم کو اپنے ہمراہ لائی ملکہ نے سب کو دیکھا محلدار نے عرض کی حضور یہ لوگ یہان کے باشندگان قدیم
ہین حسب الطلب حاضر ہین انسے کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے زہرہ جمال سے کہا کہ ان لوگون سے دریافت
کرو کہ نوذر اور زنگ لشتین جب یہان تھے اس زمانے مین یہ لوگ اس شہر مین رہتے تھے یا نہین زہرہ جمال
نے پوچھا سب نے عرض کی حضور ہم نوذر اور زنگ لشتین سے بھی پہلے یہان رہتے تھے ملکہ نے زہرہ جمال

سے کہا اب جو جو باتین مناسب ہون اُنسے دریافت کرو کیونکہ تم اس قصّہ سے بخوبی آگاہ ہو زہرہ جمال نے کہا جو کچھ ہم تحقیق کرین اسکو اصل اصل بیان کرنا اگر ایک حرف بھی خلاف ہوگا تو تم مین سے کوئی زندہ بچکر نجانے گا سب نے عرض کی جو جو امور ہمین معلوم ہین وہ صاف صاف خدمت والا مین عرض کر دینگے زہرہ جمال نے کہا ملکہ عالم نوذر اور رنگ نشین سے کیا نسبت رکھتی ہین خلاصہ بیان کرو سب نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اگر جان کی امان پائین تو زبان پر لائین زہرہ جمال نے کہا ہم خود تحقیق کرتے ہین تم سب بحفظ ہو جو امر واقعی ہو اسکو بیان کرو اُن لوگون نے عرض کی ملک نوذر اور رنگ نشین ملکہ عالم کے والد نامدار تھے جب اُنھون نے انتقال کیا تو قمقام جادو اس طلسم مین آئے ملکہ کے بھائی سلیم جادو کو پہلے دیکھا اپنا بیٹا بنایا زوجہ نوذر اور رنگ نشین پر اپنا عشق جتایا وہ زن عفیفہ تھی زہر کھا کے اپنی جان دی ملکہ کو اور سلیم جادو کو پرورش کرنا شروع کیا بڑی کوشش اور جانفشانی سے پرورش کیا طلسم کا بادشاہ ملکہ کو بنایا اور انتظام کا حصہ سلیم جادو کے حصے مین آیا یہ بات اس طرح پوشیدہ ہوئی کہ کوئی زبان سے نہ نکال سکا مگر جو امر حق ہوتا ہی وہ ضرور ایک روز فروغ پاتا ہی ہم لوگ بھی مسلمان ہین صاحب ایمان ہین مگر بوجہ اپنے بادشاہ کے آجتک اپنا مذہب پوشیدہ کیے رہی آج جو ملکہ عالم نے اس بات کی تحقیق فرمائی ہے ہمنے بھی اپنی کیفیت عرض کر دی یہ سنکر ملکہ بہت خوش ہوئی زہرہ جمال سے کہا ان لوگون کو خلعت و انعام دیکر رخصت کرو اور شاہزادے کو اسی وقت اطلاع دو کہ جو کچھ آپنے فرمایا وہ سب صحیح ہی مین آجتک واقعی گمراہ رہی مگر آج سے توبہ کرتی ہون اور اس دین باطل کو ترک کر کے اپنے مذہب قدیم کو اختیار کرتی ہون اگر آپ اتنی تکلیف اس وقت فرمائین کہ یہان تشریف لائین تو مین مشرف باسلام ہون زہرہ جمال نے اسی وقت بدیع الملک نامدار کو کنیزون کی معرفت اطلاع دی شاہزادہ سنکر انتہا سے زیادہ خوش ہوا اُسی وقت فریح آفتاب علم کو بلا کر مرکب طلب کیا سوار ہو کر ملکہ کی بارہ دری مین آئے یہان پردہ ہوا بدیع الملک نامدار مع فریح آفتاب علم کے اندر تشریف لیگئے زہرہ جمال سے ملکہ نے کہا شاہزادے سے کہو کہ قواعد مذہبی تعلیم فرمائین پردے کے اندر تشریف لائین زہرہ جمال نے پردے کے قریب آکے عرض کی اے شہریار آپ یہان تشریف لائیے قواعد مذہب تعلیم فرمائیے بدیع الملک خوشی خوشی اُٹھے پردہ اُٹھا کے اندر تشریف لیگئے فریح آفتاب علم پردے کے باہر رہا بدیع الملک نے جیسے ہی پردہ اُٹھایا اور نگاہ جمال ملکہ پر پڑی تاب نظارہ نہ باقی رہا قریب تھا کہ غش کھا کے گرین بدیع الملک نے اپنے تئین بہت سنبھالا ملکہ نے ابھی مسکرا کے کہا اے شہریار سنبھلیے سنبھلیے دشمنون کو اسقدر اضطراب کیون ہی بدیع الملک بیقدر محجوب ہوے ملکہ مسند سے اُٹھین بدیع الملک کا ہاتھ پکڑ کے مسند پر بٹھایا چاہتی تھین کہ آپ پائین مسند بیٹھین مگر بدیع الملک نے ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھالیا زہرہ جمال نے جو یہ کیفیت دیکھی وہان ہٹ گئی تخلیہ کر دیا بدیع الملک نے جو وہان کسیکو نہ پایا ملکہ سے اظہار عشق کیا آغوش مین بٹھایا دست شوق بڑھایا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا اپنی پاکدامنی بہت کچھ بیان کی بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمہارے صاحب عصمت ہونے مین کیا کلام ہی مگر لازم و واجب ہی کہ اس بات مین انکار نکرو جاے شکر ہی کہ تمھین خدا نے پہلو نشینی کفار سے بچایا ملکہ نے عرض کی اے شہریار اب یہان ٹھرنا بیکار ہی تشریف لے چلیے صاحبقران کی زیارت سے مشرف ہو جیسا کہ آپ کے مذہب مین قواعد مناکحت ہین ادا فرما کر مجھے آپ کے سپرد کرینگے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات مجھے بھی منظور ہی مگر برا سے فاتحہ مزار نوذر پر جانا ضرور ہی

ملکہ نے عرض کی ای شہریار مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی والد ماجد کے مزار پر فاتحہ پڑھونگی بدیع الملک نے فرمایا سلیم کے بھی لے جانے کا ارادہ ہی یہ کہکر بدیع الملک اُٹھے اپنی بارہ دری مین آئے سلیم سے فرمایا ای سلیم اب چلنے کا سامان کرو براے فاتحہ مزار نوذر اور رنگ نشین پر جاتا ہون تم بھی میرے ہمراہ چلو سلیم موجود ہوا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا تم یہین رہو لشکر مین اطلاع کرنا کہ سب اسباب سفر درست کرین مین دو ایک روز مین یہان سے کوچ کرونگا صرف ملکہ کو یہان کے انتظام سے فراغت کرنا ہی مین جب فاتحہ پڑھکے یہان آؤنگا تو براے رہائی سرداران اسلام طرف زندان خانے کے جاؤنگا مریخ نے عرض کی آپ تشریف لے جائین مین یہان سب انتظام درست کرلونگا بدیع الملک نے سواری طلب کی ملکہ بھی سوار ہوئین بدیع الملک سلیم جادو کو ہمراہ لیکر مزار نوذر اور رنگ نشین پر آئے دیکھا ایک گنبد سنگ سیاہ کا بنا ہی گرد اُسکے ایک چہار دیواری بنی ہی ایک پھاٹک آہنی بنا ہی مگر مقفل ہی سلیم نے عرض کی ای شہریار یہ قفل تو کھل سکتا ہی مگر دروازہ اندر سے بھی بند ہی اُسکے کھلنے کی کیا تدبیر کی جائیگی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی دروازہ بھی کھل جائیگا پیشتر اس قفل کو کھولو سلیم نے اُس قفل کو کھولا دروازہ از خود وا ہو گیا بدیع الملک نے فرمایا ای سلیم تمنے دیکھا سلیم نے عرض کی ای شہریار آپ کا اقبال ترقی پر ہی جو کام ہوگا وہ بخیر و خوبی انجام پائے گا بدیع الملک نوجوان اندر تشریف لائے ملکہ کی سواری بھی آئی مقبرے کے دروازے بند تھے جیسے ہی بدیع الملک قریب پہونچے وہ دروازے بھی خود بخود کھل گئے شاہزادہ اندر آیا قبر پر فاتحہ پڑھا سلیم نے بھی فاتحہ پڑھکر ثواب روح نوذر کو بخشا ملکہ نے بھی اس رسم سے فراغت کی بدیع الملک اُٹھے دیکھا سامنے ایک طاق ہی اُسپر ایک صندوقچہ رکھا ہی صندوقچہ پر لکھا ہی کہ یہ مال اُسکے واسطے ہی جو یہان فاتحہ پڑھنے آئے بدیع الملک نے اُس صندوقچے کو لیا سلیم نے عرض کی ای شہریار مین نے اس صندوقچے کا بھی کچھ ذکر سنا تھا اور یہ بھی سُنا تھا کہ اسمین ایک وصیت نامہ بھی ہی بدیع الملک نے اس صندوقچے کو کھولا اسمین سے دو کاغذ اور ایک تختی الماس کی نکلی بدیع الملک نے پہلے ایک کو کھولا دیکھا کچھ عبارت بطرز اسم اعظم تحریر ہی شاہزادے نے اُسکو پڑھکر دوسرا کاغذ کھولا دیکھا وصیت نامہ ہی بدیع الملک نے پڑھنا شروع کیا پہلے حمد و نعت پڑھی بعد اُسکے لکھا تھا کہ ای فاتحہ خوان آگاہ ہو کہ ناوک افگن تیری زوجہ ہی تجھے لازم ہی کہ اسکی حفاظت جہانتک ہو سکے اُسمین دریغ نکر اور سلیم کو اپنے ساتھ رکھ خداوند کریم تجھے ایک فرزند عطا فرمائے گا کہ وہ طلسم نور آگین کو فتح کریگا اور یہ تختی الماس جو اس صندوقچے مین رکھی ہی اسکو امانتاً اپنے پاس رکھنا جب رفیع البخت طلسم کشائی کے واسطے روانہ ہو تو یہ تختی اسکو دینا کہ مصیبت راہ کم ہو اور طلسم بآسانی فتح ہو جائے گو وہ بھی بڑے بڑے آلام اُٹھائے گا طلسم مین آکر قید ہو جائے گا مگر اس تختی کی برکت سے رہائی پاکر طلسم کو فتح کریگا اور حسین الزمان جادو کو قتل کرکے واپس جائے گا اور دوسرا پرچہ جو اس صندوقچے سے برآمد ہوا ہی اُسمین اسم اعظم بھی لکھا ہی یہ خاص تمہارے واسطے ہی اسکو یاد کرو جب کسی ساحر سے مقابلہ پڑے اس کو ورد زبان کرنا سحر تاثیر نہین کریگا اور ہر مشکل مین کام دیگا اسکی برکت سے نہ پانی گزند پہونچا سکتا ہی نہ آگ مضرت دے سکتی ہی ہر ایک مشکل کے واسطے یہ اسم اعظم الہی مشکل کشا ہی بدیع الملک بہت خوش ہوے تھوڑی دیر وہان ٹھہرے پھر ملکہ کو لیکر وہان سے طرف باغ کے روانہ ہوے انکو تو راہ مین چھوڑیئے

اب کیفیت مریخ آفتاب علم اور زہرہ جمال کی ملاحظہ فرمائیے

کہ جب شاہزادہ اور ملکہ او سلیم براے فاتحہ مزار نوذر کی طرف روانہ ہوے تو زہرہ جمال جادو نے کنیزون کو مریخ کے

پاس بھیجا اور ہر ایک سے کہدیا کہ مریخ آفتاب علم کو اس طرح سے یہان لے آؤ کہ اُنکو یہ نہ معلوم ہو کہ زہرہ جمال نے
بلایا ہے کنیزون نے عرض کی ہم ابھی لاتے ہین یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئین مریخ آفتاب علم کے پاس آئین پہلے
سلام کیا پھر کہا آپ شہریار کے ہمراہ تشریف نہین لے گئے مریخ نے عرض کی مجھکو یہان کچھ انتظام ضروری
کرنا ہے اس وجہ سے میرا جانا نہین ہوا معلوم نہین کہ زہرہ جمال بھی گئین یا نہین کنیزون نے عرض کی اُنکا بھی جانا
نہین ہوا بلکہ اس وقت تنہائی کے سبب سے بہت گھبرا رہی ہین ہم لوگون کو اس واسطے بھیجا تھا کہ جاکر سلیم جادو
کو اطلاع کرین کہ وہ دم بھر کے واسطے وہین جاکر بیٹھین مگر وہ بھی نہین ہین مریخ نے جو یہ کیفیت سُنی دل بیتاب
ہوگیا کہا اگر ایسی ہی بات ہے تو مین چلتا ہون تم لوگ چلکر پردہ کراؤ مجھے کچھ امور ضروری بیان کرنا ہین کنیزون
نے عرض کی ہم جبتک اجازت نہ لے لین عرض نہین کر سکتے مریخ نے کہا جاکر کہو کہ مریخ آفتاب علم کو
کچھ ضروری باتین کہنا ہین اور اس وقت تنہائی کی وجہ سے آپ کا دل بھی گھبراتا ہے بہتر ہے کہ اُن باتون کو سُن لیجیے
کنیزون نے کہا ابھی جاکر عرض کرتے ہین یہ کہکر وہان سے روانہ ہوئین زہرہ جمال کے پاس آکر عرض کی ہم لوگون
نے اس ترکیب سے عرض کیا کہ مریخ آفتاب علم نے خود اپنے آنے کی نسبت اجازت چاہی ہے زہرہ جمال نے
کل قصہ دریافت کر کے کہا ہماری طرف سے جاکر کہو کہ ہم بے اجازت ملکہ نہین بلا سکتے اور سلیم جادو کی اور
بات تھی ہم اکثر اُسسے امور سلطنت کی باتین کیا کرتے تھے اور اب تو وہ ہمارے مالک ہین جبتک نہین معلوم
تھا اپنا افسر ہی تصور کرتے تھے جیسے یہ امر ظاہر ہوا اپنا مالک جانتے ہین آپکو بے اجازت ملکہ نہین بلا سکتی
ایسا نہو کہ شہریار کے بھی خلاف ہو اور ملکہ کو بھی یہ امر ناگوار ہو تو میرے واسطے بُرائی ہے اگر آپ اسکا وعدہ کرین
کہ شہریار سے اس امر کی نسبت تمہین کوئی خوف نہین ہے اور ہم اُنسے کہدینگے وہ رنجیدہ نہونگے تو کیا مضائقہ ہے
تشریف لائیے اور اگر یہ بات آپ کے امکان سے باہر ہو تو اس وقت معاف فرمائیے اور کسی وقت تشریف
لائیے گا کنیزون نے یہ پیام جسوقت مریخ سے آکر کہا مریخ نے کہا ہم ملکہ اور آقاے نامدار سے کہدینگے
اور ہمین کسی قسم کا خوف نہین ہے تم لوگ جاکر پردہ کراؤ مجھے ضروری امر بیان کرنا ہے کنیزین واپس آئین زہرہ جمال
سے کہا مریخ آفتاب علم نے وعدہ کیا ہے کہ ہم ملکہ سے کہدینگے کہ ہم خود باتین کرنے کو گئے تھے کسی نے طلب نہین
کیا تھا زہرہ جمال نے کہا بلا لو کنیزین پھر مریخ کے پاس آئین عرض کی تشریف لے چلیے مریخ آفتاب علم اپنی جگہ سے
اُٹھکر کنیزون کے ہمراہ اُس بارہ دری مین آیا جہان زہرہ جمال تھی پردے کا سامان تو وہان موجود تھا
زہرہ جمال نے سامنا نہ کیا مریخ آفتاب علم پردے کے اس طرف بیٹھا زہرہ جمال نے کلام مین سبقت
کی آپ کو کیا امور ضروری بیان کرنا ہین مریخ نے کہا مجھے ایک امر ضروری تو یہ تھا کہ آپ کی طبیعت تنہائی مین
گھبرا رہی تھی محض باتین کرنے کو چلا آیا اگر خلاف مرضی مبارک ہو تو چلا جاؤن اور دوسرا سبب یہ تھا کہ آپ سے
دریافت کرتا تھا کہ ملکہ عالم کے ہمراہ آپ تشریف لے چلین گی یا نہین زہرہ جمال نے کہا اگر مین بھی اُنکے
ہمراہ جاؤنگی تو یہان کا انتظام کون کرے گا میرا جانا تو ممکن نہین مگر آپ نے عجیب بات فرمائی میری طبیعت اگر
گھبرا گئی تھی تو آپ کو اسکا خیال پیدا ہونے کا سبب کیا تھا اور پھر اس طرح تشریف لانا ماشاء اللہ طبیعت کی بے تکلفی
کو کیسا ظاہر کرتا ہے اگر ملکہ عالم آزردہ ہون تو آپ کیا کرین مریخ نے کہا ملکہ عالم مجھسے کبھی آزردہ نہونگی اور اگر
خدانخواستہ کچھ میری طرف کبیدہ خاطر بھی ہوجائینگی تو ہمارے آقاے نامدار ضرور عفو تقصیر کرا دینگے زہرہ جمال
نے کہا جب ملکہ آزردہ ہوتی ہین تو کسی کی سعی و سفارش کو خیال مین نہین لاتی ہین مریخ نے کہا اپنے

ملا یئن کی بھی وہ سفارش پر خیال نکرتی ہونگی جسوقت آقاے نامدار فرماینگے تو ملکہ عذر نہ کرینگی آپ ہی خیال فرمایئے کہ ہمارے آقاے نامدار کی کون کون باتین آپ کی ملکہ عالم نے منظور کین زہرہ جمال نے پتے کی جو بات سُنی تھرا کے جواب دیا یہ کیا کہا میری سمجھ مین نہین آیا مرتیخ نے بات کو پلٹ دیا زہرہ جمال کو جواب دیا کیا ہے تئے دونون سے آپ کی ملکہ عالم واقف نہ تھین کہ قمقام جادو کون صاحب ہین اور ملک نوذر اور زنگ نشین کن بزرگوار کا نام ہی اور ہمارا مذہب قدیم کیا ہی جب آقاے نامدار نے اس راز کو اُنسے بیان کیا تو انھون نے تسلیم کیا سواے آقاے نامدار کے دوسرے کی بھی یہ مجال تھی کہ وہ ایسے امر کی نسبت ملکہ سے کہکر منظور کرا دیتا اتنی بات کو مین نے بھی اس وقت عرض کیا کہ کون کون باتین آپ کی ملکہ عالم نے منظور فرمائی ہین آپ نہین معلوم کیا سمجھین جو اسقدر شک پیدا ہو گیا کہ خلاصہ کلام کی نسبت ارشاد فرمایا اس بات سے تو میرے دل مین عجب عجب خیالات پیدا ہوے اب مین چاہتا ہون کہ اسکی صفائی آپ سے کرون کیا کوئی ایسا سبب بھی ہی جسکی وجہ سے آپ کو اسقدر شک پیدا ہوا زہرہ جمال اس فقرے پر اور زیادہ محجوب ہوئی اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے ناحق اس وقت ایسی بات کہی کہ جسکی وجہ سے اتنی باتین سننا پڑین یہ سوچ کے مرتیخ سے کہا ماشاء اللہ آپ اپنے مزاج کے موافق دوسرے کے مزاج کو بھی تصور فرماتے ہین میرے نزدیک تو آپ کے مزاج مین شک زیادہ ہی جو میرے پوچھنے سے اسقدر گھبرا گئے مرتیخ نے کہا اگر آپ افشا کرنا نہین چاہتی ہین تو مجھے اُسکی تحقیق کی بھی کوئی ضرورت نہین ہی معلوم ہو گیا کوئی امر ایسا ہی ہی جسکا اظہار اچھا نہین بس اسی قدر معلوم ہوجانا کافی ہی زہرہ جمال نے کہا اب زیادہ باتین نہ بنایئے طلاقت لسانی نہ دکھایئے معلوم ہوا آپ کو رمز و کنایہ مین بڑی مہارت ہی مین ایسی باتون سے آگاہ نہین جو اس قسم کی باتین جانتا ہو اُس سے ایسے سوال کیجیے کہ آپ کو جواب بھی ملے مرتیخ نے کہا مین نے آپ کی بھی بہت تعریف سُنی تھی زہرہ جمال نے جواب دیا کہ اب اور باتین کیجیے اس ذکر کو ختم کرنا اچھا ہی مرتیخ نے کہا اگر آپ کو ناگوار ہی تو مین اب ایسی بات زبان سے نہ نکالونگا مگر مجھے سواے ان باتون کے اور کوئی بات کرنا نہین ہان آپ کو جو کچھ فرمانا ہو ارشاد کیجیے زہرہ جمال نے کہا مجھکو تعجب ہی کہ آپ کا طلسم اہل اسلام نے کیونکر فتح کر لیا وہان کیسے کیسے ساحر موجود تھے خود آپ کے والد ماجد کیسے ساحر ہین جنکا نام لیکر ساحر سحر کرتے ہین مگر اہل اسلام نے سب کو زیر کر لیا مرتیخ نے کہا جب اہل اسلام نے پردہ قاف مین جا کر فتح و فیروزی واپس آئے دیوان قاف تک اُنسے مقابلہ نکر سکے ہم لوگون کی کیا حقیقت تھی جو لڑکر عہدہ برآ ہوتے بلکہ والد ماجد نے محض نادانی کی جو اطاعت قبول نہ کی اور زمرد ثانی کو گرفتار کر کے حوالے نہ کر دیا اب اُن لوگون کی کیا جان بچ جائیگی جسقدر سردار آپ کے یہان موجود ہین یہ سب ملحقات کے طلسم فتح کر کے لوحین لیکے آئے ہین جسوقت یہ سب لوحین صاحبقران کے پاس پہونچ جائینگی اُسوقت امیر طلسم نہ طاق کی طرف روانہ ہو جائینگے وہ طلسم بھی برباد ہوگا کیا عجب ہی کہ زہرہ وغیرہ بھی وہان قتل ہو جاے اور نورج بھی اپنی جان سے جاے زہرہ جمال نے کہا ملکہ جو شہزادہ بدیع الملک نامدار کے ہمراہ جائینگی تو صاحبقران آزردہ تو نہونگے مرتیخ نے کہا امیر بہت خوش ہونگے بلکہ ملکہ کی خاطر حد سے زیادہ کی جائیگی کیونکہ ہمارے آقاے نامدار کو صاحبقران اپنا قوت بازو جانتے ہین بہت مانتے ہین انکو تو مرتبہ حاصل ہی اگر کسیکو اپنے ہمراہ لے جائین تو وہ بھی ناموس

صاحبقران مین مسطور کی جائے زہرہ جمال نے کہا اسکی کیا ضرورت تھی جو آپنے کہا کہ انکے غلام بھی اگر کسیکو لے جائین تو صاحبقران اُسکی بھی عزت بڑھائین مرتیخ نے کہا مین نے جس غرض سے کہا یقین ہی کہ آپنے بخوبی سمجھ لیا زہرہ جمال نے کہا میری سمجھ مین بالکل نہین آیا مرتیخ نے کہا اگر آپ تشریف لے چلین گی تو میرے کلام کی صداقت ہوجائیگی زہرہ جمال نے کہا مجھکو جانے کی ضرورت نہین اگر مین جاؤنگی تو یہان کا انتظام کون کریگا مرتیخ نے کہا یہ سلطنت قایم ہی نہین رہیگی ملکہ عالم یہان سے مع مال و اسباب تشریف لیچلین گی آپکو کیا ضرورت ہوگی جو آپ یہان تشریف رکھین گی زہرہ جمال نے کہا یہ آپ کا خیال خام قصور نا تمام ہی مرتیخ نے کہا خود ملکہ نے مجھسے اس بات کو فرمایا ہی آج آقاے نامدار بھی یہ کہکر گئے ہین کہ لشکر مین اطلاع کردو کہ سب سامان سفر سے درست رہین مین وہان سے آکر زندان خانہ کی طرف جاؤنگا سرداران اسلام کو رہا کرونگا بعد اسکے ملکہ نے کہا ہی کہ یہان کے جسقدر خزائن ہین ان سب کو لیے چلتا ہی اور علاوہ خزانون کے تحفہ جات بھی بہت ہین اس سب کا بھی انتظام کرنا ہی جب آقاے نامدار فرماکر باہر تشریف لے گئے اور مین ملکۂ عالم کی سواری کے قریب براے سلام آیا تو اُنھون نے بھی فرمایا کہ اے مرتیخ آفتاب علم سب انتظام تمہارے سپرد ہی اس کام کو اچھی طرح سے کرنا مگر یہ ملکہ عالم نے نہین فرمایا تھا کہ زہرہ جمال کو یہین چھوڑ جائینگے زہرہ کو اس بات پر ہنسی آگئی مرتیخ بھی ہنس پڑا کنیزون کی زبان سے نکلا کسلیے واسطے آپ یہان تشریف رکھین گی مرتیخ نے کہا محض میرے چھیڑنے کو ایسا فرماتی ہین ورنہ انھین یہان رہنے کی کیا ضرورت ہی زہرہ جمال نے کہا آپکے چھیڑنے سے مجھے کیا حاصل ہوگا مرتیخ نے کہا اسکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہین اگر آپ کو چھیڑنا منظور نہوتا تو ابتک اس طرح کی باتین کیون ہوتین یقین ہی اب ملکہ عالم بھی تشریف لاتی ہون زہرہ جمال نے کہا مین تو دعا کررہی ہون کہ وہ جلد تشریف لائین مرتیخ نے کہا اگر آپ کو میرا بیٹھنا ناگوار ہی تو مین جاتا ہون یہ کہکے مرتیخ اپنی جگہ سے اُٹھا زہرہ جمال نے کہا معلوم ہوا کہ آپ کا خود دم گھبراتا ہی یہان کا بیٹھنا ناگوار ہی مرتیخ نے کہا اب ایسا نہ فرمایئے گا زہرہ جمال نے کہا اگر خلاف خاطر نہو تو دم بھر اور تشریف رکھیے جب ملکہ عالم تشریف لائین گی پھر آپ کو اختیار باقی ہی مرتیخ نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو مجھے کیا عذر ہی یہ کہکر پھر بیٹھ گیا زہرہ جمال نے کنیزون سے اشارہ کیا کہ صراحی شراب کی لاؤ کنیزون نے اُسی وقت صراحی حاضر کی زہرہ جمال نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کرکے پردے کے باہر ہاتھ نکالا مرتیخ سے کہا آپ اس وقت ہمارے مہمان ہین ہمپر آپ کی خاطر واجب ہی جام نوش فرمایئے مرتیخ نے کہا مین جام کے پینے سے انکار نہین کرتا مگر جبتک آپ میرے ہاتھ سے ایک جام نوش نکرین گی مین جام نہ پیونگا زہرہ جمال نے کہا جب ہم آپ کے مہمان ہونگے اُس وقت آپ کو اختیار ہی سو جام اگر پلایئے گا تو انکار نہوگا مرتیخ نے کہا ایسی قسمت کہان کہ جو آپ میری مہمان ہون زہرہ جمال نے کہا کیا ہوا آپ بھی شاہزادے ہین اگر مین آپ کی مہمان ہون تو میری عزت بڑھے مرتیخ نے کہا طول کلام سے اصل مطلب فوت ہوتا ہی صراحی مجھکو عنایت فرمایئے میرے ہاتھ سے ایک جام پیجیے اگر آپ کو میری خاطر منظور ہی تو انکار کی ضرورت نہین زہرہ جمال نے صراحی اور جام مرتیخ کو دیا مرتیخ نے جام لبریز کرکے پردے کے اندر ہاتھ بڑھایا زہرہ جمال نے چاہا جام مرتیخ کے ہاتھ سے لیکر پی جاے مرتیخ نے کہا ہمارے آپ کے یہ شرط نہین ہی ہمارے ہاتھ سے نوش فرمایئے زہرہ جمال مرتیخ کی شوخی دیکھکر بیتاب ہوگئی چاہا بیساختہ اسکے ہاتھ سے جام پیوے مگر کچھ سمجھ کے ٹھہر گئی

جواب دیا کہ اسقدر آپ کی خاطر کی اب آپ اتنی خاطر کیجیے کہ جام میرے ہاتھ مین دیجیے مریخ نے کہا آپ کو تنہا یہ
شراب پلانا منظور نہین جو وعدہ کر کے جام نہین ملاحظہ فرماتین زہرہ جمال نے دل مین خیال کیا اب زیادہ عذر بیجا ہی
خوشی کرنا ضرور چاہیے یہ سوچ کے مریخ کے ہاتھ سے جام پیا مریخ نے فوراً دوسرا جام لبریز کر کے اور دیا قسمین دیکر
پلایا کنیزون نے جو یہ کیفیت دیکھی وہان سے ہٹ گئین زہرہ جمال نے مریخ سے صراحی لیکر جام بھرا کہا اب تو
آپ کو انکار نہوگا مریخ نے کہا اگر مین اب بھی انکار کرون تو آپ کیا کرین زہرہ جمال نے کہا اسوقت تو ہر طرح
آپکی خاطر کی جائیگی مریخ نے کہا اگر یہی ہی تو مین شغل مے نوشی بے تکلفی سے اچھا جانتا ہون یہ کہکر جام الٹ دیا
زہرہ جمال نے جام رکھکر دونون ہاتھون سے منھ چھپایا مریخ نے قسمین دین بلائین لین زہرہ جمال نے
منھ پر سے ہاتھ ہٹائے مریخ چاہتا تھا کہ صورت زہرہ جمال کی اچھی طرح دیکھے کہ دربانِ باغ پر شور بسم اللہ الرحمن الرحیم
بلند ہوا مریخ کا دل انتہا سے زیادہ دردمند ہوا بدیع الملک اور ملکہ ناوک افگن کی سواری آگئی زہرہ جمال
کے چہرے پر اداسی از حد چھا گئی مریخ زہرہ جمال سے خدا حافظ کہکر نہایت بے تکلفی سے رخصت ہوا چلا
مریخ فرقت ہوا اپنی بارہ دری مین آیا سردارون سے کہا شاہزادے کی سواری آئی ہی برائے استقبال چلو آپ
ساتھ لاؤ سب سردار اٹھے بدیع الملک کو اپنے ساتھ لائے اُس طرف زنانی ڈیوڑھی پر زہرہ جمال آئی
ملکہ کو اپنے ہمراہ لے گئی بدیع الملک نے جو مریخ کے چہرے پر نگاہ کی رنگ اُڑا ہوا پایا مسکرا کے کہا ای
مریخ آفتاب علم مزاج کیسا ہی اس وقت تمہارے چہرے کی حالت دگرگون ہی خیر تو ہی خلاصہ کیفیت بیان کرو
مریخ نے عرض کی ای شہریار دیر سے آپ کو نہین دیکھا تھا دل بیتاب تھا بدیع الملک نے کہا باتین نہ بناؤ جو خلاصہ
کیفیت ہو وہ بتاؤ مریخ نے عرض کی ای شہریار اور کوئی کیفیت نہین ہی جو امر واقعی تھا حضور سے عرض کر دیا
بدیع الملک نے کہا اگر صاف صاف حال نہ بیان کرو گے تو مجھے ملال ہوگا مریخ نے عرض کی جب آپ
بارہ دری مین تشریف لے چلین گے مین خلاصہ کیفیت عرض کرونگا بدیع الملک بصد تعجیل مریخ کے
ہمراہ بارہ دری مین آئے اپنی مسند پر جلوہ فرما ہوئے سب سردارون سے جو کیفیت گذری تھی وہ حال بیان کیا
مریخ بہت خوش ہوا پھر مریخ کو ساتھ لیکر باغ مین آئے فرمایا ای مریخ یہان کوئی نہین ہی جو کیفیت گذری ہو اسکو
بیان کرو مریخ نے سب کیفیت بیان کر دی بدیع الملک نے ہنسکر کہا تمھین تو خوشی کرنا چاہیے کہ زہرہ جمال
سے بے تکلفی ہو گئی کل پھر ہم لوگ ہوا کو جائینگے تمھین یہین تنہا چھوڑین گے مریخ نے عرض کی مجھے اس امر کا زیادہ
خیال نہین اُسی وقت تک کسی قدر طبیعت مکدر ہو گئی تھی اب آپ کی خدمت مین حاضر ہون مجھے سب سے بہتر یہی ہی
کہ ہر وقت حاضر خدمت رہون بدیع الملک نے کہا مجھے اسی وقت ملکہ کے پاس جانا ہی اور در بارہ رہائی سرفراز
اسلام اُنسے کہنا ہی مریخ نے کہا آپ تشریف لے جائین بدیع الملک ملکہ کی طرف روانہ ہوئے بارہ دری
مین آ کے اُسوقت پہونچے کہ ملکہ زہرہ جمال کو قسمین دے رہین تھین بدیع الملک سمجھ گئے مگر ملکہ سے
پوچھا کیا بات ہی جو زہرہ جمال چھپاتی ہین ملکہ نے عرض کی ای شہریار مین جسوقت یہان آئی انکی کیفیت بہت
ابتر پائی میرے پہنچنے کو یہ دروازے تک گئین مگر بدحواس عالم یاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوے
چہرہ زرد لب پر آہ سرد مین نے کیفیت پوچھی اُنھون نے کہا دیر سے یہان بیٹھی تھی میرا دل گھبرا رہا تھا آپ کا
خیال آرہا تھا مین نے اُنسے کہا کہ مین اکثر تمھین تنہا چھوڑ کر گئی مگر ایسی حالت کبھی نہین دیکھی جو بات ہو صاف
صاف بیان کر دو یہ کچھ خلاصہ کیفیت بیان نہین کرتی ہین بدیع الملک نے کہا کوئی کیفیت نہین ہی جو کچھ

انھون نے کہا وہی صحیح ہی زیادہ تحقیق کرنے کی کیا ضرورت ہی یہ کہکے ملکہ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا مطلب یہ تھا
کہ نہ پوچھو مین بیان کردونگا ملکہ نے کہا اب آپ نے بھی انھین کی طرفداری کی مجبور ہو گئی اب نہ پوچھونگی یہ کہکے
خاموش ہوئین زہرہ جمال اٹھکر چلی گئی بدیع الملک نے پورا قصہ فرخ نسکے آنے کا بیان کیا ملکہ بھی ہنسین
کنیزون نے بھی اقرار کیا بدیع الملک نے کہا ان باتون کو ختم کرو ضروری امر ایک بیان کرنا ہی ملکہ نے
کہا آپ فرمائیے بدیع الملک نے کہا آج نو دن اسقدر باقی نہین ہین جو سرداران اسلام کو یہان لائین مگر زندان خانے
سے اسی وقت انکو رہائی دلانے کو کسی ساحر کو بھیج دو ملکہ نے اسی وقت چند ساحرون کو زندان خانہ کی طرف روانہ کیا
سب پر تاکید شدید کردی کہ سب سردارون کو اسی وقت قید سے رہا کرنا اور جو باغ ہمارا زندان خانے کے قریب
ہی اسمین لیجاکر رکھنا صبح کو سب کے واسطے سواریان بھیجی جائینگی ساحر روانہ ہوے تھوڑی دیر مین زندان خانے
کے قریب پہونچے داروغہ سے راہ مین ملاقات ہوئی ساحرون نے کہا داروغہ صاحب آپ کے پاس ملکہ عالم نے
بھیجا ہی اپنا رقعہ بھی دیا ہی اور زبانی بھی پیام کہا ہی داروغہ نے کہا زبانی پیام بھی کہو اور رقعہ بھی دو ساحرون نے پہلے
رقعہ دیا پھر زبانی پیام کہا کہ جو سرداران اسلام اسیر ہین انکو اسی وقت رہا کرو اور یہان سے جو باغ قریب ہی اس
باغ مین سب کو بھیج دو صبح کو سواریان آئینگی سب کو ملکہ اپنے یہان بلائین گی داروغہ نے کہا اسکا سبب
بتاو کہ ان لوگون کو ملکہ نے رہائی کیون دلائی ہی ساحرون نے جواب دیا اسکا سبب آپ پر ظاہر ہو جائیگا
ہمین حکم نہین ہی جو اس بات کو بیان کرین داروغہ خاموش ہو رہا اسی وقت زندان خانہ مین آیا اسیران طلسم کو
رہا کیا سبنے رہائی جو پائی داروغہ سے پوچھا اسکا سبب ہمین بتاؤ کہ بلا وجہ ہمکو کیون رہا کیا داروغہ نے کہا
ملکہ عالم کا حکم ابھی ہمارے پاس آیا کہ سبکو رہا کردو ہمین تعمیل حکم سے مطلب ہی سرداران اسلام متعجب ہوے
داروغہ نے سبکو باغ مین بھیجا جو ساحر نامہ لیکر آئے تھے اُنسے کہا جاکر ملکہ سے عرض کردینا کہ حسب الحکم سبکو
رہا کردیا ساحر اُسی وقت وہان سے روانہ ہوے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوکر سب کیفیت بیان کی بدیع الملک
نے فرمایا جو جو سردار یہان اسیر ہین انکے نام بھی معلوم ہین ملکہ نے عرض کی ای شہریار بعض کے نام مجھے معلوم
ہین اور بعض کے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے فرمایا جنکے نام معلوم ہین انکو بتاو باقی سبکو
صبح کو دیکھ لونگا ملکہ نے کہا جو سب سے پہلے اس طلسم مین تشریف لائے وہ ایرج ہین بدیع الملک
خوش ہوے ملکہ نے کہا ملک ایرج کے بعد سکندر فرخ لقا نامے کوئی صاحب تشریف لائے انکے بعد کوئی
صاحب امیر الزمان تشریف لائے انکے بعد جو آئے انکے نام سے مین آگاہ نہین بدیع الملک نے کہا سب سردار
تو اس طرف سے نہ آئے ہونگے بعض بعض ایسے ہین جنکے دل مین شوق سیاحی حد سے سوا ہی وہ لوگ اس طرف
آتے ہونگے ملکہ نے عرض کی اس طرف پانچ سردار آئے بدیع الملک نے فرمایا اکثر اور لوگ یقین ہی خدمت
صاحبقران مین پہونچے ہون ملکہ نے کہا پھر آپ کو کس بات کا خیال ہی بدیع الملک نے فرمایا مجھے
خیال اس بات کا ہی کہ سب سے پہلے مین رخصت ہوکر آیا تھا مجھی کو سب سے قبل جانا چاہیے اگر نجاؤنگا تو
امیر کو خیال پیدا ہوگا اسی واسطے انھون نے فرخ آفتاب علم کو میری خیریت دریافت کرنے کے واسطے
بھیجا تھا جبسے فرخ میرے پاس آئے اسی روز سے انکا بھی جانا نہین ہوا یہان رہنے کا اتفاق ہوگیا اب
جہانتک ممکن ہو چلنے مین تعجیل کی جائے ملکہ نے کہا ای شہریار یہ کب ممکن ہی کہ مین سرداران اسلام کی دعوت
نکرون بدیع الملک نے فرمایا وہ لوگ دعوت قبول نکرینگے تمہین ملال ہوگا کل انکے تئین رخصت کرنا

اچھا ہی ملکہ نے کہا ضرور رخصت کرونگی بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہی مگر اب چلنے کا انتظام بہت جلد کرو کہ یہان
ٹھہرنا مناسب نہین ہی ملکہ نے کہا مین نے مریخ آفتاب علم سے بھی انتظام کو کہدیا ہی یقین ہی وہ بہت اچھی طرح سے
انتظام کرین اور تحفہ جات وخزاین وغیرہ جو اس طلسم مین ہین اُنکو کل یکجا کر کے سپرد لشکر کر دینگے بدیع الملک دیر تک
ملکہ سے یہی باتین کرتے رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے خاصہ نوش فرما کے آرام کیا وقت نماز صبح
بیدار ہوے فریضہ سحری ادا کر کے باہر تشریف لاے سرداروں کو ملکہ کے باغ کی طرف روانہ کیا آپ بھی روانہ
ہوے تھوڑی دیر مین وہان پہونچ گئے جو جو سرداران اسلام وہان موجود تھے سبنے بدیع الملک کی ہمت وجرات
کی بہت تعریف کی مگر ایرج نامدار کے کسیقدر خلاف ہوا سکندر فرخ لقا بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادہ
نے سب سے کہا آپ لوگ تشریف لے چلین دو ایک روز مین مین بھی یہان سے چلونگا مگر کسی نے ٹھہرنا
قبول نہ کیا ایرج تو اُسی وقت وہان سے روانہ ہوے بعد ایرج کے جانے کے اور سب سردار بھی بدیع الملک
سے رخصت ہو کر روانہ ہونے لگے شاہزادہ وہان سے واپس آیا ملکہ نے عرض کی ای شہریار سرداران اسلام
کہان ہین بدیع الملک نے فرمایا وہ اب روانہ ہو گئے مین نے بہت بہت کہا مگر کسی نے یہان کا ٹھہرنا گوارا
نہ کیا مین مجبور ہو گیا ملکہ خاموش ہو رہین بدیع الملک نے فرمایا ملکہ اب انتظام شروع کرو ملکہ نے زہرہ جمال کو
بلایا کنیزون سے کہا ہماری سواری کا انتظام کرو ہم تحفہ جات یہانکے لینے کو جائینگے اور سلیم کو بلا کر فرمایا کہ خزاین
طلسم سے مال و اسباب لا کر یکجا کرو سلیم بدیع الملک نامدار کے لشکر سے سردارون کو لیکر روانہ ہوا خزاین سے
مال و اسباب نکال کر بدیع الملک کے پیش کش کیا شاہزادے نے اپنے خزانہ لشکر مین بھیج دیا دو روز تک
اس انتظام مین سب مصروف رہے تیسرے دن بدیع الملک نے مع تمام اہالیان طلسم و ملکہ ناوک افگن
و زہرہ جمال کے وہان سے کوچ کیا اور طرف طلسم فیروزیہ کے روانہ ہوے انکو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران نامدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ جبتک سے امیر مریخ آفتاب علم کو طلسم مراۃ العدم کی طرف روانہ کیا تھا سب وہ روز انتظار مین بسر کرتے تھے سردارون
سے بھی یہی ذکر رہتا تھا کہ ابھی تک کوئی سردار کہین سے واپس نہین آیا اور مریخ آفتاب علم جو بدیع الملک نامدار
کی خیریت دریافت کرنے گیا تھا ہنوز واپس نہین آیا میرے دل کی عجب حالت ہی بعض بعض ساحر جو صاحبقران
کے پاس اُس وقت موجود تھے عرض کرتے تھے اگر حکم ہو تو ہم بھی جائین ہر ایک سردار کی خبر خیریت لائین
امیر سبکو مانع ہوتے تھے سردار مجبور ہو کر خاموش ہو جاتے تھے مگر صاحبقران ہرکارون کو روز دوڑ دوڑ روانہ
کرتے تھے کہ اگر کوئی سردار آتا ہو اُسکے آمد کی خبر کرین ایک روز صاحبقران اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما تھے ساحران
نامی بھی حاضر تھے ذکر سردارون کے ہو رہے تھے صاحبقران اُس روز بہت بیتاب تھے ساحر سمجھا رہے تھے امیر
فرماتے تھے کہ مین خود طلسم مراۃ العدم کی طرف جاتا ہون دیکھون وہان کیا واقعہ گذرا جو اب تک بدیع الملک واپس نہین آئے
جب وہان کی کیفیت معلوم ہو جائیگی تو اور سردارون کی بھی خیریت کے واسطے روانہ ہونگا ساحرون نے عرض کی یا
صاحبقران آپ تکلیف نہ فرمائین ہملوگ جاتے ہین اگر خدا نے چاہا تو سبکی خبر خیریت لاتے ہین امیر نے فرمایا یہ بات
مجھے منظور نہین جب مریخ آفتاب علم سا ساحر اب تک طلسم مراۃ العدم سے واپس نہین آیا تو آپ لوگ وہان جا کر کیا کرینگے
اس سے بہتر یہ ہی مین بھی مع لشکر چلون شاید کہین لڑائی پڑے اور لشکر کی ضرورت ہو جاے ساحر مجبور رہے ہوے

صاحبقران نے لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین مین کل یہان سے کوچ کرونگا اور طلسم مین سرداروں کے جاؤنگا لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مشغول ہوے امیر نے چند ساحران نامی کو بلا کر کہا آپ لوگ یہان کی محافظت کرین ایسا نہو کہ فیروز یہان تنہائی پاکر آجائے اور پھر قبضہ کرے ساحرون نے عرض کی غلام اگر ہمراہ رکاب رہین تو اچھا ہی صاحبقران نے فرمایا آپ لوگون کا یہین رہنا اچھا ہی ایسا نہو کہ فیروز وقت پاکر یہان آجائے اور طلسم پر اپنا قبضہ کرے ساحر مجبور ہوے صاحبقران نے اسی وقت ورود دولت پر مرکب طلب کیا بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نامدار ایک گھوڑے پر سوار ہوے سب لشکر بھی تیار ہوا امیر نے چاہا گھوڑا بڑھا دین کہ سامنے سے گرد اڑی صاحبقران اسی طرف متوجہ ہوے جب وامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا چند ہرکارے رواروی کرتے ہوے چلے آتے ہین صاحبقران نے اور ہرکارون کو روانہ کیا کہ انکو جلد جاکر اپنے ہمراہ لے آؤ ہرکارے دوڑے اور انکو ساتھ لاے ہرکارون نے صاحبقران زمان کو سلام کیا ہاتھ اٹھاکے دعائین دین پھر عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک نامدار لشکر ساتھ لیے ہوے آتے ہین ایسے ایسے پہلوان انکے ہمراہ ہین جو آج تک کسی ملک مین نہین دیکھے یقین ہی کہ مثل انکا دوسرے شہر مین نہوگا علاوہ انکے اور لوگ بھی ایسے ایسے ہمراہ ہین جو بڑے قوی ہیکل ہین عالی جاہ بھی ہمراہ ہین ارباب زنانی بھی ساتھ ہین مگر سب سے بڑھ کے پہلوان الق وزیر ہین کہ ایسا کسی نے ہمزاد کو اس شان وشوکت سے آتے نہین دیکھا کسی اقلیم مین کسی بادشاہ کے پاس ایسا لشکر نہوگا حضور جس وقت ملاحظہ فرمائینگے تو بہت خوش ہونگے امیر نے فرمایا مجھکو یہ خبر سنکر اسقدر مسرت حاصل ہوئی کہ حد بیان سے باہر ہی فرماکر حکم دیا کہ بارگاہین جلدی جلدی استادہ ہون اور سب لوگ میرے ہمراہ بدیع الملک کی پیشوائی کے واسطے چلین یہ حکم دیکر صاحبقران نامدار مع لشکر اس طرف روانہ ہوے یہان ملازمین بارگاہین استادہ کرنے مین مصروف ہوے صاحبقران زمان کچھ دور گئے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی امیر نے فرمایا بدیع الملک نامدار بھی قریب آگئے یہ ذکر تھا کہ وامنہ گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا کہ بدیع الملک مرکب کوہ کشتی پر سوار عقب مین لشکر بیشمار بڑے جاہ وتجمل سے آتے ہین مگر لشکر کے آخر مین چند ستون نظر آتے ہین امیر نے ہرکارون سے فرمایا یہ ستون کیسے ہین ہرکارون نے عرض کی یا امیر یہ ستون نہین ہین پہلوان ہین صاحبقران متحیر ہوے ہرکارون سے کہا لشکر بہت ہی سبنے عرض کی یہ ستون جو نظر آتے ہین وسط لشکر مین ہین انتہائی لشکر انکے بعد مین بھی ہی امیر نے فرمایا بدیع الملک لائق صاحبقرانی ہی اور اس سے بڑھ کے شجاع ہمارے یہان نہین جو جو باتین برائے صاحبقرانی درکار ہین وہ سب بدیع الملک مین موجود ہین بلکہ اس سے بڑھ کے صاحب تجمل آتا ہی یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک کی نظر صاحبقران پر پڑی فوراً گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک کا پیادہ ہونا تھا کہ تمام لشکر پیادہ ہوا صاحبقران نے جو کیفیت دیکھی امیر بھی گھوڑے سے کود پڑے بدیع الملک اس نوازش کو دیکھکر خوش ہوگئے مرزیح سے فرمایا ای مرزیح صاحبقران کی نوازش میرے حال پر کسی قدر ہی مرزیح نے عرض کی ای شہریار آپکو صاحبقران اپنا قوت بازو جانتے ہین اور یہ آپکی بہت صحیح ہی جو کچھ آپکی نسبت خیال کرین وہ سچ ہی بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوے آگے بڑھتے ہوے چلے آتے تھے جب قریب پہونچے چاہا دوڑ کے صاحبقران سے ملون مگر امیر خود جھپٹ کے قریب آگئے بدیع الملک کو گلے سے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا اپنے ساتھ لیے ہوے بارگاہ کی طرف روانہ ہوے جو مکانات طلسم فیروزیہ مین باقی تھے بدیع الملک کے سرداران نامی ان مکانون مین گئے اور لشکر کے واسطے تو

بارگاہین صاحبقران نے پیشتر سے آراستہ کرادین تھین سب لشکر بھی بدیع الملک کا اترا صاحبقران گرگین وہشت جنگال
کو دیکھکر بہت متعجب ہوسے فرمایا یہ کون شخص ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ نائب گردستان کا حاکم ہ اسکے حوالے ایک
شہر تھا کہ اسمین سب پہلوان رہتے تھے وہ سب بھی ہمراہ ہین صاحبقران نے فرمایا مین نے سبکو دیکھا یہ انسان
نہین معلوم ہوتے مگر اے بدیع الملک ہزار ہزار آفرین تمھاری جرأت پر کہ انسے مقابلہ کیا اور زیر کر کے
اپنا مطیع بنایا بدیع الملک نے عرض کی آپ کا اقبال اور عنایت الٰہی کا سبب تھا ورنہ میری کیا طاقت تھی جو ان
لوگون سے مقابلہ کر سکتا صاحبقران زمان سب لشکر کو مقیم کر کے اپنی بارہ دری مین تشریف لائے ہنوز بیٹھے
بھی نہ پاے تھے کہ ہرکارون نے آکر پھر سلام کیا دعاے دولت دیکر عرض کی یا صاحبقران ملک ایرج نامدار
تشریف لاتے ہین صاحبقران خوش ہوے سب سردارون کو ہمراہ لیکر چلے راہ مین مرتخ آفتاب علم نے سب
کیفیت سردارون کے اسیر ہو جانے کی بیان کی صاحبقران نے فرمایا ایرج بھی وہین اسیر تھے مرتخ نے عرض کی
ایرج اور رستم ثانی اور امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا یہ سب لوگ وہان اسیر ہو گئے تھے جب بدیع الملک
نامدار وہان تشریف لے گئے تو سبکو رہائی دلائی امیر نے فرمایا اس بات کو اب منہ سے نہ نکالنا مرتخ نے عرض
کی مین نے آپکو آگاہی دی ورنہ اور کسی سے ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہی یہ باتین کرتے ہوے جاتے تھے
کہ ایرج نامدار کا لشکر بھی بصد جاہ وتجمل نمودار ہوا ایرج صاحبقران سے ملے صاحبقران نے فرمایا لشکر مین چلو
ایرج نے عرض کی ابھی رستم ثانی بھی آتے ہین صاحبقران اور آگے بڑھے رستم ثانی بھی امیر سے آکر ملے صاحبقران
نے رستم کو گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے دونون سردارون کے لشکر تو بارگاہون مین ٹھہرے جو خاص
خاص سردار تھے انکو صاحبقران بارہ دری مین لائے سبکو اپنے آرام کی فکر ہوئی ایرج اور رستم ثانی تو محفل مین
بیٹھے سردارون نے انتظام راحت درست کیا صاحبقران کو تھوڑی دیر بھی نہ گذری تھی کہ پھر ہرکارون نے
عرض کی یا صاحبقران شاہزادہ سکندر فرخ لقا تشریف لاتے ہین امیر خوش ہوے سب سردارون کو ہمراہ لیکر
سکندر کے لینے کو گئے سکندر نے جو صاحبقران کو آتے ہوے دیکھا گھوڑے سے اتر پڑے امیر نے
سکندر کو بھی گلے سے لگایا اپنے ہمراہ لائے لشکر مین آتر صاحبقران بارہ دری مین آکے بیٹھے پھر ہرکارون
نے خبر آمد شاہزادہ امیر الزمان سنائی صاحبقران شاہزادۂ امیر الزمان کو اپنے ہمراہ لائے انکے بعد پھر ہرکارون
نے عرض کی کہ شاہزادہ شہنشاہ گوہر کلاہ تشریف لاتے ہین امیر انکے بھی لینے کو گئے شام تک دار آیا کیے جب سب
آچکے تو امیر نے فرمایا ابھی خواجہ نہین آئے بدیع الملک نے عرض کی وہ بھی آجاوینگے صاحبقران نے صحبت
جشن آراستہ کی بدیع الملک نے لوح طلسم قراۃ العدم نذر دی ایرج نے بھی لوح پیش کی پھر تو سب سردارون
نے لوحین حاضر خدمت کین امیر نے خلعت تحسین وآفرین سے سبکو سرفراز کیا بدیع الملک نے صاحبقران سے
عرض کی کہ میرے ہمراہ جو جو لوگ ہین مین چاہتا ہون ہر ایک کے مرتبے کے موافق انکو رہنے کی جگہ دون
صاحبقران نے فرمایا تمھین اختیار ہی بدیع الملک نے عرض کی آپ قیصر صاف باطن سے میرے ہمراہیون کی
کیفیت دریافت فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا مین ابھی قیصر سے پوچھتا ہون بدیع الملک نے کہا بعد اس
جلسے کے تحقیق کیجے گا امیر سمجھ گئے کہ بدیع الملک کے ہمراہ جو زنانی سواریان ہین انکی نسبت یہ اشارہ ہی
یقین ہی قیصر کے متعلقین سے کوئی انکے ہمراہ ہی یہ سوچ کے صاحبقران نے بدیع الملک سے کہا مینے
عورات کو حرم سرا مین بھیجدیا ہی بدیع الملک نے عرض کی انسبکی بابت آپکو اختیار تھا وہ سب آپ کی کنیزین ہین

صاحبقران خاموش رہے شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی صاحبقران نے نماز سحر ادا کی بدیع الملک سے فرمایا
ابھی تک خواجہ نہین آئے بدیع الملک نے عرض کی کیا عجب ہی جو آج آجا ئین امیر نے فرمایا تم سے راہ مین ملاقات
نہین ہوئی بدیع الملک نے عرض کی مین نے اُنکی خبر تک نہین پائی گو اور لوگون کی کیفیت سے واقف تو مطلع ہو رہا
مگر خواجہ کی کیفیت مجھکو نہین معلوم ہوئی امیر نے اُسی روز بھی خواجہ کا انتظار کیا جب خواجہ نہ آئے تو صاحبقران
نے مریخ آفتاب علم کو بلا کر فرمایا ای مریخ بڑے تعجب کی بات ہی خواجہ ابھی تک نہین آئے ہین مجھے اضطراب ہی
اگر ممکن ہو تو اُنکی خبر لاؤ مریخ نے عرض کی خواجہ طلسم بیت المال کی جانب تشریف لے گئے تھے مین بھی ادہر
جاتا ہون امیر نے فرمایا اگر راہ مین ملاقات ہو تو اُنکے ہمراہ آنے کا خیال نہ کرنا مجھے اطلاع دینا مریخ نے عرض کی
مین آپ کو بہت جلد اُنکے حال سے مطلع کرونگا یہ کہکر مریخ آفتاب علم بوقت شب وہان سے روانہ ہوا صبح تک
رہروی کر کے قریب طلسم بیت المال کے پہونچا دیکھا خواجہ سامنے سے آتے ہین مریخ نے بڑھ کے خواجہ کو
سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا ای مریخ اس وقت تمہارا آنا بہت ہی اچھا ہوا ورنہ مجھے پھر یہان آنا پڑتا
مریخ نے کہا ای خواجہ خیر تو ہی خواجہ نے کہا مین نے جب طلسم کو فتح کیا تو وہان سے مال و اسباب بیشمار لیکر چلا
کچھ لوگ بھی میرے ہمراہ تھے ایک صحرا مین پہونچا وہان مقام کیا شب کو قضاقون نے آکے گھیر لیا مین نے ہزار
طرح سے جان بچانا چاہی مگر کوئی صورت نہ نکلی قضاقون نے سب مال و اسباب بھی چھین لیا اور جو لوگ میرے
ہمراہ تھے اُنکو بھی اسیر کر لیا لوح طلسم بھی مجھسے چھین لی مجھکو بھی قتل کیے ڈالتے تھے مگر بڑی مشکل سے اپنی جان
بچائی ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر اُنکو دیا تب اُنھون نے مجھکو چھوڑا جب مین نے رہائی پائی تو لوح
کی یاد آئی مین نے اُنسے کہا کہ تم لوگ سب چیزین لے لو مگر لوح مجھکو دیدو کہ مین خاص اُسی کے واسطے آیا تھا
اگر لوح نہ لیکر جاؤنگا تو صاحبقران بہت آزردہ ہونگے اُنھون نے کہا اگر تمھین لوح لینا منظور ہو تو اُسکے عوض مین
ہمین روپیہ دو مین نے اُنسے پوچھا تمھین کسقدر روپیہ درکار ہی اُنھون نے کہا جسقدر ہم لوگ اُٹھا کر لیجا سکین
تو ای مریخ تم جا کر صاحبقران سے یہ سب کیفیت بیان کردو اگر امیر روپیہ روانہ فرمائین تو مین سبکو رہائی بھی دلاؤن
اور لوح بھی لاؤن مریخ نے کہا خواجہ تم مجھے اپنے ہمراہ لے چلو مین اُن لوگون پر سحر کر کے لوح چھین لون خواجہ
نے جواب دیا کہ جب اُنکے پاس لوح موجود ہی تو تم کیونکر سحر کر سکوگے مریخ نے عرض کی خواجہ مین کسی طرح سے اُنسے
لوح لے لونگا خواجہ نے جواب دیا کہ تمھین ان باتون مین دخل نہین ہی تم صاحبقران زمان کے پاس جاؤ مین جو
کچھ تمسے کہتا ہون تم امیر سے جا کر کہدو جب صاحبقران اس بات کی خبر پائینگے فوراً روپیہ روانہ کرینگے اگر تم
اسکے خلاف کروگے تو مین آزردہ ہونگا مریخ نے عرض کی میری کیا مجال جو آپ کے خلاف مرضی کوئی کام کرون
ابھی جاتا ہون اور صاحبقران سے کل کیفیت عرض کرتا ہون یہ کہکر مریخ وہان سے روانہ ہوا بتعجیل صاحبقران
کی خدمت مین آکر پہونچا امیر نے مریخ کو جو بدحواس پایا فرمایا ای مریخ خیر تو ہی تم تنہا آئے ہو یا خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ
لائے ہو مریخ نے عرض کی مین خواجہ کو کیونکر اپنے ہمراہ لاتا گو خواجہ سے راہ مین ملاقات ہوئی مگر اُنھون نے
یہ بات ظاہر کی کہ مین لوح لیکر وہان سے چلا مگر راہ مین قضاقون سے سامنا پڑا اُسنے میرا مال و اسباب لوٹ کر
مجھکو قید کر لیا ایک سوداگر سے کچھ روپیہ قرض لیکر مین نے اپنی جان بچائی لوح جو اُنسے طلب کی تو اُنھون نے
اُسکے معاوضہ مین روپیہ طلب کیا جب مین نے اُنسے تعداد روپیہ کی دریافت کی تو اُنھون نے کہا جسقدر روپیہ
ہم لیجا سکین اُسقدر ہمین لاکر دو تو ہم تمھین رہا کرین مین نے بہت بہت کہا کہ خواجہ مجھے اپنے ہمراہ لے چلو

مگر خواجہ نے منظور نہ کیا یہی فرمایا کہ تم جاکر صاحبقران سے یہ کیفیت بیان کرو وہ روپیہ جانتک روانہ نکرینگے لوح نہین ملیگی امیر نے کہا اے مرتیخ لوح تو خواجہ کے پاس ہوگی مگر یہ سب باتین اُنکی قدیمی ہین تم روپیہ لیجاؤ خواجہ کو اپنے ہمراہ لے آؤ مریخ نے بہت سا روپیہ خزانے سے لیا اُسی وقت روانہ ہوا پھر خواجہ کی تلاش مین چلا اُسی صحرا مین خواجہ سے ملاقات ہوئی مریخ نے تخت اُتارا روپیہ خواجہ کو دکھاکر کہا چلیے مین بھی آپکے ہمراہ چلتا ہون شاید وہ روپیہ لیکر لوح کے دینے مین کچھ عذر کرین تو مین مدد دونگا خواجہ نے کہا اے مرتیخ اگر تم میرے ہمراہ جاؤگے تو وہ لوگ تمھاری صورت دیکھکر پوشیدہ ہوجاینگے میرا مطلب حاصل نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ تم جانے کا ارادہ نکرو اسی صحرا مین ٹھہرو مین جاکر اُنکو روپیہ دیتا ہون لوح ابھی ملجائیگی مرتیخ نے عرض کی جو آپکی خوشی یہ کہکر روپیہ خواجہ کے حوالے کیا خواجہ نے اُٹھا کے نذر زنبیل کیا مریخ کو اُسی صحرا مین چھوڑ کے ایک جانب روانہ ہوئے مرتیخ اُسی صحرا مین زیر شجر بیٹھ کے خواجہ کا انتظار کرنے لگا جب بہت عرصہ ہوا تو مرتیخ کو خیال آیا ایسا نہو کہ خواجہ کو دراصل قضاق گرفتار کرلین اور لوح نہ دین بہتر یہ ہی کہ اُنکی مدد کے واسطے جانا چاہیے یہ سوچ کے مریخ اُٹھا اور خواجہ کی تلاش مین آگے بڑھا

اب کیفیت خواجہ کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جو روپیہ لیکر آئے ایک گوشے مین آکے اپنی صورت گماشتے کی بنائی تھوڑی دیر وہین بیٹھے رہے جب بہت عرصہ ہوا تو اُٹھکر چلے راہ مین مرتیخ سے ملاقات ہوئی مرتیخ نے دیکھا ایک شخص آتا ہی کاندھے پر اسکے ایک تھیلی پڑی ہی چارون طرف دیکھتا ہوا آتا ہی مریخ نے خیال کیا یقین ہی یہ شخص اُسی طرف سے آتا ہی اُس سے کیفیت خواجہ کی دریافت کرنا چاہیے یہ سوچ کے مریخ نے کہا میان مسافر تم سے ایک بات کہنا ہی گماشتہ نقلی ٹھہر گیا مرتیخ نے کہا تم کس طرف سے آتے ہو کہان جاتے ہو گماشتہ نے جواب دیا کہ مین مہران بازرگان کا گماشتہ ہون زر انداز میرا نام ہی ایک شخص خواجہ عمرو نامے اس طرف آیا تھا شاید طلسم بیت المال کو فتح کرکے اپنے گھر کو جاتا تھا اسکو راہ مین قضاقون نے گرفتار کرکے مال و اسباب اُسکا چھین لیا اور اُسکے ہمراہیون کو اسیر کیا اُسپر بھی سخت اذیتین پڑین ہمارے سوداگر صاحب نے ترس خدا کرکے دو لاکھ روپیہ قضاقون کو دیا تب اُنھون نے اُس شخص کو رہا کیا جب اُسنے رہائی پائی تو لوح طلب کی قضاقون نے لوح کے عوض مین روپیہ طلب کیا اُسکے پاس وہان روپیہ تو موجود نہ تھا مگر کسی طرح سے اُسنے اپنے مالک کو خبر کرائی وہان سے روپیہ آیا قضاقون سے روپیہ دیکر لوح لی اور روانہ ہوا جب ہمارے سوداگر صاحب نے دیکھا کہ یہ چلا جاتا ہی اور اب یہ نہ ملیگا تو اُس سے روپیہ طلب کیا اُسنے انکار کیا سوداگر صاحب نے اسکو اسیر کر لیا جب اُسپر مصیبت سخت پڑی تو اُسنے کہا یہان سے قریب جو صحرا ہی وہان ایک شخص مریخ آفتاب علم نامے ایک شجر کے سایہ مین بیٹھا ہی اگر اُس تک میری اسیری کی خبر پہونچ جاے تو یقین ہی کہ وہ اسی وقت روپیے کا سامان کرکے لادے لہذا مین مریخ آفتاب علم کے پاس جاتا ہون اگر وہ اُس صحرا مین مل گیا تو اُس عیار کی کیفیت مریخ سے بیان کرونگا وہ فوراً روپیہ کا بندوبست کرکے اسکو رہا کرے جائیگا مرتیخ نے کہا وہ سوداگر صاحب کہان ہین جنھون نے خواجہ کو گرفتار کیا ہی گماشتے نے جواب دیا اسکے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہی اگر روپیہ تمھارے پاس موجود ہو اور تم اُسکو رہا کرنا چاہو تو تحقیق کرو ورنہ مین مرتیخ کے پاس جاتا ہون وہ فوراً روپیہ لاکر اُس

عیار کو رہا کرے جائیگا مریخ نے کہا اے شخص تو مریخ کو پہچانتا ہی گماشتے نے کہا مینے نام بھی آجتک نہ سنا تھا اسوقت اس عیار کی
زبانی معلوم ہوا مریخ نے کہا تو جسکی تلاش مین جاتا وہ مین ہون اپنے سوداگر صاحب کے پاس مجھکو لے چل مین
اسے گفتگو کر لونگا گماشتے نے کہا مجھسے سوداگر صاحب اور عیار نے منع کر دیا ہی کہ جبتک وہ روپیہ لیکر نہ آئے
یہانتک اُسکو نہ لانا لہذا تم جاکر روپیہ لے آؤ تو مین تمھین اپنے ہمراہ لے چلون مریخ کو غصہ آیا چاہا اس
گماشتے کو ایک ہاتھ تلوار کا ماردون کہ سر اڑ جائے لیکن سوچا کہ ایسا نہو کسی طرح کی خرابی واقع ہو اسکی
اطلاع پہلے صاحبقران کو کرنا چاہیے جو کچھ وہ فرمائین وہ کرنا اچھا ہی یہ خیال کر کے گماشتے سے کہا تم
یہین ٹھہرو مین صاحبقران کی خدمت مین جاتا ہون وہان سے ابھی روپیہ لیکر آؤنگا تمہارے ہمراہ چلکر خواجہ کو
چھڑا لونگا گماشتے نے کہا اگر جلدی آؤ گے تو مجھکو یہان پاؤ گے ورنہ مین چلا جاؤنگا پھر اس طرف نہ آؤنگا مریخ
نے کہا مین بہت ہی جلد اپنے تئین یہان پہونچاؤنگا مطلق دیر نہ لگاؤنگا مگر بھائی یہ خیال کرو کہ یہان سے دوسو کوس
جانا ہی پھر وہان سے واپس آنا ہی گماشتے نے کہا تم مضحکہ کرتے ہو بھلا کون شخص ایسا ہی جو ایک دم مین
دو سو کوس جائے اور پھر واپس آئے مریخ نے کہا بھائی یہ کیا بڑی بات ہی مین بزور سحر جاؤنگا اور واپس
آؤنگا تمھین اس بات کا تعجب بیکار ہی گماشتے نے کہا خیر جس طرح تمہارے مزاج مین آئے جاؤ مگر
جلد واپس آؤ مریخ وہان سے روانہ ہوا سحر کو اپنے زور دیا تخت ہوا سے بھی زیادہ روان ہوا تھوڑے
عرصے کے بعد خدمت صاحبقران مین پہونچا امیر بزم عیش مین معہ جملہ سرداران نامی کے فردکش تھے مریخ
نے آکے سلام کیا صاحبقران نے کہا مریخ خواجہ کہان ہین مریخ نے عرض کی جس سوداگر سے روپیہ قرض
لیکر اپنی جان بچائی تھی اُسکا روپیہ دینا ضرور تھا جب خواجہ وہان لوح لینے گئے اور لوح لیکر چلے اُس سوداگر
نے اپنا روپیہ خواجہ سے طلب کیا اُنکے پاس کہان تھا سوداگر نے اسیر کر لیا اب بڑی عسرت سے اُنکو
رکھتا ہی اُسکا گماشتہ میرے پاس آیا تھا دو لاکھ روپیہ طلب کرتا ہی اگر آپ روپیہ مرحمت فرمائین تو مین اسیوقت
جاؤن گماشتہ سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ مین ابھی آتا ہون بلکہ اُسنے یہ بھی کہا کہ اگر دیر ہوگی تو مین چلا
جاؤنگا پھر تمھین خواجہ کا پتہ نہ ملیگا امیر نے فرمایا اے مریخ خزانے سے روپیہ لو اور اسی وقت جاؤ مگر خواجہ کو
اپنے ہمراہ لانا مریخ نے عرض کی اب خواجہ کے لانے مین کیا عذر ہی یہ کہکر مریخ نے خزانے سے دو
لاکھ روپیہ لیا اور اس صحرا کی طرف روانہ ہوا صحرا مین پہونچکر مریخ کو شام ہو گئی مگر گماشتے کو زیر نخل پایا
مریخ نے اُسکا بہت کچھ شکریہ ادا کر کے کہا بھائی روپیہ مین لایا ہون اب میرے ہمراہ چلکر خواجہ کو رہا کراؤ
گماشتے نے کہا یہ وقت تاجر صاحب کے عیش و آرام کا ہی کسی قسم کا معاملہ اس وقت نہین ہوتا ہی لازم آپکو
یہی کہ شب بھر اسی صحرا مین قیام فرمایئے صبح کو سوداگر صاحب کے پاس چلے جایئے گا مین اس وقت جاکر
آپکا ذکر کیے دیتا ہون مریخ نے کہا تمھین اختیار ہی مین اسی صحرا مین شب بھر بسر کرونگا گماشتے نقلی نے
کہا کچھ خوف نہین ہی اس صحرا مین کوئی شخص ایسا نہین رہتا ہی کہ جو آپکو آزار پہونچائے مریخ نے جواب
دیا مجھے اس بات کا خوف نہین ہی مگر اپنی زحمت پر افسوس آتا ہی اگر مین جانتا تو اسوقت اس صحرا مین کبھی
نہ آتا شب بھر شریک بزم عشرت رہتا گماشتہ نقلی نے کہا اگر تم اسوقت نہ آتے تو مجھسے ملاقات کیونکر
ہوتی اور آپکا تذکرہ وہان کون کرتا مریخ خاموش ہو رہا گماشتہ مریخ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا مریخ نے
تخت کو معلق قایم کیا جب رات زیادہ گئی مریخ سو رہا خواجہ کہ بصورت گماشتہ ایک جگہ پوشیدہ رہتے تھے

جب اُنھون نے دیکھا کہ مریخ سو گیا زنبیل سے تخت نکالا تخت پر بیٹھ کے اسکے تخت کے قریب پہونچے روپیہ تخت پر رکھا تھا خواجہ نے مریخ کو غافل پاکر روپیہ نذر زنبیل کیا اُسی وقت وہان سے روانہ ہو گئے کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت مریخ کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب صبح کو مریخ کی آنکھ کھلی اپنے پاس روپیہ نپایا بہت گھبرایا دل مین خیال کیا کہ اب سوداگر کے پاس کیونکر جاؤن اور خواجہ کو کیونکر رہا کر کے لاؤن پھر خیال کیا کہ اب پھر صاحبقران کے پاس چلکر سب کیفیت بیان کرون اور روپیہ وہان سے لاکر سوداگر کے پاس جاؤن یہ سوچ کر مریخ وہان سے روانہ ہوا اور طرف صاحبقران کے چلا اسکو راہ مین چھوڑیے خواجہ کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ خواجہ روپیہ لیکر روانہ ہوے قریب باغ طلسم فیروزیہ مین پہونچے گھبراے ہوے صاحبقران کے پاس آئے امیر اسوقت نماز پڑھ رہی تھی خواجہ خاموش کھڑے رہے جب صاحبقران نے نماز سے فراغت پائی اور سلاح طلب کیے تو خواجہ نے سلام کیا امیر خوش ہو کے کہا ای خواجہ تمنے بڑا عرصہ کیا کہو مریخ آفتاب علم کہان ہی خواجہ نے کہا مین مریخ کے حال سے واقف نہین ہون آپکی وجہ سے بڑے بڑے مصائب اُٹھائے ہین نہین معلوم کس کس طرح سے اپنی جان بچائی قضاقون نے لوح چھین لی جب آپنے روپیہ بھیجا تو لوح قضاقون سے لی ایک تاجر سے کچھ روپیہ قرض لیکر اپنی جان قضاقون کے ہاتھ سے بچائی تھی جب لوح لیکر وہان سے چلا اُس تاجر نے اسیر کیا اُسکے گماشتے کو بھیجا مریخ کا پتہ بھی صحرا مین نہ معلوم ہوا اُسنے لوح لیکر مجھکو رہا کیا کہا جب میرا روپیہ بھیجدو گے تو لوح تمھین ملجائیگی صاحبقران نے فرمایا خواجہ مین نے مریخ کو روپیہ دیکر روانہ کر دیا تھا خواجہ نے کہا اگر اسکو روپیہ پہونچتا تو وہ لوح کیون چھین لیتا اُسکے بہت سے آدمی آئے ہین لوح بھی لائے ہین روپیہ مجھکو عنایت ہو تو مین جا کر اُنکو دون لوح اُنسے لون امیر نے فرمایا خواجہ اُن لوگون کو میرے سامنے لاؤ مین روپیہ تمکو دیکر لوح لے لونگا خواجہ نے عرض کی وہ لوگ یہان نہین آتے مین نے بہت بہت کہا مگر اُنھون نے یہ بات ظاہر کی کہ وہان تمھارا لشکر موجود ہی اگر ہمکو سب ملکر مار ڈالین اور لوح چھین لین تو ہم اُنکا کیا بنا سکتے ہین اس خوف سے وہ لوگ بہت دور ٹھہرے ہوے ہین امیر نے فرمایا خواجہ تمھاری باتین تو مشہور ہین مین روپیہ منگا دیتا ہون اتبو کوئی ضرورت اور ہوگی خواجہ نے کہا یہ علم خدا کو ہی مین نہین جانتا مگر اسوقت تو روپیہ منگا کر دیجیے ایسا نہو وہ لوح طلسم لیکر چلے جائین تو اور مشکل ہو امیر نے اُسی وقت دو لاکھ روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لیکر وہان سے روانہ ہوے تھوڑی دیر کے بعد آئے دیکھا مریخ آفتاب علم صاحبقران کے پاس بیٹھا ہوا اُنکے احوال سب بیان کر رہا ہی خواجہ نے وہین سے کہا ہان مریخ صاحب آپ صاحبقران سے میری رہائی کے واسطے روپیہ لے گئے تھے کیا کیا مریخ نے کہا خواجہ وہ روپیہ غائب ہو گیا خواجہ نے کہا ممکن نہین کیونکر تمھارے پاس سے روپیہ غائب ہوا مریخ نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے کہا جب تمنے تخت کو معلق قایم کیا تھا تو قضاقون کی یہ مجال نہین تھی کہ وہ روپیہ تمھارے تخت پر سے لے جاتے بہتر تمھارے واسطے یہ بات ہی کہ وہ روپیہ مجھکو دو صاحبقران نے کہا خواجہ اب روپیہ لیکر کیا کرو گے خواجہ نے کہا مین اپنے قرض وارون کو کچھ سمجھاؤن اتنے دنون کے بعد یہان آیا ہون قرضدارون نے دیکھ لیا ہی اب میرے واسطے اور مصیبت ہی اگر اُنکو روپیہ نہ پہونچیگا تو بڑی خرابی ہوگی جب مین لوح لیکر چلا تو راہ مین میرے قرضدارون نے روکا مین نے لوح اُنکو دیدی اب مریخ سے روپیہ لیجا کر

اُنکو دونگا تو اس مہینے کا سودا ادا ہوگا تب وہ لوح دینگے امیر نے کہا خواجہ اب روپیہ تمھین نہین ملیگا خواجہ نے کہا
لوح بھی نہین آئیگی مریخ نے عرض کی خواجہ آپ کیون خفا ہوتے ہین مین روپیہ حاضر کرتا ہون یہ کہکے مریخ اُٹھا
صاحبقران نے فرمایا ہمارے خزانے سے روپیہ لاکر خواجہ کو دیدو خواجہ نے کہا مین جاکر خزانے سے روپیہ
لے لونگا پہلے مریخ تو مجھے روپیہ دیدین امیر نے فرمایا اب مریخ کی طرف سے ہم دیتے ہین خواجہ نے کہا اسکی
ضرورت نہین مریخ کیا محتاج ہین مریخ نے ہنسکر کہا خواجہ مین روپیہ حاضر کرتا ہون یہ کہکر اُٹھارہ روپیہ اپنے ملازمین کے ہاتھ
خواجہ کو بھیج دیا خواجہ خزانہ صاحبقران مین گئے وہان سے بھی روپیہ لیا تھوڑی دیر کے بعد لوح لیکر آئے وقت
وہ ہے کہ سب سردار صاحبقران کی بارگاہ مین موجود ہین کہ خواجہ نے آکر امیر کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھا امیر نے
فرمایا خواجہ لوح لائے خواجہ نے عرض کی لوح حاضر ہے امیر نے فرمایا مین شایق ہون لوح دکھاؤ خواجہ نے
کہا میرے واسطے انعام جو کچھ آپنے تجویز کیا ہو وہ پیشتر عنایت فرمایئے تو مین لوح دکھاؤن امیر نے فرمایا خواجہ
اسقدر روپیہ تمنے لیا ابھی تک تمھاری طمع دفع نہین ہوئی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اگر وہ روپیہ مجھکو ملتا
تو مین ہرگز آپ سے اور روپیہ کا سوال نکرتا وہ تو آپنے اپنی غرض کے واسطے روپیہ دیا اگر آپ نہ دیتے تو لوح
کیونکر پاتے اب میری جانفشانی و عرق ریزی پر توجہ فرماکر جو کچھ انعام عطا فرمایئے تھوڑا ہے امیر نے بہت کچھ زر و
جواہر اُسوقت بھی خواجہ کو دیا خواجہ نے اُٹھاکر نذر زنبیل کیا پھر اپنی کرسی پر جاکے بیٹھے امیر نے فرمایا خواجہ
لوح کہان ہے عمرو نے کہا میرے پاس ہے امیر نے فرمایا اتنا انعام بھی پاچکے اب لوح دینے مین کیا انکار ہے عمرو
نے عرض کی ابھی لوح کی قیمت باقی ہے مین کیا ایسی بیش قیمت چیز مفت دیدونگا اگر کسی جوہری کے ہاتھ فروخت
کرونگا تو بھی مجھے بہت کچھ روپیہ ملیگا صاحبقران مجبور ہوے دربار مین سب ہنسنے لگے صاحبقران نے خواجہ
کو بہت روپیہ دیا خواجہ نے لوح زنبیل سے نکالی عرض کی یا صاحبقران اب ایک شرط سے لوح دیتا ہون
کہ جب آپ قتل فیروز سے فراغت پائیگا تو لوح مجھی کو واپس دیجیے گا صاحبقران نے کہا خواجہ اتنی تم قیمت
لے چکے اب کیون لوح کا دعوی کرتے ہو خواجہ نے کہا یا صاحبقران مین دو وجہ سے لوح طلب کرتا ہون
ایک تو یہ سبب ہے کہ بعد قتل فیروز لوح بیکار ہے بیکار رکھ کے آپ کیا کرینگے دوسری وجہ یہ ہے کہ مین نے بڑی جانفشانی
سے اس کو پایا ہے یہ میرے پاس ایک سند فتاحی طلسم کی رہیگی ابھی بھی آپہی کا نام ہوگا صاحبقران نے
ہنسی سے کہا اچھا خواجہ بعد قتل فیروز لوح بھی تمکو دیدینگے خواجہ نے صاحبقران کو لوح دی امیر نے لوح کو
دیکھکر چاہا کسی کے سپرد کرین خواجہ نے کہا مجھسے بڑھ کے اسکی حفاظت کوئی نہ کر سکیگا آپ مجھی کو مرحمت
فرمایئے جب ضرورت ہوگی حاضر کرونگا امیر نے کہا خواجہ اب لوح تمھین نہ ملیگی خواجہ نے عرض کی یا امیر مین اُس
لوح کو بڑی جانفشانی سے لایا ہون جیسی حفاظت اسکی مین کرونگا دوسرے سے نہین ہوگی صاحبقران نے
ہنسکر کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو لوح اپنے پاس رکھو خواجہ نے لوح صاحبقران سے لیکر نذر زنبیل کی امیر نے
قیصر صاف باطن کو بلایا کہا بدیع الملک نے کہا تھا کہ قیصر صاف باطن سے کچھ تحقیق کیجیے گا لہذا کس امر کے
واسطے اُنھون نے کہا ہے قیصر نے عرض کی یا صاحبقران شاہزادے نے طلسم نور آگین کے ایک دربند کو
فتح کیا کہ نام اسکا صنم کدہ آذری مشہور ہے وہان کی حکمران ملکہ ناوک افگن تھین یہ اصل مین خاندان اسلام سے
تھین مگر قمقام جادو نے ایسا گمراہ کیا تھا کہ ملکہ کو اپنے مذہب کی کیفیت مطلق نہ معلوم تھی جب بدیع الملک
وہان تشریف لے گئے اور ملکہ کو مسلمان کیا تو برائے فاتحہ مزار نوذرہ اور زنگ نشین ہمکہ یہ والدہ ملکہ ناوک افگن

جادو کا تھا گئے وہان شاہزادے نے ایک اسم اعظم اور ایک لوح اور ایک وصیت نامہ پایا اُس وصیت نامے
مین یہ لکھا تھا کہ ملکہ ناوک افگن تیری زوجہ ہو خدا اسکے بطن سے ایک فرزند عطا فرمائے گا نام اُس فرزند کا
رفیع البخت ہوگا وہ شیر شبستان شجاعت طلسم نور آگین کو فتح کریگا لوح اُسی کے واسطے ہی صاحبقران
یہ کیفیت سُنکر بہت خوش ہوے اُسی روز شب کو بدیع الملک کا نکاح حسب دستور ملکہ ناوک افگن جادو سے
کیا ناظرین والا تمکین کو اس بات کا خیال رہے کہ بطن ملکہ ناوک افگن سے ایک شیر بیشہ ہیجا پیدا ہوگا جو طلسم
نور آگین کو عوض مین خون ناحق ملکہ ناوک افگن کے فتح کریگا مگر ذکر اسکا دفتر آفتاب شجاعت جو بعد
لعل نامے کے ہی اُسمین آئیگا جسوقت ناظرین اُس دفتر کو ملاحظہ فرمائین گے لطف اُٹھائین گے اُسمین
بدیع الملک کے صاحبقرانی کا حال ہی واقعی جو جو طلسم اور جیسی جیسی لڑائیان اُس دفتر مین ہین اُنکی تعریف
امکان سے باہر ہی جہان سے لعل نامہ ختم ہوا ہی وہین سے اُس دفتر کا سلسلہ ملتا ہی بدیع الملک صاحبقران
ہوتے ہین اور امیر خانہ کعبہ جاتے ہین واقعی یہ وہ دفتر ہی جسکا نام تک بڑے بڑے داستان گویون نے
نہین سُنا اگر فضل خدا شامل ہوا اور یہ دفتر جیسا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین گے زیادہ عرض کرنے کی ضرورت
نہین ہی مدعاے تقریر یہ ہی کہ رفیع البخت طلسم نور آگین کو فتح کرینگے مگر ذکر اسکا اس دفتر مین نہین ہی اب کیفیت
صاحبقران کی ملاحظہ فرمائیے کہ جب امیر نے بدیع الملک کا عقد کیا اور اُسکی تہنیت مین کئی روز جلسہ رہا بعد
فراغ امیر نے مرتیخ آفتاب علم کو بلایا کہا اے مرتیخ یہ سلطنت تمھین مبارک رہے کہ سواے تمھارے
اسکا مستحق کوئی نہین ہی تم یہان کی حکومت کرو اور ہمین اب براے تلاش زمرد ثانی اور فیروز جانا ہی مرتیخ
نے عرض کی یا صاحبقران بھلا مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہو کر زندہ رہونگا بدیع الملک
نامدار کا فراق مجھے ہلاک کر ڈالے گا مین چاہتا ہون اس سلطنت کو آپ پر سے تصدق کر کے کسی اور کو دون
اور مین شب و روز غلامی مین حاضر رہون صاحبقران نے بدیع الملک کو بلایا فرمایا کہ تم مرتیخ آفتاب علم کو
سمجھاؤ کہ اپنی سلطنت لے اور بہ عیش و عشرت یہان بسر کرے بدیع الملک نے بھی مرتیخ سے کہا مگر مرتیخ
نے کسیکا کہنا قبول نہ کیا جب صاحبقران مجبور ہوے تو اور ایک شخص کو وہان کا حاکم بنایا اُسی روز فوج
مین بھی اطلاع دی کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین ہم زمرد ثانی کی تلاش مین جاؤنگا لشکر مین جو خبر پہونچی
سفر کی تیاری ہونے لگی صاحبقران نے مرتیخ آفتاب علم کو بلایا کہا اب کس طرف چلنا چاہیے مرتیخ نے
عرض کی زمرد طلسم نہ طاق مین پوشیدہ ہی اگر وہان تشریف لے چلیے تو کیا عجب ہی کہ سب لوگ وہین ملین لوح
بھی وہین ہو اور فیروز ستارہ پیشانی بھی ہو اگر یہ لوگ متفرق ہو گئے ہونگے تو بھی وہان چلکر پتہ معلوم ہو جائیگا
مگر زمرد تو طلسم نہ طاق مین ہی صاحبقران نے فرمایا اب طلسم نہ طاق کی طرف چلنا ضرور ہی اگر اور لوگ
وہان نہونگے تو اُنکا پتہ معلوم ہو جائیگا مرتیخ آفتاب علم نے عرض کی طلسم نہ طاق عجب طلسم ہی وہان کا بادشاہ
اشراق جادو آئینہ پرست کے لقب سے مشہور ہی اُسکے طلسم مین ایک ساحرہ ہی جسکو آئینہ اندام جادو کہتے ہین وہ
ملعون دعوی خدائی کرتا ہی اُسکے فرمانبردار بہت سے دیو ان شہر مین بہت سے طائر بہت سے درندگان
صحرائی بہت سے درخت عجیب الخلقت اُسکا نام لیا کرتے ہین ایک صحرا ہی اُسیکا نام آئینہ اندام سنے
معبد گاہ رکھا ہی جو کوئی اُس مرتد کو خداوند کہتا ہی اور عبادت کرنا چاہتا ہی تو آئینہ اندام اُسکو اُسی صحرا مین بھیج دیتا
ہی صحرا مین بہت سے حجرے پتھر کے بنے ہوے ہین وہ لوگ اُنھین حجرون مین جاکر ٹہلتے ہین

آئینہ اندام ایسا سحر کرتا ہی کہ مبہوت ہو جاتے ہین اُسی غفلت مین شب و روز اس کافر کا نام رٹا کرتے ہین دو وقت اُنکے واسطے کھانا بھیجا جاتا ہی بہت سے لوگ ایسے ہین جنھون اپنے تئین زمین مین دفن کراکے حبس دم کر لیا ہی وہ بزرگان دین مشہور ہین اُنکی مزارون پر میلا ہوتا ہی وہان کے انسان اور حیوان اور درخت اور خاک اور پہاڑ اور دریا سب آئینہ اندام جادو کے سحر سے معمور ہین اگر وہ اشارہ کرے تو دریا تمام طلسم کو غرق کر دے اگر درختون سے اشارہ کرے تو درخت جڑ سے اُکھڑ کر مثل انسان کے کام کرین آئینہ اندام جادو بڑا ساحر زبردست ہی امیر نے فرمایا دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است ؎ اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اُسکو زیر کرینگے مریخ نے عرض کی اے شہریار اُس طلسم کے عجائبات کہانتک عرض کرون ایک گلزار نہ طاق اُس طلسم مین بنا ہی کہ دروازہ اسکا ہمیشہ بند رہتا ہی وہان کے دو حاکم ہین ایک کا نام ایوان جادو ہی دوسرے کا نام کیوان جادو ہی جبسے طلسم بنا ہی وہ دروازہ بند کر دیا ہی نہین معلوم اُسین کیا ہی یہ سننے مین آیا ہی کہ جب طلسم کشا اُس طلسم مین جائیگا اور اہالیان طلسم اُس سے بہت مجبور ہونگے تو وہ دروازہ کھولا جائیگا امیر نے فرمایا واقعی طلسم بہت بڑا ہی مگر خدا مالک ہی دیر تک صاحبقران سے مریخ آفتاب علم طلسم نہ طاق کا ذکر کرتا رہا جب صاحبقران کے اور سردار حاضر ہوئے امیر انسے مخاطب ہوئے مریخ خاموش ہو رہا بدیع الملک نامدار نے آکے عرض کی لشکر مین سب تیار ہین جسوقت آپ تشریف لے چلین گے سب ہمراہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا پیش خیمہ روانہ کرنا چاہئیے بدیع الملک نے عرض کی یہ انتظام بھی ہو چکا کوئی دقیقہ باقی نہین ہی محض آپ کے چلنے کی دیر ہی صاحبقران نے فرمایا شب بھر یہان جشن رہے صبح کو بعد نماز سحر یہان سے کوچ کرین بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا شب بھر جلسہ رہا جب رات گذر گئی اور وقت نماز صبح آیا صاحبقران نے معہ جملہ سردارون کے نماز پڑھی بعد نماز سلاح ذات پر آراستہ کر کے بارگاہ کے باہر تشریف لائے یہان سب سردار منتظر تھے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے لشکر بیحد ا ہمراہ لیکر جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ جس دن سے اُسنے فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثنائی اور بختگان اور تورج کو گمراہ کر کے معبدگاہ مین بھیجا تھا اُس روز سے اشراق جادو اکثر کہا کرتا تھا کہ یا خداوند یہ جو چار بندے آپ کی عبادت کرتے ہین بڑے پاک نفس ہین مین جانتا ہون کہ خداوند کو بھی انکا خیال ہوگا اور بعد انقضائے میعاد عبادت انکے مطالب دلی ضرور بر آئین گے آئینہ اندام جواب دیتا تھا کہ یہ لوگ عبادت کرتے رہینگے اور اُنکے مطالب بر آئین گے جب اُنکو اطلاع کیجائیگی تو ایک بھی صحرائے معبدگاہ سے نکلنا منظور نکریگا اور اپنی جملہ راحتون سے میری عبادت کو اچھا جانے گا کیونکہ اب اُنکے دلون مین کسی طرح کی کدورت باقی نہین ہی بلکہ سبکے قلب صاف ہو گیے اُنکو ذائقہ عبادت سے بڑھکے دوسری چیز مرغوب نہین ہی اور یہ لوگ چند دنون مین بزرگان دین تصور کیے جائین گے بڑے رجوع قلب سے میری عبادت کر رہے ہین اشراق آئینہ پرست بہت کچھ مدح و ثنا کرتا تھا اسی طرح جب مدت دراز گذر ہی تو ایک روز اشراق نے آئینہ اندام جادو سے کہا یا خداوند اب تو مدت عبادت بھی ختم ہو گئی آپ کو لازم ہی کہ فیروز ستارہ پیشانی اور زمرد ثنائی وغیرہ کی مرادِ دلی بر لائے آئینہ اندام نے

اُسنے جاکر کہو اگر وہ جانا قبول کرین تو مین ابھی سامان کر دون وہ جاکر مسلمانون کو قتل کرین اور اگر اُن لوگون کا جی یہان سے جانے کو نچاہے تو مین مسلمانون کو یہین بلالون اور سبکو تباہ و برباد کر دون طلسم فیروزہ کا سب انتظام بھی درست ہوجائے حمزہ بھی قتل ہو اُسکے سردار بھی مارے جائین اشراق آئینہ پرست یہ بات سنکر معبدگاہ مین آیا پہلے فیروزہ ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروزہ آنکھین بند کیے بیٹھا ہی اشراق نے آواز دی فیروزہ نے آنکھ کھولی اشراق کو سلام بھی نہین کیا ہاتھ سے اشارہ کرکے پھر آنکھ بند کرلی مطلب اشارے کا یہ تھا کہ یہان نہ ٹھہرو چلے جاؤ اشراق نے کہا مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہی فیروزہ نے پھر آنکھین کھول دین ہنسکر کہا اے اشراق تمھین خداوند نے میرے پاس کیون بھیجا ہی کیا کام ہی مین اسوقت ایک باغ پرفضا کی سیر کر رہا تھا عجیب عجب باتین حسینون سے ہو رہی تھین اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہی کہ اب اپنے طلسم کی طرف جا چاہتے ہو اور مسلمانون سے اپنا عوض لینا چاہتے ہو یا نہین اگر یہان سے اُٹھنے کو نجی چاہے تو مسلمان یہان بھی آسکتے ہین خداوند بلا سکتے ہین یہین بلاکر سبکو تباہ و برباد کردین فیروزہ نے جواب دیا کہ مین اب طلسم مین نہین جاؤنگا خداوند مسلمانون کو یہین بلاکر اُنکے دل مین نور ایمان اتار دین کہ وہ سب بھی مصروف عبادت ہون اگر نامنظور کرین تو خداوند سبکو جلاکر خاک کردین اشراق نے کہا اے فیروزہ ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا خداوند نے خود فرمایا ہی کہ اگر فیروزہ چاہے تو ہم سابق سے اُسکے طلسم کو بڑھا دین اور سحر مین بھی اُسکو ایسی قدرت عطا فرمائین کہ دنیا مین کوئی ساحر اُسکا مقابلہ نکرسکے اور مسلمانون سے عوض بھی ایسا لین کہ ایک کو زندہ چھوڑین یا سب کے دلون مین نور ایمان پھونک فیروزہ پر آئینہ اندام نے ایسا سحر کیا تھا کہ ہر وقت اِسکو شیاطین کی صورتین نظر آتی تھین اُنھین کو دیکھا کرتا تھا ہر وقت مبہوت رہتا تھا اِسنے اشراق سے کہا خداوند کو اختیار ہی جیسا کچھ وہ میرے حق مین مناسب سمجھین گے وہ کرینگے مجھکو سب سے بڑھکے یہان کے رہنے مین راحت ہی اشراق آئینہ پرست حجرے سے یہ کہتا ہوا باہر آیا کہ واقعی خداوند آئینہ اندام کی بڑی قدرت ہی اِسنے اتنی عبادت کی اسکو ہر وقت باغ اور زنان ماہرو کے نظارے میسر رہتے ہین اب اسکو اپنے طلسم کی بھی پروا نہین یہ کہتا ہوا زمرد ثانی کے حجرے مین آیا دیکھا زمرد برہنہ زمین پر اوندھا پڑا ہی آنکھین بند ہین اشراق کو کچھ ہنسی آئی مگر ضبط کرکے زمرد ثانی کو آواز دی زمرد نے کچھ جواب اشراق نے پھر آواز دی زمرد سیدھا ہوا آنکھین کھولکر اشراق آئینہ پرست کی طرف دیکھا اشراق نے کہا اے زمرد مجھکو خداوند نے تمھارے پاس بھیجا ہی زمرد نے کہا اے اشراق اگر تھوڑی دیر تم اور ٹھہر جاتے تو میرا مطلب دل بر آتا مین عجب کیفیت مین تھا ایک جوان پر قوت مجھسے مصروف اختلاط تھا میرے تمام اعضا کو اُسکے بوجھ سے راحت پہونچ رہی تھی تمنے جو آواز دی مین اُٹھ نہ سکا اور اُس دیا حظ سے کچھ جواب بھی نہ دے سکا جب تمنے دوسری آواز دی تو وہ جوان الگ ہوا مین اُٹھ بیٹھا اشراق نے اپنے دل مین کہا یہان تو عجب عجب باتین سننے مین آئین زمرد نے کہا اب جو کچھ تمھین بیان کرنا ہو جلد بیان کرو کہ مین پھر خداوند کا نام ورد زبان کرون اشراق نے کہا خداوند نے کہا ہی کہ اب زمانہ عبادت گذر گیا اور تم لوگون نے خوب عبادت کی ہم بہت خوش ہوے اب مسلمانون کے حق مین جو چاہو ممکن ہی اگر کہو تو تمھارے ہمراہ لشکر کر دین تم جاکر حمزہ کو گرفتار کر لاؤ خداوند اسکے دل مین بھی نور ایمان اتار دین اگر تمھین وہان جانا ناگوار ہو تو خداوند مسلمانون کو یہین بلالین زمرد بھی سحر کی وجہ سے مبہوت تھا کہا مین نہین جاتا جو خداوند کے مزاج مین آئے وہ کرین مین اب اپنی بقیہ عمر عبادت مین بسر کرونگا

بھلا یہ لطف کہان ممکن ہوگا اشراق نے کہا اے زمرو بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم ایسا کہتے ہو زمرو نے کہا مین یہان بہت راحت سے ہون مجھے اب کسی بات کی ضرورت نہین ہے مین نہین چاہتا کہ مسلمانون سے لڑون اور اپنی عبادت مین خلل ڈالون جیسا خداوند مناسب سمجھین کرین جو کچھ مجھے عالم خواب مین فرما جاینگے اسکو مین منظور کرونگا اشراق آئینہ پرست وہان سے بھی باہر آیا زمرد پھر اسی صورت سے بیٹھ گیا اشراق تورج کے حجرے مین آیا دروازہ کھولا دیکھا تورج آنکھین بند کیے ہوے ناچ رہا ہے اشراق نے تین بار آوازین دین تورج نے آنکھ کھولکر اشراق کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھکر پھر آنکھ بند کرلی اشراق نے پھر بہ آواز بلند کہا اے تورج مجھے خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہے تورج ٹھہر گیا آنکھین کھولکر اشراق جادو سے کہا کیا حکم ہے اشراق نے کہا خداوند نے اس غرض سے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے کہ اب مدت عبادت تم لوگونکی ختم ہوئی اور خداوند تم سب سے بہت راضی ہین لہذا مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تورج نے کہا اب ہمین کسی کے حق مین کچھ درکار نہین ہے ہم اپنی عمر عبادت مین صرف کرینگے اس مین ہمکو بڑے بڑے لطف حاصل ہوتے ہین اس وقت بھی ایک محفل مین بہت سی نازنینان مہرسیما جمع ہین شغل شراب ہو رہا تھا مین نشہ شراب کی وجہ سے بہک رہا تھا نازنینان محفل میرے گلے مین باہین ڈالکر سنبھالتے تھین مین اور زیادہ بہکتا تھا تمنے بہت سی آوازین دین جب مین نے خداوند کا نام سنا تو آنکھ کھولی اگر تم نام خداوند کا نہ لیتے تو مین ہرگز آنکھین نہ کھولتا اشراق آئینہ پرست نے کہا تمنے جس مراد کے واسطے عبادت اختیار کی تھی وہ مراد تمھاری برآئی اب تم کیون اتنی تکلیف گوارا کرتے ہو تورج نے جواب دیا یہ تکلیف ہمکو سو راحتون سے زیادہ ہے ہم عبادت کبھی ترک نکرینگے اشراق نے کہا کیا حکم خداوند بھی نہ مانوگے تورج نے جواب دیا کہ اگر خداوند ہمسے فرمائینگے تو ہم اُنکا حکم بسر وچشم بجالائینگے اشراق اُس حجرے سے بھی باہر آیا دروازہ بند کیا بختگان کے حجرے مین گیا دیکھا بختگان رو رہا ہے اشراق نے آواز دی بختگان نے آنکھ نہ کھولی پھر اشراق نے کہا اے بختگان مجھکو خداوند نے تیرے پاس بھیجا ہے بختگان نے جلدی سے آنسو پوچھ ڈالے آنکھین کھول دین اشراق کو سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہے اشراق نے کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ اب مدت عبادت ختم ہوگئی مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو بختگان نے کہا مین نے اس واسطے خداوند کی عبادت نہین کی تھی کہ مین مسلمانون کو سزا دلاؤن اشراق نے کہا پھر تمھاری کیا مراد ہے بختگان نے جواب دیا کہ میری کچھ نہین مراد ہے مین بھی چاہتا ہون کہ ہمیشہ مصروف عبادت خداوند رہون مجھے بڑے بڑے حظ ملتے ہین ابھی مین ایک نازنین کے پاس بیٹھا تھا اُسکا دوسرا یار آیا اُسنے مجھکو خوب مارا اُس نازنین کو لیکر چلا گیا مین رو رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ نازنین پھر میرے پاس آجاتی ہین ہنسنے لگتا ہے جی چاہتا نہین ہے مین بقیہ عمر اپنی عبادت مین خداوند کے صرف کرونگا اشراق سبکی تقریر سنکر دنگ ہوگیا بختگان کے حجرے سے بھی باہر آیا آئینہ اندام کے پاس گیا کہا یا خداوند آجتک مین نے آپ کی قدرت اچھی طرح سے نہین دیکھی تھی مگر آج امتحان کامل ہوگیا جو لوگ مصروف عبادت ہین انکی تو عجب عجب حالتین ہین ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ کوئی آکر مخل نہو سب اپنے اپنے رنگ مین ہین آئینہ اندام نے کہا اشراق تو نے کیا دیکھا ہے میری قدرت کی سیر کون کر سکتا ہے اشراق نے کہا اے خداوند جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت درست ہے مین نے پہلے فیروز سے جاکر ملاقات کی اُسکو عجب حالت مین پایا اُس سے کہا کہ تمھین اب کیا درکار ہے مسلمانون سے

اپنا عوض لو تمھاری مراد۔ آئی مدت عبادت تمام ہو گئی یہ سنکر فیروز نے کہا مین کچھ نہین چاہتا خداوند کو اختیار
ہی جو چاہین کرین مین تجرے سے باہر نہ جاؤنگا بقیہ عمر اپنی اسی حجرے مین بسر کرونگا مجھے یہان عجب
عجب کیفیتین نظر آتی ہین یا خداوند مین مجبور ہو گیا اسی طرح ہر ایک کے حجرے مین سب کو عجب حالت
مین دیکھا جس سے کہا اب تمھاری عبادت تمام ہو گئی کیا چاہتے ہو سبنے یہی جواب دیا کہ ہم کو کچھ مال دنیا نہین
درکار ہی یہی چاہتے ہین کہ اپنی بقیہ عمر خداوند کی عبادت مین صرف کرین آئینہ اندام جادو نے کہا ای اشراق
اب چند دنون مین یہ لوگ بزرگان دین مانے جائین گے اور اگر مین اُسی وقت اُنکے ہمراہ لشکر بھی کر دیتا
تو یہ لوگ جب مقابلۂ مسلمانان مین جاتے تو غرور ان سب کے حد سے زیادہ بڑھ جاتے پھر مجھے
ان لوگون کا گرفتار کر لینا واجب ہوا اور اہل اسلام کیسے شجاع ہین اور اپنے خداے نادیدہ کو کیسا
مانتے ہین کبھی کوئی کلمہ تکبر کا اُنکی زبان سے نہین نکلتا اسی وجہ سے ہم بھی اُنکو ہر جگہ سرفراز رکھتے ہین جب
وہ ہمارے یہان آئین گے تو ہم اُنکے دلون مین نور ایمان اتار دین گے کہ وہ لوگ بھی شریک ایمان
ہو جائین اُن سب کے مراتب اپنے زیادہ کرینگے منتظم خدائی اُن لوگون کو قرار دین گے اگر یہ لوگ
اُنسے لڑنے کو جاتے تو ہم اُنھین کی مدد کرتے اُنکو شکست ہوتی یہ لوگ پھر یہان آتے وہ لوگ تعاقب
کرتے یہان بھی آکر طلسم کو تباہ و برباد کرتے یہ اُن لوگون سے لڑکر فتحیاب نہوتے اس وجہ سے
ہمنے انکو اپنی عبادت مین ایسا محو کر دیا کہ انکو اب کسی بات کی ضرورت نہین رہی اور یقین ہی مسلمان بھی
یہان نہ آئین مگر میرا ارادہ ہی کہ اُن لوگون کو بزور قدرت یہان بلالون اور سب کے دلون مین نور
اتار دون اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ اُنکے مرتبے بڑھائے گا تو پھر میری عزت خاک مین
مل جائیگی آئینہ اندام نے کہا ای اشراق تمھین اپنا قائم مقام کرکے مین سبکی نظرون سے معدوم
ہو جاؤنگا تم اُن سے سب کام لینا اشراق بہت خوش ہوا تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے
باتین کرتا رہا جب دیر ہوئی آئینہ اندام نے ای اشراق اب فرشتون کے آنے کا وقت ہی تم یہانسے
چلے جاؤ ورنہ اُنکی صورتین دیکھکر دہل جاؤ گے اشراق نے کہا یا خداوند مین ابھی جاتا ہون آپ
فرشتون کو میرے سامنے نہ بلائیے گا یہ کہکر اشراق وہان سے روانہ ہوا اپنی بارہ دری مین آیا وزرا کو
بلایا کہا اس وقت سے خداوند کی قدرت دیکھی کمال تعجب ہوا واقعی جو جو قدرتین ہمارے خداوند مین ہین
آجتک کسی مین نہین دیکھین اس وقت مجھسے خداوند نے کہا کہ اب مین عنقریب سبکی نگاہون سے معدوم
ہونگا اور تمھین اپنا قائم مقام کرونگا اہل اسلام کو بزور قدرت یہان بلاؤنگا اُنکے دلون مین نور ایمان اُتارونگا
سب کو منتظم قدرت قرار دونگا ایک بات اُن لوگون مین ایسی ہی جو قدرت کو پسند ہی وزرا نے کہا
مسلمانون مین کیا بات ہی اشراق نے کہا اُن لوگون مین غرور نہین ہی اور جراءت مین سب یکتا ہین مگر ابھی تک
خداوند سے واقف نہین جس دن خداوند اُنکے دلون مین نور ایمان اتار دینگے اُسی دن سب صاحب ایمان
ہو جائین گے وزرا نے کہا واقعی یہ بات تو بہت صحیح ہی کہ اہل اسلام مین غرور نہین ہی اور شجاعت اُنکی
بہت کتابون سے دیکھی آجتک وہ لوگ کسی سے زیر نہین ہوے بلکہ بڑے بڑے ساحرون کو
جراءت سے قتل کیا اشراق نے کہا جبتک خداوند نور ایمان اُنکے دلون مین نہ پیدا کرینگے
وقت تک سجدہ بھی کرنا محال ہی وزرا نے کہا تو وہ لوگ بہ ارادہ جنگ یہان آئینگے

اشراق نے کہا اگر جنگ کے ارادے سے آئین گے تو کیا خوف ہی خداوند فوراً اُن سبکے دلون مین نور ایمان
اتار دینگے جنگ سے باز آکے خداوند کو سجدہ کرینگے وزرا نے کہا دیکھا چاہیے کہ وہ لوگ کسطرح یہان
آتے ہین اشراق نے کہا ابھی خداوند نے ارادہ کیا ہی اگر مین زور دونگا تو یقین ہی جلد بلا لین وزرا نے
کہا اچھی بات ہی جب وہ لوگ آئینگے تو خداوند آپ کو اپنی جگہ پر مقرر فرمائینگے اشراق نے کہا مین اسکو
زیادہ تر خداوند سے نہین کہہ سکتا ایسا نہو آنکھین یہ خیال پیدا ہو کہ مین نے جو اسکو اپنا قائم مقام مقرر
کرنے کے واسطے تجویز کیا ہی اس سبب سے یہ بار بار مجھسے ایسی باتین کرتا ہی مین اب خداوند سے
نہ کہونگا اشراق وزرا سے یہ باتین کر رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا ایک لشکر عظیم آتا ہی مگر سب لوگ
اس لشکر کے مسلمان ہین اشراق نے وزرا سے کہا خداوند کو بھی اس امر کا خیال آگیا میرے سامنے کہا تھا
کہ اب میرے پاس فرشتے آئین گے تم چلے جاؤ مین خائف ہو کر چلا آیا مگر خداوند نے فرشتون سے حکم کیا ہوگا
کہ جا کر مسلمانون کو لاؤ نہین معلوم کس ارادے سے آتے ہین ہرکارون نے کہا اُنکے ہمراہ پہلوان ایسے ایسے
ہین جو آجتک نگاہ سے گذرے نہین آپ کے یہان موجود ہین مگر اس قدر قوی الجثہ نہین ہین اشراق
نے کہا مین تھوڑی دیر کے بعد پھر خداوند کے پاس جاؤنگا اور اُنسے یہ کیفیت بیان کرونگا سب حال
معلوم ہو جائیگا اگر جنگ کے ارادے سے آتے ہونگے تو خداوند ہم سے بیان کر دینگے اور اگر سجدہ
کرنے آتے ہونگے تو معلوم ہو جائیگا وزرا نے کہا ہرکارون کے بیان سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بعزم جنگ
آتے ہین کیونکہ اُنکے ہمراہ بہت سے پہلوان ہین اور سامان حرب وضرب بھی درست ہی اشراق نے
کہا اس طور سے وہ لوگ ہمیشہ رہتے ہین یہ کہکر اپنی جگہ سے اُٹھا آئینہ اندام کے پاس گیا اپنی اطلاع
کرائی آئینہ اندام نے کہا ابھی تو اشراق میرے پاس سے گیا تھا ابھی کیا ضرورت لاحق ہوئی جو ابھی پھر
چلا آیا ہرکارے جو اسکے پاس اطلاع کرنے کو گئے تھے اُنھون نے کہا اس وقت شہنشاہ کے چہرے
سے آثار خوف پیدا ہین آئینہ اندام نے کہا بلاؤ ہرکارے باہر آئے اسپنے ساتھ اشراق کو اندر
لے گئے اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق ابھی تو تو میرے پاس سے گیا تھا ابھی
کیا ضرورت لاحق ہوئی جو چلا آیا اشراق نے کہا یا خداوند اہل اسلام تو بہت قریب آگئے یہ سنکر آئینہ اندام
دنگ ہو گیا دل مین تو ہراس پیدا ہوا مگر اشراق کے ظاہر مین اسنے کہا کہ مین نے ابھی فرشتون
سے کہا تھا کہ اُن لوگون کو جس طرح بن پڑے اس طرف پہونچا دو فرشتون نے زمین کی طنابین کھینچ
دین وہ لوگ اس طرف آگئے اب تجھے کیا خوف ہی خوشی کرنے کا محل ہی جسوقت وہ لوگ یہان آئینگے
دو ایک مرحلون پر لڑینگے پھر مین اُنکے دل مین نور ایمان اُتار دونگا سب آکر مجھے سجدہ کرینگے
مین اُنکو مہتمم قرار دیکر تجھے اپنا قائم مقام کرونگا اشراق نے کہا یا خداوند اسی وقت اُنکے دلون مین
نور پیدا کر دیجیے کیون دو ایک مرحلون پر لڑائی پڑے آئینہ اندام نے کہا اس واسطے
دو ایک مرحلون پر اُن لوگون سے جنگ ہونا اچھا ہی کہ طلسم بھر مین سب اُنکی جرأت سے بھی آگاہ ہو جائین
کبھی کوئی شخص اُنکے آگے سر نہ اُٹھا سکے اشراق نے کہا یا خداوند آپ کو اختیار ہی جو مزاج
مبارک مین آئے آپ کرین ہم امور قدرت مین دخل نہین دے سکتے آئینہ اندام نے کہا آخر اپنا نقصان
بیان کرو اشراق نے کہا یا خداوند خوف یہ ہی کہ جب مرحلہ جات پر لڑائی پڑے گی تو ضرور ساحران

قتل ہونگے اور مرحلے برباد ہونگے اُنکے آباد کرنے مین کیسی دقت ہوگی آئینہ اندام نے کہا ای اشراق
تو یہ نہین سمجھ سکتا کہ مین ایک اشارے مین سو مرحلے اُس سے اچھے بنادونگا اشراق نے جواب دیا
کہ اسی وجہ سے مین نے کچھ نہین کہا مگر یا خداوند مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچنے پائے آئینہ اندام نے کہا بھلا تم تک
اُن لوگون کی رسائی کیونکر ہوگی بڑے تعجب کی بات ہی کہ تو ساحر ہوکر غیر ساحر سے اس قدر خائف ہی اشراق
نے کہا مین اُنسے نہین ڈرتا ہون بلکہ آپ کی ذات کا خوف ہی اگر آپ نہ چاہین گے تو مجھے کسی قسم کا گزند نہ پہونچیگا
آئینہ اندام نے کہا تم کسی قسم کا خوف نکرو جو بات ہوگی وہ مرحلہ جات پر ہوگی تمسے کوئی مطلب نہین ہے
اشراق وہان سے واپس آیا پھر اپنے وزرا سے صلاح کرنے لگا وزیرون نے کہا آپ کو انتظام
ضرور کرنا چاہیے جتنے مرحلے ہین اُنپر سحر کو زور دیجیے راستہ بند کیجیے اشراق نے کہا مین نے اسکی
نسبت خداوند سے دریافت نہین کیا ہرکارون نے کہا کل تحقیق کیجیے گا ابھی تو وہ لوگ بہت دور
ہین یقین ہی دو تین روز کے بعد سرحد پر پہونچین اشراق نے کہا مین علی الصباح جب خداوند
کے سجدے کے واسطے جاؤنگا تو اس امر کو بھی ضرور تحقیق کرونگا وزرا بھی اسکے بہت خائف ہوے
اشراق اسی فکر مین شب بھر جاگتا رہا جب صبح ہوئی تو اپنے وزرا سے کہا مین اس وقت خداوند کے
پاس جاتا ہون تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو جس بات کو مین خداوند سے عرض کرون تم سب اُسکی تائید
کرنا وزرا بھی اسکے ہمراہ ہوے اشراق آئینہ پرست آئینہ اندام جادو کے پاس آیا پہلے تو اس
گمراہ نے سجدہ کیا پھر ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا اے اشراق کیا کہتا ہی اشراق
نے کہا یا خداوند اب مجھے کیا حکم ہی مین مرحلہ جات پر اہتمام کرون راہ طلسم معدوم کردون آئینہ اندام
نے کہا بہت اچھی بات ہی جتنے راستے اس طلسم کے ہین اُن سبکو نظر مردم سے معدوم کر دے اور جسقدر
مرحلہ جات ہین اُنپر اپنے سحر کو زور دے بلکہ مین بھی دو ایک مرحلون کو سحر سے معمور کرونگا بعض مرحلون
کو سحر بند کر دونگا کہ وہان جو کوئی جائے گا وہ ضرور دھوکا کھائے گا اول تو یہ بات ہی کہ خدا پرستون کے
پاس جو تحفہ جات ہین اُنکو اپنے قبضے مین کرنا چاہیے جبتک اُنکے تحفہ جات اُنکے پاس رہین گے
اس وقت تک وہ کسی کے روکے نہ رکین گے اور جب تحفہ جات اُنکے قبضے سے نکل جائین گے
تب وہ گرفتار ہونگے اشراق نے کہا یا خداوند آپ مجھکو یہ حکم دین کہ مین پورا پورا بندوبست کرون
اور اُنسے بہت اچھی طرح مقابلہ کرون تب میرے دل سے خوف جاتا رہے وہ لوگ کیا چیز ہین
جو گرفتار نہ ہونگے لاکھ اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین مگر میرے آگے کسی کی حقیقت نہین ہی جب
چاہونگا اُنکے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرونگا آئینہ اندام نے کہا اگر تم اُنکو گرفتار کرکے میرے
پاس لاؤ تو مین تمھین اسی وقت اپنا قائم مقام قرار دیکر نظر مردم سے پوشیدہ ہوجاؤن اشراق نے کہا
آپ تو اُنکی مدد نہ فرمائین گے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز اُنکی مدد نکرونگا اشراق نے کہا اب ایک
بات کا اور امیدوار ہون آئینہ اندام نے کہا مین ضرور تمھاری خوشی کرونگا جو بات چاہتے ہو ظاہر کرو
اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ زہرہ ثانی اور فیروز ستارہ پیشانی اور تورج اور بختگان کو بھی حکم
ہوجائے کہ وہ لوگ میرے پاس موجود رہین کیونکہ ان لوگون کے سبب سے خدا پرستون کے مزاج
کی کیفیت معلوم ہوتی رہیگی ان لوگون نے بہت دنون اُنسے جنگ کی ہی اُنکی ترکیبون سے بہت

اچھی طرح واقف ہین آئینہ اندام نے اسی وقت جھولی مین ہاتھ ڈالا ایک پھول سرخ رنگ کا نکالا اشراق
جادو کو دیکر کہا جس جس کو اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتا ہی یہ پھول اسکو سنگھا دینا یقین ہی وہ پھر حجرے مین
نہ ٹھہرے گا اور اگر یہ پھول کچھ اثر نکرے تو مجھے اسی وقت اطلاع دینا مین اور ترکیب کرونگا سب عبادت
میری ترک کر کے تمھارے ساتھ آنے پر راضی ہوجائینگے اشراق وہان سے اٹھا معبد گاہ مین
آیا پہلے فیروز ستارہ پیشانی کے حجرے مین گیا دیکھا فیروز آنکھین بند کیے ہوے سر جھکاے بیٹھا ہی
اشراق نے قریب آکے وہ پھول سنگھایا فیروز کو ہوش آیا اشراق کو جھک کر سلام کیا کہا اب تو
میری عبادت کے دن پورے ہوے مگر ابھی تک خداوند نے کسی قسم کا انتظام نہین کیا اشراق
یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا کہا اے فیروز کیا تمھین یہ خیال ہی کہ خداوند نے کوئی بات نہین کی فیروز نے
کہا اگر کوئی بات ہوتی تو میرے سامنے آتی اشراق نے کہا مسلمان یہان آ گئے خداوند نے ایک بار
اور مجکو تمھارے پاس بھیجا تھا مگر تمپر ایک ایسی حالت طاری تھی جسکی سبب سے تمنے کوئی بات عقلمندی
کی نہین کی مین نے خود تمسے یہ بات پوچھی کہ اب تم مسلمانون کے حق مین کیا چاہتے ہو تمنے جواب دیا
کہ مین کچھ نہین جانتا مطلب میرا یہ ہی کہ بقیہ عمر اپنی عبادت مین خداوند کی صرف کرون یہان مجکو بڑے
بڑے لطف حاصل ہوتے ہین فیروز نے کہا مجھے وہ دن بھی یاد ہی مگر مین نے ایک سبب سے کہا
کہ اس دن تک ایک شخص میرے پاس آکے کہہ جاتا تھا کہ ابھی تمھاری عبادت کی مدت ختم نہین ہوئی
اسوقت ایک شخص نے مجھسے آکے کہا اے فیروز آج مدت ختم ہوگئی اور اب وہ سامان جو تجھکو
نظر آتے تھے اب نہ دکھائی دینگے مین مجبور ہوگیا بہت بہت چاہا کہ پھر وہی سامان نظر آئین مگر کچھ بھی
نہ دکھائی دیا اسی خیال مین آنکھین بند کیے بیٹھا تھا کہ تمنے پھول سنگھایا پھول کے سونگھتے ہی ان
چیزون کے دیکھنے کی خواہش بھی دل سے جاتی رہی اب دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے طلسم کو
قبضہ خداپرستان سے نکالون اور ہر ایک خداپرست کو زندہ نہ چھوڑون اشراق نے کہا یہ سب اعجاز خداوند کا
ہی کہ پل بھر مین تمھارے مزاج کی کیا کیفیت کردی فیروز نے کہا مین خداوند کو تصدیق دل مانتا ہون
یقین ہی کہ میری مدد بھی خداوند ضرور کرینگے اشراق نے کہا خاص تمھین لوگون کے واسطے خداوند نے
یہ انتظام کیا ہی ورنہ انھین کیا ضرورت تھی جو اسقدر کوشش کرتے اور مسلمانون کو اس طرح یہان
بلاتے فیروز نے کہا یہ بھی مجھکو معلوم ہی مگر اب حکم بختہ ہی کہ مین اس حجرے سے باہر آؤن اشراق
نے کہا اب تم میرے ہمراہ چلو اور جنگ مین تمسے صلاح لینا ہی فیروز ستارہ پیشانی نے کہا جو سب سے
بڑھ کے مزاحمدان خداپرستان ہی اور جسکی وجہ سے یہ جنگ شروع ہوئی اسکو بھی تو ساتھ لینا ضرور ہی اشراق
نے کہا مین سبکو اسی وقت اپنے ہمراہ لے جاؤنگا فیروز حجرے کے باہر آیا اشراق زمرد ثانی کے
حجرے مین گیا زمرد کو دیکھا خاموش ایک کونے مین بیٹھا ہی اشراق نے وہ پھول زمرد کو بھی سنگھایا
اسکو بھی ہوش آیا اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیا زمرد نے کہا اب تو مدت عبادت
ختم ہوگئی ابھی ایک شخص نے آکے مجھکو اطلاع دی تھی اشراق نے کہا مین اسی واسطے تمھارے
پاس آیا ہون خداوند نے سب خداپرستون کو بلا لیا ہی اب کچھ انتظام جنگ کرنے کی ضرورت ہی لہذا
تمھارا چلنا ضرور ہی کیونکہ تم خداپرستون کے طریقہ جنگ سے ماہر ہو اور انکی عادتین تمھین معلوم ہین

زمرد نے کہا بختگان کا ہونا ضرور ہی جبتک بختگان نہوگا انتظام جنگ نہوسکیگا اشراق نے کہا مین سبکو
اسی وقت اپنے ہمراہ لیتا ہون تم چلو زمرد حجرے سے باہر آیا اشراق نے بختگان کے حجرے مین جا کے
دیکھا اسکو بھی ایک گوشے مین خاموش بیٹھا پایا پھول سنگھایا بختگان بھی ہوشیار ہوا اشراق کو سلام
کیا اشراق نے جواب سلام دیکر اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا نوبرج کے حجرے مین جا کر اسکو بھی پھول سنگھایا
نوبرج بھی ہوشیار ہوا اسکو بھی اشراق نے اپنے ہمراہ لیا وہان سے اپنے مکان کی طرف چلا بارہ دری مین
آ کے سبکو بڑی عزت و حرمت سے بٹھا کے وزرا کو بلایا جب سب جمع ہوئے تو اشراق زمرد کی طرف
مخاطب ہوا کہا اے زمرد ثانی تم سے بہتر کیفیت خدا پرستون کی کوئی نہین جانتا ہی اب تمہاری کیا رائے
ہی خدا پرست ہنوز سرحد طلسم تک نہین پہونچے ہین یہ تو مجھکو یقین کامل ہی کہ جب وہ سرحد تک آئین گے
تو ضرور زک اُٹھائین گے مگر اُنکے پاس تحفہ جات موجود ہین اُنکے سبب سے گزند کم پہونچیگا اب
تمہاری کیا رائے ہی مین اس طلسم کے راستون کو معدوم کر دون یا سب دروازے کھلے رہنے دون
جب خدا پرست طلسم کے اندر آ لین اُس وقت راہ فرار اُنکی مسدود کر دی جائے اور اُنکو لڑ بھڑا کر میرے
لشکر کے لوگ مقید کر لین زمرد نے کہا جب خدا پرست سرحد طلسم پر پہونچینگے تو تمہارے نام نامہ روانہ کرین گے
جیسا کچھ اُسکا مضمون ہوگا اُسکے موافق کار روائی کرنا اشراق نے کہا مین چاہتا ہون کہ راہین طلسم کی
بند کر دی جائین کہ وہ لوگ آنے نہ پائین اگر یہان آ جائین گے تو تحفہ جات کے سبب سے ضرور فساد
برپا کرینگے اور ابھی مین بھی دخل نہین دونگا اور خداوند تو بالکل نہین بولین گے جب مسلمانون کی بدعت
حد سے بڑھ جائیگی اُس وقت مین دخل دونگا اگر میری مدد سے بھی وہ لوگ نہ رکین گے تو خداوند شاید دخل
دین اور اُنکو گرفتار کر لین زمرد نے کہا آخر تم ابھی سے اسکی کوشش کیون نہین کرتے ہو اشراق نے کہا
ابھی سے مین کوشش کیا کرون بہت سے ساحر میرے ملازم ایسے ہین جو ایک اشارے مین خدا پرستون کو
گرفتار کر لینگے فیروز نے کہا یہ خیال نہ کرنا اہل اسلام کے ہمراہ بہت سے لوگ ساحر بھی ہین اور ساحرہ بھی
ایسے ہین جنکو ہر ایک سحر سے زیر نہین کر سکتا ہی اپنے زمانے کے سامری و جمشید ہین اشراق نے کہا سحر کا
نامہ تو کس ساحر کی مجال ہی جو اس طلسم کے ادنے ساحر سے بھی مقابلہ کر سکے اور کون کون ساحر ہین مین اُنکے
نام بھی سننا چاہتا ہون فیروز نے کہا مریخ آفتاب علم جسکے پاس ایسے ایسے تحفہ جات سحر موجود ہین جو بڑے
بڑے ساحران نامی کو میسر نہین اشراق نے کہا مریخ کیا کر سکتا ہی ایک اشارے مین سحر فراموش
ہو جائیگا فیروز نے کہا علاوہ اُسکے جسقدر ساحران نامی صاحبقران کے ہمراہ ہین وہ سب نامی و گرامی ہین
بہت سے بادشاہان طلسم ہین اور خود حمزہ ثانی صاحب اسم اعظم ہی حرز ہیکل اُسکے پاس ہی سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہی اور
سرداران امیر ہین بعض بعض اُنمین ایسے ہین کہ اُنپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اشراق نے کہا اُن لوگون کے پاس
تحفہ جات ہونگے وہ تھوڑی دیر مین چھین لیے جائینگے فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق مین جسقدر کہتا ہون اُسکے
خلاف نہ کرو یہ نہ سمجھو کہ مین سحر مین طاق ہون اور مجھسے کوئی سحر مین مقابلہ نہین کر سکتا ہی دیکھو غرور خداوند کو
بھی ناپسند ہی ایسا نہو کہ اسی کی وجہ سے کچھ خرابی پیدا ہو اشراق نے کہا مین یہ کلمات غرور کے نہین
کہتا ہون بلکہ جو امر واقعی ہی وہ بیان کرتا ہون اسمین تم شک نہ لاؤ اور ان امور مین دخل نہ دو مین نے صرف
طریقہ جنگ خدا پرستان تحقیق کرنے کے واسطے تمکو بلایا ہی میری یہ غرض نہین ہی کہ تم مجھکو رائے ہی

دو اور سب باتین ہین بہت اچھی طرح سے انجام دونگا فقط تم انکی ترکیبین مجھکو بتادو فیروز نے کہا جو امر تھا وہ ہین نے
تم سے کہدیا اب تمھین اختیار ہی اگر میری رائے کے خلاف کروگے تو بڑی دقت پڑیگی اگر میرا کہنا قبول کروگے
تو مسلمانون سے بہت اچھی طرح لڑوگے اور اُنپر غالب آوگے بختگان نے کہا اے شہنشاہ فیروز آسنے
جو بات بیان کرنے کی تھی وہی چھوڑ دی اشراق نے کہا ای بختگان کیا بات ہی تم بہ نسبت فیروز کے زیادہ
واقف ہو اگر کوئی بات فیروز نے نہ بیان کی ہو تو تم کہدو بختگان نے کہا لشکر اسلام مین عیار آفت روزگار
ہین اُنکے ہاتھ سے بچنا بہت مشکل ہی اور وہ ضرور عیاری کرتے ہین اشراق نے کہا ای بختگان ایسی باتین
نہ کہو یہ اور لوگ خیال کرین مجھے اور میرے ملازمین کو عیارونکا خوف نہین اور یہان جو عیار موجود ہین اُنکا
مثل روے زمین پر خداوند آئینہ اندام نے خلق نہین کیا ایک لشکر عیارون کا یہان موجود ہی اگر کسی وقت
مہلت ہوگی تو آپ انکے کمالات تحسین دکھائینگے اگر تمنے عیاران اسلام مین بھی وہ باتین دیکھین ہون تو
مجھسے بیان کرنا بختگان نے کہا اے شہنشاہ اشراق اس فرمانے کو آپ کے مین ہرگز تسلیم نہین
کرونگا کیونکہ عیاران اسلام سے بڑھ کے دنیا مین کوئی عیاری نہین کرسکتا ہی وہ عیاری نہین کرتے اعجاز
دکھاتے ہین آپ کے یہانکے عیار کیا اُن لوگون کا مقابلہ کرسکینگے اشراق نے کہا اس بات کو مین
یقین نہین کرسکتا فیروز نے کہا اے شہنشاہ اشراق بختگان نے جو کچھ کہا یہ بہت سچ ہی اور جسقدر آنکی
تعریف بیان کی بہت کم بیان کی آپ کے یہان عیارون کی مجال نہین جو اُنکا مقابلہ کرسکین خصوصاً اُنمین
ایک عیار جسکا نام مین نہین لے سکتا ہون اگر اُسکو خداے عیاران کہین تو زیبا ہی اُسکی عیاری نہین واقعی
کرامات ہی بعض وقت تو اُسپر بھی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اُسمین یہ بھی قدرت ہی کہ نظر مردم سے غائب ہوجاے
جسکی صورت چاہے بن جائے مثل ساحرون کے تخت پر سوار ہوکر تخت کو بروے ہوا بلند کرے علم
موسیقی مین ایسا آجتک نہین سنا علاوہ علم موسیقی کے جملہ علوم و فنون مین طاق ہی اُس سے بہتر دنیا مین
کوئی عیار نہ ہی نہ ہوا ہی اور نہوگا ہان اُسی کے نسل مین جو لوگ ہین وہ عیاری مین اُسکے قدم بقدم ہین
مگر وہ باتین حاصل نہین اشراق نے کہا اُسکا نام کیا ہی بختگان نے فیروز سے کہا کہین نام نہ لیجیے گا
جو آفت آجاے اشراق اس بات کو سنکر متعجب ہوا فیروز سے کہا اُسکا نام لینے مین کیا قباحت ہی بختگان
بول اُٹھا اب ذکر کو طول نہ دیجیے کیونکہ جب کوئی اُنکا خیال کرتا ہی تو وہ اُس طرف منھ کرتے ہین جب اُنکا
ذکر کیا جاتا ہی تو وہ اُس طرف روانہ ہوتے ہین جب کوئی اُنکا نام لیتا ہی تو وہ آکر موجود ہوتے ہین پھر اُنکا
آنا اور قیامت کا برپا ہونا محفل مین سب کی مرمت ہوتی ہی اشراق جادو اس ذکر کو سنکر بہت ہنسا کہا اے
بختگان تم لوگ اسقدر خدا پرستون سے خائف ہو اور اتنا رعب اُن لوگون کا تمپر غالب ہی کہ ایسی خلاف
قیاس باتین کہتے ہو بختگان نے جھلا کے جواب دیا آپ بھی اس طرف تشریف لاے ہین جب آپ سے سابقہ ہوگا
تو اُنکی کیفیت معلوم ہوجائیگی اشراق نے کہا ایک ادنی عیار میرے یہان کا اُسکو گرفتار کریگا
بختگان نے کہا مین ایسی باتون کا اعتبار نہین کرتا آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپنے
وہ کتابین ابھی ملاحظہ نہین فرمائین ہین جنمین اُن لوگون کے تذکرے لکھے ہین انھین عیارون کی
کیفیت اگر ملاحظہ فرمائیے تو سکتا ہوجاے اشراق نے کہا اے بختگان میرے یہان کے عیارون کی
کیفیت اگر تم دیکھو تو اور بھی زیادہ تعجب کرو بختگان نے کہا مین اُنکی کیفیت بیان کرتا ہون آپ

آنکی کیفیت بیان فرمایئے اشراق نے کہا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آج میرے ہمراہ چلو جہان سب عیاران طلسم رہتے ہین مین تمہین اُنکی عیاریون کی کیفیتین دکھادون بختگان نے فیروز کی طرف دیکھا فیروز نے کہا اچھی بات ہی مین بھی عیارون کی کیفیت دیکھنے چلونگا زمرد نے کہا مین بھی بہت شائق ہون تورج بھی چلنے پر آمادہ ہوا اشراق نے کہا اگر آپ لوگون کو ایسا ہی شوق دید ہی تو مین ابھی چلتا ہون انکے کمال آپکو دکھاتا ہون فیروز بھی راضی ہوا بختگان نے بھی تائید کی اشراق اُٹھا سب کو ساتھ لیکر لشکر عیاران مین پہونچا سب نے دیکھا کئی سو عیاران طرار لباس عیاری سے آراستہ ہوکر ایک میدان وسیع مین دوڑ رہے ہین بختگان نے جو عیارون کو دیکھا کہا اے شہنشاہ انکے دوڑنے کی کیا وجہ ہی اشراق نے جواب دیا کہ اُنھون نے یہ مشق بہم پہونچائی ہی تیز روی مین کوئی انکا مقابلہ نہین کرسکتا ہی اگر ایک ماہ تک برابر دوڑین تو بھی اُنکے پانون نہ تھکین بختگان نے کہا یہ تو تعجب کی بات نہین ہی عیاران اسلام کے برابر یہ لوگ نہین دوڑ سکتے اشراق نے کہا اے بختگان تم اپنی بات بالا کرنا چاہتے ہو اسوقت تو جو کچھ تم کہوگے مین قبول کرونگا مگر جب مقابلہ پڑے گا تو کیفیت معلوم ہوجائے گی بختگان نے کہا اب مین اُن لوگون کی تعریف آپ کے سامنے نکرونگا اشراق نے عیارون کو بلاکر کہا کچھ اپنے ہنر دکھاؤ جسنے اپنے ہنر دکھائے بختگان و فیروز و تورج و زمرد سبکی زبان سے یہی نکلا کہ سرداران اسلام کے جو عیار ہین وہ ایسے کہین بڑھ کے کمال رکھتے ہین اشراق خاموش ہوا فیروز نے کہا اب انکے کمالات دیکھنے کچھ حاصل نہین ہی چلکر مرحلہ جات کو درست کیجیے اور جو جو انتظام جنگ ہو اُسکو اچھی طرح انجام دیجیے اشراق نے کہا ہی فیروز مین ابھی چلتا ہون یہ کہکر سبکو اپنے ہمراہ لیا اور ربر اے درستی مرحلہ جات روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

اب کیفیت صاحبقران کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب امیر طلسم فیروزیہ سے چلے راہ مین بہت ہی کم قیام کیا آٹھوین روز سرحد طلسم نہ طاق پر پہونچے مریخ آفتاب علم صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران یہی طلسم کی سرحد ہی امیر نے کہا پھر کیا رائے ہی مریخ نے عرض کی جو حضور فرمائین غلامان جانبازہ بسر وچشم بجا لائین صاحبقران نے فرمایا آج لشکر کو یہین قیام کرنا اچھا ہی شب کو طلسم مین جانے کی صلاح ہوگی یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس طلسم کی فتاحی کسکے نام ہی مریخ نے لشکر کو ٹھہرایا بارگاہین آراستہ ہوئین صاحبقران نامدار گھوڑے سے اُترے اور سب جرار بھی پیادہ ہوئے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے صاحبقران نے تھوڑی دیر استراحت فرمائی پھر خاص خاص سرداران کو طلب فرمایا جب سب لوگ جمع ہو چکے تو صاحبقران نے خواجہ زادون کو یاد کیا خواجۂ دریا دل وغیرہ سبھی بارگاہ مین آئے صندلی کی چوکی انکے واسطے بچھائی گئی امیر نے فرمایا مین نے آپ حضرات کو اس واسطے تکلیف دی ہی کہ آپ ملاحظہ فرمائین کہ طلسم نہ طاق کا کون فتاح ہی اسکے منازل عجائب و غرائب کا کون سیاح ہی خواجہ زادون نے قرعہ پھینکا دیر تک اشکال پر نظر کی پھر کچھ نقط کاغذ پر لکھا تپائے طلسم کے نتائج کا بہت خیال کیا پھر ساعت تعمیر دیکھکر راس کے حساب سے نام تحقیق کرنے کے واسطے عمل کو دوڑایا تو معلوم ہوا کہ فاتح طلسم بدیع الملک

نامدار ہین خواجہ زادون نے عرض کی یا صاحبقران یہ طلسم بھی بہت سخت ہی اور اسمین کا ایک ایک ساحر سامری و جمشید
زبان ہی فتاح اس طلسم کے بدیع الملک نامدار ہین صاحبقران خوش ہوے بدیع الملک کے چہرے پر
سرخی چھا گئی امیر نے فرمایا اے بدیع الملک اس طلسم کی بھی فتاحی مبارک ہو بدیع الملک نے عرض کی سب
حضور کا اقبال ہی فضل الٰہی شامل حال ہی خواجہ زادے تو رخصت ہوے امیر نے صلاح کے واسطے جو سرداران نامی کو
بلایا تھا سب سے مخاطب ہو کر فرمایا بیشتر کیا فکر کرنا چاہیے جو یہان کے بادشاہ کو خبر ہو سبنے یک زبان ہو کر یہ رای
دی کہ ایک نامہ اس مضمون کا تحریر فرمایئے کہ فیروز و زنور و برج و زمرد و بختگان طلسم فیروزیہ کی لڑائی مین فرار ہوکے
تھے ہمنے خبر پائی ہی کہ وہ لوگ یہان آکر پوشیدہ ہوے ہین لہذا انہین سے جو تمھارے یہان پوشیدہ ہو
اُسکو ہمارے پاس روانہ کرو کہ ہم اُسے قتل کرین یا دائرہ اسلام مین لائین اگر خود گرفتار کرکے بھیجنا معیوب
جانتے ہو تو اپنی سرحد سے نکال دو ہم گرفتار کرلین صاحبقران نے بھی اس رای کو پسند کیا پھر فرمایا
کہ یہ نامہ بھی بدیع الملک کے نام سے جاے تو بہت بہتر ہی سردارون نے عرض کی بہت اچھی بات ہی امیر نے اسی وقت
نامہ تحریر فرمایا مرتیخ آفتاب علم نے عرض کی اگر حکم ہو تو یہ غلام اس نامے کو لے جاے امیر نے تامل فرمایا بدیع الملک
نے عرض کی یا صاحبقران مین سبکے جانے سے مرتیخ کا جانا اچھا سمجھتا ہون کہ یہ سبکو دیکھ بھی سکتے ہین اگر فیروز وغیرہ وہان
موجود ہونگے تو انکی کیفیت انسے بخوبی معلوم ہو جائیگی اور طلسم کے نشیب و فراز کا حال بھی معلوم ہوگا صاحبقران
نے فرمایا ایک خیال ہی کہ مرتیخ کے سب دشمن ہین اگر فیروز بھی وہان موجود ہوا اور اُسنے چاہا کہ مرتیخ یہان سے
نجانے پاے اور گرفتار ہو جاے تو پھر مرتیخ کا آنا مشکل ہوگا وہان لاکھون ساحر موجود ہین یہ تنہا کس کس سے مقابلہ
کریگا بدیع الملک نے عرض کی خدا سب کا نگہبان و مددگار ہی آپ اس بات کا خیال نہ فرمایئے مرتیخ آفتاب علم کو
تنبیہ دیکر روانہ کیجیے صاحبقران نے مرتیخ کو نامہ دیا مرتیخ امیر کو سلام کرکے اُسی وقت روانہ ہوا طلسم کی دیوار
کے نزدیک جب پہونچا شعلہ ہاے آتش بلند پاے مرتیخ نے سحر کیا آگ ٹھنڈی ہوئی مرتیخ طلسم کے اندر داخل ہوا
پاسبانون نے جو مرتیخ کو آتے ہوے دیکھا بڑھ کے روکا مگر مرتیخ پاسبانون کے روکے سے کب رکتا ایک سحر
مین سبکو بیہوش کیا آگے بڑھا ایک حجرہ نظر آیا مرتیخ نے چاہا حجرے کے پار جاؤن مگر اُس حجرے سے ایک پیرمرد
نے سر نکالا مرتیخ کی طرف انگشت بدندان ہو کر دیکھا پھر کچھ آواز دی کہ مرتیخ زمین پر گرا سحر بھی بھولا پیرمرد نے
اپنے ملازمین کو بھیجا کہ جاکر مرتیخ کو یہان اُٹھا لاؤ ملازمین مرتیخ کو آکر اُٹھا لے گئے جہان پیرمرد بیٹھے تھے مرتیخ کو
زیر تخت ڈال دیا پیرمرد نے مرتیخ کی زبان مین سوزن دیا پھر ہوشیار کیا مرتیخ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس
کیفیت مین پایا بہت گھبرایا پیرمرد نے کہا اے جوان تو کون ہی کہان جاتا تھا مرتیخ نے اشارہ کیا نہ مین بات کیونکر
کرون مجبور ہون پیرمرد نے ایک تختی صندوقچے سے نکالی مرتیخ کے گلے مین پہنائی سوزن زبان سے نکالا مرتیخ نے
چاہا سحر کرون مگر کچھ یاد نہ آیا پیرمرد نے پھر سوال کیا اے جوان تو کون ہی کہان جاتا ہی مرتیخ نے کہا مین بدیع الملک
کا نامہ لایا ہون اشراق کے پاس جاؤنگا پیرمرد نے کہا بدیع الملک کسکا نام ہی نامہ یہان کیون بھیجا ہی مرتیخ
نے سب کیفیت بیان کی پیرمرد نے کہا اے شخص بدیع الملک کو شاید عقل نہین جو اس طلسم مین آیا ہی کسکی مجال
ہی جو اس طرف آنکھ اُٹھا سکے اور بڑے افسوس کی بات ہی کہ تجھسا ساحر نامی و گرامی جان بوجھکر ایسی جگہ آنیکا قصد کرے
جب یہان تیری یہ کیفیت ہوئی تو آگے بڑھ کے کیا حالت ہوگی مین پاسبانون کا افسر ہون میری کوئی حقیقت
نہین ہی اور جو یہان کے ساحر ذی رتبہ ہین اُنکے پاس کیونکر جاتا اور یہ نامہ کیونکر دیتا جو اشراق تک پہونچتا

مریخ نے کہا نامہ اشراق کو دونگا اسکا جواب لونگا پیر مرد نے کہا یہان کا یہ دستور نہین ہی جو نامہ آتا ہی وہ ارکین سلطنت
کی معرفت بادشاہ تک پہونچتا ہی نامہ دار کو ہمارے سلطان اپنے دربار مین نہین بلاتے ہین مریخ نے کہا مین تو نامہ
انھین کے پاس لے جاؤنگا پیر مرد نے کہا ای جوان تو بھی عقل سے خالی ہی جب یہان سے تیری جان بچیگی تو وہان
جائیگا مریخ نے جواب دیا کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی تیری کیا مجال ہی جو مجھے ہلاک کر سکے اول تو یہ بات
خلاف آئین ہی مین نامہ دار ہون ہر طرح کی سزا و جزا سے بری ہون اگر مجھکو تینے گرفتار کیا تو عبث ہی ہان جسوقت مین بعزم
جنگ یہان آؤنگا اور اپنے آقاے نامدار کو ساتھ لاؤنگا اس وقت تمھین اختیار ہی پیر مرد نے کہا ای جوان
مینے اس واسطے تجھے گرفتار نہین کیا ہی کہ مین قید کرکے تجھے زندان خانے مین بھیجدون بلکہ خاص اس غرض سے
تجھکو روکا کہ تیرے حسن و شباب پر مجھکو رحم آیا اگر تو آگے جاتا تو زندہ واپس نہ آتا مریخ نے جواب دیا یہ گمان
بالکل غلط ہی کوئی کسی کی جان لینے پر قادر نہین ہی اور خلاف آئین طلسم کوئی بات کر نہین سکتا پیر مرد نے کہا اگر یہی
تیرا ارادہ ہی کہ مین نامہ سلطان تک پہونچاؤن تو نامہ مجھے دے مین وہان بھیج دون مریخ نے کہا مین نامہ سلطان
کے پاس خود ہی لے جاؤنگا پیر مرد نے کہا یہ بات ممکن نہین مریخ نے کہا اگر نہ جا سکونگا تو اپنی جان دونگا واپس
نہ جاؤنگا پیر مرد جب بہت مجبور ہوا تو اپنے ملازمین کو آواز دی کہا اس جوان کو قید آہن پنہا کر وزیر اعظم کے
پاس لے جاؤ اور میری طرف سے عرض کرنا کہ یہ خدا پرستون کا نامہ دار ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا مینے
اسکو اسیر کیا اب یہ نامہ نہین دیتا آپ اسکے بارے مین کیا فرماتے ہین ملازمین نے مریخ کو قید پنہا کر کشان کشان
وزیر اعظم کے پاس لائے مریخ نے دیکھا ایک ساحر فربہ اندام مگر یہ سیہ فام صندل کی چوکی پر لباس پر تکلف درباری
پہنے بیٹھا ہی گرد اسکے بہت سے خادم خدمتگار حلقہ کیے کھڑے ہین مریخ کو جو آتے دیکھا اس ساحر نے گردن
اٹھائی کہا ارے یہ کون ہی اسنے کیا گناہ کیا ہی جو لوگ مریخ کو لیے ہوے جاتے تھے انھون نے کہا یہ خدا پرستون
کا نامہ دار ہی ہمارے افسر صاحب نے اسکو گرفتار کیا ہی بے اذن طلسم کے اندر چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو
سحر کرکے بیہوش کر دیا ہمارے افسر صاحب نامہ مانگتے رہے اسنے انکو بھی نامہ نہ دیا وزیر نے کہا ای شخص
نامہ کیون نہین دیتا ہی اور بے اذن طلسم کے اندر کیون چلا آیا سرحد کے پاسبانون کو نامہ دیا ہوتا مریخ نے
کہا مین اس بات کو بالکل خلاف جانتا ہون میرے آقاے نامدار کا یہ حکم ہی کہ نامہ اشراق کے پاس پہنچاؤ
مین دوسرے شخص کو ہرگز نہ دونگا وزیر نے کہا نامہ کس مضمون کا ہی مریخ نے جواب دیا اسکی کیفیت مجھے نہین معلوم
وزیر نے کہا مجھکو نامہ دے مین لے جاؤنگا ابھی جواب لاکر دونگا یہ کہکر ملازمین سے کہا اس جوان کی قید کاٹ دو
سنتے ہی اسی وقت قید مریخ کے جسم سے دور کی مریخ نے جواب دیا مین خلاف حکم مالک نہ کرونگا اپنے ہاتھ سے بادشاہ
طلسم کو نامہ دونگا وزیر نے کہا ای شخص یہ یہان کا دستور نہین مریخ نے کہا اور وہ ہمارا طریقہ نہین جو کسی کے ہاتھ مین نامہ
دے دین جبتک سلطان تک نہ جاؤنگا نامہ کسیکو نہ دکھاؤنگا وزیر نے کہا ای جوان تو بڑا جاہل ہی تجھے خوف نہین آتا اگر مین
زبردستی تجھسے نامہ لیکر بھیجدون تو تو کیا کر سکتا ہی مریخ کو یہ سنکر غصہ آگیا کہا ای وزیر زیادہ گوئی مکر ناہم لوگ
مرجانے کو حیات ابدی جانتے ہین اگر ہمارا دسترس وہان تک نہ ہوگا لڑ بھڑ کر مرجائینگے اپنا نام کر جائینگے جسوقت
آقاے نامدار یہان آئینگے اور یہ خبر پائینگے ہمارے خون ناحق کا عوض لینگے سب کو شکست دینگے وزیر مریخ
کی باتون سے مجبور ہوا کہا ای جوان مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین ورنہ تجھے اس بیدردی
سے قتل کرتا کہ زمین و آسمان تیرے حال پر گریان ہوتے مریخ نے کہا تیری کیا مجال تھی جو نگاہ گرم سے سیر لیاقت

دیکھ سکتا وزیر خاموش رہا تھوڑی دیر کے بعد اشراق آئینہ پرست کے پاس آیا اشراق اسی وقت مرحلہ جات
کی سیر کر کے آیا تھا فیروز وغیرہ سے باتین ہو رہی تھین کہ وزیر نے آکر سلام کیا اشراق نے کہا ای منعم جادو اسوقت
تم کیون آئے منعم جادو یعنی وزیر نے کہا خداپرستون کے یہان سے ایک جوان حسین نامہ لیکر آیا ہی پہلے افسر
نگہبان طلسم نے اسکو روکا بہت بہت چاہا کہ نامہ لیکر میرے پاس بھیجے مگر اس جوان نے نامہ ندیا آخرکار مجبور ہوا اسکو
اسیر کر کے میرے پاس بھیجدیا مین نے بھی بہت بہت چاہا کہ اس سے نامہ لے لون مگر اسنے نامہ نہین دیا یہی کہا کہ مین
نامہ سلطان کے پاس لے جاؤنگا میرے آقا کا یہی حکم ہی مینے جو کچھ سخت کلامی کی وہ بھی اپنی جان کو نہ ڈرا ایسے ایسے
جواب سخت مجھکو دیے کہ میری طبیعت برخاستہ ہو گئی مجبور تھا کہ نامہ دار کو میرے یہان قتل نہین کرتے ہین ورنہ اسکو
قتل کرتا بختگان نے کہا وہ لوگ ایسے ہی ہین کبھی کسی سے نہین ڈرتے بلکہ ہمیشہ نامہ داری کے واسطے فرزندان
صاحبقران جاتے ہین وزیر نے کہا اسکی صورت سے بھی یہ بات ظاہر ہی صاحب عزت ہی اشراق نے کہا اب
کیا کرنا چاہیے بختگان نے کہا ان لوگون کے پاس اگر آپ نامہ بھیجتے تو یقین ہی وہ نامہ دار کو بڑے اعزاز
سے بلاتے آپ کو بھی لازم ہی کہ اسکو بعزت وحرمت اپنے دربار مین طلب فرمائیے اشراق نے کہا آج یہ بات
خلاف دستور ہوتی ہی میرا یہ قاعدہ نہین ہی کہ نامہ دار سے خود نامہ لون یا ہر کسی کا سامنا کرون بختگان نے کہا یہ
نامہ آپ خود ہی لین تو بہتر ہی اشراق نے وزیر سے کہا اے منعم جادو جا کر اس جوان کو ہمارے پاس لاؤ
منعم جادو وہان سے روانہ ہوا باہر آکے مریخ سے کہا اے جوان تیرے واسطے ہمارے سلطان نے
خلاف دستور ایک بات گوارا کی وہ کسی کا سامنا نہین کرتے اور نامہ خود نہین لیتے معرفت ارکین دولت کے
انکے پاس عرائض پہونچتے ہین مریخ نے کہا تمھارے سلطان کو شرم آتی ہی جو عورتون کی طرح مردان عالم
کے سامنے محجوب ہوتے ہین منعم نے کہا اے جوان تو بڑا فحش گو ہی میرے سامنے میرے آقا کی مذمت
کرتا ہی مریخ نے جواب دیا تو خود چاہتا ہی کہ کوئی سمجھ کے بیان کرے میری کیا خطا ہی تو ہی انصاف کر کہ رو پوشی
مردان عالم کی خلاف ہی یا نہین منعم جادو نے کہا وہ سلطان ہین انکو سب باتین شایان ہین مریخ چاہتا تھا جواب
دے کہ وزیر نے پردہ اٹھایا مریخ نے دیکھا سامنے دربار آراستہ ہی وزیر آگے بڑھا اشراق سے کہا حضور وہ نامہ دار
حاضر ہی اشراق نے کہا میرے سامنے بلاؤ وزیر پردے کے پاس آیا مریخ کو اپنے ہمراہ لیکر جیسے ہی اندر گیا او
فیروز کی نگاہ مریخ پر پڑی بیساختہ اسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اشراق نے جو مریخ کو دیکھا
صورت زیبا دیکھکر خوش ہو گیا ایک دنگل بچھا تھا اطرف ہاتھ سے ارشاد کیا مریخ دنگل پر بیٹھا نامہ نکالا اشراق کے
سامنے دنگل پیش کیا اشراق نے کہا اے جوان مین نامہ بعد مین پڑھونگا پہلے ایک بات ضروری تمسے تحقیق کرتا ہی مریخ نے
کہا بیان کرو اشراق نے پوچھا کہ حمزہ ثانی سے تجھکو کیا سلسلہ ہی مریخ نے کہا مین انکا ایک ادنی غلام ہون
وہ آفتاب آسمان مرتبت ہین ذرہ خاک ہون اشراق نے کہا خلاصہ بیان کر مریخ نے جواب دیا ہم لوگ کلام
دروغ زبان پر نہین لاتے جو اصل امر تھا وہ مین نے کہدیا اشراق نے کہا اے جوان مین کیونکر یقین کرون تیری
شان وشوکت سے یہ بات ظاہر ہی کہ تو خاندان حمزہ سے ہی مریخ نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نکالنا ابھی
ان لوگون کو تو نے نہین دیکھا ہی جو خاندان صاحبقران سے ہین بختگان نے کہا ای شہنشاہ یہ مریخ آفتاب عالم ہی اسکا
تذکرہ آپ سے اکثر آیا فیروز کی حالت آپ نے ابھی تک لاحظہ نہین فرمائی یہ سنکر اشراق نے پلٹ کے
دیکھا تو فیروز کی آنکھون سے آنسو بہ رہے تھے اشراق نے کہا اے فیروز یہ تمھارا نور نظر پارۂ جگر ہی

مین اسکو ابھی ہدایت کرتا ہون کیا مجال اسکے جواب لشکر حمزہ مین جاے فیروز نے کہا اے اشراق لاکھ کوئی
ہدایت کرے مگر یہ اطاعت حمزہ ترک نکریگا اشراق نے مریخ کی طرف متوجہ ہوکر کہا اے مریخ آفتاب علم تم تو
فیروز کے نور نظر اور پارہ جگر ہو ہم بھی تمھین اپنا فرزند جانتے ہین ابتک جو کچھ تمنے کیا وہ خوب کیا مگر اب یہ لازم
ہی کہ اپنے والد نامدار کے قدمبوس ہوکر اپنی خطا معاف کراؤ مریخ نے کہا اے اشراق اس بات مین نصیحت
بیکار ہی ایک شرط سے مین اپنی گستاخیان معاف کراؤن اگر یہ بھی اسلام قبول کرین اور حلقۂ غلامی صاحبقران
زبان اپنے کان مین ڈالین تو مین اپنی خطائین انسے معاف کراؤن اور اگر یہ اس بات کو منظور نہین کرتے
تو مین انکی جان کا دشمن ہون کبھی انکے قتل کرنے مین دریغ نکرونگا اشراق نے کہا اے مریخ تو
حمزہ کی صحبت مین رہکر اس درجہ بیباک ہو گیا کہ تجھے میرا بھی خوف نہین مریخ نے جواب دیا اے اشراق نامہ
پڑھکر جواب دے مین تجھسے کیا ڈرون سواے خدا کے ہم لوگ کسی سے نہین ڈرتے ہین بختگان نے
اشارے سے اشراق کو منع کیا اشراق نے نامہ اٹھا دیا دیکھا لفافے پر بدیع الملک کی مہر ہی کہا اے
مریخ یہ نامہ کسنے بھیجا ہی اسمین تو حمزہ ثانی کا نام نہین ہی مریخ نے کہا یہ نامہ بدیع الملک نامدار نے بھیجا ہی یہ بھی
مثل صاحبقران نامدار جری و جرار ہین اشراق نے لفافے سے خط نکالا پڑھنا شروع کیا جب سب خط
پڑھ چکا تو اسکی پشت پر جواب لکھا کہ مین نے اپنے طلسم مین سب کو رکھا ہی مگر یہ ممکن نہین جو انکو نکال دون
جسکو دعوے ہو مجھسے مقابلہ کرے یہ لکھکر مریخ کے حوالے کیا اور کہا یہ نامہ بدیع الملک کو دکھانا اور زبانی
یہ کہنا کہ اے جوان کیا ضرورت ہی جو مین تجھکو پریشان کرون ورنہ ممکن ہی کہ ایک سحر مین تیری تمام فوج مبتلاے
بلا کردون اب لازم یہ ہی کہ اس نامے کو دیکھکر واپس جا یہان تیری مراد بر نہ آئیگی حسرت دل ہی دل مین
رہجائیگی مریخ نے جواب دیا او یاوہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی مردان عالم کی غیبت مین ایسے واہیات کلمہ
انکی شان مین زبان سے نکالتا ہی بس اب زبان سے کوئی بات نہ نکالنا ورنہ بہت پچھتائیگا اشراق
نے چاہا سحر کرون مگر بختگان وغیرہ نے اشراق کو روک دیا مریخ آفتاب علم ہونٹ چباتا ہوا باہر آیا
اپنے تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد اشراق نے کہا مریخ مین اہل اسلام کی عادتین
پیدا ہو گئی ہین یہ بات سننے مین آئی ہی کہ وہ لوگ کسی سے خوف نہین کرتے اور جواب دینے مین عاجز
نہین ہوتے وہی کیفیت اس وقت مریخ کی تھی کیسے کیسے سخت جواب دیے اپنی جان کا خوف نہ کیا
بختگان نے کہا اگر کوئی سردار عزیزان صاحبقران سے یہان آتا تو آپکو ان لوگون کی کیفیت معلوم
ہوتی مریخ سے کچھ باتین ویسی ادا نہ ہوئین اگر انکے سامنے آپ اتنی بات کہتے وہ تلوار کھینچکر جواب
دیتے اشراق نے کہا اب کیا ہوگا جب بدیع الملک نامہ دیکھیگا تو یہان آنے کا ارادہ کریگا
راستہ نہ پائیگا مجبور ہوکے واپس جائیگا فیروز نے کہا اے اشراق لازم ہی کہ بڑا بندوبست
رہے عیاران اسلام آفت روزگار ہین وہ ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین ضرور آئینگے عیاری
کرینگے راستہ جبتک پیدا نہ کرینگے ان لوگون کو چین نہوگا اشراق نے کہا راستہ کیونکر پائینگے اتنے
بڑے ساحر کو ایک ادنی افسر بے سالان نے گرفتار کرکے سحر فراموش کرا دیا غیر ساحر یہان آکے
کیا بنائینگے بختگان نے کہا اسیر نازان نہو جیسے کہ ساحر کو گرفتار کرلیا وہ غیر ساحر ایسے ہین جنکو ساحر
اسیر نہین کرسکتے اشراق خاموش ہو رہا فیروز و نورج وغیرہ بھی چپ ہو رہے مگر زمرد کے

دلمین اُسیوقت سے خوف و ہراس پیدا ہوا اشراق سے کہا جہانتک ممکن ہو مسلمانونکو یہان نہ آنے دو اگر ایک مسلمان بھی یہان آگیا تو پھر سب یہین موجود ہونگے اور عیار بھی آئینگے اغراق نے کہا اگر ملوگون کو ایسا ہی خوف ہی تو مین ابھی چلکر راہ کو بالکل نظرون سے معدوم کیے دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا سب لوگ اسکے ہمراہ ہوے اشراق سحر کرنے مین مصروف ہوا اُس کو اسی حال مین یہان چھوڑ سے پہلے

کیفیت مریخ آفتاب علم کی ملاحظہ فرمائیے

کہ یہ جواب نامہ لیکر پہلا خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہوا نامے کا جواب امیر کو نذر دیا صاحبقران نے بدیع الملک کو بلایا کہا یہ جواب نامے کا آیا ہی بدیع الملک نے عرض کی آپنے ملاحظہ کیا صاحبقران نے فرمایا۔ بے تمہارے مین نے اسکا پڑھنا بھی مناسب نہ جانا بدیع الملک نے صاحبقران سے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا نامے کو پڑھا تو اُسمین جواب جنگ لکھا تھا بدیع الملک نے امیر سے عرض کی وہ لوگ مقابلہ کرنا چاہتے ہین امیر نے فرمایا بہت اچھی بات ہی آج شب بھر یہان اور قیام کرینگے کل صبح کو یہان سے چلینگے اسوقت لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ تیار رہین بدیع الملک نے مریخ کو بلایا کہا جا لشکر مین حکم دو کہ کل علی الصباح یہان سے سفر ہوگا مریخ آفتاب علم لشکر مین آیا سب کو اطلاع دی کہ کل علی الصباح صاحبقران نامدار طلسم نہ طاق کی طرف تشریف لے جائینگے سب لوگ تیار رہین لشکر مین جو یہ خبر پہونچی سب نے سامان سفر درست کرنا شروع کیا یہان صاحبقران زمان اپنی بارگاہ مین جلوہ فرما ہوے سب سردار حاضر ہوے مریخ آفتاب علم نے طلسم کا ذکر شروع کیا امیر نے فرمایا ای مریخ اپنے جانے کی کیفیت بیان کرو مریخ پر جو واقعہ گذرا تھا وہ بھی مریخ نے عرض کیا صاحبقران نے بہت کچھ تحسین و آفرین کی بدیع الملک بہت خوش ہوے شب بھر یہی ذکر رہا جب رات بسر ہوگئی تو صاحبقران سحا دہ پر تشریف لے گئے سب سردار بھی نماز پڑھنے روانہ ہوے جب فریضۂ سحری سے فراغت ہوئی لشکر تیار ہوا صاحبقران زمان سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لانے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر سوار ہوے بدیع الملک نامدار بھی اپنی بارگاہ سے نکلے مرکب پر سوار ہو کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوے امیر نے نادعلیؑ پڑھکے بازدی بدیع الملک پر دم کی فرمایا اے بدیع الملک اگر یہ مرحلہ بفضل ایزدی سر ہوا اور زمرد بدین قتل ہوا تو سوا تمہارے اس عہدے کے لائق اور کون ہی بدیع الملک خاموش رہے مگر یہ کلمہ جو زبان صاحبقران سے نکلا بہت سے لوگون کے خلاف ہوا مگر بپاس صاحبقران کسی نے کچھ نہ کہا بدیع الملک نوجوان امیر کو سلام کرکے آگے بڑھے بعض بعض سردارون کے ابرؤن پر بل پڑ گئے صاحبقران نامدار نے سبکی یہ کیفیت دیکھی مگر کچھ اپنی زبان سے نہ فرمایا بدیع الملک نوجوان لشکر کو لیے ہوے دیوار طلسم تک پہونچے مریخ آفتاب علم کو بلایا جب مریخ آفتاب علم حاضر خدمت ہوا تو بدیع الملک نے فرمایا اے مریخ آفتاب علم اسکا راستہ کس طرف سے ہی مریخ نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار مین جب اُس طرف کو گیا تھا تو ایک پھاٹک عظیم الشان نظر آیا مگر کچھ لوگ بیٹھے ہوے سحر کررہے ہے معلوم ہوتا ہی کہ بزور سحر اُسکو غائب کردیا ہی بدیع الملک نے فرمایا اب کیا صورت کی جائے

جو طلسم کے اندر پہونچین مریخ نے عرض کی آپ میری پشت پر سوار ہون مین آپ کو طلسم کے اندر پہونچادون
اسی طرح ہر ایک کو طلسم کے اندر پہونچادونگا بدیع الملک نے فرمایا یہ امر بیان مناسب نہین
ہی صاحبقران بھی بدیع الملک کے قریب آئے فرمایا کیا صلاح ہی بدیع الملک نے عرض کی راستہ
طلسم کا اشراق آئینہ پرست نے معدوم کردیا ہی اندر جانے کی صلاح کی جاتی ہی امیر نے فرمایا لشکر کو ٹھہرادو
آج یہین قیام کرو کل دیکھا جائیگا بدیع الملک نے فرمایا اگر آپ کی خوشی ہی تو مین مجبور رہون ورنہ ممکن ہی
کہ مین گرد ستا ہون کہ کہون اور وہ لوگ اس دیوار کو منہدم کردین امیر نے فرمایا اگر یہ بات ہی تو بہت مناسب
ہی بدیع الملک نے گرگین درشت چنگال کو بلایا گرگین ہاتھ باندھ کر حاضر ہوا بدیع الملک نے فرمایا اسے
پہلوانون کو لیجاو اس دیوار کو گرادو گرگین نے پہلوانون کو آواز دی سب آکر موجود ہوئے گرگین نے کہا آقا
نامدار حکم فرماتے ہین کہ دیوار قلعہ منہدم کردیجائے سبنے کہا کیا بڑی بات ہی گرگین دیوار کی طرف بڑھا
سب پہلوان بھی چلے دیوار پر آکے سب نے اس درجہ مشت زنی کی کہ دیوار منہدم ہوگئی
میدان وسیع نظر آیا صاحبقران خوش ہوگئے فرمایا بدیع الملک کی اقبال مندی مین شک نہین
اتنی بڑی دیوار اس قدر جلد گر گئی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا لشکر بھی بڑھا دیوار کے
اندر پہونچے وہان کے نگہبانون نے جو لشکر کو آتے ہوئے دیکھا شور و غوغا مچایا بہت سے ساحر
آکر جمع ہوئے سحر کرنا شروع کیا بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے نکالی صاحبقران بھی مانند
شیر غضبناک ساحرون پر جا پڑے ساحران لشکر اسلام بھی سحر کرنے لگے مگر ان لوگون کے سحر نے کچھ اثر
نہ کیا جس کسی پر ان لوگون نے سحر کردیا یہ لوگ اس پر سے سحر بھی نہ اتار سکے صاحبقران حرز نہیل
کا سایہ ڈال کر ہوشیار کردیتے تھے بدیع الملک نامدار لوح محفوظ کے سایہ سے سحر
دفع کردیتے تھے دیر تک ساحرون نے مقابلہ کیا جب نصف سے زیادہ قتل ہوئے
تو مجبور ہوکے سب نے فرار پر قرار کیا جب میدان صاف ہوا تو بدیع الملک نے صاحبقران
زمان سے عرض کی اگر حضور پرنور کا ارشاد ہو تو کل لشکر آج کی شب یہین مقیم ہو کیونکہ اس قدر مسافت
راہ کیا کم تھی اور آسیب طرہ یہ ہوا کہ مقابلہ کرنا پڑا اسب کے سب بالکل لسپت ہین امیر نے بدیع الملک
نوجوان کی رائے سے اتفاق کیا اسی جگہ پر بارگاہین استادہ ہوگئین سب سرداران لشکر بارگاہون مین
گئے شہزادہ بدیع الملک کو صاحبقران عالی جاہ اپنی بارگاہ مین لیکر آئے بہت کچھ مدح وثنا کی
بدیع الملک نوجوان نے سلاح جنگ خادمون کو عنایت کیے پوشاک تبدیل کرکے اپنی جگہ پر
جلوہ فرما ہوئے پھر تو سردار بارگاہ صاحبقران مین آنے لگے تھوڑی دیر مین سب جمع
ہوگئے صاحبقران نے حکم صادر فرمایا کہ طلایہ کے واسطے بہت سے لوگ موجود رہین بدیع الملک
نوجوان نے عرض کی کہ دستانی طلایہ پر ہین اور ساحر بھی بہت سے ہین صاحبقران عالی جاہ نے
فرمایا آج اس طلسم مین پہلا دن ہی یہان کے نشیب و فراز سے آگاہ نہین ہین ہم لوگون کو بھی شب بھر
بیدار رہنا مناسب ہی بدیع الملک نوجوان نے منظور کیا امیر نے خواجہ سے فرمایا خواجہ آج تو
کچھ شغل نے نوازی ہونا چاہیے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین مجبور ہون کہ آج
کے روز میری طبیعت کچھ شگفتہ نہین ہی اور نے نوازی ایسا کام ہی جسکے واسطے طبیعت

طبیعت کا شگفتہ ہونا بھی ضروری ہی صاحبقران نے کہا خواجہ تمہاری طبیعت کیون مضمحل ہی خواجہ نے
عرض کی اتنے سردار ہر ایک طلسم سے آئے مگر کسی نے کوئی تحفہ مجکو نہ دیا قاعدہ ہوتا ہی کہ جب کوئی کہین جاتا
ہی وہان سے تحفے ضرور اپنے ہموطنون کو دیتا ہی مگر تعجب کی بات ہی کہ اتنے سردار سفر سے آئے اور کسی نے
کوئی تحفہ نہ دیا صاحبقران مسکرائے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم کی طرف دیکھکر فرمایا
کچھ تحفہ خواجہ کے واسطے لاؤ مریخ وہان سے اُٹھا بدیع الملک کے جامۂ خانہ مین آیا دو دوشالے
نہایت نفیس نکالکر کشتی مین لگائے کچھ روپیہ نقد بھی کشتی مین رکھا خواجہ کے قریب آکر عرض کی تحفۂ
طلسم مراۃ العدم حاضر ہی خواجہ نے کشتی پوش اُٹھا کے دیکھا دو دوشالے نہایت نفیس رکھے ہوئے
دیکھے خواجہ خوش ہوئے دوشالے اور روپیہ مع کشتی اور کشتی پوش نذر زنبیل کیا امیر نے اپنے سردارون
سے اشارہ کیا وہ لوگ بھی کچھ پشمینہ کشتی مین لگا کر لائے صاحبقران نے کہا خواجہ سب کے تحفہ جات تو تم
لیتے ہو مگر جب سب تمسے طلب کرینگے تو تم کیا دوگے خواجہ نے کہا جب مین کچھ لایا ہی نہین ہون تو کوئی مجھسے
کیا طلب کریگا جو کچھ ان حضرات کے واسطے لیا تھا وہ ان سب کے قسمت سے راہ مین قزاقون نے چھین لیا
امیر ہنسکر چپ ہوئے سب سردارون نے خواجہ کو بہت کچھ روپیہ اور پشمینہ دیا جب خواجہ سب سے وصول کر چلے
تو صاحبقران کی طرف متوجہ کہا شاباش ہی ان لوگون کو کہ انھون نے اسقدر رعایت کی مگر آپ نے طلسم فیروزیہ
فتح کیا اور مجکو اُسکے مال و اسباب مین شریک نہ کیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ دروغ گویم بروی تو تمنے
طلسم فیروزیہ سے اسقدر پایا کہ کسی طلسم مین ایسا نہ پایا ہوگا خواجہ نے کہا اُس سے آپ کو کیا مطلب وہ تو میری
قسمت کا تھا ہر طرح مجکو ملتا کچھ آپ نے اپنی طرف سے تو عنایت نہین فرمایا امیر نے ہنسکر خواجہ کو دو ہزار روپیہ
دیئے کہا خواجہ اب کچھ دلنوازی شروع کرو خواجہ نے زنبیل سے دف نکالی بجانا شروع کی سب لوگ
محفل مین دنگ ہوگئے دیر تک خواجہ مصروف دلنوازی رہے جب رات زیادہ گئی تو خواجہ نے دف موقوف کر کے
باتین کرنا شروع کین شب بھر سبکو خوش رکھا جب رات ختم ہوئی صاحبقران برلب نماز سجادے پر تشریف لائے اور سب سردار
بھی یاد الٰہی مین مشغول ہوئے بعد فراغت امیر ثانی مع بدیع الملک نامدار بارگاہ سے باہر تشریف لائے لشکر تو
تیار تھا خادم گھوڑے لیے حاضر تھے بدیع الملک اور صاحبقران مرکبون پر سوار ہوئے نام خدا لیکر آگے بڑھے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اُن لوگون کی عرض کیجاتی ہی کہ مقابلہ صاحبقران اور بدیع الملک سے فرار ہوگئی تھی

یہ سب فراری لوگ اشتراق کے پاس پہونچے اشتراق نے جوان کو باختہ حواس پایا پوچھا خیر تو ہی دربانون
نے کہا خداپرست طلسم کے اندر آگئے بہت سے دربانون کو قتل کیا ہم لوگ اتنے نہ لڑ سکے مجبور ہو کے اسطرف
بھاگ آئے اشتراق نے کہا ارے مینے راستہ سحر سے بند کر دیا تھا یہ لوگ یہان کیونکر آئے دربانون نے سب کیفیت بیان
کی اشتراق کو تعجب ہوا فیروز سے کہا اہل اسلام مین پہلوان ایسے بھی ہین جنھون نے طلسم کی دیوار گرادی فیروز نے
کہا ابھی اتنی سی بات پر آپ تعجب کرتے ہین دیکھیے اُن لوگون سے کیا کیا باتین ظہور مین آتی ہین اشتراق نے کہا جب تک
خداوند توجہ نہین فرماتے ہین اسوقت تک یہ کیفیت ہی جسدن خداوند ذرا بھی اُسطرف توجہ فرمائینگے سب زیر ہو جائینگے
اور ابھی کیا ہی کوئی مرحلہ اُنکو ملا نہین جب کسی مرحلے پر آئینگے تو کیفیت معلوم ہوگی فیروز نے کہا اے اشتراق یہی کیفیت
میری بھی تھی ہر وقت یہی خیال کرتا تھا کہ جسوقت چاہونگا ان لوگون کو اسیر کر لونگا مگر جب مقابلہ پڑا تو کیفیت معلوم ہوئی
واقعی عجب عجب باتین دیکھین ان لوگون کی غیب سے مدد ہوتی ہی آپ ابھی سے انتظام فرمائیے دیر نہ لگائیے نہین تو سوائے

حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لوگ مرحلہ جات فتح کرکے یہان آجائینگے اُسوقت آپ اُنسے مقابلے کو جائیےگا لشکر
بھی کم باقی رہجائیگا قوت طلسم بھی کم ہوجائیگی اور اگر لوح اُنکو مل گئی تو اور ستم ہوا زمین ہلا دینگے پھر کسیمین یہ مجال باقی نہ رہیگی
جو اُنسے مقابلہ کرسکے اشراق نے جواب دیا ای فیروز تم اپنے طلسم کے خیالات جانے دو یہان اور کیفیت ہی یہ طلسم
نہین بلکہ خداوندی کی جاے سکونت ہی لوح اسکی وہ لوگ کیا پائینگے اسکی لوح کا پتہ آجتک مجکو بھی نہین معلوم ہی اتنا سُنا ہی
کہ خداوند نے ایک فرشتہ کو لوح دیکر تحت الثری مین بھیجدیا ہی وہ فرشتہ وہین بیٹھا رہتا ہی لوح اُسی کے پاس ہی یہ نہین معلوم
کہ تحت الثری مین جانیکا راستہ کس طرف سے ہی فیروز نے کہا اُن لوگون کو سب معلوم ہوجائیگا اشراق نے کہا خداوند نے
آجتک مجھسے اس راز کو اچھی طرح بیان نہین کیا اُن لوگون کو کیونکر معلوم ہوجائیگا اور علاوہ اس بات کے خداوندی کوئی بات
بیکار نہین ہوتی ہی اُنھون نے خود ایک بات خدا پرستون کی نسبت مجھسے فرمائی ہی مین اُسکو ابھی زبان سے نہین نکال سکتا ہون
جب یہ لوگ اپنے دین کو ترک کردینگے اُسوقت مین آپ لوگون سے اُس بات کو ظاہر کرونگا ایک سبب سے خداوند
نے اُن لوگون کو ایسی قوت مرحمت فرمائی ہی مطلوب ہی کہ ان لوگون کے دلون مین نور ایمان پیدا کرکے سبکو منتظمان خدائی
قرار دین اور آپ نظر مردم سے نہان ہوجائین مجکو اپنی جگہ پر مقرر فرمائین اُسی بات کے متعلق ایک امر یہ بھی ہی مگر حکم خداوند
یہ نہین ہی کہ مین اُسکو بیان کرون فیروز نے کہا اگر یہ بات مصلحت خداوند سے ہوئی ہی تو بہت انسب ہی جو کچھ اُنھون نے
کیا ہوگا وہ بہتری ہوگا کبھی کوئی بات اُنکی ایسی نہین ہوتی ہی جو خالی از حکمت ہو اشراق نے کہا جب یہ بات ہی تو اب مین
کیون کوشش کرون اور مرحلے جواب اُن لوگون کے درپیش ہونگے وہی کیا کم ہین فیروز نے کہا یہ تو مجکو یقین ہی کہ مرحلہ جات
اس طلسم کے بہت سخت ہین مگر احتیاطاً یہ بات کہتا تھا کہ آپ ابھی سے لشکر کشی کا سامان کرین اشراق نے کہا ای
فیروز تم یہان چین سے بیٹھے رہو سرداران امیر سب گرفتار ہوکر یہان آجائینگے فیروز نے کہا مجھے بھی امید ہی اشراق
نے پاسبانون سے کہا تم لوگ جاؤ اپنے کام مین مصروف ہو اب اُن لوگون سے جنگ نہ کرنا جب وہ
مرحلے پر پہونچین گے سب گرفتار ہوجائینگے تحفہ جات بھی اُنکی چھین جائینگے اور وہ بھی گرفتار ہونگے پاسبان
وہان سے روانہ ہوئے فیروز اشراق جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کے پاس گیا اپنی
اطلاع کرائی آئینۂ اندام نے جو سُنا فیروز کو اپنے پاس بلایا فیروز نے جاتے ہی سجدہ کیا اشراق نے
بھی سر جھکایا آئینۂ اندام نے کہا ای اشراق کچھ مسلمانون کی کیفیت بیان کرو اشراق نے سب کیفیت
بیان کی فیروز نے کہا آپ سے میری ایک عرض سُن لین اور اگر لائق قبول ہو تو اُسکو قبول فرمائین آئینۂ اندام
نے کہا ای فیروز مجھے تمھاری کل باتین بہت پسند ہین بیان کرو فیروز نے کہا یا خداوند آپ خوب جانتے
ہین کہ طریقۂ جنگ مسلمانان سے خوب واقف ہون بلکہ اُن لوگون کی جملہ عادات سے ماہر ہون جس بات کو اُنسے
کہتا ہون یہ منظور نہین کرتے ہین آئینۂ اندام نے کہا ای اشراق تم فیروز کی بات کو کیون قبول نہین کرتے ہو
یہ جن جن باتون کو تمسے کہے تم اُسکے موافق کام کرو کیونکہ یہ مرد تجربہ کار ہی بلکہ میرے نزدیک سب سے بڑھکے
زمرد ثانی ہی کہ وہ مسلمانون سے بہت سی لڑائیان لڑا ہی اور ان لوگونکی جملہ باتون سے خوب ماہر ہی جو باتین
یہ لوگ کہین اُسپر تم عمل کرو اور مین ابھی کسی طرح سے خبر نہونگا جسوقت میرا جی چاہیگا یکدم سے مسلمانون کو گرفتار
کرونگا اشراق نے کہا یا خداوندا ایسا ہی ہوگا آئینۂ اندام فیروز کی طرف متوجہ ہوا کہا مین نے جو اپنے
یہان مسلمانون کو بلایا ہی تو دو وجہون سے بلایا ہی ایک تو یہ کہ تم اور زمرد ان لوگون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے
خصوصاً زمرد کہ کتنی لڑائیان مسلمانون سے لڑا مگر کبھی فتح اسکو نصیب نہوئی اور تمنے بھی کن کن ترکیبون سے مقابلہ کیا

اگر ان لوگون سے عمدہ پرا ہوئے اور یہ لوگ بھی قائل ساحران مشہور ہو گئے قدرت کو یہ بات بُری معلوم ہوئی
اور تم لوگون نے ایسی عبادت کی کہ کیا عجب ہی جو چند دلون مین تم سب بزرگان دین سے مشہور ہوجاؤ اور اس
طلسم کے ساحرون مین بھی مقرب خداوند تصور کرین فیروز نے کہا خداوند اگر آپکی نظر عنایت رہیگی تو کیا
عجب ہی جو ہملوگ اپنی مراد دلی کو پہونچین اور مسلمانون پر فتح پائین آئینۂ اندام نے کہا مسلمانون پر مین تملوگون
کو فتحیاب کرونگا اور اُن لوگون کے دلون مین نور ایمان پھونکا جائیگا وہ بھی لائق اسکے ہین کہ منتظم مقرب کئے جائین مگر اب
تم لوگون کو یہ لازم ہی کہ جہان تک ممکن ہو اُن لوگون سے بہت سمجھ کے مقابلہ کرو کہ جو تم دونون سے فتحیاب ہوگا خداوند
اُسی کو اپنے طلسم کا منتظم مقرر کرینگے اور وہی زیادہ مقرب خداوند ہوگا اگر مسلمانون نے تمپر فتح پائی تو مین اُنکے دلمین
نور ایمان پیدا کرکے اُنھین اپنا مقرب بناؤنگا اور تملوگ اُنکے ماتحت رہوگے اور اگر تمنے اُنکو زیر کر لیا تو وہ لوگ تمھارے
ماتحت ہونگے لشکر کی تمھین پروا نہین جسقدر ساحر غیر ساحر تمھین درکار ہون یہان موجود ہین صرف انتظام
جنگ تمھارے سپرد ہی فیروز اور زمرد نے کہا یا خداوند آپ سے مجبور ہین اگر آپ نے ایک کی تقدیر اچھی
اور ایک کی بُری کردی تو مجبوری ہی آئینۂ اندام نے کہا مین چندے دونون کے باب مین کچھ دخل نہ دونگا جب
دیکھونگا کہ کسی کے مزاج مین غرور زیادہ ہوا ہی اُسکو زیر کرادونگا یا فیصلہ مین دیر ہوگی تو ایسی عمدہ طور سے فیصلہ
کرونگا کہ ایک کو دوسرے سے خفت نہ ہونے پائیگی فیروز نے کہا اب ہماری خاطر جمع ہی ضرور ہم مسلمانون پر
فتح پائینگے نجتگان نے کہا یا خداوند ایک بات ہی اور عرض کرتا ہون آپ اُسکو بھی منظور کرین آئینۂ اندام
نے کہا بیان کرو نجتگان نے کہا عیاران اسلام بلائے روزگار ہین کوئی بات ایسی ہونا چاہئے کہ وہ لوگ عیاری
نہ کرسکین آئینۂ اندام نے کہا یہ خلاف ہی خداوند جو بات کرتے ہین وہ خلاف انصاف نہین ہوتی تمھارے
یہان بھی عیار موجود ہین یہ وہان عیاری کرینگے ضرور جائینگے پھر اُنھون نے کیا خطا کی ہی جو اُنکے عیارون کو بیکار
کردون نجتگان نے کہا ہملوگ عیارون کو اُنکے یہان نہین بھیجین گے آپ اُنکے عیارون مین کوئی بات ایسی پیدا
کردین کہ وہ سب عیاری کرنے سے بیکار ہوجائین آئینۂ اندام نے کہا یہ مین ہرگز نہ کرونگا وہ بھی عیاری کرینگے
اور ہمارے یہان کے عیار بھی جائینگے آپ سے بہتر وہان عیار نہین ہین نجتگان نے کہا خداوند اُن لوگون کو
بڑے بڑے اختیار حاصل ہین اُنمین ایک صاحب ایسے ہین جنپر بعض بعض وقت سحر بھی تاثیر نہین کرتا ہی
آئینۂ اندام نے کہا اس سے کیا ہوتا ہی یہان کے بھی بعض بعض عیار ایسے ہین جو سحر مین طاق ہین اُنسے کیونکر وہ لوگ
بچین گے اشراق نے کہا ای نجتگان اب تو تمھین میرے کہنے کا اعتبار ہی یا نہین نجتگان نے کہا مین خداوند کی
بات کو بہت صحیح جانتا ہون اور ان لوگون کی عیاری کے بھی بہانے میرے دلپر پڑے ہوئے ہین آئینۂ اندام
نے کہا تمنے آجتک ایسے عیار نہین دیکھے ہین اسوجہ سے یہ بات ہی اُنکا رعب تمپر غالب ہی جب اُنکی صفات
دیکھو گے تو وہ سب تمھاری نظرون سے گر جائینگے نجتگان نے کہا اب مجھے امید ہوئی کہ عیاران اسلام اب کچھ
نہین کرسکتے آئینۂ اندام نے کہا یہ بات نہین ہی کہ اب وہ عیاری نہ کرسکین مگر یہ بات ضرور ہی کہ جسطرح پہلے اُنھون
نے عیاریان کی ہین وہ بات اُنکو حاصل نہوگی اگر سو عیاریان کرینگے تو دو چل جائینگی باقی سب بیکار ہونگی
اور تمھارے یہان کے عیار بھی اگر سو عیاریان کرینگے تو دو عیاریان خالی جائینگی باقی سب عیاریان کارگر
ہونگی نجتگان یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا یا خداوند امیدوار ہون کہ چند عیار مجھکو عطا فرمائے جائین کہ وہ شب و روز
میری محافظت کرین گے کیونکہ مین عیاران اسلام سے بہت خائف ہون اور شب و روز اُنکے خوف سے مجکو نیند

نہین آئی ہو اگر آپ کے یہان کے عیار براے محافظت میری بارگاہ مین رہینگے تو عیاران اسلام
سے کوئی نہ آسکیگا آئینۂ اندام نے کہا مین نے تمھین سب عیارون کا افسر کیا تمھین اُن
لوگون سے وقتاً فوقتاً کام لینا نخشگان نے کہا یا خداوند مین کسی سے کام نہ لونگا ہان یہ بات ممکن ہی
کہ سب کا نگران رہون گا ہر ایک کی راحت کا انتظام بہت اچھی طرح سے کرتا رہونگا
آئینۂ اندام نے کہا تمھین اختیار ہی عیار سب تمھارے سپرد ہین جب نخشگان کی حجت ختم ہوچکی
تو فیروز نے کہا اب ایک بات کا مین امیدوار ہون کہ مجھی ایسے ایسے پہلوان مرحمت ہون
جنکا قتل نہ ممکن ہو کہ مین اُنکو عزیزان صاحبقران سے لڑاؤن اور وہ سب کو زیر کرین
آئینۂ اندام نے کہا تملوگون کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ اشراق سے طلب کرو وہ تمھین دیدیگا
اور اب یہان ٹھہرو کہ فرشتون کے آنیکا وقت ہی اُنکی صورتین ایسی مہیب ہین کہ تملوگ اُنکو دیکھکر
ہوش مین نہین رہ سکتے اشراق نے کہا یا خداوند ہملوگ جاتے ہین ابھی فرشتون کو نہ بلایئے گا آئینۂ اندام
نے کہا جلد جاؤ اشراق اُٹھا فیروز و زمرد وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر چلا آیا راہ مین فیروز نے
کہا اب آپ کی نگہبانی ہے ہی خداوند تو یہ فرما چکے کہ ہین دونون کی قسمت مین مطلق دخل نہ دونگا اب
اُنکے مقابلے مین جانا کیسا ہی اشراق نے کہا پہلے اُنکی کیفیت دیکھ لو کہ مرحلہ اول پر وہ لوگ کیا کرتے
ہین اور کسطرح جنگ ہوتی ہی کیونکہ وہان بھی یہی لشکر ساحران اور فوج غیر ساحران بہت ہی اور مالک مرحلہ
گل اندام بہر دچشم جادو سحر کا پتلا ہی مگر مین بھی بکتا ہی دیکھو وہ کیا کیا تدبیرین کرتا ہی اور مسلمانون سے
کیونکر لڑتا ہی اگر اُسنے سبکو گرفتار کر لیا تو مراد برآئی ورنہ دوسرا مرحلہ جسکو مرحلہ شمقیح کہتے ہین اور
سفاحت جادو وہانکا حاکم ہی واقعی کیا ساحر ہی اور مرحلے پر اُسنے ایسے عجائب وغرائب نمود
سحر بنائے ہین کہ عقل کام نہین کرتی گو سب مین قدرت خداوند کی شرکت بھی ضرور ہی مگر اصل بانی وہی ہی
اور اُسی نے ہر ایک چیز کو بنایا ہی اپنا کمال دکھایا ہی سحر کے انسان ایسے ایسے بنائے ہین جو لشکر حریف
سے ہر طرح مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی سحر کرے اُنسے مقابلہ کرے وہ بھی سحر کا جواب دیتے ہین اگر کوئی
تیغ و خنجر لیکر اُنسے لڑے وہ بھی اُسی صورت سے جنگ کرتے ہین کبھی دشمن کے ہاتھ سے زخمی
نہین ہوتے ہمیشہ آپ زخم لگاتے ہین تن دشمن کو مجروح بناتے ہین علاوہ اسکے اور بہت سی چیزین ایسی بنائی
ہین جنکو دیکھکر انسان دنگ ہو جاتا ہی وہان اگر مسلمان کیا کر سکین گے اور اگر اُس مرحلے سے بھی سلامت
واپس آئے تو اُس مرحلے کے بعد مرحلۂ قبیح ہی اور قبیح جادو اُس مرحلے کا حاکم ہی وہان گرفتار ہو جاینگے
اسی طرح اس طلسم کے دس مرحلے ہین اگر سب مرحلون کو طی کرکے آئینگے تب خاص طلسم مین پہونچین گے
پھر خاص طلسم مین وہ وہ صحرا ہین جہان فوج درندگان رہتی ہی جب اُس سے بھی سلامت بچین گے بعض بعض
کوہ ایسے ہین کہ دشمن کو اپنے تحت مین پاسکے وہ کوہ گر پڑین گے اور سب دب کے مرجاینگے اگر اُن پہاڑون
کی راہ بھی طی کرکے آئینگے تو دریا ایسے ایسے ملین گے جو اُنکی صورت دیکھکر جوش مارکے اسقدر چڑھین گے
کہ سب کو غرق کر لینگے ای فیروز اسی طرح سے اس طلسم مین بہت سی چیزین ایسی ہین جو دشمن کو کبھی نہ چھوڑینگی
بفرض محال اگر اُن لوگون نے سب کو طی کیا اور دیوان طلسم کو بھی زیر کیا تو بزرگان دین جنکی بستی زیر زمین ہی
وہ بیدار ہونگے جتنی قبرین اس طلسم مین ہین وہ سب شق ہونگی اور جو جو لوگ انمین دفن ہین وہ نکلکر اُنسے مقابلہ

کرینگے بھلا کیا مجال ہے جو یہ لوگ اُنسے لڑسکین اگر انکو بھی انھون سنے زیر کیا تو پھر خداوند تقدیر کردینگے کہ سب راہ راست پر آجائینگے فیروز نے کہا اور ہملوگون کی نوبت نہ آئیگی اشراق سنے جواب دیا کہ جب بزرگان دین لڑچکین سگے تو ہم اُنسے مقابلہ کرینگے اور اپنے ہنر دکھائینگے خداوند اسی وقت تقدیر کرینگے فیروز نے کہا اور سب مقامات طلسم جو برباد ہونگے انکا کیا انتظام ہوگا اشراق نے کہا بعد فتح کے خداوند ایک دم مین سب درست کردینگے زمرد نے کہا واقعی یہ طلسم ایسا ہی ہے کہ کوئی اسکو فتح نہین کرسکتا اشراق نے کہا آپ لوگ جبتک یہین اگر ایسی بھی ضرورت ہوگی تو ہم وقتاً فوقتاً مرحلہ جات پر فوجین روانہ کرتے رہینگے کہ انتظام مین فرق نہ آنے پائے جسوقت الوان نہ طاق کا دروازہ کھلیگا اور وہان سے بادشاہ الوان جادو اور کیوان جادو اپنی اپنی فوجین لیکر نکلین سگے آفت بپا کردینگے یہ وہ جگہ ہے جسکی کیفیت آجتک سوا سے خداوند کے اور کسی کو معلوم نہین ہے جسدن سے یہ طلسم بنا ہے اُسدن سے اُس قصر کا دروازہ بند ہے وہان ایسی بھی کوئی چیز ہے جسکی وجہ سے طلسم کا نام نہ طاق رکھا گیا ہے فیروز یہ باتین سُنا کیا جب اشراق حالات طلسم بیان کرچکا تو فیروز اور زمرد اور تورج اور نجنگان سنے کہا اب ہملوگ اس طلسم کی کیفیت سے ماہر ہوگئے خاطر جمع ہوگئی جو جو خیالات ہمارے ستھے وہ سب دفع ہوئے اب کبھی نہ کہین سگے آپ لشکر کشی کا انتظام کیجیے زمرد نے کہا یہان مسلمانونکا بچنا بہت دشوار ہے کیونکر بچ سکتے ہین ہزارون مقام ایسے ہین جہان لاکھون عجائبات موجود ہین مسلمانون کے پاس سوا سے تحفہ جات کے اور دوسری چیز نہین ہے جسوقت لڑینگے تحفہ جات چھین جائینگے وہ بیکار ہو جائینگے اُسی وقت گرفتار ہوکر یہان آجائینگے اشراق نے کہا اب ایک کام آپ لوگون کے محول ہے کہ آپ سیر مرحلہ جات کو روز دو وقت جائیے اور وہان کی خبرین لائیے زمرد نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے ہم روز جائینگے اور وہان سے خبرین لائینگے فیروز راضی ہوا نجنگان نے بھی اقرار کیا تورج بھی آمادہ ہوا اشراق سنے کہا مین بھی روز دو وقت جاؤنگا ہر جگہ سحر کو زور دونگا سب کی خبر لونگا نجنگان نے کہا آپ کے جانے سے سب تسکین پاتے رہینگے روز بروز سب جگہ کی خبر ملتی رہیگی بلکہ آپ خداوند سے بھی بہت اچھی طرح سب کیفیت بیان کرینگے ہملوگون پر تو انکا رعب ایسا طاری ہوتا ہے کہ مُنھ سے آواز بھی نہین نکلتی اشراق سنے کہا تم سب خاطر جمع رکھو مین روز کی کیفیت خداوند سے کہونگا گو انھین خود بھی فرشتون کے ذریعہ سے سب حال معلوم ہوتا رہیگا مگر میرے کہنے مین اتنا نفع ہے کہ خداوند کو میرا اضطراب معلوم ہوگا شاید درمیان مین رحم آجائے اور تقدیر کرکے سب کو اسیر کرلین تو بہت ہی اچھی بات ہے نجنگان شب بھر اشراق سے باتین کرتا رہا جب صبح ہوئی تو اشراق نے نجنگان اور فیروز اور تورج اور زمرد کو اپنے ہمراہ لیا کہا کہ آپ لوگون کو سب مرحلون کی راستے تعلیم کردون کہ روز آپ لوگون کو وہان جانا ہوگا سب راضی ہوئے اشراق سبکو اپنے تخت پر بٹھا کے مرحلہ جات کے راستے بتانیکو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار اور صاحبقران جرار کی عرض کیجاتی ہے

کہ بدیع الملک اور صاحبقران جو لشکر کو لیکر روانہ ہوئے تو دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران نے دیکھا سامنے ایک دیوار معلوم ہوتی ہے مگر گرد دیوار کے شعلہ ہائے آتش بھڑک رہے ہین امیر نے مریخ سے فرمایا یہ کیا ہے مریخ نے عرض کی قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مرحلہ ہے اس طلسم کے

تو بہت سے مرحلے ہین اور کوئی مرحلہ چھوٹا نہین ہی سب جگہ ساحران نامی حاکم ہین اے صاحبقران میرا سحر یہان
کسی پر نا تیر نہین کرتا امیر نے فرمایا ہمین سحر کرنے کی کیا ضرورت ہی یہ کہتے ہوئے آگے جا رہے تھے کہ ایک
ساحر نے آکے صاحبقران کو سلام اور بدیع الملک کی طرف دیکھکر کہا ای جوان مینے سنا ہی کہ اس
طلسم مین بارادۂ جنگ آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا جسنے تجھسے کہا بہت صحیح کہا مین واقعی اسی غرض سے یہان
آیا ہون اور فضل خدا سے یہ امید ہی کہ اس طلسم کو فتح کرکے زمرد و فیروزہ و لوح و نخجگان کو لیے
معقول دونگا ساحر نے کہا ای جوان اس بات کا تجھے اختیار ہی مین ایک بات تجھسے دریافت کرنے آیا ہون بدیع الملک
نے کہا جو تجھے پوچھنا ہی تحقیق کرلے ساحر نے کہا آپ لوگ سحر سے مقابلہ کرینگے یا بزور بازو لڑینگے بدیع الملک نے کہا
ہم لوگون مین سحر حرام ہی تیغ و خنجر سے سب کو زیر کرینگے ساحر نے کہا مین چاہتا ہون کہ آپ سے مقابلہ کرون بدیع الملک
نے کہا پھر کس بات کا منتظر ہی ساحر نے عرض کی آپ لشکر کو یہان مقیم کرین کل صبح کو ایک فوج ہمین آئے گی انمین کسی
انسان کے جسم پر سر نہوگا وہ لوگ آپ سے مقابلہ کرینگے بدیع الملک نے فرمایا مجھے منظور ہی ساحر غائب ہوگیا
بدیع الملک نے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا اچھی بات ہی یہین قیام کرو کل لشکر حریف
یہان آئیگا اس سے مقابلہ کرنا بدیع الملک نے لشکر کو وہین ٹھہرایا بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک اور
صاحبقران اپنی اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد
سب امیر کی بارگاہ مین حاضر ہوئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ ساحر نے کہا ہی بے سر دلن کی فوج
آئیگی اور وہ جنگ کریگی مریخ نے عرض کی وہ لوگ ساحر ہونگے بدیع الملک نے کہا عجب بات ہی کہ وہ آئے
ہون گے وہ حریف کو کیونکر دیکھ سکین گے مریخ نے عرض کی وہ لوگ اصلی انسان نہونگے سحر کے ذریعہ سے
بنائے گئے ہونگے انکو دیکھنے کی ضرورت نہین ہی جو شخص انکا بانی ہوگا وہ جسطرف اشارہ کریگا وہ لوگ ادھر جائینگے
بدیع الملک اور صاحبقران اور مریخ اور جملہ سردار شب بھر یہی باتین کرتے رہے جب سپیدۂ
سحر چرخ پر ظاہر ہوا امیر برلے نماز سجادے پر تشریف لائے سب سردار بھی مشغول نماز ہوئے
صاحبقران نے سلاح طلب کرکے زیب جسم فرمائے بارگاہ سے برآمد ہوئے بدیع الملک نامدار
بھی سلاح ذات پہ آراستہ کرکے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیے صاحبقران اور
بدیع الملک نوجوان گھوڑون پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان کے چلے تھے کہ سامنے سے گرد
اڑی امیر نے بدیع الملک سے فرمایا حریف کا لشکر بھی میدان مین آگیا بدیع الملک بھی اسطرف متوجہ ہوئے
کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر عظیم مانند دریا موج مارتا ہوا آتا ہی مگر کسی کے تن پر سر نہین ہی گھوڑے
تک بے سر کے ہین سبکو کمال تعجب ہوا لشکر میدان مین آیا صفین درست ہونے لگین صاحبقران نے بدیع الملک
سے فرمایا ان لوگون کی کیفیت قابل دید ہی مثل اصلی انسانون کے کام کررہے ہین جب دونون لشکرون کی صفین درست
ہوچکین تو لشکر حریف سے ایک شخص گھوڑے کو چمکا کے میدان مین آیا بہت دیر تک سلحشوری دکھاکر مبارز طلبی کی
شاہزادہ امیر الزمان خدمت امیر مین حاضر ہوکے عرض کی اجازت میدان عنایت ہو امیر نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے عرض کی یہ شخص ساحر ہی آپ کسی کو اسکے مقابلے مین نہ بھیجیے مین خود جاکر اس سے
مقابلہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا ای بدیع الملک تمنے جو کچھ تجویز کیا بہت مناسب ہی مگر مین اسکے مقابلے کو
جاؤنگا بدیع الملک نے کہا ہرگز آپ تکلیف نہ فرمائین مین تو موجود ہون صاحبقران خاموش ہو رہے بدیع الملک نے

شاہزادہ امیر الزمان سے فرمایا کہ ابھی تمہارے جانے کی ضرورت نہین ہے یہ لوگ ساحر ہین جب غیر ساحر سے مقابلہ
ہوگا تو تم میدان مین جانا شاہزادگی دکھانا امیر الزمان مایوس ہوکے میدان جنگ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر آئے
بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر میدان کی طرف چلے حریف کے مقابلے مین آکے کھڑے ہوئے اُسنے جو بدیع الملک
کو دیکھا کہا اے جوان تیری موت دامنگیر ہے جو مجھسے مقابلہ کرنے آیا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ او مکار یاوہ گوئی سے
باز آ جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اُسنے بدیع الملک پر گرز کا وار کیا شاہزادہ نے بے تکلف گرز پر ہاتھ ڈال دیا اُسنے بہت
کچھ زور کیا مگر بدیع الملک نے جھٹکا دیکر اُسکے ہاتھ سے گرز چھین لیا لشکر اسلام مین صداے تحسین بلند ہوئی اُس جوان
بے سر نے تلوار کمر سے لی بدیع الملک پر لگائی شاہزادے نے تلوار بھی چھین کر پھینکدی جب اُسنے اپنے تئین بالکل
مجبور پایا بدیع الملک سے لپٹ گیا شاہزادے نے زین فرس سے اُٹھاکر جکڑ دیا زمین پر دے مارا وہ جوان بے سر
اُٹھکر پھر مرکب پر سوار ہوکر بدیع الملک کے مقابلے مین آیا شاہزادے نے اسکو پھر زین فرس سے اُٹھایا گھوڑے سے
اُتر کے بقوت تمام چیر کر پھینکدیا اُسکے دو پارہ ہوتے ہی تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونے لگی عرصے کے بعد
آواز آئی کشتی مرا نام من شمر عام جادو بود بدیع الملک پھر اپنے مرکب پر سوار ہوئے لشکر حریف سے باری باری بے سر
جوان بے سر آئے سب بدیع الملک کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے جب دن گذر گیا تو لشکر کفار کی طرف سے طبل بازگشت
پر چوب پڑی بدیع الملک اپنے لشکر کی طرف پلٹے جوانان بے سر اُسی جگہ غائب ہوگئے صاحبقران نے بدیع الملک
کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا نوبت کچھ مدح و ثنا کی اپنی بارگاہ کی طرف مع لشکر روانہ ہوئے بدیع الملک کو صاحبقران
اپنی بارگاہ مین لیگئے شاہزادے نے وہین پوشاک تبدیل کی تھوڑی دیر کے بعد مریخ آفتاب علم حاضر ہوا اور سردار
بھی آئے صاحبقران نے مریخ سے فرمایا یہ لوگ کون ہین کیون مقابلہ کرنیکو آئے ہین یہ حال کچھ خلاصہ نہین ہوتا مریخ نے
عرض کی یا صاحبقران مین اس کی اصل کیفیت سے تو واقف نہین مگر اسقدر عقل کام کرتی ہے کہ یہ لوگ اس مرحلے کے پاسبان
ہین اسی وجہ سے سدراہ ہوئے یا یہ باعث ہو کہ جو ساحر اس مرحلے کا حاکم ہے اُسکو امتحان منظور ہو کہ آپ لوگونکا حال
ظاہر ہو جنگ کے طریقے معلوم ہون صاحبقران نے فرمایا اے مریخ یہی بات ہے یا تو یہ لوگ پاسبان مرحلہ ہین یا خود انکو
حاکم مرحلہ نے یہان بھیجا ہے مگر آج کی جنگ بفضل ایزدی بہت خوب ہوئی میدان ہمارے ہاتھ رہا مریخ نے عرض کی
سحر تو ان لوگون پر اثر نہین کریگا مینے بہت بہت سحر کو زور دیا دو تین جوانون کو تاک کے سحر کیا مگر کسی پر
سحر نے تاثیر نہ کی امیر نے فرمایا تمہین کیا ضرورت تھی جو تمنے سحر کیا اب سحر کرنیکا ارادہ نہ کرنا مریخ نے
عرض کی مین فقط امتحان کرتا تھا اب یہ کیفیت مجھکو معلوم ہوگئی کہ ان لوگون پر سحر اثر نہین کرتا ہے کبھی سحر نہ کرونگا
بدیع الملک نے فرمایا دیکھین یہ لوگ کل بھی یہان آتے ہین یا آجہی انکو یہان آنا تھا مریخ نے عرض کی
اگر یہ لوگ اس مرحلے کے نگہبان ہین تو کل بھی ضرور آئینگے اور اگر برائے امتحان آئے تھے تو کل اور کچھ انتظام ہوگا
یہ لوگ یہان نہ آئینگے مگر اے شہریار آج کی شب بہت ہوشیاری سے بسر کرنا چاہیے اب مرحلے کی سرحد
شروع ہے امیر نے کہا واقعی یہ لوگ مکار ہین ایسا نہو کوئی مکر کرین اور سردارون کو اُسکے سبب سے گزند پہنچے
یہ فرما کے خواجہ عمرو سے کہا کہ خواجہ تم بھی کچھ انتظام کرو خواجہ اپنی جگہ سے اُٹھے باہر آئے طلایہ مقرر کرکے
عمرو نے چاہا کہ مین بارگاہ صاحبقران مین جاؤن کہ سامنے روشنی معلوم ہوئی عمرو اس روشنی کی طرف دیکھنے لگے جب
دیر تک خیال کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایک جا پر جمع ہین خواجہ نے گلیم اوڑھی اور اُس روشنی کی طرف چلے
جب قریب پہونچے تو دیکھا چند ساحر ایک ٹیلے پر بیٹھے ہوئے ہین خواجہ اُس ٹیلے پر گئے دیکھا ساحر آپسمین باتین

کر رہے ہین خواجہ ایک گوشے مین کھڑے ہوئے ایک ساحر نے کہا آج تو مسلمانون نے غضب کیا دس نگہبان
قتل کیے دوسرے نے جواب دیا کہ جب مسلمان صاحب تحفہ جات ہین انپر سحر تاثیر نہین کریگا ایک نے
کہا ای ادرار جادو اگر مسلمان ہمسے لڑبھڑ کر مرحلے تک پہونچ گئے تو غضب ہوگا ہرطرح ہملوگون
کی جان جائیگی اگر مسلمانون سے مقابلہ کرینگے تو مارے جائینگے اور اگر خوف جان سے بھاگ جائین اور مسلمانون
کو نہ روکین تو شہنشاہ گل اندام زرد چشم ہمین زندہ نہ چھوڑین گے جہان جاکر پوشیدہ ہونگے وہ
ایک سحر مین سبکو گرفتار کر لینگے ادرار جادو نے کہا ای اصفہان جادو کل کس اور صورت مین مسلمانون
سے مقابلہ کرین شاید اُنپر رعب غالب ہو اصفہان جادو نے کہا مسلمان جری ہین کسی صورت مین
اُن سے مقابلہ کرین مگر اُنھین کسی قسم کا خوف نہو گا ادرار جادو نے کہا پھر کیا بند وبست کرنا
چاہیئے اصفہان نے کہا جمعدار صاحب کے پاس چلو دیکھو وہ کیا راے دیتے ہین یہ کہکر اصفہان
جادو نے اپنے اور ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ ہوشیار رہنا ہم لوگ جمعدار صاحب کے پاس جاتے
ہین اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم یہان ہوشیار ہین مگر تم جلد واپس آنا اصفہان جادو اور ادرار جادو
نے کہا اب ہمارے آنے کے منتظر نہ رہو جب کوئی راے عمدہ قرار دے لینگے تب وہان سے واپس
آئینگے یہ کہکر دونون ساحر وہان سے روانہ ہوئے خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے دونون کے ہمراہ ہوئے
ساحر وہان سے ایک درخت کے نیچے آئے کچھ مٹی ہٹائی ایک دہنہ نقب ظاہر ہوا دونون اُسمین کود
پڑے خواجہ بھی اُنکے ساتھ نقب مین کودے ساحرون نے پھر مٹی ہاتھون سے ہٹانا شروع کی جب دہنہ
نقب بند ہوگیا تو دونون نے مشعل سحر روشن کی اُسکی روشنی مین آگے بڑھے خواجہ بھی دونون کے
ہمراہ چلے جب نقب ختم ہوئی تو خواجہ کو ایک میدان وسیع ملا تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک
پھاٹک نہایت نفیس بنا ہی دونون ساحر اُس پھاٹک کے اندر گئے خواجہ بھی دونون کے ساتھ اندر
آئے ساحر ایک بارہ دری مین گئے خواجہ بھی اُنکے ساتھ اندر گئے جیسے ہی ساحرون نے مردہ آنکھا نا
خواجہ نے دیکھا ایک ساحر قوی الجثہ تخت پر بیٹھا ہوا ہی بہت سے ساحر اُسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے
بیٹھے ہین دونون ساحرون نے جاکر اُسکو سلام کیا اُسنے کہا ای اصفہان جادو اسوقت تم کیون آئے یہ تو
تمھاری نوکری کا وقت تھا اصفہان جادو نے کہا اسوقت ہم لوگ نگہبانی کر رہے تھے آپسمین ذکر جنگ
آگیا آپ کو تو سب کیفیت معلوم ہی کہ مسلمانون پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی آج جو آپ نے میدان مین لشکر بھیجا تھا
اُسمین سے دس نگہبان قتل ہوئے اُس ساحر نے کہا اس بات سے خاطر جمع رکھو اگر عمر بھر مسلمان جانا
چاہینگے مرحلے تک نہ پہونچ سکینگے تم لوگون کے سامنے جو لوگ قتل ہوئے تھے وہ اصلی انسان نہ تھے مین نے
صرف چند پتلے بناکر اُنکے نام رکھ دیے تھے آج دس قتل ہوئے مینے اُنکی عوض مین بیس بنا دیے اگر
کل بھی مسلمان قتل کرین گے تو مین اور بنا دونگا جب اس بہانے سے مسلمان ٹھہرے رہین گے کوئی اور تدبیر
کرکے اُن لوگون کے تحفہ جات اپنے قبضے مین کر لونگا جسوقت اُنکے تحفہ جات چھن جائین گے پھر وہ بہت
جلد گرفتار ہو جائینگے اصفہان جادو نے کہا کل بھی بے سر کے جوان لڑنے کو جائینگے اُس ساحر نے ہنسکر جواب
دیا کہ کل مین جوانان دراز دست کو میدان مین روانہ کرونگا اُنکے ہاتھ اتنے اتنے بڑے ہون گے کہ اپنے
لشکر مین کھڑے ہوکر حریف کے لشکر پر وار کرین گے مین نے پتلے تو بنوائے ہین وہ تیار ہو گئین

کہ

تو مین ہوم خانے مین جاؤن اصفہان نے کہا جمعدار صاحب ایسا نہو مسلمان مرحلے تک چلے جائین جمعدار
نے کہا میان اصفہان جب تک مین زندہ ہون اُسوقت تک کسی کی مجال نہین جو مرحلے تک پہونچ جائے اور
وہان مقابلہ کرے اگر کوئی مجھے قتل کرے تو البتہ یہ راستہ صاف ہو اصفہان جادو نے کہا مین اسی واسطے
یہان آیا تھا جمعدار نے کہا اب تم جاؤ اور لوگ جو تمہارے ہمراہ ہین وہ سب تمہارا راستہ دیکھ رہے ہونگے
اصفہان جادو اور ادرار جادو دونون جمعدار کو سلام کرکے رخصت ہوئے جمعدار کو خادمون
نے آکے اطلاع دی کہ جمعدار صاحب پتلے تیار ہین ہوم خانے مین تشریف لیچلیے جمعدار اُٹھا ہوم خانے
مین گیا پچّل پتلے طلب کیے ساحرون نے پتلے لا کر اُسکی چوکی کے نیچے رکھدیے جمعدار سحر کرنے لگا دیر کے بعد
سب پتلون کے جسم مین حرکت پیدا ہوئی جمعدار نے سحر کو زور دیا سب پتلے اُٹھ کھڑے ہوئے اُسنے اپنی ران چاک کی
ایک ایک قطرہ خون کا سبکے مُنہ مین لگا دیا سب اُسکے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے جمعدار نے کہا جہان
جوانان بے سر ہین وہان جا کر بیٹھو سب اُسطرف روانہ ہوئے جمعدار نے اور پتلے اپنے آگے سر کائے اُنمین بھی حرکت
پیدا ہوئی اُسنے سحر کو زور دیا وہ بھی اُٹھے اُنکو بھی خون چٹا کر رخصت کیا اسی طرح دس دس پتلے سحر کے بنا تا رہا جب
رات کم باقی رہی تو چوکی سے اُٹھا ہوم خانے کے باہر آیا اپنی خوابگاہ کی طرف روانہ ہوا راہ مین ایک آواز آئی ای جمعدار
کہان جاتا ہی سجدہ کر کہ خداوند آئینۂ اندام تشریف لائے ہین جمعدار نے چارون طرف دیکھا کسی جانب کسی کو
نہ پایا پھر آگے بڑھا چند قدم کے بعد پھر آواز آئی او بے ادب ایک بار کے کہنے سے تو نے سجدہ نہ کیا اب
کیا چاہتا ہی تیری جان جائے اسمین خوش ہی جمعدار اس آواز کو سُنکر اسدرجہ خائف ہوا کہ وہین سجدے کو جھکا جیسے ہی
سجدے مین گیا اس زور سے ایک گھونسا اُسکے سر پر پڑا کہ اُسکی گردن ٹیڑھی ہوگئی جمعدار نے کہا یا خداوند مین اپنی
سزا کو پہونچ گیا اب معاف فرمایئے ایسی خطا نہوگی جواب ملا کہ اب تیری تقصیر عفو نہین ہوگی ابھی ملک الموت دو چار
لوگون کی قبض روح کے واسطے گیا ہی وہان سے آلے تو مین تیری قبض روح کا حکم دون جمعدار نے کہا یا خداوند مجھے
دھوکا ہوا تھا معاف فرمایئے ملک الموت کو حکم نہ دیجیے آواز آئی کہ تیرے مزاج مین غرور حد سے سوا ہو گیا ہی جب تک
غرور تیرا دفع نہوگا اُسوقت تک خداوند تیری خطا معاف نہ کرینگے جمعدار نے کہا یا خداوند اب کبھی غرور نہ کرونگا ہمیشہ
آپ سے جھک کے ملونگا آواز آئی جب تیرے دل سے غرور نکالا نہ جائیگا اُسوقت تک تیری طبیعت کی کیفیت نہین
بدلے گی جمعدار نے کہا یا خداوند اگر آپ چاہین تو میرے دل سے غرور نکل جائے آواز آئی اگر تجھے یہی منظور ہی تو اپنے
مکان پر چل جمعدار نے کہا مین ابھی چلتا ہون یہ کہکے آگے بڑھا جلدی راستہ طے کرکے اپنے مکان مین آیا آواز آئی کہ جہان
تیرے رہنے کا ٹھکانا ہی وہان چل جمعدار اپنے پلنگ پر آیا آواز آئی اپنے عزیزون کو جمع کر جمعدار نے اُسی وقت سبکو
بلایا جب سب جمع ہوئے تو آواز آئی کہ ان سب کو لٹا کے ہر ایک کے دل سے غرور نکالا جائیگا جمعدار نے سب سے کہا
کہ جلد لیٹو سب لیٹ گئے آواز آئی اب ہم ظہور فرماتے ہین سب اپنی اپنی آنکھین بند کرین جسکے پاس ہم آکر کہین کہ آنکھین کھولدے
وہ آنکھ کھولے سب نے اپنی اپنی آنکھین بند کرلین سب کے پہلے جمعدار کے پلنگ پر آواز آئی کہ ای جمعدار آنکھ
کھولدے جمعدار نے آنکھ کھولدی دیکھا ایک مرد طویل القامت روشن اندام چہرہ نظر نہین آتا نگاہ خیرگی کرتی ہی
جمعدار نے ڈر کے اپنی آنکھ بند کرلی کہا یا خداوند آئینۂ اندام مین جمال باکمال نہین دیکھ سکتا آئینۂ اندام نے کہا
مین تجھے ایک پھول سنگھاتا ہون اسکو سونگھ یہ کہکر اُسکی ناک کے پاس ہاتھ بڑھایا جمعدار نے دم کھینچا خوشبو جو دماغ مین
گئی جمعدار کو چھینک آئی کہ دوسرے پلنگ پر آواز دی کہ ای زوجہ جمعدار آنکھ کھولدے زوجہ جمعدار نے

جو آنکھ کھولی اُسکو بھی خوف معلوم ہوا کہا یا خداوند آئینۂ اندام مجھکو تاب نظارہ باقی نہین ہی آئینۂ اندام
نے کہا ایک پھول تو بھی سونگھ یہ کہکر اُسکے ناک کے پاس ہاتھ لیگئے اُسکو بھی پھول سونگھتے ہی چھینک آئی اسی
طرح ہر ایک کو پھول سونگھایا جب سب لوگ پھول سونگھ کر بیہوش ہوئے تو آئینۂ اندام نقلی نے نعرہ کیا
منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران زمان نعرہ کرکے سبکی زنبیلون مین سوزن دیگر داخل زنبیل کیا جو کچھ مال و
اسباب وہان جمع تھا وہ اپنے قبضے مین کرکے اُسی نقب کے راہ سے خواجہ باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ
ہوئے رات تو تھوڑی باقی تھی قریب صبح خواجہ لشکر مین داخل ہوئے بعلہ صاحبقران کی بارگاہ مین گئے
امیر نمانہ سے فراغت پاچکے تھے سلاح ذات پر آراستہ کر رہے تھے کہ خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ
تمہارا پتہ نہ معلوم ہوا ہمنے کہا تھا کہ نگہبانی کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بڑا کام کیا یہ سبب دریافت
کرکیا کہ آپ سے ساحرون نے کل کیون مقابلہ کیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ کیا سبب دریافت کیا خواجہ نے عرض کی
سب سردارون کو آنے دیجئے مین بہت سے ساحر لایا ہون اُنکو حاضر کرونگا اب کوئی براے مقابلہ نہ آئیگا امیر نے کہا
اگر یہ بات ہی تو لشکر مین جاکر کہدو کہ سب کمرین کھول ڈالین خواجہ نے کہا ابھی اسکی ضرورت نہین سردارون کو یہان
بلا لیجئے امیر نے خادمون سے فرمایا کہ جملہ سردارون کو یہان بھیجدو خادم باہر آئے یہان سب سردار مسلح و مکمل
دربارگاہ صاحبقران پر موجود تھے خادمان امیر نے کہا آپ حضرات کو صاحبقران یاد فرماتے ہین یہ
سُنکر بدیع الملک نامدار گھوڑے سے کود پڑے بارگاہ کے اندر تشریف لیگئے اور سب سردار بھی بارگاہ مین
داخل ہوئے بدیع الملک نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا بدیع الملک نے
عرض کی آپ نے اسوقت کیون یاد فرمایا امیر نے ارشاد کیا آج کوئی براے مقابلہ نہین آئیگا خواجہ نے سب
انتظام درست کرلیا ہی بدیع الملک نے عرض کی اُنکی جنگ مین کسی طرح کا لطف بھی نہین تھا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ
اور سردار بھی آئے صاحبقران نے سب سے کہا آج کوئی براے مقابلہ میدان مین نہین آئیگا خواجہ نے بہت
اچھا انتظام کیا ہی جب سب سردار جمع ہوچکے تو امیر نے خواجہ سے کہا ہان خواجہ ساحرون کو لاؤ خواجہ نے کہا
وہ ساحر یون نہین آسکتے ہین جب تک میری عرق ریزی اور جانفشانی کی داد حسب مراد نہ ملے امیر نے فرمایا خواجہ
تم کسقدر طماع ہو آخر اور بھی غازی لشکر مین موجود مین کیسے کیسے کارہاے نمایان کرتے ہین کبھی کوئی بھی ایسی باتین
کرتا ہی خواجہ نے کہا صاحب وہ لوگ پہلوان ہین اور دس ملکر ایک کام کرتے ہین مین ہمیشہ تنہا جاتا ہون اپنی جان کا خوف
نہین کرتا آپ کا کام انجام دیتا ہون اگر آپ کے اور غازی ایسے ہوتے تو کل ہی اِسکا انتظام کرلیتے کہ آج میدان مین کوئی نہ آتا
کسی غازی نے جانبازی نہ دکھائی کچھ نہین کام آئے اپنی جان عزیز نہ کی ساحرون کو گرفتار کرکے لاتے امیر نے
ہنسکر فرمایا خواجہ ہم تمھین خوش کردینگے مگر ساحرون کو بھی تو دیکھین کہ وہ کیسے ہین خواجہ نے کہا صاحب مین کسی کا
اعتبار نہین کرتا میری خاطر و تواضع کی جائے تب اُن لوگون کو محفل مین لاؤن اور اگر میری تواضع مین دیر ہوگی
مین ان لوگون کو اُسی طرح چھوڑ آؤنگا آپکو کوشش بلیغ کرنا ہوگی صاحبقران نے خادمون سے اشارہ کیا
خادمون نے بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو دیا امیر نے فرمایا اب تو خوش ہو عمرو نے کہا مین آپ سے رنجیدہ کب
تھا امیر نے فرمایا اب اُن ساحرون کو محفل مین لاؤ خواجہ نے کہا آپ کو اُن ساحرون سے کیا مطلب جب طلسم کشا
مجھسے کہینگے تو مین اُنسے جو مناسب جانونگا وہ کہونگا امیر نے فرمایا خواجہ پھر مجھسے یہ کیون کہا عمرو نے جواب دیا
کہ ایک بات لائق انعام کے تھی اگر آپ نے اُسکے صلہ مین تھوڑا سا زر و جواہر میرے حوصلے سے کم مجھے دیا تو

کیا بڑی بات کی سب مالکون کا یہی قاعدہ ہوتا ہی کہ جب خوش ہوئے مالامال کر دیا بدیع الملک خواجہ کی یہ تقریر
سنکر ہنسنے مریخ کی طرف اشارہ کیا مریخ اٹھا دو توڑے لاکر خواجہ کے سامنے رکھے خواجہ نے کہا صاحب
طلسم کشا نے اپنے ایک ملازم کی معرفت مجھکو روپیہ دیا میری حقیقت کچھ نہ جانی بدیع الملک ہنستے ہوئے اُٹھے
توڑے لیے اپنے ہاتھ سے خواجہ کو دینے لگے خواجہ نے کہا آپ ایسے نامی و نامدار اتنا سا روپیہ اپنے ہاتھ سے دیتے
ہین آپکو شرم نہین آتی دربار مین سب ہنسنے لگے بدیع الملک نے بہت کچھ زر و جواہر اسوقت خواجہ کو دیا
خواجہ نے سب اپنے قبضے مین کیا زنبیل سے جمعدار کو نکالا پھر اُسکے اور عزیزون کو نکالکر ستون بارگاہ سے باندھ
دیا امیر نے فرمایا خواجہ یہ کون ہی عمرو نے عرض کی یا صاحبقران یہ نگہبان طلسم کا جمعدار ہی وہ جو جوانان بے سر
کل مقابلے کو آئے تھے اسی کے سحر کے بنے تھے اور آج کے مقابلے کے واسطے اسنے مردمان دراز دست بنائے
تھے امیر نے فرمایا اسکو ہوشیار کرو خواجہ نے جمعدار کو ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی جمعدار صاحب نے اپنے کو عجیب
کیفیت مین پایا گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگے خواجہ نے دوات و قلم جمعدار کے سامنے رکھا کاغذ پانہ لیکر
سامنے کھڑے ہوئے امیر کی طرف صاحبقران نے فرمایا ای جمعدار اب اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق
اختیار کرو خواجہ نے کہا ای جمعدار سُنتے ہو کہ صاحبقران نامدار کیا ارشاد کرتے ہین جمعدار دنگ ہی کہ مین کس کیفیت
مین ہون اور مجھکو یہان کون لایا یہ کیا سانحہ گذرا خواجہ نے کہا میان جمعدار اب کیا سوچتے ہو جو کچھ منظور ہو اس
کاغذ پر تحریر کرو اگر جان عزیز ہی تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو جمعدار نے دل مین خیال کیا کہ اگر اسوقت انکار کرتا
ہون تو جان جاتی ہی بہتر اسی مین ہی کہ دین کو تبدیل کرون اگر دین اسلام کو اچھا دیکھونگا تو ہمیشہ کے واسطے مسلمان ہونگا
ورنہ ان لوگون کو مکر سے گرفتار کرونگا یہ سوچ کے جمعدار نے کاغذ پر لکھا کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون خواجہ نے
وہ پرچہ امیر کو دکھایا صاحبقران نے فرمایا مشکین کھول دو خواجہ نے جمعدار کی مشکین کھول دین جمعدار امیر
کے قریب آیا قدمونکو بوسہ دیا صاحبقران نے پشت پر ہاتھ رکھدیا جمعدار کو بیٹھنے کی اجازت دی خواجہ
سے کہا اور لوگون کو بھی ہوشیار کرو خواجہ نے سبکو ہوشیار کیا سب نے اپنے کو جو اس حالت مین پایا سخت حیران
ہوئے خواجہ نے اُنسے بھی پوچھا کہ تم اپنے دین کو ترک کرنا چاہتے ہو یا نہین جمعدار نے عرض کی خواجہ آپ
ٹھہر جائین مین ان لوگون سے کہتا ہون خواجہ ٹھہر گئے جمعدار نے آگے سب سے کہا مین نے بھی اسلام قبول کیا
ہی اگر یہ مذہب واقعی پختہ ہی تو صاحبقران میرے سوالات کا جواب دینگے اور اگر یہ مذہب بے بنیاد ہی تو آپ
میرے سوالات کا جواب دینے مین ضرور بند ہو جائینگے مین یہان سے نکل جاؤنگا سب نے اسلام فوراً
قبول کیا جمعدار نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران معاملہ ناموس بہت نازک ہوتا ہی اگر حکم ہو تو مین اپنے ناموس
کو کسی محفوظ جگہ پر لیجاؤن امیر نے فرمایا بہت سے خیام خالی ہین جہان تمہارے مزاج مین آئے جاؤ اور انکے
خیام استاد کرا دیے جائین جمعدار نے عرض کی خادمون کو حکم ہو کہ میرے ہمراہ جاکر خیام تنا دین امیر نے
جمعدار کے ہمراہ چند خادم روانہ کئے اُنھون نے خیام جا کر بنائے جمعدار نے اپنے ناموس کو ایک خیمہ مین
ٹھہرایا صاحبقران نے حکم کیا کہ اسباب ضروری وہان جانا چاہیئے اور دو خدمتگذار بھی ضرور جائین اُسی وقت
لوگ اسباب ضروری لیکر جمعدار کے خیمے مین پہونچے دو خادم بھی مقرر کیے گئے جمعدار یہ الطاف صاحبقران
کے دیکھکر خوش ہوگیا جلدی حاضر خدمت امیر ہوا عرض کی یا صاحبقران معافی کا امیدوار ہون کچھ عرض کرنا
منظور ہی امیر نے فرمایا کہو جمعدار نے کہا یا امیر مذہب آئینہ پرستی کس وجہ سے بے بنیاد ہی اور مذہب اسلام

سب سے افضل ادیان تصور کیا جاتا ہے امیر نے فرمایا مذہب آئینہ پرستی اس وجہ سے بے بنیاد ہے کہ جو مرتد
یہان دعوے خدائی کرتا ہے وہ کاذب ہے کیونکہ مثل اور انسانون کے وہ بھی صلب پدر اور بطن مادر سے پیدا ہوا ہے
انسانون کی طرح پرورش پائی طفلی مین مثل سب کے تعلیم پاکر علم و ادب حاصل کیا اگر معاذ اللہ خدا ہے اصلی
ہوتا تو محتاج تعلیم عبد ہرگز نہوتا اور مثل عوام بطن مادر سے پیدا نہوتا صورت اعضا پیری کے سبب سے
تبدیل نہوتی ہمیشہ ایک حالت مین رہتا اب اس سبب سے یہ بھی امید پیدا ہوئی کہ جب صورت اعضا تبدیل ہوگی
تو اکثر امراض بھی لاحق ہونگے اور اُسکو تکلیف دیتے ہونگے مثل انسانون کے وہ بھی کراہتا ہوگا علاج کی ضرورت
ہوتی ہوگی جمعدار نے کہا آئینہ اندام برسون بیمار رہا حکما کا علاج رہا بڑی تکلیف اُٹھا کے صحت پائی صاحبقران
نے فرمایا جب یہ خداوند تھا تو مرض کو کیون نہ دور کر سکا جمعدار نے عرض کی ای شہریار جو کچھ آپ نے فرمایا
بہت بجا ہے اگر خداوند ہوتے تو مثل عوام کے پرورش کیون پاتے اور تعلیم پاکر علم ادب حاصل نہ کرتے وہ تو خود
ہر ایک شئ کا خلاق ہے اُسے کسی کے معرفت حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے صاحبقران نے فرمایا اب اسلام کا جملہ
ادیان سے افضل ہونا اس طرح ثابت ہے کہ ہمارا خدا واحد و یکتا ہے جملہ عیوب سے بری ہے ہر ایک شئ اُسی کے قبضے
مین ہے حیات و ممات پر قادر ہے اُسکے نور کو کوئی دیکھ نہین سکتا جس شخص نے دعوی خدائی کے وہ ایسے ذلیل ہوئے
کہ حد بیان سے باہر ہے آخر مارے گئے جہنم داخل ہوئے اگر سچے خداوند ہوتے تو کیون ایسا ہوتا علاوہ اسکے اور باتین
صاحبقران نے ایسی بیان فرمائین کہ جمعدار کے دلمین سکہ بیٹھ گیا عرض کی ای شہریار اب تک میرے دل مین یہ خیال تھا
کہ اگر مذہب اسلام بھی معاذ اللہ اور مذہبون کے موافق ہوا تو مین آئینہ پرستی ترک نہ کرونگا مگر آپ کی ارشاد سے
دل مین نفرت پیدا ہوگئی اب مین آئینہ اندام پر لعنت کرتا ہون صاحبقران اسکی صاف گوئی سے بہت خوش ہوئے اسکو
خلعت و انعام بیحساب دیا جمعدار نے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین اپنے مکان کو جاؤن وہانسے اپنا مال و اسباب بھی
لاؤن اور جسقدر میرے ماتحت ہین اُن سب کو بھی ہدایت کرون صاحبقران نے فرمایا جو کچھ تمھارا مال و اسباب وہان ہو
وہ یہان ممکن کیا جاے محض براے ہدایت وہان جاؤ جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران وہان بھی تو مال و اسباب میرا
موجود ہے اُسکے لانے مین کیا قباحت ہے امیر نے فرمایا اب مال و اسباب وہان نہ ملیگا جمعدار کو تعجب ہوا عرض کی ای
شہریار مال و اسباب میرا وہان سے کون لے گیا ہوگا امیر نے فرمایا جو تمھین یہان تک لایا اُسنے تمھارے یہان کی خاک تک
نہ چھوڑی ہوگی جمعدار نے عرض کی یا صاحبقران مجھے یہ بھی نہین معلوم کہ مجھے یہان کون لایا امیر نے خواجہ کی طرف
اشارہ کیا جمعدار نے عرض کی خواجہ آپنے کمال کیا دوسرے شخص کی یہ مجال نہین تھی جو میرے پاس اسطرح سے جاتا
اور عیاری کر کے اسطرح اسیر کر کے لاتا خواجہ نے کہا جمعدار صاحب بڑے بڑے ساحرون کو مین لایا ہون آپ کو
تو بہت جلد لے آیا کوئی بات نہ تھی جمعدار امیر سے رخصت ہو کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان مین پہونچ کے
سب نگہبانون کو طلب کیا جب سب حاضر ہوئے جمعدار نے عرض کی تملوگون کو لازم ہے کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کرو
مین اتنے دنون گمراہ رہا مگر شکر ہے کہ صاحبقران یہان تشریف لائے اور میرے طالع یاور ہوئے جو قدمبوسی اُنکی حاصل ہوئی
نگہبانون نے جو یہ کیفیت سنی بہت حیران ہوئے کہا جمعدار صاحب آپ کیا فرماتے ہین ہملوگون کو سخت تعجب ہے
یا تو آپ لشکر اسلام کو روکتے تھے یا انھین لوگون سے جا کر ملگئے جمعدار نے کہا اسکا سبب بعد مین دریافت کرنا پیشتر
یہ بتاؤ کہ اپنے دین بے بنیاد کو ترک کروگے یا نہین بعض نے کہا ہم موجود ہین جب آپ نے دین اسلام اختیار کر لیا
تو ہمین کیا عذر ہے بعض نے انکار کیا اُنکو اُسی وقت جمعدار نے قتل کیا بعض بخوف جان مکر سے مسلمان ہوئے اور اپنے

اپنے مکانون پر جا کر مع اہل و عیال طرف مرحلہ گل اندام کے روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا بھی کیا جائیگا جب
جمعدار سب کو مسلمان کر چکا تو اپنے مکان مین چارون طرف پھرا کہین مال و اسباب کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کر سبکو اپنے
ہمراہ لیا خدمت صاحبقران مین واپس آیا امیر کے سامنے سب نگہبانون کو لا کر قدمبوس کیا صاحبقران نے
سبکو انعام و خلعت دیکر سرفراز کیا پھر بدیع الملک نامدار سے ارشاد فرمایا کہ اب کیا راے ہے بدیع الملک نے عرض کی
مین یہان ٹھہرنا بیکار جانتا ہون انشاء اللہ بفضل ایزدی کوئی سد راہ بھی نہین ہے مرحلے کی طرف چلنا بہت اچھا ہے ایک
واقف کار بھی ہمراہ ہے کل کیفیت وہان کی معلوم ہو جائیگی صاحبقران نے جمعدار کو اپنے پاس بلا یا فرمایا یہ جو مرحلہ
اب درپیش ہے اسکا کیا نام ہے اور حاکم اس مرحلے کا کون ہے جمعدار نے عرض کی اس مرحلے کا حاکم گل اندام زرد چشم
جادو ہے اور اُسی کے نام سے یہ مرحلہ مشہور ہے امیر نے فرمایا اب بدیع الملک نوجوان کا یہ ارادہ ہے کہ اُس مرحلے
کی طرف چلین جمعدار نے عرض کی تشریف لیچلیے خدا اپنا فضل کریگا یہ مرحلہ آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا صاحبقران
نے بدیع الملک سے فرمایا کہ جمعدار صاحب کی بھی یہی راے ہے بدیع الملک نے عرض کی آج شب پھر یہین تشریف
رکھیے صبح کو تشریف لے چلیے گا امیر نے منظور فرمایا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ ہوئی امیر نے جلسہ برخاست
کیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے محو خواب ہوئے جب سلطان زرین پوش مشرق تخت چرخ زبرجدی پر
جلوہ فرما ہوا لشکر اسلام مین نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا امیر سراپردۂ نگار دست پر تشریف لائے سب سردار بھی بیدار ہوئے
فریضہ سحری سب نے ادا کیا سلاح ذات پر آراستہ کر کے اپنی اپنی بارگاہون سے باہر آئے صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان بھی برآمد ہوئے خادمون نے مرکب حاضر کیے امیر اور بدیع الملک گھوڑون پر سوار
ہوئے لشکر تیار موجود تھا جانب مرحلہ گل اندام سفر کیا کہ ذکر اُنکا عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اُن فراریون کی عرض کیجاتی ہے جو کہ جمعدار کی خوف سے بھاگ کر جانب مرحلہ روانہ ہوئے تھے

جب مرحلے مین پہونچے تو گل اندام زرد چشم جادو کے مکان پر گئے اپنی اطلاع کرائی گل اندام نے سبکو اپنے پاس
بلا یا کیفیت سبکی ابتر پائی گل اندام نے گھبرا کے کہا اے نگہبانان مرحلہ بیقراری کیا حالت ہے کچھ بیان کرو نگہبانون نے
کہا غضب ہوا جمعدار صاحب مسلمان ہو گئے اور طلسم کشا سے جا کر ملگئے گل اندام نے کہا پھر تمھین کس بات کا خوف
ہے نگہبانون نے کہا اب مسلمان اسطرف بھی آئینگے اُن لوگون پر سحر تاثیر نہین کرتا ہے گل اندام نے کہا اُنکے پاس تحفہ جات
دافع سحر موجود ہونگے مین اُنکے قبضے سے لے لونگا اور ان سبکو گرفتار کر کے شہنشاہ اشراق کی خدمت مین
بھیجدونگا نگہبانون نے کہا وہ لوگ مکر مین بھی مشکل آئینگے نہین معلوم کیا بات تھی جو جمعدار صاحب کو گرفتار کر لیا
گل اندام نے کہا اسباب کی مجکو بھی فکر ہے کہ کیا باعث جو ایسا پختہ مذہب شخص یک بیک اپنا مذہب تبدیل کر دے
ارے کچھ تمھین معلوم ہے کہ کیا کیا کیفیت گذری نگہبانون نے کہا پہلے تو اُنھون نے طلسم کشائی براہ روی ایک روز
جوانان بے سر کو اُنکے مقابلے مین بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے ارادہ تھا کہ اُنکو براے مقابلہ مسلمانان
روانہ کرین مگر نہ بن پڑا ایک روز اپنے مکان سے غائب ہو گئے جو کچھ مال و اسباب اُنکا تھا وہ بھی اپنے ہمراہ لیگئے
صبح کو آئے ہم سب لوگون کو بلا یا کہا مین نے مذہب اسلام اختیار کیا ہے اگر تم لوگ اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنے مذہب
باطل کو ترک کرو بہت لوگون نے مذہب آئینہ پرستی ترک کر دیا ہم لوگ اپنے مذہب کو اچھا سمجھے اسطرف چلے آئے اب
جو آپ فرمائین وہ کرین گل اندام نے کہا تم نے بہت اچھا کیا اگر تم لوگ بھی مسلمان ہو جاتے تو زندہ نہ بچتے اب

مین ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سبکو قتل کرونگا صرف طلسم کشا کو اسیر کرکے اشراق کے پاس بھیجدونگا وہ اُسکی بابت جو بات
مناسب سمجھینگے کرینگے مگر تملوگون کو لازم ہی کہ اسکی خبر رکھو کہ طلسم کشا اسطرف کب آتا ہی سبنے کہا ہم شب و روز اسی فکر مین رہینگے
جب طلسم کشا کو اسطرف آتے دیکھینگے آپ کو اطلاع دینگے یہ کہکر نگہبان تو وہانسے روانہ ہوئے مگر فیروز ستارہ پیشانی
جو مرحلے کے دیکھنے کو آیا تو گل اندام زرد چشم کے پاس گیا گل اندام نے اُسکی بڑی خاطر کی آپ تخت سے ہٹ
کے الگ بیٹھا فیروز کو تخت پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ فیروز آج آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہی فیروز نے کہا جبسے
مسلمان یہان آئے ہین اُس روز سے شہنشاہ اشراق نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ایک ایک شخص کے سپرد ایک ایک مرحلہ
کردیا ہی کہ وہ روز اُس مرحلے کی کیفیت دریافت کر آیا کرے وہ خود بھی تشریف لیجاتے ہین اسی واسطے مین آیا ہون آج
روز آیا کرونگا اور یہان کی حالت دیکھ جایا کرونگا کچھ کیفیت بیان کرو مسلمان تو بہت قریب آگئے ہین گل اندام نے کہا
جمعدار نگہبان شریک خدا پرستان ہوگیا مگر سبب نہین کھلتا کہ کیون ایسا ہوا نہ کوئی لڑائی ایسی پڑی کہ جسکے سبب سے
وہ زیر ہوتا نہ کوئی اُسکے پاس گیا ایک روز اُسنے اس خوبصورتی سے مسلمانون کو روکا کہ مین بہت خوش ہوا اگر ہزارون
سال وہ مسلمانون سے یونہین جنگ کرتا رہتا تو ایک بھی یہانتک نہ آتا اول روز اُسنے جوانان بے سر کو برائے مقابلہ
مسلمانان میدان مین بھیجا دوسرے روز جوانان دراز دست تیار کیے اُنکے بھیجنے کا ارادہ تھا کہ وہ خود جاکر شریک
ہوگیا اتنا تو سننے مین آیا کہ شب بھر غائب رہا صبح کو جو سب نے اُسکے مکان مین آکے دیکھا تو ایک چیز بھی خانہ داری کی نہ
پائی فیروز نے کہا کوئی سبب ہوا ہوگا کسی عیار نے عیاری کی ہوگی یا کسی نے اُسکے دلپر مسلمانون کا رعب غالب
کردیا ہوگا سوائے اسکے اور کوئی بات نہین ہی اچھا مین اسوقت جاتا ہون کل اپنے ہمراہ تھوڑے عیار لیتا آؤنگا وہ
تمھین بہت کام دینگے اب مسلمان اسطرف آتے ہین اُنکے ہمراہی مین عیار بھی موجود ہین ضرور عیاری کو یہان بھی آئینگے
اس سے مرحلے پر عیار رکھنا بہت اچھا ہی گل اندام نے کہا آپ بھی عیار اپنے ہمراہ لائیے اور میرے یہان بھی
بہت سے عیار موجود ہین ان سبکو مین برائے نگہبانی مقرر کردون اور جسطرح بن پڑے تحفہ جات خدا پرستون کے
لےلون کہ اُنکا اسیر کرلینا پھر بہت آسان ہوجائے فیروز وہان سے رخصت ہوا اشراق کے پاس آیا اور لوگ بھی
مرحلہ جات پر سے واپس آئے تھے ہر جگہ کی کیفیت بیان کررہے تھے کہ فیروز نے مرحلہ گل اندام کا حال بیان کیا
اشراق نے کہا کیا ہوا جو ایک جمعدار مسلمان ہوگیا نجبتگان نے جو یہ کیفیت سُنی کہا اے شہنشاہ اشراق عیارون
کی آمد شروع ہوگئی یہ کام سوائے عیار کے دوسرے کا نہین ہی جو اس خوبصورتی سے اپنا مطلب نکالے اور
جن صاحب نے یہ عیاری کی ہی اُنکو بھی مین خوب جانتا ہون اشراق نے کہا کل مین اپنے یہان سے عیار روانہ کردونگا
فیروز نے کہا مین گل اندام سے وعدہ بھی کرآیا ہون کہ کل تمھارے واسطے عیار لاؤنگا اشراق اُس روز تو خاموش
رہا دوسرے روز اُسنے پانچ عیار اور پانچ عیارہ بچیان بلاکر فیروز کے سپرد کین کہا ان سبکو لے جاؤ گل اندام کے
سپرد کرنا تسکین بھی بہت کچھ دینا کہ مین لشکر بھی دونگا اگر کوئی وقت ایسا ہی سخت پڑیگا تو ہملوگ سب تیری مدد کرینگے اور
خداوند سے بھی سفارش کردینگے فیروز نے کہا آپ خاطر جمع رکھئے مین اچھی طرح سے سمجھادونگا کوئی بات ایسی نہوگی
کہ گل اندام ہراسان ہونے پائین اول تو اُنکو خود بھی دعوی ہی کہ مسلمان میرا کیا کرسکتے ہین لیکن مین بھی کلمات تسلی بہت
کہ آیا ہون اور کہدونگا اشراق نے کہا اُسکو دعوی کیونکر نہوگا ساحر جلیل ہی اُسکا مثل نہین ہی بہت اچھا ساحر جانتا
ہی فیروز سبکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اشراق نے چلتے وقت یہ بھی کہدیا کہ آج آپ یہ بھی دیکھتے آئیے گا کہ مسلمان کہانتک
آئے ہین فیروز گل اندام کے مرحلے پر آیا عیارون کو گل اندام کے سپرد کیا کہا بھائی صاحب آپ کسی طرحکا خوف

نہ کہینگے گا مین ہر وقت خدمتگذاری کو موجود ہون اور شہنشاہ اشراق نے بھی فرمایا ہی کہ اگر کوئی وقت ایسا ہی ہوگا تو
ہم سب آپ کی شرکت کرینگے خداوند سے بھی سفارش کرکے آپ کے واسطے عمدہ تقدیر کرا دینگے گل اندام نے کہا
آپ لوگون کی عنایت کافی ہی مجھکو مطلق ہراس نہین ہی اگر خداپرست یہان آئینگے تو میرا کیا بنا سکینگے ایک سحر مین سبکو گرفتار
کرلونگا اُنکے پاس تحفہ جات ہین اُسپر اُنکو ناز ہی تحفہ جات ایک دم مین سب سے چھین لونگا اسیر کرکے خدمت شہنشاہی مین
بھیجدونگا فیروز نے کہا ان عیارون کے نام اپنے بیان کے دفتر مین تحریر فرمالیئے گل اندام نے اسی وقت دفتر طلب کیا
سبکے نام لکھے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا چلتے وقت اُسکو یہ بھی خیال آیا کہ اشراق نے کہا تھا کہ مسلمانون کی
خبر ضرور لانا وہان بھی چلنا چاہیئے دیکھون وہ لوگ کہانتک آگئے ہین یہ سوچ کر سرحد مرحلے کی طرف چلا تھوڑی دور گیا تھا
کہ آگے سے دیکھا سامنے سے لشکر اسلام بڑے جاہ وتجمل سے آتا ہی فیروز ایک کوہ پر چڑھ گیا لشکر اسلام کی کیفیت دیکھنے لگا
جب سب لشکر اُسکے سامنے سے گذر گیا تو فیروز پھر گل اندام زردچشم جادو کے پاس آیا کہا مجھے شہنشاہ اشراق نے
کہا تھا کہ لشکر اسلام کی بھی خبر لانا لہذا مین تعمیل ارشاد کے واسطے اسطرف گیا واقعی لشکر اسلام مین بہت لوگ ہین اگر کوئی
بے سحر کیے اُن لوگون سے مقابلہ کرے تو واقعی فتح پانا مشکل ہو کیونکہ اُنکے ہمراہ ایسے ایسے جوان ہین جو آجتک نگاہ سے
نہین گذرے یہ سب طلسم کشا کے لشکر کے ہین طلسم کشا نے ابھی طلسم مراۃ العدم کو فتح کیا یہ لوگ ہین کے ہین جب مین
قیصر صاف باطن کے پاس گیا تھا تو اُسنے چند کس ان پہلوانون مین سے میرے ہمراہ کیے تھے طلسم مراۃ العدم مین
ایک شہر تھا کہ اُسکو گردستان کہتے تھے یہ لوگ وہین رہتے تھے واقعی انسان نہین ہین دیوون سے بھی زیادہ قوی الجثہ
ہین ان سبکو بدیع الملک نے زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہی انھین کے بھروسے پر یہان آیا ہی گل اندام نے کہا کیا بنا سکتا
ہی ایک سحر مین سبکو فنا کردونگا مسلمانون مین جو جو صاحب تحفہ جات ہین اگر خود سے اپنے تحفہ نہ دے دین تو ساحری مین اپنا
نام نہ رکھون فیروز نے کہا بھائی صاحب مجھکو یقین ہی اور شہنشاہ اشراق بھی آپکو اچھا جانتے ہین غائبانہ آپکی تعریفین
بیان کرتے ہین مین تو اسقدر جو آپ کے کمالات سے واقف نہین تھا یہ جانتا تھا کہ اگر آپ ایسے ہوتے تو مرحلے کے حاکم
کیون قرار دیئے جاتے یہ باتین کرکے فیروز نے رخصت طلب کی گل اندام نے کہا مسلمان کہانتک آگئے ہین
فیروز نے کہا آپکے مرحلے سے بہت قریب ہین گل اندام نے کہا آپ تشریف لیجائیے مین اُنکا بند وبست
کرنے کو جاتا ہون دیکھیے اسی وقت کیا بات کرتا ہون کہ سب مسلمان آگے نہ بڑھ سکین فیروز نے کہا مین کل
آکے پھر خبر لونگا آپ کی کوشش ومحنت کی داد دونگا یہ کہکر فیروز روانہ ہوا گل اندام بھی اپنی جگہ سے اٹھا
اسباب سحر ہمراہ لیا مرحلے کی دیوار سے نکل کر باہر جو آیا عجب کیفیت دیکھی لشکر اسلام کی شان وشوکت جوانان شیردل
کی صولت گل اندام دیر تک سبکی صورتین دیکھا کیا لشکر اسلام بھی بے تکلف آگے بڑھ گیا گل اندام یہ حال دیکھکر
وہان سے واپس آیا وہان سے واپس آیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ لوگ جو قریب دیوار مرحلے کے پہونچے بدیع الملک نے جوانان گردستان کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ اس
دیوار کو گرادو سب پہلوان دیوار کی طرف بڑھے دیوار پر بہت کچھ زور کیا مگر کچھ اثر نہ معلوم ہوا مجبور ہوکے خدمت
بدیع الملک مین واپس آئے عرض کی شہریار اگر ہم لوگ اسطرح پہاڑ پر زور کرتے تو سرمہ بنا دیتے مگر کیا کرین
دیوار کو جنبش نہین ہوتی آپ کرگین درشت چنگال سے فرمایئے وہ جاکر اس دیوار پر زور کرین [illegible]

ہم سب لوگون کی طاقت سے زیادہ ہی بدیع الملک نے گرگین کی طرف اشارہ کیا گرگین نے جاکر دیر تک زور
کیا مگر دیوار کو ذرا بھی جنبش نہوئی گرگین بھی مجبور ہوکے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آقای نامدار دیوار
پرمین نے بہت زور کیا مگر ذرا جنبش بھی نہ معلوم ہوئی مریخ آفتاب علم نے عرض کی یہ دیوار اصلی نہین ہی سحر کی ہی
بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو مین اس دیوار کو گراتا ہون مریخ نے عرض کی جب تک آپ یا صاحبقران
اس دیوار پر زور نہ کرینگے اسوقت تک اسکا گرنا بہت دشوار ہی بدیع الملک نام خدا لیکر آگے بڑھے قریب دیوار
پہونچے شاہزادے نے ایک گرز دیوار پر مارا گرز پڑتے ہی ایک آواز مہیب آئی دیوار شق ہوئی دھوان
بلند ہوا بدیع الملک نے دوسرا گرز مارا کہ دیوار مین در پیدا ہوگیا شعلہ ہاے آتش بھڑکنے لگے طبقہ جہنم کی
صورت سبکی نگاہون مین پھر گئی دیر تک شعلے اُٹھا کیے پھر تاریکی چھائی جب تاریکی بھی دفع ہوئی تو بدیع الملک
نے دیکھا دیوار گر گئی ہی سامنے میدان معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے بدیع الملک کی جرأت وہمت کی بہت تعریف
کی لشکر کو لیکے آگے بڑھے وہان سے چند ساحر پیدا ہوئے بدیع الملک کے قریب آئے کہا ای جوان طلسم کشا
تو نے دیوار گرائی اپنی جرأت دکھائی ہمارے شہنشاہ گل اندام آپ سے بہت خوش ہین فرماتے ہین اگر یہ جوان
اپنے ارادے سے باز آئے تو مین اپنے مرحلے کا منتظم اعلا اسکو قرار دون بدیع الملک نے فرمایا مردان عالم کہین
اپنے ارادے سے باز آتے ہین اگر گل اندام کو کچھ خوف ہی تو ہمارا سد راہ نہو جانے دے ساحرون نے کہا یہ کب
ممکن ہی وہ شہنشاہ کی طرف سے اسی واسطے مقرر ہین کہ جو کوئی طلسم کی طرف آئے اُسکو روکین بدیع الملک نے فرمایا
وہ اپنے کام کو انجام دین اگر ہماری قسمت مین اس طلسم کی فتاحی ہی تو مرحلے کو سر کرکے نکل جائینگے ورنہ جو منظور الٰہی ہوگا
پیش آئیگا ساحرون نے جب بدیع الملک سے جواب صاف پایا واپس ہوئے گل اندام کے پاس آئے کہا
ہم مسلمانون کے لشکر مین گئے تھے اُنکا ایما دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ کسی طرح نہ رکینگے اور آپ کو اس امر کی خبر
بھی نہین کہ اُنھون نے دیوار مرحلہ گرا دی ہی اندر چلے آئے ہین گل اندام نے کہا تمنے بہت برا کیا جو اُنکے پاس گئے
ہم نہین معلوم کیا سوچتے تھے اور کیا ارادہ تھا ساحرون نے کہا ہمکو آپ کے ارادے کی خبر نہ تھی اسوجہ سے
گئے اگر یہ جانتے کہ آپ نے اور کوئی فکر کی ہی تو ہرگز نہ جاتے گل اندام نے کہا جو کچھ ہوا اچھا ہوا اب اُن لوگون سے
خبر نہونا ہین ایک انتظام بہت معقول کرچکا ہون یہ کہکے گل اندام نے ساحرون کو بلایا ایک نامہ اس مضمون کا
تحریر کیا کہ ای طلسم کشا مین نے سنا ہی کہ تو صاحب جرأت ہی اور خلاف مردانگی کوئی بات نہین کرتا ہی بہتر یہ ہی چاہتا ہون کہ دو دن
اپنا لشکر لیکر مقیم ہو تیسرے روز مین تجھسے مقابلہ کرونگا ابھی میرے یہان کوئی بند وبست جنگ کا نہین ہی جب مین علاقہ جات
سے اپنی فوجین بلا لونگا تو تجھسے مقابلہ کرونگا یہ نامہ لکھکر ساحران کو دیا ساحر لیکر روانہ ہوا بدیع الملک نوجوان لشکر کو
لئے ہوئے بڑھے آتے تھے کہ ساحر نے جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا ساحر نے عرض کی مین
طلسم کشا سے ملنا چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا جو کچھ کہنا ہو بیان کر ساحر نے گل اندام کا نامہ دیا بدیع الملک
نامے کو صاحبقران کے پاس لیکر آئے امیر سے عرض کی یہ نامہ حاکم مرحلہ نے بھیجا ہی آپ ملاحظہ فرمالین امیر نے فرمایا
تم نامے کو دیکھو تمھارے پاس آیا ہی بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا صاحبقران سے عرض کی گل اندام اجازت چاہتا ہی
کہ اپنا لشکر علاقہ جات پر سے بلالے تین یا چار روز کی مہلت کا طلبگار ہی مین مہلت دیتا ہون صاحبقران نے فرمایا ضرور
مہلت دینا چاہیے بدیع الملک نے نامے کے پشت پر لکھدیا کہ ہمنے مہلت بخشی دی یہ لکھکر نامہ دار کو دیا اور لشکر کو وہین
روکا بارگاہین فوراً استادہ ہوئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب سردار بھی اپنی بارگاہون مین گئے

صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک کو طلب فرمایا بدیع الملک بارگاہ صاحبقران مین گئے
اور سب سردار بھی جمع ہوئے ذکر جنگ شروع ہوا مگر نامہ دار گل اندام جو نامہ لیکر بدیع الملک کے پاس آیا
تھا جواب لیکر واپس ہوا تو گل اندام کے پاس پہونچا نامہ کا جواب دکھایا گل اندام نے کہا واقعی ان لوگون کی ہمت
وجرأت مین شک نہین مینے مہلت طلب کی فوراً مہلت دیدی اب مین سب انتظام درست کرونگا یہ کہکر اُسنے
عیارون کو طلب کیا سب عیار آئے گل اندام نے کہا کوئی تم مین ایسا بھی ہی جو تحفہ جات اہل اسلام سے لے آئے
مگر وہان بھی عیار موجود ہین سرخاب عیار اور قتالہ عیارچی نے کہا اے شہنشاہ اور عیارون کو تو اپنی عیاری پر ناز
ہی یہ تو ایسے مقامات پر نہین جاسکتے ہین ہم دو سب مین کمتر ہین اگر اجازت ہو تو جاکر آج ہی سب کے تحفہ جات لادین
گل اندام نے کہا جو خدا پرستون کے تحفہ جات لائیگا انعام مین ایک ملک پائے گا سرخاب نے کہا مین جاتا ہون
اور قتالہ کو بھی اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون دو لون مین سے جسکی عیاری بن پڑیگی تحفہ جات لاکر آپ کو دینگے گل اندام
نے دو نون کو رخصت کیا دونون بانہ ہائے عیاری سے درست ہو کے چلے قریب شام لشکر اسلام مین پہونچے
ان دونون نے اپنی صورتین تبدیل کرلین یعنی لشکر اسلام مین پہونچکر لوگون سے پوچھا یہ لشکر کسکا ہی کہان جاتا ہی
لوگون نے کہا یہ لشکر صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کا ہی اس طلسم مین برائے فتاحی آئے ہین حاکم طلسم
نے چند روز کی مہلت طلب کی ہی اس وجہ سے یہان لشکر اترا ہی ورنہ بدیع الملک نامدار کا یہ ارادہ تھا کہ
یہان قیام نہ کرین سب مراحل کو طی کرکے خاص طلسم مین جائین وہان مقابلہ پڑے دو ایک روز یہان ٹھہرے ہین
جب گل اندام کا لشکر آئے گا مقابلہ پڑے گا ایک دن مین فیصلہ ہو جائے گا اور آگے بڑھینگے اُن لوگون نے کہا
اہل اسلام بھی سحر مین طاق ہین جو ایسے طلسم مین اسطرح آئے ہین اور یہ ارادہ رکھتے ہین کہ خاص طلسم تک
پہونچین لشکر اسلام کے لوگون نے کہا ہملوگ سحر کو حرام جانتے ہین بجرأت وہمت مقابلہ کرتے ہین اسی طرح بہت
سے طلسم فتح کیے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا آج تک کسی نے فتح نہ پائی ہمیر غالب نہ آیا اب تم اپنی کیفیت بیان
کرو دونون عیارون نے کہا ہم مسافر ہین اپنے گھر سے برائے روزگار نکلے تھے اسطرف چلے آئے یہان لشکر کو
ٹھہرے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ لشکر مین جائین شاید سرداران لشکر ہمین ملازم کرلین اگر یہان کوئی صورت نکل آئے گی
ٹھہرینگے ورنہ اور آگے جائینگے اہل اسلام نے کہا اگر تمھارا یہی ارادہ ہی تو سرداران اسلام کی بارگاہون مین جاؤ
اُنسے اپنی کیفیت بیان کرو یقین ہی تمھارے واسطے کوئی صورت ہو جائے گی دو نو عیار بصورت مبدل وہان سے چلے
قضائے کار خواجہ عمرو نامدار اسطرف سے آتے تھے دو غیر شخصون کو جو دیکھا خواجہ نے دونون کو روک کر کہا تم
کون لوگ ہو کہان جاتے ہو دونون نے جواب دیا ہم لوگ مسافر ہین یہان برائے ملازمت آئے تھے لشکر کو اس
جگہ پر ٹھہرے ہوئے دیکھا دو ایک شخصون سے دریافت کیا کہ یہان کوئی صورت روزگار ہو جائیگی انھون نے کہا
سردارون کی بارگاہ مین جاؤ یقین ہی کوئی صورت نکل آئے اسی غرض سے ہملوگ اسطرف جاتے ہین اگر آپ کو
معلوم ہو تو کسی سردار کا نام بتا دیجئے خواجہ نے جو تقریر سنی انداز کلام سے شناخت کرلیا کہ یہ مسافر نہین عیار
ہین گل اندام نے انکو بھیجا ہی یہ سوچ کر خواجہ نے کہا تملوگ کیا کمال رکھتے ہو کیا نام ہی کہان کے رہنے والے
ہو دونون نے کہا کہ ہملوگ خدمتگاری کے کام سے بخوبی ماہر ہین ہمارا آبائی پیشہ ہی خواجہ نے نام پوچھے ایک نے کہا
ہمارا نام مسرور نیک قدم ہی دوسرے نے رفیق مبارک فال اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا تم لوگ اگر نوکری کے
متلاشی ہو تو مین اپنے پاس تمھین نوکر رکھتا ہون مگر جو امور تمسے بیان کرون اُنکی تعمیل کرنا ہوگی دونون نے کہا ہم لوگ

بسر وچشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرینگے خواجہ نے کہا اول تو شب بھر تمھین بیدار رہنا ہوگا کہ ہمارے لشکر مین سب سوتے
ہین اور ہر ایک سردار کی بارگاہ مین دورہ کرنا ہوگا اُسکی خیریت سے ہمین وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہنا یہ سنکر دونون بہت
خوش ہوئے دلمین خیال کیا یہ تو اپنے مفید مطلب بات نکلی خواجہ سے کہا حضور ہم ہر طرح موجود ہین جو آپ حکم فرماینگے
ہم بسر وچشم بجا لائینگے خواجہ دونون کو ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین آئے ایک جگہ دونون کو بیٹھنے کی اجازت دی باتین کرنا شروع کین
ایسی دلجوئی کی باتین کین کہ دونون دام تقریر خواجہ مین اسیر ہوئے جب خواجہ دونون کو اپنے عمل تقریر سے تسخیر کر چکے تب کہا
بھائی ایک بات ہم کہتے ہین گو تم جدید ملازم ہو مگر ہم تمھین قدیم سے بہتر جانتے ہین اصل مین ہم یہان ایک غرض سے
ہین اس بات کو اپنے ہی تک رکھنا کسی پر افشا نہ کر دینا دونون نے کہا کیا مجال جو آپ کی بات کسی پر افشا ہو خواجہ نے کہا
سابق مین ہم شہنشاہ فیروز ستارہ پیشانی کے ملازم تھے جب خدا پرست وہان گئے اور طلسم کو ان لوگون نے تباہ کیا اور
شہنشاہ وہان سے نکل گئے تو ہمسے اُنھون نے یہ فرمایا تھا کہ خدا پرست تحفہ جات ہمارے طلسم سے ایسے لیے جاتے ہین جنکی
وجہ سے یہ لوگ بڑے بڑے طلسم فتح کر لینگے اور جب تک حمزہ ثانی اور بدیع الملک زندہ رہینگے اُسوقت تک ہمین طلسم مین
آنا نصیب نہوگا پس تم اپنے تئین ظاہری رفیق مسلمانون کا بناؤ اور اُنکے ہمراہ رہو اگر موقع پانا تو اُنکو قتل کرنا اور تحفہ جات لیکر
ہمارے پاس آنا ہم اپنے طلسم پر جا کر قبضہ کر لینگے پھر جو کوئی ہمارے مقابلہ مین آئیگا ہم اُس سے سمجھ لینگے خوف دو شخصون
کی ذات سے ہے جب یہ نہ ہونگے تو ہمین خوف نہ رہیگا اسواسطے ہم اُنکے ہمراہ ہین مگر آج تک کوئی موقع ایسا نہین ملا جو شہنشاہ
کے حکم کی تعمیل کرتے یہان تک اپنا اعتبار بڑھایا ہے کہ شب کو طلایہ داری کے واسطے بھی ہمین جاتے ہین ہر ایک سردار کی بارگاہ
مین شب کو بے تکلف چلے جاتے ہین اپنے ملازمین کو بھیجدیتے ہین سب سردار تو سوتے ہین مگر حمزہ ثانی اور بدیع الملک
شب بیدار رہتے ہین جب اُنکی بارگاہ مین کسی ارادے سے گیا اُنکو بیدار پایا مجبور ہوکے واپس آیا اگر اس امر کو تم گوارا کرو تو
مین تمھاری تنخواہین بھی بڑھادون اور بڑی آرام سے رکھون دونون عیار خوش ہوئے کہا جناب ہم لوگ خاص اسی کام کے واسطے
آئے ہین اور یہ کوشش خاص شہنشاہ فیروز کے لیے کرتے ہین ہمین نوکری کی کیا ضرورت ہے سلطان اشراق کے ملازم ہین
سو روپیہ ماہوار پاتے ہین علاوہ اسکے ہر مہینے مین انعام اسقدر ملتا ہے کہ تنخواہ کی ضرورت نہین رہتی گل اندام زردچشم
جادو نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حمزہ ثانی اور بدیع الملک سے تحفہ جات لادو تو ایک ملک کی سلطنت تمھین انعام مین دین
خواجہ نے جو سنا جلدی سے اُٹھکر بغلگیر ہوئے مگر جب خواجہ فتانہ عیار بچی کے گلے ملے تو فتانہ اپنے تئین بچائے ہوئے
خواجہ کے گلے ملی خواجہ نے اُس سے آنکھ ملائی معلوم ہوا کہ یہ عیار بچی ہے خواجہ نے کہا اب آپ لوگ اپنی صورت اصلی ظاہر
کرین کیون اسطرح کی صورت بنائے رہین سرخاب نے کہا کہ ایسا نہو عیاران اسلام سے کوئی ہمکو دیکھکر پہچان لے
خواجہ نے کہا اپنے بانہ پاسے عیاری یہان رکھدو معمولی پوشاک پہن لو مین تمھین اپنے ہمراہ صاحبقران کی بارگاہ مین لیچلونگا
جہان جہان تحفہ جات رکھے ہین وہ جگہین بھی تمکو بتادونگا فتانہ نے عرض کی مین کیونکر جاسکونگی مجھکو اسی حالت پر رہنے دیجیے
خواجہ نے کہا اس صورت کو بدل ڈالو سرخاب نے فوراً رنگ روغن عیاری کا چھڑایا منھ ہاتھ دھوکے معمولی کپڑے
پہنے فتانہ نے بھی رنگ روغن چھڑایا خواجہ کی نگاہ جو فتانہ پر پڑی صورت اچھی معلوم ہوئی خواجہ نے فتانہ کی طرف
دیکھکر ٹھنڈی سانس بھری فتانہ نے شرما کے گردن جھکالی مگر تبسم لبون پر آگیا خواجہ نے کہا اپنی صورت تبدیل کرو مین تمھین
دربار مین حمزہ کے لے چلون فتانہ نے اُسی وقت اپنی صورت تبدیل کی سرخاب اصلی صورت پر رہا خواجہ دونون
کو ساتھ لیکر دربار مین صاحبقران کے آئے امیر نے دیکھا خواجہ دو اجنبی شخصون کو ساتھ لاتے ہین سمجھے اسمین بھی
کوئی بات ہوگی یہ سوچکر خاموش ہو رہے خواجہ اپنی کرسی پر آکے بیٹھے ان دونون عیارون کو بھی اپنے پاس بٹھایا

سرداروں نے کہا خواجہ یہ دو شخص تمھارے ساتھ کون ہین خواجہ نے کہا یہ میرے عزیز ہین ایک نسبتی بھائی ہے دوسرے
سے ایسا رشتہ ہے جسکو افشا کرنا اچھا نہین ہے آج میرے گھر سے یہ دونون صاحب تشریف لائے ہین انکو بھی روزگار
کی ضرورت تھی بیٹے کہا تم یہان رہو جب کسی سردار کو ضرورت ہوگی تمھین نوکر رکھا دونگا سردار سمجھ گئے کہ عیار ہین
خواجہ نے انکو اپنے دام مکر مین گرفتار کیا ہے یہ سوچکر سب خاموش ہو رہے تھوڑی دیر تک خواجہ وہان بیٹھے رہے
جب رات زیادہ گئی دونون کو اپنے ساتھ لیکر بارگاہ مین آئے شراب و کباب دونون کے سامنے رکھدی عیار
دن بھر کے بھوکے تھے شراب جو عمدہ پائی خوب پی کباب بھی اچھی طرح سے کھائے کھاتے ہی بیہوش ہوئے خواجہ
نے دونون کو نذر زنبیل کیا ایک کی صورت بنکر روانہ ہوئے خواجہ نے ان لوگون سے پتہ دریافت کرلیا تھا اور
جو ضروری باتین تھین وہ بھی پوچھ لین تھین راہ طے کرکے گل اندام جادو کے مکان پر صبح کو پہونچے اسوقت فیروز بھی
آیا ہوا تھا خواجہ نے اپنی صورت فتانہ عیارچی کی بنائی تھی بے تکلف گل اندام کے پاس پہونچے دیکھا فیروز ستارہ کشا بھی
سامنے بیٹھا ہے فتانہ نقلی نے جھک کے فیروز کو سلام کیا گردن اٹھا کر مسکرا دیا فیروز اس ادا پر مر گیا گل اندام نے کہا
اے فتانہ سرخاب کہان ہے فتانہ نے جواب دیا وہ اپنی عیاری کی فکر مین ہین گل اندام نے کہا تم کیون واپس آئین
فتانہ نے کہا حمزہ کی حرز ہیکل لائی ہون اور سرخاب طلسم کشا کے تحفہ جات کی فکر مین بصورت خدمتگار بارگاہ طلسم کشا
مین ہین میرا ارادہ بھی ابھی آنے کا نہ تھا مگر یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو یہان کوئی بات پیدا ہو جائے اور ہم لوگ گرفتار ہون تو یہ
تحفہ بھی چھن جائے اس سبب سے چلی آئی گل اندام نے کہا اے فتانہ حرز ہیکل مین دیکھون فتانہ نے کہا مین ابھی حاضر
کرتی ہون یہ کہکر بقچہ عیاری کھولا ایک ہیکل نکالی گل اندام کو دی کہا اب حمزہ کے پاس کوئی تحفہ نہین ہے صرف بدیع الملک
کا خوف باقی ہے یقین ہے کہ سرخاب اُنکے تحفہ جات لائے گل اندام نے ہیکل لیکر اپنے پاس رکھی بہت کچھ زر و جواہر منگا کر فتانہ
نقلی کو دیا فتانہ نے کہا مین ایک امر کی اور امیدوار ہون گل اندام نے کہا کہو فتانہ نقلی نے کہا اگر آپکا حکم ہو تو مین یہ ہیکل سلطان
اشراق کو دکھاؤن اُنسے بھی خلعت و انعام پاؤن پھر آپ کی خدمت مین حاضر کرون گی فیروز تو اُسکے جمال پر فریفتہ ہو ہی چکا
تھا کہا میرے نزدیک بہتر ہے کہ یہ ہیکل یہان نہ رہے ایسا نہو عیاران اسلام آئین اور مکر کرکے اسکو یہان سے لیجائین
گل اندام نے کہا عیارون کی کیا مجال جو یہان آسکین مین آج ہی اسکا انتظام کیے دیتا ہون فیروز نے کہا حرز ہیکل کا
وہین رہنا اچھا ہے گل اندام نے کہا آپ کو اختیار ہے لیتے جائیے فتانہ نے کہا مین بھی آپکے ہمراہ جاؤن گی فیروز
خوش ہوا کہا بہت اچھی بات ہے آج اگر تم وہان چلو تو خلعت و انعام بھی پاؤ فتانہ نے کہا اب دیر نہ لگائیے تشریف
لے چلئے فیروز گل اندام سے رخصت ہوا اپنے تخت پر فتانہ نقلی کو بٹھا کر چلا راہ مین فتانہ نے کہا اے شہنشاہ
مجھے شدت تشنگی بہت پریشان کیے ہوئے ہے اگر آپ تخت اُتارین تو مین کہین پانی تلاش کرکے پیون فیروز بھی چاہتا تھا کہ
عرصہ ہو جلدی اشراق کے پاس نہ پہونچین یہ بات جو سنی جلدی سے تخت اُتارا فتانہ اُتری ایک جانب چلی
فیروز نے کہا مین بھی تمھارے ساتھ چلون فتانہ نے مسکرا کے جواب دیا آپ میرے ہمراہ نہ آئیے فیروز نے کہا اے جان من
مین نے جسوقت سے تمھاری صورت دیکھی ہے دل بیتاب ہے خدا کے واسطے رحم کرو دل کو تسلی دو فتانہ نے مسکرا کے
کہا آپ کی اچھی طبیعت ہے کہ جلدی سے مائل ہوگئی اور دل بھی بیتاب ہوگیا ایسی باتین مجھسے نہ کیجئے فیروز نے بہت کچھ منت
سماجت کی فتانہ نے کہا مین پیشتر پانی پی لون تو میرے حواس درست ہون فیروز خود پانی تلاش کرنے کو ایک سمت
چلا فتانہ نقلی دوسری جانب روانہ ہوئی تھوڑی دور کے بعد ایک چشمہ آب نظر آیا فتانہ نقلی نے آواز دی اے شہنشاہ
یہان پانی موجود ہے تشریف لائیے آپ بھی نوش فرمائیے فیروز جھپٹ کر آیا فتانہ نے کہا اے شہنشاہ پانی نہایت سرد ہے

نوش فرمایئے فیروز نے پانی پیا پیتے ہی زمین پر گرا بیہوش ہوا فتانہ تقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کرکے
فیروز کے زبان مین سوزن دیا داخل زنبیل کیا اب خواجہ نے چاہا کہ سرخاب اور فتانہ کو نکالین اور اُنسے کیفیت
اشراق کے یہان کی دریافت کرین پھر خواجہ کو خیال آیا کہ ایسا نہو کوئی ساحر یہان آجائے اور مجھکو بھی اسیر
کرکے لے جائے کسی گوشے مین چلکر اِن دونون کو نکالنا چاہیئے یہ سوچ کے خواجہ ایک گوشے مین آئے پہلے
سرخاب کو نکالا سرخاب جو ہوشیار ہوا اپنے کو اس کیفیت مین پایا دیکھا ایک دبلا پتلا آدمی سامنے تازیانہ لیئے
کھڑا ہی سرخاب نے کہا ای شخص تو کون ہی اور مجھکو یہان کیون لایا ہی خواجہ نے کہا ای سرخاب اب شناخت مین خداوند
واحد دیکھا کے کیا کہتا ہی سرخاب نے دیکھا اسوقت مسلمان ہوجانے سے جان بچتی ہی کہا ای شخص مجھے کچھ عذر
نہین ہی خواجہ نے اُسکی پیشانی کو دیکھا تو تیرگی کفر دور نہین ہوئی تھی خواجہ نے کہا ای سرخاب مین نے اپنی عمر
قیافہ شناسی مین صرف کی ہی تو کبھی بصدق دل مسلمان نہین ہوا ہی سرخاب نے کہا مین بدل مسلمان ہون اور اپنے مذہب
باطل پر لعنت کرتا ہون خواجہ نے کہا مین تیری دروغ گوئی کا اعتبار نہین کرتا جسوقت تو بصدق دل مسلمان ہوجائیگا
مجھکو معلوم ہوگا سرخاب نے کہا ای شخص اگر تجھے میرا قتل کرنا منظور ہی تو قتل کر مین موجود ہون ورنہ یہ الزام میرے سر پر
نہ رکھ کہ مین مسلمان نہین ہوا خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا سرخاب تڑپ گیا کہا ای شخص مین مسلمان ہون مجھے کیون تازیانے
لگاتا ہی خواجہ نے تین چار تازیانے لگائے مگر اُسنے صدق دل سے اسلام قبول نہین کیا خواجہ نے حباب مارکے اُسکو
بیہوش کیا داخل زنبیل کرکے فتانہ کو نکالا اُسی طرح باندھ دیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے مگر دلمین یہ خیال کرتے جاتے
ہین کہ خواجہ اگر فتانہ نے بھی انکار کیا تو کیا اُسکو بھی تازیانے لگاؤگے بھلا کیونکر ہوسکیگا کہ اُسکے جسم نازک پر تازیانے
لگاؤن دیر کے بعد خیال آیا کہ سرخاب جادو کی صورت بنکر اِس سے یہ بات ظاہر کی جائے کہ مین مسلمان ہوا
اب تجھے بھی لازم ہی کہ اپنے مذہب باطل کو ترک کر کیا عجب ہی جو اس بات کو سُنکر اپنا مذہب ترک کرے پھر سوچے
کہ وہ بھی عیارہ ہی ضرور پہچان لیگی یہ سوچ کے خواجہ نے دلمین خیال جو کچھ ہو اگر مسلمان ہونے سے انکار کریگی
تو بیہوش کرکے پھر پیلونگا دیکھا جائیگا اور کوئی صورت نکالونگا فتانہ کو ہوشیار کیا فتانہ کچھ سحر بھی جانتی تھی جیسے
ہی خواجہ نے ہوشیار کیا اور اُسنے اپنے تئین اِس کیفیت مین پایا اشارہ کیا کہ ریسمان جلکر بدن سے جدا ہوئے
فتانہ دور کر سحر کرکے اُڑی خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ ساحرہ ہی جلدی سے گلیم اوڑھ لی فتانہ حیران ہوئی دلمین اپنے خیال کیا
کہ مین یہان کیونکر آئی اور یہ دبلا سا آدمی کون تھا سرخاب کہان گیا یہ سوچ کے اشراق جادو کی طرف روانہ
ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب خواجہ عمرو کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے

کہ انھون نے دیکھا کہ فتانہ اشراق آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوئی سوچے کہ اب اُسطرف جانا اچھا نہین
ہی یہ جاکر وہان سبکو اس حال سے مطلع کریگی بہتر اسمین ہی کہ اب گل اندام کی طرف واپس چلو اور گل اندام
کو اسیر کرکے کچھ مدد وری وہان سے کرکے اپنے لشکر مین جاون یہ سوچ کے خواجہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے
گلیم اوڑھے ہوئے چلے تھوڑی دیر کے بعد گل اندام کے مرحلے پر پہونچے دیکھا ہر ایک جانب شعلہاے
آتش بلند ہین خواجہ نے دلمین خیال کیا کہ اُسنے کہا تھا کہ مین عیارون کے واسطے بند وبست کرونگا یقین ہی یہی
بند وبست اُسنے کیا یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنی صورت ایک ساحر کی بنائی گلیم اتاری ایک طرف دو تین ساحر
جاتے تھے اُنکے پاس پہونچے کہا کیون بھائی یہ آگ کیسی ہی ساحرون نے کہا ہمارے شہنشاہ گل اندام زرچشم جادو

جو اس مرحلے کے حاکم ہین انھون نے عیارون کے واسطے یہ بندوبست کیا ہی اب عیار یہان نہین آسکینگے
اور اگر آنے کا ارادہ کرینگے دیوار پر پانون رکھتے ہی سر کٹ کے گر پڑیگا خواجہ بہت حیران ہوئے اور آگے
بڑھے دیکھا دو تین ساحر سامنے سے آتے ہین خواجہ نے اُنکو آواز دی وہ ساحر قریب آئے خواجہ نے
کہا کیون صاحب یہ آگ آج یہان روشن کی گئی اُن ساحرون نے بھی وہی بات بیان کی جو پہلے ساحرون نے
کہی تھی خواجہ نے کہا یہ سحر خاص سلطان کا ہی ساحرون نے کہا سلطان ایسے سحر نہین کرتے یہ سحر آتش بار جادو کا
ہی آتش بار جادو قلعہ آتش مین بیٹھا ہی وہان سے سحر کر رہا ہی خواجہ نے کہا کیون بھائی اُسکا قلعہ کہان ہی ساحرون
نے پتہ دیا خواجہ اُنکے سامنے تو آگے بڑھ گئے مگر اُن لوگون کے جانے کے بعد خواجہ نے اپنی صورت تبدیل
کی اور طرف قلعۂ آتشین کے چلے قریب دو کوس کے پہونچ کے خواجہ نے دیکھا ایک قلعہ آگ کا معلوم ہوتا
ہی اُسکے نگہبان بھی سب آتشی ہین چارون طرف اژدران آتش فشان بیٹھے ہوئے قلابہ ہائے آتشین چھوڑ رہے ہین
خواجہ بہت حیران ہوئے کہ آتشکدہ مین کیونکر گذر ہوگا خدا کو یاد کیا آگے بڑھے دیکھا ایک ساحر آتش
بدہان آتا ہی خواجہ اُسکے قریب پہونچے کہا کیون بھائی یہ قلعہ کسکا ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اُس ساحر نے کہا
یہ قلعہ آتشین ہی اور یہان کا حاکم آتش بار جادو گل اندام زرد چشم جادو کا ملازم ہی خواجہ نے کہا بھلا جو
لوگ اُنکی ملاقات کو جاتے ہونگے تو کیونکر جاتے ہونگے ساحر نے ایک چنگاری آگ کی منہ سے نکالکر دکھائی
کہا جسکو آنے کی ضرورت ہوتی ہی ایسے چنگاری اپنے منہ مین رکھکر آتا ہی اُس پر یہ آگ تاثیر نہین کرتی خواجہ نے
کہا پھر یہ آگ کہان ممکن ہوتی ہی ساحر نے کہا یہ آگ اشراق جادو کے پاس ہی جسکو آتش بار جادو کی ملاقات
کرنا ہوتا ہی وہ پہلے سلطان اشراق کو عرضی دیتا ہی وہ اپنے آتشکدے سے ایک چنگاری منگا کے دیدیتے
ہین وہ شخص یہان آتا ہی اول تو جدید کوئی ملاقات کو بھی نہین آتا جو آنے والے ہین اُنکے پاس موجود ہی خواجہ نے
کہا تم کس کام پر یہان مامور ہو ساحر نے کہا مین آتش بار جادو کی خدمتگاری مین موجود رہتا ہون جو امور ضروری
ہوتے ہین اُنکے واسطے مجھکو بھیجتے ہین خواجہ نے ساحر کو ایسا باتون مین لگایا کہ ساحر نے خواجہ سے کہا اگر تمھارا جی
چاہتا ہی کہ اس طلسم کی سیر کرون تو میرے ہمراہ چلو مین تمھین طلسم کی سیر کرا دون خواجہ نے کہا مین بہت ممنون احسان
ہونگا اگر تم مجھے اس طلسم کی سیر کرا دوگے ساحر نے اُس آگ کے دو ٹکڑے کیے ایک خواجہ کو دیا ایک اپنے پاس
رکھا خواجہ کو اپنے ہمراہ اندر لایا عمرو نے دیکھا ہر طرف سواے آتش کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ساحر ایک ایک
چیز کی سیر کراتا ہوا خواجہ کو اپنے ٹھکانے پر لایا عمرو نے دیکھا وہی ایک آگ کی زمین ہی ساحر نے کہا ای شخص اپنا
نام بتا خواجہ نے کہا میرا نام مشیر چنگ نواز ہی مین اکثر ساحرونکے پاس جاتا ہون چنگ سناتا ہون مجھکو بہت کچھ
زر انعام ملتا ہی مگر تم اپنا نام تو بتاؤ ساحر نے کہا میرا نام سمن خیز جادو ہی مگر ای مشیر چنگ نواز مین چاہتا ہون
کہ تمھارا کمال دیکھون ذرا میرے سامنے چنگ بجاؤ خواجہ نے کہا یہان میرے پاس چنگ موجود نہین ہی اگر یہی تمھاری
خوشی ہی تو مین کچھ گا کے تمھین سناتا ہون سمن خیز نے کہا مین تمھارے واسطے چنگ لاتا ہون یہ کہکے وہان سے
روانہ ہوا آتش بار کے کارخانے سے چنگ اُٹھا لایا مشیر نقلی کو چنگ دیکر کہا بھائی اب چنگ بجاؤ مجھکو سناؤ مشیر نقلی
نے چنگ اُٹھا کے بجانا شروع کیا سمن خیز جادو محو ہوگیا تھوڑی دیر تک خواجہ چنگ نوازی کرتے رہے جب خواجہ نے
دیکھا کہ اب سمن خیز جادو بالکل بیہوش ہوگیا ہی تو چنگ موقوف کیا سمن خیز کو دیر کے بعد ہوش آیا کہا بھائی مشیر واقعی
بیمثل چنگ نوازی کرتے ہو مشیر نقلی نے جواب دیا بھائی کہا اپنی کیفیت تمسے بیان کرون اسی چنگ کی بدولت ہزارون

روپیے پیدا کیے مگر اب ایک بھی باقی نہین ہی کیا کرین اب ساحر بھی نہین سُنتے مجبور ہو کے اسطرف آنکلے تھے یہ خیال کیا
تھا کہ کوئی رئیس ملجائیگا تو کچھ سلسلہ روزگار کا ہو جائیگا سمن خیز نے کہا مین تمھین اپنے آقا کے پاس لیے چلتا ہون وہ جسوقت
تمھارا کمال دیکھینگے ضرور ملازم کر لینگے ہم تم ایک جگہ رہینگے اور ہمارے آقاے نامدار تمھاری بہت قدر کرینگے
مشیر نقلی نے کہا مین تمھارا بہت ممنون احسان ہونگا سمن خیز نے کہا تم اسی وقت میرے ہمراہ چلو مشیر نقلی نے کہا اِس سے
بہتر کیا بات ہی یہ کہکر اُٹھے سمن خیز بھی ہمراہ ہوا مشیر نقلی کو ایک بارہ دری تک لا کے دروازے پر ٹھہرایا کہا مین تمھاری
اطلاع کرون تم یہان ٹھہرو مشیر نقلی وہین ٹھہرا رہا سمن خیز آتش باز جادو کے پاس آیا کہا حضور ایک شخص بہت دور
سے آیا ہی چنگ نوازی مین کمال حاصل ہی ابھی مین اُسکو اپنے یہان لایا تھا اُسنے چنگ بجایا میری عجب کیفیت ہوگئی تھوڑی
دیر کے بعد اُسنے رخصت چاہی مجھکو خیال آیا کہ اگر حضور کی قدمبوسی کے واسطے حاضر ہو تو کیا عجب ہی اُسکی مفلسی مرفع ہو جائے
آتش باز نے کہا ای سمن خیز اگر وہ شخص ایسا ہی تو میرے پاس لا مین اُسکے کمال کو دیکھونگا سمن خیز جادو باہر آیا مشیر نقلی
کو اپنے ہمراہ لے گیا مشیر نقلی نے آتش باز کو جھک کے سلام کیا دعا دیکر عرض کی آج میری قسمت یاور ہوئی جو آپ سے
شہنشاہ کی قدمبوسی حاصل ہوئی آتش باز نے کہا ای مشیر مینے تمھاری بہت تعریف سنی ہی دیکھون تمھین فن چنگ نوازی مین
کیسا دخل ہی مشیر نقلی نے عرض کی مین بالکل اِس کوچے سے نابلد ہون آپ حضرات کے صدقے مین میرا پیٹ بھر جاتا ہی آتش باز
نے کہا عجز و انکسار کو رہنے دیجیے کچھ کمال دکھائیے مشیر نقلی نے چنگ نوازی شروع کی دیر تک چنگ بجایا آتش باز کی
یہ کیفیت ہوئی کہ جھومنے لگا اور جسقدر ساحر وہان موجود تھے اُنکی بھی عجب حالت ہوئی کسی کو ہوش باقی نہ رہا جب عرصہ ہوا تو
مشیر نقلی نے چنگ موقوف کیا آتش باز کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا حواس درست ہوئے آتش باز بہت خوش ہوا
بہت کچھ مال و اسباب دیا کہا ای مشیر چنگ نواز تیرا مثل نہین ہی مگر افسوس ہی کہ آج تک تو اِس کیفیت سے رہا اور کوئی قدردان
تجھے نہ ملا جو تیری افلاس کو دور کرتا مشیر نقلی نے کہا اب حضور کو مینے اپنی خوش قسمتی سے پایا ہی دامن دولت تا بحیات نہ
چھوڑونگا آتش باز نے کہا ای مشیر مین خود تمھین ایک دم جدا نہ کرونگا مشیر نے عرض کی ابھی آپ نے میرا کام نہین دیکھا ہی
اگر میری ساقی گری ملاحظہ فرمائیے تو بہت خوش ہوجیےگا آتش باز نے کہا ای مشیر مین تمھاری ساقیگری بھی دیکھنا چاہتا ہون مشیر نقلی
نے کہا پھر کلید میخانہ میرے سپرد ہو اور جسقدر وابستگان دامن دولت ہین اُنکو جمع کیجیے تو آپ کو کیفیت ساقی گری
بھی دکھا دون آتش باز نے اُسی وقت کلید میخانہ مشیر نقلی کے سپرد کی اور اُسی وقت چوبدارون کو طلب کیا کہا جسقدر
ہمارے قلعہ مین لوگ ہین سب کو اطلاع دو کہ آج حاضر ہون ایک مرد کامل آیا ہی اُسکے کمال دیکھین چوبدارون نے سبکو
اس حکم سے مطلع کیا جسقدر باشندگان قلعہ تھے سب جمع ہوئے مشیر نقلی کلید میخانہ پاتے ہی میکدے مین داخل ہوا شراب
کو درست کیا تکلف سے صراحیون مین بھرا صراحیان کشتیون مین لگائین جام بھی قاعدے سے رکھے محفل مین شراب لیکر آیا
آتش باز نے اپنے مصاحبین سے کہا دیکھو مشیر چنگ نواز کس سلیقے سے شراب لایا ہی مشیر نے شراب محفل مین رکھی جام
لبریز کیا خوش الحانی سے چند شعر پڑھے رقصان رقصان جام سر پر رکھے ہوئے آتش باز کے پاس آیا کہا ایسے قدردانون
کو سب سے شراب پلانا چاہیے آتش باز یہ حرکت دیکھکر پھڑک گیا جام لیکر پیا پھر تو مشیر نقلی نے سبکو شراب دی جب ایک
دور ہو چکا تو سبکی آنکھون مین سرسون پھولی آتش باز نے کہا کہ گل اندام اپنے تئین بڑا ساحر تصور کرتا ہی مجھسے حکومت کرتا ہی
ایک سحر مینے تیار کر رکھا ہی کہ کوئی عیار نہین آسکتا ہی اُس سے نہو سکا اب مین ضرور اشراق جادو سے یہ بات کہونگا کہ اِس مرحلے
کی حکومت مجھے ملے یہ کبھی یہان کی حکومت کے لائق نہین ہی ایک ذرا سا سحر اُس سے تیار نہو سکا اُسکے قریب جو اور مصاحبین
بیٹھے تھے اُنھون نے کہا یہ سب باتین یہین تک ہین اگر ابھی گل اندام جادو یہان آجائے تو سواے تعظیم و تکریم کے اور کچھ نہو سکیگا

آتش بار نے کہا کیا واہیات بکتے ہو اگر چاہوں تو ابھی اشراق کی سلطنت چھین لوں مصاحبین نے کہا تیری کیا
مجال جو کوئی حرف ناشایستہ سلطان اشراق کی شان میں زبان سے نکال سکے آتش بار جھلا کے اٹھا ٹھوکر اسکے گرا
اور لوگ اسکے اٹھانے کو اٹھے وہ بھی گر گئے پھر محفل میں سب بیہوش ہوئے مشیر نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ
عمرو عیار صاحبقران نعرہ کرکے پہلے آتش بار جادو کے زبان میں سوزن دیا پھر سب کی زبانوں میں سوزن دیکر
آتش بار کو احتیاطاً زنبیل میں رکھا خنجر نکالکر جا پڑے جتنے ساحر بیہوش پڑے تھے سبکو قتل کیا تاریکی چھا گئی
آوازیں مہیب آیا کیں مگر خواجہ اپنے کام میں مصروف رہے جب سبکو قتل کر چکے تو آتش بار کو زنبیل سے نکالا خنجر مارا
کہ آتش بار کا شکم چاک ہوا قصہ پاک ہوا اسکے مرتے ہی عمارتیں گرنے لگیں تاریکی چھائی دیر کے بعد آواز آئی کشتہ
عمرا نام من آتش بار جادو بود اس آواز کی آنے کے بعد خواجہ نے دیکھا وہ قلعہ بھی منہدم ہے صرف ایک بارہ دری
باقی ہے خواجہ اسی بارہ دری میں موجود تھے مال و اسباب وہاں بہت کچھ تھا خواجہ نے سب مال و اسباب نذر
زنبیل کیا کپڑے بھی ساحروں کے اتار لئے وہاں سے آگے بڑھے دیکھا ہر جگہ لوگوں کا انبار لگا ہے خواجہ نے
شکر خدا کیا گلیم اوڑھ کے پھر مرحلہ گل اندام کی طرف چلے کہ ذکر وقت پر آئیگا

اب کیفیت فتانہ جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو قید سے رہا ہو کر بھاگی تو اشراق کے پاس پہونچی اشراق اسوقت مترود بیٹھا تھا زمرد ثانی اور لوریچ
اور بجنگان بھی اسکے پاس موجود تھے کہ فتانہ عیارہ نے سلام کیا اشراق نے خوش ہو کر کہا اے فتانہ اسوقت
کسواسطے اسطرف کا عزم کیا فتانہ نے کہا کہ میں خیریت میں ہوں میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ایک شخص کی قید سے
رہا ہو کر آئی ہوں اشراق نے کہا تجھے کسنے قید کیا تھا فتانہ نے کہا کہ میں تحفہ جات طلسم کشا لینے کے واسطے
سرخاب عیار کے ہمراہ گئی تھی وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ جو شہنشاہ فیروز کا بہت بڑا رفیق ہے
اور اسواسطے لشکر اسلام میں رہتا ہے کہ جب موقع پائے تو حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو قتل کرے اور
تحفہ جات لیکر فیروز کے پاس آئے بجنگان یہ سنکر ہنسا کہا ہاں بی فتانہ پھر کیا ہوا فتانہ نے کہا اس شخص نے
پہلے ہم دونوں کو ملازم کیا ہم یہ سمجھے تھے کہ اسکے ملازم رہینگے شبکو عیاری کرکے چلے جائینگے جب وہ ہمیں اپنی
بارگاہ میں لیگیا تو اسنے یہ کیفیت بیان کی کہ میں شہنشاہ فیروز کا ملازم ہوں اور برائے قتل صاحبقران یہاں بیٹھا
ہوں ہمنے اپنا اعتبار بہم پہونچایا ہے اور ایسی ایسی باتیں اس شخص نے کیں کہ ہمیں یقین کامل ہو گیا کہ یہ جو کچھ کہتا ہے بہت
سچ ہے ہمنے اپنی کیفیت جو خلاصہ تھی اس سے بیان کردی وہ ہمیں دربار میں صاحبقران کے لیگیا وہاں کے سرداروں
نے کہا یہ کون ہیں اس شخص نے کہا یہ میرے عزیز ہیں مکان سے آئے ہیں انکو روزگار کی ضرورت ہے تھوڑی دیر وہاں
نشست ہوئی پھر وہی شخص ہمیں اپنی بارگاہ میں لایا شراب و کباب ہمارے آگے رکھ دیئے ہمنے شراب پی اسکے بعد سے ہمیں
خبر نہیں کہ کیا ہوا ابھی صحرا میں آنکھ کھلی اپنے پاس اسی شخص کو پایا تازیانہ ہاتھ میں لئے کھڑا تھا ہمنے سحر کیا کہ رسیاں جو میرے
بازوؤں میں بندھی تھیں جل گئیں میں پھر سحر کرکے بلند ہوئی چاہا کہ اس شخص کو کمر میں پنجہ دیکر اٹھا لاؤں مگر اسکا پتہ بھی نہ معلوم ہوا
میں مجبور ہو گئی بصد تعجیل اسطرف آئی بجنگان نے اشراق کو سلام کیا کہا آپ نے عیاران اسلام کی کیفیت دیکھی یہی
اوصاف عیاری کی ہے اشراق نے کہا ان لوگوں کی ناتجربہ کاری سے یہ بات ہوئی اگر کوئی عیار تجربہ کار جاتا تو ممکن تھا
وہ لوگ اسطرح اسکو گرفتار کرلیتے بجنگان نے کہا اب یہ بھی خبر ہو ایک روز میں آجائے گی اشراق نے کہا اسکا کچھ
اندیشہ نہیں ہے مگر دو روز سے فیروز نہیں آئے ہیں اسکا خیال ہے نہیں معلوم کیا بات ہوئی جنگ شروع ہو گئی یا مسلمان شبخون ہے

کیا ہوا کچھ سمجھ مین نہین آتا بختگان نے کہا جلد کسی کو مرحلے پر روانہ کیجیے گیا آخر ہی تو کسی نے عیاری نہین کی ہو اشراق
نے کہا کیا غضب نہین ہو سکتا ہے بختگان نے کہا اچھا کسی کو روانہ کیجیے اشراق نے ایک ساحر کو طلب کیا کہا اے زود رفتار
مرحلے گل اندام پر جا اور فیروز ستارہ پیشانی کے نہ آنے کا سبب دریافت کرکے ابھی واپس آ زود رفتار جادو اسی وقت
روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت گل اندام زرد چشم جادو کی عرض کیجاتی ہے

جب یہ فیروز اور فتانہ تعلی کو روانہ کر چکا تو سرخاب کے آنے کا منتظر ہوا جب دیر ہوئی اور سرخاب واپس نہ آیا تو
گل اندام جادو نے اپنے ساحرون کو بلایا کہا معلوم ہوتا ہے سرخاب جادو گرفتار ہو گیا یقین ہے عیاران اسلام اسکی صورت
بنکر یہان آئے ہین لہذا تم ایک رقعہ میرا آتش باز جادو کو جا کر پہونچاؤ ساحرون نے عرض کی ابھی لیجائینگے گل اندام نے
اسی وقت ایک رقعہ لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے آتش باز جادو آگاہ ہو کہ مجھسے اور مسلمانون سے جنگ آغاز ہی اور
عیاران اسلام کی بہت تعریف سنی ہے کہ آتے ہین اور عیاری کر جاتے ہین لہذا تم وہین سے سحر کے میرے مرحلے کے گرد
آگ بہا دو مگر اتنا خیال رکھنا کہ یہ مین مرحلے خاص کی نسبت کہتا ہون کیونکہ مسلمان عدو مرحلہ توڑ کے اندر آ گئے ہین مگر ابھی
تک میرے قلعے سے بہت دور ہین مین چاہتا ہون میرے قلعہ کے گرد آتش ہر وقت مشتعل رہے کہ کوئی عیار آ نہ سکے
جب یہ رقعہ تمام ہوا تو گل اندام نے ساحرون کو دیکر رخصت کیا ساحر وہ رقعہ لیے ہوئے آتش باز جادو کے پاس
پہونچے وہ رقعہ دیا آتش باز نے رقعہ پڑھکر اسی وقت سحر کرنا شروع کیا ساحرون سے کہا تم جاؤ جسوقت اپنے قلعہ
کے قریب پہونچوگے آگ روشن پاؤگے ساحر روانہ ہوئے گل اندام کے قلعے کے قریب جو پہونچے آگ روشن پائی سب نے
آتش باز کے سحر کی بہت تعریف کی گل اندام سے آکر کہا آتش نو روشن ہو گئی گل اندام بھی بہت خوش ہوا اس شب بھر تو
آتش روشن رہی دوسرے روز شب کو یک بیک وہ آتش سرد ہو گئی جو لوگ وہان موجود تھے انھون نے گل اندام
کو خبر دی کہ بڑی تعجب کی بات ہے آتش بجھ گئی گل اندام کو بھی حیرت ہوئی اسی وقت ساحرون کو بلایا ایک نامہ
اس مضمون کا لکھکر دیا کہ اے آتش باز جادو یہ کیسا کم قوت سحر کیا تھا کہ ایک دن بھی قائم نہ رہا نامہ ساحرون کو دیکر آتش باز
جادو کی طرف روانہ کیا بعد نامہ روانہ کرنے کے گل اندام زرد چشم جادو نے اپنے مصاحبین کو طلب کیا جب وہ گئے
تو گل اندام نے کہا بڑی تعجب کی بات ہے کہ ابھی تک فتانہ عیارہ واپس نہین آئی اور شہنشاہ فیروز بھی دو دن سے
نہین آئے مین چاہتا ہون کہ ایک نامہ سلطان اشراق کے نام روانہ کرون کہ یہ کیفیت معلوم ہو جائے مصاحبین نے کہا کیا
فیروز ستارہ پیشانی نے آج آنے کا وعدہ فرمایا تھا گل اندام نے کہا فیروز ستارہ پیشانی کو سلطان اشراق
کا یہ حکم ہے کہ جب تک مسلمانون سے جنگ رہے اسوقت تک روز مرحلے پر ایک بار ہو جایا کرین نہین معلوم کیا سبب ہوا
جو وہ نہین آئے گل اندام یہ ذکر کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکر کہا شہنشاہ اشراق کا نامہ دار آیا ہے گل اندام نے کہا جلد بلاؤ
چوبدار اسی وقت باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے اشراق کے نامہ دار نے گل اندام کو نامہ دیا گل اندام
نے نامہ پڑھا اسمین لکھا تھا کہ فیروز ستارہ پیشانی اپنی کیفیت تحریر کرین کہ دو روز سے وہان کیون مقیم ہین اور فتانہ
عیارہ اس طرح سے یہان پہونچی اگر ایسی غفلت کروگے تو عیاران اسلام بڑے بڑے نقصان کرینگے اور بڑی بڑی
تکلیفین دینگے گل اندام یہ کیفیت دیکھکر دنگ ہوا مصاحبون سے کہا فتانہ تو وہان پہونچ گئی مگر فیروز کے نہ پہونچنے
کا کیا سبب ہے اسی حیرت مین تھا کہ جو نامہ دار آتش باز جادو کے یہان نامہ لیکر گیا تھا روتا پیٹتا گل اندام کے سامنے
آیا گل اندام نے کہا ارے خیر تو ہے نامہ دار نے کہا غضب ہوا قلعہ آتشین تباہ ہو گیا کسی نے آتش باز جادو کو مع

جملہ باشندگان قلعہ آلتشین کے قتل کیا سب کی لاشین پڑی ہین درندگان صحرائی لاشون کو کھاتے ہین
جلد کسی کو وہان بھیجیے کہ وہ اُنکی تجہیز و تکفین کرے گل اندام نے کہا ارے یہ کیا غضب ہوا ایک فکر تو تھی ہی
دوسری فکر یہ کیسی پیدا ہوئی نامہ دار نے کہا فکر آپ بعد مین کیجیے گا پہلے کچھ آدمی تجہیز و تکفین کے واسطے
روانہ کیجیے گل اندام نے اُسی وقت چند ساحرون کو قلعہ آلتشین کی طرف روانہ کیا سب سے یہ کہدیا کہ بہت
اچھی طرح سے سب کی تجہیز و تکفین کرنا جو کچھ صرف ہو ہمارے خزانے سے لینا ساحر تو اُسطرف روانہ ہوئے یہان
گل اندام جادو نے ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے شہنشاہ اشراق آپ کا نامہ مجھکو ملا مین اُسکے
مضمون سے آگاہ ہوا فیروز ستارہ پیشانی اور فتانہ عیارہ حرز ہیکل صاحبقران لیکر روانہ ہوئے تھے
تعجب ہے کہ فتانہ اس کیفیت سے وہان پہونچی اور فیروز کا پتہ نہ معلوم ہوا مین بھی سخت تردد مین تھا کہ دو
روز سے فیروز یہان نہین آئے ہین اِسکے علاوہ ایک اور غضب ہوا ہے جسکو لکھتے ہوئے مجھے حجاب
آتا ہے اور فرط الم سے یارائے تحریر نہین ہے مگر اطلاعاً تحریر کرنا ضرور ہے وہ یہ کہ قلعہ آلتشین ٹوٹ گیا آتش بار
جادو مارا گیا نہین معلوم کس نے اُسکو قتل کیا عجب ساحر تھا اور جو آپ نے دس عیار یہان بھیجے تھے اُنمین سے
فتانہ تو آپ کے یہان پہونچی مگر سرخاب عیار کا پتہ نہین ہے اب کچھ اور انتظام کیجیے یہان عیاران طرار کو
روانہ فرمایئے کہ مین بھی لشکر اسلام کے سردارون کو مزہ چکھادون یہ نامہ تحریر کرکے نامہ دار اشراق
کو دیا کہا اِسکو لیجاؤ اور زبانی کیفیت بھی بیان کرنا کہ وہان یہ یہ حالت گذری تمھارے سامنے میرا نامہ دار
واپس آیا ہے اور اُسنے آتش بار کا حال بیان کیا ہے نامہ دار اشراق نے کہا مین سب کیفیت بیان کردونگا یہ
کہکر نامہ دار روانہ ہوا اُسکا ذکر اپنے وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو گلیم عیاری اوڑھ کے عرصہ گل اندام کی طرف چلے تھے راستہ طے کر کے مرحلے پر پہونچے دیکھا آگ جو بھڑک رہی
تھی وہ موقوف ہے ساحر جو چارون طرف پھر رہے تھے وہ بھی نہین معلوم ہوتے ہین مرحلہ پر سناٹا پڑا ہوا ہے خواجہ
خوشی خوشی قلعہ گل اندام کی طرف چلے دیکھا قلعہ مین بھی سب معطل ہین خواجہ نے ایک گوشہ مین بیٹھ کے
ایک ساحر کی صورت بنائی قلعہ کے پھاٹک پر آئے ایک نامہ ہاتھ مین لے لیا دربانون نے کہا اے شخص تو کون ہے
خواجہ نے کہا بھائی مین سلطان اشراق کا نامہ لایا ہون گل اندام کے پاس جاؤنگا دربان ہٹ گئے خواجہ
بصورت نامہ دار قلعہ کے اندر آئے گل اندام کے ٹھکانے پر پہونچے یہان بھی دربانون نے روکا خواجہ
نے کہا جاکر گل اندام کو اطلاع دو کہ سرہنگ نامہ دار سلطان اشراق کا نامہ لیکر آیا ہے امیدوار باریابی ہے کچھ
زبانی بھی کہنا چاہتا ہے دربان اُٹھے اندر آئے گل اندام سے کہا سلطان اشراق نے ایک نامہ دار بھیجا ہے
نامہ دار دروازے پر حاضر ہے کچھ زبانی بھی عرض کریگا گل اندام نے کہا بلا لو چوبدار باہر آکر نامہ دار کو اپنے
ساتھ لے گئے نامہ دار نقلی نے جیسے ہی گل اندام کو دیکھا سلام کرکے کہا اے شہریار مجھے کچھ امور زبانی عرض کرنا
ہین اگر آپ تکلیف فرمایئے تنہائی مین تشریف لایئے تو مین عرض کرون گل اندام نے کہا مین چلتا ہون یہ
کہکر اُٹھا نامہ دار کے ہمراہ تخلیہ مین آیا کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو نامہ دار نے کہا اے شہریار سلطان اشراق
نے فرمایا ہے کہ مین خداوند کی خدمت مین گیا تھا تمھاری نسبت بھی مینے دریافت کیا تو خداوند نے فرمایا ہے کہ گل اندام

پر آج کل ہمارا عتاب ہی ہم اسکے مرحلے کو تباہ کردینگے اور گل اندام کو دست خدا پرستان سے ہلاک کرا دینگے یہی سزا اُسکے واسطے تجویز کی گئی ہی جب سلطان نے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہی خداوند نے فرمایا اُسکے دلمین بعض بعض باتین ایسی پیدا ہوگئین ہین جو ہمکو ناپسند ہین اول تو اپنے سحر کے آگے مسلمانون کی جرأت کی کوئی حقیقت نہین جانتا ہی دوسرے اپنے ہمعصر ساحرون سے بکبر و نخوت پیش آتا ہی اور اب قدرت کو اسکا فنا کردینا منظور ہی جسطرح بن پڑیگا قدرت اُسکو فنا کردیگی زندہ نہ رکھینگے اُسکی جگہ پر اور لوگ مقرر کرینگے کہ وہ انتظام مرحلہ کرین مرحلے کی اور صورت ہوجائیگی سحر یہان بڑھایا جائیگا اور ساحر نوکر رکھے جائینگے جب سلطان اشراق نے یہ گفتگو سُنی بہت گھبرایا اسلئے چونکہ آپ کو ہمارے سلطان صاحب بہت عزیز رکھتے ہین اسوجہ سے انھون نے خداوند سے آپ کی بہت سفارش کی مگر خداوند کو آپ کے حال پر رحم نہ آیا گو سلطان صاحب نے بہت بہت کہا جب سلطان صاحب مجبور ہوگئے تو خداوند سے عرض کی آخر کوئی صورت اُسکی عفو تقصیر کی بھی ہی خداوند نے ایک صورت بتائی ہی وہ یہ کہ آپ کسی صحرا مین جائین اور زر و جواہر بھی بہت کچھ آپ کے ہمراہ ہو مگر جو لوگ آپ کے ہمراہ جائین وہ پہونچا کے پلٹ آئین آپ صحرا مین تنہا رہجائین تو بصدق دل خداوند کو یاد کرین خداوند تشریف لائینگے آپ اُنکو وہ زر و جواہر نذر دیجیے گا اور اُسی وقت اُنسے خطا معاف کرا لیجئے سلطان اشراق نے ترکیبین خداوند کے بلانے کی اس خط مین لکھدی ہین آپ صحرا مین تشریف لیجلیں گل اندام نے خط کھولا پڑھا جو نامہ دار نے بیان کیا تھا وہ سب اسمین لکھا تھا اور کچھ الفاظ مہلات بر آئے مطلبی خداوند اسمین تحریر تھی گل اندام نے کہا مین ضرور جاؤنگا اے سرہنگ جادو تم اس نامے کا جواب لیتے جاؤ سرہنگ نقلی نے کہا اب مین اور کہین نہ جاؤنگا آپ جواب کسی اور کے ہاتھ وہان روانہ فرمایئے مین نہین جاؤنگا مگر جواب لکھکر آپ صحرا کو روانہ ہون گل اندام اُسی وقت تخلیہ سے باہر آ کے ایک نامہ لکھا اُسمین بہت کچھ شکریہ اشراق کا ادا کیا ایک ساحر کو بلا کے وہ نامہ دیا اور آپ صحرا کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کیجاتی ہی جو اشراق آئینہ پرست کے نامے کا جواب گل اندام جادو سے لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر مین اشراق کے پاس پہونچا نامہ دیا پھر زبانی کہا کہ اے شہریار غضب ہوا قلعہ آتشین ٹوٹ گیا نہین معلوم کسنے آتش باز جادو کو قتل کیا جو قلعہ ویران ہوگیا یہ سُنکر اشراق نے زانو پر ہاتھ مارا کہا ارے کسنے آتش باز جادو کو قتل کیا نامہ دار نے کہا آپ نامہ ملاحظہ فرمائین ابھی اسمین اور بھی کیفیت لکھی ہی اشراق نے جلدی سے نامہ کھولا پڑھنا شروع کیا بخت گان وزیر بھی موجود تھے جب اشراق سب نامہ پڑھ چکا تو بخت گان سے کہا اے بخت گان تعجب کی بات ہی گل اندام لکھتا ہی کہ فیروز اور فتانہ دونون ہمراہ یہان سے روانہ ہوئے تھے مجھے خود تشویش ہی کہ فیروز دور دور سے نہین آئے ہین اور فتانہ کے حال سے بھی آگاہی نہین ہوئی ہی دونون حرز ہیکل صاحبقران لیکر چلے تھے اور اسکے بعد آتش باز جادو کا حال لکھا ہی بخت گان نے کہا اے سلطان اشراق یہ چھوٹی سی عیاری ہی اسکا کیا ذکر ہی آپ سے جو کچھ مینے عرض کیا تھا وہ ظہور مین آیا اشراق نے کہا کیا کر سکتے ہین گل اندام نے عیار طلب کیے ہین ابکی بار ایسے عیار روانہ کرتا ہون جو جاتے ہی پہلے سب عیارون کو گرفتار کرلین پھر اور کوئی کام کرین بخت گان نے کہا مین یہ جانتا ہون کہ ایسا ممکن نہین وہان کے عیار ایسے نہین ہین جو دام مکر مین گرفتار ہوجائین اشراق نے کہا مگر فیروز کے جانے کا مجھے افسوس ہی مین خود اُس مرحلے پر جاتا ہون ایک سحر کرکے زمین ہلا دونگا

عیار و سردار سبکو گرفتار کرونگا فیروز کو ضرور قید سے رہا کرکے لاؤنگا یہ ایک بات خلاف ہوئی کیونکہ
خداوند نے یہ نہین فرمایا تھا کہ فیروز گرفتار ہوجائیگا نجمگان نے کہا اگر آپکو اِس امر کی کوشش کرنا ہی
تو جلد فکر کیجیے ایسا نہو اہل اسلام فیروز کو قتل کر ڈالین اشراق نے کہا مجھے کیا لشکر لینے کی ضرورت
نہین تنہا جاتا ہون یہ کہکے خادمون کو آواز دی خادم آئے اشراق نے کہا ہمارا مرکب پرند لاؤ ملازمین
اُسی وقت ایک اسپ پرند لائے اشراق نے وہین عیار بلائے ایک تخت سحر بناکر اُسپر عیارون
کو بٹھایا آپ مرکب پر سوار ہوا تازیانہ لگایا گھوڑے نے بازو تولے اشراق کو لے اوڑا جانب مرحلۂ گل اندام
روانہ ہوا کہ ذکر اِسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت گل اندام کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کی معرفت اشراق کے پاس روانہ کرچکا تو آپ مال و اسباب ہمراہ لیکر صحرا کی طرف
چلا جنگل وہان سے بہت قریب تھا گل اندام جادو نے تھوڑی دیر کے بعد ایک صحرا مین ایک صندل کی چوکی بچھوا کے
اُسی وقت سب سے کہا کہ تم لوگ یہان نہ ٹھہرو مین کچھ سحر تیار کرونگا ملازمین اُسی وقت وہان سے روانہ ہوگئے
گل اندام جادو نے خط اشراق کا کھولا جو جو کلمات طلب آئینۂ اندام کے لکھے تھے وہ اُسنے وردِ زبان
کیے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک سمت سے پھولون کی خوشبو آئی گل اندام اُسطرف مخاطب ہوا دیکھا ایک
مرد طویل القامت عجیب الخلقت دس آنکھین دس کان پانچ منھ اسی طرح ہاتھ بھی دو سے زیادہ صحرا کی ایک
جانب سے تخت پر سوار آتا ہی گل اندام اِس صورت مہیب کو دیکھکر بیہوش ہوگیا وہ مرد عجیب الخلقت قریب
آیا ایک رومال گل اندام کی ناک کے پاس رکھا گل اندام نے سانس جو لی چھینک آئی بیہوش ہوا مرد
عجیب الخلقت نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو عیار صاحبقران زمان نعرہ کرکے چاہتا تھا کہ خنجر مارے کہ آسمان
سے نعرہ ہوا منم اشراق جادو بادشاہ نہ طاق او شخص کیا کرتا ہی خواجہ نے جلدی گلیم اوڑھ لی نگاہ جو کی تو ایک
ساحر جوان تاج سر پر رکھے مرکب پرند پر سوار آسمان کی طرف سے اُترا قریب گل اندام کے آیا ہوشیار کیا
گل اندام کی جو آنکھ کھلی اپنے پاس اشراق جادو کو پایا کہا ای سلطان آپنے کیون تکلیف فرمائی ابھی خداوند
تشریف لائے تھے مگر عجب صورت پر آئے تھے مینے آج تک اسصورت مین خداوند کو نہین دیکھا اشراق
نے کہا ارے گل اندام تیرا قلب الٹ گیا ہی خداوند یہان کیا کرنے تشریف لاتے گل اندام نے کہا آپ نے
لکھا تھا کہ یہ لفظین استعمال کرنا تو خداوند آئینگے تیری تقصیر معاف فرمائینگے مین تعمیل ارشاد کے واسطے
صحرا مین آیا تھا یقین ہی اب تو میرے گناہ معاف ہوگئے ہون اشراق نے کہا ای گل اندام تجھے کچھ جنون گیا ہی
مینے اِس مضمون کا کوئی نامہ تیرے پاس نہین روانہ کیا نہین خداوند کے پاس گیا اور اگر گیا بھی تو اِس قسم کا ذکر نہین آیا
گل اندام نے کہا پھر ابھی جو شخص سامنے آیا وہ کون تھا اشراق نے کہا اگر مین دم بھر اور نہ آتا تو تمھارا کام تمام
ہوچکا تھا ایک مرد عجیب الخلقت صحرائی تمھارے قریب آچکا تھا اُسنے تمھارا سر کاٹنے کا قصد کیا تھا کہ مین آگیا
گل اندام نے کہا سوائے عیار کے اور دوسرے کا یہ کام نہین اشراق نے کہا کیفیت معلوم ہوئی فیروز کو بھی
اِسی عیار نے گرفتار کرلیا ہی مین محض فیروز کے رہا کرنے کو آیا ہون کل مسلمانون سے مقابلہ کرونگا آج اپنے عیارون کو وہان بھیجتا
ہون کہ وہ جاکر صاحبقران اور طلسم کشا کے تحفہ جات لے آوین پھر مین سمجھ لونگا یا تو اِن سب کو گرفتار کرکے لے جاؤ

یا فیروز کو رہا کرلونگا اے گل اندام فیروز بڑا شخص تھا جو انتظام اُسنے کیے میرے عقل مین بھی نہ آسکتے تھے اور
تورج وزہرد و سجندگان لڑنے کے کام کے نہین یہ لوگ طریقۂ جنگ مسلمان سے خوب واقف ہین گو تورج نے
مجھسے اکثر کہا کہ آپ مجھے لشکر غیر ساحران دیجیے مین خدا پرستون سے جاکر مقابلہ کرون سبکے تحفہ جات چھین لادون
مگر یہ مجھے یقین ہی کہ جرأت وقوت مین مسلمان یکتا ہین تورج اُنسے مقابلہ نہین کرسکتا ہی اسی سے مینے اُسکو لشکر بھی
نہین دیا ارادہ میرا یہ تھا کہ جب مین لشکر کشی کرتا تو تورج کو اپنے ہمراہ لیتا مگر ایسے وقت پر آنا ہوا کہ کوئی انتظام نہو سکا
گو کوئی ضرورت بھی نہین تھی مین اکیلا کیا کم تھا جو اَوروں کی مدد ڈھونڈھتا گل اندام نے کہا اسمین کیا شک ہی ہین خوب ماہر
ہون اور مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ مسلمان اب بچ نہین سکتے اور فیروز مقید نہین رہ سکتے اشراق نے کہا مین ابھی
چلتا ہون عیارون کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر گل اندام کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب گل اندام کے مکان پر آکے پہنچا
تو اُسنے دو عیارون کو طلب کیا اور ایک عیار بچی کو بلایا جب سب اُسکے پاس آئے تو اُسنے کہا اے سطرج
آہو پا مینے تجھے اسواسطے بلایا ہی کہ یا صاحبقران کو لا یا طلسم کشا کے تحفہ جات لا اگر تحفہ جات اُسکے پاس ہون
تو اُسی کو اٹھا لا اور دوسرے عیار سے کہا اے سیہ پوش شیر تگ تو آہو پا کے ہمراہ جا اور فیروز کا پتہ لگا اگر مل جائے
تو خود بھی اُسکو کسی تدبیر سے لے آ پھر عیار بچی کو اپنے روبرو بلایا کہا اے تیز زبان تو اُس عیار کو کسی طرح سے گرفتار کر لا
جسنے فیروز اور سرخاب کو اسیر کر لیا ہی بلکہ سرخاب کی رہائی کی تدبیر کرنا اور جسطرح بن پڑے سرخاب کو رہا کر کے
لانا اگر عیار نہ ملے تو کوئی فکر آج اُسکی نہ کرنا کل دیکھا جائیگا مگر آج جسطرح ممکن ہو سرخاب کو اپنے ہمراہ لانا تینون عیار
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہی

اے جب خواجہ اشراق جادو کو دیکھکر پوشیدہ ہوگئے تو گلیم اوڑھے ہوئے بڑی دیر تک اشراق و گل اندام کی باتین
سنا کیے جب یہ دونون وہانسے روانہ ہوئے خواجہ بھی اُنکے ساتھ ساتھ آئے جب اشراق نے عیارون کو لشکر
اسلام کی طرف روانہ کیا خواجہ اپنے دلمین سوچے کہ مین تو یہان ہون ایسا نہو یہ لوگ جاکر فساد برپا کرین اب یہان ٹھہرنا
مناسب نہین ہی اگر ایسا ہی ہی تو پہلے اِن عیارون کو لیکر پھر یہان آجائینگے یہ سوچکر خواجہ اُسی وقت اِن عیارون کے ہمراہ
گلیم اوڑھے ہوئے روانہ ہوئے عیار لشکر اسلام مین پہونچے تو تھوڑا سا دن باقی تھا سب نے صلاح کی جسقدر دن
اب باقی ہی اسکو بھی بسر کرو کہین چھپ رہو رات ہو جائیگی تو دیکھا جائیگا اُسوقت عیاری بھی بن پڑے گی سب یہ صلاح
کرکے ایک جھاڑی مین جاکر چھپے خواجہ مغالطہ دیکر جھاڑی کی طرف آئے جھاڑی پر پہلے روغن چھڑکا پھر آگ لگا دی
جھاڑی جلنے لگی عیار نکلکر بھاگے خواجہ نے پیچھا کیا بھلا کیا بھاگ سکتے تھے تھوڑی دور جاکے سب عیار تھک گئے
عجیب ہوکے سب نے تلوارین کھینچ لین خواجہ بھی آمادہ جنگ ہو گئے وہ تینون خواجہ پر حملہ آور ہوئے مگر خواجہ نے
سب کا وار روکا اور خود سب کو زخمی کیا اتفاق سے سیہ پوش کے ہاتھ سے تیغ زمین پر گر پڑا اسکو اٹھانے کی مہلت نہ ملی مجبور
ہوکے کمند طول کے خواجہ کی طرف کمند پھینکی خواجہ نے کمند کو ہاتھ مین لیکر اُسی طرف الٹ دیا کہ حلقے اُسکے گلے مین پڑے
زمین پر گر خواجہ نے اپنے دوش سے کمند اتار کے آہو قدم کی طرف پھینکی آہو قدم نے بھی کمر سے کمند نکالی خواجہ کی طرف
پھینکی آپسمین کمند بازی ہونے لگی ایک جگہ پر خواجہ نے گھات کی بڑی چالاکی کی بات کی کہا اے آہو قدم اصل سند نشین ہی
کہ اشراق تمھارے پشت پر کھڑا ہوکے سحر کرے آہو قدم نے پلٹ کے دیکھا خواجہ نے اُسکے گلے مین حلقے کمند

کے ڈال دیئے اسے کہکے پلٹا خواجہ نے حباب مارا چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا تیز زبان عیارہ آگے بڑھی خواجہ نے
اسکو بھی اسیر کیا جب سب اسیر ہو چکے تو خواجہ نے خیال کیا دو روز سے صاحبقران کی بھی زیارت نصیب نہین ہوئی ہو بہتر ہو
جو اسوقت چلکر قدمبوسی سے مشرف ہو جاؤن یہ سوچ کر خواجہ بارگاہ صاحبقران مین آئے امیر نے جو خواجہ کو دیکھا
خوش ہوئے کہا ای خواجہ تم دو روز سے کہان تھے تمھین سب بہت یاد کرتے تھے بیٹے ہی مریخ آفتاب علم سے تمھاری
بابت کہا تھا اگر آج تم نہ آتے تو مریخ تمھاری تلاش کو جاتے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران کیا عرض کرون کیسا آفت
مین مبتلا تھا مگر اس مرحلے کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو گیا کل حال مجھپر ظاہر ہو گیا فیروز کو لایا قلعہ آتشین کو توڑا
آتش باز جادو کو مارا چند عیار گرفتار کیے صاحبقران نے خوش ہوکے فرمایا خواجہ فیروز کو لاؤ دو عیارون کو دکھاؤ
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران بیٹے بڑی کوشش و جانکاہی سے ان لوگون کو اسیر کیا ہی ایسا نہین میرا روپیہ بھی
بہت صرف ہوا ہی امیر نے مسکراکے فرمایا خواجہ روپیہ بھی تکو مل جائیگا گھبراؤ نہین فیروز کو یہان لاؤ خواجہ نے فیروز
کو زنبیل سے نکالا چوب بارگاہ سے باندھ دیا پھر سرخاب عیار کو زنبیل سے نکالا اسکو بھی چوب بارگاہ
سے باندھا پھر ان تینون عیارون کو بھی باندھا امیر نے فرمایا انھین ہوشیار کرو خواجہ نے سب کو ہوشیار کیا
آنکھ جو کھلی سب نے اپنے کو اس حالت مین مبتلا پایا ہر ایک بہت گھبرایا خصوصا فیروز حیران تھا کہ مین کس عذاب مین
گرفتار ہوا امیر نے فرمایا خواجہ فیروز سے دریافت کرو یہ ترک مذہب کرنے مین کیا کہتا ہو خواجہ نے فیروز
کے سامنے قلم دوات کاغذ رکھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے کہا ای فیروز شناخت مین خداوند واحد و یکتا
کو کیا کہتا ہو فیروز نے لکھدیا کہ مین ہرگز اپنا مذہب تبدیل نہین کرونگا خواجہ نے بہت سمجھایا مگر فیروز نے قبول
نہین کیا صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ اب زیادہ اصرار کرنا بیکار ہی فیروز مسلمان نہین ہوگا اسکا قلب
سیاہ ہی خواجہ نے عرض کی پھر اسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہی امیر نے فرمایا جو بات اور منکران حق کے واسطے ہو وہی
فیروز کے واسطے بھی ہی یہ کہکر کہا لوح طلسم بیت المال دو اسوقت اسکی ضرورت ہی خواجہ نے معمولی عذرات پیش کرکے
کچھ زر و جواہر صاحبقران سے لیا پھر لوح طلسم حاضر کی امیر نے اور سب طلسمون کی بھی لوحین نکالین فرمایا خواجہ
عیارون سے بھی دریافت کرو دیکھو یہ سب کیا کہتے ہین خواجہ نے سب سے دریافت کیا کسی نے مسلمان ہونے
کا اقرار نہ کیا امیر نے فرمایا انکی نسبت بدیع الملک سے دریافت کرو جو کچھ حکم دین وہ کرو خواجہ نے بدیع الملک سے پوچھا بدیع الملک
نے فرمایا جو فیروز کی سزا ہی وہی ان لوگون کے واسطے بھی ہی خواجہ سبکو بارگاہ کے باہر لائے جلادون کو بلایا صاحبقران
نے لوحین جلادون کو دیکر کہا اسکی گردن زدنی کرو جلادون نے ہاتھ مارا کہ فیروز کا سر تن سے اڑ گیا اسکے مرتے
ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی دیر کے بعد ایک آواز آئی کشتی مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی
بادشاہ طلسم فیروز یہ بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی دفع ہوئی صاحبقران نے لوحین لین بارگاہ کے اندر تشریف
لائے جلادون نے چارون عیارون کو بھی قتل کیا مگر فیروز کے قتل ہونے کی جو صدا بلند ہوئی تو قلعہ مرحلہ تک پہونچی وہان
گل اندام جادو اور اشراق آئینہ پرست اس انتظار مین بیٹھے تھے کہ عیار اب واپس آتے ہونگے تحفہ جات
طلسم کشا لاتے ہونگے یکایک یہ آواز کان مین پہونچی کشتی مرا نام من فیروز ستارہ پیشانی بود اسکے سنتے ہی اشراق
کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے کہا ای گل اندام غضب ہوا فیروز کو کسی نے قتل کیا گل اندام نے کہا آواز تو
سننے ہی سنی مگر نہین معلوم کسنے قتل کیا اشراق نے کہا خدا پرستون کے لشکر کی طرف سے آواز آئی تھی مین جاتا ہون دیکھون یہ
کیا غضب ہوا فیروز کو کسنے قتل کیا یہ کہکے اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام کی طرف چلا اسوقت پہونچا کہ عیار بھی قتل

ہوچکے تھے اشراق نے جو فیروز کا لاشہ خاک پر پڑا دیکھا اُسکو بہت افسوس ہوا اپنے ساحرون کو بلایا کہا فیروز کا
لاشہ لے جاؤ مین اسکی تجہیز و تکفین کرونگا اُسکے ملازم فیروز کا لاشہ اُٹھا لے گئے اشراق نے چاہا کہ مین کچھ سحر
کرون مگر پھر مناسب وقت نہ جانا واپس گیا گل اندام سے جاکر کہا بڑے افسوس کی بات ہو کہ فیروز شاہ عالیجاہ
خدا پرستون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور تملوگون سے کچھ نہو سکا گل اندام نے کہا اے شہنشاہ مجھسے جسقدر انتظام
ہوسکا مین نے کیا اب ناکامیابی ہو تو مین کیا کرون اشراق نے جواب دیا کہ تملوگ محض اپنی کم توجہی سے ناکامیاب
رہتے ہو اب مین اس کام کو انجام دونگا گل اندام نے کہا آپکی اور بات ہو آپ ساحر یکتا ہین خداوند کے عبد خاص
ہین آپ اگر یہ بات بھی کرین گے تو وہ اچھی ہوگی اشراق نے کہا چند ساحرون کو بلاؤ مین ابھی ایک نامہ لکھکر تورج
و زمرد و نخجگان کو بلاتا ہون یہ لوگ جب یہان آجائینگے تو مین مسلمانون کو کیفیت دکھاؤنگا گل اندام نے
اُسی وقت ساحرون کو بلایا کہا دیکھو ہمارے مالک و آقا سلطان اشراق کچھ فرماتے ہین اشراق نے دوات
قلم مانگا گل اندام نے قلم دوات لاکر دیا اشراق نے نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے نخجگان و تورج
و زمرد مین جسوقت یہان آیا ایسا صدمۂ عظیم اُٹھایا کہ ابتک میرا دل قابو مین نہین ہو وہ یہ کہ شہنشاہ فیروز
کو مسلمانون نے قتل کیا اور چند عیار بھی ہماری طرف کے قتل ہوئے گل اندام جادو سے کوئی صورت بن نہین
پڑتی جو خدا پرستون کو اسیر کرے اب میرا یہ ارادہ ہو کہ خود اسکا انتظام کرون اور مسلمانون کو اسیر کرکے خدمت
مین خداوند کے پہونچاؤن تملوگون کو یہ لازم ہو کہ اس نامے کے دیکھتے اپنے کو یہان پہونچاؤ اور گیر نگ و سہر سنگ
و سبک خیز و سرارہ و گلچین و فتانہ کو اپنے ہمراہ لیتے آؤ کہ عیاری مین بہت اچھے ہین ابھی اسکی ضرورت
نہین ہو جو مین اعلے درجے کے عیارون کو تکلیف دون یہی لوگ کافی ہین انھین سے مطلب نکل جائیگا خبردار
دیر نہ کرنا مجھے خدا پرستون نے بڑا صدمہ دیا ہو مین ان لوگون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون یہ لکھکر
ایک ساحر کو دیا کہا اسکو آج ہی زمرد ثانی کے پاس پہونچانا اور اُن لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آنا اگر اسکے
خلاف کروگے بہت پچھتاؤ گے ساحر نے کہا میری کیا مجال جو اسکے خلاف کرون یہ کہکر نامہ لیا روانہ ہوا
بڑی کوشش سے اپنے تئین ساحر نے زمرد ثانی کے پاس اُسی روز پہونچایا نامہ اشراق آئینہ پرست
کا دیا زمرد نے نامے کو دیکھا نخجگان سے کہا فیروز کو مسلمانون نے قتل کیا نخجگان نے کہا غضب ہوا
اب عیارون نے عیاری کرنا شروع کی زمرد ثانی نے کہا اشراق نے لکھا ہو کہ گل اندام سے انتظام اچھا
ہو نہین سکتا ہو اور میرے دل کو صدمہ پہونچا ہو مین مسلمانون سے بہت جلد اسکا عوض لینا چاہتا ہون اور میری
طلبی بھی ہو تمکو بھی بلایا ہو تورج کے واسطے بھی تحریر کیا ہو اور مین عیار اور تین عیار بچیان بھی درکار ہین اُنکو بھی
بلایا ہو نخجگان نے کہا پھر آپ کا کیا ارادہ ہو زمرد ثانی نے کہا اشراق نے اسطرح لکھا ہو ضرور جانا چاہئے
اگر نہ جائینگے اور عذر کرین گے تو اشراق کو ملال ہوگا اور اُنکا ملال اچھا نہین نخجگان نے کہا سمجھ لیجئے کہ وہان
عیاران اسلام موجود ہین اور آمد و رفت اُنکی شروع ہوئی ہو جب ہم آپ یہان سے جائینگے تو وہ لوگ ضرور
آئینگے پھر اُنکا آنا اور آفت بپا ہونا زمرد نے کہا جب وہان اشراق سا ساحر موجود ہو تو وہ ہزارون بند و بست
کردیگا عیار کی کیا مجال ہو جو آسکے نخجگان نے جواب دیا کہ یہ بالکل خیال خام ہو اشراق کیا چیز ہو اگر خداوند لقیہ
اندام بھی وہان جائین اور سو انتظام کرین مگر عیار نہ رکین گے ضرور ہی جائینگے اور عیاری کرینگے زمرد نے
کہا اے نخجگان چاہے کچھ ہو مین ضرور جاؤنگا مجھے شہنشاہ اشراق کا آزردہ کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا مین جسوقت

اُنکو یہ لکھونگا کہ ہین نہ آونگا تو وہ کیا خیال کرین گے اور اسوقت اُنکی تحریر سے یہ بات ظاہر ہی کہ جسطرح بن پڑے یہان آو اگر نہ آوگے تو مجھے رنج ہوگا جب وہ خود ایسا کچھ تحریر کرتے ہین تو مین کیونکر لکھ سکتا ہون کہ نہین آسکتا نخبگان نے کہا آپکو اختیار ہی زمرد نے کہا نورج کو بلالاؤ مین نورج سے اسکی صلاح کرونگا نخبگان نے اُسی وقت نورج کو بلایا نورج سے زمرد نے کل کیفیت بیان کی فیروز کے قتل کا حال سُنکے نورج بہت ملول و غمگین ہوا زمرد نے کہا سچ تو ہمیشہ کے واسطے ہی اب چلنے کی نسبت کیا کہتے ہو اشراق نے اس طور سے لکھا ہی اگر نہین جاتے ہین تو اُنکو ملال ہوتا ہی اگر جاتے ہین تو خوف جان ہی نورج نے جواب دیا کہ خوف جان کس سبب سے ہی زمرد نے کہا نخبگان کی یہ راے ہی کہ وہان جانا صلاح نہین عیارون کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہی جب ہملوگ جائینگے تو عیار فرض کرکے آئینگے نورج نے کہا یہ راے تو بہت ہی مناسب ہی مگر آپ تحریر کے طرز کو ملاحظہ فرماتے ہین میرے نزدیک چلنا بہتر ہی زمرد نے کہا میری بھی یہی راے ہی نخبگان نے دیکھا کہ اب دو آدمی ایک امر کی نسبت راے دیتے ہین مجبور ہوگئے کہا آپ لوگون کی اگر یہی خوشی ہی تو بہتر ہی مگر عیارون کو طلب کرکے فہمایش کردی جاے کہ تملوگ بہت اچھی طرح سے ہملوگون کی نگہبانی بھی کرنا اور سرداران اسلام کو لاکر اشراق کے حوالے کرنا نورج نے کہا یہ بھی ممکن ہی اُسی وقت ایک ساحر کو عیارون کے پاس بھیجا ساحر نے جاکے گیر نگ و سر ہنگ و سباک خیز و شرارہ و گلچین و فتانہ کو اطلاع دی کہ تمہین شہنشاہ اشراق نے طلب کیا ہی یہ لوگ اُسی وقت اسباب عیاری درست کرکے چلنے پر آمادہ ہوے ساحر عیارون کو اپنے ہمراہ لیکر زمرد کے پاس آیا زمرد نے بھی اُسی وقت چلنے کی تیاری کی قریب شام وہان سے مع عیارون کے نورج و نخبگان کے ہمراہ جانب مرحلہ گل اندام روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کچھ کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب فیروز قتل ہوا تو خواجہ نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر اشراق جادو جو اس مرحلے پر آیا ہی مین نے گل اندام کو گرفتار کیا چاہتا تھا کہ قتل کرون اُوسی وقت نعرہ ہوا کہ منم اشراق جادو بادشاہ طلسم طاق مین نے تو اپنے تئین بچایا مگر وہ گل اندام کو لے گیا راہ مین جو جو باتین اشراق نے گل اندام سے کین تھین خواجہ نے سب صاحبقرن سے بیان کین امیر نے فرمایا خواجہ بدیع الملک سے ان باتون کو بیان کرو خواجہ نے بدیع الملک نامدار سے سب باتین کہین اور یہ بھی کہا کہ اُسکا منشا یہ ہی کہ پہلے کسی فکر سے آپ لوگون کے تحفہ جات منگائے پھر مقابلہ کرے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی خواجہ نے کہا لازم یہ ہی کہ تحفہ جات کو اپنے پاس ہوشیاری سے رکھیئے اگر کوئی شخص کسی وقت طلب کرے تو ہرگز نہ دیجیے بدیع الملک نے کہا خواجہ تحفہ جات کسی کو دیئے جاتے ہین خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو مناسب یہ بات ہی کہ ایک نامہ گل اندام کے نام اور بھیجیے مضمون اُس نامے کا یہ ہو کہ کیا تمنے اپنے وعدے کو فراموش کیا ابھی بہت ہین اور مرحلون پر بھی جانا ہی یا تو ایفای وعدہ کرو یا جواب صاف دو ہم دوسرے مرحلے کی طرف جائین بدیع الملک کو یہ بات بہت پسند آئی صاحبقران سے عرض کی کہ خواجہ ایسا کہتے ہین امیر نے بھی پسند کیا بدیع الملک نے اُسی وقت نامہ لکھا مریخ موجود تھا عرض کی اے شہریار یہ عہدہ میرا ہی مین ہی اول بار بھی اس طلسم مین بعہدہ نامہ داری آیا تھا اور اب بھی اس شرف کو حاصل کرنا چاہتا ہون بدیع الملک نے نامہ مریخ کو دیا مریخ نامہ لیکر روانہ ہوا

جب قلعہ گل اندام کے پھاٹک پر پہونچا دربانون نے روکا مریخ نے کہا مین بادیع الملک نامدار کا نامہ دار ہون حاکم مرحلہ کے پاس جاؤنگا دربانون نے کہا ہم تمھاری اطلاع کرتے ہین اگر حکم ہوگا تمھین اپنے ہمراہ لے چلینگے اور اگر حکم نہوگا تو مجبور ہین مریخ خاموش ہو رہا دربانون نے ایک ساحر کو بلایا کہا اے ہیپاک جادو شہنشاہ کے پاس جاؤ اور اس نامہ دار کی اطلاع کرو ہیپاک جادو روانہ ہوا گل اندام کے پاس آیا کہا ایک نامہ دار طلسم کشا کی طرف سے آیا ہے دربانون نے قلعہ کے دروازے پر اسکو روکا ہے آپ کیا ارشاد فرماتے ہین گل اندام اشراق کے پاس آیا کہا ایک نامہ طلسم کشا نے بھیجا ہے نامہ دار درِ قلعہ پر ٹھہرا ہوا ہے آپ کیا حکم فرماتے ہین اشراق نے کہا بلالو دیکھین کون نامہ دار ہے گل اندام نے ہیپاک جادو سے کہا ہمارے سلطان اسکو طلب فرماتے ہین جاکر اپنے ہمراہ لاؤ ہیپاک جادو درِ قلعہ پر آیا مریخ آفتاب علم کو اپنے ہمراہ لے گیا جب مریخ اشراق کے سامنے پہونچا اشراق نے مریخ کی صورت دیکھکر کہا اے جوان تو نے اپنے باپ کو قتل کرادیا اور پھر مجھے منھ دکھانے آیا ہے مریخ نے جواب دیا اے اشراق انکی کیا خصوصیت ہے اگر تمام ساحران سامری پرست بلکہ تمام منکران اسلام اگر میرے قتل کرنے سے قتل ہوسکین تو مین ہرگز ہرگز دریغ نہ کرون اور سبکو اپنے ہاتھ سے بعد شادمانی قتل کرون اشراق نے یہ بات جو مریخ سے سنی اسکو بہت غصہ آیا گل اندام سے کہا اس بے ادب کو اسیر کرو مین مجبور ہون کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین ورنہ مین اسکو ابھی قتل کرتا مریخ نے کہا تیری کیا مجال جو کسی کو قتل کر سکے گل اندام نے اشارہ کیا مریخ بیہوش ہوکے زمین پر گرا اشراق نے ساحرون سے کہا اسکی زبان مین سوزن دو اور زندان خانے مین لے جاکر قید کرو جب مین سب مسلمانون کو گرفتار کرلونگا تو اسکے عوض مین جو مناسب جانونگا کرونگا ساحر مریخ کو زندان کی طرف لے گئے اشراق نے اسکے جانے کے بعد نامہ کھلوا دیکھا پہلے نامے مین حمد خداے عزوجل تحریر ہے بعد مین نعت جناب خاتم الانبیا مسطور ہے اسکے بعد لکھا ہے کہ اے گل اندام کیا تم نے وعدہ فراموش کیا اگر تمھین ایفاے وعدہ کرنا منظور نہین ہے تو جواب صاف دو ہم اور مرحلے کی طرف جائین اشراق نے گل اندام سے کہا اسکا جواب دینا کیا ضرور ہے تھوڑی دیر مین عیار آتے ہون گے انکو روانہ کرونگا آج تحفہ جات لے آئینگے کل مین طبل جنگی بجوادونگا گل اندام نے کہا ایسا نہو کہ ان لوگون کو جواب نہ جانے کے تو وہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرین اشراق نے کہا اب تو انکے نامہ دار کو بھی اسیر کرلیا ہے آخر اسکا جواب لیکر کون جائے گا گل اندام نے کہا اپنے کسی ساحر کی معرفت روانہ فرمایئے اور نامے مین صاف صاف تحریر فرما دیجیے کہ تمھارے نامہ دار نے ہمسے سخت کلامی کی اس وجہ سے ہمنے اسکو اسیر کیا ہے اشراق نے کہا اے گل اندام اسطرف کا جب نامہ مریخ آفتاب علم لیکر آیا اور مریخ آفتاب علم صاحب عزت ہے اسطرف سے بھی کوئی ذی عزت شخص جواب نامہ لیکر جائے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تم نامہ لیکر جاؤ گل اندام نے کہا مجھکو جواب نامہ لے جانے مین عذر نہین ہے مگر اتنا خیال ہے کہ آپنے انکے نامہ دار کو اسیر کرلیا ہے اور وہ لوگ صاحب تحفہ جات ہین ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین ایسا نہو کہ مین نامہ لیکر جاؤن اور فیروز کی سی کیفیت ہو جاے سرداران اسلام مجھے بھی قتل کرین اشراق نے کہا یہ بات بالکل خلاف ہے جب انکے نامہ دار کو صرف اسیر کرلیا ہے ابھی قتل تو نہین کیا اگر وہ لوگ ایسا ہی عوض لینا چاہینگے تمھین اسیر کرلین گے مین جاکر چھڑا لاؤنگا مگر جانا تمھارا اچھا ہے گل اندام نے کہا اگر یہی آپکی خوشی ہے تو مین جاتا ہون اشراق نے اسی وقت نامہ کا جواب لکھا مضمون اسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشاے نقلی ایک نامہ تیرا اینجانب کی نگاہ سے گذرا کیفیت معلوم ہوئی تو نے فیروز کو کیسے گرفتار کرکے قتل جو کیا ہے اسی سبب سے شاید کچھ غرور بڑھ گیا ہے مجھسے ایفاے وعدہ کی درخواست آتا ہے اب تک تیری سمجھ مین نہ آیا کہ مین نے کس وجہ سے تجھسے مقابلہ نہین کیا اسکا سبب یہ تھا کہ مجھکو تیرے حال پر

رحم آنا اور یہ تصور کیا کہ شاید یہ خیال خام تیرے دل سے دور ہوا اور تو اپنے طرف واپس جائے تو کافی ہے کہ
میرے ہاتھ سے قتل ہو ورنہ جسوقت چاہتا تجھے مع تیرے لشکر کے قتل کرتا مگر افسوس ہے کہ ابتک تو میری منشاء دل
کو نہ سمجھا اب مین پھر تجھکو ہدایت کرتا ہون کہ واپس جا اور یہ خیال اپنے دلمین نہ لا یہ طلسم تجھسے کیا کسی سے نہ فتح ہوگا
اصل مین یہ طلسم نہین ہے خداوند کی جائے سکونت ہے اسکو کوئی تباہ و برباد نہین کرسکتا ہے اگر میری بات کو قبول کریگا تو
اچھا رہیگا اگر نہ مانے گا تو بہت پچھتائیگا اسوقت تیرے نامہ دار نے ایسے کلمات ناشایستہ زبان سے نکالے کہ
مجھے تاب غصہ باقی نہ رہی مگر مجبور تھا کہ میرے یہان نامہ دار کو قتل نہین کرتے ہین مین نے اسکو اسیر کرلیا ہے اگر تجھے
میری اطاعت کرنا قبول ہو تو یہان آ مین نامہ دار کو بھی چھوڑ دونگا اور تیرے واسطے خداوند سے سعی کرونگا خداوند
بہت راضی ہونگے تیری عزت بڑھائینگے یہ نامہ جب ختم ہوا اشراق نے اپنی مہر سرنامہ پر کی اور گل اندام
جادو کو دیکر روانہ کیا گل اندام لشکر اسلام مین آیا لوگون سے دریافت کیا کہ طلسم کشا کی بارگاہ کہان ہے سرداران
اسلام نے بدیع الملک کی بارگاہ تک اسکو پہونچایا گل اندام جادو دربارگاہ پر آیا دربانون نے روکا چوبدار
کو بلا کر کہا آقائے نامدار کی خدمت مین عرض کرو کہ ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہے چوبدار بدیع الملک کی
خدمت مین حاضر ہوئے دعا دیکر عرض کی ایک نامہ دار اشراق جادو کا نامہ لایا ہے دربارگاہ پر حاضر ہے اسکی
نسبت کیا حکم صادر ہوتا ہے بدیع الملک نے فرمایا اندر بلالو چوبدار سلام کرکے پیچھے ہٹے دربارگاہ پر آئے گل اندام
چوبدار کے ساتھ اندر آیا زینت بارگاہ کو دیکھکر دنگ ہوگیا چارون طرف حیران حیران دیکھنے لگا بدیع الملک نے فرمایا
ای شخص جس کام کے واسطے آیا ہے پہلے اسکو انجام دے پھر جو مزاج مین آئے کرنا نامہ دار یہ کلام سنکر کانپ گیا جلدی سے
آگے بڑھا نامہ بدیع الملک کو نذر دیا اپنے دلمین گل اندام نے اسوقت خیال کیا کہ اشراق جادو نے آج جان
لی یہ شیر مجھکو نہ چھوڑے گا ضرور قتل کریگا مگر مجبوری سے کھڑا رہا بدیع الملک نے بیٹھنے کی اجازت دی
گل اندام سلام کرکے بیٹھا بدیع الملک نے نامہ کھولا جب سب مضمون پڑھ چکے نامے کو چاک کیا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر
فرمایا ای نامہ دار اس بیہودہ گو اشراق جادو سے کہدینا کہ اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہے تو اسی وقت مریخ
آفتاب علم کو رہا کردے ورنہ مرحلے پر ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سبکو قتل کرونگا یہان سے آئینہ اندام جادو
تک لاشون کے انبار لگا دونگا وہان جا کر اس مکار کو قتل کرونگا مین اس طلسم کی حقیقت نہین جانتا اور جسطرح اسکے مزاج
مین آئے مجھسے پیش آئے اگر فضل خدا شامل حال ہے تو وہ مردود کیا بنا سکتا ہے گل اندام پر اسدرجہ رعب بدیع الملک کا
غالب ہوا کہ زمین پر گر پڑا بدیع الملک نے جو اسکی یہ حالت دیکھی خادمون سے کہا نامہ دار کو اٹھاؤ خادم آگے بڑھے
گل اندام کو اٹھایا بدیع الملک نے فرمایا ای نامہ دار تو کیون خائف ہوتا ہے ہمارا یہ دستور نہین کہ غریب آزاری کرین
نامہ دار کو قتل کرین یا گرفتار کر رکھین ہمکو تجھسے کچھ مطلب نہین ہے تو اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے واسطے ایسی بلا
مصیبت مین گوارہ کرتا ہے ہمین تجھسے کچھ عناد نہین ہے تو خاطر جمع رکھ یہ اشراق ہی نامرد تھا جو ہمارے سردار مریخ آفتاب علم
کو نہین معلوم کس مکر سے گرفتار کرلیا بدیع الملک نے جو یہ فرمایا جمعدار مرحلہ جسکو خواجہ اسیر کرکے لائے تھے اسوقت
دربار بدیع الملک نامدار مین موجود تھا گل اندام زرد چشم جادو کو پہچان کر اسنے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار
یہ ذلیل ساحر دربان نہین ہے اس مرحلے کا حاکم ہے گل اندام زرد چشم جادو اسی کا نام ہے اسوقت لباس شاہی اتار کے
آیا ہے بدیع الملک نے فرمایا اسوقت ہم اسکو کسی قسم کی تکلیف نہین دینگے اول تو نامہ دار ہے دوم یہ کہ اسوقت یہ خائف ہے
اسکا جانا ہی اچھا ہے جمعدار نے کہا اے شہریار اسکا جانا اچھا نہین ہے اگر یہ اسوقت چلا جائیگا تو ضرور کوئی مکر کریگا بدیع الملک

نے کہا خدا حافظ حقیقی ہی اگر یہ مار کریگا تو ہمارا کیا نقصان ہی یہ فرما کے گل اندام سے کہا ای گل اندام بہتر اسی مین ہی کہ بارگاہ
سے چلا جا ورنہ یہان کے لوگ تجھکو زندہ نہ چھوڑینگے جو جو باتین مین نے کہین ہین یہ جاکر اشراق سے کہہ دینا گل اندام سلام
کرکے بارگاہ کے باہر آیا گھبرا کے وہان سے بھاگا جب قلعہ پر آیا تب اُسکو یقین ہوا کہ جان بچی وہان سے اشراق کے
پاس آیا اشراق نے جو اُسکی صورت دیکھی کہا ای گل اندام خیر تو ہی اسوقت تیرے چہرے سے آثار خوف پیدا ہین
گل اندام نے جواب دیا کہ ای شہنشاہ آپ نے اسوقت میری جان لی تھی مین جو نامہ لیکر طلسم کشا کی بارگاہ کے اندر گیا رونق
بارگاہ کو کیونکر بیان کرون مگر ای شہنشاہ طلسم کشا کو جو دیکھا میرے ہوش اوڑ گئے عجب شان و شوکت کا جوان ہی مین محو جمال ہوگیا جب
میری محویت بڑھی تو خود طلسم کشا نے کہا ای نامہ دار جس کام کو آیا ہی اُسکو پہلے انجام دے پھر جس کام مین چاہنا مصروف ہونا مین کانپ
گیا جلدی سے نامہ دیا طلسم کشا نے نامے کو پڑھا پڑھتے ہی مزاج برہم ہوگیا ای شہنشاہ ایسی ایسی باتین اُسنے کہین اور اس ترکیب
سے ادا کین کہ مین اُسکے رعب کی وجہ سے اسقدر خائف ہوا کہ زمین پر گر پڑا اُسنے اپنے خادمون سے کہا اس نامہ دار کو اُٹھاؤ خادمون
نے مجھکو اُٹھایا طلسم کشا نے کہا بھائی تو کیون اسقدر خائف ہوا ہی تجھسے کوئی شکایت نہین ہی اشراق کی حرکت پر غصہ آتا ہی طلسم کشا
نے بہت دلجوئی کی مگر میرا خوف دفع نہوا جمعدار نگہبانان مرحلہ وہان موجود تھا اُسنے طلسم کشا سے میری سب کیفیت بیان کردی مین
سمجھا کہ اب یہ حکم دیدیگا کہ اسکو اسیر کرلو لاکھ چاہا سحر کرکے بارگاہ سے نکل آؤن مگر سحر یاد نہ آیا آخرکار مجبور ہوا طلسم کشا نے خود ہی
کہا کہ اسوقت اِسپر رعب غالب ہی اور یہ نامہ دار ہی ہمکو زیبا نہین ہی کہ ہم اسے کسی طرح کی تکلیف دین مجھسے کہا ای شخص تو جا اور اشراق
سے جو جو باتین مین نے اسوقت کی ہین سب بیان کردینا مین اپنی جان بچاکر وہان سے آیا اشراق نے کہا ای گل اندام تو بڑا بودا ہی دیکھ ایک
جوان لشکر اسلام کا یہان نامہ لیکر آیا اُسنے کس طرح گفتگو کی اپنے آقا کی شان مین کوئی کلمہ نہ نکالنے دیا کیسی جرأت و ہمت اپنی دکھائی
کی آخر اسیر کرلیا اسیر ہونے پر بھی اُسکی ہمت مین فرق نہ آیا مجھے تجھسے ایسی امید نہ تھی کہ تو میری ہجو سُنکر اسطرح چلا آئیگا تجھے
لازم تھا اپنی جان وہین دیدی ہوتی گل اندام نے کہا ای شہنشاہ آپ مالک ہین جو چاہین فرمائین اگر مین اسوقت وہان
کلامی کرتا تو وہ لوگ مجھے زندہ نہ چھوڑتے کئی بار میرے دلمین آیا کہ کچھ کہون مگر مناسب نہ جانا خاموش ہو رہا اب اِن
سب باتون کا عوض لونگا اشراق نے کہا تجھسے کچھ بھی نہوگا گل اندام نے کہا پھر مین حاضر ہون تا جو آپ کی مزاج مین آئے
مجھکو سزا دیجئے آپ قتل کا حکم دیدین مجھے منظور مگر وہان کے لوگون کے ہاتھ سے مارا جانا بالکل خلاف تھا اشراق نے
کہا اب تیرے دلپر طلسم کشا کا رعب غالب ہی طلسم کشا کو کوئی اسیر کرکے بھی تیرے سامنے لائیگا تو تجھسے مارے خوف
کے بات نہ کی جائیگی اشراق سے جو یہ باتین گل اندام نے سُنی اُسکو کچھ غیرت پیدا ہوئی کہا ای شہنشاہ مین
شہرہ کرتا ہون کہ اہل اسلام کے تختہ جات چھین لونگا اور سبکو اسیر کرکے آپ کے حوالے کرونگا اب تک تو مین عیارون
کے بھروسے پر خاموش تھا مگر اب مین سحر سے بھی نہین لڑونگا بجرأت لشکر ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا اشراق نے کہا
اگر تو اِسی طور سے خداپرستون کے مقابلے مین جائے اور ان لوگون کو اسیر کرکے میرے پاس لائے تو مین اسقدر
تیری عزت بڑھاؤن کہ بڑے بڑے شاہان جلیل تیری عزت کو دیکھکر رشک کرین گل اندام نے کہا آپ حکم دیتے ہین
مین اپنے یہان طبل جنگی بجواؤن اشراق نے کہا تجھے اختیار ہی اگر تیرا جی چاہے اور تجھے یقین ہو کہ مین مسلمانون سے لڑکر فتحیاب
بھی ضرور ہونگا تو طبل جنگی کا انتظام کر گل اندام نے کہا اگر فتحیاب نہونگا تو لڑ بھڑ کر اپنی جان دیدونگا مگر سب سے بے عوض لئے مجھکو
چین نہ آئیگا اشراق نے اور باتین اس قسم کی بیان کی کہ گل اندام کو اور زیادہ جوش پیدا ہوا کہا مین اس طرح اہل اسلام
سے مقابلہ کرونگا کہ اس طلسم بھر مین کوئی نہین لڑ سکیگا مگر ایک مدد آپ کو دینا ہوگی اشراق نے کہا مین ہر طرح کی مدد دونگا
لشکر لیکر مین نہین جاؤن گا ہان جب کوئی موقع اس قسم کا ہوگا تو مین بھی وقتاً فوقتاً آجایا کرونگا عیارون سے تجھکو

بجاؤنگا گل اندام نے کہا جب مجھے فوج کی ضرورت ہوگی آپ کے یہان سے بلواؤنگا اشراق نے کہا مین ایسے ایسے پہلوان شیر سے یہان جمع کیے دیتا ہون جنکا مثل ونظیر نہین ہے اور فوج جسقدر تو طلب کریگا اُسقدر ملے گی گل اندام نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلایا کہا رسالون مین جاکر خبر دو کہ ہم کل برائے مقابلۂ خدا پرستان میدان مین جائینگے علی الصباح سب لوگ مسلح ومکمل رہین اور طبل جنگی کو بھی حکم دیدیا جاسے چوبدار اُسی وقت روانہ ہوئے لشکر مین جاکر رسالدارون کو بلایا سب کیفیت بیان کی رسالدارون نے لشکر مین سب کو مطلع کیا ہر ایک اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا قریب شام نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود تھے خبرین لیکر راہی ہوئے بارگاہ بدیع الملک مین آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا دی دولت بجالائے پھر عرض کی اے شہریار گل اندام کے لشکر مین طبل جنگی بجا ہے اُسکا ارادہ یہ ہے کہ کل میدان جنگ مین نکل کر معرکہ آرا ہو بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جنگ کی تیاری ہونے لگی بدیع الملک صاحبقران نامدار کی بارگاہ مین آئے عرض کی لشکر کفار مین طبل جنگ بجا تھا مجھکو ہرکارون نے خبر دی مین نے بھی جواب مین نقارہ رزمی بجنے کی اجازت دی امیر نے فرمایا بہت خوب کیا بڑے عجب کی بات ہے اب گل اندام کو جوش پیدا ہوا بدیع الملک نے نامے کی کیفیت عرض کی مریخ آفتاب علم کا اسیر ہوجانا بیان کیا صاحبقران کو کیفیت اسیری مریخ سنکر بہت تردد ہوا فرمایا اے بدیع الملک ایسا نہو کہ کفار مریخ کے دشمن ہین اُسکو قتل کر ڈالین بدیع الملک نے عرض کی جو منظور الٰہی کیا چارہ ہے کوشش تو ضرور کرونگا اگر اُسکی حیات باقی ہے تو مین رہا کرا لاؤنگا اور اگر جام حیات اُسکا لبریز ہوچکا ہے تو مین مجبور ہون امیر نے فرمایا نہین معلوم کیا بات ہوئی جو مریخ کو کفار نے اسیر کرلیا بدیع الملک نے عرض کی نامہ جو میرے پاس آیا تھا اسمین یہ تحریر تھا کہ تمھارے نامہ دار نے ایسی سخت کلامی کی کہ ہمین بہت ناگوار ہوا اگر قتل نامہ دار ہمارے آئین کے خلاف نہوتا تو ہم ہرگز اُسکو زندہ نہ چھوڑتے قتل کر ڈالتے مگر ابھی اُسکو اسیر رکھا ہے اگر تم راہ راست پر آؤگے تو اُسکو بھی رہا کرینگے اور تمھاری بھی جان بخشی کرینگے اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤگے تو تمھین بھی اسیر کرلینگے اور تمھارے لشکر کو بھی گرفتار کرکے سبکو ساتھ قتل کرینگے امیر کو بھی غصہ آیا کہا وہ کیا ہماری جان بخشی کریگا اور کیا ہمین اسیر کریگا یقین ہے خود اُسکی اجل دامنگیر ہے جو ایسی باتین بناتا ہے بدیع الملک نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ فی الفور تلوار پکڑ کے اُسطرف جاؤن اور مریخ کو رہا کرکے لے آؤن مگر نامہ دار ایسا خائف ہوا کہ مین مجبور ہوگیا اور جواب دینا ضرور تھا یہ بات خلاف تھی کہ مین بے اطلاع اُسکے یہان چلا جاتا امیر نے فرمایا بہت اچھا کیا اب انشاء اللہ تعالی کل میدان جنگ مین سمجھ لینا کہان جاتا ہے یقین ہے اشراق خود لشکر لیکر آئے بدیع الملک نے کہا سوائے اُسکے اور کون ایسا ہے جو لڑیگا تھوڑی دیر تک بدیع الملک صاحبقران سے یہ باتین کرتے رہے جب رات زیادہ گئی بدیع الملک اپنی بارگاہ مین تشریف لائے خواب راحت کے واسطے مسہری پر تشریف لیگئے انکو اس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت زمرد وخنگان ولوترج کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو عیارون کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے طے مراحل کے بعد اشراق کے پاس اُسوقت پہونچے کہ جب گل اندام طبل جنگ بجوا چکا تھا اشراق نے جو زمرد وخنگان ولوترج کو دیکھا بہت خوش ہوا مگر فیروز کے قتل ہوجانے کا افسوس ظاہر کیا خنگان نے کہا اے شہنشاہ آپنے کچھ انتظام کرلیا ہے اشراق نے کہا کس بات کے انتظام کو

کہتے ہو بختگان نے کہا جسطرح شہنشاہ فیروز کی جان گئی ایسا نہو اسی طرح سے کوئی اور مبتلای بلا ہو اشراق
نے جواب دیا ای بختگان عیار کی مجال ہی جو یہان آسکے جب تک مین موجود ہون جو عیار آئے گا اُسکے چہرے
سے رنگ روغن اوڑ جائیگا ساحر گرفتار کرلیے گئے ہین مین نے اسکا انتظام پیشتر سے کرلیا ہی مگر یہ بات مین نے کسی پر مصلحتاً
ظاہر نہین کی گو کچھ خوف تو نہین ہی مگر عیار غضب کے ہوتے ہین بختگان نے کہا آپنے بہت خوب کیا جو اس بات کو پوشیدہ رکھا
اب کسی کے سامنے اسکا ذکر نہ آئے اشراق نے کہا علاوہ اسکے مین نے ایک سردار کو بھی گرفتار کرلیا ہی بختگان نے
کہا کسکو اسیر کیا اشراق نے مریخ آفتاب علم کا نام بتایا لورج نے کہا اُسکو اپنے باپ کے قتل ہو جانے کا
افسوس نہین ہوا اشراق نے کہا مین نے اُس سے کہا تھا اُسنے جواب دیا کہ اگر ہزار بار بھی اُسکو کوئی قتل کرے تو مجھے
سوائے خوشی کے رنج نہو زہرہ نے کہا اب اُسکے دلمین اہل اسلام کی محبت سب سے زیادہ پیدا ہو گئی مگر آپ نے
بہت خوب کیا جو اُسکو اسیر کرلیا اب عیارون کو بھی مین اپنے ہمراہ لایا ہون یہ لوگ کوشش کرینگے یقین ہی اور بھی سردار
گرفتار ہو جائین اشراق نے جواب دیا کہ گل اندام نے طبل جنگ بجوایا ہی صبح کو مسلمانون سے مقابلہ ہی دیکھو کیا تماشا
ہوتا ہی اگر گل اندام اُن لوگون سے اچھی طرح سے لڑتا رہا تو مین یہان سے باہر نہ جاؤنگا اور اگر اُسنے میری
مرضی کے موافق مقابلہ نہ کیا تو مین ضرور جاؤنگا اور اہل اسلام کو اپنے سحر کی کیفیت دکھاونگا اگر وہ صاحب تحفہ جات
ہین تو کیا ڈر ہی مجھکو اسکی بھی پروا نہین ہی کہ عیار جائین اور اُنکے تحفہ جات لے آئین تملوگون کو محض سیر جنگ دیکھنے کو
بلایا ہی ایک اشارے مین لشکر اسلام کو بیکار کردونگا خالی طلسم کشا اور حمزہ ثانی کیا بنا لینگے زہرہ نے کہا جو کچھ آپ فرماتے
ہین بہت صحیح ہی مین اشتیاق دید مین حاضر ہوا ہون اشراق نے عیارون کی طرف دیکھ کے کہا اگر تملوگون کا جی چاہے تو
برائے سیر لشکر اسلام مین جاؤ اگر بن پڑے تو دو ایک سردار لے آؤ اگر کچھ خوف معلوم ہو تو چلے آنا عیاری نہ کرنا
عیارون نے جواب دیا ای شہنشاہ عیاری ہمارا پیشہ ہی اگر خوف کو دلمین راہ دین تو عیاری کیونکر کرین اشراق نے کہا
اچھا اگر وعدہ کرکے جاتے ہو تو مین بھی تمسے وعدہ کرتا ہون کہ جو عیار ایک سردار کو گرفتار کرکے لائیگا وہ ایک ملک
انعام مین پائیگا عیارون نے اشراق کو سلام کیا اُسی وقت وہان سے رخصت ہوئے فتانہ چونکہ کسی قدر خواجہ کی
ترکیبون سے ماہر ہو چکی تھی اور بختگان نے راہ مین بھی اسکو بہت سی باتین عیاران اسلام کی بتا دین تھین اس سبب سے
بہ نسبت اور عیارون کے حالات عیاران اسلام سے ماہر تھی اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا ایسی عیاری نہ کرنا جو ہر ایک
جگہ کی جاتی ہی عیاران اسلام بلائے روزگار ہین اول تو ہر فن مین طاق ہین باتین ایسی دلچسپ کی کرتے ہین کہ خواہ کیسا ہی
عیار ہو اُنکے دام تقریر مین گرفتار ہو جاتا ہی ایسی ایسی باتون سے بچے رہنا اور پیچیدہ عیاری کرنا اگر عیاری کا موقع نہ ملے تو
نقب لگا کے سردارون کی بارگاہ مین جانا اور اُنکو بیہوش کرکے لے آنا مگر ایک بات مجھسے عمرو نے کہی تھی کہ طلسم کشا اور
صاحبقران شب بیدار رہتے ہین نہین معلوم یہ بات سچ ہی یا جھوٹ عیارون نے کہا اسکو دریافت کرلینگے فتانہ نے کہا جس
دریافت کروگے وہ فوراً تاڑ جائیگا کہ یہ عیار ہین عیارون نے کہا ہم محل مین پہونچ کے دیکھ لینگے جب حمزہ سونے جائیگا ہم بھی اُسکے
ہمراہ جائینگے جب تک اُسکو نیند نہ آئے گی اُسوقت تک ہم لوگ عیاری نہ کرینگے فتانہ نے کہا جہانتک بن پڑے بہت بچکر عیاری کرنا ہمنے یہ بھی
سُنا ہی کہ عمرو شب کو بھی چارون طرف پھرتا ہی عیارون نے کہا بن پڑیگا تو ہم عمرو کو بھی گرفتار کرینگے فتانہ نے کہا ایسا قصد بھی
نہ کرنا عمرو تو شہنشاہ عیاران ہی کسی ادنے عیار کے گرفتار کرنیکا قصد نہ کرنا ابھی تم لوگ اُنکی ترکیبون سے واقف نہین ہو اس سبب سے
تمکو منع کرتی ہون اور مین بھی کسی عیار پر عیاری نہ کرونگی جسوقت اُنکی ترکیبون سے واقف ہو جائینگے اسوقت وہ
ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے ضرور ہی ہم گرفتار کرلینگے گبرناگ و سرہنگ وغیرہ نے کہا ای فتانہ اگرچہ تو تمام

عیارون مین تیز ہو مگر ابھی ناتجربہ کار ہو تجھے عیاری کرتے ہوئے بھی خوف آتا ہے قتانہ نے کہا تم سب لوگون کو اختیار ہے
مگر مین جس ترکیب سے عیاری کرونگی مین نے تمسے بیان کر دیا سب نے کہا ہمکو اپنی عیاری کا اختیار ہے ہم لوگون کی
باتون مین دخل نہ دے ہماری عمرین گذری ہین آجتک سوا اسکے عیاری دوسرا کام نہین کیا ہمسے بڑھکے عیاری
کے نشیب و فراز کوئی کیا دیکھ سکتا ہے قتانہ سب سے الگ ہوئی اور عیار بھی جدا جدا ہو گئے ہر ایک نے اپنے موافق
مرضی کے اپنی صورت بنائی مگر قتانہ عیارہ نے ایک جوگن کی صورت بنائی بین ہاتھ مین لیے اس ارادے مین چلی کہ اگر
خواجہ ملین تو اُنسے اپنا بدلا لون اور اسی سبب سے یہ سب عیارون کو منع کر رہی تھی کہ خبردار کوئی خواجہ پر عیاری
کرنے کا قصد نہ کرے کیونکہ یہ خیال کرتی تھی کہ اور جو کوئی عیار عیاری کرکے خواجہ کو گرفتار کریگا اُسکا نام ہوگا مین اپنا
عوض نہ لے سکونگی اور خواجہ کی طراری کا بھی اُسکے دلمین خیال تھا کہ اُس شخص نے غضب کیا کیا تقریر کی کہ ہم لوگون
کو تسخیر کر لیا آجتک عیاری کی یہ بات حاصل نہوئی اگر ایکبار خواجہ کا سامنا ہو جائے تو مین بھی ایسی تقریر کرون
کہ خواجہ کو محو گفتار کرکے اسیر کرلون اس فکر مین جوگن کی صورت بنکر بھبوت جسم مین ملکر بال کھولکر لشکر اسلام کی طرف
گاتی ہوئی چلی اتفاق سے لشکر اسلام کی طرف سے خواجہ اس فکر مین جاتے تھے کہ اگر کہین پڑے تو مین مہر تیغ آفتاب
علم کو کسی صورت سے رہا کر لاؤن ناگہان گانے کی آواز جو خواجہ کے کان مین گئی دل بے چین ہو گیا دیوانہ وار چارون طرف
دیکھنے لگے قتانہ نے جو یہ کیفیت دور سے دیکھی یا تو لشکر اسلام کی طرف آتی تھی یا اپنا منہ اور جانب پھیرا اُسی سمت روانہ ہوئی
خواجہ آواز کے سننے پر اُس طرف چلے مگر خواجہ اُسوقت اپنی صورت اصلی پر نہ تھے کیونکہ یہ بھی عیاری کو جاتے
تھے اور قتانہ نے جو دوسری سمت کی راہ لی تھی اسکو یہ خیال ہوا تھا کہ شاید کوئی ساحر آیا ہے یا کوئی عیار ہمارے
ساتھ کا ہے اِسسے اپنے تئین پوشیدہ کرنا چاہا تھا خواجہ بھی اُسوقت ایک گویے کے لڑکے کی صورت بنائے ہوئے
طنبورہ کاندھے پر رکھے ہوئے اُسطرف جاتے تھے اُسکی آواز سنکر اسدرجہ بیتاب ہوئے کہ اسکو تلاش کرکے
قریب پہونچے خواجہ کی نگاہ جو اسکے چہرے پر پڑی دل بے چین ہو گیا خیال کیا خواجہ یہ آفت جان غارتگر دین و ایمان
کون ہے ارے اس صورت پر اسنے فقیری اختیار کی ہے اسکو کیا ہو گیا ہے کیا یہ کسی پرشیدا ہے یا کسی ملک کی شاہزادی ہے
سلطنت اسکی چھن گئی یہ فقیر ہو کر صحرا مین چلی یہ سوچتے ہوئے بالکل قریب پہونچے کہا اے شخص ذرا ٹھہر جا مین
دور سے تیرے دیکھنے کے اشتیاق مین آیا ہون جوگن نے منہ اپنا پھیر لیا خواجہ دوسری طرف سے گئے کہا اے جوگن صنم
کیا آپ کو انسان سے نفرت ہے جوگن نے جواب دیا کہ اے شخص تو جسطرف جاتا ہے جا میری راہ کیون روکتا ہے خواجہ نے
کہا آپ کے گانے سے اسوقت دل بے چین ہو گیا نہین معلوم کس کام کو جاتا تھا بیتابانہ اسطرف چلا آیا جوگن نے دیکھا ایک
کمسن جوان میری منتین کرتا ہے اس سے دو دو باتین کر لینے مین کیا نقصان ہے یہ سوچ کے کہا اپنا مطلب بتاؤ کہان جاتے تھے
اسطرف کہان آئے مجھے کیون روکا خواجہ نے کہا مین اسوقت اپنی مزدوری کو جاتا تھا یہ لشکر جو سامنے اُترا ہے
سنا ہے کہ بادشاہ طلسم سے یہ لوگ مقابلہ کرنے آئے ہین اسکے لشکر مین گیا تھا خیال یہ تھا کہ سردار لشکر کے پاس جاؤنگا کچھ
گانا سناؤنگا اسکا دل خوش کرونگا یقین ہے کچھ مل جائیگا مگر ان لوگون نے کہا ہمکو گانا سننے کی ضرورت نہین مجبور ہو کے
مین وہان سے واپس آیا اب گل اندام جادو کے پاس جاتا ہون یقین ہے وہان سے کچھ مل جائے جوگن نے کہا
پھر میری راہ کیون روکتے ہو خواجہ نے کہا تمھاری آواز سننے کا مشتاق ہون مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اس صحرا
مین کیون آئی ہو تمپر کیا مصیبت پڑی ہے کیا نام ہے جوگن نے کہا اے شخص تجھکو میرے نام سے کیا کام اور میری کیفیت دریافت
کرنے سے کیا علاقہ خواجہ نے کہا آپ نے میری کیفیت تحقیق کی جوگن نے کہا اے شخص تیری کیفیت لائق بیان بھی ہے

میری حالت بیان کے قابل نہین ہی ہان مجھے گانا سُننے کا اشتیاق ہی تو آیا بشرط سے گانا سُناتی ہون کہ پہلے تو اپنا کمال
ظاہر کر خواجہ نے کہا میرا کمال کیا ہی مین ایک مزدور ہون یہ میری اوقات بسری کا ذریعہ ہی آپ صاحب کمال ہین کچھ
گائیے مجھکو ہوش رہیگا تو آپ کے سامنے گاؤنگا جوگن نے جو زیادہ بیقرار دیکھا مین چھیڑی تان لگائی گانا شروع کیا
دیر تک جوگن گایا کی خواجہ بغور سُنا کیئے جب جوگن نے گانا موقوف کیا خواجہ نے کہا ابھی میری سیری نہین ہوئی
اور مشتاق ہون جوگن نے کہا اے شخص جب تک تو نہ گائے گا مین بھی نہ گاؤنگی یہ سُنکر خواجہ نے طنبورہ سید ھا کیا
ملاکر گانا شروع کیا تان جو لگائی جوگن بیقرار ہوگئی کہا اے شخص تو انسان ہی یا فی جان ہی آج تک یہ کیفیت کسی کے گانے مین نہین
دیکھی اب تو خواجہ نے گانا شروع کیا ایسی ایسی تانین لگائین وہ وہ کیفیتین دکھائین کہ جوگن کو سکتا ہوگیا یہ حالت
ہوئی کہ لب پر مہر خموشی آنکھون سے آنسو جاری دل مین بیقراری تھوڑی دیر یہ حالت رہی آخر کو زمین پر
گری بیہوش ہوئی خواجہ نے جو موقع پایا تھوڑی بیہوشی بھی اُسکے دماغ مین چڑھائی جوگن کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ
نے اُٹھاکے نذر زنبیل کیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف چلے مگر اور عیار جو قنات کے ہمراہ آئے تھے انمین سے
سرہنگ و گیر رنگ نے آپسمین یہ صلاح کی کہ طلسم کشا کی بارگاہ کی طرف چلنا چاہیئے پھر گیر رنگ نے کہا اے سرہنگ
مین طلسم کشا کی بارگاہ طرف جاتا ہون تم حمزہ ثانی کی بارگاہ کی طرف جاؤ رات زیادہ آئی ہی جاکر دیکھنا چاہیئے کہ صاحبقران
کو نیند آئی یا نہین اور تم طلسم کشا کو جاکر دیکھو کہ نیند آگئی اگر طلسم کشا سو گیا ہوگا تو اپنا کام کرینگے اور اگر بیدار پائینگے واپس
آئینگے یہ کہکر سرہنگ و گیر رنگ روانہ ہوئے گیر رنگ امیر کی بارگاہ کی جانب چلا اور سرہنگ بدیع الملک کی
بارگاہ کو روانہ ہوا قضائے کار برق ثانی بھی لشکر سے برائے عیاری نکلا تھا اور قلعہ گل اندام کی طرف
جاتا تھا اُسنے جو دیکھا کہ دو سیہ پوش چھپے ہوئے آتے ہین برق ثانی نے اپنے تئین پوشیدہ کیا اُنکی نگاہون سے بچکر
اُنکی پشت پر پہونچ گیا اب برق نے تعاقب کیا وہ لوگ جب اسی طور سے بارگاہون کے قریب پہونچے تو دونون جدا
ہوئے ایک بدیع الملک کی بارگاہ کی پشت پر آیا ایک صاحبقران کی بارگاہ کے عقب پر گیا برق صاحبقران
کی بارگاہ کی طرف آیا جب وہ سیہ پوش پہونچ گیا تو نقب لگانا شروع کی برق ثانی یہ تماشا دیکھتا تھا نصف نقب تیار ہوئی
اور وہ سیہ پوش نقب مین داخل ہوا برق ثانی نے مٹی بھرنا شروع کی تھوڑی دیر مین نقب کو پاٹ دیا وہان سے بدیع الملک
کی بارگاہ کی طرف آیا دیکھا نقب تیار ہی کوئی شخص اندر معلوم ہوتا ہی برق ثانی نے یہان بھی وہی حرکت کی نقب کو
پاٹ کے وہان سے لشکر گل اندام کی طرف چلا کہ سامنے سے خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا برق نے
بڑھ کے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا اے برق کہان جاتے ہو برق نے سب کیفیت بیان کی خواجہ نے
کہا افسوس تمنے اُنکے نام نہ دریافت کیے جو اسوقت وہان جانیکا ایک ذریعہ پیدا ہوتا یہ کہکر خواجہ نقبون
کے پاس آئے مٹی نکالکر جو دیکھا تو دو عیارون کی لاشین دونون نقبون سے نکلین خواجہ نے لباس اُنکے
اُتار لیئے برق نے بہت کہا اُستاد اُنکو تو مین نے مارا ہی اسمین میرا بھی حصہ ہی خواجہ نے کہا اسمین کسی کا
حصہ نہین ہی برق خاموش ہو رہا خواجہ نے کہا یقین ہی اور عیار بھی آئے ہونگے اے برق تم ہوشیار
رہو مین قونالی بارگاہ مین جاتا ہون برق نے عرض کی اُستاد آپ تشریف لے جایئے مین یہان
نگہبانی کرتا ہون خواجہ تو اپنی بارگاہ تک آئے پھر برق کی نگاہ بچا کے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوگئے
کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت برق ثانی کی ملاحظہ فرمایئے

کہ جب خواجہ اسکے سامنے سے چلے گئے تو برق نے خیال کیا کہ استاد اسوقت بھلا بارگاہ مین جاکے
کیا کرینگے ضرور مرحلہ کی طرف تشریف لے گئے ہین اسوقت چلنا بہت اچھا ہی اگر وہان عیاری ہین سر جاے
تو کیا بات ہو یہ سوچ کے برق ثانی بھی مرحلۂ گل اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور راستہ طی کیا تھا کہ
برق نے دیکھا صحرا مین ایک طرف روشنی ہو رہی ہی برق نے جو روشنی دیکھی دلمین خیال کیا کہ اس روشنی
کو قریب سے چلکر دیکھنا چاہیئے یہ سوچ کے برق اُس روشنی کی طرف روانہ ہوا جب قریب روشنی کے پہونچا
دیکھا ایک فقیر بیٹھا ہی برق وہان سے پلٹا تھا کہ اُسنے دیکھا ایک عیارہ پشتارہ بدوش سامنے سے آتی ہی اور بہت قریب
پہونچ چکی ہی برق نے کہا کون آتا ہی عیارہ نے آواز نہ دی پھر برق نے کہا عیارہ نے جواب نہ دیا تیسری بار
جب برق نے کہا اور عیارہ نے جواب نہ دیا تو برق بالکل قریب پہونچ گیا نظر برق کی اُسکے چہرے پر پڑی
عیارہ نے بھی آنکھ لڑائی برق شیداے جمال ہو گیا مگر ضبط کرکے کہا اے عیارہ تو کہان جاتی ہی یہ پشتارہ کس کا ہی
عیارہ نے کمند کے حلقے برق کی طرف پھینکے برق نے خالی دی اپنی کمند کے حلقے کھولے اسکی طرف پھینکے
اسنے بھی خالی دی تھوڑی دیر تک یہ ردبدل رہی جب عیارہ مجبور ہوئی تو پشتارہ چھوڑ کے بھاگی برق
نے خیال کیا کہ اگر عیارہ کا تعاقب کرتا ہون تو ایسا نہو پشتارہ کوئی لے جائے اور اگر پشتارہ کوئی لیجائے گا
تو اچھا نہو گا یہ سوچ کے برق ثانی نے عیارہ کا تعاقب نہ کیا پشتارہ کھولکر دیکھا تو ایرج نوجوان
کو بیہوش پایا برق نے فوراً دارو دافع بیہوشی سنگھائی ایرج نامدار نے آنکھ کھولی اپنے
تو اس عالم مین پایا سخت حیران ہوئے دیکھا برق ثانی سرہانے کھڑا ہی ایرج نے فرمایا اے
برق یہ کیا کیفیت گذری برق نے سب کیفیت بیان کی ایرج کو غصہ آیا مگر ضبط کرکے اپنی بارگاہ کی
طرف واپس آئے برق بھی اُنکے ہمراہ واپس ہوا اگر رات بہت ہی کم باقی تھی برق و ایرج تو اپنی اپنی
بارگاہون کی طرف روانہ ہوئے مگر خواجہ عمرو ثانی جو روانہ ہوئے تو قریب قلعہ گل اندام جادو
پہونچے چاہتے ہین کہ قلعہ کے اندر داخل ہون کہ کان مین زنگ کی آواز آئی خواجہ ٹھہرے دیکھا ایک
سیاہ پوش سامنے سے آتا ہی خواجہ نے گلیم اوڑھ کے کمند راہ مین ڈالی حلقے کھول دیئے پھر
ایک درخت کی آڑ مین آئے گلیم اتاری کمند لپیٹ کے جیسے ہی وہ سیہ پوش کمند کے قریب پہونچا خواجہ
کے روبرو آیا خواجہ نے جھٹکا دیا وہ لڑکھڑا کے گرا خواجہ نے جھٹ سے حباب ماردیا وہ تو بیہوش ہوا مگر
خواجہ نے دیکھا ایک پشتارہ بھی اُسکے پاس پڑا ہی خواجہ نے پشتارہ جو کھولا دیکھا شاہزادہ امیر الزمان
بیہوش پڑے ہین خواجہ نے شاہزادے کو داخل زنبیل کیا اور اُس سیہ پوش کو بھی زنبیل مین رکھ لیا وہان سے
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے صبح ہوتے ہوتے اپنے لشکر مین آکے پہونچے دیکھا لشکر مین آواز اذان بلند ہی
خواجہ صاحبقران کی بارگاہ مین آئے دیکھا امیر مصروف نماز ہین جب صاحبقران نے نماز سے فراغت
پائی خواجہ نے سلام کیا امیر نے فرمایا خواجہ آج خلاف معمول تم اسوقت یہان کہان خواجہ نے سب کیفیت
بیان کی اور امیر الزمان کو زنبیل سے نکالا امیر کو بہت تعجب ہوا فرمایا خواجہ معلوم ہوتا ہی عیار بہت سے اس
مرحلے پر آئے ہوئے ہین جب تو اس کثرت سے عیار یہان بھی آئے خواجہ نے عرض کی کہ مجھکو بھی
یہی معلوم ہوتا ہی کہ عیار یہان بہت سے ہین امیر نے سلاح جسم پر آراستہ کیے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا
خواجہ نے امیر الزمان کو بھی ہوشیار کیا شاہزادے کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت سے صاحبقران کے

سامنے دیکھکر محجوب ہوا امیر نے فرمایا ای امیر الزمان خدا نے بڑی خیر کی ورنہ وہ مکار تو در قلعہ تک لے ہی
گیا تھا امیر الزمان صاحبقران سے رخصت ہوئے اپنی بارگاہ مین گئے سلاح طلب کیے خادمون نے سلاح حاضر
کیے شاہزادے نے ہتیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادم مرکب لیکر حاضر ہوئے امیر الزمان گھوڑے پر سوار ہو
اسطرف صاحبقران زمان بھی مرکب پر سوار ہوکے آگے بڑھے بدیع الملک نامدار بھی صاحبقران کے برابر میدان
رزم کی طرف چلے قلعہ کی طرف سے گل اندام جادو لشکر حسب ہمراہ لیکر میدان مین آیا جب دونون لشکر میدان مین پہونچ گئے
اور صفین درست ہوگئین تو نقیب دونون لشکرون سے بڑھے تقایت کرکے پیچھے ہٹے پھر کڑکیت آئے کڑکا کہکر چلے گئے
گل اندام جادو نے اسوقت جو بدیع الملک کی طرف دیکھا چونکہ اسکے دلپر رعب بدیع الملک نوجوان غالب تھا
اسوقت بھی اسکو شاہزادے کی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوا اور اپنے بودے پن کو خیال کرکے محجوب ہوا دلمین خیال
کیا کہ مین جسوقت شاہزادے کے سامنے جاؤنگا کیا منہ دکھاؤنگا شاہزادہ مجھے کیا کہے گا اگر طلسم کشا نے صاف صاف
کہدیا کہ ای گل اندام کیا تجھکو اپنی وہ حالت بھول گئی تو مجھے بڑی ندامت ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اس شیر کی اطاعت
قبول کرون اصل مین اسی کا مذہب اچھا ہی اور مذہب آئینہ پرستی بالکل لغو ہی اگر آئینہ اندام مین کچھ بھی قدرت ہوتی تو گل
میری مدد کرنے اسکو ایسا رعب وجلال کیون دیتے یہ سوچ کے گل اندام نے اپنا تخت بڑھایا بدیع الملک کے
قریب آیا کہا ای شہریار مین اپنی عفو تقصیر کے واسطے حاضر خدمت ہوا ہون اور اس مذہب باطل پر لعنت کرتا ہون بدیع الملک
نے کہا ای گل اندام زہے قسمت تیرے کہ تو مشرف باسلام ہوا یہ کہکر شاہزادے نے کہا ہمارے آقا و مالک صاحبقران
کی خدمت مین جاؤ سر قدمون پر جھکاؤ وہ کلمہ تعلیم فرمائینگے تیرے قلب تیرہ کو منور بنائینگے گل اندام جادو صاحبقران کی
خدمت مین حاضر ہوا قدمون کو بوسہ دیا امیر اسکو کلمہ تعلیم فرمایا یہ کیفیت جو اسکے لشکر والون نے دیکھی حیران ہوئے کہا
یہ کیا غضب ہوا گل اندام جادو سا ساحر اس طرح جاکر شریک طلسم کشا ہوگیا سب نے کہا اسکی اطلاع سلطان
اشراق کو کرنا چاہیئے یہ صلاح کرکے سب نے پلٹنے کا قصد کیا گل اندام نے پکار کے کہا تم مین سے جسکو میرا ساتھ
دینا منظور ہو وہ یہان آئے ایمان لائے اور جسکو اشراق کی رفاقت کرنا منظور ہو وہ چلا جائے لشکر مین سب سیہ قلب
تھے کوئی گل اندام کے پاس نہ آیا سب واپس گئے صاحبقران زمان نے بدیع الملک سے فرمایا اب یہان ٹھہرنا
بیکار ہی بدیع الملک نے گھوڑا بڑھایا سب لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ کی جانب واپس ہوئے سرداران نے لشکرگاہ
مین پہونچ کے کمرین کھولین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے مگر خواجہ عمرو نامدار جو اپنی بارگاہ مین آئے جوگن کا
خیال آیا انہون نے زنبیل سے نکالا دارو دافع بیہوشی سنگھائی جوگن کو ہوش آیا اپنے کو بارگاہ مین پایا رنگ روغن
بھی اوڑ گیا تھا خواجہ نے جو نظر کی دیکھا فتانہ جادو ہی مگر ہوشیار کرچکے تھے سوزن زبان مین نہین دیا تھا جیسے ہی
فتانہ کی آنکھ کھلی اور اپنے کو اس حالت مین پایا سحر کرکے بلند ہوئی خواجہ نے پھر بہ تعجیل اس خوف سے گلیم اوڑھ
لی کہ ایسا نہو یہ مجھپر سحر کرے یا کمر مین پنجہ دیکر لے اوڑے مگر دل بیتاب ہوگیا خیال کیا کہ خواجہ بڑی غلطی ہوئی کہ
اسکے زبان مین سوزن نہ دیا یہ آہوے دشت جمال دوبارہ دام مین آکر نکل گیا خواجہ تو اس صدمہ مین رہے مگر فتانہ
عیارہ جو سحر کرکے اوڑی ہوئی اسنے کچھ خیال نہ کیا اپنے قلعہ مین آئی اشراق کے پاس پہونچی دیکھا اشراق غمگین
مین بیٹھا ہی زہرہ بھی فکر مین ہی سب لوگ متردد و متفکر ہین فتانہ نے اشراق کو سلام کیا اشراق نے جواب سلام دیکر
کہا ای فتانہ تونے بڑی دیر کی اور ابھی تک اور عیار بھی نہین آئے ہین کیا سبب ہی فتانہ نے اپنی کیفیت بیان کی بخبتگان

نے اشراق سے کہا آپ نے ملاحظہ فرمایا ایک بار بی قتانہ زک اُٹھا چکین ہین مگر پھر اُنھین حضرت کے دام مکر
مین گرفتار ہوئین اشراق نے کہا بشر سے خطا ہوہی جاتی ہو کیا عجب ہو اگر اتنے دو بار ایک خطا ہو گئی اسکی
خوشی کرنا چاہیئے کہ اپنی جان تو سلامت لے آئین مین تو انکو گل اندام سے بہتر جانتا ہون اگر اُسپر یہ مصیبتین پڑتین
تو یقین ہو وہ اُسی وقت مسلمان ہوجاتا یا مرجاتا عجب نہ تھا جو کچھ اس سے ہوتا تختگان نے کہا جو کچھ آپ قتانہ کی
تعریف فرماتے ہین بہت کم ہو قتانہ نے جو گل اندام کی کیفیت سُنی کہا ای شہنشاہ گل اندام پر کیا مصیبت
گذری یہ کیا آپ فرماتے ہین اشراق نے سب کیفیت بیان کی قتانہ کو بھی بڑا تعجب ہوا اشراق سے
کہا ای شہنشاہ تعجب اس بات کا ہو کہ ایسا ساحر جلیل اس طرح طلسم کشا سے مل جائے اشراق نے کہا کیا ہوا
اُسکے دلمین جرأت خداوند نے خلق ہی نہین کی تھی قتانہ نے کہا پھر اب آپ مقابلہ مسلمانان کے واسطے
کیا فرماتے ہین اشراق نے کہا میرا یہ ارادہ ہو کہ کل مین ایک ساحر کو سردار لشکر بنا کر روانہ کرونگا وہ جاکر آغاز
جنگ کریگا یہ تو مجھے امید ہو کہ خداپرست ضرور اُسکو پہار ینگے جسوقت دیکھونگا کہ وہ قریب فرار ہو جاکر ایک
سحر ایسا کرونگا کہ لشکر اسلام بیکار ہو جائیگا کوئی ایسا باقی نہ رہیگا کہ جو مقابلہ کرسکے قتانہ نے کہا بہت ہی اچھی
بات ہو تھوڑی دیر تک اشراق جادو یہ باتین کرتا رہا مگر قتانہ کو خواجہ کا خیال رہا کہ کیسی چالاکی کی کسطرح
مجھکو گرفتار کیا کبھی یہ بھی خیال کرتی تھی کہ جلد شام ہو تو مین پھر چلون خواجہ کو گرفتار کرلون عوض ہو جائے مگر پھر
دلمین کہتی تھی کہ خواجہ نے مجھکو دو بار گرفتار کیا مین اگر ایک ہی بار اُنکو گرفتار کرونگی تو کیا حاصل ہو میرا عوض پورا
نہ ہوگا تکلف تو جب ہو کہ مین بھی خواجہ کو دو بار گرفتار کرون اسی شش و پنج مین اسکو دن بسر ہوا جب شب ہوئی
تو قتانہ پھر بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکے جانب لشکر اسلام روانہ ہوئی کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ اور لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب سب لوگ میدان سے واپس آئے اور خواجہ اپنی بارگاہ مین جاکر قتانہ کو نکال چکے اور قتانہ جانب
اشراق جادو روانہ ہو چکی تو خواجہ خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے سب عیارون کی کیفیت بیان کی
امیر نے فرمایا آج بھی ضرور یہی ہوگا اور عیار آئینگے اِس سے بہتر یہ ہو کہ سب عیار ہمارے یہان کے بھی ہوشیار
رہین گل اندام جادو بھی اُسوقت بارگاہ صاحبقران مین حاضر تھا اُسنے عرض کی ای شہریار کوئی ضرورت کسی کی
تکلیف کرنے کی نہین ہو غلام آج نگہبانی کریگا امیر نے فرمایا اِسکی کیا ضرورت ہو یہ لوگ جسطرح نگہبانی کرینگے
تم سے نہوسکیگی تم اپنی بارگاہ مین جاؤ گل اندام نے عرض کی یا صاحبقران اشراق آئینہ پرست بیان ہو خود
ہو یقین ہو وہ آج اپنے شہر سے ساحر عیار بلائے اُن لوگون سے یہ کیونکر مقابلہ کرسکین گے صاحبقران نے کہا
سب سے مقابلہ ہو سکتا ہو یہ لوگ سب سے مقابلہ کرنے کو موجود ہین کبھی سحوف نہین کرنے گل اندام نے پھر
عرض کی یا صاحبقران مجھے امید ہو کہ کل اشراق جادو خود براے مقابلہ آئے اور لشکر کو بھی ہمراہ لائے
امیر نے کہا کیا تعجب ہو بدیع الملک نے گل اندام سے کہا مریخ آفتاب علم کہان قید ہو اُسکے رہا کرنے کی
فکر کرنا ہو گل اندام نے عرض کی ای شہریار مریخ آفتاب علم اسی مرحلے کے زندان خانے مین اسیر ہو اب مین فکر
نہین کرسکتا کیونکہ اشراق نے کل ہی سے اُسپر اپنا سحر کیا ہو اور اُسکا سحر مین اُتار نہین سکتا بدیع الملک نے
فرمایا صرف یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ خدانکردہ اُسکے قتل کی تو مشورت نہین ہوئی تھی گل اندام نے کہا ابھی نہین ہو

مگر عجب نہین ہی جواب پیدا ہو جائے بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی اگر اُسکی حیات باقی ہی تو کسی کی مجال نہین جو
اُسکو قتل کر سکے اور اگر اب پیمانۂ عمر اُسکا لبریز ہو گیا ہی تو کسکی مجال نہین جو اُسکو بچا سکے غرض شام تک سب
سرداروں مین یہی باتین رہین جب آفتاب غروب ہوا اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہوں کی طرف گئے امیر نے فریضہ
مغرب ادا کیا سب سردار بھی فراغت کر کے صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے کہ ہرکارون نے عرض کی
کہ لشکر کفار سے صدائے طبل جنگ آتی ہی مگر آج وہان تک کوئی جا نہین سکتا راستہ بالکل بند ہی ہمنے بہت اچھی طرح
اس بات کو تحقیق کر لیا ہی یہ کہ صدائے طبل جنگ ہی بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کر دو کہ
بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین تیاریان ہونے لگین مگر خواجہ
عمرو نامدار کہ فراق فتانہ مین بہت بیتاب تھے دلمین خیال کیا کہ آج فتانہ ضرور آئے گی اور عیاری بھی جان پر کھیل کے
کرے گی آج اُسکی عیاری سے بچکر اُسکو گرفتار کرنا چاہیئے یہ سوچ کے خواجہ بانہ ہلے عیاری سے آراستہ
ہوئے اپنی بارگاہ سے نکلے قلعہ گل اندام کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا

اب کیفیت فتانہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو اپنے یہان سے تبلاش خواجہ روانہ ہوئی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ خواجہ کی بارگاہ مین چلکر خواجہ کو اُٹھا لاؤن
پہلے بارگاہ مین آئی خواجہ کو نہ پایا پھر اُسنے سب سرداروں کی بارگاہ مین خواجہ کو دیکھا کہین پتا نہ ملا جب مجبور ہوئی
تو اُسنے خیال کیا کہ خواجہ ضرور میری تلاش مین گئے ہون گے یہ سوچ کے فتانہ ہرطرف نظر کرتی ہوئی چلی اور
خواجہ عمرو نامدار یہ سمجھے ہوئے تھے کہ فتانہ آج ضرور آئے گی اور عیاری بھی کرے گی پھر اُسکی عیاری جسمین سحر
بھی شامل ہی اُسی خیال سے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اُسکو تلاش کرتے پھرتے تھے ایک درخت کے نیچے پہونچ کے
خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسافر سامنے سے آتا ہی مگر مال و اسباب بہت کچھ اُسکے پاس معلوم ہوتا ہی اور مرد کافر بھی ہی کیونکہ
گلے مین زنار پڑا ہوا خواجہ نے کہا اسکا مال کسی طرح لینا چاہیئے یہ سوچ کے خواجہ نے اپنی صورت مزدور کی بنائی
گلیم اُتاری اُس مسافر کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر کہا میان مسافر صاحب آپ کو بہت دور جانا ہو گا اور یہان
کی منزل سخت ہی اگر آپ اپنا مال مجھکو دین مین اسکو دو چار منزل پہونچا دون آگے اور مزدور کر لیجیے گا مسافر نے مزدور
کی طرف بغور دیکھا کہا ای شخص مین دیر سے مزدور کی تلاش مین تھا اب تو لگیا میرا اسباب پہونچا دے جو کچھ طلب کریگا
تجھے اُسکی اجرت دیجائے گی اب تو مزدور نے مسافر کی طرف دیکھا آنکھ ملائی کہا جو کچھ آپ دیجیے گا مین لے لون گا
مسافر نے کہا تمھاری اجرت بہت اچھی طرح سے دی جائے گی یہ کہکے وہ گٹھری مزدور کو دی مزدور نے گٹھری سر پر
رکھی مسافر کے ساتھ ہوا مسافر نے کہا ای مزدور سب کا قاعدہ ہوتا ہی کہ وہ صاحب مال کے آگے چلتے ہین تو کیا
مزدور ہی کہ برابر چلتا ہی مزدور نقلی نے جواب دیا جب مزدور بد تہذیب اور صاحب مال بیہودہ ہوتے ہین تو یہی بات ہوتی ہی
مین اب بھی بہت خلاف طریقہ سے چل رہا ہون یہ کہکے بالکل پیچھے ہو گیا مسافر نے کہا ای مزدور تو بڑا حاضر جواب ہی مزدور نقلی نے
کہا آپ لوگون کی صحبت اُٹھائی ہی برسون آپ ہی لوگون مین رہنے کا اتفاق ہوا اب گردش زمانہ سے مزدوری پر اوقات ہی ورنہ
میرے باپ اور دادا بڑے نامی و گرامی شخص تھے آپ اُن لوگون سے ابھی ماہر نہین ہین اگر مین آپ کو پتہ دون گا تو آپ ضرور
مجھکو پہچان لین گے مسافر نے کہا میان مزدور بیان کرو مزدور نقلی نے کہا پہلے تو مین آپ کو اپنے خاندانی کاغذ دکھاتا ہون
آپ سب کو ملاحظہ فرمایئے یہ کہکے مزدور نے ایک جگہ گٹھری سر سے اُتار کے رکھی اور ایک گٹھری بغل سے نکالکر کھولی اُسمین سے

ایک کاغذ نکالکر مسافر کو دیا مسافر نے کہا بھائی مین اسکو پھر دیکھ لونگا ابھی اسکی ضرورت نہین مزدور نقلی نے کہا ارے صاحب
مین نے آپ ہی کے ملاحظہ کے واسطے اسقدر کوشش کرکے اس کاغذ کو نکالا ہے اگر آپ نہ پڑھین گے تو مجھے بڑا رنج
ہوگا آپ اس کاغذ کو ضرور پڑھین جب مزدور نقلی نے بہت عاجز کیا تو مسافر نے اُس کاغذ کو کھولا کھولتے ہی ایک
دھوان نکلا کہ مسافر کو چھینک آئی چھینک آتے ہی مسافر زمین پر گرا مزدور نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمیری
نامدار نعرہ کرکے مسافر کی زبان مین سوزن دیکر منہ جو دھلایا فتانہ کا چہرہ نظر آیا خواجہ نے وہین پر ہوشیار کیا فتانہ
کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اسیر پایا گھبرائی دیکھا خواجہ سامنے کھڑے ہین چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر زبان مین سوزن تھا
کیونکر سحر کرسکتی تھی خواجہ نے کہا ای جان جہان ای غارتگر دین وایمان تمکو اب بھی میرے حال پر رحم نہین آیا ارے دیکھا
مین نے تمھین اسیر کیا مگر بوجہ محبت کے زبان مین تمھاری سوزن نہ دیا تمنے میری محنت وجانفشانی کی کبھی داد
نہ دی ہمیشہ یہ سمجھین کہ مین بیوقوف ہون جو زبان مین سوزن نہین دیتا ہون سحر کرکے ہر مرتبہ نکل گئین اب مین مجبور ہو گیا
تو مین نے یہ حرکت کی تم میری زبان اسکی عوض کاٹ ڈالو اور اس تقصیر کو معاف کردو مگر ای راحت رسان قلب عاشقان
اب لازم یہ ہے کہ مجھپر رحم کرو اور اپنے جور وجفا سے باز آؤ مذہب آئینہ پرستی کو ترک کرکے مذہب اسلام قبول کرو اپنے عاشق
کی خاطر نہ ملول کرو فتانہ ابھی جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ آواز غیب آئی خبردار او عیار کیا کرتا ہے منم جوالہ جادو وزیر
طلسم خواجہ نے جو یہ آواز سنی جلدی سے گلیم اوڑھ لی مگر جوالہ جادو زمین پر آیا فتانہ کی زبان سے سوزن نکال لیا فتانہ
سحر کرکے بلند ہوئی جوالہ جادو بھی اُسی کے ہمراہ چلا گیا خواجہ کو بہت افسوس ہوا اپنے دلمین خیال کیا کہ خواجہ من
بڑی غلطی ہوئی اگر اُسکو اپنی بارگاہ مین لے چلتے اور وہان اُس سے یہ باتین دریافت کرتے تو کیسا تھا کوئی بچا ہی
نہ سکتا بڑی غلطی ہوئی خواجہ تو یہ افسوس کرتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے اور جوالہ جادو فتانہ
کو لیکر اشراق کے پاس پہونچا اشراق نے کہا ای فتانہ اگر اسوقت ہم جوالہ جادو کو تمھاری رہائی کے واسطے
روانہ نہ کرتے تو ایک عیار تمکو قتل کرڈالتا مگر اسوقت مجھکو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ تمپر کوئی مصیبت پڑی
مین نے کتاب سامری کے ذریعہ سے تمھاری کیفیت دریافت کی تو حال معلوم ہوا کہ اسوقت تم ایک عیار
کے دام مکر مین اسیر ہو فتانہ نے کہا ای سلطان آپ ملاحظہ فرمایئے گا مین کل اُس عیار کو گرفتار کرکے
لاؤن گی اگر کل بھی وہ میرے ہاتھ سے گرفتار نہوا تو عیاری کرنا چھوڑ دون گی اشراق نے کہا ای فتانہ
ہمارے نزدیک اب یہ بہتر ہے کہ تم اُسکے اسیر کرنے سے باز آؤ وہ نہین اسیر ہوگا تمھین سوائے زحمت کے
اور کچھ ہاتھ نہین آئیگا فتانہ نے کہا ای سلطان اب ایک روز رہین اور اُسکے اسیر کرنے کو جاؤن گی اگر وہ
مل گیا تو اُسکو آپ کی خدمت مین حاضر کرون گی اور اگر وہ گرفتار نہوا تو مین عیاری کرنا چھوڑ دون گی اشراق
نے کہا تمکو اختیار ہے مین منع نہین کرتا اور میرا منع کرنا خاص تمھارے نفع کے واسطے ہے فتانہ نے کہا ای شہریار
آج مین تیسری بار اُسکے مکر مین گرفتار ہوئی کیا کرون میرا کوئی بس نہین ہے جو اُسکو گرفتار کرون وہ ایسی صاف
صاف عیاری کرتا ہے جو میرے سمجھ مین بھی نہین آتی اور میری سب عیاریان اُسپر ظاہر ہو جاتی ہین نہین معلوم
یہ کیا بات ہے اشراق نے کہا ای فتانہ اسمین دو سبب ہین ایک تو تمنے ابھی عیاریان دیکھی نہین اور وہ لاکھون
کرورون عیاریان کرچکے اس راہ کی نشیب وفراز سے وہ لوگ بخوبی ماہر ہین خصوصًا وہ شخص جو تمھین تین بار
گرفتار کرچکا ہے مین نے بزرگان سے سنا ہے کہ وہ شہنشاہ عیاران مشہور ہے اُس سے بہتر دوسرا عیاری نہین
کرسکتا ہے اُسکے پاس بہت تحفہ جات ایسے ہین جو اُسکو اُس کے بزرگان دین نے دیئے ہین اُنکے سبب سے

وہ زیادہ دلیر ہی فتانہ نے کہا کل سب کیفیت معلوم ہو جاے گی تحفہ جات اُسکے پاس رکھے رہینگے اور مین گرفتار
کراؤن گی اشراق نے کہا ای فتانہ اگر تم اُس عیار کو گرفتار کرلاؤ تو مین تجھین شہنشاہ عیاران خطاب دیکر سب
عیارون کا مالک مقرر کردون اور بہت سے ملک تجھین انعام مین دون مجھسے بختگان نے اس عیار کا تذکرہ کیا
تھا کہ حمزہ نے بہت سے طلسم اسی عیار کے سبب سے فتح کیے ورنہ تنہا حمزہ کیا بنا سکتا تھا پس جو ایسا
شخص ہو اُسکا گرفتار ہونا بہت اچھی بات ہی جو کوئی اُسکو گرفتار کرکے لائے گا مجھسے بہت کچھ ملک و مال انعام مین
پائے گا فتانہ نے کہا مین کل اسیر کراؤن گی اشراق نے کہا کل اہل اسلام سے کوئی باقی نہ رہے گا فتانہ
نے کہا ای شہنشاہ اب تو رات بہت کم باقی ہی ورنہ مین ابھی جاکر اسکا بندوبست کرتی مگر کیا کرون مجبور ہون اشراق
نے کہا تمنے ہمت تو کی یہی بہت ہی مجھکو تمھاری ذات سے امید ہی کہ تم ضرور کل اُسکو گرفتار کروگی اشراق یہ باتین کر رہا
تھا کہ لشکر اسلام سے آواز اللہ اکبر آئی اشراق نے کہا ای فتانہ صبح ہوگئی مسلمانون کے یہان اذان ہوتی ہی اب ہم
جاؤ مین لشکر کو میدان مین روانہ کرتا ہون فتانہ تو اشراق سے رخصت ہوئی اور اشراق نے ساحرون کو طلب کیا
ایک ساحر اشجار جادو سحر مین بہت طاق تھا اُسکو اشراق نے اپنا وزیر بھی کیا تھا کہا ای اشجار جادو تم لشکر
لیکر میدان مین جاؤ کسی طرح کا خوف مسلمانون کی طرف سے نہ کرنا مین آخر وقت میدان مین آؤنگا ایک سحر مین سبکو بیکار
کردونگا اشجار جادو نے کہا ای سلطان مین کل اندام نہین ہون جو مسلمانون سے ڈر جاؤن آپ دیکھین گے کہ
کیسی جرأت و ہمت سے دغا کرتا ہون اشراق نے اُسکو سپہ سالار لشکر کرکے روانہ کیا اشجار جادو لشکر ساحران
وغیرہ ساحران ہمراہ لیکر میدان کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہی

کہ جملہ غازیون نے شب بھر آرام فرمایا جب سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا تو بدیع الملک نامدار اور صاحبقران
ذیوفار خواب راحت سے بیدار ہوئے فریضۂ سحری ادا کرکے ہتیار سج کے بارگاہ سے برآمد ہوئے لشکر مین سب
دلیر مسلح بکمال منتظر تھے جیسے ہی بدیع الملک اور صاحبقران بارگاہون سے برآمد ہوئے خادمون نے
مرکب حاضر کیے دونون جرار مرکبون پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ ہوا بڑے جاہ و تجمل سے میدان کارزار مین تشریف
لائے فوج کی صفین درست ہوئین اُسطرف سے اشجار جادو لشکر لیکر آیا اسنے بھی لشکر کو آراستہ کیا
نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کھڑکے اشجار جادو نے کہا ای طلسم کشا جسطرح تجھے دغا کرنا منظور ہو
ہملوگ موجود ہین دغا کر اگر تو زور سحر لڑنا چاہتا ہی تو ہملوگ سحر مین بھی بند نہین ہین اگر بجرأت جنگ کرنا منظور ہی تو ہمین
اسمین بھی عذر نہین ہی بدیع الملک نے فرمایا ہم سحر کو بُرا جانتے ہین جرأت و ہمت ہمارا شعار ہی آگے تجھکو اختیار
ہی ہم سوائے تیغ و خنجر کے دوسری بات نہین جانتے اشجار جادو نے کہا اپنی فوج سے کسی کو بھیج بدیع الملک
نے چاہا خود گھوڑا اڑھائین مگر شاہزادہ سکندر فرخ لقا نے صاحبقران سے عرض کی اگر اجازت ہو تو مین میدان
مین جاؤن صاحبقران فرمایا بدیع الملک کو اختیار ہی سکندر فرخ لقا نے بدیع الملک سے کہا بدیع الملک نے
بمجبوری سکندر کو اجازت دی سکندر میدان مین آئے اشجار جادو ایک جوان کو بھیج چکا تھا جیسے ہی سکندر
میدان مین گئے اُس جوان نے نیزے کا وار سکندر پر کیا اشجار جادو نے سحر کرنا شروع کیا سکندر کی طاقت گھٹنے
لگی تھوڑی دیر تک شاہزادہ بجبر گھوڑے پر بیٹھا رہا جب بالکل طاقت نہ رہی اور مرکب پر نہ سنبھلا گیا تو سکندر گھوڑے

ہوگئے اُس جوان نے چاہا کہ سکندر کو قتل کرے مگر گل اندام جادو نے سحر کیا کہ وہ جوان خود بیکار ہوگیا زمین پر گر کے ایڑیاں رگڑنے لگا اتنے عرصے میں اور لوگ لشکر اسلام سے پہونچ گئے شاہزادے کو اُٹھا لائے اشجار جادو نے اور ایک جوان کی طرف دیکھا وہ خود نکلکر میدان میں آیا آواز دی ای فرقہ خدا پرستان تم میں سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلہ میں آئے بدیع الملک نے اپنا مرکب بڑھا دیا گو سب نے شاہزادے کو روکا مگر بدیع الملک نے سب کو یہی جواب دیا کہ یہ لوگ ساحر ہیں سحر کرکے لڑتے ہیں اِنسے یوں مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہے آپ لوگ تکلیف نہ فرمائیں میں ان کافروں سے مقابلہ کرتا ہوں یہ فرما کے بدیع الملک نے مرکب آگے بڑھایا اُس جوان کے مقابلہ میں آئے اُسنے جو بدیع الملک کو دیکھا پہلے شہزادے پر گرز گران کا وار کیا بدیع الملک نے وار اُسکا خالی دیا اُسنے پھر وار کیا بدیع الملک نے پھر خالی دیا اسی طرح متواتر اُسنے دو تین وار کیے مگر بدیع الملک نے سب وار اُسکے خالی دیے جب یہ مجبور ہوا تو گرز کو پھینک کے اُسنے تلوار کمر سے نکالی بدیع الملک سے کہا ای جوان اگر میرے گرز سے بچ گیا تو اب تلوار سے نہ بچے گا شاہزادے نے جواب دیا کہ یہ بھی حوصلہ نکال لے اُسنے سر پر بدیع الملک کے وار کیا شاہزادے نے وار کو خالی دے کر اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کلائی جو بدیع الملک کے ہاتھ میں آئی اس زور سے جھٹکا دیا کہ شانے سے اُسکا ہاتھ اکھڑ گیا بدیع الملک نے گھوڑے سے گھوڑا ملا کر اُسکے کلہ پر طمانچہ مارا کہ سر بھی اُسکا اُڑ گیا مرکر زمین پر گرا اُسکے مرتے ہی تاریکی چھا گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من مشکین جادو بود آواز کے آتے ہی وہ تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے اشجار جادو کی طرف دیکھا اشجار نے کہا ای جوان ایک ساحر کے مارنے سے نازاں ہوتا ہے اور جوان تیرے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہوں بدیع الملک نے فرمایا ای اشجار جادو تو بڑا بیہودہ گو ہے میں نے کچھ بھی کہا تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوگیا کہ میں ایک ساحر کو قتل کر کے نازاں ہوگیا اشجار نے کہا تیری نگاہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ تو اسوقت اپنی جرأت پر ناز کرتا ہے بدیع الملک نے فرمایا تو تیرا خیال کرتا ہے اشجار جادو ابھی بدیع الملک سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ ایک ساحر نے ایک نامہ لا کر اشجار کو دیا اشجار نے اُس نامے کو کھولا اشراق جادو کی طرف سے لکھا تھا کہ ای اشجار ابھی تمام فوج سے کہدو کہ طلسم کشا پر ٹوٹ پڑے ہم بھی آتے ہیں تمہیں اپنے سحر کا تماشا دکھا دینگے اشجار نے جو یہ خط پڑھا اپنی تمام فوج سے اشارہ کیا سب ملکر طلسم کشا پر ٹوٹ پڑو فوج نے جو اشارہ پایا سب بدیع الملک کی طرف چلے صاحبقران نے جو یہ کیفیت دیکھی امیر بھی آگے بڑھے اور سردار بھی چلے تمام لشکر اسلام کو جنبش ہوئی دونوں لشکر مل گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی جس کسی پر ساحروں نے سحر کیا اُسنے آواز دی آقاے نامدار بچائیے گا یا صاحبقران اُسکے قریب پہونچے یا بدیع الملک پہونچ گئے اسم اعظم پڑھ کے دم کیا سحر اُڑ گیا ہوشیار ہو کر پھر جنگ کرنے لگا تھوڑی دیر میں بدیع الملک نے لاشوں کے انبار لگا دیے صاحبقران صفوں کو درہم و برہم کرکے اشجار جادو کے پاس آئے قریب تھا کہ امیر اشجار جادو کو تخت سے نیچے کھینچ لیں کہ یکایک ایک برق گری صداے مہیب آئی ہاش طلسم کشا منم اشراق آئینہ پرست بادشاہ طلسم نہ طاق کیا تو نے سر اُٹھایا ہے بدیع الملک نے دیکھا ایک ساحر مرکب پر سوار تاج سر پر رکھے ہوے فلک سے زمین پر اترا ایک گولا زمین پر مارا کہ تاریکی چھا گئی دھواں نکلنے لگا بدیع الملک اسکی طرف بڑھے ایرج بھی صاحبقران بھی چلے قریب نہ پہونچے تھے کہ اُسنے اور ایک گولا آسمان کی طرف پھینکا ایک آواز مہیب آئی اشراق سحر کر کے مع سمن غرق زمین ہوا بدیع الملک اور صاحبقران اور ایرج باقی رہے ان لوگوں نے جو خیال کیا تو کسی کو نہ پایا نہ اپنے لشکر کا پتہ ملا نہ فوج کفار کا نشان پایا

صاحبقران و بدیع الملک و ایرج بہت متردد ہوئے امیر نے فرمایا اس ظالم نے آکے سحر کیا سب کو
اسیر کرکے لے گیا پلٹ کے جو دیکھا بارگاہین بھی نظر نہ آئین امیر کو صدمہ عظیم ہوا بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران
اب ٹھہرنا بیکار ہے سامنے قلعہ ہے تلوار پکڑکے اس قلعہ پر ٹوٹ پڑین جو جو لوگ یہان ہون انکو قتل کرین اگر ہمارے یہان
کے سردار بھی سب یہین ہون گے تو انکو بھی رہا کرینگے اور اگر وہ یہان نہ ہون گے تو ہم حلقے کو توڑکے نکل چلین گے
صاحبقران کو بھی یہ بات پسند آئی فرمایا اے بدیع الملک مین بھی تمھاری راے سے اتفاق کرتا ہون ایرج
نے کہا مین بھی پسند کرتا ہون یہ کہکے گھوڑون کی باگین لین در قلعہ پر جا پہونچے مگر اشراق جادو نے دروازہ
قلعہ کا پہلے ہی سے بند کرا دیا تھا بدیع الملک نے اُس در آہنی مین ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے زور مین وہ دروازہ
ہر جگہ سے شکست ہوا مگر دوسرا زور جو شاہزادے نے کیا ایک ایک جوڑ پھاٹک کا الگ ہو گیا سب ٹکڑے الگ
الگ گرے صاحبقران اور ایرج بدیع الملک کی قوت دیکھکر دنگ ہو گئے بدیع الملک نے امیر سے
عرض کی تشریف لائیے صاحبقران اور ایرج اور بدیع الملک ساتھ اُس دروازے کے اندر داخل ہوئے دیکھا تو قلعہ
مین کچھ بھی نظر نہین آتا ہے قلعہ خالی پڑا ہے امیر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اشراق جادو اس مرحلے کے سب
ملازمون کو بھی اپنے ہمراہ لے گیا اور اس قلعہ کو خالی چھوڑ دیا بدیع الملک نے عرض کی ہر ایک کا اسباب تو یہان
موجود ہے یقین ہے ضرور واپس آئین ان سب کا انتظار کرنا چاہیے صاحبقران نے کہا کیا عجب ہے جو یہان کے مالک ہین
سردارون کو اسیر کرکے لے گئے ہون اس سے بہتر ہے کہ یہان ٹھہر کے سب کا انتظار کرین اگر وہ لوگ آجائین
تو انکو قتل کرکے آگے بڑھین یہ باتین کرتے ہوئے ایرج و بدیع الملک و صاحبقران آگے بڑھے تھوڑی
دور کے بعد ایک حجرہ صاحبقران زمان کو نظر آیا امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اس حجرے مین کوئی معلوم
ہوتا ہے اسکے پاس جانا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران اور ایرج اور
بدیع الملک اُس حجرے کے قریب آئے دیکھا ایک ضعیف اُس حجرے مین بیٹھا ہے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیر
ہے صاحبقران اور بدیع الملک کو جو اُس فقیر نے دیکھا سلام کیا امیر نے جواب سلام دےکر کہا تم کون ہو
یہان کیون بیٹھے ہو فقیر نے عرض کی اے شہریار مین فقیر ہون اس حجرے مین مدت سے رہتا ہون بارہا ساحرون نے
چاہا کہ مجھکو یہان سے نکال دین مگر ہمیشہ یہان سے ذلیل ہوکے واپس گئے صاحبقران نے فرمایا تمھاری کیا خطا
ہے جو ساحر تمھین یہان سے نکال دینا چاہتے ہین فقیر نے کہا اے شہنشاہ مین مسلمان ہون شب و روز یہان عبادت
کرتا ہون یہ بات ان لوگون کو ناگوار ہے اسی سبب سے یہ چاہتے ہین کہ مجھکو یہان سے نکال دین صاحبقران اسکی کیفیت
سُنکر خوش ہوئے کہا اے مرد بزرگ خدا کا شکر ہے کہ تجھسے ملاقات ہوئی یہ کہکے صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج
حجرے کے اندر گئے امیر نے فرمایا بھائی دیر سے ہم لوگ اس قلعہ مین چارون طرف پھر رہے ہین تشنگی انتہا سے
زیادہ ہے اگر ممکن ہو تو پانی تھوڑا سا لا دے فقیر نے عرض کی مین پہلے پانی حاضر کرون پھر آپ کی تشریف آوری کا سبب
دریافت کرون یہ کہکے فقیر اٹھا حجرے کے باہر گیا ظرف آب بھی اپنے ہمراہ لیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا سب کو
پانی پلایا چونکہ رہروی سے سب لوگ خستہ تھے پانی جو پیا گھوڑون سے اُتر کے لیٹے تھے کچھ غنودگی معلوم ہوئی سب کی
آنکھ بند ہو گئی فقیر نے سب کو گرفتار کیا تحفہ جات سے پہلے بدیع الملک کے گلے سے لوح محفوظ اور بازو سے
بازوبند سلیمانی اور مہرۂ سلیمانی لیکر اپنے قبضہ مین کیا پھر صاحبقران کے تحفہ جات لئے امیر کو بھی اسیر کیا امیر کے
بعد ایرج نامدار کہ انکے پاس طیلسان ادریسی تھی وہ بھی اُس فقیر مکار نے اپنے قبضے مین کی سب کو اسیر کرکے ایک

تخت پر ڈالا دوسرے تخت پر آپ بیٹھا سحر کرکے دونون تخت بلند کیے اشراق کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق کی بیان کیجاتی ہے

کہ یہ جو سب کو اسیر کرکے پلٹا پہلے قلعہ کے جلے پر آیا یہان آکے سب سردارون کو سلسل بزنجیر کیا جب قید ہو چکے تو ساحرون کے سپرد کرکے سرداران اسلام کو زندان خانہ طلسم کی طرف روانہ کیا اور آپ اشجار جادو سے کہا کہ تم یہان رہو اور مین اپنی طرف جاتا ہون یقین ہے کہ جو دو تین سردار طلسم کشا کے ساتھ بچ گئے ہین وہ ضرور اسطرف آوینگے انکو کسی مکر سے مع طلسم کشا کے گرفتار کر لینا اور اپنے ہمراہ لے آنا اشجار جادو کو وہین چھوڑ کے اشراق زمرد و تختگان و توبرج کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے یہان آیا اسنے صحبت جشن اراستہ کی تھوڑی دیر نہ گذری تھی اشجار جادو بھی صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج کے قید لیے ہوئے پہونچا اشراق آئینہ پرست نے جو دیکھا کہ اشجار جادو طلسم کشا کی قید لئے ہوئے آیا ہے خوش ہو گیا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا کہا اے اشجار جادو کیا کام کیا ہے لاؤ ان لوگون کو میرے سامنے لاؤ مین خداوند کے سامنے سب کو لے جاؤنگا وہ ابھی انکے دلونمین نور ایمان اتار دینگے اشجار جادو سب کو اشراق کے سامنے لے گیا اشراق نے کہا پہلے طلسم کشا کو ہوشیار کر اشجار نے پہلے بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے جو آنکھ کھولی اپنے کو اس کیفیت مین پایا اشراق نے کہا کیون اے طلسم کشا اب کیا حالت ہے اسی ہمت پر طلسم فتح کرنے آیا تھا ایک مرحلہ بھی سر نہ ہو سکا اب میرے ہمراہ خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین چل مین خداوند سے تیری سعی کردون بدیع الملک نے فرمایا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہے ہم تجھ اور آئینہ اندام پر لعنت کرتے ہین اشراق نے جو یہ کلمہ سنا آگ ہو گیا اسی وقت ساحرون کو آواز دی کہا اس جوان کو میرے سامنے سے لے جاؤ اور اسقدر تازیانے لگاؤ کہ زندہ نہ رہے بلا سے اگر طلسم مین کسی قسم کا نتیجہ بد ہوگا خداوند دیکھ لینگے ملازمون نے آکر چاہا بدیع الملک کو لے چلین شاہزادے کا اسم اعظم تو کسی نے بند کیا نہ تھا بدیع الملک کو اسم اعظم کا خیال آیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اسم اعظم شروع کیا جھٹکا دیا کہ ہتھکڑیان ٹوٹین شاہزادے نے سب قید توڑی اشراق کے تخت کی طرف مخاطب ہوئے اشراق نے اشجار جادو سے کہا ارے یہ اور لوگ جو اسیر ہین انکو جلد اٹھا لیجاؤ ایسا نہو یہ جوان انکو بھی رہا کر دے اچھا کیا جو تو نے انکو ہوشیار نہ کیا بدیع الملک نے کہا او مکار تو کہان جاتا ہے یہ کہکر اشجار جادو کی طرف بڑھے اشجار جادو نے چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر بدیع الملک نے فرصت نہ دی قریب پہونچ کے ایک طمانچہ اسکے مارا کہ سر اشجار جادو کا اڑ گیا اسکے مرتے ہی تاریکی چھائی اشراق کو موقع ملا زمرد و تختگان و توبرج کو اپنے ہمراہ لیکر بھاگ گیا یہان تھوڑی دیر تک سنگباری برفباری رہی پھر ایک آواز آئی کشتی مرا نام من اشجار جادو بود اس آواز کے آتے ہی تاریکی برطرف ہوئی بدیع الملک نے دیکھا کہ سب تحفہ جات اور سلاح جنگ اشراق کے تخت پر رکھے ہین شاہزادے نے خوش ہو کے سب سلاح اٹھا کر جسم پر آراستہ کیے تحفہ جات اپنے پاس رکھے صاحبقران کے قریب آئے امیر کو ہوشیار کیا صاحبقران کی جو آنکھ کھلی اپنے کو اس کیفیت مین پایا بدیع الملک سے فرمایا اے بدیع الملک یہ کیا بات تھی بدیع الملک نے سب کیفیت عرض کی پھر ایرج کو ہوشیار کیا سب نے اپنے اپنے تحفہ جات پائے صاحبقران نے فرمایا اب یہان سے چلنا چاہیے بدیع الملک نے عرض کی تشریف لے چلیے صاحبقران آگے بڑھے دروازے تک پہونچے

سب دیوڑھیان طی کین جب صدر دروازے پر پہونچے دروازے کا نشان بھی نہ ملا صاحبقران و بدیع الملک و ایرج
اس مکان مین پھرے کسی طرف جانے کا راستہ نہ پایا مجبور ہوکے بالاخانے پر جانیکا ارادہ کیا وہان بھی جانیکا راستہ نہ ملا
جب بالکل مجبور ہوئے تو بدیع الملک نے صاحبقران سے عرض کی اس مکان کی دیوارین گرا کے نکل چلنا چاہیے
امیر نے کہا تمھین اختیار ہے بدیع الملک ایک دیوار کی طرف چلے تھے کہ آواز مہیب آئی امیر نے بدیع الملک سے
کہا یہ مکان روان معلوم ہوتا ہے دیکھو اسکی دیوارون کو حرکت ہے بدیع الملک نے جو دیکھا تو واقعی مکان کو روان پایا
ایرج نامدار نے صاحبقران سے عرض کی کہ یہ مکان معلق ہے اشجار جو مکان سے بلند معلوم ہوتے تھے اب وہی
درخت نصف دکھائی دیتے ہین امیر نے خیال فرمایا تو واقعی جو درخت دور سے معلوم ہوتے تھے وہ مکان سے بہت
پست ہین صاحبقران نے فرمایا اس کیفیت کو بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ مکان کیا ہوگا امیر اور بدیع الملک اور ایرج
یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک آواز مہیب آئی اور تاریکی چھاگئی صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج
سب حیران ہوئے کہ یہ تاریکی کیسی چھاگئی مگر کچھ سبب نہ کھلا اس کیفیت مین ان لوگون کو جب عرصہ ہوا اور تاریکی رفع
نہوئی تو صاحبقران نے بدیع الملک سے فرمایا معلوم ہوتا ہے اسنے اب ہمکو اسیر کرلیا بدیع الملک نے عرض
کی یا صاحبقران سوائے سحر کے اور دوسری بات نہین مگر تعجب ہے کہ سحر کیسا ہے جو تاریکی کسی طرح برطرف نہین ہوتی
ہے لوح محفوظہ بھی چمکاتا ہون مہرہ سلیمانی کا بھی عکس ڈالتا ہون مگر تاریکی رفع نہین ہوتی امیر نے فرمایا سحر کی تاریکی نہین اصلی
تاریکی ہے نہین معلوم کیا بات ہے یہ بھید کچھ سمجھ مین نہین آتا بدیع الملک اور صاحبقران اور ایرج کو تو اس کیفیت مین
چھوڑیے کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر کیا جائیگا

اب حال اشراق جادو کا ملاحظہ فرمایئے

کہ یہ جو مع زمرد وغیرہ فرار ہوا تو آئینہ اندام کے پاس پہونچا سب کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا تو جا اور تمام
مین معروف ہو مین نے طلسمکشا کو مع مکان وہان سے ایک جگہ روانہ کردیا ہے اب اسکے دلمین نور ایمان پیدا ہوگا
اور وہ میرے سجدہ کرنے کے واسطے آئیگا اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے کہان روانہ کیا آئینہ اندام نے کہا اسکو
نہ دریافت کر مین نہین بتاؤنگا مگر اب طلسمکشا اور حمزہ ثانی اور ایک سردار اور صاحب ایمان ہوکر میرے پاس آئینگے
اشراق نے کہا یا خداوند اور لوگ جو لشکر طلسمکشا کے اسیر ہین اُنکے واسطے کیا حکم ہوتا ہے آئینہ اندام نے کہا اب
اُنکے واسطے جو تیرے مزاج مین آئے وہ کر اگر سب ایمان لائین تو انکو رہا کردے اور اگر اپنا مذہب ترک نہ کرین تو
انھین قید مین رہنے دے خداوند کو اُنسے کچھ غرض نہین ہے اشراق نے کہا مین سب کو اپنے سامنے بلاتا ہون
اور سجدہ کرنے کی ہدایت کرتا ہون آئینہ اندام نے کہا جاؤ اس کام مین تعجیل کر اشراق وہان سے باہر آیا اپنی تختگاہ
کی طرف چلا لوگون نے کہا حضور تختگاہ کا پتہ نہین کیا ہوگئی دیر تک معلق رہی پھر کچھ دور جا کے آنکھون سے غائب ہوگئی
اشراق نے زمرد ثانی سے کہا تمنے خداوند کی قدرت دیکھی کون ایسا ہے جو مجھسے مقابلہ کرکے فتحیاب ہو یہ کہتا ہوا دوسرے
مکان مین آیا اپنے ملازمین کو بلایا کہا داروغہ زندان خانے کو میرے سامنے لاؤ مین کچھ حکم کرونگا ملازم گئے زندان خانے
کے داروغہ کو لائے اشراق نے کہا اے داروغہ سو سو قیدی میرے سامنے لا مین اُنسے کچھ باتین کرونگا داروغہ
گیا پہلے جو سردار اعلے درجے کے تھے اُنکو لایا اشراق نے کہا اے سرداران اسلام کیا اب بھی تمھین خداوند آئینہ اندام
جادو کا اعتقاد نہین ہوا ہے سب نے کہا او مردود کس کافر کا نام لیتا ہے ہم سوائے ذات باری کے دوسرے کو لغو جانتے ہین

خبردار اب ہمارے سامنے ایسی باتین نہ کرنا اشراق نے کہا دیکھو اب یہ امید نہ رکھو کہ طلسم کشا تمھارے چھڑانے
کو آئیگا اُسکو خداوند نے نہین معلوم کہان بھیج دیا ہے اب وہ آئیگا تو خداوند کو سجدہ کریگا اور حمزہ ثانی اور ایرج
بھی سجدہ کرنے کی غرض سے آئینگے سردارون نے جھنجھلا کے جواب دیا کہ وہی لوگ آکر اُس بے ایمان کو قتل کرینگے
اشراق نے داروغہ سے کہا ان بے ادبون کو یہان سے لیجاؤ یہ اس لائق نہین ہین کہ انکی سفارش خداوند سے کی جائے
یہ سُنکر سرداران اسلام نے چاہا کہ زور کرکے قید توڑ ڈالین مگر اشراق نے سحر کردیا سب مجبور ہوگئے داروغہ
کشان کشان سب کو قیدخانے کی طرف لے گیا وہان سے اور لوگون کو لایا اشراق نے اُنسے بھی کہا
اُنھون نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سب سردار پہلے کہہ گئے تھے اشراق نے انکو بھی رخصت کیا یہ
سب بھی قیدخانے کی طرف گئے سہ بارہ داروغہ چھ سو قیدی لایا اشراق نے کہا ای خداپرستو اب کیا
کہتے ہو دیکھو خداوند آئینہ اندام نے تم سب کو کیسی سزا دی اب تمھین لازم ہے کہ خداوند کو سجدہ کرو سب لوگ تو
جواب سخت دینے لگے مگر ایک شخص نے کہا ای سلطان اشراق میرے دلمین قبل سے یہ بات تھی کہ مین خداوند کو
سجدہ کرون مگر چند باتون سے مجبور تھا اب آپ کا سامنا ہوا ہے مین صاف صاف اپنے دل کا حال بیان کرتا ہون یقین
ہے کہ آپ ضرور مجھکو خداوند کے پاس لے چلین گے اور میری خطا معاف کرا دینگے اشراق نے کہا ای شخص تو بڑا صاحب
ایمان ہے جو اسوقت تو نے خداوند کو خدا مانا مین ابھی تجھکو خداوند کے پاس لئے چلتا ہون تو جاکر خداوند کو سجدہ کر
مین تجھے کئی ملکون کی حکومت دلادونگا اُس شخص نے جواب دیا کہ مین آپ سے چند شرطین کرتا ہون اگر آپ میرے شرائط
کو قبول فرمائینگے تو مین خداوند کو چلکر سجدہ کرونگا ورنہ خداوند کے نام پر اپنی جان دیدونگا اشراق نے کہا مین
تیری سب شرطین قبول کرونگا اُس شخص نے کہا آپکے یہان جو تین شخص موجود ہین جنکا نام زمرد ثانی اور تورج اور
بختگان ہے یہ سب میرے دشمن ہین اگر مین ایمان بھی لاؤنگا تو یہ لوگ آپ سے یہی کہین گے کہ مین نے مکر کیا ہے اور
ای سلطان واقعی مین نے آج تک ہزارون ساحرون کو قتل کیا اور بہت سے ملکون مین گیا وہ ساحر جو دعوے
خدائی کرتے تھے میرے ہاتھ سے مارے گئے اور ہر طرح کی فطرت سے مین نے سب کو مارا مگر آج تک یہ بات دلمین
پیدا نہین ہوئی جو اسوقت میرے دلمین پیدا ہے خداوند آئینہ اندام کی محبت میرے دلمین اسقدر بڑھی ہے کہ
اگر کوئی اُنکے نام پر میرا سر بھی طلب کرے تو مین ہرگز عذر نہ کرون اور ایک بات مین آپ سے یہ عرض کرتا ہون کہ
مین نے آج تک سب سے زبانی باتین بہت کچھ کہین مگر کسی کو سجدہ نہین کیا اور خداوند کو ابھی چلکر سجدہ کرتا ہون
اگر یہ لوگ میری طرف سے آپکو بدگمان کرین تو کسی کی بات کا اعتبار نہ کیجئے گا کیونکہ یہ میرے دشمن ہین یقین ہے کہ
میری بہت سی شکائتین آپ سے کرچکے ہون اشراق نے کہا ای شخص اپنا نام بتا مجھسے اِن لوگون نے بہت سے
سردارون کی شکائتین کی ہین تب اُس شخص نے کہا میرا نام خواجہ عمرو ہے مین عیار ہون اشراق نے کہا ای شخص
واقعی تو سچ کہتا ہے بختگان تجھسے بہت ڈرتا ہے اکثر تیری شکایت مجھسے کرتا رہتا ہے مگر اب مین اُسکے کہنے کو یقین
نہ مانونگا خواجہ نے کہا اور اِس بات کا مین وعدہ کرتا ہون کہ مین سب خداپرستون کو آئینہ پرست بنادونگا
اشراق نے داروغہ سے کہا اِسکو رہا کردو کہ یہ صاحب ایمان ہے داروغہ نے خواجہ کو رہا کردیا اشراق نے خواجہ کو ایک کرسی
بیٹھنے کو دی خلعت بھی بہت بھاری دیا کہا خواجہ تمکو اپنا مصاحب خاص بناؤنگا مین نے تمھاری بہت کچھ تعریف سنی ہے
عمرو نے کہا مین آپکو بہت خوش کرونگا اب تو آپ سا قدردان بمالک خداوند آئینہ اندام نے مجھکو دیا ہے مین فخر کرتا ہون اشراق
نے داروغہ سے کہا اور قیدیون کو لاؤ مین اُنسے بھی تحقیق کرون خواجہ نے کہا اب کوئی ضرورت نہین ہے مین سب کو راضی کرلونگا

آپ مجھے خداوند کے پاس لیے چلیں اشراق کو یقین آگیا کہا خواجہ تم سچ کہتے ہو جسطرح تم سب سے کہو گے او رخداوند کے اعجاز نمبیان کرو گے اُسطرح مجھسے اور انہون نے کیونکہ تم اُن لوگون کے مزاج سے واقف ہو خواجہ نے کہا آپ اب مجھکو خداوند کے پاس لے چلیں مین پہلے خداوند کو سجدہ کرلون تو پھر دوسرے کام مین مصروف ہون اشراق خواجہ کو ہمراہ لیکر اُٹھا آئینہ اندام کے مکان پر آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے کہا بلالو ملازمین آئینہ اندام اشراق اور خواجہ کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے جیسے ہی خواجہ نے آئینہ اندام کو دیکھا جلدی سے جھک گئے دلمین خیال کیا اے خداوند واحد و یکتا سوائے تیرے کوئی سزاوار پرستش نہین ہی مین تجھی کو سجدہ کرتا ہون یہ خیال کرکے خواجہ نے سجدہ کیا اشراق نے کہا خواجہ اب تمھارے صاحب ایمان ہونے مین کوئی شک نہین ہی آئینہ اندام نے بھی کہا واقعی یہ ہمارا بندہ خاص ہی ہم اسکا مرتبہ سب سے زیادہ کرینگے خواجہ قریب آئینہ اندام کے اُسکے پہنچے آئینہ اندام نے نام پوچھا خواجہ نے نام بتایا آئینہ اندام نے کہا خواجہ اور کوئی تمھارے لشکر مین صاحب ایمان نہو خواجہ نے عرض کی اب مین سجدہ کرچکا اجازت چاہتا ہون یہان سے جا کر سب کو آمادہ کرتا ہون مجھکو اجازت ہوجاے کہ مین جاکر سب کو ہدایت کرون آئینہ اندام نے کہا مین تمکو اجازت دیتا ہون کہ تم جاکر سب کو ہم اپنا کرو کہ سب خداوند کو سجدہ کرین خواجہ نے کہا میرے کلام مین تاثیر بھی عطا فرمائیں کہ جس سے مین کہون وہ اسکا نہ ہو آئینہ اندام نے کہا مین نے تمھارے کلام مین تاثیر بھی دی ہی جس سے کہو گے وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کریگا خواجہ سلام کرکے پلٹے اشراق نے کہا یا خداوند تورج و نحبگان و زمرد انکے دشمن ہین اب مین انکو اُنکے پاس لئے جاتا ہون اور اُنسے صفائی کرائے دیتا ہون آئینہ اندام نے کہا سب سے کہدینا کہ فرمان خداوند یہ ہی کہ جو خواجہ کی طرف سے دلمین عناد رکھیگا وہ کافر ہی اشراق خواجہ کو لیکر وہان سے روانہ ہوا جہان زمرد و نحبگان و تورج تھے وہان آیا نحبگان نے دیکھا اشراق کے ساتھ خواجہ آتے ہین گھبرا گیا زمرد سے کہا غضب ہوا دیکھئے اشراق کے ہمراہ کون آتا ہی زمرد نے جو دیکھا اُسکو بھی خوف پیدا ہوا اتنے عرصہ مین اشراق نزدیک آیا سب لوگ تعظیم کو اُٹھے اشراق نے زمرد سے کہا خواجہ کے گلے ملو اور اپنے دلمین اب انکی طرف سے عناد نہ رکھنا کیونکہ خداوند نے فرمایا ہی جو خواجہ کی طرف سے عناد رکھیگا وہ کافر سمجھا جائیگا زمرد مجبور ہوکے اُٹھا خواجہ کے گلے ملا اشراق نے نحبگان سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو نحبگان بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے تورج سے کہا تم بھی خواجہ کے گلے ملو تورج بھی خواجہ کے گلے ملا اشراق نے کہا جواب تم لوگون مین سے خواجہ کی طرف سے عناد رکھیگا وہ کافر سمجھا جائیگا خداوند نے خواجہ کو اپنا بندۂ خاص بنایا ہی اور خواجہ نے وعدہ فرمایا ہی کہ مین سب سرداران اسلام کو خداوند کے تابع کرادونگا جہانتک ممکن ہو خواجہ سے کوئی دشمنی نہ رکھے ورنہ بہت پچھتائے گا نکہ اُٹھائے گا خداوند فوراً اسکو فنا کردیگا نحبگان و تورج و زمرد نے اس گفتگو کو سنا کیے پھر اشراق خواجہ کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا خواجہ کے واسطے خادم و خدمتگار مقرر کیے تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق آئینہ پرست جادو سے باتین کرتے رہے جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا اب مجھکو اپنے کام کے واسطے زندان خانے کی طرف جانا ہی سبکو ہدایت کرنا ہی اشراق نے کہا خواجہ اگر کچھ ساحرون کی ضرورت ہو تو اپنے ہمراہ لے جاؤ خواجہ نے جواب دیا مجھے کوئی ضرورت نہین ہی خداوند نے میرے کلام مین تاثیر عطا فرمائی ہی عمل تسخیر مجھکو بخش دیا ہی اب مین جس سے باتین کرونگا وہ میرا معتقد ہوجائیگا اشراق نے کہا خداوند تم سے بہت راضی ہین اور ابھی تمھارے واسطے بہت کچھ باتین ہون گی تمھاری عزت سب سے زیادہ کی جائیگی کیونکہ تم سب سے پہلے ایمان لائے ہو خواجہ نے جواب دیا مین خوب جانتا تھا کہ سب کو آخر مین مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ہوگا بہتر یہ ہی کہ مین پہلے مشرف ہو جاؤن کہ سب سے بڑھ کے مرتبہ پاؤن یہ کہکے خواجہ زندان خانے کی طرف روانہ ہوئے اشراق آئینہ پرست جادو نے چوبدارون کو بلایا کہا جاکر داروغہ زندان خانہ سے کہو کہ خواجہ عمرو نامدار بندۂ خاص خداوند ہیں

ہیں یہ سب مسلمانوں کو ہدایت کرینگے اور مذہب آئینہ پرستی سے سب کو مشرف کرینگے خبردار انکے امور میں دخل نہ دینا جو انکا مزاج
میں آئے وہ کریں کوئی ملازم زندان خانہ انکے خلاف حکم نہ کرے اور جو کوئی عدول حکمی خواجہ کی کریگا خداوند اسکو فنا کرکے جہنم میں
بھیج دینگے جو ہر خواجہ سے پہلے پہونچے داروغہ کے پاس جاکر جو جو باتیں اشراق نے کہی تھیں سب داروغہ سے بیان کیں
داروغہ نے کہا خواجہ کا بڑا مرتبہ ہوا ہرکاروں نے جواب دیا خواجہ کا لباس دیکھنا اور مزاج کی کیفیت کو خیال کرنا یقین ہے
آپ نے ہونگے اب تو خواجہ کی سب باتیں نئی ہوگئی ہیں جو جو باتیں انکی پہلے پائی جاتی تھیں انمیں سے ایک بات بھی نہیں ہے
اب تو انکی باتیں ایسی ہیں جو بیان سے کہیں بزرگان دین کی باتیں ہیں بلکہ بعض بعض باتیں انسے بھی سوا ہیں قوت بیانی اور
شیرین زبانی اسدرجہ پائی جاتی ہے کہ جس سے وہ باتیں کہیں وہ انکا مطیع ہوگیا یہ بات خداوند نے انکو عنایت فرمائی ہے کیونکہ
خواجہ نے کہا تھا کہ میں جاکر سب کو مشرف دین کرونگا آپ میرے کلام میں تاثیر عنایت فرمائیے خداوند نے انکے
کلام کو قبول کیا علاوہ اسکے اور بہت سی باتیں عطا فرمائیں شہنشاہ اشراق نے حکم فرمایا کہ اپنے لباس کے
برابر بلکہ اس سے بھی بہتر خواجہ کو لباس دو شہنشاہ نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی تاج کے سوا اور لباس
اپنی پوشاک سے اچھا خواجہ کے واسطے تیار کرایا ہے ہرکارے یہ کہہ رہے تھے کہ پردہ اٹھا داروغہ نے دیکھا
کہ خواجہ عمرو نامدار پوشاک زریں پہنے ہوئے تازیانہ ہاتھ میں لئے ہوئے آتے ہیں داروغہ خواجہ کی
صورت دیکھکر ڈر گیا تعظیم کے واسطے اٹھا آگے بڑھا استقبال کرکے خواجہ کو لے گیا آپ لب مسند بیٹھا خواجہ
کو مسند پر بٹھایا عرض کی آپکی تشریف آوری کی خبر میرے پاس ابھی پہونچی شہنشاہ اشراق نے اپنے چوبدار
خاص روانہ کیے تھے خواجہ نے کہا اب زیادہ باتیں نہ کرو میرے ہمراہ چلو مجھے ابھی بہت سے کام انجام دینا ہیں
داروغہ نے عرض کی آپ تشریف لائے ہیں مجھپر واجب ہے کہ آپکی خاطر کروں خواجہ نے کہا میں حیران ہوں
کہ تم لوگوں میں ذرا تمیز نہیں ہمارے یہاں یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو سب لوگ اسکو نذریں
دیتے تھے دعوت کرتے تھے مگر تمھارے یہاں یہ دستور نہیں ہے داروغہ نے خیال کیا کہ خواجہ کو ضرور نذر دینا چاہئے
ایسا نہو یہ خیال کریں کہ آئینہ پرست بدتمیز ہیں یہ سوچ کر اٹھا اپنے گھر میں گیا بہت سا زر و جواہر لاکر خواجہ کے
پیش کش کیا خواجہ نے سب اٹھا کر نذر زنبیل کیا کہا داروغہ صاحب آپ نے اپنی ہمت سے بہت کم قدر دی داروغہ نے
پہنشا پھر بہت کچھ زر و جواہر خواجہ کو نذر دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا کہا اب بہت خوش ہوگیا ہوں جو وہاں سے
پلٹ کے پھر تمھارے یہاں آئینگے اور دعوت میں شریک ہونگے اب ہمارے ہمراہ چلو اور کنجیاں زندان خانے کی
ہلو دو داروغہ نے کنجیاں زندان خانے کی خواجہ کے حوالے کیں آپ ہمراہ ہوا خواجہ زندان خانے میں تشریف
لائے دروازہ کھولا داروغہ سے کہا اب تم میرے ہمراہ نہ آؤ یہیں ٹھہرو میں جاکر انسے نہیں معلوم کس ترکیب سے پیش
آؤنگا داروغہ وہیں ٹھہرا خواجہ اندر آئے دیکھا ایک حجرے میں شاہزادہ سکندر فرخ لقا قید ہیں مسلسل بیہوش
پڑے ہیں خواجہ نے اپنے دلمیں خیال کیا کہ میں ان لوگوں کا سحر کیونکر اتار سکونگا اس سے بہتر ہے کہ داروغہ کو بلاؤں
اور اس سے سحر اتارنے کی نسبت کہدوں جب وہ سحر اتار کے چلا جائے تو میں اپنا کام کروں یہ سوچ کے خواجہ نے
داروغہ کو آواز دی داروغہ اندر آیا خواجہ نے کہا ان سب پر سے سحر اتارو تاکہ میں انسے کلام کرسکوں داروغہ نے
سب پر سے سحر اتار دیا سب سرداران اسلام ہوشیار ہوگئے خواجہ نے کہا او داروغہ اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں
تم باہر جاؤ میں ان لوگوں سے بہ ترکیب باتیں کرونگا داروغہ نے کہا میں ابھی باہر جاتا ہوں آپ جو چاہیں کریں
یہ کہکے داروغہ زندان خانے سے باہر آیا خواجہ نے سکندر فرخ لقا سے کہا اے سکندر خاطر جمع رکھنا میں

آئینہ اندام مکار کو اپنے فریب میں پھنسایا ہے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد تم سب کو رہائی دلاتا ہوں مگر یہ بتاؤ کہ
میری اس محنت و جانفشانی کے صلے میں کیا دو گے سکندر نے کہا خواجہ جو تم طلب کرو گے مجھے انکار نہ ہوگا
خواجہ نے کہا یہ ہو سکتا ہے کہ جسوقت میں تمکو دربار میں اشراق کے بلواؤں تم یہ کہدو کہ میں آئینہ پرستی اختیار کرتا ہوں
سکندر نے جواب دیا کہ خواجہ یہ تو مجھسے نہ ہوگا اگر وہ اس قسم کا سوال مجھسے کریگا تو میں دندان شکن جواب دونگا خواجہ
خاموش ہو رہے کہا آج سے تکلیف قید تملوگوں پر نہیں ہوگی ہیں اور کوئی تدبیر کرتا ہوں یہ کہکر سب سرداروں کے
پاس گئے سب سے اقرار لیا کہ بعد رہائی تمہیں اسقدر روپیہ دینا ہوگا جب سب سرداروں سے خواجہ نے اقرار
لے لیا تو برق ثانی و چالاک ثانی کے پاس آئے ان لوگوں نے جو خواجہ کو دیکھا خوش ہو گئے خواجہ نے کہا
میاں برق خوشی سے کچھ حاصل نہیں ہے یہ نہ جانتا کہ میں زندان خانے میں تمھارے رہا کرنے کو آیا ہوں اب میں نے
آئینہ اندام کی اطاعت قبول کی ہے میں تم سب کو قتل کرونگا برق ثانی نے عرض کی استاد جو کچھ آپ فرماتے ہیں
بہت بجا ہے میں بھی اطاعت قبول کرتا ہوں آپ مجھکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے خواجہ نے کہا میں یوں تمہیں ہرگز اپنے
ہمراہ نہیں لے جاونگا مگر ایک شرط سے کہ میری اس جانفشانی کا صلہ دو برق و چالاک نے عرض کی استاد ہمارے
پاس کیا موجود ہے جو حاضر کریں جسقدر مال و اسباب تھا وہ سب لشکر کفار نے لوٹ لیا ہوگا آپ ہمیں یہاں سے
لے چلیے اگر ہمارا مال و اسباب خدا دلائے گا تو جو کچھ آپ فرمائینگے ہم نذر کرنے میں دریغ نہ کرینگے خواجہ نے پھر
داروغہ کو آواز دی داروغہ حاضر ہوا خواجہ نے کہا یہ دو شخص آئینہ پرستی کا اقرار کرتے ہیں جلد انکی قید کاٹ دو
داروغہ نے اسی وقت آہنگروں کو بلایا برق ثانی و چالاک ثانی کی قید کاٹی گئی اسی طرح خواجہ نے سب عیاروں کو
رہا کر کے اپنے ہمراہ لیا زندان خانے سے باہر آئے داروغہ سے کہا سب کی قیدیں کاٹ دو اور راستے میں سب کو کہو
کہ ان لوگوں کو مذہب آئینہ پرستی اختیار کرنا ضرور ہے مگر یہ صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان کے انکو تبدیل مذہب
کرنے میں انکار ہے میں آج خداوند کے پاس جاتا ہوں سب کے حال سے انکو آگاہ کر لوں تو پھر جہان صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان اسیر ہیں وہاں جاؤں انکو آئینہ پرست بناؤں یہ کہکر خواجہ روانہ ہوئے داروغہ نے بہت
ٹھہرایا عمرو نے ٹھہرنا مناسب نہ جانا کیونکہ خواجہ کو بدیع الملک امیر کا پتہ نہ ملا تھا سب عیاروں کو اپنے ہمراہ
لئے ہوئے اشراق کے پاس آئے اشراق خواجہ کا منتظر تھا دیکھا خواجہ چند آدمیوں کو ہمراہ لیے ہوئے آتے ہیں
اشراق اٹھ کھڑا ہوا اپنے تخت کے برابر خواجہ کو کرسی دی خواجہ سلام کر کے بیٹھے سب عیار بھی وہیں بیٹھ گئے اشراق
نے کہا خواجہ کہو کس کس کو آئینہ پرست بنایا خواجہ نے جواب دیا کہ تبدیل مذہب کرنے پر سب آمادہ ہیں مگر یہ صاحبقران
اور بدیع الملک نوجوان ہر ایک عذر کرتا ہے جسوقت میں نے جا کر انسے کہا سب نے مجھے یہی جواب دیا کہ ہم صاحبقران
اور بدیع الملک کے تابع فرمان ہیں جب تک وہ نہ تشریف لائینگے اور اپنا مذہب نہ تبدیل فرمائینگے ہم اسوقت تک
اس بات میں کچھ نہیں کہہ سکتے اگر صاحبقران نے اپنا مذہب تبدیل کر دیا تو ہم بھی دین آئینہ پرستی اختیار کرینگے اشراق نے
عیاروں کی طرف دیکھکر کہا یہ کون لوگ ہیں خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے تابعین ہیں جب میں نے اپنا مذہب
تبدیل کیا تو انکو کیا عذر تھا اگر انمیں سے ایک بھی انکار کرتا تو میں آپ کے بے اذن قتل کر ڈالتا اشراق نے کہا خواجہ
آپکو میرے اذن کی ضرورت نہیں جو آپکے مزاج میں آئے کیجیے میں آپ کی سب باتیں اچھی جانتا ہوں کسی جگہ یہ خیال کر کے
کسی کام کو ناتمام نہ چھوڑیے گا کہ میں اجازت دوں بلکہ میں کوئی کام بغیر آپکی اجازت کے نہ کرونگا خواجہ نے کہا اب مجھے
خداوند کے پاس جانا ہے بعد اسکے اس کیفیت کو بیان کرتا ہوں اشراق نے کہا جسوقت آپ کے مزاج میں آئے تشریف لیجائیگا

خواجہ تھوڑی دیر تک اشراق کے پاس ٹھہرے بعدہ سب عیارون کو اُسی جگہ چھوڑا اور آپ آئینۂ اندام جادو کے مکان
پر آئے اپنی اطلاع کرائی آئینۂ اندام نے اپنے پاس بلایا خواجہ نے جاکر سلام کیا آئینۂ اندام نے کہا اے بندہ خاص آج تمھارے آنیکا کیا
باعث ہی خواجہ نے ہاتھ باندھکر کہا یا خداوند حسب الوعدہ مین زندانخانے مین گیا تھا سرداران اسلام کو ہوشیار کرایا اُنسے
کہا کہ تملوگون کو لازم ہی کہ اطاعت خداوند آئینۂ اندام کی قبول کرو اور مذہب اسلام کو ترک کرو دیکھو مین نے جو اطاعت خداوند
کی قبول کی ہی اسا مجھ مین اور ہی بات پیدا ہی خداوند نے حکم دیا ہی کہ جو لباس یہان کا شہنشاہ زیب جسم کرے وہی مجھکو بھی پہننے کو ملے
گھڑی گھڑی بھر کے بعد مین لباس تبدیل کرتا ہون علاوہ اسکے مجھکو ہر طرح کا اختیار ہی جو چاہے کرون طلسم کشا کے کاروبار مین
دخل دون دل میرا نورانی ہوگیا ہی طبیعت بحال ہی اگر تملوگ خداوند کی اطاعت قبول کروگے یہی باتین تمھارے واسطے ہونگی خداوند تمھین اشرف
بندگان تصور کرینگے یہ سُنکر سب کو حرص پیدا ہوئی مگر اے خداوند وہ لوگ مجبور ہین کہ محبت حمزہ اُنکے دلون مین اسقدر ہی جو کسی طرح رد
نہین ہوسکتی اور سب حمزہ ثانی کے تابع ہین اُنھون نے مجھکو یہ جواب دیا کہ خواجہ جو کچھ تم کہتے ہو یہ سب سچ ہی مگر تمھین خوب معلوم ہی
ہم سب صاحبقران اور بدیع الملک کے تابع ہین اگر وہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرینگے تو ہمین بھی کچھ عذر نہوگا اور اگر وہ لوگ اس مذہب
سے انکار کرینگے تو ہم مجبور ہین تم خداوند سے جاکر ہماری طرف سے کہدو کہ ہمارے آقا کے دلمین نور ایمان جلد پیدا کرین تا ہملوگ آکر سجدہ
کرین اور شرف دین سے مشرف ہون آئینۂ اندام نے کہا اے خواجہ تمنے بہت ہی معقول تقریر کی واقعی سوا تمھارے
اسطرح اس گفتگو کو کوئی ادا نہ کرسکتا اور اُن لوگون نے بھی بہت معقول جواب دیا اگر اسوقت وہ ترک مذہب کردین اور حمزہ
کی رفاقت چھوڑدین تو ہمین اُنسے کیا امید ہوگی اور کیونکر ہم اُنھین اپنا بندہ خاص قرار دینگے خواجہ نے کہا یا خداوند مجھے حکم ہو تو
مین جاکر حمزہ ثانی کو آئینہ پرست ہونے کی ترغیب دون اور بدیع الملک کو بھی سمجھاؤن میرے کہنے سے وہ
دونون ترک مذہب کردینگے مگر شرط یہ ہی کہ آپ اُنکے دلون مین نور ایمان بھی پیدا کردیجیئے گا آئینۂ اندام جادو نے کہا
خواجہ بے نور ایمان پیدا کیے ہوئے یہ بات حاصل ہوئی کہ سب سردارون کو شوق مذہب آئینہ پرستی پیدا ہوا یہ میری قدرت
تھی جو اُنکے دلون مین نور ایمان پیدا کردیا اور تمھارے کلام مین تاثیر عطا کی اب یہی ہماری خوشی ہی کہ حمزہ ثانی اور بدیع الملک
سے بھی تمھین کہو اور وہ لوگ بھی تمھارے کہنے سے ایمان لائین تو یہ امر بھی ممکن ہی مین دونون کو کل یہان بلاؤنگا اُنکے ہمراہ اور
لوگ بھی ہین وہ سب یہان آئینگے خواجہ نے کہا یا خداوند اگر میرے کہنے سے وہ لوگ ایمان لائینگے تو میرا مرتبہ سب سے
سوا رہیگا اور وہ لوگ مجھے مانین گے آئینۂ اندام نے جواب دیا خواجہ تمکو مین سب سے بڑھکے عزت دونگا تمھارے واسطے
مین نے عقل اسدرجہ خلق کی ہی جو آج تک کسی کو نہین دی تم اس طلسم کے منتظم اعلے ہوگے اور حمزہ ثانی اور بدیع الملک
وغیرہ کو بھی اعلے درجے کا مہتمم قرار دیکر اشراق کو اپنا نائب خاص بناکے مین روپوشی اختیار کرونگا خواجہ نے جو یہ سُنا
رونے لگے آئینۂ اندام نے کہا خواجہ گریہ کیون کرتے ہو خواجہ نے جواب دیا یا خداوند مین اپنی بدقسمتی پر روتا ہون کہ آپ سا
خداوند میری آنکھون سے غائب ہوجائیگا مین شرف زیارت سے کیونکر مشرف ہوا کرونگا آئینۂ اندام نے جواب دیا
کہ خواجہ تم اسقدر کیون مضطرب ہوتے ہو مین اسکی بھی تدبیر کرونگا آٹھوین روز تمھین اپنے پاس بلایا کرونگا خواجہ ہنسنے لگے
آئینۂ اندام عمرو کی یہ حرکت دیکھکر بہت ہنسا کہا خواجہ مجھے تمھاری باتین بہت پسند ہین خواجہ نے جواب دیا آپ نے
خود ہی یہ باتین مجھکو دی ہین تھوڑی دیر تک عمرو نے آئینۂ اندام سے ایسی باتین کین جب عرصہ ہوا تو کہا خداوند اب مین
امیدوار ہون کہ آپ حمزہ ثانی اور بدیع الملک کو بلا دین آئینۂ اندام نے کہا خواجہ مین نے اُن لوگون کو عجب طرح
سے اسیر کیا ہی جب وہ مکان اشراق مین پہونچے اور اُنکے تحفہ جات چھن گئے تو دربار مین اشراق نے ایسی باتین کہین
کہ ان لوگون کو غصہ آگیا قید توڑڈالی اشراق وغیرہ کو یہ کیفیت دیکھکر خوف معلوم ہوا سب اُٹھ کر بھاگے تحفہ جات اشراق کے

تخت پر رکھے رہے اُن لوگون کی نگاہ پڑی اپنے اپنے تحفہ جات اپنے اپنے قبضے مین کیے وہان سے لڑتے ہوے
چاہتے تھے کہ باہر نکلین مین نے اُسی وقت مکان کو حکم کیا کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر بردے ہوا روانہ ہو وہ مکان اپنی
جگہ سے اکھڑ کر ہوا پر چلا جب حمزہ سواد شب مین پہونچا مین نے حکم کیا کہ اسی مقام پر ٹھہر جا وہ مکان وہین ٹھہر گیا ای خواجہ
جزیرۂ سواد شب ایسا مقام ہی جہان ہمیشہ تاریکی رہتی ہی کبھی آفتاب اُسطرف نہین جاتا جو لوگ ہماری خطاے
عظیم کرتے ہین اُنکے واسطے ہمنے وہی جاے قید تجویز کی ہی بس اسی سبب سے حمزۂ ثانی اور بدیع الملک
کو بھی ہمنے وہین بھیج دیا ہی اب اگر ہم اُنھین یہان بلاتے ہین تو وہ لوگ ضرور آمادہ جنگ ہونگے اور
ہمین اُنکی خاطر بھی منظور ہی اس سبب سے کسکی قسم کی تقدیر نہ کر سکین گے وہ لڑ بھڑ کر نکل جائینگے پھر
اور مشکل ہوگی ہمنے یہ تجویز کیا تھا کہ اُنکو ایک سال تک وہان اسیر رکھتے بعد ایک سال کے اُنسے
پوچھتے کہ اب تمھین کیا منظور ہی ای خواجہ جب وہ لوگ اسقدر تکلیف اُٹھاتے تو ضرور تھا کہ میری طرف اُنکو رغبت
ہوتی اور آکر مجھے سجدہ کرتے مگر تم اُنکے مزاج دان ہو بہتر ہی کہ وہان جاکر اُنسے کہو یقین ہی جس ترکیب
سے تم اُنسے کہوگے دوسرا نہین کہہ سکیگا اور مین تمھارے کلام مین تاثیر بھی اس قسم کی دونگا کہ وہ تمسے فوراً
راضی ہوجائینگے خواجہ نے کہا بہتر ہی جو آپ مجھکو وہان روانہ کردین مین اس ترکیب سے جاکر بیان کرونگا کہ سب
لوگ فوراً میری تقریر کو سنتے ہی راضی ہوجائینگے مگر میرے ہمراہ دو تین ساحر بھی ضرور روانہ کیجیے گا کہ وہ وہان
نگہبانی کرین راہ مین کوئی خرابی پیدا نہو آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمھارے ساتھ تو بہت ساحر جائینگے مگر یہ خیال
تمھارا بالکل بیجا ہی کہ کسی مقام پر تمھارے واسطے کوئی خرابی ہو کیونکہ قدرت کو تمھاری محبت ہی ہر مقام پر
زمین و آسمان کوہ و دریا تمھاری حفاظت کرینگے خواجہ نے کہا ساحرون کو اسواسطے مین ہمراہ لیتا ہون کہ راہ نہ
فراموش کرون آئینہ اندام نے اسیوقت اپنے ہرکارون کو بلایا کہا خواجہ کو اپنے ہمراہ لے جاؤ جو جو ساحر اس
طلسم مین نامی ہین اُنکو خواجہ کے ہمراہ کرکے جزیرۂ سواد شب کی طرف روانہ کرو ہرکارون نے خواجہ سے عرض کی
تشریف لے چلیے خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا کہ بعض لوگ میرے تابعین سے اسیر تھے اُنھون نے آئینہ پرستی اختیار کی
مین اُنکو زندان سے رہا کر لایا ہون اگر حکم ہو تو اُن سب کو بھی ہمراہ لیجاؤن کیونکہ جب بہت سے آدمی یک زبان
ہوجائینگے تو حمزہ کو بھی خیال پیدا ہوگا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم اپنے تابعین کو رہا کرکے لائے اور مجھے نہ دکھایا خواجہ
نے کہا یا خداوند مین اس سبب سے نہین لایا کہ شاید آپ کے خلاف ہو اب آپ نے فرمایا ہی تو مین اُن لوگون کو
حاضر کرونگا آئینہ اندام نے کہا اب سب کو ساتھ لیکر ایک ہی مرتبہ آنا خواجہ نے کہا جو آپ فرمائین مجھے کچھ عذر نہین ہی
یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوئے ہرکارے ہمراہ لیکر پہلے سُرخ پوش جادو کے مکان پر آئے سرخ پوش کو بلایا سرخ پوش
نے جو آئینہ اندام کے ہرکارون کو دیکھا جلدی سے باہر آیا ہرکارون کو جھک کے سلام کیا کہا کیا ارشاد ہوتا ہی ہرکارون نے
کہا خداوند کا حکم ہی کہ تم خواجہ کے ہمراہ جاؤ اور اپنے ہمراہ دو تین ساحر نامی و گرامی اور لو سرخ پوش نے
کہکر مین ابھی جاتا ہون آپ لوگ ساحران نامی کے مکان پر جاکر سب کو حکم خداوندی سے مطلع کیجیے سب میرے
مکان پر آئین مین خواجہ کی خاطر کرتا ہون ہرکارون نے کہا ای سرخ پوش جادو بڑے افسوس کی بات ہی کہ آج
تک تجھے عقل نہ آئی ارے وہ ساحران جلیل تیرے مکان پر آئینگے تجھے صرف اسواسطے خواجہ کے ہمراہ کرتے ہین کہ تو جزیرۂ
سواد شب کی راہ سے اچھی طرح واقف ہی گو اور ساحر بھی جانتے ہین مگر تو ایک مدت سے وہان نگہبانی کرتا رہا ہی اور وہان کی کیفیت
سے بخوبی ماہر ہی تیرا جانا اسوجہ سے اچھا ہی سرخ پوش جادو نے کہا اگر آپ لوگون کی چارا اسے نہین ہی تو مین خود چلتا ہون

یہ کہکر اپنے مکان مین گیا اسباب سحر درست کیا اُسی وقت باہر آکے ہرکارون کے ہمراہ ہوا ہرکارے وہان سے شعلہ مزاج جادو
کے مکان پر گئے وہان نگہبان دروازے پر بیٹھے تھے ہرکارون کو روکا کہا ہم جانتے ہین کہ آپ فرستادۂ خداوند ہین مگر ہین
اپنے آقا کا حکم نہین ہی کہ کسی کو بے اذن اندر جانے دین ہرکارون نے کہا ہم خود بے اجازت اندر جانا گوارہ نہین کرتے
ہین تم جاکر اطلاع کرو کہ خداوند نے اپنے بندۂ خاص کو تمہارے مکان پر بھیجا ہی شرف دین حاصل کرنا ہی تو برائے استقبال
باہر آؤ اور خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤ کہ اُنکی عزت خداوند بھی کرتے ہین اور شہنشاہ اشراق انکو بھائی صاحب کہکر یاد کرتے
ہین خداوند کا قول ہی کہ یہ ہمارے بندۂ خاص ہین دربانون نے اُسی وقت شعلہ مزاج کو اطلاع کی شعلہ مزاج
اس کلام کے سنتے ہی باہر نکل آیا اُسنے خواجہ کو جو دیکھا جھک کے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا شعلہ مزاج نے کہا خواجہ
تشریف لیچلیے آپ کے آنے سے میری عزت بڑھی اگر ایک لمحہ بھر کے واسطے میرے غریب خانہ مین تشریف فرما ہوجیگا تو
خداوند مجھسے بہت خوش ہونگے خواجہ نے کہا ای شعلہ مزاج مین بہت تعجیل مین ہون میرا ٹھہرنا مناسب نہین ہی اور
مین یہ بھی چاہتا ہون کہ میرے سبب سے تمہارا نقصان نہو کیونکہ مین جہان جاتا ہون نذر دی جاتی ہی پس تم اپنا کیون نقصان
کرنا چاہتے ہو مین تمہارے یہان نہین آؤنگا شعلہ مزاج نے عرض کی معلوم ہوتا ہی کہ آپ نہین چاہتے کہ میری عزت زیادہ ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ اگر تمہاری یہی خوشی ہی تو مین موجود ہون یہ کہکر شعلہ مزاج کے ہمراہ اُسکے مکان مین گئے سب عیار
بھی خواجہ کے سبب سے اندر آئے خواجہ نے سب کو اپنے پاس بٹھایا ہرکارون نے شعلہ مزاج سے کہا کہ ہم لوگ رخصت چاہتے ہین
آپ خواجہ کو اپنے ہمراہ اور ساحران جلیل کے یہان لیجائیگا یا اُن لوگون کو اپنے یہان بلاکر جزیرۂ سواد شب کی طرف جائیگا
شعلہ مزاج نے کہا آپ لوگون کی اب ضرورت نہین ہی خدمت خداوند مین جاکر عرض کر دیجیگا کہ جو کچھ فرمان خداوندی ہی وہ بسر و چشم
بجا لاؤنگا خواجہ کو اپنے ہمراہ لیجاؤنگا ہرکارے روانہ ہوے شعلہ مزاج نے خواجہ سے عرض کی آپ ایک روز یہان تشریف
رکھیے مین اور ساحرون کو یہین بلالونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مین ہرگز اس بات کو قبول نہ کرونگا کیونکہ ہر ایک مجھسے شکایت کریگا
اور یہی کہیگا کہ کیا شعلہ مزاج کا مرتبہ ہمسے کم تھا جو آپ ہمارے یہان نہ آئے اُسوقت مین کیا جواب دونگا اور یہ بات خداوند کو
بھی ناگوار ہی مین ہرگز یہ نہین چاہتا ہون سب کے مکانون پر جاؤنگا ایک دن سب کے یہان مہمان رہونگا شعلہ مزاج خاموش
ہورہا دعوت کا سامان ہونے لگا شعلہ مزاج خواجہ کے آنے سے بہت خوش ہوا ایک روز خواجہ اُسکے مہمان رہے دوسرے
روز شعلہ مزاج سے کہا اب یہان ٹھہرنا مصلحت وقت نہین ہی کیونکہ مجھسے خداوند نے فرمایا تھا کہ جہانتک ممکن ہو اس کام کو جلد انجام
دینا شعلہ مزاج مجبور رہو ا پھر خواجہ کو بہت کچھ زر و جواہر دیا اپنے ہمراہ لیکر چلا سیہ تاب جادو کے مکان پر آیا سیہ تاب نے بھی خواجہ
کو بڑی تعظیم و تکریم سے اپنے یہان ایک روز مہمان رکھا بہت سامان و اسباب دیا دوسرے روز گوسال جادو کے مکان پر سب لوگ آئے
گوسال نے بھی خواجہ کو ایک روز مہمان رکھا اسنے بھی خواجہ کو بہت کچھ دیا دوسرے روز اور ساحرون نے خواجہ سے عرض
کی اب آپ کی کیا راے ہی اگر فرمایئے تو اور لوگون کو ہمراہ لین ورنہ یہین لوگ کافی ہین اسوقت اس طلسم مین ہم لوگ ساحران جلیل
کے لقب سے مشہور ہین خواجہ نے کہا اگر اور لوگ ممکن ہون تو انکو بھی ہمراہ لے لینا اچھا ہی شعلہ مزاج نے دس ساحر اور ہمراہ لیے
خواجہ ایک ایک روز ان سب کے یہان مہمان رہے اور ان سب نے بھی خواجہ کو بہت کچھ زر و جواہر نذر دیا جب سب کی مہمان
داری سے فراغت پائی تو خواجہ بہت سے ساحرون کو مع جملہ عیارون کے لیکر روانہ ہوئے گو ذکر انکا وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق آئینہ پرست کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اسنے خواجہ کی روانگی کی خبر پائی تو نہر دنائی اور رنجکان و توریج کے پاس آیا توریج نے کہا ای شہنشاہ آپ نے
غضب کیا ہی آستین مین سانپ پالا ہی اشراق نے کہا ای توریج مین تمہاری بات کا مطلب نہین سمجھا خلاصہ کہو توریج نے کہا

عمرو نے جو اپنا مذہب ترک کیا ہی اور آپ نے اسکے کہنے کو یقین بھی کرلیا ہی یہ بالکل آپکی عقل کے خلاف ہی اول تو اس بات کو
ملاحظہ فرمائیے کہ آج تک کوئی مسلمان اپنا مذہب ترک کرکے دوسرے مذہب مین شامل ہوا ہی اور پھر مسلمان بھی کون جس نے بے
انتہا ساحرون کو قتل کیا اور جو حمزہ کا رفیق خاص اور نذر گردہ بزرگان مشہور ہو بھلا وہ آئینہ پرستی اختیار کرتا اُسنے فریب
کیا ہی اور ایسی عیاری کریگا کہ آپ تاحیات یاد رکھینگا اشراق نے جواب دیا ای توریج خواجہ کی نسبت مجھسے نہ کہو کیونکہ
خداوند نے مجھسے فرمادیا ہی کہ جو خواجہ کی بدی کریگا اور بدی سُنیگا اُسکو مین جہنم مین بھیج دونگا اور خواجہ نے خود بھی مجھسے کہا
تھا کہ توریج وغیرہ کو مجھسے کمال دشمنی ہی یہ لوگ میری برائیان کرینگے مین نے کہا تھا کہ خواجہ تم خاطر جمع رکھو جب خداوند مجھسے
خوش ہین تو کسی کی مجال نہین جو تمسے دشمنی رکھے کیونکہ جو تمہارا دشمن ہوگا خداوند اُسکو سزا دینگے جسوقت خواجہ میرے ہمراہ خداوند کے
پاس گئے اور سجدہ کیا تو خداوند نے مجھسے فرمادیا تھا کہ جو کوئی خلاف مرضی خواجہ کسی طرح کا کام کریگا میرے غضب مین مبتلا ہوگا
اور جو کوئی خواجہ سے دشمنی رکھیگا خداوند اُسکو تباہ و برباد کردینگے ای زہرۂ ثانی تم ہرگز خواجہ سے دشمنی نہ رکھنا ورنہ خداوند
تمہین تباہ و برباد کردینگے اور توریج بہتر ہی کہ جلدی توبہ کرو ایسا نہو خداوند کا غضب نازل ہو توریج نے کہا ای شہنشاہ
آپکو ابھی عمرو کے مکر نہین معلوم ہین وہ ایسے ایسے مکر بہت کیا کرتا ہی اشراق نے جواب دیا کہ اگر مین خواجہ کے مکر مین مبتلا ہوتا تو
خداوند خواجہ کے دل کی کیفیت تحقیق نہ کرلیتے کیا خداوند سے کوئی بات پوشیدہ ہی توریج نے پھر جواب دیا کہ خداوند بھی اُسکے
مکر سے واقف نہین ہین اشراق یہ سُنکر جھلا گیا کہا تو کافر ہی جو خداوند کو مثل اپنے تصور کرتا ہی ارے نادان اُنپر سب کے دل کا
حال مانند آئینہ کے روشن ہی اگر خواجہ کے دلمین کچھ بھی خیال اسلام ہوتا تو ضرور تھا کہ وہ برق غضب گراکے خواجہ کو خاک سیاہ
کردیتے توریج نے کہا مگر خواجہ کا اس بات سے ظاہر ہی کہ اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو جو عیاری مین چالاق و چست تھے زندانخانے
سے رہا کرلیا اور سب سردارون کی قید کٹوادی داروغہ سے کہدیا کہ اِنکو راحت سے رکھو ایسا نہو کہ تکلیف اُٹھا کے کوئی ضایع
ہوجائے اشراق نے کہا کیا تمکو نہین معلوم کہ خواجہ نے ان لوگون کو اسیر رکھا ہی اور عیارون کو کیون رہا کرلائے ہین
توریج نے جواب دیا کہ مجھے اِسکی کیفیت مطلق نہین معلوم ہی کچھ بیان فرمائیے اشراق نے کہا جو لوگ اسیر ہین وہ حمزہ کے
تابعین ہین اور بدیع الملک کی اطاعت کرتے ہین جب تک وہ لوگ ایمان نہ لائینگے سردارون کو بھی قبول نہوگا مگر توجہ سبکی مذہب
آئینہ پرستی کی طرف ہی صرف اس بات کے منتظر ہین کہ حمزہ و بدیع الملک و ایرج مذہب آئینہ پرستی قبول کرین تو ہم بھی اُنکے شریک
ہون اسی واسطے خواجہ کو خداوند نے جزیرۂ سواد شب کی طرف روانہ کیا ہی کئی ساحر نامی بھی اُنکے ہمراہ ہین جہان حمزہ
ثانی اور بدیع الملک و ایرج اسیر ہین سب ساحر خواجہ کو وہان لیجائینگے ساحر باہر ٹھہرینگے خواجہ صاحبقران کے
پاس جاکر انکو ترغیب دیکر آئینہ پرست بنائینگے سب کو خداوند کی خدمت مین لائینگے جب وہ لوگ خداوند کو سجدہ کرچکینگے
تو اُنکے تابعین بھی خداوند کو سجدہ کرینگے اور عیارون کو جو خواجہ رہا کرلائے ہین اسکا یہ باعث ہی کہ وہ سب لوگ خواجہ کے
تابعین تھے جب خواجہ نے بصدق دل خداوند کو سجدہ کیا تو اُنکو کیا عذر تھا اگر وہ لوگ انکار کرتے تو خواجہ بے میری
اطلاع کے سب کو قتل کرتے گو اُنکو کسی کام مین میری اجازت کی ضرورت نہین ہی کہ خداوند نے انکو اجازت دیدی
ہی اور واقعی جو بات خواجہ کرینگے ہملوگون سے نہوگی کیونکہ خداوند نے اُنکو عقل اسدرجہ عنایت فرمائی ہی کہ خواجہ
اپنی عقل کے ذریعہ سے ہر شخص کے دل کا حال بیان کرسکتے ہین توریج جب اس کیفیت سن چکا چاہا کچھ کہون مگر زمرد
و بختگان نے اشارہ کیا کہ خاموش رہو ایسا نہو کہ اشراق کو غصہ آجائے اور ہملوگون کو گرفتار کرلے توریج اشارہ پاکر اپنے
ارادے سے باز رہا اور اشراق کو جواب دیا کہ مجھے یہ کیفیت کماحقہ نہ معلوم تھی اسوجہ سے مین نے اسقدر گستاخانہ گفتگو
کی اب مین خواجہ سے معافی مانگ لونگا اشراق نے کہا تمہین لازم ہی کہ جب خواجہ یہان تشریف لائین تم انکی خدمت مین جاؤ اور

ہاتھون کو رومال سے باندھکر اپنی تقصیر معاف کراتا تورج خاموش ہو رہا اشراق وہان سے اُٹھکر اپنے مکان کی طرف
روانہ ہوا زمرد ثانی نے تورج سے کہا اے تورج تم وقت نہین دیکھتے ہو اور بات کرتے ہو
یہ امر تو ظاہر ہی کہ خواجہ نے سب کو بیوقوف بنایا ہی اور اب خواجہ صاحبقران کو رہا کر کے لائینگے
اور یہان آکے سب سردارون کو قید سے چھڑائینگے پھر مرحلون کی طرف روانہ ہونگے اور لڑائی پڑیگی تم ناحق
اس قدر کہہ رہے تھے اب اشراق کو یقین نہوگا اور آئینہ اندام بھی کسی کے کلام کو معتبر نہ سمجھے گا تمھین کیا
ضرورت ہی جو اشراق کو اپنا دشمن بناؤ خاموش رہو جو ہونے والا ہی وہ ہوگا تورج نے جواب دیا کہ اگر
ابکی بار امیر نے رہائی پائی تو مین لشکر اپنے ہمراہ لیجا کر اُس سے مقابلہ کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا
آج تک مجھکو لشکر ایسا نہ ملا جو مثل سرداران امیر کے جرار ہوتا مگر اس طلسم مین مین نے بعض بعض
جوان ایسے دیکھے ہین جو مانند سرداران امیر جری و جرار ہین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤنگا اور صاحبقران
سے مقابلہ کر کے سب کو قتل کرونگا جب اُن لوگونکو زیر کر کے فرصت ملے گی تو پھر کچھ اس طلسم
کی نسبت اشراق سے گفتگو کرونگا اگر راضی ہونگے اور میری مرضی کے موافق کام کرینگے تو اُنکے مفید
مطلب ہوگا ورنہ دیکھا جائیگا زمرد نے جو تورج کا ارادہ سنا کہا اے تورج اگر یہ خیال تمھارے دلمین
ہی تو اسکو ظاہر نہ کرو خاموش رہو وقت پر دیکھا جائیگا ابھی اسکا ظاہر کرنا اچھا نہین ہی کیونکہ جس سامان کی ضرورت
ہوگی وہ ابھی موجود نہین ہی اگر یہ خبر اشراق کو پہونچ جائیگی تو قیامت آئے گی اُس کے سحر سے بچنے
کی طاقت ہملوگون مین نہین ہی ایک سحر مین سب کو مار ڈالے گا دل کا مطلب دل مین رہجائے گا
کچھ ہاتھ نہ آئے گا تورج نے کہا مین اسوقت آپ سے کہتا ہون اور کسی کے سامنے اس راز کو بیان
نہ کرونگا زمرد نے کہا تمکو معلوم ہی کہ یہان کے سر دیوار و در مین سحر پیوست ہی اور آئینہ اندام کو روز کی
کیفیت معلوم ہوتی ہی ایک ایک ساحر غائبانہ ہر ایک شخص کے ہمراہ رہتا ہی جو کچھ اُسکی زبان سے نکلتا
ہی وہ آئینہ اندام کو اُسکی خبر دیتا ہی اسی وجہ سے وہ سب کے حال سے زیادہ تر ماہر رہتا ہی تورج
خاموش ہو رہا بختگان نے کہا میرے نزدیک اب یہ بہتر ہی کہ یہان سے کسی طرح نکل چلنا چاہیے ٹھہرنا
صلاح وقت نہین کیونکہ جسوقت صاحبقران رہائی پائینگے زمین ہلا دینگے پھر اسیر ہونا ممکن نہین اگر ایک
شخص اسیر ہوگا تو دوسرا باقی رہیگا اِن لوگون مین سے جو صاحب تحفہ جات باقی رہجائیگا وہ دوسرے کو
رہا کرے گا تورج نے جواب دیا کہ اب سحر کی لڑائی موقوف رہیگی مین لشکر کو ہمراہ لیکر لڑونگا بختگان نے
کہا اگر ہزار پہلوان ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکر لڑینگے تو بھی لشکر اسلام پر فتح نہ پائینگے یہ بات تورج کی بہت ناگوار
ہوئی جھلا کے جواب دیا کہ اے بختگان انصاف کے خلاف باتین کرتے ہو کیا مین نے آج تک کسی سردار اسلام
کو قتل نہین کیا اور تمھین اُسکی کیفیت نہین معلوم ہوئی کہان کہان مین نے جا کر سرداران اسلام کو زیر کیا اور
کن کن کو قتل کیا بختگان نے جواب دیا کہ تمنے واقعی بڑی ہمت و جرأت سے مقابلے کیے اور نامی سردار تمھارے
ہاتھ سے قتل ہوئے مگر اب لشکر اسلام کی کیفیت دوسری ہی بدیع الملک کی شوکت دیکھو کیسے کیسے پہلوان
زیر کر کے لائے ہین جس وقت وہ لوگ میدان مین آئینگے تو کیا قیامت برپا کرینگے اُنسے کون مقابلہ کر سکیگا تم ایک
کو جواب دے سکتے ہو جب ہزار ایک سے ایک بڑھ کے جمع ہونگے تو کیا کر سکو گے تورج نے کہا تمنے کردستان
کے پہلوانون کو جو دیکھ لیا تمھارے دلپر خوف چھا گیا یہ وہی لوگ ہین جنکو بدیع الملک نے زیر کیا ہی جب

بدیع الملک انکو زیر کر چکے تو مین کیونکر نہ زیر کر سکونگا بختگان نے کہا اس بحث سے اسوقت کچھ حاصل نہین ہی جب وقت آئیگا اور ہم یہان موجود ہونگے تو دیکھ لینگے تورج نے جواب دیا کہ مین تمھین بھی کہین نہ جانے دونگا کیونکہ اس جگہ سے بہتر برائے حفاظت کوئی ٹھکانا نہین ہی زمرد نے کہا یہ تو بہت صحیح ہی مگر اب اس جگہ کا بھروسا کرنا خلاف عقل ہی کیونکہ اب سرداران اسلام اسیر ہوکر رہا ہوتے ہین اور وہ لوگ ایکی رہائی پاکے پھر اسیر نہونگے تورج نے کہا جب تک وہ لوگ اسیر ہین اسوقت تک آپ یہان مقیم رہتے ہین جسوقت رہا ہوجائینگے پھر جو آپ کے مزاج مین آئے کیجیے گا تورج سے زمرد یہ بات سُنکر خاموش ہو رہا اس گفتگو مین شام ہوگئی تھی بختگان نے کہا اب خداوند کے پاس چلنے کا وقت آگیا ہی عرصہ کرنا مناسب نہین یہ کہکر بختگان اُٹھا زمرد اور تورج بھی اُٹھے سب آئینہ اندام جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر ان لوگونکا وقت پہ تحریر کیا جائے گا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کی جاتی ہی

کہ خواجہ جو ساحران طلسم کو اپنے ہمراہ لیکر جزیرہ سواد شب کی طرف روانہ ہوئے ایک روز مین ساحرون نے سرحد جزیرہ تک خواجہ کو پہونچایا خواجہ نے ساحرونسے کہا کیا یہی جزیرہ ہی سب نے عرض کی یہ جزیرہ کی سرحد ہی اگر مناسب جانئے آج کی شب یہان قیام فرمائیے کل جزیرہ مین تشریف لیجائیگا خواجہ نے کہا اب مجھکو ایک لمحہ یہان ٹھہرنا ناگوار ہی مجھکو راہ بتاؤ مین اسی وقت اپنے تابعین کو ہمراہ لیکر اندر جاؤنگا سرخ پوش جادو نے عرض کی آپ میرے ساتھ تشریف لیچلین مین آپ کو جزیرہ تک پہونچا کر واپس آؤنگا خواجہ سرخ پوش جادو کے ہمراہ ہوے سب عیارونکو بھی اپنے ہمراہ لیا سرخ پوش جادو ایک دہنہ نقب کے قریب آیا عرض کی جزیرہ کی یہی راہ ہی یہ کہکر جھولی سے ایک مشعل سحر نکالی کچھ اسم سحر پڑھکر اُسپر دم کیا مشعل جل اُٹھی سرخ پوش نے عرض کی اس مشعل کو اپنے ہمراہ لیجائیے جزیرے مین تاریکی بہت ہی خواجہ نے سرخ پوش جادو سے مشعل لی سب عیارونکو اپنے ہمراہ لیا اُس دہنہ نقب مین داخل ہوے دو چار قدم کے بعد خواجہ نے دیکھا کہ سوائے تاریکی کے اور کچھ نظر نہین آتا برق ثانی نے عرض کی استاد اب تو مشعل بھی کچھ کام نہین دیتی ہی خواجہ نے کہا اسی قدر غنیمت ہی کہ راہ چل سکتے ہین یہ باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ ایک دیوار کی ٹکر لگی خواجہ ٹھہر گئے خیال کرکے دیکھا معلوم ہوا کہ دیوار ہی خواجہ نے برق سے کہا دیوار معلوم ہوتی ہی اسی دیوار کے سہارے سے چلنا چاہیے سب نے اس دیوار پر ہاتھ رکھے تھوڑی دور اسی طرح گئے پھر دروازہ معلوم ہوا خواجہ دروازے کے اندر آئے چاہتے تھے کہ صاحبقران کو آواز دین مگر امیر نے جو روشنی دیکھی بدیع الملک سے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی ساحر آتا ہی بدیع الملک نے عرض کی آج خلاف وقت ساحر یہان آکر کیا کریگا معمول ہی کہ دو وقت آب و طعام لیکر ساحر آتے ہین صاحبقران نے فرمایا کوئی سبب ہوگا بدیع الملک اور صاحبقران مین یہ گفتگو ہو رہی تھین کہ ایرج نے آواز دی کون آتا ہی خواجہ نے ایرج کی آواز پہچان کر جواب دیا کہ مین ملازم شہنشاہ اشراق ہون مجھے حکم ہوا ہی کہ تملوگون کو قید بھی پہنچا دون اور تمھارے تحفہ جات چھین لون یہ سُنکر صاحبقران اور بدیع الملک اور ایرج کو غصہ آیا سب نے تلوارون کے قبضون پر ہاتھ ڈالے ایرج نے ڈانٹ کر کہا تیری کیا مجال ہی جو ہملوگون کو قید پہنچا سکے اور تحفہ جات ہمارے لے سکے خواجہ نے پھر آواز بدل کر کہا کیا تملوگون کو اپنے تحفہ جات پر ناز ہی کہ اُسکے سبب سے میرا سحر تمپر تاثیر نہ کریگا تو میرا سحر ایسا نہین ہی جو اپنا اثر نہ دکھائے علاوہ اسکے مین تملوگون سے طاقت مین بھی کم نہین ہون اگر تمھین اپنی جان

عزیز ہی تو کچھ مجھکو دینے کا اقرار کرو مین تمھین یہان سے نکال لیچلون امیر نے جب یہ گفتگو سنی ہنس پڑے بدیع الملک
نے عرض کی آپ کی ہنسی کا کیا سبب ہی امیر نے فرمایا ای بدیع الملک شکر کرو کہ زمانہ رہائی قریب آگیا اور خدا نے
اس بلا سے نجات عطا فرمائی یہ ساحر نہین ہی خواجہ ہین بدیع الملک یہ کلام فرحت انجام صاحبقران سے سنکر
خوش ہوے ایرج کو بھی مسرت حاصل ہوئی خواجہ نے کہا ای حمزہ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دیا کیا تجھے تحفہ جات
چھنوا دینا منظور ہی امیر نے فرمایا مین خوب پہچانتا ہون اب زیادہ باتین نباؤ واقعی تمنے کیا کارنمایان کیا مگر خواجہ
اسوقت میرے پاس کچھ موجود نہین ہی لشکر مین چلکر اسکا عوض تمھارے ساتھ کیا جائیگا خواجہ نے کہا اور بدیع الملک
نوجوان کیا کہتے ہین بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا انکار ہی ایرج نے بھی اقرار کیا خواجہ قریب آئے صاحبقران کو
سلام کیا امیر نے خوش ہوکے خواجہ کو گلے سے لگا لیا بدیع الملک نے بھی خواجہ کی بہت تعریف کی خواجہ نے عرض
کی اب میرے ہمراہ تشریف لیچلیے امیر ثانی مع بدیع الملک و ایرج کے وہان سے اُٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوئے خواجہ
صاحبقران و بدیع الملک و ایرج کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آئے یہان سب ساحر دہنہ نقب پر بیٹھے ہوئے خواجہ کا انتظار کررہے
تھے جیسے ہی سب نے خواجہ کو آتے ہوے دیکھا خوش ہوکر سب نے سلام کیا خواجہ باہر آئے صاحبقران اور بدیع الملک
اور ایرج نے جو ساحرون کو دیکھا خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ کون لوگ ہین خواجہ نے کہا یہ اس طلسم کے ساحران
جلیل ہین یہ کہکر ساحرونسے کہا تملوگ جاؤ اور سب کے ٹھہرنیکے واسطے بارگاہ استادہ کرو ساحرون نے عرض کی
غلامون نے پہلے ہی سے سب انتظام درست کر رکھا ہی آپ تشریف لیچلیے خواجہ مع صاحبقران وغیرہ ایک
بارگاہ مین آئے ساحرون سے کہا تم لوگ اور بارگاہ مین جاؤ مجھے کچھ ضروری باتین صاحبقران سے کرنا ہین ساحر
دوسری بارگاہ مین گئے خواجہ نے امیر سے عرض کی مین سب سردارون کو اذیت قید سے رہائی دے آیا ہون آئینہ
اندام جادو مجھے بہت معتمد جانتا ہی اُسی نے آپ کے پاس بھیجا ہی اگر خدا نے چاہا تو مین آپ کو لشکر سے ملائے دیتا ہون
مگر میری جانفشانی کا خیال رکھیے گا امیر نے فرمایا خواجہ تم خاطر جمع رکھو ہمکو خود خیال ہی اور تمھارے اس کارنمایان کرنے
سے ہم بہت خوش ہین سوا تمھارے دوسرے کی مجال نہین جو یہ کام کرسکے خواجہ نے عرض کی مین اس تعریف
کو پسند نہین رکھتا امیر نے فرمایا خواجہ یہان میرے پاس کچھ موجود نہین ہی جب لشکر مین جاؤنگا اور اپنا مال
و اسباب پاؤنگا تو تمھین خوش کرونگا خواجہ نے پھر عرض کی کہ آپ تحفہ جات مجھکو مرحمت فرمائیے مین سب
تحفے لیکر آئینہ اندام کے پاس جاؤن اور وہان سے سب سرداران کو لاؤن امیر نے حزہیکل گلے
سے اتارکے خواجہ کے حوالے کی عمرو نے بدیع الملک سے کہا آپ بھی اپنے تحفہ جات عنایت
کیجیے بدیع الملک نے بھی اپنے سب تحفہ جات خواجہ کو دیئے ایرج نے بھی طیلسان اور ریسی
سپرد کی خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ساحرون کو بلا کہا تم لوگ حمزہ کی حفاظت کرو مین خداوند کے پاس
جاتا ہون ساحرون نے عرض کی حمزہ اور دو جوان اُسکے ہمراہ ہین وہ صاحب تحفہ جات ہین اگر کسی وقت انکا
مزاج برہم ہوجائیگا تو ہم کیونکر روک سکینگے خواجہ نے جواب دیا کہ مین سب کے تحفہ جات لے آیا ہون
اب مجھے کچھ خوف نہین ہی یہ کہکے سب تحفہ جات ساحرون کو دکھا دیئے ساحر خوش ہوے خواجہ پھر بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوئے امیر سے عرض کی یا صاحبقران جملہ کام آپ ساحرون سے لیجیے گا مین
ایک روز کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون انشاء اللہ تعالے کل حاضر خدمت ہونگا امیر نے
فرمایا خواجہ اگر ممکن ہو تو تم سردارون کی کوشش مین جاؤ ورنہ مین اُنکی رہائی کی تدبیر کرلون خواجہ نے کہا

آپ میرے معاملے مین دخل نہ دین آئینہ اندام یہ بھی کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص اسوقت اُنکی رہائی کی کوشش کرے
تو مین فوراً انکو قتل کرڈالون بعد مین جو ہوا امیر نے فرمایا خواجہ تمھین اختیار ہی عمرو پھر بارگاہ امیر سے باہر آکے ساحرون
کو پھر بُلاکر کہا کہ حمزہ کے خلاف مرضی کوئی بات نہ کرنا ورنہ خداوند کو ناگوار ہوگا کیونکہ یہ لوگ خداوند کو بہت
پیارے ہین اِنکے دلون مین نور ایمان آتا جاتا ہی مگر تم کوئی بات خلاف مرضی کروگے تو یہ مجبور ہوکر پھر اسلام اختیار
کرلینگے اور اس بات پر خداوند تمسے بہت آزردہ ہونگے اور مین بھی خداوند سے کہکے تم سب کو جہنم مین پھکوا دونگا
ساحرون نے عرض کی ہماری کیا مجال جو کوئی بات آپ کے خلاف کرین خواجہ نے سرخ پوش جادو
سے کہا تم مجھکو خداوند کے پاس لے چلو سرخ پوش جادو نے اُسی وقت تخت سحر تیار کیا خواجہ تخت پر بیٹھے
سرخ پوش نے سحر کیا تخت چل نکلا تھوڑی دیر مین سرخ پوش نے تخت زمین پر اُتارا خواجہ نے دیکھا
سامنے آئینہ اندام جادو کا مکان معلوم ہوتا ہی خواجہ تخت سے اُترے دروازے پر آئے دربانون سے کہا
خداوند سے ہماری اطلاع کرو کہ ہم آئے ہین مسلمانون کے تحفہ جات لائے ہین خداوند سے کچھ امور ضروری طے
کرنا ہین دربان خواجہ کو دیکھکر کھڑے ہوگئے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ خواجہ عمرو
نامدار تشریف لائے ہین آپ سے کچھ ضروری باتین کرنا چاہتے ہین چوبدار اسی وقت آئینہ اندام جادو کے پاس آئے
کہا خواجہ صاحب تشریف لائے ہین اندر آنا چاہتے ہین آئینہ اندام نے کہا جلد بلاؤ خواجہ کو کبھی دروازے پر نہ روکا کرو جسوقت
آئین بے اطلاع بھی آسکتے ہین چوبدار باہر آئے دربانون سے کہا خداوند فرماتے ہین کہ خواجہ کیواسطے کسیوقت مین اندر آنے
کی ممانعت نہین ہی جسوقت خواجہ کو ہمارے پاس آنے کی ضرورت ہو بے اطلاع چلے آئین دربانون نے خواجہ سے عرض کی آپ اندر تشریف
لیجائیے خداوند نے حکم دیا ہی کہ آپ کو اطلاع کرانے کی ضرورت نہین ہی جسوقت یہان آنا منظور ہو اپنے مکان کیطرح تشریف لائیے خواجہ نے کہا
خداوند قدردانی فرماتے ہین عزت بڑھاتے ہین یہ کہتے ہوے اندر داخل ہوے سرخ پوش باہر ٹھہر رہا جب خواجہ سب دروازے طے
کرکے خاص ڈیوڑھی پر پہونچے پردہ ازخود اُٹھا خواجہ نے دیکھا آئینہ اندام جادو سامنے بیٹھا ہی عمرو نے جھک کے سلام
کیا آئینہ اندام ہنسنے لگا کہا اے بندۂ خاص حمزہ سے کیسی ٹھہری خواجہ نے کہا جب خداوند نے میری زبان مین
تاثیر عطا فرمائی تھی اور اُس کے دلمین نور ایمان پیدا کیا تھا تو اُسکی مجال تھی جو اسلام کو ترک نکرتا بلکہ ایک ایک
نے اپنے تحفہ جات بھی دیدیئے ہین کہ یہ جاکر خداوند کو ہماری طرف سے نذر دو سنا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم ان لوگون
کو اپنے ہمراہ میرے پاس کیون نہ لائے اگر وہ لوگ اس وقت میرے پاس آتے تو مین اُنھین اسی وقت
خلعت وزارت عنایت کرتا خواجہ نے کہا یا خداوند حمزہ اور بدیع الملک اور ایرج کو خیال ہی کہ میری فوج
مجھپر طعنہ زنی کریگی پہلے وہ لوگ اسلام ترک کرین پھر مین مذہب آئینہ پرستی کو ظاہر کردون اور اُسکے واسطے
ایک بزم خاص قرار دی جائے اور بانی اُسکے حمزہ ثانی ہون وہان ایک شخص بزرگان دین سے جاکر آپ کے صفات
بیان کرے حمزہ اس سے کچھ سوال کریگا وہ شخص حمزہ کو قائل کردیگا حمزہ قائل ہوکر اسلام ترک کردیگا آئینہ اندام
نے کہا خواجہ تمھاری راے بہت اچھی ہی جسطرح تم کہو مجھے منظور ہی خواجہ نے کہا میدان تجویز کیا جائے اور حمزہ
کے سردار مع مال واسباب جو کچھ یہان لوٹ مین آیا ہی وہان بھیج دیا جائے حمزہ الطاف خداوندی بھی دیکھ کے
اسی میدان مین حمزہ بزم وعظ منعقد کرے تحفہ جات اُسکے میرے پاس موجود ہین کسی کی مجال نہین جو مکر کرکے لڑائی
شروع کرے اور لڑ بھڑ کے نکل جائے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خواجہ اسکا ذکر بھی نہ کرو اب خداوند نے سب کے
دل سے جوش اسلام نکال لیا ہی کوئی برسر فساد نہوگا خواجہ نے کہا پھر اسکا انتظام جلد ہونا چاہیے آئینہ اندام نے

اپنے ملازمین کو پکارا ساحر آئے آئینۂ اندام نے کہا اشراق جادو کو بلاؤ ساحر اسی وقت روانہ ہوئے اشراق
کے پاس پہونچے اشراق اسوقت زمرد ثانی کے پاس بیٹھا تھا تورج و تخمگان بھی موجود تھے صاحبقران
زمان کا ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکاروں نے آکے اشراق کو خبر دی کہ فرستادہ خداوند آئے ہیں کچھ پیغام
ضروری لائے ہیں اشراق نے کہا خبردار کوئی اُنکو یہان آنے سے مانع نہو میری اطلاع کرنے کے واسطے
دربان نہ روکین ہرکارے باہر آئے دربانوں سے کہا خداوند کے فرستادے آتے ہین اشراق کا حکم ہی
کہ اُنکو کوئی مانع نہو مجھسے اطلاع کرنے کی ضرورت نہین ہی دربانوں نے کہا ہم اطلاع نہ کرینگے یہ ذکر تھا کہ ساحر
فرستادہ آئینۂ اندام دروازے پر آگئے دربان تعظیم کے واسطے کھڑے ہوگئے ساحران مغرور دروازے
کے اندر داخل ہوئے پردہ اُٹھا کر دوسری دیوڑھی پر پہونچے وہان بھی دربانون نے تعظیم کی ساحر تیسری ڈیوڑھی
پر پہونچے وہان بھی کوئی مانع نہوا اسی طرح سے سات ڈیوڑھیان طے کر کے اشراق کے پاس پہونچے
اشراق نے اُن لوگون کو اپنے پاس بٹھالیا ساحرون نے کہا خداوند آپ کو یاد فرمایا ہی حکم ہی کہ بہت جلد
حاضر ہو اشراق نے کہا کچھ سبب طلبی بھی فرمایا ہی ساحرون نے کہا خواجہ صاحب جزیرۂ سواد شب سے
تشریف لائے ہین تحفہ جات بھی مسلمانون کے پاس ہین حمزہ و بدیع الملک و ایرج نے مذہب اسلام ترک کیا ہی
انھین کے واسطے کچھ انتظام کرنا ہی آپ کو طلب فرمایا ہی اشراق کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہو گیا زمرد ثانی
کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ قدرت خداوندی دیکھی تم لوگ کہتے تھے کہ خواجہ نے مکر کیا ہی اب بھی تمہارے
دلون مین خواجہ کی طرف سے شک باقی ہی دیکھو حمزہ کے تحفہ جات بھی لے آیا اور حمزہ سے اسلام بھی ترک کر دیا
زمرد نے چاہا کچھ جواب دون مگر تخمگان نے اشارے سے منع کیا اشراق نے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون
خداوند مجھسے کیا فرماتے ہین تورج نے کہا آپ جلد تشریف لے جائین اشراق اُٹھا اپنا تخت طلب کیا
ساحرون نے اسکا تخت لا کر رکھا اشراق تخت پر بیٹھا سحر کر کے تخت کو بلند کیا تھوڑی دیر مین آئینۂ اندام
جادو کے مکان پر پہونچا دربانون نے اشراق کو سلام کیا کہا ابھی یہین توقف فرمایئے ہم آپ کی اطلاع کرین جب
خداوند ارشاد فرمائینگے ہم آپ سے عرض کرینگے اشراق وہین ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلایا کہا جا کر عرض کرو
کہ سلطان اشراق حاضر ہین اجازت باریابی چاہتے ہین ہرکارے آئینۂ اندام کے پاس آئے کہا اشراق بادشاہ
طلسم طاق در دولت پر حاضر ہی اُسکے حق مین کیا حکم صادر ہوتا ہی آئینۂ اندام نے کہا اُسکو مین نے بلایا ہی جلد میرے
سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے اشراق کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے اشراق نے دیکھا آئینۂ اندام کے پاس خواجہ
عمرو نامدار بیٹھے باتین کر رہے ہین اشراق نے خواجہ کو سلام کیا آئینۂ اندام کو سجدہ کیا آئینۂ اندام نے کہا ای اشراق
تمنے بڑی دیر لگائی خواجہ کو کمال تکلیف ہوئی اشراق نے خواجہ سے عرض کی کہ مجھسے خطا ہوئی معاف فرمائے گا
خواجہ نے کہا کیا مضائقہ ہی مگر اب جلد انتظام کرو اشراق نے کہا جو کچھ فرمایئے مین بسر و چشم ابھی بجا لاؤن خواجہ
نے کہا خداوند سے دریافت کرو جو کچھ حکم کرین اُسکی تعمیل مجھپر اور تمپر واجب ہی اشراق آئینۂ اندام جادو کی
طرف متوجہ ہوا کہا آپ کیا حکم فرماتے ہین آئینۂ اندام نے کہا میرا حکم یہی ہی کہ جو کچھ خواجہ کہین اُسکو بسر و چشم
قبول اور میرے حکم کے برابر تصور کرو کیونکہ خواجہ میری زبان ہین جو کچھ میرا حکم ہوگا اُسکا اظہار خواجہ کی طرف سے
ہوتا رہیگا اب مین کسی سے کلام نہ کرونگا ہر ایک شخص کو خواجہ کے احکام کے موافق کام انجام دینا ہوگا اشراق
پھر خواجہ کی طرف مخاطب ہوا عرض کی اب جو کچھ آپ فرمائین خواجہ نے کہا ایک میدان وسیع تجویز کرو اور وہان

بارگاہین لشکر حمزہ کے بھیج دو مین سب بارگاہون کو آراستہ کراؤن جسقدر مال و اسباب تھین اُنکے قبضے سے
دست یاب ہوا ہی وہ سب بھی وہین روانہ کرو مین ہر ایک چیز کو درست کرون پھر سرداران حمزہ کو زندان غلامی سے
رہا کرکے وہان بھیجو مین حمزہ کو طلب کرون حمزہ ایک محفل وعظ منعقد کریگا جو شخص اس طلسم مین صفات خداوند
سب سے زیادہ جانتا ہوا اُسکو اُس محفل مین واعظ مقرر کرکے سرداران اسلام پر اوصاف خداوند آئینہ اندام
ظاہر کریگا تا ہر ایک کا دل اسلام سے پھر جائے اشراق نے کہا خواجہ بہت سے میدان اس طلسم مین
ایسے ہین جہان لشکر حمزہ بفراغت رہ سکتا ہی خواجہ نے کہا مین دو ایک ٹھکانے دیکھون اگر وہ میدان اس
لائق ہون گے تو مین تمھین اطلاع دونگا تم بارگاہین وہین بھیج دینا اشراق نے کہا آپ میرے ہمراہ
تشریف لے چلین مین سب میدان آپکو دکھادون خواجہ نے آئینہ اندام سے کہا اب مین اجازت
چاہتا ہون کیونکہ بڑا انتظام کرنا ہی آئینہ اندام نے کہا خواجہ تم جاؤ طلسم سے بہت سے ساحر تمھارے ہمراہ
جائینگے یہ سب انتظام کرینگے خواجہ اشراق کو ہمراہ لیکر باہر آگئے اشراق لیکر اپنے تخت پر بٹھایا ایک سمت
تخت کو لے چلا تھوڑی دور کے بعد ایک میدان وسیع مین تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی آپ ملاحظہ فرمائین
اگر یہ میدان پسند ہو تو مین بارگاہین منگالون خواجہ نے خیال کیا کہ یہ میدان طلسم سے بہت نزدیک
یہان ٹھہرنا اچھا نہین یہ سوچ کے اشراق سے کہا کہ گو یہ میدان بہت وسیع ہی مگر یہان کی آب و ہوا اچھی
نہین معلوم ہوتی اگر کوئی اور جگہ ہو تو اچھا ہی اشراق نے تخت آگے بڑھایا قریب دو سو کوس کے آگر
تخت کو روکا زمین پر اُتارا خواجہ نے دیکھا میدان بہت وسیع ہی دریا بھی قریب ہی سبزہ بھی بہت فرح ناک معلوم
ہوتا ہی دل مین آیا کہ یہین بارگاہین طلب کرون مگر پھر خیال آیا کہ اگر اس سے بھی دور کوئی صحرا ملے تو بہت اچھا
ہی یہ سوچ کر اشراق سے کہا صحرا تو بہت اچھا ہی مگر مین چاہتا ہون کہ اور میدان بھی دیکھون اگر وہ صحرا میرے
پسند نہ آئینگے تو یہین بارگاہین استادہ ہو جائینگی اشراق نے عرض کی آپ تخت پر تشریف لے چلین مین اور
میدان بھی آپکو دکھادون خواجہ پھر تخت پر آئے اشراق نے تخت اُڑایا وہان سے تین چار سو کوس آیا
تخت اُتارا خواجہ سے عرض کی اب اس صحرا سے بہتر کوئی جگہ نہین ہی یہ صحرا بنایا گیا ہی یہان قریب مرحلہ خونین چشم ہی
خونین چشم جادو وہان کا حاکم ہی ایک دختر نیک اختر رکھتا ہی اُسنے اپنے شکار کھیلنے کو یہ صحرا بنایا ہی کبھی کبھی اس
صحرا مین آتی ہی شکار کھیلتی ہی خداوند نے اُسکو اسقدر حسن عطا فرمایا ہی کہ کوئی تاب دید نہین لا سکتا سحر مین
بھی دخل وافی و کافی رکھتی ہی دختر خداوند کی ہم مکتب ہی خواجہ نے کہا خداوند صاحب دختر بھی ہین اشراق
نے کہا خواجہ تمھین یہ کیفیت نہین معلوم خداوند صاحب دختر ہین ملکہ آئینہ ساق جادو مشہور ہین کسی نے آج تک
اُنکی صورت زیبا نہین دیکھی ایوان الماس ایک مقام ہی اُسکے بعد خداوند کا تخت خداوندی ہی جب تک دنیا مین
رہتے ہین تو جہان ہا لوگ مشرف جمال ہوتے ہین یہان سب کاروبار دیکھتے جب فرشتون مین کسی قسم کے جھگڑے
پیدا ہوتے ہین خداوند چلے جاتے ہین خواجہ نے کہا مجھکو آج تک یہ بات نہ معلوم تھی اسوقت تمھاری زبانی
معلوم ہوئی اشراق نے کہا خواجہ خداوند سے نہ کہدینا جو وہ مجھے جہنم مین پھینک دین بارہا مین نے شوق
دید مکان ملکہ ظاہر کیا خداوند کو غصہ آگیا اُنھین گوارا نہین کہ کوئی ذکر ملکہ اُنکے سامنے کرے آج تک شادی ملکہ
کی نہین کی بہت زمانہ ہوا کہ ایک بادشاہ نے پیغام دیا تھا نہین معلوم اُسکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی تھی خداوند نے اُسکے طلسم کو
تباہ کر دیا اُسکی نسل ہی اب کوئی باقی نہین اُس زمین کے طبقے کو دنیا سے جہنم مین پھکوا دیا اب وہان دریا ہو گیا ہی

اُس دریا کا پانی بھی ایسا ہی جو کسی کو فائدہ نہین پہونچا سکتا خواجہ نے کہا یہ بھی تمنے خوب کہا جو اسوقت تجھسے کہدیا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ مین خداوند سے کہتا کہ مین ایوان الماس کے دیکھنے کا مشتاق ہون اشراق نے کہا ہرگز نہ فرمایئے گا ورنہ اُنھین بہت ناگوار ہوگا تھوڑی دیر تک خواجہ اشراق سے یہ باتین کرتے رہے جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے کہا یہ صحرا بہت اچھا ہی یہین بارگاہین آراستہ کی جائین اشراق نے عرض کی مین ساحرون کو بلاکر آپ کی حفاظت کے واسطے یہان چھوڑدون پھر آپ سے رخصت ہوکر جاؤ اور بارگاہین ساحرون پر لدواکر لے آون خواجہ نے فرمایا ای اشراق اسکی ضرورت نہین کہ تم میری حفاظت کے واسطے ساحرون کو یہان بلاؤ تم جاکر بارگاہون کا جلد انتظام کرو اشراق خواجہ سے رخصت ہوا جو دو ایک ساحر اُسکے ہمراہ تھے وہ خواجہ کے پاس رہے اشراق تھوڑی دیر مین اپنے مکان پر آیا زرد و نخچگان و لورج کو بلایا کہا تملوگ کہتے تھے کہ صاحبقران ترک اسلام نہ کرینگے اسوقت خداوند نے مجھکو بلاکر فرمایا کہ جو کچھ خواجہ کہین اُس کام کو انجام دینے خواجہ سے دریافت کیا خواجہ نے کہا ایک میدان مین بارگاہین استادکراکے جملہ سرداران اسلام کو وہان بھیجدو حمزۂ ثانی ایک محفل واعظانہ منعقد کریگا ایک شخص جو عالم ہوگا اُس محفل مین جاکر خداوند آئینہ اندام کے صفات بیان اور تردید مذہب اسلام اسطور سے کرے گا کہ سردارون کے دل مذہب اسلام کی طرف سے پھر جائینگے زرد نے ظاہر مین بہت کچھ تعریف و توصیف کردی مگر باطن مین خوف پیدا ہوا خیال آیا کہ اب حمزہ رہا ہو جائیگا پھر قیامت بپا ہوگی اشراق تھوڑی دیر تک زرد و نخچگان وغیرہ سے یہ باتین کرکے اُٹھا اپنی نشست گاہ مین آیا وزرا کو بلاکر کہا بارگاہین لشکر اسلام کی مع جملہ مال و اسباب کے صحراے خونین مین جلد روانہ کیجائین وزرا نے اُسی وقت سے انتظام شروع کیا اشراق زندان خانے کی طرف آیا داروغہ کو بلایا کہا جسوقت مین رقعہ روانہ کرون اُسی وقت سب سرداران کو صحراے خونین کی طرف بھیجدینا داروغہ نے عرض کی مین ابھی سے انتظام کرتا ہون اشراق نے جب ان کامون سے فراغت پائی اپنے تخت پر سوار ہوکر صحرا کی طرف روانہ ہوا یہان لوگ پہونچ گئے تھے خواجہ بارگاہین آراستہ کرنے کا انتظام کر رہے تھے کہ اشراق پہونچا خواجہ نے کہا ای سلطان ابھی تک سرداران اسلام نہین آئے ہین جب تک وہ لوگ نہ آئینگے یہ کام انجام نہ پائے گا اول تو مین یہ نہین جانتا کہ کون سی بارگاہ کس کی ہی مال و اسباب کس کس کا ہی دوسرے یہ کہ ان بارگاہون کا آراستہ کرنا اُنھین لوگون کا کام ہی اشراق نے اُسی وقت ایک ساحر کو بلایا ایک نامہ لکھکر اُسکو دیا کہا داروغہ زندان خانہ کو یہ نامہ جاکر دینا اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر آنا یہان سب انتظام درست ہی مین داروغہ سے تاکید کر آیا ہون ساحر اشراق کا نامہ لیکر روانہ ہوا داروغہ کے پاس آیا نامہ دیا داروغہ نے اُسی وقت سب کو روانہ کرنا شروع کیا دو دن تک اہل اسلام کو اُسنے روانہ کیا جب سب لوگ خواجہ کے پاس پہونچ گئے اور بارگاہین بھی آراستہ ہوگئین تو خواجہ نے اشراق سے کہا کہ اب مین حمزۂ ثانی کے لینے کو جاتا ہون تم یہان موجود رہنا اشراق وہین رہا خواجہ چند ساحرون کو ہمراہ لیکر امیر کی خدمت مین حاضر ہوئے صاحبقران تو خواجہ کے منتظر تھے جیسے ہی عمرو کو آتے دیکھا خوش ہوکر فرمایا خواجہ تمنے بڑی دیر کی عمرو نے عرض کی یا امیر مین بڑے بڑے کامون مین مصروف تھا اب اسی وقت آپ تشریف لے چلین لشکر مین ہر ایک آپ کا انتظار ہی صاحبقران اور بدیع الملک نامدار اور ایرج اس بات کو سُنکر بہت خوش ہوئے امیر نے بدیع الملک سے فرمایا اب کیا رائے ہی بدیع الملک نے عرض کی جواب کے مزاج مین آئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا اسی وقت چلنا مناسب ہی عمرو نے عرض کی اگر عرصہ ہوگا تو اچھا

ہمین ہی صاحبقران نام خدا لیکر اُٹھے سب ساحر بھی چلنے پر موجود ہوئے خواجہ نے اُسی وقت تخت منگائے
صاحبقران کو لیکر بدیع الملک و ایرج تخت پر بیٹھے ساحرون نے تخت اوڑائے وہان سے روانہ ہوئے
ایک روز کے بعد امیر لشکر مین داخل ہوئے یہان سب لوگ صاحبقران کے مشتاق تھے امیر کو جو دیکھا سب نے
آکر سلام کیا مریخ آفتاب علم صاحبقران کو سلام کرکے بدیع الملک کے پاس آیا بدیع الملک نے مریخ کو
گلے سے لگایا پہلوانان گردستان کی بدیع الملک کے قدمبوس ہوئے جب امیر سب سے مل چکے اپنی بارگاہ
مین تشریف لائے لشکری حاضر ہونے لگے امیر نے اس خوشی مین جشن کا سامان کیا خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے امیر
نے خواجہ کی تواضع کی خواجہ نے تحفہ جات امیر کے سامنے رکھدیئے صاحبقران نے حرز ہیکل زیب گلو کی
اور تحفہ جات بدیع الملک کو دیئے طیلسان اور لیسی ایرج نامدار کو عطا فرمائی خواجہ کی سب نے بہت
کچھ مدح و ثنا کی عمرو بارگاہ سے باہر آکر اشراق کے پاس پہونچے اشراق نے کہا خواجہ جب سے صاحبقران
آئے ہین تمھارا مزاج بدل گیا ہی مین دیر سے تمھارا منتظر تھا ایک ضروری بات تمسے کہنا تھی خواجہ نے کہا ای
اشراق صاحبقران میرے مالک ہین آج مدت کے بعد میرے لشکر مین جشن کا سامان ہوا ہی مین خوشی نہ کرون
تمھین جو کچھ کہنا ہی مجھسے کہو مین موجود ہون اس قسم کی اب کوئی بات مجھسے نہ کہنا جو مجھے خلاف ہو ورنہ خداوند سے
شکایت کرونگا اشراق نے کہا خواجہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران کو میرے پاس لاؤ مین اُنسے ملون بہت
خاطر سے پیش آونگا اپنے برابر بٹھاؤن خواجہ نے جواب دیا کہ صاحبقران یہان تشریف نہین لائینگے اگر
تمھین اُنسے ملنا ہی تو اُنکی بارگاہ مین چلو سب سردار بھی وہان جمع ہین امیر تمھاری خاطر کرینگے سب سردار بھی تمسے
ملینگے اشراق نے کہا خواجہ مین بادشاہ طلسم ہون بالکل خلاف شان ہی جو مین صاحبقران کی بارگاہ مین
جاؤن خواجہ نے کہا تم ایک طلسم کے بادشاہ ہو اور حمزہ ثانی صاحبقران ہین ہرگز یہان تشریف
نہ لائینگے بلکہ بدیع الملک و ایرج وغیرہ بھی یہان آنا خلاف جانتے ہین اشراق نے کہا خواجہ مین کبھی
وہان نہ جاؤنگا عمرو نے کہا تمھین اختیار ہی اشراق کے دلمین ان باتون سے خوف پیدا ہوا کہا
خواجہ اب صاحبقران محفل وعظ کس دن منعقد کرینگے خواجہ نے جواب دیا مین خلاصہ اس امر مین کچھ
نہین کہہ سکتا امیر کی مرضی پر ہی اگر تمھین تحقیق کی ضرورت ہی تو بارگاہ سلیمانی مین چلو دریافت کرلو
اشراق نے کہا خواجہ تمنے تو یہ وعدہ کیا تھا کہ جسوقت صاحبقران آئینگے اُسی وقت صحبت
وعظ کا انتظام ہوگا عالمیان مذہب آئینہ پرستی تعریف و توصیف خدای آئینہ اندام کی کرینگے حمزہ
اپنے سردارون سے کہے گا کہ اب اسلام ترک کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہوگا مگر یہ نہین
معلوم کہ صاحبقران کس روز اسکا انتظام کرینگے تمکو بیکار تعجیل ہی لشکر مین رہو کسی قسم کی تکلیف نہوگی
اگر صاحبقران زمان سے ملنا چاہتے ہو میرے ہمراہ چلو مین تمھین ملادون اشراق نے کہا
خواجہ مجھے ملنے کی ضرورت نہین صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ جلسہ وعظ کس روز ہوگا تم حمزہ
ثانی سے جاکر دریافت کرآؤ خواجہ اُٹھے پھر صاحبقران کی بارگاہ مین آئے تھوڑی دیر کے بعد
اشراق سے جاکر کہا صاحبقران فرماتے ہین کہ کوئی شخص خداوند کے پاس جاکر تحقیق کرے جس روز
وہ وعظ فرمائین اُسی روز جلسہ کا انتظام کیا جائے اشراق نے کہا خواجہ تمھارا جانا مناسب ہی خواجہ
نے کہا مین نہین جاسکتا اگر مین جاؤنگا تو صاحبقران سردارون کو لیکر کسی طرف چلے جائینگے اگر تم اتنی تکلیف

گوارا کرو تو بہت مناسب ہی اشراق اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا کہ ذکر اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہی

کہ خواجہ نے صاحبقران سے سب کیفیت اشراق کی بیان کی امیر نے فرمایا خواجہ تمنے ناحق اُسکو جانے
دیا میرے پاس لاتے مین اُس سے ہدایت کرتا اگر وہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتا تو فنسا وکا ہے کو
بڑھتا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران وہ سیہ قلب ہی اسلام قبول نہین کریگا اُسکا جانا ہی اچھا تھا
اس طلسم مین کوئی ساحر اس مرتبے کا نہین ہی اسکو آئینۂ اندام جادو نے بادشاہ کر دیا ہی مالک اصلی اس
طلسم کا آئینہ اندام ہی جب تک آئینۂ اندام قتل نہوگا اُسوقت تک طلسم فتح نہین ہوگا صاحبقران
نے فرمایا خواجہ کیا اشراق بادشاہ اصلی نہین ہی خواجہ نے عرض کی اصلی مالک سواے آئینۂ
اندام جادو کے دوسرا نہین ہی اشراق چونکہ سب سے بڑھ کے سحر جانتا ہی اس وجہ سے آئینۂ اندام
جادو نے اِسکو سلطان ساحران کا خطاب دیا ہی ورنہ کوئی دخل طلسم کے خاص معاملات مین اسکو نہین ہی بدیع الملک
نے امیر سے عرض کی آئینۂ اندام کا قتل کرنا واجب ہی جب تک وہ قتل نہوگا طلسم نہین ٹوٹے گا
تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین پھر جلسہ عیش عشرت مین شب بسر کی صبح کو صاحبقران زمان نے
بدیع الملک نوجوان سے فرمایا اب کسطرف چلنے کا ارادہ ہی بدیع الملک نے عرض کی آپ جسطرف
فرمائین مین موجود ہون میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ مرحلہ جات کی طرف تشریف لے چلیئے اور مراحل
کو فتح کرکے لوح لیجیے خاص طلسم مین داخلہ کیجیے آئینۂ اندام جادو کو قتل کرین طلسم فتح ہو زہرۂ و مکھگان
و لوح ہاتھ آئین امیر نے فرمایا یہی میری راے ہی خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان سے
نزدیک ایک مرحلہ ہی کہ اُسکو مرحلۂ خونین چشم کہتے ہین وہان کا حاکم خونین چشم جادو ہی اشراق نے
اُسکی مدح و ثنا بہت کچھ بیان کی تھی یہ بھی کہا تھا کہ یہ صحرا اُسی کی دختر نے اپنے شکار کھیلنے کو بنوایا ہی
بدیع الملک نے کہا خواجہ اُسی مرحلے کی طرف چلنا اچھا ہی جب تک اُسکو فتح نہ کرینگے تو آگے کیونکر
بڑھین گے امیر نے فرمایا آج کی شب یہان قیام کرو کل مع لشکر اُسطرف کوچ کرنا لشکر مین بھی سب لوگ
سامان سفر درست کرین گے بدیع الملک نے صاحبقران کے کہنے پر عمل کیا اُس روز وہین قیام کیا
لشکر مین اطلاع ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا سب نے اسباب سفر درست کرنا شروع کیا شب بھر
درستی سامان سفر مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان کے در دولت پر سب حاضر ہوئے امیر نماز
سحر سے فراغت کرکے بارگاہ سے باہر تشریف لائے بدیع الملک نامدار بھی برآمد ہوئے امیر نے
مرکب طلب کیا بدیع الملک نے بھی سواری مانگی خادمون نے مرکب حاضر کیے صاحبقران و بدیع الملک
سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر طرف مرحلہ خونین چشم کے روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو لشکر اسلام سے آئینۂ اندام کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینۂ اندام نے اُسکو اپنے پاس طلب کیا
اشراق نے جاکر سجدہ کیا آئینۂ اندام کی نگاہ اِسکے چہرے پر پڑی رنگ رو اُوڑا ہوا پایا کہا اے اشراق آج

کیا بات ہے جو اسقدر مشوش ہے اشراق نے کہا یا خداوند مین کارخانۂ خداوندی مین دخل نہین دے سکتا
ہون مگر اتنا ضرور کہونگا کہ جب سے صاحبقران اور بدیع الملک آئے ہین اور سب سرداران
اسلام مع تمام لشکر رہا ہوکر صحرائے خونین مین پہونچے ہین اُسی روز سے خواجہ کی طبیعت اور ہے یا تو
ہر وقت میرے پاس موجود رہتے تھے جب ان سے صاحبقران آئے ہین اُس روز سے خواجہ نے
میرے پاس کا آنا ترک کردیا ایک روز تھوڑی دیر کے لیئے آئے ہین نے اُنسے تحقیق کیا کہ صاحبقران
جلسہ وعظ کب تک منعقد کرینگے خواجہ نے سب جواب سخت دیئے آخر مین نے اسواسطے بھیجا کہ تم جا کر
صاحبقران سے تحقیق کراؤ کہ کب تک جلسہ کرنے کا ارادہ ہے یہ سنکر خواجہ میرے پاس سے اُٹھے تھوڑی دیر
کے بعد آئے مجھسے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ جب خداوند کا حکم ہوگا مین جلسہ کرونگا مین نے کہا
خواجہ تم جاکر خداوند سے تحقیق کراؤ دیکھو خداوند کیا فرماتے ہین خواجہ نے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا اگر تمھین ضرورت
ہو تو جاکر تحقیق کراؤ مین نے پھر خواجہ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ صاحبقران سے ملون اُنکو میری بارگاہ مین لاؤ
مین بہت کچھ خاطر کرونگا اپنے پاس بٹھاؤنگا خواجہ نے مجھے جواب دیا کہ صاحبقران یہان نہین آئینگے اگر
تمھین اُنسے ملنے کی ضرورت ہے تو میرے ہمراہ بارگاہ سلیمانی مین چلو مین امیر سے ملاقات کرادون یہ بات میرے بہت
خلاف ہوئی آئینۂ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی کہا اے اشراق گھبرانے کی بات نہین ہے خواجہ سے کسی طرح کا خیال
نہ کرو وہ ہمارا بندہ خاص ہے اُس سے ایسی خطا نہوگی کہ وہ ہمسے پھر جائے اور پھر دین اسلام اختیار کرے قدرت
نے اُسکے دلسے نور ایمان آئینہ پرستی اتار دیا ہے اب وہ اسلام اختیار نہین کرسکتا اور حمزہ بھی اب آئینہ پرست ہوجائیگا
خواجہ کی مزاج سے ابھی تم واقف نہین ہو جبتک خواجہ حمزہ کو آئینہ پرست نہ بنائینگے اُسوقت
تک تملوگون سے یوہین ملینگے تم جا کر میری طرف سے کہدو کہ خواجہ صاحبقران کو اطلاع دین کہ کل صحبت
منعقد کیجائے اور علمائے دین آئینہ پرستی وہان جاکر میری تعریف و توصیف بیان کرین اشراق نے کہا
یا خداوند اب میرے جانے کی کیا ضرورت ہے کسی اور ساحر کو وہان بھیجے دیتا ہون وہ جاکر خواجہ کو اطلاع
دیدیگا اگر مین جاؤنگا تو خواجہ سے بحث ہوجائے گی آئینۂ اندام نے کہا اگر یہی خیال ہے تو مین اپنے
یہان سے کسی کو بھیجدون وہ جاکر خواجہ کو میرا حکم سُنادے اشراق نے کہا یہ بہت اچھی بات ہے آئینۂ اندام
نے اُسی وقت ساحرون کو بلایا جب ساحر آئے تو آئینۂ اندام نے کہا کہ تم صحرائے خونین مین جاؤ وہان
لشکر حمزہ مقیم ہے خواجہ کی بارگاہ مین جانا اور میرا حکم پہونچانا کہ کل علمائے دین وہان آئینگے حمزہ سے
کہدو کہ صحبت کا سامان کرے ساحر اُسی وقت روانہ ہوئے جب راہ طے کرکے صحرائے خونین مین
پہونچے وہان کسی کو نہ پایا مگر قرینے سے یہ معلوم ہوا کہ لشکر یہان تھا مگر چلا گیا ساحر چارون طرف تلاش
کو گئے قریب شام مجبور ہوکے پھر اُسی صحرا مین واپس آئے یکجا ہوکر آئینۂ اندام کی طرف روانہ ہوئے
جب آئینۂ اندام کے پاس پہونچے تو کہا کہ ہمنے لشکر حمزہ کو صحرائے خونین مین بہت تلاش کیا مگر کہین پتا
نہ ملا اسقدر ثابت ہوتا تھا کہ لشکر یہان سے کوچ کرگیا ہے آئینۂ اندام نے جو یہ کیفیت سُنی دلمین خیال کیا
کہ خواجہ نے بڑی عیاری کی اب مسلمانون کا گرفتار ہونا مشکل ہے یہ سوچ کے ہرکارون سے کہا کہ اس امر مین
تمنے کوشش نہ کی اور لشکر کا پتہ نہ لگایا ہرکارون نے کہا ہملوگ تمام صحرا مین تباہ و برباد چارون طرف
ڈھونڈتے پھرے لشکر کہین نہ ملا مجبور ہوکر واپس آئے آئینۂ اندام نے کہا اب قدرت اُنکو

یہین بلائے لیتے ہین تم جاکر اشراق کو بلا لاؤ ہرکارے اُسی وقت اشراق کے مکان پر آئے اشراق
کو اپنے ہمراہ آئینۂ اندام کے پاس لے گئے آئینۂ اندام نے اشراق سے کہا کہ خواجہ نے شاید
حمزہ کا مزاج بعد رہائی خلاف پایا اِس سبب سے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھ گئے یقین ہے دو تین روز
کے بعد براہ راست حمزہ کو میرے پاس لے آئین اشراق نے کہا یا خداوندا آپ نے اچھی تقدیر نہین کی
نہ حمزہ کے دلمین اچھی طرح نور ایمان اُتارا مین یہ جانتا ہون کہ خواجہ نے عیاری کی آئینۂ اندام
نے جواب دیا اول تو کس کی مجال ہے جو قدرت سے مکر کر سکے اور پھر وہ شخص کہ جسکے دلمین خود قدرت
نور ایمان اُتار دین اور اپنا بندۂ خاص بنائین اشراق نے کہا یا خداوندا اب میرے دلمین شک پیدا ہوا ہے
اگر اجازت ہو تو مین جاؤن اور لشکر اسلام کا پتہ لگاؤن آئینۂ اندام نے کہا تمھاری خوشی اگر یہی ہے
تو جاؤ مگر جسطرح بن پڑے خواجہ کو مجھ تک لے آنا اگر وہ آنے مین انکار کرین تو اٹھا لانا اشراق
نے اُسی وقت تخت طلب کیا دو ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا طرف صحرائے خونین کے روانہ ہوا اک ذکر
اِسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو خواجہ کی صلاح سے مرحلہ خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک میدان
مین پہونچے صاحبقران زمان سے ہرکارون نے عرض کی یا امیر آگے جانے کی راہ نہین زمین
برف کی ہے کوئی اُسطرف جا نہین سکتا ہے صاحبقران نے فرمایا اگر اصلی ہے تو اُسکی تدبیر کی جائیگی
اور اگر بزور سحر کسی ساحر نے بنائی ہے تو نقصان نہ پہونچائیگی یہ فرما کے آگے بڑھے چند قدم
کے بعد صاحبقران نے دیکھا کہ زمین برف کی معلوم ہوتی ہے دھوان اُٹھ رہا ہے صاحبقران بدیع الملک
کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا تم لشکر کو لیکر یہین ٹھہرو مین جاکر اِسکی کیفیت دریافت کرتا ہون اگر یہ زمین
اصلی ہے تو کوئی فکر اور کی جائیگی اور اگر بزور سحر بنائی گئی ہے تو کچھ خوف نہین ہے بدیع الملک نے
عرض کی آپ یہین تشریف رکھیئے مین جاتا ہون اِس کیفیت کو تحقیق کرونگا امیر نے بہت روکا مگر بدیع الملک
نہ ٹھہرے گھوڑے کو بڑھا کے اُسطرف چلے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر بدیع الملک
کا جانا بہت اچھا ہے کیونکہ یہی اس طلسم کے فتاح ہین جو بات اِنکو حاصل ہے آپ کو اِس طلسم مین وہ بات
نہین ممکن ہے امیر خاموش ہو رہے بدیع الملک گھوڑا اڑاتے ہوئے اُس زمین کے قریب آئے
دیکھا تو زمین اصلی ہے بدیع الملک نے گھوڑے کو وہین چھوڑا آپ پشت زین سے اُترے اُس زمین پر
قدم رکھا ہنوز دوسرا پاؤن اصلی زمین سے اُٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ بدیع الملک نوجوان اُس زمین برف مین
غرق ہو گئے صاحبقران نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا خواجہ غضب ہو گیا بدیع الملک زمین برف مین
غرق ہو گئے مین بھی جاتا ہون خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ تشریف نہ لے جائیے مین جاکر
دیکھتا ہون اگر واقعی بدیع الملک نوجوان غرق ہوئے ہین تو اُنکے نکال لینے کی کوشش کرونگا اور اگر
سحر کا معاملہ ہے تو آپ کو بھی وہان جانے کی رائے نہ دونگا امیر نے فرمایا خواجہ اِس وقت مین تمھارا کہنا
قبول نہ کرونگا ضرور جاؤنگا یہ کہکر صاحبقران نے گھوڑا بڑھایا سب سردار امیر کے ہمراہ چلے صاحبقران نے

منع کیا کہ میرے ہمراہ کوئی نہ آئے جب کئی بار صاحبقران نے فرمایا تو لوگ مجبور ہو گئے
پھرے صاحبقران زمین برف کے قریب آئے قدم بڑھا کے برف پر رکھا کچھ نہ معلوم
ہوا جہان پر بدیع الملک لوچون غرق ہوئے تھے وہان کی زمین بھی برابر پائی صاحبقران
اور آگے بڑھے دور تک اسی برف پر راہ چلے مگر پتہ بدیع الملک کا نہ معلوم ہوا مجبور ہو گئے
صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ تم لشکر لیکر اسی جگہ ٹھہرو مین بدیع الملک کا پتہ
لگاؤنگا برائے تلاش جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران لشکر مین اس بات کو
کون گوارا کریگا کہ آپ کو تنہا جانے دے صاحبقران نے فرمایا مین اگر لشکر کو اپنے ہمراہ
لے جاؤن تو سب کو زحمت مین پھنساؤن بہتر یہ ہے کہ جو کچھ مصیبت ہو گی وہ مجھی پر پڑے گی
خواجہ نے عرض کی یا امیر بھلا یہ ممکن ہے کہ سب آپ کو اپنی مصیبت کے واسطے تنہا جانے
دین انکو اپنی جان آپ پر سے فدا کر دینا باعث سعادت ابدی ہے صاحبقران سے خواجہ نے
ایسی باتین کین کہ امیر مجبور ہو گئے لشکر بھی اس گفتگو کو سنکر قریب آ گیا سب نے منت و عجز
سے امیر کو مجبور کر دیا صاحبقران نے فرمایا آپ لوگون کی کیا رائے ہے خواجہ نے عرض کی
خواجہ زادون کو طلب فرمائیے دیکھئے وہ کیا کہتے ہین بدیع الملک کی کیفیت معلوم ہو جائیگی
امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہے تو یہان قیام کرو خواجہ زادے جیسا کچھ کہین گے اسکے موافق کام
کیا جائیگا خواجہ نے اسی وقت بارگاہین استادہ ہونیکا انتظام کیا خادمون نے جلدی جلدی
بارگاہین استادہ کین صاحبقران اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے سب سردار بھی بارگاہون مین
گئے تھوڑی دیر کے بعد امیر نے خواجہ زادون کو بلایا بدیع الملک کی کیفیت بیان کی خواجہ
زادون نے طالع برنگاہ کی تھوڑی دیر کے بعد کہا آپ اسقدر مغموم نہون بدیع الملک نوجوان
راحت سے ہین مگر ملاقات عرصے مین ہو گی اور آپ کو لازم ہے کہ تلاش بدیع الملک نوجوان مین
کوشش فرمائیے صاحبقران خبریت بدیع الملک سنکر خوش ہوئے مگر اس بات نے دل کو مغموم
کر دیا کہ خواجہ زادون نے کہا کہ ملاقات بدیع الملک سے عرصے مین ہو گی امیر نے خواجہ زادون
کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کل یہان سے کوچ ہو گا مریخ آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی صاحبقران
نے شب بھر وہان قیام فرمایا دوسرے روز وہان سے کوچ کیا تلاش مین بدیع الملک نوجوان
کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو آئینہ اندام جادو سے اجازت لیکر برائے تلاش صاحبقران روانہ ہوا پہلے صحرا سے
خوفین مین آیا وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھا لشکر کا نشان دیکھتا ہوا اسوقت زمین برف کے
قریب پہونچا کہ جسوقت صاحبقران مع لشکر روانہ ہو چکے تھے اشراق نے جو لشکر کو جاتے ہوئے
دیکھا دلمین خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرنا بہتر نہین ہے صرف خواجہ کو اٹھا لیچلنا اچھا ہے یہ سوچ کے
اشراق لشکر مین آیا خواجہ صاحبقران کے ہمراہ جاتے تھے اشراق نے خواجہ کی کمر مین پنجہ دیا

وہاں سے لے اُڑا خواجہ تو بیہوش ہو گئے مگر امیر نے جو یہ کیفیت دیکھی تیر لگایا اشراق بلند ہو چکا تھا
تیر صاحبقران کا خالی گیا امیر کو اور زیادہ افسوس ہوا مریخ سے فرمایا کہ غضب ہوا خواجہ کو بھی کوئی
اٹھا لے گیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بہت کچھ چاہا کہ سحر کرون مگر اُٹھا لے جانے والے
نے سب کی زبان بندی بھی کر دی تھی مین سحر نہ کر سکا معلوم ہوتا ہی اشراق نے کسی ساحر کو بھیج کے
خواجہ کو منگوا لیا امیر نے فرمایا ای مریخ اب خواجہ کے ملنے کا کیا بند و بست کیا جائے مریخ نے
عرض کی اگر خدا اپنا فضل کریگا تو خواجہ خود ہی ہمسے آکر مل جائینگے ابھی تو بدیع الملک نامدار کو تلاش
کرنا ہی صاحبقران نے فرمایا یہی امر مشکل ہی اگر بدیع الملک کی تلاش کو نہین جاتے ہین تو خرابی ہی اور اگر
خواجہ کے واسطے کوشش نہین کرتے ہین تو خرابی ہی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران آپ پیشتر
بدیع الملک نامدار کی تلاش مین تشریف لے چلیے جب انکا پتہ معلوم ہو جائیگا تو پھر خواجہ کی تلاش مین
چلے گا امیر نے کہا خواجہ زادون نے مجھسے کہا ہی کہ بدیع الملک نوجوان سے ابھی ملاقات نہو گی بہت
دن تک آپ کو تلاش کرنے مین صرف ہونگے اور خواجہ کے واسطے ابھی تحقیق نہین کیا ہی مریخ نے عرض
کی اگر فراق خواجہ ناگوار ہی تو آپ کو اختیار ہی پہلے تلاش خواجہ مین تشریف لے چلیے اُنھین کا پتہ لگائیے
امیر نے کہا ای مریخ بدیع الملک تو اس طلسم کے فتاح ہین ہر طرح اس طلسم کو فتح کرینگے مجھے اسقدر
جو انکا خیال ہی تو سبب یہ ہی کہ بدیع الملک تنہا ہین ایسا نہو کہ ساحر انکو مکر سے گرفتار کر لین اور تکلیف پہونچائین
گو اس سے بھی خاطر جمع ہی کہ وہ شیر بیشہ ہیجا ہزبر میدان وغا ہیبت سے طلسم تنہا فتح کر چکا ہی ساحرون کی
شرارتون سے واقف ہی اور صاحب اسم اعظم ہی تحفہ جات بھی اُسکے پاس موجود ہین اُسکو کوئی زحمت نہین
دے سکتا ہی مگر خواجہ کے تمام ساحر دشمن ہین ایسا نہو کہ کوئی مصیبت عظیم خواجہ پر پڑ جائے اور خواجہ
کی باعث ہلاکت ہو تو بڑی بات ہی اس سبب سے مین خواجہ کی تلاش کو جانا بھی اچھا جانتا ہون اور یہ بھی
ناگوار ہی کہ بدیع الملک کی تلاش کو نہ جاؤن مریخ نے عرض کی اب خواجہ کی کیفیت اگر دریافت کرنا چاہتے
ہین تو آج یہین قیام فرمایئے مین کل کیفیت خواجہ آپ سے عرض کرونگا صاحبقران مجبور ہوئے حکم دیا
اُس روز لشکر وہین مقیم ہوا مریخ آفتاب علم نے بھی نجوم سے کیفیت خواجہ کی دریافت کی سمت
وغیرہ معلوم ہونے کے بعد مریخ آفتاب علم صاحبقران سے رخصت ہو کر روانہ ہوا جب مکان آئینہ
اندام کے قریب پہونچا تو دیکھا دربان بیٹھے ہین مریخ نے چاہا اندر جائے مگر موقع نہ پایا مجبور ہو کے
واپس ہوا مگر یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ خواجہ اندر ہین مریخ وہان سے پھرا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا
قریب صبح صاحبقران کے پاس پہونچا عرض کی مین نے خواجہ کا پتہ لگایا پہلے مین نے بقاعدہ نجوم دریافت
کیا تھا تو معلوم ہوا کہ خواجہ خاص طلسم ہی مین ہین مین اُسطرف گیا وہان لوگون سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ آئینہ
اندام کے پاس گئے ہین مین نے چاہا کہ مین بھی اپنے تئین بصورت مبدل وہان پہونچاؤن مگر دربان جو وہان
بیٹھے تھے وہ ایک ایک سحر مین طاق تھا مین نے موقع نہ پایا مجبور واپس آیا مگر یہ بات مجھکو معلوم ہوتی ہی
کہ خواجہ کسی تکلیف مین نہین ہین اور وہان محفل کی بھی تیاری کی جاتی تھی معلوم ہوتا ہی خواجہ نے کچھ اپنا رنگ جمایا ہی
عنقریب آپ کے پاس حاضر ہونگے صاحبقران نے فرمایا پتہ تو خواجہ کا معلوم ہو گیا مگر یہ بات نہ معلوم ہوئی کہ
خواجہ کس کیفیت مین ہین اگر خدا نخواستہ کوئی وہان خواجہ کو گرفتار کر لے تو بڑا غضب ہو گا کہ وہان کوئی سوائے

خدا ایسا نہین جو خواجہ کو رہا کرلے اسوقت تو خواجہ نے اپنا رنگ جمایا ہی اگر عیاری کھل گئی تو بالکل اعتبار
خواجہ کا جاتا رہیگا پھر رہائی مشکل ہوگی مریخ نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اسطرف تشریف بھی
لیجائیگا تو خواجہ تک کیونکر پہونچئیگا درمیان مین مرحلے ہین جب تک مرحلے فتح ہونگے خانہ طلسم
مین کیونکر پہونچئیگا اور مرحلے بے بدیع الملک نوجوان کے فتح نہین ہوسکتے کیونکہ وہی اس طلسم کے
فتاح ہین پہلے بدیع الملک کو تلاش فرمایئے پھر خواجہ کے واسطے تشریف لیجایئے اگر اس اثنا میں
خواجہ یہان آگئے تو کوئی ضرورت نہین ہی بدیع الملک نامدار کے ہمراہ سب مراحل فتح کرنے مین وہ بھی
جائینگے امیر نے فرمایا ای مریخ یہ بات البتہ مشکل ہی کہ درمیان مین مرحلے واقع ہین جب تک مرحلے
فتح ہونگے وہان تک رسائی مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے بدیع الملک کی تلاش کی جاسے
سب سردار بھی اس بات کو سنکر خوش ہوئے امیر نے اسی روز وہان سے کوچ کیا اور تلاش مین بدیع الملک
کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال خواجہ عمرو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ انکو جو اشراق آئینہ پرست لشکر اسلام سے اٹھالے گیا خواجہ بیہوش ہوگئے تھے جب اشراق
آئینہ اندام کے سامنے لایا تو آئینہ اندام نے صورت خواجہ کی دیکھی کہا ای اشراق خواجہ کو ہوشیار
کرو اشراق نے ہوشیار کیا خواجہ کی جو آنکھ کھلی دیکھا سامنے آئینہ اندام جادو بیٹھا ہی خواجہ کو حیرت
ہوئی مگر اسی وقت ادب سے آئینہ اندام کو سجدہ کیا کہا ای خداوند مین اس خدائی کا قائل ہون کہ ابھی مین لشکر
حمزہ کے ہمراہ جاتا تھا ابھی آپ نے طلب فرمایا مین یہان موجود ہوگیا ایسی خدائی مین نے نہین دیکھی آئینہ اندام
نے کہا خواجہ تمنے مکر کیا تھا اور مجھے مثل اور ساحرون کے تصور کیا تھا کہ جیسے بعض ساحر جھوٹا دعوے
کرتے ہین مین خداوند ہون مجھسے کون مکر کرسکتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب آپ کو سب باتین میری معلوم
ہین یقین ہی میرے دل کی کیفیت بھی معلوم ہوگی کہ مین حمزہ کے ہمراہ کیونکر چلا گیا اور کیا سبب تھا
آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے پھر مکر کرنا شروع کیئے خواجہ نے جواب دیا کہ یا خداوند اسوقت
آپ کیا فرما رہے ہین پہلے میری گذارش سن لیجئے آئینہ اندام نے کہا خواجہ اب تمہارے کہنے کا
اعتبار نہین ہی ضرور تمھین مین جہنم مین بھیجوا دونگا خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہی مگر میری عرض تو سن لیجئے
آئینہ اندام نے کہا اچھا بیان کرو تمہارے قول کی شہادت ابھی ہوجائے گی اگر خلاف کہو گے تو بھی
سب کو معلوم ہوجائیگا خواجہ نے کہا یا خداوند جب مین حمزہ کو رہا کرکے لایا اسنے مجھسے کہا مین ایک
صحبت وعظ مقرر کرونگا یا خداوند مجھے یقین آگیا مین نے اسکے لشکر کو بھی صحرا مین بلا کر جمع کیا جب وہ
سب لشکر سے مل چکا تو مین نے کہا اب کیا ارادہ ہی اسنے کہا خواجہ ابھی دو ایک روز اور خاموش رہو
سب لوگ انتہاے درجہ پریشان ہین جب تک انکا تسلی دفع ہوگا اسوقت تک مین جلسہ منعقد نہ کرونگا
یا خداوند مین خاموش ہو رہا مجھسے شہنشاہ اشراق نے کہا کہ مین حمزہ سے ملنا چاہتا ہون میرے پاس
لاؤ مین نے خیال کیا کہ اگر حمزہ سے کہتا ہون کہ وہان چلو تو ضرور اسکے خلاف ہوگا اس سبب سے مین نے
اسنے بھی کہدیا کہ اگر تمھین ملاقات کرنا منظور ہی تو میرے ہمراہ حمزہ کے پاس چلو مین اسنے ملاقات کرادون ہونی

قبول نہ کیا مین مجبور ہوگیا ہون وہان سے براے تحقیق بوم جاسم آپ کے پاس آئے حمزہ انکے وجہ سے
خائف تھا جب انھین ہم لشکر مین نہ پایا تو مجھسے کہا اے خواجہ اگر اب تمھین اپنی زندگی منظور ہی تو اطاعت
اسلام قبول کرو اور خداوند آئینہ اندام کی محبت اپنے دل سے نکال ڈالو اگر اسکے خلاف کروگے
بہت پچتاؤگے مین تمھین قتل کرڈالونگا یا خداوند مین نے انکار کیا حمزہ نے اپنے سردارون سے کہا اسکو بھی
قتل کرو سردار میری طرف بڑھے مین نے دلمین آپ کا نام لیا حمزہ کو کچھ رحم آگیا کہا ابھی اسکو قتل نہ کرو
میدان مین لیجاکر تازیانے لگاؤ یا خداوند سردار مجھے میدان مین لائے تازیانے لگانے لگے مین نے
بہت بہت آپ کو پکارا معلوم ہوتا ہی آپ اسوقت آرام فرماتے تھے جو میری آواز آپ تک نہ پہونچی جب
مین پکار پکار کے مجبور ہوا اور سرداران حمزہ تازیانے لگانے لگے تو مین نے اپنی جان بچانے کو اقرار کیا
کہ مین مذہب آئینہ پرستی ترک کیے دیتا ہون سردارون نے مجھے چھوڑ دیا مین پھر حمزہ کے پاس گیا مگر اس
فکر مین تھا کہ کسی وقت حمزہ کو غافل پاؤن تو اسیر کرکے خداوند کی خدمت مین لے جاؤن آپ نے مجھے یہان
طلب فرمایا فرشتے اٹھالائے اب امیدوار ہون کہ مجھے پھر لشکر مین بھجوا دیجیے کہ مین حمزہ کو غفلت دے کر
اسیر کرلاؤن آئینہ اندام جادو خواجہ کی تقریر سنکر ہنسا کہا خواجہ تمھارے کلام کا جھوٹ سچ سب
ظاہر ہوا جاتا ہی یہ کہکر اُسنے کہا کہ جو فرشتے خواجہ کی ہمراہ رہتے ہین اسوقت میرے سامنے آئین
اور سب کیفیت خواجہ کی مجھسے بیان کرین خواجہ نے دیکھا دو ساحر عجیب الخلقت سیہ فام حاضر حاضر
کہتے ہوئے آئینہ اندام کے سامنے آئے آئینہ اندام نے کہا خواجہ کی جو کچھ کیفیت ہو اسوقت سے
بیان کرو کہ جسوقت سے خواجہ اس طلسم مین آئے ہین ساحرون نے سب حال کہنا شروع کیا جسقدر خواجہ
نے عیاریان کی تھین وہ سب بیان کین آخر مین جب خواجہ کی اسیری کا ذکر آیا تو ساحرون نے کہا یا خداوند
جب خواجہ اسیر ہوئے اور سلطان اشراق نے انکو اپنے سامنے بلایا تو انھون نے کہا کہ ہم دین
آئینہ پرستی اختیار کرتے ہین سلطان نے انکو رہائی دی انھون نے وعدہ کیا کہ ہم سب سردارون سے بھی
مذہب اسلام کو ترک کرادینگے سلطان انکو آپ کی خدمت مین لائے آپ نے انکو زندان خانے مین روانہ کیا
اور اجازت دی کہ جو تم مناسب جانو وہ کرنا جب یہ زندان خانے مین گئے تو انھون نے سردارون
سے روپیہ طلب کیا اور سب سے یہ بات کہی کہ اگر ہمین کچھ دو تو ہم تمھین رہا کرادین سردارون نے اقرار کیا
انھون نے کہا تکلیف قید تمپر نہوگی اچھی طرح سے براحت تمھاری بسر ہوگی یہ کہکے اپنے عیارون کو انھون نے
رہا کیا اور داروغہ کو بلاکر سب کی قید کٹوادی اور کہدیا کہ ان سب کو براحت رکھنا ایسا نہو کہ کوئی تکلیف کی
وجہ سے مرجائے تو عتاب خداوندی تمپر آئے داروغہ نے سب کو باغ شاہی مین بھیجدیا پھر یہ
صاحبقران کے پاس گئے انکو بھی رہا کیا لشکر مین تسکین دیتے رہے کہ تمھین خوف نہ چاہیے مین جلد رہائی کی تدبیر
کرتا ہون جب آپ سے اجازت لیکر صحراے خونین مین گئے اور وہان انھون سب کو بلایا اور حمزہ ثانی بھی
آئے تو خواجہ نے راے دی کہ مرحلہ خونین چشم جادو پر چلنا بہت اچھا ہی پہلے اسکو فتح کرنا چاہیے پھر آگے چلنے
کا سامان کیا جائے حمزہ اس بات پر راضی ہوگیا خواجہ نے اشراق شاہ کو آپ کے پاس بھیجا اور خود حمزہ
کو مع سب لشکر کے اپنے ہمراہ لیکر مرحلہ خونین چشم کی طرف روانہ ہوئے اگر شہنشاہ اشراق نہ جاتے
تو خواجہ وہان پہونچ جاتے اور ایک سبب اسکے نکلنے کا اور ہوا کہ بدیع الملک جسکو سب اس طلسم کا فتاح

بتاتے ہین وہ دریا سے برف کے قریب پہونچ کے غائب ہوگیا نہین معلوم اسکو کون لیگیا حمزہ ثانی کو افسوس ہوا اسکے واسطے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے روز کچھ پتہ معلوم ہوا سب لوگ اسکی تلاش مین چلے کچھ دور آگے بڑھے تھے کہ شہنشاہ نے جاکر خواجہ کو اٹھالیا آپ تک پہونچایا آئینہ اندام نے کہا خواجہ تمنے اپنی حقیقت سُنی اب یہ بھی ہین انہین سے دریافت کرادون کہ جو باتین تم اسوقت کررہے ہو یہ سچ ہین یا جھوٹ ہین خواجہ نے عرض کی یا خداوند یہ سب آپ کے مطیع ہین جو آپ ارادہ کرینگے وہ انکے زبان سے نکلے گا مین پہلے بھی عرض کرچکا کہ میرے بارے مین آپکو اختیار ہی چاہے مجھے جہنم مین پھکوا دیجیے یا اپنی برق غضب سے جلا دیجیے مین آپکا بندہ ہون آئینہ اندام پھر انہین ساحرون کی طرف متوجہ ہوا کہا خواجہ جو کچھ کہ رہے ہین یہ سچ ہی انھون نے کہا خواجہ کی کوئی بات سچ نہین ہی آئینہ اندام نے کہا اب خواجہ کو قیدخانہ رنگ مین لیجاکر قید کرو کہ اسکا کوئی مکر وہان نہ چل سکے اُن ساحرون نے خواجہ کو اٹھایا خواجہ بہت کچھ کہتے رہے کہ مین مسلمان نہین ہون آئینہ پرست ہون مگر کسی نے قبول نہ کیا ساحر کمر مین پنجہ ڈالکر بلند ہوئے تھوڑی دیر کے بعد خواجہ کو ایک مکان تنگ وتاریک مین لاکر بند کردیا کہا خواجہ اب کیا کرسکوگے کوئی مکر تمھارا یہان نہ چلے گا جب تک تمھاری زندگی ہی اس قید خانے سے رہا نہوگے یہ کہکر خواجہ کو وہین چھوڑا ساحر غائب ہوگئے عمرو نے جو اپنے کو تنہا پایا بہت کچھ تدبیرین کرنا شروع کین پہلے تو بہت دیر تک پکار پکار کے آئینہ اندام جادو کا نام لیا سجدے واسطے دیا کیے اپنے دلمین یہ سمجھے تھے کہ شاید اسکے ذریعہ سے یہان سے رہائی ہو جائیگی جب خواجہ پکارتے پکارتے تھک گئے اور جواب نہ پایا تو مجبور ہوئے سمجھے یہان کوئی ساحر نہین رہتا ہی یہ جگہ بڑے مجرمون کے واسطے بنائی گئی ہی یہ سوچ کے ایک جگہ بیٹھ گئے جب بیٹھے بیٹھے عرصہ ہوا تو پھر تنہائی وتاریکی کے سبب سے دل گھبرایا اور یہ بھی خیال آیا کہ بھلا کوئی زندان خانہ ایسا بھی ہی جہان کوئی نگہبان نہو ضرور یہان دو چار نگہبان ہونگے مگر تاکید انپر یہ ہی کہ اگر کوئی قیدی فریاد کرے تو اسکو جواب نہ دو یا خاص میرے ہی واسطے آئینہ اندام نے یہ بندوبست کردیا ہی یہان نگہبانون کو حکم دیا ہی کہ وہ میری کسی بات کی سماعت نکرین خواجہ کو جو یہ خیال آیا زنبیل سے نکالی کچھ صراحیان شراب کی کچھ اور سامان گزک بھی زنبیل سے نکال کے سامنے رکھا مسند بہ تکلف بچھا کے خواجہ بیٹھے نی کو منھ سے لگایا بصد سوز وگداز یہ غزل بجانا شروع کی غزل

لب تک آسکے جو ہوئی دسترس جام شراب
عکس خال اپنا جو سمجھا مگس جام شراب
دست بدمست سے کی ٹوٹ کے [illegible]
بے شکست ایک صدا ہی جرس جام شراب
رات میخانہ مین ساقی جو نشے مین بہکا
تازہ مضمون ہی جو باندھون قفس جام شراب
ساقی اس دور مین کب آنکھ چرا لیتا ہی
ساقیا شربت فریاد رس جام شراب
ابلق چشم سیہ مست کو [illegible]

بن گیا خال لب اسکا مگس جام شراب
بازگشت اپنی ہی یون جانب قسام ازل
نہوا کوئی بھی فریاد رس جام شراب
محتسب شعلہ آواز سے جھپ جاؤنگا
خس شیشہ کو لگا کہنے خس جام شراب
دل شکستہ ہون وہ مین ٹوٹ کے ہون [illegible]
رات بھر گشت کرے ہی عسس جام شراب
بیخبر قافلہ عیش گذر جاتا ہی
ورنہ ابتک نہ سنا تھا جرس جام شراب

اچھا مستی مین وہ صاحب ہوس جام شراب
جیسے ساقی کی طرف بازپس جام شراب
جوش مستی ہی عجب قافلہ جسمین کہ نہین
اگرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جام شراب
مرغ دل نرگس مستون کی ہی مژگان مین اسیر
نام لکھ دے جو کوئی میر الیس جام شراب
نوش دارو سے بھی بہتر ہی دم رنج خمار
بہتر بان ہی جو وہان جرس جام شراب
سبھی میخانہ کی عظمت تو نہ بیٹھے ہرگز

سر جمشید پہ اُڑ کر بگس جام شراب
بادۂ صاف مین آیا ہی کہان سے تنکا
دیئے نقل کہین چند لبس جب جام شراب

نحل مینا سے خدا جانے لگا عاشی گسکو
عکس مژگان ترا میکش ہی جام شراب
ذوق جلدی ہی تو گل رنگ سے بھر ساغر گل

پہلے پہونچے نہ مرے پیشتر بس جام شراب
مجھکو اُس بوسۂ دندان سے ہین [illegible] لب
لب نازک کو ہی اُسکے ہوس جام شراب

اُس زندان خانے کے دو نگہبان تھے ایک کا نام قیماق زنگی دوسرے کا نام بلداق زنگی تھا اُنکے کان مین جو ئی کی صدا لگی دونون بجود ہو گئے بلداق نے قیماق سے کہا آج زندان خانے مین وہ صدا سے دلکش آتی ہی جو آج تک کانون سے نہین سُنی قیماق زنگی نے جواب دیا کہ مین یہی بات تم سے کہنے والا تھا کہ آج تک علم موسیقی کی تحصیل مین لاکھون روپیہ برباد کیا مگر ایسی تہ کیبین آج تک سُنے مین نہین آئین بلداق نے کہا مین تو جاکر دیکھتا ہون کہ یہ کیا ساحر ہی قیماق نے کہا بھائی صاحب خوب آگاہ ہین کہ یہان وہ لوگ قید کیے جاتے ہین جو تا عمر رہائی نہین پاتے ہین خداوند کا حکم ہی کہ یہان کے قیدیون تک روشنی نہ پہونچے بلداق نے اُسکا کہنا نہ مانا اُٹھکر اُس حجرے کے دروازے پر آیا جہان سے نَے کی آواز آرہی تھی دروازہ کھولا دیکھا ایک شخص دبلا پتلا مسند زرتار پر بیٹھا نَے بجا رہا ہی جیسے ہی اسکی نگاہ بلداق پر پڑی غصے سے کہا او مردود اسقدر مین نے تجھکو آوازین دین مگر تو نے نہ سُنا آخر خداوند نے مجھے یہین سب سامان عنایت فرمایا اور میری تقصیر بھی عفو کر دی بلداق یہ سامان دیکھکر حیران ہو گیا دلمین خیال کیا بھلا قیدی کے پاس ایسے سامان کہان اور یہ لباس قیدی کو کیونکر ممکن ہوا جو یہ کہتا ہی بہت صحیح ہی خداوند نے اسکی خطا معاف کر دی اور یہ سامان اسکے واسطے یہان بھیجا یہ سوچ کر بلداق اُسکے آگے بڑھا ہاتھ باندھ کے خواجہ سے عرض کی کہ مین امید وار ہون کہ خطا میری معاف فرمائیے مین نے مطلق آپ کا فرمانا نہین سُنا خواجہ نے جواب دیا کہ جب تک مین تمھاری شکایت خداوند سے نہ کرونگا مجھے چین نہ آئیگا بلداق نے عرض کی خواجہ مین نے آپ کی بزرگی اکثر سُنی ہی یہ جانتا تھا کہ آپ یہان تشریف لائین مین تعجب کرتا ہون کہ آپ یہان کیونکر آئے خواجہ نے جواب دیا ایک گفتگو خداوند سے آگئی تھی اسوجہ سے ایسا ہو گیا مین نے تھوڑی دیر خداوند کا نام لیا انھون نے میری خطا معاف کی مین شراب کا بہت عادی تھا خداوند نے میرے واسطے یہین بھیج دی مسند بھی فرشتے دے گئے اب مین یہان سے جاتا ہون خداوند سے جاکر تمھاری شکایت کرونگا وہ تمھین جہنم مین ڈالدینگے بلداق ہاتھ باندھنے لگا عرض کی خواجہ صاحب برایے خداوند میری خطا معاف کر دیجئے خواجہ نے کہا ایک شرط سے تمھاری خطا معاف کی جائیگی کہ تم اپنا دل خداوند کی طرف سے صاف کرو اور بغض حسد کو اپنے دل سے دور کرو بلداق نے عرض کی میرا دل خداوند کی طرف سے بالکل صاف ہی اور غرور بھی میرے دلمین بالکل نہین ہی آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میرا دل صاف نہین ہی اور غرور ہی خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے خداوند نے یہ قدرت بھی مرحمت فرمائی ہی کہ مین دوسرے کے دل کی کیفیت معلوم کر لیتا ہون بلداق نے پھر عرض کی خواجہ میرا دل تو بالکل صاف ہی خواجہ نے کہا جب تک تم میری جھوٹی شراب نہ پیوگے دل تمھارا صاف نہوگا بلداق نے عرض کی خواجہ صاحب مجھے آپ کی جھوٹی شراب پینے مین کیا عذر ہی خواجہ نے جام اُٹھاکر بلداق کو دیا بلداق اُس جام کو پی گیا پیتے ہی بیہوش ہوا خواجہ نے اُسکی زبان مین سوزن دیکر داخل زنبیل کیا اسکی صورت بنکر اُس حجرے سے باہر نکلے دیکھا ایک ساحر سامنے سے آتا ہی اُسنے جواسپے بھائی کو آتے دیکھا کہا کیون بھائی صاحب آپ نے ملاحظہ فرمایا اس حجرے مین کون تھا اور یہ آواز کہان سے آتی تھی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ ایک قیدی گا رہا ہی مین نے اُسکو جاکر دیکھا واقعی بڑا ذی مرتبہ شخص ہی خداوند نے اُسکو ذراسی بات پر یہان بھیج دیا ہی یقین ہی کہ جب اسکی توبہ

قبول ہو جائے گی یہان سے رہا کر دیا جائیگا قیماق نے کہا کیون بھائی صاحب اپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ شخص
بڑا ذی مرتبہ ہی بلداق نقلی نے جواب دیا کہ اسکو نہ دریافت کرو مین اگر خلاصہ بیان کرونگا تو تم میری بات کو خلاف
جانوگے قیماق نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہی جو آپ کے کلام کو خلاف تصور کرون بلداق نے کہا جب مین
حجرہ کے پاس گیا تو مین نے دروازہ کھولا میرے کان مین آواز آئی کہ اے بلداق ادب سے جھک کر سلام کر
کہ یہ شخص بزرگان دین سے ہی اسکو مثل اور قیدیون کے نہ تصور کرنا مین نے جھک کے سلام کیا اس شخص نے جواب
سلام نہ دیا اور مجھپر بقہر و غضب نگاہ کی مین نے آزردگی کا سبب پوچھا اسنے بیان کیا کہ مین نے کئی بار تجھکو آواز
دی مگر تو نے جواب نہ دیا مین شراب کا بہت عادی ہون اسی واسطے تجھکو پکارتا تھا جب تو نہ ایا تو مجھے خداوند
نے شراب بھیج دی مین نے جو خیال کیا اسکے آگے زمرد کی صراحیان ہیرے کے جام اور اسباب بیش قیمت
رکھا ہی ایک مسند زرتار بچھی ہی اسپر وہ مرد نیک سیرت جلوہ فرما ہی یہ سامان دیکھکر مجھے بہت تعجب ہوا
مین نے اپنی خطا معاف کرانا چاہی پہلے تو اسنے مجھے چشم غائی کی بعد مین کہا کہ تیرا دل صاف نہین ہی جب تک خداوند
کی طرف سے دل صاف نہ کریگا تب تک تیری خطا معاف نہ کیجائیگی مین نے بہت کچھ منت و سماجت
کی آخر کار اسکو رحم آیا اپنی جھوٹی شراب مجھکو پلائی شراب کے پیتے ہی میرے سامنے سے پردے
اٹھ گئے خداوند آئینہ اندام کی صورت نظر آنے لگی اور جو جو کیفیت مجھکو دکھائی دی اسکو کیونکر بیان کرون
کہ وہ کیا کیفیت تھی آج تک مین نے نہین دیکھی ایک باغ نہایت پر بہار نظر آیا اسمین جسقدر درخت تھے
سب ایسے تھے کہ جو مین نے آج تک نہین دیکھے تھوڑی دیر مین باغ میری نظر سے غائب ہوا ایک مکان
عالیشان نظر آیا اسمین بھی باغ تھا مگر حسینان زہرہ جمال اسمین باتین کر رہی تھین مین نے اُنسے ہمکلام ہونیکی
جو خواہش کی سب میری طرف مخاطب ہوگئین کسی نے میرے گلے مین ہاتھ ڈال دیئے کسی نے مجھے گلہائے
باغ توڑ کر دیئے غرض ہر ایک نے میری ایسی خاطر کی کہ مین از خود فراموش ہوگیا اسکے بعد وہ سمان میری
نگاہ سے غائب ہوا اور کیفیتین نظر آئین پھر خداوند تشریف لائے انھون نے مجھسے فرمایا اے بلداق
جادو تجھے موسیقی کا زیادہ شوق ہی ہم تجھے اسمین کمال عطا کرتے ہین یہ کہکر میرے گلے پر ہاتھ پھیرا مجھے اسین
کمال حاصل ہوگیا مگر ابھی تک امتحان نہین کیا ہی اب ارادہ ہی کہ ایک جگہ گانے پر بیٹھکے آزماؤن قیماق نے کہا
بھائی صاحب اگر سردار صاحب کے پاس تشریف لے چلیے اور انکو اس کیفیت سے اطلاع دیجئے تو وہ آپ
کی توقیر سوا کرین بلداق نے جواب دیا کہ مجھے اسکی ضرورت نہین ہی کہ میری توقیر کوئی سوا کرے اور مجھے
اچھا جانے کیونکہ جب خداوند میری خاطر کرتے ہین تو پھر مجھے بندون کی خوشامد کرنا کیا ضرور ہی ایسا نہو
یہ بات خداوند کے خلاف ہو قیماق نے کہا بھائی صاحب اسمین تو کوئی بات ایسی نہین ہی کہ خداوند
کے خلاف ہو اور وہ آپ سے آزردہ ہون بلداق نے کہا صاحب مین اس کیفیت کے بیان کرنے
کو ہرگز نہ جاونگا ہان یہ ہوسکتا ہی کہ تم جاکر کہو اور وہ تمھارے کہنے سے مجھکو طلب کرین یا خود لینے
کو آئین تو مین اُنکی محفل مین جاؤن اپنا کمال بھی اُنکو دکھاؤن اور خداوند کی تعریف و توصیف بھی بیان کرون
مجھسے جو جو باتین فرشتون نے راز کی بیان کی ہین مین سب صاف صاف کہونگا قیماق یہ سُنکر وہان سے سردار
کے پاس چلا سردار وہانکا شنجرف جادو تھا کئی ہزار ساحر اُسکے پاس ملازم تھے زندان خانے کا انتظام کرتا تھا
قیماق اسکے پاس آیا سب کیفیت بیان کی شنجرف نے کہا اے قیماق مین خود تمھارے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر قیماق کے

ہمراہ آیا بلداق کے سامنے آکر سلام کیا اپنے ہمراہ بارہ دری مین لے گیا بلداق نقلی نے دیکھا کہ بارہ دری بہت آراستہ ہی اسباب زینت بہت بیش قیمت وہان موجود ہی بلداق نقلی چارون طرف دیکھنے لگا شنجرف جادو نے کہا اے بلداق جادو تم کیا دیکھتے ہو بلداق نقلی نے جواب دیا جو کچھ مجھکو نظر آتا ہی تم لوگ نہین دیکھ سکتے شنجرف نے کہا اگر اسکے اظہار مین کوئی نقصان تمھارا نہو تو بیان کر بلداق نقلی نے کہا اسوقت خداوندہ نظر آتے ہین مجھسے فرماتے ہین کہ اے بلداق علم موسیقی مین تیرا کوئی ہمسر نہین ہی اور فن ساقی گری بھی تجھسے بہتر کوئی نہین جانتا ہی بلکہ فرمایش کرتے ہین کہ اگر جی چاہے تو کوئی غزل شروع کر اور شراب بھی محفل مین طلب کر کہ خداوندہ شریک صحبت ہونگے شنجرف جادو نے کہا اے بلداق جادو کیا خداوندہ یہ فرماتے ہین کہ مین شریک صحبت ہونگا بلداق نقلی نے کہا یہی تو کہتے ہین شنجرف نے کہا تم گانا شروع کرو مین ابھی ساقی بچون کو بلاتا ہون شراب محفل مین حاضر ہوتی ہی تمھین آج سب کو تقسیم کرنا دیکھین تمھین کیسا کمال مرحمت ہوا بلداق نقلی نے جو یہ بات سنی خوش ہوے گنگنا کر بجوش الحانی یہ غزل شروع کی

غزل

اس بلندی پہ دیا عشق نے پہونچا ہمکو
اور جون خیمۂ لیلی ہی سویدا ہمکو
رکھ مکدر بس اب اے چرخ نہ اتنا ہمکو
چاہیے جاے عصا گردن مینا ہمکو
دل شکستہ مگر اس یار نے سمجھا ہمکو
تجھ پہ بن دیکھے ہی غش جسنے کہ دیکھا ہمکو
ہی وہی جنبش لبہاے جراحت پس قتل
دلکا رہنا نظر آتا نہین اصلا ہمکو
خال سرمہ کا تمھین چاہیے زیبایش کو
ایک مدت سے ہی ٹیکے کا ڈرتھا ہمکو
کون غلطیدہ تھا خاک سر کو پر تیری
وہ محبت سے دیا سلسلۂ پا ہمکو
دیکھا آخر کو نہ پھوڑے کی طرح پھوٹ بہے
یہ ہدف کسنے کیا تیر جفا کا ہمکو
ہم وہ ہین رند کہ اس عالم پیری مین بھی ہی
ہر سوم مین ترے آنے کا جو دھڑکا ہمکو
بستگی دل کو ہی کیون اس گرہ زلف کے ساتھ
بھاگتے ہو دور ہی سے دیکھ کے صحرا ہمکو
جابجا نام تو جون نقش قدم چھوڑ گیا
دروداب تمکو ہمارا ہو تمھارا ہمکو
از کفر و طاعت سے بھی اپنی پیدا
وانہ خرمن ہی ہمین قطرہ ہی دریا ہمکو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہمکو
اسنے خط جو قلم سرمہ سے لکھا ہمکو
ہمنے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمکو
ذبح کیون کرتے ہی فتراک سے باندھا ہمکو
خط بھی جو خط شکستہ سے ہی لکھا ہمکو
کردیا گریہ نے آخر سحاب ایسا ہمکو
کس لب تیغ کے بوسے کا ہی لپکا ہمکو
ہم وہ ہین گرم رو راہ وفا جون یہ خوشا
اختر سوختہ ہی اپنا ہی زیبا ہمکو
خط توام سے لکھو گور پہ تاریخ وفات
خواب شب بستر مخمل پہ نہ آیا ہمکو
اک حلاوت ہی عداوت مین بھی اس ظالم کی
ہم پھر سب بیٹھے تھے کیون آپ نے چھیڑا ہمکو
ہمسفر ہو نہ سکا کوئی بھی اپنا لیکن
الس میخانہ سے جون پنبۂ مینا ہمکو
تو ہنسی یہ نہ کہ ڈرتے ہین ہم بھی تمسے
کیا سبب کچھ نہین کھلتا یہ معما ہمکو
کس سے تدبیر درستی ہو ہماری جو بلٹ
خاک گم ہوکے گیا ڈھونڈھنے عنقا ہمکو
چھینا کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہی دوست
نقش سجدے سے کہا پیشانی پہ ٹیکا ہمکو
آنکھ ہی جز مین نظر کل کا تماشا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ دل اپنا ہی صحرا ہمکو
لکھا ایماے خموشی ہی سویدا ہمکو
شوق مستی مین ہی گلگشت چمن کا ہمکو
چھوڑ ہونے دے تڑپ کر ابھی ٹھنڈا ہمکو
باعث رشک ہوا عشق ہمارا ہمکو
لیے اشک بہا جون کف دریا ہمکو
یہ تو یون مضطرب رہے سینے مین لاکھون ذلّٰ
سایہ تک بھاگ گیا چھوڑکے تنہا ہمکو
ٹپکا مژگان سے لہو ہوکے مگر آخرکار
کہ رہے وصل کی تا مرگ تمنا ہمکو
جنکی آواز سے ہون رونگٹے سوہان کھڑے
کہ اگر زہر بھی دیتا ہی تو میٹھا ہمکو
ٹپکی ہی جاے عرق ہر بن مو سے پیکان
جادو پونہچانے گیا تا لب دریا ہمکو
سنگدل تین دن اب گورمین بھی چار رہے
مار ہی ڈالیگا بس رشک ہمارا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ گرد رم آہو کی طرح
کہ سلسلون سے بنایا ہی سراپا ہمکو
اور ہمدرد کہان ہو ہنوا اے حضرت دل
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
نخل خرما کی طرح باغ محبت مین ملا

کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلنے پاوے
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھونکا ہمکو
ہم گئے جسکی طرف جون کل بازی اُسسے
خاک کی اغیر کو اور بھول کے بھیجا ہمکو
پھر نے ہی آنکھ کے پھیرینگے گلے پر خنجر
آگیا مارے خجالت کے پسینا ہمکو

ایکدم تاب وہ آئے تھے بغل مین اسپر
ہو بشرطیکہ ترے آئینکا بھروسا ہمکو
ہو بینگے لاغری و ضعف کہان تاب شوق
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو
ہر قدم پانوٴن پہ سر رکھتے ہین خار سر دشت
ہو چکا آپ کا معلوم ہے ایما ہمکو

غم دوری سے کیا تنگ ہے کیا کیا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر
تیری جانب پر پرواز ہین اعضا ہمکو
رشک تھا اپنے نوشتے مین کہ اس نو خط
ای جنون تونے تو کانٹون مین گھسیٹا ہمکو
گرمی صحبت سے ہوا سوز دروں جو افشا

بلداق نقلی نے اس خوش الحانی سے اس غزل کو ادا کیا کہ شنجرف جادو اور جسقدر لوگ اسوقت محفل مین تھے سب کو سکتا ہوگیا دیر تک سب بحالت وجد طاری رہی جب عرصہ ہوا تو شنجرف جادو نے ہوشیار ہوکر کہا ای بلداق جادو واقعی تمھین خداوند آئینہ اندام نے گانے مین کمال عطا فرمایا ہے اب سوا تمھارے دوسرا اس فن مین کامل نہین ہے یہ تمھارا ہی حصہ ہوچکا مگر اب یہ شوق ہے کہ تمھاری ساقی گری بھی دیکھین بلداق نقلی نے کہا اب اُسکو پھر کسی روز پر اُٹھا رکھو آج ایک کمال تمنے دیکھ لیا میری بھی خاطر جمع ہوگئی اور اب یہ بھی یقین ہوگیا کہ فن ساقی گری مین بھی تجکو ضرور کمال حاصل ہوگیا ہوگا شنجرف نے کہا اگر مجھپر اسقدر عنایت فرمایئے کہ کمال ساقی گری بھی دکھا دیجئے تو میری حسرت نکل جائے بلداق نے جواب دیا کہ اگر تمھاری یہی خوشی ہے تو مجھے کیا انکار ہے یہ کہکر شراب کی صراحی اُٹھالی جام مین شراب اونڈیلی سر پر شراب کے جام کو رکھا گت ناچنا شروع کی شنجرف نے جو کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا بلداق نقلی وہ جام سر پر لئے ہوئے شنجرف کے قریب آیا جھک کر سر سے جام دیا کہا ای شنجرف اسی طرح مجھسے شاید نے شراب پلائی تھی اگر کبھی اور کسی نے تجھے اس طرح شراب پلائی ہو تو مجھسے بیان کردے شنجرف جادو نے جواب دیا کہ ای بلداق آج تک اسطرح کی ساقی گری سنی بھی نہ تھی مین تعجب مین تھا کہ فن ساقی گری مین تمھین کیا کمال حاصل ہوا ہے بلداق نقلی نے کہا ابھی اس شراب کی کیفیت تمھین نہین معلوم ہوئی جب جام پی جاوگے تو حالت معلوم ہوگی تمام خدائی تمھارے زیر نگاہ ہوگی جنت کو دیکھو لالچ آئیگا آتش دوزخ کا مزہ چکھوگے شنجرف جادو نے جلدی سے جام بے اندیشہ انجام پی لیا پھر تو بلداق نقلی نے تمام اہل محفل کو شراب پلائی سب کی آنکھون مین سرسون پھولی ایک نے دوسرے کی طرف مخاطب ہوکر کہا دیکھو خداوند آئے ہین مجھسے فرماتے ہین کہ ہم تجھے اپنے ہمراہ جنت مین لئے چلتے ہین دوسرے نے کہا تو کچھ دیوانہ ہوا ہے خداوند مجھسے کہ رہے ہین کہ ہمارے ہمراہ دوزخ کے پاس چل اُسنے کہا کچھ خبط ہوگیا ہے خداوند مجھسے کہ رہے ہین کہ مین تجھے جہنم مین پھینک دونگا یہ سنکر اُسنے اُٹھنے کا ارادہ کیا بیہوشی سے طمانچہ مارا گرکر بیہوش ہوا بلداق نے جو یہ کیفیت دیکھی کہا ارے میرے دربار کو تم سب نے کیا سمجھا ہے جو ایسی فحش باتین کررہے ہو سب نے جواب دیا تیرے دربار کی حقیقت کیا ہے شنجرف کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا اپنی جگہ سے اُٹھا لڑکھڑا کر گرا بیہوش ہوگیا پھر تو جو اُٹھا زمین پر گرکر بیہوش ہوا جب سب بیہوش ہوچلے تو بلداق نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمر ثانی بن خواجہ عمر بن امیہ ضمیری عیار صاحبقران ثانی نعرہ کرکے خنجر نکالا پہلے شنجرف کا شکم چاک کیا پھر سب کا قصہ پاک کیا مال و اسباب لوٹ لیا لاشون کے کپڑے تک اُتار لئے سب کو برہنہ چھوڑ کے خواجہ وہان سے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال بدیع الملک نامدار کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو زمین برف مین روبروے صاحبقران غرق ہوئے تو فرط کلفت سے شاہزادے کو ہوش نہ رہا جب آنکھ کھلی اپنے کو میدان وسیع مین پایا تخت گم پایا حیران ہوکر چارون طرف دیکھنے لگے لشکر بھی نظر نہ آیا شاہزادے نے خیال کیا کہ یہ نیرنگ طلسم معلوم ہوتا ہے لشکر چھوٹ گیا عجائب و غرائب طلسم مین مبتلا ہوکر اس جگہ پہونچے یہ سوچ کے بدیع الملک نے خدا کو یاد کیا ایک آن

روانہ ہوئے قریب دو کوس کے راہ طے کی ہوگی کہ شاہزادے کو ایک برج پتھر کا دکھائی دیا بدیع الملک اُس
برج کی طرف چلے قریب پہونچے تو دیکھا اُس برج کے اندر ایک ساحر ضعیف بیٹھا ہے آگے اُس کے اسباب
سحر رکھا ہے ایک مجمر آہنی مین کچھ لوبان و گوگل وغیرہ سُلگ رہا ہے بدیع الملک اُس برج کے قریب آئے
ساحر نے گردن اُٹھا کے بدیع الملک کی طرف دیکھا دیر تک دیکھا کیا بدیع الملک بھی برج کے قریب
کھڑے رہے جب ساحر نے خیال کیا کہ اب یہ جوان کلام نکریگا تو مجبور ہو کے کہا اے جوان تو کون ہے اور اس
صحرا مین کیا کرنے آیا ہے یہان کوئی نہین آسکتا ہے بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین بندۂ خدا ہون زمین برف
سے گذرنا چاہتا تھا غرق ہوگیا جب مجھے ہوش آیا اپنے کو ایک میدان مین پایا اسطرف چلا آیا دیکھون اب تقدیر
کہان لیجاتی ہے ساحر نے پوچھا اے جوان تو زمین برف پر کیون آیا تھا بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین مرحلہ
خوش چشم کی طرف جاتا تھا ساحر نے کہا وہان جا کر کیا کرتا بدیع الملک نے فرمایا تجھے اس تحقیق کی کیا
ضرورت ہے ساحر نے کہا مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اس طلسم مین تیرا آنا کیونکر ہوا بدیع الملک نے
فرمایا اس طلسم مین ہم خاص اس سبب سے آئے ہین کہ ہمارے مجرم زمرد ثنائی اور نجتگان اور تورج
اور فیروز ستارہ پیشانی یہان پوشیدہ تھے پہلے ہمنے اشراقؔ سے اُن لوگون کو طلب کیا جب اشراق
نے دینے سے انکار کیا تو ہم مجبور ہو کے اس طلسم مین آئے ایک مجرم کو پایا اُس کو قتل کیا اب تورج و
زمرد و نجتگان باقی ہین اگر خدا اپنا فضل کریگا تو ان کو بھی واصل جہنم کر کے خانۂ کعبہ جائینگے ساحر نے کہا
اب کیفیت معلوم ہوئی کہ تو بارادۂ فتاحی طلسم یہان آیا ہے اے جوان مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہے اس وجہ سے
چند نصیحتین تجھکو کرتا ہون اگر میرا کہنا قبول کریگا راحت پائیگا اور اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو مارا جائیگا
اول تو یہ طلسم نہین جسکو تو فتح کر سکے یہ جاے سکونت خداوند آئینہ اندام ہے جب وہ آسمان سے زمین پر
آتے ہین تو یہین قیام فرماتے ہین اس مین سب کارخانے قدرت کے ہین کوئی چیز سحر سے نہین بنی ہوئی ہے
علاوہ اس کے یہان کے اشجار و اثمار و کوہ و دریا و زمین و صحرا سب خداوند کے تابع فرمان ہین اگر اس وقت
وہ زمین کو حکم دیدین تو طبقہ اُلٹ جائے تیرا پتہ بھی نہ معلوم ہو اگر دریا کو حکم دین تو تجھے مع تیرے لشکر کے
غرق کرے اگر پہاڑون کو حکم دین تو تجھپر پھٹ پڑین اسی طرح ہر چیز تجھکو ہلاک کر سکتی ہے اور اپنی جرأت و
ہمت و سحر پر نازان نہ ہو کہ یہان کوئی چیز تجھے کام نہین دے سکتی ہے بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا اے
ساحر مین ساحر اور سحر دونون کو بُرا جانتا ہون میرے مذہب مین سحر حرام ہے مین فضل خدا سے امید رکھتا ہون
اور آئینہ اندام ایک مرد مکار ہے یہ سب کارخانہ سحر کا ہے اگر خدا نے چاہا تو اُس سب کو برباد کرونگا زمرد و
نجتگان و تورج کو یا قتل کرونگا یا مسلمان کرونگا اُس کے بعد خانہ کعبہ جاؤنگا صاحبقران دوران کے حضور
مین باریاب ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہونگا ساحر نے جو بدیع الملک کی یہ تقریر سنی جواب دیا
کہ اے جوان یہ تیرا خیال خام ہے ہرگز ایسا ارادہ نکرنا ابھی تک تجھپر خداوند آئینہ اندام کا عتاب نہین نازل ہوا
ہے صرف تجھکو یہ تکلیف اس واسطے دی گئی ہے کہ تو اپنے ارادے سے باز رہے ورنہ اس صحرا مین تیرا کیا کام تھا
اب اگر تو اپنے لشکر سے ملنا چاہتا ہے تو میرے ہمراہ چل مین تجھے قنداب جادو کے پاس لیچلون وہ یہان کے
خداوند کا وزیر معتمد مشہور ہے اور ایک وقت خداوند کے پاس جاتا ہے جو کیفیت یہان گذرتی ہے سب خداوند
سے بیان کرتا ہے اگر تو میرے ہمراہ قنداب جادو کے پاس چلیگا تو مین تیری تقصیر معاف کرا دونگا جو وقت

قندراب جادو خداوند کے پاس جائے گا تجھے اپنے ہمراہ لیتا جائے گا خداوند کو جاکر سجدہ کرنا وہ تیرا قصور
معاف کردینگے لشکر بھی ملجائیگا اپنے مکان کی طرف واپس جانا پھر کبھی ایسا خیال دلمین نہ لانا اور سوائے
میرے قندراب جادو کسی کی سفارش قبول نہین کریگا اول تو کون ایسا ہی جو اُس تک تجھے لیجا سکے
وہ خود یہان خداوند خورد مشہور ہی جو جو حال گذرتا ہی سب اُس کو معلوم ہو جاتا ہی ہر ایک کے دل کی کیفیت
صورت دیکھکر بیان کردیتا ہی اگر تجھے یقین نہ ہو تو میرے ہمراہ چل مین تیرے باب مین کچھ نہ کہونگا وہ خود
تیرے دل کی کیفیت بیان کردیگا بدیع الملک نے جواب دیا اب جو کچھ تجھکو کہنا تھا وہ کہہ چکا مگر میری بات
کو قبول کر کہ تیری جان بچے ساحر نے کہا اے جوان تیری کیا بات ہی جسکے نہ قبول کرنے سے میری جان جائیگی
بدیع الملک نے فرمایا اگر اسلام قبول کرا اور آئینہ اندام جادو پر لعنت کر تو ممکن ہی کہ تیری جان بچے ورنہ ابھی
تجھے قتل کر ڈالونگا ساحر یہ بات سنکر ہنسا کہا اے جوان مجھے کوئی ہلاک نہین کرسکتا اول تو میرا چھوٹا بھائی جسکا
نام قندراب جادو ہی یہان کا خداوند خورد مشہور ہی اُس کے سبب سے خداوند نے میری زندگی ہمیشہ
کی کردی اسی سبب سے مین اس صحرا مین آکر بیٹھا ہون اور لوگ مجھکو عالم مذہب آئینہ پرستی کہتے ہین
بزرگان دین سے ہمین لوگ ہین بعض ہمارے ساتھی زمین کے نیچے موجود ہین مگر خداوند کی عبادت
شب و روز کیا کرتے ہین جسوقت ہم کسی کو دیکھنا چاہتے ہین خداوند سے درخواست کرتے ہین خداوند
اُنکی صورتین ہمین دکھا دیتے ہین اگر ہمکلام ہونی ہو تو اُنسے کلام بھی کرلیتے ہین ایک سبب تو میرے
نہ مرنے کا یہ بھی ہی دوسرا باعث یہ ہی کہ تو غیر ساحر ہی ایک اشارہ کردون تو ابھی جلکر خاک ہو جائے تیری
یہ مجال نہین ہی جو مجھکو قتل کرسکے بدیع الملک نے فرمایا او گمراہ کیا بیہودہ بکتا ہی سوائے ذات خدا کے کسی کو بقا
نہین اگر تو ساحر ہی تو کیا کرسکتا ہی جتنے بہت سے ساحرون کو ملائن اور ہزارون کو واصل جہنم کیا ہی تیری یہ طاقت
نہین ہی جو بے اسلام قبول کیے ہوئے ہمارے ہاتھ سے امان پائے زندہ بچ جاسکے اب زیادہ تقریر کو دخل
نہ دے آئینہ اندام پر لعنت کر مذہب اسلام اختیار کر ساحر نے جب دوبارہ ایسے کلمات سخت سنے اسکو صبر
نہ رہا بدیع الملک کی طرف اشارہ کیا آگ برسنے لگی مگر بدیع الملک نوجوان کو گزند نہ پہونچا ساحر دیکھکر حیران ہوا
کہا اے جوان تو بیشک ساحر ہی مجھسے پوشیدہ کرتا ہی دیکھ اب مین سحر کرتا ہون بدیع الملک نے فرمایا شوق سے سحر
کر ہم پر تیرا سحر اثر نہ کریگا ساحر نے اپنی جھولی سے ایک کاغذ نکالا بدیع الملک کی طرف پھینکا وہ کاغذ ایک
ابر بنکر بدیع الملک کے سر تک آیا جلکر زمین پر گر پڑا ساحر نے جو یہ حال دیکھا کہا اے جوان تو اپنے سحر پر نازان
ہی اسی سبب سے اس طلسم کو فتح کرنے آیا ہی بدیع الملک نے جواب دیا کہ مین سحر کو حرام جانتا ہون ساحر
نے کہا مین تیری بات کا یقین نہین کرتا مگر ایک سحر اور کرنا چاہتا ہون اگر تو میرے اس سحر سے بچ جائے گا
تو اور سامان کرونگا بدیع الملک نے فرمایا جب تک تیرے ترکش مین آئے سحر کر مین موجود ہون مگر آخر
مین تجھے اسلام قبول کرنا ہوگا اگر انکار کریگا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا ساحر نے کہا مین ایک سحر اور
کرتا ہون پھر جواب دونگا یہ کہکر اپنی پیشانی پر پتھر مارا تھوڑا خون ہاتھ مین لیکر آسمان کیطرف پھینکا بدیع الملک
نے دیکھا جسقدر قطرے خون کے اس نے پھینکے تھے اُسیقدر ساحر اس کے ہمصورت زمین پر گرے سب
ملکر بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے نے تلوار میان سے کھینچ ایک ساحر جو سب سے آگے تھا اُس کو
قتل کیا جیسے ہی وہ زمین پر گرا بہت سے ساحر پیدا ہوگئے وہ سب بھی بدیع الملک کی طرف چلے شاہزادے

نے دیکھا جو ساحر مرکے گرا ہی اُس کے گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہی اُسی خون سے ساحر نکل نکل
کر آتے ہین شاہزادہ حیران ہوا دلمین خیال کیا کہ اگر تمام عمر اس سے لڑونگا تو بھی یہ مرحلہ سر نہوگا یہ سوچ
کے بدیع الملک نے صبر کیا تلوار روکی ساحر قریب آگئے شاہزادے نے پھر تلوار چمکائی ساحرون نے گردن
جھکائی جسپر تلوار پڑتی مرکے زمین پر گرا گلوے بریدہ سے خون مانند دریا کے جاری ہوا ساحر نکلنے لگے بدیع الملک
تا شام اسی طرح جنگ کرتے رہے جب آفتاب غروب ہوا تو بدیع الملک مین طاقت پیکار باقی نرہی
بیہوش ہوکے زمین پر گرے اُس ساحر نے نعرہ کیا منم سیراب جادو نعرہ کرکے بدیع الملک کے قریب آیا اپنی
جھولی سے قید آہن نکال کے شاہزادے کو مسلسل کیا اس کو یہ خیال تھا کہ یہ جوان سحر بھی خوب جانتا ہی اس
خوف سے زبان مین سوزن بھی دیدیا اور اسی برج مین لاکر ڈال دیا جو اس نے بزور سحر سے بنائے تھے اُنکو رخصت
کیا بدیع الملک کو ہوشیار کرکے کہا ای جوان اب اپنے کو کس حال مین پاتا ہی یہ کہکے اس نے ایک دستک
دی شاہزادے نے دیکھا دو ساحران زنگی قوی تن اس کے سامنے آگئے سیراب جادو نے کہا اس
جوان کو قنداب جادو کے پاس لیجاؤ اور میری طرف سے کہدینا کہ یہ شخص سحر مین طاق ہی اس طلسم مین برائے
فتاحی آیا ہی اس کو خداوند کے پاس بھیجدو اگر دوسرا ساحر اس سے مقابلہ کرتا تو ہرگز فتح نپاتا مین نے بڑی کوشش و
جانفشانی سے اس کو اسیر کیا ہی خبردار اس کی زبان سے سوزن نہ نکالنا ورنہ یہ پھر ہاتھ نہ آئیگا زنگیون
نے کہا غلام یونہین عرض کر دینگے یہ کہکے زنگیون نے بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لیا شاہزادے نے وہان سے
روانہ ہونا اچھا جانا ورنہ ممکن تھا کہ قید توڑ ڈالتے زنگیون کے ہمراہ جب دو کوس طے کیے تو بدیع الملک نوجوان
نے دیکھا ایک پھاٹک نہایت عالیشان آہنی بنا ہی زنگی بدیع الملک کو اُس پھاٹک کے اندر لیکر آئے شاہزادے
نے دیکھا ایک شہر ہی مگر رات تھی خلاصہ کیفیت نہ دیکھ سکے اور اہل شہر نے بھی بدیع الملک کو اچھی طرح نہ دیکھا زنگی
قریب دار الامارۂ شاہی پہونچے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند ثانی سے عرض کرو کہ آپ کے
بھائی صاحب نے طلسم کشا کو اسیر کرکے بھیجا ہی در دولت پر حاضر ہی اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی چوبدار یہ
خبر لیکر روانہ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے زنگیون سے کہا خداوند ثانی فرماتے ہین کہ شب بھر
طلسم کشا کو زندان مین اسیر رکھو صبح کو ہم اپنے سامنے بلا لینگے زنگی بدیع الملک کو زندان خانے مین
لائے شب بھر شاہزادہ زندان خانے مین رہا جب اسیر مغرب یعنی آفتاب عالمتاب زندان خانہ
مشرق سے رسن ضیا و شعاع مین مسلسل فلک چہارم پر آیا تو زنگیون نے بدیع الملک کو زندان سے
نکالا اپنے ہمراہ لیکر چلے اب شاہزادے نے کیفیت شہر اچھی طرح دیکھی اور لوگون نے بھی بدیع الملک
کو دیکھا بعض نے جو جاہ و جلالت پر نگاہ کی برائے سلام ہاتھ اُٹھا دیا بدیع الملک نے اشارے سے
جواب سلام دیا بعض نے کہا یہ شخص بڑا جری معلوم ہوتا ہی کہ اس طلسم کی فتاحی کا ارادہ کیا
بعض کہتے تھے یہ جوان بھی کسی اقلیم کا بادشاہ ہی نہیں معلوم اس طلسم مین کیون آیا ہی صورت سے بدیع الملک
نوجوان قنداب جادو کے مکان پر پہونچے زنگیون نے پھر چوبدارون کو بلایا اطلاع کرائی قنداب
جادو اُس وقت دربار مین بیٹھا تھا بہت سے لوگ وہان موجود تھے چوبدارون نے جاکر کہا جسکو آپکے
بھائی صاحب نے اسیر کرکے یہان بھیجا ہی وہ موجود ہی کیا حکم ہوتا ہی قنداب جادو نے کہا ہمارے سامنے
لاؤ چوبدار باہر آئے زنگیون سے کہا خداوند ثانی اندر طلب فرماتے ہین زنگی بدیع الملک کو قنداب

کے سامنے لائے شاہزادے نے دیکھا ایک ساحر ضعیف ریش سفید تاج سر پر رکھے تخت پر بیٹھا ہی تخت کے نیچے دو شیر ببر بیٹھے ہوئے اُس کی صورت دیکھ رہے ہین گویا منتظر ہین کہ جو کچھ وہ کہے وہ کرین بدیع الملک نے اور سب دربار کو دیکھا مثل اہل اسلام سلام کیا قنداب شاہزادے کی صورت و جرأت دیکھکر دنگ ہوگیا زنگیون سے کہا زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دو زنگیون نے زنجیر ہاتھ سے چھوڑ دی قنداب نے کہا اس جوان کی زبان سے سوزن بھی نکال دو اگر ساحر ہی تو یہان کیا کر سکیگا زنگیون نے کہا آپ کے بھائی صاحب نے منع کیا ہی قنداب نے کہا وہ اس سے خائف ہونگے اس سبب سے منع کیا مگر تم سوزن اس کی زبان سے نکال لو زنگی بڑھے کہ سوزن شاہزادے کی زبان سے نکالین بدیع الملک نے جھٹکا دیا کہ ہتھکڑی ٹوٹ گئی اپنے ہاتھ سے سوزن نکال کے پھینک دیا قنداب نے جو قوت بدیع الملک کی دیکھی اس کو اور زیادہ حیرت ہوئی کہا ای جوان تو نے اتنی بڑی گستاخی میرے سامنے کی نہین جانتا کہ مین کون ہون شہزادہ بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب مین خوب جانتا ہون کہ تو ایک مرد مکار ہی اور آئینہ اندام ملعون کی طرف سے یہان حکومت کرتا ہی مجھکو خود یہانتک آنا منظور تھا ورنہ ممکن تھا کہ مین وہین قید توڑ ڈالتا قنداب نے کہا ای جوان تو اس طلسم مین کس ارادے سے آیا ہی بدیع الملک نے کل حقیقت بیان کی قنداب نے جواب دیا ای جوان تو نے بہت سے طلسم فتح کیے مین نے اکثر لوگون سے تیری شجاعت کی تعریف سنی مگر یہ طلسم نہین ہی یہ جاے سکونت خداوند ہی یہان کوئی آ نہین سکتا ہی نہین معلوم خداوند کو تیری کیا خاطر منظور رہتی جو اب تک اُنھون نے تجھکو زندہ رکھا ورنہ کب کا مر چکا ہوتا بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب سواے خدا کے کوئی کسی کے مار ڈالنے پر قادر نہین ہی اور آئینہ اندام تو ایک مکار ہی اُس کی کیا طاقت جو کسی کو مار ڈالے قنداب نے جو یہ بات بدیع الملک سے سنی کہ آئینہ اندام مکار ہی اس کو تاب نہ رہی ایک ساحر اس کے پہلو مین بیٹھا تھا اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا اس جوان کو ابھی جلا دے اُس ساحر نے کچھ پڑھکے دستک دی ایک بار بجلی گری کہ سب کی آنکھین بند ہوگئین بعض لوگ بیہوش ہوگئے مگر بدیع الملک نوجوان جسطرح کھڑے تھے کھڑے رہے ذرا بھی خوف نہ کیا نہ بجلی نے کچھ نقصان پہونچایا قنداب جادو متحیر ہوا کہا ای زرتاب جادو تونے کیسی بجلی گرائی جس نے کچھ تاثیر نہ دکھائی زرتاب نے کہا اس جوان کو سواے آپ کے اور کوئی نہین جلا سکتا مین نے تو چاہا تھا کہ اسکی خاک تک یہان باقی نرہے مگر اُسپر ذرا بھی اثر نہ پڑا قنداب نے اس کی طرف بغیظ دیکھا کہ اسکا رنگ سیاہ ہوگیا پھر بدیع الملک کی طرف دیر تک دیکھا کیا شاہزادہ بھی آنکھ لڑائے رہا جب عرصہ گزرا تو قنداب جادو نے آنکھ جھپکائی بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب بڑے افسوس کی بات ہی کہ تو نے اس دربار مین آنکھ نیچی کرلی کیا سمجھ کے میری طرف دیکھا تھا قنداب کو یہ بات اور بری معلوم ہوئی سامنے تلوار رکھی تھی کچھ اسم اُس تلوار پر پڑھکے بدیع الملک کی طرف پھینک دی تلوار زمین پر گر پی اس نے دیوار کی طرف مخاطب ہوکر کہا ای دیوار اس جوان پر گر پڑ کہ دب کے مر جاے بدیع الملک اُس دیوار کے قریب کھڑے تھے دیوار کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی سب نے کہا یہ کیا غضب ہی آج سب چیزین آپ کے احکام کی تعمیل کیون نہین کرتی ہین قنداب نے کہا خداوند کو اس کا ہلاک ہونا منظور نہین ہی ابھی ایک فرشتہ میرے پاس آیا تھا اُس نے کہا کہ خبردار اس کو قتل نہ کیجیے گا یہ شخص آخر مین خداوند کا بندہ خاص ہونے والا ہی اس سبب سے مین نے دیوار کو روک دیا ورنہ ابھی اس پر دیوار گرتی اور یہ ابھی دب کے مر جاتا بدیع الملک نے فرمایا

ای قنداب اب تجھے انصاف لازم ہی اپنے دلمین خیال کر اس وقت آئینہ اندام جادو کا نام لیکر تو نے
دیوار سے خطاب کیا مگر دیوار نہ گری پہلے اُسی مکارہ کا نام لیکر تلوار میری طرف پھینکی اُس سے بھی مجھے
خدا نے بچایا اور دیوار بھی اُسی کے نام کی شرکت سے تھمی رہی اب اگر انصاف کر تو اس دین باطل
کو ترک کرکے مذہب اسلام اختیار کر کہ تیرا انجام بخیر ہو قنداب جادو بدیع الملک سے یہ بات
سنکر بیہد پریشان ہوا اور تخت سے اٹھکر بدیع الملک کے قدمون پر گرا عرض کی ای شہریار جو کچھ آپ
فرماتے ہین بہت صحیح ہی درحقیقت مذہب آئینہ پرستی بالکل خلافت ہی اور اسلام اشرف ادیان ہی
امیدوار ہون کہ مجھے کلمۂ طیبہ تعلیم فرماکر میری خطا معاف کیجیے بدیع الملک نے قنداب جادو کا سر
قدمون سے اٹھا کر چھاتی سے لگایا کلمہ تعلیم فرمایا قنداب جادو مسلمان ہوا صاحب ایمان ہوا بدیع الملک
سے عرض کی ای شہریار آپ تخت پر تشریف رکھیں مین خدمتگذاری مین مصروف ہون بدیع الملک
نے فرمایا ای قنداب جادو ہمین پرواے تاج و تخت بالکل نہین ہی خدا تمھین تخت مبارک کرے ہملوگ
فراش راہ دین اسلام ہین ہمین طمع دنیا سے مطلق علاقہ نہین قنداب جادو نے بہت کچھ کہا بدیع الملک
نے منظور نہ کیا اُسی کو تخت پر بٹھایا آپ ویسکل زرنگار پر جلوہ فرما ہوئے قنداب نے اپنے اہل دربار کی
طرف مخاطب ہوکر کہا تملوگ اگر میرا ساتھ دینا چاہتے ہو تو اس دین باطل کو ترک کرو اور اطاعت آقاے
نامدار کی اختیار کرو سب نے کہا ای شہنشاہ ہم آئینہ پرستی ترک کرتے ہین کیونکہ اس وقت آئینہ اندام جادو
کی حقیقت معلوم ہوگئی اگر اُس مکارہ مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو دیوار ہی گر پڑتی یا تلوار ہی آقاے نامدار کے تنکو
گزند پہونچاتی سب مسلمان ہوئے بدیع الملک نامدار کو خوشی حاصل ہوئی قنداب جادو نے عرض کی ای
شہریار آپ خاطر جمع رکھیں مین حضور کو صاحبقران زمان تک پہونچا دونگا اور اس طلسم کی تمام نشیب و
فراز غلام کو بخوبی معلوم ہین انشاء اللہ تعالے سب خدمت والا مین عرض کرونگا بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب
جادو مین یہان زیادہ نہین رہ سکتا کیونکہ صاحبقران میرے واسطے بہت مضطرب ہونگے مناسب ہی
کہ آج ہی یہان سے سفر کرون قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر آپ ایسا عزم ظاہر کرینگے تو غلام
کے دلمین جسقدر حوصلے ہین وہ نکلین گے ابھی تو یہان کے اہل شہر کو بھی یہ بات نہین معلوم ہوئی ہی میرا مدعا یہ ہی
کہ تمام اہل شہر آئینہ پرستی ترک کرکے مذہب حق اختیار کرین اور ایک شہر اس طلسم مین مسلمان ہو جاے
اُس وقت مین آپ کے ہمراہ رکاب چلونگا اور صاحبقران ثانی کی قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نے
فرمایا تمھین اختیار ہی مجھے تمھارا رنج گوارا نہین قنداب جادو نے عرض کی غلام سب انتظام بہت جلد کریگا
ایک ہفتے سے زیادہ حضور کو یہان قیام فرمانیکی تکلیف نہ ہوگی بدیع الملک نے منظور کیا قنداب جادو
نے اُسی وقت اراکین دولت کو طلب کیا سب سے کہا شہر مین منادی کیجاے کہ کل سے سب اہل شہر ہمارے
مہمان ہین سب کو شریک دعوت ہونا چاہیے ایک ہفتہ تک سب کی دعوت رہیگی کچھ امور ضروری بھی سب
سے کہے جائینگے اراکین دولت نے سب انتظام کیا شہر مین منادی ہوگئی کہ حکم سلطانی ہی کہ تمام اہل شہر کل سے
ہمارے مہمان ہین سات روز تک سب کی دعوت رہیگی لازم ہی ایک کو یہ ہی کہ ایوان شاہی مین حاضر ہو کچھ
امور ضروری بھی ظاہر کیے جائینگے یہ منادی جو شہر مین ہوئی سب آگاہ ہوئے جو عزیزان سلطانی تھے اونھون نے
قنداب جادو نے پیام بھیجے جب سہراب جادو کے پاس جو بدایہ پیام دعوت دیکر آئے سہراب جادو نے

ہرکارون سے پوچھا کہ قنداب نے اتنی بڑی دعوت کس سبب سے کی ہی ہرکارون نے کہا ہمارے سلطان نے اپنا مذہب تبدیل کرکے اب مذہب حق اختیار کیا ہی اور اسی واسطے ہر ایک کو طلب فرمایا ہی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا گردن زدنی کا حکم اُس کے واسطے صادر فرمایا جائیگا سیراب جادو نے جو یہ حال سُنا اُس کو غیظ آگیا کہا ارے قنداب جادو نے ترک مذہب کیا ہرکارون نے کہا مع اپنے اہل دربار کے مسلمان ہوئے سیراب جادو نے اس کا سبب دریافت کیا ہرکارون نے خلاصہ احوال بیان کردیا سیراب کو بڑا رنج ہوا ہرکارون سے کہا تم جاکر قنداب سے کہدینا کہ سیراب جادو خداوند کے پاس گئے ہین وہان سے اجازت قتل لیکر آئینگے اور تجھے قتل کرینگے ہرکارون نے کہا کیا مجال کسی کی جو ہمارے آقاے نامدار کو قتل کرسکے اور آئینہ اندام کیا چیز ہی جو تمھین اجازت دیگا اگر خدا نے چاہا تو ہمارے آقاے نامدار اور طلسم کشا جو ہمارے مالک کے آقا ہین آئینہ اندام جادو کو قتل کرینگے سیراب جادو نے سحر کیا ہرکارے اس کے سحر کو کیا روک سکتے مبتلاے سحر ہوئے سیراب جادو نے اُسی وقت ایک تخت سحر تیار کیا دونون ہرکارون کو تخت پر ڈالا آپ بھی بیٹھا تخت کو اُڑاکر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اس کا بعد ازین کیا جائیگا

مگر اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو قید سے رہا ہوکر روانہ ہوئے راہ طی کرتے ہوئے چار روز کے بعد ایک شہر مین پہونچے دیکھا شہر بہت آباد ہی آراستگی بھی خوب ہی ہر گھر پر دورویہ روشنی کے واسطے ٹھاٹھر بندی ہی بہت سے لوگ شہر کی زینت کا انتظام کر رہے ہین خواجہ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر مین اس قدر زینت کیون کیجاتی ہی کیا سبب ہی اُس نے جواب دیا کہ یہان کا بادشاہ مسلمان ہوا ہی اُس نے طلسم کشا کی دعوت کی ہی بلکہ تمام شہر مدعو ہی سب کو ہدایت بھی کی جائیگی جو مسلمان ہونے سے انکار کریگا وہ قتل کیا جائیگا خواجہ نے کہا طلسم کشا کون شخص ہی سب نے جواب دیا کہ ایک جوان صاحب شوکت و شان بدیع الملک نامدار نام نامی ہی یہان اسیر ہوکر آیا تھا زور بازو سب کو مسلمان کیا اب ارادہ ہی کہ یہان سے فراغت پاکے مرحلجات کی فتاحی مین مصروف ہو خواجہ نے بدیع الملک کا جو نام سنا خوش ہوئے دلمین کہا شکر ہی کہ خدا نے اچھی جگہ پہونچا دیا اب بدیع الملک نوجوان کے ہمراہ بحفاظت اپنے لشکر مین پہونچ جاؤنگا یہ سوچ کے خواجہ دارالامارہ شاہی کے قریب پہونچے یہان سب سے بڑھکے تیاری پائی خواجہ پہلے روشنی کرنے والون کے قریب پہونچے ارادہ کرتے تھے کہ کسی کو بیہوش کرکے اُس کی صورت بنین کہ دیکھا سامنے سے دو چوبدار جاتے ہین خواجہ اُنکے قریب گئے کہا کیون بھائی اس شہر مین اسقدر تیاری کیون ہو رہی ہی چوبدارون نے جو کیفیت اصلی تھی وہ بیان کردی خواجہ نے کہا تم لوگ کہان جاتے ہو چوبدارون نے کہا ہم ملک منایاب برادر سلطان کے پاس جاتے ہین اُنکو اطلاع کرینگے کہ آج شب کو دعوت مین شریک ہون اور سات روز تک مہمان رہین خواجہ نے کہا وہ تمھارے سلطان کے بڑے بھائی ہین چوبدارون نے کہا بڑے بھائی سلطان کے سیراب جادو ہین یہ برادر خورد سلطان قنداب جادو ہین خواجہ چوبدارون سے باتین کرتے ہوئے چلے تھوڑی دور پر جاکر ایک میدان بالکل ویران ملا خواجہ نے دونون چوبدارون کو باتون مین لگاکر بیہوش کیا انکو تو وہین چھوڑ دیا آپ ایک کی صورت بنکر تیار ہوئے لباس بھی اُس کا پہن لیا یہ تو

دریافت کر چکے تھے اُسی طرف روانہ ہوئے جب نایاب جادو کے مکان پر پہونچے دربانون سے
کہا جاکر اطلاع کرو کہ سلطان کا فرمان لیکر ایک چوبدار آیا ہی آپ کے پاس آنیکا امیدوار ہی کچھ زبانی
بھی گذارش کرتا ہی دربانون نے اطلاع کرائی نایاب جادو اُس وقت اپنے دربار مین بیٹھا تھا کہ چوبدار
نے جاکر کہا سلطان عالم کا نامہ دار آیا ہی کچھ پیغام زبانی بھی لایا ہی یہان حاضر ہوکر عرض کرنا چاہتا ہی نایاب جادو
نے کہا ابھی بلالاو چوبدار باہر آکے نامہ دار کو اپنے ہمراہ نایاب کے سامنے لیگئے نامہ دار نے جھک
کے سلام کیا پھر نامہ نذر دیا نایاب جادو نے نامے کو پڑھا کہا مین ضرور دعوت مین جاؤنگا نامہ دار نے
کہا کچھ پیغام زبانی بھی ہی خلوت مین عرض کرونگا نایاب نے اُسی وقت تخلیہ کیا سب لوگ اُٹھ گئے
نامہ دار نے کہا مجھسے سلطان عالم نے فرمایا تھا کہ زبانی یہ پیام دینا کہ اگر آپ تشریف لائیگا تو ہرگز خالی ہاتھ
نہ آئیگا جو جواہر آپ کے پاس بیش قیمت ہی اپنے ہمراہ لیتے آئے گا یہان ایک ضرورت ہی بعد ختم جلسہ آپکو
اُس کے علاوہ اور بھی جواہر دیا جائیگا مگر ایک ضرورت ایسی ہی ہی جو آپ سے بروقت آنیکے بیان کی
جائیگی اور اِس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمائیے گا بلکہ مین دو ایک جگہ اور بھی پیام لیکر گیا تھا اُن لوگون نے
مجھکو جواہرات دیدیا ہی یہ کہکے کمر سے دو ڈبیان نکالین نایاب جادو کو دکھائین نایاب نے جو دیکھا ایک
مین دانہ یاقوت سرخ دوسری مین گوہر نایاب بیضۂ کنجشک سے بڑے نایاب موتیون کو دیکھکر
خوش ہوگیا کہا اگر تم بھی جانا چاہتے ہو تو یہان تھوڑی دیر توقف کرو مین ابھی جواہرات منگاکر تمھین دیتا
ہون نامہ دار نے کہا آپ اپنے یہان کے کوٹھے سے کل جواہرات منگائیے جو میرے پسند ہوگا وہ
لے جاؤنگا جہان جہان سے مین نے جواہرات لیا ہی اسی طرح لیا ہی نایاب نے کہا مین ابھی اپنے یہان سے
جواہرات منگاتا ہون یہ کہکر نامہ دار کو خلوت مین چھوڑا آپ باہر آیا ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے
نایاب سے سب نے کہا حضور کے ہمراہ جو نامہ دار خلوتگاہ مین گیا تھا وہ کیا ہوا نایاب نے کہا اُسکو
مین نے وہین سے رخصت کردیا ایک امر ایسا ہی تھا کہ اُسے پوشیدہ طور سے رخصت کرنا اچھا تھا یہ
کہکر اس نے ملازمین سے کہا داروغہ جواہر خانہ کو جاکر اطلاع کرو کہ جسقدر ہمارے جواہر خانہ مین جواہرات
ہی اسی وقت یہان آئے ہمین ایک ضرورت ہی ملازمین اُسی وقت داروغہ کے پاس گئے داروغہ کو حکم
نایاب سے اطلاع دی داروغہ نے بصد تعجیل کل جواہرات کشتیون مین لگاکر روانہ کرنا شروع کیا جب
سب کشتیان نایاب کے پاس پہونچ گین تو اُس نے دربار برخاست کیا اور خلوت سے نامہ دار کو
بلایا کہا میان نامہ دار یہ جواہرات موجود ہی جو پسند کرو بھائی صاحب کے واسطے لیتے جاؤ نامہ دار نے
کہا ایک چیز مین اور لایا تھا وہ آپ کو دکھانا بھول گیا دیکھئے ایسے جواہر بھی آپ نے نہ دیکھے ہونگے نایاب
نے کہا دکھاؤ نامہ دار نے ایک ڈبیا عقیق سرخ کی کمر سے نکالکر نایاب کے ہاتھ مین دی نایاب نے
اُس ڈبیا کو کھولنا چاہا سرپوش اُسکا سخت تھا قریب سینہ ہاتھ لاکر زور کیا ڈبیا کا سرپوش جو کھلا تھوڑی سی
خاک اوڑی نایاب کو چھینک آئی بیہوش ہوا نامہ دار نقلی نے سب کشتیان نذر زنبیل کین نایاب
جادو کی زبان مین سوزن دیکر اس کو بھی زنبیل مین رکھا اس کا لباس پہنکر اسی کی صورت بنائی اس
کام مین دن بھی تھوڑا باقی رہگیا تھا نایاب نقلی نے ملازمین کو آواز دی سب حاضر ہوئے نایاب
نقلی نے کہا سواری کا انتظام کرو مین بھائی صاحب کے یہان جاؤنگا ملازمین نے اُسی وقت سواری کا

تیار کی جو جو لوگ اس کے ہمراہ رکاب رہتے تھے وہ سب حاضر ہوئے نایاب نقلی قنداب جادو کے
کے مکان کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر ہوگا

اب کیفیت قنداب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ اس نے جو تمام اہل شہر کو مدعو کیا تھا وقت معنیہ پر سب حاضر ہوئے ایوان سلطانی میں فرش ہوا
عزیزان شاہی کے واسطے ایک بارگاہ الگ استادہ کی گئی جو لوگ عزیزون میں سے آئے وہان بیٹھے
عوام کے واسطے الگ فرش تھا جب سب لوگ جمع ہو چکے تو ملازمین نے قنداب جادو سے آکر عرض
کی حضور نے جن جن کو طلب فرمایا تھا وہ سب حاضر ہین قنداب جادو آگے بڑھا جہان بدیع الملک
نوجوان تشریف رکھتے تھے وہان آیا عرض کی اے شہریار اگر اجازت ہو تو مین سب کو مسلمان ہونیکی ہدایت کرون
بدیع الملک نے فرمایا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے باواز بلند کہا کہ مین نے آپ حضرات کو اس
واسطے تکلیف دی ہے کہ جو جو صاحب میرا ساتھ دینا قبول کرین اور اطاعت آقائے نامدار بدیع الملک ذی وقار
کی اختیار کرین وہ اپنے دین باطل یعنی آئینہ پرستی کو ترک کرکے مشرف باسلام ہون اور جس کو اسلام اختیار
کرنے سے انکار ہو وہ اس محفل سے اٹھ جائے قنداب جادو نے جو یہ بات باواز بلند کہی بعض لوگ جو
بالکل سیاہ قلب تھے وہ محفل سے اُٹھے قنداب جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ انکو گرفتار
کر لو جانے نہ دو ملازمین قنداب نے انکو گرفتار کر لیا جو لوگ محفل مین بیٹھے رہے اُن سب نے اقرار کیا
کہ شرف اسلام حاصل کرنا چاہتے ہین قنداب جادو ایک ایک شخص کے پاس گیا دریافت کیا کہ آپ
نے اپنے دین باطل کو ترک کیا سب نے بخوشی اقرار کیا جب قنداب جادو نایاب جادو کے پاس
آیا کہا کیون بھائی تمنے بھی اپنا دین باطل ترک کیا یا نہین نایاب جادو نے کہا مین اسکا جواب دونگا میری
طرف سے خاطر جمع رکھو اسلام ضرور قبول کرونگا مگر چند شرطین مجھکو تمھارے آقائے نامدار سے کرنا ہین اور
کچھ امور ضروری دریافت کرنا ہین جب وہ مدارج طے ہو جائینگے مین دین آئینہ پرستی ترک کر دونگا ابھی آپ
نے بھی چند امور بیان کرنا ہین قنداب جادو نے کہا پھر وہ کسوقت بیان کیے جائینگے اس وقت آقائے
نامدار بھی تشریف رکھتے ہین اور مین بھی موجود ہون اس سے بہتر وقت نہین ملیگا چلو مین آقائے نامدار کا
سامنا کرا دون اُن سے جو جو باتین پوچھنا ہون دریافت کر لو مگر کوئی امر خلاف تہذیب نہ ہو نہ کوئی کلمہ خلاف
شان زبان سے نکالنا نایاب نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین جس وقت آقائے نامدار سے بات کرونگا
وہ بہت خوش ہونگے قنداب جادو نایاب کو اپنے ہمراہ لیکر بدیع الملک کے پاس حاضر ہوا عرض
کی اے شہریار یہ میرا بھائی ہے کچھ امور ضروری دریافت کرنا چاہتا ہے اگر لائق سماعت ہون تو اُس کو جواب عنایت
فرمائیے گا ورنہ جو مزاج مبارک مین آئے اُس کے حقمین آپ کو اختیار ہے بدیع الملک نے نایاب کو اپنے
پاس بلا کے بٹھایا بشفقت فرمایا اے نایاب جادو تمھین کیا بات تحقیق کرنا ہے نایاب نے عرض کی اول تو
یہ بات پوچھنا ہے کہ اگر مین آئینہ پرستی ترک کرکے مذہب اسلام قبول کرونگا تو علاوہ نفع عقبے کے دنیاوی
نفع کیا ہوگا اگر کوئی نفع دنیوی بھی ہو تو ایسا کیا جائے بدیع الملک نے فرمایا دوسری بات بھی بیان کرو
نایاب نے کہا جب تک اُس کا جواب نہ ملیگا دوسری بات نہ بیان کرونگا قنداب نے کہا نفع دنیوی سے

کیا مراد ہی نایاب نے کہا کچھ زر و جواہر مال و اسباب اگر لیے نفع دیتا ہی قنداب نے جواب دیا کہ جسقدر
مال و اسباب کہو اسی وقت ممکن ہی نایاب جادو نے کہا اس طرح مین بھی کہہ سکتا ہون کہ جو کچھ آپ
کو ضرورت ہو مین موجود کرون پہلے جواہرات طلب فرمائیے مجھکو دکھائیے جو میرے پسند ہوگا لیلونگا
قنداب نے کہا ای نایاب مین نے اکثر یہ بات تجھسے کہی کہ میرے پاس جو کچھ مال و متاع ہی اُس کا
مالک سوائے تیرے دوسرا نہین آج تو مجھسے جواہرات اس طرح طلب کرتا ہی نایاب نے کہا جناب وہ وقت
دوسرا تھا اب اور زمانہ ہی قنداب نے کہا مین وعدہ کرتا ہون کہ جو چیز تجھکو مرغوب ہوگی مین دینے مین
عذر نکرونگا نایاب نے کہا اس وقت مرحمت فرمائیے وعدے پر نہ ٹالیے قنداب نے بدیع الملک
کی طرف دیکھا بدیع الملک نے فرمایا اگر تمہین دینا منظور ہی تو اسیوقت دیدو جب تک نایاب جادو
مال و اسباب اپنے قبضے مین نہ کر لیگا اُس وقت تک مسلمان نہ ہوگا قنداب جادو نے عرض کی مجھے
اجازت مرحمت ہو کہ اس کو اپنے ہمراہ لیجاؤن بدیع الملک نے اجازت دی قنداب جادو نایاب
جادو کو اپنے ہمراہ لیگیا جواہر خانے مین لیجا کر سب جواہرات اسکو دکھایا اس نے بہت کچھ پسند کیا قنداب
جادو سے کہا مین نے پسند تو کیا مگر اس وقت یہان سے لیجانا مشکل اور چھوڑنا بھی دشوار ہی قنداب
نے ہنسکر کہا ای نایاب آج تجھکو کیا ہو گیا ہی اگر تجھے کسی کا اعتبار نہین ہی تو کنجیان مجھسے لے اپنے پاس رہنے
دے جب دعوت سے فراغت پانا جس کوٹھے سے جو چیز پسند کرنا لے لینا نایاب نے خوشی خوشی کنجیان
لیکر اپنے قبضے مین کین کہا مین چاہتا ہون کہ ایک دم بھر کے واسطے اپنے مکان پر جاؤن ابھی حاضر ہونگا
دیر نہ ہوگی قنداب نے اجازت دی نایاب نقلی جن جن لوگون کو اپنے ہمراہ لایا تھا سب کو لیکر واپس گیا
جس خلوت مین نایاب اصلی سے باتین ہوئی تھین وہان آیا اپنا رنگ روغن چھڑا کر پھر نامہ دار کی صورت
بنائی نایاب اصلی کو زنبیل سے نکال کر ایک پلنگڑی سامنے بچھی تھی اُس پر لٹا کے ہوشیار کیا نایاب کی جو
آنکھ کھلی اپنے کو پلنگڑی پر پایا دیکھا سامنے وہی نامہ دار موجود ہی جسکو جواہرات دیا تھا نایاب نے کہا ای شخص
مین کس حال مین تھا نامہ دار نے کہا آپ آرام فرماتے تھے مین رسید جواہرات کی لیکر آیا ہون آپ کے
بھائی صاحب نے تاکید فرمائی ہی جلد تشریف لے چلیے بلکہ اُنسے یہ کہیے گا کہ مین عرصہ سے یہان موجود تھا
ابھی ایک ضرورت سے اپنے مکان گیا تھا اور اگر وہ دریافت کرین تو خاموش رہیے گا کیونکہ جو جو لوگ
دیر کرکے آئے ہین آپ کے بھائی صاحب نے اُنسے بڑی شکایت کی ہی میرے نزدیک بہتر ہی کہ آپ وہان
پہونچ کے کچھ نہ فرمائین خاموش رہین قنداب جادو نے خلاف ہوگا نایاب نے کہا ای نامہ دار مین ایسا ہی
کرونگا مگر مجھے اس وقت تعجب ہی کہ مین کیونکر سو گیا اور ایسی تنہائی مین سوتا رہا کوئی میرے پاس نہ آیا یہان
تک مجھکو یاد ہی کہ مین نے جواہر خانے سے جواہرات منگا کر تمہارے سپرد کیا تمنے ایک ڈبیا مجھے دکھائی ڈبیا
مین نے کھولی پھر مجھے نہین معلوم کیا ہوا نامہ دار نے کہا آپ نے ڈبیا سے دانہ یاقوت نکالکر دیکھا مجھکو
رخصت کیا بلکہ یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی کے سامنے نہ جانا مین پوشیدہ ہو کر سلطان کی خدمت مین گیا لوگون
کو یہ شک ہوا کہ آپ یہان خلوت مین ہین اسی وجہ سے کوئی نہین آیا اب زیادہ عرصہ نہ کیجیے تشریف لیچلیے
نایاب جادو حیران اُٹھا دروازے پر آیا دیکھا سواری تیار ہی سب لوگ منتظر کھڑے ہین نایاب
نے کسی سے کچھ نہ کہا نامہ دار کو رخصت کرکے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر قنداب جادو کیطرف روانہ ہوا

نامہ دار جواہر خانہ قنداب تک تو اُسی صورت مین آیا جب در جواہر خانہ پر پہونچا اپنی صورت پھر نایاب
جادو کی بنائی کنجیان لئے ہوئے جواہر خانے کے اندر گیا جسقدر بیش قیمت جواہرات تھا سب زنبیل مین
داخل کیا وہان سے دوسرے کوٹھے کی طرف گیا کوٹھے کو کھولا گمر مال کا پتہ نہ پایا بہت دیر تک تلاش کرتا رہا آخر
مجبور ہو کے اور کوٹھون مین گیا کہین مال نہ ملا مجبور ہو کے پھر صحبت قنداب مین آیا دیکھا قنداب
جادو انتظام کر رہا ہے نایاب جادو ایک طرف بیٹھا ہے جب قنداب نے نایاب کو دیکھا کہا اے نایاب
تم اپنے کار ضروری سے فراغت کر آئے نایاب کو نامہ دار کی بات یاد آئی عرض کی حضور مین عرصے سے یہان
حاضر ہون ایک کام کیواسطے اپنے مکان پر لیا تھا فراغت کر کے پھر حاضر ہوا قنداب نے کہا اب آقائے نامدار
کی خدمت مین چلو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو جو تمھاری شرط تھی اب وہ بھی پوری کی گئی نایاب نے کہا بھائی صاحب
آپ نے میری شرط کیا پوری کی قنداب نے کہا تمنے جواہرات بیش بہا مجھسے طلب کیا مین نے تمھین کنجیان
دیدین اب اور کیا چاہتے ہو قنداب سے جو یہ بات نایاب نے سنی کہا بھائی صاحب آپ نے
تو اپنے نامہ دار کی معرفت مجھسے جواہرات بیش قیمت اس وعدہ پر منگایا تھا کہ بعد ختم صحبت واپس دیا جائیگا
مین نے آپ سے کب جواہرات طلب کیا قنداب نے کہا اے نایاب کیا تمھین مسلمان ہونا منظور
نہین ہے نایاب نے کہا مین نہین سمجھا کہ آپ مجھے مسلمان ہونیکی کیون ترغیب دیتے ہین قنداب نے
کہا تمھین یہ بات معلوم نہین ہے کہ مین نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی اور اسی واسطے یہ صحبت مقرر کی ہے
کہ جسکو آقائے نامدار کی اطاعت منظور ہو وہ مسلمان ہو اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرے وہ میری
محفل سے اُٹھ جائے ابھی تمھارے سامنے مین نے باآواز بلند یہ بات کہی تھی جو لوگ سیاہ قلب تھے محفل
سے اُٹھے مین نے اُنھین قید کر لیا ہے قتل کرونگا جب مین نے تمسے دریافت کیا تو تمنے کہا کہ مین کچھ ضروری
باتین آقائے نامدار سے کرنا چاہتا ہون مین تمھین اُنکے پاس لیگیا وہان تمنے جواہرات طلب کیا اور یہ
اقرار کیا کہ جب مین جواہرات پاونگا تو ایمان لاؤنگا مین تمھین اپنے ہمراہ کوٹھے مین لیگیا تمنے کہا ایسی جواہرات
کا لیجانا مشکل ہے اور یہان چھوڑنا بھی دشوار ہے مین نے احتیاط کے واسطے تمھین کنجیان دیدین تمنے مجھسے
اپنے مکان جانیکی اجازت چاہی مین نے تمھین رخصت دی اب اس وقت یہ عذر پیش کرتے ہو کہ مین
کسی بات سے واقف نہین اگر اسلام قبول نہین کرتے تو تمھارے واسطے بھی وہی بند و بست کیا جائیگا
نایاب جادو نے کہا بھائی صاحب میری مجال ہے جو آپ کے خلاف کوئی کام کرون مگر مین حیران ہون
کہ آپ اس وقت کیا فرما رہے ہین مین دین آئینہ پرستی ترک کرنے سے انکار نہین کرتا ہون مگر آپ یہ تو
فرمائین کہ مین نے آپ سے جواہرات کب طلب کیا کوئی اس امر کا گواہ بھی ہے قنداب جادو نے کہا جو جو
لوگ میرے ہمراہ گئے تھے وہ سب گواہ ہین نایاب نے عرض کی میرے پاس آپ کے ہاتھ کی لکھی رسید
موجود ہے جب مین نے آپ کو جواہرات روانہ کیا تو آپ نے اُس کی رسید اپنے نامہ دار کی معرفت مجھکو
روانہ فرمائی تھی بلکہ جسوقت آپ کا نامہ دار رسید لیکر میرے پاس گیا مین سو رہا تھا اُسی نے جاکر مجھسے کہا کہ
آپ اب تک خواب غفلت مین مشغول ہین وہان جلسہ شروع ہوگا جلد جائیے خبردار یہ بات اُن پر ظاہر نہ کیجیےگا
کہ مین جلسہ مین موجود نہ تھا ورنہ وہ بہت آزردہ ہونگے اُنسے یہ کہیےگا کہ مین قبل سے جلسے مین موجود تھا ایک
ضرورت سے ابھی اپنے مکان پر گیا تھا قنداب جادو نے کہا اچھا مین اپنی رسید دیکھون نایاب جادو نے

رسید اسی وقت دی قنداب نے اپنی مہر دیکھی گھبرا گیا کہا ای ناپاب مین نے ہرگز یہ رسید نہین لکھی
ناپاب نے عرض کی بعض امور تو میری نسبت بھی ایسی وقوع مین آے کہ جنکے سبب سے مجھے بھی حیرت
ہی قنداب نے کہا پہلے تم آقاے نامدار کی خدمت مین جلوۂ اسلام سے مشرف ہو پھر اس کی نسبت گفتگو
ہو جائیگی اور یہ امر خلاصہ ہوگا ناپاب جادو اپنی جگہ سے اُٹھا قنداب کے ہمراہ بدیع الملک کے پاس
آیا قنداب نے ہاتھ باندھ کے عرض کی ای شہریار آپ کے سامنے ناپاب جادو نے کیا اقرار کیا تھا
بدیع الملک نے کل کیفیت بیان کی قنداب نے کہا ای ناپاب آقاے نامدار جو فرما رہے ہین اس کو
یقین کرتے ہو ناپاب نے عرض کی اس کلام کے راست ہونے مین شک نہین مگر کنجیان جواہرخانے کی
میرے پاس نہین ہین اور نہ مین نے یا مین نے اس ترکیب کی گفتگو آئی بھلا مجھے آپ سے اس ترکیب کی
گفتگو کرتے کبھی کسی نے دیکھا ہی مین اس وقت جسقدر مال و اسباب رکھتا ہون اگر آقاے نامدار قبول
فرمائین تو تصدق کر کے غربا کو تقسیم کر دون مجھے کیا ضرورت تھی جو مین طمع ظاہر کرتا اور مال دنیا کے لالچ سے
اپنا ترکیب مذہب کرتا بدیع الملک اس کلام کو سنکر ہنسے فرمایا ای قنداب اس معاملے مین دخل ندو مجھے
ایک گمان ہی یقین ہی کہ ضرور وہی بات ہی قنداب نے عرض کی غلامون سے ارشاد فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا تھوڑے عرصے مین وہ بات ظاہر ہو جائیگی مجھکو اسی وقت خیال تھا مگر یقین کامل نہوا تھا اب
صداقت ہو گئی تم تردد نہ کرو تعجب کی بات نہین ہی تھوڑی دیر مین سب حال خلاصہ ہوا جاتا ہی یہ فرما کر ناپاب
جادو کو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا ناپاب جادو مسلمان ہوا اپنی جگہ پر جا کے بیٹھا جلسہ آراستہ ہوا ارباب نشاط کی آمد
ہوئی بدیع الملک نے دیکھا ایک زہرہ جبین مہر تمکین زیور بیش قیمت زیب جسم کیے ہوئے ناز و ادا سے
خرامان خرامان محفل مین آئی ہی بدیع الملک نازنین کی صورت دیکھکر ہنسے قنداب نے بدیع الملک کو تبسم
کنان پایا سمجھا آقاے نامدار کی نظر اس مہ جبین پر پڑی ہی سبب تبسم کا یقین ہی کچھ پسند خاطر ہوئی یہ سوچ کے
محفل سے اٹھا اس نازنین کے قریب آیا کہا ای مہ جبین میرے ہمراہ چل اس نازنین نے جواب دیا کہ صاحب مین
اس وقت اپنے کمال کے ظاہر کرنیکو اس محفل مین آئی ہون آجتک ایسی محفل مین نے نہ پائی جو اپنا کمال
ظاہر کرتی آج یہان خاص و عام جمع ہین اپنا کمال دکھاؤنگی دیکھون اور ہم پیشہ کیا کرتی ہین قنداب نے کہا
ای مہ جبین تیرے کامل ہونے مین شک نہین مگر اب یہ بات مجھے ناگوار ہی کہ تو محفل مین رقص و سرود کا
شغل کرے نازنین نے جواب دیا کہ صاحب اگر آپ کی نگاہ بد ہی تو خاطر جمع رکھیے مین نے آجتک بڑے بڑے
بادشاہون کی نہین سنی قنداب نے کہا ای مہ جبین مین تجھے اپنا مالک جانتا ہون کیا مجال میری جو تیری طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھ سکون مگر ایک سبب عظیم ہی اس کا ابھی ظاہر کرنا اچھا نہین ہی صرف اتنا کہونگا کہ تو بڑی صاحب
اقبال ہی تجھپر یہ معما بہت جلد افشا ہو جائیگا نازنین نے کہا مین نے ایسے فقرے بہت سنے ہین مین ہرگز
تمہارے کہنے کا اعتبار نہ کرونگی اور تمہارے ہمراہ محفل سے نہ جاؤنگی تم یہان کے بادشاہ ہو اگر کوئی ظلم بھی کیے
ہو جائیگا تو لوگ اس کو عدل کہینگے قنداب نے کہا ای نازنین بڑے تعجب کی بات ہی مین تجھکو عاقل و باتہذیب
جانتا ہون مگر تو میرے کہنے کو قبول نہین کرتی نازنین نے جواب دیا آپ مجھے دار پر کھنچوا دین مگر مین آپ کے
ہمراہ یہانسے نہ چلونگی میرا نقصان ہوگا اگر محفل مین اپنا کمال دکھاؤنگی آپ کے آقاے نامدار کی توجہ سے بہت کچھ
انعام پاؤنگی خلعت فاخرہ ملیگا زر و جواہر بیحساب حاصل ہوگا قنداب نے کہا ای نازنین اگر تو میرے ہمراہ چلیگی

تو تیرے جو بیاہ سے بڑھکی تجھکو دونگا نازنین نے جو یہ بات سنی کہا آپ پہلے اس امر کا اقرار کرین کہ مجھکو اپنا
محل تو نہ بنائینگے قنداب نے کہا میری کیا مجال جو مین اس نگاہ سے تیری طرف دیکھ سکون نازنین قنداب
کے ہمراہ ہوئی قنداب نے دوسرا طائفہ محفل مین بلایا نازنین کو ہمراہ لیکر اپنے محل مین آیا نازنین نے
کہا پہلے وعدہ وفا فرمائیے اور میرے بیٹھنے کو جگہ تجویز فرمائیے قنداب جادو نے اُسی وقت بہت
کچھ مال واسباب نازنین کو دیا اپنی زوجہ کے پاس بٹھا کے پھر محفل مین آیا بدیع الملک نے قنداب جادو
کو بلا کر فرمایا کہ اس نازنین کو تم محفل سے کہان لیگئے اب قنداب کو یقین کامل ہوا کہ آقاے نامدار کی مرضی ہے
ہاتھ باندھ کے عرض کی وہ نازنین اپنے فن مین کامل ہے عام صحبتون مین اُس کا گانا اچھا نہین ہے اس جلسہ
کے بعد جسوقت حضور طلب فرمائینگے وہ حاضر خدمت ہوگی بدیع الملک نے فرمایا اگر کوئی خیمہ تخلیہ کا
ہو تو مین اُس سے کچھ ضروری باتین اسی وقت کرنا چاہتا ہون قنداب نے عرض کی مین اسی وقت
انتظام کرتا ہون یہ کہکے باہر آیا اُس نازنین کو محل سے طلب کیا ایک خالی خیمہ مین سب اسباب راحت
مہیا کر کے نازنین کو اُس خیمے مین بٹھایا خود بدیع الملک کی خدمت مین آیا عرض کی وہ نازنین حاضر ہے
بدیع الملک اُٹھے قنداب کے ہمراہ اُس خیمے مین آئے قنداب دروازے پر ٹھہر گیا بدیع الملک
خیمے کے اندر تشریف لائے دیکھا وہ نازنین بیٹھی ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ صاحبقران کے مزاج کی
کیفیت بیان کرو نازنین نے جواب دیا مین صاحبقران سے نہین واقف بدیع الملک نے کہا خواجہ اب
تمھاری چوری کھل گئی زیادہ اپنے تئین پوشیدہ نکرو غرض بڑی حجت وتکرار کے بعد خواجہ نے اپنی صورت
اصلی ظاہر کی بدیع الملک نے لشکر کی کیفیت دریافت کی خواجہ نے کہا صاحبقران کو آپ کی تلاش ہے
خواجہ زادون نے کہا ہے کہ بہت عرصے مین ملاقات ہوگی اس کے بعد اپنی کیفیت بیان کی بدیع الملک
خواجہ کے ملنے سے بہت خوش ہوئے خیمے سے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے باہر آئے در خیمہ پر قنداب
جادو کھڑا تھا اس نے جو خواجہ کی صورت دیکھی حیران ہو گیا عرض کی آقاے نامدار یہ کون صاحب ہین
بدیع الملک نے کہا انکو بھی سلام کرو یہ بڑے شخص ہین قنداب نے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا مین
خالی سلام نہین لیتا جب تک مجھکو نذر کوئی نہین دیتا قنداب نے اُسی وقت خواجہ کو نذر دی بدیع الملک
سے عرض کی اے شہریار وہ نازنین کہان ہے بدیع الملک نے فرمایا اس کی کیفیت نہ پوچھو یہ عجب بات
تھی سوا میرے یا صاحبقران کے دوسرے کا کام نہ تھا جو خواجہ کو اس وقت مین پہچان لیتا قنداب جادو
سمجھ کے خاموش ہو رہا بدیع الملک خواجہ کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے محفل مین آئے خواجہ نے بدیع الملک
کی کیفیت دریافت کی شاہزادے نے اپنا سب حال بیان کیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نوجوان
جب فریضہ سحری سے فراغت پا چکے شہر کی سیر کو قنداب جادو کے ہمراہ نکلے دن بھر سیر کی قریب شام
واپس آئے سات روز تک بدیع الملک قنداب کے شہر مین رہے آٹھوین روز علے الصباح شاہزادہ
نے قنداب جادو سے کہا اب تمھاری خوشی ہو گئی مناسب ہے کہ اب یہان سے ہمین جانیکی اجازت
دو کہ صاحبقران بہت متردد ہین قنداب جادو بہت مُصر ہوا مگر بدیع الملک نے منظور نکیا کہا
آج شام تک مجھکو رخصت کرو قنداب نے عرض کی اے شہریار یہ امر غیر ممکن ہے مین نے لشکر مین بھی ابھی
اطلاع نہین کی ہے وہ لوگ بھی بے سر و سامان ہین آج انکو اطلاع کیجائیگی علاوہ انکے امور سلطنت کا بندوبست

کرتا ہی کسی ایسے شخص کو یہان کا حاکم قرار دیتا ہی جسکے قبضے سے ساحر سلطنت نہ لے سکین بدیع الملک نے یہ سنکر فرمایا ای قنداب تم اپنے ملک مین براحت و آرام بسر کرو مجھکو جانے دو اگر حیات مستعار باقی ہی تو بعد فتح طلسم اس طرف آئینگے صاحبقران زمان بھی ہمارے ہمراہ ہونگے پھر تمہارے مہمان ہونگے قنداب نے عرض کی غلام رکاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر زندہ نہ رہیگا بدیع الملک نے فرمایا اب میری زبان سے یہ بات نکل گئی مین آج ہی یہان سے کوچ کرونگا قنداب جادو نے عرض کی آپ یہان سے کسی قریب کے صحرا مین تشریف لیجائین انشاء اللہ تعالی دو ایک روز کے عرصے مین غلام بھی حاضر ہوگا بدیع الملک نے اس بات کو پسند کیا قنداب جادو نے چند بارگاہین کچھ لشکر بدیع الملک کے ساتھ کر دیا شاہزادہ وہان سے روانہ ہوا قریب شہر ایک صحرا تھا اُس روز وہین آکر سب مقیم ہوئے قنداب جادو نے دو روز مین انتظام سلطنت سے فراغت پائی اکلیل حق پرست کو تخت پر بٹھایا لشکر گران اور خزانہ بیشمار ہمراہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا شاہزادے نے اُس شب وہین قیام کیا دوسرے روز بعد نماز صبح وہان سے حسب صلاح قنداب جادو ایک جانب کو لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ فرمایا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ جو کیفیت قنداب جادو کی سنکر اپنے ٹھکانے سے آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا دو روز کے بعد آئینہ اندام کے مکان پر پہونچا دربانون نے اس کو روکا کہا ہم جاکر تمہاری اطلاع کرتے ہین ابھی جانیکا ارادہ نکرو سیراب جادو ٹھہر گیا دربانون نے چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے دربانون نے کہا یہ ایک شخص کہین سے آیا ہی زیارت خداوند کا مشتاق ہی جاکر اطلاع کرو اگر خداوند اجازت دین تو اس کو اپنے ہمراہ لے جانا چوبدار اندر آئے آئینہ اندام جادو سے عرض کی کہ خداوند کو خود سب کیفیت معلوم ہی مگر حسب قاعدہ ہم لوگ عرض کرتے ہین کہ ایک بندہ در دولت پر حاضر ہی تمنائے زیارت رکھتا ہی اُسکے بارے مین کیا حکم ہی آئینہ اندام جادو نے کہا مجھے معلوم ہی سیراب جادو آیا ہی اپنے بھائی کی شکایت لایا ہی اسوقت اُس کے پاس زمرد و نخچگان و توریج اور اشراق بیٹھے باتین کر رہے تھے توریج نے کہا یا خداوند یہ کیا شکایت لایا ہی آئینہ اندام نے کہا اسکا بھائی ہمارا بندۂ خاص ہی اور ہمنے اُسے نصف طلسم کی حکومت دی ہی خداوند ثانی اُس کا لقب ہی اُس پر بھی سب راز پوشیدہ ظاہر ہوتے ہین ہمنے علاوہ حکومت کے اُس کو قدرت خداوندی بھی کچھ دی ہی اس نے بالفعل مسلمانون سے ڈر کر بمصلحت اپنا طریقہ ترک کر دیا ہی اور مسلمان ہو گیا ہی سیراب اُس کی شکایت کرنے کو آیا ہی مین اس کو ابھی قائل کر دونگا یہ کہکے آئینہ اندام نے چوبدارون سے کہا کہ اُس کو ہمارے سامنے لاؤ ہم اُس کو سمجھا دین وہ جاکر اپنے بھائی سے ملے چوبدار باہر آئے کہا ای سیراب جادو تمہین خداوند یاد فرماتے ہین سیراب جادو چوبدارون کے ہمراہ اندر آیا پہلے اس گمراہ نے آئینہ اندام کو سجدہ کیا پھر سامنے بیٹھ گیا آئینہ اندام نے کہا ای سیراب قنداب جادو مسلمانون سے ڈر گیا اور اپنا مذہب تبدیل کر دیا سیراب نے ہاتھ باندھکر کہا آپ کو خود یہ کیفیت معلوم ہوگی ہی اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہی جو کچھ آپ حکم فرمائیے وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا بھلا تمہین یہ نہ معلوم ہوا کہ قنداب جادو جسکو ہمنے کچھ قواعد خداوندی تعلیم فرمائے ہین وہ اس طرح سے مسلمان ہو جاتا محض اُسکی ایک حکمت کی ہی مسلمانون کو اپنے دام مین پھنسایا ہی اب رفتہ رفتہ سب کو آئینہ پرست بنا لیگا سیراب نے کہا

خداوند نے جو کچھ فرمایا یہ سب بہت صحیح ہی مگر تعجب یہ ہی کہ اس نے آئینہ پرستونکو جو بڑے بڑے لوگ تھے اور جنھین ہملوگ بزرگان دین کہتے تھے انکو ذلت وخواری سے گرفتار کرلیا ہی اور یقین ہی کہ اب انکو قتل کرڈالے آئینہ اندام نے کہا یہ سب تمہارا خیال ہی قدرت نے ابھی تک اُن لوگون کی ایسی تقدیر نہین کی ہی جو کوئی انکو قتل کرے مگر تم اپنی کوشش کرو کہ قنداب نے بدیع الملک کو اسیر کیا ہی اور اُنکا دوست بنا ہی تم لشکر حمزہ کو جاکر تباہ کرو انھین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑو جہانتک ممکن ہو سب کو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ مین اُنکے دلونمین نور آئینہ پرستی اُتار دون مگر اس بات سے ہوشیار رہنا حمزہ صاحب تحفہ جات ہی اسم اعظم بھی اُسکے پاس ہی اگر اُس سے بے سمجھے دغا کروگے زک اُٹھاؤگے قدرت کچھ دخل نہ دینگے اور اگر قدرت کی مرضی کے موافق کام کروگے مین تمھین وہ نام دونگا کہ بڑے بڑے ساحر اور بڑے بڑے بہادر رشک کرینگے سیراب جادو نے کہا جو کچھ حکم خداوندی ہو مین بسر وچشم بجالاؤن آئینہ اندام جادو نے کہا قدرت کی یہ مرضی ہی کہ تم جاکر حمزہ سے مل جاؤ اور اُس کا اسم اعظم بند کردو اور حرز ہیکل وغیرہ اپنے قبضے مین کرو اور اُس کے پاس ایک چادر نیلگون ہی کہ اسکو طیلسان اور بعضی کہتے ہین اُس پر قبضہ کرو جب یہ سب چیزین تمہارے قبضے مین آجائین اُس وقت سب کو مبتلاے سحر کرکے گرفتار کرلو اس انتظام سے قدرت کی یہ مراد ہی کہ حمزہ اور ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو کیونکہ وہ لوگ قدرت کو بہت پیارے ہین سیراب جادو نے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا یہ بہت مناسب ہی مین ایسا ہی کرونگا مگر ایک بات کا امیدوار ہون کہ کچھ ساحر میرے ہمراہ کیے جائین آئینہ اندام نے کہا یہ اسی وقت ممکن ہین یہ کہکے اشراق سے کہا سیراب جادو کے ہمراہ کچھ ساحران جلیل کیے جائین تاکہ یہ جاکر حمزہ کو گرفتار کرلائے اشراق اُسی وقت آئینہ اندام سے رخصت ہوا زمرد وغیرہ بھی اُسکے ہمراہ ہوئے سیراب جادو بھی ساتھ آیا اشراق سیراب جادو کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر کی اُسی وقت اپنے ملازمین کو طلب کیا کہا جاکر ادراک جادو اور مرغوب جادو اور سماق جادو اور دل فگار جادو کو اطلاع دو کہ مع اپنے جملہ ہمراہیون کے بارادۂ سفر میرے پاس آئین ہرکارے اُسی وقت روانہ ہوئے ان ساحرون کو جاکر اطلاع دی سب نے اپنے اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیا سامان سفر بھی درست کیا اُسی وقت سب اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے سب سے کہا کہ تملوگ سیراب جادو کے ہمراہ جاؤ اور جو کچھ یہ کہین اُس پر عمل کرو انکے حکم کو میرے کہنے سے زیادہ ماننا خداوند انکو ایک کام کے لیے بھیجتے ہین سب ساحرون نے کہا جو کچھ یہ کہین گے ہمین بسر وچشم منظور ہوگا کیا مجال جو انکے خلاف کرین اشراق نے اُسی وقت سب کو رخصت کیا سیراب جادو سے بروقت روانگی بھی کہدیا کہ جو کچھ خداوند نے کہا ہی اُس کے خلاف نکرنا ورنہ انکو ناگوار ہوگا ایسا نہ ہو جھنجھلا کے کوئی بری تقدیر کردین تو مفت مین تمہاری جان جائے سیراب جادو نے کہا مین ایک حرف کم وبیش نہ کرونگا جو کچھ اُنھون نے فرمادیا ہی وہ بسر وچشم بجالاؤنگا یہ کہکر سیراب جادو رخصت ہوا آئینہ اندام نے اس کو یہ بتادیا تھا کہ صاحبقران سے قریب مرحلہ خونین ملاقات ہوگی یہان سے براہ راست وہین جانا راستے مین کہین قیام نکرنا سیراب جادو سب کو اپنے ہمراہ لیکر مرحلۂ خونین کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب امیر مرسخ آفتاب عالم کی کہنے سے بدیع الملک کی تلاش کو روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے

صاحبقران نے دیکھا تھوڑی دور پر ایک دیوار آتشین معلوم ہوتی ہی صاحبقران نے واقف کاران طلسم کو
طلب کیا سب لوگ حاضر ہوئے امیر نے دیوار کی اصلیت دریافت کی سب نے گزارش کی یہ مرحلہ
خونین کی دیوار ہی صاحبقران نے فرمایا اب راستہ کس طرف ہی سوائے اس کے کہ جسطرف سے ہم
آئے ہین اُسی طرف واپس چلین تو راہ ملے لوگون نے عرض کی آج یہان قیام فرمایئے کچھ تدبیر کی جائیگی
امیر نے اُسی وقت حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کی جائین ہم یہان قیام کرینگے ملازمین نے بقصد تعجیل بارگاہین
آراستہ کین صاحبقران مرکب سے اُترے اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے سب سردار بھی اپنی اپنی
بارگاہون مین داخل ہوئے تھوڑی دیر سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوئے
امیر نے فرمایا یہ دیوار کس طرح بنائی گئی اور کہان تک دیوار بنی ہی ساحرون نے عرض کی یہ دیوار بہت
دور تک ہی فقط اسی قدر راہ ہی کہ جسقدر ہملوگون نے طی کی اب آگے نہین جاسکتے دیوار ہر طرف ملیلی آراستہ
نہین ہی ایک سمت ایک دریا ہی اُسے دریاے آتش روان کہتے ہین وہان بھی بہت کچھ لشکر و ساحر موجود
ہین اور سب ساحر حد کے مکار ہین اُس طرف بھی جانا اچھا نہین ہی اور رستہ بھی نہین ہی دریا کے بعد پھر
مرحلے کی دیوار ہی صاحبقران نے فرمایا اس مرحلے مین داخلہ کرنا چاہیے جب مرحلہ فتح ہو جائیگا راستہ صاف
ہوگا واقف کاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران مرحلے کا بے طلسم کشا فتح ہونا دشوار ہی گو یہ بات ضرور ہی
کہ آپ کے سامنے اس مرحلے کی اور اُس طلسم کی کوئی حقیقت نہین ہی مگر جب تک شراکت طلسم کشا نہ ہوگی
مرحلہ کبھی فتح نہوگا صاحبقران نے فرمایا اگر یہ مرحلہ فتح نہ ہوگا راستہ تو مل جائیگا سب نے عرض کی شاید یہ بات
ممکن ہو امیر نے فرمایا کل انشاءاللہ تعالے مرحلے مین چلین گے لشکر مین اطلاع کر دی جاے کہ سب لوگ
تیار رہین خواجہ کی بھی کیفیت نہین معلوم ہوئی اور بدیع الملک کے واسطے بھی جانا ضرور ہی جہانتک ہوسکے
ہر کام مین تعجیل کے جاے مریخ آفتاب علم نے لشکر مین اطلاع کی بہادران فوج تیاری کرنے لگے شب بھر
صاحبقران وہین مقیم رہے صبح کو مع تمام لشکر در مرحلہ کی طرف روانہ ہوئے دن بھر راستہ طی کیا شب کو
مرحلے کا دروازہ ملا امیر نے فرمایا اسوقت اندر چلنا صلاح نہین ہی شب بھر یہان بھی قیام کرو صبح کو نامہ یہان
کے حاکم کو بھیجے گا مریخ آفتاب علم نے لشکر کو روکا بارگاہین استادہ ہوئین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف
لائے اور سب ساحر و غیر ساحر اپنے اپنے خیام مین داخل ہوئے امیر نے نامہ بھی اسی وقت تحریر کیا مضمون
اُس کا یہ تھا کہ اے خونین چشم جادو ہم ایک ضرورت سے جاتے ہین بہتر ہی کہ ہمین مرحلے کے اُس پار جانے
دو راہ نہ روکو آیندہ جو تمھارے مزاج مین آئے ہمسے شکایت نہ کرنا اگر ہم زبردستی اس مرحلے سے نکل جائین
یہ نامہ لکھکر مریخ آفتاب علم کے سپرد کیا فرمایا صبح کو کوئی سردار اس نامے کو لیجائیگا وہان سے جواب لائے گا
مریخ نے نامہ اپنے پاس رکھا صاحبقران نے تھوڑی دیر کے بعد صحبت برخاست کی خوابگاہ مین تشریف
لائے تھوڑی دیر آرام فرمایا تھا کہ صداے اذان صاحبقران کے گوش مبارک مین پہونچی امیر بستہ خواب
سے اُٹھے طاعت باری مین مشغول ہوئے بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے دیکھا مریخ آفتاب علم
متحیر بیٹھا ہی امیر نے مریخ سے فرمایا اے مریخ تمھین اس وقت مین کچھ متردد پاتا ہون اس کا کیا سبب ہی مریخ
نے عرض کی غلام کو تنہا حیرت نہین ہی بلکہ جو لوگ یہان کے بڑے بڑے واقف کار ہین وہ سب متحیر ہین جو
دروازہ طلسم کے مرحلے کا کل نظر آیا تھا آج غائب ہوگیا ہی بہت دور تک سوار گئے کہین پتہ نہ ملا آخر مجبور

ہوکے واپس آئے صاحبقران کو بھی حیرت ہوئی امیر نے فرمایا یہ کیا سبب ہوا کہ دروازہ نگاہ سے غائب
ہوگیا مریخ نے عرض کی یا صاحبقران یہان کے واقف کار جو لوگ ہین وہ یہ کہتے ہین کہ ہمین دھوکا ہوا وہ دروازہ
نہ تھا بلکہ مرحلے کے نگہبانون نے سحر کیا تھا اور سحر سے ایک دروازہ بنا کے دکھایا تھا ہمنے اُسی وقت اُس دروازے
کا امتحان نہ کیا اس قدر غلطی ہوئی دروازہ یہانسے بہت دور ہے کیونکہ راہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے امیر
نے اُسی وقت وہانسے کوچ کیا تا شام راہ طی کی جب آفتاب غروب ہوا صاحبقران کو ایک پھاٹک عالیشان
نظر آیا امیر نے واقف کاران طلسم کو طلب کیا فرمایا اس دروازے کو دیکھو اگر یہ در اصلی ہے تو یہان قیام کرین
ورنہ آگے بڑھین واقف کاران طلسم نے بہت بہت سحر کیے مگر دروازہ اپنی جگہ پر قائم رہا سب نے امیر
سے عرض کی یا صاحبقران یہ دروازہ اصلی ہے آپ یہین تشریف رکھین اب کچھ خوف نہین ہے امیر نے مریخ
سے کہا بارگاہین استادہ ہونیکو کہو مریخ نے بارگاہین استادہ کرائین صاحبقران اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے
اور سب سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین گئے صاحبقران نے سب کو طلب فرمایا تھوڑی دیر تک صحبت رہی
جب رات زیادہ گئی امیر نے محفل کو برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی خوابگاہ مین گئے استراحت پذیر ہوئے
جب شب گذری روز ہوا صاحبقران نے فریضہ سحری کو ادا کیا بارگاہ مین سب سردار حاضر ہوئے
صاحبقران چاہتے تھے کہ نامے کی بابت ذکر کرین کہ مریخ آفتاب علم نے آکر عرض کی یا صاحبقران جو مشکل
کل درپیش ہوئی تھی وہی آج بھی ہے دروازے کا کہین پتہ نہین معلوم ہوتا صاحبقران کو کمال تعجب ہوا
واقف کاران طلسم سے فرمایا عجب کی بات ہے کہ آپ لوگون نے کل بہت اچھی طرحسے دروازے کو شناخت
کرلیا تھا مگر آج پھر وہی مشکل درپیش آئی اس کا کیا سبب ہے معلوم ہوتا ہے خونین چشم جادو کو ہمارے آنیکی اطلاع
ہوگئی اُس نے یہ سب بندوبست کیے ہین ساحرون نے عرض کی یا صاحبقران آج تشریف لیچلیے جسوقت
دروازہ نظر آئے فوراً اندر چلئے ٹھہرنا اچھا نہین ہے صاحبقران کو یہ بات پسند آگئی اُسی وقت وہان سے
کوچ کیا آگے ذکر ان کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو چند ساحر اپنے ہمراہ لیکر تلاش مین صاحبقران کی چلا تھا تین روز کے بعد مرحلۂ خونین چشم
جادو پر پہونچا دیکھا ایک لشکر گران در طلسم کی تلاش مین جاتا ہے سیراب جادو نے پہچان لیا کہ صاحبقران
کا ہی لشکر ہے مگر برفع شک کے لئے ساحرون سے کہا جاکر دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہے ساحر آئے لوگون سے
دریافت کیا واپس گئے سیراب جادو سے جاکر کہا آپ کا خیال بہت صحیح ہے یہ لشکر صاحبقران کا ہے
سیراب جادو نے کہا مین پہلے مالک مرحلہ سے جاکر ملون پھر انکے واسطے تدبیر کرون یہ کہکر ایک نامہ
خونین چشم جادو کو لکھے آنیکی اطلاع کا لکھا ایک ساحر کو وہ نامہ دیکر روانہ کیا ساحر نے نامہ لیجاکر خونین چشم
جادو کو دیا خونین چشم نامے کو پڑھکر بہت خوش ہوا کہا ہمارے یہان سے کچھ لوگ جائین بعزت وحرمت
سیراب جادو کو اپنے ہمراہ ہمارے پاس لے آئین جو جو لوگ اس کے یہان معزز تھے وہ نامہ دار سیراب
کے ہمراہ مرحلے سے باہر آئے سیراب جادو کو اپنے ہمراہ لیگئے خونین چشم جادو نے اس کی بہت خاطر کی
سیراب جادو نے کہا مجھکو خداوند نے یہان اس واسطے بھیجا ہے کہ حمزہ اور ہمراہیان حمزہ کو کسی قسم کی تکلیف

نہ ہونے پائے مین اُنکو گرفتار کرلون خونین چشم نے کہا اے سیراب جادو مین نے اُن لوگون کے گرفتار
کرنیکی تدبیر کرلی ہے دو تین روز سے وہ سب پریشان ہین یقین ہے آج پھر درہ مرحلہ کی تلاش مین جاتے
ہون جب دن بھر چل چکین گے قریب شام اُنھین دروازہ معلوم ہوگا وہ وہان قیام کرینگے صبح کو دروازہ
نظرون سے غائب ہو جائیگا وہ لوگ مجبور ہوکے پھر کوچ کرین گے اسی طرح ہمیشہ مین اُنکو مبتلاے بلا
رکھونگا جسدن تیرے مزاج مین آئیگا گرفتار کرونگا سیراب جادو نے کہا اے خونین چشم جادو یہ بات بالکل خداوند
کے خلاف ہے مجھسے فرمایا ہے کہ ہمین اُن لوگون کی بھی خاطر منظور ہے اسطرح گرفتار کرنا کہ کسیکو تکلیف نہ پہونچے
خونین چشم نے جواب دیا بھلا ممکن ہے کہ اُنکو بے تکلیف دئیے کوئی گرفتار کرے جب اُنسے کوئی مقابلہ کریگا وہ
لوگ بھی ضرور آمادہ کارزار ہونگے بے کشت و خون کے ممکن نہین کہ وہ لوگ گرفتار ہون سیراب
جادو نے کہا اے خونین چشم تم اس بات مین دخل نہ دو ہمین اُن لوگون کو بے تکلیف وہی گرفتار کیے لیتا
ہون خونین چشم نے کہا تمھین اختیار ہے سیراب جادو اُس روز تو وہین مہمان رہا دوسرے روز علی الصباح
تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر مرحلے سے باہر آیا یہان صاحبقران زمان پر یہ کیفیت گذری کہ جب امیر لشکر
کو لیکر بتلاش درہ مرحلہ روانہ ہوئے شام تک پریشان رہے قریب غروب آفتاب امیر کو پھر دروازہ نظر آیا صاحبقران
نے ہمراہیون سے فرمایا کہ اب ٹھہرنا مناسب نہین ہے دروازے کے اندر داخل کرو یہ فرماکر گھوڑا بڑھایا دروازے
کے اندر تشریف لائے دیکھا میدان وسیع ہے کو سوا عمارت کا پتہ نہین معلوم ہوتا ہے صاحبقران ایک طرف
روانہ ہوئے صبح تک رہ ہری کی سواے میدان کے عمارت نظر نہ آئی جب صبح ہوئی امیر نے واقف کاران
طلسم سے فرمایا عجب کی بات ہے کہ اب تک کوئی قلعہ کوئی مکان نظر نہین آیا اکثر نشانات ایسے تھے جو کل کی
منزل مین دیکھے تھے سب نے عرض کی یا امیر جس دروازے مین داخل کیا تھا وہ دروازہ اصلی نہ تھا بلکہ ساحرون
نے محض ہم لوگون کے گمراہ کرنیکو بنایا تھا امیر نے فرمایا خدا مالک ہے کوئی صورت پیدا ہو جائیگی اندر پہونچ ہی
جائینگے یہ ذکر تھا کہ سامنے سے گرد اوڑی صاحبقران نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے تھوڑے عرصے مین
دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک ساحر تخت آتشین پر سوار گرد اُسکے دران آتش فشان حلقہ کیے ہوئے
بہت سے ساحر سحر ابازی کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے مریخ آفتاب علم سے فرمایا یہ ساحر ہمارے مقابلے
کیواسطے آتا ہے مریخ نے عرض کی خدا مالک ہے جو لوگ واقف کاران طلسم سے امیر کے ہمراہ تھے انھون
نے قریب آکر عرض کی یا صاحبقران یہ سیراب جادو ہے شہر قنداب مین رہتا تھا نہین معلوم یہان
تک کیونکر پہونچا اس کا بھائی قنداب جادو بڑا ساحر ہے آئینہ انداز نے اپنی طرف سے اس کو نصف طلسم کا
منتظم قرار دیا ہے اشراق سے اس کا مرتبہ زیادہ ہے جو لوگ گمراہ ہین وہ اُس کو خداوند ثانی کہتے ہین یہ اسی کا
بھائی ہے نہین معلوم یہان کیونکر آیا امیر نے فرمایا خونین چشم نے ہم لوگون کے مقابلے کے واسطے اس کو بلایا
ہوگا یہ باتین تھین کہ سیراب جادو نے صاحبقران کے سامنے آکے کہا یا امیر مین بہت مشتاق ہون
کہ آپ سے مقابلہ کرون مین نے سنا ہے کہ آپنے بہت سے ساحران نامی کو زیر کیا اور بہت سے سرکشون
کو اپنا مطیع بنایا اگر آپ مجھے زیر کرین گے تو مین آپ کی اطاعت قبول کرونگا بصدق دل مسلمان ہونگا صاحبقران
نے فرمایا اگر یہی ارادہ ہے تو کس بات کا انتظار ہے مین موجود ہون جسطرح تیرے مزاج مین آئے مقابلہ کر سیراب
جادو نے سحر کرنا شروع کیا صاحبقران پر سحر نے تاثیر نہ کی اس کے ہمراہیون نے بھی امیر پر سحر کیا صاحبقران

اپنی جگہ پر کھڑے رہے جب سب لوگ سحر کرکے عاجز ہوئے تو سیراب جادو نے کہا یا صاحبقران
اب ہملوگ آپ کی جنگ دیکھنا چاہتے ہین امیر نے تلوار میان سے لی لشکر کفار پر جا پڑے بہت سے
ساحرون کو قتل کیا قریب تخت سیراب پہونچے سیراب نے ہاتھ باندھکر امان طلب کی صاحبقران نے
ہاتھ روکا سیراب جادو بکر کلمہ پڑھکے مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر آپ کو یہان ٹھہرنے مین
تکلیف ہوگی امیدوار ہون کہ میرے مکان پر تشریف لیچلیے دو چار روز وہان تشریف رکھیے مین خونین چشم جادو
کو بھی مسلمان ہونیکی ہدایت کرونگا اگر اُس نے قبول کیا تو مشرف باسلام ہوا ورنہ مین اِس کو قتل کرونگا امیر
نے فرمایا ای سیراب جادو مجھے تلاش بدیع الملک مین جانا ضرور ہی جب تک اُنسے ملاقات نہین ہوئی
میرا ٹھہرنا مناسب نہین سیراب نے عرض کی یا صاحبقران بدیع الملک کن صاحب کا نام ہی صاحبقران
نے فرمایا جو اِس طلسم کے طلسم کشا ہین دریاے برف مین غرق ہوگئے تھے خواجہ زادون نے کہا اُنسے ملاقات
ہوگی مگر تلاش شرط ہی اسی وجہ سے مین اُنکو تلاش کرنے نکلا ہون اس مرحلے کے سبب سے اتنی دیر ہوئی ورنہ
نہین معلوم کہان پہونچتا سیراب نے عرض کی یا صاحبقران ایک جوان کو دریاے برف کے پاس سے
کچھ لوگ خونین چشم جادو کے اٹھا لائے تھے خونین چشم نے اُس جوان کو بیہوش کرکے آئینہ اندام کے پاس
بھیجا آئینہ اندام نے طلسم معدوم مین بھیجکے اُس کو قتل کرڈالا یہ کہکے اس نے بدیع الملک کی صورت کا پتہ دیا
صاحبقران اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی گھبرا گئے کہا ای سیراب جادو یہ کیا کہا ارے غضب ہوگیا سیراب
نے عرض کی اگر حکم ہو تو سر ابھی حاضر کرون اب تک سر اُس جوان کا در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہے
صاحبقران نے کہا جلد جاکر اُس سر کو لاؤ مین دیکھون سیراب جادو اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنے پاس بلایا سیراب جادو
نے کہا مین نے حسب الحکم حمزہ کو اپنے دام مکر مین پھنسایا ہی اور ایک بات ایسی مفید مطلب اُس سے کہی ہی
کہ جسکے سبب سے وہ بہت پریشان ہی اور جب خداوند کے سامنے وہ آئیگا تو ضرور ایمان لائیگا آئینہ اندام
نے کہا جلد بیان کر کیا بات کہی ہی سیراب نے کہا مین نے حمزہ سے کہا ہی کہ خداوند نے بدیع الملک کو طلسم معدوم
مین بھیجکر قتل کرا ڈالا اس خبر کے سننے سے حمزہ دیوانہ ہوگیا ہی مین نے اس ترکیب سے کہا ہی کہ اُس کو یقین کامل ہوگیا
ہی اب مین یہ وعدہ کرکے آیا ہون کہ سر اُس کا جو در قلعہ طلسم معدوم پر آویزان ہی لائے دیتا ہون جسوقت حمزہ
آپ کے سامنے آئے اُس سے فرمائیے گا کہ اگر آئینہ پرستی قبول کرو تو خداوند اُس کو زندہ کردین یقین ہی اس
دباؤ سے حمزہ ضرور اسلام ترک کردے آئینہ اندام بہت خوش ہوا سیراب جادو سے کہا تو نے بہت اچھا کیا
اب سر اُس کے پاس لیجا یقین ہی وہ دیکھکر بہت رنجیدہ ہوگا اُس کو بیہوش کرکے گرفتار کرلینا میرے پاس لانا
مین اس کو آئینہ پرست بنا لونگا سیراب جادو آئینہ اندام سے رخصت ہوا ایک سر اس نے سحر سے بنایا اُسی
وقت صاحبقران کے پاس آیا بدیع الملک کو دیکھ چکا تھا ذرا بھی صورت مین فرق نہ تھا صاحبقران
کے سامنے سر رکھدیا امیر نے جو بدیع الملک نوجوان کا سر دیکھا بے اختیار رونے لگے سب سردار بھی رونے
روتے بیہوش ہوگئے مریخ آفتاب علم نے اسقدر سر ٹکرایا کہ کاسہ سر چور چور ہوگیا دیر تک صاحبقران روتے
رہے آخرکار امیر کو بھی غش آگیا سیراب جادو نے صاحبقران کو بیہوش پاکے حرز ہیکل اُتار لی امیر کی
سلیمان ادریسی لی سب کو قید سحر پہنادی صاحبقران پر سحر کیا کہ زبان مین لکنت پیدا ہوئی اسم اعظم کی

کیفیت بر وقت مقابلہ معلوم ہوئی تھی جب سب لوگ قید ہین چکے سیراب جادو نے خونین چشم جادو
کے ملازمین کو بلایا کہا ان اسیرونکو زندان کی طرف لے جاؤ اور مال واسباب کو احتیاط سے رکھو مین آئینہ اندام
کے پاس جاتا ہون وہان سے جسوقت طلبی ہو سب کو روانہ کرنا ملازمین خونین چشم صاحبقران کو مع
جملہ سردارون کے زندان کی طرف لیچلے مگر امیر کو صدمہ بدیع الملک اسقدر تھا کہ کچھ معلوم نہ ہوتا تھا
کہ کیا ہو رہا ہی امیر کے آنسو جاری تھے اور سب سردارون کی بھی یہی حالت تھی اسی کیفیت سے
ملازمین خونین چشم سب کو زندان مین لائے سب اسباب و مال بھی اٹھا لیگئے سیراب جادو
آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا مین نے سب کو اسیر کر کے مرحلہ خونین کے زندان خانے مین اسیر
کرایا ہی اب جو کچھ آپ کا حکم ہو وہ کیا جائے آئینہ اندام نے کہا مین اب حمزہ کو اپنے پاس بلاتا ہون
اور تم بدیع الملک کے اسیر کرنیکو جاؤ اُس کو بھی اسی طرح اسیر کرنا مین حمزہ کو آئینہ پرستی کی ہدایت کرتا ہون
جب وہ اسلام ترک کر دیگا تو اس کے تابعین بھی آئینہ پرست ہو جاینگے تم بدیع الملک کو بہت جلد گرفتار
کر کے لاؤ سیراب جادو روانہ ہوا آئینہ اندام نے اُسی وقت ایک چوبدار کو خونین چشم جادو کے
پاس بھیجا کہا حمزہ کو اسی وقت میرے پاس بھیجو چوبدار نے خونین چشم جادو کو جاکر پیام دیا اُس نے زندانخانے
کے داروغہ کو بلایا کہا حمزہ کو اسی وقت حاضر کرو خداوند نے طلب فرمایا ہی داروغہ نے اُسی وقت صاحبقران
کو لاکر چوبدار کے حوالے کیا چوبدار نے جو امیر کی حالت دیکھی نہایت تغیر پائی اُسنے ایک تخت سحر پر صاحبقران
کو لٹا دیا امیر کو اپنے سر و تن کا مطلق ہوش نہ تھا آواز آہ لب پر تھی اسی صورت سے چوبدار امیر کو
آئینہ اندام کے پاس لیکر آیا آئینہ اندام نے سحر بھی امیر پر سے اتارا مگر صاحبقران کو ہوش نہ آیا آئینہ اندام
نے کہا بدیع الملک کی خبر مرگ سُنکر حمزہ کی یہ حالت ہوئی ہی اس سے کہو کہ اے حمزہ خداوند کو تیری حالت
دیکھکر رحم آیا ہی بدیع الملک کو زندہ کرتے ہین مگر تو ہوشیار ہو کر دو تین باتین خداوند سے کر ملازمین
آئینہ اندام نے صاحبقران کے گوش مبارک مین کئی بار کہا مگر امیر کو مطلق ہوش نہ آیا آئینہ اندام
مجبور ہو کے تخت سے اُٹھا صاحبقران کے قریب آیا کہا اے حمزہ اب اسقدر مغموم نہ ہو مجھکو تیری حالت
پر رحم آگیا ہی مین بدیع الملک کو زندہ کیے دیتا ہون اب گریہ کو موقوف کر جب کئی بار آئینہ اندام نے
کہا تو صاحبقران کو ہوش آیا آنکھ کھول کے دیکھا تو اپنے قریب ایک ساحر کو پایا امیر سمجھے کوئی اپنے ہی لشکر کا
تشفی دیتا ہی یہ سوچ کر صاحبقران نے فرمایا بھائی اب زندگانی ہیچ ہی لطف زیست بدیع الملک نوجوان
تک تھا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ تو نے مجھکو نہین پہچانا مین خداوند آئینہ اندام ہون تیرے رونے
پر مجھکو رحم آیا ہی مین بدیع الملک کو اب زندہ کر دونگا مگر تو اسلام ترک کر دے صاحبقران نے جواب
وقت آئینہ اندام کو اپنے قریب پایا ہاتھ اٹھایا چاہا طمانچہ مارین کہ سر آئینہ اندام کا اُڑ جائے مگر اس نے
اشارہ کیا کہ صاحبقران کے دست و پا بیکار ہو گئے امیر نے فرمایا او مردود تو نے چراغ شبستان شجاعت
گل کر دیا بہتر ہی کہ اب مجھے قتل کر آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ کیون اس قدر رنجیدہ ہوتا ہی مین بدیع الملک
کو زندہ کر دونگا مگر تو اسلام ترک کر دے صاحبقران بے بس تھے ہونٹ چبا کر رہ گئے آئینہ اندام نے
کہا اے حمزہ کچھ جواب نہ دیا امیر نے فرمایا او مکار کیا جواب مانگتا ہی افسوس ہی کہ مین اس وقت مجبور ہون
فرط غم سے حواس بجا نہین ہین ورنہ تیرے سوال کا جواب دیتا آئینہ اندام نے کہا اے حمزہ مین اب تک

تجھسے بدظن نہین ہوا اگر تو اسلام ترک کر دے تو مین بدیع الملک کو ابھی زندہ کر دون صاحبقران نے
کچھ جواب نہ دیا آئینہ اندام نے کہا ای حمزہ مین تجھے ایسی تکلیف شدید پہونچاؤنگا کہ تیری بھی جان جائیگی امیر
نے فرمایا مین بہت خوش ہون اگر میری جان جاے تو حیات ابدی سے بہتر ہی آئینہ اندام اپنے ملازمین کی
طرف متوجہ ہوا کہا اس کو لیجاکر مرحلۂ خونین چشم کے زندان خانۂ آتشنین مین قید کرو ملازمین آئینہ اندام صاحبقران
کو وہان سے لے چلے جب مرحلۂ خونین چشم پر پہونچے مالک مرحلہ کے پاس گئے کہا خداوند نے حمزہ کو بھیجا ہی
اور کہا ہی کہ اس کو زندان خانۂ آتشنین مین اسیر کرو خونین چشم نے اُسی وقت ساحرون کو بلایا کہا داروغہ
زندان خانۂ آتشنین کو حاضر کرو ناظرین پر واضح ہو کہ اس مرحلہ مین ایک زندان خانہ اس ترکیب کا بنا ہی کہ جسکی
چھت لوہے کی ہی اور زمین پتھر کی ہر چہت کے اوپر ہر وقت آگ روشن رہتی ہی اور نہ خانہ مین بھی یہی انتظام
رہتا ہی منتظم یہان کا افروزہ آتش نفس جادو ہی اس کا یہ سحر ہی کہ جب سانس لیتا ہی جو چیز سامنے ہوتی ہی جل جاتی
ہی سقف زندان خانے پر ہر وقت بیٹھا رہتا ہی اس کو خونین چشم جادو بہت عزیز رکھتا ہی جس وقت یہ دربار
خونین چشم مین جاتا ہی خلعت و انعام پاتا ہی اور یہ بھی خونین چشم کا تابع فرمان ہی اس کو جو ملازمین خونین چشم
نے آکر اطلاع دی کہ تمہاری طلبی ہی فوراً اُٹھکر خونین چشم کے پاس آیا خونین چشم نے صاحبقران کو اس کے حوالے
کیا بہت کچھ زر و جواہر بھی اس کو دیا کہا اس اسیر کو اپنے زندان خانے مین لیجاکر رکھو یہ خداوند آئینہ اندام کا
مجرم ہی افروزہ آتش نفس جادو صاحبقران کو لیکر زندان خانے مین آیا ایک درجہ مین اسیر کو بند کر دیا سانس کی
شدت حرارت سے بیتاب ہوئے انکو تو اس کیفیت مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت اور سرداران کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب صاحبقران زمان کو آئینہ اندام مکار نے زندان خانۂ آتشنین مین روانہ کیا تو سب سرداران
اسلام کو طلب کیا جب سب اس کے سامنے گئے اس نے کہا ای سرداران اسلام حمزہ نے اسلام ترک
کرنے سے انکار کیا مین نے مثل بدیع الملک اُس کو بھی قتل کیا اب اگر تم لوگ آئینہ پرستی اختیار کرو
تو مین تمہین رہا کر دون ورنہ وہی سزا تمہارے واسطے بھی تجویز کی جاے جو حمزہ و بدیع الملک نے پائی
سرداروں کو قتل بدیع الملک کا صدمہ تھا اور صاحبقران کی جو کیفیت سنی اور سب کا حال ابتر ہو گیا
ہر ایک نے اس کو کلمات سخت کہے آئینہ اندام نے اپنے ملازمین سے کہا کہ ان لوگون کو مرحلۂ زنگبار
جادو پر لیجاؤ وہان دریاے برف کے نیچے سب کو اسیر کرو ملازمین اس کے سرداران امیر کو تختون پر
ڈال کر روانہ ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر کیا جائیگا انکے جانے کے بعد آئینہ اندام نے مال و
اسباب لشکر اسلام خونین چشم سے طلب کیا خونین چشم جادو نے جسقدر مال تھا سب بھیجدیا آئینہ اندام
نے اشراق و زمرد و بختگان او توریج کو بلایا یہ لوگ جو آئے آئینہ اندام نے کہا ای اشراق ان
لوگون کو یہ خیال تھا کہ اب مسلمان گرفتار نہ ہونگے خداوند نے ایک سبب سے سب کو رہائی
دلادی تھی جب انکے دلونمین نور پیدا کرنیکی مرضی نہ ہوئی سب کو فنا کر دیا یہ اُن لوگون کا مال و اسباب
ہی قدرت اس کو امانتاً تم لوگون کے سپرد کرتے ہین کیونکہ قدرت اُن لوگون کو پھر دنیا پر خلق کرینگے
اور انھین بزرگان دین بنائینگے ابھی بہت عرصہ ہی کیونکہ ایک شخص اُنمین کا ابھی حیات ہی قدرت نے

اُس کی قبض روح کا ابھی حکم نہین دیا ہی مگر قریب اُس کو بھی فنا کرنے والے ہین زمرد نے پوچھا یا خداوند کون شخص ابھی زندہ ہی آئینہ اندام نے کہا بدیع الملک زندہ ہین اور اُس کے ہمراہ ایک شخص اور ہی زمرد نے پوچھا یا خداوند اُس کے ہمراہ کون ہی آئینہ اندام نے کہا عمرو بھی ابھی زندہ ہی تورج نے کہا یا خداوند اُن لوگون کو آپ نے کیون زندہ رکھا ہی اُن سبکو بھی فنا کر دیجیے آئینہ اندام نے کہا ابھی ایک مصلحت ہی اِس وجہ سے مین اُن لوگون کو فنا نہین کرتا ہون دو تین روز کے بعد دیکھا جائیگا تورج نے کہا آپ کو اختیار ہی جب مزاج مین آئے زمرد و نجتگان و اشراق اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوے مال و اسباب لیکر اشراق وہان سے روانہ ہوا راہ مین تورج و زمرد و نجتگان نے اشراق سے کہا خداوند نے سب کو گرفتار کر دیا ہی یا ابھی وہ لوگ زندہ ہین اشراق نے کہا اُن لوگون کے استخوان تک باقی نہین ہین بالکل فنا ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو خداوند مجھسے ضرور فرماتے کہ فلان جگہ اُن لوگون کو اسیر کیا ہی زمرد نے کہا ابھی بدیع الملک زندہ ہین اور اُنکے ساتھ خواجہ بھی ہین یہ تو بڑے غضب کی بات ہی اشراق نے کہا کیا تم یہ جانتے ہو کہ ابھی فتنہ و فساد باقی ہی زمرد نے کہا اُنکے زندہ رہنے سے تو خوف ہی اشراق نے جواب دیا کہ ممکن تھا خداوند حمزہ وغیرہ کے ساتھ بدیع الملک و خواجہ کو بھی فنا کر دیتے مگر کچھ اور سوچے اُن لوگون کو زندہ رکھا اب ملک الموت کو حکم دینگے وہ قبض روح کر لینگے یہ باتین کرتے ہوئے سب اشراق کے مکان پر آئے اشراق نے کہا کہ مین اسباب اہل اسلام کہان رکھون زمرد نے جواب دیا کہ آپ اپنے مرشد مین لائیے خداوند جب اُن لوگون کو خلق ہی نہین کرینگے تو اشراق نے کہا اگر خداوند انکو نہ خلق کرین لیکن مین خلاف حکم کبھی نکرونگا یہ کہکے اُس نے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر اس کے پاس آیا اس نے ایک نامہ افکار جادو کو لکھا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اے افکار جادو تمھارے پاس بہت کچھ مال و اسباب امانت رکھا ہی لہذا مسلمانون کا اسباب بھی تمھارے پاس روانہ کیا جاتا ہی اس کو بھی بحفاظت اپنے پاس رکھو یہ نامہ لکھکر اس ساحر کو دیا اور اسباب بار کرا کے روانہ کیا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوا پہلے شہر قنداب مین آیا یہان جو دیکھا تو باشندگان شہر کو نہ پایا کچھ لوگ ایوان شاہی مین پائے کچھ دوکاندار و نکو دیکھا سیراب جادو کو تعجب ہوا سب لوگ اس کو بخوبی پہچانتے تھے بلکہ قنداب کے سبب سے یہ سب پر حکومت کرتا تھا اس نے ایوان شاہی مین جانیکا ارادہ کیا جو لوگ ایوان کے محافظ تھے اُنھون نے منع کیا کہ ہمارے سلطان کا حکم ہی کہ آئینہ پرست مکان کے اندر نہ جانے پائے سیراب جادو نے سحر کیا یہ لوگ بھی آمادہ جنگ ہوئے دیر تک اس کے سحر روکتے رہے آخر کار مجبور ہوئے اس نے سب کو قتل کیا شہر پر قبضہ کر لیا جو لوگ ایمان نہ لائے تھے اور قنداب جادو نے اُنکو اسیر کر لیا تھا سیراب نے اُنکو رہا کیا بہت کچھ زر و مال اُنکو دیا آپ تخت پر بیٹھا ایک نامہ آئینہ اندام جادو کو لکھا مضمون اس کا یہ تھا کہ مین حسب الحکم شہر قنداب مین آیا یہان شہر کو عجب حال مین پایا آبادی بالکل نہ تھی کچھ لوگ براے نگہبانی یہان مقیم تھے جسوقت مین نے ایوان شاہی مین جانیکا ارادہ کیا تھے اُن لوگون نے منع کیا مین نے سب کو قتل کیا بعض لوگ جو اپنے مذہب مین بہت پختہ تھے اور جنھون نے آئینہ پرستی ترک نہین کی

تھی اُنکو قنداب جادو نے اسیر کیا تھا مین نے سب کو رہا کیا اب یہان تخت سلطنت پر کوئی نہین ہے اور ساکنان شہر کے مکان بھی خالی پڑے ہین آپ کچھ لوگ یہان روانہ کرین اور کسی کو حاکم تجویز کرین کہ یہان کا انتظام ہو اُس کے بعد مین بدیع الملک کی تلاش مین جاؤن یہ نامہ لکھکر سیر اب جادو نے ایک ساحر کو دیا کہا جاکر خداوند کے ہاتھ مین دینا اُس کا جواب لیکر بہت جلد واپس آنا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو کے مکان پر پہونچا اپنی اطلاع کرائی آئینہ اندام نے اُس کو اپنے پاس بلایا ساحر نے نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اُسی وقت اشراق و زمرد و نجنگان و توبج کو طلب کیا سب کے سامنے اُس نامے کو پھر پڑھا اشراق نے کہا یا خداوند وہان کے واسطے آپ کس کو حاکم تجویز فرماتے ہین آئینہ اندام نے کہا میرے نزدیک بہتر ہے کہ مین زمرد ثانی کو وہان کی حکومت دون زمرد خوش ہوگیا مگر توبج کے دلمین خیال ہوا کہ مین نے کیا خطا کی ہے جو مجھے کوئی حکومت نہ ملی یہ سوچکر اس نے آئینہ اندام سے کہا یا خداوند مین نے کیا خطا کی ہے جو مین محروم رہون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ زمرد ثانی تمسے زیادہ مستحق ہے کیونکہ یہ آداب خداوندی سے واقف ہے اور وہ جگہ ایسے ہی شخص کی ہے جو خداوند ثانی کے لقب سے مشہور تھا تم وہان کی حکومت نہین کرسکتے تمہارے واسطے اور کوئی جگہ تجویز کیجائیگی یا تمھین ایک طلسم بنادینگے وہان کی حکمرانی کرنا توبج نے کہا یا خداوند جب تک آپ مجھے طلسم نہ بنادینگے اور وہان کی حکومت میرے قبضے مین نہ آئیگی تب تک مین زمرد ثانی کو نہ جانے دونگا آئینہ اندام نے کہا وہ جگہ بے حاکم کے بالکل خراب پڑی ہے جب تک وہان کوئی حاکم نہ جائیگا اُس وقت تک کسی قسم کا انتظام نہ ہوگا زمرد کا جانا ضرور ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ تمھین طلسم بناکر اُس کی حکومت دونگا توبج نے پھر کہا کہ میرے واسطے ابھی سے طلسم بننا شروع ہوجائے آئینہ اندام نے اس کا کہنا قبول کیا اشراق کیطرف مخاطب ہوا کہا اس طلسم کے ایک صحرا مین توبج کے واسطے طلسم بنانا ضرور ہے لہذا توبج کو اپنے ہمراہ لے جاؤ جس صحرا کو یہ پسند کرے وہان طلسم بنایا جائے اشراق آئینہ پرست توبج کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام نے زمرد سے کہا اب تم شہر قنداب مین جاؤ وہان کی حکومت کرو زمرد بہت خوش ہوا مگر نجنگان کو بعض خیالات نے رنجیدہ کردیا آئینہ اندام نے جو نجنگان کی صورت دیکھی کہا اے نجنگان تمھین کس بات کا ملال ہے کیا تم بھی کسی جگہ کی حکومت چاہتے ہو نجنگان نے کہا یا خداوند مجھے حکومت نہین درکار ہے مگر ایک سبب سے بہت رنجیدہ ہون آئینہ اندام نے کہا ظاہر کرو نجنگان نے کہا ابھی بدیع الملک جو اس طلسم کے طلسم کشا مشہور ہین زندہ ہین اور اُنکے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جنکی وجہ سے مجھے بڑا خوف ہے مین نہین چاہتا کہ آپ وہان کی حکومت عطا فرمایئے زمرد نے نجنگان کی طرف گھور کے دیکھا کہا اے نجنگان جب خداوند مجھے وہان کا حاکم بنائینگے تو میری حفاظت بھی کرینگے کسی کی اتنی مجال نہین جو مجھکو کسی قسم کی تکلیف پہونچا سکے آئینہ اندام نے کہا اے زمرد تمہارا اعتقاد بہت صحیح ہے اور مین تمسے بہت خوش ہون کوئی تمکو اذیت نہین پہونچا سکیگا تم نجنگان کے کہنے سے خائف نہ ہونا مین تمھین وہان تنہا نہین بھیجتا ہون بہت سا لشکر بھی تمہارے ساتھ کرتا ہون کچھ لوگ وہان رہنے کے واسطے بھی تمہارے ہمراہ کئے جائینگے اور حفاظتین بھی تمہاری وہان ہونگی ساحر ایسے ایسے نامی تمہارے ہمراہ جاتے ہین کہ جنکے سامنے عیار آ نہین سکتا زمرد نے کہا یا خداوند مجھے منظور ہے آپ مجھکو وہان بھیجدین آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنے ملازمون کو طلب کیا حوالی کے منتظمون کو نامے لکھے کہ اپنے یہان سے کچھ ساحر کچھ غیر ساحر روانہ کرو کہ وہ لوگ شہر قنداب مین رہنے کے واسطے روانہ کیے جائین بہت سے حاکمون کے نام اِس لئے

نامے تحریر کیے سب جگہ نامے روانہ کرکے ہر ایک رسالے سے کچھ آدمی چھانٹ کر اُس طرف روانہ کیے پھر کچھ ساحرون
طلب کیا زمرد کے واسطے تخت منگایا اُسکو اپنے ہاتھ سے تاج پہنایا کہا اے زمرد ہمیشہ عدل و انصاف سے کام کرنا
کبھی کسی پر ظلم نکرنا غرور کو طبیعت مین راہ نہ دینا رعیت کو خوش رکھنا زمرد نے کہا جو کچھ آپ فرماتے ہین اس سے
بڑھ کے عمل مین لاؤنگا آئینہ اندام نے زمرد کو تخت پر بٹھایا انجگان بھی اس کے ساتھ بیٹھا اور سب ساحر
بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوئے سحر کرکے سب نے تخت بلند کیے آئینہ اندام نے زمرد کے تخت کی طرف
اشارہ کیا اس کا تخت بھی سب کے آگے چلا تھوڑی دیر مین زمرد شہر قنداب مین پہونچا یہان سیراب
جادو منتظر تھا جیسے ہی زمرد کا تخت اترا اُس کو لوگون نے اطلاع دی سیراب تخت کے قریب آیا بڑی عزت
سے زمرد کو اپنے ہمراہ لیگیا تخت پر بٹھایا اور سب ساحر جو اُس کے ہمراہ گئے تھے وہ لوگ بھی قاعدے
سے بیٹھے دربار آراستہ ہوا زمرد نے جشن کی تیاری کی دو روز تک جشن رہا تیسرے روز جو یہین تھے یہین اور
لوگ وہان کے رہنے کے ارادے سے گئے زمرد کو سب نے آکر سلام کیا اندرین دین زمرد بہت
خوش ہوا انجگان سے کہا واقعی خداوند آئینہ اندام کی خدائی مین شک نہیں ہے برائے چندے مجھے یہان
کی حکومت دی ہے اب بدیع الملک کو گرفتار کرکے جب قتل کرا ڈالین گے تو میرے واسطے میری مرضی کے
موافق انتظام کرینگے انجگان نے کہا مجھے خوف ہے ایسا نہ ہو کہ جو کچھ مین سوچ رہا ہون وہ پیش آئے زمرد
نے کہا خداوند نے میرے ہمراہ کیسے کیسے ساحر کیے ہین بھلا یہان کون آسکتا ہے اور خداوند کو خود ہر وقت
میرا خیال رہیگا انجگان خاموش ہو رہا اُسی روز سیراب جادو نے زمرد ثانی سے کہا اب آپ یہان کی
حکومت کرین اور مین بدیع الملک کی تلاش مین جاتا ہون زمرد نے کہا اے سیراب جادو اگر کسی مقام
پر تمھین مدد کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دینا مین ضرور آؤنگا سیراب نے کہا مجھکو اگر ضرورت ہوگی تو خداوند
کو عرضی کرونگا آپ یہان کا انتظام کرین زمرد سے سیراب رخصت ہوا اس کے ساتھ کے واسطے بھی آئینہ اندام
نے لشکر بھیجا تھا اس نے سب کو ہمراہ لیا ذکر اس کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت توریج کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب توریج اشراق کے ہمراہ صحرا پسند کرنیکو روانہ ہوا اشراق نے اس کو بہت سے صحرا دکھائے
مگر توریج کو پسند نہ آئے دن بھر اشراق اس کے ساتھ رہا قریب شام ایک صحرا مین پہونچا توریج سے
کہا اے توریج اس صحرا سے بہتر کوئی صحرا نہیں ہے حفاظت بھی یہان بہت ہے اور تمام جنگلون سے وسیع
ہے توریج نے کہا حفاظت کا کیا سبب ہے اشراق نے جواب دیا کہ گلزار نہ طاق جو طلسم خاص ہے اور جسکی
کیفیت سوائے خداوند اور کوئی نہیں جانتا ہے اس صحرا کے ملحق ہے اگر یہان تم اپنا طلسم قرار دو تو بہت اچھی
بات ہے اس طرف گلزار نہ طاق کے سبب سے کوئی آ نہیں سکتا توریج نے کہا یہ صحرا مجھے بھی پسند ہے اشراق
نے کہا اب خداوند کے پاس چلو اُن سے گذارش حال کرو وہ طلسم کی بنا ڈالینگے زمرد کی حکومت سے بڑھ
کے تمھاری عملداری ہوگی توریج پھر اشراق کے ہمراہ آیا آئینہ اندام کے پاس آکے کہا یا خداوند مین نے ایک
صحرا قریب گلزار نہ طاق پسند کیا ہے امیدوار ہون کہ مجھے وہان کی حکومت مرحمت ہو اور طلسم بھی میرے
واسطے بنا دیا جائے آئینہ اندام نے اشراق سے کہا ساحرون کو طلب کرو توریج کے واسطے طلسم تیار ہو اشراق

نے کہا یا خداوند اب اسقدر ساحر کہان سے آئینگے جو ایک طلسم مین آباد کیے جائین آئینہ اندام نے کہا جسقدر
دیو ہماری عبادت کر رہے ہین اُن سب کو اس میدان مین رہنے کی اجازت دیو یہ کہکے اس نے اسینے جو ٹے سے
ایک مہرہ نکالا کہا اس مہرے کو تورج اُس صحرا مین لیجاے اور چند ساحرون کے نام بتائے کہ یہ یہ لوگ اسکے
ہمراہ جائین سحر کرکے چار دیواری طلسم کی بنائین اس مہرہ کو جس جگہہ دفن کرین گے وہان ایک مکان مثل قلعہ
کے پیدا ہوگا چند ساحر بھی ظاہر ہونگے یہ مہرہ بجاے لوح کے زمین مین دفن رہے گا جس امر کی تورج کو ضرورت
ہوگی اُس مکان مین جاکر وہان کے باشندون سے کہیگا وہ سب انتظام کر دینگے اشراق نے اسی وقت
دیوون کو اطلاع دی کہ اُس صحرا مین جاکر ٹھہرین اور جن جن ساحرون کو آئینہ اندام نے کہا تھا اُنھین طلب کیا
تورج کو مہرہ دیکر اُس صحرا کی طرف روانہ کیا جب تورج اُس صحرا مین پہونچا ساحر جو اُسکے ہمراہ کیے تھے اُنھون نے
سحر شروع کیا ایک ہفتہ مین چار دیواری طلسم کی بنائی تورج نے ایک مقام سایہ دار مین اُس مہرے کو دفن
کیا وہان سے واپس آیا دوسرے روز صبح کو ایک قلعہ عالیشان وہان دیکھا تورج قلعہ کے اندر گیا دیکھا بہت
سے ساحر قلعہ مین پائے جاتے ہین اُن لوگون نے جو تورج کو دیکھا جھک کے سلام کیا کہا آپ کو ہمارے آقا طلب
فرماتے ہین وہان چلئے تورج اُن ساحرون کے ہمراہ ہوا ساحر اس کو اپنے ساتھ لیے ہوئے ایک مقام پر آئے
تورج نے دیکھا ایک مکان نہایت معقول بنا ہے اُسکے اندر ایک ساحر قوی ہیکل ضعیف ریش سفید بیٹھا ہے تورج
کو دیکھکر اپنے پاس بلایا کہا ای تورج تجھکو تو نہین جانتا ہے مین اس طلسم کا بانی خداوند آئینہ اندام کی طرف سے
قرار پایا ہون جو جو باتین تجھے مرغوب ہون مجھسے بیان کر مین اُس کا بندوبست کرون تورج نے کہا اس طلسم
مین عمارات نفیس اور مرحلہ جات سخت کی بنا ہونا چاہیے اسکے بعد لشکر بیشمار جمع کرنیکی ضرورت ہے اور خزانہ
فراہم کرنا ہے پھر اور جو امر مرغوب ہوگا آپ سے عرض کرونگا اس ساحر نے کہا عمارات اور مرحلہ جات اور خزانے کا
بندوبست مین کر سکتا ہون لشکر تم فراہم کرو اپنی حکومت کو سب سے زیادہ کرنا تمہارا کام ہے اگر شاہان زمانہ
سے جنگ کروگے اُنکے مال و اسباب پر قابض ہوگے تورج نے کہا مین لشکر جب تک اپنی موافق مرضی فراہم نکرونگا
اُس وقت تک عزم جنگ نہ کرونگا جسوقت لشکر مکمل ہو جائیگا پھر کوئی بادشاہ میرے مقابلے کی تاب نہ لائیگا
ساحر نے کہا تم دو روز میرے مہمان رہو تیسرے روز مین تمھین رخصت کرونگا تورج نے قبول کیا دو روز قلعہ
مین مقیم رہا تیسرے روز ساحر نے تورج سے کہا اب میرے ہمراہ چلو اور اپنے طلسم کی سیر کرو تورج بصد مسرت
اس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر اس کو اپنے تخت پر بٹھا کے قلعہ سے روانہ ہوا تورج نے جو دیکھا اپنے دلمین کہا یہ وہی
میدان ہے جہان ایک درخت تک نہ تھا یا اب اسقدر آباد ہوگیا کہ اچھے اچھے شہر اس کے سامنے خجل ہین
بازار کی کیفیت دیکھی مکانات کی زینت پر نگاہ کی ساحر نے مرحلہ جات کی سیر کرائی دن بھر تورج کو طلسم
کے عجائبات و غرائبات دکھائے قریب شام دار الامارہ شاہی مین لایا تورج نے دیکھا ایک تخت مرصع کار
بچھا ہے کچھ لوگ درباری لباس پہنے بیٹھے ہین وضع سے اُنکی ہر ایک کا عہدہ بھی معلوم ہوتا ہے تورج کو سب نے
دیکھا تعظیم کی ساحر نے تورج کو تخت پر بٹھا دیا نذرین گذرنے لگین اُسی وقت اس کے نام کا سکہ بڑا شہر مین
دھوم ہوگئی ساحر نے تورج سے کہا اب تم بعدل و انصاف اپنی بسر کرو جب کوئی مشکل درپیش ہو میرے
پاس آنا مین اُس کو رفع کرونگا تورج نے کہا مین چاہتا ہون آپ چندے یہان قیام فرمائین دعوت قبول
کرین ساحر نے کہا مین شرکت نہین کر سکتا ابھی مجھے اس طلسم کے نسبت بہت سے کام کرنا ہین لوح طلسم کی

پختگی کرونگا طلسم کا نام رکھونگا پھر یہ دیکھونگا کہ یہ طلسم کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا عمر اس طلسم کی کتنی ہوگی گو یہ سب
باتین موافق دستور قدیم کیجاوینگی اگر خیال کیا جائے تو ان کی بالکل ضرورت نہین ہی کہ خداوند آمینہ اندام جب
اسکے محافظ ہین تو پھر اس کی عمر دیکھنے کی کیا حاجت ہی اور طلسم کشا کا نام دریافت کرنے سے کیا حاصل ہی انکو
خود ہر وقت اسکا خیال رہیگا کیا مجال کسی کی جو اس طلسم کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے مگر یہ دستور قدیم ہی کہ
جب طلسم بنتا ہی تو بانی اُس طلسم کا یہ باتین کتاب طلسم مین ضرور درج کرتا ہی اسی سبب سے مین بھی ان امور کو
دیکھا چاہتا ہلون توریج نے کہا مین ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ آپ کا نام نامی مجھکو معلوم ہو جائے ساحر نے
کہا میرا نام کاوس جادو ہی ایک مدت سے زمین کے اندر بیٹھا ہوا خداوندی عبادت کرر ہا تھا میرے نام حکم ہوا
کہ تمھارے واسطے ایک طلسم بناؤن زمین سے نکلکر آیا طلسم بنایا تمھارے طلسم مین دیو اس قدر ہین کہ دوسرے
طلسم مین نہین پائے جاتے اب خداوند اور لوگ بھی یہان رہنے کے واسطے روانہ کرینگے لشکر بھی تمھارے واسطے
مُہیا کیا جائیگا مگر اپنے موافق مرضی تم بھی فوج جمع کرو توریج نے کہا مین شب و روز مصروف انتظام رہونگا جب تک
اپنی سلطنت کو اچھی طرح سے رونق نہ دے لونگا مجھے چین نہین آئیگا کاوس جادو اسی وقت روانہ ہوا توریج
نے جشن کی تیاری کی تمام طلسم مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ یہان آکر جمع ہون ایک روز ہمارے یہان رہین پھر
سات روز تک اپنے ٹھکانون پر عیش و راحت مین بسر کرین سب اسباب عیش ہمارے یہان سے بھیجا
جائیگا یہ خبر جو باشندگان طلسم کو پہونچی سب لوگ توریج کے مکان پر آکر جمع ہوئے توریج تخت پر بیٹھا سب کی
نذرین لینا شروع کین پہلے ساحران طلسم نے آکر نذرین دین پھر دیوان طلسم آئے توریج نے دیوان طلسم کی جو صورتین
دیکھین بہت خوش ہوا کہا جب میرے طلسم مین خداوند نے ایسے ایسے لوگ رہنے کو مقرر فرما دیئے ہین تو اب
مجھے فوج جمع کرنیکی کیا ضرورت ہی مین انھین لوگون کیواسطے سلاح جنگ فراہم کرونگا اور انھین کو آراستہ کرکے اپنا
خاص لشکر بناؤنگا دیوون نے کہا ہم بسر و چشم موجود ہین آپ کے تابع فرمان ہین جس کام کے واسطے حکم ہوگا یہ
بسر و چشم بجا لائینگے توریج نے اُسوقت تو انکی نذرین لیکر رخصت کیا سب کو شراب و کباب بھیجے ایک روز یہ لب
لوگ توریج کے یہان مہمان رہے دوسرے روز سے اپنے مکانون پر رہے سات دن تک توریج نے تمام باشندگان
طلسم کو اپنے یہان سے شراب و طعام روانہ کیا آٹھوین روز جلسہ ختم ہوا کاوس جادو نے ایک نامہ توریج کو بھیجا نامہ والا
توریج کے پاس لیکر آیا توریج نے نامے کو پڑھا اُس مین لکھا تھا کہ اے توریج مین نے حسب دستور قدیم اس طلسم کے
نسبت جو جو باتین خیال کین تو معلوم ہوا کہ نام اس طلسم کا طلسم حباب ہی اور عمر اس طلسم کی ایک سال سے زیادہ
نہین ہی اور فتاح اس طلسم کا ایک جوان فرقہ اسلام سے ہی کہ نام اس کا بدیع الملک ہی اس کے بعد صورت بدیع الملک
نوجوان بنی تھی اور لکھا تھا کہ جب اس صورت کا کوئی جوان اس طلسم مین آئیگا تو یہ طلسم ضرور برباد ہوگا اس کے
بعد لکھا تھا کہ اے توریج ان مضامین کو دیکھکر خائف نہ ہونا یہ سب امور واقعی نہین ہین قاعدہ ہوتا ہی کہ جب کسی
بات کیواسطے خیال کرو تو ضرور جواب اُس کا قاعدے سے نکلتا ہی اکثر غلطی بھی ہو جاتی ہی تمھارے طلسم کو
تمھاری زندگی تک بقا ہی اور تمھاری زیست اختیار مین خداوند کے ہی اور خداوند تم پر مہربان ہین ہنوز تمھین طلسم
عطا کرین گے توریج نے جو یہ عبارت دیکھی اس کو کمال افسوس ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ کاوس جادو یہ تحریر
فرماتے ہین کہ نام اس طلسم کا حباب ہی اور عمر اس طلسم کی ایک سال سے زیادہ نہین ہی اور فتاح اسکا بدیع الملک
ہی اگر ایسا ہی ہی تو میں کیا خداوند سے اس باب مین شکایت کرون کیونکہ مین براے چندے حکومت نہین چاہتا ہون

وزرا نے جواب دیا آپ کس خیال مین ہین اگر خداوند کو یہی منظور ہوتا تو آپ کو اس طلسم کی حکومت کیون عطا
فرماتے اور اسقدر جلد طلسم کیون تیار کراتے کاوس جادو نے حسب قاعدہ ایک بات کہدی یہ پایۂ اعتبار
مین نہین ہی آپ خاطر جمع رکھئے طلسم کی عمر بھی زیادہ ہی اور آپ کو بھی طول عمر خداوند ضرور مرحمت فرماینگے توبج
نے کہا مین ابھی سے لشکر فراہم کرتا ہون جسوقت بدیع الملک اس طلسم مین آئینگے مین اُنکو قتل کرونگا کیا مجال
کسیکی جو میرے طلسم کو برباد کرسکے مگر خداوند کے پاس ایک عرضی ضرور روانہ کرونگا جب تک اُنکی مدد نہوگی مجھسے
کچھ نہو سکیگا وزرا نے کہا عرضی آپ خداوند کے پاس بھیجدین وہ ضرور اس کے بابت آپ کو تشفی دینگے توبج
نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون یہ تھا کہ یا خداوند آئینہ اندام آپ نے طاقت و جرأت مجھکو اس قدر عطا
فرمائی کہ مین اپنے سے زیادہ شجاع کسیکو نہین پاتا اُسکے بعد مجھکو اپنی عبادت پر بھی ناز ہی کہ بہت عرصہ تک ایک حجرا
مین بیٹھ کے آپ کی عبادت کی ہی اس کے بعد آپ نے عبادت کی صلے مین مجھے اس طلسم کی حکومت عطا فرمائی
اور میرے واسطے جدید طلسم تیار کرایا مگر افسوس اس بات کا ہی کہ اس طلسم کی عمر ایک ہی سال کی مقرر فرمائی اور فتاحی
اس طلسم کی مسلمانون کے سپرد کی بھلا وہ لوگ بے آپ کی مرضی کے مجھپر فتح پاسکین گے آپ کو رحم لازم ہی اگر میرے
واسطے طلسم آپ نے تیار کرایا ہی تو اس طلسم کو طول عمر بھی عنایت فرمائیے اور میری بھی عمر بڑھائیے جو اس طلسم مین ارادۂ
فتاحی آئے مجھسے آکر شکست پائے اور اگر یہ منظور نہین ہی تو مین اس سلطنت دو روزہ سے باز آیا آپ یہان کسی اور
کو حاکم بنائیے مجھسے یہ سلطنت نہو سکیگی جب عرضی تمام ہوئی توبج نے ایک ساحر کو بلایا جب ساحر آیا توبج نے وہ
عرضی اُس ساحر کو دی کہا یہ عریضہ خداوند کے پاس لیجا جواب لیکر بہت جلد آنا ساحر اُسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوا
تھوڑی دیر مین آئینہ اندام جادو کے مکان پر پہونچا دربانون نے کہا ای ساحر تو کون ہی اس نے جواب دیا کہ مین
سلطان طلسم حباب کا عریضہ خدمت خداوند مین لایا ہون سلطان نے مجھپر تاکید کردی ہی کہ جواب لیکر بہت جلد
آنا دربانون نے کہا ای ساحر سلطان طلسم حباب کیا چیز ہی اشراق شاہ جو اس طلسم کا بادشاہ ہی وہ اس قسم کی
حکومت نہین کرسکتا ہی جب خداوند کی مرضی ہوگی جواب ملیگا ہم لوگ تیری اطلاع کرتے ہین تیرے کیا جواب
آتا ہی نامہ دار نے کہا آپ ہی لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ خداوند کی خدمت مین عرض کردین نگہبانون نے ایک چوبدار
کو بلایا کہا جاکر خداوند کی خدمت مین عرض کردو کہ توبج نے ایک عریضہ خدمت والا مین بھیجا ہی ایک ساحر لیکر آیا
ہی در دولت پر حاضر ہی اُس کے نسبت کیا حکم ہوتا ہی چوبدار اندر آیا آئینہ اندام سے کہا آئینہ اندام نے کہا اُس
عرضی لاؤ مین دیکھون توبج نے کیا لکھا ہی چوبدار باہر آئے کہا ای نامہ دار عرضی دینے خداوند طلب فرماتے ہین ساحر نے
عرضی دی چوبدار اس عرضی کو لیکر پھر آئینہ اندام کے پاس آئے آئینہ اندام نے عرضی دیکھی جب سب مضمون پڑھ
چکا ایک چوبدار سے کہا کہ اُس ساحر سے جاکر کہدے کہ توبج اس قدر مایوس نہو ہمنے اس طلسم کو بقائے دنیا
تک عمر دی ہی اور توبج کو بھی اسی قدر عمر عطا کی گئی ہی اُس طلسم کی طرف کوئی جا نہین سکتا ہی چوبدار باہر آیا ساحر سے
کہا کہ توبج سے کہدینا کہ خاطر جمع رکھئے بقائے دنیا تک اس طلسم کی عمر ہی اور توبج بھی اتنے ہی دنون تک زندہ
رہیگا کوئی اُس طلسم کی طرف جانیکا قصد بھی نکریگا ساحر یہ سنکر وہان سے روانہ ہوا توبج کے پاس آکے سب
کیفیت بیان کردی توبج بہت خوش ہوا اپنے وزرا سے کہا کہ اب مین اپنے طلسم کی سیر اچھی طرح سے کرنا چاہتا ہون
ایک روز کاوس جادو اپنے ہمراہ لیگئے تھے تعجیل مین کسی چیز کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا ان مکان مرحلے کے نام تک نہ معلوم
ہوئے اُنھون نے مجھکو بھی نہین پہچانا اطلاع کردو کہ لشکر تیار رہے مین کل علی الصباح برائے سیر طلسم جاؤنگا وزرا

جلد ارکین سلطنت کو اطلاع دی لشکر میں بھی خبر ہوئی اُسی روز سب نے سامان سفر درست کیا دوسرے روز
روانہ ہوا کہ ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو شہر **قنداب** سے لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوا کئی روز تک تلاش بدیع الملک مین پھرا جب کہین شاہزادہ
کا پتہ نہ ملا مجبور ہو کے ایک صحرا مین مقیم ہوا ساحرون نے کہا آپ ایک عریضہ خداوند کی خدمت مین روانہ
کرین وہ بتا دینگے **بدیع الملک** کی سب کیفیت معلوم ہو جائیگی **سیراب جادو** کو یہ بات پسند آئی اُسی وقت ایک
نامہ **آئینہ اندام جادو** کو لکھکر ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ دیا کہا اِس کا جواب جلد لیکر آنا ساحر اُدھر روانہ ہوا **سیراب
جادو** کو اُس صحرا کی فضا بہت پسند تھی اپنی بارگاہ سے باہر آ کے ٹہلنے لگا اور ساحر بھی اس کے ہمراہ تھے
سیراب صحرا مین ٹہل رہا تھا کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر
آتا ہے **سیراب** نے کہا کیا تعجب ہے جو **بدیع الملک** اور **قنداب جادو** کا لشکر ہو یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا
سیراب نے دیکھا **بدیع الملک** نوجوان بصد شوکت و شان اسپ صبا رفتار پر سوار عقب مین لشکر بیشمار
قنداب جادو انتظام کرتا ہوا اسی طرف آتا ہے **سیراب** نے کہا مین نے ناحق خداوند کو عریضہ روانہ کیا اگر یہ
جانتا تو ہرگز عرضی روانہ نکرتا مگر لشکر **بدیع الملک** کے ہمراہ بہت ہے ایسا نہو معرکہ پڑجائے **قنداب جادو** بھی
بدیع الملک کے ہمراہ ہے یہان میرا کچھ نہین چلیگا اگر مین مثل حمزہ **بدیع الملک** کو اسیر کرنا چاہونگا تو **قنداب**
جادو کے سبب سے ناکامیاب رہونگا اس طلسم مین سوائے بزرگان دین کے اور کوئی ایسا نہین ہے جو
قنداب جادو کے سحر کا جواب دے سکے ساحرون نے کہا خداوند کے پاس ایک عرضی اس طور کی بھی روانہ
کر دیجیے وہ اس کا سحر فراموش کرا دینگے **سیراب جادو** نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے اُسی وقت اس نے
دوسری عرضی لکھنے کیواسطے منشی کو اطلاع دی مضمون سب بتا دیا اتنے عرصے مین لشکر **بدیع الملک** نوجوان
قریب آیا **قنداب جادو** نے جو سامنے ایک لشکر دیکھا ہرکارون سے کہا جاکر دریافت کرو یہ لشکر کس کا ہے ہرکارے
سیراب کے لشکر مین آئے سب کیفیت دریافت کر کے واپس گئے **قنداب جادو** سے جاکر عرض کی آپ کے
بھائی صاحب آپ کی تلاش مین لشکر لیکر آئینہ اندام جادو کے کہنے سے نکلے ہین یہان مقیم ہین یقین ہے آپ کے
پاس پیام جنگ بھی بھیجین اور آگے نہ جانے دین **قنداب** نے کہا وہ کیا روک سکین گے یہ کہکر کل کیفیت **بدیع الملک**
سے آکر عرض کی **بدیع الملک** نے فرمایا اے **قنداب** میرے نزدیک مناسب ہے کہ لشکر یہین قیام کرے جو کچھ انکو کہنا
ہوگا نامے کے ذریعہ سے کہین گے **قنداب** نے لشکر کو ٹھہرایا **بدیع الملک** نے خواجہ سے رائے لی خواجہ نے
کہا میری بھی یہی خوشی ہے کہ لشکر یہان ٹھہرے غرض **قنداب جادو** نے اُسی وقت بارگاہین استاد کرنے کا حکم دیا
خادمون نے جلد جلد بارگاہین استاد کین **بدیع الملک** نوجوان گھوڑے سے اترے اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے
اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مگر خواجہ **بدیع الملک** کی بارگاہ مین آئے **قنداب جادو** بھی حاضر ہوا
نایاب جادو بھی تھوڑے عرصے کے بعد آیا پھر تو سب لوگ بارگاہ مین حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوگیا **بدیع الملک**
نے خواجہ سے کہا خداوہ دن جلد لائے کہ مجھے زیارت صاحبقران زمان نصیب ہو نہین معلوم اُنکی کیا کیفیت
ہوگی شب و روز مجھے یاد فرماتے ہونگے براے تلاش دیار دیار پھرتے ہونگے خواجہ نے کہا جس وقت آپ تین تبر

پر سے غایب ہوئے تھے صاحبقران کی اُسوقت جو حالت تھی اُسکو ظاہر نہین کر سکتا نہین معلوم اتنے دنون
مین اور کیا کیفیت ہوئی ہو بدیع الملک خواجہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک چوبدار نے آکے عرض کی شعر
الٰہی تا ابد باشی باقبال + جوان بخت و جوان دولت جوان سال + بعد دعا کے ہاتھ باندھ کے کہا ایک ساحر سیرلب جادو
کے یہان سے آیا ہی ایک نامہ لایا ہی در دولت پر حاضر ہی اُس کے نسبت کیا ارشاد ہی بدیع الملک نے فرمایا
ساحر کو ہمارے سامنے لاؤ ہرکارے باہر آئے ساحر کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے مجرا گاہ پر ساحر نے پہونچکر سلام کیا
رعب و شوکت بدیع الملک دیکھکر دنگ ہو گیا اور نامہ نذر دیا بدیع الملک نے اُس کو کھولا پڑھنا شروع
کیا لکھا تھا کہ ای طلسم کشا واضح ہو کہ یہ طلسم ایسا نہین ہی جو تیری کد و کاوش سے فتح ہو جائے یہ جاے سکونت خداوند
ہی اگر اپنی بہتری درکار ہی تو یہان سے واپس جانا اچھا ہی اگر میرے کہنے کے خلاف کریگا تو جو حال خداوند نے صاحبقران
کا کیا وہی تیری بھی کیفیت کیجائیگی اُسی ذلت و خواری سے قتل ہوگا سب ہمراہی بھی تیرے فنا کر دیئے جائینگے
بدیع الملک نے جو اس مضمون کو پڑھا اور صاحبقران کے قتل ہو جانے کی کیفیت دیکھی تاب نہ رہی بے اختیار
رونے لگے قنداب جادو نے قریب آکر عرض کی ای شہریار خیر تو ہی خواجہ عمرو بھی اس حالت کو دیکھکر گھبرا گئے
کہا ای بدیع الملک نوجوان کیا حال ہی کیون اس قدر ملال ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اس نامے مین مین نے
عجب خبر وحشت اثر دیکھی ہی جسکو اپنی زبان سے نہین نکال سکتا خواجہ نے کہا خدا کے واسطے جلد بیان کرو میری
عجیب کیفیت ہی بدیع الملک نے کہا اس مین لکھا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے صاحبقران کو قتل کیا اور سب ہمراہی
بھی اُنکے قتل ہوئے ای خواجہ اگر یہ بات صحیح ہی تو آفتاب شجاعت غروب ہو گیا نام جرأت جہان سے اُٹھ گیا میری
بھی زیست بیکار ہی مگر آئینہ اندام جادو کو اُس کے مکان مین جا کر قتل کرونگا اس طلسم کو اس طرح برباد کرونگا کہ نام کو ایک
چیز بھی باقی نہ رکھونگا آخر مین اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤنگا اب بے صاحبقران اس جہان فانی مین رہنا بیکار ہی
خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی دل کی تو عجب حالت ہوئی مگر اس بات کو دیر تک غور کیا پھر بدیع الملک سے کہا
ابھی صبر کرو مین اسکی سب کیفیت دریافت کرون اگر واقعی یہ بات صحیح ہی تو میری بھی یہی راے ہی کہ یہان سے
آئینہ اندام کے مکان پر چلکر اُس کو قتل کرو جسطرح بن پڑے اس طلسم کو خاک مین ملادو پھر بعد مین جو کچھ ہوگا
دیکھا جائیگا یہ تو ضرور ہی کہ بعد صاحبقران زندگی بے حلاوت ہی بدیع الملک کی عجب حالت ہو گئی قنداب
نے عرض کی ای شہریار آپ صبر فرمائین مین ابھی اس بات کو تحقیق کرتا ہون یہ کہکے اس نے اپنی اُنگلی سے ایک
انگشتری نکالکے اُس مین دیکھا دیر تک دیکھتا رہا کچھ نظر نہ آیا قنداب مجبور ہوا بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب
تمھین کیا بات معلوم ہوئی قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ انگشتری مجھکو آئینہ اندام جادو نے دی تھی اور کہا
تھا جس بات کو تو تحقیق کرنا چاہیگا اس کے ذریعہ سے معلوم ہو جائیگی معلوم ہوتا ہی میرے مسلمان ہو جانے کی
خبر سنکر اُس نے اس انگشتری کو بیکار کر دیا ہی مین دیر سے اس انگشتری کو دیکھ رہا ہون کسی قسم کی کیفیت اس مین
نظر نہین آئی اب مین اور قاعدے سے دیکھتا ہون یہ کہکے ایک کتاب اپنی جھولی سے نکالی چند ورق
اس کے اُلٹے ایک صفحے کو دیر تک دیکھتا رہا پھر عرض کی ای شہریار مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ ابھی تک صاحبقران حیات
ہین مگر جان بلب ہین یہ نہین ثابت ہوتا کہ کس جگہ ہین اس کے نسبت مین نے بہت خیال کیا صرف یہ بات
معلوم ہوتی ہی کہ صاحبقران آگ مین دفن ہین یہ نہین کہہ سکتا کہ کہان ہین بدیع الملک نے کہا ای قنداب
جادو لشکر مین جا کر خبر کر دو کہ سب اسی وقت تیار ہو جائین مین ابھی یہان سے کوچ کرونگا آئینہ اندام کے پاس

جاکر اسکو قتل کرونگا جب کیفیت معلوم ہوگی خواجہ نے یہی صلاح دی اور قندراب سے کہا کہ تم اس قدر بتا سکتے ہو کہ صاحبقران کس جانب ہین قندراب نے عرض کی یہ کسی اور کا سحر نہین ہو آئینہ اندام کا سحر ہو اسکی کیفیت کسی کو نہین معلوم ہو سکتی سوائے آئینہ اندام کے اس بات کو دوسرا نہین جان سکتا ہو شاید سیراب جادو اس حال سے واقف ہو خواجہ نے کہا اگر اس پر شک ہو تو مین ابھی تحقیق کیے دیتا ہون یہ کہکر خواجہ چلے بدیع الملک نے کہا خواجہ مین تمھارے جانے سے اور زیادہ بیتاب ہو جاونگا تمھارا یہان رہنا میرے واسطے بہت غنیمت ہو اگر خدا نخواستہ تمھاری بات نہ بن پڑی اور سیراب جادو نے تمھین اسیر کر لیا تو اور غضب ہوگا خواجہ نے کہا ای بدیع الملک خاطر جمع رکھو کیا مجال کسی ساحر کی جو مجھے اس وقت گرفتار کر سکے اور اس بات کو جب تک مین تحقیق نہ کرونگا واپس نہ آؤنگا سیراب جادو کو بھی گرفتار کرکے لاونگا بدیع الملک خاموش ہوئے خواجہ وہانسے روانہ ہوئے بدیع الملک نے کہا ای قندراب جادو نامہ دار سے کہدو کہ یہ سیراب سے جاکر کہے کہ اگر تجھے اسلام قبول ہو تو یہان آ اور آئینہ اندام ملعون پر لعنت کر ورنہ تیری جان بھی نہ بچیگی اور اب اس طلسم کو بہت جلد مین تباہ کرونگا قندراب نے نامہ دار سے حرف بحرف بدیع الملک نوجوان کا قول بیان کر دیا نامہ دار خوف کے مارے کچھ نہ بول سکا خاموش بارگاہ سے اٹھکر باہر آیا اپنے لشکر کیطرف چلا تھوڑی دور جاکے دیکھا ایک نامہ دار اور آتا ہو اس نے کہا ای شخص تو کون ہو اس نامہ دار نے کہا میرا نام ایوان جادو ہو ابھی ایک نامہ خداوند کا لیکر آیا ہون سیراب جادو نے مجھکو تیری تلاش کے واسطے بھیجا ہو وہان سب کو گمان یہ ہوا تھا کہ مسلمانون نے تجھکو قتل کر ڈالا نامہ دار نے کہا ای ایوان جادو مجھکو اپنے زندہ واپس آنیکی امید منقطع ہو چکی تھی نہین معلوم ہمارے سردار نے کیا بات نامے مین تحریر کی تھی کہ طلسم کشا پڑھتے ہی رونے لگا مگر اس نے اپنی زبان مین باتین کین میری سمجھ مین نہین آئین ایوان نقلی نے کہا اب میرے ہمراہ واپس چل سب لوگ وہان تیرا انتظار کر رہے ہین نامہ دار ایوان نقلی کے ہمراہ ہوا تھوڑی دور ایوان جادو اس کے ساتھ آیا جب سیراب جادو کا لشکر قریب رہا تو ایوان نقلی نے کہا ای نامہ دار مجھے خداوند نے چلتے وقت ایک چیز مرحمت فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب سیراب جادو کے لشکر مین پہونچنا تو ہر ایک شخص کو تبرکا کھلا دینا اسکے سبب سے مسلمانون پر جلد فتحیاب ہونگے اور دست اہل اسلام سے اسکا کھانے والا قتل نہ ہوگا ایک لڈو کے قریب میرے پاس باقی ہو وہ تیرا حصہ ہو نامہ دار خوش ہوا کہا بھائی مین تیرا بڑا ممنون احسان ہونگا مجھے کھلا دے ایوان نقلی نے کہا اپنا نام مجھے بتا دے کہ مین خداوند کے پاس جب جاؤنگا جس جس کو مین نے کھلائی ہو اس اس کا نام بتاؤنگا نامہ دار نے کہا میرا نام تشہیر جادو ہو ایوان نقلی نے کمر سے ایک پڑیا نکالی تشہیر جادو کو ایک ڈلی مٹھائی کی دی کہا بھائی اسکو خداوند کا نام لیکر کھا جادو دیکھو کیا اثر پیدا کرتی ہو تشہیر جادو نے آئینہ اندام کا نام لیکر ڈلی کو کھا لیا تھوڑی دیر کے بعد سر چکرایا زمین پر گر کے بیہوش ہوا ایوان نقلی نے نعرہ کیا اسم خواجہ عمرو عیار صاحبقران نعرہ کرکے اس کو زنبیل مین داخل کیا لباس اتار کر اپ اس کا لباس پہنا اسی کی صورت بنکر خواجہ سیراب جادو کے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت ان نامہ دارون کی عرض کیجاتی ہو

کہ جنکو سیراب جادو نے آئینہ اندام کے پاس بھیجا تھا پہلے وہ نامہ دار پہونچا جسکے نامے مین لکھا تھا کہ مین نے

بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک اور قنداب جادو کا پتہ نہیں ملتا ہی آپ جہان فرمائین وہان جاؤن اُس
کو تلاش کرکے گرفتار کرون یہ نامہ دار جو دروازے پر پہونچا دربانون نے اس کو وہین ٹھہرایا آئینہ اندام جادو
کو اطلاع کی آئینہ اندام نے نامہ طلب کیا چوبدار پھر باہر آئے نامہ لیگئے آئینہ اندام نے نامہ پڑھکر کہا جس صحرا
مین سیراب جادو مقیم ہی وہین طلسم کشا بھی موجود ہی یہ کہہ رہا تھا کہ پھر چوبدار نے آکر کہا یا خداوند ایک اور نامہ دار
سیراب جادو کے یہان سے آیا ہی آئینہ اندام نے کہا اُس سے بھی نامہ لے آؤ چوبدار اُس سے بھی نامہ لیگیا
آئینہ اندام نے اُس نامے کو کھولا اُس مین لکھا تھا کہ یا خداوند جس وقت مین نے عریضہ اول آپ کی خدمت مین
روانہ کیا تھا اُس وقت تک بدیع الملک کا پتہ نہیں معلوم تھا مگر بعد عریضہ روانہ کرنیکے بدیع الملک مع لشکر
اس صحرا مین وارد ہوا یا خداوند مین نے جسطرح صاحبقران کو گرفتار کیا تھا بدیع الملک کو نہین قید کر سکتا
کیونکہ اُنکے ہمراہ قنداب جادو ہی اور قنداب جادو سوائے آپ کے اور دوسرے کو اپنا بزرگ نہیں جانتا
گو اب آپ سے بھی باغی ہی مگر سحر مین دبتا ہی اس طلسم مین دوسرے کی مجال نہیں جو اُس سے مقابلہ کرسکے جس وقت
مین بکر مسلمان ہونگا اُس کو میرے دل کی کیفیت معلوم ہو جائیگی مین اُسکے سبب سے بہت پریشان ہون سوائے
آپ کے اُس کی تدبیر دوسرے کے پاس نہیں ہی اگر آپ چاہینگے تو مین ستمگر حریف پر فتحیاب ہونگا آئینہ اندام
نے جو یہ مضمون پڑھا کہا جو کچھ سیراب جادو نے لکھا ہی بہت صحیح ہی سوائے بزرگان دین دوسرے کی مجال نہین
ہو قنداب جادو سے مقابلہ کرسکے یہ چوبدارون کو ایک ایک نامہ لکھکر دیا چار طرف روانہ کیا کہا جو اس طلسم مین
چار کوہ ہین جہان بزرگان دین زیر زمین میری عبادت مین معروف ہین وہان جاکر دیکھنا جو لوگ پہاڑون پر مصروف
عبادت ہون اُنکو یہ نامے دیکر چلے آنا چوبدار اُدھر روانہ ہوئے یہان آئینہ اندام جادو نے ایک نامہ سیراب
کو لکھا کہ جب تک مین اور لشکر تمہاری مدد کے واسطے روانہ نکرون اُس وقت تک بدیع الملک سے مقابلہ نکرنا
یہ لکھکر اُس نامہ دار کو دیا کہا اس نامے کو اسی وقت جاکر دینا ایسا نہو جنگ شروع ہو جائے نامہ دار وہان سے روانہ
ہوا تھوڑی دیر مین قریب لشکر سیراب جادو پہونچا زمین پر اُترا دیکھا تشہیر جادو ایک نامہ ہاتھ مین لئے ہوئے
بدیع الملک کے لشکر کی طرف سے آتا ہی اُس نے آواز دی اے تشہیر جادو ٹھہر جاؤ ہم تم ساتھ چلین گے تشہیر نقلی
نے پلٹ کے دیکھا ایک نامہ دار ہانپتا ہوا چلا آتا ہی تشہیر نقلی ٹھہر گیا وہ نامہ دار قریب آیا تشہیر نقلی سے کہا تم اس وقت
کہان سے آتے ہو تشہیر نے جواب دیا کہ مین بدیع الملک کے لشکر مین گیا تھا وہان سے نامے کا جواب لیکر
آتا ہون اب خدمت مین سیراب جادو کے جاتا ہون کیونکہ کل سے جنگ شروع ہوگی اُس نامہ دار نے کہا خداوند
نے منع کیا ہی کہ جب تک مین لشکر روانہ نکرون اُس وقت تک جنگ شروع نکرنا تشہیر نے کہا کیا تم خداوند کے پاس
گئے تھے نامہ دار نے جواب دیا کہ مجھے سیراب جادو نے اس مضمون کا نامہ دیا تھا کہ جسطرح مین نے حمزہ کو گرفتار
کیا تھا اُس طرح بدیع الملک کو اسیر نہیں کرسکتا اُنکے ہمراہ قنداب جادو ہی اُس کا سامنے یہ اگر نہ چل سکیگا تشہیر نقلی
نے کہا حمزہ کا پتہ نہ معلوم ہوا کہ کہان گیا اور کیا ہوا نامہ دار نے کہا اے تشہیر کیا تم اُس وقت موجود نہ تھے جب
سیراب جادو نے حمزہ کو پکڑا اسیر کیا تشہیر نے کہا مین اُس وقت خداوند کے پاس ایک ضرورت سے بھیجا
گیا تھا وہان سے مدت کے بعد آیا حمزہ کی خلاصہ کیفیت مجھکو نہ معلوم ہوئی نامہ دار نے کہا پہلے سیراب جادو
نے مرحلہ خونین چشم پر حمزہ سے مقابلہ کیا عمداً زیر ہوکر بہ مکر اطاعت اسلام قبول کی حمزہ سے کہا کہ بدیع الملک کے
خداوند نے قتل کیا ہی طلسم معدوم کے دروازے پر اُس کا سر لٹکایا گیا ہی حمزہ اس کیفیت کو سُنکر بہت غمگین ہوا

سب سردار بھی اس کے رونے لگے حمزہ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ اُس کو سر و پا کا ہوش نہ رہا سب کی بھی
یہی حالت ہوئی اُس وقت سیراب جادو نے اُس کے گلے سے حرز ہیکل لی حمزہ کا ہوش مین نہ تھا جو اسم اعظم
کا خیال کرتا سیراب جادو نے اُس پر سحر کر دیا زبان بند ہوگئی ایک جوان اور تھا اُس کے پاس ایک چادر دفع
سحر تھی سیراب جادو نے وہ چادر بھی اپنے قبضے مین کی وہان سے سب کو مسلسل و مطوق کر کے خداوند کی خدمت
مین لیگیا خداوند نے شاید حمزہ سے کہا کہ اگر اسلام ترک کر کے مذہب آئینہ پرستی اختیار کرو تو مین بدیع الملک
کو زندہ کر دون حمزہ نے دیر تک جواب نہ دیا جب خداوند نے کئی بار کہا تو حمزہ کو غصہ آگیا کہا مین ہرگز آئینہ پرستی
اختیار نہ کرونگا علاوہ اس کے بہت کچھ سخت کلامی کی خداوند کو غصہ آگیا اُسی وقت جہنم کے فرشتون کو بلا کر حمزہ کو جہنم
مین پھکوا دیا اُس کے ہمراہیون کو طلب کیا اُن لوگون نے بھی انکار کیا خداوند نے انھین بھی شاید حمزہ کے پاس
بھیجدیا یا اور کہین پھکوا دیا غرض سب کو فنا کر دیا اب کوئی زندہ نہین ہے مال و اسباب سب کا خداوند نے امانتاً
رکھوایا ہے اشراق جادو سے فرماتے تھے کہ مین اُن لوگون کو پھر خلق کرونگا ایک بار سب آئینہ پرست پیدا ہونگے یہ
اسباب اُنکا اُنکے حوالے کیا جائیگا تشہیر نقلی نے کہا اس وقت سے خلاصہ کیفیت معلوم ہوئی ورنہ مجھے نہ معلوم تھی
یقین ہے بدیع الملک کو بھی خداوند ایسی ہی کچھ سزا دین نامہ دار نے کہا اگر اسلام ترک کر دیگا تو سزا نہین ملیگی اور
اگر مثل حمزہ یہ بھی بدزبانی کریگا تو جہنم مین پھینک دیا جائیگا تشہیر جادو نے کہا حرز ہیکل صاحبقران کی کیا ہوئی نامہ دار
نے کہا سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشہ اسم اعظم بھی ہے تشہیر نے کہا اب شیشے کی حفاظت کرنا بیکار ہے حمزہ تو موجود
نہین ہے نامہ دار نے کہا خداوند نے کہا ہے کہ ان دونون چیزون کی حفاظت کرنا اگر کوئی چیز ان مین سے ضائع ہو جائیگی تو حمزہ جہنم سے
نکل آئے گا اس سبب سے اس کی حفاظت زیادہ تر کیجاتی ہے تشہیر جادو نے کہا بھائی اس وقت تیری باتون سے
مین بہت خوش ہوا میری عجب کیفیت تھی لشکر اسلام مین جو گیا وہان سے زندہ واپس آنیکی امید نہ تھی نامہ دار نے
کہا کیا وہان کے سردار نامے کو دیکھکر بگڑ گئے تھے تشہیر نقلی نے کہا قریب تھا کہ مجھکو قتل کرتے مین بسرعت تمام
بارگاہ سے نکلکر بھاگا بہت سے لوگ میری تلاش کے واسطے چلے مین درختون کی آڑ پکڑتا ہوا یہانتک
آیا کیا عجب ہے اب بھی وہ لوگ مجھکو تلاش کرتے ہون یہ کہتے کہتے ایک جانب ہاتھ اٹھا کر کہا دیکھو کچھ لوگ وہ سامنے
مجھی کو ڈھونڈتے ہوئے آتے ہین نامہ دار اُس طرف مخاطب ہوا تشہیر جادو نے کمند کے حلقے اُس کی گردن مین
ڈال دیئے نامہ دار ارے کہکر پلٹا اصباب مارا کہ بیہوش ہوکر زمین پر گرا تشہیر نقلی نے اس کو داخل زنبیل کیا لباس
اُتار کے آپ پہنا اُس کی صورت بنکر سیراب جادو کے لشکر کی طرف روانہ ہوا جب سیراب جادو کی بارگاہ
کے قریب پہونچا دربانون نے اس کو روکا نامہ دار نے کہا جلد میری اطلاع کرو خداوند سے جواب لیکر آیا ہون ضروری
باتین کہنا ہین اگر دیر ہوگی تو تم لوگون پر عتاب خداوندی نازل ہوگا دربانون نے اُسی وقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر
سیراب جادو سے اطلاع کرو کہ نامہ دار جو خداوند کے پاس عریضہ لیکر گیا تھا وہان سے جواب لیکر آیا ہے کچھ امور ضروری
کہنا چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اندر آئے چوبدار نے سیراب جادو سے جاکر کہا سیراب جادو نے کہا جلد بلاؤ چوبدار باہر
آیا نامہ دار نقلی کو اپنے ہمراہ لیگیا سیراب جادو نے کہا اے نامہ دار جلد بیان کر خداوند نے کیا کہا ہے نامہ دار نے
کہا خداوند نے فرمایا ہے کہ خاطر جمع رکھو مین فوج روانہ کرونگا جب تک مین فوج روانہ نکرون اس وقت تک مقابلہ کرنا
اور حمزہ کی حرز ہیکل اور شیشہ اسم اعظم طلب فرمایا ہے ارشاد کرتے تھے اگر یہ اشیا تمھارے پاس موجود رہینگی تو سحر
مین قوت نہ ہوگی بہتر یہ ہے کہ میرے پاس روانہ کر دو سیراب جادو نے کہا حرز ہیکل تو میرے پاس موجود ہے مگر شیشہ

اسم اعظم تو مین خداوند کے سپرد کر آیا تھا کیا سبب ہی جو انھون نے دونون چیزین طلب کین نامہ دار نے کہا
شاید کچھ خیال نہ رہا ہوگا اسی سبب سے طلب کیا ہی آپ حرز ہیکل مجھے دیجئے مین جاکر خداوند سے کہدونگا کہ شیشہ
اسم اعظم نہین ہی سیراب نے کہا ایسی بات نہین ہی جو خداوند مثل ہمارے تمھارے کسی بات کو فراموش
کرین نامہ دار نے کہا اس کو آپ بعد مین سمجھئے گا پہلے حرز ہیکل وہان روانہ فرمائیے ایسا نہ ہو خداوند کے خلاف
ہو سیراب نے کہا ای شخص تو نامہ دار اصلی نہین ہی اُس کی صورت بنکر حرز ہیکل لینے آیا ہی اگر تو میرا ملازم ہوتا تو ضرور
تجھے یہ کیفیت معلوم ہوتی اور خداوند کے نسبت سہو کا گمان کرنا بالکل خلاف ہی نامہ دار نے جو یہ سنا کہا آپ نے
اس وقت عجب بات فرمائی بھلا مین نامہ دار نہین ہون اور خداوند نے مجھے آپ کے پاس نہین بھیجا ہی تو مین
وہان کے حالات سے کیونکر آگاہ ہون سیراب نے کہا اب تیری لفاظی کچھ کام نہ آئیگی یہ کہکے اس نے اپنی جھولی
سے ایک آئینہ نکالا کہا اس مین نگاہ کر جیسے ہی نگاہ پڑی عمرو کی اصلی صورت دکھائی دی خواجہ نے چاہا خنجر
مارون مگر سیراب نے اشارہ کیا خواجہ زمین پر گر کے تڑپنے لگے سیراب نے اپنے ملازمین کی طرف مخاطب
ہوکر کہا یہ کوئی عیار لشکر اسلام کا ہی اسکو یہان سے لیجاؤ نامہ دار کی کیفیت دریافت کرو اگر نہ بتائے تو اس کو
قتل کر ڈالو ملازمین سیراب خواجہ کو باہر لائے ایک بارگاہ کے اندر لیگئے اور ساحرونکو بھی بلالیا سب آکر اسی بارگاہ
مین جمع ہوئے خواجہ سے ساحرون نے پوچھا کہ نامہ دار کہان ہی اور تم یہان کسواسطے آئے تھے خواجہ نے جواب
دیا کہ مین نامہ دار کے حال سے واقف نہین مگر یہان خاص اس واسطے آیا تھا کہ چلکر سیراب جادو کا امتحان لون
دیکھون اگر یہ سحر مین یکتا ہین تو انکی اطاعت قبول کرون بارے جیسا میرا خیال تھا انکو ویسا ہی پایا اب مین انکی اطاعت
قبول کرونگا جو حکم کرینگے بسر و چشم بجالاؤنگا ساحرون نے کہا ای عیار تو ہمسے عیاری کرتا ہی ہم لوگ اور ساحر نہین ہین
ہین انسان کے دل کی باتین ہمپر روشن ہوتی ہین تو ہمسے مکر کرتا ہی ہم کبھی تیرے مکر مین نہ پھنسینگے خواجہ نے کہا بڑے افسوس
کی بات ہی کہ مین خداوند آئینہ اندام کو سجدہ کرتا ہون اور تم لوگ مجھکو قتل کرتے ہو ساحرون نے کہا تو صدق دل سے سجدہ
نہین کرتا ہی اگر صاف دل سے سجدہ کرتا تو نامہ دار کی کیفیت ضرور بتا دیتا خواجہ نے کہا نامہ دار کی حالت مین عنقریب بیان
کرونگا مگر تم لوگ بعد کیفیت معلوم ہو جانے کے مجھکو رہا نہ کروگے ساحرون نے کہا ہم ضرور تجھکو رہا کر دینگے خواجہ نے کہا
اصل مین خداوند کا عتاب اُس نامہ دار پر نازل ہوا تھا وہ جہنم مین گیا اور مین بظاہر مسلمانون کا شریک ہوا ہون مگر باطن مین
خداوند آئینہ اندام کا بندۂ خاص ہون جس کسی ساحر پر خداوند عتاب فرماتے ہین مجھکو حکم ہوتا ہی مین اُس کو جہنم مین ڈال دیتا ہون
ساحرون نے کہا ای شخص اگر تجھے مکر کرنا تھا تو ایسی بات کہی ہوتی کہ جو ہم لوگ تسلیم کر لیتے جب تجھے عیاری کرنا نہین آتی ہی تو ایسی
ہمت کیون کرتا ہی خواجہ نے کہا تم لوگ اس راز سے ماہر نہین ہو میرے پاس دوزخ اور بہشت ہر وقت موجود رہتا ہی اگر
تم دیکھنا چاہو مین ابھی دکھا سکتا ہون ساحرون نے کہا ای شخص اگر تو نے بہشت و دوزخ نہ دکھایا تو ہم ابھی تجھکو قتل کر ڈالینگے
خواجہ نے کہا مین نے اپنا خون تم سب کو معاف کیا ساحر موجود ہوئے خواجہ نے کہا پہلے میرے ہاتھ پانون کھول دو تاکہ مین
کوئی کام کر سکون ساحرون نے آپس مین کہا ہاتھ پانون کھول دینے سے یہ بھاگ نہین سکتا ہی اگر جانیکا ارادہ کریگا تو ہم ابھی
گرفتار کر لینگے یہ کہکے خواجہ کے ہاتھ پانون سب نے کھول دیئے خواجہ نے زنبیل کی گھنڈیان کھولین پہلے ایک ساحر
کو بلا کر کہا دیکھو اس مین بہشت معلوم ہوتی ہی یا نہین ساحر قریب آیا جھک کے دیکھنے لگا ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ خواجہ نے
کہا بس اب خداوند کا حکم نہین ہی دیکھ چکے الگ ہٹ جاؤ دوسرے شخص کو آنے دو جو ساحر دیکھ رہا تھا اُس نے عرض کی جناب
ہمراہ ے خداوند مجھے دیکھنے دیجیے ابھی تو مین نے اچھی طرح سے حورون کی صورتین بھی نہین دیکھی ہین طاقت باغ کو بھی نہین

دیکھنے پایا ہون خواجہ نے کہا اندر جاکے دیکھنا چاہتے ہو ساحر نے کہا میری عین خوشی ہی خواجہ نے ہاتھ کا سہارا دیکر اس کو زنبیل مین داخل کیا اور ساحر جو کھڑے تھے اس کیفیت کو دیکھکر حیران ہوئے سب ہاتھ باندھنے لگے ہر ایک نے عرض کی واقعی آپ خداوند کے بندہ خاص ہین مگر ہم زیارت جنت سے محروم رہین خواجہ نے کہا تم سب جاؤ مگر نصف دن سے وہان زیادہ نرہنا ساحرون نے کہا جسوقت آپ ارشاد فرماینگے ہم حاضر خدمت ہونگے خواجہ نے باری باری ہر ایک کو داخل زنبیل کیا جب ایک ساحر بھی اُن لوگون مین سے باقی نرہا خواجہ نے مال و اسباب بارگاہ اپنے قبضہ مین کیا بارگاہ سے باہر آئے گلیم اوڑھ کے اپنے لشکر کی طرف چلے گو خواجہ کو یہ خیال آیا کہ سیراب جادو باقی رہا جاتا ہی اور اس کے پاس حرز ہیکل ہی مگر پھر یہ سوچے کہ بدیع الملک بہت بیتاب ہونگے اُنکو جاکر صاحبقران کے حال سے اطلاع دون کہ اضطراب اُنکا کم ہو اس سبب سے خواجہ اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر اُنکا وقت پر کیا جائیگا

اب سیراب جادو کی کیفیت ملاحظہ ہو

کہ جب عرصہ ہوا اور کوئی خواجہ کی خبر لیکر اس کے پاس نہ گیا تو اس نے ہرکارون سے کہا جاکر دیکھو یہ سب لوگ کیا کرتے ہین ابھی ایک عیّار یہان گرفتار کیا گیا تھا اُسیکو لیکر گئے تھے اُس وقت سے کوئی واپس نہین آیا ہرکارے گئے لوگون سے باہر بارگاہ کے جاکر دریافت کیا کہ مصاحبین سیراب جادو جو ایک عیّار کو لیکر آئے تھے وہ کہان ہین لوگون نے کہا ہمنے دیکھا تھا سب اس بارگاہ مین جاتے تھے مگر وہان سے واپس آتے کسیکو نہین دیکھا اور ساحرون کو بھی اُن لوگون نے بلایا تھا ہرکارے اُس بارگاہ کے قریب آئے دیکھا بارگاہ خالی پڑی ہی جو جو اسباب وہان رکھا تھا وہ بھی نہین ہی ہرکارون کو تعجب ہوا سب کی بارگاہو نمین جاکر دیکھا کسیکو نہ پایا اہالیان لشکر سے دریافت کیا سب نے متفق اللفظ یہی کہا کہ ہمنے اس بارگاہ سے باہر آتے نہین دیکھا نہین معلوم کیا ہوئے ہرکارے وہان سے واپس آئے سیراب جادو سے آکر کل کیفیت بیان کی سیراب کو تعجب ہوا اُسی وقت اس نے بازو پر سے ایک پتلا لوہے کا کھولا اُس پتلے سے کہا ای شبیہہ خداوند یہ لوگ کہان ہین پتلے نے کہا سب خواجہ عمرو کی زنبیل مین ہین سیراب نے زانو پر ہاتھ مار کر کہا بڑا غضب ہوا ایسا عیار اس طرح گرفتار ہوکر نکل جائے خداوند تک کو اُسنے دھوکا دیا خداوند نے اُس کو قید کیا وہان سے نکل آیا اب یہان پہونچا اُس نے نانہ وارونکو بھی قتل کیا اور ان لوگون کو بھی گرفتار کرکے لیگیا یقین ہی اب قتل کرڈالے زندہ نرکھے مگر مین اس کے لشکر مین جاتا ہون اگر بن پڑا تو ابھی لاتا ہون یہ کہکے بارگاہ سے باہر آیا بدیع الملک کے لشکر کیطرف چلا اس کی کیفیت عرض کی جائیگی مگر خواجہ جو سب ساحران جلیل کو زنبیل مین رکھکر وہان سے روانہ ہوئے اپنے لشکر مین آئے پہلے بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ مین گئے دیکھا شاہزادہ فرط رقت سے بیہوش ہوگیا ہی قنداب جادو گلاب و بید مشک کے چھینٹے دیکر ہوشیار کررہا ہی خواجہ نے قنداب جادو کو ہٹایا بدیع الملک کو ہوشیار کیا شاہزادے نے آہ سرد بھر کر آنکھ کھولی خواجہ نے کہا ای بدیع الملک کیون اس قدر مضطرب ہوتے ہو فضل خدا سے صاحبقران زمان صحیح و سلامت موجود ہین مین نے کل کیفیت دریافت کرلی اور جو جو حالات دریافت کرنے سے رہگئے ہین وہ اب معلوم ہوئے جاتے ہین یہ کلمہ جو بدیع الملک نے خواجہ سے سُنا کچھ افاقہ ہوا کہا ای خواجہ کیا تحقیق کیا خواجہ نے سب کیفیت بیان کی قنداب جادو نے کہا ای شہریار مین نے بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران سلامت موجود ہین مگر تکلیف شدید مین ہین خواجہ نے کہا اگر خدا نے چاہا تو اب تکلیف بھی دفع ہو جائیگی حرز ہیکل امیر کی

سیراب جادو کے پاس ہے اور شیشۂ اسم اعظم آئینہ اندام کے پاس ہے جب یہ دونون چیزین قبضے مین
آجائینگی تکلیف دفع ہو جائیگی مین نے پہلے یہان اطلاع کرنا اچھا جانا اس وجہ سے دوبارہ سیراب کی بارگاہ
مین نہین گیا ورنہ حرز ہیکل وہان سے لاتا پھر شیشۂ اسم اعظم کی تلاش مین جاتا جہان ممکن ہوتا اُس کو توڑتا
جسوقت شیشۂ اسم اعظم ٹوٹیگا صاحبقران کو اسم اعظم یاد آجائیگا کیسے ہی سحر مین امیر مبتلا ہونگے فوراً بہ برکت
اسم اعظم نجات ہوگی قنداب نے کہا خدا مالک ہے مین ایک دن مین شیشۂ اسم اعظم کو تلاش کرونگا اور حرز
ہیکل تو ابھی جاکر چھین لاؤنگا خواجہ نے کہا اس کے نسبت پھر گفتگو کرتا ابھی ایک امر ضروری سے فراغت کرنا ہے
یہ کہکے خواجہ نے زنبیل سے ایک ساحر کو نکالا قنداب جادو سے مخاطب ہو کر کہا اس کی زبان مین سوزن ہین
ہے ایسا نہ ہو سحر کر کے نکل جائے قنداب نے کہا خواجہ شوق سے تم اسے چھوڑ دو اس کی مجال نہین جو سحر کر کے
جاسکے خواجہ نے اس کو زمین پر رکھدیا اس نے چاہا سحر کر کے نکل جاؤن مگر قنداب جادو نے اس طرف بہ
نگاہ غیظ دیکھا ساحر کے ہاتھ پانون بیکار ہوئے زمین پر گرا خواجہ نے دوسرے ساحر کو نکالا قنداب نے اس پر
بھی سحر کیا خواجہ نے اسی طرح پچاس ساحر زنبیل سے نکالے قنداب نے سب کو سحر کر کے بیکار کر دیا جب خواجہ کے
پاس کوئی ساحر باقی نرہا تو بدیع الملک سے مخاطب ہو کر کہا اب انسے امیر کی کیفیت دریافت کرنا چاہیے بدیع الملک
اُن کی طرف مخاطب ہوئے شاہزادے نے فرمایا اے ساحران لشکر سیراب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کی
کیا کہتے ہو بعض ساحرون نے عرض کی اے شہریار ہم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہین بعض نے انکار کیا مگر سب کو کمال حیرت
تھی کہ ہم اس بارگاہ مین کیونکر آئے اور خواجہ نے ہمین بہشت کی سیر کیسی کرائی مگر اپنے کو اس حال مین پاکر سب مجبور
تھے جب چند ساحرون نے اسلام قبول کیا تو بدیع الملک نوجوان نے اُن سب کو بیٹھنے کی اجازت دی اور جو ساحر
بوجہ سیاہ قلبی کے ایمان نہ لائے شاہزادے نے اُنکے نسبت حکم قتل صادر فرمایا اُنکو تو جلاد بارگاہ سے برائے قتل باہر لائے
یہان بدیع الملک نے جو ساحر مسلمان ہوئے تھے اُن سے فرمایا کہ اگر تمھین حالات صاحبقران زمان معلوم ہون تو
بیان کرو ساحرون نے عرض کی اے شہریار جسوقت سیراب جادو شہر قنداب سے بھاگا آئینہ اندام کے پاس پہونچا
کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام نے کہا مین سب انتظام کرونگا مگر تم صاحبقران کے گرفتار کرنیکو جاؤ سیراب
نے کہا مین حمزہ کو کیونکر گرفتار کرسکونگا سنا ہے کہ اُنکے پاس تحفہ جات دافع سحر موجود ہین ساحر کی مجال نہین جو اُنسے
مقابلہ کرسکے آئینہ اندام نے کہا یہ تو ممکن ہے کہ مین تاثیر تحفہ جات کر دفع کردون مگر خیال یہ ہے کہ صاحبقران کو تکلیف ہوگی
اس سے بہتر یہ ہے کہ تم جاکر مکر سے گرفتار کرو پہلے اُنسے مقابلہ کرنا پھر زیر ہو کر مسلمان ہو جانا اُنکی دعوت کر کے گرفتار
کر لینا سیراب جادو وہانسے روانہ ہوا صاحبقران زمان آپ کی تلاش مین مرحلہ خونین تک پہونچ چکے تھے اور خونین چشم
جادو صاحبقران کی راہ روکے ہوئے تھا جب سیراب جادو وہان پہونچا اس نے کل کیفیت بیان کی دوسرے
روز امیر سے آکر مقابلہ کیا مکر سے اسلام قبول کیا صاحبقران ہنوز اپنی بارگاہ کی طرف بھی واپس نہ ہوئے تھے کہ
سیراب نے کہا یا امیر آئینہ اندام نے غضب کیا جو اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی تھا اُس کو طلسم معدوم مین بھیجکر قتل
کرادیا الامر اُس کا در طلسم پر آویزان ہے جب صاحبقران نے نام دریافت فرمایا اُس ملعون نے آپ کا نام بتا دیا صاحبقران
کی عجیب کیفیت ہوئی اور اسدرجہ رقت نے بیتاب کیا کہ صاحبقران زمین پر گر پڑے بیہوش ہوئے لشکر مین
سب سردارون کی یہی حالت ہوئی سیراب نے حرز ہیکل لیکر صاحبقران پر سحر کیا زبان بھی بند ہوئی اسم اعظم نہ
پڑھ سکے ہر ایک سردار کو اس نے مبتلا سے سحر کر کے مرحلہ خونین چشم پر بھیجدیا آپ پھر آئینہ اندام کے پاس گیا سیا

کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا پہلے صاحبقران زمان کو بلایا ساحر امیر کو اُس کے سامنے لیگئے جسوقت
صاحبقران آئینہ اندام کے مکان پر تشریف لیگئے تھے اُس وقت بھی صاحبقران کی وہی حالت تھی مطلق خیال نہ
تھا کہ مین کس عالم مین ہون آئینہ اندام نے امیر سے کہا کہ مین طلسم کشا کو زندہ کردونگا مگر تم اپنا مذہب ترک کردو
امیر کو خبر بھی نہ ہوئی جب صاحبقران سے کئی بار آئینہ اندام نے کہا اور امیر نے اپنے کو اس حالت مین پایا
صاحبقران کو غیظ آگیا چاہا جواب زبان شمشیر سے دین مگر آئینہ اندام نے سحر کردیا صاحبقران مجبور ہوگئے آئینہ اندام
نے کچھ ساحرون کو بلا کر کہا کہ صاحبقران کو یہان سے لیجاؤ مین نہین معلوم وہ ساحر امیر کو لیگئے یا نہین لیگئے اُسوقت
ہملوگ مع سیراب جادو کے وہان سے چلے آئے تھے آئینہ اندام نے خود ہمسے کہا کہ اب تملوگون کا یہان ٹھہرنا
اچھا نہین جہنم کے فرشتے آئینگے ہم وہان سے بخوف چلے آئے تھوڑی دیر کے بعد پھر ہمین بلایا سیراب سے کہا
شیشۂ اسم اعظم قدرت کے حوالے کرو اور حرز ہیکل اپنے پاس رہنے دو سیراب نے شیشہ تو آئینہ اندام کو دیا
حرز ہیکل ابتک اُس کے پاس موجود ہے آپ خاطر جمع رکھین صاحبقران صحیح و سلامت موجود ہین مگر یہ نہین معلوم
کہ کہان تشریف رکھتے ہین اور سب سردار بھی اُنکے ہمراہ ہین یا نہین کیونکہ بعد صاحبقران آئینہ اندام نے
سردارون کو بھی بلایا تھا نہین معلوم اُنھین کیا کیا طلسم کے زندان خانۂ عام مین تو نہین ہین بدیع الملک نے
جب یہ کیفیت سنی تو تسلی ہوئی خواجہ نے کہا اب اضطراب کو دخل نہ دو سمجھ کے کام کرو پہلے سیراب جادو سے
حرز ہیکل لینا چاہیے اُس کے بعد اور مرحلہ جات کو فتح کرکے صاحبقران کی تلاش مین چلنا چاہیے اسی طلسم مین
کسی مقام پر صاحبقران اسیر ہین قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار جب تک لوح طلسم دستیاب نہ ہوگی
صاحبقران زمان کا پتہ نہین معلوم ہوگا آج مین سیراب جادو کو گرفتار کرتا ہون کل آپ یہان سے برائے
تلاش لوح روانہ ہون بدیع الملک نے کہا ای قنداب جادو ابھی مین سیراب جادو کے بابت کچھ نہین
کہہ سکتا اُس نے ایک نامہ یہان بھیجا تھا اُس کے جواب مین جو کچھ مین نے کہا تھا تمھین معلوم ہی یقین ہی اب وہ طبل
جنگ بجوائے گا میدان مین آئیگا جب وہ آمادہ حرب ہوگا اُس وقت مین جو مناسب ہوگا تمھین اجازت دی
جائیگی ابھی مین کچھ نہین کہہ سکتا قنداب جادو نے بہت کہا مگر بدیع الملک نے اُس کا کہنا قبول نہ کیا خواجہ
نے بھی کہا ای قنداب جادو اگر تم جاؤگے تو اس سے لڑکر فتح نہ پاؤگے تمہارا سحر اُس پر کارگر نہ ہوگا اُس کے
پاس حرز ہیکل صاحبقران کی موجود ہے وہ تمپر غالب آئیگا قنداب نے عرض کی یہ بات واقعی ہے کہ مین اسطرح
تو اُس سے عمر بھر مقابلہ نہ کرسکونگا بدیع الملک نے کہا جب وہ طبل جنگ بجوائے گا تو دیکھنا خواجہ نے پھر کہا
کہ ابھی اُس کی امداد کے واسطے کچھ لشکر اور بڑے بڑے ساحر آئینگے آئینہ اندام نے اُس کو ایک نامہ لکھا ہے کہ
جب تک مین لشکر نہ روانہ کرون اُس وقت تک طلسم کشا سے مقابلہ نکرنا تم قنداب جادو سے مقابلہ نکرسکوگے
مین اُن لوگون کو تمھاری مدد کے واسطے یہان سے روانہ کردوگے جو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین قنداب
جادو نے عرض کی ای شہریار معلوم ہوتا ہے آئینہ اندام جادو اب پہاڑون سے ساحرونکو طلب کریگا اس طلسم
مین بہت سے ساحر ایسے بھی ہین کہ جو زمین کے اندر اور پہاڑون کے اندر اور دریاون کے اندر بیٹھے ہوئے
آئینہ اندام کا نام لیا کرتے ہین سب لوگ اُنھین بزرگان دین کہتے ہین اُن سب کے سحر سخت ہین کسی کی
اتنی مجال نہین جو اُن سے سحر مین مقابلہ کرسکے مگر آپ کے اقبال سے جب وہ لوگ یہان آئینگے مین اُنسے مقابلہ کرونگا
بدیع الملک نے فرمایا ہر حال مین فضل خدا شریک حال رہنا چاہیے اگر ہزار ساحر آئینگے تو کیا بنائینگے مگر ابھی لڑائی

مین تامل ہی خواجہ نے کہا مین جاتا ہون اسکی خبر لاتا ہون کہ سیراب جادو کا کیا ارادہ ہی کیونکہ یہ نامہ ابھی اُس تک نہین پہونچا تھا مین نے راہ مین قاصد کو گرفتار کیا یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے ہنوز آگے نہ بڑھے کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا مکان جو پہونچے خواجہ بیہوش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھولی دیکھا سیراب جادو سامنے تخت پر بیٹھا ہی بہت سے ساحر جمع ہین خواجہ نے کہا ای ساحر یکتا مجھے تیری ذات سے یہی امید تھی کہ تو میری قدر دانی کریگا اور ضرور اپنے پاس رکھیگا مین خود ہین آنے کے واسطے لشکر سے باہر نکلا مگر تو خود مجھے لایا کمال قدر دانی کی اب مین قدمونسے جدا نہ ہونگا سیراب جادو نے کہا او ساربان زادے پہلے مین تجھسے واقف نہ تھا تو میرے ہاتھ سے نکل گیا اگر جانتا ہوتا تو مین ہرگز تجھے زندہ نہ جانے دیتا مگر اب تجھے زندہ نہ چھوڑونگا خواجہ نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی قدر دانی سے تو یہ امید نہین ہی سیراب نے کہا مین نے تیری باتین بہت سنی ہین اب زیادہ بیہودہ گوئی نکر جو کچھ مین دریافت کرون اس کو صحیح صحیح بیان کر دے اگر خلاف کہیگا تو مین ابھی تجھے قتل کرونگا اگر اصل امر بتا دیگا تو قید کرکے زندان خانہ طلسمی مین بھیجدونگا جان تیری بچے گی خواجہ نے کہا آپ کو ہر طرح اختیار ہی جو مزاج مبارک مین آئے دریافت فرمایئے اگر مجھے معلوم ہوگا عرض کردونگا اگر ناواقف ہونگا تو کیا بتا سکونگا سیراب نے کہا جو ساحر تیرے ہمراہ قاصدی کے واسطے گئے تھے وہ سب کیا ہوئے اور قاصد کو تونے کیا کیا جو اُس کی صورت بنکر مجھے دھوکا دینے آیا تھا خواجہ نے کہا مین واقف نہین کہ وہ ساحر کیا ہوئے اور قاصد کہان گیا سیراب جادو نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ ابھی تک قاصد زندہ ہی اگر وہ مرجاتا تو ضرور اُس کی علامت ظاہر ہوتی مجھے معلوم ہو جاتا مگر ابھی کوئی ساحر نہین قتل ہوا ہی سب زندہ موجود ہین سیراب جادو خواجہ سے یہ کہہ رہا تھا کہ سامنے اس کے دو چار پھول جلکر گرے سیراب نے کہا اب کسی نے اُن لوگون کو قتل کیا خواجہ نے کہا آپ تو مجھکو ملزم ٹھہراتے تھے اگر مین انھین بچا تا اور قتل کرتا تو اسیوقت یہ کیفیت ظاہر ہوتی اِسوقت مین یہان موجود ہون نہین معلوم اُن سب کو کس نے قتل کرڈالا سیراب نے کہا جب تک تو خلاصہ کیفیت نہ بیان کریگا تیری جان نہ بچے گی خواجہ نے کہا آپ کو اختیار ہی مین موجود ہون آپ کو اپنا مالک اور خداوند آیئنہ اندام کو اپنا خداوند جانتا ہون سیراب نے کہا مین ان باتون کو سننا نہین چاہتا جو مین تجھسے تحقیق کرتا ہون اُس کا جواب صاف مجھکو دے تو اُن ساحرون کے حال سے خوب واقف ہی مگر مجھسے پوشیدہ کرتا ہی خواجہ نے کہا اگر مین خلاصہ کہونگا تو آپ کو یقین نہ آئیگا آپ مجھے بیکار سزا دیکر تکلیف پہونچائینگے سیراب نے کہا اگر سچ کہے گا تو مین یقین کرونگا مجھے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی خواجہ نے کہا جن جن ساحرون کو آپ نے میرے ہمراہ کیا تھا وہ سب مسلمان تھے جب مجھے بارگاہ مین لیگئے تو مجھسے ہر ایک نے کہا کہ ای خواجہ تم خوف نہ کرو ہم تمھین اپنے ہمراہ لیے چلتے ہین مین خاص آپ کی خدمتگذاری کے واسطے آیا تھا مگر اُس وقت اُنکے ہمراہ جانا بھی مصلحت جانا اگر نہ جاتا تو وہ لوگ مجھے ہلاک کرتے بلکہ جن ساحرون نے انکار کیا وہ لوگ اُنھین گرفتار کرکے اپنے ہمراہ لیتے گئے مجھے بارگاہ بدیع الملک مین لیجا کر چھوڑا سب مسلمان ہوئے جن ساحرون کو جبر اپنے ہمراہ لیگئے تھے وہ شاید اسوقت قتل ہوئے سیراب نے کہا یہ بات یقین کے لایق نہین ہی مین ہرگز نہ مانونگا خواجہ نے کہا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ آپ یقین نہ فرمائینگے سیراب نے اُسی وقت جلادون کو طلب کیا جلاد آئے سیراب نے کہا اس ساربان زادے کو لیجا کر قتل کرو خبردار اس کے مکر مین نہ پھنسنا یہ بڑا مکار ہی اگر لالچ دے تو بالکل خلاف جاننا جلادون نے کہا جو کچھ آپ منع فرماتے ہین ہمسے ہرگز نہ ہوگا یہ کہکر

خواجہ کو جلادوے چلے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہی

کہ جبوقت سیراب جادو خواجہ کو اُٹھا کر بھاگا اُس وقت بعض بعض لوگ وہان موجود تھے اُنھون نے جو یہ کیفیت
دیکھی سب نے سحر کرنا شروع کیا مگر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی جب سب مجبور ہوئے تو بارگاہ بدیع الملک مین
آئے شاہزادہ اُس وقت سیراب جادو کا تذکرہ کر رہا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کی بعض بعض ساحر اُس وقت
متوحش ہوکر در دولت پر حاضر ہوئے ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے نسبت کیا حکم ہوتا ہی بدیع الملک نے
فرمایا اندر بلالو چوبدار باہر آئے ساحرونکو اپنے ہمراہ اندر لیگئے بدیع الملک نے جو صورت ساحرون کی دیکھی سبب
کیفیت دریافت فرمائی کہ کیا سبب ہی جو اس وقت اسدرجہ متوحش ہو ساحرون نے سب کیفیت خواجہ کی عرض
کی بدیع الملک کو ملال ہوا اُسی وقت تلوار پکڑ کے اُٹھے قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار آپ تکلیف
نہ فرمائیے اگر خواجہ کو سیراب جادو لیگیا ہی تو مین ابھی جاکر لاتا ہون بدیع الملک نے فرمایا اے قنداب جادو
تمھارے جانے سے مجھے یہ خوف ہی کہ اُس کے پاس حرز ہیکل صاحبقران موجود ہی تمھارا سحر اُس پر تاثیر نہین کریگا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی گرفتار ہوجاؤ قنداب نے عرض کی اے شہریار خاطر عالی مطمئن رکھیے سیراب جادو کی کیا مجال
ہی جو مجھے گرفتار کر سکے مین خواجہ کو وہان سے رہا کرلاؤنگا بدیع الملک نے چاہا کہ مین قنداب جادو کو روک
لون مگر قنداب نے بمنت اجازت حاصل کی بارگاہ سے باہر نکلا لشکر سیراب کی طرف روانہ ہوا یہان
وہ وقت تھا کہ جلاد خواجہ عمرو نامدار کو زیر تیغ بٹھا چکے تھے گردن پر کوئلے کا خط لگانیکی دیر تھی خواجہ درگاہ
بے نیاز مین بصد الحاح وزاری عرض کر رہے تھے کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز مین نے تو ابھی اُس بڑی
چیز کو یاد بھی نہین کیا ہی اس وقت ایک کافر کے ہاتھ سے جان جاتی ہی وقت مدد ہی خواجہ تو درگاہ بے نیاز مین
عرض کر رہے تھے کہ جلاد نے تیغ کھینچکر شلنگین لگانا شروع کیا قریب تھا کہ ہاتھ خواجہ کی گردن پر مارے کہ برق
چمکی سر جلاد کا اوڑ گیا سب نے دیکھا ایک پنجہ گرا خواجہ کو اُٹھا لیگیا جسقدر ساحر وہان موجود تھے سب کے سر کٹکر
زمین پر گرے بعض خوف کے مارے سیراب کی بارگاہ کی طرف بھاگے سیراب نے جو یہ ہنگامہ سنا چوبدارون
سے کہا جاکر خبر لاؤ یہ غل کیسا ہی چوبدار اس کی بارگاہ سے باہر آئے دریافت کیا تو کیفیت معلوم ہوئی چوبدارون نے
سیراب جادو سے آکر کہا جس عیار کو آپ ابھی گرفتار کرکے لائے تھے اور حکم قتل دیا تھا جلاد نے ریگ کے چبوترے
پر اُس کو بٹھایا ارادہ تھا کہ ہاتھ مار کے سر اُس کا تن سے جدا کرے کہ برق گری جلاد کا سر اوڑ گیا اور لوگ جو وہان
موجود تھے سب کے سر کٹکر زمین پر گرے عیار غایب ہوگیا سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سنی تعجب کیا کہا کہ
قنداب جادو کے دوسرے کا یہ کام نہین ہی اگر اس وقت لیگیا ہی تو کیا غم ہی مین دوسرے وقت اُس کو پھر لے
آؤنگا بلکہ ابکی بار جس جگہ اُس کو دیکھونگا اشارے سے قتل کر ڈالونگا مگر اب ان لوگون کے واسطے آنا اور رہنا اچھا
نہین ہی مین نے اسی واسطے ایک نامہ بھی طلسم کشا کے پاس روانہ کیا تھا ابھی تک اُس کا جواب بھی نہین آیا معلوم
ہوتا ہی کہ اُس نامہ دار کو بھی اسی عیار نے قتل کیا اور طلسم کشا راہ راست پر نہین آیا میرے کلام کی تاثیر نہین ہوئی
اب مین طبل جنگ بجواتا ہون کل طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا اگر خداوند کو فتح دینا منظور ہی تو مین ضرور قنداب جادو
سے جنگ مین فتحیاب ہونگا ورنہ اگر مرضی خداوند کی نہ ہوگی تو لڑ بھڑ کر مر جاؤنگا یہ کہکے اس نے اپنے ملازمین کو بلایا

کہا لشکر مین جاکر اطلاع کرو کہ طبل جنگی بجے ملازمین نے اُسی وقت اس کے لشکر مین اطلاع کی اُسی وقت طبل جنگی
بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ بدیع الملک مین آئے پہلے دعاوثنای شاہی بجالائے
پھر عرض کی کہ سیراب جادو نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل صبح کو میدان جنگ مین نکلکر معرکہ آرائی
کرے بدیع الملک نے فرمایا کیا خوف ہی ہمارے لشکر مین بھی اطلاع کر دو کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل
جنگ بجے ہرکارون نے لشکر اسلام مین حکم بدیع الملک نامدار پہونچایا نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین
جنگ کی تیاری ہونے لگی رات پھر سامان جنگ مین بسر کی جب خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی بدیع الملک
نوجوان نے فریضہ سحر ادا کیا اسلاح طلب فرمائیے خادمون نے اسیوقت کشتیان ہتھیارونکی حاضر کین
بدیع الملک نوجوان نے ہتھیار لگائے بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ نام
خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوا لشکر کو پشت پر لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُس طرف سے سیراب
جادو اپنے ہمراہ دس ہزار ساحر لیکر میدان مین آیا دونون لشکرونکی صف بندی ہوئی ابھی نقیب برائے
نقابت صفونسے نہ نکلے تھے کہ ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی دونون لشکر اُس طرف مخاطب ہوئے جب
دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر ساحران غدار کا آتا ہی قنداب جادو نے بدیع الملک سے عرض
کی ای شہریار یہ ساحر جو سب کے آگے تختون پر سوار ہین یہ پہاڑون کے اندر رہتے ہین آئینہ اندام کا نام لیا کرتے
ہین بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین عمرین ان لوگون کی بہت ہین قریب دو دو سو برس کے سن ہی سحر
ان کا آفت ہی اس طلسم مین انکے برابر کوئی سحر نہین جانتا ہی بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی یہ مکار کیا ہین جو
ہمپر فتح پائینگے قنداب نے عرض کی مین نے انکی کیفیت عرض کی ورنہ آپ سب ملاحظہ فرمائینگے غلام ان سے
مقابلہ کریگا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین مگر سیراب نے جوان لوگون کو آتے ہوئے دیکھا اپنے مصاحبین سے
کہا کہ خداوند کو میرے جنگ کرنیکی خبر ہو گئی اُنھون نے بزرگان دین کو میری مدد کیواسطے بھیجا ہی انکے استقبال کے
واسطے جانا ضرور ہی یہ کہکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر بڑھا جب ساحرون کے قریب پہونچا تخت سے اترا بڑی عزت
کی سب کو اپنے ہمراہ لایا اُن لوگون نے کہا ای سیراب جادو آج کے روز جنگ موقوف رکھو ہم لوگون نے راہ
مین بڑی تکلیف اُٹھائی ہی جب تک ایک روز استراحت نکرینگے ہمارے مزاج درست نہ ہونگے سیراب نے یہ سُنکر
اپنا تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کی طرف مخاطب ہو کر کہا ای طلسم کشا مین تو آج ہی فیصلہ کرکے میدان سے واپس جاتا
مگر کیا کرون مجبور ہون کہ بزرگان دین نے آج مجھے سرفراز فرمایا ہی اور سب کی رائے یہ ہی کہ آج جنگ موقوف رہی لہذا
مین مہلت چاہتا ہون بدیع الملک نے فرمایا ای سیراب جادو تجھے اختیار ہی جسوقت تیرے مزاج مین آئے مقابلہ کرنا
مین نے مہلت دی تو واپس جا سیراب جادو پلٹا اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک نوجوان بھی خوشی
خوشی اپنی بارگاہ مین تشریف لائے سب سردار اپنی اپنی بارگاہو نمین گئے قنداب جادو اور خواجہ بدیع الملک
نوجوان کی بارگاہ مین آئے قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ جو چار ساحر تاج سرون پر رکھے ہوئے آئے ہین
یہی پہاڑون کے اندر رہتے ہین جو ساحر سب کے آگے تھا اس کا نام سومنات جادو ہی جانب شمال ایک کوہ
ہی اُس پہاڑ کے اندر حبس دم کئے ہوئے بیٹھا رہتا ہی یہ سب ساحرون سے سن مین زیادہ ہی سحر بھی خوب جانتا
ہی ایک بار مین نے اس کی صورت دیکھی تھی اس سبب سے پہچانتا ہون اُس کے بعد جو دوسرا ساحر تھا اُس کا
نام طاغوت جادو ہی جنوب مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہی اُس کے بعد جو بروے ہوا معلق آتا تھا اُس کا نام

فرجام جادو ہو مشرق مین ایک پہاڑ کے اندر رہتا ہو اس کے بعد جو ساحر اژدر پر سوار تھا یہ مغرب مین ایک کوہ تیغین
کے اندر رہتا ہو اشرار جادو اُس کا نام ہو یہ چارون ساحر ایک بار اور بھی اپنے اپنے مسکنون سے نکلے تھے
انکے سحر بھی مین نے دیکھے ہین بلا کے سحر کرتے ہین اور اس طلسم کے حالات سے جیسی ان لوگون کو آگاہی ہو
دوسرا نہین جانتا ہو اشراق جادو بھی اس قدر واقف نہین ہو بدیع الملک قنداب جادو کی باتین سنتے
رہے تھوڑی دیر تک قنداب جادو حاضر رہا جب رات زیادہ گئی تو قنداب جادو نے عرض کی غلام چاہتا ہو
کہ آج آپ کی بارگاہ کے گرد پھرے بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو کیا اور لوگ نہین ہین جو بارگاہ
کی محافظت کرین تمھین کیا ضرورت ہو قنداب نے عرض کی ای شہریار آج سیراب جادو کا مہلت طلب کرنا
خالی از علت نہین ہو یقین ہو ساحر ضرور آئینگے مکر پھیلائینگے اور لوگون مین یہ طاقت نہین ہو جو اُنسے اپنے
کو بچائین اور یہانتک نہ آنے دین آپ کے پاس فضل خدا سے تحفہ جات موجود ہین اس کے سبب سے
ساحر عاجز ہین مقابلہ کرتے بن نہین پڑتا ہو اسی کی تدبیر کر رہے ہین کہ آپ سے تحفہ جات لے لین پھر مقابلہ
کرین بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو تم اسقدر تکلیف نہ اُٹھاؤ مین اور لوگون کو مقرر کر دونگا قنداب
نے عرض کی ای شہریار بے میرے کسی سے بن نہین پڑیگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہو جو مزاج مین
آئے مین زیادہ اصرار نہین کرتا ہون قنداب جادو بارگاہ سے باہر آیا اپنے بھائی نایاب جادو کو بلایا
جو مصاحب اس کے خاص خاص تھے اُن سب کو ہمراہ لیا بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھرنے لگا مگر خواجہ
عمرو ثانی نے جو قنداب سے یہ کیفیت سنی کہ ساحرون نے اس واسطے اجازت لی ہو کہ مکر سے تحفہ جات
لے لین خواجہ سب کے سامنے تو اپنی بارگاہ مین گئے مگر بارگاہ مین جا کر گلیم اوڑھی پھر باہر آئے لشکر سیراب
کی طرف روانہ ہوئے جب لشکر سیراب مین پہونچے تو گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ سیراب مین گئے دیکھا جو ساحر
آئے تھے وہ سب تخت پر بیٹھے ہین سیراب جادو غلامون کی طرح انکی خدمتگذاری کر رہا ہو خواجہ اسی
حالت سے کھڑے رہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک ساحر نے کہا ای طاغوت جادو جس واسطے یہان
آئے ہین کچھ انتظام اُس کے متعلق کرنا ضرور ہو طاغوت جادو نے کہا آپ جسکو حکم فرمائین وہ جا کر انتظام کرے
یہ بات جو سیراب جادو نے سنی ہاتھ باندھ کر طاغوت جادو سے کہا آپ نے کیا فرمایا یہ جملہ میری سمجھ مین
نہین آیا طاغوت نے جواب دیا کہ سومنات جادو فرماتے ہین کہ اب کچھ انتظام کرنا چاہیے جس وقت ہم لوگ
خداوند کی خدمت مین گئے تو خداوند نے ہمسے فرمایا تھا کہ بدیع الملک طلسم کشا کا نام ہو اُس کو اس طرح گرفتار کرنا
کہ تکلیف نہ پہونچے کیونکہ وہ بھی آئینہ پرست ہونے والا ہو جب ہم تمھارے لشکر مین آئے تو جنگ کا سامان دیکھا محض
اس نظر سے اُس وقت جنگ کو موقوف رکھا کہ طلسم کشا کو تکلیف جنگ نہ ہو ورنہ ممکن تھا کہ ایک اشارے مین
طلسم کشا کا پتہ بھی نہ معلوم ہوتا اب سومنات جادو جسکو کہین وہ جائے اور تحفہ جات بدیع الملک کے
لے آئے سیراب جادو یہ سنکر خاموش ہو رہا سومنات جادو نے کہا ای فرجام جادو میرے نزدیک
تمھارا جانا مناسب ہو ہم لوگون کی ضرورت نہین ہو یہ کام بہت آسان ہو فرجام جادو نے کہا آپ جو کچھ فرماتے
ہین مین بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ کہکے فرجام جادو اُٹھا بارگاہ سے باہر آیا خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین
سن رہے تھے فرجام جادو کے ساتھ آئے جب فرجام بارگاہ کے باہر آ چکا تو اس نے سحر سے اپنی صورت
تبدیل کر کے صاحبقران کی شکل بنائی آہ آہ کرتا ہوا لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی

اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے اُسی وقت قنداب جادو کے پاس پہونچے قنداب کو شبہہ ہوا خواجہ
نے کہا ای قنداب شبہہ نکر مین ابھی ایک کیفیت دیکھکر آیا ہون فرجام جادو صاحبقران کی صورت بنا
ہوا آتا ہی خبردار سحر نکرنا کہ تم اُس کے برابر سحر نہین جانتے ہو وہ تمکو بھی گرفتار کر کے لے جائیگا اچھا نہ ہوگا قنداب
نے عرض کی خواجہ خدا مالک ہی اگر آقاے نامدار کا اقبال ترقی پر ہی تو مین ضرور اُس کو زیر کرونگا اور گرفتار کر کے
آقاے نامدار کے پاس لیجاؤنگا خواجہ نے کہا خبردار تم اس باب مین دخل نہ دینا جیسا مین مناسب جانونگا کرونگا
قنداب مجبور ہوا خواجہ نے کہا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون بدیع الملک کی صورت بنکر بیٹھتا ہون جسوقت
فرجام جادو بصورت صاحبقران یہان آئے اُس کو فوراً میرے پاس لے آنا قنداب نے عرض کی خواجہ
وہ بدیع الملک نوجوان کی بارگاہ پہچانتا ہی ضرور مجھسے کہیگا کہ مین دوسری بارگاہ مین نہ جاونگا خواجہ نے کہا تم یہ کہنا
کہ آقاے نامدار آج کل اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین وہان اور لوگ رہتے ہین آقاے نامدار دوسری بارگاہ
مین بمصلحت شب بھر تشریف رکھتے ہین قنداب جادو نے عرض کی مین تابع فرمان ہون جو حکم ہو بجا لاؤن
خواجہ اپنی بارگاہ مین آئے صورت بدیع الملک کی بنائے ایک مسہری پر لیٹ رہے یہان فرجام جادو
بصورت صاحبقران ثانی آہ آہ کرتا ہوا آیا قنداب جادو نے آواز دی کون آتا ہی فرجام نے کراہ کر کہا مین
حمزۂ ثانی ای نگہبان مجھے اس وقت قید سخت سے رہائی ہوئی ہی مگر سحر مین ابتک مبتلا ہون میری حالت قریب
مرگ ہی جلد بتا کہ بدیع الملک نوجوان کس بارگاہ مین ہین قنداب نے کہا یا صاحبقران میرے ہمراہ تشریف
لائیے مین آپ کو بارگاہ بدیع الملک مین لیچلوں یہ کہکے قنداب جادو خواجہ کی بارگاہ کیطرف چلا فرجام
نے کہا ای شخص بدیع الملک کی بارگاہ سامنے دکھائی دیتی ہی تو مجھے اُس طرف کیون لیے جاتا ہی قنداب نے
عرض کی یا امیر جب سے یہان سیراب جادو سے جنگ شروع ہی اُس دن سے بمصلحت آقاے نامدار شب
کو اپنی بارگاہ مین آرام نہین فرماتے ہین دوسری بارگاہ مین رہتے ہین فرجام سمجھا قنداب سچ کہتا ہی اس نے
مجھے مطلق نہین پہچانا یہ سوچتا ہوا قنداب کے ہمراہ خواجہ کی بارگاہ کے اندر آیا دیکھا روشنی ہو رہی ہی ایک جوان
مسہری پر سبز دوشالہ اوڑھے سو رہا ہی فرجام بصورت صاحبقران مسہری کے قریب آیا دوشالہ ہٹایا
چاہا جھک کے شانہ ہلاؤں کہ حلقے کمند کے گلے مین پڑے اس نے چاہا سحر کرون مگر منھ پر حباب پڑا اس کو
چھینک آئی بیہوش ہو کے زمین پر گرا خواجہ نے بصد تعجیل اس کی زبان مین سوزن دیا مشکین باندھ کر ڈال دیا
قنداب جادو نے خواجہ کی بہت تعریف کی پھر کہا خواجہ اس کو یون نہ رکھیے ابھی آقاے نامدار کی خدمت
لے چلیئے اگر اسلام قبول کرے تو رہائی پائے ورنہ اسی وقت قتل کیا جائے اس کا یون رہنا اچھا نہین ہی
ایسا نہ ہو کہ سومنات جادو اس کیفیت سے ماہر ہو جائے تو ابھی آکر اسے رہا کر لیجائے خواجہ نے کہا
اب اس وقت بدیع الملک کو بیدار کرنا محض خلاف ہی صبح کو جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائیگا یہ کہکے
فرجام جادو کو نذر زنبیل کیا قنداب سے فرمایا تم اپنی طرف جاؤ اب مین بھی دم بھر استراحت کرون رات
بہت کم باقی ہی قنداب جادو سمجھا خواجہ سچ کہتے ہین اب محو خواب ہونگے یہ سوچ کے قنداب جادو
بارگاہ سے باہر آیا خواجہ نے اس کے جانیکے بعد فرجام جادو کو زنبیل سے نکالا ستون بارگاہ سے باندھ کر
ہوشیار کیا تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوئے دوات وقلم اس کے سامنے رکھکر فرمایا ای فرجام جادو اب مذہب
کے بارے مین کیا کہتا ہی اگر اسلام قبول نہ کریگا تو تیری گردن زدنی ہوگی تجھے اپنے آبدیدہ انداہم کا بڑا اعتقاد

تھا اُس وقت اُس گمراہ نے تیری مدد نہ کی بہتر یہی ہے کہ اب آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور خدائے
وحدہ لاشریک کو اپنا معبود جان مسلمان ہو کہ تیرا انجام بخیر ہو فرجام جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی اس کو
حیرت ہوئی اپنے دل میں اس نے خیال کیا کہ ابھی میں اپنے لشکر سے حمزہ کی صورت بنکر یہاں آیا
یہ راز کسی کو معلوم نہ تھا یہاں کس نے اطلاع دی جو میں گرفتار ہو گیا پھر اس طرح گرفتار کیا کہ کوئی امر خلاصہ
طور سے مجھپر ظاہر نہ ہوا فرجام تو اس سکوت میں تھا کہ خواجہ نے ایک تازیانہ لگایا کہا او فرجام جو کچھ میں نے
کہا ہے اس کا جواب جلد دے پھر اور باتیں سوچیا کرنا تازیانہ جو فرجام کی پیٹھ پر پڑا تلملا گیا جلدی سے قلم
اُٹھایا اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر انکار کرتا ہوں تو اس وقت جان جاتی ہے بہتر یہ ہے کہ اسوقت اقرار کروں جیسے یہ
شخص میری زبان سے سوزن نکالیگا تو اسی کو اُٹھا کر لشکر میں لے چلونگا وہاں جا کر قتل کر ڈالونگا تحفہ جات
کا انتظام اور صورت سے کرونگا یہ سوچ کے فرجام نے لکھا کہ میں مذہب اسلام اختیار کرتا ہوں اور دین
آئینہ پرستی کو ترک کرتا ہوں یہ لکھکر خواجہ کو دیا خواجہ نے پڑھکر اس کی پیشانی کی طرف دیکھا سیاہی کفر اسکی
جبین سے نمایاں ہوئی خواجہ نے کہا ای فرجام جادو تو مجھسے مکر کرتا ہے میں نے ہزاروں ساحروں کو اسی
صورت سے قتل کیا تیرا مکر نہ چلیگا یہ کہکے اور ایک تازیانہ لگایا فرجام جادو تڑپ گیا اس نے پھر قلم اُٹھا کر
لکھا کہ میں نے آجتک مذہب اسلام کی تحقیق کی مگر اس کی ہر ایک بات بے بنیاد پائی اس سے معلوم ہوا کہ
یہ مذہب بھی بے بنیاد ہے اگر آپ میرے سوالوں کا جواب دیں اور اپنے دین کو اشرف ادیان ثابت کریں تو میں
مسلمان ہو جاؤں خواجہ نے پڑھا اس کو جواب دیا کہ ای فرجام جو جو سوال تیرے ہوں بیان کر میں انکا جواب
دونگا فرجام نے لکھا آپ میری زبان سے سوزن نکالیں کہ میں بات کرنے کے قابل ہوں ابھی تو مجھسے بات
نہیں کی جاتی ہے اور سوالات میرے بہت طویل ہیں ان سب کو لکھکر پیش نہیں کرسکتا خواجہ نے کہا ای
فرجام اس مقدمہ کو اس وقت ملتوی رکھ صبح کو دیکھا جائیگا فرجام خاموش ہو رہا خواجہ نے اس کو پھر
داخل زنبیل کیا گلیم اوڑھ کے پھر بارگاہ سے نکلے لشکر سے اب میں آئے گلیم اوڑھے ہوئے بارگاہ میں سومنات
جادو کے پہونچے دیکھا سب لوگ فرجام جادو کے منتظر بیٹھے ہیں آپس میں باتیں ہو رہی ہیں کہ ابھی تک فرجام جادو
نہیں آیا سومنات جادو کہتا ہے کہ فرجام جادو جو کام کرتا ہے بہت سمجھ کے کرتا ہے کوئی تدبیر نکال رہا ہو کا یقین ہے وہاں تک
پہونچ گیا ہو اور بدیع الملک سے باتیں ہوتی ہوں سومنات تو یہ کہ رہا تھا کہ طاغوت جادو نے کہا
ای سومنات جادو مجھکو کچھ شک پایا جاتا ہے سومنات نے کہا شک کیسا طاغوت نے کہا میں یہ جانتا ہوں
کہ فرجام جادو اسیر ہو گیا سومنات جادو نے گردن جھکائی زمین کے اوپر ہاتھ رکھکر کہا ای فرشتگان
زمین فرجام جادو کی کیا کیفیت ہے خواجہ نے سنا کہ ایک آواز آئی ای سومنات جادو فرجام کو ایک عیار
نے اسیر کیا وہ بری تکلیف میں ہے سومنات نے کہا ای طاغوت جادو تم بہت صحیح کہتے ہو کہ فرجام جادو
اسیر ہو گیا تمھیں یہ کیفیت کیونکر معلوم ہوئی طاغوت نے کہا میرے پاس ایک انگشتری ہے جو کیفیت گزرتی
ہے اُس کے ذریعہ سے مجھے معلوم ہو جاتی ہے سومنات نے کہا اب مجھے اُس عیار کا نام تحقیق کرنے کی ضرورت ہے
اور مقام قید فرجام جادو دیکھنا ہے یہ معلوم ہو جاسے تو میں ابھی جا کر فرجام کو رہا کر لاؤں اُس عیار نے غضب
کیا اتنے بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا اور فرجام جادو اُس کے دام تذویر میں پھنس گیا یہ کہکے سومنات
جادو نے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھکر کہا ای فرشتگان زمین مجھے اطلاع دو کہ فرجام جادو کہاں اسیر ہے

اور کس عیار نے اسیر کیا ہے خواجہ نے سنا آواز آئی کہ مقام قید سے آگاہی نہین مگر گرفتار کرنے والے کا نام
عمرو ثانی ہے سومنات نے کہا اسوقت عمرو کہان ہے آواز آئی یہ بھی نہین معلوم کہان ہے سومنات
متحیر ہوا طاغوت جادو سے کہا بڑے تعجب کی بات ہے آجتک یہ باتین ظہور مین نہین آئین مین جو سوال
کرتا ہون اس کی خلاصہ کیفیت مجھے معلوم ہو جاے اس وقت عجب طور سے میرے تابعین مجھکو خبر دے
رہے ہین اب تم دیکھو کیا بات ثابت ہوتی ہے طاغوت جادو نے انگوٹھی کی طرف دیکھا کہا اے سومنات جادو
یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ گرفتار کرنے والیکا نام عمرو ہے مگر نہ مقام قید فرجام جادو معلوم ہوتا ہے نہ گرفتار کرنے والیکا ٹھکانا
دکھائی دیتا ہے سومنات اشرار جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تم دریافت کرو شاید تمھین کچھ کیفیت معلوم ہو
اشرار جادو نے دیر تک فکر کی آنکھین بند کیے بیٹھا با عرض کی جو جو باتین آپ لوگون کو معلوم ہوئین
وہی مجھے بھی دکھائی دیتی ہین اسکے علاوہ اور کچھ نہین کہہ سکتا سومنات سیراب جادو کے طرف متوجہ
ہوا کہا بڑے تعجب کی بات ہے عیار کے ٹھکانے سے آگاہی نہین ہوتی سیراب نے کہا آپ اس عیار کو
مثل اور عیارون کے تصور نہ فرمائیے وہ عیار ایسا ہے کہ اس نے ایک بار خداوند کو دھوکا دیا تھا آئینہ
بنکر حمزہ کو رہا کر لیگیا تھا اور سب سردارون کو بھی رہائی دلائی تھی مین نے ایک بار اس کو گرفتار کیا
مگر آگاہ نہ تھا وہ نکل گیا میرے یہان کے امی نامی ساحر لیگیا وہ سب مسلمان ہو گئے اسی غصہ مین مین
اس کے لشکر سے اس کو اٹھا لایا علم قتل دیدیا قند اب جادو اس کو اٹھا لیگیا اس کی عیاریان ایسی
ہین کہ سمجھ مین نہین آتی ہین سومنات نے کہا تمھاری سمجھ مین کیونکر آئینگی اس وقت ہم لوگون کو تعجب ہے کہ
فرجام جادو کو اس نے کیونکر گرفتار کیا اور اب کہان چھپ کے بیٹھا ہے جو اس کے حال سے فرشتے
تک نہین آگاہ ہین سیراب نے کہا سوا اپنے لشکر کے اور کہان ہوگا سومنات نے کہا اگر اپنے
لشکر مین ہوتا تو ضرور مجھے معلوم ہو جاتا یقین ہے وہ اس وقت عالم سحر مین ہے کوئی ترکیب سحر کی کرکے کہین
بیٹھ رہا ہے سحر خوب جانتا ہے اس کے کیفیت سے کوئی آگاہ نہین ہو سکتا ہے سیراب جادو نے کہا یہ آپ کیا
فرماتے ہین سحر اس کو مطلق نہین معلوم ہے اس کے مذہب مین سحر بالکل حرام ہے سومنات نے کہا پھر کیا بات
ہے سیراب نے کہا مین نہین جانتا کہ اس کو کیا بات حاصل ہے جسکے سبب سے ایسے ایسے کام کرتا ہے طاغوت
جادو نے کہا مجھکو اس کے طریقے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیار عامل زبردست ہے بزور عمل سب کام کرتا ہے
سومنات نے کہا اے طاغوت جادو تم بہت صحیح کہتے ہو اسے عملیات مین دخل ہے اسی سبب سے اس نے
اتنے بڑے ساحر کو گرفتار کر لیا سیراب نے کہا اگر عملیات مین کچھ دخل رکھتا ہوتا تو مبتلاے سحر ہو کر
میرے یہان کیون آتا سومنات نے کہا اگر یہ بھی نہین ہے تو اس سے بہتر کوئی بات تجویز نہین ہو سکتی
اشرار نے کہا ان باتون مین صبح ہو جائیگی وقت جنگ آجائیگا پھر کوئی کوشش کا موقع باقی نہ رہیگا اگر کچھ
انتظام کرنا ہے تو اسی وقت کیجیے فرجام جادو کا اسیر رہنا اچھا نہین ہے جسطرح بن پڑے فرجام جادو کو بھی
رہائی دلائیے سومنات نے کہا تمھین جانے سے کون مانع ہے جاؤ دیکھو سومنات جادو نے جو یہ کہا اشرار
نے جواب دیا کہ جسکے نسبت آپ حکم کرین مین اسی کام کو پہلے انجام دون تحفہ جات کی فکر پہلے کی جائے
یا رہائی فرجام کی کوشش ہو سومنات نے جواب دیا کہ پہلے تحفہ جات اپنے قبضے مین کرو پھر فرجام جادو
کا پتہ معلوم ہو جائے گا اشرار بارگاہ کے باہر نکلا خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اس کے ساتھ باہر آئے اس نے

بارگاہ سے باہر نکلکر اپنی صورت ایک نازنین کی بنائی اور نقاب ڈال کے لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ
ہوا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی یہ بھی پھر وہان سے روانہ ہوئے اپنے لشکر مین آکے پہونچے دیکھا قنداب جادو
بارگاہ بدیع الملک کے گرد پھیرہ تا تھا خواجہ نے قنداب کے قریب آکر کہا اب اشرارہ جادو آتا ہی اپنی
صورت ایک نازنین کی بنائی ہی نہین معلوم کیا بات سوچا ہی جو اس صورت پر یہان آتا ہی ہوشیار رہنا
خبردار بارگاہ کے اندر نہ جانے دینا مین اپنی بارگاہ مین جاتا ہون وہین اس کو بھی لانا قنداب نے عرض کی
مین ابھی اُس کو آپ کی خدمت مین لاتا ہون خواجہ نے اپنی بارگاہ مین ایک جام شراب اُٹھا کر اُس کو بیہوشی
سے پر کر کے رکھ دیا تھوڑی دیر مین قنداب جادو نے دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین زیور جواہرات
پہنے ہوئے بیتابانہ لشکر کفار کی سمت سے چلی آتی ہی قنداب سمجھا مگر آواز دی کہ کون آتا ہی نازنین نے کہا ای
شخص تو کون ہی قنداب نے کہا مین نگہبان ہون اس وقت یہان آنے کا ارادہ نکرو صبح کو آنا نازنین نے
کہا ای شخص تو طلسم کشا تک میری اطلاع کرا دے مین کچھ باتین طلسم کشا سے کرنا چاہتی ہون قنداب نے کہا
میرے ہمراہ آ مین تجھکو طلسم کشا کی بارگاہ کے دروازے پر لیے چلون وہان دربانون سے کہکر تیری اطلاع کرا دونگا
نازنین قنداب جادو کے ہمراہ ہوئی قنداب جادو اس کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے بارگاہ خواجہ کے قریب
آیا نازنین نے کہا ای شخص جو بارگاہ سب کے بیچ مین ہی اس مین طلسم کشا کو ہونا چاہیے یہان کسکے پاس لیے چلا
ہی قنداب نے کہا طلسم کشا شب کو اسی بارگاہ مین آرام فرماتے ہین نازنین خاموش ہوئی چند ہمراہیان قنداب
دربارگاہ خواجہ پر بمصلحت بیٹھے تھے قنداب نے اُنسے کہا آقاے نامدار کو اطلاع کرو اُنمین سے ایک نے
جواب دیا کہ اس وقت اطلاع نہین ہوگی آقاے نامدار مصروف عبادت ہین قنداب نے کہا یہ ایک
نازنین ناشی آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر ہوئی ہی اگر اس وقت اطلاع نکروگے تو صبح کو آقاے نامدار
اس راز سے واقف ہوکر بہت آزردہ ہونگے تم لوگ جانتے ہو کہ آقاے نامدار فریادی کی حاجت برای
اپنے تمام کامون سے بہتر جانتے ہین یہ سنکر ایک شخص اُنمین سے اُٹھا بارگاہ کے اندر آیا خواجہ سے
عرض کی نازنین حاضر ہی ہملوگون نے کہدیا کہ اس وقت آقاے نامدار مصروف عبادت ہین خواجہ نے
کہا اُس کو میرے سامنے لاؤ ساحر پھر باہر آیا کہا ای نازنین آقاے نامدار طلب فرماتے ہین نازنین نقلی اسکے
ہمراہ اندر گئی قنداب جادو دربارگاہ پر بیٹھ گیا اور ساحرون سے کہا تم بارگاہ آقاے نامدار کی حفاظت
کرو مین یہان موجود ہون ساحر اُس طرف روانہ ہوئے یہان جو ساحر نازنین کو اپنے ہمراہ لیکر آیا تھا اُس نے
پہونچکر عرض کی یہ نازنین حاضر ہی خواجہ وہان بصورت بدیع الملک بیٹھے تھے ساحر سے کہا تم اپنی جگہ پر
جاؤ نازنین کو اپنے قریب بلایا ساحر باہر آیا یہان نازنین نقلی نے کہا ای طلسم کشا مین سہراب جادو کے لشکر مین
تھی آپ کی شجاعت و جوانمردی سنکر کمال اشتیاق تھا کہ ایک روز صورت بھی دیکھون جب آپ
معرکہ کارزار مین تشریف لیگئے اور مین نے آپ کی صورت زیبا دیکھی اُسی وقت سے دل بیتاب
ہوگیا بڑی مصیبت سے اتنا وقت بسر کیا اس وقت مجھکو موقع یہان آنے کا ملا اب حاضر خدمت ہوئی
ہون مجھے کلمہ تعلیم فرمایے اپنی ادنے درجہ کی کنیز تصور فرما کر مجھے لشکر مین رہنے دیجیے خواجہ کہ بصورت
بدیع الملک تھے یہ تقریر سنکر تبسم ہوئے کہا ای نازنین اپنے نام سے آگاہ کر یہ تیرا گھر ہی بہت اچھا کیا
جو یہان چلی آئی مین ابھی کلمہ طیبہ تجھے بتاتا ہون نازنین نے کہا ای شہریار مین سہراب جادو کو قتل کرا دونگی

اور جو جو ساحر آج اُس کی مدد کو آئے ہین اُن سب کو اسیر کرکے آپ کے سامنے حاضر کرون کی سحر مین
مین طاق ہون جسقدر ساحر اس طلسم مین ہین اُنمین سے کوئی سحر مین میری برابری نہین کر سکتا ہی خواجہ
نے کہا مین اس امر کا محتاج نہین کہ تمھاری مدد چاہون مگر تم آرام یہان رہو مجھے یہ بات کب منظور ہوگی
کہ تم مقابلے کے واسطے لشکر کے سامنے جاؤ ناز نین نے کہا ای شہریار مین نے سُنا ہی کہ آپ کے پاس تحفہ جات
دافع سحر بہت سے ہین مین دیکھا چاہتی ہون خواجہ نے کہا مین تحفہ جات تمھین دکھاؤنگا نازنین نے
کہا مین اسی وقت دیکھنا چاہتی ہون خواجہ نے ایک ڈبیا نکالی کہا اسمین ایک مہرہ ہی جس کے پاس یہ
مہرہ رہیگا اُس پر سحر تاثیر نہ کریگا نازنین نے ڈبیا ہاتھ سے لیکر کھولنا چاہی کسیقدر زور جو کیا ڈبیا پھٹ گئی کچھ
خاک سی اوڑی نازنین کو چھینک آئی بیہوش ہوئی خواجہ نے جلدی سے اُس کی زبان مین سوزن دیا
سنگین باندھکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا قندآب جادو ایک گوشہ مین چھپا ہوا یہ سب کیفیت دیکھ
رہا تھا جیسے ہی خواجہ نے اس کو بیہوش کرکے زبان مین سوزن دیا اور چوب بارگاہ سے باندھا
قندآب جادو بارگاہ کے اندر آیا عرض کی خواجہ ایسے ساحر کو آپ نے گرفتار کیا ہی کہ جسکا نظیر کمیاب
ہی اس کو اس وقت زنبیل مین رکھیے صبح کو جو مناسب جانیے گا وہ کیجیے گا خواجہ نے کہا ای قندآب جادو
اس کی طبیعت کی کیفیت معلوم ہو جاے پھر دیکھا جائیگا قندآب نے کہا خواجہ ایسا نہ ہو کہ
طاغوت جادو یا سومنات جادو آجاے اور وہ اسے رہا کرلے جاے خواجہ نے کہا ایسا ممکن
نہین جب تک یہ واپس نہ جاے یا اس کی خبر وہان تک نہ پہونچے اُس وقت تک کوئی نہین آئیگا
قندآب جادو خاموش ہو رہا خواجہ نے اشرار جادو کو ہوشیار کیا اس کی آنکھ جو کھلی اپنے کو
اس مصیبت مین گرفتار پایا سخت گھبرایا خواجہ نے اس کے سامنے بھی قلم دوات رکھکر فرمایا ای اشرار
جادو اب مذہب کے بارے مین کیا کہتے ہو اشرار نے کچھ جواب نہ دیا خاموش رہا حیرت مین تھا
کہ یہ کیا ہو گیا مجھ سا ساحر ایک غیر ساحر کے دام تزویر مین پھنس گیا جب خواجہ نے دوبارہ پوچھا اور اس نے
کچھ جواب نہ دیا تو خواجہ نے ایک تازیانہ اس کے لگایا اشرار جادو تڑپ گیا اشارے سے کہا مین لکھا
نہین بتا سکتا خواجہ نے کہا اسلام قبول کرتا ہی یا نہین اشرار نے انکار کیا خواجہ نے اس کو زنبیل مین رکھ لیا
چاہتے تھے کہ پھر لشکر سیراب کی طرف جائین کہ لشکر اسلام سے آواز اذان بلند ہوئی خواجہ ٹھہر گئے
قندآب جادو لشکر کی درستی کے واسطے روانہ ہوا خواجہ بھی تھوڑی دیر کے بعد بارگاہ سے باہر آئے
انتظام مین مصروف ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر ہوگا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ جسوقت اشرار جادو بارگاہ سے نکلکر روانہ ہوا تھا اس کو اُسی وقت سے یہ خوف تھا کہ ایسا نہ ہو
مثل فرجام جادو کے یہ بھی گرفتار ہو جائے گھڑی گھڑی سومنات جادو سے کہتا تھا آپ فرشتون
سے تحقیق فرمائیے کہ اشرار جادو اب کس کام مین مشغول ہین سومنات جواب دیتا تھا کہ دریافت
کی کیا ضرورت ہی فرشتون سے وہ بات دریافت کی جاتی ہی جسکا یون معلوم ہونا مشکل ہو اشرار جادو
لشکر مین جائیگا وہان سے تحفہ جات طلسم کشا کے لیکر واپس آئیگا سیراب کہتا تھا کہ مجھے خوف ہی ایسا نہ ہو

کر سکتی فرجام جادو سکے یہ بھی گرفتار ہو جائین سومنات جواب دیتا تھا کہ اشرار جادو ایسا نہین ہی جو اپنے تئین ایک غیر ساحر سے گرفتار کرا دے بڑے بڑے ساحر اُس کو گرفتار نہین کر سکتے ہین یہی باتین ان لوگون مین ہو رہی تھین کہ صبح ہو گئی سومنات جادو نے کہا ای طاغوت جادو صبح ہو گئی ابھی تک اشرار جادو واپس نہین آیا طاغوت جادو نے انگشتری کی طرف دیکھکر کہا اشرار جادو بھی گرفتار ہو گیا مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کہان گرفتار ہوا ہی مگر اُسی عیار نے اُس کو بھی گرفتار کیا ہی جس نے فرجام جادو کو اسیر کیا تھا سومنات نے جو یہ سُنا بہت گھبرایا خود بھی بزور سحر دریافت کیا اسکو بھی کیفیت معلوم ہوئی کہ اشرار جادو گرفتار ہو گیا سومنات نے سیراب سے کہا مین آج میدان جنگ سے اُس عیار کو اُٹھا لاؤنگا اگر تم صورت اُس کی مجھے بتا دینا سیراب جادو نے کہا مین آپ کو بتا دونگا یہ کہکے سیراب باہر آیا لشکر درست کیا سومنات جادو نے طاغوت جادو سے کہا اگر آج میدان مین جائینگے تو طلسم کشا سے مقابلہ ضرور پڑیگا اور یہ بات خداوند کو ناگوار ہی وہ یہ چاہتے ہین کسی قسم کی تکلیف طلسم کشا کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جاے طاغوت جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین ایسی ہی بات نکالونگا کہ آج مقابلہ نہ ہو اور جنگ موقوف رہے اور آج ہی شب کو مین جا کر تحفہ جات طلسم کشا کے دونگا عیار مجھ عیاری کیا کر سکیگا سومنات نے کہا اگر میدان جنگ مین وہ عیار نظر پڑے تو مین اُس کو گرفتار نکرون اگر آ سکے اُٹھا لاونگا تو طلسم کشا اُسی وقت آمادہ جنگ ہوگا اور مہلت نہ دیگا طاغوت جادو نے کہا پہلے مہلت لیجئے گا جب لشکر طلسم کشا کا اُس طرف پلٹے اُس وقت اُس عیار کو اُٹھا لیجیے گا سومنات جادو نے اُس کی باتین منظور کین دونون بارگاہ سے باہر آئے تخت منگائے تخت پر سوار ہوئے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان کی طرف چلے قریب میدان پہونچکر دیکھا تو لشکر بدیع الملک کو صف آرا پایا سومنات جادو نے سیراب جادو کو بلا کر کہا اُس عیار کی صورت پہلے دکھا دو کہ مین پہچان لون سیراب جادو خواجہ کو چارون طرف دیکھنے لگا مگر خواجہ نظر نہ آئے سبب اسکا یہ تھا کہ خواجہ کو یقین تھا کہ اگر مین لشکر مین علانیہ موجود رہونگا تو سومنات وغیرہ ضرور مجھے آزار دینگے کیونکہ شب کو دونون ساحرون کی باتین سن چکے تھے اس سبب سے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی تھی سیراب جادو بہت دیکھتا رہا جب خواجہ نظر نہ آئے تو اُس نے سومنات جادو سے کہا اُس عیار کا پتہ نہین ہی اپنے لشکر مین بھی نہین دکھائی دیتا ہی سومنات نے کہا وہ دیکھتا ہوگا جہان فرجام جادو اور اشرار جادو اسیر ہین سیراب نے کہا انکی جاے قید معلوم نہین کہ وہ لوگ کہان اسیر ہین سومنات نے کہا اس کی فکر بعد مین کی جائیگی اسوقت یہ فکر کرنا چاہیے کہ جنگ موقوف رہے کیونکہ جب طلسم کشا سے جنگ کرینگے تو اُس کو ضرور تکلیف پہونچے گی اور یہ بات خلاف خداوند ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ آج کے روز جنگ موقوف رکھو شب کو طاغوت جادو وہان جائینگے اور تحفے بھی طلسم کشا کے لئے آئینگے سیراب نے کہا کل تو آپ حضرات کی تشریف آوری کے سبب سے مین نے مہلت طلب کی تھی آج کیا کہکے مہلت مانگون سومنات جادو نے کہا اصلی کیفیت بیان کرو کہ ای طلسم کشا تیرا عیار ہمارے یہان سے دو ساحر پکڑ لیگیا ہی ہمین انکا بڑا افسوس ہی جب تک انکی اطلاع ہم خداوند کو نکرینگے اُس وقت تک جنگ موقوف رکھنا اچھا ہی نہین معلوم خداوند کیا فرمائین سیراب جادو نے کہا مین کہتا ہون اگر طلسم کشا نے مہلت نہ دی تو پھر کیا ہوگا سومنات جادو نے کہا مین

مین مہلت دلادونگا طلسم کشا مرد شجاع معلوم ہوتا ہی میرا کہنا رد نکریگا ضرور اجازت دیدیگا سیراب جادو
نے کہا پھر آپ ہی فرمائین تو بہت مناسب ہی سومنات جادو نے کہا جب طلسم کشا تمھارا کہنا قبول نکریگا
تو مین اُس سے مہلت مے لونگا سیراب جادو نے کہا مین کل مہلت طلب کر کے بہت شرمندہ ہوا
آج میرا جی نہین چاہتا اور آپ کے حکم کو بھی نہین ٹال سکتا سومنات جادو نے دیکھا کہ سیراب جادو
کو شرم دامنگیر ہی میرے دباو سے یہ جبر بھی اختیار کریگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین خود کہون سیراب جادو آگے
بڑھا تھا کہ سومنات نے کہا ای سیراب جادو اگر تمھین شرم دامنگیر ہی تو تم خاموش رہو مین خود طلسم کشا سے
کہتا ہون سیراب جادو نے کہا آپ مجھسے بہتر فرمائینگے اور آپ کا کہنا طلسم کشا قبول کریگا سومنات نے
تخت آگے بڑھایا بدیع الملک کے سامنے آیا کہا ای طلسم کشا آپ کی ہمت و جرأت کا حال جہانتک مین نے
سنا اُس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بیشک آپ مرد صاحب ہمت ہین گو مجھکو آپ سے مقابلہ کرنا شاق ہی مگر
بچند وجوہ مجبور ہون اگر مین اُن امور کا اظہار کرتا ہون تو یقین ہی کہ آپ کے بالکل خلاف ہو اس سے پہلے اُس کا
بیان کرنا اچھا نہین جانتا بدیع الملک نے کہا اگر ضرورت اظہار ہی تو مین اجازت دیتا ہون سومنات نے
کہا اُسکو پھر عرض کرونگا اس وقت اور ایک ضرورت ہی اگر اجازت ہو تو مین اُس کو بیان کرون بدیع الملک
نے فرمایا آپ شوق سے کہین سوال و جواب کے واسطے یہ بات نہین ہی جو میرے خلاف ہو مگر تہذیب شرط ہی
کوئی کلمہ خلاف تہذیب زبان سے نہ نکالیئے گا سومنات نے کہا شب کو میرے یہان کے دو ساحر
آپ کے عیّار نے گم کر دیئے ہین معلوم ہوتا ہی انھین کسی جگہ پر لیجا کر قید کیا ہی اس سبب سے ہمکو خداوند
کے پاس عرضی لکھنے کی ضرورت ہی اگر وہ اجازت جنگ دین گے تو ہم آپ سے مقابلہ کرین گے ورنہ یہانسے
چلے جائینگے پھر آپ کو اختیار ہی آج ہم مہلت کے طلبگار ہین ایک دن کی اجازت مرحمت فرمائیے بدیع الملک
نے فرمایا ای سومنات جادو ایک دن کی اجازت کے واسطے اس قدر طول کلام اس کی کیا ضرورت تھی
اگر تم مجھسے یون ہین مہلت چاہتے تو مین انکار کرتا کیا تم آگاہ نہین ہو کہ میرے یہان یہ دستور نہین ہی کہ کسی کو اجازت
نہ دین سومنات جادو نے کہا مجھکو یہ کیفیت تو معلوم تھی مگر آپ کی ذات سے امید تھی کہ آپ ضرور مجھکو
مہلت دیدینگے بدیع الملک خاموش رہے سومنات جادو نے چلتے وقت بدیع الملک سے کہا مین جو
کچھ عرض کرنیوالا تھا وہ تحریر کر کے ایک ساحر کی معرفت آپ کے پاس آج ہی بھیجونگا اگر وہ امور آپ کو منظور ہونگے
تو مین اور انتظام کرونگا ورنہ دیکھا جائیگا بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہی سومنات جادو میدان سے
پلٹا شاہزادہ بھی اپنی خیمہ گاہ کو روانہ ہوا قنداب جادو نے راہ مین عرض کی ای شہریار آپ نے سیراب
جادو کی بھی تقریر سماعت فرمائی تھی اور آج سومنات جادو کی بھی باتین سنین بدیع الملک نے فرمایا
سومنات جادو اگر کافر ہی لیکن نہایت باتہذیب ہی اس کی باتون سے دل خوش ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ شائستہ
و شہریار کی صحبت اٹھائی ہی قنداب نے عرض کی ای شہریار یہ جو ساحر اس طلسم مین اعلے درجے کے ہین
اُن سب کے انداز گفتار ایسے ہی ہین مگر اشراق جادو جو اس طلسم کا بادشاہ ہی نہایت مغرور ہی اور بد
زبان بھی حد سے زیادہ ہی قنداب جادو تو یہ باتین کرتا ہوا واپس ہوا مگر سومنات جادو جو اپنے لشکر
مین گیا اس نے سیراب جادو کو بلا کر کہا مین نے اس وقت طلسم کشا کی تقریر سنی اُس کی باتون سے یہ بات
ظاہر ہی کہ یہ مرد شجاع و صاحب اقبال ہی اگر یہ مذہب آئینہ پرستی اختیار کرے تو کیا عجب ہی جو خداوند اس کو

اس طلسم کا مالک و منتظم کردین سیراب جادو نے کہا یہ لوگ اسلام کیا ترک کرین گے بڑے بڑے مصائب
اُٹھائے ہوئے ہین اصل مین اپنے مذہب کے بڑے پابند ہین آجتک کسی مسلمان کو بتدیل مذہب کرتے
نہ دیکھا بہت سے کافر مسلمان ہوگئے مگر یہ لوگ مصیبت مین بھی اپنے مذہب پر رہے سومنات جادو
نے کہا مین ایک نامہ اس وقت طلسم کشا کو تحریر کرتا ہون یقین ہی کہ میرا نامہ کچھ تاثیر دکھائے اور طلسم کشا
آئینہ پرست ہوجائے مین تردید مذہب اسلام کے دلائل اُس نامے مین درج کرونگا اُس کے جواب کا خواستگار
ہونگا طلسم کشا میرے سوالات کا جواب کیا لکھ سکے گا قایل ہوکر اپنا مذہب ترک کریگا سیراب نے کہا اگر
ایسا ہو تو بہت ہی اچھا ہی سومنات جادو پھر طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا تمہاری کیا رائے
ہی مین کچھ سوالات متعلق مذہب لکھکر طلسم کشا کے پاس بھیجون اور کچھ تعریف دین آئینہ پرستی کی بھی لکھدون طلسم کشا
اُس کے جواب کیا دے سکے گا طاغوت جادو نے کہا مین آپ کی رائے سے موافقت کرتا ہون
سومنات جادو نے اُسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اُس کا یہ تھا کہ اے طلسم کشا آپ کی ہمت و جرأت
کی شہرت جسقدر سنی تھی اُس سے زیادہ پایا کسکی مجال ہی جو کسی بات مین آپ سے بازی لے جائے
طاقت مین ہمت مین جرأت مین شان و شوکت مین غرض ہر ایک بات آپ مین موجود ہی عالی نسب
ہونا بھی ظاہر ہی مگر افسوس کی بات ہی کہ آپ دین آئینہ پرستی کو برا تصور فرماتے ہین یہ تو بتلائیے کہ مذہب
اسلام مین خدا جسکو کہتے ہین اُس کی صورت آجتک کسی نے دیکھی ہی اور یہ بات عام ہی کہ جو چیز ہوتی ہی وہ
نظر آتی ہی اگر آپ کے خداوند ہوتے تو ضرور نظر آتے علاوہ اس کے اگر مین اس وقت اسیر ہوجاؤن تو
خداوند ضرور میری مدد کرینگے اور مین قید سے رہائی پاؤنگا دیکھیے اسی بحث مذہبی پر صاحبقران زمان
کو خداوند نے پردۂ دنیا سے غائب کردیا کسیکو اُنکا حال مطلق نہین معلوم کیا وہ اپنے خداوند کو وہان یاد
نہ کرتے ہونگے اگر اُنکے خداوند کو اُنکا پاس ہوتا تو ضرور وہ اس گرفتاری سے نجات پاتے اور آپ لوگون
سے ملتے اگر یہ کہا جائے کہ آجکل عتاب ابھی اُن پر نازل ہی اور کسی غرور کی اُنکو سزا دیگئی ہی تو اُنکے ہمراہ
اتنے لوگ عتاب مین گرفتار ہین یہ ممکن نہین کہ خداوند کا عتاب ایک بار اتنے لوگون پر ہو ہمارے
خداوند آئینہ اندام اس وقت پردۂ دنیا پر موجود ہین جس طرح کا چاہیے امتحان لیجیے وہ بیشک خداوند ہین
جو ہم بات کرتے ہین خداوند ہمین جواب دیتے ہین جو بات ہم سے اُنکی غیبت مین ہوتی ہی وہ اُن پر مثل
آئینہ کے صاف نمایان ہوجاتی ہی آپ کے خداوند مین بھی یہ اوصاف ہین اگر آپ اپنے مذہب کو افضل الادیان
بتاتے ہین تو ثابت بھی کردیجیے اگر ثابت کردیجیے گا تو مین آئینہ پرستی ترک کرکے آپ کے مذہب کو اختیار کرونگا
مگر شرط یہ ہی کہ میرے آپ سے گفتگو ہو بذریعہ تحریر وہ باتین طی نہ ہونگی جب لکھ چکا تو ایک ساحر کو بلایا وہ نامہ
دیا کہا طلسم کشا کے پاس اس نامے کو لیجاؤ اگر کوئی کلمہ طلسم کشا میری بابت خلاف بھی زبان سے نکالے تو
سنکر خاموش ہو رہنا اُس کو جواب نہ دینا مین اُس کا جواب دے لونگا نامہ دار نامہ لیکر چلا اُسکا ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب شاہزادہ میدان جنگ سے واپس آیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہ مین گئے تھوڑی دیر کے بعد
پھر سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے قنداب جادو نے خواجہ سے عرض کی کہ اس وقت ان لوگون

کو آقاے نامدار کی خدمت مین حاضر کیجیے خواجہ نے کہا ای بدیع الملک مین نے دو ساحرون کو شب کو
گرفتار کیا ہی یہ لوگ تمھارے تحفہ جات کی تاک مین آئے تھے مین نے انھین گرفتار کر لیا بدیع الملک نے
کہا اسی سبب سے سومنات جادو نے کہا تھا کہ ہمارے دو ساحر گم ہو گئے کسی عیار نے عیاری کی ہی خواجہ
نے پہلے فرجام جادو کو زنبیل سے نکالکر چوب بارگاہ سے باندھ دیا اُس کے بعد اشرار جادو کو نکالا
اُس کو بھی باندھکر ہوشیار کیا قلم و دوات اُن لوگون کے سامنے رکھا ابھی بدیع الملک کچھ کہنے نہ پائے
تھے کہ ہرکارے نے آکر عرض کی ای شہریار ایک ساحر در دولت پر حاضر ہی ایک نامہ لایا ہی اُس کے نسبت کیا
حکم ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر لے آو ہرکارے باہر آئے سومنات جادو کے فرستادے
کو اپنے ہمراہ اندر بارگاہ کے لیگئے ہرکارے نے رونق دربار دیکھکر تعجب کیا پھر بدیع الملک کے جاہ و
جلال کو دیکھکر دیر تک محو رہا شاہزادے نے بہ شفقت فرمایا بھائی جس کام کو آیا ہی پہلے اُس سے فراغت کر
پھر جو مزاج مین آئے کر نامہ دار نے نامہ بدیع الملک کو نذر دیا شاہزادے نے پڑھا جب سب نامہ
پڑھ چکا مسکرا کے نامہ دار سے فرمایا کہ سومنات جادو سے کہنا کہ مناسب ہوگا جو ایک بار گفتگو اس امر
کے نسبت ہو جاے جسوقت آپ کے مزاج مین آئے یہان آئیے جسکو جی چاہے ساتھ لائیے مین
انشاء اللہ تعالے آپ کی سب باتون کا جواب دونگا نامہ دار سلام کرکے رخصت ہوا سومنات جادو
اسکا منتظر تھا نامہ دار نے جاکر بدیع الملک کا پیام کہا سومنات جادو طاغوت جادو کی طرف متوجہ
ہوا کہا میرے نزدیک بہتر ہی جو اسی وقت یہانسے چلکر طلسم کشا سے گفتگو کرین طاغوت نے کہا مین موجود
ہون نامہ دار نے کہا فرجام جادو اور اشرار جادو چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے تھے ایک شخص
قریب اُنکے تازیانہ لیے ہوئے کھڑا تھا جب مین گیا تو سب لوگ میری طرف مخاطب ہوئے نہین معلوم
اُن لوگون سے کیا اقرار لیا جاتا تھا جو قلم دوات اُنکے سامنے رکھی تھی سیراب نے کہا اس وقت آپ کا
چلنا بہت مناسب ہی کہ دونون صاحبون کی رہائی بھی ہو جائیگی سومنات نے کہا ای سیراب جادو
رہائی آسان نہ تصور کرو بہت مشکل ہی طلسم کشا صاحب تحفہ جات ہی اُس کی بارگاہ سے اسیرونکو رہا لانا
بہت مشکل ہی سیراب نے کہا اس وقت آپ کا چلنا بہت مناسب ہی سومنات جادو نے اپنا
تخت طلب کیا طاغوت جادو سے کہا تم بھی میرے ساتھ بیٹھو سیراب اپنے تخت پر بیٹھا چند ساحرون
کو اور ہمراہ لیا سب کے آگے آگے سومنات جادو اور طاغوت جادو روانہ ہوئے اُنکے بعد سیراب
جادو ساحرونکو اپنے ہمراہ لیکر چلا جب لشکر بدیع الملک کے قریب پہونچے شاہزادے کو ہرکارون نے
خبر پہونچائی کہ سومنات جادو اور طاغوت جادو اور سیراب جادو چند ساحر اپنے ہمراہ لیے ہوئے
آتے ہین بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا تم چند ساحرونکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤ سومنات
جادو کو اپنے ہمراہ بعزت تمام لاؤ یقین ہی سومنات جادو اسلام ضرور قبول کرے اور طاغوت جادو
بھی مسلمان ہو ان لوگون کے سبب سے امیر کا پتہ معلوم ہو جائیگا قنداب جادو اُٹھا اپنے مصاحبین
کو ہمراہ لیکر سومنات کے پاس آیا سومنات نے جو قنداب جادو کو آتے دیکھا کہا ای قنداب جادو
تم کہان جاتے ہو قنداب نے کہا ہمارے آقاے نامدار نے آپ کے آنے کی خبر پائی ہم لوگون کو بھیجا
کہ آپ کو اپنے ہمراہ لے چلین سومنات نے کہا طلسم کشا واقعی صاحب مروت ہی بڑا جری و بہادر ہی

بدیع الملک کی تعریفین کرتا ہوا قنداب جادو کے ہمراہ بارگاہ بدیع الملک کے دروازے پر پہونچا
بدیع الملک کو اطلاع ہوئی شاہزادے نے اور دو ایک سردارون کو بھیجا بڑی عزت سے سومنات
جادو کو سب اپنے ہمراہ لیگئے بدیع الملک نے سومنات جادو کے واسطے ایک کرسی منگائی
سومنات جادو کرسی پر بیٹھا اور سب ہمراہی بھی اُس کے قاعدے سے جابجا بیٹھے طاغوت جادو
کے واسطے بھی کرسی آئی سیراب کو بھی بدیع الملک نے بڑی عزت سے بٹھایا سومنات جادو نے
بدیع الملک کی طرف مخاطب ہو کر عرض کی ای شہریار آپ کی خلق و مروت نے مجھے بندہ بے دام بنا دیا
جی چاہتا ہی کہ شب و روز آپ کے پاس حاضر رہون بدیع الملک نے فرمایا اگر خدا کو منظور ہی تو ایسا ہی ہوگا
تمہارا نامہ مین نے دیکھا اُس سے کیفیت معلوم ہوئی کہ تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو لہذا مین نے جو کچھ جواب
اُس کا تمہارے پاس بھیجا تمنے ضرور سنا ہوگا سومنات جادو نے کہا مجھے سب کیفیت معلوم ہوئی اسی
سبب سے حاضر ہوا پہلے معافی چاہتا ہون کہ مین جو سوالات کرونگا متعلق مذہب ہونگے شاید کوئی بات
ناگوار خاطر ہو اور آپ آزردہ ہو جائین تو یہ بہتر نہ ہوگا مجھے کمال شرمندگی ہوگی بدیع الملک نے فرمایا ای
سومنات جادو جو کچھ سوال کرنا ہین کرو مجھے کچھ ناگوار نہ ہوگا انشاء اللہ تعالے سب کے جواب دونگا سومنات
جادو نے عرض کی پہلا سوال میرا یہ ہی کہ آپ کے خداوند نظرون سے غائب کیون ہین بدیع الملک نے
فرمایا ہملوگون مین اتنی قدرت نہین جو اُس کے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے ہمکلام ہو سکین کیونکہ خداے
وحدہ لاشریک بصورت انسان نہین ایک نور پاک ہی اور اُس کے نظارۂ جمال سے ہملوگ اس سبب سے
محروم ہین کہ ہماری آنکھین تاب نہین رکھتین جو اُس کے نور کو دیکھ سکین سومنات نے عرض کی ای شہریار
آپ کے خداوند آپسے ہمکلام کیون نہین ہوتے بدیع الملک نے فرمایا ہم اُس کے کلام کو سمجھ نہین سکتے
جو لوگ صاحبان خدا تھے انھون نے اُس کی باتین سنین حضرت موسی علیہ السلام کی باتین کیا نہین سنی ہین
پروردگار عالم نے اُنسے کلام کیا اپنا جلوۂ قدرت دکھایا حضرت موسی کو غش آیا جب ایسا بندہ خاص تاب
نظارۂ جمال نہ لا سکا تو ہم کیا چیز ہین جو اُس کے جمال کو دیکھ سکین اور اُس سے معاذ اللہ ہمکلام ہو سکین سومنات
نے کہا ہمارے خداوند ہر ایک بندے کی کیفیت سے بے دیکھے ماہر ہو جاتے ہین اور اُس کی عمر کی کیفیت
اور اُس کے امراض کے حالات بلکہ اُس کے تمام عمر کے سوانحات جو جو اُس نے دیکھا ہی اور جو جو دیکھنے والا
ہی خداوند سب بیان کر دیتے ہین ہملوگ جب وہان جاتے ہین خداوند ہمین اپنا جمال دکھاتے ہین ہمپر کیا
منحصر ہی ہمتو بزرگان دین کے لقب سے مشہور ہین ہمارے واسطے تو یہ بات حاصل ہی کہ خداوند کے ہمراہ
اکثر کھانا کھایا ہی جو لوگ عام ہین اُن تک کو خداوند اپنے پاس بلا لیتے ہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
ای سومنات جادو تم ازبسکہ عاقل ہو اس سبب سے تمسے یہ بات کہی جاتی ہی کہ تم آئینہ اندام جادو کو
ہمارے سامنے بار بار خداوند نہ کہو اگر وہ خداوند ہین تو اپنے خلق کی ہوئی چیزون کے کیون محتاج
ہین سومنات جادو نے کہا وہ کسی چیز کے محتاج نہین بدیع الملک نے کہا اگر آئینہ اندام دس روز
کھانا نہ کھائے تو اُس کی کیا کیفیت ہو جائے سومنات جادو نے کہا اُنکے واسطے فرشتے جنت سے طبق لیکر
آتین میوے کھلائین بدیع الملک نے فرمایا اگر دس روز اُنھین کھانا نہ ممکن ہو تو کیا کرین سومنات نے کہا
تکلیف ہو بدیع الملک نے فرمایا جب خداوند ہین تو اُنکو تکلیف کون پہونچا سکتا ہی یہ بات غیر ممکن ہی کہ کوئی اُنپر

جا کر حملہ کرے اور اُنکے جسم پر زخم نہ پیدا ہو یا اُس کے درد کی وجہ سے اُنھین تکلیف نہ ہو سومنات نے
کہا اے شہریار جس کسی کے زخم لگے گا اُس کو ضرور تکلیف ہوگی بدیع الملک نے کہا جب خداوند ہین تو
اُنکو جملہ تکالیف سے بری ہونا چاہیے علاوہ اس کے کیا تمھارے آئینہ اندام کبھی بیمار نہین پڑتے ہین
سومنات جادو نے کہا بارہا علیل ہوئے مگر بزور قدرت مرض سے افاقہ ہو گیا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا بیماری کو اُنپر غالب ہونا بھی نہ چاہیے جب وہ خود ہر ایک چیز کے خلاق ہین اور ہر آفت کو دفع
کر سکتے ہین تو خود اُنکا مبتلاے مرض ہونا خلاف عقل ہے سومنات جادو نے بہت چاہا کہ مین
دین آئینہ پرستی کو اسلام سے بہتر ثابت کر دون مگر شاہزادہ بدیع الملک نے اس کو قائل کیا
جب سب طرح مجبور ہوا تو طاغوت جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے طاغوت جادو اس وقت
شہریار نے جو کچھ فرمایا وہ بہت صحیح ہے اور دین آئینہ پرستی کے باطل ہونے مین ذرا بھی شک نہین ہے
میرا یہ ارادہ ہے کہ اس وقت سے آئینہ اندام جادو کو اپنا خداوند نہ جانون اور مذہب اسلام قبول کرون
طاغوت جادو سیاہ قلب تھا اس کو سومنات جادو کی بات بہت ناگوار ہوئی کہا آپ یہ کیا
فرماتے ہین اگر ہماری زبان سے ایسا کلمہ نکلتا تو آپ کو نصیحت کرنا چاہیے تھی آپ بزرگان دین کے
لقب سے مشہور ہین ذرا سی گفتگو ہونے پر آپ ترک مذہب کرتے ہین سومنات جادو نے کہا
اے طاغوت جادو دین آئینہ پرستی واقعی بے بنیاد ہے اُس کا ترک کرنا اچھا ہے طاغوت جادو نے
انکار کیا سومنات جادو سیراب جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا اے سیراب جادو تم کیا کہتے ہو
سیراب جادو نے کہا مین طاغوت جادو کی راے سے اتفاق کرتا ہون ترک مذہب نکرونگا اور
ساحر جو ہمراہ آئے تھے سومنات جادو اُنکی طرف مخاطب ہوا بعض نے انکار کیا بعض نے دین
آئینہ پرستی ترک کر کے اسلام قبول کیا سومنات جادو نے بدیع الملک سے عرض کی کیا حکم ہے
سیراب جادو اور طاغوت جادو اور چند ساحر اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہین جو فرمایئے
اِنکو سزا دی جائے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہے جو چاہیے ان لوگون سے حجتین کرو
سومنات جادو نے چاہا کہ سحر کر کے سب کو گرفتار کرے مگر سیراب جادو نے کہا اے طلسم کشا
کیا یہ بھی آئین شجاعت سے ہے کہ دغا سے گرفتار کرو معلوم ہوتا ہے کہ میرے لشکر کو دیکھکر تمھین فتح سے
ہراس ہو گئی ہے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو ان لوگون کو اس وقت جانے دو
جب یہ ہمارے مقابلے مین آئینگے اُس وقت دیکھا جائیگا سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار
یہ لوگ مکار ہین پھر ہاتھ نہ آئینگے یہان سے بھاگ جائینگے شاہزادہ بدیع الملک نے کہا اس وقت
انھین گرفتار کرنا اچھا نہین سومنات جادو خاموش ہو رہا سیراب جادو اور طاغوت جادو اور
جو جو ساحر ایمان نہ لائے تھے بارگاہ شاہزادہ بدیع الملک سے اُٹھ کر باہر آئے اپنے لشکر کی طرف روانہ
ہوئے اُنکے جانیکے بعد سومنات جادو کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا فرجام جادو اور اشرار جادو سامنے
چوب بارگاہ سے بندھے ہوئے یہ کیفیت دیکھ رہے تھے جب سومنات جادو مسلمان ہو چکا تو
شاہزادہ بدیع الملک نے خواجہ سے کہا کہ ان دونون ساحرون سے بھی دریافت کرو دیکھو یہ کیا کہتے ہین
خواجہ نے فرجام جادو سے کہا اے فرجام جادو تمکو جو کچھ باتین تحقیق کرنا ہین شاہزادہ بدیع الملک نامدار

سے پوچھو لو فرجام جادو نے اشارہ کیا کہ مین کچھ تحقیق کرنا نہین چاہتا اسلام قبول کرتا ہون خواجہ نے
اس کی زبان سے کلموزن نکالا فرجام جادو شاہزادہ بدیع الملک کے قدمون پر گرا مسلمان ہوا
اس کے بعد خواجہ نے اشرار جادو سے پوچھا اس نے انکار کیا شاہزادہ بدیع الملک نے کہا
اب تمھین اختیار ہی جو چاہے اس کے واسطے کرو خواجہ نے جلاد کے حوالے کیا سومنات جادو
اس کے ساتھ آیا بہت سمجھایا اشرار جادو نے قبول نہ کیا جلاد نے اس کو ریگ کے چبوترے پر بٹھا
کے قتل کیا اس کے مرتے ہی اندھیرا ہو گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد آواز
آئی کشتی مرا نام من اشرار جادو بود یہ آواز سیراب جادو کے لشکر مین پہونچی اور طاغوت جادو
نے سنی سیراب جادو سے کہا غضب ہوا مسلمانون نے اشرار جادو کو قتل کیا سیراب جادو نے
کہا اس نے مسلمان ہونے سے انکار کیا ہوگا طلسم کشا نے حکم دیا ہوگا پھر طاغوت جادو نے کہا اے
سیراب جادو اب مسلمانون سے مقابلہ کیونکر کیا جائے خداوند کا یہ حکم ہی کہ کسی قسم کی تکلیف طلسم کشا
کو نہ پہونچے اور گرفتار ہو جائے یہ امر ممکن نہین عیار اس کے یہان ایسا ہی جسکی وجہ سے کوئی ساحر
وہان جا نہین سکتا ہی اور نہ اب سحر کے زور سے بھی مقابلہ نہین کر سکتے سومنات جادو وہان موجود ہی
اس کے برابر ہم لوگ سحر نہ کر سکین گے سیراب جادو نے کہا ایک عرضی خداوند کی خدمت مین اور
روانہ کرنا چاہیے کہ یہان یہ واقعہ گذرا اب ہم لوگ عاجز ہین آپ نے سومنات جادو کی تقدیر کیسی
کی تھی جو وہ مسلمان ہو گیا دیکھیے وہان سے کیا جواب آتا ہی طاغوت جادو نے کہا میرے نزدیک
مناسب وقت یہ بات ہی کہ مین خود خدمت خداوند مین چلون اور تم بھی میرے ہمراہ ہو لشکر کو بھی
لے چلو سیراب جادو نے کہا طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھ جائیگا ایسا نہ ہو دو ایک مرحلے اور فتح
کرے طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین خداوند کو سب حال معلوم ہوگا وہ مرحلے فتح نہین ہونے
دینگے کوئی انتظام اور ہو جائیگا سیراب جادو نے کہا یہان سے چلنا بہت مشکل ہی طاغوت
جادو نے جواب دیا یہ بات بہت آسان ہی آج شب کو اس کا انتظام ہو جائیگا سیراب جادو خاموش
ہو رہا طاغوت جادو نے اسی وقت افسران لشکر کو طلب کیا جب سب آئے طاغوت جادو
نے کہا تم لوگ اپنے ہمراہ سو سو دو دو سو آدمی لیکر آگے بڑھو یہان سے تھوڑی دور تک اسی طرح جانا
آگے بڑھکے تخت تیار کر لینا یہان سے دو چار منزل کے بعد ٹھہرنا کل ہم تم سے ملینگے افسران لشکر واپس گئے
اسی وقت لوگ روانہ ہونے لگے قریب شام وہان کوئی باقی نہ رہا جب تاریکی ہو گئی سیراب جادو
اور طاغوت جادو بھی ایک تخت پر بیٹھ کے روانہ ہو گئے کہ ذکر ان لوگون کا وقت پر کیا جائیگا

اب بدیع الملک نوجوان کا حال عرض کیا جاتا ہی

کہ شاہزادے کو سومنات جادو کے آنے کی ایسی خوشی تھی کہ اس روز ایک جلسہ تہنیت مقرر کیا تھا
شب بھر وہ جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ بدیع الملک نے بعد فراغ نماز سومنات جادو سے کہا اب
خبر لینا چاہیے کہ لشکر سیراب جادو میدان کی طرف آیا ہی یا آج جنگ موقوف رہیگی سومنات جادو
نے قند اب جادو سے کہا کہ آقاے نامدار فرماتے ہین کہ میدان کیطرف روانہ ہو قند اب نے

چند ساحر اُس طرف بھیجے ساحر میدان مین آئے دیکھا تو سیراب جادو کا مطلق نشان بھی نہ پایا خیام
بھی نہ دیکھے ساحر وہان سے واپس آئے شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی اے
شہریار ہم لوگ میدان کی طرف گئے جب آمد لشکر کا سامان نہ دیکھا تو کیفیت دیکھنے کے واسطے آگے
بڑھے سیراب جادو جہان مع لشکر مقیم تھا وہان کوئی نہین نظر آیا عجب کی بات ہے یہ لوگ رات بھر مین
کہان گئے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار سب فرار ہو گئے اب یہ لوگ آئینہ اندام جادو
کے پاس جاوینگے اُس سے سب کیفیت بیان کرینگے وہ اور ساحر روانہ کریگا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہے کیونکہ صاحبقران زمان کی زیارت بہت عرصے سے نصیب نہین
ہوئی ہے اور یہ بھی سُنا ہے کہ آئینہ اندام جادو نے مکر سے مع لشکر امیر کو گرفتار کر لیا ہے مجھے بڑی فکر اس
بات کی ہے کہ مقام قید امیر کا پتہ معلوم ہو جاے سومنات جادو نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین
سب پتہ لگا دونگا جہان صاحبقران زمان ہونگے آپ کو لے چلونگا مگر آج توقف فرمائیے مین شب
کو کچھ باتین ضروری حل کرونگا کل آپ میرے عرض کرنیکے موافق تشریف لے چلئیے گا قنداب جادو
نے عرض کی اے شہریار بہت مناسب ہے مین بھی یہی چاہتا تھا کہ انکی راے کے موافق سفر فرمائیے
شاہزادہ بدیع الملک نے ارشاد کیا اے سومنات جادو جسقدر عرصہ ہوتا ہے مجھکو صدمہ ہوتا ہے
ایک شب مین تمھارے کہنے سے یہان قیام کرتا ہون سومنات جادو نے عرض کی مین کل عرض
کرونگا آج یہ بات تحقیق کرون کہ صاحبقران زمان کہان ہین شاہزادہ بدیع الملک خاموش ہو رہے
اور باتین ہونے لگین جب دن بہت قلیل باقی رہا سومنات جادو اپنے تخت پر بیٹھکے راہی ہوا
شاہزادہ بدیع الملک نے قنداب جادو سے فرمایا اب سومنات جادو کہان جائیگا کس وقت
آئیگا قنداب جادو نے عرض کی اے شہریار سومنات جادو تحفہ جات لینے کو گیا ہے اور مقام قید
صاحبقران دریافت کریگا تھوڑی دیر مین واپس آئیگا شاہزادہ بدیع الملک حکم دے چکے
تھے کہ سب لوگ سامان سفر درست رکھین یہان سے صبح کو کوچ ہوگا ہر ایک آمادہ سفر تھا شاہزادہ
بدیع الملک سومنات جادو کے منتظر ہوئے جب رات بہت کم باقی رہی تو ہرکارون نے آکر عرض
کی اے شہریار سومنات جادو اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا جا کر اطلاع
کرو کہ یہان تمھارا انتظار ہو رہا ہے ہرکارے سومنات جادو کی بارگاہ مین آئے کہا آپ کا انتظار
آقاے نامدار کر رہے ہین تشریف لے چلئیے سومنات جادو اُسی وقت شاہزادہ بدیع الملک
کی خدمت مین حاضر ہوا آداب شاہانہ بجالایا شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو
تمنے بڑی تکلیف اُٹھائی مگر پہلے یہ کہو کہ صاحبقران زمان کے کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی اے
شہریار صاحبقران زمان ایسی جگہ اسیر ہین کہ جبتک آئینہ اندام جادو قتل نہ ہوگا اُس وقت تک
رہا نہ ہونگے یا لوح طلسم دستیاب ہو تب صاحبقران کی رہائی ہو اور لشکر بھی رہائی پائے بدیع الملک
نے فرمایا لوح طلسم کی تلاش مین چلنا چاہیے سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار لوح اس طلسم کی ایسی
جگہ ہے کہ کسی کو معلوم نہین آئینہ اندام جادو واقف ہے اُس نے آجتک کسی کو نہین بتایا بدیع الملک
نے فرمایا پھر کیا صورت کیجاے سومنات جادو نے عرض کی ایک شخص پر گمان ہے کہ وہ لوح کے حال

سے واقف ہو مگر وہان تک جانا اور اُس سے دریافت کرنا ممکن نہین شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
اُس کا نام بتاؤ جس شہر مین رہتا ہو اُس کو بیان کرو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہان تک پہونچ جائینگے
سومنات جادو نے عرض کی ایک ساحر غدار ایوان باران مین رہتا ہو فانوس جادو نام ہو وہ
کسی قدر حالات لوح سے ماہر ہو ایوان باران تک وہی شخص جاسکتا ہو جو صاحب لوح ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اے سومنات جادو تم اُس طرف چلو خدا مالک ہو کسی صورت سے وہان تک
پہونچ جائینگے سومنات جادو نے عرض کی راہ مین بہت سے مرحلے ایسے ہین کہ وہ بے لوح فتح نہین
ہو سکتے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا اس کا اندیشہ نہین ہو سومنات جادو نے عرض کی مین
ہمراہ رکاب ہون مگر اس امر مین عاجز ہون کہ وہان تک مین نہین جاسکتا یقین ہو آپ پہونچ جائین اور
کیفیت لوح معلوم ہو جائے شاہزادہ بدیع الملک نے قندآب جادو سے کہا لشکر مین جاکر اطلاع کر دو
کہ سب لوگ تیار رہین ہم بعد ادائے فریضہ سحر کوچ کرینگے قندآب جادو نے لشکر مین آکر اطلاع کی
سب لوگ چلنے پر آمادہ ہوئے شاہزادہ بدیع الملک نے فریضہ سحری ادا کیا بارگاہ سے باہر تشریف
لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوا سب لشکر کو ہمراہ لیا جانب ایوان باران
برائے تلاش لوح روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت سیراب جادو اور طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ لوگ جو بخوف شاہزادہ بدیع الملک نامدار فرار ہوئے تھے دوسرے روز آئینہ اندام جادو کے پاس
پہونچے اپنی اطلاع کرائی ملازمین آئینہ اندام جادو نے آکر کہا خداوند کو خوب معلوم ہو کہ سیراب جادو اور
طاغوت جادو در دولت پر حاضر ہین حسب قاعدہ ہم عرض کرتے ہین جو حکم اُنکے باب مین ہو کیا جائے
آئینہ اندام نے کہا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے طاغوت جادو اور سیراب جادو کو اپنے ہمراہ
لیگئے طاغوت جادو نے آئینہ اندام جادو کی صورت دیکھکر رونا شروع کیا اُسکو دیکھکر سیراب جادو
بھی رونے لگا آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو گریہ کرنے کا کیا سبب ہو طاغوت جادو نے کہا
خداوند اگر واقف نہ ہون تو مین عرض کرون آئینہ اندام جادو نے کہا مجھے تو سب کچھ معلوم ہو مگر تم بھی
بیان کرو طاغوت جادو نے کہا آپ نے اشرار جادو کو فنا کر دیا اور سومنات جادو کو مسلمان
ہوجانے دیا فرجام جادو کی خبر نہ لی یہ دونون ہاتھ سے گئے اشرار جادو کے مرجانے سے جو صدمہ دل پر
گذرا وہ ظاہر ہو اب طلسم کشا کو اور زور ہو گیا اگر ہملوگ بھاگ نہ آتے تو یقین تھا کہ ہمین لشکر طلسم کشا ہلاک
کرتا سحر مین ہملوگ سومنات جادو کے سامنے طفل مکتب تھے کیونکر مقابلہ کرتے اگر آپ کو یہی امر منظور
تھا تو آپ نے ہملوگون کو ہماری عبادت گاہون سے بلا کر کیون تباہ و برباد کیا آئینہ اندام جادو نے کہا
اے طاغوت جادو اب اپنے دل سے ملال نکال ڈالو نہین تمھاری بھی وہی کیفیت ہوگی جو سومنات
جادو اور اشرار جادو کی ہوئی ہو خداوند نے جو بات کی ہو وہ اچھی ضرور ہوگی نہین معلوم ہماری کیا
مصلحت ہو جو ایسا کرتے ہین اگر ہم انھین برا نہ جانتے تو ہرگز ہرگز گرفتار اور مسلمان نہ ہونے دیتے مگر ان
لوگون کے مذہب مین ایک قسم کی خامی رہگئی تھی اس وجہ سے اُنکو غرور و نخوت نے گمراہ کر دیا تھا اُنکے

واسطے یہی بات مناسب تھی جو کی گئی طاغوت جادو نے کہا اب طلسم کشا کے واسطے آپ کیا تجویز
فرماتے ہین یقین ہی وہ اور آگے بڑھگیا ہو وہ ایک مرحلے فتح کرلیے ہون آئینہ اندام نے کہا یہ طلسم کشا کی
مجال نہین ہی جواب مرحلے فتح کرسکے ہین پھر تمھین لوگون کو اسکے مقابلے کے واسطے بھیجتا ہون اور دو
ایک ساحر ایسے تمھارے ہمراہ کرتا ہون کہ جو تمھین طلسم کشا پر فتح دلا وینگے طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند طلسم کشا کے یہان ایک عیار ایسا ہی کہ جسکا حال نہین کھلتا کہ وہ ساحر ہی یا عامل ہی یا مکار ہی کیا
بات ہی اُسکے سبب سے ہملوگ بہت خائف ہین ایسا نہو کسی روز ہملوگون مین سے کسی کو لیجائے
اور قتل کرڈالے آئینہ اندام جادو نے کہا اُس کی کیا مجال ہی جو تمھین اور تمھارے ہمراہیونکو کسی قسم کا آزار
پہونچا سکے اب قدرت اُس کو فنا کیے دیتی ہین تم لوگ لشکر ساتھ لیکر جاؤ ابکی بار مین اجازت دیتا ہون
کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرو اور جسطرح بن پڑے اُس کو گرفتار کرو خواہ اُسے تکلیف پہونچے یا باسانی گرفتار
ہو مین اجازت دیتا ہون طاغوت جادو نے کہا آپ جن لوگون کو ساتھ روانہ کرینگی تجویز فرماتے
ہین اُنھین بلا دیجیے آئینہ اندام جادو نے کہا مین آج انھین طلب کرتا ہون ایک روز تم لوگ صبر کرو
طاغوت جادو تو آئینہ اندام سے رخصت ہوکر مع سیراب جادو کے باہر آیا مگر آئینہ اندام کو
خیال ہوا کہ طلسم کشا نے غضب کیا اشرار جادو سے ساحر کو قتل کرڈالا دو ساحرونکو اپنا مطیع بنا لیا
اب اُسے بڑی قوت ہوگئی یہ سوچ کے اُس نے اپنے ملازمین کو بلایا ایک نامہ لکھا کہا اس نامے کو لیجاؤ
ایوان باران مین جو وہان کا مالک ہی فانوس جادو اُس کا نام ہی اس طلسم کے پہلے سے وہان رہتا ہی
اُسکو نامہ دینا میر اسلام کہنا ملازمین نے کہا یا خداوند ہم اس طلسم مین رہتے ہین مگر آجتک ایوان باران
کا نام بھی نہین سنا فانوس جادو کو بھی نہین دیکھا آئینہ اندام نے کہا فانوس جادو اس طلسم کی بنیاد
سے پہلے ایوان باران مین رہتا تھا جب طلسم بنایا گیا تو اُس نے مجھکو سجدہ کیا مین اُسے اپنا دوست
دلی جانتا ہون اس سبب سے سحر مین اُسے ایسا کمال دیا ہی کہ زمانہ مین کوئی ساحر اُس کا مقابلہ نہین
کرسکتا ہی جب وہ آئیگا تو طلسم کشا کو اسیر کریگا اور سومنات جادو کو بھی شکست دیگا یہ کہکے ایوان
باران کا پتہ بتایا ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا آئینہ اندام جادو نے چلتے وقت بہت سی چیزین ایسی دیدین
تھین کہ یہ بیخوف جاسکتا تھا دس دن کے بعد یہ ایوان باران کی سرحد پر پہونچا دیکھا ایک پھاٹک
عالیشان شاہی ہی بہت سے ساحر اور دیو اُس کی نگہبانی کررہے ہین خندق مین خون بھرا ہی ساحرون
نے جو اس ساحر کو دیکھا اُس کے قریب آئے کہا ای شخص تو کون ہی کہان جاتا ہی یہانتک تیرا آنا کیونکر ہوا
ساحر نے نامہ دکھایا کہا مین خداوند آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہون فانوس جادو تک جانا چاہتا ہون
ساحرون نے کہا ہم آج تیری اطلاع کرتے ہین ایک ماہ کے بعد جواب آئیگا جب تک تو یہان رہ
اگر شہنشاہ تجھے طلب کرینگے تو ہم یہان سے بھیجدینگے ورنہ جیسا کچھ حکم آئیگا ہوگا اُس کے مطابق کیا جائیگا
نامہ دار آئینہ اندام جادو حیران ہوا کہ آجتک مین جس ساحر کے پاس نامہ لیکر گیا اُس نے سوا اسے
آپ کے کبھی تم کرکے میری طرف خطاب نہین کیا یہان کیا بات ہی جو دربان مجھسے تو کرکے بات کرتے
ہین نامہ دار تو اس حیرت مین تھا کہ دربانون نے ایک ساحر کو آواز دی جب وہ آیا تو دربانون نے کہا
یہ آئینہ اندام جادو کا نامہ لایا ہی چاہتا ہی خداوند تک نامہ پہونچ جاے اور اس کی اطلاع بھی ہو اسکو

مہمان سرا مین لے جاؤ ساحر شہر پناہ سے باہر آیا ایک مہمان سرا مین اُس ساحر کو جاکر بٹھایا کہا ایک ماہ تک
یہان رہو جب خداوند اس کا جواب مرحمت فرماینگے اُس وقت تجھے اطلاع دی جائیگی ساحر کو صبر نہ ہوا
کہا خداوند تو سوائے آئینہ اندام جادو کے دوسرا شخص نہین ہی یہ کیسے خداوند ہین اُس ساحر نے جواب دیا
کہ آئینہ اندام جادو اپنی سرحد بھر مین خداوندی کرتے ہین اور ہمارے خداوند اپنی سرحد مین خداوندی
کرتے ہین ساحر خاموش ہو رہا جو شخص اُس کو مہمان سرا مین لیکر آیا تھا وہ وہان سے راہی ہوا نامہ دار مہمانسرا
مین آیا جب شام ہوئی اس کے واسطے طعام لذیذ آیا اور سب اسباب راحت وہان کے ملازمین نے مہیا
کر دیا نامہ دار خوش ہوا ایک ماہ تک وہان قیام کیا جب وہ مہینا تمام ہوا تو ایک ساحر نے آکر مہمانسرا مین آواز
دی کہ جو شخص آئینہ اندام جادو کا نامہ لیکر آیا ہی وہ کہان ہی اُس ساحر نے اُس کو جواب دیا اُس کے
قریب جاکر کہا مین ہی خداوند کا نامہ لایا ہون ساحر نے کہا ہمارے خداوند تجھے طلب فرماتے ہین نامہ دار
اس ساحر کے ہمراہ ہوا ساحر نے اسکو لیکر ایک ماہ تک راستہ طی کیا تب داخل شہر فانوسیہ ہوا نامہ دار
آئینہ اندام جادو نے اپنے شہر سے بڑھکے شہر فانوس کو آباد پایا کیفیت دیکھتا ہوا اُس ساحر کے
ہمراہ ایک باغ کے قریب پہونچا ساحر نے کہا ای نامہ دار تو یہان توقف کر مین جاکر تیری اطلاع کرون
دیکھون اب خداوند کیا فرماتے ہین نامہ دار وہین ٹھہر گیا ساحر اندر گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا کہا ای
نامہ دار میرے ہمراہ سامنے خداوند کے چل نامہ دار اس کے ساتھ ہوا ساحر باغ مین لایا نامہ دار نے
جو جو عجائبات باغ مین دیکھے اس کو حیرت ہوئی غرض راہ طی کر کے سامنے فانوس جادو کے پہونچا اور
فانوس جادو کی صورت مہیب دیکھکر ڈر گیا قریب تھا کہ زمین پر گر پڑے اور بیہوش ہو جاے مگر
اس کے پاس بعض تحفہ جات آئینہ اندام جادو کے دیئے ہوئے تھے اُنکی وجہ سے سنبھلا رہا فانوس
جادو نے کہا ای نامہ دار کیون ڈرتا ہی مین اور آئینہ اندام باہم دوست دلی ہین جب اُنھون نے
یہان طلسم بنایا تو مین مانع ہوا اُنسے صورت فساد پیدا ہوئی آخرکار آئینہ اندام جادو نے بمنت وہ زمین
مجھسے طلب کی مجھے اُنسے محبت پیدا ہوئی آجتک باہم الفت و محبت ہی اگر تم اُنکا نامہ لیکر آئے ہو مجھکو دو مین
ابھی اُس کا جواب لکھونگا نامہ دار نے نامہ دیا فانوس جادو نے نامے کو پڑھنا شروع کیا مضمون اُسکا
یہ تھا کہ ای فانوس جادو آجتک ہمارے اور تمھارے باہمی محبت اسطرح رہی کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرتا رہا اکثر ہمنے
تمسے اور تمنے ہمسے مدد طلب کی کبھی کسی نے انکار نہین کیا فی زمانہ ایک شخص بارادہ طلسم کشائی ہمارے
طلسم مین آیا اُس کے ہمراہ لشکر ایسا تھا کہ اس وقت میرے اور تمھارے طلسم مین نہین ہی اور جو لوگ
اُس کے عزیز تھے اُنمین سے ہر ایک صاحب جرأت و ہمت تھا مین نے بڑی کوشش سے اُسکے
جملہ اعزا کو مع اُس کے لشکر کے گرفتار کر لیا وہ تنہا شہر قنداب مین پہونچا وہان سیراب جادو نے
اُس کو اسیر کیا قنداب جادو کے پاس روانہ کیا قنداب جادو کو اُس نے مسلمان کر لیا شہر پر
اپنا قبضہ کیا لشکر فراہم کر کے پھر وہان سے طلسم کے فتح کرنیکو چلا مین نے سیراب جادو کو اُس کی
گرفتاری کے واسطے بھیجا وہ لوگ جو بزرگان دین مشہور ہین اُنمین سے بعض کو جو ادنے درجے کے
تھے اُس کے ہمراہ کیے وہ لوگ وہان جاکر مسلمان ہو گئے اب اُس کو اور زیادہ قوت ہو گئی مین طلسم
کے تحفہ جات صرف کرنا مناسب نہین جانتا ایوان نہ طاق کا کھولنا اچھا نہین سمجھتا اور اُس کی ذات

سے راحت کی امید نہین اس سبب سے آپ کو تکلیف دیتا ہون کہ آپ یہان تشریف لائیے لشکر
کو اپنے ہمراہ لائیے بے آپ کے آئے یہان کچھ انتظام نہ ہوگا اُس کو اسیر کر دیجئے ایسا نہ ہو کہ وہ مرحلہ جات
کو تباہ کرے تو میری برسون کی محنت رائیگان ہو جاے اور اب مجھسے اس قسم کے مرحلہ جات بننا
بہت دشوار ہین جب فانوس جادو یہ مضمون پڑھ چکا نامہ وار کو اُسی وقت طلب کیا ایک نامہ لکھا
مضمون اُس کا یہ تھا کہ ای آئینہ اندام جادو خاطر جمع رکھو مین نے آج ہی سے آنے کا ارادہ کیا ہی
یقین ہی دو ایک ماہ مین تمھارے یہان آؤن تم کسی طرح خوف نہ کرنا مین اُس کو گرفتار کرونگا یہ
نامہ تو نامہ وار کو دیا اور اپنے چلنے کی تیاری کی سات روز کے بعد فانوس جادو نے وہان سے
کوچ کیا اور لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا ذکر اس کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب شاہزادہ بدیع الملک سومنات جادو کے کہنے سے ایوان باران کی طرف روانہ ہوا دوسرے روز
ایک صحرا مین پہونچا صحرا کی فضا شاہزادہ بدیع الملک کو پسند آئی سومنات جادو سے فرمایا کہ یہان
آج کی شب قیام کرو صحرا بہت پر فضا ہی صبح کو یہان سے کوچ کرینگے سومنات جادو نے عرض کی
ای شہریار یہ صحرا سحر بند ہی یہان سے قریب ایک مرحلہ ہی کہ اُس کو مرحلہ طومار کہتے ہین طومار جادو وہانکا
حاکم ہی اس صحرا مین بہت سی چیزین سحر کے زور سے بنائی ہین اگر آپ یہان تشریف رکھین گے
تو ضرور لشکر کو زحمت پہونچے گی اور بہت لوگ ضائع جائینگے شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مین
اس کیفیت سے آگاہ نہ تھا یہان ٹھہرنا بیکار ہی قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر راہ کو قطع کرینگے
تو تھوڑی دیر مین قریب مرحلہ پہونچین گے وہان یہانسے زیادہ خوف ہی اُس مرحلے کو آج ہی طی نہین
کر سکتے ہین اور جو کچھ اُن لوگون کو گزند پہونچنا ہوگے وہ کیا راہ چلنے مین نہین پہونچا سکتے ہین سومنات
جادو نے کہا یہان سے چار کوس پر ایک ساحر رہتا ہی قرطاس جادو اُس کا نام ہی اس مرحلہ کے تمام
کام اُس کے سپرد ہین مین نے اُسکو سحر تعلیم کیا ہی میر الحاظ کرتا ہی جب مین اُس کے پاس جاؤنگا تو اُسے
مسلمان ہونے کی ہدایت کرونگا یقین ہی وہ میرا کہنا رد نہ کرے اور مسلمان ہو جاے قنداب جادو
نے کہا یہ بہت اچھی بات ہی شاہزادہ بدیع الملک نے بھی اس رائے کو پسند کیا تھوڑی دیر مین لشکر
قرطاس جادو کے مکان کے نزدیک پہونچا سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار اگر اجازت
ہو تو مین پہلے اُس کے پاس جاؤن آپ کی تشریف آوری کی خبر پہونچاؤن وہان سامان درست ہو شاہزادہ
بدیع الملک نے سومنات جادو کو اجازت دی سومنات جادو روانہ ہوا قرطاس جادو کے
مکان پر آیا قرطاس جادو اُس وقت اپنے باغ مین سیر کر رہا تھا اس نے جو سومنات جادو کو آتے
دیکھا بے اختیار دوڑ کے سومنات جادو کے قدمون پر گر پڑا سومنات جادو نے اس کا چھاتی
سے لگایا دعا دی قرطاس جادو نے عرض کی اُستاد آج آپ کی تشریف آوری کا کیا سبب ہوا آپ نے
تو ایک مدت سے کوہ مین رہنا اختیار کیا تھا کوہ سے کب تشریف لائے کیا واقعہ گزرا سومنات نے کہا
مین اس کیفیت کو ابھی نہین کہہ سکتا میرے مالک و آقا تشریف لاتے ہین پہلے اُنکے واسطے سامان درست

کرو پھر مین اور بات کرونگا قرطاس جادو نے کہا کیا خداوند تشریف لاتے ہین سومنات
جادو نے کہا خداوند نہین خدا سواے وحدہ لاشریک کے دوسرا نہین ہو مین نے اب ایک شخص
کی اطاعت اختیار کی ہو قرطاس جادو نے عرض کیا آنکے ہمراہ لشکر ہو سومنات جادو نے جواب
دیا کہ لشکر بہت ہو قرطاس جادو نے اپنے ملازمین سے کہا جسقدر ہمارے مکانات خالی ہین
اُن سب کو آراستہ کرو اسباب راحت سب جگہ مہیا کیا جاے اور لشکر مین اطلاع کرو کہ ابھی
سب لوگ ہمارے پاس آئین ہم براے استقبال جاینگے ملازمین قرطاس جادو نے اسی وقت
لشکر مین اطلاع کی سب لوگ تیار ہوکر اس کے در باغ پر آئے قرطاس جادو سومنات جادو
کے تخت پر بیٹھکر براے استقبال شاہزادہ بدیع الملک روانہ ہوا یہان سب ملازمین سامان
مہمانداری درست کرنے لگے جب قرطاس جادو قریب پہونچا اور لشکر نے شاہزادہ بدیع الملک
کو دیکھا سومنات جادو سے عرض کی استاد یہ لشکر کسکا ہو اور آپ کے آقاے نامدار کون ہین
سومنات جادو نے شاہزادہ بدیع الملک کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ ہمارے آقاے نامدار
ہین لشکر بھی انہین کا ہو مگر یہ لشکر انکی خاص فوج کے چوتھے حصے سے بھی بہت کم ہو قرطاس جادو نے
عرض کے یہ کون صاحب ہین سومنات جادو نے جواب دیا اب تخت سے اترو چلکر قدمبوس ہو
جب تمھارے یہان جاینگے تو سب کیفیت بیان کردینگے قرطاس جادو تخت سے اترا سومنات
جادو بھی پیادہ پا ہوا جسقدر فوج اس کے ہمراہ تھی سب پیادہ ہوئی سومنات جادو نے شاہزادہ
بدیع الملک کے قریب پہونچ کے رکاب کو بوسہ دیا قرطاس جادو نے بھی قدمونسے آنکھین
ملین شاہزادہ بدیع الملک کو باعزاز تمام لیکر اپنے مکان پر آیا لشکر کے واسطے قلعہ مین جگہ تجویز
کی شاہزادہ بدیع الملک کو اپنی خاص بارہ دری مین لیگیا عرض کی اے شہریار آپ تخت پر تشریف
رکھیے شاہزادہ بدیع الملک نے انکار کیا ایک دنگل زرین قریب تخت بچھا تھا بدیع الملک
اُس دنگل پر بیٹھگئے سومنات جادو آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا شاہزادہ بدیع الملک نے بیٹھنے کی
اجازت دی سومنات جادو سلام کرکے بیٹھا اور قرطاس جادو کی طرف مخاطب ہوا کہا کہ
قرطاس جادو مین نے اب دین آئینہ پرستی کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا چونکہ تجھکو ہدایت
میرے اوپر فرض ہو اس واسطے یہان آیا کہ تجھے بھی ہدایت کرون کہ تو بھی راہ راست پر آئے قرطاس
جادو نے جو یہ بات سنی گھبرا کے کہا استاد آپ نے دین آئینہ پرستی ترک کرکے کون سا
مذہب اختیار کیا ہو سومنات جادو نے کہا اب مین نے مذہب اسلام اختیار کیا اور آقاے
نامدار کی اطاعت قبول کی ہو یہ اس طلسم کے فتاح ہین انھون نے بہت سے مرحلے فتح کیے بہت سے
ساحرون کو اس طلسم مین قتل کیا اب بفضل ایزدی اس کو بھی فتح کرینگے سیکڑون طلسم انھون
نے فتح کیے ہین یہ کیا چیز ہو بڑے بڑے طلسم انکے ہاتھ سے فتح ہوئے ہین اب تمھارے حق مین
بہتر یہ بات ہو کہ تم اپنے دین باطل کو ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو قرطاس جادو نے عرض
کی استاد مین اسی بات کو بہتر سمجھتا ہون جو آپ کو پسند ہو اگر آپ یہ فرماتے ہین تو مین بھی
اپنے اس دین باطل کو ترک کرتا ہون یہ کہکے اس نے شاہزادہ بدیع الملک سے عرض کی اے

شہریار مین اسلام اختیار کرتا ہون شاہزادہ بدیع الملک نے اس کو آفرین کی قرطاس جادو
مسلمان ہوا شاہزادہ بدیع الملک کی دعوت کی شب بھر جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا ای سومنات جادو اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی ابھی سفر دور و دراز طی کرنا ہی سومنات
جادو نے قرطاس جادو سے کہا آقاے نامدار فرماتے ہین کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی تشریف
لے جانیکا ارادہ ہی قرطاس جادو نے عرض کی ای شہریار یہ مرحلہ جو طومار جادو کے زیر حکومت
ہی جب تک یہ فتح نہ ہوگا راہ نہ ملیگی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا مرحلہ کی طرف چلنا چاہیے
قرطاس جادو نے پھر عرض کی ای شہریار مرحلہ یہان سے دور نہین ہی آپ طومار جادو کو نامہ تحریر
فرمایے کہ ہم تلاش صاحبقران مین جاتے ہین ہمین راہ دو اگر روکو گے تو اچھا نہ ہوگا شاہزادہ
بدیع الملک نے ایک نامہ اُسی وقت طومار جادو کو تحریر کیا سومنات جادو نے عرض کی
ای شہریار نامہ مجھے عنایت ہو مین اس کو لیکر جاؤنگا جواب وہان سے لیکر آؤنگا شاہزادہ بدیع الملک
نے فرمایا ای سومنات جادو اور لوگ یہان موجود ہین وہ نامہ لیجاوینگے سومنات جادو
نے عرض کی مین ایک سبب سے اس نامہ کا خود لے جانا اچھا جانتا ہون کیونکہ اور جو کوئی ساحر
جائیگا طومار جادو ضرور اُس کو سخت و سُست کہے گا اور اگر ساحر کی زبان سے کوئی بات نکلے گی
تو وہ اُس کو اسیر کر لیگا اس سبب سے مین نامہ کا لے جانا اچھا جانتا ہون شاہزادہ بدیع الملک
نے مجبور ہوکر سومنات جادو کو نامہ دیا سومنات جادو نامہ لیکر مرحلہ کی طرف روانہ ہوا
تھوڑی دیر مین مرحلے کے اندر پہونچا طومار جادو کے مکان پر گیا جو لوگ دروازے پر بیٹھے تھے
اُنسے کہا طومار جادو کو میری اطلاع کردو لوگون نے اُسی وقت چوبدار کو بلایا کہا جاکر اطلاع کردو کہ
سومنات جادو تشریف لائے ہین ہرکارون نے سومنات جادو کی اطلاع جو طومار
جادو سے کی گئی طومار جادو اُس کو بزرگان دین کے گروہ سے جانتا تھا فوراً نکل آیا سومنات
جادو کو دیکھکر سلام کیا اپنے ہمراہ اندر لیگیا کہا آپ نے آج سرفراز فرمایا میرا رتبہ بڑھایا مگر ایک
بات کی مجھے فکر ہی اگر بتلا دیجیے تو میرا اضطراب رفع ہو سومنات جادو نے کہا بیان کرو اگر مجھے
معلوم ہوگی بیان کرونگا طومار جادو نے کہا آپ نے ایک مدت سے گوشہ نشینی اختیار کی تھی
اور ایک پہاڑ مین عبادت کیا کرتے تھے کیا سبب ہوا جو آپ نے وہان کی سکونت ترک
کرکے اسقدر جہ آزادی اختیار کری سومنات جادو نے کہا مین سب امور بیان کرونگا
پہلے اس نامہ کا جواب مجھکو دو یہ کہکر شاہزادہ بدیع الملک نامدار کا نامہ دیا طومار جادو نے
کہا یہ نامہ کیسا ہی سومنات جادو نے کہا یہ نامہ ہمارے آقاے نامدار کا ہی اس طلسم مین براے
فتاحی طلسم تشریف لائے ہین صاحبقران زمان سے جدائی ہوگئی ہی انھین کی تلاش مین جاتے
ہین درمیان مین تمہارا مرحلہ واقع ہی مناسب ہی کہ تم انکو جانے دو ایسے وقت مین روکنا اچھا
نہین ہی تمھارا سراسر نقصان ہی طومار جادو نے جو یہ تقریر سومنات جادو کی سنی حیران ہوا
کہا آپ کیا فرماتے ہین سومنات جادو نے کہا تم نامہ پڑھو پھر مجھسے بات کرنا طومار جادو
نے نامہ پڑھا اس مین بھی یہی لکھا تھا کہ ہم براے تلاش صاحبقران زمان جاتے ہین یا راہ

دو یا جواب دو کہ انتظام کیا جائے طومار جادو نے نامہ پڑھنے کے بعد سومنات جادو
سے کہا اگر دوسرا اس نامے کو لیکر میرے پاس آتا تو یہان سے زندہ اپنے لشکر کو واپس نہ جاتا
کیا مجال ہی طلسم کشا کی جو اس طرف سے گذر جائے سومنات جادو نے کہا ای طومار جادو
جو تو دوسرے کیساحر کے حقین کرتا مین موجود ہون میرے واسطے اُٹھا نہ رکھ جو ہونا ہی اسی وقت
ہو جائے طومار جادو نے کہا آپ سے کمال تعجب ہی کہ آپ نے اپنے مذہب آبائی کو ترک کیا
اور اطاعت غیر مذہب کی قبول کی آپ کو یہ خیال نہ آیا کہ خداوند کیا کرین گے سومنات
جادو نے کہا ای طومار جادو اب اور کوئی گفتگو تجھسے نکرینگا اس وقت تجھے آقاے نامدار کی خدمت
مین اسیر کرکے لے جاونگا یا خود یہان اسیر ہو جاونگا تو نے میرے سامنے اتنا بڑا کلمہ آقاے نامدار
کے بارے مین نکالا کہ مجھے یاراے ضبط نہین ہی جب تک اُس کا عوض تجھسے نہ لونگا مجھے چین نہ آئیگا
نہین جانتا کہ آقاے نامدار نے کیسے کیسے طلسمون کو تباہ کیا ہی اور کون کونسے ساحر اُنکے ہاتھ
سے قتل ہوئے ہین تجھے ابھی سحر مین ذرا بھی دخل نہین اور اس قدر غرور کرتا ہی تو کیا طاقت
رکھتا ہی جو اُنکی راہ روک سکے جب ہم ایسے جان نثار اُنکے ہمراہ رکاب ہین اور اُنھون
نے ہمین زیر کیا ہمنے اُنکی اطاعت قبول کی تیری کیا حقیقت ہی جو اُنسے مقابلہ کرکے فتحیاب
ہو اُن پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی بہت سے تحفہ جات اُنکے پاس ایسے موجود ہین کہ ساحر اُنکے مقابلہ
مین بالکل عاجز و شکستہ ہین طومار جادو نے کہا آپ جو فرماتے ہین وہ سب صحیح ہی مگر میرا تو یہ
قول ہی کہ میری جان بھی اگر جاتی رہی تو بھی ترک مذہب نہ کرون آپ کیسے بزرگان دین گے
گروہ سے تھے جو آپ نے ترک مذہب کر دیا سومنات جادو نے جواب دیا کہ تجھے ان
دلائل سے کیا حاصل جس واسطے مین یہان آیا ہون اُس کا جواب مجھکو سمجھ کے دے اگر راہ
روکے گا بہت پچھتائیگا زک اُٹھائیگا مفت مین جان جائیگی مرحلہ تباہ ہوگا اگر اپنی خیریت
درکار ہی تو آقاے نامدار کو جانے دے مانع نہ ہو طومار جادو نے کہا مین ہرگز نہ جانے دونگا اگر
وہ لوگ مقابلہ کرین گے تو مین لڑون گا یہ مرحلہ طومار ہی کسیکی اتنی مجال نہین جو اس مرحلے کو
فتح کر سکے سومنات جادو نے کہا اگر تجھے یہ منظور نہین ہی کہ ہملوگون کو راہ دے تو نامے
کا جواب صاف صاف تحریر کر طومار جادو نے پشت نامہ پر لکھا کہ ای طلسم کشا مین چاہتا ہون
کہ مقابلہ کرون مگر آپ کے یہان کسی ساحر سے مقابلہ کرنا نہین چاہتا اگر آپ طلسم کشا ہین تو خود
مجھسے مقابلہ کیجیے اگر آپ نے مجھے زیر کیا تو مین اسلام قبول کرونگا ورنہ آپ کو گرفتار کرکے
خداوند کے پاس بھیجدونگا اگر آپ میری اس شرط کو قبول فرمائیے تو مجھے اطلاع دیجیے مین مقابلے
کے واسطے جگہ تجویز کرون یہ لکھکر طومار جادو نے سومنات جادو کو دیا کہا مین چاہتا ہون کہ
طلسم کشا سے مقابلہ کرون اُنکی ہمت و جرأت دیکھون سومنات جادو نے کہا ای طومار
جادو مین ایک ادنے درجے کا غلام ہون اگر تجھے کچھ سحر آزمائی یا جرأت دیکھنا منظور نہ ہو
تو مین موجود ہون جو تیرے مزاج مین آئے اُس سے باز نہ رہ طومار جادو نے کہا مین نے
اس مین شرط کر دی ہی کہ مین ساحرون سے مقابلہ نکرونگا خود آپ کی جرأت دیکھونگا سومنا

جادو نے چاہا پھر جواب دے مگر طومار جادو نے کہا کیا آپ کو اپنے آقا کی جرأت سے یہ
امید نہین ہوتی ہی کہ وہ مجھسے مقابلہ کر سکین سومنات جادو نے کہا تو کیا چیز ہی جو وہ تجھسے
مقابلہ کرین بڑے بڑے ساحرون کو زیر کیا اپنا مطیع بنایا طومار جادو نے کہا جب آپ
یہ کیفیت بیان کرتے ہین تو پھر آپ دیر کرتے ہین اس نامے کو لیجائیے اپنے آقاے نامدار
کو دکھائیے دیکھیئے وہ کیا فرماتے ہین یہان آپ اپنی طرف سے باتین کر رہے ہین ایسا نہ ہو
آپ کے آقا کے خلاف ہون سومنات جادو اس کلمہ کو سنکر اپنے دلمین سوچا کہ واقعی
طومار جادو سچ کہتا ہی ایسا نہ ہو آقاے نامدار آزردہ ہو جائین یہ سوچ کے اس نے کہا اے طومار
جادو اسی خیال نے اس وقت تیری جان بچائی مجھے آقاے نامدار کا بڑا خوف ہی ورنہ اس وقت
مجھے زندہ نہ چھوڑتا طومار جادو نے کہا اس کہنے کی کیا ضرورت ہی اگر مجھے آپ کے آقا
کی جرأت نہ دیکھنا ہوتی تو ضرور آپ سے جنگ کرتا سومنات جادو وہان سے واپس
ہوا شاہزادہ بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا نامہ نذر دیا زبانی سب حال کہا شاہزادہ
بدیع الملک نے نامے کو پڑھکر کہا اے سومنات جادو اگر تم اس وقت طومار جادو کو
قتل کرکے آتے تو مین تمسے آزردہ ہوتا اور یقین ہی کہ سزا دیتا ہمارے یہان کا یہ دستور ہی
کہ جو جس سے خواہش جنگ کرے سواے اُس کے دوسرا اُس سے مقابلہ نہین کرتا ہی تمنے
بہت برا کیا جو اُس سے اس قدر تکرار کی سومنات جادو نے عرض کی اے شہریار غلام
کے دل کو برداشت نہ ہوئی اس سبب سے یہ خطا ہوگئی شاہزادہ بدیع الملک نے فرمایا
کہ اب جاکر اُس سے کہدو کہ ہمین منظور ہی مقابلہ کرینگے جہان اُس کے مزاج مین آئے
مقابلے کے واسطے جگہ مقرر کرے سومنات جادو شاہزادہ بدیع الملک کی بارگاہ سے
باہر آیا پھر مرحلے کی طرف روانہ ہوا طومار جادو کے پاس جاکر کہا کہ آقاے نامدار فرماتے ہین
کہ جو کچھ تمنے کہا ہمین منظور ہی جو مقام پسند کرو ہم براے مقابلہ وہان آئین طومار جادو نے کہا
اس مرحلے مین صحراے غزالان بہت اچھا مقام ہی فضا وہان کی لائق دید ہی یعنے صحراے پربہار
دشت لالہ زار ہی جہان سبزہ نودمیدہ اپنی بہار دکھاتا ہی ہر گل خودرو پر نرالا جوبن ہی صحرا کیا ہی
نمونہ گلشن ہی آبشارون کی کیفیت عجب لطف خیز ہی ہوا فرحت انگیز ہی گلہاے خوشبو
سے دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی عجب نواح دلکشا وصحراے طرب افزا ہی جسکی طراوت سے
روح کو بالیدگی ہوتی ہی جان تازہ آجاتی ہی اُس مقام سے بہتر دوسرا مقام فرحت خیز نہین ہی
تعریف اُس صحراے پربہار کی جسقدر کیجائے کم ہی طلسم کشا بھی جب اُس مقام کو ملاحظہ فرمائینگے
تو بہت پسند کرینگے اگر طلسم کشا قبول کرین تو جس صحرا کا مین نے ذکر کیا ہی کہ نہایت مقام تفریح ہی
وہان تشریف لائین مگر شرط یہ ہی کہ کسیکو اپنے ہمراہ نہ لائین اور مین بھی تنہا جاؤنگا وہان تجھسے
اُنسے مقابلہ ہو جائیگا اگر وہ قبول کرین تو کل تشریف لائین مین بھی جاؤنگا اُسی مقام پر لطف مقابلہ
ہی کیونکہ وہ بھی تنہا ہونگے اور میرے ہمراہ بھی کوئی نہوگا جو کچھ ہونا ہی وہین وارا نیارا ہو جائیگا سومنات جادو نے
کہا اے طومار جادو تنہا آئینگی قید کیسی ہی طومار جادو نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی ساحر اُنکے ہمراہ نہ آئے کہ یہان مین

ارباب سحر اپنے ساتھ لیکر جاؤنگا اگر کوئی ساحر آئیگا تو وہ ضرور سحر کریگا سومنات جادو نے کہا جب آقاے نامدار
منع کرین گے تو کسی کی مجال نہین ہی جو سحر کرے طومارہ جادو نے جواب دیا کہ مین یہ سب باتین جانتا ہون
سب لوگون کو کب گوارا ہوگا کہ ایسے وقت مین خاموش کھڑے رہین اور اپنے آقا کی مدد نکرین سومنات
جادو نے کہا ای طومارہ جادو تجھ سے ہون آقاے نامدار سے ڈرتا ہون ورنہ تیری باتین میرے دل کو تیر سے
زیادہ تکلیف پہونچاتی ہین طومارہ جادو نے کہا ای سومنات جادو مین جانتا ہون ضرورت نہین ہی جو کچھ
مین کہہ رہا ہون یہ خلاف جرأت نہین ہی جب طلسم کشا سے میری باتون کی کیفیت بیان کروگے تو وہ ضرور قبول
کرینگے کیونکہ وہ بھی جری ہین انھین ضرور میری باتون کا مزہ ملیگا سومنات جادو خاموش ہو رہا کچھ جواب نہ دیا
وہان سے اُٹھ کے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی ای شہریار
اگی بار اُسنے اور ایک شرط جدید مقرر کی ہی بدیع الملک نے فرمایا بیان کرو سومنات جادو نے
عرض کی اُسنے کہا کہ طلسم کشا کسی کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف نہ لائین اور مین بھی تنہا آؤنگا بدیع الملک نامدار
نے کہا بہت اچھی بات ہی میری بھی یہی خوشی ہی اُسنے کہا کون مقام مقابلے کے واسطے مقرر کیا ہی سومنات
نے عرض کی اُسنے صحراے غزالان میدان مقابلہ قرار دیا ہی بدیع الملک نے فرمایا مین کل ضرور
وہان جاؤنگا سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار وہ ساحر مکار ہی ضرور کوئی فکر اُسنے پیدا کیا ہی ورنہ کبھی
اسطرح آپ کو طلب نہ کرتا بدیع الملک نے فرمایا خدا مالک ہی اگر وہ مکر کریگا تو کیا کرسکتا ہی سومنات
تھوڑی دیر بدیع الملک سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے دربار برخاست کیا
قرطاس جادو نے عرض کی ای شہریار مین چاہتا ہون کہ کل علیحدہ بن حاضر ہوکر لڑائی کی کیفیت دیکھون —
بدیع الملک نے فرمایا تمھاری ضرورت نہین اگر تم وہان آؤ گے تو طومارہ جادو کو یہی خیال پیدا ہوگا کہ طلسم کشا
براے مدد اپنے ہمراہ لایا ہی اس سے تمہارا جانا مناسب نہین ہی سومنات نے قرطاس جادو کو
اشارہ کیا کہ خاموش رہو قرطاس رخصت ہوا راہ مین سومنات جادو نے کہا ای آقاے نامدار بیجا
جانے کی نسبت کچھ نہ کہو کل جب شہنشاہ طرف میدان مقابلہ کے تشریف لیجا چکین اُنکے بعد یہان سے ہم اور
قنداب جادو اور تم پوشیدہ ہوکر چلین گے وہان بھی آقا کی نظر سے پوشیدہ رہینگے جنگ کی کیفیت
بھی دیکھینگے بعدہ واپس آئینگے قرطاس جادو نے اس بات کو پسند کیا سومنات جادو اپنے ٹھکانے
پر گیا قرطاس جادو بھی خاموش ہو رہا اور جسقدر لوگ لشکر مین تھے سب محو خواب ہوئے رات بہت کم باقی
تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوگئی بدیع الملک براے اداے نماز سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کرکے
اُٹھے خادمون نے سلاح کی کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار ذات پر آراستہ کیے مرکب طلب
فرمایا در دولت پر مرکب بادرفتار خدام لیکر حاضر ہوئے بدیع الملک باہر تشریف لائے نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہوئے سب پتہ تو شب ہی کو سومنات جادو نے عرض کردیا تھا بدیع الملک اُسی طرف روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا۔

اب کیفیت طومارہ جادو کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب اُسنے سومنات جادو کو رخصت کیا اور یہ تاکید کردی کہ طلسم کشا تنہا میدان مین تشریف

لائین تو سومنات کے آنے کے بعد اُسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب آ موجود ہوئے تو اُس نے
کہا آج سومنات جادو طلسم کشا کو ساتھ لیکر آئے تھے مجھے حیرت معلوم ہوتی ہو کہ ایسا شخص اسطرح مسلمان
ہو جائے مین نے اُنکو بھی اپنے دام مین پھنسایا ہو کہ [illegible] غزالان مین بلایا ہو وہ ضرور
جری ہو ضرور آئیگا وہان [illegible] گرفتار ہو جائیگا [illegible] پہلے طلسم کشا
سے مقابلہ کرونگا پھر فریب دیکر اپنے ہمراہ چاہ شور [illegible] اس وقت جاکر خس پوش
کر دو جب طلسم کشا وہان پہونچے گا [illegible] کے اندر [illegible] گرفتار کر لینا کیا
بڑی بات ہوئی ملازمین نے اُسکی رائے [illegible] غزالان مین ایک
چاہ تھا کہ نام اُسکا چاہ شور آب تھا [illegible] پانی مین [illegible] اُس چاہ مین گرتی تھی فوراً گل جاتی تھی
یا جس چیز پر اُس کنوین کا پانی پڑتا تھا اُسکو خاک کر دیتا [illegible] طومار اُسی وقت اُس چاہ کے قریب
آئے کنوین کو خس پوش کیا بالکل زمین سے ملا دیا وہان سے واپس آئے طومار جادو سے کہا کہ ہمنے چاہ
کو خس پوش کر دیا ہو آپ صبح کو جب وہان تشریف لیجائیے گا تو خیال رکھیے گا کنوان بالکل زمین کے ہمرنگ
ہو جسقدر گھاس اُس زمین پر اُگی ہو اُسی قدر اُس کنوین پر بھی ہو بالکل ثابت نہین ہوتا ہو شناخت کیواسطے
ایک نارنج اُس جگہ پر رکھدیا ہو طومار جادو نے کہا مین بخوبی جانتا ہون مقام کنوین کا پہچانتا ہون تھوڑی
دیر تک یہ ملازمین سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی [illegible] کو رخصت کیا آپ بھی اپنی خوابگاہ
مین جاکر سو رہا جب صبح ہوئی اُسکی آنکھ کھلی اسپ سحر پر سوار ہو کے آلات حرب و ضرب لگا کر طرف صحرائے
غزالان کے راہی ہوا جب صحرا کے قریب پہونچا سامنے سے گرد اُٹھی [illegible] گرد شگافتہ ہوا
طومار جادو نے دیکھا ایک جوان صاحب شوکت و شان اسپ کوہ کفل پر سوار [illegible] کو سرپٹ ڈالے
میدان کی طرف آتا ہو جب قریب پہونچا طومار جادو نے کہا ای طلسم کشا مجھے اب تک یقین نہ تھا کہ آپ میدان
مین تشریف لائینگے سوار نے جواب دیا کہ تو نے کیونکر معلوم کیا کہ مین طلسم کشا ہون طومار جادو نے
کہا آپ کی تصویر میرے پاس موجود ہو بانی طلسم نے ایک شبیہ طلسم کشا کی بنائی تھی اور لکھدیا تھا کہ یہ شخص
فرقۂ اسلام سے ہوگا اور بدیع الملک نام ہوگا جب وہ اس طلسم مین آئیگا فساد عظیم برپا ہوگا گو آپ
طلسم کشائے اصلی نہین ہین مگر آپکی خبر بانیان طلسم نے دی ہو بدیع الملک نے جواب دیا اگر خدا اُنکو
اس طلسم کا فتاح مشہور کرنا ہو تو وہ ضرور سب پر فتح دیگا طومار جادو نے کہا ای طلسم کشا مجھے آپ کی
ہمت و جرأت پر رحم آتا ہو آپ مجھ سے مقابلہ نہ کرین اور اپنے ارادہ سے باز آئین یہان سے واپس
جائین مجھسے مقابلہ کر کے کسی نے فتح نہین پائی ہو بدیع الملک نامدار نے فرمایا ای طومار جادو بہت سے
جادوگرون نے یہی کلمہ کہا مگر کبھی کسی کا کہنا قبول نہ کیا ہم لوگون کا یہ دستور ہو کہ جب برائے مقابلہ جاتے ہین
تو حریف کے سامنے سے خالی نہین پھرتے ہین مین میدان مین آیا ہون اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو شادان
و فرحان واپس جاؤنگا اور اگر تیری قسمت مین فتح ہو تو مین ایسی موت کو بھی حیات ابدی سے بہتر جانتا ہون
اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ میدان جنگ ہو جائے وعظ و پند نہین اگر تجھے مقابلہ کرنا منظور ہو تو زیادہ
باتین کرنا فضول ہو بفراغت ہم تم ایک ہی بار باتین کرینگے اب جس کام کے واسطے آئے ہین پہلے
اُسکو انجام دے لین طومار جادو نے کہا اگر آپ کا [illegible] تمام مقابلہ پر تشریف لے چلیے پھر

بدیع الملک نے فرمایا کیا یہ تجھ مقابلہ کے واسطے مناسب نہین ہی طومار جادو نے کہا وہان مقابلہ کیواسطے
انتظام کیا گیا ہی وہ سب رائگان جائیگا بدیع الملک نے فرمایا وہین پہونچ کے مرکب صبا رفتار کو آگے بڑھایا
طومار جادو بھی آگے بڑھا بدیع الملک اوس چاہ کے قریب آیا کہا یہان مین نے سب انتظام کیا ہی
بدیع الملک نے دیکھا مین کچھ ہموار ہی پانی بھی چمکتا ہی سحر بھی بہت پڑھتا ہی گھوڑے کو روکا طومار
جادو نے کہا ای ظلسم کشا میرے نزدیک بہتر ہی کہ پہلے تیر سے میں میرے آپ کے امتحان ہو جائے
بدیع الملک نے کہا تمہین اختیار ہی اُسنے تیر دستیاب گھوڑے کو کوڑے پر لگایا بدیع الملک بھی
زین فرس پر سنبھل کے بیٹھے چاہ وہان سے قریب تھا اگر بدیع الملک گھوڑے کو کوڑے پر لگاتے
چاہ مین گرتے شاہزادہ اسکی ترکیب دیکھنے لگا اُسنے گھوڑے کو خوب گرما کے چاہا تیر سے کا بند باندھون
کہ گھوڑا بیٹر کا جادو کی طرف چلا اُسنے بہت روکا مگر رک نہ سکا چاہ کے قریب پہونچکے اپنی پیٹھ سے اُسکو گرایا
طومار جادو جو چاہ خس پوشش پر گرا سنبھل نہ سکا کنوئین کے اندر پہونچا بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی
متحیر ہوئے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کیا ہوا طومار جادو زمین پر گر کر کہان غائب ہو گیا اس تعجب مین
تھے کہ ناگاہ بدیع الملک کی جو نظر پڑی ایک دہنہ نقب دکھائی دیا شاہزادے کو خیال ہوا کہ طومار جادو اس
نقب مین گیا ہی یہ سوچ کے آگے بڑھے چاہتے تھے کہ اُس دہنہ کے قریب جائین کہ گھوڑا رکا بدیع الملک
بدگمان ہوئے وہین سے ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ یہ چاہ ہی اُسکو خس پوش کر دیا ہی یہان شاہزادہ تو اُس چاہ کے
دیکھنے مین مصروف ہوا مگر طومار جو کنوئین مین گرا اُسنے چاہا کہ سحر کرے لیکن مگر تاثیر آب چاہ سے پاؤن اُسکے
نکل گئے باہر نہ نکلا گیا کنوئین ہی مین رہا تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من طومار جادو ناگاہ ہمراہ طومار
بعد اس آواز کے آنے ہی بدیع الملک نے دیکھا کہ اُس صحرا مین آگ لگ گئی چارون طرف ایک شور
برپا ہوا چند ساحر سامنے سے پیدا ہوئے بدیع الملک پر سب نے آکر حملہ کیا شاہزادہ متحیر ہوا کہ یہ کیا بات
تھی طومار جادو پر کیا واقعہ گذرا مگر ساحرون سے جنگ شروع ہوئی اُنھون نے سحر کیا بدیع الملک پر سحر
کیا تاثیر کرتا شاہزادے نے سب کو زیر تیغ کیا وہان سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا راہ مین بہت سی
عمارتین منہدم پائین تمام مرحلے مین شور عظیم برپا دیکھا پھر اور آگے بڑھے تھے کہ سومنات جادو نے سلام
کیا بدیع الملک نے جواب سلام دے کر کہا ای سومنات جادو عجب حیرت کی بات ہی کہ طومار جادو جب
مقابلہ کے واسطے میدان مین گیا ہنوز مقابلہ ہونے پایا تھا کہ وہ ایک کنوئین مین گرا تھوڑی دیر کے بعد آواز
آئی کشتی مرا نام من طومار جادو بعد اُسکے مرتے ہی صحرا مین آگ لگ گئی چند ساحر حربہ ہائے سحر لیے ہوئے سامنے
سے پیدا ہوئے مین نے انکو قتل کیا وہان سے اسطرف چلا راہ مین بہت سی عمارتین منہدم دیکھین یہ بات میری
سمجھ مین نہین آئی ہی سومنات نے عرض کی ای شہریار مبارک ہو کہ یہ مرحلہ فتح ہو گیا طومار جادو واصل جہنم
ہوا معلوم ہوتا ہی اُسنے آپ کے واسطے یہ مکر کیا ہوگا مگر خود مبتلا ہوا خدا نے آپ کو بچایا اسکو دغا کی سزا
ملی یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ قنداب جادو اور قرطاس جادو اور نایاب جادو سب ملے سومنات
نے سب سے کیفیت بیان کی قرطاس جادو نے کہا ای شہریار صحرائے غزالان مین ایک کنوان تھا کہ اُسکو
چاہ شور آب کہتے تھے معلوم ہوتا ہی طومار نے اُس چاہ کو آپ کے واسطے خس پوش کر دیا تھا وہ خود اُس
کنوئین مین ڈوب کے مرا تاثیر اس چاہ کے پانی کی یہ تھی کہ جس شخص پر وہ پانی پڑتا ہی اُسکو گلا دیتا ہی اُسی مین

طومار جادو گرا اور گل گیا اب آپ اصلی مرحلے پر تشریف لیجیے وہان فوج و خزانہ موجود ہی سب پر قبضہ کیجیے
بدیع الملک نے پسند کیا قنداب جادو کو روانہ کیا کہ فوج مین جاکر اطلاع کر دے کہ سب مسلح ہو کر آئین
قنداب اسی وقت روانہ ہوا لشکر مین آکر سبکو اطلاع دی کہ شاہزادے کو خدا نے فتح عطا فرمائی سب مسلح
ہو کر طرف مرحلے کے چلو کہ فوج و خزانہ قبضے مین آ گئے اس خبر کے سنتے ہی سب لشکری طیار ہوئے تھوڑی
دیر مین بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے شاہزادہ قرطاس جادو کے ہمراہ مرحلہ کی جانب مع فوج
روانہ ہوا سرداران فوج مرحلہ کو اطلاع ہوئی کہ طومار جادو قتل ہوا اور طلسم کشا لشکر گران ہمراہ
لیے ہوئے اسطرف آتا ہی یہ سب لوگ بھی مسلح و مکمل ہو کر قلعہ مرحلہ سے باہر آئے بدیع الملک پہونچ چکے تھے
افسران فوج نے بدیع الملک کے ہمراہ قرطاس جادو کو جو دیکھا آپس مین کہا بڑے غضب کی بات ہی
قرطاس جادو مع اپنی فوج کے طلسم کشا کے ہمراہ ہی اس سے مقابلہ کرنا بہت دشوار ہی اس مرحلے
مین اسنے اپنا سحر اسقدر پھیلایا ہی کہ طومار جادو کا نہین ہی بعض کی راے ہوئی کہ اسنے صلح کر لو بعض نے
کہا اسوقت جو کچھ ہو جائے گا ہم لوگون کے واسطے اچھا ہوگا اگر طلسم کشا کو گرفتار کر لیا تو خداوند اس
مرحلے کی حکومت ہمین کو دینگے اور اگر اسکے ہاتھ سے زخمی ہو کر نکل جائینگے تو بھی بڑی عزت پائینگے بعض نے کہا
اسوقت مرحلے کی حالت دگرگون ہو رہی ہی عمارات سحر کا منہدم ہونا ساحرون کا تڑپ تڑپ کے جان دینا یہ
وقت ایسا نہین ہی کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرین بہتر یہ ہی کہ صلح کرلین گو بہت سے سردارون نے اس راے
کو پسند کیا مگر ایک ساحر کہ وہ طومار جادو کی طرف سے اس مرحلے کا انتظام کرتا تھا اس نے کہا مین ہرگز
تم لوگون کی راے سے اتفاق نہ کرونگا اگر قرطاس جادو کے سحر سے یہ مرحلہ بھرا ہوا ہی مگر مین بھی اس مرحلے کا
منتظم اعلے ہون ان ساحرون مین سے جو اسوقت طلسم کشا کے ہمراہ ہین کسی کی مجال نہین جو مجھ سے سحر مین
بازی لیجائے پہلے مین سحر کر کے ان سب کو بیکار کرتا ہون اسکے بعد پھر حملہ کر کے طلسم کشا کو گرفتار
کرونگا سب خاموش رہے یہ لشکر لے کر آگے بڑھا بدیع الملک کے سامنے آیا وہین سے نعرہ کیا
باش او طلسم کشا منم اصرار جادو بدیع الملک نے تلوار میان سے لی اصرار جادو نے کہا ای طلسم کشا
مین چاہتا ہون کہ تیرے ساحرون سے مقابلہ کرون جنکے بھروسے پر تو یہان آیا ہی بدیع الملک نے فرمایا
مجھے اختیار ہی میرے یہان جو ساحر ہین وہ بھی کسی سے مقابلہ کرنے مین عاجز نہین ہین یہ سنکر سومنات
جادو آگے بڑھا قنداب جادو نے کہا آپ کیون تکلیف فرمائین اس سے مقابلہ کرنا آپ کی خلاف
شان ہی مین اس یاوہ گو کا غرور خاک مین ملاؤنگا قنداب چاہتا تھا کہ بدیع الملک سے اجازت لے
کہ قرطاس جادو نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار مین چاہتا ہون کہ اس بیہودہ گو سے مقابلہ
کرون بدیع الملک نے اجازت دی قرطاس جادو آگے بڑھا اصرار جادو نے ایک گولا اسکی طرف
پھینکا قرطاس نے اُس گولے کی طرف بھی اشارہ کیا کہ وہ گولا پلٹا قریب تھا کہ اصرار جادو کے سینے پر
پڑے مگر اُسنے دیکھا اپنی جھولی سے ایک خنجر نکالا اسپر کچھ اسم پڑھ کے پھونکا خنجر اُسکے ہاتھ سے چھوٹکر
چلا قرطاس جادو نے ایک دانہ ماش کا خنجر کی طرف پھینکا خنجر کے دو ٹکڑے ہوے اصرار جادو
نے تیغ سحر نکالا قرطاس جادو کے قریب آیا اُس نے سپر سحر اُٹھائی اصرار نے وار کیا قرطاس جادو نے
اسکا وار سپر پر روکا اپنی کمر سے تیغ سحر نکالا اسپر وار کیا آپس مین رد و بدل ہونے لگی دیر تک رد و بدل رہی

جب اصرار جادو عاجز ہوا اور اپنے بچنے کی امید نرہی تو اُسنے کہا اے قرطاس جادو ایک لمحہ کی مہلت دے کہ مین بند قبا باندھ لون قرطاس جادو نے ہاتھ روکا اُسنے بند قبا باندھے اُسی پردے مین فوج کی طرف اشارہ کیا کہ یہی وقت ہی بلوہ کرکے آجاؤ فوج نے جو اشارہ کیا چارون طرف سے ٹوٹ پڑی بعض نے سحر کرنا شروع کیا بعض نے تلوارین میان سے نکالین بدیع الملک نے جو یہ کیفیت دیکھی گھوڑا بڑھایا شاہزادے کے بڑھتے ہی سب لشکر بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی دوپہر تک خوب تلوار چلی سحر بھی خوب ہوئے بدیع الملک اصرار جادو تک پہونچے اُسنے تیغہ کا وار شاہزادے پر بھی کیا بدیع الملک نے اُسکے وار کو خالی دیکر تلوار لگائی اُسکے سر پر پڑی دو پرکالے کرکے تلوار نے زمین کو بوسہ دیا اصرار جادو مرکے گرا اُسکے مرتے ہی اور آفت برپا ہوئی تاریکی چھائی سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسی تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من اصرار جادو مالک قلعہ طومار یہ بود اس آواز کے آتے ہی لشکر مین اصرار کے تہلکہ پڑ گیا سب نے تلوارین ہاتھ سے پھینکدین جو لوگ حربہ ہاے سحر لیے ہوئے تھے اُنھون نے وہ سب حربے ہاتھون سے پھینکدیے چادرین ہلانا شروع کین بدیع الملک نے ہاتھ روکا سب لشکر بھی ٹھہرا ساحران مرحلہ ہاتھ باندھ کے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے سب نے عرض کی اے شہریار ہم آپ کی اطاعت قبول کرتے ہین بدیع الملک کو خوشی حاصل ہوئی ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ مین تشریف لائے قرطاس جادو نے سب انتظام کیا شاہزادہ قلعہ مین فرد کش ہوا سب ساحرون کو مسلمان کیا بعض جو سیاہ قلب تھے اُنھون نے اسلام نہ قبول کیا اپنی جان بچا کے نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی بیان کیجاتی ہی

یہان بدیع الملک نوجوان نے جب فتح پائی اور قلعہ پر قبضہ ہوا شاہزادہ دیر تک وہان ٹھہرا جب سب استراحت کرکے چاق و توانا ہوئے قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار اب خزانہ کی طرف تشریف لیچلیے بدیع الملک خزانہ مین تشریف لائے جسقدر مال و اسباب خزانہ مین تھا وہ سب قبضے مین آیا ایک روز وہان قیام فرمایا دوسرے روز بدیع الملک نوجوان پھر قرطاس جادو کے قلعہ مین گئے ساحرون کو بہت کچھ مال و اسباب انعام مین عنایت فرمایا قرطاس سے کہا اب مین یہان ٹھہرنا بیکار جانتا ہون ابھی تلاش لوح مین جاتا ہی جب تک لوح دستیاب نہوگی صاحبقران زمان کی زیارت نصیب نہوگی اس مرحلے کی حکومت تمکو مبارک ہو مجھے اب جانے کی اجازت دو قرطاس جادو نے عرض کی اے شہریار مجکو ہمراہ رکاب رہنا اس حکومت سے اچھا ہی کسی اور کو یہانکی حکومت مرحمت فرمائیے مین کاب سعادت انتساب سے جدا ہوکر زندہ نہ ہونگا بدیع الملک نے بہت کچھ کہا مگر قرطاس جادو نے ہر مرتبہ یہی عرض کیا کہ مین ہمراہ رکاب رہونگا آخر کار بدیع الملک مجبور ہوگئے اور ایک ساحر کو وہان کا حاکم کیا ایک روز اور وہان مقیم رہے دوسرے روز مع جملہ ساحران و لشکر بسیار طرف ایوان باران کے براے تلاش لوح سفر کیا انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جاے گا

اب کیفیت اُن فراریونکی عرض کیجاتی ہی کہ جو مرحلہ طومار سے بعد فتح مرحلہ فرار ہوگئے تھے

یہ لوگ صعوبات راہ اُٹھاکے تیسرے روز آئینہ اندام جادو کے مکان پر پہونچے دربانون نے جو انکو اس

حالت سے دیکھا اندر جانے کو منع کیا ساحرون نے کہا جلد ہماری اطلاع کرو کہ ہم لوگ مرحلہ طومار سے آئے
ہین کچھ فریاد لائے ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدارون کو بلایا کہا جاکر خداوند سے عرض کرو کہ مرحلہ طومار سے
کچھ لوگ آئے ہین فریاد لائے ہین اُنکے باب مین کیا حکم ہوتا ہی چوبدارون نے آئینہ اندام سے آکر اطلاع
کی اُسوقت آئینہ اندام کے پاس سیراب جادو اور طاعوب جادو بیٹھے تھے کچھ باتین فانوس جادو کی
ہورہی تھین چوبدار ان لوگون نے جو آکر یہ خبر دی آئینہ اندام نے کہا اُن ساحرون کو اندر لاؤ مین اُنسے سب حال
دریافت کرونگا چوبدار باہر آئے اپنے ہمراہ ان ساحرون کو اندر لیگئے ساحرون نے جو آئینہ اندام کی صورت
دیکھی فریاد کرنا شروع کی آئینہ اندام نے سب کو خاموش کیا کہا پہلے خلاصہ کیفیت بیان کرو قدرت سمجھ لینی پھر
تمہاری فریاد سنین ساحرون نے کہا یا خداوند غضب ہوا مرحلہ طومار طلسم کشا نے فتح کرلیا طومار جادو
قتل ہوا اب طلسم کشا کا قبضہ تمام مرحلے پر ہی قرطاس جادو جو طومار جادو کی طرف سے منتظم مرحلہ تھا اُسکو
طلسم کشا نے اپنا شریک کرلیا اور وہ مسلمان ہوگیا اب طلسم کشا کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ اُسطرف
سے مراحل فتح کرتا ہوا اسطرف آجائے اور خاص طلسم مین آکر فساد برپا کرے آئینہ اندام نے جواب دیا
کہ ایسی مجال نہین جو سب مراحل فتح کرے طومار جادو کو خود قدرت نے فنا کردیا ہی ورنہ طلسم کشا کی کیا حقیقت
تھی جو اُس مرحلے کو فتح کرلیتا ساحرون نے کہا یا خداوند ہم لوگ تباہ ہوگئے بڑی بڑی جایدادین اُس مرحلے
مین تھین وہ سب برباد ہوگئین اُسکے علاوہ ہم لوگون کے عیال و اطفال طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوئے آئینہ اندام
نے کہا قدرت تمھین اُسکے صلہ مین بہت کچھ مال و اسباب دیگی اور تمھارے واسطے یہان مکان بنائے جائینگے
اور اسکا عوض طلسم کشا اور ہمراہیان طلسم کشا سے لیا جائیگا تم لوگ خاطر جمع رکھو آئینہ اندام نے یہ کہکے اُن
ساحرون کو خوش کیا مگر طاغوت جادو اور سیراب جادو نے جو یہ کیفیت سُنی اُن لوگون پر بہت ہیبت طاری ہوئی
کہا یا خداوند یہ تو بڑے غضب کی بات ہی طلسم کشا نے تو آفت برپا کردی ہی آئینہ اندام نے کہا مین نے فانوس
جادو کو بلایا ہی جسوقت وہ آئیگا طلسم کشا کو اسیر کرلیگا فانوس جادو تمام طلسم سے بڑھکر سحر مین مداخلت رکھتا
ہی اور قدرت کا بندۂ خاص ہی جب قدرت نے یہ طلسم بنایا ہی اُس سے پہلے فانوس جادو یہان رہتا تھا
قدرت نے اُس سے یہ زمین لی اُسنے انکار نہین کیا آج تک محبت مین فرق نہین آیا وہ بھی اپنی دنیا مین
خداوندی کرتا ہی قدرت کا دوست دلی ہی جب وہ آئیگا اُسکا مقابلہ کوئی نکرسکیگا طاغوت جادو نے کہا
یا خداوند سومنات جادو کیسا ساحر تھا اور آپ کا بندۂ خاص بھی تھا مگر طلسم کشا کا شریک ہوگیا دین بھی
ترک کردیا اُس سے بڑھکے مین نے آج تک کسی کو آپ کا مداح و مطیع نہین پایا جب اُس سے یہ بات ظہور پذیر
ہوئی تو اور کسی سے کیا امید کیجاسے آئینہ اندام نے کہا اے طاغوت جادو ابھی تمنے بزرگان دین کو دیکھا نہین
ہی سومنات جادو سب مین ادنی درجہ رکھتا تھا اگر وہ مسلمان ہوگیا تو کیا تعجب کی بات ہی قدرت نے خود
اُسکے دل مین یہ بات پیدا کی کیونکہ اب اُسکو اپنی عبادت پر ناز ہوگیا تھا اور اپنے تئین سب سے افضل
و اشرف جانتا تھا اس سبب سے قدرت نے اُسکو یہ ذلت دی کہ وہ مسلمان ہوا اب جسوقت طلسم کشا
کے ساتھ گرفتار ہوگا تو قدرت اُسکو جہنم مین ڈال دینگے اور بزرگان دین جو خاص ہین اُنکو اُسکی
کام کے واسطے مین نے تکلیف دینا اچھا نہین جانا ورنہ وہ لوگ جسوقت اپنے اپنے مسکنون سے نکلتے تحفہ جات
طلسم کشا کی حقیقت سمجھاتے تھے ایک اشارے مین گرفتار کرلیتے مگر اُنکو تکلیف ہوتی عبادت مین فرق آتا

اس سبب سے قدرت نے فانوس جادو کو بلایا ہی جب وہ آئیگا سب کام بگڑا ہوا بنجائیگا طاغوت جادو
خاموش ہو رہا کہ ہرکارے نے آکر کہا یا خداوند ایک نامہ دار آیا ہی فانوس جادو کا نامہ لایا ہی آئینہ اندام نے
کہا اُسکو میرے سامنے لاؤ مین نامہ دیکھون فانوس جادو نے کیا لکھا ہی ہرکارے باہر آئے ایک ساحر کو
اپنے ہمراہ اندر لیگئے ساحر نے آئینہ اندام کو سلام کیا نامہ دیا آئینہ اندام نے نامہ پڑھا اسمین لکھا تھا کہ مین
دو ایک مہینے مین وہان پہونچونگا تم خاطر جمع رکھو جسوقت آؤنگا سب کو گرفتار کر دونگا آئینہ اندام نے
طاغوت جادو کو وہ نامہ سنایا طاغوت نے کہا یا خداوند دو مہینے کے بعد فانوس جادو یہان تشریف
لائینگے اُسوقت تک طلسم کشا نہین معلوم کہان پہونچ گیا کیا کیا باتین پیدا ہون آئینہ اندام نے کہا قدرت
طلسم کشا کی راہ بند کیے دیتے ہین کیا مجال طلسم کشا کی جو آگے جاسکے طاغوت نے کہا قدرت نے
اکثر طلسم کشا کی نسبت ایسا ہی کچھ فرمایا مگر کبھی کسی بات کا ظہور نہوا قدرت کو طلسم کشا کی محبت
زیادہ ہی اس سبب سے اُسکو تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اگر قدرت ایک بار دلپر جبر کرکے چشم نمائی فرمادین
تو یقین ہی طلسم کشا تمام عمر احکام قدرت سے سرتابی نہ کرے اور راہ راست پر آجائے آئینہ اندام
نے جواب دیا کہ ابھی اس بات کا موقع نہین ہی جسوقت قدرت مناسب جانینگے اُسکو سزا دیکر راہ راست
پر لے آئینگے ابھی اُسکے دل مین جو جو حوصلے ہین جب تک وہ پورے نہونگے قدرت اُصلی بات مین ذرا بھی
دخل نہ دینگے طاغوت نے کہا یا خداوند مرحلے جو فتح ہو جائینگے آپ کے بندے اسقدر قتل ہونگے یہ سب
بیگناہ ہین مرحلہ جات کی تیاری مین کسقدر کوشش کرنا ہوگی آئینہ اندام نے کہا یہ سب ایک چشم زدن مین
قدرت خلق کر دینگے جو جو لوگ قتل ہوئے ہین ان سب کو زندہ کر دینگے ہان جو جو لوگ مسلمان ہوگئے
ہین اُنکو سوائے جہنم کے اور کہین نہ بھیجینگے طاغوت جادو نے کہا اگر آپ فرمائین تو مین کچھ لشکر لیکر
طلسم کشا کے سامنے جاؤن اُسکو روکون کہ وہ آگے نہ بڑھے جب تک فانوس جادو تشریف لائینگے اُنسے
مقابلہ ہوگا آئینہ اندام نے کہا جہانتک ممکن ہو طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرنا یا ایک روز جنگ آغاز کرکے پھر
ایک ماہ کی مہلت لے لینا بعد ایکماہ کے اگر فانوس جادو آجائیگا تو وہ تمھاری مدد کے واسطے جائیگا اور اگر
نہ آئیگا تو قدرت تمھین اطلاع دینگے تم ایک روز پھر طلسم کشا سے مقابلہ کرکے فرصت لے لینا طاغوت
جادو نے کہا مین بھی یہی چاہتا ہون مگر جب تک مین طلسم کشا کے مقابلے مین رہون قدرت ہر وقت میرا
خیال رکھین ایسا نہونے پائے کہ کسی وقت قدرت کو زیادہ خیال طلسم کشا کا آجائے اور مجھے فنا کر دین یا
کوئی عیار اُسطرف کا آئے اور مجھے گرفتار کر لیجائے طلسم کشا حکم قتل دے ایسی باتین اُن لوگون کے
دلون مین نہ پیدا کیجیے گا ورنہ میری جان جائیگی آئینہ اندام نے کہا ای طاغوت جادو تم خاطر جمع رکھو مین تمھارا
خیال ہر وقت رکھونگا کسی کی مجال نہین جو تمھارے تئین گزند پہونچا سکے طاغوت جادو نے کہا آپ لشکر مجھکو فراہم
کر دین مین جاکر طلسم کشا کو روک لونگا آئینہ اندام نے اُسی وقت ایک نامہ اشراق جادو کو لکھا مضمون
اُسکا یہ تھا کہ لشکر ساحران و غیر ساحران تھوڑا روانہ کرو اور کچھ لشکر دیوان بھی ہمراہ کر دو مین طاغوت جادو
کو سب کا سپہ سالار کرکے طلسم کشا کے روکنے کے واسطے روانہ کرونگا مگر لشکر اسقدر روانہ کرنا کہ طلسم کشا
دیکھکر ششدر ہو جائے اور غیر ساحران کا جو لشکر ہو اُسمین ہر ایک جوان صاحب جرأت و ہمت ہو کہ
طلسم کشا سے مقابلہ کر سکے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اس نامہ کو اشراق جادو کے پاس لیجا

نامہ دے کر زبانی بھی کہتا کہ جو کچھ اس نامہ مین لکھا ہی جلد اسکی تعمیل کرو اگر عرصہ ہوگا تو خداوند بہت آزردہ ہونگے
ساحر نامہ لے کر روانہ ہوا اشراق جادو کے مکان پر آیا دربانون نے کہا اشراق جادو اسوقت شہر
قنداب کو تشریف لیگئے ہین زمرد ثانی نے کسی ضرورت سے بلوایا ہی ہرکارے نے کہا مین وہین جاتا ہون
اسوقت خداوندکار حکم شدید ہی جب تک اسکا جواب نہ لونگا واپس نجاؤنگا یہ کہکر نامہ دار قنداب کی طرف روانہ
ہوا یہان اشراق جادو کو زمرد ثانی نے انتظام کی غرض سے بلایا تھا کہ یہان کا انتظام سب مین نے درست
کیا ہی مگر بعض بعض امور آپ کی توجہ کے لائق ہین جب تک آپ اُن کامون کو انصرام نہ دینگے تب تک
یہان کے کل حالات خراب رہینگے اشراق جادو زمرد کے پاس گیا تھا انتظام شہر کی گفتگو ہو رہی تھی کہ
ایک ہرکارے نے اشراق کو خبر دی کہ خداوند کا نامہ دار آیا ہی آپ کو پوچھتا ہی اشراق نے کہا اُسکو جلد
میرے پاس لاؤ بہت بُرا کیا جو اُسکو روک دیا ہرکارہ باہر آیا فرستادہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیگیا ساحر
نے اشراق جادو کو نامہ دیا زبانی بھی کہا کہ خداوند نے تاکید کہا ہی کہ جو کچھ مین نے لکھا ہی اسکی تعمیل بہت
جلد کرو عرصہ ہونے پائے اگر دیر ہوگی تو بڑی خرابی واقع ہوگی اشراق نے جلدی سے نامہ پڑھا
مضمون سے آگاہی ہوئی زمرد ثانی نے کہا ای شہنشاہ اس نامے مین کیا لکھا ہی اشراق نے کہا اسمین
لکھا ہی کہ لشکر ساحران و غیر ساحران اور کچھ لشکر دیوان جلد یہان روانہ کرو کہ ہم طاغوت جادو کو سپہ سالار
کرکے روانہ کرینگے طلسم کشا نے بہت آفت برپا کر رکھی ہی اگر دیر ہوگی تو طلسم کشا اور دو ایک مرحلے
فتح کرلیگا زمرد ثانی نے کہا ابھی تک طلسم کشا جنگ کر رہا ہی خداوند نے فرمایا تھا کہ ہم بہت جلد اُسکو
فنا کر دینگے اشراق نے کہا طلسم کشا نے مرحلہ طوماس فتح کرلیا ہی اب اور مرحلہ کی طرف روانہ ہوا بہت
سے بزرگان دین اُسکے شریک ہوگئے ہین طاغوت جادو اور سیراب جادو نے طلسم کشا سے شکست
پائی ہی خداوند کے پاس بھاگ گئے آئے ہین خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہی معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا کا
قید کرنا بہت مشکل ہی جب تو خداوند نے فانوس جادو کو بلایا ہی ورنہ فانوس جادو کو آج تک بڑی
بڑی لڑائیون مین خداوند نے طلب نہین کیا زمرد نے کہا ای شہنشاہ مین بہت خائف ہون ایسا
نہو کہ طلسم کشا یہان تک آجاے اور مجھے ہلاک کرے تو مین اُس سے مقابلہ نہین کرسکونگا جب اُسکے
ہمراہ بزرگان دین ہین تو یہان کون ایسا ہی جو اُسکے سحر کا جواب دے سکے اشراق نے کہا ای زمرد تم
خاطر جمع رکھو تمکو کوئی آزار نہین پہونچا سکتا ہی خداوند تمسے راضی نہین تمہارا خیال رکھتے ہین کسی کی
مجال نہین جو اسطرف آسکے زمرد نے کہا خداوند کی بعض باتین ایسی ہین جو سواے اُنکے دوسرا نہین کہہ سکتا
دم بھر مہربان رہتے ہین دم بھر ناخوش رہتے ہین اُنکی باتون کو کون سمجھ سکتا ہی اشراق نے کہا تم خاطر
جمع رکھو اسطرف طلسم کشا نہین آئیگا اور اگر ایسا ہو کہ طلسم کشا اسطرف آجاے تو تم مجھے اطلاع
دینا مین آکر انتظام کر دونگا زمرد نے کہا مین اس حکومت سے باز آیا یہان نہین رہونگا آپ مجھے اپنے
ہمراہ لے چلیے اشراق نے کہا مین جو کچھ کہتا ہون اُسکو قبول کرو مین تمہارے واسطے خداوند سے بھی
کہدونگا وہ اسطرف طلسم کشا کو نہین آنے دینگے زمرد مجبور رہا اشراق جادو نے وہان سے نامہ دار
آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیا مکان پر آکر اُسی وقت اُسنے نامے روانہ کیے علاقہ جات پر جو لشکر تھا
سب کو اطلاع دی کہ تھوڑا تھوڑا لشکر اپنے یہان سے روانہ کرو ایک شہر اس طلسم مین تھا وہان سب دیو

رہتے تھے وہ بھی لشکر دیوان کہلاتا تھا یہان اشراق نے ایک نامہ روانہ کیا پانچسو دیو طلب کیے ایک روز مین
نامہ دار سب کہین پہونچے اور سردارون کو اطلاع ہوئی اُسی روز سب نے اپنے اپنے یہان سے لشکر روانہ
کیا ایک پہلوان کے پاس نامہ پہونچا اُسنے جو یہ کیفیت دیکھی کہ ایک شخص طلسم کشائی کے واسطے طلسم مین
آیا ہی سحر نہین جانتا ہی جرأت و قوت مین اپنا مثل نہین رکھتا اسکو شوق جنگ پیدا ہوا ہی اپنے شاگردون
سے کہا مین جاؤنگا طلسم کشا کو زیر کرلاؤنگا بڑے غضب کی بات ہی کہ اس طلسم مین کوئی اگر دعوی
جرأت کرے اور مین سن لون شاگردون نے بہت کہا کہ آپ تشریف نہ لیجائین آپ کی خلاف شان ہی
اُس پہلوان نے قبول نہ کیا کہا مین خود اُس سے جاکر مقابلہ کرونگا دیکھون اُسنے کیسا دعوی جرأت کیا ہی
اُسی وقت سے اُسنے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز روانہ ہوا اور لوگ بھی اسکے یہان سے
روانہ ہو چکے تھے دوسرے روز یہ پہلوان اشراق جادو کے مکان پر پہونچا دربانون سے کہا حضور شاہ
مین اطلاع کرو مقناطیس گرد حاضر ہی امیدوار ہی کہ حاضر ہو کر شرف قدمبوسی حاصل کرے دربانون
نے اُسی وقت اُسکی اطلاع کرائی اشراق نے اُسی وقت اُسکو اپنے پاس بلایا مقناطیس گرد
نے اشراق کو آکر سلام کیا آپ کا فرمان میرے پاس پہونچا افسوس کی بات ہی کہ اس طلسم مین میرے
سامنے کوئی دعوے جرأت کرے اور مین سُن سکون اشراق جادو نے کہا اے مقناطیس جو کچھ تم کہتے
ہو بہت صحیح ہی مگر مجھے اطلاع نہ تھی اس سبب سے تم مجبور رہے مقناطیس نے کہا آپ کسی کو وہان روانہ
کیجیے مین تنہا جاؤنگا طلسم کشا کو اسیر کرکے لے آؤنگا اشراق نے کہا مین خداوند کے حکم سے مجبور ہون
ورنہ مین تمہین تنہا روانہ کرتا مقناطیس نے کہا آپ کو اختیار ہی مین ہر طرح جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا
اشراق نے اسکے رہنے کے واسطے جگہ تجویز کی اُسی روز اور سب جگہ سے لشکر آگیا اشراق نے آئینہ اندام
کے یہان سب کو روانہ کیا خود بھی گیا آئینہ اندام سے جاکر کہا سب لوگ موجود ہین قریب پانچ سو کے دیوان قوی ہیکل
بھی مسلح و مکمل حاضر ہین اور لشکر ساحران بھی بہت ہی غیر ساحر بھی اسقدر آئے ہین کہ اُنکے رہنے کی جگہ بہت مشکل
سے دی گئی ہی خصوصاً ایک پہلوان مقناطیس گرد ایسا آیا ہی جسکے سبب سے مجھے بڑی تقویت
ہوگئی ہی یقین ہی سب سے بڑھ کر کام کرے طلسم کشا کو زیر کرلاے آئینہ اندام نے کہا سب کو کل
یہان سے روانہ کردین آج طاغوت جادو کو بلاتا ہون اُسکو سب کا سپہ سالار بناتا ہون وہ ساحر بھی
زبردست ہی اور ایکبار طلسم کشا سے مقابلہ بھی کرچکا ہی سب کیفیتین اُسکو معلوم ہین اشراق نے کہا یا
خداوند آپ نے طلسم کشا کو مانند حمزہ فنا کیون نہ کردیا آئینہ اندام نے کہا قدرت کی مصلحت نہ تھی جبوقت
مزاج مین آئیگا اُسکو راہ راست پر لے آئینگے اشراق اُٹھا رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا آئینہ اندام
نے اُسی وقت طاغوت جادو اور سیراب جادو کو بلایا لشکر اُسکے سپرد کیا کہا تم جاؤ بہت سمجھ کے
طلسم کشا سے مقابلہ کرنا اگر اپنے حق مین اچھا سمجھنا جنگ قائم رکھنا اگر کوئی بات خلاف ہو تو مہلت
لے لینا طاغوت جادو نے کہا مین سب انتظام درست کرلونگا آپ خاطر جمع رکھیے مگر یہ نہ ہو کہ کسی وقت آپ
مجھ سے آزردہ ہون اور فنا کردین آئینہ اندام نے کہا مین اسوقت تیری عمر بڑھائے دیتا ہون اور جب
تو فتح کرکے واپس آئیگا تو تیری عمر ایک ہزار برس کی اور بڑھاؤنگا طلسم کشا کو تیرے ہاتھ سے زیر کراؤنگا
نفانوس جادو کو بھی مین نے بلایا ہی صرف میری مصلحت ہی کہ ایک مدت سے مین نے اسکو نہین

دیکھا ہر اسی حیلے سے ملاقات ہوجائیگی اور وہ بآسانی طلسم کشا کو اسیر کردیگا طاغوت جادو رخصت
ہوا آئینہ اندام نے اُسی وقت اپنا ایک ملازم ہمراہ کیا اُسنے آکے سب لوگون سے لشکر مین کہا کہ خداوند نے طاغوت
جادو اور سیراب جادو کو بھیجا ہی فرمایا ہی اُنکا حکم ہمارے حکم کے برابر جاننا اگر کوئی شخص انکی خلاف مرضی
کوئی بات کریگا تو عتاب مین گرفتار ہوگا سب نے کہا اول تو یہ بزرگان دین سے ہین اسکے علاوہ اب خداوند
کا ایسا کچھ ارشاد ہی کسکی مجال ہی جو انکی خلاف مرضی کوئی کام کرسکے طاغوت جادو اور سیراب لشکر گران ہمراہ
لے کر بدیع الملک کی تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت فانوس جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب یہ لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا ایک مہینے تک قطع منازل کرکے بعد ایک ماہ کے ایک صحرا مین
پہونچا اپنے ملازمین سے کہا اس صحرا مین ایک شب بسر کرو اب تو سرحد حکومت آئینہ اندام مین آگئے ہین
کل اُسکے پاس پہونچ جائینگے سب نے بارگاہین استادہ کردین فانوس جادو اپنی بارگاہ مین آیا لوگون
نے اُس سے آکر کہا اسوقت صحرا کی بہار قابل دید ہی اگر برائے سیر تشریف لیجلیے تو بہت مناسب ہی فانوس
جادو چند ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا صحرا کی سیر کرنے لگا اسکے ہمراہی جو درخت عجائب و غرائب
اُس صحرا مین تھے اُسکو دکھاتے تھے فانوس کہتا تھا یہ سب آئینہ اندام کے مذاہب کے تحفہ جات ہین واقعی
آئینہ اندام بھی خداوند کامل ہی جو چیزین اُسنے پیدا کی ہین بےمثل و بےنظیر ہین یہ باتین ہورہی تھین کہ سامنے
سے گرد عظیم بلند ہوئی ساحرون نے فانوس جادو سے کہا نہین معلوم یہ گرد کیسی اُڑی ہی فانوس جادو
نے کہا آئینہ اندام کا لشکر کسی طرف جاتا ہوگا آج کل تو طلسم کشا یہان آیا ہوا ہی فوجین بیشمار ہر طرف اُسکی
تلاش مین پھرتی ہونگی ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا جری ہی جو اس طلسم مین برائے فتاحی آیا یہ نہ سمجھا کہ اسقدر
فوج رکھتا ہی اور خداوند ہی اُس سے لڑکے سر بر ہونگے فانوس جادو نے جواب دیا کہ وہ بھی فوج بیشمار
اپنے ہمراہ لیکر آیا تھا اُسکے سب عزیزون کو آئینہ اندام نے اسیر کرلیا ہی وہ تنہا رہگیا تھا کسی صورت سے
ملک قندراب مین پہونچا اور کوئی شخص قندراب جادو ہی اُسکو مسلمان کیا اُسکے بعد اور ساحر جو اُس
طلسم مین اعلے درجہ کے تھے اُن سب کو مسلمان کیا اب پھر اُسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران بہت
جمع ہوگیا ہی واقفکاران طلسم اُسکے مطیع ہوئے ہین خود یہان کے نشیب و فراز سے کسی قدر آگاہ ہوگیا
ہی اب اُسکا اسیر ہونا امر اہم ہی اسی سبب سے آئینہ اندام بھی گھبرایا ہوا ہی یہ اُسکو منظور نہین ہی کہ مین
تحفہ جات طلسمی صرف کردون یا اعلے درجہ کے ساحرون کو اپنے طلسم کی زمین سے اُٹھاؤن ورنہ ممکن ہی
کہ وہ اُن لوگون کو بیدار کرے جو ایک مدت سے اس زمین کے نیچے حبس دم کیے ہوئے ہین یا ایوان
نہ طاق کا دروازہ کھول دے نہین معلوم وہان کیا ہی جسوقت اُسکا دروازہ کھلیگا نہین معلوم کیا کیا
آفتین اُس ایوان سے برآمد ہونگی فانوس تو یہ باتین کرر ہا تھا کہ دامنۂ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا
ایک جوان جرار مرکب کوہ کفل پر سوار عقب مین اُسکے لشکر بیشمار ساحران جلیل مانند جاکران انتظام
لشکر کرتے ہوئے آتے ہین ساحران فانوس جادو نے کہا یہ لوگ آئینہ پرست نہین معلوم ہوتے نشان لشکر
بالکل خلاف ہین فانوس جادو نے اُس طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہی طلسم کشا یہی جوان ہی یہ نشان

اہل اسلام کے لشکر کے ہین یہ کہکر اُسسے کہا بہت اچھا ہوا جو طلسم کشا سے ملاقات ہوگئی ہین اُسکو گرفتار کرکے
لیتا چلون آئینہ اندام بہت خوش ہوگا یہ کہتا تھا کہ لشکر قریب آیا اُسنے اپنے یہان سے ایک ہرکارے کو بھیجا
کہا جا کر اس جوان سے جو سب کے آگے ہی دریافت کرو کہ تم کون ہو کہان جاتے ہو اگر طلسم کشا ہو تو میری
طرف سے کہنا کہ لشکر کو یہین ٹھہراؤ ہمین کچھ ضروری باتین تمسے کرنا ہین ہرکارے اُسکا پیام لیکر بڑھے لشکر کے
قریب پہونچے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی سب نے کہا یہ لشکر بدیع الملک نامدار کا ہی اس
طلسم مین برائے فتاحی طلسم تشریف لائے ہین ہرکارون نے بدیع الملک کو پوچھا سب نے بتادیا ہرکارے
بدیع الملک نامدار کے پاس آئے عرض کی ای طلسم کشا ہمارے خداوند فانوس جادو فرماتے ہین
کہ ہمین کچھ امور ضروری کہنا ہین لہذا آپ آج کے روز یہین ٹھہر جائین بدیع الملک نے جو لشکر عظیم سامنے
دیکھا سمجھے یہ کوئی ساحر خاص ہیرے مقابلے کے واسطے آیا ہی یہ خیال کرکے بدیع الملک نے ہرکارے
سے کہا اپنے سردار سے کہنا ہم یہین ٹھہرتے ہین تمھین جو کہنا ہو ہمسے یہان آکر کہو ہرکارے جواب لیکر روانہ
ہوئے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو سے کہا واقعی طلسم کشا کا لشکر ہی ہمنے طلسم کشا سے کہا کہ
ہمارے خداوند چاہتے ہین کہ تمسے کچھ ارشاد کرین لہذا تمھین یہان ٹھہرنا چاہیے اُسنے قبول کیا لشکر کو
ٹھہرالیا ہی فانوس جادو نے کہا جب اُسکا لشکر یہان مقیم ہوچکے تو ہمین اطلاع کرنا ہرکارے اس کام
کے واسطے لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے فانوس جادو اپنی بارگاہ مین گیا بدیع الملک کے
لشکر مین اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے اور سب
سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ہرکارے فانوس جادو کے یہ کیفیت دیکھکر واپس گئے فانوس جادو
سے کہا اب لشکر بدیع الملک کا مقیم ہوچکا جو کچھ آپ کو فرمانا ہو ارشاد کیجیے ہم جاکر وہان اطلاع کرین
فانوس جادو نے کہا ہماری طرف سے طلسم کشا کو اطلاع دو کہ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس
آکر چند باتین نصیحت کی سن جائے وہ سب اُسکے مفید مطلب ہونگی ہرکارون نے کہا ہم ابھی جاتے ہین
اُسکو اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ کہکے ہرکارے بارگاہ فانوس جادو سے باہر آئے بدیع الملک نوجوان
کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے جب لشکر مین پہونچے دربارگاہ بدیع الملک پر آکے اندر جانے کا قصد
کیا دربانون نے روکا ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے بھیجے ہوئے آئے ہین ہمارے واسطے
اندر جانے کی ممانعت نہین ہی دربانون نے کہا ہم تمھین ہرگز اندر نجانے دینگے جب تک آقاے نامدار کا
حکم نہ آئیگا ہرکارون نے چاہا سحر کرین مگر دربان بھی سحر مین طاق تھے تلوارین کھینچکر کھڑے ہوگئے یہ
ہنگامہ جو ہوا سومنات جادو باہر آیا دیکھا چند ہرکارے دربانون سے بحث رہے ہین قریب ہی کہ فساد
ہوجائے سومنات جادو نے ہرکارون سے کہا تم لوگ کہان سے آئے ہو کیا ارادہ ہی ہرکارون نے
کہا ہم خداوند فانوس جادو کے بھیجے ہوئے آئے ہین ہمین تمھارے یہان کے دربان روکتے ہین سومنات
جادو نے کہا جب تک کہ آقاے نامدار حکم نہ فرماوین تم کیونکر اندر جاسکتے ہو ہرکارون نے کہا ہم خداوند
کے فرستادے ہین ہمین کون روک سکتا ہی سومنات نے کہا اگر تمھارے خداوند بھی آئینگے تو بھی بے اجازت
آقاے نامدار اندر نجانے پائینگے ہرکارون نے کہا وہ یہان کیون تشریف لائینگے اُنکی خلاف شان ہی سومنات
جادو کو یہ بات بُری معلوم ہوئی اشارہ کیا کہ ایک برق گرے ہرکارے جلگئے اِنکے مرنے کی صدا آئین

بند ہوئین سومنات جادو بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا ای سومنات جادو یہ کیا بات
تھی سومنات جادو نے عرض کی فانوس جادو جسکی تلاش مین جاتے ہین وہ خود اسطرف آیا ہی اُسی
نے لشکر کو ٹھہرایا ہی آپ کی خدمت مین دو ہرکارے بھیجے تھے نہین معلوم کیا پیام لائے تھے ہرکارون
نے اُنکو روکا وہ اُنسے بگڑے نوبت بفساد پہونچی مین نے جاکر اُنھین سمجھایا اُنکی زبان سے کلمات بیجا
نکلے مین نے دونون کو سزا دی بدیع الملک نے کہا اب وہ کہان ہین سومنات جادو نے عرض کی
واصل جہنم ہوئے لاشے بھی دونون کے پھکوا دیئے بدیع الملک نے فرمایا ای سومنات تمنے ناحق
اُن دونون کو قتل کیا اگر اُنھون نے کوئی خلاف بات کہی تھی سنکر خاموش ہو رہتے سومنات جادو
نے عرض کی ای شہریار بہت اچھا ہوا اگر اسوقت سنکر خاموش ہو رہتے آیندہ اور بہت بڑھتی بدیع الملک
خاموش ہو رہے سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار معلوم ہوتا ہی یہ آئینہ اندام کے طلب کرنے سے
آیا ہی اُسی نے اِسکو بلایا ہی بہت اچھا ہوا اُسکے مکان تک کوئی بے لوح نہین جاسکتا ہی اُسکو لوح
کی بھی حقیقت بخوبی معلوم ہی کیا تعجب ہی جو مسلمان ہوجائے اور لوح کی کیفیت بتائے بدیع الملک
نے کہا سب لوگ تو اُسکو بھی خداوند کہتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ بھی بڑا مکار ہی مسلمان نہوگا سومنات
نے عرض کی اگر یہ اسلام قبول نہ کریگا تو بھی کیفیت لوح کسی ترکیب سے معلوم ہوجائے گی خواجہ اس حال کو
سُن رہے تھے تھوڑی دیر تک تو بارگاہ بدیع الملک مین ٹھہرے جب اچھی طرح سے سب کیفیت
سُن چکے بارگاہ سے باہر آئے فانوس جادو کے لشکر کی طرف چلے ذکر اُنکا وقت پر کیا جائے گا

اب فانوس جادو کا حال ملاحظہ فرمائیے

کہ جب ہرکارون کو عرصہ ہوا تو اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا مین نے ہرکارون کو طلسم کشا کے پاس
بھیجا تھا ابھی تک وہان سے واپس نہین آئے کسی کو اُنکی خبر کے واسطے بھیجو کہ جاکر اُنکا حال دریافت
کرے کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک واپس نہین آئے ہرکارے اور سامنے موجود تھے مصاحبین فانوس
نے اُنکو اشارہ کیا کہ تم طلسم کشا کے لشکر کی طرف جاؤ ہرکارون کی کیفیت دریافت کرو عرصہ سے اُسطرف گئے
ہین ابھی تک واپس نہین آئے کیا سبب ہی یہ ہرکارے بھی لشکر بدیع الملک کی طرف روانہ ہوئے راہ
مین ایک ساحر کو دیکھا کہ زمین سے باتین کر رہا ہی ہرکارون نے کہا ای ساحر تو سودائی ہی جو زمین سے باتین
کرتا ہی ہرکارون سے یہ سنکر اُس ساحر نے جواب دیا کہ تم لوگون کو اسکی تحقیق کی کیا ضرورت ہی جس کام کو
جاتے ہو جاؤ میرے معاملہ مین دخل ندو ہرکارون نے کہا ای شخص ہمنے نئی بات اسوقت دیکھی اسوجہ سے
دریافت کیا اگر تمھین بتانے مین عذر ہی تو ہم جاتے ہین ساحر نے کہا بھائی اب تو تمنے دریافت کیا اگر مین
نہ بتاؤنگا تو تمکو ملال ہوگا میرے پاس بیٹھ جاؤ دونون ہرکارے اُس ساحر کے پاس بیٹھ گئے ساحر نے
کہا تم لوگ کون ہو کہان جاتے ہو ہرکارون نے کہا ہم خداوند فانوس کے فرستادے ہین طلسم کشا کے
پاس جاتے ہین خداوند نے طلسم کشا کو بلایا ہی کچھ نصیحت کرینگے پہلے دو ہرکارے اور بھی روانہ کئے تھے
مگر اُنکا پتہ نہ معلوم ہوا نہین معلوم اُنپر کیا گذری اور کہان گئے ساحر دن نے کہا تمھارے خداوند کہان
رہتے ہین ہرکارون نے جواب دیا کہ ہمارے خداوند ایوان باران مین رہتے ہین ساحر نے کہا

یہان کسواسطے تشریف لائے ہین ہرکارون نے جواب دیا تمھارے خداوند نے طلب کیا تھا کہ ہماری مدد
کرو اسواسطے یہان تشریف لائے جب طلسم کشا کو اسیر کرچکین گے واپس جائینگے ساحر نے دونون
ہرکارون کے نام پوچھے سب نے اپنے نام بتائے جب عرصہ ہوا تو ہرکارون نے کہا ہمکو اب عرصہ ہوتا
ہے اگر آپ کو خلاصہ کیفیت بیان کرنا ہے تو بتا دیجیے ساحر نے کہا بھائی مین خداوند کی طرف سے یہان کا
مہتمم ہون زمین کے کاروبار میرے تعلق ہین اکثر فرشتگان زمین سے باتین کرتا ہون وہ مجھے جواب
دیتے ہین اگر تمھین فرشتون کی آواز سننا مطلوب ہے تو جس طرح مین جھکا ہوا باتین کر رہا تھا تم بھی جھک جاؤ
آواز فرشتون کی تمھارے کان مین آئیگی ہرکارے زمین کی طرف جھکے ساحر نے دونون ہاتھ زمین پر مارے خاک
اڑی ہرکارون کے دماغ مین پہونچی دونون کو چھینک آئی بیہوش ہوکے گرے ساحر نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو
ثانی نعرہ کرکے دونون ہرکارون کی زبان مین سوزن دے کر زنبیل مین داخل کیا کل کیفیت تو انسے دریافت
کرچکے تھے ایک گوشے مین آئے اپنی صورت اشراق جادو کی بنائی تخت زنبیل سے نکالا تخت پر بیٹھ کے
فانوس جادو کی بارگاہ کی طرف چلے راہ طے کرکے وہان پہونچے دربارگاہ فانوس پر بہت سے ساحر
تھے انھون نے جو دیکھا کہ ایک تاجدار تخت پر سوار لباس مکلف پہنے آتا ہے دربانون نے اسی وقت
فانوس جادو کو اطلاع کرائی فانوس جادو نے اپنے وزرا کو بھیجا کہ جاکر دیکھو کون آتا ہے وزرا باہر آئے
دیکھا اشراق جادو آتا ہے سب پھر واپس گئے فانوس جادو سے کہا اس طلسم کا جو بادشاہ ہے وہ آتا ہے
فانوس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ اندام کو میرے آنے کی خبر معلوم ہوئی اسنے استقبال کے واسطے
بادشاہ طلسم کو بھیجا ہے یہان سے بھی کچھ لوگ جائین اسکو بعزت وحرمت لے آئین وزرا اسکے کہنے سے
باہر آئے اتنے عرصہ مین تخت بھی قریب پہونچ چکا تھا وزرا نے اشراق کو سلام کیا کہا آپ کے استقبال
کو خداوند نے ہمین بھیجا ہے اشراق نقلی نے کہا مجکو سب کیفیت معلوم ہے خداوند کی عنایت اسقدر میرے حال پر
رہتی ہے کہ مجھے اکثر امور خدائی مین دخل دینا ہوتا ہے اور جو بات ہونے والی ہوتی ہے وہ بھی معلوم ہو جاتی ہے
وزرا نے کہا ایک مدت سے آپکے دیکھنے کا اشتیاق تھا اکثر ہمارے خداوند نے ارادہ کیا کہ آپ کو
بلا بھیجین مگر فرصت نہ ہوئی جس روز سے آپ کو اس طلسم کی حکومت ملی ہے اس روز سے خداوند کا ارادہ تھا کہ
ایک روز آپ کو بلائین مگر وقت نہ ملتا تھا تصویرین آپ لوگون کی وہان موجود ہین اس وجہ سے اسوقت
پہچان بھی لیا اگر تصویر نہ دیکھی ہوتی تو غیر ممکن تھا جو اسوقت آپ کو پہچان لیتے اشراق نقلی نے کہا مجکو بھی
تعجب تھا کہ آپ حضرات نے مجھے کیونکر پہچانا یہ باتین کرتے ہوئے سب بارگاہ کے اندر آئے اشراق
نقلی نے دیکھا کہ ایک ساحر ضعیف تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہے گرد اسکے ساحران مہیب صورت بیٹھے ہین
بہت سے ساحر کھڑے ہین اشراق نقلی نے جھک کے سلام کیا فانوس جادو نے جواب دیا اشراق
کو اپنے پاس بلا کے بٹھایا مزاج پرسی کے بعد آئینہ اندام کے مزاج کی کیفیت پوچھی اشراق نقلی نے
کہا انھون نے مجکو بھیجا ہے کہ آپ کی خدمت مین ہر وقت موجود رہون طلسم کشا کی لڑائی کے حالات آپسے
بیان کرون خود نہ آسکے قصد کیا تھا مگر فرصت نہ ملی دنیا کے کاروبار آسمان کے مقدمات ہر وقت ایسے
درپیش رہتے ہین کہ دم بھر مہلت نہین ملتی فانوس جادو نے کہا مین نے تمھاری بہت کچھ تعریف لوگون
کی زبانی سُنی تھی مگر اسوقت تم سے ملکر سب کیفیت تمھاری طبیعت کی معلوم ہوئی واقعی جو کچھ مین نے سنا تھا

وہ بہت صحیح ہی اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہین جنکو مین زبان سے نہین نکال سکتا اگر عرض
کرون تو آپ آزردہ ہو جائین فانوس جادو نے کہا اے اشراق بیان کرو تمھاری باتین مجھے ناگوار نہونگی
اشراق نقلی نے کہا خداوند نے مجھے اس طلسم کی حکومت مرحمت فرماکے مبتلاے عذاب کر دیا ہی تمام بندوبست
میرے سر ڈال دیے ہین پیشتر مین نے خدمت خداوند مین گذارش کی تھی کہ آپ اس طلسم کی حکومت سے مجھے
بدین مین اس لائق نہین ہون اُسوقت خداوند نے خیال نہ فرمایا اور مجھے اس طلسم کا بادشاہ بنا دیا
چونکہ مین یہان کے عجائب وغرائب سے واقف نہ تھا ایک مدت تک بد انتظامی کرتا رہا خداوند نے مجھے
بہت کچھ تعلیم فرمایا اب انھین فرصت نہین اور مجھے بعض امور کے تحقیق کی ضرورت ہی اور خداوند کو اتنی
مہلت نہین جو مجھسے بیان فرمائین مین بہت مجبور رہون اسی واسطے مجھے آپ کی خدمت مین بھیجا ہی کہ جو
جو امور دریافت کرنا ہین آپ بتادین فانوس جادو نے کہا اے اشراق واقعی یہ بات بہت صحیح ہی کہ مجھسے
بڑھ کے اس طلسم کے حالات کوئی نہین جانتا ہی جو کچھ تمھین دریافت کرنا ہی مجھسے پوچھو مین سب کچھ تمھین
بتادونگا اشراق نقلی نے کہا یا خداوند بعض امور ایسے ہین جو تخلیہ مین دریافت ہو سکتے ہین جب تک
تخلیہ نہوگا اُن امور کو بیان نہ کرونگا فانوس جادو نے کہا یہ بات بھی ممکن ہی جسوقت تحقیق کرنا چاہو گے مین
تمسے بیان کر دونگا اشراق نقلی نے عرض کی جب آپ کے مزاج مبارک مین آوے تخلیہ فرماکے مجھے تعلیم
کیجیے فانوس نے کہا جو امر سب کے سامنے تحقیق کرنے کے ہین اُنھین دریافت کرو اشراق نقلی نے کہا پہلے
مین اُنکا تحقیق کرنا اچھا جانتا ہون کہ جو امر تخلیہ طلب ہین پھر اور امور عرض کرونگا فانوس جادو نے کہا اگر تعجیل
ہو تو ابھی ممکن ہی اشراق نے کہا اگر اسوقت کل امور معلوم ہو جائین تو مین اسی وقت اپنے ملازمین کو بلا کے
اُنکا انتظام شروع کر دون اور کچھ باتین آپ سے عرض کرکے اُنکی نسبت صلاح بھی لینا ہی فانوس جادو
اُسی وقت اشراق نقلی کے ساتھ اُٹھ کے ایک بارگاہ مین آیا وہان کوئی نہ تھا اشراق نے کہا مین یہ چاہتا ہون
کہ صاحبقران جو اعلے درجہ کے شخص اس طلسم مین اسیر ہین اُنکو کسی ترکیب سے قتل کر ڈالون کہ اُنکا زندہ رہنا
اچھا نہین ہی مگر خداوند نے اُنھین ایسی جگہ اسیر کیا ہی کہ آج تک اُنکی کیفیت نہ معلوم ہوئی اگر کبھی خداوند سے
دریافت بھی کیا تو اُنھون نے فرمادیا کہ جب ہمارے مزاج مین آئیگا اُسوقت ہم اُنکو فنا کر دینگے اگر اُنھین
کو انتظام کرنا ہی تو میرا نام بدنام کرنا بیکار ہی تھوڑا عرصہ ہوا جب مین بہت مصر ہوا کہ آپ اُنکی کیفیت مجھسے
بیان فرمائیے تو خداوند نے فرمایا کہ تمھین حال معلوم ہو جائے گا اکثر لوح کی کیفیت دریافت کی خداوند
نے کبھی حقیقت لوح بیان نہ فرمائی اُسکی راہون سے واقف نہ کیا اب ضرورت لاحق ہوئی اور مجھسے
فرمایا کہ اے اشراق لوح کا بندوبست کرنا تمھارا کام ہی مین نے عرض کی یا خداوند مجھے نہین معلوم
کہ لوح کہان ہی کسکے پاس ہی خداوند نے فرمایا اب تو مجھے فرصت نہین جو بیان کرسکون مگر خداوند فانوس
جو دوسری دنیا کے خداوند ہین وہ تشریف لائے ہین اُنھین سب کیفیت اس طلسم کی بخوبی معلوم ہی تم اُنکے
پاس جاؤ وہ سب کیفیت اس طلسم کی تمسے بیان کر دینگے جسقدر حالات یہان کے ہین سب اُنسے تحقیق کر لینا
اگر کوئی بات دریافت کرنے سے رہ جائے گی تو پھر بہت مشکل ہوگی لہذا مین آپ کے پاس حاضر ہوا
اب جو کچھ آپ فرمائین فانوس جادو نے کہا اے اشراق لوح طلسم کی حقیقت اصل مین کسی کو نہین
معلوم ہی کیا عجب ہی جو بہت سی باتین متعلق لوح آئینہ اندام کو بھی فراموش ہو گئی ہون مناسب وقت

یہ ہی کہ مین بھیجین کتاب خلاصہ طلسم دیدون تم اُسکے ذریعہ سے سب کیفیت اس طلسم کی دریافت کرلینا اشراق جادو نے کہا اس سے بہتر کیا بات ہی فانوس جادو نے کہا جب تم کل امر تحقیق کرلینا کتاب خلاصہ واپس دینا یہ ایسی کتاب ہی کہ جسمین میرے طلسم کے بھی حالات درج ہین اور اس طلسم کی بھی سب کیفیتین اُسمین لکھی گئی ہین اشراق نقلی نے کہا مجکو بڑی قوت ملیگی ہین اُسکے ذریعہ سے سب کام کرسکونگا فانوس جادو نے جھولی سے کتاب خلاصہ نکالکر اشراق نقلی کے حوالہ کی اشراق نقلی نے سلام کرکے کتاب لی فانوس جادو کے سامنے جھولی مین رکھ لی فانوس جادو نے کہا اس کتاب مین طلسم کے سحر باطل کردینے کی ترکیبین بھی درج ہین اور جدید مراحل کے واسطے جو ترکیبین تجویز کی گئی تھین وہ بھی اسمین لکھدی گئی ہین اگر تمھارا جی چاہیگا تو اور مراحل جدید بھی تیار کرلینا کیونکہ مین نے سنا ہی کہ اس مرحلے کے دو تین مراحل ٹوٹ گئے ہین اُنکے عوض مین اور مراحل جدید تعمیر کرلینا اشراق نقلی نے کہا مجھے ضرورت پیش آسکتی آپ نے بڑی عنایت فرمائی جو کتاب مجکو مرحمت کی اب مین بطور خود سب کار دربار طلسم درست کرلونگا فانوس جادو نے کہا اس کتاب کو بہت اچھی طرح سے رکھنا کسی کی نگاہ اسپر نہ پڑے اسمین دونون طلسمون کے خلاصے ہین اشراق نقلی نے کہا آپ کو یقین نہین مین اسکی حفاظت اپنی جان سے بڑھکے کرونگا فانوس نے کہا اگر مجھے یہ یقین نہوتا مین تمھارے سپرد کیون کرتا اشراق نقلی نے کہا اب مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے کچھ سحر بھی تعلیم فرمایئے فانوس جادو نے کہا اے اشراق جب مین اپنے یہان جاؤنگا تم آنا مین تمھین سحر بھی تعلیم کرونگا اشراق نقلی نے کہا مجھے خداوند نے ایک کتاب عنایت فرمائی تھی اسمین بھی اس طلسم کا خلاصہ تحریر تھا مگر وہ کتاب اُس زبان مین تھی کہ میری سمجھ مین نہ آئی اگر آپ اُس کتاب کو خلاصہ فرمائین تو یقین ہی کہ آپ سمجھ سکین خداوند فرماتے تھے کہ یہ کتاب میری آبائی ہی فانوس جادو نے کہا اگر اسوقت تمھارے پاس موجود ہو تو دکھاؤ اشراق نقلی نے جھولی سے ایک کتاب نکالی فانوس کو دی فانوس نے اُس کتاب کو کھولا ورق چپکے ہوئے تھے فانوس نے اشراق سے کہا یہ کتاب انتہا درجہ کہنہ ہی اشراق نے کہا خداوند نے فرمایا تھا کہ یہ کتاب آبائی ہی اسمین اس طلسم کا بھی خلاصہ ہی آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے فانوس نے ورق اُس کتاب کے جدا کیے ورقون مین سے خاک اُڑنے لگی فانوس جادو نے کچھ خیال نہ کیا دو چار ورق اُلٹنے کے بعد فانوس جادو کا سر چکرایا چھینک آئی چکر کھا کے زمین پر گرا بیہوش ہوگیا اشراق نقلی نے نعرہ بھی نہین کیا فانوس جادو کے کپڑے اُتار کے اُسکی زبان مین سوزن دے کر داخل زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنے بارگاہ سے باہر آئے ملازمین نے پوچھا خداوند آپ کے ہمراہ اشراق جادو تھے وہ کہان گئے فانوس نے جواب دیا کہ اُسکو چند امور مجھ سے دریافت کرنا تھے وہ مین نے اُسکو تعلیم کیے اُسی کے انتظام کے واسطے گیا ہی یقین ہی دو ایک روز کے بعد پھر مجھ سے آکر ملے یہ کہکے فانوس نقلی نے کہا کہ ابھی تک ہرکارے واپس نہین آئے ملازمین نے کہا یا خداوند ابھی تک وہ لوگ واپس نہین آئے فانوس نقلی نے کہا کہ مین نے دو بارہ ہرکارے وہان بھیجے مگر وہان سے ابھی تک جواب نہین آیا اور ہرکارے وہان بھیجو وہ جاکر سب حال تحقیق کرین ملازمین نے اُسی وقت اور ہرکارون کو بلایا فانوس نقلی نے کہا پہلے دربارگاہ طلسم کشا پر جانا اپنی اطلاع کرانا جب طلسم کشا تمھین طلب کرے تو بارگاہ کے اندر جانا طلسم کشا کو سلام کرنا میرا پیام دینا کہ اگر آپ کو یہان آنا گوارا ہی تو مجھے اجازت ہو کہ مین وہان

اگر کچھ امور ضروری بیان کردن ہرکارے سب سنکر باہر آئے بدیع الملک کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے
جب بارگاہ بدیع الملک کے قریب پہونچے دربانون سے کہا کہ ہماری اطلاع کردو ہم خداوند فانوس
کا پیام لیکر آئے ہین کچھ ضروری باتین طلسم کشا سے عرض کرنا ہین دربانون نے اُسی وقت ہرکارون کو
بلایا کہا آقاے نامدار کو جاکر اطلاع دو کہ پیامبر فانوس جادو کے یہان سے آئے ہین چاہتے ہین کہ
وہین حاضر ہوکر کچھ عرض کرین ہرکارے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی دو ہرکارے
فانوس جادو کے یہان سے آئے ہین در دولت پہ حاضر ہین امیدوار باریابی ہین اُنکے باب مین کیا
حکم ہوتا ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو لوگ گئے دونون ہرکارون کو اپنے ہمراہ اندر لائے ہرکارون
نے شان وعظمت بدیع الملک کو دیکھکر جھک جھک کے سلام کیا بدیع الملک نے جواب سلام دیا ہرکارون
نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند فانوس جادو نے فرمایا ہی کہ مین نے دو ہرکارے آپ کے پاس روانہ
کیے مگر آپ نے کسی کو جواب مرحمت نہ فرمایا وہ دونون ہرکارے بھی پلٹ کے نہین گئے اسکا کیا باعث
اگر آپ کو یہان تشریف لانا شاق تھا تو مجھی کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی ہوتی کہ مین آپ کے پاس
آکے کچھ امور ضروری عرض کرتا بدیع الملک نے فرمایا ایکبار دو ہرکارے یہان آئے اُنھون نے اسدرجہ
خلاف قاعدہ باتین کین کہ سومنات جادو کو ناگوار ہوئین اُنھون نے اُن دونون کو قتل کیا مجھے اس
امر کی خبر بھی نہین ہوئی کہ ہرکارے کس وقت آئے اور اُنھون نے کیا گفتگو کی جب سومنات جادو
اُنکو قتل کرکے آئے تو اُنھون نے یہ کیفیت مجھ سے بیان کی مین نے اُنسے یہ بھی کہا کہ تمنے بیکار قتل کیا اُنکا مطلب
نہ معلوم ہوا ہرکارون نے عرض کی دوبارہ پھر ہرکارے آپ کے یہان بھیجے گئے وہ بھی واپس نہین گئے
بدیع الملک نے فرمایا وہ یہان نہین آئے مگر تمسے یہ کیفیت معلوم ہوئی تم فانوس جادو سے جاکر کہنا کہ جسوقت
تمھارے مزاج مین آئے یہان آؤ مین تمسے باتین کرونگا اور میرا آنا ممکن نہین ہرکارے یہ سنکر اجازت طلب
ہوئے بدیع الملک نے دونون کو رخصت کیا ہرکارے وہان سے اپنے لشکر مین آئے فانوس جادو
کی بارگاہ مین گئے فانوس نقلی نے ہرکارون سے کہا کیا جواب لائے ہرکارون نے جواب دیا کہ پہلے جو
لوگ یہان سے خبر لیکر گئے تھے وہ قتل ہوئے اُنھون نے کوئی بات ایسی کی جو ملازمین طلسم کشا کے خلاف
ہوئی سومنات جادو نے اُنکو قتل کیا دوبارہ جو ہرکارے یہان سے گئے وہ طلسم کشا تک نہین پہونچے
ہم لوگون کے جانے سے طلسم کشا کو خبر ہوئی اُنھون نے کہا ہی کہ جسوقت آپ کے مزاج مبارک مین آئے
تشریف لائیے میرا آنا غیر ممکن ہی فانوس نقلی نے کہا مین جانتا تھا کہ طلسم کشا یہان آنے مین عذر کریگا خیر
مین ہی تھوڑی دیر مین وہان جاؤنگا سب لوگ تیار ہو جائین لشکر مین جاکر اطلاع کردو ہرکارون نے لشکر مین
جاکر اطلاع کی سب لوگ تیار ہوئے تھوڑی دیر کے بعد فانوس نقلی اپنی بارگاہ سے نکلا سب لوگونکو
ہمراہ لیکر بدیع الملک کے لشکر کی طرف چلا لشکر اسلام کے ہرکارون نے بدیع الملک کو خبر پہونچائی
کہ فانوس جادو اپنے لشکر کو ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی
اطلاع کردو کہ سب لوگ مسلح ہو جائین اور سومنات جادو سے فرمایا کہ قرطاس جادو اور قندراب
جادو اور جو ساحر باعزت ہمارے یہان ہین اُسکے استقبال کو جائین بعزت وحرمت اُسکو یہان
لائین قندراب وسومنات و فرجام سب لشکر مین گئے سب سلاح ذات پر آراستہ کرکے بارگاہ

بدیع الملک نوجوان کا محاصرہ کرلیا تھوڑی دیر کے بعد قنداب جادو اپنی بارگاہ سے باہر آیا فرحام
جادو بھی نکلا سومنات جادو بھی اسباب سحر درست کرکے بارگاہ سے باہر آیا سب ساحران جلیل
جمع ہوئے تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھے فانوس نقلی نے اپنے وزرا سے کہا طلسم کشا
بڑا خلیق معلوم ہوتا ہی میرے استقبال کیواسطے آدمی بھیجے وزیروں نے کہا حضور بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے
خود کیوں نہ آیا فانوس نے کہا وہ مسلمان ہی دوسرے مذہب والوں کی حقیقت نہیں جانتا ہی اگر میرے
واسطے اُسنے اتنا تکلف بھی کیا تو بھی بہت ہی دوسرے کے واسطے یہ بھی ممکن نہیں ہی وزیر خاموش ہو رہے
قنداب جادو فانوس نقلی کے پاس پہونچا کہا آپ کے ساتھ لے جانے کے لیے ہمیں حکم آقاے نامدار ہوا ہی
فانوس جادو نے کہا میں تعجب کرتا ہوں کہ آپ کے آقاے نامدار خود کیوں نہ تشریف لائے اگر وہ میرے
یہاں آتے تو میں ضرور اُنکے لینے کے واسطے آتا مگر بہت اچھا ہوا یہ کیفیت بھی معلوم ہوگئی قنداب جادو
نے جواب دیا کہ ہمارے آقاے نامدار ہر شخص کے مرتبہ شناس ہیں جیسا جسکا مرتبہ دیکھتے ہیں اُسی طور
سے اُسکی خاطر فرماتے ہیں فانوس جادو نے کہا اسکی شکایت آپ سے بیکار ہی آپ کے آقا سے
کہونگا یقین ہی وہ اس کلمہ پر بہت نادم ہونگے قنداب جادو نے کہا جب آپ اُنکے سامنے جائیے گا
جو مزاج میں آئے کہیے گا ہمارے سامنے اس قسم کی باتیں نہ کہیے ورنہ ہمیں ضرور جواب دینا فرض
ہوگا اور جواب پاکر آپ آزردہ ہونگے آقاے نامدار سے شکایت کرینگے فانوس نقلی خاموش ہو رہا
قنداب وغیرہ اُسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے دربارگاہ بدیع الملک پر آئے ہرکاروں کو بلایا اطلاع
کرائی بدیع الملک نامدار منتظر تھے فرمایا بلالو ہرکاروں نے قنداب جادو سے آکر کہا آقاے
نامدار طلب فرماتے ہیں قنداب فانوس نقلی کو بارگاہ کے اندر لیکر آیا فانوس نقلی نے بکراہت سلام
کیا بدیع الملک نے اُسی طرح جواب بھی دیا اسکے بیٹھنے کے واسطے ایک کرسی طلب کی خادموں نے
اُسی وقت کرسی لاکر بچھائی فانوس نقلی کرسی پر بیٹھا اور جو لوگ اسکے ہمراہ تھے وہ بھی بیٹھے فانوس
نے کہا ای طلسم کشا تمنے میرے استقبال کو اور لوگوں کو بھیجا اگر خود آتے تو کیا عیب تھا میرا قصد یہ تھا
کہ اگر تم میرے یہاں آتے تو میں خود تمھارے لینے کو آتا مگر افسوس ہی کہ تمھارا غرور اسقدر بڑھ گیا ہی
بدیع الملک نے کہا ای فانوس میں نے خیال کیا تھا کہ تو اپنے گروہ میں بہت مہذب ہی اور لائق صحبت
ہی مگر افسوس کہ ذرا بھی تہذیب سے بہرہ نہیں رکھتا کہ استقبال کے کیا قاعدے ہوتے ہیں جو جس درجہ کا ہوتا
ہی اُسکا استقبال بھی ویسا ہی کیا جاتا ہی قنداب جادو نے عرض کی آقاے نامدار نے مجھ سے بھی یہی
شکایت کی تھی میں نے جواب میں یہی کلمہ عرض کیا تھا جو آپ فرما رہے ہیں فانوس جادو نے کہا مجھے
کچھ تخلیہ میں ضروری باتیں کرنا ہیں اگر تمھارے یہاں کوئی خیمہ تخلیہ کا ہو میرے ہمراہ وہاں چلو میں کچھ
ضروری باتیں وہاں کہونگا بدیع الملک نے سب کو وہیں چھوڑا فانوس جادو کو اپنے ہمراہ
لیکر خلوتخانہ میں تشریف لائے دو کرسیاں بچھی تھیں بدیع الملک نے اُسکو ایک کرسی پر بیٹھنے کی
اجازت دی دوسری کرسی پر آپ جلوہ فرما ہوئے فرمایا کیا باتیں کہتا ہیں فانوس جادو نے کہا ای
طلسم کشا تو اس جگہ کو طلسم سمجھ کے فتح کرنے آیا ہی یہ خیال تیرا بالکل غلط ہی یہ طلسم نہیں ہی یہ جاے
سکونت خداوندی ہی اسکا فتح ہونا غیر ممکن ہی جو کچھ تیرا خیال ہی اب اُس سے درگذر اور جان سے اُٹھا ہی

واپس جا ورنہ بہت پچھتائیگا مین تیرا دوست ہون اس سبب سے یہ باتین کہتا ہون ورنہ مجھے کیا ضرورت
تھی اور اگر خداوند آئینۂ اندام کی اطاعت قبول کرنا ہے تو میرے ہمراہ چل مین خداوند سے تیری سفارش
کر دون خداوند تجھے اپنا بندۂ خاص مقرر کرین یہان کا انتظام تیرے سپرد کر دین سب مین تیری عزت سوا
ہوگی اگر خداوند آئینہ اندام کی جدائی ناپسند ہے میری اطاعت قبول کر کہ مین اپنے ملک خاص مین خداوندی
کرتا ہون مجھے بھی بہت سے لوگ مانتے ہین اگر میری اطاعت قبول کر تو مین خداوند آئینہ اندام سے
کہدون کہ یہ ہمارا بندۂ خاص ہے اسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائی جاے اور تجھے اپنے ہمراہ لیجلون طلسم
ایوان باران کی حکومت تیرے سپرد کردون تو وہان باسائش تمام بسر کرین اور بہت سے طلسم تجھے
بتا دون تیری شادی ملکہ معدوم صورت کے ساتھ کردون یہ ایک طلسم کی شاہزادی ہے بہت سے بادشاہ
اسکے ملنے کی تمنا رکھتے ہین مگر آجتک کسی نے اسکو نہین پایا مین تیرے واسطے ممکن کردون بدیع الملک
نے قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈال کر کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہے ہم کبھی تیرا کہنا قبول نکرینگے اگر آئینہ اندام
کو اور تجکو اپنی خیریت منظور ہے تو زہر دثانی کو ہمارے ہمراہ کردے اور صاحبقران زمان کی اطاعت
کل طلسم قبول کرے تب جان بچے ورنہ ایک ساحر کو اس طلسم مین زندہ نچھوڑونگا اور نشان طلسم
تک مٹا دونگا فانوس نقلی نے کہا اے طلسم کشا بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس بات کی دوسرون کو
نصیحت کرتا خود اسکے خلاف کرتا ہے بدیع الملک نے کہا یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی فانوس نقلی
نے کہا ابھی مین نے ایک بات کہی کہ تو خود براے استقبال کیون نہین آیا اس بات پر تو نے مجھے بدتہذیب
بنایا اور خود ایسی ایسی باتین کہین یہ تہذیب کے خلاف نہ تھین مین نے جو جو باتین تجسے کہین انمین کوئی بات
تیری خلاف شان تھی جسکا جواب تو نے اسدرجہ سخت دیا بدیع الملک نے کہا اس سے بڑھکے اور
خلاف بات کیا ہوگی کہ تو ہمسے کہتا ہے کہ آئینہ اندام مکار کی پرستش کرو یا میرے تئین بخداوندی مانو تو کیا چیز
اور آئینۂ اندام کی کیا حقیقت ہے خداوندی سواے قدرت وحدہ لاشریک کے دوسرے کو زیبا نہین مین نے
مسلمان تصور کر کے اسوقت اپنا ہاتھ روکا اگر تو میرا مہمان نہوتا تو زبان کھینچ لیتا فانوس نقلی نے کہا اے
طلسم کشا اگر میری خوشی کرنا منظور ہے تو آئینہ پرستی اختیار کر یا میری اطاعت قبول کر بدیع الملک نے
کہا تیری خاطر کی ہمین کیا ضرورت ہے ہم تجھپر بھی لعنت کرتے ہین اور آئینہ اندام کو بھی برا جانتے ہین ہمین
کیا ضرورت جو ہم تیری اطاعت کرین یا آئینۂ اندام مکار کو اپنا مالک جانین ہم بزور تیغ تم سب کو مطیع
اسلام کرینگے اگر تمھاری قسمت مین یہ نعمت عظمی نہوگی زک اٹھاؤگے جہنم مین جاؤگے فانوس نقلی نے کہا
ایک شرط سے مین زیادہ مجبور نکردون اور تمھین آئینہ پرست ہونے کی راے ندون اگر تم اسوقت اپنے
خزانہ سے کچھ روپیہ منگا کر میری نذر کردو مین واپس جاؤن آئینہ اندام سے جا کر کہدون کہ طلسم کشا کو منظور
نہین ہے وہ میرا کہنا قبول نہین کرتا اب اور کسی کو براے مقابلہ روانہ فرمایئے جب اور کوئی ساحر آئیگا اسوقت
حقیقت معلوم ہوگی بدیع الملک نے جو یہ کلمہ سنا شاہزادے کو خیال ہوا فانوس نقلی سے آنکھ ملائی آخر کا
حال کھلگیا بدیع الملک نے دونون باہین فانوس نقلی کے گلے مین ڈال دین کہا خواجہ غضب کیا
مین نے اسوقت تمھین نہین پہچانا تھا جب تمنے روپیہ طلب کیا تو مجھے خیال گذرا اگر کوئی فرستادہ
آئینۂ اندام کا ہوتا تو وہ روپیہ کیون طلب کرتا خواجہ نے بدیع الملک سے کہا ایسی خوشامد مجھے

نہین بھائی مین نے ایسا کام کیا ہی جو تمھارے یہان کے بڑے بڑے ساحرون کو ممکن نہ تھا اور کون ساحر
تھا جو فانوس جادو سے کیفیت لوح دریافت کر دیتا بدیع الملک نے کہا خواجہ سوا تمھارے یہ
کام دوسرے کا نہ تھا مین ہر طرح حاضر ہون خواجہ نے کہا مین یہ نہین چاہتا مجھسے وعدہ کرو جسوقت
تم ایفاے وعدہ کروگے مین تمھین مقام لوح بتادونگا جب راہ مین کوئی مشکل پیش ہوگی اُسکے آسان
ہو جانے کی تدبیر ایسی بتاؤنگا کہ وہ مشکل باقی نرہیگی بدیع الملک نے کہا اب یہان سے چلو خواجہ نے
کہا مین ابھی اسی صورت سے چلتا ہون جو لوگ میرے ہمراہ آئے ہین ابھی مین اُنکو ہمراہ لیکر پھر لشکر فانوس
مین جاتا ہون وہان جسقدر لوگ ہین کل اُن سب کو میدان مین لیکر آؤنگا اُسوقت فانوس جادو کو
زنبیل سے نکالونگا اور سب سے کہونگا کہ اب تم مذہب کے بارے مین کیا کہتے ہو یقین ہی کوئی انکار نکرے
اور سب ایمان لائین بدیع الملک نے کہا تمھین اختیار ہی خواجہ بصورت فانوس بدیع الملک کے
ہمراہ آئے قنداب جادو نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار جو کچھ امور تھے سب طے ہوئے
بدیع الملک نے تو جواب ندیا مگر خواجہ نے کہا کل ہم میدان جنگ مین سب امور طے کر لین گے
قنداب جادو خاموش ہو رہا خواجہ بصورت فانوس جادو بارگاہ بدیع الملک سے باہر آئے یہان
سب لوگ منتظر کھڑے تھے فانوس نقلی اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوا جب بارگاہ مین پہونچا سب لوگون
کو طلب کیا اُسوقت طلسم کشا سے بہت سخت گفتگو ہوئی کہا مین کل اُس سے مقابلہ کرونگا یقین ہی کل
میرے یہان طلسم کشا اسیر ہو جاے سب نے کہا آپ کے نزدیک کیا بڑی بات ہی اسوقت آپ چاہئین
اُسکو گرفتار کر لین فانوس نقلی نے کہا مین اُسکے مکان پر گیا اُسنے میری خاطر کی اُسوقت گرفتار کر لینا
مناسب نہ تھا بہت ہی اُسنے میری خاطر کی مجھے اُسپر رحم بھی آگیا اگر اُسپہ لشکر مین طبل جنگی بجوا دو صبح کو
مین میدان مین جاؤنگا ملازمین یہ سنکر اُٹھے لشکر مین آئے طبل جنگی بجا ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان
موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ مین بدیع الملک کی آئے دعا و ثناے شاہی بجا لائے پھر عرض
کی کہ فانوس جادو نے طبل جنگی بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان کارزار مین آئے بدیع الملک
نے کہا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب بدیع الملک نوجوان طبل جنگی بجنے کا حکم دے چکے تو
قنداب جادو نے عرض کی مین چاہتا ہون کہ آج بارگاہ فلک اشتباہ کے گرد پھر دن بلکہ اور ساحران
نامی جو یہان موجود ہین اُن سب کو بھی اپنے ہمراہ لون آج فانوس جادو ہزار دن مکر کریگا اُسکے مکر ایسے
نہین ہین جو ہم لوگون کی سمجھ مین آئین اور سحر بھی اُسکا ہم لوگون سے رکنا محال ہی شاید سومنات جادو
اُسکے سحر کا جواب دے سکین سومنات نے کہا اُسکے سحر کا جواب سواے آئینۂ اندام کے دوسرا نہین
دے سکتا ہی یہ اور آئینۂ اندام دونون سحر مین برابر ہین اسی وجہ سے آج تک دونون کا طلسم قائم رہے
ورنہ ایک طلسم باقی رہتا ایک دوسرے پر غالب آتا مگر دونون کے سحر برابر ہین بدیع الملک نے کہا
ای قنداب جادو خاطر جمع رکھو فانوس جادو اب تمھارے قبضۂ قدرت مین ہی قنداب نے عرض
کی شہریار آپ کیا فرماتے ہین بدیع الملک نے فرمایا فانوس جادو کہان ہی قنداب نے عرض کی
ای شہریار اپنے لشکر مین ہی بدیع الملک نے کہا وہ خواجہ کے پاس ہی اُسوقت خواجہ بصورت

فانوس یہان آئے تھے قند اب جادو سنکر بہت خوش ہوا سومنات جادو نے عرض کی خواجہ نے بڑا
کار نمایان کیا بدیع الملک نے کہا صبح کو کیفیت دیکھنے کے قابل ہوگی خواجہ فانوس جادو کو زمین
سے نکالین گے اور اُسکے لشکر والون سے مخاطب ہوکر کلام کرینگے سومنات جادو وغیرہ خواجہ کی
تعریف کرنے لگے تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نامدار نے دربار
برخاست کیا سب لوگ اپنی خوابگاہ مین جاکر محو خواب ہوئے رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح
ہوگئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے براے ادائے فریضہ سجادے پر تشریف لائے جب نماز
سے فراغت پائی سلاح طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین بدیع الملک نے ہتھیار
زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے یہان سب کو آمد شاہزادے کا انتظار تھا خادم
رہوار سیلئے در دولت پر موجود تھے بدیع الملک اسپ باد رفتار پر سوار ہوئے لشکر ہمراہ لیکر میدان
جنگ کی طرف روانہ ہوئے اُسطرف سے فانوس لقلی اپنی سپاہ کو لیکر میدان مین آیا دونون لشکر و نکی
صف بندی ہوگئی ابھی نقیب براے نقابت نہ نکلے تھے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دونون لشکر
اُسطرف متوجہ ہوئے جب دامنہ گردش گافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر عظیم آتا ہی آگے آگے سب کے
طاغوت جادو اور سیراب جادو تخت پر سوار اُنکے عقب مین ساحران غدار بعد اُنکے لشکر غیر ساحران
اُنکے آگے آگے ایک پہلوان دیو قامت اُسکے ساتھ دیوان شریر کا لشکر مست اُچھلتے کودتے آتے ہین
بدیع الملک سومنات جادو کی طرف مخاطب ہوئے سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار
معلوم ہوتا ہی یہ لوگ فانوس جادو کے استقبال کے واسطے آئینہ اندام جادو کی طرف سے آئے
ہین مگر اب انسے مقابلہ پڑیگا طاغوت جادو ضرور فساد برپا کریگا بدیع الملک نے فرمایا فضل خدا ہر
حال مین شامل حال ہونا چاہیے طاغوت جادو کیا جان رکھتا ہی جو مقابلہ کرے یہ لشکر دیوان بھی دیکھنے
کا ہی یہ ذکر تھا کہ وہ لشکر قریب آیا جو لوگ طاغوت جادو کے ہمراہ تھے اُنمین سے بعض نے جو بدیع الملک
کو معرکہ آرا پایا اور مقابلے مین ایک لشکر اور بھی دیکھا طاغوت جادو سے کہا یہ لشکر کسکا ہی اور یہ شخص جو تخت
جواہر نگار پر سوار ہی یہ کون ہی طاغوت جادو نے جواب دیا مین نے آج تک اس طلسم مین اس شخص کو
نہین دیکھا ہی کوئی بڑا ساحر نامی ہی کس جاہ و حشم سے میدان مین آیا ہی یہ کہکر اُسنے ہرکارون کو روانہ کیا
کہ جاکر دیکھو کون ہی ہرکارے طاغوت کے فانوس لقلی کے لشکر مین آئے لوگون سے کیفیت دریافت
کی کہ یہ لشکر کسکا ہی سب نے کہا خداوند فانوس کا لشکر ہی سامنے تخت پر جلوہ فرما ہین طلسم کشا کو
اسوقت گرفتار کرنے کا ارادہ ہی ہرکارے دریافت کر کے طاغوت جادو کے پاس گئے کہا فانوس
جادو کا لشکر ہی مگر اُسکے ملازمین اُسکو خداوند کہتے ہین طاغوت جادو یہ سنکر بہت خوش ہوا کہا
یہ خداوند آئینہ اندام نے بہت اچھی بات کی کہ ہم اور فانوس جادو یہان ساتھ آکر پہونچے اب طلسم کشا
کو مقابلے کی کیفیت معلوم ہوگی ہرکارون نے پھر طاغوت جادو سے کہا کہ اُسکے ملازمین اُسکو خداوند کہتے
ہین طاغوت نے کہا اُسکی خداوندی الگ ہی مگر ہمارے خداوند سے بہت رسم و راہ ہی اس سبب سے
حسب الطلب یہان چلے آئے ورنہ انکو کیا ضرورت تھی جو یہ آتے یہ کہتا ہوا آگے بڑھا فانوس
لقلی کو سلام کیا فانوس نے جواب سلام دیا اُسنے اپنے لشکر کا پرا جمایا جب اُسکا لشکر بھی صف آرا ہوچکا

تو فانوس نقلی نے تخت آگے بڑھایا اور اشارے سے سومنات جادو کو بلایا سومنات جادو صف سے نکلکے کھڑا ہوا فانوس نقلی نے ایک چادر نکال کے اپنے منہ پر ڈالی تھوڑی دیر کے بعد چادر دور کی اور فانوس اصلی کو زنبیل سے نکالا اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہوکر کہا ای لشکر فانوس اسوقت اپنے سردار کو کس حال مین دیکھتے ہو بڑے افسوس کی بات ہی کہ جو شخص ایسا نادان و غافل ہو اُسکو تم اپنا خداوند کہو اگر اُسمین کچھ بھی قدرت ہوتی تو یہ اسطرح اسیر ہوجاتا یہ کہکے خواجہ نے فانوس جادو کو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو میدان مین پایا نگاہ اُٹھاکے جو دیکھا سامنے اپنے لشکر کو صف بستہ دیکھا اور گھبرایا دل مین خیال کیا کہ مین اس میدان مین کیونکر آیا کون لایا لشکر میرا کیون مسلح ہوکر آیا دوسرا لشکر میرے لشکر کے برابر کسکا ہی اُسکو تعجب ہوا چاہا سحر کرون مگر زبان مین سوز پایا مجبور ہوا اسطرف تو اُسکی یہ حالت تھی کہ ہمہ تن دریاے حیرت مین غرق اُدھر اُسکے لشکر مین سب کی یہ کیفیت تھی متحیر تھے ایک دوسرے کا مُنہ دیکھ رہا تھا طاغوت جادو کی عجیب حالت تھی مگر خواجہ عمرو نے جو اُسکو ہوشیار کیا کہا ای فانوس جادو اب مذہب کے بارے مین کیا کہتا ہی اگر اسلام قبول کرنا ہی تو اقرار کر ورنہ تیری جان بچنا دشوار ہی فانوس جادو نے انکار کیا خواجہ نے پھر پوچھا اُسنے پھر انکار کیا تین مرتبہ خواجہ نے اُس سے کہا اُسنے ہر مرتبہ انکار کیا آخر کو خواجہ نے نیمچہ نکالا چاہا قتل کرین مگر بدیع الملک نے آواز دی خواجہ فانوس کو ابھی قتل نہ کرنا شاید یہ راہ راست پر آجاے اور مسلمان ہو تو اپنی جان سے کیون جاے خواجہ نے لاکھ کہا مگر اُسنے قبول نہ کیا خواجہ مجبور ہوے اُسکو سومنات جادو کے حوالے کیا آپ اُسکے لشکر کی طرف مخاطب ہوکے کہا ای ہمراہیان فانوس تمنے اپنے خداوند کی کیفیت دیکھی اب اگر انصاف کو اپنے دل مین راہ دو تو دین تمھارا باطل ہی اور اسلام افضل ہی لشکر فانوس مین جو سردار نامی و گرامی تھے اُن سب نے متفق الراے ہوکر کہا کہ واقعی اپنے مذہب کی اصلیت آج کھلگئی اب بھی کچھ نقصان نہین ہوا ای بہتر یہ ہی کہ اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام قبول کرین اور طلسم کشا کی اطاعت اختیار کرین یہ سوچ کے افسران فوج اور اہالیان فوج سے کہا کہ اگر ہمارا ساتھ دینا منظور ہو تو اس دین باطل کو ترک کرو تمنے دیکھا کہ فانوس جادو کی کیا کیفیت ہوئی اگر یہ خداوند اصلی ہوتا تو اسطرح کیون گرفتار ہوجاتا سب نے کہا ہم آپ کا ساتھ دینگے افسران فوج گھوڑے بڑھا کے بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوئے سب نے شاہزادے سے ہاتھ باندھکر عرض کی ای شہریار ہم اپنا مذہب باطل ترک کرتے ہین اور دین اسلام قبول کرتے ہین آج سے آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہوا اب انجام بخیر ہونے کی امید پیدا ہوئی بدیع الملک نے سب کی مدح و ثنا کی یہ لوگ بھی قاعدے سے صف باندھ کے شامل لشکر بدیع الملک ہوئے طاغوت جادو اور سیراب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی دونون کی عجب حالت ہوئی طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا کہ جب طلسم کشا نے فانوس جادو سے ساحر کو گرفتار کرلیا اور اُسکا سب لشکر بھی طلسم کشا کا شریک ہوگیا تو ہم اُس سے مقابلہ کرکے عہدہ برا نہونگے سیراب جادو نے کہا اب کیا رائے ہی طاغوت جادو نے کہا اُسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرو غیر ساحر کو میدان مین بھیجو وہ جاکر کسی سردار کو طلسم کشا کے پکارے آج مختصر مقابلہ رہے تھوڑے عرصہ کے بعد طبل بازگشت بجاکر میدان جنگ سے واپس ہونگے خداوند کو

ایک عرضی تحریر کرینگے اُسمین فانوس جادو کی کیفیت تحریر کر دینگے کیا عجب ہی کہ طلسم کشا کیواسطے
اب خداوند کوئی فکر معقول کرین اور فانوس جادو کو رہائی دلائین سیراب جادو نے کہا میرے
نزدیک مناسب ہی کہ اسوقت میدان سے واپس چلو آج ہی کسی ساحر کو خداوند کے پاس بھیجدو ایسا
نہو فانوس جادو کو مسلمان قتل کر ڈالین تو بڑی خرابی واقع ہو خداوند ہم لوگون سے آزردہ ہون
طاغوت جادو نے کہا مقابلہ کر لینا اچھا ہی غیر ساحرون مین مقناطیس گرد ایسا موجود ہی جو طلسم کشا
سے مقابلہ کر سکتا ہی مناسب وقت یہ ہی کہ اسی کو میدان مین بھیجو یہ جا کر طلسم کشا کو میدان مین
پکارے ہر طرح طلسم کشا سے زیادہ ہی اگر طلسم کشا اس سے مقابلہ کریگا تو ضرور اسکے ہاتھ سے زیر ہوگا
سیراب جادو نے کہا اسکے ہمراہ جو ساحر ہین وہ سحر کرکے طلسم کشا پر قوت بڑھا دینگے اسکا زور گھٹا دینگے
طاغوت جادو نے کہا یہ ممکن نہین مین اُسکا زور بڑھاتا رہونگا سیراب نے کہا اگر تمہاری یہی خوشی ہی تو
اُسکو میدان مین بھیجو طاغوت جادو مقناطیس گرد کی طرف مخاطب ہوا کہا ای مقناطیس طلسم کشا
سامنے کھڑا ہی تمنے دیکھا کہ یہ کیا غضب ہوا ایک لشکر پورا تمہاری طرف سے جاکر طلسم کشا کا شریک ہو گیا اور
اور وہ شخص اسیر ہوا جو تمہارے خداوند کا بہت بڑا دوست ہی اور اپنے شہر مین خود بھی خدائی کرتا ہی
محض تقرب کے واسطے آیا تھا یہان آکر اس عذاب مین مبتلا ہوا اسوقت جرأت دکھانے کا ہنگام ہی اگر
اپنے زور بازو پر ناز ہی تو طلسم کشا کے مقابلہ مین جا اسے زیر کیے واپس نہ آنا اگر تجھے یہ خیال ہو کہ ہمراہیان
طلسم کشا سحر کرکے تیری قوت گھٹا دینگے اور طلسم کشا کا زور بڑھا دینگے تو اس امر سے مطمئن رہنا مین
حتی الوسع تیرا زور بڑھاتا رہونگا مقناطیس نے کہا آپ مجھے معاف کیجئے مین سحر بھی جانتا ہون کسی کی مجال
نہین جو میرا زور گھٹا سکے مین خود سب کا زور گھٹا دونگا مقناطیس بہت خوش ہوا اپنی صف سے جھومتا
ہوا نکلا میدان مین آیا طلسم شوری دکھا کے نعرہ کیا کہا ای طلسم کشا آج تک تو نے تحفہ جات کے زور سے ساحرون
کو زیر کیا مگر کسی پہلوان سے مقابلہ نہین پڑا اگر اسوقت اس لشکر مین دیوان قوی ہیکل موجود ہین مگر مین انمین
سے کسی کو اپنا ہم نبرد نہین جانتا تیری ہمت وجرأت کی بڑی تعریف سنی تھی اسوجہ سے مشتاق ہو کر میدان
مین آیا ہون اگر مقابلہ کرنا ہی تو میدان مین آ جوہر جرأت دکھا بدیع الملک نے نام خدا لیکر مرکب آگے
بڑھایا سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار آپ کسی اور کو مقابلہ کے واسطے روانہ کیجیے یہ بڑا غدار مشہور
ہی اسنے تنہا بہت سے لشکرون کو لوٹ لیا ہی بدیع الملک نے کہا ای سومنات جادو خدا مالک
ہی ہمارے یہان یہ دستور نہین جو جسکو پکارتا ہی وہی اُسکے مقابلہ مین جاتا ہی اسوقت وہ مجھے کس شد و مد
سے اپنے مقابلہ مین بلا رہا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین کسی اور کو روانہ کرون سومنات جادو خاموش
ہو رہا بدیع الملک میدان مین آئے مقناطیس نے کہا ای جوان اب بھی خیریت ہی تو اپنے ارادے
سے باز آ واپس جا مجھسے لڑکر فتح نہ پائیگا زک اُٹھائیگا بدیع الملک نے کہا اسکی ضرورت
نہین کہ تو نصیحت کرے اگر میدان مین آیا اور مجھے مقابلہ کے واسطے بلایا ہی تو جو حربہ رکھتا ہی پیش کر
مقناطیس نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے پہلی ہی طعن مین اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا مقناطیس
دنگ ہو گیا طاغوت جادو کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا مقناطیس گرد نے غصہ مین تلوار میان
سے نکالی بدیع الملک نامدار نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسنے تلوار کا وار کیا شاہزادے نے

سپر کی اوچھڑ سے اسکی تلوار توڑ ڈالی مقناطیس گرد کے چہرے پر زردی چھاگئی کہا ای طلسم کشا تو نے غضب کیا میرے دو حربے دو لشکرون کے سامنے بیکار گیے اب تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا یہ کہکے اسنے ہاتھ ڈال کمر مین بدیع الملک کی ہاتھ ڈالا شاہزادے نے بھی اسکی کمر مین ہاتھ ڈال دیا دونون لشکر آگے بڑھ آئے بعض بعض کی زبان سے نکلا کہ ای جوانان شیر قوت و ای صاحبان ہمت و جرأت تمہارا بار سوئے مادر گیتی کے دوسرا نہین اُٹھا سکتا بہتر ہی کہ ان بیزبانون پر رحم کرو ورنہ مرکبون کی جان جائیگی یہ سنکر دونون گتھے ہوئے مرکبون کی پشت سے جدا ہوئے زمین پر آکے زور ہونے لگا پہلے مقناطیس جادو جان لڑائے رہا بدیع الملک نامدار خاموش رہے زور بھی نہ کیا جب یہ تھک چکا تو بدیع الملک نے زیادتیان کرنا شروع کین مقناطیس کے دل مین اضطراب پیدا ہوا اسی طرح دو پہر کامل زور رہا جب بدیع الملک نے دیکھا کہ اب دن قلیل باقی ہی مقناطیس گرد کو لے دوڑے دس قدم بڑھا کے ایکبار امقناطیس نے چاہا لنگر قائم کرکے اپنے تئین بچاؤن مگر بدیع الملک نامدار کب لنگر قائم ہونے دیتے پہلے زور مین تا بسینہ لائے دوسرے زور مین سر سے بلند کیا چکر دینے لگے اُسنے زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ بدیع الملک نامدار نے فرمایا ای مقناطیس اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کی کیا کہتا ہی اسنے کچھ جواب نہ دیا بدیع الملک نے چرخ دے کر اس زور سے زمین پر ٹپکا کہ اُسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے دونون لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی بدیع الملک نے شکر پروردگار کیا طاغوت جادو نے سیراب جادو سے کہا اب میدان مین ٹھہرنا اچھا نہین ہی طبل بازگشت بجوا کے واپس چلو جب تک خداوند اور کوئی تدبیر نفرمائینگے ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہین کرینگے سیراب جادو نے اُسیوقت طبل بازگشت بجوا دیا بدیع الملک نوجوان شادان و فرحان اپنے لشکر کی طرف پلٹے سیراب جادو رنجیدہ اپنی طرف واپس گیا جب بارگاہ مین پہونچا طاغوت جادو نے کہا جو امید تھی وہ پوری نہوئی طلسم کشا نے آج ایسے پہلوان کو زیر کرلیا جسکا طاقت و قوت مین مثل نہ تھا آج طلسم کشا کی قوت کا حال ظاہر ہوا اب ان لوگون سے لڑکر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہی جب تک خداوند خود اُنسے مقابلہ نکرینگے اُسوقت تک یہ لوگ زیر نہونگے سیراب جادو نے کہا اسی وقت ایک عریضہ خدمت خداوند مین روانہ کرو دیکھو کیا ہوتا ہی طاغوت جادو نے اُسی وقت ایک عرضی لکھی مضمون اُسکا یہ تھا کہ خداوند نے فانوس جادو کو جو ایوان باران سے بلایا تھا وہ آئے اور طلسم کشا کے یہان اسیر ہوگئے اُنکے ہمراہ جسقدر لشکر تھا وہ سب مسلمان ہوکر اطاعت طلسم کشا مین گیا اب ہم لوگ یہان تھوڑا سا لشکر لیے ہوئے مقابلے مین طلسم کشا کے ہین مقناطیس گرد جو بڑا دعوے کرکے آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا اب کوئی صورت فتح نہین ہی اگر آپ توجہ نہ فرمائینگے تو ہم لوگ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوجائینگے یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہا اسوقت اس نامے کو خدمت خداوندی مین پہنچا اور جواب بھی بہت جلد لیکر واپس آ ساحر نامہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کیجاتی ہے

جب یہ طاغوت جادو اور سیراب جادو کو لشکر ساتھ کرکے روانہ کرچکا تو اُسنے ایک نامہ

فانوس جادو کو اور تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای فانوس جادو بڑے افسوس کی بات ہی کہ میرے کام
کے واسطے تم اسقدر عرصہ کر رہے ہو جس طرح بن پڑے بزور سحر قطع راہ جلد کرو ورنہ طلسم کشا سب کو
قتل کر ڈالیگا اور مرحلے فتح ہو جاینگے مجھے بڑی دقت مراحل کے تیار کرنے مین ہوگی یہ نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر
کو دیا کہا جہان تک ممکن ہو جلد پہونچانا اور جواب بھی لیکر واپس آنا ساحر روانہ ہوا بزور سحر اُسنے راہ قطع کی
دوسرے روز ایوان باران کی شہر پناہ پر پہونچا نامہ دار کی صورت جو دربانون نے دیکھی اُس سے پوچھا
تو کون ہی کسکا نامہ لایا ہی نامہ دار نے سب کیفیت بیان کی دربانون نے کہا خداوند فانوس جادو یہانسے
سفر کر چکے یقین ہی طلسم مین پہونچگئے ہون اگر یہان سے واپس جانا تو خداوند کو تلاش کر لینا جہان زیارت
نصیب ہو نامہ دیدینا نامہ دار وہان سے روانہ ہوا تین روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا دو لشکر
اُترے ہوے ہین ساحر ایک لشکر کی طرف چلا جب قریب پہونچا دیکھا طاغوت اور سیراب جادو کا
لشکر ہی ساحر طاغوت کے پاس گیا طاغوت سے سب کیفیت بیان کی طاغوت نے کہا بھائی فانوس
جادو واسطے ... آئے طلسم کشا کے یہان اسیر ہوے اُنکا سب لشکر بھی مسلمان ہو گیا مقناطیس گرد
جو ہمارے ہمراہ ایک پہلوان نامی آیا تھا وہ بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے قتل ہوا نامہ دار نے کہا مین
طلسم کشا کے لشکر مین جاتا ہون فانوس جادو کی خبر لاتا ہون دیکھون وہان اُنپر کیا کیا مصائب
گذرتے ہین یہ کہکر اُسنے اپنی صورت بزور سحر تبدیل کی اور بدیع الملک کے لشکر مین آیا چارونطرف
پھرا کہین فانوس جادو کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کر لشکر مین دریافت کرنا شروع کیا کہ طلسم کشا نے
جو فانوس جادو کو اسیر کیا ہی اُسکا کیا انجام ہوا لوگون نے کہا یہ ایک خیمے مین اسیر ہی اُسکے واسطے
کوئی سزا ابھی مقرر نہین ہوئی ہی سنا ہی کہ اگر اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جائے گا اُسنے دریافت کیا کہ
کونسے خیمے مین اسیر ہی لوگون نے اسکو خیمہ بھی بتادیا یہ سب باتین دریافت کرکے پھر طاغوت
جادو کے پاس واپس آیا کہا ای طاغوت جادو تم یہان غافل بیٹھے ہو فانوس جادو کی رہائی کی
کوئی صورت نہین کرتے طاغوت جادو نے کہا امکان سے باہر ہی مین کیونکر اُسکو رہا کر سکتا ہون نامہ دار
نے کہا وہ ابھی تک ایک صحرا مین اسیر ہی سنا گیا ہی کہ اگر دین اسلام قبول نہ کریگا تو قتل کیا جائیگا اسوقت
یہ بات حاصل ہی کہ تم جاؤ اور اُس خیمے سے اُسکو نکال لاؤ مگر غرق زمین ہو کر جانا اُسی طرح وہانسے
واپس آنا طاغوت جادو نے اس رائے کو پسند کیا کہا مین ابھی جاتا ہون اگر بن پڑتا ہی تو اپنے
ہمراہ لاتا ہون یہ کہکے طاغوت جادو نے سحر کیا غرق زمین ہوا نامہ دار نے خیمہ بتا دیا تھا اُسی خیمہ کے
اندر پہونچا دیکھا فانوس جادو بیڑیان پہنے بیٹھا ہی طاغوت جادو نے سحر کیا قید الگ ہوئی فانوس
جادو نے دیکھا کہ ایک ساحر نے زمین سے سر نکالا ہی اُسنے زبان کی طرف اشارہ کیا طاغوت جادو
اُسکے قریب پہونچا زبان سے سوزن نکالا فانوس نے سحر کیا خیمہ جلا طاغوت جادو نے کمر مین ہاتھ
دیا سے اُڑا لشکر طاغوت مین آکے پہونچا اُسکی بارگاہ مین گیا طاغوت جادو بیہوش ہو گیا تھا سیراب
جادو نے اُسکو ہوشیار کیا جب طاغوت کو ہوش آیا اُسنے فانوس جادو سے کہا آپ کو میرے لشکر
کی کیفیت کیونکر معلوم ہوئی فانوس نے کہا مین واقف تھا جسوقت عیار نے مجھے ہوشیار کیا تھا مین نے
کل کیفیت اُسی وقت دیکھی تھی مگر کیا کرتا زبان مین سوزن تھا اس سبب سے مجبور ہو گیا اب مین اسکا

غرض لونگا طاغوت جادو نے کہا آپ کیونکر اُسکے دام فریب مین پھنس گئے فانوس نے کہا مین خود
اسی حیرت مین ہون کہ اس عیار نے مجھے کیونکر پایا اسقدر مجھے یاد ہے کہ اشراق جادو اس طلسم کا بادشاہ
میرے پاس آیا مین نے اُسکو اپنے پاس بٹھایا کچھ امور ضروری اُسکو تحقیق کرنا تھے اُسنے مجھ سے پوچھے
مین نے اُسکو چند باتین تعلیم کین اُسنے ایک کتاب مجھے دکھائی مین اُس کتاب کو دیکھ رہا تھا کہ میرا سر
چکرایا اسکے بعد مجھے نہین معلوم مجھپر کیا گذری اور لشکر میرا کون میدان مین لیکر آیا فانوس جادو نے جو
یہ بیان کیا طاغوت نے کہا اشراق ہرگز یہان نہین آیا عیار بصورت اشراق آپ کے پاس آیا اُسنے
آپ کو بیہوش کیا جسوقت ہم آئے یہان پہنچے آپ کو میدان جنگ مین لشکر کے ہمراہ پایا اسی وقت اُس عیار نے آپکو
اپنے لشکر سے کسی طرح منگایا اور درمیان مین دونون لشکرون کے آپ کو ہوشیار کیا پہلے وہ خود ہی
آپ کی صورت بنا ہوا تھا مگر افسوس اسکا ہے کہ آپ کا کل لشکر اہل اسلام کا مطیع ہو گیا اب کوئی صورت
ایسی نہین ہے کہ وہ لوگ یہان آئین اور پھر آپ پر ایمان لائین یہ سنتا تھا کہ فانوس جادو کی عجیب کیفیت
ہوگئی کہا او طاغوت جادو اب یہ طلسم ضرور فتح ہو جائیگا طاغوت جادو نے کہا اسکا سبب فرمایئے
فانوس نے کہا مین نے کتاب خلاصۂ طلسم اشراق جادو کو دی تھی تم کہتے ہو وہ عیار تھا اگر یہ کتاب
مسلمانون کے پاس پہونچی تو غضب ہوا وہ لوگ لوح پر قبضہ کرینگے جتنے مراحل ہین سب بآسانی طے
ہو جائینگے طاغوت جادو نے کہا اب خداوند کے پاس چلنا چاہیے اور اُنسے اسکی نسبت رائے
لینا چاہیے فانوس جادو نے کہا تم لوگ یہین ٹھہرو مین آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون اُس سے
سب کیفیت بیان کرتا ہون اب لوح کے واسطے کوئی اور صورت کیجائے مراحل پر سحر بڑھایا جائے دھوکے
کے واسطے جدید مراحل بصورت قدیم تیار ہون اُسکو طلسم کشا فتح کرے جب مرحلہ اصلی پر پہونچے گرفتار
ہو جائے طاغوت جادو نے کہا میرا یہان رہنا اچھا نہین ہے مجکو طلسم کشا کی ذات سے بڑے بڑے
خوف ہین وہ مجھے بھی گرفتار کر لیگا سیر اب جادو نے کہا مین بھی یہان نہ رہونگا فانوس جادو نے کہا اگر تم لوگ
یہان نہ ہوگے تو طلسم کشا کو وقت ملیگا وہ آگے بڑھیگا کتاب خلاصہ اُسکو پہونچ گئی ہوگی اُسکے زور سے
بہت سے مراحل فتح کر لیگا تم لوگ اگر یہان رہوگے تو طلسم کشا بھی یہین رہیگا مقابلہ نہ کرنا مہلت طلب
کر لینا طاغوت جادو نے کہا ایکبار مہلت ملجائیگی بار بار طلسم کشا مہلت نہ دیگا فانوس جادو نے کہا
مجھے بہت عرصہ وہان نہ ہوگا بہت جلد آؤنگا طاغوت جادو مجبور ہوا کہا مین اسی وقت ایک نامہ طلسم کشا
کو لکھتا ہون دو ہفتہ کی مہلت طلب کرتا ہون آپ دو ہفتے مین ضرور واپس آیئے گا پھر انتظام کیجیئے گا اگر
دیر ہو جائیگی تو مین طلسم کشا کے مقابلہ سے چلا آؤنگا فانوس جادو نے کہا بیشک اختیار ہے مین دو ہفتے
کے واسطے آئینہ اندام کے پاس جاتا ہون یہ کہکر فانوس جادو اسی وقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب شاہزادہ لشکر مین واپس آیا اور اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ حاضر ہوئے خواجہ عمرو نے
فانوس جادو کو سومنات جادو کے سپرد کیا تھا سومنات جادو نے ایک خیمہ مین اُسکو اسیر کر دیا تھا
بہت سے ساحر نگہبانی کے واسطے در خیمہ پر مقرر کر دیئے تھے جب بدیع الملک نامدار بارگاہ مین گئے اور

خاصہ تناول فرماکے فراغت حاصل کی خواجہ سے کہا اے خواجہ فانوس جادو کو یہان لاؤ مین اُس سے
حال دریافت کرنا چاہتا ہون اگر وہ اسلام قبول کرے تو مین اُسے امان دون ورنہ قتل ہونا اُسکا بہت
اچھا ہی کیونکہ یہ مدت تک کافر رہا اور اُسنے بکثرت سے نادانون کو گمراہ کیا خواجہ نے سومنات جادو سے
کہا مین نے فانوس جادو کو تمھارے حوالے کیا تھا بدیع الملک اُس سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین
اُسکو لاؤ سومنات جادو اٹھا جہان فانوس جادو کو اسیر کیا تھا وہان آیا اُسکا پتہ نہ پایا بہت پریشان
ہوا اور دو ایک خیمون مین گیا دربانون سے پوچھا کہ اس خیمے مین کون آیا تھا اُنھون نے کہا یہان کوئی نہین
آنے پایا سومنات جادو مجبور ہوکے وہان سے واپس آیا بدیع الملک کی خدمت مین عرض کی
اے شہریار بڑا غضب ہوا مجھ سے ایک خطاے عظیم سرزد ہوئی فانوس جادو کو ایک خیمہ مین اسیر کر آیا
تھا اب وہان اُسکا پتہ نہین ہی کوئی ساحر اُسکو لے گیا بدیع الملک کو بھی افسوس ہوا خواجہ نے کہا اے
سومنات جادو تمنے بڑی غفلت کی اب اُسکا ہاتھ آنا محال ہی مین نے جان پر کھیل کے اُسکو اسیر کیا تھا
نہین معلوم اب کہان گیا سومنات جادو بہت محجوب ہوا خواجہ نے کہا اب کسی طرح اُسپر عیاری
نہین چلیگی بدیع الملک نے فرمایا جو ہونے والا تھا وہ ہوا اب افسوس کرنے سے کیا ہوتا ہی
خواجہ نے کہا اُسکا قتل ہونا نصف طلسم کے فتح ہوجانے کے برابر تھا سومنات جادو نے کہا
خواجہ مین خطادار ہون جو چاہے مجھے سزا دو خواجہ خاموش ہوئے بدیع الملک نے کہا خواجہ
تمنے اُس سے کل کیفیت دریافت بھی توکر لی ہی خواجہ نے کہا مین نے تو اُس سے وہ خبر لی ہی کہ اس
طلسم کا دارومدار اُسی پر ہی خلاصۂ طلسم ہی سومنات جادو نے کہا خواجہ اب اسکا گرفتار رہنا اور
آزاد رہنا یکسان ہی اسی واسطے اُسکی تلاش مین جاتے تھے کہ کسی صورت سے کیفیت لوح معلوم کرین ورنہ
اُسکے قتل سے کیا فائدہ نکلتا بدیع الملک نے کہا خواجہ اُس کتاب کو مین دیکھنا چاہتا ہون خواجہ
نے کہا کتاب میرے پاس کہان وہان سے لایا تھا راہ مین قرضدارون نے چھین لی مین خاموش ہو رہا کیا
کرتا اگر انکا روپیہ پہونچ جاسے کتاب ملے ورنہ کتاب کا ملنا اب محال ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ
روپیہ جسقدر تمھین درکار ہو لو مگر کتاب جلد لاکر دو مین دیکھون کیفیت صاحبقران معلوم ہو خواجہ نے
بہت کچھ روپیہ بدیع الملک سے لیکر کتاب دکھائی کہا دیکھنے کے بعد کتاب مجھی کو واپس دیجیے اگر یہی
اور کسے پاس رہیگی تو مثل فانوس جادو کے کتاب بھی رایگان جائیگی بدیع الملک نے کہا خواجہ
کتاب ہر وقت تمھارے پاس رہیگی جس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تمسے لیکر دیکھ لینگے خواجہ نے
کتاب بدیع الملک کو دی شاہزادے نے کتاب دیکھنا شروع کی چند ورقون کے بعد لوح کا ذکر
آیا بدیع الملک نے دیکھا اسمین لکھا ہی کہ لوح طلسم نہ طاق کی ایوان ہوا مین ہی اور ایوان ہوا وہ
مقام ہی جہان سواے طائر ان سحر کے اور دوسری چیز نہین ہی اگر وہان جانے کا ارادہ کرے تو پہلے
ایوان باران کو فتح کرے پھر ایوان ہوا تک پہونچے سموم جادو وہان کا بادشاہ ہی جب اُسکو
قتل کرے اور ملکہ نسیم سبزپوش دختر سموم جادو تک پہونچے تب لوح طلسم کا پتہ معلوم ہو بدیع الملک
تھوڑی دیر تک اور حالات دیکھا کیے جب رات زیادہ گئی شاہزادے نے کتاب خواجہ کے
حوالے کی خوابگاہ مین تشریف لائے دربار برخاست ہوا ہر ایک سردار اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا

رات کم باقی تھی تھوڑی دیر مین صبح ہوئی بدیع الملک نامدار بیدار ہوئے نماز سحر سے فراغت حاصل
کی ہتھیار ذات پر آراستہ کرکے بعزم جنگ اپنی بارگاہ سے باہر آئے در دولت پر بھی سب لوگ
منتظر تھے شاہزادے نے سب کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا میدان مین آکر لشکر
کی صف بندی ہوئی بدیع الملک نامدار لشکر حریف کا انتظار کرنے لگے وہان طاغوت جادو کو یہ
کیفیت معلوم ہوئی کہ طلسم کشا میدان مین آیا ہی اپنے لشکر کی درستی کر چکا اب دوسرے لشکر کے انتظار
مین ٹھہرا ہی طاغوت نے اُسی وقت ایک نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ہم براے جنگ یہان نہ آئے
تھے ہمین خداوند نے براے استقبال فانوس جادو روانہ کیا تھا یہان آکر یہ امر درپیش ہوا لہذا ہم
دو ہفتے کی مہلت چاہتے ہین اپنا سامان جنگ درست کرینگے تب مقابلہ کے واسطے میدان مین آئینگے
یہ نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ طلسم کشا کو جاکر یہ نامہ دینا اور کہنا ابھی سامان جنگ ہمارے یہان
نہین ہوا ہی اس وجہ سے دو ہفتہ کی مہلت درکار ہی جب تک ہم سامان جنگ درست نکر لینگے مقابلہ نہ کرینگے
نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا بدیع الملک نامدار تو میدان جنگ ہی مین موجود تھے نامہ دار نے شاہزادے
کو نامہ دیا بدیع الملک نے نامہ کو پڑھا مسکراکر فرمایا طاغوت جادو سے کہدینا کہ تم شوق سے سامان
جنگ درست کرو سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار اس نامہ مین کیا لکھا ہی بدیع الملک نے فرمایا
طاغوت جادو نے دو ہفتے کی مہلت طلب کی ہی سومنات جادو نے کہا آپ کی کیا راے ہی بدیع الملک
نے کہا ہم مہلت دینے مین کبھی انکار نہین کرتے اگر اُسکو مہلت کی ضرورت ہی ہم مہلت دیتے ہین وہ سامان
جنگ درست کرلے پھر ہمسے مقابلہ کرے یہ فرماکر شاہزادہ اپنے لشکر کی طرف پلٹا کہ ذکر اسکا کیا جائیگا

اب حال فانوس جادو کا عرض کیا جاتا ہی

کہ یہ جو طاغوت جادو کے لشکر سے چلا چشم زدن مین آئینہ اندام جادو کے پاس آکر پہونچا آئینہ اندام
نے جو اُسکی صورت دیکھی نامہ طاغوت جادو پہلے پہونچ چکا تھا کہ فانوس جادو اسیر ہوگیا اور
لشکر اُسکا مسلمان ہوگیا آئینہ اندام کو بڑا صدمہ ہوا جیسے ہی فانوس جادو کو دیکھا تخت سے اُٹھ کھڑا
ہوا کہا بھائی صاحب آپ نے میری وجہ سے بڑی زحمت اُٹھائی فانوس جادو نے کہا مجھے اپنی زحمت کا
مطلق خیال نہین ہی مگر اب طلسم کے برباد ہوجانے کا خوف ہی آئینہ اندام نے کہا یہ خیال دل سے دور
رکھیے کسی کی مجال نہین جو اس طلسم کو شکست دے سکے فانوس نے کہا ای آئینہ اندام طلسم کشا کو
کم نہ تصور کر یہ طلسم کشا اصلی ہی اُسکی اقبالمندی پر نظر کر دیکھ اُسنے اس طلسم مین آکے کیا کیا آئین پیدا
کین تو نے اُسکے ہمراہیون کو اسیر کرلیا اُسنے تنہا شہر قندراب مین پہونچکر قند اب جادو ایسے ساحر کو
اپنا مطیع کرلیا وہان سے لشکر لیکر چلا راہ مین سومنات جادو وغیرہ کو مسلمان کیا مرحلہ طو مار فتح کرلیا
ہر جگہ سے لشکر اور خزانہ بھی ملا واقفکاران طلسم بھی اُسکے شریک ہوئے حد کی بات ہی کہ مجھے اُسکے عیار
نے اسیر کیا کتاب خلاصہ طلسم بھی لیگیا اب وہ کتاب طلسم کشا کو پہونچی ہوگی طلسم کشا اُس کتاب
کی مدد سے لوح تک پہونچ جائیگا سب مراحل بھی بآسانی فتح ہونگے اب طلسم کے بچنے
کی کوئی صورت نہین ہی آئینہ اندام جادو نے کہا ای فانوس جادو کتاب خلاصہ طلسم

تمھارے قبضہ سے نکلگئی فانوس جادو نے کہا ایک عیار اشراق جادو کی صورت بنکر مجھسے کتاب لیگیا مجھے بھی اسیر کیا لشکر میرا اُسکے پاس چلاگیا سب نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کرلی اب مین کیا کرسکتا ہون بالکل بے بس ہون طاغوت جادو طلسم کشا کے مقابلے مین ہرد و کہتا تھا کہ مین ہرگز یہان نہ ٹھہرونگا تمھارے ہمراہ چلونگا اُسکو رہوتی وہان چھوڑکے آیا ہون اُس سے دو ہفتے کا وعدہ کرکے آیا ہون اُسنے مجھسے کہدیا ہی کہ اگر دو ہفتے سے زیادہ زمانہ گذریگا تو مین ہرگز یہان نہ ٹھہرونگا چلا آؤنگا اُسکا آنا اور آفت ہی طلسم کشا کو اور وقت ملیگا اور آگے بڑھ جائیگا وہ ایک مرحلے فتح کرلیگا آئینہ اندام نے کہا اگر کتاب خلاصہ طلسم اُسکے پاس گئی ہی تو البتہ محل خوف ہی مگر پھر کیا کرسکتا ہی جسوقت مین اس طلسم کے ساحران جلیل القدر کو اطلاع کردونگا اور وہ لوگ زمین سے برآمد ہونگے اُسوقت کچھ بھی نہ بن پڑیگا آخری درجہ ایوان نہ طاق ہی جسوقت ایوان نہ طاق کا دروازہ کھلیگا اور ایوان جادو اور کیوان جادو وہان سے برآمد ہونگے سحر کرکے زمین ہلا دینگے ایک دم مین طلسم کشا کو گرفتار کرلینگے تحفہ جات دافع سحر جو طلسم کشا کے پاس ہین اُسوقت کام نہ دینگے لشکر سے بھی کچھ کام نہ نکلیگا فانوس جادو نے کہا پھر ان لوگون کو کسدن کے واسطے اُٹھا رکھا ہی جو کچھ کام کرنا ہی اس وقت کرو کہ طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے آئینہ اندام نے کہا مین نوشاد جادو کو ایک نامہ لکھتا ہون وہ سب بزرگان دین سے بخوبی ماہر ہی جسوقت وہ میرے پاس آئیگا اُسوقت سب ساحران جلیل کے نام معلوم ہوجائینگے اُن لوگون کو مین طلب کرلونگا فانوس جادو نے کہا مین کچھ اور نہین چاہتا صرف اسقدر ضرورت ہی کہ تم میرے ہمراہ ہو مین طلسم کشا کو چلکر گرفتار کردون تمھارا نام ہوتا ظاہر رہی آئینہ اندام جادو نے کہا کیا کرون اسوقت میرے خلق کیے ہوئے بہت سے ساحر ہین جو ایک دم مین طلسم کشا کو گرفتار کردینگے فانوس جادو نے کہا ای آئینہ اندام جادو اب ایسے خیالات دل سے دور کرو بہت جلد اس امر مین کوشش کرو کہ طلسم کشا گرفتار ہوجائے آئینہ اندام جادو نے کہا مین اسی وقت نوشاد جادو کو بلاتا ہون اُس سے نام ساحرون کے تحقیق کرتا ہون سب کو بلاکر تمھارے ہمراہ کرتا ہون تم جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو جس طرح بن پڑے اُسکو اسیر کرکے لاؤ فانوس جادو نے کہا تمھین اختیار ہی آئینہ اندام جادو نے اُسی وقت اپنے سب ملازمین کو بلایا چند ساحر آئے اُسنے ایک نامہ لکھکر ساحرون کو دیا کہا اس نامے کو نوشاد جادو کے پاس لیجاؤ اُسکو ابھی میرے پاس لاؤ ملازمین آئینہ اندام اُسی وقت نامہ لیکر روانہ ہوئے نوشاد جادو کے مکان پر آئے نوشاد جادو اُسوقت اپنے باغ مین ٹہل رہا تھا کہ ساحرون نے آکر اُسکو نامہ دیا نوشاد جادو نے نامہ پڑھا اُسی وقت ساحرون کے ہمراہ ہوا آئینہ اندام کے پاس آیا آئینہ اندام کو سلام کیا آئینہ اندام نے کہا ای نوشاد جادو مین نے اسواسطے تمھین بلایا ہی کہ تم بزرگان دین کے نام ونشان سے بخوبی آگاہ ہو ان سب کو جانتے ہو اُنکے نام مجھے بتاؤ کہ مین سب کو طلب کرلون ایک معرکہ عظیم درپیش ہی جبتک وہ لوگ یہان نہ آئینگے یہ مرحلہ ہرگز ہرگز طی نہوگا نوشاد جادو نے سب بزرگان دین کے نام بتائے

آخر مین کہا یا خداوند یہ نام تو اُن لوگون کے ہین کہ جو آپ کی پرستش ابتدائی عمر سے کر رہے ہین مگر چار
شخص زمین کے اندر ایسے ہین کہ جو آپ پرست ہین اُنکے نام لوگون نے کتب تواریخ مین درج
کر دیے ہین قریب ایک ہزار سال کے ہوا کہ وہ لوگ زمین مین حبس دم کیے ہوئے بیٹھے ہین سنا گیا
ہی کہ اُنکے سحر کا جواب دینے والا نہین ہی تواریخ مین بھی اسی طرح سے لکھا ہی کہ جب اُنکا سحر بہتر سب
ساحرون سے مانا گیا اور کوئی جواب دینے والا اُنکا نہ رہا تو اُنھون نے مجبور ہو کے زمین کو اپنا مسکن
قرار دیا ایک ہزار برس سے زمین مین ہین آئینہ اندام نے کہا وہ میرے کہنے سے کاہے کو اپنی عبادت
ترک کرینگے نوشاد جادو نے کہا کیا تعجب ہی کہ آپ کی پرستش اختیار کرین آئینہ اندام نے
اُنکے نام پوچھے نوشاد جادو نے کہا مین نے کتب تواریخ مین دیکھا ہی ایک کا نام آلام جادو
ہی دوسرے کا نام شب تاب جادو ہی تیسرے کا نام اندرم جادو ہی چوتھے کا نام اوسان جادو
ہی یہ چار ساحر آپ پرست ہین زمین کے اندر بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے ہین اگر آپ اُنکے پاس کسی
کو روانہ کیجیے تو یقین ہی کہ وہ ضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرین اور آپ کی مدد کرنے کے واسطے بسر و چشم
آئین آئینہ اندام جادو نے کہا مین چاہتا ہون کہ تمھین ہر ایک کو جا کر اطلاع کر دو کہ تمھین خداوند
آئینہ اندام نے بلایا ہی اور اُن چار ساحرون سے بھی جا کر کہو کہ تمھین ہمارے خداوند نے بلایا ہی
دیکھین وہ کیا کہتے ہین اور کیا جواب دیتے ہین نوشاد جادو نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے مین سب کو
بلا لاتا ہون یہ کہکے نوشاد جادو وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے فانوس جادو
سے کہا جب یہ لوگ زمین سے اُٹھ اُٹھ کے آئینگے قیامت برپا کر دینگے طلسم کشا کیا چیز ہی اگر لاکھ
طلسم کشا آئین اور اِس سے بڑھ کے شان و شوکت دکھائین تو بھی اُن لوگون کے آگے کچھ
حقیقت نہین ہی وہ ضرور زیر کر لین گے فانوس جادو نے کہا ابھی مجکو یقین نہین جب طلسم کشا اسیر
ہو جائیگا تو مجھے یقین آئیگا آئینہ اندام جادو نے کہا اے فانوس جادو تم طلسم کشا کو مان گئے
بڑے تعجب کی بات ہی اس دل پر دعوے خدائی کرتے ہو تمھین لازم ہی کہ جرأت و ہمت پیدا کرو
فانوس جادو نے کہا ایسے مقام پر ہمت و جرات کام نہین دیتی آپ کا قول میرے پسند نہین ہی آئینہ اندام
اور فانوس جادو مین تھوڑی دیر یہ گفتگو رہی آخر کار رات زیادہ گئی فانوس جادو کو آئینہ اندام
نے رخصت کیا اُسکے واسطے ایک مکان نفیس مقرر کیا گیا تھا فانوس جادو وہان جا کر سو رہا آئینہ اندام
بھی اپنی خوابگاہ مین گیا دوسرے روز جب دونون جاگے ملازمون نے آئینہ اندام جادو سے
آ کر کہا نوشاد جادو آنا چاہتے ہین اگر آپ کی اجازت ہو تو اُنکو اندر بلا لین آئینہ اندام نے
کہا ضرور میرے سامنے لاؤ مین نے کچھ ضروری باتین اُنسے کہی ہین یقین ہی کہ اُنھون نے اُسکا انتظام
کیا ہو ہرکارے باہر آئے نوشاد جادو کو اپنے ہمراہ اندر لیگئے نوشاد جادو آئینہ اندام کے
پاس گیا کہا یا خداوند مین بعض لوگون کے ٹھکانون پر کل گیا اُنکو ہوشیار کیا آپ کا حکم سنایا اُنھون نے
اقرار کیا کہ جسوقت خداوند ہمین طلب فرمائین ہم بسر و چشم چلنے کو موجود ہین اور بعضون کے پاس آج جاؤنگا
آئینہ اندام نے کہا اُن چارون ساحرونکے پاس جانے کا اتفاق نہین ہوا نوشاد جادو نے کہا
وہ لوگ بہت دور ہین پہلے اُن سب کو آمادہ کر لون پھر اُنکے پاس جاؤن آئینہ اندام نے

کہا جن جن کو کل ہوشیار کیا تھا آج اُنھین یہان سے لے آؤ نوشاد نے کہا مین یہ منا سب جانتا ہون
کہ پہلے سب کو ہوشیار کردون پھر ایک بار سب کو لے آؤن آئینہ اندام نے کہا تمھین اختیار
ہو نوشاد جادو نے کہا مین آج سب کو اطلاع دے دونگا اور کل سے سب لوگ یہان برائے
سجدہ حاضر ہونگے آئینہ اندام جادو نے کہا اے نوشاد جادو مین اسکے عوض مین تیری عمر بڑھاؤنگا
بہت کچھ مال و اسباب تجکو دونگا نوشاد جادو بہت خوش ہوا پھر آئینہ اندام جادو سے
رخصت ہوکر چلا جہان جہان ساحران بد انجام حبس دم کیے بیٹھے تھے اُسنے سب کو جاکر اطلاع
کی سب کے بعد اُن چار ون ساحرون کے پاس پہونچا جو آب پرست مشہور تھے اُنکو جاکر جگایا
سب سے پہلے آلام جادو کی آنکھ کھلی اُسنے کہا اے شخص تو کون ہی نوشاد جادو نے
جواب دیا کہ مین فرستادہ آئینہ اندام ہون تمھارے پاس ایک ضرورت خاص سے آیا ہون
آلام جادو نے کہا جلد اپنی ضرورت بیان کر نوشاد نے کہا تمھین خداوند آئینہ اندام
نے طلب کیا ہی ایک شخص اس طلسم مین آیا ہی بہت سے مرحلے اُسنے تباہ کردیئے ہین اور
بہت سے ساحران نامی اُسکے مطیع بھی ہوگئے ہین خداوند کو یہ منظور ہی کہ بزرگان دین ملکر اُسکو
اسیر کرلین آلام جادو نے کہا اے شخص آئینہ اندام کا زمانۂ خدائی قریب آگیا نوشاد جادو
نے کہا وہ ایک مدت سے خدائی کررہے ہین آلام جادو نے کہا اب طلسم کی عمر بھی تمام ہوئی
ہمارے خداوند آب رسان جادو جنھون نے پہلے اس طلسم کی بنا ڈالی تھی اُنھون نے لکھدیا تھا
کہ جب آئینہ اندام جادو اس طلسم مین خداوندی کریگا طلسم کی عمر کو ختم سمجھنا لہذا اب زمانہ منقلب
ہونے والا ہی یقین ہی اس طلسم پر مسلمان چڑھائی کرکے آئین اور طلسم کو فتح کرین آئینہ اندام
جادو اُنکے ہاتھ سے تکلیف اُٹھاکے آسمان پر چلے جائین نوشاد جادو نے کہا آپ وہان تشریف
لے چلین اور یہ سب باتین اُنسے بیان کرین کیا اُنہین اتنی قدرت نہین ہی کہ وہ اس طلسم کشا کو
گرفتار کردین آلام جادو نے کہا اسکی بابت مین کچھ نہین کہ سکتا شب تاب جادو کو اُٹھاؤ
دیکھو وہ کیا کہتے ہین اگر اُنکی راے ہوگی تو پھر اندام جادو سے پوچھا جائیگا اندام جادو کے
بعد اوسان جادو کی راے پر منحصر ہی نوشاد جادو نے شب تاب جادو کو ہوشیار کیا شب تاب
جادو نے آنکھ کھول کر نوشاد جادو کی صورت دیکھی کہا اے شخص تو کون ہی آلام جادو نے
کہا یہ شخص فرستادہ خداوند ہی اُسکو برا نہ کہنا شب تاب جادو نے کہا کس خداوند نے تجھے یہان بھیجا
ہی نوشاد جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے مجکو یہان بھیجا ہی شب تاب جادو نے کہا
کیا خداوند آئینہ اندام کی خدائی کا زمانہ آگیا نوشاد جادو نے کہا ایک طلسم بھی اُنھون نے یہان
بنایا اُسی کے فتح کرنے کو ایک شخص آیا ہی آپ لوگون کو مدد کے واسطے بلایا ہی شب تاب جادو
نے کہا ہمارا چلنا اندام جادو کی راے پر منحصر ہی نوشاد جادو نے اندام جادو کو بھی جگادیا
اُسنے بھی ویسی ہی باتین بتائین جیسی اُن دونون ساحرون نے باتین کی تھین آخر مین یہ بھی
کہدیا کہ جب تک اوسان جادو ہوشیار ہوگا اسوقت تک ہم لوگون کی راے ناقص ہی نوشاد جادو
نے اوسان جادو کو بھی جگادیا اوسان جادو نے بھی ویسی ہی باتین کین جب چارون ساحر

بیدار ہوئے تو آلام جادو نے کہا اب عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اور ہم لوگون کی بھی عمر ختم ہوئی بہتر
یہ ہی کہ خداوند آئینہ اندام جادو کی خدمت مین چلیں اور اُنھین کتبہ بزرگان دین دکھا دین دیکھین خداوند
کی کیا رائے ہوتی ہی اگر انھون نے اسوقت سے آسمان پہ جانے کا انتظام شروع کر دیا ہو تو بہت
مناسب ہی ورنہ ہم لوگون کے واسطے خرابی ہی طلسم کشا ہمین قتل کریگا اور طلسم پر قبضہ کر لیگا یہ سُنکر
ہر ایک ساحر راضی ہوا آلام جادو اُٹھا سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا نوشاد جادو کے ہمراہ آئینہ اندام
کے پاس چلے تھوڑی دیر مین نوشاد جادو آئینہ اندام کے مکان پر آکے پہونچا آئینہ اندام نے دربانون
سے کہدیا تھا کہ اگر نوشاد جادو بزرگان دین کو اپنے ہمراہ لیکر آئے تو اُسکو مانع نہونا ایسا نہو کوئی
بات اُن لوگون کے خلاف ہو دربان اُسکو آتے ہوئے دیکھکر خاموش ہو رہے روکا بھی نہین نوشاد
جادو مع چارون ساحرون کے اندر آیا آئینہ اندام جادو ان سب کا منتظر تھا جیسے ہی اُن لوگون
کو آتے ہوئے دیکھا اپنے پاس بلا لیا سب ساحر اُسکے پاس گئے آئینہ اندام جادو نے سب کو اپنے
پاس بٹھایا اُنسے حقیقت خاص دریافت کرنا شروع کی پہلے آلام جادو نے کہا یا خداوند ہمارے
بزرگان دین ایک کتبہ ہمارے سپرد کر گئے تھے اور کہا تھا کہ جب خداوند آئینہ اندام جادو کا زمانہ
خدائی ہوگا اُسوقت ایک مسلمان برائے فتاحی طلسم آئیگا اور طلسم کے بہت سے مراحل اُسکے
ہاتھ سے فتح ہونگے اُسوقت تم لوگون کو اُٹھنا پڑیگا جب تم آئینہ اندام جادو کی خدمت مین جانا تو
یہ کتبہ اُنکو دکھانا یہ کہکے اپنے بازوون سے ایک تعویذ کھولا اُسمین سے ایک کاغذ نکال کر آئینہ اندام
جادو کو دیا آئینہ اندام نے اُس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا کہ ای خداوند آئینہ اندام جادو
آگاہ ہو کہ اب عمر طلسم کی تمام ہوئی اور بدیع الملک اس طلسم کا طلسم کشائے اصلی ہی اس سے
لڑکر کوئی فتحیاب نہوگا جو مقابلہ کریگا وہ مارا جائیگا بہتر یہ ہی کہ اب چولا تبدیل کر کے اُس طلسم کو
خود تباہ کر دو آئینہ اندام جادو نے جو یہ کتبہ دیکھا بہت گھبرایا کہا ایسی ایسی تحریرین بہت سی میرے
پاس موجود ہین مگر مین نے اس طلسم کی عمر بڑھا دی ہی کسی کی مجال نہین جو اس طلسم کو فتح کر سکے یہ طلسم
ہمیشہ رہیگا ہان طلسم قدیم جو ہی وہ البتہ ٹوٹ جائیگا ورنہ میرا بنایا ہوا طلسم ہمیشہ برقرار رہیگا آلام جادو
نے کہا یہ مین نہین جانتا ہون کہ آپ نے اس طلسم کی عمر بڑھا دی ہی آئینہ اندام نے کہا مین نے اس
طلسم کو اپنا جائے قرار بنایا ہی اسوجہ سے اسکو بھی زوال نہین ہو سکتا ہی آئینہ اندام اور اُن ساحرون
مین یہ گفتگو ہوتی رہی نوشاد جادو نے کہا اب مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ مین اور لوگون کو
جاکر اپنے ساتھ لے آؤن آئینہ اندام نے کہا ضرور جاؤ سب کو لے آؤ نوشاد جادو وہان سے
روانہ ہوا جن جن لوگون کو ہوشیار کر آیا تھا اُنھین اپنے ہمراہ لیا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد آئینہ اندام
جادو کے پاس سب ساحرون کو اپنے ہمراہ لایا آئینہ اندام کو سب گمراہون نے سجدہ کیا کہا
یا خداوند ایک مدت دراز کے بعد آپ کے جمال باکمال کی زیارت ہم لوگون کو نصیب ہوئی پھر
آئینہ اندام نے کہا قدرت نے تمھارے درجے بہت بڑھائے ہین اور اب تمھارے واسطے
وہ وہ باتین تجویز کی گئین ہین کہ تم خاص جنت مین جاکے رہوگے اور شب و روز فرشتے تمھاری
خدمت کے واسطے معین کیے جائینگے ساحرون نے کہا یا خداوند ہم دو سو برس سے آپ کی

عبادت کرتے تھے آج اُسکا ثمرہ ہمارے ہاتھ آیا آیئنہ اندام نے کہا مگر ایک کام کا صلہ تم سے
بیان کیا گیا ہی یہ نہ جاننا کہ یہ درجے بلا مشقت تمھین حاصل ہونگے ساحرون نے کہا یا خداوند
ہم بسر و چشم حاضر ہین جو آپ ہم سے فرمایئے گا ہم بجا لاینگے آیئنہ اندام نے کہا ایک شخص مسلمان
اس طلسم مین یہ اسے فتاحی طلسم آیا ہی وہ چاہتا ہی کہ اس طلسم کو فتح کرلے قدرت کو اُسکی خاطر
بھی منظور ہی اس سبب سے زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتے ہین اُسنے بعض بعض ساحرون کو زیر
بھی کرلیا ہی تمھین اسواسطے بلایا ہی کہ سب ملکر جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ سب نے
کہا یا خداوند آپ نے یہ کیا بڑی بات فرمائی جسوقت حکم ہوگا اُسکو گرفتار کردینگے آیئنہ اندام جادو
نے کہا اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا یہ بالکل قدرت کو ناپسند ہی اسی سبب سے بہت سے ساحرونکو
اُسکے ہاتھ سے زیر کرادیا اب تم لوگ یہ بات نہ کہنا اسوقت قدرت نے خطا معاف کردی سب ساحر ہاتھ
باندھنے لگے آیئنہ اندام جادو نے ایک رقعہ اشراق جادو کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای اشراق
جادو تجھے لازم ہی کہ بہت جلد میرے پاس آکہ قریب ایک ہزار کے بزرگان دین یہان جمع ہین ان
سب کی زیارت تجھپر واجب ہی اور جب میرے پاس آئیگا تو مین اور کچھ امور ضروری بھی تجھ سے بیان
کرونگا یہ رقعہ لکھکر ایک ساحر کو دیا وہ اشراق جادو کے پاس لیگیا اشراق جادو اُس رقعہ کے
پڑھتے ہی اُٹھا اپنے تخت سحر پر بیٹھکے آیئنہ اندام جادو کے مکان پر آیا اُسکی اطلاع ہرکارون
نے کی آیئنہ اندام نے اُسکو اپنے پاس بلالیا جیسے ہی اشراق جادو اندر گیا پہلے تو اُس نے
آیئنہ اندام کو سجدہ کیا پھر ہر ایک ساحر کے پانون چومے آیئنہ اندام جادو نے اُسکو بھی اپنے
پاس بٹھایا اشراق جادو نے کہا اب قدرت کو غصہ آیا اور طلسم کشا کے گرفتار کرلینے کی تدبیر
فرمائی آیئنہ اندام نے کہا ہمارے یہان نصف لشکر کو حکم دو کہ وہ لوگ تیار رہین کل یہان سے
سب روانہ ہوجاینگے اب طلسم کشا کو حقیقت مقابلہ معلوم ہوگی اشراق جادو نے کہا اور جو کچھ
آپ کو فرمانا منظور ہو مجھ سے کہدیجیے مین ایک ہی بار سب انتظام کرلون آیئنہ اندام نے کہا
سوا اسکے اور کوئی دوسرا کام نہین ہی میرے لشکر مین جاکر کہدو کہ نصف لشکر سامان سفر کل تک
درست کرلے کہ یہ لوگ زیادہ لہو و لعب مین رہنا پسند نہین کرتے اشراق جادو نے کہا یا خداوند
نصف لشکر اگر آپ کا سامان سفر درست کرکے طلسم کشا کے مقابلے کے واسطے جائیگا تو کس میدان
مین لشکر مقیم ہوگا ایسا وسیع میدان کہان ہی آیئنہ اندام جادو نے کہا جس طرح ممکن ہو اس
کام کو بحسن انتظام انجام دو یہان سے لشکر روانہ ہوجاے اگر وہان قیام کرنے کی جگہ نہ ملے گی
لوگ واپس آئینگے طلسم کشا کو لشکر دیکھکر ہیبت تو ہوگی اشراق جادو وہان سے اُٹھا لشکر
آیئنہ اندام کی طرف چلا ناظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ طلسم کی زمین کے نیچے بھی آبادی تھی
اور وہان لشکر آیئنہ اندام کا رہتا تھا طلسم کو آیئنہ اندام نے بزور سحر معلق بنایا تھا اسکا مفصل
ذکر انشاء اللہ تعالے کسی مقام پر تحریر کیا جائیگا کہ ناظرین بہت خوش ہونگے جب اشراق جادو
راہ تہ خانہ طلسم تلاش کرکے تہ خانہ طلسم مین داخل ہوا تو مالک لشکر جنود جادو تھا اُسکے
مکان پر اشراق جادو گیا جنود جادو کو لوگون نے خبر پہونچائی کہ بادشاہ طلسم آیا ہی جنود جادو

اپنے مکان سے نکلا برائے استقبال آیا بڑے اعزاز سے اشراق جادو کو لیگیا اپنے مکان مین
لیجاکر تخت مرصع کار پر بٹھایا کہا اے شہنشاہ آج قدم رنجہ فرمانے کا کیا سبب ہوا اشراق جادو نے
کہا خداوند نے حکم دیا ہے کہ آج ہمارا لصف لشکر تیار ہو کر باہر آئے اور کل یہان سے روانہ ہو جائے
جنود جادو نے کہا طلسم کے اندر کوئی جگہ ایسی نہین جہان نصف لشکر رہ سکے اشراق جادو نے
کہا ہمین خداوند کے حکم کی تعمیل کرنا واجب ہے خداوند کوئی بات پیدا کردینگے جنود جادو نے
کہا مین ابھی افسران لشکر کو اطلاع دیتا ہون اور اُن لوگون کو تیاری مین بھی کچھ دیر نہوگی یہ کہکے
اُسنے چند ساحرون کو بلایا کہا جاکر رسالدارون کو اطلاع دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین کل کے
روز یہان سے سفر کرنا ہوگا مگر کُل رسالہ دارون کے پاس نہ جانا جن جن کے نام تمسے بتائے جائین
اُنسے جاکر اطلاع کردو ساحرون نے کہا ہم ابھی جاینگے اطلاع کر کے واپس آئینگے جنود جادو
نے چند رسالدارون کے نام بتائے ساحر نامے لیکر روانہ ہوئے اور انکے مکان پر گئے سب کو
اطلاع دی رسالون مین تیاریان ہونے لگین شب بھر اسنے اشراق جادو کو اپنے یہان مہمان
رکھا صبح کو جب اشراق نے اُس سے کہا کہ اب مین یہان رہنا مناسب نہین جانتا ہون اگر
لشکر طیار ہو تو ہمارے ساتھ کرو ہم اب رخصت ہون جنود جادو نے کہا لشکر طیار ہے آپ تشریف
لیجایئے اشراق جادو اُٹھا جنود جادو بھی اُسکے ہمراہ ہوا اور ساحرون کو اپنے ہمراہ لیا
لشکرون مین روانہ کیا سب کو اطلاع دی کہ سب لوگ باہر چلین شہنشاہ اشراق سب کے بعد
تشریف لیجائینگے یہ خبر جو رسالون مین پہونچی لشکر نکلنے لگا عرصہ تک لشکر جاتا رہا جب سب لشکر
گذر گیا تو اشراق جادو وہان سے نکلا اپنے مکان کی طرف چلا یہان آئینہ اندام جادو کے
ہرکارے اس خبر کے واسطے موجود تھے اُنھون نے اُسی وقت جاکر آئینہ اندام جادو کو خبر دی
کہ لشکرگاہ سے لشکر آرہا ہے تمام طلسم مین فوجین پھیل گئی ہین صحراؤن مین لوگ نکل گئے ہین لشکر ساحران
وغیرہ ساحران کی وجہ سے کہین جگہ نہین ہے آئینہ اندام نے اُن ساحرون کو طلب کیا جو زمین سے
اُٹھکے آئے تھے جب وہ ساحر آئینہ اندام جادو کے سامنے آئے آئینہ اندام نے کہا اب آپ
لوگ اس لشکر کے سپہ سالار مقرر کیے جاتے ہین اور آپ لوگون کے افسر آلام جادو اور شب تاب
جادو اور اندام جادو اور اوسان جادو ہین لشکر آپ کے حکم کی تعمیل کریگا اور آپ کو ان
چارون صاحبون کے احکام قبول کرنا پڑینگے سبھون نے کہا ہم بسروچشم انکے احکام کی تعمیل
کرینگے آئینہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا انکے بعد فوج کے افسرون کو طلب
کیا فوج کے افسر جو آئے جگہ نہ ملی تین مرتبہ کئی کئی ہزار افسر اُسکے سامنے آئے آئینہ اندام
نے سب سے کہا کہ تم سب لوگون کو بزرگان دین کے احکام کی تعمیل کرنا ہوگی جو انکی خلاف مرضی
کریگا قدرت اُسکو جلاکر خاک سیاہ کردینگے سب افسرون نے کہا ہم بسروچشم اُنکا حکم مانینگے
ان سب کے بعد فانوس جادو کو بلایا اور آلام جادو اور شب تاب جادو اور اندام جادو
اور اوسان جادو کو بھی طلب کیا جب یہ پانچون ساحر آئے آئینہ اندام جادو نے
آلام جادو وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگ فانوس جادو کی رائے کے خلاف مرضی کوئی بات

نہ بھیجے گا ان لوگون نے بھی منظور کیا ہیئنہ اندام جادو نے ان سب کو رخصت کیا یہ سب بدیع الملک نوجوان کے مقابلے کے واسطے روانہ ہوئے گذکران سب کا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت طاغوت جادو کی عرض کیجاتی ہے

کہ جب یہ بدیع الملک نوجوان سے مہلت لے چکا تو اُسنے سیراب جادو سے کہا مین نے طلسم کشا سے دو ہفتے کی مہلت لی ہی اب طلسم کشا دو ہفتے تک غافل رہیگا اگر اس عرصہ مین کسی وقت ایسا موقع ملجاے کہ مین طلسم کشا کی بارگاہ مین جاؤن اور اُسکو غافل پاؤن تو تحفہ جات اُسکے اپنے قبضہ مین کرون پھر فانوس جادو کو بلاکر اُسکو گرفتار کرادون سیراب جادو نے کہا میرے نزدیک یہ مناسب نہین ہی آپ کے ہمراہ جو جو ساحر آئے تھے اُنکا انجام آپ نے دیکھا اسی کے واسطے وہ لوگ بھی گئے تھے مگر کوئی کامیاب ہوکر وہان سے نہ پلٹا سب اسیر ہوئے اسی سبب سے آپ کا بھی جانا مین مناسب نہین جانتا سیراب جادو کو طاغوت جادو نے جواب دیا کہ اگر مین اس قسم کے خوف اپنے دل مین رکھون تو خداوند کے احکام کی تعمیل مجھسے نہو سکے مین ضرور ایک روز وقت پاکر جاؤنگا اگر بن پڑا تو تحفہ جات طلسم کشا ضرور لاؤنگا سیراب جادو نے کہا آپ کو ہر طرح کا اختیار ہی مین مانع نہین ہو سکتا طاغوت جادو اُسوقت تو خاموش ہو رہا نصف شب گذرنے کے بعد طاغوت جادو بصورت مبدل وہان سے چلا بدیع الملک کے لشکر مین داخل ہوا بدیع الملک نوجوان کے قریب آیا سحر کرکے غرق زمین ہوا نقب سحر لگاتا ہوا بارگاہ کے اندر پہونچا شاہزادہ اُسوقت آرام فرما رہا تھا طاغوت جادو قریب آیا رعب بدیع الملک نوجوان جو اُسپر غالب ہوا پانون تھرائے مسہری پر گرا بدیع الملک نوجوان کی آنکھ کھلی لغزہ کرکے اُٹھے طاغوت جادو نے چاہا مین پھر سحر کرکے غرق زمین ہوجاؤن لیکن بدیع الملک نامدار نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑگیا مرکر زمین پر گرا تاریکی چھاگئی اُسکی لاش جلنے لگی جب لاش جلکر خاک ہوگئی تو آواز آئی کشتی مرا نام من طاغوت جادو بود اس ہنگامے کو سنکر سومنات جادو اور قند اب جادو اور فرجام جادو وغیرہ بارگاہ بدیع الملک کے اندر آئے دیکھا راکھ کا ڈھیر ہی بدیع الملک نامدار مسہری پر بیٹھے ہین سومنات جادو نے عرض کی ای آقاے نامدار یہ کیا واقعہ گذرا بدیع الملک نے سب کیفیت بیان کی سومنات جادو نے عرض کی ای شہریار یہ تحفہ جات لینے کو آیا ہوگا ہزار ہزار شکر ہی کہ آپ بیدار ہوئے ورنہ کل تحفہ جات لیجاتا تو بڑا غضب ہو جاتا بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا ہر حال مین حافظ و نگہبان رہتا ہی جسقدر رات باقی تھی جاگ کے بسر کی جب وقت سحر قریب آیا بدیع الملک نامدار سجادے پر تشریف لائے فریضہ سحری ادا کیا بعد فراغ نماز شاہزادے نے سومنات جادو سے کہا کہ آپ سیراب جادو باقی ہی نہین معلوم اُسکا کیا ارادہ ہو اگر ارادۂ جنگ کریگا تو سامان جنگ درست کرکے لڑیگا ابھی دو ہفتے باقی ہین یہان دو ہفتے کا بسر ہونا مشکل ہی مناسب یہ ہی کہ براے شکار جائین طبیعت بہلائین

جب زمانہ جنگ قریب ہوگا واپس آئینگے سومنات جادو نے عرض کی بہت مناسب ہے آپ براے شکار تشریف لیچلیں بدیع الملک نے اُسی وقت سامان سفر کا حکم دیا چند آدمی مع خواجہ کے لیکر براے شکار روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آے گا

اب کیفیت سیراب جادو کی عرض کیجاتی ہے

یہان طاغوت جادو کے قتل ہو جانے کی خبر سیراب جادو کو جو معلوم ہوئی اسکو اسدرجہ خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنے لشکر والون سے کہا کہ مین یہان طاغوت جادو کے سبب سے مقیم تھا اور وہی انتظام جنگ کرتے تھے اُنکو طلسم کشا نے قتل کیا اب میرا ٹھہرنا بالکل بیکار ہے مین آج طلسم کشا کو ایک خط اطلاعًا بھیجتا ہون کہ مین براے جنگ یہان مقیم نہ تھا بلکہ طاغوت جادو کے سبب سے یہان رہتا تھا اب وہ قتل ہوا مین لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس جاتا ہون اگر خداوند مجھ سے مقابلہ کرنے کو فرماینگے تو مین پھر سامان جنگ درست کر کے مقابلے کے واسطے آؤنگا اگر وہ لفرماینگے تو اُنھین اختیار ہے سب نے کہا بہت اچھی بات ہے سیراب جادو نے اُسی مضمون کا نامہ لکھا ساحر کو دیا ساحر لشکر بدیع الملک نامدار مین نامہ لیکر آیا یہان شاہزادے کو نہ پایا واپس گیا نامہ سیراب جادو کو دیا کہا بدیع الملک براے شکار گئے ہین سیراب جادو نے کہا بہت اچھی بات ہے تم سب لوگ سامان سفر درست کرو مین خداوند کی خدمت مین چلونگا اہالیان فوج نے اُسی روز سامان سفر درست کیا دوسرے روز سیراب جادو وہان سے روانہ ہوا سومنات جادو نے اُسکو روکنا مناسب نجانا قنداب جادو نے کہا کہ اگر اسکو روک کے قتل بھی کرینگے تو آقاے نامدار کے خلاف ہوگا کیونکہ آقاے نامدار فراری کا روکنا بعض اوقات بُرا جانتے ہین سومنات جادو نے کہا میری بھی یہی راے ہے سیراب جادو سے کسی نے جانے کی نسبت کچھ نہ کہا جب وہ وہان سے مع لشکر جا چکا تو قنداب جادو نے کہا اب اگر مناسب وقت ہو تو ہم لوگ بھی آقاے نامدار سے چلکر ملین اور آگے بڑھین یہ کر سومنات جادو نے کہا اس بات کو سب ساحران جلیل سے بیان کرو اگر سب کی راے ہو تو یہان قیام کرنے کی کیا ضرورت ہے آقاے نامدار کسی صحرا مین مصروف شکار ہونگے ہرکارے روانہ کردیے جائین خبر معلوم ہو جائیگی قنداب جادو نے سب ساحرون کو بدیع الملک نامدار کی بارگاہ مین جمع کیا اور سبھون سے کہا کہ اب سیراب جادو بھی بھاگ گیا آقاے نامدار خصوصًا اسی کی وجہ سے یہان مقیم تھے اب کوئی ضرورت ٹھہرنے کی نہین ہے اپنے آقاے نامدار کے پاس چلین اور عرض کرین کہ اب تلاش لوح مین تشریف لے چلیے یہان ٹھہرنا بیکار ہے وہ ضرور بالضرور تشریف لیچلینگے اور اگر اُنھین اس امر کی اطلاع نہوگی تو کیا عجب ہے جو خلاف مزاج مبارک ہو سب ساحرون کی راے ہوئی کہ آقاے نامدار کی خدمت مین چلنا بہت اچھی بات ہے قنداب جادو نے کہا پہلے ہرکارون کو خبر کے واسطے بھیجنا چاہیے جس جگہ آقاے نامدار فروکش ہون حال معلوم ہو جاے اسی طرف چلین سب نے اُس راے کو بہت پسند کیا دوسرے روز قنداب جادو نے ہرکارون کو روانہ کیا ساحر چہار جانب تلاش بدیع الملک نامدار مین روانہ ہوئے کہ کیفیت انکی وقت پہ...

مہر غرض تحریر مین آسکے گی

اب کچھ حال لشکر آئینہ اندام جادو کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ لوگ جو آئینہ اندام جادو کے مکان سے چلے تیسرے روز ایک میدان مین پہونچے فانوس
جادو نے آلام جادو سے کہا کہ آج یہان قیام کرنا بہت اچھا ہے یقین ہے ابھی تک لشکر خاص شہر مین
موجود ہے آلام جادو نے ان ساحرون سے کہا جو آئینہ پرست تھے اُن لوگون نے لشکر کو ٹھہرنے
کے واسطے اطلاع دی اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئے نگین فانوس جادو کی بارگاہ سب سے
پہلے استادہ کی گئی یہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا آلام جادو اسکی بارگاہ مین مع اپنے ہمراہیون کے
آیا فانوس جادو نے کہا یقین ہے دو روز کے بعد طلسم کشا کے لشکر تک پہونچین وہان طاغوت
جادو کی عجیب کیفیت ہوگی ہر وقت اُسکو میرا خیال ہوگا مین نے دو ہفتے کا وعدہ کیا ہے
یقین ہے وہ زیادہ نہ گھبرائے اور وہان قرار نہ کرے آلام جادو نے جواب دیا کہ طاغوت جادو
کون شخص ہے فانوس جادو نے سب کیفیت طاغوت جادو کی بیان کی آلام جادو نے کہا
اسوقت آپ صحرا کو تشریف لیجیے تو بہت مناسب ہے فانوس جادو نے چاہا کہ اسوقت اسکا دل گھبراتا
ہے کیا مضائقہ ہے تھوڑی دیر تفریح ہو جائیگی یہ سوچ کے فانوس جادو اُٹھا آلام جادو اور شب تاب
جادو اور اندام جادو اسکے ہمراہ ہوئے فانوس جادو صحرا کی کیفیت دیکھتا ہوا چلا قریب نصف
کوس کے راہ کی تھی کہ فانوس جادو کو ایک آہو تیر خوردہ نظر آیا فانوس جادو نے آلام
جادو سے کہا کسی صید افگن نے اسکو نشانہ کیا مگر یہ بھاگ کے نکل آیا اب گر جائیگا آلام جادو نے کچھ
جادو کے زور سے اُس آہوے تیر خوردہ کو روک دیا فانوس جادو آگے بڑھا چاہتا ہے کہ ہرن کو اُٹھائے
کہ گھوڑے کے سمون کی صدا کان مین آئی فانوس جادو نے سر اُٹھا کے دیکھا سامنے سے
ایک جوان صاحب شوکت و شان آتا ہے فانوس جادو نے چہرہ زیبا جو اُس جوان کا دیکھا
دل مین خیال کیا کہ یہ صورت زیبا کہین اور بھی دیکھی ہے فانوس جادو تو اس خیال مین تھا اُس
جوان نے وہین نعرہ کیا خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا ہم اسکے تعاقب مین بہت دور سے آتے
ہین فانوس جادو نے کہا ای جوان بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو مجھ سے ایسی باتین کرتا ہے
کیا کہون کہ مین کون ہون اُس جوان نے کہا ہم آپ کو خوب جانتے ہین مگر اب اِس آہو کو ہاتھ
نہ لگانا فانوس جادو تو سحر کے غرور مین بھرا ہوا تھا اُسنے اُس آہو پر ہاتھ ڈال دیا اُس
جوان کے ہاتھ مین کمان تھی ترکش سے تیر نکال کر فانوس جادو کی طرف پھینکا تیر فانوس
جادو کی پیشانی پر آکے بڑا فانوس جادو کی شمع حیات گل ہوئی زمین پر گر کر تڑپنے لگا بہت
کچھ سحر کیا مگر اُس جوان پر سحر نے بالکل اثر نہ کیا مگر آلام جادو نے جو فانوس جادو کے
گرانے کی آواز سنی یہ جھپٹ کے قریب پہونچا دیکھا فانوس جادو زمین پر پڑا ایڑیان
رگڑ رہا ہے آلام جادو نے نگاہ اُٹھا کے دیکھا ایک جوان سامنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا بنگاہ
غیظ اسکی طرف دیکھ رہا ہے آلام جادو نے شب تاب جادو کو آواز دی شب تاب

اُسکے قریب آیا اُسنے کہا فانوس جادو کو تم اُٹھا لیجاؤ مین اس جوان سے پوچھون کہ تونے فانوس جادو
کو تیر کیون مارا دیکھون یہ کیا بتاتا ہی شب تاب جادو فانوس کے قریب آیا چاہتا تھا کہ اُسکو
اُٹھائے مگر فانوس نے تڑپ کے جان دی اُسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آئین
سنگباری برف باری ہوئی ایک آواز عرصہ دراز کے بعد آئی کشتی مرا نام من فانوس جادو بود اس
اس آواز کے آنے سے وہ تاریکی دفع ہوئی آلام جادو نے دیکھا وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہی یہ کیفیت دیکھکر
آلام جادو نے کہا ای جوان اسکو کس نے تیر مارا اُس جوان نے کہا مین نے اسکو قتل کیا آلام
جادو نے کہا تو کون ہی جوان نے کہا میرا نام بدیع الملک ہی آلام جادو نے یہ نام جو سُنا
سحر کیا چند تیر آتشین بدیع الملک کی طرف بڑھکر مارے مگر تیر زمین پر گر پڑے بدیع الملک
نوجوان نے ایک تیر چلۂ کمان مین پیوست کر کے اسکی طرف پھینکا اسنے سحر کیا تیر جلگیا بدیع الملک
کو غصہ آیا مرکب سے اُتر کے اُسکے قریب آئے اُسنے بہت کچھ سحر کر کے روکا مگر بدیع الملک نامدار پر
سحر کیا تاثیر کرتا شاہزادہ بدیع الملک نے آلام جادو کے قریب پہونچکے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ
سر اُسکا اُڑ گیا مر کے زمین پر گرا اُسکے مرتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے کے بعد
آواز آئی کشتی مرا نام من آلام جادو بود اس آواز کے آتے ہی شب تاب جادو آگے بڑھا اور ساحر
جو اُسکے ساتھ کے دور کھڑے تھے اس آواز کو سنکر قریب آئے سب نے بدیع الملک کو گھیر لیا
سحر کرنا شروع کیا شاہزادے نے تلوار میان سے لی ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا پہلے شب تاب
جادو کو واصل جہنم کیا اسکے بعد اندام جادو قتل ہوا پھر اوسان جادو مارا گیا اور دو تین ساحر جو
اُنکے ہمراہ آئے تھے سب قتل ہوئے انکے مرنے سے جو شور برپا ہوا اور سب کی لاشین جلنے لگین
یہ خبر کسی طرح سے لشکر آئینہ اندام مین پہونچی کہ ایک جوان نے کئی ساحرون کو قتل کیا جو لوگ
سالار لشکر تھے اُنھون نے یہ خبر اُن لوگون کو پہونچائی جو بزرگان دین آئینہ پرست مشہور تھے وہ اس
خبر کو سنکر بہت حیران و پریشان ہوئے آپسمین کہنے لگے کون ساحر تھے جو قتل ہوئے بعض نے کہا
چلکر آلام جادو کو اطلاع دینا چاہیے یہ سوچ کر سب آلام جادو کی طرف روانہ ہوئے اُسکی بارگاہ
مین جو آئے کسی کو نہ پایا خیال کیا کہ شب تاب جادو کی بارگاہ مین گیا ہوگا وہان آئے وہان بھی کسی کو
نہ پایا اندام جادو کی بارگاہ مین آئے یہان بھی کسی کو نہ پایا اوسان جادو کی بارگاہ مین جاکر دیکھا
وہان بھی کوئی نہ ملا جب چارون ساحرون کی بارگاہ مین دیکھ چکے تو سب فانوس جادو کی بارگاہ کیطرف
چلے بارگاہ مین آکے دیکھا یہان فانوس جادو کو بھی نہ پایا لوگون سے دریافت کیا تو حال معلوم ہوا
کہ سب لوگ صحرا مین برائے سیر گئے ہین ان لوگون نے جو یہ خبر سُنی کہ سب واسطے سیر کے صحرا مین
گئے ہین سب کو یہی خیال گذرا کہ وہان آپسمین کسی بات پر بحث ہوئی ہوگی ایک نے دوسرے کو
قتل کیا یہ سوچ کے سب اُسطرف روانہ ہوئے جب وہان پہونچے جہان لاشین ساحرون کی پڑی
تھین سب کو مردہ دیکھا ان لوگون کے حواس باختہ ہوئے دیکھا ایک جوان باشوکت و شان
سامنے بیٹھا ہوا ایک ہرن کو صاف کر رہا ہی مرکب اُسکے عقب مین کھڑا ہی ان ساحرون نے
کہا ای جوان ان لوگون کو کس نے قتل کیا اُس جوان نے جواب دیا کہ ان لوگون کو ہم نے

قتل کیا ہی ساحرون نے کہا اے شخص تو بڑا انڈر ہی اگر تو نے قتل بھی کیا تھا تو اسوقت ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی معلوم ہوتا ہی تیری بھی قضا آئی ہی یہ کہکے ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا یہان بدیع الملک نامدار سحر کو کب مانتے ہین تلوار کھینچ کے جا پڑے قتل کرنا شروع کیا ان لوگون کے مرنے کے بعد جو آوازین بلند ہوئین لشکر مین اور لوگون نے سُنین سب مسلح و مکمل ہوکر آ پڑے سب نے بدیع الملک کو گھیر لیا شاہزادہ بھی دلیرانہ دغا کرنے لگا دن بہت کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہوگئی ساحرون نے کہا جلد روشنی کا سامان کرو ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ یہ طلسم کشا ہی اسکو گرفتار کرلو اس نے غضب کیا اسوقت اُن ساحرون کو قتل کیا ہی جو جو رکن ساحری سے تھے خبردار اسکو ہرگز نجانے دینا گرفتار کرلینا اُسی وقت روشنی کا انتظام ہوا بدیع الملک نے تنہا ہزارون ساحرون کو قتل کرکے میدان مین انبار لگا دیا صبح تک جنگ کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا شاہزادے کو طاقت جنگ باقی نہ رہی ہاتھ پانون مین رعشہ پڑگیا زخم بھی کثرت سے تھے شاہزادہ اسقدر لوگون سے جنگ بھی اتنے عرصہ تک کرچکا تھا ہاتھ بہکنے لگا اُسی ہنگام مین ایک ساحر نے پس پشت آکر گرز کا وار کیا شاہزادے کا سر زخمی ہوا بدیع الملک نے دونون ہاتھ گھوڑے کی گردن مین ڈال دیئے آہستہ سے کہا اے مرکب تیز خیال تیرے سوار پر وقت تنگ ہی اگر ہوسکے تو لے نکل گھوڑے نے دیکھا کہ میرے آقا پر وقت تنگ ہی صفون کو درہم و برہم کرکے لے نکلا ساحر چارون طرف دیکھتے رہے کہین بدیع الملک کا پتہ نہ پایا سب نے کہا معلوم ہوتا ہی طلسم کشا کا کوئی مددگار اسکو نکال لے گیا ورنہ اُسکا کام تمام کرچکے تھے تلاش کرو اسی صحرا مین کہین ہوگا ساحرون نے اُس صحرا مین بہت ڈھونڈھا مگر کہین بدیع الملک نامدار کا پتہ نہ پایا مجبور ہوکے سب ساحر اپنے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر ہوگا

اب کیفیت اُن ہرکارون کی عرض کیجاتی ہی کہ جو قنداب جادو نے بدیع الملک نوجوان کی تلاش مین روانہ کیئے تھے

وہ ہرکارے ایک روز تک چارون طرف تلاش کرتے رہے جب کہین پتہ نہ پایا مجبور ہوکے واپس ہوئے قنداب جادو کے پاس آئے کہا ہمنے چارون طرف آقاے نامدار کو تلاش کیا مگر کہین نام و نشان تک نملا ناچار ہوکے واپس آئے قنداب جادو نے کہا کل مین خود تلاش مین جاؤنگا ضرور پتہ لگاؤنگا سومنات جادو نے کہا مین بھی ایک سمت تلاش کرونگا فرجام جادو نے کہا مین بھی ایک سمت براے تلاش جاؤنگا قرطاس جادو نے بھی ایک طرف جانے کا ارادہ کیا اسی طرح ہر ایک ساحر جانے پر آمادہ ہوا قنداب جادو نے کہا سب لوگون کا جانا اچھا نہین ہی بعض یہان رہین لشکر کی محافظت کرین بعض لوگ تلاش کو جائین سومنات جادو نے کہا کہ یہ بات بہت اچھی ہی غرض براے تلاش چار آدمی مقرر ہوئے سومنات جادو اور قنداب جادو اور فرجام جادو اور قرطاس جادو باقی سب ساحرون کو براے حفاظت لشکر

چھوڑا دوسرے روز یہ چار ساحر روانہ ہوئے سومنات جادو بہت دور گیا کہین بدیع الملک نامدار کا پتہ نہ پایا فرجام جادو بھی بہت دور تک گیا اسکو بھی کہین بدیع الملک کا پتہ مطلق نملا قرطاس جادو بھی دور دور گیا اسکو بھی کہین پتہ نہ ملا مگر قنداب جادو جو برائے تلاش روانہ ہوا ایک سمت نکلگیا جب دن قلیل باقی رہا تھک کے ایک درخت کے نیچے سر جھکائے بیٹھا تھا دلمین خیال کر رہا تھا کہ نہین معلوم آقائے نامدار کس طرف تشریف لیگیے ہین جو انکا پتہ نہین معلوم ہوتا اسی فکر مین تھا کہ سامنے سے گرد اوڑی قنداب جادو اسطرف بڑھا جب دامنہ گردشگافتہ ہوا قنداب جادو نے دیکھا خواجہ عمرو نامدار سامنے سے آتے ہین قنداب جادو خوش ہوگیا خواجہ عمرو کے قریب آیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ عمرو نے جواب سلام دے کہہ کہا ای قنداب جادو تم اس صحرائے ہولناک مین کس کام کے واسطے آئے قنداب جادو نے عرض کی ای خواجہ مین اسواسطے یہان آیا تھا کہ آقائے نامدار کی قدمبوسی حاصل کرتا اور یہ بھی عرض کرتا کہ سیراب جادو اپنا لشکر لیکر چلا گیا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی بہتر ہی اب تلاش لوح مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا ای قنداب جادو بدیع الملک کا پتہ نہین ہی ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا ہم لوگون سے جہان تک ساتھ دیا گیا ہمراہ رہے جب سخت مجبور ہوئے تھک کے رہ گئے کیا کرتے پھر جو برائے تلاش گئے شاہزادہ بدیع الملک کا پتہ نہ پایا اُس روز سے اسوقت تک تلاش کر رہے ہین مگر ابھی تک نشان نہین معلوم ہوتا ہی قنداب جادو نے کہا خواجہ یہ تو آپ نے عجیب خبر سنائی آپ تو لشکر مین تشریف لے چلیے اور لشکر کو ہمراہ لے کر آقائے نامدار کی تلاش مین چلیے خواجہ عمرو نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ لشکر کو وہین مقیم رہنے دو شاید بدیع الملک واپس ہو کر لشکر کی طرف آئین اور وہان لشکر کو نہ پائین تو پھر وہ بہت ہی پریشان ہونگے اور ہم لوگون کی تلاش مین تنہا نہین معلوم کہان کہان جائینگے اس سے میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ لشکر وہین رہے ہملوگ بدیع الملک کو تلاش کرین لشکر سے ساحر روزمرہ خبر بھی پہونچاتے رہین قنداب جادو نے کہا آپ لشکر مین تشریف لے چلین آج شب کو سب ساحر وہان آجائینگے اُنسے یہ فرما دیجیے آپکا فرمانا سب بسر وچشم قبول کرینگے خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہی مین خود بھی لشکر کی طرف آنے والا تھا قنداب جادو نے کہا آپ یہان قیام نفرمائیے تشریف لیچلیے خواجہ عمرو اُٹھے قنداب جادو کے ہمراہ لشکر مین تشریف لائے یہان سب ساحر بھی آچکے تھے لوگون نے خواجہ عمرو کو جو قنداب جادو کے ہمراہ آتے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ نہین معلوم کیا بات ہی جو آقائے نامدار اب تک نہین آئے ہین یہ سوچ کے سب خواجہ کے پاس آئے قنداب جادو سے بعض لوگون نے دریافت کیا کہ آقائے نامدار کہان ہین قنداب جادو نے کہا سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سنکر قنداب جادو خواجہ عمرو کو بدیع الملک کی بارگاہ مین لایا سب ساحرون کو جمع کیا خواجہ عمرو سے کہا ای خواجہ جو کچھ آپ کو فرمانا ہو فرمائیے سب لوگ بموجب آپ کے ارشاد کے عمل مین لائینگے خواجہ عمرو نے کہا بدیع الملک نے ایک آہوئے صحرائی کے تعاقب مین گھوڑا ڈالا وہ ہرن نہین معلوم

کسطرف چلا گیا ہملوگون نے بہت تلاش کیا مگر بدیع الملک کا پتہ نہ ملا اور جو جوگ ہمراہ تھے اُنکا
بھی ساتھ چھوٹا جب کوئی ہمراہ نہ رہا مین مجبور ہو کے تنہا ایک صحرا کی طرف چلا وہان قنداب
جادو سے ملاقات ہوئی مین نے لشکر مین واپس آنا مناسب جانا اب مین چاہتا ہون کہ نایاب
جادو لشکر کی نگرانی کے واسطے رہین باقی جسقدر ساحران نامی ہین شاہزادہ بدیع الملک کی
تلاش مین جائین اور لشکر سے ہر ایک کے پاس ہرکارے ہوتے رہین اور سب اپنے اپنے ارادے
سے نایاب جادو کو اطلاع دیتے رہین اور نایاب جادو لشکر کے حال اور یہان کے حالات
جدید سے مطلع کرتے رہین اگر شاہزادہ یہان آجاسے تو ہملوگ واپس آئین یا کوئی اور بات کسی
قسم کی یہان پیدا ہو تو ہم اُسکا بندوبست کرنے کو واپس آئین سب نے منظور کیا خواجہ عمرو نے کہا
صرف آج اور اس لشکر مین آپ لوگ رہین کل علے الصباح سے سب روانہ ہو جائین سب نے
اس بات کو بھی قبول کیا تھوڑی دیر تک جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی خواجہ نے حسب معمول دربار برخاست
کیا آپ بدیع الملک کی بارگاہ مین رہے اور سب ساحر اپنی اپنی بارگاہون مین گئے جسقدر رات
باقی تھی سب نے عجیب کیفیت مین بسر کی فراق بدیع الملک سب کے دلون پر شاق تھا ہر ایک
یہ چاہتا تھا کہ جلد سحر ہو شاہزادے کی تلاش مین جائین پتہ لگائین اسی خیال مین ہر ایک بستر خواب
پر کروٹین لے رہا تھا کسی پہلو نیند نہ آئی تھی جب رات گذری اور سپیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا
ہر ایک اپنے بستر خواب سے اُٹھا خدا کی یاد مین مصروف ہوا جب یاد الٰہی سے فراغت حاصل
ہوئی سب لوگ خواجہ عمرو کے پاس آئے خواجہ عمرو نے کہا اے قنداب جادو تم کس طرف
جانا چاہتے ہو قنداب جادو نے عرض کی جس طرف آپ حکم فرمائین خواجہ عمرو نے قنداب
جادو کو جانب مشرق روانہ کیا اور کہدیا کہ اُس طرف جسقدر صحرا کوہ دریا باغ مکان پہاڑ جو
ملے بدیع الملک نامدار کو ضرور بالضرور وہان تلاش کرنا قنداب نے عرض کی خواجہ آپ کے
فرمانے کی ضرورت نہین ہے مین شاہزادے کو بہت اچھی طرح تلاش کرونگا یہ کہکے قنداب
جادو نے خواجہ عمرو کو سلام کیا اور جانب مشرق روانہ ہوا اسکے چلے جانے کے بعد خواجہ عمرو
نے سومنات جادو سے کہا تم کس طرف جانا چاہتے ہو سومنات جادو نے عرض کی خواجہ
جس طرف آپ فرمائین مین چلا جاؤن خواجہ عمرو نے کہا تم جانب مغرب جاؤ مگر جس طرح کہ مین نے
قنداب جادو سے تلاش کرنے کو کہا ہے اُسی صورت سے تم بھی تلاش کرنا سومنات جادو
نے عرض کی خواجہ مین اُس سے زیادہ تلاش کرونگا یہ کہکے سومنات جادو بھی جانب مغرب
روانہ ہوا اسکے جانے کے بعد خواجہ نے قرطاس جادو کو بلایا کہا اے قرطاس جادو تم جانب
شمال جاؤ بدیع الملک کا پتہ لگاؤ قرطاس جادو جانب شمال روانہ ہوا اس کے
جانے کے بعد خواجہ عمرو نے فرجام جادو کو بلایا کہا اے فرجام جادو تم جانب جنوب
روانہ ہو مگر جس طرح مین نے اُن سے کہا ہے اُسی طرح سے تم بھی تلاش کرنا فرجام جادو
نے عرض کی خواجہ عمرو جیسا آپ نے فرمایا ہے انشاء اللہ تعالےٰ اُسی طرح تلاش کرونگا
یہ کہکے فرجام جادو بھی جانب جنوب روانہ ہوا جب یہ سب لوگ روانہ ہو چکے تو سب کے

بعد خواجہ عمرو روانہ ہوئے ان سب لوگون کو اس کیفیت مین چھوڑا کہ حال ان سب کا وقت پر معرض تحریر و تقریر مین آئیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی تحریر کرنا منظور ہی

کہ جب مرکب شاہزادے کو لشکر ساحران سے لے نکلا قریب شام ناکام ایک صحرا مین پہونچا ایک درخت سایہ دار کے نیچے گیاہ سبز مانند فرش مخمل اُگی تھی گھوڑا اُس درخت کے قریب آیا آہستہ سے اپنی پیٹھ سے بدیع الملک نامدار کو زمین پر ڈال دیا شاہزادہ بیہوش تھا گھوڑے نے اپنی پیٹھ سے جب زمین پر ڈالا پہلے بدیع الملک کو دیر تک سونگھا کیا چاہتا تھا کہ اپنے مالک کو ہوشیار کرے مگر اُسوقت شاہزادہ فرط زخمداری سے بالکل بیہوش تھا اور زخمون سے خون اسقدر بہ گیا تھا کہ بدیع الملک مین طاقت حس و حرکت باقی نہ تھی گھوڑا چرنے لگا بدیع الملک زیر درخت عالم بیہوشی مین پڑے رہے گھوڑا لمحہ بھر چرتا تھا پھر اپنے مالک کے پاس آتا تھا دیکھ جاتا تھا شب ماہ سے جنگل نمونہ فردوس تھا عجب اُس صحرا پر بہار تھی چاندنی عجب لطف دکھائی تھی ایک جانب پانی جو پہاڑون سے گر کر جمع ہوا تھا لہرین لے رہا تھا قضائے کار ملکہ نسیم سبز پوش دختر سموم جادو بادشاہ ایوان ہوا اُسوقت برائے تفریح اپنی خواصون کو ہمراہ لیکر نکلین اُس صحرا کی طرف آئین صحرا کو جو اسدرجہ پر فضا پایا تخت اُتارا چاندنی کی سیر کرنے لگین ایک خواص کی نگاہ جو مرکب بدیع الملک پر پڑی اُسنے ملکہ سے عرض کی کہ ملکہ ایک اسپ صبا رفتار اس جنگل مین پھر رہا ہی مگر خون سے بھرا ہوا ہی معلوم ہوتا ہی اُسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہی گھوڑا بھاگ کر اسطرف چلا آیا مگر قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ گھوڑا کسی بادشاہ کی سواری کا ہی ہیکل جواہر نگار گردن مین پڑی ہی کلغی بھی نہایت عمدہ سر پر ہی اور سب زیور بھی مرصع کار پہنے ہوئے ہی ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ارے وہ مرکب کہان ہی ہم بھی دیکھین گے خواص نے ملکہ کو اپنے ہمراہ لیا جس جگہ اسپ بدیع الملک کھڑا تھا وہان لائی عرض کی حضور ملاحظہ فرمائین ملکہ نسیم سبز پوش نے جو گھوڑے کی شان و شوکت دیکھی کہا کیا عجب ہی جو اسکا سوار بھی اسی صحرا مین ہو خواصون نے عرض کی ملکہ عالم آپ کیا فرماتی ہین اسکے سوار کو کسی نے مار ڈالا ہی گھوڑا بھاگ کے اس میدان مین چلا آیا ہی ملکہ نے کہا اگر کوئی اسکے سوار کو قتل کرتا اس گھوڑے کا اسباب چھوڑ نہ دیتا کیونکہ جواہرات بیش بہا سے گھوڑا آراستہ ہی خواصون نے عرض کی ہم تلاش کرتے ہین دیکھین اسکا سوار کہان ہی یہ کہکے سب خواصین چارون طرف تلاش کرنے لگین ایک کی نظر اُس درخت تک پہونچی جہان بدیع الملک بیہوش پڑے تھے جیسے ہی اُسکی نگاہ بدیع الملک نوجوان پر پڑی بے اختیار کہا ملکہ عالم آپ بہت صحیح ارشاد فرماتی ہین اسکا سوار بھی یہان موجود ہی ملکہ نے کہا ارے کہان ہی خواص نے عرض کی حضور کے سامنے جو درخت ہی اُسی شجر کے نیچے مرا ہوا پڑا ہی ملکہ نسیم سبز پوش نے جو بنگاہ غور دیکھا درخت کے نیچے ایک نور ساطع پایا خواصون سے کہا چلو قریب سے دیکھین معلوم ہوتا ہی کسی شہر کا بادشاہ عالیجاہ ہی نہین معلوم اس طرف کیونکر آیا کس نے اسکی جان لی خواصون نے عرض کی ملکہ عالم آپ وہان نہ تشریف لیجائین نہین معلوم کیا اسرار ہی ملکہ نے کہا اگر اسرار

بھی ہی تو ہمین کیا خوف تم لوگون کو خوف معلوم ہوتا ہی میرے ہمراہ نہ آؤ یہ سُنکر زرنگار کا پیرہن
وزیر زادی نے عرض کی ملکہ عالم کنیزین سچ کہتی ہین آپ وہان تشریف نہ لیجایئن بلکہ میرے نزدیک
مناسب ہی کہ اس صحرا سے تشریف لے چلین تفریح ہوچکی ایسے مقامات پر ٹھہرنا بیکار ہی ابھی شہنشاہ
کو خبر ہوجاے تو ہماری جان پر آفت آئے نام بدنام ہو آپ کی والدہ ماجدہ ہی فرمایئن کہ کمبخت سب
لوگ انکو لیجاتے ہو جنگلون کی سیر دکھاتے ہو اُسوقت ہم اُنھین کیا جواب دین گے گنا ہگار سلطان
ہوجائینگے آپ کو کوئی کچھ نہ کہیگا آفت ہمین لوگون کے سر پر آئیگی ایک دو کی جان جائیگی اس سے
بہتر یہ ہی کہ اس صحرا سے آپ تشریف لیچلیے ملکہ نے کہا اے زرنگار اگر تو پہلے مجھ سے کہتی مین تیرے کہنے کو
قبول کرتی اب مجھے ضد ہی جب تک اس زخمی کو پاس سے جاکر نہ دیکھونگی سب مجھے چین نہ آئیگا زرنگار
نے عرض کی ملکہ عالم بعض وقت آپ کی ضدین ایسی ہوتی ہین جو ہم لوگون کو زندگی سے مایوس کردیتی
ہین ہم لوگون کی عرض قبول فرمایئے وہان تشریف نہ لیجایئے ملکہ نے کہا مین کسی کا کہنا نہ سنونگی
قریب جاکر اُس زخمی کی حالت دیکھونگی زرنگار مجبور ہوئی عرض کی ملکہ عالم آپ کو اختیار ہی ہمارا تک
ہمارا حق تھا عرض کرچکے قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہی ملکہ نسیم سبز پوش نے زرنگار کے کہنے پر
عمل نہ کیا اُس درخت کے قریب آیئن چہرہ زیبائے بدیع الملک پر نظر کی اُسوقت چاندنی کا عکس
جو چہرہ بدیع الملک پر پڑتا تھا شاہزادے کا حسن دونا معلوم ہوتا تھا ملکہ دیکھتی ہی بیخود ہوگئی تیر
عشق جگر کے پار ہوگیا دل بیقرار ہوگیا بے اختیار ملکہ کی زبان سے آہ نکلی زبان سے واہ نکلی کلیجہ
پکڑکے زمین پر بیٹھ گئی بدیع الملک کی صورت زیبا کو بچشم غور دیکھنے لگی زرنگار صاحب عقل و فراست
تھی سمجھ گئی کہ ملکہ کا دل آگیا بُرا ہوا اور اس جوان کا کام تمام ہوچکا ہی اب یہ کہان ممکن ہوگا ملکہ کو اسکا
فراق ستائیگا دیوانہ بنائیگا یہ کہا ملکہ عالم جو کچھ آپ نے فرمایا وہ پورا ہوا اب تشریف لے چلیے
اُسکی کیفیت دریافت ہوگئی نہین معلوم اُس بیچارے پر کیا مصیبت گزری جو یہ نوبت پہونچی کہ
جان گئی اگر خیال کیا جاے تو اسکی صورت زیبا اور طلعت جہان آرا ایسی ہی کہ دشمن کو بھی رحم
آجاے مگر نہین معلوم کون ظالم سنگدل ایسا تھا جس نے اس جوان کو قتل کیا اگر کوئی مال کیواسطے
قتل کرتا تو اس ہیبت سے لاش اُسکی نہ ملتی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ عالم مسافرت مین کوئی اسکے
ہمراہ ہوگا کوئی بات اُسکی اُسکے خلاف ہوئی یا اُسکی کوئی بات اُسکے ناگوار ہوئی اسی امر پر آپسمین تکرار
ہوئی اُسنے اسکو قتل کیا اپنا راستہ لیا یہ ہمین پڑا رہا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے زرنگار معلوم
ہوتا ہی یہ بھی خوب لڑا ہی قبضہ ہاتھ مین رہ گیا ہی مگر کیا صاحب جرات ہی کہ مرنے پر بھی تلوار ہاتھ
سے نہین چھوڑی ہی زرنگار نے عرض کی اے ملکہ عالم کسی ملک کا بادشاہ ہی یا شاہزادہ عالیجاہ
ہی پھر سوائے شاہان جلیل القدر کے اور بہادر کون ہوتا ہی ملکہ نے جب دیر تک شاہزادے
کی صورت دیکھی تو آمد و شد نفس کے بھی آثار پائے گئے ملکہ کو بدرجۂ کمال خوشی ہوئی سینے پر
ہاتھ رکھا قلب کو طپان پایا کچھ خیال نہ کیا سر بدیع الملک نوجوان بصد تعجیل اپنے زانو پر لیا
زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسکو حیرت ہوئی سمجھی اب ملکہ کے دل پر اثر عشق پورا ہوگیا
قلب اُلٹ گیا مردے کا سر زانو پر لیا ہی غضب ہوگیا اب والدین ملکہ کو خبر ہوگی وہ ہملوگونکے

حق مین کیا کرینگے یہ سوچ کے زرنگار نے عرض کی ای ملکۂ عالم آپ کیا کرتی ہین مردے کا سر اپنے زانو پر کیون دھرتی ہین ملکہ کو یہ کلمہ بہت ناگوار ہوا کہا ای زرنگار ہوش مین آ دیوانی نہ بن جا یہ شخص بیجان نہین ہی کثرت زخمداری سے بیہوش ہی اسکی خدمتگذاری کرنا اچھا ہی نہین معلوم کون ہی کہان جاتا ہی اگر ہمارے سبب سے صحت پائیگا احسان مند ہوگا بہتر ہی کہ اسکو اپنے باغ مین لیچلین اسکا علاج کرین زرنگار نے عرض کی ملکۂ عالم اسوقت آپ کیسی باتین فرماتی ہین اگر اسکو باغ مین لیجائیے گا کیونکر چھپائیے گا یہ راز فاش ہوجائیگا شہنشاہ کو ضرور خبر ہوگی وہ آپ کو کیا کہین گے ملکہ نے جواب دیا ای زرنگار اب اس شخص کے بارے مین کچھ نہ کہنا اگر میری خوشی درکار ہی تو میرا کہنا مان لے زرنگار خاموش ہوئی ملکۂ عالم نے اپنا تخت طلب کیا بدیع الملک کو اس تخت پر ڈالا آپ بھی سر زانو پر لیکر بیٹھی سحر کر کے تخت کو اڑایا اپنے باغ مین پہونچی بدیع الملک نوجوان کو ایک مسہری پر لٹایا گلاب کیوڑا بید مشک منگایا شاہزادے کو لخلخہ سونگھایا بدیع الملک نے غش سے آنکھین کھولین اپنے کو ایک مکان نفیس مین پایا شاہزادہ متعجب ہوا چارون طرف دیکھا بالین پر ایک نازنین زہرہ جبین کو پایا آنکھ ملتے ہی بدیع الملک کے دل کی بھی عجب حالت ہوئی ملکہ نے جو شاہزادے کو ہوشیار پایا سر جھکایا منہ پھیر لیا کنیزون کو حکم ہوا کہ اسی وقت جراحون کو طلب کرو زخمدوزی اسکی ہوجاے کنیزون نے اسی وقت انتظام کیا جراح آیا بدیع الملک کی زخمدوزی سے جب فراغت پائی ملکہ شاہزادے کے پاس آئی کہا ای شخص اپنا کچھ حال بیان کر جو کچھ تجھ پر گذری ہو عیان کر بدیع الملک نے ایک آہ سرد بھر کر کہا میرا حال پر ملال لائق بیان نہین اسکا سننا بیکار ہی زندگی سے جی بیزار ہی جو گذری ہی اسکو کیونکر بتاؤن کون سننے والا ہی جسکو سناؤن افسوس صد افسوس

گر کرون سربسر آشفتہ سری ہجرانی بیان | مو بمو ہو سبب درد سر زلف بتان | حال سوز غم دل لاؤن اگر تا بہ زبان | ہو شرر ریز نفس موج ہو شعلہ افشان

تو بتو سر نفسم داغ کہن مے سوزد
آتش از گرمی ہنگامۂ من مے سوزد

مین ہوا ہون سوختہ قسمت کہ گرا جو خرمن | شعلۂ برق مری درد جگر سے روشن | داغ دل آتش سوزان ہے تو سینہ گلخن | کاش جلکر کہین برباد ہو خاکستر تن

چند سوزم زغم و چند گدازم یارب
بخت ناساز بدل سوز چہ سازم یارب

سوزش غم نے کیا ایسا عناصر مین فتور | جاے خون شعلۂ سرکش ہے رگون مین مستور | مجھ سی پروانہ کرے ہمنفسی کیا مقدور | گرم ہنگامہ سمندر کا نہو میرے حضور

جانم آتش تنم آتش دل جانم آتش
آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش

نہ وہ طاقت ہے کہ روکو مژہ کی خونباری | نہ وہ دل ہے کہ کرے ضبط فغان و زاری | منزلون دور رہا مرحلۂ خودداری | الغرض بیخودی از بسکہ ہوئی ہے طاری

مینزنم خویش بجگر خنجر و آزارے نیست
میتوان یافت کہ با خویشتنم کارے نیست

حال سوز غم پنہا نکو کرون گر تحریر | دل نالان البرق کی آواز قلم جاے صریر | اک خموشی ہے مری لاکہ زبان کی تقریر | بزم حیرت نے بنایا مجھے گویا تصویر

پاس ناموس جنون درس سکوتم داد است

گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است

ہے نا کامی طالع ہی مرا کام ردا | در سندی جیسے کہتے ہین وہی سیرتی ہوا | ایسا کہون جیسے مخالف ہی زمانہ کی ہوا | چشم بینا نظر آتی ہی نہ گوش شنوا

دردم افسانہ شد و تا لب شنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گردید و بدیدن نرسید

آدمی سے بھی طبیعت ہی مری نازک تر | کم دماغی ہین مقابل ہر گل ہی تر | مثل نکہت مجھی برباد کرے باد سحر | سنگ ہی میری جبین پر اثر صندل تر

خون کند گرمی صحبت دل ناکام مرا
محو سازد ز نگین موج صفا نام مرا

دل نہ حسرت کش ساقی ہی نہ لب تشنہ جام | رحمتین روح کو درکار نہ جی کو آرام | داغ حسرت ہون مرا سینہ سوزان مقام | محفل عیش و طرب مین مرا اتنی کیا کام

از غم خون جگر بادہ بجام است مرا
صحبتے با غم دل عیش تمام است مرا

ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا یہ حال تو ظاہر ہوا کہ آپ کسی ملک کے بادشاہ عالیجاہ ہین مگر اسطرف کیونکر تشریف لائے اور راہ مین کس سے مقابلہ پڑا کیا کوئی اور شخص آپ کے ہمراہ تھا جن سے کچھ تکرار ہوئی نوبت بفساد پہونچی اُسنے آپ کو اسقدر زخمی کیا اپنا راستہ لیا یا اُسکے علاوہ کوئی اور بات ہی بدیع الملک نے فرمایا یہ سب گمان بیجا ہین نہ مین کسی ملک کا بادشاہ ہون نہ راہ مین کسی ہمراہی سے فساد ہوا جو آپ کے خیال مبارک مین آیا یہ سب خلاف ہی ملکہ نے کہا یہ تو ضرور ہی کہ آپ نے اپنی سلطنت کو چھوڑا ہی عزیزون سے منہ موڑا ہی مگر یہ نہین معلوم کہ اسقدر زخم کیونکر کھائے کیا سانحہ گذرا اگر صاف صاف بتا دیجیے گا صبر آئیگا ورنہ دل بیچین رہیگا بدیع الملک نے فرمایا مین ایک آوارہ وطن خانہ بدوش ہون اس طلسم مین براے فتح طلسم آیا خدا نے بعض مرحلے میرے ہاتھ سے فتح کرائے بہت سے ساحرون کو زیر کیا اُنھون نے میری اطاعت قبول کی آئینہ اندام جادو نے فانوس جادو کو طلب کیا وہ بھی بفضل ایزدی اسیر ہو گیا اُسکے لشکر نے میری اطاعت قبول کی کوئی ساحر آیا فانوس جادو کو قید سے رہا کر لیگیا وہ آئینہ اندام جادو کے پاس گیا میرے مقابلے مین دو ساحر تھوڑا سا لشکر اپنے ہمراہ لیے ہوئے ٹھہرے رہے مجھ سے دو ہفتے کے لیے مہلت طلب کی مین نے اُنکو مہلت دی اُسی شب کو ایک ساحر میری بارگاہ مین آیا مگر خدا کو منظور نہ تھا کہ ایک کافر کے ہاتھ سے مجھے ذلت دیتا میری آنکھ کھلگئی مین نے اُس ساحر کو قتل کیا طاغوت جادو اُسکا نام تھا اُسکو قتل کر کے مین نے چاہا کہ اُسکے ہمراہی سے مقابلہ کرون مگر اُسنے کچھ بھی نہ کہا نہ میدان مین آیا میرا دل گھبرایا شکار کا شوق حد سے زیادہ ہی براے شکار ایک صحرا مین آیا ایک ہرن کو نشانہ کیا وہ آہو تیر کھاکر میرے سامنے سے بھاگا اُسکے تعقب مین مین نے بھی گھوڑا اڑا لا جو جو لوگ میرے ہمراہ تھے وہ سب چھوٹے مین ایک صحرا مین پہونچا آہو ایک درخت کی آڑ مین گیا وہان فانوس جادو مع لشکر مقیم تھا اُسنے سحر کر کے ہرن کو روک لیا چاہتا تھا کہ اُسکو گرفتار کرے اتنے عرصہ مین مین وہان پہونچا اُسکو منع کیا اُسنے میرا کہنا قبول نہ کیا مین نے ایک تیر مارا اُسکی پیشانی پر پڑا اُسنے جو شور وغل مچایا اور ساحر جو اُسکے ہمراہ تھے وہ آئے اُنھون نے مقابلہ کیا میرے

ہاتھ سے قتل ہوئے پھر اور ساحر آئے لشکر آیا بہت سے ساحر میرے ہاتھ سے قتل ہوئے آخر کار
مین بھی اسقدر زخمی ہوا ایک شب کامل اُن لشکر والون سے مقابلہ رہا جب طاقت جنگ باقی نہ رہی
تو سر پر ایک گرز ایسا پڑا کہ چکر آگیا مین گھوڑے سے چمٹ گیا گھوڑا مجھے لشکر سے لے نکلا تقدیر نے یہانتک
پہونچایا اُسکے بعد کی کیفیت سے مجھے نہین معلوم کہ گھوڑے نے مجھے لاکے کہان ڈالا اور مرکب کیا ہوا
مین کیونکر آیا ملکہ نسیم سبز پوش نے جو یہ کیفیت سنی شاہزادہ بدیع الملک کی خوش بیانی پر تو فریفتہ
ہوگئی مگر اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسے شخص پر دل آیا جو اس
طلسم مین بارادۂ فتاحی آیا ہی بھلا یہ کاہیکو میرا کہنا قبول و منظور کریگا اور اپنے ارادے سے
باز آئیگا مگر دل سے مجبور تھی کبھی یہ بھی خیال آتا تھا کہ ایسا نہو خداوند کو یہ کیفیت معلوم ہو جاے
اور وہ سب مجھے بلاکر جہنم مین پھینکدین کبھی دل مین یہ خیال کرتی تھی کہ جب ایسا شجاع و دلیر میرے
یہان موجود ہی تو کسکی مجال ہی جو سب مجھے بنگاہ گرم دیکھ سکے کبھی یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند کو سب
طرح سے اختیار حاصل ہین مگر اس جوان کا کچھ نہ بنا سکے اسنے کیسے کیسے ساحرون کو قتل کیا
مرحلے بھی فتح کیے مگر اب تک اسکو کسی نے اسیر نہ کیا یہ سوچ سوچ کر ملکہ کبھی دل ہی دل مین خوش
ہوتی تھی کبھی رنجیدہ ہوتی تھی کبھی دل مین کہتی تھی اب یہ جوان میرا کہنا ضرور قبول کریگا اور اطاعت
خداوند آئینہ اندام کی کریگا کبھی یہ خیال آتا تھا کہ بھلا خداوند آئینہ اندام کی اطاعت اس سے
کیونکر ہوگی اسنے اُنسے مقابلہ کیا ہو اُنکی حقیقت ہی اسکے سامنے کیا ہو ملکہ جو اس ششش و پنج
کی وجہ سے خاموش ہوئی بدیع الملک نوجوان کو یہ گمان ہوا کہ شاید میری باتین اس نازنین
زہرہ جبین کے خلاف مزاج ہوئین یہ سوچ کے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اے ملکہ عالم
تم خاموش کیون ہوئین کیا میری باتین آپکی ناگوار خاطر ہوئین ملکہ نے کہا آپ کی باتین مجھے کیون
ناگوار ہونگی مگر کچھ ایسے خوف پیدا ہوئے جنکی وجہ سے مین خاموش ہوگئی بدیع الملک نے
فرمایا ملکہ اُن باتون کو ظاہر کردیا خوف پیدا ہوئے ہین ملکہ نے کہا اُنکا پوشیدہ رہنا ہی اچھا ہی
اُنکو دریافت نہ فرمائیے ورنہ آپ کے مزاج کے خلاف ہونگی بدیع الملک نے کہا ملکہ ہرگز تمھاری
باتین میرے خلاف نہونگی تمنے میرے اوپر ایسا احسان کیا ہو جسکا عوض مین تمھارے ساتھ
نہین کرسکتا تمھاری باتین ہرگز میرے مزاج کے خلاف نہونگی تم ضرور بیان کرو ملکہ نے کہا
اسوقت اُن باتون کا محل نہین ہو بدیع الملک نوجوان نے کہا اگر تمھین تخلیہ درکار ہو تو ممکن
ہوسکتا ہو مگر اب تمھین ضرور اپنی باتین بیان کرنا ہونگی ایسا ہو نہین سکتا کہ مین اُن باتون کو نہ سنون
ملکہ نے کہا مین کسی وقت عرض کردونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسوقت سے بہتر اور
کوئی دوسرا وقت نہ ہاتھ آئیگا جو کچھ کہنا ہی بیان کردو ملکہ نے کنیزون کو بہانہ سے ہٹادیا صرف
زرنگار وزیرزادی کو اپنے پاس رہنے دیا جب کنیزون مین سے وہان کوئی بھی نہ رہا تو
ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین اس طلسم کی رکن اعظم ہون اور بہت سی باتین اس طلسم مین
میرے اسپرد ہین اور وہ اس قسم کی ہین جنکو سواے میرے دوسرا شخص نہین جانتا ہی
علاوہ اسکے میرے والد نامدار اس طلسم کے ایک مرحلے کے حاکم ہین اور اُسکے سیاہ و سفید کا

انھین اختیار ہو گا اور بھی ملک والد ماجد کی زیر حکومت ہین مگر سب سے بڑھ کے اسی مرحلے کا انتظام
انکی ذات سے ہوتا ہو اور میرے اعزا اس طلسم کے مرحلہ جات پر حاکم ہین مگر والد ماجد اس مرحلے
کے حاکم ہین جو اشرف مراحل طلسم ہو اُسکا جواب سواے ایوان نہ طاق کے دوسرا نہین ہو اس
طلسم مین دو ہی ٹھکانے ہین جو محافظ طلسم مشہور ہین ایک مرحلہ ایوان ہو دوسرا مرحلہ ایوان
نہ طاق کہ اُسکے نام سے مشہور ہو بدیع الملک نے کہا آپ کو اگر میرا یہان لانا ناگوار ہو یا دشمنون کی
توہین کا سبب ہو تو مجکو آپ ہرگز اپنے یہان نرکھین اور مین خود بھی یہان رہنا پسند نہین کرتا
ملکہ نے کہا اگر ہمین ایسا ہی منظور ہوتا تو ہم وہان سے آپ کو کیون لاتے پہلے ہی خیال کرتے اب
تو جو ہونے والا تھا وہ ہوا مگر ایک عرض اب آپ کی خدمت مین یہ ہو کہ آپ اپنے اس ارادے
سے باز آئین اور میرے یہان براحت و آرام تشریف رکھین جو لوگ آپ کے ہمراہی چھوٹ
گئے ہین مین اُن سب کو یہان بلا دونگی جب تک آپ کے مزاج مین آئے اُنھین یہان مہمان
رکھیے گا جب جی چاہے رخصت کر دیجیے گا بدیع الملک نے فرمایا ملکہ تمنے وہ بات کہی جو
مجھ سے ہونا ممکن نہین اگر تمھین طلسم زیادہ عزیز ہو تو مین تمکو اجازت دیتا ہون کہ تم اپنے
ہاتھ سے میرا سر جدا کرو جب مجھ مین جان باقی نرہیگی تو مین اس طلسم کی فتاحی کا ارادہ نہ کرونگا
اور جب تک میرے تن مین جان باقی رہیگی میرا یہ ارادہ نہ بدلیگا اور میرے قتل کرنے مین
تمھارا فائدہ ہو اگر میرا سر آئینہ اندام مکار کے پاس بھیجو گی وہ بہت خوش ہوگا اسکے عوض
مین تمھارے عہدے بڑھائے گا عزت دیگا سب ساحران طلسم سے بڑھکے تمھاری قدر و منزلت
کریگا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین اس عہدے کو لیکر کیا کرون اور اُس قدر و منزلت کی تمنا کیون کرونگی
کہ آپ کے دشمنون کو اپنے ہاتھ سے قتل کرون سر خداوند کے پاس بھیجون آپ ایسے کلمات زبان
پر نہ لائیے بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکہ عالم اسکو حسن کلام نہ جانو مین تمسے بہت صحیح کہتا ہون
جو احسان تمنے میرے ساتھ کیا ہو یہ اُسکا ایک ذرہ بھی نہین ہو ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین نے
آپ کے ساتھ ذرا بھی احسان نہین کیا ہو آپ جو کچھ فرماتے ہین یہ سب میرے رنجیدہ ہونے کے سبب
ہین ایسے کلمات نہ فرمایئے اور باتین کیجیے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ پہلے ان خاص باتون
کو طے کر لو پھر اور باتین کیجائینگی ملکہ عالم نے کہا مجکو ہر طرح آپ کی خوشی منظور ہو جو آپ فرمائین گے
مین بسر و چشم بجا لاؤنگی میرے واسطے جو ہوگا مین اُس تکلیف کو ہزار درجہ راحت سے بہتر جانونگی
بدیع الملک نے کہا ملکہ اس امر سے خاطر جمع رکھنا کسی کی مجال نہین جو تمھین تکلیف پہونچا سکے
ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شہریار اب میری ایک عرض اور ہو اگر اُسکو قبول فرمایئے تو مین
عرض کرون اگر نہ قبول فرمایئے تو مین نہ عرض کرون بدیع الملک نے کہا ملکہ عالم بیان کرو مین
تمھاری بات سنون اگر اسمین تمھارا فائدہ ہو تو مین بسر و چشم منظور کرونگا ملکہ نے کہا اے شہریار
آپ یہان تشریف رکھین ہر قسم کی راحت و آرام آپ کے واسطے یہان ممکن ہو جس کام کے
واسطے آپ طلسم مین تشریف لائے ہین مجھ سے فرمایئے مین اُس کام کو انجام دون آپ کا کام بھی ہو جاے
اور طلسم بھی بچے بدیع الملک نوجوان نے کہا مین طلسم کو خاص اس امر کے واسطے

فتح کرتا ہون کہ آئینہ اندام مکّار کو قتل کردن اور صاحبقران زمان کو رہا کرکے لاؤن زمرد ثنائی اور تورج بدرگ حرامی کو بھی زیر تیغ کرکے خانۂ کعبہ صاحبقران زمان کے ہمراہ جاؤن ملکہ نے کہا ای شہریار زمرد ثنائی کسکا نام ہی اور تورج کون ہی بدیع الملک نے اُن دونون کی کیفیت بیان کی پھر کل حال اپنا از ابتدا تا انتہا کہ سُنایا ملکہ نسیم سبزپوش کو بہت جگہ رونا آیا بہت جگہ بدیع الملک کی جرأت سنکر دل خوش ہوا بہت مقام پہ ملکہ کو تعجب ہوا کہ ایسے ایسے کام بشر سے کیونکر ہوئے بدیع الملک نے اس ترکیب سے گفتگو کی کہ ملکہ کے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا اور زرنگار وزیرزادی کو بھی آئینہ اندام جادو کے نام سے نفرت ہوئی بدیع الملک نوجوان صبح تک ملکہ سے باتین کرتے رہے جب سپیدۂ سحری آسمان پر نمایان ہوا ملکہ نے عرض کی ای شہریار اگر اجازت ہو تو مین والدنامدار کے سلام کو جاؤن بدیع الملک نامدار نے کہا ای ملکہ مین کسی طرح مانع نہین مگر برائے خدا جلد آنا اگر مناسب جانو تو زرنگار کو یہین چھوڑتی جاؤ تنہائی مین دل گھبرائیگا ملکہ نے کہا ای زرنگار تم یہین رہو مجکو جانے دو زرنگار نے عرض کی آپ تشریف لیجائیے مین یہان حاضر ہون ملکہ نسیم سبزپوش بہ مجبوری بدیع الملک نامدار سے رخصت ہوئین زرنگار وزیرزادی شاہزادے کے مزاج سے آگاہ ہوچکی تھی اور اُسکے دل مین بھی اسلام کی خواہش پیدا ہوئی تھی اس نے شاہزادہ بدیع الملک سے ملکہ کے جانے کے بعد عرض کی ای شہریار آپ کے اقبالمند ہونے مین شک نہین ملکہ نسیم سبزپوش صاحب لوح ہوگی لوح انکے پاس نہین ہی مگر انکے اختیار مین ہی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار مجھے خوب اسکا حال معلوم ہی کہ ملکہ کے قبضۂ قدرت مین لوح طلسم ہی زرنگار نے عرض کی ای شہریار کیا عجب ہی کہ ملکہ لوح دار تک آپ کو پہنچانے دین اور لوح اسی جگہ منگا دین بدیع الملک نے فرمایا اسکا کیا سبب ہی زرنگار نے عرض کی لوح دار کا مکان ایسی جگہ واقع ہی کہ جہان کوئی جا نہین سکتا ہی اور لوح دار جادو اصل مین آئینہ اندام کی دختر ہی یہان کے تمام ساحر یہ کہتے ہین کہ وہ آسمان پر رہتی ہی اور وہان کوئی جا نہین سکتا ہی یہ بات تو غلط ہی مگر اُسکے مکان کی راہ بہت دشوار ہی ملکہ عالم سے رسم باہمی ایسا ہی کہ یہ وہان تک جا سکتی ہین اور لوح انکے قبضے مین آسکتی ہی بدیع الملک نامدار نے فرمایا خدا مالک ہی اگر اس طلسم کی فتاحی ہماری قسمت مین ہی تو سب سامان درست ہو جائینگے ورنہ جو منظور الٰہی ہی وہ ضرور ہوگا زرنگار وزیرزادی نے عرض کی ای شہریار والاتبار ایک بات مین البتہ تامل ہی کہ ملکہ عالم آپ کی جدائی کیونکر گوارا کرینگی جو آپ طلسم کی فتاحی کو تشریف لیجائیے گا بدیع الملک نوجوان نے کہا ملکہ نسیم کو جہان تک ہو سکیگا اپنے سے جدا نہ کرونگا ہان بعض مراحل کی نسبت جو شرط تنہائی ہوگی تو مین مجبور ہون ورنہ ملکہ میری ہمراہی سے ایک دم جدا نہونگی زرنگار نے عرض کی ای شہریار یہ کسطرح ممکن ہوگا والدین ملکہ کے کیونکر اس امر کو منظور کرینگے کہ آپ ملکہ کو اپنے ہمراہ لیجائین بدیع الملک نامدار نے فرمایا جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی اس ذکر کرنے سے کیا مطلب زرنگار نے عرض کی ای شہریار ملکہ نسیم سبزپوش اپنے والدین سے ایک پل جدا نہونے پاتی تھین مگر مین نے اپنا اعتبار اس درجہ بڑھایا ہی کہ وہ سب لوگ میرے سبب سے ملکہ کو اس باغ مین لانے دیتے مین بدیع الملک زرنگار کی

باتین سنتے رہے تھوڑے عرصہ مین ملکہ نسیم سبزپوش بھی آئین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا ملکہ تمنے بہت دیر لگائی اگر زرنگار یہان موجود ہوتین تو مین بہت گھبراتا ملکہ نے عرض کی ای شہریار اسوقت والد نامدار سے کچھ ضروری باتین کرنا تھین انھین کی نسبت کچھ بیان کر رہی تھی پھر بدیع الملک نے فرمایا ای ملکہ میرے ہمراہی جو شکار کے واسطے میرے ساتھ آئے تھے میرے گم ہوجانے سے نہین معلوم انکی کیا کیفیت ہوگی وہ بھی سب آوارہ دشت ادبار ہوگئے ہونگے انکا پتہ ملنا بہت مشکل ہی ملکہ نے کہا ای شہریار آپ خاطر شریف جمع رکھین مین سب کا پتہ لگادونگی مگر ابھی چندے صبر فرمایئے بدیع الملک نے کہا ملکہ یہ ایسی بات ہی جسکی نسبت صبر کرنا اچھا نہین ہی ملکہ نسیم سبزپوش نے عرض کی مین آج ہی ساحرون کو روانہ کرتی ہون وہ سب جنگلون مین تلاش کرینگے بدیع الملک نوجوان خاموش ہورہے ملکہ نے ساحر جنگلون مین روانہ کئے سب سے تاکید کردی کہ جسکو جنگل مین آوارہ دیکھو اسکو لے آؤ ساحر روانہ ہوگئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن لوگونکی عرض کیجاتی ہی کہ جو برائے تلاش بدیع الملک نکلے تھے

پہلے سومنات جادو ایک ہفتہ کامل پریشان رہکر اپنے لشکر مین واپس آیا اُسکے دو روز کے بعد فرجام جادو بھی واپس آیا سومنات جادو سے کہا کہ مین نے شاہزادے کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہین پایا سومنات جادو نے جواب دیا کہ مین نے بھی جستجو کی لیکن کہین نام ونشان تک نہ ملا یہ ذکر ہورہا تھا کہ قنداب جادو بھی آیا سومنات جادو نے کہا ای قنداب جادو تمنے کہان کہان تلاش کیا ای قنداب جادو نے کہا مین نے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا اوہین آیا قرطاس جادو نے بھی کہا کہ مین نے بھی شہریار کو بہت تلاش کیا مگر کہین پتہ نہ ملا سومنات جادو نے کہا ابھی تک خواجہ عمرو تشریف نہین لائے ہین یقین کامل ہی کہ وہ پتہ لگاکے آئینگے قنداب جادو نے کہا سوائے خواجہ عمرو کے دوسرے کا کام نہین ہی جو آقائے نامدار کا پتہ لگائے سومنات جادو نے کہا ابھی تک یہ نہین معلوم کہ خواجہ عمرو کس سمت تشریف لے گئے ہین قنداب جادو نے ہر ایک سے دریافت کیا تم کس طرف گئے تھے ہر ایک نے بتایا کہ ہم اُسطرف گئے تھے چارون سمت کے نام سب نے بتائے سومنات جادو نے کہا خواجہ عمرو ہر ایک طرف جائینگے پتہ لگا لینگے مناسب وقت یہ ہی کہ اُنکی خبر کو چلنا چاہیے قنداب جادو نے کہا ہم لوگ موجود ہین پھر سب ساحران نامی خواجہ عمرو اور بدیع الملک نامدار کی تلاش مین روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پہ تحریر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ عمرو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو برائے تلاش بدیع الملک نامدار روانہ ہوئے دو روز تک بدیع الملک نوجوان کو تلاش کرتے رہے تیسرے روز خواجہ عمرو ایک صحرا مین پہونچے دیکھا سم اسپ کے نشان

زمین پر بنے ہین خواجہ عمرو نے اُن نشانات کو خیال کرنا شروع کیا اُسی کے پتہ سے چلے تھوڑی دیر مین ایک صحرا اور ملا اُسکا رنگ دوسرا پایا دیکھا ایک مقام پر چند لاشین پڑی ہین خواجہ عمرو وہان کھڑے ہو گئے دیکھا ایک آہو صاف کیا ہوا پڑا ہی خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ بدیع الملک نامدار اسطرف آئے اور اس آہو کی وجہ سے فساد ہوا شاہزادے نے اتنے ساحرون کو قتل کیا نہین معلوم قتل کر کے کسطرف گئے خواجہ عمرو یہ سوچ رہے تھے کہ نشان نعل اسپ اور دور تک دکھائی دیے خواجہ عمرو کو یقین کامل ہوا کہ بدیع الملک نامدار اسطرف ضرور گئے ہین خواجہ عمرو اُسطرف روانہ ہوئے قریب شام اور ایک صحرا مین پہونچے وہان کی فضا خواجہ عمرو کو بہت پسند آئی چارون طرف نعل اسپ کے نشان بھی پائے خواجہ عمرو کو یقین ہوا کہ گھوڑا یہان تک آیا ہی کیا عجب ہی جو اسی صحرا مین بدیع الملک نامدار سے ملاقات ہو جائے یہ سوچ کے خواجہ چارون طرف اُس صحرا مین پھرنے لگے ایک درخت کے نیچے خواجہ عمرو نے کچھ خون پڑا ہوا دیکھا اُسکے قریب آئے دیکھا خنجر بدیع الملک نامدار درخت کے نیچے پڑا ہی خواجہ عمرو نے اُس خنجر کو اٹھا لیا خیال کیا کہ شاید کہین بدیع الملک نامدار وہان پر زخمی ہوئے ہین اور گھوڑا لے نکلا ہی مگر وہان سے آگے نشان نعل اسپ بھی نہ دیکھے خواجہ عمرو کو بہت افسوس ہوا خیال کیا نہین معلوم اُس یکہ تاز میدان ہیجا کو کون اُڑا لیگیا کیا ہوا جو پتہ نہین معلوم ہوتا ہی خواجہ عمرو افسوس مین بیٹھے تھے کہ ایک ساحر سامنے سے آیا ایک چشمہ کے قریب بیٹھ گیا منھ ہاتھ دھونے لگا خواجہ عمرو اُس ساحر کے قریب آئے کہا کیون بھائی تم اس صحرا مین کیون آئے اور اس چشمہ پر بغیر ہماری اجازت کے تمنے ہاتھ کیون دھوئے ساحر نے کہا ای شخص ہمین تیری اجازت کی کیا ضرورت ہی یہ سب زمین ہمارے سلطان کی ہی دوسرے کی عملداری نہین یہان کا ہمین سب طرح اختیار ہی جو ہمارا جی چاہتا ہی کرتے ہین خواجہ عمرو نے کہا بھائی مین بھی جانتا ہون کہ یہ تمھارے بادشاہ کی عملداری مین ہی مگر مین تمھارے اچھے کے واسطے کہتا ہون میرا کوئی نفع نہین اگر تم مجھسے اجازت لے لیتے تو یہ پانی تمکین نقصان نہ پہونچاتا اور اب تمھارے حق مین تاثیر سم پیدا کریگا ساحر نے کہا ای شخص کچھ دیوانہ ہی مین ہزارون مرتبہ اس صحرا مین آیا اس چشمہ سے سیراب ہوا آج تک مجکو اس آب صاف نے نقصان نہ پہونچایا اب مین یہ خوف کیونکر کرون کہ یہ پانی مجھے نقصان کریگا خواجہ عمرو نے جواب دیا کہ بھائی اور زمانے کا ذکر جانے دو کل خداوند آئینہ اندام جادو اسطرف تشریف لائے تھے اُنھین یہ چشمہ بہت اچھا معلوم ہوا خداوند نے اس چشمہ سے پانی پیا ہاتھ منھ دھو کر مجھسے ارشاد فرمایا کہ ہم تجھے اس چشمے کی حفاظت کے واسطے چھوڑتے ہین خبردار کسی کو پانی اس چشمہ سے نہ پینے دینا اگر کوئی ایسا ہی ساحر اسطرف آئے اور پیاس کی شدت سے قریب ہلاکت ہو تو اپنے ہاتھ سے کسی ظرف مین پانی بھر کے دیدینا اگر تجھے یقین نہین تو مین ایک سند خداوند آئینہ اندام جادو کی تجھے دکھاتا ہون ساحر نے جو یہ کیفیت سُنی ڈر گیا کہا بھائی مجھے یہ کیفیت بالکل معلوم نہ تھی معاف فرمایئے گا اب آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائین خواجہ عمرو نے کہا اجازت دینا کتنی بڑی بات ہی مگر مجھے یہ خوف ہی کہ خداوند مجھپر اور تمپر اپنا عتاب نہ نازل کرین جو ہم تم دونون اسی صحرا مین مبتلائے بلا ہو جائین ساحر نے

کہا مین خداوند سے توبہ کرتا ہون آپ بھی توبہ کرین آیندہ ایسی حرکت نہ ہوگی خواجہ عمرو نے دیکھا اب
اسیر تاثیر کلام ہوگئی کہا ہان بھائی تو بھی توبہ کر اور مین بھی توبہ کرتا ہون اُس ساحر نے بھی توبہ کی اور خواجہ
نے بھی توبہ کی جب توبہ سے فراغت پائی خواجہ عمرو نے کہا کیون بھائی تو اس صحرا مین کیون آیا تھا
ساحر نے کہا مین ایک ضرورت سے آیا ہون کہ ہماری ملکہ عالم ملکہ نسیم سبز پوش دختر سموم جادو اس
صحرا سے ایک شخص کو گرفتار کر لیگئی ہین اُسکے ہمراہیون کی مجھے تلاش ہے سب کی صورت کا پتہ ملکہ عالم
نے مجھے بتا دیا ہے اُس شخص اسیر کی نسبت گو مجھ سے منع کر دیا ہے کہ کسی سے ابھی اس امر کا ذکر نہ کرنا مگر
مین نے تم سے ذکر کر دیا شاید اُس شخص پر طلسم کشا کا اطلاق ہے خواجہ عمرو نے جو یہ بات سُنی
کان کھڑے کیے سب باتین وہان کی اُس ساحر سے دریافت کین راستہ بھی پوچھا جملہ امور دریافت کرکے
خواجہ عمرو نے کہا بھائی اپنا نام بھی بتا دے شاید کبھی تیرے شہر مین آنا ہو تو کس نام سے
تجھے دریافت کرون ساحر نے کہا محمول جادو میرا نام ہے ملکہ نسیم سبز پوش کے باغ مین رہتا ہون
یہ باتین کرتے کرتے خواجہ عمرو نے کہا بھائی تو جن لوگون کی تلاش مین نکلا ہے دیکھ شاید سامنے
سے آتے ہین ساحر اُس طرف مخاطب ہوا خواجہ عمرو نے حلقے کمند کے اُسکے گلے مین ڈال دیے ساحر
[illegible] خواجہ عمرو نے جلاب بیہوشی مار کر بیہوش کیا اُس ساحر کی صورت بنکر تیار ہوئے
اسکو زنبیل مین رکھ لیا تھے تو سب دریافت کر ہی چکے تھے کل کیفیت وہان کے جانے کی بھی ساحر
نے بیان کر دی تھی خواجہ عمرو بصورت محمول روانہ ہوئے راہ طے کرکے قریب شام باغ ملکہ نسیم
سبز پوش کے قریب پہونچے در باغ پر آئے جسطرح محمول جادو نے کہا تھا کہ مین جاکر محلدار کو بلاتا
ہون اُس سے جو کچھ باتین کہنا ہوتی ہین بیان کر دیتا ہون وہی ملکہ سے جاکر کہتی ہے وہان سے پھر حکم ہوتا
ہے اُسی طرح خواجہ عمرو بھی بصورت محمول جادو وہان گئے محلدار کو بلایا جب محلدار آئی محمول نقلی
نے کہا بی محلدار ملکہ عالم نے مجھے تلاش کے واسطے بھیجا تھا مین نے سب کو تلاش کیا دو چار کا پتہ لگا
باقی لوگ نہین ملے مگر جن لوگون سے ملاقات ہوئی اُنھون نے یہ بات ظاہر کی کہ ہم خود شاہزادہ
کو تلاش کر رہے ہین مین اُنسے سحر مین زیادہ نہ تھا جو اُنھین گرفتار کر لاتا اُس جوان کا پتہ بتانا
مناسب نہ جانا اس سبب سے یہان واپس آیا اب ملکہ عالم جو کچھ حکم فرمائین مین بسر و چشم بجا لاؤن
محلدار یہ خبر لیکر اندر آئی ملکہ اُسوقت بدیع الملک کے پاس بیٹھی تھی محلدار نے آکے سلام
کیا پھر عرض کی اے ملکہ عالم محمول جادو آیا ہے عرض کرتا ہے کہ مین نے دو چار ساحرون کو دیکھا کہ
شاہزادے کو تلاش کر رہے تھے مگر اُنپر اس راز کا افشا کرنا اچھا نہ جانا اور اُنسے سحر مین اپنے تئین
زیادہ نہ جانا جو اُنھین اُٹھا لاتا مجبور ہوگیا اب جو کچھ آپ حکم فرمائین وہ کیا جائے ملکہ نے کہا
اُس سے کہدو کہ اُن ساحرون سے جاکر اس راز کو افشا کر دے اور کسی سے بیان نہ کرے
محلدار نے عرض کی اُنکے یہان لانے کی بابت کیا ارشاد ہے ملکہ نے کہا جب اُنھین اپنے ہمراہ لائے
اور باغ سے قریب پہونچے اُن لوگون کو وہین ٹھہرائے مجکو اطلاع دے مین جو مناسب
جانونگی انتظام کرونگی محلدار باہر آئی محمول جادو کو بلایا محمول جادو آیا کہا ملکہ عالم فرماتی ہین کہ اُن
ساحرون سے اس راز کو بیان کرنا کہ تمھارے آقا اس باغ مین ہین وہان چلو اُنھین اپنے

ہمراہ لیے آنا جب قریب باغ پہونچنا اُن لوگون کو وہین ٹھہرانا یہان آکر اطلاع دینا جیسا مناسب ہوگا انتظام کر لیا جائیگا مگر اور کسی سے اِس بات کا ذکر نہ کرنا محمول نقلی نے باتون مین لگا کے محلدار کو بھی بیہوش کیا آپ محلدار کی صورت بنا اسکو زنبیل مین داخل کیا باغ کے اندر آیا جہان ملکہ نسیم بقیمن وہان پہونچکر پھر ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا ای محلدار تمنے محمول جادو سے کہدیا محلدار نقلی نے عرض کی داری مین نے اُس سے کہا دہ گیا ہی اُن سب لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر آئیگا ملکہ نے کہا محلدار اس راز کو جہان تک ممکن ہو پوشیدہ کرنا سوائے تمھارے اور محمول جادو کے دوسرا نہ جانے محلدار نقلی نے کہا داری آپ کے فرمانے پر کچھ موقوف نہین ہی مجکو خود اِس امر کا خیال ہی چاہے جان جاتی رہے مگر آپ کی بات زبان سے نہ نکلے ملکہ نسیم سبز پوش بہت خوش ہوئی محلدار نقلی وہانسے اُٹھکر کنیزون مین آئی ایک کنیز کہ شاداب اُسکا نام تھا ملکہ کی تمام کنیزون مین زیادہ تیز تھی محلدار نقلی نے اُس سے کہا ای شاداب اس باغ مین ایک درخت مین نے آج نیا دیکھا پھول اُسکے عجیب طرح کی خوشبو دیتے ہین مگر تمیز نہوئی کہ وہ درخت کاہے کا ہی اگر تو چلکر مجھے اُس درخت کا نام بتا دے تو مین بھی پہچان جاؤن شاید کہین اس قسم کی بات ہو اور کوئی مجھسے اُس درخت کا نام پوچھے تو مین بتا سکون نہ رکون شاداب نے کہا بی محلدار تم روز ایک نئی بات پوچھا کرتی ہو مین تمھین کیا کیا بتایا کرون محلدار نقلی نے اُسکی منت کی شاداب کنیز اُٹھکر محلدار نقلی کے ہمراہ چلی محلدار نقلی اُسکو کنج باغ مین لائی چارون طرف دیکھکر کہا وہ درخت یہین تھا مگر اسوقت پتہ نہین تھا ہان مین نے اُسکا پھول توڑکر اپنے پاس رکھا ہی وہ تجھے دکھاتی ہون یہ کہکے ایک پھول نکالا شاداب کنیز کو دیا شاداب نے اُس پھول کو سونگھا سونگھتے ہی بیہوش ہوئی محلدار نقلی نے اُسکو داخل زنبیل کیا اور اُسکے کپڑے اُتار کے خود پہنے اُسی کی صورت بنکر ہنستے ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش کے سامنے آئے عرض کی داری آپ کی محلدار بھی بالکل ناسمجھ ہین باغ مین بیلے کے پھول کھلے تھے محلدار صاحب اُن پھولون کو نہ پہچان سکین مجھے لیگئین ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ای شاداب تو ہر وقت ایسی ہی باتین بنایا کرتی ہی بھلا محلدار اُنکا ستر اسّی برس کا سن اور وہ بیلے کا پھول نہ پہچان سکین یہ بات بالکل خلاف ہی شاداب نے عرض کی داری آپ میرے عرض کرنے کو خلاف تصور فرماتی ہین محلدار کو بلا کے تحقیق فرما لیجیے گا ملکہ نے کہا مین محلدار سے ایسی باتین نہین دریافت کرتی جنمین دل لگی شامل ہو شاداب نقلی نے عرض کی بہت بہتر اگر یہ جھوٹ بھی تھا تو آپ کے دل خوش کرنے کو عرض کیا گیا اسمین کیا برائی ہی ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا مین ایسی باتون سے خوش نہین ہوتی اور تیری باتین ہمیشہ ایسی ہی رہتی ہین شاداب نقلی نے عرض کی آپ تو سوائے زرنگار جادو کی باتونکے دوسرے کی باتون سے بالکل آزردہ ہوتی ہین ہان اگر یہ کوئی بات بُری بھی کہین تو آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہین زرنگار نے جو یہ بات سُنی کہا ای شاداب اب تیری زبان بہت تیز ہوگئی ہی آدمی کو دیکھکر بات نہین کرتی ہی شاداب نقلی نے کہا ہان آپ کو تو میری بات ملکہ عالم سے بڑھ کے ناگوار ہوگی آپ وزیرزادی ہین آپ کا رتبہ سب سے زیادہ ہی میرے واسطے یہ حکم ہوتا ہی کہ آدمی کو دیکھکر بات کیا کر خطا معاف ہو میری بصارت مین اسوقت فرق تھا جو وزیرزادی

پہ آدمی کا احتمال کرکے ایک بات کی اب کبھی خدمت مین کوئی بات نہ عرض کرونگی زرنگار کو یہ بات
اور زیادہ خلاف ہوئی ملکہ کی طرف مخاطب ہو کے کہا ملکہ عالم آپ شاداب کو منع کرین آپنے
اسکو بہت گستاخ کر دیا ہی اسنے اسوقت مجکو ایسا جواب دیا کہ میرے دلپر چوٹ لگی اگر یہ آپ کی کنیز
ہوتی تو مین ضرور اسوقت اسکو سزاے معقول دیتی ملکہ نے فرمایا ای زرنگار مین اس معاملے مین مطلق
دخل نہ دونگی ہملوگون کو اختیار ہی بدیع الملک نوجوان نے جو اسقدر شاداب کو تیز پایا کہا اے
شاداب آئندہ ایسی باتین زرنگار سے نہ کرنا وہ خود ہی کہ چکی ہین کہ آدمی کو دیکھکر بات کیجاتی ہی
یہ وزیرزادی ہین انکو انسان نہ تصور کرنا شاداب نے کہا ای شہریار کنیز بھی تو یہی عرض کر رہی ہی
اسی بات پر تو میری فریاد ملکہ عالم سے کی گئی اُنھون نے بھی کچھ جواب نہ دیا اگر ملکہ عالم کچھ فرماتین یہی اُنسے
بھی کہا جاتا کہ آدمی کو دیکھ کے بات کیا کیجیے ملکہ نے کہا ای شاداب زرنگار کو تو کہ چکی اب میری
طرف بھی رمز و کنایہ مین باتین کرنی لگی مین نے اسوقت جوتیان کھانے سے جو بچایا تو یہ سمجھین کہ ہماری
بات کو اچھا جانا خبردار جو تو نے کبھی زرنگار سے کوئی بیہودہ بات کی اور اگر کبھی دلگی مین میرا نام لیگی
تو سزا پائیگی شاداب بدیع الملک کی طرف متوجہ ہوئی عرض کی ای شہریار میری شکایت
بی زرنگار نے ملکہ عالم سے کی تھی اب مین دونون کی شکایت آپ سے کرتی ہون کہ مجھے زبردستی
خفگی پڑ رہی ہی بدیع الملک اسکی تیزی پر متحیر ہوے کہا ای شاداب تو بہت تیز ہی بلا کی باتین بتانا
تجھے آتی ہین شاداب نے کہا حضور اب مین اپنا منھ سی لونگی یہی باتین جنکی آپ قدر فرماتی تھین مجھے
خفگی کھلواتی ہین بدیع الملک نامدار اسکی باتین سنکر بہت خوش ہوئے ملکہ عالم اُس وقت
گو نہ اُس سے رنجیدہ ہوگئی تھین بدیع الملک نوجوان نے کہا ای ملکہ شاداب کی خطا معاف
کر دو تمھاری سب کنیزون مین یہی لائق ہی صحبت کی زینت اسی کے سبب سے ہی تمھارے یہان
کسی کو بات کرنے کا سلیقہ نہین ہی مگر شاداب بہت تیز طبیعت حاضر جواب ہی تمھین اسکی قدر
کرنا چاہیے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ای شہریار اُسنے آپ کی تعریف جو کی آپ اُس سے خوش
ہو گئے ابھی آپ نے اُسکی حرکتین نہین دیکھی ہین زرنگار نے کہا ای شہریار اسکی بعض باتین بہت
ناقص ہین اکثر ملکہ عالم نے منع کیا مگر یہ نہین سمجھتی ہی شاداب نے کہا ای شہریار جو کچھ وزیرزادی
صاحبہ ارشاد کرتی ہین بہت درست ہی میری جملہ باتین ایسی ہی ہین جو سب کے خلاف ہون اور
انکے سب کام پسند خلائق ہین زرنگار نے بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار اب آپ اسکو
منع کیجیے یا مجھے قائل کیجیے اسکی بھی اتنی مجال ہی کہ یہ مجھ سے ایسی باتین کرے بدیع الملک نے
شاداب نقلی کی طرف دیکھکر فرمایا ای شاداب تمھین نہین لازم ہی کہ تم وزیرزادی سے اس
طرح کی گفتگو کرو شاداب نقلی نے عرض کی ای شہریار اب آپ ہی ارشاد فرمائین کہ وزیرزادی
صاحبہ اور ہم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین اگر ملکہ عالم ابھی وزیرزادی سے آزردہ ہو جائین تو مجھسے
بدتر انکی حالت بنائین اُسوقت انکو یہ رتبہ کہان ملے زرنگار نے جو یہ سنا آگ ہوگئی کہا ای شہریار
آپ کو خود منظور ہی کہ یہ مجھ سے بحثی جاے اگر آپ منع کر دیتین تو اسکی مجال نہین ہی جو کوئی بات
منھ سے نکال سکے شاداب نقلی نے کہا بی زرنگار صاحب زبان سنبھال کے بات کیجیے جو

آپ سے بات کرے اسکو جواب دیتے ہیں شاہزادہ عالم سے باتین کر رہی ہون آپ کو میری باتون مین
دخل دینے سے کیا ضرورت ہی جو میرے مزاج مین آتا ہی کہتی ہون جو آپ کا جی چاہے جب مین اپنی
تقریر ختم کر چکون اُسوقت کہ بتیجیے گا زرنگار نے جو یہ بات کہی بدیع الملک نوجوان دیر سے سمجھے ہوئے
تھے کہ ضرور کوئی بھید ہی یہ شاداب کی تیز زبانی خالی از علت نہین ہی مگر اس بات کو سنکر یقین کامل ہوگیا
لیکن خاموش رہے زرنگار کو پھر تاب نہ ہی بدیع الملک نامدار سے عرض کی ای شہریار معلوم
ہوتا ہی آپ کو شاداب کی خاطر منظور ہی اور مجھے ذلیل کرانا منظور ہی شاداب نقلی نے کہا ای زرنگار
صاحب آپ اسی تہذیب پر دعوے وزارت کرتی ہین مین آپ سے ایک بار عرض کر چکی کہ جب تک
مین شاہزادۂ عالم سے اپنی کیفیت عرض نہ کرلون اور جو جو باتین مجھے کہنا ہین وہ ختم نہو لین آپ کچھ
نفرمائین مگر آپ کو ذرا خیال نہین ہوتا مین پھر آپ سے عرض کرتی ہون اگر آپ نے پھر میری بات
مین دخل دیا تو مین بھی جو جی چاہیگا کہونگی زرنگار آبدیدہ ہوکر ملکہ نسیم سبز پوش کا منہ دیکھنے لگی
ملکہ نسیم سبز پوش نے جو زرنگار کو آبدیدہ پایا شاداب کی طرف غصہ سے دیکھکر کہا ای شاداب
مین نے جو خموشی اختیار کی تجکو بد زبانی کرنے کا موقع ملا اگر ابنی خیریت چاہتی ہی تو خاموش رہ ورنہ
ابھی تجھے تعذیر معقول دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکہ عالم آپ بھی اپنی وزیرزادی کی طرفداری
کرنے لگین آپ کو ایسا نہین چاہیے مین بھی تو آپ ہی کی نمکخوار ہون آپ کو لازم ہی کہ میری طرف
سے بھی کچھ کہیے وزیرزادی صاحبہ کو خاموش کر دیجیے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ای شاداب
تو اسوقت اپنی زندگی سے بیزار ہی دیکھ مین ابھی اسکا انتظام کرتی ہون یہ کہکے ملکہ نے اور کنیزون کو
بلایا جب سب کنیزین حاضر ہوئین ملکہ نے کہا جاکر محلدار سے کہو کہ ذرا یہان آئین میری دو باتین سن جائین
مین ابھی اسکو سزاے معقول دیتی ہون جب اسپر تازیانے پڑینگے تو راضی ہوگی شاداب نقلی
نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک سے عرض کی ای شہریار مین آپ سے پناہ مانگتی ہون اگر
آپ چاہینگی تو میری جان بچیگی بدیع الملک نے مسکرا کے فرمایا ای شاداب تو اپنی بد زبانی سے
باز نہین آتی ہی شاداب نے عرض کی ای شہریار اب مین ایسی بات زبان سے نہ نکالونگی جو ملکہ عالم
کو ناگوار خاطر ہوگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا ای ملکہ شاداب عذر کرتی ہی تمھین لازم ہی کہ اسکی
خطا معاف کردو مین اسکی سعی تمسے کرتا ہون ملکہ نسیم نے عرض کی ای شہریار آپ نے اسوقت مجکو
مجبور کردیا ورنہ مین اسوقت اسکو سزاے معقول دلاتی مگر اب اس شرط سے اسکی عفو تقصیر کرونگی کہ اگر
یہ زرنگار سے بھی اپنی خطا معاف کرالے ورنہ مجھے زرنگار کے صدمہ سے صدمہ ہوگا بدیع الملک
نامدار نے شاداب کی طرف دیکھا شاداب نے کہا ای شہریار زرنگار بھی ملکہ عالم کی نمکخوار ہین اور
مین بھی انھین کی نمکخوار ہون اگر آپسمین کوئی بحث ہوگئی تو اُسکے واسطے عفو تقصیر کرانے کی کیا
ضرورت ہی جب زرنگار کو ہمسے کوئی کام ہوگا خود ملاپ کر لینگی ملکہ عالم کو زرنگار کے رنج کا
خیال ہی اور میری ذلت کا پاس مطلق نہین ہی ہرگز ہرگز مین زرنگار کے آگے ہاتھ نہ جوڑونگی ایسا ان
کچھ ہی کیون نہو بدیع الملک نامدار نے کہا ای شاداب تم اور زرنگار مرتبہ مین برابر نہین ہوسکتین
وہ وزیرزادی ہین تم کنیز ہو وہ ملکہ کے برابر بیٹھتی ہین تمھین پائین فرش جگہ ملتی ہی وہ ملکہ کی

سازندہ اور ہین تم سب بے اجازت ملکہ بات تک نہین کرسکتین شاداب نے عرض کی اے شہریار اب اس باب مین کچھ نہ فرمائیے ورنہ پھر ملکۂ عالم کو غصہ آئیگا اور پھر محلدار صاحب طلب ہونگی آپ کو پھر تکلیف ہوگی آخر مین پھر ویسے ہی باتین نکلین گی یہ دور تسلسل کبھی ختم نہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ ملکۂ عالم کو سمجھا دیجیے کہ وہ میری خطا معاف کرین اور زرنگار سے اسکا بدلہ مجھ سے منت نہ کرائین بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ اسوقت مین شاداب کی باتون سے خوش ہوا تھا اور اسنے مجھ سے پناہ طلب کی تم اسکی خطا معاف کردو مین اور وقت اسکو سمجھا کے زرنگار سے بھی صفائی کرادونگا ملکہ نے عرض کی اے شہریار آپکا ارشاد بجا ہے مین مجھے کوئی عذر نہین ہے مین اسوقت اسکی خطا معاف کیے دیتی ہون مگر آپ دوسرے وقت زرنگار سے ضرور صفائی کرادیجیے گا ورنہ زرنگار کو صدمہ رہیگا بدیع الملک نامدار نے وعدہ فرمایا ملکہ نے شاداب نقلی کی خطا معاف کی زرنگار نے جو یہ کیفیت دیکھی خفیف ہوکر آبدیدہ ہوئی ملکہ نے لاکھ سمجھایا مگر زرنگار کا رنج دفع نہوا اسی بحث مین شام ہوگئی ملکہ نے سامان جشن کا حکم دن ہی سے دیدیا تھا شام ہوتے ہی تیاریان ہونے لگین تھوڑی دیر مین روشنی ہوگئی گائنین بھی حاضر ہوگئین ساقی بچیان بھی کشتیان کباب کی گلابیان شراب کی لیکر حاضر محفل ہوئین شاداب نے ملکہ سے عرض کی اے ملکۂ عالم اگر حکم ہو تو آج کنیز کچھ گائے حضور کی طبیعت بہلائے ملکہ نے کہا اے شاداب تونے پھر دنگی شروع کی مین نے ایکبار شہریار کی خاطر سے تجھے چھوڑ دیا مگر تو پھر اپنی باتون سے باز نہین آتی ہے ابکی مرتبہ مین کسی کا کہنا نہ مانونگی شاداب نے عرض کی ملکۂ عالم مین نے خلاف تو کچھ نہین عرض کیا یہ کیا بُری بات ہے کہ مین آپ کا دل بہلاؤن تھوڑی دیر گانا سناؤن ملکہ نے کہا آج تک تجھے مین نے گاتے نہین سنا شاداب نقلی نے عرض کی آج امتحان فرمائیے دیکھیے میرا دعوے غلط تو نہین ہے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب اگر تونے دروغگوئی کی ہوگی تو مین تجھے سزاے سخت دونگی شاداب نقلی نے عرض کی ملکۂ عالم اگر میرا دعوے غلط ہو تو مین نے اپنا خون سرکار کو معاف کیا ورنہ پھر زرنگار کو بھی حکم فرمائیے گا کہ یہ مجھسے رنجیدہ نہین انکا رنج مجھے برا معلوم ہوتا ہے ملکہ نے کہا مین زرنگار سے صفائی کرادونگی شاداب نقلی نے سازندون کو اشارہ کیا کہ ساز درست کرو سازندون نے اُسی وقت ساز درست کرنا شروع کیے جب ساز مل چکے شاداب نے یہ غزل شروع کی

جو دست لگے زخم مین ناسور کوئی پڑ جائے
پھر آئین یہان جو نہ [illegible] کا کوئی راہ ملے
یہ کہتے ہین متکبر تری گلی کے فقیر
وہ راہ درِ محبت خدا کی راہ ملے
بتونکے در پہ مری لاش [illegible]

جنون مین قیس سے ہم ہون بلند و جاہ ملے
تو حسن تیغ تجھے کی خوب راہ ملے
اگر نگاہ مین وہ اپنی کمر سے کھینچ کے تیغ
بنائین بھیک کا کاسہ جو تاج شاہ ملے
جو وقت مین دل گم شدہ ملا مجھ لون
زمین تھوڑی سی اسکو خدا کی راہ ملے

کہ بادشاہ سے سطح بادشاہ ملے
وہ گھر پہ غیر کے جاتے ہین جب عدہ آج
نہ جھکون پھر مجھے سیدھی عدم کی راہ ملے
وہ عیسے آئین تو دین یہ مریض ہجر صدا
کہ جیسے حضرت یوسف میان چاہ ملے

شاداب نقلی نے اس خوش الحانی سے اس غزل کو تمام کیا کہ ملکہ نسیم سبز پوش اور زرنگار ہمہ تن محو ہوگئین جب شاداب خاموش ہوئی تو ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب خدا کے واسطے ابھی خاموش نہ ہو اور کوئی چیز شروع کر شاداب نقلی نے کہا ملکۂ عالم جب تک آپ ایفاے وعدہ نہ فرمائیےگا مین

دوسری چیز شروع نہ کرونگی ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے شاداب مین نے کیا وعدہ کیا تھا مجھے اسوقت
کچھ یاد نہین ہے شاداب نقلی نے عرض کی آپ نے فرمایا تھا کہ مین زرنگار سے بے منت صفائی کرا دونگی
ملکہ ہنوز زرنگار کی طرف مخاطب ہوئی تھی کہ زرنگار نے کہا اے شاداب مین تجھ سے آزردہ نہین
مگر برائے خدا خاموش نہ رہو دوسری چیز شروع کرو شاداب نقلی نے کہا ابھی تب مجھے آپ کے فرمانے
کا یقین نہین آیا ہے جب تک آپ مجھے گلے سے نہ لگائینگی مین یہی سمجھونگی کہ آپ آزردہ ہین زرنگار جلدی
سے اپنی جگہ سے اٹھی شاداب نقلی کے قریب آئی شاداب کو گلے سے لگایا کہا اے شاداب
تعجب کی بات ہے کہ تمکو خدا نے یہ کمال عطا فرمایا اور آج تک تم نے ہملوگون سے پوشیدہ رکھا پھر
شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحب مین اس کا قصہ آپ سے کسی وقت عرض کرونگی
شاداب کی جو یہ کیفیت بدیع الملک نے دیکھی اُس سے آنکھ ملائی ملتے ہی شاہزادے کو ہنسی
آئی زرنگار کی نگاہ بدیع الملک نامدار پر پڑی شاہزادے کو متبسم پایا ملکہ کو اشارے سے دکھایا
ملکہ نسیم نے بھی بدیع الملک نامدار کو شاداب سے ہنستے دیکھا بہت ناگوار ہوا مگر فرط ادب سے خاموش
رہی ضبط جو کیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے ملکہ کو جو آبدیدہ پایا خیال کیا کہ گانے کے
اثر سے ملکہ آبدیدہ ہوئی ہین ورنہ یہ کوئی محل رنج نہین یہ سوچ کے خاموش ہو رہے شاداب نے
پھر غزل شروع کی مگر ملکہ نے فرط الم سے شاداب کی طرف توجہ نہ کی تھوڑی دیر تک یہ جلسہ رہا
جب رات زیادہ گئی ملکہ نے جلسہ برخاست کیا کنیزین محفل سے اٹھین اپنے اپنے ٹھکانون پر گئین
بدیع الملک اور ملکہ نسیم سبز پوش اور زرنگار وزیرزادی وہان رہے جب بدیع الملک نامدار
نے دیکھا کہ اب کنیزین بھی یہان نہین ہین ملکہ نسیم سبز پوش کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا ملکۂ عالم رات
زیادہ گئی ہے مناسب ہے کہ سونے کا سامان کرو مجھے یہان دو ایک روز ٹھہرنا ہے نہین معلوم لشکر کی کیا حالت
ہے سب سردار میرے کس حال مین ہین اب مجھے یہان ٹھہرنا بہت ہی بار ہے تمھارے سبب سے اسقدر
عرصہ بھی ہوگیا ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے آپ سے پیشتر ہی عرض کر دی تھی کہ مین انشاءاللہ تعالی
سب انتظام درست کر دونگی جب تک آپ کے پاس لوح ہوگی اُسوقت تک آپ مکر سے ساحران لئیم
کے محفوظ رہینگے بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے اس امر کا اصلا خوف نہین ہر وقت مین خدا
ہمارا شریک حال ہے اُسی کی مدد کا بھروسا ہے آج تک اُسی نے ہر حال مین ہماری مدد کی جو بلا سامنے
آئی وہ رد کی ملکہ نسیم سبز پوش نے عرض کی پھر آپ کیون دیر لگاتے مین برائے آرام مسہری پر تشریف
لیجائین زرنگار سے کہا اے زرنگار تو بھی جا زرنگار نے کہا ملکہ عالم آپ تشریف لیجائین کنیز کو ابھی
کیا تعجیل ہے بدیع الملک نے جو خیال کیا تو ملکہ کے چہرے پر رنج کے آثار پائے شاہزادے نے
کہا ملکہ خیر تو ہے مین دیر سے تمھاری کیفیت ایسی دیکھ رہا ہون جو بالکل خلاف معمول ہے یا تم ہر وقت
بخندہ پیشانی بات کرتی تھین یا اب تمھاری آنکھون مین آنسو بھی بھرے ہوئے ہین بات بھی نہین
کیجاتی اگر کوئی بات جبر کی بھی تو اُس سے دریافت رنج ظاہر ہوا اسکا کیا سبب ہے ملکہ نے عرض
کی اے شہریار آپ کو اس بات کے دریافت فرمانے سے کیا ضرورت ہے اسی قدر کافی ہے کہ آپ نے
مجھ سے تحقیق کیا اب میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے بدیع الملک نامدار نے مسکرا کے فرمایا

آپ معلوم ہو اگر آپ کو مجھ سے کچھ ملال ہی اب مجھے تحقیق کرنا لازم ہوا ملکہ نے عرض کی ای شہریار اس باب
مین مجھے مجبور نہ کیجیے اگر میرا جی چاہیگا تو عرض کرونگی ورنہ آپ کو تحقیق سے کوئی فائدہ نہین بدیع الملک
نے کہا ملکہ اگر تم نہ بتاؤگی مجھے صدمۂ عظیم ہوگا اور تمھاری محبت سے یہ بات بہت دور ہی جو مجھے صدمہ دو
ملکہ نے کہا ای شہریار اس امر کے اظہار مین مجھے صدمہ ہوگا اگر آپ مجکو صدمہ دینا چاہین تو اس امر
کو دریافت کرین زرنگار نے جو بدیع الملک اور ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی بدیع الملک کی طرف اشارہ
کیا کہا ای شہریار آپ صبر کرین ملکہ سے نہ دریافت فرمائین مین عرض کرونگی بدیع الملک نوجوان
مصلحت وقت سمجھکر خاموش ہو رہے ملکہ نسیم نے عرض کی ای شہریار آپ آرام فرمایئے اس بات
کی فکر نہ کیجیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا ای ملکہ تمھین میرا رنج دینا گوارا ہی اسواسطے یہ باتین کرتی
ہو بھلا ہو سکتا ہی کہ مین تمھین اس حال مین چھوڑکر سونے جاؤن اگر تمھین کسی قسم کا رنج مجھے پہونچا ہی
تو اسے ظاہر کرو اگر کوئی بات واقعی تمھارے خلاف ہوئی ہی تو مین آئندہ ترک کرد ونگا آنکی صفائی
ہو جائیگی رنج باقی نہ رہیگا ملکہ نے عرض کی ای شہریار آپ کی بات میرے خلاف کیا ہوگی اور آپ ایسے
مین آزردہ ہون یہ میری مجال نہین ہی یہ بھی میری ہی خطا تھی جو اسوقت اسقدر اپنا ملال آپ پر ظاہر
کیا اور آپ کو بھی مکدر کردیا اب مین اپنی خطا کی معافی چاہتی ہون مجھے کسی قسم کی شکایت کسی قسم کا
رنج نہین ہی آپ میری خطا معاف فرمائین برای آرام مسہری پر تشریف لے جائین بدیع الملک
نے فرمایا مین کیونکر گوارا کرون کہ تم رات بھر جاگ کر رونے مین بسر کرو اور مین بعد آرام محو خواب
ہون جب بدیع الملک نامدار نے ملکہ نسیم سبزپوش کو بہت ہی مجبور کیا اور زرنگار نے بھی
ملکہ کو سمجھایا ملکہ نسیم بدیع الملک نامدار کے ہمراہ خوابگاہ مین گئین شاہزادے کو اس بات کی فکر
پیدا ہوئی پہلے تو ملکہ سے بہت کچھ کہا اور صدمہ کا سبب پوچھا ملکہ نے بیان نہ کیا بدیع الملک نامدار
نے بھی مجبور ہوکر خموشی اختیار کی جب ملکہ کو نیند آگئی بدیع الملک مسہری سے اٹھکر زرنگار کی خوابگاہ
کی طرف آئے دیکھا زرنگار وزیرزادی کی مسہری کے پاس شاداب بیٹھی ہوئی قصہ بیان کر رہی
ہی زرنگار بصد شوق سن رہی ہی بدیع الملک کو جو آتے دیکھا شاداب نقلی بھی خاموش ہوئی
اور زرنگار بھی مسہری سے اٹھی شاہزادے سے عرض کی ای شہریار آپ اسوقت کیون تشریف
لائے مین خود حاضر ہوتی سب کیفیت آپ سے عرض کردیتی یہ کہکے شاداب نقلی سے کہا ای شاداب
اب تم بھی زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ اپنے ٹھکانے پر جاؤ اسوقت مجھے شہریار سے کچھ امور ضروری
عرض کرنا ہین شاداب نے کہا مین ابھی جاتی ہون جو آپ کے مزاج مبارک مین آئے شاہزادے
سے کہیے یہ کہکر شاداب نقلی وہان سے اٹھی زرنگار نے عرض کی ای شہریار ملکہ اسوجہ سے رنجیدہ
ہین کہ آپ کو شاداب کی طرف مائل پایا ہی بدیع الملک اس بات کو سنکر بہت ہنسے کہا ای زرنگار
یہ سب ملکہ کا خیال خام ہی یہ کیفیت ملکہ عالم کو معلوم ہوئی جب اسکا ازالہ ہوگا ملکہ بہت محجوب
ہونگی اپنے خیال سے باز آئینگی زرنگار وزیرزادی نے عرض کی ای شہریار عنایت فرمایئے تو
مین عرض کرون بدیع الملک نامور نے فرمایا ای زرنگار جو تمھارے مزاج مین آئے کہو میرے
خلاف نہوگا زرنگار نے کہا ای شہریار جسوقت شاداب نے یہ غزل تمام کی مین نے خود

دیکھا کہ آپ نے اُسکی طرف دیکھ کے تبسّم کیا شاداب نقلی بھی مسکرا کے خاموش ہو رہی بدیع الملک
نے کہا اے زرنگار تمھین میرے ہنسنے کا سبب نہین معلوم ہی جب تمھین معلوم ہو جائیگا تم بھی قائل
ہو جاؤگی زرنگار نے عرض کی اے شہریار مجھے اور کسی بات سے آگاہی نہین ہی جو کچھ مین نے دیکھا تھا
عرض کر دیا بدیع الملک نامدار نے فرمایا اسکا سبب تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا یہ فرما کے
بدیع الملک زرنگار کے پاس سے اُٹھے اپنی خوابگاہ مین آئے دیکھا ملکہ نسیم سبز پوش بیدار ہین تب
بدیع الملک نے خیال کیا کہ اسوقت ملکہ کو اور زیادہ رنج ہوگا اور یقین کامل ہوگا کہ مین شاداب پر فریفتہ
ہون یہ سوچ کے بدیع الملک نامدار مسہری کے قریب آئے ملکہ عالم کو گریان پا کر کہا اے نسیم سبز پوش
اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ تم شاداب کے سبب سے رنجیدہ ہو یہ تمھارا خیال خام ہی جسکو تم شاداب
جانتی ہو وہ شاداب نہین ہی اور یہی شخص ہی اسکے آجانے سے مجھے بڑی قوت ہوئی اور اپنے لشکر
کے مل جانے کی امید قوی ہوئی ملکہ نے جو یہ بات سُنی حیران ہو کر عرض کرنے لگی اے شہریار آپ نے
یہ کیا فرمایا شاداب کی صورت سیرت کسی بات مین فرق نہین اب مین کیونکر یقین کرون کہ یہ شاداب
نقلی ہی اگر یہ شاداب نہین ہی تو پھر میری کنیز کہان ہی اور یہ کیا معاملہ ہی بدیع الملک نوجوان نے
فرمایا اسکی کیفیت تم پر ظاہر ہو جائیگی مگر اس راز کو زرنگار سے بیان نکرنا ورنہ لطف جاتا رہیگا ملکہ
نے عرض کی شہریا مین زرنگار سے ہرگز نہ بیان کرونگی مگر مجکو اس بات کی بڑی فکر ہی چاہتی ہون کہ
آپ اس بات کو خلاصہ بیان کرین بدیع الملک نے جب ملکہ کو نہایت پریشان پایا کل کیفیت
بیان کر دی ملکہ نسیم سبز پوش کو حیرت بدرجہ کمال ہوئی بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار
آپ کو یہ بات ناگوار بھی نہین ہوئی کہ ایک مرد غیر نے مجھے دیکھا بدیع الملک نامدار نے کہا اے
ملکہ عالم وہ مرد غیر نہین ہین صاحبقران زمان کے بھی حرم سرا مین انھین جانے کا اختیار حاصل ہی
اور بے اُنکے کسی کا نکاح نہین ہوتا ہی یہی سب کا نکاح پڑھتے ہین ملکہ نسیم سبز پوش یہ سُنکے خاموش
ہو رہین بدیع الملک نوجوان نے فرمایا اب تمھارے دل کی کدورت دفع ہوئی نسیم سبز پوش
بہت محجوب ہوئین ہاتھ باندھکر بدیع الملک نامدار سے عفو تقصیر کی خواہان ہوئین شاہزادے
نے کہا ملکہ عالم ایسے خیالات اپنے دل سے بہت دور رکھنا انھین باتون مین صبح ہوئی ملکہ نسیم نے
عرض کی اے شہریار مین اجازت چاہتی ہون والد نامدار کے سلام کو جاؤنگی آج کچھ لوح کی نسبت
بھی گفتگو کرونگی بدیع الملک نامدار نے فرمایا ملکہ ہمین تمھاری بدنامی کا بہت خیال ہی ورنہ تمھاری
مفارقت کسی طرح گوارا نہ تھی مجبور ہین کیا کرین ملکہ نسیم سبز پوش نے عرض کی مین ابھی آتی ہون یہ کہکر
کنیزون سے کہا تخت حاضر کرو کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا ملکہ نسیم سبز پوش تخت پر بیٹھین کنیزین
بھی کچھ اپنے ہمراہ لین سب کے پہلے شاداب نقلی تخت پر گئی ملکہ نے کہا اے شاداب مین تجھے
اپنے ہمراہ نہ لیجاؤنگی شاہزادہ بدیع الملک کی طبیعت تجسے زیادہ بہلتی ہی اکثر راتون کو زرنگار
کے پاس اُٹھ اُٹھ کے جاتے ہین بڑی دیر تک باتین رہتی ہین کل رات کو مین وزیرزادی صاحبہ کے
پاس بیٹھی تھی کہ شاہزادۂ عالم وہان تشریف لیگئے وزیرزادی صاحبہ بہت خوش ہوئین سب مجھے تو
اُسی وقت رخصت کیا آپسمین نہین معلوم کیا کیا باتین رہین ملکہ نسیم سبز پوش تو شاداب کے

حال سے واقف ہوچکی تھی اس وجہ سے اعتبار نہ کیا مگر زرنگار کے ستانے کو تھوڑی سی بات بدلکر
فرمایا کیون اے شاداب تجھے کسی کا پردہ فاش کرنے کی کیا ضرورت تھی خبردار آئندہ ایسی باتین
ہمسے نہ کہنا ورنہ تجھے سزا دینگے شاداب لقلی نے عرض کی ملکہ عالم مین نے اس سبب سے
آپ سے عرض کی کہ آپ میری جان بچا لینگی نہین تو وزیرزادی صاحبہ کا راز مجھپر افشا ہوگیا ہے
اب یہ کاہیکو مجھے زندہ چھوڑینگی ملکہ نے کہا تیری جان کوئی نہین لے سکتا مگر اب ایسی باتین ہمسے
نہ کہنا یہ کہکے ملکہ نسیم نے زرنگار کی طرف دیکھا زرنگار اس درجہ منفعل ہوئی تھی کہ اُسے مطلق
ہوش نہ باقی تھا ہمہ تن پسینہ مین غرق آنکھون سے آنسو جاری ملکہ نے جو یہ حالت زرنگار وزیرزادی
کی دیکھی خیال کیا کہ ایسا نہو یہ اپنی جان دیدے یہ سوچ کے فرمایا اے زرنگار رنجین کیا ہوا کسکی باتونپر
اسقدر بیتاب ہوتی ہو شاداب تو ہمیشہ ایسی ہی باتین بنایا کرتی ہے اب اُسنے شہریار کی مددبانی ہے اور
کبھی کی بھی سماعت نہین کرتی ہے تم ناحق اسقدر محجوب ہوتی ہو مین جانتی ہون کہ یہ سب باتین غلط
ہین زرنگار نے ہاتھ باندھکر عرض کی ملکہ عالم مین امیدوار ہون کہ آپ مجھے آزاد کرین ورنہ مین
اپنی جان دیدونگی شاداب ہمیشہ ایسی نصیحتین مجھپر کیا کریگی اسوقت جو بات صحیح و درست تھی اسکو
فروغ ہوا اگر کسی وقت اُسنے کوئی ایسی بات بیان کی اور آپ کو یقین بھی آگیا تو میرے واسطے
باعث ذلت ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ مجھے آزاد فرمایئے ملکہ نے کہا اے زرنگار بہتین بیکار
کا وہم ہے اگر شاداب مجھسے کوئی بات سچ بھی کہے گی تو مجھے یقین نہ آئیگا شاداب لقلی نے
جو ملکہ کی تقریر سُنی عرض کی اے ملکہ عالم آپ میری بات کو تو غلط سمجھینگی مگر وزیرزادی صاحبہ سے
بقسم اس امر کو دریافت فرمایئے کہ شہریار شب کو تشریف لے گئے تھے یا نہین اگر یہ بقسم انکار کرین
تو مجھے آپ گردن مارنے کا حکم دین اور اگر یہ قسم نہ کھائین تو آئندہ جو کچھ مین آپ سے عرض کرون
اُسکو صحیح تصور فرمایئے ملکہ نسیم نے کہا اے شاداب اس گفتگو کی کیا ضرورت ہے ہم ہرگز قسم نہ لینگے
اور بہتین کو دروغگو تصور کرینگے شہریار کسی کام سے اُسطرف تشریف لیگئے ہونگے زرنگار وزیرزادی
اُسوقت تک بیدار ہونگی وہان بھی ٹھہر گئے چونکہ یہ کوئی بات نہ تھی اسوجہ سے زرنگار وزیرزادی نے
بھی بیان نہین کی اور شہریار نے بھی ارشاد نہین فرمایا شاداب لقلی نے کہا ملکہ عالم اگر اسطور سے
شہریار تشریف لیجاتے تو وزیرزادی صاحبہ مجھے ہرگز وہان سے نہ اُٹھاتین آپ اُنسے قسم دیکر
دریافت فرمایئن کہ اُنھون نے مجھے وہان سے اُٹھا دیا زرنگار وزیرزادی نے دیکھا کہ اسوقت
شاداب نے ملکہ نسیم سبزپوش کو یقین دلا دیا اور ملکہ میری محبت کے سبب سے کچھ بیان نہین
کرتی ہین جب انھین اسکی بات کا یقین آگیا ہے تو اب میرے واسطے اچھا نہین ہے گو اس وقت
میری محبت سے یا شاہزادے کے سبب سے کچھ نہین کہتی ہین اور ٹال رہی ہین مگر دوسرے
وقت بہت ہی ذلت دینگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جان دے کر ان سب جھگڑون سے
فراغت حاصل کرون یہ سوچ کے زرنگار وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کی آپ کو اب عرصہ ہوتا
ہے تشریف لیجایئے جب وہان سے تشریف لایئے گا اُسوقت جو جو باتین کہ شاداب کہ رہی ہین
اِن سب باتون کا فیصلہ ہوجائیگا ملکہ نے کہا اے زرنگار تم خاطر جمع رکھو مجھے شاداب کی باتونکا

یقین نہین ہی بلکہ مناسب وقت یہ ہی کہ تم میرے ہمراہ چلو اور شاداب کو یہین چھوڑ دو زرنگار نے عرض
کی مین بھی بہت خوش ہون اگر آپ اپنے ہمراہ لیچلین شاداب نے کہا ملکہ عالم اگر آپ زرنگار کو
اپنے ہمراہ لیے جاتی ہین تو مجھے بھی ہمراہ لے چلیے مین ہرگز یہان نہ رہونگی ایسا نہو وزیرزادی صاحبہ
مجکو بھی عیب لگائین ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا شاداب تم یہین رہو تمھارے سبب سے شہریار
کا دل بہلا رہیگا اور زرنگار وزیرزادیکا یہان رہنا اچھا نہین ہی شاداب نے جواب دیا کہ اگر آپ مجھے نہ ہمراہ
لیجیے گا تو مین وزیرزادی صاحبہ کو بھی آپکے ہمراہ نہ جانے دونگی یہان تک شاداب نقلی نے ملکہ نسیم کو
مجبور کیا کہ ملکہ نے زرنگار کو وہین چھوڑا اور چند کنیزون کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے والد کی طرف روانہ
ہوئین کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو والد ملکہ نسیم سبز پوش کی عرض کیجاتی ہی

کہ اُسنے جیسے ہی آمد طلسم کشا کی خبر پائی تھی اُس روز سے اُسنے لوح دار جادو کو اطلاع دی تھی کہ اب لوح
سے بہت ہوشیار رہنا مین نے سنا ہی کہ طلسم کشا اصلی اس طلسم مین آیا ہی اور اُسنے بہت سے مرحلہ جات
بے لوح فتح کر لیے ہین اب اسطرف آتا ہی اگر یہان آئیگا تو ضرور گرفتار کیا جائیگا مگر تمھین یہ بات لازم
ہی کہ تم لوح کا بندوبست بہت اچھی طرح سے رکھو شاید دوسری راہ سے تمھارے مرحلے تک پہونچ
جاے اور لوح لینے کا ارادہ کرے اُسوقت تمکو جلدی انتظام کرتے بن نہ پڑیگا اس سے بہتر یہ ہی
کہ ابھی سے سب انتظام کر لو اور جس وقت طلسم کشا تمھارے مرحلے پر پہونچے تم فوراً مجھے اطلاع دینا
ایسی ایسی باتین لوح دار جادو کو کہلا بھیجی تھین اور اپنے مرحلہ پر بھی اُسنے سحر کو زور دیا تھا سرحد کے مرحلہ پر
منارہ آہنی بنا تھا اُس منارے پر ایک تیلی فولادی نصب تھی جو کیفیت سموم جادو کو دریافت کرنا ہوتی تھی
اُس تیلی سے جاکر تحقیق کرتا تھا وہ سب کیفیت اُسکو بیان کر دیتی تھی جب یہ سب انتظام کر چکا تو اُسنے
ایک روز اپنے ملازمین سے کہا کہ مجھے جاکر تیلی سے تحقیق کرنا ہی کہ طلسم کشا کہان ہی اور کس طرف
جاتا ہی کون اُس سے مقابلہ کر رہا ہی کیا ہونے والا ہی ملازمین نے کہا بہت اچھی بات ہی آپ ضرور تحقیق
کرین دیکھین طلسم کشا اسطرف تو نہین آتا ہی اگر ادھر کا قصد کیا ہی تو اُسکو صحراؤن مین راستہ
بھلائین کسی طرح اپنے دام مکر مین پھنسائین گرفتار کر لین سموم جادو ملازمین کو لیکر اُس منارے کی طرف
روانہ ہوا جب زیر منارہ پہونچا اسم سحر پڑھا تیلی نے آنکھین کھولین سموم جادو کو سلام کیا سموم جادو
نے کہا اے روشن قلب طلسم کشا کی کیفیت بیان کر کہ وہ کس حال مین ہی اور کہان ہی کس سے جنگ
ہو رہی ہی یہ سنکر تیلی نے سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد کہا اے شہنشاہ طلسم کشا ایوان ہوا کی سرحد
کے اندر ہی سموم جادو نے جو یہ سنا گھبرا کے کہا اے روشن قلب جادو یہ کیا کہا کہ طلسم کشا سرحد
مرحلہ کے اندر ہی اسکو خلاصہ بیان کرو کہ طلسم کشا کہان ہی اور کسکے یہان ہی جسکے یہان پوشیدہ
ہو مین اُسکو ابھی گرفتار کرون طلسم کشا کو قید کر کے خداوند کی خدمت مین روانہ کر دون یہ سنکر تیلی
نے پھر سکوت کیا تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا کہ اے شہنشاہ والا جاہ مین اس بات کو خلاصہ نہین
کہہ سکتی ہون کہ طلسم کشا کہان پوشیدہ ہی آپ اپنے طور سے اسے تحقیق کرین سموم جادو

نے کہا مین تحقیق کرلونگا مگر اُسکا یہان آنا کسی کو نہ معلوم ہوا بڑے تعجب کی بات ہی کس راہ سے آیا تیلی نے کہا
طلسم کشا مع لشکر یہان نہین آیا ہی تنہا آیا تھا اب اُسکا ایک ساتھی اور اُس سے ملگیا ہی گو مین اُسوقت
جانتی ہون کہ جس جگہ طلسم کشا پوشیدہ ہی مگر بتا نہین سکتی بتانے مین بڑی قباحت ہی سموم جادو نے کہا
اے روشن قلب بڑے افسوس کی بات ہی کہ تو اُس شخص کا پاس کرتی ہی جسنے طلسم کشا کو اپنے یہان
پوشیدہ کیا ہی اور مجھسے احوال طلسم کشا بیان نہین کرتی تیلی نے جواب دیا اے شہنشاہ سبب مجھے اُسکا پاس
نہین ہی بلکہ اُسکا خوف ہی اگر مین بتادونگی تو ابھی بڑی قیامت برپا ہوگی اس مرحلے مین کوئی ساحر
زندہ نہ بچیگا اور مین بھی نہ رہون کیا عجب ہی کہ آپ کو بھی راہ فرار نہ ملے اور بخوف جان آپ طلسم کشا کی اطاعت
قبول کرین سموم جادو نے کہا اے روشن قلب تجھے کیا ہوگیا ہی جو ایسی باتین کرتی ہی بھلا مین طلسم کشا سے
خائف ہوکر اُس کی اطاعت قبول کرون بڑے تعجب کی بات ہی ایسا ممکن نہین جو مین بخوف جان طلسم کشا
کی اطاعت قبول کرون اول تو مین اُسکو گرفتار کرلونگا کیا مجال اُسکی جو مجھ سے مقابلہ کرسکے اور اگر اُسنے
مجھسے مقابلہ بھی کیا اور مین اُسکے سامنے نہ ٹھہر سکا اور مقابلہ نہ کرسکا تو اپنی جان دے دونگا مگر اسکو قبول
نہ کرونگا تیلی نے کہا مجھے اسوقت یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ آپ کے ذریعہ سے طلسم کشا کو لوح ملیگی سموم
جادو نے کہا اب طلسم کشا کے آنے سے تیرے حواس مین بخوف جان فرق آگیا ہی مین اب تجھ سے کسی
امر مین راے نہ لونگا نہ کوئی بات تحقیق کرونگا یہ کہکے سموم جادو نے دستک دی تیلی کی آنکھین بند
ہوئین سموم جادو وہان سے روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا ہمراہیون کو وہین چھوڑ آپ محل مین داخل ہوا
ملکہ نسیم سبز پوش منتظر بیٹھی ہین سموم جادو نے ملکہ کو گلے سے لگایا ملکہ نے کہا اسوقت آپ کے چہرے
سے آثار غم والم پائے جاتے ہین اسکا کیا سبب ہی سموم جادو نے کہا مین ابھی روشن قلب کے مکان
پر گیا تھا اُس سے طلسم کشا کی کیفیت تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا مرحلہ ایوان ہوا کے اندر آگیا ہی اور
معہ اپنے ایک ساتھی کے یہین مقیم ہی مین نے بہت بہت اُس سے تحقیق کیا مگر اُسنے بخوف جان نہ بتایا
اور بعض بعض باتین ایسی کہین جو بالکل عقل کے خلاف تھین ملکہ نے جو یہ جملہ سنا سمجھین راز افشا ہوگیا
روشن قلب نے سب کیفیت میری بیان کردی یہ سمجھ کے ملکہ کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا سموم جادو
نے کہا اے نسیم سبز پوش تم کیون چپ ہوگئین نسیم نے عرض کی بے مجھے تعجب ہوا کہ طلسم کشا یہان کیونکر آیا
اور دربانون نے کیونکر آنے دیا یہان کی سرحدون پر جو جو ساحر نگہبان ہین وہ بہروا ساحری مین یکتا
ہین ممکن نہین جو اُنکے سحر سے بچکر کوئی آسکے طلسم کشا کیونکر چھپ کے چلا آیا جو اسکو کسی نے نہ دیکھا
اگر اُس سے مقابلہ نہ کرسکتے تو آپ تک اُسکی اطلاع پہونچاتے سموم جادو نے کہا مجھے بھی اسی بات کی
حیرت ہی اب میرا ارادہ ہی کہ مین ہر جگہ طلسم کشا کو تلاش کرون کہین ضرور اُسکا پتہ ملیگا ملکہ نے کہا آپ
روشن قلب سے تحقیق کرین تو وہ آپ کو ضرور بتادیگی اور یون تلاش کرنے مین شاید طلسم کشا نہ ملے
سموم جادو نے کہا مجھے یہ خیال ہی کہ ایسا نہو جو طلسم کشا میری سرحد سے لوحدار جادو کے مکان تک نکلجاے
اور وہان جاکر لوح پر قبضہ کرے تو غضب ہو ملکہ نے کہا ایسی مجال نہین جو طلسم کشا آپ کے مرحلے سے
صحیح وسلامت نکلجاے اگر یہان سے چلا بھی جائیگا تو لوحدار جادو کے گھر سے نہ بچیگا وہ ضرور اسکو
گرفتار کرکے خداوند کی خدمت مین بھیجدیگا آپ خاطر جمع رکھین سموم جادو نے کہا اگر اسوقت طلسم کشا

کا پوشیدہ کرنے والا اُسکو میری سرحد سے نکال کے لوحدار کے مکان پر پہونچا دے تو غضب ہو جائے لوحدار
نے چاہا ہی کہ لوح کو اب دوسری جگہ رکھے اسواسطے لوح اُسنے نکالی ہی ابھی تک اسکے پاس رکھی ہی کسی طرح
کی مشکل مین نہین ہی لوحدار کو قتل کرے لوح قبضے مین آئے ابھی اُسنے آسکے واسطے کوئی سحر تیار نہین کیا ہی
جس کسی کی رسائی لوحدار جادو تک ہو جاوے بشرطیکہ وہ سحر مین بھی لوحدار سے زیادہ ہو لوح طلسم
اُسکے قبضے مین آجائیگی ملکہ نسیم سبزپوش اس گفتگو کو سنتی تھین جب سموم جادو کہہ چکا تو ملکہ نسیم نے کہا اگر آپکو
یہی خیال ہی تو آپ لوح اپنے پاس کیون نہین رکھتے ہین سموم جادو نے کہا ای نسیم بڑی مشکل ہی کہ مین حفاظت
لوح کر سکون نسیم نے جواب دیا کہ آپ لوح دار کو اپنے مرحلے پر طلب فرمایئے مین اُس لوح کی حفاظت
کرونگی سموم جادو نے جواب دیا کہ اب لوح دار کو حکم خداوند نہین ہی کہ وہ اپنے مقام سے کہین جاسے یا
لوح کو دوسری جگہ منتقل کرے نسیم نے کہا پھر آپ مجھے اجازت دیجیے کہ مین لوح دار کے پاس جاؤن اور
اُس سے لوح کی حفاظت کی تاکید کرون بلکہ خود بھی نگران رہون سموم جادو نے کہا مین اسوقت ایک
نامہ لوحدار جادو کے نام روانہ کرتا ہون کہ وہ لوح کو خداوند کے پاس روانہ کردے بعد وہان نامہ روانہ
کرنے کے پھر طلسم کشا کو اپنے مرحلے مین تلاش کرون ملکہ نسیم نے کہا آپ طلسم کشا کی طرف سے خاطر جمع رکھیے
مین اُسکو تلاش کرکے آپ کے حوالے کرونگی جسقدر جلد مین طلسم کشا کا پتہ لگاؤنگی وہ بہتر ہے کہ اسقدر
جلد طلسم کشا کا حال نہ معلوم ہوگا سموم جادو نے کہا ای نسیم اگر تم طلسم کشا کو تلاش کروگی اور گرفتار
کروگی تو مین تمھاری معرفت طلسم کشا کو خداوند کے پاس بھیجدونگا اور خداوند تمھین اپنا بندہ خاص بنائینگے
عزت سوا ہوگی کیا عجب ہی جو لوح تمھارے ہی حوالے کیجائے اور لوحدار جادو کسی دوسرے کام پر مقرر
کیا جاسے ملکہ نسیم نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون مگر آپ لوح کا انتظام فرمایئے
جہان تک ممکن ہو خداوند سے اطلاع کرکے مع لوح لوحدار جادو کو اپنے پاس بلا لیجیے یہان حفاظت
لوح بہت اچھی طرح سے ہوگی کسی کو معلوم بھی نہوگا طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان پر جائیگا وہان کسی کو
نہ پائیگا مجبور ہوکر کیا کریگا سوا سے واپس آنے کے اور کوئی صورت نہ بن پڑیگی اس سبب سے میری رائے
ہوتی ہی کہ آپ لوحدار جادو کو یہین بلا لیجیے اگر خوف خداوند ہی تو انکو ایک نامہ تحریر فرمایئے یقین ہی وہ ضرور
اجازت دینگے اور لوحدار لوح طلسم یہان چلا آئیگا سموم جادو نے کہا ای ملکہ نسیم تمنے جو کچھ کہا بہت
صحیح ہی مگر لوح ایسی جگہ نہین ہی جو اُسے کوئی لاسکے نہ لوحدار اپنی جگہ سے حرکت کر سکتا ہی نہ لوح کو لے کر
کہین جاسکتا ہی ملکہ نے کہا اگر ایسا ہی ہی تو مجبوری ہی مین طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون آپ کی خدمت مین بہت
جلد حاضر کرونگی سموم جادو بہت خوش ہوا ملکہ نسیم نے کہا اب مین آپ سے رخصت چاہتی ہون بہت جلد
طلسم کشا کو تلاش کرکے لاتی ہون سموم جادو نے ملکہ نسیم کو رخصت کیا نسیم سبزپوش نے چلتے وقت
سموم جادو سے کہا کہ مین جو کچھ آپ سے کہون آپ ویسا ہی انتظام کیجیے اول یہ بات کہ ابھی آپ اس
امر کی اطلاع خداوند کو نہ دیجیے اور لوح دار جادو کے پاس جسکو بھیجیے مین جاکر لوحدار جادو کو سمجھاؤنگی
اُس سے حفاظت لوح کی بابت کہونگی آپ بے میری رائے کے ان مقدمات مین دخل نہ دیجیے سموم
جادو نے کہا ای نسیم سبزپوش جو کچھ تم کہوگی مین بسر وچشم منظور کرونگا مگر جس طرح ہو سکے طلسم کشا
کو بہت جلد گرفتار کرلو نسیم وعدہ حتمی کرکے رخصت ہوئین اپنے باغ مین آئین یہان زرنگار کی

عجیب حالت دیکھی دیکھا کہ شاداب اور بدیع الملک زرنگار کو سمجھا رہے ہین زرنگار کی عجیب کیفیت
ہی فرط گریہ سے ہوش نہین باقی ہی قریب ہی روح قالب سے پرواز کر جاے ملکہ زرنگار کے قریب آئین کہا
ای زرنگار تجھے کیا ہوا ہی شاداب کی عادت ہی کہ وہ ایسی باتین بہت سی بنایا کرتی ہی مگر مجھے اسکی باتون
کا یقین نہین آتا اگر اُسنے ایک بات ایسی کہی بھی تو تجھے اسقدر ملال ہوا مین اسوقت بھی یہی کہہ گئی تھی کہ زیادہ
بخ نہ کرنا مین آکر اس معاملہ کو طی کر دونگی جب تک مین وہان بیٹھی رہی اُسوقت تک یہی خیال رہا اور اتفاق سے
آج ہی دیر بھی ہوگئی والدنامدار نے کچھ مقدمات ضروری مین راے چاہی روشن قلب جادو کے
پاس گئے تھے اُسنے شہریار کی کل کیفیت بیان کی مگر یہ نہین کہا کہ کہان ہین صرف اسقدر بیان کیا کہ طلسم کشا
آپ کی سرحد مین آگیا ہی اُنھون نے بہت بہت پوچھا کہ کسکے مکان مین ہی اور کسنے پوشیدہ کیا ہی روشن قلب
نے مطلق نہین بیان کیا یہی کہہ کے ٹال دیا کہ مین خلاصہ نہین بیان کر سکتی اگر مین خلاصہ کہہ دون تو کیا عجب
ہی جو میری جان مفت جاے اور سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے اور جو کچھ کہ اُنھون نے دریافت
کیا اُسنے خلاصہ کہہ دیا کہ یہ طلسم کشاے اصلی ہی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ طلسم کشا کو لوح اپنے
ہاتھ سے دیدینگے اور اُسکی اطاعت ابھی قبول کرینگے گو والدنامدار نے بہت بہت باتین کین مگر اُسنے ہر مرتبہ
یہی کہا کہ آپ ضرور اس طلسم کشا کی اطاعت قبول کرینگے اور لوح اُسکو اپنے ہاتھ سے دینگے اسی سبب سے
والدنامدار بہت ہراسان تھے مجھسے فرماتے تھے کہ اگر آج طلسم کشا لوحدار جادو کے مکان تک پہونچ
جائیگا تو لوح اُسکو ملجائیگی کیونکہ آج کل لوحدار نے لوح کے پر اُنے بند دبست دور کرکے چاہا ہی کہ
جدید سحر تیار کرے اور حفاظت معقول لوح کی کرے لوح اپنے مکان مین لاکر رکھی ہی بدیع الملک
نے کہا اگر ایسی بات ہی تو تم مجھے جانے دو مین جاکر لوح اپنے قبضے مین کرون اور صاحبقران کی رہائی کی
تدبیر مین مصروف ہون ملکہ نسیم نے عرض کی ای شہریار آپ کو اختیار ہی میری مجال نہین جو آپ کی راے
مین دخل دے سکون مگر اسقدر عرض کرتی ہون اگر آپ کی خلاف مرضی ہو تو اس کام کو میرے سپرد
کیجیے مین سب انتظام درست کر دونگی لوح آپ کو ملجائیگی اور والدنامدار بھی آپ کی اطاعت قبول
کرینگے آیندہ آپ کو اختیار ہی یہ تو مجھے امید قوی ہی کہ آپ اس طلسم کے طلسم کشا ہین مگر مجھے یہ خیال ہی
کہ جب آپ تنہا لوح لینے کو تشریف لیجائیے گا اور والدنامدار کو خبر ہوگی تو وہ ضرور لشکر لیکر وہان
پہونچینگے اُسوقت میرا راز بھی افشا ہوگا اور آپ کو بھی جنگ کرنا ہوگی نہین معلوم کیا مشکل پیش آئے
اور والدنامدار کی بھی جان جانے کا خوف ہی اس سبب سے مانع ہوتی ہون بدیع الملک نے فرمایا ای
ملکہ نسیم اگر تمھین منظور ہی کہ سموم جادو کی جان نہ جاے اور میرا مطلب بھی ہو جاے تو اس کام مین غفلت
نہ کرو بہت جلد فکر لوح کرو ملکہ نسیم نے عرض کی آپ تامل فرمائیے آج کی گفتگو مین مین نے والدنامدار
کو بہت ہی اپنا مطیع کیا ہی اب وہ کوئی کام بے میری راے کے نہ کرینگے اُنکا ارادہ تھا کہ وہ آئینہ اندام
جادو کو خط روانہ کرین اور لوح کی حفاظت کے لیے اُس سے مدد چاہین مگر مین نے اُنکو منع کر دیا
لوحدار جادو کو بھی مین نے اس امر کی اطلاع نہین دی یہ کہکے وہان سے آئی ہون کہ اب مین جاکر
طلسم کشا کو تلاش کرتی ہون جب تک مین طلسم کشا کو نہ لاؤن آپ کوئی کام نکرین وہ بھی اس بات پر
راضی ہوئے مجھے یقین ہی کہ اب بغیر میرے راے کے وہ کوئی کام نہ کرینگے مین جب کل سلام کے واسطے جاؤنگی

اور جو کچھ مناسب جانونگی آپسے بیان کرونگی دو تین روز کے عرصے مین سب انتظام ہوجائیگا بدیع الملک
نے فرمایا دو تین روز بہت ہین مجھے یہان ایک لمحہ ٹھہرنا ناگوار ہی جہان تک ممکن ہو جلد کوشش کرو لنسیم
نے عرض کی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھین مین نے انتہاے درجہ دو تین روز عرض کیے ہین اگر خدا نے
چاہا تو مین اس معاملے کو کل ہی سر انجام کو پہونچادونگی لوح کے واسطے جاؤنگی بدیع الملک نے کہا تمھین
اختیار ہی مین خلاصہ کیفیت اپنی تمسے بیان کرچکا ملکہ نے کہا ای شہریار اسکی گفتگو جسقدر ہونا تھی وہ ہوچکی
اب مجھے زرنگار سے باتین کرنے کی اجازت دیجیے اور آپ بھی اس جھگڑے کو فیصل کیجیے اگر اجازت
ہو تو کچھ عرض کرون بدیع الملک نے فرمایا ای ملکہ لنسیم مین تمسے منع کرچکا ہون ایک حرف زبان سے
نہ نکالنا ورنہ لطف جاتا رہیگا یہ کلمہ سنکر شاداب لقلی نے بدیع الملک نامدار کی طرف دیکھا مطلب یہ تھا
کہ تمنے افشاے راز کردیا بڑے افسوس کی بات ہی بدیع الملک نے اشارے سے کہا خاطر جمع رکھو
راز افشا نہین ہوا ہی شاداب نے پھر اپنا سر جھکالیا ملکہ نے زرنگار سے کہا ای زرنگار اب اس ملال
کو دور کرو شاداب لقلی خود کہہ رہی ہی کہ مین نے دل لگی سے کہا تھا زرنگار نے عرض کی ای ملکہ عالم اگر شاداب
نے دل لگی سے بھی کہا تھا تو آپ خود فرما چکی تھین کہ اگر شاداب کے عوض زرنگار سے کوئی بات ایسی
کہیگی جسکی وجہ سے زرنگار کو صدمہ پہونچے گا تو مین شاداب کو سزاے سخت دونگی اب مین چاہتی ہون
کہ آپ شاداب کو سزا دیجیے اور آئیندہ کے واسطے اسکو اپنی محفل مین شریک ہونے کی ممانعت فرمائیے
کہ ہمیشہ اسکی ذات سے ایسے فسادات پیدا ہوتے رہینگے ایک روز یہ میرے واسطے ذلت کا باعث ہوگی
ملکہ نے کہا ای زرنگار کیونکر ممکن ہی کہ مین ایسے شخص کو سزا دے سکون شہریار اسکی سفارش فرماتے ہین مین
مجبور ہون زرنگار بدیع الملک کی طرف مخاطب ہوئی عرض کی ای شہریار آپ انصاف نہین فرماتے
مین اپنی جان دیدونگی اگر آپ کو شاداب زیادہ عزیز ہی تو مجھے حکم آزادی دیجیے مین جو کچھ کہون آپ
شاداب کو اُسکے موافق سزا دیجیے بدیع الملک چاہتے تھے کہ جواب دون شاداب لقلی نے
کہا وزیر زادی صاحبہ اب دو دو باتین مین آپ سے کرنا چاہتی ہون اسوقت تک تو خواہ مین نے
جھوٹ کہا یا سچ کہا مگر اب مین اب اپنے دل کی کیفیت آپ سے بیان کرتی ہون میرا جو ارادہ ہی وہ
آپ پر ظاہر کیے دیتی ہون اگر آپ میرا کہنا قبول کرینگے ہمیشہ بے رنج و غم رہیے گا اگر مجھ سے انکار
فرمایئے گا کبھی آپ کو خوشی سے نہ بیٹھنے دونگی زرنگار نے کہا مین ہرگز تیرا کہنا منظور نکرونگی اپنی جان دونگی
شاداب لقلی نے ملکہ لنسیم کی طرف مخاطب ہوکے کہا آپنے اس عقلمندی کو ملاحظہ فرمایا ابھی وزیر زادی
صاحبہ نے یہ بھی نہ دریافت فرمایا کہ مین کیا کہنے والی ہون اور کس امر کی بابت کہونگی پہلے ہی سے اتنی خفگی
ظاہر کردی ملکہ نے مسکرا کے کہا ای زرنگار اسوقت شاداب نے قرینہ کی بات کہی تمھین لازم ہی کہ تم
شاداب کی بات سنو جب اسکی بات ختم ہو اُسوقت جواب دو ابھی سے رنج و غصہ ظاہر کرنا اچھا نہین
ہی تمھاری عقل کے سراسر خلاف ہی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین جانتی ہون کہ شاداب کوئی بات
ایسی کہیگی جسکے سبب سے مجھے پھر رنج پہونچے گا اس سے مین اُسکی بات سننا اچھی نہین جانتی ہون ملکہ
نے کہا ای شاداب زرنگار اس سبب سے تمھاری بات کا سننا خلاف جانتی ہین کہ تمھاری عادت
ہی کہ کبھی تم آنسے ایسی بات نہین کہتین کہ جسکے سبب سے اُنھین خوشی ہو شاداب لقلی نے عرض کی

ای ملکہ عالم مین قسم کھاتی ہون کہ آپ سے ایسی بات کہونگی جسکے سبب سے انھین رنج پہونچے زرنگار
نے کہا اچھا مین نے منظور کیا جب تک شاداب اپنی بات ختم نکریگی مین انکار سننے سے نہ کرونگی ملکہ نے
کہا ای شاداب جو کچھ تمھین کہنا ہو بیان کرو شاداب نے کہا مین یہ چاہتی ہون کہ یہ میری طرف سے
اپنے دلمین رنج نرکھین اور صاف ہو جائین اگر انکے دل مین میری طرف سے رنج رہیگا مین ہمیشہ ایسی
باتین کرتی رہونگی جسکے سبب سے یہ بہت رنج اُٹھائینگی زرنگار نے کہا ای شاداب اب ممکن نہین کہ
میرے دل مین تیری طرف سے صفائی آجاے شاداب نقلی نے ملکہ سے کہا بی زرنگار صاحب کے
دل کی کیفیت ملاحظہ فرمایئے اب دونون مین کون خطاوار ہی ملکہ نے کہا ای شاداب تمنے جو کچھ کہا بہت
صحیح ہی اور زرنگار تمسے ضرور ملجائیگی مگر اسوقت انھین غصہ ہی جب غصہ انکا فرو ہوگا ہم سمجھا دینگے شہریار
بھی کہینگے اُسوقت ضرور منظور کرینگی بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہی کہ تم شاداب
سے میرے کہنے سے ملجاؤ ورنہ مجھے ملال ہوگا زرنگار نے عرض کی ای شہریار اگر شاداب اس بات
کی قسم کھاے کہ آیندہ اس قسم کی باتین نہ کرے گی تو مین ابھی صفائی کرلون شاداب نقلی نے قسم کھائی
بدیع الملک نے فرمایا ای زرنگار اب تمھین لازم ہی کہ شاداب کو گلے سے لگاؤ زرنگار نے
بدیع الملک کے کہنے سے شاداب کو گلے سے لگایا شاداب نقلی نے گلے ملتے وقت زرنگار
کے سینے پر اسطرح ہاتھ پھیرا کہ زرنگار کے ہوش مین فرق آگیا بیتاب ہوگئی شاداب نقلی گلے سے
الگ ہوئی بدیع الملک نادر اراس دلگی کو دیکھ کے ہنستے رہے جب شاداب نقلی علحدہ ہوئی ملکہ نسیم
سبز پوش نے کہا ای شہریار آپ شاداب سے فرمایئے کہ کچھ شغل مینوشی کا انتظام کرے اور شغل رقص
وسرود بھی ہو بدیع الملک نے فرمایا ملکہ مین نہین کہونگا تم زرنگار سے کہو جب زرنگار فرمایش کریگی
تو کیا عجب ہی کہ تمھاری خوشی ہو ورنہ ممکن نہین نسیم سبز پوش نے زرنگار سے چپکے سے کہا کہ شاداب
سے کہو اب ہمسے تمسے صفائی ہو چکی اگر تمھارا جی چاہے تو کچھ گاؤ یہان سب لوگ تمھارے مشتاق ہین
زرنگار نے عرض کی ای ملکہ عالم شاداب سے اگرچہ صفائی ہوگئی ہی مگر مین اسکی طبیعت سے خائف
ہون آپ دیکھتی ہین کہ دم بھر مین دوست دم بھر مین دشمن عجیب بات اسنے پیدا کی ہی جب سے
شہریار تشریف لائے ہین اسکی ترکیب دوسری ہوگئی ہی نہین معلوم ایسی باتین اسکو کسنے تعلیم کردین آپکا
فرمانا بجا لاتی ہون ورنہ میرا جی ڈرتا ہی اُس سے کہتے ہوے خوف آتا ہی ایسا نہ ہو کہ وہ پھر کوئی
بات پیدا کرے اور مجھے صدمہ پہونچے ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا ای زرنگار خاطر جمع رکھو اب
شاداب تمسے کوئی بات نہین کریگی جب اُسنے خود صفائی کی ہی تو اُسکو خیال ہوگا زرنگار نے
عرض کی دیکھیے مین کہتی ہون یہ کہکے شاداب نقلی کیطرف مخاطب ہوئی کہا ای بی شاداب اگر تم سے کسی
بات کو کہین قبول کروگی شاداب نقلی نے کہا پہلے بیان کرو مین اپنی مرضی کے خلاف مرضی ابھی ظاہر
نہین کرسکتی زرنگار نے کہا ہمارا جی چاہتا ہی کہ تم اسوقت کوئی غزل شروع کردو ہم سازندون کو
ابھی طلب کرتے ہین ملکہ عالم بھی بہت مشتاق ہین شاداب نقلی نے کہا یہ مجھ سے ہرگز نہوگا مجھے
گانا آتا ہی نہین آج تک تمنے کبھی مجھے گاتے سنا زرنگار نے کہا ای شاداب کل شب کو تو نے
محفل مین سب کو محو بنا دیا بلکہ ہمین خود تعجب تھا کہ یہ کمال تجھے کیونکر حاصل ہوا گو اور کبھی نہین سُنا

مگر کل تیری کیفیت معلوم ہوئی شاداب نقلی نے جواب دیا کہ کل اور بات تھی وہ گانا میرا ذاتی کمال
نہ تھا ایک اور سبب تھا اب نہیں ممکن زرنگار نے کہا اے شاداب اُس سبب کو بیان کرو میرے
نزدیک تو یہ بات ہے کہ تم اس فن کو خوب جانتی ہو مگر پوشیدہ کرتی ہو شاداب نے کہا اے زرنگار
وہ راز ایسا ہے جو بیان کے لائق نہیں ہے اگر میں اسکو بیان کرونگی تو سراسر میرا نقصان اور تمہارا فائدہ ہے
زرنگار نے کہا اے شاداب برائے خدا جلد بیان کر شاداب نے کہا وہ امر اس لائق نہیں ہے کہ میں
تمسے ہر ایک کے سامنے بیان کر دوں کبھی کہدونگی اسوقت تمہاری خاطر سے دو ایک چیزیں سنائے
دیتی ہوں مگر آیندہ ایسی فرمائش مجھسے نہ کرنا ورنہ میرا بہت بڑا نقصان ہوگا شاداب نقلی نے
جو ایسی باتیں کیں زرنگار کو اشتیاق پیدا ہوا کہا اے شاداب میں بہت مشتاق ہوں کہ تیری
بات سنوں شاداب نقلی نے کہا ابھی اسکا محل نہیں ہے مگر میں وعدہ کرتی ہوں کہ جو کچھ راز ہے
میں سب تمسے بیان کرونگی اسوقت گانا سنو سازندوں کو طلب کرو زرنگار نے کہا اے شاداب
مجھے کمال اشتیاق اُس بات کے سننے کا پیدا ہوا ہے مگر گانا سننے کا بھی از حد اشتیاق ہے تمسے نہیں کہہ سکتی
کہ تم گانا موقوف کر کے مجھ سے اُس راز کو بیان کرو شاداب نقلی نے کہا کیا جلدی ہے جب یہ صحبت
برخاست ہو جائیگی اور شہریار و ملکہ عالم آرام کرنے کو تشریف لیجائینگی میں تمہارے ہمراہ چلونگی کل کیفیت
بیان کرونگی زرنگار نے قبول کیا ملکہ نسیم سبز پوش نے کہا اے زرنگار اب تو تجھسے شاداب نے
وعدہ کر لیا اب سازندوں کو طلب کرو کچھ شغل گانے کا ہو شاداب نے کہا ملکہ عالم آپ خود
کیوں نہیں فرماتیں کہ آپ کا جی چاہتا ہے زرنگار کے ذریعہ سے آپ نے مجھ سے حکم فرمایا اب میں ہرگز
یوں نہ گاؤنگی ابھی میرا اُس دن کا انعام باقی ہے جب تک وہ انعام نہ لے لونگی ایک حرف شروع نکرونگی
ملکہ نے بدیع الملک کی طرف دیکھا بدیع الملک نے اشارہ کیا کہ ملکہ عالم اب بغیر لیے ہوئے
گانا شروع نہو گا ملکہ نے اُسی وقت اپنے گلے سے ایک ہار بیش قیمت اُتار کے شاداب نقلی کو دیا
شاداب نقلی نے وہ ہار لیکر ملکہ کے سامنے اپنے گلے میں پہنا بہت خوشی ظاہر کی ملکہ نے کہا اے شاداب
اب گانے میں کیا عذر ہے شاداب نقلی نے کہا اب مجھے کچھ عذر نہیں ہے بسر و چشم آپ کا ارشاد
بجا لاتی ہوں مگر اتنا کلام ہے کہ آج کا انعام بھی کچھ پیشتر ہی سے عنایت ہو جاتا تو بہت مناسب تھا
میرا دل بڑھتا ایسی ایسی چیزیں سناتی کہ آپ بہت محظوظ ہوتیں ملکہ نے ایک انگشتری اور دی شاداب
نے زرنگار کی طرف اشارہ کیا کہا وزیرزادی صاحبہ اگر آپ کے پسند ہو تو یہ انگشتری اور یہ ہار
آپ کی نذر ہے زرنگار نے کہا اے شاداب ملکہ عالم نے تمہیں عنایت فرمایا ہے مبارک ہو اگر میں چاہوں
تو ملکہ عالم مجھے بھی عنایت کریں تمہارے حصہ میں میری شرکت بیکار ہے ملکہ نے زرنگار کی یہ گفتگو یہ سنکر
ایک انگشتری ہیرے کی زرنگار کو بھی عنایت فرمائی شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحبہ میں بھی
ذرا آپ کی انگشتری دیکھوں کہ ملکہ عالم نے آپ کو کیسی انگشتری مرحمت فرمائی ہے زرنگار نے وہ انگوٹھی
شاداب کو دی شاداب نقلی نے انگوٹھی لینے کے بعد زرنگار کو سلام کیا کہا آپ کو خدا نے مرتبہ
اعلی مرحمت فرمایا ہے آپ شاہزادی کی وزیرزادی ہیں ایک ادنے درجہ کی کنیز ہوں میرا حق
آپ پر بھی ہے اور ملکہ عالم تو میری مالک ہی ہیں مگر آپ کو بھی میں اپنا مالک جانتی ہوں ہر طرح

آپ مجھسے رہتے ہین سوا ہین اُس روز میرے گانے سے آپ بھی خوش ہوئی تھین آپ پر بھی انعام
دینا فرض تھا مین نے یہ انگوٹھی اپنے اُس روز کے انعام مین لے لی آپ کو ملکۂ عالم اور عنایت فرماینگے
زرنگار نے جواب دیا اے شاداب ابھی تمھارا قول یہ تھا کہ ہم تم ایک ہی مالک کے تابعدار ہین ایک
ہی سرکار کے نمکخوار ہین یا ابھی تم اپنے قول سے خلاف ہو گئین شاداب نقلی نے کہا اب للہ میری
خطا کو معاف فرمایئے مگر انگشتری مجھے دے دیجیے اب مین آپ سے کچھ نہ کہونگی ملکہ نسیم سبز پوش
نے زرنگار وزیرزادی کی طرف اشارہ کیا اور مخاطب ہوکے کہا کہ انگشتری دیدو ہم اسکے عوض
مین دوسری انگشتری دینگے زرنگار نے کہا اے شاداب اب تو کبھی تم یہ نہ کہوگی کہ مین اور زرنگار
ہمرتبہ ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ میری زبان سے یہ کلمہ سنیے گا تو جو مزاج مین آئے مجھے
سزا دیجیے گا کبھی آپ سے ہمسری نہ کرونگی زرنگار نے کہا بخوشی انعام مین تمھین انگشتری دی شاداب
نقلی نے بہت سی دعائین دے کر سازندون کی طرف اشارہ کیا کچھ سازندے محفل مین آ چکے تھے
جو لوگ اپنے ٹھکانون پر ساز درست کر رہے تھے وہ بھی حاضر ہوئے سب نے ساز چھیڑا شاداب
نقلی نے گنگنا کے ایک غزل شروع کی پانچ سات شعر کے بعد محفل کی کیفیت دگرگون ہوئی ملکہ
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے زرنگار بھی محو ہو گئی دیر تک شاداب نقلی نے محفل کو
عجیب حالت مین مبتلا رکھا جب دیکھا کہ اب کسی مین ہوش باقی نہین ہی خاموش ہوئی گو ملکہ نسیم نے
بہت بہت کہا مگر شاداب نقلی نے پھر کوئی چیز شروع نہ کی رات بھی زیادہ گئی تھی بدیع الملک
نامدار نے فرمایا ملکۂ عالم اب صحبت کو برخاست کرو رات زیادہ گئی ہی صبح کو تمھین بہت سے کام
انجام دینا ہین ملکہ خاموش ہوئین شاداب نقلی نے اُٹھ کے زرنگار وزیرزادی کا ہاتھ پکڑا کہا
اب آپ اپنی خوابگاہ کی طرف تشریف لے چلین مین آپ سے کچھ باتین کہون زرنگار نے کہا
اے شاداب نقلی ابھی ملکۂ عالم مسہری پر تشریف نہین لیگئی ہین مین کیونکر تیرے ہمراہ چلون شاداب
نے کہا اگر یہی خیال ہی تو ملکۂ عالم سے اجازت لے لیجیے یقین ہی اُنکے خلاف مزاج نہو زرنگار
نے کہا مجھے ایسی تعجیل نہین ہی یہ باتین ہو رہی تھین کہ بدیع الملک نامدار ملکہ نسیم سبز پوش
کو ہمراہ لے کر اٹھے خوابگاہ کی طرف تشریف لے گئے زرنگار شاداب نقلی کے ہمراہ اپنی خوابگاہ
کی طرف آئی جب شاداب نقلی خوابگاہ زرنگار کے قریب پہونچی کہا وزیرزادی صاحبہ
جس قصہ کے بیان کرنے کا مین نے وعدہ کیا ہی بہت طولانی ہی رات بھر مین ختم نہ ہوگا آپ سے
اسواسطے کہے دیتی ہون آپ گھبرا نہ جایئے گا مین مفصل کیفیت اپنی عرض کرونگی زرنگار نے جواب
دیا کہ اے شاداب اگر تو دس برس میرے ساتھ باتین کرتی رہیگی تو بھی مجھے ناگوار نہوگا تیری
باتین سننے کو میرا دل بہت ہی چاہتا ہی عجب باتین ہین مین تجھسے جسقدر رنجیدہ تھی اُسی قدر
اب خوش ہوں شاداب نقلی نے کہا ابھی کیا ہی آپ مجھسے بہت خوش ہو جیے گا یہ باتین
کرتی ہوئی مسہری پر پہونچی زرنگار نے کہا اے شاداب مین تیرے سونے کے واسطے بھی
پلنگڑی منگاتی ہون شاداب نقلی نے کہا آج میرا سونا غیر ممکن ہی آپ مسہری پر تشریف لیجایئے
مین آپ کے پاؤن دباؤنگی زرنگار نے کہا اے شاداب مجھسے یہ کبھی نہوگا کہ تمسے اپنے

پانون

پانون دبوا‌ؤن شاداب نقلی نے کہا میری خوشی یہی ہی آج آپ کے پانون دباؤن آپ یہ کمال بھی میرا ملاحظہ
فرمایئن زرنگار نے ہرچند انکار کیا مگر شاداب نقلی نے قبول نہ کیا آخرکار زرنگار وزیرزادی سے
مجبور ہو کے منظور کیا اپنی مسہری پر گئی شاداب نقلی بھی اسکے پائنتی آکر بیٹھی پانون دبانا شروع کیے زرنگار
کو ایسی راحت ملی کہ اُسکی آنکھین بند ہو گئین شاداب نقلی نے کہا وزیرزادی صاحب کیا میری
کیفیت آج نہ سنئے گا زرنگار نے کہا ای شاداب اسی واسطے مین نے تمھین اسقدر تکلیف دی ہی
بیان کرو شاداب نے کہا اگر آپ نے آرام فرمایا تو میرا قصہ ناتمام رہا مجھے یہ منظور نہین ہی زرنگار نے جواب
دیا ای شاداب اگر تمھین یہ منظور ہی کہ مین تمھارا قصہ تمام وکمال سنون تو پانون دبانا موقوف کرو ورنہ مجھے
نیند آجائیگی واقعی تمھین اس فن مین بھی کمال حاصل ہی ای شاداب مجھے آج تک تمھارے کمالات معلوم نہ تھے
علاوہ خوش بیانی اور کمالات باطنی کے یہ کمال بھی تم مین بہت بڑا ہی شاداب نے کہا ابھی آپکو میری کیفیت سے
بخوبی آگاہی نہین ہی جب آپ میرے حال کو سنیگی تو آپکو میری کیفیت معلوم ہوگی زرنگار نے کہا اب زیادہ تقریر کو طول مدو اپنی
کیفیت بیان کرو کہ یہ کمالات تمنے کیونکر حاصل کیے مین بھی چاہتی ہون کہ انمین سے چند باتین مین بھی حاصل کرون شاداب
نے کہا وزیرزادی صاحبہ بہت مشکل ہی جب آپ میرے کہنے پر عمل نہ کرینگی اُسوقت تک آپ کو یہ کمالات
ممکن نہ ہونگے زرنگار نے کہا ای شاداب مین تمھارا کہنا بسر وچشم منظور کرونگی شاداب نے عرض
کی آپ بقسم اقرار کرین تو مین آپ کو بتاؤن زرنگار نے بقسم کہا کہ مین تمھارا کہنا قبول کرونگی شاداب
نے کہا آپ ایک عرضی خواجہ عمرو کو تحریر کیجیے مضمون اُسکا یہ ہو کہ مین نے آپ کی تعریف وتوصیف جو
سُنی ہے مجھے بھی آرزوے قدمبوسی پیدا ہوئی اگر آپ یہان تشریف لائین اور مجھے اپنی کنیزی مین قبول
فرمایئن تو میری مراد دلی برآئے مین اُس عرضی کو خواجہ صاحب کے پاس پہونچا دونگی وہ عرضی کے
دیکھتے ہی یہان آئینگے آپ کو سب کمالات بتائینگے زرنگار نے کہا ای شاداب خواجہ عمرو کن صاحب
کا نام ہی کہان رہتے ہین تم اُنھین کیونکر جانتی ہو شاداب نے کہا آپ بخوبی اس کیفیت سے آگاہ نہین
ہین خواجہ عمرو جوان حسین صاحب شوکت مرد خوبصورت ہفت اقلیم کے فرمانروا ہین مگر عجز وانکسار
اسدرجہ طبیعت مین ہی کہ کبھی تخت سلطنت پر نہین بیٹھے کسی سے بہ کبر ونخوت پیش نہین آئے جو اُن کو
طلب کرتا ہی فوراً اُسکے پاس جاتے ہین اپنی صورت زیبا دکھاتے ہین منجملہ اور سب کمالات کے یہ بھی وصف
اُنمین ہی کہ جو کوئی اُنکے واسطے عرضی تحریر کرتا ہی اُنھین اُسی وقت آگاہی ہو جاتی ہی عریضہ نگار کا جو مطلب
ہوتا ہی خواجہ صاحب اُسی وقت اُسکا بندوبست کرتے ہین مین نے بھی ایک ضعیفہ سے خواجہ عمرو
کی تعریف سُنی تھی ایک عرضی جو لکھی خواجہ صاحب میرے پاس آئے مجھ سے فرمایا کیا درکار ہی مین نے
عرض کی مین چاہتی ہون آپ مجھے کنیزی مین قبول فرمایئے کچھ کمالات بتلایئے خواجہ صاحب نے مجھپر نظر
عنایت تو نہین کی مگر کچھ خیالات فوراً زبانی تعلیم فرمائے مین نے بہت عرض کی کہ مجھے ہمراہ لیتے چلیے خدمتگاری
کرونگی خواجہ صاحب نے قبول نہ کیا اسے وزیرزادی صاحبہ مین چونکہ زمرۂ کنیزان سے تھی اسوجہ سے خواجہ
صاحب نے اجتناب کیا اور مجھے اپنے ہمراہ نہ لیگئے کنیزی مین قبول نہ کیا اگر مین بھی کسی عہدۂ جلیل پر مثل آپکے
معزز وممتاز ہوتی تو کیا عجب تھا جو خواجہ صاحب مجھے اپنے ہمراہ لیتے جاتے اگر آپ اُنکے واسطے عریضہ
تحریر کرینگی تو کیا عجب ہی وہ یہان تشریف لائین اور آپ کو کمالات بتلائین جب آپ اُنکی صورت زیبا

ملاحظہ فرمایئے گا یقین تو ہی کہ کسی طرح مفارقت اُنکی گوارا نہ کیجیے گا شاداب نے اس طرح
یہ باتین کہین اور خواجہ عمرو کی تعریف و توصیف بیان کی کہ زرنگار کے دل پر اُسکی باتون نے
اثر ڈالا اور زرنگار کو شوق دیدار پیدا ہوا مگر بخوف ملکہ اتنا تو کہا کہ ای شاداب یہ امر بہت مشکل ہی
اگر مین نے خواجہ عمرو کو عرضی تحریر کی اور وہ تشریف لائے تو مین اُنھین کہان بٹھاؤنگی ملکہ عالم کو
کیا منہ دکھاؤنگی میرے واسطے کیسی سُبکی ہوگی ملکہ عالم کیا خیال کرینگی شاداب نقلی نے کہا اے
وزیرزادی صاحبہ اگر آپ خواجہ صاحب کو عرضی تحریر کیجیے تو مین ایسا بندوبست کردون کہ ملکہ عالم
کو ذرا بھی خبر نہو آپ خواجہ صاحب سے مل لیجیے اور اسکے علاوہ ملکہ کی بھی خوشی ہوگی سبب یہ ہی
کہ جب وہ تشریف لائینگے تو شہریار بہت خوش ہونگے کیونکہ شہریار بھی خواجہ عمرو کو اپنا بزرگ
جانتے ہین بہت مانتے ہین جسوقت خواجہ کی صورت دیکھینگے اپنے سے بہتر جگہ دینگے خاطر
کرینگے ملکہ اس امر سے بہت خوش و خرم ہونگی اُسوقت مین آپ کے واسطے کوئی بُرائی نہ ہوگی پھر
زرنگار نے کہا ای شاداب ان باتون کو سوچ لینا چاہیے مین اپنی بدنامی سے بہت ڈرتی ہون
ایسا نہو مین ملکہ سے محجوب ہون اور کچھ دسترس میرا نہ چل سکے ملکہ عالم اور شہریار مجھے ہنسی مین
اُڑائین شاداب نے عرض کی آپ میری بات کو یقین مانئے اور صبح کو سب کامون سے پہلے
یہی کام کیجیے کہ ایک عرضی خواجہ صاحب کو لکھیے مین آپ کی عرضی کسی طرح سے حضور خواجہ
مین پہونچا دونگی زرنگار راضی ہوئی شاداب اُسی طرح اور باتین کرتی رہی جب رات
زیادہ گئی زرنگار نے کہا ای شاداب آج تمھین سخت تکلیف ہوئی اب بہتر یہ ہی کہ تم بھی میرے
پاس سو رہو شاداب نے کہا مین آپ کے پاؤن دباتی ہون آپ آرام فرمائین زرنگار نے
کہا ای شاداب جب تک تم نہ سوؤگی مین بھی جاگتی رہونگی شاداب برابر زرنگار وزیرزادی کے لیٹی
زرنگار تو سوگئی مگر شاداب کو رات بھر نیند مطلق نہ آئی جب رات بسر ہوئی اور فلک پر آثار سحر
ظاہر ہوئے تو شاداب نے زرنگار کے پاؤن دبائے زرنگار کی آنکھ کھلی شاداب
نے عرض کی آپ عرضی بنام خواجہ عمرو تحریر فرمایئے دیر نہ لگایئے ایسا نہو کہ خواجہ صاحب
کے پاس اور کوئی آجائے تو پھر اُنھین یہان کے آنے سے انکار ہو یہ اُنکے خلاف ہی کہ جو
اُنسے پہلے گذارش کرتا ہی اُسکا کام بھی پہلے وہ کرتے ہین زرنگار وزیرزادی یہ سنکر آنکھین
ملتی ہوئی اٹھی منہ ہاتھ دھو کے اُسنے ایک رقعہ بطور عرضی کے خواجہ عمرو نامدار کو تحریر کیا جو جو
شاداب اُسے بتاتی گئی زرنگار وزیرزادی لکھتی گئی جب عرضی تمام ہوئی زرنگار نے کہا اے
شاداب اب تیری کیا رائے ہی شاداب نے دست بستہ عرض کی آپ یہ عرضی مجھے دیجیے مین
ابھی خواجہ عمرو تک پہونچائے دیتی ہون زرنگار وزیرزادی نے وہ عرضی خواجہ عمرو کی
شاداب کے ہاتھ مین دیدی شاداب نے کہا مین ابھی اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکے
زرنگار کے پاس سے اٹھی یہان تو یہ کیفیت گذری کہ ذکر اسکا وقت پر معرض تحریر مین آئیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب ملکہ نسیم سبز پوش خواب راحت سے بیدار ہوئین بدیع الملک نامدار سے عرض کی

اے شہریار مین جاتی ہون آج لوح کا فیصلہ کرکے آتی ہون بدیع الملک نے کہا اے ملکہ آج
مین تمھارے کہنے کے سبب اور خاموش ہون اگر آج ہی لوح کا بندوبست کیا تو مین لوح لے کر
آگے بڑھونگا ورنہ آج ہی لوح دار جادو کی طرف روانہ ہو جاؤنگا جو کچھ خدا دکھائیگا دیکھا جائیگا
بے لوح لیے واپس نہ آؤنگا ملکہ نسیم نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھئیے مین آج لوح حاضر
خدمت کرونگی بدیع الملک نامدار خاموش ہوئے ملکہ نسیم سبز پوش رخصت ہو کر اپنے باب
کی طرف روانہ ہوئین کہ حال انکا وقت پر بیان کیا جائیگا

اب کیفیت سموم جادو بادشاہ مرحلہ ایوان ہوا کی عرض کیجاتی ہے

کہ اسنے جب سے تبلی کی زبانی یہ بات سنی تھی کہ طلسم کشا یہین موجود ہے اور لوح اُسکے ہاتھ آجائیگی تو کوئی
اُس سے لڑکر فتح نہ پائیگا اسکے دل کی عجب حالت تھی اپنے مصاحبین سے کہتا تھا کہ اب ملکہ نے
مجھے تشفی دی ہے کہ مین طلسم کشا کو تلاش کر دونگی اگر مین اُنکے کہنے کے خلاف کرتا ہون اور ساحرون کو
چارون طرف روانہ کرکے تلاش کراتا ہون تو ملکہ نسیم کے خلاف ہوگا گو مجھے ملکہ سے بھی امید قوی ہے کہ
وہ ضرور تلاش کرکے طلسم کشا کو گرفتار کریگی مگر اپنے دل کی کیفیت کو کیونکر بیان کرون جو اسکی تشفی بے
اسد رجہ بیتاب ہے مصاحبین نے کہا آپ اور کسی ساحر کو روانہ فرمائیے بلکہ خود تلاش طلسم کشا مین
جائیے اگر ملکہ سے راہ مین ملاقات بھی ہو تو کہدیجیے گا کہ مین خود طلسم کشا کو تلاش کرتا ہون وہ آپکی
کسی بات کا بُرا نہ مانینگی ہان ہم لوگ جو بات اُنکے خلاف کرینگے تو ضرور اُنھین بُرا معلوم ہوگا سموم جادو
نے کہا مین علی الصباح پہلے ملکہ کے باغ مین جاؤنگا اُنکو اپنے ہمراہ لونگا اور یہی کہونگا کہ مین اور تم
دونون ملکر طلسم کشا کو تلاش کرین یقین ہے جلد پتہ پا جائین سب اس بات پر راضی ہوئے رات
تو سموم جادو نے حالت کرب مین بسر کی جب صبح ہوئی اُسنے اپنا تخت منگایا اُسکے اوپر بیٹھ کے
ملکہ نسیم سبز پوش کے باغ کی طرف روانہ ہوا تھوڑے عرصہ مین در باغ پر پہونچا لوگون نے ملکہ
نسیم کو خبر کی کہ سلطان سموم جادو در باغ پر تشریف لائے ہین اندر آنے کا قصد ہے آپ کیا
فرماتی ہین ملکہ سموم جادو کے پاس جانے کے ارادے سے تخت پر بیٹھ چکی تھین یہ خبر وحشت اثر
جو سنی گھبرا گئین کہا اری زرنگار غضب ہوا واللہ نامدار خود تشریف لائے ہین اب کسکی مجال ہے
جو اُنکو اندر آنے سے روک سکے اندر تشریف لائینگے بدیع الملک نامدار کا سامنا ہو جائیگا
تو غضب ہوگا زرنگار بھی سنکر گھبرا گئی بیساختہ اُسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ اگر خواجہ صاحب ایسے
وقت پر تشریف لاتے تو ضرور کوئی بات پیدا کرتے اور سلطان کو روک دیتے ملکہ نے کہا اے زرنگار
خواجہ کون زرنگار نے کہا ملکہ عالم یہ قصہ طول طویل ہے کسی وقت آپ سے پوری داستان بیان
کرونگی اسوقت مختصر کہے دیتی ہون کہ خواجہ مرد کامل ہین ہر فن مین اُنھین کمال حاصل ہے بڑے
بڑے ساحرون کو اُنھون نے زیر کیا اُنکے نام سے ساحر لرزتے ہین مین نے اُنکی خدمت ایک عرضی
لکھی ہے یقین ہے وہ آج ہی تشریف لائین مگر جب ہم لوگ مبتلائے بلا ہو جائینگے تو وہ آکر کیا بنائینگے ملکہ نے
کہا اے زرنگار یہ خبر سنکر تو مجھ سے زیادہ گھبرا گئی خلاف عقل باتین کرنے لگی کیسے خواجہ اور کیسی عرضی

کچھ ہوش ہی زرنگار نے کہا اب اس کیفیت کو مین آپ سے سہولیت مین عرض کرونگی سردست کوئی
بات تجویز کرنا چاہیے کہ سلطان اندر تشریف نہ لائین وہین سے واپس جائین ملکہ نے کہا ایسی کوئی بات
نہین ہی ملکہ اور زرنگار مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ شاداب نقلی آکر کھڑی ہوئی زرنگار اور ملکہ کو
متوحش پاکر کہا آپ لوگون کو اسوقت کس بات کی فکر ہی ملکہ نے کہا ای شاداب اسوقت بات نہ کر
ہمین زندگی دشوار ہی کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی ہی شاداب نقلی نے کہا واری مین بھی تو سنون
کہ آپ کے دشمنون پر کیا گذری جو اسقدر فکر ہی ملکہ نے سب کیفیت بیان کی شاداب نقلی نے
کہا جاکر شہریار سے کہی دیتی ہون وہ ابھی سلطان کو روک دینگے ملکہ نے کہا ای شاداب خدا کیواسطے
ایسا نہ کرنا اگر بدیع الملک نامدار کو خبر ہوجایگی وہ جوش جرأت مین کسی بات کا خیال نکرینگے تلوار پکڑ کے
باہر نکل آئینگے نہین معلوم وہان کیا ہو کیا نہو یہ تنہا ہین اور والد نامدار کے یہان سب فرمانبردار ہین جب
وہ انسے مقابلہ کرنے مین عاجز ہونگے اور لوگون کو بلائینگے ایک شخص کس کس سے مقابلہ کریگا
شاداب نے کہا اگر حکم ہو تو مین شہریار کو پوشیدہ کردون آپ سلطان کو بلا تکلف اندر بلائیے ملکہ نے
کہا ای شاداب یہان کون سی جگہ ایسی ہی جہان تم شہریار کو پوشیدہ کروگی شاداب نے کہا
آپ خاطر جمع رکھیے زرنگار شاداب کو جانتی ہوئی تھی اسنے ملکہ سے کہا آپ شاداب کی
بات مین دخل ندیجئے جو کچھ یہ کرینگی بہت مناسب ہوگا ملکہ بھی شاداب کے حال سے واقف تھین
کہا ای شاداب جو تم مناسب جانو وہ کرو شاداب نقلی ملکہ کے پاس سے روانہ ہوئی ڈیوڑھی پر آکے
دیکھا کہ ایک ساحر ضعیف تاج مرصع کار سر پر رکھے لباس شاہی پہنے تخت زبرجدی پر بیٹھا ہی آگے
تخت کے چار اژدران آتش فشان کھڑے ہوئے منہ سے قلابہ ہای آتشین چھوڑ رہے ہین شاداب
نقلی اس کیفیت کو دیکھکر بصد تعجیل واپس ہوئے ڈیوڑھی کے اندر آکے جلدی جلدی اپنی صورت ملک
نسیم کی بنائی پھر ڈیوڑھی کے باہر جاکے سموم جادو کو سلام کیا اور عرض کی آپ نے یہان کیون توقف
فرمایا مین بہت دیر سے پردہ کے پاس حاضر تھی سموم جادو نے جو بیٹی کو سامنے آتے ہوئے دیکھا
جلدی سے تخت پر سے اُتر آگے بڑھا نسیم نقلی نے باعث تشریف آوری دریافت کیا کہا اپنے عزم
سے آگاہ فرمایئے تاکہ حتی المقدور اُسکی کوشش کرون سموم جادو نے کہا مین نے چاہا کہ اس وقت تجھ سے پوچھ کر مین بھی طلسم کشا
کی تلاش مین نکلون نسیم نقلی نے کہا مین طلسم کشا کو کل ہی گرفتار کر چکی تھی سموم جادو نے
جو یہ بات سنی خوش ہوگیا پیٹ پر ہاتھ پھیرا کہا ای نسیم کیا کام کیا کسی ساحر سے یہ نہو سکتا نسیم نقلی نے کہا
آپ تشریف لے چلین مین پہلے آپ کو دکھادون کہ مین نے کس حالت سے طلسم کشا کو اسیر
کیا ہی سموم جادو نے کہا کہان ہی نسیم نقلی نے کہا آپ میرے ہمراہ تشریف لائین سموم جادو نسیم
نقلی کے ہمراہ ہوا نسیم نقلی سموم جادو کو باغ مین ایک حجرہ بنایا تھا اُس طرف لے چلی حجرے کے
قریب پہونچکر کہا آپ اندر تشریف لیجائین طلسم کشا کو دیکھ آئین سموم جادو حجرے کے اندر گیا وہان
کسی کو نپایا کہا ای نسیم یہان تو کوئی نہین ہی نسیم نقلی نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ طلسم کشا وہان
موجود ہی اور آپ کو نظر نہین آتا مین نے ایک سحر ایسا کیا ہی کہ اُسکو نظر مردم سے پوشیدہ کیا ہی لیکن
آپ کو نظر نہ آنے تعجب کی بات ہی سموم جادو نے کہا ای نسیم سبز پوش اپنا سحر دور کر دو مین طلسم کشا کو

دیکھون نسیم نے کہا اگر مین سحر دور کر دونگی تو پھر ایسا سحر بنانا بہت مشکل ہوگا اس سبب سے آپ کے
واسطے یہ انتظام کیے دیتی ہون کہ آپ ہی طلسم کشا کو دیکھ لین اور دوسرا نہ دیکھ سکے یہ کہکے ایک سلائی
سموم جادو کو دی کہا آپ اسکو آنکھون پر پھیرین پردہ ہاے سحر آپکی آنکھون کے آگے سے دور ہوجائینگے
طلسم کشا کی صورت دکھائی دیگی سموم جادو نے سلائی آنکھون مین پھیری پہلے تو آنکھونکے سامنے
کچھ دھوان سا نظر آیا پھر بینائی بالکل باقی نرہی سموم جادو حجرے مین چارون طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ
کے دیکھنے لگا جب اسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو اُسنے کہا ای نسیم یہ کیا غضب کیا میری بینائی مین بالکل فرق
آگیا اب تو مجھے بالکل نہین سجھائی دیتا نسیم سبز پوش نے کہا بڑے تعجب کی بات ہی کہ آپ ایسا فرمائین
دیکھیے مین آتی ہون ابھی آپ کی سب شکایتین دفع ہوئی جاتی ہین یہ کہکے نسیم نقلی حجرے کے اندر آئی
بیہوشی رومال مین رکھکر سموم جادو کے دماغ کے پاس لائی اُسکے دماغ مین بیہوشی کی بو پہونچی چھینک
لیکر بیہوش ہوا نسیم نقلی نے نعرہ کیا۔ عمرو ہی نام میرا مین ہون طرار ٭ مرا شاگرد ہی ہر ایک عیار ٭ نعرہ کرکے
سموم جادو کی زبان مین سوزن دیا داخل زنبیل کیا پھر شاداب کی صورت بنائی وہان سے ملکہ نسیم
کے پاس آکر کہا ملکہ عالم مین نے شہریار کو تو پوشیدہ نہین کیا مگر سلطان کو ایک ایسی بات سنائی کہ وہ
اپنا تخت چھوڑ کر واپس گئے تخت آپ کی ڈیوڑھی پر ہے۔ کہا ہی اگر مزاج مین آئے اندر منگا لیجیے ملکہ
نے کہا ای شاداب کیا بات کہی جو والد ماجد واپس گئے شاداب نقلی نے کہا مین آپ سے
تخلیہ مین کہدونگی ابھی ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہی یہ کہکے بدیع الملک نامدار کی طرف مخاطب ہوئی
کہا ای شہریار آپ کو معلوم ہی کہ سموم جادو کو مین نے کس حیلے سے یہان سے روانہ کردیا بدیع الملک
نے فرمایا مین کیونکر جان سکتا ہون شاداب نقلی نے کہا اگر آپ کو تحقیق کرنے کی ضرورت ہی تو مع ملکہ میرے
ہمراہ تخلیہ مین تشریف لائیے مین کل حقیقت آپ سے عرض کردون بدیع الملک نامدار اُٹھے ملکہ کو بھی
ہمراہ لیا شاداب نقلی بارہ دری کے اندر آئی بدیع الملک سے مخاطب ہوکے کہا مین نے
سموم جادو کو گرفتار کرلیا یہ کہکے زنبیل سے سموم جادو کو نکالا بدیع الملک نامدار نے کہا
خواجہ واقعی کیا کار نمایان کیا ہی ملکہ اس بات کو دیکھکر دنگ ہوگئین بدیع الملک سے کہا ای شہریار
آج تک مجھے اسی بات کا تعجب تھا کہ خواجہ دوسرے کی صورت کیونکر بنے ہوئے ہین مگر آج اس بات
کی سب سے سوا حیرت ہوئی کہ خواجہ نے والد ماجد کو پوشیدہ کیونکر کیا اور اسقدر جلدی انکے قبضے مین کیونکر
آگئے بدیع الملک نے فرمایا ملکہ ابھی تم خواجہ کے کمالات سے آگاہ نہین ہو یہ کوئی بڑی بات نہین ہی
جسکا تمھین اسقدر تعجب ہی ملکہ نے کہا ای شہریار مین مشتاق ہون کہ خواجہ عمرو کی صورت اصلی کی زیارت
کرون بدیع الملک نامدار نے فرمایا اس باب مین تم خواجہ سے کہو ملکہ نے خواجہ سے کہا خواجہ
نے بڑی حجت و تکرار سے منظور کیا صورت اصلی دکھائی ملکہ نے جو خواجہ کی صورت اصلی دیکھی دنگ
ہوگئین کبھی ایسی صورت دیکھنے کا اتفاق کاہے کو ہوا تھا ملکہ دیر تک تعجب کی نگاہون سے دیکھتی رہین
جب عرصہ ہوا خواجہ نے کہا ای بدیع الملک نوجوان اب سموم جادو سے جو کچھ کہنا ہو فرمائیے
بدیع الملک نوجوان نے فرمایا خواجہ انکو ہوشیار کردین اسے مذہب اسلام قبول کرنے کی ہدایت
کرتا ہون دیکھون یہ کہتے کیا ہین خواجہ نے ملکہ سے کہا اب تمھارے یہان موجود رہنے کی ضرورت

نہین اپنے کام مین جاکر مصروف ہو مگر جب تک ہم لوگ باہر نہ آئین خبردار ان باتون کا ذکر نہ کرنا ملکہ نے
چاہا کہ وہان ٹھہری رہین مگر بدیع الملک نے بھی فرمایا کہ ملکہ جو کچھ خواجہ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اب
تمھارے ٹھہرنے کی ضرورت نہین ہے ملکہ مجبور ہوکر وہان سے باہر آئین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم
شاداب اور شہریار کہان ہین ملکہ نے کہا کچھ ضروری باتین ہو رہی ہین مین والد ماجد کے تخت کو
دیکھنے جاتی ہون ملکہ تو یہ کہکر ڈیوڑھی کی طرف گئی زرنگار وزیرزادی بھی اسکے ہمراہ ہوئی یہان خواجہ
عمرو نے سموم جادو کی مشکین باندھکر اسکو ہوشیار کیا سموم جادو کو ہوش آیا اپنے کو عجیب
عالم مین پایا چاہا سحر کردن مگر زبان مین سوزن تھا مجبور ہوگیا اسے کمال حیرت ہوئی دل مین خیال کیا
مین کس آفت مین پھنسا یہ بیداری ہے یا خواب ہے ہر ایک جانب دیکھتا ہے مگر کچھ نظر نہین آتا بولنے
کا ارادہ کرتا ہے سوزن کی وجہ سے کلام بھی نہین کرسکتا تھوڑی دیر تک یہ مبتلاے کرب رہا تب خواجہ
عمرو نے کہا اے سموم جادو اپنے کو کس حال مین پاتا ہے سموم جادو نے جو یہ آواز سنی اشارہ کیا
کہ اے شخص میری زبان سے سوزن جدا کر تو مین تیری بات کا جواب دون خواجہ عمرو نے کہا ممکن نہین
کہ بے اسلام قبول کیے ہوے تیری کوئی تکلیف دور کیجاے اگر تجھے اسلام قبول ہو تو اشارہ کر مین
تیری آنکھین روشن کردون سموم جادو نے پھر اشارہ کیا کہ جب تک میری زبان قابو مین نہو یا آنکھین روشن
نہ ہون مین کچھ نہین کہہ سکتا بدیع الملک نامدار نے جو یہ کیفیت دیکھی فرمایا ایسا ظلم روا نہین ہے
بہتر یہ ہے کہ اسکی آنکھین روشن کردو اور بذریعہ تحریر کے اس سے گفتگو کرو خواجہ عمرو نے کہا اے
بدیع الملک نامدار تمھارے کہنے سے مین اسکی آنکھین روشن کرتا ہون ورنہ اسی طرح اس
کافر سے کلام کرتا اگر اسلام قبول نہ کرتا تو یونہین اسکو قتل کرتا بدیع الملک نامدار نے کہا میرے
خلاف ہے خواجہ نے کہا مین ابھی اسکی آنکھون مین روشنی پیدا کرتا ہون یہ کہکے ایک سلائی زنبیل سے
نکالی سموم جادو کی آنکھون مین پھیری سموم جادو کی آنکھین روشن ہوئین اسنے خیال کیا تو سامنے
ایک جوان صاحب عظم و شان نظر آیا ایک مرد عجیب الخلقت کو دیکھا کہ تازیانہ بدست کھڑا ہے سموم
جادو متحیر ہوا خواجہ عمرو نے قلم دوات اور کاغذ اسکے آگے رکھکر کہا اے سموم جادو اب مذہب
اسلام کے باب مین کیا کہتا ہے اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو اس مذہب باطل کو ترک کرکے مذہب اسلام
قبول کر ورنہ ابھی قتل کردونگا سموم جادو نے چاہا بکرا اسلام قبول کرے اور اپنے تئین رہا کرائے مگر
پھر دل مین سوچا کہ جسنے ابکی بار اسیر کیا کیا اسکو دوبارہ اتنی قدرت نہین کہ وہ مجکو پھر اسیر کرے اگر
اب کی اسیر کریگا تو ضرور قتل کرڈالیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کردن معلوم ہوتا ہے یہ جوان رعنا
طلسم کشا ہے روشن قلب نے جو صاف بتانے سے انکار کیا تھا اسکی یہی وجہ تھی کہ ملکہ نسیم کے
سحر کو ہر ایک مانے ہوئے ہے اس سبب سے اُسنے نہ بیان کیا اگر کیفیت معلوم ہوئی تو ملکہ ہرگز مجھے
اس حال پر نہ رہنے دیگی تباہ کردیگی مگر افسوس صد افسوس کہ ملکہ کو ذرا بھی میرا خیال نہوا اور مرجانے کو
جان کر تباہ کرادیا مگر شکر ہے کہ ایسے شخص کو ملکہ نے قبول کیا جو ہمت و جرأت مین یکتاے روزگار ہے یہ
طلسم کشا ہے عالی حسب ہے والا نسب ہے اب اس سے انحراف کرنا ہی بیجا ہے اگر مین اس سے برسر
جنگ ہونگا فتح نہ پاؤنگا شکست اُٹھاؤنگا نسیم سبزپوش بھی حتے الوسع اسکی مدد کریگی لوگ اس

راز سے ماہر ہونگے مین بدنام ہونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اب اسی کی اطاعت قبول کرون یہ سوچ کر سموم
جادو نے لکھدیا کہ مین بدل وجان اطاعت قبول کرتا ہون مجھے آزادی دو خواجہ عمرو نے اسکی
پیشانی کی طرف دیکھا نور اسلام ساطع پایا بدیع الملک نامدار کو پرچہ دکھایا بدیع الملک نوجوان
نے کہا خواجہ اب جلدی اسکو رہا کر دو خواجہ عمرو نے سموم جادو کی زبان سے سوزن نکال لیا
مشکین کھولین سموم جادو بدیع الملک نامدار کے قریب آیا سر جھکایا قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک
نے بہت کچھ تعریف کی سموم جادو نے کہا اے شہریار اپنے اسم مبارک سے آگاہ فرمایئے بیان تشریف آوری
کا سبب سنایئے خواجہ نے کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی سموم جادو نے کہا مین پہلے ہی
جانتا تھا کہ سوا اسکے طلسم کشا کے یہ مجال دوسرے کی نہین ہے جو ایسے کام کرے بدیع الملک نے
فرمایا اے سموم جادو باہر چلو اپنے ملازمین کو جو تمہارے ہمراہ آئے ہین انکو بھی اطلاع کرو کہ وہ لوگ بھی
مشرف باسلام ہون سموم جادو نے عرض کی مین ابھی اس راز کا افشا نہین چاہتا جب تک لوح طلسم
خدمت والا مین نہ حاضر کرون اور اگر مین اس راز کو افشا کر دونگا تو پھر لوح دار مجھے لوح کا پتہ نہ بتائیگا
میرے جانے سے ہوشیار ہوکر لوح کو پوشیدہ کریگا کیا عجب ہے میری بھی اسیری کی فکر کرے اس سے
بہتر یہ ہے کہ مین لوح آپ کی خدمت مین حاضر کرون پھر ہر ایک سے اپنا حال بیان کرون جو میرے
ملازمین سے اسلام قبول نہ کریگا اسکو مین قتل کرونگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تم اسکا کچھ خیال
نہ کرو الوح کا خدا مالک ہے مین خود جاونگا لوحدار جادو سے لوح لونگا مدت سے ملکہ بھی وعدہ کرتی ہین
کہ مین لوح حاضر کرونگی مگر آج تک انھون نے بھی لوح کا پتہ نہ پایا اب مین خود جاکر لوح لاؤنگا سموم
جادو نے عرض کی اے شہریار نسیم سبز پوش نے مجھ سے سب کیفیت لوح کی دریافت کر لی تھی اگر
مین آج حاضر نہوتا تو ملکہ ضرور بالضرور لوح حاضر خدمت کرتین گو بہت مشکل تھا مگر جس طرح بن پڑتا وہ
لوح لے آتین اب غلام حاضر کرتا ہے آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے بدیع الملک نامدار نے فرمایا
اے سموم جادو اب مجھے یہان ٹھہرنا ناگوار ہے جلد لوح کی تجویز کرو کہ مین یہان سے روانہ ہون اپنے
لشکر سے ملون کہ وہان سب لوگون کی عجیب کیفیت ہوگی مین نے خواجہ عمرو کی زبانی سنا ہے کہ سب
لوگ میری تلاش کو روز نکلتے ہین صحراؤن مین تباہ و برباد پھرتے ہین جب مجھے نہین پاتے ہین تو مجبور
ہوکے واپس جاتے ہین سموم جادو نے عرض کی حضور خاطر جمع رکھین مین آج ہی لوح خدمت والا مین
حاضر کرتا ہون یہ باتین کرتے ہوئے بدیع الملک نامدار اور سموم جادو اور خواجہ عمرو باہر آئے زرنگار
کی نگاہ جو خواجہ عمرو پر پڑی اور خواجہ عمرو کی عجیب الخلقت صورت جو دیکھی اسکو بے اختیار ہنسی
آئی مگر بدیع الملک کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی شاہزادے نے خواجہ عمرو کو اپنے سے اچھی جگہ پر
بٹھایا سموم جادو آگے ہاتھ باندھکے کھڑا ہوا بدیع الملک نامدار نے بیٹھنے کی اجازت دی سموم
جادو سلام کر کے باادب سامنے بیٹھا زرنگار نے جو یہ واقعہ دیکھا اسکو کمال حیرت ہوئی وہان سے ملکہ
نسیم سبز پوش کے پاس آکر عرض کی ملکہ عالم اسوقت مین نے ایک ایسی بات دیکھی کہ ہمہ تن دنگ ہوگئی ملکہ
نے کہا اے زرنگار کیا بات دیکھی زرنگار نے عرض کی سلطان سموم جادو شہریار کے سامنے ہاتھ جوڑے
کھڑے تھے جب شہریار نے بیٹھنے کی اجازت دی تو سلطان سموم جادو سلام کر کے بیٹھے ایسا معلوم

ہوتا ہی کہ سلطان نے شہریار کی اطاعت قبول کی اور شہریار کے ہمراہ ایک صاحب ایسے ہین جن کی
صورت عجیب الخلقت ہی مجکو اُنکی صورت دیکھکر ہنسی تو آئی مگر شہریار کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکی کیونکہ
اپنے سے اعلے درجے پر اُنکو شہریار نے بٹھایا بعد اعزاز و اکرام اُنسے کلام کیا نہین معلوم وہ کون تھا
ہین ملکہ زرنگار کی باتین سمجھ تو گئی مگر بمصلحت کسی بات کا اظہار نہ کیا بلکہ تجاہل عارفانہ کیا کہ مجھے بھی تیری
باتون کا تعجب ہی اگر یہ بات صحیح ہی تو مین اسوقت شہریار کے سامنے نہ جاؤنگی وہان والد ماجد
تشریف رکھتے ہین مین اُنسے محجوب ہونگی زرنگار وزیرزادی نے عرض کی آپ دوسری بارہ دری
مین تشریف لیجاییئے مین شہریار کے حضور مین جاتی ہون جو جو باتین ہونگی آپ سے عرض کرونگی
ملکہ نسیم نے تو زرنگار کو بدیع الملک کے پاس بھیجا اور آپ ایک گوشے مین جاکر بیٹھی زرنگار
وزیرزادی محفل مین آئی خواجہ عمرو اُسکی طرف دیکھکر مسکرائے زرنگار وزیرزادی نے
شرما کے آنکھین نیچی کرلین بدیع الملک نوجوان نے سموم جادو سے کہا بہتر ہی کہ اب آپ
اپنے کام کو بہت جلد انجام دین سموم جادو نے کہا ای شہریار ایک گذارش میری اور ہی اگر قبول
فرمایئے تو میری عزت بڑھ جائے بدیع الملک نامدار نے فرمایا ای سموم جادو مین اُسکو
بسر و چشم قبول کرونگا جو تمھین کہنا ہو کہو سموم جادو نے عرض کی جو آپ کی کنیز اسوقت میرے
لحاظ سے حضور کے سامنے نہین آتی ہی امیدوار ہون کہ جب تک حضور موافق دستور اسلام اُسکو
کنیزی سے مشرف نہ فرمایئن اپنے سامنے نہ بلایئن بدیع الملک نامدار نے فرمایا مجھے بسر و چشم
منظور ہی سموم جادو نے عرض کی اب اجازت کا امیدوار ہون مجھے رخصت مرحمت فرمایئے مین
لوح کی تلاش مین جاؤن بدیع الملک نامدار نے سموم جادو کو رخصت دی سموم جادو نے
پھر عرض کی اگر حضور اجازت دین تو مین نسیم سبزپوش سے بھی مل لون بدیع الملک نے فرمایا شوق
سے جاؤ سموم جادو نسیم کے پاس آیا ملکہ نسیم سبزپوش کو شرم آئی چاہا سامنا نہ کرون مگر سموم
جادو نے کہا بی بی مین تم سے بہت خوش ہون تمنے بہت اچھا کیا خدا نے تمھین ایسا مالک عطا
کیا جو بہتر ہی تمام بادشاہان ہفت اقلیم سے نسیم سر جھکا کے بیٹھی رہی سموم جادو تھوڑی دیر کے
بعد وہان سے بھی اُٹھا لوحدار جادو کی طرف روانہ ہوا ملکہ کے باغ سے لوحدار جادو کا ٹھکانا
تین دن کی راہ پر تھا مگر سموم جادو ایک دن مین پہونچا لوحدار جادو کے مکان پر گیا اپنی اطلاع
کرائی لوحدار جادو کے ملازمین نے اُسکو جاکر اطلاع دی لوحدار جادو اُسوقت سحر کی طیاری
کر رہا تھا خادم اُسکے ہوم خانہ کے پاس گئے باہر ہی سے آواز دی ای شہنشاہ لوحدار کچھ ضروری
باتین عرض کرنا ہین اجازت ہو تو عرض کرین لوحدار جادو باہر نکل آیا کہا کیا کہتے ہو سب نے کہا
سموم جادو بادشاہ مرحلہ ایوان ہوا آیا ہی آپ کی ملاقات چاہتا ہی کچھ ضروری باتین اُسکو آپ سے
کہنا ہین کیا حکم ہوتا ہی لوحدار جادو نے کہا ہماری بارہ دری مین لیجاکر بٹھاؤ ہم یہان سے فرصت
کرکے آتے ہین ملازمین یہ جواب پاکے پلٹے باہر آئے سموم جادو سے کہا آپ تشریف لیچلیئے شہنشاہ
ہوم خانہ مین تشریف رکھتے ہین آپکے واسطے یہ فرمایا ہی کہ آپ بارہ دری مین تشریف رکھین تھوڑے
عرصے کے بعد وہ بھی تشریف لاینگے سموم جادو ملازمین لوحدار کے ہمراہ بارہ دری مین آیا

تھوڑی دیر کے بعد لوحدار جادو ہانپتا ہوا سینہ دوڑ کے ٹیکے ماتھے پر لگائے ہوئے آیا سموم جادو
برائے تعظیم اُٹھا لوحدار جادو نے سلام کیا کہا بھائی صاحب آپ مجھے کیون محجوب کرتے ہین خداوند
آئینہ اندام سے نے آپ کا مرتبہ مجھسے سوا بنایا ہی آپ کو ایوان ہوا کا حاکم قرار دیا ہی مین محض لوح
کی حفاظت کرتا ہون سموم جادو نے کہا آپ کا مرتبہ تمام ساحران طلسم سے افضل ہی کسی کو آج تک
لوح کا پتہ نہین معلوم ہی آپ حاکم لوح ہین مین اسی واسطے حاضر خدمت ہوا ہون کہ کچھ ضروری باتین
کرون لوحدار نے کہا آپ کے اکثر پیام میرے پاس حفاظت لوح کے بارے مین آئے ہین لوح
کو اپنے پاس لاکر رکھا ہی اب اُسکے واسطے سحر تیار کر رہا ہون ایسا ٹھکانا ایکی بار لوح کے واسطے
بناتا ہون کہ اگر خود خداوند بھی تشریف لائین تو فوراً لوح نہ پائین تھوڑی دیر اُنکو بھی تکلیف تلاش
ہو سموم جادو نے کہا آپ اور کوئی فکر نہ کرین میرے ہمراہ میرے مرحلے پر تشریف لے چلیے وہان
چل کر لوح کے واسطے جگہ تجویز کیجیے یہان طلسم کشا آگیا آپ کو اسکی کیفیت معلوم نہین ہی
طلسم کشا زمین کے اندر راہ چلتا ہی جہان اُسکو جانا منظور ہوتا ہی اسم اعظم کے زور سے زمین
ہی زمین مین جاتا ہی اپنا کام انجام دے کر واپس آتا ہی مین نے اپنے مرحلے پر اسکا بندوبست کیا مگر
طلسم کشا وہان نہ کا آپ کے مرحلے تک آگیا بہتر یہ ہی کہ آپ مع فوج میرے مرحلے پر تشریف
لے چلیے جب طلسم کشا یہان آئیگا آپ کو نہ پائیگا مجبور ہو کے پھر واپس جائیگا لوح کا حال اُسے
نہ معلوم ہوگا لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو بات تو بہت ہی اچھی ہی مگر مین مجبور ہون کہ لوح کو یہان سے
اور کہین نہین لیجا سکتا سموم جادو نے کہا تم لوح کو یہین رہنے دو اپنی جان بچانے کو میرے ہمراہ چلو جبتک
طلسم کشا تمھین نہ قتل کریگا لوح نہ ملیگی پھر تمھارا قتل ہونا ممکن نہین جب تک میرے مرحلے پر رہو گے
اسوقت تک کوئی تمھین گزند نہین پہونچا سکتا لوحدار نے جواب دیا اے سموم جادو یہ بھی کسی کی مجال
ہی کہ مجھے کسی مقام پر گزند پہونچا سکے طلسم کشا تو سحر بالکل نہین جانتا ہی مگر اسم اعظم پر اُسکو ناز ہی مین
اسم اعظم کو بند کر سکتا ہون اور جو جو بڑے ساحران عالیجاہ اس طلسم مین موجود ہین کسی کی طاقت نہین
جو مجھے کسی طرح گزند پہونچا سکین تم خاطر جمع رکھو اور اپنے مرحلے پر جاکر رہو جب طلسم کشا یہان آئیگا
اُسوقت دیکھا جائیگا مین اُسکو اسیر کرلونگا سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو مین تمھارے سحر سے
بخوبی آگاہ ہون مگر طلسم کشا ان باتون کا خیال نہ کریگا وہ عجب شخص ہی علاوہ اسم اعظم کے اسیر سحر یون
بھی تاثیر نہین کرتا ہی اور بہت سے تحفہ جات اُسکے پاس ایسے ہین جسکے سبب سے وہ ساحرون سے
بالکل خوف نہین کرتا ہی اگر تم میرے کہنے کو قبول نہ کروگے تو ضرور طلسم کشا کے ہاتھ سے زک اُٹھاؤگے
لوحدار نے کہا اے سموم جادو تم اسقدر خائف ہو مجھے ذرا بھی خوف نہین سموم جادو نے کہا یہ سب تمھاری
نادانی کا نتیجہ ہی اب بھی میرا کہنا قبول کرو لوح کو یہین چھوڑ دو میرے ہمراہ چلو ورنہ مین خداوند آئینہ اندام
سے اس بات کی شکایت کرونگا وہ تمسے ناخوش ہونگے کیا عجب ہی اسکے عوض مین تمھین نظر بند کردین
لوحدار نے کہا اے سموم جادو مین جانتا ہون کہ تم میری دوستی کے سبب سے یہ کہ رہے ہو مگر میری خاطر
اس خیال سے پریشان نہین کہ طلسم کشا آئیگا اور مجھے ہلاک کریگا سموم جادو نے کہا مجھے یہی خوف ہی تم
ضرور میرے ہمراہ چلو جب لوحدار جادو ہر طرح مجبور ہوا تو اُسنے کہا اے سموم جادو ایک بات

پوشیدہ اور ہی جس سبب سے مین نہین جان سکتا مگر تمسے بیان کرنے مین مجھے کیا عذر ہی مین کہے دیتا ہون یہ کہکے لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو جب تک مین ایوان لوح کے اندر ہون اُسوقت تک مجھے کوئی ساحر اور کوئی عامل کسی قسم کا گزند نہین پہونچا سکتا اور نہ یہ کسی کی مجال ہی کہ بدون اجازت میری ایوان لوح کے اندر آسکے البتہ جب ایوان لوح سے باہر ہونگا اُسوقت ایک بچہ میرے واسطے مانند رستم کے ہی اور مجھ مین مطلق قوت باقی نہ ہیگی اس سبب سے مین تمہارے ساتھ جانے مین انکار کرتا ہون سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو تم جانتے ہو کہ مین آج تک اس راز سے واقف نہین ہون سبب مجھے خداوند نے یہ بات بتائی تھی کہ جب تک لوحدار جادو احاطہ لوح مین ہی اُسوقت تک اسکو کوئی گزند نہین پہونچا سکتا ہی اور جب وہ احاطہ لوح سے باہر ہو اُسوقت حیوان اور انسان اور خاک اور آب سب اُسکے دشمن ہین اور وہ اپنی جان کسی سے نہین بچا سکتا ہی سب اُسیر قوی ہین مگر ایسا خیال میرے ہمراہ چلنے مین نہ کرو کیونکہ مجھے خداوند نے ایک روز ایسی چیز عطا فرمائی تھی جو مثل لوح ہی اور تمہارے واسطے وہان بھی یہی بات حاصل ہی جو یہان ہی سموم جادو نے کہا تمہاری خوشی کرنے مین مجھے کیا انکار ہی مگر مین یقین کرتا ہون کہ تمھین بھی میری تکلیف گوارا نہ ہوگی اور مجھے یہین رہنے دو سموم جادو نے کہا تم میرے مرحلے پر چلو اگر وہان تمھین کسی قسم کا خوف پیدا ہو تو ابھی واپس آنا ورنہ دو ایک روز وہان رہنا جب تک مین طلسم کشا کی گرفتاری کی تدبیر کرونگا جب لوحدار جادو سے بہت کچھ کہا اور یہ بدرجہ کمال مجبور ہوا تو اُسنے سموم جادو کی ہمراہی اختیار کی کہا اے سموم جادو مین اس شرط سے تمہارے ہمراہ چلتا ہون کہ تم میری حسب خواہش مجھے رخصت کر دینا سموم جادو نے اُس سے وعدہ کیا لوحدار جادو اسکے ہمراہ روانہ ہوا جب اپنے مرحلے سے دو کوس نکل آیا تو سموم جادو نے کہا اے لوحدار جادو اگر میری بات قبول کرو تو مین تمھین ایسی راے دون کہ ہمیشہ کے واسطے تم زحمت سے دور رہو اور انجام بھی تمہارا بخیر ہو لوحدار جادو نے کہا اے سموم جادو اس بات سے بہتر کیا ہی جب ہر طرح سے راحت پاؤن اور انجام بھی میرا بخیر ہو تو مجھے منظور کرنے مین کیا عذر ہی سموم جادو نے کہا میرے نزدیک یہ بات بہتر ہی کہ اب ہم اور تم طلسم کشا کی اطاعت قبول کرین اور اس مذہب باطل کو ترک کرکے اسلام اختیار کرین تاکہ انجام ہمارا بخیر ہو اور طلسم کشا کے ہاتھ سے جان بچے ورنہ وہ یکہ تاز میدان جرات ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا اور ہماری جان اُسکے ہاتھ سے نہ بچیگی اس سے بہتر ہی کہ اُسکی اطاعت قبول کرین اور جو اُسکو چاہکر دین اُسکا مذہب اختیار کرنے مین ایک یہ بھی فائدہ ہی کہ ہمارا تمہارا انجام بھی بخیر ہوگا کیونکہ مذہب آئینہ پرستی بالکل بے بنیاد ہی اور آئینہ اندام مثل ہمارے تمہارے انسان ہی بلکہ ہم سب سے زیادہ ہی اُسی کے سبب سے یہ سب کرشمہ پھیلا ہی اپنے تئین مثل خداوند سجدہ کراتا ہی ہر ایک پر حکومت کرتا ہی ایسے مرتد کی پرستش کرنا بھی بالکل خلاف ہی خدا وہی ہی جسنے ہمین اور تمھین اور آئینہ اندام کو پیدا کیا ہی اگر تمھین یہ بات منظور ہو تو طلسم کشا کی اطاعت قبول کرو سعادت کونین حصول کرو ورنہ ہمیشہ کافر رہو گے بعد مرنے کے دوزخ این جگہ پاؤگے لوحدار جادو نے جو یہ سنا گھبرا گیا متحیر ہوکر سموم جادو کا منھ دیکھنے لگا کہا اے سموم جادو کیا تیرا قلب اُلٹ گیا ہی جو ایسی باتین کرتا ہی اب ایسے کلمات

زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین سُنیگے قتل کرونگا خداوند آئینہ اندام ہمارے خداوند ہین اُنکی پرستش ہمپر
واجب ہی سموم جادو نے تو اسی واسطے یہ بات کہی تھی کہ اسکو ناگوار ہو اور یہ بُتجھسے آمادہ فساد ہو جائے
اسکے دل کا حال بھی معلوم ہو جائے اگر اسلام قبول کرے تو میرے ہاتھ سے قتل نہو جب اُسکو کل کیفیت
لوحدار جادو کی معلوم ہوئی تو اُسنے جھولی سے پنجہ سحر نکالا کہا ای لوحدار جادو اگر تو اسلام قبول نکریگا
تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا لوحدار جادو نے جو اُسکو بر سر جنگ دیکھا اُسنے بھی جھولی سے پنجہ سحر نکالا آپسمین
وار چلنے لگے لوحدار جادو کا سحر تو اُسی وقت سے کم قوت ہو چکا تھا کہ جسوقت سے یہ اپنے ٹھکانے
سے الگ ہوا تھا تھوڑی دیر تک سموم جادو سے ردوبدل رہی آخرکار سموم جادو نے اُسکا سر کاٹا
مرکر زمین پر گرا شور عظیم بلند ہوا آوازین مہیب آنے لگین سنگباری برفباری ہونے لگی سب کے بعد
آواز آئی کشتہ مرا نامم من لوحدار جادو بود اس آواز کے آتے ہی سموم جادو اُسکے مکان کی طرف
روانہ ہوا بعجلۂ تعجیل تھوڑی دیر مین اُسکے مکان پر پہونچا لوح کی کیفیت اُس سے سب دریافت کرچکا تھا یہان
جو آکے دیکھا عمارتون کو منہدم پایا ساحرون کو تباہ و خراب دیکھا سموم جادو ایوان لوح کی طرف آیا
دیکھا جو ساحرون سیہ فام دروازے پر بیٹھے ہوئے ہین اُنھون نے سموم جادو کو منع کیا کہا
لوحدار جادو قتل ہوا ہی اِس مکان مین لوح رکھی ہی ہم تمھین ہرگز نجانے دینگے سموم جادو نے کہا
لوحدار جادو حیات ہی قتل نہین ہوا ہی مگر اُسنے میرے مرحلے پر رہنا قبول کیا ہی اپنے تمام سحرون کو
نکال دیا ہی مجھسے کہا ہی کہ تم جاکر لوح لے آؤ اُسی کے حکم کی تعمیل کرنے آیا ہون سیہ نرو کو ساحر بھی کچھ
سمجھے کہ یہ بادشاہ ایوان ہوا ہی اسکو منع کرنا اچھا نہین ضرور یہ بات سچ ہی جو کچھ یہ کہتا ہی ایسا ہی ہوگا یہ
سمجھ کے ساحر خاموش ہو رہے سموم جادو اندر آیا لوح کے مقام پر گیا لوح کو قبضے مین کیا وہان سے
شاداں و فرحان نکلا لوح لے کر روانہ ہوا ایک روز کے بعد بدیع الملک نوجوان کی خدمت مین
پہونچا شاہزادہ اسکا منتظر تھا سموم جادو نے آکر بدیع الملک نوجوان کو سلام کیا لوح نذر دی شاہزادے
نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے گلے مین پہنی خواجہ نے مبارکباد دی بدیع الملک نوجوان نے کہا اب
یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی اپنے لشکر سے ملونگا خواجہ نے کہا ای بدیع الملک جو ہمیشہ کا قاعدہ ہی وہ
کرنا چاہیے آج شب بھر عبادت الٰہی مین بسر کرو صبح کو لوح دیکھو جو فرمان لوح ہو اُسکے مطابق کام کرو
بدیع الملک نے اس راے کو پسند کیا سموم جادو نے عرض کی اگر حضور اس غلام کی عرض کو قبول فرمائین
اور ایک روز اور توقف فرمائین تو غلام اس خوشی کا اظہار کرے اپنے ملک کے باشندون کو بلا کر حضور
کا قدمبوس کرائے وہ لوگ بھی مشرف باسلام ہون ایک جلسہ عظیم کیا جائے اُسکے بعد آپ کو اختیار ہی جو مزاج
مبارک مین آئے بدیع الملک نے سموم جادو کی خاطر سے اس بات کو بھی منظور کیا مگر یہ فرمایا کہ اے
سموم جادو اسقدر خیال رہے کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا اگر زیادہ یہان ٹھہرونگا تو میرا ہرج عظیم ہوگا
صاحبقران زمان کی اسیری کی کیفیت جب سے مین نے سنی ہی میرا دل قابو مین نہین ہی سموم جادو نے
عرض کی ای شہریار غلام اسوقت رخصت ہوتا ہی آپ کی سواری کا سامان کرتا ہی تھوڑی دیر کے بعد حضور بھی
مرحلے پر تشریف لائین غلام کی دعوت قبول فرمائین آج ہی بزم عشرت کا سامان ہو ہر ایک شخص مسلمان ہو
بدیع الملک نے سموم جادو کو رخصت کیا سموم جادو وہانسے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت خواجہ عمرو کی تحریر کیجاتی ہی

جب سموم جادو واسطرف روانہ ہوا تو خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کہ تمنے تو لوح بھی پائی مراد دلی ملی
مگر مین اب تک فراق زرنگار مین تڑپ رہا ہون جب تک زرنگار سے میرا نکاح نہوگا مجھے چین نہ آئیگا
بدیع الملک نے کہا خواجہ مجھے کیا فراق ملکہ نسیم کی خوشی ہی مگر کیا کرون اُسکے باپ سے وعدہ
کرچکا ہون جب تک صیغہ نہ پڑھا جائیگا مین ملکہ نسیم کو اپنے سامنے نہین بلا سکتا خواجہ عمرو نے کہا کیا
بڑی بات ہی تم ملکہ کے پاس پیام بھیجو جاکر ملکہ سے اس امر کا اظہار کرون یقین ہی اُنھین بھی انکار نہوگا مین
اُسی وقت صیغہ پڑھوا دونگا مگر میرا جھگڑا باقی رہیگا زرنگار سے اسوقت تصفیہ تو ہو جائیگا بدیع الملک
نے کہا خواجہ اب تھوڑی دیر مین یہان سے چلنا ہوگا سموم جادو اپنے مرحلے پر پہونچکے میرے واسطے
سواری بھیجے گا خواجہ نے کہا صاحب سواری وہان سے آجاے گی پھر اتنا وقت بھی نہ ملیگا اور کل
تم لوح دیکھکر روانہ ہو جاؤ گے نہین معلوم پھر کب ملکہ سے ملاقات ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ تم اسی وقت
اس امر کو انجام دو بدیع الملک مجبور ہوئے خواجہ عمرو نے ملکہ سے جاکر کہا کہ ملکہ تمھارے باپ نے
بدیع الملک سے یہ بات کہی ہی کہ جب تک صیغہ نہ پڑھایا جاے آپ ملکہ کو اپنے سامنے نہ بلائین اور
بدیع الملک نے اس بات کو قبول کرلیا ہی اور کل یہان سے شاہزادہ روانہ ہو جائیگا پھر نہین معلوم کب
ملاقات ہو اس سے مناسب وقت یہ بات ہی کہ اسوقت امر شرعی کا ہو جانا بہت اچھا ہی کیونکہ تم بدیع الملک
کو اور بدیع الملک تمکو اچھی طرح دیکھ لین اور مین زرنگار سے کچھ ضروری باتین کرلون ملکہ نے کہا
خواجہ آپ کو اختیار ہی جو مناسب جانیے وہ کیجیے خواجہ عمرو نے بدیع الملک کو بلایا بدستور قدیم انکا
عقد پڑھا بعد عقد پڑھنے کے خواجہ نے بدیع الملک اور ملکہ کو وہان چھوڑا جہان زرنگار بیٹھی تھی
وہان آکے کہا بی زرنگار صاحبہ آپ کو شاہزادے صاحب بلاتے ہین کچھ ضروری کام ہی جلد تشریف
لے چلیے زرنگار نے کہا خواجہ تمھاری سب باتین ایسی ہی رہتی ہین کیا ضروری کام ہی تم مجھ سے یہین
بیان کردو خواجہ عمرو نے کہا اگر تم قبول کرو تو مین تمسے یہین بیان کردون زرنگار نے کہا اگر بات
قبول کرنے کے لائق ہوگی مین منظور کرونگی ورنہ انکار کرونگی خواجہ نے جواب دیا کہ بات تو ایسی ہی جسکو تم
منظور کرچکی ہو بلکہ تمھاری خواہش سے ایسا ہوا ہی لیکن اسوقت ملکہ عالم کے سامنے تمھاری بات بالا کرنے
کے واسطے تمھین تکلیف دیجاتی ہی کہ تم ملکہ کے سامنے چلکر اُسکو منظور کرو اور تمھاری خواہش نہ ظاہر
ہو میری خواستگاری سمجھی جاے زرنگار نے کہا مین ابھی تک تمھارے ہمے کو نہین سمجھی خلاصہ
بیان کرو خواجہ عمرو نے کہا صاحب تمنے ایک رقعہ بطور عرضی مجھے تحریر کیا تھا اور شاداب کنیز کی
معرفت مجھے بھیجا تھا اُسمین جو کچھ تمنے لکھا تھا تمھین یاد ہوگا اُسی سبب سے مین یہان آیا ہون مگر ملکہ کے
سامنے اس بات کا اظہار کرنا تمھاری خفت کا باعث ہی اس سبب سے مین خود ملکہ سے کہونگا کہ آپ زرنگار
کا عقد میرے ساتھ کردیجیے تم دو ایک بار انکار کرکے منظور کرلینا تمھاری بات بھی رہجائیگی اور مدعاے دلی
بھی حاصل ہوگا زرنگار نے جو یہ بات سنی کہا خواجہ صاحب حواس مین آئیے منھ بنو اپنے اب ایسا کلمہ
زبان پر نہ لائیے گا بھلا مین اور آپ کو اس مضمون کی عرضی تحریر کرتی کہ آپ آکر میرے ساتھ عقد
کیجیے آج تک ایسا ہوا ہی خواجہ نے کہا آپ کی عرضی میرے پاس موجود ہی یہ دیکھیے وہی عرضی جو

بشکل شاداب خواجہ نے زرنگار سے اپنے نام لکھوائی تھی زنبیل سے نکال کے زرنگار کو دکھائی زرنگار
محجوب تو ضرور ہوئی مگر متحیر تھی کہ یہ عرضی ان تک کیونکر پہونچی مجھ سے تو شاداب نے کہا تھا کہ خواجہ
عمرو حسین و جمیل ہین جوان رعنا ہین اور اُنکی صورت جو کچھ ہی وہ ظاہر ہی یہ سوچ سوچ کے زرنگار
شرمندہ ہو رہی تھی کہ خواجہ عمرو نے کہا صاحب اس انفعال سے کیا حاصل ہی آپ ملکہ کے پاس
چلیین وہ جو کچھ فیصلہ کردین سب مجھے منظور ہی اب تو مین اس عرضی کو ضرور ملکہ کو دکھاؤنگا آپکے انکار سے
مجھے ضد ہوئی اگر آپ اقرار کرتین اور یہ کہتین کہ مین نے تحریر کی تھی اور میرا دلی مدعا یہی تھا تو مین ہرگز آپ کو
ملکہ کے سامنے خجل نہ کرتا مگر اب اس بات کو ضرور ظاہر کرونگا کہ آپ نے پہلے تو مجھے بلایا جب مین بہزار
دشواری یہان آیا تو آپ انکار کرتی ہین دیکھیے ملکہ عالم آپ کو کس طرح قائل کرینگی زرنگار نے جواب
دیا خواجہ عمرو تحریر تو بیشک میری ہی مگر مین نے آپ کو تحریر نہین کیا مجھ سے شاداب نے کہا کہ خواجہ
ایک بادشاہ عالیجاہ ہین صاحب کرامات ہین جو اُنکی اطاعت قبول کرتا ہی وہ اُسکو ایسے ایسے کلمات
تعلیم فرماتے ہین کہ جو ہونا ہین کسی کو نہین آتے ہین اس سبب سے مین نے یہ لکھا آپ مین اُن باتون
مین سے ایک بات بھی نہین پیدا ہی نہ آپ کسی ملک کے بادشاہ ہین نہ آپ صاحب کرامات ہین نہ
جوان حسین ہین یہ تحریر تو آپ کے واسطے نہ تھا نہین خواجہ عمرو نے مسکرا کے جواب دیا بی شاداب نے
جو کچھ آپ سے میری تعریف کی کیا مین اُس سے کم ہون میری بادشاہت کا حال آپ بدیع الملک
سے دریافت کیجیے اور جوانی کی کیفیت ابھی آپ کو کیونکر معلوم ہو سکتی ہی خوبصورتی کے باب مین
میری شکل کا دوسرا نہین یہ کہنا چاہیے کہ شاداب نے آپ سے میری بہت کم تعریف کی زرنگار
نے جواب دیا مین ایسی باتون کو نہین مانتی آپ یہان سے تشریف لیجایئے شہریار آپ کا لحاظ کرتے
ہین اسی سبب سے مین بھی خاموش ہون ورنہ ایسے جواب دیتی کہ آپ کو کیفیت معلوم ہوتی خواجہ عمرو
نے کہا آپ بگڑی باتین نہ بنایئے میرے ساتھ ملکہ کے سامنے چلیے آپ کی بات نہ جانے پائیگی مین یہ سب
بدنامی اپنے سر اوڑھونگا آپ کو بدنامی سے بچاؤنگا زرنگار نے قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا بی
زرنگار صاحبہ اب مین مجبور ہون ملکہ کے سامنے جا کر آپ کی سب کیفیت بیان کرتا ہون دیکھیے آپ
کس درجہ محجوب ہوتی ہین زرنگار نے کہا آپ یہان سے تشریف لیجایئے جو کچھ میری قسمت مین ہوگا
وہ دیکھ لونگی خواجہ عمرو وہان سے اُٹھے ملکہ کے پاس آئے زرنگار کی عرضی ملکہ کو دکھائی کہا آپ کی وزیرزادی
بھی بڑی تلون مزاج ہین پہلے تو مجھے یہ عرضی لکھی جب مین اُنکے بلانے سے یہان آیا تو اب میرے
ملنے سے اُنھین انکار ہی ذرا آپ بلایئے اُنکو سمجھایئے میری محنت رایگان ہوتی خاص اُنھین کے بلانے
سے اسقدر تکلیف اُٹھائی سب کو چھوڑ کے یہان آیا اب وہی انکار کرتی ہین جب تک آپ اس باب مین
کوشش نفرمائینگی وزیرزادی صاحبہ منظور نکرینگی ملکہ نے عرضی دیکھی بہت ہنسی بدیع الملک نے
بھی کہا ملکہ تمہین لازم ہی کہ خواجہ کی سفارش کرو اور بی زرنگار کو راضی کر دو ملکہ نسیم نے ایک کنیز کو
زرنگار کے پاس بھیجا کنیز نے زرنگار کے پاس جا کر کہا وزیرزادی صاحبہ آپ کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی
زرنگار وزیرزادی سمجھی کہ خواجہ عمرو نے وہان پہونچ کے کچھ باتین بنائین ملکہ نسیم کو آمادہ
کیا کہا اسوقت جانا مناسب وقت نہین ہی یہ سوچ کے کنیز سے کہا مین اسوقت معاف کی جاوین

تو بہتر ہی کنیز وہان سے واپس آئی لکہ سے کہا وزیرزادی صاحبہ معافی کی امیدوار ہین یا اسوقت حاضر
نہین ہو سکتین خواجہ نے کہا ملکہ تم خود زرنگار کے پاس چلو وہ اسوقت یہان نہ آئینگی ایسی ہی باتین بنائینگی
ملکہ نے کہا خواجہ مجھے آپ کی خوشی درکار ہی وہان چلنے مین کیا انکار ہی یہ کہکے ملکہ اٹھین بدیع الملک
بھی کھڑے ہوئے خواجہ سب کے آگے آگے چلے پہلے زرنگار کے پاس پہونچے جاتے ہی کہا کہ بی زرنگار
صاحبہ آپ نے اپنی عمر اتنی وزارت مین صرف کی مگر اب تک قواعد شاہی سے آپ کو بہرہ نہوا اسوقت
ملکہ نے آپ کو طلب فرمایا آپ نے آنے مین انکار کیا آخر کار ملکہ کو خود تکلیف ہوئی اب وہ تشریف
لاتی ہین اور شہریار کو بھی ہمراہ لاتی ہین سب کنیزین بھی اُنکے ہمراہ ہین اسوقت سب کے سامنے
آپ کیا نیکنام مشہور ہونگی اگر آپ میرے کہنے پر عمل کرتین تو یہ نوبت کاہے کو آتی زرنگار نے کچھ
جواب نہ دیا مگر آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے خواجہ عمرو نے جو زرنگار کو گریان پایا کہا آپ نے
ملکہ کے بہلانے کو اچھی بات نکالی مگر وہ بھی شاہزادی ہین ایسی بہت سی باتین اُنکو معلوم ہین آپکے
ایسے فقرے اُنپر نہ چلینگے اگر اب بھی آپ منظور کیجیے تو مین ملکہ کو آنے سے روک دون زرنگار
خاموش ہو رہی اتنے مین ملکہ نسیم بھی آئین بدیع الملک نوجوان بھی تشریف لائے ملکہ نسیم نے جو
زرنگار کو گریان پایا کہا ای زرنگار تم بڑی بیوقوف ہو ہنسی کی بات مین برا مانتی ہو آخر کیا برائی ہی
زہے نصیب تمھارے کہ تمھین خواجہ طلب کرین زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم مین بالکل کم حقیقت ہون
خواجہ عمرو کا مرتبہ بڑا ہی مین اُنکے لائق نہین خواجہ نے کہا ملکہ اب چنین چنان کو کام نہ دو اصل
مطلب ظاہر کر دو مین اُنکا خواستگار ہون انھون نے پہلے عرضی مجھے کیون تحریر کی اور کسواسطے یہان
بلایا انھین کے بلانے کے سبب سے مین یہان آیا اب انھین کیون انکار ہی ملکہ نے کہا ای زرنگار تمھاری
عرضی خواجہ کے پاس موجود ہی اُس سے صاف یہ بات ظاہر ہی کہ تمنے خواجہ عمرو کو طلب کیا جب وہ
تشریف لائے تو اب تم اُنسے ملنے مین انکار کرتی ہو زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم آپ اس راز سے
آگاہ نہین ہین اس مقدمہ مین دخل نہ دین مین نے یہ عرضی خواجہ کو نہین لکھی تھی شاداب نے مجھسے
ایک صاحب کمال کا ذکر کیا اُسکے کہنے سے مین نے بنظر امتحان یہ عرضی لکھدی میرا منشا یہ تھا کہ جیسا
شاداب کہتی تھی یہ سچ ہی یا جھوٹ ہی اور جس شخص کی یہ تعریف کرتی ہی وہ واقعی ایسا صاحب کمال ہی یا
نہین اور میری عرضی اُسکو کیونکر پہونچی ہی وہ یہان تک کیونکر آیا ہی مین نے انھین عرضی نہین لکھی ہی کیا دنیا
مین ایک نام کے دس نہین ہوتے ہین اونکی عرضی اِنکے ہاتھ لگی انھین یہ دل لگی سوجھی مجھے اسقدر بدنام کیا
اگر آپ کو میرے عرض کرنے کا یقین نہو تو شاداب کو طلب فرمایئے اُس سے تحقیق کیجیے اگر وہ کہے
کہ ہان عرضی انھین کے نام لکھی گئی ہی تو مین آپکی گنہگار ہون اور خواجہ جو کچھ فرمائین وہ صحیح ہی ورنہ خواجہ کے
باب مین میری اتنی مجال نہین جو کچھ کہہ سکون ملکہ نے کہا اِن باتون کو بالائے طاق رکھو میری بات مانو زرنگار دیر تک انکار کرتی
رہی جب ملکہ نے دیکھا کہ زرنگار قبول نہین کرتی تو بدیع الملک اور خواجہ سے عرض کی کہ آپ بارہ دری مین تشریف لیجائیے
مین زرنگار سے تخلیہ مین کچھ باتین کرونگی بدیع الملک نے خواجہ کو اشارہ کیا خواجہ اور بدیع الملک بارہ دری مین تشریف لائے
ملکہ نے زرنگار کو بہت کچھ سمجھا کے راضی کیا دالان سے اٹھ کے خواجہ پاس آئین کہا خواجہ زرنگار کو مینے راضی کیا ہی اب ایسی باتین اُس سے
نہ کہنا جو اُسے رنج پہونچے اور پھر مکر جائے تو اب راضی ہونا مشکل ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اب میری خاطر جمع ہوئی آپ

باتین ہونے لگین خواجہ زرنگار کے ملنے سے نہایت خوش ہوے بدیع الملک کو ملکہ کی دید سے مسرت ہوئی خواجہ زرنگار سے باتین کر رہے تھے اور ملکہ نسیم بدیع الملک سے مخاطب تھین کہ ایک کنیز نے آکر عرض کی آپ کے واسطے سواری سلطان کے یہان سے آئی ہی عنقریب در دولت پر آیا چاہتی ہی سامان جاہ وحشم بہت کچھ ہمراہ ہی ملکہ نے بدیع الملک سے عرض کی آپ کی کیا راے ہی بدیع الملک نے فرمایا مین جاؤنگا پہلے وعدہ کیا ہی ملکہ نے عرض کی مین اسی باب مین پوچھتی ہون اگر آپ فرمائین تو مین چلون ورنہ یہین رہون بدیع الملک نے کہا شب تک وہان رہنا جب دن تمام ہو اپنے باغ مین واپس جانا اگر فرصت ملی مین بھی ضرور آؤنگا تمسے ملونگا ملکہ نے عرض کی ایسا ہی ہوگا یہ ذکر تھا کہ محلدار نے بھی آکر عرض کی شہریار کی عمر و دولت مین ترقی ہو سلطان سموم نے سواری بھیجی ہی خود بھی لینے کو آیا ہی در دولت پر حاضر ہی اُسکے واسطے کیا حکم ہوتا ہی بدیع الملک خود اُٹھے کہا مین اپنے ساتھ سموم جادو کو یہان لاؤنگا ابھی اُسکے مکان پر جاؤنگا یہ کہتے ہوے تا بہ در آئے سموم جادو نے بدیع الملک کو آتے ہوے دیکھا دوڑ کے قدمون پر گر پڑا عرض کی اے شہریار آپنے اسقدر زحمت فرمائی غلام کی عزت بڑھائی تا بہ در میرے لینے کو تشریف لائے اب امیدوار ہون کہ حضور تاخیر نہ فرمائین سواری حاضر ہی تشریف لے چلین بدیع الملک نے فرمایا مجھے ہر طرح تمھاری خوشی منظور ہی جو تم کہو وہ کرنے کو حاضر ہون مگر تم جاکر ملکہ نسیم سے مل لو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مجھے ملنے کی ضرورت نہین ملکہ خود تشریف لے چلینگی آپ پہلے سوار ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا خواجہ کیا راے ہی خواجہ نے بھی چلنا منظور کیا بدیع الملک اسپ صبا رفتار پر سوار ہوے سموم جادو براے انتظام آگے بڑھا بڑے جاہ وحشم سے بدیع الملک کو اپنے محلے پر لایا یہان سب سامان راحت پہلے ہی سے درست کیا گیا تھا بدیع الملک نے شہر کو جو دیکھا بہت آباد پایا شاہزادہ بہت خوش ہوا وہ کاندارانِ شہر نے جو بدیع الملک کی شان و شوکت دیکھی سب براے سلام خم ہوے بدیع الملک دونون ہاتھون سے سلام لیتے ہوے مکان سموم جادو تک پہونچے سموم جادو نے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا شاہزادے کو بارہ دری کے اندر لایا ذیکل زرین پر بٹھایا جن لوگون کو اسنے مطلع کرادیا تھا وہ سب نذرین لیکر حاضر ہوے اور کچھ لوگ اس وقت شان و شوکت بدیع الملک کی دیکھکر مطیع ہوے شاہزادہ بصد عظم و شان بارہ دری مین جلوہ گر ہوا سموم جادو نے پہلے ہی سے سبکو اطلاع دی تھی کہ آج ہمارے شہر کے جسقدر رہنے والے ہین سب ہمارے یہان آئین دعوت ہی کچھ امور ضروری بھی اظہار کرنا ہین حکم حاکم سے تمام ساکنان شہر وہان موجود ہوے نصف شب تک لوگ آتے رہے جب ساکنان شہر جمع ہو چکے اور محاسب نے عرض کی اے سلطان اب تمام ساکنان شہر حاضر ہین سموم جادو نے کہا مین سب سے ایک بات کہنے والا ہون سبکو میری طرف مخاطب کر دو ملازمین سموم نے بہ آواز کہا اے ساکنان شہر الیوان تم سے سلطان کچھ ارشاد کرنا چاہتے ہین لہذا تمھین یہ لازم ہی ہمہ تن سلطان کی طرف مخاطب ہو یہ سنکر ساکنان شہر سموم جادو کی طرف مخاطب ہوے سموم جادو نے کہا اے ساکنان شہر آگاہ ہو کہ آجتک مین تم لوگون پر حاکم تھا مگر آج سے مین بھی تم لوگون کے مانند سمجھا جاؤنگا سبب اسکا یہ ہی کہ مین نے اپنے دین باطل کو ترک کیا اور مذہب حق اختیار کیا طلسم کشا کی اطاعت قبول کی دولت دو جہان حصول کی اب یہ سبکے مالک ہین لہذا تم لوگون کو بھی یہ لازم ہی کہ اب تم بھی آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرو اور مذہب آئینہ پرستی کو ترک کردو کہ یہ مذہب بالکل بے بنیاد ہی اور شہنشاہ کو اپنا مالک و بادشاہ

جانو اُنکے قدمون کو بوسہ دو اسلام قبول کرو دیکھو اگر خداوند آئینہ اندام مین ذرا بھی قدرت ہوتی تو یقین تھا
وہ ہمارے شہنشاہ کو کا ہیکو اپنے طلسم مین آنے دیتے اور اگر یہ آبھی جاتے تو اس طرح ہر مرحلے پر
ظفر یاب نہوتے پس معلوم ہوا کہ آئینہ اندام فرو گمراہ ہی اُسکو بخداوندی ماننا بالکل خطا ہی اُسپر لعنت کرنا اچھا
ہی سموم جادو نے اس طرح یہ باتین کین کہ سبکا دل مذہب آئینہ پرستی کیطرف سے پھر البعض جو ایسے ہی سیہ
قلب تھے اُنکو تو یہ سب باتین ناگوار ہوئین ورنہ سبنے دست بستہ سموم جادو سے یہی عرض کی کہ ہم لبسر وچشم
آقاے نامدار کی اطاعت قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام کے مذہب پر لعنت بھیجتے ہین دین اسلام قبول
کرتے ہین سموم جادو نے کہا جسکو یہ دولت کونین حاصل کرنا منظور ہو آقاے نامدار کی قدمبوسی
کرے جو کچھ وہ فرمائین اُسے صحیح جانے سب لوگ اُٹھے بدیع الملک کی قدمبوسی حاصل کی جو لوگ کہ
سیاہ قلب تھے اور زنگ کفر جنکے دلون سے دور نہوا تھا وہ اس ارادے سے اُٹھے کہ یہان سے نکلجائین
سموم جادو نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا کہ خبردار یہ لوگ نجانے پائین انکے واسطے گردن زدنی
سے بہتر دوسری بات نہین ہی سبکو گرفتار کرلو ملازمین سموم نے سبکو گرفتار کیا جو لوگ بدیع الملک
کے قدمبوس ہوے شاہزادے نے سبکو خلعت و انعام حسب لیاقت مرحمت فرماکر کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا
سب لوگ مشرف باسلام ہو کر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھے سموم جادو نے محفل مین ارباب نشاط کو طلب کیا ماہرویان
سیمین عذار دپری پیکران گلرخسار بصد ناز و ادا خرامان خرامان محفل مین آئین سبنے براے مجرا سر خم کیا
بدیع الملک نے سبکا سلام لیا سموم جادو نے داروغہ ارباب نشاط کو طلب فرماکر کہا جو نازنین اپنے کام مین
یکتاے زمانہ ہو علم موسیقی سے اچھی طرح ماہر ہو اُسکو محفل مین بلاؤ ایسا نہو کہ شاہزادے کے خلاف
خاطر ہو اور مجھے صدمہ ہو داروغہ نے کہا اے سلطان جسقدر نازنینان مہر رخسار اسوقت حاضر دربار دربار
ہین انکو جواب دینے والا نہین ہر ایک اپنے کام مین فرد ہی علم موسیقی مین سبکو کمال ہی سموم نے کہا تمہین
اختیار ہی داروغہ وہان سے سلام کرکے ہٹا ایک طائفے کو محفل مین بھیجا نازنین لب فرش آئی براے ادب
گردن جھکائی سازندون نے ساز ملائے نازنین نے رقص شروع کیا دو چار گتین ایسی دکھائین کہ اہل محفل
کے منہ سے بیساختہ واہ نکل گئی جب تھوڑا عرصہ ہوا اور نزاکت کی سبب سے پانون لڑکھڑانے لگے نازنین
سلام کرکے بیٹھ گئی سازندون نے پھر سازون کو ملانا شروع کیا جب ساز ملچکے نازنین نے گنگنا کے
بصد سوز وگداز یہ غزل شروع کی غزل

جو ہی ستم وکینہ و بیداد غضب ہی
شاگرد بھی ہی قہر جو استاد غضب ہی
کیون غنچہ پریشان نہو ہوتے ہی شگفتہ
کیا سوز و گداز دل فریاد غضب ہی
ہم چاہتے تھے تمکو گرے سبکی نظر سے
تجھپر تو خدا کا دل ناشاد غضب ہی
توڑا اگر شاخ کو کثرت نے ثمر کے
ہم جاہین قضا سے اگر امداد غضب ہی

کیا غمزہ ترا سر بسر بیداد غضب ہی
سرتا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہی
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہی
اس باغ مین ہوتا نہین دل شاد غضب ہی
خاکستر پروانہ یہ روتی ہی بجا شمع
پہلے ہی سے اس چاہ کی اُفتاد غضب ہی
ہوتا ہی صدا ایک ہی آواز مین آخر
دنیا مین گرانبار ہی اولاد غضب ہی
اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی

جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہی
ناز آفت وچشم ستم ایجاد غضب ہی
فریاد نہ کر دیکھ کہ صیاد غضب ہی
نکلی ہی صدا کوہ سے ہم آتش وہم آب
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہی
اُس بت کا سمجھ حسن خداداد نہ اسکو
کیا سوختہ جانون کی بھی فریاد غضب ہی
اے شوخ تری چشم غضبناک کے ہوتے
پھر آج وہ مست آئے بیداد غضب ہی

بھولا نہ سب مجھے قتل گہ عام مین قاتل
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہی
انجم سے رخ چرخ پہ بوندین ہین عرق کی
کہتے ہین گرفتار کو آزاد غضب ہی
ہی غم سے ہنوز آئینہ بادیدۂ پر آب
اور اسپہ بھی دلکش یہ غم آباد غضب ہی
دین ہوش بھلا مردم ہشیار کے پل مین
یہ لطف نہین ہی دل ناشاد غضب ہی

اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہی
مرتے نہین جو رونیہ تری طرح سے واعظ
عاشق کی تری گرمی فریاد غضب ہی
غصہ ہی ترا قہر ترا قہر قیامت ہی
اسکندر رومی کی بھی روداد غضب ہی
قامت ہی ترا کیا ہی سر سرو قیامت
آنکھون کو تمھاری وہ فسون یاد غضب ہی
یہ خانۂ ہستی ہی عجب خانۂ رنگین

اخوان شیاطین ہین یہ مست مئ پندار
ہم جنس یہ ہین عاشق وہ پریزاد غضب ہی
ہی سرو تو پابند غم بے ثمری مین
رنجش تری بیداد ہی بیداد غضب ہی
وہ کونسا غم ہی کہ جو دنیا مین نہین ہی
طرہ بھی سر طرہ شمشاد غضب ہی
سو فتنے ہین پنہان نظر لطف مین اسکے
اے ذوق مگر سستی بنیاد غضب ہی

نازنین نے غزل کو جو تمام کیا سب اہل محفل بہت خوش ہوے سموم جادو نے کہا اسی وقت داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفہ تبدیل کرو دوسری نازنین کو محفل مین لاؤ مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت شہریار رونق افروز محفل ہین بہت سے بادشاہون کی محفل مین شرکت کی ہی سبنے اپنے حوصلے سے بڑھ کے خاطر کی ہوگی بڑے بڑے صاحب کمال لوگ ان محفلون مین آئے ہونگے ایسا نہو کہ کوئی اس محفل کے لائق نہو اور شہریار کی طبیعت پراگندہ ہو محفل سے دل گھبرا ے رقص و سرود پسند نہ آئے تو بہت ہی بڑی بات ہی مین محجوب ہونگا مجھسے شہریار نے فرمایا تھا کہ اب محفل کرنا بیکار ہی مین نے عرض کی تھی کہ یہان غلام نے جن جن لوگون کو رکھا ہی وہ ہر ایک صاحب کمال ہی جہان حضور نے یہان کی شجاعت و جرأت کو ملاحظہ فرمایا سحر کے عجائب وغرائب دیکھے اور لطافتین اس مرحلے کی نگاہ سے گذرین امیدوار ہون کہ دم بھر ارباب نشاط کے بھی کمالات ملاحظہ فرمایئے گو حضور نے بہت جلسون مین شراکت کی ہوگی اور بہت سے شاہ مسلمان ہوے ہونگے مگر ارباب نشاط مین یہ کمال بہت کم ملاحظہ فرمایا ہوگا یہ تو نہین عرض کر سکتا کہ آجتک ایسے کاملین دوسری جگہ پیدا نہین ہوے اور حضور نے انکے کمالات ملاحظہ نہین فرمائے کیونکہ آپنے جو جو جلسہ ملاحظہ کیے ہونگے ہم لوگون نے خواب مین بھی نہین دیکھے مگر فدوی گستاخانہ یہ عرض کرتا ہی کہ از راہ غلام نوازی میری عرض قبول فرمائیے اور یہان کے ارباب نشاط کے کمالات ملاحظہ فرمائیے شاید پسند خاطر ہون اسکا لحاظ رہے داروغہ نے عرض کی اے شہنشاہ آپنے ایک بار مجھسے فرمایا مجھے خیال ہی اب جو محفل مین آئے گا وہ اپنے فن مین یکتا ہوگا آپ کے فرمانے کی ضرورت نہین ہی یہ کہکے داروغہ رخصت ہوا جہان ارباب نشاط موجود تھے وہان آکر ایک نازنین سے کہا آج روز امتحان ہی جو کچھ کمال تمام عمر صرف کرکے حاصل کیا ہی آج اسکو ظاہر کرو حکم شہنشاہ ہی کہ جو اپنے کمال مین یکتا ہو وہ اس محفل مین آکے کمال دکھائے نازنین نے کہا داروغہ صاحب آپ خاطر جمع رکھین مین آج ایسا ہی کام کرونگی کہ اہل محفل دنگ ہوجائین کبھی کسی نے ایسا نہ سنا ہوگا یہ کہکے نازنین اٹھی اپنے سازندون کو ہمراہ لیا محفل مین آئی لب فرش برابرے مجرا سر جھکایا سازندے ساز ملائے ہوے آئے تھے نازنین نے آتے ہی رقص شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد سلام کرکے بیٹھی گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

پابند جون دخان ہین پریشانیون مین ہم
لکھتے الف خطون کی نہ پیشانیون مین ہم

یارب ہین کسکی زلف کی زندانیون مین ہم
زنجیر مین بھی نالۂ زنجیر کی طرح

ہوتی نہ یاد زلف تو خط شکستہ مین
جوش جنون سے رہتے ہین جولانیون مین ہم

پائی نہ تیغ عشق سے ہمنے کہین پناہ
لائین جو آہ کو شررافشانیون مین ہم
تم کھینچتے ہین جگر پر ہی اسقدر رہے
جون خط سرنوشت ہین پیشانیون مین ہم
ہو وہ عزیز سورۂ یوسف سے بھی سوا
کچھ ہو بلا سے اپنے کہ ہین پانیون مین ہم
پوشیدہ ان نگاہون مین محشر ہین پان
مصروف زخم دل کے نمکسرانیون مین ہم
دکھلائین روز حشر کو بین السطور سے
بہ جائین کاش گریہ کی طغیانیون مین ہم

قرب حرم مین بھی تو ہین قربانیون مین ہم
یا کوہیون کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
ہین گرم سوز عشق کی مہمانیون مین ہم
ہین آئینہ مین صورت تصویر آئینہ
رکھ دین تری شبیہ کو کنعانیون مین ہم
کیون چھپکے ہجر مین ہوئے شرمندہ یار سے
شرب الیہود کرتے ہین نصرانیون مین ہم
ہیہم کدورت دل صیاد گر نہو
اپنے سیاہ نامے کی طولانیون مین ہم

دوزخ بن جائے نعرۂ ہل من مزید بھول
پھرتے ہین جنون کے سلسلہ جنبانیون مین ہم
مطلب ہے اپنے کون ہی آگاہ جز خدا
آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہم
کیا جانین ہم زمانے کو حادث ہی یا قدیم
اب مر رہی ہین ایسی پشیمانیون مین ہم
سینے کا چاک سینے کی فرصت کہان کہ ہین
کیا کیا اڑائین خاک پرافشانیون مین ہم
جا سکتے ضعف سے نہین کوچے مین اسکے دو قد

نازنین نے اس خوش الحانی سے یہ غزل گائی کہ تمام اہل محفل محو ہو گئے سبکی عجیب حالت ہو گئی اسی طرح تھوڑی دیر جلسہ رہا جب رات زیادہ گئی بدیع الملک نے سموم جادو کو بلایا فرمایا اب صحبت برخاست کرو تم بھی جاکر استراحت کرو کیونکہ تمنے بڑی تکلیف اٹھائی لوح لینے کو گئے وہان سے واپس آئے یہ سب انتظام کیا واقعی بڑی زحمت ہوئی اب تمھین تھوڑی دیر استراحت بھی کرنا ضرور ہی کیونکہ کل کے روز یہان اور میرا قیام ہی بعد اسکے تم لوگون کو بھی زحمت ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اب جاکر سبکو رخصت کرکے جلسہ برخاست کرو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے تمام شب کے واسطے یہ جلسہ قرار دیا ہی آپ کی خوشی نہین ہی مین ابھی برخاست کیے دیتا ہون بدیع الملک نے جو سموم جادو کے چہرے کی طرف دیکھا اُسکو اداس پایا شاہزادے کو خیال ہوا کہ اس وقت سموم جادو کے یہ بات خلاف ہوئی اسکی خوشی یہی ہی کہ یہ جلسہ شب بھر رہے اسکے تئین رنج پہونچانا اچھا نہین ہی یہ سوچ کے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اگر تمھاری خوشی نہین ہی تو جلسہ برخاست نکرو صحبت شب بھر باقی رہے صبح کو جلسہ برخاست ہو سموم نے عرض کی اے شہریار آپ کے خلاف ہی مین نہین چاہتا کہ جلسہ رہے بدیع الملک نے فرمایا میری عین خوشی ہی اب بے صبح کے جلسہ برخاست نہوگا سموم جادو خوش ہوا محفل مین اور نازنین آئی آ سنے غزل شروع کی ایک غزل گاکے اُٹھی دوسرے کو سموم نے طلب کیا اسی طرح شب بھر جلسہ رہا جب رات ختم ہوئی بدیع الملک نوجوان اُٹھے خادمون نے برائے وضو پانی حاضر کیا شاہزادے نے وضو کرکے فریضہ سحر ادا کیا سموم جادو حاضر خدمت ہوا اور لوگ بھی آئے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کا کیا ارادہ ہی غلام سے بھی فرمائیے بدیع الملک نے فرمایا میرا یہ قصد ہی کہ آج شب کو رات بھر عبادت الٰہی مین مصروف رہون صبح کو لوح کو دیکھون جو کچھ ہدایت ہو وہ کرون سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین چاہتا تھا کہ آپ اس مرحلے کا انتظام اچھی طرح سے کرکے تشریف لے چلیے کیونکہ غلام تو ہمراہ رکاب ہوگا اور یہان کوئی ایسا منتظم باقی نرہیگا جو اسکو کفار سے بچا رہے بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہان تم سلطنت کرو یہ ارادہ نکرو مین نہین معلوم کہان جاؤن کیا انتظام مجھے کرنا پڑے تم میرا ساتھ کیونکر دے سکتے ہو میرے نزدیک یہی اچھا ہی کہ اپنے انتظام سلطنت مین مصروف رہو سموم جادو

عرض کی ای شہریار یہ بات غیر ممکن ہی کہ مین رکاب سعادت انتساب سے جدا ہون بدیع الملک مجبور ہوسے فرمایا اے سموم جادو تمھین اختیار ہی مگر لوح کی ہدایت پر منحصر ہی اگر لوح نے تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین مجبور ہون تمھین ساتھ نہین لیجا سکتا سموم جادو نے عرض کی جب آپ لوح کو ملاحظہ فرمائین گے اُسوقت دیکھا جائیگا اگر لوح نے تنہا جانے کی آپ کو ہدایت کی تو غلام بعد آپ کے تشریف لیجانے کے لشکر لیکر یہان سے روانہ ہو جائیگا بدیع الملک خاموش ہو رہے سموم جادو بدیع الملک کے پاس سے اُٹھا اپنے وزرا کو طلب کیا لشکر مین اطلاع کرائی کہ سب لوگ تیار رہین عنقریب یہان سے سفر ہوگا لشکر مین اطلاع کراکے یہ اور انتظامات سلطنت مین مصروف ہوا مگر بدیع الملک کو ملکہ نسیم کے پاس شب کو نہ جانے سے اسقدر ملال تھا کہ شاہزادہ فرط ملال سے اپنے حواس مین نہ تھا ملکہ نسیم کی یاد تھی ہر بات مین آہ کرتا تھا ٹھنڈی سانسین بھرتا تھا خواجہ نے جو یہ کیفیت دیکھی قریب آئے کہا اس وقت کیا حالت ہی کیسی طبیعت ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اس امر کو نہ پوچھو اس وقت ملکہ کی یاد ہی دل بیتاب ہی چشم پُر آب ہی مین نے شب کو وعدہ بھی کیا تھا کہ مین ضرور آؤنگا تمسے ملنے جاؤنگا شب کو بعض امور ایسے پیش ہوسے کہ مین نجا سکا سموم جادو کے بھی رنج کا خیال تھا کہ اگر اسکا جلسہ اس وقت برخاست کر دیا تو اُسکو ملال ہوگا خاص میرے واسطے اسنے یہ صحبت آراستہ کی ہی اگر مین اسکے خلاف کرتا ہون تو یہ میرے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکیگا مگر خیال ضرور ہوگا اسی خیالات سے مینے صحبت کا برخاست کرنا اچھا نہ جانا اب وقت نہین جو ملکہ سے ملون شبکو مجھے مصروف عبادت ہونا ہی اگر وہان جاؤنگا تو یہ امر عظیم کیونکر طے پائیگا جانا بھی رہجائیگا سموم جادو کو خیال ہوگا کہ یا تو طلسم کشا کا ایسا مصمم ارادہ تھا یا اب اس وجہ خیال سفر جاتا رہا کہ آج وعدہ پختہ کرکے پھر نہ گیا اس سبب سے لاچار ہون اب کچھ بن نہین پڑتا فراق ملکہ مین دل کی حالت عجیب ہی ازحد رنج و ملال ہی غزل

چمن کی سیر کو آیا جو ایک رشک پری
کہ اُنکی نیچی نگاہون نے دل فگار کیا
وہ آکے بیٹھے تھے رونے ہنسا دیا انکو
تباہ باد صبا نے مرا غبار کیا
تمام رات کھلے سر یہ رویا کرتی ہی
تری طرح ترے نامے کا انتظار کیا

چڑھا کے سر پہ کبھی صاحب وقار کیا
بہار نے زر گل کا طبق نثار کیا
دہن سے جان بھی نکلی جو ساتھ تھی جسکے
غضب چراغ نے ہنسکر سر مزار کیا
سوال وصل پہ محفل مین گل بیان کیونکر
یہ کسنے شمع کو تربت پہ سوگوار کیا
بتون سے سیکھے جو والیس کیا نہ دل کو کبھی

کبھی نظر سے گرا کر ذلیل و خوار کیا
نظر اُٹھا کے جو وہ دیکھتا تو کیا ہوتا
کسی نے یاد مین وقت احتضار کیا
برس کے ابر بہاری نے بھی رو دیکھ لیا
حضور یار مین مجھکو ذلیل و خوار کیا
نصیب نصف ملاقات بھی مجھے نہوئی
تو پھر کسی نے نہ فاخر کا اعتبار کیا

بدیع الملک نوجوان کی جو خواجہ نے یہ کیفیت دیکھی کہ شاہزادے کو ازحد ملال ہی ملکہ نسیم کا خیال ہی ایسا نہو رنج و غم اور زیادہ بڑھے اس سے یہ بہتر ہی کہ شب کو شاہزادے کو کسی ترکیب سے ملکہ نسیم کے پاس پہونچا نا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا اے بدیع الملک اسقدر ملال و رنج نکرو مین ابھی تمھین ملکہ نسیم کے پاس پہونچاتا ہون میری بھی فراق زرنگار مین عجب حالت ہی بے اختیار اُسکے دیکھنے کو جی چاہتا ہے بدیع الملک نے کہا خواجہ اس وقت کسی طرح یہ امر ممکن نہین کہ ملکہ تک جاسکون خواجہ نے کہا مین ابھی اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکے بدیع الملک کے پاس سے اُٹھے سموم جادو کے قریب پہونچے سموم جادو نے خواجہ کو دیکھا عرض کی آپنے کیون تکلیف فرمائی کیا کام ہی یہان کیون تشریف لائے

خواجہ نے کہا میرے آنے کی یہ وجہ ہی کہ آج شب کو بدیع الملک نامدار مشغول عبادت پروردگار رہینگے ہمارے یہان یہ دستور ہی کہ جب ایسے معاملات کے واسطے مشغول عبادت ہوتے ہین تو برائے عبادت ایسا مقام تجویز کرتے جو صحرا مین واقع ہو اور جہان سوائے ہم لوگون کے اور دوسرا نہو بلکہ زیادہ تر تنہائی کے واسطے کہا جاتا ہی لہذا مین اس واسطے تمہارے پاس آیا ہون کوئی ٹھکانا ایسا بتاؤ جہان بدیع الملک نوجوان شب کو مشغول عبادت ہون سموم جادو نے عرض کی خواجہ جہان آپ فرمائین خواجہ نے کہا میرے نزدیک تو باغ ملکہ نسیم اولی ہی ہم لوگون کو وہین بھیج دو اس وقت سے جا کر سب انتظام کرینگے شب کو شاہزادہ تو مشغول عبادت ہونگے مین اور کامون مین مصروف رہونگا سموم جادو نے کہا آپ کی اگر یہی خوشی ہی تو مین ابھی آپ لوگون کو وہین بھیجے دیتا ہون یہ کہکے اسنے اپنے ملازمین کو طلب کیا اُسی وقت سواری منگوائی بدیع الملک کے واسطے اسپ صبا رفتار اور ہمراہی کے واسطے چند سواران جرار آئے سموم جادو خواجہ کی طرف مخاطب ہوا عرض کی آپ جاکر شہریار کو اطلاع دیجئے وہ تشریف لائین سوار ہون باغ کی طرف جائین خواجہ خوشی خوشی بدیع الملک کے پاس آئے شاہزادہ تو منتظر ہی تھا کہا خواجہ کیا انتظام کیا خواجہ نے کہا سواری موجود ہی جلد چلو اب ایک لمحہ یہان نہ ٹھہرو بدیع الملک بھی خوشی خوشی اُٹھے خواجہ کے ہمراہ ہوئے جیسے ہی ڈیوڑھی پر پہونچے سموم جادو کا سامنا ہوا سموم جادو نے سلام کیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو علی الصباح ہمارے پاس آنا یہی وقت ہماری روانگی کا ہی دیکھین لوح کیا بتاتی ہی قسمت کس طرف لیجاتی ہی سموم جادو نے عرض کی مین ضرور حاضر خدمت ہونگا بلکہ ہمراہ رکاب چلونگا اس وقت سے مین نے لشکر مین درستی کا حکم دیا ہی یقین ہی کہ صبح تک سب لوگ سامان سفر درست کرلین بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو یہ کوشش ابھی سے ناحق کی جب لوح کی ہدایت معلوم ہوجاے اسوقت تمہین اختیار تھا اگر اب لوح مین یہ بات نکلی کہ مین تنہا سفر کرون کسی کو اپنے ہمراہ نہ لون اس وقت مین یہ سب انتظام تمہارا بیکار ہوگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اگر لوح نے آپ کو تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین آپ کے تشریف لیجانے کے بعد لشکر ہمراہ لیکر یہان سے سفر کرونگا کہین تو آپ سے ملاقات ہوجائیگی بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو کیون اپنی حکومت چھوڑتے ہو یہ معاملات طلسم کشائی ہین اسمین بہت سی آفتین میرے سر ہین اور جکی وجہ سے اکثر میرے ہمراہی بھی مبتلائے مصیبت ہوجاتے ہین تمہین کیا ضرورت ہی کہ اپنے عیش و عشرت مین خلل ڈالو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اب اس بات مین مجھسے کچھ نہ فرمائیگا اگر مین قدم مبارک سے جدا ہونگا زندہ نہ ہونگا مجھے آپ کی ہمراہی اس سلطنت سے بہتر ہی بدیع الملک نے فرمایا تمہین اختیار ہی مین اپنے ہمراہ لے چلونگا اور اگر لوح نے مجھے تنہا جانے کی ہدایت کی تو مین خواجہ کو تمہارے ہمراہ کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ کرونگا تم جاکر لشکر مین سب سے ملنا وہان میرا انتظار کرنا اگر خدا کو مجھے تم سب سے ملانا منظور ہوگا تو آؤنگا سب سے ملونگا ورنہ جو منظور الٰہی یہ باتین کرکے بدیع الملک نوجوان گھوڑے پر سوار ہوئے مع خواجہ طرف باغ ملکہ نسیم سبز پوش کے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت ملکہ نسیم کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان کے لینے کو سموم جادو باغ ملکہ نسیم مین گیا اور شاہزادے کو لیجا کر

واکرام سوار کرکے اپنے مرحلے کی طرف روانہ کیا تو ملکہ نسیم کو بھی سکھپال مین سوار کرا کے اپنے محل کی طرف روانہ
کیا ملکہ نسیم سبز پوش کی مان ملکہ زرین لباس جادو نے جو اپنی بیٹی کی خبر سُنی بہت خوش ہوئی لوگون کو مقرر کیا
کہ جس وقت ملکہ نسیم کی سواری قریب آئی اُس وقت مجھے اطلاع کرنا لوگ مقرر رہے تھوڑی دیر مین کنیزون
نے آکر ملکہ زرین لباس کو خبر دی کہ ملکہ نسیم سبز پوش کی سواری قریب آگئی ہی یہ سُنکر زرین لباس نے کنیزون
کو حکم دیا کہ ڈیوڑھی پر جائین ملکہ کے لانے کا سامان کرین کنیزین ڈیوڑھی پر آئین سب سامان درست کیا
اتنے عرصے مین ملکہ نسیم کی سواری قریب آئی شاہزادی فوراً سکھپال سے اُترکے اپنی مان سے آکر ملی
ملکہ زرین لباس نے شاہزادی کو گلے سے لگالیا دیر تک تشفی و دلاسا دیا بعد تھوڑی دیر کے شاہزادی کو
بدیع الملک نوجوان کا خیال ہوا اُنکے دل پر بھی ہجوم رنج و ملال ہوا زرنگار نے جو چہرے کی حالت دیکھی
متغیر پایا زرنگار سخت گھبرائی ملکہ سے آہستہ سے پوچھا کیون ملکہ عالم مزاج مبارک کیسا ہی اس وقت دشمنونکا
چہرہ کچھ اُترا ہی ملکہ نے کہا اے زرنگار تم میرے حال سے واقف ہو کر ایسی بات کہتی ہو مین تم سے بیان
کرون تو تم میری کیفیت جانو زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم شہریار نے تو شب کو تشریف لانے کا وعدہ
بھی فرمایا ہی ملکہ نے کہا مین کیا کرون مفارقت اسقدر شاق ہی کہ مجھے اپنی زندگی وبال ہی اگر مین تھوڑی دیر شاہزادے
سے جدا رہونگی یقین ہی تڑپ کے مرجاؤنگی تاب مفارقت نہ لاؤنگی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اب کوئی
تدبیر ممکن نہین شاہزادے تک آپ کو کیونکر پہونچاؤن بھلا ملکہ عالم آپ کی والدہ ماجدہ اس امر کو منظور
کرینگی کہ آپ اسوقت اُنکے پاس سے تشریف لے جائین اور اگر آپ کی والدہ ماجدہ نے اس امر کو منظور
بھی کر لیا تو اس وقت شاہزادہ کا ملنا محال ہی اور آپ کے دل مین ایسے خیالات ہین بھلا مین کیا اس کا
انتظام کرسکون ملکہ نے کہا کہ اے زرنگار اگر ایسا ہی ہوگا تو مین تاب مفارقت شہریار نہ لاسکونگی
زرنگار نے عرض کی اگر یہی ہی تو ابھی شاہزادے کو سفر دور و دراز درپیش ہی اُس وقت آپ کی کیا حالت
ہوگی ملکہ نے کہا مین شاہزادے کو ہرگز تنہا نہ جانے دونگی خود بھی ہمراہ چلونگی اول تو والد ماجد کب گوارا کرینگے
کہ شہریار تنہا سفر کرین وہ ضرور اُنکے ہمراہ جائینگے جب وہ اُنکے ہمراہ ہونگے تو لشکر بھی جائیگا اور سب مال و اسباب
جسقدر نقد و جنس یہان موجود ہی سب ساتھ ہوگا مین اُس وقت مین شہریار سے یہی بات ظاہر کرونگی کہ مین بے
آپ کے زندہ نہ ہونگی سر پٹک کے مرجاؤنگی یقین ہی شاہزادہ میرے حال پر رحم کرے اور مجھے اپنے ہمراہ
لے جائے زرنگار نے کہا اے ملکہ عالم شاہزادہ اپنی خوشی کے موافق سفر نہین کرسکتا ہی جو کچھ ہدایت لوح
کی ہوگی وہ بدیع الملک نامدار عمل مین لائینگے اگر لوح سے یہ ہدایت ہوئی کہ آپ تنہا تشریف لیجائیے
تو شاہزادہ مجبور ہی کسیکو اپنے ہمراہ نہین لیجا سکتا ہی اس وقت مین آپ کیا کیجیئگی ملکہ نے کہا کوئی صورت
ضرور نکالی جائیگی مین بے شہریار کے یہان زندہ نہ ہونگی یہ کہکے ملکہ نے کہا اے زرنگار یہ باتین جسوقت
ہونگی دیکھا جائیگا اس وقت علاج قلب مضطر کیونکر ہو شہریار سے کسی طرح ملاقات ہو زرنگار نے عرض کی ملکہ
عالم یہ بات تو میرے امکان سے باہر ہی مین اگر آپ کو کسی حیلہ سے باغ تک لے بھی جاؤن تو شہریار کو وہان کیونکر
بلاؤن سواے شب کے اس وقت ملاقات ممکن نہین ملکہ نے کہا اے زرنگار اتنی دیر مین کیونکر صبر کرونگی
اس وقت میرے دل کی حالت بُری ہی اگر اور عرصہ ہوگا تو اور کیفیت دگرگون ہو جائیگی زرنگار کی بھی عجب حالت
ہوئی ملکہ کے ملال سے اسکو بھی صدمہ تھا مگر کیا کرسکتی تھی مجبور تھی کہ بدیع الملک باہر نہ آسکتے تھے اسی طرح

تڑپ تڑپ کے ملکہ نے اُتنا دن بسر کیا جب شام ہوئی تو زرنگار سے کہا یقین ہی اب شہریار ضرور جانب باغ
تشریف لے گئے ہونگے یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی ایسا نہو کہ وہ حسب وعدہ باغ مین جائین اور مجھے نہ پائین تو
گھبرا کے واپس آئین اس سے بہتر یہ ہی کہ ابھی سے چلو وہان شہریار کا انتظار کرین زرنگار نے کہا دیکھیے
مین آپکی والدہ ماجدہ سے کہتی ہون کیا تعجب ہی کہ وہ بخوشی و رضا آپ کو جانے کی اجازت عطا فرمائین ملکہ
نسیم نے فرمایا اے زرنگار تم ابھی جاؤ کوشش کرو جہانتک ممکن ہو جلد اجازت حاصل کرو زرنگار ملکہ نسیم
کے پاس سے اُٹھ کے ملکہ زرین لباس کے پاس گئی ملکہ نے کہا اے زرنگار اسوقت تم ملکہ کو تنہا چھوڑ کر
کیون آئین زرنگار نے کہا ابھی مین ملکہ عالم کے پاس موجود تھی کہ ملکہ کو ایک امر ضروری کی یاد آئی
ہی باغ مین ملکہ کے ایک صندوقچہ رکھا تھا یہان آنے کے وقت اُسکو وہین فراموش کر کے چلی آئین اُسمین
ملکہ کی حرز ہیکل تھی جبتک ملکہ اُس ہیکل کو زیب گلو نکرینگی اُس وقت تک ملکہ کو نیند نہ آئے گی اور
صندوقچہ بے ملکہ کے جاے نہ ملیگا ملکہ اسی فکر مین اس وقت تک اُداس بیٹھین تھین مین نے جو افسردہ و محزون
پایا سبب پوچھا ملکہ عالم نے فرمایا مین اپنی ہیکل بھول آئی ہون اب یہان سے جانا بھی خلاف ہی ایسا نہو وہ
غائب ہو جائے تو پھر ایسی چیز ہاتھ نہ آئیگی ملکہ زرین لباس نے کہا اے زرنگار میرا تخت سحر موجود
ہی تم ملکہ کو اپنے ہمراہ باغ مین لے جاؤ ابھی واپس آنا یہان جشن کا سامان ہو رہا ہی ملکہ کی شراکت اس جشن
مین ضرور ہی کیونکہ سلطان کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ طلسم کشا کے ہمراہ مع مال و خزانہ نجائینگے ہم لوگون کو بھی
ساتھ لے جائین تو عجب نہین کیونکہ جب تمام لشکر اور خزانہ اُنکے ہمراہ جائیگا تو ہم لوگون کی محافظت یہان کون
کرے گا ضرور سبکو اپنے ہمراہ لیتے جائین گے اس سبب سے چاہتی ہون کہ ملکہ بھی اس جشن مین شریک
ہون نہین معلوم اب کب ایسی صحبت نصیب ہو کس طرح بسر ہو زندہ رہین یا مارے جائین اتنے بڑے
طلسم سے لڑائی ہی آئینہ اندام سے ساحر مکار سے مقابلہ ہی خدا مدد کرے اور طلسم کشا کو فتح دے
زرنگار نے عرض کی آپ خاطر جمع رکھین مین ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لے آؤنگی یہ سُنکے کنیزون سے ملکہ
زرین لباس نے مخاطب ہو کر کہا تخت سحر جلد حاضر کرو ملکہ نسیم سبز پوش اپنے باغ مین ایک کار ضروری
کے واسطے تشریف لیجائین گی کنیزون نے فوراً تخت حاضر کیا زرنگار ملکہ نسیم کے پاس آئی عرض کی
ملکہ عالم مین نے اجازت لے لی آپ تشریف لے چلیے تخت حاضر ہی ملکہ خوشی خوشی تخت کے قریب آئین
مان کو سلام کر کے تخت پر سوار ہوئین سحر کیا تخت بلند ہوا ملکہ نسیم اپنے باغ کی طرف روانہ ہوئین مصاحبین اور
زرنگار سے یہ بھی کہا کہ کیا تعجب ہی جو شہریار باغ مین پہونچ گئے ہون اور میرے منتظر ہون زرنگار
نے عرض کی مجھے بھی یہی گمان ہی راہ مین یہی باتین کرتی ہوئین چلین ملکہ نسیم تھوڑی دیر مین اپنے باغ مین آ کر
پہونچین تخت اُتار جس بارہ دری مین بدیع الملک نوجوان پہلے تشریف رکھتے تھے وہان گئین کسیکو
نپایا ملکہ کو اور زیادہ قلق ہوا باغ مین آ کر تلاش کیا کنیزین جو وہان موجود تھین اُن سے دریافت کیا
کہ بدیع الملک نامدار تو یہان تشریف نہین لائے سب نے عرض کی ابھی تک یہان کوئی نہین آیا
اگر شہریار تشریف لاتے ہم لوگون کو ضرور طلب فرماتے زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم جب سلطان
سموم جادو اُنکو اجازت عطا فرمائینگے اُس وقت وہ تشریف لائینگے ملکہ نے کہا اے زرنگار
شہریار والد ماجد کے پابند نہین ہین بلکہ والد ماجد اُنکے حکم کی تعمیل فرض سمجھتے ہین جسوقت اُنکے مزاج

پیچ

مین تشریف لائینگے معلوم ہوتا ہی کچھ امور ملکی درپیش ہین اسی وجہ سے شہریار کو عرصہ ہوا ہی ملکہ نے زرنگار سے
یہ کہا تو مگر دل کی بیتابی اور زیادہ بڑھ گئی خیال آیا ایسا نہو کہ شب بھر ایسے معاملات درپیش رہین اور آنے کا
موقع نہ ملے تو رات بھر کیونکر بسر ہوگی یہ سوچ کے ملکہ نسیم کی حالت اور ابتر ہوئی زرنگار نے بہت سمجھایا مگر
ملکہ کی بیتابی کم نہوئی آخر کو یہ راے قرار پائی کہ ایک ساحر یہان سے جاے اور شہریار کی کیفیت دریافت
کرکے واپس آئے ملکہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت ایک کنیز کو بلا کر کہا ڈیوڑھی پر جا کر ایک ساحر
کو دربار مین سلطان سموم جادو کے روانہ کر وہ وہان پوشیدہ طور سے جاے اور شہریار کی کیفیت تحقیق
کرکے واپس آئے کسی پر یہ بات ظاہر نہونے پائے کنیز اُسی وقت باہر آئی ایک ساحر کو روانہ کیا ساحر
پوشیدہ طور سے دربار مین آیا بدیع الملک کو دنگل زرین پر پایا دربار کو آراستہ دیکھا اور ساحرون سے
اسنے دریافت کیا کہ ابھی صحبت برخاست نہین ہوئی سب نے کہا آج صحبت شب بھر رہیگی شہریار نے
چاہا تھا کہ جلسہ کو برخاست کرین مگر سلطان کی خاطر سے پھر حکم دیا کہ شب بھر صحبت یونہین گرم رہے صبح کو جلسہ
برخاست ہوگا شاہزادہ کسی کار ضروری سے کہین تشریف بھی لے جانے گا ساحر یہ سب کیفیت سُنکر وہان سے
واپس آیا ڈیوڑھی پر آکے سب حالت بیان کی محلدار نے ملکہ نسیم سے عرض کی ملکہ نے جو یہ بات سُنی
اور زیادہ مغموم ہوئی زرنگار نے عرض کی ملکہ عالم اب شاہزادے کی تشریف آوری سے تو نا امیدی ہی
بہتر ہی کہ آپ پھر یہان سے واپس چلیے آپ کی والدہ ماجدہ منتظر ہونگی نہ چلنے مین قباحت ہی ملکہ نے
کہا اے زرنگار بات تو بہت صحیح ہی مگر مین جو وہان جاؤنگی تو اور زیادہ گھبراؤن گی یہان مجھے ہر قسم کی آزادی
ہی اگر شہریار نہین ہین مین اُنکے ذکر سے اپنی طبیعت بہلاتی ہون وہان یہ بات کہان ممکن ہوگی اور زیادہ دم
گھبرائے گا کلیجہ منہ کو آئے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ مجھے یہین رہنے دو وہان نہ لے چلو زرنگار نے
پھر عرض کی ملکہ عالم مین جو کچھ عرض کرتی ہون آپ قبول فرمائین تشریف لے چلین ملکہ مجبور ہوئین رات بہت
کم باقی تھی زرنگار کو اپنے ہمراہ لیکر تخت پر سوار ہوئین سحر کیا تخت بلند ہوا تھوڑی دیر مین ملکہ اپنے
مان کے مکان مین داخل ہوئین یہان ملکہ زرین لباس اُنکی منتظر تھین جیسے صورت دیکھی کہا بی تمنے
بہت عرصہ لگایا رات بھر باغ مین بسر کی ملکہ نے عرض کی مین نے آپ سے یہین عرض کیا تھا کہ وہ ہیکل ایک
پیر مرد کا عطیہ تھی دینے کے وقت اُن بزرگوار نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ جس دن اس سے تم غافل ہوگی اُسی دن
یہ تحفہ تمھارے پاس سے غائب ہو جائیگا آج مین یہان چلی آئی اُسکا خیال بالکل نرہا یہان آکر یاد آئی گو اُسی وقت
واپس گئی مگر ہیکل کا پتہ نہ پایا بہت تلاش کیا کہین نشان بھی نہ ملا اُسی کے صدمے مین ابتک تھی تلاش
بھی ہو رہی تھی ملکہ زرین لباس نے کہا بی جو چیز گئی اُسکا صدمہ بیکار ہی اب رنج کیے سے وہ دستیاب
نہوگی یہان تو یہ باتین تھین اور بدیع الملک نوجوان جو خواجہ کے ہمراہ طرف باغ ملکہ کے روانہ ہوے
تھوڑی دیر مین راہ طے کرکے داخل باغ ہوے کنیزون کو بلایا اُنسے دریافت فرمایا کہ ملکہ کہان ہین سبنے
عرض کی اے شہریار ملکہ عالم شب کو تشریف لائی تھین آپ کی خبر کے واسطے ایک ساحر کو بھی پوشیدہ
طور سے روانہ کیا اُسنے آکر یہ خبر دی کہ جلسہ برخاست ہوکر پھر شروع ہوا اور شہریار کا ارادہ ہی کہ شب بھر
وہان تشریف رکھین صبح کو اور کسی کار ضروری سے تشریف لے جائین ملکہ نے یہ سُنا اور آپ کی تشریف
سے نا امیدی ہوئی تو مجبور ہوکر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس چلی گئین مگر بہت بیتاب تھین بدیع الملک نے

خواجہ سے کہا اب کیا کرنا چاہیے اور ملکہ کو کیونکر بلانا چاہیے کیونکہ اب آج ہی کا دن اور باقی ہی شب کو مین عبادت
مین مشغول ہونگا صبح کو لوح دیکھونگا جو کچھ ہدایت ہوگی اُسکے موافق کرونگا ملکہ سے ملنے کا بھر کوئی ذریعہ
نہ ملیگا خواجہ نے کہا کیا بڑی بات ہی انھین کنیزدان مین سے ایک کو اُس طرف روانہ کیجیے یہ جاکر ملکہ کو اس
بات سے آگاہی دین یقین ہی کہ ملکہ پھر کسی طرح سے اپنے کو یہان تک پہونچا لین بدیع الملک نے کنیزون سے
فرمایا کہ تم سے کون ملکہ کو جاکر میرے آنے کی خبر دیگا سب کنیزون نے عرض کی اے شہریار ہم مجبور ہین کہ
سحر نہین جانتے باہر اور ساحر موجود ہین اُنکا گذر وہان تک نہین ہوسکتا بدیع الملک مایوس ہوے خواجہ
نے کہا مین جاتا ہون اور اگر بن پڑا تو ملکہ کو ابھی اپنے ہمراہ لاتا ہون مگر ایک ساحر میرے ہمراہ چلے مجھے
راستہ بتاے کنیزون نے عرض کی یہ بات ممکن ہی ہم آپ کے ہمراہ ابھی بہت سے ساحر کرتے ہین
وہ جاکر آپ کو راستہ بتائین گے مکان زرین لباس تک پہونچا دینگے خواجہ نے ارادہ کیا کہ چلین اتنے
عرصہ مین آسمان پر سناٹا ہوا ایک ابر سیاہ پیدا ہوا وہ ابر باغ کے قریب آکر زمین پر اُترا سب نے دیکھا
کہ سموم جادو تخت پر سوار آتا ہی بدیع الملک کی نگاہ پڑی سموم جادو گھوڑے سے اُترا شاہزادے کے
قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اس وقت تمھارے آنے کی کیا ضرورت
تھی سموم جادو نے عرض کی اس وقت مجھے شوق قدمبوسی نے بیتاب کر دیا اس وجہ سے حاضر ہوا شہزادہ
بدیع الملک اور ذکر کرنے لگے خواجہ بھی ٹھہر گئے سموم جادو نے ملکی امور چھیڑ دیے طلسم کے
حالات بیان کرنا شروع کیے اسی ذکر مین دن تمام ہوگیا بدیع الملک نوجوان نے خواجہ کی طرف دیکھکر
اشارہ کیا کہ آج محروم دید ار فرحت آثار رہے خواجہ نے کہا مین خود اُسی مصیبت مین مبتلا ہون سموم
جادو نے بدیع الملک نوجوان سے عرض کی اے شہریار آپ مشغول عبادت ہون غلام اب رخصت ہوتا ہی
یہ کہکے سموم جادو اپنی طرف روانہ ہوا بدیع الملک ایک حجرے مین تشریف لیگئے گو ملکہ کی یاد نے بہت
پریشان کیا مگر شاہزادہ مشغول عبادت ہوا سب خیال جاتا رہا خواجہ اپنے ٹھکانے پر جاکے زرنگار کی
یاد مین بیتاب ہوے مگر بدیع الملک نوجوان شب بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہے جب صبح ہوئی شاہزادے
نے دست دعا درگاہ مجیب الدعوات مین بلند کیے بہت کچھ الحاح وزاری کی بعد سجادے سے اُٹھے لوح کو
ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا اگر خدا اپنا فضل شامل حال کرے اور لوح طلسم ہاتھ آئے تو لازم
ہی کہ جانب ایوان نہ طاق سفر کرے اگر لشکر موجود ہو ساتھ لے ورنہ تلاش لشکر کی بھی ضرورت نہین
جب ایوان نہ طاق تک پہونچے لوح کے دیکھے کوئی کام نکرے بدیع الملک یہ ہدایت دیکھکر
بہت خوش ہوے خواجہ قریب آئے کہا اے بدیع الملک لوح کو دیکھا بدیع الملک نے سب کیفیت
بیان کی خواجہ عمرو نے کہا بہت اچھی بات ہی تا لکار طلسم ایوان نہ طاق کو تصور کرنا چاہیے اگر بصحت
وسلامتی وہان تک پہونچے تو ضرور اُسکے فتح کرنے سے طلسم فتح ہوجائیگا بدیع الملک خواجہ سے یہ
باتین کر رہے تھے کہ سموم جادو نے آکر سلام کیا بدیع الملک نے بخندہ پیشانی اسکو جواب سلام دیا
سموم نے عرض کی اے شہریار آپنے لوح کو ملاحظہ فرمایا کیا حکم پایا بدیع الملک نے فرمایا اب مین
ایوان نہ طاق کی طرف جاؤنگا پھر جو حکم لوح ہوگا وہ عمل مین لاؤنگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار
ایوان نہ طاق تک آپ کیونکر تشریف لے جائینگے اُسکا راستہ کسیکو نہین معلوم آپ کے ہمراہ

کوئی ایسا واقف کار ہی جو راستہ بتاسکے خواجہ نے کہا اے سموم جادو لوح سے بڑھ کے کوئی واقف کار
نہین ہی جب لوح موجود ہی تو کسی کی کیا ضرورت ہی سب کام اسی سے انجام پائینگے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد وہان
پہونچ جائینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار قید تو نہین ہی کہ یہان سے بہت جلد جانا چاہیے شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا مین ابھی یہان سے کوچ کرونگا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین ہر طرح
حاضر ہون مگر یہان کے انتظامات بالکل رہجائینگے مجھے اسکا کچھ خیال نہین ہی ہان اگر آپ ایک ہفتہ
یہان قیام فرماتے تو مین سب کام درست کر لیتا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو تجھے جانے دو
تم اپنی راحت کو کیون تلف کرو اگر حیات مستعار باقی ہی تو بعد فتح طلسم تمھارے یہان مع صاحبقران
کے آئینگے جبتک تمھاری خوشی ہوگی مہمان رہینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار بھلا مجھے
یہ گوارا ہوگا کہ مین سب آپ کے یہان سلطنت کرون مجھے اس سلطنت سے وہ فقیری بہتر ہی کہ ہر وقت آپکی
قدمبوسی سے مشرف ہوتا رہون بدیع الملک نے کہا اگر تم کسی طرح میرا کہنا قبول نہین کرتے ہو تو مین پہلے
یہان سے جاتا ہون تم جب سب انتظام سے یہان کے مہلت پاتا تو جس طرح مزاج مین آئے میرے پاس
آنا سموم جادو نے کہا اے شہریار یہ بھی غیر ممکن ہی کہ آپ کو یہان سے تنہا سفر کرنے دون بہتر یہ ہی کہ آپ
سب لشکر اپنے ہمراہ لے جائین جب مین یہان کے انتظام سے فراغت پاؤنگا حاضر خدمت ہونگا شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا جب تم آنا اپنے ہمراہ لشکر لیتے آنا یہان بے لشکر تمکو رہنا اچھا نہین ہی اس وقت
تمھارے ترک مذہب کرنے سے تمام طلسم مین سب تمھارے دشمن ہین جو تمھین تنہا پائیگا وہ ضرور
لشکر لیکر تمھارے ملک پر چڑھ آئیگا جب تمھارے پاس لشکر موجود نہوگا تو تم اسکو کیونکر روک سکوگے
سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نصف لشکر یہان رکھتا ہون نصف لشکر آپ کے ہمراہ کیے
دیتا ہون جب یہان جملہ مال وخزانہ بار کرادونگا اس سلطنت کے انتظام کرنے والے کو تجویز کرلونگا اسوقت
حاضر خدمت ہونگا بدیع الملک نے فرمایا تمھین اختیار ہی سموم جادو اُسی وقت بدیع الملک کے پاس
سے اُٹھا اپنے مکان کی طرف آیا وزرا کو طلب کیا اُسی وقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین سے نصف لشکر
اس وقت تیار ہوجائے جس وقت آقائے نامدار تشریف لے جائین اُنکے ہمراہ رکاب ہو وزرا نے اُسی وقت
لشکر مین خبر کرائی لشکر مین تیاری سفر ہونے لگی یہان سموم جادو نے وزرا سے کہا کہ جسقدر خزانہ اس وقت
برآمد ہو چلے شہریار کے ہمراہ کردو باقی جب مین جاؤنگا اُس وقت اپنے ہمراہ لیتا جاؤنگا وزرا نے اُسی وقت
خزانے کو برآمد کرانا شروع کیا جسقدر اُس وقت وزرا کی کوشش سے دستیاب ہوا اُس قدر خزانہ بار کرایا
جب خزانہ بار ہوچکا تو وزرا نے آکر سموم جادو سے عرض کی کہ حضور چلکر ملاحظہ فرمائین حسب الحکم خزانہ بار
کرادیا سموم جادو باہر دیکھنے کو آیا دور تک خزانہ اونٹون پر لدا ہوا ہی سموم نے کہا اسقدر کافی ہی مین
دو ایک روز کے بعد یہان سے جاؤنگا اپنے ہمراہ کل خزانہ لیتا جاؤنگا صرف اس وقت یہ ضرورت ہی
کہ شہریار کی زاد راہ کے واسطے خزانہ کافی ہو اسقدر بہت ہی یہ کہکر سموم جادو بدیع الملک کے پاس آیا
عرض کی اے شہریار اس وقت خادمان سرکار سے جسقدر خزانہ فراہم ہوسکا اُسقدر بار کرادیا ہی لشکر ہمراہ
رکاب چلنے کے واسطے مسلح ومکمل ہی جسوقت مزاج مبارک مین آئے تشریف لے جائیے غلام دو ایک روز
کے بعد حاضر خدمت ہوگا بدیع الملک نے فرمایا اے سموم جادو اسقدر انتظام کی کیا ضرورت تھی خزانہ وغیرہ

فراہم کرنا بالکل بیکار تھا اگر ایسا ہی تمکو منظور تھا تو میرے ہمراہ چند سوار کیئے ہوتے مین یہان سے
چلا جاتا جب تم آتے اپنے ہمراہ اِن لوگون کو لاتے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین کیا ہون لشکر کا
آپ کے ہمراہ رہنا واجب ہی کیونکہ آپ اِس طلسم کے فتاح ہین جبتک آپ کے ہمراہ لشکر نہوگا لوگون کو
آمد حضور کی اطلاع کیونکر ہوگی مین مجبور ہون کہ آپ کے لشکر کو نہ پا سکونگا نہین مین جاکر آپ کے لشکر ظفر پیکر کو
ہمراہ لیکر پھر قدمبوس ہوتا بدیع الملک نے کہا اے سموم جادو اگر تم ایسا کرو تو مین نہایت خوش ہون اور تمھارے
سبب سے اپنے لشکر کے سردارون سے ملون تمھین وہ لوگ بہت جلد مل جائینگے کیونکہ تم اس طلسم کی راہون
سے بخوبی واقف ہو اِس سبب سے اُن لوگون کو تم بہت جلد تلاش کرلوگے سموم جادو نے عرض کی اے
شہریار مجھے قدم مبارک سے دور رہنا شاق ہی یہ ایسی مصیبت ہی جو مجھ سے نہ اُٹھ سکتی بدیع الملک نے
فرمایا اب جو کچھ مصیبت پیش ہو اُسکو اُٹھاو مگر اُن لوگون کو تلاش کرو جبتک اُن لوگون کو تلاش نکر لیتا میرے
پاس واپس نہ آتا سموم جادو نے عرض کی اے شہریار اب مین بعض لوگون کو اپنے ہمراہ نہین لے جا سکتا
ہون کیونکہ نہین معلوم مین کہان کہان جاؤن اور کس کس سے راہ مین مقابلہ پڑے اِس سبب سے
اُن لوگون کا اپنے ہمراہ رکھنا مناسب نہین جانتا بدیع الملک سمجھ تو ضرور گئے مگر ازراہ تجاہل عارفانہ سموم
جادو سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہین جنکو اپنے ہمراہ لے جانا مناسب نہین جانتے سموم جادو نے عرض کی
اے شہریار میرا ارادہ تھا کہ یہان سے مع اہل و عیال کوچ کرتا پھر اِس طرف واپس نہ آتا آپ ہی کے ہمراہ
خانہ کعبہ چلا جاتا الغرض نسوان کا اپنے ہمراہ لے جانا اچھا نہین ہی ان لوگون کو حضور کے سپرد کرتا ہون جب خدا لائیگا
سبکو دیکھ لونگا بدیع الملک نے فرمایا میری عین خوشی ہی مین سبکو اپنے ہمراہ لے جاؤنگا بحفاظت سب
میرے ہمراہ رہینگے سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کو ان سب کے حق مین اختیار ہی مین
انشاءاللہ تعالے آپ کے لشکر کو لیکر حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر بدیع الملک سے رخصت ہوا شاہزادے
نے خواجہ سے کہا خواجہ اب چلنے کی تیاری کرنا چاہیے خواجہ نے کہا سب تیاری ہو چکی ہی صرف وقت
روانگی تجویز کرنا ہی بدیع الملک نے لوح اُٹھا کے ملاحظہ فرمائی اسمین لکھا تھا کہ روانگی کے واسطے
یہی وقت اچھا ہی اگر جانا ہی اسی وقت اس شہر کی سرحد سے باہر نکل جاؤ بدیع الملک نے خواجہ سے کہا
لوح ہدایت کرتی ہی کہ یہی وقت روانگی کے واسطے اچھا ہی لیں اب ٹھہرنا بیکار ہی یہان سے روانہ ہونا چاہیے
خواجہ نے اُسی وقت ملازمین کو طلب کیا سموم جادو کو اطلاع کرائی کہ لوح خبر دیتی ہی کہ اسی وقت یہان سے
روانہ ہونا اچھا ہی سموم جادو یہ خبر سُنکر پھر بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا لشکر کو اپنے ہمراہ لایا خدمت
مین بدیع الملک کے پہونچ کے عرض کی کہ مین نے سب انتظام کرلیا ہی آپ تشریف لے چلین شہزادہ
بدیع الملک نامدار نام خدا لیکر اُٹھے در باغ پر آئے دیکھا لشکر گران سموم جادو نے ہمراہ لیا ہی
بدیع الملک نے فرمایا اے سموم تم اتنے بڑے کار اہم کو انجام دینے جاؤگے اپنے واسطے لشکر
رہنے دو کیون میرے ہمراہ یہ لوگ جائین سموم جادو نے عرض کی اے شہریار مین نے اپنے واسطے
بھی اسقدر لشکر رکھا ہی بلکہ یہ خیال ہی کہ خزانہ آپ کے ساتھ بالکل نہین ہی اور ہمراہی بہت ہین شہزادہ
بدیع الملک نے فرمایا اسکا خیال نکرو خدا مالک ہی کسی طرح تکلیف نہوگی یہ کہتے ہوے بدیع الملک
اپنی جگہ سے آگے بڑھے خادمون نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا شاہزادہ نام خدا لیکر گھوڑے پر

سوار ہوا اور سب اہالیان لشکر قاعدے سے یمین و یسار کھڑے ہوئے سموم جادو اپنی زوجہ کے پاس آیا اس سے پہلے ہی اطلاع دیچکا تھا ملکہ زرین لباس نے ملکہ نسیم سے بھی کہدیا تھا کہ سلطان کا ارادہ یہ ہی کہ ہم سبکو طلسم کشا کے ہمراہ روانہ کرین اور آپ تلاش مین لشکر طلسم کشا کے جائین پس بہتر ہی کہ سب تیار ہی ہو جاے ملکہ نسیم بھی اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئین غرض جب وقت روانگی بدیع الملک سموم جادو اندر آیا اپنی بی بی سے کہا آقاے نامدار سوار ہو چکے تم لوگون نے بڑا عرصہ لگایا ابھی تک سواری بھی یہان نہین آئی ملکہ زرین لباس نے کہا اے شہنشاہ اب ہم لوگ آپ سے جدا ہوتے ہین ایک بار آپ کو اچھی طرح دیکھ لین اس خیال سے ابھی تک کوئی سوار نہین ہوا سموم جادو نے کہا اے ملکہ اب تم اُس شخص کے ہمراہ جاتی ہو جو تمھاری محافظت مجھسے بڑھ کے کریگا اور تمھاری عزت و حرمت سوا ہوگی اُس شخص کے ناموس سے مشہور ہوگی جو اس وقت اعلی ہی حسب و نسب مین تمام عالم سے اور بزرگتر ہی جاہ و حشم مین شاہان عالم سے ملکہ زرین لباس نے کہا یہ تو مجھے سب معلوم ہی مگر آپ کی مفارقت بھی سب پر شاق ہی سموم جادو نے کہا اس بات مین مجبور ہون کیا کرون اگر نہین جاتا ہون اور لشکر کو تلاش نہین کرتا ہون تو بھی خرابی ہی شہریار کے دل مین جو میری طرف سے خیال ہی وہ جاتا رہیگا اسکے علاوہ صدمہ بھی اُنکا دفع نہوگا جبتک لشکر اُنسے نہ ملے ملکہ زرین لباس خاموش ہو رہے سموم جادو نے سبکو سوار کرایا ملکہ نسیم اور زرین لباس بھی سوار ہوئین یہان بدیع الملک نوجوان نے مرکب باد رفتار کو بڑھا دیا لشکر بھی چلا سموم جادو تھوڑی دور تک شاہزادے کو پہونچانے آیا جب شہزادہ بدیع الملک قریب مرحلہ پہونچے تو سموم جادو سے فرمایا اب تم زیادہ زحمت نکرو واپس جاؤ مین نہین چاہتا کہ تمھین زیادہ تکلیف ہو سموم جادو نے عرض کی اے شہریار آپ کی مفارقت بہت شاق ہی مگر مجبور ہون کیا کرون بدیع الملک نے اسکو رخصت کیا یہ تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا آگے ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اور بدیع الملک نوجوان حسب ہدایت لوح طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جاتا ہے گا

اب کچھ کیفیت ایوان نہ طاق کی عرض کی جاتی ہے

کہ ایوان نہ طاق کیا چیز ہی اور کس نے اسکو تعمیر کیا ہی ناظرین پر واضح ہو کہ یہ وہ ایوان ہی جو اس کے کئی سو سال پہلے ایوان جادو اور کیوان جادو نے یہان بنایا تھا مگر آئینہ اندام سب کے سامنے بفخر یہ کہتا تھا کہ اس ایوان کو بھی مینے بنایا ہی اسمین وہ وہ باتین پیدا کی ہین جو آجتک کسی کو دیکھنا اور سننا نصیب نہین ہوئین خداوند کے اصلی خدائی یہی ہی جب مزاج خداوند مین آتا ہی وہان تشریف لیجاتے ہین اُس خدائی کے بندون کو اپنا جمال دکھاتے ہین جب جی چاہتا ہی یہان رہتے ہین کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ دونون جگہ سلطنت کرتے ہین اور دونون جگہ کے باشندے زیارت خداوند سے فیض پاتے ہین مگر اصلیت اسکی یہ ہی کہ ایوان جادو ایک ساحر زبردست تھا اسنے اپنے سحر خاص سے اپنے رہنے کے واسطے ایک مکان بنایا تھا اور اس زمانے مین اس صحرا مین جنون کی سکونت تھی اُنکے خوف سے اسنے اپنی حفاظت کی تھی اور گرد اپنے مکان کے ایک طلسم بنایا تھا اور اس طلسم کے نو مرحلے تھے ہر مرحلے پر ایک طاق بنا تھا پہلے مرحلے پر جو طاق تھا وہان کی بادشاہی کیوان جادو اسکا چھوٹا بھائی کرتا تھا اور آٹھ مرحلو نپر اور ساحران جلیل تھے مگر ایک کی کیفیت دوسرے کو نہین معلوم تھی اسقدر عجائبات سحر اسنے بنائے تھے کہ سکی تفصیل انشاء اللہ مقام مناسب پر لکھی جاے گی

کہ ناظرین کو لطف کامل ہوگا خاص جو اسکے رہنے کا مکان تھا اُسکی کیفیت سوائے کیوان جادو کے اور کوئی
نہ جانتا تھا کیوان جادو ہر ایک مرحلے کے حال سے واقف تھا کیونکہ روز اپنے بھائی کی ملاقات کو جایا کرتا تھا
جو شاہان طلسم ایوان جادو کو خط لکھا چاہتے تھے وہ سب کیوان جادو کے پاس اپنے نامہ دار کو بھیجتے تھے
جب کیوان جادو اپنے بھائی سے ملنے جاتا تھا بادشاہون کے خطوط دکھاتا تھا ایوان جادو جو مناسب سمجھتا تھا
جواب تحریر کر دیتا تھا چنانچہ جب بدیع الملک نامدار اور صاحبقران عالی وقار اس طلسم مین تشریف لائے اور
بدیع الملک نے بہت سے مرحلے فتح کیے کسی سے نہ دبے آئینہ اندام کو بھی کسیقدر خوف پیدا ہوا اُسنے
ایک نامہ کیوان جادو کو تحریر کیا مضمون اُس نامے کا یہ تھا کہ ایک شخص میرے طلسم مین آیا ہی نام اُسکا شہزادہ
بدیع الملک ہی اُسنے بہت سے مرحلے اس طلسم کے فتح کیے ہین بہت سے بادشاہان عالی جاہ کو اس طلسم مین
اپنا مطیع کیا ہی پہلوان بہت سے اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے یقین ہی وہ میرے طلسم کو تباہ کرے اگر آپ یہ عرضی
میری اپنے بھائی یعنی ایوان جادو کے پاس پہونچا دیجیے اور وہ کسی طرح میری مدد فرمائین تو کیا تعجب ہی کہ
مین اس آفت ناگہانی سے نجات پاکر بدستور قدیم اپنی سلطنت کے کاروبار مین مصروف رہون اور مین آجتک
آپ حضرات کی وجہ سے بے کھٹکے اس طلسم مین رہا اور اتبک آپ ہی لوگون کی وجہ سے مجھے تقویت ہی اگر
آپ لوگ ایسے وقت مین میری مدد نہ فرمائین گے تو پھر اس سے زیادہ اور وقت مصیبت سخت میرے واسطے نہوگا
کیونکہ مجھ سا ساحر اپنی بے بسی اور بیکسی ظاہر کرتا ہی آپ کو لازم ہی کہ آپ ضرور میری مدد فرمائین اور مجھے
اس آفت ناگہانی سے بچائین مگر اس راز کو اپنے ہی تک رکھیے کہ میری آبرو آپ کے ہاتھ ہی اس
مضمون کا نامہ لکھکر اُسنے ایک ساحر کو دیا اور کہا کہ تو طلسم نہ طاق کی طرف جا جب قریب طلسم پہونچنا وہان
ایک نائب خداوند ہی اُسکو یہ نامہ دینا اور کہنا کہ کسی طرح اس نامے کو ایوان جادو تک پہونچادو وہ سب انتظام
کرلیگا مگر اسکا ذکر کسی سے نکرنا ورنہ خداوند آزردہ ہوجائین گے اور تجھے فنا کر دینگے وہ ساحر نامہ لیکر روانہ
ہوا جب قریب طلسم نہ طاق پہونچا وہان جاکر دریافت کیا کہ یہان خداوند آئینہ اندام کا نائب کہان ہی لوگون
نے کہا بیدار جادو ایک ساحر ہی یہان سب اُسکو خداوندی مانتے ہین وہ ساحرون کی بستی مین رہتا ہی یہ اُن
لوگون سے پتہ دریافت کرکے ساحرون کی بستی مین آیا وہان تحقیق کیا تو مکان بیدار جادو کا لوگون نے
بتایا ساحر وہان آیا دروازے پر دربانون نے روکا ساحر نے کہا مین خداوند آئینہ اندام کا فرستادہ
ہون ایک کار ضروری سے یہان آیا ہون نائب صاحب سے جاکر میری اطلاع کردو لوگون نے اُسی وقت
جاکر بیدار جادو کو اطلاع کی کہ ایک ساحر آیا ہی وہ کہتا ہی کہ مین خداوند آئینہ اندام کے پاس سے آیا ہون
بیدار جادو نے کہا اُسے جلدی میرے پاس بلالو مین بہت محجوب ہوا مگر تم لوگون کو کیا معلوم تھا اُسنے
روکنا لازم نہ تھا سبنے کہا اگر ہم اس کیفیت سے آگاہ ہوتے ہرگز اُسکو نہ روک سکتے مگر اب تو ہمسے ایک
خطا ہوئی آپ معاف فرمائیے گا بیدار جادو نے کہا اب عرصہ نکرو جلد جاؤ اُس ساحر کو میرے سامنے لاؤ مین
دیکھون کہ مجھے خداوند آئینہ اندام نے کیون یاد کیا کیا سبب ہی ملازمین بیدار جادو باہر آئے ساحر کو اپنے
ہمراہ اندر لے گئے بیدار جادو اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا کہا اے ساحر اپنا نام بتا اور آنے کا سبب ظاہر کر
ساحر نے کہا طہران جادو میرا نام ہی خداوند آئینہ اندام کا نامہ دار ہون آپ سے کچھ باتین تخلیہ مین بیان
کرنا ہین بیدار جادو نے اُسی وقت سبکو اُٹھا دیا جب وہان تنہائی ہوگئی تو طہران جادو سے متطلب ہوکر

کہا جو کچھ کہنا ہو بیان کرو طران جادو نے کہا خداوند آئینہ اندام نے ایک نامہ ایوان جادو کے نام تحریر
فرمایا ہی اور اُنسے یہ پیام زبانی کہا ہی کہ آپ اس نامے کو کسی طرح ایوان نہ طاق مین بھیجدین بیدار جادو نے
اُس نامے کو لیا کہا اے طران جادو مین اِس نامے کو ایون نہ طاق مین سلطان نہ طاق کے پاس روانہ
کرتا ہون جبتک اس کا جواب نہ آئے تو یہان مقیم رہو جواب لیکر جانا طران جادو نے کہا آپ اِسی وقت
اِس نامے کو روانہ فرمایئے تھوڑی ہی دیر مین اسکا جواب آجائیگا مین ابھی لیکر روانہ ہونگا بیدار جادو نے
کہا اے طران جادو طلسم نہ طاق مین نامہ پہونچانا اسقدر آسان تصور کیا ہی ممکن نہین کہ بے بہر سے
جائے یہ نامہ ایوان جادو کے پاس پہونچے جب مین کوشش کرونگا تو یہ نامہ وہان تک پہونچے گا طران
جادو نے کہا آپ ہی تکلیف فرمایئے اُس وقت تشریف لے جایئے خداوند نے مجھپر تاکید کردی تھی
کہ جہانتک ممکن ہو اس نامے کا جواب لیکر جلد آنا بیدار جادو نے کہا مین کل جاؤنگا نامہ وہان تک
پہونچاؤنگا جواب لکھنا ایوان جادو کا کام ہی جب اُسکے مزاج مین آئےگا جواب لکھیگا طران خاموش
ہو رہا اُس روز شب کو بھی طران نے اِس سے تاکید کی صبح کو بیدار جادو بستر خواب سے اُٹھکے نامہ
لیکر طرف طلسم نہ طاق کے روانہ ہوا جب دیوار طلسم کے قریب پہونچا قصد کیا کہ سحر سے اُڑکر طلسم کے اندر
جاؤن دیوار تک نہ پہونچا گر پڑا ہاتھ پاؤن مین چوٹ آئی سحر فراموش ہو گیا اِسنے چاہا اُٹھکے وہان سے
بھاگے کہ ایک ساحر سامنے سے پیدا ہوا اُسنے کہا اے بیدار جادو اس جگہ کو مثل اپنے طلسم کی نہ خیال
کرنا اگر آئینہ اندام یہان آنے کا ارادہ کرے تو اُسکی بھی یہی حالت ہو جو تیری ہوئی کیا مطلب ہی جو تو طلسم کے
اندر جانا چاہتا ہی بیدار جادو نے کہا مین ایک نامہ خداوند آئینہ اندام کا لیکر آیا ہون چاہتا ہون کہ اِس
نامے کو تمہارے سلطان تک پہونچاؤن اُس ساحر نے کہا نامہ میرے حوالے کر ایک ماہ کے بعد
اِسکا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا خداوند نے تاکید فرمائی ہی کہ جواب اِسکا بہت جلد مجھ تک آنا چاہیے
اگر عرصہ ہوگا تو اُنکے خلاف خاطر ہوگا اُس ساحر نے جواب دیا کہ تمہارے خداوند کیا چیز ہین جو اُنکا
حکم ہمارے شہنشاہ مانین اور اُنکی خاطر کرین معلوم ہوتا ہی آئینہ اندام جادو پر کوئی دقت سخت ہی جو اُسنے
ہمارے شہنشاہ کو عریضہ لکھا ہی بیدار جادو کو یہ بات بری تو معلوم ہوئی مگر بخوف جان خاموش رہا کچھ جواب
نہ دیا ساحر اسکے سامنے سے غائب ہو گیا اور ایک آواز آئی کہ اے بیدار جادو ایک ماہ تک یہین
رہو تیرے واسطے سب سامان ہمارے شہنشاہ کے یہان سے آئیگا بیدار جادو خاموش رہا تھوڑی
دیر کے بعد اِسنے دیکھا کہ چند ساحر ایک بارگاہ لیکر آئے اُس بارگاہ کو آراستہ کیا سب اسباب راحت بارگاہ
مین رکھا دو ساحر وہین رہے باقی سب غائب ہو گئے بیدار جادو اِس کیفیت کو دیکھکر متعجب ہوا
اُن ساحرون نے کہا اے بیدار جادو بارگاہ مین آؤ ہم لوگ تمہاری خدمت کرینگے بیدار اُس بارگاہ مین
آیا ساحرون نے پوچھا کہ تمہارے آئینہ اندام پر کیا مصیبت پڑی ہی کہ ہمارے شہنشاہ کو نامہ لکھا ہی بیدار
جادو نے کہا مین اُنکے دل کے حال سے آگاہ نہین کوئی امر ہوگا مگر یہ تو بتاؤ کہ اب نامہ کیونکر وہان تک
پہونچے گا اور جواب ایک مہینے کے بعد مجھے کیونکر ملیگا ساحرون نے جواب دیا کہ ابھی یہ نامہ سلطان
کیوان جادو کے خدمت مین جائےگا وہ اِس نامے کو لیکر اپنے بھائی ایوان جادو کے پاس
جائینگے وہ جواب لین گے پھر سلطان کیوان وہان سے جواب لاکر دین گے ساحر تمہارے

پاس پہونچیگا ایک ہفتہ اُس کو قطع راہ مین صرف ہوگا دو روز تک اس دیوار پر جبتک رہیگا جب سب راہین
طے ہوچکین گی اُسوقت تمھین نامے کا جواب ملیگا بیدار جادو نے کہا تم لوگ اس وقت بارگاہ لیکر
کس طرح آئے ساحرون نے کہا ہم لوگ اس دیوار مین جو طاق بنے ہین اُسمین رہتے ہین یہی خدمت
ہمارے متعلق ہی کہ جس بادشاہ کا نامہ دار آئے اُسکو یہان رہنے کی جگہ دین اور نامہ اُسکا سلطان کیوان کی
خدمت مین روانہ کرین تم یہان کے دستور سے آگاہ نہ تھے اس وجہ سے اندر جانے کا ارادہ کرتے تھے
یہان کا دستور یہ ہی کہ جب کوئی نامہ دار نامہ لیکر آتا ہی وہ بآواز بلند کہتا ہی کہ ہم فلان بادشاہ کا نامہ
لیکر آئے ہین ہم لوگ اس صدا کے منتظر رہتے ہین فوراً آکر اُس سے نامہ لیتے ہین اُسکے رہنے کو
جگہ دیتے ہین بیدار جادو نے کہا اگر تم لوگون کی خوشی ہو تو مین ایک روز کے واسطے یہان سے
جاؤن جو ساحر میرے پاس نامہ لیکر آیا ہی اُس سے تمام کیفیت بیان کر آؤن ایسا نہو کہ وہ مجبور ہوکر چلا جائے
کیونکہ مین نے اُس سے کہا ہی کہ ایک ہفتہ کے اندر مین نامے کا جواب لاؤنگا جب ایک ماہ گذر
جائیگا تو وہ ضرور گھبرائیگا اور اپنے مکان کو واپس ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین جاکر اطلاع کردون ساحرون
نے کہا کیا مضائقہ ہی مگر ایک روز سے زیادہ اپنے یہان نہ ٹھہرنا سلطان کی طرف سے یہ اجازت
نہین ہی ہم لوگ محض بنظر رعایت تمھین ایک روز کی اجازت دیتے ہین بیدار جادو اُسی وقت وہان سے
روانہ ہوا ایک شب راہ طے کی صبح کو اپنے مکان پر پہونچا طیران جادو کو علیحدہ بلاکر سب کیفیت بیان کی
اور کہا کہ تم ایک ماہ تک یہان مقیم رہو مین جاتا ہون ایک ماہ کے بعد وہان سے جواب نامہ آئے گا
ساحر لائیگا مجھے یہان ٹھہرنے کی اجازت نہین ہی وہین جاتا ہون طیران جادو خاموش ہو رہا بیدار
جادو بھی طلسم نہ طاق کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اُس ساحر کی بیان کی جاتی ہے

کہ جو آئینہ اندام کا نامہ بیدار جادو سے لیکر کیوان جادو کی طرف روانہ ہوا تھا جب اُسنے دس دن
تک راہ پیمائی کی تو گیارھوین روز کیوان جادو کے مکان پر پہونچا ڈیوڑھی پر جاکے اس نے
دربانون سے کہا کہ ایک نامہ آئینہ اندام جادو کا سلطان کے پاس آیا ہی اسکو سلطان کیوان
کے پاس پہونچا دو دربانون نے چوبدار کو طلب کیا ساحر نے چوبدار کو نامہ دیا چوبدار نامہ لیکر اندر گیا
دستور کیوان جادو کے یہان کا یہ تھا کہ کیوان جادو سوا اپنے وزیر کے جسکا نام سفال جادو تھا
اور دوسرے کا سامنا اپنے مرحلے پر نہ کرتا تھا اور سفال جادو سوا اپنے نائب منظور جادو
کے دوسرے کا سامنا نکرتا تھا منظور جادو سوا سیماب جادو کے کہ یہ چوبدار خاص تھا دوسرے کا
سامنا نکرتا تھا جب کوئی نامہ دار جاتا تھا تو دربان اُسکو سیماب جادو کی معرفت منظور جادو کے
پاس بھیجتا تھا اور منظور جادو سفال جادو کے پاس لیکر جاتا تھا سفال جادو کیوان جادو کو وہی
نامہ دکھاتا تھا کیوان جو مناسب جانتا تھا وہ کرتا تھا جب آئینہ اندام کا نامہ گیا تو دربانون نے سیماب
جادو کو بلایا اسکو نامہ دیا سیماب جادو منظور جادو کے پاس لیکر آیا منظور جادو نے وہ نامہ سفال
جادو کو جاکر دیا سفال جادو اُس خط کو لیکر کیوان کے پاس آیا کیوان جادو کو ایوان جادو کا

حکم تھا کہ میرے نام جو عرضی یا جو نامہ آئے اُسکو پہلے تم دیکھو اگر میرے پاس آنے کے لایق ہو تو پیش کرو ورنہ جو مناسب جانو جواب تحریر کردو الیوان جادو نے اُس نامے کو بھی کھولا پڑھا تو اُسمین آئینہ اندام کی طرف سے لکھا تھا کہ مین آپ کے بھروسے پر اس طلسم کی سلطنت کرتا ہون اور ایک عالم کو اپنا مطیع بنایا ہی فی زمانہ ایک شخص ایسا اس طلسم مین آیا ہی کہ جو سحر سے بالکل آگاہ نہین مگر ساحرون کا قتل کرنا اُسکے نزدیک بالکل آسان ہی بہت سے مرحلے میرے طلسم کے اُسنے توڑ ڈالے بڑے بڑے ساحر اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے نامی پہلوان زیر ہو کر اُسکے مطیع ہوے اگر یہ اسی طرح میرے طلسم مین رہا تو یقین ہی طلسم کو فتح کرے گا مین اُسکو نہ روک سکونگا اگر آپ اتنی مدد فرمائین کہ اسکو کسی طرح اسیر کرین یا قتل کرین تو میری جان بچے اور طلسم بھی سلامت رہے جب کیوان جادو سب مضمون پڑھ چکا تو سفال جادو اپنے وزیر کی طرف مخاطب ہوا کہا آئینہ اندام جادو جو اس طلسم کے باہر سلطنت کرتا ہی اور خدائی کا دعوی کرتا ہی اسکو ایک مسلمان غیر ساحر نے اس درجہ ستایا ہی کہ اُسنے فریاد کی ہی اور مدد چاہی ہی یہ معاملہ نازک ہی جبتک مین بھائی صاحب سے اسکی اطلاع نکرونگا اُس وقت تک کوئی جواب اسکی بات کا نہین دے سکتا سفال جادو نے کہا آپ کل تشریف لے جائیے گا نامہ بھی دکھائیے گا جو کچھ وہ ارشاد کرینگے اُسکے موافق کیا جائیگا اُس روز تو کیوان جادو الیوان جادو سے مل آیا تھا دوسرے روز جب اپنے بھائی کے سلام کو جانے کا ارادہ کیا وزیر نے نامہ دیا اُسنے نامہ کمر مین رکھا تخت سحر پر بیٹھ کے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین شہر الیوان مین آ کر پہونچا الیوان جادو کے محل معلق تک گیا الیوان جادو ساحرون مین سواے اسکے اور دوسرے شخص کا سامنا نکرتا تھا اسکے واسطے یہ حکم تھا کہ کیوان جادو جس وقت یہان آنے کا ارادہ کرے اُسکو کوئی نہ روکے کیوان جادو جب اُسکے محل معلق کے برابر پہونچا بے اجازت اندر آیا الیوان جادو اسکو دیکھکر خوش ہوا اسنے سلام کیا الیوان جادو نے اپنے پاس بلا کے بٹھایا پہلے مزاج کی کیفیت پوچھی پھر اور باتین شروع کین کیوان جادو نے کمر سے آئینہ اندام جادو کا نامہ نکالا الیوان جادو کے سامنے رکھدیا الیوان جادو نے نامے کو پڑھا کہا اے کیوان جادو مین آجتک جانتا تھا کہ آئینہ اندام جادو بھی ساحر یکتا ہی اور اسنے بے سبب دعوی خداوندی نہین کیا ہی مگر اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ اسکو سحر مین ذرا بھی دخل نہین ایک مرد غیر ساحر کے سبب سے اسقدر نالان ہی اگر کوئی ساحر اُسکے طلسم مین آتا اور وہ چاہتا تو ایک ہی دن مین طلسم کو فتح کر لیتا کیوان جادو نے جواب دیا کہ ساحر سواے طلسم نہ طاق کے اور دوسری جگہ نہین جسقدر اس احاطے کے باہر ہین اُنکو سحر کرنے کا مطلق تمیز نہین ہی گو بڑے بڑے دعوے کرتے ہین مگر اُنکے کمال کے قائل بھی وہین کے لوگ ہین سحراب سواے نہ طاق کے اور کہین باقی نہین الیوان جادو نے کہا مین یہ نہین کہتا کہ آئینہ اندام مثل یہان کے ساحرون کے سحر جانتا ہی مگر میرے کہنے کا یہ مطلب ہی کہ جسقدر وہان کے ساحر ہین اُنمین نامی ہی ساحرون کے دفتر مین اسکا بھی نام ہی بلکہ مین نے جو اس احاطے کے باہر کے ساحرون کے نام دیکھے تو آئینہ اندام جادو کا نام بھی اعلے درجے کے ساحرون مین پایا بلکہ دو چار ساحر ایسے اور ہین جو اپنے سحر مین اچھے ہین ورنہ اسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہی جب یہ ایسا ساحر ہی تو ایک غیر ساحر کے وجہ سے اسقدر کیون گریان ہی معلوم ہوتا ہی کہ جو اس احاطے کے باہر ہی وہ سحر بالکل نہین جانتا اول تو بہت لوگ اس احاطے کے باہر ایسے ہین جو سامری و جمشید کی خدائی کے قائل نہین اور

انھیں لوگون کا نام لیکر سحر کرتے ہین بھلا سامری و جمشید کیا چیز تھے اگر اس وقت مین ہوتے تو انھین خفیف سحر معلوم ہوتے وہ بھی مثل انھین لوگون کے سحر جانتے تھے مگر کسی قدر انھین قوت زیادہ تھی تمام عالم از رہ جہالت انکا معتقد ہوگیا کیوان جادو نے کہا اب آپ کی کیا راے ہی مین اسکا جواب کیا تحریر کرون الیوان جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم آئینہ اندام کو یہ بات تحریر کرو کہ تم معہ اپنے تمام معتقدین ہمارے یہان چلے آؤ کسی کی مجال نہین جو یہان تمسے بول سکے کیوان جادو نے بھی اس بات کو پسند کیا اسیوقت آئینہ اندام کے نامے کے پشت پر لکھا کہ اے آئینہ اندام اگر تمھین اس مرد غیر ساحر کا اس درجہ خوف ہی تو تم معہ اپنے تمام معتقدین کے یہان چلے آؤ حضور سلطان سے تمھین اس طلسم سے بڑھکر سلطنت ملجائیگی طلسم نہ طاق کے اندر زندگی بسر کرنا کسی کی اتنی مجال نہین جو تمھین یہان گزند پہونچا سکے اگر ہمارے کہنے کے خلاف کروگے بہت پچھتاؤگے کیوان جادو نے یہ جواب لکھکر الیوان جادو کو دکھایا الیوان جادو نے کہا انمین یہ بات بھی ضرور لکھدو کہ لوح طلسم اپنے یہان کی لیتے آنا کیونکہ وہ لوح یہان بھی کیسقدر کام دے سکتی ہی اگر وہ لوح طلسم کشا کے ہاتھ آجائیگی تو کیا عجب ہی وہ اس طرف بھی آنے کا ارادہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر پھر بھی احتیاط لازم ہی کیونکہ اس طلسم مین جو چیز ہی وہ ایسی نہی ہی کہ جواب نہین اگر طلسم کشا نے تمھارے طلسم کی لوح پائی اور اس طرف آنے کا ارادہ کیا تو اس طلسم کی لوح یہان اسقدر کام دیگی کہ دیوار طلسم کے توڑنے کی ترکیب طلسم کشا کو معلوم ہوجائے گی گو طلسم کشا ایسا نہین کرسکتا ہی مگر احتیاطاً لکھدینا اچھا ہی قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا مرد شجاع ہی اور صاحب عقل ہی اقبال مند بھی ضرور ہی کیا عجب ہی وہ اس طلسم کی لوح پر قبضہ کرے اور لوح اسے اس طرف آنے کی ہدایت کرے تو چلا آئے کیوان جادو نے یہ بھی لکھدیا کہ اے آئینہ اندام جب اس طرف آنے کا قصد کرنا تو لوح طلسم لیتے آنا کیونکہ تمھارے طلسم کی لوح یہان بھی کسیقدر کام دیسکتی ہی ایسا نہو طلسم کشا لوح پر قبضہ کرے گو یہان نہین آسکتا مگر احتیاطاً تمکو لکھا جاتا ہی جب یہ بھی لکھ چکا تو الیوان جادو نے نامے پر اپنی مہر کی اور کیوان جادو سے کہا اس نامے کو جلد آئینہ اندام کے پاس بھیجدو کہ اسنے ہم سے مدد چاہی ہی ایسا نہو کہ طلسم کشا اسے ہلاک کرے اور اسکے طلسم کو خاک مین ملادے کیوان جادو اسی وقت وہان سے نامہ لیکر روانہ ہوا اپنے مکان پر آیا سنغال جادو اپنے وزیر کو نامہ دیا اسنے منظور جادو کو دیا منظور جادو نے سیماب جادو کو دیا سیماب جادو نامہ لیکر پہرے پر آیا دربانون کو دیکر چلا گیا دربانون نے اسی ساحر کو بلایا جسنے نامہ لاکر دیا تھا اسکو نامہ دیکر کہا بہت جلد اسکو روانہ کرنا عرصہ نہونے پائے ساحر اسی وقت روانہ ہوا راہ طے کرکے قریب دیوار پہونچا دور ونزدیک دیوار پر چڑھا بیٹھا رہا تیسرے روز اس بارگاہ مین جاکر پہونچا جہان بیدار جادو مقیم تھا اسکو نامہ دیا کہا اس نامے کا جواب جلد عنایت ہوا اور یہ تاکید ہی کہ یہ جواب آئینہ اندام جادو کو بہت جلد پہنچ جاے بیدار جادو خوش ہوا جواب نامہ لیکر راہی ہوا اپنے مکان پر آیا طیران جادو کو نامہ دیا کہا اسکو اسی وقت لیکر روانہ ہو جسقدر جلد اسکو خدمت خداوندین پہونچائے گا اسے قدر تیرے واسطے اچھا ہی طیران جادو نامہ لیکر سحر کرکے اڑا آئینہ اندام جادو کی طرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب طیران جادو کو یہ نامہ دیکر روانہ کرچکا اور جواب کا منتظر ہوا تو اسکو بدیع الملک کی ذات سے اسقدر

خوف تھا کہ اسنے اپنے ملازمین کو بلا کر یہ حکم دیا کہ تم لوگ لوح دار جادو کے پاس جاؤ اور لوح دار سے کہو کہ لوح لیکر خداوند کے پاس حاضر ہو خداوند لوح کو اپنے پاس رکھین گے ملازمین لوح دار جادو کی طرف روانہ ہوے جب مکان لوح دار پر پہونچے کہین مکان کا پتہ نہ پایا جہان جہان عمارتین بنی تھین وہان وہان خاک کے ڈھیر دیکھے ملازمین آئینہ اندام متعجب ہوے کہا ہم لوگ جب کبھی لوح دار کے پاس آتے اسی جگہ آتے راستے کے نشانات بھی سب پاے مگر آج عجیب بات ہی کہ وہ عمارتین اور عجائبات جو یہان لوح دار جادو نے بنائے تھے اور خداوند نے بزور سحر پیدا کیے تھے آج نہین دکھائی دیتے بڑی فکر اس بات کی ہی کہ سوا ہم لوگون کے اور کوئی اس راز سے واقف نہ تھا اگر کسی کا اس طرف گذر بھی ہوتا تو ضرور وہ گرفتار ہو جاتا اور لوح دار جادو اسکو قتل کرتا یہ عمارتین کسنے خاک مین ملادین اور عجائبات کو کسنے برباد کیا دیر تک ملازمین آپسمین باتین کرتے رہے جب عقل نے ذرا بھی کام نہ دیا اور سب مجبور ہوے تو آپس مین یہ صلاح کی کہ سب کا یہان ٹھہرنا بیکار ہی واپس چلنا اچھا ہی خداوند کو چلکر اس حال کی اطلاع کرین اُنسے سب کیفیت معلوم ہوگی پھر اُنمین سے ایک نے کہا اگر خداوند کو یہ معلوم تھا تو ہم لوگون کو یہان کیون بھیجا سبنے اسکا جواب دیا کہ اس بات مین زیادہ گفتگو کرنے کی کیا ضرورت ہی ابھی واپس چلو جب خدمت خداوند مین پہونچین گے سب حال معلوم ہو جائے گا یہ کہکے وہان سے واپس ہوے دن بھر مین پھر اپنے ٹھکانے پر آکے پہونچے تھوڑی دیر دم لیا پھر آئینہ اندام جادو کے پاس پہونچے آئینہ اندام نے کہا اے مقربان خداوند کیا انتظام کیا اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے خداوند ہم لوگ حسب الحکم وہان گئے مگر وہ عمارتین جو سابق مین پائی جاتی تھین اب نہین ہین اور وہ عجائبات جو قبل مین نظر آتے تھے اب نہین دکھائی دیتے گلزار لوح دار جادو کا کہین پتہ نہین ہی بڑے تعجب کی بات ہی جب ہم لوگون نے یہ کیفیت دیکھی مجبور ہو کے واپس آئے آپ اب اسکی جو اصل کیفیت ہو بیان فرمائیے آئینہ اندام جادو نے جو یہ سُنا اسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا مگر خیال کیا کہ اگر اس وقت کچھ اضطراب ظاہر کرتا ہون تو ان لوگون کی نگاہون مین حقیر ہو جاؤنگا یہ سوچ کے اسنے کہا کہ مین تم لوگون کا امتحان کرتا تھا کہ تمھین کیونکر مقام لوح مل جاتا ہی مین اب اُسی جگہ سے لوح کو تبدیل کر دیا اور جگہ رکھا ہی یقین ہی اب طلسم کشا کو وہان روانہ کرون اور وہان جاکر طلسم کشا اسیر ہو جاے ملازمین خاموش ہو رہے اسنے سبکو رخصت کیا آپ تنہائی مین بیٹھ کے خیال کرنے لگا کہ اب لوح کا سراغ کیونکر لگاؤن لوح دار جادو کو کہان پاؤن یہ سوچتے سوچتے اسکو خیال گذرا کہ جبتک سموم جادو کو کسی نے قتل نہ کیا ہوگا اُس وقت تک لوح دار تک نہ پہونچا ہوگا اگر سموم جادو کے مرحلے کی طرف کسی کو روانہ کرون تو اسکی خلاصہ کیفیت معلوم ہو یہ سوچ کے اسنے اور ساحرون کو بلایا کہا سموم جادو کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھ آؤ کہ لوح دار کی کیفیت کیا ہی ساحر اس سے رخصت ہو کر روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین مرحلہ ایوان پہ پہونچے وہان کی آبادی مین فرق پایا ساحران مکار شہر کو ویران پا کے بہت گھبرائے قریب تخت گاہ سموم جادو آکر اُنھون نے جو خیال کیا کارخانہ سلطنت درہم وبرہم پایا دروازے پر آکے چوبدارون سے کہا ہماری اطلاع سموم جادو سے کرو کہ فرستادۂ خداوند آئینہ اندام جادو ڈیوڑھی پر موجود ہین فرمان خداوندی لائے ہین جلد اُنھین اپنے محل مین بلاؤ دربانون نے اُسی وقت چوبدارون سے کہا چوبدار اندر آئے سموم جادو اُسوقت

وہان موجود نہ تھا چلتے وقت ایک ساحر کو اپنی جگہ پر مقرر کر گیا تھا نام اُسکا اوتاد جادو تھا جب چوبدار
اوتاد جادو کے پاس پہونچے اسکو اطلاع کی کہ آئینہ اندام نے چند ساحر یہان بھیجے ہین وہ دروازے پر
موجود ہین اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی اوتاد جادو مسلمان تھا اور سب اہلکار بھی اسکے کفر سے بری
تھے تو اوتاد جادو دیر تک فکر مین رہا پھر حکم دیا کہ سبکو بلا لو جو خدا کو منظور ہی وہ ہوگا چوبدار سلام کر کے ہٹے
باہر آئے اپنے ہمراہ ساحران آئینہ اندام کو اندر لیے گئے ساحرون نے جاکر تخت پر بجائے سموم جادو
اوتاد جادو کو دیکھا ان سبکو تعجب ہوا کہا اے اوتاد جادو سموم جادو کہان ہی اور یہ مرحلے کی کیا حالت ہی
نصف آبادی بھی نہین ہی جو لوگ یہان کے باشندے تھے وہ سب کیا ہوے لشکر اس مرحلے پر بھیج دیا
تھا اُسکا پتہ نہین ان سب باتون کے علاوہ خود سلطان طلسم کا پتہ نہین تعجب کی بات ہی یہ کیا معاملہ ہی صاف
صاف بیان کرو اوتاد جادو نے کہا یہ سب کارخانے قدرت کے ہین جو اُسکے مزاج مین آتا ہی وہی کرتا ہی
ہمین تمھین کیا معلوم ابھی یہ شہر کسقدر آباد تھا تھوڑے ہی دنون کے عرصہ مین کیسا تباہ ہو گیا ساحرون
نے کہا اسکا سبب خداوند نے تحقیق فرمایا ہی اوتاد جادو نے کہا اے ساحران آئینہ اندام تم میری طرف سے
یہ جواب دینا کہ جب تم دعوی خداوندی کرتے ہو تو پھر تمھین اس تحقیق کی کیا ضرورت ہی خود جان سکتے ہو کہ یہان
جو کچھ واقعہ گذرا اگر تم اپنی خدائی سے انکار کرو تو مین سب کیفیت بیان کردون ساحران آئینہ اندام نے
جو یہ گفتگو اوتاد جادو کی سنی گھبرا گئے کہا اے اوتاد جادو تو کیسی باتین کر رہا ہی ان لفظون سے ہمین
بوے اسلام آتی ہی کیا تو مسلمان ہو گیا اوتاد جادو نے کہا بیشک مین نے دین آئینہ پرستی ترک کیا
اور مذہب اچھا اختیار و قبول کیا ساحرون نے کہا دیکھو تجھے خداوند آئینہ اندام کیسی سزائے سخت دیتے ہین
یقین ہی جہنم مین پھینک دین اور پھر تیری تقصیر معاف نکرین اوتاد جادو نے کہا اے ساحرون کیا جال
ہی آئینہ اندام کی جو مجھسے بول سکے مین نے ایسے شخص کی اطاعت قبول کی ہی جو قابل ساحران ہی اور
یہان کا طلسم کشاے اصلی ہی انشاء اللہ تعالے تھوڑے روز مین اس طلسم کو فتح کریگا اپنے مجرمون کو
لیکر سزا دیگا آئینہ اندام بھی جہنم واصل کیا جائے گا اہل اسلام بیت اللہ کی طرف روانہ ہونگے ساحرون
نے کہا اے اوتاد جادو کیا ہوگا ہمین خداوند کے حکم سے مجبوری ہی کہ اُنھون نے فرمادیا ہی کہ خبردار
کسی کو بے ہماری مصلحت کے گزند نہ پہونچانا ورنہ ہمارے خلاف ہوگا اگر یہ حکم خداوند کا نہوتا تو ہم ضرور
اس وقت تجھے ان کلمات کی سزا دیتے اوتاد نے اپنے ساحرون کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ ان لوگون
کو جانے نہ دو اسیر کر لو ساحر انکی طرف بڑھے یہ لوگ بلا کے سحر جاننے والے تھے اشارہ کیا کہ سب
بیکار ہو سکے گرے ساحران آئینہ اندام سحر کر کے نکل گئے انکے جانے کے بعد اوتاد جادو کے
ملازمین ہوشیار ہوے مگر یہ ساحر جو وہان سے روانہ ہوے سیدھے آئینہ اندام کے پاس پہونچے
آئینہ اندام نے جو انکی صورت دیکھی منتشر الحواس پایا کہا اے مقربان خداوند اس وقت کیا بات ہی جو تم اسقدر
منتشر الحواس نظر آتے ہو ساحرون نے جواب دیا کہ ہم اس وقت مرحلہ ایوان ہوا پر گئے تھے وہان ایسی
کچھ کیفیت دیکھی جو حد بیان سے باہر ہی علاوہ اُس کیفیت کے بادشاہ ایوان کو نہ پایا اُسکے جا پر اوتاد
جادو کو تخت نشین دیکھا اوتاد جادو مسلمان ہو گیا ہی اُس سے کچھ ایسی سخت کلامی ہوئی کہ نوبت
یہ جنگ پہونچی ہمین آپ کے فرمانے کا خیال آیا اُن لوگون کو گزند نہ پہونچایا جب اُنھین اپنی ہلاکت پر

آمادہ دیکھا اُس محفل سے اُٹھ آئے اب جو آپ مناسب جانین وہ کرین ہم لوگون نے سموم جادو کی جو کیفیت
اوناو جادو سے دریافت کی اُسنے کہا اگر خداوند اصلی ہین تو اُنھین خود سب کیفیت معلوم ہو جائیگی میرے
کہنے کی ضرورت نہین اسکے علاوہ اور بہت سی باتین ایسی کین جو آپ کے بالکل خلاف شان ہین مگر ہم تو
مجبور تھے کہ اُنھین آزار نہ پہونچا سکتے تھے مجبور ہو کے واپس آئے اب آپ جو چاہین اُسکے حق مین سزا
تجویز فرمائین آئینہ اندام جادو نے کہا مین نے یہی کیفیت دیکھنے کے واسطے تمکو وہان بھیجا تھا اب کوئی ضرورت
تمھین زیادہ فکر کی نہین ہی مین نے سموم جادو کو بھی جو چاہا وہ کیا ساحر وہان سے چلے آئے آئینہ اندام
کو اب یقین کامل ہو گیا کہ بدیع الملک کی رسائی ایوان جادو تک ہوئی اور اسنے سکو مسلمان کیا اور
سموم جادو نے بھی اطاعت اختیار کی لوح دار بھی کسی طرح قبضے مین آیا لوح حاصل کی نہین معلوم اب
کس طرف کا قصد کیا ہی اور کیا ارادہ ہی اب اُسکے ہاتھ سے جان بچنا محال ہی جہانتک اُسکے قتل کرنے کی تدبیرین
کی گئین اُسیقدر وہ اور قوت پیدا کرتا گیا اب صاحب لوح بھی ہو گیا جب عالم نادانستگی مین اُسکی یہ کیفیت
تھی تو اب تو صاحب لوح ہی جس بات کو تحقیق کرنا چاہے گا اُسی وقت معلوم ہو جائیگی اب کوئی مکر بھی نکر سکیگا ساحر
سے سحر بھی نہو سکیگا یہ سوچ کے اسکی عجیب کیفیت ہوئی اسنے دوسرا نامہ طرف نہ طاق کے تحریر کیا
مضمون اُسکا یہ تھا کہ مین نے ایک عرضی خدمت والا مین روانہ کی مگر ابھی تک جواب سے محروم ہون
ابو طلسم کشا نے لوح بھی حاصل کر لی ہی امیدوار ہون کہ جلد میری مدد فرمائیے یہ عرضی اُسنے ایک ساحر کو
بلا کر دی تھی کہ اور چند ساحر اسکے پاس دوڑے ہوے آئے کہا یا خداوند آپ نے جو ایک نامہ طلسم
نہ طاق مین روانہ کیا تھا طہران جادو اُس نامے کا جواب لیکر آیا ہی در دولت پر حاضر ہی اُسکے باب مین
کیا حکم ہی آئینہ اندام جادو یہ سُنکر خوش ہو گیا کہا ارے جلدی اُسکو بلاؤ میرے سامنے لیکر آؤ مین نے
تو اس وقت دوسرا نامہ لکھوایا تھا قریب تھا کہ اسکو بھی روانہ کرتا مگر اچھے وقت پہ جواب آیا لوگ باہر آئے
اپنے ہمراہ اس ساحر کو اندر لے گئے طہران جادو نے آئینہ اندام کو جا کر سلام کیا پھر نامہ دیا کہا یا خداوندا
ایک ماہ کے بعد اس نامے کا جواب ملا اگر بیدار جادو اسقدر کوشش نکرتے تو ہرگز جواب نہ ملتا محض
اُنکی کوشش سے یہ بات حاصل ہوئی آئینہ اندام نے کہا بیدار جادو نائب خداوند ہی سوا اُسکے دوسرے
کی اتنی مجال نہ تھی جو اس طلسم سے جواب نامہ لاتا یہ کہکے اُس نامے کو کھولا مضمون پڑھا کیفیت معلوم
ہوئی اُسی وقت اُسنے ساحرونکو بلا کر کہا اشراق جادو کو بلا لاؤ ساحر اُسی وقت اشراق جادو کے مکان
کی طرف روانہ ہوے جب اشراق کے مکان پر پہونچے بلا اطلاع اندر بارہ دری کے آئے اشراق
جادو سامنے تخت پر بیٹھا تھا اُسنے جو آئینہ اندام کے مصاحبون کو آتے ہوے دیکھا گھبرا کے
تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا ہرکارون نے کہا اے سلطان آپ کو خداوند یاد فرماتے ہین اشراق نے اُسی وقت
اپنے ملازمین کو آواز دی سب آکر موجود ہوے اسنے تخت طلب کیا ملازمین اُسی وقت تخت لیکر
آئے اشراق تخت پر بیٹھا آئینہ اندام کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد اسکے مکان پر آ کے پہونچا
لوگون نے اسکو دروازے پر روکا آئینہ اندام کو جا کر اسکی اطلاع کی آئینہ اندام نے اپنے
پاس بلایا اشراق نے سجدہ کیا آئینہ اندام نے اسکی پشت پر ہاتھ پھیرا اشراق نے گردن
اُٹھائی کہا یا خداوند آپ نے مجھے کیون طلب فرمایا کیا سبب ہی آئینہ اندام نے کہا مین نے ایک

ایک نامہ الیوان جادو کو جو کہ طلسم نہ طاق کا بادشاہ ہی روانہ کیا تھا اسنے جواب مین اُس نامے کے بھیجے یہ
تحریر کیا کہ اب اس دنیا مین خداوند کا رہنا اچھا نہین ہی اس دنیا مین تشریف لائین ہم لوگون کو اپنے دیدار
سے مشرف فرمائین وہان خداوند کے موافق مزاج کوئی بات نہین ہوتی نہ کوئی ایسا منتظم ہی جو اس امر کو
انجام دے لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر خداوند یہان تشریف لائین اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے
اس زمین کو نور بخشین تو مین ایسا اچھا انتظام کرون کہ کوئی بات خداوند کے خلاف مرضی نہو لپس اے
اشراق مین اس بات کو اچھا جانتا ہون کہ مین تمام طلسم کے باشندون کو لیکر الیوان نہ طاق مین جاؤن
اور وہان کی سکونت اختیار کرون اشراق نے کہا آپکو اختیار ہی مگر یہان ایک بات ہی کہ طلسم کشا سے
جنگ چھڑی ہوئی ہی ابھی جانے کا موقع نہین ہی اسکو گرفتار کر لیجیے اُس وقت آپ کو اختیار ہی تشریف
لے چلیے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین جسوقت یہان سے جاؤنگا طلسم کشا خود زمرو ثانی کی تلاش مین
وہان آئیگا وہان ایسی بات پیدا کرونگا کہ طلسم کشا وہان پہونچ نہ سکے اور حمزہ ثانی وغیرہ جو قید ہین وہان
جاکر ان لوگون کو بھی آئینہ پرست کرونگا اب انکی تقصیر معاف کرونگا دل ان لوگون کی نورانی بنا دونگا
طلسم کشا کے دل مین بھی یہ بات پیدا کرونگا کہ وہ بھی آئینہ پرست ہو جاے اور اسلام ترک کرے اشراق
نے کہا آپکو اختیار ہی آئینہ اندام نے جواب دیا مین اور سب امور تو درست کرلونگا مگر تم اس قدر
انتظام کرو کہ سب لوگون کو اس امر کی اطلاع ہو جاے کہ خداوند یہان سے تشریف لے جائین کے
ایک دن اسکے واسطے مقرر کرو کہ سب لوگ اُس روز اپنے اپنے یہان سے اسباب سفر درست کرکے
طلسم سے الیوان نہ طاق کی طرف روانہ ہون مین بھی سبکے بعد یہان سے کوچ کرونگا اشراق نے کہا
جو روز آپ مقرر فرمادین مین اُسی روز کی سب کو اطلاع دون آئینہ اندام نے سات روز کی مہلت دی
اشراق جادو آئینہ اندام سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا وزرا کو بلایا کہا خداوند کا ارادہ ہی کہ اب
اس دنیا کی سکونت ترک کرین اور الیوان نہ طاق مین جاکر رہین لہذا اس کی اطلاع اپنے ملک مین
کرو کہ سات روز کے بعد جس جس کو چلنا منظور ہو وہ اپنا اسباب سفر درست کرے اور آٹھوین روز یہان
سے طرف الیوان نہ طاق کی روانہ ہو جاے باقی اور ملکون کے انتظام کے لیے مین وہان کے نائبون
کو نامہ تحریر کرتا ہون وہ لوگ سب انتظام کرلینگے میری کوئی ضرورت نہین وزرا نے یہ فوراً جواب دیا
خداوند کو قوت خدائی حاصل ہی وہ چاہین اسی وقت یہان سے سفر کرین مگر اور لوگون مین اسقدر قدرت نہین ہی
کہ وہ سات روز کے عرصے مین اس طلسم کی سکونت ترک کردین اور الیوان نہ طاق مین جاکر رہین اشراق
جادو نے کہا جب باشندگان طلسم حکم خداوند سے مطلع ہونگے سب اپنے چلنے کا انتظام کرینگے وزرا نے کہا
آپ کے حکم کی تعمیل کرنا ہمپر واجب ہی ہم اس ملک مین منادی کرا دیتے ہین یقین ہی سب لوگ تیار
ہو جائین اشراق نے کہا جس طرح بن پڑے اسکا انتظام کرو آج ہی سبکو اطلاع دو کوئی اس شہر مین باقی
نہ رہ جاے اور نامہ دارون کو دور دور کے شہرون مین روانہ کردو کہ وہ نامے لیکر جائین نائبون کو اطلاع
کرائین سب اپنے اپنے ملک کا اسی طرح انتظام کرین خداوند نے فرمایا ہی کہ جو آٹھوین روز آج سے اس
طلسم مین رہ جائیگا وہ ہمارا بندہ نہین ہم اُسے جہنم مین بھیج دینگے وزرا نے اُسی وقت منشیون کو اطلاع دی
بہت سے منشی آئے اشراق نے اُسی وقت بے انتہا نامے لکھائے ہر ایک ملک مین ساحرون کو نامے

دیکر روانہ کیا جب سب ملکون مین نامے پہونچ چکے تو زمرد ثانی اور بختگان اور توریج مادرک حرامی کو بھی خبر دی اور اپنے ملک مین بھی اُسی وقت منادی کو مقرر کیا اُسنے تمام شہر کو خبر دی اس خبر کے سنتے ہی سب لوگون نے چلنے کا سامان درست کرنا شروع کیا توریج اور زمرد ثانی اور بختگان کو جسوقت اشراق کے نامے پہونچے یہ لوگ اپنی حکومتین چھوڑ چھوڑ کے اُسی وقت اپنے اپنے یہان سے روانہ ہوے ایک روز کے بعد اشراق کے پاس آکر پہونچے بختگان نے اشراق سے پوچھا آپنے خداوند سے یہ بھی دریافت کیا کہ کیا سبب ہی جو خداوند نے یہان سے چلنے کی تیاری کی اور اس طلسم سے آزردہ ہوے اشراق نے جواب دیا کہ خداوند کو منظور ہی کہ اب اس دنیا مین چند روز قیام فرمائین وہان کی بری باتین جسقدر ہین اُن سبکو نیست و نابود کر دین مثل اس طلسم کے اُسے بھی آباد کرین وہان بھی خداوند کو سب سجدہ کرین تھوڑے عرصہ سے خداوند کی توجہ اُسکی طرف نہ تھی لوگون نے عبادت ترک کردی تھی اس سبب سے خداوند نے اب ارادہ کیا ہی بختگان زمرد کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا توریج نے کہا اگر ہم لوگون کو اجازت ہو تو ہم لوگ ابھی سے روانہ ہوجائین اور طلسم نہ طاق مین چلکر سکونت اختیار کرین اشراق جادو نے کہا آپ لوگ ابھی سے روانہ ہوجائین اور طلسم نہ طاق مین چلکر سکونت اختیار کرین اشراق جادو نے کہا آپ لوگ یہان سے جائین دیوار نہ طاق سے برابر ٹھہرین آج کے آٹھوین روز خداوند بھی وہین تشریف لائینگے آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر اندر ایوان کے جائینگے زمرد و بختگان و توریج اسی روز وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت بدیع الملک نوجوان کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب بعد حاصل کرنے لوح کے بدیع الملک نامدار لشکر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے خواجہ بھی ہمراہ تھے دس روز کے بعد قریب اُس شہر کے پہونچے جہان آئینہ اندام جادو نے صاحبقران زمان کو معہ سردارون کے اسیر کیا تھا مگر بدیع الملک نامدار کو اسکی کیفیت نہ معلوم تھی کہ صاحبقران زمان یہان اسیر ہین بدیع الملک جب قریب شہر پناہ کے پہونچے خواجہ نے کہا اگر مناسب جانو تو شب کو اسی جا قیام کرو کل شہر مین داخلہ کرنا بدیع الملک نوجوان نے بھی اس بات کو پسند کیا اُسی وقت بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے گھوڑون سے اُترے بدیع الملک نوجوان اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے مگر خواجہ عمرو نے بدیع الملک سے کہا کہ مین جاتا ہون شہر کی سیر کرونگا دیکھون یہان کے باشندے کون ہین کسکی عملداری ہی کون بادشاہ ہی بدیع الملک نے فرمایا خواجہ جہانتک ممکن ہو جلد واپس آنا دیر نہ لگانا یہان کا سب انتظام تمہارے سوا دوسرا شخص ایسا نہین ہی جو ان امور کو انجام دے سکے خواجہ نے کہا مین صرف شہر کی کیفیت دیکھنے جاتا ہون مجھے وہان ٹھہرنے کی ضرورت نہین یہ کہکر خواجہ روانہ ہوے جب شہر کے پھاٹک پر پہونچے اپنی صورت تبدیل کرکے ایک ساحر مسافر کی صورت بنائے جھولی گلے مین لٹکائی شہر کے اندر آئے دیکھا شہر بہت آباد ہی رعیت دل شاد ہی دورویہ دوکانین پختہ بنی ہین باشندگان شہر خوش لباس سب بے فکر معلوم ہوتے ہین خواجہ بہت خوش ہوے ایک صراف کی دوکان پر جاکر پوچھا کیون بھائی اس شہر کا کیا نام ہی یہان کا

حاکم کون ہی اُس صراف نے کہا یہان مسافر اس شہر کو آتشبان کہتے ہین اخگر چشم جادو یہان کا حاکم ہی
تھوڑی دور تک یہ شہر آباد ہی بعد اسکے ایک صحرا ہی وہان ایک زندان خانہ بنا ہی اُس زندان خانہ مین ایک شخص
حمزہ ثانی نامے قید ہی اُسکے ہمراہ اور بھی سردار ہین خداوند جس دنیا مین خدائی کرتے ہین وہان یہ شخص
برائے فتاحی طلسم آیا تھا خداوند نے اسکو قید کرکے یہان بھیجدیا ہی خواجہ نے جو یہ کیفیت سُنی خوش ہو گئے
اُس صراف سے پوچھا کیون بھائی جہان خداوند آئینہ اندام خدائی کرتے ہین یہان سے کسقدر دور ہی صراف نے
کہا قریب ایک سو برس کے راہ ہی وہان کوئی جا نہین سکتا اکثر خداوند اپنے ہم شبیہ کو ہمارے یہان بھیجتے ہین
تو ہم لوگ مشرف زیارت ہو لیتے ہین ایک شخص البتہ خداوند کے پاس کبھی کبھی جاتا ہی نہین معلوم اُسکے پاس
کیا چیز ہی جو اسقدر جلد پہونچتا ہی اور جلد واپس آتا ہی خواجہ نے کہا وہ کون شخص ہی صراف نے جواب دیا وہ
داروغہ زندان خانہ ہی جب حمزہ ثانی کو خداوند نے اسیر کیا تو یہی شخص قید حمزہ ثانی لینے گیا تھا ایک دن مین لیکر
واپس آیا خواجہ نے سب باتین ضروری اُس صراف سے دریافت کین جب کل حقیقت زندان کی معلوم ہو گئی
تو خواجہ وہان سے آگے بڑھے قصد کیا کہ جہان صاحبقران قید ہین اپنے کو وہان پہونچائین دو چار قدم
اِس قصد سے آگے بڑھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک منادی شہر مین ندا کر رہا ہی کہ جو شخص اِس طلسم مین
آٹھ روز سے زیادہ رہیگا وہ خداوند آئینہ اندام کا خطاوار ہی ہر ایک شخص کو یہ لازم ہی کہ یہان سے طرف
ایوان نہ طاق کے روانہ ہو اب خداوند نے یہ قصد کیا ہی کہ اِس دنیا کو ترک کرین اور ایوان نہ طاق مین جاکر
سکونت اختیار کرین لہذا ہر ایک شخص کو لازم ہی کہ ہمراہ رکاب خداوند یہان سے روانہ ہو اور جو شخص بعد
دس روز کے جانے کا ارادہ کریگا وہ ایوان مین نجا سکے گا اُسکے عوض مین جہنم مین پھینک دیا جائیگا سوا اسے
حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا لازم سب کو یہ ہی کہ آج ہی سے روانہ ہون اور ایوان نہ طاق کے دروازے پر
جاکر ٹھہرین جب خداوند وہان تشریف لے جائینگے دروازہ ایوان کا کھل جائیگا آپ لوگ ایوان مین خداوند
کے ہمراہ داخل ہونگے خواجہ نے جو یہ بات سنی اُس منادی کے پاس پہونچے کہا کیون بھائی کیا خداوند اب
اِس طلسم مین نہ رہینگے منادی نے کہا اب خداوند کا قصد یہ ہی کہ ایوان نہ طاق مین جاکر سکونت اختیار
کرین اور وہین اپنے بندون کو بھی اپنے ہمراہ لے جائین وہان اب لوگ مطیع خداوند بہت کم ہین کسیکا
کوئی مذہب نہین رہا ہی جب خداوند وہان تشریف لے جائینگے تو سبکو اپنی کرامت دکھائینگے ہر ایک
سجدہ کریگا وہان بھی سب آئینہ پرست ہو جائینگے خواجہ نے کہا سبب خاص خداوند کے جانے کا نہین معلوم
ہوتا ہی منادی نے کہا مجھسے جسقدر نائب خداوند نے کہا تھا تم سے بتا دیا اس سے بڑھکر اور کیفیت کسیکو نہین
معلوم ہی خواجہ نے کہا یہان ایک زندان خانہ تھا اُسکے قیدی کیا ہونگے منادی نے جواب دیا ہمارے
شہنشاہ خداوند کی جملہ امانتین اُس طرف روانہ کر چکے منجملہ اُسکے قیدی بھی اسی طرف روانہ کیے گئے ہین یقین ہی
قریب دیوار نہ طاق پہونچ بھی گئے ہون خواجہ نے کہا خداوند کس اور طرف تشریف لے جائینگے منادی
نے کہا یقین ہی آج کے ساتوین روز یہان سے روانہ ہو جائین کیونکہ انھین بھی تو انتظام عظیم کرنا ہی تمام
لشکر کا روانہ کرنا خزائین کا ہمراہ لینا اور اسی کے متعلق بہت سے کام ہین خواجہ نے کہا خداوند کے واسطے
کیا مشکل ہی وہ فرشتون سے کہدینگے دم بھر مین سب کام ٹھیک ہو جائینگے خزائن بھی پہونچ جائینگے
لشکر بھی روانہ ہو جائیگا اگر خداوند چاہین تو طبقات زمین بھی وہین چلے جائین اور کسیکو خبر نہو منادی نے

کہا اے شخص یہ تو سب صحیح ہی مگر پروردگار کا حکم یہ ہی کہ کوئی فرشتہ زمین پر نہ آئے کہ انسان اُسکو دیکھکر خالف ہونگے
ورنہ یہ بات ممکن تھی کہ خداوند فرشتون سے حکم کرتے وہ لوگ ایک دم مین سب کام انجام دیتے خواجہ نے کہا
تمھارے مالک یہان سے کب روانہ ہونگے منادی نے کہا یقین ہی دو ایک روز مین یہان سے روانہ ہوجائین
خواجہ آگے بڑے گھبرائے ہوئے اپنے لشکر مین آئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو اس درجہ متوحش پایا
کہا اے خواجہ خیر ہی اس وقت آپ کے چہرے سے آثار حیرت نمایان ہین خواجہ نے کہا مین ابھی اس شہر کی سیر کو
گیا تھا وہان جاکر سب کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ یہان سے آئینہ اندام کا ملک اور مرحلہ ایوان ہوا قریب
سو برس کے راہ کی ہی کبھی کوئی اس طرف جانے کا ارادہ نہین کرتا ہی نہ وہان سے یہان کوئی آتا ہی پہلے حیرت
تو یہی ہوئی کہ ہم لوگ مرحلہ ایوان ہزا سے کسقدر جلد یہان پہونچے بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ لوح
کی برکت تھی ورنہ ممکن نہ تھا کہ اسقدر جلد یہان پہونچتے خواجہ نے کہا دوسری حیرت یہ ہی کہ آئینہ اندام جادو
نے ہر شہر مین منادی کرادی ہی کہ جسکو اپنی جان عزیز ہی اور میرا ساتھ دینا منظور ہی وہ یہان کی سکونت ترک کرے
اور ایوان نہ طاق کے زیر دیوار چلکر ٹھہرے ہم دو ایک روز مین وہان آئین گے سبکو اپنے ہمراہ اندر لیجائینگے
نہین معلوم اسکو کیا بات نہ طاق مین جانے سے حاصل ہوگی جو اس طرح جاتا ہی کہ تمام باشندگان طلسم کو بھی اپنے
ہمراہ لیے جاتا ہی بدیع الملک نے کہا اب اسکی قضا دامنگیر ہی لوح نے مجھے بھی اُسی طرف جانے کی ہدایت کی ہی
خواجہ نے کہا میرے نزدیک وہان آئینہ اندام سے قبل پہونچنا اچھا ہی کیونکہ قید صاحبقران بھی لوگ لیکر
گئے ہین یقین ہی دو چار روز کے بعد وہان پہونچین اور زیر دیوار ٹھہرین جب آئینہ اندام وہان جائے گا تو انکے
ہمانے کی صورت نکلے گی اگر ہم لوگ قبل آئینہ اندام وہان پہونچ گئے تو ضرور قید چھین لینگے اور دروازے پر
معرکہ پڑیگا ہماری فوج بھی رہا ہوجائیگی آئینہ اندام بھی تمام طلسم لیکر وہان مقابلہ کریگا لڑائی ایک ہی روز مین
فتح ہوجائے گی جھگڑا فیصل ہوگا بدیع الملک نے جو صاحبقران کا نام سُنا کہا خواجہ تم نے اس بات کو بخوبی
دریافت کیا ہوگا کہ قید صاحبقران لوگ لیکر گئے ہین خواجہ نے کہا مین نے ایسے شخص سے سُنا ہی جس سے بہتر یہان
کے حالات کوئی جان نہین سکتا بدیع الملک نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ لشکر مین اطلاع کردو
سب لوگ اسی وقت درست ہوجائین ہم ابھی یہان سے کوچ کرین گے اب ٹھہرنا مناسب نہین ہی کیا عجب ہی
آئینہ اندام پہونچ جائے اور سب سے پہلے قید صاحبقران اندر بھیج دے تو ہماری محنت رائیگان ہو خواجہ
نے کہا اے بدیع الملک میری بھی یہی رائے تھی اگر تم اس وقت جانے کا قصد نکرتے تو مین تنہا جاتا جس طرح
بن پڑتا امیر کو رہائی دلاتا مگر تمھارا چلنا بھی اچھا ہی اگر خدا نے چاہا تو زمانہ رہائی صاحبقران آگیا اور اس طلسم کی
بربادی کا وقت بھی قریب ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اب کسی جا پر قیام نکرنا جبتک دیوار نہ طاق تک
نہ پہونچ جانا خواجہ نے کہا ان سب باتون کا تمھین اختیار ہی جو کچھ تمھاری رائے ہوگی وہ کیا جائیگا خواجہ اور
بدیع الملک یہ باتین کرتے ہوئے دربارگاہ پر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا بدیع الملک نام خدا لیکر پشت
مرکب پر سوار ہوئے لشکر بھی اُسی وقت تیار ہوگیا تھا سب نے بدیع الملک کو سلام کیا شاہزادہ آگے بڑھا
خادم بارگاہین وغیرہ بار کراتے رہے اس صورت سے بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوئے

اب کیفیت آئینہ اندام جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب اسنے اشراق کو بلاکر اس انتظام کے واسطے کہا کہ اب تمام طلسم کے باشندون کو اطلاع کرنا تیرا کام ہی

جو سات روز کے اندر یہان سے روانہ ہو جائیگا تو ہمارے ساتھ ایوان نہ طاق مین جائیگا اور جو بعد سات روز
کے جانیکا ارادہ کریگا وہ نہین جانے پائےگا اور ہم علاوہ اس سزا کے اُسے اور بھی سزا معقول دینگے
اشراق جادو برائے انتظام رخصت ہوا اور آئینہ اندام جادو کو لوح کی تلاش ہوئی اُسنے اپنے سحر کے
زور سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لوح طلسم طلسم کشا کے پاس ہی اور طلسم کشا ایوان نہ طاق کی طرف
جاتا ہی لشکر بھی ہمراہ ہی آئینہ اندام کو جو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ لوح طلسم کشا کو مل گئی اسکے حواس جاتے رہے
مگر مجبوری تھی کچھ نہ کر سکا اور جو جو تحفہ جات اُسکے پاس تھے اسکو اُسنے اسی روز فراہم کیا دوسرے روز پھر
اشراق جادو کو اسنے بلایا اشراق جادو آیا آئینہ اندام نے کہا ای اشراق تمنے کیا انتظام کیا ہی اشراق
نے کل کیفیت بیان کی آئینہ اندام بہت خوش ہوا کہا اب اپنے چلنے کی بھی تیاری کرو لشکر جسقدر ہی سبکو روانہ
کردو اور مال وخزانہ جسقدر رہی اسکو بھی بار کرادو جبتک یہ سب وہانتک پہونچیگا اُس وقت تک ہم بھی یہان سے
روانہ ہو جائینگے مگر ای اشراق اسقدر خیال رہے کہ طلسم کشا اُسی طرف گیا ہی اور لوح طلسم بھی اُسکے پاس ہی اگر
اُسنے راہ مین خزانے کو دیکھکر لشکر کو روکا تو اُسکا کوئی مقابلہ نہین کر سکیگا اشراق نے جو یہ کیفیت سنی کہا یا
خداوند آپنے یہ کیا فرمایا لشکر کو طلسم کشا روک لیگا اور اُسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا لوح طلسم اُسی کے پاس ہی
اور وہ بھی اُسی طرف جاتا ہی آئینہ اندام نے کہا ای اشراق جو کچھ مین نے کہا بہت صحیح ہی لوح طلسم کشا کو مل گئی
اور وہ ہدایت لوح کے سبب سے ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہی یقین ہی وہانتک بمشکل تمام پہونچ جاے
اشراق نے کہا یا خداوند یہ کیا غضب ہوا اب اس طلسم کی عمر ختم ہوئی جب طلسم کشا کے قبضے مین لوح طلسم آگئی
تو اب اُس سے کون مقابلہ کر سکیگا آئینہ اندام نے کہا خداوند کو اپنی قدرت دکھانا منظور ہی اسکو لوح طلسم لا دی
اب ایوان نہ طاق تک بھی پہونچا جب ایوان کے اندر پہونچ لیگا اُس وقت اسکو اسیر کر لین گے اگر اُسکے
پاس لوح نہوتی تو وہ ایوان تک کیونکر پہونچ سکتا تو اُسکے دل مین امید باقی رہجاتی کہ اگر مین وہان جاتا تو ضرور
زہرہ وغیرہ کو پاجاتا اس وجہ سے خداوند نے اُسکو لوح دلادی کہ وہ ایوان نہ طاق تک کسی طرح پہونچ
جاے نہ طاق کے بادشاہون کو اپنے سحر پر ناز ہی ہر ایک یہ جانتا ہی کہ ہمسے بڑھ کے دنیا مین کوئی نہین
اور کوئی ہمارے سحر کو بگاڑ نہین سکتا ہی اور یہ بات خداوند کو ناپسند ہی وہ لوگ انتہا کے مغرور ہین لہذا
اُنکی نخوت شکنی کے واسطے یہی ترکیب اچھی ہی کہ ایک غیر ساحر سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم کرادین
اور اُسکو اندر ایوان کے پہونچادین جب طلسم کشا ایوان کے اندر داخلہ کریگا اور دیوار ایوان منہدم ہوگی
اسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کی غرور شکنی ہوگی اور مجھے اپنا خداوند جانین گے مین طلسم کشا کو اسیر
کرلونگا اُسکے دل مین نور ایمان پیدا کر دونگا وہ بھی آئینہ پرست ہوجائیگا مین اسکو منتظم اعلی قرار دیکر اس دنیا
کو بالکل ترک کر دونگا اور آسمان کی سکونت اختیار کرونگا اشراق نے کہا یا خداوند آپکی باتون مین دخل
تو نہین دیسکتا مگر اسقدر ضرور عرض کرونگا کہ آپنے طلسم کشا کو لوح دلادی یہ بات اچھی نہوئی ایسا نہو طلسم کشا
اگر ہم لوگون کی راہ رد کے میرے نزدیک مناسب یہ تھا کہ مثل حمزہ ثانی کے آپ طلسم کشا کو بھی قید
کردین تو اچھا تھا آئینہ اندام نے کہا ای اشراق تجھے ابھی اس بات کے سمجھنے کے واسطے عقل درکار
ہی قدرت کا ارادہ ہی کہ حمزہ کو بھی زندہ کرین اور اُسکے ہمراہیون کو بھی دوزخ سے بلا کے سبکو ایوان نہ طاق
مین روانہ کرین اور وہان جاکر سب کو راہ راست پر لائین اور آئینہ پرست بنائین اب حمزہ مع اپنے

جملہ ہمراہیون کے سزا سے معقول پا چکا اب جو وہ دوزخ سے نکل کے آئیگا یقین ہے کہ سب میرے کہے ایمان قبول کریگا اشراق نے کہا آپ کو اختیار ہے مین اس بات مین دخل نہین دیسکتا جو کچھ آپنے فرمایا ہے اسکا انتظام کرتا ہون مگر آپنے یہ شرط بری کی کہ اسکا خیال رہے کہ طلسم کشا لوح پا چکا ہے آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین اسکا انتظام تو کرونگا مگر تمہاری کارگزاری کا امتحان کرنا مجھے منظور ہے اگر تم طلسم کشا سے بچکر ایوان نہ طاق مین پہونچ گئے تو مین تمہین اسکے عوض مین چند باتین ایسی تعلیم کرونگا کہ ہمراہ میرے آسمان پر جاسکو گے انکی سبب سے تم بڑی عزت پیدا کرو گے اور لوگ تمہین مثل میرے تصور کرینگے اشراق نے کہا مین حتی الوسع کوشش کرونگا مگر آپ کی مدد بھی ضرور ہے جبتک آپ طلسم کشا کو نہ روکین گے مجھسے کچھ بھی نہوگا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین طلسم کشا کو اس طرح نہ روکونگا کہ وہ بالکل تمسے مقابلہ نکرے ہان جسوقت تمہین عاجز پاؤنگا اُس وقت طلسم کشا کو مجبور کر دونگا اشراق جادو یہ باتین کر کے آئینہ اندام کے پاس سے اُٹھکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا مکان پر پہونچ کے اسنے وزرا کو طلب کیا جب سب لوگ موجود ہوئے تو اسنے کہا کہ جسقدر مال وخزانہ طلسم مین موجود ہے سب ایوان نہ طاق کی طرف روانہ کردو اور فوج بھی جسقدر طلسم مین ہے وہ بھی ہمراہ ہو مین بھی ساتھ جاؤنگا میرے جانے کے بعد یہان سے خداوند بھی تشریف لائینگے شاید ایک دن انتظار کرنا پڑیگا مگر اس بات کا خیال رہے کہ طلسم کشا کے پاس اب اس طلسم کی لوح موجود ہے ایسا نہو کہ وہ خزانہ پر قبضہ کرے اور فوج کو عاجز کردے تو بڑا غضب ہوگا ہم سب پر عتاب نازل ہوگا وزرا بھی اس کیفیت کو سُنکر متحیر ہوگئے کہا اے شہنشاہ طلسم کشا لوح طلسم پا چکا غضب ہوا اشراق نے کہا گھبرانے کی بات نہین ہے مصلحت خداوند یون ہی تھی طلسم کشا ایوان نہ طاق مین جس وقت جائیگا اُسوقت گرفتار ہو جائیگا کوئی بات خداوند کی خالی مصلحت سے نہین ہوتی ہے سب گمراہون نے بجا ودرست کہکے اس سے اجازت مانگی اشراق نے سبکو رخصت کیا وزرا اس سے رخصت ہوکر آئے اُسی وقت سے اپنے کام مین مصروف ہوئے مال وخزانہ روانہ کرنا شروع کیا لشکر مین بھی اُسی وقت اطلاع ہوگئی اس طلسم مین اسقدر لشکر تھا جسکی کیفیت مولف عرض کرچکا ہے سب لشکر ایک شب مین تیار ہوا دوسرے روز سب روانہ ہوئے اشراق بوقت روانگی آئینہ اندام جادو کے پاس آیا کہا یا خداوند حسب الحکم سب کچھ روانہ کرچکا اب مین بھی رخصت ہوتا ہون آپ اپنی تشریف آوری کے واسطے ایک دن مقرر فرما دیجیے کہ ہم لوگ اُس روز آپکا انتظار کرین آئینہ اندام نے کہا مجھے یہان چند انتظام اور کرنا ہین شاید دو روز کے بعد سب کام انجام دیکر مین بھی یہان سے روانہ ہونگا راہ مین آکر تم سب سے ملونگا میرا تخت بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ مین نظر مردم سے پوشیدہ ہوکر آؤنگا جب تم سب سے ملونگا اُس وقت اپنے تئین ظاہر کرونگا اشراق آئینہ اندام سے رخصت ہوا باہر آکے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب بدیع الملک نوجوان اور خواجہ عمرو ثانی روانہ ہوئے لوح کے ہدایت کے موافق بدیع الملک راہ طے کرتے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک خواجہ کی طرف مخاطب ہوئے کہا معلوم ہوتا ہے کوئی لشکر آتا ہے خواجہ نے کہا اب تو تمام طلسم مین تہلکہ پڑا ہوا ہے ابھی بہت سے لشکر راہ مین ملین گے جبتک ایوان نہ طاق تک پہونچین گے اُس وقت تک یقین ہے کسی سے مقابلہ ضرور ہوگا بدیع الملک نے کہا

مجھے حالات قید صاحبقران مل جائین تو میری مراد بر آئے قید امیر آنسے چھین لون خواجہ نے کہا کیا تعجب ہی
جو ایساہی ہو یہ ذکر تھا کہ زمانہ گردش گافتہ ہوا بدیع الملک نے دیکھا کہ سبکے آگے قنداب جادو انتظام
لشکر کرتا ہوا عقب مین اسکے اور ساحران نامی سموم جادو وا سے تخت پر سوار لشکر بڑے جادو چشم سے آتا ہی شہزادہ
بدیع الملک لشکر کو دیکھکر بہت خوش ہوا خواجہ نے کہا ہمارا لشکر ہی سموم جادو نے بہت اچھی طرح سبکو تلاش
کیا یہ ذکر تھا کہ قنداب جادو کی نگاہ بدیع الملک پر پڑی قنداب پیادہ ہوا سب لوگ پیادہ ہوے بدیع الملک
کے قریب آکے سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بدیع الملک نے سبکو گلے سے لگایا سب نے
شاہزادے کی ملنے کی بہت خوشی کی بدیع الملک نے اپنی سب کیفیت بیان کی اور اُن لوگون سے اُنکی حالت
دریافت کی سب نے اپنا حال عرض کیا قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار اگر مناسب وقت ہو تو آپ آج کی شب
اسی جگہ قیام فرمایئے بدیع الملک نے کہا ای قنداب جادو مین خود آج کی شب یہان قیام کرتا مگر مجبور ہون
مین نے سنا ہی کہ آئینہ اندام جادو نے اب ایوان نہ طاق مین جانے کا ارادہ کیا ہی اور سب باشندگان طلسم کو
لیکر ایوان نہ طاق کی طرف جاتا ہی صاحبقران معہ لشکر اسیر ہین اُنکی قید بھی دیوار نہ طاق تک جائیگی کیا عجب ہی
کہ وہ لوگ وہان تک پہونچ گئے ہونگے اس سبب سے مین جانے کی تعجیل کرتا ہون ایسا نہو کہ آئینہ اندام وہان
پہونچ جاوے اور سبکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کے اندر داخلہ کرے پھر صاحبقران اسیر رہینگے اور رہائی مین
دیر ہوگی قنداب نے عرض کی مین اس امر سے آگاہ نہ تھا اب میری صلاح بھی نہین کہ آپ یہان قیام فرمائین
بلکہ جسطرح بن پڑے چلنے مین اور زیادہ تعجیل کیجیے کہ آئینہ اندام نہ آنے پائے بدیع الملک قنداب جادو
سے یہ باتین کرتے ہوے جاتے تھے دن بہت قلیل باقی تھا کہ پھر سامنے سے گرد اُڑی بدیع الملک قنداب جادو
کی طرف مخاطب ہوے قنداب نے عرض کی ای شہریار معلوم ہوتا ہی لشکر کافرون کا آتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ابھی
راہ مین بہت سے لشکر ملین گے یہ سب لوگ ایوان نہ طاق کی جانب جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ زمانہ گردش گافتہ ہوا
سبنے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی مگر کچھ دیوان شریر بھی ہمراہ ہین ایک شعلہ آتش سبکے آگے معلوم ہوتا ہی بدیع الملک
نے فرمایا نہین معلوم یہ کسکا لشکر ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے قنداب جادو ٹھہر گیا لشکر کو بھی روکا جب وہ لشکر
قریب پہونچا بدیع الملک نے قنداب کی طرف اشارہ کیا کہ دریافت کرو یہ لشکر کسکا ہی اور سردار اسکا کون ہی
قنداب جادو نے آگے بڑھ کے دریافت کیا اُس لشکر کے لوگون نے کہا یہ لشکر زلیوق جادو کا ہی شہر محرور سے
ہم لوگ آتے ہین زلوق جادو وہان خداوند آئینہ اندام کے طرف سے خدائی کرتا تھا عہدہ نہایت جلیل پایا تھا
حکم خداوند پہونچا کہ ہم لوگ ایوان نہ طاق کی طرف جائین اور وہان خداوند کا انتظار کرین کیونکہ خداوند کا
ارادہ ہی کہ اب یہان کی سکونت ترک کرکے وہان کا رہنا اختیار کرین قنداب جادو وہان سے واپس
آیا بدیع الملک سے سب کیفیت بیان کی ابھی قنداب جادو گفتگو ختم بھی نکرنے پایا تھا کہ ایک ساحر
اُس لشکر کی طرف سے آیا بدیع الملک کے سامنے آکے سلام کیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار
مین ایلچی ہون جو کچھ شہنشاہ نے عرض کیا ہی گذارش کرتا ہون امیدوار ہون کہ میری خطا معاف فرمائی جاے
بدیع الملک نے فرمایا ای شخص تو بے خطا ہی جو کچھ پیام لایا ہو بیان کر ساحر نے کہا ہمارے شہنشاہ
زلوق جادو فرماتے ہین کہ طلسم کشا سے کہدو کہ آگے جانے کا ارادہ نکرے ورنہ بہت پچھتائیگا اگر اپنی
جان عزیز ہی تو ہماری اطاعت قبول کرے اور جہان سے آیا ہی واپس جاے ورنہ دم بھر مین سب لشکر کو

خاک مین ملا دونگا ایک کو اتنے جوانون مین زندہ نہ چھوڑونگا بدیع الملک نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا اس مکار سے کہدو کہ جو تیرے مزاج مین آئے ہمارے واسطے اٹھا نہ رکھنا ہم اسی وقت آگے جاتے ہین گے اگر دعوی جوانمردی ہی تو ہمکو روک کے دیکھے ایلچی واپس گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک ساحر نے آکے کہا اے طلسم کشا ہمارے شہنشاہ فرماتے ہین کہ آج کی شب یہان قیام کرو اگر اس وقت کچھ جوانمردی دکھائی بھی تو لطف نہ اٹھے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ کل ہمارے تمہارے مقابلہ ہو جسکو فتح نصیب ہو وہ آگے جاے بدیع الملک نے فرمایا یہ بات بھی ہمکو منظور ہی شب بھر ہم اسکے کہے سے یہان قیام کرتے ہین ساحر بدیع الملک کو سلام کرکے رخصت ہوا شاہزادے نے حکم دیا کہ بارگاہین استاد کی جائین اسی وقت سب سامان ہوا بدیع الملک نوجون گھوڑے سے اترے اپنی بارگاہ کین تشریف لے گئے اور سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوے مگر زلوق جادو نے جس وقت بدیع الملک کو جنگ پر آمادہ پایا اسنے بھی اپنے یہان کی بارگاہین استادہ کرائین سب ساحر اپنے اپنے خیمون مین گئے زلوق جادو اپنی بارگاہ مین گیا جاتے ہی اسنے اپنے وزیر اقتباس جادو کو طلب کیا اقتباس جادو اسکے پاس آیا زلوق جادو نے کہا اے اقتباس مین نے طلسم کشا کو روک تو لیا ہی مگر سنا ہی کہ اسکے پاس تحفہ جات ایسے ایسے ہین جنکی سبب سے اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی ہو سکتا ہی کہ تو جا کر اس وقت تحفہ جات طلسم کشا منگا لے اقتباس جادو نے کہا اے شہنشاہ یہ کیا بڑی بات ہی مین ابھی اسکی فکر کرتا ہون آپ خاطر جمع رکھین صبح کو سب تحفہ جات طلسم کشا کے آپ کے سامنے حاضر کرونگا زلوق جادو بہت خوش ہوا اقتباس جادو اسی وقت رخصت ہو کر اسکی بارگاہ سے باہر آیا اپنے عیارون کو بلایا پھر اقتباس جادو کے پاس سو عیار اور ملازم تھے اسکو ان عیارون پر بڑا دعوی تھا ہمیشہ زلوق جادو سے کہتا تھا کہ آپ جس نائب خداوند کو چاہین اسیر کرا کے اسکے ملک پر قبضہ کرلین سحر کے مقابلے کی ضرورت نہو مین عیارون سے کہدون یہ سب اسکو اسیر کرکے لاوین مگر زلوق جادو نے ہمیشہ انکار کیا کبھی اسکا کہنا قبول نہ کیا آس روز اسنے سب عیارون کو بلایا کہا آجتک مین نے تم لوگون کو تنخواہین دین خلعت و انعام بھی دیے تیار ہا مگر کسی وقت تم سے کسی کام کو نہین کہا اور تمہاری تعریف شہنشاہ کے سامنے بھی ایسی کی ہی کہ جسکی بابت شہنشاہ نے آج فرمایش کی لہذا تمسے ایک کام لیا جاتا ہی جو تم مین سے اس کام کو انجام دیگا وہ آج سے سردار عیاران عالم کا خطاب پائیگا اور عزت بھی بڑھائی جائیگی مال و زر بھی اسکے حوصلے سے باہر دیا جائیگا سب نے کہا وزیر اعظم ہم سب ہر ایک کام کو انجام دے سکتے ہین جسکے نام آپ حکم فرمائین وہ تعمیل ارشاد مین مشغول ہو اقتباس نے کہا تم سب کو معلوم ہی کہ شہنشاہ نے کس شدومد سے طلسم کشا کو روک لیا ہی اور کل یوم مقابلہ قرار پایا ہی مگر طلسم کشا کے پاس بعض تحفہ جات ایسے ہین جنکے سبب سے طلسم کشا پر سحر تاثیر نہین کرتا اگر تم لوگ یہان سے جاؤ اور یہ تحقیق کرو کہ وہ تحفہ جات کون سے ہین جنکے سبب طلسم کشا پر سحر کا کچھ اثر نہین ہوتا بعد تحقیق کرنے کے ان تحفہ جات کو لے آؤ جب صبح کو طلسم کشا مقابلے کے واسطے میدان مین آئے اسکو بزور سحر گرفتار کرلین سب عیارون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ جاتے ہین اگر بن پڑا تو تھوڑی دیر مین طلسم کشا کے تحفہ جات لاتے ہین یہ کہکے عیار اقتباس جادو سے رخصت ہوے اور اپنے خیمون مین آکے سب نے یہ صلاح کی کہ اس طرح طلسم کشا کے لشکر مین جانا اچھا نہین ہی کیا عجب ہی اسکے ہمراہ کوئی عیار ہو تو مفت مین راز افشا ہو جائے اور مدعا ہاتھ نہ آئے اس سے بہتر یہ ہی کہ سحر کرکے زمین مین نقب لگائین پوشیدہ طور سے طلسم کشا کی بارگاہ

مین جائین اسکو بیہوش کرکے اسیر کر لائین ایک آدمی پہلے یہ تحقیق کرلے کہ طلسم کُشا کے پاس کون کون تحفہ جات
ہین جب یہ معلوم ہو جائیگا اُسے عالم غفلت مین اُسکے قبضے سے نکال لین گے سب نے اِس بات کو پسند کیا
ایک عیار تو بشکل فقیر بنا اور باقی سب نے نقب سحر لگانا شروع کی جو بشکل فقیر بنا تھا وہ تو بدیع الملک کے
لشکر کی طرف روانہ ہوا تھوڑی دور پر شاہزادے کا لشکر تھا پہونچ گیا لشکر مین آکے سردارون کی بارگاہون
دروازے پر جاکے اسنے سوال کرنا شروع کیا اتفاق سے خواجہ بھی اُس وقت اپنی بارگاہ مین موجود تھے اس
عیار نے خواجہ کی بارگاہ کے دروازے پر آکے سوال کیا خواجہ نے جو سائل کی آواز سنی بارگاہ کے باہر
آئے اس سے آنکھ ملاتی پہچانا کہ یہ کوئی عیار ہے عیاری کرنے آیا ہے کہا اے فقیر تو کون ہے کہان سے آیا ہے اُس عیار
نے جواب دیا کہ مین فقیر ہون اسی صحرا مین رہتا ہون یہان سے تھوڑی دور پر شہر ہے روز وہان بھیک مانگنے
جاتا تھا آج آپ لوگون کا لشکر آیا ہے یقین ہے فقیر کو آج یہین اسقدر مل جائے کہ روز کی آمدنی سے زیادہ ہو
خواجہ نے کہا بھائی اور لوگ اِس لشکر مین بڑے بڑے امیر ہین اُنکے یہان جانے سے جو تیری تقدیر مین
ہے وہ مل جائیگا مگر مین ایک غریب اِس لشکر مین ہون میرا یہ دستور ہے کہ روزمرہ چالیس سائلون کو کچھ دیتا
ہون آج سوا تیرے اور کوئی فقیر نہ آیا چالیس محتاجون کا حصہ رکھا ہے معلوم ہوا وہ تیرے ہی تقدیر کا ہے
میرے ساتھ بارگاہ مین آ تجھے کھانا بھی کھلاؤن اور جو کچھ نقد رکھا ہے وہ بھی تیرے نذر کرون عیار بہت خوش
ہوا اپنے جی مین کہا اب اِس شخص کے ذریعہ سے سب کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ سوچ کر خواجہ کے ہمراہ
بارگاہ کے اندر آیا خواجہ نے اسکو فرش پر بٹھایا کچھ غذائے لطیف اسکے سامنے لاکے رکھ دی عیار نے
اسوقت چاہا اُٹھا کے باندھے خواجہ نے کہا اے فقیر یہ کھانا تجھے یہین کھانا پڑے گا اسکو اپنے گھر
لیجانے کے ارادے سے نہ باندھ عیار نے جواب دیا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہین جبتک مین
اُنکو نہ کھلاؤنگا خود بھی نہ کھاؤنگا خواجہ نے کہا اُنکے واسطے اور کھانا گھر مین جاکر پکوا نا مین تجھکو اسقدر نقد
دونگا کہ تجھے ایک مہینا بھر بھیک مانگنے کی ضرورت نہو گی اُس عیار نے کہا مجھے آپ کی ذات سے اس سے
بڑھ کے امید ہے مگر میری یہ عادت ہے کہ جبتک مین اپنے بچون کو نہین کھلا لیتا اُسوقت تک خود بھی نہین کھاتا
خواجہ نے کہا اے شخص یہ بات ہرگز نہو گی اگر تجھے یہی خیال ہے تو مین اور کھانا تجھے دونگا تو جاکر اُنکے ساتھ
کھا لینا مگر اِس طعام کو مین نہ لے جانے دونگا عیار نے کہا بابا تم یہ کھانا اور کسی کو کھلا دینا اسکے علاوہ
مجھے کوئی ایسی چیز دو جو مین اپنے گھر لے جاؤن اور سبکو کھلاؤن خواجہ نے کہا اے شخص اب تو مین تجھی کو یہ
کھانا کھلاؤنگا عیار نے جب دیکھا کہ یہ شخص نہین مانتا مجبور ہوا کھانا کھانا شروع کیا دو تین لقمے کے بعد
اسکا سر چکرایا زمین پر گر کے بیہوش ہوا خواجہ نے اسکی مشکین باندھ کر دماغ پر بیہوشی کی پٹی چڑھا کے
چوب بارگاہ سے باندھا پھر خیال کیا کہ اگر اسکا نام معلوم ہوتا تو اسیکی صورت بنکر لشکر حریف مین جاتے وہان
اگر بن پڑتا تو کچھ دو چار کوڑی کا روزگار کرتے یہ سوچ کے خواجہ نے خیال کیا کہ کیا عجب ہے جو یہ مسلمان
ہوجائے اپنی جان بچائے اسکو ہوشیار کرون پھر اس سے سب کیفیت دریافت کرون یہ بات خواجہ نے
خیال کرکے اسکو ہوشیار کیا اسکا ساحر ہونا خواجہ کو معلوم نہ تھا جیسے ہی عیار کی آنکھ کھلی اسنے اپنے تئین
مبتلائے بلا جو پایا اُسی وقت سحر کیا ریسمان چلی عیار بارگاہ سے نکل گیا خواجہ کو خوف بھی معلوم ہوا اور افسوس
بھی کیا مگر گلیم اوڑھ کے اپنی بارگاہ سے باہر نکلا اسکو چارون طرف دیکھتے ہوئے لشکر نیلوفر کی طرف

راہ بھر اسے تلاش کیا کہین پتہ نپایا خیال کیا کہ اب یہ عیار اپنے لشکر مین گیا ہوا اسی وقت وہان چلکر عیاری کرنا بہت
اچھا ہی اُس لشکر کے سب عیار مان جائین گے یہ سوچ کے خواجہ نے پلٹنا اچھا نہ جانا زلوق جادو کے لشکر مین
پہونچے دیکھا سب لوگ جاگ رہے ہین روشنی بے انتہا ہو رہی ہی خواجہ نے ایک گوشے مین آکے
اپنی صورت ایک ساحر مہیب کی بنائی ہاتھ مین ایک نامہ لیا زلوق جادو کے دربارگاہ پر آئے دربانون سے
کہا ہماری اطلاع کر دو ہم اشراق جادو داور خداوند آئینہ اندام کا نامہ لائے ہین زلوق جادو کے پاس جانا چاہتے
ہین دربانون نے اُسی وقت چوبدار کو بلا کر کہا اسی وقت جا کر اطلاع کرو کہ خداوند نے نامہ بھیجا ہی نامہ دار آیا چاہتا ہی
چوبدار نے زلوق جادو سے آکر کہا زلوق جادو نے کہا جلد میرے سامنے لاؤ مین نامہ دیکھون خداوند نے کس واسطے
مجھے نامہ تحریر فرمایا ہی چوبدار باہر آیا ساحر نقلی کو اپنے ہمراہ بارگاہ کے اندر لیگیا زلوق جادو نے جو اس ساحر کی
صورت دیکھی کہا اے شخص تو مجھے بڑا ساحر معلوم ہوتا ہی مگر خداوند نے تجھے اور کوئی کام مرحمت فرمایا تیرا
کیا نام ہی ساحر نقلی نے جواب دیا میرا نام نواز جادو ہی مدت سے خداوند کے پاس رہتا ہون میرے سپرد کام
نہین ہی بلکہ مین خداوند کے سامنے کچھ رقص و سرود کا چرچا کرنے کے واسطے ملازم ہون زلوق نے کہا اس وقت
خداوند نے یہان کیون بھیجا ہی نواز نقلی نے کہا ایک نامہ آپ کو دیا ہی اور اسکا جواب بھی مانگا ہی مگر جواب کی جلدی
نہین ہی مجھسے فرمایا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر اسکا جواب لے آنا زلوق جادو نے کہا مین نامہ دیکھون نواز
نقلی نے نامہ اسکو دیا زلوق جادو نے نامے کو کھولا دیکھا تو آئین آئینہ اندام کی مہر ہی اور لکھا ہی کہ اے
زلوق جادو طلسم کشا سے ہرگز لڑن مقابلہ نکرنا پہلے اُسکے تحفجات اپنے قبضے مین کر لینا کہ اسپر سحر تاثیر کرنے
لگے جب اُس سے مقابلہ کرنا اور جو کیفیت گذرے وہ مجھکو تحریر کرنا زلوق جادو نے کہا مین پہلے ہی اس کا
انتظام کر چکا ہون عیار گئے ہوے ہین یقین کامل ہی تحفجات طلسم کشا لیکر آتے ہونگے نواز نقلی نے
عیارون کا جو نام سُنا خیال کیا کہ مین نے ایک ہی عیار کو گرفتار کیا تھا اور وہان بہت سے عیار گئے ہوے ہین
ایسا نہو کہ بدیع الملک کو کوئی کچھ گزند پہونچا دے یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی جس طرح بن پڑے جلد اپنے کام کو
انجام دیکر یہان سے روانہ ہون یہ سوچ کے نواز نقلی نے زلوق جادو سے کہا بڑے افسوس کی بات ہی کہ
آپ کی محفل مین شغل نہین ہی زلوق جادو نے کہا ای نواز جادو مین حکم خداوند سے مجبور ہون کیا کرون اُنھون نے
منع فرمایا ہی کہ جبتک طلسم کشا سے جنگ رہے اُسوقت تک کسی صحبت مین شراب خواری کا چرچا نہو اس وجہ سے
مین نے موقوف رکھا ورنہ میری محفل مین سوائے اس شغل کے اور دوسری بات نہ تھی نواز نقلی نے کہا
مین جبتک شراب نہین پیتا میرے حواس درست نہین ہوتے اگر آپ کے یہان شراب موجود ہو تو منگائیے
زلوق جادو نے کہا مجھے یہی خوف ہی کہ خداوند کے خلاف نہو نواز جادو نے کہا آپ کے یہان روز تو
چرچا رہتا ہی نہین ہی اگر آج مدتون کے بعد یہ شغل میرے سبب سے ہو بھی جائیگا تو کچھ مضائقہ نہین ہی مین
خود خداوند سے کہدونگا کہ مین بیجان تھا اس سبب سے مین نے محفل مین شراب طلب کی یقین ہی کہ
وہ کچھ نہ کہین گے زلوق جادو نے کہا خداوند نے یہانتک تاکید فرما دی ہی کہ جب کوئی شخص محفل مین
مہمان آئے اور وہ ہمین اپنے ہاتھ سے جام بھر کے پلائے تو ہرگز نہ پینا یہ خیال کرنا کہ یہ کوئی عیار ہی
نواز نقلی نے کہا آپ میرے ہاتھ سے شراب نہ پیجئے گا جب زلوق جادو بہت مجبور ہوا تو اُسنے ساقی
بچون کو محفل مین بلایا کہا مین نے تو ایک مدت سے شراب ترک کر دی ہی مگر آج مہمان نواز جادو

تشریف لائے ہین یہ فرمایش بھی کرتے ہین اور مین اُنکے سُننے کا بھی مشتاق ہون لہذا شراب آپ کے واسطے لاؤ ساقی بچے اُسی وقت کشتیان کباب کی صراحیان شراب کی لیکر محفل مین آئے نواز نقلی نے کہا اے شہنشاہ زیلوق اس شراب کا لطف بے شغل رقص و سرود کے نہین ہی زیلوق نے کہا میرے ہمراہ ایسے لوگ بھی بہت ہین مگر مجبور ہون کہ وہ یہان سے بہت دور ہین اور سامان اُنکے درست نہین ہین تمھارے کہنے سے دو ایک کو بلاتا ہون نواز نقلی نے کہا آپنے اسقدر کیون زحمت فرمائی مین آج آپ کو وہ کیفیت دکھاؤن جو آپنے تمام عمر کبھی نہ دیکھی ہو خداوند کے سامنے جو جو شغل ہوتے ہین وہ آج آپ کو دکھاتا ہون زیلوق جادو نے کہا اے نواز جادو ایسی قسمت ہماری کہان تھی جو ہم اُن اشغال کو دیکھ سکتے آج تمھاری وجہ سے اس کیفیت کو بھی دیکھ لینگے نواز جادو نے کمر سے نے نکالی ساقی کی طرف اشارہ کیا کہ جام شراب زیلوق جادو کو دے ساقی نے شراب کا جام زیلوق جادو کی طرف بڑھایا زیلوق جادو نے کہا پہلے نواز جادو کو پلادو یہ ہمارا مہمان ہی اسکی خاطر ہمپر واجب ہی نواز جادو نے کہا مین تھوڑی دیر کے بعد پیونگا ابھی مجھے کچھ اپنا کمال دکھانا ہی اگر نشہ ہو جائیگا تو مین کچھ کام نکر سکونگا آپ نوش فرمائین آپ کو جبتک گونہ سرور رہیگا اُس وقت تک میرے کمال کی قدر رہیگی زیلوق جادو نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو مجھے کیا انکار ہی یہ کہکے اسنے ساقی سے جام شراب پی لیا نواز جادو نے زمین یہ غزل بجانا شروع کی

غزل

دیوانے رنگ لاتے ہین جیسے تال مین
دیکھے ہین ایک ہی سے تغیر تال مین
آنکھ اپنے رنگ مین ہی تو دل اپنے حال مین
مستی مین بلبلون نے نشیمن کے واسطے
دیکھے ہین شیشے ٹوٹتے مستانہ چال مین
ہر اک قدم پہ آتی ہی آواز اب گرا
ڈھونڈا کیا انھین کو وہم و خیال مین
رفتار یار نے اُسے مردہ سا کر دیا
رنگ شراب ہی عرق انفعال مین
اُس بُت کی بندگی مین نہ پیرن سے چھوٹے
دل کو لگ گیا ہی بڑی دیکھ بھال مین
کیون بے دہن خدا نے بنایا جواب دو
ذرے سے کچھ جھلکتے ہین گرد ملال مین
اُس سرو قد کو دیکھ کے گلشن مین سٹ گئے
چھپتی پھرینگی یار کے گیسو و خال مین
ایسی کوئی ادا تھی کہ خود دل تاڑ لیا
آنکھین تری پھنساتی ہین [illegible]
ٹھکرا گیا تھا کوئی اسے راہ مین کبھی
ساتھ اُنکے خوش کبھی کبھی ہین ملال مین
معشوق کے مزاج مین عاشق کے حال مین
ہم خواب مین گئے تھے فقط دیکھنے تمھین
ناگن ہین جھومتی ہوئی شاخین نہال مین
جس پردے مین ہی یار دل آگاہ ہو گیا
بجلی کا اضطراب ہی عاشق کی چال مین
قاصد یہ لکھ ہی خط جو وہ پڑھتا تھا بار بار
سُرعت کہان سے آئی قیامت کی چال مین
کچھ ڈر نہین ہی شوق سے کوسو ہمین تم آج
تکرار ہمسے ہو گئی پہلے سوال مین
تقدیر لڑ رہی ہی تری رہگذر مین ہاتھ
بُت کر دیا ہی ہمنے تمھین اک سوال مین
دیوانہ ہون کسیکے بہار شباب کا
بڑھ جانے کی اُمنگ تھی جس جس نہال مین
شرمندگی جو ہمین قتل کر گئی
وہ بھی شریک ہو گئے عاشق کے حال مین
اے شیخ پی گئے ساغر مئے کھا کباب مرغ
ابتک ہی وہ غرور سر پائمال مین
عالم بہار کا ہی یہ آغاز سال مین
یہ ایک دل شریک ہی دونونکے حال مین
حیران سے ہین دونون کسیکے خیال مین
کیا کچھ گذر گیا نہ تمھارے خیال مین
گردش سے چشم مست کی دل کو خدا بچائے
اندھون کی آنکھین کھل گئین شوق جمال مین
کیا بدگمان ہی دل جو وہ پہلو سے اُٹھ گئے
شوق عدو بھی لکھ گئی تھے اپنے حال مین
کیفیتین دکھاتی ہی شرم گناہ بھی
کوئی گھڑی بُری نہین روز وصال مین
سینے سے تیرے تیرونکے پیکان نکالکر
ٹھوکر لگا دے تو بھی سر پائمال مین
سینے ہی مین تپا دل پُر داغ کا لگا
اب مجھکو ہوش آئے تو دو چار سال مین
آتا ہی روز وصل شب غم کی تیرگی
نیچی نگہ نے کام کیا انفعال مین
دل مبتلا ہے زلف ہی مرغ نگاہ کو
پھر بحث کا مزہ ہی حرام و حلال مین
ہر وقت اسی خیال مین رہتے ہین خوش جمال

کچھ تو انھون نے دیکھ لیا ہی جلال مین ہا اس خوش الحانی سے نوانز جادو نے اس غزل کو نے مین بجایا کہ جسقدر لوگ
محفل مین موجود تھے سب ہمہ تن محو ہو گئے مگر نے مین سے ایک دھوان نکل رہا تھا وہ سب کے دماغ مین
گیا بہت سے چھینک لیکر بیہوش ہوے مگر کسی کو محویت نے ہوشیار نکیا تھوڑی دیر کے بعد زیوق جادو
کو بھی چھینک آئی یہ بھی بیہوش ہوا اسکا بیہوش ہونا کہ نوانز نقلی نے نعرہ کیا منم خواجہ عمرو ثانی نعرہ کرنے کے
سے پہلے زیوق جادو کی زبان مین سوزن ویکر تذرر زنبیل کیا پھر سبکو قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر مین جسقدر
ساحر بارگاہ مین تھے سب کو قتل کیا تاریکی بھی چھائی سنگ باری و برف باری بھی ہوئی آوازین بھی مہیب
آئین مگر خواجہ نے کچھ خیال نہ کیا سب مال و اسباب لوٹ لیا وہان سے گلیم اوڑھ کے نکلے اسکی
بارگاہ مین آگ لگادی آگ جو بارگاہ مین لگی شعلے بلند ہوے اسکے لشکرہ اون نے یہ کیفیت دیکھی لشکر مین
بہت لوگ تھے سب بارگاہ کی طرف دوڑے خواجہ نے انکو جو اس طرف متوجہ پایا انکی بارگاہون مین بھی
آگ لگادی تمام لشکر کے خیمے جلے دیوان شہر اپنے اپنے مقامون سے نکلکر بھاگے ساحرون نے
سحر کرنا شروع کیا آگ کو بہت بجھانا چاہا مگر ممکن نہو اسب خیمے جل گئے خواجہ نے بہت سے ساحرون کو
قتل کیا مال و اسباب بہت کچھ ہاتھ آیا وہان سے روانہ ہوے دو چار قدم راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا
بہت سے سیاہ پوش ایک جگہ پر کھڑے ہوے کہہ رہے ہین کہ لشکر کی تو یہ کیفیت ہی نہین معلوم شہنشاہ
اس وقت کہان ہین یہ آگ بجھے اور سب لوگ سہولیت سے اپنے اپنے ٹھکانے پر جائین تو طلسم کشا
کو چلکر شہنشاہ کے حضور مین پیش کرین خواجہ نے جو یہ کیفیت سنی سمجھے یہ لوگ عیار ہین اور بدیع الملک کو
بارگاہ سے اٹھا کر لائے ہین اس امر کے منتظر ہین کہ یہ آگ بجھے اور زیوق جادو دکھائی دے تو اسکو حوالہ کر دین
انسے اسکا عوض لینا ضرور ہی یہ سوچ کے خواجہ نے ایک گوشے مین آ کے اپنی صورت زیوق جادو کی بنائی
اسباب سحر ہاتھ مین لیا گھبرائے ہوے اس طرف آئے جہان وہ لوگ کھڑے ہوے باتین کر رہے تھے
ان عیارون نے جو زیوق جادو کو دیکھا کہا اے شہنشاہ ہم لوگ حسب الحکم طلسم کشا کو اسیر کر کے لائے
آپ کو تلاش کر رہے تھے اس آفت کو دفع کیجیے تو ہم حاضر کرین زیوق نقلی نے کہا اے عیاران
طرار ہمین تمھاری ذات سے یہی امید تھی لاؤ جلد طلسم کشا کو مجھے دیدو مین ابھی اسکو خدمت خداوندی مین روانہ
کر دون ساحرون نے لپتارہ بدیع الملک کا زیوق نقلی کو دیا زیوق نقلی نے تاکر لا کے غائب کیا سب
عیار دیکھکر حیران ہو گئے کہ یہ کیا ماجرا تھا جو تاکر آتے آتے لپتارہ غائب ہو گیا زیوق جادو نے کہا تم لوگ
اسکا تعجب نکرو مین اسی طرح دن بھر خداوند آئینہ اندام کو تحفہ جات مع خطوط روانہ کرتا رہتا ہون اگر تم خدمت
خداوندی مین جانا چاہو تو ممکن ہی ان لوگون نے کہا جب ہماری طلبی ہوگی ہم بھی جائینگے ایسا نہو بےطلب
جانے پر خداوند آزردہ ہون زیوق جادو نے کہا اب تم اس آگ کا جا کر انتظام کرو مین بھی اسکی کوشش
کرتا ہون ایک دم بھر مین بجھ جائیگی مگر جسوقت تک حکم خداوند نہین ہوگا اس وقت تک روشن رہیگی
مین کوشش کر رہا ہون اور یہ آگ نہین بجھتی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی اسکے واسطے خداوند
نے حکم نہین فرمایا اور یہ تو ضرور ہی کہ اس لشکر مین کسی سے ایسی خطاے شدید سرزد ہوئی ہی کہ جسکی
سزا دی گئی ہی عیار اس طرف متوجہ ہوے زیوق نقلی لشکر اسلام کی طرف آیا لشکر مین پہونچ کے بہت
اچھی طرح سے اپنی صورت اصلی ظاہر کی پہلے قنداب جادو کی بارگاہ مین جا کر قنداب جادو کو بیدار کیا

قنداب کی جو آنکھ کھلی دیکھا خواجہ عمرو نامدار سرہانے کھڑے ہین قنداب جلدی سے اٹھ بیٹھا
عرض کی خواجہ عمرو کیا ارشاد ہی خواجہ نے کہا بڑا غضب ہو گیا تھا عیاران زیوق جادو بدیع الملک
کو لے گئے تھے اگر مین اس وقت اسکے لشکر مین موجود نہوتا تو ہرگز کسی کو اس امر کی اطلاع نہین ہوتی
قنداب نے عرض کی یا خواجہ مین بڑی رات تک گرد بارگاہ پھرتا رہا اول تو جب شہریار براے خواب
تشریف لے گئے رات زیادہ گئی تھی بعد شہریار کے تشریف لے جانے کے مین دیر تک گرد بارگاہ
ٹہلا کیا جب نگہبانون نے مجھسے کہا کہ آپکی ضرورت نہین ہم لوگ کافی ہین مین مجبور ہوکے واپس
آیا تعجب ہی کہ عیار کس وقت آئے اور کیونکر شہریار کو بارگاہ سے لے گئے خواجہ نے کہا اب
بدیع الملک کی بارگاہ مین چلو اور حالات بھی تمھین معلوم ہون قنداب جادو اپنی بارگاہ سے اٹھکے
خواجہ کے ہمراہ بدیع الملک کی بارگاہ مین آیا اور ساحران نامی کو بھی خبر ہوئی وہ سب بھی شہزادہ
بدیع الملک کی بارگاہ مین آئے خواجہ نے جیسے ہی بارگاہ کے اندر قدم رکھا اندھیرا پایا مگر قنداب
جادو کے ہمراہ روشنی تھی خواجہ نے بارگاہ مین آکے چارون طرف دیکھنا شروع کیا ایک کونے پر
فرش کو دریدہ پایا دیکھا ایک نقب نہایت تیلی کھدی ہوئی ہی خواجہ فوراً اس نقب مین کود سے
آگے جانے کی راہ نہ پائی قنداب سے سب کیفیت بیان کی کہا اے قنداب جو شخص یہان عیاری کرنے
آئے تھے وہ خالی عیار ہی نہ تھے بلکہ سحر بھی جانتے تھے کیونکہ یہ کام عیار کا نہین ہی کہ نقب اس طرح
لگائے اور بے لاگ بارگاہ کے اندر آئے قنداب نے عرض کی جو کچھ ہوا بہت اچھا ہوا آپ کا
ایسے وقت پر پہونچ جانا بہت ہی خوب ہوا ورنہ نہین معلوم شہریار کو کہان لے جاتے خواجہ نے کہا
کچھ بھی انسے نہو سکا مجبور ہوکے گرفتار ہوے کیونکہ وہان سواے انھین لوگون کے اور کوئی
باقی نہین ہی یقین ہی اب وہ بھی فرار کر گئے ہون قنداب نے عرض کی ہان کچھ روشنی تو اس طرف
معلوم ہوتی تھی بعض لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ لشکر زیوق مین آگ لگی سب بارگاہین اور تمام خیمے جل گئے جو
خواجہ نے کہا سچ ہی اب ایک خیمہ اسکے تمام لشکر مین باقی نہین ہی اور بہت سے ساحر تو جلکر خاک ہوے
باقی بچے وہ بخوف جان بھاگ گئے زیوق جادو کو مین لایا ہون میرے پاس موجود ہی دیکھو اس سے
دریافت کرتا ہون اگر مذہب آئینہ پرستی ترک کرے گا تو پھر اطاعت بدیع الملک اختیار کرکے
آپ لوگون کے ہمراہ براحت تمام اپنی زندگی بسر کرے گا اور اگر اسلام قبول کرنے مین انکار کیا تو مثل
اور ساحرون کے قتل کیا جائیگا قنداب جادو نے عرض کی آپ پہلے شہریار کو نکالیے خواجہ عمرو نے
بدیع الملک نوجوان کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا شاہزادے کی آنکھ جو کھلی گھبرا کے اٹھ بیٹھا
اپنے قریب قنداب جادو اور خواجہ عمرو اور چند ساحرون کو پاکر خواجہ سے پوچھا خواجہ خیر تو ہی یہ کیا سبب
ہی مجھے اس وقت کیون جگایا خواجہ نے سب قصہ بیان کیا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو کمال تعجب
ہوا پھر خواجہ نے زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا بدیع الملک نے کہا خواجہ یہ کون ہی خواجہ نے کہا
زیوق جادو اسی کا نام ہی اگر مین اسکے لشکر مین نہ جاتا تو عیاری تمھین لے جاتے اور تمہارا پتہ نہ ملتا
یہ کہکے خواجہ نے زیوق جادو کو چوب بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا اسکی آنکھ جو کھلی اپنے کو
اس مصیبت مین گرفتار پایا سخت گھبرایا خواجہ عمرو تازیانہ لیکر سامنے کھڑے ہوے

کہا اے زیوق جادو اگر اپنی جان عزیز ہی تو مذہب آئینہ پرستی ترک کرو اور دین اسلام قبول کرو
زیوق نے اشارہ کیا کہ مین ہرگز اسلام قبول نکرونگا خواجہ عمرو نے تازیانے اسکے لگائے مگر
اسنے ہر بار انکار کیا اور بوجہ سختی قلبی دین اسلام قبول نہ کیا خواجہ عمرو نے کہا ای زیوق جادو بہت
پچھتائیگا اپنی جان سے جائیگا زیوق نے پھر اشارہ کیا کہ مجھے منظور ہی کہ مین اپنی جان دون مگر دین
اسلام قبول نکرون خواجہ نے پھر اسکو تازیانے لگانا شروع کیے بدیع الملک نوجوان نے فرمایا
خواجہ اس بدعت کی کیا ضرورت ہی جلاد کو بلاؤ اسکے سپرد کردو سزا اسے قتل اسکے واسطے کافی ہی
خواجہ عمرو نے کہا اس وقت جلاد کا آنا بے محل ہی صبح کو اسکی گردن زدنی ہوگی یہ کہکے خواجہ نے
اسے جابک مار کے بیہوش کیا اور زنبیل کرلیا رات تو تھوڑی باقی تھی صبح بھی جلد ہوگئی بدیع الملک
سجادے پر تشریف لائے فریضۂ سحری ادا کر کے ہتھیار طلب کیے خادمون نے سلاح کی کشتیان لاکر حاضر کین
بدیع الملک ہتھیار لگا کر خیمے کے باہر تشریف لائے یہان سب لشکر تیار تھا اور دولت پر مرکب باد رفتار
بھی حاضر تھا بدیع الملک گھوڑے پر سوار ہوئے خواجہ نے آکر کہا کہان کا ارادہ ہی شہزادہ
بدیع الملک نے کہا میدان جنگ کی طرف جاتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ اب میدان جنگ مین کون ہی جو مقابلہ
کرے لشکر زیوق مین کوئی باقی نرہا جو لوگ بچ گئے فرار ہوگئے بدیع الملک نے کہا مجھے
میدان تک جانا ضرور ہی تم یہان زیوق سے پوچھو اگر وہ اسلام قبول کرنے مین انکار کرے تو
اسکو قتل کرو خواجہ نے کہا جب لشکر میدان جنگ سے واپس آئیگا اسوقت دیکھا جائیگا یہ
کہکے خواجہ عمرو بھی ہمراہ ہوئے بدیع الملک نوجوان میدان جنگ کی طرف آئے دیر تک لشکر
حریف کے منتظر رہے جب اس طرف سے کوئی نہ آیا مجبور ہوکے اپنی بارگاہ کی طرف پلٹے خواجہ
نے آتے ہی جلاد کو بلایا زیوق جادو کو زنبیل سے نکالا اس سے پھر پوچھا کہ اے زیوق
جادو اب کیا کہتا ہی اگر دین سامری پرستی ترک کرنے کا ارادہ ہو تو کہدے ورنہ جلاد حاضر ہی ابھی تیری
گردن زدنی ہوگی زیوق جادو نے کچھ جواب نہ دیا خواجہ نے دو چار مرتبہ اس سے تحقیق کیا تو
اشارے سے جتلا کہ کہا کہ مین ہرگز مذہب آئینہ پرستی ترک نہین کرونگا مجھے اپنی جان جانے کا
مطلق خوف نہین ہی خواجہ نے جلاد سے کہا اسکو قتل کر جلاد زیوق جادو کو کشان کشان لایا ریگ
کے چبوترے پر بٹھایا خواجہ عمرو خود جاکر کھڑے ہوئے اشارہ کیا جلاد نے ہاتھ لگایا کہ سر اسکا اڑگیا
اس کے مرتے ہی تاریکی چھاگئی آوازین مہیب آنے لگین سنگ باری برف باری دیر تک رہی آہ
آواز آئی کشتی مرا نام من زیوق جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ تاریکی برطرف ہوئی سنگباری
برف باری بھی موقوف ہوگئی خواجہ وہان سے بدیع الملک کے پاس آئے دیکھا تو بدیع الملک
مسلح اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین اور لوگ بھی برائے استراحت نہین گئے ہین کسی نے کمر تک نہین کھولی
خواجہ نے بدیع الملک سے کہا کیا آج کمرین کھولنے کا سردارون کو حکم نہین ہی بدیع الملک نے
کہا اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی مین نے اور لوگون کو بھی اطلاع دی کہ سامان سفر درست کرین اسی وقت
مین یہان سے روانہ ہوجاؤنگا وہ سب اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین بارگاہین بار ہو رہی ہین
کچھ لوگ آگے روانہ بھی ہوگئے ہین خواجہ نے کہا یہ بھی بہت ہی اچھی بات ہی یقین ہی دو ہی ایک

روز کے بعد ایوان نہ طاق تک بھی پہونچ جائین اور کیا عجب ہی جو آئینہ اندام جادو سے پہلے پہونچین بدیع الملک
نے فرمایا خدا مالک ہی خواجہ یہ باتین کر کے باہر آئے انتظام روانگی مین مصروف ہوے تھوڑی دیر مین
سب سامان درست ہو گیا خواجہ بدیع الملک کے پاس گئے کہا ای بدیع الملک جو جو اشیا آگے
روانہ کرنے کی تھین وہ سب روانہ ہوئین اور یہان کا بھی سب انتظام درست ہی اب تمھین بھی چلنے مین عذر
نکرنا چاہیے بدیع الملک نوجوان تو مسلح بیٹھے تھے خواجہ سے یہ بات سُنکر کھڑے ہوے سب
ساحرون کو ہمراہ لیکر باہر آئے گھوڑے پر سوار ہوے تمام لشکر ہمراہ ہوا بدیع الملک طرف
ایوان نہ طاق کے اس طرح روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین والا تمکین عرض کیا جائیگا
اب حال اُن لوگون کا بیان کیا جاتا ہی کہ جو قید صاحبقران کی مع جملہ سردارون کے لیکر جانب ایوان روانہ ہوئے تھے
چونکہ لشکر بہت تھا بدیع الملک کے ہمراہی بھی اسقدر تھے جنکو ایک زندان خانہ مین قید کرنے کی
جگہ نہ ملی اور بعض کے واسطے سحر سے زندان خانہ بنایا گیا ورنہ ایسے قوی ہیکل تھے کہ اُنکے
رہنے کے واسطے زندان خانہ بہت ہی چھوٹا تھا اسکے علاوہ صاحبقران کے ہمراہ بھی اسقدر لشکر تھا
کہ بدیع الملک کے برابر تھا ان لوگون کے واسطے بھی ایسے ہی ایسے انتظام ہوے خاص خاص جو
سرداران امیر تھے وہ صاحبقران کے ہمراہ اُس آتشین زندان خانہ مین اسیر کیے تھے جسکے تحت
وفوق مین آتش خانے روشن تھی جب مالک زندان خانہ ان سبکو طلسم نہ طاق سے طرف ایوان کے
لے چلا تو اسکو بھی آئینہ اندام نے یہ خبر دی تھی کہ ہوشیار رہنا طلسم کشا لوح طلسم پا گیا ہی اور طرف
ایوان نہ طاق کے وہ بھی گیا ہی جہانتک ممکن ہو اُسکی نظر سے حمزۂ ثانی کو بچا کر لے جانا اگر اُسنے
کہین قید حمزۂ ثانی دیکھی تو وہ آفت برپا کر دے گا بہت ہوشیاری سے لے جانا اس سبب سے
منتظم زندان خانہ نے ان سب سردارون کو صندوقون مین بند کر دیا تھا جو لوگ لشکری تھے اُنھین ہمراہ
لیا تھا مگر جسقدر نامی سردار تھے اُن سبکو مع صاحبقران کے صندوقون مین بند کر دیا تھا اس صورت
سے آکر دیوار ایوان نہ طاق کے نیچے اس نے لشکر کو اُتارا آپ بارگاہ مین گیا اور بڑے
بڑے خیمے استادہ ہوے ساحر جو اسکے ہمراہ تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے
ایک قنات دور تک استادہ کی گئی صندوق سرداران نامی کے اُس قنات مین مستور کیے گئے منتظم
نے اپنے ملازمین کو بلا کر کہا اس طرح سرداران اسلام رہین کہ کوئی اُنکی صورت نہ دیکھ سکے سبنے
کہا اس وقت یہ کیفیت ہی کہ آپ کے لشکر کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی نہ کہ سردارون کو دیکھ سکے
یہ بات بہت دشوار ہی اول تو جو سردار نامی وگرامی ہین جنکی وجہ سے لشکر کی شناخت ہو سکتی ہی وہ صندوق
مین بند ہین اور صندوق انکی قنات کے اندر ہین کوئی وہان تک جا نہین سکتا ہی انکے علاوہ جو اور سردار
ہین اور معمولی آدمی ہین اُنکے واسطے بھی انتظام کر دیا گیا ہی گرد اُنکے سحر کر کے دھوان پیدا کر دیا
ہی اُس دھوین کے سبب سے کوئی اُنکو نہین دیکھ سکتا اب اگر آپ کو اور زیادہ احتیاط لازم
ہے تو اب آپ خود آکر اس سبب سے علاوہ کوئی اور انتظام کرین منتظم زندان خانہ نے جواب دیا
یہی میری بھی غرض ہی تم لوگون نے بہت اچھا انتظام کیا ہی یہ کہکے اس نے سب کو رخصت کیا سبکے
بعد آپ بھی معائنہ کے واسطے اُن قناتون کی طرف آیا صندوقون کو دیکھا بہت خوش ہوا جہان اور

سب سردار اسیر تھے اور کار پردازان زندان خانہ نے وہان اپنے سحر سے دھوان پیدا کیا تھا وہان بھی اُسکے
سب کیفیت دیکھی جب یہان سے بھی اِسنے فرصت کی تو صحرا کے اسیر کرنے مین مشغول ہوا اسیر دیکھ رہا تھا کہ
ایک جانب سے گرد اڑی منتظم زندان خانہ اُس طرف مخاطب ہوا اپنے اور لوگون کو قریب بلایا کہا یہ گرد آمد
آمد لشکر کا نشان ہے یقین ہے خداوند تشریف لاتے ہین کیونکہ گرد عظیم بلند ہوئی لشکر بھی سوا معلوم ہوتا ہے اس قدر
لشکر یہان کسی نائب کے پاس بھی نہین ہے ضرور خداوند تشریف لاتے ہین یہ کہہ رہا تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا کہ ایک لشکر ظفر پیکر مانند سیل موج زن چلا آتا ہے علمہاے زرنگاری کے پھریرے کھلے ہین
سیاہ برقین اڑتی ہوئی آگے آگے ایک جوان صاحب شان علم زرنگار کے سایے مین گھوڑے کو سرپٹ ڈالے
ہوے چلا آتا ہے منتظم نے اپنے رفیقون کی طرف دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہے یہ لشکر طلسم کشا کا ہے اور یہ جوان جو سب سے
آگے ہے یہی طلسم کشا ہے کیونکہ جو جو سرداران اسلام خاندان حمزہ سے ہین اُن سب کی صورتین ضرور ملتی ہین اس
جوان کی صورت بھی اُنھین لوگون سے مشابہ ہے رفیقون سے جو اسنے کہا اُن لوگون نے غور کر کے کہا ہے
شہنشاہ آپ بہت صحیح فرماتے ہین یہ شخص ضرور طلسم کشا ہے یقین ہے یہ اسی طرف سے آتا ہے اب اسکے روکنے کی
کیا تدبیر کی جاے منتظم نے کہا ابھی اسکا ارادہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتا ہے اور کس طرف جاتا ہے بیک ناگاہ آکر
روک دینا اچھا نہین ہے ایسا نہو کہ روکنے سے خرابی واقع ہو وہ صاحب لوح ہے یون اُس سے مقابلہ کرنا اچھا
نہین ہے بہت سی ترکیبین صرف کی جائینگی تب اُس سے مقابلہ ہوگا منتظم تو یہ باتین کر رہا تھا کہ ایک ساحر نے
آکر اسکو نامہ دیا اُس نامے پر آئینہ اندام جادو کی مہر تھی اسنے اس نامے کو کھولا اسمین لکھا تھا کہ اے منتظم
زندان خانہ معلوم کر کہ طلسم کشا اب تیرے قریب آگیا ہے یقین ہے کہ آج اپنی بارگاہین آراستہ کراے مین اسوقت
بیٹھا ہوا تمام طلسم کی سیر کر رہا ہون تیری طرف جو نگاہ پڑی سب انتظام بہت ٹھیک ہے مگر خبردار طلسم کشا سے
مقابلہ نکرنا اگر وہ فساد پر آمادہ ہو جاے تو ہمارے آنے تک اُس سے مہلت مانگ لینا جب ہم پہونچ
جائینگے اسکا انتظام اور طرح سے کرینگے اگر تم مقابلہ کروگے تو فتح نپاؤگے ذلت اُٹھاؤگے مین جب وہان آؤنگا
اس لوح کی تاثیر تبدیل کر دونگا اُس وقت تجھے اختیار ہے چاہے طلسم کشا سے مقابلہ کرنا یا اُسے بھی اسیر کر کے
اپنے ہمراہ لینا مگر ابھی وقت نہین ہے تجھے لازم ہے کہ تو ایک عرضی بخدمت ایوان جادو اس مضمون کی روانہ کر دے
کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین یہان طلسم کشا ہمین ستاتا ہے آپ کچھ مدد فرمائین تو ہم ظلم طلسم کشا
سے امان پائین منتظم زندان خانہ اس نامے کو دیکھکر خوش ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا خداوند کی عجب
قدرت ہے ابھی مجھے نامہ تحریر کیا اور اُسی وقت مل گیا اُنھون نے تاکید فرمائی ہے کہ طلسم کشا سے مقابلہ نکرنا وہ
صاحب لوح ہے دو ایک روز صبر کرو جب مین وہان آؤنگا تو لوح کی تاثیر بدل دونگا لوح بیکار ہو جائیگی اسوقت
مین اختیار ہے مقابلہ کرنا چاہیے یون اسیر کر کے اپنے ہمراہ لینا اور ایک عرضی ایوان جادو کے بھیجنے کے
واسطے بھی تحریر فرمائی ہے مین عرضی اسی وقت جا کر خود روانہ کرتا ہون یہ کہکر اسنے نامہ دار آئینہ اندام کو رخصت
کیا اور ایک عرضی ایوان جادو کو اس مضمون کی لکھی کہ ہم لوگ آپ کے زیر دیوار آکر مقیم ہوے ہین اور
ابھی خداوند آئینہ اندام تشریف نہین لاتے ہین طلسم کشا نے ہمین یہان بھی پریشان کیا ہے اگر آپ اس وقت
مین مدد فرمائین تو کیا عجب ہے کہ ہم طلسم کشا کے ہاتھ سے امان پائین یہ عرضی لکھکر منتظم زندان نے خود طرف دیوار
کے جانے کا ارادہ کیا لوگون نے کہا آپ وہان جا کر عرضی کیونکر بھیجیے گا اسنے جواب دیا کہ مین کسی طرح سے

عرصی وہانتک پہونچاؤنگا یہ کہکے اسنے اسباب سحر ساتھ لیا طرف دیوار کے چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو لشکر گران لیکر روانہ ہوا تھوڑے سے عرصے کے بعد ایوان نہ طاق کی دیوار کے قریب پہونچا لوح ملاحظہ فرمائی
معلوم ہوا کہ ایوان نہ طاق کی پہلی دیوار ہی ابھی چندے یہان ٹھہرنا چاہیے جب لوح جانے کی ہدایت دے
اُس وقت یہان سے سفر کرنا اچھا ہی بدیع الملک نے خواجہ سے سب کیفیت بیان کی قند اب نے بھی
سنی خواجہ نے اُسی وقت قیام کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا قند اب جادو نے لشکر کو رد کا تھوڑی دیر مین
سب بارگاہین استادہ ہوئین بدیع الملک گھوڑے سے اُترے اور سب سرداران نامی بھی پیادہ ہوئے
شاہزادہ مع خواجہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر استراحت پذیر ہوئے
مگر خواجہ اور بدیع الملک جو بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے کہا خواجہ دیوار نہ طاق تک تو آئے
مگر ابھی تک نشان صاحبقران کا نہ معلوم ہوا اگر لشکر راہ مین ہوتا تو یقین تھا کہ ضرور ملاقات ہوتی اور اگر
یہان آجاتے تو اُنکے لشکر کا نشان تو یہان باقی ہوتا خواجہ نے کہا ابھی ایسے خیالات کرنے کی ضرورت
نہین ہی جبتک اچھی طرح اس امر کو دیکھ نہ لین ابھی تو ہم لوگ یہان آئے ہین ذرا دم لے لین پھر نکلکر
اس کیفیت کو بھی دریافت کرین اگر وہ لوگ آگئے ہین تو یہین کہین ہونگے اور اگر ابھی نہین آئے ہین
تو یقین ہی دو ایک روز مین آجائین اپنے مرحلے سے وہ لوگ سب آئینہ اندام جادو کے پاس گئے ہون
اور اسکے ہمراہ یہان آئین بدیع الملک نے کہا یہ بات تو خیال مین آتی ہی کہ وہ سب قیدیون کو اپنے ہمراہ
لیکر آئینہ اندام کے پاس گیا ہو اور وہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر پھر اُس طرف آئین تھوڑی
دیر تک خواجہ بدیع الملک سے باتین کرتے رہے جب بارگاہ مین اور سردار آگئے تو خواجہ اُٹھے
بدیع الملک قند اب کی طرف مخاطب ہوئے خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اپنی صورت تبدیل کی ایک
طرف روانہ ہوئے اُس طرف صحرا تھا چند کاہ فروش گھاس کے گٹھے لیے جاتے تھے خواجہ نے اُنکو ٹھہرایا
کہا یہان کوئی شہر قریب نہین ہی تم اس گھاس کو لیجا کر کیا کروگے کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ہم اس
غرض سے یہ گھاس نہین لیے جاتے ہین کہ اسکو لے جاکر فروخت کرین بلکہ ہم ملازم ہین اور ہمارا لشکر یہان
مقیم ہی اس وجہ سے ہم گھاس لیے جاتے ہین خواجہ نے کہا تمھارے لشکر کے سردار کا کیا نام ہی کہان
آیا ہی کس طرف جانے کا ارادہ ہی کاہ فروشون نے بیان کیا کہ ہمارے لشکر کے سردار کو سب منتظم صاحب کہتے ہین
ایک زندان نمانہ آتشین کا انتظام خداوند کی طرف سے انکے سپرد ہی اسی وجہ سے انھین لوگ منتظم کہتے ہین
نام ہم لوگون کو نہین معلوم ہی خواجہ نے کہا منتظم صاحب کہان جاتے ہین کاہ فروشون نے جواب دیا کہ ایوان
نہ طاق کے اندر جائین گے خداوند کا فرمان پہونچا ہی کہ ایوان کے اندر جاکر سکونت اختیار کرین اسی سبب سے
یہان آئے ہین اب خداوند کے منتظر ہین جسوقت خداوند تشریف لائین گے یہان سے روانہ ہو جائین گے
خواجہ نے کہا تمھارے سردار کے ہمراہ کچھ اسیر بھی ہین کاہ فروشون نے کہا اے شخص ہم اس بات کو
اپنی زبان سے نہین نکال سکتے ہین اور تو اسکی بابت ہمسے مت تحقیق کر خواجہ نے کہا تم لوگ مجھے
نہین جانتے اس وجہ سے بیان کرتے ہین عذر کرتے ہو اگر مین تمھارے سردار سے کیفیت دریافت

دریافت کرنا چاہون تو وہ تبانے مین عذر نکرے مین خاص ایوان نہ طاق کا رہنے والا ہون اس طرف
ایک ضرورت خاص سے آیا تھا اگر مجھسے بیان کروگے مین جاکر اپنے مالکون سے تمھاری کیفیت بیان
کردونگا یقین ہے وہ تمھارے واسطے اور کچھ انتظام بھی کرین جبتبک خداوند آئینہ اندام یہان نہ آئین اسوقت تک
تمھاری محافظت کے واسطے اور ساحر اپنے یہان سے بھیجدین وہان کے ساحر اگر یہان آکر تمھاری محافظت
کرین گے اُنکے سبب سے کوئی گزند نہ پہونچا سکیگا کاہ فروشون نے کہا ہم آپ سے یہ سب کیفیت تو بیان
کیے دیتے ہین مگر آپ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ فرمائیے گا ورنہ ہمارے واسطے خرابی ہوگی خواجہ نے کہا
بھائی تم لوگ عقل سے بالکل خالی ہو بھلا مین کسی سے اس کا ذکر کرونگا تو مجھے کیا حاصل ہوگا کاہ فروشون
نے سب حقیقت بیان کردی یہ بھی کہدیا کہ جو جو سردار لشکر اسلام کے نامی نامی ہین اُنکو صندوق مین بند کردیا
ہے اور جو عوام ہین اُنکو جہانپر قید کیا ہے وہان پر ایک ساحر نے اپنے سحر سے دھوان بنایا ہے سوا دھوین
کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی اسی حجاب دودی مین لشکر بھی نظر مردم سے نہان ہے اور کوئی سردار بھی نہین
دکھائی دیتا خواجہ نے یہ کیفیت بہت اچھی طرح سے سُنی کہا مین چاہتا ہون تمھارے سردار سے ملاقات
کرون کاہ فروشون نے کہا وہ آج کل یہان نہین ہین ایوان جادو کو ایک عرضی دینے زیر دیوار گئے ہین یقین ہے
دو ایک روز کے بعد واپس آئین خواجہ نے کہا کیا وہ وہان تنہا ہین کاہ فروشون نے کہا دوسرا شخص اُنکے
ہمراہ نہین ہے خواجہ نے کہا جی وہ یہان آئین گے اس وقت مین آکے اُنسے ملاقات کرونگا یہ کہکے ایک جانب
روانہ ہوے کاہ فروش اپنے لشکر کی طرف چلے خواجہ نے سب کیفیت راہ کی کاہ فروشون سے تحقیق کرلی
تھی دیوار ایوان کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر اُنکا وقت پر بخدمت شائقین والاتمکین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت منتظم زندان خانے کی عرض کیجاتی ہے

کہ یہ جو اپنے لشکر سے عرضی دینے کے واسطے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین دیوار کے قریب جاکر پہونچا اُسنے
چاہا سحر کرکے دیوار کے اُس پار جاؤن عرضی دیکر واپس آؤن اس واسطے اُسنے جھولی مین ہاتھ ڈالا عرضی
نپائی سخت گھبرایا پھر وہان سے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا عرضی تلاش کرکے لے گیا جب قریب دیوار
پہونچا اور قصد کیا کہ سحر کرکے بلند ہون کہ ایک آواز مہیب اُسکے کان مین آئی کہ خبردار اس دیوار کے
پار جانے کا ارادہ نکرنا جو کچھ کہنا ہے ہم سے بیان کر آواز ایسی مہیب تھی کہ منتظم ڈر گیا اور گھبرا کے چارون طرف
دیکھنے لگا جب اُسکو کسی کی صورت نظر نہ آئی تو اُسنے کہا مین کن صاحب کی خدمت مین عرضی حاضر کرون مجھے
منع فرماکر آپ پوشیدہ ہو گئے جب اُسنے اسقدر کہا پھر ایک آواز آئی جبتک ہم حکم نکرین اُس وقت تک
آنکھین نہ کھولنا ورنہ ہمارے جمال باکمال کو دیکھکر ڈر جائیگا تاب دید نہ لائیگا اور خبردار سانس اوپر
نکھینچنا اگر سانس باہر نکلی تو ہماری قوت جاذبہ تیری سب سانس کھینچ لیگی ابھی مرکے گر پڑے گا منتظم
نے اوپر سانس کھینچنا شروع کی دو چار دم کھینچے تھے کہ چھینک آئی بیہوش ہوکے گرا نعرہ ہوا کہ منم عمرو
ثانی عیار صاحبقران یہ نعرہ کرکے خواجہ نے اسکی زبان مین بڑھ کے سوزن دیا اسکا لباس اُتار کے
آپ پہنا اسکی صورت بنکر اسکو داخل زنبیل کیا آپ لشکر کی طرف روانہ ہوے تھوڑے عرصے مین
اُسکے لشکر مین آکے پہونچے ملازمین نے جو منتظم کو آتے ہوے دیکھا سب نے جھک کے قاعدے

سے سلام کیا منتظم جادو نے سب کو جواب سلام دیا جو لوگ زیادہ گستاخ تھے اُنھون نے قریب آکر پوچھا
کہ آپ اسقدر جلد کیونکر واپس آئے کیا عرضی دینے کا موقع نہین پایا منتظم نقلی نے کہا مین نے جا کر
دیوار کے پاس ایک آواز دی کہ مین خداوند آئینہ اندام کا ایک نامہ لایا ہون وہان سے ایک ساحر آیا
مجھسے نامہ لیگیا وہان سے جواب بھی لاکہ مین فوج روانہ کرونگا تم اسیران اسلام کو میرے پاس لے آؤ لہذا جسقدر
اسیر ہین اُن سب کو میرے سامنے لاؤ ملازمین منتظم گئے سب سرداران اسلام کو صندوقون مین سے نکال
کے لائے منتظم نقلی نے کہا ان سبکی قید کاٹو سحر اُتارو لوگون نے اُسی وقت سبکی قید کاٹی سحر اُتارا منتظم نقلی
نے سبکو اپنے ہمراہ لیا سرداران اسلام نے جو رہائی پائی چاہا فوج مخالف پر حملہ کرین منتظم نقلی نے کہا کہ مینے
آپ لوگون کو رہائی دلائی ہے آئین شجاعت کے خلاف ہے ابھی آپ کو ایوان جادو کے حضور مین چلنا چاہیے وہان
جو کچھ آپ کی بابت وہ فرمائین گے وہ کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا ایوان جادو کو جو کچھ کہنا ہو ہمسے یہین
آ کہے ہم وہان ہرگز نہ جائینگے یہ کہکے صاحبقران آگے بڑھے فوج جو کچھ منتظم کے ہمراہ تھی صاحبقران کی
طرف بڑھی امیر نے شیرانہ حملہ کیا اُس وقت تلوار بھی پاس نہ تھی صاحبقران نے جو حملہ کیا اور سب سردار
بھی آمادہ ہوگئے فوج منتظم کے لوگ تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے منتظم نقلی اُسی ہنگامے مین غائب
ہوگیا ایک گوشے مین آ کے اپنی صورت اصلی ظاہر کی وہان سے بدیع الملک کے لشکر کی طرف روانہ
ہوا یہان بدیع الملک اپنی بارگاہ مین بیٹھے تھے ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ کل سے نہین معلوم ہوتے کہان
چلے گئے بدیع الملک سب سے فرما رہے تھے کہ خواجہ کو صاحبقران زمان کے رہا کرنے کی بڑی
فکر ہے اسی واسطے کہین گئے ہین مگر ایک روز گذر گیا اور ابھی تک اپنے لشکر مین واپس نہ آئے اس سبب
سے البتہ کسی قدر خیال ہوتا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ خواجہ آئے بدیع الملک سے کہا مین امیر کو رہا کرا آیا ہون
مگر صاحبقران مع لشکر اس وقت نزع مین گھرے ہوئے ہین جلد لشکر لیکر چلو کفار امیر پر حملہ آور
ہین یہ سنکر بدیع الملک اُٹھے اُسی وقت سب لشکر تیار ہوا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس طرف
روانہ ہوئے یہان امیر نے بہت سے کفار کو واصل جہنم کیا خود بھی زخمی ہوئے تھے دعا کے واسطے
مسلمانون نے ہاتھ اُٹھا دیئے تھے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز وقت
مدد ہے اگر تجھے اس وقت ہمارے تئین دست کفار سے قتل کرانا ہے تو کیا چارہ ہے اور اگر ہمین مظفر و منصور
کرانے کا ارادہ ہے تو ہماری مدد کر اس بلا کو رد کر ابھی سبکی دعا ختم نہوئی تھی کہ صحرا سے گرد اُڑی شہریار کے
نعرے کی آواز آئی ؎ درین دنیا دلیری و شجاعت ہست کام من * اگر نامش نمیدانی بدیع الملک نام من *
صاحبقران نے جو نعرہ بدیع الملک کی صدا سنی شکر خدا بجا لائے بدیع الملک نوجوان مانند شیر فوج شریر پر
آ پڑے صاحبقران برسینہ سپر ہو کر فوج مخالف سے مقابلہ کیا تھوڑی ہی دیر مین لشکر کفار نے فرار پر قرار
کیا بدیع الملک کی فتح ہوئی اُن فراریون کا تعاقب بھی نہ کیا بصد فتح و فیروزی نوبت نقارے بجاتے
اپنے لشکر کی طرف چلے بدیع الملک نے صاحبقران کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا امیر کو نہایت خوشی ہوئی
جب بارگاہ مین آئے بدیع الملک نے سامان جشن کیا بہت کچھ مال و زر نقد تقسیم کیا امیر نے سب کیفیت
اپنے یہان کی بیان کی بدیع الملک نے اپنا حال کہا قند اب جادو وغیرہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی سے
مشرف ہوئے امیر نے سب کو بصد عزت و حرمت محفل مین بٹھایا لشکر مین بڑی خوشی ہوئی امیر نے

بدیع الملک سے فرمایا اے راحت بخش قلب وجگر واے نور بصر شجاعت کا تمہر خاتمہ ہی واقعی صاحبقرانی کے لایق سوا تمھارے دوسرا نہین یہ بات گو بعض بعض لوگون کے خلاف ہوئی صاحبقران کے سبب سے کوئی کچھ نہ کہہ سکا شب بھر محفل عیش وعشرت رہی امیر نے صبح کو بدیع الملک سے دریافت فرمایا کہ اس جگہہ کا کیا نام ہی بدیع الملک نے عرض کی یہ سرحد ایوان نہ طاق ہی آگے اسکے ایوان نہ طاق وہ جگہہ ہی جو طلسم سے بھی سخت وصعب ہی آئینہ اندام جادو اب مجبور ہوا تو یہان پناہ لینے کے ارادے سے آنیوالا ہی سب طلسم کو اپنے ساتھ لاۓ گا کچھ لوگون کو روانہ بھی کیا تھا مین نے جب سے اس طلسم کی لوح حاصل کی کوئی مرحلہ اس طلسم مین فتح کرنا نہین پڑا لوح سے پہلے ہی ہدایت پائی کہ اس طرف آؤن آئینہ اندام جادو سے مقابلہ کرون شاکر ہی کہ یہان آنے سے آپ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا اب یقین ہی آئینہ اندام جادو بھی اور سب طلسم کے لشکر بھی اس طرف آئین امیر نے فرمایا اے بدیع الملک زمرد ثانی اور توبرج کہان ہین شہزادہ بدیع الملک نے عرض کی مین بہت دنون سے اُن لوگون کے حالات سے واقف نہین ہون بہت زمانہ ہوا کہ ایک بار یہ سُننے مین آیا تھا کہ توبرج وزمرد ثانی کے واسطے آئینہ اندام جادو نے ایک طلسم بنا دیا ہی اُسی طلسم مین دونون حکومت کرتے ہین پھر سُنا کہ زمرد ثانی شہر قنداب مین ہی اور توبرج کے واسطے طلسم بنایا گیا ہی وہ وہان بہ باد شاہی کرتا ہی نہین معلوم کیا حالت ہی اور وہ لوگ کہان ہین صاحبقران بدیع الملک سے شب بھر یہی باتین کرتے رہے صبح کو بدیع الملک نے بعد فراغ نماز صاحبقران سے عرض کی اب لوح دیکھتا ہون جو کچھ ہدایت ہوگی وہ کرونگا اس وقت تک یہان اسی سبب سے ٹھہرا تھا کہ آپ کی قدمبوسی کرون امیر نے فرمایا بہتر ہی لوح دیکھو اگر یہان ٹھہرنا مناسب ہو قیام کرو ورنہ آگے بڑھو بدیع الملک نے لوح دیکھی نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا ابھی یہان سے کوچ کرنا اچھا نہین ہی اگر آئینہ اندام جادو سے مقابلہ کرنا منظور ہی تو یہان قیام کرو ورنہ ایوان کے اندر جاؤ جب تمھین وہان کی لوح دستیاب ہوگی وہ کام دیگی اور اگر آئینہ اندام سے مقابلہ نہوگا اور ایوان کے اندر داخلہ کروگے تو آئینہ اندام بخوف جان یہان سے بھاگ جائیگا پھر ہاتھ نہ آئے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہین ٹھہرے رہو ابھی اندر جانے کا ارادہ نکرو شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران سے کل کیفیت بیان کی امیر نے فرمایا ابھی اندر جانے کی کوئی ضرورت نہین ہی جبتک آئینہ اندام سے مقابلہ نکرینگے ایوان کے اندر نہ جائین گے بدیع الملک خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا یہان مقیم رہنا بیکار ہی نہین معلوم آئینہ اندام کب آئے بہتر یہ ہی کہ اس صحرا مین براے شکار چلین دور نہ جائین جسوقت آمد لشکر آئینہ اندام جادو ہو اُس وقت تمھین اطلاع کی جاتے گی شہزادہ بدیع الملک نے بھی اس راے کو پسند کیا اُسی وقت خادمون کو بلا کر حکم دیا کہ ہم براے شکار جائین گے سامان شکار درست کرو خادمون نے حسب الارشاد سامان سفر درست کیا بدیع الملک اور صاحبقران نے مع چند سرداران قدیم کے براے شکار کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر خدمت شائقین مین عرض کیا جائیگا

اب کیفیت اشراق جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو سب لشکر کو لیکر چلا دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا زمرد ثانی اور توبرج مع اپنے لشکر کے وہان مقیم ہین اشراق نے بھی لشکر کو روکا زمرد کو جو اشراق کے آنے کی اطلاع ہوئی یہ اپنی بارگاہ سے

باہر آیا اشراق کے پاس گیا تورج کو بھی اپنے ساتھ لیتا گیا اشراق نے جوان دونون کو دیکھا کہا اے زمرد
تم ابھی تک ایوان کے قریب نہین پہونچے زمرد نے کہا اے شہنشاہ بسبب خوف مین اس صحرا مین مقیم رہا
خیال یہ تھا کہ ایسا نہو راہ مین طلسم کشا مل جاے تو اُس سے مقابلہ کرنا پڑے میرے ساتھ لشکر بھی بہت
کم ہے مین اُن لوگون سے کیونکر مقابلہ کر سکونگا تورج نے مجھسے بہت کہا مگر مین نہ جا سکا آپ کے آنے کی
خبر پاچکا تھا اس سبب سے دل قوی تھا اسی صحرا مین رہا اب آپ کے ہمراہ چلونگا بہت جلد پہونچونگا اشراق
خاموش ہو رہا اُس شب سب وہین مقیم رہے دوسرے روز علی الصباح اُس صحرا سے کوچ کیا قریب
دو کوس کے راستہ طے کیا ہوگا کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی اشراق نے لشکر کو روکا زمرد سے کہا
معلوم ہوتا ہے کہ طلسم کشا آیا ہے یہ اُسی کے لشکر کے آمد کا نشان ہے بہتر یہ ہے کہ یہان ٹھہر جائین خبر منگائین طلسم کشا
کا ارادہ دریافت کرین اگر وہ ہمارے ہی مقابلے کو آتا ہے تو ویسا انتظام کرین ورنہ آگے بڑھین زمرد
نے جو یہ بات سنی اُسکے چہرے سے رنگ اُڑ گیا تورج نے کہا اے شہنشاہ اگر طلسم کشا برائے مقابلہ
آتا ہے تو بہت اچھی بات ہے مین اُس سے مقابلہ کرونگا اتنا لشکر بھی بھیجدینا ممکن ہے اگر ہمارے یہان کے
لشکری ایک ایک چٹکی خاک کی طلسم کشا کے لشکر پر ڈال دینگے تو لشکر اُسکا معلوم نہوگا اشراق نے کہا
میری بھی یہی راے ہے کہ طلسم کشا سے اب کی بار جو مقابلہ ہو تو سحر کے ذریعہ سے نہو بلکہ اُس سے بجرأت و شجاعت
لڑین خداوند آئینہ اندام ضرور فتح دینگے اُسکو اسیر کر لینگے کیا جان ہے جو لڑ کر فتح پاے بازی لے جائے
ہمارے یہان اسقدر لشکر موجود ہے کہ جسکی گنتی کرنا ممکن نہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا
اشراق نے دیکھا کچھ دیوان شریر آگے آگے باختہ حواس بھاگتے ہوے اُنکے عقب مین بہت
سے ساحر چاک گریبان روتے پیٹتے چلے آتے ہین یہ کیفیت دیکھ کے اشراق نے تورج اور زمرد
سے کہا کہ میرا خیال بیجا تھا ہرگز یہ لشکر طلسم کشا کا نہین ہے بلکہ کسی سردار طلسم کو طلسم کشا نے قتل کیا ہے اُسکے ساتھ
سے یہ سب لوگ بھاگے ہوے آتے ہین یہ کہکے اپنے ساحرون سے کہا کہ جلد جاؤ اُنکی خبر لاؤ ساحر اُس
طرف روانہ ہوے جب قریب پہونچے دیوان شریر نے تو کچھ جواب انکو نہ دیا جب ساحرون کے پاس
پہونچے اور اُنسے کیفیت دریافت کی تو سب نے کہا کہ ہم لوگون سے تم اور تمھارے شہنشاہ بالکل واقف
نہین ہین خداوند نہین جانتے ہین اور ہم اُنھین پہچانتے ہین ہمارے مالک کا منتظم زندان حفاظت تھا خداوند نے
حمزہ ثانی کو قید کر کے ہمارے مالک کے سپرد کیا تھا جب فرمان خداوند پہونچا کہ اب اس طلسم مین رہنا
اچھا نہین ایوان نہ طاق کی طرف روانہ ہو اور زیر دیوار پہونچ کے ہمارا انتظار کرو ہم لوگ حسب الارشاد
خداوند اُس طرف روانہ ہوے اور قید حمزہ ثانی بھی مع جملہ سرداران حمزہ کے اپنے ہمراہ تھی خداوند نے
نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب وہان پہونچنا تو بہت ہوشیاری سے رہنا کیونکہ طلسم کشا لوح طلسم حاصل کر چکا ہے
اور ایوان کی طرف جاتا ہے اگر اُسکی نگاہ حمزہ کے قید پر پڑیگی تو جس طرح اُس سے بن پڑے گا قید
چھین لے جائیگا اُس سے کسی کا بس نہ چلے گا اور مین ابھی اُسکے کسی کام مین دخل نہ دونگا اس سے
لازم ہے تم لوگون کو کہ قید پوشیدہ کر کے لے جاؤ ہم لوگ قید کو پوشیدہ کر کے لے گئے جب ایوان
کے زیر دیوار پہونچے اور خداوند کے منتظر ہوے اُس وقت ایک واقعہ ایسا گذرا کہ جسکو ہم بیان نہین
کر سکتے کہ کس سبب سے سردارون نے مع حمزہ کے رہائی پائی یہ بات تو ضرور ہوئی کہ ہمارے

مالک ایک عرصے سے ایوان جادو بادشاہ ایوان نہ طاق کے دینے کو گئے وہاں سے آگے انہون نے کہا کہ سب اسیرون کو
مین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا ان لوگون پر سے سحر اتار دو ہمنے سب پر سے سحر اُتارا قید سب کی الگ کی آزادی
جو انکو ممکن ہوئی سب سردار بر سر جنگ ہوے ہمارے مالک اُسی وقت سے غائب ہوے پھر اُنکا پتہ نہ معلوم
ہوا ہم لوگون نے چاہا حمزہ کو پھر اسیر کرین مگر اُسکی مدد کے واسطے طلسم کشا مع لشکر آگیا وہ ہم لوگون سے
چھڑا کر لے گیا اگر ہم لوگ اس وقت مقابلہ کرتے تو ضرور جان جاتی اب سب یکجا ہو گئے ہین جب ہمنے
اُن لوگون کے سامنے سے فرار کیا تو کئی کوس پر آکے دم لیا چونکہ مسافت بعید طے کی تھی اس سبب سے
آگے بڑھنے کی ہمت نہوئی وہین قیام کیا ہرکارون کو خبر کے واسطے بھیجا سب نے آکر ہمسے یہ بیان کیا کہ
وہان جشن کی تیاری ہو رہی ہے لشکر مین ہر ایک خندان و فرحان اپنے اپنے احباب سے مل رہا ہے یہی چرچا ہے
کہ اب اس طلسم کو بفضل خدا فتح کر لیا بہت سے لوگ طلسم کشا کی ہمت و جرأت کی تعریف کرتے ہین بہت سے
لوگ خداوند آئینہ اندام کی شان مین کلمات ناروا زبان سے نکالتے ہین اس کیفیت کو سنکر
ہمنے وہان کا ٹھہرنا اچھا نہ جانا خداوند کے پاس فریادی جاتے ہین اشراق اس کیفیت کو سنکر دنگ
ہو گیا زمرد اور لوریج کا رنگ زرد ہو گیا ساحرون نے کہا طلسم کشا بڑا صاحب جرأت ہے کسیکو خیال مین
نہین لاتا ہر ایک ساحر کو ادنی تصور کرتا ہے اُس سے لڑکر فتح پانا محال ہے اب لوح طلسم کی مل جانے سے
اسکی جرأت اور زیادہ ہو گئی ہے اشراق نے جواب دیا مین ان باتون کا قائل نہین ہون طلسم کشا کیا چیز
ہے اگر خداوند چاہین تو ابھی ایک طفل مکتب طلسم کشا کے زیر کر لینے کو بہت ہے سب اسکے ادب سے خاموش
ہو رہے بلکہ تائید اسے بھی کی اور دل مین سبنے یہی خیال کیا کہ اب اسکی بھی موت آئی ہے جو ایسی دل مین سمائی
ہے اب یہ طلسم کشا کے مقابلے مین جائیگا ذلت و رسوائی سے مارا جائے گا اور اشراق کے بھی دل کی یہی
کیفیت ہوئی گو اسنے سب کا خوف مٹانے کے واسطے یہ تو کہدیا کہ اب مین چلکر طلسم کشا کو زیر کر لونگا
مگر ساتھہی یہ بھی خیال گذرا کہ طلسم کشا سے مقابلہ کرنا آسان نہین ہے حقیقت مین وہ ہمت و جرأت کا پتلا ہے اور اب
لوح پا جانے سے اُسکے دل کی اور ہی کیفیت ہے علاوہ اسکے اپنے لشکر کو رہا کیا اور جرأت سوا ہوئی اگر خداوند
بھی اُس سے مقابلہ کرین گے تو بہت پریشان ہونگے یہ خیال جو اسکے دل آئے اس نے بھی ہمت ہاتھ سے دی
سب سے کہا اگر تم لوگون کو ایسا ہی طلسم کشا کا خوف ہے تو یہان قیام کرو جب خداوند تشریف لائین گے اُسوقت
خداوند کے ہمراہ چلنا اُس وقت کسی قسم کا گزند نہ پہونچے گا اس بات کو زمرد اور لوریج نے بھی پسند کیا اور سب
لوگ بھی متفق ہوے سب نے کہا ہمین خداوند کے ساتھ جانا بہتر ہے مگر ابھی سے نجائین گے اگر لوح طلسم
کی طلسم کشا کے پاس نہوتی تو ہمین جانے مین انکار نہ تھا اب چونکہ اُسکے پاس لوح طلسم موجود ہے اس وقت مین
اُس سے مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے اور جب خداوند ہمراہ ہونگے تو وہ لوح کی تاثیر کو غائب کر دینگے طلسم کشا کو
اسیر کرتے ہوے اپنے ہمراہ لیتے جائین گے اشراق نے کہا اس بات کی اُمید نرکھو خداوند کو ہم تم سبسے
بڑھکے طلسم کشا کی خاطر منظور ہے جبتک طلسم کشا کے دل مین نور ایمان آئینہ پرستی پیدا نہوگا اُس وقت تک
خداوند جبلہ کام اُسکی خوشی کے موافق کرین گے ہم لوگون کا قتل ہو جانا اُنھین منظور ہے اور طلسم کشا کا رنجیدہ
ہونا گوارا نہین ہے بلکہ اُنکا مصمم ارادہ یہ ہے کہ ابھی طلسم کشا کو اسیر نکرین اور لوح کی تاثیر سلب نفرمائین خود
ایوان کے اندر تشریف لیجا کر ایسی قدرت طلسم کشا کو دین کہ وہ دیوار ایوان منہدم کر کے اندر ایوان کے

آئے دو چار مرحلے ایوان کے بھی فتح کرے تاکہ خوف ایوان جادو دل مین پیدا ہو اُس وقت خداوند اپنا اعجاز
دکھائینگے طلسم کشا کو اسیر کرینگے اس کیفیت کے دیکھنے سے ایوان کے باشندون کے دل خداوند کی طرف
رجوع ہونگے اور سب بدل و جان مذہب آئینہ پرستی قبول کرین گے لوگون نے جواب دیا کہ اس معاملہ مین خداوند
کے سوا اور کون دخل دیسکتا ہی جو اُنکے مزاج مین آئے وہ کرین مگر ہمین آپ کے ہمراہ جانا ایسے وقت مین منظور
نہین اشراق نے کہا مین خود تم لوگون کی وجہ سے ٹھہر گیا ورنہ مجھے کوئی خوف نہ تھا مین جاتا اگر طلسم کشا
میرے مقابلے مین آتا مین اُس سے مقابلہ کرتا خداوند میری مدد ضرور کرتے اور طلسم کشا کو میرے ہاتھ
سے شکست دلاتے مگر تم لوگون نے مجبور کر دیا ہی اب مین مجبور ہون زمرد ثانی نے کہا قدرت خداوند
کی بات دوسری ہی مگر ظاہرا آپ طلسم کشا سے مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ اب اُسکے ہمراہ بھی تو بہت سا
لشکر ہی اشراق نے کہا اے زمرد میری ہمت مثل تیرے نہین ہی جو مین زیادتی لشکر طلسم کشا سے گھبرا جاؤ
مین اس طلسم کا بادشاہ ہون ابھی چاہون تو طلسم کشا کو مع لشکر خاک مین ملادون کیا مین جنگ کرنے مین
عاجز ہون زمرد ثانی خاموش ہو رہا اشراق نے چند ساحرون کو بلا کر کہا تم لوگ جاؤ خداوند کی خبر لگاؤ اگر زیارت
حاصل ہو تو یہ سب واقعہ بیان کرنا اور یہ بھی کہنا کہ اب مجھے بھی اس امر کا خوف ہی کہ خزانہ میرے ہمراہ ہی اگر
طلسم کشا آیا اور اُسنے مقابلہ کرنا چاہا تو مین اُس سے مقابلہ کرنے مین تو بند نہین ہون مگر آپ کے
خیال سے خوف آتا ہی ایسا نہو آپ اُسکو فتحیاب کرائین اور میرا خیال نہ فرمائین ساحرون کو یہ پیام دیکر روانہ
کیا ساحر آئینہ اندام کی تلاش مین روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر بخدمت شائقین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت آئینہ اندام کی عرض کی جاتی ہے

کہ یہ جو سب کو رخصت کر چکا تو اُمور ضروری جو اُسکو انجام دینا تھے اُنمین مشغول ہوا پہلے اُسنے جہان تحفجات
طلسمی تھے وہان سے منگائے اُنکے بعد جو جو ساحر زمین کے اندر حبس دم کیے سیکڑون سال سے بیٹھے تھے
اُن سبکو بیدار کیا اس انتظام مین اُسکو چار روز صرف ہوے پانچوین روز اُسنے سب کامون سے
فراغت پائی جن جن ساحرون کو اُسنے بیدار کیا تھا اُنھون نے جو آنکھ کھول کے طلسم کو دیکھا بالکل
ویران پایا آئینہ اندام سے دریافت کیا یا خداوند اسکا کیا سبب ہی کہ اس طلسم کو ہم اسقدر ویران پاتے ہین
کہ جیسا یہ سابق مین بھی نہ تھا اُس زمانے مین یہان جانوران صحرائی اس کثرت سے تھے کہ جیسے کسی آباد شہر
مین آدمی ہوتے ہین جب آپنے یہان سکونت اختیار کی وہ سب آپ کے مطیع ہوے جہان جہان آپنے
اُنھین رہنے کی اجازت دی وہ سب وہان وہان سکونت پذیر ہوے یہان آدمیون کی بستی ہوئی اب
کیا سبب ہی جو یہ اسقدر ویران ہو گیا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ اے بزرگان دین تمھین اس بات کی
کیفیت نہین معلوم ہی اصل مین اس سرزمین پر اب میرا عتاب نازل ہوا ہی اور مین اب یہان رہنا پسند نہین کرتا
اور ایوان نہ طاق کا بادشاہ جسکا نام ایوان جادو ہی مجھے بخداوندی مانتا تو ہی مگر میرا بالکل اعتبار اُسے
نہین ہی اور وہان کے باشندے اپنے سحر پر اس درجہ نازان ہین کہ کبھی کو خیال مین نہین لاتے اب میرا
ارادہ یہ ہی کہ اُن لوگون کو راہ راست پر لاؤن وہان جا کے اپنا اعجاز دکھاؤن ایک شخص کو اس طلسم کا طلسم کشا
مقرر کیا ہی اسکو لوح بھی دلادی ہی اور وہ اصل مین غیر ساحر ہی اُسکے ہاتھ سے دیوار ایوان نہ طاق کو منہدم

گرادونگا اسوقت ایوان جادو اور کیوان جادو کو یہ کیفیت معلوم ہوگی اُسکو گرفتار نکر سکین گے جب مجبور ہونگے تو
مین طلسم کشا کو اسیر کردونگا سب کو میری قدرت کی کیفیت معلوم ہوگی پھر میرے خداوند ہونے مین ہرگز انکار
نکرین گے مین سبکو اپنا مطیع کر کے اور تمام دنیا مین مذہب آئینہ پرستی رایج کرکے پھر اس دہر کی سکونت
ترک کردونگا اور آسمان پر رہونگا یہی شخص جو اب طلسم کشا کے لقب سے مشہور ہے میری طرف سے اس دنیا
کا انتظام کرتا رہیگا اور تم سب لوگون کو اُسکی اطاعت قبول کرنا پڑیگی اُن ساحرون نے کہا آپ جسکو
فرمائین گے ہم اُسکی اطاعت قبول کرینگے آئینہ اندام نے کہا جب تم لوگ اُسکی اطاعت قبول کروگے تو وہ بھی
تمھین شل میرے فایدہ پہونچائیگا سب بہت خوش ہوے آئینہ اندام نے اُسی روز وہان سے کوچ کیا اور
اورطرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کی جاتی ہے کہ جنھین آئینہ اندام جادو کے پاس براے اطلاع اشراق آئینہ پرست نے بھیجا تھا

یہ لوگ جو روانہ ہوے کئی روز کے بعد ایک دریا کے قریب پہونچے دیکھا دریا کے چارون طرف سبزہ
نہایت تکلف سے روئیدہ ہے لب ساحل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے ساحرون نے کہا یہان دم بھر ٹھہر جانا
بہت اچھا ہے دم لے لین پھر آگے چلین یہ سوچ کے سب ساحر وہین ٹھہرے دریا سے ہاتھ منھ دھونے
لگے تھوڑی دیر نگذری تھی کہ سامنے سے ابر سیاہ اُٹھا ساحر سمجھے کہ کسی کی آمد ہے یہ سوچ کے سب سنبھل بیٹھے
تھوڑی دیر مین وہ ابر قریب آیا اِن لوگون نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو جاتا ہے یہ سب بھی
سحر کر کے بلند ہوے قریب تخت آئینہ اندام تو نہ پہونچ سکے مگر اور ساحرون سے ملے اپنے آنے کا سبب
بیان کیا ساحرون نے آئینہ اندام کو اطلاع دی آئینہ اندام نے اپنا تخت ٹھہرا کر اُنکو بلایا یہ لوگ جو قریب
گئے آئینہ اندام نے اُنسے آنے کا سبب پوچھا ساحرون نے سب کیفیت بیان کی کہ ہم لوگ اس سبب
سے آئے ہین کہ طلسم کشا نے بڑا سر اُٹھایا ہے قریب دیوار ایوان نہ طاق پہونچ گیا ہے وہان منتظم نگہبانِ خانہ
طلسم کو اُسنے قتل کیا اور امیر ثانی کو رہا کر لیا اب اُس سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا یقین ہے وہ خبر پاکر اس
طرف بھی آئے اور شہنشاہ اشراق سے مقابلہ ہو امید فتح نہین ہے آپ چاہین تو یہ سب مشکلین آسان ہون
آئینہ اندام نے کہا مین نے اشراق سے کہدیا تھا کہ خبردار تو خوف نہ کرنا مین سب انتظام کر لونگا کسی قدر
حفاظت رکھنا اُسکو اسقدر خوف طلسم کشا طاری ہوگیا کہ اُسنے تم لوگون کو میرے پاس براے مدد
روانہ کیا اگر مین یہان سے نہ چلتا تو یقین ہے تم لوگ مجھے تلاش کر کے واپس جاتے اور وہ جب خبر پاتا تو وہان
فرار کرتا نہین معلوم کہان بھاگ کے جاتا جب مین ایوان کے قریب پہونچتا تو اُسکو نہ پاتا یہ تو بڑی مجھ ہی
بات کی تھی مین چلکر اشراق سے اسکی شکایت کرونگا یہ کہکے اُسنے اور حالات بدیع الملک کے
دریافت کیے جسقدر ساحرون کو معلوم تھے اُن لوگون نے بیان کیے جو نہ جانتے تھے اُسکے بتانے سے
انکار کیا آئینہ اندام جادو ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر چلا تین روز تک برابر قطع مراحل مین معروف رہا
چوتھے روز ایک صحرا مین پہونچا اور ہمراہی اسکے بہت تھک گئے تھے سب نے اسکے قریب جاکر کہا یا خداوند
ہم لوگون سے اب نہین چلا جاتا بھوک کی سبب سے آتش مشتعل ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو ایک روز اس صحرا مین

قیام فرمائیے ہم لوگ دم لے لین آئینہ اندام جادو نے کہا مین تم لوگون کے سبب سے یہان قیام کرتا ہون
ورنہ دو روز کے بعد اشراق جادو سے جاکر ملتا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان نہ طاق کی طرف جاتا سب نے
کہا یا خداوند آپ چاہین سو برس تک رہ رہین مگر ہم لوگون مین یہ قوت و قدرت کہان ہی آئینہ اندام مجبور ہوا
ابر کو زمین پر اُتارا ساحرون نے بارگاہ استاد کی آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اور سب ساحر بھی اسکے
ہمراہ اندر آئے تھوڑی دیر کے بعد اسنے ساحرون سے کہا اس صحرا مین مین نے اپنی قدرت سے ایک
درخت پیدا کیا ہی اُسکی ہر شاخ پر ایک ایک طائر سبز ہر وقت بیٹھا میرا نام لیا کرتا ہی اور اُسکے علاوہ اور بہت
کچھ عجائبات یہان کے لائق دیکھنے کے ہین سب ساحرون نے کہا یا خداوند ہم بہت مشتاق ہین مگر آپ بھی
تشریف لے چلین آئینہ اندام اُٹھا سب کے ہمراہ ہوا پہلے اُس درخت کے قریب آیا دیکھا درخت جڑ سے
اُکھڑا ہوا پڑا ہی بہت سے طائر بھی اُسکے قریب مرے پڑے ہین آئینہ اندام کو کمال حیرت ہوئی سب
ساحرون نے کہا یا خداوند آپ نے اسی درخت کی بابت ارشاد کیا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ مین اسی
درخت کا ذکر کرتا تھا مگر یہ خیال نہ تھا کہ مین اس درخت کو برباد کر چکا دیکھون اور عجائبات ہین اگر انمین سے
کچھ مین نے باقی رکھے ہونگے تو ہم لوگ دیکھ لینگے ساحرون سے اسنے یہ تو کہدیا مگر دل مین اسنے خیال کیا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ یہان طلسم کشا آگیا اور اُسنے اُس درخت کو اُکھاڑ ڈالا یہ سوچتا ہوا آگے بڑھا کہ ایک
آہوے تیر خوردہ اسکو نظر آیا اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا اس ہرن کو جانے نہ دینا ساحرون نے
سحر کیا ہرن زمین پر گرا آئینہ اندام نے اپنے ملازمین کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے بڑھکر اُسکو ذبح
کرنا چاہا کہ دور سے گرد اُڑی آئینہ اندام اُس طرف مخاطب ہوا اور ساحر بھی دیکھنے لگے کہ دامنہ گرد شگافتہ
ہوا سب نے دیکھا ایک جوان رعنا سلاح جنگ ذات پر آراستہ کیے ہوے گھوڑے کو سرپٹ ڈالے پسینہ
مین معہ مرکب غرق چلا آتا ہی آئینہ اندام دیکھتے ہی پہچان گیا مگر اور ساحر واقف نہ تھے اُنھون نے پوچھا
یا خداوند یہ جوان کون ہی آئینہ اندام نے جواب دیا یہ جوان طلسم کشا ہی خبردار اس سے بحث نکرنا جو شخص ہرن
کے ذبح کرنے کو بڑھا تھا اُسکو بھی منع کیا کہ خبردار ہرن کو ذبح نکرنا طلسم کشا کا شکار کیا ہوا ہی اُسکے دل کو
صدمہ پہونچے گا یہ بات قدرت کے خلاف ہوگی آئینہ اندام تو یہان یہ کہہ رہا تھا وہان اُس جوان نے
نعرہ کیا کہ خبردار اس آہو کو ہاتھ نہ لگانا اسے ہمنے شکار کیا ہی یہ نعرہ کرکے قریب آیا آئینہ اندام کی
طرف بنگاہ قہر و غضب دیکھکر خطاب کیا او مکار تو نے کیا سمجھ کے ہمارے شکار کو اپنے قبضے مین کرنا
چاہا تھا آئینہ اندام نے جواب دیا اے شخص مین نے تیرے شکار کو روک لیا کہ تجھے زیادہ مسافت اُٹھانے
کی تکلیف نہو اور اپنے شکار کو بہ آسانی پائے جوان نے کہا اے آئینہ اندام اگر تجھے اپنی زندگی درکار
ہی تو اس مکر و زور کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی اختیار کر کے شہرت باسلام ہو اور سوا زرد
ثانی اور رنجگان اور توبرج کو میرے حوالے کر ورنہ مین اس طلسم کو تو خاک مین ملا چکا اب ایوان نہ طاق
کو بھی برباد کر دونگا آئینہ اندام گو بخوبی آگاہ تھا مگر اسنے تجاہل عارفانہ کیا کہا اے جوان مجھے اپنے نام
سے آگاہ کر کہ تو کون ہی اس طلسم کو تو نے کیونکر برباد کیا کس واسطے یہان آیا اُس جوان نے جواب
دیا کہ تو مجھسے واقف نہین منم بدیع الملک فتح طلسم و قتال ساحران آئینہ اندام نے کہا اے شہزادہ
بدیع الملک مین نے تمھاری شجاعت اور بہادری کے ذکر بہت سی کتابون مین دیکھے اور جیسے

تم میرے طلسم مین آئے مین نے تمھاری بڑی تعریف سُنی اور تمنے بڑے بڑے کار نمایان کیے اور جناب صاحبقران کے واسطے کیا کیا اذیتین اُٹھائین مگر افسوس صاحبقران کو تمھاری قدر نہوئی مین یہ نہین کہتا کہ تم رفاقت امیر ثانی کی ترک کرو مگر از راہ دوستی تمسے اسقدر ضرور کہونگا کہ تم اب اس طلسم سے واپس جاؤ تمھین جو ہمت وجرأت مین صاحبقران نے یکتا پایا اور اپنے سے اچھا دیکھا تو نہین رشک ہوا اور اسی سبب سے وہ چاہتے ہین کہ تمھاری جان جاے کہ اُنکی صاحبقرانی کو فروغ ہو جبتک تم زندہ رہوگے حمزہ ثانی کی صاحبقرانی کو فروغ نہوگا بدیع الملک نے کہا او مکار تو نے پھر مکر کی باتین کرنا شروع کین جو مینے سوال کیا اُسکا جواب نہ دیا دیکھ اگر جان عزیز ہی تو اسلام قبول کر اور صاحبقران زمان کی غلامی اختیار کر ورنہ تجھے اسی وقت جہنم واصل کرونگا ابھی تک تجھے یہ خیال نہین کہ تیرا انجام کیا ہونے والا ہی طلسم بھی تیرا برباد ہو چکا تو بھی مجبور رہو اب ایوان کی طرف اپنی جان بچانے جاتا ہی اس وقت ایسی مکر آمیز باتین کر رہا ہی مین تیرے اس کہنے کو قبول کرونگا آئینہ اندام جادو نے کہا اے طلسم کشا غصہ کو کام ندو جو کچھ مین کہتا ہون اُسے اچھی طرح سُنو تم ہمت وجرأت مین یکتا ہو اور جوش جرأت مین تمھین انجام کا خیال نہین اگر امیر کے تم عزیز ہوتے تو صاحبقران یہ مصائب تمھارے واسطے گوارا کرتے کہ اس طلسم مین آؤ اور ہر طرح کی تکلیف اُٹھاؤ دیکھو اشراق جادو میرا نائب ہی مگر مجھے اُس سے محبت قلبی ہی مین اُسکی سو طرح سے حفاظت کرتا ہون اگر امیر کو تمھارا خیال ہوتا تو ایسا ہی وہ تمھارے واسطے بھی کرتے اس طرح طلسم مین ہرگز نہ آتے ویسے ہی مجھے تمھاری جرأت وہمت پر رحم آتا ہی اسی سبب سے آجتک مین نے تمسے کسی بات کا عوض نہین لیا ورنہ جسوقت چاہتا تمھین فنا کر دیتا تم آگاہ نہین ہو مین خداوند ہون مجھے مثل زمرد کے خیال نکرنا کہ اُسنے جھوٹا دعوی خداوندی کا کیا اور تمھارے خوف سے اب پناہ ڈھونڈتا پھرتا ہی اس وقت تک جو تم نے مرحلجات فتح کر لیے میری خوشی تھی ورنہ تم مین اس قدر قدرت نہ تھی جو تم مرحلجات فتح کرتے اور ایسے ایسے ساحران نامی کو قتل کرتے یا اپنا مطیع بناتے لوح اس طلسم کی ایسی جگہ پر تھی جسکا حال سوے میرے دوسرے کو نہ معلوم تھا مین نے ہی تمھین وہان تک پہونچایا اور لوح دار کو قتل کرا کے تمھین لوح دلائی مین اتبک یہ چاہتا ہون کہ تم راہ راست پر آجاؤ اور یہ فساد جو تم نے پیدا کیا ہی اسکو موقوف کرو مین اس طلسم کی حکومت تمھارے نام کرون سب تمھارے تابع ہون تم یہان چین سے رہو جبقران اگر تمھاری اطاعت قبول کرین اُنھین بھی اپنے ہمراہ رکھو ورنہ اُنکی بابت مین تمھین اختیار ہی مین کچھ نہین کہہ سکتا اور جو لوگ تمھارے ہمراہ ہین یہ سب تمھارے تابع فرمان ہین اُنکی بابت بھی مین کچھ نہین کہتا کیونکہ جیسا کچھ تم اُنسے ہدایت کروگے وہ بسر وچشم تمھارا کہنا قبول کرینگے آئینہ اندام جادو نے دیر تک شہزادہ بدیع الملک نامدار سے جو یہ باتین کہین اور جو ساحر اسکے ہمراہ تھے اُنھون نے بھی بدیع الملک نوجوان کو بخوبی سمجھایا شاہزادے کا مزاج برہم ہو گیا نہایت غصہ آگیا تلوار میان سے نکال لی آئینہ اندام کی طرف نہایت تیزی سے جھپٹ کر نعرہ کیا قریب تھا کہ تلوار اسکے سر پر لگائین کہ آئینہ اندام سحر کر کے غرق زمین ہوا اور بھی دو چار ساحر جو سحر مین طاق تھے اپنی جان عزیز کو بچا کر اُسکے ساتھ نکل گئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا یہان بدیع الملک نامدار نے اور ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا جب قریب سو ساحرون کے بدیع الملک نامدار کے ہاتھ سے جہان ہوے تو سب نے مجبور

ہو کر امان طلب کی شاہزادے نے کہا جبتک تم لوگ اسلام قبول نکروگے امان نہ ملیگی سب نے دست بستہ عرض کی ہمین بسر و چشم منظور ہی ہم اسلام قبول کرتے ہین اور آئینہ اندام جادو کو برا جانتے ہین اگر اسمین ذرا بھی قدرت ہوتی تو اس وقت آپ کے سامنے سے فرار نکرتا ضرور کچھ قدرت دکھاتا شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے ایک ہزار ساحر کو اُس وقت مسلمان کیا اُسی آہوے تیر خوردہ کو لیکر پلٹے دو چار قدم کے بعد صاحبقران زمان سے ملاقات ہوئی امیر نے دیکھا بدیع الملک نوجوان مجمع ساحران اپنے ہمراہ لاتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران زمان قریب بدیع الملک نوجوان کے آئے فرمایا اے بدیع الملک نامدار یہ ساحر تمھارے ہمراہ کیسے ہین بدیع الملک نوجوان نے کل کیفیت بیان کی امیر کو خوشی تو ہوئی مگر آئینہ اندام کے زندہ نکل جانے کا ملال بھی ہوا بدیع الملک سے فرمایا اُس مکار کو زندہ نہ جانے دیا ہوتا یہی موقع تھا اب بڑی مشکل سے ہاتھ آئیگا ایوان مین جاکر روپوش ہو جائیگا بدیع الملک نے عرض کی مین نے چاہا کہ اسکو قتل کرون مگر وہ غرق زمین ہو گیا اب میرے ہاتھ سے کہان جائیگا ایوان کے قریب پہونچ کے اسکو قتل کرونگا ورنہ ایوان نہ طاق کو بھی مثل اس طلسم کے تباہ کر کے اُسے سزا دونگا امیر نے فرمایا اب یہان ٹھہرنا بھی صلاح وقت نہین ہی یہان سے روانہ ہو ایسا نہو کہ آئینہ اندام مکان پر جائے اور لشکر مین کسی کو گزند پہونچائے بدیع الملک نامدار نے اُسی وقت لشکر مین جا کے سفر کا حکم دیا اُسی روز وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب حال آئینہ اندام کا عرض کیا جاتا ہے

کہ یہ جو مقابلہ بدیع الملک سے بھاگا تھوڑی دور کے بعد زمین کے اوپر آیا قاعدہ سحر سے اس نے دریافت کیا کہ اشراق جادو اور لشکر کہان ہی اس کو سب کیفیت معلوم ہوئی اُس وقت آئینہ اندام کے ہمراہ چار ساحر اور بھی تھے اس نے اُن چارون سے کہا کہ تم میرے ساتھ نہ چل سکوگے اور مجھے اب یہ منظور ہی کہ اسی وقت اشراق کے پاس پہونچون اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر ایوان کی طرف روانہ ہون لہذا تم میری پشت پر بیٹھو مین ابھی وہان پہونچ جاؤنگا لیکن یہ خیال رہے کہ جو کچھ اس وقت واقعہ گذرا ہی اسکا ذکر اشراق کے سامنے ہرگز نہ آنے ورنہ تم سب کی جان جائیگی اسی مین مصلحت تھی جو اس وقت مین نے ایسا کیا ورنہ ابھی طلسم کشا کو خاک مین ملا دیتا اشراق اگر یہ کیفیت سُنے گا تو اُسے یہ خیال ہوگا کہ خداوند بسبب خوف کے یہان بھاگ آئے اور لوگون سے وہ ذکر کریگا سب کو یہی خیال ہوگا مجھے پھر کوئی بخداوندی نہ مانیگا تم لوگ جانتے ہو کہ مین سحر کو کس درجہ حاصل کر چکا ہون ابھی تم سب کو فنا کر سکتا ہون مگر دوستی کرتا ہون کہ تمھین زندہ رکھتا ہون اب لازم یہ ہی کہ ہرگز تم اسکا ذکر نہ کرنا مین نے مصلحتاً اس وقت ایسا کیا ورنہ مین مجبور نہ تھا سب ساحرون نے کہا یا خداوند آپ کی جو بات ہی وہ کرامات ہی ہم مین اتنی مجال کہان جو سمجھ سکین ہماری کیا مجال جو آپ کے راز کو افشا کرین آپ خاطر جمع رکھیے ہم لوگ اسکو کسی سے کبھی بیان نکرینگے آئینہ اندام نے ان سب سے عہد کر کے اپنی پشت پر بٹھایا اور سحر کیا مانند ہوا روانہ ہوا آن واحد مین اُس جگہ آکر پہونچا جہان اشراق جادو معہ لشکر مقیم تھا پہلے اشراق کی بارگاہ مین گیا اشراق اُس وقت اپنے مصاحبین سے یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک خداوند نے میرے ہرکارون کو بھی کوئی

جواب مرحمت نہین کیا نہ خود تشریف لائے اسمین دو سبب معلوم ہوتے ہین یا تو ابھی تک ہرکارون نے خداوند
کو نہین پایا یا خداوند نے جواب دینا مناسب نہین جانا زمرد ثانی اور بختگان اور نوسرج وغیرہ سے یہ باتین
ہو رہی تھین کہ آئینہ اندام بارگاہ کے اندر آیا اشراق نے جو اسکی صورت دیکھی تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا
زمرد نے بھی جلدی سے سجدہ کیا اشراق تخت سے اُٹھا آئینہ اندام جادو تخت پر آ کے بیٹھا اشراق نے
کہا یا خداوند آپ نے بہت عرصہ کیا مین نے آپ کی خدمت مین ہرکارے روانہ کیے تھے وہ کہان ہین آئینہ اندام
نے کہا اے اشراق تو نے سراسر قدرت کے خلاف کیا جسوقت ہرکارے میرے پاس پہونچے مجھے غصہ
آ گیا مین نے اُسی وقت اُنکو فنا کر دیا خبردار آیندہ ایسی حرکت نکرنا کیا تو میرے مزاج سے واقف نہ تھا اشراق
نے جو اسکو برہم پایا کہا یا خداوند آپ میری خطا معاف کرین مین ہرگز ہرکارون کو آپ کی خدمت مین نہ بھیجتا مگر
سبب یہ تھا کہ یہان زمرد ثانی اور بختگان نے میرا ناک مین دم کیا تھا شب و روز یہی کہتے تھے کہ اب
یہان رہنا اچھا نہین ہے طلسم کشا قریب پہونچ چکا ہے اور اُسنے حمزہ کو بھی مع تمام سردارون کے رہا کر لیا ہے اگر
وہ اس طرف آ جائیگا تو قیامت برپا کر دے گا اُس سے لڑ کر فتح پانا بہت مشکل ہو گا انھین لوگون کے
کہنے سے مین نے آپ کی خدمت فیضدرجت مین ہرکارے روانہ کیے تھے اب مین خطاوار ہون جو
مزاج اقدس مین آئے سزا دیجیے آئینہ اندام نے زمرد کی طرف دیکھکر کہا اے زمرد تو تو دعوی خداوندی
کرتا تھا اب طلسم کشا سے کیون اس قدر خائف ہے کیا ایک بار سزا کی تجھے کچھ تاثیر نہین ہوئی اب چاہتا ہے کہ
مین پھر کوئی سزا تمھین دون آدمی سے جانور بنا دون زمرد نے کہا یا خداوند مجھے یہ خیال تھا کہ خزانہ سرکاری
ہمراہ ہے لشکر بھی خداوند کا ساتھ ہے تحفہ جات طلسمی شہنشاہ اشراق کے پاس ہین اگر طلسم کشا آئے گا تو وہ صاحب
لوح ہے اس لشکر کو خیال مین بھی نہ لائیگا سب سے لڑ بھڑ کر خزانہ چھین لیجائیگا اور لشکر بھی اُسکے ہاتھ سے
قتل ہو گا باقی ماندہ لوگ بخوف جان مسلمان ہو جائینگے آپ اسکے عوض مین سزا دینگے آپ ہی کے خوف
سے یہ بات ہوئی آئینہ اندام نے کہا مین جبتک نہ چاہتا طلسم کشا کی کیا مجال تھی جو تم لوگون کو آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکتا
تمھین میرا اعتقاد نہین زمرد نے ہاتھ باندھے سر قدمون پر رکھ دیا بختگان و نوسرج نے بھی بہت کچھ منت کی
آئینہ اندام جادو خاموش ہو رہا اشراق نے اُن ساحرون سے پوچھا جو آئینہ اندام کے ہمراہ تھے کہ آجتک
طلسم مین آپ لوگون کو نہین دیکھا آئینہ اندام نے جواب دیا کہ یہ بزرگان دین ہین اور مین انھین ہمیشہ آسمان پر
رکھتا تھا جب یہ دنیا مین آتے تو تم انھین دیکھ نہین سکتے تھے نہین معلوم کیا سبب تھا جو مین نے اُنکو یہان بلایا
ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی اب یہ لوگ یہان آئے ہین انکے سبب سے تم لوگ تعلیم پاؤ گے جب مین آسمان پر
جاؤنگا انکو یہان چھوڑ جاؤنگا یہ تمھین ہر بات کی تعلیم کرین گے انھین مثل میرے تصور کرنا کوئی بات انکے
خلاف مرضی نکرنا ورنہ دم بھر مین فنا کر دینگے اشراق نے کہا یا خداوند ہماری کیا مجال ہے جو کوئی بات انکی مرضی
کے خلاف کرین آئینہ اندام نے کہا اب زیادہ باتین کرنے کا محل نہین ہے لشکر مین اطلاع کر دو کہ اسی وقت
سے سب لوگ چلنے کا سامان کر دین کہ مین ایوان نہ طاق مین بہت جلد پہونچنا چاہتا ہون دیر ہونا اچھا نہین ہے
ایسا نہو کہ وعدہ کے دن گذر جائین تو ایوان جادو مجھسے شکایت کرے اشراق نے اسی وقت لشکر مین
اطلاع کی سب لوگ سامان سفر درست کرین خداوند کل یہان سے سفر کرین گے لشکر مین تو اُسوقت
سے کوچ کی تیاری ہونے لگی مگر آئینہ اندام نے پھر بقاعدہ سحر دریافت کیا کہ طلسم کشا کا لشکر کہان مقیم ہے

اور طلسم کشا اپنے لشکر مین ہو یا نہین اُسکو معلوم ہوا کہ لشکر طلسم کشا قریب ایوان نہ طاق کے مقیم ہو اور
طلسم کشا ابھی تک اپنے لشکر مین نہین پہونچا ہو آٹھ دن کے بعد لشکر مین آئے گا اس نے خیال کیا کہ یہ وقت
بہت غنیمت ہو ایسا وقت پھر نہین ملے گا طلسم کشا کی غیر موجودگی مین کسی لشکری سے کوئی کارروائی
نہو سکیگی اور بہت سے کام بن جاینگے جو مطالب دلی ہو وہ سب اچھی طرح حاصل ہو جائیگا یعنی ایسے وقت مین
طلسم کشا کے لشکر مین پہونچ جانا اور اُن لوگون کو قتل کرنا بہت اچھا ہو کیونکہ وہ لوگ بے طلسم کشا کے مقابلہ
نکر سکین گے ضرور کچھ قتل ہونگے کچھ اطاعت قبول کرین گے یہ سب باتین تحقیق کر کے خاموش ہو رہا لشکر
مین تیاری کی اطلاع کر چکا تھا اُس شب وہین مقیم رہا دوسرے روز وہان سے سب لشکر کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف لشکر بدیع الملک کے روانہ ہوا چار روز کے بعد لشکر تک آ کر پہونچا اُسی وقت اشراق سے
کہا کہ یہان لشکر کو روکو دیکھو لشکر طلسم کشا مقیم ہو اور طلسم کشا یہان نہین ہو اگر ایسے وقت مین ان لوگون کو
اپنا مطیع کر لو تو طلسم کشا بھی مجبور ہو کر اطاعت قبول کرے گا اشراق نے کہا یا خداوند یہ بات میرے بہت
پسند ہو زمرد بھی بہت خوش ہوا مگر بختگان نے کہا یا خداوند ایسا نہو کہ طلسم کشا یہان آ جاے اور قدرت کو
اُسکے حال پر پھر رحم آئے تو ہم لوگون کی جان مفت مین جاے آئینہ اندام نے کہا اے بختگان تجھے
اُمور قدرت مین کیا دخل ہو جو ہم مناسب جانتے ہین وہ کرتے ہین خبردار ہماری باتون مین کبھی دخل نہ دینا
ورنہ تجھے سزا دیجائیگی بختگان خاموش ہو رہا اشراق نے لشکر کو وہین ٹھرایا بارگاہین استادہ ہونے لگین
سب لوگ اُترے لشکر اسلام کے سرداران نامی نے جو یہ کیفیت دیکھی اُسی وقت نامہ دار روانہ کیے کیونکہ
صاحبقران چلتے وقت اپنی زبان مبارک سے یہ ارشاد فرما گئے تھے کہ جس وقت آئینہ اندام یہان آ جائے ہمین
فوراً اطلاع دینا اور اسی واسطے اور ہرکارے صاحبقران کے خدمت مین جاتے تھے جہان امیر قیام فرماتے
تھے ہرکارے ٹھکا تا دیکھو آئے تھے راہ مین دو چار جگہ ہرکارے قیام کرتے تھے جب کوئی شخص لشکر کا نامہ لیکر
جاتا تھا ہاتھون ہاتھ بڑی عزت کے ساتھ امیر تک پہونچ جاتا تھا جب سرداران اسلام نے آئینہ اندام کے
آنے کی خبر دی امیر کو اُسی وقت کیفیت معلوم ہوئی صاحبقران نے بدیع الملک نوجوان سے
کہا بدیع الملک نامدار نے چلنے مین اور تعجیل کی چار روز کی راہ وہان سے باقی تھی مگر بدیع الملک
نے ایک ایک روز مین دو دو منزلین طے کین دوسرے روز اپنے لشکر مین آ کے پہونچے یہان آئینہ اندام
جو اپنے لشکر کو لیکر اس امید پر مقیم ہوا کہ مین طلسم کشا کے لشکر کو برباد کر دونگا اس نے اشراق سے کہا
ابھی ہم سفر سے آئے ہین لشکری ہمارے بہت خستہ ہین یہ لوگ راحت پا لین تو مین جنگ شروع کر دون
اس عرصہ مین بدیع الملک نامدار تشریف لائے اور یہ کیفیت آئینہ اندام کو نہ معلوم ہوئی جس روز شہزادہ
بدیع الملک داخل لشکر ہوے اُسی روز اسنے ایک نامہ لشکر اسلام مین روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ
اے سرداران لشکر اسلام طلسم کشا تو ہماری ہیبت سے بھاگ گیا مگر تم لوگون کو جان دینے کے واسطے
یہان چھوڑ گیا تمھین لازم ہو کہ ایسے نامدار مالک کی اطاعت ترک کر کے میری رفاقت اختیار کرو
کہ تمھین لطف زندگانی نصیب ہو اگر تم لوگ میری تحریر کے برخلاف کروگے تو ایک دم مین تم سبکو
گرفتار کر دونگا اور طلسم کشا کو بھی قتل کرونگا وہ اس طلسم مین پوشیدہ نہین ہو سکتا نامہ دار جو یہ نامہ
لیکر آیا شہزادہ بدیع الملک نامدار کی بارگاہ کے در پر آ کر ہرکارون سے کہا کہ ہم سردار لشکر کے

پاس ایک نامہ خداوند آئینہ اندام جادو کا لائے ہین ہماری اطلاع کردو ہرکارے خدمت بدیع الملک
مین حاضر ہوے پہلے ہاتھ اُٹھا کے دعا دی پھر عرض کی کہ آئینہ اندام جادو کا نامہ دار در دولت پر حاضر ہی اسکے
بارے مین کیا حکم ہی بدیع الملک نے فرمایا اندر بلا لو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ہمراہ
اندر لے گئے نامہ دار نے جو رونق بارگاہ اور شان و شوکت بدیع الملک اور صولت صاحبقران پر نگاہ کی
رنگ ہوگیا حیران ہو ہو کر چار سو دیکھنے لگا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے ارشاد فرمایا کہ اے نامہ دار جس کام کو
یہان آیا ہی پہلے اسکو انجام دے پھر تماشا دیکھ لینا نامہ دار نے نامہ نذر دیا شہزادہ بدیع الملک نوجوان
نے صاحبقران عالی وقار سے اجازت حاصل کر کے لفافہ چاک کیا پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکے
کل کیفیت صاحبقران جم جاہ سے عرض کی امیر باتوقیر نے فرمایا آسکو یہ معلوم نہین کہ ہم لوگ یہان موجود ہین
یہی سمجھ کے یہان آیا ہوگا اُسی وقت مین چلکر لشکر کو تباہ کرین جب لشکر تباہ و برباد ہوجائے گا پھر طلسم کشا کیا کر سکیگا
بدیع الملک نامدار نے عرض کی آپ اسکے جواب کی بابت کیا فرماتے ہین امیر نے فرمایا اسکا جواب بھی ایسا تحریر
کرنا چاہیے جس سے یہ بات ثابت نہو کہ ہم لوگ یہان موجود ہین بدیع الملک نے نامے کی پشت پر لکھ دیا
کہ اے آئینہ اندام ہم لوگ تیری حقیقت نہین جانتے جو تیری اطاعت قبول کرین تو وہی ہی جو بخوف یہان سے
بھاگا جاتا ہی اور جو کچھ تجھسے ہو سکے دریغ نکر یہ لکھ کر بدیع الملک نامدار نے نامہ دار کے حوالہ کیا نامہ دار
فی الفور وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام کو لاکر جواب نامہ دکھایا آئینہ اندام نے جو یہ جواب دیکھا بہت کچھ بیہودہ
گوئی کی اشراق سے کہا اپنے لشکر مین طبل جنگی بجوا دو بجے مین کل میدان جنگ مین جاؤنگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا
اشراق نے اُسی وقت لشکر مین اطلاع کی کہ خداوند کا حکم ہی کہ طبل جنگ بجے لشکر آئینہ اندام مین طبل جنگ بجا
ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوے بارگاہ بدیع الملک مین آئے ہاتھ اُٹھا کر
اول دعا و ثناے شاہی بجا لائے عرض کی کہ آئینہ اندام نے طبل جنگ بجوایا ہی امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑے دونون لشکرون مین تیاریان
ہونے لگین جوانان شیر دل تلوارون کو صیقل کرنے لگے خنجرون کو پتھر چٹانے لگے تیرون کے پر درست
کرنے لگے زرہ کی کڑیان ہر ایک نے درست کین کسی نے خود کو صاف کیا کسی نے جھلم کو درست کیا
کوئی کمان کا کبادہ کھینچ کر دیکھنے لگا کوئی ترکش سے ٹوٹے ہوے تیر جدا کرنے لگا کوئی اپنے مجمع احباب
مین گیا دوستون سے ملا آپس مین یہ ذکر شروع ہوا کہ کل میدان کارزار مین جاتا ہی خون عدو بہاتا ہی دیکھین
میدان کسکے ہاتھ رہتا ہی کون دشمن کو سر معرکہ نوک سے مارتا ہی کسکی تلوار عدو کو دو کرتی ہی کسکا تیر قلب دشمن
کے پار ہوتا ہی کون نیزہ بازی کے فن دکھاتا ہی دشمن کو نشانۂ تیر قضا بناتا ہی کوئی کہتا تھا کل پہلے آقاے
نامدار سے ہم اذن دغا لینگے میدان مین جاکر عدو کو ٹوکینگے کوئی کہتا تھا جب لشکر آئینہ اندام یہان
آیا تھا ایک جوان گینڈے پر سوار سب سے الگ جاکر کھڑا ہوا تھا اُس سے آنکھ لڑ گئی تھی اگر کل وہ بھی میدان
جنگ مین آیا تو ہم ضرور اُسکی طرف اشارہ کرینگے اگر بفضل خدا اور اقبال آقاے نامدار شریک حال ہی تو اسکو
زیر کر کے آقاے نامدار کی خدمت مین لائینگے وہ اُسے کلمہ پڑھائینگے بعض کہتے تھے اب آئینہ اندام
کی اجل قریب آئی اگر اسی طرح یہ ایوان نہ طاق مین چلا جاتا تو کچھ دنون اور بچ جاتا مگر اسکے غرور نے اسے
مٹایا اب کل مقابلہ کر کے فتح پائیگا آقاے نامدار کے ہاتھ سے مارا جائیگا یہ لشکر اسکا اسکے کام

نہ آسکے گا اِن لوگون مین تو یہ گفتگو تھی کہ طلسم کشای مشرق لوح ضیا حاصل کرکے مرحلۂ ظلمت دنیا کو مٹاتا ہوا میدان
چرخ زبرجدی مین آکر اور تاریکی عالم کو مٹا کر تخت فلک پر جلوہ افروز ہوا یعنی شب گذری روز ہوا لشکر اسلام
سے آواز اللہ اکبر بلند ہوئی صاحبقران اور بدیع الملک نوجوان بیدار ہوے سجادے پر تشریف لائے
فریضۂ سحری ادا کرکے ہتھیار طلب فرمائے خادمون نے کشتیان حاضر کین صاحبقران اور بدیع الملک
نے سلاح زیب جسم کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے جہان خادمون نے مرکبون کو آراستہ کرکے
در دولت پر حاضر کیا تھا دونون صاحب نام خدا لیکر گھوڑون پر سوار ہوے لشکر تو پہلے ہی سے تیار تھا سبنے
براے آداب سر جھکایا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب آگے بڑھایا بدیع الملک مع لشکر ہمراہ ہوے
اِس جاہ و حشم سے میدان کارزار مین آئے لشکر کے پرے جماے آمد لشکر حریف کے منتظر ہوے
کہ اس طرف سے آئینہ اندام جادو ایک تخت آتشین پر سوار اِسکے عقب مین اشراق جادو اور زہرد
ثانی مع بختگان اُسکے بعد لشکر ساحران بے حد و حساب ایک طرف تورج گھوڑے پر سوار اسکے عقب
مین لشکر غیبہ ساحران ایک جانب دیوان شریر اُچھلتے کودتے ساحر آپس مین سحر آزمائی کرتے
اِس طرح آکر میدان مین اس نے بھی پرا جمایا جب دونون لشکرون مین صف بندی ہو چکی تو نقیب براے
نقابت نکلے کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے اب آئینہ اندام جادو کی نگاہ بدیع الملک اور صاحبقران پر پڑی
اسکا رنگ اُڑگیا اشراق سے پلٹ کر کہا مین نے تجھسے کہا تھا اس امر کو تحقیق کرے کہ طلسم کشا یہان ہین
تو نے مطلق اس امر کو نہین تحقیق کیا اب مجھکو اِس وقت طلسم کشا کی مروت آجائے گی اور لڑائی خراب
ہوگی اشراق نے کہا یا خداوند آپ نے مجھسے یہ ارشاد تو ضرور کیا تھا مگر خود آپ ہی نے فرمایا تھا کہ
مجھے خوب معلوم ہے کہ طلسم کشا یہان نہین ہے اسکے تحقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے اور آپ ہی نے نامہ بھی
لکھکر ساحر کو روانہ کیا تھا اب اسوقت آپ مجھپر غصہ کرتے ہین آئینہ اندام نے کہا آج بڑا غضب ہوگا
مجھے طلسم کشا کی موجودگی مین اُسکی خاطر منظور ہوگی اگر وہ یہان نہوتا تو مین لشکر کو اُسکے تباہ کر دیتا مگر اب مین
اِسکے مقابلے مین دخل نہ دونگا جو تم لوگون سے ہو سکے وہ کرو اسقدر میری بات خیال مین رکھو کہ طلسم کشا
سے بزور سحر مقابلہ نکرنا جہانتک ممکن ہو تیغ و خنجر سے لڑو اگر کوئی سحر کرے گا تو اُسپر اور اُسکے لشکر پر
اثر نکرے گا اشراق نے کہا یا خداوند اگر آپ کو ہم لوگون کی جان لینا ہے تو آپ اسی وقت ملک الموت
کو حکم دین کہ وہ ہماری قبض روح کرے طلسم کشا کے ہاتھ سے ہمارا مارا جانا اچھا نہین ہے عمر بھر آپ کی طاعت
کی ہے آج آپ اُس سب کا صلہ یہ عنایت فرماتے ہین کہ ایسے وقت مصیبت مین مدد نہین کرتے آئینہ اندام
نے کہا مین مدد کرنے مین انکار نہین کرتا اسی سبب سے یہ راے دیتا ہون کہ بزور سحر مقابلہ نکرو جرات
و ہمت دکھاؤ بڑے بڑے پہلوان لشکر مین موجود ہین اُنکو اجازت جنگ دو جاکر طلسم کے یہان کے پہلوانون
کو میدان مین بلائین جب سحر سے لڑنے کا وقت آئے گا اُس وقت مین بتادونگا اشراق جادو نے کہا
اگر آپ کی مرضی ہو تو مین کچھ طلسم کشا سے کہون اور صاحبقران کو بھی سمجھاؤن آئینہ اندام نے کہا تجھے
اختیار ہے میرے نزدیک یہ بات بالکل بیکار ہے تیرا سمجھانا اُسکے دل پر اثر نکرے گا اشراق نے کہا یا خداوند
پھر آپ ہی کچھ فرمائیے دیکھیے آپ کا فرمانا کچھ اثر دکھاتا ہے اگر یہ جنگ موقوف رہے طلسم کشا راہ راست پر
آئے آپ کی اطاعت قبول کرے تو بہت اچھی بات ہے آئینہ اندام نے کہا مین ہرگز ایسی بات نہین کہونگا

جو میرے ناپسند ہو تیری فرمائش کے پورا کرنے مین میرا نقصان نہین ہی اشراق نے کہا یا خداوند مین نے اسی واسطے
آپ سے اسکو دریافت کر لیا کہ آپ کے خلاف نہو ورنہ مین ضرور چند باتین اس وقت کہتا یہ کہکے اشراق
نے تورج کی طرف دیکھا تورج قریب آیا اشراق نے کہا اے تورج خداوند فرماتے ہین کہ طلسم کشا سے
بزور سحر مقابلہ نہ کیا جاے بلکہ جرأت وہمت طلسم کشا کو دکھانا چاہیے تورج نے کہا اے شہنشاہ مین
اس وقت بہت خوش ہوا اگر طلسم کشا سے سحر مین مقابلہ کیا جاتا تو نہ حسرت قلب طلسم کشا نکلتی نہ میری
آرزو پوری ہوتی مین مدت سے چاہتا تھا کہ طلسم کشا سے ایکبار آخری مقابلہ کرون آج میری تمنا
پوری ہوئی اب میرے ہاتھ سے طلسم کشا کہان جاتا ہی اگر خداوند نے مدد کی تو ابھی اسکے لشکر کو پسپا
کرتا ہون یہ کہکے آئینہ اندام کے قریب پہونچا ہاتھ باندھکر کہا یا خداوند مین نے سنا ہی کہ آپ نے اجازت
دی ہی کہ طلسم کشا کو جوہر جرأت دکھائین مقابلہ کرین سحر کا ذکر درمیان مین نہ لائین آئینہ اندام نے کہا
میری یہی خوشی ہی تورج نے کہا یا خداوند ایک مدت سے میری یہی خوشی تھی کہ آپ ایک روز تو ایسا مقابلہ
کرنے کا حکم دین آج میری آرزو پوری ہوگی اور طلسم کشا بھی خوش ہوگا لطف جنگ دیکھنے والون کو حاصل ہوگا
یہ کہکے پھر اپنے لشکر سے ایک پہلوان کہ نام اسکا بہمن سینہ زور تھا تورج نے اس سے کہا اے بہمن اگر
تجھے اپنی عزت بڑھانا اور میدان مین جاکر کچھ جوہر جرأت دکھانا ہین تو جاکر کسی نامی پہلوان کو لشکر اسلام سے
اپنے مقابلے مین بلا دیکھون تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہین بہمن نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین میری عزت
گھٹاتے ہین مین سواے طلسم کشا کے اور کسی سے مقابلہ نکرونگا میرے واسطے باعث سبکی کا ہی اگر
طلسم کشا میدان مین آئے اور مجھسے مقابلہ کرے تو البتہ میری خوشی ہی ورنہ مین میدان مین نہ جاؤنگا اور
کسی سے مقابلہ نکرونگا تورج نے کہا اے بہمن طلسم کشا پر کیا منحصر ہی اور پہلوان تیرے سامنے کیسے
کیسے قوی ہیکل کھڑے ہین انہین سب سے جسے چاہو اپنے مقابلہ مین بلاؤ بہمن نے کہا یہ سب لوگ طلسم کشا
کے زیر کردہ ہین اگر ایسے مین نے مقابلہ بھی کیا تو کیا عزت کی بات ہی اگر صاحبقران یا طلسم کشا میدان
مین آئین تو مین ایسے مقابلہ کرون تورج نے کہا ہمارے کہنے کو قبول کر ضد کی ضرورت نہین اگر خداوند
تک یہ بات پہونچے گی انھین ضرور ناگوار ہوگا غرور سبکا ناپسند خداوند ہی ایسا نہو تمھارے واسطے کوئی
برائی ہو اور کسی ادنے درجے کے پہلوان سے تمکو زیر کرادین بہمن نے کہا مین آپ کا فرمانا بجا
لاتا ہون میدان مین جاتا ہون یہ کہکے اسنے گھوڑا میدان مین بڑھایا وسط مین آکر بآواز بلند کہا اے فرقہ
خداپرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے اسنے جو نعرہ کیا لشکر اسلام سے ایک
پہلوان گردستانی نکلا بدیع الملک کے سامنے آیا عرض کی آقاے نامدار اگر اجازت ہو تو مین اس زبان دراز
کے مقابلے مین جاؤن اسکا غرور خاک مین ملاؤن بدیع الملک نے اجازت دی گردستانی میدان مین آیا بہمن نے
کہا اے دیو قامت تو کون ہی کیا نام رکھتا ہی مجھے بتا دے کہ بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جاے
گردستانی نے جواب دیا کہ آگاہ ہو میرا نام جبروت قوی بازو ہی شہر گردستان مین رہتا تھا آقاے نامدار
کی اطاعت جبسے قبول کی اس روز سے ہمراہ رکاب ہون بہمن نے کہا اے جبروت تو بڑا بیغیرت معلوم ہوتا ہی
کہ اس قد وقامت پر تو طلسم کشا سے خفیف و نزار سے زیر ہوکر زندہ رہا اگر ابھی طلسم کشا میدان مین آئے
اور اپنے ہمراہ اپنے تمام عزیزون کو لائے تو ایک ایک وار مین سب کو زیر کر لون مگر افسوس کی بات ہی

کہ تو نے ذرا بھی غیرت کو کام نہ دیا اور طلسم کشا سے زیر ہو کر زندہ رہا جبروت نے جو یہ کلمات سخت سنے اسکو
غصہ آیا ہونٹ چبا کر کہا او بیہودہ کیا واہیات بکتا ہی آقاے نامدار کو نحیف و نزار بتاتا ہی تو نہین آگاہ ہی اگر وہ
ابھی چاہین تو تنہا تیرا لشکر زیر کر لین کیا تیرا سردار توسرج بدرگ حرامی اُنکی شجاعت سے آگاہ نہین ہی بڑے بڑے
مقابلے پڑے ہین عین گرمی جنگ سے توسرج بھاگا اگر نہ بھاگتا تو مارا جاتا مگر انتہا کا بےعزت ہی کہ پھر آقاے نامدار
سے مقابلہ کرنے کو آیا ہی یہ کہکے جبروت نے کہا اے بہمن اب کوئی بات زبان سے نہ نکالنا جس واسطے
میدان مین آیا ہی اُس کام کو انجام دے بہمن نے کہا اے جبروت مجھے شرم آتی ہی کہ تجھسے کیا مقابلہ کرون
تو وہی ہی جو ایک طفل نحیف سے زیر ہو چکا ہی ارے تجھے شرم بھی نہین آتی ہے اگر تو میرے ہاتھ سے زیر
بھی ہوا تو میرے واسطے کیا نام آوری کا باعث ہو جاے گا بہتر یہ ہی کہ تو میدان جنگ سے واپس جا اور کسی
پہلوان کو جو سب مین زیادہ ہو میرے مقابلے کے واسطے بھیج دے جبروت نے جواب دیا اے بہمن
تو بالکل عقل سے خالی ہی ہمارے لشکر مین علاوہ عزیزان آقاے نامدار کے اور کون ایسا ہی جسکو
اُنھون نے یا اُنکے عزیزون نے زیر نہین کیا ہی جو پہلوان تیرے مقابلے مین آئے گا وہ اُنکا زیر کردہ
ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اب تقریر کو زیادہ طول نہ دے اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو مین موجود ہون جو حربہ رکھتا ہو
پیش کر بہمن نے کہا اے جبروت اگر تجھی کو مجھسے مقابلہ کرنا منظور ہی تو مین اجازت دیتا ہون تو متواتر مجھپر دس
حملے کر لے جب تو دس حملے کر لیگا تو مین ایک حملہ کرونگا جبروت نے کہا ہمارے آقاے نامدار کا دستور
ہی کہ پیشدستی نہین کرتے ہین جب حریف حملہ کر چکتا ہی تو وہ وار کرتے ہین ہم لوگ اُنکے تابع ہین کیونکر خلاف
آئین کر سکتے ہین بہمن نے کہا اس سے مطلب یہ ہی کہ مین پہلے وار کرون جبروت نے کہا ضرور تجھے پہلے
وار کرنا ہوگا بہمن نے کہا مین ہرگز پہلے وار نکرونگا اگر تو مجھسے زبردست ہوتا تو یہ بات ہو سکتی تھی کہ مین پہلے
وار کرتا چونکہ مین تجھے اپنے سے بہت ہی کمتر جانتا ہون اس وجہ سے وار مین سبقت نکرونگا جبروت
نے کہا اے شخص مجھسے اس امر کی اُمید نہ رکھ کہ مین وار کرونگا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو وار کر اور اگر اسی
حیلہ سے اپنی جان بچا کر میدان سے چلا جاتا ہی تو مین نے تجھے اجازت دی تو میرے سامنے سے
چلا جا اور کسی پہلوان کو بھیج کہ وہ تیرے عوض مجھسے مقابلہ کرے بہمن نے جو یہ بات سُنی اسکو اور
زیادہ غصہ آیا کہا اے جبروت اس وقت تو نے مجبور کر دیا ورنہ مین ہرگز پہلے وار نکرتا یہ کہکے نیزے
کا وار جبروت پر کیا جبروت نے نیزہ اس سے چھین لیا بہمن کو کمال خفت ہوئی کہا اے جبروت تو تو عجب
طرح کا مقابلہ کرتا ہی جب تیرے پاس سلاح جنگ بھی نہین ہین تو پھر کیون مقابلے کو آیا ہی کیا طلسم کشا کو اسقدر
قدرت نہین ہی کہ اپنے لشکر والون کو سلاح جنگ لے دے جبروت نے جواب دیا کہ ہم لوگون کو سلاح
کی ضرورت نہین بے سلاح ہم جنگ کرتے ہین اسی طرح ہزارون کو زیر کیا اور اگر خدا نے چاہا تو دم بھر مین
تجھکو بھی زیر کرتے ہین اگر اسلام اختیار کر کے اطاعت ہمارے آقاے نامدار کی قبول کریگا جان بچ جائیگی
اگر خلاف کرے گا جان جائے گی بہمن نے اسکو باتوں مین لگا کر دھوکا دیکر تبر کا وار اسکے سر پر کیا گو جبروت
نے خالی دیا مگر تبر سر پر پڑا چار انگل اُتر گیا خون کی چادر اسکے مُنھ پر آئی جبروت نے بہمن کی کمر مین
ہاتھ ڈال کر اسکو گھنڈے سے اُٹھا لیا چکر دیکر اُس زور سے زمین پر مارا کہ اسکے استخوان چور چور
ہو گئے دونون لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا توسرج کا دل دردمند ہوا ایک پہلوان اور

اور اسکے سامنے کھڑا تھا اُسکی طرف دیکھ کے اِسنے اشارہ کیا کہ میدان مین جا لشکر اسلام کو جوہر جرأت
دکھا وہ پہلوان طرف میدان کے چلا یہان جبروت کے زخم سر سے جو خون بہا اسپر ضعف طاری ہوا قریب
تھا کہ زمین پر گرے اِسکے ساتھ کے لوگ اُسے اُٹھا لے گئے جس پہلوان کو تورج نے میدان کی
طرف روانہ کیا تھا وہ میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے نعرہ کیا اے فرقۂ خدا پرستان ایک پہلوان کے
قتل کرنے سے مغرور نہونا آگاہ ہو کہ مین معمور کلفت بازو پہلوان مشہور اِس طلسم کا ہون آجتک بہت
سے پہلوان بڑے بڑے شہرون سے میرے مقابلے کو آئے مگر سب نے میرے ہاتھ سے ذلت
اُٹھائی سب نے میری اطاعت قبول کی اور بہت سے میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا نام دنیا مین
مشہور ہے تم مین سے جس کو دعوے جرأت ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر لشکر اسلام سے اور ایک
گردستانی بدیع الملک کے سامنے آیا ہاتھ باندہ کے عرض کی اے شہریار اجازت میدان عطا فرمائیے
بدیع الملک نے اذن میدان مین جانے کا دیا پہلوان ایک تیغہ ہاتھ مین لیے ہوے میدان مین آیا معمور
کلفت بازو نے جو اسکو اسقدر طویل القامت قوی الجثہ دیکھا خیال کیا کہ اِس سے لڑکر سر بر ہونا محال
ہے کسی طرح اپنی جان بچا کر یہان سے ٹل جانا چاہیے یہ سوچ کے معمور نے کہا اے پہلوان تو انسان ہے یا
از قسم بنی جان ہے مین نے آج تک ایسا قوی الجثہ آدمی نہین دیکھا پہلوان اسلام نے جواب دیا کہ مین
انسان ہون گردستان کا رہنے والا ہون محراب گرد میرا نام ہے معمور نے کہا اے شخص تو نے طلسم کشا
کی اطاعت کیونکر قبول کی محراب نے کہا آقاے نامدار نے مجھکو زیر کیا مین نے انکی اطاعت قبول
کی معمور نے کہا طلسم کشا دیکھنے مین بہت ہی کم معلوم ہوتا ہے تیرا قد و قامت مثل دیو کے ہے کیونکر طلسم کشا نے
تجھے زیر کیا محراب نے جواب دیا کہ جس طرح مردان عالم مقابل کو زیر کرتے ہین اُس طرح مجھے بھی زیر کیا
تجھے تعجب کس بات کا ہے میری کیا حقیقت ہے مجھسے بڑے بڑے پہلوان جو سامنے کھڑے ہوے ہین
ان سبکو آقاے نامدار نے زیر کیا ہے اور یہ سب آقاے نامدار کے بندۂ بے دام ہین سب نے
اطاعت قبول کی ہے معمور نے گرگین زرشت چنگال جو سب پہلوانان گردستان کا افسر تھا اُسکی طرف
دیکھکر کہا اسکو بھی تمھارے آقاے نامدار نے زیر کیا ہے محراب نے کہا اُنکو بھی زیر کیا ہے یہ ہم لوگون کے
افسر ہین قوت مین آج اُنکا نظیر نہین ہے مگر آقاے نامدار سے کچھ زور نہ چلا یہ بھی زیر ہوے معمور نے تعجب
سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تمھارے آقا کچھ سحر بھی جانتے ہین اُسی سبب سے تم لوگون کو اُنھون نے زیر کیا
ورنہ ممکن نہین کہ تمھین زیر کر سکتے محراب نے کہا اے معمور ہمارے آقاے نامدار ساحر اور سحر دونون
پر لعنت کرتے ہین اور بلکہ جسقدر عزیزان صاحبقران نامدار ہین وہ سب سحر نہین جانتے جو کوئی ساحر
اطاعت اختیار کرتا ہے وہ بھی سحر ترک کر دیتا ہے معمور نے کہا اے محراب اب مین تم سے مقابلہ نکرونگا
محراب نے کہا سبب بیان کرو کہ مجھسے مقابلہ نکرنے کا کیا سبب ہے معمور نے کہا تم چونکہ طلسم کشا کے
زیر کردہ ہو اور میری شرط یہ ہے کہ جسکو کسی نے زیر نہ کیا ہو مین اُس سے مقابلہ کرتا ہون تم کو چونکہ
طلسم کشا زیر کر چکے ہین اِس سبب سے مین مجبور ہون تم اپنے لشکر کو واپس جاؤ اور جس کو کسی نے
کبھی زیر نہ کیا ہو اُس کو میدان مین بھیج دو محراب کو یہ سنکر یہ غصہ آیا کہا اے معمور یہ کیا شرط ہے
کہ جسکو کسی نے زیر نکیا ہو تم اُس سے مقابلہ کرو ہمارے یہان سواے عزیزان صاحبقران اور

صاحبقران کے دوسرا ایسا نہین ہی جو کسی سے زیر نہوا سب لوگ انھین لوگون کے ہاتھ سے زیر ہوے
ہین اور انکی اطاعت قبول کی ہی یہ شرط یہان کام ندے گی اگر تجھے مقابلہ کرنا ہی تو مین موجود ہون معمور
نے کہا مین تجھسے مقابلہ نکرونگا تو یہان ٹھہر رہ تیرے مقابلے کے واسطے اور جوان کو بھیجتا ہون مین
خلاف شرط نہین کر سکتا محراب خاموش ہوا معمور میدان سے گینڈے کو پھیر کر پلٹا توریج کے پاس آیا
توریج نے کہا اے معمور کیا ہوا جو تو میدان جنگ سے واپس آیا کیا گردستانی کو دیکھکر ڈر گیا معمور نے
کہا اے شہنشاہ گردستانی کی کوئی حقیقت نہین مگر ایک سبب سے مین واپس آیا اگر یہ جانتا تو ہرگز لشکر
اسلام کے مقابلے مین نہ جاتا اور اگر جاتا تو حمزہ کو یا عزیزان حمزہ کو اپنے مقابلے مین بلاتا توریج نے
کہا سبب بیان کر معمور نے کہا جو پہلوان عمر بھر مین ایک مرتبہ بھی کسی سے زیر ہو جاتا ہی مین اُس سے
مقابلہ نہین کرتا یہ میرا ابتدائی قاعدہ ہی بلکہ میرے اُستاد نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جو پہلوان کسی سے
زیر ہو جاے ہرگز اُس سے مقابلہ نکرنا ورنہ ہمیشہ حقیر و ذلیل رہوگے مین اُنکی نصیحت کے موافق
کرتا ہون یہ پہلوان جو اس وقت میدان مین آیا ہی مین نے حسب دستور اس سے بھی پوچھا کہ تجھے
کسی نے زیر تو نہین کیا ہی اُس نے کہا کہ مجھے طلسم کشا نے ایک بار زیر کیا ہی اب مین اُس سے
کیا مقابلہ کرتا مگر گین و رشت چنگال کو مین نے پوچھا اُس نے کہا انھین بھی آقاے نامدار نے
زیر کیا تھا غرض مین نے جس جس کو دریافت کیا معلوم ہوا کوئی ایسا نہین ہی جو حمزہ اور عزیزان حمزہ کے
ہاتھ سے زیر نہوا ہو مین مجبور ہو کے واپس ہوا محراب گردستانی میدان مین کھڑا ہی مین اُس سے وعدہ
کر کے آیا ہون کہ مین تیرے مقابلے کے واسطے اور پہلوان بھیجتا ہون توریج نے کہا اے معمور تو نے
اچھا نہ کیا اب اہل اسلام کو یہ یقین ہوگا کہ آئینہ پرست ہم سے دب گئے اور بہانے کر کر کے بھاگ جاتے
ہین معمور نے کہا مین مجبور تھا اپنی شرط کو کیا کرتا توریج نے کہا اسی وقت پر ایسی شرطین آدمی کو ذلیل
کرا دیتے ہین جیسی تیرے واسطے اس وقت ذلت ہوئی محراب اپنے دل مین یہی سمجھا ہوگا کہ معمور بھی
مجھسے ڈر کر بھاگ گیا مقابلہ نکر سکا معمور نے کہا اب آپ کسی اور کو میدان مین محراب کے مقابلہ کے
واسطے روانہ کیجیے توریج نے کہا تیرے واپس آنے نے سب کی ہمت مین فرق ڈال دیا اب مین فکر کرتا ہون
یہ کہکے توریج قریب اشراق جادو کے آیا کہا اے شہنشاہ اب پہلوان ہمت ہارے دیتے ہین
سبب یہ ہی کہ لشکر طلسم مین گردستانی کثرت سے ہین اور ہر ایک قوت مین یکتا ہی دیکھنے مین بھی قوی
جثہ ہین جو جاتا ہی بخوف مقابلہ نہین کرتا حیلہ کر کے واپس آتا ہی ابھی مین نے معمور کو میدان مین
بھیجا ہی اُسکے مقابلے مین لشکر اسلام سے محراب گردستانی نکلا معمور پر اُسکا رعب غالب ہوگیا مگر
بہت معقول حیلہ کیا کہ مین اُس سے مقابلہ نہین کرتا جو اپنی عمر مین ایک بار بھی کسی سے زیر ہوا ہو اب آپکی
کیا راے ہی اشراق نے کہا اگر پہلوانون کی ہمت نہین پڑتی ہی تو لشکر دیوان کس واسطے یہان موجود
ہی اُن لوگون کو میدان کی طرف روانہ کرو جب گردستانی لشکر اسلام مین باقی نہ رہین اُس وقت
پھر پہلوانون کو روانہ کرنا واقعی خوف سب کا درست ہی کہ جسقدر پہلوان گردستان کے رہنے والے
ہین وہ آدمی نہین دیو ہین بلکہ دیوون سے بھی قوی ہیکل ہین اُنکے مقابلے کے واسطے ان پہلوانون
کا جانا اچھا نہین ہی یہ کہتا ہوا توریج کے ہمراہ اُسکے لشکر مین آیا توریج نے کہا اب اگر دیوون مین

سے کسی کو برائے مقابلہ روانہ کیجیے گا تو اہل اسلام یہ ضرور سمجھین گے اب انکے لشکر کے پہلوانون نے ہمت
ہار دی جس وقت یہ بات اُنھین ثابت ہو جائے گی وہ اور زیادہ شدت کرین گے اس سے بہتر یہ ہی کہ کوئی
امر معقول پیدا کرکے دیوون کو میدان مین بھیجنا چاہیے اشراق نے کہا اے تورج خداوند کا منشاء خاص یہ ہی
کہ جسقدر دن باقی ہی کسی طرح سے بسر ہو جائے شب کو وہ کوئی اور سامان کرین گے تورج نے کہا اگر یہی
ہی تو مین اور کسی پہلوان کو بھیجے دیتا ہون اگر وہ لڑ بھڑ کر مرجائے گا تو مین اور پہلوانون کو بھیج دونگا جو میرے
دل مین ارادہ ہی وہ نکرونگا ورنہ مین یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آج اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیتا لشکر بہت کچھ میرے
ہمراہ تھا جنگ مغلوبہ مین لشکر طلسم کشا کو پسپا کر دیتا اور اُسکی بارگاہ مین اپنے قبضۂ قدرت مین کرتا خزانہ بھی
اپنے تحت مین لاتا اشراق نے کہا بات تو اچھی ہی مگر خداوند یہ چاہتے ہین کہ مقابلہ اچھی طرح سے نہو ورنہ
اس وقت لشکر دیوان ہمارے پاس اس قدر موجود ہی کہ لشکر طلسم کشا سے ہم بخوبی تمام مقابلہ کر سکتے ہین
اور طلسم کشا ہم سے مقابلہ کرنے مین چاہے عذر کرے کیونکہ اُسکے پاس لشکر ساحران وغیر ساحران کثرت سے
ہی اور یہان لشکر دیوان بھی موجود ہی گو اُسکے جواب مین اُسکے یہان پہلوانان کوہستانی ہین مگر دیوون سے
وہ لوگ مقابلہ کسی طرح نہین کر سکتے بجواب اُسکے تورج نے یہ بات کہی کہ پھر اب اس وقت مین کیا کر سکتا ہون
مین مجبور ہون جب خداوند خود ہی نہین چاہتے کہ طلسم کشا سے اچھی طرح جنگ مین مقابلہ ہو تو آپ اور مین
بھی لاچار ہون کیونکہ جو کچھ اُنکی رائے ہی وہی بجا و درست ہی اشراق جادو نے کہا میرے نزدیک یہی مناسب
اور مصلحت وقت ہی کہ اب دن بھی بہت کم باقی ہی اتنی دیر کے واسطے دیوون سے جنگ آغاز کرانا محض
بیکار ہی دو چار پہلوانون کو میدان مین بھیجو اگر گردستانیون کے ہاتھ سے قتل ہونگے تو کیا مضائقہ ہی خداوند
کی خوشی ہو جائے گی وقت بھی گذر جائے گا نہین معلوم کیا ارادہ ہی اور خداوند نے کیا بات تجویز فرمائی ہی
جو اس امر کی تاکید مزید کی ہی کہ خبردار خبردار طلسم کشا سے ایسا مقابلہ نکرنا کہ جس مین طرفین کے لشکر کے پہلوان
جان سے مارے جائین صرف جسقدر دن باقی ہی اُسکو تمام کر دو مین شب کو اور سامان کرونگا نہین معلوم
کیا سامان کرین گے اور کیا انتظام ہوگا طلسم کشا کی اس قدر محبت کیون ہی تورج نے کہا اے اشراق
جادو ہم نے بہت سے طلسمون مین دیکھا مسلمان صاحب اقبال بھی ہین بلا وجہ لوگ اُنکی خاطر کرتے ہین
اگر مجھے خداوند کی آزردگی کا خیال نہوتا تو مین ضرور اچھی طرح طلسم کشا سے مقابلہ کرتا اور آج ضرور لشکر طلسم کشا
کو پسپا کر دیتا ان لوگون کی یہ مجال نہ تھی کہ آج مجھسے بازی لے جاتے اشراق جادو نے کہا اب دیر نکرو میدان
مین کسی کو بہت جلد روانہ کرو تورج ایک پہلوان کی طرف مخاطب ہوا کہ تم محراب کے مقابلہ مین جاؤ اسنے گینڈے
کو بڑھایا میدان کارزار مین آیا یہان محراب جادو منتظر کھڑا تھا یہ پہلوان جو آیا محراب سے آتے ہی اسنے
کہا اے جوان طویل القامت تیرا کیا نام ہی محراب نے اپنا نام بتایا پہلوان نے کہا اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو
تو میری اطاعت بہت جلد قبول کر اور میرے ہمراہ چل میرے ہمروانہ کی قدمبوسی حاصل کر کہ مرتبہ تیرا سوا کیا
جائے اگر تو طلسم کشا کے یہان رہے گا تو ایک روز ضرور تیری جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا ایسے ناقدر
مالک کو ترک کر دینا اچھا ہی محراب نے کہا او بیہودہ گو تو کیا یاوہ گوئی کرتا ہی اگر برائے مقابلہ میدان مین
آیا ہی تو مین موجود ہون وار کر اور اگر مثل معمور کے تو بھی مقابلہ کرنے سے خائف ہی تو کوئی حیلہ کرکے
تو بھی بھاگ جا اور کسی کو بھیج اُس پہلوان نے جواب دیا اے محراب معمور جو میدان سے چلا گیا

اُس نے شرط یہی کی ہی کہ جو کسی سے زیر نہوا ہوگا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور مجھے اس شرط کی پابندی
نہین ہی مین سب سے مقابلہ کرتا ہون تو نے میرا نام سُنا ہوگا مین نے ہزار ون پہلوانون کو سر میدان ایک
روز مین شکست دی ہی دیوون سے مقابلہ کیا ہی لشکرون سے تنہا لڑا ہون تو جو اپنے طول القامتی پر اس
درجہ نازان ہی یہ سب غرور تیرا بالکل بیجا ہی مین نے دیوون کو زیر کیا ہی میرا نام سرخاب فیل اندام مشہور ہی بہت
سے پہلوان فیل زور میرا نام لیتے ہین تو تجھے نہین پہچانتا ہی مین تیرے حال پر رحم کرکے یہ بات کہتا ہون کہ تو میری
اطاعت قبول کر اور میرے آقاے نامدار کی قدمبوسی سے مشرف ہو مین تجھے عہدہُ جلیلہ دلاکر صاحب عزت بناؤن
طلسم کشا نے ذرا بھی تیری قدر نہ کی سلاح جنگ تک تیرے پاس نہین ہین محراب نے کہا اے سرخاب ابھی
معمور بھی ایسی ہی باتین کرتے کرتے حیلہ کرکے چلا گیا اور اب تو بھی ویسی ہی باتین مجھسے بنا رہا ہی اگر مجھسے مقابلہ
کرنا منظور ہی تو مین موجود ہون تو اپنا وار کر ورنہ اپنے لشکر کو تو بھی واپس چلا جا اور کسی کو اس میدان مین
ہمارے مقابلے کے واسطے بھیج دے مین ہرگز نہین چاہتا کہ بیہودہ اور فضول باتون مین مصروف ہو کر اپنی اوقات
ضایع کرون تو بہت جلد یہان سے چلا جا ورنہ مین تجھے زبان تیغ سے جواب سخت دونگا سرخاب نے کہا اے
محراب جادو اب مین مجبور و لاچار ہون تو میرا کہنا سماعت نہین کرتا یہ کہکے غصہ مین آکر اس نے گرز ہاتھ مین لیا کہا
اے محراب جادو تو بھی اپنے لشکر سے کسی کا گرز مانگ لے محراب جادو نے کہا مجھے گرز کی ضرورت نہین
ہم لوگون کا قاعدہ ہی کہ ہمیشہ بے سلاح میدان کارزار مین آتے ہین دو ایک حربے کسی وقت موجود بھی رہتے
ہین شاید حریف زبردست سے سامنا پڑا تو ان حربون سے کام لیا سرخاب نے کہا مین گرز کا وار
کرونگا تو کیونکر اپنے تئین بچائے گا محراب جادو نے جواب دیا کہ اسکے پوچھنے کی ضرورت نہین جب تو وار
کریگا دیکھا جائے گا سرخاب نے کہا مین اب وار کرتا ہون ہوشیار ہوجا محراب جادو نے سر آگے
بڑھایا سرخاب نے گرز کا وار کیا محراب جادو نے سر کو بچاکر گرز پر ہاتھ ڈال دیا سرخاب نے گرز کو مضبوط
پکڑا مگر محراب نے ہاتھ مروڑکے گرز اسکا چھین لیا سرخاب چاہتا تھا کہ کمر سے تیغہ نکالے مگر محراب نے وہی
گرز اسکے سر پر لگایا کہ کاسۂ سر چور چور ہوگیا مع کرگدن لیست ہوکر رہ گیا تورج نے یہ کیفیت دیکھکر اور ایک
پہلوان صعوان گرد کو میدان مین بھیجا اُس نے بھی آکر محراب سے مقابلہ کیا محراب جادو نے اُسکو بھی
قتل کیا اسی طرح دس پہلوان تورج نے میدان کی طرف روانہ کیے مگر محراب کے ہاتھ سے سب قتل ہوے
اس عرصے مین آفتاب بھی غروب ہوا آئینہ اندام نے اشراق سے کہا اب طبل بازگشت بجوادو اپنے
خیمہ گاہ کی طرف پلٹو مین خود بھی چاہتا تھا کہ آج کا دن اسی طرح تمام ہو جاے اب کل مقابلہ ہوگا کہ طلسم کشا کو
حقیقت جنگ معلوم ہوگی تورج نے اشراق سے کہا دیکھیے جو مرضی خداوندی ہی بہتر وہی ہی راے تبدیل نہو جاے
تو غضب ہو اشراق نے کہا مین بارگاہ مین چلکر بہت کچھ کہونگا اشراق یہ کہکر آگے بڑھا طبل بازگشت بجوایا
بدیع الملک سے تھے لشکر مین سب کے سب طبل خوشی بجاتے ہوے اپنے لشکر کی طرف پلٹے آئینہ اندام اور
اشراق اور تورج نابکار اپنے خیمہ گاہ کی طرف واپس آئے جب آئینہ اندام اپنی بارگاہ مین گیا اور اشراق
بھی اسکے ساتھ ہی بارگاہ مین داخل ہوا تو اس نے تھوڑی دیر کے بعد آئینہ اندام سے کہا یا خداوندا گر آپکی
مصلحت ہو تو مین تورج کو اس وقت بلاؤن اور کچھ باتین صلاح کی اُس سے کرون آپ نے تو ہم لوگون کو بالکل
بیکار تصور کر لیا ہی اگر یہی ہی تو پھر ہمین فنا کر دیجیے اسکی ضرورت نہین کہ ہم ذلت اُٹھا کے دست دشمنان سے

قتل ہون آئینہ اندام نے کہا اے اشراق مین تجھے اور تورج کو انتہا سے درجہ بیوقوف تصور کرتا ہون جو میرے
امور قدرت ہین اُنمین تم لوگ کیا دخل دے سکتے ہو مین جس بات کو اچھا اور مناسب وقت جانتا ہون وہ
کرتا ہون تم ابھی یہ بات نہین سمجھ سکتے اگر آج مین تمہارے کہنے کے مطابق مقابلے کے واسطے حکم دیتا تو بہت
بڑا غضب ہوتا کوئی پہلوان طلسم کشا کے لشکر سے مقابلہ نکر سکتا وہان کا ایک ایک جوان یہان کے پورے
لشکر کے واسطے کافی ہی اشراق نے کہا مین تنہا آپ کے فرمانے کو رد نہین کر سکتا امیدوار ہون کہ آپ
تورج کو بھی یہان آنے کی اجازت مرحمت فرمایئے پھر مین آپ سے عرض کرون کہ اس طرح لشکر طلسم کشا کو ہم لوگ
پسپا کر دیتے آئینہ اندام نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر تورج کو بھی بلا لاؤ مین اُسکے ارادے بھی دیکھون کیا ہے
تورج کی بارگاہ مین آئے تورج اُس وقت بیٹھا ہوا تھا اور لوگ اُس سے کہہ رہے تھے کہ اب یہ طلسم بھی ایران
ہوگیا آج کے مقابلے کے دیکھنے سے اُمید فتح قطع ہوگئی ایک پہلوان نے اسقدر جوانون کو قتل کیا مگر اپنے
جسم پر زخم نہ کھایا یقین ہی کل پھر وہی جوان میدان کارزار مین آئے ہنر جنگ دکھائے اگر کل بھی وہی جوان
میدان کارزار مین آیا اور اسی طرح سے ہنر جنگ دکھا کر اپنے لشکر کو زندہ و سلامت واپس گیا تو یقین واثق ہی
کہ سب کے دلون پر اُسکا رعب اس درجہ غالب ہوجائیگا کہ کوئی شخص اُسکے مقابلے کے واسطے نہ
نکلے گا یہ باتین ہو رہی تھین کہ ناگاہ ہرکارون نے آکے تورج سے کہا آپکو خداوند یاد فرماتے ہین
بہت جلد تشریف لے چلیے تورج وہان سے فی الفور اُٹھا ہرکارون کے ہمراہ آئینہ اندام کی بارگاہ مین آیا
یہان اشراق جادو کو دیکھا کہ آئینہ اندام سے کہہ رہا ہی کہ آپ ہم لوگون کو اجازت اگر عطا فرمائین تو ہم
طلسم کشا کو نیچا دکھا دین ساری شان و شوکت خاک مین ملا دین پھر طلسم کشائی کا نام بھی نہ لے بہت مغرور ہی آپکو
سبکا غرور ناپسند ہی مگر طلسم کشا سے ایسی محبت ہی کہ اُسکو سزا نہین دیتے بڑے تعجب کی بات ہی آپ کو لازم
ہی کہ آپ طلسم کشا کو بھی سزا دین اشراق جادو سے آئینہ اندام کہتا تھا کہ تم بھی امور خداوندی مین دخل
دیتے ہو یہ بات تمہاری اچھی نہین ہی اگرچہ ہم چاہین ابھی طلسم کشا راہ راست پر آجائے اسی واسطے ہم اُسکو
کسی قسم کی سزا نہین دیتے ہین کہ اُس کو بزرگ مذہب آئینہ پرستی مقرر کرنے والے ہین اور اُسکو
انتظام خدائی سپرد کرنے والے ہین جو جو باتین اُس سے وقوع پذیر ہو رہی ہین وہ خود ان باتون کو نہین
کرتا ہی بلکہ ہم خود اُسکو اس قسم کی ترغیب دے رہے ہین یہ باتین اشراق جادو و آئینہ اندام
مین ہو رہی تھین کہ تورج نے جاکر آئینہ اندام کو سلام کیا اشراق نے کہا اے تورج مین دیر سے
تمہارا منتظر تھا تم نے بڑی دیر لگائی کس کام مین مشغول تھے تورج نے کہا اے شہنشاہ اس وقت
افسران فوج میرے پاس آئے تھے اور اس امر کی شکایت کرتے تھے کہ بڑے افسوس کی بات ہی
کہ آپ نے بڑی بڑی لڑائیان دیکھین اور بڑے بڑے معرکون مین خود بھی لڑے مگر آجتک آپ کو
فوج کا لڑانا نہین آیا آج فوج کی ہمت آپ نے خود توڑ دی ایک پہلوان لشکر اسلام کا آیا اُسنے دس
پہلوان قتل کیے اور بے زخم کھائے اپنے لشکر کو واپس گیا اگر وہ کل پھر میدان مین آئیگا اسیطرح
مقابلہ ہوگا وہ پھر دس بیس جوانون کو قتل کر کے اپنے لشکر مین واپس جائیگا یہان سب کی ہمت اور
پست ہوجائیگی کوئی آئندہ اُس سے مقابلے کا نام بھی نہ لیگا مین نے کہہ کے سب کو سمجھا دیا کہ جو کچھ خداوند
کی مرضی ہی مین اُسکے مطابق کرتا ہون خود کسی قسم کی بات نہین کر سکتا اشراق نے کہا یہی مین بھی خداوند

سے کہہ رہا ہون کہ آپ ہم کو اذن جنگ دین جس طرح ہمارے مزاج مین آئے ہم جنگ کرین مگر خداوند کی مصلحت نہین ہی نورج نے کہا آپ مجھ سے بڑھ کے خداوند سے کہہ سکتے ہین میری اتنی مجال نہین جو عرض کرون آپ ہی خداوند سے کہہ کے اس امر کو صاف کرین اور اجازت جنگ لین اشراق جادو نے کہا مین نے خاصکر اسی واسطے تم کو بلایا ہی کہ تم اسکی بابت کوشش کرو کہ مجھے خداوند اجازت جنگ مرحمت فرمائین نورج نے کہا یا خداوند آپ ہم لوگون کی خوشی پر اب جنگ کو چھوڑ دین اگر ہم سے کسی قسم کی خطا ظہور مین آئے تو آپ کو اختیار ہی جو مزاج مین آئے آپ سزا دین آئینہ اندام نے کہا اے نورج اس وقت تمھارے پاس لشکر جو اس قدر موجود ہی اسکے سبب سے تم نازان ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ اب طلسم کشا ہم سے مقابلہ نکر سکے گا یہ تمھارا خیال خام تصور نا تمام ہی طلسم کشا کے پاس بھی لشکر اسی قدر موجود ہی اُس کے یہان ایک ایک پہلوان ایسا موجود ہی جو تنہا ایک لشکر سے مقابلہ کر سکتا ہی نورج نے کہا یا خداوند ہمارے یہان دیوان قوی ہیکل اسقدر موجود ہین کہ اگر وہ چاہین تو طلسم کشا کے لشکر کو مانند مور چیونٹیون سے مل کر نیست و نابود کر دین آپ ایک بار تو طلسم کشا کو زیر کر لین اب اُسکی محبت اپنے دل سے نکال ڈالین جب اشراق و نورج نے آئینہ اندام کو بہت ستایا اور اس کو کوئی حیلہ بن نہ آیا تو مجبور ہو کے اس نے کہا اگر تم لوگون کی یہی راے ہی اور طلسم کشا سے جنگ کرنا منظور ہی تو میری موجودگی مین اُس سے جنگ نہ کرو مین اسی وقت ایوان کی طرف جاتا ہون جب وہان سے پہونچ کے نامہ روانہ کرون اُس وقت تم جنگ شروع کرنا اگر طلسم کشا تم پر غالب بھی آئے گا تو مین تمھاری مدد کو وہان سے اور لشکر روانہ کرونگا خاطر جمع رکھنا ہراسان نہونا نورج نے کہا یہ بات ہم کو منظور ہی آپ اسی وقت تشریف لے جائین ہم طلسم کشا سے ایک ہفتہ کی مہلت بھی لیے لیتے ہین آئینہ اندام نے کہا اس امر کا تمھین اختیار ہی اب مین کسی بات مین تم لوگون کی دخل نہ دونگا جو تم مناسب جانو وہ کرو نورج نے اشراق سے کہا اے شہنشاہ آپ کی کیا راے ہی اشراق نے کہا بہت اچھی بات ہی اگر طلسم کشا ایک ہفتہ کی مہلت دے تو کیا مضائقہ ہی مہلت لے لینا اچھا ہی نورج نے کہا طلسم کشا سے جو مہلت طلب کریگا وہ ضرور دیدے گا اشراق جادو نے اسی وقت نامہ لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے طلسم کشا تمھین ہم جری و بہادر جانتے ہین مرد میدان تصور کرتے ہین اس سبب سے یہ بات بھی تم سے کہی جاتی ہی کہ ہمین ایک ہفتہ تک جنگ کرنا منظور نہین کیونکہ ہمارے یہان سامان جنگ درست نہین ہی اگر تم ایک ہفتہ کی مہلت دو تو ہم سامان درست کرین بعد ایک ہفتہ کے پھر تم سے مقابلہ کرینگے یہ نامہ لکھ کر ایک ساحر کو دیا کہ اسی وقت اس کو طلسم کشا کے پاس پہونچاؤ جواب لیکر بہت جلد واپس آؤ ساحر نامہ لیکر فوراً ہی روانہ ہوا شہزادہ بدیع الملک نوجوان کے لشکر کی طرف چلا یہان شہزادہ بدیع الملک نوجوان جو میدان جنگ سے بصد خوشی واپس آئے اپنی بارگاہ مین اُسی وقت تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد صاحبقران عالی جاہ نے سب کو طلب فرمایا سب بارگاہ امیر مین حاضر ہوے شہزادہ بدیع الملک نامدار بھی تشریف لائے امیر نے فرمایا کہ خدا نے بڑا اپنا فضل کیا کہ میدان اپنے ہاتھ رہا جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہوئی مجھے یہ گمان تھا کہ بڑا رن پڑے گا آئینہ اندام خوب لڑے گا مگر اس نے بالکل ہمت ہار دی جنگ نہ کر سکا یقین ہی کل کے میدان داری مین کوئی صورت

اور اسکے شہزادہ بدیع الملک نوجوان نے عرض کی یا صاحبقران والاجاہ مین ان لوگون کے حالات سے بخوبی
ماہر ہون آئینہ اندام سوا ے سحر کرنے کے اور کوئی بات نہین جانتا اگر سحر مین مقابلہ ہوتا تو یقین تھا کہ آج
لطف جنگ خوب حاصل ہوتا آئینہ اندام آج بڑے بڑے سحر کرتا مگر اب وہ سحر کرنے سے مجبور ہی کیا کرے
جانتا ہی کہ لشکر اسلام مین جو سردار باقی ہین اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا اور خصوصًا مین کہ مجھی سے جنگ ہی میرے
پاس لوح طلسم موجود ہی مجھسے کیونکر جنگ کرے گا اس سبب سے اُس نے سحر کو موقوف رکھا اور نیزہ و شمشیر
کی لڑائی شروع کی اس مین اُسے ذرا بھی سلیقہ نہین ہی امیر نے فرمایا تورج بہت سی لڑائیان دیکھے ہوے
ہی زمرد ثانی نشیب و فراز سے ماہر ہی اگر چاہتا تو ایرج نامدار سے مقابلہ بہت اچھی طرح ہوتا مگر یہ سب
لوگ بھی، اُسی کی طرح ناتجربہ کار بن گئے بدیع الملک نوجوان نے کہا سبب اس مین یہ ہی کہ یہ لوگ بے
اُسکی رائے کے کوئی بات نہین کرتے ہین جو جو اُس نے کہا ان لوگون نے کیا اگر خود کچھ اپنی طرف سے کرتے
تو یقین تھا کہ وہ آزردہ ہوجاتا یہ لوگ اُسے اپنا خداوند جانتے ہین اسی سبب سے لڑائی بگڑی یہ باتین ہو رہی
تھین کہ ہرکارے نے آکے عرض کی اے شہریار ایک نامہ دار در دولت پہ حاضر ہی امیدوار باریابی ہی
اُسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہی شہزادہ بدیع الملک نے صاحبقران کی طرف دیکھا امیر نے فرمایا بلا لو
ہرکارے بارگاہ کے باہر آئے نامہ دار اشراق جادو کو اپنے ساتھ اندر لے گئے نامہ دار نے جاکر
نامہ شہزادہ بدیع الملک نوجوان کو نذر دیا شہزادہ بدیع الملک نامدار نے صاحبقران عالی جاہ
کے روبرو پیش کیا امیر با توقیر نے فرمایا کہ نامہ کو کھولو پڑھو جو مناسب ہو وہ جواب دو شہزادہ بدیع الملک
نامدار نے لفافہ خط کا چاک کیا نامہ پڑھا اُسمین ایک ہفتہ کی بابت لکھا تھا بدیع الملک نوجوان نے
صاحبقران سے کہا امیر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی ایک ہفتہ کی مہلت اگر انھین درکار ہی دیدو دن گذرتے
دیر نہین ہوتی ہی یہ سات روز گذر جانے کے بعد پھر مقابلہ کرنا شہزادہ بدیع الملک نے پشت پر لکھے
کے تحریر کیا کہ ہم نے مہلت ایک ہفتہ کی دی اپنا سامان درست کرو پھر ہم سے مقابلہ کرنا یہ جواب لکھکر
نامہ دار کو دیا نامہ دار روانہ ہوا اشراق جادو اسکا منتظر تھا اس نے نامہ لاکر دیا تورج بھی وہین موجود
تھا اشراق جادو نے نامہ کھولا جواب نامہ دیکھا تورج سے کہا مہلت تو ملی تورج نے جواب دیا
کہ مین ان لوگون کی خصلت سے ماہر ہون یہ ضرور مہلت دیتے ہین کبھی انکار نہین کرتے اشراق جادو
نے آئینہ اندام سے کہا اب آپ تشریف لے جانے کی نسبت کیا ارشاد فرماتے ہین اگر مزاج اقدس
مین آئے آج شب بھر یہین رونق افروز رہیے اس خاکسار کی عزت بڑھائیے کل صبح کو تشریف لے جائیگا
آئینہ اندام نے اشراق جادو کے کہنے کو منظور کیا اُس شب کو وہین مقیم رہا صبح کو وہان سے
روانہ ہونے کا سامان درست کیا سب اہالیان لشکر کے جو یہ خبر گوش گذار ہوئی اسکے پاس آئے
زمرد ثانی اور بختگان کو بھی لوگون نے یہ خبر پہونچائی کہ خداوندا ایوان نہ طاق کو تشریف لیے جاتے
ہین اگرچہ تم لوگون کو رخصت ہونا ہی تو جاکر رخصت حاصل کر لو بختگان نے زمرد ثانی سے کہا کہ اب
آئینہ اندام کو کچھ بن نہین پڑتا ہی حالانکہ وہ مرد عاقل ہی اس سبب سے یہ سب انتظام کر رہا ہی اگر
اور ساحرون کی طرح — سے بیہودہ ہوتا تو اسقدر لشکر موجود تھا مقابلہ کرتا مگر وہ انجام بین ہی اپنی جان بچا کر
نکل جاتا بہت اچھا جانتا ہی جو لوگ یہان رہین گے وہ ضرور زک اُٹھائین گے ذلت و ناکامی سے

مارے جائینگے اگر آپ میرے کہنے پر عمل فرمائیے اور اشراق جادو اور تورج کا ساتھ نہ دیجیے تو مناسب
وقت یہ ہو کہ آپ بھی آئینہ اندام کے ہمراہ ایوان مین چلیے وہ جگہ امن کی ہو اور وہان ہر ایک کا گذر نہین
نہین ہوسکتا زمرد نے کہا اے بختگان کیونکر ہوسکتا ہو کہ مین اشراق جادو اور تورج کا بے سبب
ساتھ چھوڑ دون اور آئینہ اندام اسکو منظور کیون کرے گا بختگان نے کہا آپ اس وقت آئینہ اندام
کے پاس چلئے اور کیفیت بیان کیجے جب وہ اپنے حال سے آپ کو ماہر کرین اُس وقت آپ یہ فرمائیے
کہ مین ساتھ آپ کا نہ چھوڑون گا زندگی دشوار ہو جاے گی مجھے بھی اپنے ہمراہ لیتے چلیے اور اسی قسم کی
باتین کیجے گا ضرور انکو آپ کا خیال پیدا ہوگا اور اپنے ہمراہ لے جاینگے زمرد نے کہا اے بختگان
یہ بات تو بہت اچھی ہو اگر آئینہ اندام بھی منظور کرے بختگان نے کہا آپ تشریف تو لے چلئے اگر وہ
منظور نکرین گے تو مین اور بات پیدا کرونگا آپ کا یہان رہنا اب اچھا نہین ہو اشراق جادو اور تورج
لشکر کی زیادتی دیکھکر یہان رہنے کا ارادہ کرتے ہین اپنے دل مین سمجھے ہوے ہین کہ طلسم کشا سے
مقابلہ کرکے فتح پائین گے یہ سب خیال خام ہو کبھی فتح نصیب ہوگی شکست اُٹھائین گے مارے جائین گے
زمرد اسی وقت اُٹھا بختگان کو اپنے ہمراہ لیکر آئینہ اندام کی بارگاہ مین آیا آئینہ اندام سے اور سب لوگ
بھی رخصت ہو رہے تھے زمرد نے بھی سلام کیا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد اب تم یہان بہت ہوشیاری
سے کام کرنا کیونکہ تم مزاج سے طلسم کشا کے بخوبی آگاہ ہو زمرد نے کہا یا خداوند مین بے آپ کے یہان
ہرگز نہ رہونگا آئینہ اندام نے کہا اے زمرد مین اگر تمھین اپنے ہمراہ لے جاؤنگا تو اور لوگ نسبت
تمھارے طلسم کشا کی عادتون سے کم آگاہ ہین تم خاطر جمع رکھو تھوڑے ہی دنون کے بعد مین سب کو اپنے
پاس بلاؤنگا وہان جاکر تم لوگون کے واسطے اور فوج بھی روانہ کرونگا ایوان نہ طاق سے جو لوگ
آئین گے وہ اس لڑائی کو فتح کرکے واپس جائین گے کسی قسم کا خوف اپنے دل مین نہ کرنا مین اب
وہان جاکر اور انتظام کرونگا طلسم کشا کے نصیب مین شکست لکھ دونگا ان سب کو اسیر کرکے تمھارے
پاس آنا ایوان جادو کو اپنے لشکر کا چاہ چشم دیکھا تا اسکو بھی معلوم ہو کہ یہ لوگ ایسے ہین اتنی بڑی
جنگ کو سر کرکے ملتے ہین زمرد نے بہت بہت کہا مگر آئینہ اندام نے قبول نہ کیا بختگان نے بہت سی باتین
پیدا کین جب آئینہ اندام کو یہ ثابت ہوا کہ زمرد کو یہان رہنے سے سراسر انکار ہو اس کو ناگوار ہوا
کہا اے زمرد یہان کا رہنا اگر قبول نہ کروگے تو خفا ہوا نہ ٹھہروگے اور اپنی خطا کی سزا اسے معقول پاؤگے
زمرد نے بختگان کی طرف دیکھا بختگان نے اشارے سے کہا اب خاموشی بہتر ہو جیسا ہوگا دیکھا جائیگا
زمرد خاموش ہو رہا آئینہ اندام سب سے ملکر اور دو ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جانب دیوار
ایوان نہ طاق چلا دوسرے روز دیوار کے قریب جاکر پہونچا چاہا سحر کرکے دیوار کے اُس پار جائے
ایک آواز آئی اے آئینہ اندام تو کہان جاتا ہو وہین ٹھہر آئینہ اندام آواز کے سنتے ہی فوراً اُسی مقام پر
ٹھہر گیا ایک ساحر دیوار کے اُس طرف سے آیا آتے ہی کہا پہلے ایک عرضی خدمت عالی مرتبت مین کیوان
جادو کے روانہ کر اگر وہ اجازت دین گے تو ہم تجھکو اندر لے جائین گے آئینہ اندام نے اُسی وقت
ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ مین حسب الطلب حاضر ہون مگر دام مصیبت مین گرفتار ہون مجھے جلد
طلب فرمائیے ایسا نہ ہو کوئی فتنہ اُٹھے اور مجھے پھر اپنے لشکر کی طرف واپس جانا پڑے یہ کہکر آئینہ اندام

نے اُس ساحر کو دیا ساحر یہ عرضی لیکر روانہ ہوا مسافت راہ طے کرکے کیوان جادو کے مکان پر پہونچا
ڈیوڑھی پر جاکے اِس نے عرضی دی دربانون نے سیماب جادو کو بلایا سابق مین عرض کیا ہی کہ کیوان جادو
سواے سفال کے کہ وزیر اسکا ہی اور کسی کا سامنا بھی نہین کرتا ہی اور سفال جادو سواے اپنے
نائب منظور جادو کے اور کسی کا بالکل سامنا نہین کرتا ہی اور منظور جادو سواے سیماب جادو کے کہ
چوبدار خاص ہی کسی کو اپنی صورت نہین دکھاتا جو عرائض و نامجات آتے ہین ہرکارے اُنکے بلاکر
ڈیوڑھی پر لے جاتے ہین یہ وہان سے لاکر منظور جادو کو دیتا ہی اور منظور جادو سفال کے پاس
لے جاتا ہی سفال جادو کیوان کو پہونچاتا ہی کیوان جادو جو اپنے نزدیک مناسب جانتا ہی وہ حکم دیتا ہی
اور اگر کوئی امر دقیق معلوم ہوتا ہی تو اُسکو ایوان جادو کے پاس لے جاتا ہی وہان سے جو بات طے ہوتی ہی
وہ کی جاتی ہی الغرض جب عرضی آئینہ اندام کی ڈیوڑھی پر کیوان جادو کے پہونچی اور دربانون نے سیماب
جادو چوبدار خاص کو ہرکارون سے بلایا سیماب جادو آیا دربانون نے کہا آئینہ اندام کوئی ساحر ہی اُس نے
ایک عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی ہی سیماب جادو نے عرضی وہان سے لاکر منظور جادو کے سپرد کی منظور
جادو اُس عرضی کو لیے ہوے سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے اُس عرضی کو کیوان
تک پہونچایا کیوان نے جو عرضی آئینہ اندام کی دیکھی لفافہ چاک کیا پڑھنے مین مشغول ہوا جب سب عرضی
پڑھ چکا اُسنے اُسی وقت سفال جادو سے کہا کہ بھائی صاحب نے مجھسے فرمایا تھا کہ آئینہ اندام کو یہان بلالو
اپنے طلسم مین رہنے کی جگہ دو جسقدر زمین چاہے لے یہان طلسم مین حکومت کرے کوئی اُسکو
ایذا و مصیبت نہ پہونچا سکے گا اب اسکی اطلاع بھائی صاحب کو اُس وقت کی جائے گی جب آئینہ اندام جادو
یہان آجائے گا ابھی ضرورت نہین عرصہ ہوگا اور آئینہ اندام کہتا ہی کہ ایسا نہو کہ کوئی فتنہ ایسا اُٹھے کہ
جسکی وجہ سے مجھے اپنے لشکر مین واپس جانا پڑے اب مجھے اپنی خدمت مین بلا لیجیے یہان طلسم کشا نے
مجھے سخت پریشان کیا ہی سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ آئینہ اندام واجب الرحم ہی اُسکو بلا لیجیے یہان رہنے
کی جگہ دیجیے جب کل آپ براے سلام تشریف لے جائیے گا اُس وقت اِس کا ذکر فرمائیے گا جو کچھ شہنشاہ
ایوان جادو فرمائین گے ویسا کیا جائے گا کیوان جادو نے پشت پر عرضی کے لکھ دیا کہ آئینہ اندام
جادو کو اسی وقت وہان سے بلاؤ اور ایک مکان نفیس اُسکے رہنے کے واسطے خالی کرو چند آدمی خدمت
کے واسطے مقرر کیے جائین سفال جادو بعد دستخط اُس عرضی کو لیکر اپنے ٹھکانے پر آیا اُسی وقت منظور
جادو کو بلاکر وہ عرضی دی منظور جادو نے سیماب جادو کو بلایا کہا اِس عرضی کو ڈیوڑھی پر جاکر دو اور
کہو جو شخص عرضی لیکر آیا ہی اسی وقت آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لائے اور اُسکے واسطے مکان نفیس
تجویز کیا جائے سیماب جادو اُس عرضی کو لیکر ڈیوڑھی پر آیا جو ساحر لیکر آیا تھا اُسے اپنے قریب بلا کر کہا
شہنشاہ کیوان کا حکم ہی کہ اسی وقت آئینہ اندام جادو کو اپنے ہمراہ لیکر آئے ساحر عرضی کو لیکر روانہ ہوا
بہت جلد دیوار کے قریب پہونچا اگر دیوار کو طے کرتا ایک روز صرف ہو تا سحر کرکے غرق زمین ہوا دیوار
کے اِس طرف آکے سر نکالا زمین پر آیا آئینہ اندام سے کہا کہ تمھاری بابت حکم شہنشاہ ہی کہ اسی وقت دیوار
کے اندر آؤ آئینہ اندام بہت خوش ہوا ساحر سے کہا بھائی اب مین کیونکر چلون ساحر نے جواب دیا اگر
سحر جانتے ہو تو غرق زمین ہو میرے ہمراہ دیوار کے اندر چلو اور اگر سحر نہین معلوم ہی تو آنکھین بند کرو مین

تمہین اندر پہونچاؤن آئینہ اندام نے کہا مین چل سکتا ہون یہ کہکے اس نے اپنے ساحرون سے کہا تم لوگ
سحر کرکے غرق ہو جہان پر مین راہ زمین ختم کرون تم بھی میرے ساتھ زمین کے اوپر آنا یہ کہکے آئینہ اندام
غرق زمین ہوا ساحر بھی اسکے ساتھ ہوے تھوڑی دیر کے بعد جو ساحر آگے آگے تھا وہ زمین توڑ کے
دیوار کے اُس پار نکلا آئینہ اندام بھی زمین کے اوپر آیا اسکے ہمراہ اور جو ساحر تھے وہ بھی زمین پر آئے
آئینہ اندام نے جو زمین پر آکے نگاہ کی عجب تماشا اُسکو نظر آیا نہ زمین دکھائی دی نہ آسمان معلوم
ہوا اپنے تئین معلق پایا اُس ساحر سے کہا بھائی یہان زمین و آسمان نہین ہے ساحر نے جواب دیا یہ ایوان
نہ طاق ہے یہان جو بات ہے وہ ایسی ہی ہے ابھی یہان کے انسان تم نے نہین دیکھے ہین جانور ابھی تمھارے
سامنے نہین آئے درخت نظر نہین پڑے پہاڑ معلوم نہین ہوے آئینہ اندام نے کہا جب یہان زمین
نہین ہے تو درخت کیونکر اُگے ہونگے اور پہاڑ کس طرح پیدا ہوے ہونگے جانور کہان رہتے ہونگے
یہان کے مکانات کیونکر بنے ہونگے ساحر نے کہا مین یہ سب باتین اسی وقت نہین بتا سکتا ہون
اگر تم میرے ہمراہ آؤ مجھے جسقدر حکم شہنشاہ ہے اُسکی تعمیل کرکے یہان سے واپس جاؤنگا اگر عرصہ ہوگا
تو مجھے گنہگار سرکار ہونا پڑے گا جب تمھاری خدمت کو آدمی مقرر ہونگے اُنسے سب کیفیتین دریافت
کرنا وہ تمھین سب حال یہان کا بتا دینگے آئینہ اندام نے کہا مین نے زمین کے راستہ کیونکر جاون
یہان تو سحر بھی نہین یاد ہے جو بزور سحر پرواز کرون نہین معلوم مجھے کون روکے ہے اور میرے قدم تلے
نیچے کیا شے ہے جو مین اس طرح سے ٹھہرا ہوا ہون ساحر نے کہا اے آئینہ اندام اسی سحر پر دعوے
خداوندی کرتے تھے بڑے افسوس کی بات ہے یہان آتے ہی سحر فراموش ہوگیا بالکل سحر خام تھا
آئینہ اندام نے کہا بھائی مین یہان کے آئین سے آگاہ نہین کہ کس مقام پر کن کن باتون کا پرہیز کرنا چاہیے
اور اپنے سحر کو کیونکر بچانا چاہیے ساحر نے کہا اب تم آنکھین بند کرو آئینہ اندام نے آنکھین بند
کین اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم لوگ بھی آنکھین بند کرلو اُن لوگون نے بھی آنکھین بند کرلین تھوڑی
دیر کے بعد اُس ساحر نے کہا اے آئینہ اندام آنکھین کھول دو آئینہ اندام نے آنکھین کھول دین
دیکھا سامنے ایک بارہ دری نہایت نفیس و نازک معلوم ہوتی ہے چند ساحر اُس بارہ دری کے قریب
کھڑے ہین اُنھون نے اشارے سے اُس ساحر کو اپنی طرف بلایا جب وہ قریب گیا ساحرون نے کہا حکم
شہنشاہ ہے کہ آئینہ اندام اسی بارہ دری مین مہمان کیے جائین ہم لوگ برائے خدمت یہان موجود ہین
اُس ساحر نے آئینہ اندام کو مع اسکے ہمراہیون کے وہین چھوڑا آپ روانہ ہوا وہان جو ساحر موجود
تھے وہ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر اُس بارہ دری کے اندر آئے آئینہ اندام نے بارہ دری کو
نہایت آراستہ پایا مگر سب چیزین معلق آویزان دیکھین آئینہ اندام کو سخت حیرت ہوئی ساحرون نے
ایک تخت پر آئینہ اندام کو بٹھایا کہا آپ کی خدمت کے واسطے ہم لوگ حضور شہنشاہ سے مقرر
ہوے ہین آئینہ اندام نے سب کی منت و سماجت کے بعد پوچھا آپ لوگ اپنے نام نامی
بھی مجھکو بتلا دیجیے کہ مین آپ کو پکار سکون ایک نے کہا اے آئینہ اندام آپ نے اتنے دنون
اپنے طلسم مین دعوی خداوندی کیا اس قدر بھی سحر مین آپ کو دخل نہوا کہ آپ کسی کا نام دریافت کرسکین
آئینہ اندام نے جواب دیا کہ جبتک مین اپنے طلسم مین تھا ایک ماہ آئندہ کی باتین مجھے معلوم ہوتی

تھین ایسے ایسے انتظام اپنے سحر کے ذریعے سے کیے ہین لیکن جب وقت سے مین یہان آیا ہون مجھے سحر یاد ہی نہین آتا ان لوگون نے کہا آپ کے سحر مین بالکل خامی تھی اور آپ سحر کو مطلق نہین جانتے تھے یہان کے طفل مکتب بھی آپ سے سحر اچھا جانتے ہین ہم آج اسکی بابت بھی شہنشاہ کی خدمت مین عرض کرین کیونکہ ہمین یہ حکم ہوا ہے آپ کے حالات تحریر کرین کہ ہمارے شہنشاہ کیوان جب اپنے بھائی صاحب کے سلام کو جائین گے تو آپ کے حالات اُنسے بیان کرین گے وہ اُسی کے موافق آپ کو یہان طلسم بنانے کی اجازت دین گے اگر آپ کو سحر مین اچھی مداخلت ہوتی تو سرکار ایوان تاجدار سے آپ صاحب مرحلہ ہوتے خطاب پاتے مگر اب کہین آپ کو ایک طلسم مختصر سا بنا دیا جائے گا آپ اُس طلسم مین حکومت کیجیے گا سلطان کو آپ کے طلسم سے کوئی غرض نہوگی بلکہ اور آپ کے طلسم مین حفاظت کے واسطے اُنھین کوشش کرنا پڑے گی آپ سے کوئی کام ہمارے سلطان کا نہ نکلے گا بلکہ بہت سی تکلیفین آپ کے واسطے کرنا ہونگی آئینہ اندام نے کہا مین اسی اُمید پر یہان آیا ہون اگر اور کہین جاتا تو ایسا گوشۂ امن نصیب نہوتا نہ ایسا مالک ملتا اب یہان بے کھٹکے اپنی زندگی بسر کرونگا ساحر تھوڑی دیر تک آئینہ اندام سے باتین کرتے رہے جب دیر ہوئی اور ان ساحرون کو آئینہ اندام کی کیفیت بخوبی تمام معلوم ہوئی اُنھون نے اُسی وقت اشارہ کیا آئینہ اندام نے دیکھا کہ ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ اُسمین قلم تھا پھر دوسرے نے اشارہ کیا ایک ہاتھ اور پیدا ہوا اُس مین دوات نظر آئی پھر تیسرے نے اشارہ کیا ایک ہاتھ اور پیدا ہوا کہ اُس مین کاغذ تھا جب تینون ہاتھ ایک جگہ ہوئے تو چوتھے نے اشارہ کیا آئینہ اندام نے دیکھا کہ تصویر اُس کاغذ پر بنی پھر جو جو باتین آئینہ اندام نے اُن لوگون سے کی تھین وہ سب اُس کاغذ پر اُس ہاتھ سے جسمین قلم تھا تحریر ہوئین بعد اُسکے حالات سب لکھے گئے جب سب حالات بھی تحریر ہو چکے تو وہ ہاتھ غائب ہوے ساحرون نے آئینہ اندام سے کہا اب تو آپ کو ہمارے نام معلوم ہوے آئینہ اندام نے کہا آپ لوگون نے ارشاد نہین فرمایا مین کیونکر جانتا ہون آپ کے کمالات البتہ معلوم ہوے آجتک ایسے سحر نگاہون سے نہین گذرے وہ ساحر بہت ہنسے کہا اے آئینہ اندام ہم لوگ بالکل سحر نہین جانتے ہین جب تو بعہدۂ خدمتگاری یہان ملازم ہین اگر سحر جانتے ہوتے تو کسی اعلے درجے کی جگہ پر ہوتے تنخواہ بھی ویسی ہی پاتے مگر سحر نہین جانتے اس سبب سے مجبور ہین کیا کرین اور نام ہمنے اپنے عرض داشت کے نیچے تحریر کرائے آپ نے نہین پڑھے آئینہ اندام نے کہا مین نے اسقدر اُسکو پڑھا کہ میرے حالات اُن ہاتھون نے تحریر کیے اور میری تصویر بنائی باقی مجھسے نہین پڑھا گیا ساحر بہت ہنسے کہا ہم چار ساحر ایک ہی دن پیدا ہوے اور سلطان نے ہمارے نام شاطر جادو اور خاطر جادو اور ناظر جادو اور حاضر جادو رکھے خاص طلسم ایوان نہ طاق مین پیدا ہوے اور یہان جو پیدا ہوتا ہے اُسکا نام سلطان کی طرف سے رکھا جاتا ہے آئینہ اندام نے کہا اب یہ جو آپ نے میرے حالات یہان سے روانہ کیے ہین یہ کہان جائین گے اور انھین کون دیکھے گا شاطر جادو نے کہا یہ حالات آپ کے سیماب جادو کے پاس جائین گے اور سیماب جادو منظور جادو کو دین گے منظور جادو سفال جادو کے پاس لے جائین گے سفال جادو شہنشاہ کیوان کی خدمت مین حاضر کر دین گے وہ سلطان ایوان تاجدار جادو کے پاس لیجلینگے وہان سے جو حکم آپ کی بابت صادر ہوگا وہ کیا جائیگا آئینہ اندام نے کہا مین چاہتا ہون کہ شہنشاہ کیوان تاجدار کی قدمبوسی حاصل کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون شاطر جادو نے کہا یہ بات غیر ممکن ہے

شہنشاہ اپنا جمال باکمال کسی کو نہین دکھاتے ہین سوا‌ے سفال جادو کے اور سفال جادو بھی سوا‌ے
منظور جادو کے اور کسی سے نہین ملتے ہین اور منظور جادو سوا‌ے سیماب جادو کے دوسرے کا
سامنا نہین کرتے آپ کیونکر اُنکا جمال بیمثال دیکھ سکتے ہین آئینہ اندام نے کہا اسکی وجہ بیان کرو کہ شہنشاہ
کیوان اپنا جمال بیمثال کیون نہین دکھاتے ہین اور سفال جادو کیون کسی کا سامنا نہین کرتے اور منظور جادو
کو کیون پرہیز ہی شاطر جادو نے کہا یہ راز کی باتین ہین ہم نہین جان سکتے آپ کو شاید معلوم ہو جائین اور
آئینہ اندام خاموش ہو رہا ناظر جادو نے شاطر جادو سے کہا اب مین جاتا ہون دیکھون کیا حکم ہوتا ہی
شاطر جادو نے کہا تنہا نہ جاؤ خاطر جادو کو اپنے ہمراہ لے لو ناظر جادو نے خاطر جادو کو اپنے ہمراہ
لیا اور وہان سے روانہ ہوا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو اب یہ لوگ کہان گئے ہین شاطر جادو
نے جواب دیا کہ یہ لوگ اب دردولت پر جائین گے جو حالات آپ کے یہان سے تحریر ہو کر گئے ہین انکی
تحقیق کرین گے کہ حضور شہنشاہ مین پہونچے ابھی نوبت حضوری نہین آئی جیسا کچھ ہوگا وہان سے جواب
ملے گا اور لوگ آپ کی خدمت کے واسطے یہان بھیجے جائین گے اور جدید انتظام ہوگا آئینہ اندام نے
کہا کیا آپ لوگ یہان نرہینگے شاطر جادو نے کہا ہم لوگ صرف اس واسطے ہین کہ آپ کو اس طلسم کی سیر
کرائین آپ کے حالات تحریر کرتے رہین اور جو خدمت ہمارے لائق ہو اسکو کرین اور لوگ جو یہان
آئین گے وہ آپ کے خاصے کا بندوبست کرین گے پوشاک کی درستی مین مشغول رہین گے اور اور
انتظام جو جو شاہ و شہریار کے واسطے ہونا چاہیے وہ کرین گے آئینہ اندام تو یہان ان باتون مین مشغول
رہا مگر ناظر جادو اور حاضر جادو جو روانہ ہوے یہ کیوان تاجدار جادو کے مکان پر پہونچے ڈیوڑھی پر جا کے
اُنھون نے ہرکارون سے کہا کہ ہمنے آئینہ اندام جادو کے حالات لکھوا کر ارسال خدمت شہنشاہ کیے تھے
اور کچھ مطالب بھی اُس عرضی مین درج تھے عرضی پیش ہوئی یا نہین ہرکارون نے کہا ہم تک عرضی آئی تھی ہمنے
سیماب جادو کو بلا کر دیدی اُنسے کیفیت دریافت کرو تو مفصل حال معلوم ہو جا‌ے حاضر جادو نے سیماب
جادو کو بلوایا سیماب جادو آیا حاضر جادو نے کہا ہم نے جو عرضی حضور شہنشاہ مین بھیجی تھی وہ پہونچی یا نہین
سیماب جادو نے کہا مین نے عرضی منظور جادو کی خدمت مین پیش کی تھی اُس سے جا کر کل کیفیت
تحقیق کرتا ہون یہ کہکے سیماب جادو اندر آیا منظور جادو کے پاس گیا کہا مین نے ابھی ایک عرضی
آپ کی خدمت مین حاضر کی تھی اُسکی کیفیت دریافت کرنے کو حاضر جادو اور ناظر جادو حاضر خدمت اقدس
ہین منظور جادو نے کہا مین خدمت سفال جادو مین جاتا ہون ابھی اُسکی کیفیت تحقیق کرتا ہون یہ کہکے
منظور جادو سفال جادو کے پاس آیا سفال جادو نے کہا اے منظور جادو اس وقت تم کیون آئے
منظور جادو نے کہا مین ابھی ایک عرضی آپ کی خدمت مین حاضر کر گیا تھا اُسکے جواب کے واسطے عریضہ
نگار آئے ہین کیا حکم ہوتا ہی سفال جادو نے کہا مین شہنشاہ کی خدمت کی مین جاتا ہون دیکھون کیا فرماتے ہین
یہ کہکر سفال جادو اندر گیا کیوان نامدار سے ہاتھ باندھ کر کہا مین ابھی ایک عرضی خدمت والا مین حاضر کر گیا
تھا اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی کیوان تاجدار جادو نے کہا مین ابھی اُس عرضی کی بابت کچھ جواب نہ دونگا کل
بھائی صاحب کی خدمت مین سے جاؤنگا جو کچھ وہ فرمائین گے وہ صحیح سمجھا جائیگا اس وقت دو تین آدمی اور وہان بھیج
دیے جائین کہ آب و طعام کا انتظام کرین آئینہ اندام کو کسی قسم کی تکلیف نہو کہ وہ ہمارا مہمان ہی اور مہمان کی خاطر

لازم ہی کو ہم آئینہ اندام کو ایسا نہ جانتے تھے کہ یہ بالکل جاہل ہی اور اس طلسم مین آنے کے قابل نہین ہی مگر اب تو
اپنے طلسم مین بلا چکے اب اُسکی خاطر واجب ہو گئی اور مقدمات کی نسبت اب کیبے بھائی صاحب کی راے کے
مین کچھ نہین کہہ سکتا اُنھین کا فرمانا بجا ہو گا تم جا کر کچھ آدمی براے خدمت اس وقت روانہ کردو جو کچھ انتظام پختہ
ہی وہ کل ہو گا آج اُسکا وقت نہین ہی سفال جادو وہان سے اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو سے کل کیفیت
بیان کی **سفال جادو** اپنے مقام پر آیا **منظور جادو** سے سب کیفیت کہی سیماب جادو ڈیوڑھی پر آیا
اور ناظر جادو کو اپنے پاس بلا کر سب کیفیت بیان کی کہا کہ اس وقت تم لوگ اپنے ہمراہ کچھ آدمی
لے جاؤ کہ وہ آب و طعام کا انتظام کرلین کل شہنشاہ اسکی بابت حکم فرمائینگے **ناظر جادو** وہان سے روانہ ہو
کیوان تاجدار کے باورچی خانہ مین آیا وہان سے کچھ لوگ اپنے ہمراہ لیے پھر اُسی مکان کی طرف روانہ ہوا جہان
آئینہ اندام جادو تھا وہان آکر اسنے ان لوگون کو آئینہ اندام کے روبرو کیا سب نے آئینہ اندام جادو کو سلام
کیا ناظر جادو نے کہا یہ لوگ بھی آپ کے خدمتگذار ہین انھین کے لینے کے واسطے ہم گئے تھے آئینہ اندام
نے کہا مین نے سُنا تھا کہ آپ لوگ اس واسطے گئے ہین کہ میرے حالات وہان جا کر بیان کرین اور پھر شہنشاہ
سے حکم لین جو کچھ وہ فرمائین وہ کیا جاے **ناظر جادو** نے کہا مین اس واسطے نہین گیا بلکہ اس امر کی تحقیق
کرنے کی ضرورت تھی کہ جو مین نے عرضداشت خدمت والا مین شہنشاہ کے روانہ کی ہی وہ پہونچی یا نہین وہان
جانے سے اُسکی کیفیت معلوم ہوئی کہ شہنشاہ تک پہونچ گئی مگر ہنوز جواب نہین تجویز ہوا ہی کل اسکا جواب
ملیگا آئینہ اندام نے کہا اے **ناظر جادو** جواب وہان سے کیا ملیگا ایسا تو نہو گا کہ مین اس طلسم مین رہنے
نہ پاؤن تو غضب ہو پھر میرے واسطے جاے رفتن کہین ممکن نہین اور کوئی میرا مددگار اس طرح کا نہین ہی
مجھے طلسم کشا ضرور مار ڈالیگا **ناظر جادو** نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے جب شہنشاہ آپکو پناہ دے چکے
تو اب اپنے سے جدا نکرینگے کیونکہ ہمارے شہنشاہ نے جن جن لوگون کو پناہ دی اُنھین اپنے سے جدا
نہین کیا اور آپ کے واسطے تو وہ خود ہی افسوس کرتے ہین آپ خاطر جمع رکھیے مین یقین کرتا ہون
کہ آپ کے واسطے خداوند کوئی جگہ ایسی تجویز فرمادینگے کہ آپ وہان جا کر حکومت کرین اور اپنی اوقات
بسر کرین یہان سے آپکو کوئی سروکار نرہیگا اگر آپ کہینگے تو وہ ایک طلسم کا سامان آپ کے واسطے
بہت اچھی طرح سے کردینگے آئینہ اندام نے کہا آپ لوگون کے موافق ارشاد مین ہر ایک کام کرونگا شاطر
جادو نے جواب دیا کہ آپ کچھ خوف نہ کرین اور ہم لوگون سے اچھی طرح کام لین کل آپ کے واسطے اور بھی انتظام
ہو گا آئینہ اندام نے کہا اے شاطر جادو مین ایک بات کہتا ہون اگر تم لوگ منظور کرو شاطر نے کہا آنکھون سے
منظور کرینگے ہمین شہنشاہ کا حکم ہی کہ جو کچھ آئینہ اندام کہین اُسکو بسر و چشم قبول کرنا خبردار انکار نکرنا آئینہ اندام
نے کہا مین نے اشراق جادو کو پرورش کیا ہی اور سحر بھی کچھ تھوڑا بہت اُسکو تعلیم کیا ہی اگر وہ میرے
خلاف مرضی کام نکرتا تو مین ہرگز اسکو اس طرح چھوڑ کر نہ آتا مگر اب مجھے اُسکا خیال آتا ہی کہ وہ لشکر لیے ہوے
طلسم کشا کے مقابلے مین ٹھہرا ہوا ہی اور طلسم کشا جس وقت اُس سے جنگ شروع کریگا پھر اُسے زندہ
نچھوڑیگا یا تو شہنشاہ سے جا کر میری طرف سے عرض کرو کہ وہ اُسکی مدد کے واسطے یہان سے کچھ لوگ روانہ
کرین یا اُسکو کسی طرح یہان بلا لین اگر وہ قتل ہو جاے گا تو میری زندگی تلخ ہو گی شاطر جادو نے جواب دیا
کہ آپ نے جو کچھ فرمایا مین خوب سمجھا اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو اشراق جادو کی بڑی محبت ہی لیکن مین

مجبور ہون کہ ایسی باتین شہنشاہ سے عرض نہین کرسکتا اگر آپ کو ایسا ہی خیال ہی تو ایک عرضی حضور شہنشاہ مین
روانہ فرمایئے گو مجھے اس امر کی اُمید نہین ہی کہ شہنشاہ اشراق جادو کو یہان بلالین مگر آپ اس تدبیر سے کیون
غافل رہین ایک عرضی کل روانہ کردین آئینہ اندام نے پوچھا کہ اے شاطر جادو کیا سبب ہی جو شہنشاہ کیوان
تاجدار جادو اشراق کو طلب نہ فرمائین گے شاطر جادو نے جواب دیا کہ آپ کے ہمراہ دو چار ساحر اور آئے
ہین انھین کا آنا شہنشاہ کو ناگوار ہی مین نے یہ سنا ہی کہ سفال جادو سے فرماتے تھے کہ پہلے آئینہ اندام
کو طلسم مین تنہا آنا تھا جب ہم اُسکے رہنے کو کوئی ٹھکانہ تجویز کرتے اُسوقت ہم سے اجازت لیکر اپنے
ہمراہیون کو بھی بلا لیتا یہ بات بہت خلاف کی کہ بے ہماری اجازت کے چار آدمی اپنے ہمراہ لے آیا پھر
آئینہ اندام نے کہا مین اپنی تقصیر معاف کراونگا اور اُن لوگون کی طلبی کے واسطے عرض کرونگا اب تو میرے
رہنے کے واسطے بھی ٹھکانا مقرر ہو گیا ہی شاطر نے کہا ابھی آپ کے واسطے کوئی جگہ تجویز نہین ہوئی ہے
عارتیاً آپ کو رہنے کی اجازت دیگئی ہی اور اگر اب آپ کسی قسم کی عرضی شہنشاہ کی خدمت مین روانہ
کرین گے اور اُس مین یہ ذکر ہوگا کہ مین جو بے اجازت چار ساحرون کو اپنے ہمراہ طلسم کے اندر لایا تو
انھین جو حکم ہو مین خوش ہون مگر میری تقصیر معاف کی جاے تو شہنشاہ کو یہی خیال ہوگا کہ یہ راز شاطر جادو
نے بیان کیا اسکے سبب سے ہم پر خفگی ہوگی آپ کو مناسب نہین ہی جو اس راز کو افشا کرین کیا عجب ہی
کہ آپ کے واسطے بھی کسی قسم کی بُرائی پیدا ہو اس سے بہتر یہی ہی کہ دو ایک روز صبر فرمایئے دیکھئے آپکی
بابت کیا حکم ہوتا ہی آپ کے رہنے کے واسطے کون سی جگہ تجویز ہوتی ہی آئینہ اندام جادو نے کہا جو کچھ
آپ نے بیان کیا میری سمجھ مین آیا اب مین ہرگز عرضی خدمت شہنشاہ مین نہ بھیجونگا مگر آپ لوگ حکم کی فکر
رکھین جسوقت حکم میری بابت صادر ہو آپ مجھے اطلاع دین شاطر نے کہا حکم کی فکر ہم کیا کرسکتے ہین
جو شہنشاہ فرمائین گے اُسی وقت معلوم ہو جائے گا یہان تو آئینہ اندام اور شاطر وغیرہ مین یہ باتین تھین
مگر کیوان جادو نے سفال جادو کو طلب کیا جب سفال جادو آیا تو کیوان نے کہا اے سفال جادو
مین نے سمجھا تھا کہ آئینہ اندام جادو اگرچہ ہم لوگون کے برابر سحر نہین جانتا ہی مگر پھر بھی ہوشیار ہی اور نہایت
منتظم ہی جب تو ایک طلسم بنا کر خداوند بنا ہی مگر ہمارا خیال غلط تھا اُسکی کیفیت شاطر جادو اور حاضر جادو وغیرہ
نے جو تحریر کی اُس سے صاف ظاہر ہی کہ آئینہ اندام بالکل سحر سے واقف نہین سفال جادو نے کہا اے
شہنشاہ یہ تو تعجب کی بات ہی جب اُس نے ایک طلسم بنایا اور برسون دعوی خداوندی کا کیا تو کیا وہ اسقدر
بھی سحر نہین جانتا ہی کہ شاطر جادو وغیرہ اسکی بابت یہ تحریر کرین کہ اسکو بالکل سحر مین مہارت نہین ہی کیونکہ شاطر
جادو خود کب سحر جانتے ہین جو ایسے شخص کے عیب کو تحریر کرین کیوان تاجدار نے کہا تم اسکو اچھی طرح
تحقیق کرو اور آج ہی اسکا جواب مجھکو دو سفال جادو نے کہا مین اسی وقت کسی ساحر کو برائے امتحان
آئینہ اندام کے پاس بھیجتا ہون اُس سے کیفیت معلوم ہو جائیگی کیوان نے جواب دیا کہ اسکا تمھین اختیار
ہی مجھے آج اسکی کیفیت معلوم ہونا چاہیے سفال جادو کیوان جادو سے رخصت ہو کر اپنے ٹھکانے پر
آیا اسی وقت منظور جادو کو بلا کر کہا کہ ابھی مجھے شہنشاہ نے طلب فرمایا تھا جب مین گیا تو مجھسے ارشاد
کیا کہ آئینہ اندام کی بابت شاطر جادو نے لکھا ہی کہ یہ بالکل سحر سے ناآشنا ہی مجھے بڑا تعجب ہی لہذا اسکی
کیفیت اسی وقت تحقیق کرو مین وہان سے ابھی آیا ہون تم کسی ساحر کو اُسکے پاس بھیجو وہ جا کر اُسکا امتحان لے

اور اصلی کیفیت تحریر کرے منظور جادو نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون یہ کہکے منظور جادو بھی اپنے
ٹھکانے پر آیا اور دفتر ساحران کھول کر اس نے ایک ساحر کو کہ نام اسکا فرحان جادو تھا اس مضمون کا نامہ
لکھا کہ اے فرحان جادو حکم شہنشاہ ہی کہ تم آئینہ اندام جادو کے پاس جاؤ اور اُسکا امتحان لیکر اُسکے سحر کی
کیفیت تحریر کرو یہ نامہ لکھکر اس نے سیماب جادو کو دیا اور کہا کہ اسے فرحان جادو کے پاس روانہ کرو
سیماب جادو ڈیوڑھی پر آیا چوبدار کی معرفت اُسی وقت فرحان جادو کو نامہ روانہ کیا چوبدار فرحان جادو
کے مکان پر پہونچا فرحان جادو اُس وقت اپنے مکان مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا اُسکے
سپرد یہ کام تھا کہ جسقدر طلسم مین لڑکے پیدا ہوتے تھے اور جسقدر باشندگان طلسم مرتے تھے یہ روزمرہ
سب کی کیفیت کیوان جادو کو تحریر کرتا تھا چونکہ طلسم بہت وسیع تھا یہ ہمیشہ سحر سے کام لیا کرتا تھا اور روز
سحر کو زور دیتا رہتا تھا اُس وقت بھی اپنے سحر کو زور دے رہا تھا کہ اُسکے ملازم نے اسکو جا کر خبر دی
کہ ایک نامہ شہنشاہ کے یہان سے آیا ہی چوبدار دروازے پر حاضر ہی فرحان نے کہا نامہ لے آؤ چوبدار
نامہ لینے کو باہر آیا چوبدار کیوان سے نامہ لیکر اندر گیا فرحان جادو کو نامہ دیا اس نے نامہ کھولا پڑھنا
شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا اس نے سحر کو موقوف کیا ملازمین کو بلایا تخت اپنی سواری کا منگایا تخت پر
سوار ہو گئے اسی وقت آئینہ اندام جادو کے پاس آیا آئینہ اندام شاطر جادو وغیرہ سے باتین کر رہا تھا اور
ساحر جو اُسکی خدمت کو وہان موجود تھے اُنھون نے اُسیوقت اُسکو خبر دی کہ فرحان جادو تشریف لاتے ہین
نہین معلوم کیا سبب ہی آئینہ اندام اس خبر کو سنکر ڈر گیا شاطر جادو سے کہا اب مجھے کیا کرنا چاہیے شاطر نے
جو اسکا رنگ رو متغیر پایا کہا آپ اسقدر کیون گھبراتے ہین معلوم ہوتا ہی شہنشاہ نے آپ کی بابت کچھ حکم فرمایا ہی
اُسکے واسطے فرحان جادو تشریف لاتے ہین یہ ساحران معزز سے ہین آپ کو لازم ہی کہ اُنکے استقبال کو
جائیے اپنے ہمراہ لائیے سمجھ کے اُنسے بات کیجیے گا جو کچھ وہ آپ سے پوچھین خوب سمجھ کر نہایت عمدگی کے ساتھ
جواب معقول دیجیے گا آئینہ اندام جادو شاطر کے کہنے سے فی الفور اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسکے پاس
جانے کو آمادہ ہو گیا اور جسقدر ساحر اُس جگہ پر موجود تھے وہ سب کے سب اسکے ہمراہ ہوے دروازے تک
آیا تھا کہ دفعتہ اسکی نگاہ جو اُٹھی تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک ساحر تخت زبرجدی پر سوار لباس مکلف زیب جسم کیے
ہوے بلاتکلف چلا آتا ہی آئینہ اندام نے مودب ہو کر نہایت انسانیت سے سلام کیا اُس ساحر نے جواب
دیا تخت کو اُسی مقام پر روکا اور وہین اُتر پڑا آئینہ اندام کے قریب آیا کہا آپ کی آمد کی خبر فرحت اثر سنکر
مین نہایت خوش ہوا شہنشاہ ذیجاہ سے اجازت حاصل کرکے برائے ملاقات حضور پرنور حاضر خدمت شریف
ہوا ہون آئینہ اندام نے کہا مین اس طلسم مین تازہ وارد ہوا ہون ابھی یہان کے نشیب و فراز سے ذرا بھی
واقف نہین اگر کچھ دنون یہان قیام رہتا تو مین خود شہنشاہ والاجاہ سے اس بات کی اجازت مانگتا اور آپ سب
صاحبان والا شان کی قدمبوسی کو حاضر ہوتا یہ باتین کرتا ہوا آئینہ اندام بارہ دری مین آیا فرحان جادو کو
مسند پر بٹھایا فرحان جادو نے کہا مین اکثر اوقات آپ کے سحر کی بہت تعریف سنتا تھا اور یہان جو فرد ساحران
رہتی ہی اُسمین سے آپ کا نام بھی سب ساحرون سے اول پایا گو اور بھی بعض نام تھے مگر آپ کا نام نامی بھی
سب نامون سے اول تصور کیا جاتا ہی بڑی خوشی کی بات ہی کہ آپ اس طلسم مین ہین اب مین مشتاق ہون
کہ کچھ آپکا کمال دیکھون آئینہ اندام نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ سب صحیح ہی مین اپنے طلسم

سب سے سحر اچھا جانتا تھا اور بہت سے ساحر جنکے نام لیکر ساحران زمانہ سحر کرتے ہین مجھے اپنے سے اچھا
جانتے تھے مگر جب سے آپ کے طلسم مین آیا ہون مجھے سحر ذرا بھی یاد نہین اگر کوئی ادنیٰ درجے کا ساحر اگر
مجھپر سحر کرے تو مین اُسکو جواب نہ دے سکون اور اُس سے مقابلہ نکر سکون نہین معلوم کیا بات ہی مین بہت
حیران ہون آپ چونکہ اِس طلسم کے ساحران نامی سے ہین اسکی وجہ آپ سے معلوم ہوجائے گی فرحان
جادو نے کہا آپ اس باب مین عذر نکرین کوئی بات سحر کی دکھایئے مین بہت مشتاق ہون آئینہ اندام نے
کہا مین نے جس قدر آپ سے عرض کیا شاید آپ نے اُسکو خلاف تصور فرمایا فرحان جادو نے جب دو تین
بار آئینہ اندام سے کہا اور اُس نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو فرحان جادو کو یقین ہوا تب اِسنے کہا اے
آئینہ اندام جب اِس درجہ تیرا سحر خام تھا تو تو نے طلسم مین کیا حکومت کی ہوگی اور اتنے ساحرون کو اپنا مطیع
کیونکر بنایا ہوگا مین نے سنا تھا کہ تیرا طلسم سب طلسمون سے بڑھ کے آباد ہے اور بہت سے ساحران نامی
وگرامی اُس طلسم مین رہتے ہین بعض بعض زمین کے اندر بیٹھے ہوے تیرا نام رٹا کرتے ہین تو نے ایک
ہیکل عبادت بنایا ہی وہان بہت سے ساحر تیری عبادت کرتے ہین ولوبھی اُسکے شہر یکیہ مین جانور بھی تیرا
نام لیتے ہین زمین تجھسے حالات طلسم بیان کرتی ہی جس شے سے چاہتا ہی تو کلام کرتا ہی کیا یہ سب غلط تھا اُسوقت
آئینہ اندام نے ایک آہ سرد بھر کر کہا یہ سب صحیح ہی اور جسقدر آپ نے سنا بہت کم سنا مجھے اِس سے
بڑھ کے اختیار تھا جس صورت کا انسان چاہتا تھا بزور سحر پیدا کرتا تھا لوگ اس سے کلام کرتے تھے وہ سبکو
جواب دیتا تھا طائران سحر ایسے ایسے بنائے تھے کہ جو آج تک کسی کی نگاہ سے نہین گذرے مگر جیسے آپکے
طلسم مین آیا ہون ایک حرف بھی سحر کا نہین یاد ہی فرحان نے کہا تیرا سحر بالکل خام تھا اور تو بالکل کم حقیقت ہی
مین جس امید پہ تیری ملاقات کو آیا تھا وہ جاتی رہی اور میرے جملہ خیالات غلط ٹھہرے اب کوئی ساحر اِس
طلسم کا تیری ملاقات کو نہ آئے گا اگر مین اِس وقت خوش ہو کر تیرے پاس سے جاتا اور ساحران طلسم سے
تیرا ذکر کرتا تو ہر ایک مشتاق ملاقات ہو کر تیرے پاس آتا شہنشاہ کیوان تاجدار جادو کے بھی سامنے
تیرا ذکر آتا سلطان ایوان تاجدار سے کہتے ایوان تاجدار تجھے کسی مرحلے کا حاکم بناتے عزت بڑھاتے
مگر تو تو ایک طفل مکتب سے کم ہی یقین ہی جب ہمارے مالکون کو تیری اصلی کیفیت معلوم ہوگی تو وہ تیرے واسطے
کوئی ایسی جگہ تجویز فرمائین گے کہ پھر عمر بھر تیری خبر نہ سنین اور تو خیرات مین پرورش پایا کرے آئینہ اندام نے کہا
مین اسی کو اچھا جانتا ہون کہ اُنکے تصدق مین کوئی گوشہ مجھے رہنے کو مل جائے مین شب و روز اُنکی خیرات
سے پرورش پا کر اُنکی ترقی و اقبال کی دعا کرتا رہون فرحان نے اور دو چار باتین ضروری اس سے دریافت
کین تھوڑی دیر کے بعد اپنے ملازمین کو بلایا تخت سامنے منگوایا تخت پر سوار ہو کے اپنے باغ مین آیا
اُسی وقت قلم دوات منگا کر سب حالات آئینہ اندام تحریر کر دیئے اور ایک ساحر کو بلا کر عرضی دی
کہا یہ عرضی در دولت شہنشاہ پر اسی وقت پہونچا دے ساحر اُسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوا کیوان جادو کی
ڈیوڑھی پر پہونچا چوبدار کو عرضی دی چوبدار نے سحاب جادو کو بلا کر دی سیماب جادو نے منظور جادو
کے پاس پہونچائی منظور جادو نے سفال کو جا کر دی سفال جادو عرضی لیے ہوے کیوان جادو کے
پاس آیا عرضی دیکر کہا حسب الحکم فرحان جادو محاسب طلسم کے نام حکم بھیجا تھا وہ آئینہ اندام جادو کے
پاس گیا اور اُسکا امتحان لیکر کیفیت اِس عرضی مین تحریر کی ہی آپ ملاحظہ فرمائین کیوان جادو نے عرضی کا

لفافہ چاک کیا عرضی نکال کر پڑھی اُسمین لکھا تھا کہ میرے نام حکم والاجو دربارہ امتحان آئینہ اندام جادو صادر
ہوا تھا مین اُسکے پاس گیا اور اُسکا امتحان لیا جو کچھ بشاطر نے تحریر کیا بہت کم تھا آئینہ اندام اس لائق بھی نہین
ہے جو کسی ساحر سے بات کر سکے اور جواب صحیح دے سکے اُسکا سحر بالکل خام تھا جبتک اس طلسم کے باہر
رہا اُس وقت تک بہت سے تماشے اُسنے بنائے جیسے اس طلسم کے اندر آیا سحر بالکل فراموش ہو گیا
اب وہ طفل مکتب سے بھی بدتر ہے جب ایوان جادو یہ مضمون پڑھ چکا تو اُسنے سفال جادو سے کہا اب مجھے
یقین ہوا کہ آئینہ اندام سحر بالکل نہین جانتا ہے مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسا ساحر نامی اور سحر نہ جانے معلوم
ہوتا ہے اور جسقدر ساحر اس احاطے کے باہر ہین سب کے سحر ایسے ہی ہونگے سفال جادو نے کہا آپکو
بخوبی معلوم ہے یہ وہ طلسم ہے کہ اگر سامری و جمشید بھی یہان آتے تو وہ بھی سحر بھول جاتے آئینہ اندام کو
تو ادنے درجے کا ساحر تصور کرنا چاہیے کیوان جادو نے کہا اے سفال جادو رات بہت آئی ہے ورنہ
مین اسی وقت بھائی صاحب کے پاس جاتا اور آئینہ اندام کی کیفیت بیان کرتا مگر کیا کرون مجبور ہون
کل ضرور جاؤنگا دیکھون بھائی صاحب کی اسکی نسبت کیا رائے ہوتی ہے مین تو اسکے حق مین یہ بہتر جانتا ہون
کہ کوئی جائے محفوظ اسکے واسطے تجویز کی جائے کہ یہ وہان جاکر رہے کچھ ایسا اسکے واسطے مقرر کر دیا
جاوے کہ اسکی بسر اوقات اچھی طرح ہوتی رہے سفال جادو نے کہا جب آپ نے اسکو پناہ دی
ہے تو یہی لازم ہے کیوان جادو نے اُس وقت تو سفال جادو کو رخصت کیا اور آپ جاکر سو رہا صبح کو حسب
معمول ایوان تاجدار کی طرف روانہ ہوا راستہ زمین کے اندر بنایا تھا اُسی راہ سے روز ایوان جادو کے
مکان پر جاتا تھا اُس روز بھی بدستور قدیم آیا ایوان تاجدار کے مکان پر پہونچا ایوان تاجدار بڑی دیر
سے اسکا منتظر بیٹھا تھا جیسے ہی اپنے بھائی کی صورت دیکھی نہایت خوش ہو گیا کہا اے بھائی کیوان جادو
آج تمنے بڑی دیر لگائی مین بڑی دیر سے تمہارا منتظر تھا کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آپ نے جو
آئینہ اندام جادو کے بارے مین فرمایا تھا کہ اُسکو ایوان کے اندر بلا لو مین نے اُسکو بلا لیا کل وہ
ایوان کے اندر آیا مین نے اُسکے رہنے کو ایک مکان بھی خالی کرا دیا چند آدمی بھی اُسکی خدمت کے
واسطے بھیج دیے کل مین حاضر نہو سکا جو اسکے حالات کچھ عرض کرتا کچھ مجھے یہ امید تھی کہ وہ بہت اچھا سحر جانتا ہوگا مگر
اس طلسم مین آکر تھوڑی تعلیم پانے کے بعد درست ہو جائے گا مگر امتحان لینے سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل
سحر نہین جانتا ہے یہان کے طفل مکتب اُس سے بدرجہا اچھے ہین وہ ساحر سے بات نہین کر سکتا ہے ایسے ہی
طلسم مین شعبدے و رکھیل بنایا کرتا تھا یہان آتے ہی سب سحر فراموش ہو گیا اب آپ اُسکے بارے مین کیا
فرماتے ہین اگر حکم ہو تو اُسکو کسی مقام محفوظ پر ایک مکان بنا دیا جائے اور چند آدمی برائے خدمت مقرر
کر دیے جائین وہ شب و روز حضور کی دعا گوئی مین مصروف رہے ایوان جادو نے کہا اے کیوان
رائے تمہاری بہت اچھی ہے اس طلسم مین ایسے شخص کو رہنا چاہیے جسے کسی طرح کا کمال ہو علاوہ
سحر کے اگر اور کسی مین بھی اُسے کمال ہے تو بھی ہمارے طلسم مین رہ سکتا ہے ورنہ یہان کے لائق نہین ہے
کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب اُسکو آپ نے خود ہی طلب فرمایا ہے اب کیا اسکو خود ہی اس طلسم سے
نکال بھی دیجے گا ایوان جادو نے کہا میرے کہنے کا یہ مطلب نہین ہے کہ اسکو طلسم سے نکال دو
بلکہ یہ مراد ہے کہ اسکو سحر تعلیم کیا جائے اور وہ سحر کو حاصل کرے لوگ اُسکے واسطے مقرر کیے جائین

کہ شب و روز محنت کرکے اُس کو سحر بتائین ایک سال تک سحر سیکھے بعد ایک سال کے اُسکو ایک طلسم بنا
کرنے کی اجازت دی جاے اور وہ طلسم اس ایوان کا مرحلہ قرار دیا جاے کیوان جادو نے کہا آپ نے
یہ بات بہت مناسب فرمائی اسکا انتظام مین کردونگا مگر اُسکے رہنے کے واسطے کون جگہ تجویز فرمائی جاتی ہے
ایوان جادو نے کہا اس طلسم مین جو ایک صحرا ہے جسے سب صحراے ہولناک کہتے ہین اور جہان ساحران مہیب
صورت رہتے ہین اُسی صحرا مین اُسکو بھیج دو کیوان جادو نے کہا بھائی صاحب آئینہ اندام وہان سے زندہ
واپس نہ آئیگا اُن لوگون کی صورتین دیکھکر مر جائیگا ایوان جادو نے کہا اُسے صورتین اُن لوگونکی
یک ناگاہ کیون دکھائی جائین جو اُسکے دل مین خوف سماے اور وہ مر جاے انتظام سے اس
کام کو انجام دو اس بارے مین ہرگز ہرگز غفلت نکرنا اسکے بعد کیوان جادو نے اور کچھ ضروری باتین
تحقیق کین جب اسکو عرصہ ہوا اپنے بھائی سے رخصت حاصل کرکے جانب مکان روانہ ہوا تھوڑی دیر
مین مسافت راہ طے کرکے اپنے مکان مین داخل ہوا اُسی وقت سفال جادو کو بلایا سفال جادو آیا
کیوان جادو نے کہا مین ابھی بھائی صاحب کی خدمت اقدس مین گیا تھا اور وہان آئینہ اندام کا ذکر بھی ہوا تھا
اُنھون نے یہ ارشاد فرمایا کہ آئینہ اندام کو صحراے ہولناک مین بھیج دو اور چند آدمی ایسے مقرر کرو جو اُسکو
ایک سال کے اندر سحر تعلیم کرین جب وہ سحر سے بخوبی ماہر ہوجاے تو اُسے ایک طلسم بنانے کی اجازت دو
وہ طلسم اس ایوان کا ایک مرحلہ تصور کیا جاے اور آئینہ اندام جادو وہان کی حکومت کرے سفال جادو
نے کہا مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون کیوان جادو نے کہا دفتر اسماے ساحران میرے سامنے
لاؤ مین جن جن ساحرون کو کہون اُنھین تعلیم کے واسطے مقرر کرو سفال جادو اُسی وقت اُس سے
رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آیا منظور جادو کو بلاکر دفتر اسماے ساحران طلب کیا منظور جادو نے
اُسی وقت دفتر اسماے ساحران لاکر اسکے حوالے کیا سفال جادو دفتر لیکر کیوان کے پاس آیا
کیوان نے دفتر مین ساحرون کے نام دیکھنا شروع کیے بہت سے نامون کے بعد ایک نام اسکی نگاہ
سے گذرا کہ اُسکے بعد لکھا تھا کہ شبرنگ جادو بلا خدمت پرورش پاتا ہے ساحر مُسن ہے حالات ایوان
نہ طاق سے خوب ماہر ہے سحر مین بھی طاق ہے سب ساحر اسکا لحاظ کرتے ہین اسکو اپنا استاد تصور کرتے
ہین بہت لوگون کو اس نے تعلیم بھی کیا ہے عقل و متانت مین یکتا ہے کئی زبانون کا عالم بھی ہے کیوان
جادو نے اس نام کو ایک پرچہ کاغذ پر اپنی یادداشت کے لیے احتیاطاً لکھ لیا پھر اور نام دیکھنے لگا
دوچار اوراق کے بعد پھر اسنے ایک ساحر کا نام دیکھا اُسکے بعد لکھا تھا کہ ذوبیان جادو بلا خدمت
سرکار والا تبار سلطان ذوالاشان سے پرورش عرصۂ دراز سے پاتا ہے کسی زمانے مین اس طلسم کا
منتظم اعلےٰ درجے کا تھا واقف کاران طلسم مین یہ بھی فرد ہے کیوان جادو نے اسکا نام بھی الگ تحریر کیا
اور سفال جادو سے کہا یہ دو ساحر جو ایک مدت مدید سے بلا خدمت پرورش پاتے ہین اور طلسم
کے واقف کار ہین کئی زبانون کے عالم بھی ہین اس طلسم کے ساحر اُنکو اپنا بزرگ اور استاد بھی
جانتے ہین بہت سے لوگون کو تعلیم بھی کیا ہے اگر اُنکو براے تعلیم آئینہ اندام مقرر کردے تو بہت
اچھی بات ہے یہ لوگ طریقۂ تعلیم سے بھی ماہر ہین اور اُسکے طلسم کے حالات سے بھی بخوبی آگاہ ہین
یہ ایک سال مین تعلیم کردینگے اور اُنکے لحاظ سے بہت سے ساحر آئینہ اندام کا خیال بھی

کرین سگے ہروقت اُسکی محافظت کرتے رہینگے صحراے ہولناک مین کسی قسم کی تکلیف بھی اسکو نہ ہونے پائیگی سفال
جادو نے کہا مین انکے نام خطنا مے روانہ کرتا ہون یہ اپنے اپنے شہرون سے یہان آئینگے مین پھر
آئینہ اندام کو اُنکے ہمراہ کر دونگا ابھی صحراے ہولناک مین ایک مکان تعمیر کرنا ہی کچھ لوگ ایسے لازم
کرنا ہین جو وہان جانا قبول کرین کیوان جادو نے کہا جسکو وہان جانے سے بسبب خوف انکار ہو اُس سے
یہ کہدو کہ شبرنگ جادو اور ذویان جادو سے ساحران جلیل کے ہمراہ رہنا ہی کسی قسم کا خوف نکرین کسکی
مجال ہی جو ان لوگون کی موجودگی مین انکے متعلقین کو کسی قسم کی ایذا پہونچا سکین سفال جادو نے کہا مین
سب کو درست کرلونگا آپ خاطرجمع رکھین ایک ہفتہ کی مہلت کا امیدوار ہون بعد ایک ہفتہ کے سب
کام درست ہوجائیگا آئینہ اندام جادو صحرا کی طرف روانہ ہوجائیگا اور تعلیم کا سلسلہ شروع ہوجائیگا
کیوان جادو نے کہا مین ایک ہفتے کی مہلت تجھے دیتا ہون مگر زیادہ دن نہ گذرنے پائین ورنہ بھائی صاحب
آزردہ ہونگے اور مجھے اُنسے محجوب ہونا پڑیگا سفال جادو نے کہا ایک ہفتہ سے اگر زیادہ دن گذرین
جو آپکے مزاج مین آئے مجھے سزا دیجئے گا مگر ایک بات کا اور امیدوار ہون کہ ایک ہفتے تک اور کوئی
کام میرے متعلق نہ کیا جاے کیونکہ یہ کام انتہا سے زیادہ مشکل ہی اسکو انجام دینا کچھ ایسا آسان نہین کیوان
جادو نے یہ بھی منظور کیا سفال جادو اس سے رخصت ہوا اپنے قیام گاہ پر آیا پھر منظور رجادو
کو بلایا کہا اے منظور رجادو سرکار شہنشاہ سے ایسا حکم صادر ہوا ہی جسکی تعمیل ایک ہفتہ مین کرنا ضرور ہی
اگر ایک ہفتہ سے ایک ساعت بھی زیادہ ہوگی تو مین اور تم دونون شخص گنہگار شاہی ہوجائینگے اور پھر موجب
عتاب سرکار ذی اقتدار قرار پائینگے اور مستحق سزاے سخت کے قرار دیے جائینگے منظور رجادو یہ بات
سنکر بہت گھبرا گیا کہا آپ نے عجیب وحشتناک یہ خبر مجھے اس وقت سنائی پہلے کام تو ارشاد ہو
کہ کون سا کام آپ کی سپردگی مین آیا ہی جسکے لیے ایک ہفتہ کی مہلت بہت کم ہی سفال نے کہا اول تو یہ کہ شبرنگ
جادو اور ذویان جادو کو خط لکھ کر اُنکے شہرون سے یہان بلانا چاہیے اور جب وہ یہان آجائین تو
اس حال سے اطلاع دینا کہ آپ صحراے ہولناک مین جاکر اپنی بود و باش اختیار کرین حکم شاہی صادر
ہوا ہی کہ آئینہ اندام کو اندر میعاد مذکور الصدر کے بہت جلد تعلیم سے ہوشیار کرین یعنی ایک سال کے عرصے
مین اسکو یہان کے ساحرون کے ہم پلہ بنائین اسکے علاوہ صحراے ہولناک مین ایک مکان ایسا
بنوانا جسمین آئینہ اندام جادو اور شبرنگ جادو اور ذویان جادو جاکر رہینگے پھر اُسکی خدمت کے واسطے آدمی ایسے تجویز کرنا جو
صحراے ہولناک کا جانا اور وہان کی بود و باش اختیار کرین کسی قسم کا خوف نہ لائین یہ سب کام ایک ہفتہ کے اندر درست ہوجانا
چاہیے منظور رجادو نے کہا واقعی کام تو بہت سخت ہین کیونکہ شبرنگ جادو کا مکان یہان سے ایک ماہ کے فاصلے پر ہی
اور ذویان جادو اُس سے بھی دور رہتا ہے ان دونون کو اگر قاصدون نے آج ہی نامے جاکر
دیے تو بھی یہ لوگ ایک ماہ سے کم نہین آئینگے اپنے سلطان کا خوف مطلق نہین جانتے ہین سلطان
ہمین اپنا بزرگ ہمیشہ سے جانتا ہی بہت مانتا ہی جس بات کو ہم اپنے سلطان سے کہتے ہین اُس سے
انکار نہین ہوتا یہ لوگ جلدی کو کب خیال مین لائینگے کیون وہ لوگ اسقدر تکلیف گوارا کرکے
جلد اپنے تئین یہان لائینگے پھر صحراے ہولناک مین مکان کا تیار ہونا یہ بھی ایک امر محال ہی اگر
شبرنگ جادو اور ذویان جادو کے وہان رہنے کی قید نہوتی تو بزور سحر ایک مکان تیار کرلیتے

مگر ہمارے سحر کا مکان اُنکے پسند نہوگا اور کیا عجب ہی وہ لوگ اُسے رہنے کے لائق نہ سمجھین پھر یہین واپس
آئین تو یہ امر بھی شہنشاہ کے خلاف ہوگا اِسکے علاوہ وہان کے جانے کے واسطے ساحرون کو آمادہ کرنا جبہی
صحراے ہولناک کے جانے کے لیے کہین گے وہ پہلے انکار کریگا سفال جادو نے کہا ای منظور
تم بالکل انکار کرتے ہو اور تمھارے کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ تم سے کچھ نہوگا منظور جادو نے
کہا مین کسی بات سے انکار نہین کرتا مگر ہو جو اس مین مشکلین درپیش آئین تھین وہ سب مین نے من وعن
بیان کین اور اس کام کا انتظام مین ابھی کرتا ہون مگر آپ کی مدد بھی درکار ہی اور آپ شہنشاہ سے کہین کہ وہ
بھی ان کامون مین مدد دین تنہا ہم لوگون سے یہ کام ہرگز نہونگے سفال جادو نے کہا آج تم کچھ شروع تو
کرو مین کل شہنشاہ کو اس بات پر راضی کرلونگا اور وہ بھی ان کامون مین کوشش بلیغ مبذول فرمائین گے
جن امور مین وقت پیش آئے گی اُنھین کی نسبت شہنشاہ والاحشم کی خدمت مین عرض کرکے مدد کافی حاصل
کرون گا منظور جادو نے کہا بے اُنکی مدد کے ہم لوگون سے کچھ بھی نہوسکیگا یہ کہکے اپنے ٹھکانے پر
آیا اُسی وقت ایک نامہ شبرنگ جادو کے نام اِس مضمون کا تحریر کیا کہ آج حکم شہنشاہ کیوان تاجدار
نفاذ ہوا ہی کہ آپ کو اندر ایک ہفتہ کے یہان آجانا چاہیے بعض امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین
اگر ایک ہفتہ گذر جائیگا تو ہرج عظیم واقع ہوگا آپ کو آئندہ اختیار ہی اور اِسی مضمون کا ایک نامہ
ذوبان جادو کو لکھا اور ایک نامہ بنام روشن فہم جادو تحریر کیا روشن فہم جادو الوان نہ طاق کا
منتظم تھا اور ذوبان جادو کی جگہ پر کام کرتا تھا اِسکے نامے مین یہ مضمون تھا کہ منتظم صاحب آپ کو
لازم ہی کہ چند ساحر اِس طرح کی تجویز فرمائیے جو صحراے ہولناک مین جاکر رہین اور آئینہ اندام
جادو کی خدمتگذاری کرتے رہین خوف نکرین وہان جانے سے اور خیالات دل مین نہ لائین کیونکہ
آئینہ اندام جادو کے ہمراہ شبرنگ جادو اور ذوبان جادو بھی ہونگے یہ دونون صاحب کیسے محافظ
ہین کس کی مجال ہی جو اُنکے متعلقین کو کسی قسم کا گزند پہونچا سکے اور ایک مکان صحراے ہولناک
مین ایک ہفتہ کے اندر تیار کرائے کہ اُس مکان مین آئینہ اندام جادو اور شبرنگ جادو اور ذوبان
جادو مع اپنے ملازمین خاص کے جاکر سکونت پذیر ہون اور اُن لوگون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے
اس بارے مین جہانتک آپ کے امکان مین ہو کوشش بلیغ کیجیے گا غفلت ہرگز ہرگز نہ فرمائیے گا ورنہ شہنشاہ
جم جاہ انتہا سے زیادہ ناراض وناخوش ہونگے اور مین اور آپ دونون شخص خطاوار شاہی تصور کیے جائین گے
کوئی عذر کا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا سزاے سخت ملے گی جب منظور جادو تین نامے اپنے قلم سے
اُن تینون شخصون کے نام لکھکر درست کرچکا تو اُس نے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا اور اُسے نامے
دیکر کہا اے سیماب جادو ایک نامہ بنام روشن فہم جادو منتظم الوان نہ طاق ہی یہ نامہ تو اُسکے پاس ابھی
بھیج دو اور ایک نامہ بنام شبرنگ جادو ہی اس نامے کو شہر ظلمات نما مین روانہ کرو کہ خدمت شبرنگ
جادو مین پہونچے اور ایک نامہ ذوبان جادو کے نام ہی اسکو شہر طلعت تابان مین روانہ کرو کہ ذوبان
جادو کے پاس پہونچے مگر ان نامون کے جواب بہت جلد بلکہ اگر ممکن ہوسکے تو اسی وقت منگا دو اور
یہ بھی خیال رکھنا کہ چوبدارون کی معرفت روانہ نکرنا جو نامہ دار سحر کے بنے ہوے ہین اُنکو دو اور تیار بھی
تیار دو دہ نامہ دار سنے جائین گے ابھی جواب لیکر واپس آئین گے سیماب جادو نامے لیکر اپنے ٹھکانے

پر آیا جو نامہ دار سحر کے سنبے ہوسے اسکے یہان موجود تھے سیماب جادو نے اُس مین سے تین نامہ دار علیحدہ کیئے پہلے خوش فہم جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا یہ لیکر اور پتہ پوچھ کر خوش فہم جادو کی طرف روانہ ہو کہ ذکر اسکا وقت پر گذارش کیا جائے گا

اب کیفیت شبرنگ جادو اور سیماب جادو کی بیان کیجاتی ہی

پھر سیماب نے شبرنگ جادو کا نامہ ایک نامہ دار کو دیا اُسنے پتہ پوچھا سیماب نے کہا اس نامے کو شہر ظلمات نما مین لے جاؤ اور شبرنگ جادو کو نامہ دکھا کر ابھی جواب لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار طرف شہر ظلمات نما کے روانہ ہوا اب حال انکا بھی وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گذارش کیا جائے گا اسکے جانے کے بعد سیماب نے تیسرے نامہ دار کو نامہ ثالث دیکر کہا تم شہر طلعت تابان مین جاؤ اور یہ نامہ ذوبان جادو کو دکھا کر ابھی اسکا جواب بہت جلد لیکر واپس آؤ وہ نامہ دار بھی روانہ ہوا کہ ذکر اسکا بھی وقت پر بخدمت شائقین عرض کیا جائے گا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی بیان کی جاتی ہی کہ جو خوش فہم جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

بعد طی مراحل و قطع منازل جب خوش فہم جادو کے مکان پر پہونچا چونکہ یہ سحر کا بنا ہوا تھا اور اُسے خود ہی کیوان جادو نے بنایا تھا اس سبب سے کوئی دیکھ نہ سکا یہ سب ڈیوڑھیان طے کر کے اندر پہونچا خوش فہم جادو تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا حالات طلسم کی تحقیق کر رہا تھا ہر ملک کے سفیر اُس وقت دربار مین حاضر تھے اخبار پڑھے جاتے تھے کہ سب نے دیکھا کہ ایک نامہ خوش فہم کے پاس گرا خوش فہم نے اُس نامے کو زمین سے اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا پھر بوسہ دیکر نامہ کو کھولا اُس نامے پر کیوان جادو کی مہر تھی اسنے نامے کو پڑھا لوگون نے پوچھا اے شہریار اس نامے مین کیا تحریر ہی خوش فہم نے کہا میرے نام حکم محکم شہنشاہ صادر ہوا ہی کہ چند آدمی ایسے تجویز کرون جو صحراے ہولناک مین سکونت اختیار کرین اور ایک مکان ایک ہفتہ کے اندر صحراے ہولناک مین تعمیر کرا دون کوئی شخص آئینہ اندام جادو کسی جگہ تھا وہ بھاگ کر آیا ہی اور اس جگہ آ کے وہ پناہ گزین ہوا ہی شہنشاہ والا حشم چاہتے ہین کہ اسکو از سر نو سحر تعلیم کرائین اور عرصہ ایک سال کے بعد اسکو صاحب طلسم بنائین اسی واسطے شبرنگ جادو اور ذوبان جادو کو بھی طلب کیا ہی مین اسی وقت وہان کے جانے والے آدمی تجویز کرتا ہون اور مکان بنانے کی کوشش اسی وقت سے کی جاتی ہی منظور جادو نائب وزیر اعظم نے مجھے تحریر کیا ہی کہ اگر ہفتہ گذر جائے گا تو عتاب سلطانی سخت نازل ہو گا اور سزاے سخت ملے گی لوگون نے کہا اے شہریار کسے اپنی جان عزیز نہین ہی جو صحراے ہولناک مین جا کر رہیگا خوش فہم نے کہا وہان کے رہنے سے کسی کی جان نہین جائے گی جب شبرنگ جادو اور ذوبان جادو سے ساحران جلیل ہمراہ ہین تو کس کی مجال ہی جو اُنکے متعلقین کو ستا سکے علاوہ ازین سلطان کے حکم سے جو وہان جا کر سکونت اختیار کرے گا اُس کو کون ستائے گا بلکہ وہان کے سلطان خاطر پیش آئین گے ہر وقت وہان کے لوگ خود ہی محافظت کرتے رہین گے سلطان کی سرکار سے تنخواہ بیش قرار مقرر ہو گی ہر طرح کی راحت

ملے گی میرے نزدیک جو نہ جائیگا وہ بالکل عقل سے دور ہی اول تو حکم سلطان ہی سبکو اُسکا لحاظ کرنا چاہیے
علاوہ ازین تنخواہ بیش قرار عزت و حرمت بھی حاصل خوش فہم جادو نے اُسی وقت بعض بعض ساحرون
سے کہا کہ تم لوگ اسی وقت جاکر اسکا انتظام کرو اور ساحر وہان کے جانے کے واسطے تجویز کرو کارپرداز
لوگ باہر آئے اُسی وقت سے انتظام شروع کیا خوش فہم جادو نے اور کارپردازون کو صحرائے
ہولناک کی طرف روانہ کیا کہ وہان جاکر مکان تیار کرین مکان کی سب کیفیت بیان کردی یہ بھی بتادیا کہ اس طرح
بنانا کہ کسی ساحر کا سحر اُسپر تاثیر نکرے کیونکہ صحرائے ہولناک کے جسقدر باشندے ہین سب کی
خصلت تم لوگون پر ظاہر ہی وہ ضرور بالضرور مکان کے گرانے اور برباد کرنے کی تدبیر و کوشش کرینگے
کارپردازون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ اسکا انتظام بھی کرلین گے اور مکان ایسا مضبوط بنائینگے
کہ جو سحر کرنے سے اور آگ لگانے سے خراب نہوگا مگر کیا کرین اب وقت بہت کم ہی ایک ہفتہ کی میعاد مین
ہم لوگ کیا کرسکتے ہین اگر ایک ماہ کی بھی مہلت دیجاتی تو کچھ اپنی کوشش اور جانفشانی کا نتیجہ دکھاتے
مکان بہت نفیس و مستحکم بناتے یہ کسی کی مجال نہ تھی جو اُس مکان کو تباہ و برباد کرسکتا لیکن اب بھی آپکا
فرمانا بدل و جان بجا لائینگے مکان ایسا بنائینگے کہ آپ کی طبیعت اُسکے دیکھنے سے بہت خوش
ہوجائیگی اگر سلطان عالی شان کسی وقت مین اُس مکان نو تعمیر کو ملاحظہ فرمائینگے تو ہمین یقین کامل ہی کہ
بلاکر خلعت و انعام عنایت فرمائینگے خوش فہم جادو نے ان لوگون کو رخصت کیا سب کے سب جانب
صحرائے ہولناک برائے تعمیر مکان روانہ ہوئے کہ ذکر ان سب کا وقت پر گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت اُس نامہ دار کی عرض کی جاتی ہی جو شبر نگ جادو کے پاس نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

تھوڑی دیر کے بعد جب شہر ظلمات نما مین پہونچا شبر نگ کے مکان مین آیا جب خاص دروازے پر
پہونچا تو شبر نگ جادو کے دربانون کو ایک سایہ سا معلوم ہوا یہ لوگ سمجھے کہ کچھ کارخانہ سحر ہی اُنھون
نے بھی سحر کیا نامہ دار پر کچھ تاثیر نہوئی بے تکلف اندر آیا شبر نگ جادو تخت پر بیٹھا تھا نامہ دار
نے نامہ سامنے ڈال دیا شبر نگ جادو نے اُٹھا کر نامے کو پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون
پڑھ چکا جو اور مصاحبین اسکے سامنے بیٹھے تھے اُن لوگون نے کہا یہ خط آپ کے سامنے کیونکر آکے
گرا اور آپ نے اسمین کیا پڑھا اگر مناسب ہو تو ہم سے بھی فرمائیے شبر نگ جادو نے کہا کہ نہین معلوم
سلطان کے دل مین اب اسقدر رحم کیون پیدا ہوگیا ہی یہ بات بالکل سلاطین کے واسطے خلاف ہی
آئینہ اندام اس طلسم کے باہر ایک شخص رہتا تھا اُس نے تھوڑی دور تک اسپنے واسطے ایک
طلسم بنایا تھا اور وہان دعویٰ خدائی کرتا تھا ایک شخص غیر ساحر اُس طلسم مین آیا اُس نے اسکو اس درجہ
عاجز کیا کہ آئینہ اندام کو سوا سے فرار کے اور کوئی بات بن نہ پڑی سارے طلسم کو اسپنے ساتھ لیکر
زیر دیوار طلسم آیا یہان بھی اُس مرد غیر ساحر نے اُسکا تعاقب ترک نہ کیا لشکر لیکر یہان بھی آیا اب آئینہ اندام
کو کچھ بن نہ پڑا یہان عرضی بھیجی سلطان کو رحم آیا اُنھون نے اندر ایوان کے بلا لیا یقین اُنھین یہ تھا
کہ سحر جانتا ہوگا کچھ یہان کے لغب و فراز اُس سے بتا دیے جائینگے کسی کام پر مقرر کردیا جائیگا یہان
جو اُسکا امتحان لیا تو بالکل ہی سحر سے بے بہرہ پایا اب سلطان کیا کرین میرے نام حکم فرمایا ہی کہ

اسکو اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اور صحراے ہولناک مین ایک سال تک رہکر اُسے سحر تعلیم کرون بلکہ ذویان جادو کے نام بھی ایک حکم نامہ گیا ہی یقین کامل ہی کہ آج ہی اُنکو بھی پہونچا ہو دیکھون وہ اس بارے مین کیا کہتے ہین مجھے اُنکی مرضی دیکھنا ہی جیسا کچھ وہ اس مقدمہ کے بارہ مین تجویز کرینگے وہی مجھسے بھی ظہور مین آئیگا یہ کہکر ایک ساحر کی طرف آنکھ سے اشارہ کرکے کہا اے سہمان جادو تم اسی وقت ذویان جادو کے مکان پر چلے جاؤ اور میری طرف سے بعد سلام و نیاز کے یہ پوچھ آؤ کہ جو آپ کے نام فرمان دربارہ بردن انکی صحراے ہولناک پہونچا ہی آپ کی اس مین کیا راے ہی ایک نامہ میرے پاس بھی اسی مضمون کا آیا ہی جو آپ اسکی تجویز کرین وہی مین بھی کرون سہمان جادو اُسی وقت روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر بخدمت ناظرین مہر تمکین گذارش کیا جائیگا

اب کیفیت اُس نامہ وار کی بیان کی جاتی ہی جو ذویان جادو کو نامہ لیکر روانہ ہوا تھا

جب قطع منازل و طی مراحل کے بعد ذویان جادو کے مکان پر پہونچا اندر اس مکان کے گیا ذویان جادو اُس وقت جلسۂ عیش و نشاط مین نہایت فرحان و شادان بیٹھا ہوا تھا اور اُسکے سامنے نازنینان زہرہ شمائل و پری وشان حور خصائل نہایت خوش الحانی کے ساتھ اس غزل کو نہایت اونچے سرون مین گا گا کر دیدیکر گا رہین تھین

غزل

سزا یاب یکدن سرو صنوبر ہونیوالے ہین
جو دل شیشے سے نازک ہین وہ پتھر ہونیوالے ہین
چمک کر داغ سودا مثل اختر ہونیوالے ہین
یہ اوراق پریشان میرے دفتر ہونیوالے ہین
بہت حیران لیا آئینہ رویونکی محبت مین
ہمارے سینۂ دل مین مسخر ہونیوالے ہین
خدا کو رحم آجائیگا ہر اشک ندامت پر
وہ نومین اُن حسینون کے مرے گھر ہونیوالے ہین
گواہی دینگی روز حشر قاتل خون کی چھینٹین
ابھی کیا ہی بہت اُس دن یہ بستر ہونیوالے ہین
جو یون دیکھو تو ظاہر مین حبابونسے بھی کچھ کم ہین
خبر ہی کیا تمھین محشر جو ہمسر ہونیوالے ہین
نسیم صبح کا لطف ابتدا ہی مین کچھ اُٹھتا ہی
جنھین زر کی تمنا ہی وہ آذر ہونیوالے ہین
مہ و خورشید کو دائم رہیگی جستجو تیری
ہمارے گھر کی ہر لو ارمین ہونیوالے ہین
ہر آمد عاشقونکے ہونگے جو شیدا کاکل ہین
اُٹھے ہین کالے بادل دور اکثر ہونیوالے ہین
کہ پامال خرام ناز دلبر ہونے والے ہین
ہم اکدن عاشق زلف معنبر ہونیوالے ہین
یہ کالے کالے دھبے بھی منور ہونیوالے ہین
فریب اکر نہ دنیا دیگی سبکو شک نہین ہمین
ہم اپنے دل ہی سے اکدن مکدر ہونیوالے ہین
لگا لیجائینگے کوچے مین اُسکے حضرت دل ہی
یہ قطرے ہو جگر ہوکے گوہر ہونیوالے ہین
تلاطم ہوگا بحر عشق مین پڑین نہ سر کو لگا
ترے دامن ہمارے خون سے محضر ہونیوالے ہین
ابھی کمسن ہی گو قاتل مگر ہین قہر کی پلکین
مگر دریا ہمارے دیدۂ تر ہونیوالے ہین
نگاہو نسے دل کو توچھا تا تو سینے ہی قاتل
دم سرد اپنے آخر باد صرصر ہونیوالے ہین
تعجب کیا جو عشق زلف مین ثابت قدم ہین ہم
قیامت تک لہو نہین دونونکو جگر ہونیوالے ہین
ذرا خط یار تک لیجان جو کم کے نہ پہونچیگا
ہم اس جمعیت بے سر کے افسر ہونیوالے ہین
ہم اب مست شراب روح پرور ہونیوالے ہین
بہت جور و ستم کرتے ہین ستمگر ہونیوالے ہین
مگر دیوانۂ لیلی کے ہمسر ہونیوالے ہین
درست اشعار وصف زلف کا مجموعہ ہی
جوان جمع ہین وہ اُس مجمع کے سر دفتر ہونیوالے ہین
حسینان پریرو مین شرارت ہی تو ہو لیکن
جو خود گم گشتہ ہین وہ میرے رہبر ہونیوالے ہین
ٹھہرنے بھی نہین دیتے مجھے جو اپنے کوچے مین
یہ تلوے میرے پاؤن لنگر ہونیوالے ہین
مجھی کو دیکھکر تم اسقدر گھبرائے جاتے ہو
یہ چھوٹے چھوٹے نشتر بڑے خنجر ہونیوالے ہین
چلے ہو اُٹھکے پہلو سے جو پھر آؤ تو بہتر ہی
کہ نالے تیرے تیر دل سے بہتر ہونیوالے ہین
تراشینگے ہزارون بت یقین ہی برہمن بنکر
بہت سے ہم کے اس طرح کے پتھر ہونیوالے ہین
رہے گر ہجر کے صدمے تو ٹکرا ئینگے سر اکدن
وہی جلینگے وانتک جو ہمسر ہونیوالے ہین
ہوا ہی شفق آنکھو نکا آنکھو سے کچھو بہ معلوم

وہ اپنے وقت کے ایدل سکندر ہونیوالے ہین
ابھی تو دلکو ڈستے ہین لگجائین گے گیسو
دماغ آشفتہ حالون کے معطر ہونیوالے ہین
جو چھوڑے ہین لب شیرین ابھی ہم پھر بھی چوسینگے
مثال برگ گل بلبل ترے تر ہونیوالے ہین
مرے نالون سے کیا تو آج گھبراتا ہے اے دلبر
مرے داغ جنون پھولونکی چادر ہونیوالے ہین
مرے اشعار سنکر ابتدا مین لوگ کہتے تھے

فلک کہتا ہے باہم دیکھکر یاران صحبت کو
یہ افعی سیہ بڑھ بڑھ کے اژدر ہونیوالے ہین
بس اتنی دیر ہی پہلو مین آکر یار بیٹھے تو
یہ لو سے اب ہمین قند مکرر ہونیوالے ہین
تری پلکین چبھینگی تیری آنکھون کے اشارون پر
بپا کل تک ترے کوچے مین محشر ہونیوالے ہین
جنون زلف اکدن کو بکو انکو پھرائے گا
مقرر یاس بھی اکدن سخنور ہونیوالے ہین

یہ مجمع ایکدن دنیا مین ابتر ہونیوالے ہین
سر بزم آج دلبر کھولتا ہے اپنے جوڑے کو
کوئی دم مین ہم اپنے سے باہر ہونیوالے ہین
ترے ہی خون سے رنگین لگا صیاد ستم پیشہ
یہ دو خونریزان ترکون کے افسر ہونیوالے ہین
یہ رفتہ رفتہ سارے جسم کو بڑھ کر چھپا دینگے
ترے دیوانے برگشتہ مقدر ہونیوالے ہین

جب یہ غزل نازنین مہ جبین نے ختم کی تو جسقدر کہ ساحران ضعیف جو اسکے ہم صحبت بیٹھے ہوے ناچ گانے کا تماشا دیکھ رہے تھے سبھون نے نہایت تحسین و آفرین کی صدا بلند کی کہ دفعتًہ ایک نامہ ذویان جادو کے سامنے گرا اسنے اٹھا کر دیکھا مصاحبین جو اسکے پاس بیٹھے ہوے تھے انھون نے کہا یہان اس کاغذ کے آنے کا کیا سبب ہے یقین ہے کوئی فرمان حضور سلطان سے آیا ہے ذویان جادو نے کہا سب کیفیت معلوم ہوئی جاتی ہے یہ کہکے اسنے نامے کے لفافے کو چاک کیا خط نکالکر پڑھنا شروع کیا جب سب مضمون پڑھ چکا تو اسنے اپنے مصاحبین سے کہا سلطان نے آئینہ اندام کی حالت پر رحم فرمایا ہے اور اسکو اپنے ایوان مین بلا کر رکھا ہے اب اسکی تعلیم کی بھی ضرورت ہوئی اسکے واسطے مجھے اور شبرنگ جادو کو تجویز کیا ہے اور حکم یہ ہے کہ یہان سے آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر دشت صحراے ہولناک کے جائین اور وہان ایک سال رہکر اسکو سحر تعلیم کر دین نہین معلوم شبرنگ جادو کی کیا راے ہے اور اسکو کیا منظور ہے ایک ساحر وہان جاے اور اس سے اس امر کو دریافت کرے کہ آپ کے پاس جو سلطان کا نامہ دربارہ تعلیم آئینہ اندام آیا ہے اسکی نسبت آپ کی کیا راے ہے جو کچھ انکی راے ہوگی وہ کیا جائے گا مین اس امر کو تنہا نہین کر سکتا مصاحبین نے اسی وقت ایک ساحر کو شبرنگ جادو کے پاس روانہ کیا ساحر تھوڑی دور گیا تھا کہ فرستادہ شبرنگ سے ملاقات ہوئی اسنے کہا اے سمہان جادو کہان جاتے ہو سمہان نے کہا مجھے ابھی شہنشاہ نے تمھارے یہان بھیجا ہے ایک خط سلطان کا اس وقت آیا ہے مضمون اسکا یہ ہے کہ شاید کسی شخص کی تعلیم کے واسطے صحراے ہولناک مین جانا چاہیے لہذا شہنشاہ نے دریافت کیا ہے کہ ملک ذویان جادو کی کیا راے ہے اگر وہ جانا مناسب جانین تو مین بھی موجود ہون ورنہ جو انکی خوشی وہی میری بھی راے ہے فرستادہ ذویان نے کہا مین خود تمھارے یہان اسی واسطے جاتا ہون کہ جاکر ملک شبرنگ کی راے دریافت کرون اسی واسطے میرے آقا نے مجھے بھیجا ہے سمہان نے کہا بہت اچھی بات ہے اب تم میرے ہمراہ واپس آؤ چلکر ذویان جادو سے تحقیق کرونگا جو کچھ وہ فرمائین گے وہ مین جا کر جواب دونگا تمھین اب وہان جانے کی کوئی ضرورت نہین ہے فرستادہ ذویان نے کہا مین تم سے کہنے والا تھا کہ تم واپس چلو مین ملک شبرنگ سے یہ سب باتین تحقیق کر لونگا وہی اپنے آقا کو اطلاع دونگا سمہان نے کہا تمھارے چلنے کی اس سبب سے ضرورت نہین ہے کہ میرے مالک نے مجھے پہلے روانہ کیا ہے اور ملک ذویان نے تمھین بعد کو روانہ کیا ہے اس سبب سے مین بہتر سمجھتا ہون کہ تم میرے ساتھ واپس چلو فرستادہ ذویان نے کہا مین تمھارے مالک کے پاس جاتا ہون تم میرے آقا کے

پاس جاؤ مگر تم میری کیفیت بیان کر دینا اور مین تمہارا حال کہدونگا کہ پھر یہی مصیبت در پیش نہو سہمان جادو
بہت خوش ہوا وہان سے آگے بڑھا تھوڑی دیر مین ذویان جادو کے مکان پر پہونچا دربانون نے روکا
سہمان نے کہا مین ملک شبرنگ جادو کا پیام لیکر آیا ہون ملک ذوبان جادو کے پاس جاؤنگا اُنسے
کہونگا دربانون نے چوبدارون سے کہا کہ جا کر اطلاع کردو کہ ایک ساحر ملک شبرنگ جادو کا پیام لیکر آیا ہی
اندر آنا چاہتا ہی چوبدار ذوبان جادو کے پاس آئے یہ کیفیت بیان کی کہ ملک شبرنگ جادو نے ایک
پیامبر کو بھیجا ہی دردولت حضور فیض گنجور پر حاضر ہی اگر ارشاد جناب والا ہو یہان آکر حضور سے پیام عرض
کرے ذویان نے کہا ابھی بلاؤ مین ضرور پیام سنونگا یقین ہی اُسی حکم نامے کی بابت کچھ تجویز ہوئی
ہی مین نے بھی ایک ساحر کو وہان روانہ کیا ہی یا تو اُسی کے جانے سے کوئی بات شبرنگ جادو نے
تجویز کی ہو یا ابھی وہ نہین پہونچا ہی یا کوئی بات شبرنگ نے اپنی جانی مجھے اطلاع دے چوبدار یہ سُنکر باہر آئے
سہمان جادو کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے ذویان جادو کو دیکھکر سہمان جادو نے سلام کیا ذویان
نے جواب سلام دیکر کہا اے سہمان آج آنے کا کیونکر تمہارا اتفاق ہوا کیا سبب ہی سہمان نے کہا
مجھے شہنشاہ جم جاہ نے آپ کی خدمت مین اس واسطے بھیجا ہی کہ جو حکم نامہ سلطان عالی شان کا دربارۂ تعلیم
آئینہ اندام آپ کے اور اُنکے پاس آیا ہی لہذا اُسکی بابت آپ کی کیا رائے ہی ذویان نے کہا اسی واسطے
مین نے بھی ایک ساحر کو روانہ کیا ہی سہمان نے کہا مجھسے راہ مین ملاقات ہوئی تھی مین نے اُنسے کئی بار
کہا کہ تم میرے ہمراہ واپس چلو مگر اُنھون نے قبول نہ کیا وہ شہنشاہ کے پاس گئے ہین مگر آپ کو جو امر اسکی
بابت فرمانا ہون وہ فرما دین ایسا نہو کہ دونون جانب سے پیامبر چلی واپس ہون ذویان جادو نے کہا
کہ مین اپنی رائے ناقص یون نہین ظاہر کر سکتا اگر شبرنگ جادو بھی موجود ہون تو مین اپنی رائے
ظاہر کرون اور اُنسے اُسکی نسبت گفتگو کرون تم جا کر بعد سلام کہدینا کہ آج شب کو وہ میرے پاس آدین
مین اور تم ایک جا ہو کر اس امر مین رائے کرین تو مناسب ہی ورنہ فرستادون کے ذریعہ سے اس
مقدمے کا فیصل ہونا بہت امر دشوار ہی سہمان جادو یہ جواب نامہ لیکر واپس ہوا وہان ٹھہرنا مناسب نہ جانا
اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت شبرنگ جادو کی بیان کی جاتی ہے

کہ جب یہ سہمان جادو کو ذویان جادو کے یہان روانہ کر چکا تو اپنے مصاحبین سے مخاطب ہو کر کہنے
لگا کہ مجھے تنہا اس بات مین رائے مقرر کرنے کا اختیار نہ تھا اب ذویان جادو جو رائے مقرر کرینگے
وہ بات بہت مناسب ہوگی مین بھی اُسے تسلیم کرونگا اگر کوئی بات خلاف ہوگی اُنھین اطلاع دونگا
وہ اُسے قبول کرینگے بہر نوع اب جو بات ہوگی بہت اچھی و مناسب ہوگی اور سلطان بھی خوش
ہونگے مصاحبین بھی کہتے تھے کہ آپ نے بہت اچھا کیا جو ذویان جادو کو اطلاع دی اب وہ ضرور رائے
سلیم تجویز کرینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ہرکارون نے آکے کہا اے شہنشاہ ایک پیامبر ملک ذویان
جادو کا دردولت پر حاضر ہی اگر اجازت ہو تو اندر بلالین شبرنگ جادو نے کہا بہت اچھی بات ہی یقین
ہی کوئی بات تجویز کی اور مجھے اطلاع دینے کے واسطے اپنے پیامبر کی معرفت پیام دیا جلد بلاؤ مین سنون

کیا راے ٹھہرائی ہی چوبدار اُسی وقت باہر آئے پیامبر کو اپنے ہمراہ اندر لے گئے پیامبر نے شبرنگ کو سلام کیا شبرنگ
نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ ای زرنگار آج آنے کا کیونکر اتفاق ہوا زرنگار نے عرض کی اے شہنشاہ
آج ایک حکمنامہ سلطان ہمارے شہنشاہ کے پاس آیا ہی اُسمین لکھا تھا کہ ایک حکمنامہ آپکے پاس بھی آیا
ہی تو ہمارے شہنشاہ نے آپ سے تحقیق کیا ہی کہ آپکی کیا راے ہی جو آپکو فرمانا ہو ارشاد کیجیے شبرنگ
جادو نے کہا مین نے اسی واسطے ابھی سہمان جادو کو تمھارے شہنشاہ کے پاس روانہ کیا ہی زرنگار
نے جواب دیا کہ ابھی راہ مین مجھسے ملاقات ہوئی تھی اور یہ کیفیت معلوم ہوئی مین نے اُن سے کہا کہ تم میرے
ہمراہ چلو مین خود اسی واسطے جاتا ہون مگر اُنھون نے منظور نہ کیا اور میرے یہان گئے ہین آپ کو
جو راے دینا ہو مجھسے فرمادیجیے شبرنگ نے کہا جبتک سہمان جادو واپس نہ آویگا مین کچھ جواب نہ دونگا
تم یہین ٹھہرے رہو ابھی سب کیفیت معلوم ہو جائیگی زرنگار جادو مجبور ہوکے خاموش ہو رہا شبرنگ نے
اپنے مصاحبین سے کہا کہ ذویان جادو اور ہمین اُسوقت سے باہم دوستی اور محبت رکھتے ہین کہ جب سے اس طلسم کی
بنا ہوئی ہی اور اُسیوقت سے یہ رسم بھی درمیان مین ہی کہ بے ایک کی راے کے دوسرا کام نہین کرتا ہی اسکے
سبب بہت سے فائدے اُٹھائے بڑے بڑے عہدے پائے سلطان کی سرکار سے اعزاز حاصل ہوا مصاحبین
نے کہا ہمنے آجتک آپ سے ذویان جادو کو متفق الراے دیکھا یہ ذکر تھا کہ سہمان جادو واپس آیا شبرنگ نے
کہا ای سہمان ذویان جادو نے کیا بیان کیا سہمان نے کہا اُنھون نے آپکو بلایا ہی کہا ہی کہ آج شب کو یہان آئیے
کل امور طے ہو جائین شبرنگ نے کہا یہ بات اچھی ہی مین آج شب کو اُنکے یہان ضرور جاؤنگا اور اس امر کو
آج ہی طی کرونگا یقین ہی جب دونون ایک جا ہون اور راے ایسی قرار پاے جو اُسوقت میری مین بڑی مددی
اور جوانون سے زیادہ نام کر دیوے یہ کہکے شبرنگ نے زرنگار سے کہا ای زرنگار جادو اب تمھارا یہان ٹھہرنا بیکار
ہی تم جاؤ اپنے شہنشاہ سے کہدینا کہ مین نے سب مصاحبین سے کہا ہی کہ چلنے کا سامان کرو مین آج شام کو وہان
جاؤنگا اور جو کچھ کیفیت ہوگی وہ طے ہو جائیگی مصاحبین نے اُسی وقت سے چلنے کا سامان کر دیا ملازمین
نے سواری کا انتظام کیا اور ساحر بھی ہمراہ چلنے پر آمادہ ہوے شبرنگ نے کہا مجھے زیادہ آدمیون کے لیجانے
کی ضرورت نہین ہی فقط دو چار ساحر میرے ہمراہ چلے چلین اول تو کوئی ایسی ضرورت نہین ہی کیونکہ
ذویان جادو کا مکان مثل میرے مکان خاص کے ہی اور اُس کے تمام ملازمین مثل اُسکے
مجھے جانتے ہین اور میری اطاعت سے منھ نہین موڑتے ہین مصاحبین نے عرض کی کہ کچھ لوگ تو ضرور ہی
آپ کے ہمراہ رکاب چلین گے شبرنگ جادو نے کہا تم لوگون کا مضائقہ نہین ہی مین خود تم سبکا
چلنا اچھا جانتا ہون کیونکہ آج راے قرار پانے کا دن ہی کیا عجب ہی کہ کوئی بات تمھین لوگون مین سے
ایسی نکلے جو ہم دونون کے مفید مطلب ہو مصاحبین نے سب سامان درست کیا جب تھوڑا دن
باقی رہا تو شبرنگ جادو اپنے مصاحبین خاص کو ہمراہ لیکر ذویان جادو کے مکان کی طرف روانہ
ہوا یہان ذویان جادو اسکا منتظر تھا اس کو ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ملک شبرنگ جادو روانہ
ہو چکے ہین بلکہ بہت ہی قریب آگئے ہین اگر آپ کو براے استقبال چلنا ہی تو تشریف
لے چلیے ذویان جادو فوراً ہی اپنے رفیقون کو ہمراہ لیکر واسطے پیشوائی کے آگے بڑھا کچھ دور
بڑھکے اسنے دیکھا کہ شبرنگ اور چند مصاحبین آتے ہین ذویان جادو بہت خوش ہوا شبرنگ کے قریب پہونچ کے

کہا آج اگر حکمنامہ شاہی نہ آتا تو یقین ہی کہ تمسے ملاقات نہوتی شبرنگ نے جواب دیا کہ تمھاری شکایت بیکار ہی جسوقت چاہتے میرے پاس آسکتے اگر مجھے فرصت نہوئی تمھین آنا لازم تھا ذوبان باتین کرتا ہوا شبرنگ کو اپنے مکان پر لایا بڑی خاطر سے پیش آیا مسند پر بٹھایا شبرنگ جادو نے کہا ای ذوبان جادو میرا ارادہ تھا کہ خود آؤن یا تمھین کو اپنے پاس بلاؤن مگر پھر یہ خیال آیا کہ برسون اپنے مکان سے نکلنے کا اتفاق نہین ہوتا ہی آج ایک حیلہ یہ ہاتھ آیا ہی خودہی چلنا چاہا ہی یہ سوچ کے چلا آیا ذوبان جادو نے کہا مین نے خود قصد کیا تھا کہ تمھارے مکان پر آؤن لیکن اسقدر فرصت نہ دیکھی جو آکر تمسے ملتا مگر برسون کے بعد یہ دن نصیب ہوا ہی ابھی حکمنامے کی بابت جلدی کیا ہی اگر کچھ شغل مے نوشی ہو تو بہت اچھا ہی شبرنگ جادو نے کہا میری بھی عین خوشی ہی مگر پہلے اس حکم کی بابت رائے قرار پا جائے تو بہتر ہی کیونکہ سلطان کی طرف سے لکھا ہی کہ ایک ہفتہ سے زیادہ دیر ہونے مین ہماری مرضی کے خلاف ہی ذوبان جادو نے کہا ابھی ایک ہفتہ کو بہت دن ہین اسوقت رائے کا ہونا ممکن نہین شبرنگ خاموش ہو رہا ذوبان نے اپنے ملازمین سے کہا کہ داروغۂ میخانہ کو اطلاع کرو کہ شراب محفل مین حاضر کرے اور مطربان خوش آواز بھی حاضر ہون ملازمین اُٹھے پہلے میخانے مین آئے ساقی بچون کو اطلاع دی کہ تمھاری طلب ہی جلد جاؤ شراب محفل مین مانگی جاتی ہی وہان سے مطربان خوش آواز کو اطلاع ہوئی وہ لوگ اپنے اپنے ساز لیکر محفل کی طرف روانہ ہوئے ساقیون نے آکر شبرنگ جادو کو سلام کیا اور جام بھر کر محفل مین تقسیم کرنا شروع کیا سب کے پہلے شبرنگ کو جام دیا شبرنگ جادو نے ذوبان سے کہا کہ پہلے تم شراب پیو مین نے مدت سے شراب ترک کر دی ہی اب مطلق عادت نہین تھوڑی بہت تمھاری خوشی سے پی لونگا ذوبان جادو نے کہا ای شبرنگ آج تمھارا کوئی عذر مین نہ مانونگا تمھین شراب پینا ہوگی شبرنگ جب مجبور ہوا تو ساقی کے ہاتھ سے جام لیا پی گیا ذوبان نے پھر تو اپنے ہاتھ سے پے در پے دو چار جام اُسکو بھر کے دیئے اور خود بھی پیئے جب دونون گو گونہ سرور ہوا تو ذوبان جادو نے مطربان خوش آواز کی طرف اشارہ کیا وہ لوگ سلام کر کے آگے بڑھے ساز درست کرنا شروع کیا جب مالا چکے تو گنگنا کے یہ غزل شروع کی

غزل

نہین ثبات بلندی ہی عز وشان کے لیے
ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے
صبا جو آئے خس و خار گلستان کے لیے
ہمیشہ غم پہ ہی غم جان ناتوان کے لیے
نہ چھوڑ تو کسی عالم مین راستی کہ یہ شی
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیے
تپش سے عشق کی یہ حال ہی مرا گویا
کہ جان دمی ترے روئے عرق فشان کے لیے
نہین ہی خانہ بدوشون کو حاجت سامان
رہا ہی سینے مین کیا چشم خون فشان کے لیے
اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس

فرے یہ دل کے لیے تھے نہ تھے زبان کے لیے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہی آسمان کے لیے
فروغ عشق سے ہی روشنی یہان کے لیے
قفس مین کیونکہ نہ پھڑکے دل آشیان کے لیے
حجر کی چومتے ہی پہ ہی حج کعبہ اگر
عصا ہی پیر کو اور سیف ہی جوان کے لیے
خلش سے عشق کی ہی خار پیرہن تن ناز
بجائے مغز ہی سیماب استخوان کے لیے
الٰہی کان مین کیا اُس صنم نے پھونک دیا
اثاثہ چاہیے کیا خانہ کمان کے لیے
نہ لوح گور پہ مستون کی ہو سنو تعویذ
بہشت ہی ہمین آرام جاودان کے لیے

ہو ہمے دلمین مزے سوزش نہان کے لیے
ہزار لطف ہین جو ہر ستم مین جان کے لیے
یہی چراغ ہی اس تیرہ خاکدان کے لیے
سدا تپش تپش ہی دل تپان کے لیے
تو بوسہ ہمنے بھی اُس سنگ آستان کے لیے
جو پاس صبر و تحمت کہین یہان بکتا
ہمیشہ اس ترے مجنون ناتوان کے لیے
مرے مزار پہ کسطرح سے نہ برسے نور
کہ ہاتھ رکھتے ہین کانون پہ یہ اذان کے لیے
نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے
جو ہو تو خشت لحد ہی کوئی نشان کے لیے
وہ مول لیتے ہین اب سدم کوئی نئی ملوار

لگا نے پہلے مجھی پہ ہین امتحان کے لیئے
مثال نے سے مرا جب تلک کہ دم مین دم
تو ایک اور ہو خورشید آسمان کے لیے
وبال دوش ہی اس ناتوان کو سر لیکن
زبان دل کے لیے ہی نہ دل زبان کے لیے
بنایا آدمی کو ذوق ایک جزو ضعیف

صریح چشم سخنگو تری سے کہہ نہ کہے
فغان ہی میرے لیے اور مین فغان کے لئے
چلین ہین دیر کو مدت مین خانقاہ سے ہم
لگا رکھا ہی ترے خنجر و سنان کے لیے
ارے ہے [illegible] ہون کہ برہم ہو مزاج کہین
اور اس ضعیف سے کل کام دو جہان کے لیے

جواب صاف ہی پر طاقت و توان کے لئے
بلند ہوے اگر کوئی میرا شعلۂ آہ
شکست توبہ ہے لیے ارمغان مغان کے لیے
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
بجا ہے ہول دل اُنکے مزاج دان کے لیے

یہ غزل شیرنگ جادو نے جو سنی اس قدر پسند کی کہ فطرت سے فرمائش کی کہ دوسری غزل شروع کرے فطرت نے گنگنا کے یہ غزل شروع کی غزل

جو دل قمار خانے مین بت سے لگا چلے
پہلے ہی آنکھ میری طرف سے پڑھا چکے
زہر آب ہی ہی بادہ تو کر لینگے نوش جان
بس اب ستم نہ کر کہ کیا اپنا پا چکے
جب تک نہ ہو ساتھ ہی یہ سر گئے ہو سو ہو
قصہ تمام عمر کا ہی پر جفا سے چکے
باز آیا دیکھنے سے نہ آتش بخون کے دل
قاتل وہ تیرے ہاتھ سے خون مین نہا چلے
بنکار و آج خوب چلو ہی ایسے کو ذوق

وہ جھتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے
آنا بلا سے اُسکا قیامت سے کم نہین
ساقی پیالہ منہ سے ہم اپنو لگا چکے
یاد آیا یہان سے آنیکا وعدہ اُنکو کب
ہم اب تو سر پہ بار محبت اُٹھا چکے
اب خاک کے ہین ڈھیر تو کیا اس خرابے مین
سو بار آبلہ سے آنکھین دکھا چکے
کیا مجھسے قیمت دل و جان پوچھتا ہی تو
چھوڑ وکھین وظیفہ بہت بڑبڑا چکے

کیا خط مین مدعا لکھون اپنا کہ مدعی
مرتے ہین انتظار مین اکبر وز آ چکے
اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی جفا
جب رات کو وہ پاؤن مین مہندی لگا چکے
کیا دیکھتا ہی تیغ نگہ ایسی اک لگا
پہلے تو ہم ہی خاک بہت سی اُڑا چکے
حاجت نہین ہی تیرے شہیدون کو غسل کی
دو تو ن ہین اک نگاہ یہ اے دلربا چکے

مطرب نے اس غزل کو اس خوش الحانی سے گایا کہ تمام اہل محفل کو تصویر بنا یا سب کی زبان پر آہ و واہ کی صدا تھی ہر ایک کہتا تھا واقعی یہان کے مطرب اپنے فن مین اُستاد ہین جو شعر انھون نے اور کیا ایسا ہی تھا کہ جسنے دل کو اپنے قابو مین کر لیا واقعی ان لوگون کے کامل ہونے مین شک نہین ہی شب بھر یہ جلسہ رہا صبح کو شیرنگ جادو نے جلسہ برخاست کیا ذوبان جادو کو مع چند ساحرون کے اپنے ہمراہ تخلیہ مین لایا کہا اب فرمان سلطان کی نسبت راے ہو جانا اچھا ہی ذوبان نے کہا اے شیرنگ تمھین ایسا اسقدر خوف سلطان کیون پیدا ہو گیا جب ایوان جادو کے والد نے یہان کی سلطنت کی اور ہملوگون کی وہ سدا خاطر کرتے رہے اور جو ہمارے مزاج مین آیا وہ کیا تو یہ لوگ ہمارے چھوٹے ہین اُنکے حکم مین اسقدر خوف نہین چاہیے مگر تمھاری مرضی یونہین ہی تو مجھے کیا عذر ہی اسی وقت موجود ہون راے ہو جائیگی تو بہت مناسب ہی یہ کہکے ذوبان جادو نے اپنے ملازم کو آواز دی ایک ساحر حاضر کہتا ہوا اُسکے سامنے آیا ذوبان نے کہا اے افروز جادو وہ کتاب جس مین حالات آیندہ طلسم تحریر ہین اُسکو اُٹھا لا افروز جادو گیا ایک کتاب لایا ذوبان جادو نے کہا اے شیرنگ بہت مدت گذری کہ مین اس کتاب کی سیر کر رہا تھا ایک جگہ پر مین نے اسمین دیکھا کہ ایک شخص آئینہ اندام نامی اس طلسم مین آئے گا تو طلسم کی عمر تمام ہو گی اور اُسکی وجہ سے آفت عظیم اس طلسم پر آئے گی بہت زمانہ ہوا جب مین نے اس نکتہ کو دیکھا تھا اب اس وقت تمھارے آنے سے اور آئینہ اندام جادو کا نام لینے سے مجھے یہ بات یاد آئی تمھین بھی دکھاتا ہون یہ کہکے اُسنے کتاب کھولی دیر تک ڈھونڈتا رہا جب بہت ورق اُلٹے تو ایک جگہ یہ ذکر ملا کہ اس ایوان کی عمر بہت ہی مگر آخر مین جب اسکی عمر تمام ہو گی تو اس طلسم مین ایک شخص آئینہ اندام نامی براے امداد آئیگا

اور سلطان البوان تاجدار جادو اسپر رحم کریگا اُسے اپنے طلسم مین جگہ دیگا اور اُسی کے سبب سے یہ طلسم تباہ ہوگا لازم ہی
کہ جسکی نگاہ سے یہ نکتہ گذرے وہ قبل آنے آئینہ اندام کے یہان کے سلطان کو اطلاع دے کہ جب آئینہ اندام
آنے کا ارادہ کرے تو اُسکو مانع ہو ورنہ آنے دے شبرنگ نے اس مضمون کو پڑھا کہا ای ذوبان جادو واقعی غضب
ہوگیا اب اس طلسم کا بچنا محال ہی گو آج کل کے ساحر ہمارے تمھارے کہنے کو خیال مین بھی نہ لائینگے مگر ہم لکھنے کو
بہت صحیح جانتے ہین کیونکہ یہ اُن لوگون کے ہاتھ کا لکھا ہی جو لوگ بانیان طلسم مشہور ہین اُنکے اقوال خلاف کیونکر ہوسکتے
ہین جو کچھ لکھا ہی بہت صحیح ہی مگر اب اس تجویز کو اس کتاب پر سے مہو کرادا کرنیکے بڑی غلطی کی اسمین لکھا ہی کہ جو اس
تحریر کو دیکھے وہ سلطان وقت کو قبل از آنے آئینہ اندام کے دکھائے کہ سلطان اُسکو نہ آنے دے اور یہ کتاب
مدت سے تمھارے پاس ہی اگر اب تم اس تحریر کو سلطان کے سامنے پیش کروگے تو وہ ضرور یہ شکایت کرینگے کہ ہمین اسوقت
اطلاع دیتے ہو یہ بات سابق مین کیون نہ دکھائی جو ہم آئینہ اندام کے بلانے سے احتیاط کرتے اب ہم آئینہ اندام
کو بلا چکے اگر نقل بھی دینگے تو کوئی فائدہ نہوگا اُسکا قدم یہان آچکا اب جو تاثیر ہونے والی ہی وہ ہوگی ذوبان جادو
نے کہا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہی مین ابھی اس تحریر کو دھوئے ڈالتا ہون مگر اسکی تعلیم کے واسطے کیا فکر کرنا چاہئے
جانا اچھا ہی یا نہ جانا بہتر ہی شبرنگ جادو نے کہا میرے نزدیک نہ جانا اولی تر ہی کیونکہ عنقریب اب اس طلسم مین
کوئی فساد اسکی ذات سے پیدا ہونے والا ہی اگر ہم لوگ اسکے ہمراہ ہونگے تو مفت مین بدنامی ہوگی اس لئے
اُسکا ساتھ دینا اچھا نہین ہی آیندہ جو تمھاری رائے ہو ذوبان جادو نے کہا جو کچھ تمنے کہا وہ بہت صحیح ہی مگر ایک
بات کا مجھے خیال ہی وہ یہ کہ جب ہم لوگ اُسکے ہمراہ ہونگے تو اُسے ایسی راہ پر نہ آنے دینگے جسکی وجہ سے کوئی
نقصان طلسم مین واقع ہو شبرنگ نے کہا اب چلنے کی رائی بھی بہت اچھی ہی سلطان کی خوشی بھی ہو جائیگی اور اپنا مطلب
بھی ہوتا رہیگا ذوبان نے کہا جو تمنے کہا وہ بہت صحیح ہی جسقدر جلد سامان سفر ہوسکے کرو کیونکہ ایسا ہو
کہ جب تک ہم لوگ اُسکے پاس جائین وہ کوئی فساد پیدا کرے شبرنگ جادو نے جواب دیا کہ مین یہان سے آج
اپنے یہان جاتا ہون اور شہر کی حکومت وارث حکومت کے حوالے کرکے خود اسباب سفر درست کرتا ہون تم اپنے
یہان انتظام کرو ذوبان نے کہا مجھے بھی یہی کام کرنا ہی کہ سلطنت وارث سلطنت کو دیکر یہان سے کوچ کرون
شبرنگ نے کہا اب اسمین عرصہ نہ کرو اور جلد چلو مجھے اسوقت اجازت دو کہ مین جاکر سامان درست کرون
اور تم یہان سب کام کرو ذوبان جادو نے شبرنگ جادو کو رخصت کیا شبرنگ جادو اپنے ملک مین آیا
اسکے ایک دختر نیک اختر سحر مین طاق حسن مین یکتا تھی اُسکو اپنے شہر کی حکومت اسنے سپرد کی انشاء اللہ
اسکا ذکر آفتاب شجاعت مین آئیگا اور اس سلطنت کے عجائب وغرائب اور اسکا سحر اُسی دفتر مین بحسن بندش
بیان کیا جائے گا جب شبرنگ جادو اپنی بیٹی کو اپنے شہر کی حکومت سپرد کرچکا تو اسنے ملازمین سے کہا
کہ اسباب سفر درست کرو مین اب یہان سے جاتا ہون شاید کبھی اس شہر مین آنے کا اتفاق ہو امید تو نہین ہی
سب اس سے ملکر رونے لگے بعض نے سبب پوچھا اسنے کہا حکم سلطان یونہین ہی کہ مین اس پیرانہ سالی مین
ترک وطن کرون اور شہر بشہر پھر کر ایک صحرا مین جاکر مقیم ہون مین ہر طرح مجبور ہون گو خود جی نہین چاہتا کہ
اس وطن کی سکونت ترک کرون مگر اب بے جائے چارہ نہین سب نے بہت افسوس کیا شبرنگ نے
دو روز مین سب انتظام سفر درست کیا تیسرے روز اپنی بیٹی سے رخصت ہوا کچھ رفیقون کو ہمراہ لیا گو بہت
سے ملازمین اسکے ہمراہ جانے پر آمادہ تھے مگر اسنے کسی کو ہمراہ نہ لیا وہان سے کوچ کرکے پھر ذوبان جادو

سکے یہان آیا اور ذویان جادو سے کہا اب تمھارے سفر کرنے مین کیا دیر ہی مین سب سے رخصت ہو کر آیا ہون آپ
اپنے شہر کو واپس نہ جاؤنگا ذویان جادو بھی اپنی بیٹی کو شہر کی حکومت دے چُکا تھا اُسنے کہا کہ مجھے بھی اب کچھ اہتمام
کرنے کی ضرورت نہین ہی جسوقت آپ فرمائین مین آپ کے ہمراہ ہون شبرنگ نے کہا مین تو یہ بہتر جانتا ہون کہ
آپ آج ہی یہان سے کوچ کرین اور جانب مرحلہ ایوان نہ طاق روانہ ہون کیونکہ شہنشاہ کیوان جادو کے یہان
جانا چاہیے اور وہی لوگ ہمین روانہ بھی کرینگے سلطان سے تو اجازت لے آئے ہونگے ذویان جادو نے کہا کہ مین
نے ایک روز کی اور اجازت مانگتا ہون بعد ایک روز کے ضرور چلونگا تم خاطر جمع رکھو شبرنگ نے کہا تمھاری خوشی
ورنہ مین ایک پل یہان رہنا پسند نہین کرتا ہون ذویان جادو نے اُسی وقت اپنے ملازمین کو طلب کیا جب سب
ملازمین اُسکے سامنے آئے تو اُسنے کہا کہ ہمنے سامان سفر سب طرح تو درست کر لیا ہی اب صرف اسقدر بات باقی
ہی کہ اس شہر مین ہم ایسے دو چار سحر کر دین جسکی وجہ سے یہان بہت بڑی حفاظت رہے اور کوئی اس شہر کو
کسی قسم کی گزند نہ ہونچا سکے کیونکہ اس طلسم مین وہ شخص رہیگا جو پردہ پوش ہی اور جسکو سواے عیش وعشرت اور کوئی
کار نہین ہی اسواسطے مین اس ملک کی حفاظت کرتا جاؤن اور ایسا وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا کیونکہ شبرنگ جادو
بھی موجود ہین یہ سب طرح مدد دینگے اور خود بھی دو چار سحر یہان ایسے تیار کر دینگے جو بہت عمدہ ہونگے اور
جنکی وجہ سے اس طلسم کی حفاظت ہو جائے گی شبرنگ نے کہا اے ذویان اگر تمھین یہ ضرورت ہی اور اس کام کی وجہ
سے تم یہان ٹھہرتے ہو تو مین خود چاہتا ہون کہ ایک روز اور زیادہ یہان قیام کرو مین دو ایک سحر تیار کر دون
جنکی سبب سے کوئی اسطرف انیکا ارادہ نہ کرے اور جو آئے وہ گرفتار ہو جائے ذویان جادو نے کہا
اگر ایسے سحر تیار کرنے کا ارادہ ہی تو اسی وقت سے شروع کرو کہ دو ایک روز کے عرصے مین یہان سحر
تیار ہو جائین شبرنگ جادو نے اسباب سحر منگایا اور ذویان جادو کو اپنے ہمراہ لیکر سرحد ملک طلستان
پر آیا پہلے اُسنے ایسا سحر کیا کہ دھوان پیدا ہوا پھر اُسنے سحر کرنا شروع کیا دیر تک سحر کرتا رہا اُس دھوئین کے
وجہ سے اُن درون مین کئی دمدمے پیدا ہوئے اُسنے اور سحر کو زور دیا سب نے جو دیکھا تو ایک قلعہ آہنی پایا
ہر ایک کو کمال تعجب ہوا ذویان جادو نے کہا اے شبرنگ اب یہ سحر کسی کو نصیب نہین ہی شبرنگ
جادو نے کہا اے ذویان جادو اب یہ سحر کسی کی مجال نہین کہ بگاڑے ذویان جادو نے کہا مین اس سحر
کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہون کل آپ کو اور سحر دکھاؤنگا گو یہ سحر ایسا ہی کہ اسکے مقابلے مین اب سحر نہین ہو سکتا
ہی کچھ تھوڑی بہت کیفیت سحر آپ کو کل دکھاؤنگا شبرنگ جادو نے کہا مجھے امید ہی کہ جو سحر تم کروگے میرے
سحر سے بدرجہا اچھا ہو گا لیکن اس ملک مین قلعہ نہ تھا اسکی ضرورت تھی اسوجہ سے مین نے یہان قلعہ بنایا
ورنہ کوئی ضرورت قلعہ نہ تھی مین اور کچھ سحر بناتا اور اب دوسرے سرحد پر بناؤنگا تم اُسکو دیکھنا ایسے بایک
سحر بہت کم دیکھے ہونگے یہ ذکر کرتے ہوئے وہان سے واپس آئے اپنے اپنے ٹھکانون پر گیے رات زیادہ گئی
تھی سو رہے صبح کو پھر ذوبان جادو نے شبرنگ جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب سرحد دیگر روانہ ہوا
جب سرحد پر جاکے پہونچا اُسنے سحر کرنا شروع کیا شبرنگ نے دیکھا پہلے اسکے سحر سے زمین سے شعلہاے
آتش نکلنے لگے جب وہ شعلے دفع ہوئے تو شبرنگ نے دیکھا کہ دریاے عمیق معلوم ہوتا ہی مگر پانی سے اُس
دریا کے شعلے نکلتے ہین اور اسقدر جوش ہی کہ پانی کے شور سے کسی کی آواز نہین سُنائی دیتی ہی اُس دریا مین
نہنگان آتشین گردنین نکالتے ہین اُنکے منہ سے بھی شعلے نکلتے ہین ماہیان دریا جو پانی پر اُبھر کے آتی ہین

معلوم ہوتا ہی سوختہ ہاے جہنم ہین اِس کیفیت سے اُس دریامین ماہیان دریا کی آمد و رفت اور دریا کے
زور سے پانی کا شور جو شبرنگ نے دیکھا کہا ای ذوبان جادو آج تک ایسا سحر نہین دیکھا تھا ذوبان
نے کہا ای شبرنگ جادو ابھی اِس سحر مین کیا ہی ابھی اور زور دیتا ہون اِسمین اور باتین پیدا ہونگین یہ
کہتے کہتے اُسنے کچھ دانے ماش کے اُس دریا کی طرف پھینک دیئے ماش کے دانے جو دریا مین جاکے گرے
تلاطم شروع ہوا آوازین مہیب آئین اسقدر تاریکی ہوئی کہ زمانہ نظرون سے غائب ہوگیا فقط دریا
بلب روشنی کے معلوم ہوتا تھا وگرنہ اور کچھ نظر نہ آتا تھا اِسکے بعد ذوبان جادو نے اور سحر کیا چند ماش کے
دانے پھینک دیئے کہ گرا اُس تاریکی مین ایک برج طلائی پیدا ہوا اور اُسکی روشنی اسقدر پھیلی کہ وہ تاریکی
دفع ہوئی ذوبان نے سحر کے زور کو گھٹایا تاریکی پھر عالت اصلی پر آئی برج فقط ظاہر رہا اُس برج مین ایک
شیر سوار پیدا ہوا اور اُسنے دورباش کی آواز ایسی ہیبت ناک بلند کی کہ ہر نعرہ مین یہ معلوم ہوتا تھا
کہ اب طبقہ زمین پھٹ جائیگا جب یہ سب سحر کرچکا تو ذوبان جادو نے کہا ای شبرنگ جادو گو یہ سحر
میرے نزدیک کوئی چیز نہین ہی مگر مین چاہتا ہون تو اِسکی داد مجھے دے شبرنگ جادو نے کہا ای
ذوبان جادو ایسے سحر کسی نے دیکھنے مین نہین آتے ہین اگر سلطان قدیم زندہ ہوتے تو اِس سحر
کی داد دیتے مین کیا اِسکی داد دے سکتا ہون مگر کل مین تمھارے ہمراہ چلونگا اور تیسرے سرحد پر کچھ سحر
سے بناؤنگا ذوبان نے کہا ای شبرنگ جادو میرے نزدیک یہ بات بہتر ہی کہ کل سرحد سوم پر جاؤ اور
مین سرحد چہارم پر جاکے سحر تیار کرون جب دو سحر تیار ہوجائین اُسوقت مین تمھارے سحر کو دیکھون
اور تم میرے سحر کو دیکھو شبرنگ نے کہا یہ بات بھی بہت اچھی ہی کہ ایک دن مین دونون سرحدون کے سحر
تیار ہوجائینگے جانے مین عرصہ بھی نہوگا یہ باتین کرتے ہوئے شبرنگ جادو اور ذوبان جادو واپس آئے
رات زیادہ آئی تھی دونون اپنی اپنی خوابگاہون مین جاکر محو خواب ہوئے جب ساحر فلک خوابگاہ مشرق سے
بیدار ہوکر فلک چہارم پر آیا شبرنگ جادو کی آنکھ کھلی اُسنے حوائج ضروری سے فراغت کرکے اسباب سحر اپنے
ہمراہ لیا اور جانب سرحد سوم روانہ ہوا دوسری سرحد کی طرف ذوبان جادو چلا اِسکی کیفیت وقت پر
تحریر ہوگی پہلے حال شبرنگ جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ جو سرحد سوم کی جانب روانہ ہوا جب سرحد پر
جاکے پہونچا اپنے سحر کرنا شروع کیا پہلے اپنے سحر کرکے ایک باغ تیار کیا پھر سب درختون پر سحر
کرکے اُنکو شمشیر و نیزہ و خنجر بنا دیا اُنکو سحر سے حرکت دی دور تک اپنے اِسی طرح ایک باغ سلاح
بنا دیا جب رات ہوئی تو اپنے ٹھکانے پر واپس آیا یہان ذوبان جادو سے ملاقات ہوئی ذوبان
جادو نے کہا آج اسقدر وقت نہ ملا جو مین تمھارے سحر کی کیفیت دیکھنے کو آتا اور شاید تمھین بھی فرصت
نہوئی ہوگی مگر کل سب کامون سے پہلے یہی کام کیا جائیگا کہ ہم تمھارا سحر دیکھنے جائینگے اور تم ہمارا سحر
دیکھنے کو جانا شبرنگ جادو نے اِس بات کو منظور کیا رات زیادہ گئی تھی دونون ساحر جاکر سو رہے
صبح کو جب دونون کی آنکھ کھلی شبرنگ جادو ذوبان کے پاس آیا کہا بھائی صاحب آپ کی کیا رائے
ہی ذوبان نے کہا مین تمھارا سحر دیکھنے کو جاتا ہون تم میرا سحر دیکھنے کو جاؤ شبرنگ جانب سرحد
چہارم روانہ ہوا اور ذوبان سرحد سوم کی طرف گیا جب سرحد پر جاکے پہونچا دیکھا ایک گلزار کی سو
کوس تک گیا ہی مگر درختون کی جگہ پر نیزہ و خنجر و شمشیر زمین سے اُگے ہوئے ہین ذوبان جادو نے

لاکھ لاکھ سحر کیا چاہا سحر کر گئے سب کو روک دے اور باغ کے اندر جا کر سیر کرے مگر کوئی حرکت سے نہ
رُکا آخر کار مجبور و ناچار ذوبان جادو واپس ہوا اور اپنے مکان کی طرف چلا کہ ذکر اسکا وقت
پر کیا جائیگا

اب کیفیت شبرنگ جادو کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو جانب سرحد چہارم روانہ ہوا جب سرحد پر جا کے پہونچا اسنے دیکھا ایک کوہ عظیم دور تک نظر
آتا ہی اُس کوہ سے ماران آتش زبان اور اژدران شعلہ فشان نکلتے ہین آپسمین جنگ کرتے ہین اُنکے
منھ سے جو چنگاریان نکلتی ہین اُسی قدر اور ماران آتش زبان اور اژدران شعلہ فشان سے این کہین پر
فیلان مست آپسمین گرم پیکار ہین جسقدر خون اُنکے جسم سے زخم کھا کر بہتا ہی اُسی قدر فیلان مست
اور پیدا ہوتے ہین کہین پر کرگدن لڑ رہے ہین یہی کیفیت اُنکی بھی ہی شبرنگ جادو کو جو سب نے دیکھا
اپنی لڑائی بھول گئے اسکی طرف چلے اسنے سحر سے روکنا چاہا مگر وہ نہ رُکے دیکھا مجبور ہوا اور اُس کوہ
کی پوری سیر نہ کر سکا ناچار واپس آیا جب اپنے ٹھکانے پر پہونچا اُسی وقت ذوبان جادو بھی آیا تھا
اسکے واسطے آدمی مقرر کیے تھے کہ جسوقت شبرنگ جادو آئے اُسکے آنے کی اطلاع دینا لوگون نے
اسکو اطلاع دی کہ شبرنگ جادو تشریف لائے ہین ذوبان جادو نے کہا میرے پاس بلا لاؤ
ملازمین ذوبان شبرنگ کے پاس آئے کہا آپ کو آقائے نامدار بلاتے ہین شبرنگ جادو
ذوبان جادو کے پاس آیا ذوبان نے شبرنگ کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی صاحب اب ایسے
سحر پیدا نہین ہونگے یہ باتین تمھین پر ختم ہین واقعی عجب سحر پیدا کیا شبرنگ نے جواب دیا تمھارے
سحر سے کہین کم ہی جو جو باتین تمنے اپنے یہان بنائی ہین اُنکی تعریف مین زبان قاصر ہی اب کیا مجال کسی کی جو
اس ملک مین آسکے ذوبان جادو نے کہا اے شبرنگ جادو مین نے اپنے یہان تو جو جو سحر
بنائے ہین وہ بہت ہی کم قوت مین مگر اب مین تمھارے یہان چلنے کا ارادہ رکھتا ہون کہ تمھارے
یہان بھی ایسے ایسے سحر بنا دون وہان بھی ایسا ہی امر ہو کہ ایک پردہ نشین حکومت کرتی ہی اگر کسی وقت
مین کوئی شخص برسر فساد ہوا تو وہ کیا کرے گی اس سے بہتر یہ ہی کہ اُس شہر کو بھی اسی طرح محصور کر دین
جیسے اس شہر کو بنایا ہی شبرنگ جادو نے کہا اسکی کیا ضرورت ہی وہان جو شخص حکمران ہی وہ خود تمسے اور
مجھسے سحر مین زیادہ دخل رکھتی ہی کسی کی مجال نہین جو اُس سے سحر مین بازی لے جائے جسوقت وہ چاہیگی
خود ایسے ایسے سحر پیدا کر لیگی اب شہنشاہ کیوال کے یہان چلنے کا انتظام کرو کہ وہان کا جانا
ضرور ہی اور ایک ہفتہ گذر جاتے ہین اب بہت کم دن باقی ہین اگر زیادہ عرصہ ہوگا تو کیا عجب ہی کہ شہنشاہ
کے خلاف ہو اور وہ شکایت کرین ذوبان نے کہا اے شبرنگ نہین معلوم اب کیا کیا باتین پیش آئین
اور کون کون سی مصیبت اُٹھانا پڑے اس سے بہتر یہ ہی کہ ایک انجمن وداع مقرر کرین اور سب اہالیان
شہر اُس انجمن مین جمع ہون اور ایک روز کامل وہ جلسہ رہے شب بھی یوہین عیش و عشرت مین بسر کرین
اگلی صبح کو یہان سے روانہ ہون اور شہنشاہ کی طرف چلین شبرنگ نے کہا اے ذوبان بہت
عمدہ ہوگا ذوبان نے کہا جو کچھ ہو مین ایک انجمن وداع ضرور مقرر کرونگا اور سب سے ضرور وداع ہونا

شبہ ناگ خاموش ہو رہا ذوبان نے اسی وقت سے جلسہ کا انتظام کرنا شروع کیا دوسری روز سب لوگوں کو اطلاع ہوئی سب اہالیان شہر آکر جمع ہوئے ذوبان جادو ایک بارہ دری میں گیا وہاں جاکر اسنے ایک جلسہ خاص مقرر کیا جو لوگ اعلے درجے کے تھے وہاں جمع ہوئے شبہ ناگ جادو بھی مسند پر بیٹھا دور شراب چلنے لگا مطرب خوش لحن محفل میں آیا ساز درست کرکے یہ غزل شروع کی غزل

نو آنکھوں میں نہ سرمہ دنبالہ دار دے
کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
کیا خاک تجھ کو جان کوئی جان نثار دے
تو سرمہ چشم ماہ میں میرا غبار دے
کرتا ہی یوں فغان دل امیدوار وصل
ہنسکر گذار یا اسے روکر گذار دے
بے فیض گر ہو چشمہ آب بقا تو کیا
کیوں کوڑیوں کے بدلے دُر شاہوار دے
اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہی

مفتوں چشم کو یوں ہی ایک وار مار دے
دشنام ہو سکے وہ ترش ابرو ہزار دے
اتنی تنک نہ جیب ترے دل کا غبار دے
ایسا نہو کہ آتے ہی آنے جواب خط
جیسے اذان بلند کوئی روزہ دار دے
لے دام داغ دل سے مرے سوزش آفتاب
مانگو تو ایک قطرہ نہ آئینہ دار دے
شیشے سے سیکھے شیوہ مردانگی کوئی
اکیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

چھلا نہیں تو چھلے کا گل ای نگار دے
یہ وہ نشا نہیں جسے ترشی اتار دے
جولان سمند ناز کو ای شہسوار دے
واحسرتا جواب نہ غارتگی مستعار دے
ای شمع تیری عمر طبیعی ہی ایک رات
وعدے پہ روز حشر کے پر کون ادھار دے
عاشق نہ بدلے اگر گردوں سے اپنی انتک
جب قصہ خون کو آئے تو پہلے پکار دے

مطرب نے اس غزل کو ایسی خوش الحانی سے گایا کہ سب کا دل بھر آیا شب بھر جلسہ رہا صبح کو شبہ ناگ نے جلسہ کو برخاست کیا سب لوگ ذوبان جادو سے رخصت ہوئے ذوبان جادو نے چند رفیق ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا اور طرف مرحلہ کیوان جادو کے روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت کیوان جادو کی تحریر کی جاتی ہی

کہ جب اسنے سفال جادو سے کہا کہ تم تعلیم آئینہ اندام کا بند و بست کرو اور ایک ہفتہ کی مہلت دی سفال جادو نے منظور جادو سے کہا منظور جادو نے یہ سب انتظام کیا نامے روانہ کیے جب ایک ہفتہ گذرا تو کیوان جادو نے سفال جادو کو بلایا کہا ای سفال جادو تمنے کیا بند و بست کیا آئینہ اندام جادو جانب صحراے ہولناک روانہ ہوا یا ابھی یہیں ہی سفال جادو نے کہا ابھی یہیں ہی اگر روانہ ہوتا تو حضور سے ضرور عرض کی جاتی کیوان جادو نے کہا ای سفال تمنے بڑی غفلت کی اب میں تمھیں دو روز کی اور مہلت دیتا ہوں اگر دو روز کے بعد تمنے آئینہ اندام کو روانہ کیا تو میں بہت آزردہ ہونگا اور بھائی صاحب کا عتاب تمپر نازل ہوگا سفال جادو نے کہا ای شہنشاہ میری خطا کیا ہی آپ نے جن جن لوگوں کے نام مجھے فرمائے میں نے اُن لوگوں کے نام خطنامے روانہ کیے وہان سے ہنوز کسی قسم کا جواب نہیں آیا اب اگر حکم ہو تو میں دوبارہ اُن لوگوں کے نام خطے روانہ کردن کیوان جادو نے کہا میں ان عذرات کو نہیں مانتا جسطرح بن پڑے دو روز میں اس کام کو انجام دو ورنہ میں تمھاری شکایت بھائی صاحب سے کرونگا اور تم اُنکے مزاج کی کیفیت سے بخوبی ماہر ہو وہ اگر اس بات کو سنیں گے تو ضرور تمھیں سزاے شدید دینگے سفال جادو نے عرض کی ای شہنشاہ آپ مالک ہیں میں آپسے عرض نہیں کرسکتا جو آپ کے مزاج میں آئے وہ کیجئے کیوان خاموش ہو رہا سفال جادو وہان سے اُٹھکے اپنے ٹھکانے پہ آیا منظور جادو کو بلایا کہا ای منظور جادو اسوقت

بڑا غضب ہوا شہنشاہ کے عتاب مین ہم تم اسیر ہوئے آئینہ اندام کے بارے مین جو کچھ حکم ہوا تھا ابھی تک
اُسکا کچھ انتظام نہین ہوا اسوقت سب مجھے شہنشاہ نے بلایا تھا فرماتے تھے کہ اگر دو روز کے بیچ یہ سب انتظام
نہ ہو جائیگا تو سب کو سزاے شدید دی جائیگی تاآئندہ ایسی خطا کرنے کی جرأت نہ پڑے منظور جادو نے
کہا اے وزیر اعظم میری اور آپ کی اسمین کیا خطا ہے آپ نے جو کچھ مجھسے حکم مین تعجیل ارشاد فرمایا مین نے قصور نہین کیا اسمین
میری اور آپ کی کیا خطا ہے کہ حکم نامون کا جواب نہ آئے شہنشاہ مالک ہین جو چاہین فرمائین مین اسوقت پھر سب کے
پاس نامے روانہ کرتا ہون دیکھون اب بھی وہ لوگ دیتے ہین کہ نہین سفال جادو نے کہا اے منظور جادو تم اسی وقت
اِس مضمون کے نامے روانہ کرو کہ شہنشاہ کیوان تاجدار جادو یہ فرماتے ہین کہ اگر دو روز کے اندر آئینہ اندام
جادو جانب صحراے ہولناک روانہ ہوا تو جن جن لوگون نے اسمین عرصہ کیا ہے وہ سب سزا پائینگے اگر آپ لوگون
کو تکلیف سزا اُٹھانا ہو تو تشریف نہ لائیے اور یہ تکلیف سزا آپ ہی لوگون کے واسطے نہین ہے بلکہ ہم سب بھی خاص سزاوار تعذیب
ہونگے اور ہمارے واسطے بھی تکلیف سزا ضرور ہوگی جہانتک ہو سکے یہان آنے مین جلدی کیجیے کہ شہنشاہ کے
حکم کے خلاف نہو اور ہم آپ بھی خطاوار نہ تصور کیے جائین آئندہ آپ کو اختیار ہے ہم زیادہ عرض نہین کر سکتے منظور
جادو اُسی وقت سفال جادو سے رخصت ہو کر آیا اپنے ٹھکانے پر آ کے اُسنے نامے تحریر کرنا شروع کیے
پہلے اُسنے خوش فہم جادو کے نام نامہ تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے خوش فہم جادو آپ کو نامہ شہنشاہ
کیوان تاجدار جادو کے حکم سے تحریر کیا گیا اور تاکید لکھی گئی تھی کہ جسطرح بن پڑے آپ آئینہ اندام جادو
کے ساتھ جانے کے واسطے چند آدمی ایسے تجویز کیجیے جو صحراے ہولناک مین جا کر ہمیشہ کے واسطے سکونت اختیار
کرین اور ایک مکان صحراے ہولناک مین جگہ تجویز کر کے تعمیر کرائین کہ آئینہ اندام جادو اُس مکان مین جا کر
سکونت اختیار کرے آپ نے اُس نامے کا جواب نہ دیا انجام یہ ہوا کہ آج شہنشاہ کا عتاب مجھپر نازل ہوا اور یہ فرمایا
کہ اگر دو روز کے اندر یہ کل انتظام نہوگا تو ہر ایک کو سزاے شدید دی جائے گی اگر آپ کو یہی منظور ہے کہ ہم سب لوگ
سزاے شدید کی تکلیف اُٹھائین تو آپ تعمیل ارشاد شہنشاہ مین تاخیر کرین ورنہ دو روز کی مہلت شہنشاہ کی
سرکار سے اور عطا ہوئی ہے اِس دو روز مین جسطرح ہو سکے کام کو انجام دین ورنہ غضب ہو جائیگا سب
لوگ سزا پائینگے جب اِس نامے کو منظور جادو تحریر کر چکا تو اُسنے ایک نامہ شبرنگ جادو کے نام تحریر
کیا اُسکا مضمون بھی یہی تھا اُسکو ختم کر کے ایک نامہ ذوبیان جادو کے نام لکھا اُسکا مضمون بھی ایسا ہی تھا جب
سب نامون کی تحریر سے فراغت پائی تو اُسنے اُسی وقت سیماب جادو کو بلایا وہ سب نامے دیئے کہا
یہ نامے نامہ داران سحر کی معرفت روانہ کرو کہ ابھی وقت سب کو پہونچین آج شہنشاہ کا عتاب ہم لوگون پر نازل ہوا
ہے جس امر کے واسطے سابق مین نامے روانہ کیے تھے ہنوز وہ کام انجام نہین پہونچا اُسی کے واسطے یہ اور نامے
تحریر کیے ہین اب اگر دو روز کے اندر یہ کام انجام نہ پایا تو از کہ و تا مہ سب خطاوار سرکار متصور ہونگے اور
سب کو سزاے شدید ملے گی کسی کی سعی و سفارش نہ چلے گی اب اگر سزا کی تکلیف اُٹھانا ہے تو اِس کام مین تاخیر
کرو ورنہ اِسی وقت اِن نامون کو روانہ کرا و رجواب بھی اِنکے اِسی وقت سب کو دینا معلوم ہو جائے کہ اُن
لوگون نے آخر کچھ انتظام کیا یا نہین سیماب جادو نے کہا اے نائب صاحب میری اور آپ کی اسمین کیا خطا
ہے آپ نے مجھے نامے دیئے مین نے اُسی وقت روانہ کر دیئے اب وہی لوگ اگر جواب نہ لکھین تو کیا کیا جائے
عتاب سلطانی تو اُن لوگون پر نازل ہونا چاہیے جنھون نے تعمیل ارشاد مین کمی کی ہم لوگ تو بالکل بےخطا ہین

منظور جادو نے کہا ای سیماب شہنشاہ ہمارے اور تمہارے اور تمام طلسم کے مالک ہیں جسکو چاہیں
سزا دیں اور جسے چاہیں خلعت و انعام سے سرفراز کریں سیماب جادو نے کہا زبردستی کسی کو شہنشاہ
اور سلطان سزا نہیں دے سکتے ہیں ہم ضرور عرض کرینگے کہ پہلے ہم لوگون کی خطا ثابت کی جائے اگر واقعی
ہم خطاوار ہیں تو آپ ہمکو سزا دیں ورنہ جو لوگ خطاوار ہیں وہ سزا پائیں منظور نے کہا ایسے عذرات
شہنشاہ کے سامنے نہیں چل سکتے ہیں وہ ایک بات نہ قبول کرینگے اگر دو روز سے زیادہ عرصہ ہوگا وہ
سلطان ایوان کو اس امر کی اطلاع دینگے وہ ایک کی بات خیال میں نہ لائینگے اور ہملوگون کو بلاکر سزا
دے دینگے اس سے بہتر یہی ہے کہ اس کام کے انجام دینے میں جہانتک ممکن ہو جلدی کی جائے سیماب
جادو اسی وقت رخصت ہوا اپنی جگہ پر آیا نامہ دار جو سحر کے جاننے والے اُسکے پاس موجود تھے انکو نامے
دیکر اُسی سمت روانہ کیا انکا ذکر ان لوگون کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت شہرنگ جادو اور ذوبان جادو کی تحریر کیجاتی ہے

کہ یہ لوگ جو اپنے ٹھکانے سے روانہ ہوئے طے مراحل کرکے ایک روز کے بعد مرحلہ کیوان
تاجدار پر پہونچے اُسی وقت اپنی عرضیان ہرکارون کی معرفت روانہ کین ہرکارے عرضیان لیکر
کیوان تاجدار کی ڈیوڑھی پر آئے دربانون سے کہا ہملوگ شہرنگ جادو اور ذوبان
جادو کی عرضیان لائے ہیں حضور شہنشاہ میں عرضیان ارسال کرنا ہیں دربانون نے اُسی وقت
چوبدارون کو بلایا چوبدار آئے عرضیان لیکر اندر گئے سیماب جادو کو جا کر دین سیماب جادو عرضیان
لیکر منظور جادو کے پاس آیا منظور جادو کو عرضیان دین منظور جادو نے جو عرضیون پر شہرنگ
جادو اور ذوبان جادو کا نام دیکھا بہت خوش ہوا کہا ای سیماب بہت اچھی بات ہوئی اگر اسوقت
یہ لوگ نہ آتے تو میں مضطرب الحال رہتا تھے اسوقت جو بار دیگر حکمنامے روانہ کیے تھے
نہیں معلوم اسکے جواب کب آتے اسوقت تک شہنشاہ نہیں معلوم کیا حکم فرماتے اور ہم
لوگون کے بارے میں کیا سزا تجویز ہوتی مگر ان لوگون کا آجانا بہت اچھا ہوا یہ کہکے منظور جادو
اُٹھا عرضیان لیکر سفال جادو کے پاس آیا کہا وزیر اعظم آپ کو میں مژدہ دیتا ہون کہ شہرنگ
جادو اور ذوبان جادو آگئے اور انھون نے اپنی عرضیان روانہ کی ہیں آپ اسی وقت ان
عرضیون کو حضور شہنشاہ میں لیجائیے اور انکے جواب لیکر ابھی تشریف لائیے اب صرف
خوش فہم جادو کے یہان سے جواب آنا باقی ہے یقین ہے وہ بھی سب انتظام سے فراغت حاصل
کرچکا ہو سفال جادو یہ کیفیت سنکر اور عرضیان دیکھکر بہت خوش ہوا اسی وقت خوشی خوشی عرضیان
لیکر کیوان جادو کے پاس گیا کہا ای شہنشاہ آپ ابھی اس امر میں غصہ فرماتے تھے خادمون کو
سزائے شدید دینے والے تھے لیجئے جواب آگیا شہرنگ جادو اور ذوبان جادو خود آئے ہیں
عرضیان انکی ملاحظہ فرمائیے کیوان جادو خوش ہوگیا کہا ای سفال جادو تم جانتے ہو کہ میں بھائی صاحب
سے کسقدر ڈرتا ہون اگر اسوقت یہ کام انجام نہ پاتا تو میں اُنسے جھوٹا ہوتا اسوقت میں نے یہ خیال
کرلیا تھا کہ دو روز تک بھائی صاحب کے پاس نہ جاونگا انکو صورت نہ دکھاؤنگا جب یہ کام

انجام پا جائیگا اور آئینہ اندام روانہ ہو جائیگا اسوقت جاؤنگا اُنسے سب حال بیان کرونگا تم لوگون سے
بھی خوش ہونگے میرا بھی نام ہوگا سفال جادو نے کہا اب ان عرضیون پر دستخط فرمایئے کیوان
جادو نے عرضیان پڑھین مضمون انکا یہ تھا کہ حسب الطلب شہنشاہ یہان آئے ہین جو حکم ہو وہ کیا جائے
کیوان نے عرضیون پر دستخط کیے کہ آپ لوگون نے بڑی نوازش کی اب اسقدر تکلیف آپ کو اور دیجاتی
ہے کہ آپ آئینہ اندام کو اپنے ہمراہ لیکر طرف صحراے ہولناک کے جایئے وہان آپ لوگون کے وسیلہ سے
تیار ہو اسکو ایک سال مین ایسا سحر تعلیم فرمایئے کہ یہ اس طلسم کے کام کا ہو جائے یہ دستخط کرکے عرضیان سفال
جادو کے حوالے کین کہا اے سفال جادو اسی وقت ان سب لوگون کو روانہ کردو عرصہ ہوا مین کل بھائی صاحب کے
پاس جاؤنگا وہ ضرور اسکی کیفیت مجھسے دریافت کرینگے مین کہدونگا کہ وہ کل طرف صحراے ہولناک کے روانہ ہوگیا
سفال جادو نے کہا اے شہنشاہ ابھی خوش فہم جادو نے خط کا جواب نہین بھیجا ہے اور نہ ابھی وہ لوگ آئے ہین جو ان
سب کے ہمراہ براے خدمت صحراے ہولناک مین جائینگے اسوقت انکے نام دوسرا حکمنامہ روانہ کیا ہے دیکھین
کیا جواب آتا ہے کیوان جادو نے کہا وہان سے جو کچھ جواب آئے مگر ان لوگون کو اسی وقت روانہ کردو اگر آدمی
وہان سے آئین گے انکو پھر روانہ کردینا سفال جادو نے کہا یہ ہو سکتا ہے کہ جب وہانسے آدمی آئین تو انکو پھر روانہ کردون
اسوقت دو چار آدمی جو آئینہ اندام کی خدمت کو موجود ہین وہ اُسکے ہمراہ چلے جائین کیوان جادو نے کہا اب
آئینہ اندام کو یہان نہ روکنا سفال جادو اُسی وقت رخصت ہوا اپنے ٹھکانے پر آکے منظورہ جادو کو بلایا کہا اے منظورہ
جادو حکم شہنشاہ ہے کہ اسی وقت آئینہ اندام کو روانہ کردو لہذا تم ایک نامہ آئینہ اندام کے نام تحریر کرو کہ
تمھین اسی وقت اپنا سامان سفر درست کرنا چاہیے اور شہرنگ جادو اور ذوبان جادو کے ساتھ روانہ ہونا
چاہیے اور شہرنگ کے نام نامہ تحریر کرو کہ آپ کے بارے مین شہنشاہ کا یہ ارشاد ہے کہ آپ اسی وقت جانب
صحراے ہولناک آئینہ اندام کو لیکر روانہ ہون منظورہ جادو نے اپنے ٹھکانے پر آکے اسی وقت دو نامے تحریر
کیے ایک نامہ آئینہ اندام پاس روانہ کیا اور دوسرا نامہ شہرنگ اور ذوبان کے پاس بھیجا نامہ دار دونون جگہ نامے
لیکر اسی وقت پہونچے آئینہ اندام نے شاطر جادو سے کہا کہ ایسا نامہ میرے پاس آیا ہے اب آپ کی کیا راے
ہے شاطر جادو نے کہا آپ کو اسمین کیا عذر ہے بے عذر آپ تشریف لے جائین اور یہان نہ ٹھہرین آئینہ اندام
کے واسطے جو لوگ خدمتگذار مقرر ہوئے تھے انھون نے جانے مین انکار کیا شاطر جادو نے کہا اس
حکمنامے مین لکھا ہے کہ تم لوگ تھوڑی دور کے واسطے ساتھ کیے جاتے ہو جب خوش فہم جادو اپنے یہان سے
کچھ لوگون کو روانہ کرینگے اسوقت تم لوگون کو واپس آنا ہوگا اسوقت جانے مین عذر نہ کرو ورنہ شہنشاہ کے خلاف ہوگا
یہ لوگ مجبور ہوئے آئینہ اندام نے اسی وقت سامان سفر درست کیا سب لوگ آمادہ ہوئے کہ چوبدار نے آکے
خبر دی کہ اے آئینہ اندام شہرنگ جادو اور ذوبان جادو آپ کے پاس آتے ہین آپ کو لازم ہے کہ انکے
پیشوائی کو جایئے اور بڑے اعزاز و اکرام سے لایئے کہ یہ لوگ بزرگان طلسم سے ہین بادشاہان طلسم انکا لحاظ
کرتے ہین آئینہ اندام اسی وقت اُٹھا اپنے مکان سے باہر آیا دیکھا دو ساحران ضعیف تاج شہریاری سر پر رکھے
ہوئے آتے ہین عقب مین انکے اور دو تین ساحر انکے ساتھ ہین آئینہ اندام نے جھک کے دونون کو سلام کیا ان
ساحرون نے جواب سلام دیا آئینہ اندام انکو اپنے ہمراہ بارہ دری کے اندر لایا مسند پر بٹھایا آپ لب مسند
دو زانو مودب بیٹھا ان ساحرون نے کہا اے آئینہ اندام اب تیرے چلنے مین کیا عرصہ ہے آئینہ اندام نے ہاتھ

بانداز کر جواب دیا کہ آپ جسوقت فرمائین مین چلنے پر آمادہ ہون اُنھون نے کہا اب دیر نہ کرو ہم لوگ اسی ارادے
سے آئے ہین آئینۂ اندام جادو اُٹھا شاطر جادو وغیرہ سے رخصت ہوا اور شہزنگ جادو اور
ذوبان جادو اُسکے ہمراہ ہوا یہ لوگ اسکو لیکر جانب صحراے ہولناک روانہ ہوئے کہ حال اُن سبکا
آفتاب شجاعت مین بیان کیا جائیگا

اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب آئینۂ اندام جادو وہان سے روانہ ہوا ادہر اشراق نے بدیع الملک نامدار سے ایک ہفتہ
کی مہلت طلب کی بدیع الملک نے اسکو مہلت دی اس روز شب کو تو بدیع الملک نامدار اپنے لشکر مین
رہے شب بھر جلسہ رہا صبح کو بدیع الملک نامدار نے صاحبقران زمان سے عرض کی کہ کفار نے ایک
ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے استنے دنون یہان بیکاری ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو اس صحرا کی سیر کو جاؤن قریب
قریب شکار کھیلاون صاحبقران نے خیال فرمایا کہ بدیع الملک جو اتنے دنون یہان رہینگے انکی طبیعت
گھبرائے گی اس سے بہتر یہی ہے کہ انکو جانے دون شروکون یہ سوچ کے صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تمھاری
طبیعت گھبرائی ہے تو برائے شکار جاؤ مگر یہ خیال رہے کہ کفار نے ایک ہفتہ کی مہلت طلب کی ہے ایک دن
بھی گذر چکا ہے دور نہ جانا قریب قریب شکار کھیلنا بلکہ خواجہ کو بھی اپنے ہمراہ لیتے جاؤ بدیع الملک نے
عرض کی مجھے خود خیال ہے مگر یہان طبیعت گھبرانے کی اس سبب سے جاتا ہون ورنہ کوئی ضرورت
نہ تھی اگر مزاج مبارک مین آئے آپ بھی تشریف لے چلین صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک
ابھی تمھارے ہمراہ مین شکار کو گیا ہی تھا اور یہان تمھارے عدم موجودگی مین میرا جانا اچھا نہین ہے شاید
کوئی بات پیدا ہو بدیع الملک نے بھی صاحبقران سے زیادہ اصرار کرنا مناسب وقت نہ جانا
رخصت لیکر چند سردارون کو ہمراہ لیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی بدیع الملک کے ہمراہ جاؤ
خواجہ بڑی مشکل سے بدیع الملک کے ہمراہ ہوئے اور چند ساحر بھی مع صریح آفتاب علم
ساتھ بدیع الملک کے برائے شکار چلے شاہزادہ دو ایک روز تو قریب قریب کے جنگلون مین شکار کھیلا رہا
مگر دوسرے روز ایک آہو کے تعاقب مین گھوڑا چھوڑا لا مع تمام ہمراہیون کے اس صحرا سے دور نکل گیا
خواجہ نے وہان سوچ کے کہا اے بدیع الملک لشکر سے بہت دور آگئے ہو میرے نزدیک بہتر یہ
ہے کہ یہان نہ ٹھہرو واپس چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ یہان آج کی شب قیام کرلیتے ہین سب لوگ
دن بھر پریشان رہے ہین اگر اسوقت بھی راحت نہ ملے گی تو سب کو سخت تکلیف ہوگی اس سبب سے
مین فقط آج کی شب یہان قیام کرتا ہون کل روانہ ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا تمھین اختیار ہے کل نہ
عذر پیش کرنا کہ آج دن بھر یہان شکار کھیل لین شب کو چلین گے بدیع الملک نے کہا ایسا نہ ہوگا خاطر
جمع رکھو خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ ہو جائین اُسی دم
بارگاہین استادہ ہوگئین بدیع الملک اپنی بارگاہ مین گئے اور سب لوگ بھی اپنی اپنی بارگاہون مین
گئے تھوڑی دیر کے بعد سب بدیع الملک کے پاس حاضر ہوئے شاہزادے نے خاصہ طلب کیا خادمون
نے دسترخوان بچھایا بدیع الملک نے خاصہ نوش فرمانے کے بعد صحبت برخاست کی اپنی خوابگاہ

مین تشریف لائے اور سب لوگ بھی رخصت ہوئے اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر سورہے شب تو اِس حالت
مین بسر کی جب صبح ہوئی خواجہ بدیع الملک کے خیمے مین آئے دیکھا بدیع الملک مشغول نماز ہین خواجہ
چپکے کھڑے رہے جب بدیع الملک نے فریضہ سحر سے فراغت پائی خواجہ نے کہا اب چلنے کا سامان
کرو اور لشکر کی طرف روانہ ہو بدیع الملک نے کہا خواجہ ابھی سے چلنا بیکار ہی ہنوز اِس صحرا کی سیر بھی نہین
کی خواجہ نے کہا مین اسکے پہلے ہی یہ بات سنتے کہتی کل یہ عذر پیش کروگے کہ آج دن بھر اِس صحرا کی سیر کرین
یہ بات اچھی نہین ہی بدیع الملک نے خواجہ کی بہت کچھ منت وسماجت کی خواجہ خاموش ہورہے بدیع الملک
نے اسی وقت خادمون کو بلایا مرکب طلب فرمایا خادم بارگاہ سے باہر آئے مرکب سج کر در بارگاہ پر لائے
اور سردارون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب چلنے پر تیار ہوگئے بدیع الملک بارگاہ سے برآمد ہوئے
گھوڑے پر سوار ہوکر براے شکار صحرا کی جانب چلے سب لوگ بھی شاہزادے کے ہمراہ روانہ ہوئے
تھوڑی دور کے بعد قنداب جادو نے عرض کی ای شہریار یہان سے قریب ایک باغ ہی جب یہ طلسم آباد تھا
تو لوگ اُس باغ کو بالاے آسمان بتاتے تھے اور وہ کسی کو نظر نہین آتا تھا ایک دھوان ہر وقت گھرا رہتا تھا
اکثر وہان کے حالات لوگون سے دریافت کیے مگر کسی نے کچھ نہ بیان کیا ہر ایک نے یہی کہکے ٹال دیا کہ وہ
باغ آسمان پر ہی بھلا وہان کے حالات کوئی کیونکر بتا سکتا ہی بدیع الملک نے فرمایا ای قنداب جادو
اب وہان یقین ہی کہ اُس باغ کا نشان بھی نہو مگر اُس ٹھکانے کو دیکھ آنا اچھا ہی قنداب جادو نے عرض کی ای
شہریار اگر مین آپ کے ہمراہ جاؤنگا تو خواجہ کے خلاف ہوگا اور وہ صاحبقران زمان سے شکایت
کرینگے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ یہان سے واپس چلنے مین کسقدر تعجیل کر رہے ہین بدیع الملک نے
فرمایا ای قنداب جادو مین خود چلتا ہون تمھاری کیا خطا ہی خواجہ اگر شکایت کرینگے مین صفائی کردونگا
اور خواجہ بھی ہمراہ چلین گے بدیع الملک نے جو اسطرح تشفی دی قنداب جادو آمادہ ہوا بدیع الملک
نے خواجہ کو اپنے پاس بلایا کہا ای خواجہ یہان سے بہت ہی قریب ایک باغ ہی جب یہ طلسم آباد تھا تو لوگ اُس
باغ کی نسبت یہ کہتے تھے کہ یہ باغ آسمان پر ہی کبھی وہ نظر نہ آتا تھا ہمیشہ دھوان معلوم ہوتا تھا اب یہ طلسم
اُجڑ گیا ہی یقین ہی وہ باغ اچھی طرح سے ظاہر ہوگو اور عجائب وغرائب تو اُسمین باقی نہوگا مگر اُس باغ ہی کو دیکھ
لینگے اسکے بعد واپس چلین گے خواجہ نے کہا وہان جانا بیکار ہی خالی باغ ہوگا وہ بھی اِس لائق نہوگا کہ کوئی
اُسکی سیر کرے جب سے طلسم برباد ہوا ہی اُس روز سے اُسکی خدمت بھی کسی نے نہ کی ہوگی پژمردہ ہوگا
وہان جانا بیکار ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو مین عزم کرچکا جاکر ضرور دیکھونگا خواجہ نے کہا
تمکو اختیار ہی مجھے یہی خیال ہی کہ ایسا نہو وقت پر لشکر مین نہ پہونچ سکو اور یہی بڑی بات ہی ابکی
بار مقابلہ اخیری ہی یہ طلسم تم بفضل ایزدی فتح کرچکے ہو ایک یہی مقابلہ باقی ہی اگر اِس مقابلے مین زمرد
و بختکان و لوہرج قتل ہوگئے تو آگے جانے کی کیا ضرورت ہوگی یہین سے واپس چلین گے بدیع الملک
نے فرمایا خواجہ ابھی بہت دن باقی ہین ہم اسی وقت باغ کی سیر کرآونگا تم بھی چلو ایک عجائب چیز ہی اُسکو
دیکھ آؤ خواجہ نے کہا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو مین موجود ہون یہ کہکے خواجہ آگے بڑھے بدیع الملک نے
قنداب جادو سے کہا اب تم رہبری کرو ہملوگون کو اُس باغ کی راہ نہین معلوم ہی قنداب جادو آگے آگے
چلا بدیع الملک نے دیکھا کہ طائران رنگین بال چارون طرف سے اُڑکے آتے ہین آپسمین بزبان فصیح گفتگو

کرتے ہین اشعار عاشقانہ پڑھتے ہین اور عجب عجب حرکات اُنسے ظہور پذیر ہوتے ہین بدیع الملک نے قندآب
سے کہا ای قندآب جادو یہ طائر بھی عجب طرح کے ہین آپسمین مثل انسان گفتگو کرتے ہین اشعار عاشقانہ پڑھتے
ہین سب سحر کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین قندآب جادو نے عرض کی ای شہریار طلسم کے برباد ہو جانے
سے ان طائرون کی صورت آج ہمنے دیکھی ورنہ اس باغ کا کوئی راز آج تک کسی پر افشا نہین ہوا اور آگے دیکھا ہی
کہ کیا کیا عجائبات نظر آتا ہی بدیع الملک تو قندآب جادو سے یہ باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے آکر کہا ای
بدیع الملک اگر تمھین سیر کرنا منظور ہی تو اس باغ مین نہ جاؤ یہان سب سحر کا کار خانہ ہی نہین معلوم کیا ہو
اور کس کس سے مقابلہ پڑے تو عرصہ ہو اس سبب سے میرے نزدیک یہانتک سیر کر لی اب واپس چلنا
اچھا ہی بدیع الملک نے کہا خواجہ اگر وہان کسی سے مقابلہ بھی پڑ جائیگا تو خدا مالک ہی اور کارخانہ سحر سے خوف
نہ کرو لوح طلسم پاس موجود ہی اگر کوئی بات سحر کی پیش آئے گی تو کیا ہوگا لوح اُسکا نشان بتائے گی خواجہ نے
کہا ای بدیع الملک میرے کہنے کو تم خیال مین نہین لاتے ہو خدا اسکا انجام بخیر کرے مین امیر سے تعجب کرتا ہون کہ
اُنھون نے ایسے وقت مین تمھین اجازت دیدی اگر مجھسے رائے لیتے تو مین ضرور کہتا کہ ہرگز نہ جانے دیجیے سمجھا
دیکھ لیجئے اگر اِنکے جانے کے بعد یہان اور کوئی آفت آئے اس سبب سے صاحب لوح کا رہنا اچھا ہی طلسم کی
کیفیت آپ دیکھ رہے ہین کہ کیا حال ہی ہر ایک کو اپنی جان بچانے کی پڑی ہی اور سب اس طلسم سے بھاگے
جاتے ہین بعض ایوان نہ طاق کی طرف جاتے ہین بعض اور اور اطراف کو چلے جاتے ہین ایسے وقت مین اچھا نہین ہی
کہ صاحب لوح لشکر سے دور رہے بدیع الملک نے کہا خواجہ مین لشکر سے کبھی دور رہا ہون اگر اسوقت میری
لشکر مین ضرورت ہو تو ابھی پہونچ سکتا ہون خواجہ نے جب دیکھا کہ بدیع الملک کسی طرح منظور نہین کرتے مجبور
ہوکے خاموش ہو رہے بدیع الملک نوجوان آگے بڑھے دیکھا بہت سے طائران سرخ رنگ ایک شجر پر
بیٹھے ہوئے آپسمین ذکر کر رہے ہین کہ طلسم کشا آتا ہی اب اگر آفت مین پھنسے گا تو عمر بھر یہانسے رہا نہوگا کیا صاحب
لوح ہونے سے نازان ہو گیا ہی تو لوح کی یہان تاثیر الٹی ہو جاتی ہی بدیع الملک نے یہ طائرون کی تقریر سنی
قندآب نے عرض کی ای شہریار یہ طائر جو کچھ کہ رہے ہین شاید صحیح ہو اور لوح طلسم کی یہان الٹی تاثیر کرے
تو غضب ہو بدیع الملک نے کہا اب ایسی بات زبان سے نہ نکالنا ورنہ مجھے صدمہ ہوگا اب ہم ارادہ کر چکے اگر اس
راہ مین جان جاتی رہے تو بھی اب منہ نہ موڑین گے جو چاہے وہ ہو بے سیر کیے ہوئے واپس نہ ہونگے قندآب
جادو نے جو بدیع الملک کو اسدرجہ آمادہ پایا خاموش ہو رہا ڈرا کہ ایسا نہو مین کچھ اور کہون تو شاہزادہ کو غصہ
آجائے مجھے قتل کرے جب وہ خواجہ نے کہنے کی سماعت نہین کرتا ہی تو مین کس شمار مین ہون یہ سوچ کے خاموش
ہو رہا بدیع الملک آگے بڑھے دیکھا ایک پھاٹک عالیشان بنا ہی سامنے پھاٹک کے ایک چبوترہ سنگ سرخ کا ہی
اُس چبوترے پر ایک درخت نہایت خوشنما مگر عجائب وغرائب سے معمور دکھائی دیتا ہی درخت پر سے ایک صدا دلکش
آتی ہی پھاٹک دور تھا بدیع الملک بصد تعجیل اُس پھاٹک کے پاس آئے درخت کی لطافت و رعنائی جو دیکھی ٹھہر گئے
قندآب جادو بھی حاضر ہوا عرض کی ای شہنشاہ اس درخت کی شگفتگی یہ بھی ہی کہ ہوا سے اسکے پتے جو ہلتے ہین اُنسے کیسی دلکش
صدا آتی ہی بدیع الملک نے فرمایا ابھی اس طلسم مین بعض بعض جگہ سحر باقی ہی جب تک آئینہ اندام جادو نہ قتل ہوگا
وہ سحر نہ مٹے گا قندآب جادو نے عرض کی ای شہریار آئینہ اندام جادو کا سحر باطن ابھی بہت ہی جسقدر یہ طلسم
یہان آباد دیکھتا اسی قدر زیر زمین بھی آبادی تھی بعض لوگ تو یہ کہتے تھے کہ ایسی قدر آسمان پر بھی آبادی ہی مگر معلوم ہوا

کہ وہ قول خلاف ہے زمین کی آبادی ہمنے خود دیکھی اسوجہ سے یقین ہوا قصہ اب جادو تو بدیع الملک سے یہ باتین کر رہا تھا
کہ اُس درخت پر ایک طائر رنگین بال آکر بیٹھا پہلے تو اُسنے رقص شروع کیا بدیع الملک اُسکا رقص دیکھکر محو ہوگئے
بعد اسکے طائر نے رقص موقوف کیا اور بخوش الحانی مثل انسان یہ غزل شروع کی غزل

تو لطف جان کرتا ہے ستم اور زیادہ
ساتھ اپنے ہے اب فوج الم اور زیادہ
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ
گر شرح جنون کیجیے رقم اور زیادہ
شیشہ کی طرح پھوٹے ہین ہم اور زیادہ
کچھ کی رقم شوق نے تاثیر جو پیدا
ذوق نمک درد و الم اور زیادہ
کیا ہوئے گا دو چار قدح سے مجھے ساقی
ہو نشۂ غلک مین ابھی خم اور زیادہ
ہو جسکو بس از مرگ بھی یاد دہن تنگ
پیدا دم افعی مین ہو سم اور زیادہ
ہستی تنک مایہ نے کچھ پھونکا ہے ایسا
یارو نکا گیا اُنپہ بھبھرم اور زیادہ
دکھلائے جو وہ صبر فگن چشم کی شوخی
بھڑکی ہے جو یون آتش غم اور زیادہ
جو پیٹ کے لگے ہین پیچھے بات کب آ تھنسے
کچھ توسن وحشت کا قدم اور زیادہ
گر سرمہ کرے خاک خرابات کو صوفی
ہان تجھکو مرے سر کی قسم اور زیادہ
چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے
کیا ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ
کیون مینے کہا تجھسا خدائی مین نہین اور
لے حشق کا بھرا اُسکے تو دم اور زیادہ
بیٹھے سر بستر پہ پڑا پاؤن کہانتک
کر گردن تسلیم کو خم اور زیادہ
جو کنج قناعت مین ہین تقدیر پہ شاکر
دین کیونکہ نہ وہ داغ الم اور زیادہ
کر تو بھی بلند آہ عمل اور زیادہ
سرکٹ کے سرافراز ہین ہم اور زیادہ
ہو چاک ابھی جیب قلم اور زیادہ
گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
اُٹھنے لگا قاصد کا قدم اور زیادہ
کرنے کو سیہ نہ ورق چرخ کو اے دل
مین لونگا ترے سر کی قسم اور زیادہ
دشمن کی نجا سیدھی نگاہون پہ کہ جون تیغ
تنگ اُسکو کرے کنج عدم اور زیادہ
اُس شوخ ستمگر کو مری مرگ ہے منظور
اُبھرے ہے حباب لب یم اور زیادہ
ہے سوز محبت سے مری خاک مین گرمی
ہو آہوے رم دیدہ کو رم اور زیادہ
ہے نگہت ریحان کا دماغ اب کسے تجھ بن
رو گیت تو ابھر جائے شکم اور زیادہ
صید دل عاشق مین ہے مصروف وہ کافر
سوجھین اُسے پھر لوح قلم اور زیادہ
کیا قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت سے شکی ہے
کیا ہو جو بڑھین چند قدم اور زیادہ
کہتا ہے مرا شوق جراحت کہ صد افسوس
مغرور رہو اب وہ صنم اور زیادہ
اُس عاشق بیچارہ کا ہے آج برا حال
بس پاؤن نہ پھیلا تپ غم اور زیادہ
بیٹھے ہین ثمر شاخ ثمر ور کو جھکا کر
ہے ذوق برابر انھین کم اور زیادہ
مرتے ہین ترے پیار سے ہم اور زیادہ
قیمت مین بڑھے دل کے درم اور زیادہ
تیز اُسنے جو کی تیغ ستم اور زیادہ
جون شاخ بڑھے ہوسکے قلم اور زیادہ
دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینہ مین دم اور زیادہ
لذت سے محبت کی ہے پر زخم جگر کو
نالہ سے نہین کوئی قلم اور زیادہ
گر میری طرح دوش پہ ہو بار محبت
سیدھی ہے تو ایک اُسمین ہے خم اور زیادہ
اُس زلف کی مارے کی اگر خاک کو چاٹے
ہے زہر نہ کھاتا تجھے سم اور زیادہ
وہ دلکو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
کیونکر نہ اُٹھائے وہ قدم اور زیادہ
ہے روغن نفط اب مری گریہ مین اے چشم
آتا ہے مرے ناک مین دم اور زیادہ
شمشیر سر خار سے نکلا سر صحرا
بے خوف ہین اب صید حرم اور زیادہ
اے خنجر خونخوار نہ پرسش مین کمی کر
اتنا ہی اسے چاہین ہین ہم اور زیادہ
سرعت ہے ابھی نبض مین جون موج رم برق
اُس تیغ دو دم مین نہین دم اور زیادہ
کہتا ہے گلے لگ کے مرے وہ دم خنجر
گریہ سے ہے آنکھون پہ ورم اور زیادہ
ہے باغ جہان مین تجھے گر ہمت عالی
جھکتے ہین سخی وقت کرم اور زیادہ

طائر نے اِس خوش الحانی سے اِس غزل کو تمام کیا کہ بدیع الملک کی عجب حالت ہوگئی دل بیچین ہوگیا آنکھون سے انسو جاری ہوگئے اور ہمراہی جو بدیع الملک کے مع خواجہ سب کے تاب الشہ گئے کلمات بیجا زبان سے نکلنے لگے سب طائر کی منتین کرنے لگے کوئی کہتا تھا اے

طائر تجھے قسم ہی خداوند آئینۂ اندام جادو کی ایک غزل اور سنا دے کوئی کہتا تھا اے طائر اگر ہمپر عنایت کر
تو اسی غزل کو پھر شروع کر غرض اسی طرح سب لوگ اپنی اپنی کہتے تھے طائر درخت پر بیٹھا ہوا سب کی
سنتا تھا بدیع الملک کی یہ کیفیت تھی کہ خاموش کھڑے تھے آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل پر ہجوم
رنج و ملال سب سے زیادہ طائر کی خوش الحانی کا خیال تھا کچھ زبان سے تو نہ فرماتے تھے مگر آنکھوں سے
آنسو جاری تھے دیر تک بدیع الملک کی یہی حالت رہی جب نوبت بہ غشی پہونچی اور شاہزادے کا قلب زیادہ
مضطر ہوا بدیع الملک کو خیال ہوا کہ لوح کو دیکھنا چاہیے یہ سوچ کے بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
نوشتہ پایا کہ اے طلسم کشا خدا نے بڑا فضل کیا کہ تجھے اب بھی لوح کی یاد ہوئی اگر اسوقت بھی لوح یاد نہ آتی تو بڑی
مصیبت اٹھانا پڑتی لازم ہی کہ اسم حاشیہ لوح کو ایک بار پڑھ کے طائر کی طرف پھونک دے پھر قدرت خدا کا
تماشا دیکھو اور اس گلزار کی سیر میں لوح کا زیادہ خیال رکھنا یہاں کا جو حاکم ہی وہ ابھی تک اسی جگہ باقی ہی اسکا
ارادہ یہاں سے جانے کا نہین ہی بلکہ آئینۂ اندام پر حکومت کرنے کا قصد ہی وہ لوح کی فکر ضرور کریگا تمھین
لازم ہی کہ لوح کو بہت ہوشیاری سے رکھو اگر لوح ضائع ہو جائیگی تو اب ہاتھ نہ آئے گی بدیع الملک اس
ہدایت کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اسم حاشیہ لوح کو پڑھا طائر کی طرف پھونک دیا طائر نے ایک چیخ ماری درخت
مین آگ لگی اک شور عظیم برپا ہوا دھوان چارون طرف پھیل گیا تھوڑی دیر کے بعد سنگ باری ہوئی پھر آگ برسنے لگی
آگ برسنے کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من ہفت رنگ جادو بود اس آواز کے آنے سے وہ سب آفتین دفع
ہوئین بدیع الملک کے ہمراہیون کو بھی ہوش آیا خواجہ بدیع الملک کے قریب آئے کہا جو کچھ مین نے کہا تھا
وہ پیش آیا اب بھی واپس چلنا اچھا ہی ٹھہرنا برا ہی اگر اور آگے بڑھو گے تو اس سے زیادہ کوئی آفت آئے گی
مفت مین کسی کی جان جائے گی بدیع الملک نے جو خیال کیا تو سامنے ایک ساحر کا لاشہ پڑا ہی شاہزادے
نے کہا خواجہ مقام شکر ہی کہ خدا نے اس مکار کے مکر سے بچایا اور اسکو قتل بھی کیا اب اور کیا چاہیے تھا سب مرادین
پوری ہو گئین امید قوی ہوئی کہ اس تمام گلزار کی سیر بہت اچھی طرح کرینگے اگر اسقدر آغاز نہ کر چکے ہوتے اور قصد مصمم
نہ کر لیا ہوتا تو واپس چلتے مگر اب مجبور ہین کہ لوح بھی ہدایت کرتی ہی کہ اس گلزار مین جانا اچھا ہی اور مین بھی یہان
ایک ساحر کو قتل کر چکا قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساحر یہان دربان تھا اس دربان کو قتل کر کے واپس چلنا اچھا
نہین ہی اب اس طلسم مین بھی ضرور جانا ہی کیونکہ مالک گلزار کو اسکی خبر پہونچی ہو گی کہ کسی نے دربان کو قتل کیا وہ اور کچھ
انتظام کریگا ہمارے آنیکا اسکو انتظار ہو گا اگر ہم یہان سے واپس جائینگے تو وہ ضرور کہیگا کہ دروازے ہی کے
انتظام کو دیکھکر اسدرجہ خائف ہوئے کہ یہان نہ آ سکے اس سبب سے چلنا ضرور چاہیے خواجہ نے کہا اے
بدیع الملک اگر یہی خیال ہی تو آج ہی پر منحصر نہین ہی جب خدا وہان سے فتح و فیروزی واپس لائے گا اسوقت یہان بھی
آکر مقابلہ کر لینا خدا یہان بھی مظفر و منصور کریگا ابھی وقت نہین ہی ایسا نہو کہ یہان زیادہ عرصہ ہو جائے اور وہان آئینۂ
اندام جادو کے مہلت کے دن گذر جائین اور وہ اگر مقابلہ کرے تو وہان سوائے صاحبقران کے کوئی ایسا نہین ہی جو لشکر کو
اڑا سکے گو اور سب سردار ہین مگر تم اس طلسم کے طلسم کشا ہو تمھارا ہونا ضرور ہی بادشاہ طلسم سے جنگ ہی اسمین صاحب لوح کا ہونا
ضرور ہی وہ سو باتین پیدا کریگا مکر و فریب سے بھی کام لیگا صاحبقران بے لوح اسکے مکر کو کیا سمجھ سکین گے اس سبب سے
کہتا ہون کہ تمھارا ابھی وہان ہونا میرے نزدیک بہت مناسب تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ اب تو مین بے اس گلزار کو
دیکھے ہوئے نہ جاؤنگا اگر یونہین واپس جاؤن تو اپنے منہ سے بدنامی لون صاحب گلزار کیا کہے گا اسے یہی خیال ہو گا ہمت

نہ پڑی جو گلزار کے اندر آتے دروازے ہی سے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے اور ابھی مہلت مین آئینہ اندام کی پانچ روز باقی ہین
دیکھا جائیگا اسوقت تک واپس چلین گے یہان آج ہی فیصلہ ہو جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے بدیع الملک آگے بڑھے
دروازے کے اندر آئے دیکھا ایک گلزار ہمیشہ بہار نگارستان چمن سے بہتر باغ جنت کا نمونہ تکلف مین سب سے دونا نہایت
وسیع و پرفضا بدیع الملک باغ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے جیسے ہی دروازے سے قدم آگے بڑھایا چارون طرف سے آوازین مہیب آئین
آئین بدیع الملک نے دیکھا ہزارہا طائران مہیب صورت آوازین دے رہے ہین بدیع الملک نے کچھ سماعت نہ کی بلا تکلف
قدم آگے بڑھایا طائرون نے آکے گرد بدیع الملک کے حلقہ کیا بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اسم حاشیہ لوح
کو دوبارہ پڑھو یہ طائر ابھی جل جائینگے غل نہ مچائینگے تمھین راستہ مل جائیگا مگر بے لوح دیکھے کوئی کام نہ کرنا یہ وہ مقام ہے جو تمام طلسم
سحرین زیادہ تر سخت ہے اسکا حاکم وہ ہے جسنے اب اس طلسم کی حکومت لینے کا ارادہ کیا ہے یہان بہت سمجھ کے ہر ایک کام کرنا اگر دھوکا
کھا جاؤ گے تو تمام عمر یہان سے رہائی ممکن نہوگی بدیع الملک نے قنداب جادو سے کہا اے قنداب جادو مین نے جو لوح مین
دیکھا تو یہان کی بابت ایسا کچھ لکھا ہے کہ اس گلزار کو تمام طلسم سے زیادہ سخت بنایا ہے یہان کے حاکم کے بارے مین یہ خبر ہے کہ وہ اب
طلسم کی حکومت لینا چاہتا ہے علاوہ اسکے اور اور باتین بھی ایسی ہی لکھی ہین جنسے یہ بات ظاہر ہے کہ یہ کسی اچھے ساحر کا باغ ہے اور
طلسم مین سب مرحلہ جات سے افضل ہے یہان کا حاکم کسی طرح آئینہ اندام جادو سے کم نہین ہے قنداب نے عرض کی اے شہریار
یہان کے جسقدر نامی ساحر ہین اُنکے اسماء میرے پاس لکھے ہوئے موجود ہین مگر آج تک مین نے اس جگہ کے حاکم کا نام نہین سنا
نہین معلوم کون شخص یہان حکومت کرتا ہے اور کس کے تصرف مین یہ باغ ہے بدیع الملک نے اسم حاشیہ لوح کو پڑھکر طائرون کی طرف
دم کیا ایک تلاطم برپا ہو گیا صدائین اور زیادہ مہیب آنے لگین تاریکی چھا گئی بدیع الملک نے لوح چمکائی روشنی
ہوئی شاہزادے نے دیکھا کہ زمین پر بہت سی لاشین ساحرہ عورتون کی پڑی ہوئی ہین سب کی لاشین برہنہ ہین بدیع الملک
وہان سے آگے بڑھے وہ شور و غل ختم ہوا شاہزادے نے پھر لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اب اسی راہ پر چلے جاؤ
جب کوئی نئی بات سامنے آئے اُس وقت لوح کو دیکھنا ابھی ضرورت لوح دیکھنے کی نہین ہے بدیع الملک آگے
بڑھے خواجہ پھر قریب آئے کہا اے بدیع الملک اب مجھے تمھارا ارادہ ظاہر ہو گیا اور معلوم ہوا کہ اب تم بے اُس
کو کامل تصدیق کیے ہوئے نہ پلٹو گے مین مجبور ہون ورنہ میری راے یہ تھی کہ پہلے اُس لڑائی کو سر کیجئے پھر یہان
دیکھا جاتا ابھی اسکی ضرورت نہ تھی مگر تمھین منظور نہین اور اسکی کیفیت دریافت کرنا اور اس مرحلے کو برباد کرنا چاہتے
ہو لہذا جو ترکیب لوح سے حاصل ہو اُسکے موافق کام کرو اور جسطرح مین صلاح دون اُس ترکیب سے آگے بڑھو
بدیع الملک نے کہا لوح کے احکام کے موافق مین ضرور کام کرونگا اور جو کچھ راے تمھاری ہوگی اُسکے موافق بھی
ضرور کرونگا خواجہ نے کہا تعجیل نہ کرو اور ایک ٹھکانا مقرر کرو کہ جہان سب لوگ دم بھر استراحت کرین صبح سے
تکلیف رہروی اٹھا رہے ہین بدیع الملک نے جواب دیا خواجہ مین تعجیل تو کسی کام مین نہین کرتا تمھاری راے ہے
کہ یہان کہین ٹھہر جاؤن مین ابھی سب کو روکے لیتا ہون جب تک تم نہ کہوگے مین آگے نہ بڑھونگا یہ کہکے بدیع الملک
نے قنداب جادو سے کہا اور لوگون کو روک لو خواجہ کہتے ہین کہ دم بھر یہان دم لے لین تو آگے چلین قنداب
نے سب لوگون کو ٹھہرایا خادمون نے بارگاہ استادہ کی بدیع الملک بارگاہ مین گئے اور لوگ جو ہمراہ تھے وہ بھی
حاضر ہوئے شاہزادے نے خواجہ سے کہا یہان ٹھہرنا تمھارے سبب سے ہوا ورنہ میرا ارادہ یہ تھا کہ جسقدر راہ
طے ہو جائے غنیمت ہے خواجہ نے کہا اگر یہان نہ ٹھہرتے تو نوبت پریشان ہوتے کل کی رہروی کے لائق نہ رہتے اور
نہین معلوم کل کیا بات ہو اور کس سے مقابلہ پڑے آج تازہ دم لے لینا بہت اچھا ہے بدیع الملک خواجہ سے

یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک سوار نقاب دار در بارگاہ پر آیا دربانون نے وہین روکا بدیع الملک کو اطلاع
کی شاہزادے نے کہا اُس سوار کو ہمارے پاس لاؤ چوبدار باہر آئے سوار سے کہا کہ تمھین ہمارے آقاے
نامدار طلب فرماتے ہین سوار نے کہا ہم بارگاہ کے اندر نہ جائینگے صرف ہمارا یہ پیغام کہدو کہ تمھین مالک
گلزار کا حکم ہی کہ جو کوئی اس باغ مین بے اجازت چلا آئے اُسکو اسیر کر کے ہمارے پاس بھیج دو لہذا تم لوگ
بھی بے اجازت آئے اور یہان کے دربان کو قتل کیا اور لوگ جو مزاحم ہوئے اُنھین بھی جان سے مارا ہمارے
مالک کو اُن لوگون کے مارے جانے کا بڑا قلق ہی اور اسوقت ہمارے پاس یہ حکم آیا ہی کہ اُس شخص کو اسیر کر کے
جلد ہمارے پاس لاؤ کہ ہم اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرین لہذا تملوگون کو لازم ہی کہ میرے پاس آؤ مین تمھین اسیر
کر کے لے چلون جہانتک میری زبان گویائی دے گی تم سب کی سفارش کرونگا قتل کی سزا سے بچاؤنگا آیندہ
تملوگون کی تقدیر سے مجبور ہون کچھ میرا بس نہین چوبدار نے کہا او بیہودہ گو کیا واہیات بکتا ہی ہم ایسا مہمل
پیغام آقاے نامدار کی خدمت مین عرض نہین کر سکتے جسے دعوے جرأت ہو یہان آکے مقابلہ کرے لشکر
کو ساتھ لیکر آئے ساحرون کو مقابلہ کے واسطے اپنے ساتھ لائے ہملوگ یون کیا اسیر ہونگے جب آئینہ اندام
جادو سا ساحر ہمین قید نہ کر سکا اور ہمارے آقاے نامدار کے خوف سے اپنے طلسم کو چھوڑے بھاگا جاتا ہی تو اور
کسی کی کیا مجال ہی جو ہم سے مقابلہ کر سکے جب سردار اس طرح بھاگ جائے تو تم لوگ اسکی رعیت مین ہو تم کیا
اڑو گے سوار نے جو چوبدار کی یہ گفتگو سنی کہا اے شخص تجھے یہ پیام کہنے مین کیا تکلیف پہونچتی ہی جو تو نہین
جاتا اور ایسی باتین بناتا ہی تملوگون کی کیا حقیقت ہی سب غیر ساحر ہو اور جو ساحر بھی تمھارے ہمراہ ہین اُنھین
کی کیا حقیقت ہی ابھی چاہین تو کسی کے زبان سے ایک حرف سحر نہ نکل سکے سب سحر فراموش کرین اور
تمھارے آقاے نامدار جو اس طلسم مین براے طلسم کشائی آئے ہین اُنکی بھی کچھ کیفیت ہملوگون نے سنی
ہو وہ بھی کیا چیز ہین جو ہملوگون سے مقابلہ کر سکین گے جسوقت چاہین گے اُنکو گرفتار کر کے لوح طلسم اُنسے
چھین لینگے اور قتل کر کے سر اُنکا خداوند آئینہ اندام کی خدمت مین بھیج دینگے تم لوگون نے دربانون کو جو قتل
کیا اور دو چار ملازم جو اس طلسم کے تمھارے آقا کے ہاتھ سے مارے گئے تو تم لوگون کو یقین کامل ہو گیا
کہ یہان کے باشندے مقابلہ نہ کر سکین گے یہ نہ سمجھے کہ تمھین اسی گھات سے اس باغ کے اندر بلایا ہی اب
تملوگونکا یہان سے واپس جانا محال ہی لوح طلسم اب کام نہ دیگی یہ سرحد طلسم سے باہر ہی یہان کی لوح اور ہی
حاکم اور کل قواعد یہان کے سب سے جدا ہین اور یہان کی لوح کسی کے ہاتھ نہین آسکتی اب تم جا کر اپنے
آقاے نامدار کو بھیج دو مین اُنکو اپنے ہمراہ لے جاؤن اُس سوار نے چوبدار کو اسدرجہ عاجز کیا کہ
یہ مجبور بارگاہ کے اندر آیا بدیع الملک نے فرمایا جو سوار میرے پاس آیا تھا اُسکو تملوگ اپنے ہمراہ
نہین لائے چوبدارون نے عرض کی اے شہریار اگر جان کی امان پائین تو عرض کرین بدیع الملک نے
اجازت دی چوبدارون نے کہا اے شہریار یہ جو سوار آیا ہی عجب طرح کی باتین کرتا ہی ہملوگون کو آپ کا
حکم ہوا کہ اُسکو حاضر کرین حسب الحکم غلام اُسکے پاس گئے کہا کہ تیرے بارے مین حکم باریابی ہوا ہی
اُس گستاخ نے جواب دیا کہ مین ہرگز بارگاہ کے اندر نہ جاؤنگا تم اپنے آقا سے کہدو کہ وہ خود میرے
پاس آئین مین اُنھین حاکم گلزار کی خدمت مین اسیر کر کے لے جاؤنگا علاوہ اسکے اور بہت سی باتین کین
مگر غلام عرض نہین کر سکتے بدیع الملک تلوار ٹیک کے اُٹھے کہا مین اُسکے پاس چلتا ہون اُسکے دلین

حسرت نہ رہے کہ تاب در بدیع الملک نہ آئے بارگاہ مین چھپے ہوئے بیٹھے رہے بدیع الملک کا اٹھنا
کہ سب لوگ اٹھے شاہزادے نے چین بر جبین ہوکر کہا کہ خبردار میرے ہمراہ کوئی نہ آئے سب بدیع الملک
کو غصہ مین دیکھکر ٹھہر گئے مگر خواجہ بعد بدیع الملک کے جانے کے پوشیدہ طور سے پہونچے بارگاہ سے
باہر پہونچے گلیم اوڑھے بدیع الملک جو باہر دربارگاہ کے آئے سوار نے دیکھا کہا ای شخص تو کون
ہی بدیع الملک نے فرمایا جسکو تونے بلایا تھا وہی مین ہی ہون جو کچھ تجھے مجھسے کہنا ہو بیان کر سوار نے
کہا ہمارے مالک کا حکم ہی کہ تمھین اسیر کرکے یہان سے لے جائین اور جسقدر تمھارے ہمراہ لوگ ہین ان
سب کو بھی قید کرلین مالک ہمارے تمھین حکم قتل دینگے تمنے غضب کیا کہ بے اذن باغ مین آئے اور دربان
اور چند ساحر اور جو ملازمین گلزار تھے انکو قتل بھی کیا تم بڑے مغرور ہوا اگر اس طلسم مین براے طلسم کشائی
آئے تھے تو اسکی وجہ سے تمھین کیا فخر حاصل ہوا اگر طلسم کو فتح کرلیتے تو البتہ یہ بھی تھا کہ تمھارا نام ہوتا
بدیع الملک نے کہا ای شخص مین غرور ذرا بھی نہین کرتا اور اسیر کرنے کا کسی مین کب حوصلہ ہی جب
آئینہ اندام سا ساحر مجبور رہا اور قید نہ کرسکا جب کچھ بس نہ چلا مجبور ہوکے ایوان نہ طاق
کی طرف بھاگا اپنے نزدیک سمجھا ہی کہ وہان چھپ کر جان بچ جائے گی اور مین وہان بھی نہ چھوڑون گا ضرور
اسکو قتل کرونگا اور تمھارے یہان کس کی مجال ہی جو اسیر کرسکے مین خود مع اپنے جملہ ہمراہیون کے چلنے
کو موجود ہون مگر شرط یہ ہی کہ تمھارے مالک یہان لینے کو آئین اپنے ہمراہ لے جائین سوار نے کہا ہمارے
مالک کو اسقدر تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہی ہم لوگ کیا لتعمیل ارشاد کرنے مین بندہ ہین اور آقا ہمارے
ایسے چھوٹے کامون کے واسطے تشریف نہین لے جاتے ہان اگر کوئی بڑا کام ہوتا تو تشریف
لاتے بدیع الملک نے فرمایا تملوگون کے لے جانے سے ہم نہ جائینگے سوار نے کہا ہم ابھی جاکر تمھین
بلائے لیتے ہین یہ کہکے وہ سوار واپس گیا بدیع الملک پھر بارگاہ کے اندر آئے مگر خواجہ اس سوار کے
ہمراہ روانہ ہوئے وہ سوار راہ طی کرکے ایک بنگلے کے قریب پہونچا خواجہ نے دیکھا چمن کے
بیچ مین وہ بنگلہ نہایت خوبصورت بنا تھا سوار جسوقت بنگلے کے قریب پہونچا کنیزین بنگلے سے نکلکر باہر آئین
سوار نے سب کیفیت بیان کی کہا طلسم کشا کو اپنی ہمت و جرأت پر بڑا ناز ہی اسنے کہا مین ہرگز نہ جاؤنگا
اگر میرا بلانا تمھارے مالک کو منظور ہی تو خود یہان لینے کو آئے مجھے اپنے ہمراہ لے جائے تم
لوگون کے ہمراہ مین ہرگز نہ جاؤنگا کنیزون نے کہا طلسم کشا کی شامتین آئی ہین ابھی ملکہ عالم کو اگر خبر
پہونچے گی تو اسی وقت فنا کردینگی سوار نے کہا اسکی اطلاع کردو ملکہ اسی وقت اسکو بلا لین
کنیزون نے کہا ہم ملکۂ عالم تک کہان پہونچ سکتے ہین ہان وزیرزادی صاحبہ سے جاکر کہتے ہین وہی
کوئی انتظام کرینگی طلسم کشا کا اب بچنا محال ہی آج ہی اسیر ہو جائیگا یہ کہکے کنیزین اندر بنگلے کے آئین
خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے سب کے ہمراہ اندر آئے نگاہ جو پڑی خواجہ نے دیکھا
ایک نازنین تخت جواہرنگار پر بصد ناز و ادا جلوہ گر ہی نور رخسار سے تمام بنگلہ روشن ہی کنیزین
دست بستہ یمین و یسار کھڑی ہین ایک خواص عقب مین رومال ہلا رہی ہی خواجہ نے خیال کیا کہ مقرر
یہ کوئی شاہزادی ہی جب تو اسقدر عظم و شان اسکو نصیب ہی خواجہ تصور کررہے تھے کہ کنیزون نے
عرض کی وزیرزادی صاحبہ کی عمر دراز ہو ابھی حسب الحکم طلسم کشا کی گرفتاری کو سوار گیا اسنے جاکر

طلسم کشا کو بلایا مگر طلسم کشا اسدرجہ مغرور ہی کہ آپ کی شان مین کلمات لاطائل کہتا ہی اور اسیر نہین ہوا جواب دیا کہ رسالہ پورا جائے اگر اسیر ہو تو اُسکا سر میرے پاس آئے ملکہ عالم نے طلب فرمایا ہی خواجہ نے جو یہ سُنا کہ یہ وزیرزادی ہی دلمین خیال کیا جب وزیرزادی کا یہ عظم وکشان ہی تو شاہزادی کی شان وشوکت کیسی ہوگی یہان اگر بن پڑے تو کچھ مال واسباب سامنے دکھائی دیتا ہی اسپر اپنا قبضہ کرون اور یہان سے روانہ ہون آیندہ دیکھا جائیگا اور اگر یہ لوگ بھی ہاتھ آجائین تو قصہ تمام ہو شاہزادہ بدیع الملک کو یہان سے لے چلین ملکہ اور وزیرزادی کو اُنکے حوالے کرین یہ سوچ کے خواجہ نے چاہا کہ باہر جائین اور کسی کنیز کی صورت بنا آئین مگر پھر سوچے کہ کہ ایسا نہو کہ عیاری کھل جائے تو یہان کوئی بچانے والا بھی سوائے ذات خدا کے نہین ہی یہ سوچ کے خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے بنگلے کے ایک گوشے مین جاکر بیٹھے اور نَے مین اس غزل کو بجانا شروع کیا

غزل

خبر ہون جیب کی یا مین رہون ہشیار دامن سے
اگر بندھ جائے میرے دامن کہسار دامن سے
دکھائے صدمۂ زنجیر نے یہ پاؤن جنون کے
گرہ دیگر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے
سرایت کچھ جو خون کو کر جائے تیرہ مین
اگر دھو ڈالے تو داغ منی پندار دامن سے
مرا آنسو ہی وہ زہر آب نیلا ہو بدن سارا
کہ جسکو آستین سے ننگ ہی اور عار دامن سے
کہان وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سوار دن مین
اگر آنسو مرے پونچھے وہ گل رخسار دامن سے
ہوا نکلے کی خواب آور ہی یہ کیا ایک جنبش مین
چھپائے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے

الگ تا ہون نہ کچھ بچ کر ہراہر تار دامن سے
جنون اُلجھے ہی ناخن جیب سے او خار دامن سے
جلاپن گے نقش رنگ حنائی پا سے گھر کتنے
کہ ایک صدمہ سا پہنچے ہی دم رفتار دامن سے
مری بھی نہین قسمت خلش کر گو ہین آرایش
نکالے لعل ہی پتھر کی جا کہسار دامن سے
مرے پاؤن کے چھالے ہین کیا کیا شکستہ دل
خدا ناخواستہ لگ جائے ای غمخوار دامن سے
یہ تجھ بن اشکباری ہی کہ آنسو پونچھتا ہون مین
لیا کرتی تھی کار توسن رہوار دامن سے
ہین وہ آلودہ دامن ہون بنائین تار سبحہ کا
کرے سوفتۂ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے
نہ ہونے دل جلون کی ذوق ہمسایون سے ولداری

نہ دامن خار سے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن
پھر دن کھینچے ہوے کوسون مین اپنے زور وحشت
ہلا ہلکا جو وقت کر میئے رفتار دامن سے
غریزا صلا نہین سرمایۂ ہمت کہ دریا لی
کہ صحرا پہ چھتا ہی کب سنان خار دامن سے
فرشتہ تیرہ دامن کو بنائین جانماز اپنی
جو کوئی لوٹ جاتا ہی ادھبکر خار دامن سے
تری مجنون کو ہی وہ جامۂ عریان تنی زیبا
کبھی تو آستین سے اور کبھی ای یار دامن سے
مراد وگریہ غم خندۂ عشرت سے بہتر ہو
فرشتہ پاکدامن لیکے میرے تار دامن سے
نگاہ بلہوس اندھی ہی تیری خاک اُوڑا اپنی
کہ کب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے

یہ دلکش صدا جو بنگلے کے ایک گوشے کی طرف سے آئی وزیرزادی متحیر ہوئی کنیزون سے کہا ارے یہ صدا کیسی ہی کون گاتا ہی دل بیتاب ہوگیا خدا کے واسطے جلد اسکا پتہ لگاؤ بڑے تعجب کی بات ہی کنیزون نے کہا آپ خود سمجھ سکتی ہین ہم لوگ آپ سے پوچھنے والے تھے یہ حیرت جو ہوئی تو وہ کنیزین بھی ٹھہر گئین جو رسالہ مین اطلاع کرنے جاتی تھین اب وزیرزادی کی عجیب حالت ہوگئی چارسو حیران حیران دیکھنے لگی باہر بھی کنیزون کو روانہ کیا کہ جاکر تحقیق کرین کہ باہر تو کوئی نہین گا رہا ہی کنیزون نے آکے عرض کی کہ ہمنے حسب الحکم باہر بہت تلاش کیا مگر کوئی نہین ہی آپ کو محض خیال تھا یہان سے دور تک بلکہ اس چمن کی پوری سرحد تک مین جاکر دیکھ آئی کسی کا پتہ نہین لگا وزیرزادی نے سحر کرنا شروع کیا کہ جو کوئی ہوگا ابھی ظاہر ہو جائیگا بہت بہت سحر کیا مگر کچھ سحر نے بھی اثر نہ دکھایا آخر کار یہ مجبور ہوئی تو کنیزون سے کہا کہ مین ابھی ملکہ کے پاس جاتی ہون اُنکی خدمت مین عرض کرونگی وہ اسکا کچھ بندوبست فرمائینگی خواجہ اپنے دلمین خوش ہوئے کہ اب ملکہ تک بھی رسائی ہو جائے گی

وزیرزادی جو اُٹھی خواجہ بھی ہمراہ ہوئے سب کنیزین وزیرزادی کے گرد حلقہ کرکے چلین وزیرزادی
بنگلے کے باہر آئی تخت منگا کر تخت پر سوار ہوئی خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے برابر بیٹھ گئے اُسنے
سحر کرکے تخت اُڑایا تھوڑی دور کے بعد خواجہ نے دیکھا ایک بارہ دری رشک پری عالی شان طلائی دیوارین
جڑاؤ دروازے عجب تکلف کی عمارت نظر آئی خواجہ خوش ہوگئے وزیرزادی نے قریب بارہ دری
کے پہونچ کے تخت نیچا کرنا شروع کیا بارہ دری کے کوٹھے پر تخت اُتارا آپ تخت سے اُتری خواجہ
بھی گلیم اوڑھے ہوئے اُسکے ہمراہ ہوئے وزیرزادی زینے سے اُتر کے صحن بارہ دری مین آئی بارہ دری
کے اندر گئی خواجہ بھی اُسکے ہمراہ بارہ دری کے اندر آئے دیکھا بارہ دری کی سجاوٹ پر نگاہ نہین
کام کرتی ہو جو چیز ہو بیش قیمت ہو سامنے ایک تخت جواہر نگار بچھا ہو گرد اُس تخت کے اسقدر روشنی کی ہو کہ
وہانکا حال خلاصہ معلوم نہین ہوتا اسقدر معلوم ہوتا ہو کہ کوئی تخت پر بیٹھا ہو مگر صورت صاف نہین دکھائی
دیتی خواجہ کو کمال تعجب ہوا وزیرزادی کے ساتھ ساتھ قریب تخت پہونچے وزیرزادی براے تسلیم
خم ہوئی خواجہ نے دیکھا ایک حورنژاد قمر پیکر گل رخسار ماہ رو تخت پر بیٹھی ہو اسقدر زیور جواہرات
زیب جسم کیے ہوئے ہو کہ اُسکے ضیا سے اُسکی صورت صاف نظر نہین آتی ہو خواجہ بہت خوش ہوئے
دل مین خیال کیا کہ یہ مال مفت ہاتھ آیا اچھی ساعت سے گھر سے چلے تھے خواجہ تو یہ خیال کر رہے
تھے کہ اُس نازنین جواہر پوش نے وزیرزادی کے سلام کا جواب دیکر کہا اے انجم طلعت
اسوقت تیرے آنیکا کیا سبب ہوا انجم طلعت یعنی وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ عالم
طلسم کشانے بہت سر اُٹھایا ہو آپ کے باغ مین بے اجازت آیا ہو دربان کا قتل ہونا تو
حضور کو معلوم ہی ہو مگر علاوہ اُسکے طلسم کشانے اور بہت سے ملازمین گلزار کو بیگناہ قتل کیا مینے
حسب الحکم حضور ایک سوار اُسکی گرفتاری کو روانہ کیا تھا اُسنے جاکر چاہا کہ مین گرفتار کرون مگر طلسم کشا
لوح کے بھروسے پر خیمہ سے نکل آیا اُس سوار سے دوبدو گفتگو کی آپ کی شان مین کلمات
لاطائل نکالے مجھے سُنکر بہت غصہ آیا مینے کنیزون سے کہا کہ رسالے مین اطلاع کرو کہ بہت سے
لوگ جائین اُسکو گرفتار کر لائین کنیزین دروازے تک بھی نہ پہونچین تھین کہ ایک واقعہ عجیب ظہور
پذیر ہوا گوشہ سے ایسی آواز دلکش پیدا ہوئی کہ مین اپنی خود مین نہ رہی دل بیتاب ہوگیا جب تک
وہ صدا آتی رہی اُسوقت تک تو کچھ بھی مین نے جنبش نہ کی کیونکہ مجھے ہوش ہی نہ تھا جب وہ صدا
موقوف ہوئی تو مین اور زیادہ بیتاب ہوئی بہت کچھ تجسس کیا مگر اُسکا پتہ نہ چلا اسی سبب سے رسالہ بھی
اُسطرف نہ روانہ کرسکی اور کوئی کام ہوا اسی تعجب مین آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ اِسکا سبب
خلاصہ ارشاد کرین کہ مجھے سکون ہو ملکہ نے جو یہ بات سُنی کہا اے انجم طلعت تیرا دل اُلٹ گیا ہو
بھلا ایسی آواز دلکش آوے اور اُسکا پتہ نہ چلے ممکن نہین خواجہ تو گلیم اوڑھے ہوئے یہ سب باتین سن رہے
تھے زنبیل سے ڈنکال لے ایک گوشے مین آئے یہ غزل ڈ مین بجانا شروع کی غزل بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا

سبزۂ تربت مرو قف غزالان ہی رہا	مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا	خاک پر پوشیدہ میرے عشق پیچان ہی رہا
پستہ قندی ہو کام غیر مین و لعل لب	پر مرے حق مین تو سنگ زیر دندان ہی رہا	بند ہ سکا ہے مضمون اُس دہان تنگ کا
ہاتھ اپنا فکر مین از زیر زنخدان ہی رہا	جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجزے سے بھی	جہل سے بو جہل اپنی نامسلمان ہی رہا

تجھ مین آئین ربط ہی گویا برنگ بوی گل	وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا	دین وایمان ڈھونڈھتا تھا ہی ذوق کیا ہوتین
اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی رہا		

خواجہ نے جو یہ غزل ختم کی انجم طلعت نے ملکہ کی طرف دیکھکر کہا اب آپ کو میرے عرض کرنے کا یقین ہوا ملکہ نے اُسی وقت اپنی کنیزون سے کہا کہ چارون طرف تلاش کرو کہ کون ہی انجم طلعت نے کہا ملکہ عالم مین اسکو وہان بھی تلاش کر چکی ہون مگر کہین پتا نہ ملا مین نے سحر کیا کہ سحر کے ذریعے سے تلاش کریون مگر سحر نے بھی کچھ اثر نہ کیا ملکہ نے کہا مین ابھی سحر کے ذریعے سے تلاش کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے ایک چادر سحر بنائی جب چادر تیار ہوچکی تو ملکہ نے کہا ای چادر اِس گانے والے کو اپنے مین لپیٹ کے میرے سامنے لانا خبردار قصور نکرنا ورنہ مین ابھی تجھے جلادونگی سب نے دیکھا وہ چادر چارون طرف زمین پر لوٹی مگر کچھ اسمین لپٹا نظر نہ آیا جب دیر تک چادر زمین پر لوٹا کی اور کچھ بھی نتیجہ نہوا تو ملکہ نے اور سحر کیا اُس سے بھی پتہ نہ چلا ملکہ بھی مجبور ہوئی خواجہ نے اور ایک غزل ڈھین بجائی ملکہ کی حالت بھی مضطربانہ ہوگئی انجم طلعت سے کہا ای انجم طلعت جب تک اسکی ماہیت مجھے نہ معلوم ہوگی مین کسی بات مین دخل نہ دونگی آب وطعام خواب وخور مجھپر حرام ہوگا جسطرح بن پڑے اسکی ماہیت مجھے بتا انجم طلعت نے کہا واری مین خود اسی واسطے آپ کے پاس حاضر ہوئی تھی کہ اسکی کیفیت آپ سے معلوم ہوگی مگر آپ نے مجھی کو مبتلاے بلا کیا اور مجھی سے ارشاد ہی کہ مین اسکی کیفیت تحقیق کرون جب آپ نے ایسے ایسے سحر کیے اور کسی سحر سے کچھ نہوا تو مین کیا چیز ہون جو اِس حال کو خلاصہ دریافت کرکے آپ سے عرض کرونگی ملکہ نے کہا تو ای انجم طلعت اب بہانا کا سب انتظام کرین جب تک اسکی ماہیت نہ دریافت کرونگی اسوقت تک مجھے قرار نہوگا انجم طلعت نے کہا اب آپ کیا فکر فرمائینگی جو کچھ آپ کو سحر کرنا تھا اسوقت کر چکین کوئی نتیجہ سحر حاصل نہوا اب میرے نزدیک اور زیادہ فکر کرنا بیکار ہی کچھ حاصل نہوگا اِس سے یہ بہتر ہی کہ طلسم کشا کی اسیری کے واسطے رسالہ روانہ فرمایئے اُسکو قتل کرکے خداوند کی خدمت مین سرا اُسکا روانہ کیجیے ملکہ نے کہا مین ہرگز کسی بات مین دخل نہ دونگی جب تک اِس آواز کا خلاصہ حال مجھکو نہ معلوم ہوجائے گا انجم طلعت نے کہا آپ کو اختیار ہی خواجہ تو یہ سب باتین سُن رہے تھے دلمین خیال کیا کہ اب اپنے تئین ظاہر کرنا اچھا ہی مگر پردے مین ظاہر کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ کنیزون کی طرف آئے ایک کنیز سوسن کسی کام سے اُٹھی خواجہ اُسکے ہمراہ اُٹھے کنیز چمن مین ایک گوشے مین جاکر کچھ پھول توڑنے لگی خواجہ نے گلیم سر سے اُتاری صورت اپنی پہلے سے بھی عجیب بنالی تھی کنیز کی نگاہ جو پڑی اسکو اسقدر خوف معلوم ہوا کہ بیہوش ہوگئی خواجہ نے اُسکو تو نذر زنبیل کیا اُسکا لباس اُتار کر آپ پہنا اسی کی صورت بنکر مسکراتی ہوئی بارہ دری کے اندر آئی انجم طلعت کے پاس آکر بیٹھی انجم طلعت نے کہا اری سوسن تو بڑی بدتمیز ہی کیا اپنی حقیقت بھول گئی دیکھ تو تو کہان بیٹھی ہی سوسن نقلی نے ہاتھ باندھ کے کہا مین اسوقت ایک ایسا مژدہ لائی ہون کہ فرط مسرت سے مجھے کچھ سجھائی نہین دیتا انجم طلعت نے کہا بیان کر سوسن نقلی نے کہا کہ مین ملکہ عالم سے انعام کی امیدوار ہون کہ ملکہ عالم کو اسقدر خوش کرون سوسن نقلی نے جو یہ بات کہی ملکہ نے نگاہ اُٹھا کے سوسن کی طرف دیکھا چونکہ ملکہ بڑی ساحرہ تھی اسکے دیکھتے ہی رنگ و روغن خواجہ کے چہرے سے اُڑگیا اور صورت اصلی ظاہر ہوئی انجم طلعت نے جو خواجہ کی صورت دیکھی منھ پر ہاتھ رکھکے الگ بیٹھی ملکہ نے کہا ارے تو کون ہی اور یہان کیون آیا ہی خواجہ سمجھے کہ عیاری کھل گئی مگر ابھی نام کوئی مجھے آگاہ نہین ہی اِن لوگون کو اسی طرح راضی کرنا چاہیے یہ سوچ کے خواجہ نے کہا ملکہ عالم کی عمر دراز ہو حضور ہی کے ارشاد سے مین نے اپنے تئین ظاہر کیا اور اب حضور ہی عتاب فرماتی ہین مین وہی ہون جسکی صدا سننے کے واسطے اور جسکی ماہیت دریافت کرنے کے لیے ابھی دشمنو نکی کیا کیفیت تھی ملکہ نے کہا ای شخص یہ تیری ہی صدا تھی خواجہ نے کہا مین حضور سے خلاف کیون عرض کرونگا ملکہ نے کہا پہلے مین تیرا امتحان کرلون اگر یہ امر صحیح ہوا تو تجھسے اور باتین دریافت کرون خواجہ نے پھر گھر سے نے نکالی کہا ملکہ عالم

بغور سماعت فرمائیگا یہ کہکے یہ غزل شروع کی

کیا خطا مجھسے ہوئی تھی کہ جلانے کو مرے
بیٹھے بٹھلائے یہ کیا جی مین سمایا افسوس
ہاے محفل مین ترے آنے کے قابل نہ رہا
ہاے کیون زخم جگر مین نے دکھایا افسوس
ہاے الجھن ہی شب و روز پریشانی ہی
ان حسینون سے نہ کیون دلکو بچایا افسوس
قبر مین بھی یہی ارمان سدا ہی سطوت

دل لیا عشق مین دیوانہ بنایا افسوس
تونے اغیار کو پاس اپنے بٹھایا افسوس
بھول کر یار مقدر سے مرے گھر آیا
ایسا نظرون سے مجھے تونے گرایا افسوس
کبھی ہنس ہنس کے نہ کی آپ نے دو دو باتین
زلف مین اپنی عبث دل کو پھنسایا افسوس
استخوان کوئی سگ یار کے قابل نہ رہا
بعد مردن بھی وہ تربت پہ نہ آیا افسوس

ہاے اسپر بھی تجھے رحم نہ آیا افسوس
دل دیا اسکو کہ بے رحم بھی ناقدر بھی ہی
حال دل کچھ اسے اپنا نہ سنایا افسوس
کمسنی مین تو عشق آیا اسے پچھتاتا ہون
عمر بھر اپنی محبت مین رلایا افسوس
اب تو پچھتے ہوئے پچھتاتے ہو کیا ہوتا ہی
آتش عشق نے اسدرجہ جلایا افسوس

اس خوش الحانی سے خواجہ نے اس غزل کو ذہن بجایا کہ ملکہ اور انجم طلعت کو پہلے سے زیادہ لطف آیا جب خواجہ نے غزل ختم کی تو ملکہ نے کہا ای شخص اب اپنی حقیقت بیان کر کسی قسم کا خوف دلمین نہ رکھ کہ ہم تجھسے بہت خوش ہین گو تونے ہمارے خلاف یہ بات کی کہ بے اجازت یہان آیا مگر تیرے کمال سے ہم بہت خوش ہوئے اور اب تجھے نہ جانے دینگے یہین رکھین گے تجھے ہر طرح کا آرام ہوگا خواجہ نے کہا اگر مجھے ایسی امید نہوتی تو مین آپ کی خدمت مین کیون حاضر ہوتا میری کیفیت کچھ طولانی نہین صرف اسقدر ہی کہ مین علم موسیقی کا جاننے والا ہون اور یہی میری بسر اوقات کا ذریعہ ہی اسی طلسم سے بے انتہا روپیہ پیدا کیا جب طلسم کشا یہان آئے اور انکے خوف سے سب بھاگ گئے اسوقت سے اب مجھے کچھ نہین ملتا ہی آپ کی کیفیت مین نے سنی تھی کہ آپ اس باغ مین رونق افروز ہین اور سب کے ہمراہ تشریف نہین لے گئین اس باغ مین حاضر ہوا ملکہ نے کہا ای شخص مین نے بہت چاہا کہ تجھے ظاہر کرون مگر تو نہ مانا اسکا کیا سبب تھا یہ بات نہین کہ تو مجھسے سحر زیادہ جانتا ہی خواجہ نے کہا حضور اس راز کو دریافت نہ فرمائین ورنہ میرے واسطے باعث تکلیف ہوگا ملکہ نے کہا ای شخص مین اس راز کو ضرور دریافت کرونگی خواجہ نے کہا خداوند آئینہ انداام نے مجھے ایک دن خوش ہوکر یہ ایک بات عطا فرمائی تھی کہ جب مین چاہون نظر مردم سے نہان ہو جاؤن اسی کا یہ سبب تھا اور خداوند نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی سے اسکا تذکرہ نہ کرنا ورنہ تاثیر اسی روز سے جاتی رہےگی اور پھر یہ بات تجھ مین نہ رہےگی اسوقت مین نے آپ کی خاطر سے عرض کر دیا اب مین اپنے مین وہ تاثیر بھی نہین پاتا خیر آپ کی خوشی تو ہوگئی اگر مین اب بے حقیقت ہوگیا تو کیا غم ہی ملکہ نے کہا ای شخص تو خاطر جمع رکھ ہم خداوند سے تیری سفارش کر دینگے اور یہ صفت تجھ مین باقی رہےگی خواجہ نے کہا مجھے آپ کی حضوری ہر وقت حاصل رہے یہی غنیمت ہی ملکہ نے کہا ای شخص اپنا نام تو بتا خواجہ نے کہا مجھے سب مضمار دلنواز کہتے ہین ملکہ نے کہا ای مضمار آج تم یہان رہنا اور ہم ہر طرح تمھارے واسطے سامان راحت مہیا کر دینگے ابھی تو ہمین افکار لاحق ہین جبسے والد یا جد ابطلسم سے چلے گئے ہین لوگون نے یہ جانا ہی کہ بخوف طلسم کشا یہان سے فرار ہوئے ہین گو یہ بات بالکل غلط ہی انکی سلطنت یونہین تھی یہان سے تشریف لے گئے اب ایوان نہ طاق مین جاکر خدائی کرینگے مجھسے بہت فرمایا مگر مین نے وہان کا جانا قبول نہ کیا ایک تصویر میری لیتے گئے ہین گو مجھے یہ بات بھی ناگوار تھی کہ میری تصویر بھی نہ لیجائین مگر الفت پدری نے انھین مجبور کر دیا اور تصویر میری لیتے گئے مین بھی اسی خیال سے کچھ نہ کہہ سکی اب اس طلسم کی حکومت پر مجھے قبضہ کرنا ہی اور طلسم کشا کو گرفتار کرکے نہ طاق کی طرف روانہ کرنا ہی مین سنتی ہون کہ ابھی لشکر خداوند اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ ہی ابھی اشراق جادو اور ساحران نامی لشکر کو لیے ہوئے ٹھہرے ہین طلسم کی سرحد سے نکل گئے اور ایوان نہ طاق مین داخل ہوئے اب مجھے یہان کے سب انتظام کرنا ہین اسوجہ سے آجکل مین تمھارے واسطے لیے حسب دلخواہ

سامان نہین کر سکتی ہون جب طلسم کشا گرفتار ہو جائیگا اور اِس طلسم کی حکومت اچھی طرح میرے قبضے مین آ جائے گی اُسوقت مین تمھارے واسطے جو سامان مہیا کرونگی وہ لائق دید ہوگا خواجہ نے جھکے سلام کیا اور عرض کی حضور نے ابھی میرے اور کام ملاحظہ نہین فرمائے ہین امیدوار ہون کہ حضور آنکو بھی معائنہ فرمائین ملکہ نے کہا ای شخص اور کیا کام ہین خواجہ نے کہا مین فن ساقی گری کو بھی خوب جانتا ہون اگر حکم ہو تو اِس علم کو بھی ظاہر کرون ملکہ نے کہا ای مضمار ہمنے آج تک ساقی گری مین کمالات نہین دیکھے اگر اِسوقت ممکن ہو تو سب اسباب ساقی گری موجود ہی خواجہ نے جواب دیا مجھے میخانے کی کنجی عنایت فرمائی جائے مین اپنے ہاتھ سے شراب محفل مین حاضر کرون ملکہ نے داروغہ میخانے کو طلب کیا اور کلید میخانے کی بابت کہا کہ مضمار جادوگر کو دیدو داروغہ نے کلید میخانہ خواجہ کو دی خواجہ میخانہ مین آئے شراب کی صراحیان قاعدے سے کشتیون مین لگائین نمکدان تکلف سے خوانون مین لگا کر کباب چُن کر محفل مین شراب لیکر آئے ملکہ نے جو اِس قاعدے سے شراب لاتے ہوئے دیکھا بہت خوش ہوئی انجم طلعت سے کہا واقعی مضمار فی نواز بہت صاحب سلیقہ ہی آج تک بہت لوگ ہمارے یہان ملازم رہے مگر اِس قاعدے سے کبھی کوئی شراب نہین لایا مضمار نقلی نے کہا حضور ابھی کیا ہی آپ ہر بات مین یہی ارشاد فرمائین کہ نگاہ سے نہین گذری غلام لائق انعام ہی یہ کہکے خواجہ نے جام بھر کر سر پر رکھا اور رقصان رقصان شعر پڑھتے ہوئے طرف ملکہ کے چلے قریب جا کر خوب رقص دکھایا بجوش الحانی یہ اشعار پڑھے

کاش مین عشق مین سر پا بقدم دل ہوتا
چھوڑتا ہاتھ سے اپنے نہ کبھی بسمل شوق
نالہ دیوانہ تھا جو پابہ سلاسل ہوتا
ذبح ہونیکا مزا جانتا گر صید حرم
زلف ہوتا ترے رخسار پہ مایل ہوتا
دل گرفتون کی اگر خاک چمن مین ہوتی
ذوق حل کیونکہ مرا عقدہ مشکل ہوتا

آسمان درد محبت کے جو قابل ہوتا
دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا
آتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
رکھکے خنجر یہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا
آتا کیون مصر مین کنعان سے نکلکر یوسف
تو جہان دیکھتے ہو غنچہ دہان دل ہوتا

اِس تپش کا ہی مزا دل ہی کو حاصل ہوتا
تو کسی سوختہ کا آبلہ دل ہوتا
چین پیشانی اگر تیری نہوتی زنجیر
اتنا دق ہوتا کہ جینا اُسے مشکل ہوتا
گر سیہ بخت ہی ہونا تھا نصیبون مین مرے
جذبہ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا
ہوتی گر عقدہ کشائی نہ ید اللہ کے ہاتھ

اشعار ختم کرکے گردن جھکائی کہا ملکہ عالم آپ ایسے لوگون کو سے شراب پلانا زیبا ہی ملکہ بہت خوش ہوئی جام لیکر پی گئی پھر تو خواجہ نے محفل مین سب کو شراب دی جب سب کے دماغ بادہ انگوری سے گرم ہوئے تو خواجہ نے لیکر بیٹھے اور بیہوشی نے کے ذریعے سے اڑانا شروع کی سب نشہ کے سبب سے تو نچو دیتے بیہوشی نے بہت جلد تاثیر کی سب سے پہلے ملکہ گھبرا کے اُٹھی بیہوش ہو کے زمین پر گری انجم طلعت نے جو ملکہ کی یہ کیفیت دیکھی یہ بھی گھبرا کے اُٹھی بیخود ہو کے گری اِسکا گرنا تھا کہ سب کنیزین جسقدر وہان جمع تھین یہ سب بیہوش ہو ہو کے گرین خواجہ نے سب سے پہلے ملکہ کی زبان مین سوزن دیکر نذر زنبیل کیا پھر انجم طلعت کی زبان مین سوزن دیکر اسے بھی زنبیل مین داخل کیا اِن دونون کے بعد سب کنیزون کو بھی زنبیل مین رکھا مال و اسباب وہان کا سب لوٹ لیا اُسی وقت گلیم اوڑھ کے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین جہان بدیع الملک مع چند سرداران کے مقیم تھے وہان آئے بدیع الملک کے پاس گئے بدیع الملک نے جو خواجہ کو دیکھا کہا خواجہ کل سے تمھاری تلاش ہو رہی ہی تم کہان تھے خواجہ نے کہا اِس باغ کی سیر کو گیا تھا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمنے یہان کیا سیر کی خواجہ نے کہا یہان بیان نہ کرونگا میرے ہمراہ تخلیہ مین چلو تو سب کیفیت بیان کرون بدیع الملک اُٹھے خواجہ نے الگ لاکر کہا مین نے اِس گلزار کا قصہ ختم کر دیا جو یہانکا مالک تھا اُسکو گرفتار کر لایا اب تم یہان سے جلد روانہ ہوا پنے لشکر کی طرف چلو بدیع الملک نے کہا خواجہ مین دیکھون یہانکا

ناپاک کون ہی خواجہ نے کہا یہانکا مالک ایسا ہی کہ جسکو دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے بدیع الملک نے کہا مین مشتاق ہون
خواجہ نے کہا پہلے مجھسے یہ وعدہ کرلو کہ جسقدر مال و اسباب یہان سے برآمد ہوگا وہ مین کسی کو نہ دونگا خود لونگا تم اُسکا
دعوے نکرنا بدیع الملک نے کہا خواجہ تمھین اختیار ہی مین ہرگز دعوے نہ کرونگا مگر تم یہان مالک کو دکھاؤ خواجہ
نے کہا اب دوسری بارگاہ آراستہ ہو تو مین اُس شخص کو لاؤن بدیع الملک اُسی وقت اپنی بارگاہ مین آئے خادمون
سے کہا ایک بارگاہ بہت جلد استاد کرو ایک امر ضروری ہی قنداب جادو اُسی وقت باہر آیا اپنے سامنے بارگاہ استاد
کرائی سب اسباب راحت اُسمین جمع کیا جب فراغت پائی بدیع الملک سے آکے عرض کی اے شہریار بارگاہ
تیار ہی بدیع الملک اُٹھے مریخ آفتاب علم چونکہ زیادہ گستاخ تھا یہ بھی ہمراہ ہوا بدیع الملک نے تھوڑی دیر
کے بعد فرمایا اے مریخ تم اُسی بارگاہ مین ٹھہرو خواجہ سے کچھ ضروری باتین وہان کہونگا مریخ نے عرض کی اے
شہریار آپ مجھسے پوشیدہ فرماتے ہین جو امر ہو خلاصہ بیان فرمایئے بدیع الملک نے فرمایا مجھے ابھی خلاصہ کیفیت
نہین معلوم ہی خواجہ نے مجھسے جسطرح بیان کیا ہی مین تمسے کہے دیتا ہون اُنھون نے مجھسے کہا ہی کہ مین اس باغ کے مالک
کو لے آیا ہون مگر ایک شرط سے دکھاؤنگا کہ جسقدر مال و زر یہان سے برآمد ہو اُسکو تم مجھے دیدو اور کوئی اُسکا دعوے
نہ کرے مین نے اُنسے وعدہ کرلیا ہی کہ جسقدر مال و اسباب یہان سے برآمد ہوگا مین اُسکا دعوے نہ کرونگا تم شوق سے
لے جانا اُنھون نے کہا ایک بارگاہ آراستہ کرنے کا حکم دو تو مین اس گلزار کے مالک کو دکھاؤن مین نے بارگاہ آراستہ
کرائی ہی اب خواجہ کے پاس جاتا ہون وہان سے آکے جو خلاصہ کیفیت ہوگی وہ کہونگا مریخ آفتاب علم بارگاہ کی طرف
واپس آیا بدیع الملک نامدار خواجہ کے پاس آئے کہا خواجہ بارگاہ تیار ہی چلو خواجہ اُٹھکر بدیع الملک کے ہمراہ
بارگاہ مین آئے بدیع الملک کے سامنے پہلے ماہ کو نکالا بدیع الملک نے ماہ کی جو صورت دیکھی بہت حسین پایا
اسکے بعد انجم طلعت کو نکالا بدیع الملک کے سامنے دونون کو مشکین باندھکر ہوشیار کیا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو
عجب کیفیت مین پایا انجم طلعت کو دیکھا انجم طلعت بھی اُسی مصیبت مین گرفتار تھی ملکہ نے چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر زبان
مین سوزن تھا گھبرا کے چارون طرف دیکھنے لگی نگاہ جو اُٹھائی جمال باکمال بدیع الملک نظر آیا ملکہ نے آہ کی غم سے
حالت تباہ کی تیر عشق کلیجے کے پار ہوگیا دل بیتاب وبیقرار ہوگیا آنکھون مین آنسو بھر آئے بدیع الملک نے
ملکہ کی جو یہ حالت دیکھی قریب پہونچکے کہا اے ملکہ اب اپنے مذہب قدیم کو ترک کرو اور خدا کو واحد دیکتا جانو ملکہ نے
دیکھا اب بے ترک مذہب اس بادشاہ دیا حسن وجمال کا ملنا غیر ممکن ہی اور بے اسکے ملے اپنی زندگی محال ہی اس سے
مناسب وقت یہ ہی کہ اب ترک مذہب کرو یہ سوچ کے ملکہ نے اُسی وقت اشارہ کیا مطلب یہ تھا کہ مین مذہب قدیم
اپنا ترک کرتی ہون اور آپ کا مذہب اختیار کرتی ہون بدیع الملک نے خواجہ سے کہا زبان سے ملکہ کی سوزن نکال لو
مشکین کھول دو خواجہ نے اُسی وقت ملکہ کی زبان سے سوزن نکال لیا اور انجم طلعت کی طرف مخاطب ہوئے انجم طلعت
کی کیا مجال تھی جو مسلمان ہونے سے انکار کرتی اسنے بھی اشارے کہا مین اسلام قبول کرتی ہون خواجہ نے اُسکی زبان
سے بھی سوزن نکال لیا جب دونون نے رہائی پائی بدیع الملک کے قدمون کو ہر ایک نے بوسہ دیا بدیع الملک
ملکہ کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا اے ملکہ اپنے نام نامی سے آگاہ کرو یہان رہنے کا سبب بتاؤ تمام اہالیان طلسم تو یہان سے بھاگ گئے
مگر تمھارے قیام کا کیا سبب ہی ملکہ نے دست بستہ عرض کی اے شہریار اب مجھکو معلوم ہوا کہ آپ طلسم کشا ہین پیشتر مین نہ سمجھی تھی
جو کچھ آپ نے تحقیق فرمایا اسکو اگر مین عرض کرونگی تو داستان طویل ہی آپ کو تکلیف ہوگی اس سے امیدوار ہون کہ غریبخانہ
پر تشریف لے چلیے وہان استراحت فرمایئے جو کچھ کیفیت میری ہی سب عرض کرونگی بدیع الملک نے فرمایا مجھے

چلنے مین انکار نہین مگر اس سبب سے مجبور ہون کہ صاحبقران مقابلہ آئینہ اندام مین فروکش ہین اور اُسنے ایک
ہفتہ کی مہلت طلب کی تھی اُسکے دن بھی اب ختم ہو گئے ہین اگر مین چلونگا ضرور عرصہ ہوگا ایسا نہو کہ اُسکی مہلت کے دن
ختم ہو جائین اور مقابلہ ہو تو میرا نہونا باعث خرابی ہو اس سبب سے مین نہین جاسکتا کہ مین تمھارے مکان پر چلون
ملکہ نے کہا اے شہریار آپ کا خیال بجا ہو آپ کے پاس لوح موجود ہو ملاحظہ فرمایئے آئینہ اندام جادو ایوان نہ طاق
مین پہونچ چکے اب یہان موجود نہین بدیع الملک نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا آئینہ اندام جادو
ایوان نہ طاق مین پہونچا اب اشراق جادو اور تمام لشکر مع زمرد و نخشگان و تورج کے تمھارے مقابلے
کے واسطے موجود ہو اگر یہان عرصہ لگاؤ گے اچھا نہوگا مناسب وقت یہ ہو کہ اب یہان نہ ٹھہرو جلد صاحبقران کی طرف
روانہ ہو کہ اب اشراق کا زمانہ مہلت ختم ہوگیا ہو قریب ہو کہ وہ مقابلہ کے واسطے میدان مین آئے اگر تم اپنے لشکر مین نہو گے
تو بُرائی ہو بدیع الملک نے ملکہ سے کہا کہ مین نے اسوقت جو لوح کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آئینہ اندام ایوان نہ طاق
کے اندر گیا اور اشراق جادو وغیرہ مع لشکر مقابلے کے واسطے ٹھہرا ہوا ہو اگر مین جلد نہ پہونچونگا تو اچھا نہوگا لوح
خبر دیتی ہو کہ اسپر تعین جلد پہونچا و ملکہ نے عرض کی اے شہریار اگر لوح خبر دیتی ہو تو آپ تشریف لے چلین بدیع الملک نے
فرمایا تم اپنے مکان کی طرف جاؤ مین انشاءاللہ تعالی بعد فتح جنگ تمھارے یہان آؤنگا اُسوقت سب کیفیت تمھاری معلوم
ہو جائیگی ملکہ نے عرض کی کنیز اب قدمون سے جدا ہو کر زندہ نہ رہیگی مکان جا کر کیا فائدہ حاصل ہوگا محض آپ کی تکلیف کا
خیال تھا اس وجہ سے عرض کرتی تھی کہ آپ بھی تشریف لے چلین وہان تھوڑی دیر استراحت فرمائین بدیع الملک نے
فرمایا مین جانے سے مجبور ہون مگر آنیکا وعدہ مستحکم کرتا ہون ملکہ نے عرض کی اے شہریار مین نے جو کچھ پیشتر عرض کیا تھا اب بھی گذارش
ہو مین ایک لمحہ قدم مبارک سے جدا ہو کر زندہ نہین رہ سکتی بدیع الملک مجبور ہوئے فرمایا تمھین اختیار ہو ملکہ نے انجم طلعت کی طرف
دیکھا انجم طلعت نے عرض کی ملکہ عالم کیا آپ کو مجھسے یہ امید نہین کہ مین خدمت والا مین نہ رہونگی ملکہ نے فرمایا اے انجم طلعت
مجھے قوی امید ہو کہ تم ضرور میرا ساتھ دوگی مگر ایک امر ضروری لاحق ہو اور وہ تمھارے سوا دوسرے سے انجام نہ پائیگا پہلے تم اُسکی
کوشش کرو انجم طلعت نے عرض کی جو حکم ہو ابھی بسر و چشم بجا لاؤن ملکہ نے کہا تم مکان پر جاؤ اور جسقدر ساکنان باغ ہین اُنکو
یہ خبر پہونچاؤ جو اسلام قبول کرے اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اور مال و اسباب بار کر کے مجھسے ملو انجم طلعت نے منظور کیا ملکہ
نے بدیع الملک سے عرض کی اے شہریار لشکر آپ کا کہان مقیم ہو بدیع الملک نے پتہ دیا ملکہ نے انجم طلعت سے کہا تم راستہ
بخوبی ماہر ہو جہانتک ممکن ہو جلد آنا عرصہ نہ لگانا انجم طلعت نے عرض کی ملکۂ عالم مجھے اسی قدر مفارقت شاق ہو مین بہت جلد
حاضر خدمت ہونگی آپ خاطر اقدس مطمئن رکھیے یہ کہکر انجم طلعت اُسی وقت روانہ ہوئی کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اسکے
جانے کے بعد بدیع الملک نامدار نے بھی خواجہ سے کہا کہ اب چلنے کا سامان درست کرنا چاہیے خواجہ کو خود تعجیل تھی اُسی وقت
سب اسباب روانگی کا انتظام کیا تھوڑی دیر کے بعد بدیع الملک نے ملکہ کو ہمراہ لیکر وہان سے کوچ کیا کہ ذکر انکا بھی وقت پر آئے گا

اب کیفیت اشراق جادو کی تحریر کی جاتی ہو

کہ جب ایک ہفتہ گذرا تو اُسنے تورج و نخشگان و زمرد ثانی کو بلایا سب اُسکی بارگاہ مین آئے اشراق نے کہا اے تورج مین نے طلسم کشا سے
ایک ہفتہ کی مہلت لی تھی وہ گذر گئی آج آخری روز تھا یقین ہو کل طلسم کشا میدان مین آئے تھوڑی دیر کے بعد طبل جنگ بجوائے اگر ہم لوگ
میدان مین نہ جائینگے تو اُسکو یقین کامل ہوگا کہ یہ سب خائف ہو گئے یہ سمجھکے وہ اور زبانی کریگا کیا عجب ہو جو لشکر کو لیے ہوئے اسطرف
چلا آئے ہم لوگ غفلت مین رکے اُٹھا مین اسمین تمھاری کیا رائے ہو تورج نے کہا ابھی خداوند نے بھی ہم لوگون کے واسطے کوئی انتظام نہین کیا ہو

یہان وعدہ فرما گئے تھے کہ نہ طاق مین پہونچ کے مدد روانہ کرینگے ابھی تک مدد بھی روانہ نہ کی میرے نزدیک مناسب
ہو کہ اب طلسم کشا سے اچھی طرح لڑلینا چاہیے حوصلہ دلمین نہ رہ جائے اگر جان دینا ہو تو لڑ بھڑ کر جان دین کہ تا قیامت
صفحۂ دنیا مین نام باقی رہے اشراق نے کہا کہ میری بھی یہی راے ہو اور جسوقت اس ارادے سے جنگ کرینگے تو
طلسم کشا کی مجال نہین کہ ہم پر ظفریاب ہو کیونکہ اسوقت ہمارے پاس اس جگہ پر لشکر اسقدر موجود ہو کہ ایک ایک
مٹھی خاک اگر سب ملکر لشکر طلسم کشا پر ڈال دین تو یقین ہو کہ پتہ نہ لگے بختگان و زمرد نے جو یہ کیفیت سنی ان دونو
کو تاب نہ رہی بختگان نے پہلے اشراق جادو سے کہا اے شہنشاہ آپنے جو کچھ ارادہ کیا ہو وہ بہت اچھا
ہو مگر مین آپ لوگون سے زیادہ اُن لوگون کے حالات سے واقف ہون اگر آپ لوگ میرے کہنے کو خیال مین
لائین تو مین کچھ عرض کرون لورج اسکے منشے کو سمجھ گیا کہا اے بختگان تم اپنی جان بچانے کی تدبیر نکالو گے اسکو
ہم لوگ منظور نہ کرینگے کیونکہ اب ہمین طلسم کشا کو قتل کرنا یا اپنی جان دینا منظور ہو اب ہم جنگ کو موقوف نہ کرینگے بختگان
نے جواب دیا اے لورج بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم اُن لوگون کے حالات سے بخوبی واقف ہو مگر میرے کلام
کی تردید کرتے ہو لورج نے کہا یہ وقت ایسا ہی ہو کہ مین تمھارے کلام کی تردید کرون تم چاہوگے کہ جنگ موقوف
رہے اور یہ بات میرے خلاف ہو مین چاہتا ہون جو کچھ ہونے والا ہو وہ ہو جائے یا طلسم کشا اسیر ہو یا ہم لوگون کی
جان جائے اس شب و روز کے جھگڑے سے نجات ہو بختگان نے کہا تمھین اختیار ہو مین تملوگون کا نقصان نہین
چاہتا جو کچھ کہتا وہ تمھارے مفید مطلب ہوتا اور اگر اب بھی کہنا قبول کرو تو مین راے دون لورج نے کہا تمھارا
کہنا قبول نہ کرینگے تم ہرگز اپنی راے ظاہر نہ کرو اگر تمھین یہان رہنا منظور ہو رہو اگر جان سب سے زیادہ عزیز ہو تو ہمارے
لشکر سے نکل جاؤ زمرد نے جو لورج کی یہ بات سنی کہا اے لورج زیادہ گوئی کی ضرورت نہین اسنے تملوگون کے
ساتھ کیا برائی کی جو ایسی راے دی اگر تم اسکی راے قبول نہ کروگے تو ہم ہرگز تمھارا ساتھ نہ دینگے اشراق
جادو نے زمرد ثانی کو جو اسدرجہ برہم پایا کہا اے زمرد آزردہ ہو تمھین اور بختگان کو جو بات کہنا ہو مجھسے بیان
کرو اگر ماننے کے قابل ہوگی مین قبول کرونگا اور لائق ماننے کے نہوگی تو جو راے لورج نے ظاہر کی ہو میرے
نزدیک یہی مناسب ہو زمرد نے کہا اے شہنشاہ آپ بھی لورج کی طرفداری کرتے ہین مین اس لشکر مین رہنا نہین چاہتا
کسی اور سمت چلا جاؤنگا جب میری بات آپ نہین سُنتے تو میرا رہنا بھی بیکار ہو اشراق کو یہ سنکر غصہ آیا کہا اے زمرد
مین نے لورج کی ہرگز طرفداری نہین کی مگر تمھارے کلام سے ظاہر ہوتا ہو کہ تم سب سے زیادہ خائف ہوا حیلہ
ڈھونڈھتے ہو یہ ممکن نہین کہ تم میرے لشکر سے جاسکو یہ سب فساد تمھاری ذات کا ہو اگر تم لشکر کے باہر قدم نکالو
تو اپنے تن پر سر نہ پاؤگے بختگان نے جو اشراق کو اسدرجہ گرم پایا زمرد کی طرف اشارہ کیا کہ نرم گفتگو کرنا
زمرد کے بھی سمجھ مین آیا اسنے کہا اے شہنشاہ میری گذارش کو آپ نے ابھی سماعت بھی نہین فرمایا پیشتر ہی سے
ایسا کچھ فرمانے لگے بھلا مین آپ کو تنہا چھوڑ کر کہان جاؤنگا میرا تو یہ ارادہ ہو کہ اپنی جان قدم مبارک پر نثار کرون
جب تک میرے جسم مین جان باقی ہو اسوقت تک آپ کو طلسم کشا کے مقابلے مین نہ جانے دونگا میرے لیے
آپ کو اختیار ہو اشراق نے جو زمرد کی باتین سُنین کہا اے زمرد جو کچھ تمھین کہنا ہو کہو مگر اس بارے مین مجھسے کچھ
نہ کہنا کہ مین طلسم کشا سے جنگ نہ کرون زمرد نے کہا میری کیا مجال جو اس امر کی بابت کچھ عرض کرون مین
کچھ طریقۂ جنگ کے بارے مین عرض کرنے والا ہون اشراق نے کہا اسکے بابت تمھین اختیار ہو اگر لائق منظوری
تمھاری بات ہوگی مین قبول کرونگا زمرد نے کہا اب سب سامان درست رکھین اور طلسم کشا کے لشکر کی

منگائین وہان کی کیفیت معلوم ہو کہ کیا ہی اگر وہ لوگ کل قصد جنگ رکھتے ہین تو آپ بھی پہلے طبل جنگ بجوا دین کن لوگونکا
دستور یہ نہین ہی کہ وہ طبل جنگ مین سبقت کرین اشراق نے کہا اگر یہی ہی تو وہ لوگ کبھی طبل جنگ نہ بجائینگے اور ہمارے
میدان مین نہ جانے سے ہمین انگشت نما کرین گے اِس سے بہتر یہ ہی کہ وہان کی خبر منگانے کی ضرورت نہین طبل جنگ بجوا دیا جائے
پھر وہان کی کیفیت دریافت کرنا چاہیے کہ یہان طبل جنگ بجنے پر وہان کی کیا حالت ہوئی زہرہ نے کہا آپ کو اختیار ہی اشراق
نے اُسی وقت تورج سے کہا کہ تم جاکر لشکر مین اطلاع کرو کہ طبل جنگ بجے تورج اُسی وقت اُٹھا لشکر مین طبل جنگ بجنے
کی اطلاع دی افسران فوج نے اُسی وقت طبل جنگ کا سامان کیا تھوڑی دیر کے بعد نقارہ رزمی پر چوب پڑی ہرکارے
جو لشکر اسلام کے وہان موجود تھے یہ خبر لیکر صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے امیر ثانی اُسوقت انتظار بدیع الملک
مین بیرون بارگاہ مین ٹہل رہے تھے اور بہت سے سردار بھی ہمراہ تھے صاحبقران ہر ایک سے فرماتے تھے کہ آج
بدیع الملک کو یہان پہونچ جانا چاہیے تھا مگر تعجب کی بات ہی کہ اتنے دن گذر گئے مگر ابھی تک بدیع الملک نہین آئے
خدا معلوم کسطرف گئے اور کیا بات پیش آئی مگر خواجہ کی ذات سے مجھے امید قوی تھی کہ وہ ضرور بدیع الملک کو اپنے
ہمراہ لے آئینگے سب سردار عرض کرتے تھے یا صاحبقران یقین ہی کہ شاہزادہ دور چلا گیا اس وجہ سے ابھی تک نہین آیا
ورنہ بہت محال تھا جو ابتک وہ وہین رہتے اور اِس طرف نہ آتے کیونکہ سب کیفیت اُنھین معلوم تھی اور اُنکے ہمراہ خواجہ بھی
تھے اگر بدیع الملک کسی طرف جانیکا ارادہ بھی کرتے تو خواجہ ہرگز نہ جانے دیتے مگر کوئی ایسا ہی سبب ہوا جس سے
ابھی تک نہین آئے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارون نے آکر صاحبقران کو سلام کیا ہاتھ اُٹھا کر دعا دی پھر عرض
کی یا صاحبقران اشراق جادو نے طبل جنگ بجوایا ہی ارادہ اُسکا یہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین آئے صاحبقران نے
فرمایا کیا اندیشہ ہی ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید الٰہی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون
مین تیاریان ہونے لگین جوانان شیردل کے دل بشاش ہوئے آپسمین جنگ کی باتین ہونے لگین کوئی جوش شجاعت مین
تلوار تولکر اُسی وقت سے لشکرگاہ حریف کی طرف دیکھتے اپنے دوستون سے کہتا کہ مین کیا حقیقت جانتا ہون اگر ابھی صاحبقران
زمان اجازت دین تو لشکر حریف مین تنہا جاکر اشراق و آئینہ اندام کو گرفتار کر لاؤن کوئی کہتا تھا کہ آئینہ اندام کے
لشکر مین کوئی جوان شیردل نہین مقابلے کا لطف حاصل نہوگا یہ سب لشکری گلہ گوسفند کی طرح سے ذبح ہونگے جب
زیادہ سختی پڑیگی فرار پر قرار کرینگے مگر صاحبقران زمان ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے سب کو قتل کر ڈالینگے یہ طلسم کل ہی
فتح ہو جائیگا آگے ایوان نہ طاق کا مرحلہ باقی رہے گا یقین ہی زہرۂ ثانی بھاگ کر کسی طرح اپنی جان بچا سکے اور
ایوان نہ طاق مین جاکر پناہ لے سب کے زبان پر ایسی ہی گفتگو تھی ادھر لشکر کفار مین سب کے دلون پر جرأت
اسلام کی دہشت چھائی ہوئی تھی ایک یہی کہتا تھا کہ شہنشاہ اشراق نے بے مصلحت خداوند طبل جنگی بجایا بہت برا کیا
ایسا نہو خداوند کو یہ بات بُری معلوم ہو ورنہ سب کی تقدیر فنا کر دینگے تو ایک زندہ نہ بچے گا اور لشکر اسلام کے ہاتھ
سے سب کی جان جائے گی بعض اپنے بھاگ جانیکا سامان کر رہے تھے ابھی سامان مین تھے شب بسر ہوئی اور شہسوار توسن فلک
سطح خانۂ مشرق سے نیزہائے خطوط شعاع ہاتھ مین لیکر برآمد ہوا صاحبقران ثانی برائے نماز سجادے پر تشریف لائے
فریضۂ سحری کو ادا کیا خادمون نے کشتیان حاضر کین امیر نے سلاح زیب جسم فرمائے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھے لشکر منتظر تھا صاحبقران زمان نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب
لشکر ہمراہ بصد جاہ و حشم میدان کی طرف روانہ ہوئے اُسطرف سے اشراق جادو اور تورج بدرگ جرامی اور
زہرۂ ثانی اور رنجبگان لشکر گران لیکر میدان مین آئے دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی اشراق جادو نے

لشکر اسلام کی طرف دیکھکر نورج سے کہا آج طلسم کشا نہین ہی نورج نے کہا معلوم ہوتا ہی وہ کسی کام کو گیا ہی صاحبقران
برای مقابلہ تشریف لائے ہین اُنسے ضرور کہنا چاہیے کہ طلسم کشا کہان ہی اشراق جادو نے کہا ای نورج مین پوچھتا
ہون تم خاموش رہو نورج چپ ہو رہا اشراق جادو نے تخت اپنا آگے بڑھایا اور بآواز بلند کہا ای صاحبقران کیا
طلسم کشا کو اسقدر میرا خوف غالب ہوا کہ اُسنے مجھسے منہ چھپایا اسوقت میدان مین بھی نہ آیا اگر ایسا ہی خوف کریگا تو یقین
ہی کہ یہان سے فرار بھی کر جائیگا صاحبقران کو یہ بات ناگوار ہوئی اپنے لشکر کی طرف دیکھا آئینہ اندام جادو نظر نہ آیا
صاحبقران نے اور سردارون سے کہا کہ آج آئینۂ اندام کا بھی پتہ نہین ہی سب نے کہا اگر ہوتا تو ضرور لشکر کے
ہمراہ آتا صاحبقران کو اُسکا کلام تو بُرا معلوم ہوا بیساختہ امیر کی زبان سے نکلا کہ ای اشراق پہلوگون کا یہ دستور نہین کہ
حریف سے ڈر جائین مگر بدیع الملک آئینۂ اندام مکار کی تلاش مین گئے ہین یقین ہی کہ اُسکو قتل کر کے واپس آئین یا
اسیر کر کے لائین اشراق نے جو جواب دندان شکن پایا کہا یا صاحبقران آپ کو میرا کہنا بہت ناگوار ہوا جو اسقدر
سخت جواب دیا آپ کو نہین معلوم کہ خداوند کہان تشریف لے گئے ہین امیر نے فرمایا مین نہین جانتا کہ وہ مکار کہان بھاگ گیا
ہی اشراق نے کہا ای امیر ہمارے خداوند کو ہمارے سامنے مکار کہتے ہو نہین جانتے کہ خداوند کو ہر وقت ہر ایک شخص
کی خبر رہتی ہی اسوقت ضرور اس گستاخی کی بھی خبر ہوئی ہوگی وہ اسکی سزا ضرور دینگے صاحبقران نے یہ سُنکر قبضۂ شمشیر پر
ہاتھ ڈالکر فرمایا او مکار تیری اور تیرے خداوند کی کیا مجال ہی جو سزا دینگے ابھی سب کیفیت آئینہ ہوئی جاتی ہی
دیکھین کون سزا دیتا ہی اور کون فرار ہوتا ہی اور کس کے خداوند برحق رہتے ہین کون مردود ہوتا ہی
اشراق نے جو امیر کو غیظ مین دیکھا سمجھا ایسا نہو کہ صاحبقران کو اور زیادہ غصہ آئے
اور مجھپر حملہ کرین یہان پر لشکر بھی نہین جو میری مدد کو آئے گا اور صاحبقران پر سحر بھی تاثیر نہین
کرتا مین ضرور اُنکے ہاتھ سے زخمی ہونگا یا مارا جاؤنگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا ای امیر
ابھی اسقدر غصہ کو دخل نہ دو کیسی باتین کرتے ہو مین نے صرف ایک بات دریافت کی تمھین
اسقدر ناگوار ہوئی اب مین نہ دریافت کرونگا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہون جب وقت آئیگا
مین پوچھ لونگا صاحبقران نے فرمایا او اشراق تیری بھی یہ مجال ہی کہ تو ہمسے دو بدو کلام
کرے کیا کہین مجبور ہین اگر یہ امر خلاف نہوتا تو اسی وقت تیری زبان کھینچکر پھینک دیتے اور
اگر تو برای مقابلہ آیا ہی تو مین تجھسے خائف نہین یہ کہکے صاحبقران نے مرکب آگے بڑھایا
اشراق سمجھا کہ اب صاحبقران میرے قریب آکر ضرور وار کرینگے اور امیر کا وار مجھسے
نہ اُٹھے گا سحر تاثیر نہ کریگا یہ سوچ کے اشراق نے کہا ای امیر ابھی وہ وقت نہین ہی کہ ہم تم
جنگ کرین ابھی تو لشکر مین جوانان شیردل کے حوصلے نہین نکلے ہین پہلے انکو جنگ کرنے دو
بعد مین دیکھا جائیگا یہ کہکے اشراق جادو پیچھے ہٹا صاحبقران زمان بھی ٹھہر گئے اشراق
اپنی فوج مین آیا نورج نے کہا ای شہنشاہ میرا ارادہ ہی کہ مین امیر سے مقابلہ کرون مگر ابھی وقت
نہین ہی پہلے دو تین پہلوانون کو مقابلہ کرنے دو جب دو چار سردار امیر کے زخمی ہونگے دو ایک قتل
ہونگے اُسوقت مین مقابلہ کرونگا ابھی اگر مین جاؤنگا تو لطف جنگ حاصل نہ ہوگا اشراق نے
کہا ای نورج جو تمھارے مزاج مین آئے کرو مجھے تمھاری رائے سے اتفاق ہی نورج نے ایک
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان جنگ کی طرف چلا وسط میدان مین آکر بآواز بلند نعرہ کیا ای فرقۂ خدا پرستان

تم مین سے جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ سُنکر ایک پہلوان لشکر اسلام سے بڑھا
صاحبقران ثانی کے قریب آیا پایہ رکاب کو بوسہ دیکر عرض کی یا صاحبقران اجازت میدان مرحمت
فرمایئے غلام کی عزت بڑھایئے صاحبقران نے اجازت میدان دی پہلوان میدان کی طرف چلا
جو پہلوان لشکر کفار سے آیا تھا اُسنے پوچھا ای طویل القامت اپنے نام سے آگاہ کر مین چاہتا ہون
کہ تو بے نام میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے سردار اسلام نے جواب دیا ای یاوہ گو آگاہ ہو کہ میرا
نام برزخ دیلمی ہی تیری کیا مجال ہی جو مجھے قتل کرسکے مگر مین چاہتا ہون کہ تو بھی اپنا نام بتا دے کہ مین بھی
واقف ہو جاؤن اُسنے کہا ای برزخ تو مجھسے خوب واقف ہی کہ دنیا مین سب پہلوان مجھکو جانتے ہین
میرا نام سیار قوی پنجہ ہی بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا سب نے میری اطاعت قبول کی
جسنے ذرا بھی میری عدول حکمی کی مین نے اُسکو قتل کیا اب چاہتا ہون کہ قبل از مقابلہ تو بھی میری اطاعت
قبول کر کہ میرے ہاتھ سے مارا نہ جائے مجھے تیرے اوپر رحم آتا ہی برزخ نے جواب دیا اِس بیہودہ گوئی
سے کوئی نتیجہ نہین ہی جب مقابلہ ہوگا اسکا حال ظاہر ہو جائیگا اگر تو مجھے زیر کریگا دیکھا جائیگا مجھے
جان دینا منظور ہوگی مگر اطاعت تیری قبول نہوگی سیارہ نے کہا اگر یہ دعوے ہی تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر
برزخ نے کہا ہمارے آقاے نامدار کا دستور یہ ہی کہ وہ کبھی دشمن سے وار مین سبقت نہین کرتے
ہین اور اُنھین کی متابعت ہملوگون پر واجب ہی لہذا مین ہرگز وار نہ کرونگا پہلے تو وار کر پھر مین بھی وار
کرونگا سیار نے کہا ای برزخ مجھے تیرے حال پر رحم آتا ہی اگر مین وار کرونگا تو میرے وار کو تو نہ روک
سکیگا مفت تیری جان جائے گی محض اسواسطے تجھسے وار کا طلبگار ہون کہ جب مین تیرا وار روکونگا تجھے
میری قوت و ہنرمندی کا حال معلوم ہو جائیگا اپنے ارادے سے باز رہیگا میری اطاعت قبول کریگا
تیری جان بچ جائے گی برزخ نے جواب دیا اگر تو مثل عورتون کے نرم دل ہی اور ہر ایک کے حال پر
تجھے رحم آیا کرتا ہی تو تیغ و تبر کھولکر رکھدے آج سے میدان مین آنے کا ارادہ نہ کرنا میرے سامنے سے
ہٹ جا کہ مین تجھسے نامرد سے مقابلہ کرنا معیوب جانتا ہون اور کسی مرد جری کو بھیج کہ مین اُس سے مقابلہ کرون
سیار قوی پنجہ نے جب یہ گفتگو برزخ کی سُنی اُسے غصہ آیا کہا او یاوہ گو اپنی طویل القامتی پر اسقدر جو نازان ہی
ابھی تیرا غرور نکالے دیتا ہون یہ کہکے اُسنے تبر کا وار کیا برزخ نے وار کو خالی دیا سیار نے دوسرا وار
کیا برزخ نے اُس وار کو ڈھال پر روکا چاہتا تھا کہ کمر سے تیغ نکالکر اُسکے تبر کو مع ہاتھ کے قلم کرے کہ مرکب
برزخ کا بھڑکا اُسنے سنبھلنا چاہا مگر گھوڑے پر سنبھلا نہ گیا منہ کے بھل زمین پر گرا سیارہ نے تبر کا وار اُسکے
سر پر کیا اُسوقت کیا روک سکتا پورا ہاتھ جو پڑا سر دو پارہ ہوگیا برزخ دیلمی راہی ملک بقا ہوا اُسنے چاہا کہ لاش
برزخ کی پامال کرے مگر ہمراہیان برزخ میدان سے آکر لاش اُسکی اٹھا لے گئے تورج نے یہ کیفیت دیکھکر
بآواز بلند کہا ای سیار قوی پنجہ کیا کہنا جرأت و قوت کا تجھپر خاتمہ ہی مجھے امید قوی ہی کہ آج میدان تیرے ہاتھ
رہیگا سیار نے پاٹ کے سلام کیا اور پھر لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوکر بصد نخوت و غرور کہا کہ ای سرداران
اسلام تم کیسے لوگون کو میرے مقابلے مین بھیجتے ہو جنکو جنگ کرنے کا مطلق سلیقہ نہین مین ایسے لوگون سے جنگ کرنا
ننگ و عار جانتا ہون اگر عزیزان صاحبقران سے کوئی مقابلے مین آئے تو مین جنگ کرون یہ جو سیار نے
بآواز بلند کہا اور ایرج نامدار رستم ثانی ذیوقار کے کان مین یہ آواز پہونچی فرط غضب سے سب عزیزان صاحبقران

کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا سب نے مرکب بڑھا دیے مگر ایرج نامدار پہلے صاحبقران کے پاس آئے
عرض کی مین میدان مین جاتا ہون اس مغرور کا سر لاتا ہون صاحبقران نے روکنا مناسب نہ جانا
ایرج نامدار بصد غیض و غضب میدان مین آئے سیّار کے قریب پہونچ کے نعرہ کیا کہ باش او مکار منم ملک
ایرج بن ملک قاسم کیا بیہودہ گوئی کرتا ہی ایک جوان کو دغا سے قتل کرکے اسقدر مغرور ہوگیا ہی لا جو حربہ کہ جنگ
جنگ سے رکھتا ہو سیّار ایرج کی شان و شوکت دیکھکر گھبرایا کہا ای جوان تو بھی وہی بات کہتا ہی جو اُس
پہلوان نے کہی تھی بھلا میری ضرب تجھسے اُٹھے گی ایرج نے جواب دیا کہ جو ہم کہتے ہین اُسکو قبول کر زیادہ گوئی نکر
ہم ہرگز پہلے وار نہ کرینگے ہمین دیکھنا ہی کہ تیری ضرب کیسی ہی اور تجھے کیسے فنون جنگ یاد ہین سیّار نے اُسی تبر کا وار
ایرج نامدار پر بھی کیا ایرج نے اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالا تبر ہاتھ سے چھین لیا سیّار کے ہوش اوڑ گئے لشکر اسلام سے
شور تحسین و آفرین جو بلند ہوا اُسکو اور خجالت ہوئی کمر سے تلوار نکال کے ایرج نامدار پر لگائی ایرج نے
بازو بچا کر تلوار پر بھی ہاتھ ڈال دیا اُسنے لاکھ دوسرے ہاتھ سے مدد لی مگر کیا طاقت تھی کہ شیر کے پنجہ سے
تلوار چھڑا لیتا ایرج نامدار نے تلوار چھین کر زمین پر پھینک دی دونون لشکرون سے صداے آفرین بلند ہوئی
سیّار قوی پنجہ بہت خجل ہوا ایرج نامدار کی طرف دیکھکر کہا ای جوان تو نے مجھے ذلت دی مین اب تجھے ضرور
قتل کرونگا مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہی کہ تو ایسے وقت مین مجھپر حملہ کرے مین اور تلوار منگاتا ہون
ابکی بار تجھسے سمجھ کے مقابلہ کرونگا مین تجھے ایسا نہ سمجھے تھا ایرج نامدار نے مسکرا کے فرمایا او مکار ہم خود
ایسے وقت مین حملہ کرنا بُرا جانتے ہین تو عبث خوف کرتا ہی جو تیرے مزاج مین آئے اپنے لڑنے کا انتظام
کرلے جب تک تو خود نہ کہے گا ہم ہرگز حملہ نہ کرینگے سیّار نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر تلوار مانگی لوگ اُسکے
واسطے تلوار لے گئے سیّار نے کہا ایک تلوار اور لے آؤ اُس جوان کی عادت ہی کہ دھوکا دیکر تلوار چھین لیتا ہی
گو اب اسکی مجال نہین جو میرے ہاتھ سے تلوار چھین لے مگر احتیاطاً دوسری تلوار مانگتا ہون جو لوگ اُسکے پاس
تلوار لے گئے تھے وہ واپس آئے اور دوسری تلوار بھی اُسکو لیجا کر دی اُسنے ایک تلوار کمر مین لگائی دوسری
تلوار میان سے کھینچ کر ایرج نامدار سے کہا ای پہلوان تجھے معلوم ہی کہ مین نے دوسری تلوار کیون منگا لی
ہی سبب یہ ہی کہ ابکی بار مین تیری تلوار بھی چھین لونگا تجھے بھی مثل میرے دوسری تلوار منگانے کی ضرورت ہوگی
اور تلوار آنے مین عرصہ ہوگا جنگ کا لطف جاتا رہے گا اس سبب سے مین نے ایک تلوار فاضل منگا لی ہی کہ جب
تیری تلوار میرے قبضہ مین آجائے اور تجھے دوسری تلوار کی ضرورت ہوگی تو مین اپنے پاس سے دونگا تا لوگ دیکھ لین
کہ مجھے تجھسے کسی طرح کا خوف نہین ہی اور تیرا بھی عذر دفع ہو ایرج نامدار نے ہنسکر فرمایا ای سیّار تو بڑا بیوقوف
ہی اگر یہی خیال تھا تو دوسری تلوار منگانے کی کیا ضرورت تھی جب تو میری چھین لیتا وہی تلوار پھر مجھے واپس دیتا
اس سے بڑھکر تیری تعریف ہوتی اور ہر شخص یہی کہتا کہ سردار اسلام نے جو اسکی تلوار چھین لی تو پھینک دی اور
اسنے بے خوف ہو کر واپس دی مگر تجھے عقل نہین سیّار نے جواب معقول جو پایا اُسکو خفت ہوئی آنکھ نیچے
کرکے جواب دیا کہ اگر تو طلب کریگا تو مین تیری ہی تلوار تجھکو واپس دونگا ورنہ اپنے پاس بطور یادگار رہنے
دونگا تجھے اپنی تلوار دیدونگا ایرج نامدار نے کہا اس زیادہ گوئی سے کیا حاصل ہی اگر وار کرنیکا ارادہ
ہی تو دیر کیون کرتا ہی سیّار نے پھر تلوار ایرج کے سر پر لگائی ایرج نامدار نے پھر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین
لی سیّار نے دوسری تلوار نیام سے نکالکر ایرج پر وار کیا ایرج نے اُس تلوار کو بھی مثل اُن دونون تلوارون

سنے اُسکے ہاتھ سے نکلکر کہا اے سیّار اب بھی اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو اس دین باطل کو ترک کر اور اسلام قبول کر ورنہ تیری
جان میرے سامنے سے سلامت نہ جانے پائیگی سیّار نے کہا اے جوان مجھے مرنا قبول ہی مگر اسلام قبول نہین اسوقت
میرے پاس آلات ضرب سے کوئی چیز نہین ہی اور تو دریائے آہن مین غرق کھڑا ہی اس سبب سے یہ بات کہتا ہی اگر میرے
پاس تلوار ہوتی تو کیون ایسی بات کہتا ایرج نامدار نے کہا اے شخص تو نے ایک بار تلوار منگائی دوسری تلوار کی بھی
فرمایش کی تین تلوارین ایسی دو لشکرون کے سامنے چھینا دین اور ابھی یہ حسرت دلمین باقی ہی کہ تلوار پاس ہو تو
پھر وار کرے جب سے مین تیرے مقابلے کے واسطے اپنے لشکر سے آیا مین نے بھی کوئی وار کیا اگر مجھے یہی خیال
ہوتا بار اول جب مین نے تیری تلوار چھین لی تھی اسی وقت وار کرتا اچھا موقع تھا تو نے پناہ مانگی مین نے
خلاف جرأت تصور کیا خاموش رہا پھر تیری تلوار چھین لی اگر چاہتا تجھے دوسری تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا
قتل کر ڈالتا مگر مین بالکل خلاف سمجھا اب تیسری بار تیسری تلوار چھین لی اور اسوقت تک حملہ نہین کیا تو عبث کہتا
ہی کہ مجھے بے تلوار دیکھکر میرے قتل کرنے کا قصد کرتے ہو اگر یہی خیال ہی تو پھر اپنے لشکر سے تلوار منگا لے
تیرے دلمین حسرت نہ باقی رہے مگر ایکی اس شرط پر تلوار منگانے دونگا کہ اگر ایکی دفع تیری تلوار مین نے
لے لی تو پھر تو عذر نہ کرنا اور پھر تجھے تلوار منگانے کی اجازت نہ دونگا سیّار نے کہا اے جوان معلوم ہوتا
ہی تجھے کسی قسم کا سحر معلوم ہی کہ تو میری تلوار چھین لیتا ہی اگر ایک شرط مجھسے کرلے کہ اب تو میری تلوار
نہ چھین اور ایک وار آخری مجھے کرنے دے میرے وار کے بعد پھر تو ایک وار کر تو مین تلوار منگاؤن
ورنہ جو کچھ مین کہ رہا ہون کہ تو مجھے آلات حرب سے خالی دیکھکر یہ کہتا ہی وہ سب صحیح ہی ایرج نامدار
نے کہا اے سیّار یہ عذر بھی تیرا مجھے منظور ہی تو تلوار دوسری منگا مین اب ہرگز تیری تلوار نہ چھینونگا اور تیرا
کہا کرونگا اُسکے بعد خود تلوار لگاؤنگا سیّار نے اپنی لشکر کی طرف دیکھکر پھر تلوار طلب کی لوگ تلوار لیکر اُسکے
قریب آئے سیّار نے تلوار نیام سے نکالی ایرج نامدار کے سر پر وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر
روکا سیّار نے فوراً دوسرا وار کیا ایرج نے اُس وار کو بھی روکا سیّار نے چاہا کہ تیسرا وار کرے
مگر ایرج نامدار نے تیغ خونچکان نیام سے نکالی خبردار خبردار کہکر اُسکے کمر پر وار کیا سیّار نے سپر پر
روکنا چاہا مگر تیغ آبدار اور پھر دست ایرج نامدار کیا طاقت تھی جو رک سکتا تلوار جو پڑی مانند خیار تر
تراش کر دو ٹکڑے کرکے نکل گئی سیّار مرکے زمین پر گرا لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا دن بہت
کم باقی تھا نورج نے اشراق سے کہا آج مجھے کیفیت جنگ اہل اسلام معلوم ہوگئی اب کل کی میدان
داری مین سب باتین درست کرلونگا یہ بھی معلوم ہوگیا کہ طلسم کشا یہان نہین ہی کسی آفت مین مبتلا ہوگیا ہی
صرف صاحبقران اور سب سردار یہان موجود ہین ان لوگون سے کیا خوف ہی بڑا خوف طلسم کشا کی ذات سے تھا
کیونکہ اُسکے پاس لوح طلسم موجود ہی اسوقت طبل بازگشت بجوا کر پلٹ چلیے کل دیکھا جائیگا اشراق جادو
اُسکے کہنے کے موافق کام کرتا تھا طبل بازگشت بجوا دیا ایرج نامدار شادان و فرحان میدان سے واپس آیا
صاحبقران نے بہت کچھ مدح و ثنا کی لشکر کو لیکر خیمہ گاہ کی طرف چلے اشراق جادو بھی اپنے لشکر کو لیکر
واپس آیا چلے تو سب اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر کے بعد اشراق جادو نے نورج اور
نخشگان اور زمرد کو اپنے پاس بلایا جب یہ لوگ اشراق کی بارگاہ مین آئے اشراق نے نورج سے
کہا کہ مین نے آج کی جنگ دیکھی معلوم ہوا کہ مسلمان سحر سے بالکل بیخوف ہین اور جرأت مین بھی یکتا ہین

ہنر جنگ بھی خوب جانتے ہین کسی کو خیال مین نہین لاتے اور لشکر بھی ان لوگون کے پاس بہت ہی
اگر ہمارے یہان لشکر دیوان موجود ہی تو اُسکے جواب مین اُنکے یہان گردستان کے پہلوان کیسے
قوی ہیکل ہین علاوہ اسکے ساحرون کے جواب مین اُنکے یہان ساحر بھی کیسے کیسے موجود ہین اس طلسم
واقف کار سحر مین ہوشیار اگر یہان بھی بعض ساحر ایسے ہین جو سحر مین اب اپنا نظیر نہین رکھتے اور اُنکے سحر
کو یہ لوگ کسی طرح روک نہین سکتے مگر پھر بھی مجھے یہ خیال ہی کہ طلسم کشا کا لشکر بہت ہی اور خالی تیغ و خنجر
کے مقابلے سے ان لوگون پر فتح نہوگی جب تک سحر سے کام نہ لیا جائیگا اُسوقت تک یہ لوگ یون ہی
جنگ کرتے رہین گے نورج نے کہا ای شہریار آپ خوب واقف ہین کہ امیر پر سحر تاثیر نہین کرتا اور
ایرج نامدار بھی اس بات سے بری ہین ہان یہ ہوسکتا ہی کہ آج شب کو کسی طرح حرز ہیکل صاحبقران کی
قبضے مین آجائے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہوجائے ایرج نامدار کی طیلسان اور لیسی
بھی وہان نہ رہے اُسی وقت ممکن ہی کہ ان سب لوگون پر سحر تاثیر کرے اور ایک دن مین سب گرفتار
ہوجائین اشراق نے کہا مین ابھی ساحرون کو بلاتا ہون اُنسے تاکید کرتا ہون یقین ہی وہ کوئی صورت نکالین
اور حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اور لیسی لیکر آئین اسم اعظم کو مین ایک دم مین بند کرلونگا نورج
نے کہا میری بھی یہی رائے ہی آپ ساحرون کو بلائین اُنسے کہین یقین ہی وہ لوگ اسی وقت کوئی فکر کرین اور
سب تحفہ جات آپ کی خدمت مین لاکر حاضر کرین مگر ساحر بھی ایسے ہون کہ جو سحر مین یکتائے روزگار ہون اور
وہان کے ساحرون سے اچھے ہون اُن لوگون کو روانہ کیجیے اشراق نے کہا ای نورج مین ایسے ساحرون
کو نہین روانہ کرونگا جو سحر مین دخل نہ رکھتے ہون بلکہ ایسے لوگون کو روانہ کرتا ہون جو سحر مین اپنا مثل نہین رکھتے
یہ کہکر اُسنے اپنے ملازمین سے کہا کہ افرات جادو کو بلا لاؤ مجھے اُس سے کچھ ضروری باتین کہنا ہین ملازمین
اُسی وقت افرات جادو کے پاس گئے افرات اُسوقت اپنے خیمے مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اور
ایک نازنین پریوش حور پیکر یہ غزل گارہی تھی

غزل

کبھی مستانہ ہوجاتا کبھی دیوانہ ہوجاتا
نہ بنتین یار کی زلفین نہ مین دیوانہ ہوجاتا
تمہاری زلف کو جو دیکھتا دیوانہ ہوجاتا
سوِ صحرا نکلجاتے اگر ہم جوشِ وحشت مین
جہان مین رند مشرب بیٹھتا میخانہ ہوجاتا
چھپا رکھتا نہ مین دلمین اگر راز محبت کو
دلِ صد چاک سے میرے جو ہمین شانہ ہوجاتا
نہ رکھتا خالی اپنے دلکو اُس بت کے تصور سے
قلم بھی صفحۂ قرطاس پر مستانہ ہوجاتا
ہوس رہتی نہ گل کی جب ہمین غنچے نظر آتے
ہر اک آنسو کا قطرہ مجھکو آب و دانہ ہوجاتا
لگاتا ہاتھ گر تیری قبا کو غیر محفل مین

اگر دل کو خیالِ نرگسِ مستانہ ہوجاتا
شل ای مشاطہ بہتر تھا جو تیرا شانہ ہوجاتا
محبت ہی بری شی دل جگر سے پھر شکایت کیا
یقین ہی قیس سے ہمسے بڑا یارانہ ہوجاتا
جہان ہوتا اُڑاتا خاک مجنون عشق لیلی مین
مرا قصہ بھی اورون کی طرح افسانہ ہوجاتا
اگر تاثیر کرتی الفت اُنکی چشم میگون کی
مکان برباد تھا رخصت جو صاحب خانہ ہوجاتا
زمین کو تخت کردیتی فلک کو تاج اگر الفت
بہار آئی ہی گل صحن چمن میخانہ ہوجاتا
جو اپنا شعلہ رخ آپ دکھلاتے نہ محفل مین
ابھی تو جامے سے باہر ترا دیوانہ ہوجاتا

اگر دل محوِ چشم و گیسوِ جانانہ ہوجاتا
ابھی لبریز میری عمر کا پیمانہ ہوجاتا
نہین انسان یہ کچھ موقوف پریونکو جنون ہوتا
سمجھتے ہم جسے اپنا وہی بیگانہ ہوجاتا
مئے الفت ہی دلمین چشم کے ساغر چھلکتے ہین
اگر یہ شہر مین رہتا وہین ویرانہ ہوجاتا
تلک کرپاؤن تک زلفِ رسا محشر بپا کرتی
تامل اِسمین کیا مشرب مرا رندانہ ہوجاتا
غزل لکھتے جو ہم اوصاف ساقی مین عجب کیا تھا
فقیر و نکا ترے سامان ابھی شاہانہ ہوجاتا
نہ کچھ پیتا نہ کچھ کھاتا سوا رونے کے فرقت مین
تو ہر پروانہ شمع رخ کا بے پروانہ ہوجاتا
نشانہ دل نہوتا یار تیرے تیر مژگان کا

جو ابرو مین شکن پڑتی کمان مین خانہ ہوجاتا
سر مجلس یہ کہتے نہ زندان کو اگر واعظ
یقین ہی پھر مزاج اپنا بھی معشوقانہ ہوجاتا
جو انکو ہمسے ملتے سلاتے غیرونکے شرم آتی
تو دل کعبہ کبھی بنتا کبھی بتخانہ ہوجاتا
رقیب آیا ہوئی سب بزم عشرت درہم و برہم
حدیث غم کہین ہوتا کہین افسانہ ہوجاتا
دل و چشم اپنے کام آتے ہولئے بادہ نوشی مین
کچھ ایسی گردشین دیتی کہ یہ دیوانہ ہوجاتا
اگر کچھ دن یونہین ای یاس مشتاق شعر رہ جاتی
ہر اک پر ہوتی کیفیت عیان یوسف زلیخا کی
ہمارے اور انکے پھر تو اک یارانہ ہوجاتا
سمجھتا مین مجھے حاصل ہوئی معراج دنیا مین
دل محزون ہمارا انکا خلوتخانہ ہوجاتا
تجھے اور ون کی الفت کا نہوتا نشہ گر زاہد
جہان یہ بوم جاتا اُس جگہ ویرانہ ہوجاتا
جب اپنا دل ہی ہمکو چھوڑ بیٹھا انکی الفت مین
صراحی کوئی بنجاتا کوئی پیمانہ ہوجاتا
پریشان حالی اپنے دل کی مین کچھ بھی اگر لکھتا
یقین ہی پھر سخن تیرا بھی استادانہ ہوجاتا
جو مجھپر والہ و شیدا مرا دیوانہ ہوجاتا
محبت ان بتون کی گر اثر اپنا دکھا دیتی
جو دم بھر جلوہ گاہ انکی مرا کاشانہ ہوجاتا
جو کرتے جمع معشوق حقیقی و مجازی کو
در ساقی کوثر پھر ترا میخانہ ہوجاتا
ہمارے اور تمھارے عاشقی کا ذکر اگر چلتا
شکایت کچھ نہ تھی گر یار بھی بیگانہ ہوجاتا
ہلاتے چرخ کو چشم سیاہ یار سودائی
مرے دیوانہ کو جو دیکھتا دیوانہ ہوجاتا

بعد ختم ہونے اس غزل کے ملازمین اشراق نے جاکر سلام لیا افرات نے کہا تم لوگ اسوقت کیون آئے ملازمین اشراق نے کہا ہمین شہنشاہ اشراق نے آپ کے پاس بھیجا ہی ارشاد فرمایا ہی کہ آپ اسوقت جسطرح ہوسکے تشریف لائین کچھ امور ضروری آپ سے بیان کرنا ہین افرات نے کہا مین اسوقت نہین آسکتا جو کچھ کہنا ہو مجھسے صبح کو کہین مین سن لونگا ملازمین اشراق نے کہا کوئی ایسا ہی کام درپیش ہی جو آپ کو اسوقت یاد فرمایا ہی ورنہ اسوقت ہرگز تکلیف نہ دیتے اگر آپ تشریف نہ لیچلین گے تو کمال ہرج ہوگا افرات جادو نے کہا خاطراً چلتا ہون ورنہ مجھے اشراق سے کسی طرح خوف نہین ہی مین وہ شخص ہون کہ جسکو ہمیشہ خداوند آئینہ نام جادو بندہ خاص اور بزرگان دین کے لقب سے پکارا کیے ہین سحر مین اشراق کی حقیقت نہین جانتا ہون اگر چاہون تو ایک دم مین سلطنت اشراق چھین لون اور وہ کچھ ہمارا نہ کرسکے مگر خداوند کے خوف سے ایسا نہین کرتا ملازمین نے کہا آپکی تعریف خود شہنشاہ کیا کرتے ہین اور آپ سے انھین قوت ہی افرات ایسی باتین کرتا ہوا اٹھا ملازمین کے ہمراہ اشراق کے پاس آیا اشراق اسکو دیکھکر اٹھ کھڑا ہوا تخت پر اسکو بٹھایا افرات نے کہا ای اشراق مجھے کیون بلایا اسوقت مین شغل مے نوشی مین مشغول تھا نہایت تکلیف ہوئی جو کچھ کہنا ہو جلد کہو مین اپنی صحبت چھوڑکر آیا ہون اشراق نے کہا آپ کو سب کیفیت معلوم ہی کہ آج کل طلسم کشا کے ہمراہی کیا کیا ظلم کررہے ہین دیکھیے آج کس شد و مد سے مقابلہ کیا یہ لوگ یون زیر نہون گے جب تک صاحبقران کے تحفہ جات نہ قابو مین آئین گے کیونکہ انھین اسی سبب سے سحر تاثیر نہین کرتا ہی جب وہ سب تحفہ جات ہمارے قبضے مین ہونگے اسوقت حمزہ مجبور ہوجائیگا اور کوئی بات اسکو بن نہ پڑے گی کل کی میدان داری مین ہم سحر کرکے اسکو مع لشکر مبتلاے بلا کرینگے اور سب کو گرفتار کرکے پھر خداوند کو ایک عرضداشت روانہ کرینگے جو کچھ وہ مناسب جانینگے ان لوگون کے حق مین ارشاد فرمائین گے صرف طلسم کشا باقی رہ جائیگا اسکو بھی گرفتار کرلین گے معلوم ہوتا ہی کہ خداوند ہملوگون سے آزردہ ہین اسی سبب سے کسی کو ہمارے پاس نہ بھیجا اور کسی قسم کی امداد نہ فرمائی اب ہمین لازم ہی کہ ایسے کارنمایان دکھائین کہ خداوند کا غصہ جاتا رہے اور وہ راضی ہوجائین افرات نے کہا پھر اس بات مین میری کیا ضرورت تھی جو مجھے بیکار تکلیف دی

اشراق جادو نے کہا یہ امر سوائے آپ کے اور کسی سے نہوگا آپ اسوقت تشریف لیجائین
اور حمزہ کی حرز ہیکل لے آئین یہ بھی خیال رہے کہ حمزہ صاحب اسم اعظم ہے جسوقت آپ اُسکی
حرز ہیکل لیکر یہان تشریف لائین یہان سے کسی ایسے شخص کو روانہ کرین کہ وہ جاکر صاحبقران کا
اسم اعظم بھی بند کردے اور ایرج کے پاس ایک طیلسان اور یسی ہے اُسکے سبب سے
ایرج پر کبھی سحر تاثیر نہین کرتا ہے کسی شخص کو اپنے ہمراہ لیتے جایئے وہ جاکر طیلسان اور یسی کو
بھی لے آئے افرات جادو نے کہا مین کنجشاک جادو کو اپنے ہمراہ لئے جاتا ہون اُسنے
بھی ایک مدت تک میرے پاس زمین کے اندر بیٹھکر خداوند آئینۂ اندام کی عبادت کی ہے اور
وہ بھی سحر مین یکتا ہے وہ طیلسان اوریسی لیگا اور مین حرز ہیکل صاحبقران لاؤنگا بارگاہ حمزہ سے
باہر آکر حرز ہیکل تو کنجشاک جادو کے سپرد کرونگا اور خود بارگاہ صاحبقران کے اندر جاکر
اسم اعظم کو بھی بند کردونگا کہ پھر وہ سب طرح پر بیکار ہوجائیگا اشراق نے کہا آپ کو ان سب باتونکا
اختیار ہے جو کچھ آپ کرینگے وہ سب بہتر والنسب ہوگا مگر اب آپ دیر نہ لگایئے تشریف لیجایئے
افرات جادو یہ سنکر اُٹھا اشراق کی بارگاہ سے باہر آیا کنجشاک جادو کے خیمے مین آیا کنجشاک
جادو بھی اُسوقت شراب خواری مین مصروف تھا اُسنے جو افرات جادو کو آتے ہوئے دیکھا کہا
بھائی صاحب اسوقت آپ نے کمال رحمت فرمائی مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی اس صحبت مین آپ کی
شرکت بھی ضرور واجب و لازم تھی افرات جادو نے کہا اے کنجشاک جادو اسوقت میرے یہان
بھی ایسی صحبت تیار تھی مگر کیا کہون کہ کیسی بے لطف ہوئی ابھی مجھے اشراق جادو نے بلایا اور
اپنی بے بسی ظاہر کی اور کہا کہ اگر آپ جائینگے تو حرز ہیکل صاحبقران اور طیلسان اوریسی ایرج ہاتھ
آئیگی مین نے یہ تجویز کیا کہ تمھین اپنے ہمراہ لون اور تم چلکر ایرج کے پاس سے طیلسان لو اور مین
حرز ہیکل حمزہ لیکر تمکو دون تم لشکر مین آؤ اور مین اسم اعظم صاحبقران بند کرون کنجشاک جادو نے
کہا جب آپ نے اپنی صحبت کو برخاست کیا تو مجھے کیا عذر ہے یہ کہکے کنجشاک جادو بھی افرات جادو
کے ہمراہ ہوا اور یہ دونون ساحر نامی لشکر صاحبقران کی طرف چلے تھوڑی دور پر لشکر تھا جلد آکر پہونچے
افرات جادو نے کنجشاک جادو سے کہا کہ اپنی صورتین تبدیل کرکے پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے
کہ بارگاہ صاحبقران کہان ہے اور ایرج کس خیمے مین ہے کنجشاک جادو نے اپنی صورت تبدیل کی اور
افرات جادو نے بھی اپنی اور صورت بناکر لوگون سے دریافت کیا کیفیت معلوم ہوئی افرات جادو
نے کہا اے کنجشاک تم ایرج کی بارگاہ مین جاؤ اور مین صاحبقران کی بارگاہ مین جاتا ہون کنجشاک
جادو ایرج کی بارگاہ کی طرف چلا افرات جادو نے کہا جب طیلسان اوریسی لیکر آنا اسی جگہ ٹھہر جانا
مین حرز ہیکل بھی لاکر تمکو دونگا کنجشاک جادو نے قبول کیا افرات جادو صاحبقران کی بارگاہ کے
قریب آیا دیکھا تو چند پہلوان در بارگاہ پر پہرا دے رہے ہے اندر جانے کا موقع نہین ہے افرات جادو
عقب بارگاہ پر آیا نقب سحر لگائی بارگاہ کے اندر پہونچا دیکھا شمع ہائے مومی و کافوری روشن ہین چند خادم
بیدار ہین مسہری صاحبقران کے قریب بیٹھے ہین امیر محو خواب ہین افرات جادو نے سحر کیا جو لوگ
بیدار تھے اُنکو غفلت ہوئی افرات صاحبقران کے قریب آیا حرز ہیکل بہ آہستگی صاحبقران کے

گلے سے اُتاری نقب کی راہ سے باہر آیا جہان کا وعدہ گنجشک جادو سے کیا تھا وہان آکر
ٹھہرا تھوڑی دیر کے بعد گنجشک جادو بھی ایک چادر لیے ہوئے آیا افرات جادو نے
حرز ہیکل گنجشک جادو کو دی کہا اے گنجشک جادو ان اشیا کو اپنے پاس رکھنا جب تک
مین نہ آؤن خبردار اشراق جادو کو نہ دینا مین اسم اعظم صاحبقران بند کرنے جاتا ہون بہت جلد آؤنگا
گنجشک جادو اشراق کے لشکر کی طرف روانہ ہوا افرات جادو پھر نقب سحر لگا کے بارگاہ
صاحبقران مین آیا جھولی سے ایک شیشہ نکال کے کچھ سحر کیا شیشے کے منھ کو بند کر کے کچھ اور سحر کیا
صاحبقران کی آنکھ کھلی دلمین جلن پیدا ہوئی افرات جادو اشراق کی جانب روانہ ہوا صاحبقران
کی عجیب کیفیت ہوئی خادم بھی ہوشیار ہوئے صاحبقران کو جو حالت کرب مین پایا سب نے عرض
کی یا صاحبقران خیر ہے مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے حرز ہیکل کو جو دیکھا چاہا کچھ
جواب دین زبان مین طاقت گویائی نہ پائی اشارے سے فرمایا کہ کوئی ساحر حرز ہیکل لے گیا اور
مجھپر بھی سحر کیا ہے خادم گھبرائے اسی وقت بعض لوگ بارگاہ سے باہر آئے جو جو ساحر لشکر مین
نامی گرامی تھے اُنکو جا کر اطلاع کی وہ سب بارگاہ صاحبقران مین حاضر ہوئے سب نے سحر
اُتارنا چاہا بہت کوششین کین مگر صاحبقران کو افاقہ نہوا سحر کسی کے اُتارے نہ اُترا سب مجبور
ہوئے اسی تلاطم مین صبح ہوئی صاحبقران زمان سجادے پر تشریف لائے بکنایہ نماز سحر پڑھکر سلاح
طلب فرمائے سرداران نامی نے عرض کی یا صاحبقران آپ کو حس و حرکت مین تکلیف ہوتی ہے
میدان کارزار مین تشریف نہ لیجائیے آج یہ غلامان جانباز میدان وغا مین جائینگے جوہر پہلوانی کے دکھلائینگے
اگر آپ کا اقبال شامل حال ہے تو اشراق مکار کو اسیر کر کے آپ کی خدمت لائینگے ورنہ قدم مبارک
پر ہم سب اپنا سر نثار کرینگے سب طرح پر کوششین کرینگے مگر آپ میدان جنگ مین تشریف نہ لے چلین
صاحبقران زمان نے فرمایا مین یہان بھی نہین رہ سکتا یہ بات ہرگز مجھکو منظور نہو گی کہ تملوگ میدان
جنگ مین جاؤ اور مین یہین رہون سردارون نے بہت بہت منت و خوشامد سے کہا مگر صاحبقران
نے کسی کا کہنا قبول و منظور نہ فرمایا خادمون نے کشتیان سلاح کی حاضر کین صاحبقران دلمین
نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے سب لشکر کو ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے
راہ مین ایرج نامدار نے صاحبقران سے کہا کہ میری طیلسان اور ریسی بھی کوئی ساحر
لے گیا گو مجھپر سحر نہین کیا مگر میرے حواس بھی ٹھیک نہین ہین صاحبقران نے اشارے سے فرمایا
خداوند کریم مالک ہے صاحبقران زمان یہ باتین کرتے ہوئے میدان جنگ مین تشریف
لائے لشکرون کی صفین دونون طرف درست ہوئین اُسطرف سے آواز ناقوس بلند ہوئی
صاحبقران زمان نے دیکھا اشراق مکار سب کے آگے آگے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اُسکے عقب
مین اور اور ساحران غدار آپسمین سحر آزمائی کرتے ہوئے ناریل اُچھالتے ماش کے دانے
پھینکتے ہوئے چلے آتے ہین ایک طرف سے تورج لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے اُسکے آگے
آگے بھی ناقوس بجتا ہوا آتا ہے ایک جانب سے زمرد ثانی اور تختگان تخت پر سوار عقب مین
لشکر ساحران لیے ہوئے آتے ہین یہ سب کافر مکار میدان مین پہونچ کے ٹھہرے اشراق جادو

نے صف بندی کا حکم دیا اُسی وقت اُسکے لشکر کی بھی صفین درست ہوئین جب دونون لشکر
میدان حرب مین آراستہ ہوچکے اور نقیبان خوش الحان نے نقابت سے فراغت پائی گویت
بھی کڑکا کہکر بیٹھے تو اشراق جادو نے اپنا تخت آگے بڑھایا صاحبقران زمان کے سامنے
آیا با آواز بلند کہا اے صاحبقران طلسم کشا تمھین اپنی عوض مین یہان چھوڑ گیا اور اپنی جان بچاکر
خوب چلا گیا مگر تم ایسے عقلمند ہو کر اُسکے دام تدویر مین آگئے یہ نہ سمجھے کہ یہ ہمسے چال کرتا ہے اسکو اپنی
جان بچانا منظور ہے اب اپنے تئین کس حالت مین پاتے ہو دیکھو اگر اب بھی میری اطاعت قبول کرو
تو مین تمھین پناہ دون اور تمھارا مرتبہ بڑھاؤن ورنہ مین اب ایک دم مین تمھین اسیر کرلونگا اور
تمھارے لشکر کو تباہ کرونگا صاحبقران نے تلوار میان سے نکال لی بقہر و غضب اشراق
کی طرف دیکھا اشراق کو بُرا معلوم ہوا اپنے لشکر مین پلٹ گیا اور جاکر ایک ساحر سے
کہا کہ تو بہ شکل پہلوان میدان مین جا اور صاحبقران کو اپنے مقابلے کے واسطے بُلا اُسوقت
صاحبقران پر سحر تاثیر کریگا پہلے ایک دو وار کرنا پھر سحر سے صاحبقران کے آلات حرب
چھین لینا اور صاحبقران کو سحر سے بیہوش کرکے اسیر کر لانا ساحر نے اپنی صورت ایک پہلوان
کی بنائی میدان مین آکر با آواز بلند کہا اے صاحبقران مین نے تیری بہت تعریف سُنی ہے آج
مین چاہتا ہون کہ تیرا امتحان کرون اگر مرد میدان ہے تو میرے مقابلے مین آکے ہنر جنگ دکھا صاحبقران
کے گوش مبارک مین جو یہ صدا پہونچی صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا سب سرداران نامی گرامی
گرد گھوڑے کے آگئے سب نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ براے مقابلے
تشریف لے جائین اول ان غلامان جانباز کو پہلے قدم مبارک پر سے نثار فرمائیے اسکے بعد پھر آپ کو
اختیار ہے جیسا کچھ ہو کیجیے مگر ابھی موقع جانے کا آپ کے مصلحت نہین ہے آپکا مقابلہ اُس اشراق مکار کے
ساتھ موزون ہوگا صاحبقران زمان کی زبان قابو مین نہ تھی رُک رُک کے زبان سے باتین نکلتی تھین
بعض بعض الفاظ غلط نکلتے تھے صاحبقران زمان نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ سب صحیح اور درست
ہے مگر آج تک مین نے ایسا کبھی نہین کیا ہے کہ حریف مجھے پکارے اور مین خود اُسکے مقابلے مین نہ جاؤن
کسی دوسرے کو اپنی عوض میدان مین بھیجون جو کچھ ہو سب امور سپرد بخدا ہے جو اُسکی مشیت ہے وہ ہونا ضرور
ہے بندہ مجبور ہے تم لوگ اس بات مین دخل نہ دو مین ضرور اسکے مقابلے مین جاؤنگا گو یہ ساحر
معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے آج اسنے مجھکو پکارا ورنہ اور پہلوان آتے تھے اور اور سردارون
کو بُلاتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے ہنر پہلوانی دکھلاتے تھے مگر آج تک کسی نے میرا نام نہین لیا
سبب اشراق مکار نے شب کو یہ انتظام بذریعہ ساحران کرلیا ہے کہ حرز ہیکل اور اسم اعظم میرے
قابو مین نہ رہا اسوقت اُسنے اس ساحر کو میدان مین بھیجا ہے سردارون نے بہت بہت چاہا
اور سب طرح سے منع کیا کہ صاحبقران زمان میدان مین نہ جائین مگر صاحبقران نے کسی کا
کہنا قبول و منظور نہ فرمایا گھوڑے کو بڑھا کے میدان مین آگئے جو جو سردار نامی تھے اُنھون نے اُن ساحرون
سے جاکر کہا جو طلسم کے واقف کار تھے کہ تم اسوقت ہوشیار رہنا یقین ہے کہ صاحبقران زمان سے یہ ساحر
بکر و فطرت مقابلہ کرے اور سحر کرکے صاحبقران زمان کو بیہوش کردے لہذا تم لوگ ہوشیار

رہنا ساحرون نے کہا ہم لوگ حتی الوسع کوشش کرینگے مگر جو جو ساحر اسوقت وہان موجود ہین اُنسے ہم کسی طرح مقابلہ نہین کر سکتے یہان تو یہ گفتگو تھی لیکن صاحبقران اُس پہلوان نقلی کے مقابلے مین پہونچے اُسنے چہرۂ صاحبقران پر نظر کی کہا اے عرب تو اس حالت مین مقابلہ کیا کریگا تیرے سواس تک بجا نہین امیر نے فرمایا تجھے میرے حواس سے کیا کام ہے اگر مقابلہ کرتا ہے تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اگر قصد مقابلہ نہین ہے واپس جا اور کسی پہلوان کو جسے دعوی ہو میدان مین بھیج اُسنے جواب دیا کہ اے حمزہ مین تجسے اسوقت مقابلہ کیا کرون تم اسقدر بھی طاقت اپنے مین نہین رکھتے جو میری ایک ضرب اُٹھا سکو صاحبقران نے فرمایا اگر مین تیری ضرب نہ اُٹھا سکونگا ہلاک ہونگا تیرا مطلب بر آئیگا اُسنے کہا اگر تجھے مقابلہ کرنا ہے تو وار کر صاحبقران نے جواب دیا کہ آجتک بڑے بڑے پہلوانون سے مقابلہ ہوا مگر کبھی آجتک وار مین سبقت نہین کی بھلا مین اسوقت کیونکر وار مین پیشتر دستی کرونگا اُس جوان نے بہت کہا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا جب وہ جوان مجبور ہوا تو صاحبقران سے کہا اے حمزہ مین وار کرتا ہون اگر کچھ جرات ہے تو میرے وار کو روک امیر پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے اور اُس پہلوان نقلی نے وار کیا صاحبقران نے وار کو خالی دیا گو امیر کو بڑی تکلیف ہوئی مگر جرات کا تقاضا یہ تھا کہ حریف پر تکلیف نہ ظاہر ہو صاحبقران وار کو خالی دیکر پھر پشت مرکب پر سنبھلے اُسنے دوسرا وار تلوار کا کیا امیر نے اُس وار کو سپر پر روکا چاہا بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالا یہ مین کہ مرکب صاحبقران بیٹھ گیا امیر سے پشت مرکب پر بسبب ضعف کے نہ سنبھلا گیا چونکہ شہسوار عرصہ جرات تھے گھوڑے کی پیٹھ سے کود کے الگ کھڑے ہوئے گھوڑا زمین پر گرا صاحبقران نے اُس پہلوان نقلی کیطرف دیکھکر فرمایا کیا یہی شرط جرات ہے کہ بدر لیاسے کے مقابلہ کرو اُسنے جواب دیا اے حمزہ جب مجھسے مقابلہ نہ کر سکا تو اب یہ کہتا ہے آج میرے ہاتھ سے جان سلامت لیکر نہ جائیگا صاحبقران کو یہ کہنا ناگوار ہوا تلوار میان سے لیکر چاہتے تھے کہ اسکے سر پر وار کرین اُسنے سپر اُٹھائی سایۂ سپر جو صاحبقران کے چہرۂ مبارک پر پڑا بینائی مین فرق آگیا دنیا سیاہ نظر آنے لگی وہ کافر تلوار علم کرکے اس ارادے سے امیر کی طرف چلا کہ سر صاحبقران بدن سے جدا کرے یہ حال دیکھکر تمام لشکر تلوارین لیکر صاحبقران کے بچانیکو بڑھا اشراق نے جو یہ کیفیت دیکھی اپنے لشکر کو اشارہ کیا اسکا لشکر بھی آگے بڑھا سرداران اسلام نے صاحبقران کو آگے چارون طرف سے گھیر لیا امیر بیہوش ہو کے زمین پر گرے سردارون نے چاہا صاحبقران کو نکال لیجائین مگر اشراق کا لشکر بڑا تھا یہ لوگ صاحبقران کو لیکر نکل نہ سکے اور اشراق کے لشکر مین جو ساحران نامی تھے اُنھون نے سحر کرنا شروع کیا سب سرداران اسلام بیہوش ہو ہو کے گرنے لگے جب یہ نوبت پہونچی اور سب مجبور ہوگئے تو ہر ایک نے دست دعا بلند کر کے درگاہ کریم کارساز مین عرض کی اے رب حقیقی اے مالک تحقیقی اسوقت تیرے بندے دست کفار سے ہلاک ہو رہے ہین مدد کا وقت ہے دست کفار سے بچانا تیرا کام ہے سب نے ایسی رجوع قلب سے دعا کی کہ مقبول درگاہ الٰہی ہوئی صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اوس طرف مخاطب ہوئے وہ گرد برطرف ہوئی سب نے دیکھا بدیع الملک نامدار بصد شوکت و وقار گھوڑے کو دوڑائے ہوئے آتے

ہین قریب آکر شاہزادے نے نعرہ کیا نعرہ بدیع الملک نے عنوان سے بمیدان شجاعت فتح و نصرت ہست کام من
اگر نامش نمی دانی بدیع الملک نام من لشکر اسلام نے جو نعرہ بدیع الملک کی آواز سنی سب کے تن بیجان
مین جان آئی کفار کے چہرون پر اوداسی چھائی بدیع الملک نامدار نے تلوار میان سے لی مانند شیر
غضبناک لشکر کفار پر گرے لوح چمکائی جسقدر سردار اسلام مبتلائے سحر تھے سب کو ہوش آیا صاحبقران
کو بھی افاقہ ہوا ہوش آتے ہی اسیران اسلام تلوارین پکڑ کے فوج کفار پر ٹوٹ پڑے جنگ مغلوبہ ہونے
لگی اشتراق نے باواز بلند کہا اب کوئی سحر نہ کرے تیغ و خنجر سے مقابلہ کرو اب سحر کام نہین کریگا طلسم کشا
آگیا تورج نے اپنے لشکر کے جوانون سے کہا یہ وقت امتحان ہی خبردار حریف کو خیال مین نہ لانا جہانتک
ممکن ہو ہنر جنگ دکھانا آج آخری معرکہ ہی اگر آج لشکر حریف پر فتح پائی تو تا قیامت نام رہیگا اشتراق بھی
ایسی ہی باتین کر رہا تھا اپنے لشکر کے دل کو بڑھا رہا تھا کیفیت یہ تھی دریائے خون جاری تھا سر
افسرون کے مانند حباب تیرتے پھرتے تھے ڈھالین مانند گھٹا کے اٹھی تھین تلوارین بجلی کیطرح چمک رہی
تھین جوانان شیردل مانند رعد کے گرج رہے تھے دلیران اسلام کی یہ حالت تھی کہ جو سردار جس صف پر
گیا تتھراؤ کر دیا خصوصاً عزیزان صاحبقران رودار جوانون کو تاک تاک کے قتل کرتے تھے
بدیع الملک نامدار علم فوج کیطرف بڑھتے جاتے تھے صاحبقران بھی لوح کی برکت سے صحیح و سالم ہو گئے
تیغ آبدار سے کفار کو واصل جہنم کر رہے تھے مگر ایرج نامدار جو بدیع الملک کی جرأت دیکھ رہے
تھے انھون نے بھی لڑائی مین جان لڑائی تھی ایک جانب بدیع الملک صفون کی صفائی کرتے ہوئے
جاتے تھے دوسری طرف ایرج نامدار سر اعدا کا مینہ برساتے تھے شاہزادہ سکندر فرخ لقا ایک
غول مین گرم پیکار تھے ایک جانب شاہزادہ آصف انجم طلعت عذاب جان کفار تھے کسی طرف
بدیع الملک کافرون کو قتل کر رہے تھے کسی جانب رفیع الملک اعدا کا خون بہا رہے تھے
اگر رستم ثانی ایک صف کو تباہ کر کے نکل گئے تو شاہزادہ خسرو زرین علم نے دو تین صفین توڑ کر
نعرہ کیا مسکرا کے رستم ثانی کیطرف نگاہ کی رستم اور آگے بڑھے پہلوانون کو قتل کیا اس ہنگامے
مین بختگان نے زمرد ثانی سے کہا کہ آپ اسوقت کیفیت جنگ ملاحظہ فرما رہے ہین اب اشتراق
اور لشکر اشتراق دست مسلمانان سے نہ بچیگا آج سب کا خاتمہ ہوگا اگر موقع ملے نکل چلیے زمرد ثانی
نے جواب دیا کہ اے بختگان مین بھی اسی فکر مین ہون مگر کچھ بس نہین ہی اگر اسوقت لشکر سے نکلتا
ہون تو ضرور اشتراق کی نگاہ مجھپر پڑیگی اور وہ سحر کر کے مجھے اور تمھین اسی وقت ہلاک کریگا اس
سبب سے مین جانا اچھا نہین جانتا ہون آئندہ جو تمھاری رائے ہو بختگان نے کہا اس مجمع
مین اشتراق جادو کیونکر دیکھ لیگا زمرد نے کہا اگر وہ کسی مجمع مین ہوتا تو مین یہ خیال کرتا کہ گو سامنے
موجود ہی جسقدر مجمع ہی آگے ہی یہان کوئی نہین ہی یہ اشتراق رہ رہ کے میری طرف دیکھتا ہی اور
شاید میری طرف سے یہی خیال ہی بختگان نے کہا اگر اسوقت یہان ٹھہرے رہے تو زندہ بچنا مشکل ہی
زمرد نے کہا ہر طرح مرنا ہی اگر اشتراق بھاگتے دیکھے گا تو سحر کر کے مار ڈالیگا اور اگر یہان کھڑے رہینگے
تو طلسم کشا آکے قتل کریگا پھر بھاگنے سے کیا فائدہ ہی بختگان نے کہا یہ بات ضرور ہی مگر رہنا فرض نہین
کہ یہان آ کے کھڑے رہنے مین مرنے کی امید قوی ہی اور بھاگ چلنے مین یہ بھی گمان ہی کہ اگر اشتراق کی

نگاہ نہ پڑی تو نکل گئے اور جان سلامت رہی زمرد نے کہا جو تیری خوشی ہو مجھے ہر طرح منظور ہے اسوقت اپنی جان بچانا
ضرور ہے یہ کہکے زمرد ثانی چاہتا تھا کہ آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اور تخت سے کود کر مع نجتگان فرار
کر جائے کہ بدیع الملک نامدار صفوں کو درہم و برہم کرتے ہوئے قریب علمدار فوج کے پہونچ گئے علمدار
نے نیزے کا وار کیا بدیع الملک نے نیزے کو ضرب تیغ سے قلم کیا اسکے ہاتھی کو بھی قتل کیا علم فوج کو
قلم کر کے علمدار کو قتل کرتے ہوئے آگے بڑھے اشراق جادو کے قریب پہونچے اشراق نے
تلوار کا وار کیا شاہزادے نے وار کو سپر پر روکا اسنے کہا او طلسم کشا او ب لازم ہے کہ مین بادشاہ
اس طلسم کا ہون اور بندۂ خاص خداوند آئینہ اندام کا ہون اگر تو نے ذرا بھی بے ادبی کی تو ابھی
خداوند تجھے جلا کر خاک کر دینگے یہ نہ جاننا کہ خداوند یہان موجود نہین ہین اگر میرا خون زمین پر گریگا
ابھی اس طلسم کا طبقہ اُلٹ جائیگا تیرا لشکر بھی غرق زمین ہوگا بدیع الملک نے فرمایا او مکار ہم تجھے کیا
سمجھے ہین اور آئینہ اندام کی کیا حقیقت جانتے ہین اگر اُسمین ذرا بھی قدرت ہوتی تو اپنی جان بچا کر
جانب ایوان کیون بھاگ جاتا اگر تجھے اپنی جان پیاری ہے تو آئینہ اندام جادو پر لعنت کر اور دین
اسلام اختیار کر اور اطاعت صاحبقران نامدار کی قبول کر تو جان بچے ورنہ اسوقت تیرے لشکر مین
کوئی زندہ نہ بچیگا سب کا خون ناحق تیری گردن پر ہوگا اشراق نے دوسرا وار کیا بدیع الملک
نے تلوار اسکے ہاتھ سے چھین کر طمانچہ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا زمین پر گر کے تڑپنے لگا اسکا زمین پر گرنا
تھا کہ تاریکی چھا گئی ہوائے تند چلنے لگی سنگ باری برف باری ہونے لگی برقین زمین پر گرنے لگین
آوازین عجیب آنے لگین ایک تلاطم پڑ گیا عمارتون کے گرنے کی آوازین آنے لگین بدیع الملک
نے لوح چمکائی تاریکی دفع ہوئی ایک آواز آئی کشتی مرا نام من اشراق آئینہ پرست جادو سلطان
طلسم نہ طاق بود افسوس مردیم و جاں دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز جو بلند ہوئی اور لشکر مین سب نے
سنی ساحرون کے ہوش اُڑ گئے نجتگان نے زمرد ثانی سے کہا اے شہنشاہ اب وقت اچھا نہین
ہے اور یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے جلد یہان سے نکل چلیے دیکھیے بدیع الملک قریب آگیا ہے اور
لشکر کی ہمت مین فرق آچکا اب کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا زمرد نے کہا اے نجتگان اسوقت یہان سے
نکل چلنا بہت دشوار ہے چارون طرف سرداران حمزہ پھیلے ہوئے ہین جسطرف جاؤنگا ضرور سرداران
حمزہ گھیر کر مار ڈالینگے اور یہان ٹھہرنا پھر بھی باعث امان ہے یقین ہے تو سچ کچھ جرات کرے
اور طلسم کشا کو روک لے علاوہ اسکے اور ساحران نامی موجود ہین ابھی وہ لشکر کو ٹھہرا لینگے طلسم کشا
کی مجال نہین جو ابھی یہان آپہونچے مین اسکا منتظر ہون کہ طلسم کشا اور کسی طرف مخاطب ہو تو مین نکل
چلون نجتگان نے کہا آپکو اختیار ہے اگر جان بچانا ہے تو یہان سے نکل چلیے ورنہ آج جان بچتی نہین معلوم ہوتی
ہے زمرد نے کہا جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا واقعی آج جان بچنا بہت دشوار ہے تو سچ نے زمرد ثانی کو
جو اس حالت مین پایا گھوڑے کو بڑھا کے اسکے قریب آیا کہا اے زمرد ثانی خبردار ہراسان نہونا مین
ہر طرح تیری مدد کرونگا اسوقت طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا آج جو کچھ ہونیوالا ہے ہو جائیگا میرے دل
کی حسرت بھی نکل جائیگی اگر طلسم کشا نے اشراق جادو کو قتل کیا تو کیا تم بجاے اشراق مجکو تصور
کر دین اسوقت لڑائی مین اپنی جان لڑائے دیتا ہون اگر طلسم کشا کا لشکر زیادہ ہے تو ہمارے یہان

بھی لشکر دیوان موجود ہو اگر اسکو اپنے لشکر پر ناز ہو تو ہمین بھی اپنی فوج پر دعوی ہو ساحران نامی ایسے
ایسے موجود ہین کہ اگر سحر کا وقت آجائیگا تو اُنکے سحر سے کسی کو امان نہ ملیگی ابھی ابھی لشکر اسلام کی کیا
کیفیت تھی ایسے ایسے ساحر موجود ہین ہین پھر ویسا ہی انتظام کرونگا کہ پھر لشکر اسلام کی وہی حالت ہوجائے
زمرد نے اسکو جواب دیا کہ ای توریج تم جو کچھ کہ رہے ہو مجھے یقین ہو مگر مین نے آجتک مسلمانون کو
شکست اُٹھاتے نہین دیکھا اور اب طلسم کا اقبال ترقی پر ہو اور اہل اسلام اسوقت ضرور فتحیاب ہوتے
اگر یہ نہوتا تو اسوقت بدیع الملک کیون آتے نہین معلوم کہان تھے اور کس کام مین مصروف تھے
جو عین وقت جنگ آکر پہونچے اور کس حال بیکسی مین حمزۂ ثانی کی آکر مدد کی ورنہ اسوقت صاحبقران
کا کام تمام ہوچکا تھا ایک دفعہ بھی طلسم کشا اور نہ آتا تو حمزہ مع جملہ سرداروں کے گرفتار ہوچکا تھا
اگر بعد گرفتاری طلسم کشا آتا بھی تو کیا کرسکتا تھا تنہا کیا بناتا اُسکو بھی کسی طرح گرفتار کرلیتے توریج نے
کہا ای زمرد خبردار ایسے خیالات اپنے دل مین نہ رکھنا دل کو قوی رکھنا چاہیے لشکر حریف کیا مال
ہو ایک دم مین تو سب کو مٹا دونگا زمرد نے جواب دیا کہ مین ہرگز تمھاری راے کی تائید نہ کرونگا
کیونکہ اسوقت دیکھ رہا ہون کہ طلسم کشا کس شدومد سے سب کو قتل کرتا ہوا آتا ہو توریج نے کہا
ابتک مین اشراق کی خوشی کے موافق جنگ کرتا تھا اور اب مین اپنی طبیعت کے موافق لڑونگا اشراق
طریق جنگ سے واقف نہ تھا اس سبب سے یہ بات ہوئی ورنہ طلسم کشا اسقدر نہ بڑھتا اور پسپا ہوا
ہوا چلا جاتا اب تم میرے انتظام جنگ کا تماشا دیکھو کہ مین کس طریق سے جنگ کرتا ہون زمرد نے
بختگان کیطرف دیکھا بختگان نے کہا آپ توریج کے کہنے کا اعتبار نہ کرین اسکی اسوقت قضا آئی
ہو مگر اس سے ظاہری انکار کرنا مناسب وقت نہین ہو زمرد اسکی بات کو سمجھ گیا کہا ای توریج اسوقت
تمھاری باتون نے میرے دل کو قوی کیا ورنہ مین ہرگز میدان جنگ مین نہ ٹھہرتا مگر اب تم یہان
نہ ٹھہرو لشکر کی حالت دیکھو سب کو جنگ پر آمادہ کرو توریج زمرد کے پاس سے آگے بڑھا لشکر
مین آیا لشکریون سے باواز بلند کہا ای بہادران تہور شعار یہ وقت جانبازی ہو اگر اسوقت لڑ بھڑ کر
مر بھی جاؤگے تو تا قیامت تمھارے نام زندہ رہین گے اگر جنگ سے منہ پھیروگے بودے کہلاؤگے
مردان عالم تمھارے حال پر خندہ زنی کرینگے توریج تو یہ کہتا ہوا آگے نکل گیا اس طرف بدیع الملک
صفون کو درہم وبرہم کرکے زمرد کے تخت کے قریب پہونچے بختگان نے جو بدیع الملک کو آتے
ہوئے دیکھا زمرد سے کہا ای شہنشاہ غضب ہوا بدیع الملک قریب تخت آپہونچے اب بھی اگر
جان عزیز ہو تو یہان نہ ٹھہریے بدیع الملک کی نگاہ اسی طرف ہو زمرد نے بدیع الملک کو جو دیکھا
چاہا خندق سے کود کے بھاگے مگر بدیع الملک قریب پہونچ چکے تھے جیسے ہی اسنے تخت سے کودنے
کا ارادہ کیا بدیع الملک نے للکار کے کہا او زمرد بے ایمان خبردار قدم آگے نہ بڑھانا بختگان
تخت سے کودا بدیع الملک نے ہاتھ مارا کہ سر اسکا اُڑ گیا اسکے مرتے ہی زمرد ثانی بھی تخت سے
کودا بدیع الملک نے اسکو بھی پکڑا زمرد بھاگا شاہزادے نے اسکی کمر پر تلوار لگائی اسکے بھی
دو ٹکڑے ہوئے بدیع الملک نے شکر خدا کیا فوج کیطرف مخاطب ہوئے صاحبقران زمان نے
جو یہ کیفیت دیکھی بآواز بلند بدیع الملک کو آفرین کی شاہزادے نے جھک کے سلام کیا پھر جنگ

مین مصروف ہوا صفون کو درہم وبرہم کردیا لشکری عاجز ہوگئے قدم میدان مین نہ تھمے سب نے
فرار برقرار کیا لشکر اسلام نے تعاقب کیا تھوڑی دور تک لشکر کفار بھاگا جب اسمین بھی جان بچتی
نظر نہ آئی سب مجبور ہوگئے امان طلب کی توریج نے جو یہ کیفیت دیکھی اقرات جادو سے کہا اب
یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی جسطرح بن پڑے نکل چلو اقرات جادو نے کنجیک جادو سے کہا کہ
توریج کی یہ راے ہی کنجیک نے کہا مین بھی اسی کی راے کی تائید کرتا ہون اقرات جادو نے
کہا ای توریج تم میرے کاندھے پر بیٹھو مین ابھی یہان سے پرواز کرتا ہون لشکر اسلام مین کوئی مجھکو
نہ پائیگا توریج کاندھے پر سوار ہوا اقرات جادو پر پرواز پیدا کرکے وہان سے اُڑا اُسطرف ساحر
بدیع الملک کے قریب آئے سب نے عفو تقصیر چاہی اسلام قبول کیا بدیع الملک نے سب کو
صاحبقران کے پاس بھیجا صاحبقران سب کو کلمۂ طیبہ تعلیم فرما رہے تھے کہ بدیع الملک نے
دیکھا ایک ساحر لشکر کفار نے توریج کو اپنے کاندھے پر لیے ہوئے بلند ہوا بدیع الملک نے
کمان اُتاری اسم اعظم الٰہی وردِ زبان کیا تیر سرکردیا ایک ہی تیر مین اقرات جادو اور توریج بدرگ
حرامی زخمی ہوئے دونون زمین پر گرے توریج کے گلے پر تیر پڑا تھا شانہ اقرات جادو کا بھی
شانہ ہوا تھا توریج ہچکیان لے رہا تھا کہ رستم بن ایرج قریب اُئے میان سے تلوار بصد تعجیل
کھینچکر سر توریج کا جدا کیا بدیع الملک نے جو یہ حال دیکھا ہنس کر کہا ای رستم ثانی سبحان اللہ تمھاری
عادت مردانگی بھی بعض مقام پر دل خوش کردیتی ہی اگر اسوقت تم توریج کا سر جدا نکرتے تو ہرگز یہ نہ مرتا
بدیع الملک نے جو اس طرح بعد طنز یہ کلمہ کہا رستم کو بہت برا معلوم ہوا گو مجوب تو ہوئے مگر تلوار لیکر
بدیع الملک کی طرف چلے کہا مین تمھین قتل کرونگا اپنی تلوار تمھارے لہو سے بھی بھردونگا بدیع الملک
نے فرمایا مین مردہ نہین ہون جو تمھارے قتل کرنے سے سر میرا جدا ہو جاے اگر تمھین ایسا ہی نام کرنا
ہی تو مین اور کسی ساحر کو نشانۂ تیر قضا کرتا ہون تم اُسکا سر بھی اسیطرح تن سے جدا کرینا اور میری نسبت
اب ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا ورنہ بہت بری ہوگی رستم نے کچھ سماعت نہ کی تلوار لیکر آگے بڑھے
بدیع الملک نے بھی تلوار کھینچی صاحبقران زمان مجمع ساحران اپنے ہمراہ لیے ہوئے کچھ دور
بڑھ آئے تھے اور اُسوقت شور وغل کے سبب سے امیر کو خبر بھی نہوئی کہ بدیع الملک کس طرف
ہین اور رستم بن ایرج کہان ہین یہان جو لوگ موجود تھے اُنھین یہ طاقت نہ تھی جو وہ بچا سکتے سب
مجبور تھے آپس مین کہتے تھے کہ آج غضب ہوا بدیع الملک کے ہاتھ سے رستم کی قضا آئی ہی
کہان بدیع الملک نامدار کہان رستم عالیوقار گو دونون ایک ہی صدف کے گوہر ہین تیغ شجاعت
کے جوہر ہین مگر بدیع الملک کی اور بات ہی یہ لائق صاحبقرانی ہین گو رستم ثانی نے بھی بہت
سے کارہاے نمایان کیے ہین مگر بدیع الملک نامدار نے وہ وہ کام انجام دیے ہین کہ صاحبقران
نے فرمایا تمھین پر ختم ہی سواے تمھارے اس کام کا انجام دینے والا لشکر اسلام مین اسوقت کوئی نہین
ہی اور بارہا امیر کی زبان سے یہ بھی سنا ہی کہ بدیع الملک ہمت وجرأت مین لاثانی ہی لائق صاحبقرانی
ہی کسکی مجال ہی جو ہمت وشجاعت مین بدیع الملک سے آنکھ ملا سکے مقابلے کی تاب لاسکے یہ لوگ تو
یہ باتین کر رہے تھے مگر بدیع الملک کے قریب رستم ثانی پہونچے بدیع الملک نے کہا ای رستم

اگر جان بچانا چاہتے ہو تو میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ مجھے صاحبقران زمان سے شرمندہ
ہونا پڑیگا امیر یہی فرمائیں گے کہ تمہیں ایک نحیف و نزار کو قتل کرتے شرم نہ آئی اُسوقت مین کیا جواب
دونگا رستم نے تلوار بقصد اُٹھائی کہ صرا سے گردا اُڑا دی رستم نے ہاتھ روکا بدیع الملک بھی اُسطرف
مخاطب ہوئے دامن گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ ایک نقابدار زنگار پوش گھوڑے کو
تیز کیے ہوئے آتا ہو اُس نقابدار نے قریب آکے بدیع الملک کو سمجھایا رستم کو بھی ہٹایا شہزادہ
بدیع الملک نے کہا اے نقابدار آج بہت دنون کے بعد تجھے دیکھا نقابدار نے کہا قسمت نے
آج یہ دن دکھایا کہ آپ لوگون کی زیارت حاصل ہوئی اب خدمت فیضدرجت صاحبقران مین چلونگا
شرف قدمبوسی حاصل کرونگا بدیع الملک نقابدار کو ہمراہ لیے ہوئے آگے بڑھے لوگون نے
بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی جنگ کی بھی کیفیت سے امیر کو مطلع کیا تھا صاحبقران
اسطرف تشریف لاتے تھے راہ مین بدیع الملک سے ملاقات ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ شہزادہ
بدیع الملک نقابدار زنگار پوش سے باتین کرتے ہوئے آتے ہین امیر نے سرداران نامی سے
فرمایا معلوم ہوتا ہے نقابدار سے کچھ جنگ کی نسبت گفتگو ہوئی بہت دنون کے بعد آج اس نقابدار
کو دیکھا بارہا سابق کی لڑائیون مین آیا ہے اسنے اکثر سرداران اسلام کی مدد بھی کی ہے مگر دو ایک بار
مقابلہ بھی ہو گیا ہے نہین معلوم یہ کون ہے سرداران نے عرض کی یا صاحبقران جو ہوگا معلوم ہوجائیگا
ابھو بدیع الملک اُس سے باتین کرتے ہوئے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ بدیع الملک قریب پہونچے
نقابدار نے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر مزاج پرسی کی نقابدار نے عرض
کی اگر اسوقت مین نہ آتا تو غضب ہو جاتا یہ کہکے بدیع الملک اور رستم بن ایرج کی کیفیت بیان
کی صاحبقران قتل تورج کی خبر سنکر خوش ہوئے بدیع الملک کو بہت کچھ آفرین و مرحبا کہا رستم بن
ایرج کو یہ بات بھی ملال ہوئی مگر بخاطر صاحبقران کے کچھ کہہ نہ سکے امیر سب کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے خیمہ گاہ
کی طرف پھرے طبل خوشی بجا سب سرداران شادان و فرحان بفتح و فیروزی اپنے خیمہ گاہ کی طرف واپس آئے
سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین آئے نقابدار نے اپنے ملازمین سے بارگاہ آراستہ کرنے کو
حکم دیا اسیوقت نقابدار کیواسطے بارگاہ آراستہ ہوئی نقابدار زنگار پوش اپنی بارگاہ مین گیا جب سب
لوگ تھوڑی دیر استراحت کر چکے صاحبقران نے ہر ایک کو طلب کیا نقابدار بھی بارگاہ صاحبقران
مین حاضر ہوا امیر نے فرمایا اے نقابدار کس ارادے سے آئے ہو نقابدار نے عرض کی یا امیر ارادہ
ہے کہ ہمراہ رکاب فیض انتساب خانہ کعبہ چلون اور شرف خدمت حضرت پیغمبر آخر الزمان حاصل کرون
امیر نے فرمایا اے نقابدار اب نقاب چہرے سے ہٹاؤ صورت دکھاؤ نقابدار نے نقاب اُلٹی
سب نے دیکھا ایک جوان ہاشمی صورت صاحبقران سے مشابہ حسین جمیل صاحب شان و شوکت
ہے سب کو حیرت ہوئی امیر نے فرمایا اے نقابدار اپنا نام بتاؤ کیفیت جو صحیح ہو اُسکو نہ چھپاؤ نقابدار
نے عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا فرزند ہون ابو العلاے دیلمی میرا نام ہے دختر شاہ دیلم
میری والدہ ماجدہ ہین امیر نے شاہزادہ ابو العلاے دیلمی کو گلے سے لگایا سب نے مبارکباد
دی صاحبقران نے بزم عشرت کا سامان مہیا کیا سب سرداران نامی وگرامی جمع ہوئے صاحبقران

نے فرمایا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ خدمت مین حضرت پیغمبر آخر الزمان کے جاؤن اور شرف قدمبوسی حاصل کرون لہذا منظور نظر یہ ہے کہ بعض بعض لوگون کو رخصت کرون اور جو جو باتین مجھپر فرض ہین اُنسے بھی فراغت حاصل کرون سب نے عرض کی یا صاحبقران ہم سب کی خوشی یہ ہے کہ ہمراہ رکاب بحضور حضرت خاتم الانبیا مین چلین اور شرف زیارت حاصل کرین امیر نے فرمایا بعد مین آپ لوگون کو اختیار ہے فی الحال جو باتین مجھپر فرض ہین انسے مین فراغت حاصل کرلون سب خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ اختر جمال کا عقد بدیع الملک کے ساتھ پہلے ہوجانا چاہیے اسکے بعد رستم بن ایرج کا عقد ملکہ ضوبان کے ساتھ ہوجانا چاہیے اور آصف انجم طلعت کا عقد ملکہ پرطلیس گیسو کشا کے ساتھ ہوجانا چاہیے اور شہنشاہ گوہر کلاہ کا عقد ملکہ خورشید چشم کے ساتھ ہوجانا چاہیے خواجہ نے جو یہ سنا بہت خوش ہوئے امیر نے اُسیوقت سامان عقد درست ہونیکا حکم فرمایا خواجہ نے فوراً بندوبست کیا حسب دستور قدیم اُسیوقت عقد ہوا جب صاحبقران زمان نے سب کے عقد سے فراغت پائی صحبت برخاست کی بدیع الملک ملکہ اختر جمال کی بارگاہ مین تشریف لیگئے رستم بن ایرج ملکہ ضوبان کی بارگاہ مین گئے اسیطرح ہر ایک اپنی اپنی بارگاہ مین گیا شب بھر سب نے بعیش و عشرت بسر کی صبح کو امیر بعد ادائے فریضہ سحر بارگاہ مین جلوہ فرما ہوئے تو امیر نے سب کو طلب فرمایا ہر ایک حاضر خدمت صاحبقران ہوا صاحبقران نے فرمایا مین یہان ایک ماہ تک قیام کرونگا چند سردارون کو اکثر ملکون کی حکومت پر روانہ کرنا ہے سب نے قبول کیا صاحبقران نے اُس روز منذر شاہ اور ارژنگ حبشی کو جانب مغرب اُنکے ملک کی طرف روانہ کیا گو اُن لوگون نے عذر کیا مگر امیر نے قبول نہ فرمایا اور فرمادیا کہ مین جس سے جس کام کو کہون انکار نہ کرے ورنہ مجھے صدمہ پہونچیگا اور مین جو ارادہ کرچکا ہون وہ ضرور پورا کرونگا سب مجبور ہوئے بعد منذر شاہ کے صاحبقران زمان نے طوق حران حرامی و کبا چینی و قلابہ چینی کو جانب دربند سلانہ روانہ کیا اُنکے بعد اسفانوش پل و قباچ نوش و بیونوش و آرزنوش کو مع اُنکی سپاہ کے جانب یونان رخصت کیا پھر عبد الجبار و عبد القادر کو مع اُنکی سپاہ کے جانب حلب روانہ کیا اُنکے بعد لقمان بن عقیل کو بادشاہی مصر عطا فرماکر جانب مصر روانہ کیا پھر فرسنگ بن لندہور کو مع قرشی و ترشی و کیبیا سے فرنگ واپس فرنگ کو جانب فرنگ روانہ فرمایا پھر ملک فرخ و داراب و بہلول عسعس نگاد یار و ملک خورشید و عقاب عنقویل گردن و کاکات زنگی کو منزل ارزلہ کے جانب روانہ کیا پھر زمین گو اُسکے بیٹون کے جانب ملک قہستان اُسیطرف روانہ کیا پھر مہراب شاہ کرسی نشین کو مع اُنکی سپاہ کے جانب سیستان روانہ کیا پھر فرخ اور مہراب افغان دیوانہ مہر بہتہ کو جانب نیشاپور روانہ کیا پھر مہلیل وغیرہ کو اصفہان کیطرف بھیجا اُنکے بعد اسیطرح جب صاحبقران زمان اکثر سردارون کے ملکون مین اُنکو روانہ کرچکے تو خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ زادون کو بلائیے اُنسے تحقیق کرنا ہے خواجہ نے اُسیوقت فرزندان بزرجمہر کو بلایا امیر نے فرمایا آپ لوگ ملاحظہ فرمائین کہ مین کتنی جمعیت سے خدمت باسعادت حضرت خاتم الانبیا مین جاؤن خواجہ زادون نے ازراہ رمل دریافت کرکے عرض کی یا صاحبقران آپ بہتر آدمیون کو لیکر خدمت مین خاتم الانبیا کے جائیے گا اور کوئی سوا انکے آپ کے ہمراہ نہ ہوگا صاحبقران زمان نے فرزندان بزرجمہر کو بصرہ کی بادشاہی عطا فرماکر رخصت کیا اور دوسرے روز جشن کیا بدیع الملک کا ہاتھ پکڑکے فرمایا اے حاضرین انجمن ابھی بعض کفار سے عوض خون عزیزان لینا ہے اور مین عہد کرچکا تھا کہ بعد قتل زہرہ ثانی مین خانہ کعبہ جاؤنگا اور یاد الٰہی مین مصروف

ہونگا پھر واپس نہ آؤنگا لہذا مین اب اُن کفار سے عوض خون عزیزان نہین لے سکتا اور یہ کام سوائے
بدیع الملک کے دوسرا انجام نہین دے سکتا لہذا آج سے مین بدیع الملک کو صاحبقران بناتا ہون
ہر ایک کو لازم ہو کہ مثل میرے بدیع الملک کو تصور کرے اور اطاعت بدیع الملک سے منھ نہ پھیرے
گو یہ کلمات صاحبقران بعض لوگون کے خلاف ہوئے مگر شوق زیارت حضرت خاتم الانبیا مین کسی نے
کچھ جواب نہ دیا سب خاموش رہے امیر نے باذہ صاحبقرانی بدیع الملک کو عطا فرمائے بعد اورنگ
تعلیم فرمایا بدیع الملک صاحبقران ثالث کے لقب سے مشہور ہوئے سب مال و خزانہ شاہزادہ
بدیع الملک کے قبضے مین آیا امیر نے فرمایا اے بدیع الملک پہلے ایوان نہ طاق کو فتح کر کے
آئینہ اندام جادو کو قتل کرنا پھر اور جو جو کافر اس لائق ہین کہ وہ سوائے قتل کے دوسری سزا نہین
پا سکتے اُنھین ہرگز زندہ نہ چھوڑنا انشاء اللہ المستعان بہت جلد تجھسے ملاقات ہوگی مگر جہانتک ممکن
ہو کفر کی ہستی کو مٹا کے مجھسے ملنا بدیع الملک نے عرض کی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا ایک کافر کو زندہ
نہ چھوڑونگا صاحبقران نے بدیع الملک کو بہت کچھ تسلی و تشفی دی بہت نصیحتین کین بدیع الملک نے
امیر کے سب نصائح کو تسلیم کیا صاحبقران نے لشکر بدیع الملک کیواسطے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر
سے علیحدہ ہو اور جو لوگ ہمارے ہمراہ جانیکا ارادہ رکھتے ہون وہ علیحدہ ہون بدیع الملک کے خادمون
نے بارگاہین اپنے لشکر کی الگ جا کر آراستہ کین بدیع الملک بھی صاحبقران سے رخصت ہو کر آئے
امیر نے فرمایا اے بدیع الملک مجھے صرف شمار کرنا ہو کہ خواجہ زادون نے حکم لگایا ہو کہ میرے ہمراہ
کل بہتر آدمی خدمت مین خاتم الانبیا کے پہونچین کے اسواسطے مین نے تمھارے واسطے بارگاہین الگ
آراستہ کرائی ہین یہ کہکے صاحبقران زمان نے خواجہ سے کہا کہ اب شمار کرو کہ میرے ہمراہ چلنے والے
کسقدر آدمی ہین خواجہ باہر آئے شمار کیا کل ایک سو چالیس سردار نکلے خواجہ نے خدمت صاحبقران
مین حاضر ہو کر عرض کی یا امیر ایک سو چالیس سردار ہمراہ چلنے کا ارادہ رکھتے ہین امیر نے
فرمایا کہ مجھسے فرزندان بزرجمہر نے کہا ہو کہ کل بہتر آدمی میرے ہمراہیون سے ہونگے اور وہی لوگ
زیارت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف بھی ہونگے اس سے بہتر یہ ہو کہ بعض سردارون کو
یہین چھوڑ دین یہ جو سب نے سنا عرض کی یا صاحبقران ہم مین سے یہان کوئی نہ رہیگا سب آپکے
ہمراہ رکاب چلین گے صاحبقران مجبور ہوئے فرمایا زیادہ انکار بھی کرنا مناسب نہین ہو دوسرے
روز وہان سے پیش خیمہ لدوا دیا بدیع الملک نے بھی چند سردارون کو حکم دیا کہ مین صاحبقران
زمان کے ہمراہ تھوڑی سی دور جاؤنگا پھر واپس آؤنگا لہذا مختصر سامان سفر درست کر لو یہان بھی سب نے
سامان سفر درست کیا صاحبقران ثانی نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا بدیع الملک تھوڑی
دور کیواسطے ہمراہ ہوئے امیر نے اُس روز شام تک مسافت طے کی قریب شام ایک صحرا مین پہونچے
بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران کوئی کار ضروری لاحق نہین ہو اب کیون اسقدر زحمت
رہروی اُٹھائیے آج یہین قیام فرمائیے کل پھر تشریف لیچلیے گا کیونکہ نہین معلوم اب کب زیارت آپکی
نصیب ہو صاحبقران نے بدیع الملک کو آبدیدہ جو پایا سردارون سے کہا آج بارگاہین یہین
آراستہ کرو مین شب بھر اسی جا قیام کرونگا کل یہان سے چلونگا جو کچھ بدیع الملک نے کہا بہت صحیح

ہی خادمون نے وہین بارگاہین آراستہ کردین صاحبقران اپنی بارگاہ مین گئے بدیع الملک بھی امیر کی بارگاہ مین آئے شب بھر صاحبقران مع جملہ سردارون کے بیدار رہے شب بھر باتین رہین جب رات بسر ہوئی امیر نے فریضۂ سحر ادا کیا سواری طلب فرمائی خادمون نے مرکب ورد دولت پر حاضر کیا امیر نامدار بدیع الملک کو اپنے ہمراہ لائے شاہزادے کا گھوڑا بھی خادمون نے حاضر کیا صاحبقران اور شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان اور جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوئے صاحبقران نے مرکب بڑھایا مصروف قطع راہ ہوئے اُس روز بھی قریب شام ایک صحرا مین جاکر ٹھہرے شب بھر صحبت رہی صبح کو وہان سے بھی روانہ ہوئے قریب شام ایک اور صحرا مین جاکر بارگاہین استادہ ہوئین امیر نے شاہزادۂ بدیع الملک سے فرمایا کہ اب تین روز ہو گئے کل تم اپنے لشکر کیطرف واپس جانا اور مین اپنی منزل کی راہ لونگا بدیع الملک نے عرض کی میرا ارادہ [illegible] کہ جب آپ خدمت حضرت مین پہونچ جاتے مین واپس آتا اور تعمیل ارشاد مین مصروف ہوتا لیکن آپکی یہی مرضی ہے مین مجبور ہون صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک جب تمھین بامراد خدا لائیگا ہمسے ملائیگا تو اسطرف آنے کا ارادہ کرنا اور اب میری یہی خوشی ہے کہ تم واپس جاؤ زیادہ تکلیف نہ اُٹھاؤ تمھین بھی بہت سے کام انجام دینا ہین بدیع الملک نے عرض کی آپکا اقبال اگر شامل ہے تو سب کام درست ہو جائینگے مگر دعاے خیر کا امیدوار ہون کبھی دعا سے فراموش نہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا اے بدیع الملک ہر بن مو سے ہر وقت تمھارے واسطے دعا نکلے گی مگر یہ معاملات طلسم ہین جہانتک ممکن ہو انہین ہوشیاری سے کام لینا اول تو تمھارے واسطے ضرورت سمجھانے کی نہین ہے کیونکہ ماشاء اللہ تمنے بیساب طلسم فتح کیے ہین اور تمھارے نام سے ساحر خوف کرتے ہین مگر ہمیر واجب ہے کہ تمھین نصیحت کرین اور تمھین قبول کرنا لازم ہے بدیع الملک نے عرض کی جو کچھ آپ ارشاد فرماتے ہین مین بسر وچشم بجا لاؤنگا ہمیشہ ہوشیاری سے کام لونگا گو مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر آپکی نصیحت کا ماننا میرے واسطے باعث راحت ہے ابھی مجھے وہ تجربہ حاصل نہین جو آپ نے پایا غرض شب بھر اسی قسم کی باتین رہین جب صبح ہوئی صاحبقران نے فریضۂ سحر سے فراغت حاصل کی بدیع الملک کو گلے سے لگایا بہت کچھ پند و نصیحت فرماکر ارشاد کیا کہ اب اپنے لشکر کیطرف واپس جاؤ بدیع الملک نے عرض کی یا صاحبقران آج مین اور ہمراہ رکاب ہون کل واپس جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا اب مین ایک دم تمھارا ساتھ رہنا اچھا نہین جانتا تم واپس جاؤ بدیع الملک مجبور ہوئے صاحبقران سے رخصت ہوئے امیر بھی آبدیدہ ہوئے اور سرداران صاحبقران بھی مفارقت بدیع الملک کے سبب سے مغموم ہوئے بدیع الملک اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا مگر صاحبقران جو اپنی منزل کے جانب چلے اُس روز بدیع الملک کا خیال تو امیر کو نہ تھا جو ٹھہر جاتے صاحبقران نے شب کو قیام نہ فرمایا برابر رہروی کرتے ہوئے دوسرے روز صحراے ماچین مین پہونچے امیر نے دیکھا جنگل نمونۂ گلشن ہے مگر عجائبات سے مملو ثمر درخت بشکل جانوران پرندے مثل دست انسان پوست پوست انسان کے موافق پانی سب کے تھالون مین پڑا ہوا صاحبقران کو تعجب ہوا خواجہ سے کہا یہ عجائبات سحر نہین معلوم کسنے بنائے ہین اور کسکے

لیے تیار کیے گئے ہین خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہان سے جلدی گذر چلیے اب ٹھہرنے کی ضرورت نہین
ایسا نہو کوئی بات پیدا ہو جائے تو آپ اس لائق بھی نہین ہین جو کسی سے مقابلہ کر سکین اب سواے
تکلیف اُٹھانے کے اور کچھ حاصل نہوگا صاحبقران نے فرمایا خواجہ تمھین اسقدر اس صحرا مین خوف
معلوم ہوتا ہی کیا خدا کو بھول گئے کیا مجال کسیکی جو تمھین مبتلاے بلا کر سکے دشمن اگر قویست نگہبان قوی
تراست اب ہمسے کسیکو کیا غرض اور کوئی ہمین کیون تکلیف پہونچانے لگا اب تو یہ بار اُسکے سر ہی جو
صاحبقران ثالث کے لقب سے مشہور خلق ہونیوالا ہی خدا اُسکو جملہ آفات سے بری رکھے اور اُسکی
صاحبقرانی کو ترقی دے اب ہم ان جملہ مصائبات سے بری ہو گئے ہمسے اب کسیکو بغض و عناد
نکالنے کا حق باقی نہین ہی خواجہ نے عرض کی یا امیر آپ نے جو کچھ فرمایا میری سمجھ مین آیا مگر کفار
اسکو نہ مانین گے ساحر ہملوگون کے نام سے دشمن ہین وہ ضرور کچھ فساد برپا کرینگے امیر نے فرمایا
جو قسمت مین تحریر تھا وہ اب تک پیش آتا رہا اور جو کچھ مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا اگر آج بھی اس
صحرا مین نہ ٹھہرینگے تو جملہ ہمراہی بہت پریشان ہونگے اور یہ صحرا آج شب بھر کی رہروی مین بھی تمام نہوگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ آج یہین مقام کرین کل اس صحرا سے چلین گے اور تمام صحرا کی مسافت قطع کرینگے
خواجہ نے عرض کی آپکو اختیار ہی میری راے نہین کہ آپ آج اس صحرا مین قیام کرین صاحبقران
نے فرمایا اب ہمراہیون مین طاقت نہین جو وہ آگے بڑھ سکین خواجہ مجبور ہوئے امیر نے حکم دیا کہ
بارگاہین اسی جگہ آراستہ کیجائین ہم آج شب کو یہین قیام کرینگے صبح کو یہان سے روانہ ہونگے خادمون
نے حسب الحکم صاحبقران وہین بارگاہین استادہ کین صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے خواجہ
حاضر خدمت ہوئے عرض کی یا امیر آج شب کو سب لوگ بیدار رہین یہ سرزمین سحر سے معمور معلوم
ہوتی ہی نہین معلوم کیا بات پیش آئے اس سبب سے بیداری بہت اچھی ہی امیر نے فرمایا کہ بہتر
ہی کہ سب بیدار رہین صاحبقران اُس شب کو مع جملہ سرداران نامی و گرامی بیدار رہے شب بھر کسیطرح
کا فتنہ نہ اُٹھا جب صبح ہوئی امیر نے فریضۂ سحری ادا کیا خواجہ نے پیش خیمہ روانہ کرنا شروع کیا امیر
نماز سے فارغ ہوئے در دولت پر تشریف لائے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر گھوڑے پر
سوار ہوئے سب سردارون کو ہمراہ لیکر آگے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑیے کہ ذکر اُسکا وقت پر ہی

اب کچھ کیفیت بدیع الملک نامدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ شاہزادہ جو صاحبقران سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کیطرف واپس آیا ایک دن قطع منزل مین
صرف ہوا قریب شام اپنے لشکر مین آکر پہونچا یہان سب سرداران بدیع الملک منتظر تھے کہ شہزادہ
بدیع الملک تشریف لائے لوگون نے شاہزادے کے قدمون کو بوسے دئیے صاحبقرانی ملنے
کی مبارکباد دی ہر ایک صاحبقران کیطرح بدیع الملک سے بات کرنے لگا شاہزادے نے کہا اب
یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہی مین کل لوح دیکھونگا اگر ایوان نہ طاق مین جانے کی لوح نے ہدایت کی تو جاؤنگا
ورنہ اور جو نوشتہ پاؤنگا اُسکو بجالاؤنگا سردار سبھی متفق الراے ہوئے بدیع الملک صاحبقران ثالث
نے دوسرے روز لوح ملاحظہ فرمائی نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم جب تونے طلسم کو فتح کیا تو اپنا حق کیون

چھوڑتا ہے تیرے واسطے اس طلسم مین خزائن اسقدر موجود ہین جو گنج قارون سے وافر ہین اسکے بعد سب خزانون کا پتہ لکھا تھا بدیع الملک نے سردارون سے کہا کہ لوح یہ خبر دیتی ہے یہان خزانے موجود ہین اُنکو اپنے قبضے مین کرنا ہے سب نے عرض کی جو حکم ہو بجا لائین صاحبقران ثالث نے کہا آج لشکر مین اطلاع کردو کہ سب لوگ اسباب سفر درست کرین اور پیش خیمہ روانہ ہوجائے ہم کل یہان سے کوچ کرینگے ملازمین نے اُسیوقت لشکر مین اطلاع کی سب سامان سفر تیار ہوا پیش خیمہ بھی اُسیوقت روانہ ہوا بدیع الملک نامدار نے دوسرے روز وہان سے کوچ کیا لوح نے خبر دی تھی کہ صحرائے شعلہ فام مین جاؤ وہان ایک درخت صندل ہے اُس درخت کو بزور طلسم کشائی زمین سے اُکھاڑنا ایک دہنہ نقب نمودار ہوگا اپنے ہمراہ چند سردارون کو لیکر نقب کے اندر جانا جب راہ نقب طے ہو جائے پھر لوح دیکھنا جو لوح کے احکام ہون اُسکے مطابق کام کرنا بدیع الملک حسب ہدایت لوح اُس جانب چلے آٹھ روز کے بعد صحرائے شعلہ فام مین پہونچے دیکھا درخت جلے ہوئے زمین سیاہ دھوان تمام میدان مین چکر کر رہا ہے بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا عجب صحرا ہے اسکے درخت ہمیشہ اسی حالت پر رہتے ہونگے دھوان تو اسقدر چارون طرف پھیلا ہوا ہے مگر آگ کا کہین نام نہین مریخ نے کہا مین اس طلسم کی جہانتک کیفیت دیکھتا ہون مجھے سب باتین نئی نظر آتی ہین اگر یہ سحر سے ہے تو بادشاہ طلسم آپکے ہاتھ سے قتل ہوا اب اُسکو غارت ہو جانا چاہیے اور اگر یہ بذریعہ حکمت تصور کیا جائے تو اس طلسم مین حکمت کا نام نہین یہ سنکر واقفکاران طلسم نے عرض کی یا صاحبقران یہ مٹا ہوا سحر ہے اصل مین یہ سحر اشراق آئینہ پرست کا نہین ہے بلکہ یہ سحر خاص آئینہ اندام جادو کا ہے اُسنے اسکو جہنم بنایا تھا جب یہانسے آپکے خوف سے بھاگا تو اپنے سحر کا بھی خیال نہ کیا ہر روز سحر تازہ کرنے سے یہان یہ بات تھی کہ شعلے اُٹھا کرتے تھے سو کوس تک جانور خواہ انسان کوئی آ نہین سکتا تھا اب سحر کم قوت ہو گیا ہے آگ بھی یہان کی جاتی رہی اور جو جو عجائبات یہان تھے وہ سب بھی کالعدم ہو گئے یہان ساحر رہتے تھے صورتین اُنکی اسقدر مہیب تھین کہ انسان کو تاب دید نہ تھی آئینہ اندام جادو کہتا تھا کہ یہ فرشتگان عذاب ہین جسپر مین عتاب نازل کرتا ہون اُسکو انھین کے سپرد کر دیتا ہون یہ لوگ اُسکو اسی آگ مین جلا دیتے ہین مگر اب اسمین ذرا بھی حدت باقی نہین ہے بدیع الملک یہ باتین سنتے ہوئے آگے بڑھتے جاتے تھے کہ تھوڑی دور پر ایک درخت صندل نظر آیا نہایت شاداب پایا بدیع الملک اُس درخت کو دیکھکر گھوڑے سے اُترے درخت کے قریب آئے درخت کو آغوش مین لیا زور کیا اسم اعظم پڑھا درخت مین خمیدگی ہوئی زمین شق ہونے لگی ہمراہیان بدیع الملک اس قوت کو دیکھکر حیران ہوئے مریخ آفتاب علم نے لوگون سے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو صاحبقران زمان اپنا قائمقام کیون کرتے سب آپسمین کہ رہے تھے کہ یہ بات انھین کیواسطے ہے دوسرے کی مجال نہین جو ایسا زور کر سکے یہان تو یہ باتین تھین وہان بدیع الملک نے سنبھل کے زور کیا درخت زمین سے اُکھڑا صدائے مہیب آئی سب کی زبان سے کلمہ تحسین جاری ہوا درخت کے اُکھڑنے سے دہن نقب پیدا ہوا بدیع الملک نے فرمایا سب لشکر یہان قیام کرے مین اس نقب مین جاتا ہون مریخ آفتاب علم نے عرض کی یا صاحبقران مین بھی آپ کے ہمراہ چلتا ہون بدیع الملک

نے فرمایا مین تمھین اپنے ہمراہ لیجاؤنگا مگر یہان کا سب انتظام کرلو مریخ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ
کرانا شروع کین تھوڑی دیر مین بارگاہین استادہ ہوگئین سب لشکر اُترا بدیع الملک نے فرمایا چند
سردار میرے ہمراہ آئین مریخ آفتاب علم سب کے ہمراہ ہوا کل چالیس سردار شاہزادہ بدیع الملک
کے ہمراہ اُس نقب مین داخل ہوئے دیر تک بدیع الملک رہروی کرتے رہے قریب شام راہ
نقب ختم ہوئی شاہزادہ نقب کے باہر ہوا دیکھا ایک میدان وسیع ہی عمارتین نہایت نفیس بنی ہوئی
ہین بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم جسقدر عمارتین نظر آتی ہین یہ سب
خزائن ہین مگر ہرایک خزانہ مقفل ہی قفل اسکے لوح کے عکس سے کھل جائینگے بدیع الملک پہلے ایک
بارہ دری کے قریب پہونچے قفل پر عکس لوح ڈالا قفل زمین پر گرا دروازہ کُھل گیا بدیع الملک مع جملہ
سردارون کے اُس مکان کے اندر گئے شاہزادے نے دیکھا کہ عمارت پتھر کی نہایت معقول بنی ہوئی ہی
سامنے شہ نشین پر تخت و تاج رکھا ہی شمشیر برہنہ آگے دھری ہی سلاح جنگ کشتیون مین رکھا ہی کچھ زر وجواہر
بھی موجود ہی ایک صندوقچہ طلائی تخت کے سامنے کشتی پر رکھا ہی کنجی اُسمین بند ہی بدیع الملک نامدار
نے پہلے اُس صندوقچے کو کھولا دیکھا ایک لفافہ اُس صندوقچے مین رکھا ہی بدیع الملک نے اُس
لفافے کو چاک کیا ایک نامہ اُسکے اندر سے برآمد ہوا شاہزادے نے اُس نامے کو پڑھنا شروع
کیا لکھا تھا کہ جو اس طلسم کو فتح کرے وہ اس تخت پر بیٹھکر دفتر خزائن ملاحظہ فرمائے اور یہ سلاح
اپنے جسم پر آراستہ کرے دفتر سب خزانون کا ہی اور اس تخت کے نیچے ایک حوض ہی اُس حوض
مین سب خزانون کے دفتر رکھے ہین اُنسے سب کیفیت معلوم ہوسکتی ہی شاہزادہ بدیع الملک
نے تخت کو ہٹا کر زمین کو کھدوایا حوض برآمد ہوا اُسمین ایک صندوق آہنی رکھا تھا بدیع الملک
نے قفل اُس صندوق کا توڑا صندوق کھولکر دیکھا تو اُسمین دفتر سب خزانون کے رکھے ہوئے
تھے بدیع الملک نے سردارون سے کہا ان دفترون کو نکالو سب نے دفتر اُس صندوق سے
نکالے بدیع الملک قریب تخت ایک دنگل پڑا تھا اُسپر جلوہ فرما ہوئے جس دفتر پر لکھا تھا کہ یہ
پہلے خزانے کا دفتر ہی بدیع الملک نے اُس دفتر کو پہلے ملاحظہ فرمایا سب کیفیت اُس خزانہ کی ملاحظہ
فرمائی وہان سے اُس خزانے مین تشریف لائے قفل پر لوح کا عکس ڈالا قفل کھل گیا بدیع الملک نامدار
سب سردارون کو ہمراہ لیکر خزانے کے اندر آئے دیکھا مکان نہایت نفیس بنا ہی زر وجواہر کا چارون
طرف انبار ہی شاہزادے نے مریخ آفتاب علم سے کہا لشکر مین جاؤ اور لوگون کو لاؤ حمال بھی آئین تا
یہان سے اسکو ہمارے خزانے مین پہونچائین مریخ آفتاب علم اُسیوقت بدیع الملک سے
رخصت ہوا لشکر مین آکر سب کو اطلاع دی اُسیوقت حمال مریخ آفتاب علم ہمراہ ہوئے مریخ پھر شاہزادہ
بدیع الملک کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران حمال بھی حاضر ہوتے ہین راہ مین یہ ذکر
تھا کہ حمال حاضر ہوئے بدیع الملک نامدار نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ اس زر وجواہر کو بار کرادو
مریخ نے انتظام کرنا شروع کیا دو روز تک اُسی خزانہ کا مال بار ہوا کیا تیسرے دن خزانہ خالی ہوا تو شہزادہ
بدیع الملک نے دوسرے خزانے کے دفتر کو دیکھا وہان تشریف لیگئے اُس خزانہ کا زر وجواہر روانہ
کرنے مین بدیع الملک کو آٹھ روز صرف ہوئے نوین روز وہان سے فراغت پائی تیسرے خزانہ کا دفتر

ملاحظہ فرمایا اُس مکان مین بھی تشریف لیگئے پندرہ دن تک وہان سے مہلت نہوئی اسیطرح شاہزادہ
چھ ماہ تک اُن خزانون مین رہا ساتوین ماہ سب خزانے خالی ہوئے بدیع الملک نامدار اُس ٹھکانے
سے باہر آئے جو لوگ بدیع الملک کے ہمراہ نہین گئے تھے اُنھون نے چھ مہینے کے بعد جو شاہزادۂ
بدیع الملک کو دیکھا سب نے آکے چارون طرف سے گھیر لیا قدمون کو بوسہ دیا شاہزادے نے
جشن عظیم کیا سب کو زر و جواہر اسقدر تقسیم کیا کہ ہر ایک فقیر بادشاہ ہفت اقلیم سے بڑھ گیا ایک ہفتہ
کامل جلسہ رہا آٹھوین روز بدیع الملک نے جلسہ برخاست کیا دو روز سب نے استراحت کی تیسرے
دن بدیع الملک نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ پایا کہ اب ایوان نہ طاق کیطرف روانہ ہو خدا
تمھارے ہاتھ سے اُس طلسم کو بھی فتح کرائیگا بدیع الملک نے مریخ آفتاب علم سے کہا کہ لوح
یہ خبر دیتی ہی کہ اب مین ایوان نہ طاق کیطرف جاؤن لہذا لشکر مین اطلاع کرو کہ سب لوگ سامان
سفر درست کرین کہ ہم بہت جلد یہان سے کوچ کرینگے اور جانب ایوان نہ طاق جائینگے مریخ
نے لشکر مین اطلاع کی سب لوگ سامان سفر درست کرنے مین مصروف ہوئے دو روز تک شاہزادہ
بدیع الملک وہان مقیم رہے تیسرے روز لشکر گران اور خزانہ بیشمار ہمراہ لیکر جانب ایوان نہ طاق
روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی دفتر آفتاب شجاعت مین آئیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ امیر جو اُس صحراے عجائبات سے روانہ ہوئے خواجہ نے کہا یا امیر جہانتک ممکن ہو جبتک اس
صحرا کو ختم نہ کیجیے گا اُسوقت تک کہین قیام نہ فرمائیے گا امیر نے فرمایا میرا بھی ارادہ ہی کہ اس صحرا کو
ختم کر کے قیام کرین مگر یہ صحرا بہت دور تک معلوم ہوتا ہی خواجہ نے کہا جبتک یہ صحرا ختم نہو آپ کچھ ارادہ نہ کرین
زیادہ سے زیادہ قطع صحرا مین ایک ہفتہ صرف ہوگا آپ ایک ہفتہ تک کہین قیام نہ فرمائیے گا امیر نے کہا
مجھے تمھاری راے پسند ہی مین ایسا ہی کرونگا اسیطرح امیر نے سات روز تک رہروی کی جب آٹھوان
روز ہوا اور سب سردار نہایت خستہ ہوئے سب نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران اب قدم نہین
اُٹھتا امیر نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب سب سردار بہت پریشان ہین اور سات روز گذر بھی گئے ہین
ابھی تک صحرا ختم نہین ہوا ہی اور یقین ہی یہ صحرا بہت دور تک ہی جہانتک آگے بڑھینگے اور عجائبات نظر
آتے جائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ آج یہان قیام کرین اگر کل سب کی راے ہوگی تو یہان سے چلین گے
خواجہ نے کہا آپکو اختیار ہی یہ تو ضرور ہی کہ اب طاقت رفتار کسی مین باقی نہین ہی اور ہر کہون کی بھی عجب
حالت ہی صاحبقران نے حکم دیا کہ بارگاہین استادہ کیجائین اور سب لوگ قیام کرین سرداران اسلام
چونکہ بہت خستہ تھے سب نے بصد تعجیل بارگاہین استادہ کین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور
جملہ سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے مصیبت خستگی سے اس لائق نہ تھے کہ صحرا کی سیر کر سکتے
اُس روز سب نے استراحت کی دوسرے دن صاحبقران بارگاہ سے باہر آئے امیر نے دیکھا
کہ درخت بصورت انسان ثمر مانند سر انسان آپس مین گفتگو کرتے ہین کوئی کہتا ہی کہ امیر خانہ کعبہ جاتے
ہین ساحرون کو آرام ہو گیا ایک کہتا ہی کہ اور سردارون کو تو چھوڑ دیا ہی ایک جواب دیتا ہی کہ وہ سردار

اپنے اپنے ملکون مین حکومت کرینگے اُنھین اسقدر ترقی اسلام کیواسطے کوشش کرنیکی مہلت کہان
بپاس خاطر صاحبقران سب نے یہ تکلیف گوارا کی تھی اب سب کو بعد مدت ایسی راحت نصیب ہوئی
ہر کاہیکو اب وہ پھر اپنے سر یہ سودا لینگے کوئی کہتا ہر کہ یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہیے صاحبقران ثالث
ابھی انتقام خون عزیزان لینے کو باقی ہر اور وہ صاحبقران اول کا سا اقبال رکھتا ہر اُسکی ہمت
وجرأت بالکل صاحبقران اول کی سی ہر اُسنے امیر ثانی سے وعدہ کیا ہر کہ مین دنیا سے بنیاد کفر
مٹادونگا وہ ضرور اس بات مین کوشش کریگا اُسکے ہاتھ سے ساحرون کا بچنا بہت مشکل ہوگا یقین
ہر اب بڑا فساد عظیم برپا ہو وہ ایوان نہ طاق کیطرف جانیکا ارادہ رکھتا ہر امیر اور خواجہ نے
جو یہ تقریر سنی دنگ ہوگئے امیر نے خواجہ سے کہا خواجہ ان درختون کو سب کیفیت معلوم ہر خواجہ
نے عرض کی یا امیر یہان نہ ٹھہریئے اسیوقت کوچ کیجیے نہین معلوم یہ کیا طلسم ہر امیر نے فرمایا خواجہ
ہمنے تمسے کہدیا کہ جو مقدر مین ہر وہ ہر طرح ہوگا یہان سے چلنا اور ٹھہرنا برابر ہر اگر ابھی کچھ اور زحمت
تقدیر مین تحریر ہر تو ضرور ہوگی خواہ یہان رہین یا یہان سے کوچ کرین اس سے بہتر یہ ہر کہ کیون اسقدر
تکلیف اُٹھائین خواجہ خاموش ہو رہے امیر نے خادمون سے ارشاد کیا اس صحرا مین کوئی اور
بھی نظر آتا ہر اگر کچھ لوگ یہان کے واقفکار ملتے تو اُنسے کیفیت اس صحرا کی دریافت ہوتی خادمون
نے عرض کی اگر حکم ہو تو برائے تلاش جائین یہان کے باشندون کو تلاش کرکے لائین امیر نے
فرمایا ضرور جاؤ جہان پتہ ملے لاؤ ہرکارے روانہ ہوئے بڑی دیر کے بعد پھر حاضر خدمت صاحبقران
ہوئے عرض کی یا صاحبقران ہمنے بہت تلاش کیا مگر کسی کا پتہ نہین پایا معلوم ہوتا ہر اس صحرا
مین کوئی نہین رہتا ہر صاحبقران بھی خاموش ہو رہے تیسرے روز وہان سے بھی امیر نے سفر
کیا خواجہ نے پھر صاحبقران سے کہا یا امیر اب اس صحرا کو طے کرکے قیام فرمائیگا امیر نے جواب
مین فرمایا خواجہ اگر ایسی زحمتین پہونچین گی تو بلا کسی اور آفت کے سب ہمراہی ہلاک ہو جائینگے
جس بات کیواسطے احتیاط کیجاتی ہر وہی پیش آئیگی اس سے جہانتک چلا جائے رہروی کرین جب
زحمت سفر سے قدم نہ اُٹھے مقام کرین خواجہ کی بھی سمجھ مین یہ بات آئی دوسرے روز صاحبقران
نے قیام فرمایا وہ صحرا ختم نہوا تھا اُسی صورت سے درخت بھی تھے وہی کیفیت سب کی گفتگو کی
تھی صاحبقران نے بارگاہین آراستہ ہونیکا حکم دیا لوگ بارگاہین استادکر رہے تھے کہ صاحبقران
نے دیکھا چند لوگ ایک طرف جاتے ہین کچھ اُنمین سے گھوڑون پر سوار ہین کچھ پیادہ پا ہین آپسمین
باتین کرتے ہوئے چلے جاتے ہین امیر نے خادمون سے فرمایا کہ ان لوگون کو یہان بلا لاؤ کہ اُنسے
کیفیت یہان کی دریافت کرین خادم اُس طرف روانہ ہوئے اُن لوگون کے قریب پہونچے کہا بھائیو
ذرا ٹھہر جاؤ تمسے چند ضروری باتین کہنا ہین وہ لوگ ٹھہرے خادمان صاحبقران نے کہا تمہین
ہمارے آقاے نامدار طلب فرماتے ہین اُن لوگون نے کہا ہم تمہارے آقا سے مطلق واقف نہین
کہ وہ کون ہین اور ہمین کیون طلب کرتے ہین خادمان امیر نے کہا ہمارے آقاے نامدار صاحبقران
ثانی ہین خانۂ کعبہ تشریف لیے جاتے ہین لوگون نے جو صاحبقران کا نام سنا کہا ہمنے پہلے سنا تھا
کہ ایک عرب صاحبقرانی کرتا ہر اور وہ ساحرون کا دشمن ہر بڑا جری ہر بہت سے ساحرون کو اُسنے

قتل کیا ہی بہت سے طلسم فتح کیے ہین کیا یہ وہی صاحبقران ہی خادمان امیر نے کہا وہی صاحبقران ہین اب بدیع الملک نامدار کو اپنا قائمقام کیا ہی اور آپ خانہ کعبہ تشریف لیے جاتے ہین اس صحرا کی کیفیت دریافت کرنیکو تم لوگون کو طلب کیا ہی سب نے کہا وہ ہمسے ضرور کہین گے کہ اسلام قبول کرو ہمین اپنا دین ترک کرنے مین عذر ہوگا وہ ہمین قتل کرینگے خادمان صاحبقران نے کہا خاطرجمع رکھو ہمارے آقاے نامدار ترک مذہب کے بارے مین تمسے نہ کہین گے یہ اب صاحبقران ثالث کا کام ہی اگر وہ اس طرف تشریف لائینگے تو تمسے ضرور فرمائینگے اُسوقت جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اسوقت یہ خوف نہ کرو وہ لوگ ہرکارون کے ہمراہ ہوئے خدمت امیر مین آئے رعب وداب امیر کا دیکھکر آداب بجالائے صاحبقران نے جواب سلام دیا اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے بیٹھنے کی اجازت دی جب وہ لوگ بیٹھے اُسوقت امیر نے فرمایا کہ مین اس صحرا مین دو ہفتہ سے رہروی کرتا ہون مگر اب تک یہ صحرا ختم نہین ہوا اور عجائبات وغرائبات بھی اس جنگل مین بہت دیکھے اسکی کیفیت اگر تمھین معلوم ہو تو بیان کرو یہ کس شہر کے متعلق ہی اس شہر کا بادشاہ کون ہی اُن لوگون نے عرض کی کہ اس صحرا کو صحراے قضا وقدر کہتے ہین یہان کے درخت مین یہ تاثیر ہی کہ انسان کے حالات آئندہ وگذشتہ بیان کردیتا ہی اگر کوئی شخص ایک درخت کو زمین سے اُکھاڑ کر پھینکدے اُسکی قوم سے کوئی باقی نہ رہیگا سب کی جان جائیگی یہ صحرا شہر کلج باج کے متعلق ہی وہان کا بادشاہ باج گیر اکلیل پوش ہی اُسکے آگے ایک صحرا اور ہی اُسکو صحراے کلج باج کہتے ہین وہان ساحر کفرت سے رہتے ہین اُسی صحرا مین ایک دیر بنا ہی سب کا یہ قول ہی کہ ہمارے خداوند اسکے اندر ہین اُنھین کی عبادت مین شب وروز بسر کرتے ہین وہان کوئی جانے نہین پاتا ہی اگر کوئی کسی وقت وہان نکل گیا تو اُسکو وہ ساحر ہلاک کرتے ہین اُسی کا خون اُس مندر پہ جاکر ملتے ہین امیر نے سب باتین سنی جب وہ لوگ کل کیفیت عرض کرچکے بعد مین کہا آپ اگر تشریف لیجائیے گا تو ضرور وہ صحرا راہ مین ملیگا ساحران غدار آپکو بھی ایذا پہونچائین گے صاحبقران نے فرمایا جو مقدر مین ہی وہ پیش آئیگا اگر اسکا خیال کرون تو واپس جاؤن یا یہین کا رہنا اختیار کرون یہ تو ممکن نہین کہ مین واپس جاؤن اور اپنے ارادے سے باز رہون جو کچھ ہونیوالا ہی وہ ہوگا خدا مدد کریگا جو بلا آئیگی رد کریگا وہان سے بھی کسی طرح گذر جائینگے اُن لوگون نے عرض کی یا امیر اگر ہمارے کہنے پر عمل کیجیے تو کچھ عرض کرین آپکی جرأت وشجاعت نے ہم لوگون کو اس درجہ خوش کیا کہ ہم اپنے تئین بندۂ بے دام جانتے ہین صاحبقران نے فرمایا آپ لوگ بیان کرین اگر میرے امکان مین ہوگا مین قبول کرونگا اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپ پہلے شہر کلج باج مین تشریف لیجائیے اور باج گیر شاہ سے ملکر اُسکے آدمی ہمراہ لیجیے وہ آپکو بہت اچھی طرح سرحد کے پار پہونچا دینگے وہ صحرا راہ مین نہ ملیگا اُنھین راہین بہت اچھی طرح سے معلوم ہین اور اگر بے راہبر تشریف لیجائیے گا ضرور زک اُٹھائیے گا باج گیر شاہ سے ملنے کی دو صورتین ہین ایک یہ ہی کہ آپ ہمارے ایک نامہ اُسکو تحریر کرین اور مضمون اُسکا یہ ہو کہ مین نے آجتک ساحرون کو بڑی بڑی تکلیفین پہونچائین اور بڑے بڑے طلسم فتح کیے مگر اب مین نے سب باتون کو ترک کیا اور اپنے سرحد شہر مین بیٹھنا مناسب سمجھا چونکہ آپکی سرحد مین صحراے کلج باج اسی جگہ ہی جہان ساحران جلیل مصروف عبادت ہین

مین اور اُس طرف سے گذر انسان کا دشوار ہو لہذا مین آپ سے مدد چاہتا ہون کہ آپ مجھے ایسی
راہ سے میرے مکان تک پہونچا دین کہ مین صحراے کاج باج تک نہ پہونچنے پاؤن ورنہ ساحران
جلیل مجھے طعمۂ غذا وندہا دینگے یا صاحبقران جب آپ اسطرح کی تحریر باج گیر شاہ کو روانہ فرمائیے گا
اُسکو نامہ دیکھکر رحم آجائیگا اور وہ آپ کے ہمراہ چند آدمی کریگا وہ آپکو سرحد شہر تک پہونچا دینگے
آپکو کسی طرح کی گزند نہ پہونچیگی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا بھلا یہ کب ہو سکتا ہو کہ مین ایک کافر کو اس طرح
کے کلمات تحریر کرون اگر میری تقدیر مین آوارہ وطن ہو کر مرنا ہو تو مجبوری ہو مجھے موت بہتر ہو مگر ایک کافر کی
خوشامد کرنا ناگوار ہو اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران آپکا کیا نقصان واقع ہو کچھ ضرر مذہبی بھی نہین
ہو جب وہانسے آگے تشریف لیجائیے گا اُسکے ملازمین واپس آئینگے آپ اپنی طرف چلے جائیے گا امیر
نے کہا مجھے ذرا بھی قبول نہین ہو کہ اسطرح ایک مرد کافر کی خوشامد کرون وہ لوگ مجبور ہو کے کہا آپ کو
اختیار ہو ہمکو جو امر وہان سے بحفاظت گذر جانیکا معلوم تھا ہمنے عرض کر دیا اب آپکو اختیار ہو ہمین اجازت
مرحمت فرمائیے صاحبقران نے کچھ زر و جواہر اُنکو دیکر رخصت کیا سب لوگ امیر کی تعریفین کرتے ہوئے
وہان سے روانہ ہوئے یہان خواجہ نے صاحبقران سے کہا یا امیر جو کچھ ان لوگون نے بیان کیا
وہ بہت صحیح ہو اور اُس صحرا سے گذر کرنا دشوار ہو وہان جو ساحر ہین وہ ضرور ہملوگون کو دیکھکر برا
ہونگے اور ہمارے ستانیکی تدبیر نکالینگے آپ اُس راہ کو ترک کیجیے واپس چلیے بدیع الملک
سے پھر مل لیجیے اور اُسی طرف سے اور کوئی راہ پیدا ہو جائیگی امیر نے فرمایا خواجہ یہ بات غیر ممکن
ہو مین کیونکر اب واپس جاؤن اور بدیع الملک سے ملون پھر اور راہ تلاش کرون بدیع الملک
کیا کہینگے خواجہ نے کہا اگر یہ بات آپکو منظور نہین ہو تو یہین چندے قیام فرمائیے اور شاہزادۂ
بدیع الملک نامدار کو طلب کیجیے وہ صحراے کاج باج تک آپکے ہمراہ چلین جب آپ صحرا سے
باہر نکل جائین وہ واپس آئین امیر نے کہا یہ مجھسے نہو گا کہ مین انھین اسقدر تکلیف دون خواجہ
نے عرض کی یا امیر ابتو وہ اسباب بھی جمع نہین ہین جنکے ذریعہ سے بڑے بڑے ساحرون کو زیر
کر لیا اور کسی ساحر کا بس نہ چلا یہ تو عجب وقت بے بسی ہو صاحبقران نے فرمایا خواجہ ابتک مین نے
تمسے کہا جو مقدر مین ہو گا وہ پیش آئیگا مگر تمھین ذرا بھی اس امر کا خیال نہین آتا محض تدبیر پر بھروسا
کرتے ہو یہ بیکار ہو خواجہ نے کہا یا صاحبقران آپ جانتے ہین کہ مین ساحرون سے کسدرجہ خوف
کرتا ہون اور یہان کی کیفیت جسقدر سنی اُس سے دل لرز گیا اب میرا قدم ہرگز نہ اُٹھے گا یا تو آپ
کوئی صورت ایسی پیدا کیجیے کہ صحراے کاج باج کیطرف سے جانا نہو یا بدیع الملک کو ایک نامہ
تحریر فرمائیے اور یہان چندے قیام کیجیے جب وہ آئین اُسوقت یہان سے چلیے اُنکے ہمراہ لشکر
ہو اور خود صاحب تحفہ جات بھی ہین اُنھین ساحرون سے مطلق خوف نہین ہو وہ یہان بہت جلد پہونچ
جائینگے صحرا سے گذر جانا آسان ہو گا اور اگر آپکو سب کی جان ہی لینا ہو تو مین مجبور ہون جو آپکی
مرضی صاحبقران نے فرمایا خواجہ اسقدر خائف نہو خدا ہر مشکل سے نجات دیگا خواجہ خاموش ہو رہے
امیر نے اُس روز وہان قیام کیا دوسرے دن خواجہ سے کہا کہ اسباب سفر درست کرو مین
آج یہان سے کوچ کرونگا خواجہ نے اُسیوقت سب اسباب سفر درست کیا صاحبقران نے اُس

صحراسے کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت ساحران کاج باج کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو ایک مدت سے صحراے کاج باج مین پوجا کرتے تھے انھون نے ایک روز حالات صحرا پر نظر کی
اور سب اہل شہر کی کیفیت دریافت کی تو انھین معلوم ہوا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر مین مقیم ہو مگر
بڑا دیندار ہی ان لوگون کو تعجب ہوا آپس مین کہا کہ کوئی شخص مسلمان صحراے قضا و قدر مین آیا ہی نہین معلوم
اُسکا کیا ارادہ ہی اور کیون آیا ہی یہ تو معلوم ہوتا ہی کہ بڑا صاحب اقبال ہی ہمنے زبانی بزرگون کے سنا ہی کہ ایک
شخص مسلمان اس صحرا مین آئیگا اور وہ شہر کاج باج کو خراب کریگا مگر وہ بھی بڑا صاحب اقبال ہوگا معلوم ہوتا ہی
یہ وہی شخص ہی اور اسی عزم سے اسطرف آتا ہی اسکی کیفیت اور لوگون سے دریافت کرنا چاہیے جو ہمسے زیادہ سحر
جانتے ہون پھر سب کی یہ راے ہوئی کہ نائب خداوند کے پاس چلو اُنسے تحقیق کرو وہ سب کیفیت صاف صاف
بیان کردینگے یہ راز پوشیدہ نہ رہیگا یہ صلاح کرکے سب چلے قاعدہ ان لوگون کا یہ تھا کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوتا
تھا تو اُسی صحرا مین ایک دیر بنا تھا وہان ایک ساحر نہایت ضعیف رہتا تھا اُسکو فرتوت جادو کہتے تھے
اُسکے پاس تحقیق کے واسطے آتے تھے وہ اپنے تئین نائب خداوند بتاتا تھا اور اُسی دیر مین ایک حجرہ بنا
تھا وہ ہر وقت بند رہتا تھا فرتوت جادو ہر ایک سے کہتا تھا کہ خداوند اسکے اندر رہتے ہین اکثر ساحرون
نے آواز بھی اُس حجرے سے سنی تھی یہ ساحر جو فرتوت جادو کے پاس آئے فرتوت نے اُنکو اپنے
پاس بلاکے بٹھایا کہا اے بندگان خاص خداوند آج تمھارے آنیکا کیا سبب ہی سب ساحرون نے کہا ہم آپکے
پاس ایک ضروری کام سے آئے ہین آج ہمنے اپنے ملک کی حالات تحقیق کرنا چاہے تو کیفیت معلوم ہوئی کہ
صحراے قضا و قدر مین ایک مرد مسلمان مع چند ہمراہیون کے آیا ہی مگر بڑا صاحب اقبال ہی ہمت و جرأت
مین بھی یکتا ہی اور سابق مین بزرگون کی زبانی ہم سن چکے ہین کہ اس شہر مین ایک مرد مسلمان آئیگا وہ بھی بڑا صاحب
اقبال ہوگا اور وہ اس شہر کو تباہ کریگا یقین ہی یہ وہی شخص ہی اور اسی ارادے سے آیا ہی اب آپ اسکی خلاصہ
کیفیت دریافت فرمائیے دیکھیے خداوند کیا فرماتے ہین اگر واقعی یہ وہی شخص ہی اور اسی ارادے سے آیا ہی تو ہم
اسکو ہلاک کرین زندہ نہ چھوڑین فرتوت جادو نے کہا مین ابھی دریافت کرتا ہون سب کیفیت معلوم ہوجائیگی
یہ کہکے اپنے سر جھکایا تھوڑی دیر کے بعد گردن اُٹھائی کہا اے بندگان خاص خداوند مین نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا
یہ وہی شخص ہی کہ جسنے ہزارون ساحرون کو قتل کیا ہی اور بہت سے طلسم فتح کیے اسکا زندہ رہنا ہم لوگون کے
واسطے اچھا نہین ہی جسطرح بن پڑے اسکو ہلاک کرو کہ خداوند کی خوشنودی کا سبب ہی ساحرون نے کہا ہم
جاتے ہین اُسکو اپنے سحر مین مبتلا کرتے ہین یقین ہی وہ ہم لوگون سے سحر مین مقابلہ کرسکے فرتوت جادو نے جواب دیا
کہ وہ سحر نہین جانتا مگر اُسکے پاس بعض تحفہ جات ایسے ہین کہ اُنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا ہی اور اُس
سے ظاہر ہو کر مقابلہ کرنا اچھا نہین ہی اگر تم لوگون کو اُسکا ہلاک کرنا منظور ہی تو اس طور سے ہلاک کرو کہ کسیکو خبر نہو
ورنہ اُسکے اور عزیز جو باقی ہین وہ ضرور عوض خون لینگے اور جو اُنمین سے بچ جائیگا وہ اُسکے عزیزون کو جاکر ضرور
خبر کریگا اس سے مناسب یہ ہی کہ اُسکو پوشیدہ طور سے ہلاک کرو سب ساحرون نے کہا کہ ہماری سمجھ مین ایسی
کوئی بات نہین آتی ہی جو اُسکو اسطرح قتل کرین کہ کسیکو ظاہر نہ ہو فرتوت جادو نے کہا کہ سب سے بہتر یہ راے

ہو جس صحرا میں وہ شخص مقیم ہو وہان جاکر آگ لگاؤ سب جنگل کو جلاؤ کوئی زندہ نہ رہیگا سب جلکر خاک ہو جائینگے مگر اس طریق سے اُس صحرا کو جلانا کہ نکلنے کا راستہ کسی طرف نہ رہے ساحرون نے اس بات کو منظور کیا فرتوت جادو سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ امیر جو صحراے قضا و قدر سے روانہ ہوئے تو اُسوقت تک خواجہ کی یہ مرضی تھی کہ یہان سب لوگ مقیم رہین اور بدیع الملک کو ایک نامہ لکھا جائے جب بدیع الملک آئین اُسوقت اُنکو ہمراہ لیکر صحراے کاج باج کیطرف چلین صاحبقران اس راے کو پسند نہ فرماتے تھے خواجہ کو یہی خوف تھا کہ ساحر ضرور ایذا پہونچائینگے مگر امیر خدا پر شاکر تھے صحراے قضا و قدر سے جو روانہ ہوئے دوسرے روز اور ایک صحرا مین پہونچے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہان ایک روز قیام فرمائیے امیر نے بھی خیال فرمایا کہ بہت خستہ ہین آج یہان قیام کرنا اچھا ہو یہ سوچ کے خادمون سے کہا کہ بارگاہین استادہ کرو ایک روز یہان قیام کرینگے خادمون نے اُسیوقت بارگاہین آراستہ کین صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اس صحرا کی مجھے فضا بہت پسند ہو باہر تھوڑی دیر ٹھہرو پھر بارگاہ مین چلینگے خواجہ اور سب سردار وہین ٹھہرے خادمون نے ڈنگل زرین لاکر بچھایا کرسیان حاضر کین صاحبقران مع سب سردارون کے وہین جلوہ فرما ہوئے صحرا کی سیر کر رہے تھے کہ سامنے سے چند آدمی نظر آئے امیر نے ہرکارون سے کہا کہ ان لوگون کو میرے پاس لاؤ کچھ حالات یہان کے دریافت کرونگا ہرکارے روانہ ہوئے اُن آدمیون کے پاس پہونچے کہا تمھین ہمارے آقاے نامدار طلب فرماتے ہین اُن لوگون نے کہا ہم تمھارے آقاے نامدار سے واقف نہین کہ وہ کون ہین اُنکا نام ظاہر کرو یہان آنیکا سبب بتاؤ ہرکارون نے کہا ہمارے آقاے نامدار کا نام نامی و اسم گرامی مانند آفتاب از مشرق تا مغرب روشن ہو صاحبقران زمان امیر حمزۂ عالیشان ہر ایک جانتا ہو اُن لوگون نے کہا ہمنے سنا تھا مگر آج اشتیاق ہوا کہ اُنکی صورت بھی دیکھین کہ ہمارے بزرگ یہ بات لکھ گئے ہین کہ حمزہ وہ شخص ہو جسکی صورت ساحرون کو نہین دیکھنا چاہیے اور جس ساحر نے اُسکی صورت دیکھی اُسکے دل مین خیال اسلام پیدا ہوا اگو اس سبب سے ہم نہین چاہتے کہ اُنکے پاس چلین مگر ہم لوگون کو اشتیاق دید حد سے سوا ہو اور اُسکو ضرور دیکھنا چاہتے ہین ہرکارون نے کہا واقعی ایسا وقت پھر تمھین ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ اب صاحبقران نے ارادہ فرمایا ہو کہ خانۂ کعبہ تشریف لیجائین اور اطاعت پروردگار مین مصروف ہون جب وہان تشریف لیجائینگے پھر کوئی امیر کی زیارت سے مشرف نہ ہوگا وہ لوگ ہرکارون کے ہمراہ صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے جلالت و دولت صاحبقران کی دیکھکر سب نے براے سلام سر خم کیے امیر نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کی اجازت دی وہ لوگ اخلاق صاحبقران دیکھکر خوش ہوئے عرض کی یا صاحبقران آپ کا نام نامی و اسم گرامی ہمنے اکثر کتب مین دیکھا ہو اور آپکی جرأت کے شہرے سنکر ہم مشتاق دیدار تھے آپ کی تشریف آوری ہم لوگون کی قسمت سے ہوئی آپکی جو جو صفتین ہمنے کتابون مین دیکھی تھین اُنکے

علاوہ اور صفات بھی اسوقت آپ مین پاتے ہین امیر نے فرمایا ابھی آپ لوگون کو اتفاق صحبت نہین ہوا
اچھی طرح میرے حال سے ماہر نہین ہوئے اُن لوگون نے عرض کی اسوقت آپ نے ہملوگون کو کیون طلب
فرمایا تھا امیر نے فرمایا مجھے اس صحرا کی کیفیت دریافت کرنا تھی اس سبب سے آپ لوگون کو تکلیف دی
اُن لوگون نے عرض کی یہان کی حالت اچھی نہین ہے جسقدر ساحر ہین وہ آزار رسان ہین اس صحرا سے
قریب ایک صحرا اور ہے کہ اُسکو صحراے کلاج باج کہتے ہین وہان خداوند کا مکان جلوہ گاہ بنا ہے چند
زاہدان مذہب وہان مصروف یاد خداوند ہین جو کوئی اُس صحرا مین جاتا ہے وہ لوگ اُسکو زندہ نہین
چھوڑتے ہین سبب اُسکا یہ ہے کہ اُنکی یاد مین فرق آتا ہے اسی باعث سے وہ لوگ اُس شخص کو ہلاک
کر ڈالتے ہین آپ ہرگز اُس طرف تشریف نہ لیجائین کوئی اور راستہ پیدا کیجیے امیر نے فرمایا اور
کوئی راستہ ایسا نہین ہے جسطرف مین جاؤن اور واپس جانا مجھے منظور نہین ہے اگر واپس جاؤن تو
راہ اور مل جائے مگر واپس جانے مین بدیع الملک سے ملاقات ہوگی اور بدیع الملک جو
یہ کیفیت سنین گے میرے پہونچانے کو وہان آئینگے مجھے اُنکی یہ تکلیف گوارا نہین ہے اُن لوگون نے
عرض کی یا صاحبقران اگر آپ اُسطرف تشریف لیجائینگے تو ساحر ضرور آپ سے دغا کرینگے امیر
نے فرمایا جو منظور الٰہی ہے وہ ہوگا مین اب واپس نہ جاؤنگا اُن لوگون نے کہا اگر آپ ہمارا کہنا قبول
فرمائین تو ہم کچھ اور عرض کرین صاحبقران نے اجازت دی کہ کہو سب نے عرض کی یا امیر
یہان سے چند کوس پر ایک صحرا ہے اُس صحرا مین ایک پہاڑ ہے اُس پہاڑ پر ایک فقیر صاحب کمال
رہتا ہے یہ ساحر اُسکے نام سے خوف کرتے ہین اور اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہین پہونچا سکتے وہ ایک
مدت سے اُس کوہ پر رہتا ہے آپ اُسکے پاس تشریف لیجائیے وہ اُس طلسم کی راہون سے بخوبی
تمام واقف ہے کوئی راستہ آپکو بتا دیگا یا کوئی تحفہ ایسا دیگا جسکے سبب سے آپ مکر ساحران سے
محفوظ رہین گے صاحبقران نے فرمایا مجھے اسواسطے جاتے شرم معلوم ہوتی ہے مگر اُس فقیر خدا پرست
کی ملاقات کو جاؤنگا اُن لوگون نے سب پتہ صاحبقران کو بتایا امیر نے فرمایا مین ضرور جاؤنگا
اُس فقیر صاحب کمال سے ملونگا وہ لوگ رخصت ہوئے امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ مین کل فقیر
کی ملاقات کو ضرور جاؤنگا اُس سے ملونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران میری بھی یہی راے
ہے کہ آپ ضرور وہان تشریف لیچلین فقیر صاحب کمال ہے کوئی راہ بتا دیگا ساحرون کے مکر سے بیخوف
ہو جائین گے امیر اُس شب تو اُسی صحرا مین رہے دوسرے روز وہان سے روانہ ہوئے
اور اُس صحرا کے جانب چلے جسکا پتہ اُن لوگون نے بتایا تھا تابہ شام رہروی کی بعد غروب
آفتاب اُس کوہ کے قریب پہونچے صاحبقران نے بارگاہین اُسیوقت استادہ کرائین سب لوگ
بارگاہون مین داخل ہوئے امیر خواجہ کو ہمراہ لیکر کوہ پر تشریف لائے دیکھا کوہ کے اوپر میدان
وسیع نظر آتا ہے سامنے ایک مسجد پتھر کی بنی ہے صحن مسجد مین ایک فقیر ضعیف ریش سفید بوریا سے بوریا
بچھائے بیٹھا ہے ہاتھ مین صندل کی تسبیح ہزار دانہ ہے آنکھین بند ہین لبون کو جنبش ہے یاد الٰہی مین
مصروف ہے امیر اور خواجہ قریب اُس فقیر کے پہونچے پیر مرد نے پاؤن کی آہٹ سے آنکھ کھولی
صاحبقران کیطرف دیکھکر نعرہ سلام علیک بلند کیا امیر نے جواب سلام دیا فقیر اپنی جگہ سے اٹھا

صاحبقران کو پاس بلا کے بٹھایا مزاج پوچھا امیر نے جواب دیا فقیر نے کہا ای شخص جب سے مین اس صحرا مین آیا اور اس کوہ کو اپنا مسکن بنایا صورت مسلمان کی نہین دیکھی مگر بڑے العجب کی بات ہو کہ آج تجھسے ملاقات ہوئی کچھ اپنی سرگذشت بیان کر یہان آنے کا سبب بیان کر کسی محبوب کی الفت مین گھر بار چھوڑا عزیزون سے منھ موڑا یا کسی قافلہ سے چھوٹ کے راہ بھولا کیا بات ہوئی جو اس صحرا مین تیرا گذر ہوا امیر نے فرمایا شاہ صاحب جو کچھ آپ نے فرمایا اسمین سے کوئی بات میرے واسطے نہین ہوئی یہ کہکے صاحبقران نے اپنا تمام قصہ بیان کیا مگر یہ نہ فرمایا کہ اب راہ مین خوف کہ ساحران ہے اسکے سبب سے دلکو تشویش ہے فقیر جب صاحبقران کی کل کیفیت سن چکا مسکرا کے جواب دیا ای شخص مین تیرے حال سے آگاہ ہوا خدا ان کا رہاے نیک کی تجھے جزاے خیر دے تو نے ترقی اسلام کے لیے بڑی بڑی کوششین کین اور تیری ذات سے اسلام کا اسقدر رواج ہوا ورنہ ساحرون کی کثرت تھی کفر کے سوا اسلام کا نشان نہ تھا مگر تیری ذات سے چارون طرف اسلام کا رواج ہوا اب اس صحرا سے گذر جانا ایک امر اہم تھا مگر پروردگار عالم نے تیری نیکیون کا ثمرہ دیا کہ تو یہانتک آیا اب اگر منظور الٰہی ہے تو تو اپنی جان سے سلامت اس صحرا سے نکل جائیگا کوئی ساحر گزند نہین پہونچا ئیگا اور ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ یہ سلطنت مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ ہو گی یہان بھی اسلام کا رواج ہوگا ایک شخص تیرے ہی خاندان سے یہان آئیگا وہ سب ساحرون کو جہنم واصل کریگا مین اُسی کا منتظر ہون چند اشیاء اُسکے واسطے امانتاً میرے پاس رکھے ہین اُسی مین سے کچھ تجھے بھی دیتا ہون صاحبقران سمجھے کہ سواے بدیع الملک کے اور کون ایسا ہے جو اس طرف آئیگا اور کفر کو خاک مین ملائیگا اسوقت فقیر سے تحفہ لینا بیکار ہے بدیع الملک اگر پائینگے تو اُنکے بہت سے کام بن جائینگے مجھے اب تحفہ جات کی ضرورت نہین ہے یہ سوچ کے صاحبقران نے فرمایا شاہ صاحب آپ نے عین نوازش فرمائی مگر مین امیدوار ہون کہ آپ نے جس شخص کیواسطے وہ اشیاء اپنے پاس رکھی ہین اُسی کو عنایت فرمائیے گا میرا خدا مالک ہے صرف آپکی دعا کافی ہے مین ہر طرح اس صحرا سے گذر جاؤنگا مجھے گوارا نہین کہ مین اُس شخص کے حق مین اپنا حصہ لگاؤن آپ اُسکی امانت اُسی کو مرحمت فرمائیے گا مجھے صرف دعا سے یاد کرتے رہیے گا فقیر ہنسا کہا ای شخص میرے پاس چار تحفے ہین اُس شخص کے دینے کو رکھے ہین اُنھین سے ایک تحفہ تجکو دیتا ہون لیتا جا ساحر جسوقت تیری صورت دیکھینگے بھاگ جائینگے تجھ سے بنائے نہ بن پڑیگا اور اگر یون جائیگا تو وہ لوگ مکار ہین ضرور آزار پہونچائینگے صاحبقران نے کہا شاہ صاحب تحفہ آپ اُسی شخص کو مرحمت فرمائیے گا مین صرف دعا کا امیدوار ہون فقیر مجبور ہوا کہا ای شخص خدا تیری جان سلامت رکھے اور تو شر دشمنان سے محفوظ رہیگا اب تحفہ جسکا حصہ ہے اُسی کو ملیگا تو بھی اب رخصت ہو وقت ٹھہرنے کا نہین ہے امیر اُٹھے فقیر سے رخصت ہوئے کوہ کے نیچے اُترے خواجہ نے کہا یا صاحبقران یہ فقیر بڑا صاحب کمال ہے آپکو تحفہ دیتا تھا آپ نے کیون نہ لیا امیر نے فرمایا جسوقت فقیر نے بیان کیا کہ یہان ایک شخص آئیگا وہ ساحرون کی بنیاد یہان سے مٹائیگا مجھے فوراً بدیع الملک کا خیال آیا کہ سواے اُنکے اب اور کون باقی ہے جو اسقدر کوشش کرکے یہان آئے اور ساحرون کا نام و نشان مٹائے

اگر مین اسوقت ایک تحفہ لے لیتا چند دنون کے بعد میرے پاس بیکار تھا اور اگر اُسی تحفے کو شاہزادہ
بدیع الملک پائینگے مدتون اپنے کام مین لائینگے اُنکے مفید مطلب ہی اُسکے ذریعہ سے اُنھین مدد
ملیگی اس سبب سے مین نے تحفہ نہین لیا خواجہ نے کہا یقین ہی اس فقیر کی دعا مین کچھ تاثیر بھی ہو
کہ سب ساحرون کا مکر ہمپر کارگر نہو امیر نے فرمایا جو خدا چاہیگا وہ ہوگا فقیر نے تو یہانتک کہدیا
کہ اس صحرا سے اپنی جان سلامت لیجائیگا مکر ساحرون کا تجھپر اثر نہ کریگا خواجہ نے عرض کی اب
کسیقدر میری خاطر جمع ہوئی امیر یہ باتین کرتے ہوئے اپنی بارگاہ کیطرف آئے سردارون نے
جو صاحبقران کو دیکھا سب خوش ہوئے امیر کے قریب آئے عرض کی یا صاحبقران فقیر
صاحب کمال سے ملاقات ہوئی اُسنے کیا کہا صاحبقران نے سب کیفیت بیان فرمائی سردارون
نے کہا اب خاطر جمع ہی یقین ہی کہ ساحران سے ہملوگ محفوظ رہین کیونکہ یہ فقیر ایسا ہی جسسے یہان
کے ساحر خوف کرتے ہین وہ ضرور کوئی انتظام ہمارے واسطے کریگا صاحبقران نے فرمایا
خدا مالک ہی جو پیش آئیگا دیکھا جائیگا مین آج اس صحرا مین قیام کرتا ہون کل انشاء اللہ تعالے پیاپے
صحراے کاج باج کیطرف روانہ ہونگا اور کہین مقام نہ کرونگا سب سردار راضی ہوئے صاحبقران
اُس شب کو وہین مقیم رہے دوسرے روز صبح کو وہان سے کوچ فرمایا اور جانب صحراے کاج باج
روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب حال اُن ساحرون کا عرض کیا جاتا ہی

کہ جو فرلوت جادو سے راے لیکر صحراے کاج باج کیطرف چلے تھے اور صحرا کے آگ دینے کا ارادہ
تھا یہ لوگ دوسرے ہی روز صحراے کاج باج مین پہونچے وہان کسی کو نہ پایا اور آگے بڑھے
صحراے قضا و قدر مین آئے یہان بھی کسی کو نہ پایا آپسمین کہا کہ پہلے ہمکو یہ خیال تھا وہ مرد مسلمان
صحراے قضا و قدر سے آگے بڑھا ہوگا اور ہماری عبادت گاہ یعنے صحراے کاج باج مین پہونچا
ہوگا مگر وہان بھی بہت تلاش کیا اُسکو نہ پایا اور اس صحرا مین بھی اسکا پتہ نہین ہی نہین معلوم کہان
گیا اُسکو تلاش کرنا چاہیے یہ کہکے سب لوگون نے سحر کرکے ایک صورت مٹی کی بنائی اُسپر خوب سحر
کیا اُس سے پوچھا ای سحر مجسم کیفیت اُس مرد مسلمان کی بیان کر کہ وہ کہان ہی اُس پتلے نے جواب دیا
کہ وہ مرد مسلمان اب صحراے کاج باج کے قریب پہونچا ہی یقین ہی تھوڑی دیر مین سرحد پہ پہونچ جائے
ساحرون نے جو پتلے کی زبانی یہ بات سنی اُسیوقت سب وہان سے روانہ ہوئے تھوڑی دیر مین
صحراے کاج باج مین آکر پہونچے مگر سحر سے اپنے تئین ہر ایک پوشیدہ کیے ہوئے تھا جب سرحد
صحرا پر پہونچے دیکھا ایک مقام پر فضا پر چند بارگاہین استادہ ہین کچھ جوانان شیر خصلت بارگاہون
کے سائبان کے نیچے دنگل زرین پر بیٹھے ہوئے ہین ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہی یہی لوگ ہین
مگر انکے نام کسی طرح تحقیق کر لینا چاہیے کہ سلطان باج گیر کو اطلاع دینگے یہ سوچ کے ہر ایک نے
کہا کہ پیر فرلوت جادو کے پاس چلو اور اُنسے اس باب مین راے لو وہ جو کچھ کہین وہ مناسب
ہی یہ کہکر ساحر لوگ اُس طرف روانہ ہوئے یہان صاحبقران نہان دور دور سے سرحد پر مقیم تھے

اسی روز شب کو امیر نے خواجہ سے کہا کہ یہان عرصہ تک مقیم رہے اب آگے بڑھنا چاہیے آج شب کو بھی
رہروی کرین خواجہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اسی وقت بارگاہین اونٹون پر بار کرادین صاحبقران سب اسباب
درست پاکر روانہ ہوئے شب بھر رہروی کی صبح کو امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تھوڑی دیر منزل کرو یہان
ٹھہر جاؤ پھر آگے بڑھینگے خواجہ نے سب کو روک دیا امیر بھی ٹھہرے گھوڑے سے اتر کے صاحبقران نے
نماز سحر ادا کی اور سب سردارون نے بھی فریضہ سحری سے فراغت کی بعد نماز صاحبقران آگے روانہ ہوئے
قریب شام سردارون نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر کل شب بھر آپ بھی بیدار رہے رہروی کی
تکلیف بھی ہوئی اگر مناسب جانیے تو آج یہان شب بھر کے واسطے قیام فرمائیے امیر نے فرمایا بہت مناسب
ہے میرا خود بھی یہی ارادہ تھا مگر خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اس صحرا مین نہ ٹھہریے آج شب بھر اور تکلیف
گوارا فرمائیے صبح کو اس صحرا کی سرحد سے نکل جائینگے دوسرے ملک کی سرحد ملیگی یہین کے نسبت ہر ایک
نے کہا ہے کہ یہان کے ساحر بڑے مکار ہین جو اس صحرا مین آتا ہے اسکو ضرور تکلیف پہونچاتے ہین آپ یہان
قیام نہ فرمائیے امیر نے فرمایا کہ مین کثرت رائے پر کام کرتا ہون سب سردارون کی یہی رائے ہے کہ آج
یہین قیام کرین اگر مین آج بھی شب بھر رہروی کرونگا کل سب لوگ مضمحل ہو جائینگے اور طاقت رفتار ذرا مین
باقی نہ رہیگی کیونکہ ایک شب بیدار رہے اور رہروی کی دوسرے دن بھی کہین قیام نہین کیا خواجہ
خاموش ہوئے امیر نے اسی وقت بارگاہین استادہ ہونیکا حکم دیا حسب الحکم صاحبقران اسیوقت
بارگاہین استادہ ہوئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر
استراحت پذیر ہوئے کہ حال انکا وقت پر تحریر ہوگا

اب کیفیت اُن ساحرون کی بیان کیجاتی ہے

اُجو فرتوت جادو کے پاس دریافت کیفیت صاحبقران کے واسطے گئے تھے تھوڑے عرصہ مین
فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت جادو نے جو اُنکو آتے دیکھا کہا تم لوگ اپنا کام انجام دیکر
آئے ہو سب نے کہا اے نائب خداوند ہمکو ایک خیال اور پیدا ہوا کہ ان لوگون کے نام و نشان آپ سے دریافت
کرکے سلطان باج گیر کو اطلاع دین اسوقت ہمنے اُن لوگون کو دیکھا سب جوانان شیردل حسین صاحب
شوکت چہرے سے ہر ایک کے آثار جلالت پیدا ہین ہمکو یہ ضرورت ہوئی کہ اُن لوگون کے نام دریافت
کرین فرتوت نے کہا مین سب کے نام کہانتک بتاؤن مگر جو شخص کہ سب کا افسر ہے اُسکا نام حمزۂ ثانی ہے
اسی نے لاکھون ساحرون کو قتل کیا اور ہزارون طلسم برباد کیے اپنے دین کی ترقی کے واسطے یہ کوشش کی
اسکا قتل کرنا تمہارے مذہب مین ثواب عظیم ہے ساحرون نے جواب دیا کہ ہمین قتل کرنے مین ذرا عذر نہ تھا
فقط نام اُسکا آپ سے دریافت کرنا تھا ہم اُسکو قتل کرکے سلطان کے پاس یہ خبر پہونچائینگے وہ بہت خوش ہونگے اور
اُسکے عوض مین ہمارے واسطے بہت کچھ عزت و حرمت بڑھائی جائیگی فرتوت نے جواب دیا کہ اب تم لوگون کو
نام بھی معلوم ہوگیا اب جاؤ دیر نہ لگا ایسا نہو وہ کسیطرف چلا جائے اور زندہ و سلامت اپنے مکان پر پہونچے ساحر
فرتوت جادو سے رخصت ہوئے پھر صحرائے کاج باج کی طرف روانہ ہوئے امیر سرحد سے گذر کے جس
صحرا مین منزل گزین تھے ساحر جو صحرا مین پہونچے بارگاہین دیکھین ہر ایک نے اپنے تئین سحر سے پوشیدہ کیا

لشکر صاحبقران کی کیفیت دریافت کرنے کو چند ساحر آگے بڑھے قریب بارگاہون کے پہونچ کے دیکھا سب
جوان ہوشیار ہین کوئی بارگاہ کے آگے ٹہل رہا ہی کوئی دوسرے سردار کی بارگاہ مین بیٹھا باتین کر رہا ہی ساحر
واپس آئے اپنے ہمراہیون سے آکر کہا اسوقت موقع نہین ہی سب لوگ ہوشیار ہین آج شب کو اس صحرا مین
آگ لگا دینگے یہ لوگ سوتے ہونگے اُسوقت انکی بارگاہین بھی جلینگی اور صحرا مین بھی چارطرف آگ پھیلے گی
رات کا وقت ہوگا کہین بھاگ بھی نہ سکین گے اس صلاح پر سب متفق الراے ہوئے اسی صحرا مین پوشیدہ ہو کر
بیٹھے یہان جب صاحبقران زمان اُس صحرا مین پہونچے ابھی کچھ دن باقی تھا امیر نے وہین قیام کرنے کی غرض سے
بارگاہین استادہ کرائین تمام سردار اپنی اپنی بارگاہون مین استراحت پذیر تھے جب آفتاب غروب ہوا سب لوگ بارگاہ
صاحبقران مین حاضر ہوئے تھوڑی دیر تک باتین رہین پھر امیر نے خاصہ طلب فرمایا خادمون نے دسترخوان لاکر بچھایا
صاحبقران نے مع سب سردارون کے خاصہ نوش فرمایا بعد تھوڑی دیر تک صحبت رہی پھر جلسہ برخاست ہوا
سب اپنی اپنی خوابگاہ کیطرف روانہ ہوئے امیر بھی محو خواب ہوئے ساحر تو اسی فکر مین تھے کہ ان لوگون کو غافل
پائین تو صحرا مین آگ لگائین سب کو ساحرون نے محو خواب جو پایا موقع ہاتھ آیا اپنے ہمراہیون کے پاس پہونچے کہا
اب سب مسلمان غافل سو رہے ہین اُن لوگون نے کہا آج اس بات کو ملتوی رکھو کل دیکھا جائیگا اگر اسوقت آگ
لگا دینگے تو خود کہان بھاگ کے جائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے اپنے مکانو کا بندوبست کرنا چاہیے اگرچہ کچھ مال
واسباب ہمارا اس صحرا مین نہین ہی مگر پھر بھی اسباب عبادت یہان رکھا ہی خداوند کی شبیہین رکھی ہین ان سب
چیزون کو کل یہان سے اُٹھا لے جائینگے پھر آگ لگائین گے سب لوگ راضی ہوئے اُس شب کو جسقدر [illegible]
ان لوگون کا یہان رکھا تھا اُسکو وہان سے اُٹھانا شروع کیا کیونکہ یہ سب لوگ اسی صحرا مین عبادت کرتے تھے
ساحرون نے تو صبح تک اپنا اپنا اسباب وہانسے اٹھایا سرداران صاحبقران نے شب بھر بصد راحت آرام
کیا صبح کو ہر ایک سردار بیدار ہوا سب نے فریضہ سحر ادا کیا خدمت صاحبقران مین سب حاضر ہوئے امیر کو
ہر ایک نے متردد پایا عرض کی یا صاحبقران مزاج مبارک کیسا ہی آج کچھ چہرۂ مبارک متغیر ہی امیر نے فرمایا شب
کو مین نے ایک خواب دیکھا ہی جس کے سبب سے مجھے بڑی فکر ہی یہ سنکر کرب نامدار نے عرض کی مین نے
بھی شب کو ایک خواب دیکھا ہی اُسکے سبب سے مجھے بھی فکر ہی جب کرب نے کہا تو شاہزادہ سکندر فرخ لقا
نے بھی عرض کی کہ مین نے بھی شب کو ایسا ہی خواب دیکھا ہی آج آپ سے تعبیر کا جویا تھا اگر آپ نے خود فرمایا اسیطرح
سب سردارون نے عرض کی کہ ہمنے بھی شب کو خواب دیکھا ہی خواجہ بھی بارگاہ صاحبقران مین منفعل آئے
امیر نے مزاج پرسی کی خواجہ نے عرض کی یا امیر مین نے شب کو اس طرح کا خواب دیکھا ہی جس
کے سبب سے بہت متفکر ہون آپ تعبیر دیجیے کہ مجھے تسکین ہو امیر نے فرمایا خواجہ یہان
سب سردارون نے شب کو خواب دیکھا ہی کیا عجب ہی کہ ایک ہی کیفیت سب کو نظر آئی اور مین نے
بھی کیفیت عجیب دیکھی ہی لہذا مین پہلے بیان کرتا ہون اگر یہی کیفیت سب نے دیکھی ہو تو بیان کی ضرورت
نہین اسی کے موافق تعبیر تجویز کیجائے اور اگر اس کے خلاف کسی نے خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ خواب بیان فرمائیے امیر نے فرمایا کہ بیٹے مجھے ایک صحرا
ہولناک نظر آیا وہان کسی سردار کو مین نے نہین دیکھا اُس صحرا مین کھڑا تھا کہ ایک جانب سے کرب
کو آتے ہوئے دیکھا کہ کرب عجب حالت سے آتے ہین بارگاہ میری اُسکے قبضے مین ہی چہرہ سے

آثار تردد پیدا ہین ہین نے انھین رو کا کیفیت دریافت کی انھون نے کچھ ایسی حسرت آمیز باتین
کین کہ جو اسوقت مجھکو اچھی طرح یاد نہین ہین پھر انکے بعد اور سردارون کو دیکھا با حالت
پریشان خاک منھ پر ملے ہوئے کپڑے پھٹے ہوئے نالان و گریان میرے پاس آکر پہونچے
مین نے اُنسے کیفیت دریافت کی اُنھون نے بھی کچھ ایسے ہی حالات بیان کیے کہ جو مجھے اسوقت
یاد نہین مگر اسقدر ضرور خیال ہی کہ سب سردار اُسوقت گریان و نالان تھے اور ایسی عبرت آمیز
کیفیت مجھسے بیان کی تھی کہ جسکے سننے سے مجبور رونا آگیا تھا اُنسے اس حال کو سنکر مین افسوس
کر رہا تھا کہ ایک بزرگوار سامنے سے تشریف لائے اُنھون نے چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیا
اور ایک طرف روانہ ہوئے مین بھی اُنکے ساتھ ساتھ چلا وہ بزرگوار قریب ایک باغ کے پہونچے
اور مع جملہ سردارون کے اُس باغ مین تشریف لیگئے مین نے جانیکا ارادہ کیا اُنھون نے منع
فرمایا اور کہا ای حمزہ ابھی تمھارے آنیکی اجازت نہین ہی انھین لوگون کیواسطے حکم ہی مین انکو اس
باغ مین لیے جاتا ہون مین نے بہت کچھ اُنسے کہا کہ مین ان لوگون سے ملکر رخصت ہولون مگر اُنھون
نے میرا کوئی عذر قبول نہ کیا مین مجبور ہو کر خاموش ہو رہا وہ بزرگوار سب سردارون کو لیکر اندر
باغ کے گئے اور وہ دروازہ بند ہو گیا مین نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ لوگ
اندر سے کب واپس آئینگے اُنھون نے جواب دیا کہ جو اس باغ مین جاتا ہی وہ پھر واپس نہین آتا مین نے جو یہ
خبر سنی سردارونکی مفارقت مین رونے لگا اثناے گریہ مین آنکھ کھل گئی اپنے کو بستر پر پایا اُسوقت سے پھر مجھے
نیند نہ آئی امیر نے جو یہ خواب بیان کیا خواجہ نے عرض کی یا امیر ایسا ہی کچھ مین نے بھی دیکھا ہی کرب
نے عرض کی یا صاحبقران جسقدر آپ نے بیان فرمایا مین نے بھی یہی دیکھا ہی اور اسکے علاوہ بھی کچھ
کیفیت نظر آئی امیر نے فرمایا کہ ای کرب اُس کیفیت کو بیان کرو کرب نے کہا کہ پہلے مین نے آپکو مع جملہ سردارون
کے ایک صحراے ہولناک مین مقیم پایا اور اُس صحرا مین اس قسم کی ہواے تیز چلی کہ سب سردار مانند برگہاے
درخت کے اُڑ گئے کافر مال و اسباب پر قبضہ کرنے کو آئے مین وہان تنہا موجود تھا اُنسے مقابلہ کیا وہ
سب فرار ہوئے جب مین بالکل اکیلا رہگیا تو بارگاہ لیکر ایک جانب روانہ ہوا راہ مین آپ سے
ملاقات ہوئی اُسکے بعد یہ سب کیفیت دیکھی جو آپ نے فرمائی امیر نامدار نے فرمایا
ای کرب جو کیفیت بارگاہ لانے کی تمنے اسوقت بیان کی یہی باتین اُسوقت بھی کہی تھین
تمھارے بیان کرنے سے مجھے بھی یاد آیا واقعی تمنے مجھسے یہی کہا تھا اور سردار جو سامنے
صاحبقران زمان کے موجود تھے اُنہین سے بعض نے عرض کی یا امیر جسقدر آپ نے
فرمایا یہ واقعہ ہمپر بھی گذرا مگر ہمین کیفیت باغ کے اندر کی بھی معلوم ہی جن جن لوگون نے عرض کی کہ ہم
باغ کے اندر کی کیفیت سے بھی آگاہ ہین امیر کو خیال آیا فرمایا بیشک تمھین لوگ اُن بزرگوار کے ہمراہ باغ
کے اندر گئے تھے کیفیت وہانکی بیان کرو اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران ہم جو باغ کے اندر گئے وہان
جا کر عجب کیفیت دیکھی اپنے تمام عزیزان مردہ کو وہان حیات پایا سب کے مراتب دیکھے یا صاحبقران اُس
باغ کی لطافت کا کیونکر بیان کرین اور کس کس چیز کی تعریف کرین گو بہت سے بادشاہون کے باغ دیکھے
اور بہت سے طلسمون مین عجائب و غرائب دیکھے مگر وہ بزرگوار جس باغ مین لیگئے تھے اُسکی کیفیت سب سے

جدا تھی اول تو بہت سے عزیزان مردہ سے وہان ملاقات ہوئی انکی خوشی کیا کم تھی علاوہ اسکے
وہان کسی کافر کو نہ پایا سب باغ اہل اسلام سے بھرا ہوا تھا اور باغ کی وسعت کو جو دریافت کیا لوگون
نے کہا تمام دنیا سے بڑا ہی اس باغ کی وسعت سے دنیا بہت چھوٹی ہی اسکے بعد ہملوگون کیواسطے
ہمیشہ کو مکان تجویز ہوئے یا صاحبقران اُن مکانون کی تعریف کس زبان سے کرین براے خدمت
چند کنیزین آئین اُنکے حسن و جمال کے توصیف مین بھی زبان قاصر ہی بڑی بڑی شاہزادیان نگاہ
سے گذرین مگر ایسے حسن اور ایسے لباس اور اسطرح کے زیور نہین دیکھے اسی لطافت کا نظارہ
کر رہے تھے کہ آواز اذان کی کان مین آئی آنکھ کھل گئی حسرت دید ہنوز باقی ہی صاحبقران نے سبکی
تقریر سنکر خواجہ کیطرف دیکھا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مین نے بھی خواب اسی سامان سے
دیکھا ہی جو آپ نے بیان فرمایا باغ کی لطافت اور کنیزان حسین کی صورت میری نگاہ سے نہین گذری ان
لوگون کو در باغ تک مین نے دیکھا پھر انکی صورت مجھے نظر نہین آئی امیر نے فرمایا جن جن لوگون نے
اُس باغ کی سیر کی ہی وہ وہ الگ ہو جائین اور جن لوگون نے باغ کی سیر نہین کی ہی وہ الگ ہو جائین
مین شمار کرونگا کہ کون کون اُس باغ کی سیر کو گیا ہی یہ سنکر بہت سے سردار ایک طرف ہٹے صرف تھوڑے
سردار ایک جانب باقی رہے امیر نے کہا مین تعجب کرتا ہون کہ شب کو بہتر کس کیون سیر باغ سے محروم
رہے ایک شخص زیادہ ہو یا آپ لوگون مین سے کسی نے خواب اپنا فراموش کر دیا ہی سب نے
عرض کی یا صاحبقران ہم سب لوگون کو اپنا خواب بہت اچھی طرح یاد ہی ہم لوگ آپ کے ہمراہ
واپس آئے باغ کے اندر جانے نہین پائے امیر تھوڑی دیر تک ساکت رہے خواجہ نے عرض
کی یا امیر آپ نے سکوت کیون فرمایا صاحبقران نے کہا اس خواب کی تعبیر سوچ رہا ہون مگر جسقدر
فکر کرتا ہون اپنی طبیعت کو مغموم پاتا ہون اے خواجہ کوئی امر عظیم واقع ہونیوالا ہی یہ سر ایک کا خواب
دیکھنا بے سبب نہین ہی خواجہ نے کہا یا صاحبقران مجھے بھی یہی خیال ہی لیکن ایسا نہو کہ کوئی الم
مفارقت کی صورت پیدا ہو امیر نے فرمایا خواجہ آثار ایسے ہی نظر آتے ہین خواجہ نے عرض کی یا
امیر اب یہان سے تشریف لیچلیے یہ صحرا اس لائق نہین ہی کہ یہان قیام کرین امیر نے فرمایا
خواجہ کچھ صحرا کی خطا نہین ہی یہ امور تقدیری ہین جو نوشتہ تقدیر ہی وہ ہر طرح پیش آئیگا جہان ہونگے
محفوظ نہ رہینگے آج شب کو اس صحرا مین اور قیام کرو کل دیکھا جائیگا خواجہ خاموش ہو رہے
سب سردارون نے صاحبقران سے عرض کی یا امیر اس خواب نے اسقدر جو متفکر کر دیا ہی
کہ خدا اس درست نہین پروردگار عالم آپکی ذات کو سلامت رکھے جو آفت دشمنون پر آنے والی
ہو غلامون پر آجائے صاحبقران نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ مین نے حظ زندگی بہت اچھی طرح حاصل
کیا اور دنیا کے سرد و گرم کو خوب دیکھا ہر ایک بات سے جی سیر ہی اس دنیا مین رہنا پسند نہین ہی
میری یہی دعا ہی کہ خدا مجھے قدم مبارک حضرت پیغمبر آخر الزمان تک پہونچائے اور مین زیارت آنحضرت
سے مشرف ہون اسکے بعد اس دنیا مین رہنے کی حسرت نہین مگر تم لوگ ابھی حظ زندگی سے آگاہ
نہین ہو تمھین خدا برکت عمر عطا فرمائے اور تمھاری اولاد کو ترقی دے مجھے اپنی زندگی سے زیادہ تمہاری
حیات عزیز ہی دیر تک یہ باتین رہین سب سرداران امیر رو دیا کیے عجب کیفیت رہی صاحبقران ایک

ایک کا منھ بحسرت و یاس دیکھتے رہے اور یہی کیفیت سرداروں کی بھی رہی کہ صاحبقران کو دیکھ دیکھ کر
رو یا کیے تمام دن بارگاہ صاحبقران ماتم سرا رہی جب آفتاب غروب ہوا امیر نے براے وضو
پانی طلب کیا وضو کر کے فریضۂ مغرب کے بعد صاحبقران نے ہاتھ دعا کے واسطے اُٹھائے درگاہ
حق سبحانہ تعالے مین عرض کی کہ اے رب بے نیاز اے کریم کارساز آجتک تو نے اپنے اس عبد ذلیل
کو اس دار فانی مین آبرو رکھا اور جملہ مقاصد دلی تیری طرف سے عطا ہوئے اے کریم جو تیری طرف
سے ہونیوالا ہے وہ ٹل نہین سکتا اور تیرا یہ عبد ذلیل ناچیز بھی راضی برضا ہے مگر اسقدر دعا قبول فرما تاکہ جو تو نے
آبرو عطا فرمائی ہے مرتے دم تک اسمین فرق نہ آنے دینا اور باآبرو دنیا سے اُٹھانا انجام بخیر کرنا امیر کو اُسوقت
دعا مین اسقدر محویت تھی کہ مطلق کچھ خبر نہ تھی مگر گریۂ صاحبقران کی آواز سنکر اور سردار اپنی اپنی بارگاہون سے
نکل آئے بارگاہ مین آکر امیر کو مصروف دعا دیکھا سب نے لفظ آمین زبان پر جاری کیا دیر تک
صاحبقران مشغول دعا رہے بعد دعا امیر مصلے سے اُٹھے خادمون نے مصلی اُٹھایا صاحبقران
پھر اپنے ٹھکانے پر آکے جلوہ فرما ہوئے پھر سب سردار جمع ہوئے امیر نے فرمایا صبح سے کسی نے
کھانا بھی نہین کھایا ہے گو اسوقت از دیاد غم و رنج سے بھوک نہین ہے مگر صبح کو یہان سے سفر ہے اگر اسوقت
بھی گرسنہ سو رہے تو صبح کو قطع منزل کرنا ہے نہین معلوم کب قیام کرین اس سے بہتر یہ ہے کہ اسوقت
دستر خوان بچھے خادمون نے اُسیوقت دستر خوان بچھایا صاحبقران نے مع جملہ سردارون کے
خاصہ نوش فرمایا تھوڑی دیر تک صحبت رہی جب رات زیادہ گئی صاحبقران نے جلسہ برخاست
کیا سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے دن بھر کے مضمحل تھے جاتے ہی سب محو خواب ہوئے
ساحر غدار تو اس تاک مین تھے سب کو جو غافل پایا وقت ہاتھ آیا سب ملکر بارگاہون سے قریب
آئے دربانون پر سحر کیا کہ وہ لوگ بھی غافل ہوئے ساحرون نے روغن نفت بارگاہون پر چھڑکا
جنگل کے درخت تو پہلے روغن سے تر ہو چکے تھے بارگاہون پر روغن ڈالکر چارون طرف آگ
لگا دی جنگل مین آگ پھیلنے لگی بارگاہ مین جو جلین سردارون کی آنکھ کھلی اپنے کو اس مصیبت مین
مبتلا پایا سب گھبرائے صاحبقران کی بھی آنکھ کھلی امیر بھی بارگاہ سے باہر آئے دیکھا چارون
طرف جنگل مین آگ لگی ہے کسی طرف بچنے کی جگہ نہین ہے خواجہ نے امیر سے عرض کی یا صاحبقران
اُس خواب کی یہ تعبیر تھی اب جان بچنا دشوار ہے اسی صحرا مین جلکر مر جائینگے امیر نے فرمایا جو
منظور الٰہی ہے وہ ہوگا مگر اسوقت سب سردارون کو ایک جا کرنا چاہیے خواجہ نے عرض کی نہین
معلوم کہان کہان منتشر ہو گئے ہین امیر ایک جانب سردارون کی آواز سنکر روانہ ہوئے خواجہ
کو دوسری جانب غول نظر آیا وہ اُس طرف چلے اور جو سردار تھے اسی طرح ایک دوسرے کی
تلاش مین چلا کر ب نے بارگاہ سلیمانی کو لیا ایک طرف روانہ ہوئے چند سردار کرب کے
ہمراہ اُس طرف چلے امیر نے جب آگ کو شعلہ ور دیکھا اور صاحبقران کے قریب تھے درخت
بھی جلنے لگے امیر نے سردارون کو باآواز بلند پکارا بعض سردار صداے امیر سنکر قریب آئے
بعض دور نکل گئے تھے وہ نہ آسکے بعض آواز صاحبقران سنکر تڑپ بگئے مگر کیونکر امیر کے پاس
پہونچتے آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی بعض سردارون کی آواز امیر کے کان مین آتی تھی کہ یا

صاحبقران

صاحبقران ہمنے یہان آپ پر سے نثار کی غرضکہ یہی آواز آتی تھی کہ یا امیر ہماری خطائین معاف فرمائیے گا
حق نمک حضور سے ادا ہوئے ہین امیر کی عجب حالت تھی چار و ناچار چھپتے تھے ایک طرف متوجہ ہوئے
تو چار طرف سے آواز آئی کس طرف جاتے کیا کرتے آگ ہر ایک جانب جانے کو مانع تھی کچھ بن نہ
پڑتا تھا عجب مشکل مین تھے سواے خواجہ یا اور دو چار سردارون کے امیر کے پاس اور کوئی
نہ تھا صاحبقران کی اسوقت عجب حالت تھی مانند ماہی بے آب بیتاب تھے جس طرف جانے کا ارادہ کرتے
تھے آگ کا لوکا بھڑک سکے نہ رکتا تھا صاحبقران پھر ٹھہر جاتے تھے جب قریب کے درخت جلتے تھے
امیر وہانسے سرک کے اور طرف جاتے تھے وہان بھی تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے آگ کے شعلے
جب زیادتی کرتے تھے امیر وہانسے بھی آگے بڑھ جاتے تھے اسی حالت مین صبح ہوئی صاحبقران
نے باشارت نماز سحر ادا کی دست دعا بلند کرکے درگاہ قاضی الحاجات مین عرض کی کہ اے کس بیکسان
اے فریادرس غریبان وقت مدد ہی تیری ذات کا بھروسا ہی اسوقت مصیبت مین تیرے سوا کسکو
پکارون اور کس سے مدد چاہون اس آفت سے نجات عطا فرما امیر نے برجوع قلب دعا جو کی
مقبول درگاہ ایزدی ہوئی ایک جانب آگ ٹھنڈی ہوئی امیر اُس طرف چلے دور جاکر دم لیا
خواجہ سے کہا کہ نہین معلوم سردارون سے کون کون بچا اور کس کس کی اجل آئی معلوم ہوتا ہی
کہ بہت کم لوگ زندہ بچے اگر زیادہ سردار بچتے تو مجھسے ضرور ملتے کیونکہ اور کوئی راہ ایسی نہ تھی
جس طرف سے وہ لوگ نکل جاتے سواے اس راہ کے جس طرف سے ہملوگ آئے ہین یہ بھی
اسوقت کی آگ بجھ جانے سے یہ بات ہوئی ورنہ ممکن نہ تھا کہ راہ ملتی اُسی صحرا مین جلکر مرجاتے
مگر اے خواجہ اب مین اسی جگہ رہونگا خانہ کعبہ نہ جاؤنگا والد ماجد کو منہہ نہ دکھاؤنگا جب وہ مجھے
دیکھینگے کیا فرمائینگے خواجہ نے کہا یا امیر جو مشیت ایزدی تھی وہ ہوا اب یہان رہنا بیکار ہی
اس آگ کو سرد ہو جانے دیجیے دیکھیے کون کون سردار آکر آپ سے ملتے ہین باقی لوگون کے
رسوم فاتحہ خوانی سے فراغت حاصل کرکے تشریف لیچلیے مین نے سنا ہی کہ یہان سے خانہ کعبہ
قریب ہی چھ ماہ کی راہ ہی دو ایک ماہ یہان قیام فرمائیے شب کی رسم فاتحہ خوانی سے فراغت حاصل
کیجیے اگر مزاج مین آئے تو بدیع الملک کو بھی اطلاع دیجیے کہ وہ بھی آپ کے شریک فاتحہ خوانی
ہون امیر نے کہا مجھے بدیع الملک کو مبتلاے صدمہ و غم کرنا منظور نہین ہی اور وہ یقین ہی
کہ اب ایوان نہ طاق کے اندر پہونچے ہون اور وہان کافرون سے لڑائی چھڑ گئی ہو ایسی حالت
مین وہ کیونکر آسکتے ہین مگر مجھے امید قوی ہی کہ اگر اس بات کی خبر پائینگے ضرور انتقام لینگے
مین اپنی خیریت سے اُنھین مطلع کرونگا خواجہ نے عرض کی آپکو لازم ہی کہ آپ سب سے پہلے
اپنی خیریت کی خبر بدیع الملک کے پاس بھیجدین جسوقت وہ اس کیفیت کو اور کسی سے سنینگے
اور آپکی خیریت سے آگاہ نہ ہونگے تو اُنکو زیادہ اضطراب ہوگا صاحبقران نے فرمایا مین پہلے
اُنکو خبر دونگا صاحبقران اور خواجہ اور چند سردار صاحبقران سے باتین کرتے رہے جنگل اسقدر
جلد پھنکا کہ شام تک سب خاک ہو گیا امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ اب خاک کو سمیٹ کر دفن کرنا چاہیے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران مدت تک یہان آگ باقی رہیگی اور زمین جلا کر گی وہان جانا غیر ممکن ہی

امیر نے فرمایا بہت سے سردار جل گئے ہین اُنکی خاک برباد ہوگی خواجہ نے عرض کی یا امیر جو مشیت
الٰہی کیا چارہ اسوقت مین وہان کون جا سکتا ہے صاحبقران اور خواجہ یہ باتین کر رہے تھے
کہ ایک جانب سے ابر اُٹھا اور ترشح ہونے لگا خواجہ نے عرض کی یا امیر یہ رحمت پروردگار اُن
کشتگان حسرت پر نازل ہوئی کہ جنکے غسل و کفن کی تدبیر سوا ے خدا کے دوسرا نہ کر سکتا تھا اور اب
اس بارش کے سبب سے زمین ٹھنڈی ہو جائیگی خاک سمیٹ لینے کا وقت ملے گا امیر خواجہ کی
باتین سنا کیے مگر پانی اس شدت سے برسا کہ تمام صحرا مین یا لو گرمی کی شدت سے لیٹنا مشکل تھا
یا سب کو سردی معلوم ہونے لگی امیر نے فرمایا خواجہ واقعی یہ رحمت پروردگار اُنھین لوگون کیواسطے
نازل ہوئی ہے جب پانی برس کے نکل گیا صبح بھی ہوئی صاحبقران نے مع جملہ سردارون کے نماز
پڑھی بعد فراغت نماز صاحبقران خواجہ اور جملہ سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اس ارادے سے
اُٹھے کہ اب چلکر خاک ایک جا دفن کر دین کہ سامنے سے رفیع الملک اور بدیع الملک گھوڑون
پر سوار صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر کو سلام کیا صاحبقران نے دونون
شاہزادون کو گلے سے لگایا آبدیدہ ہوئے دونون شاہزادے بھی روئے عرض کی نہین معلوم
کون کون زندہ ہے اور کس کس نے گلزار جنان کی سکونت اختیار کی صاحبقران نے فرمایا
بہتر آدمی زندہ ہونگے کیونکہ جب مین نے خواجہ زادون سے دریافت کیا تھا کہ ہم لوگ کسقدر خدمت
باسعادت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین پہونچین گے تو خواجہ زادون نے حکم لگایا تھا کہ کل
بہتر کس مشرف زیارت سے ہونگے لہذا امید یہی ہے کہ بہتر آدمی زندہ بچے ہون اور خواب مین داخل
گلزار ابھی بہتر کس نہین ہوئے تھے معلوم ہوتا ہے کسی نے اپنا خواب فراموش کیا تھا سب لوگ
امیر کی باتین سنتے ہوئے مغموم و مضمحل چلے آتے تھے کہ بدیع الزمان نامدار ایک جانب سے آکے
صاحبقران سے ملاقات ہوئی امیر ثانی نے بدیع الزمان کو بھی گلے سے لگایا پھر امیر الزمان
آکر صاحبقران سے ملے اسیطور سے سب سردار صاحبقران کے پاس آئے امیر نے
فرمایا کہ اب شمار کرو کہ کل سردار کسقدر رہین خواجہ نے سب کا شمار کیا تو کل بہتر سردار تھے امیر نے
فرمایا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اگر جلنے سے بچے تو بہتر سردار بچ جائینگے باقی جل جائینگے یہ ذکر ہو رہا
تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی امیر نے فرمایا کوئی اور سردار آتا ہے اس عرصہ مین دامن گرد شگافتہ ہوا
سب نے دیکھا کہ کرب نامدار بارگاہ لیے ہوئے آتے ہین خواجہ سے امیر نامدار نے عرض کی یا
صاحبقران معلوم ہوتا ہے بہت سے سردار نکل گئے تھے اور بعض لوگ اس آگ مین جل گئے
صاحبقران نے فرمایا کیا عجب ہے مگر مجھسے خواجہ زادون نے یہی کہا تھا کہ کل بہتر کس خدمت
آنحضرت صلی اللہ مین پہونچین گے اور مشرف بزیارت ہونگے نہین معلوم کسقدر سردار زندہ بچے
ہین اتنے عرصے مین کرب غازی بھی امیر کے پاس آئے صاحبقران نے انکو بھی گلے سے
لگایا کرب نے جو سب کے حالات دیکھے بہت افسوس کیا صاحبقران نے مع جملہ سردارون
کے خاک اُس صحرا کی ایک جا جمع کی اور ایک چاہ عمیق سب نے کھودا اُس خاک کو اُسی چاہ مین
دفن کیا بعد دفن صاحبقران اسقدر روئے کہ روتے روتے بیہوش ہوگئے سردارون پر

بھی یہی حالت طاری ہوئی امیر زمان دیر تک حالت غشی مین رہے جب ہوش آیا سردارون
نے سمجھایا امیر نے فرمایا اب مین جو کچھ آپ لوگون سے کہون اُسکو قبول کیجیے سب
نے عرض کی آپ کا ارشاد بسر وچشم بجا لائینگے امیر نے کہا خواجہ زادون نے جو حکم لگایا
تھا وہ بہت صحیح تھا کہ اب سب ملاکر تہتر کس ہین لہذا مین تو ان دلاورون کی قبر پہ جاروب کشی
کرونگا آپ تہتر آدمی خدمت با برکت حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جائیے مین
اب ہرگز نہ جاؤنگا صاحبقران زمان امیر عالیشان والد ماجد جسوقت مجھسے حال دریافت
کرینگے تو مین کیا جواب دونگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران والا شان آپ جو کچھ فرماتے
ہین ہم اسکو کیونکر قبول کرین اگر آپ یہان تشریف رکھین گے تو ہم لوگ وہان جاکر کیا کرینگے
صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو ضرور جانا ہوگا مین تنہا اس دشت پر خطر مین رہونگا
اگر ساحرون کو مجھسے دشمنی ہوگی میرے واسطے پھر کوئی ایسا ہی سامان کرینگے کہ مین اُسکے سبب
سے اپنے بچھڑے ہوئے سردارون سے مل جاؤنگا میری عین خوشی ہی کہ ایسا ہی ہو صاحبقران
نے جو ایسی باتین کین سب سردار بہت روئے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تشریف
نہ لیچلین گے تو ہملوگ اپنے تئین ہلاک کرینگے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اگر آپ
لوگ میرے کہنے کو قبول نہ کرینگے تو مین اپنے تئین ہلاک کرونگا اگر آپکو میری ہلاکت گوارا
ہی تو آپ تشریف نہ لیجائین اور مجھسے احتراز فرمائین خواجہ نے جو امیر کی گفتگو سنی اشارے
سے سب کو منع کیا سردار خاموش ہوئے خواجہ نے عرض کی یا امیر اگر یہی آپکی خوشی ہی تو
ہم لوگ آپکی خوشی کرینگے مجبوری واپس جائینگے مگر یا صاحبقران آپکی جدائی ہملوگون کو زندہ
نہ رکھے گی امیر نے فرمایا یہ مجھے معلوم ہی مگر مین اب اس قابل نہین ہون کہ خانہ کعبہ جاؤن
اور والد ماجد کو منہہ دکھاؤن خواجہ خاموش ہوئے کچھ جواب نہ دیا امیر نے پھر فرمایا کہ خواجہ
تم کل یہان سے چلے جاؤ زیادہ ٹھہرنا اچھا نہین ہی ہر ساحر دشمن ہی ضرور کوئی فساد برپا کرینگے
خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب اسقدر آپ ہماری خوشی کیجیے کہ ابھی ہمین یہانسے رخصت
نہ کیجیے جب ہم رسم فاتحہ خوانی سے فراغت پائینگے خود ہی چلے جائینگے ابھی ہم کسیطرح نہین جاسکتے کیونکہ
اُن کشتگان حسرت کو جی بھر کے روئے بھی نہین ہین اسوقت تک تو اس فکر مین تھے کہ کتنے سردار باقی
رہے اور کون کون راہی ملک بقا ہوا اب کیفیت معلوم ہوئی اُنکے واسطے ایک روز فاتحہ خوانی
کا قرار دینگے اُس روز سب سردار جمع ہوکر آپسمین اُنکا پرسا دینگے کچھ تلاوت صحیفۂ ابراہیم
علیہ السلام کی ہوگی اُسکا ثواب اُنکی روح کو بخشا جائیگا حمزۂ صاحبقران نے فرمایا یہ تم
لوگ وہان بھی پہونچ کے کر سکتے ہو یہین پر تخصیص نہین ہی خواجہ نے کہا یا امیر نامدار میری
خوشی نہین ہی کہ مین یہان سے جاؤن اور وہ جاکر رسم فاتحہ خوانی ادا کرون اسمین دن بھی
بہت ہو جائینگے اور اُس رسم کا وقت بھی ہاتھ سے نکل جائیگا مناسب وقت یہی ہی
کہ اسی ہفتے مین یہ رسم ہو جائے ہم لوگ زیادہ یہان قیام نہین کرینگے ایک ماہ تک
رہین گے صاحبقران زمان نے فرمایا خواجہ ساحر تم لوگون کے نام کے دشمن ہین وہ ضرور کوئی

بات پیدا کرینگے ایسا نہو کہ ہملوگون کی بھی جان مفت جائے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کا قول ہی کہ جو
مقدر مین ہوتا ہی وہ پیش آتا ہی اگر ہمارے مقدر مین مرنا ہی تو ہر طرح مرینگے اور اگر ہماری تقدیر مین ابھی ہلاکت نہین ہی تو
ہمین کوئی قتل نہین کر سکتا ہی امیر خاموش ہو رہے خواجہ تھوڑی دیر تک صاحبقران کے پاس بیٹھے رہے
جب عرصہ ہوا دو تین سردارون کو امیر کے پاس چھوڑا اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُٹھے الگ آکر کہا اسوقت امیر
گرفتار رنج و محن ہین امیر سے کوئی ایسی بات نہو جو صاحبقران کے خلاف ہو ایک ماہ کے بعد طبیعت اصلاح پر آجائیگی
اُسوقت صاحبقران کو سمجھا کے لیچلین گے ابھی ہر ایک صاحبقران سے یہی کہے کہ ہم صرف فاتحہ خوانی کشتگان
کے واسطے ٹھہر گئے ہین بعد اس تقریب کے چلے جائینگے سب سردارون نے قبول کیا خواجہ نے کہا ایک تدبیر
اور ہی اگر وہ بن پڑے تو یقین ہی کہ صاحبقران یہان ٹھہر نہین سکتے سردارون نے کہا اُسکی کیفیت کو بیان کرو اگر ایسا
ہی تو ابھی سے اُسکی کوشش کرین خواجہ نے کہا وہ یہ تدبیر ہی کہ کسی طرح سے امیر عالی شان صاحبقران اول کو اطلاع
دو جسوقت صاحبقران اس کیفیت کو سنین گے وہ ضرور امیر کے لینے کو آئینگے اور سردارون کا پرسا بھی دینا اُنکو
واجب و لازم ہوگا جب وہ آکر صاحبقران سے کہین گے تو ہرگز انکار صاحبقران کو بن نہ پڑیگا ضرور اُنکے ہمراہ
چلے جائینگے سردارون نے کہا ایسے وقت مین کیونکر اُنکو اطلاع دے سکتے ہین نہ کوئی نامہ بر موجود ہی جسکے معرفت امیر کو
پیام دین نہ کوئی سردار اسوقت مین صاحبقران سے الگ ہو کر جا سکتا ہی خواجہ نے کہا مین اسکی تدبیر کرتا ہون
سنا ہی کہ یہان سے شہر کاج باج قریب ہی وہان جاؤنگا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کی طرف جاتا ہو تو اُسکو اس حال سے
آگاہ کر دونگا وہ جاکر ضرور صاحبقران اول کو اطلاع کر دیگا امیر اس خبر کو سنتے ہی اس طرف تشریف لائینگے سردارون
نے کہا خواجہ یہ کام سوا تمہارے اور کسی سے انجام نہ پائیگا اگر تم کوشش کروگے تو صاحبقران
کا یہان سے تشریف لیچلنا ہوگا اور سوا تمہارے اس کام کا انجام دینے والا کوئی نہین ہی خواجہ اسیوقت
سب سردارون سے رخصت ہوئے اور چلتے وقت یہ بات کہی کہ اگر صاحبقران مجھے دریافت فرمائین
تو ہرگز یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ مین جس ارادے سے جاتا ہون بلکہ یہ کہدینا کہ اسی صحرا مین کسی ضرورت سے
ایک طرف گئے ہین یہ کہکے خواجہ شہر کاج باج کی طرف روانہ ہوئے اُنکو تو راہ مین چھوڑ دیجیے کہ ذکر
انکا بھی وقت پر کیا جائے گا

اب کیفیت اُن ساحرون کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اس صحرا مین آگ لگا کے سب ساحر وہان سے فرار ہوئے اور فرتوت جادو کے پاس آکے
پہونچے فرتوت جادو نے پوچھا کہ تم اپنے کام سے فراغت حاصل کرکے آئے ہو سب نے کہا کہ
ہمنے آگ لگادی دو تین آدمی ہمارے سامنے جل گئے تھے جو سب کا افسر تھا وہ گھبرا گیا تھا یقین ہی
وہ بھی جلگیا ہو مگر ایک جوان نے کمال کیا اُسوقت مین ایک بارگاہ اور چند سردارون کو اپنے ہمراہ
لیکر نکل گیا وہ تو بچ گیا ہوگا فرتوت جادو نے کہا بہر طور تمنے اپنا کام بہت اچھی طرح انجام دیا اب
جنگل سے اگر وہ جوان نکل گیا تو زندہ بچا ہوگا ورنہ وہ بھی جلگیا ہوگا اب تم سب لوگون کو یہ لازم ہی
کہ ایک نامہ سلطان باج گیر کے پاس روانہ کرو کہ اُسکو ہم لوگون کی جوانمردی سے آگاہی ہو اور
اُس جوان کو تلاش کرکے قتل کرے ورنہ وہ ضرور رکھ لوگون کو جمع کرکے خون کا عوض لیگا اور

یہ جوانمردی سوائے صاحبقران کے اور دوسرے کی نہین ہی ہم لوگ ابھی اچھی طرح سے حمزہ
کو پہچانتے نہین ہین یقین کرتا ہون کہ حمزہ چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر نکل گیا ہو اب وہ ضرور لشکر فراہم کریگا
اور پھر برائے مقابلہ یہان آئیگا اپنے عزیزون کے خون کا عوض لیگا اگر سلطان کو اسکی خبر پہونچ جائیگی تو وہ ضرور بندوبست
کرینگے اور اُسکو تلاش کر کے قتل کرینگے کہ اُسکا زندہ رہنا اچھا نہین ہی ساحرون نے کہا ہم آج ہی سلطان کو نامہ تحریر کرتے ہین
مگر آپ بھی کچھ سعی ہماری فرمائیے کہ سلطان کو یقین ہمارے کہنے کا آئے فرتوت جادو نے کہا مین بہت اچھی طرح
تم لوگون کی سعی کرونگا اور تمھارے کہنے کا یقین سلطان کو دلا دونگا یہ نہین کہ سلطان کو تمھاری بات کا یقین نہو
کیونکہ تم ایک مدت سے اس صحرا مین رہتے ہو عبادت کرتے ہو تمھاری سچائی اور حق اندیشی سے سلطان خوب ماہر ہین
تمھین اپنے یہان کے ساحرون سے اچھا جانتے ہین اگر تم واقعی کوئی بات دروغ بھی بیان کروگے تو بھی سلطان
کو یقین آجائیگا تمھین کسی کی سعی کی کیا ضرورت ہی اور اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو مین ایک رقعہ اپنی طرف سے سلطان کو
تحریر کرتا ہون مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ ان لوگون نے ایسا کارنمایان کیا ہی جو انھین کا کام تھا اور سوا اُنکے دوسرا نہین
کرسکتا تھا ان لوگون نے اُس شخص کو قتل کیا جس نے بڑے بڑے ساحرون کو اپنا مطیع بنا لیا اور ہزارون طلسمون
کو خاک مین ملا دیا اور خداپرستی کو رواج دیا آپ مدت سے اُسکے قتل کا ارادہ رکھتے تھے مگر آج تک آپ نے
اپنا ارادہ پورا نہ کیا انکو خداوند کی طرف سے حکم ملا کہ اس شخص مغرور کو جا کر قتل کرو خداوند تمھاری مدد کرینگے
اُنھون نے جا کر اُسکو خاک مین ملا دیا تم لوگ اُسکا نام و نشان لکھدینا ساحر بہت خوش ہوئے اُسیوقت اپنے
اپنے مکانون مین گئے ایک عرضی اس مضمون کی لکھی کہ اے سلطان باج گیر ہمنے محض آپ کی خوشی کے
واسطے ایسے شخص کو قتل کیا جسکو آپ مدت سے قتل کرنا چاہتے تھے مگر حکم خداوند کا نہوتا تھا
اور آپ نے اکثر فرمایا تھا کہ ایک شخص مسلمان اس طلسم مین آئیگا اور وہ اس سلطنت کو تباہ و خراب
کریگا بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ شخص صاحب اقبال بھی ہوگا ایک روز ہم لوگون نے اپنے ملک
کی سرحدی حالات پر جو غور کی تو یہ کیفیت معلوم ہوئی کہ کوئی شخص مسلمان یہان آیا ہی کچھ لوگ بھی اُسکے ہمراہ ہین
اور وہ شخص عالیخاندان بھی ہی صاحب اقبال بھی ہی بہت ساحر اُسکے ہاتھ سے قتل بھی ہوگئے ہین چونکہ
آپ سے اس نقل کو سن چکے تھے ہم لوگ نائب خداوند کے پاس گئے اُنسے اس حال کو بیان کیا
اور اُس شخص کی کیفیت دریافت کی نائب خداوند نے کہا یہ وہ شخص ہی جس نے بےشمار ساحرون
کو قتل کیا ہی اور ہزارون طلسم برباد کیے ہین اُسکو قتل کرنا ہمارے مذہب مین بڑا ثواب ہی اور
خداوند کو جو اپنے سے زیادہ خواہش کرنا چاہے وہ اس شخص کو قتل کرے یہ سنکر ہم لوگون نے اس ارادے
پر کمر ہمت چست باندھی کہ اس شخص کو قتل کرین لہذا جس صحرا مین وہ مقیم تھا وہان جا کر آگ لگا دی سب اُسکے
ہمراہی جل گئے مگر ایک جوان اُنمین سے نکل گیا نائب خداوند کو یہ شک ہی کہ وہی حمزہ تھا وہ تین آدمی اور بھی اُسکے
ہمراہ تھے آپ کو یہ مبارکباد دی جاتی ہی کہ آپ کا دشمن ہم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوا مگر جو شخص اُنمین سے
زندہ نکل گیا ہی اُسکی ذات سے نائب خداوند کو یہ خوف ہی کہ وہ لشکر فراہم کر کے اپنے عزیزون کا عوض
خون لینے آئیگا اگر کوشش کی جائے اور وہ تلاش کر کے قتل کر ڈالا جائے تو بہت مناسب ہی جب یہ نامہ ختم
ہوا تو ساحرون نے ایک ساحر کو بلایا کہ اس عریضہ کو لیجا کر سلطان کو دینا اور جو کچھ کیفیت گذری ہی اسکو
زبانی بیان کرنا سلطان سے تجکو بھی خلعت و انعام بیشمار حاصل ہوگا ساحر اُس عریضہ کو لیکر روانہ ہوا اور

ایک روز مین صحرا کی راہ قطع کر کے سلطان باج گیر کی ڈیوڑھی پر پہونچا لوگون سے کہا کہ مین ایک عریضہ
سلطان کی خدمت مین لایا ہون کہ ملاحظہ بادشاہ سے اسی وقت گذر جائے لوگون نے کہا در دولت
سلطان پر لیجا وہان چوبدار اس کام کیواسطے مقرر ہین وہ اسیوقت عریضہ لیجائینگے ابھی سلطان کو دکھائینگے
وہان سے جواب بھی اسیوقت حاصل ہوگا ساحر اُس عرضی کو لیے پھاٹک پر آیا یہان چوبدار موجود تھے
ساحر نے وہ عرضی اُن چوبدارون کو دیکر کہا کہ یہ ساحران صحرائی نے حضور سلطان مین بھیجی ہے اور
جواب طلب کیا ہے چوبدار اُس عرضی کو لیکر باج گیر شاہ کے پاس آئے پہلے سلام کیا پھر عرضی دی
باج گیر شاہ نے کہا اے ہرکارو یہ عرضی کون لایا ہے چوبدارون نے کہا یہ عرضی صحرا سے کاج باج
سے آئی ہے اور ساحران صحرائی نے حضور کی خدمت مین بھیجی ہے کوئی امر ضروری ہے اسیوقت جواب
بھی مانگا ہے باج گیر شاہ نے اُسیوقت عرضی کو کھولا پڑھنا شروع کیا ہنوز عرضی ختم نہوئی تھی کہ اسکے
زانو پر ایک پرچہ آکے گرا اسنے عرضی کو رکھدیا کہا ناظم خداوند کا کوئی رقعہ آیا ہے پہلے اس رقعہ کو دیکھ
لون پھر عرضی کو پڑھون یہ کہکے اسنے رقعہ پڑھنا شروع کیا اُسمین لکھا تھا کہ ساحران صحرائی نے بہت بڑا
کارنمایان کیا حمزۂ عرب کو قتل کیا مگر انکے بیان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حمزہ نکل گیا اور ہمراہی
اُسکے جلکر خاک ہوئے اگر یہی ہوا تو بہت اچھا ہوا کیونکہ حمزہ کے عزیزون نے بھی ہزارون ساحرون
کو قتل کیا تھا اور بہت سے طلسم خراب کیے تھے اُنکا قتل ہونا بھی بہت اچھا ہوا مگر اب تمھین لازم ہے کہ
اُسکی تلاش کرو اگر درحقیقت حمزہ نکل گیا ہے تو اُسکو ڈھونڈھ کے قتل کراؤ ورنہ وہ پھر لشکر جمع کر کے
عوض خون عزیزان لیگا اور یہ بزرگان دین لکھ بھی گئے ہین کہ ایک مسلمان اس شہر کو تباہ کریگا کیا
عجب ہے جو یہی ہو کیونکہ اب کوئی عزیزان حمزہ سے باقی نہین ہے جو ہمسے بدلا لے صرف حمزہ کی ذات
باقی ہے وہ خود ہمسے بدلا لیگا یہ بات ہمسے اکثر خداوند نے بھی کہی ہے کہ جب اس طلسم مین مسلمان آئینگے اور
فساد مچائینگے اُسوقت قدرت اُن لوگون کی کسی بات مین دخل نہ دینگے جو کچھ وہ کرینگے قدرت
کی خوشی کا سبب ہوگا مگر جب حد سے زیادہ سر اُٹھائینگے اور غرور و تکبر کے کلمات زبان پر لائینگے
اُسوقت قدرت اُنکو ٹھیک کر دینگے مگر سلطان باج گیر کے امتحان کیواسطے یہ سب باتین کیجائینگی
اگر سلطان اُس سے لڑکے فتحیاب ہوا تو اسکا مرتبہ اور بڑھایا جائیگا اور اگر اسنے شکست اُٹھائی تو
قدرت ہرگز اس معاملے مین دخل نہ دینگے اور باج گیر شاہ کو قتل ہو جانے دینگے بعد قتل پھر جو
قدرت کے مزاج مین آئیگا وہ کرینگے اسی سبب سے مین نے تمکو اطلاع دیدی کہ حمزہ کو تلاش
کر کے قتل کرو ورنہ تمھارے واسطے بہت خرابی ہوگی کوئی بات نہ بن پڑیگی آیندہ تمھین اختیار ہے
ابھی تم طریقۂ جنگ اہل اسلام سے آگاہ نہین ہو اُنکے معرکہ آرائیون کی کتاب مین منگا کر دیکھو
تو تمھین سب کیفیت معلوم ہو ابھی تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ جب مسلمان آئینگے مین اُنکو مثل اور
لوگون کے اسیر کر لونگا یہ بالکل خیال خام ہے ایسا ممکن نہین ہے جو تم مسلمانون کو اسطرح قید کر سکو کہ جیسے
اور اور بادشاہون کو اسیر کر لیا مسلمانون نے طلسم نہ طاق فتح کیا ابھی اسکی کیفیت ہمکو تحقیق نہین
بلکہ اُسی طرف سے آئے ہین مین نے یہانتک خبر پائی ہے کہ اب مسلمان اپنے اقبال کو ترک کر کے خانہ بھی
جاتے ہین اب کسی ساحر کو آزار نہ پہونچائینگے اور کسی سے مقابلہ نہ کرینگے مگر تمھین لازم ہے کہ اپنا بندوبست

گیرو کہ مبادا یہ لوگ کسی قسم کا فساد نہ برپا کرین اسنو حمزہ کو ایک قسم کی اذیت پہونچی ہو وہ لیگا اسکا عوض
باج گیر نے جو یہ رقعہ نائب خداوند کا پڑھا اپنے مصاحبین سے کہا کہ نائب خداوند بھی بعض وقت ایسی باتین تحریر فرماتے
ہین کہ مجھے تعجب ہوتا ہو کہ یہ کس دل سے انھون نے لکھا بھلا یہ ممکن ہو کہ خداوند ایک مرد مسلمان کو مجبیر فتح دلائین
اور یہ جو بزرگ لوگ تحریر کر گئے ہین یہ سب غلط ہو کوئی ایسا نہین ہو جو میرے شہر کو برباد کر سکے اور مجھے
ہلاک کر سکے میرے ہلاک کرنیکو اُن اُن چیزون کی ضرورت ہو جو امکان بشری سے باہر ہین انسان تو کیا
چیز ہو مگر انسان کا خیال بھی اتنی دور نہین پہونچتا ہو جہان جہان وہ اشیاء رکھے ہین علاوہ دور ہونے کے
ایک بات یہ بھی ہو کہ اُن اشیاء کی محافظت وہ لوگ کرتے ہین جو سحر مین سامری و جمشید ہین اُنھون نے
عجائبات و غرائبات ایسے ایسے بنا رکھے ہین جنکو انسان دیکھکر اُس طرف جانے کے ارادے سے
باز رہتا ہو بھلا بیچارے حمزہ کی کیا ہستی ہو جو وہانتک جائے اور اُن اسباب کو لائے اور وہ لوگ
جو اُن اسباب کی محافظت کرتے ہین وہی کیون گوارا کرینگے کہ کوئی شخص آکر لیجائے حمزہ ایک مرد
غیر ساحر ہو اگر نائب خداوند کو کچھ بھی دعوی ہو تو جاکر اُن اسباب کو لائین اگر وہ نائب خداوند نہین
تو بندہ خاص خداوند ہون اور مجھے خداوند جسقدر عزیز رکھتے ہین اسقدر نائب کا خیال بھی نہین ہو
وہ ایک ملازم ہو اور مین جانشین خداوند ہون جو اسوقت کہدون وہ ہو جائے بھلا خداوند میرا قتل
گوارا کرینگے مین ہرگز حمزہ کی تلاش نہ کرونگا دیکھون کس طرح حمزہ مجکو قتل کرتا ہو اور اگر بجز خدمت
خداوند مین جاؤنگا تو نائب صاحب کی ضرور شکایت کرونگا اور خداوند سے کہکے اسکو موقوف
کرادونگا اور کوئی نائب جو میرا مرتبہ دان ہو اُسکو مقرر کرونگا وزرا نے جو اسے غصہ مین پایا کہا آپ
کسکی بات کا خیال کرتے ہین اس خط کو ملاحظہ فرمائیے دیکھیے ساحران صحرائی نے کیا تحریر کیا ہو
باج گیر نے کہا یہ سب یہی کہتے ہین کہ ہمنے آپ کے دشمن کو جلا دیا اور آپکی حفاظت کی امیدوار
ہین کہ اسکے صلے مین ہمین عزت و آبرو عنایت ہو مین اُن امیدوارون کی امیدون کو قطع کرنا نہین
چاہتا اُنکے واسطے کچھ زر و جواہر روانہ کرتا ہون اور ہر ایک کو وہین جاکر اپنے ہاتھ سے دونگا تاکہ
سب کی عزت بھی بڑھے واقعی اُن لوگون نے کار نمایان کیا اگر وہ اُسکو نہ قتل کرتے تو میرا کچھ نقصان
نہ تھا مگر اُنھین اس امر کا خیال تو ہوا کہ یہ شخص ہمارے بادشاہ کے دشمن ہین انکا زندہ رہنا اچھا نہین ہو مین
اس بات سے بہت خوش ہوا اگر وہ لوگ یہان آنا منظور کرینگے تو اُنکو اپنے ہمراہ لاؤنگا یہان اُنکی عزت
و آبرو زیادہ بڑھاؤنگا آیندہ اُنھین اور خیالات پیدا ہونگے میرے کسی دشمن کو زندہ نہ چھوڑینگے
گو مجھے یہ یقین ہو کہ وہ لوگ یہان آنا قبول نہ کرینگے مگر مین نہ کہونگا وزیرون نے چوبدارون سے کہا
کہ جو شخص یہ عرضی لایا ہو اُس سے جاکر یہی بیان کرو کہ سلطان خود تشریف لائینگے اور وہین آکر
خلعت و انعام مرحمت فرمائینگے تم لوگ خاطر جمع رکھو سلطان ہمارے حاتم سے بڑھکے فیاض ہین
جسکو دینگے ایسا دینگے کہ اُسکی خواہش سے بڑھ جائیگا چوبدار وزیرون سے یہ سنکر باہر آئے جو ساحر
عرضی لیکر آیا تھا اُس سے سب کیفیت بیان کی کہا یہ سب باتین جاکر اُن لوگون سے کہدینا اور کہنا
کہ کوئی مایوس نہو سلطان بہت جلد تشریف لائینگے خداوند سے بھی کچھ باتین عرض کرنا ہین ساحر روانہ
ہوا پھر اُن ساحرون کے پاس پہونچا جنھون نے عرضی بھیجی تھی سب نے اپنے نامہ بر کو جو آتے

دیکھا خوش ہوئے نامہ دار سب کے پاس آیا جو کیفیت سنکر آیا تھا سب بیان کردی ساحرون نے
کہا جو بات ہمنے چاہی تھی وہ حاصل نہوئی اب ہم نائب خداوند کے پاس جاتے ہین یقین ہی انھوں نے
ہملوگون کی سعی نہین کی اگر وہ ہماری سعی کرتے تو ہرگز یہ بات نہوتی ابھی ہمارے واسطے خلعت و انعام
آتا اور خود سلطان ہملوگون کے مشتاق دیدار ہوتے یہ کہکر سب نے اُس نامہ دار کو اپنے ہمراہ لیا اور
فرتوت جادو کے پاس پہونچے فرتوت کو پہلے سلام کیا پھر کہا کہ آپ نے ہماری سعی نہین کی اگر آپ
ہماری سعی فرما دیتے تو اسوقت ہمین وہ مراتب حاصل ہوتے کہ بڑے بڑے بادشاہ ہمارے حال
پر رشک کرتے فرتوت جادو نے کہا مین نے تمھاری جانب سے اسدرجہ باج گیر شاہ کو لکھا تھا
کہ اگر وہ انھون نے دیکھا ہوگا تو تملوگون کا مرتبہ اسی وقت سے اس درجہ بڑھا یا گیا ہوگا کہ وہان
کے ساحرون کو تمھارے حال پر واقعی رشک ہوا ہوگا مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ میرا نامہ تم لوگون کی
عرضی کے بعد پہونچا ہوگا وہ پہلے حکم کر چکے ہونگے اور تم لوگون کا نامہ دار یہان آچکا ہوگا اُسوقت
میری سعی پہونچی ہوگی اب کوئی نتیجہ تمھارے واسطے آنے والا ہی خاطر جمع رکھو جا کر اپنے اپنے ٹھکانون
پر مشغول عبادت ہو کئی روز ہوئے کہ تمنے خداوند کی پوجا نہین کی ہی ایسا نہو عتاب خداوند کا تم پر
نازل ہو تو اور غضب ہو جائے ساحر یہ سنکر واپس آئے سب نے کہا اب صحرا کا کاج بلج مین
عبادت کرنے کا ٹھکانہ نہین ہی اگر کوئی اور مقام تجویز کرین تو مناسب ہی یہان اب کوئی جگہ ایسی
نہین ہی جو لائق عبادت ہو یہ جو سب کی راے ہوئی ہر ایک نے اس بات کو پسند کیا اور تلاش
جگہ مین ایک صحرا کے جانب روانہ ہوئے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت خواجہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ یہ جو سب سرداروں سے رخصت ہو کر اس تلاش مین روانہ ہوئے کہ اگر کوئی جانب کعبہ جانیوالا
مل جائے تو ایک گذارش خدمت امیر مین ہو جائے تا صاحبقران کے تشریف لیجانے کی کوئی صورت
نکلے خواجہ نے دو تین کوس کے بعد دیکھا کہ چند ہیزم فروش ایک غار مین سے لکڑیان نکالکر گٹھے
باندھ رہے ہین خواجہ اُن ہیزم فروشون کے قریب گئے دریافت کیا کہ تم لوگون کو معلوم ہی کہ یہان
کسی جانب مسلمانون کی بھی بستی ہی اُنھون نے جواب دیا یہان سے دو کوس پر ایک قریہ ہی وہان ایک
شخص ہی کہ نام اُسکا روشن بخت ہی اُس قریہ کی حکومت اُسی کے قبضے مین ہی وہان جسقدر لوگ
ہین وہ سب مسلمان ہین گو قریہ بہت چھوٹا سا ہی مگر قریب دو چار سو آدمیون کے وہان رہتے ہین
خواجہ نے شکر خدا کیا اُس قریہ کے جانب روانہ ہوئے پتہ تو ہیزم فروشون سے اچھی طرح دریافت
کر چکے تھے تھوڑی دیر مین وہان جا کر پہونچے خواجہ نے قریہ کو بہت آباد پایا ہر ایک کو خوش لباس
دیکھا خواجہ نے ایک شخص سے بطرز اہل اسلام صاحب سلامت کی وہ بہت خوش ہوا خواجہ سے کہا
آپ کون ہین کہان سے تشریف لائے ہین خواجہ نے کہا مین اپنی کیفیت ابھی بیان نہین کر سکتا مگر حاجت
میری یہ ہی کہ آپ کے حاکم سے ملون اور کچھ امور ضروری اُنسے بیان کرون اگر آپ لوگ کچھ اسمین کوشش
فرمائینگے تو مین نہایت ممنون و مشکور ہونگا اور خدا آپکو اسکی جزاے خیر دیگا اُن لوگون نے کہا آپ اپنا

نام نامی تو ارشاد فرمایئے خواجہ نے کہا ابھی آپ کسی بات کو مجھسے دریافت نہ فرمایئے مین ابھی کوئی
بات نہ بتاؤنگا پہلے آپ کے حاکم سے ملونگا آپ لوگون کو اُسی وقت میری کیفیت معلوم ہو جائیگی سب
نے کہا اگر بے اسکے اپنا نام ونشان بتانے مین آپکو انکار ہو تو ہم ابھی آپکو اپنے آقاے نامدار
کے پاس لیے چلتے ہین یہ کہکے اُن لوگون نے خواجہ کو اپنے ہمراہ لیا اور مکان روشن بخت
پر آئے دروازے پر بہت سے لوگ بیٹھے تھے اُنھون نے کہا آپ لوگ اپنے ہمراہ کسکو اندر لیے
جاتے ہین اُن لوگون نے کہا یہ بھی اہل اسلام ہین کسی ضرورت خاص کیواسطے آقاے نامدار کے
پاس آئے ہین لہذا آپ لوگ انکی اطلاع کردین اُن لوگون نے خواجہ سے کہا کہ آپ اپنا نام بتایئے
ہم جاکر آپکی اطلاع کرین خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ اندر جائین اور اپنے مالک سے یہ عرض
کیجیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہو جو نام نہین بتاتا جو کوئی اُس سے پوچھتا ہو وہ یہی جواب دیتا ہو کہ مین
جب تک روشن بخت سے نہ ملونگا اُسوقت تک اپنا نام ونشان کسیکو نہ بتاؤنگا چوبدارون نے بہت
بہت پوچھا مگر خواجہ نے ایک کو نام نہ بتایا آخرکار سب مجبور ہوئے اندر آئے روشن بخت
اُسوقت اپنے وزرا سے کچھ کیفیت خواب کی بیان کررہا تھا کہ چوبدارون نے جاکر سلام کیا اور
دعاے دولت دینے کے بعد عرض کی کہ ایک شخص مسلمان کہین سے آئے ہین آپکی خدمت مین
حاضر ہونا چاہتے ہین ہملوگون نے اُنسے نام دریافت کیا اُنھون نے یہی جواب دیا کہ ہم نام
تمھارے مالک کو بتائینگے اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہو روشن بخت نے کہا میرے پاس لاؤ
مین اُنکی صورت دیکھون نہین معلوم کون بزرگوار ہین جو ایسا فرماتے ہین چوبدار باہر آئے خواجہ
سے کہا آپکو آقاے نامدار طلب فرماتے ہین خواجہ نے قدم آگے بڑھایا دروازے کے اندر
آئے اُس مکان کی سات ڈیوڑھیان تھین جب ساتون ڈیوڑھیان طے ہوئین اور خاص ڈیوڑھی
پر پہونچے چوبدارون نے آگے بڑھ کے پردہ اُٹھایا خواجہ نے دیکھا ایک جوان حسین کمسن تخت
پر بیٹھا ہو تاج شہریاری سر پر ہو لباس پرتکلف پہنے ہوئے ہو خواجہ نے نعرۂ سلام وعلیک بلند
کیا اُس جوان حسین نے جواب سلام دیا مسکرا کے مزاج پوچھا کرسی منگائی خواجہ سے کہا بسم اللہ
تشریف رکھیے تشریف آوری کا سبب قدم رنجہ فرمانے کا باعث ارشاد فرمایئے مین آپ کے
سرفراز فرمانے سے نہایت ممنون ہوا خواجہ نے جو روشن بخت کے اخلاق کو دیکھا بہت خوش
ہوئے کرسی پر بیٹھے کہا اے روشن بخت مین نے جو کچھ آپ کے بابت سنا تھا اُس سے بڑھکے
آپکو پایا آپ ابھی ہملوگون سے واقف نہین ہین اگر سابق مین آپکو ہملوگون کے آنے کی کیفیت معلوم
ہوتی تو ضرور تھا کہ اس مصیبت سے ہملوگ بچ جاتے روشن بخت نے کہا خدانکردہ آپ لوگون
پر کیا مصیبت پڑی خواجہ نے کہا صرصر نے کل چ بارج مین ہمارے شاہزادون نے شہادت پائی
ساحرون نے صحرا کو جلادیا سب کو خاک مین ملادیا اب چند لوگ اور باقی رہگئے ہین روشن بخت
نے کہا آپ پہلے اپنے حسب ونسب سے آگاہ فرمایئے کس بادشاہ کے یہان آپ ملازم ہین
اور کون کون شاہزادے آپ کے ہمراہ تھے خواجہ نے جواب دیا اے روشن بخت مین اُس
بادشاہ کا ملازم ہون جسکو لوگ صاحبقران کہتے ہین جب دین اسلام رکھتے ہوگے تو ضرور

آگاہ ہوگئے مین امیر عالیشان حمزۂ بلند نشان صاحبقران دوران کا ملازم ہون صاحبقران
نے عہد کیا تھا کہ مین بعد قتل زمرد ثانی خانۂ کعبہ جاؤنگا یہان نرہونگا بفضل ایزدی زمرد ثانی
طلسم خطاق مین قتل ہوا صاحبقران زمان نے بدیع الملک کو صاحبقرانی دی اور آپ عازم
خانۂ کعبہ ہوئے اور ارادہ یہ ہی کہ خانۂ کعبہ جائین حج سے فراغت حاصل کرکے پھر خدمت با برکت
حضرت پیغمبر آخرالزمان مین تشریف لیجائین مشرف زیارت آنحضرت ہون اسی ارادے سے
عزیزون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے تھے صحراے کلج باج مین آکے ٹھہرے یہان کے ساحر جیسے
غدار ہین تمھین اُن سب کی کیفیت معلوم ہی اُنھون نے صحرا مین آگ لگادی بہت سے عزیزان امیر درجۂ
شہادت پر فائز ہوئے بہت سے سردار جل گئے ہین وہ بھی مبتلاے تکلیف ہین صاحبقران زمان
کو اس درجہ ملال ہی کہ امیر شب و روز آہ سرد بھرا کرتے ہین ہملوگون سے ارشاد فرماتے ہین کہ تم
سب خانۂ کعبہ جاؤ مین یہین رہونگا سب کشتگان حسرت کی خاک ایک چاہ عمیق کھود کے اُسمین دفن
کی ہی ارادہ کرتے ہین کہ اُسی جا بیٹھکر اُنکے حق مین دعاے مغفرت کرتے رہین اور سب کی قبرون
کی جاروب کشی کرین ہملوگون نے یہ خلاف ہی سمجھے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران قبول نہین فرماتے
ہین اب سواے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہی کہ یہان سے کوئی صاحبقران اول کی خدمت
مین جائے اور اس کیفیت سے اُنکو آگاہ کرے جب صاحبقران زمان یہ خبر پائینگے تو ضرور اسطرف
تشریف لائینگے بعد رسم فاتحہ خوانی ہمارے صاحبقران ثانی کو اپنے ہمراہ لیجائینگے مگر سوا آپکے
اور یہ کام دوسرے سے نہوگا اگر آپ اتنی مہربانی فرمائین کہ کسی آدمی کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کرین
اور وہ جاکر صاحبقران کو اس حال سے مطلع کردے تو ہملوگ اس رنج والم سے نجات پائین
روشن بخت نے جو یہ حال سنا اپنے سر سے تاج اُتارا آبدیدہ ہوا تخت سے اُٹھکے خواجہ
کے قریب آیا عرض کی زہے قسمت میری کہ آپکی زیارت نصیب ہوئی بھلا صاحبقران زمان کا مرشد
تو اور ہی مجھے آپ کے قدم چومنا باعث فخر ہی مین نہایت بدقسمت تھا کہ پہلے سے تشریف آوری
صاحبقران سے واقف نہوا ورنہ کیا مجال تھی ساحران کلج باج کی جو ذرا بھی تکلیف پہونچا سکتے
مین بحفاظت تمام صاحبقران نامدار کو تا بہ خانۂ کعبہ پہونچاتا اور خود بھی حج بیت اللہ سے فارغ
ہوکر ہمراہ صاحبقران زمان خدمت آنحضرت مین جاتا اپنے ایسے شرف حاصل ہوتے مگر اب
جو کچھ آپ فرماتے ہین مین ابھی اسکی تعمیل کرتا ہون اُسکے بعد پھر صاحبقران زمان کی قدمبوسی
کو چلونگا خواجہ نے کہا اہی روشن بخت اگر میرے ہمراہ چلوگے تو صاحبقران تجھسے آزردہ ہونگے
اور یہی فرمائینگے کہ ایسے وقت بیکسی مین تم مہمان کو لائے کہ ہم کچھ خاطر بھی نہین کرسکتے علاوہ خاطر
کے بیٹھنے تک کی جگہ نہین ہی امیر مجھسے بہت ناخوش ہونگے اگر تمکو ایسا ہی شوق قدمبوسی صاحبقران
ہی تو مین آگے جاتا ہون بعد مین تم بھی آنا صاحبقران زمان سے یہ بات ظاہر نہ کرنا کہ مین خاص آپکی
تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہون بلکہ کوئی حیلہ سیر و شکار کا کردینا اور اس باب مین بھی کچھ
نہ کہنا کہ مین صاحبقران زمان کو خانۂ کعبہ سے بلاؤن ۰۰ آگے آپکو اپنے ہمراہ لیجائین جو بات کہوگے
صاحبقران کے خلاف ہوگی روشن بخت نے عرض کی جو آپ فرماتے ہین مجھے سب منظور ہی مگر ایک

عرض اور ہی کہ صاحبقران زمان وہان بالکل بے سروسامان ہین اگر حکم ہو تو کچھ اسباب ضروری اپنے ہمراہ لیتا آؤن کچھ ملازم برائے خدمت ساتھ لیلون جبتک صاحبقران زمان وہان رونق افزا رہین گے اُسوقت تک خادم خدمت صاحبقران کرتے رہین گے مین خود بھی حاضر خدمت رہونگا آپ اگر حکم دین تو یہ سب انتظام درست ہی خواجہ نے کہا اس بات مین تمھین اختیار ہی اگر امیر ان باتون کو گوارا کرین ٭مین مانع نہین مجھے تو امیر کی خوشی درکار ہی اور مین نے جن باتون کے اظہار کو منع کیا وہ امر ایسے ہین جو محض صاحبقران کے لیچلنے کی تدبیرین ہین اور تمھین اپنے ہمراہ اس سبب سے نہین لیے جاتا ہون کہ صاحبقران نہایت بامروت ہین اور رحمان سے جس طرح سکتے ہین تمھین معلوم ہو جائیگا اور یہ وقت ایسا ہی کہ وہان بیٹھنے تک کا ٹھکانا نہین ہی اگر مین تمھین اپنے ہمراہ لیجاؤنگا تو صاحبقران محجوب ہونگے اور تمھارے آنے کے بعد مجھسے شکایت کرینگے اس سبب سے ایسا کہا روشن بخت نے کہا خواجہ صاحب مین نے آدمیون کو طلب کیا ہی وہ حاضر خدمت ہوتے ہین جسکو آپ پسند فرمائین اُسکو خانۂ کعبہ روانہ کیجیے خواجہ نے کہا جلد بلاؤ کہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا روشن بخت نے اُسی وقت آدمی بلائے خواجہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ خانۂ کعبہ کتنے دنون مین پہونچ سکتے ہو ہر ایک نے اپنی اپنی زود رفتاری ظاہر کی جو شخص سب مین زود رفتار تھا خواجہ نے اُسکو اُسیوقت ایک عریضہ اس مضمون کا لکھکر دیا کہ یا صاحبقران زمان یہان آفت عظیم برپا ہوئی بہت سے سردار عازم باغ جنت ہوئے ساحرون نے اپنا کینہ نکالا اور صحرائے کلج باج مین آگ لگادی اب ہمارے صاحبقران کی عجب حالت ہی ہملوگون سے فرماتے ہین کہ تم خانۂ کعبہ جاؤ مین ہرگز نہ جاؤنگا والد ماجد کو منھ نہ دکھاؤنگا جسوقت وہ سب سردارون کو مجھسے دریافت فرمائینگے مین کیا جواب دونگا ہملوگ سخت مصیبت مین گرفتار ہین اگر آپ کچھ کوشش فرمائین تو صاحبقران اپنے عہد سے باز آئین یہ عریضہ لکھکر خواجہ نے اُس شخص کو دیا کہا جہانتک ممکن ہو اس نامے کو جلد پہونچانا جواب لیکر بہت جلد واپس آنا روشن بخت نے اُس ایک آدمی کے ہمراہ سو آدمی کیے کہا تم سب جلد جاؤ اور جواب لیکر بہت جلد واپس آؤ یہ لوگ تو اُس طرف روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ لوگون نے خانۂ کعبہ مین امیر کو قتل زمرد ثانی کی خبر دی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ آپ صاحبقران ثانی بہت جلد یہان آئینگے آپکی قدمبوسی سے مشرف ہونگے امیر اُس روز سے شادان و فرحان بیٹھے شب و روز یہی ذکر کرتے تھے کہ شکر ہی حمزۂ ثانی نے زمرد کو قتل کیا اور اب یہان آنیکا ارادہ ہی یقین ہی بہت جلد اپنے تئین پہونچائین کیونکہ میرے دیکھنے کا اُنھین بھی اشتیاق حد سے زیادہ ہی بارہا جو اُنکے بھیجے ہوے یہان آتے اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ حمزۂ ثانی شب و روز اپنے یارون سے یہی ذکر کرتے ہین کہ مین بعد قتل زمرد ضرور خانۂ کعبہ جاؤنگا اور مین نے بھی اُنھین یہی تاکید کردی ہی کہ جب زمرد تمھارے ہاتھ سے قتل ہو اور تو سج وغیرہ بھی باقی نہ رہے اُسوقت یہان چلے آنا کہ زمانہ

تمھاری صاحبقرانی کا ختم ہوا خواجہ اول عرض کرتے تھے یا امیر واقعی حمزۂ ثانی نے مثل آپکے ترقی اسلام
مین کوشش و پیروی کی مگر آپ سے زیادہ مصائب اُٹھائے اُنکے جوان جوان پسر اُنکے سامنے قتل ہوئے مگر دامن
استقلال ہنوز اُنکے ہاتھ سے نہ چھوٹا شکر ہی کہ خدا نے اُنکی مراد دلی عطا فرمائی اور زمرد ثانی واصل جہنم ہوا انہین
معلوم اب کس انتظام مین ہین اور کیون عرصہ کیا ہی امیر فرماتے تھے ابھی بہت سے انتظام اُنھین کرنا ہین بعض
لوگ ایسے ہمراہ ہین کہ جنھون نے خدمت مین اپنی عمرین بسر کردی ہین اُنکی محنتون کے صلے اُنکو دینگے مین نے یہ بھی
سنا ہی کہ بدیع الملک کو صاحبقرانی دینے کا ارادہ ہی کیونکہ ابھی کچھ کافر ایسے باقی ہین جنسے عوض خون عزیزان لینا ہی
اُنھون نے چونکہ یہ عہد کیا تھا کہ زمرد کو قتل کر کے ضرور خانۂ کعبہ جاؤنگا لہذا زمرد قتل ہوا اب لوگون سے
کون انتقام لیگا بدیع الملک کی بہادری و شجاعت مین نے یہانتک سنی ہی کہ وہ میرے قدم بقدم ہین
اور اُنھون نے بہت سے طلسم فتح کیے ہین شان و عظمت بھی بہت کچھ پیدا کی ہی وہی شخص لائق
صاحبقرانی ہین بارہا حمزۂ ثانی نے مجھے لکھا کہ بدیع الملک بالکل آپ کے قدم بقدم ہی اور رات دن
مین زینت صاحبقرانی وہی ہی اگر اسوقت مین بدیع الملک میرے لشکر مین نہوتا تو بڑی مشکل پڑتی
کوئی ایسا نہ تھا جو ان کافرون سے مقابلہ کرتا بدیع الملک نے بحساب طلسم فتح کیے ہین اور بڑے
بڑے ساحرون کو زیر کیا اپنا مطیع بنایا تھوڑے دن کا ذکر ہی کہ حمزۂ ثانی نے مجھکو تحریر کیا تھا کہ شہزادہ
بدیع الملک ایک ملک مین گئے تھے کہ اُسمین ایک شہر تھا اُسے گردستان کہتے ہین وہان کے
پہلوان دیو سے قوی ہیکل ہوتے ہین اُن سب کا افسر جسکو درشت چنگال کہتے ہین وہ اصل
مین انسان ہی مگر دیو سے چہار گونہ قد و قامت مین سوا ہی اُسکو مع وہان کے سب پہلوانون کے یکے
بعد دیگرے زیر کر کے مسلمان کیا اُن سب پہلوانون نے اطاعت اُسکی قبول کی اُسکے ہمراہ رکاب رہتے
ہین اور یہ بھی مین نے سنا ہی کہ توریح و زمرد و نجنگان کو بھی اُسی نے قتل کیا خدا اُسکی عمر مین برکت
دے اور اُسکی صاحبقرانی کو ترقی دے مین جسقدر اُسکی تعریف سنتا ہون مجھے خوشی حاصل ہوتی ہی
شکر ہی کہ پروردگار نے میری نسل مین پھر ایک ایسا پیدا کیا جس سے میرا نام باقی رہے گا امیر
شب و روز ایسی باتین فرمایا کرتے تھے ایک روز خواجہ نے صاحبقران زمان سے عرض کی یا امیر
ابھی تک امیر ثانی نہین آئے نہ کوئی عریضہ آپکی خدمت مین آیا جسکے سبب سے کچھ کیفیت معلوم ہوتی
صاحبقران نے فرمایا اب راہ مین ہونگے اس سبب سے نامہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی یقین ہی دو
ایک روز مین یہان پہونچ جائین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران شاید ابھی اُنکے آنیکا ارادہ
نہین ہی جو کفار باقی رہگئے ہین یا اور کوئی سبب ہو صاحبقران نے فرمایا اس سبب سے وہ
ہرگز نہ ٹھہرتے کیونکہ وعدہ تھا کہ بعد قتل زمرد ثانی یہان چلے آئین بدیع الملک کافی تھے کوئی
اور سبب ہوگا اُنھین بہت سے کامون سے فراغت کرنا تھی علاوہ اسکے بدیع الملک نے روک
لیا ہوگا کچھ انجمن نشاط کا سامان ہوا ہوگا جب اُس سے فرصت پائی ہوگی تو وہان سے چلے ہونگے
اب بہت جلد یہان آکے پہونچین گے تھوڑی دیر شب کو خواجہ سے یہ باتین رہین جب رات زیادہ
آئی امیر خوابگاہ مین تشریف لیگئے آرام فرمایا اثنائے خواب مین صاحبقران نے دیکھا کہ حمزۂ ثانی
اک دشت ہولناک مین ہین اور ایک اژدر آتش فشان امیر ثانی کے قریب آیا ہی اور سر دار بھی

صاحبقران کے پاس کھڑے ہین اُس اژدر نے چند سردارون کو نگل لیا ہی امیر ثانی فریاد کر رہے
ہین سب سردارون کی عجب حالت ہی یہ خواب پریشان جو صاحبقران زمان نے دیکھا گھبرا کے آنکھ
کھولدی امیر کو اُسیوقت صاحبقران ثانی کا خیال آیا دلمین کہا خدا خیر کرے یہ خواب ایسا نہین ہی
کہ جسکی کچھ ہستی نہو کوئی واقعۂ عظیم ہونیوالا ہی تب بھر صاحبقران اسی خیال مین رہے صبح کو بعد ادائے
نماز سحر خواجہ سے فرمایا کہ مین نے شب کو ایک خواب دیکھا ہی اُسوقت سے میری طبیعت کی عجب کیفیت
ہی خدا حمزہ ثانی کو خیریت سے رکھے مین نے ایک وحشت ہولناک مین اُنکو دیکھا ہی اور اُنکے ساتھ
چند سردار اور بھی نظر آئے ہین ایک اژدر آتش فشان سردارون کو نگل گیا ہی اور مین نے جو خواب دیکھا
میری آنکھ اُسوقت گھبرا کے کھل گئی معلوم ہوتا ہی کہ امیر ثانی کسی مصیبت مین گرفتار ہین عرصہ ہونے کا بھی
یہی سبب ہی خواجہ جس طرح ہو اس امر کو تحقیق کرو خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ کے فرمانے
سے مجھے بھی انتشار پیدا ہوا مگر مجبور رہون کیونکر دریافت کر سکتا ہون یہ بھی تو نہین معلوم کہ امیر ثانی
کہان ہین اور کس طلسم مین مقیم ہین ورنہ وہان آدمی روانہ کرتا اب مجبور رہون وہ زمانہ باقی نہین کہ ہزارون
آدمی موجود تھے جس کسی کی تلاش کی ضرورت ہوتی تھی ہر چہار جانب آدمیون کو روانہ کر دیتا تھا ایک
دم مین سب کیفیت معلوم ہو جاتی تھی اگر اُن لوگون کے دریافت سے میرا کام انجام نہ پاتا تھا خود فکر کرتا
تھا سب طرح کا سامان پاس موجود تھا ہر ایک منزل آسان و سخت زیر قدم تھی کسی بات کا خوف نہ تھا
جس امر کی فکر ہوتی تھی اُسکو پیدا کرتا تھا اب وہ سامان ممکن نہین مجبور رہون کیا کرون اور آپنے
اگر کوئی تدبیر سوچی ہو ارشاد فرمائیے مین ابھی اُسکی فکر کرون جسطرح بن پڑے خبر منگاؤن امیر نے
فرمایا خواجہ مین بھی اس بات مین کچھ نہین کر سکتا جو کچھ تمنے کہا بہت صحیح ہی نہ کوئی آدمی ایسا ہی جو اُن
لوگون کا پتہ لگا سکے اور نہ کوئی ایسا ہی ہی جو بتا سکے کہ وہ لوگ کہان ہین خواجہ نے عرض کی صبر فرمائیے
اور اُنکے حق مین دعا کیجیے کہ خدا اُنھین آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے صاحبقران نے فرمایا
سوا اسکے اور کیا چارہ ہی یہ کہکے صاحبقران خاموش ہو رہے مگر دل مین اضطراب رہا کیفیت
صاحبقران کی یہ تھی کہ شب و روز دعائین کرتے تھے کہ یا رب العالمین تو حافظ حقیقی ہی حمزہ ثانی
کو بخیر و عافیت مجھسے ملانا اور اُسکو صحیح و سالم رکھنا اُسنے تیری راہ مین بے انتہا جہاد کیے ہین اور
اب وہ عازم حج بیت اللہ ہوا ہی اسی حالت مین صاحبقران کو ایک ہفتہ گذرا آٹھوین روز امیر
کی طبیعت بہت گھبرائی خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ آج میری طبیعت بہت گھبراتی ہی ابھی تک کسی قسم کی
خبر حمزہ ثانی کی نہین معلوم ہوئی اور زمرد کو قتل ہوئے مدت گذری اگر بہت قیام کرتے تو ایک
ماہ قیام کرتے اسقدر ہرگز نہ ٹھہرتے ابتک کوئی نہ کوئی خبر آتی خواجہ نے کہا یا صاحبقران مین بھی بہت
پریشان ہون واقعی ابھی تک خبر نہ آنا اور کچھ کیفیت نہ معلوم ہونا تعجب ہی امیر نے فرمایا خواجہ میرے
تردد کے بڑھنے کا ایک سبب اور ہی کہ مین نے جس روز سے تمسے خواب بیان کیا ہی ایک خواب اُسیطرح
کا روز دیکھتا ہون اس سبب سے اور میرا دل بیقرار ہی امیر خواجہ سے یہ باتین کر رہے تھے کہ ایک خادم
نے آکر صاحبقران سے عرض کی یا امیر ایک نامہ دار آیا ہی اُسکے باب مین کیا ارشاد ہوتا ہی مگر مسلمان
ہی صاحبقران نے فرمایا ضرور حمزہ ثانی نے کوئی خط میرے پاس بھیجا ہی خدا خبر خیریت سنائے یہ کہکر

امیر نے فرمایا کہ میرے پاس لاؤ مین اُس نامہ دار سے کچھ باتین بھی کرونگا خادمان صاحبقران گئے
اُس نامہ دار کو اندر اپنے ہمراہ لائے امیر نے نامہ دار کی صورت دیکھی پوچھا ای شخص کسکا نامہ لایا ہی نامہ دار
نے عرض کی مین خواجہ عمرو ثانی کا نامہ لایا ہون یہ سنکر امیر کی بیقراری اور زیادہ بڑھی جلدی سے نامہ لیا
اُسکے لفافے کو چاک کیا پڑھا تو اُسمین لکھا تھا کہ یہان سب پر یہ مصیبت گذری بہت سے سردار جل گئے
بہت سے سردار اسطرح پر جلے ہین کہ اُنکو سخت تکلیف ہی امیر ثانی ہملوگون سے یہ فرماتے ہین کہ تم لوگ یہانسے
چلے جاؤ مین نہ جاؤنگا بھلا ہمسے کیونکر ہو سکتا ہی کہ اس حالت مین صاحبقران کو تنہا چھوڑ کر آئین اور
اگر یہ حالت بھی نہوتی تو کب ہمسے ہو سکتا کہ ہم امیر کو اکیلا چھوڑتے لہذا ہم لوگون سے کچھ تدبیر بن نہین
پڑتی ہی اگر آپ کچھ کوشش فرمائین تو کیا عجب ہی کہ صاحبقران ثانی یہانسے جانب کعبہ تشریف لیجائین
ورنہ ہملوگون کی غرض قبول نہین فرماتے ہین آپکو اسی واسطے تحریر کیا ہی صاحبقران اس خط کو پڑھکے
رونے لگے خواجہ عمرو نے عرض کی یا امیر خیر ہی مجھے بھی اس خط کی عبارت سے آگاہ فرمائیے
امیر نے سب مضمون خواجہ کو بھی پڑھ کے سنایا خواجہ کو نہایت افسوس ہوا صاحبقران نے فرمایا مین جواب
اس خط کا ابھی لکھے دیتا ہون نامہ دار کو رخصت کر کے پھر جو مناسب بات ہوگی وہ کیجائیگی خواجہ نے کہا
بہتر بھی یہی ہی کہ آپ نامہ دار کو رخصت کر دین صاحبقران نے اُسیوقت نامے کا جواب لکھا مضمون اُسکا
یہ تھا کہ ای عمرو ثانی جو کچھ افسوس ہوا اُسکو کہانتک لکھون مگر جیسا کہ تمنے لکھا ہی اُسکا بند و بست مین
اسی وقت سے کرتا ہون احتیاطاً جواب لکھدیا ہی خاطر جمع رکھو حمزہ ثانی کو مین اپنے پاس ضرور بلاؤنگا
یا خود آؤنگا یہ لکھکر نامہ دار کے حوالے کیا کچھ زر و جواہر بھی نامہ دار کو عطا فرمایا اُسیوقت نامہ دار کو
رخصت کیا نامہ دار کے جانے کے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمہاری کیا رائے
ہی اب مین امیر ثانی کے بلانے کی کیا تدبیر کرون خواجہ نے عرض کی جو آپ مناسب تصور فرمائین
امیر نے فرمایا خواجہ یہ ایسا صدمۂ عظیم گذرا ہی جسنے میری کمر توڑ دی ارادہ کرتا ہون کہ حمزہ ثانی کے پاس
خود جاؤن اور جہان سب بہادر جل گئے ہین وہان کی خاک ہی کو دیکھ لون اور حمزہ ثانی کو بھی اپنے ہمراہ لے
آؤن اُسوقت وہ آنے مین کچھ عذر نہ کرینگے خواجہ نے عرض کی بہت مناسب ہی اگر آپکا ارادہ ہی تو سامان سفر
درست ہوا جاتا ہی امیر نے فرمایا بہت جلد سامان درست کرو کہ مجھے اب ایک گھڑی یہان ٹھہرنا شاق ہی خواجہ
نے اُسیوقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا دو روز کے بعد صاحبقران نے وہانسے مع خواجہ عمرو
اور چند خادمون کے سفر کیا جانب صحراے کاج باج روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت روشن بخت اور خواجہ کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب خواجہ نے نامہ دار کو جانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تو روشن بخت سے کہا کہ اب مین خدمت امیر مین جاتا ہون
اگر تمھین آنا منظور ہو تو جسطرح مین نے کہا ہی آنا میری کیفیت کچھ بیان نہ کرنا امیر سے بلکہ جو چاہے باتین کرنا روشن بخت
نے عرض کی خواجہ آپ تشریف لائے اور میری عزت بڑھائی اب امیدوار ہون کہ دعوت بھی قبول فرمائیے کیونکہ یہ
دستور اہل اسلام ہی کہ جب کوئی مہمان آئے اُسکی دعوت فرض ہی خواجہ نے کہا ای روشن بخت مجھے دعوت قبول کرنے
مین انکار نہین ہی مگر تیسرا روز ہی کہ امیر نے خاصہ نوش نہین فرمایا ہی مین کیونکر گوارا کرون کہ تنہا کھانا کھالون
روشن بخت نے عرض کی اگر یہی ہی تو مین ابھی صاحبقران زمان کیواسطے خاصہ تیار کراتا ہون آپ نوش فرمائین

ہین چلکر امیر کو بھی کھانا کھلاؤنگا خواجہ نے کہا مین ہرگز بے صاحبقران کے کھانا نہ کھاؤنگا روشن بخت مجبور ہوا عرض کی اب مین ناچار ہون آپ تشریف لیچلین مین بھی اسیوقت حاضر ہوتا ہون خواجہ روشن بخت سے رخصت ہوکر صاحبقران ثانی کے پاس حاضر ہوئے امیر کو اُسی حالت بیقراری مین پایا سرداروں نے جو خواجہ کو دیکھا اشارے سے پوچھا کہ خواجہ جس کام کو گئے تھے اُسکو بھی انجام دیا خواجہ نے سب کو اشارے سے جواب دیا کہ ہین سب کام درست کر آیا ہون اب جو مشیت الٰہی امیر نے جو دیر کے بعد خواجہ کو دیکھا فرمایا خواجہ تم کہان گئے تھے مین نے دیر سے تمھین یہان نہین پایا خواجہ نے عرض کی یا امیر اسی صحرا مین گیا تھا امیر نے فرمایا خواجہ اب بھی میرا کہنا قبول کرو سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر چلے جاؤ یہان رہنا بیکار ہی اگر تم لوگ اس امید پر یہان رہتے ہو کہ اسوقت مین از دیاد رنج و محن سے چلنے مین انکار کرتا ہون اور جب دو ایک ماہ کے بعد میرے آلام مین کمی ہو گی اُسوقت مین تم لوگون کے ہمراہ جاؤنگا یہ بات ہرگز نہو گی مین بھی اسی دشت مین اپنی قبر بنواؤنگا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران یہ امر تو جبراً ہم لوگون نے منظور کر لیا آپ کیون بار بار فرماکر ہمین صدمہ دیتے ہین ہم لوگ محض ایک ماہ تک بتقریب فاتحہ خوانی مقیم ہین جب ہمین کل رسوم فاتحہ خوانی سے فرصت ہو گی چلے جائینگے جبتک کہ زندگی ہی خدمت مین صاحبقران اول کی بسر کرینگے امیر و خواجہ مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک جانب سے گرد اُڑی صاحبقران نے خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا خواجہ یہ گرد کیسی اُڑی ہی کیا کوئی لشکر آتا ہی یا کچھ سردار زندہ بچے وہ آتے ہین خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران جو کچھ ہو گا وہ سامنے آجائیگا امیر یہ کہ رہے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا صاحبقران نے دیکھا ایک جوان حسین گھوڑے پر سوار عقب مین اور خادم و خدمتگار کچھ بارگاہین لدی ہوئی کچھ خوان کھانے کے ہمراہ اسطرف چلا آتا ہی امیر نے کہا خواجہ ان لوگون کی صورت سے شان اسلام معلوم ہوتی ہی خواجہ اگرچہ جانتے تھے مگر کچھ ظاہر نہ کیا صاحبقران سے کہا کیا عجب ہی مگر اس دشت مین مسلمانون کی کیا ضرورت ہی یہان سب ساحر رہتے ہین امیر نے فرمایا جس طرح ہم لوگ اس صحرا مین آئے اُسی صورت سے یہ لوگ بھی اس طرف آنکلے یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ یہان ساحرون کی عملداری ہی مسلمانون کے آنے کی کیا ضرورت ہی مگر دعا کرنا چاہیے کہ اگر یہ لوگ مسلمان ہین تو انکو خدا اُس آفت سے محفوظ رکھے جسمین ہم لوگ مبتلا ہین اور بخیر و عافیت انکو منزل مقصود تک پہونچائے امیر تو یہ فرما رہے تھے مگر وہ تاجدار قریب پہونچ کے گھوڑے سے اُترا امیر کے سامنے پیادہ پا آیا جھک کے صاحبقران کو سلام کیا امیر نے جواب سلام دیا جوان قریب صاحبقران کے آکر ہاتھ باندھکے کھڑا ہوا امیر نے فرمایا اے جوان تو کون ہی مین تجھسے واقف نہین اُس جوان نے عرض کی اے شہریار غلام بھی آپ سے واقف نہین مگر آپ کے چہرے سے شان و شوکت نمودار ہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ کوئی بادشاہ جلیل ہین اور خداپرست ہین غلام بھی دین اسلام رکھتا ہی آج بہت دنون کے بعد اس صحرا مین خداپرستون کو دیکھا اور خوش نصیبی سے آپ کی زیارت نصیب ہوئی اس سبب سے ٹھہر گیا اگر اجازت ہو تو بیٹھ جاؤن صاحبقران نے فرمایا بھائی مین تجھسے بہت محجوب ہوا تو میرا مہمان ہی اور صاحبان اسلام

مین یہ بات فرض ہی کہ مہمان کی خاطر کیجائے افسوس اس بات کا ہی کہ تو ایسے وقت مین میرے پاس
آیا کہ مین کچھ خاطر تیری نہین کر سکتا کہان بیٹھنے کی اجازت دون اُس جوان نے عرض کی ای شہریار
یہ بستر خاک مجھے فرش قاقم و سنجاب سے اولی ہی آپکی زیارت ہو جانا یہی شرف کیا کم ہی صاحبقران
نے فرمایا ای جوان میرے پاس بیٹھ جا زیادہ مجھے محجوب نہ کر وہ جوان صاحبقران زبان کے قریب
مودب بیٹھا خادمون سے اشارہ کیا بارگاہین استادہ کرو خادم اُسیطرف بارگاہین استادہ کرنے مین
مصروف ہوئے ادھر اس جوان نے صاحبقران سے عرض کی ای شہنشاہ یہان سے غلام کی
عملداری بہت قریب ہی مین آپ کا مہمان نہین ہون حضور میرے مہمان ہین مجھپر آپکی خاطر واجب ہی
امیدوار ہون کہ اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے یہان تشریف لانے کا سبب بتائیے امیر نے
فرمایا بھائی ان باتون سے کیا غرض ہی نہین معلوم مین کن آلام مین مبتلا ہون تو میری سرگذشت سنکر
کیا کریگا اُس جوان نے عرض کی ای شہریار امیدوار ہون کہ اپنا نام ہی بتا دیجیے امیر نے فرمایا
اس باب مین مجھے عاجز نہ کر مین اپنے نام سے آگاہی دینا نہین چاہتا اُس جوان نے پھر عرض کی
ای شہریار مین بھی خادمان اسلام سے ہون اگر مجھپر آپکی کیفیت افشا بھی ہو جائیگی تو کیا نقصان ہی
اور مسلمان کو لازم ہی کہ برادر ایمانی سے کسی امر کا اخفا نہ کرے صاحبقران نے جب اسکو زیادہ
معتقد دیکھا مجبور ہو کے نام بتایا اُس جوان نے جیسے ہی نام صاحبقران کا سنا قدمون پر سر رکھدیا
عرض کی یا صاحبقران مین آپ کا خطاوار ہون میری خطا معاف فرمائیے مین نے پہچانا نہ تھا ورنہ پہلے ہی
قدمون کو بوسہ دیتا امیر نے اسکا سر اُٹھا کے چھاتی سے لگایا فرمایا ای جوان اپنا نام بتا کس خاندان
سے ہی بتا دے اُس جوان نے عرض کی یا امیر میرا نام روشن بخت ہی آپہی کے گھر کے خادمون
مین ہون مگر حضور یہ تو فرمائین کہ اس صحرا مین آپ کیونکر تشریف لائے اور کیا سانحہ ہوا جو لشکر آپکے
ہمراہ نہ آیا صاحبقران نے جب اسکو ہمدرد پایا سب کیفیت بیان کی روشن بخت دیر تک افسوس
کرتا رہا پھر صاحبقران سے عرض کی اب خادم امیدوار ہی کہ آپ بارگاہ مین تشریف لے چلین
اور سب سردار بھی مجھے سرفراز فرمائین آپ فرماتے ہین کہ تین روز کا زمانہ گذرا کہ یہ آفت پیش
آئی تین دن سے خاصہ بھی نوش نہ فرمایا ہوگا آرام بھی نہ کیا ہوگا اب آپ بارگاہ مین تشریف
لیچلین کچھ خاصہ نوش فرما کر آرام فرمائین اور سردار جو آبلون کی سوزش سے بچین ہین انکا علاج
ہو امیر نے فرمایا ای روشن بخت مجکو چلنے سے معاف رکھ اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجا ان
لوگون کا علاج کر خدا تجھے اس سلوک کی جزاے خیر دیگا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران
آپ ایسی بات فرماتے ہین بھلا یہ لوگ قبول کرینگے کہ بے آپ کے میرے ہمراہ چلین امیر نے فرمایا
ای روشن بخت مجھے اس جگہ سے نہ اُٹھاؤ یہین رہنے دو روشن بخت نے عرض کی یا امیر جنکی
قسمت مین سیر گلزار ارم تھی وہ تو راہی جنت ہوئے مگر اب یہ لوگ جو اس تکلیف شدید مین
مبتلا ہین انکا تو آپ کچھ خیال فرمائیے جبتک آپ تشریف نہ لیچلینگے یہ سب بھی یہین بیٹھے رہینگے
اور جبتک یہ لوگ یہان بیٹھے رہینگے اُسوقت تک سخت تکلیف مین مبتلا رہین گے اگر آپکو انکی راحت
کا خیال ہی تو بسم اللہ تشریف لیچلیے ورنہ غلام بھی آج سے اسی جا بیٹھا رہیگا اور اپنی جان قدم مبارک

پر نثار کرونگا روشن بخت نے صاحبقران کو مجبور کردیا امیر کو سواے چلنے کے دوسری
بات بن نہ پڑی ناچار اپنی جگہ سے اُٹھے جہان روشن بخت نے بارگاہین استادکرائی تھین
وہان تشریف لاے روشن بخت خود آفتابہ لیکر کھڑا ہوا صاحبقران سے عرض کی یا امیر ہاتھ
دھوئیے صاحبقران نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے دسترخوان بچھوایا کھانا چنا گیا
صاحبقران کو ذرا بھی انکار کا موقع ہاتھ نہ لگا گو فرط محن سے کھانا نہین کھایا گیا مگر سب سردارون
نے صاحبقران اور روشن بخت کی خوشی کردی بعد فراغ طعام امیر نے ہاتھ دھوئے روشن بخت نے عرض
کی آپ آرامگاہ مین تشریف لیچلیے تھوڑی دیر استراحت فرمائیے مین نے جراحون کو طلب کیا ہے
سب حاضر ہوتے ہین جو جو لوگ سوزش کے سبب پریشان ہین اُنکا علاج بھی ہونا ضرور ہے
صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت خدا اسکا تجھے اجر عظیم عنایت کرے ایسے وقت مین
ہملوگون کے ساتھ سلوک کیا ہے کہ اس احسان سے تیرے تا عمر ادا نہونگے روشن بخت نے
عرض کی یا صاحبقران مین نے اپنا فرض ادا کیا مین آپکا خادم قدیم ہون اگر اسوقت خدمت
مین کوتاہی کرتا تو نمکحرام مشہور ہوتا روز قیامت خدا کو کیا جواب دیتا یہ کہکر روشن بخت
صاحبقران کو آرامگاہ مین لیگیا اور سب سردار بھی گئے استراحت پذیر ہوئے روشن بخت
نے اُسیوقت اپنے خادمون کو روانہ کیا کہا اسیوقت جراحون کو حاضر کرو سب شاہزادے اور
سردار انتہاے درجہ زخمی ہین انکا علاج جلد ہونا چاہیے خادم اُسیوقت اسکے شہر مین آئے جو جو
سرکاری جراح تھے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیگئے روشن بخت نے جب جراحون کو موجود پایا سبکو
اپنے پاس بلاکر کہا جسقدر جلد میرے مالکون کو تم شفا دوگے اُسیقدر خلعت و انعام سوا پاؤگے
جراحون نے عرض کی خدا مالک ہے ہم پہلے اُن حضرات کی زیارت سے تو مشرف ہون یہی ہمارے
واسطے انعام و خلعت ہے کہ ایسے بزرگواران دین کی زیارت سے مشرف ہوجائین روشن بخت
آرامگاہ مین آیا سب کو سوتا پایا جگانا مصلحت وقت نہ جانا واپس آیا جراحون سے کہا ابھی سب لوگ
آرام کرتے ہین جب بیدار ہونگے اُسوقت اُنکی زیارت سے مشرف ہولینا جراح رخصت ہوکر ایک
خیمے مین آئے روشن بخت نے خادمون سے کہا سب کیواسطے کل اسباب ضروری کا انتظام
کرو ابھی دو تین روز تو اسی صحرا مین رہنا ہے بعد دو تین روز کے مین صاحبقران زمان کو اپنے
مکان پر لیجاؤنگا امیر کا ملال و رنج دفع کرونگا جب طبیعت اصلاح پر آئیگی صاحبقران خانہ کعبہ
تشریف لیجائینگے خادم پھر اسکے شہر کیطرف روانہ ہوئے اتنے عرصے مین صاحبقران زمان بیدار
ہوئے برائے وضو امیر نے پانی طلب کیا روشن بخت خود آفتابہ لیکر گیا صاحبقران نے
وضو کرکے نماز ظہر ادا کی اور سب سردار بھی بیدار ہوئے روشن بخت نے جراحون کو طلب کیا
جراح حاضر ہوئے جو جو سردار آبلون کی سوزش سے پریشان تھے جراحون نے زخمون پر
پھاہے لگائے وہ سوزش مٹی سب کو راحت ملی امیر نے فرمایا اے روشن بخت اب مین نے
تمہاری خوشی کردی مجھے وہین جانے دو روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ
وہان سے کیا دور ہین جب مزاج مین آئے وہان جاکر فاتحہ پڑھ آئیے امیر نے فرمایا مین

یہ چاہتا ہون کہ ہر وقت وہین بیٹھا رہون روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آپ سردارون کو
تکلیف دینا چاہتے ہین یا راحت پہونچانا مطلوب ہی اگر آپ تشریف لیجائینگے یہ لوگ بھی آپکے ہمراہ
ہو لینگے ابھی سنا ہے چڑھائے گئے ہین سوزش مین کمی ہوئی ہی انکو راحت پہونچنی چاہیے کہ جلد
صحت ہو آپکو لازم ہی کہ انکو تشفی دیجیے اور جب آپ خود ایسے کلمات زبان پر جاری رکھینگے
تو ان حضرات کے دلون کی کیا کیفیت ہوگی آپ صبح وشام قبور پر فاتحہ پڑھ آیا کیجیے صاحبقران
مجبور ہوگئے روشن بخت نے اور باتین شروع کین اسیطرح صاحبقران کو آٹھ روز گذر گئے
نوین روز جب روشن بخت نے امیر کی طبیعت کو روباصلاح پایا عرض کی یا امیر ایک عرض ہی اگر قبول
فرمائیے تو غلام کی عزت بڑھ جائے صاحبقران نے فرمایا ای روشن بخت تمھین جو کہنا ہو بیان
کرو روشن بخت نے عرض کی آجتک آپ نے غلام کی خاطر فرمائی اب مین امیدوار ہون کہ بلے
چندے غریب خانہ پر تشریف لیچلیے شہر کی سیر کیجیے امیر نے فرمایا ای روشن بخت مجھے تمھاری
ایسی ہی خاطر منظور تھی کہ تمھارے یہان اتنے دنون مہمان رہا اب مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی
اپنے ملک کو جاؤ اور اب سردار بھی روبصحت نظر آتے ہین میرے واسطے زیادہ تکلیف نہ اٹھاؤ
روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران غلام کی خوشی یہی تھی کہ ایک بار آپ غریب خانہ پر تشریف
لیچلیے دو ایک روز وہان تشریف رکھیے طبیعت بھی بہل جائے اور غلام کی خوشی بھی ہو جائے امیر
نے کہا ای روشن بخت تمھین شاید یہ گمان ہی کہ میرا خیال جو پہلے تھا اب نہین رہا تو یہ گمان
تمھارا بیجا ہی جسقدر دن گذرینگے مجھے مفارقت اُن دلیرون کی زیادہ ستائیگی اگر تمھین یہی منظور
ہی تو اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیجاؤ مگر مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا جب مین نے خانۂ کعبہ
جانے سے انکار کیا اور سردارون کے ہمراہ جانا گوارا نہ کیا تو اب مین کہین نہ جاؤنگا روشن بخت
مجبور ہوکے خاموش ہو رہا امیر نے فرمایا ای روشن بخت معلوم ہوتا ہی کہ اب تمھاری طبیعت
گھبرا گئی تو میری وجہ سے کیون جبر اٹھاؤ اپنے شہر مین جاؤ سردار بھی یہان ایک ماہ تک اور رہین
بعد ایک ماہ کے انکو رسم فاتحہ خوانی سے فرصت ہوگی یہ سب لوگ خانۂ کعبہ امیر عالیشان کی خدمت
مین جائینگے مین انھین شیرون کی قبور پر جاروب کشی کرونگا روشن بخت نے عرض کی ان امور
کا آپکو اختیار ہی میری جسقدر خوشی تھی وہ مین نے عرض کی قبول فرمانا آپکا کام تھا اگر قبول فرمائیے
تو میری عزت بڑھ جائے اگر نہین منظور ہی تو بھی غلام آپکی خدمت چھوڑکے کہان جائیگا جبتک
آپ یہان تشریف رکھتے ہین مین بھی حاضر خدمت ہون امیر نے فرمایا ای روشن بخت یہ ممکن
نہین کہ تم میرا ساتھ دے سکو جب مین سردارون کو یہان رہنے سے مانع ہون تو تمھین کب
چاہونگا کہ صاحب ملک ہوکر میرے واسطے اسقدر زحمت گوارا کرو روشن بخت سنتا رہا کچھ جواب
نہ دیا امیر نے دیر تک یہی باتین کین اسی گفتگو مین آفتاب غروب ہوا امیر نے فریضۂ مغرب ادا
کیا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران خاصہ تیار ہی جسوقت حکم ہو دسترخوان بچھایا جائے
امیر نے فرمایا ای روشن بخت تمنے خاص ہمارے واسطے بڑی زحمت اٹھائی اب آٹھ روز
گذرے مہمانی ختم ہوئی ہم چاہتے ہین کہ تم اپنے ملک کو جاؤ روشن بخت نے عرض کی امیر اس

قسم کی باتین مجھسے نہ فرمایا کیجیے مجھے یہ گمان ہوتا ہی کہ شاید مجھسے کوئی خطا سرزد ہوئی اور آپ خدانخواستہ
مجھسے آزردہ ہوئے یہ خیال مجھے بہت ہی پریشان کرتا ہی صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تم کیا
کہتے ہو کبھی اپنی جانب ایسا خیال نہ کرنا مین ہرگز تمسے آزردہ نہین ہون روشن بخت نے عرض کی پھر آپ
ایسے کلمات ارشاد نہ فرمایا کیجیے امیر نے فرمایا اگر یہی خوشی ہی تو مین اب تمسے نہ کہونگا جبتک میرے لوگ
یہان ہین اُسوقت تک تم بھی یہان رہو جب یہ لوگ یہان سے چلے جائینگے اُسوقت پھر تم بھی مجبور رہیے
جاؤگے روشن بخت نے عرض کی جب آپ کے اور ہمراہی چلے جائینگے غلام بھی رخصت ہوگا امیر
خاموش ہوئے خواجہ نے روشن بخت کو اشارہ کیا کہ تمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین الگ چلو روشن بخت
صاحبقران کے پاس سے اُٹھا الگ آیا خواجہ بھی اسکے پاس آئے روشن بخت نے پوچھا کہ خواجہ
آپ مجھسے کیا ارشاد کرتے تھے خواجہ نے کہا مین تمسے یہ کہتا تھا کہ ابھی تک نامے کا جواب نہین آیا ہی
روشن بخت نے جواب دیا کہ اے خواجہ یہان سے دور ہی نزدیک نہین ہی اور وہ لوگ بہت نزدیک کی راہ
سے گئے ہین یقین ہی پہونچ گئے ہون ابھی کل آٹھ روز گذرے ہین اُنھون نے شب و روز مسافت
طے کی ہوگی جواب لیکر ابھی واپس آئینگے خواجہ خاموش ہوئے پھر خدمت صاحبقران مین حاضر ہوئے
اسی صورت سے بیس روز تک امیر ثانی بارگاہون مین رہے جب صاحبقران کی طبیعت بہت
گھبراتی تھی اُسی جاہ پر تشریف لاتے تھے جہان اُن جوانون کی خاک دفن کی تھی تھوڑی دیر وہان بیٹھے
گریہ و زاری کرتے تھے جب سردار سمجھا کر صاحبقران کو لے آتے تھے مجبور ہو کر چلے آتے تھے جب
اکیسوان روز شروع ہوا روشن بخت کو اُسکے خادمون نے آکے اطلاع دی کہ جو نامہ آپ نے خدمت
مین صاحبقران کی روانہ کیا تھا اُسکا جواب آیا ہی روشن بخت نے خواجہ کو الگ بلاکر کہا خواجہ
صاحبقران نے جواب نامہ تحریر فرمایا ہی آپ تشریف لیچلیے خواجہ نے کہا میرے جانے کی کیا ضرورت
ہی اُس جواب کو یہین منگالو روشن بخت نے خادمون سے کہا کہ اُس جواب کو یہان لے آنا خادم
اُسیوقت روانہ ہوئے جواب نامہ لاکر روشن بخت کو دیا روشن بخت نے خواجہ کے سپرد کیا خواجہ
نے لفافہ کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ صاحبقران عالیشان کو خط پہونچا امیر بہت جلد کچھ تدبیر فرمائینگے
اور کیا عجب ہی جو خود تشریف لائین خواجہ نے مضمون نامہ روشن بخت کو پڑھکر سنادیا روشن بخت
نے کہا میری قسمت کی خوبی ہی کہ صاحبقران اول بھی تشریف لائین مین اُنکی زیارت سے بھی مشرف
ہوجاؤن خواجہ نے کہا تعجب نہین ہی جو خود صاحبقران تشریف لائین اُس روز یہی ذکر رہا دوسرے
روز صاحبقران ثانی قبور کشتگان پہ بیٹھے گریہ فرمارہے تھے اور سب سردار بھی گرد حلقہ کیے روتے
تھے کہ صحرا مین ایک جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی روشن بخت کی نگاہ پڑی خواجہ سے کہا کہ خواجہ کیا
عجب ہی جو صاحبقران تشریف لاتے ہون خواجہ نے کہا ابھی صاحبقران کیونکر تشریف لائینگے جب
سامان سفر درست کرینگے اُسوقت وہان سے روانہ ہونگے راہ مین بھی کچھ عرصہ ضروری ہوگا روشن بخت
نے کہا اور کوئی اُس طرف سے اس صحرا مین نہین آتا ہی یہ راستہ خانۂ کعبہ کا ہی ساحرا و بت پرست اس
جانب نہین جاتے ہین اور نہ اسطرف سے آتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامن گرد شگافتہ ہوا خواجہ نے جو
نگاہ کی تو دیکھا کہ صاحبقران زمان مع چند رفقا کے گھوڑے پہ سوار آتے ہین خواجہ نے کہا کہ

روشن بخت تمنے سچ کہا تھا یہ کہکے خواجہ نے امیر ثانی سے عرض کی یا صاحبقران آپ کے والد
ماجد تشریف لاتے ہین امیر اُسی سناٹے مین بیٹھے رہے صاحبقران قریب آچکے تھے حمزہ ثانی کی جو نگاہ
پڑی اُسی حالت سے آہ و زاری کرتے ہوئے استقبال کیواسطے آگے بڑھے اور سب سردار بھی
امیر کے ساتھ ہوئے صاحبقران نے جو امیر ثانی کی یہ حالت دیکھی ضبط نہو سکا رونے لگے
امیر ثانی نے جھک کے سلام کیا صاحبقران نے گلے سے لگایا اُسوقت سرداران صاحبقران
مین اسقدر شور گریہ و زاری بلند ہوا کہ سب کی ہچکیان بندھ گئین صاحبقران زمان بھی روتے روتے
بیہوش ہوگئے اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت ہوئی سب سردارون کو بھی ہوش نرہا خواجہ عمرو ثانی
نے امیر کے منھ پر پانی چھڑکا صاحبقران ہوشیار ہوئے امیر ثانی کو بھی ہوش آیا اور سب سردار
بھی اُٹھکر بیٹھے جب تھوڑی دیر کے بعد حواس درست ہوئے تب صاحبقران نے امیر ثانی
سے فرمایا کہ اب کچھ کیفیت اسکی بیان کرو کہ یہ آفت کیونکر آئی امیر ثانی نے سب کیفیت بیان کی بعد
مین یہ بھی عرض کی کہ روشن بخت نے اس حالت مین مجھپر بڑا احسان کیا میرے سردارون کا علاج
کیا اپنی بارگاہین یہان لاکر استادہ کرائین آب و طعام کا انتظام انھین کی ذات سے ہوتا رہا اگر اسوقت
مین یہ خبر نہ لیتا تو سوا خدا کے دوسرا نہ تھا مین اس شخص کا بہت ممنون ہون اور اسکے ایسے احسانات
مجھپر ہین جسکا عوض اس شخص کے ساتھ مین نہین کر سکتا ہون مگر آپ یہ ارشاد فرمائیے کہ آپکو اس
امر سے کیونکر آگاہی ہوئی اور کسنے آپکو اطلاع دی جو آپ تشریف لائے صاحبقران نے فرمایا
ایک نامہ میرے پاس پہونچا پہلے اُس نامہ کے پہونچنے کے مین نے ایک خواب دیکھا تھا اور تمھین
عجب حالت مین پایا تھا اُسکے سبب سے مین بہت ہی متردد تھا کہ ایک نامہ پہونچا اُسکا مضمون یہ تھا
کہ یہان یہ کیفیت گذری اور صاحبقران ثانی کی یہ رائے ہے کہ تمام سردارون کو رخصت کرکے
آپ ہمیشہ کے واسطے یہین قیام کرین اور سردارون مین کوئی ایسا نہین ہے جو اس امر کو منظور کرے
امیر کسی کی بات قبول نہین کرتے ہین اور روز بروز غم سے حال ابتر ہے اگر چندے امیر ثانی اسی
حالت سے یہان رہینگے تو امید زیست صاحبقران ثانی قطع ہے مین خواب کے دیکھنے سے تو اسقدر
پریشان تھا ہی نامہ پہونچتے ہی اور حال سے آگاہ ہوتے ہی دل نے قبول نہ کیا کہ مین وہان ہون
اُسوقت جواب نامہ تو نامہ نگار کو دیا تا اُسکو تسکین ہوجائے اور دوسرے روز سامان سفر درست
کرکے اس طرف کوچ کیا گو بہت دنون کی راہ تھی مگر بعض بعض لوگ ایسے میرے ہمراہ تھے جنکے
سبب سے بہت آسان راہ ملی اور بہت جلد یہان پہونچا اب تمھین یہ لازم ہے کہ رسم فاتحہ خوانی ادا
کرو اور یہان سے خانہ کعبہ چلکر حج سے فراغت کرو مین تمھارا ہی منتظر تھا ورنہ جناب پیغمبر آخر الزمان
مبعوث برسالت ہوچکے ہین اُنکی خدمت مین جاتا اور شرف زیارت حاصل کرتا امیر ثانی نے یہ گفتگو
جو سنی عرض کی یا صاحبقران مین بہت متعجب ہون کہ آپکو نامہ کسنے لکھا اور کون لیکر گیا یہان تو کوئی
ایسا اُسوقت مین موجود نہ تھا جو میرے ساتھ ایسی دوستی کرتا گو یہ کام روشن بخت کا معلوم ہوتا ہے
مگر جب آپکو نامہ پہونچا اور جسدن کا یہ نامہ لکھا ہوا ہے اُسکے دو روز کے بعد مجھسے اور روشن بخت
سے صحرا مین ملاقات ہوئی مجھے کمال تعجب ہے اور میرے نہ آنے کے دو سبب تھے ایک یہ کہ مجکو یہان

بسبب قبور ایک قسم کی دلجمعی تھی کہ مین اُن مزارون سے محبت رکھتا تھا اور اب بعد مدفن اُنکے قبور تنہا رہین یہ بات خلاف محبت ہی صاحبقران نے فرمایا یہ کوئی شرط محبت نہین ہی کہ اُنکی محبت کی وجہ سے ایک کار ثواب کو ترک کر دے یہ بات خلاف عقل ہی تجھے لازم ہی کہ خدمت باسعادت حضرت رسولخدا مین چلکر شرف زیارت سے مشرف ہو اور بعد اُسکے اپنی عمر عبادت آلہی مین بسر کرے امیر ثانی نے بہت کچھ کہا مگر صاحبقران نے قبول نہ فرمایا آخرکار امیر ثانی کو مجبور ہونا پڑا جب صاحبقران اور امیر ثانی سے یہ جھگڑا طے ہوا تو روشن بخت نے صاحبقران زبان سے عرض کی کہ مجھے اپنی قسمت پر ناز ہی کہ امیر ثانی کی قدمبوسی حاصل ہونے کے بعد آپکی زیارت سے مشرف ہوا مگر اب امیدوار ہون کہ آپ غریب خانہ پر تشریف لیچلین اور وہان رہین یہان رہنا باعث ازدیاد رنج و الم ہی ہر وقت اُنھین گُشتگان حسرت کا خیال رہتا ہی دلپر ہجوم رنج و ملال رہتا ہی مین نے پہلے بھی خدمت مین امیر ثانی کی عرض کیا تھا مگر امیر نے قبول نہین فرمایا مین مجبور رہ گیا اب آپ تشریف لائے ہین ضرور غلام کی عرض قبول فرمائینگے صاحبقران نے جواب مین فرمایا اے روشن بخت نہین تمھارے یہان چلنے مین انکار نہین ضرور چلین گے مگر ابھی چند روز یہان اور رہین جب رسم فاتحہ خوانی ہو چکے گی اُسوقت تمھارے ساتھ چلین گے اور تمھارے یہان سے خانۂ کعبہ جائینگے روشن بخت خاموش ہو رہا امیر عالیشان ایک ماہ دس یوم وہان مقیم رہے جب سب کے چہلم سے فراغت ہوئی صاحبقران نے امیر ثانی سے فرمایا کہ روشن بخت کی خوشی کرنا بھی ضرور چاہیے اسنے کئی بار کہا ہی کہ آپ لوگ میرے شہر مین چلین کچھ روز وہان مہمان رہین لہذا دو ایک روز کیواسطے اسکے شہر مین چلکر مقیم رہین اور اُسی طرف سے خانۂ کعبہ چلین امیر ثانی نے عرض کی آپکو اختیار ہی صاحبقران نے روشن بخت کو طلب فرمایا روشن بخت حاضر ہوا صاحبقران نے کہا اے روشن بخت تمنے ہمسے جب کہا تھا کہ ہمارے شہر مین چلو اُسوقت ہمین پابندی قاعدے کی تھی اور بے اس رسم کے یہان سے جا نہ سکتے تھے اب اُس رسم سے بھی فراغت حاصل ہوئی تمھارے شہر مین چلتے ہین دو ایک روز وہان رہینگے پھر اُسی طرف سے خانۂ کعبہ چلے جائینگے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ جبتک میری خوشی نہو اُسوقت تک آپ تشریف نہ لیجائین امیر نے فرمایا سبب ایسا ہی کہ ہملوگ مجبور ہین چونکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہو چکے ہین اور ہملوگون کو اُنکی قدمبوسی حاصل کرنا ضرور ہی اور اب جسقدر اس کار خیر مین تعجیل ہو بہتر ہی تمھاری خوشی بھی ہم کیے دیتے ہین دو ایک روز تمھارے یہان مہمان رہین گے اور اگر اصل خیال کرو تو مدت سے تمھارے مہمان ہین اور اے روشن بخت تمنے اسوقت مین ہمپر ایسے ایسے احسانات کیے ہین جنکے سبب سے ہم تمھارے ممنون و مشکور ہوئے روشن بخت ہاتھ باندھ کے صاحبقران کے قدمون پہ گر پڑا عرض کی یا امیر امیدوار ہون کہ ایسے کلمات سے آپ مجکو نہ یاد فرمایا کیجیے مین آپ کا خادم قدیم ہون اور ہمیشہ آپہی کے حضور سے پرورش پائی اگر مین ایسے وقت مین خدمتگذاری نہ کرتا تو نمک حرام کہلاتا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت تمنے جو کچھ کہا ہماری سمجھ مین نہین آیا خلاصہ بیان کرو کہ تمھاری کیفیت ہمپر ظاہر ہو جائے روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران والدماجد ہماتیہ

کی خدمت مین رہے ہین اُس زمانے مین نہایت صغیرسن تھا اس سبب سے محروم زیارت رہا آپ
حضرات کی صورت سے بھی واقف نہ تھا میری خوش قسمتی سے آپ لوگون نے مجھے سرفراز فرمایا امیر
نے فرمایا اپنے والد کا نام بتاؤ مین معلوم کرون تم کون شخص ہو روشن بخت نے عرض کی یا امیر
خورشید بخت میرے باپ کا نام تھا صاحبقران ثانی کی اطاعت اُس مرد دیندار نے قبول کی تھی امیر بسبب
پیری کے اپنے ہمراہ نہ لیگئے تھے ملک خورشید حصار کی بادشاہت اُنکے قبضے مین تھی اب گردش فلکی سے
بعد انتقال والد ماجد مین آوارہ وطن ہوا ملک پر اور لوگون کا قبضہ ہو گیا مین اسطرف آیا یہان آکے اس
ملک کی حکومت ایک فقیر اللہ نے عنایت فرمائی اُس زمانہ سے اس ملک مین رہتا ہون صاحبقران نے
پوچھا ای امیر ثانی تمنے روشن بخت کی کیفیت سنی امیر نے عرض کی اب مجکو آپکی کیفیت سے آگاہی
ہوئی یہ کہکے صاحبقران نے روشن بخت کو گلے سے لگایا فرمایا ای روشن بخت اس ملک
مین آنے کا کیا سبب ہوا اور کیون آئے اور تمھارا ملک کسنے چھین لیا روشن بخت نے عرض
کی یا صاحبقران جب آپ تشریف لیچلیے گا مین سب کیفیت عرض کرونگا امیر ثانی نے کہا ہم اُسکا
بندوبست کرینگے اگر منظور الٰہی ہی تو تمھاری سلطنت تمھین ملجائیگی اور جسنے اُس ملک پر قبضہ کیا ہی وہ بھی
سزاے معقول پائیگا صاحبقران پھر امیر ثانی کیطرف مخاطب ہوئے فرمایا اب عرصہ کرنا مناسب وقت نہین ہی
اُٹھو اور قبر شہیدان پر فاتحہ پڑھو اور یہان سے روانہ ہو روشن بخت نے سب سامان سفر درست کر رکھا
امیر ثانی کو کوئی عذر بن نہ پڑا مجبور ہو کے اُٹھے اور اسی چاہ کے قریب آئے جہان خاک شہیدان کو
دفن کیا تھا پہلے صاحبقران نے فاتحہ پڑھا دیر تک خوب روئے پھر امیر ثانی نے فاتحہ پڑھ کے
اپنی حالت ابتر کی عرصہ تک رویا کیے جب امیر ثانی اُٹھے تو جملہ سردارون نے فاتحہ پڑھ کے خوب
گریہ وزاری کی قریب شام وہان سے روشن بخت کے مکان کیطرف روانہ ہوئے وہان سے
روشن بخت کا شہر بہت نزدیک تھا تھوڑی ہی دیر مین سب لوگ وہان جا کے پہونچے روشن بخت
نے سب کے آنے کی وجہ سے یہان بہت اچھی طرح سے انتظام کیا تھا مگر شہر کو کسی طرح کی زینت نہ دی
تھی اور مکانون کو آراستہ نہ کیا تھا کیونکہ صاحبقران پر رنج والم طاری تھا ایسی حالت مین زیب و
زینت بیکار تھی امیر ثانی اور صاحبقران نے جو شہر کی کیفیت دیکھی بہت آباد پایا صاحبقران
نے فرمایا ای روشن بخت یہان کچھ کافر بھی سکونت پذیر ہین روشن بخت نے عرض کی یا امیر
سواے اہل اسلام کے کوئی کافر نہین ہی اگر کوئی کافر یہان آتا ہی بے اندیشہ قتل کیا جاتا ہی اس
سلطنت کے سبب سے سب کافرون کے دل مین داغ پڑا ہوا ہی مگر کسیکی مجال نہین جو اس طرف
آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے خود سلطان باج گیر جو اس ملک کا بادشاہ ہی وہ بھی کچھ نہین کر سکتا اگر اُسکا
کچھ بھی اختیار ہوتا تو وہ ضرور ہملوگون کو زندہ نہ چھوڑتا مگر کیا کرے وہ بھی مجبور ہی اُسسے بھی کچھ بن نہین
پڑتا ہی جب اس شہر کا خیال آتا ہی کف افسوس ملتا ہی صاحبقران نے فرمایا اسکا کیا سبب ہی
روشن بخت نے عرض کی مین اپنی سرگذشت عرض کرونگا آپ تشریف لیچلین براحت و آرام تشریف
رکھین مین اپنی سب کیفیت بیان کر دونگا صاحبقران شہر کو دیکھتے ہوئے اسکے مکان پر آئے مکانات
بھی نہایت نفیس پائے روشن بخت صاحبقران اور امیر ثانی کو اپنے ہمراہ پہلے محل کے اندر

لیگیا اسکی بان صاحبقران کے قدمبوس ہوئی دیرتک کشتگان حسرت کا پرسا دیا امیر نے اُس باعفت
کو سمجھایا خاموش کیا تھوڑی دیر صاحبقران محل کے اندر ٹھہرے پھر باہر تشریف لائے روشن بخت
نے ایک مکان خاص امیر اور حمزہ ثانی اور جملہ سردارون کیواسطے مقرر کردیا تھا صاحبقران وہان
تشریف لائے امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اب پہلے اپنی کیفیت بیان کرو پھر اور کامون
مین مشغول ہونا روشن بخت نے عرض کی یا امیر ثانی آپ میری خطاے گستاخی معاف فرمایئے
تو مین عرض کرون صاحبقران نے کہا جو تمھاری کیفیت ہو بیان کرو اگر خدا نے چاہا تو ہم کوئی تدبیر
بتا دینگے اور ملک و مال تمھارا تمھارے قبضے مین آئیگا غاصب سزاے معقول پائیگا روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران جب والد ماجد نے اس سراے فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت
کی تاج و تخت پر میرا قبضہ ہوا مین نے ایک سال تک عدل و انصاف سے کام رکھا رعیت دل شاد رہی
سب میرے مداح رہے بعد ایک سال کے مین نے دختر سلطان انکلیل جادو کی بہت کچھ تعریف سنی
شہرۂ حسن سنکر اُسپر فریفتہ ہوا ایک نامہ سلطان انکلیل جادو کو لکھا اور اُسکی خواستگاری کی جب وہ نامہ
سیر الملک زرستان مین پہونچا تو نامہ دار شہر پناہ کے اندر نہ جاسکا بہت کچھ کوشش کی مگر وہان جانا نہ ملا
ایک ماہ کامل وہ وہان ٹھہرا جب کوئی صورت نامہ پہونچنے کی اُسکو نظر نہ آئی مجبور ہو کے واپس آیا نامہ
میرا مجھکو واپس دیا مین نامہ دار پر بہت خفا ہوا دوسرا نامہ تحریر کرکے اور ایک نامہ دار کو روانہ کیا وہ
بھی نامہ دار اول کیطرح سے ایک ماہ کے بعد مجبور ہو کے واپس آیا بار سوم بھی مین نے ایسا ہی کیا اور ایک نامہ لکھکر
دوسرے نامہ دار کو دیکر روانہ کیا اُسکو اندر جانا ممکن نہوا وہ بھی ایک ماہ کے بعد واپس آیا جب تین آدمی وہانسے
جا جا کر واپس آئے تو مین نے بار چہارم نامہ لکھا اور مجمع عام کیا اُس مجمع مین باواز بلند کہا کہ جو شخص اس نامے
کے جواب لا دینے کا وعدہ کرے اُسکو ایک شہر انعام دیا جائیگا اور اگر شرط کرکے گیا اور جواب ممکن نہوا
مثل اور نامہ دارون کے واپس آیا تو مع زن و فرزند قتل کیا جائیگا میرے اس کہنے سے ایک مرد پیر ساحر قدیم
کھڑا ہوا اور سلام کرکے اُس نامے کو اُٹھایا اور جانب ملک زرستان روانہ ہوا وہان جاکر شہر پناہ پر روکا گیا
اُسنے سب سے کہا کہ ہم نامہ لیکر آئے ہین سلطان کے پاس جائینگے مگر کسی نے اُسکو نہ جانے دیا اُسنے سبب دریافت کیا سب
نے جواب دیا کہ ہمارے سلطان کسیکا نامہ نہین لیتے ہین کوئی اُنکا ہمسر نہین ہے جسکا وہ نامہ لین اُس ساحر نے جواب دیا
کہ یہ تو کوئی بات نہین کہ اپنے ہمسر ہی کا نامہ اگر کسی نے کچھ عرض حال کیا ہو یا کوئی ضرورت آپکے سلطان
سے لاحق ہو اُن لوگون نے کہا اُسکا یہ دستور نہین ہے بلکہ اُسکے عرض کرنے کی یہ صورت ہے کہ سلطان
ایک سال کے بعد شہر کے باہر بغرض سیر تشریف لاتے ہین جسکو کچھ عرض کرنا ہوتا ہے اُسیوقت اُسی کا
جواب بھی دیدیتے ہین اُس ساحر نے پوچھا کہ وہ زمانہ کب آئیگا اُن لوگون نے کہا کہ ابھی اُس زمانہ
کے آنے مین ایک ماہ کی مدت باقی ہے اگر تو صاحب غرض ہے تو یہان ٹھہر جا ایک ماہ کے بعد سلطان
شہر کے باہر سیر کرنے کی غرض سے تشریف لائینگے اُسوقت تجھے جو کچھ عرض کرنا ہوگا وہ اُنسے
عرض کرنا اگر تیری عرض منظور ہوگی تو سلطان اپنے ہمراہ تجھے اندر لیجائینگے ورنہ اندر جانے کا
تجھے حکم نہ ملیگا یا صاحبقران وہ ایک ماہ تک وہان ٹھہرا رہا جب وہ دن آیا کہ جس روز انکلیل
جادو شہر کے باہر سیر کرنے آتا تھا اُس روز وہان سامان ہوا سب دوکاندار آگئے وہ ویرانہ مثل

شہر کے آباد ہو گیا قریب شام اکلیل جادو بڑے جاہ و حشم سے باہر آیا میرے نامہ دار نے چاہا کہ
نامہ دے لوگون نے منع کیا کہا آج کوئی صاحب غرض اپنا مطلب عرض نہین کرتا ہو جب تیسرا دن یہان
گذریگا اُس روز سب اپنی اپنی گذارش حال کرینگے تو بھی اُسی روز جو خواہش رکھتا ہو عرض کرنا اگر خوشی
ہو گی سلطان قبول فرمائینگے اور اگر مرضی نہو گی انکار فرمائینگے مگر خبردار کوئی بات خلاف عرض نہ کرنا اُس
ساحر نے کسی کے کہنے کو خیال نہ کیا تیسرے روز وہ نامہ اکلیل جادو کو دیدیا اکلیل جادو نے
اُس نامے کو پڑھا مضمون سے جو آگاہی ہوئی اُسنے اُسکی پشت پر جواب لکھا کہ اے روشن بخت تو مسلمان
ہو تجکو ایسا کہنا نہ چاہیے تھا میری ذات سے تو نے خوف بھی نہ کیا کہ ابھی مین چاہون تو تجھے ایک دم
مین فنا کر دون سحر مین بھی ایسا کمال حاصل ہو کہ ساحران زمانہ میرے خوف سے سر اُٹھا نہین سکتے
اور تو نے بے تکلف مجھے ایسا لکھا اسکی سزا یہ تھی کہ ابھی یہان اشارہ کرتا اور وہان تیرا سر اُڑجاتا
لیکن تیری جوانی پر مجھے افسوس آیا اور اپنے اراوے سے باز رہا اب شرط تیرے واسطے یہ کیجاتی ہو
کہ اگر تو مجھسے مقابلہ کرے اور مجھپر فتح پائے تو مین اُسکا عقد تیرے ساتھ کر دون اور خود بھی تیری
اطاعت قبول کرون یہ جواب لکھکر اکلیل جادو نے اُس ساحر کو دیا ساحر میرے پاس لیکر آیا مین نے
جو اُس جواب کو دیکھا آپ کے نمک نے تاثیر دکھائی مجھے تاب نہ آئی لشکر کشی کر کے اُسطرف روانہ ہوا
جب شہر پناہ کے قریب جا کر پہونچا ایک نامہ پھر اُسکو تحریر کیا کہ مین برائے مقابلہ آیا ہون اگر تجھے
کچھ دعوی ہو تو مجھسے آکر مقابلہ کر جب نامہ دار میرا نامہ لیکر گیا وہان یہی بات معلوم ہوئی کہ ایک
سال یہان قیام کرو جب سلطان اکلیل جادو برائے سیر شہر کے باہر تشریف لائینگے اُسوقت اُنکو نامہ
دینا نامہ دار واپس آیا مجھسے کل کیفیت بیان کی مین نے ایک سال کا قیام بھی قبول کر لیا یا صاحبقران
ایک سال تک وہان مقیم رہا جب وہ بھی دن آیا وہان سب سامان ہوا دوکاندار شہر کے بیرون شہر
آئے بازار آراستہ ہوا اُسی روز شب کو اکلیل جادو شہر کے باہر آیا مین نے نامہ دار کو نامہ دیکر روانہ
کیا اور یہ بھی کہدیا کہ اگر نامہ پڑھ کے اکلیل جادو کلمات سخت کہے تو اُسے ویسا ہی دندان شکن
جواب دینا سنکر خاموش نہو رہنا نامہ دار گیا تین روز اُسکے یہان مہمان رہا چوتھے روز اُسکو نامہ دیا
اکلیل جادو نے نامہ پڑھا ہنس کر جواب دیا کہ اُس لڑکے کی موت آئی ہو جو مجھسے اس طرح باتین
کرتا ہو ابھی اشارہ کر دون تو سر اُڑ جائے بھلا یہ مجھسے کیا مقابلہ کریگا نامہ دار نے جواب دیا کہ ایسا
کوئی نہین جو ایک اشارے مین کسی کا سر جدا کر سکے اکلیل جادو کو غصہ آیا سحر کیا کہ نامہ دار کا سر
اُڑ گیا ہمرکاب جو میری طرف کے وہان موجود تھے اُنھون نے اُسیوقت مجکو خبر پہونچائی مجکو بھی
غصہ آیا مین نے اُسیوقت لشکر کو درستی کا حکم دیا لشکر مین فوراً سب نے ہتھیار لگائے گھوڑون
پر سوار ہوئے مین بھی جانے پر تیار ہوا ارادہ کیا کہ ابھی جا کر سر اُسکا ابھی کاٹ لون مگر ایک پیر مرد
میرے پاس آیا اُنھون نے مجھسے دریافت فرمایا کہ اے جوان اسقدر تعجیل نہ کر تو نہین جانتا کہ اکلیل جادو
کون ہو اور یہ کس طرح مقابلہ کرتا ہو اول تو تو سحر سے آگاہ نہین اور اسکو بخوبی تمام سحر مین دخل ہو وہ ایک
دم بھر مین سب تیرے لشکر کو مبتلائے سحر کریگا اور سب اسیر ہو جائینگے تجھسے کچھ نہو سکے گا اسیر کرنے کے
بعد جب شہر مین لیجائیگا اُسکی بیٹی قتل کا حکم دیدیگی مین نے دریافت کیا کہ اُسکی بیٹی کو کیا اختیار ہو جو سکو

حکم قتل دے اُنھون نے جواب دیا کہ یہ شرط اُسی نے مقرر کی ہے کہ جو میرے باپ سے
لڑکر فتحیاب ہو مین اُسکے ساتھ شادی کرونگی یا صاحبقران یہ کلمہ جو مین نے سنا شوق جنگ
اور زیادہ ہوا مین نے یون پیر مرد سے عرض کی کہ مین ضرور اُس سے جنگ کرونگا اور شرط پوری
کرکے اپنی مراد کو پہونچونگا اُن پیر مرد نے فرمایا اے جوان اسقدر ہمت کو کام نہ دے اکلیل جادو
سے لڑکر فتحیاب نہوگا اُسکا سحر آفت ہے ایک اشارے مین تم سب کو اسیر کریگا کیون اپنی جان دیتے
ہو اگر یہی ہے تو جو مین ترکیب تعلیم کرون اُسپر عمل کرو اور ابھی یہان سے واپس جاؤ کچھ ساحرون کا لشکر
جمع کرو مگر جہانتک ممکن ہو ساحران ضعیف کو فراہم کرنا اور اُنسے اس جنگ کے بابت مشورہ کرنا وہ
اس حال سے بخوبی تمام آگاہ ہونگے اور اس سے لڑنے کی ترکیبین بتاوینگے مین نے بہت چاہا مگر اُن
پیر مرد نے مجکو اُسوقت مقابلۂ اکلیل جادو مین نہ جانے دیا اور دیر تک سمجھاکر وہانسے واپس کیا یا
صاحبقران مین پھر اپنے ملک مین واپس آیا ساحرون کو فراہم کرنا شروع کیا ایک سال تک ساحرون
کو جمع کیا جہانتک ممکن ہوسے ضعیف ساحر ڈھونڈھکے جمع کیے جب قریب چار ہزار ساحرون کے
جمع ہوگئے اُسوقت مین نے ایک انجمن مشاورت قرار دیکر سب ساحرون کو اُس بزم مین جمع کیا جس نے
اکلیل جادو کا نام سنا اُسنے یہی جواب دیا کہ ہم اُس سے جنگ نہین کرسکتے چار ہزار ساحرون نے اُس سے
جنگ کرنے کیواسطے انکار کیا مین نے سب سے سبب دریافت کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ اُسکا سحر ایسا
ہے جسکا رد کسی ساحر کو معلوم نہین ہے خود وہان کے ساحر نہین جانتے ہملوگون کی کیا مجال ہے جو اُسکے
سحر کو روک سکین اور اسی سبب سے اُسکی بیٹی نے یہ شرط کی ہے کہ جو میرے باپ کو زیر کریگا اور اُسپر
فتح پائیگا مین اپنی شادی اُسی کے ساتھ کرونگی اُس سے مقابلہ کرنے کا ہرگز ارادہ نہ کرنا ورنہ سوائے
شکست اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا یا صاحبقران جو ساحرون سے یہ بات سنی مجھے بہت افسوس ہوا اور
یہ خیال کیا کہ ابتک اگر مین خود جاکر مقابلہ کرتا تو کچھ نتیجہ ضرور ظہور پذیر ہوتا اتنے دنون اسقدر محنت بھی
کی اور مروت بھی کثیر کیا مگر کچھ حاصل نہوا یہ جو خیال آیا مین نے سب ساحرون کو اُسی روز جواب دیا اور
لشکر پھر درست کرکے اکلیل جادو کیطرف روانہ ہوا سب قواعد سے واقف تھا ہی وہان جاکر قیام کیا
ایک سال ختم ہوا تو شہر کے باہر بازار آراستہ ہونے لگا سب دوکاندارون نے دوکانین لگائین
مین نے ایک نامہ پھر لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے اکلیل جادو مین ایکبار تیرے مقابلے کیواسطے
آیا مگر تونے میرے نامے کا جواب نہین دیا مین مجبور ہوکے چلا گیا پھر تجھسے ملاقات ہونے کا دوسرا
وقت نظر نہ آیا اُس سال مین ایک ضرورت ایسی لاحق ہوگئی کہ مین نہ آسکا ورنہ اُسی سال مین آتا اور
مقابلہ کرتا اب مین اس ارادے سے آیا ہون اگر مقابلہ کرتا ہے تو ایک دن مقرر کر ورنہ مین شہر کے
اندر آؤنگا قیامت برپا کردونگا یہ نامہ لکھکر مین نے ایک نامہ دار کی معرفت اکلیل جادو کو بھیجا اکلیل
جادو نے اُس نامے کو پڑھا پڑھکر نامہ چاک کیا نامہ دار کو جواب دیا کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ اے
روشن بخت تیرے باپ سے مجھسے ملاقات تھی اُسکے سبب سے مین نے ابتک تیرا خیال کیا ورنہ
جسوقت چاہتا تیری مجال نہ تھی کہ تو میرے پاس ہاتھ باندھکے نہ آتا فقط تیرے باپ کی خاطر سے
ایسا ہوا اب تجھے لازم ہے کہ اپنی باتون سے باز آ اور جہان سے آیا ہے واپس جا ورنہ تیرے واسطے اچھا

نہوگا نامہ دار نے جواب دیا کہ آپکو جو کچھ کہنا ہو تحریر کر دیجیے مین زبانی نہ کہونگا ایسا نہو کہ مین خطا وار ہو کے لائق گردن زدنی سمجھا جاؤن اُسنے کہا اول تو مین کسی کا نامہ نہین لیتا کیونکہ دنیا مین کوئی میرا ہمسر پیدا نہین ہوا ہی اور روشن بخت کا نامہ جو لیا سبب اُسکا یہ تھا کہ وہ خصوصیت رکھتا ہی مگر جواب ہرگز نہ لکھونگا جو کچھ زبانی کہدیا اُسی کو غنیمت جانو اور یہی جا کر کہدینا نامہ دار مجبور ہو کے واپس آیا مجھسے یہ سب کیفیت بیان کی مجھے غصہ آیا لشکر تو تیار ہی تھا اُسیوقت سب لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر اکلیل جادو کے قتل کے ارادے سے روانہ ہوا اکلیل جادو اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھا تھا سامنے رقص ہو رہا تھا جب لشکر کو ہمراہ لیکر قریب بارگاہ پہونچا اور ارادہ کیا کہ بارگاہ کو گرادون لوگون نے اکلیل جادو کو خبر کی اکلیل جادو بارگاہ سے باہر آیا میری طرف دیر تک دیکھا مجھپر غشی طاری ہوئی میرے ہمراہی بھی سب بیہوش ہو گئے اُسکے ہمراہیون نے ہملوگون کو اسیر کر لیا جب قید پہنا چکے تو سب کو ہوش آیا اپنے کو اس عالم مین پایا دو روز تک اکلیل جادو وہان رہا تیسرے روز ہملوگون کیواسطے اُسنے کہا کہ ان سب کو صحراے کلاج باج مین لیجا کر چھوڑ دو وہان کے ساحر اِن کو ہلاک کر ڈالینگے اُسکی فوج کے لوگ مجکو اُس صحرا مین لائے اور یہان مبتلاے سحر کر کے چھوڑ گئے یا صاحبقران ہملوگون کی یہ حالت تھی کہ مانند ماہی بے آب کے تڑپتے تھے اس صحرا مین سواے صداے نالہ و آہ کے دوسری آواز نہ آتی تھی یہان کے ساحرون نے جو یہ کیفیت دیکھی ہملوگون کے ہلاک کرنے پر آمادہ ہوئے قریب دوسو آدمی کے اُن لوگون نے ہلاک کیے تھے کہ ایک پیرمرد تشریف لائے اُنکو دیکھکر ساحر گریزان ہوئے پیرمرد میرے پاس آئے بعد دلجوئی و تشفی کے میری کیفیت دریافت کی مین نے سب حال اپنا بیان کیا پیرمرد کو بہت افسوس ہوا مجھے اپنی چادر اُڑھائی سحر کے سبب سے جو تکلیف تھی وہ برطرف ہوئی ہاتھ پاؤن قابو مین آئے پھر تو اُن پیرمرد نے سب کو اپنی چادر اُڑھائی ہر ایک نے قید غم سے رہائی پائی سب کو انھون نے اپنے ہمراہ لیا ایک کوہ پر تشریف لیگئے دو روز مجھے اپنے یہان مہمان رکھا تیسرے روز مجھسے فرمایا کہ اپنے شہر کو جاؤ اب ایسا ارادہ نہ کرنا یہ فرما کے بہت کچھ مال و خزانہ مجھے بطور زادراہ مرحمت فرمایا مین وہانسے روانہ ہوا جب اپنے شہر مین پہونچا شہر کو ساحرون کے قبضے مین دیکھا لوگون سے دریافت کیا اُنھون نے بیان کیا کہ اکلیل جادو نے یہان آکے قبضہ کر لیا میری عجب حالت ہوئی اپنے ناموس کا خیال آیا ساحرون سے دریافت کیا انھون نے کہا کہ تمھارے ناموس کیواسطے ایک مکان الگ بنایا گیا ہو وہان وہ لوگ رہتے ہین قصد کیا کہ وہان جاؤن ساحرون نے کہا کہ تمھارے واسطے شہر کے اندر آنے کا حکم نہین ہی اگر تم شہر کے اندر آؤگے تو پھر اسیر ہو جاؤگے اور ابکی بار تمھاری گردن زدنی کا حکم صادر ہوگا مین مجبور ہوا اُن لوگون سے کہا کہ اگر یہی ہی تو میرے ناموس کو بلاؤ مین اُنھین اپنے ہمراہ لیکر چلا جاؤن اس شہر مین نہ آؤن اُن لوگون نے کہا ایک سال یہان قیام کرو ہم سلطان کو اطلاع کرتے ہین اگر اُنکی یہی راے ہوگی تو تمھارے ناموس کو بھی شہر سے نکال دینگے مجبور ہو کے وہان ٹھہرنا پڑا ایک سال تک وہان ٹھہرا رہا اُن لوگون نے اکلیل جادو کو ایک عرضی روانہ کی اکلیل جادو نے اُس عرضی پر لکھدیا کہ اُسکے ناموس بھی اگر اُسکا ساتھ دینا قبول کرین تو شہر کے باہر نکال دیے جائین جب عرضی کا یہ جواب آیا ساحر

میرے مکان پر لیگئے وہان سب سے دریافت کیا ہر ایک نے میرا ساتھ دینا قبول کیا ساحرون
نے سب کو شہر کے باہر نکال دیا مین نے سب کو اپنے ہمراہ لیا اور پھر اسی صحرا کیطرف راہی ہوا
ایک ماہ کے بعد اس صحرا مین آکر پہونچا پھر اُسی کوہ پہ گیا اُن پیر مرد کی قدمبوسی حاصل کی پیر مرد نے
جو مجکو دیکھا فرمایا اے روشن بخت اب کیون واپس آیا مین نے سب کیفیت بیان کی پیر مرد نے فرمایا
افسوس ہے کہ مین اس صحرا سے نکلنے کی قسم کھا چکا ہون ورنہ ایک دم مین تیرا ملک تجکو دلا دیتا مگر اُسکے
عوض یہان کوئی صورت تیرے واسطے کیجاتی ہے ابھی چندے یہان مہمان رہو مین کوئی جگہ یہان تجویز
کر لون تو تجکو وہان کی حکومت دلادون یا صاحبقران ایک ماہ کامل مین اُن پیر مرد کا مہمان رہا
آخر کار اُنھون نے اس ملک کو تجویز فرمایا اور ایک نامہ لکھکر باج گیر شاہ کے پاس بھیجا کہ اُس
ملک کی حکومت روشن بخت کے حوالہ کرو ورنہ اچھا نہوگا باج گیر نے بخوف اُنکا کہنا قبول
کیا اور مجھے یہان حکومت دی پیر مرد نے چلتے وقت ایک مہرہ مجکو مرحمت فرمایا اور کہدیا کہ یہ ہر
وقت اپنے پاس رکھنا ساحر گزند نہ پہونچا سکین گے اور تیرے ملک کی حفاظت رہیگی جب سے مین
یہان مقیم ہون مگر غم وطن اور الفت دختر اکلیل جادو مین شب و روز گریان رہتا ہون
گو سامان عیش موجود ہے مگر سب ہیچ ہے جسوقت اُسکا خیال آتا ہے دل بیتاب ہو جاتا ہے جب وطن کی
یاد آتی ہے یہان سے طبیعت گھبراتی ہے ہر طرح مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا ہے صاحبقران نے حال
روشن بخت کا سنکر افسوس کیا امیر ثانی نے فرمایا اے روشن بخت اگر میرے سب سردار
موجود ہوتے تو مین اسکے نسبت کچھ کرتا کسیکو یہان چھوڑ جاتا وہ تیری کل تمنائین پوری کر دیتا مگر
اُن لوگون مین سے بھی کوئی یہان کا رہنا قبول نہ کرتا کیونکہ سب ترک کر چکے تھے اور کسیکو اب
جنگ کرنا منظور نہ تھا اس سبب سے وہ لوگ بھی یہان نہ رہتے مگر اب مین یہ بات مناسب جانتا
ہون کہ بدیع الملک کو تمھارے حال سے مطلع کر دون وہ جب اس طرف آئینگے ضرور تمھاری مرادین
بر لائینگے ابھی وہ ایوان نہ طاق مین ہین جب ایوان کو فتح کر کے فراغت پائینگے تو اس طرف
آئینگے مین اُنھین ایک خط اپنی خیریت کا کسی طرح خانہ کعبہ پہونچکر روانہ کرونگا اُسی مین تمھاری کیفیت
بھی لکھدونگا صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے ایک پرچہ لکھکر
روشن بخت کو دیتے جاؤ جب بدیع الملک یہان آئین روشن بخت پرچہ دکھائے وہ سب
کام درست کر دینگے کسی کی ضرورت باقی نہ رہیگی ملک موروثی بھی وہ دلا دینگے اور اب اکلیل جادو
کی دختر کے ساتھ عقد بھی ہو جائیگا امیر ثانی نے ارشاد صاحبقران منظور کیا روشن بخت
سے فرمایا کہ قلم دوات منگاؤ مین ابھی رقعہ لکھکر تمھارے حوالے کر دون جب بدیع الملک اس طرف
آئین اُنھین وہ رقعہ دکھانا وہ جو جو تمھارے کام ہین سب کو انجام دینگے روشن بخت نے
قلم دوات طلب کیا اُسیوقت صاحبقران نے سب کیفیت اپنی تحریر کی اور یہ بھی لکھدیا کہ روشن بخت
نے میرے ساتھ احسان کیے ہین اگر اسکے کامون کو انجام دوگے تو میری عین خوشی ہے یہ لکھکر
صاحبقران نے اور امیر ثانی نے اپنی اپنی مہرین اُس رقعہ پر کین اور روشن بخت کے
سپرد کیا روشن بخت رقعہ پاکر بہت خوش ہوا صاحبقران نے فرمایا اے روشن بخت جب

مین خانۂ کعبہ پہونچونگا اور اپنی خیریت کا خط بدیع الملک کو لکھونگا اُس خط مین بھی یہ کیفیت لکھدونگا
تم خاطر جمع رکھو بدیع الملک بہت جلد اس طرف آئینگے اور ان کا فرزن سے بھی عوض خون عزیز
لینگے بعد اسکے صاحبقران نے امیر ثانی سے بدیع الملک کے حالات دریافت فرمائے امیر نے
کل کیفیت بدیع الملک کی بیان کی صاحبقران دیرتک بدیع الملک کو دعائین دیاکیے روشن بخت
حالات بدیع الملک کے سُن سنکر تعریفین کرتا رہا تھوڑی دیر یہ صحبت رہی پھر روشن بخت نے
صاحبقران کیواسطے خاصہ طلب کیا امیر نے مع جملہ سرداروں کے خاصہ نوش فرمایا رات زیادہ آئی
تھی صحبت برخاست ہوئی صاحبقران اور امیر ثانی اور جملہ سردار خوابگاہ مین تشریف لائے
محو خواب ہوئے اسیطرح ایک ہفتہ امیر ثانی اور صاحبقران مع جملہ سرداروں کے روشن بخت
کے یہان رہے بعد گذرنے ایک ہفتہ کے صاحبقران نے روشن بخت سے کہا کہ اب ہمنے
تمھاری خوشی کی اور بہت دنون تمھارے مہمان رہے چونکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث برسالت ہوچکے
ہین اسوجہ سے ہمکو یہانسے جانیکی جلدی ہے ورنہ جبتک تمھاری خوشی ہوتی یہانسے نہ جاتے آپ
اب ہمکو نہ روکو کہ ہمارا ٹھہرنا مناسب نہین ہے بدیع الملک جب آئینگے اُنکو اچھی طرح اپنے یہان
مہمان رکھنا روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران جب صاحبقران ثالث یہان تشریف لائینگے
مین اُنکے ہمراہ رکاب رہونگا یہ شرف بھی حاصل کرونگا امیر نے فرمایا تمھین اختیار ہے روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران امیدوار ہون کہ چند روز یہان اور تشریف رکھیے صاحبقران نے
فرمایا کہ مین نے اصل کیفیت تمسے بیان کردی اب ہملوگون کو نہ روکو جانے دو روشن بخت مجبور ہوا
امیر نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ سامان سفر درست کرو مین کل یہان سے روانہ ہونگا روشن بخت
نے عرض کی یا صاحبقران جسوقت ارادہ فرمائیے گا سب سامان درست ملیگا امیر ثانی نے
فرمایا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ایکبار فاتحہ پھر پڑھلین ورنہ کاہیکو کبھی اتفاق ہوگا کہ اس طرف
آئین صاحبقران نے فرمایا بہت اچھی بات ہے اُسیوقت امیر ثانی اور صاحبقران اور جملہ
سردار مع روشن بخت کے صحراے کاچ باج مین آئے فاتحہ پڑھا دیرتک اشکباری کی وہانسے
اُٹھکر اُس روز بیرون شہر قیام کیا دوسرے روز سب سامان تیار پایا صاحبقران نے ایک
مہرۂ الماس بازو سے کھولکر روشن بخت کو دیا امیر نے ایک دانۂ یاقوت سرخ عطا فرمایا
روشن بخت کو دولت لازوال حاصل ہوئی تھوڑی دورتک روشن بخت ہمراہ آیا شہر سے
دس کوس دور پہونچ کے شام ہوئی روشن بخت نے عرض کی یا صاحبقران آج یہان قیام
فرمائیے غلام بھی حاضر ہے آج دعوت آخری بھی قبول فرمائیے امیر نے اسکا کہنا قبول کیا بارگاہین
وہین استادہ ہوگئین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے روشن بخت نے سامان دعوت پیشتر
سے درست کیا تھا اُس روز صاحبقران کی دعوت آخری کی دوسرے روز امیر نے روشن بخت
کو رخصت کیا اور آپ مع شہنشاہ گوہر کلاہ اور نورالزمان اور کرب بن عادی اور غضنفر بن
اسد اور مظفر بن غضنفر و شیران بن اسد اور اسکندر اور سلطان سعد طوقی اور داراے
بن داراب اور قسیم بن قاسم اور جسیم بن قاسم و قہمور ویوپہ ور اور انت بن سعد اور

ربیع الملک بن رستم اور رفیع الملک بن تورج اور سلیم بن فرخ اور نعیم بن شہسوار قلندر
اور کیوان بن نور الدہر اور طہماسپ بن عنقویل اور قیماسپ بن طہماسپ اور طغیان بن
کرب و موت بن سارنج اور ورقاسے زنگی اور لقاح حکیم اور طور بیرتی اور قوہستانی
اور سعید اور سعد جرگہ نشین اور شیر بن لقمان اور شاہزادہ ابو العلاے کاشانی اور
ترک جوشن پوش اور سہل باختری اور شہنشاہ زرین کمر اور شہریار مرصع پوش اور
سلیمان بن فارس اور یکتاس کوہی اور آشوب حرامی اور مہار باختری اور علقمہ اور
فرید اور ابو الفتح عراقی اور سعید لنگری اور خواجہ عمرو ثانی اور عمران خطائی اور
سپہ بار صحرائی اور سمک بلطاقی اور شبرنگ بن قران اور اسلم پیادہ رو اور سرہنگ
اور سیارہ بن عمرو و بدیع الزمان وغیرہ صاحبقران ثانی وہان سے روانہ ہوئے راہ
مین امیر ثانی نے سب کا شمار جو کیا تو سب بہتر کس امیر کے ہمراہ تھے صاحبقران ثانی نے
امیر کشورگیر سے عرض کی یا صاحبقران فرزندان خواجہ بزرجمہر نے حکم لگایا تھا کہ کل بہتر کس
میرے ہمراہیون سے مع میرے مشرف زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے اور اسوقت
کے شمار سے معلوم ہوا کہ میرے ہمراہ بہتر کس ہین مجھے یہ خیال ہی کہ نہین معلوم اب انمین سے
کون مجھسے جدا ہونیوالا ہی اور کسکے فراق مین ابھی مجھے رونا ہی صاحبقران نے فرمایا فرزندان
بزرجمہر نے غلطی سے کہا ہوگا کہ اصل مین بہتر کس ہونگے انھین اسوقت خیال نہ رہا انھون نے
بہتر کس بتائے کچھ مضائقہ نہین ہی صاحبقران ثانی نے عرض کی کہ مین نے مکرر خواجہ زادون
سے اس بات کی تحقیق کی انھون نے بار دیگر بھی یہی کہا مجھے بڑا اندیشہ ہی صاحبقران زمان نے
فرمایا اسکی کچھ فکر نہ کرو اب سب صحیح و سالم خانۂ کعبہ مین پہونچین گے اور مشرف زیارت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے امیر ثانی خاموش ہورہے جہان پر صاحبقران زمان یہ ذکر کرتے ہوئے جاتے
تھے وہ صحرا بہت ہی پرفضا تھا ہر طرف سبزہ مانند فرش بچھا تھا دیکھنے سے روح تازہ ہوتی تھی دماغ
مین قوت پیدا ہوئی تھی امیر ثانی کو وہ میدان وسیع بہت پسند آیا صاحبقران زمان سے عرض
کی یا صاحبقران آپ نے اس میدان کی فضا کو ملاحظہ فرمایا اور کیفیت صحرا کا معائنہ کیا واقعی عجب
قدرت پروردگار ہی جس طرف نگاہ جاتی ہی طبیعت خوش ہو جاتی ہی اگر اسقدر تعجیل نہوتی تو مین ایک دو روز
اس صحرا مین مقام کرتا لائق سیر کے ہی یہان کی کیفیت دیکھنے سے میری طبیعت کچھ بہل جاتی صاحبقران
زمان نے جو امیر ثانی کی گفتگو سنی خیال فرمایا کہ حمزہ ثانی کو یہ صحرا بہت پسند آیا ہی اور ارادہ انکا یہ
ہی کہ اس صحرا مین قیام فرمائین اور سب سرداروں کو بھی کیفیت صحرا کی طرف متوجہ فرمایا صاحبقران
زمان نے خواجہ سے کہا کہ ایک روز اسمین قیام کرین یہان کی کیفیت حمزہ ثانی کو پسند آئی ہی اور
یہ چاہتے ہین کہ یہان مقام کیا جائے خواجہ نے اُسیوقت بارگاہین استادہ کرائین امیر ثانی گھوڑے
سے اُترے صاحبقران زمان کے ہمراہ بارگاہ کے اندر آئے صاحبقران نے حمزہ ثانی سے
فرمایا کہ تم اس صحرا کی سیر کو ٹھہرے ہو تمھین لازم ہی کہ یہانکی فضا کو دیکھ آؤ امیر ثانی نے عرض کی
یا صاحبقران آپ بھی تشریف لیچلیین یہان کی سیر قابل دید ہی صاحبقران زمان مجبور ہوگے اُٹھکے

اور سب سردار بھی ہمراہ گھوڑون پر سوار ہوکے صحرا کے جانب روانہ ہوئے جملہ سردار
صاحبقران زمان کے ہمراہ جاتے تھے بارگاہون سے کچھ دور گئے تھے کہ شہزادہ بدیع الزمان
نے دیکھا ایک آہو چوکڑی بھرتا ہوا صحرا کیطرف سے آتا ہی بدیع الزمان نامدار نے گھوڑے
کی باگ لی تیر و کمان لیکر اُس آہو کے تعاقب مین چلے سب سردار مانع بھی ہوئے مگر کچھ خیال نہ کیا
جب سب نے دیکھا کہ بدیع الزمان تعاقب مین اُس آہو کے جاتے ہین سب نے ناچار ہمراہی
بدیع الزمان کی اختیار کی صاحبقران زمان نے اور امیر ثانی نے سردارون سے فرمایا کہ
ساتھ نہ چھوڑنا جب آہو کو شکار کرین اپنے ہمراہ یہان لے آنا یہ کہکے صاحبقران اور حمزہ ثانی
ایک سبزہ زار مین ٹھہر گئے مگر بدیع الزمان نامدار جو اُسکے تعاقب مین چلے دور نکل گئے سردارون
نے بھی ساتھ نہ چھوڑا ایک میدان وسیع مین وہ آہو پہونچا بدیع الزمان نے چاہا اُسکو اسی حالت
مین تیر لگائین یہ ارادہ کرکے شاہزادے نے تیر کمان مین جوڑا چاہتے تھے کہ سر کرین کہ گھوڑے
نے سکندری کھائی زمین پر مع بدیع الزمان کے گرا شاہزادے کی کمر مین اسدرجہ صدمہ پہونچا
کہ مہرۂ کمر ٹوٹ گیا وہان کچھ پتھر پڑے تھے سر بھی پارہ پارہ ہوا پہلو بھی زخمی ہوئے سردارون نے
جانا کام تمام ہوگیا مگر قریب پہونچ کے جو دیکھا رمقے جان بدیع الزمان نامدار مین باقی تھی سب نے
بہت کچھ حسرت و افسوس کیا کچھ سردار بدیع الزمان نامدار کے پاس ٹھہرے رہے باقی صاحبقران
کے پاس خبر کرنے کو روانہ ہوئے امیر اُس سبزہ زار مین منتظر کھڑے تھے کہ سردارون نے آکے
گریہ شروع کیا امیر ثانی اور صاحبقران کے ہوش اُڑ گئے فرمایا کچھ حالت بیان کرو سب نے
عرض کی یا صاحبقران غضب ہوا جلد تشریف لےچلیے ورنہ دیدار آخری سے بھی محروم رہجائیے گا
صاحبقران ثانی نے فرمایا خیر تو ہی کسکے بابت ایسا کہتے ہو سب نے عرض کی بدیع الزمان نامدار
گھوڑے سے گرے سر پارہ پارہ ہوگیا مہرۂ کمر ٹوٹ گیا پہلو بھی زخمی ہوا ابھی قدرے جان باقی
ہی آپ کے دیکھنے کا اشارہ کرتے ہین یہ جو سنا صاحبقران کی آنکھون مین دنیا سیاہ ہوگئی امیر ثانی
کلیجہ پکڑ کے زمین پر بیٹھ گئے سردارون نے عرض کی یا صاحبقران یہ وقت یہان ٹھہرنے کا نہین
ہی جلد تشریف لےچلیے صاحبقران نے فرمایا مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا کس طرف چلون سردارون نے
امیر کا ہاتھ پکڑا حمزہ ثانی نے فرمایا کہ مجھ مین بالکل طاقت رفتار باقی نہین ہی کلیجہ مین اسدرجہ درد ہی
کہ مین اُٹھ نہین سکتا چند سردارون نے امیر ثانی کو بھی ہاتھ پکڑ کے اُٹھایا بہزار دشواری دونون
بزرگوار وہان پہونچے جہان بدیع الزمان نامدار دم توڑ رہے تھے صاحبقران زمان نے
جو اپنے نور نظر پارۂ جگر کا یہ حال دیکھا قریب آئے سرہانے بیٹھ گئے بدیع الزمان نے جو صاحبقران
کو اپنے قریب پایا عرض کی آج غلام نے جان اپنے قدم مبارک پر سے نثار کی شکر ہی کہ آجتک آپکے
اقبال سے پروردگار عالم نے بڑے بڑے معرکون مین آبرو رکھی کسی کافر کے ہاتھ سے زخمی
ہوکر جان نہ دی مگر آپ سے امیدوار ہون کہ دعاے مغفرت سے فراموش نہ فرمائیے گا
صاحبقران نے جو یہ تقریر اپنے فرزند ارجمند کی سنی امیر کو فرط غم سے تاب نہ رہی آہ کرکے بیہوش
ہوگئے کچھ جواب نہ دے سکے سب کو یہ گمان ہوا کہ صاحبقران بھی راہی ملک بقا ہوئے سردار

رونے لگے مگر امیر ثانی اپنی قوت بازو کے پہلو مین بیٹھے تھے بصد حسرت بدیع الزمان نے
حمزہ ثانی سے کہا بھائی صاحب آپ سے بھی امید ہے کہ دعاے مغفرت سے اور سورۂ حمد سے
فراموش نہ فرمایئے گا امیر ثانی کی بھی وہی حالت ہوئی جو صاحبقران کی تھی یہ بھی کچھ جواب نہ دے
سکے سب سردارون کو یہی گمان ہوا کہ امیر ثانی نے بھی انتقال کیا اتنی دیر مین بدیع الزمان
نامدار کی روح نے مفارقت کی سردارون مین شور گریہ و زاری بلند ہوا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ
کبھی صاحبقران کے قریب آتے تھے سینہ پر ہاتھ رکھکے سانس کو دیکھتے تھے کبھی بدیع الزمان
کی لاش کے پاس آتے تھے خاک اُڑاتے تھے کبھی حمزہ ثانی کے قریب جاکر سانس دیکھتے تھے
سب کے آنسو مسلسل جاری تھے اور خواجہ عمرو ثانی کی بھی یہی کیفیت تھی بلکہ سب سردار اسی
مصیبت مین مبتلا تھے جنگل ماتم سرا بنگیا تھا جب عرصہ ہوا تو خواجہ نے ضبط گریہ کرکے عمرو ثانی
سے فرمایا کہ لاش بدیع الزمان کی لیچلنا چاہیے اور صاحبقران اور امیر ثانی کو بھی یہان سے
لیچلو ان دونون صاحبون کی حالت ابھی تک خطا صبر نہین ہے مین نے سانس کو دیکھا بالکل محسوس
نہین ہوتی معلوم ہوتا ہے افراط غم سے ان حضرات کی بھی جان گئی اور بدیع الزمان کے ہمراہ یہ بھی راہی
باغ جنان ہوئے سردارون نے کہا خواجہ ان سب بزرگوارون کو کیونکر لیچلین خواجہ نے کہا سب
سامان ہوجائیگا آپ لوگ بارگاہ مین جائین اور وہان سے سب اسباب اُٹھا لیجانے کا لے آئین
اُسیوقت سب سردار بارگاہ صاحبقران مین آئے اسباب جو جو خواجہ نے طلب کیا تھا سب لیگئے
خواجہ نے پہلے لاش بدیع الزمان کی اُٹھائی سردار کاندھا دیے ہوئے لاش کو بارگاہ صاحبقران
مین لائے یہان خواجہ نے صاحبقران کے سینہ پر ہاتھ رکھا اب کچھ سانس کی آمد و شد معلوم
ہوئی خواجہ نے عمرو ثانی سے کہا کہ صاحبقران بفضل ایزدی زندہ ہین اور امیر ثانی کی بھی یہی حالت
ہے زیادہ تردد کا محل نہین ہے امیر فرط محن سے بیہوش ہوگئے ہین سکتے کی کیفیت ہے ابھی ہوش
آجائیگا یہ کہکے خواجہ نے صاحبقران کے منہ پر پانی کے چھینٹے دیئے عمرو ثانی نے امیر ثانی کو
ہوشیار کیا پہلے صاحبقران کی آنکھ کھلی امیر نے آہ کا نعرہ کیا پھر بیہوش ہوگئے خواجہ نے پھر
پانی کے چھینٹے دیئے صاحبقران ہوشیار ہوگئے امیر ثانی بھی اُٹھے صاحبقران نے اُسطرف
نگاہ کی جدھر لاش بدیع الزمان کی تھی لاش وہان نہ پائی خواجہ سے پوچھا کہ ای خواجہ میرے نور نظر
کو میرے سامنے سے کون لیگیا ارے اب بھی اُسمین کچھ دم باقی ہے افسوس مین اُسکی بات کا جواب
بھی نہ دے سکا خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران آپ بارگاہ مین تشریف لیچلیے امیر نے فرمایا ای خواجہ
بخدا مجھے دنیا اسوقت سیاہ معلوم ہوتی ہے کچھ نظر نہین آتا کاش اسوقت مین بھی مرجاؤن تو اچھا ہے
خواجہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر کیا صبر ہوتا اتنی دیر مین سردار بھی لاش رکھکے واپس آئے خواجہ نے
سب سے کہا کہ صاحبقران کو بارگاہ مین لیچلو سردارون نے امیر کی بغلون مین ہاتھ دیئے
صاحبقران بمشکل تمام زمین سے اُٹھے کچھ سردار امیر ثانی کی بغلون مین ہاتھ دیکر لیچلے اُسوقت
صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا بصد حسرت و آہ و زاری کرتے ہوئے جاتے
تھے سردارون سے امیر کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی سب سردارون کی بھی عجب کیفیت تھی

غرض اس صورت سے سب سردار صاحبقران کو لیے ہوئے بارگاہ کے قریب پہونچے خواجہ نے سرداروں سے کہا جس بارگاہ مین لاشہ بدیع الزمان کا رکھا ہی اُس بارگاہ مین ابھی امیر کو نہ لیجانا ورنہ پھر صاحبقران زمان کی وہی کیفیت ہو جائیگی سردار اور بارگاہ مین امیر کو لیگئے صاحبقران مسند پر جاکے بیٹھے خواجہ سے پوچھا کہ ای خواجہ براے خدا بتاؤ وہ لاش اُس شیر بیشۂ ہیجا کی کہان ہی ارے اور تھوڑی دیر اُسکی صورت دیکھ لون پھر کاہیکو ایسا وقت ہاتھ آئیگا جو اُسکی صورت دیکھون خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران اب صبر فرمایئے اور سامان تجہیز و تکفین کیجیے امیر نے فرمایا خواجہ صبر تو ہر حال مین کرونگا مگر مین بہت مشتاق ہون کہ ایک دفعہ صورت اور دیکھ لون خواجہ نے جب صاحبقران اور امیر ثانی کو بہت بیتاب پایا امیر کو مع حمزۂ ثانی اُس بارگاہ مین لائے جہان لاشہ بدیع الزمان نامدار رکھا تھا امیر کے قریب لاش آکے اپنی حالت ابتر کی حمزۂ ثانی کو بھی کچھ اپنا خیال نہ رہا جب عرصہ ہوا اور سب سرداروں نے دیکھا کہ اب کیفیت صاحبقران اور امیر ثانی شدت گریہ سے ایسی ہی کہ روح ان حضرات کی بھی نکل جائے سب سردار قریب آئے اور صاحبقران سے کہا یا امیر اب گریہ کو موقوف فرمایئے دیکھیے سب کی کیا حالت ہی اور تجہیز و تکفین مین بھی عرصہ ہوتا ہی جب سب سرداروں نے بہت کہا تو امیر نے رونا موقوف کیا خواجہ سے فرمایا کہ اب سامان تجہیز و تکفین درست کرو خواجہ نے سب سامان درست کیا امیر نے بدیع الزمان نامدار کو بعد غسل و کفن دریاے حلوون کے کنارے پر دفن کیا قبر بنا کی صاحبقران قبر پر بیٹھ گئے سب سرداروں نے فاتحہ پڑھا امیر نے بھی بصد گریہ و زاری فاتحہ پڑھکر رونا شروع کیا پھر امیر اور حمزۂ ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ قریب ہلاکت پہونچے سرداروں نے پھر سمجھایا امیر کی کیفیت بہت ہی دگرگون ہوگئی تھی سب سردار بغلوں مین ہاتھ دیکر صاحبقران اور امیر ثانی کو قبر بدیع الزمان پر سے اُٹھا لائے صاحبقران نے تین روز اُس صحرا مین قیام کیا بعد فراغت رسم سوم وہان سے روانہ ہوئے دس روز کے بعد خانۂ کعبہ مین پہونچے صاحبقران زمان اور امیر ثانی کی یہ کیفیت تھی کہ بصارت اور سماعت مین فرق آگیا تھا جب حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور وہان سے فراغت کر کے آئے چند روز اپنی دولتسرا مین مقیم رہے بعدہٗ خدمت باسعادت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین روانہ ہوئے اور حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے بارہا ہمراہ جناب رسولخدا جنگ کو بھی تشریف لیگئے اکثر کفار کو قتل کیا عمر اپنی یاد الٰہی مین بسر کی

داستان آخری کیفیت وفات خواجہ عمرو بن امیہ ضمری و خاتمہ کتاب

راویان ماجراے الم و ہجران فسانۂ غم اس داستان حسرت بیان کو بصد یاس والم اس طرح اظہار فرماتے ہین کہ جب صاحبقران زمان امیر حمزۂ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین پہونچے اور مشرف زیارت آنحضرت ہوئے اُس زمانہ مین کفار کی چڑھائی خانۂ کعبہ پر ہوئی صاحبقران زمان نے امیر ثانی سے فرمایا کہ یون تو راہ خدا مین بہت سے جہاد کیے مگر اب ان کافرون کو قتل کرنا ضرور ہی امیر ثانی نے عرض کی مین تابع فرمان ہون گو انکار کر چکا ہون کہ اب تیغ براے جہاد نہ

اُٹھاؤنگا مگر ایسے وقت مین جہاد کرنا بھی باعث حصول ثواب ہی صاحبقران زمان مع امیر ثانی جنگ کفار کو تشریف لیگئے کافرون کو قتل کیا وہان سے سب کافر فرار ہوئے اور احد مین پہونچکر کفار احد کو آگاہ کیا صاحبقران زمان واپس آئے مگر یہ خبر کفار احد کو پہونچی کہ اب امیر حمزۂ عالیشان خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین پہونچے ان سب لوگون کو نہایت صدمہ ہوا بادشاہ احد کو جاکر اس حال سے آگاہی دی کہ اے سلطان جو شخص حمزۂ صاحبقران ایکبار یہان آیا تھا مگر اور کسیطرف جاتا تھا آپکی فوج کے سردارون نے جو اُسکو روکا اُسنے بہت سے جوانون کو یہان کے قتل کیا اور آپ جس طرف جاتا تھا چلا گیا آپ نے آجتک اُس سے اُسکا عوض نہ لیا گو اُس روز آپ نے فرمایا تھا کہ مین اس عرب سے ضرور اسکا عوض لونگا اور لشکر کشی کرکے جاؤنگا جہان یہ ہوگا اُسکو قتل کرونگا کیونکہ اُسنے اُن لوگون کو قتل کیا جو بزرگان دین مشہور تھے اسکو قتل کرنا باعث ثواب ہی لہذا آجتک آپ نے اپنے فرمانے کے بموجب اُس باب مین کچھ نہ کہا اور اب وہ تارک دنیا ہوکر خانۂ کعبہ پہونچا وہان سے خدمت مین پیغمبر آخر الزمان کے گیا ہی ابھی بعض لوگ معبدگاہ مسلمانان پر چڑھائی کرکے گئے تھے اُسنے بہت سے پہلوانون کو قتل کیا آخرکار سب لوگ وہان سے بھاگ کے یہان آئے آپکے قلعہ مین آکر گوشہ گیر ہوئے اگر کچھ اُنھین کی مدد فرمائیے اور اُنکو پھر لشکر و سپاہ دیکر یہانسے روانہ کیجیے تو وہ لوگ ایسے نہین ہین جو حمزہ سے زیر ہوکر پلٹ آئین بلکہ حمزہ کا سر لاکر آپکو دینگے شاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کا کہنا سنا واقعی مین نے ایک وقت مین یہ بات کہی تھی کہ مین حمزہ سے ضرور اس خطا کا عوض لونگا بسبب اور کامون اور لڑائیون کے اتنی مہلت نہ ملی جو مین حمزہ سے اسکا عوض لیتا اب یہ موقع اچھا ہاتھ آیا ہی جو لوگ بھاگ کے آئے ہین اُنکو میرے پاس لاؤ مین اُنسے کچھ باتین دریافت کرون کیونکہ بیکار کسی سے جنگ کرنا خلاف ہی جبتک کوئی سبب نہو اُسوقت تک جنگ ہو نہین سکتی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم ابھی اُنکو حاضر خدمت کرتے ہین سلطان احد نے جواب دیا کہ ابھی کوئی ضرورت نہین ہی اور کسوقت اُنکو میرے پاس لانا مین اُنسے صرف اسقدر دریافت کرونگا کہ تم لوگ کسواسطے لڑنے کو گئے تھے اہل دربار نے وعدہ کیا کہ ہم اُن لوگون کو کل حاضر کرینگے آپ اُنسے کیفیت دریافت فرمائیےگا اُس روز تھوڑی دیر تک اسکا دربار رہا بعدہ برخاست ہوا حاضرین دربار جو اُٹھکر آئے تو اُن لوگون کو بلایا جو مقابلۂ صاحبقران سے بھاگ کے آئے تھے جب وہ لوگ مجتمع ہوئے تو سب نے اُنسے کہا کہ کل ہم تمھین سلطان کی خدمت مین لیچلینگے اور سلطان تمھاری کیفیت دریافت فرمائینگے کہ تم خانۂ کعبہ پر کیون چڑھائی کرکے گئے تھے تم اُنسے کیفیت بیان کرنا کہ سلطان کو بھی جوش جنگ پیدا ہو اور وہ تم لوگون کی مدد کرین اگر سلطان نے تمھاری مدد کی تو بہت ہی اچھا ہو اُن لوگون نے جواب دیا کہ جیسا کچھ کہ ہم بیان کرینگے آپ لوگ سن لینگے اُس روز تو سب مین اسی قسم کی صلاحین رہین دوسرے روز ملازمین شاہ احد ان لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر دربار مین بادشاہ کے گئے بادشاہ نے اُن لوگون کو دیکھا دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین اور کہان سے آئے ہین ملازمین نے کہا جنکے بارے مین کل عرض کیا تھا یہ وہی لوگ ہین اور آپ سے مدد طلب کرینگے

آئے ہین بادشاہ احمد نے انکو اپنے قریب بلایا کہا اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کسواسطے خانۂ کعبہ
پر چڑھائی کرکے گئے تھے ان لوگون نے جواب دیا کہ ہمین اسلام قبول کرنا منظور نہین ہی اور یہ
جب سے حضرت پیغمبر مبعوث برسالت ہوئے ہین اُس زمانے سے یہ قاعدہ مسلمانون نے مقرر
کیا ہی کہ جو شخص اسلام قبول نہین کرتا ہی اُسکو قتل کرتے ہین اور انواع انواع طرح کی ذلتین دیتے ہین
اور یہ آپکو خوب معلوم ہی کہ ہمارے خداوندون کی شبیہین جو خانۂ کعبہ پر رکھی تھین اُنکے ساتھ کیا کیا
بے ادبی کی گئی بادشاہ احمد نے کہا مین اس کیفیت سے آگاہ نہین ہان اسقدر مین نے سنا ہی
کہ کسی شخص نے بتون سے خانۂ کعبہ کو خالی کردیا مین نے یہ گمان کیا تھا کہ بتون کو کہین اور رکھوادیا
ہوگا مگر بے ادبی کی کیفیت اسوقت تمسے سنا چاہتا ہون ان لوگون نے کہا کہ جسقدر شبیہین وہان
رکھی تھین اُن سب کو توڑ کر پھینکدیا اور اسطرح توڑا کہ اب اُسکا جُڑنا بھی مشکل ہی اگر اس لائق بھی
ہوتین تو ہملوگ اُنکو جوڑ کر اور جگہ لیجاکر رکھتے وہان سے اُٹھا لاتے مگر وہ بالکل ریزہ ریزہ ہوگئین
اب اُنسے کچھ کام نہین نکل سکتا ہی بادشاہ احمد نے جو یہ کیفیت سنی اسکو غصہ آگیا مثل بید کے
کانپنے لگا کہا اگر یہ بات سچ ہی تو مین ضرور اسکا عوض مسلمانون سے لونگا سب نے کہا حضور اسکو
تحقیق فرمائین اسی سبب سے ہملوگ لشکرکشی کرکے گئے تھے وہان صاحبقران اور حمزۂ ثانی اور
بہت سے عرب آئے آپ جانتے ہین کہ وہ لوگ کیسے قوی الجثہ ہوتے ہین ہملوگ بہت ہی کم تھے
اگر اُنکے برابر بھی ہوتے تو ایک عرب کی اتنی طاقت نہ تھی جو ہمسے لڑکر واپس جاتا مگر کیا کرین مجبور
ہین اور اب بھی اگر ہمارے ہمراہ مجمع ہو تو اُن لوگون کو کیفیت جنگ دکھادین بادشاہ احمد نے کہا کہ ہم
تم لوگون کی مدد کرتے ہین تم یہان سے جاؤ اور اُن لوگون سے مقابلہ کرو سب نے کہا کہ اگر آپکا اقبال
شامل حال ہی تو ابکی بار فتح کرکے واپس آئینگے وہ لوگ شکست اُٹھائینگے بادشاہ احمد نے حاضرین
دربار سے کہا کہ کل سے لشکرکشی کا سامان کرو یہ سب لوگ لشکر گران ہمراہ لیکر جائین اور عربون
سے مقابلہ کرین اگر ابکی باران لوگون نے وہان کی لڑائی فتح کرلی تو ہر ایک کو انعام مین ملک تقسیم
کردونگا اور اگر یہ لوگ شکست اُٹھاکے واپس آئینگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب نے ہاتھ باندھ
کے کہا کہ آپکو اختیار ہی ہم آپ سے وعدہ مستحکم کرتے ہین کہ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے اور پھر خانۂ کعبہ کو
مسلمانون سے چھین لینگے بادشاہ احمد نے اُسی روز سے حکم دیا کہ لشکرکشی کا سامان درست کرو
ملازمین اسکے یہی چاہتے تھے حکم پاتے ہی ان لوگون نے انتظام لشکرکشی کرنا شروع کیا ایک ماہ کے
بعد سب سامان جنگ درست ہوا ملازمین نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ سب سامان حرب درست ہی
اب آپکی کیا راے ہی بادشاہ نے اُنھین لوگون کو طلب کیا جب سب آئے تو بادشاہ نے سب سے
کہا کہ اب مین لشکر بیشمار تمھارے ہمراہ کرتا ہون تمھین لازم ہی کہ اس حسن انتظام سے جنگ کرنا
کہ ابکی بار مسلمان تمھاری جنگ سے عاری ہوجائین اور خانۂ کعبہ پر تم لوگون کا قبضہ ہوجائے سب نے
اقرار مستحکم کیا کہ ہم بے لڑائی فتح کیے واپس نہ آئینگے اور مسلمانون کو ضرور ہلاک کرینگے بادشاہ احمد
نے جب اُنسے اقرار لے لیا تو سب کو رخصت دی کہا کل یہان سے لشکر ہمراہ لیکر روانہ ہونا
سب لوگ اُس روز تو شب کو وہین رہے دوسرے روز لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوئے بادشاہ

بھی انکی روانگی کی کیفیت دیکھنے کو ایک مقام پر آیا لشکر باہر قلعہ کے نکلنے لگا دن بھر لشکر گذر اکیا بادشاہ
بھی سیر دیکھتا رہا جب قریب شام سب لوگ جا چکے تو بادشاہ واپس آیا لوگون سے کہا کہ اب اُنکے اجماع
سے کیا ہوتا ہے مین نے لشکر اسقدر ہمراہ کیا ہے کہ دنیا مین کوئی اتنے لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے سب
اہل دربار نے اسکی بہت تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ اسقدر لشکر سوا آپکے اور کسی کو ممکن نہین یہ
آپ ہی کا کام تھا کہ اس درجہ کے لوگون کو اسقدر لشکر دیکر روانہ کیا اور خزانہ بھی اتنا اُنکے ہمراہ کیا جو
اور سلطنتون مین موجود نہین ہے شاہ احد کے دربار مین تو یہ باتین رہین مگر لشکر جو روانہ ہوا تو جانب
خانہ کعبہ چلا اور وہ لوگ جو ایکبار صاحبقران سے عین گرمی جنگ مین فرار کر گئے تھے آپس مین کہتے تھے
کہ ابکی بار حمزہ کو قتل کرینگے اور خانہ کعبہ کو چھین لینگے ابکی بار واقعی مسلمان ہمسے نہ لڑ سکین گے اسقدر
لشکر بھی اُنکو ممکن نہین ہے یہ باتین کرتے ہوئے ایک ماہ کے بعد پھر قریب خانہ کعبہ پہونچے اور لوگون نے
پھر حمزہ صاحبقران کو خبر پہونچائی کہ کفار جانب خانہ کعبہ آگئے ہین آپکو پھر کچھ بندوبست کرنا چاہیے
صاحبقران نے پھر اپنے سردارون کو جو کہ اُسوقت مین موجود تھے جمع کیا اور اہل عرب بھی شریک
ہوئے امیر کشور گیر بھی کچھ لوگ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار مین روانہ ہوئے جب خانہ کعبہ کے قریب پہونچے
صاحبقران نے دیکھا کہ کفار کے ہمراہ لشکر بیشمار ہے ہر ایک مغرور یہ دعوی رکھتا ہے کہ ابکی بار اسلامیون
کو قتل کر کے پھرینگے امیر نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ لڑائیان بھی قابل دید ہین افسوس وہ زمانہ
اب نہین ہے کہ سب سردار موجود تھے ہر طرح کی خوشی سے ہم بھی خوش تھے جرأت کے سبب سے ولولۂ
جنگ روز افزون تھا اب بضرورت مقابلہ کرتے ہین زمانہ اب نہین ہے کہ شوق جنگ بیتاب کرے
اور حریف سے بصد شوق مقابلہ کرین اب محض اس غرض سے مقابلہ کیا جاتا ہے کہ کفار سر نہ اُٹھائین
اور خانہ کعبہ کیطرف آنے کا ارادہ نہ کرین یہ ہملوگون کی معبدگاہ ہے اسکی حفاظت اور اسکی وقعت کرنا
ہملوگون پر فرض ہے ورنہ اب وہ دن کہان کہ شوق مقابلہ کرین اول تو وہ سن نہ رہا علاوہ اسکے کیسے
کیسے شیر جنسے لطف جنگ تھا آنکھون کے سامنے پیوند خاک ہوگئے آنکھون کی بصارت کم ہوگئی
ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوگیا وہ ولولہ جاتا رہا اب کبھی ایسے خیال بھی نہین آتے ہین ہمراہیان صاحبقران
نے عرض کی یا امیر جو کچھ آپ فرماتے ہین بہت صحیح ہے اب محض بغرض حفاظت خانہ کعبہ مقابلہ کیا جاتا ہے ورنہ
شوق جنگ کس مین باقی ہے اور دل کسکا خوش ہے صاحبقران یہ باتین کرتے رہے خواجہ نے بارگاہین
استادہ کرائین امیر بارگاہ مین داخل ہوئے اُس طرف لشکر کفار مین جو سردار تھا اُسکو ہرکارون
نے خبر پہونچائی کہ اہل اسلام بھی آگئے ہین سامنے بارگاہین استادہ ہوئین ہین مگر بہت تھوڑے سے
جوان ہین سردار لشکر کفار نے کہا کہ ایک نامہ حمزہ کو روانہ کرنا چاہیے کہ جسکا مضمون یہ ہو کہ ای حمزہ
اب ہملوگون سے مقابلہ نہ کرو ورنہ شکست اُٹھاؤ گے فتح نہ پاؤ گے ہمارے ہمراہ ابکی بار لشکر اسقدر ہے
کہ جسکی حد و انتہا نہین اور تم لوگ بہت ہی کم ہو اگر ہم اپنے لشکر کو اسوقت حکم دین اور لشکر تملوگون پر
ایک ایک چٹکی خاک کی ڈالے تو تملوگ دب جاؤ اور پتہ بھی تمھارا نہ ملے اس سے اگر جان کو عزیز رکھتے ہو
تو ہمسے مقابلہ نہ کرو اور واپس جاؤ ہملوگ سلطان احد کا حکم بجا لائینگے خانہ کعبہ پر قبضہ کرینگے آخر اسمین
تملوگون کا کیا نقصان ہے تم اپنی اور معبدگاہ بنالو کیا اسی پر منحصر ہے یہ محض تملوگون کا خیال ہے اب ہمسے

اس مکان کو تم ہرگز نہ پاؤگے سردار لشکر نے جو یہ راے ظاہر کی سب نے اس راے سے اتفاق
کیا اُسیوقت اسنے میر منشی کو بلایا اس مضمون کو لکھوا کر خدمت بابرکت صاحبقران مین روانہ کیا
نامہ دار لیکر آیا امیر اُسوقت اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے سرداران عرب سے باتین کر رہے تھے
کہ ایک ہرکارے نے خدمت مین حاضر ہو کے عرض کی ایک نامہ دار لشکر کفار سے آیا ہی اور نامہ لایا
ہی امیر نے فرمایا نامہ دار کو میرے سامنے لاؤ مین اُسکو دیکھون نامہ اُسکے ہاتھ سے لون چوبدار
پھر باہر آیا نامہ دار کو اپنے ہمراہ اندر لیگیا صاحبقران نے اس سے نامہ لیکر پڑھا مضمون سے
آگاہی ہوئی امیر نے فرمایا ای نامہ دار اپنے سردار سے کہدینا کہ ہم اسکا جواب کل میدان جنگ مین
دینگے اسوقت اسکا جواب تم معقول نہ پاؤگے کل کیفیت معلوم ہوگی یہ کہکر نامہ دار کو رخصت کیا
نامہ دار سردار لشکر کے پاس آیا کہا ای سردار مین نامہ لیکر گیا حمزہ نے نامہ پڑھا اور مجھکو یہ جواب
دیا کہ جا کر اپنے سردار لشکر سے کہدینا کہ اس نامہ کا جواب کل میدان جنگ مین دینگے مین نے چاہا کہ
مین کچھ کہون اور تحریری جواب لون مگر حمزہ ثانی نے کہا کہ اب اصرار کی ضرورت نہین ہی ہمین جو اسکی
بابت جواب دینا تھا وہ ہم دے چکے اب زیادہ گفتگو کرنا بیکار ہی مین نے اُسوقت اور کچھ کہنے کا
موقع نہ سمجھا خاموش چلا آیا سردار لشکر نے کہا حمزہ بہت سے طلسم فتح کرکے بہت مغرور ہو گیا ہی ایک دن
مین سب غرور مٹادونگا سر میدان مجھکو کیا جواب دیگا ہیبت لشکر سے آواز بھی نہ نکلے گی جواب دینا کیسا
میدان مین ٹھہرا نہ جائیگا مجھکو اُسکا منشا اسوقت معلوم ہو گیا اب مین اپنے یہان طبل جنگ بجواتا ہون
کل میدان جنگ مین جاؤنگا اُس سے مقابلہ کرونگا دیکھون حمزہ مجھے کیا جواب دیتا یہ کہکے اسنے اشارہ
کیا کہ لشکر مین جاکے کہو کہ طبل جنگ بجے اور سب لوگ تیار رہین کل میدان مین جاؤنگا اور حمزہ سے
مقابلہ کرونگا اسکے ملازمین نے جاکر لشکر مین خبر کی طبل جنگ بجا لشکر اسلام کے ہرکارے جو یہان موجود
تھے خبرین لیکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران عالیشان لشکر حریف
مین طبل جنگ بجا ہی ارادہ اُسکا یہ ہی کہ صبح کو میدان کارزار مین آسلے اور مقابلہ کرے صاحبقران نے
فرمایا ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی نقارہ غزنی پر چوب پڑی یہان طبل اسکندری پر چوب
پڑی دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین کفار کی یہ کیفیت تھی کہ جوانان اسلام کو دیکھکر ڈر سے
جاتے تھے گو کثرت سے تھے مگر ہر ایک کا یہ قول تھا کہ عرب بڑے قومی الجثہ ہین انسے سمجھکر لڑنا یہ لوگ
وقت جنگ کسی کی حقیقت نہین جانتے اور اب ایک شخص انکے ہمراہی مین ایسا موجود ہی جسکے سبب سے
یہ سب لڑائی مین جان لڑادینگے ذرا سمجھ سے کل کارزار کرنا چاہیے ایسا نہو کہ عرب غالب
آئین اور ہم لوگ شکست اُٹھائین لشکر یون کے تو یہ خیال تھے مگر سردار فوج نے اپنے یہان کے افسرون
کو بلا کر کہا کہ صبح کو میدان کارزار مین جانا دشمن کو ہنر جنگ دکھانا تم لوگ اسقدر ہو کہ عرب تمھارے
نصف بھی نہین ہین انکو خیال مین بھی نہ لانا لڑائی کا کل ہی فیصلہ کر دینا اگر تم چاہوگے تو ایک مسلمان
کل باقی نہ رہیگا خانہ کعبہ پر قبضہ ہو جائیگا یہان سے بفتح و فیروزی خدمت سلطان مین چلین گے
وہان سے انعام مین حکومت ملیگی بہادرون مین نام آور ہونگے ہر ایک ہماری عزت کریگا آئندہ سلطان
کو ہماری ذات سے تقویت ہوگی جب کوئی مہم عظیم پیش آئیگی پہلے ہم لوگون سے مشورہ لیا جائیگا بڑی

بڑی نیکنامیان حاصل ہونگی تملوگون کو یہی لازم ہو کہ کل خانۂ کعبہ کو خالی کرا لینا مسلمانون کو اُس طرف نہ جانے دینا اگر قتل کیے جائین قتل کرنا اور اگر اسیر ہو سکین اسیر کر لینا جس طرح بن پڑے کل لڑائی کو فتح کر کے واپس آنا لشکری یہ جواب دیتے تھے کہ ہملوگ حتے المقدور جان لڑا دینگے مگر اے سردار یہ لوگ عرب ہین انکی جرأت و شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین ایسے لڑاکے ایک روز مین فتح پانا بہت مشکل ہو اگر آپکا اقبال شامل حال ہوگا تو فتح بھی نصیب ہو جائیگی اور ظاہری کوئی صورت فتح کی معلوم نہین ہوتی ہو سردار لشکر نے کہا تم سب کم ہمت ہو یہ تو خیال کرو کہ تم لوگ اُنسے کسقدر زیادہ ہو اور وہ لوگ کسقدر کم ہین تمھارے یہان سامان جنگ کسقدر موجود اور وہ لوگ کیسے بے سامان ہین اس حال مین وہ تمھارے مقابلے مین آتے خوف نہین کرتے اور تم ڈرے جاتے ہو سب نے جواب دیا کہ آپ نے کبھی ان لوگون سے مقابلہ نہین کیا ہو اور ہم بخوبی تمام سب کے حال سے واقف ہین بعض لوگ اُنمین ایسے ہین جو اسقدر فوج خیال مین بھی نہین لاتے ہین اگر اُنسے کوئی کہے تو تنہا مقابلہ کرین اور وہی ظفریاب ہون خصوص وہ شخص جسکو سب صاحبقران کہتے ہین کیا آپکو نہین معلوم کہ اس شخص نے کہان کہان کی لڑائیان فتح کین اور کن کن لوگون کو زیر کر کے اپنا مطیع کیا حد کی بات ہو کہ پردۂ قاف گیا اور وہان جا کر دیوون سے مقابلہ کیا دیو تاب مقابلہ نہ لاسکے کچھ فرار ہوئے کچھ دیوون نے اسلام قبول کیا ان لوگون کے بیان جرأت مین بہت سی کتابین ہین اگر دیکھیے تو انکی کیفیت معلوم ہو آپکو ابھی ان لوگون سے سابقہ نہین پڑا ہو یہ سب تلوار کے دھنی ہین ہمت کے قوی ہین مر جانیکو حیات ابدی جانتے ہین کیسی ہی مشکل پڑے مگر یہ کب مانتے ہین انکی بات بات سے بہادری ظاہر ہوتی ہو اصل یون ہو کہ ایسے بڑھ کے پردۂ دنیا پر تیغزن صف شکن پیدا نہین ہوئے جہان یہ ہو کہ ایسے بہادر ہین اور بت پرستون کے دشمن ہین اسکے علاوہ خلق بھی ایسا وسیع ہو کہ آجتک ایسے خلیق بھی نہین دیکھے واقعی جو انکی اطاعت مین مزا ہو وہ سلطنت مین لطف نہین ہو جس زمانہ مین حمزہ صاحبقران لشکر لیے ہوئے تلاش ساحران مین پھرتے تھے ہمنے اُسوقت مین انکے جاہ و حشم دیکھے ہین بادشاہت ہفت اقلیم کی حقیقت ان لوگون کے سامنے نہ تھی اور انکے یہان کے جملہ سردارون کی الگ الگ سرکار تھی سب کے سردار بھی الگ الگ تھے ہر ایک کے لشکر کا بادشاہ بھی الگ تھا ان لوگون مین جو گیا اور اُسنے انکی اطاعت قبول کی وہ بادشاہ ہفت کشور سے بڑھ گیا تحفہ جات ایسے ایسے ان لوگون کو دستیاب ہوئے تھے کہ کسی ساحر کا سحر انپر تاثیر نہ کرتا تھا اور بڑے بڑے ساحر انکے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے آپ ان لوگون کے حالات سے ابھی واقف نہین ہین اسوقت مین جو آپ نے اس کیفیت سے ان لوگون کو دیکھا ہو تو یہ سمجھ لیا کہ مثل ہمارے یہ بھی ہونگے آپ ہرگز یہ تصور نہ فرمائیے بلکہ لازم ہو کہ دعا کیجیے کہ انسے جان بچ جائے کسکی طاقت ہو جو انسے لڑکر فتح پاسکے افسران لشکر نے جو سردار لشکر سے ایسی گفتگو کی سردار محو ہو گیا سب سے کہا کہ تمنے قصہ بیان کیا یا یہ باتین صحیح ہین افسرون نے کہا ہملوگون نے اسی خیال سے ایسی کوئی بات آپ سے بیان نہین کی جو تعجب خیز ہوتی اگر اور باتین ان لوگون کی بیان کیجائین تو آپ ہرگز یقین نہ لائین سردار نے کہا ایک بات تو ضرور ہو کہ یہ لوگ جری ہین مین نے جو نامہ بھیجا اُسکا جواب حمزہ نے ایسا دیا کہ جس سے جرأت ظاہر ہو مگر خالی جرأت سے کیا ہوتا ہو جب وہ اسقدر کم ہین کہ ہمارے نصف سے بھی چہارم حصہ مشکل سے ہین

تو ایسے وقت مین اُنکی ہمت اُنکو کیا فائدہ پہونچا سکتی ہی بلکہ اور سراسر نقصان ہی کیونکہ وہ جوش جرأت
مین ہمسے مقابلہ کرین گے اور ہملوگ اُنکو مارینگے اُنکی جرأت کچھ فائدہ اُنھین نہ پہونچائیگی افسرون نے
جواب دیا اے سردار ہمنے اسقدر آپکی خدمت مین عرض کیا مگر ابھی تک آپکو ذرا بھی خیال نہوا ان لوگون
مین خالی جرأت ہی نہین ہی بلکہ جرأت کے برابر اُنمین قوت اور قدرت بھی ہی حمزہ نے اسوقت
آپ کے پاس بجواب نامہ جو کچھ کہلا بھیجا ہی اُسکا ظہور دیکھیے کل میدان مین ہوگا اور حمزہ صاحبقران
جواب دینگے آپ اُنکی جرأت کو اور قدرت کو کل سر میدان دیکھ لینگے سردار لشکر نے کہا مین تم لوگون کو
زیادہ اُن لوگون کا مداح پاتا ہون اسکا کیا سبب ہی افسرون نے جواب دیا کہ اے سردار ہم جو کچھ کہتے
ہین یہ باتین بہت صحیح ہین انصاف کو کسی وقت ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور جو امر حق ہو اُسکے بیان سے
کنارہ کشی نہ کرنا چاہیے ہم اپنے مین اتنی قوت نہین دیکھتے جو اُن لوگون سے مقابلہ کرکے فتح پائین
سردار نے کہا اگر اسیطرح تملوگون کے دلون پر خوف اُن لوگون کا غالب رہا تو فتح پانا تو درکنار ہی کل تم
سب لوگ اُنکی اطاعت قبول کرلوگے اور اُنکی طرف سے ہمین قتل کرنے آؤ گے افسرون نے جواب
دیا کہ یہ آپکا خیال خام ہی اگر ہمین اطاعت قبول ہوتی تو ہم آجتک کسلیے منتظر رہتے اور کیون نہ اُنکی
اطاعت قبول کرتے بارہا اتفاق جنگ ہوا ہمارے اور ہمراہیون نے اطاعت قبول کی مگر ہمیشہ ہم لوگ
جان بچا کے نکل گئے اتنی عمر آئی ہمیشہ سے فن سپہ گری کے ذریعہ سے روٹی کھائی عمر بھر مین دو چار بار
متفرق مقامات پر صاحبقران سے مقابلہ کیا مگر آجتک فتح کبھی نصیب نہوئی سب جگہ شکست اُٹھائی
آپ اسقدر نازان ہین اور ہملوگون نے اُس لشکر کے ہمراہی ہین تنہا صاحبقران سے شکست کھائی ہی
کہ جہان آپ کے لشکر سے چار گونہ زیادہ مجمع تھا اور بڑے بڑے پہلوان شیر دل جمع تھے اور حمزہ
صاحبقران تنہا اُن لاکھون جوانون سے لڑے اور سب کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہم لوگ بپاس
مذہب آجتک بچے رہے اور اطاعت صاحبقران قبول نہین کی ورنہ بارہا جی چاہا کہ صاحبقران
کی خدمت مین جائین رسم بڑھائین مگر پھر یہی خیال آیا کہ اگر وہان جائینگے تو صاحبقران ترک
مذہب کے واسطے ضرور فرمائینگے دلائل ایسے پیش کرتے ہین کہ انسان اپنے مذہب کو حقیر سمجھنے
لگتا ہی اور اسی سبب سے جلدی سے مذہب اسلام اختیار کرلیتا ہی اور ہم لوگ تو ادنے درجہ کے
ہین وہ بادشاہ جو سحر مین یکتاے روزگار تھے اُنھون نے اپنے عمر بھر کے ریاض پر خاک
ڈالی سحر سے توبہ کی اطاعت صاحبقران زمان اختیار کی ہم لوگون کو خیال مذہب بہ نسبت اور
لوگون کے زیادہ رہا اس سبب سے آجتک اطاعت قبول نہین کی سردار لشکر نے جواب دیا کہ
تملوگون کی کیفیت مجھے ٹھیک نہین معلوم ہوتی ایسا نہو کہ تم وقت جنگ حمزہ کے شریک ہوجاؤ
اور اُسکو مدد دو ہملوگون کو قتل کرو تو ہم بالکل بے بس ہوجائین اس سے مین جنگ نکرونگا اور تمھاری
کیفیت سلطان کو لکھونگا سلطان اسکی اور کوئی تدبیر فرمائینگے یا تو مجھے لشکر اور روانہ کرینگے یا ہملوگون
کو وہان بلاکر اور کوئی انتظام کرینگے غرض اب ہم بے اطلاع سلطان لڑائی شروع نہین کرینگے
مجبور ہون کہ طبل جنگ بجوا دیا ہی مجھپر واجب ہی کہ کل میدان مین جاکر ایک مقابلہ کرون پھر جیسا کچھ ہوگا
دیکھا جائیگا افسرون نے جواب دیا کہ صاحبقران کو ہماری مدد کی ضرورت کیا ہی اگر کوئی اور یہ

دشمن آپ کا آئے اور آپ پر حملہ کرے اُسوقت مین صاحبقران باوجود اس عداوت کے آپہی کی
طرفداری کرینگے اور دشمن کو آپکے قتل کرینگے وہ خود ہر ایک کی مدد کرنے کو اچھا جانتے
ہین اور ہر ایک کی مدد لینے کو برا جانتے ہین اُنھین ہماری مدد کرنے کی خوشی جسقدر ہوگی اُسقدر
اگر ہم اُنکی مدد کرین تو اُتنی خوشی نہوگی اور اے سردار آپ کا خیال خام ہے ہملوگ ہرگز کسی کی
اطاعت قبول نہ کرینگے اگر ہمین اطاعت ہی قبول کرنا ہوتی تو آجتک بیٹھے نہ رہتے بلکہ سراسر
شومی بخت تھی کہ ہمنے اطاعت قبول نہ کی ورنہ آج کسی ملک کے بادشاہ ہوتے سنا ہے کہ جب
صاحبقران ثانی خانہ کعبہ کی طرف تشریف لانے کے ارادے سے جملہ امور سے تائب ہوئے
تو اُس وقت صاحبقران ثانی نے اپنے ہمراہیون کو بہت ملک کی حکومتین عنایت فرمادین
اور جسقدر لشکر مین خزانہ رکھتے تھے سب بہادران لشکر پر تقسیم فرمایا بدیع الملک کو بھی
صاحبقرانی عطا فرمائی یہان تشریف لائے اب بدیع الملک مانند صاحبقران اول کے
صاحبقرانی کر رہے ہین اور اُنکی صاحبقرانی کو فروغ ہوگا مثل صاحبقران اول اُنکے نام
کا ڈنکا از قاف تا قاف بجیگا وہ امیر ثانی کے وقت مین بھی سب کار و بار صاحبقرانی کرتے تھے
حمزہ ثانی برائے نام صاحبقران تھے سردار لشکر دیر تک یہ باتین سنتا رہا جب رات زیادہ
آگئی اپنے افسرون کو رخصت کیا کہا اے افسران لشکر مجکو تمھاری ذات سے بڑا خوف ہے ایسا نہو
کہ تم وقت جنگ صاحبقران کی رفاقت قبول کرو اور اُنکی طرف سے میرے ہلاک کرنے پر
آمادہ ہو تو مین اُسوقت مین تمھارا کیا کرونگا خیر جو میرے مقدر مین لکھا ہے وہ ہوگا تم لوگ
اب جاؤ مین اپنا دربار برخاست کرتا ہون افسرون نے کہا اے سردار ہملوگون سے یہ امید
نہ رکھو ہم ہرگز شریک نہونگے اور صاحبقران کی اطاعت قبول نہ کرینگے اسقدر باتین فقط آپکے
سنانے کو کہین کل آپ میدان جنگ مین ہم لوگون کی جان فشانیان دیکھیے گا کہ کس طرح حریف کو
مارتے ہین اور کیونکر لڑائی مین جان لڑاتے ہین سردار خاموش ہو رہا سب افسر اُٹھکر
اپنے اپنے خیمون مین آئے سردار لشکر بھی اپنی خوابگاہ مین گیا مگر شب بھر خوف کے مارے
نیند نہ آئی اور افسرون کی بھی یہی کیفیت رہی بعض کی تو یہ حالت تھی کہ اپنے خیمے سے اُٹھکر
دوسرے کے خیمے مین جاتے تھے اور کہتے تھے کیون بھائی کل جان مفت جائیگی مسلمانون
سے جنگ کرکے کون فتحیاب ہوا ہے جو ہملوگ امید رکھین وہ جواب دیتا تھا کہ یہی خیال مجکو بھی ہے
مگر کیا کرون مجبور ہون کچھ بن نہین پڑتا اب تو اتنی مسافت طے کرکے یہان آیا واپس بھی نہین جاسکتا جو
قسمت مین لکھا ہے وہ پیش آئیگا اگر یہ جانتے تو ہرگز وہان سے نہ آتے اسی گفتگو مین صبح ہوئی اور
لشکر اسلام سے آواز اذان آئی سردار لشکر کفار اپنی بارگاہ سے باہر آیا لشکر تیار ہونے لگا فوجین
میدان کو جانے لگین اس طرف لشکر اسلام مین صاحبقران نامدار نے فریضہ سحری ادا کیا ہتھیار
لگائے اپنی بارگاہ سے باہر آئے اور سب نازیان دیندار بھی حاضر ہوئے امیر ثانی بھی دربار
صاحبقران پر آکے کھڑے ہوئے صاحبقران زمان بصد شوکت و شان بارگاہ سے برآمد ہوئے
خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہوئے سب سردارون کو ہمراہ

لیکر جانب کارزار روانہ ہوئے مقابلہ لشکر حریف مین پہونچکر صاحبقران نے لشکر کو آراستہ کیا اُس
طرف بھی صفین درست ہوئین نقیب نقابت کر کے ہٹے کڑکیتون نے کڑکا کہا جوانان شیردل کو
جوش جرأت نے بیقرار کیا سب کے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر پڑے مرکبون کو مہمیز کرنے لگے ہر ایک
کے دل مین یہ جوش تھا کہ تلوار کھینچکر لشکر حریف پر جا پڑین اور تیغزنی کر کے ابھی اس لڑائی کو
فتح کر لین اس اثنا مین سردار لشکر کفار سے آگے بڑھا وسط میدان مین آ کے کھڑا ہوا اور
صاحبقران کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے حمزہ مین نے تمھاری جرأت کی تعریف اور تمھارے
اخلاق کی صفت بہت سنی ہی میرے سب افسرون نے بیان کی ہی مگر افسوس ہی کہ تمنے اتنی عمر اپنی جنگ
وجدل مین صرف کی اور ابتک یہ نہین جانتے کہ مقابلہ کس سے ہوتا اور کیونکر کیا جاتا ہی آج
جو تم میدان جنگ مین آئے ہو تو اپنے سردارون کی جانین تمھین عزیز نہین تم لوگ ہمسے
بدرجہا کم ہو اگر مقابلہ ہوگا تو تم کیونکر ہم لوگون کو روک سکوگے اگر ابھی چاہین تو ہم خانۂ کعبہ پر
قبضہ کر لین اور تم منھ دیکھکے رہجاؤ مگر تمھاری خاطر سے ہمنے مقابلہ کرنا بھی گوارا کر لیا گو یہ امر
بیکار ہی اور ہمارے نامے کے جواب کے بارے مین نامہ دار سے تمنے کہا تھا کہ کل میدان
جنگ مین جواب دینگے مین اپنے نامہ کا اسوقت جواب چاہتا ہون صاحبقران نے قبضۂ
شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او بادہ گو کیا بیہودہ بکتا ہی اگر اسوقت تیرے پاس اسقدر لشکر ہی تو تو
ہمارا کیا کر سکتا ہی اور ہم تجھسے کیا خوف کرینگے تو وہی ہی جو ایک بار ہمارے مقابلے سے فرار کر گیا
تھا اب پھر لشکر جمع کر کے آیا ہے تجھے ابھی تک بہادرون کی بات سمجھنے کا سلیقہ نہین مجھسے اپنے نامہ
کا جواب طلب کرتا ہی ارے یہی جواب ہی کہ مین تیرے مقابلے مین موجود ہون اگر کچھ جرأت ہی تو
اب لشکر کی طرف واپس نہ جانا اور خانۂ کعبہ پر قبضہ کر لینا تو بہت دور ہی اور بالکل خلاف ہی کسی کی اتنی مجال نہین
جو خانۂ کعبہ کیطرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے سردار فوج نے جو صاحبقران کی یہ گفتگو سنی کہا اے حمزہ
خالی جرأت سے کچھ کام نہ نکلے گا مفت تیری جان جائیگی اور سردار بھی قتل ہونگے صاحبقران
نے فرمایا اس گفتگو سے کیا حاصل ہی اگر کچھ دعوے جرأت ہی تو یا خود مقابلے مین آیا کسی اور کو میدان
مین بھیج اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہی سردار فوج واپس گیا لشکر مین آ کے پہلے رودار جوانون
پر نگاہ ڈالی ایک پہلوان کو میدان کی طرف روانہ کیا وہ پہلوان میدان مین آیا آواز بلند کہا
اے فرقۂ خداپرستان مین تملوگون کے مقابلے کیواسطے آیا ہون جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے
مین آئے یہ سنکر امیر ثانی نے صاحبقران زمان سے عرض کی یا صاحبقران یہ جوان
قوی ہیکل ہی اگر اجازت مرحمت ہو تو مین اسکے مقابلے مین جاؤن صاحبقران نے فرمایا
تمھین اختیار ہی ورنہ مین خود ارادہ کرتا ہون امیر ثانی نے عرض کی ابھی آپ توقف فرمائین
پہلے غلامان جانباز تو اپنی جانبازیان دکھلالین پھر آپکو اختیار ہی صاحبقران خاموش ہوئے
امیر ثانی نے مرکب کو مہمیز کیا میدان مین آئے اُس جوان نے جو امیر ثانی کو آتے ہوئے
دیکھا کہا اے عرب مین تجھے خوب جانتا ہون کہ تو نے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا ہی اور
بہت سے طلسم فتح کیے بہت عبادت خانے ہمارے مذہب کے برباد کیے آگاہ ہو کر میرا نام

ہلال مغربی ہی آجتک مجھسے پہلوان سے لڑنے کا اتفاق نہوا ہوگا صاحبقران ثانی نے
فرمایا اس زیادہ گوئی سے کوئی فائدہ نہین ہی تو بڑا بہادر ہی اسوقت بھی تو ہی میدان سے سرخرو
ہوکر جائیگا مگر مقابلہ کرنا منظور ہی یا نہین ہلال مغربی نے جواب دیا کہ اسی واسطے میدان
مین آیا ہون امیر ثانی نے فرمایا اگر اسی واسطے آیا ہی تو جو حربہ رکھتا ہو پیش کر اُس پہلوان
نے پہلے صاحبقران سے دیر تک اسی بات پر اصرار کیا کہ ای امیر ثانی پہلے تم وار کرو
مین ہرگز وار نہ کرونگا بھلا امیر ثانی اس بات کو کب قبول کرتے آخر مجبور ہوکے اُسی نے
پہلے نیزے کا وار صاحبقران ثانی پر کیا امیر نے اُس وار کو خالی دیکر فرمایا ای ہلال سمجھ
کے وار کرنا نیزہ تیرے ہاتھ سے نکل جائیگا ہلال نے کہا آجتک بڑے بڑے آزمودہ کارون سے
جنگ کرنے کا اتفاق ہوا مگر کسی نے میرے ہاتھ سے نیزہ نہین نکالا تم عبث یہ دعوی کرتے ہو
صاحبقران نے فرمایا دیکھا جائیگا اُسنے غصہ مین دوسرا وار کیا امیر نے ہاتھ کا تھپیڑا اسکے
ہاتھ پر مارا کہ نیزہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا ہلال کو کمال خفت ہوئی جھلا کے کمر سے تلوار نکالی
صاحبقران زمان بھی تیغ آبدار نیام انتقام سے کھینچی ہلال نے تلوار کا وار کیا امیر نے
سپر پر اسکا وار روکا پھر اسنے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اُس وار کو خالی دیا اسی طرح
اسنے متواتر سات وار صاحبقران پر کیے امیر نے سب وار اسکے خالی دے کر خبردار
خبردار کہکر تلوار لگائی ہلال نے سپر سر کے بچانے کو اُٹھائی مگر تلوار جو پڑی سپر کو کاٹ کر
سر مین در آئی سپر کو دو پارہ کرکے گردن مین در آئی گردن سے گذر کر سینے تک پہونچی
کمر کو کاٹ کے زین فرس پر بھی نہ ٹھہری زمین مین ایک بالشت اُتر گئی ہلال کے مع مرکب
چار ٹکڑے ہوئے اس وار پر لشکرون مین شور تحسین و آفرین بلند ہوا سردار لشکر نے دیکھا
اگر اسی طرح یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو تمام لشکر ختم ہو جائیگا کوئی انپر فتح نہ پائیگا یہ سوچ کے
لشکر کو اشارہ کیا کہ سب ملکر ٹوٹ پڑو اس جوان کو مار لو خبردار زندہ واپس نہ جانے پائے
اشارہ پاتے ہی سب لشکر بڑھا صاحبقران زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کیطرف لشکر
کفار بلوہ کرکے آتا ہی صاحبقران زمان نے اپنا مرکب آگے بڑھا دیا امیر کا بڑھنا تھا کہ
اور جسقدر سرداران عرب موجود تھے سب آگے بڑھے وسط میدان مین پہونچ کے دونون
لشکر آپسمین مل گئے تلوار چلنے لگی جنگ مغلوبہ ہونے لگی خون کے دریا بہنے لگے سر کفار کے
اُڑنے لگے ہنگامہ گیرودار بلند ہوا تا شام جنگ مغلوبہ رہی قریب غروب آفتاب لشکر کفار تاب
مقابلہ نہ لایا لشکر کے پاؤن میدان سے اُکھڑ گئے لاکھ سردار لشکر نے سب کے دل بڑھائے
بہت کچھ لالچ دیا مگر کوئی میدان مین نہ ٹھہرا سرداران عرب نے تعجب کیا دور تک کفار کے
سر اُڑاتے چلے گئے جب بالکل اندھیرا ہو گیا اور کفار بھی دور نکل گئے صاحبقران نے سردارون
سے فرمایا اب تعاقب کرنا بیکار ہی کفار بہت قتل ہولئے اب انکو واپس جانے دو انکی قضا نہین
سب لوگ ارشاد امیر سے ٹھہر گئے صاحبقران نے اُس روز وہین قیام فرمایا دوسرے
دن اپنے لشکرگاہ کی طرف تشریف لائے مال کفار پر قبضہ کیا سب غازیون کو تقسیم فرمایا ایک

روز کے بعد وہان سے پھر اپنی دولتسرا کو تشریف لائے مگر کفار جو مقابلۂ صاحبقران
سے فرار ہوئے تھے ایک روز ایک شب برابر بھاگتے ہوئے چلے گئے جب دوسرا روز ہوا
ان لوگون کی حالت بہت ہی ابتر ہوئی سردار لشکر مین بھی طاقت رفتار باقی نہ رہی مجبور ہوکے
وہان قیام کیا لشکریون سے کہا ایسا نہو کہ حمزہ یہان بھی آجائے تو آفت برپا ہو پھر سوائے
مرجانے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا ابتو فرار کی بھی طاقت باقی نہیں ہو افسرون نے کہا ہملوگ
واقف ہین حمزہ کا یہ دستور نہیں ہو کہ فراریون کا اسقدر تعاقب کرے اب حمزہ بھی اپنے لشکر کیطرف
واپس گیا ہوگا سردار فوج نے کہا مجھکو اب ایک خیال ہو افسرون نے کہا اپنے خیال کو ظاہر کیجیے
شاید کوئی اچھی بات نکلے سردار نے کہا اب اگر مین واپس جاؤنگا تو بادشاہ احد ضرور مجھکو
قتل کریگا اور میرے ہمراہی جو عربون کے ہاتھ سے نہیں قتل ہوئے ہین اُنکو بھی زندہ نہ چھوڑیگا
کیونکہ اُسنے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ بفتح و فیروزی واپس آؤگے تو مین انعام مین ملک و
مال دونگا اور تمھاری بڑی عزت کرونگا اور اگر شکست اُٹھاکے آؤگے تو ایک کو زندہ نہ
چھوڑونگا وہ ضرور ہم لوگون کو زندہ نہ چھوڑیگا افسرون نے کہا اسکا یہی علاج ہو کہ اب اُسکے
ملک مین واپس نہ چلیے اور کسی طرف کا عزم فرمایئے بادشاہ کو اگر خیال بھی ہوگا تو وہ برائے
تحقیق کچھ آدمی روانہ کریگا یہان جو شخص آئیگا وہ اس کیفیت کو جاکر بیان کریگا
بادشاہ ہم لوگون کو کہان پائیگا اگر کچھ اپنا خیال کریگا تو اور لشکر یہان روانہ کریگا وہ لوگ
بھی آکر اسیطرح یہان سے واپس جائینگے جسطرح ہملوگ جاتے ہین سردار لشکر کو یہ بات پسند
آئی اُس شب تو اُسی صحرا مین بے سروسامانی کی حالت مین بسر کی دوسرے روز مع
تمام ہمراہیون کے ایک جانب روانہ ہوا کہ حال اسکا وقت پر بیان کیا جاے گا

اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہو

کہ جب اسنے لشکر بجانب خانۂ کعبہ روانہ کیا تھا تو روز اپنے دربار مین ذکر کیا کرتا تھا کہ اب وہ
لوگ ضرور فتح کرکے واپس آئینگے لشکر بھی بہت ہمراہ ہو اور میری تاکید کا بھی خیال ہی مین نے
یہ کہدیا ہو کہ اگر فتح کرکے واپس آؤگے خلعت و انعام ملک و مال پاؤگے اور اگر شکست اُٹھاکے
آئے تو ہر ایک کا سر کاٹ کے شہر پناہ پر آویزان کیا جائیگا یقین ہو اس دھڑکے سے اور جان
لڑادین اور لڑائی کو فتح کرلین ہوا خواہ اسکے خوشامد کی راہ سے کہدیا کرتے تھے کہ جو کچھ آپ
فرماتے ہین ایسا ہی ہوگا اور وہ لوگ لڑائی کو فتح کرکے آئینگے کیونکہ لشکر آپنے اُنکے ہمراہ اسقدر
کیا ہو کہ تمام شہر عرب مین اُتنی آبادی نہیں ہو جسوقت یہ لوگ جائینگے اہل عرب خوف سے
مقابلے مین نہ آئینگے اسی گفتگو مین کئی ماہ گذرے اور بادشاہ احد کو خیال ہوا کہ اسقدر زمانہ گذرا
ابھی تک کوئی خبر اُن لوگون کی نہ آئی اور کچھ حال کسی اور کی زبانی نہ معلوم ہوا کہ اُن سب پر کیا
گذری لڑائی فتح ہوئی یا سب مارے گئے بادشاہ کو جو یہ خیال آیا اپنے اہل دربار سے مخاطب
ہوکر کہا کہ چند آدمی عرب کی طرف روانہ کرو وہ جاکہ دیکھین کہ جو لوگ یہان سے لشکر لیکر گئے ہین

اُنپر کیا گذری ابھی جنگ ہو رہی ہو یا فراغت پائی اگر فراغت ہوئی تو کسکو فتح نصیب ہوئی اور کسنے شکست اُٹھائی اہل دربار نے کہا ہم آج ہی اس خبر کے واسطے آدمی روانہ کرتے ہین بہت جلد اسکی کیفیت آپکو معلوم ہو جائیگی یہ کہکے وزرا نے چند کس براے خبر جانب عرب روانہ کیے اور سب پر تاکید کر دی کہ خبردار جہانتک ممکن ہو جلد آنا دیر نہ لگانا وہ لوگ روانہ ہوئے ایک ماہ کے بعد یہان آسکے پہونچے ساکنان دیار عرب سے کیفیت جنگ دریافت کی ان لوگون نے سب حال بیان کیا یہ جاسوس پھر احمد کے جانب روانہ ہوئے اور ایک ماہ مین قطع راہ کر کے شہر اُحد مین داخل ہوئے پہلے وزرا کو اپنے آنے سے اطلاع دی وزیرون نے ان سب کو اپنے پاس بلایا کیفیت دریافت کی ان لوگون نے کہا ہم لوگون نے ساکنان شہر سے کیفیت جو دریافت کی انھون نے کہا دت ہوئی کہ ایک لشکر خانۂ کعبہ کی طرف آیا دو روز کے بعد شکست کھا کے میدان سے بھاگ گیا بہت سے لوگ اُسکے ساتھ کے مسلمان بھی ہوئے اور نصف سے زیادہ قتل ہوئے باقی سب لوگ مال و خزانہ چھوڑ کے بھاگ گئے وزرا نے جو یہ سنا آپس مین کہا کہ ہم لوگون نے جو خیال کیا تھا وہ نہوا اور مسلمان پھر فتحیاب ہوئے مگر اب ایسی فکر کرنا چاہیے کہ بادشاہ کو کد ہو جائے اور خود کوشش کر کے یہان سے روانہ ہو یہ سوچ کے وزرا نے اُن لوگون سے کہا کہ جب ہم تمھین حضور بادشاہ مین طلب کرین اور سلطان کیفیت جنگ دریافت کرین تو اس طور سے کہنا کہ ہم لوگ حسب الحکم عرب مین گئے اور وہان کے باشندون سے کیفیت جنگ دریافت کی انھون نے جواب مین کہا کہ بادشاہ احمد نے کیا فراری سوارون کو یہان بھیجا تھا وہ لوگ ایک دن بھی مقابلے مین نہ ٹھہرے اور بخوف جان مسلمان ہو گئے اگر خود بادشاہ اُحد یہان آئین اور ایکبار جنگ کرین تو حال معلوم ہو یا تو اُنکو بھی ہم لوگ مسلمان کرین یا قتل کر کے چھوڑین اور اُحد مین جا کر ہر ایک کو مسلمان کرین اس طور سے تم بیان کرنا ہم لوگ اسکی گفتگو سلطان سے کرینگے اُن لوگون نے قبول کیا وزرا نے سب کو رخصت کیا آپ دربار مین بادشاہ اُحد کے آئے بادشاہ اُسوقت بھی یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابھی تک وہ لوگ بھی واپس نہین آئے جنکو خبر لینے کے واسطے روانہ کیا تھا وزرا نے جاتے ہی کہا یا سلطان وہ لوگ وہان سے خبر لیکر آئے ہین اگر حکم ہو تو دربار مین طلب کیے جائین تا حاضر ہو کر جو کچھ اُنھون نے سنا ہو خود عرض کرین بادشاہ نے کہا بلاؤ مین خود بھی اُنھین کی زبان سے سننا چاہتا ہون وزرا نے ہرکارون سے کہا کہ جا کر اُن لوگون کو بلا لاؤ چوبدار باہر آئے یہ لوگ تو پہلے سے یہان منتظر تھے جیسے ہی چوبدارون نے آکے اُنسے کہا یہ اُنکے ہمراہ اندر آئے بادشاہ کے پاس پہونچے شاہ اُحد نے دریافت کیا کہ تم لوگون نے وہان جا کے دریافت کیا تو کیا معلوم ہوا ان لوگون نے جواب دیا کہ جب ہم یہان سے گئے پہلے خانۂ کعبہ کے قریب پہونچے وہان کسی کا پتہ نہ پایا مجبور ہو کے لشکر عرب مین آئے اور وہان اس جنگ کی کیفیت دریافت کی ساکنان شہر نے جو جو کلمات آپکی شان مین کہے ہین ہم لوگون کی مجال نہین جو اُنکو زبان سے نکال سکین مگر صرف اسقدر عرض کیے دیتے ہین کہ آپ کے لشکر نے شکست کھائی اور سب فرار ہوئے مسلمانون نے اُنکا تعاقب کیا خوب تلوار چلی سردار بخوف جان

مسلمان ہوئے اور بہت سے قتل ہوئے نصف سے کم زندہ بچے وہ نہین معلوم بخوف حضور
کس طرف نکل گئے مگر ساکنان عرب کو اپنی جرأت و شجاعت پر بڑا ناز ہی آپکی شان مین جو جو
کلمات کہے ہین ہملوگ اُنکو کیونکر بیان کرین اگر خبر لینے کو نہ جاتے تو یہان واپس کبھی نہ آتے جو کچھ
ہوتا جواب باصواب دیتے وہ لوگ ہمین بھی قتل کرتے مگر حق نمک سے ادا ہو جاتے بادشاہ
نے جو یہ گفتگو ان سب کی سنی کہا ارے اُن لوگون نے مجھے کیا کہا سب نے جواب دیا کہ جو کچھ
آپ کو کہا اُسکو ہم کیونکر ظاہر کرین جو کلمات اُنھون نے اپنی زبان سے نکالے ہیں ہرگز ادا نہ
ہونگے بادشاہ نے کہا مین نے تم لوگون کی گستاخی معاف کی بیان کرو مین بھی تو آگاہ ہون
کہ اُنھون نے کیا کہا ہی سب نے کہا کہ اہل عرب کا یہ قول ہی کہ شاہ احد اگر خود بھی آتے تو اسی
طرح ذلت اُٹھاکر یہان سے جاتے کچھ بن نہ پڑتا یا تو ہم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوتے یا اسلام
قبول کرتے ای سلطان یہ سب اُن باتون کا خلاصہ ہی جو اُن لوگون نے بیان کین تھین اور یہ بھی
کہا تھا کہ وہان جسقدر لوگ ہین سب فراری ہین کسی کو جنگ کرنے کا سلیقہ نہین ہی سب فراری
احد مین جمع ہین ہم لوگ کیا عرض کرتے اسکا مزہ جب ہی کہ آپ خود لشکر کشی کیجیے اور وہان چلکر
اُن لوگون سے مقابلہ کرکے سب کو زیر کیجیے تب اُنھین کیفیت جرأت پادر ان معلوم ہو بادشاہ
نے جو یہ تقریر سنی وزرا سے کہا مین نے ناحق ان فراریون کو کعبے کے جانب روانہ کیا اگر جانتا کہ
یہ لوگ ایسے ہونگے تو ہرگز روانہ نہ کرتا اور خود لشکر ہمراہ لیکر جاتا مگر اب لازم ہوا کہ بہت جلد لشکر کشی
کرکے جاؤن اور اُن لوگون کو اپنی جرأت دکھاؤن جب تک مین نہ جاؤنگا وہ لوگ زیر نہونگے وزرا
نے کہا ای شہریار خادم آپ سے بہتر نہین سمجھ سکتے واقعی اسوقت جو کچھ حضور فرماتے ہین یہ
بہت صحیح ہی آپکو وہان ایکبار تشریف لیجانا ضرور ہی جبتک آپ وہان جاکر ایکبار اُن لوگون کو
زیر نہ کرینگے اُسوقت تک سب مسلمان ایسی ہی باتین کرتے رہین گے اور کسی کو آپ کی جرأت
پر یقین نہوگا بادشاہ احد نے کہا کہ لشکر مین حکم دو کہ سب لوگ سامان سفر درست کرین اور
تم لوگ بھی انتظام کر دو مین بہت جلد یہان سے جاؤنگا اور مسلمانون سے کعبہ کو خالی کرا لونگا وزرا
کا تو خاص منشا یہی تھا اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا ایک ماہ تک درستی
کی بعد ایک مہینے کے وزرا نے بادشاہ سے آکر کہا کہ ای شہریار سب سامان درست ہی جیسے
مزاج مبارک مین آئے یہان سے سفر کیجیے بادشاہ احد نے کہا اگر سب سامان سفر درست
ہی تو مین کل یہان سے روانہ ہو جاؤنگا وزرا بہت خوش ہوئے لشکر مین اُسی وقت اطلاع دی
کہ کل صبح سے سب لوگ مسلح و مکمل رہین سلطان یہان سے سفر کرینگے جانب ملک عرب روانہ ہونگے
لشکر مین سب لوگون نے اُسی شب چلنے کا سامان درست کرلیا جن جن عزیزون سے ملنا ضروری
تھا سب جاکر رخصت ہوئے دوسرے روز علے الصباح بادشاہ احد لشکر گران ہمراہ لیکر وہان سے
روانہ ہوا وزرا کو اپنے ملک مین براے انتظام چھوڑ دیا صاحب دفتر نے اس جگہ پر لکھا ہی کہ
جب سلطان احد روانہ ہوا اسکے ہمراہ سات لاکھ جوان زرہ پوش تھے اور علاوہ انکے
اور لوگ معمولی جیسے کہ لشکرون مین ہوا کرتے ہین کثرت سے تھے اُس روز تو شہر سے باہر نکلکر قیام

کیا لشکر بھی اُترا دوسرے روز آگے روانہ ہوا ایک ماہ کے عرصہ مین قریب ملک عرب پہونچا
لوگون نے صاحبقران زمان کو خبر دی اور امیر کو ضرورت اجازت ہوئی صاحبقران
سے اجازت جنگ حاصل کی اور سرداران عرب کو اپنے ہمراہ لیکر حضرت نے مکہ سے سفر کیا
اور خانۂ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے جسوقت صاحبقران قریب خانۂ کعبہ پہونچے امیر نے
احرام باندھا پہلے حج بیت اللہ سے فراغت کی پھر مقابلہ حریف کے واسطے روانہ ہوئے
جب صاحبقران قریب لشکر بادشاہ احد پہونچے سرداران عرب نے جو کثرت لشکر بادشاہ
احد دیکھی صاحبقران سے عرض کی کہ آپ نے کثرت لشکر ملاحظہ فرمائی امیر نے فرمایا خدا مالک
ہے وہی ظفر دیگا اُس مرتبہ جو لوگ لشکر ہمراہ لیکر آئے تھے وہ بھی بہت تھے مگر خدا نے امیر ہی کو فتحیاب
کیا اب اُسی معرکہ کی خفت اُٹھائے ہوئے لوگون نے جاکر بادشاہ سے شکایت کی اُسکو
غیرت آئی لشکر گران اپنے ہمراہ لیکر آیا ہے خدا اسپر بھی فتح دیگا کچھ زیادتی لشکر سے فتح نصیب نہین
ہوتی ہے بلکہ افضال الٰہی سے اور امداد غیبی سے ایک دوسرے پر فتح پاتا ہے یہ فرماکر صاحبقران
نے خیمون کے واسطے مقام تجویز فرمایا خواجہ نے بارگاہین وہین استادہ کرائین امیر بارگاہ
مین داخل ہوئے اور سب شریفان عرب اپنی اپنی بارگاہون مین گئے مصاحبین سلطان احد
نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ لشکر مسلمانان بھی آگیا ہے بادشاہ نے جو یہ خبر پائی کہا مین بہت مشتاق
ہون دیکھون عرب کے باشندے کیسے ہین مین نے ان لوگون کی قوی الجثہ اور حسین ہونے
کی بہت تعریف سنی ہے اسوقت چلکر دیکھونگا یہ کہکے اپنی بارگاہ سے اُٹھا باہر آیا لوگون سے کہا
بارگاہین لشکر عرب کی کس طرف ہین لوگون نے کہا آپ کے سامنے جو بارگاہین معلوم ہوتی
ہین یہی لشکر ہے بادشاہ نے کہا اور لوگ انکے کہان ہین یہ تو چند بارگاہین چند خیمے معلوم ہوتے
ہین لشکر کے اور لوگ کہان ہین سب نے کہا کہ ان لوگون کا لشکر یہی ہے اور لشکر نہین رکھتے
بادشاہ نے کہا مین ناحق انکے مقابلے کو آیا اگر چاہون تو مین تنہا جاکر ان سب لوگون کو زیر
کرلون مین یہ سمجھے تھا کہ وہ لوگ بھی لشکر بیشمار رکھتے ہونگے سب جوان قوی ہیکل ہونگے اتنے
سے مجمع پر ان لوگون کو یہ ناز ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ کا فرمانا بہت بجا ہے ہم لوگون
کو بھی یہ حال معلوم نہ تھا ورنہ آپ کو ہرگز راے نہ دیتے کہ آپ تشریف لائین اور ان لوگون
سے مقابلہ کرین مگر اب جو آپ تشریف لائے ہین ان لوگون سے مقابلہ کیجیے واپس چلنا بھی خلاف
ہے نام بدنام ہوگا بادشاہ اُحد نے کہا مجھے ان لوگون سے مقابلہ کرتے یہی خیال ہوتا ہے کہ
سب یہی کہین گے کہ سلطان نے کن لوگون سے مقابلہ کیا اگر ایسا ہی شوق جنگ تھا تو کسی برابر
والے سے مقابلہ کرتے تو لطف جنگ حاصل ہوتا مصاحبین نے کہا اے شہریار یہ خیال بھی آپکا
بجا ہے مگر اور کوئی ایسا نہین کر سکتا جسوقت سب یہ سنین گے کہ سلطان اُحد نے صاحبقران زمان کو
شکست دی تو ہر ایک کے دل مین یہ خیال ہوگا کہ واقعی سلطان نے کار نمایان کیا کیونکہ پہلے شان و
شوکت حمزہ کی ایسی تھی جسکے سبب سے ہر ایک اسکی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہے اب اس
حال کی کسی کو کیا خبر کہ حمزہ کا جاہ و حشم باقی نہین اگر یہ امر مشہور بھی ہوگا تو بھی آپکی نیکنامی ہے اور

اس شخص کا آپ کے ہاتھ سے قتل ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ حمزہ نے کیسے کیسے بزرگان دین
کو قتل کیا اور کیسے کیسے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اس سبب سے بھی سب آپ
کی تعریف کرینگے اور بہت سے بادشاہون پر آپکی ہیبت بھی ہوگی مصاحبین نے جو یہ باتین کین
سلطان احد نے کہا اگر تم لوگ ایسی باتین نہ کرتے تو مین ہرگز مقابلہ نہ کرتا بادشاہ احد یہ
کہہ رہا تھا کہ صاحبقران زمان امیر حمزہ عالیشان اپنی بارگاہ سے باہر تشریف لائے خادمون
نے کرسیان بچھادین بادشاہ نے جو صاحبقران کو دیکھا اپنے ہمراہیون سے پوچھا کہ یہ عرب
ضعیف کون ہے اس ضعیفی مین اسکی یہ کیفیت ہے کہ جوانون سے بہتر ہے کیا رعب وداب ہے معلوم
ہوتا ہے کہ یہی سردار ہے سب نے کہا کہ حمزہ عرب یہی ہے اسی نے بزرگان دین کو قتل کیا ہے اور
اسی نے ہم لوگون کے عبادت خانے برباد کر دیے ہین بادشاہ نے کہا اسکو اپنی ہی
جرأت پر ناز ہے اور لوگ جو اسکے ہمراہ ہین وہ اس رعب وداب کے نہونگے سب نے
کہا کہ اگر کوئی اور باہر آئیگا آپ ملاحظہ فرما لینگے یہ ذکر تھا کہ امیر ثانی اپنی بارگاہ سے برآمد
ہوئے بادشاہ نے امیر ثانی کو دیکھکر کہا کہ یہ شخص کون ہے سب نے کہا کہ یہ صاحبقران ثانی
فرزند حمزہ عرب ہے امیر ثانی کے بعد اور سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون سے باہر آئے
بادشاہ نے جو سب کو دیکھا بہت متعجب ہوا اپنے ہمراہیون سے کہا اس لشکر مین جسقدر لوگ
ہین سب ایک صورت کے ہین واقعی یہ سب شجاع بھی ہونگے انکے قلت پر نظر نہ کرو یہ ہزارون
میرے لشکر سے اچھی طرح مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے یہ ذکر کرتا ہوا اپنی بارگاہ کے اندر
آیا تخت پر بیٹھا سب لوگ اسکے سامنے آکر بیٹھے بادشاہ نے کہا اگر حمزہ میری اطاعت
قبول کرے تو مین اسکو اپنی کل فوج کا سردار بناؤن اور تمام مملکت کو اسکے انتظام مین دون
لوگون نے کہا یہ امر غیر ممکن ہے بادشاہ نے کہا مین ایک نامہ اسکے پاس بھیجتا ہون دیکھون
کیا جواب دیتا ہے مصاحبین نے کہا اے شہریار حمزہ بڑا حاضر جواب ہے آپ اسکو نامہ روانہ نہ
کرین ورنہ وہ جواب ایسا دیگا کہ خلاف خاطر ہوگا بادشاہ نے کہا تو اس کی سب باتین خلاف
خاطر ہونگی اگر ایسا بھی ہوگا تو کیا مضائقہ ہے مین کیون غافل رہون اگر وہ راضی ہو جائے
اور میری اطاعت قبول کرے سب نے کہا ایسا بہت سے شہریارون نے کیا ہے مگر حمزہ
نے آجتک کسی کی اطاعت قبول نہین کی آپ بیکار اسکو نامہ لکھتے ہین بادشاہ نے جواب
دیا کہ حمزہ مرد عاقل معلوم ہوتا ہے اسوقت مین کوئی جواب ایسا نہ دیگا کہ جو میرے خلاف
ہو کثرت لشکر کو دیکھکر وہ بھی گھبرا گیا ہوگا جواب سمجھ کے دیگا سب لوگ خاموش ہو رہے
بادشاہ نے میر منشی کو بلایا کہا نامہ اس طریقہ سے لکھو کہ حمزہ کو یہ معلوم ہو کہ بادشاہ کو میرے
حال پر رحم آیا ہے اور از راہ قدردانی مجکو طلب فرماتے ہین مطلب یہ ہے کہ اے حمزہ مین ایک
مدت سے تیری شجاعت کی تعریف سنتا تھا اور مجھے بہت شوق تھا کہ ایکبار تجھے دیکھون اتفاق
سے یہ وقت ہاتھ آیا آج جو تجھے دیکھا بہت ضعیف پایا گو تیری شجاعت کے ذکر سنکر مجھے شوق پیدا
ہوا تھا اب تجھ مین وہ طاقت وقوت کہان باقی ہے اسی سبب سے مجھے تیرے حال پر رحم آیا کہ

اس ضعیفی مین تو میرے لشکریون کے ہاتھ سے ذلیل نہو یہان سب جوانان شیردل موجود ہین
اور تیرے ہمراہی سب ضعیف ہین ایک دم مین یہ سب کو زیر کر لینگے سب گئے ساتھ تو بھی
مبتلاے مصیبت ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اب ضعیفی مین بدنامی کا خیال کر اور میری اطاعت
قبول کر کہ مین تجھے اب بھی اپنے لشکر کا سردار بناؤنگا اور انتظام ملک تیرے حوالے کرونگا منشی
نے اس مضمون کو لکھا بادشاہ نے کہا ہمارا چوبدار خاص اس نامے کو لیجائے اور ابھی اسکا
جواب لائے چوبدار اُسی وقت اُس نامے کو لیکر صاحبقران زمان کی بارگاہ کے قریب
آیا لوگون نے اسکو روکا چوبدار نے نامہ دکھایا ملازمین صاحبقران نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ ہم
تمھاری اطلاع کرتے ہین جو حکم صادر ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکے خادمان صاحبقران نے
بارگاہ امیر مین عرض کی ایک نامہ دار بادشاہ احمد کا آیا ہی اور ایک نامہ بھی لایا ہی
صاحبقران نے فرمایا اندر بلالو ہرکارے باہر آئے نامہ دار کو اپنے ساتھ اندر لیگئے امیر
نے نامہ دار کو دیکھا لباس زرین پہنے ہوئے ہی سونے کا عصا ہاتھ مین لیے ہوئے امیر
نے اپنے سردارون سے فرمایا کہ یہ چوبدار خاص معلوم ہوتا ہی کسی غرض خاص سے بادشاہ
نے نامہ بھیجا ہی مگر چوبدار نے جو امیر کی شان و شوکت پر نگاہ کی اور رعب صاحبقران
اسپر غالب ہوا چوبدار نے جھک کے سلام کیا امیر نے جواب سلام دیکر فرمایا ای چوبدار
کسکا نامہ لایا ہی چوبدار نے نامہ نذر کیا صاحبقران نے لفافے کو چاک کیا نامہ پڑھنا
شروع کیا جب تمام و کمال عبارت پڑھ چکے نامہ دار سے فرمایا کہ ہماری طرف سے یہ
جواب دینا بہت سے کفار نے اس مضمون کے نامے مجھے روانہ کیے اور اپنی جان بچانے
کی صورتین نکالین مگر مین نے سب کے جواب مین جو شرط کردی وہ بھی ہر ایک کو معلوم ہی
اور اگر تمھارا بادشاہ آگاہ نہو تو اُس سے کہدینا کہ اسلام قبول کرنے سے عبث انکار کرتے
ہو کفر کو ترک کرو شب و روز میرے پاس رہنا ہوگا تمھاری یہی غرض ہی کہ مین تمھارے لشکر
کا انتظام کرون اسکے واسطے بھی مین تمھین ایک منتظم دونگا اور تمھاری سلطنت کی ترقی کی بھی
صورتین بہت کچھ پیدا ہو جائینگی اور جبتک تم اسلام قبول نہ کروگے مین ہرگز تمھارا دوست نہین
سر میدان تمھارا سر بھی جدا کرونگا اور تمھاری فوج کو بھی تباہ کرونگا جو جو تکلیفین مجھسے پہونچائی
جائینگی تمھین پہونچاؤنگا اگر تمھین اپنی جان عزیز ہی اور میری محبت تمھارے دل مین ہی تو
اسلام قبول کرنے سے انکار نہ کرو باقی جواب اس نامے کا میدان جنگ مین دیا جائیگا
چوبدار نے عرض کی یا صاحبقران اگر آپ تحریر فرما دین تو مناسب ہی امیر نے فرمایا
ایسے مہمل نامے کا جواب لکھنا بیکار ہی اگر کوئی مطلب ضروری ہوتا تو مین اُسکا جواب لکھ دیتا
چوبدار بخوف زیادہ نہ کہ سکا سلام کر کے بارگاہ سے باہر آیا اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا
بادشاہ احمد اسکا منتظر تھا نامہ دار اسکی بارگاہ مین آیا بادشاہ نے اسکی صورت دیکھتے
ہی کہا ای نامہ دار کیا جواب لایا نامہ دور نے کہا کہ مجھسے حمزہ نے کچھ نہین کہا بادشاہ نے
کہا کیا جواب نامے کا اپنے ملازم کے ہاتھ سے بھیجینگے نامہ دار نے کہا جواب بھی نہین آئیگا

بادشاہ نے کہا آخر جب تو نے نامہ دیا تو اُسنے نامہ پڑھ کے کیا کہا چوبدار نے جواب
دیا کہ جو کچھ اُنھون نے کہا ہی مین سوے ادب سمجھکر اُسکو عرض کرنا نہین چاہتا ہون بادشاہ
نے کہا جو کچھ کہا ہو تو شوق سے بیان کر تجھے کیا عذر ہی چوبدار نے کہا جب مین نے جاکر نامہ
دیا اور حمزہ نے اُس نامے کو پڑھا مجھے یہ جواب دیا کہ ایسے نامے بہت کفار نے میرے
پاس بھیجے ہین مین نے اُنکے جوابات جو دئیے وہ سب کو معلوم ہین اگر تیرے بادشاہ کو اُنکی
آگاہی نہو تو کہدینا کہ اسلام قبول کرنے مین کیا انکار ہی اگر میری محبت تمھارے دل مین ہی
تو اپنے مذہب باطل کو ترک کرو اور دین حق اختیار کرو تمھاری سلطنت کی ترقی بھی کردیجائیگی
اور انتظام لشکر بھی ہو جائیگا یہ باتین بالکل خلاف ہین بہت سے کافر اپنی جان بچانے کی
غرض سے ایسی ہی باتین بنایا کرتے ہین ہین اسکا جواب تحریری ہرگز نہ دونگا زبانی جاکر
کہدینا اور جو باتین علاوہ اسکے تحریر ہین اُن سب کا جواب کل میدان جنگ مین دونگا بادشاہ
احمد کو یہ بات سنکر غصہ آیا اُسنے اپنے مصاحبین سے کہا کہ تم لوگ جیسا حمزہ کو کہتے تھے
ویسا ہی ہی اسکو ذرا بھی عقل نہین ہی یہ بھی نہ سمجھا کہ بادشاہ احمد کے پاس اسوقت اسقدر
لشکر موجود ہی اگر وہ چاہیگا تو ایک دم مین ہم لوگون کو اسیر کر لیگا ایسا واہیات جواب دیا
اب مین بالکل اسکا لحاظ نہ کرونگا اور کل میدان جنگ مین اسکا سر اپنی تلوار سے جدا کرونگا
خود اُسکے مقابلے مین جاؤنگا ہنر جنگ دکھاؤنگا مصاحبین نے کہا اے شہریار آپ اُس سے
کیا مقابلہ فرمائینگے آپ کے واسطے باعث ہتک ہی کہ آپ اُس سے مقابلہ کرین غلامان جانباز
کس واسطے موجود ہین یہ لوگ اُس سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے کہا ایسے شخص کا میرے
ہاتھ سے قتل ہونا اچھا ہی اور کوئی اگر اُسکو قتل کریگا تو نازیبا ہی حمزہ نام آور شخص ہی اُسنے
بہت سی لڑائیان سرکی ہین بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا ہی اگر وہ میرے ہاتھ سے قتل
ہوگا تو لوگون کو میری ہیبت ہوگی اور سب یہی کہین گے کہ شاہ احمد نے حمزہ کو قتل کیا
مصاحبین نے پھر اُس سے کہا کہ آپ اُس سے اگر مقابلہ کرینگے تو اسوقت جو بات آپکو
حاصل ہی یہ نہ رہیگی ابھی سب لوگ آپکو شجاعت و بہادری مین بیمثال جانتے ہین اور کسی کو
آپکا ہم نبرد تصور نہین کرتے غرض اس طرح کی باتین کرکے مصاحبین نے اُسکے خیال کو
تبدیل کیا بادشاہ نے کہا اسوقت طبل جنگ کے واسطے اجازت دو کہ لشکر مین طبل جنگ بجے
ملازمین لشکر مین آئے کہا بادشاہ کا حکم ہی کہ لشکر مین طبل جنگ بجے ملازمین نے اُسی وقت
طبل پر چوب لگائی ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے بارگاہ صاحبقران مین
مین آئے بیٹھے ہاتھ اُٹھاکے دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران بادشاہ احمد کے لشکر
مین طبل جنگ بجا ہی وہان یہی چرچا ہو رہا ہی کہ کل میدان جنگ مین جائینگے ہنر جنگ دکھائینگے
اُن لوگون کو اپنی کثرت پر زیادہ ناز ہی جانتے ہین کہ مسلمان بہت کم ہین کیونکر مقابلہ کرینگے
صاحبقران نے فرمایا خدا مالک ہی فتاح حقیقی اُسکا نام ہی وہی فتح دیگا ہمارے لشکر مین بھی
بفضل ایزدی دبدبۂ ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی دونون لشکرون

مین تیاریان جنگ کی ہونے لگین اسی سامان مین رات بسر ہوئی اور آفتاب عالمتاب پردۂ
مشرق سے برآمد ہوکر فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا دنیا مین چارسو روشنی ہوئی صاحبقران زمان
بیدار ہوئے خادمون نے براے وضو پانی حاضر کیا امیر نے وضو کرکے نماز پڑھی ملازمین
کشتیان سلاح کی لیکر حاضر ہوئے امیر نے ہتھیار ذات پر آراستہ کیے بارگاہ کے باہر تشریف
لائے یہان سب سردار منتظر تھے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے سب کو ہمراہ لیا
جانب میدان جنگ روانہ ہوئے اُس طرف سے بادشاہ احد اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان
مین آیا دونون لشکرون کی صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے بادشاہ
نے ایک پہلوان سے کہا کہ تو میدان مین جا اور کسی سردار نامی کو تاک کر اپنے مقابلے مین
بلا پہلوان میدان مین آیا امیر کے لشکر کی طرف دیکھا نگاہ اسکی صاحبقران ثانی سے لڑی
مانند دیو کے پکارا کہ اے امیر ثانی میرے تمھارے اور ایک جنگ مین بھی مقابلہ ہوا تھا
مگر اُس روز میرے دل کی حسرت نہ نکلی تھی آج اتفاق سے پھر تمھین یہان پایا آج کچھ میرے
دل کی حسرت نکلے گی اگر شوق جنگ ہے تو میدان مین آؤ امیر ثانی صاحبقران زمان کے
پاس آئے عرض کی پہلوان مجھے اپنے مقابلے مین بلاتا ہے آپ سے اجازت کا امیدوار ہون
صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان مین آئے اُس پہلوان نے
کہا اے حمزۂ ثانی تُنے مجھے نہین پہچانا میرا نام کاموس بن اشکبوس ہے ایک معرکہ مین مجھے
تمسے مقابلہ پڑا تھا مگر اُس روز میرے دل کی حسرت اچھی طرح نہ نکلی تھی آج مین دیکھونگا کہ تم
مین کیسے کیسے ہنر جمع ہین امیر نے فرمایا اے کاموس مجھے مطلق نہین یاد کہ کب تجھسے مقابلہ
ہوا مگر یہ جانتا ہون کہ تو بے فرار ہوئے میرے ہاتھ سے نہ بچا ہوگا یا کوئی اور مکر کرکے
چلا گیا ہوگا کاموس نے جواب دیا کہ مین آجتک کسی لڑائی سے نہین بھاگا مگر اُسوقت اور ہی
سبب تھا جو مقابلہ موقوف رہا تھا خیر آج امتحان ہو جائیگا امیر نے کہا تجھے اختیار ہے اب
زیادہ باتین نہ کر جسکے واسطے میدان مین آیا ہے پہلے اُسے انجام دے لے پھر اور باتین کرنا
کاموس نے گرز گران سر اُٹھایا صاحبقران کے سر پر لگایا امیر ثانی نے سپر کو چہرے
کی پناہ کیا گرز سپر پر پڑا امیر گھوڑے پر قائم رہے ذرا بھی جنبش نہوئی کاموس متعجب ہوا
کہا اے حمزۂ ثانی مین جانتا تھا کہ تم میرا وار نہ اُٹھا سکو گے مگر کمال کیا کہ میرے گرز کا وار روک
لیا اگر مین پہاڑ پر ایک گرز لگاتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتا حمزۂ ثانی نے مسکرا کے فرمایا اے کاموس
اسقدر تکبر کو دل مین راہ نہ دے کہ تکبر مرد کے واسطے بہت برا ہے اگر وار کرنا ہے تو اور وار
کر اور اگر ہمت پست ہو گئی اور مقابلے کو جی نہین چاہتا تو اپنے لشکر مین واپس جا اور کسی کو
بھیج کاموس نے کہا اے امیر ثانی مین اپنے لشکر مین یون واپس نہ جاؤنگا آج میرے تمھارے
فیصلہ ہے کیا اتنی سی ضرب روک کے تمھین کچھ ناز ہو گیا ہے میرا پورا ہاتھ نہ پڑا تھا ابکی ضرب اگر
روک کر مرکب پر قائم رہو تو مین جانون کہ تم مرد میدان ہو صاحبقران ثانی نے فرمایا اے
کاموس تو اور وار بھی کر لے تیرے دل مین حسرت باقی نہ رہجائے کاموس نے گینڈے کے

کوروک کے رکابون مین پانوئن جماکے دونون ہاتھون سے گرز اُٹھایا صاحبقران
نے سپر بھی نہ اُٹھائی اسنے وار کیا امیر نے بیچ مین اسکا ہاتھ روک لیا پنجہ مڑوڑ کے گرز
چھین لیا لشکر مین صداے تحسین بلند ہوئی کاموس خفیف ہوا میان سے تلوار نکالی اور کہا
اے امیر ثانی یہ تیغ میری بے امان ہے کیا ہوا اگر کچھ وار گرز کے خالی گئے مگر اب اس تلوار
سے پناہ پانی مشکل ہوگی صاحبقران نے فرمایا اے کاموس جیسے گرز کی ضرب مین تھین ویسا ہی
کچھ تیغ زنی بھی جانتا ہوگا امیر ثانی نے جو یہ فرمایا اسکو اور زیادہ ندامت ہوئی کہا اے عرب
تو اپنے تئین بڑا مرد میدان تصور کرتا ہے دیکھون اب میری تلوار سے کیونکر بچتا ہے یہ کہکے
اسنے وار کیا صاحبقران نے تلوار کو سپر پر روکا اسنے دوسرا وار بصد چالاکی کیا امیر
نے بارہ بچا کے قبضے پر ہاتھ ڈال دیا تلوار اسکے ہاتھ سے چھین لی توڑ کے پھینکدی پھر تو
کاموس اور زیادہ خفیف ہوا کہا او عرب تو نے مجھے دو لشکرون کے درمیان مین ذلیل
کیا ہے مین تجھے زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا پہلے اپنے حربے درست کر پھر مجھسے کچھ
کہنا کاموس نے کہا اے عرب اب مین تجھسے کشتی لڑونگا امیر نے فرمایا اگر یہ ارادہ ہے تو مین
انکار نہین کرتا یہ کہکے صاحبقران مرکب سے اترے کاموس بن افنکبوس بھی
گینڈے سے نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران ثانی کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا امیر نے اسکو
زمین سے اُٹھا لیا صاحبقران اول امیر ثانی کی قوت دیکھکر خوش ہوئے لشکر مین سبکی
زبان سے کلمہ تحسین نکلا امیر ثانی نے چکر دینا شروع کیا کاموس نے جب اسلام قبول
نہ کیا امیر ثانی نے اسکو اس زور سے زمین پر پٹکا کہ اسکے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے
بادشاہ احد نے جو یہ کیفیت دیکھی دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہ لوگ بڑے
صاحب قوت ہین کاموس سے پہلوان کو زمین سے اُٹھا لیا اُسکے سب حربے چھین لیے
اسنے مقابلہ کرنے کو دیو چاہئین یہ کہکر اسنے ایک پہلوان کی طرف پھر اشارہ کیا وہ بھی صف
سے کلمات لاف وگزاف منھ سے نکالتا ہوا میدان کی طرف چلا امیر ثانی کے سامنے پہونچ کے کہا
اے حمزۂ ثانی آگاہ ہو کہ مین ارچند قوی گردن ہون مین نے یہ مشق بہم پہونچائی ہے کہ پورا
نیزہ پہاڑ مین غرق کر دیتا ہون مجھسے آجتک فن نیزہ بازی مین کسی نے مقابلہ نہین کیا ہر شہر
مین میرا نام مشہور ہے تمھاری جرات وہمت کی بہت دنون سے تعریف سنتا تھا کہ تم بھی فنون جنگ
مین کامل ہو اسکی کیفیت جنگ مین بھی دیکھی اب چاہتا ہون آج تمسے مقابلہ ہو جائے امیر
نے فرمایا جو حربہ رکھتا ہو پیش کر ارچند قوی گردن نے جواب دیا کہ مین سوائے نیزے
کے اور کسی حربے سے جنگ نہین کرتا صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہے نیزہ ہی سے
جنگ کر وار ارچند قوی گردن نے نیزہ اُٹھایا بند باندھنا شروع کیا دو تین وار صاحبقران
پر کیے امیر ثانی نے سب وار اسکے خالی دیئے ارچند قوی گردن متحیر ہوا گھوڑے
کو روک کے کھڑا ہوا کہا اے صاحبقران ثانی واقعی مین نے تمھین جیسا سنا تھا پایا مگر اب
مین کچھ آخری وار کرتا ہون اگر اسنے بچ جاؤ تو مین تمھین مرد میدان تصور کرون امیر نے

فرمایا اجازت کی کیا ضرورت ہے مین تیرے مقابلے مین موجود ہون جو وار تیرا جی چاہے کر ارچند قوی گردن نے نیزے کے وار کرنا شروع کیے جب بہت سے وار صاحبقران نے خالی دیئے اور امیر ثانی کو یہ خیال آیا کہ یہ بھی اسکی ایک گھات ہے مجکو تھکا کر قتل کرنا چاہتا ہے صاحبقران ثانی نے تلوار میان سے لی اور کہا اے ارچند قوی گردن ہوشیار رہنا اور سمجھ کے وار کرنا ارچند قوی گردن نے کہا مین ہوشیار ہون تم تلوار کا وار کرو مین نیزے پر روکونگا صاحبقران نے فرمایا مین وار کرتا ہون ہوشیار رہنا ارچند ہوشیار ہوگیا صاحبقران نے تلوار کا وار کیا ارچند قوی گردن نے چاہا نیزے کی ڈانڈ پر روکے مگر دست زبردست صاحبقران تلوار نے نیزے کی ڈانڈ کو کاٹا ارچند قوی گردن کے خود پر پڑی خود کو کاٹ کے سر مین در آئی اسکو دو پارہ کر کے گینڈے کے دو ٹکڑے کیے زمین پر جا کے ٹھہری صاحبقران نے آفرین و مرحبا ارشاد فرمایا امیر ثانی نے سلام کیا اسکے بعد اور آٹھ پہلوان لشکر کفار سے آئے باری باری صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوئے جب دس پہلوان ایک وقت مین صاحبقران ثانی نے قتل کیے بادشاہ احد کے ہوش اُڑ گئے اپنے سردارون سے کہا کہ اب مجھے ان لوگون کی جرأت معلوم ہوئی کہ یہ لوگ لشکر سے مقابلہ کرنا بڑی بات نہین جانتے ہین اسکے واسطے مجھے اب اور انتظام کرنا پڑا اگر آج تو وقت مراجعت آگیا ہے دن بالکل باقی نہین اب طبل بازگشت بجوا دیتا ہون یہ کہکے اسنے لشکر مین اطلاع دی کہ طبل بازگشت پر چوب پڑی امیر ثانی میدان سے بفتح و فیروزی واپس آئے صاحبقران نے بہت کچھ تحسین و آفرین کی اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے مگر بادشاہ احد جو اپنی بارگاہ مین آیا اپنے مصاحبین سے کہا کہ آج ہمنے ترکیب جنگ مسلمانان دیکھی واقعی یہ لوگ بلا کے ہین لشکر اگرچہ کم رکھتے ہین مگر انمین سے ایک ایک ہزار ہزار پر بھاری ہے ان لوگون سے یون مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے کل جس وقت کوئی سردار میدان مین آئے اور اُسکے مقابلے کے واسطے کوئی ہمارے لشکر سے بھی جائے تو سب لوگ سیر جنگ کے واسطے آگے بڑھ جانا جب اُسکو مصروف و غافل دیکھنا اُسوقت دھوکا دیکر ٹوٹ پڑنا زندہ نہ چھوڑنا سب نے اس رائے کو پسند کیا بادشاہ نے کہا اگر اُس طرف کچھ لوگ امداد کو بڑھین تو ادھر سے تمام لشکر ٹوٹ پڑے اور جنگ مغلوبہ کر کے عربون کو پسپا کر دین مصاحبین بادشاہ اُٹھے لشکر مین آ کے سب کو تعلیم کیا کہ کل اسطرح جنگ کرنا اور جو اسکے خلاف کریگا وہ سزائے سخت پائیگا لوگون نے جواب دیا کہ ہمین حکم سلطان سے انحراف کرنے کا کیا سبب ہے مگر مسلمانون سے لڑ کر عہدہ بر آ نہونگے مصاحبین بادشاہ نے کہا تمھین ایسی باتین کہنا زیب نہین ہین جو تمھین حکم سلطان ہو اُسکے موافق کرو سب لوگ خاموش ہو رہے اُس شب مین سب کو اضطراب اسدرجہ رہا کہ کسی کو نیند نہ آئی جب سحر ہوئی اور لشکر اسلام سے آواز اذان آئی سب کافر خواب غفلت سے بیدار ہوئے بادشاہ احد اپنی بارگاہ سے باہر آیا گھوڑے پر سوار ہو کے لشکر کو اپنے ہمراہ لیا طرف میدان کے روانہ ہوا اس طرف سے

صاحبقران نامدار بعد ادائے فریضہ سحر سے فراغت حاصل کرکے سلاح ذات پر آراستہ کرکے
بارگاہ سے باہر آئے خادمون نے مرکب حاضر کیا امیر کشور گیر نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار
ہوئے سب سردار ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوئے امیر میدان جنگ مین تشریف لائے لشکر
کی صفین درست ہوئین نقیبون نے نکلکر نقابت کی کڑکیت کڑکا کھکر ہٹے بادشاہ احد نے ایک
جوان کی طرف اشارہ کیا یہ بھی کہدیا کہ امیر ثانی کو بلانا اور کسی سے مقابلہ نہ کرنا وہ پہلوان لشکر
سے نکلا میدان مین آکے سلحشوری دکھاکے لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوا کہا اے امیر ثانی
کل تمنے دس جوان میرے لشکر کے قتل کیے آج مین چاہتا ہون کہ تمسے مقابلہ کرون امیر
ثانی صاحبقران زمان کے قریب حاضر ہوئے عرض کی یا صاحبقران پہلوان مجکو اپنے
مقابلے مین بلاتا ہے اجازت مرحمت فرمایئے امیر نے فرمایا جاؤ خدا کے حوالے کیا حفظ
رسول مین دیا امیر ثانی میدان مین آئے اُس پہلوان نے کہا اے امیر ثانی آگاہ ہو کہ
بہمن سرہنگ میرا نام ہے بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کیا ہے سب میری اطاعت کے
حلقے اپنے کانون مین ڈالے ہین تمہاری جرأت و شجاعت کے شہرے سنے ہین آج مین دیکھون
کہ تو کیسا مرد میدان ہے امیر نے فرمایا مین تیرے سامنے موجود ہون جو مزاج مین ہو حربہ پیش
کر اُسنے تلوار میان سے لی صاحبقران پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے لشکر شاہ احد کے لوگ
تماشا دیکھنے کو آگے بڑھ آئے امیر ثانی و بہمن مین تلوار چلنے لگی بہمن نے متواتر صاحبقران
پر دس وار کیے مگر امیر ثانی نے سب وار خالی دیئے صاحبقران تو اس طرف جنگ مین
مصروف تھے اور سرداران اسلام بھی بغور کیفیت جنگ دیکھ رہے تھے کہ بادشاہ احد نے
اپنے لشکریون کو اشارہ کیا یہ لوگ تو اس بات کے منتظر تھے چارون طرف سے لوٹ پڑے
صاحبقران زمان نے جو دیکھا کہ امیر ثانی کو چارون طرف سے لوگون نے گھیرا ہے امیر
نے بھی اسپ صبادم کو مہمیز کیا امیر کے بڑھنے سے اور سب سردار بھی آگے بڑھے بادشاہ
احد نے سب لشکر کو اشارہ کیا صاحبقران زمان بصد تعجیل امیر کے قریب آ پہونچے اُس
طرف لشکر احد کے لوگ آئے تلوار چلنے لگی صاحب دفتر نے اُس مقام پر لکھا ہے کہ تین شبانہ
روز تلوار چلی اور صاحبقران زمان اور امیر ثانی برابر لشکر کفار سے جنگ کرتے رہے
کیفیت لشکر کفار کی یہ تھی کہ جب سو تھک جاتے تھے تو وہان سے ہٹتے تھے اُنکی جگہ پر اور سو
پہلوان آتے تھے ایک ایک سردار کو سو سو دو دو سو پہلوان اس طرح گھیر کر لڑتے تھے جب
تیسرا روز ختم ہوا تو بادشاہ احد تاب مقابلہ نہ لایا لشکر کی ہمت مین بھی فرق آگیا سب کے
پاؤن میدان کارزار سے اُٹھ گئے امیر نے بآواز بلند کہا ہان اے بہادرو یہ وقت ایسا
ہے کہ پھر ہاتھ نہ آئیگا ان کافرون کا تعاقب نہ چھوڑنا سب نے گھوڑون کی باگین اُٹھا دین لشکر
کفار سرگرداں ہوا ایک روز کامل سب لشکر بھاگتا چلا گیا جب دوسرا دن شروع ہوا اور باشندگان
احد مین طاقت فرار بھی باقی نہ رہی بادشاہ تو چند سردارون کے ہمراہ نکل گیا مگر اور سب
لشکری مجبور ہو کے وہین ٹھہر گئے اور سب نے صاحبقران کی خدمت مین عرض کی یا امیر

ہم اسلام قبول کرتے ہین ہمکو پناہ دیجئے صاحبقران زمان ٹھہر گئے سب لوگ حاضر خدمت فیضد رجت صاحبقران زمان ہوتے امیر نے سب کو کلمہ پڑھایا سب نے اسلام قبول کیا صاحبقران ثانی نے اُس روز وہین قیام کیا ملازمین امیر نے سب سامان درست کیا صاحبقران زمان نے مع ہمراہیون کے خاصہ نوش فرمایا اور وہان سے اپنے لشکرگاہ کیطرف روانہ ہوئے کہ حال انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی عرض کیجاتی ہو

کہ یہ جو مع چند مصاحبین بھاگ کر نکل گیا دوسرے روز ایک شہر مین پہونچا وہان کا بادشاہ نخشب تاجدار تھا اُسنے جو آمد سلطان احد کی خبر پائی برائے استقبال شہر سے باہر آیا اپنے ہمراہ شہر کے اندر لیگیا وہان پہونچ کے نخشب تاجدار نے کیفیت دریافت کی کہ اے سلطان یہ تو فرمائیے کہ یہ کیا مصیبت پیش آئی جو آپ اس بے سروسامانی سے یہان تشریف لائے بادشاہ احد نے سب کیفیت بیان کی نخشب نے کہا آپ خاطر جمع رکھین مین مسلمانون سے اسکا عوض لونگا سب کو قتل کرونگا آپ یہان براحت وآرام تشریف رکھین مین کل یہان سے ہرکارون کو روانہ کرونگا کہ وہ جاکر دیکھین مسلمان کہان پر مقیم ہین وہین لشکرکشی کرکے چلونگا اور مسلمانون کو زندہ نہ چھوڑونگا سلطان احد بہت خوش ہوا نخشب تاجدار کے یہان مقیم رہا دوسرے دن نخشب تاجدار نے اپنے ہرکارون کو بلایا اور کہا کہ جاکر تحقیق کرو کہ لشکر مسلمان یہان سے کتنی دور پر مقیم ہو ہرکارے روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران کی عرض کیجاتی ہو

کہ امیر جو مع لشکر گران طرف اپنے لشکرگاہ کے روانہ ہوئے ایک دن بعد لشکرگاہ مین آکے پہونچے مال واسباب کفار کا قبضے مین آیا امیر نے غازیون کو تقسیم فرمایا خواجہ نے عرض کی یا امیر تشریف لیچلیے اور اس جنگ کی کیفیت حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائیے کہ باعث خوشنودی ہو امیر نے فرمایا خواجہ مین اب یون واپس نہ جاؤنگا جسوقت مین خدمت والا مین گیا تھا تو وعدہ کرکے آیا تھا کہ سر سلطان احد کا حاضر کرونگا اس سبب سے مین اب بے سر لیے ہوئے نہ جاؤنگا خواجہ نے عرض کی یا امیر نہین معلوم اب بادشاہ احد کہان گیا امیر نے فرمایا سب حال دریافت ہو جائیگا یہ فرماکے لشکریون کو بلایا سب سے کہا کہ بادشاہ احد کو بتاؤ کہ کہان گیا ہو مین جبتک اُسکو قتل نہ کرونگا مجھے اضطراب رہیگا سب نے عرض کی یا امیر ہملوگ اُسکے حال سے آگاہ نہین ہان ہرکارون کو روانہ کرتے ہین یہ لوگ بہت جلد پتہ لگا لینگے امیر نے کہا اسیوقت ہرکارون کو روانہ کرو افسران فوج نے اُسی وقت ہرکارون کو چار دن طرف روانہ کیا تاکید کردی کہ سلطان احد

جہان سے اُسکو مطلع نہ کرتا صرف دیکھکر چلے آنا صاحبقران زمان کا ارادہ ہی کہ اُسکو زیر
تیغ کرین ہرکارے چاروں طرف روانہ ہوئے کیفیت انکی وقت پر بیان کیجائیگی اب حال اُن ہرکارون کا
عرض کیا جاتا ہی جسکو تخشب تاجدار نے روانہ کیا تھا اور جو تلاش صاحبقران مین روانہ ہوئے تھے
ہرکارے بہت دنون تک پریشان رہے کہین صاحبقران زمان کو نہ پایا ایک روز ایک صحرا مین
پہونچے شدت سے پیاسے تھے ایک چشمے کے قریب پہونچ کے پانی پینے لگے کہ سامنے سے کچھ لوگ آتے ہوئے
معلوم ہوئے ہرکارے اُسطرف مخاطب ہوئے جب وہ لوگ قریب آکے پہونچے ہرکارون نے کہا کیون
بھائی تمنے اس طرف کوئی لشکر تو نہین دیکھا ہی یہ لوگ لشکر اسلام کے ہرکارے تھے اور ان لوگون کو
پہچانتے تھے اُنھون نے انکار کیا سبب پوچھا کہ تم لوگ لشکر کو کیون دریافت کرتے ہو کیا کام
ہی سب نے کہا کہ ہمین سلطان تخشب تاجدار نے بھیجا ہی کہ مسلمانون کے لشکر کو دریافت کرین
جہان وہ لوگ ہون اُنکے حال سے سلطان کو مطلع کرین ہرکارون نے کہا کہ لشکر اسلام کے
دریافت کرنے سے کیا غرض ہی ان لوگون نے سب کیفیت بیان کی کہ بادشاہ احد وہان
جاکر مقیم ہوئے ہین اُنھین کے واسطے دریافت کرنے کی ضرورت ہی ہمارے سلطان کا یہ
ارادہ ہی کہ جہان حمزۂ عرب ہو وہان جاکر اُسکو قتل کرین اور سلطان احد کی تکلیف کا بدلا
لین لشکر اسلام کے ہرکارون نے کہا بادشاہ احد بھی تمہارے سلطان کے ہمراہ آئینگے
اُن لوگون نے جواب دیا کہ وہ تو نہ آئینگے مگر ہمارے شہنشاہ اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر آئینگے
اور اُنکی طرف سے لڑینگے لشکر اسلام کے ہرکارے یہ سنکر بہت خوش ہوئے اُسی وقت اپنے
لشکر کی طرف واپس ہوئے دو روز کے بعد لشکر مین پہونچے صاحبقران ان لوگون کے منتظر
تھے جیسے ہی امیر کو خبر ہوئی کہ ہرکارے جو برائے تحقیق بادشاہ احد گئے تھے وہ سب واپس
آئے ہین امیر نے فرمایا سب کو میرے سامنے لاؤ مین کیفیت دریافت کرون کہ بادشاہ احد کہان
ہی اور کسنے اُسکو اپنے یہان چھپایا ہی لوگ ہرکارون کو امیر کے سامنے لیگئے صاحبقران
کو ہرکارون نے سلام کیا دعا دیکر عرض کی یا امیر یہان سے قریب ایک شہر ہی وہان کا بادشاہ
تخشب تاجدار ہی بادشاہ احد وہین جاکر چھپا ہی بلکہ تخشب تاجدار کا ارادہ یہ ہی کہ لشکر کشی
کرکے یہان آئے اور آپ سے مقابلہ کرے مگر بادشاہ احد وہین رہیگا وہ نہ آئیگا امیر
نے فرمایا مین خود کل یہان سے روانہ ہونگا اور اُس سے کہلا بھیجونگا کہ بادشاہ احد کو میرے
حوالے کرو ورنہ تیرے شہر کو بھی تباہ کرونگا یہ فرماکے خواجہ کو بلایا خواجہ سے ارشاد فرمایا کہ
سامان چلنے کا درست کرو مین کل یہان سے جانب شہر تخشب روانہ ہونگا بادشاہ احد وہین
جاکر پوشیدہ ہوا ہی گو تخشب تاجدار کا یہ ارادہ ہی کہ میرے مقابلے کے واسطے آئے مگر وہ
خود آئیگا اور بادشاہ احد کو اپنے ہمراہ نہ لائیگا اس سبب سے مین خود وہان جانے کا ارادہ
کرتا ہون خواجہ نے حکم پاتے ہی سامان سفر درست کرنا شروع کیا دوسرے روز صاحبقران زمان
نے بصد شوکت و شان مع افسران لشکر و خدم و حشم کے وہان سے جانب شہر تخشبیہ کے سفر کیا کہ ذکر اسکا
وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت تخشب تاجدار کی عرض کیجاتی ہی

کہ جب اسنے ہرکارے چارون طرف روانہ کیے اور سب ہرکارون نے آکراس سے کہا کہ ہمین حمزۂ عرب کا پتہ نہین ملتا ہی بادشاہ احد نے کہا مین نے تم لوگون کو پتہ بتادیا تھا اگر وہان جاتے تو ضرور تمہین حمزہ راہ مین ملتا تخشب تاجدار نے کہا اب زیادہ تحقیق کی ضرورت نہین مین لشکر لیکر جانب کعبہ جاتا ہون اگر راہ مین حمزہ سے ملاقات ہوگئی تو مین مقابلہ کرونگا ورنہ جب خانۂ کعبہ کے قریب پہونچونگا تو ضرور حمزہ میرے مقابلے کے واسطے آویگا یہ کہکے اسنے لشکر کو اطلاع دی کہ سب لوگ تیاری کرین مین دو ایک روز مین یہان سے جانب خانۂ کعبہ جاونگا لشکر مین اُسی وقت سے تیاری ہونے لگی دو روز کے بعد تخشب تاجدار نے بادشاہ احد کو اپنے تخت پر بٹھایا اور آپ تلاش صاحبقران مین جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوا تیسرے روز ایک صحرا مین پہونچا اسکو صحرا کی فضا پسند آئی اپنے ملازمین سے کہا کہ مین آج یہین مقام کرونگا کل پھر یہان سے روانہ ہونگا بارگاہین استادہ ہوجائین ملازمین نے اُسی وقت بارگاہین استادہ کین تخشب تاجدار اپنی بارگاہ مین گیا اور سب اسکے ہمراہی بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے شب بھر تخشب تاجدار نے بسر کی صبح کو سردارون نے آکے کہا کہ تشریف لیجانے کیواسطے کون وقت قرار دیا ہی تخشب تاجدار نے کہا ابھی مین ایک روز اور رہونگا اس صحرا کی سیر اچھی طرح سے نہین کی ہی آج دن کو اس صحرا کی سیر کرونگا سب سردار خاموش ہورہے تخشب تاجدار نے کہا مرکب تیار کرکے لاؤ مین اس صحرا کی سیر کو جاونگا ملازمین اسکے اُسی وقت مرکب تیار کرکے لائے تخشب تاجدار اپنے چند رفقا کو ہمراہ لیکر جانب صحرا برائے سیر روانہ ہوا چارون طرف جنگل مین پھرنے لگا ایک سبزہ زار کے قریب پہونچا وہان چشمۂ آب مصفا نظر آیا تخشب تاجدار اُس چشمے کے قریب بیٹھ گیا اپنے رفیقون سے باتین کرنے مین مصروف ہوا تخشب تاجدار رفقا سے باتین کر رہا تھا کہ ایک جانب صحرا سے گرد اُڑی سب لوگ اُس طرف مخاطب ہوئے تخشب نے کہا معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر کہین جاتا ہی یہ کہکے تخشب تاجدار اُٹھا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ نزدیک سے چلکر لشکر کی سیر کرین رفقا اسکے ہمراہ ہوئے تخشب تاجدار ایک بلندی پر آیا سب رفیقون کو ہمراہ لیکر کھڑا ہوا اتنی دیر مین لشکر بھی قریب آیا تخشب تاجدار نے لشکر کو جو دیکھا اپنے ہمراہیون سے کہا ہم جسکی تلاش مین جاتے تھے وہ خود یہان آگیا یہ لشکر حمزہ کا ہی اور جو لوگ اسکے ہمراہ ہین یہ سب بادشاہ احد کی فوج کے ہین ان سب نے اطاعت حمزہ کی قبول کی ہی اب مجھے مسافت بھی طی کرنا نہ پڑی مین یہین اس سے مقابلہ کرلونگا اور لوگ جو اسکے قریب کھڑے تھے اُنھون نے کہا اگر آپ کو یہین مقابلہ کرنا منظور ہی تو ایک نامہ حمزہ کو بھیجدیجیے کہ وہ آگے نہ بڑھے یہین ٹھہر جائیے ورنہ وہ آگے بڑھ جائیگا تخشب تاجدار نے اس بات کو پسند کیا اور اپنی بارگاہ مین آیا ایک نامہ اُسی وقت لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای حمزہ تمنے ہمارے آقا و ولی نعمت کو ایسی تکلیف پہونچائی کہ جسکے سبب سے ہمین بڑا صدمہ پہونچا اور آقا ہمارے اُسوقت مجبور تھے ورنہ وہ ہرگز میدان جنگ سے فرار نہ کرتے اور

تم لوگون سے مقابلہ کرتے مگر اُنکی فوج نے اُنکو مجبور کر دیا اب مین اُنکی تکلیفون کا عوض تمھارے
ساتھ لونگا لازم تمکو یہ ہی کہ اب آگے نہ جاؤ یہین ٹھہرو مین بھی دیکھون کیسے بہادر ہو اور کیونکر
جنگ کرتے ہو یہ نامہ لکھکر اسنے ایک ہرکارے کو دیا اور کہا کہ لشکر جاتا ہی کسی سے دریافت کرنا
کہ حمزہ کون ہی مین اُسکے پاس نامہ لیکر آیا ہون لوگ بتا دینگے تو نامہ حمزہ کو دیدینا وہ جو
کچھ جواب دے جلدی میرے پاس لانا مین اب اُسکو آگے نہ جانے دونگا اُس سے مقابلہ
کرونگا نامہ دار نامہ لیکر روانہ ہوا لشکر صاحبقران اُسی طرف سے گذر رہا تھا بلکہ امیر بھی لوگون
سے دریافت فرما رہے تھے کہ یہ لشکر کسکا ہی اسکی تحقیق کے واسطے صاحبقران کے ملازمین
بھی آگے بڑھے تھے کہ تخشب تاجدار کے نامہ دار نے جاکر لوگون سے کہا کہ مین نامہ
لیکر آیا ہون حمزۂ عرب کے پاس جاؤنگا لوگون نے کہا ارے بے ادب ہمارے آقاے
نامدار کا اس طرح نام لیتا ہی کس بدتمیز سرکار کا ملازم ہی خبردار اگر صاحبقران زمان یا امیر
کشورگیر کے سوا کوئی دوسری بات منھ سے نکالی تو تیری زبان کھینچ لیجائیگی ہرکارہ ڈر گیا
لوگون نے اسکی اطلاع صاحبقران کو دی کہ ایک نامہ دار کسی کا نامہ لایا ہی اُسکے باب مین
کیا حکم ہوتا ہی امیر نے فرمایا اُسکو میرے پاس لاؤ مین نامہ دیکھون لوگ نامہ دار کو جناب
صاحبقران زمان کے پاس لیگئے نامہ دار نے نامہ صاحبقران کو نذر دیا امیر نے لفافہ
کھولا خط پڑھا معلوم ہوا کہ تخشب تاجدار نے خط لکھا ہی صاحبقران نے اپنے ملازمین
اور ہمراہیون سے فرمایا کہ تخشب تاجدار یہان ٹھہرا ہوا ہی وہ مجکو نامے مین لکھتا ہی کہ مین آپ ہی
کی تلاش مین جاتا تھا اور یہان ملاقات ہوجانا بہت اچھا ہوا اب بے مقابلہ کیے آگے نہ جانا
لہذا بارگاہین یہین استادہ کرو پہلے اس سے مقابلہ کرلین پھر آگے چلین گے خواجہ نے اُسیوقت
بارگاہین استادہ کرائین امیر اپنی بارگاہ مین تشریف لیگئے اور جملہ سردار اپنی اپنی بارگاہون
مین گئے صاحبقران زمان نے نامے کا جواب تحریر فرمایا کہ ای تخشب تاجدار مین نے
تمھارا نامہ پایا اور کل مضمون معلوم ہوا مین یہان ٹھہر گیا ہون مگر تمنے عبث اپنے تئین زحمت
مین ڈالا بہتر یہ ہی کہ شاہ احد کو میرے حوالے کردو اور تم جاکر اپنی سلطنت کے کاروبار مین
مصروف ہو مگر شرط یہ ہی کہ اسلام قبول کرو یہ جواب لکھکر صاحبقران زمان نے نامہ دار
کو دیا نامہ دار روانہ ہوا بارگاہ تخشب تاجدار مین آیا نامے کا جواب دکھایا تخشب تاجدار
نے جو جواب نامے کا پڑھا بہت غصہ کیا نامہ دار سے کہا ارے تو یہ جواب لیکر کیون آیا
اُسی کے سامنے پھاڑ کے پھینک دیا ہوتا نامہ دار نے کہا ای شہریار اگر جواب نامہ چاک
کرکے پھینک دیتا تو زندہ بچکر نہ آتا ذرا اسی بات پر تو اسقدر وہان کے سردار برہم ہوگئے کہ
کہ مین نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یہان سے جان سلامت نہ لیجاؤنگا مین نے جاکر وہان دریافت
کیا کہ حمزۂ عرب کون شخص ہی مین نامہ لیکر آیا ہون اُسکی فوج کے لوگون نے کہا تو بڑا بے
ادب ہی ہمارے آقاے نامدار کا نام اس طرح لیتا ہی کس بدتمیز کا ملازم ہی اگر ابکی بار سواے
صاحبقران زمان یا امیر کشورگیر کے کچھ اور زبان سے نکالا تو زبان تیری کھینچ لیجائیگی ای

شہریار مین نے اُسوقت سے سوائے صاحبقران کے یا امیر کشور گیر کے اور نام نہین
لیا جب صاحبقران کے قریب پہونچا اور اُنکی صورت دیکھی مجھے خوف معلوم ہوا اور نامہ
دیکر مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کچھ نامے مین ایسی بات تحریر ہو جسکو پڑھکر صاحبقران
زمان کو غصہ آجائے اور امیر کشور گیر مجھے ہلاک کرین تو مین کیا کر سکتا ہون یہان کوئی ایسا
بھی نہین ہی جو مجھے بچا لیگا بارے اُسنے مجھے کچھ نہین کہا اپنے ایک ملازم کو بلا کر حکم دیا کہ
بارگاہ مین جلد استاد کرا دو تخنشب تاجدار نے لکھا ہی کہ ہم تمھاری تلاش مین جاتے تھے خیر
تمسے یہان ملاقات ہو گئی اب ہم تمسے مقابلہ کرینگے تم یہین ٹھہر جاؤ لہذا مین ٹھہرتا ہون جب
بارگاہ مین وغیرہ استادہ ہو چکین اور وہ اپنی بارگاہ مین گیا سب رفیق اُسکے پاس آئے
اُسوقت اُسنے یہ جواب پشت نامے پر لکھا مین ایسے وقت مین کیا کہ سکتا تھا اگر کچھ گستاخی
کرتا تو زندہ واپس آتا ابھی سب مسلمان میرے خون کے پیاسے ہو جاتے اور جان
بچانا مجھے ممکن نہوتا اس سبب سے جواب لیکر واپس آیا اب اگر آپ کو اور کچھ پیغام دینا
ہی تو کسی پہلوان کی معرفت بھیجیے کہ وہ جا کر کلہ بکلہ لڑے ہملوگون کی زبان سے وہان پہونچکر
یہ بات بھی نہ نکلے گی تخنشب تاجدار نے کہا اب مجھے اور کوئی بات نہین کہلا بھیجنا ہی تم
جا کر لشکر مین اطلاع کر دو کہ طبل جنگ بجے مین صبح کو حمزہ سے مقابلہ کرونگا اور غرور اسکا
مٹا دونگا ہرکارے نے جا کر لشکر مین اطلاع کی کہ شہنشاہ کا حکم ہی طبل جنگ بجے لشکر تخنشب
مین طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام کے یہان موجود تھے یہ خبر لیکر روانہ ہوئے اور
صاحبقران زمان کی بارگاہ مین آئے پہلے ہاتھ اُٹھا کر دعا دی پھر عرض کی یا صاحبقران
تخنشب تاجدار نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل میدان کارزار مین آکر مقابلہ
کرے صاحبقران نے فرمایا کیا مضائقہ ہی ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی
طبل جنگ بجے یہان بھی نقارۂ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین جنگ کی تیاری ہونے لگی شب
بھر تو دونون لشکرون نے سامان جنگ مین بسر کی جب صبح ہوئی تو صاحبقران زمان نے
برائے وضو پانی طلب کیا خادمون نے پانی حاضر کیا امیر سبا تو قیر نے نماز سحر پڑھکر سلاح
ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے گھوڑے پر سوار ہوئے سردارون نے
امیر کو سلام کیا صاحبقران زمان نے سب کو ہمراہ لیا جانب میدان کارزار روانہ ہوئے
اُس طرف سے تخنشب تاجدار اپنی فوج کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا دونون لشکرون کی
صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے تخنشب تاجدار نے اپنا گھوڑا
آگے بڑھایا وسط میدان مین آیا اور کہا ای حمزہ مین نے سنا ہی کہ تمنے بہت سے بزرگان
دین کو اور بہت سے عبادت خانے ہم لوگون کے برباد کیے اور بالفعل تمنے سلطان احمد
کو ایسی تکلیف پہونچائی کہ ہمارے آقا کو بڑا صدمہ پہونچا گو آقا ہمارے مجبور تھے اگر فوج کے
قدم میدان سے نہ اُٹھ جاتے تو وہ ہرگز نہ بھاگتے جب اُنکے غلام بھاگنے سے آگاہ نہین
تو وہ تو اس امر سے بالکل بری ہین مگر فوج کی جان بچانے کے خیال سے وہ میدان سے

دور ہوئے لیکن اُنھین اس بات کا بڑا ملال ہی مین نے بہت کچھ تسلی دی اُسوقت اُنکو کچھ سکون ہوا لہذا یہ سب باتین جو تجسے مین نے دریافت کین یہ واقعی صحیح ہین تمنے بہت سے بزرگان دین کو قتل کیا اور ہم لوگون کی عبادت گاہین برباد کین صاحبقران زمان نے فرمایا کہ مین نے لاکھون کافرون کو قتل کیا اور بے انتہا بت خانہ برباد کیے اب بھی ارادہ رکھتا ہون اگر کافر تیرے بزرگان دین تجھے تو البتہ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوئے اور اب بھی جو کافر ہوگا میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور جہان بتکدہ دیکھونگا برباد کردونگا تختشب تاجدار نے کہا ای حمزۂ عرب تو نہایت بیخوف ہی ذرا بھی تجکو کسی کا ڈر نہین صاحبقران زمان نے فرمایا مین سواے خدا اور رسول خدا کسی سے نہین ڈرتا ہون اور کون اس لائق ہی جس سے مین خوف کرون تختشب تاجدار نے کہا ای حمزہ مین نے بہت سے مسلمانون کو قتل کیا اور بڑے بڑے پہلوان میرے ہاتھ سے مارے گئے میرا قدیم قاعدہ یہ ہی کہ مین پہلے سردار فوج سے جنگ کرتا ہون جب مجھے سردار فوج پر فتح ہوتی ہی تو اُسکی فوج کو اپنا مطیع کر لینا کیا بڑی بات ہی لشکر جو میرے ہمراہ رہتا ہی محض بنظر آرائش ہی ورنہ اور کوئی مطلب لشکر کے ذریعہ سے نہین نکلتا ہی اسوقت مین چاہتا ہون کہ تجھسے مقابلہ کرون امیر نامدار نے فرمایا پھر تجھے کس بات کے سبب سے اسقدر عرصہ ہوا جیسے ہی میدان مین آیا تھا مجھے اپنے مقابلے مین بلاتا مین تجھسے مقابلہ کرتا یہ کہکے صاحبقران عالیشان نے گھوڑا بڑھایا میدان مین آئے تختشب تاجدار نے کہا ای حمزہ تیری ضعیفی پر مجھے رحم آتا ہی کہ تو نامدار شخص ہی اور آجتک کسی نے تجھے زیر نہین کیا ہی اب میرا کہنا قبول کر اور واپس جا ورنہ میرے ہاتھ سے زیر ہوگا اور سواے حسرت و افسوس کچھ تیرے ہاتھ نہ آئیگا صاحبقران نے جواب دیا کہ مین ان باتون کو پسند نہین کرتا اگر مرد میدان ہی تو کچھ جوہر جرأت دکھا بہادرون کے یہی شیوے ہین ہم لوگون کے واسطے حریف کے ہاتھ سے مرجانا حیات ابدی ہی اور اسکا خوف نہین کرتے تختشب تاجدار اگر ایسا ہی تجھے اپنی جرأت پر ناز ہی تو مین مجبور ہون یہ کہکے اسنے میان سے تلوار لی صاحبقران زمان نے بھی تیغ آبدار میان سے کھینچی تختشب تاجدار نے کہا ای حمزہ آجتک کسی نے میری تیغ کا وار نہین روکا دیکھون تو کیسا مرد میدان ہی یہ کہکے تختشب تاجدار نے تلوار صاحبقران عالیشان پر لگائی امیر نے تلوار کو تلوار پر روکا تختشب تاجدار نے دوسرا وار کیا صاحبقران نے اسکے وار کو خالی دیکر تختشب کی کمر پر تلوار لگائی یہ سمجھا امیر سر پر وار کرتے ہین سپر کو اُٹھا دیا تلوار کمر پر پڑی مانند خیار تر اسکے دو ٹکڑے ہوئے زمین پر گرکے تڑپنے لگا فوج نے جو اسکی یہ حالت دیکھی سب صاحبقران پر ٹوٹ پڑے لشکر اسلام بھی تلوارین لیکر آگیا جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک خوب تلوار چلی آخر کار لشکر کفار مین سب عاجز ہوئے پناہ طلب کی صاحبقران نے تلوار روکی سب لوگ رومال سے ہاتھ باندھکر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئے امیر نے سب کو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا ہر ایک جوان ایمان لایا صاحبقران زمان بفتح و فیروزی اپنی

بارگاہ کی طرف واپس آئے شب بھر عیش و عشرت رہی صبح کو صاحبقران زمان نے خواجہ
سے فرمایا کہ اب شہر تخنشب تاجدار مین جانا ضرور ہی وہان بادشاہ احد پوشیدہ ہی اسکو چلکر
قتل کرین اور خدمت مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چلکر سر اسکا دکھائین خواجہ نے اسی روز سب
سامان درست کیا صاحبقران عالیشان دوسرے روز مع لشکر گران جانب شہر تخنشب تاجدار روانہ
ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت بادشاہ احد کی بیان کیجاتی ہی

کہ جب تخنشب تاجدار برائے مقابلۂ صاحبقران زمان روانہ ہوا تھا تو بادشاہ احد
نے چند آدمی اسکے ہمراہ کر دیئے تھے اور اُسنے تاکید کر دی تھی کہ جب حمزۂ صاحبقران
سے مقابلہ پڑے اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہے چنانچہ
جب تخنشب تاجدار سے اور صاحبقران زمان سے جنگ شروع ہوئی اُن خبرداروں
نے آکر بادشاہ احد کو خبر دی کہ حمزۂ عرب سے اور تخنشب تاجدار سے راہ مین ملاقات
ہوئی حمزہ آپکی تلاش مین اس طرف آتا تھا اور سلطان حمزۂ عرب کی تلاش مین جاتے
تھے راہ مین ملاقات ہوئی کل مقابلہ ہوگا اسنے اُسی وقت اور لوگون کو روانہ کیا اور انپر
بھی تاکید کر دی کہ جب مقابلہ شروع ہو اُسوقت سے ہر ایک بات کی خبر مجھے پہونچانا دوسرے
روز ہرکارون نے جاکر اسکو خبر دی کہ آج شہنشاہ تخنشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارے
گئے اور لشکر مین سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اور اسلام قبول کیا بادشاہ احد کو جو
یہ خبر پہونچی اسکے ہوش اُڑ گئے جسقدر لوگ اسکے ساتھ جنگ سے بھاگ کر آئے تھے اسنے
اُن سب سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا مناسب وقت نہین ہی حمزہ نے تخنشب تاجدار کو
قتل کیا ہی اب وہ ضرور اس طرف آئیگا اور یہان سامان جنگ موجود نہین ہی مین اُس سے
کیونکر مقابلہ کرونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین اپنے ملک کو واپس جاؤن اور وہان چلکر انتظام کرون
حمزہ کو اب میری تلاش ہی یہان بھی ضرور آئیگا سب لوگ تیار ہوئے تخنشب تاجدار کے وزیرون
نے شاہ احد سے کہا اے شہریار ابھی آپ تشریف نہ لیجائیے ورنہ سلطنت مسلمانون کے قبضے
مین آجائیگی اور وہ لوگ یہان آکے ہم سب کو ہلاک کرینگے اور سلطنت پر قبضہ کرینگے اگر آپ
یہان موجود ہونگے تو ہم آپ کو تخت پر بٹھائینگے اور سامان جنگ سب آپ کے واسطے حاضر
کرینگے آپ حمزہ سے مقابلہ کیجیے گا لشکر بھی یہان کثرت سے موجود ہی کچھ اسکا خیال نہ فرمایئے
آپ تشریف نہ لیجائیے لاکھ لاکھ وزرا نے کہا مگر بادشاہ احد وہان نہ ٹھہرا اُسی روز روانہ ہوا
اور جانب احد چلا اسکو تو راہ مین چھوڑیئے کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت صاحبقران کی ملاحظہ فرمایئے

کہ امیر کشورگیر جو تخنشب تاجدار کے قتل کرنے کے بعد اُس صحرا سے روانہ ہوتے تین

روز کے بعد شہر مین پہونچے اہالیان شہر مجبور ہوئے کچھ بنائے بن نہ پڑا بہت سے لوگ
بخوف جان وہان سے فرار ہوئے اور بہت سے لوگ حاضر خدمت صاحبقران زمان
ہوئے وزرا نے آپس مین یہ صلاح کی کہ اب یہان سے بھاگ کے جانا بالکل بے سود ہی
صاحبقران عالیشان کی اطاعت قبول کرنا اچھا ہی کیا عجب ہی سلطنت یہان کی ہاتھ آجائے
اور دولت دین بھی ملجائے یہ صلاح کر کے وزرا حاضر خدمت فیضدرجت صاحبقران زمان
ہوئے امیر نے سب کو مسلمان کیا وزرا صاحبقران کو دار الامارہ سلطانی مین لیگئے
عرض کی یا صاحبقران زمان تخت آپ کے واسطے ہی امیر نے فرمایا اگر اسکی ہوس ہوتی
تو اسوقت سلطنت ہفت کشور اپنے قبضے مین ہوتی مگر اسکی تمنا آجتک نہین کی اب کیا یہان
تخت پر بیٹھین گے مگر پہلے یہ بتاؤ کہ بادشاہ احد کہان ہی وزرا نے عرض کی یا صاحبقران
جسوقت آپ نے نخشب تاجدار کو قتل کیا اور یہ خبر اُسکو پہونچی اسقدر اُسکو خوف آپ کا
طاری ہوا کہ ہم لوگون کے کہنے کا بھی کچھ خیال نہ کیا یہان سے جانب احد روانہ ہوا اگو
ہم لوگ کہتے رہے کہ اے بادشاہ یہان سے جانا اچھا نہین ہی آپ تخت پر بیٹھین اور ہم سب
سامان جنگ دیتے ہین لشکر بھی یہان بہت موجود ہی آپ صاحبقران زمان سے مقابلہ
کیجیے مگر اُسنے ہم لوگون کا کہنا قبول نہ کیا اور یہان سے جانب احد چلا گیا یقین ہی نصف راہ
بھی طی کر چکا ہوگا کیونکہ اُسے گئے ہوئے چار روز کا زمانہ ہوا یہان اُسنے اپنے ہمراہیون
سے کہا تھا کہ جسقدر ممکن ہو اُس راستے پر چلو کہ جلد پہونچین ابھی وہان بھی چلکر سامان درست
کرنا ہی کیونکہ صاحبقران زمان وہان بھی آئینگے اس خیال سے وہ بہت جلد جائیگا امیر
نے فرمایا مین اس کافر کو احد مین جا کر قتل کرونگا تب مجھے چین آئیگا وزرا نے عرض کی
یا صاحبقران عالیشان ابھی کچھ دنون یہان قیام فرمائیے اس شہر مین مال و اسباب زیادہ
ہی اس سب پر قبضہ کیجیے پھر تشریف لیجائیے گا امیر کشورگیر نے فرمایا کہ وہ مال و اسباب
اور یہ سلطنت تملوگون کو مبارک رہے مجھے پروا ے مال و زر نہین ہی وزرا نے عرض
کی یا صاحبقران زمان آپ اسقدر مسافت اُٹھا کر تشریف لائے ہین دو ایک روز
تو یہان قیام فرمائیے کہ خستگی راہ کی دفع ہو اور غلامون کی بھی خوشی ہو جائے صاحبقران
نے فرمایا اگر تمھاری یہی خوشی ہی تو مجھے دو روز ٹھہر جانے مین انکار نہین ہی صاحبقران
دو روز وہان مقیم رہے تیسرے دن وہ سلطنت انھین دونون وزیرون کو مرحمت فرمائی
اور وہان سے جانب احد روانہ ہوئے انکو بھی راہ مین چھوڑ دیے کہ اسکا ذکر وقت پر آئیگا
اب کیفیت اُن فراریون کی تحریر کیجاتی ہی جو باراول بادشاہ احد سے مدد لیکر برا ے
مقابلہ صاحبقران خانۂ کعبہ کی طرف آئے تھے اور صاحبقران کے مقابلے سے فرار
ہوئے تھے اور بخوف جان احد کو واپس نہ گئے تھے سامعین کو یاد ہوگا مؤلف نے
ابتدا مین اُنھین کا حال بیان کیا ہی جب وہ لوگ صحرا سے ایک جانب روانہ ہوئے اور بعد
تھوڑی دور جانے کے بغرض صلاح ایک سبزہ زار مین ٹھہرے تو اُنمین سے جو شخص سب کا

سر دار تھا اُسنے کہا کہ اب احد کو تو واپس نہ جائینگے مگر یہ فکر کرنا چاہیے کہ کس طرف چلین اور کیا کرین کئی روز کا زمانہ گذرا ہو کہ بالکل بے آب و طعام ہین کلیجہ آتش گرسنگی سے بریان ہوا جاتا ہو تشنگی کے سبب سے حلق خشک ہو کچھ بن نہین پڑتا اگر ایک روز بھی یہ حالت باقی رہی تو طاقت رفتار ذرا بھی نہ رہیگی اور رہروی سے بالکل معذور ہو جائینگے سب نے جواب دیا کہ سوا اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہو کہ یہانسے ایک بستی قریب ہو وہان چلین اور ایک شخص کے سلاح کو بیع کرین جو کچھ دام وصول ہون اُس سے کچھ سامان اکل و شرب مہیا کرین اُسکے بعد کسی بادشاہ کے یہان چلین گے وہان ملازمت کرینگے اس رائے کو ہر ایک نے پسند کیا اور اُس بستی کیطرف روانہ ہوئے بستی مین جاکر ایک شخص کے سلاح جنگ بیع کیے جو کچھ دام ملے اُسکے ذریعے سے اکل و شرب کا انتظام کیا جب غذا بہم پہونچی تو سب کے حواس درست ہوئے دو تین روز کے کھانیکو وہین سے لیلیا اور پھر جنگل مین پہونچے سب نے ارادہ کیا کہ یہانسے جانب یمن چلین اور وہان کے بادشاہ کے یہان چلکر ملازمت کے خواستگار ہون یقین ہو کہ وہان جاکر ضرور کوئی صورت نکلے گی یہ صلاح کر کے سب لوگ جانب یمن روانہ ہوئے دو روز کے بعد ایک صحرا مین پہونچے استراحت کیواسطے ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے اُسوقت سب کو سلطان احد کا خیال آیا آپسمین کہا کہ نہین معلوم ہملوگون کے بعد بادشاہ احد نے کیا کیا مقابلہ حمزہ کیواسطے کچھ لوگ روانہ کیے یا نہین لڑائی شروع بھی ہوئی یا ہمین لوگون کے سبب سے سلطان نے لشکر ہمارے ہمراہ کر دیا تھا اب وہ خیالات جاتے رہے نہین معلوم کیا کیا اور کیا انجام ہوا بعض نے کہا اب اگر کوئی مسلمانون کے مقابلے مین جائیگا فتح تو نہین پائیگا ضرور شکست اُٹھائیگا اُن لوگون کا طریقۂ جنگ علیحدہ ہو دشمن سے کسطرح لڑتے ہین ایک ایک جوان دس دس کو قتل کرتا ہو اور پھر ہنستا ہوا اپنے لشکر کو واپس جاتا ہو یہ کوئی بڑی بات اُن لوگون مین نہین سمجھی جاتی کہ ایک جوان نے دس جوانون کو قتل کیا یہ لوگ باتین کر رہے تھے کہ صحرا کے ایک جانب سے گرد اُڑی سب نے کہا معلوم ہوتا ہو کوئی لشکر آتا ہو بعض نے کہا ایسا نہو مسلمان ہملوگون کی تاک مین اسطرف آئے ہون اور ہمین یہان دیکھین تو غضب ہو جائے بعض نے کہا مسلمانونکو ایسی کیا ضرورت تھی جو ہماری تلاش مین اسقدر تکلیف اُٹھاتے اور یہانتک آتے یہ سوچ کے سب اس غرض سے آگے بڑھے کہ قریب چلکر دیکھو کسکا لشکر آتا ہو اور کون افسر لشکر ہو اسطرف سے یہ لوگ بڑھے تھے کہ دامن گرد شگافتہ ہوا اور لشکر قریب آیا اب جو سب نے خیال کیا تو شاہ احد کو سب کے آگے پایا اور لشکر کو تھوڑا اسا اُسکی پشت پر دیکھا سب نے آپسمین کہا کہ سلطان کا اس دشت مین کیا کام ہو اور کسکی تلاش مین یہان آئے ہین یہ لوگ آپسمین یہ باتین کرنے لگے مگر بادشاہ احد اُسیطرف آیا اب ان لوگونکو کہین چھپتے بھی بن نہ پڑا قریب جاکر بادشاہ احد کو سلام کیا شاہ احد نے جوان لوگون کو دیکھا کہا ای جوانو تم اس جنگل مین کیونکر آئے اور تمپر کیا مصیبت پڑی تمھاری کیفیت تو کچھ بھی نہ معلوم ہوئی جب مجبور ہو کے چند ہرکارون کو تمھارے دریافت حال کیواسطے روانہ کیا اُنسے یہ کیفیت سنے مین آئی کہ تم لوگون نے مسلمانون سے شکست کھائی اور عین گرمی جنگ مین وہانسے فرار ہوئے بڑے تعجب کی بات ہو کہ تم بھاگ کر اس صحرا مین آئے اور اپنے شہر مین نہ گئے سب نے

جواب دیا اے سلطان ہمین آپکا خوف غالب تھا اس سبب سے شہر مین نہ حاضر ہوئے اور اس صحرا مین آکر قیام کیا ارادہ یہ تھا کہ اسی صحرا مین اپنی جان دین اور آپکو صورت نہ دکھائین مگر حسن اتفاق کہ آپسے پوشیدہ نہو سکے اور زیارت نصیب ہوئی ہم واقعی خطاوار ہین جو مزاج مبارک مین آئے ہمین سزا دیجیے بادشاہ احد نے کہا اے جوانو تمھین لوگون کی ذات سے مین نے بھی بڑی ذلت اُٹھائی مسلمانون سے لڑکر شکست کھائی ایک بادشاہ نے مجھے اپنے یہان رکھا میری طرف سے مسلمانون سے عوض لینے گیا تھا وہ بھی قتل ہوا اب مین اپنے شہر کو واپس جاتا ہون تم بھی ہمراہ چلو اب مجھے یقین ہے کہ حمزہ میری تلاش مین آئیگا اور میرے ملک مین آکر لڑیگا اس سبب سے مجھے جلدی ہے ٹھہر نہین سکتا تم لوگ بھی سوار ہو میرے ساتھ چلو انھون نے جو یہ بات سنی سب نے بہت کچھ افسوس کیا بادشاہ احد کے ہمراہ جانب احد روانہ ہوئے سلطان احد دو ہفتہ کے بعد اپنے ملک مین پہونچا یا تو اس شان و شوکت سے آیا تھا کہ لشکر گران بھی ہمراہ تھا خزانہ ہتیار بھی ساتھ تھا یا اس صورت سے پہونچا کہ شہر پناہ کے ملازمین نے اسکو دیکھکر نہ پہچانا اور اندر شہر کے نہ آنے دیا جب اُسنے کہا کہ تم لوگ اپنے مالک کو نہین پہچانتے شہر مین جاکر خبر کرو کہ سلطان احد تشریف لائے ہین اُسوقت وہ لوگ گھبرائے اور اپنی خطا کی معافی چاہی اُسیوقت شہر مین اطلاع ہوئی وزرا استقبال کو جو آئے بادشاہ کی یہ حالت دیکھی سب کے چہرون سے رنگ اُڑ گیا اُسوقت تو کسی نے کچھ نہ پوچھا جب بادشاہ شہر کے اندر آیا اور تخت پر بیٹھا اُسوقت وزرا نے پوچھا کہ اے شہریار یہ کیا واقعہ گذرا کہ آپ اس صورت سے تشریف لائے غلام یہان روز یہی کہا کرتے تھے کہ اب ہمارے سلطان بفتح و فیروزی واپس آئینگے مگر آپکی تشریف آوری نے ہملوگونکی امیدین قطع کر دین کچھ کیفیت تو بیان فرمائیے بادشاہ نے سب حال اپنا بیان کیا وہ سنکر نہایت مغموم ہوئے بادشاہ نے کہا اب جو کچھ مین کہون اُسکی تدبیر جلد کرو ورنہ یہ ملک بھی ہاتھ سے جائیگا اور مین بھی قتل ہونگا حمزہ میرے تعاقب مین آتا ہوگا وزرا نے کہا جو کچھ ارشاد ہو وہ کیا جائے بادشاہ نے کہا قلعہ کی محافظت کا سامان کرو اور شہر پناہ پر ایک لشکر مسلح و مکمل ہر وقت موجود رہے یہان کیواسطے جدید فوج کے پہرے کیے جائین جب حمزہ اسطرف آئے تو قلعے کے اندر نہ آنے پائے وہین ہلاک کرنا وزرا نے کہا یہ سب بند و بست بہت جلد ہو جائیگا مگر اے شہریار یہ تو فرمائیے کہ حمزہ کیا یہان ضرور آئیگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مجھے تو قوی امید ہے کیونکہ جب مین شہر تخشب مین پہونچا اور تخشب تاجدار نے مجھے اپنے یہان مہمان کیا تو اُسنے مجھسے وعدہ کیا کہ مسلمانون سے اس تکلیف رسانی کا ضرور عوض لونگا مگر یہ دریافت کرلون کہ حمزہ کہان ہے اسواسطے اُسنے پہلے تو ہرکارون کو روانہ کیا جب اُنکے ذریعہ سے پتہ نہ معلوم ہوا تو تخشب تاجدار لشکر گران ہمراہ لیکر خود خانہ کعبہ کے جانب روانہ ہوا حمزہ سے راہ مین ملاقات ہوئی وہ میری ہی تلاش مین آتا تھا وہان تخشب تاجدار سے مقابلہ ہوا تخشب تاجدار حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا لشکر اُسکا مسلمان ہوگیا سب نے حمزہ کی اطاعت قبول کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حمزہ کو میرا قتل مدنظر ہے اور وہ میرے واسطے یہان بھی ضرور آئیگا اب اُسکے پاس بھی لشکر جمع ہوگیا ہے جب اُس بے سر و سامانی پر اُسکی یہ کیفیت تھی تو اب تو کیا کیفیت

ہوگی اسلیے مین چاہتا ہون کہ یہان سب سامان درست ہوجاے نہین معلوم حمزہ کس وقت آجائے وزرا نے کہا اے
شہریار آپ نے حکم کی دیر تھی اسی وقت سے سامان درست کیا جاتا ہی دو ایک روز مین سب انتظام ہوجائیگا
بادشاہ احمد نے کہا اب بار دیگر مجھے کہنے کی ضرورت نہو تم لوگ سب سامان درست کرلینا وزیر اسی وقت رخصت
ہوے پہلے قلعے مین آئے یہان جو جو سامان نہ تھا وہ مہیا کیا پھر چند رسالے قلعہ سے لیے اور شہر پناہ کے
باہر روانہ کیے سب پر تاکید کردی کہ اگر لشکر حمزہ آئے تو ہرگز شہر کے اندر نہ آنے دینا باہر ہی اُس سے جنگ
کرنا فوج کی بھرتی شروع کردی ہی اس طرف بادشاہ احمد نے منشی کو بلایا چند ملکون مین بھیجنے کے واسطے نامے تحریر
کیے مضمون سب کے یہ تھے کہ بالفعل میرا لشکر مسلمانون کے ہاتھ سے تباہ ہوا ہی اب میرے پاس لشکر باقی نہین
اور مسلمانون کو میرا قتل مدنظر ہی لہذا مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ کچھ لشکر میری حفاظت کے واسطے روانہ کرین اور
ہوسکے تو خود ہی اس وقت مین میری امداد کو آئین جب کئی سو نامہ تیار ہوچکا تو اُسنے پھر وزرا کو بلایا اور کہا کہ مین نے
یہ چند ملکون کے واسطے نامے لکھوائے ہین امداد کے واسطے لشکر طلب کیا ہی ان خطون کو روانہ کرو بہت جلد یہان
اس قدر فوج جمع ہوجائے گی کہ حساب ممکن نہوگا وزرا نے نامہ دارون کو طلب کیا اور نامے اُنکو دیکر تمام
ملکون مین روانہ کیا کہ ذکر ان سب کا وقت پر آئے گا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہی

کہ امیر جو لشکر گران ہمراہ لیکر روانہ ہوے راہ مین منزل بمنزل قیام کرتے ہوئے ہفتہ کے بعد قریب شہر پناہ
احمد پہونچے یہان لشکر اسی واسطے موجود تھا ہرکارون نے سردار لشکر کو اطلاع دی کہ حمزہ معہ لشکر گران آتا ہی یقین
ہی آج ہی یہانتک پہونچ جائے سردار نے اُسی وقت لشکر مین اطلاع دی کہ سب لوگ تیار رہین یقین ہی لشکر
مسلمانون کا بہت جلد یہان پہونچے اُنکو آگے نہ بڑھنے دین گے یہین روکین گے لشکر اطلاع ہوتے ہی
تیار ہوگیا سردار سبکو ہمراہ لیکر اپنے لشکر گاہ سے کچھ دور آگے ٹھہرا صاحبقران زمان جو لشکر کو لیے ہوے
آتے تھے امیر نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک لشکر سامنے سے آتا ہی خواجہ سے فرمایا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اس طرف کیون
آتا ہی خواجہ نے ہرکارون کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین ہرکارے آگے بڑھے اُس لشکر کے قریب
آئے دریافت کیا لوگون نے کہا کہ ہم لوگ سلطان احمد کی طرف سے اس جگہ تعنات ہین ہمین حکم ہی کہ جسوقت
حمزہ اس طرف آئے اُسکو شہر کے اندر نہ جانے دین یہین قتل کرین ہرکارے یہ خبر لیکر واپس گئے خواجہ
سے جاکر سب عرض کی کہ یہ لشکر اس واسطے یہان مقیم ہی خواجہ نے صاحبقران کو اطلاع دی امیر نے
فرمایا کیا مضائقہ ہی اب ٹھہرنا نہ چاہیے اگر خدا نے چاہا تو شہر کے اندر چلکر قیام کرین گے یہ کہتے ہوے
صاحبقران بڑھتے آتے تھے کہ لشکر کفار کے سردار نے ایک ہرکارے کو صاحبقران کے پاس
بھیجا ہرکارہ امیر کشور گیر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی یا صاحبقران ہمارے سردار کا حکم ہی کہ آپ شہر
کے اندر تشریف نہ لیجائین ورنہ بڑا کشت و خون ہوگا امیر نے فرمایا جب ہم خاص اسی ارادے سے یہان آئے
ہین تو ہمین کشت و خون ہونے سے کیا خوف ہی ہان تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین اندر شہر کے جانے
دے ورنہ بہت برائی ہوگی ہرکارہ واپس آیا سردار لشکر سے آکر کہا کہ مین آپ کے حکم کے موافق حمزہ کے
پاس گیا اور آپکا پیام دیا اُسنے کہا جب ہم اسی غرض سے یہان آئے ہین تو ہمین کشت و خون سے کیا خوف ہی

تم اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہمین نہ روکے ورنہ بڑی برائی ہو گی سردار لشکر نے یہ سنکر فوج سے
کہا کہ مین حمزہ کو بڑھ کر روکتا ہون تم لوگ تلوارین کھینچکر ٹوٹ پڑنا اور جہانتک ممکن ہو نامے سرداروں کو قتل
کرنا سب نے اقرار کیا سردار لشکر آگے صاحبقران زمان آگے بڑھتے چلے آتے تھے سردار نے جاتے ہی
باگ پر ہاتھ ڈال دیا کہا ای حمزہ مین ہرگز تمھین آگے نہ جانے دونگا امیر کو غصہ آیا تلوار کھینچکر ہاتھ لگایا کہ سر اُڑا
کا تن سے جدا ہوا فوج نے جو کیفیت دیکھی سب تلوارین لیکر ٹوٹ پڑے سرداران صاحبقران نے بھی
تیغین علم کین دم بھر مین کفار کی حالت دگرگون ہو گئی بعض نے قرار پر فرار کیا بعض نے اطاعت صاحبقران زمان
کی قبول کی امان طلب کی امیر نے تلوار روکی سب کو امان دی لشکری ہاتھ باندھ کر امیر کی خدمت مین حاضر ہوے
صاحبقران نے سبکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا بہت سے لشکری مسلمان ہوے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا
کہ آج شب بھر یہین قیام کرونگا سفر کی مسافت ہی کیا کم تھی جو اسقدر مسافت جنگ ہوئی نہین معلوم آگے اور کیا
بند و بست ہو خواجہ نے بارگاہین استادکین صاحبقران زمان بارگاہ مین داخل ہوے اور سب سردار بھی
اپنی اپنی بارگاہون مین گئے تھوڑی دیر تک سب نے استراحت کی پھر صاحبقران کی بارگاہ مین حاضر ہوے
جو لوگ اُس روز مسلمان ہوے تھے صاحبقران نے اُنھین بھی طلب فرمایا وہ سب بھی آئے امیر نے سب
کیفیت دریافت فرمانا شروع کی کہ بادشاہ احد نے کیا انتظام کیا ہی کون کون لوگ برائے حفاظت مقرر ہین
کن کن مقامات کی زیادہ احتیاط ہی اُن لوگون نے عرض کی یا صاحبقران شہر پناہ کے پاس قلعہ ہی قلعہ
بہت سی فوجین جمع ہین ارادہ یہ ہی کہ وہین جنگ ہو اور بہت سے نامے ملکون مین روانہ کیے ہین فوجین سب
جگہ سے طلب کی ہین جب وہ لوگ آئینگے تو اور زیادہ قوت بڑھے گی اس وقت بھی لشکر اس قدر موجود ہی
کہ بیشمار تصور کرنا چاہیے مگر بادشاہ کے دل کی عجب حالت ہی کہ جہان کسی نے آپ کا نام لیا اور اُسکے چہرے
سے رنگ اُڑ گیا ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا اُسکو اب یہی یہی امید ہی کہ صاحبقران زمان یہان تشریف لائینگے
اور کسی سے کوئی مقابلہ نکر سکیگا میری جان مفت مین جائے گی امیر اس بات کو سنکر ہنسے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالے
قلعہ کی طرف چلونگا اور قلعہ پر معرکہ پڑیگا لوگون نے عرض کی یا صاحبقران قلعہ کے دروازے بند ہین اور خندق
مین چہار جانب آگ مشتعل ہی وہان جانا مشکل ہی پل تختہ بالکل اُٹھا دیا گیا ہی نقب کی راہ سے لوگ آتے جاتے ہین
امیر نے فرمایا خدا مالک ہی کسی صورت سے قلعہ کے اندر پہونچ جائینگے اور پل تختہ بھی ممکن ہو جائے گا سرداران
بھی عرض کی کہ افضال الٰہی شامل حال ہونا چاہیے اگر خندق کے چہار جانب آگ روشن ہی تو کیا مضائقہ ہی ہم لوگ
آگ سے خوف نہین کرتے تھوڑی دیر تک دربار صاحبقران مین یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی امیر نے
خاصہ نوش فرما کے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنی اپنی بارگاہون مین گئے صاحبقران خوابگاہ مین تشریف
لے گئے آرام فرمایا اور سب سردار بھی محو خواب ہوے علی الصباح صاحبقران زمان بیدار ہوے برائے
وضو پانی طلب کیا خادمون نے پانی حاضر کیا امیر نے وضو کرکے فریضۂ سحر ادا کیا ہتھیار سج کر بارگاہ سے
باہر تشریف لائے سب سردار در دولت پر حاضر تھے صاحبقران نے سبکو ہمراہ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوے
کہ ذکر انکا وقت پر عرض کیا جائیگا

اب کیفیت سلطان احمد کی بیان کی جاتی ہے

تھی روز اسنے نامے شہرون مین روانہ کیے تھے اسی روز سے اپنے وزرا کو بلاکر اکثر یہ ذکر کرتا تھا کہ اب

دیلم کسی لشکر مین آیا ہوگا اور ترک کی فوج قریب ہوگی ہر بہر کے بادشاہ کو اطلاع ہوئی ہوگی اُسنے یہان آنے کا انتظام کیا ہوگا حسب معمول ایک روز اپنے دربار مین بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا کہ چند ہرکارے بدحواس دوڑے ہوئے اسکے پاس آئے کہا اے شہنشاہ غضب ہوا حمزہ یہان بھی پہونچ گیا جو لوگ آپ کی جانب سے بیرون شہر پناہ مقرر تھے اُن سبکو اُسنے تباہ و برباد کیا بہت سے مسلمان ہوئے بہتسے قتل ہوئے سردار لشکر سب کے پہلے قتل ہوا آج حمزہ شہر پناہ کی طرف آتا ہے یہ سُنا تھا کہ بادشاہ کے چہرے سے رنگ اُڑ گیا وزیرون سے مخاطب ہوکر کہا اب کیا انتظام کیا جائے جو حمزہ اس طرف نہ آئے وزرا نے کہا اے شہریار آپ اسکا عبث خوف کرتے ہین حمزہ کی کیا مجال ہے جو قلعہ تک جاسکے خندق مین آگ روشن ہے پل تختہ اُٹھوا دیا ہے نقب کے ذریعہ سے آمد و رفت ہے اگر حمزہ قلعہ تک پہونچے گا تو لوگ تیرون کا مینہ برسا دینگے ایک بھی زندہ واپس نہ جائیگا بادشاہ احد نے کہا تم لوگون نے ابھی حمزہ کی جنگ نہین دیکھی ہے اُسکے نزدیک قلعہ کے اندر آجانا اور شہر مین داخل ہونا کوئی بڑی بات نہین ہے خندق مین آگ روشن کرکے نازان نہو حمزہ ضرور قلعہ کے اندر پہونچ جائیگا وزرا نے کہا اے شہریار قلعہ مین لشکر اس قدر موجود ہے وہ نکلکر مقابلہ کرے گا جبتک وہ لوگ حمزہ سے لڑین گے آپ کے بلائے ہوئے لوگ بھی آجائین گے ایسے خیال نہ فرمایئے بادشاہ نے کہا مین حمزہ کے حال سے بخوبی آگاہ ہون مجھے خوب معلوم ہے کہ جسطرح وہ جنگ کرتا ہے وزرا نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ یہ اقرار کرتے ہین کہ آپ تک کوئی آفت نہ پہونچنے پائے گی آپ بصد عیش و آرام یہان بسر کرین ہم لوگ سمجھ لین گے بادشاہ احد نے کہا مجھے اب راتون کو نیند نہ آئے گی دن کو بیتابی مین بسر ہوگی ہر وقت یہی خیال رہیگا کہ اب حمزہ مجھ تک آیا اور مجھے اُسنے قتل کیا۔ وزرا نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ آپ سے اقرار کرتے ہین کہ آپ تک حمزہ نہین پہونچ سکیگا اور آپ نے لشکرون کی طلبی کے واسطے بادشاہون کو نامے تحریر کیے ہین وہ لوگ آتے ہونگے دو ہی تین دن مین یہان مجمع کثیر ہو جائیگا اُسوقت خود حمزہ کے حواس منتشر ہو جائین گے اور راہ تلاش کرنے سے نہ ملیگی بادشاہ نے کہا یہ سب تم لوگون کے خیال خام ہین اگر ساری خدائی ایک طرف ہو جائے گی تو بھی حمزہ ایسا نہین ہے کہ وہ راہ فرار تلاش کرے اُسکو اس وقت بھی جنگ کرنے مین عذر نہوگا اور جنگ کرکے فتح بھی وہی پائے گا کیونکہ علاوہ صاحب جرات ہونے کے حمزہ صاحب اقبال بھی ہے اور اُسکی قسمت مین فتح لکھی ہے جب تو آج تک کسی بادشاہ یا کسی ساحر سے شکست نہین کھائی مجھسے زیادہ صاحبان جاہ و حشم نے اُس سے مقابلہ بھی کیا مگر سبکا انجام کیا ہوا ہر ایک نے شکست کھا کر یا تو اُسکی اطاعت قبول کی یا اپنی جان سے ہاتھ دھوئے اور اُسکے ہاتھ سے مارا گیا تم لوگ ابھی تک اُسی خیال مین ہو جس خیال مین پہلے مین تھا مگر اب مجھے تجربہ ہو گیا اور کیفیت معلوم ہو گئی ہین تو حمزہ کو مان گیا اور اب منفعل ہون کہ کیون مین نے اُسے ستا کر اپنے سر آفت لی مگر تم لوگ جاؤ اور اُسکے روکنے کا انتظام کرو یقین ہے دو ایک ماہ جنگ رہی جبتک کوئی اور صورت نکالی جائیگی کسی اور بادشاہ کے یہان جا کر سکونت اختیار کرونگا وزیر اس سے رخصت ہوئے اور قلعہ کی جانب روانہ ہوئے قلعہ کا جو راستہ مقرر تھا اُس راہ سے قلعہ کے اندر آئے یہان فوج بیشمار جمع تھی افسران فوج نے جو وزرا کو دیکھا سبنے کہا معلوم ہوتا ہے حمزہ آگیا اسی واسطے یہ لوگ یہان آئے ہین اب سلطان بھی تشریف لاتے ہونگے مگر وزرا نے افسرون کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ حمزہ اس طرف آتا ہے اسکو یہین روکنا اندر نہ جانے دینا مقابلہ کرنے مین کسی کی

کسی کی اجازت کی ضرورت نہ رکھتا سلطان اس سبب سے تشریف نہین لاتے کہ یہ جنگ مختصر ہی اگر کوئی بڑی مہم ہوتی تو سلطان بھی تشریف لاتے افسرون نے کہا ہم لوگ بہت اچھی طرح مقابلہ کرینگے واقعی سلطان کے تشریف لانے کی ضرورت بھی نہین ہی وزیرون نے کہا ہم لوگون کے واسطے اور بھی نوبت آنے کی بہت سے ملکون مین نامے لکھے گئے ہین سب لوگ آتے ہی ہونگے افسران فوج نے جواب دیا کہ اور فوج کے آنے کی کیا ضرورت ہی ہمین لوگ کیا کم ہین پہلے حمزہ ہسے تو مقابلہ کیجئے پھر اور لوگون سے ہمین مدد کی ضرورت ہوگی وزرا سمجھا کر واپس آئے مگر ایک وزیر جو دستور معظم کے لقب سے مشہور تھا وہین رہا اُسنے کہا مین اپنے ہمراہ فوج کو لیکر جاؤنگا اور حمزہ سے مقابلہ کرونگا دیکھون کیا ہوتا ہی اور حمزہ کیسا مرد میدان ہی اُس روز اُسنے قلعے کے باہر آکے دیکھا تو صاحبقران کو بہت قریب پایا لشکر مین آکر اطلاع کی کہ سب لوگ تیار رہین مین کل حمزہ کے مقابلے کے واسطے جاؤنگا یہان سب فوج مین تیاری ہونے لگی وزیر نے ایک نامہ اُسی وقت تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے حمزہ آگاہ ہو کہ تیرے قتل کے واسطے مجھے سلطان احمد نے بھیجا ہی اور مین قلعہ مین آکر مقیم ہوا ہون سلطان نے اس جنگ کو جنگ مختصر تصور فرمایا اور اپنا تشریف لانا کسرشان جانکر مجھے روانہ کیا اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو واپس جا اس طرف آنے کا ارادہ نکر ورنہ بہت پچھتائیگا اور زک اُٹھائیگا یہان لشکر اسقدر جمع ہی کہ جسکا شمار ممکن نہین تو جو اپنے ہمراہ چند کس لیکر آیا ہی یہ کیا مقابلہ کرینگے اور اگر ارادہ جنگ کا ہو تو ٹھہر جا ہم تجھسے مقابلہ کرینگے یہ نامہ جب ختم ہوا وزیر نے ایک سوار کو بلایا نامہ دیکر کہا اس نامے کو حمزہ کے پاس لے جانا اور جواب ابھی وقت لکھوا کر لانا سوار نقب کی راہ سے روانہ ہوا جب صاحبقران قریب قلعہ خندق کے پاس پہونچ چکے تھے کہ سوار نے جاکر صاحبقران کو نامہ نذر دیا امیر نے اُس نامے کو پڑھا خواجہ سے فرمایا کہ لشکر کو روکو دو ہین مقابلہ ہوگا ایک نامہ میرے پاس آیا ہی اسکا جواب بھی ابھی دونگا خواجہ نے لشکر کو روکا اُسی وقت بارگاہ مین استادہ ہوئین امیر سوار کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین تشریف لائے اور سب سردار بھی جمع ہوے صاحبقران نے جواب مین اُس نامے کے تحریر کیا کہ اے وزیر مکار تیرا ایک نامہ میرے پاس پہونچا کیفیت معلوم ہوئی تم لوگ اپنے بادشاہ کے دشمن جانی ہو مگر ظاہر میں دوست بنتے ہو اور پردے مین دشمنی کرتے ہو تو مجھے معلوم ہوا کہ بادشاہ احمد خوف سے میرے مقابلے مین نہین آتا ہی مگر کبتک چھپا رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قلعہ پر قبضہ کرونگا اور اُس مکار کو شہر کے اندر آکے قتل کرونگا یہ جواب لکھکر صاحبقران نے اُس سوار کو دیا سوار جواب نامہ لیکر روانہ ہوا قلعہ مین آیا وزیر کو نامہ دیا وزیر نے عبارت پڑھکر بہت غصہ کیا کہا لشکر مین طبل جنگ بجے اُسی وقت طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام کے جو قریب خندق موجود تھے صداے طبل سنکر خدمت باسعادت صاحبقران مین حاضر ہوے عرض کی یا امیر کفار کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہی لوگ اُس پار خندق کے باہر آتے جاتے ہین یہی چرچا ہو رہا ہی کہ کل مقابلہ ہوگا امیر نے فرمایا خواجہ کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی جوانان شیر دل سامان جنگ مین مصروف ہوے شب بھر جاگ کر سب نے بسر کی صبح کو صاحبقران زمان بعد اداے فریضہ سحر بارگاہ سے باہر تشریف لائے سب سردار در دولت پر حاضر تھے خادم مرکب لیے موجود تھے امیر نامدار نام خدا لیکر گھوڑے پر سوار ہوے لشکر گران ہمراہ لیکر میدان کی طرف تشریف لیجاکر لشکر مخالف کو صف بستہ پایا صاحبقران نے اپنے لشکر کو بھی آراستہ کیا نقیب برابر

برائے نقابت نکلے کرٹکیتون نے کرٹکا کہا وزیر بادشاہ اجلاد صف سے آگے بڑھا کہا اے حمزہ کل جو تمنے میرے
نامے کا جواب لکھا مین نے بہت ضبط کیا ورنہ اسی وقت لشکر کو لیکر آتا اور تم سے اس صحرا کو خالی کرا لیتا جسقدر
لوگ تمھارے ہمراہ تھے انمین ایک نہ ٹھہرتا سب بھاگ جاتے تمھین اسیر کرکے خدمت مین بادشاہ اجلاد کے
روانہ کر دیتا صاحبقران نے جواب دیا اے وزیر اب ان لوگون کو فراری نہ تصور کرو جبتک یہ دین باطل رکھتے
تھے اس وقت تک اُنکے مزاج کی کیفیت اور تھی اب بفضل ایزدی بہ صد خلوص ایمان ہوئے اب انکے دل کی
اور حالت ہی کیا مجال جو ایک قدم بھی پیچھے ہٹے اگر سر بھی کٹ جائے گا تو چار قدم آگے بڑھ کر گرینگے
مگر تیرا خیال بیجا نہ تھا کیونکہ تو اپنے یہان کے پہلوانون کے حال سے بخوبی آگاہ ہی اور یہ نہین جانتا کہ تبدیل
مذہب سے انکے دلون کی کیا کیفیت ہو گئی خیر آج انکی جرأت تجھپر ظاہر ہو گی اور یہ جو تونے کہا کہ مین نے
صبر کیا ورنہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر آتا اے وزیر لشکر کے بھروسے پر جرأت کا دعوی کرتا ہی ابھی جاہون
تو بفضل ایزدی تنہا تیرے لشکر مین در آؤن اور ایک کو زندہ نہ چھوڑون میری نگاہ مین تیرے لشکری
مانند گلۂ گوسفند کے ہین تو عبث ان فراریون پر نازان ہی وزیر نے جواب دیا اے حمزہ زیادہ نازان نہو
جس واسطے میدان مین آیا ہی کچھ ہنر جنگ دکھا یا کسی اور سردار کو بھیج صاحبقران نے فرمایا نہ مجھے آنے مین
انکار ہی نہ کسی سردار کے بھیجنے مین عذر ہی تیرے لشکر سے بھی تو کوئی میدان مین آئے یا تو خود مقابلہ کریگا
وزیر پیچھے ہٹا اپنے لشکر مین آیا ایک پہلوان کی طرف اشارہ کیا کہ تو میدان مین جا کسی نامی سردار کو اپنے
مقابلے مین بلا وہ پہلوان بصد نخوت و غرور میدان مین آیا پہلے دیر تک سلحشوری دکھائی پھر مانند فیل مست جنگھاڑ
کے آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم مین جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے صاحبقران نے چاہا
مرکب بڑھائین مگر سردارون نے آگے صاحبقران کو گھیر لیا سب نے اجازت مانگنا شروع کی امیر نے
فرمایا ابھی وزیر کا ایما یہ تھا کہ مین میدان مین جا کر مقابلہ کرون اسی واسطے اُسنے ایک پہلوان کو میدان مین
بھیجا ہی مین اسکے مقابلے مین جاتا ہون تم لوگ توقف کرو پھر دیکھا جائے گا سردارون نے عرض کی یا صاحبقران
آپ ہمین اجازت مرحمت فرمائیے ابھی خود میدان مین تشریف نہ لے جائیے امیر نے فرمایا مین اس وقت حیران
ہون کہ کسکو اذن جنگ دون اس سے بہتر یہ ہی کہ خود ہی میدان مین جاؤن اگر ایک کو اجازت دونگا تو سبکو
رنج ہوگا اور یہ بات بھی رہ جائے گی وزیر اپنے دل مین خیال کرے گا کہ حمزہ نے اپنی جان بچائی خود
میدان مین نہ آیا ایک سردار کو بھیجا اس سبب سے مین اپنا جانا اچھا جانتا ہون سب سردار مجبور ہوئے
صاحبقران نامدار مرکب کو مہمیز کرکے میدان مین آئے اُس پہلوان نے جو صاحبقران زمان کو آتے
ہوئے دیکھا کہا اے صاحبقران آج مدت کے بعد میرے دل کی حسرت نکلی عرصے سے میرا یہ ارادہ تھا
کہ آپ سے جنگ کرون مگر موقع نہ ملتا تھا آج میری مراد بر آئی یا امیر مین ایک شرط سے مقابلہ کرتا ہون
صاحبقران نے فرمایا پہلے شرط کو ظاہر کرو اس پہلوان نے عرض کی اگر مین آپ کے ہاتھ سے زیر ہونگا
تو آپ کی اطاعت قبول کرونگا اور اگر اسکے برعکس ہوا تو مین اطاعت قبول نکرونگا بلکہ اس کے خلاف
ہوگا صاحبقران نے فرمایا مجھکو منظور ہی مین مقابلہ کرتا ہون پہلوان نے عرض کی یا امیر اورنگ دمشقی میرا
نام ہی میرے اور اعزا آپ کی خدمت مین رہتے ہین اُن لوگون نے اکثر مجھسے کہا کہ تو بھی اطاعت
صاحبقران کی قبول کر مگر مین نے ہر بار یہی جواب دیا کہ جبتک صاحبقران سے مقابلہ نہو گا مین ہرگز

اطاعت قبول نہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ دمشقی اب دل سے جوش جنگ اور شوق مقابلہ جاتا رہا جوان
جوان فرزندون نے سامنے جان دی کمر خم ہوگئی مگر تیرا کہنا مجھے منظور ہی لا جو حربہ کہ حربہائے جنگ سے رکھتا ہو
اورنگ نے بہت افسوس کیا اور عرض کی یا امیر مجھے اب مقابلہ کرنے کی ضرورت نہین ہی مین اطاعت
قبول کرتا ہون امیر نے فرمایا اے اورنگ یہ بات بالکل خلاف ہی جو کہا ہی اسکو پورا کرا ورنگ مجبور ہوا عرض
کی یا صاحبقران مین مجبور رہون اور منفعل ہون کہ مین نے ایسی بات کیون عرض کی صاحبقران نے فرمایا مین
بہت خوش ہوا اور اگر اپنے کہنے کے موافق نکریگا تو مجھے رنج ہوگا اورنگ نے نیزہ سیدھا کیا صاحبقران
نے نیزہ اٹھایا اورنگ نے بند نیزے کے باندھنے شروع کیے جو بند اورنگ نے باندھا صاحبقران نے
اُس بند کو کھول دیا ایک مقام پر اورنگ نے گلوگاہ امیر کو تاکا اور نیزے کا وار کیا صاحبقران نے نیزے
کو نیزے کے سنان پر روک کے ایسا تھپیڑا مارا کہ نیزہ اورنگ کے ہاتھ سے نکل گیا اب اسکو بھی غصہ آیا تلوار
میان سے لی وار کیا صاحبقران نے آڑے بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اورنگ نے امیر کی کمر مین ہاتھ ڈالا
صاحبقران اور اورنگ اسی صورت سے پشت مرکب سے زمین پر آئے زور ہونے لگا شام تک خوب
زور آزمائی ہوئی جب آفتاب قریب غروب پہونچا صاحبقران نے زیادتیان کرنا شروع کین اورنگ کے
چہرے سے رنگ اُڑا ایک مقام پر دم روک کے کھڑا ہوا عرض کی یا صاحبقران آفتاب قریب غروب پہونچا ہی تھوڑی
دیر مین شام ہوجائیگی آج ہی جنگ موقوف کیجیے کل پھر آپکے مقابلہ کرونگا امیر نے فرمایا اے اورنگ ہم لوگون کا
یہ دستور نہین ہی جس سے مقابلہ کیا فیصلہ کرکے میدان سے ہٹے ہین اورنگ مجبور ہوا عرض کی یا صاحبقران
ایک زور آخری کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا جو تیرے مزاج مین آئے اورنگ نے زور کیا صاحبقران
نے اس کے زور کو رد کیا جب اورنگ بالکل بیدم ہوا امیر نے اسکو پکڑ کر زمین سے اُٹھا کر سر سے
بلند کیا چاہتے تھے کہ چکر دیکر زمین پر پٹکین کہ اورنگ نے امان طلب کی اطاعت قبول کی صاحبقران نے
اورنگ کو آہستہ سے زمین پر رکھدیا اورنگ امیر کے قدمون پر گرا صاحبقران نے اسکو کلمہ طیبہ تعلیم
فرمایا اورنگ مسلمان ہوا وزیر نے جو یہ کیفیت دیکھی اسکے حواس بجا نرہے کہا آج حمزہ نے غضب کیا
بڑے نامی پہلوان کو زیر کرکے مطیع بنایا اس وقت تو موقع جنگ کا نہین ہی آفتاب غروب ہوگیا ہی مگر کل اسکا عوض
لیا جائیگا کل ایک پہلوان کو میدان مین بھیجونگا وہ جا کر اُسکے کسی نامی سردار کو یا تو زیر کریگا یا اسیر
کرکے یہان لائیگا اس وقت حمزہ کو لطف مقابلہ معلوم ہوگا یہ کہکے اسنے طبل بازگشت بجوادیا صاحبقران
شادان و فرحان میدان سے اپنے بارگاہ کے جانب واپس آئے اورنگ دمشقی بھی ساتھ آیا امیر
داخل بارگاہ ہوے اس طرف وزیر لشکر کو لیکر نقب کی راہ سے قلعہ کے اندر پہونچا سب نے وزیر سے
کہا آج حمزہ نے بڑے نامی پہلوان کو کس شد و مد سے زیر کیا اور اُسنے بھی اطاعت قبول کرلی وزیر نے
کہا کل تم مین سے ایک جوان میدان مین جاے اور امیر کے کسی سردار کو قتل کرنے یا اسیر کرکے لائے اُس وقت
لطف مقابلہ ہو اور اگر کل بھی صاحبقران کے ہاتھ میدان رہا تو اچھا نہو الوگون نے وعدہ کیا کہ ہم کل
ضرور ایک سردار نامی کو حمزہ کے قتل کرینگے وزیر نے سب کو بہت کچھ لالچ دیا شب بھر لشکر مین کسیکو
انتشار کے سبب سے نیند نہ آئی جب شہسوار روشن اندام گردون نیزہ خطوط شعاع ہاتھ مین لیکر قلعہ مشرق
سے میدان چرخ زبرجدی پر پہونچا اور سلطان قمر نے شکست فاش پاکر معہ لشکر سیارہ جانب مغرب فرار کیا

لشکر اسلام سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی وزیر احمد نے لشکر کو قلعہ کے باہر لگانا شروع کیا اس طرف
صاحبقران زمان نے نماز سے فراغت حاصل کر کے سلاح ذات پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لائے
سب سردار پہلے ہی سے صاحبقران کے در دولت پر حاضر تھے امیر کو سب نے سلام کیا صاحبقران پشت
مرکب پر سوار ہوے سب لشکر کو ہمراہ لیکر جانب میدان روانہ ہوے میدان مین آکر حریف کو صف بستہ پایا لشکر
اسلام بھی آراستہ ہوا حسب دستور قدیم نقیب براے نقابت نکلے کڑکیت کڑکا کھکر ہٹے وزیر احمد نے ایک
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ میدان مین آیا پہلے سلحشوری دکھائی پھر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے
جسکو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین آئے یہ صدا سنکر اورنگ دمشقی صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا
عرض کی یا امیر اجازت میدان اس خاکسار کو عطا فرمایئے صاحبقران نے فرمایا اے اورنگ تم لشکر
مین رہو اور لوگ موجود ہین اسکے مقابلے مین جائینگے اورنگ نے عرض کی یا صاحبقران میری خوشی
یہی ہے کہ اُنسے مقابلہ کرون امیر نے بہت کچھ سمجھایا مگر اورنگ نے ہر بار یہی عرض کی کہ یا امیر میری عزت بڑھ جائیگی
آپ انکار نہ فرمائین مجھے اجازت دین جب صاحبقران مجبور ہوے تو اورنگ کو اجازت دی اورنگ
دمشقی گھوڑے کو مہمیز کر کے میدان مین آیا پہلوان نے اسکی صورت دیکھکر کہا اے اورنگ تو کل زیر ہو چکا
ہے مین ایسے سے مقابلہ نہین کرتا تو اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی سردار حمزہ کو میرے مقابلے کے واسطے
بھیج اورنگ نے جواب دیا کہ لشکر امیر مین وہ کونسا سردار ہے جو صاحبقران سے زیر نہین ہوا ہے اگر ارادہ
تیرا یہ ہے کہ صاحبقران خود تیرے مقابلے مین آئین تو یہ امر غیر ممکن ہے امیر تیرے مقابلے مین ہرگز نہین آئینگے
اُس جوان نے کہا اے اورنگ تو خوب جانتا ہے کہ مین مہمیز کوتاہ گردن پہلوانان احد مین نام آور ہون
کوئی پہلوان میرے مقابلے کا اس شہر مین نہین ہے برسون تیرا ساتھ رہا تو بھی خوب آگاہ ہے اورنگ نے
جواب دیا کہ تو بالکل خلاف کہتا ہے احد مین بہت سے پہلوان ایسے ہین جو تجھ سے کہین قوی ہیکل ہین جس لشکر سے
تو آیا ہے اُسی لشکر مین بہت سے پہلوان ایسے موجود ہین کہ اگر چاہین تو تجھے مع تیرے گینڈے کے زمین
سے اُٹھالین میرے سامنے ایسے دعوے باطل نکر مہمیز نے کہا مین تم سے مقابلہ نکرونگا اورنگ نے
کہا اگر تجھے خوف ہے تو واپس جا اور کسی پہلوان کو اپنے لشکر سے بھیج دے مہمیز نے کہا اے اورنگ
کل سے تو لشکر حمزہ مین کیا گیا ہے کہ ترکیب گفتار تیری بالکل اُنھین لوگون کی سی ہو گئی ہے ایسے ہی دعوے
بھی ہو گئے اُنھین لوگون کے سے خیال بھی ہو گئے اے اورنگ اگر وہ لوگ ایسے دعوے کرتے ہین
تو اُنکو زیب ہے کہ اُنھون نے آجتک بہت سے پہلوانون کو شکست دی اور خود کسی سے زیر نہین ہوے
مگر تجھے ایسی باتین زیب نہین ہین کہ تو نے کل سکے سامنے سر میدان ایسی ذلت سے اُٹھائی کہ تا عمر تیرے
دل سے اُسکا داغ نہ جائے گا اور سب پہلوانون کی نظر مین ہمیشہ حقیر رہیگا اورنگ نے کہا اے مہمیز میری
کیا مجال جو مثل اُن لوگون کے دعوی جرأت کرون یا اُنکے سے خیالات پیدا کرون وہ لوگ ہزبر میدان جرأت
ہین جو اُنکی خدمت مین رہے وہ جری ہو جاتے ہین بھلا مثل اُنکے کیا دعوی کر سکتا ہون مگر ناز اس بات کا
ہے کہ مجھے صاحبقران زمان نے غلامی مین قبول فرمایا اب مجھے جو جو نصیحتین اُنھون نے فرمائی ہین مین اُنکے
مطابق کام کرونگا مہمیز نے کہا تیری قضا اس وقت دامنگیر ہے مین چاہتا تھا کہ تو کسی طرح اپنے لشکر کو واپس
جائے اور میرے ہاتھ سے قتل نہو کیونکہ ہمنے اور تمنے مدت تک ایک ہی سرکار مین ملازمی کی ہے ایک جگہ رہ کے برسون

گذاردی اب تمھین کومین اپنے ہاتھ سے قتل کرون ذرا اسکا خیال تھا ورنہ اور کوئی بات نہین ہی مین تجھسے
ابھی مقابلہ کرتا ہون اورنگ نے جواب دیا اے مہمیز اگر تمھین یہی خیال ہی تو اب بھی ممکن ہی کہ ہم تم ایک ہی
جا رہین اور اپنی عمر بسر کردین مہمیز نے کہا اے اورنگ اب کیونکر ممکن ہی اورنگ نے جواب دیا کہ اب یون
ممکن ہی کہ تو بھی اپنے دین باطل کو ترک کر اور اطاعت صاحبقران زمان کی حاصل کر پھر صورت یکجائی
پیدا ہو جاتی یہ امر مشکل نہین ہی تو عبث فکر مند ہی مہمیز یہ سنکر بہت ناراض ہوا کہا اے اورنگ اب ایسی بات
زبان سے نہ نکالنا ورنہ مین زبان تیغ سے جواب دونگا میرا مذہب باطل ہی اورنگ نے کہا بیشک تیرا
مذہب بالکل باطل ہی مہمیز نے کہا مین بے قتل کیے جانے نہ دونگا یہ کہکے اس نے گرز اٹھایا اورنگ نے سپر
کو سر کی پناہ کیا مہمیز نے گرز لگایا اورنگ نے سپر پر روکا مہمیز نے دوسرا گرز لگایا اورنگ نے خالی
دیا مہمیز کا ہاتھ جو جھٹکا گرز لیکر وار کیا مہمیز نے بہت سنبھالا مگر تکان کے سبب سے گینڈے پر نہ سنبھل سکا
زمین پر گرا اورنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ مہمیز زمین پر گرا اپنے گھوڑے کو مہمیز کردیا کہ مہمیز پامال
ہوگیا سر اسکا چور چور ہوا صاحبقران نے اورنگ کے وار خالی دینے کی بہت تعریف کی اورنگ نے
جھک کے صاحبقران کو سلام کیا اور لشکر حریف کی طرف نگاہ غضب دیکھا کیا وزیر نے پھر لشکر مین سے
ایک پہلوان کو روانہ کیا وہ اورنگ کے مقابلے مین آیا اورنگ نے اسکو بھی قتل کیا اسیطرح چار پہلوان
اور آئے مگر اورنگ کے ہاتھ سے قتل ہوے اس ردوبدل مین شام ہوئی وزیر نے پھر طبل بازگشت
بجوادیا اپنے قلعہ کی جانب پلٹا اورنگ اپنے لشکر مین آیا امیر نے اورنگ کی بہت کچھ تعریف کی شادیان
وہان اپنے لشکر کی طرف واپس آئے لیکن وزیر جو قلعہ مین آیا اسنے اپنے یہان کے نامی پہلوانون کو
بلایا کہا کہ تم لوگون کی قوت وجرأت کہان چلی گئی اورنگ کیا تم سے علیحدہ ہی وہ بھی تمھارے لشکر کا ہی
اسنے کئی پہلوانون کو قتل کیا اور تم مین سے کسی کو ذرا جوش جرأت نہ پیدا ہوا جو اسکو جاکر قتل کرے بڑے
افسوس کی بات ہی اگر کل بھی مسلمانون کے ہاتھ میدان رہا تو پھر فتح کی امید قطع ہو جائے گی اور کچھ تدبیر بن
نہ پڑے گی سلطان نہین معلوم تم لوگون کے واسطے کیا کرین گے سب نے کہا اے وزیر اگر ہم مقابلہ
کے واسطے جاتے تو بے سر لیے واپس نہ آتے آپ خود ایسے ویسے پہلوانون کو میدان مین بھیجتے ہین
جنھون نے کہین کسی سے مقابلہ نہین کیا ہی اور دشمن کو اپنے قوی جاتے ہین وزیر نے کہا کل جو شخص ہمسے
یہ وعدہ کرکے جائے گا کہ ہم سرداران اسلام کو سر در قتل کرین گے یا اسیر کرکے لائین گے اور اپنے وعدے
کے موافق کام بھی کریگا ہم اسکو ایک شہر کا حاکم کرین گے بہت سے پہلوانون نے کہا کہ ہم جائین گے
سردار کا سر لائین گے وزیر نے جواب دیا کہ جو ایک سر لاکر دیگا وہ ایک شہر کی حکومت پائے گا اور اگر دو سر
لاوے گا تو دو شہر اسکو دیئے جائین گے بہت سے پہلوانون نے وعدہ کیا شب بھر آپس مین یہی گفتگو رہی
آپس مین سب یہی کہتے تھے کہ ہم پہلے میدان مین جائین گے سر لیکر واپس آئین گے اسی جھگڑے مین سحر
ہوئی وزیر لشکر کو لیکر باہر نکلا میدان جنگ مین آیا اپنی فوج کا پرا جمایا صاحبقران زمان بھی بصد شوکت وشان
لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے صف بندی کے بعد نقابت ہوے کرنا کیتون نے کڑکا کہا وزیر
نے اپنے لشکر کی طرف دیکھکر کہا اب کون میدان مین جاتا ہی اور سردار کا سر لاکر شہر کی حکومت پاتا ہی یہ
سننا تھا کہ بہت سے پہلوان بڑھے سب نے کہا کہ ہم میدان مین جائین گے سردار کا سر لائین گے وزیر نے

اُن سب مین سے ایک پہلوان کو میدان کی طرف روانہ کیا مگر تاکید بھی کر دی کہ اگر اپنا نام نیک نامی سے
مشہور کرانا ہی تو سر لیکر واپس آنا ورنہ بعد مردن بھی تا قیامت بدنام رہو گے پہلوان نے جواب دیا کہ آپ
خاطر جمع رکھیین مین بے سر لیے واپس نہ آؤنگا یہ کہکے میدان مین آیا لشکر اسلام کی طرف دیکھکر آواز
دی کہ اے فرقۂ خدا پرستان تم مین سے جو پہلوان نامی ہو وہ میرے مقابلہ مین آئے مجھے وزیر احد کا حکم
ہی کہ نامی سردار کا سر لیکر جاؤن اور اُسکے عوض مین ایک مُلک کی حکومت پاؤن یہ سُنکر امیر ثانی نے صاحبقران
کے قریب حاضر ہوکے عرض کی یا صاحبقران یہ پہلوان بھی قوی ہیکل ہی اگر اجازت ہو تو مین جا کر اس سے
مقابلہ کرون صاحبقران نے فرمایا مین ارادہ رکھتا ہون امیر ثانی نے عرض کی آپ کے تشریف لیجانے کی
ضرورت نہین اس سے مین مقابلہ کرونگا صاحبقران نے امیر ثانی کو اجازت دی امیر ثانی میدان مین آئے
اس پہلوان نے کہا اے شخص کیا اب تیرے لشکر مین تجھسے بڑھکر کوئی پہلوان نامی نہین ہی امیر ثانی نے
فرمایا اے مغرور اگر مین تجھسے مقابلہ نکر سکونگا تو کسی نامی پہلوان کو بلا دونگا اُسنے کہا مین یہ چاہتا ہون
کہ میرے مقابلے مین وہ سردار آئے کہ جو لشکر بھر سے قوت و جرأت مین زیادہ ہو امیر نے فرمایا سب کی
جرأت و قوت یکسان ہی تو کچھ اپنا ہنر دکھا اور اگر مقابلہ کرنا منظور نہین ہی تو واپس جا کسی دوسرے پہلوان
کو روانہ کر وہین اب بے مقابلہ کیے میدان سے واپس نہ جاؤنگا اُس پہلون نے کہا اے عرب اگر تجھے اب
واپس جانا منظور نہین ہی تو مین تجھسے مقابلہ کرتا ہون تیرا سر لیکر جاؤنگا اُسکے عوض مین ایک شہر کی حکومت
پاؤنگا پھر کیا تیرے ہی قتل پر اکتفا کرونگا اور جو جو سردار میرے مقابلے مین آئینگے اُن سب کے
سر لے جاؤنگا جتنے سر وزیر کو دونگا اتنے ہی ملک انعام مین ملینگے صاحبقران ثانی نے مسکرا کے فرمایا
پہلے مجھکو قتل کرلے پھر اور سردارون کو بھی بُلاتا پہلوان نے کہا اے عرب تو اب اپنی قتل مین کچھ
عرصہ سمجھتا ہی یہ کہکے تلوار میان سے لی حمزۂ ثانی پشت مرکب پر سنبھل کے بیٹھے اس نے تلوار کا وار
کیا امیر ثانی نے وار اسکا خالی دیا تلوار اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر گینڈے کی گردن پر گری گینڈے کی
گردن قلم ہوئی گینڈا زمین پر گرا یہ بھی ساتھی گینڈے کے گر پڑا امیر وار کرنے والے تھے مگر اسکو جو گرتے
دیکھا ہاتھ روک لیا جیسے ہی یہ پہلوان زمین پر گرا جلدی سے اُٹھا تلوار سنبھال کے اس غرض سے چلا کہ
صاحبقران ثانی کو بھی ہلاک کرے امیر نے گھوڑے کو پشت پر لیا آپ زمین پر آئے یہ تو بدحواس
گھبرایا ہوا تھا صاحبقران نے فرمایا او بدحواس ہوشیار ہو جا یہ کہکے تلوار میان سے کھینچا اس پر وار کیا
تلوار کی چمک سے آنکھین اسکی بند ہو گئین چوٹ دکھائی ندی مگر گھبرا کے اپنے سپر کو سر کی پناہ کیا تھا تلوار
صاحبقران نے کمر پر لگائی پہلوان کے دو ٹکڑے ہوے لشکرون سے شور تحسین و آفرین بلند ہوا
وزیر از حد دردمند ہوا اور ایک پہلوان آگے بڑھا وزیر سے کہا مین اس جوان کا سر لاتا ہون مگر میری شرط قبول
فرمائیے وزیر نے کہا اپنی شرط بیان کر اُس پہلوان نے کہا ایک مُلک کی حکومت کوئی چیز نہین ہی اگر اس
پہلوان کے سر کے عوض مین دو مُلک کی حکومت مجھے عنایت کیجیے تو مین ابھی سر حاضر کرون وزیر نے
منظور کیا کہا اے سواد ترکی مجھے منظور ہی بلکہ اسکے علاوہ کچھ نقد بھی تجھے انعام مین دیا جائیگا تو اس
پہلوان کا سر لادے سواد ترکی گینڈے کو مہمیز کرکے امیر ثانی کے مقابلے مین آیا کہا اے عرب مین تیرا
سر لینے آیا ہون مجھسے وزیر احد نے وعدہ کیا ہی کہ دو شہر کی حکومت کے علاوہ کچھ نقد بھی دونگا مین سر تیرا

ضرورے جاؤنگا امیر نے فرمایا اگر یہ کام تجھسے انجام پائے تو مین تیرے سامنے موجود ہون سواد ترکی نے
یہ سنکر امیر پر گرز کا وار کیا حمزۂ ثانی نے خالی دیا اسنے دوسرا وار کیا امیر نے تیغ ماری تلوار اسکے
ہاتھ پر پڑی کہ مع گرز ہاتھ کٹ کر زمین پر گرا سواد نے دوسرے ہاتھ سے تیغ کمر سے کھینچی چاہتا تھا کہ امیر
ثانی کے سر پر لگائے مگر امیر نے دوسرے ہاتھ کو بھی قلم کیا سواد ترکی بیکار ہوا امیر ثانی نے فرمایا اب
اسی صورت سے اپنے لشکر کو واپس جا اور کسی پہلوان کو مقابلے کے واسطے بھیج سواد ترکی نے کہا اے
عرب مین مجبور ہون کہ ہاتھ میرے کٹ چکے ہین ورنہ تجھے مزہ دکھا دیتا امیر ثانی نے فرمایا اے سواد ترکی
اب زیادہ باتین کرنے سے کیا حاصل ہے اپنے لشکر کو واپس جا اور دو شہرون کی حکومت لے نقد بھی کچھ
تجھکو مل جائیگا سواد ترکی مجبور تھا کہ اب کیا جواب دون اور کیونکر وار کرون جب دیر تک اسی ششش و پنج مین
رہا اور کچھ اسکو بن نہ پڑا اپنے تئین گینڈے سے زمین پر گرا دیا وزیر احد یہ کیفیت دیکھ رہا تھا اسنے دوسرے
پہلوان کی طرف اشارہ کیا وہ صف سے آگے بڑھا وزیر کے قریب آیا کہا اے وزیر اعظم دستور معظم مین ایک
سبب سے میدان مین نہین جاتا ورنہ اس عرب کا سر لانا کوئی بڑی بات نہین ہے صرف اسقدر خیال ہے کہ ایک
ملک کوئی چیز نہین ہے اگر چار ملکون کی حکومت دینا آپ گوارا کرین تو مین ابھی اس عرب کا سر لا دون وزیر نے
قبول کیا پہلوان میدان کی طرف آیا امیر ثانی کے قریب پہونچ کے کہا اے عرب مین تیرا سر لینے کو آیا ہون
وزیر اعظم نے وعدہ فرمایا ہے کہ چار ملکون کی حکومت مجھے دینگے صاحبقران ثانی نے فرمایا اگر تو میرا سر قلم
کر سکے تو مین تیرے سامنے موجود ہون مگر ایک پہلوان تیرے ہی لشکر سے آیا تھا اس سے وزیر نے دو
ملکون کا وعدہ کیا تھا وہ سامنے تڑپ رہا ہے ہاتھ بھی باقی نہین جو کف افسوس ملے کہ دو ملکون کی حکومت نہ ملی
کہین تیرا بھی وہی حال نہو اس پہلوان نے کہا اے عرب تو نے میرا نام سنا ہوگا کہ مجھے لوگ محراب برہنہ سر کہتے ہین
آج تک مین نے خود نہین پہنا ہزارون تلوارین سر پر کھائین مگر تلوارین کر گئین اور سر میرا زخمی نہوا آج
تیری تلوار کا بھی کاٹ دیکھونگا امیر نے فرمایا ابھی تو مجھے یہ دیکھنا ہے کہ تو چار ملکون کی حکومت کیونکر
پاتا ہے پہلے تو اپنا کام کر پھر مین بھی اپنے وار کرونگا محراب نے تلوار میان سے لی امیر پر وار کیا اسے
صاحبقران نے خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اسنے چاہا دوسرے ہاتھ کی مدد سے ہاتھ چھڑائے
امیر ثانی نے طمانچہ مارا کہ کاسہ سر اسکا اڑ گیا مر کر گینڈے سے گرا صاحبقران زمان امیر ثانی کی
قوت دیکھکر بہت خوش ہوئے مگر وزیر احد کے چہرے سے رنگ اڑ گیا اپنے پہلوانون کی طرف
دیکھکر کہا کہ تم لوگون نے کوئی کام سر میدان ایسا نہ کیا کہ مثل اس عرب کے تمہارا بھی نام ہوتا دیکھو
کیسے قوی ہیکل پہلوان کا سر ایک طمانچے مین اڑ گیا معلوم ہوا کہ تم لوگون مین ذرا بھی قوت نہین ہے جو ان
عربون سے مقابلہ کر سکو اب مجھے امید فتح جاتی رہی آج مین خدمت مین سلطان کے جاؤنگا اور سب
کیفیت بیان کرونگا جب وہ کوئی اور انتظام کر لینگے تو لڑائی شروع ہوگی ورنہ جنگ موقوف رہیگی
پہلوانون نے جواب دیا کہ اس مین ہماری کیا خطا جو لوگ میدان مین گئے انکے حال سے ہم آگاہ نہین
کہ وہ کیسے ہین قابل مقابلہ ہین یا نہین دیکھیے مین سب سے قوی تن قوی گردن ہون مگر ہنر جنگ مین مقابلہ
نکر سکا معلوم ہوتا ہے یہ عرب وہ ہے جو صاحبقران ثانی کے لقب سے مشہور ہے اس سے مقابلہ کرنے
کے واسطے اور پہلوان چاہئین ان لوگون سے یہ زیر نہوگا وزیر نے کہا وہ لوگ کہان ہین کہ جو اسکو زیر

کہہ سکتے ہین سب نے جواب دیا کہ آپ کے لشکر مین موجود ہین مگر آپ اُنکو میدان مین نہین بھیجتے ہین وزیر
نے کہا مین لشکر مین بہت کم رہا سب لشکریون کے حال سے بخوبی ماہر نہین ہون تم لوگ یہان کے افسر
ہو سب کے حال سے واقف بھی ہون تم کسی پہلوان کو اچھا سمجھ کر میدان مین روانہ کرو پہلوانون نے
کہا ہم اِسکا سر ابھی لاتے ہین مگر آپ یہ وعدہ فرمائیے کہ چہارم مُلک کی حکومت ہمکو دیجیے تو ہم اس لڑائی
کو فتح کر دین کیونکہ یہ لڑائی اُن لوگون سے ہے جو آج تک کسی سے زیر نہین ہوے اور ہمیشہ بڑے بڑے
پہلوانون کو زیر کر کے اپنا مطیع بناتے رہے اِن لوگون سے جبتک ہم خود براے مقابلہ نہ جائین گے
اُس وقت تک اِنسے لڑ کر کوئی عہدہ بر آنہ ہوگا وزیر نے کہا مین سلطان سے کہکر حکومت بھی چہارم
مُلک کی دلا دونگا مگر اس لڑائی کو کسی طرح فتح کرو جن پہلوانون نے وزیر سے یہ کہا تھا یہ پانچ شخص
افسر اعلی فوج احمد کے تھے جب یہ بات اُسی وقت طے پائی اور وزیر نے چہارم ملک کی حکومت بھی
دینے کا وعدہ مستحکم کیا تو انمین سے ایک پہلوان شمشیر خنجر زن آگے بڑھا اور اپنے ہمراہیون سے
کہا کہ اگر مین اس جوان کو قتل کرونگا تو تم کل کی میدان داری مین اور کسی پہلوان عرب کو قتل کرنا اسی طرح
اس لڑائی کو ملکر فتح کرین گے اور حکومت بھی ہمیشہ بشرکت کرتے رہین گے پانچون افسر اِس بات
مین متفق الراے ہوے سب کے پہلے شمشیر خنجر زن میدان کی طرف روانہ ہوا امیر ثانی میدان جنگ مین
ٹہل رہے تھے کہ شمشیر خنجر زن نے امیر ثانی کے سامنے آکر کہا اے عرب مین نے اِس وقت تیری
جنگ وجدل جو دیکھی دل مین شوق مقابلہ پیدا ہوا واقعی تو نے بہت اچھی طرح اُن پہلوانون سے مقابلہ کیا
مگر وہ پہلوان جیسے تھے خود تجھے اُنکی حالت ظاہر ہوگئی میرے کہنے کی ضرورت نہین اب مین تیرے
مقابلے مین آیا ہون وزیر اعظم نے تیرا سر لینے کو مجھے بھیجا ہے اور چہارم ملک کی حکومت دینے کا وعدہ
مستحکم کیا ہے اگر تو زیر ہوکے میری اطاعت قبول کریگا تو مین حکومت نہ لونگا تجھے اپنے ہمراہ لے جاؤنگا کچھ
دنون مین فن سپہ گری تعلیم کرونگا تیرے سبب سے میرا نام ہوگا تو صاحب جرأت معلوم ہوتا ہے امیر ثانی
نے مسکرا کے فرمایا جیسے وہ پہلوان میرے مقابلے مین آئے تھے مین تجھے اُنسے بھی کم جانتا ہون
شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب تم ایسی بات نہ کہو کیونکہ تو خوب دیکھ سکتا ہے کہ کون فن جنگ سے کسقدر
واقف ہے مین اس لشکر مین فن جنگ کا ایسا جاننے والا ہون کہ بہت سے لشکری میرے سکھاے ہوے
ہین اور بہت سے پہلوانون کو مین نے زیر کر کے اپنا مطیع بنایا ہے وہ بھی اسی لشکر مین موجود ہین تجھے
میری نسبت ایسا کہنا نہین چاہیے امیر ثانی نے فرمایا اِس یاوہ گوئی سے کیا حاصل ہے اگر میرا سر لینے کو آیا
ہے تو دیر کیون کرتا ہے مین بھی دیکھون کہ کیسا تیغ زن ہے شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے کہنے کو
قبول کر اور اپنی جرأت پر اسقدر نازان نہو میری شرکت قبول کر مین تجھے اپنے ہمراہ شاہ احمد کے پاس
لے چلونگا وہان تیرا بڑا وقار ہوگا اور اگر میرے خلاف مرضی کریگا تو تیرا سر لے جاؤنگا امیر ثانی نے فرمایا
اے شمشیر خنجر زن بیہودہ گوئی سے کچھ حاصل نہین ہے کچھ ہنر جنگ کھلا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب
مین نے فن ناوک افگنی مین مشق بہم پہونچائی ہے چاہتا ہون کہ تو بھی تیر وکمان ہاتھ مین لے پہلے کچھ اسی مین
مقابلہ ہو تو بہتر ہے صاحبقران ثانی نے فرمایا میرے کمان اُٹھانے سے تجھکو کیا غرض ہے تو اپنا کمال دکھا مین تیرے
تیر تلوار سے قلم کردونگا شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب میرے تیر کو قلم کر سکیگا امیر نے فرمایا

تجھے نصیحت کرنے کی ضرورت نہین ہی اپنے کام مین مشغول ہو شمشیر نے کمان کاندھے سے اُتاری تیر ترکش
سے نکالا بہرہ کمان مین پیوست کرکے طرف حمزہ ثانی کے تیر سر کیا امیر نے تلوار سے قلم کیا اُس نے
دوسرا تیر سر کیا وہ بھی حمزہ ثانی نے کاٹا اسی طرح اُسنے چالیس تیر حمزہ ثانی کی طرف پھینکے مگر امیر
نے سب ناوک اسکے قلم کیے جب ترکش اُسکا خالی ہوا تو شمشیر خنجر زن نے کہا اے عرب یہ تو ایک
شغل تھا ابھی تک مین آمادہ پیکار نہین ہوا تھا مگر تو نے بڑا کام کیا کہ میرے چالیس تیر قلم کیے اب مین
چاہتا ہون کہ تیغ زنی مین میرے تیرے مقابلہ ہو جاے امیر نے فرمایا مجھے یہ بھی منظور ہی شمشیر نے شمشیر
میان سے لی صاحبقران ثانی مرکب پر سنبھلے اُس نے گینڈے کو مہمیز کرکے تلوار صاحبقران کے سر پر
لگائی امیر ثانی نے تلوار کو تلوار پر روکا اُسنے دوسرا وار کیا امیر نے سپر سے ادھر لگائی تلوار شمشیر خنجر زن
کی ٹوٹ گئی اسکو سخت ندامت ہوئی امیر ثانی کی طرف بنگاہ غضب دیکھکر کہا اے عرب تو نے میری تلوار
توڑ ڈالی اب مین تجھے زندہ نچھوڑون گا امیر ثانی نے مسکرا کے جواب دیا کہ اے شمشیر خنجر زن اس وقت
مین چاہون تو تیرا سر قلم کرون مگر یہ بات آئین جرأت کے خلاف ہی اگر تو مقابلہ کرنا چاہے تو دوسری تلوار
منگا لے شمشیر نے جواب دیا کہ اب مجھے تلوار منگانے کی ضرورت نہین ہی مین تجھ سے کشتی لڑونگا امیر ثانی
نے تلوار میان مین رکھی گھوڑے سے اُترے شمشیر خنجر زن بھی گینڈے کے نیچے آیا دوڑ کے صاحبقران
کی کمر مین ہاتھ ڈال دیا امیر ثانی نے اسکو پورا زور بھی نکرنے دیا کہ دیکر زمین سے اُٹھا لیا فرمایا اے
شمشیر خنجر زن اب شناخت مین خداوند واحد و یکتا کے کیا کہتا ہی اُسنے کہا اے عرب مین اپنا مذہب آبائی
ترک نکرونگا صاحبقران نے چرخ دیکر اسکو زمین پر دے مارا شمشیر خنجر زن کی استخوان چور چور ہوگئی لشکر
سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی دن تھوڑا باقی رہگیا تھا وزیر احمد طبل بازگشت بجوا کے واپس گیا
صاحبقران زمان بصد سرور و شادمانی اپنی بارگاہ کی طرف واپس آئے امیر ثانی کی بہت کچھ تعریف کی مگر
وزیر جو لشکر کو لیکر قلعہ مین آیا اُسنے سب پہلوانون سے کہا کہ آج سے مجھے امید فتح جاتی رہی اب ایک
بات اور باقی ہی وہ کل کے میدان داری مین صرف کی جائے گی یا تو کل مسلمانون کو پسپا کر دیا یا خود ہی شکست
کھائی اور اگر اس طرح جنگ کرین گے تو عمر بھر مسلمانون پر فتح نہ پائین گے افسران فوج نے کہا ہم لوگ
بھی سُنا چاہتے ہین وہ کون بات ہی وزیر نے کہا کل جنگ مغلوبہ کی فکر ہی یا تو مسلمانون کو پسپا کر دونگا یا اب
مقابلہ نہ کیا جائے گا سب اسکی راے سے متفق ہوے اُس شب کو بھی کفار سب بیدار رہے مارے
خوف کے کسی کو نیند نہ آئی صبح کو وزیر لشکر قلعہ سے لیکر نکلا اس طرف سے صاحبقران زمان اپنے سرداران
نامی و گرامی کو ہمراہ لیکر میدان مین آئے وزیر نے لشکر کے سامنے آتے ہی اپنی فوج کو اشارہ کیا
کہ مسلمانون پر ٹوٹ پڑو خبردار میدان سے قدم نہ اُٹھانا ورنہ ہر طرح جان جائے گی اُس سے لڑکر مر جانا
مرد کے واسطے اچھا ہی لشکر نے جو اشارہ پایا تلوارین کھینچ کر فوج اسلام پر آ گرا یہان بھی سب نے تیغین
علم کین لشکر کفار سے جنگ مغلوبہ ہونے لگی دیر تک تلوار چلی قریب نصف کے لشکر کفار قتل ہوا جب
دن تھوڑا باقی رہا اور اہل اسلام نے کشتون کے پشتے لگا دیئے اس وقت کفار کے قدم میدان مین
نہ ٹھہرے سب قلعہ کی طرف بھاگے صاحبقران زمان نے بہ آواز بلند فرمایا ہان غازیو یہی وقت ہی کہ
قلعہ پر قبضہ کرلو ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا سرداران عرب نے جو نعرہ صاحبقران کی صدا سُنی

سب نے گھوڑون کی باگین لین وزیر احد نے لشکر کو بہت کچہ لالچ دیا چاہا یہ لوگ میدان مین ٹھہرین مگر لشکر کب
ٹھہرتا ہی یہ لوگ جو بھاگے قلعہ کی طرف چلے اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا وزیر نے دیکھا وقت اچھا نہین
ہی اگر مسلمان قلعے کے اندر پہونچ گئے تو کون انکو وہان سے بھگا سکیگا یہ سوچ کے اسنے چاہا کہ نقب کی راہ کو بند
کرادے مگر اس وقت کیا ہو سکتا ہی لشکری آسی طرف سے قلعہ مین آگئے سرداران عرب نے بھی انکا پیچھا
نہ چھوڑا قلعہ پر آکے قبضہ کر لیا اور ان فراریون کو بھی گھیر لیا اب یہ لوگ مجبور ہوے کیا کرتے سب نے حمزہ
صاحبقران زمان کی اطاعت قبول کی امیر کی خدمت مین دست بستہ حاضر ہوے صاحبقران نے سبکو کلمہ طیبہ
تعلیم فرمایا سب مسلمان ہوے مگر وزیر نکل گیا کہ حال اسکا وقت پر بخدمت ناظرین والا تمکین گزارش کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کی جاتی ہے

یہان صاحبقران زمان نے قلعہ مین سب بارگاہین اور جو اسباب امیر کے ہمراہ تھا منگا لیا اسی وقت پل پختہ
چڑھایا گیا سب اسباب اونٹون پر بار ہو کے آگیا امیر نے فرمایا کہ آج شب بھر تو یہان قیام کرنا چاہیے صبح کو
شہر مین چلکر تختگاہ سلطان کو برباد کرینگے خواجہ نے عرض کی یا صاحبقران ایسا نہو بادشاہ کسی طرف بھاگ
جاے اور پھر ہاتھ نہ آئے امیر نے فرمایا اسکے واسطے یہ بندوبست کیا جاے کہ چند آدمی شہر پناہ پر موجود
رہین اگر بادشاہ کہین بھاگنے کا ارادہ کرے اسکو گرفتار کرکے یہان لائین خواجہ نے سرداران عرب
سے چند لوگون کو اس طرف روانہ کیا کہ وہ جاکر دروازۂ شہر پر بیٹھے امیر ثانی اور صاحبقران اور بہت سے
سردار عرب قلعہ مین رہے شب بھر قلعہ مین بسر کی صبح کو صاحبقران زمان لشکر کو ہمراہ لیکر تختگاہ بادشاہ
کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت اُن نامہ دارون کی بیان کی جاتی ہی کہ جو سلطان احدؔ کی جانب سے بعض ملکون مین گئے

چنانچہ پہلے جو نامہ پہونچا تو شاہ ویلم کو پہونچا اُس نے جو نامہ پڑھا اسی دن اپنے ملک سے لشکر لیکر روانہ
ہوا اور جانب احد چلا بعد اسکے سلطان بدخشان کو نامہ پہونچا وہ بھی اسی روز لشکر گران لیکر روانہ ہوا اسکے
بعد اور سلاطین کو نامے پہونچے اور سب اپنے اپنے ملکون سے لشکر بیشمار لیکر روانہ ہوے مگر سلطان ویلم
کہ سب کے پہلے روانہ ہوا تھا دس دن کے بعد احد کے قریب آکر پہونچا اپنی اطلاع کے واسطے اس نے
ایک نامہ سلطان احد کو تحریر کیا نامہ دار کو بلا کر وہ نامہ دیا کہ اس نامے کو سلطان احد کے پاس لے جانا اور
جواب لیکر بہت جلد آیا یقین ہی جس وقت سلطان نامہ کو دیکھے گا خود میرے لینے کو آئے گا نامہ دار نامہ لیکر
روانہ ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا تو یہان وہ وقت تھا کہ سرداران عرب دروازے پر بیٹھے ہوے
تھے جو شخص شہر کے باہر جاتا تھا اسکو روک دیتے تھے مگر آنے والے سے کوئی کچھ نہ کہتا تھا نامہ دار
جو آیا اسکو بھی کسی نے نہ روکا یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا شہر کے اندر پہونچا تختگاہ سلطان احد کے قریب جاکر
اپنی اطلاع کرائی اس وقت وزیر حالت جنگ بادشاہ سے بیان کر رہا تھا اور بادشاہ نہایت متفکر تھا کہ چوبدار نے
جاکر کہا ایک نامہ دار آیا ہی بادشاہ احد نے کہا معلوم ہوتا ہی حمزہ نے اس مضمون کا نامہ بھیجا ہوگا کہ اب
مسلمان ہونے مین کیا انکار ہی وزیرون نے کہا آپ نامہ منگا کر ملاحظہ فرمائیے شاید کہین اور سے آیا ہو

بادشاہ نے چوبدارون سے کہا اس نامہ وار کو اپنے ہمراہ یہان لاو چوبدار باہر آئے نامہ وار کو اپنے ہمراہ
اندر لے گئے سلطان احد نے نامہ لیکر جو دیکھا بہت خوش ہوا وزیرون سے کہا کہ مین نے ایک نامہ
بادشاہ ولیم کے پاس روانہ کیا تھا وہان سے جواب آیا ہی دیکھون اسمین کیا لکھا ہی یہ کہکے اس نے نامہ
کھولا اسمین لکھا تھا کہ حسب الطلب مین یہان آیا ہون قریب شہر پناہ آج قیام کیا ہی کل شہر مین داخلہ کرونگا
اطلاعاً آپ کو تحریر کیا بادشاہ احد نے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیئے جو بادشاہ ولیم یہان آجاے یہ بات ضرور
ہی کہ حمزہ کل یہان آئیگا اور قیامت برپا کریگا اگر سلطان ولیم معہ لشکر اندر آگیا تو وہان اُن لوگون سے
مقابلہ کریگا وزرا نے کہا آپ اس کیفیت سے انکو اطلاع دیجیے اور یہ کہدیجیے کہ جب رات زیادہ آئے بادشاہ
ولیم اپنی فوج ہمراہ لیکر شہر کے اندر آئین صاحبقران اور جملہ سردار قلعہ مین ہونگے شہر پناہ پر اور لوگ بیٹھے
ہونگے وہ بہت ہی کم ہین اگر لشکر اُنسے برسر جنگ ہوگا تو یقین ہی وہ لوگ کچھ نہ بنا سکین گے بادشاہ احد نے
یہی نامہ مین لکھ دیا نامہ دار نے کہا اب مین جا نہین سکتا کیونکہ جو شخص شہر کے اندر آتا ہی اسکو وہ لوگ مانع نہین
ہوتے مگر جو شہر کے باہر جاتا ہی اسکو روکتے ہین اگر مین شہر کے باہر جانے کا ارادہ کرونگا وہ لوگ مجھے
بھی مانع ہونگے لہذا اپنے جانے کی کیا صورت کرون وزرا بھی اس بات مین حیران ہوے بادشاہ نے
کہا کہ نامہ اس وقت بادشاہ ولیم کو ضرور پہونچنا چاہیے اگر نامہ اس وقت وہان نہ جائیگا تو صبح کو آکے
حمزہ یہان قیامت برپا کردیگا جو کچھ تھوڑے سے پہلوان کچھ لشکر یہان موجود ہی یہ مسلمانون کا کیا بنا لیگا وزرا نے کہا
اے شہریار ہمارے نزدیک یہ بات مناسب ہی کہ اس وقت نامہ وہان روانہ فرمائیے جب صبح کو حمزہ
اس طرف آئیگا تو سب لوگون کو اپنے ہمراہ لائیگا اُس وقت آپ نامہ وہان روانہ کیجیے گا حمزہ اُن
لوگون سے جو یہان موجود ہین جنگ کریگا اتنے عرصے مین سلطان ولیم آجائین گے حمزہ ضرور بدحواس
ہوجائیگا اس وقت واقعی خوب تلوار چلیگی بادشاہ احد نے کہا کہ میری عقل درست نہین ہی جو کچھ تم لوگ
کہتے ہو یہی مناسب ہی وزرا شب بھر سلطان کے پاس بیٹھے رہے بادشاہ احد کی رات بھر یہ کیفیت
رہی کہ کسی پہلو قرار نہ آیا جب بات کرتا تھا یہی کہتا تھا کہ اب زندگانی تمام ہوئی جام عمر لبریز ہوا صبح کو حمزہ
قلعہ سے نکلکر اس طرف آئیگا ایک کو زندہ نہ چھوڑیگا ہان جو اطاعت اسلام قبول کریگا وہ امان پائیگا
جو مذہب آبائی کو ترک نہ کریگا مارا جائیگا اسی کرب و بیچینی مین صبح ہوئی وزرا نے نامہ دار سے کہا کہ
تو جلد یہان سے روانہ ہو شہر پناہ کے قریب جاکر ٹھہر جانا جبتک وہ لوگ وہان سے نہ ہٹین خبردار باہر
جانے کا ارادہ نکرنا ورنہ پچھتائیگا زک اُٹھائیگا مسلمان بڑے ظالم ہین کسی کا خیال نہین کرتے جو کوئی
اُنکے خلاف مرضی کرتا ہی اُسکو ہلاک کرتے ہین نامہ دار نامہ لیکر اس طرف روانہ ہوا شہر پناہ وہان سے کئی کوس پر
تھی جب نامہ دار قریب دو کوس کے پہونچا اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک لشکر عظیم آتا ہی نامہ دار ایک
جانب پوشیدہ ہوگیا لشکر قریب آیا نامہ دار نے دیکھا کہ جوان قوی ہیکل تیغ زن صف شکن گھوڑون پر سوار تلوارین
برہنہ ہاتھون مین لیے ہوے دھاوا کیے ہوے تخت گاہ کی جانب جاتے ہین جب یہ لوگ آگے بڑھ گئے
نامہ دار راہی ہوا بصد تعجیل شہر پناہ کے قریب پہونچا دیکھا چند آدمی وہان بھی موجود ہین حفاظت کر رہے ہین
نامہ دار اُن لوگون کے قریب آیا کہا صاحبو آپ کا خطاوار سلطان ہی رعیت نے کیا خطا کی ہی جو آپ نے سبکا
راستہ بند کیا ہی مجھے ضرورت ہی شہر کے باہر جاتا ہی اگر جانے دیجیے تو کیا مضائقہ ہی اُن لوگون نے آپس مین

کہا کہ اس غریب کے روکنے سے کیا حاصل ہو جاتے دو نامہ دار کو جانے کی اجازت ملی شہر پناہ کے باہر ہوا وہان سے مانند ہوا کے دوڑتا ہوا اپنے بادشاہ کی بارگاہ تک پہونچا وہان دور تک لشکر اترے ہوے دیکھے نامہ دار کو تعجب ہوا پہلے بادشاہ ویلم کی بارگاہ مین آیا جواب نامہ دکھایا بادشاہ ویلم نے بہت افسوس کیا کہا کہ ہم ایسے وقت مین پہونچے کہ پوری مدد بھی نکر سکے نامہ دار نے کہا اب عرصہ نہ لگائیے مسلمان تخت گاہ کی بربادی کا ارادہ کر کے اُس طرف گئے ہین اگر اسی وقت چلیے گا تو شریک کارزار ہو جائیے گا نہین تو مسلمان بادشاہ کو اسیر کر لین گے اور شہر پر قبضہ ہو جائیگا بادشاہ ویلم نے کہا ہم ابھی تیار ہین بلکہ اور بھی چند لشکر رات کو آگئے ہین یہ سب بھی ہمارے ہمراہ اُس طرف چلینگے ان سب کو سلطان احمد نے بلایا تھا انھین کے بلائے ہوئے سب آئے ہین یہ کہکے اس نے اپنے لشکر مین اطلاع کرائی اور جو جو بادشاہ وہان مقیم تھے سبکو اطلاع دی اور سب سے خلاصہ کیفیت بیان کی سب اُسی وقت چلنے پر تیار ہوے اہل لشکر نے اُسی وقت سامان درست کیا بادشاہ ویلم اور بادشاہ بدخشان اور بادشاہ ترکان لشکر گران لیکر اُسی وقت روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا

اب کیفیت صاحبقران زمان کی عرض کیجاتی ہے

کہ امیر شب بھر قلعہ احد مین مقیم رہے صبح کو نماز سحر سے فراغت حاصل کر کے جانب تختگاہ روانہ ہوے اسوقت صاحبقران کے ہمراہ جمعیت کثیر تھی راہ طے کر کے جب قریب تختگاہ بادشاہ پہونچے یہان وزیرون نے پہلے ہی لشکر درست کر رکھا تھا صاحبقران جو قریب پہونچے اُن لوگون نے امیر سے مقابلہ کیا بادشاہ احد مجبوری میدان مین آیا لشکر کو لڑانے لگا جنگ مغلوبہ ہونے لگی صاحبقران سب کے آگے بڑھتے جاتے تھے یہانتک کہ قریب علمدار فوج پہونچے امیر نے علم فوج کو قلم کیا علمدار نے تلوار کا وار کیا صاحبقران نے اسکا وار روک کے ضرب تلوار سے علمدار لشکر کو قتل کیا اسکا قتل ہونا تھا کہ امیر قریب بادشاہ احد پہونچ گئے بادشاہ نے جو صاحبقران کو اپنے قریب پایا گھوڑے کو مہمیز کیا اسکا قدم اُٹھنا تھا کہ تمام فوج کا جی چھوٹ گیا سب نے گھوڑون کو تازیانے لگائے جس طرف جسکو بن پڑا اُس طرف بھاگا بادشاہ احد اور چند پہلوان ایک جانب چلے یہی کیفیت لشکر صاحبقران کی بھی ہوئی کہ ایک ایک گروہ کے ہمراہ ایک ایک جانب نکل گئے لشکر بالکل منتشر ہو گیا مگر صاحبقران زمان تنہا بادشاہ احد کے تعاقب مین چلے اور بادشاہ احد شہر پناہ کی طرف فرار ہوا تھوڑی ہی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے گرد اُڑی بادشاہ یہ سمجھا کہ یہ لوگ بھی اہل اسلام سے ہین مجھکو گھیر کر مارنا چاہتے ہین یہ سوچ کے چاہتا تھا کہ جانب راست گھوڑے کی باگ موڑ کے نکل جائے مگر دامنہ گرد شگافتہ ہوا بادشاہ احد نے دیکھا کہ سلطان ویلم اور بادشاہ بدخشان اور چند سلاطین فوجین ہمراہ لیے ہوے آتے ہین بادشاہ احد نہایت خوش ہوا گھوڑے کو اور تیز کیا بعد تعجیل اُن لوگون کے قریب پہونچا بادشاہ ویلم نے جو سلطان احد کو اس حال مین مبتلا پایا وہین سے نعرہ کیا چونکہ صاحبقران کو اچھی طرح جانتا تھا بآواز بلند کہا اے حمزہ خبردار سلطان احد پر دست درازی نکرنا ورنہ ایک عرب کو زندہ نہ چھوڑونگا امیر نے فرمایا او دیلمی کیا بیہودہ گوئی کرتا ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ ویلم نے اپنی فوج کو اشارہ کیا کہ حمزہ کو چارون طرف سے گھیر لو خبردار یہ عرب زندہ بچکر نجانے

پاے ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا نہمنا تھا کہ بادشاہ ویلم کی فوج نے صاحبقران زمان کو چارون طرف
سے گھیرا فوج دیلمی تے ہمراہ اور رسالا لین کفار کی بھی فوجین ٹوٹ پڑین صاحبقران زمان اُس وقت تنہا تھے
شیرانہ نہنگانہ دغا کرنے لگے دم بھر مین لاشون کے انبار لگادیے مگر کہان لشکر بے انتہا کہان یکہ و تنہا
چارون طرف سے وار پڑنے لگے کفار نے تیرون کا مینھ برسادیا صاحبقران زمان انتہا سے زیادہ زخمدار
ہوے مرکب پر ٹھہرا نہ گیا ہاتھون نے دستگیری کی امیر نامدار صاحبقران عالی وقار پشت زین سے بروے
زمین تشریف لائے گھٹنون کے بھل زمین پر بیٹھ کے تلوار ہلانے لگے کفار اُس وقت بھی ہیبت
صاحبقران سے نزدیک امیر نہ آتے تھے دور سے وار کرتے تھے کوئی تیر لگاتا تھا کوئی نیزہ مارتا
آخرکار صاحبقران زمان مین اتنی طاقت بھی باقی نہ رہی امیر نامدار زمین پر گرے کفار نے جو دیکھا کہ اب
صاحبقران مین بالکل دم باقی نہین ہو چلا کہ اب ظلم سے ہاتھ اُٹھائین مگر بادشاہ احد نے کہا کہ ابھی
حمزہ کو مردہ نہ تصور کرو جبتک اسکی لاش سالم رہیگی مجھے اسی بات کا خوف رہیگا کہ ایسا نہو حمزہ کے
تن مین روح آجاے اور یہ اُٹھ کے مجھے قتل کرے میری راے یہ ہو کہ لاش پر حمزہ کے گھوڑے
دوڑادو کہ لاشہ بالکل پامال ہوجاے اور ہر جزو بدن علحدہ علحدہ ہوجاے لشکری اسکے تابع فرمان
تھے گھوڑے لاش صاحبقران پر دوڑادیئے لاشہ امیر پایمال ہوا بادشاہ احد نے اُسپر بھی اکتفا نکی
کئی بار گھوڑون کو چکر دیئے اور ہربار یہ کہتا تھا کہ گوسون چکر لگاؤ کہ ریشہ ریشہ صاحبقران کے جسم کا اسکے
عزیزون کو نہ ملے کہ وہ لوگ اسکی لاش کو دفن کرینگے مجھے منظور نہین سوارون نے ویسا ہی کیا کہ گوسون
کے چکر لگاے لاش امیر پارہ پارہ ہوگئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ لاش کہان ہی جب فوج نے اس
ظلم عظیم سے فرصت پائی تو بادشاہ احد نے کہا اب اور لوگون کو بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ سب کس طرف
ہین اُنکے خوف سے میر الشکر فرار کرگیا مگر وہ لوگ تعاقب مین لشکر کے چارون طرف منتشر ہوئے
ہین اُن سبکو تلاش کرکے قتل کرنا چاہیے بادشاہ ویلم نے کہا تم انکو بھی تلاش کیجیے آج ان مسلمانون
کو زندہ نہ چھوڑو جہانتک ملین قتل کرو پھر یہان کا سب انتظام کرکے خانۂ کعبہ کی طرف چلو وہان کے
لوگون سے جنگ کرین بادشاہ احد سب کافرون کو لیکر تلاش مین اور سرداران اسلام کے
روانہ ہوا مگر امیر ثانی اور سرداران عرب جو تعاقب مین کفار کے گئے ان لوگون کو قتل بھی کیا بعض بھاگ
کے نکل بھی گئے امیر ثانی کے ہمراہ خواجہ عمرو نامدار اور خواجہ عمرو ثانی بھی تھے جب کفار کا مجمع کم ہوا
تو ان لوگون نے کہا کہ اب اپنے ہمراہیون کو تلاش کرنا ضرور ہی صاحبقران نامدار نہین معلوم کس طرف
تشریف لے گئے ہین امیر ثانی نے کہا صاحبقران نامدار تعاقب بادشاہ مین گئے ہین خواجہ بہت
گھبراے امیر ثانی سے کہا کہ پہلے صاحبقران زمان کو تلاش کرلو پھر اور طرف چلو امیر ثانی کی بھی یہی را
ہوئی اس ارادے سے کچھ دور بڑھے تھے کہ چند سردار اور ملے سب نے امیر ثانی سے کہا کہ فوج کفار
بہت قتل ہوئی بعض لوگ بھاگ کے نکل بھی گئے اُنکا پتہ نہ ملا امیر ثانی نے فرمایا کہ صاحبقران زمان نہین
معلوم کس طرف تشریف لے گئے ہین ابھی تک امیر سے ملاقات نہین ہوئی اور جو جو سردار گئے تھے وہ
سب مل گئے لوگون نے کہا کہ صاحبقران بادشاہ کے تعاقب مین گئے اور بادشاہ شہر پناہ کی جانب
بھاگا تھا کیا عجب ہی جو شہر پناہ سے نکلکر باہر شہر کے پہونچا ہو امیر نے بھی تعاقب نہ چھوڑا حمزہ ثانی نے

کہ اُسی طرف چلنا چاہیے [illegible] کے امیر ثانی اُسی طرف روانہ ہوئے قریب ایک کوس کے راہ طے کی تھی کہ سامنے
سے گرد اُڑی امیر [illegible] فرمایا شاید صاحبقران زمان تشریف لاتے ہیں خواجہ نے کہا صاحبقران کے ہمراہ
اسقدر لشکر نہیں ہے [illegible] آئے یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ بادشاہ اُحد گھوڑے سوار
اور یعنی بادشاہ اسکے ہمراہ [illegible] لشکر بیشمار سب رواروی کرتے ہوئے آتے ہیں خواجہ نے جو بادشاہ اُحد کو اس
کیفیت سے دیکھا امیر ثانی سے کہا کہ ابھی تو صاحبقران اسکے تعاقب میں گئے تھے کیا امیر نے اس کا تعاقب
چھوڑ دیا اور یہ اسقدر لشکر کہاں سے دستیاب ہوا معلوم ہوتا ہے یہ سب بادشاہ اسکے بلائے ہوئے ہیں
امیر ثانی نے کہا اب اسکو یہاں پر روکنا ضرور ہے خواجہ نے کہا آپ لوگ اس سے جنگ کریں مگر میں تلاش
صاحبقران میں جاؤنگا امیر اسی کے تعاقب میں گئے تھے نہیں معلوم صاحبقران کہاں رہے اور اس کو لوگ
کیونکر ملے امیر ثانی نے کہ خواجہ ایسے وقت میں تنہا نہ جاؤ کہ سارے سب پہلوؤں کے دشمن ہیں صاحبقران
کا پتہ معلوم ہو جائیگا اگر تم تنہا جاؤگے ہم لوگوں کی طبیعت گھبرائیگی کہ جبتک تم نہ ملوگے اس وقت تک خیالات
ناسد آئینگے اس گھبراہٹ میں جنگ بھی اچھی طرح نہ ہو سکے گی خواجہ عمرو نے کہا میرا دم گھبراتا ہے دل بیٹھا
آتا ہے جبتک صاحبقران [illegible] دیکھونگا اس وقت تک یہ حالت دفع نہوگی امیر ثانی نے کہا خواجہ سے
گھبرانے دینگے صاحب[illegible] بھی تشریف لاتے ہونگے کیا عجب ہے ان لوگوں کے تعاقب میں ہوں خواجہ
امیر ثانی کے روکنے سے [illegible] سے ٹھہر گئے اتنی دیر میں لشکر قریب پہونچا امیر ثانی نے نعرہ کیا کہ اے کافران
غدار خبردار آگے نہ بڑھنا اگر [illegible] بڑھوگے تو زندہ نہ بچوگے بادشاہ اُحد نے کہا اے عرب تو کون ہے
جو اس طرح پھرتا ہے تجھے [illegible] ہے کہ اپنے سر پر خاک اڑا گریبان چاک کر صاحبقران کو میں نے قتل کیا
امیر ثانی نے جو یہ بات سنی ہوش بجا نرہے تلوار کھینچ بادشاہ اُحد پر جا پڑے اور بادشاہ وہاں موجود تھے
انھوں نے لشکر کو اشارہ کیا سب لشکر امیر ثانی پر ٹوٹ پڑا اگرچہ صاحبقران ثانی نے اُس وقت کچھ
خیال نہ کیا انھوں کو [illegible] شروع کیا اور جو سرداران عرب امیر ثانی کے ہمراہ تھے یہ سب بھی لشکر
پر تلواریں ملکر کے ٹوٹ پڑے [illegible] صاحب دفتر نے اس مقام پر لکھا ہے کہ چار روز کامل تلوار چلی پانچویں دن
کفار میں چند کس باقی رہے [illegible] امیر ثانی بادشاہ اُحد کے قریب پہونچے اسنے چاہا گھوڑے کو بڑھا کے نکل
جائے مگر امیر نے تلوار [illegible] سر پر لگائی کہ سر اسکا جدا ہوا بادشاہ ویلم نے جو دیکھا اس نے امیر
ثانی پر وار کیا امیر کے سر پر تلوار پڑی ماتھے تک اتر آئی مگر اس حال میں امیر نے اس زخم کا بھی خیال
نہ کیا بادشاہ ویلم کا بھی سر اڑا دیا اور جسقدر بادشاہ سلطان اُحد کی مدد کو آئے تھے امیر ثانی نے سبکے
سر قلم کیے ان لوگوں کا قتل [illegible] تھا کہ جو چند کس ان سب کے ہمراہیوں سے باقی رہ گئے تھے انھوں نے
امان طلبی کی صاحبقران [illegible] نے تلوار روکی یہ سب لوگ حاضر ہوئے اپنی عفو تقصیر چاہی امیر نے سبکو
کلمہ تعلیم فرمایا جبکہ جنگ سے [illegible] پائی تو امیر ثانی اس درجہ زخمدار تھے کہ گھوڑے سے نہ اتر سکے سرداران
عرب نے بغلوں میں ہاتھ دے کے امیر کو زمین پر اتارا صاحبقران زمان نے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا روح
قالب سے پرواز کر گئی [illegible] میں شور گریہ وزاری بلند ہوا خواجہ عمرو نامدار نے سرداروں سے
کہا کہ آپ لوگ یہاں [illegible] میں لاش صاحبقران کی تلاش میں جاتا ہوں سب لوگوں نے کہا خواجہ
جہاں تک ممکن ہو جلد [illegible] سرداروں نے کہا کہ خواجہ ہم تمہیں تنہا نہ جانے دینگے تمہارے ہمراہ چلینگے

خواجہ نے کہا آپ لوگون کو اختیار ہی قریب دو سو جوانون کے خواجہ کے ہمراہ ہوئے غرض خواجہ تلاش لاشہ
صاحبقران مین روانہ ہوئے چار روز ہر طرف لاش کو تلاش کیا کہین پتہ نہ پایا خواجہ کو سخت تردد ہوا
ایک ایک کوچے کو چار چار بار دیکھا مگر لاش کا پتہ نہ ملا جب خواجہ دن بھر کی رہروی سے مضمحل ہوئے
تو ایک جگہ پر بیٹھ کے رونے لگے اور درگاہ کبریا مین عرض کی اے کریم کارساز جب تو نے صاحبقران کو مجھسے
چھڑایا ہی تو مجھے کیون زندہ رکھا اب زندگی سے دل میرا سیر ہو چکا مگر اے کریم انجام بخیر کرنا خواجہ کو سردارون
نے سمجھایا خواجہ نے کہا کہ جبتک لاشہ صاحبقران نامدار کا نہ ملیگا اُس وقت تک مجھے چین نہ آئے گا اُس
شب کو بھی خواجہ نے شب بھر لاشہ کو تلاش کیا دوسرے روز سردارون نے کہا خواجہ امیر ثانی کا لاشہ
ابتک یونہین رکھا ہی اُسکے دفن وکفن کی کچھ فکر کرنا چاہیے خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ جاکر اسکی فکر
کرین مین جبتک لاشہ صاحبقران نہ پاؤنگا اُس وقت تک مجھے قرار نہ آئے گا سب سردار بھی مجبور ہوئے
خواجہ نے اُس روز بھی دن بھر لاش تلاش کی جب کہین لاشہ کا پتہ نہ ملا خواجہ سر شام پھر ایک جگہ پر تھک کے
گر پڑے اُس وقت خواجہ نے بصد الحاح وزاری عرض کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز لاشہ
صاحبقران کا پتہ ملجائے ابھی تک امیر بے گور وکفن ہونگے خواجہ یہ دعا کرتے کرتے سو گئے دیکھا
ایک بزرگوار سامنے کھڑے ہوئے فرماتے ہین اے خواجہ اُٹھو جسقدر ریزے تمہین اس وقت صحرا مین
روشن نظر آئینگے اُن سبکو چنکر ایک جا کرو کفار نے لاش صاحبقران کو اس درجہ پامال سم اسپان کیا ہی کہ لاش
صاحبقران ریزہ ریزہ ہو گئی ہی تمہین لازم ہی کہ لاش صاحبقران بصد احتیاط دفن کرکے تصدیق حق نمک صاحبقران
ہی خواجہ کی جو آنکھ کھلی دیکھا صحرا مین ہزارہا چراغ روشن ہی خواجہ نے قریب جا کر دیکھا گوشت کے ریشے
پائے خواجہ نے جمع کیے ایک چادر مین جمع کرکے خواجہ وہان سے واپس آئے تمام لاشہ امیر ثانی کا پڑا ہوا
تھا خواجہ نے وہان پہونچ کے دونون لاشون کو بہم کرکے دفن کر دیا بعد اسکے سب سردارون سے
کہا کہ اب آپ لوگ خانہ کعبہ تشریف لے جائین مین ان قبور کی جاروب کشی کرونگا یہ میرا حق ہی اور ایک
بزرگوار نے شب کو خواب مین مجھسے یہ فرمایا تھا کہ خواجہ تمہین لازم ہی کہ حق نمک صاحبقران سے ادا ہو
بس مین اُن بزرگوار کے ارشاد کے موافق کرونگا سب نے کہا کہ خواجہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہین جو تمہارے
مزاج مین آئے کرو سب تمہارا ساتھ دینگے خواجہ نے کہا ابھی مین یہان قیام کرونگا اور بعد مین مجھے اختیار ہی
مگر چند روز جاروب کشی قبر صاحبقران پر ضرور کرونگا سردارون نے کہا کہ خواجہ دو ماہ تک ہم تمہارے
ہمراہ ہین آئندہ تمہین اختیار ہی خواجہ بھی خاموش ہو رہے سب سرداران عرب دو ماہ تک وہان مقیم رہے
جب سب نے رسم فاتحہ خوانی اور چہلم سے فراغت پائی خواجہ نے بجبر سب کو رخصت کیا اور آپ ایک سال تک
قبر امیر پر جاروب کشی کی پھر خواجہ وہان سے جانب بغداد روانہ ہوئے اور کچھ مشغول تجارت کیا مدت تک اس
تجارت مین بسر کی ایک بار خواجہ کو چند قزاقون نے حیلہ سے اپنے ہمراہ لیجا کر اندھے کنوئین مین ڈال دیا
اُس کنوئین مین تیغ وخنجر نیزہ و تیر بھرے تھے خواجہ کو اس درجہ تکلیف پہونچی کہ [illegible] خواجہ کی زبان سے
نکلا اے پروردگار میرے نزدیک اس تکلیف سے موت بہتر ہی خواجہ اُس اندھے کنوئین مین اپنے دل سے
باتین کر رہے تھے کبھی صاحبقران کو یاد کرکے روتے تھے کبھی خدا سے بصد الحاح وزاری عرض کرتے تھے
کہ اے کریم اس آفت ناگہانی سے تو ہی نجات عطا فرمائیگا اسی کیفیت مین خواجہ کو کئی روز اُس کنوئین مین

گذرے خواجہ نے عہد کیا کہ اے پروردگار اگر مین اس بلاے عظیم سے نجات پاؤن تو خانہ کعبہ جاؤن
اور جو کچھ مال ومتاع آج تک پیدا کیا ہے اِس غرض سے ایک جا جمع کر دون کہ جو محتاج صاحب احتیاج
آئے اُسکے ذریعہ سے نفع اُٹھاے بطور قرض لے جائے مگر جب کا وعدہ کرے دے جائے دعا
خواجہ کی قبول ہوئی اور ایک قافلہ سوداگرون کا اُس طرف آیا اس کنوئین پر جو سب کی نگاہ پڑی قافلہ مین
بہت لوگ پیاسے تھے پانی بھرنے کو کوئین پر آئے جیسے ہی رسّی کنوئین مین ڈالی خواجہ نے اُس
ریسمان کو پکڑا آواز دی کہ اے شخص اگر تو مجھکو اِس کنوئین سے نکال لے تو مین عمر بھر تیرا احسانمند
رہونگا اُن لوگون نے خواجہ کو کنوئین سے نکالا خواجہ انتہا سے زیادہ زخمی ہو گئے تھے وہ لوگ خواجہ کو
لیکر اپنے مالک کے پاس آئے خواجہ نے جو ایک مرد وضیع کو دیکھا نام ونشان دریافت کیا اُس نے
شمشاد بازرگان اپنا نام بتایا خواجہ نے ایسی شیرین کلامی سے اُسکے ساتھ باتین کین کہ اُسکو خواجہ کے
حال پر رحم آیا کہا اے شخص تو میرے ہمراہ رہ مین تیرا علاج بہت اچھی طرح سے کرونگا ایک ہی ہفتہ مین
جسقدر کہ یہ زخم کاری تیرے جسم پر نمودار ہین سب اندمال ہو جائینگے کوئی وقع گھبرانے کا نہین ہے تم دلجمعی
رکھو خواجہ نے اسی واسطے اسکو دام تقریر مین اسیر کیا تھا چند دنون خواجہ اسکے ہمراہ رہے شمشاد بازرگان
نے خواجہ کا علاج قرار واقعی کیا جب خواجہ کو شفاے کامل ہوئی اُس سے اجازت طلب کی شمشاد بازرگان
نے کہا اے شخص مین نے اس واسطے تیرا علاج کیا تھا کہ جب تو صحت پائیگا میرے ساتھ رہیگا تیری خوش بیانی
مجھے بہت پسند ہے جسوقت طبیعت گھبراتی ہے تیری باتین سنتا ہون دل بہل جاتا ہے تو مجھسے اجازت کا خواستگار
ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے خدا سے عہد کیا تھا کہ جب مین اِس بلا سے نجات پاؤنگا اور مجھے صحت
کامل حاصل ہوگی تو حج کرونگا اگر تو منع کرے تو مین حج کو نہ جاؤن شمشاد بازرگان نے کہا بھلا مین کار خیر
کے واسطے مانع کیون ہونگا مگر مجھسے وعدہ کر کہ بعد اداے حج پھر بھی میرے پاس آئیگا خواجہ نے کہا
مین اسکا وعدہ نہین کرتا کیونکہ جب حج کو جاؤنگا وہان اور میرے اعزا ہین اُن سب سے ملونگا اگر لوگ
مجھے آنے کی اجازت دینگے اور میری غریب الوطنی قبول کرینگے تو ضرور آؤنگا ورنہ وعدہ پختہ نہین کرتا
شمشاد بازرگان مجبور ہوا خواجہ رخصت ہو کر جانب خانۂ کعبہ روانہ ہوے چونکہ مال واسباب خواجہ کے
پاس بہت تھا اور عمر وثانی سے زنبیل بھی لے چکے تھے اِس سبب سے خواجہ نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر مین اُس
بلاے عظیم سے نجات پاؤنگا تو اپنے مال کو اس طور سے وقف کر دونگا خواجہ خانۂ کعبہ پہنچے پہلے حج بیت اللہ
سے فراغت حاصل کی پھر خواجہ سرداران عرب سے ملے سب لوگون کو خواجہ کے آنے کی خوشی بھی ہوئی
مگر غم صاحبقران تازہ ہو گیا کچھ دنون خواجہ وہان مقیم رہے بعد چندے خواجہ نے سب سے
رخصت چاہی لوگون نے بہت روکا پوچھا خواجہ اب یہان سے کہان جاؤگے خواجہ نے جواب دیا کہ میرا
ارادہ ہے بدیع الملک نوجوان جواب صاحبقران ثالث ہین اُنسے جا کر ملون اور جو سب ہمراہ تھے اُن لوگون
نے پوچھا خواجہ بھلا اُنسے ملاقات کہان ہوگی خواجہ نے کہا امیر ثانی نے کہا تھا کہ وہ طلسم ایوان
نہ طاق کی جانب گئے ہین اس کو فتح کر کے اور قاتلان اسلام سے انتقام خون ناحق اعزا کے لینگے مین
یہان سے ایوان نہ طاق کی جانب جاتا ہون اگر وہان اُنسے ملاقات ہوئی تو ایک نظر دیکھ لونگا زندگی کا
اعتبار نہین پھر اور لوگون سے ملاقات کر کے ایک بار حج بیت اللہ پھر کرونگا اور ایک گوشے مین

بیٹھ کے یاد الٰہی مین مصروف رہون لوگون نے مجبوری خواجہ کو اجازت دی خواجہ عمرو نے خیال کیا کہ حج
سے فراغت کر لینا اور لنیمناد محمدون کو لے کر آنا اچھا ہی یہ سوچ کے خواجہ پھر خانہ کعبہ مین آئے حج
سے فراغت کی بیرون شہر آکر ایک درخت خرما مین اپنی زنبیل کو آویزان کیا اور سرداران عرب کو
جمع کر کے کہدیا کہ جب تم لوگون کو کسی شے کی ضرورت ہو اس زنبیل سے آکر لے لینا جب تمھاری
حاجت رفع ہو جاے اُس وقت مع کرایہ اس زنبیل مین لا کر رکھ دینا اگر روپیہ کی ضرورت ہوگی تو روپیہ
دستیاب ہوگا اگر جواہرات کی خواہش ہوگی تو جواہرات اسی زنبیل سے حصول جائے گا غرض کہ جو
چیز چاہو گے اس زنبیل سے پاؤ گے ایمانداری سے جو چیز لے جانا رکھ جانا کرایہ دینے مین عذر
نہ کرنا جب تم لوگ شہر الٰہ کے خلاف کوئی بات کرو گے یہ زنبیل یہان نہ رہیگی غائب ہو جائے گی
سب نے بسر و چشم نہایت خوشی کے ساتھ قبول و منظور کیا خواجہ وہان سے روانہ ہوے اور جانب
طلسم ایوان نہ طاق روانہ ہوے راہ مین خواجہ کو خیال آیا کہ امیر ثانی نے کہا تھا کہ مین نے
خواجہ زادون کو مصر کی بادشاہی دی ہی اور مصر یہان سے بہت ہی قریب ہی مناسب یہ ہی کہ خواجہ
زادون سے بھی ملتے چلین پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئے گا جو اُن سے ملاقات ہو یہ سوچ کے خواجہ
اُس طرف روانہ ہوے دو روز کے بعد قریب شہر پناہ مصر پہونچے یہان خواجہ زادون نے یہ
انتظام کیا تھا کہ شہر پناہ پر ایک حمام سنگین بنوایا تھا اور چند خیاط ملازم کیے تھے سب کو تاکید
یہ تھی کہ جو مسافر یہان آئے پہلے اسکو حمام مین لے جا جب وہ غسل سے فراغت پائے اگر لباس اُسکے
پاس موجود ہو تو ضرورت نہین ورنہ لباس نو اُسکے واسطے اُسی وقت تیار ہو اور وہی لباس
پہنا کے شہر کے اندر بھیجا جائے خواجہ وہان پہونچے لوگون نے کہا میان مسافر صاحب ہمارے
بادشاہ کا حکم ہی کہ جو مسافر یہان آئے وہ پہلے غسل کرے اگر لباس کہنہ ہو تبدیل کرے اور اگر لباس
اُسکے پاس نہو تو یہان سے دیا جاوے لہٰذا آپ حمام مین تشریف لے جائین اور ہم سے
یہ فرمائین کہ لباس آپ کے پاس موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو آپ اُس لباس کو تبدیل فرمائیے گا
اور اگر لباس نہین ہی تو یہان ابھی تیار ہوتا ہی خواجہ نے کہا جناب آپ کے بادشاہ کی کہان تک تعریف
کی جاے حاتم سے بڑھ کے ہمت رکھتے ہین اور آپ لوگون کی خیر خواہی کی کیونکر مدح بیان ہو مین
ایک مرد غریب ہون میرے پاس لباس کہان جو تبدیل کرون جب تک لباس تھا پہنتا تھا اب کچھ باقی نہین
رہا ایک شخص سے یہ کرتہ مانگ کر پہنا ہی اگر آپ لوگ اتنی عنایت فرمائین کہ جیسا لباس مین ہمیشہ پہنا
کرتا ہون ویسا ہی مجھے آج بھی میسر آجائے تو بہت بہتر ہی اُن لوگون نے کہا ہمارے یہان وضع
کی قید نہین ہی جیسا لباس آپ چاہین تیار ہو جائے خواجہ نے کہا جب سے مین نے ہوش سنبھالا
آج تک ایک تھان کا پاجامہ اور ایک تھان کا کرتہ ایک تھان کی لنگی ایک تھان کی ٹوپی ایک
تھان کی عبا دو تھان کا عمامہ ہمیشہ پہنتا رہا اب بسبب محتاجی اس قابل نہین ہون جو پھر اپنی وضع کو
اب بھی رکھون گو ان باپ نصیحت کرتے تھے یہ کہتے تھے ایسی وضع اختیار کر جو ہمیشہ کے واسطے
باقی رہے اور کسی وقت مین مشکل نہ پڑے مگر نادانی کے سبب سے سمجھ مین نہ آیا اُس وقت یہی
وضع پسند آئی اختیار کی اب مفلس جو ہوا وضع مین فرق آنے لگا اپنے شہر کو چھوڑ دیا راہ مین

وہ لباس بھی نرہا ایک شخص سے یہ لباس مین نے مانگ لیا تھا اُس نے محتاج سمجھ کے مجھے دیدیا آپ
لوگ اگر عنایت فرمائینگے تو مین پھر وہی لباس پاجاونگا ان لوگون نے یہ جو باتین سنین سب کو
ہنسی آئی ہر ایک نے کہا اے شخص بھلا یہ کون سی وضع ہی ایک تھان کی ٹوپی کیونکر پہنے گا اور پائجامہ
ایک تھان کا کسطرح پہنے گا خواجہ نے جواب دیا جب آپ لوگ اِس قسم کا لباس مجھکو مرحمت فرمائینگے
مین پہنکر آپ لوگون کو دکھاؤنگا اُن لوگون نے کہا ہمارا کیا نقصان ہی اسکے واسطے ایساہی لباس
تیار کرنا چاہیے اور اسکی اطلاع بادشاہ کی خدمت اقدس مین کرنا چاہیے کہ ایک شخص ایسا آیا ہوا ہی
اور وہ ایسے ایسے لباس پہنتا ہی سب شخص آپس مین اس بات پر متفق الرائے ہوے خواجہ حمام مین
برائے غسل گئے یہان خیاط لباس سینے کے واسطے مستعد ہوے جب خواجہ غسل کرکے حمام سے
باہر آئے اتنے عرصے مین سب خیاط لباس بھی تیار کر چکے تھے خواجہ عمرو کو سب نے لباس دیکر کہا
اِس لباس کو آپ ہمارے سامنے پہنیے کہ ہم لوگ بھی اپنی آنکھ سے دیکھین کہ آپ کیونکر پہنتے ہین خواجہ
نے کہا مین آپ لوگون کے سامنے اِس لباس کو پہنتا ہون سب نے کہا اسکو آپ زیب جسم اقدس
فرمالین پھر آپ کو بادشاہ کے حضور مین لے چلین خواجہ عمرو نے کہا مین آپ کے بادشاہ کے
سامنے چلکر لباس پہنونگا سب نے کہا یہان پہننے مین کیا بیجا بات ہی بلکہ یہ سب سے اچھا ہی بادشاہ
کے حضور مین چلکر جب یہ لباس پہنیگے سلطان عالم ذرا یہ تماشا دیکھین یہ کہکے ان لوگون نے
بادشاہ عالم کی خدمت مین بار دیگر اطلاع کی وہان سے طلب ہوے یہ لوگ خواجہ کو ہمراہ لیکر بادشاہ
کی خدمت مین سب کے سب آئے یہان کی بادشاہت خواجہ زادے کرتے تھے ان لوگون نے
جو خواجہ کو دیکھا تخت سے اُٹھ کر لپٹ گئے کہا اے خواجہ آج آپ کا اس طرف آنے کا اتفاق کیونکر
ہوا صاحبقران زمان اور امیر ثانی اور سب سردارون کی خیر و عافیت بیان کرو کہ کہان ہین یہ سنا تھا
کہ خواجہ عمرو کو رونا آگیا سب کیفیت بیان کی خواجہ زادے بھی بہت روئے ایک ہفتہ تک
خواجہ وہان مہمان رہے بعد گذرنے سات روز کے خواجہ نے کہا اب ہمین رخصت عطا فرمایئے
کہ شاہزادہ بدیع الملک نوجوان سے ملنا ہی خواجہ زادون نے کہا خواجہ اب تم سیدھے خانہ
کعبہ چلے جاؤ اور اب تم ہرگز ہرگز کسی طرف کا ارادہ نکرنا کہ اب زمانہ موت کا تمھارا بہت قریب آیا ہی
اور تم خود بھی تین بار اپنے منہ سے موت طلب کر چکے ہو خواجہ نے کہا مین نے دل سے کسی مرتبہ
موت طلب نہین کی یون زبردستی مرجاؤن تو کیا کرسکتا ہون مگر آپ لوگون نے اچھا کیا جو مجھے اطلاع
دیدی خواجہ طرف خانہ کعبہ کے اُسی روز روانہ ہوے جب شہر پناہ مصر سے باہر آئے دیکھا قریب
شہر پناہ ایک قبر بن رہی ہی خواجہ نے قریب پہونچ کے احوال دریافت کیا کہ یہ قبر کسکے واسطے تیار ہو رہی
ہی لوگون نے جواب دیا کہ خواجہ عمرو نامدار کے واسطے یہ قبر جدید تیار ہو تی ہی خواجہ عمرو نے
جو یہ بات سُنی وہان سے فوراً فرار کیا قریب شہر بغداد کے پہونچے جیسے ہی شہر مذکور مین داخل ہوے
ایک بلندی پر کچھ لوگ نظر آئے خواجہ عمرو وہان گئے دیکھا ایک قبر کھُدی ہوئی تیار ہی خواجہ نے
وہان بھی لوگون سے دریافت کیا کہ یہ قبر کسکی ہی سب نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو نامدار کے
واسطے تیار کی گئی ہی خواجہ یہ بات سُنتے ہی وہان سے بھی فرار ہوے سرحد روم مین پہونچے

قریب شہر پناہ پہونچے تھے کہ ایک قبر کھدی ہوئی نظر آئی خواجہ قریب پہونچے دیکھا قبر کے اندر یک لعل بے بہا پڑا ہی اور قریب قبر کے دو آدمی ضعیف بیٹھے ہین خواجہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ یہ قبر کسکے واسطے بنائی گئی ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ یہ قبر خواجہ عمرو کے لیے بنی ہی خواجہ نے چاہا وہان سے بھی فرار کرین مگر لعل بے بہا کا خیال آیا خواجہ نے اُن دونون آدمیون سے کہا کہ خواجہ عمرو مرد طویل القامت ہین میرے بالکل ہم قد ہین مجھسے دوستی بھی زیادہ ہی مین اس قبر مین لیٹ کے دیکھون کہ قبر میرے دوست کی تنگ تو نہین ہی اُن لوگون نے کہا آپ کو اختیار ہی خواجہ اس حیلہ سے قبر کے اندر آئے اُن لوگون کے دکھانے کو لیٹے تھے کہ قبر بند ہو گئی بعض صاحبان دفتر نے یہ بھی لکھا ہی کہ خواجہ نے بغدادمین وفات پائی ہی واللہ اعلم بالصواب

خاتمہ کتاب

الحمد للہ والمنة کہ کتاب لعلنامہ جسکا نام مانند آفتاب روشن تھا مگر جو عنقا صفت نظر مشتاقان سے معدوم تھا فی زمانہ حسب الحکم عالی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ فدوی نے اس دفتر کو بکمال کوشش بہم پہونچا کر ترجمہ کیا امید صاحبان والا دودمان سے یہ ہی کہ بروقت ملاحظہ جہان کہین غلطی پائین دامن عطوفت سے چھپائین فقط عاصی اقل عباد رب الثقلین شیخ تصدق حسین مولف اکثر کتب داستان امیر حمزہ صاحبقران

خاتمہ الطبع

شکر خدائے عزوجل کہ دفتر ہشتم داستان امیر حمزہ صاحبقران یعنی لعلنامہ جلد دوم جو کہ آخری دفتر داستان کا خیال کیا جاتا ہی اور بوجہ کمیابی عنقا صفت و عدیم النظیر تھا بکمال عمدگی مضامین و داستانہائے رنگین حسب الحکم رئیس نامدار و تاجر عالی وقار قدرشناس علم و ہنر عالی ہمت بلند مرتبت جناب بابو پراگ نراین صاحب مالک مطبع منشی نولکشور بماہ جولائی ۱۸۹۷ء بار اول چھپکر طیار ہوا مدت سے جن مشتاقان قصص و افسانہ کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی تھین اُنکے لیے سرمۂ چشم انتظار ہوا۔ ناظرین جب اسکی داستانون اور دلچسپ فسانون کو ملاحظہ فرمائین گے حظ وافی اُٹھائین گے۔ درمیان مین جو متعلقات دفتر نوشیروان نامہ یعنی ہرمز نامہ و تورج نامہ جلد دوم جنکا چھپنا موعود ہو چکا ہی اور بغیر اُنکے تکمیل دفاتر مین ایک قسم کا نقص واقع تھا اس رئیس باذل عالی ہمت کی توجہ خاص سے وہ بھی تالیف ہو رہے ہین جنکی اشاعت اسکے بعد ہوگی اور پورا ذخیرہ داستان امیر حمزہ عالی شان کا منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو کر زینت افزائے بزم مشتاقان ہوگا بمنہ و فضلہ